اُردو لغت

(تاریخی اُصول پر)

جلد دوازدہم

(س، ش، ص تا صیہونیت)

اُردو لغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

اُردو لُغت

(تاریخی اُصول پر)

جِلد دوازدہُم

(س، ش، ص تا صیہُونیت)

اُردو لُغت بورڈ (ترقّی اُردو بورڈ) کراچی

اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

۱۹۸۹ - ۹۰

(۱)	جناب غلام مصطفیٰ شاہ صاحب (مرکزی وزیر تعلیم) حکومت پاکستان	چیئرمین
(۲)	صدر اردو لُغت بورڈ	وائس چیئرمین
(۳)	معتمد وزارتِ تعلیم ، حکومت پاکستان (ڈاکٹر ایس ۔ ایم ۔ سعید صاحب)	رُکن
(۴)	معتمد وزارتِ مالیات ، حکومت پاکستان	رُکن
(۵)	رُکن قومی اسمبلی (جناب سید محمد زکریا کاظمی صاحب)	رُکن
(۶)	رُکن قومی اسمبلی (جناب عبدالرحیم بلوچ صاحب)	رُکن
(۷)	صدر نشین مقتدرہ قومی زبان ، اسلام آباد (جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	رُکن
(۸)	صدر انجمن ترقی اردو ، کراچی (جناب نورالحسن جعفری صاحب)	رُکن
(۹)	مشیر انتظامی و مالی امور اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈی ۔ ایم ۔ قریشی صاحب)	رُکن
(۱۰)	ڈائریکٹر جنرل اردو سائنس بورڈ ، لاہور (کشور ناہید صاحبہ)	رُکن
(۱۱)	ریکٹر بین‌الاقوامی اسلامیہ یونیورسٹی ، اسلام آباد (جناب ڈاکٹر محمد افضل صاحب)	رُکن
(۱۲)	ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب غلام ربّانی اگرو صاحب)	رُکن
(۱۳)	صدر پشتو اکادمی ، پشاور (جناب محمد نواز طائر صاحب)	رُکن
(۱۴)	صدر بلوچی ادبی بورڈ ، کوئٹہ (جناب بشیر احمد بلوچ صاحب)	رُکن
(۱۵)	صدر پنجابی ادبی بورڈ ، لاہور (جناب سجّاد حیدر صاحب)	رُکن
(۱۶)	صدر سندھی ادبی بورڈ ، حیدر آباد (جناب محمد زمان طالب المولیٰ صاحب)	رُکن
(۱۷)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رُکن
(۱۸)	منیجر ، پریس و انتظامیہ اردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب شاہد حسین رضوی صاحب)	رُکن

مجلس انتظامیہ اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

(۱)	صدر اُردو لُغت بورڈ	صدر
(۲)	شریک مشیر تعلیم ، وزارت تعلیم حکومت پاکستان	رُکن
(۳)	مشیر مالی (تعلیم) ، وزارت تعلیم حکومت پاکستان	رُکن
(۴)	مشیر انتظامی و مالی امور ، اردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈی ۔ ایم ۔ قریشی صاحب)	رُکن
(۵)	ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب غلام ربّانی اگرو صاحب)	رُکن
(۶)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رُکن
(۷)	منیجر پریس اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب شاہد حسین رضوی صاحب)	رُکن
(۸)	سکریٹری / افسر انتظامیہ اُردو لغت بورڈ ، کراچی	رُکن

اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

۱۹۹۰ - ۹۱

(۱)	جناب فخر امام صاحب (مرکزی وزیر تعلیم) حکومت پاکستان	چیئرمین
(۲)	جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب ، صدر اردو لُغت بورڈ	وائس چیئرمین
(۳)	نمائندہ وزارتِ تعلیم ، حکومت پاکستان	رُکن
(۴)	نمائندہ وزارتِ مالیات ، حکومت پاکستان	رُکن
(۵)	رُکن قومی اسمبلی	رُکن
(۶)	رُکن قومی اسمبلی	رُکن
(۷)	صدر نشین مقتدرہ قومی زبان ، اسلام آباد (جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	رُکن
(۸)	صدر انجمن ترقی اردو ، کراچی (جناب نورالحسن جعفری صاحب)	رُکن
(۹)	مشیر انتظامی و مالی امور اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب جی ۔ ڈی ۔ میمن صاحب)	رُکن
(۱۰)	ڈائریکٹر جنرل اردو سائنس بورڈ ، لاہور (جناب اشفاق احمد صاحب)	رُکن
(۱۱)	جناب مختار زمن صاحب ، ڈائریکٹر انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف اسلام ، کراچی	رُکن
(۱۲)	چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب غلام ربّانی اگرو صاحب)	رُکن
(۱۳)	صدر پشتو اکادمی ، پشاور (جناب محمد نواز طائر صاحب)	رُکن
(۱۴)	صدر بلوچی ادبی بورڈ ، کوئٹہ (جناب بشیر احمد بلوچ صاحب)	رُکن
(۱۵)	صدر پنجابی ادبی بورڈ ، لاہور (جناب سجّاد حیدر صاحب)	رُکن
(۱۶)	صدر سندھی ادبی بورڈ ، حیدر آباد (جناب محمد زمان طالب المولیٰ صاحب)	رُکن
(۱۷)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رُکن
(۱۸)	افسر انتظامیہ اردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب عبدالعلیم خان صاحب)	رُکن

مجلس انتظامیہ اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

(۱)	صدر اُردو لُغت بورڈ (جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	صدر
(۲)	نمائندہ وزارت تعلیم ، حکومت پاکستان	رُکن
(۳)	مشیر مالی (تعلیم) ، وزارت تعلیم حکومت پاکستان	رُکن
(۴)	مشیر انتظامی و مالی امور ، اردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب جی ۔ ڈی ۔ میمن صاحب)	رُکن
(۵)	چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب غلام ربّانی اگرو صاحب)	رُکن
(۶)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رُکن
(۷)	منیجر پریس اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب شاہد حسین رضوی صاحب)	رُکن
(۸)	افسر انتظامیہ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب عبدالعلیم خان صاحب)	رُکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ جلد دوازدہم

الحمدللہ کہ اُردو لغت بورڈ نے ایک قدم اور آگے بڑھایا۔ اس کی بارھویں جلد بھی زیورِطبع سے آراستہ ہوکر منظرِ عام پر آ گئی۔ سالِ رواں میں طبع ہونے والی یہ تیسری جلد ہے۔ جلد دہم اسی سال جنوری ۱۹۹۰ء میں شائع ہوئی تھی، گیارھویں جلد مئی کے آخر میں طبع ہوئی اور زیرِنظر بارھویں جلد کم و بیش سال کے اختتام تک مطبوعہ صورت میں سامنے آ گئی۔ تیرھویں جلد کمپوزنگ کے مرحلے میں ہے، اگر کام اسی تیز رفتاری سے ہوتا رہا نیز کام کو تیزتر کرنے کی سہولتیں اسی طرح فراہم رہیں تو یقین ہے کہ اردو لغت کا بنیادی اور اصل منصوبہ تین سال میں ہر طرح مکمل ہو جائے گا۔

یوں تو لغت کے کام کا ہر مرحلہ خواہ اُس کا تعلق قواعد و اشتقاق نگاری سے ہو یا الفاظ و اسناد کی تلاش و ترتیب سے، تلفّظ و معنی کے تعیّن سے ہو یا ماخذوں اور حوالوں کی چھان بین سے، بہرحال سخت دشوارگزار ہوتا ہے۔ اس مرحلے پر قابو پا لینے کے بعد بھی جو چیز لُغت کی طباعت میں تاخیر کا سبب بن جاتی ہے وہ اس کی پُروف ریڈنگ ہے۔ پروف ریڈنگ کا تعلق روزمرہ کی رواں دواں تحریر ہی سے کیوں نہ ہو، یہ فنی اور تکنیکی نوعیت کا ایک مشکل کام ہے۔ چہ جائیکہ ایک مُستند لُغت کی پُروف ریڈنگ، چنانچہ کمپوز شدہ اوراق بار بار پڑھے جاتے ہیں اور طباعت سے پہلے ایک نہیں کم از کم تین افراد یکے بعد دیگرے تصحیح کی غرض سے اِن پر آخری نگہ ڈالتے ہیں۔

اس عمل میں خلافِ توقع بہت وقت صرف ہو جاتا ہے اور سال میں بمشکل دو یا ڈھائی جلدیں ہی اشاعت کی منزل سے گزر پاتی ہیں۔ اِشاعت میں تاخیر کا سبب ایک اور بھی ہے! بورڈ میں کمپیوٹر کمپوزنگ کا انتظام تو ہے لیکن پرنٹ نکالنے کے لیے لیزرکاسپ فراہم نہیں ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ پرنٹ نکلوانے کے لیے کمپوز شدہ مسوّدہ ڈاک کے ذریعے پرنٹنگ کارپوریشن آف پاکستان، اسلام آباد کو بھیجا جاتا ہے۔ واپسی پر اس کی پروف ریڈنگ ہوتی ہے۔ غلطیاں زیادہ ہوتی ہیں تو مسوّدہ دوبارہ اسلام آباد جاتا ہے۔ ظاہر ہے اس سلسلۂ کار میں بہت سا وقت ضائع ہو جاتا ہے اور لغت کی طباعت و اشاعت میں غیرمعمولی تاخیر ہو جاتی ہے۔

اب کے بحمدللہ پہلے کی بہ نسبت زیادہ بہتر انداز میں کام ہوا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے اور یہ بات انتہائی تقویت کا باعث ہے کہ حکومتِ پاکستان نے اُردو کے ممتاز ناقد و محقّق اور نامور اسکالر جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب کو اُردو لغت بورڈ کا صدر مقرر کیا ہے۔ یقین ہے کہ اُن کی رہنمائی میں بورڈ کا کام مزید تیزی و خوش اسلوبی سے آگے بڑھے گا۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری
مدیرِ اعلیٰ

اوقاف و رموز و علامات

(الف) سکتہ Comma (،) :

۱۔ اعراب ملفوظی میں ایک حرف کا اعراب درج کیے جانے کے بعد۔
۲۔ تشریح میں لفظ کے معنی درج کر کے ان کا مترادف لکھنے سے پہلے (یہاں مترادف سے تقریباً مترادف مراد ہے ، کیونکہ کوئی لفظ دوسرے لفظ کا کلیۃً مترادف نہیں ہوتا)۔
۳۔ مثال کے سلسلے میں کتاب یا مصنف کا نام درج کرنے کے بعد۔
۴۔ اخبارات و رسائل سے اخذ کی ہوئی مثالوں میں جائے اشاعت اور جلد نمبر کے بعد اور شمارہ نمبر سے پہلے۔
۵۔ اشتقاق میں لفظ اور اس کی قواعدی حیثیت کے درمیان۔
۶۔ اسناد کے حوالوں میں سنہ کے اندراج کے بعد۔

(ب) وقفہ Semicolon (؛) :

۱۔ اعراب ملفوظی میں متبادل اعراب درج کرنے سے پہلے۔
۲۔ قواعدی حیثیت درج کرنے کے بعد ، لفظ کی متبادل شکل کے اندراج سے پہلے۔
۳۔ ایک قواعدی حیثیت درج کرنے کے بعد دوسری قواعدی حیثیت درج کرنے سے پہلے (مثلاً: اسم مذکر لکھنے کے بعد ، جمع لکھنے سے پہلے)۔
۴۔ تشریح میں کسی شق کے وہ معنی درج کرنے سے پہلے جن میں اور سابق معنی میں نازک سا فرق ہو ، یا جو پہلے معنی سے مختلف ہوں۔
۵۔ اشتقاق میں ایک زبان سے لفظ کا تعلق ظاہر کرنے کے بعد ، دوسری زبان سے اس کا تعلق درج کرنے سے پہلے۔
۶۔ ایک ہی معنی کی تشریح میں ایک کتاب کا حوالہ درج کرنے کے بعد ، دوسری کتاب کا حوالہ درج کرنے سے پہلے۔

(ج) رابطہ Colon (:) :

۱۔ تفصیل ، اقتباس ، مثال یا بیان سے پہلے۔
۲۔ مثال کے حوالے میں صفحہ نمبر سے پہلے جب کہ وہ کسی ایسی کتاب یا رسالے سے ماخوذ ہو جو دو یا زائد مجلدات پر مشتمل ہو (جیسے: کلیات اکبر ، ۲ : ۷۰)۔

(د) ختمہ Full Stop (.) :

اس کے محل پر ڈیش کی جگہ نقطہ استعمال کیا گیا ہے۔

(ہ) سوالیہ Sign of interrogation (؟) :

سوالیہ یا مشتبہ اور تحقیق طلب مقامات پر ، جیسا کہ عموماً جدید رسم تحریر میں رائج ہے (اس کا کھلا ہوا حصّہ یا منھ دریافت طلب بات کی جانب رکھا گیا ہے)۔

(و) قوسین یا ہلالی بریکٹ Bracket (small) ( ) :

۱۔ لغت کے اندراج کے بعد اعراب ملفوظی کے لیے۔
۲۔ لفظ کی قدامت ظاہر کرنے کے لیے۔
۳۔ ان مقامات پر جہاں تشریح کے درمیان مزید وضاحت کے لیے کوئی بات درج کی گئی ہے۔
۴۔ مرکب فقروں اور کہاوتوں کے درمیان کوئی متبادل صورت ظاہر کرنے کے لیے (سیدھے خط کے بعد)۔
۵۔ اصطلاحی الفاظ کی تشریح میں حسب ضرورت مخصوص علم یا فن وغیرہ کا نام ظاہر کرنے کے لیے۔
۶۔ لگے بندھے فقرات یا امثال وغیرہ میں اس کلمے کے اندراج کے لیے جسے کچھ لوگ بولتے ہیں اور کچھ نہیں بولتے (جیسے: ایک دم (میں) ہزار دم)۔

۷۔ اشتقاق میں لفت کا مادّہ درج کرنے کے لیے۔
۸۔ سند نہ ملنے کی صورت میں تشریح کے بعد حوالہ دینے کے لیے۔
۹۔ کسی کتاب یا تصنیف کے قلمی ہونے کے اظہار کے لیے۔
۱۰۔ اسناد کے حوالوں اور سنین کے اندراج کے لیے جیسے: (۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۹) یا (۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸)۔

(ز) عمودی بریکٹ Bracket (large) [ ] :

اشتقاق اور اس کے متعلقات درج کرنے کے لیے۔

(ح) سیدھا خط Dash (—) :

۱۔ تحتی الفاظ میں بنیادی لفظ کی جگہ شروع میں۔
۲۔ جملے یا فقرے کے درمیان ہلالی بریکٹ میں کسی ایسے لفظ کے اندراج کے ساتھ جو مذکورہ کلمے کا متبادل ہو (جیسے: ناچ نہ جانوں (— نہ جانے) آنگن ٹیڑھا)۔
۳۔ تحتی لفظ کے اعراب ملفوظی سے پہلے۔

(ط) آڑا خط Oblique (/) :

۱۔ لغتِ مفرد کے اندراج کے بعد اس کا ، اور لغتِ مرکب کے بعد اس کے کلمۂ آخر یا چند کلمات کا متبادل لفظ درج کرنے کے لیے (جیسے: سَخُن / سُخَن یا اصل پر آنا / جانا)۔
۲۔ اعراب کے ہلالی بریکٹ میں متبادل لفظ کے اعرابِ ملفوظی سے پہلے۔
۳۔ تشریح یا اشتقاق میں متبادل کلمے کی تشریح یا اشتقاق درج کرنے سے پہلے۔
۴۔ جس کتاب کی جلد ، دو یا زائد حصوں پر مشتمل ہے اس کے جلد نمبر اور حصہ نمبر کے درمیان۔

(ی) اقتباسیہ (" ") :

۱۔ عبارت یا لفظ کے شروع میں ایک سیدھا اور آخر میں ایک اُلٹا واو اخذ و اقتباس و امتیاز کی علامت۔
۲۔ اخبار و رسائل کی مثالوں میں ان کے نام کے ساتھ۔

(ک) ماخوذیہ Derived from (< یا >) :

ماخوذ از ، کے معنی میں ، مراد یہ کہ ایک سرے کی طرف لکھے ہوئے لفظ یا زبان وغیرہ سے دو سروں کی طرف لکھا ہوا لفظ وغیرہ ماخوذ ہے۔

(ل) متبادلہ Alternate (~) :

یہ بات ظاہر کرنے کے لیے کہ اس کے بعد لکھا ہوا لفظ یا فقرہ اصل لفظ کی متبادل صورت ہے۔

(م) علامتِ تجزیہ Plus (+) :

اندراج اشتقاق میں یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ اصل لفظ علامتِ تجزیہ کے سابق و لاحق سے مرکب ہے (جیسے: ذات الجنب ، ذات + ال + جنب)۔

(ن) علامتِ تسویہ Equal to (=) :

مراد یہ کہ اس کے بعد کا کلمہ سابق کلمے کا مساوی یا مترادف ہے (جیسے: لگاو = تعلق ، یا نسبت)۔

(س) تین نقطے Three dots (...) :

۱۔ لاحقوں کے اندراج میں لاحقے سے پہلے۔
۲۔ امثلہ و اسناد میں غیر ضروری عبارت کے حذف کی علامت۔

تلخیصات و اِشارات

۱. اعراب و حرکات :

فت — فتحہ (جیسے : «لَب» کے «ل» کا فتحہ) .

فت مج — فتحۂ مجہول (جیسے : «زہر» کی «ز» کا فتحہ) .

کس — کسرہ (جیسے : «دِل» کی «د» کا کسرہ) .

کس مج — کسرۂ مجہول (جیسے : «اِہتمام» کے «الف» اور «ت» کا کسرہ) .

ضم — ضمّہ (جیسے : «کُل» کے «ک» کا ضمّہ) .

ضم مج — ضمّۂ مجہول (جیسے : «عُہدہ» کے «ع» کا ضمّہ) .

سک — سکون (جیسے : «سبْز» کی «ب» کا سکون) .

شد — تشدید (جیسے : «ڈبّا» کی «ب» کی تشدید) .

تن — تنوین (جیسے : «فوراً» یا «اباً عن جدٍ» کی «ر» اور «ب» کی تنوین) .

مخ — مخلوط (جیسے : «کیوں» کا «ک ی») .

غنہ — نونِ غنہ (جیسے : «جنگل» کا «ن») .

مغ — مغنونہ (جیسے : «منگایا» کا «ن») .

معد — واوِ معدولہ (جیسے : «خورشید» کا «و») .

لف — الف ملفوظ (جیسے : «... اللہ»(لاحقے) کا «ا») .

غم ا — غیر ملفوظ الف (جیسے : «بالکل» کا «ا») .

غم ال — غیر ملفوظ الف اور لام (جیسے : «اہل الرائے» میں «الر» کا «ال») .

غم و — غیر ملفوظ واو (جیسے : «اوس — اُس کا «و») .

غم ی — غیر ملفوظ یے (جیسے : «ایدھر — ادھر کی «ی»).

خف — خفیفہ (فتحہ ، کسرہ ، ضمّہ کی ہلکی آواز ظاہر کرنے کے لیے) .

۲۔ قواعد :

ج	=	جمع عربی ۔
جج	=	جمع الجمع عربی ۔
مج	=	مجہول ۔
مع	=	معروف ۔
امذ	=	اسم مذکر ۔
مث	=	اسم مؤنث ۔
صف	=	صفت ۔
مذ	=	مذکر ۔
مث	=	مؤنث ۔
م ف	=	متعلق فعل ۔
ف ل	=	فعل لازم ۔
ف م	=	فعل متعدی ۔
ف مر	=	فعل مرکب ۔

۳۔ زبانیں :

ا	=	اردو ۔
انگ	=	انگریزی ۔
اوستا	=	اوستائی ۔
بنگ	=	بنگلہ ۔
پ	=	پراکرت ۔
پا	=	پالی ۔
پر	=	پرتگالی ۔
پن	=	پنجابی ۔
تر	=	ترکی ۔

س = سنسکرت ۔

سر = سریانی ۔

ع = عربی ۔

عبر = عبرانی ۔

ف = فارسی ۔

فر = فرانسیسی ۔

گج = گجراتی ۔

لاط = لاطینی ۔

مر = مرہٹی ۔

ہ = ہندی ۔

یو = یونانی ۔

۳۔ متفرق :

ا پ و = اصطلاحات پیشہ وراں ۔

اف = افعال ۔

د = دیوان ۔

رک = رجوع کیجیے ۔

عو = عوام ۔

عور = عورات ۔

ف = فعل ۔

ق = قلمی ۔

قب = مقابلہ کیجیے ۔

ک = کلیات ۔

ہندو = ہنود کی بول چال ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

س

(مُسلسل)

سُن (۱) (ضم س) صف.

۱. بے حِس و حرکت ، شل. تن سب ہوتا سُن ، بات چلتا پور ناریجہ کی رہتی دھن. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۹۲).

اِ ت طرف اصغر کوں پھر دیکھے تھی آ
دُودھ بن سُن جُھولے کے درمیان ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۷).

ہوا ہوں فرط اذیت سے سُن تو سُن اے میر
تمیز رنج و خیال نشاط مجھ کو نہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۰۷). میری ٹانگیں سُن ہونے لگیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۸۰). اس کے کاٹتے ہی انسان کے حواس اور قوت گویائی پر اثر پڑتا ہے، جسم سُن ہونے اور جمنے لگتا ہے. (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۳۶). ان کے ہاتھ پتھروں کے بوجھ سے سُن ہو رہے تھے. (۱۹۸۴ ، افکار، کراچی، جولائی، ۵۲).
۲. حیران ، ششدر ، ہکا بکا.

کہ بی بی ہوں ترا کہتا ہے دلبر
زلیخا سن ہوئی یہ بات سُن کر

(۱۷۹۰ ، عشق نامہ ، ۸۹). فقیر اس کو دیکھ کر اور یہ بات سُن کر سُن ہوا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۵). ملکہ اس واقعے کو سُن کر سُن ہو گئی دانتوں میں انگلی دبائے کہنے لگی کہ ... بیٹھے بٹھائے اچھا سودا مول لیا دیکھیں کیا قسمت دکھاتی ہے. (۱۸۹۹ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۳۱).

نغمے کے ہر ایک سُر پہ سَر دُھنتا ہوں
سن ہو کے گل گلشن ہو چُنتا ہوں

(۱۹۳۷ ، رباعیات امجد ، ۲ : ۶۱). اور سُنتے ہی دونوں سُن ہو گئے تھے. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۳۳). ۳. چُپ چاپ ، خاموش. جب ان سے کہیے تو مُنہ بگاڑ کر سُن ہو جاتے ہیں. (۱۸۲۲ ، نصیحت المسلمین (ق) ، ۱۷).

شوق اس کی گالیوں سے ہو گئے سُن اہل بزم
کوئی گونگا بن گیا اور کوئی بہرا ہو گیا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، فیضان شوق ، ۳۷). اف : کرنا ، ہونا.
۴. (فلسفہ) خالی ، تہی. یہ گروہ علم و اشیا کو سُن کہتے ہیں ... اور ان کے ہست و نیست کا یقین نہیں کرتے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۸۶). ۵. بردا طراف ، جھٹک مارا ہوا ، وہ شیشہ جس کی آب گھس کر کھو گئی ہو (محمودہ ؛ فرہنگ آصفیہ). [س : شُونیہ शून्य].

---بَہری (---فت ب ، سک ہ) امث.
فالج ، لقوہ ، رعشہ. اپنی شرارت اور فطرت سے باز نہیں آتا ہے اے اُلو بد خُو تجھکو یہاں تک ماروں گا کہ تیرے تمام بدن میں سُن بہری ہو جائیگی. (۱۸۱۲ ، نورتن ، ۱۳۵). [س : شُونیہ + بہر + اکا शून्य + प्रहित ! झुका].

---پَڑنا محاورہ.
بے حِس و حرکت پڑا رہنا ، چُپ چاپ رہنا.

سن پڑے رہتے ہیں بے ہار اندھیرے میں ہم
ہیں شب کور کے مانند ہماری راتیں

(؟ ، راسخ (نوراللغات)).

---پَن (---فت پ) امث.
بے حِس و حرکت ہونے کی کیفیت. بچھنا گ کی زبان پر فوری تاثیر ، جھنجھناہٹ اور سُن پن ہے . (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۲). [سُن + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---شیشَہ (---ی مع ، فت ش) امذ.
(آئینہ سازی) کچا یا بغیر جلا کا شیشہ جس میں آر پار نہ دکھائی دے اور جو آئینہ بنانے کے کام نہ آئے، اب اس قسم کے مصنوعی شیشے بہت اعلی قسم کے بنائے جاتے ہیں (ا ب و ، ۳ : ۹). [سُن + شیشہ (رک)].

--- کَرنے والا صف.
(جسم یا اس کے کسی حصے کو) بے حِس و حرکت کرنے والا. اس وقت ہم دانت نہیں نکال سکتے کیونکہ ... سُن کرنے والی دوائی ورم میں اثر نہیں کرتی. (۱۹۸۹ ، جنگ، کراچی، ۳۰ مئی ، ۱۱).

--- کَرنے والا مَرَض امذ.
خطرناک غشی جو زچہ کو ہو جاتی ہے (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

سُن (۲) (ضم س) ف م ، حرفِ تنبیہ۔
سُننا (رک) کا مادہ اور صیغۂ امر (محاورات میں مُستعمل)۔
سُن تو سہی جہان میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۵)۔
سُن نامہ رسان میری حقیقت ماںگے جو جواب خط قسمت
(۱۸۹۹ ، شاد لکھنوی ، مثنوی عبد مذنب ، ۱)۔ ارے سُن سُن : اوتا سوت کے رہنے والے محسوسات و نظریات کے پھندوں کے قیدی۔ (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، خواجہ حسن نظامی ، ۱۳۵)۔

۔۔۔ پانا ف م۔
سُن لینا ، واقف ہو جانا۔
جھگھٹا بادہ کشوں کا جو کہیں سُن پایا
آپ کو مَیں نے بہرکیف وہاں پونہچایا
(۱۸۴۶ ، واسوختِ امانت (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۱۹۰))۔
شکوۂ جورِ بُتاں یوں نہ سخن کیجیے آپ
ابھی سُن پائیں کہیں وہ تو قیامت ہو جائے
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۳۳)۔

۔۔۔ پڑنا محاورہ۔
سُنائی دینا . اس پر بھی کئی دفعہ بھنک سُن پڑی ہے کہ چوری چُھپے خون ہوئے۔ (۱۸۶۸ ، مراۃالعروس ، ۲۷۰)۔ وہ جو اُس وقت غیر سُن پڑی تھی ، وہ بھی باڑ ہو گی۔ (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۹۱)۔

۔۔۔ رَکھنا محاورہ۔
۱. خبردار رہنا ، متنبہ ہونا ، باخبر اور ہوشیار رہنا۔
مت جھٹک ہم جنوں اُپر دامن بات سُن را کھلے اُڑا مت دے
(۱۷۷۵ ، عزلت (چمنستانِ شعرا ، ۳۵۷))
چندے یہ ترقی ہے تنزل ہے پھر آگے
سُن رکھیے ذرا حُسنِ خداداد ہماری
(۱۸۴۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۷۴)۔
ہم مر کے بھی اُٹھنے کے نہیں اوس کی گلی سے
سُن رکھیے ذرا شورِ قیامت یہ ابھی سے
(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۱۹۸)۔ **۲. ذہن نشین کرلینا ، سن کر یاد رکھنا۔** قبل اس کے کہ اس اسکیم میں کامیابی ہو یا اور اسی قسم کا کوئی واقعۂ علمی وجود میں آئے کارلائل کا قول سُن رکھیے ، (۱۹۰۲ ، افاداتِ مہدی ، ۳۷)۔ کسی سے سُن رکھا ہے کہ لفظ ہندی بہ ترکیبِ فارسی فارسی لفظ سے مرکب نہیں ہوتا ، (۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، فکرِ بلیغ ، ۹۷)۔

۔۔۔ رے ڈھول ، بَہو کے بول کہاوت۔
۱. (عو) زبان دراز ، عورت کے متعلق طنز سے کہنا (فرہنگِ آثر)۔
۲. بڑے زبان دراز اور زن مُرید کی نسبت بولتے ہیں (نجم الامثال و تمثیل الامثال)۔

۔۔۔ سُنا چکنا ف م۔
سُن چکنا . ایک محلے کا واسطہ تھا بہت کچھ پہلے سے سُن سُنا چکی تھی۔ (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۷)۔

۔۔۔ کے اُڑا جانا محاورہ۔
ٹال جانا ، نظر انداز کر دینا ، سُنی کی ان سُنی کر جانا۔
ذکر میرا اگر آ جاتا ہے
سُن کے وہ صاف اُوڑا جاتا ہے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۸۲)۔

۔۔۔ کے / کر پی جانا محاورہ۔
بُرا بھلا سن کر کچھ نہ کہنا ، برداشت کرنا ، ضبط سے کام لینا۔
واعظ ترے لحاظ سے ہم سُن کے پی گئے
کیا ذکرِ ناگوارِ شرابِ طہور تھا
(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۶۱)۔
جو کہے کوئی سن پی جاتا ہوں سُن کر وہ بھی
پیرِ میخانہ کا مُجھ سے یہی ارشاد بھی ہے
(۱۹۳۲ ، بینظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۰۰)۔

۔۔۔ گُن (۔۔۔ضم گ) امث۔
اُڑتی خبر ، خُفیہ خبر ، بات کی بھنک . جس طرف جتنے ... کی سُن گُن پاوے جلد اس کے تدارک کی کوشش فرمائے۔ (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۲۷۱)۔ وہ شاہزادہ خود مزاج کا گرم ہے ذراسی سُن گُن پائے گا آپ دوڑا آئے گا . (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۵ : ۱۵۹) . حالات کی سُن گُن کچھ نہ کچھ معلوم ہوتی رہتی ہے . (۱۹۵۵ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۳۹۷)۔ بھائی جان کو میری شاعری کی سُن گُن مل گئی تھی۔ (۱۹۸۷ ، حیاتِ مستعار ، ۳۵)۔ اف : پانا ، ملنا۔
[سن + گُن (تابع)]۔

۔۔۔ گُن لگنا محاورہ۔
اُڑتی خبر پہنچنا ، رازدارانہ اِطّلاع مِلنا ، راز کی باتوں کا علم میں آنا۔ میری ماں کو اِتّفاقاً کچھ سُن گُن لگی تھی جس دن سے اُن کو کچھ معلوم ہو گیا تھا اُن کی جان آفت میں پڑ گئی . (۱۹۲۳ ، خُونی راز ، ۱۰۵)۔ اگر وینکٹی کی ماں کو یہ سُن گُن لگ گئی تو وہ خود پہنچ جائے گی۔ (۱۹۸۵ ، بارشِ سنگ ، ۲۵)۔

۔۔۔ گُن لینا محاورہ۔
درپردہ کسی کا راز معلوم کرنا ، راز کی بات چُھپ کر سُننا ، خاموشی سے پتہ چلانا ، کن سوئیاں لینا۔ چاہیئے کہ بھیس اپنا بدل کر قلعے میں جاؤ اور وہاں کی سُن گُن لو اور دیکھو اُن کے یہاں کیا تردد ہو رہا ہے۔ (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۵۷)۔ شاید دروازے سے کان لگائے ہمارے یہاں کی سُن گُن لے رہا تھا۔ (۱۹۳۳ ، جنتِ نگاہ ، ۹۷) . دروازے پر پہنچا اور کان لگا کر سُن گُن لی۔ (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱۳۳)۔

۔۔۔ لینا محاورہ۔
(چوروں کی اصطلاح) مراد : آہٹ لینا ، پہروں کی آواز پر کان لگانا ، ٹوہ لینا (ا پ و ، ۸ : ۱۹۳)۔

سُن (۳) (ضم س) امذ۔
(ٹھگی) ناتجربہ کار اور نیا ٹھگ جس نے کسی کو قتل نہ کیا ہو (ا پ و ، ۸ : ۱۹۳)۔ [مقامی]۔

سَنا (۱) (فت مع س) اث.
جنگلی نیل کے مشابہ ایک پودا جو نصف گز تک لمبا ہوتا ہے ، اس کے پتے برگِ حنا کی مانند اور پُھول کسی قدر نیلگوں ہوتے ہیں ، اس کی پھلی چپٹی سی ہوتی ہے جس کے اندر چپٹا سا لمبوترا اور کسی قدر خمیدہ چھوٹا سا تخم ہوتا ہے ، اس کے پتے دوا خصوصاً مسہل کے طور پر مُستعمل ہیں۔

با پھل ہے وہ سنا کا جو لگتا ہے جھاڑ میں
یا کاہِ خشک ہے جو اُگے ہے پہاڑ میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۹)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رات کو سُرمہ اور مہینے میں ایک بار پچھنے لگاتے تھے اور ہر سال سنا کا مسہل لیتے تھے۔ (۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۰۰)۔ سنا کا پودا نصف گز تک بلند اور جنگلی نیل کے مشابہ ہوتا ہے۔ (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۳۳)۔ سنا نویں صدی مسیحی سے اطبائے عرب کے استعمال میں تھی۔ (۱۹۶۲ ، جڑی بوٹیوں سے علاج (ترجمہ) ، ۵۸)۔ [ع]۔

ـــــے مَکّی کس صف (ـــــ فت م ، شد ک) اث.
(طب) سنا کی بہترین قسم جو بلادِ حجاز سے آتی ہے۔ سب سے بہتر وہ سنا خیال کی جاتی ہے جو کہ بلادِ حجاز سے آتی ہے اور سنائے مکی کے نام سے مشہور ہے۔ (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۳۳)۔ سنائے مکی باریک کر کے گلقند ملا کر کھلائیں۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲۵)۔ [سنا + ے (حرفِ اضافت) + مکی (رک)]۔

سَنا (۲) (فت مع س) اث (ف ـ سنات).
مجلسِ قانون ساز کا ایوانِ بالا ، سینیٹ۔ ایران کی آئینی تاریخ میں خواتین پہلی بار «مجلس» Parliament اور «سنا» Senate کی رکن منتخب ہوئیں۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۵۸)۔ [انگ : سینیٹ Senate کا مفرس]۔

سِنا (کس س) امذ (قدیم).
سینہ ، چھاتی۔

بیہ رشک نے پُھول لہو کھوٹ کر
مریں جھل نے غُنچے سِنا پُھوٹ کر

(۱۶۰۹ ، قُطب مشتری ، ۳۶)۔ [سینہ (رک) کا ایک اِملا]۔

سُنا (ضم س) مذ (مث : سُنی)۔
سُنا (رک) کا فعلِ ماضیٔ مطلق نیز سُنانا (رک) کا فعلِ امر ، (محاورات و مرکبات میں مستعمل)۔

ـــــ اَن سُنا کَرْنا محاورہ.
سُن کر ٹال دینا ، کسی بات کی پروا نہ کرنا ، سُنی اَن سُنی کرنا۔ جہاں سخنِ بیہودہ سُنو یا فعلِ ناشائستہ دیکھو بس لازم یہ ہے کہ ملتفت نہو یعنی سُنا اَن سنا کر اور دیکھا اَن دیکھا۔ (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۱۱)۔

ـــــ بَیٹْھنا ف ل.
بُرا بھلا کہہ دینا۔

وہ جو چاہتے ہیں سُنا بیٹھتے ہیں
نہیں آتیں گالیاں آتے آتے

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۳۷)۔

یوں گالیاں دینے کی عادت تھی پڑی انکی
محشر میں بھی وہ ہمکو دو چار سُنا بیٹھے

(۱۹۲۲ ، دیوانِ جگر ، ۱۲۰)۔

ـــــ جاتا ہے فقرہ.
کہتے ہیں (نوراللغات)۔

ـــــ جانا محاورہ.
سُننے کی تاب ہونا ، سُن سکنا (عموماً نفی میں مُستعمل)۔

سُنا جاتا نہیں اے داغ تیرا سوزِ دل ہم سے
تری آتش بیانی نے تو اے آتش زباں پھونکا

(۱۸۶۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۰)۔

پُوچھتے ہو تُمہیں تو خیر کہتے ہیں ماجرائے غم
یہ بھی سُنانے رکھتے ہیں تُم سے سُنا نہ جائے گا

(۱۹۲۶ ، فغانِ آرزو ، ۶۵)۔

ـــــ سُنایا صف مذ.
دُوسروں سے سُنا ہوا ، سماعی۔ خدا کی نسبت لوگوں کے جیسے جیسے خیالات ہیں کچھ سُنے سُنائے معلوم ہوتے تھے ، کچھ کتابوں میں پڑھے تھے۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۳۳)۔ ان ہی دو مذہبوں کا حال سُنا سنایا مُجھے کسی قدر معلوم ہے۔ (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۳۵)۔

ـــــ (سُنا) کے کَہْنا محاورہ.
کسی کو جتانے یا آگاہ کرنے کے لیے طنزیہ بات کہنا ، کسی پر بالواسطہ طنز کرنا۔ خانہ داری کا اِنتظام خراب ہونے کے باعث اکثر انہیں عین وقت پر بازار بھاگنا پڑتا ہے ، گوداوری یہ سب کایا پلٹ دیکھتی ، اور سُنا سنا کے کہتی۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۵۸)۔

سِنّا (کس س ، شد ن) امذ.
چھلکار مچھلی یا مگرمچھ کی کھال پر جو گول گول پتلے اور چمکدار لگے ہوتے ہیں ان میں سے ہر ایک ٹکڑا ، سِفنا ، کھپرا۔ بعض کی پُشت پر سِنّے ہوتے ہیں لیکن وہ ریڑھ سے غیر متعلق ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۲ ، عالمِ حیوانی ، ۶۹)۔ [سِفنا (رک) کا عرف]۔

سُنّا (۱) (ضم س ، شد ن) امذ (قدیم).
سونا ، زر۔

کہ میں کی ہوں تیوں توں کرے گا جو راس
بکھیروں کی سُنّا تیرے آس پاس

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۷)۔ [سونا (رک) کی ایک قدیم شکل]۔

سُنّا (۲) (ضم س ، شد ن) ف م.
رک : سُنْنا (فرہنگِ آصفیہ)۔

سَنابِل (فت س ، کس ب) امذ.
جمع سنبلہ کی ، اناج کے خوشے (جامع اللغات)۔ [ع]۔

سَناپ (فت س) امذ.
(آہنگری) **سناپ : چھپرونا ، ڈاپ ، کیل کے سرے کو پُھلی دار بنانے کی تہائی یا سنداں ، انگریزی میں سناپ کہتے ہیں یعنی کاری گر انگریزی تلفظ کو بگاڑ کر سنپ کہتے ہیں** (اپ و ، ۸ : ۸) . [انگ : Snap].

سَناہَت (فت س ، ہ) امث.
قتل عام (ماخوذ : جامع اللغات ، پلیٹس). [غالباً س : سنّپات सन्निपात کا بگاڑ].

سُناہَٹ (ضم س ، فت ہ) امث.
اکیلا پن ، تنہائی ، عزلت ، اُجاڑ ، سُنسان ، سُونا پن ، ویرانی (جامع اللغات ، پلیٹس). [سُنا (سُونا (رک) کی تخفیف) + ہٹ ــ ہت ، لاحقۂ کیفیت].

سِنَات (فت نیز کس س) امث.
مجلس قانون ساز کا ایوان بالا ، سینیٹ. سینیٹ (Senate) ... اس کا رُوپ سنات بھی رائج ہے، اُردو میں سنات سے سناتی بنایا گیا ہے ، انگریزی سے لیا ہوا سینٹر اور اُردو میں بنایا ہوا ، سناتی ، دونوں سینیٹ کے رُکن کے مفہوم میں رائج ہیں . (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۲۸). [انگ : Senate]

سِناتال (کس س) امذ ؛ سینتال.
(مرغ بازی) **مُرغوں کی ایک نسل کا نام جس کو بعض مُرغ باز سوناتول کہتے ہیں** (اپ و ، ۸ : ۱۲۰). [مقامی]

سَناتک (فت س ، ت) صف.
فارغ التحصیل ، گریجویٹ. کاشی ودیا پیٹھ کے سناتک ہو کر تُم کبھی اپنی قوم کی راہ میں روک نہ بننا. (۱۹۳۵ ، تعلیمی خطبات ، ۴۹). [س : स्नातक].

سَناتَن (فت س ، ت) صف ؛ امذ.
قدیم ، پرانا ، قدیمی ؛ زمانۂ قدیم. جس میں ان کے سناتن یعنی قدیم دھرم حقیقی اور اصل اصول معاشرت اور اخلاق کا ذکر ہے . (۱۸۸۸ ، اختر شہنشاہی ، ۲۸۶). جو بات سناتن سے ہوتی چلی آتی ہے اس کے مٹانے میں بدنامی ضرور ہوتی ہے ، خواہ وہ مناسب ہو یا غیر مناسب. (۱۹۱۶ ، بازارِ حُسن ، ۱۵۸). کُل کے ناش ہونے سے سناتن کُل دھرم ناش ہو جاتا ہے ... سارے کُل میں ادھرم چھا جاتا ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۱۹). [س : सनातन].

ـــــ دَھَرْم (ــــ فت دھ ، سک ر) امذ.
قدیم ہندو دھرم جس میں بُتوں کی پُوجا کی جاتی ہے. سناتن دھرم والے ہیں ، مسیحی ہیں ، مُسلمان ہیں ، اصول ان سب مذاہب کے اگر دیکھو تو یکساں ہیں (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۲ : ۳). جن مذاہب کا دارو مدار فلسفہ پر ہے ان میں سب سے زیادہ جید اور وسیع مذاہب ہند ہیں ، ان میں سناتن دھرم ، جین مت ، بودھ مذہب وغیرہ شامل ہیں. (۱۹۳۳ ، قاری سرفراز حسین عزمی ، فغان قاری ، ۷). [سناتن + دھرم (رک)]

ـــــ دَھَرْمی (ــــ فت دھ ، سک ر) صف.
سناتن دھرم سے متعلق یا منسوب ، اسی مذہب کا پیرو. اگر ہمارا قیاس غلط نہ ہو تو آریہ سماج اور سناتن دھرمیوں کے جلسوں میں بھی سوائے شروع میں بھجن گانے کے ... نظمیں پڑھے جانے کا دستور نہیں. (۱۹۱۳ ، حالی ، مکاتیب حالی ، ۵۱). سناتن دھرمی ہندو اب بھی ہندو اسی کو مانتے ہیں جو ہندوؤں کے ہاں پیدا ہوا ہو. (۱۹۶۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵ نومبر ، ۲۰). [سناتن دھرم + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ سے م ف.
قدیم سے ، پُرانے زمانے سے (جامع اللغات ، پلیٹس).

سَناتَنی (فت س ، ت) صف.
قدامت پسند ، رجعت پسند. گاندھی نے اس امر کا اعتراف کیا کہ میں سناتنی (قدامت پسند) ہندو ہوں. (۱۹۴۸ ، قائداعظم اور آزادی کی تحریک ، ۲۲). [سناتن + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ دَھَرْم (ــــ فت دھ ، سک ر) امذ.
رک : سناتن دھرم. ہندو سناتنی دھرم کی حمایت اور ہندو سبھا کی اعانت کا رنگ لیکر عام ہندوستانی مسلم قوم تک اپنا مفسدانہ اثر پھیلانا چاہتا ہے. (۱۹۲۳ ، احیاء ملت ، ۵۱). [سناتنی + دھرم (رک)].

سِناتی (فت نیز کس س) صف.
۱. **سینیٹ کا ممبر.** انگریزی سے لیا ہوا سینٹر اور اُردو میں بنایا ہوا ، سناتی ، دونوں سینیٹ کے رکن کے مفہوم میں رائج ہیں . (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۲۸). ۲. **سینیٹ سے متعلق ، سینیٹ کا.** سناتی آداب (Senatorial Ethics). (۱۹۶۸ ، اصطلاحات سیاسیات ، ۳۲۵). [سنات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَنّاٹا (فت س ، شد ن) امذ.
۱. **ہوا ، آندھی ، بارش یا اور کسی چیز کی تیزی سے اُڑنے کی وحشت ناک آواز.**

> ہر خدنگ کا تیرے عجب ہے سنّاٹا
> ہوا یہ سہم کے بالِ عقاب کانپے ہے

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۲۰۵). سناٹا ہوا کا اور تاریکی شب کی حواس مُنتشر کیے دیتی تھی . (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۶۲). ہوا اس قدر تیز اور سرد تھی کہ ساری رات اس کے سناٹے نے سونے نہ دیا. (۱۹۱۱ ، سفر نامۂ مصر و شام و حجاز ، حسن نظامی ، ۲۸). ۲. **خاموشی ، ویرانی ، ہو کا عالم ، خاموش فضا.** دلّی کا وہ سناٹا دیکھ کر ایک ایسی چوٹ ان کے دل پر لگی جو رفتہ رفتہ زخم اور آخر کار ناسور بن گئی. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۳۹۱).

> اس طرف لحن زندگی کی صدا
> اس طرف موت کا ہے سناٹا

(۱۹۰۹ ، فکر و نشاط ، ۴۷). اور ... رات کے سناٹے میں میٹھی کی آواز آتی تھی . (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۷ اکتوبر ، ۱۱) .

۳. حیرت ، سکتے کا عالم. سیمرغ و بہار وغیرہ سب چُپ سناٹے میں ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۹۳۲). ۴. تیزی ، سختی ، زور. اس سناٹے سے اسے چنگل آہنی میں دبوچا اور ایسا نوچا کہ اس کی جان سنسنا گئی. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۶۰). ۵. غُصّے کا جوش ، ہیجان. جب میں نے سنا کہ حکیم بلایا گیا ، ایک سناٹا میرے سر سے اُٹھا اور دل میں جا کے بیٹھا. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۳۰۹). ۶. غشی کی کیفیت. پانچ چھ منٹ تک تو مجھے کالو تو خون نہ تھا اور دماغ میں ایک سناٹا چکر کھایا گیا. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۹۹). ۷. دریا کے چڑھاؤ کا شور (نوراللغات). [سَن (حکایتُ الصّوت) + اٹا ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

---آنا محاورہ.

۱. ڈر جانا ، سہم جانا ، ہکّا بکّا رہ جانا. جمشید ثانی آ کر قمر عذرا کو لے گیا ، بادشاہ کو سناٹا آ گیا. (۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۵۴۰). بھائیوں کو سناٹا آ گیا فوراً قدموں میں گرے اور کہا ہم تیرے قصور وار ہیں. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۹۲). ۲. غشی طاری ہونا. ایک جگہ تو میں مُنہ کے بل ایسا گری کہ غش آ گیا بے اختیار ہو کر اسی جگہ پڑ گئی اور سناٹا آ گیا. (۱۸۸۱ ، صورت الخیال ، ۱ : ۱۱۳). اشارہ کرتے ہی کھٹولا اڑا اور اس تیزی سے کہ سناٹا آ گیا. (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، حسن نظامی ، ۳۲).

---بیٹھنا محاورہ.
بالکل خاموش ہو جانا ، گُم صُم ہو جانا (مخزن المحاورات).

---بھرنا محاورہ.
سنسناتے ہوئے تیزی سے اُڑنا یا نکل جانا ، تیزی سے چلنا. تلواریں چمک چمک کے جسم عیرث پر گریں ، تیر سناٹا بھر کے آئے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۶ : ۵۷). ملکہ کو ایک جھاڑی میں چھُپا دیا اوّل پشتارہ سعد کا لے کر چلا سناٹے بھرتے ہوئے آتا ہے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۲۱).

---پڑنا محاورہ.
ویرانہ بن ہونا ، سُنسان ہونا ، خاموشی چھانا. کوئی بیدھا ہے جو اس وقت چانڈو پیے گا ، کُٹی پھونک رہے ہیں سناٹا بزار بھر میں پڑا ہوا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۹۸).

---چھا جانا/چھانا محاورہ.
ہو کا عالم ہونا ، خاموشی طاری ہونا. زاہدہ کی تقریر سے مجلس میں ایک سناٹا چھا گیا. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۶۳). چاروں طرف چھایا ہوا سناٹا قہقہے مار مار کر مجھ پر ہنسنے لگا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۳۱).

---طاری ہونا محاورہ.
رک : سناٹا چھانا. اور فضا پر ایک سناٹا طاری ہو جاتا ہے. (۱۹۳۹ ، اک محشر خیال ، ۳۱).

---کرنا محاورہ.
خاموشی طاری کرنا. یہ ستار بجا رہا تھا اور ایک سناٹا کر رکھا تھا. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۷۷).

---کھینچنا محاورہ.
خاموش ہونا ، گُم صُم ہونا ، چپ رہنا. وہ ایک درخت کے نیچے بُت بنا سناٹا کھینچے کھڑا بجھتا رہا تھا. (۱۹۳۴ ، نیرنگ خیال ، لاہور ، اپریل ، ۲۵).

---گُزر جانا محاورہ.
دہشت سے چُپ ہو جانا ، حیرت زدہ ہونا ، گھبرا جانا ، سٹپٹا جانا.

خُوگر رنج و بلا ہوں مجھ کو کُچھ پروا نہیں
تم کو سناٹا گزر جائے گا محشر دیکھ کر

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۰۵). اس وجہ سے بات کا جواب نہیں دیتے ، وہ سناٹا گزرا ہے کہ کلام کرنے کو دل نہیں چاہتا. (۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۵۰۶).

---گھسیٹنا محاورہ.
رک : سناٹا کھینچنا. جب شبو نے دیکھا کہ رضیہ بیگم نے سناٹا گھسیٹا کُچھ جواب ہی نہیں دیتیں تو اُس نے پھر چھیڑ کے کہا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۳۲).

---مارنا محاورہ.
تیزی سے اُچھلنا ، چھلانگ لگانا. آج طلسم میں پھنس گئے ، جہاں تک ہو سکے راہِ فرار اختیار کریں یہ کہہ کہ بزورِ سحر سناٹا مار کر اُڑے اور بائیں طرف بارہ کوس تک چلے گئے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۳۲۰).

---ہونا محاورہ.
۱. ہوا یا تیر وغیرہ کے زور سے چلنے کی آواز نکلنا.

سہم کر اس ناتواں کا ہو گیا بس دم ہوا
صید افگن تیرے ناوک کا یہ سناٹا ہوا

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۳). ۲. خاموشی چھانا ، سکوت طاری ہونا. مشرق سے مغرب تک سناٹا ہو گیا. (۱۹۱۴ ، شعرالعجم ، ۵ : ۱۲۷). راجہ کا یہ کہنا تھا کہ سارے دربار میں سناٹا ہو گیا سرداروں نے تلوار پر ہاتھ رکھ کر اپنی گردنیں جُھکا لیں مگر نظریں بتا رہی تھیں کہ ایک دفعہ اور آزما دیکھئے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۱۰).

سناٹوں میں م ف.
خوف و اندیشہ میں ، غم و فکر میں (فرہنگِ آصفیہ).

سنّاٹے (فت س ، شد ن).
سناٹا (رک) کی حالتِ مُغیّرہ (مرکبات میں مُستعمل). حضرت ابنِ عبّاس کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رات کو ... آپ پچھلے پہر بیدار ہوئے ... رات کے سناٹے میں تارے جھلملا رہے تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۵۲).

---سے برسنا محاورہ.
زور سے برسنا ، مُوسلا دھار پانی پڑنا ، چھاجوں مینہ برسنا.

کل تو سناٹے سے برسا ہی کیا ساری رات
آنکھ کمبخت نہیں کوئی گھڑی مینہ کی لگی
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۹)۔

ـــــ کا صف۔
زور کا ، تیز ، تُند ، زنّاٹے کا۔ خدا کی پناہ اس سناٹے کی رفتار نہیں معلوم مشتری کو عالمِ شہود میں کہاں کالے کوسوں لے اُڑی۔ (۱۹۱۲ ، حیات النذیر ، ۴۲)۔

ـــــ کا مینْہ امذ۔
مُوسلا دھار بارش ، زور کی بارش (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

ـــــ کی ہَوا اث۔
زنّاٹے کی ہوا ، آندھی ، جھکّڑ۔ اور وہ جو عادی تھے سو برباد ہوئے ٹھنڈی سناٹے کی ہوا سے نکلی جاتے ہاتھوں سے۔ (۱۹۱۷ ، القرآن الحکیم (ترجمہ) ، مولانا محمود الحسن ، ۹۷۲)۔

ـــــ میں م ف۔
۱. **حیرت زدہ ، چُپ چاپ ، گُم صُم ، ہکّا بکّا**۔ ابن الوقت ہکّا بکّا سناٹے میں کھڑا تھا کہ ایک ساتھی بولا حضرت افطار کا وقت قریب ہے۔ (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۳)۔ سب سناٹے میں ہیں ، نواب صاحب کسی کی طرف نظر اُٹھاتے ہی نہیں۔ (۱۹۱۳ ، دربارِ حرام پور ، ۱ : ۱۳)۔ ۲. **تیزی سے ، جلدی سے**۔ ایک سکھپال ہمراہ لیا ، صبا وار سناٹے میں آ پہنچا۔ (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۷۹)۔

ـــــ میں آ جانا محاورہ۔
۱. **حیرت زدہ ہو جانا ، ہکّا بکّا رہ جانا**۔ وہی لوگ جو گورنمنٹ کی حمایت میں پُرجوش معترضوں سے لڑ رہے تھے ایک سناٹے میں آگئے کہ یہ کیا ہوا۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۹۳)۔ میں تو اپنے ان ہم عصروں کی یہ روش دیکھ کر سناٹے میں آ جاتا ہوں۔ (۱۹۹۲ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۵۷)۔ ۲. **ڈر جانا ، سہم جانا**۔ شہزادی یہ غم ناک فقرے سُن کر سناٹے میں آ گئی۔ (۱۹۰۱ ، لڑائی کا گھر ، ۸)۔

ـــــ میں رَہ جانا محاورہ۔
حیران رہ جانا ، ہکّا بکّا رہ جانا۔ دونوں میاں بی بی چُپ سناٹے میں بیٹھے رہ گئے۔ (۱۸۷۴ ، توبۃ النصوح ، ۱۰۹)۔ کمرۂ عدالت آدمیوں سے چیونٹیوں کی طرح بھرا تھا ، دونوں ملزم خاموش کھڑے تھے ، اس نوجوان کی گفتگو سُنتے ہی ہر متنفس سناٹے میں رہ گیا اور ہزاروں نگاہیں اس کی طرف پہنچیں۔ (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۴۸)۔ تین چار دن بعد کسی نے کراچی کا اخبار ... لا کر دیا تو ایک خبر پر میری نظر جمی اور میں سناٹے میں رہ گیا۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۸)۔

سَناجِق (فت س ، کس ج) امذ ، ج۔
جھنڈے۔ اپنے ہمراہ خلعت اور سناجق سلطان اپنے بھائی ملک کامل سے لے کر واسطے ملک عزیز حاکم حلب کے چلا۔ (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۴۷۳)۔ [ع : سَنجق (= جھنڈا) کی جمع]۔

سِناد (کس س) مذ۔
(عروض) قافیے میں ردف یا قید کا مُختلف ہونا ، مثلاً نار اور نور یا صبر اور قہر ، یہ عیوبِ قافیہ میں سے ایک عیب ہے۔ اِختلافِ ردف و قید کو سناد کہتے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، میزانِ سُخن ، ۱۳۷)۔ سناد اور بزج اولین ایقاعات تھے۔ (۱۹۶۸ ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۱۰)۔ [ع]۔

سُنار (ضم س) امذ۔
زیور بنانے والا ، زرگر ، صرّاف۔

سُنار ہوکے سُنتے کے لفظاں گھڑیا
تِن معنی جُن جُن اُن پر جڑیا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۹)۔

سونے سارنگ دیکھ تیرا سناروں ہر کو جن پینگے
ہیں کیوں جُھوٹ کہیں صاحب سونا ہے آج اس کس کا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲)۔ سنار : زرگر بنازی صبّاغ۔ (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۸۷)۔

لائے گا یوں رہ یہ تجکو پیر یار
جوں کھرے سونے کو تاپا کر سُنار
(۱۸۱۳ ، ایجادِ رنگین ، ۳۳)۔ سب انسپکٹر نے سُنار اور میناکار اور کندن ساز کو بُلوایا۔ (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۱۲۳)۔ اناج اور کپڑے اور سُنار کا کام مسلمان کرتے ہی نہیں۔ (۱۹۲۳ ، احیاءِ ملّت ، ۲۷)۔ علاوہ ازیں موچی ، سُنار ، بڑھئی ، کپڑا رنگنے والے کا شُمار بھی گھریلو صنعت کاروں میں ہوگا۔ (۱۹۵۹ ، گھریلو صنعتیں ، ۱۰)۔ [س : سوَرن کار स्वर्णकार سورن + کار]۔

ـــــ اَپنی ماں کی نَتھ میں سے بھی چُراتا ہے کہاوت۔
سناروں کی بے ایمانی پر طنز ہے کہ یہ کسی کو بھی نہیں بخشتے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

ـــــ کی کُٹھالی اَور دَرزی کے بَند کہاوت۔
ٹال مٹول کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں (سُنار کہتا ہے کہ بس زیور کو کٹھالی میں ڈالنا باقی ہے اور درزی کہتا ہے کہ کپڑے میں بند لگانے باقی ہیں ، خواہ مخواہ کی بہانہ تراشی) (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال)۔

ـــــ ہٹّا (ـــــ فت ہ ، شد ٹ) امذ۔
وہ مقام جہاں سُنار بکثرت بیٹھتے ہوں ، سُناروں کا محلّہ یا بازار ، صرافہ (نوراللغات ؛ پلیٹس)۔ [سُنار + ہٹّا (ہاٹ = بازار)]۔

سُنارا (ضم س) امذ (قدیم)۔
رک : سنار۔

اس سُنارے سیمبر کے کیونکہ جاوْں ہاٹ میں
زرگری کر کر پچھا رکھے ہیں کانٹے باٹ میں
(۱۷۸۲ ، حاتم ، دیوان زادہ ، ۱۸۷)۔ [سُنار + ا ، لاحقۂ تصغیر]۔

سُنارَن / سُنارَنی (ضم س ، فت ر / ضم س ، سک ر) امث۔
سُنار کی بیوی ؛ سُنار ذات کی عورت۔

خوش لگا لپٹنا سُنارن کا
جس کے سونے میں بارہ بانی ہے

(۱۷۶۱ ، چمنستانِ شعرا (میر یحییٰ عاشق) ، ۳۴۴)۔ اس کے متعلق مشہور ہے کہ اس نے آغازِ شباب میں ایک سنارن کو گھر میں ڈال لیا تھا۔ (۱۹۶۸ ، سیارہ ڈائجسٹ (آغا حیدر حسن) ، جولائی ، ۱۲۵)۔ [سُنار (رک) + ن / نی ، لاحقۂ تانیث]۔

سُناری (۱) (ضم س)۔ (الف) امث۔
رک : **سنارن ؛ پیشۂ زرگری** (نوراللغات ؛ ا پ و ، ۳ : ۱۰۲)۔ (ب) صف۔ **سُنار سے منسوب یا متعلق ، سونے کے کام والی۔** ان کے کانوں میں سُناری تین تین پھول کی چاندی کے چکٹ سے اٹی ہوئی بالیاں۔ (۱۹۳۴ ، خلیل خان فاختہ ، ۱ : ۳۹)۔ [سنار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت]۔

سُناری (۲) (ضم س) امث۔
(ٹھگی) چیل کی آواز جس سے ٹھگ اپنے کام کے لیے بُرا شگون لیتے تھے (ا پ و ، ۸ : ۱۹۳ ؛ مصطلحات ٹھگی ، ۱۵)۔ [مقامی]۔

سُناری (۳) (ضم س) امث (قدیم)۔
اچھی عورت ، خُوبصورت عورت ، حسین عورت۔

شُنج عاشقی کے نیہہ میں سو ثابت نہ بانجھیں
سب عاشقاں کے ذمہ میں سُناری لگی دے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۹۱)۔ [س : सुनारी]۔

سِنارِیو (کس س ، ی ، و مج) امذ۔
(فلم کا) منظرنامہ ، نقشۂ مناظر ؛ ڈرامے کے مناظر کی ترتیب اور کرداروں کی آمد و شد وغیرہ کا خاکہ۔ اس میں ایک فلمی سِنارِیو لکھنے والا ادیب نظر آیا۔ (۱۹۷۵ ، تخلیق ، لاہور ، ۳ ، ۴ : ۱۱)۔ [انگ : Scenario]۔

سُناڑی (ضم س) صف۔
ہوشیار ، چالاک ؛ ہنرمند ، ماہر (پلیٹس)۔ [غالباً ، س : سُن + نار + اِک सु+नार+इक]۔

---بجیں کانتو اَناڑی بجیں مانجھو کہاوت۔
ہوشیار آدمی پلڑیاں بجتے ہیں بیوقوف لجھیاں مطلب یہ ہے کہ ہوشیار آدمی ایسا کام کرتا ہے جس میں نقصان نہ ہو (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

سَنّاس / سَنّاسی (فت س ، شد ن) امذ ؛ سنہ سنّاسی (قدیم) ؛ اسہ سَنیاسی۔
تارک الدنیا ، ہندو فقیروں کا ایک گروہ۔

پھرا کر سو شاہی کپڑے بھیس کوں
چلیا یوں سنّاسی ہو پردیس کوں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۵۰)۔

یو ہے توحید عارفاں کے پاس سن
تو نہ ہو سنّاس کُچھ ہو ناس سن

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ (ق) ، ۲۸۸)۔

صبح دم اس کی گلی میں دیکھ کر پھرتے مجھے
کوئی تو کہتا ہے جوگی کوئی سنّاسی مجھے

(۱۸۳۰ ، شہیدی ، د ، ۷۱)۔

سنّاسیوں کی طرح سے رُونے ہوا اُڑاتا پھرے
کہفِ جبل میں یوں جیسے گزرے ہیں ایام و سنیں

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۳)۔ [سَنیاسی (رک) کی تخفیف]۔

سَنام (فت س) امذ۔
۱. **(اونٹ کا) کوہان۔**

چاہتا وہ تھا سنام ناقہ پر پھینکے کمند
خود اُلجھ کر گر پڑا گھوڑے سے پھر غفلت شعار

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۲۲)۔ ۲. **(مجازاً) سب سے اعلیٰ حصّہ ، چوٹی۔** اسی سورت میں ... ہر قسم کے احکامات بہت کثرت سے مذکور فرمائے اور شاید اس سورت کے نام سنام القرآن فرمانے کی یہی وجہ ہو۔ (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم ، تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۸۲)۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۂ بقرہ سنام القرآن اور ذروۃ القرآن ہے سنام اور ذروہ ہر چیز کے اعلیٰ و افضل حصّہ کو کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۰)۔ ۳. **امیر خسرو کا ایجاد کیا ہوا ایک راگ۔** امیر خسرو نے کئی راگ مثلاً سنام ، غنم ، زیلف ، سازگری ، ایمن ، عشاق ... اور فرودست وغیرہ ایجاد کیا۔ (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۵۶)۔ [ع]۔

سِنان (کس مع نیز فت س) امذ۔
(ہندو) غسل ، نہان۔ وہ ایسی بُری تپش ہے کہ امرت کے کُنڈ میں سنان کرنے سے بھی نہ جائے گی۔ (۱۹۲۰؟ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۳۵)۔ اف : کرنا۔ [اسنان (۲) (رک) کی تخفیف]۔

سِنان (کس س) امث۔
۱. **تیز نوک ، انی (تیر ، برچھی یا نیزے کی)۔**

جم اس کے دشمناں کے دلاں کو چیاوتے
کرناں کوں اپنے سور سراسر سِنان کیا

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۴)۔

تیز ہیں مژگاں سناں سیں بیشتر
آب سے رہتے ہیں جن کے نیشتر

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۸)۔

شوخی بھی ہے لازم نگہِ ناز و ادا میں
یہ تیر کا پیکاں ہے یہ برچھی کی سناں ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۳۲)۔

کیا سمجھے گا اس غمزے کی شوخی کو وہ جس نے
سینوں سے سنانوں کو گزرتے نہیں دیکھا

(۱۹۲۴ ، افکارِ سلیم ، ۱۹۳)۔ ایک ننھا سا بھونرا جو ناریل کے درختوں پر بھنبھناتا ہے ، نیزے کے قبضے کے اس روزن میں

رکھ دیا جاتا ہے جس میں سِنان پِھنسائی جاتی ہے۔ (۱۹۶۵ ، شاخِ زریں ، ۱ : ۳۶)۔ ۲. برچھا ، بھالا ، نیزہ.

مُخالف جوق جوق اودھر سے دھائے
سِنان و تیغ و خنجر لے کے آئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۷۱)۔

نہ کچھ بلندی کی ہے تمنّا نہ کُچھ ہے پستی کی فکر اصلا
سنان قاتل پہ اپنا سر ہے زمیں سے اُونچا فلک سے نیچا

(۱۸۵۶ ، کلّیاتِ ظفر ، ۳ : ۳)۔

وہ ضبط کریں میری دوات اور قلم کو
ہو جائیں گے خود ان کے تفنگ اور سنان ضبط

(۱۹۳۰ ، بہارستان ، ۳۶۵)۔

خُون میں تر ہوئی سِنانِ شفق
رات ، سُورج کو قتل کر آئی

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۹۶)۔ [ع]۔

ـــــ کَش (ـــــفت ک) صف.
نوکدار ، نکیلا.

ادائیں بانکی عجب طرح کی ، وہ ترچھی چتون بھی کُچھ تماشا
بھنویں وہ جیسے کِھنچی کمانیں ، پلک سنان کش ، نگاہ بھالا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۸)۔ [سِنان + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا]۔

سُنانا (ضم س) ف م.
۱. کان میں ڈالنا ، کہنا ، بیان کرنا.

خوشی خبراں سنایا عید بکرید
کہ قرباں ہوئے آیا عید بکرید

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۱۶)۔

جگر کا داغ جا کِس کوں دکھاؤں
یہ اپنا حال جا کِس کوں سُناؤں

(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۱۰۱)۔

نکتہ چیں ہے غمِ دل اس کو سُنائے نہ بنے
کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۹)۔ یہ الگ داستان ہے پھر کبھی سُناؤں گا۔ (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ کہ ، ۵۸)۔ **۲. آگاہ کرنا ، جتانا ، خبردار کرنا.**

پُوچھتے ہو تمہیں تو خیر کہتے ہیں ماجرائے غم
یہ بھی سُنائے رکھتے ہیں تم سے سُنا نہ جائے گا

(۱۹۲۶ ، فغانِ آرزو ، ۶۵)۔

دل سے اربابِ وفا کا ہے بُھلانا مُشکل
ہم نے یہ ان کے تغافل کو سُنا رکھا ہے

(۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، ک ، ۳۰)۔ **۳. گالیاں دینا ، بُرا بھلا کہنا.**

میں عاشق مظلوم وہ بےرحم و ستمگر
وہ مجھ کو سُنا جائے ہے سو غصّے میں آ کر

(۱۸۷۰ ، چمنستانِ جوش ، ۱۶۷)۔

سیکڑوں مُجھ کو سُنا کر عقلِ اغیار میں
سچ کہا تُم نے کہ میں نے تو کہا کُچھ بھی نہیں

(۱۹۰۲ ، سنگ و خشت ، ۱۹۷)۔ وہ سیاست کے اکھاڑے کے نامی گرامی پہلوان تھے ، سُنتے بھی تھے سُناتے بھی تھے۔

(۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۲۰)۔ **۴. آوازہ کسنا ، طعنہ دینا.**

مجھ کو سُنا سنا کے یہ کہتے ہیں اہلِ کیں
اب فاطمہ کے لال کا یاور کوئی نہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۰۳)۔ **۵. کسی کے سامنے گانا ، کسی کے رُوبرو پڑھنا.**

سنایا جو اپنا گا ناک کوں
سو آیا نکل سنگ میں تے پلوں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۰۹)۔

درد اپنا میں اسی طور جتا رہتا ہوں
حسبِ حال اس کے تو پھر شعر سُنا رہتا ہوں

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (ق) ، ۲۸۸)۔

باغ میں آئے ہو کرو تو ذرا بُلبل کو
غزلِ اختر خوش لہجہ سُناتے نہ چلو

(۱۸۶۱ ، کلّیاتِ اختر ، ۵۹۶)۔ ذرا اپنے ملک کا گانا تو سُناؤ۔ (۱۹۶۵ ، بجنگ آمد ، ۳۶)۔ **۶. قرآن شریف لوگوں کے سامنے یا تراویح میں پڑھنا** (نوراللغات)۔ **۷. رک : سنوانا.**

گالیاں غیر سے سُناتے ہو
ہاں میاں تم سے اور کیا ہو گا

(۱۸۳۳ ، امین (خواجہ امین الدین) ، د ، ۲۲۷)۔ [سُننا (رک) کا تعدیہ].

سَنّانا (فت س ، شد ن) ف ل.
۱. بے فکر ہو کر سونا ، خرّاٹے لینا. باہر کا نوکر بھی کوٹھری میں پڑا سنّا رہا تھا۔ (۱۹۱۰ ، گردابِ حیات ، ۵۸)۔ خُوب پیٹ بھر کر کھانا کھائیں ، توند پر ہاتھ پھیریں ، اور شام ہی سے اس طرح «سنّائیں» کہ بس صبح ہی کی خبر لائیں ۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۸۷)۔ سب سنّا جو رہے ہیں گھوڑے بیچ کر ۔ (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۰۷)۔ **۲. سائیں سائیں کی آواز نکالنا ، سنسنانا ، سرسرانا.**

سُرخ تیر افسردہ تاریکی میں سنّاتا ہوا
آتے ہی عورت کے سینے میں ترازو ہو گیا

(۱۹۳۲ ، فکر و نشاط ، ۱۰۹)۔ بگولہ کی طرح سنّاتے اور سیلاب کی مانند اُمڈتے فتنۂ محشر جلو میں اور قیامتِ کبریٰ بنے۔ (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۳۳۰)۔ [سَنسَنانا (رک) کی تخفیف].

سُنائی (ضم س) امث.
خبرِ مرگ ، موت کی خبر جو پردیس سے آئے.

پر اپنے نوشتہ سے یہ خطرہ ہے کہ وہاں سے
تیری نہ سُنائی کہیں اے نامہ بر آوے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (ق) ، ۳۹۷)۔ چند روز کے بعد ساہجی کی سُنائی آئی۔ (۱۸۸۳ ، قصصِ ہند ، ۲ : ۱۵۲)۔

میرا خط اس کو دے کے کہہ دینا
تیرے عاشق کی یہ سُنائی ہے

(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۱۵۱)۔ مارکس اُس کے پاس جانے کی تیاریاں کر رہا تھا کہ اس کی سُنائی آئی ، وہ ... شوہر کو چھوڑ کر دنیا سے رُخصت ہو گئی۔ (۱۹۲۷ ، موسیٰ سے مارکس تک ، ۳۰۹)۔ اف : آنا ، جانا۔ [سُنانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سنائیہ (کس س ، ا ن ، شد ی بفت نیز مع ی) امذ.
ایک بھنگا جو اسلی ریڑھ دار جانداروں کی ادنیٰ ترین قسم ہے. تحتانی ٹھرنانی احجار سیاہ -سنائیہ اقسام شیل- کی صورت میں جن میں ڈوالیہ جنس کے سنائیہ پائے جاتے ہیں. (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند (ترجمہ) ، ۵۳). یہ سنائیہ چھوٹی سی ہاہ بھنگے کی طرح ایک آبی مخلوق ہے جو گویا مچھلیوں کی پیشرو ہے. (۱۹۳۰ ، مکالماتِ سائنس ، ۶۱). [سِنان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث و اِسمیت].

سُناوَٹ (ضم س ، فت و) امث.
سننے کی لیاقت ، قوتِ سماعت. لطافت کے کانوں میں قدرت نے کیسی سُناوٹ رکھی تھی! کیا اسے سو برس آگے والوں کی باتیں سُنائی دیتی تھیں؟. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۲۵۴). [سُنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سَنّاوْنا (فت س ، شد ن ، سک و) امذ (قدیم).
رک : سنانا.

سنّاوْنا جُدا ہے اور ہے خودی نرالی
ہے میرے جی کے حق میں یہ ابر برشگالی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۴۶). [سنّانا (رک) کا ایک قدیم اِملا].

سُناوَنی (ضم س ، سک و) امث ؛ سُناوْنی.
رک : سُنانی. دہلی سُناونی پہنچی تو لال قلعہ اور شاہ جہاں آباد میں کہرام مچ گیا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۱۴). اف : آنا. [سنانی (رک) کا ایک اِملا].

سَنّاہَٹ (فت س ، شد ن ، فت ہ) امث.
رک : سنّاٹا. قتل کا شور ہوا جس کی وجہ سے صبح صادق کی سنّاہٹ میں خلل واقع ہوا. (۱۸۹۲ ، اصولِ سراغ رسانی ، ۹۰). [س: سناہٹ (رک) کی تخفیف].

سَنّاہْنا (فت س ، شد ن ، سک ہ) امذ.
رک : سنّاٹا.

سنّاہنے میں جان کے ہوش و حواس و دم نہ تھا
اسبابِ سارا لے گیا آیا تھا یک سیلاب سا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۱).

تیر نگہِ یار جو سن سے نکل گیا
سنّاہنے میں دم مرے تن سے نکل گیا

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۲۶).[سنّاٹا (رک)کا ایک اِملا].

سِنائپ (کس مع س ، کس ء) امذ.
ایک قسم کا چھوٹا پرندہ جس کا شکار کھیلا جاتا ہے ، چہا. اگر دو تین احباب ملکر سنائپ کا شکار کھیلیں تو زیادہ لُطف آتا ہے ، سنائپ زیادہ مارے جاتے ہیں. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۸۸). [انگ : Snipe].

سُناؤ (ضم س ، و مج) امذ.
قدیم عربی موسیقی کے ایک راگ کا نام جس میں تانوں اور مینڈوں وغیرہ کی کثرت تھی اور جس کی بہت سی دھنیں تھیں. سناؤ ، یہ دُشوار اور پیچیدہ راگ تھا جسے گلے بازی کی زیادہ مشق ہوتی. (۱۹۰۹ ، ہندوستان کی موسیقی ، ۵). [ع].

سُناوْنی (ضم س ، و مج) امث.
۱. **رک : سُنانی.** اپنے نئے مہمان کے چاؤ چوچلے میں لگی ہوئی تھی دُودھ بھی نہ پلوایا تھا کہ متھرا سے ایک سناؤنی آئی. (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۳۶). اسی گفتگو کے چند دن بعد ہی ان کی سناؤنی آگئی ، یقین نہ آیا. (۱۹۶۸ ، ہلاد شاہد ، ۹). ۲. بُری خبر. اتنے میں انہیں سُناؤنی ملتی ہو گی کہ حملہ آوروں کا ایک اور لشکر گرد اڑاتا اُن کی طرف بڑھا چلا آتا ہے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۷۴). [سُنانی (رک) کا ایک اِملا].

سُنائی (ضم س) امث.
۱. **سماعت ، فریاد رسی ، داد رسی.**

بس دیر نہ کر آقا ، اعجاز نُمائی کر
جو در پہ سوالی ہیں اُن کی بھی سُنائی کر

(۱۹۲۵ ، نبستان ، ۱۹). ۲. **رک : سُنانی.** جب اُن کی سنائی آئی ہے کلو پچھاڑیں کھانے لگی ، چوڑیاں توڑ ڈالیں. (۱۹۵۰ ، ۹ ، باد کی ایک دھنک چلے ، ۱۳۶).[سُنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

ـــــ پڑْنا محاورہ.
سُنائی دینا.

آنکھیں جو دم نزع ہوئیں بند کُھلے کان
آواز سنائی پڑی یارانِ وطن کی

(۱۸۹۱ ، اشک (نوراللغات)).

ـــــ دینا محاورہ.
سُنا جانا ، سُن پڑنا.

سُنائی دیتے ہیں اس وقت نغمے صوتِ سرمد کے
نفس کے تار پر جب ہم تمہاری یاد کرتے ہیں

(۱۸۹۴ ، خانۂ خمار ، ۴۷). یکایک اُس خاموشی میں ایک آواز سنائی دی. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۱۶).

لہجے کو جولے آپ کی وہ لے نوائی دے
دنیا کو حرف حرف کا پہنا سنائی دے

(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۲۰۳).

سَنْبالنا (فت س ، مغ) ف م (قدیم).
رک : سنبھالنا.

ہشیار سنبال آپ کوں دنیا ہے بوری
اول ہو بھولائی پچھیں کرتی کھوری

(۱۶۷۹ ، غواصی (قدیم اردو ، ۱ : ۵۳۱)).

اس دو سوں بہت سنبال اپنے
اس دو کے نہ بس میں ڈال اپنے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴۴). [سنبھالنا (رک) کا ایک اِملا].

سَنْبَت (فت س ، مغ ، فت ب) امذ.
ہندی سال. خلاف کروں ، دربار سرکار میں گنہگار ہوں لکھتم متی اساڑھ بدی دوج سنبت ۱۹۰۲. (۱۸۳۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۶).

ڈپارٹمنٹ پیدا ہیں ... متعلق سامان لکڑی ... رنگ تہ ، رسّے ، ڈوری پھاندنے وغیرہ سامان کی سنبت ۹۵ کے سال کے لیے ضرورت ہو گی. (۱۹۳۰ ، جائزۂ زبان اردو ، ۱ : ۲۸۳). [رک : سنت].

سَنْبَدَہ (فت س ، غنہ ، سک ب ، فت د) امذ.
(فلسفہ) ربی سی صلاحیت ، رگ رگ میں جاری و ساری قوت ۔ ایشور کے اس تعلق کو جو قوتِ اول کے ساتھ حاصل ہے سنبدہ کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۶). [سنبدھ (رک) جو اس کی اصل شکل ہے].

سُنْبَدیہ (ضم س ، مغ ، فت ب ، د ، ی) امث.
(فلسفہ) خُدا اور روح کا تعلق ، خُدا سے نِسبت ، رُوحانی رشتہ. فلسفہ میں چھ چیزوں سے بحث کی جاتی ہے جن کے اسما مندرجہ ذیل ہیں. برہمہ ، ایشور ، جیو (رُوحِ مدرک) اگیان (جہل) سُنبدیہ (نِسبت) بھید (تمایز و فرق) یہ پرشش موجودات کے آغاز سے بری ہیں اور برہمہ آغاز و انجام ہر دو قیدِ زمانی سے بلند و بالا ہے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۶). [سنمبدھ (رک) سے مُشتق].

سُنْبُک (ضم س ، سک ن ، بشکل م ، ضم ب) امذ (قدیم).
چھوٹی کشتی ، ایک قسم کی کشتی جو بحیرۂ قلزم میں چلا کرتی ہے ؛ چوپائے کے پیر کا اگلا حصہ ؛ (کنایۃً) گھوڑے کی ٹاپ کی طرح تیزی سے چھوٹی کشتی پر سوار.

سنبک دوڑ آیا جوں کڑکے اُبر
نزدیک آ کیے رجم اڑکے اُبر

(۱۹۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۹۰). [ف].

سِنْبَل (کس س ، مغ ، فت ب) امث.
(نباتات) ایک درخت جس میں کپاس کی طرح ڈوڈے لگتے ہیں اس کی رُوئی تکیوں وغیرہ کے کام آتی ہے. بستر کو اسی اچنبھے سے دیکھا ، نرم نرم مخملی گدیلے سِنبل کے مُلائم رُوئی کے ریشمی تکیے. (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۵۰). [رک : سیمل].

سُنْبُل (۱) (ضم س ، سک ن بشکل م ، ضم ب) امذ.
۱. ایک خوشبودار سیاہی مائل بے پُھول پھل گھاس جو گُندھی جوٹی کی طرح ہوتی ہے دواؤں میں مستعمل ہے ، بالچھڑ ؛ شعرا معشوقوں کی زلف اور گیسو سے تشبیہ دیتے ہیں.

پُھولاں کے تخت پہ بسلاو سیرے سُلطاں کوں
سُنبل سمن کوں گلے ہانس کر سنگارہ کروں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷۵).

جو دیکھے اس کے کاکل کا تماشا
نہ دیکھے پھر وہ سنبل کا تماشا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۰).

وہ اک روش سے کھولے ہوئے بال سو گیا
سُنبل چمن کا مُفت میں پامال ہو گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸). زینہ میں نا گن کا بل تھا اور لہروں کا توج ، گیس کی لوچک تھی اور سُنبل کا پیچ و خم ... وہ سر سے لیکر پاؤں تک ایک فن شاہکار تھی. (۱۹۲۳ ، مقدا کراتِ نیاز ، ۱۳).

ہوائے لالہ و گُل ہے نہ سایۂ سُنبل
گزر رہے ہیں بیاباں صبح و شام سے ہم

(۱۹۸۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۱۶۷). ۲. (نباتیات) ریشہ ، بال دار شاخیں ، لباس جن کی مدد سے غذا حاصل کرتا ہے یہ بال دار شاخیں مُنھ کی جانب مُڑی ہوئی ہیں. صدر میں چھ جوڑی ضمیمے ہوتے ہیں جو سُنبل کہلاتے ہیں اور اسی خصوصیت سے اس ... کا نام سیری پیڈیا رکھا گیا ہے. (۱۹۶۹ ، تشریح ، ۷۰). [ع].

ـــ الطِّیب (ـــ ضم ل ، غم ال ، شد ط ، ی مع) امذ.
(طب) سنبل کی اقسام میں سے ایک ، بالچھڑ.

مُشک بُو زُلف کا ہے لُطف رُخِ رنگیں پر
سُنبل الطّیب چمن میں ہو بلا سے پیدا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۲۶). بھلا سوبیائی ، سُنبل الطّیب کی کیا اصل ہے جو ہمارے شاہ کی ایک گردشِ نگہ کی برابری کرسکے (۱۸۹۱ ، قصّہ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۸۸). سُنبل الطّیب اکثر گرم معجونوں میں شامل کی جاتی ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۳۴). اشیاء برآمد میں سُوتی کپڑا ، یشب (سنگِ سلیمانی) دیسی تن زیب ، سَن کا کپڑا ، جٹاماسی (سُنبل الطّیب) ، ادرک ... اور چینی ریشم تھا. (۱۹۶۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۳۵). [سُنبل + رک : ال (۱) + طیب (رک)].

ـــ بَرّی کس صف (ـــ فت ب ، شد ر) امث.
(طب) سُنبل کی ایک قسم جس کے لاطینی زبان میں بھی مختلف نام ہیں ادویات میں مُستعمل.
پرساوشاں اور اساروں کو سُنبلِ برّی ہوانے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۹۸). [سُنبل + برّی (رک)].

ـــ خَزامی کس صف (ـــ فت خ) امث.
(طب و سائنس) خاندان سُنبل سے متعلق ایک پودا جس کے تنوں سے رسیاں بنائی جاتی ہیں نیز ادویات میں مُستعمل. شفاویہ (لیبائاٹا) یا خاندان لعناع : اس صنف کے پودوں کے تنے آمنے سامنے سے مُربّع نما ہوتے ہیں ... اس صنف میں حسبِ ذیل پودے ہیں : پودینہ ، سالیا ، ... سنبل خزامی (یعنی لونڈر). (۱۹۰۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۱۷۳). [سُنبل + خزم (رک) سے منسوب].

ـــ رُومی کس صف (ـــ و مع) امث.
(طب) سُنبل کی ایک قسم ، بہت سے امراض کو شافی ، لاطینی میں بھی مختلف ناموں سے مشہور.
اس کو ناردین اِقلیطی اور سُنبل رومی بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۹۸). [سُنبل + روم (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

ـــ سُوری کس صف (ـــ و مع) امث.
(طب) سُنبل کی مختلف اقسام میں سے ایک ، ادویات میں مُستعمل ، بہت سے امراض کو نافع ہے. جو سُوریا کے پہاڑوں میں پیدا ہوتی ہے اس کو سُنبلِ سوری کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۱۳). [سُنبل + سُوری (رک)].

ـــ کوہی کس صف(ـــ و مج) امث.
(طب) سنبل کی بہت سی اقسام میں سے ایک، اس کو سنبل سُری بھی کہتے ہیں ادویات میں مستعمل. سنبل کوہی ... جنس بیں سنبل کی ایک رُوئیدگی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۱۳). [سنبل + کوہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــ مُو (ـــ و مج) صف.
سنبل جیسے بال ، زُلفِ سنبل نُما ، وہ جس کے بال سنبل کی طرح خوشبودار اور لمبے ہوں. اے پری رُو ، سنبل مُو ، مشک خُو ، عنبر بو ، لاہ قام آجا ، آجا ، رات کا تو ذکر ہی کیا. (؟ ، مشاہیر سرحد ، ۹۵). [سنبل + مُو (رک)].

ــ ہِندی کس صف(ـــ کس ، ، سک ن) امث.
(طب) سنبل الطیب ، ایک خوشبودار گھاس ، بالچھڑ ، لاط :- Valeriana Jatamansi اس کے پیجوں کی راکھ سنبل ہندی ... لے کر مثلِ سُرمہ پیسیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۵۹). [سنبل + ہندی (رک)].

سُنْبُل (۲) (ضم س ، مغ ، ضم ب) امذ.
زہر ، سم.

ہم تو ترسیں اور چھیڑیں غیر زُلفِ یار کو
جی میں ہے کھا جائیے اب رکھ کے سنبل ہاتھ پر

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۵۲) . یعنی قاتل نے سنبل ہاہن مراد کھلایا کہ حیلۂ وبا اسکے گناہ کو پردا دیویگا. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۱۳۲). [ف].

سُنْبُلا (ضم س ، سک ، بشکل ن ، ضم ب) صف.
سنبل جیسے ، سنبل کی طرح.

وہ بُراقِ مُصطفیٰ حضرت شبیہ مُصطفیٰ
زیر رانِ شبدیز وہ تھا بالِ جسکے سنبلا

(۱۸۷۱ ، مہر نبوت ، ۳۸). [رک : سنبلہ].

سُنْبُل بائی (ضم س ، سک ، بشکل ن ، ضم ب) امث.
(طب) انکھ کی بیماری جس میں پُتلی پھیل جاتی ہے اور نظر رفتہ رفتہ جاتی رہتی ہے ، پُتلی کے پیچھے سیاہ نقطہ بن جاتا ہے. دو ہی چار دن بعد ۲ دسمبر ، ۱۹۶۵ ، کو اسی آنکھ پر Glaucoma (سنبل بائی) کا سخت حملہ ہوا. (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۵۱۵) . [سنبل ـ ع : سنبل ـ موتیا بند + بائی ـ سُوجن ، موٹا ہونا].

سُنْبُلِسْتان (ضم س ، سک ، بشکل ن ، ضم ب ، کس ل ، سک س) امذ.
وہ مقام جہاں کثرت سے سنبل کے پودے ہوں ، سنبل کا باغ.

شفق صبح کا تیں ہے اسمان میں
کہ لالے کھلے سنبلستان میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۹).

سنبلستان ہو رہا ہے آج اے ناصح دماغ
کیونکہ جاوے سر سے اس زُلفِ پریشاں کا خیال

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۲۷).

یاد گیسو کی رولائے گی چمن میں اے وزیر
سنبلستان میری آنکھوں کو دھواں ہو جائے گا

(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۲۸).

کاکلیں لہرا رہی تھیں رُونے عالمِ تاب پر
سنبلستان کا تھا گُل پر سائباں کل رات کو

(۱۹۳۲ ، سیف و سبو ، ۱۵۰).

کاکلوں کے سنبلستان عارضوں پر عکس ریز
جیسے ساحل کا نظارہ آبِ دریا پر چلے

(۱۹۷۰ ، بُرشِ قلم ، ۹۳). [سنبل + ف : ستان ، لاحقۂ ظرف].

سُنْبُلِسْتانی (ضم س ، سک ، بشکل ن ، ضم ب ، کس ل ، سک س) صف (قدیم).
سنبلستان سے منسوب ؛ پیچیدہ ، پیچ در پیچ ، پریشان.

یاد کے گُلزار پر دونین کر ابر بہار
پیچ کھا سینے میں دل کون سنبلستانی کرے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۹). [سنبلستان + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُنْبُلَک (ضم س ، سک ، بشکل ن ، ضم ب ، فت ل) امذ.
(نباتیات) گوبھا ، ریشہ کے ڈورے ، تخمک دان پُختہ ہونے پر سیاہ ہو جاتا ہے ، اس کی دیوار کیلشیم اگزیلیٹ Calcium Oxalate کے سنبلکوں (Spicules) سے بھری ہوئی رہتی ہے. (۱۹۳۲ ، مبادئ نباتیات ، ۲ : ۷۸۷). [سنبل (۱) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

سُنْبُل کَھار (ضم س ، سک ، بشکل ن ، فت ب) امذ.
(طب) جنگلی جو ، موش جو ، لاط Hordem Distinchum

کوٹی تو جزو اس میں ہو کا بکار
ڈالو سنکھ اور سہاگہ سنبل کھار

(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شقشقیہ ، ۱۸). [ع].

سُنْبُلَہ (ضم س ، سک ، بشکل ن ، ضم ب ، فت ل) امذ.
۱. گیہوں یا جو کی بالی ، خوشۂ گندم (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).
۲. فلکیات، آسمان کا چھٹا برج جس میں چھبیس ستارے داخل ہیں اور اس کی شکل عورت کی ہے جو خوشۂ گندم ہاتھ میں لیے ہوئے ہے ، کنیا راس.

اچپا بھید دکھلائی سندر منج آج آپ کس پر
ستارے سنبلا ہور چاند اوجھل اپنی بالاں کے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵۲).

کرے جو کہ تقویم دل سے حساب
کبھی سنبلہ میں گیا آفتاب

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۹۸) شروع جوزا سے سنبلہ کے آخر تک مینہ برسا کرتا ہے. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۶۳).

ظلمت میں نور نور کو ظلمت میں راہ ہے
ہے سنبلہ میں مہر کہ ہالے میں ماہ ہے

(۱۹۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۱۲).

فلک پہ سنبلہ ہو جائے خوشہ چین دکن
عروج پائے ترے دم سے سرزمین دکن

(۱۹۳۳ ، صوتِ تغزل ، ۲۱۳). ۳. (خطاطی) طرز تحریر کی ایک

روش یا انداز جو خوشۂ گندم کی طرح ہوتی ہے. خوش نویس ہر خط کے مثل نسخ و نستعلیق و ریحان و ثلث اور سنبلہ اور تعلیق ... منوبہ لکھنے کے ہوتے تھے. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۱ : ۵). ۴. (جراحی) ہڈی جوڑنے کے لیے ایک پٹی جس کی بندش گیہوں کی بالی کی وضع کی ہوتی ہے. کولھے کے جوڑ کے گرد سنبلہ اور پلاسٹر آف پارس کی کیسہ بندی ... جلد عمل میں لانا چاہیے تا کہ گھٹنے کا جوڑ سخت ہو کر اکڑنے نہ پائے. (۱۹۴۱ ، جبیریات ، ۳ : ۸۳). [ع].

سُنْبُلی / سُنْبُلِیں (ضم س ، سک ، بشکل ن ، ضم ب / ی مع) صف.
سنبل جیسا ، سنبل فام.

رشک گلبرگ دوپٹے کی کنہاڑی تھی سنجاف
سنبلیں زلفوں میں کلیوں کا یہ کب تھا موباف

(۱۸۹۸ ، شعلۂ جوالہ ، واسوخت جوہر ، ۱ : ۳۰۱).

نرگس چشم نے تیری مجھے بیمار کیا
سنبلی زلف نے آفت میں گرفتار کیا

(۱۸۵۸ ، بحر (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۲۹۶)). حوض کے گرد ... پلاسٹر آف پارس کی ایک ڈہری سنبل پٹی لگا کر شکستہ حصوں کو ٹھیک جگہ پر رکھا جائے. (۱۹۴۱ ، جبیریات ، ۳ : ۹۸). [سنبل + ی ، لاحقۂ صفت].

سَنْبَنْدَھ (فت س ، سک م بشکل ن ، فت ب ، غنہ) امذ.
تعلق ، لگاؤ ، ساتھ. برہم بدیا اور موکش اُپائے سے آتم پد کا برت پاؤں (حاصل کرنا) یہ سنبندھ یعنی تعلق ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۶).

دامن تمہارا فرض سے اپنے جو ہے بندھا
یہ تو جنم جنم کا ہے سنبندھ اور کیا

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۳۲۷). [س : सम्बन्ध].

سَنْبُور (۱) (فت س ، مغ ، و مع) امذ.
سمور. قجرباں اور پا کریں بتھوں پر پڑیں ، جن میں قاقم اور سنبور کی جھالر تھی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۸۱). [سمور (رک) کا ایک املا].

سَنْبُور (۲) (فت س ، مغ ، و مع) صف (قدیم).
بھرپور ، لبالب ، سموچا ، کامل ، پورا.

مج دل تن میں نور او سنبور کر کے خوش خوش
پھر پھر دکھائے مکھ تو دیکھیں عیاں عیاں میں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۹). [سنپور (رک) جس کا یہ غلط املا ہے].

سَنْبُوسَک (فت س ، مغ ، و مع ، فت س) صف.
رک : سموسہ. سنبوسہ(ف) سنبوسک و سنبوسق (ع) مشہور غذا ہے کہ میدہ اور گھی اور دودھ کو گوندھ کر ... گھی میں تلتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۰۷). [ع].

سَنْبُوسَہ (فت س ، مغ ، ولین ، فت س) امذ.
سموسا.

واہ وا کیا تھا سنبوسے کا مزا
آرزو چاہے تھی ہوسے کا مزا

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۸). خوشبودار کھانے زیادہ پسند کیے جاتے مسالے اور گھی کا استعمال بہت زیادہ تھا اچار اور چٹخارے دار چیزیں بھی مرغوب تھیں میٹھی چیزوں میں حلوے اور میٹھے سنبوسے ہوتے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۲۲). [سموسہ / سموسا (رک) کا ایک املا].

سُنْبَہ (ضم س ، مغ ، فت ب) امذ.
۱. لوہے اور دیگر دھات کی چیزوں میں ٹھوک کر سوراخ کرنے کا فولادی قلم ، پنچ ، برما. انگل. آئن اور ٹی آئرن کی جڑائی کے واسطے سنبے سے سوراخ کرنا چاہیے. (۱۹۱۳ ، انجینیرنگ بک ، ۱۰). اب سنبہ کو ہمہ گیر چیک میں لگاؤ تا کہ وہ صحیح گردش کرے. (۱۹۳۸ ، انجینیری کارخانے کے عملی چالیس سبق ، ۱۸). ۲. توپ میں بارود یا گولہ ڈال کر اوپر سے ٹھوکنے کا چوبی گز. ایک لاٹھی کا سنبہ بنایا ، توپ کو سیدھا کر پچھی بھوں پر لگایا. (۱۸۹۶ ، قیصر التواریخ ، ۲ : ۲۱۵). [ف].

--- ٹھوکنا محاورہ.
توپ میں گز مارنا ، توپ کے اندر تھیلی ڈال کر اوپر سے گز مارنا ، ہتکا ٹھوکنا ، میخ مارنا (فرہنگ آصفیہ).

--- کرنا محاورہ.
ٹھوک کر کیلوں کو نیچے بٹھانا. کل کیلیں سنبہ کر کے بٹھائی جائیں. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۱۰۰).

سُنْبِیدَن (ضم س ، مغ ، ی مع ، فت د) ف ل.
فارسی مصدر اردو میں مستعمل ، چھید کرنا. سنبیدن کے معنی ہندی میں برمانا ہے یعنی لکڑی میں برمے سے سوراخ کرنا. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۹). [ف].

سُنْبِھا (ضم س ، مغ) امذ.
سوآ ، نالی دار سوا جسے بوری میں گھسا کر اناج کی بانگی نکالی جاتی ہے. چاول کے گودام چیک کرنے جاتا ہے تو ہر بوری میں تین تین دفعہ سنبھا گھونپتا ہے اور جو بانگی نکلتی ہے ، اسے جھولے میں بٹور کر لے آتا ہے. (۱۹۷۶ ، زر گزشت ، ۲۰۲). [سنبا (رک) کا ایک املا].

سَنْبھار (فت س ، مغ) امث (قدیم).
سنبھال.

کہے ایک آواز والا پکار
بہشتی سنبھی دوزخی میں سنبھار

(۱۶۶۹ ، آخر گشت ، ۱۶۵). [سنبھال (رک) کا ایک املا].

سَنْبھارْنا (فت س ، مغ ، سک ر) ف م.
سنبھالنا.

ابراہیم جنے سوں کاڑھا آگ کتی پھلیاری
احمد کی فتح دی حضرت کوں اپنی برد سنبھاری

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۲۹). [سنبھار + نا ، لاحقۂ مصدر].

سنبھال (فت س، مغ) امث.
دیکھ بھال، احتیاط.

جسے ہے عقل وہ ہر بات کون سنبھال کہے
جو سو برس کو ہوے گا سو وو اتال کہے

(۱۶۳۵، سب رس، ۲۵). جیہ بوجی نے اس سکاری سے کہا ... مجھ سے تمھاری سنبھال اور پرتپال نہیں ہوتی(۱۸۵۵، بھگت مال، ۱۲۷). ہمارے لئے قوائے جسمانی کی سنبھال بہت ضروری ہے. (۱۹۰۳، عصائے پیری، ۳۸). [سنبھالنا (رک) سے حاصل مصدر].

---- رکھنا محاورہ.
روکے رکھنا، باقی رکھنا. دل میں تے اٹھے جھال، کیوں کر رکھے سنبھال. (۱۶۳۵، سب رس، ۳۸).

---- سنبھول (---- فت س، مغ، و مع) م ف.
سنبھال کر، سمیٹ کر. اتنے میں اصغری بھی اپنی اوڑھنی سنبھال سنبھول ... نکلیں. (۱۸۶۸، مراۃ العروس، ۷۰).

---- کر/کے م ف.
احتیاط سے، دیکھ بھال کے، سوچ سمجھ کر.

بانی بت آج چھوڑ جو گنور تم چلے
تو راہ بیچ جانیو جانی سنبھال کے

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۳۷).

سنبھال کر کوئی لیجائے اس کے پاس مجھے
بٹھانے دیتی ہے اک اک قدم پہ یاس مجھے

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۲۳۸).

---- کر رکھنا محاورہ.
باقی رکھنا، برقرار رکھنا.

کیا کفر سب عار پامال کر
نبی کا رکھیا دین سنبھال کر

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۱). اکبر اعظم کی قبر ... نے بھی اپنی ویرانی کو سنبھال کر رکھا ہے اور اپنی ماضی کی فضا کی حفاظت کی ہے. (۱۹۸۸، زمین اور فلک اور، ۲۷).

---- کرنا محاورہ.
دیکھ بھال کرنا، پرورش کرنا. بچے کی بڑی سنبھال کرنا، کیوں کہ وہ کم زور ہو گیا ہوگا. (۱۹۲۳، انشائے بشیر، ۱۶۵).

---- لینا ف س.
درست کر دینا.

ایک عرض لکھنے میں رکھنا ہوں اتال
چوک ہووینگے تو تمیں لینا سنبھال

(۱۷۸۶، مثنوی حسن و دل، ۳۵).

سنبھالا (فت س، مغ) امذ.
وہ وقتی افاقہ جو مریض کو مرنے سے پیشتر ہوتا ہے اور جس سے صحت کی اُمید ہو جاتی ہے، پھر دفعۃً حالت بگڑ کر موت واقع ہو جاتی ہے.

تیسرے بیمار کا ہے کام تمام
تندرستی نہیں سنبھالا ہے

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۱۵۸).

تمھارا اُٹھ کے آنا اور مریضِ غم کا مر جانا
مری جاں فرق ہوتا ہے سنبھلنے میں سنبھالے میں

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۵۷). رشتۂ حیات منقطع ہو چکا تھا ... سانس کچھ باقی تھے، یہ افاقہ نہ تھا سنبھالا تھا. (۱۹۲۱، فغان اشرف، ۵۷). [سنبھالنا (رک) سے حاصلۂ تمام].

---- جانا ف س.
قابو میں رکھنا.

جی تلک آتشِ ہجراں سے سنبھالا نہ گیا
گھر میں سب کچھ تھا پہ ہم سے تو نکالا نہ گیا

(۱۷۹۵، قائم، د، ۷).

---- دینا محاورہ.
۱. امید دلانا، آسرا دینا، سہارا دینا.

پھر نظر آنے لگی کشتی سرِ موجِ بلا
پھر سنبھالا دے گیا ہے تیرا مُڑ کر دیکھنا

(۱۹۸۳، چاند پر بادل، ۲۰). **۲. سہارا دینا، مدد کرنا.** جہاں تک علم دین کا تعلق تھا، اس کے بارے میں سرسید لکھتے ہیں ... دین کو سنبھالا دینے کے لائق نہ تھا. (۱۹۸۶، پاکستانی معاشرہ اور ادب، ۲۹).

---- لینا محاورہ.
۱. قریب المرگ مریض کا تھوڑی دیر کے لئے اچھا ہو جانا، آدمی کا کسی قدر ہوش میں آ جانا.

سنا ہے لیا اس نے بارے سنبھالا
کئی روز کی زندگی پھر سنبھالی

(۱۸۱۸، اظفری، د، ۲).

بیمارِ محبت نے لیا تیرے سنبھالا
لیکن وہ سنبھالے سے سنبھل جائے تو اچھا

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۷۵). مرنے سے پہلے بیمار سنبھالا لیتا ہے. (۱۹۲۸، آخری شمع، ٦). **۲. احیاء ہونا، دوبارہ تازہ ہو جانا، اصلی حالت پر آ جانا.** مشرق نے تو پھر سنبھالا ہی نہیں لیا، شام و روم میں ملکی طاقت سنبھل گئی. (۱۹۰۲، علم الکلام، ۱: ۱٦۱). لکھنؤ میں جاں بہ لب مغل تہذیب نے اس طرح سنبھالا لیا کہ اس کا رنگ اور چوکھا ہو گیا. (۱۹۸۸، افکار، کراچی، مارچ، ۱۷).

سنبھالنا (فت س، مغ، سک ل) ف م.
۱. تھامنا، پکڑنا، روکنا، گرنے نہ دینا. بول نکیا پچھیں سو کیا پھر کر آتا ہے، تیر کمان تی چھوٹیا سو کیا سنبھالیا جاتا ہے. (۱۶۳۵، سب رس، ۲۱۸).

سنبھالے کون ساقی کے سوا رندانِ میکش کو
کہ میخانے میں خم ہے لنگر پا، دستِ سبو شل ہے

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۳۵).

زانو پکڑے کمر سنبھالے
بیچارہ کدھر کدھر سنبھالے

(۱۸۸۴ ، ترانۂ شوق ، ۱۷).

پُھولوں میں تُلنے والے سُن لیں ہمارے نالے
ہاتھوں سے لیکن اپنے دل کو رہیں سنبھالے

(۱۹۲۱ ، مطلع انوار ، ۱۳۱). مینڈک کا ڈھانچہ ہڈیوں اور غضروف سے تشکیل پاتا ہے اس کی وجہ سے مینڈک کی شکل ہمیشہ قائم رہتی ہے یہ تمام جسم کو سنبھالتا ہے.(۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۱۳۳). **۲. دیکھ بھال کرنا ، دستگیری کرنا ، سہارا دینا.**

اے باپ مہراں سو پالیا بہت
درد ہور دُکھ میں سنبھالیا بہت

(۱۶۸۲ ، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۸). زمیندار اپنے کام سے کرتا تو دستگیری کرتے تھے ، مر جاتے تو اس کی اولاد کو سنبھالتے تھے. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۱۹). اگر میدان جنگ میں مارا گیا تو پھر میری بیوی اور بچے کو کون سنبھالے گا. (۱۹۳۵ ، آغا حشر ، اسیر حرص ، ۲۸). **۳. نادرست چیز کو درست کرنا ، سنوارنا.**

اگرچہ خطا ہے تو مجھ نوں سنبھال
کہ یاں سب خطا ، بے خطا ذوالجلال

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۲۶). **۴. قابو میں لانا.**

ساقی کی چشم مست پہ مشکل نہیں نگاہ
مُشکل سنبھالنا ہے دل بیقرار کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۱). **۵. (۱) ہوش حواس برقرار رہنا.**

عیاں جب ہوا پھر کیوں یو حوال
لئے پیٹ سوں وہیں کھڑے رہے سنبھال

(۱۶۸۷ ، محی الدین نامہ ، ۱۲).

دیوانہ ہو کے کوئی پھاڑا کرے گریباں
ممکن نہیں کہ دامن وہ بے خبر سنبھالے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۹۷). **(۲) اکٹھا کرنا ، سمیٹنا.**

نا محرموں کی آنکھ نہ اٹکے یہ جا پڑے
سینہ کھلا ہوا ہے دوپٹہ سنبھالیے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۰۱). اگر مرد شکار کرتا تھا ، تو عورت شکار کے سنبھالنے میں مدد کرتی تھی. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۲۷). **۶. وار کرنے کو اٹھانا ، تولنا (تلوار وغیرہ).**

دل بچا تیغ نظر سے مگر اب خیر نہیں
تیرے دنبالے نے بھالا جو سنبھالا اپنا

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۳۶). **۷. ہاتھ میں لینا ، اختیار کرنا.**

تسبیح کو مُدّتوں سنبھالا ہم نے
خرقہ برسوں گلے میں ڈالا ہم نے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۶۷). کسی کی بغل میں ایک کمباس تھی ، کوئی پنسلیں لیے تھا کوئی جہازی قطب نما اور دوربین سنبھالے تھا. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۱ : ۱۰۲). پریم شنکر نے اپنا بقچہ سنبھالا اور باہر چلے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۰۰). **۸. اہتمام کرنا ، انتظام کرنا.** گھر کا تمام دارومدار لڑکی پر تھا ، ایک اکیلی بچی کا اتنے بڑے گھر کو سنبھالنا آسان بات نہ تھی. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۱۵). کارخانۂ عالم کا بنانے والا اور سنبھالنے والا وہی ہے (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۰). **۹. برداشت کرنا.** جھل آگ جھل بجاگ ، کون سنبھال سکتا جھل کی آگ. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۴۴).

دل سنبھالے کیا ترے سُرمہ کے دنبالہ کی جھوک
اپنے ترکِ چشم ہی سے پُوچھ اس بھالے کی جھوک

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۹۵). **۱۰. گننا ، شمار کرنا.** یہ روپیہ سنبھال لو. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۲۹۲)). **۱۱. مرض بڑھنے نہ دینا ، عارضی طور پر اچھا کر دینا** (ماخوذ : نوراللغات).
[سنبھال (رک) + نا ، علامتِ مصدر].

سَنبھالَن ہار/سَنبھالَن ہارا (فت س ، مغ ، فت ل)

صف مذ (قدیم).
سنبھالنے والا ، خبرگیری کرنے والا ، سہارا دینے والا.

آدھار دے آہار اب ، تج بن نہیں کوئی یا علی
منجکوں سنبھالنہار اب ، تج بن نہیں کوئی یا علی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۸).

پروش کرے تو پالنہارا
سبھی سبھی سنبھالنہارا

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۶۹). [سنبھالن + ہار ، لاحقۂ صفت + ا ، لاحقۂ فاعلی].

سَنبھالُو (فت س ، مغ ، و مع) امذ.

(نباتیات) ایک درخت کا نام جس کے پتے انار کے پتوں سے مُشابہ ہوتے ہیں ، ہر شاخ پر پانچ پانچ پتے اس طرح لگتے ہیں کہ پنجے کی شکل ہو جاتی ہے؛ سنبھالی. برگ نیب ، برگ ہکاتو ، برگ سنبھالو ، برگ ترماں ان چاروں کو برابر وزن کرکے جوش کرے اور بپھارا دے. (۱۸۸۳ ، مُفیدالاجسام ، ۱۶). برگِ سنبھالو کا پانی نچوڑ کر تقویتِ بصر کے لیے آنکھوں میں قطور کرتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۳۵). [سنبھالو (رک) کا ایک اِملا].

سَنبھالی (فت س ، مغ) امث.

رک : سنبھالو.

کھیوں وجہ دسرا سنبھالی گا رس
بھی چترکنہ کی جڑ ہور ملا شہد بس

(۱۵۳۳ ، بھوگ بھل ، ۱۸۹). [سنبھالو (رک) کی تحریفِ حرفی].

سَنبھالے (فت س ، مغ) م ف.

احتیاط سے ، **سنبھال کی مُغیرہ صورت ، تراکیب میں مستعمل.**

ہر کام پر خوشی سے وارفتگی سی ہو گی
لانا جوابِ خط کو اے نامہ بر سنبھالے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۹۷). [سنبھالنا (رک) سے حالیہ ناتمام].

ـــ نَہ / نَہیں سَنبَھلنا محاورہ.

قابو سے باہر ہونا ، حد سے باہر نکل جانا. عقد کے بعد دلہن اتنی دولت ... لائی کہ سنبھالے نہ سنبھلتی تھی. (۱۹۳۳ ، اردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۱۳).

سُنْبَھری (ضم س ، سک ن ، فت بھ) امث.
جلد کی بے حسی ، ٹانگوں کا سُن ہونا ، فیل پا کی بیماری، لاط : Elephantiasis (ایلیفینٹیاسس). [سُن (رک) + بھر (بھرنا (رک) سے امر) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَنْبَھل (۱) (فت س ، مغ ، فت بھ) کلمۂ تنبیہ.
ٹھیر ، دیکھ ، ہوشیار ہو جا. او ظالم خوفِ قاتل دیکھ اب بھی سنبھل. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۲۲۸). [سنبھلنا (رک) کا امر].

---بے فقرہ.
(بازاری) **ہوش پکڑ ، حواس میں رہ ، عقل بنوا ، تمیز پکڑ ، تہذیب سیکھ** (فرہنگِ آصفیہ).

---چَلْنا ف ل.
دیکھ بھال کر چلنا ، سنبھل کر چلنا.

باریک بال سے ہے سروہی سے تیز ہے
راہِ وفا صراط ہے عاشق سنبھل چلے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۸).

---سَنْبَھل کَر م ف.
احتیاط سے ، ہوشیاری سے ، عقل و دانائی سے. وہ پودوں کو سنبھل سنبھل کر پانی کے نیچے مٹی میں لگاتے جا رہے تھے. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۱۰۷).

---سَنْبَھل کَر بِگَڑْنا محاورہ.
بن بن کر بگڑنا ، بےچین ہونا ، حالت غیر ہونا.

سنبھل سنبھل کے بگڑتا ہے کچھ دلِ بیتاب
الٰہی آج یہ صدمہ ہے جان پر کیسا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۱).

--- کَر بَیْٹھنا محاورہ.
آرام سے بیٹھنا ، اطمینان سے بیٹھنا. لیمپ روشن کیا اور میز کے قریب ... سنبھل کر بیٹھ گیا. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱۰۵).

سَنْبَھل (۲) (فت س ، مغ ، فت بھ) امذ.
بھاوڑا یا بھاوڑے کی شکل کا اوزار. بڑے بڑے سنبھل اور کدالیں چلنے لگیں اور بنیادیں کھود کھود کر مینار کو زمین سے نکالنے کا ... ارادہ کر لیا گیا. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۱۹۲). [رک : سبَل].

سَنْبَھلا رَہْنا ف ل.
رونق پکڑنا ، بگڑی ہوئی چیز کا دُرست ہونا. بابو جی ان کا انتظام بڑا چوکس تھا بازار تو ان کے بندوبست سے سنبھلا رہتا تھا. (۱۹۱۰ ، شباب لکھنؤ ، ۱۰۸).

سَنْبَھلانا (فت س ، مغ ، سک بھ) ف م.
پکڑانا ، دینا. ماسی حسبِ معمول اُن کی آرتی اُتارنے کے بعد تھالی نوکرانی کو سنبھلا کر وہیں بیٹھ گئیں. (۱۹۶۶ ، سودائی ، ۳۷). [سنبھل + انا ، لاحقۂ مصدر].

سَنْبَھلْنا (فت س ، مغ ، فت بھ ، سک ل) ف ل.
۱. **اُٹھنا.**

یہ بھی اک وقر ہے جو تنا میں لغزش ہے یہیں
کشتی مے سے سنبھلتا نہیں لنگر اپنا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۷).

یہ کس حسرت زدہ کے قتل پر خنجر سنبھلتا ہے
کہ آنسو ڈبڈباتے ہیں ابھی سے چشمِ جوہر میں

(۱۸۹۹ ، دیوانِ ظہیر ، ۱ ، ۱۳۳). ۲. **اصلاح ہونا ، ترقی کی جانب گامزن ہونا.** قحط کے اثروں سے خلقت نے بتدریج سنبھلنا شروع کیا تھا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۹). ۳. **گرنے سے بچنا ، محفوظ ہونا.**

یہ کس راہِ مُشکل پہ ہم چل رہے ہیں
پھسلنا بھی مُشکل سنبھلنا بھی مشکل

(۱۹۸۷ ، رئیس امروہوی (جنگ ، کراچی ، ۱۱ اگست ، ۳)).
۴. **افاقہ ہونا ، آرام پانا ، بہتر ہونا.**

ہاں التفاتِ یار سے بیمارِ جاں بلب
اچھا تو کیا ہوا ہے مگر کچھ سنبھل گیا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۳). ۵. **قرار آنا ، سکون ملنا ، مطمئن ہونا.**

ماں ہوں میں کلیجہ نہیں سینے میں سنبھلتا
صاحب مرے دل کو ہے کوئی ہاتھوں سے ملتا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۷). باپ کے الفاظ سن کے ... پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی ... وہ کچھ اس درجہ نا امید ہو گئی تھی ، کہ کسی طرح نہ سنبھلی. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۲۰). ۶. **برداشت کرنا ، ہوش برقرار رکھنا.** لاکھ سنبھلنے کی کوشش کرتا مگر دل اندر سے بیٹھا جاتا تھا. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۷۰). ۷. **موجود ہونا ، قائم رہنا ، برقرار رہنا.** آٹھ سیارے یعنی مریخ ، زحل ، عطارد وغیرہ کششِ آفتاب سے سنبھلے ہوئے اپنے اپنے مقام پر اس فضائے لامحدود میں گردش کر رہے ہیں. (۱۹۲۱ ، القمر ، ۲۲). ۸. **قابو میں آنا.**

مگر زور مستی سے چلتا نہیں
ہوا میں دوپٹہ سنبھلتا نہیں

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۳۳۳). ۹. **اصلاح قبول کرنا ، عبرت پکڑنا.** میرے پُرجوش وعظ کے اثرات سے سنبھلنے کے بعد وہ مجھ سے کہنے لگے کہ تم اس کتاب کو جسے میں نے ابھی ختم کیا ہے ، پڑھو. (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۲۲۱). ۱۰. **خراب حالات سے دوچار ہونے کے بعد ان سے بچنے کے لیے کوشش کرنا ، بُرے حالات سے بچنا.** انہوں نے قدم قدم پر ایسی ٹھوکریں کھائی ہیں جن کی سنبھلنے کی کوشش تو وہ کرتے ہیں. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ اگست ، ۱۱). [سنبھل + نا ، لاحقۂ مصدر].

سَنْبَھلْنے دے فقرہ.
دم لینے دے ، فرصت لینے دے ، دم لے ، مہلت دے ، صبر کر ، ٹھیر (فرہنگِ آصفیہ).

سَنْبَھلو فقرہ.
ہوش پکڑو ، ہوش میں آؤ ، عقل بنواؤ ، عقل کے ناخن لو ، یہ بات

نہ کہو ، چنخو ، رلو چکر ہو ، مستعد ہو ، آمادہ ہو ، سانونے ہو جاؤ کہ اب وار چلتا ہوں (فرہنگ آصفیہ).

سَنْبھوگ / سَنْبھوگہ (فت س ، مغ ، و مج / فت گ) امث (قدیم).
جماع ، مباشرت ، صحبت.

اول ایک خوشبوئی نام اس سگند
سو سنبھوگ دسرا کہیں بھوگ بند

(۱۵۰۳ ، بھوگ بچل ، ۱۶).

کھلیا پھول تن کا بدن باوتے
کہ خوش ہے وو سنبھوگ کی چاوتے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۸).

سنا کھول اوپر جیوں بڑی شوق سوں
کیا میں بھی سنبھوگہ اسوں ذوق سوں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۷).[سنبھوگ (رک) کا متبادل].

سَنْبھات (فت س ، کس ن) امذ.
۱. **کڑلنا ، دل بیٹھنا ، اُداسی کا عالم ، عدم اطمینان.**

بتا کیوں ترا دل لگر کھٹ ہوا
یو سنبات کیا تج کوں اوچٹ ہوا

(۱۶۳۵ ، سینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۶)).

بادل ہوں میں گاڑا گر ہوتا ہے عالم
کہتے تمہیں سریجن سنبات ، بات بات ہے

(۱۷۱۶ ، بحری ، ک ، ۲۰۰). ۲. **سرسام کی بیماری ، عطش ، بیچینی.**

اثر اس کو سنبات کا ہے ہوا
خُدا جانیے دم میں ہوتا ہے کیا

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۳۰). ۳. (موسیقی) **لَے کی ایک ضرب جس میں دونوں ہاتھوں کو برابر مارتے ہیں کہ جس میں آواز پیدا ہو یعنی لَے کی ضرب اس میں چار قسمیں ہیں. لَے کی ضرب ، اسکی چار قسمیں ہیں. دہر ، سنیا ، تال ، سنبات.** (۱۹۲۷ ، نغمات الہند ، ۱ : ۸۸). [س : सम्पात].

سنبات جُر (۔۔۔ ضم ج) امذ.
(سالوتری) **سنبات جُر گھوڑوں کی ایک بیماری جس میں دونوں کانوں کے بیچ میں گرمی زیادہ ہوتی ہے.** سنبات جُر میں دہن اسپ سے بوئے متعفن آتی ہے ، بہ نسبت ظاہر کے باطن میں تپ زیادہ ہوتی ہے ... اسپ روزبروز لاغر ہوتا جاتا ہے. (۱۸۴۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۳۹). [سنبات + جُر (رک)].

سَنْہارا (فت س ، مغ) امذ.
سہرا.

جوڑی تیری سو ناگ ہے ہور زہر اس میں کڑوا
اوکھر کھیلاں میں دستی توں سا چلی سنہارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۳۰).[سہرا (رک) کا متبادل].

سَنْپَت (فت س ، مغ/فت نیز کس پ) امث.
۱. **فارغ البالی ، دولت مندی ، خوش حالی.** اپنے مقدور موافق پیسا خرچ کرتے ہیں ... کسی حالت میں ہو ، سنپت یا تنگدستی. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۵۳). ۲. **دولت ، خزانہ.**

لٹے لٹ کے پیچاں میں سب رنگ ڈھانپ
کہ سنپت ہے جس تھار ، ہے وانچ سانپ

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۳۲). ۳. **بڑا پن ، حاکمانہ انداز.**

ایس کے بُہوت تسلیم اور شفقت مہربانی لئی
خصوصاً آؤ کر پہنا لکھی ہے لئی سنپت سوں خط

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰۱). [سنپت (رک) کا بگاڑ].

سَنْپَت (فت س ، مغ ، فت پ) امذ.
سمت ، بکرمی سال. بے شمار سنہ گزرے ہیں جو سنپت کہلاتے ہیں ، سالباہن کے ظہور کے بعد بکرمی سا کہا بھی سنپت ہی کے نام سے مشہور ہوا. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵۰). [سمت (رک) کا ایک اِملا].

سَنْپَتّا (فت س ، مغ ، فت پ ، شد ت) امث.
رک : سنپت. اس نے کہا ، کہ بپتا اور سنپتا دو بہنیں ہیں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۴۸۲). [سنپت + ا ، لاحقۂ اسمیت].

سَنْپُتُل (فت س ، غنہ ، سک پ ، فت ت) امذ (قدیم).
ایک دھات ، پیتل.

تو ترا شاہد سواد باقی ہے سو کسوت سنگت
کہ سُنا کہ سنپتل کہ کھوڑ کہ کلشن ہوا

(۱۷۱۶ ، بحری ، ک ، ۱۲۷). [رک : پیتل].

سَنْپَٹ (فت س ، مغ ، فت پ) امذ.
(طب) **سیتی ، ایک پودے کی جڑ.** دھات کے پتروں پر لیپ کر سنپٹ یا بوتہ میں بند کر کے کھپٹ کی آگ دی. (۱۹۰۶ ، اکسیر الاکسیر ، ۱۳). [رک : سمپٹی].

سَنْپَڑانا (فت س ، غنہ ، سک پ) ف م (قدیم).
پکڑنا ، پھانسنا ، پھنسا دینا.

جنے کل رات کو تنا چلی تھی دھیٹ انپڑا کر
ہمیں ہی اس کے کچ پکڑنے اکیلی خوب سنپڑا کر

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۶۶). اس کو مخالفوں کے ہاتھ میں سنپڑا دینے اور اس کی رفاقت ترک کرنی ہو تو ابھی کہہ دو. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۰۶). [رک : سنپڑنا].

سَنْپَڑْنا (فت س ، مغ ، فت پ ، سک ڑ) ف ل.
۱. **ہاتھ میں آنا ، گرفت میں آنا ، پھنسنا ، رسائی ہونا ، پہنچ ہونا ، دسترس میں آنا.**

ولے رند ہور سخت مکار تھا
سنپڑتا نہ تھا کس کوں عیار تھا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۹۲). ۲. **ملنا.** پس جونکہ ذات میں ذات مل گیا یک ہو گیا ، جوں لون پانی میں کہ لون پانی کا تھا ، پس پانی میں پانی سوں مل ، بندہ پانی کا ہو گیا ، پھوڑ وہی بندہ ڈھونڈے تو سنپڑتا ہے. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۱۰۵).

حکومت میرا ہات چڑتا اہے
یو مال ہور ملک سب سنپڑتا اہے

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۰). [رک : سپڑنا].

سُن پَن (ضمہ س ، فت پ) امث.
جریرا پن ، جھناہٹ. جڑ توڑ کر دیکھ لینا چاہئے ، اندر سے سفید نہ نکلے یا ذائقہ میں کچھ فرق ہو یا چبانے سے لب یا زبان میں سُن پن یا کُھجلی معلوم ہو تو ہرگز کام میں نہ لائیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۶). [سُن (رک) + پَن ، لاحقۂ کیفیت].

سَنْپُوا (فت س ، مغ ، ضمہ پ) امذ (قدیم).
چھوٹا سانپ.

> مَس کے جھوری توں پروا کاٹ سٹیا جیوں سنپوا

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (ق)، ۵۸). [سانپ (بحذف ا) + وا ، لاحقۂ تصغیر].

سَنْپُور (فت س ، مغ ، و مع) صف (قدیم).
پُوری طرح بھرا ہوا ، بھرپور ، مکمل ، کامل.

> روم روم جاتر سب بھید سنپُور ات سہاگُن
> سازیاں لاج تھکیاں تاریاں ایسی توکیرت سُن

(۱۵۹۹ ، کتابِ نورس ، ۸۳).

> بڈھیاں توں کہاں عقل سنپور ہے
> نہ سانے و نہ تھانے مشہور ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۱). [رک : سَنپُورَن].

سَنْپُورَن (فت س ، مغ ، و مع ، فت ر) امذ.
(موسیقی) سرگم جس میں سارے سُر آ جائیں ، سات سُروں کا راگ ، پورا ، مکمل. یہ تمام راگ تین قسم پر ہیں ، اوڑپ اور ایک تھاڑپ ، تیسرا سنپورن. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۲۱). سر پردہ ، اس کے موجد بھی آپ ہی ہیں ، یہ راگنی بھی سنپورن ہے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۱۵). [س سم پورن सम्पूर्ण].

---ہونا ف ل.
پُورا ہونا ، کامیاب ہونا ، مکمل ہونا. سامری کی دُیا ہے ، جمشید کی ترپا ہے ، میری لچھمی کے سب کام سنپورن ہوں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۵۵۲).

سَنْپُولا (فت س ، مغ ، و مع) امذ.
۱. سپولا ، سانپ کا بچّہ.

> بھو منتراں سوں پالے سنپارا سو ایک ناگ
> روں روں سنپولے لیدے ہیں اس غمزہ باز کوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۰۶).

> سنپولے لٹ کے دکھلا کر ڈرا مت
> نہ یو سیوہاں تمن چارا ہمارا

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۳۳). سانپ کو مارنا اور سنپولے کو پالنا دہ عقلمندوں کا نہیں. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۹). سانپ کی اکثر قسمیں انڈے دیتی ہیں ، لیکن بعض سنپولے بھی جنتی ہیں. (۱۹۵۰ ، حیوانات قرآنی ، ۳۶). ۲. (مجازاً) تکلیف دہ چیز ؛ دشمن ، نقصان رساں. مجھے کیا پتہ تھا کہ میں نے نو مہینے تک اپنی کوکھ میں جس ماس کے لوتھڑے کو اپنا خُون پلا کر جنم دیا ہے ، وہ ایک سنپولا ہے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۱۶۷). [رک : سپولا].

سَنْپُولی (فت س ، مغ ، و مع) امث.
سانپن ، ناگن.

> سنپولی اپر پھونک مٹیا جام
> چھوٹے الکاں میں پھول مالا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۶۸).

> صد حیف ہر قدم پہ ہیں دس لاکھ ٹولیاں
> جن میں سے کچھ سنپولے ہیں اور کچھ سنپولیاں

(۱۹۳۵ ، سنبل و سلاسل ، ۳۵). [سنپولا (رک) کی تانیث].

سَنْپُولِیا (فت س ، مغ ، و مع ، کسر ل) امذ.
سانپ کا بچّہ ؛ (مجازاً) دشمن. سانپ کو مارنا اور سنپولیا رکھنا دانائیوں کا کام نہیں. (۱۸۳۳ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی خان، ۱۵). میری آٹھ ماہ کی حاملہ بیوی کو پیٹ چاک کر کے پہلے معصوم بچّے کو سنپولیا کہہ کر مارا اور پھر اس نیک بخت کو قتل کر دیا. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۹۰). [رک : سنپولا].

سَنْپِیرا (فت س ، مغ ، ی مع) امذ.
سپیرا ، سانپ پالنے والا ، سانپ پکڑنے والا ، سانپ کا تماشا دکھانے والا. سنپیرا جب کسی جگہ سانپ کو دیکھتا ہے تو نہایت چالاکی سے سانپ کی گردن پر لکڑی رکھ دیتا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۶۲). جو ماسٹر صاحب اس جماعت کو پڑھاتے تھے وہ سنپیرے کے خطاب سے ممتاز تھے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۹۹). [سپیرا (رک) کا ایک املا].

سَنْپِیلا (فت س ، مغ ، ی مع) امذ.
(ارضیات) چٹان یا پتھر کی بعض قسمیں جن کا رنگ گہرا سبز ہوتا ہے اِن پر ایسی چتیاں ہوتی ہیں جیسی سانپ کے ، حجرالحیہ ، چت کبرا (پتھر) جس کو جلا دے کر آرائشی کاموں میں استعمال کرتے ہیں. بلوچستان کی ژہب وادی میں جس کے ساتھ سنپیلے جن میں کروم مقامی طور پر بکثرت موجود ہے شریک ہو کر پائے جاتے ہیں. (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند ، ۵۸). [سانپ (بحذف ا) + یلا ، لاحقۂ صفت].

سَنْپَھل (فت س ، مغ ، فت پھ) امذ.
(نباتیات) ایک مضبوط درخت ، کٹھ بیل ، کیتھ ، سیپھل ، کیت جس کا پھل کھایا جاتا ہے اور لکڑی دوسرے کاموں میں آتی ہے. تلوار اور جمدھر اور خنجر اور چھری ... سنپھل کی لکڑی کے بناتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۲). [رک : سیپھل].

سَنّت (فت س ، ن) امذ.
شمسی سال ، جو نظام شمسی سے شمار کیا جاتا ہے (پلیٹس ؛ اسٹین گاس). [ع].

سَنّت (فت س ، غنہ) امذ.
(ہندو) سادھو ، جوگی ، عابد ، نیک یا پارسا آدمی.

> پھرتی گھبرائیاں سنتوں کے ہمراہ
> کبھی ہندو بجے پھرتے پھرتی آہ

(۱۷۷۸ ، مثنوی گلزار ارم (مثنویات حسن ، ۱ : ۱۹۸)).

بولتا ہی بھگا سادھو سنت میں
بولتا ہی ہے کا اودو ہو ات میں

(١٨٠٢ ، رموزالعاشقین (ق) ، ٤٢). وہ لوگ سنت یعنی عابد کو دوست سمجھتے ہیں. (١٨٨٦ ، لال چندرکا ، ٤٦). بڑھیا کو تو رام نام سے مطلب ہے ، سادھو سنتوں کی سیوا میں لگی رہتی ہے. (١٩٣٥ ، دودھ کی قیمت ، ١٥٥). بڑی تعداد میں ہندو لوگ ، مسلم صوفیوں اور فقیروں سے عقیدت رکھتے تھے اور مسلمان ہندو دیوتاؤں اور سنتوں کا احترام کرتے تھے. (١٩٨٥ ، سید سلیمان ندوی ، ١٣٣). [س : سنت सन्त].

ـــــ آدمی ہے فقرہ.
سیدھا سادا ہے، بڑا نیک بخت ہے: پرہیزگار ہے (مخزن المحاورات).

ـــــ بھاشا امث.
سنتوں کی بولی یا زبان ، پنڈتوں کے قول . نانک اور جوگی بھی اپنا کلام مقامی بولی میں لکھتے تھے لیکن اس زبان کو ہم سنت بھاشا کہیں گے. (١٩٦١ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ٨٣).
[سنت + بھاشا (رک)].

سُنَّت (ضم س ، شد ن بفت) امث.
١. روش ، دستور ، رواج ، طریقہ ، عادت ، راہ ، قانون.

جن کے دلوں میں دردِ حسین علی نہیں
اب تک بکر رہے ہیں وہ سنت یزید کی

(١٧٧٥ ، عزلت (چمنستان شعرا ، ٣٣٥)).

کلام فخر ہے ہر چند سنتِ شعرا
مگر منافیٔ طبع سلیم ہے یہ قول

(١٨٧٣ ، کلیات منیر ، ٣ : ١٢٣). یہ ان کے لئے کوئی نئی بات نہیں سنت قدیم ہے. (١٩٣٥ ، چند ہمعصر ، ٣٢٣). ٢. (فقہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول فعل یا فرمان.

اپنی بپاروں اپنی جاؤں آپ سو اپنی کیتی
فرض نوافل سنت واجب بات سو ہم پر دیتی

(١٥٣٣ ، دیوان محمود دریائی ، ٨٥). فرض خدا سوں رہیا سو کہے سنت رسول سوں سو ہے. (١٦٠٣ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ٣٩٣).

بھا آ تجے سنت مصطفےٰ
کرنے تحصیل تن من سوں کسوت صفا

(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ٣٩).

نہ بول اوس سیں ہووے تو سنت رئیں
ستر نفل بدلے فرض یک نو کہیں

(١٦٩٧ ، آخرگشت ، ٨٦). ضیافت قبول کرنی سنت رسول کی ہے. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٣٢).

کبھی تقسیم فرائض کبھی تفہیم اصول
کبھی تعلیم عقائد بکتاب و سنت

(١٨٥٣ ، ذوق ، د ، ٢١١).

اونٹ پر چڑھنا تو سنت ہے ضرور
ریل پر چڑھنا مگر اب فرض ہے

(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ٣ : ٩٣).

مجھ پر بھی ہم فدا ہوں ، تیرے نبی کو چاہیں
قرآن ہماری منزل ، سنت ہماری راہیں

(١٩٨٠ ، الحمد ، ٣٤). ٣. نماز کی وہ رکعتیں جو فرض نہیں ہیں اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض نماز سے پہلے یا بعد پڑھی ہیں. اوپر جا کر وضو کیا ، سنتیں پڑھیں ، فرضوں کی نیت باندھی. (١٨٩٠ ، ایامیٰ ، ٨٠). جونہی میں نے نماز مغرب کی سنتوں کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ، رات نے جھک کر میرے قدموں پر سر رکھ دیا. (١٩١٣ ، انتخاب توحید ، ٢٩). ٤. ختنہ متھراجی سے خبر پہنچی کہ مسلمانان کے بسرانت گھاٹ پر ایسا جنتر لگا دیا ہے کہ جو کوئی اس طرف گزرتا ہے اس کی سنت خود بخود ہو جاتی ہے. (١٨٥٥ ، بھگت مال ، ٣٣٤).

مبارک ہو یہ سنت اور بسم اللہ کی شادی
ہوئی ہے آج بدرالدین رشک ماہ کی شادی

(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ٢٨٣). رسم ختنہ ، یہ مسلمانوں کی ایک شرعی رسم موسوم بہ سنت ہے (١٩٠٥ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ٣٥). ٥. تصوف ، ترک دنیا. حضرت جنید کا ارشاد ہے کہ ... فرض خدا کی محبت ہے اور سنت دنیا کا ترک کرنا. (١٩٢١ ، مصباح التعرف ، ١٣٨). [ع].

ـــــ ابراہیمی مذ صف (ـــــ کس ا ، سک ب ، ی مع) امث.
(فقہ) عیدالضحیٰ پر قربانی اور اس کی تقریب. بقرعید ... ١٠ ذی الحجہ یعنی حج کے زمانے میں منائی جاتی ہے یہ سنت ابراہیمی ہے . (١٩٨٣ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ١١٠٤).
[سنت + ابراہیمی (رک)].

ـــــ ادا کرنا محاورہ.
کسی طریق کو اپنانا ، پیروی کرنا ، اختیار کرنا . یہ چاہیں بھی ان کی سنت ادا کریں مگر دل و دماغ پر نغمے اور ترانے کچھ اثر نہیں کرتے. (١٩٠٦ ، انتخاب بتنہ ، ١٥٢).

ـــــ التَّقْرِیری (ـــــ ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، سک ق ، ی مع) امث.
(فقہ) وہ احکام جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبانی جاری فرمائے اور سامعین نے سن کر ان پر عمل کیا اور سینہ بسینہ راویوں نے بیان کیے. سنت التقریری ـ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کیا گیا اور بیان کیا جاتا ہے کہ اسکی پرواہ آپ نے دی. (١٩٢٨ ، حیرت دہلوی ، حیات طیبہ ، ٢١٥). [سنت ـ رک : ال (١) + تقریر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ الفِعْلی (ـــــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، کس ف ، سک ع) امث.
(فقہ) سنت الفعلی: وہ کام جو نبی اکرمؐ نے خود کیے (حیرت دہلوی ، حیات طیبہ ، ٢١٥). [سنت + رک : ال (١) + فعلی (رک)].

ـــــ القَوْلی (ـــــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، و لین) امث.
(فقہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی بیان کردہ وہ باتیں جن پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی گئی ہے. سنت القولی وہ باتیں جنکی تاکید نبی اکرمؐ نے ... کی کہ ان پر عمل کرنا. (١٩٢٨ ، حیرت دہلوی ، حیات طیبہ ، ٢١٥). [سنت + رک : ال (١) + قولی (رک)].

---اللہ (---ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ل) امث.
قانونِ الٰہی. سُنّت اللہ یونہی جاری ہے کہ جو اسلام کا مقابل ہوا ، غارت ہوا . (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۳۰۳) . سُنّت اللہ ، یہی جاری ہے کہ بُرے لوگ ہر نبیؑ مبعوث کے خلاف اور ہر کتابِ الٰہی میں اختلاف پسند کرتے رہے. (۱۹۳۲ ، ترجمہ قرآن، تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۵۵). جب اِتّباعِ سُنّت اللہ کی نیت ہے تو آغاز حمد و توصیف ہی سے ہونا چاہیے. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۵). [سُنّت + اللہ (رک)].

---اِلٰہی کس صف (---کس ا ، فت ل بشکل ا) امذ.
قانونِ فطرت ، مشیّتِ ایزدی. وہ اصول بیان کرتا ہوں کہ جن میں قانونِ قدرت اور سُنّتِ اِلٰہی کی طرح تبدیل اور تحویل نہیں . (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۵۰) . سُنّتِ اِلٰہی ایک یہ رکھی گئی ہے کہ سفینۂ ظلم و جور غرق ہو کر ضرور رہتا ہے.(۱۹۵۳ ، اکبر نامہ ، ۲۰)، [سُنّت + اِلٰہی (رک)].

---اِلٰہیّہ کس صف(---کس ا ، فت ل بشکل ا ، کس ہ ، شد ی بفت) امث.
(فقہ) قانونِ فطرت. یہ سُنّتِ اِلٰہیہ ہے کہ جب کُفّار کوئی نشانی طلب کریں اور اس کے بعد بھی ایمان نہ لائیں تو عذاب ہو جاتا ہے. (۱۹۱۰ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین ، ۲۰۷) [سُنّت + اِلٰہی + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---جَماعَت (---فت ج ، ع) امذ.
اہلِ سُنّت والجماعت کے عقیدہ کے پیرو. درّۂ بولان ہے جو ساٹھ میل کا طویل ہے ، کل باشندے اس کے سُنّت جماعت ہیں . (۱۸۷۱ ، رسالہ علم جغرافیہ ، ۳ : ۳۵).[سُنّت + جماعت (رک)].

---دیرِینَہ کس صف (---ی مج ، ی مع ، فت ن) امث.
پُرانا طریقہ ، گھسی پٹی رسم. رسایل و جراید کی سُنّتِ دیرینہ ہے کہ جب وہ اوّل اوّل منصۂ شہود پر آتے ہیں تو دنیا کے سامنے اپنے مقاصد و اغراض کی ایک طویل فہرست پیش کرتے ہیں. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، جنوری ، ۱۲).[سُنّت + دیرینہ (رک)].

---رَسُول کس اضا (---فت ر ، و مع) امث.
(فقہ) **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقِ زندگی.** اس کا معنا کیا ہے سو فرض خدا سوں رہنا سو کہے سُنّتِ رسول سوں رہنا سو ہے یعنی ذات ہور نور کے معنے بولے ہیں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۹۳). [سُنّت + رسول (رک)].

---غَیرِ مُؤکَّدَہ کس صف(---ی لین ، ضم م ، فت و ، شد ک بکسر ، فت د) امث.
(فقہ) **وہ فعل جس پر آنحضرت صلعم نے عمل کیا ہو اور بلا کسی عُذر کے چھوڑا بھی ہو . کرنے والا مستحقِ ثواب اور نہ کرنے والا گنہ گار نہیں ہو گا نیز پانچ وقت کی نماز میں شامل آٹھ رکعات جو نمازِ عصر اور عشا میں شامل ہیں.** کتنی نمازیں سُنّتِ غیر موکدہ ہیں ... صلوۃ التسبیح ، نمازِ استخارہ ، نمازِ توبہ ... یہ تمام نمازیں سُنّتِ غیر موکدہ ہیں. (۱۹۵۳ ، مفتی کفایت اللہ ، تعلیم الاسلام ، ۳۶). [سُنّت + غیر (رک) + موکدہ (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
ختنہ کرنا. جب خالہ جان نے ہماری سُنّت کی تھی ، پھولے پھنک اور نقل سبز کھلا دی تھی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۵۲).

--- کِفایَہ کس صف (---فت ک ، ی) امث.
(فقہ) **کسی عمل کا کافی ہونا ، فائدہ کا.** نمازِ تراویح مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے سُنّت موکدہ ہے اور جماعت سے پڑھنا سُنّتِ کفایہ ہے . (۱۹۵۳ ، مفتی کفایت اللہ ، تعلیم الاسلام ، ۳ : ۳۸). [سُنّت + کفایہ (رک)].

---گلے میں پَڑْنا محاورہ.
کسی طریق پر گامزن ہونا.

کہ وہ سُنّت ادا جو کی تھی پڑی
ہے وہ سُنّت میرے گلے میں پڑی

(۱۸۱۳ ، چمنِ چہارم ، چہار چمن ، ۲۳۴).

---مُحَمَّدیؐ کس صف (---ضم م ، فت ح ، شد م بفت) امث،
رک : **سُنّتِ رسولؐ.** بغیر داڑھی مونچھ کے ریش تراشیدہ اور انگریزی پوشاک میں ملبوس کچھ لوگ خود تو سُنّتِ محمدیؐ کی پیروی نہیں کرتے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۲۶). [سُنّت + مُحَمّدیؐ (رک)].

---مُسْتَحَبَّہ کس صف(---ضم م ، سک س ، فت ت،ح ، ب) امث.
(فقہ) **پسند کیا ہوا طریق.** حج اور عمرہ ... کا طریقہ فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے اور یہ سعی امام احمد کے نزدیک سُنّتِ مُستحبہ ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۳۳). [سُنّت + مُستحب (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---مَشْہُور کس صف (---فت م ، سک ش ، و مع) امث.
(فقہ)**طریق رسول صلی اللہ علیہ وسلم؛ (کنایۃً) جانی پہچانی چیز.**

ہے جماعت فرض کی اے بانصیب
سُنّتِ مشہور واجب کے قریب

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۴۰). [سُنّت + مشہور (رک)].

---مُوسَوی کس صف (---و مع ، فت س) امث.
(فقہ) **حضرت موسیٰ علیہ السلام کا طریقہ.** موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے رکھا تھا ... سُنّتِ مُوسوی کی پیروی میں اس دن آپؐ نے روزہ رکھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۰۹). [سُنّت + مُوسوی (رک)].

---مُؤکَّدَہ کس اضا (---ضم م ، فت و ، شد ک بکسر ، فت د) امذ.
۱. **نماز کی وہ سنّتیں جن کا ادا کرنا ضروری ہے اور ادا نہ کرنے پر مواخذہ ہوتا ہے.** سُنّتِ مُؤکّدہ ہے قریبِ واجب کے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۱۵). جو چیز کسی سُنّتِ مُؤکدہ کے ادا کرنے سے باز رکھتی ہے وہ مکروہ تحریمی ہے. (۱۹۰۳ ، رسالہ سماع و مزامیر ، ۱۰۳). ۲. (فقہ) **پانچ وقت کی نماز میں وہ بارہ رکعتیں جن کے ادا کرنے کی تاکید فرمائی گئی ہے.**

سُنّتِ مُؤکدہ بارہ رکعات وہ بھی کرنا فرض کے سات

(۱۵۲۸ ، لازم المبتدی (ق) ، ۳). سنّت مُؤکدہ ... فجر کی دو سنّتیں

ظہر کی چھ سُنّتیں مغرب اور عشا کے بعد فرضوں کی دو دو سُنّتیں ہیں احادیث میں ان کا بارہا ... ذکر آیا ہے ۔ (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائکلوپیڈیا ، ۹۵۹)۔ [سُنّت + مُوکّدہ (رک)]۔

ـــ نَبَوی کسرِ صف (ـــ فت ن ، سک ب) امث۔
رک سُنّتِ رسولؐ۔ اُمورِ دینیہ میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جاری کیا ہوا طریقہ سُنّتِ نبویؐ کہلاتا ہے۔ (۱۹۷۶ ، مقالاتِ کاظمی ، ۲۲۵)۔ [سُنّت + نبویؐ (رک)]۔

ـــ و جَماعَت (ـــ و مج ، فت ج ، ع) امذ۔
حنفی یا سُنّی فقہ کے پیرو ؛ اہلِ سُنّت والجماعت۔ فرقا سُنّت و جماعت کا دعویٰ کرتا ہے کہ دین ہمارا موافق قرآن شریف اور حدیث کے ہے۔ (۱۸۲۲ ، دقائق الایمان ، ۲۱)۔ [سُنّت + و (حرفِ عطف) + جماعت (رک)]۔

سَنْتا (۱) (فت س ، سک ن) امذ۔
(کھیل) وہ گیڑی (ایک قسم کی لکڑی) جو کھیل ہار جانے کے بعد ہارنے والا جیتنے والے سے لے کر پھر کھیلنا شروع کرتا ہے۔ بڑے رستم ہو تو گلی ڈنڈا کھیلو ، جو سنتا اور ناؤں سنتا نہ لے لیں تو اپنے نام کے نہیں۔ (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ۱۴ ، ۳۳ : ۱۰)۔ [پ : سنتا ख्रस्थल]۔

ـــ پَہْنانا محاورہ۔
کسی ہارے ہوئے شخص کو ایک گیڑی کھیل جاری کرنے کے واسطے دینا۔ گیڑیاں کھیلنا بھی سنتا اور ورزشی کھیل تھا... سنتا پہنایا جاتا اور ہارنے والوں کی ٹولیاں ہو جاتیں۔ (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۵)۔

ـــ پَہَنْنا محاورہ۔
ہارنے کے بعد گیڑی لینا (فرہنگِ آصفیہ)۔

سَنّتا (۲) (فت س ، سک ن) صف۔
گناہگار ؛ بدچلن ؛ شرارتی ، کنجوس ، شریر (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [پ : सन्ता]۔

سَنْتا (۳) (فت س ، سک ن) امث۔
(جنگلات) ایک عام درخت جس سے سوختہ لکڑی حاصل ہوتی ہے ، لاط :- Dudonea Vesicosa ۔ پھلائی ، زیتون اور سنتا ... پنڈی کی پہاڑیوں اور کیمبل پور کے کالا چٹا جنگل میں کثرت سے ہوتی ہیں۔ (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیواتی جغرافیہ ، ۲۱)۔ [सन्ता]

سُنْتا (ضم س ، سک ن) امذ۔
سننے والا۔

دھنا سری کو بنا کر دل سے گائی
کہ سُنتوں کی اور اپنی سُدھ گنوائی

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲۱)۔ [سنتا (رک) سے حالیہ نا تمام]۔

ـــ پنا (ـــ فت پ) امذ (قدیم)۔
سماعت۔ اس کا سُنتا پنا قدیم ہے۔ (؟ ، فرائض اسلام (دکھنی اُردو کی لغت))۔ [سُنتا + پنا ، لاحقۂ کیفیت]۔

سَنْتاپ (فت س ، سک ن) امذ ؛ سنتاپ۔
(ہندو) مُصیبت ، تکلیف ، دُکھ ، غم ، پریشانی۔

مرے تن تھے سنتاپ سب دور کر توں
کہ میں ہوں ترے وصل کے مد کی ماتی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۶۲)۔ انکی کرپا سے میں کرت کرتیہ ہوا اور اب میرا سب سنتاپ دور ہوا اور بزبان سنتا سکھ اور نرمل پد کو میں نے پایا۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۳)۔ واقعی میں سخت پاپ کیا جو تجھ بیگناہ کو اتنا سنتاپ دیا۔ (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۲ : ۲۲۶)۔ [س : सन्ताप]

سَنْتاپی (فت س ، سک ن) صف مذ۔
دُکھی ، مُصیبت زدہ ، آفت کا مارا ، بلا رسیدہ ، غمگین ؛ (مجازاً) گنہ گار (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔ [سنتاپ + ی ، لاحقۂ صفت]۔

سَنْتال (فت س ، سک ن) امث۔
ایک قوم جو آریہ نسل سے نہیں اور بنگال کے علاقے میں آباد ہے۔ دیسی عیسائیوں نے جن میں سے اکثر سنتالوں پر مشتمل ہیں ایک کلیسا عبادت کے لیے اپنے آپ تعمیر کیا ہے۔ (۱۸۷۱ ، مقالاتِ گارساں دتاسی ، ۱ : ۱۳۳)۔ وہ قوم جو اس وقت خالص کول زبان بولتی ہے بہت قدیم نہیں ہے بلکہ یہ سنتال ہیں۔ (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۷۰)۔ [سنتال ـ سنتھال (عَلَم)]۔

سِنْتال (کس س ، سک ن) امذ۔
(مُرغ بازی) مُرغوں کی ایک نسل کا نام جس کو بعض مُرغ باز سونا تول کہتے ہیں (ا ب و ، ۸ : ۱۲۰)۔ [مقامی]۔

سَنْتالی (فت س ، سک ن) امث۔
سنتال قوم کی زبان (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [سَنتال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سَنْتالِیس (فت س ، مغ ، ی مع) امذ۔
(ریاضی) سینتالیس ، سات اور چالیس کا مجموعہ۔ سن سنتالیس کو دھیان میں لاؤ اور نئے نقشے کو دیکھو ، دُنیا کتنی نئی ہے مگر پھر مُجھے یہ اِتنی پُرانی کیوں نظر آتی ہے۔ (۱۹۸۲ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۱۰)۔ [سینتالیس (رک) کا ایک اِملا]۔

سَنْتان (فت س ، سک ن) امث۔
(ہندو) نسل ، خاندان ، اولاد ، نوع ، ذُرّیت۔ بعض نے اپنے تئیں نیم آسمانی بتایا ، بعض نے دیوتاؤں کی سنتان بتایا ، غرض اپنے تئیں عجیب الخلقت بتایا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۵۹)۔ پرماتما چاہے سنتان نہ دے لیکن کپوت لڑکا نہ دے۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۷۲)۔

کاریگر ، مزدور ، کسان   ان کی بدنصیب سنتان

(۱۹۵۹ ، گلِ نغمہ ، فراق ، ۳۰۱)۔ [س : सतान]۔

ـــ دان امذ۔
(ہندو) اولاد کی بخشش کرنے والا۔ وہ لچھمی دان ، سنتان دان ، مرجادا رکھنے والا بڑا ستوگنی اور متروں کا پیارا تھا۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۶)۔ [سنتان + دان ، لاحقۂ فاعلی]۔

---واد اند.
(ہندو) **خاندان یا اولاد سے متعلق طور طریق.** آتما ایک مفروضہ شئے ہے جو پنچ سکندھ کا مجموعہ ہے یہی بودھ کا سنکھات واد ہے ، اسکے علاوہ بودھ کا ایک اور مسلمہ فلسفہ ہے جسے ستان واد کہتے ہیں۔ (١٩٣٣ ، مخزن علوم و فنون ، ٥٣)۔
[ستان + واد (رک)].

ستتانا (فت س ، مغ) ف م (قدیم).
پریشان کرنا.

> ہر دم توں یاد آتا سجے اب عیش نیں بھاتا سجے
> برہا ہو ستاتا سجے تج باج تل تل ہے پیا

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٨٣)۔ [ستانا (رک) کا ایک إملا].

سنتانا (فت س ، سک ن) اند.
اولاد، بال بچے ، خاندان ؛ جنت کے پانچ درختوں میں سے ایک (پلیٹس). [رک : سنتان + ا ، (زائد)].

سنتّر (١) (فت س ، سک ن ، فت ت) اند.
(سوہن سازی) **سوہن ٹانکنے یعنی اس کی سطح کودنے کا دھاردار اوزار** (ا ب و ، ٨ : ١٣)۔ [س : سترن सत्रख].

سنتّر (٢) (فت س ، سک ن ، فت ت) اث.
فہمائش ، تلقین ، نصیحت ، ہدایت ؛ ڈر.

> طلب کا لگا آس دل کوں سنتر
> سنگ ان کی باتاں سوں رکھنے منتر

(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ٨٦)۔ [مقامی].

سنتّرا (فت س ، سک ن ، فت ت) اند ہسم سنترہ.
(فواکہات) **ایک قسم کا پھل جو نارنگی سے بڑا اور میٹھا ہوتا ہے ، سنگترا، سنگترہ ،** پرتگالی رنگترا سنترا ... شیریں اور بڑی نارنگی. (؟ ، کلید عطاری ، ٤٢)۔ اپا نے کہا ، ایک سنترہ ٹھنڈے پانی میں ڈال دیا۔ (١٩٨٣ ، ڈنگو (ترجمہ) ، ١١٢)۔ [سنگترہ (رک) کا متبادل إملا].

سنتّرنا (فت س ، سک ن ، فت ت ، سک ر) ف م (قدیم).
فریب دینا.

> گپت روپ کا ہے یہی یا کچھ بلا
> سنترنا مجھ آیا ہے کر مبتلا

(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ٤٥)۔ [سنتر (٢) + نا ، لاحقۂ مصدر]

سنتّری (فت س ، سک ن ، فت ت) اند.
پہرہ دینے والا سپاہی ، چوکیدار ، پاسبان.

> چاہئے کنگر فرنگ اپنے کو سمجھے وہ کوئی
> تیرے دروازہ پہ جو ہوئے تلنگا سنتری

(١٨٣٠ ، امتحان رنگین ، ٦)۔ سنتری بندوق کاندھے پر دھرے شام سے صبح تک ٹہلا کرتا. (١٨٩٠ ، فسانۂ دلفریب ، ١٣٣)۔

> پربت وہ سب سے اونچا ، ہمسایہ آسمان کا
> وہ سنتری ہمارا ، وہ پاسباں ہمارا

(١٩٠٥ ، بانگ درا ، ٨٢)۔ سنتری جتنی بار مانو کے قریب آتا ، اسے امید ہوتی کہ اس بار وہ ضرور کچھ بولے گا. (١٩٨٤ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ٦٩)۔ [سنتری: انگ : Sentinel (رک) کی تورید].

سنتّن (فت س ، سک ن ، فت ت) امذ.
سَنت کی جمع ، سنتوں ، نیک ، پارسا. اب کلنک سے سادھن کا بچاؤ ہے نہ سنتن کا بچاؤ ہے۔ (١٨٦٦ ، جادۂ تسخیر ، ١٨٣)۔
[سنت (رک) کی جمع].

---کی بانی سُنے پریم سہت جوگتی گنگا آدمی تیرتھ پھل بن اسنانے ہوئے کہاوت.
جو نیک آدمیوں کی باتیں دل سے سُنے بغیر اشنان کے گنگا اور تیرتھوں کا ثواب پاتا ہے اچھی صحبت سے بہت فائدہ ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سنتّنا (فت س ، سک ن ، فت ت) امث.
منانے ، صلح کرنے کا فعل ، صلح ، مصالحت ؛ معذرت ؛ نرمی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : सतख].

--- کرنا محاورہ.
منانا ، راضی کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

سُنتّنا (ضم س ، غنہ ، سک ت) ف ل.
(دہلی) **نچڑنا ، صاف ہونا ، خشک ہونا.** بات کی بات میں تمام خُون سنت گیا. (١٩٢١ ، فغان اشرف ، ٥٣)۔ یہ کہتے کہتے خاتون کا چہرہ کس طرح سنت گیا ہے۔ (١٩٧٠ ، قافلہ شہیدوں کا ، ٣٩٤)۔ [رک : ستنا].

سُنتّوان (ضم س ، غنہ ، سک ت) صف.
پتلی ، نازک (ناک کی تعریف میں) . خوش رنگ شربتی آنکھیں ، سُتواں ناک ... جب وہ بولتی تو ایسا معلوم ہوتا کہ ایک غیر مرئی لذت کانوں سے دل پر چھن رہی ہے۔ (١٩٧٣ ، جہاں دانش ، ٣٦)؛
[رک : ستواں].

سُنتّوانا (ضم س ، غنہ ، سک ت) ف م.
نچوانا ، صاف کرانا ، ستوانا. ڈھولو بولے میاں کرخندار ہم تولیں گے ، کل درجن سُتوانا ہے ، پرسوں بیچ ہیں. (١٩٢٢ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ٣٧)۔ [سونتنا (رک) کا تعدیہ].

سنتّور (فت س ، سک ن ، و مع) امذ.
(موسیقی) **تار والے سازوں میں مشہور ایک دلکش ایرانی ساز.** وہ باورچی خانے سے سنتور لے آیا اور کشمیری طبلہ ، خواجہ صاحب کے سائیس امدو کے سُپرد کیا. (١٩٣٦ ، آگ ، ٤٠)۔ ایران کے مشہور ساز چنگ ، بربط ، دف ، سنتور اور سرود ہیں. (١٩٦١ ، ہماری موسیقی ، ٤٨)۔ [ف].

سنتّوس / سنتّوش (فت س ، سک ن ، و مع) امذ.
١. **صبر ، إطمینان ، سکون ، سُکھ ، خوشی ، مسرت.**

که مقصود پا کر وو سنتوس کا
لگیا سیر کرلے وو فردوس کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۸). دو دن ہو گئے لڑکوں کے پیٹ میں ایک دانہ بھی نہیں گیا ، تم کو تو سنتوش ہے مگر بچے بن کھائے نہیں رہ سکتے. (۱۹۱۷ ، گرشتی بیتی ، ۱۸۰). دکھ دور بھاگ جاتا ہے سنتوش اور شانتی آ جاتی ہے . (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۲). **۲. انگوٹھا اور چھنگیا** (ماخوذ : جامع اللغات). [س : सन्तोष ؛ सद्यः शिक्षा].

---- رکھنا محاورہ.
خوش رکھنا . اطمینان رکھنا (دکھنی اُردو کی لغت).

سنتوک (فت س ، سک ن ، و مج) امذ.
خوشبودار تیل جو روغنِ چنبیلی اور عرقِ گلاب وغیرہ سے بنایا جاتا ہے. سنتُوک ، یہ ڈیڑھ تولہ زباد ، ایک تولہ چووہ ، دو ماشے روغن چنبیلی اور دو بوتل گلاب سے تیار کیا جاتا ہے . (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۱). [مقامی].

سنتوک (فت س ، سک ن ، و مج) امذ.
سنتوش ، صبر ، اطمینان ، خوشی.

بولا دیدہ اہلِ دُنیا کا بھرے
گور کی مٹی سے یا سنتوکھ سے

(۱۸۳۳ ، ترجمۂ گلستان ، (حسن علی) ، ۱۶). [رک : سنتوش].

سنتوکری (فت س ، سک ن ، و مج ، سک ک) امذ.
مطمئن.

سروَن ہے او یا سیتوں پھُل یا سیتیاں جوہریاں کے
یا چند تو دکان دیکھ بانے جگ جوہری سنتوکری

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳۸). [رک : سنتوکھی].

سنتوکھ (فت س ، سک ن ، و مج) امذ.
اطمینان ، سکون ، چین.

اندر ہی سنتوکھ ہے اندر چاہ ہے حال
اندر مُکت بزینہ ہے اندربند جنجال

(۱۸۵۲ ، گنج شریف ، ۲۱۶). نہ سانتی کے برابر تپ ہے نہ سنتوکھ کے برابر سکھ . (۱۸۸۶ ، لال چندرکا ، ۲۰). جس میں سب سکھ ہوں اسکا سادھن شما اور سنتوکھ ہے . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۶). پرنتو میرے بھاگ میں سنتوکھ نہیں تھا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۰۵). [رک : سنتوش].

---- کڑوا پر پھل میٹھا ہوتا ہے کہاوت.
صبر کو تلخ ہوتا ہے اسکا پھل میٹھا ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سنتوکھی (فت س ، سک ن ، و مج) امذ.
صابر ، مطمئن ، قانع.

ہاتھ آیا جب سنتوکھ دربِ تب سب دولت پر دھُول پڑی
کر عیش مزے سنتوکھی بن ، یہ بول مُرلیا والے کی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۵۹). [سنتوکھ + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَنتولا / سَنتولَہ (فت س ، سک ن ، و مج / فت ل) امذ.
۱. جکّی کے پاٹ کی شکل کا ایک پتھر جس کا وزن پچیس تیس سیر یا حسبِ ضرورت وزن ہوتا ہے جو کلائی اور ہاتھ کی قوت کے معیار کی آزمائش کے لیے پہلوانوں سے اُٹھوایا جاتا ہے. ایک سنتولا اُٹھا رہا ہے تو دوسرا لیزم سے زور آزمائی کر رہا ہے . (۱۹۶۲ ، رسالہ ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۳). **۲. ایک طرح کی ورزش جس میں دو من سے دس من تک کا وزن صرف گردن یا سینے سے کھینچا جاتا ہے ، سنتولہ لکڑی کا ایک مضبوط تختہ ہے جس کی لمبائی تقریباً چار یا پانچ فٹ اور وسعت غالباً ایک فٹ ہوتی ہے اس تختے کے درمیان یا سِرے پر ایک مضبوط رسّی یا زنجیر کے دونوں سِرے باندھ دیے جاتے ہیں. اس لکڑی کے تختے پر دوچار وزنی پہلوانوں کو بٹھا کر رسّی یا زنجیر کے دائرہ کی مدد سے سینے یا گردن کے ذریعہ کھینچا جاتا ہے .** اپنے ملک کی کثرتوں کو لازمی سمجھ کر سیکھتے تھے وہ کثرتیں یہ تھیں ... سنتولہ ، مگدر ، بکہ. (۱۹۲۳ ، اہلِ علم اور نااہل پڑوسی ، ۲). ان سخت ترین ورزشوں کے ساتھ ساتھ ڈھائی من وزنی بڑی جکّی اور سنتولہ کا بھی استعمال جاری تھا. (۱۹۶۲ ، رستم زماں گاماں ، ۱۴۳). [ف : سنگ + تول + ا ، لاحقۂ نسبت].

سِنَةٌ (کس س ، فت ن ، تن ة بضم) امث.
اونگھ ، نیم غافل ہونے کی کیفیت. لفظ سِنَة سین کے زیر کے ساتھ ، اُونگھ کو کہتے ہیں ، جو نیند کے ابتدائی آثار ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۵۸). [ع].

سُنَّة (ضم س ، شد ن بفت) امث.
۱. رک : سنّت. جان تو حدیث کی اماموں کی کتابوں میں کہ وہ کُتبِ سُنَّۃ وغیرہ سے ہیں. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۵۲). سُنَّة وہ اعمال ہیں جن کی مزاولت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رہتی تھی. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیاتِ طیبہ ، ۲۱۵). **۲. (تصوف) سُنَّة ترکِ دنیا کو کہتے ہیں حضرت جنید کا ارشاد ہے کہ الفریضۃ حب المولیٰ والسنۃ ترک الدنیا . یعنی فرض خدا کی محبت ہے اور سُنّت دنیا کا ترک کرنا** (مصباح التعرف ، ۱۴۸). [ع].

---- الْاَوَّلِین (---- ضم ة ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، شد و بفت ، ی مج) امث.
رک : سنت اللہ . قرآن مجید نے سُنَّةُ اللہ (خدا کا دستور) اور سنۃ الاولین (پہلوں کا دستور) کہا ہے . (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۶۳). [سُنَّة + رک : ال (۱) + اوّلین (رک)].

سَنتی (فت س ، سک ن) امث.
سنتے ، بدل ، قائم مقام ، عوض ، بجائے (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : सन्तीस].

سَنّتی (فت س ، شد ن بفت) امث.
سنتوں کا طریقۂ تسلیم ، سلام ، آداب ، عزت ، انکسار ، فروتنی ؛ آواز ؛ شور (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : सन्नति].

سُنّتی (ضم س ، شد ن بفت) صف.
(فقہ) **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت پر عمل کرنے والا.**

با شرع رہیں نہ بدعتی ہوں
اِلحاد سے دور سُنّی ہوں

(۱۸۷۲ ، جامع المظاہر ، ۳)۔ [سُنّت + ی ، لاحقۂ فاعلی]۔

سُنّتیج (فت س ، سک ن ، ی مج) (قدیم) م ف.
سنتے ہی ، سُن کر ، **فوراً** . بات کے سنتیج مسلمان ہوئے ، صاحبِ ایمان ہوئے ، تابع قرآن ہوئے۔(۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۰)۔

سینٹی گرام (کس س ، سک ن ، کس گ) امذ ؛ سینٹی گرام.
گرام کا سواں حصّہ. گرام (Gram) تنہا غیر مُرَوّج ہے لیکن سینٹی گرام (گرام کا سواں حصّہ) کی ترکیب رائج ہے۔ (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۳)۔ [انگ : Centi Gram]۔

سینٹی گریڈ (کس س ، سک ن ، کس گ ، ی مج) امذ ؛ سینٹی گریڈ.
جس میں سو درجے ہوں . تپش پیما کے درجے جن میں نقطۂ انجماد صفر اور نقطۂ جوش ۱۰۰ ڈگری ہوتا ہے. خالص پانی کی تپش ۴ سینٹی گریڈ ہو تو اس نے ایک مکعب فٹ کی قیمت (۱۰۰۰) اونس یعنی ۶۲ ½ پونڈ ہوتی ہے . (۱۹۰۱ ، سکول سیالات ، ۱۹)۔ [انگ : Centi Grade]۔

سینٹی میٹر (کس س ، سک ن ، ی مج ، فت ت) امذ ؛ سینٹی میٹر.
میٹر کا سواں حصّہ. تختیوں کے بیچ میں کئی لاکھ وولٹ سینٹی میٹر کے تفاوت قوۂ قائم کرنا ممکن ثابت ہوا۔(۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر ، ۲۵۳)۔ عورت کے قد کا اوسط طول مرد کے قد کی اوسط درازی سے بارہ سینٹی میٹر کم ہے۔(۱۹۵۸ ، ابوالکلام آزاد ، مسلمان عورت ، ۳۲)۔ [انگ : Centi Metre]۔

سُنْتے (بطی) ہو فقرہ.
(کسی کو توجہ دلانے کے موقع پر بولتے ہیں) **متوجہ ہو.**

یہ عشق کے نیرنگ ہیں سب سنتے ہو ورنہ
ظاہر میں نہیں کوئی حجابِ گُل و بُلبل

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۰۵)۔

سَنْتھ (فت س ، غنہ) امذ.
(موسیقی) **سیکھ راگ سے متعلق ایک ذیلی راگ** . سیکھ راگ اسکی تلنگ ، ملار ، گوجری ، بھوپالی اور دیسکار یہ پانچ راگنیاں ہیں اور کلاہر ، شاہانہ ، باگیسری ، سنتھ ، کاڑہ ... اس کے پتر ہیں۔ (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۱۵۸)۔ [مقامی]۔

سَنْتھا (۱) (فت س ، سک ن) امذ.
(نباتیات) **الربقی علاقہ سے متعلق ، بلوچستان میں پائی جانے والی ایک نباتات سنتھا؛ لاط : Leptodenia Jacquemotina**.
سنتھا ، غوزوا ، اور لیلا یا جنگلی زیتون ایسے نباتات ہیں جو بلوچستان اور افغانستان دونوں جگہ ملتے ہیں۔(۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۶۴)۔ [مقامی]۔

سَنْتھا (۲) (فت س ، سک ن) امث.
پڑھائی ، سبق ، ہدایات (ہلیش)۔ [س : سنتھا **सन्था**]۔

---- کار امث ؛ امذ.
مجلس ، جلسہ ، پڑھائی کی جماعت. اس مجلس میں بوڑھے جوان سب ہی ہوتے تھے ... یہ عام طور پر ایک ہال میں منعقد ہوتی تھی جسے سنتھاکار کہتے تھے۔ (۱۹۷۰ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۰۸)۔ [سنتھا + کار (رک)]۔

سَنْتھال (فت س ، سک ن) امذ.
سنتال ایک قوم جو آریہ نسل سے نہیں.

ہو گئے ہوتے خلق میں خوشحال
نامور ہوتے پاسی اور سنتھال

(۱۸۸۷ ، ساقی نامہ ، شگفتیہ ، ۲۸)۔ جزوی بغاوت اِدھر اُدھر پھیلی ہوئی تھی ، کبھی کولیوں میں کبھی سنتھالوں میں اور کبھی گونڈوں میں۔(۱۹۹۵ ، غدر کی صبح و شام ، ۱۰)۔ [سنتھال **सन्थाल**]۔

سَنْتھالی (فت س ، سک ن) امث.
سنتھال قوم کی زبان. ایدیھرنتش یا دیسی بھاشائیں؛ وہ مقامی زبانیں ہیں کہ ... سنسکرت سے اختلاف رکھتی ہیں جیسے کہ ... سناپرا یا منڈا (منڈاری ، سنتھالی ، اور بھیلی وغیرہ)۔ (۱۹۷۰ ، اُردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۷۸)۔ [سنتھال + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سِیْنتھی (کس س ، سک ن) امث.
(زرگری) **مانگ کے دونوں طرف پیشانی کے بالوں کی پٹیوں کے کنارے کنارے لگانے کا سادہ یا جڑاؤ بنا ہوا زیور جو زنجیر کی لڑی یا پٹری کی شکل کا ہوتا ہے بعض سونے کی لڑیوں کا بھی ہوتا ہے ، مانگ کے دونوں طرف کنپٹیوں تک جھالر کی طرح لٹکا رہتا ہے اس کے بیچ میں ایک ٹیکا بھی ہوتا ہے ، سراسری ، پوہال ، سیس پٹی ، جھپکا** (اپ و ، ۳ : ۳۵)۔ [مقامی]۔

سِنتھیٹِک (کس مج س ، سک ن ، ی لین ، کس ٹ) امذ.
اصل کی ضد ، مصنوعی طور پر بنایا ہوا مرکب . کیمیاوی طریقے سے بنا ہوا. سنتھیٹک (Synthetic) تنہا غیر مروج ہے البتہ دوسرے الفاظ کے ساتھ اُردو میں آتا ہے . (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۸۷)۔ [انگ : Synthetic]۔

سینٹ (۱) (کس مج س ، غنہ) امذ.
(مالیات) **امریکہ میں رائج سِکّے ڈالر کا سب سے کم قیمت سِکّہ جو ڈالر کا سواں حصّہ ہے**. یونائیٹڈ سٹیٹس میں ریل کی سڑکوں کی آمدنی کا ہر سنٹ سب سے چھوٹا سکہ پانستا قرض کے سود کے جو غیروں سے لیا ہے وہ اپنے ملک کی آمدنی ہے۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۰۳)۔ سنٹ (Cent) امریکی ڈالر کے ۱۰۰ ویں حصّہ کا نام ہے۔ (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۵۹)۔ [انگ : Cent]۔

سینٹ (۲) (کس مج س ، غنہ) امذ.
ولایتی عطر ، خوشبو. جہاں پوڈروں کی تہ پر تہ چہرے پر جمائی جاتی ہے جہاں سینٹ کی شیشیاں کی شیشیاں انڈھائی جاتی ہیں ، (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۸۵)۔ کپڑوں میں سینٹ لگایا۔ (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۱۹۱)۔ [انگ : Scent]۔

سُنَّتَا (ضم س ، فت ن ، شد ت) امذ.
(بول چال) سُنّار کا بیٹا ، کلمۂ تحقیر (پلیٹس). [سُنّار (رک) کی تحقیر].

سینٹر (کس مج س ، سک ن ، فت ٹ) امذ.
مرکز ، علاقہ ، مرکزی مقام ، صدر مقام. سپاہی مُلا صاحب کے گردا گرد اس طرح بیٹھ آئے جس طرح سینٹر پر ہتیار لینے کے لیے جمع ہوتے ہیں. (۱۸۹۷ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۱۳۲). آج کا اُمّتِ مسلمہ کا سینٹر امرتسر ہے. (۱۹۲۳ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۳۹). شہر میں جہاں کارپوریشن کے سینٹر بنائے گئے ہیں اطّلاعات کی فراہمی ان کی ذمّہ داری ہے. (۱۹۶۸ ، اِطلاق شماریات ، ۱۲۵). [انگ : Centre].

ـــ فارورڈ (ـــ سک ر ، فت و ، سک ر) امذ.
(کھیل) ہاکی یا فٹ بال کے کھیل میں پہلی قطار کا درمیانی کھلاڑی. وقفہ کے بعد پاکستان نے ... سینٹر فارورڈ حسن سردار ... کو تبدیل کر دیا تھا. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ اکتوبر ، ۱۰). [انگ : Centre Forward].

ـــ ہاف امذ.
(کھیل) ہاکی یا فٹ بال کے کھیل میں دُوسری قطار کا درمیانی کھلاڑی. وقفہ کے بعد پاکستان نے ... سینٹر ہاف ایاز محمود ... کو تبدیل کر دیا تھا. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ اکتوبر ، ۱۰). [انگ : Centre Half].

سینٹرل (کس مج س ، سک ن ، فت ٹ ، ر) صف.
۱. درمیانی ، وسطی ، بیچ کا. جب کہ وہ سینٹرل انڈیا میں رزیڈنٹ تھے تو انہوں نے ریاستِ بھوپال کو ... بغاوت کا منبع ثابت کرنے میں اپنی پوری طاقت صرف کر دی تھی. (۱۹۳۰ ، حیاتِ محسن ، ۳۹). ۲. صدر مقام سے متعلق ، مرکزی. سررشتہ ٹیہ کی آمدنی و اخراجات کلکتہ کے سینٹرل اوفس میں تالیف اور ترتیب پاتے ہیں. (۱۸۸۸ ، رسالہ حسن ، اگست ، ۲۰). [انگ : Central].

ـــ جیل (ـــ ی مج) امث.
وفاقی حکومت کے زیرِ انتظام جیل خانہ. مولوی حکیم محمد ولی صاحب کسمنڈوی سپرنٹنڈنٹ جیل. (۱۹۰۹ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۱۰۳). سینٹرل جیل : دارالعوام ... ہمارے اسیر ہونے سے پہلے جیل کے اس حصّے کو خطرناک حد تک خستہ و ریختہ قرار دیا جا چکا تھا. (۱۹۷۳ ، پنبہ باراں دوزخ ، ۱۳۵). [سینٹرل + جیل (رک)].

ـــ گَوَرْنْمَنْٹ (ـــ فت گ ، و ، سک ر ، ن ، کس م ، سک ن) امذ.
مرکز کی حکومت ، وفاقی سرکار. گو لوکل گورنمنٹ کو آزادی ہے مگر وہ سینٹرل گورنمنٹ کے ساتھ متّفق ہو کر کام کرتی ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۲). [سینٹرل + گورنمنٹ (رک)].

سُنْٹی (فت س ، سک ن) امث.
پتلی شاخ ، بید ، قمچی ، چھڑی. ہماری جھڑکی ، ہمارا طمانچہ ، ہمارے ہاتھ کی سنٹی سے ان کو عبرت اور نصیحت ہوتی ہے. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۸۱). ایک پتلی سی سنٹی خالد کے ہاتھ میں دے دی. (۱۹۰۳ ، خالد ، ۱۰). [پ : सन्टी].

سینٹی پیڈز (کس س ، سک ن ، ی مع) امذ ؛ ج.
(حشریات) کنکھجورے ، ہزارپا. خُشکی کے وہ آرتھرو پوڈا ... ان میں پر نہیں پائے جاتے ، مثلاً سینٹی پیڈز. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۳۵). [انگ : Centi Pedes].

سینٹی گریڈ (کس مج س ، سک ن ، کس مج گ ، ی مج) امذ.
سو حصّوں میں تقسیم ہونے والا پیمانہ. زمین کا اندرونی درجۂ حرارت ایک سال میں ایک سنٹی گریڈ کا دس ہزارواں حصّہ کم ہو جاتا ہے. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۸۳). [انگ : Centi Pedes]

ـــ تھرمامیٹر (ـــ فت تھ ، سک ر ، ی مع ، فت ٹ) امذ.
بقیاس الحرارت ، حرارت پیما جو صفر سے سو درجہ تک ہوتا ہے. سینٹی گریڈ تھرمامیٹر. اس تھرمامیٹر میں برف کے نقطہ کو ، اور بھاپ کے نقطے کو ۱۰۰ مانا جاتا ہے. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۱۳). [سینٹی گریڈ + تھرمامیٹر (رک)].

سینٹی میٹر (کس س ، سک ن ، ی مع ، فت ٹ) امذ.
رک : سینٹی میٹر. سینٹی میٹر اور سینٹی میٹر دونوں رائج ہیں ، یہ میٹری نظام کا ایک پیمانہ ہے جو میٹر کے سویں حصہ کے برابر ہوتا ہے (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۶۶) [انگ: Centi Metre].

سَنْٹھ (فت س ، غنہ) صف.
شرارتی ، شریر ، چالاک ؛ عیّار ، فریبی ؛ کنجوس (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ : سنٹھ शठ].

سَنْٹھنا (فت س ، غنہ ، سک ٹھ) امذ.
(ٹھگی) بہاری ٹھگوں کی اصطلاح ، مراد: تلوار بند ٹھگ (ا پ و ، ۸ : ۱۹۳). [مقامی].

سَنْٹھورا (فت س ، مغ ، و لین) امذ.
ایک غذا جو سونٹھ شکر وغیرہ ملا کر بناتے ہیں اور زچّہ کو دیتے ہیں ، سنٹھورا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ : सोंठ+ अवह्लुश्रो].

سَنْٹھی (فت س ، سک ن) امذ.
(کاشت کاری) چاول کی اقسام میں سے ایک قسم جو معمولی شمار کی جاتی ہے پاکستان میں کثرت سے موجود ہے، ساٹھی، ساٹھی چاول. چھلکا سیاہی مائل بُھورا دانہ سرخ. سنٹھی، سٹہ خول میں چُھپا ہوا. (۱۹۷۰ ، چاول : دستور کاشت ، ۳۱). [مقامی].

سُنْٹھی (ضم س ، سک ن) امث.
سونٹھ (پلیٹس). [پ : सठि].

سَنج (۱) (فت س ، غنہ) امذ.
(موسیقی) ایک باجا جس کے تین جوڑ برابر بجائے جاتے ہیں.

ناگہ ہوئی و سنج و دف و نے بجے اُودھر
ناہوں سے راہواروں کے تھرّائے دشت و در

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۰۳). ہر سردار اپنی سپاہ میں گیا ، صدائے دہل و کوس و دف و سنج ... بلند ہونے لگی. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۳۳۹). [رک : جھانج].

سَنّج (۲) (فت س ، غنہ) امث.
شام.

راہ راہ مُوں جس کا راہ
تس کی یاد کر سنج صباح

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۹۱). [سانجھ (رک) کی تخفیف].

۰۰۰ سَنّج (فت س ، غنہ) صف.
مرکبات میں بھی بطور لاحقہ مستعمل ، تول ، پرکھ، جانچ.

تو تین قصہ سُن کے معانی ہوا ہے مست
اب تیہہ کی ترازو میں رکھکر توں اسکوں سنج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۳).

مدح سرکار میں تم ہو جو سخن سنج جلیل
آفریں کہتے ہیں سُن سُن کے سخنداں تم کو

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۶۱). [ف : سنج ، سنجیدن - تولنا ، سے صیغۂ امر].

سِنْج (۱) (کس س ، غنہ) امذ.
پستہ ، پستہ پشہ، ایک رنگ (پلیٹس). [ف].

سِنْج (۲) (کس س ، غنہ) امث.
(معماری) ایک اینٹ کے آثار کی دیوار ، دھجی کی دیوار (ماخوذ: ا ب و ، ۱ : ۱۰۳۸). [س : سَنْج **सज्ज** - ڈھکا ہوا].

سُنْج (ضم س ، غنہ) امذ.
(نباتیات) سنجل ، عناب ، سرخ بیر ، لاط :- Red Jujube (پلیٹس). [ع].

سَنْجاب (فت س ، مغ) امذ.
۱. ترکستان کا ایک جانور جو چوہے سے بڑا ہوتا ہے اس کی پشم دار کھال سے پوستین بناتے ہیں ، بھوری گلہری قاقم ، سائبریائی گلہری، لاط :- Ermine .

جوں سنجاب دن کا بی آیا زخواب
سمور رات کا لیایا مکھ پر نقاب

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۳۵). سنجاب اور سمور اس شہر کی متاع ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۳۸). سنجاب یا اودبلاؤ نہ صرف برّاعظم امریکہ کے ان تمام علاقوں میں ... بلکہ شمالی ایشیا اور یورپ میں بھی یہ جانور پایا جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۹).

ہوئی جھکورا ، خواب کا
باب کھلا سنجاب کا

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۸۲). **۲. مذکورہ بالا جانور کی کھال جس سے پوستین بناتے ہیں ، یہ بہت قیمتی ہوتی ہے.**

راحت ہے مجھ کوں کوہ و بیاباں کی سیر میں
ہر برگ سبز بستر سنجاب ہے مجھے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۰۳).

نازشِ ایّام خاکستر نشینی کیا کہوں
پہلوئے اندیشہ وقفِ بسترِ سنجاب تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۵). مزاج میں تکلف تھا اور اکثر خوش لباس رہتے تھے ، کبھی کبھی سنجاب و قاقم کے جبے بھی استعمال کرتے تھے. (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۷۰). بعض قیمتی مصنوعات ، جیسے ترکی قالین ، قاقم و سنجاب ، چینی ، شیشے کے ظروف اور سونا ، چاندی، ہاتھی دانت، بیرونی ممالک سے آتے تھے. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۵۷۵). **۳. گھوڑے کی ایک قسم جو منحوس اور معیوب خیال کیا جاتا ہے ، اس کا رنگ سفید اور آنکھ اور فوطے سیاہ ہوتے ہیں ، کبھی کبھی کالے اور سرخ حصے بھی ہوتے ہیں ، جنگلی چوہے اور لومڑی کی رنگت سے ملتا ہوا خاکستری رنگ گھوڑا.**

اگر ہے سور گھوڑا یا کہ سنجاب
تو سارے اہلِ بتہ اور اہلِ پنجاب

(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۸). **۴. (مجازاً) قیمتی چیز،** جیسے ہم نے سنجاب سمجھا تھا وہ ایک سنگلاخ حقیقت نکلی. (۱۹۷۳ ، آوازِ دوست ، ۱۰۵). [ف].

ـــ و سَمُّور (ـــ و مع ، فت س ، و مع) امذ.
سائبریائی گلہری اور مرگ سیاہ ؛ (کنایۃً) قیمتی چیز.

زندگی تیرے لیے بسترِ سنجاب و سمور
اور میرے لیے افرنگ کی دریوزہ گری

(۱۹۷۵ ، ن ، م ، راشد ، ایک مطالعہ ، ۶۸). [سنجاب + و (حرفِ عطف) + سمور (رک)].

سَنْجار/سَنْجارا (فت س ، مغ) امث (قدیم).
سانجھ ، شام ، رات.

چار پہر برقرار ہونچ رہیا تھا سنجار
غرب کے کونے منے ڈول و یا یا رَسَن

(۱۵۱۸ ، لطفی (اردو ، کراچی ، ۱ نومبر ، ۱۹۵۰ ، ۳۳)).

اگر شاہ دیپ کوں ہوئے سنجارا
کہے عارف چندر دستا ہے تارا

(۱۶۸۳ ، جنت سنگار ، ۱۰۲). [رک : سانجھ].

سَنْجاف (فت س ، سک ن) امث.
۱. (خیاطی) ریشم یا گوٹے کی چوڑی گوٹ جو کسی کپڑے پر لگائی جائے ، حاشیہ ، تلوانا.

چمکی سنجاف جب تماسی کی
برق کو بھی لگی وہ آن بھلی

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۵۷). آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم پہنتے تھے ایک جبّہ جس میں سنجاف حریر کی تھی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۶۷). **۲. (دھات کاری) تانبہ ، پیتل یا کسی بھی دھات میں اضافی کنارے بنانا ، خوبصورتی کے لیے جوڑ لگانا.** دھاتی چادر کے کام میں سنگ نما کھونٹی

کا استعمال بہت زیادہ ہوتا ہے ، اس سے چادر کو گول کرنے ، مغزی یا سنجاف بنانے اور گوٹ وغیرہ لگانے کے عام کام لیے جاتے ہیں. (۱۹۰۰ ، اصول دھات کاری ، ۵۸). [ف].

ـــ دار صف.
گوٹ لگا ہوا ، جھالردار. چھوٹے پاؤں میں پہنے لہنگا سنجاف دار زیب بدن کیے. (۱۸۸۳ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۰۲). ڈھیلا پائجامہ تزئین کا سنجاف دار ڈوپٹہ ، جامہ زیب ہونا ثابت کر رہا ہے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ٦). [سنجاف + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ لگانا ف م.
چوڑی گوٹ لگانا ، چوطرفہ حاشیہ لگانا (فرہنگ آصفیہ).

سَنْجاقی (فت س ، سک ن) صف.
وہ کپڑا جس کے گرد چوڑی گوٹ لگی ہو ، کنارہ دار ، حاشیہ دار ، گوٹ دار ؛ (مجازاً) پہاڑوں کا پھیلا ہوا سلسلہ. آگے گئے تو دور تک سلسلۂ کوہ سنجاقی نظر آیا. (۱۹٦۸ ، آوارہ دوست ، ۱۰۵). [سنجاف + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ کُنْجا (ـــ فت ک ، سک ن) امذ.
(عو) ایسا گنجا جس کے صرف چندیا ہی پر بال ہوں (ماخوذ : مخزن المحاورات). [سنجاق ، گنجا (رک)].

سَنْجاق (فت س ، سک ن) امذ.
۱. **فوج کا جھنڈا ، فوجی علم.** اس کے بعد علم مبارک آیا ، اس سنجاق اسلام کا رنگ سرخ ہے. (۱۹۱۱ ، باقیات بجنوری ، ۱۸۰). ۲. **زیر نگیں علاقہ ، صُوبہ.** سلطانوں کے عہد حکومت میں الریطش پانچ سنجاقوں میں مُنقسم تھا ... ہر سنجاق ایک ناظم کے ماتحت تھا ، اقریطش کا دارالحکومت خانیہ تھا. (۱۹٦۲ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۲۳). [ت : سنجاغ ، سنجاق].

سَنْجانا (فت س ، سک ن) ف م.
سمجھنا ، خیال کرنا ، پہچاننا.

جو دیکھے سو نوشہ جانے
جو جانے سو دیکھ سنجانے

(۱٦۵۳ ، گنج شریف ، ۲۷). [سنجنا (رک) کا تعدیہ].

سُنْجانی (ضم س ، سک ن) صف (قدیم).
واقف کار ، عقلمند ، دانا ، ہوشیار ، سُجان.

سگھر سرت سُنجانی توں وسیلا ہور توراں توں
ہے حیوان کا سوجاں توں بحق شیر یزدانی

(۱۷٦۲ ، غواصی ، ک ، ۱۹۹). [سنجان + ی ، لاحقۂ صفت].

سَنْجَد (فت س ، سک ن ، فت ج) امذ.
(نباتیات) عُناب کی مانند ایک ایسے بڑے درخت کا پھل ہے جو درخت زیتون کے برابر ہوتا ہے اہل عرب غبیرا کہتے ہیں سرد ملکوں میں پیدا ہوتا ہے. سنجد ، ایک ایسے بڑے درخت کا پھل ہے جو درخت زیتون کی برابر ہوتا ہے ... پھل معدے کو قوت پہونچاتا ہے. (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۱۸). [ف].

سَنْجَر (فت س ، سک ن ، فت ج) امذ.
۱. **شہزادہ ، ایک قدیم مشہور بادشاہ ، ایک قدیم شہر.**

خوف سے عجز سے لے دانتوں میں تنکا سنجر
رکھدے فغفور سر معرکہ قدموں پہ کلاہ

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۰۲).

طمطراق میری و شاہی سے کب ڈرتا ہے تُو
زار و سنجر کے لہو سے کُلیاں کرتا ہے تُو

(۱۹۵۱ ، نبض دوراں ، ۲۲۹). ۲. **ایک شکاری پرند ، بھست** (اسٹین گاس). [ف].

سَنْجَری (فت س ، سک ن ، فت ج) صف.
سنجر سے متعلق یا منسوب.

دھریا سر اوپر افسر سنجری
بہ آئین شاہاں ہو زنجری

(۱۵٦۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۸). حضرت خواجہ معین الدین سنجری چشتی کی اصل سیستان سے ہے وہاں (سنجر) کے لوگوں کو سنجری یا سنگری بھی کہتے ہیں. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۱۵۳). [سنجر + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَنْجُق (فت س ، سک ن ، ضم ج) امذ.
۱. **فوج کا جھنڈا ، نشان.** جوق جوق اور طوق طوق ، بیرق بیرق اور سنجق سنجق ، علم علم اور حشم حشم ، ساحران نامی ، باز و بط و اژدر پر سوار. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۱۸۵). ۲. **کلغی ، چھوٹا تاج : پن ، سُوئی** (جامع اللغات). [ت].

سَنْجَک (فت س ، سک ن ، فت ج) امذ.
سنجق. سنجک شریف یعنی جھنڈہ مقدس جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس سے بنا تھا اندیشے میں پڑ گیا اور خوف اس کے چھن جانے کا ہوا. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرار المشائخ ، ۲۸۳). [سنجق (رک) کا ایک املا].

سَنْجَم (فت س ، سک ن ، فت ج) امذ.
۱. **متانت ، سنجیدگی ، حُسن کاری.** یے چار بھومکا سنجم کا پھل جو شدھ بہوت ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۰). یہ سب کچھ اس کتاب میں ایسے سلیقے اور سنجم سے بیان ہوتی ہے کہ پُوری کتاب دلچسپی کے ساتھ مزے لے لے کر پڑھی جا سکتی ہے. (۱۹٦۸ ، نیا دور ، کراچی ، جون ، ۳۹۹). ۲. **روکنا ، روک ، ممانعت ، خاص دنوں پر خاص کھانوں سے پرہیز ؛ فاقہ ، برت ، واقعہ ، ماجرا ، حادثہ** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۳. **صبر ، پرہیز ، قناعت ، برداشت ، تحمّل.**

تم اپنی اور نہارو نہ اُلجھو اوروں سے
کہ گُن ہیں گیانی کے سنجم ، شم ، آسما ، سنیم

(۱۹٦٦ ، منحمنا ، ۸۲). [پ : سنجمو **सजमो**].

ـــ کَرْنا محاورہ.
خواہشات کو قابو میں رکھنا ، روکنا ، تابع رکھنا ، تاڑنا کرنا ، نشے سے سنجم کرنا ہے ، جب سنجم کر کے قربان ہو تب یہ سمان کرنا چاہیے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۴۸).

سنجمی (فت س ، سک ن ، فت ج) صف.
قابو میں رکھنے والا یا روکنے والا ؛ پرہیزگار ، زاہد ، متقی ، وہ جو اپنی نفسانی خواہشوں کو قابو میں رکھے (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[سنجم + ی ، لاحقۂ صفت].

سنجنا (فت س ، سک ن ، ج) امث.
عقل ، سمجھ ، دانائی ، علم ، گیان ، خیال ، دھیان ، بچار ؛ نشان ، علامت ، آثار ؛ نام ، لقب ؛ کیفیت ؛ خطاب ؛ (نحو) اسم ذات ، تشبیہ ، استعارہ ، محاورہ ؛ اتفاق ، اتحاد ؛ ہدایت ؛ کھوج (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : संज्ञा].

سنجو (فت س ، سک ن ، و مع) امذ.
(پارچہ باف) تال کی حرکت کے ساتھ تانے کے دم (دونوں حصے) کو اوپر نیچے کرنے والا چوکٹے کی شکل کا ہتا، جو ریچ کو حرکت دینے کے لیے چھت میں لٹکایا جاتا ہے. پھولدار بُنائی کے موقع پر ریچ کے ساتھ حسب ضرورت سنجو بھی لگائے جاتے ہیں جو پھول وغیرہ کی بنائی میں ریچ کا کام دیتے ہیں. (۱۹۳۰ء، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۲ : ۷۷). [رک : سنجوگ + ملانا].

سنجوت (فت س ، سک ن ، و مع) امذ.
آلات حرب.

سلح ہور سنجوت سوں سر بسر
ہریاں ہور دیواں کوں سستید کر

(۱۶۲۵ء ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۵۵).

شاہاں میں قطب آفاق کا توں شاہ عبداللہ ہے کر
تیغ تن سلح سنجوت جم ساجے سراسر فتح کا

(۱۶۷۸ء ، غواصی ، ک ، ۳۵). [س : संयुक्त].

سنجور (فت س ، سک ن ، و مع) امذ (قدیم).
سوزش ، جلن.

ہیں لشکری نیناں تری سنجور سلح کلا کرے
کوئی ویس تس کی کیوں کرے سوندل کرے اسباب ہیں

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۹). [س : संज्वर].

سنجوگ (فت س ، سک ن ، و مع) امذ.
۱. (اُ) میل جول ، گہری دوستی ، قریبی تعلقات.

تو تُو کیوں کیجئے پھر اتنا سوگ
ہو پیہ کا نصیب کا سنجوگ

(۱۷۹۰ء ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۹۳). ایک عورت نہایت حسین مہ جبین تجھے نظر آئے کی ہرگز تو اس پر مبتلا نہ ہونا اور اس کے ساتھ سنجوگ نہ کرنا. (۱۸۰۵ء ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۹۲). سنجوگ کا کیسا پیارا ڈھنگ نکلا تھا ، مگر قسمت نے سارا کھیل بگاڑ دیا. (۱۹۳۸ء ، شکنتلا ، اختر حسین رائے پوری ، ۱۵۲). (اا) بندھن ، ملاپ. شادی زندگی بھر کا سنجوگ ہے. (۱۹۱۱ء ، نشاط عمر ، ۲۱۸). ۲. موقع ، اتفاق.

ہوا پھر یہ سنجوگ آ کر عیاں
کہ دیکھیں ہیں اک شخص آیا وہاں

(۱۸۰۲ء ، بہار دانش ، طپش ، ۳۷). میں اسی مارے کدھی پوچھنے پائیجنے کا ناؤں بھی نہیں لیتی ہونگی یہ بھی نہ جانے کیا سنجوگ تھا. (۱۹۱۰ء ، راحت زمانی ، ۳۳). ۳. (اُ) مقام اتصال ، سنگم. الٰہ آباد میں گنگا جمنا کا سنجوگ ہے. (۱۸۸۸ء ، موعظۂ حسنہ ، ۳۷). یہاں فطرت اور تاریخ کا وہ سنجوگ ہے جو انہیں پسند تھا. (۱۹۸۰ء ، گرد راہ ، ۸۹). (اا) دن رات ملنے کا وقت ، دونوں وقت کا ملنا ، دن اور رات برابر ہونے کا وقت. دیکھو دن رات کا ہے کیا سنجوگ. (۱۹۳۹ء ، جگ بیتی ، ۱۰۱). ۴. قسمت ، نصیب.

ولے ہے لوا کا عجب جوگ ہے
عجب جوگ بل بھوگ سنجوگ ہے

(۱۶۸۵ء ، معظم بیجاپوری ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۵۶)). دونو کے سنجوگ نے ایسا زور کیا ، کہ خاندان کی رہت رسوم کے بموجب شادی ہو گئی. (۱۸۸۳ء ، قصص ہند ، ۲ : ۳۳). کھلی ہواؤں کا ... شیدائی گھر گرہستی کے چکر میں پڑنا نہیں چاہتا تھا لیکن سنجوگ کو کون ٹال سکتا ہے. (۱۹۸۸ء ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۵۳). ۵. رشتہ ، نسبت.

ہوئے گئے ہے ماہر جب ہر ایک لوگ
بتا اس وقت بول آ کر کے سنجوگ

(۱۷۹۷ء ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۲۸). لیکن سب ہی کا خیال تھا کہ سنجھلے بھیا کا سنجوگ تو پنجاب سے آیا ہی سمجھو. (۱۹۸۱ء ، چلتا مسافر ، ۲۰۳). ۶. (اُ) مباشرت ، مواصلت ، اختلاط. پرواز کے دوران میں نر اور مادہ میں ملاپ یا سنجوگ ہوتا ہے. (۱۹۳۳ء ، حیوانیات ، ۸۹). جنسی تولید سنجوگ کے ذریعہ قدرت کا کارخانہ عجیب تماشا گاہ. (۱۹۶۹ء ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۱۱۱). (اا) (نباتیات) دو (بظاہر) مماثل خلیوں کی مواصلت ، زیرگی (جس سے تیسرے کی تولید ہو). طریقۂ تولید یا جسکو سنجوگ کہتے ہیں. (۱۹۳۸ء ، عملی نباتیات ، ۱۳۹). ان فنجائی میں جنسی افزائش جس طریقے سے ہوتی ہے اسے سنجوگ یا کانجوگیشن کہتے ہیں. (۱۹۷۰ء ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۱۹۹). ۷. (اُ) اختلاط ، ضم ہونا ، پیوستگی ، امتزاج. خسرو کی تحریک ... جس سے اردو اور فارسی کا سنجوگ عمل میں آیا، اس کا ایک طریق یہ تھا کہ خسرو نے مصرعۂ اول فارسی میں اور مصرعۂ ثانی اُردو میں لکھا. (۱۹۸۵ء ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۱۶۵). (اا) (سراغ رسانی) ہم خیال ، ہم پیشہ. اگر ممکن ہو برابر کا سنجوگ ہونا چاہئے. (۱۸۹۲ء ، اصول سراغرسانی ، ۱۲۳). ۸. (کنایۃً) ہتھیار ، حرب و ضرب کا ساز و سامان.

بھی چاروں کو کر چار گھوڑے سوار
سلاح اور سنجوگ سب کر طیار

(۱۸۵۲ء ، قصۂ زیتون و محمد حنیف (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۳۸۲)). میں ان حرامزادوں سے لڑونگی یہ فرما کر سلح سنجوگ سے آراستہ ہوئیں. (۱۹۰۳ء ، آفتاب شجاعت ، ۳ : ۲۷۵). ۹. اتحاد ، معاہدہ یا دو شخصوں کا آپس میں معاہدہ کر کے تیسرے پر حملہ کرنا ، نقطۂ اعتدال ؛ لیل و نہار ؛ حادثہ ، سانحہ ، واقعہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۱۰. ہم آہنگی ، مہارت ، فنکاری. مترجم کی ہندی اور اردو پر غیر معمولی قدرت اور ان دونوں کا سنجوگ کم از کم ایک بار ایسی شکل میں ظاہر ہوا ہے. (۱۹۸۳ء ، تنقید و تفہیم ، ۱۰۳). [س : سنیوگ संयोग].

---اُتارنا محاورہ.
بیاہ کر لانا ، ہم بستر ہونا ، اختلاط ہونا. سامری کا سنجوگ اُتارا ہوا ، دس بیس ... اسے بیاہ کر لائیے ، تو میرے کارن اس کو چھوڑ دے گا. (۱۸۹۷ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۲ : ۳۸).

---باندھنا محاورہ.
رشتہ اُستوار کرنا ، تعلق قائم کرنا.

سنجوگ یہ کچھ باندھا ہے دولہا سے دلہن کا
جو تار کفن کا ہے سو ڈورا ہے لگن کا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۳۲).

---بِلنا محاورہ.
(ہیئت) سعد ستاروں کا باہم اِتّصال ہونا ، قرآن السعدین ہونا. پنڈتوں کی بے قراری بکار بیٹے ہیں ہمارے بچار میں فرق آتا ہے ساعت گُزری جاتی ہے سنجوگ دولہا دلہن کو نہ ملے گا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۳).

---نالی / نَلی (---/ فت ن) امث.
نباتات میں بار آوری کے عمل کی گُزرگاہ. مقابل کے دو خلیے ایک دوسرے سے عرضی سنجوگ نلی کے ذریعہ جڑ جاتے ہیں . (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۳۹). اوگونیئم میں امیبا نما ترکیبیٹ ایک سنجوگ نالی (Fertilization Tube) سے گذر کر انہیں بارور کر دیتے ہیں. (۱۹۷۰ ، نباتاتی اور مشابہ پودے ، ۳۲). دو خلیوں کے درمیان ایک نلی نما راستہ بن جاتا ہے ، اس نلی کو سنجوگ نلی کہتے ہیں . (۱۹۸۰ ، مبادیٔ نباتیات ، ۲ : ۵۰۵). [سنجوگ + نالی / نلی (رک)].

سَنجوگَن (فت س ، سک ن ، و مع ، فت گ) امث.
سنجوگ کی بیوی (پلیٹس). [سنجوگ + ن ، لاحقۂ تانیث].

سَنجوگی (فت س ، غنہ ، و مع).(الف) امذ نیز امث.
۱. میل جول، نفسانی خواہشات پر قابو رکھنے والا جوگی ، اِتّحاد و یگانگت رکھنے والا جوگی، جوگی، سنیاسی ، مرتاض ، تارک الدنیا لیکن بعض اہل و عیال بھی رکھتے ہیں ، وہ جوگی جو شادی کرے (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . **۲. تیتروں کا جُڑواں پنجرا جس کے دو خانے ہوتے ہیں ایک نر کے لیے اور ایک مادہ کے لیے.** چلو میاں کرخندار ، اپنی سنجوگی اٹھاؤ اور گھر کی راہ لو. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۶۵ ، ۱ : ۴۳). (ب) صف (حیاتیات) **عطفی ، مواصلی ، ملانے والا.** دو بارگی کے مقابلے میں سنجوگی طریقے پر تولید نسبتاً کم ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، حیوانی نمونے ، ۱۱۶). [سنجوگ + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَنجَہ (فت س ، سک ن ، فت ج) امث.
ترازو ، وزن ، پاسنگ ، فرج ، اندام نہانی (جامع اللغات). [ف].

سَنجی (فت س ، سک ن) امث.
(پارچہ بافی) زنانہ پاجاموں کے استعمال کا مشروع قسم کا مگر اس سے گھٹیا کپڑا، گجرات اور مالوے وغیرہ میں اعظم گڑھی سائھن کے نام سے مشہور ہے ، سنگ (ا پ و ، ۲ : ۷۷). [رک : سنگی].

۔۔۔ سَنجی (فت س ، سک ن) امث.
بطور لاحقہ ، بہترین انداز میں زمزمہ سنانے کی کیفیت یا اہلیت ، قرینے سے نغمہ سنانا.

وہ نفس کی زمزمہ سنجی نظر کی گفتگو
سینۂ معصوم میں اک طرفہ طُغیانی ہے آج

(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۱۴۳). [سنج + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَنجیدگی (فت س ، سک ن ، ی مع ، فت د) امث.
متانت ، توازن ، وقار.

دیکھت شہ کی ہن دل کی سنجیدگی
ہور اپنے وزیراں کی رنجیدگی

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۱۳).

پھل مانسی میں تیری ، عاشق ہوئے ہیں افزوں
سنجیدگی میں لڑکا ، لگتا ہے سب کوں موزوں

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۱).

آؤ سرے بلے یہ اب اے کُل کے مددگار
بے قدر ہے سنجیدگیٔ گوہر شہوار

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۲۱۱). اس کا لباس معمولی تھا ، مگر اس کے چہرے سے متانت اور سنجیدگی ٹپک رہی تھی . (۱۹۲۳ ، گلدستۂ عید ، ۳۸). وفاقی ملازمتوں میں بھرتی کے لئے شروع کرنے کے سوال پر ... سنجیدگی سے غور کیا جا سکتا ہے. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۷۷). [سنجیدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

سَنجِیدَہ (فت س ، سک ن ، ی مع ، فت د) صف.
۱. جچا تُلا ، موزوں ، متوازن.

سنجیدہ اُن کے ہاتھ نگاہیں تُلی ہوئیں
رستے وفا کے بند دکانیں کُھلی ہوئیں

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۹). ہم اسی صورت میں اس قابل ہو سکیں گے کہ زندگی کے بارے میں کسی سنجیدہ نتیجے پر پہنچ کر اپنی نگاہوں میں اس کا کوئی مستقبل متعین کر سکیں . (۱۹۳۹ ، اک محشر خیال ، ۱۹). **۲. متین ، باوقار ، بُردبار.**

ہنگام اوچھا ہو کہ ہو جوکس سنجیدے کونئے
میں بکر کر دیکھا تو ہیں مستعد ہر فن میں تمہیں

(۱۶۹۸ ، ہاشمی ، د ، ۱۷۵).

وہ یوسفِ سنجیدہ ، وہ خوابِ ستم دیدہ
تھا فتنۂ خوابیدہ ، اوس نرگسِ فتاں کا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۹۸). ان کی ماں ایک نیک نہاد ، سنجیدہ ، اور دانشمند بی بی تھیں . (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسیّد ، ۷۲). ہمارے سنجیدہ قاری جو صرف وقت گزاری یا دلچسپی کے لیے کہانیاں نہیں پڑھتے ، ان کہانیوں کو پسند کریں گے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۹۸). **۳. مشاق ، ماہر ، جانچ کر نشانہ لگانے والا.**

تیر جب بیٹھا مرے دل میں ترازو ہو گیا
اس سے یہ ظاہر ہوا قاتل بہت سنجیدہ ہے

(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۹۳). نواب کے اشعار کنگھی چوٹی کے

مضامین سے پاک اور بیشتر سنجیدہ اور بامزہ ہیں. (۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، مکاتیب ، ۳۲). [ف : سنجیدہ ، سنجیدن ـ وزن کرنا، تولنا کا حالیۂ تمام].

---کرنا محاورہ.
آزمانا ، تولنا ، امتحان لینا.

بلا لب سے لب کال سے کال کو
نہ سنجیدہ کر میرے اعمال کو

(۱۸۵۹ ، خزینۂ اختر ، ۱۰۳).

---گفتار (---ضم گ ، سک ف) صف.
خوش اور شیریں کلام ، جس کی باتیں مہذب اور فہمیدہ ہوں ، متانت سے گفتگو کرنے والا (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [سنجیدہ + گفتار (رک)].

سَنجِیو (فت س ، سک ن ، ی مع) صف.
مُردے کو زندہ کرنے والا.

پرم پیو کا ہمارا جیو سنجیو
پرم پنتھ میں ہے عشاقاں کا یہ نیم

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۲۲).[س: سم + جیو].

سَنجِیوَن (فت س ، سک ن ، ی مع ، فت و) صف.
جان ڈالنے والا ، جان پیدا کرنے والا. تمہیں وہ خط نہایت مایوس کن معلوم دیتا میرے لیے وہ سنجیون منتر تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۲۲) . موسیقی میری خانہ زاد ہے ، سنجیون بوٹی کا مالک ہوں مگر اپنے زخم کا کوئی مرہم میرے پاس نہیں . (۱۹۵۹ ، سرودِ رفتہ ، ۸۱). [س : सम+जीव].

سَنْ جِیوَنی (فت س ، سک ن ، ی مع ، فت و) امث.
(طب) حیات بخش جڑی بوٹی ، اکسیر کی ایک قسم. سن جیونی ایک بوٹی کا نام ہے جس سے زندگی حاصل ہوتی ہے ، قریب المرگ لچھمن جی کے لیے ہنومان لائے تھے. (۱۷۹۶ ، پدماوت ، ایک تفصیلی جائزہ (اردو ، کراچی ، ۵۱ ، ۱ : ۱۳۳)). [سنجیون + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بوٹی (---و مع) امث.
رک : سنجیونی. سنجیونی بوٹی کی طرح محبوب دور دور اور فرقت تیر سخت کی مانند مارے ڈالتی ہے. (۱۷۹۶ ، پدماوت ، ایک تفصیلی جائزہ (اُردو ، کراچی ، ۵۱ ، ۱ : ۱۳۳)). سنجیونی بوٹی سے مرا ہوا بھی جی اُٹھتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۶). [سنجیونی + بوٹی (رک)].

---وِدیا (---کس و ، شد د بکس) امث.
مُردوں میں جان ڈالدینے کا فن ، حیات بخش آرٹ (ماخوذ: پلیٹس). [سنجیونی + ودیا (رک)].

سَنجھ (فت س ، غنہ) امث.
(ہندو) شام ، سہ پہر (ماخوذ : جامع اللغات). [سانجھ (رک) کی تخفیف].

---بَتّی (---فت ب ، شد ت) امث.
(ہندو) شام کو چراغ جلانا ، سر شام ، چراغ شام.

کیا شام سے اندھیر ہے ہے چاندنی خانم
سنجھ بتی کے بھی وقت اجالا نہیں رہتا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۰۵). [سنجھ + بتی (رک)].

سَنجھا (فت س ، سک ن) امث.
۱. **(ہندو) شام ، شام کا وقت ، سورج غروب ہونے کی جگہ ، مغرب.** سر پر سنجھا آن پہنچی ، یہ کیسی خریداری ہے. (۱۸۲۳ ، حیدر بخش حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۹۶). ۲. **(ہندو) ایک مخصوص عبادت جو شام کو کی جاتی ہے.** سکھوں کے معبدوں میں ان کے گروؤں کے مزاروں پر سنجھا کائی جاتی ہے. (۱۹۳۰ ، گلشن ترنم ، ۱). [س : سندھیا सन्ध्या].

---بَتّی کرنا محاورہ.
(ہندو) شام کا چراغ جلانا ، دیا بتی کرنا (مخزن المحاورات).

---پُھولنا محاورہ.
(ہندو) آسمان پر شفق کھلنا ، شام کے وقت سرخی کا نمودار ہونا (ماخوذ : مخزن المحاورات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

سَنجھلا (فت س ، غنہ ، سک جھ) صف مذ ؛ سنجھلی.
سنجھلے سے چھوٹا ، تیسرا ، تیسرے نمبر کا. اعظم (سنجھلا شہزادہ) بھی اپنے علم و فضل میں مشہور اور یگانۂ روزگار تھا. (۱۹۳۳ ، مغل اور اردو ، ۳۷) . میرے دادا حکیم عبدالقوی ، سنجھلے دادا حکیم عبدالوالی اور والد حکیم محمد رفیق ابراہیم کے ذاتی مراسم تھے. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۱۹). [س : सह+ज+ह्ला+क:].

سَنجھلی (فت س ، غنہ ، سک جھ) صف.
تیسری ، تیسرے نمبر کی. اگر صرف چار بیویوں کے ہاتھوں کا کھانا ہی اس سزا کا سبب ہے تو میں ان میں سے سنجھلی بیوی کو آج طلاق دینے کو تیار ہوں. (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی ، ۶۱) سعید احمد عرف سعیدے چچا یکے از برادرانِ خرد وکیل صاحب کی بیگم صاحبہ کے جنھیں ہم سب سنجھلی چچی کہتے تھے ، حقیقی بھائی تھے. (۱۹۸۷ ، حیاتِ مستعار ، ۳۲). [سنجھلا (رک) کی تانیث].

سَنچ (فت س ، غنہ) امذ.
لکھنے کے لیے اکٹھے کیے ہوئے اوراق ، کاپی بک (ماخوذ: جامع اللغات). [س : سنچ सचय].

سَنچاری (فت س ، سک ن) امذ.
(موسیقی) دھرپت کے چار جُزو میں سے تیسرا. تیسرے جزو سنچاری میں گانا لوٹ کر دھیمے یعنی مندر استھان کی طرف آتا ہے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۸). [س : सचारिका].

---اَلَنکار (---فت ا ، ل ، سک ن) امذ.
(موسیقی) موسیقی کے چار سُروں میں سے چوتھا سُر جس میں

تینوں سُروں کا عمل ہو (ماخوذ : نغماتُ الہند ، ۲۰) ۔ [س : سنچارک = التکار सचारि का + अवतारक.रह]۔

سِنچانا (کسر س ، مغ) ف م.
پانی دلوانا ، آبیاری کرانا.

محمد قطب شہ بندہ ہے علی کا
علی آپ صدقے دو جگ میں سنچایا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۲۳) ۔ [سینچنا (رک) کا متعدی المتعدی]۔

سَنچائی (فت س ، مغ) امث.
(موسیقی) گیت کے اصل بول یا کسی دُھن کے اصل سُر جن سے وہ شناخت ہو ، گیت کا وہ ٹکڑا جو انترا بول کے بعد ہو ، ابھوگ کے سوا گیت کے باقی ٹکڑے دھرپد کا ایک حصہ. دھرپد کے چار تک یہ حصے ہوتے ہیں : استھائی ، انترہ ، سنچائی اور ابھوگ. (۱۹۶۲ ، شاہد احمد دہلوی (ہندوستانی موسیقی ، ۱۰۳۰)). [سنچنا (رک) سے اسمِ کیفیت]۔

سِنچائی (کسر س ، مغ) امث.
۱. **کھیتی کو پانی دینے کا عمل ، آبیاری** . ایک سمت کو کھیت دھانوں کے ... ڈھیکلی چلتی ، کسان سینچائی کرتے. (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوش ربا (انتخاب) ، ۳ : ۱۵۳). جس نے جس حساب سے کھیت کی سینچائی ، نلائی وغیرہ میں محنت کی تھی اُسی تناسب سے اُسے غلہ ملا. (۱۹۵۱ ، شاید کہ بہار آئی ، ۸۳). ۲. **سینچنے کی اُجرت** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [سینچنا (رک) سے اسمِ کیفیت]۔

سَنچِت (فت س ، سک ن ، کسر ج) امث.
۱. **جمع شدہ ، اندوختہ**. جب اس کے کرم سنچت (جمع) نہیں ہیں ، تو تم کس طرح اس کو مار سکوگے. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۶۵). ۲. (کنایۃً) **نسل ، خاندان**. میری اور تو کچھ اولاد نہیں ہے ، ایک دلبر ہی ہے سو بھلا اسی کی اولاد سے میری سنچت چلے. (۱۸۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۵۵). [س : सचित]۔

سَنچَر (فت س ، سک ن ، فت ج) امذ (قدیم).
۱. **گزر ، داخلہ**.

پتا کا اچھے آشنانا جہاں
کہکو کا سنچر ہوئے کیوں کر وہاں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۵۲).

یو جاکہ یو آدم کو نہی ہے سنچر
تو اس ٹھاوں پر کیوں کیا ہے گزر

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۸). ۲. **چرچا ، شور**.

گھر گھر خوشی ہور عیش کا سنچر ہوا ہور دھات سوں
ہے آج جگ خوش حال سب ہوں ہے تھارے تہوار عید

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲۳). [س : सम + चर]۔

سَنچَرنا (فت س ، سک ن ، فت ج ، سک ر) ف ل (قدیم).
گزرنا ، داخل ہونا ، سمانا ، پہنچنا.

جُھپا کر جتن رکھ تُوں اِیمان کوں
سنچر نے نکو واں دے شیطان کوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷).

گرچہ یک عشق سونچ سنچرتا ہے
پاس بُلبل میں ہور پتنگ میں رنگ

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۹۱). سنچرنا = نمودار ہونا ، ظاہر ہونا. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد ، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ، ۳۹). [سنچر + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

سِنچُری (کسر مج س ، سک ن ، ضم چ) امث.
۱. (کرکٹ) **ایک سو رن جو کرکٹ کا کھلاڑی مُسلسل بناتا ہے** . آج کراچی یونیورسٹی کے دو اور کھلاڑیوں ... نے بھی اپنی اپنی سینچریاں پوری کرلیں. (۱۹۶۷ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ مارچ ، ۵). ۲. **سو سال کی مُدّت ، صدی ، سو سال**.

لاتی ہیں جو میچوں میں تمھارے لئے گُڈلک
وہ سنچریاں یاد رہیں سنچریوں تک

(۱۹۸۷ ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ۲۸۳). [انگ : سینچری Century]۔

سَنچکار (فت س ، سک ن ، ج) امذ.
آواز ، آہٹ. اس کے پاؤں کے سنچکار سوں ہشیار ہو کر بھچک پڑیا. (۱۹۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [س : सचकार]۔

سَنچَل (فت س ، مغ ، فت ج) امث.
۱. **خواب ، سپنا**.

سوتی تھی سہاڑی تلے جو سندر
اُٹھی ہڑبڑاکر سنچل دیکھ کر

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۵۷)).

کوئی دھڑکن ، کوئی سنچل کوئی نوحہ ، کوئی راگ
جاگ اے سوزِ غمِ عشق ، شکرِ خواب سے جاگ

(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۲۳۳). ۲. **آہٹ**. بادشاہزادہ بھی ایک دن اوس میں ڈول ڈالیا پانی کا سنچل نہی لگیا. (۱۹۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۴۹). [پ : सचल]۔

---- پانا محاورہ (قدیم).
آہٹ پانا ، شور سُنا.

و سنچل غیر کی بالا کو دو پات
چھوپاتی تھی شرم کہہ کول شرم سات

(۱۶۸۸ ، کُفِن چور (ق) ، ۳).

سَنچَل (فت س ، سک ن ، فت ج) امذ.
(طب) **ایک قسم کا نمک جو سوڑلد نام ایک قسم کی گھاس کی آمیزش سے چٹانوں کو پسمار کر کے تیار کیا جاتا ، کان سے بھی نکالا جاتا ہے ، کالا نمک**. نمکِ ہندی جسکو سنچل کہتے ہیں ... یہ نمک بذریعۂ تجارت ہر ملک میں بھیجا جاتا ہے. (۱۹۰۶ ، مرات احمدی ، ۱۰). [مقامی]۔

سَنچنا (فت س ، سک ن ، ج) ف م.
اکٹھا کرنا ، جمع کرنا ، ڈھیر لگانا ، سمانا ، گزارنا (پلیٹس). [پ : سنچنا संचना]۔

سینچنا ف س.
سینچا جانا ، آبیاری کی جانا.

خونِ عدو سے کھیت کبھی یوں سینچا نہ تھا
سیفی اُلٹ پڑی ابھی چلہ کھینچا نہ تھا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۶۳). [س : सिंचन].

سینچوری (کس س ، سک ن ، و مج) امث ، ، سینچری.
۱. سو سال ، سو برس ، سو کی تعداد ، صد پر مبنی ، صدی. اُن کے والد سو سے اوپر ہو کر گئے تھے ، اُستاد سینچوری پُوری نہ کر سکے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۶۳). **۲. کرکٹ میں کسی کھلاڑی کی سو دوڑیں.** شعیب محمد کی پہلی اہل سنچری تھی اس کے علاوہ سب سے بڑی خصوصیت جاوید میاں داد کی اپنے ... وہیں ٹیسٹ میچ کی سینچری تھی ۔ (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۷ دسمبر ، ۱۲). [انگ : سینچری Century].

سنجی (فت س ، مغ) امذ.
سانجی نوع کے پان جو سری لنکا اور مشرقی بنگال میں کثرت سے ملتے ہیں. پان کی اصل ذاتیں ہیں. بنگلہ ، سنجی ، کپوری. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۹). [سانجی (رک) کی تخفیف].

سنجھیپ (فت س ، سک ن ، ی مج) صف.
مختصر ، اختصار سے ، اجمالاً ، اختصاراً. بھگوان آپ راجس ساتوک بگت کہنے لگے تھے سو کچھ سنجھیپ سے کہتا تھا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۱۷). [س : संक्षेप].

سنخ (کس س ، غنہ) امذ.
(طب) جڑ ، بیخ ، مادہ. جوفیری عراج دانت کے سنخ کے قریب بنتا ہے ... ان میں پیپ سنخ کے میزاب کے ساتھ نکل آتی ہے. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۳). [ع].

سنخیہ (کس س ، سک ن ، کس خ ، فت ی) امذ.
۱. (تشریح) غدود اور اعضائے جسم کا اصلی مادہ جو گوشت اور نسوں کے علاوہ ان کی ساخت کے لیے ضروری ہے. اسی وقت گردہ کے سنخیہ سے حقیقی کیسہ کا ایک دامن جُدا کر کے اُسے آخری پسلی کے گرد گزار کر پھر نیچے کو سی سی دیا جا سکتا ہے. (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۲۳۵). **۲. (نباتیات) خلیوں کا اسپنج نما مجموعہ جو پتوں اور گودے میں ہوتا ہے.** قشری کمبی بافت سنخیہ منقسمی فعلیت کے ذریعہ اس کی دبازت میں ثانوی زیادتی پیدا کرتی ہے. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۷۶). [ع].

سند (فت س ، ن) (الف) امث ؛ امذ.
۱. ثبوت ، دلیل.

سند ہوں ہنر پروری کلپے شہ
نہ یاں جُھوٹ کچھ شاعری کا ہے شہ

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۳).

بُلبل آملی ہے فوق کی سند
ہر سُخن کے پاس اس کی ہے سند

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۹۹). اس کی سند میں ایک حکایت بیان کرتا ہوں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۵۶). یہ ذوق ہمارے اندر وحدت پسندانہ اقوال کو سن کر بیدار ہو جاتا ہے ان کی سند کے آگے جُھک جاتا ہے. (۱۹۳۷ ، فلسفۂ نتائجیت ، ۴۹). میر انیس کی زبان آج بھی سند مانی جاتی ہے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۱۱۰). **۲. اعتبار ، بھروسا ، وثوق.** دشمن کوئی کچھ بولتا تو کیا اس کی بات کوئی سند ہے ، دشمن عداوت کوں بولتا ہے اس کی بات رد ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۷). بات کہیے سو دلبری سے کہیے اور سند سوں کہیے کہ کوئی تیری بات اٹھا نہ دے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۱).

خدا تو اس کا ہے شاہد کہ تم پہ عاشق ہیں
جو اپنے قول کی تم کو سند نہیں نہ سہی

(۱۸۹۳ ، زیبا ، مرقعِ زیبا ، ۱۲۱). **۳. سرٹیفکٹ.** منیت شعاعی ... اس نام نے بہت جلد عوامی قبولیت کی سند حاصل کر لی. (۱۹۷۱ ، منیت شعاعی اور ایکس ریز ، ۲). **۴. مثال ، نظیر.**

جب دیوے دوکھ تمہیں زمانہ بد
یاد مجھ دوکھ کرو کہ پکا سند

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۷).

تنہا یہ یہ چڑھائی کہ کچھ جس کی حد نہیں
ہے بے حمیتی یہ لڑائی سند نہیں

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۸۳). شہر ... جس کی زبان کی لکھنؤ میں سند لی جاتی ہے اور جو تمام ملک میں فخرِ لکھنؤ مشہور ہے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ۱۳۲). **۵. سرٹیفکٹ ، ڈگری ، صداقت نامہ جو کسی کی علمی لیاقت ، چال چلن ، کارگزاری یا جسمانی حالت وغیرہ کے بارے میں دیا جاتا ہے.**

دکھائیں سند دستِ رسولِ عربی کی
یہ مُہرِ سلیماں ہے یہ خاتم ہے نبی کی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۸).

دی سند گورے کو لکھ ، تھی جس میں تصدیقِ مرض
اور یہ لکھا تھا کہ سائل ہے بہت زار و نزار

(۱۸۹۳ ، دیوانِ حالی ، ۳۵). جو طلبہ یونیورسٹی کی سند حاصل کرنی چاہتے تھے اُن کو ڈاکٹر ڈی گلدر ، عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھایا کرتے تھے. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۲۶). محی الدین ... جب سند لے کر آیا تو کشمیر میں ہیلتھ آفیسر بن گیا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۸). **۶. عطایائے سرکاری کی تحریر جو معطیٔ مجاز نے معطی لہ کو عطا کی ہو ، وثیقہ.** امید کہ بیکاری کے عالم میں ایک اُجاڑ کھیڑے کی سند اس غلام کے نام ہو جاوے. (۱۸۲۴ ، سیرِ عشرت ، ۱۴). سند سے وہ وثیقہ مُراد ہے جو معطیٔ مجاز نے متعلق بہ عطایائے ، سرکار معطی لہ کو عطا کیا. (۱۹۳۰ ، احکام متعلق عطیات ، ۵۴). **۷. دستاویز.**

کس منہ سے دل کا دعویٰ اے آئینہ رُو ، کروں
عذر نہیں ، سند نہیں ، کوئی گواہ نہیں

(۱۷۷۵ ، عزلت (چمنستانِ شعرا ، ۴۵۲)). **۸. اجازت نامہ ، کسی کام کے کرنے کا اختیار ، پروانہ.**

تعتیلِ عبادت ہو کہ اُمت کی شفاعت
کی سب کی سند آپ نے حاصل شبِ معراج

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۵۰).

اُن کے در سے مُجھے مِل جائے غُلامی کی سند
میرے معبود کوئی لفظ میں ایسا لکھوں

(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۲۷)۔ ۹. جواز ، موقع. مُجھے ان کی حالت پر ترس آیا اور روک کے کہا حضرت مبحث ہوئے کی سند نہیں۔ (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۷۶۳) ۔ ۱۰. (حدیث) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصلی ارشاد یعنی حدیث سے پہلے کی تمام عبارت جس میں بیان کرنے والوں ، ایک دوسرے سے سننے والوں ، اور آگے پہنچانے والوں کا ذکر ہوتا ہے ، سلسلۂ راویانِ حدیث ، روایت کرنے والا. ناقلین و رواۃ حدیث کو سند کہتے ہیں۔ (۱۹۷۶ ، مقالاتِ کاظمی ، ۲۲۵)۔ (ب) صف. ۱. قابلِ اعتماد ، معتبر ، مستند ، درست ، صحیح ، ٹھیک.

میری بات انگے بحث کر سب کی رد
سخن کر مرا عارفاں میں سند

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۹)۔

تمام اوس کا اب سند ہے جس پر مہر اوس کی
بخشی جگر کوں غم نیں اب داغ کی کچہری

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷۶)۔

بے سوزِ دل کنھوں نے کہا ریختہ تو کیا
گفتارِ خام پیشِ عزیزاں سند نہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۰۳)۔ ندامت وہی سند ہے کہ افعالِ ما بعد میں اس کا اثر ظاہر ہو۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۵۷)۔

ٹھہر تو جا رُخِ جاناں پہ اے نظر کچھ دیر
سند نہیں فقط آنسو بہا کے رہ جانا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۷۱) ۔ میں نے دو واسطے کی سند سے سُنا کہ جناب کو مُجھ پر صاحبِ کشف ہونے کا گُمان ہے۔ (۱۹۴۵ ، حکیم الامت ، ۲۸)۔ ۲. طرح ، حال ، طریقہ (قدیم).

کہیا کر توں راضی اُسے ہر سند
مرا ہو نکو کر مری بات رد

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۵۰)۔

حکایت بول کر یک دفع کر غم
تو دل سوں ہر سند ہو رفع کر غم

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۲۱)۔ ۳. سہارا ، تکیہ گاہ ، گاؤ تکیہ ، مسند ، بھروسا کرنے کی چیز (پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔ [ع]۔

---اُتارنا ف م.

نازل کرنا ، ثبوت کے طور پر پیش کرنا. خدا نے تو ان (کے معبود) کی کوئی سند اُتاری نہیں۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۳۶)۔

---اِتحافُ الْاَکابِر کس اضا (---کس ا ، شد ت بکس ، ضم ف ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، کس ب) امذ.

بزرگی کا اقرار ، دانشوری کو تسلیم کرنا ، بزرگوں یا دانشوروں کا تحفہ ، تسلیمِ لیاقت کے اظہار کا ایک ثبوت۔ حدیث قاضی شیخ محمد پھلی شہری سے ، جن کی وجہ سے ... سند اِتحافُ الاکابر جو کہ قاضی صاحب کے امتیازات تھے آپ کو بھی حاصل ہوئیں۔ (۱۹۳۸ ، تراجمِ علمائے حدیث ہند ، ۱ : ۳۹۸)۔ [سند + اِتحاف (رک) + رک: ال (۱) + اکابر (رک)]۔

---ُالْاَصْفِیاء (---ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ص ، کس ف) امذ.

پاک اور برگزیدہ جس پر پاک باطن بزرگ اعتماد کریں ، قابلِ اعتماد بزرگ . سندُالاصفیا سیدُالافراد مولانا شاہ محمد دلدار علی مذاق بدایونی المعروف بہ حضرت مذاق میاں صاحب میرے جدامجد تھے ۔ (۱۹۷۸ ، صد رنگ ، ۶) . [سند + رک : ال (۱) + اصفیا (رک)]۔

---اِہتِمامِ تَرکَہ کس اضا (---کس ا ، سک ہ ، کس ت ، کس اضا م ، فت ت ، سک ر ، فت ک) امذ.

(قانون) وراثت کے انتظام سے متعلق سرٹیفکٹ ، وراثت سے متعلق ثبوت و صداقت نامہ. پروبیٹ وصیت نامہ اور سند اہتمامِ ترکہ ... جس کی نسبت وہ پروبیٹ یا سند یا سارٹیفکٹ بلا ہو ہزار روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ (۱۹۲۳ ، ایکٹ نمبر ۷ (۱۸۷۰) ، ۱۵)۔ [سند + اہتمام (رک) + ترکہ (رک)]۔

---ایک مُہری کس صف (---ی مج ، ضم م ، سک ہ) امث.

(قانون) ، سند ایک مہری سے وہ سند مراد ہے جس پر صرف ایک معطی کی مُہر ثبت ہو (احکام متعلق عطیات ، ۵۵)۔ [سند + ایک (رک) + مُہری (رک)]۔

---پانا ف م.

سرٹیفکٹ پانا. شہرت و ناموری حاصل کر کے بقائے دوام کی سند پائی۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۳۵۰)۔ [ع]۔

---پَکَڑْنا محاورہ.

مستند سمجھنا ، بطور نظیر و مثال پیش کرنا. خدا و رسولؐ کے کلام کو چھوڑ کر اپنی عقل کو دخل دیا اور جھوٹی کہانیوں کے پیچھے پڑے اور غلط سلط رسموں کی سند پکڑی۔ (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۱۳)۔ آخر کار ساری عمر کی تفتیش اور تلاش کے بعد قاموس بنائی تو کیسی بنائی کہ ساری دنیا اس کی سند پکڑتی ہے۔ (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۸)۔ موافق مخالف سب آپ (شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) کے اقوال سے سند پکڑنے لگے ۔ (۱۹۰۵ ، یاد گارِ دہلی ، ۱۰۱)۔

---پیش کَرْنا ف م.

ثبوت دینا ، حجت کرنا. حضرت مسیح کی تصویریں بنا کے معبدوں میں رکھیں اور ان تصویروں کے ثبوت میں یہ مصنوعی سند پیش کی کہ پانطیوس پائلٹ ... کی بنوائی ہوئی اصل تصویر سے لی گئی ہیں۔ (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۱۰۱)۔

---جاننا محاورہ.

معتبر شہادت سمجھنا ، قابلِ اعتماد جاننا.

نہیں کرتے عبادت پر بھروسا
سند ہیں جانتے خوف و رجا کو

(۱۸۷۳ ، مناجاتِ ہندی ، ۹۷)۔ موسیقی پر انہیں اتنا عبور حاصل تھا کہ اس دور کے باکمال موسیقار ... خواجہ میر درد کے اظہارِ پسندیدگی کو سند جانتے۔ (۱۹۷۵ ، تاریخ ادبِ اردو ، ۲ ، ۲ : ۷۲۹)۔

ـــــ جَواز کس صف (ـــــ فت ج) امث.
ثبوت ، مہر ، جائز ہونے کا سرٹیفکٹ. ہر مزید کوشش ابتدائی کوشش کے لئے ایک سند جواز ہے. (۱۹۷۶ ، اقبال شخصیت اور شاعری ، ۱۷). [سند + جواز (رک)].

ـــــ خوشنُودی کس اسا (ـــــ و معد ، سک ش ، و مع) امذ.
کسی کام سے خوش ہونے کا سرٹیفکٹ. ڈاکٹر ویلکر نے ... کسان کی ... ستائش کرتے ہوئے اپنی سند خوشنودی پیش کی ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷۳). [سند + خوشنودی (رک)].

ـــــ خُون بَہا کس اسا (ـــــ و مع ، فت ب) امث.
(قانون) قاتل کی طرف سے جائیداد وغیرہ کی رسید جو مقتول کے وارثوں کو بطور تاوان دی گئی ہو (پلیٹس). [سند + خُون بہا (رک)].

ـــــ دو مُہری کس صف (ـــــ و مع ، ضم م ، سک ہ) امث.
وہ سند جس پر دو معطیان کے مواہیر ثبت ہوتے ہیں. سند دو مہری سے وہ سند مراد ہے جس پر دو معطیان مقتدر کے مواہیر ثبت ہوتے ہیں. (۱۹۳۰ ، احکام متعلق عطیات ، ۵۵). [سند + دو (رک) + مُہری (رک)].

ـــــ دینا محاورہ.
ثبوت فراہم کرنا.

فرمایا سند وہ اوس کو دے کر
اب کیجیے اپنا قبضہ اس پر

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۹۱). تحقیق کا سکہ ہمارے دل پر جمتا جاتا ہے... کوئی نئی بات سامنے لائی جاتی ہے اور اس کی سند دی جاتی ہے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان، کراچی ، اگست ، ۵۲).

ـــــ رَکھنا محاورہ.
مُستند سمجھنا.

کوئی اس کو سند نہیں رکھتا
کچھ بھی حاصل ہے جی جلانے سے

(۱۹۷۶ ، خواب و خیال ، ۳۲).

بیکس وہ ہوں کہ شیشے سے پیدا ہوں جام سے
رکھتا ہوں میں سند یہ دل داغدار سے

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳۲).

ـــــ رَہنا ف ل.
ثبوت موجود ہونا ، تحریری ثبوت ملنا. مکان میں کوئی جھگڑا نکالے ... اس واسطے یہ بیع نامہ لکھ دیتا ہوں کہ سند رہے. (۱۸۶۳ ، انشائے اُردو ، ۳۹).

ـــــ سَرکاری کس صف (ـــــ فت س ، سک ر) امث.
(قانون) حکومت کا اجازت نامہ. اگر تمہارے گانو میں کوئی شخص نیزہ ، شمشیر یا بندوق یا باروت بناتا ہو اور کوئی سند سرکاری عطا کی ہوئی ڈپٹی کمشنر کی اوسکے پاس نہو تو اوسکو معہ ہتھیار تھانہ میں پہونچاؤ. (۱۸۵۹ ، ہدایت نامہ نمبردار ، ۳). [سند + سرکاری (رک)].

ـــــ شاہی کس صف امث.
(قانون) حکم سرکار. ہر ہائی کورٹ جو مطابق سند شاہی کے مقرر ہوئی ہو مجاز ہے کہ وقتاً فوقتاً ... تمام قواعد جو اس دفعہ کے بموجب جاری ہوں مقام کے گزٹ سرکاری میں مشتہر کئے جائینگے. (۱۸۹۵ ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۱۸۸۲ ، ۲۰). [سند + شاہی (رک)].

ـــــ صَحِیح کس صف (ـــــ فت ص ، ی مع) امث.
درست بات ، دلیل ، ثبوت یا دستاویز جس میں غلطی کا امکان نہ ہو. روایت ہے مؤطا میں ساتھ سند صحیح کے عبداللہ بیٹے عمر رضی اللہ عنہما سے کہ جب وہ واسطے نماز عید کے نکلتے تھے غسل کرتے تھے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۳۱). [سند + صحیح (رک)].

ـــــ فَراغ کس اسا (ـــــ فت ف) امث.
ڈگری ، صداقت نامۂ تکمیل تعلیم ، تعلیمی ادارہ چھوڑنے یا اس سے فارغ التحصیل ہونے کا سرٹیفکٹ. کامیابی پر انعام بھی پایا رام پور سے سند فراغ لیکر مدرسہ مصباح العلوم بریلی میں مُلازمت کر لی. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۲۵۷). [سند + فراغ (رک)].

ـــــ فَضِیلَت کس اسا (ـــــ فت ف ، ی مع ، فت ل) امث.
تحصیل علم کی اعلیٰ ترین منزل کا صداقت نامہ. جو مغربی یونیورسٹی کی طرح اعلیٰ درجے کی علمی تحقیق پر سند فضیلت Doctorate دیا کرے. (۱۹۳۹ ، تنقیحات ، ۲۸۸). [سند + فضیلت (رک)].

ـــــ کارگُزاری کس اسا (ـــــ سک ر ، ضم گ) امث.
کارکردگی کا صداقت نامہ ، مُلازمت کا سرٹیفکٹ ، مُلازمت کی چٹھی (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ پلیٹس ؛ اسٹین گاس). [سند + کارگزاری (رک)].

ـــــ کَرْنا محاورہ.
۱. استناد کرنا.

عاشق اور معشوق عالم کی سند کرتے ہیں سب
تجھ سے خونخواری کی طرز اور مجھ سے غم کھانے کی طرح

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۱۳). حضرت ابوہریرہ کی حدیث سے سند کرتے ہیں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۰۰). **۲. ثابت کرنا.**

دریا کو چھین لو حق زہرا سند کرو
یا شیر حق مقام مدد ہے مدد کرو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۷۳).

بادہ تھا یا عروس فراست تھی جام میں
جو کہہ دیا بہک کے سند ہم نے کر دیا

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۱۱۸).

ـــــ گَرْداننا محاورہ.
معتبر جاننا یا سمجھنا ، مستند ماننا ، مثال و نظیر میں پیش کرنا ، زبان یا تحریر کو ٹکسالی سمجھنا. چھوٹے بڑے سب تم کو سند گردانیں گے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۸۵).

ــــ گیرِنْدَہ (ـــ ی مع ، کس ر ، سک ن ، فت د) صف.
سند یافتہ ، وہ شخص جس کے پاس کسی امر کا سرٹیفکیٹ ہو. جن اجزاء سے مرکب تیار کیا جاتا ہے وہ ایک تجارتی راز ہے اور صرف سند گیرندوں ہی کو معلوم ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۱۱۰). [سند + ف : گیرندہ ، لاحقۂ فاعلی].

ــــ لانا محاورہ.
مثال دینا ، ثبوت پیش کرنا. ہم حضراتِ شیعہ کے اطمینانِ خاطر کے لئے انہیں کی معتبر تفسیروں کی سند لاتے ہیں. (۱۸۷۰ ، آیاتِ بینات ، ۱ : ۱۵). بعض لوگ مذکورہ کونسلوں کا فیصلہ تسلیم کرنے سے انکار کرتے اور اپنے خیال و عقائد کے مُطابق مسترد شدہ انجیلوں کی سند لایا کرتے تھے. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۹۷).

ــــ لینا محاورہ.
دوسرے کے قول یا فعل کو اپنی تائید میں بطور ثبوت و دلیل تسلیم کرنا. صوبائی مراکز میں ، شاعری کے استاد بھی دہلوی شعرا تھے اور سب انہی سے زبان و محاورہ کی سند لیتے تھے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادبِ اُردو ، ۲ ، ۲ : ۹۷).

ــــ مانگنا محاورہ.
ثبوت چاہنا ، نظیر طلب کرنا. میں نے گانے کی سند آپ سے کب مانگی تھی. (۱۹۰۳ ، راج دُلاری ، ۳۰).

ــــ ماننا محاورہ.
صحیح تسلیم کرنا ، قابلِ تقلید مثال جاننا. لکھنؤ ہر چیز کا خراد تھا ہر علم و فن کا یہاں کامل اُستاد تھا ... شعرا یہاں کی زبان کی سند مانتے تھے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳).

ــــ مُتَّصِل کس صف (ـــ ضم م ، شد ت بفت ، کس ص) امث.
(فقہ) قریبی دلیل ، تسلسل سے ملنے والی تصدیق یا ثبوت ، جس سند کے درمیان کوئی راوی چھوٹا نہ ہو. روایت کیا اوسکو احمد اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ساتھ سندِ مُتّصل کے اور رجال اوسکے رجال حدیثِ صحیح کے ہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۱۵). [سند + مُتّصل (رک)].

ــــ مُسْتَامَنی کس صف (ـــ فت م ، سک س ، فت م) امث.
حفاظت کی ضمانت ، گارنٹی. ایک فرانسیسی تاجر نے جو گھوڑوں کی تجارت کرتا تھا ... لکھنؤ کے قیام کے لیے سندِ مستامنی حاصل کر کے یہاں اپنا اصطبل قائم کیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، گذشتہ لکھنؤ ، ۹۷). [سند + مستامنی (رک)].

ــــ مُسَلَّمَہ کس صف (ـــ ضم م ، فت س ، شد ل بفت ، فت م) صف.
مانی ہوئی اور تسلیم کی ہوئی سند (اُردو قانونی ڈکشنری). [سند + مُسلّمہ (رک)].

ــــ مُعافی کس اضا (ـــ ضم م) امث.
(مال گُزاری) وہ پٹہ یا فرمان جس سے کسی زمین کی مالگزاری سے مُعافی ثابت ہو (جامع اللغات). [سند + مُعافی (رک)].

ــــ مِلْنا محاورہ.
تصدیق ہونا ، تصدیق نامہ حاصل ہونا ، تائیدی حکم مل جانا ؛ اعزاز حاصل ہونا ؛ اعتبار پانا.

گُمشدہ سلسلۂ عبدو ابر مل جائے
کاش ، پھر ان کی غُلامی کی سند مل جائے

(۱۹۸۱ ، بادِ سنگ دست ، ۲۵).

ــــ مُنادِلَہ کس اضا (ـــ فت م ، کس د ، فت ل) امث.
(فقہ) فضیلت کی سند جس کے ساتھ دستار بندی ہوتی ہے ، علومِ حدیث و فقہ کے حامل کا ایک عہد ، دستارِ فضیلت. حدیث قاضی شیخ محمد مچھلی شہری سے ، جن کی وجہ سے ... سندِ منادلہ (بلوغ المرام) ... آپ کو بھی حاصل ہوئیں. (۱۹۳۸ ، تراجم علمائے حدیثِ ہند ، ۱ : ۳۹۸). [سند + منادلہ (رک)].

ــــ نَہیں ہوگا فقرہ.
۱. **جائز نہیں ہو گا ، مناسب نہ ہو گا ، صحیح نہ ہو گا.** اچھا میر صاحب گدھے کی بولی بولیے ... بھئی گدھے کی بولی کی سند نہیں اور جس کی کہو بولوں. (۱۹۱۰ ، انقلابِ لکھنؤ ، ۱ : ۲۷).
۲. **ثبوت نہیں ، نظیر نہیں.**

یہ کیا کہا کہ غیر کو تُجھ سے حسد نہیں
بن جاؤ تم گواہ تو اس کی سند نہیں

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۱۸).

ــــ وار ف.
سندوں کے التزام کے ساتھ ، سندوں کی ترتیب کے مُطابق. ابوبکر اسماعیلی نے اپنی کتاب صحیح میں اس کو سندوار بیان کیا ہے. (۱۸۶۹ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۹۵). [سند + وار ، لاحقۂ ترتیب].

ــــ ہونا محاورہ.
ثبوت ہونا ، معیار ہونا.

عبث کے میرے دعوے پہ تا ہووے سند مجھ کون
لکھیا ہوں صفحۂ سینہ پہ خُونِ دل سوں نام اُس کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲). اگر ایک بار چھ مہینے میں غزل کئی تو آپ کو وہ سند ہوگئی. (۱۸۹۵ ، انشائے داغ ، ۱۰۸). ڈاکٹر صاحب کثیراللسان بھی ہیں ، اُردو ، فارسی پر تو وہ سند ہیں ، عربی بھی خوب آتی ہے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۲۷).

ــــ یافْتَہ (ـــ سک ف ، فت ت) صف.
وہ شخص جس کے پاس کسی مطلوبہ استعداد کا باضابطہ تصدیق نامہ یا سرٹیفکٹ ہو ، مُستند ، (اتائی کی ضد). وہاں ایک عیسائی پہنچا جو سُلطانی سند یافتہ دلّال تھا. (۱۹۰۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۵۸). بھلا یہ کہاں مناسب ہے کہ فن کے سند یافتہ ماہر تو وہ ہوں اور اُن کے فن کی اِصطلاح سازی کا سہرا ایک حقیر اُردو داں کے سر ہو. (۱۹۸۸ ، اُردو نامہ ، لاہور ، فروری ، ۱۱). [سند + ف : یافتہ ، یافتن ـ پانا].

سِنْد (کس س ، غنہ) امذ.
سندھ ، پاکستان کا ایک صوبہ.

تھا خطاب اوسکا کو امیرالہند
پر وہ تھا فیض بخش ہند اور سِنْد
(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۵). [رک : سِندھ].

سُنْد (ضم س ، غنہ) امث (قدیم).
سُونْڈ.

دیکھت سُنْد دل پیچا کانپ کانپ
جو ہے بل ایے ہور آپیچ سانپ
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۸۵). [سُونْڈ (رک) کا ایک املا].

سَنْدا (فت س ، سک ن) امذ.
۱. ساتھ ، جوڑ.

جنم رہیں اسی کڑو جنگل منے
کہ جوں جل سندے بسیں جل منے
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۵). **۲. (کاروت) رسّی کا چھوٹا ٹکڑا جو چال کی روک کے لیے جانوروں کے دو پیروں میں ڈال دیا جاتا ہے.** یہاں تک کہ جب پیروں میں سندے ڈال کر اور منہ پر مہرا باندھ کر اس کو چلنے ، دولتی چلانے اور کاٹنے سے بھی بالکل ناکارہ کر دیا گیا. (۱۹۳۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۱۸۶). **۳. چوڑا پتھر ؛ پاخانہ** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [مقامی].

سَنَداً (فت س ، ن ، تن دیفت) م ف.
ثبوت کے طور پر ، سند کے لحاظ سے. جناب ثاقب صاحب نے کبھی اپنے اُستاد ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ان کا کلام سنداً پیش کیا جا سکتا ہے. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۲۵).

سَنَدات (فت س ، ن) امث ؛ ج.
بہت سارے ثبوت ، شہادتیں. حال کی عربی ، فارسی اور تُرکی زبان میں سندات موجود ہیں. (۱۹۳۹ ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۳۹). [سند (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

ـــِ بَخْشِش کس اضا(ـــ فت ب ، سک خ ، کس ش) امث
سنداتِ بخشش ، وہ سندیں جو جاگیرداروں کے نام جاری ہوتی ہوں (اُردو قانونی ڈکشنری). [سندات + بخشش (رک)].

سَنْدان (۱) (فت س ، سک ن) امذ.
زنجیر ، زنجیر کا حلقہ ، سنداء زنجیر یا رسّی کا وہ ٹکڑا جو چوپایوں کے پیروں میں باندھ دیتے ہیں تا کہ بھاگ نہ جائیں (پلیٹس).
[س : संदान].

سَنْدان (۲) (فت س ، سک ن) امذ.
۱. مربع شکل کا لوہا جس پر لوہا رکھ کر ہتوڑے سے کُوٹتے ہیں ، یہ چھوٹی قسم کا اور نکیلی شکل کا ہوتا ہے جس کو کاری گر نہائی کہتے ہیں.

اگر مغز بدخواہ سندان اچھے
مہرے گرز انگے او نہ چندان اچھے
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۸۵). تیر میرا جگر کوہ کے پار ہوتا ہے ، سندان کا سینہ فگار ہوتا ہے. (۱۸۳۶ ، سرورسلطانی (ترجمہ) ، ۳۰). ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی لوہار سندان پر ہتوڑے مار رہا ہے. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۲۰).

جام شرع اک ہاتھ میں سندان عشق اک ہاتھ میں
ایسی بازی تجھ سے اے اہلِ ہوس ممکن نہیں
(۱۹۵۶ ، ہدایت الطالبین (از شاہ ابو سعید دہلوی ، ۱۰۳)).

آدمی کی بھی ہیں دو قسمیں
کوئی سندان کوئی ہتھوڑا ہے
(۱۹۷۳ ، کلام حکیم ، ۲۸۱). **۲. وہ لوہا جس پر دروازے کا کھٹکا لگتا ہے** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). **۳. کان کی ایک ہڈی جو آواز کو پردے سے صدف گوش تک لے جانے کے لیے ایک پُل بناتی ہے اس کی شکل سندان کی طرح ہوتی ہے.** اس تیسری ہڈی کا نام اِن کس اس واسطے رکھا ہے کہ شکل اس کی سندان کی طرح پر ہے اس کی دو شاخیں ہوتی ہیں ایک افقی دوسری سیدھی. (۱۸۷۷ ، رسالہ علم فزیالوجی ، ۳۳۰). ہتھوڑا یا مطرقہ کٹھالی یا سندان رکاب یا رکیب آواز کو پردے سے صدف گوش تک لے جانے کے لئے ایک پُل بناتی ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۷۱). **۴. ہاتھی کی کنپٹی کے پاس کا وہ حصۂ جسم جہاں سے مواد رستا ہے** (پلیٹس). [ف].

ـــِ پر رَکْھنا محاورہ.
مشکل میں ڈالنا ، کسی مشکل میں ڈال کر آزمانا ، کسوٹی پر رکھنا. لارڈ کرزن نے لکھا تھا کہ گورنمنٹ کے ہر ڈپارٹمنٹ کو سندان پر رکھ کر میں امتحان کروں گا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۳).

سِنْدانی (کس نیز فت س ، سک ن) صف.
سندان کی طرح کا.

تُو جو بنوائے خود لیے گردون
سِپر دشمن سے کار سندانی
(۱۹۰۰ ، نظم دل افروز ، ۴۵). [سندان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

سَنْدانِیَہ (فت س ، سک ن ، کس ن ، فت ی) امث.
کان کی ایک ہڈی جو سندان کی طرح دو شاخہ ہوتی ہے. یہ ارتعاش ملحقہ ہڈیوں ، موگری نما ، سندانیہ اور رکاب نما کے ذریعے کان کے اندرونی حصّہ کے دہن بیضوی تک پہنچ گیا. (۱۹۷۲ ، اُردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۴۹). [سندانی + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سُنْدَر (ضم س ، سک ن ، فت د) صف.
۱. خُوبصورت ، حسین ، خوشنما.

تُمن برت کری پیجان بڑے ہیں ات دل میں
ملائکاں مُقرّب سندر بہشتی حور
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۰۱).
تُجھ گھر کی طرف سندر آتا ہے ولی دایم
مُشتاق درس کا ہے ٹک درس دکھاتی جا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹). یہ دیوان کا ثبوت سب میں سُندر تھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۱).
سُندر نازنین جب نکھی بہار
عشق باز اوپر سے کرتے نثار
(۱۸۵۲ ، قصۂ نازنین و خان (اُردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۱۶۰)). ہندوستان میں انگریزی سرکار کا بھی حکم نہیں کہ یہ موہنی

سندر میرے پاس ہے۔ (۱۹۰۳ ، انتخابِ توحید ، ۷۵)۔ وہ ... اوپر سے سندر لگے ہے بگلا۔ (۱۹۸۷ ، حصار ، ۲۲) ۔ ۲. نیک پارسا ، باعصمت ؛ شریف ؛ عالی خاندان (جامع اللغات)۔ [س : سندر सुन्दर]۔

---اُدان (---ضم ا) امذ۔
چاول کی ایک اچھی قسم ، خُوبصورت دانہ (پلیٹس)۔ [س : سندراُدان सुन्दरौदान سندرا + دان ، دانہ (رک) کی تخفیف]۔

---بانی امث۔
خُوبصورت آواز ؛ (مجازاً) پنڈت وغیرہ کی مبارک پیش گوئی ، دل پسند بات۔ سب کو بدا کرکے آپ بھی اپنے اپنے استھان کو گئے اور برہمن کی سُندر بانی کو بچارنے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۳)۔ [سندر + بانی (رک)]۔

---بَن (---فت ب) امذ۔
خُوبصورت جنگل ، مشرقی بنگال (بنگلہ دیش) کے جنوبی جنگلات۔

ناچتی پائلوں کی دُھن پہ بُلاتی ہیں کیسے
ڈھونڈھتی پھرتی ہیں کتنی شیام کو سُندر بن میں

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۵۸)۔ [سُندر + بن (رک)]۔

---پَن (---فت پ) امث۔
خُوبصورتی ، حُسن۔

سُندر پن ہے کلی گوری کنڈل پر ٹک جھوٹی سیولٹ
بدھی بڑ سب زری کاغذ سطر بندی کیا جدول

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰۷)۔ [سُندر + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پُوری (---و مع) امذ۔
ایک قسم کا چاول جو پاک و ہند میں خاصی مقدار میں ہوتا ہے۔ چاولوں کی بے شمار قسمیں ہیں ... الدرشاہی ، سُندرپوری اور نیل کنٹھ۔ (۱۹۶۶ ، جدید کاشتکاری ، ۳۹)۔ [سُندر + پُور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---چال امذ ؛ صف۔
خُوبصورت چال ؛ بانکا ، طرح دار ، خراماں خراماں (پلیٹس)۔ [سُندر + چال (رک)]۔

---چُوہِیّا (---و مع ، کس ہ ، شد ی) امذ۔
(حیوانات) **دودھ پلانے والے جانوروں کی ایک قسم جو مغربی پاکستان میں ملتی ہے ، مادہ اپنی زندگی میں صرف دو دفعہ بچے دیتی ہے ایک جھول میں صرف ایک بچہ ہوتا ہے** (لاط : Sicistacon Color)۔ سُندر چُوہیا ... کا رنگ اُوپر سے بھورا اور .... دم کے سرے پر بالوں کا گچھا ہوتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، مغربی پاکستان کے ممیل ، ۸۳)۔ [سندر + چُوہیا (رک)]۔

---سَپْتَک (---فت س ، سک پ ، فت ت) امذ۔
(موسیقی) **سرگم میں راگ اور سُروں کی بندشوں کو لکھنے کا ایک جامع طریقہ ، اس میں سپتک کے نیچے لکیر لگا کر خط کشیدہ کیا جاتا ہے**۔ سُندر سپتک کے سُروں کے نیچے خط ہو گا۔ (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۷۹)۔ [سُندر + سپتک (رک)]۔

---سَپْنا (---فت س ، سک پ) امذ۔
سہانا خواب ؛ (مجازاً) خوش خیالی۔ اس کی خُشک آنکھیں سُندر سپنوں کے بجائے یاس کے پانی سے بھر جاتیں۔ (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۹۱)۔ [سُندر + سپنا (رک)]۔

---شار امذ۔
خوبصورت آبشار ، دلکش منظر۔

ہم جیسے ہیں سوہنا سندر شار
ویسے وہ بھی ہے پیاری سندر نار

(؟ ، نامعلوم مصنفین کے ڈرامے ، ۱۱۰)۔ [سُندر + शावर قب : شاور Shower]۔

---شیام (---کس ش) امذ۔
کرشن کی مورتی ، شیام سندر (پلیٹس)۔ [سُندر + شیام (رک)]۔

---کانا امذ۔
(ہندو) **رامائن کے پانچویں باب کا عنوان (جو کرشن جی کی کرامات پر مشتمل ہے)** (پلیٹس)۔ [سُندر + کانا ، کرشن جی کا عرف کانھ کی تخفیف]۔

---لِیلا (---ی مع) امث۔
خُوبصورت نظّارہ ، جلوہ۔ بھونروں کی سُندر لیلا دیکھکر رانجا کو یہ بچارا اپجا کہ جو مجھکو بھی استری مل جائے تو میں ... پرشن کروں گا۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۶)۔ [سُندر + لیلا (رک)]۔

سُنِدْرا (ضم س ، کس ن ، د) امث۔
آرام کی گہری نیند ، صحت مند طریقے پر سونا ، اچھی نیند۔

کاگت سیت نرمل نین سندرا ا کُہر کہت کہر کابر
بیج سکا تار کا پنکھاں لکھوتی لینے تا پر

(۱۵۹۹ ، کتابِ نورس ، ۳۷)۔ [س : سُنِدرا सुनिद्रा]۔

سُنْدَرْتا (ضم س ، سک ن ، فت د ، سک ر) امث۔
خُوبصورتی ، حُسن و جمال۔

کیا جانیں لیوں ساری خِلقت ، درشن کو ان کے ٹوٹ پڑی
دیکھی جو رام کی سُندرتا ، سب نے اپنی انگلی کاٹی

(۱۹۲۱ ، سیتا رام ، ۲۲)۔

سُندرتا کو دیکھ پیا کی
چندا شرماتا ہے گگن میں

(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۱۲۵)۔ [س : सुन्दरता]۔

سُنْدَرْتائی (ضم س ، سک ن ، فت د ، سک ر) امث۔
خُوبصورتی ، دلکشی ، سُندرتا۔

ابراہیم سرچھن بھنے یور ریجھے سندرتائی
ادھر امرت چکھا بھور جلائی

(۱۵۹۹ ، کتابِ نورس ، ۶۵)۔ [رک : سُندرتا]۔

سُنْدَرَس (ضم نیز فت س ، سک ن ، د ، فت ر) امذ۔
ایک قسم کا زرد رنگ کا نباتی گوند جسے پگلا کر وارنش بناتے ہیں اس میں اور کہربا میں صرف اتنا فرق ہے کہ کہربا کو جلانے

سے بوئے مبتغک پیدا ہوتی ہے اور اس سے ناگوار بُو نکلتی ہے۔ رنگ سرخ ، لاط : Thuja Articulata or Callitirs

سندرس درخت کا گوند۔ (؟ ، کلیدعطاری ، ۴۷)۔ تارپین کا تیل ... اور سندرس بھی اسی (چیڑ کے پیڑ) سے حاصل ہوتی ہے۔ (۱۹۶۲ ، پیڑ ، ۹۲)۔[ف]۔

سُنْدَرْنی (ضم س ، سک ن ، فت د ، سک ر) امث (قدیم)۔
حسین عورت۔

تب اِتیان میں تے یک بلانے کو آئی
بڑی کو او سندرنی آگے بلائی

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۱)۔[سندر (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث]۔

سُنْدْرُوس (ضم نیز فت س ، سک ن ، د ، و مج نیز مع) امذ۔
۱. رک : سندرس۔ سندروس۔ یہ مشہور درخت روم میں ہے اسکا گوند کہربا کے طور پر ہوتا ہے اور کاہ رہائی میں بھی موثر ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۳۵)۔ اس کو سندروس کے ساتھ نگلنے سے بواسیر کے مسّے گر جاتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۲۶۹)۔ **۲. (کنایۃً) تاریکی ، سیاہی۔**

ابت مکھ اپر لیتا واں سندروس
کیا مکھ اُپر پردۂ آبنوس

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۰۷)۔[ف]۔

سُنْدْرُوسی (ضم نیز فت س ، سک ن ، د ، و مج نیز مع) صف۔
سنہرے رنگ کا ، سنہرا۔

لباسِ سندروسی کس نے پہنا ہے خُدا جانے
ہوا کا رنگ جو اپنی نظر میں کُچھ سنہرا ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۰۰)۔[سندروس + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سُنْدَری (ضم س ، سک ن ، فت د) امث۔
۱. حسین عورت۔

دل لُوٹے باج تل رتی لیں شوخ سندری
دل لُوٹنے کے کام میں تجکوں بہوت ہے جس

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۲۶)۔ او سندری ! تمہاری سکھیاں وہ سامنے بیم کوٹ کی چوٹی پر بیٹھی ہوئی ... اشتیاق سے دیکھ رہی ہیں۔ (۱۹۰۵ ، وکرم اروسی ، ۷۸)۔ ان کے ہاں بھی گھر آنگن کا تذکرہ نہیں ملتا، ایک ... ہندوستانی مزاج رکھنے والی سندری کا سراپا ملتا ہے۔ (۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۱۰)۔ **۲. ستار کی طریں جو مختلف فاصلوں پر ستار کی ڈنڈھ پر لگی ہوتی ہیں جس سے مطلوبہ سُر نکلتے ہیں۔ ہر راگ کے لیے سندریوں کو کھسکا کر مناسب فاصلوں پر رکھا جاتا ہے۔** سندری ، ستار کے تار۔ (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۱۳۳)۔ اُس نے جوشِ محبت میں میرے ستار کی سُندری کھول کر خُوب انگارے کی طرح گرم کی اور اپنی بائیں ران داغ دی۔ (۱۹۱۳ ، محل خانۂ شاہی ، ۱۳)۔ **۳. ایک درخت جس کی لکڑی سے جہاز بنتے ہیں۔ لاط Heritiera Minor** سندری کی لکڑی بھی بہتر ہوتی ہے مگر ہندوستان میں کم ہے بنگالے میں بہت ہے۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۹)۔ ساحل سے ذرا اور فاصلے پر سندر بن کا مشہور قیمتی درخت سندری اور کیوڑا ، ماڈا وغیرہ اُگتے ہیں۔ (۱۹۰۶ ، ترسیم جنگلات ، ۱۹)۔ باری سال کے علاقوں کے جنگلات میں ایک خاص قسم کی لکڑی جسے سُندری کہتے ہیں پائی جاتی ہے۔ (۱۹۶۶ ، پاکستان کا تجارتی و معاشی جغرافیہ ، ۳۳)[س : سندری सुन्दरी]۔

ــــ بن (ـــ فت ب) امذ۔
سندر بن کے جنگلات کا علاقہ نیز سندر بن۔

لہروں کے دف اس میں بجیں رات دن
سندری بن شیر ہیں جس کے مکیں

(۱۹۷۵ ، عروش خم ، ۱۵)۔[رک : سندر بن]۔

سُنْدُس (ضم س ، سک ن ، ضم د) امذ۔
ایک قسم کی نہایت ملائم اور باریک دیبا ، ریشم ، اطلس جو بہشتیوں کا لباس ہو گا۔

سمور و سُنْدُس و ترمل خطائی
سلیں ، لباجیں بور کوبلائی

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۲)۔

بچھے نور کہ تخت اوس کے تلے
فرش سندس استبرق اوس پر بچھے

(۱۶۷۹ ، آخر گشت ، ۱۸۹)۔ کل چیزیں ضرورت کی مہیا ، حریر و دیبا کے پردے لطیف سُندُس و استبرق کا فرش زیبا۔ (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۷۲)۔

ہے سُنْدُس و دیبا سے ، پیکر کی عجب رونق
ملبوس بہشتی سے رنگ اور دمکتا ہے

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۵۳)۔

دیبا ہے بری خانہ چپ و راس پری زاد
استبرق و سُنْدُس میں لگے لعلِ بدخشاں

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۲۰۳)۔[ع]۔

ــــ اَعْراف کس صف (ـــ فت ا ، سک ع) امذ۔
جَنّتی کپڑا ، بہشتی لباس۔

رہیں گے خُلد میں دایم اگر سوزِ دروں والے
تو پُھونکیں گے وہاں بھی سُنْدُس اعراف کا جوڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱)۔[سندس + اعراف (رک)]۔

سُنْدُس جَنْتَر (ضم نیز فت س ، سک ن ، فت د ا ج ، سک ن ، فت ت) امذ۔
(دندان سازی) موچنا ، دانت نکالنے کا اوزار جو مختلف شکل کا ہوتا ہے (ا ب و ، ۲ : ۱۱۵)۔[مقامی]۔

سُنْدُسی (ضم س ، سک ن ، ضم د) صف ؛ سـ سندوسی۔
سُنْدُس کا بنا ہوا قیمتی کپڑا ، لباس۔ ملعون کے حکم بموجب سرِ امامِ مظلوم کا روپے کے طباق میں رکھ ، اور خوان پوش زربفت سُنْدُسی ڈال ، اہلِ بیت پاس لے جا۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۸۳)۔ وہ غیرتِ گُلزار رشکِ بہار بھی تجمّل نوعروسی اور لباسِ سندوسی ایک عالمِ زرنگار عجوبۂ روزگار پر سوار مثل جوشِ بہار بصد رودرد مقصود پر موجود ہوئی۔ (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۲)۔[سُنْدُس + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سَنْڈلا (فت س ، غنہ ، سک ڈ) امذ.
(معماری) استرکاری کے اُوپر پتلی اور چکنی تہ چڑھانے کو سفیدی میں مِلا کر نہایت باریک تیار کیا ہوا چونا ، صندل کی مانند باریک پِسا ہوا چُونا جس سے مَنبت کاری کا کام بھی بنایا جاتا ہے ، سرخی (۱ ب و ، ۱ : ۸۳). اف : کرنا. [مقامی].

---پھیرْنا ف مر.
(معماری) استرکاری کرنے کے بعد سطح کو چکنانے کے لیے باریک چُونے کی پُتائی کر کے گھٹائی کرنا ، سندلا کرنا (ماخوذ : ا ب و ، ۱ : ۱۳۸).

---کاری امث.
(معماری) نہایت باریک پسے ہوئے چُونے کی استرکاری، لپائی پُتائی (ا ب و ، ۱ : ۱۳۹). [سندلا + ف : کار ، کردن = کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَنْڈلی (فت س ، غنہ ، سک ڈ) امث.
(معماری) مخروطی شکل کی چو رخی سیڑھی (زینہ) جس کے سِرے پر کام کرنے والے کے بیٹھنے کو ایک مربع تختہ جڑا ہوتا ہے ، بلا سہارے ہر جگہ کھڑا کر کے کام کیا جا سکتا ہے (ا ب و ، ۱ : ۹۵). [مقامی].

سَنْدَنْش (فت س ، سک ن ، فت د ، غنہ) امذ.
(طب) سندنش اوزار ۵، انگل لمبے ہوتے ہیں ، یہ دو قسم کے ہوتے ہیں ، اول وہ جن کے پہلے حصہ میں کیل لگی ہوتی ہے ، دوم کُھلے منھ والے ، ان سے گوشت میں گُھسا ہوا شیشہ نکالا جاتا ہے (اُستادِ جراحی ، ۲ : ۱۰۹). [س : सन्दंश].

سُنْدَنی (ضم س ، مغ ، فت د) امث.
(موسیقی) دھیوت میں تین سروں والی سرت کا نام. جدول بائیس سرت متعلقہ سات سر ... سُنْدَنی ، اودیتی ، رِپنا (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۳۳). [رک : سُندری].

سِنْدُودارا (کس س ، مغ ، و مع) امذ.
سیبوں جیسے پُھول جو تیز خوشبو والے ہوتے ہیں ، موتیا کی ایک ذیلی قسم. مُجھے تو تم سِنْدُودارا کے پُھول لا دو ، یہ آنون کے مور کا مُرجھایا ہوا گُچھا میرے کانوں کے لئے رہ گیا تھا کیا؟ (۱۹۳۹ ، نگار خانہ ، ۸۷). [رک : سندھوشِب].

سِنْدُور (کس س ، مغ ، و مع) امذ.
ایک سفوف جو سُرخ رنگ کا ہوتا ہے.

تج بت خانہ پُتلیاں کوں اچھوتا کرتا ہوں سیوا
سِنْدُور تِلا پشانی را کھے تل تل رِنت اڈے نیوا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۰).

بڑھ کھوپڑی کے کاجل چاول سِنْدُور موئے
جادو میں دیکھ ڈالے کفر کتنی سلونے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۷۷). سِنْدُور عرق لیموے کاغذی میں ... کھرل کر کے انگلی سے چشم اسپ میں لگانا (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۹۰). [رک : سِنْدُور].

---نَنْد (---فت ن ، غنہ) امذ.
ایک قدیم راگ. بہت سے ایسے راگ ہیں جو اب بالکل بُھلا دیئے گئے ہیں ، ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں آسا ، سنجھ ... سِنْدُورنند ، بھسکر ... اور چمپک وغیرہ. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۹۰). [سِنْدُور + نند = آنند].

سِنْدُورا (۱) (کس س ، مغ ، و مع) امذ.
ڈبہ یا صندوقچی جس میں سِندور رکھتے ہیں (پلیٹس؛ جامع اللغات). [سِنْدُور + ا ، لاحقۂ ظرفیت].

سِنْدُورا (۲) (کس س ، مغ ، و مع) امذ.
(موسیقی) ایک دلکش سُر جو راگ کی ایک قسم بھی ہے اور کئی سُروں کو مِلا کر بنایا جاتا ہے نیز کافی ٹھاٹھ کی ایک راگنی، سِندورا. فیروز خان ... نے کئی سُروں کو مِلا کر ایک سُر نکالا اور « سِنْدُورا » نام رکھا ، جو رواج بھی پا گیا. (۱۹۶۰ ، علم و عمل ، ۱ : ۳۰۳). [رک : سِنْدُورا].

سِنْدُوری (۱) (کس س ، مغ ، و مع) صف.
سِنْدُور کے رنگ کا ، سِندور جیسا ، شوخ سُرخ رنگ.

لال سِنْدُوری چمکے مانگ
باہر بیٹھا کالا ناگ

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۸۳). [سِنْدُور + ی ، لاحقۂ صفت].

سِنْدُوری (۲) (کس س ، مغ ، و مع) امث.
(نباتیات) ہندو پاک میں بکثرت موجود پودا؛ لاط: Crislea نیز روجنی کا پودا ، لال پڑتال ، پنج احمر ، سِندھل.
سِندوریا ... سِنْدُوری ... پھولوں کے اعتبار سے دو قسم کی ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۱۹). [सन्देश]

سِنْدُورِیا (۱) (کس س ، مغ ، و مع ، سک ر) امث.
سِنْدُوری. سِنْدُوریا ... کو مارواڑی میں سِنْدُور ہشپی کہتے ہیں ... اس کے پھل کا مغز قابض ہے ، اس کے بیج دل کے واسطے نافع اور قابض اور بُخار ہٹانے والے ہیں (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۱۹). [رک : سِنْدُوری (۲)].

سِنْدُورِیا (۲) (کس س ، مغ ، و مع ، سک ر) امذ.
ایک قسم کا خوشبودار سُرخ رنگ کا آم. پھلت تو بڑی اچھی ہے اور رنگ بھی خوب چکیا ، سندوریا ، واہ ابی ، پورب پچھم سب کے سب دانے یک رنگ پھر پوست باریک؟ (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۶۲). [سِنْدُور + ی ، لاحقۂ صفت + ا ، لاحقۂ صفت].

---آم امذ.
رک : سِنْدُوریا. دیہات میں زمیندار راجپوتوں کے نوجوان ... اپنے گاؤں کی ہر شودر لڑکی کو سِنْدُوریا آم کے ہونے کی طرح آنکھوں ہی آنکھوں میں پروان چڑھاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۷۳). [سِنْدُوریا + آم (رک)].

سَنْدولا / سَنْدولَہ / سَنْدولی (فت س ، مغ ، و مع / فت ل) امذ؛ امث.
سِندھی کے درخت کا پھل جو چھوٹی کھجور کے مشابہ ہوتا ہے.

بھلاویں جاناں کھڑیاں نیول
سدا پھل سار پھل خرما سندول

(۱٦٨٣ ، عشق نامہ ، مومن ، ۲۳۵)۔ اس کے رس سے سیندھی بنتی ہے ، سندولے کھائے جاتے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، افسانے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۷۵)۔ سیندھی کے درخت میں پیلے رنگ کا کھجور کے برابر پھل لگتا جسے سندولہ کہتے تھے سندولہ شوق سے کھایا جاتا تھا۔ (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰٦)۔ [رک : سیندھی]۔

سَنْدِہ (فت س ، غنہ ، کس د) امذ۔
شبہ ، شک۔ ان دونوں باتوں کے سندہ میں کیا طرح ہوتی ہے ، کہ جس طرح دو چمک پتھر کے بیچ میں پڑتا ہے لوہا سو اِدھر جانے سکے نہ اُدھر جانے سکے۔ (۱۷۳٦؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۲)۔ [س : سندیہ सन्देह]۔

سَنْدِہ بھیرْوِیں (فت س ، سک ن ، کس د ، ی مج ، فت ر ، ی مع) امث۔
(موسیقی) اساوری ٹھاٹھ کی راگنی جو بھیرویں میں گائی جاتی ہے ، بھیرویں کی ایک قسم۔ نوحہ ... دھن سندہ بھیرویں ، تال دادرا (۱۸۸۱ ، وقائع دلگیر ، ۳)۔ [سندہ + بھیرویں (رک)]۔

سَنْدِہ کافی (فت س ، سک ن ، کس د) امث۔
کافی (رک) کی ایک قسم۔ تمام قصیدے کو پڑھنے والے صاحب نے سندہ کافی کی دھن میں نہایت پختگی کے ساتھ پڑھا۔ (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۳۷)۔ [سندہ + کافی (رک)]۔

سَنَدی (فت س ، ن) صف۔
۱. تصدیق شدہ ، سند سے منسوب ، سندیافتہ ، جس کے پاس کسی امر کا ثبوت یا سرٹیفکیٹ ہو۔

فرمان شہِ حُسن کی ہے داغ جگر مُہر
جاگیر محبت بھی عطائے سندی ہے

(۱۸۹۵ ، دیوانِ زکی ، ۱٦۳)۔ دہلی کے ... تبرکات بہت معتبر اور شاہی زمانہ کے سندی ہیں۔ (۱۹۲۲ ، سیر دہلی کی معلومات ، ۱۰۹)۔ **۲. قابلِ اعتبار ، معتبر ، مستند۔** ان کے گھرانے کی زبان محاورہ کے لحاظ سے سب کے نزدیک سندی تھی۔ (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۸٦)۔ وہ ایسے خاندان کے فرد ہیں اور بچپن سے ایسے لوگوں میں تعلیم پائی جن کی زبانیں سندی تھیں۔ (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۱۰٦)۔ [سند (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ اِمْتِحان (ـــــ کس ا ، سک م ، کس ت) امذ۔
وہ امتحان جسے پاس کرنے پر سند یا ڈگری ملے۔ بمبئی ... یونیورسٹی کا آخری سندی امتحان گذشتہ ستمبر کے مہینہ میں ہوا تھا۔ (۱۸٦۱ ، خطباتِ گارساں دتاسی ، ۳۲۳)۔ [سندی + امتحان (رک)]۔

سِنْدی (کس س ، مغ) امث۔
(موسیقی) سات سُروں سے متعلق پنچم سر کی ایک سرت کا نام نیز ڈبل سر۔ جدول بائیس سرت متعلقہ سات سُر ... چھتی رگنا ، سندی۔ (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۳۳)۔ [مقامی]۔

سَنْدِیان (فت س ، سک ن ، کس د) امث (قدیم)۔
شام کی پُوجا ، وقت ، عبادت۔

سمجھ ناف تس چشمہ سندیان کا
رکھیا وانجہ لگ حد اپس دھیان کا

(۱٦۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۸۹)۔ [رک : سندھیا]۔

سَنْدِیپَن (فت س ، سک ن ، ی مع ، فت پ) امذ۔
سلگانا ، جلانا ، آگ لگانا ؛ روح پھونکنا ، جان ڈالنا ، حوصلہ افزائی کرنا ، ہمت بڑھانا (پلیٹس)۔ [س : सन्दीपन]۔

سَنْدِیپَنی (فت س ، سک ن ، ی مع ، سک پ) امث۔
(موسیقی) پانچویں سر پنچم کی ایک سرتی۔ پنچم کی چار سرتیاں ہیں ا کنشتی ، رکتا ، سندیپنی ، الاپنی (۱۹۲۷ ، نغمات الہند ، ۰)۔ [س : सन्दीपनी]۔

سَنْدِیرِیطُس (فت س ، سک ن ، ی مع ، ی مع ، ضم ط) امث۔
(نباتیات) ایک رُوئیدگی جو ربیع کے موسم میں پیدا ہوتی ہے اس کے پتے بلوط کے پتوں کی طرح اُوپر سے کھردرے ہوتے ہیں۔ سندیریطس ... ایک رُوئیدگی ہے کہ ربیع کے موسم میں پیدا ہوتی ہے اس کی تین قسمیں ہیں ، بلوط کے پتوں کی طرح پتے ہوتے ہیں۔ (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۴۱۹)۔ [یونانی (معرب)]۔

سَنْدیس (فت س ، مغ نیز سک ن ، ی مج) امذ۔
۱. سندیسا ، پیغام ، خبر ، اطلاع ، رپورٹ۔

کہا سانپ میرے سیں جا اپنے دیس
تب اوس نے کنور سے کہا یہ سندیس

(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۸)۔ رنجیت سنگھ مل جائے تو کچھ سندیس ملے۔ (۱۸۹۷ ، چندراولی ، ٦۸)۔

جب پنچھی مل کر گاتے ہیں پیتم کے سندیس سُناتے ہیں
سب بن کے برچھ جھک جاتے ہیں تھم جاتے ہیں دریا بابا

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۲۹)۔ راجہ نے کہا تم اپنے بزرگ سردار کی طرف سے میرے لیے کیا سندیس لائے ہو۔ (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، مارچ ، ۳۹)۔ **۲. تحفہ ؛ (کنایۃً) چاول سے تیار کردہ ایک مٹھائی۔** بنگالی بڑے کم ہمت اور بزدل بلکہ ڈرپوک ہوتے ہیں اور سندیس اور سدا کھا کھا کر اکثر بوڑھے ہونے پر تندیلے ہو جاتے ہیں۔ (۱۸۵۹ ، جام جہاں نما ، ۱ : ۸۷)۔ **۳. ایلچی** (جامع اللغات)۔ [س : سندیش सन्देश]۔

سَنْدیسا (فت س ، مغ ، ی مج) امذ۔
پیغام ، خبر ، اطلاع۔

تسلا دیا کہہ سندیسا تمام
سلح کی بشارت سوں بولیا کلام

(۱٦۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۹۰)۔

وہ مرے جانے کو کیا جانے
یہ سندیسا سنا دیا کس نے

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۷۰)۔ جب یہ سندیسا گیا اور اِشتیاق میرا لیٹ دیکھا بھولڈی سی صورت بنائے ہوئے ناز نخرے سے آیا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۲)۔

سُن کے وہ حال مرا غیر سے فرماتے ہیں
آئے ہیں آپ محبت کا سندیسا لے کر
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۷۷)۔ [ب : सन्देसा]۔

ـــــ دینا محاورہ۔
خبر دینا ، پیغام پہنچانا ، اطلاع دینا۔
کوئی کونپل نئی پھوٹی تو یہ جانا میں نے
دے دیا دہر کو جینے کا سندیسا میں نے
(۱۹۶۶ ، شہرِ درد ، ۴۸)۔

سَندیسُو (فت س ، مغ ، ی مج ، و مع) امذ۔
وہ جو خبر لائے ، پیغامبر ، ایلچی ، سندیسی (ماخوذ : پلیٹس)۔
[رک : سندیسی]۔

سَندیسْوا (فت س ، مغ ، ی مج ، سک س) امذ۔
سندیسا (رک) کا عوامی تلفظ۔
سکھی ری میں کسے سنگ بھیجونگی سندیسوا
پریم بیپے تم اب تو بدیسوا
(۱۹۶۷ ، سندھ میں اُردو شاعری ، ۱۰۸)۔ [سندیس (رک) + وا ، لاحقۂ تصغیر]۔

سَندیسی (فت س ، مغ ، ی مج) صف مذ۔
وہ جو خبر لائے ، پیغامبر ، ایلچی ، سفیر (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔
[سندیس + ی ، لاحقۂ صفت]۔

سَندیسِیا (فت س ، مغ ، ی مج ، سک س) امذ۔
(کاشت کاری) گانو کی پنچایت کا قاصد ، پیام بر ، خبر رساں ، اطلاع دینے والا (اب و ، ۹ : ۷۷) [سندیس + یا ، لاحقۂ فاعلی]۔

سَندیسَہ (فت س ، مغ ، ی مج ، فت س) امذ۔
سَندیسا۔
سندیسہ کی کہلائے خون تمہیں پر کس کے ہاتاں سوں
سری بدنام کی ہونگی فضیحتی ایسی باتاں سوں
(۱۶۵۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳۱)۔
کون نگر سے آئے ہیں بادل
کس کا سندیسہ لائے ہیں بادل
(۱۹۶۹ ، ظہورِ آوارہ ، ۱۷۳)۔ سیہدیو بھاگتا دوڑتا ایودھیا پہنچا راجہ رتیرن سے خلوت میں جاکے ملا ، دمینتی کے ... سوئمبر کا سندیسہ سنایا۔ (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۱۷۹)۔ [سندیسا (رک) کا متبادل اِملا]۔

ـــــ لانا ف م۔
اِطلاع دینا ، خبر لانا ، پیغام لانا۔
اہلِ ستم کے زورِ جنوں سے ٹکرایا ہے
ہار کے بھی وہ جیت کا سندیسہ لایا ہے
(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۹۰)۔

سَندیش (فت س ، سک ن ، ی مج) امذ۔
پیغام ، خبر ، اطلاع۔ اندر کبیر کی جگہ کی رچھا کرنے والے ... بت کے سندیشے پیام پہونچانے والے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳)۔ مولینا محمد سعید مسعودی ہم کو سندیش بھیج رہے تھے کہ آپ کا واپس وطن آنے کی بجائے باہر رہنا ٹھیک رہے گا۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۰۶)۔ [س : सन्देश]۔

سَندِیل (فت س ، مغ ، ی مج) امث۔
روشوں کی درمیانی نالی۔
سندیلوں کا ، چمنوں کا لُطفِ بہار
کیا تھا بنے حُسن یوں آشکار
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۰۸)۔ [سند (رک) + یل ، لاحقۂ ظرفیت]۔

سَندیہ (فت س ، سک ن ، ی مج) امذ ؛ سندیہہ۔
شک ، شبہ ، خوف ، ڈر ، تردد ، کھٹکا۔
ناں وہ بیہ بیہ ناں یہ
نوشہ من ہی را کھہ سندیہ
(۱۶۵۲ ، گنج شریف ، ۱۹۳)۔
یہاں جتنا رنج و تردد ہے ہم ایک سے بھی آگہ نہیں
کچھ مرنے کا سندیہ نہیں ، کچھ جینے کی پرواہ نہیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۱)۔ تمہارے سب دکھ دور کر دیں گے تم سندیہہ مت کرو ، جو کچھ تمہارا حال ہو ہم سے کہو۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶)۔ مہاراج جو کہتے ہیں دل سے کہتے ہیں اس میں سندیہہ کا سان گمان نہیں۔ (۱۹۲۹ ، نالک کتھا ، ۸۸)۔ سندری ہوش کی دوا لے ، میں اگر میں نہیں ہوں تو پھر کون ہوں ... اچھی طرح دیکھ ، پھر بعد میں کسی سندیہہ میں پڑ جائے (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۳۹)۔ [ب : سندیہہ सन्देह]۔

سَندھ (۱) (فت س ، سک ن) امث ؛ امذ۔
(موسیقی) اساوری ٹھاٹھ کی ایک راگنی جو آخیر دن میں گائی جاتی ہے۔ سندھ یا جنگلات یا کافی کے سوا بھنگ کان میں نہیں پڑی ، عجب طرح کے بول کہ فہم میں نہیں آتے۔ (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۵۳)۔ اساوری ٹھاٹھ : اس کی ... راگ راگنیاں یہ ہیں ... سندھ ، کوسی ، درباری ، دیسی ، کھٹ ، ابھیری۔ (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۷)۔ [مقامی]۔

سَندھ (۲) (فت س ، سک ن) امذ۔
پریشان ، حواس باختہ سیہ گوش ... تمام مجلس کو سندھ دیکھ کر دمنہ کے کدھن اٹھیا۔ (۱۸۲۳ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۱۷۶)۔
[س : سندھ सम्बद्ध]۔

سِندھارا (۱) (کس س ، سک ن) امذ۔
ایک ہندی رسم کے مطابق وہ کھانا جو سُسر اپنی بہو کے لیے ساون کے مہینے میں تیجوں کے تیوہار پر بھیجتا ہے۔ خوشحال چند نے بھی اپنی پوت بہو کے واسطے بڑی دھوم دھام سے سندھارا بھیجا۔ (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۱۳۱)۔ [س : سندھ + کار ؛ सिध्द+कार+कः]۔

سِندھارا (۲) (کس س ، سک ن) امذ۔
(موسیقی) بھیروں راگ کی راگنی ، سندھ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ)۔
[رک : سندھ (۱)]۔

سَنْدھان (فت س ، سک ن) امذ ؛ امث۔
۱. **چوپایہ کے دونوں پیروں میں رسّی کا چھوٹا ٹکڑا باندھ دیتے ہیں تا کہ وہ تیز نہ چل سکے ، باندھنے کی زنجیر یا رسّی۔** ایک گدھی کھیت پر جاتی تھی کسان بیچارہ عاجز تھا ... گدھی کا مالک ایک دھوبی تھا اوس نے کہا میاں! سندھان باندھ دیے ہیں اب اور کیا کروں۔ (۱۹۲۹ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۱۲ : ۳)۔ ۲. **جاسوسی کرنا ، لوہ لگانا ؛ چھان بین کرنا ؛ اِتّفاق ، ساتھ ؛ تیاری ؛ توجّہ ؛ اندازہ ، بھید ؛ تجویز ؛ سوچ ، غور ؛ عمل ؛ تحقیقات ؛ کمان پر تیر چڑھانا ؛ نِشان** (ماخوذ : پلیٹس ؛ ہندی اُردو لغت)۔ [رک : سندان]۔

---بَندھان ڈِھیلے کَر دینا محاورہ۔
خوف یا ڈر کے باعث اندرونی اعضاء کا کمزور پڑ جانا ، کسی سبب سے پیشاب خطا ہو جانا۔ میں نے لڑکے کو ڈرانے کے لئے کہا تھا تم نے تو مجھ بڑھیا کے بھی سندھان بندھان ڈھیلے کر دیے۔ (۱۹۳۵ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۱ : ۹)۔

سَنّدھان (فت س ، شد ن بکس) صف ؛ امذ۔
قریب ، نزدیک ، پاس ، حاضری ، موجودگی ؛ قابلیت ؛ ادراک لینا ، پانا ، وصول کرنا (پلیٹس)۔ [س : सन्निधान]۔

سَنْدھانا / سَنْدھانی (فت س ، سک ن) امذ ؛ امث۔
مختلف پھلوں ، بیل وغیرہ کے اچار کی تیاری کا کام (پلیٹس)۔ [س : سندھان + کہ : सन्धान+कः]۔

سُنْدھاوَٹ (ضم س ، مغ ، فت و) امث۔
بُو ، خوشبو ، مٹی پر پانی پڑنے کے بعد کی خوشبو (پلیٹس)۔ [رک : سوندھاوٹ]۔

سُنْدَھر (ضم س ، مغ ، فت دھ) صف۔
خُوبصورت ، حسین ، سندر۔

جہاں خُوب خُوش شکل دیکھے سُندھر
لکھے نقش اُس کا وو نقاش کر

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۳۵)۔ [رک : سندر]۔

سِنْدھرا (کس س ، غنہ ، سک دھ) امذ۔
سِنْدھڑا۔ پنجاب میں لوگ «ہیر» کو بہت ذوق و شوق سے سنتے ہیں ، پٹھانوں کے لوک گیت ، ٹپے اور سِنْدھرے ہیں جو پٹھانوں کے جذبات کی صحیح تصویر ہیں۔ (۱۹۶۹ء ، پاکستان کے لوک ناچ ، ۱۰۸)۔ [سِنْدھڑا (رک) کا ایک اِملا]۔

سِنْدھری (کس س ، غنہ ، سک دھ) امذ۔
صوبۂ سندھ کے قصبۂ سِندھڑی کے آم کی ایک قسم۔ سندھری بیگن پالی ، سوارنارکا .... کے پودے موجود ہیں تو ... اعلیٰ اقسام کے پودے پیدا کر سکتے ہیں۔ (۱۹۷۰ء ، وادیٔ مہران میں زراعت ، ۳۰)۔ [سندھ (عَلَم) + ری ، لاحقۂ نسبت]۔

سِنْدھڑا (کس س ، غنہ ، سک دھ) امذ۔
(موسیقی) ایک راگ کا نام۔ دھن سِنْدھڑا ، تال قوالی۔ طرز : دیا کرے بھگوان کہ تجھ پر دیا کرے بھگوان۔ (۱۸۵۷ء ، سلیمانی تلوار (حباب کے ڈرامے ، ۸ : ۲۷۵))۔ انگریزی وزن دھن سندھڑا ، تال قوال۔ (۱۹۰۸ء ، عشق فیروز لقا ، ۱۰)۔ [سندھ (عَلَم) + ڑا ، لاحقۂ نسبت]۔

سُنْدَھڑْنا (ضم س ، مغ ، فت دھ ، سک ڑ) ف ل۔
دھیرے دھیرے جلنا ، سلگنا۔ لڑکی کی نگاہیں شرم کے مارے چولھے کے باہر ایک سُنْدھڑتی ہوئی لکڑی پر جم کے رہ گئیں۔ (۱۹۷۳ء ، جہانِ دانش ، ۲۳۹)۔ [مقامی]۔

سِنْدْھلی (کس س ، سک ن ، دھ) امث۔
ایک قسم کی سیڑھی جس کے چاروں طرف سے چڑھ سکتے ہیں (جامع اللغات)۔ [صندلی (رک) کا بگاڑ]۔

سِنْدْھنا ف ل۔
بندھنا ، رُکاوٹ ہونا۔ بُوندیاں پڑ رہی تھیں ، گدھا بجلی کی چمک سے ڈر کے خُدا جانے کہاں چل دیا ، ارے اب کیا کریں بی بی نے کہا ... پاؤں سندھے ہوئے ہیں دُور نہیں جا سکتا۔ (۱۹۲۹ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۱۹ : ۵)۔

سِنْدْھُو (کس س ، غنہ ، سک دھ ، و مع) امث۔
(موسیقی) بھیروں راگ کی ایک راگنی جس کا وقت شام کا ہوتا ہے۔ اول بھیروں راگ ہے فعل اس کی سُرودت ہے اور راگنی اس کی ... سندھو ، آخر روز اس کا وقت ہے۔ (۱۸۳۵ء ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۴۶)۔ [رک : سِنْدُھو]۔

سَنْدَھو (فت س ، سک ن ، فت دھ) امذ۔
نمک کی ایک قسم ، پہاڑی نمک (پلیٹس)۔ [س : सैन्धव]۔

سِنْدُھو (کس س ، سک ن ، و مع) امث۔
۱. **دریا ، دریا سے سیراب ہونے والا علاقہ۔** سنسکرت میں ... سندھو کے معنی ہیں زمین علاقہ یا دیش۔ (۱۹۸۸ء ، نگر ، کراچی ، اگست ، ۳۳)۔ ۲. **(موسیقی) بھیروں راگ کی چوتھی راگنی۔** سرق ، سِندھو ... راگوں میں فارسی راگ فرغانہ کی مناسبت پائی جاتی ہے۔ (۱۹۶۰ء ، حیاتِ امیر خسرو ، ۱۲۸)۔ ۳. **طُوفان آب ؛ سفید سہاگہ ؛ ہاتھی ؛ وزن کا نام** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : सिन्धु]۔

---پُشْپ (---ضم پ ، سک ش) امذ۔
موتیا کی ایک قسم جس کے پتّے دبیز ہوتے ہیں تیز سبی (پلیٹس)۔ [سِندھو + پُشپ = پُھول]۔

سِنْدُھوری (کس س ، مغ ، و مع نیز مع) امث۔
(موسیقی) راگ ہنڈول کی چوتھی راگنی ، سِندور کے رنگ کا ، شنگرفی سُرخ۔

خوش آیا جب سمایا بزم بھائی
بنا پیاری نے سِندھوری کو گائی

(۱۷۵۹ء ، راگ مالا (ق) ، ۳۹)۔ غرب رویہ دیوار میں تھان بھیرو ، بشکلِ مقبرہ خرد پختہ سندھوری۔ (۱۸۶۳ء ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۹۲)۔ [سِنْدُھو + ری ، لاحقۂ نسبت]۔

سینڈھوی (کس س ، سکِ ن ، فت ڈھ) امث.
(موسیقی) سندھو راگ کی راگنی. کلیان ، واسکا ، ویسا کھ ، کوبجری ، گونڈ ، سرق ، سندھو ، سندھوی ، مارو اور بنگال راگوں میں فارسی راگ فرغانہ کی مناسبت پائی جاتی ہے. (١٩٦٠ ، حیاتِ امیر خسرو ، ١٧٨). [سندھ (١) + وی ، لاحقۂ نسبت].

سَنْدھی (فت س ، سکِ ن) امذ.
١. نزدیک ، پاس ، اعضاء کا جوڑ ، مصالحت ، صلح ، سمجھوتہ ، میل ، صحبت ، اتحاد ، تسلی ، پیت ، وقفہ ، ٹھیراؤ ، اطمینان ، نازک موڑ ، مناسب موقع ، تقسیم ، علیحدگی ، سوراخ ، فرج ، گڑھا وغیرہ (پلیٹس ، ہندی اردو لغت). ٢. (قواعد) دو حرفوں کی حرکات کا ایک دوسرے سے مل جانا ، آوازوں کا خلط ملط ہونا. ہر لفظ اپنی اصلی حالت میں تھا اس میں حذف و سقوط اشباع یا سندھی نہ ہوتی تھی. (١٩٦٣ ، زبان کا مطالعہ ، ٩٥). آریائی میں باہری سندھی ملتی ہے ، دو بولوں کے ملنے پر آخری اور پہلے سُر گُھل مل جاتے ہیں ہر ہندوستانی میں بیشتری سندھی کا بھی چلن ہے. (١٩٧١ ، اردو کا روپ ، ٥١). [س : سَنْدھِ सन्धि].

سَنْدھی کَرْنا محاورہ.
اطمینان سے کام لینا ، صبر سے کام لینا ، ٹھہرنا. سندھی کرو بابا جی. (١٩٥٦ ، کالے صاحب ، ١٣٨).

سِنْدھی (کس س ، مج) امذ (قدیم).
سیندھی ، جنگلی کھجور کا رس.

جوتے ملی ہو موتی دارو سندھی ماڑی پیندا
تاڑی کجھوری ناریلی جھوڑیا ہوں توتے پھنگ افیم

(١٦٩٧ ، ہاشمی ، د ، ١٢٦). [رک : سیندھی].

سِنْدھی (کس س ، سکِ ن) امث.
سندھ کا ، سندھ سے متعلق ، سندھ کا رہنے والا ، سندھ کی زبان. سندھی کی خصوصیت ایک قسم کے دبے ہوئے حروف صحیح ہیں جن کے تلفظ میں فم حلق کی بالکل بندش ہو جاتی ہے. (١٩٣٢ ، آریائی زبانیں ، ٦٠) [سندھ (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---آئِبَکْس (--- کس ب ، سکِ ک) امذ.
سندھی صحرائی بکرا ، لاط : Capra Hircus Blythi
اعلیٰ دودھیلے جانوروں میں ... سندھی آئبکس ... کے نام بھی لیے جا سکتے ہیں. (١٩٦٩ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ١٧) [سندھی + انگ : IBEX].

---بَھٹّا (--- فت بھ ، شد ٹ) امذ.
(معماری) اینٹوں کو جلانے کے لیے بنایا جانے والا ایک پزاوہ جس نے ہندوستان میں رواج پایا. شعلے کے بھٹے سے سندھی بھٹے سے لے کر الہ آبادی اور نل کے مختص بھٹے تک مختلف زینے ہندوستان میں طے کیے. (١٩٣٨ ، انشائے تعمیر (ترجمہ) ، ٣٨). [سندھی + بھٹا (رک)].

---تِلُور (--- کس ت ، و لین) امذ.
سندھ میں پایا جانے والا تگدری یا تلیر خاندان کا ایک پرندہ. شکار اور ہلاکت کی لائسنس فروشی اگر یوں جاری رہی تو ہم ... اپنے سیاہ تیتر ، سندھی تلور ... کو بھی ناپید کر دیں گے. (١٩٦٩ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ٨٢). [سندھی + تلور (رک)].

---ٹِڈّی (--- کس مج ٹ ، شد ڈ) امث.
سندھ میں پائی جانے والی ٹڈی، لاط Cyrtaoanthaeri
ایک اور ٹڈی بھی کبھی کبھی دَل کی صورت میں نمودار ہوتی ہے اسے سندھی ٹڈی کہتے ہیں. (١٩٦٩ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ٤٨). [سندھی + ٹڈی (رک)].

---جَرْبِیل (--- فت ج ، سکِ ر ، ی مج) امذ.
سیاہی مائل سُرخ چوہے کی نسل سے ایک چوہا جس کے بال دراز ہوتے ہیں ، لاط : Merione Shurrianae نچلے درجے کے دودھیلے جانوروں میں ... سندھی جربیل ملتے ہیں. (١٩٦٩ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ١٧). [سندھی + جربیل Merione].

---چَھت (--- فت چھ) امث.
(معماری) سندھی چھت ، یہ چھت کھوکھلی افقی کھپریل سے بنائی جاتی ہے یہ صرف ان مقامات کے لیے موزوں ہے جہاں بارش بہت کم ہوتی ہے (چُنائی ، ٨٥) [سندھی + چھت (رک)].

---خَرگوش (--- فت خ ، سکِ ر ، و مج) امذ.
عربی خرگوش کی نسل سے سندھ میں پایا جانے والا خرگوش جو مقامی جانور کی مشترکہ نسل ہے ، لاط : Lepus Arabicus
بلوچستان کے معروف حیوانات کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے ... لیپس کراس پیڈو ٹیس (سندھی خرگوش) . (١٩٦٩ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ٤٠). [سندھی + خرگوش (رک)].

---خَط (--- فت خ) امذ.
سندھی زبان کا رسم الخط ، سندھی خط میں بعض حروف پر چار نقطے لگائے جاتے ہیں. سندھی کا رسم الخط اگرچہ نسخ ہے لیکن اس میں فارسی کے مخصوص حروف پ ، چ ، گ بھی کام آتے ہیں. نقطوں کے اضافے سے نئے حروف کی ایجاد ایک عام بات ہے ، لیکن سندھی خط میں یہ چیز انتہا کو پہنچ گئی ہے. (١٩٦٢ ، فنِ تحریر کی تاریخ ، ٢٢٥). [سندھی + خط (رک)].

---کورمُوش (--- و مج ، و مع) امذ.
چوہوں کی وہ نسل جس کے بال لمبے ہوتے ہیں Crocidura Sindensis
نچلے درجے کے دودھیلے جانوروں میں سے ... سندھی کورموش سندھی جربیل ملتے ہیں. (١٩٦٩ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ١٧). [سندھی + کورموش Crocidurt].

---کَھٹْکَھٹ (--- فت کھ ، سکِ ٹ ، فت کھ) امذ.
ہدہد کی نسل سے ماورائی ہمالیائی علاقوں اور بلوچستان کے پہاڑی جنگلوں میں پایا جانے والا ایک پرندہ کھٹ بڑھئی ، لاط :
سندھی کھٹکھٹ ، داغدار کھٹکھٹ جنوبی ماورائی ہمالیائی علاقوں یا بلوچستان کے پہاڑی جنگلوں میں ملتا ہے. (١٩٦٩ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ٣٠). [سندھی + کھٹکھٹ ـ ہدہد ، کھٹ بڑھئی].

ـــــ مارخور (ـــــ سک ر ، و مج) امذ.
سندھ میں پائی جانے والی بکری جسے ایران میں پاسنگ کہتے ہیں ، لاط : Caprahi Reusblythi . ایک دوسری بکری ستم آئی بکس جسے ایران میں پاسنگ اور سندھ میں سندھی مارخور کہتے ہیں کیرتھر پہاڑی سلسلے میں رہتی ہے. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۶۷). [سندھی + مارخور (رک)].

ـــــ ماہی خور بِلّی (ـــــ وسمد ، سک ر ، کس ب ، شد ل) امث.
سندھ کے معدوم النسل جانوروں میں سے ایک جانور. ہمارے ملک کے چند جانور قطعاً نایاب ہو چکے ہیں ... سندھی ماہی خور بلی وغیرہ. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۸۲). [سندھی + ماہی خور (رک) + بلی (رک)].

سَندھیا (فت س ، سک ن ، د مـ) امث.
۱. **(ہندو) برہمن ، چھتری اور ویش کا روزانہ نیم یعنی وہ دعا جو زوال اور غروب آفتاب اور ظہر کے وقت پڑھی جاتی ہے.** برہمن گویا ایک درخت ہے اور سندھیا اوس کی جڑ ہے. (۱۸۸۶ ، لال چندرکا ، ۲۶). اسی حالت میں وہ ایک روز صبح کو گنگا اشنان کو گئے اور اپنے مذہب کے مطابق سندھیا کی رسم ادا کی. (۱۹۲۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۲۰). معاملہ رفع دفع ہوا اور پندھو جی کوٹے میں سندھیا میں لگ گئے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۴۹). ۲. **شام ، مغرب.** سندھیا کے سمے سورج کی کرنیں سورج میں مل جاتی ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۵۸۳). ۳. **وسط ، اتحاد ، اعتدال ، اتصال ، میل** (پلیٹس ، جامع اللغات). [س : सन्ध्या].

ـــــ بَتّی (ـــــ فت ب ، شد ت) امث.
(ہندو) پوجا کے وقت چراغ روشن کرنا. چراغ تو اس گھر میں شام کی شام سندھیا بتی کے شگون کو جلا کرتا تھا. (۱۹۳۱ ، تیہا رانا ، ۱۴۶). [سندھیا + بتی (رک)].

سَنڈ (فت س ، غنہ) صف.
۱. **فربہ ، موٹا ، پلا کتا.**

میرا رقیب سے بنے کیونکر مقابلہ
وہ تو مثال جھوٹے کے فربہ بنا ہے سنڈ

(۱۸۶۸ ، دیوان حافظ ہندی ، ۹۹). ۲. **مضبوط ، پختہ ، پکا.** فولادی سلاخ جس میں قوت مقناطیس اس قدر حاصل ہوئی ہو جتنا کہ وہ اسے روک سکے ، کہتے ہیں کہ جذب مقناطیسی سے سنڈ ہو گئی ہے. (۱۸۵۰ ، رسالہ مقناطیس ، ۳۷). [سانڈ (رک) کی تخفیف].

ـــــ مُسَنڈ (ـــــ ضم م ، فت س ، غنہ) صف.
بہت موٹا تازہ ، فربہ. صاحب سرمایہ دار اور مہاجن وغیرہ سینکڑوں سنڈ مسنڈوں کو ... نقدی پیش کرتے ہیں. (۱۸۸۰ ، رام چندر ، ماسٹر رام چندر ، ۱۸۰). دیکھتی کیا ہوں کہ رحمت کے دو سنڈ مسنڈ لڑکے باہر کھڑے ہیں. (۱۹۲۹ ، طوفان اشک ، ۸۸). [سنڈ + مسنڈ (رک)].

سُنڈ (۱) (ضم س ، سک ن) امث (قدیم).
سونڈ.

انکس اس سیس پر قدرت لوا چند
کہ سنڈ پھانسے میں دشمن تن سنپڑتا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۴۳).

سٹیا سنڈ ہاتی پکڑنے پدل
کیا وار عمرے علی شاہ نول

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۸۹). [س : सुण्ड].

سُنڈ (۲) (ضم س ، سک ن) امث.
(طب) زنجبیل ، جنجبیر ، سونٹھ ، خشک ادرک ، مزہ تیز ، رنگ ہلکا پیلا ، ادویات اور کھانوں میں مستعمل ، بعض لوگ اس کے نیے بھی کھاتے ہیں. مرہٹی میں واؤ کو حذف کر کے سنٹھ اور پنجابی میں سنڈ بولتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۹۰). [رک : سونٹھ].

سَنڈا (فت س ، سک ن) صف مذ.
۱. **موٹا تازہ ، فربہ.** ایسی گھاس اس جنگل کی کہ کسی جانور نے آنکھوں نہ دیکھی ہو گی جو چُگ کر سنڈا بن گیا. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۵۰). ہمارے محلے میں ایک بلاق نامی لڑکا رہتا ہے سنڈا سا ہے میں اس کو خوب جانتی ہوں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۸).

پھنکار تیری ، پھر بھی ، یہ ہو جیسے فوجدار
جو لائے کھینچ کر کسی سنڈے کو سوئے دار

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۱۳۷). ۲. **قوی ہیکل ، زور آور ؛ (کنایۃً) ظالم ، قاتل.** پڑوس میں موٹے سنڈے خون کیے ڈالتے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۶۸). ۳. **رک : سانڈ.** مگر جو مزہ سنڈے کے گوشت کی عام نہاری میں ہوتا ہے وہ کسی اور گوشت کی نہاری میں نہیں ہوتا. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵). [سنڈ + ا ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ مُشٹَنڈا (ـــــ ضم م ، سک س ، فت ٹ ، سک ن) صف.
سنڈ منڈ ، موٹا تازہ. ہم دو آدمی ٹروں ٹوں ، وہ دو درجن کے قریب اور وہ سب سنڈے مسنڈے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۹۱). ہمیں بڑی حیرت ہوتی تھی کہ یہ اچھے خاصے سنڈے مسنڈے مرد بھلا کس طرح زن مرید ہو سکتے ہیں. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ جون ، ۳). [سنڈا + مسنڈا (رک)].

ـــــ مُسَنڈا (ـــــ ضم م ، فت س ، سک ن) صف.
سنڈا مسنڈا ، موٹا تازہ. اور ایک سنڈا مسنڈا حبشی غلام بیگم کے بھی ساتھ تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰). [رک : سنڈا مسنڈا].

ـــــ مُشٹَنڈا (ـــــ ضم م ، سک ش ، فت ٹ ، سک ن) صف.
سنڈا مسنڈا ، موٹا تازہ. جب چارے کے لئے جاتا تھا تب بھی ایک پاؤں میں بڑی زنجیر پڑی رہتی تھی ، مستک پر فیلبان کے آگے آگے چرکتا سنڈا مشٹنڈا پہلوان. (۱۸۹۳ ، بی کہانی ، ۷). خالی ہاتھ واپس آ کر کیا دیکھتا ہے کہ ایک سنڈا مشٹنڈا اس کی چادر پر لیٹا ہے. (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۶۹). [رک : سنڈا مشٹنڈا].

سنڈاس (فت س ، سک ن) امذ.
۱. وہ پاخانہ جو کوٹھے پر یا سطح زمین سے خاصی بلندی پر ہو اور اس کا بول و براز نیچے آکر ایک دہانے میں جمع ہو ، اس کو مہتر باہر کی طرف سے صاف کر لیتا ہے. جالی کو توڑا اور سنڈاس کی راہ سے چور محل میں گیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۸).

وہ شعر و قصائد کا ناپاک دفتر
عفونت میں سنڈاس سے جو ہے بدتر

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۷). نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ شہر فرط عفونت سے سنڈاس بنا ہوا ہے. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (ترجمہ) ، ۳۶۸). ۲. (کنایۃً) گندگی. ادیب اور شاعر جب عام آدمیوں کی سرحدوں کو اپنی سرحدیں سمجھنے لگتا ہے تو «شکوہ» اور «جوابِ شکوہ» لکھتا ہے ، حالی بت کے سنڈاس سے «مسدس» کی عفونت بھیجتا ہے. (۱۹۷۵ ، ن م راشد ، ایک مطالعہ ، ۵۰۶). [س : شنڈ + واس पषड + वास].

سنڈاسا (فت س ، سک ن) امذ.
ظرف کو آگ پر سے اتارنے کا آلہ ، چمٹا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : शब्द शिक्षा].

سنڈاسی (فت س ، سک ن) امث.
۱. آگ کے اوپر سے گرم ظرف اتارنے کا چمٹا ، گرم لوہا پکڑنے کا آلہ ، سڑسی ، سنسی. انبر ... کمان و بند سنڈاسی خوانند و دزادات بعضی بر گردن تیز ست. (۱۵۱۹ ، سویدالفضلا ، ۱ : ۳۶). حجاموں اور لوہاروں کو حکم دیا کہ قینچیوں اور استرہ اور سنڈاسی سے کوتب غلام قادر خاں کا کاٹو. (۱۸۹۵ ، تحیب التواریخ ، ۳۴۸). یہ سنڈاسی کے مانند ایک آلہ ہے جس کی گردن لمبی ہوتی اور شاخوں پر دو گھری شکل کے لگے رہتے ہیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۵). ۲. (آرا کشی) لکڑی کو برابر حصوں میں بانٹنے والے پرکار کی قسم کا اوزار (ا پ و ، ۱ : ۲۰).
[سنڈاسا (رک) کی تانیث].

سنڈاوا (فت س ، سک ن) امث.
(جنگلات) نکیلی پتیوں والے درختوں میں سے ایک ، جس کی لکڑی سے خوشبودار تیل نکلتا ہے نیز پتے چھال اور لکڑی بھی خوشبو والی ہوتی ہے ، لاط : Cordia Fragrantis Sime .
دوسرے اقسام کی لکڑیاں جن میں قدرتی خوشبو ہوتی ہے وہ حسبِ ذیل ہیں سنڈاوا ، آکولہ. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۸۳).
[مقامی].

سنڈرا / سنڈرہ (فت س ، غنہ ، سک ڈ / فت ر) امذ.
(جنگلات) ایک قسم کا درخت جو دریائی جنگلات میں پیدا ہوتا ہے ، اس کی چھال سے کتھا بھی بنتا ہے ، لاط : Acacia Catechu جو درخت سنڈرہ ، سنگی کوئی دوسرا درخت ... دریا میں پیدا ہو سکتا ہے. (۱۹۰۶ ، ترتیب جنگلات ، ۹۹). [مقامی].

سنڈکا (فت س ، غنہ ، سک ڈ) امذ.
(بیل بانی) سانڈ ، نل کول ، وہ قوی الجثہ بیل جو افزائش نسل کے لیے گائیوں کے گلے میں چھوڑ دیا جاتا ہے ، اس بیل کے کندھوں کے اوپر کوہان کی شکل کا ابھار یا اٹھان ہوتا ہے اس ابھار کو سنڈکا کہتے ہیں جو خاص قسم کے قوی النسل بیلوں کے ہوتا ہے سانڈ کی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے (ا پ و ، ۵ : ۵۸).
[سنڈ (سانڈ (رک) کی تخفیف) + کا ، لاحقۂ نسبت].

سنڈی (فت س ، سک ن) امث.
موٹی تازی ، ہٹی کٹی ، لحیم شحیم عورت (طنز اور پھبتی کے طور پر). تخت رواں پر رنڈیاں ، کٹ مستیاں ، کچھ دبلی کچھ سنڈیاں سوار ... تھیں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۰۳). او جمیلہ سنڈی بھینس ، اٹھ مسٹنڈی بھینس ، لا میری سواری ، کر چلنے کی تیاری. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۹۵). یہ محل کی لونڈیاں ، سنڈی دیونیاں خدا ان سے محفوظ رکھے. (۱۹۶۵ ، دشت شام ، ۱۳۵).
[سنڈا (رک) کی تانیث].

سُنڈی (ضم س ، سک ن) امث.
اناج میں پیدا ہونے والا کیڑا ، سرسری. ہمارے کسان اپنی کھیتی کا رس چوس لینے والی سنڈیاں مارتے ہیں. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۵۷). [رک : سونڑی ، سونڈی ، سرسری].

سنڈیانا (فت س ، غنہ ، سک ڈ) ف ل.
موٹا تازہ ہونا ، مفت خوری کا عادی ہونا ، مسٹنڈ ہونا. دلی کی مہترانیوں کے شوہر کوئی کام نہیں کرتے تھے ، بس کھاتے تھے اور سنڈیاتے تھے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۶).
[سنڈ + یانا ، لاحقۂ مصدر].

سنڈیکیٹ (کس مع س ، مغ ، ی مع ، ی مج) امث.
۱. یونیورسٹی کی بااختیار تعلیمی مجلس. دوسرا مرحلہ دستورالعمل کی درستی ہے ، یعنی ممبروں کا صحیح طریقۂ انتخاب اور سب کمیٹیوں کا تقرر جیسا کہ علی گڑھ سنڈیکیٹ ہے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مکاتیب ، ۲ : ۱۷۹). مولوی صاحب غیر معمولی انتظامی سلیقے کے حامل تھے ... مسلم لیگ کی تنظیم کی ، علی گڑھ کالج کی سنڈیکیٹ کے رکن رہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۵).
[انگ : سینڈیکیٹ Sydi Cate].

سنڈیل (فت س ، سک ن ، ی لین) امذ.
سن ڈائل ، دھوپ گھڑی. ایک وقت میں لوگ صرف کسی چیز سے آفتاب کا سایہ ناپتے اور وقت بتاتے تھے ، اس نے ترقی کی اور سنڈیل یعنی ترکل کی پیہری نے ترقی کی. (۱۹۰۹ ، تاریخ تمدن ، ۴۰). [انگ : سن ڈائل Sun Dial].

سنسا (فت س ، سک ن) امذ.
تردد ، خوف ، شک ، اندیشہ.

طالب ہوت بھیا مرشد کا جنم مرن سوں چھوٹا
تن من ہاک ہوا طالب کا سنسا جگت کا ٹوٹا

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۳۸). [سانسا (رک) کا بگاڑ].

سنسار (فت س ، سک ن) امذ.
۱. دنیا ، عالم ، جہان ، جگت ، کائنات.

جنے بھانت باجے سو سنسار میں
دنے بھانت باجے بجیں بھار میں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۹)۔
خداوندی اُسے سبھی دو جگ کی
کیا اپ پیار سوں سنسار احداث
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۵۶)۔
ترے بن جگوں اے ساجن ہو کھر اور بار کرنا کیا
اگر تو نا ایھے جگوں تو یو سنسار کرنا کیا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۸)۔
انکو تو بالپن سے نہ تھا کام کُچھ ذرا
سنسار کی جو رت تھی اسکو دکھا بچا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ ، ۲ : ۲۰۳)۔ مہاتما بدھ نے سچ فرمایا ہے کہ کُل سنسار خود غرض اور دُکھ کی پوٹ ہے۔ (۱۹۰۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۳۶)۔ میں نے ... اس ان دیکھی ذات کو آوازیں دیں جو سارے سنسار کی سرجنہار اور مالک ہے۔ (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، جنوری تا مارچ ، ۳۶)۔ ۲. (ہندو) تناسخ ، آواگون. اس یوجی کی کرپا سے سنسار یعنی آواگون کے دُکھ دور ہو جاتے ہیں۔ (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۰۹)۔ ۳. پرتھوی ، دنیا کے لوگ ، دنیا والے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [س : संसार]۔

ـــ چکّر (ـــ فت ج ، شد ک بفت) امذ.
۱. کایا پلٹنا ، مرنے کے بعد رُوح کا جسم سے نکل کر دُوسری کسی چیز میں مُنتقل ہو جانا ، تناسخ ، آواگون. انسان کی روح موت کے بعد درختوں یا جانوروں میں چلی جاتی ہے یہی آواگون یا سنسار چکر کا اساسی تصوّر ہے۔ (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۱۰۵)۔ ۲. کائنات. اشوریوں کا ایک پردار سپاہی ... ایک کمان تھامے سنسار چکر میں محصور کھڑا تھا۔ (۱۹۷۲ ، روح اسلام (ترجمہ) ، ۲۰)۔ [سنسار + چکر (رک)]۔

سَنُسار (فت س ، ضم ن) امذ.
سانتو سار ، ایک بڑا دریائی جانور. تمام سمندری و دریائی جانور معہ سنُسار حلال ہیں۔ (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۳۱)۔ [رک : سانتو سار]۔

سُنسار (ضم س ، سک ن) امذ.
زیور کی ایک قسم (پلیٹس)۔ [مقامی]۔

سَنسارا (فت س ، سک ن) امذ.
سنسار ، دنیا ، عالم.
ہر طاق ہاں خوش طرح کا دستا دریچہ فرح کا
عاجز ہو اسکی شرح کا حیران سنسارا ہوا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۶۵)۔ [رک : سنسار + ا (زائد)]۔

سَنسارِک (فت س ، سک ن ، کس ر) صف.
دُنیوی ، دنیا کا ، سنساری.
دھارمک اور سنسارک وِدیا پنڈت لوگ پڑھاتے ہیں
راج نیتی اور شستر وِدیا بشنٹ جی سکھلاتے ہیں
(۱۹۰۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۹۰)۔ [سنسار + ک ، لاحقۂ صفت]۔

سَنساری (فت س ، سک ن) امذ.
۱. سنسار میں رہنے والا ، دُنیادار.
بغیر یاد سوں تیرے اچاووں دم نہ گھڑی
اگرچہ میں ہوں دھندے دار ہور سنساری
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۵)۔ جس میں رہنے کے بھرم سے سنساری پلا کرتے ہیں۔ (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۱۵۵)۔ ۲. کاروباری آدمی ، سماجی کارکن (جامع اللغات ؛ پلیٹس) ۳. حقیقی ، مادی ، دُنیاوی ، دُنیا سے متعلق. جرمنی میں لوگوں نے سنساری غور ، دیکھنا چھوڑ دیا ہے اب لوگ یہاں اپنے دماغ سے سوچتے ہیں۔ (۱۹۳۶ ، معاشیات قومی (ترجمہ) ، ۵۶۲)۔ ۴. گھر کا انتظام سلیقے سے کرنے والی عورت ، دنیا دار. ہر سنساری عورت کو لازم ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے اپنے مرد کو کھانا پکا کے کھلائے تا کہ مرد کی نجات ہو۔ (۱۹۱۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۳۰)۔ [سنسار + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سُنسان (ضم س ، سک ن) (الف) صف.
۱. غیر آباد جگہ ، ویران ، اُجاڑ.
بعد میرے ہی ہو گیا سُنسان
سونے پایا تھا ورنہ کب کونی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۸۲)۔ قہوہ خانہ سُنسان ، تھیٹر ویران ، کلب گھروں کی رونق کافور۔ (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۱۳)۔ دیہات قصبات میں مئی جون کی دوپہریاں بھی دسمبر جنوری کی آدھی راتوں سے کم سُنسان نہیں ہوا کرتیں۔ (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۰۸)۔ ۲. وہ جگہ جہاں اُداسی چھائی ہوئی ہو اور کہیں کوئی بولتا چالتا نہ ہو.
کیا حضرت مومن کہیں کعبے کو سدھارے
سُنسان ہے گھر کس لیئے کیوں آج ہے در بند
(۱۸۵۱ ، مومن ، د ، ۹۷)۔ جب سے مرحوم حیدرآباد سے گئے ہیں ، حیدرآباد جیسا شہر سُنسان ہو گیا۔ (۱۹۱۲ ، چند ہمعصر ، ۶۲)۔ ۳. اُداس ، گُم سُم.
یہاں ادھر خاموش یہ سُنسان وہ
ڈر سے یہ سہمی ہوئی حیران وہ
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۶۵)۔ ۴. خوفناک ، بھیانک.
ڈرتا ہوں دیکھ کر دل بے آرزو کو میں
سُنسان گھر یہ کیوں نہ ہو مہمان تو گیا
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۵۰)۔ کوئی تو اس سُنسان ویرانے میں اپنا ہمسفر پیدا ہو۔ (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۱۰)۔ ۵. (کنایۃً) منجمد ، پُرسکون ، خاموش.
اس وقت کہ دنیا نیند میں ہے
سُنسان ہے سطح سمندر کی
(۱۹۲۸ ، سلیم پانی پتی ، افکار سلیم ، ۹۷)۔ (ب) امذ ، امث. خلق اللہ اپنے گھروں میں میٹھی نیند سوتی ہے اور چاروں طرف سُنسان ہو جاتا ہے۔ (۱۹۰۱ ، تشاطِ عمر ، ۲۳۸)۔ اف : کرنا ، لگنا ، ہونا۔ [س : شونیہ + سَن शून्य + स्वन:]۔

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
اُداسی ، خاموشی. اس سُنسان پن کے باوجود بھی پہاڑوں کا

منظر درختوں کی وجہ سے بہت دلفریب تھا۔ (۱۹۶۳ء ، آپ بیتی ، ۱ : ۹۳)۔ [سُنسان + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- کَرْنا محاورہ۔
۱۔ **خالی کرنا ، سونا کرنا۔**

اماں کا گھر بھرا ہوا ویران کر گئے
واری ہماری گود کو سُنسان کر گئے

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۳۳)۔ ۲۔ **اُجاڑنا ، ویران کرنا ، غیر آباد کرنا۔**

اک عاشقِ نالاں کو بگڑوا کے عدو سے
کیا کوچۂ محبوب کو سُنسان کیا ہے

(۱۸۸۸ء ، مضمونہائے دلکش ، ۴۷)۔

سُنْسانی (ضم س ، سک ن) امث۔
ویرانی ، اُجاڑپن ، اُداسی۔ شہر پر بھیانک ویرانی اور سُنسانی برس رہی تھی۔ (۱۹۲۳ء ، محاصرۂ غرناطہ ، ۲۰)۔ [سُنسان + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

سُنْسانِیَت (ضم س ، سک ن ، کس ن ، شد ی بفت) امث۔
سنسان پن ، ویرانی ، اُداسی۔

دیکھ کے سُنسانیت بن کی شیر تُرنّم خیز ہوئے
آہو لرزاں کہہ کے بھاگے ہم کو جان بچانے دو

(۱۹۳۶ء ، کلیاتِ ظریف ، ۱ : ۷۸)۔ [سُنسان + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

سَنْسْتھا (فت س ، سک ن ، سک س) امذ۔
ادارہ ، انجمن ؛ (مجازاً) راجدھانی ، سلطنت۔ ہر ایک سنستھا کے لیے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے گورنمنٹ بھی ایک سنستھا ہے۔ (۱۹۴۳ء ، ہندوستان کی پولیٹکل اکانومی ، ۲۱۸)۔ [س : **संस्था**]۔

سَنْسْتھان (فت س ، غنہ ، سک ، سک س) امذ۔
مجموعہ ، جمعیت ، ذخیرہ ، ڈھیر ، تودہ ، مجمع ، بھیڑ ؛ اصل ذرات کا مجموعہ ؛ روپ ، صورت ، شکل ، بناوٹ ، خلقت ؛ رہنے کی جگہ ؛ ہمسایگی ، پڑوس ؛ چورستہ ، چوراہہ ، جگہ ، مقام ، نشان ؛ دھبہ ؛ ٹھہرنا ؛ موت ، مرنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [س : **संस्थान**]۔

سِنْسَر (کس مع س ، سک ن ، فت س) امذ۔
۱۔ **کسی تقریر ، تحریر وغیرہ پر سیاسی ، مذہبی یا انتظامی مصالح کی بنا پر تحدید و پابندی ، روک ٹوک ، احتساب۔** جنگ کے زمانے میں سنسر کا محکمہ بھی بڑھا دیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۳ء ، فن صحافت ، ۹۶)۔ اگر ادیب ہمہ وقت سنسر کی کُھٹّی اور کشکول کی لگن کے تحت اظہارِ خیال کرے گا ، تو ہزار کوشش کے باوجود اس کی بات میں اثر نہ ہو گا۔ (۱۹۸۸ء ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۱۰)۔ ۲۔ **ناظر ، محتسب ، نکتہ چین ، روک ٹوک کرنے والا۔** قدرت کا سنسر پنجابی سنسر سے بھی سخت اور بے مروت ہے۔ (۱۹۲۶ء ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۱۲۶)۔ [انگ : Censor]۔

--- بورْڈ (--- و مع ، سک ر) امذ۔
ادارۂ احتساب ، محکمۂ احتساب ، کچھ لوگوں پر مشتمل وہ جماعت یا ادارہ جو سرکاری طور پر کتابوں ، فلموں ، خبروں یا اخباروں کے مضامین کو قومی مفاد یا حکومت کے نقطۂ نظر سے نامناسب قرار دے۔ سنسر بورڈ میں زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے اراکین لیے گئے ہیں۔ (۱۹۷۳ء ، پیمان ، کراچی ، اگست ، ۲۷)۔ [سنسر + بورڈ (رک)]۔

--- شِپ (--- کس ش) امذ۔
احتساب ؛ کسی تحریر کی طباعت و اشاعت پر جانچ پڑتال کی قدغن لگانا ، طباعت و اشاعت سے قبل مسودے کی جانچ پڑتال کو لازم قرار دینا۔ اگر انسدادِ افواہ (مفروضی) ہی قرینِ مصلحت ہو تو بجائے اس کے کہ ایک نیا سنسرشپ قائم کیا جائے ... اشاعت ہی بند کر دے۔ (۱۹۰۳ء ، ملفوظاتِ ناظر ، ۳۶)۔ انگریزی اخبارات کی انگیخت پر سنسرشپ عائد کر دی۔ (۱۹۸۸ء ، اردو نامہ لاہور ، اگست ، ۱۰)۔ [انگ : Censor Ship]۔

--- کَرْنا محاورہ۔
احتساب کی زد میں لانا ، کسی خبر یا پروگرام وغیرہ کو نامناسب قرار دے کر خارج کر دینا ، نکال دینا۔ حکومت نے ان کمپنیوں کو یہ اختیار بھی دیا ہے کہ مقامی پروگرام اور کمرشل اعلانات کو پرکھیں اور ان کو سنسر کریں۔ (۱۹۶۹ء ، ٹیلی ویژن کی کہانی ، ۱۰۶)۔

--- لَگانا محاورہ۔
پابندی عائد کرنا۔ وہ جنسی آزادی کو معاشرے کے لیے بے حد خطرناک سمجھتے ہیں اور ... ہر طرح کی قدغن اور سنسر لگانے پر اصرار کرتے ہیں۔ (۱۹۸۷ء ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۹۲)۔

--- ہونا محاورہ۔
روک لیا جانا۔

جی بہت ڈرتا ہے ان کو رازِ دل لکھتے ہوئے
قہر ہی ہو جائے گا نامہ جو سنسر ہو گیا

(۱۹۴۲ء ، سنگ و خشت ، ۲۱)۔

سُنْسَر (ضم س ، سک ن ، فت س) امذ۔
زیور کی ایک قسم ، سنسار (پلیٹس)۔ [رک : سنسار]۔

سَنْسَرگ (فت س ، سک ن ، فت س ، سک ر) امث۔
تعلق ، رشتہ ، میل ، ملاپ۔ اُونچی ذات کی استری کا نیچ جات کے پرش کے ساتھ سنسرگ ہوتا ہے اور اس سے جو سنتان پیدا ہوتی ہے وہ برن سنکر کہلاتی ہے۔ (۱۹۲۸ء ، بھگوت گیتا اردو ، ۱۹)۔ [س : **संसर्ग**]۔

سَنْسَرگابھاو (فت س ، مغ ، فت س) امذ ؛ سے سنسرگ ابھاو
(روحانیات) **غیر سنجوگ ، کسی شے کا عدم ، نہ مل سکنے کی کیفیت ، نو علوم کی تفصیل میں سے ایک۔** ابھاو نیستی ، قایم بغیر سمجھتے ہیں اور اس کی دو صورتیں ہیں ، سنسرگابھاو۔ (۱۹۳۹ء ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۲)۔ [سنسرگ + ابھاو - عدم ، ختم]۔

سِنْسَری (کس مع س ، سک ن ، فت س) صف۔
روک ٹوک ، احتساب ، جانچ پڑتال۔ چند دن کے لیے ایک دورِ سنسری پُرلطف مکر وقت و مقابلہ طلب آ گیا تھا۔ (۱۹۳۱ء ، محمد علی ؒ خطوط ، ۲۷۳)۔ [سنسر + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

سَنْسکا (فت س ، غنہ ، سک س) امذ.
شک ، ڈر خوف ، عدم اطمینان. پہلے پہل سنسکا ہوتی تھی کہ پتریا کی لڑکی ہے، نہ جانے کیسی پڑے کیسی نہ پڑے پر اب ساری سنسا مٹ گئی . (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۳۹). [س : شنکا शङ्का کی تحریف]۔

سَنْسکار (فت س ، غنہ ، سک س) امذ.
۱. **ریت ، رسم ، لوازمہ ، قاعدہ ، قانون ، ضابطہ.** ہندوؤں میں ازدواج، مذہبی سنسکار ہے. (۱۹۳۸ ، علم اصول قانون ، ۹). ۲. **(ہندو شادی کی رسم.** کیشو کی خواہش ہے کہ جرمنی جانے سے قبل ہمارا بیاہ ہو جاوے ، کل شام کے وقت سنسکار ہو جائے گا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۲۸۳). ۳. **پاکیزگی ، صفائی ، تقدیس ، اپنے آپ کو پیدا کرنے کی طاقت.** جسم اور جان کی ریاضت اور نیک اعمال سے صحیح دانش کے اسباب ظاہر ہوتے ہیں اور بہترین سنسکار سرانجام پاتا ہے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۷). ۴. **(ہندو) مرنے کے بعد تیرہ دن تک پُوجا کی رسم ، تیرھتیں.** تیرہ دن تک سنسکار کرتے رہے ، تیرہویں دن تیلدان ہوا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۹۷). ۵. **کریا کرم .** اب اس بیچارے کا سنسکار کرنا ہے جس نے تمہارے گھر کی حفاظت میں اپنی جان دی. (۱۹۳۱ ، لہنا رانا ، ۱۰۸). ۶. **خاتمہ ، ختم ہو جانا.** انگریزوں نے جب مغل شاہی کا انتم سنسکار کیا تو سب سے بُری مغل بچوں پر بیتی. (۱۹۷۶ ، نقوش ، جنوری ، ۲۰). ۷. **(فلسفہ) خیال ، تصوّر ، بچار.** وگیان دراصل سنسکار کی براہ راست پیداوار ہے. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۶). ۸. **تکمیل ، زندگی کے الگ الگ موڑوں کے کام.** سنسکار تکمیل ہے اور انسان اپنی عمر طبعی کے فرائض پُورے کر دینے سے تکمیل کی منزل کو پہنچ جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۲۰۰). سنسکرت کے بول سے ہی ایک اور بول سنسکار بھی بنتا ہے جس کے معنی ہیں زندگی کے الگ الگ موڑوں کے کام. (۱۹۷۵ ، اُردو کی کہانی ، ۹). ۹. **ہندو عقیدے کے مُطابق وہ عدم تکمیل شُدہ خیالات ، احساسات اور آرزوئیں جو مرنے کے بعد دُوسرے جسم میں ظہور کرتے ہیں.** جب راجہ پدم تیرا شوہر مرا جو سنسکار اس کی تھی یعنی آرزو پر ایک تعلق کی جو اس مردہ کے خیال میں تھی سب ظہور میں آئی . (۱۹۰۷ ، منہاج السالکین ، ۱۳۶). ۱۰. **تعلیم ، گُن ، ہنر ، جوہر.** اخلاق کے شکستہ حال جھونپڑوں کو ڈھا دیا اور ننگ و ناموس کے ہرے بھرے سبزہ زار کو دبا دیا یہ سب پُورب جنم کے سنسکار تھے. (۱۹۳۶ ، پریم بتیسی ، ۱ : ۳۵). ۱۱. **مکمل کرنا ، ختم کرنا ، پُورا کرنا ، تکمیل ، کمال ، شستگی ، لطافت ، خاکہ ، نقشہ ، زینت ، سجاوٹ ، آراستگی ، احترام ، تقدیس** (پلیٹس ، جامع اللغات). [س : संस्कार]۔

سَنْسکِرت (۱) (فتس ، غنہ ، سکس ، کس ک ، ر). (الف) صف.
احتیاط سے بنا ہوا ، ساختہ ، بناوٹی ، مصنوعی ، مکمل ، کمال کو پہنچا ہوا ، ریختہ ، شستہ ، سجا ہوا ، مزین ، آراستہ ، بہترین ، نہایت اعلیٰ ، پاک کیا ہوا ، پوتر ، صاف ستھرا ، سیکھایا ہوا ، شادی شُدہ (ماخوذ : پلیٹس ، جامع اللغات). (ب) امث. (ہندو) آریاؤں کی قدیم زبان جسے وہ دیوتاؤں کی زبان مانتے تھے. وطن کی قومی درسگاہوں میں زبان سنسکرت کو نمایاں جگہ دی گئی ہے. (۱۸۲۵ ، فغان فارَی ، ۴۴). جس طرح سنسکرت و بھاکھا اور انگریزی اشعار مفید اور با اثر ہیں ایسی طرح اُردو اشعار کہے جائیں. (۱۹۰۵ ، مکتوبات شاد عظیم آبادی ، ۵۶). اسے سنسکرت تنقید کی اصطلاح میں "رس" سے سمجھایا جا سکتا ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۲۷۱). [س : संस्कृत]۔

سَنْسکِرت (۲) (فت س ، غنہ ، سک س ، کس ک ، ر) امذ.
بہت صاف سُتھرا چمک دار پتھر جو نیلم کی ایک قسم سے ہے. سنسکرت یہ ہمیشہ چمکتا رہتا ہے اس کے پہننے سے صحت بڑھتی رہتی ہے اور دولت قدم چُومتی ہے. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۳۱). [س : संस्कृ]۔

سَنْسکِرتی (فت س ، غنہ ، سک س ، کس ک ، سک ر). (الف) امث.
تہذیب ، ثقافت. ہندوستانی سنسکرتی میں اکائی کہاں سے پیدا ہوتی. (۱۹۷۶ ، پاکستانی ادب ، کراچی ، جنوری ، ۱۱). (ب) صف. **سنسکرت کا ، سنسکرت سے منسوب و متعلق .** ہندو دیو مالا اور سنسکرتی شعر و ادب کے علمی ، ادبی ، تہذیبی اور مذہبی دفینوں کو اُردو میں سکّہ رائج الوقت کی حیثیت دینا چاہتے ہیں. (۱۹۵۵ ، جدید غزل ، ۸۹). [س : संस्कृती]۔

سَنْسکَر (فت س ، غنہ ، سک س ، فت ک) صف.
زرخیز ، بارآور ، ثمردار (پلیٹس). [س : सस्य+करः]۔

سَنْسَن (فت س ، سک ن ، فت س) امث.
رک : **سنسناہٹ** (ماخوذ : پلیٹس) . [حکایتُ الصوت ؛ س : سن سن : स्वन+स्वनः]۔

سُنْسُنا (ضم س ، سک ن ، ضم س) امذ.
ناک بند ہونا ، زکام سے ناک میں بولنا ، زُکام (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : स्वन+स्वन+कः]۔

سَنْسَنانا (فت س ، سک نِ ، فت س) ف ل.
۱. **کسی عصبی یا دماغی نقصان یا خوف یا تھکاوٹ کے باعث ، ہاتھ پاؤں یا سارے بدن میں اندرونی طور پر ایک قسم کے ارتعاش جھنجھناہٹ اور سنسناہٹ کی سی کیفیت پیدا ہونا ، جھنجھنانا.**

سنسنائے جاتے ہیں کچھ دست و پا
جی یہ کہتا ہے کہ سو جاؤں ذرا

(۱۸۲۸ ، مثنوی سہر و مشتری ، ۱۸).

مرا رنگ فق ہوتا جاتا ہے کیوں
بدن خود بخود سنسناتا ہے کیوں

(۱۸۷۲ ، کلیات نعت محسن ، ۸۶). جذبات کی آہٹ سے سارا وجود سنسناتا رہتا ہے . (۱۹۷۰ ، مصطفیٰ زیدی ، گ ، ۱۰۲) . ۲. **خوف زدہ ہو جانا ، سناٹے میں آ جانا.** اس سے کہا یوسف تو اب تک جیتا ہے اور وہ مصر کی ساری زمین کا حاکم ہے اور یعقوب کا دل سنسنا گیا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۸۶).

سمجھائے جو آپ سمجھیں مطلب
سن ہو گئیں سنسنا گئیں سب

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۳۷). جیسے کوئی برق رو اُس کے جسم کو سنسنا گئی ہو. (۱۹۳۸ ، اور انسان مر گیا ، ۹۱). ۳. **کسی چیز کا فضا میں زنّاٹے سے گزر جانا.** آندھی بڑے زور و شور سے آ رہی تھی ، درختوں میں ہوا سنسنا رہی تھی. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۶۱).

لپکتا ہوا دندناتا ہوا
اُمنڈتا ہوا سنسناتا ہوا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۹۸) . کمرے میں اور باہر کوئی چیز سنسناتی سنائی دیتی تھی. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۳۸۷). ۴. **گوشت وغیرہ کے پکنے یا پانی کے کھولنے سے ذرا پہلے سن سن کی آواز نکلنا** . اس میں سے کچھ سنسناتا باقی رہتا رہتا ہے. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۲۶). ۵. **کسی جوش یا جذبہ کے سبب خُون میں ارتعاش پیدا ہونا.** اس کا خُون اس کی ہر ہر رگ میں سنسنا رہا ہو. (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۱۰۶). [سن سن (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

سَنْسَناہَٹ (فت س ، سک ن ، فت س ، ہ) امث.
۱. **تھرتھری ، ارتعاش ، جوش (خوشی یا غصے کی حالت میں).** اس کے دیکھنے سے ہاتھ پاؤں میں سنسناہٹ چلی آتی تھی. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۵۰).

یہ کس کی سُن رہی ہے روح آہٹ
رگوں میں ہے مزے کی سنسناہٹ

(۱۹۳۶ ، نقش و نگار ، ۵۶). محبت کا جواب اپنائیت سے ملنے پر ... خُون میں سنسناہٹ ہونے لگی. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۳) . ۲. **ضعف یا خوف یا سنسنی کی خاص کیفیت جو ہاتھ پاؤں وغیرہ میں پیدا ہوتی ہے.**

بدن میں صبح سے تھی سنسناہٹ
انھیں سناہٹوں میں جی چلا تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵۸). اعصاب کی سنسناہٹ اور خاموشی بعض وقت ناقابلِ برداشت سی بن جاتی ہے. (۱۹۵۲ ، زیرِ لب ، ۲۵۷). ۳. **کسی چیز کے فضا میں زنّاٹے سے گزرنے کی آواز.**

فنا کے آہنی وحشت اثر قدموں کی آہٹ ہے
دھوئیں کی بدلیاں ہیں گولیوں کی سنسناہٹ ہے

(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۸۲). ۴. **مٹی کے کورے برتن میں پانی ڈالنے (یا گوشت وغیرہ پکنے یا پانی میں جوش آنے کی آواز** . سب چیزوں کو والو باتھ پر رکھ کر گرم کرو ، جب سب سنسناہٹ ختم ہو جائے تو خوشبوئیں ملا دو. (۱۹۳۳ ، صنعت و حرفت ، ۳۰). ۵. **خوف سے سناٹے میں آجانے کی کیفیت.** چراغ کے گل ہوتے ہی زندگی کی تاریک رات میں سنسناہٹیں سی آ گھسیں. (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۳۲) [سنسنانا (رک) سے اسم کیفیت].

سَنْسَنی (فت س ، سک ن ، فت س) امث.
۱. **ضعف ، سنسناہٹ ، کپکپاہٹ.** میرا جی اندر سے بیٹھا جاتا ہے اور ہاتھ پاؤں میں سنسنی سی چلی آتی ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۵). ایک کیفیت تھی بدن میں سنسنی کی. (۱۹۱۵ ، شبستان کا قطرہ گوہریں ، ۲۷) . مجھے اپنے پورے بدن میں سنسنی اور تناؤ کی ایک ایسی لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی جو صرف موت کو اپنے مقابل کھڑے دیکھ کر ہی محسوس ہو سکتی ہے. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۰). ۲. **خوف ، ہراس.** بردوان میں ایک عجیب پُراسرار واقعہ پیش آیا جس نے لوگوں میں کافی سنسنی پیدا کر دی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۳۳). حسن لشکری کے اس غیر متوقع حملے سے ایوان میں ایک سنسنی سی دوڑ جاتی ہے. (۱۹۳۹ ، ا ک عشرِ خیال ، ۱۳). ۳. **ہیجان.** ہمارے روزانہ اخبار ہمارے اندر ایک سنسنی تو پیدا کرتے ہیں لیکن ہم ان سے سیکھتے کچھ نہیں. (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین، ۳۶۹). [سن سن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- اُٹھنا محاورہ.
خوف و ہراس ہونا ، کسی پر ہیجانی کیفیت پیدا ہونا. اس کے یہ لفظ سنتے تمام جسم کے رونگٹے رونگٹے میں بیٹھ گئے اور ایسی سنسنیاں اُٹھنے لگیں کہ کبھی آج تک نہ اُٹھی تھیں. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۳۳).

ہو کا عالم تھا بیہاں ڈرتا تھا جنگل بھائیں بھائیں
سنسنی اٹھتی تھی سن سن کر ہوا کی سائیں سائیں

(۱۹۵۶ ، ظفر علی خان ، نگارستان ، ۳۰).

--- پڑنا محاورہ.
۱. **خوشگوار احساس ہونا ، مسرت ہونا ، خوشی سے بیچین ہونا.** جس وقت پہلے پہل ہاتھ سے ہاتھ ملے ہیں سارے بدن میں بجلی سی دوڑ گئی سنسنی پڑ گئی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکہ ، ۹۷). ۲. **تھرتھری ہونا ، کپکپی ہونا.** اس کے شریر میں ایک سنسنی سی پڑ گئی. (۱۹۳۲ ، رفیقِ تنہائی ، ۹۰).

--- پَیدا کَرنا محاورہ.
خوف و ہراس یا اچنبھے کی کیفیت پیدا ہونا. میں کوشش کروں گا کہ ان صفحات میں بغیر مبالغہ اور سنسنی پیدا کرنے کی خواہش کے واقعات کو ان کی اصلی صورت میں پیش کروں . (۱۹۰۵ ، موجودہ لندن کے اسرار ، ۱۰). سنسنی پیدا کرنے والے واقعات لے کر انہیں مرکزی حیثیت دی گئی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۶).

--- پَیدا ہو جانا محاورہ.
جسم میں سنسناہٹ ہونا ، خوف و ہراس چھا جانا . تمام بدن پسینے پسینے ہو گیا سنسنی پیدا ہوئی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۷). اس کی وجہ سے شہر میں سنسنی پیدا ہو گئی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۳).

--- پھیلنا محاورہ.
خوف و ہراس چھا جانا.

احمق اگر ڈیفنس کے نرغے میں آ گیا
یہ بھی ہے کوئی بات جو پھیلی ہے سنسنی

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۱۸) . ان کی پاٹ دار آواز سے سنسنی پھیل جاتی تھی. (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۱۱).

۔۔۔چھوٹنا محاورہ.
بدن میں سنسناہٹ ہونا ، ضعف کی کیفیت طاری ہونا (نوراللغات).

۔۔۔خیز (۔۔۔ی مع) صف.
خوف و ہراس پھیلانے والا ، ہیجانی. سنسنی خیز کی ترکیب سے تو سنسنی پڑ جاتی ہے (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، ۱ اکتوبر تا دسمبر ، ۱۰۲). [سنسنی + ف : خیز ، خاستن - اٹھنا].

۔۔۔خیزی (۔۔۔ی مع) امث.
ہیجانی کیفیت پیدا کرنے کا عمل. وہ ... اس پروپیگنڈے کا اثر معلوم ہوتا ہے جو اقبال کے ہاں سنسنی خیزی تلاش کرنے اور انہیں «انسان» ثابت کرنے والے نقادوں نے پھیلایا ہے (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری تا مارچ ، ۸۲). [سنسنی + خیز + ی ، لاحقۂ کیفیت]

۔۔۔دوڑ جانا محاورہ.
ہیجان ہو جانا. یہی ایسی خبر تھی کہ کسی کے نام پر سارے بدن میں سنسنی دوڑ جاتی تھی (۱۹۸۳ ، پرایا گھر ، ۱۳۵).

۔۔۔دوڑنا محاورہ.
بیقرار ہو جانا.

> کانوں میں آئی کیسی آواز نئی
> دل کی دنیا میں سنسنی دوڑ گئی
> (۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۹۲).

سُنسُنی (ضم س ، سک ن ، ضم س) امث.
چھچھوندر (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : سنسنی सनसनी]

سَنسی (فت س ، سک ن) امث.
۱. **دھات کی گرم چیزوں کو پکڑنے کا قینچی کی وضع کا دستہ یا چمٹا جس کے دستے لمبے منھ چھوٹا اور ضرورت کے لحاظ سے مختلف شکل کا بنایا جاتا ہے ، سنڈاسی**. عمرو نے سیسہ گرم کر کے منہ اس کا سنسی سے کھول کے پلا دیا کہ یہ کافر تڑپ کر سرد ہوا (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۰۱۸). چمڑا کھینچنے یا تاننے کے لیے ان کے پاس کوئی شکنجہ یا سنسی نہیں ہوتی تھی بلکہ صرف اپنے دانتوں سے کام لیتی تھیں (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۷۸). مستری جی نے سنسی اور ہتھوڑا ایک طرف رکھ دیئے (۱۹۷۰ ، اوراق ، ۱ اکتوبر ، نومبر ، ۱۳۴). ۲. **گھوڑے کے نعل اتارنے کا سنسی کی طرح بنا ہوا ایک اوزار ، یہ آلہ نعل اتارنے کلنجز کو کھینچنے اور پریکوں کی گھنڈیوں کو کاٹنے کے کام میں آتا ہے ، پلسرز ، زنبور**. پلسرز یا سنسی بھی کسی پرانے راسپ یا ریت کے ٹکڑے کی بنائی جاتی ہے (۱۹۰۵ ، دستورالعمل نعلبندی ، ۵۰). میز پر بہت سی چیزیں غیر مرتب رکھی تھیں جن میں گوندکی شیشی آری سنسی اور سوئیاں شامل تھیں (۱۹۹۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۳۷). ۳. **مروڑنے کا اوزار**. دروازے کے تالے کھولنے کا اوزار ، سنسی جھپٹی لئے سب کے پیچھے تھی (۱۹۱۳ ، چھلاوا ، ۶۵). [س : सन्दशिका].

۔۔۔سے زُبان کِھنچوانا ف م.
سنسی سے زبان کھنچنا (رک) کا متعدی المتعدی ، کسی اور کے ذریعے سنسی سے زبان کھنچنا. چاہے اس وقت میری زبان سنسیوں سے کھنچوائیں (۱۹۱۸ ، سجاد حسین ، کایاپلٹ ، ۷۶).

۔۔۔سے زُبان کِھنچنا ف م.
زبان کو سنسی سے پکڑ کر منھ سے الگ کر دینا.

> ایک کانٹا سا نکل جائے ہمارے دل سے
> سنسیوں سے کوئی کھینچے جو زبان واعظ
> (۱۸۵۹ ، غنچۂ آرزو ، ۷۷).

سَنشَی / سَنشَے (فت س ، سکن ش) امذ.
بے یقینی ، شک و شبہ ، خوف ، فکر ، اندیشہ ، خطرہ ، بدگمانی ، بے اعتباری ، بدظنی. اب تم تبھی سنگ ہو کر بجرو تم کو سنشے کوئی نہیں رہا (۱۸۹۰ ، جوگ بسشٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۵). جب اس کے تمام سنشے دور ہو جائیں گے تب وہ اجل اور اٹل روپ سے آتما کے دھیان میں لگ جائے گی (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۹۰). اگر ان دونوں امر میں مشکل ہو تو اس کا نام سنشی ہے (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۰). [س : संशय سنشی / سنشے].

سَن شِیشَہ (ضم س ، ی مع ، فت ش) امذ.
(آئینہ سازی) کچا یا بغیر جلا کا شیشہ جو شفاف نہ ہو ، جس میں آرپار نہ دکھائی دے اور جو آئینے بنانے کے کام نہ آئے اب اس قسم کے مصنوعی شیشے بہت اعلیٰ قسم کے بنائے جاتے ہیں (ا ب و ، ۴ : ۹۰). [سن (رک) + شیشہ (رک)]

سَنطُور (فت س ، سک ن ، و مع) امذ.
(موسیقی) سنتور ، آلاتِ موسیقی میں سے ایک ایرانی ساز. کشمیر کی صوفیانہ موسیقی میں استعمال ہونے والا ساز سنطور بھی ان کے لیے لے گئے تھے (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۰۰). [سنتور (رک) کا معرب].

سَنَق (فت س ، ن) امذ.
گرانیِ معدہ ، سوءِ ہضم ، ہاضمہ خراب ہونا (خصوصاً حیوانات کا) (مخزن الجواہر).

> پتہ ڈہر میں سنق سے مرے
> کون ہووے نفع کا مقدور
> (۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۴۳). [ع].

سُنقُر (ضم س ، سک ن ، فت ق) امذ.
شاہین کی نسل سے ایک شکاری پرند ، باز ، شکرہ ، سنقور ، سنقرہ ، زبردست قسم کا صیاد ، سرد ملک کا باسی ، پیر موٹے بدن ٹھکا ہوا ہوتا ہے ، شاہی پرند ، شنقار ، شنقار. سنقر یہ شکاری مرغ شاہین سے ملتا ہوا ہوتا ہے (۱۸۷۱ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۲۷). [ف].

سَنَک (فت س ، ن) امث.
۱. **خبط ، جنون ، دیوانگی**.

کچھ عجب طور کی جھک تھی تجکو
بچپنے ہی میں سنک تھی تجکو

(۱۸۹۶ ، مثنوی امید و بیم ، ۹). قیس کو عشق سے پہلے بھی کچھ تھوڑی سی سنک تھی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۵). جو کسی ریاکاری یا مذہبی سنک کے تحت گایوں کے باڑے اور گئوشالے بنانے پڑے تھے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۳۱) . ۲. نرم روی ، آہستہ خرامی. ہوا کی سنک ، گھڑیال کی کھنک ، درختوں کی پتّوں کا موج نسیم سے آہستہ آہستہ کھڑکنا. (۱۸۵۳ ، شرح اندرسبھا ، ۸۷). غنچوں کی چٹک ، ہوا کی سنک ، پھولوں کی مہک. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۸۵).

لیکن اس درگہ سے باہر ہزاروں میل تک
بے کفن لاشوں کی بُو تھی اور ہواؤں کی سنک

(۱۹۳۹ ، نبض دوراں ، ۱۳۹). [سنکنا (رک) سے حالیۂ تمام].

ـــ آنا محاورہ.
جنون کا اثر ہونا ، دورہ پڑنا.

سنک جب آ گئی پھر وہ جگی دھنی بھی بنڈے پر
یہ ہاتھ اب ہاتھ تو کہنے کو ہیں دو تاگ بالے ہیں

(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۱۷).

ـــ جانا محاورہ.
متوجہ ہونا.

کُھلے کسی پہ نہ انداز جُنبش گیسو
جھونکے ہُوا تو نہ جانے کدھر سنک جائے

(۱۹۴۴ ، روح کائنات ، ۲۰۱).

ـــ سوار ہونا محاورہ.
جنون ہونا ، دیوانگی میں آ جانا. بھابی کو بھی نہ جانے کیا سنک سوار ہو گئی ، وہ نہ جائیں تو بھیّا دو چار دن میں ضرور ہی لوٹ آتے. (۱۹۳۲ ، میدان عمل ، ۱۳۶). سنک جو سوار ہوئی تو طوفان کی آمد دیکھنے چل پڑا. (۱۹۸۲ ، نیم رخ ، ۹۹).

ـــ لینا محاورہ.
راہ اختیار کرنا

وہ مجنوں ہوں جو لیتا ہوں سنک صحرا نوردی کی
قدم لیتا ہے ہر کانٹا بھبھولے پاؤں پڑتے ہیں

(۱۸۷۹ ، سخن بے مثال ، ۶۴).

سنک (۱) (فت س ، غنہ) امذ.
سنکھ ، ناقوس ، بڑی کوڑی جو ہندو دیوتاؤں کے آگے بجاتے ہیں.

لے آئے لڑائی پہ ہر دینک کوں
ترائے نفیری واں سنک کوں

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۶۳). اہل اخبار ہیں اسمٰعیل جب اللہ سے سوال کیے تو اللہ ان کو ایک عصیٰ اور ایک سنک میں قدس کا تیل ڈال کے بھیجا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۱۷۹). [سنکھ (رک) کا ایک املا].

سنک (۲) (فت س ، غنہ) امث.
شک ، شبہ ، ڈر ، خوف (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : شنکا शङ्का]

سِنک (کس س ، فت ن) امذ.
ناک کی غلاظت ، رینٹ.

نہ ہو جا ضرور اور پیشاب کچھ
سِنک تھوک آنسو نہ کچھ میل بھی

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۸۳). [سِنکنا (رک) سے اسم حاصل مصدر].

سنکا (فت س ، سک ن) امذ (قدیم).
شک ، خوف.

نا بھول ان کے بوج کے بیچ
سنکا نہ ان کے سوچ کے بیچ

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰۳). [س : شنکا - सकातर].

ـــ ڈائن ہنسا بھوت کہاوت.
بھوت وغیرہ کی کچھ اصلیت نہیں ، خود بخود دل خوف کھا کر وہمی صورتیں پیدا کرتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

سُنکا (ضم س ، مغ) امذ.
(سلوتری) مویشی اور گھوڑے کے پھیپڑے کی بیماری جس میں اس کا سینہ جکڑ جاتا ہے اور سانس لینے کو ہانپتا ہے ، ساڑا (ا پ و ، ۵ : ۱۰۰). [مقامی].

سنکات (فت س ، مغ) امذ (قدیم).
دُکھ درد ، غم.

یہی صُورت دیکھاؤں اوس کوں پیہات
دیکھوں اس حال سے سب اپنا سنکات

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۶). [رک : سنکٹ].

سُنکاتر (ضم س ، سک ن ، سک ت) امذ.
ایک قسم کا سانپ (پلیٹس). [پ : सकार].

سنکار (فت س ، مغ) امذ.
ڈھول ، مٹی ، خاک ؛ شعلے کی چنغ (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : शङ्का].

سنکار (فت س ، سک ن) امذ (قدیم).
اشارہ سر یا آنکھ یا ہاتھ کا ، بُلانے کی آواز.

سنی جب ہر طرف بچھوے کی جھنکار
دیکھے ابرن رن اور سنات سنکار

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۳) . [سینگھار (رک) کا بگاڑ].

ـــ دینا محاورہ.
۱. (عو) اشارہ کر دینا ، آنکھ مار دینا

مت آنکھ ہمیں دیکھ کے یوں مار دیا کر
غمزے ہیں بلا ان کو نہ سنکار دیا کر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۳). **۲. اُکسا دینا ، اُبھارنا ، پیچھے لگا دینا.** آمد سن کر چند آوارہ نوجوان لڑکوں کو سنکار دیا . ان اوباشوں نے ... پتھر برسائے . (۱۸۹۲ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۹۱).

کس نے سنکار دیا؟ کس نے اسے اُکسایا
کس نے سردار بنایا اسے سپنائی کا
(۱۹۷۵ء ، خروش خم ، ۱۱۹).

سُنکار (ضم س ، سک ن) امذ.
(موسیقی) **سُننے والا.** سُر کا مقام اور سُر کی مقدار ہی تو اصل چیز ہوتی ہے ، اُونچے گانے بجانے والے اور اچھے سُنکار اسی بات کو دیکھتے ہیں. (۱۹۶۲ء ، گنجینۂ گوہر ، ۱۸۲).
[سُن (رک) + کار ، لاحقۂ فاعلی].

سنکارا (فت س ، غنہ) امذ.
اشارہ.

وہ تج میں چتین پارا
کرتا سب سنکارا
(۱۵۸۲ء؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۵۰). [سنکار (رک) + ا (زائد)].

---ہوا صف.
اشارہ کیا ہوا ، بھکایا ہوا ، لگایا ہوا ، اُبھارا ہوا ، اُکسایا ہوا.
آج میرے خُون پر اصرار ہے ہر دم تمہیں
آئے ہو کیا جانے تم کس کے سنکارے ہوئے
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۲۰۶).

سنکارَک (فت س ، سک ن ، فت ر) صف.
مادّی ، دنیاوی ؛ (کنایۃً) بد ، مذموم ، مکروہ. میں تمام دنیاوی خواہشات سے بالاتر ہو کر ایسے استھان میں پہنچ چکا ہوں جہاں سنکارک ابھلاشاؤں کا بالکل خاتمہ ہو جاتا ہے. (۱۹۶۵ء ، کفِ دریا ، ۱۴۲). [سنکا + ر ، لاحقۂ نسبت ، ک ، لاحقۂ صفت].

سنکارنا (فت س ، مغ ، سک ر) ف م.
آنکھ مارنا ، اشارہ کرنا ، اُکسانا ، بُلانا.
اس چرخ سیہ رُو نے اک فتنے کو سنکارا
اس ظلم رسیدہ کو کن سختیوں سے مارا
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۳۰۹). کبھی استانی جی کو سنکار دیتی ہیں کہ دیکھو آتوجی! کتاب کھلی رکھی ہے شیطان پڑھ رہا ہے. (۱۸۷۳ء ، انشائے ہادی النساء ، ۹۳). چمپا نے کسی کو سنکارا اور نیچے سے آواز آئی (چمپا اس کا دروازہ کدھر سے ہے). (۱۹۰۳ء ، سرشار ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۴۳).
[سنکار (۲) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سنکاش (فت س ، سک ن) صف.
مشابہ ، مانند ، ملتا جلتا ، ایک ہی طرح کا ، یکساں (پلیٹس).
[س : सकाश].

سنکانا (فت س ، سک ن) ف م.
چلانا ، متوجہ کرنا ، بھکانا ، اُکسانا ؛ اشارہ کرنا.
نرگسوں نے باد کو پھر آنکھ دی
باد نے بادل کو سنکایا اودھر
(۱۸۷۳ء ، کلیاتِ قدر ، ۴۱). جو لوگ انہیں گھیرے رہتے ہیں ، انہوں نے انہیں سنکا دیا کہ آپ کو تو کلّہ میں کوئی بڑا عہدہ ملنا چاہیے. (۱۹۶۲ء ، گنجینۂ گوہر ، ۲۵۰). [رک : سنکارنا].

سَنکَٹ (فت س ، سک ن ، فت ک) صف ؛ امث.
۱. سکڑا ہوا ، تنگ ؛ بھرا ہوا ، بھرنا ؛ قابل گزر یا دخل ، تنگ راستہ ، نا کنائے درہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. (ہندو) دُکھ ، آفت ، مُصیبت ، بدقسمتی ، کوفت. تم بچوں کو ٹیکا لگواؤ وہ تمہارے بچوں کو بچا لے گا ، ان کی سنکٹ دور کر دے گا. (۱۸۹۲ء ، کاشی ، ۵۲۰). ماتا تیرے پُتر بھوکے پیاسے سنکٹ جھیلتے ہیں اور تو دیکھتی ہے. (۱۹۲۱ء ، پتنی پرتاپ ، ۷). جب کسی بھکت پہ بپتا پڑتی ہے تو وہ ترت وہاں پہنچ کر اسے سنکٹ سے نکالتی ہے. (۱۹۸۵ء ، خیمے سے دور ، ۳۸). [س : सकट].

---چَوتھ (---و لین) امث.
ہندوؤں کا ایک تہوار جو ماگھ کے مہینے میں ہوتا ہے اور جس میں گنیش جی کی پُوجا کی جاتی ہے (پلیٹس) [سنکٹ + چوتھ (رک)].

سَنکٹا ماتا (فت س ، غنہ ، سک ک) امث.
(ہندو) نصیب کی دیوی ؛ (مجازاً) مُصیبت دُور کرنے والی دیوی ، مُشکل حل کرنے والی دیوی. اس بکھت وقت سنکٹا ماتا پہلی بڑھیا کے بیٹے پاس آئی اور اس کے اُوپر اپنا ہاتھ پھیر گئی اور کھانا پانی دے گئی. (۱۹۰۸ء ، مخزن ، اپریل ، ۳۶).
[سنکٹ + ا (زائد) + ماتا (رک)].

سَنِکَٹ (فت س ، شد ن بکس ، فت ک) صف.
نزدیک ، قریب ، مُتّصل (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : सन्निकट].

سَنکَٹھ (فت س ، سک ن ، فت ک) امث.
مُصیبت ، آفت ، دُکھ. وہ دیس بدیس مارے مارے پھریں گے کوئی ایسا سنکٹھ پڑے گا جس سے وہ بہت دُکھی ہوں گے. (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲ : ۲۳۱). [سنکٹ (رک) کا ایک اِملا].

سَنکَر (فت س ، مغ ، فت ک) امذ.
شنکر دیوتا کے نام پر بنایا جانے والا مورچہ ؛ پہاڑی مورچہ.
جب مرہٹے اوتار سنکر پہ جڑھ گئے
تیغ و سپر سنبھال روہیلے بھی اڑ گئے
(۱۷۶۱ء ، جنگ نامۂ پانی پت ، ۲). تھوڑے فاصلہ پر پٹھانوں نے پہاڑ کو ایک سنکر بنا رکھا تھا ہم نے اس پر یورش کی. (۱۹۶۵ء ، تزکِ بابری ، ۹۲). [رک : شنکر].

---کَہیں بیمانسا فقرہ.
(ہندو) **شنکر دیوتا کی پُوجا کے بول.** سنکر کہیں بیمانسا ... کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کو ایک شکل میں تصوّر کر کے توجہ کرنا. (۱۹۳۹ء ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۱).

سِنکُر (کس س ، مغ ، ضم ک) امذ.
(طب) **گڑ ، کھلی اور جَو کے بھوسے وغیرہ پر مشتمل ایک جلاب.** گائے کو قبل جننے کے اور بعد بچہ ہونے کے تیسی و سنکر یا کھلی گرم پانی سے ملا کر کھلا دیویں. (۱۸۳۵ء ، دولتِ ہند ، ۶۶).

جھاڑی بوٹی کے بیروں اور سنکروں کو کھا کر لشکر جیتا۔(۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۳ : ۲۰۹)۔ [رک : سنکر]۔

سُنکَر (فت نیز ضم س، سک ن، فت ک) امذ۔
(ہندو) میوہ فروش، کنجڑے، سُنکَر نان بائی حلوائی بے بلائے آئے قرینے سے دکانیں لگائیں خوانچے جمائے۔ (۱۸۶۱ء، فسانۂ عبرت، ۷۵)۔ [س : सनकर]۔

سنکرات (فت س، غنہ، سک ک) امث ؛ سنکرانت۔
۱. **بلنا، میل جول ؛ وہ دولت جو کئی نسلوں سے مسلسل چلی آئی ہو** (پلیٹس ؛ ہندی اُردو لُغت)۔ ۲. **قدیم فلکیات کی رو سے تحویلِ آفتاب کا دن جس میں آفتاب ایک بُرج سے دوسرے بُرج فلک میں گزرتا ہے،** واضح ہو کہ کُل، سنکرات سال بھر میں ۱۲ ہوتی ہیں۔ (۱۸۸۰ء، کشاف النجوم، ۱۲۶)۔ سنکرانت یہ وہ دن ہے جس دن آفتاب ایک بُرج سے دوسرے بُرج میں داخل ہوتا ہے۔ (۱۹۳۹ء، آئینِ اکبری (ترجمہ)، ۲ : ۲۹۳)۔ ۳. **ہندوؤں کا ایک تہوار جو ماگھ، بیسا کھ اور ساون وغیرہ کی سنکرات کو ہوتا ہے اور اس دن ہندو روزہ رکھتے ہیں یا فاقہ کرتے ہیں۔** ہردوار کا میلہ جو ہر سال میکھ کی سنکرات کو ہوا کرتا ہے۔ اس ملک میں سرنام ہے۔ (۱۸۵۹ء، جام جہاں نما، ۱۰۰)۔ ہر سال یہاں مکر کی سنکرات میں میلا ہوتا ہے۔ (۱۸۸۳ء، جغرافیۂ گیتی، ۲ : ۳۵)۔ سرسوتی نے کہا، ماں جب خفا ہوں، سنکرانت منا لیتی ہیں۔ (۱۹۵۷ء، طوفان کی کلیاں، ۱۰۳)۔ [س : सक्रात]۔

سُنکَرَنی (ضم س، سک ن، فت ک، سک ر) امث۔
سنکرن، سنکر کی جورو، میوہ فروش کی بیوی۔ کہیں حلوائی کہیں نان بائی، کسی جانب کبڑی، سنکرنی سرمایۂ حسن و ناز جمع کیے سب بیٹھے ہوئے۔ (۱۸۸۸ء، طلسم ہوشرُبا (انتخاب)، ۳ : ۳۷۳)۔ [سنکر + نی، لاحقۂ تانیث]۔

سنکروں (فت س، غنہ، سک ک، و مج) امذ۔
(**موسیقی**) **سری راگ کی ایک راگنی۔** سنکروں، کھٹ، بدھن، دیس کار اور اکسیر اس کے بتر ہیں۔ (۱۹۰۵ء، ترانۂ موسیقار، ۸۰)۔ [مقامی]۔

سنکڑا (فت س، سک ن، ک) امذ۔
سن کے ریشے سے تیار کردہ ایک کپڑا۔ اُدھر تانیلن چلتی ہے، ریشم چلتا ہے، سنکڑا چلتا ہے، کاٹن نہیں چلتا۔ (۱۹۸۱ء، پند بالرا، ۳۰)۔ [سنکڑا ـ سن (رک) + کپڑا (رک)]۔

سنکڑا (فت س، غنہ، سک ک) صف۔
سکڑا ہوا، تنگ، جھُری دار (پلیٹس)۔ [سنکڑنا (رک) سے اسم صفت]۔

سنکڑانا (فت س، غنہ، سک ک) ف م۔
سکیڑنا، تنگ کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [پ : सकड़ाना]

سنکڑنا (فت س، مغ، فت ک، سک ڑ) ف ل۔
سکڑنا، تنگ ہونا (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [پ : सकड़ना]۔

سنکڑنی (فت س، غنہ، سک ک) اِمث۔
سکیڑ، تنگی (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [سنکڑنا (رک) سے اسم کیفیت]۔

سنکَل (۱) (فت س، مغ، فت ک) امث ؛ امذ ؛ ← سانکل۔
زنجیر، کنڈی۔ ایک گدھا دبلا سا مارے کھاج کے پشہ اس سنکل سے گھسنے لگا۔ (۱۸۲۴ء، سیرِ عشرت، ۱۵)۔ [پ : सकल]۔

ـــ تالا امذ۔
قفل اور زنجیر (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [سنکل + تالا (رک)]۔

سنکَل (۲) (فت س، مغ، فت ک) امذ۔
مجموعہ، ڈھیر، تعداد ؛ حساب (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ **सकल**

سنکلا آنے (فت س، مغ، سک ک) امذ۔
(**صراف**) **صرافوں کی اصطلاح میں ایک روپیہ دو آنے کو کہتے ہیں** (اُردو قانونی ڈکشنری)۔

سنکلپ (فت س، غنہ، سک ک، فت ل) امذ۔
۱. **وصیت، پٹہ، عہد نامہ۔** چھبو بھگت نے ایک کاغذ پٹہ نامہ بابت چاہ و مندر وغیرہ ... بطور سنکلپ لکھ کر بخش دیا۔ (۱۸۶۳ء، تحقیقاتِ چشتی، ۷۳۱)۔ میں تو اپنے ارادے سے نہیں ہٹوں گا جو سنکلپ ہو گیا ہو گیا۔ (۱۹۱۳ء، راج دلاری، ۶۶)۔ ۲. **نیت، رضا** (قدیم)۔

بولتے ہے سنکلپ بکلپ سب
جو کچھو سب بولنے کا ہے سبب

(۱۸۰۲ء، رمز العاشقین (ق)، ۲۷)۔ ۳. **کسی کام کو کرنے کا عہد، ارادہ، خواہش۔** اب میرا سنکلپ بندھ چکا ہے۔ (۱۹۳۱ء، نیتارانا، ۹۵)۔ ۴. (**ہندو**) **ہندوؤں کا مذہبی عمل جس میں ہندو گنگا میں نہانے سے پہلے نیت باندھتے ہیں اور عمل پڑھتے ہیں۔** جب سجان سنگھ نے پانی اور پیسا ہاتھ میں رکھ لیا تو پروہت نے "وشن وشن" کہہ کر سنکلپ کی عبارت پڑھی۔ (۱۸۶۸ء، رسوم ہند، ۵۱)۔ [س : सङ्कल्प]۔

ـــ برت (ـــ فت ب، سک ر) امذ۔
وہ دان جو برہمن کو برت رکھنے میں دیا جائے، وہ پن جو برہمن کو کیا جائے (فرہنگِ آصفیہ)۔ [سنکلپ + برت (رک)]۔

ـــ کرنا محاورہ۔
۱. **نیت کرنا، عہد کرنا، منصوبہ بنانا۔** بہت سے کام کرنے کا سنکلپ کر رکھا ہے۔ (؟، فرشتۂ وفا، ۵)۔ ۲. **منت ماننا، نذر ماننا ؛ پن کرنا، دان دینا، خیرات کرنا ؛ وقف کرنا، خُدا کے نام پر چھوڑ دینا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

سنکلی (فت س، غنہ، سک ک) امث۔
۱. **چاندی یا دھات کی زنجیر جو عورتیں ٹخنوں سے اوپر پیروں میں پہنتی ہیں، چھوٹی زنجیر** (پلیٹس)۔ ۲. (**ہندو**) **چاندی کا توڑا یا زنجیر جو ہندو لوگ گلے میں ڈالتے ہیں** (فرہنگِ آصفیہ، ۳ : ۱۰۶)۔ [پ : सकल+इया]۔

سنکنا (فت س ، ن ، سک ک) ف ل.
۱. **سنسنانا ، دھیما ہونا ، سرسراہٹ محسوس ہونا ، لرزش پیدا ہونا ، ارتعاش ہونا**. اے زری کھڑ کھڑیاں کھولو ، کہیں سے ہوا تو سنکے. (۱۸۹۰ع ، سیر کہسار ، ۲ : ۶۸۴).

وہ غنچے مسکرائے ، وہ ہوا سنکی ، وہ ابر اٹھا
خوشا مستی کہ دنیا ہوش سے بیزار ہے ساقی

(۱۹۳۲ع ، اسرار ، ۲۳). ۲. **سر پھرنا ، سِڑی ہونا ، پاگل ہونا**.

رنگ پر آئی طبیعت تو مرا دل سنکا
رابطہ بڑھنے لگا چاک سے پیراہن کا

(۱۸۶۸ع ، واسوخت سفیر (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۶۲۸)). تلسی کے چبوترے سے ٹکرا کر دو ٹکڑے ہو گیا ، کچھ سنک تو نہیں گئے. (۱۹۲۲ع ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۰۴). [سنک + نا ، لاحقۂ مصدر].

سِنَکنا (کس س ، فت ن ، سک ک) ف م.
ناک سے رینٹ نکالنا ، ناک صاف کرنا.

تھو جا ضرور اور پیشاب کچھ
سنک تھوک آنسو نہ کچھ میل بھی

(۱۶۷۹ع ، آخر گشت ، ۱۸۴). سنکتے وقت جو ناک بہت شور مچائے ، وہ شورش ناک کے نام سے مشہور ہو جاتی ہے. (۱۹۳۵ع ، تلخ ، ترش اور شیریں ، ۲۲). [سِنَک (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سِنکنا (کس س ، غنہ ، سک ک) ف ل ؛ سِکنا.
آگ یا توے پر گرم ہو کر سُرخ ہونا. جب توس چاروں طرف سے سِنک کر بھورا ہو جاتا ہے تو یک بارگی کھل جاتا ہے. (۱۹۴۴ع ، آدمی اور مشین ، ۲). سیخیں جب خوب سنک جاتیں تو انہیں غوری سی اتار کر ان کے ڈورے نکال دیتے. (۱۹۶۲ع ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۴۹). [سینکنا (رک) کا لازم].

سِکَنْجَبِین (کس س ، مغ ، فت ک ، سک ن ، ج ، ی مع) امث.
سکنجبین، لیموں کے رس میں شکر ملا کر یا پکا کر بنائی ہوئی دوا.

سکنجبین کو فرمایا قاطع صفرا
مریض یبس کو بتلایا روغن بادام

(۱۸۹۵ع ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۹۹) جن اشخاص کا مزاج سرد ہو ان کو شہد کی شراب یا سکنجبین بزوری پلائی جائے. (۱۹۴۷ع ، جراحیات زہراوی ، ۱۸۵). [رک : سکنجبین].

سَنکنی (فت س ، غنہ ، سک ک) امث.
سنکھنی.

سو تسری میں ہیں سنکنی خصلتاں
سو چوتھی میں ہیں ہستنی کیا گناں

(۱۵۴۳ع ، بھوگ بھل ، ۵). سنکنی ... فربہ جسم پستہ قد اور ہمیشہ شریر سے دست و گریباں رہتی ہے اور تند خُو ہوتی ہے. (۱۹۳۹ع ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۴). [سنکھنی (رک) کا ایک اِملا].

سُنکو (ضم نیز فت س ، فت ن ، شد ک ، و مع) صف ؛ امث.
وہ عورت جو پسِ پردہ یا پسِ دیوار دوسروں کی باتیں سُنے (ماخوذ : دریائے لطافت ، ۷۰). [سُننا (رک) سے اسم فاعل].

سِنکوانا (کس س ، غنہ ، سک ک) ف م.
آگ پر گرم کروانا ، بھنوانا ، گرمائی پہنچانا ، انگاروں پر لال کروانا.

شعلہ زن تھی عشق کی آتش رمس سینے میں رات
جل بُجھا دل جب تلک ہم ہی کو سنکوانے بیٹھے

(۱۷۹۵ع ، قائم ، د ، ۱۵۷). [سینکنا (رک) کا متعدی].

سَنکوچ (فت س ، مغ ، و مع) امذ.
۱. **اکٹھا ہونا ، سکڑنا ، ڈرنا ، گھبرانا ، ڈر ، خوف ، خاندان کی عزت ، خلاصہ ، تنگی ، کمی ، ایک قسم کی مچھلی ، زعفران** (پلیٹس ، جامع اللغات). ۲. **شرمندگی ، ندامت**.

سنا یہ تو پھنسا بڑا سوچ میں
مگر فائدہ کیا تھا سنکوچ میں

(؟ ، پوشکن ، شعر و شاعری ، ۱۷۶). [س : सकोच].

سَنکوچنا (فت س ، مغ ، و مع ، سک ج) ف ل.
سکڑنا ، سکیڑنا ، شرمندہ کرنا (جامع اللغات). [سنکوچ + نا ، لاحقۂ مصدر].

سِنکونا (کس س ، سک ن ، و مع) امث ؛ سنکونہ.
۱. **ایک درخت جس کی چھال میں سے کونین حاصل کی جاتی ہے ، انگ : Cinchona** . کل اقسام کے درختوں کو جس سے کونائن پیدا ہوتی ہے ، سنکونا نام رکھا. (۱۸۸۹ع ، رسالہ حسن ، ۲ ، جولائی ، ۵۵). جنس سنکونہ سے مشہور کونین اور دوسرے اسی قسم کے الکلائیڈ بنتے اور بُخار کے لیے استعمال کئے جاتے ہیں. (۱۹۰۷ع ، مصرف جنگلات ، ۳۱۳). ان جنگلات کی اہم پیداوار لاکھ ، گوند ، صندل ، لکڑی ، کافور ، مصالحہ اور سنکونا ہوتی ہے. (۱۹۸۴ع ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۰۱). [انگ : Cinchona].

سَنکی (فت س ، سک ن) صف.
جس کے مزاج میں مالیخولیا کی کیفیت ہو، فتور عقل کا مریض. ہم منٹو پر فحاشی اور عُریانی کے الزام عائد کرنے لگتے ہیں اور اسے سنکی اور باغی قرار دے دیتے ہیں. (۱۹۸۷ع ، کچھ نئے اور پُرانے افسانہ نگار ، ۸۴). [سنک + ی ، لاحقۂ نسبت].

—پَن (—فت پ) امذ.
مالیخولیا کی کیفیت ، دماغی توازن کا فقدان. افتخار جالب جنھوں نے ظفر اقبال کو صاحب عہد لکھ کر ہر سنکی پن کو لسانی تشکیلات کا کامیاب تجربہ قرار دے دیا ہے. (۱۹۸۶ع ، آنکھ اور چراغ ، ۱۹۱). [سنکی + پن ، لاحقۂ کیفیت].

سَنکی (فت س ، غنہ) امذ (قدیم).
(ہندو) **ناقوس ، بڑی کوڑی جسے اکثر ہندو دیوتاؤں کے آگے بجاتے ہیں**.

لگا کاناں کوں سوری پور چکری
سنکی یک ہت میں یک ہاتھ کھیری

(۱۶۶۵ع ، پھول بن ، ۴۴). [سنک (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سنکیرَن (فت س، مغ، ی مج، فت ر) امذ.
(موسیقی) وہ راگ اور راگنی ہے کہ جو دو راگ یا زیادہ سے زیادہ چند راگوں سے مرکب ہے (ماخوذ : نغمات الہند، ۳۷). [س : سنکیرن संकीर्ण = ملا جُلا].

سنکیسَر (فت س، مغ، ی مج، فت س) امذ.
ایک درخت جو دکن کے علاقے میں ہوتا ہے اور جس کے پھول مہندی کی طرح سرخ ہوتے ہیں.

سنکیسر کے سر میں جا دار دست
کیں نقش مہندی کوں چوڑی ہی پست

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۳۵).

کسی کا منتظر بیٹھا تھا میں شاید ہے سنکیسر
گھٹا چھائی تھی سناٹا سا طاری تھا زمانے پر

(۱۹۳۸، گربۂ نسیم، میکش، ۱۳۸). [مقامی].

سنکھ (فت س، غنہ) امذ.
۱. ایک قسم کے دریائی کیڑے کا خول جو ہڈی کی مانند ہوتا ہے، ناقوس، نرسنگا، گھونگا. گردن اس کی کوہ جو سنکھ کی مناسبت دیجے تو سنکھ ایک ہڈی ہے بد ڈول. (۱۷۶۳؟، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۳۹). چار کوس وہاں سے ایک کنواں ہے جس جان دار کی ہڈی اس میں گرتی ہے سنکھ بن جاتی ہے. (۱۸۰۵، آرائش محفل، افسوس، ۱۶۳).

جو آئے یاں کہ یہاں جمع سنکھ کرنے کو
ہوس میں آئے ہیں مونگوں کی یا سفنج کی ہو

(۱۹۱۰، کلام مہر (سورج نرائن)، ۲۵۰). بیچ میں رُک رُک کر خوبصورت سیپیاں، گھونگھے اور سنکھ جمع کرتا رہا. (۱۹۸۷، احوال، کراچی، مئی، جون، ۳۷). ۲. بڑے گھونگے سے بنایا جانے والا ہونگی کی شکل کا خول یا باجا جو قدیم زمانے سے مندروں میں پوجا پاٹ کے وقت یا اس کے اعلان کے لیے بجایا جاتا ہے، ناقوس، گھونگا.

بید پوران قرآن کتاباں
گھنٹ سنکھ مردنگ رباباں

(۱۶۵۳، گنج شریف، ۲۰۱).

سماں دیکھ کر اوس نے جنوں سے
نکلا سنکھ و رویا اشک خوں سے

(۱۷۵۹، راگ مالا، ۸۲). سب پنڈے سنکھ بجاتے اور آرتی گاتے جلو میں ہولیے. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۵۲). ان کے گرجے برباد نہ کیے جائیں گے نہ ان کو سنکھ بجانے سے منع کیا جائے گا. (۱۹۰۳، مقالات شبلی، ۱ : ۲۰۲). سنکھ تانبے یا کانسے کے سینگ کی شکل کا بناتے ہیں ان میں دو کو ساتھ بجاتے ہیں. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۶۳۸). ہندو سنکھ اور گھڑیال بجا کر آرتی اتارتا ہے. (۱۹۷۶، ہندی اردو تنازع، ۲). ۳. (طب) وہ کیڑا جو سیپی یا گھونگے یا سنکھ میں رہتا ہے یہ جگر کی صورت میں سیپی یا گھونگے میں لپٹا ہوتا ہے. سنکھ دوسرے درجے میں سرد و خشک ہے اور بعض تر مانتے ہیں اور گوشت اس کا اسی درجے سرد و تر ہے. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۳ : ۳۲۲). ۴. (ریاضی) حساب کی گنتی میں شمار کا آخری سے پہلا درجہ اس کے بعد دس سنکھ، پدما سنکھ آتا ہے، سو پدم کی تعداد. جہاں کروڑوں، سنکھوں آدمی اور مر گئے ایک آزاد بھی انھیں میں تھے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۱۹۵). بیانوے سنکھ تینتیس پدم اڑتیس نیل ... آٹھ سو اور آٹھ. (۱۹۰۲، شطرنج، ۱۳). ہمارے گنتی کے پدم اور سنکھ اسکا حساب بتانے کے متحمل نہیں ہو سکتے. (۱۹۸۸، فاران، کراچی، جولائی، ۳۲). ۵. (مجازاً) مدح سرا، نام اچھالنے والا، بول بالا کرنے والا. شیو کی پوجا کرنے والے سورتھ کے سنکھ ہیں فتحمند شنکر کی زمزمہ سرائی کرتے ہیں. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۳ : ۱۷۲). ۶. زبور، گہنا، سادہ، بھولا (فرہنگ آصفیہ، جامع اللغات). [س : شنکھہ : शंख].

--- باجے سنّر بلا بھاجے کہاوت.
ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ سنکھ کی آواز سے بلائیں بھاگ جاتی ہیں (جامع الامثال، جامع اللغات).

--- بجانا محاورہ.
دِوالہ نکالنا (فرہنگ آصفیہ).

--- بجاؤ سو وو سادھو جو سکھ پاوے گا کہاوت.
آدمی جس بات کا عادی ہو جائے اس کے بغیر نیند نہیں آتی ... سادھوؤں کو سنکھ بجنے ہی سے نیند آتی ہے اور آرام ملتا ہے (جامع الامثال، جامع اللغات).

--- پُھکنا محاورہ.
ناقوس کا پھونکا یا بجایا جانا. آج کی رات ہر سمت اک شور محشر بپا تھا. کہیں ڈمرو بجتا تھا. کسی جا آسنی پچھی تھی سنکھ پھکتا تھا. (۱۸۸۲، طلسم ہوش رُبا، ۱ : ۷۰۸).

--- پُھونکنا محاورہ.
ناقوس بجانا.

میں مریض عشق دم بھرتا ہوں تیرا او صنم
سنکھ پھونکوں کا مرے لب پر جو تپ خالہ ہوا

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۹۸). تاشے بجاتے ...، سنکھ بھی پھونکے جاتے ہیں. (۱۹۰۳، ہندوستان کے بڑے شکار، ۳۷).

--- جھالَر (---فت ل) امث.
(ہندو) سنکھ سے بنا ہوا باجا اور ڈھول، جھانجھ، گھنٹہ جو عبادت کے وقت بجایا جاتا ہے. مسلمان حاکموں نے مندروں کو مسمار کیا اور سنکھ جھالر کا بجانا یکلخت موقوف کیا ہے. (؟، وقائع راجپوتانہ، ۲ : ۱۵). [سنکھ + جھالر (رک)].

--- چکر (---فت چ، سک ک) امذ.
سنکھ باجا اور فوجی ہتھیار. کہیں ... سنکھ چکر، گدا پدم گرڑوی نثور بھیک بیمنتی مالا مور مکٹ، پتامبر، ادھر بلبھدرجی، ہل، موسل لیے اور کہیں رام لچھمن دھنک بان لیے. (۱۸۷۷، طلسم گوہر بار، ۲۳۹). [سنکھ + چکر (رک)].

--- کُشتہ کس اضا (---ضم ک س، سک ش، فت ت) امذ.
(طب) ہڈی سے جلا کر تیار کردہ سفوف جو بالخصوص آنکھوں

کے امراض میں بطور سُرمہ استعمال ہوتا ہے. سنکھ کُشتہ بنانے کا دستور دیباچۂ کتاب میں مذکور ہو چکا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۲۲). [سنکھ + کشتہ (رک)].

سنکھ لِکھت (فت س ، سک ن ، کھ ، کس ل ، فت کھ) امذ.
اعداد یا رقوم ریاضی تحریر کرنا ، مراد : علم ریاضی ، علم یہ یعنی اٹھارہ ہُنَر سے متعلق احکامات عبادت میں سے ایک طریقہ . اٹھارہ ہُنَر کے اسماء یہ ہیں ... سنکھ لِکھت. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹۰). [سنکھ + لِکھت (لکھنا (رک) سے) حاصلِ مصدر].

سنکھا (فت س ، غنہ) صف.
وہ گھوڑا جس کے دانتوں کا رنگ سیپ کے رنگ جیسا ہو. اگر رنگو دندانِ اشہب ہمرنگ صدف یعنی سیپ کے ہو نام اسکا سنکھا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۳). [مقامی].

سنکھاری (فت س ، غنہ) امذ.
(سناری) کوڑیوں اور گھونگوں کا زیور بنانے والا کاریگر (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۳۶). [مقامی].

سُنکھانا (ضم س ، مغ) ف م.
اشارہ کرنا.
مانند بساط سو رنگ بھرے تھے آپس کھیلے آپ سُنکھاتے
دونہ رخ بھربھر دھرے سو دھرے جیوں سرِیھا بادھرے سومرے
(۱۵۶۵ ، جواہر اسرارالله ، ۲۶). [رک : سنکانا].

سنکھاہولی (فت س ، غنہ ، و مج) امث ؛ سنکھاولی ، سنکھاہلی.
(طب) زمین پر پھیلنے والی بُوٹی جس کی بیل محض تھوڑی دُور تک پھیلتی ہے. باریک پتّے چھوٹے لمبے اور گہرے سبز ہوتے ہیں، پُھول خُوبصورت کٹوری نما ، سفید ، کسی قدر گُلابی ہوتے ہیں، لاط : Andropogon Aciculatun سنکھا ہولی ... ہندوستان رُوئیدگی ہے. (۱۹۳۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۲۳). [قب : برج : شنکھاہلی ، گج : شنکھاولی].

شنکھن (فت س ، غنہ ، فت کھ) صف.
سنکھ معنی نمبر ۳ (رک) سے منسوب. پدمن دہ پدمن سنکھن دہ سنکھن اسی قاعدے کی طرف اِشارہ ہے . (۱۸۳۵ ، علم الفرائض ، ۴۳). [رک : سنکھ].

سنکھنی (فت س ، سک ن ، کس کھ) امث.
ہندی کوکھ شاستر کی رو سے عورتوں کی چار اقسام پدمنی، چترنی سنکھنی ، ہستنی) میں سے ایک قسم کی عورت. صاحبانِ عقل و شعور نے نازنینانِ جہاں کی چار قسمیں لکھی ہیں اول پدمنی ، دوم چترنی ، سوم سنکھنی ، چہارم ہستنی . (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۹۹۳). دُوسری قسم سنکھنی خورا ک کم اور قوّت زیادہ سینہ بھرا ہوا اور کمر نازک مغرور بے خوف اور بے انتہا غصیلی . (۱۹۷۵ ، اُردو ، ۵۱ ، ۱ : ۱۹۱). [رک : س : شنکھنی शाङ्खिनी].

سنکھوا/سنکھوہ (فت س ، غنہ ، سک کھ / فت و) امذ.
سنکھیا کا زہر. سُمّ الفار (۱۸) قسم کی ہے سنکھوا ، رسنہ سنکھوہ ... شیام سندر (۱۹۰۶ ، اکسیر الاکسیر ، ۸). [سنکھ (سنکھیا) + وا / وہ ، لاحقۂ نسبت].

سنکھیا (۱) (فت س ، غنہ ، کس کھ). (الف) امث.
زہر کی ایک قسم ، سُمّ الفار. کبھی کبھی دھتورا بھی سبزی میں ملا لیتے تھے اور معمول تھا کہ دن بھر میں ایک بار سنکھیا ضرور کھاتے (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۸). سنکھیا سے سفیدی اور شکر سے مٹھاس اور آگ سے حرارت جُدا نہیں ہو سکتی. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۴۲۳).

سنکھیا ، افیون ، گانجا ، چرس ، بھنگ
خواب آور گولیاں ، کڑوے باداموں کا زہر

(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۰۹). (ب) صف. ۱. (کنایۃً) **مہلک ، قاتل ، مضر.** علما کی رائے ہے کہ تمبا کو ہی نفسہ سنکھیا ہے مگر استعمال کے سبب سے نہیں معلوم ہوتا. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۰۲). بہرحال کفر شرعی ایک ایسا سنکھیا (زہر) ہے جو جان بوجھ کر یا غلط فہمی سے کسی طرح بھی کھایا جائے انسان کو ہلاک کرنے کے لئے کافی ہے. (۱۹۳۲ ، تفسیر ، القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۲۶۹). ۲. (کنایۃً) **ناگوار.** بی بی کی صورت کیسی نام سے کلیۃً نفرت ہو چکی تھی ، بی بی اچھی بات بھی کرتی تو اسے سنکھیا معلوم ہوتی . (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۸۰). [س : شرنگکا श्रृङ्गक].

--- تیلیا (--- ی مج ، کس ل) امث.
(طب) سنکھیا کی مُختلف اقسام میں سے ایک جس کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے. سنکھیا تیلیا شنگرف ، سب کو ایک ایک تولہ باریک پیس کر کجلی مذکور میں اضافہ کریں. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۳۱). [سنکھیا + تیلیا].

--- دینا محاورہ.
مارنا ، مار ڈالنا. میں جاتے ہی سب کو سنکھیا دونگا ایک ہی دن میں خاتمہ ہے. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۱۱۳).

--- کھاؤ فقرہ.
دور ہو ، جو چاہے سو کرو.

جو اپنی شدّتِ غم ان سے ہم لگے کہنے
تو بولے ہو کے خفا ، جاؤ سنکھیا کھاؤ

(۱۹۳۰ ، مضامین فرحت ، ۲ : ۲۰۶).

سنکھیا (۲) (فت س ، غنہ ، کس کھ) امث.
(ریاضی) گنتی ، شُمار ، عدد ، تعداد. اننت ترلوکی برہم سنڈر میں ہیں ان کی سنکھیا (تعداد) کچھ نہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۰). [س : शाङ्खिक].

سنگ (۱) (فت س ، غنہ) امذ.
۱. **پتھر.**

رہتا ہوں توں آدم کے دلِ تنگ میں
کہ جیوں آگ پنہاں اچھے سنگ میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶).

اثر کرتا ہے نالہ آبرو کا سنگ کے دل میں
ہنر سیکھا ہے شاید کوہکن سیں تیشہ زاں کا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷).

سختیِ ایام کی جو کہیے
ہووے ابھی موم سنگ و آہن

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱۹).

میں نے مجنوں پہ لڑکپن میں اسد
سنگ اُٹھایا تھا کہ سر یاد آیا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۲). عالمگیر مذہب کا خدا ان آب و گل اور سنگ و خشت کی چہار دیواریوں میں محدود نہیں . (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۷۳).

دل تو پھر دل ہے ٹُوٹتا ہے اگر
سنگ سے بھی نکلتی ہے آواز

(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۹۳) . ۲. **چکوکی جس کو نوحہ پڑھنے والے باقاعدہ بجاتے ہیں.**

اُٹھتے ہی تیرے دگرگوں ہو گیا رنگِ نشاط
جام خالی میکدے میں سنگ ماتم خانہ تھا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۸۸) . ۳. **(مجازاً) وزن ، بوجھ ، گرانی .** جوہری نے جوڑی کو اُٹھا کر بہ نگاہِ خریداری دیکھا رنگ ڈھنگ سنگ نایاب پایا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۳۹۳). بہت بڑا نگینہ اور رنگ ڈھنگ ، سنگ سے درست. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۷۶) ۴. **کشتی گیروں کا نعل جس کو وہ اُٹھاتے ہیں ، مرتبہ ، قیمت ، تمکین ، وقار** (فرہنگِ آصفیہ ؛ لغاتِ ہیرا). [ف].

ـــــ ابابیل کس اضا(ـــــ ی مع) امذ.
وہ پتھر جو ابابیل کے بچوں کے پیٹ سے نکلتا ہے ، حجرالخطاطیف. حجرالخطاف یعنی سنگِ ابابیل یہ دو پتھر ہیں جو اس کے آشیانۂ ابابیل میں پائے جاتے ہیں ایک سفید اور دوسرا سرخ. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۸۹). سنگِ ابابیل ... پتھر ہے جو ابابیل کے بچوں کے پیٹ سے نکلتا ہے. (؟ ، کلیدِ عطاری ، ۴۷). [سنگ + ابابیل (رک)].

ـــــ اَبری کس صف(ـــــ فت ا ، سک ب) امذ.
(حجریات) میلے رنگ کا سفید یا ہلکا گلابی پتھر ، ساخت کے لحاظ سے اس کا شمار سنگِ مرمر کی قسم میں ہے. بعض پر مختلف رنگ کی بڑی بڑی چتیاں ہوتی ہیں یہ اعلیٰ درجے کی عمارتوں میں لگایا جاتا ہے اور نگینے بھی بنائے جاتے ہیں اس کا دوسرا نام سنگِ عجوبہ ہے. عمارت میناروں کی اندر سے تو صرف سنگ سرخ کی اور باہر سے سنگِ موسیٰ و سنگِ زرد و سنگِ مریم و سنگِ ابری کی بطور لہریا. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۰۵۳) مسجد میں اول کے درجہ میں سنگِ ابری کا سہ درہ قابلِ دید اور لاجواب ہے. (۱۹۰۵ ، یادگارِ دہلی ، ۷۷). اس عمارت کا ازارہ اندر کی طرف سنگِ مرمر کا ہے اور باہر کی طرف سنگِ ابری کا. (۱۹۶۳ ، تاج محل ، ۴۴). [سنگ + ابری (رک)].

ـــــ اَحْمَر کس صف(ـــــ فت مج ا ، سک ح ، فت م) امذ.
(حجریات) لال رنگ کا پتھر جو جے پور اور راجستھان میں بکثرت دستیاب ہے ، سنگِ سرخ.

فصیل اوس کی تھی چار سو جو بنی
سراسر وہ کل سنگِ احمر کی تھی

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۸۴). [سنگ + احمر (رک)].

ـــــ اَساسی کس صف(ـــــ فت ا) امذ.
سنگِ بنیاد ؛ (کنایۃً) بُنیادی نُکتہ ، اصل مقصد . یہی اصول کانگریس میں گفت و شنید کے سنگِ اساسی ہوئے. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۱۱۷). اِتحادِ اُمّت کے لیے سنگ اساسی کی حیثیت پا لے. (۱۹۸۸ ، فاران، کراچی، جولائی، ۸). [سنگ + اساسی (رک)].

ـــــ اَسا کِفَہ کس صف(ـــــ فت ا ، کس ک ، فت ف) امذ.
(حجریات و کفش سازی) حجرالاسا کفہ ، ایک پتھر ہے جس میں سُرخ ، زرد اور سیاہ رنگ کی آمیزش ہے. اندر سے کچھ نیلا نکلتا ہے . جسامت میں کنکریوں کی طرح ، اسکاف یعنی جُوتے بنانے والے اور لوہے کے اوزاروں سے کام کرنے والے اس کو استعمال کرتے ہیں. سنگ اسا کفہ. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۵). [سنگ + اسا کفہ، اسکاف (رک) کی جمع].

ـــــ اِسپَنْج کس اضا(ـــــ کس ا ، سک س ، فت پ ، غنہ) امذ.
(حجریات و طب) ایک پتھر جو اسپنج کے اندر سے نکلتا ہے رطوبات کو جذب کرنا ، خُون جاری کو روکنا وغیرہ قسم کے امراض میں شافی ، حجرالاسفنج. سنگ اسپنج. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۶). [سنگ + اسپنج (رک)].

ـــــ اَسْوَد کس صف(ـــــ فت ا ، سک س ، فت و) امذ.
(حجریات) وہ سیاہ پتھر جو کعبۃاللہ کی دیوار میں نصب ہے. حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام نے تعمیر کعبہ کے وقت اسے نصب کیا تھا. حج کے زمانے میں طواف اسی مقام سے شروع کیا جاتا ہے اور طواف کے شروع یا ختم پر اسے بوسہ دیا جاتا ہے یا اسے چُھو کر ہاتھ کو چُوم لیا جاتا ہے ، حجرِ اسود.

سنگِ اسود دیکھ کر خالِ صنم یاد آ گیا
طوف تو دورانِ سر کعبہ سیہ خانہ ہوا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۷).

طیبہ ہی کو اب کعبۂ مقصد کہیے
دہلیز نبیؐ کو سنگِ اسود کہیے

(۱۹۳۷ ، رباعیاتِ امجد ، ۲ : ۱۸). [سنگ + اسود (رک)].

ـــــ اَشرَف کس صف(ـــــ فت ا ، سک ش ، فت ر) امذ.
(حجریات) ایک عمدہ قیمتی پتھر جو نفیس اشیائے آرائش بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے سنگِ مرمر کی بیش قیمت قسم . خط بنانے کے سامان کا ڈبہ اور ایک "سنگِ اشرف" کا قلم دان جو ان کے دادا جان کو انعام میں ملا تھا. (۱۹۵۲ ، نمک پارے ، ۱۰۹). [سنگ + اشرف (رک)].

ـــــ اَفرُوج کس صف (ـــــ فت ا ، سک ف ، و مع) امذ.
(طب و تعمیرات) ایک پتھر جو روم میں کافی ملتا ہے. وزن میں اتنا ہلکا کہ پانی پر تیرتا رہتا ہے ، مثانے کی پتھری ، بچھو کے کاٹے وغیرہ میں تیر بہدف ، سنگ الروبی ، سنگ افروی. سنگ افروج ... خشکی اور قبض پیدا کرتا ہے. محلل بھی ہے (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۶). [سنگ + افروج ـ افروی].

ـــــ اَفرِیقی کس صف (ـــــ فت ا ، سک ف ، ی مع) امذ.
(طب) ایک پتھر کہ نہ زیادہ بھاری نہ زیادہ نرم نہ سخت بلکہ اس پر سفید خط ہوتے ہیں ، افریقہ سے برآمد ہوتا ہے اور ادویات میں مُستعمل ہے. سنگِ افریقی ... خشکی پیدا کرتا ہے اور تھوڑا سا قابض ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۶) [سنگ + افریقہ (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ اَفشاں (ـــــ فت ا ، سک ف) صف.
پتھر برسانے والا ، پتھر برساتا ہوا. جب عرب و ہند کے تعلقات کا تصور کیا جاتا خیبر کے سر بفلک پہاڑ سنگ افشاں نظر آتے. (۱۹۳۰ ، مقالاتِ شروانی ، ۲۴۷). [سنگ + ف : افشاں + افشاندن ـ چھڑکنا ، بکھیرنا].

ـــــ اَفشانی (ـــــ فت ا ، سک ف) امث.
سنگ اندازی ، اوپر سے پتھر پھینکنا ، پتھر مارنا ، پتھر برسانا. طائروں نے سنگ ریزے لے کر اس طرح سے سنگ افشانی کی کہ سب کو ہاتھیوں سمیت کرم خوردہ پتے کی مانند کر دیا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۹۷). [سنگ + افشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ اَفگَن (ـــــ فت ا ، سک ف ، فت گ) صف.
رک : **سنگ انداز** (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [سنگ + ف : افگن ، افگندن ـ ڈالنا ، گرانا].

ـــــ اَفگَنی (ـــــ فت ا ، سک ف ، فت گ) امث.
سنگ اندازی. میدان نہ تھا کہ لڑائی میں جوانمردی دکھائی جاتی نہ کوئی پناہ ایسی تھی کہ سنگ افگنی اور تیر اندازی کی جاتی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۵۶۹). [سنگ + افگن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ اَناغاطِس کس اضا (ـــــ فت ا ، کس ط) امذ.
(طب) حجرالدم ، حجرالطور ، اس پتھر کو پانی میں ڈال کر پینے سے پانی کا رنگ خونی ہو جاتا ہے موتیا بند اور دوسرے اورام کو مفید ہے. سنگ اناغاطس ... ایک پتھر ہے ... آنسوؤں کی کثرت اور طرفہ کو نفع پہونچاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۷). [سنگ + اناغاطس (عَلَم)].

ـــــ اَنداز (ـــــ فت ا ، سک ن) صف ؛ امذ.
۱. **پتھر پھینکنے یا مارنے والا (جنگ اور لڑائی سے مختص).** ایک طرف سے شمشیر زنوں نے اور ایک طرف سے سنگ اندازوں نے اس مظلوم کو گھیر لیا. (۱۸۸۷ ، شہرالمصائب ، ۴۸). اس کے ہر طرف مسلح محافظ تھے اور آگے پیچھے سوار اور پیدل سپاہی ، کماندار ، سنگ انداز ، زرہ پوش سوار اور نیزہ بردار تھے.

(۱۹۶۳ ، شمسون مبارز (ترجمہ) ، ۱۲۱). ۲. وہ جشن جو شراب خوار ماہ شعبان کے آخر میں کیا کرتے ہیں ، ماہ شعبان ؛ وہ روزن جو قلعے کی دیوار کے کنگروں میں اس غرض سے چھوڑے جاتے ہیں کہ ان میں سے دشمن کو پتھر مارے جائیں ؛ شرابی ، مدہوش؛ خوشی ؛ پیاس (جامع اللغات ؛ لغاتِ نیرا). [سنگ + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا ، پھینکنا].

ـــــ اَندازی (ـــــ فت ا ، سک ن) امث.
پتھر پھینکنا ، پتھراؤ کرنا. نوبت یہاں تک پہنچی کہ لوگوں نے باہم سنگ اندازی کی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۶۳). [سنگ + انداز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ آستان / آستانَہ کس اضا (ـــــ سک س / فت ن) امذ.
دہلیز یا چوکھٹ کا پتھر.

جب سنگِ آستانہ ترا تکیہ گہ تھا
ہم کو بھی کوئے عشق میں اک عزّوجاہ تھا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۷).

وفا کیسی؟ کہاں کا عشق؟ جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگِ آستاں کیوں ہو
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۰).

ہے سجدہ گہِ خلق ترا سنگِ آستاں
سچ ہے اگر کہیں تجھے سرتاجِ کشوراں
(۱۹۲۳ ، مطلع انوار ، ۳۶). عین وہاں سے قد آور دیوار شروع ہوتی تھی جسے سنگِ آستاں سمجھ کر انسان اپنا سر تو پھوڑ سکتا تھا لیکن پھلانگ نہیں سکتا تھا. (۱۹۸۷ ، پنہ یاران دوزخ ، ۱۰۸). [سنگ + آستان / آستانہ (رک)].

ـــــ آسیا کس اضا (ـــــ مد ا ، سک س) امذ.
چکّی کا پتھر (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [سنگ + آسیا (رک)].

ـــــ آفتاب کس اضا (ـــــ سک ف) امذ.
(حجریات) پتھر کی ایک قسم ، جس کے گرد آفتاب کی روشنی کا ایک حلقہ سا ہوتا ہے ، زیورات کے علاوہ اس کے سحری اور طبی خواص بھی ہیں. جزیرۂ پینکس (آسٹریلیا) کے باشندے مصنوعی آفتاب کے ذریعے دھوپ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ، وہ ایک گول پتھر لے کر جو واٹ لوا یا سنگِ آفتاب کہلاتا ہے اس کے اطراف پر سرخ فیتے لپیٹ دیتے ہیں اور کرنوں کے طور پر اس پر اُلّو کے پر چپکا دیتے ہیں. (۱۹۶۵ ، شاخ زرّیں ، ۱ : ۱۹۲). [سنگ + آفتاب (رک)].

ـــــ آمَد و سَخت آمَد کہاوت.
چار و ناچار کوئی کام کرنے یا ذمّہ داری آ پڑنے کے وقت بولتے ہیں.

خوشی کب دیکھ سکتا ہے یہ کم بخت
کہوں کیا حالِ دل سنگ آمد و سخت
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۴۳). ہوشمند سنگ آمد و سخت آمد اٹھانا چاہیے ، ناز پرورد ـ تم جانتی ہو مجھ کو کوئی کام کر نہیں آتا. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۱۰).

انکارِ عِشق سے کہنا یہ شرارت ہے
ہم کو تو نہیں باور ، سنگ آمد و سخت آمد

(۱۹۰۵ ، گُفتارِ بیخود ، ۸۳). یوں بھی اُونچی ذات والوں کی تشریف آوری چمرٹولہ میں سنگ آمد و سخت آمد کا مصداق ہوا کرتی تھی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۵۶).

---آہک کس اضا(---فت ہ) امذ.
(حجریات) **چونے کا پتھر ، سوڈیم کاربونیٹ.** دونوں پہلوؤں پر سنگِ آہک کے پہاڑ سر سے چھ سو فٹ بلند دیواروں کی طرح سیدھے کھڑے تھے (۱۹۳۰ ، تیمور ، ۹). یہاں نمک ، سنگِ آہک (چُونا) سیلیکا سینڈ ، ڈولومائٹ اور گل آتشی کے بھی ذخائر پائے گئے ہیں. (۱۹۷۸ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ، ۶۰). [سنگ + آہک (رک)].

---آہن رُبا کس صف(---فت ہ ، ضم ر) امذ.
(حجریات) **مقناطیس.** خاصیتِ اخیر جو کہ ہر جسم میں موجود ہے ... خاصیتِ آہن اور سنگِ آہن رُبا میں ہے. (۱۸۶۸ ، مقالاتِ محمد حسین آزاد ، ۳۳۳). [سنگ + آہن (رک) + ف : رُبا ، رُبودن - لے جانا ، اُڑا لینا].

---بار امذ ؛ امث.
پتھر پھینکنے والا ، پتھر مارنے والا ، پتھروں کی بوچھاڑ کرنے والا ؛ پتھریلی زمین (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [سنگ + ف : بار ، باریدن - برسانا].

---باراں امذ.
۱. **پتھروں کی بوچھاڑ ، سنگ باری.** در و دیوار پر چڑھ مسلم کوں سنگ باراں کر تن نازنین اوس کا تمام زخمی کیے . (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۳).

سُنا ہے اپنا جو دیوانہ اس صنم نے مجھے
اِشارہ رہتا ہے لڑکوں کو سنگِ باراں کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۰۳). ۲. **ایک بیش بہا پتھر جس پر تیل مل کر ایک پانی سے بھرے ہوئے برتن میں ڈال دینے سے خیال کیا جاتا ہے کہ بارش لانے کا سبب بنتا ہے ، حجرالمطر.** ایک بیش بہا پتھر ہے جو سنگ باراں کہلاتا ہے ، اسے ... تیل مل کر ایک پانی سے بھرے ہوئے برتن میں ڈال دیا جاتا ہے اس کے بعد بارش کا آنا یقینی ہوتا ہے. (۱۹۶۵ ، شاخِ زرّیں ، ۱ : ۱۵۷). اف : کرنا. [سنگ + ف : باراں ، باریدن - برسانا].

---بارانی امث.
پتھراؤ ، سنگ باری.

تنگ آیا سنگ بارانی سے عالم کی بہت
بید ساں یک چند شاخِ بے ثمر پیدا کروں

(۱۸۲۶ ، دیوانِ گویا ، ۵۱). [سنگ + باراں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بارِق کس صف(--- کس ر) امذ.
(حجریات و طب) **حجرالبارق ، یہ پتھر ہتھیلی کے برابر چوڑا اور ہلکا ہوتا ہے ، کُوفہ میں ایک مقام ہے بارقہ اس سے منسوب ، پانی پر تیرنے لگتا ہے لیکن پانی جذب ہونے پر ڈُوب جاتا ہے ، دھوپ میں رکھنے سے پانی نکل جاتا ہے استسقا کے مریض کو بتایا جاتا ہے .** استسقا ئے زق کے مریض کے پیٹ میں شگاف دیکر ہ ماشہ سنگِ بارق وہاں رکھ دیں تو رطوبت جذب کرلے ، بعد اس کے دھوپ میں رکھ دیں ... یہاں تک کہ تمام رطوبت جذب کر لے گا. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳۷). [سنگ + بارقہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---باری امث ؛ سنگباری.
۱. **پتھراؤ.**

غضب ناک ہو سنگ باری کرے
زباں سے بھی دشنام جاری کرے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۶۳). آندھی سیاہ چھائی سنگ باری ہونے لگی ، پیروں نے غُل مچایا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۶ : ۳۸). نئے ادیبوں ہی نے مجھ پر ملامت کی سنگباری شروع کر دی . (۱۹۳۹ ، اک عشرِ خیال ، ۶۸).

سزائے نذرِ آتش ہو کہ حکمِ سنگ باری ہو
خدارا حکم فرمائیں کہ کارِ عدل جاری ہو

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۴۷). ۲. **(مجازاً) مُشکلات ، مصیبت.** گزشتہ چالیس برسوں میں ہم نے اس سنگ باری کے بہت تماشے دیکھے. (۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۱۵). [سنگ + بار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باسی کس صف؛ امث.
(حجریات) **ایک قِسم کا پرت دار پتھر جو سُرخ اور زردی یا سفیدی مائل سرخ ہوتا ہے جسے سنگِ سرخ بھی کہتے ہیں (تعمیرات میں مستعمل.** شاہزادہ میرزا سلیم ابن معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ نے ... بڑے در کے بیچ میں ایک مکبر سنگ باسی کا بہت خوشنما بنوا دیا ہے. (۱۸۴۶ ، آثارالصنادید ، ۶۶). ایک طرف سنگ باسی کی مسجد دوسری طرف جینیوں کا مندر. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن دہلوی ، ۶۹). [سنگ + باسی (رک)].

---بالیں کس اضا(---ی مج) امذ.
قبر کے سرہانے لگایا جانے والا پتھر ، لوحِ مزار. انھوں نے یہ تاریخ کہی اور سنگِ بالیں پر کندہ ہوئی. (۱۸۳۵ ، تذکرۂ خوش معرکۂ زیبا ، ۱۰). [سنگ + بالیں (رک)].

---بانسی کس صف(---غنہ) امذ.
(حجریات) سنگ باسی، سنگِ بانسی جو سُرخی اور سفیدی آمیز ہوتا ہے بیانہ کے پہاڑوں میں نکلتا ہے.[۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۹۹). [سنگ + بانسی - باسی].

---بُحَیرہ کس اضا(---ضم ب ، ی لین ، فت ر) امذ.
(طب) حجرالبحیرہ ، یہ پتھر پتلا ، سیاہ رنگ شام کی کھائیوں میں دستیاب، جاذب ہے کہ آگ میں ڈالنے سے جلنے لگتا ہے ادویات میں مُستعمل. سنگ بُحیرہ ... کو پیس کر زخم پر چھڑکنے سے وہ خشک ہو کر بھر جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳۷). [سنگ + بحیرہ (رک)].

ـــــ بُرامی کس صف (ـــــ ضم ب) امذ.
(طب و حجریات) حجرالبرام. یہ پتھر حجاز اور طوس سے لاتے ہیں، ہند میں بھی دستیاب ، برتن اور ہانڈی بنانے کے علاوہ ادویات میں مستعمل ہے. سنگ بُرامی ... کو پیس کر دانتوں پر ملنے سے صاف رہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۸). [سنگ + برام ~ ورام (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ بَسْت (ـــــ فت ب ، سک س) صف.
پتھر کی بنی ہوئی ، مضبوط. سڑکیں بہت وسیع اور سنگ بست دو رویہ لکھوکھا دکانوں سے ... آراستہ پیراستہ ہیں. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵). یہ مکان دومنزلہ ہے اور ہنوز زیر تعمیر ہے اور تمام عمارت سنگ بست ہے. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، ۳ جنوری ، ۶۸). [سنگ + ف : بست ، بستن ~ باندھنا]

ـــــ بَسْتَہ (ـــــ فت ب ، سک س ، فت ت) صف.
۱. پتھر کا بنا ہوا ، پتھروں سے روکا ہوا. آب پاشی کے بند اور سنگ بستہ گودیاں. بعض شکلیں خاصی مُدّت تک قائم رہتی ہیں. (۱۹۳۷ ، اصولِ معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۰). مُسلمان صوبہ داروں ہی نے بلند ، سنگ بستہ پُشتے بنوائے تا کہ برسات میں آمد و رفت جاری رہے . (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۲۱۹). **۲. (مجازاً) پتھر کی مانند سخت ، ظالم ، بے رحم.** میری مراد اس شعری کردار سے ہے ... جو اس سنگ بستہ جہاں میں بے سبب کسی چارہ گر کی آمد کا متمنی ہے . (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۷). [سنگ + بست + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ بَسْتَہ تَعْمِیر (ـــــ فت ب ، سک س ، فت ت ، ت ، سک ع ، ی مع) امث.
(معماری) وہ تعمیر جس کی چنائی روکار پتھروں کی سیلی کھڑی کر کے بنائی جائے، جیسے: لال قلعہ ، جامع مسجد دہلی ، تاج محل وغیرہ کی عمارت (ا پ و ، ۱ : ۶۶). [سنگ + بستہ (رک) + تعمیر (رک)].

ـــــ بَصَرِی کس صف (ـــــ فت ب ، ص) امذ.
(حجریات و طب) حجرالکحل ، سنگِ سفالک و سنگِ سُرمہ ، پتھر آنکھوں کے مرض میں اور خصوصاً سُرمہ بنانے کے کام آتا ہے دیگر ادویات میں مُستعمل ہے . ظرف میں چند ٹکڑے زہن اور سنگِ بصری کے اور سنگ ریزہ وغیرہ ڈالتا ہوں . (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۴ : ۵۵). کرمان میں سیسے کی کھان ہے وہاں سیسے کے پگھلانے کے وقت سنگِ بصری تیار کیا جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۸). [سنگ + بصری (رک)].

ـــــ بَکَف (ـــــ فت ب ، ک) صف.
پتھر ہاتھ میں لیے ہوئے ، ظلم پر آمادہ ، سنگ بار.

آج پھر سنگ بکف ہے دنیا
پھر کوئی دادِ ہنر پاتا ہے

(۱۹۷۵ ، دریا آخر دریا ہے ، ۷۹). [سنگ + ب (حرفِ جار) + کف (رک)].

ـــــ بَنْد (ـــــ فت ب ، سک ن) صف.
رک : **سنگ بستہ.** ایک پُرانی وادی ہے جس میں سنگ بند مکانوں کے کھنڈر بھی موجود ہیں. (۱۹۶۷ ، اُردو ڈائجسٹ ، ۱ اکتوبر ، ۱۰۹). [سنگ + ف : بند ، بستن ~ باندھنا].

ـــــ بَنْدی (ـــــ فت ب ، سک ن) امث.
سنگین دیوار یا پشتہ بنانا ، سنگ بستگی. وہ ڈھال جو گھاس یا سنگ بندی کے ذریعے پانی کے اثر سے محفوظ کیے گئے ہوں ، بہ نسبت غیر محفوظ ڈھال کے بہتر حالت میں استادہ رہ سکتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۷). [سنگ + بند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بُنْیاد کس اضا (ـــــ ضم ب ، سک ن) امذ.
۱. وہ پتھر جو کسی عمارت کی تعمیر کے آغاز کے وقت (عموماً کسی مشہور آدمی کے ہاتھوں) بُنیاد (نیو) میں رکھا جاتا ہے. ۲ مارچ ۱۹۰۶ء کو میں نے اس عمارت کا سنگِ بُنیاد رکھا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲). پھر سنگِ بُنیاد نصب کرنے کے لئے تشریف لے گئے. (۱۹۳۳ ، حیاتِ شبلی ، ۳۸۳). **۲. (کنایۃً) اساس ، جڑ ، نیو.** اسلامی قومیت کا سنگِ بُنیاد اخوتِ اسلامی ہے. (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۵۵). ایک ایسے منہاجِ فکر کی بُنیاد رکھی جس نے آگے چل کر فلسفۂ حاضر کے لئے سنگِ بُنیاد کا کام دیا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۸۴). ف : رکھنا ، ہونا. [سنگ + بُنیاد (رک)].

ـــــ بُنْیادی کس صف (ـــــ ضم ب ، سک ن) امذ.
بنیاد کا پہلا پتھر.

دل کو پتھر کر لیا تُو نے مصائب میں مگر
سنگِ بُنیادی رکھا اسلام کی بُنیاد کا

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۸۹). [سنگ + بُنیاد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ بُولُس کس اضا (ـــــ و مع ، ضم ل) امذ.
(طب) یہ پتھر بورۂ ارمنی کی طرح ہوتا ہے ، اس پر زرد و سفید خال ہوتے ہیں سب سے پہلے حکیم بولس نے اس کے خواص دریافت کیے لہذا اس سے منسوب ادویات میں مستعمل ہے . سنگِ بُولس ... کو روغنِ زیتون کے ساتھ جوش کر کے بدن پر ملنے سے درد اور ماندگی اور تھکاوٹ ہٹ جاتی ہے . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۸). [سنگ + بُولس (علَم)].

ـــــ بے نُون کس صف (ـــــ ی مج ، و مع) امذ.
(مجازاً) کُتّا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [سنگ + بے (حرفِ عطف) + نون (رک)].

ـــــ پا کس اضا امذ.
پھنوی یا مُستطیل شکل کی چھوٹی کُھردری سُوراخ دار اینٹ یا پتھر جس سے بدن کو مل مل کر صاف کرتے ہیں ، جھانواں ، تشفہ.

زمرد کے لے ہاتھ میں سنگِ پا
کیا خادموں نے جو آہنگِ پا

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۴۴).

اوس پری رو کے کفِ پا میں ہے عالم نُور کا
سنگِ پا کے واسطے سنگوائیں پتھر طُور کا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۲۷). فارسی میں اس کو سنگِ پا اور ہندی میں جھانوہ کہتے ہیں.(۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳۸). [سنگ + پا (۳)].

---ِ پاتری کس صف(---سک ت) امذ.
(حجریات) میلے رنگ کا ٹھوس یعنی بے پرت پتھر جو کشمیر کے علاقے میں پایا جاتا ہے (ا پ و ، ۱ : ۶۶). [سنگ + پاتر (۳) + ی ، لاحقۂ صفت].

---ِ پارس کس صف(---سک ر) امذ.
(حجریات) ایک قسم کا پتھر جس کی نسبت مشہور ہے کہ لوہے سے چھو جائے تو اُسے سونا بنا دیتا ہے ، پارس پتھر.

تمہارا بوسۂ در یوں بدوں کو نیک کرتا ہے
بنا دیتا ہے سونا سنگِ پارس جیسے آہن کو

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۹۸) . ذوق جیسے استاد کی صحبت سنگِ پارس کا حکم رکھتی تھی.(۱۹۰۱ ، مقالاتِ عبدالقادر، ۲۰۹). [سنگ + پارس (رک)].

---ِ پارَہ (---فت ر) امذ.
کنکر ، پتھر کا چھوٹا موٹا ٹکڑا ، روڑی ، روڑا.

غضب ہے بختِ بد ایسے ہمارے ہو جائیں
کہ لیں جو لعل و گُہر سنگ پارے ہو جائیں

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰۳).

یہ کیوں بُت بنے بیٹھے ہو منہ سے بولو
یہ کیوں لعل سب سنگ پارے ہوئے ہیں

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۷۵).

قناعت کی جسے دولت ہے حاصل
اُسے لعل و گُہر ہیں سنگ پارے

(۱۹۶۱ ، ہادی مچھلی شہری ، صدائے دل ، ۲۰۹). [سنگ + پارہ (رک)].

---ِ پائے زَر کس صف(---ی مج ، فت ز) امذ.
(حجریات) ٹھوس قسم کا ہلکا فیروزی رنگ کا پتھر (ا پ و ، ۱ : ۶۶). [سنگ + پا + ے (حرفِ اضافت) + زر (رک)].

---ِ پائے شوئِیَہ کس اضا(---ی مج ، و مع ، فت ی) امذ
جھانواں ، تشف ، پتھر کے ٹکڑے جو سوراخ دار بھڑوں کے چھتے کی مانند ہوتے ہیں - جدہ کے ساحل پر بکثرت دستیاب ، پانو کو رگڑ کر صاف کرنے اور ادویات میں مُستعمل ہیں. سنگ پائے شویہ ... کو پیس کر چھڑکنے سے خُون جاری رُک جاتا ہے.(۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۴۰). [سنگ + پا + ے(حرفِ اضافت) + شویہ ، شوئیدن - دھونا].

---ِ پِتھائی کس صف(---فت پ) امذ.
پتھر کی ایک قسم جو سفید ہوتی ہے. یہ بھی سنگِ مرمر کی ایک قسم ہے. یہ ایک شاہی محل ہے سنگِ سرخ کا اور اوس کو سنگِ پتھائی سے سفید کر کے رنگ آمیزی اور طلا کاری کے گُل بُوٹے بنائے تھے. (۱۸۴۶ ، آثارالصنادید ، ۲ : ۳۳). [سنگ + پتھائی (رک)].

---ِ پُشت (---ضم پ ، سک ش) امذ.
ایک دریائی جانور جس کی پیٹھ کی ہڈی سے ڈھالیں اور کھلونے بنائے جاتے ہیں ، کچھوا نیز وہ جانور جس کی پُشت پتھر کی طرح سخت ہو مثلاً مگرمچھ ، گھڑیال وغیرہ. بطوں نے ایک لکڑی لا حاضر کی اور سنگِ پُشت نے بیچ سے اس لکڑی کو مضبوط پکڑا . (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۹۳). جانوران آبی خوف سے باہر نہ آتے تھے سنگِ پُشت کی سپر سے تیغ موج کی وار بچاتے تھے . (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۳) . [سنگ + پُشت (رک)].

---ِ پُشتِ بَحْری (---ضم پ ، سک ش ، کس اضا ت فت مع ب ، سک ح) امذ.
سمندری کچھوا. بعض کچھوے خُشک زمینوں پر رہتے ہیں اور بعض تری میں اور دریا کے پانی میں رہتے ہیں ، وہ حشرات جنھیں سنگِ پُشتِ بحری کہتے ہیں ، سمندروں میں رہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۸۳).[سنگ + پشت (رک) + بحری(رک)].

---ِ پُشتَہ کس اضا(---ضم پ ، سک ش ، فت ت)امذ.
پُشتہ ، سہارے کی دیوار پانی کے رُخ پر انتہائی بلندیٔ آب سے ایک فٹ اوپر تک صرف پتھر کی ڈیڑھ یا ایک فٹ کی موٹی بندش کی جاتی ہے جس کو سنگِ پُشتہ یا انگریزی میں (Revetment) کہتے ہیں.(۱۹۳۳ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۱۷).[سنگ + پُشتہ (رک)].

---ِ پَلِیتَہ کس اضا(---فت پ ، ی مع ، فت ت) امذ.
حجرالفلیتہ ، رنگ زرد ، خاکی اور گُلابی ، ساخت میں نرم، باریک ریشے، چراغ کی بتی اور کپڑے بھی بنائے جاتے ہیں اور ادویات میں مستعمل، پنبۂ کدہی ، اَسبِطوس ، کہا جاتا ہے کہ یہ آگ نہیں پکڑتا. سنگِ پلیتہ ... کو کُوٹیں تو نرم رُوئی کی طرح ہو جائے اور بتی بٹنے کے قابل بن جائے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳). [سنگ + پلیتہ (رک)].

---ِ پَنْبَہ کس صف(---فت پ ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
سنگِ سفید ، روئی کی طرح سفید پتھر. ہندو باغ کے قریب کرومیم اور سنگِ پنبہ اور کوہِ سلطان اور قلات میں گندھک کی کانوں کے اِمکانات پائے جاتے ہیں. (۱۹۷۸ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۶). [سنگ + پنبہ (رک)].

---ِ تاب امث.
(سالوتری) گرم پتھر یا تپائی ہوئی اینٹ وغیرہ سے سینکنے کا عمل.

اس بیماری کا سنگ تاب ہے نام
اس کے کرنے سے جلد ہو آرام

(۱۸۷۱ ، زینت الخیل ، ۱۰۵). [سنگ + ف : تاب ، تابیدن - گرم کرنا ، سینکنا].

---تامڑہ کس اضا(---سک م ، فت ڑ) امذ ؛ ف ؛ تامڑہ.
ادنیٰ قسم کا گہرا سیاہی مائل ، تانبے کے رنگ کا یاقوت جس میں چمک اور آب بہت کم ہوتی ہے. وسطی ہند کے جنوبی ریوا کے کرنڈ کی تہ ، نیز سنگو تامڑہ رکھنے والے سینگا تیز دار ور قیلے اور برتیلے ہیں. (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند (ترجمہ) ، ۹) .
[سنگ + تامڑہ (رک)].

---تاؤ (---و مج) امذ.
کھوڑے کا لنگ دور کرنے کا علاج جس میں اینٹ گرم کر کے کپڑے کی تہ میں رکھ کر پانو کو سینکتے ہیں.

تجھے ترکیب ہے جو یہ بتائی
مثل کہتے ہیں سنگ تاؤ اس کو بھائی

(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۱۸). [سنگ + تاؤ (رک)].

---تراش (---فت ت) امذ.
پتھر کاٹنے والا، پتھر کی چیزیں بنانے والا کاریگر، پتھر کا مجسمہ بنانے والا ، بت گر ، بت تراش.

بشرمندہ فرہاد سے سنگ تراش
دھرنہار آہیں فن میں شیریں تلاش

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۹۵).

سینہ کاوی ہے کام ہی کچھ اور
کوہ کن بود ، مردِ سنگ تراش

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۷). شائستہ ملک کی مثال مورت بنانے والے سنگ تراش کے کارخانے کی سی ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۸۹). کسی شاعر کا قلم اور کسی سنگ تراش کا ہنر اس شخص کے تخیل کی داد نہیں دے سکتا جس نے اقوامِ عالم میں اس تحارق تعبیر کی بنیاد رکھی. (۱۹۰۵ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۲۶۹). یہاں اس کا عمل بڑے سنگ تراش کا سا ہوتا ہے جو بے رونق ، بھدّے پتھروں کو ... ایک نئی زندگی عطا کرتا ہے . (۱۹۸۶ ، اردو میں اصول تحقیق ، ۱۵۲). [سنگ + ف : تراش ، تراشیدن ـ کاٹنا].

---تراشی (---فت ت) امث.
عمارت اور دوسری ضروریاتِ زندگی کے لیے پتھر کی چیزیں بنانے کا فن یا پیشہ ؛ (مجازاً) بت گری. یہاں سنگ تراشی کا کام اچھا بنتا ہے. (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۳۹). قومِ عاد کو سنگ تراشی میں بڑی دستگاہ تھی اور وہ ضرورت سے زیادہ اس ہنر سے کام لیتے تھے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۳۲). سنگ تراشی(مجسمہ سازی)اورفنِ تعمیرکو فنونِ لطیفہ یا ہنر ہائے زیبا کہا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۳۷). [سنگ + تراش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تربت کس اضا(---ضم ت ، سک ر ، فت ب) امذ.
وہ پتھر جو قبر کے سرہانے لگایا جاتا ہے اور جس پر مرنے والے کا نام ، تاریخ وفات وغیرہ کندہ ہوتی ہے ، لوح مزار.

مجھے یہ محسوس ہو رہا ہے
کہ سنگِ تربت نہیں ہے میں ہوں

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۱۱۷). [سنگ + تربت (رک)].

---تعویذ کس اضا (---فت ت ، سک ع ، ی مع) امذ.
پتھر کی وہ مستطیل سِل جو قبر کے تعویز پر لمبائی میں نصب کی جاتی ہے اس پر آیات ، دعائیہ جملے یا اشعار کندہ ہوتے ہیں.

میں وہ گردش زدۂ دہر ہوں جس کا پسِ مرگ
سنگِ تعویذ بھی چکّر میں ہو مانند فساں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۳). [سنگ + تعویذ (رک)].

---تولا (---و مج) امذ.
(پہلوان) چکّی کے پاٹ کی شکل کا پتھر ، پچیس ، تیس سیر یا حسبِ ضرورت وزنی پاٹ یا چکلا جو کلائی اور ہاتھ کی قوت کے معیار کی آزمائش کے لیے پہلوان سے اٹھوایا جاتا ہے. اگر وہ ایک ہاتھ سے اس کو سیدھا اوپر اٹھا لے تو اس کی طاقت معیاری سمجھی جاتی ہے - بعض پہلوان سنگ تولے کو نال بھی کہتے ہیں،رک : سنتولا (اپ و ، ۸ : ۳۰). [سنگ + تول (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---جُدْری کس اضا(---ضم ج ، سک د) امذ.
حجرالجدری ، سرخ رنگ کا ایک پتھر جس پر چیچک کے سے دانے ابھرے ہوئے ہیں (کہا جاتا ہے کہ جس کے باندھ دیا جائے اس کے چیچک کے دانے نہیں نکلتے اگر نکلے بھی تو بہت کم - گھر میں رکھنے سے اہلِ مکان چیچک سے محفوظ رہتے ہیں). سنگِ جدری ... ایک پتھر ہے سرخ کھردرا اس پر اجزا ابھرے ہوئے ہوتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۴۴). [سنگ + جدری (رک)].

---جَراحت کس اضا(---فت نیز کس ج ، فت ح) امذ.
دودیا رنگ کا سنگِ مرمر سے مشابہ چکنا ملائم مگر بہت نرم قسم کا پتھر ، اس کو پیس کر زخم پر ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہے ، سنگِ زخم ، حجر اعرابی.

نہ لگاتا تھا تجھے سنگِ جراحت جرّاح
بن گئے دل کے جو یک لخت یہ پھوڑے پتھر

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۶۰). اگر خون میں حدّت زیادہ ہو گئی ہو تو ... گیرو ، سنگ جراحت ، دم الاخوین کو باریک پیس کر شربتِ انجبار میں ملا کر کھلائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۷۵). [سنگ + جراحت (رک)].

---جَہَنَّم کس اضا(---فت مع ج ،فت ہ ، شدن بفت)امذ.
حجرالسقر ، ایک قسم کا کاسٹک سوڈا، لاط :
(جامع اللغات). [سنگ + جہنّم (رک)].

---چٹانا محاورہ.
پتھر پر رگڑ کر دھار تیز کرنا ، سان پر چڑھانا.

وہ سخت جان ہوں کہیں کرکری نہ ہوا ے ترک
چٹا لے سنگ ذرا باڑھ دردری ہو جائے

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۸۲). بہادروں نے خنجر ہائے آبدار کو تیز کیا ، سان دے کر سنگ چٹایا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۸۵). جلاد سر پر آیا خنجر کو سنگ چٹایا طہماس نے ... بے قرار ہو کر طرف آسمان کے دیکھا. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۸۹۰).

ـــــ چقماق (ـــــ فت چ ، سک ق) امذ.
حجرالاَصَم ، سخت قسم کا پتھر جس پر لوہے کی چوٹ لگانے سے یا رگڑنے سے آگ نکلتی ہے ، حجرالنار ، بُھورا ، سیاہ ، سُرخ ، اور خاکستری رنگ ، ادویات میں مُستعمل. اس فن کے جاننے والوں میں سنگِ چقماق والی توپی دار بندوق کے متعلق بحث ہوتی رہی. (۱۹۳۲ ، افسرالملک ، تفنگِ بافرہنگ ، ۵۰).
[سنگ + چقماق (رک)].

ـــــ چُور (ـــــ و مع) امذ.
ایک انتہائی زہریلا سانپ جس کی پُشت پر سر سے دُم تک گل سفید ہوتے ہیں. چھوٹی چھوٹی ناگنیں بڑی بڑی چیاں اور کالے کوڑیالے پتھر چٹے ، سنگِ چُور ... نظر آتے ہیں. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۱۱). جوگیوں نے اپنے فن یا منتر سے سنگ چُور سانپ کو زیر نہیں کیا. (۱۹۷۸ ، حریت ، کراچی ، ۹ فروری ، ۶). [سنگ + چُور (رک)].

ـــــ چِھہرہ کس اضا (ـــــ کس مج چ ، سک ہ ، فت ر) امث.
ماہی گیروں کی ایک خاص قسم کی کشتی ، چھپ.

آئے کچھوا سنگ چھہرہ بےشُمار
کھیلتے تھے چھپ پر جیتے شکار

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۳۱). [سنگ + چھہرہ (رک)].

ـــــ چیں کَرْنا ف م.
پتھر کی چُنائی کرنا الوس مہمند و غوریہ خیل نے پشاور سے تیراہ تک خیبر کی دونوں راہوں کو سنگ چیں کر کے استوار کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۵۲۸).

ـــــ چِینی کس صف (ـــــ ی مع) امث.
ایک قسم کا پتھر جس میں سے اکثر سونا نکلتا ہے ، برتن بنانے میں مُستعمل ، سنگِ مروہ. ڈاکٹر کے پاس ایک تھیلے میں سنگ چینی کے کچھ ٹکڑے رکھے تھے. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۸۵).
[سنگ + چین (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ حَبْشی کس صف (ـــــ فت ح ، سک ب) امذ.
حجر حبشی ، زبرجد سے مُشابہ ایک پتھر رنگ تیز بعض کے خیال میں زبرجد کی ذیلی قسم ، مولف مالا ینسع کے قول کے مطابق یہ حجرالفلفل ہے ، آنکھ کے امراض کے علاوہ دوسرے امراض میں بھی مُستعمل ہے اکثر حبشہ سے آتا ہے. سنگ حبشی ... ایک پتھر ہے ... اس کے سفوف کو زبان پر رکھنے سے سوزش پیدا ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳۲). [سنگ + حبش (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ حَدِید کس صف (ـــــ فت ح ، ی مع) امذ.
حجرالحدید ، اسکورل ، فارسی خماہان ، عربی میں سلکان مہرہ یا صندل حدیدی کہتے ہیں ، رنگ کالا چمک دار ، سطح چکنی ، زیورات میں قدیم زمانے سے مُستعمل لوہے کی آمیزش کے سبب یہ نام پڑا اس کے طبی فوائد بھی بہت سے بتائے جاتے ہیں ، سنگ آہن رُبا ، سنگِ مقناطیس. انہوں نے پانچ انگوٹھیوں کی تعریف کی ہے جن میں سے ایک سنگِ حدید کی ہے. (۱۹۸۰ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۱۰۹). [سنگ + حدید (رک)].

ـــــ حَرَم کس اضا (ـــــ فت ح ، ر) امذ.
کعبے کا پتھر ؛ (کنایۃً) حجرِ اسود ، سنگِ اسود.

اے سنگِ حرم جلوہ نمائی ہوئی تجھ میں
اے کوہِ صفا اور صفائی ہوئی تجھ میں

(۱۹۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۵). [سنگ + حرم (رک)].

ـــــ حَمام کس اضا (ـــــ فت ح) امذ.
ایک پتھر جو کبوتر کے پوٹے سے نکلتا ہے ، حجرِ حمام. سنگِ حمام ... حجر حمام وہ پتھر ہے جو کبوتر سے نکلتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳۳). [سنگ + حمام (رک)].

ـــــ حَمّام کس اضا (ـــــ فت ح ، شد م) امذ.
ایک سخت خاکی شے کہ حمام کی دیگ میں جمع ہو کر سخت ہوجاتی ہے ، ادویات میں مُستعمل ، بالخصوص سرطان میں نافع بتائی گئی ہے. سنگِ حمام. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳۳).
[سنگ + حمام (رک)].

ـــــ خارا / خارَہ کس صف (ـــــ / فت ر) امذ.
ایک قسم کا غیر معمولی سخت پتھر (بُھورا یا سلیٹی جو کھریا کی چٹانوں کے درمیان ملا جُلا پایا جاتا ہے ، اس سے آگ جلانے کا کام بھی لیا جاتا ہے)، اس میں غالب جُز سلیکا ہوتا ہے اور چھوٹے چھوٹے چپکے ہوئے سنگریزوں کی صُورت میں پایا جاتا ہے ، اندر سے فولاد کی طرح بُھورا رنگ ہوتا ہے اور باہر سفیدی کی ایک تہ جمی ہوتی ہے ، چقماق.

نہیں ہے جس میں تیرا عشق اُس تھے
ہزاراں بار بہتر سنگِ خارا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۹).

نرمی میں موم ہو کر سختی کی پھر قسم کھا
حالت ہمارے دل کی دیکھے جو سنگِ خارا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۱). کہا کہ اس کو فلانے غار میں ڈال دو اور اس کے منہ پر ایک سِل سنگِ خارا کی رکھو. (۱۸۰۱ ، آرائش عقل ، حیدری ، ۱۶).

جہاں میں تُو کسی دیوار سے نہ ٹکرایا
کسے خبر کہ تُو ہے سنگِ خارہ یا کہ زجاج

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۸۲). اس کے سنگِ خارا جیسے دل کو دو دفعہ محبت کی آنچ نے پگھلایا تھا. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پُرانے افسانہ نگار ، ۳۱). [سنگ + خارا / خارہ (رک)].

ـــــ خُراسی کس اضا (ـــــ ضم خ) امذ.
حجرالخراسی ، ایک پتھر ہے گول ، سیاہ ، تیز بودار، نہر صقلیہ میں پیدا ہوتا ہے، آگ میں ڈالنے سے جلنے لگتا ہے ، ادویات میں مُستعمل ہے. سنگ خُراسی ... ایک پتھر ہے ... مرگی کے مریض کے پاس رکھنے سے عارضہ دفع ہو جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳۳). [سنگ + خراسا (بحذف ا ، عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خزَفی کس صف (--- کس خ ، فت ز) امذ.
حجرالخزفی ، ایک پتھر ، ٹھیکری سے مُشابہ ، جلد ٹُوٹ جاتا ہے ادویات میں استعمال ہوتا ہے. سنگ خزفی ... ایک پتھر ہے مصر میں ہوتا ہے . (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٣٣) .
[سنگ + خزف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خُمار کس امذ (--- ضم خ) امذ.
ایک پتھر، حجرالخمار ، حجرالنصرت ، حرزۃ الخمار ، اس کے مُختلف نام ، وزن میں بھاری ، چکنا ، نرم ، رنگ سرخ اور سیاہی مائل، ادویات میں مُستعمل ، مخمور کو کھلانے سے خُمار زائل ہوتا ہے. سنگ خمار ... ایک قسم کا بھاری پتھر ہے ... اس کو پیس کر مخمور کو کھلایا جائے تو فوراً خمار زائل ہو جائے . (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٣٣). [سنگ + خمار (رک)].

---خوار/ خوارَہ (---و معد / فت ر) امذ.
١. **عقاب کی ایک قسم.** طاؤس نے کہا ہُدہُد ، مُرغ ، کبوتر ... سنگ خوارہ شتر مرغ وغیرہ یہ سب حاضر ہیں . (١٨٣٥ ، اخوان الصفا ، ٦٣). ٢. **قطا ، قطوات ، قطیات ، بعض اسے کوّا بتاتے ہیں ، حقیقت میں یہ دو قسم کا ہوتا ہے پہاڑی اور جنگلی ، گوشت اس کا امراض میں نافع ہے ، بھٹیڑ ، بھٹہ.** اسکو اسفرود کہتے ہیں اور سنگ خوار بھی اسی کا نام ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٥ : ٢٠٣). ٣. **شتر مُرغ ، بگلا** (جامع اللغات). [سنگ + ف : خوار ، خوردن ـ کھانا + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---خورَہ (---و مج ، فت ر) امذ.
بھٹیڑ ، سنگ خوار، دن بھر میں صرف ایک دفعہ صبح کے وقت پانی پیتا ہے ... اس کو سنگ خورہ اور قطانی بھی کہتے ہیں . (١٨٩٧ ، سیر پرند ، ١٩٦). [سنگ + خور (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---دام کس اِمذ ، امذ.
(سنگ تراشی) دُودھیا رنگ کا سفید اور نرم قسم کا پتھر جو کشمیر کے علاقے میں نکلتا ہے اور عمارت کے کام میں آتا ہے (اب و ، ١ : ٩٧). [سنگ + دام (رک)].

---دان/ دانَہ (---/فت ن) امذ ہمـ سنگدانہ.
١. **پرند کا اصل معدہ جو اس کے پیٹ میں آنتوں کے آخری حصّہ میں لگا ہوتا ہے ، اس میں باریک کنکر بھرے ہوتے ہیں ، جب پوٹے سے کھائی ہوئی غذا اس میں پہنچتی ہے تو کنکریوں کی اس کی رگڑ سے ہضم ہوتی رہتی ہے، ادویات میں بھی مُستعمل.**

تیرے دانے کو مرغ اگر کھاوے
سنگ دانہ ہو آب بہہ جاوے

(١٨٢٣ ، مصحفی ، ک ، ٦٠٩). اطریفل صغیر ، معجون سنگدانۂ مرغ ... دواء قرنفل بھی مفید ہوتی ہے. (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ٢٣١). سنگ دان مُرغیوں کی قناعتِ ہاضمہ کا ایک نہایت اہم عضو ہے. (١٩٦٩ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ٣٥). یہ رسولیاں جگر ، تِلّی ، گُردوں ، بیضہ دانی ، پھیپھڑوں ، انتڑیوں اور سنگ دانہ (   ) پر بھی ظاہر ہو سکتی ہیں. (١٩٨٠ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ١٠٦). ٢. **کمھار کا کارخانہ ؛ بتکدہ ؛ بُت تراش** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سنگ + دان / دانہ (رک)].

---دَر کس امذ (--- فت د) امذ.
چوکھٹ کا پتھر ، سنگِ آستاں ؛ (کنایۃً) گھر کا صدر دروازہ.

سر پٹکنے نے مرے سنگِ در اس کا توڑا
یہی سودا ہے تو گھر کعبے کو آباد رہا

(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ١٨).

ایسی جگہ ، علاج جہاں دردِ سر کا ہو
ہم کو ملی نہ سنگِ درِ یار کے سوا

(١٩٣٢ ، سنگ و خشت ، ٢٧).

رُسوا ہوتی ہے جب بھی ہماری جبینِ شوق
آتی ہے درمیاں میں ترے سنگِ در کی بات

(١٩٨٦ ، غبارِ ماہ ، ١٦١). [سنگ + در (رک)].

---دِل (--- کس د) صف ہمـ سنگدل.
پتھر جیسے دل والا ؛ (کنایۃً) بے رحم، ظالم، جفاکار، سخت دل.

ایسا کون جو سنگ دل ہوئے
یہ دُکھ سُن کر وہ نا روئے

(١٥٠٣ ، نوسرہار ، ٦٩).

کیا سنگ دلاں دین کنوا نیر جھپائے
پیاسا گیا او شاہ نے اس جگ سوں تلک پائے

(١٦٧٢ ، شاہی ، ک ، ١٩٧).

اس سنگدل کے عشق میں جب سیں گیا ہوں بُت
میں مارتا ہوں کھینچ برہمن کے منہ پہ بُت

(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ١١٥).

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگِ آستاں کیوں ہو

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢٠٠) سنگ دل قابیل بھائی کی اس خوشی کو برداشت نہ کر سکا (١٩٣٣ ، قرآنی قصے ، ١٠). سبھی مل کے کہتے کہ حافظ کفایت علی تو بڑا سنگدل آدمی ہے. (١٩٨١ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ٦٥). [سنگ + دل (رک)].

---دِلانَہ (--- کس د ، فت ن) صف.
بے رحمی پر مبنی ، سخت دلی کا حامل ، بے رحمانہ. تمام ترکامیابی مسلم لیگ کی غفلت اور حکومت کے سنگدلانہ رویے کی مرہونِ منت تھی. (١٩٨٦ ، پاکستان مسلم لیگ کا دورِ حکومت ، ٢٥٢).
[سنگ + دل + انہ ، لاحقۂ صفت].

---دِلی (--- کس د) امث.
ظلم و ستم ، بے رحمی ، سخت دلی.

ہمیشہ کافر و مومن یہ ظُلم ہوتے ہیں
سوائے سنگدلی اس صنم میں خاک نہیں

(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ١٥٢). اپنی بہنیں بیٹیاں بھی اس فرقے میں شامل ہیں جن کے حقوق یہ سنگ دلی سے غصب کر رہے ہیں. (١٨٣٦ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ٧). سنگ دلی کا دائرہ تو ہماری سیمنٹ کی دیوار سے زیادہ مضبوط ہے. (١٩٨٧ ، جیجار ، ١٣٧). [سنگ + دل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دُودْھیا (---و مع ، سکّ دھ) امذ.
رک : **سنگ دام ، ایک جڑی کا نام جس کے پتوں کو توڑا جائے تو**

دُودھ نِکل آتا ہے. سنگ دُودھیا ... جلد زخم کو اچھا کرتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۳۹). [سنگ + دودھ + یا ، لاحقۂ صفت].

---ڈامَر کس اضا (---فت م) امذ.
(سنگ تراشی) سُرخی مائل سفید رنگ کا سخت پتھر جو فتح پُور سیکری کے قریب مقام ڈامر میں پایا جاتا ہے، چکّی کے پاٹ اور مسالہ پیسنے کی سِلیں اسی سے بنائی جاتی ہیں (ا پ و ، ۱ : ۹۷). [سنگ + ڈامر (عَلم)].

---راسِخ کس صف (---کس س) امذ.
اس کا صحیح نام روسوختہ یا راسخت یا روسختج، النحاس المحرق بھی نام لیے جاتے ہیں ، یہ اصلاً جلے ہوئے تانبے کا سفوف ہے جو ادویات میں مُستعمل ہے. بالوں کے خضاب میں مُستعمل ہے ... بال دو گھڑی میں سیاہ ہو جاتے ہیں ، مازو چار حصّے سنگ راسخ دو حصّہ ... ریت میں بھُون لیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۴۴۴). [سنگ + راسخ (رک)].

---راہ کس اضا ، امذ.
راستے کا پتھر ؛ (کنایۃً) سدِّراہ ، مانع ، مزاحمت ، رُکاوٹ.

ے لطف تیرے کیونکر تُجھ تک پہنچ سکیں ہم
ہیں سنگِ راہ اپنے کتنے یہاں سے واں تک

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۹۷). کوکلتاش خاں کا ارادہ تھا کہ قلعہ کو فتح کرے مگر ہمراہیوں کی واماندگی سنگِ راہ ہوئی . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۳۴۰). جب کہ باطل کا سنگِ راہ ہٹ گیا تو حق کے آگے بڑھنے میں دیر نہ تھی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۰). جس کام کے لیے آئے تھے اس کی کاربرآری میں اس نزاع کو سنگِ راہ سمجھتے. (۱۹۸۷ ، غالب، فن و شخصیت ، ۸۳). [سنگ + راہ (رک)].

---رُخام کس صف (---ضم ر) امذ.
سنگِ مرمر کی قسم کا رنگین اور چتّی دار پتھر. سوائے ان کے اور بھی مکانات سنگِ رُخام کے پاکیزہ پُر فضا بنائے. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۶۳). ستون گویا ہمیشہ سنگِ رُخام کے ہوتے ہیں اور عموماً ایک ڈال کے. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۳۸۲). [سنگ + رُخام (رک)].

---رَساع کس صف (---فت ر) امذ.
ایک پتھر کہ کیکڑے کی طرح ہوتا ہے ، دُوسرے درجہ میں سرد و تر ہے، رطوبت خُشک کرتا ہے دواؤں کے کام آتا ہے ، سنگِ سرطان. سنگِ رساع ... کو پیس کر آنکھ میں لگانے سے ... قوتِ بینائی بڑھ جاتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۴۴۶). [سنگ + رساع (رک)].

---روزِینَہ کس صف (---و مع ، ی مع ، فت ن) امذ
مصر کے مقام روزینہ میں پایا جانے والا قدیم پتھر جس پر تین قسم کی تحریریں ہیں ایک تو علما کی زبان میں ، ایک عوام کی زبان میں اور ایک یونانی میں : وقت اصل میں یہ ہے کہ سنگِ روزینہ کی طرح مایوی خط کے لیے کوئی لوح دریافت نہیں ہو سکی ہے. (۱۹۳۰ ، مکالماتِ سائنس ، ۲۷۵). [سنگ + روزینہ (علم)].

---رَوشَنائی کس اضا (---و لین ، فت ش) امذ.
لوہے اور گندھک کا مرکب ، گندھکی فولاد. جس جوہر سے یہ پیدا ہوتا ہے فارسی میں اس کو سنگِ روشنائی کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۱۳). [سنگ + روشنائی (رک)].

---رَہ کس اضا (---فت مع ر) امذ.
رک : سنگِ راہ.

سنگِ رہ اپنی ہی کم بختی ہے یاں ورنہ
جو چلے سیل کے مانند سو عماں کو گئے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۴۴).

سنگِ رہ ہے امتحاں تاثیرِ حسن و عشق کا
ہم اِدھر رُکتے ہیں آپ اور وہ اُودھر رُکتے ہیں آپ

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۲).
کہیں سنگِ رہ کہیں سنگِ در ، کہ میں پتھروں کے نگر میں ہوں
یہ نہیں کہ دل کو خبر نہ تھی ، یہ بتا کہ منہ سے کبھی کہا
(۱۹۸۲ ، سازِ سخن بہانہ ہے ، ۱۳۰). [سنگ + رہ (راہ (رک) کی تخفیف)].

---رَہ نُما کس صف (---فت مع ر ، ضم ن) امذ.
سنگِ مقناطیس ، ایک قسم کا پتھر جو لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے اگر اس کو ایک ڈوری میں باندھ کر لٹکا دیا جائے تو یہ پتھر شمال اور جنوب کی رہنمائی کرتا ہے ، حجرالدلیل. اگر مقناطیس کا ایک لمبا ٹکڑا ، ڈوری میں باندھ کر لٹکا دیا جائے تو اس کا ایک سرا ہمیشہ شمال کے رخ ہو گا اور دوسرا جنوب کے رخ ، اسی وجہ سے اس پتھر کو حجرالدلیل یا سنگِ رہ نما بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۷). [سنگ + رہ + ف : نما ، نمودن - دکھانا ، ظاہر کرنا].

---ریز (---ی مج) امذ (قدیم).
رک : سنگ ریزہ.

ظفر کیتے حیدر بُدنبال سنگ
گُزرتا تھا سنگ ریزاں اپرال تنگ

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۷۸۹).

بچارے کریں کس طرح سے گُریز
نہ چلنے دیں آگے کو واں سنگ ریز

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۷۵). [سنگ + ریز (ریزہ (رک) کی تخفیف)].

---ریزَہ (---ی مج ، فت ز) امذ.
کنکر ، پتھر کا چھوٹا سا ٹکڑا یا کھپرا.

نہ اس پھر پر سنگ ریزے اہیں
لہوے خنجراں ہور تیرے اہیں

(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۵۰). طائروں نے سنگ ریزے لے کر اس طرح سے سنگ افشانی کی کہ سب کو ہاتھیوں سمیت کرم خوردہ پتے کی مانند کر دیا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۹۷).

سنگریزے یا کنکر سے ایک روشن ہیرا یا لعل نہیں بن سکتا. (١٨٩٩ء ، حیاتِ جاوید ، ٢ : ٣١٠). جمادات میں ایک عام سنگ ریزے سے ہیرا ، موتی اور لعل بہتر ہوتا ہے۔ (١٩٨٥ء ، سید سلیمان ندوی ، خلیق انجم ، ١٠٢). [سنگ + ریزہ (رک)].

---ریشَہ (---ی مج ، فت ش) امذ.
ایک معدنی ریشے دار دھات جسے آگ نہیں جلاتی ، (اُسے سیمنٹ میں ملا کر چھت ڈالنے کے لیے ٹین کی طرح کی چادریں بنائی جاتی ہیں اس کے ریشے کا کپڑا بھی بُنتے ہیں) اسبسٹوس. معدنیات کے لحاظ سے رُوسی خطّہ زیادہ خوش حال نہیں ہے ... یہاں کی مشہور معدنیات مندرجہ ذیل ہیں :- ... صوبہ زابس امید ، مینگنیز ، سنگ ریشہ (Asbestos) ، تانبا ، ہیرے. (١٩٦٣ء ، رفیق طبعیٔ جغرافیہ ، ٦٧٣). [سنگ + ریشہ (رک)].

---زاد صف مذ.
پتھر کا جنا ہوا ، سخت دل ، پتھر دل. عطا شاد ... کے مجموعۂ کلام «سنگاب» میں مفرد و مرکب الفاظ کا بہت بڑا ذخیرہ ... ہے ، چند الفاظ و تراکیب دیکھیے گل چہرہ ، ماہ لب ... سنگ زاد ، ابد ساعت. (١٩٨٦ء ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ٩٣). [سنگ + ف : زاد ، زادن ـ جننا].

---زَخْم کس اضا (---فت ز ، سک خ) امذ.
ایک پتھر جو دواؤں میں بھی استعمال ہوتا ہے ، سنگِ جراحت کی ایک قِسم . اسے فارسی زبان میں شکر سنگ کہتے ہیں اور شیرازی میں سنگِ زخم کہتے ہیں . (١٨٧٧ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٩٢). [سنگ + زخم (رک)].

---زَرْد کس صف (---فت ز ، سک ر) امذ.
پتھر کی ایک قِسم جو پیلے رنگ کا ہوتا ہے. عمارت میناروں کی اندر سے تو صرف سنگِ سرخ کی اور باہر سے سنگِ موسیٰ و سنگِ زرد و سنگ مرمر و سنگ ابری کی بطور لہریا. (١٨٦٣ء ، تحقیقاتِ چشتی ، ١٢٥٣). [سنگ + زرد (رک)].

---زَن (---فت ز) صف.
پتھر مارنے والا ؛ (کنایۃً) ظُلم ڈھانے والا ، طعن و تشنیع کرنے والا. جہاں تک میرا تعلق ہے میں سنگ زنوں کی محفل میں اپنی زخمی جبیں کا لہو چاٹتا رہا ہوں. (١٩٣٩ء ، میزانِ سخن ، ٨). [سنگ + ف : زن ، زدن ـ مارنا].

---زُنّاری کس صف (---ضم ز ، شد ن) امذ.
(سنگ تراشی) سفید دھاری دار سیاہ رنگ کا پتھر اس کی دھاریوں کی وجہ سے بعض کاری گر زُنّاری کہتے ہیں سنگِ سلیمانی (اب و ، ١ : ٦٧). [سنگ + زُنّار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---زَنی (---فت ز) امث.
١. سنگ اندازی ، پتھر مارنا.

سنگ زنی کرتے ہیں دیوانہ سمجھ کر پسِ مرگ
ہیں نشانے ترے بے گور و کفن پتھر کے

(١٨٨٣ء ، انس ، د ، ٧٧). سنگ زنی اور کلوخ اندازی نہایت قابلِ قدر فن سمجھا جاتا تھا. (١٩٣٢ء ، افسرالملک ، تفنگ بافرہنگ ، ٣). **٢. (کنایۃً) طعن و تشنیع ، بُرا بھلا کہنا.** ہر کسی کو دشنام دینا شعار اور سنگ زنی کاروبار تھا . (١٩٨٠ء ، محمد تقی میر ، ٢٥). [سنگ + زن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زَہر مُہرَہ کس صف (---فت مع ز ، سک ہ ، ضم م ، سک ہ ، فت ر) امذ.
(سنگ تراشی) سبزی مائل سفید رنگ کا پتھر زرد اور سیاہ رنگ کا بھی پایا جاتا ہے عمارت میں پچی کاری کے کام آتا ہے اور طب میں گھس کر اختلاج قلب کو بھی دیا جاتا ہے (ماخوذ : اب و ، ١ : ٦٧). [سنگ + زہرمہرہ (رک)].

---زِیرَہ کس صف (---ی مع ، فت ر) امذ.
حجرالزیرہ ایک پتھر ، قدرے چکنا ، بھاری لیکن جلد ٹوٹنے والا ، اس کو پیس کر زخموں پر چھڑکتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٣٦). [سنگ + زیرہ (رک)].

---سار صف ؛ سنگسار.
١. پتھراؤ کرنا ، پتھروں سے مارنا ، سخت ضربیں لگانا. حقیقت کا معنا میں کہوں گا تو اصحاب منحرف سنگسار کریں گے. (١٦٠٣ء ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ٩١).

آتی بہار ہوتے ہیں دیوانے سنگسار
لڑکوں کی جھولیوں میں ہیں پتھر بھرے ہوئے

(١٨٥٣ء ، غنچۂ آرزو ، ١٣٠). بہت سے ان پتھروں سے سنگسار ہو کر یوں کے یوں ہی رہ گئے ، ہزاروں آدمیوں کا دم خاک کے اندر گھُٹ گھُٹ کر نکل گیا . (١٨٩٠ء ، جغرافیۂ طبعی ، ١ : ١٠٥). **٢. ایک قِسم کی شرعی سزا (جس میں آدمی کو کمر تک زمین میں گاڑ کر پتھر مارتے تھے اور اس طرح اس کا کام تمام کر دیتے تھے یہ سزا زانی اور زانیہ کو دیجاتی تھی).**

سو چاروں کو فرمایا سنگسار
کیا فسق سے پاک دونو دیار

(١٦٣٩ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ١٣٠). دو شخصوں کو زِنا اور چوری کرتے پکڑا ہے اور شاید خُون بھی کیا ہے ان کو سنگسار کرنے کو لاتے ہیں . (١٨٠٢ء ، باغ و بہار ، ١٥٣). ایک دفعہ آنحضرت صلعم نے ایک یہودی سے دریافت فرمایا کہ کیا تمھاری شریعت میں زِنا کی سزا صرف دُرّہ مارنا ہے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ سنگسار کرنا ہے . (١٩١١ء ، سیرۃ النبیؐ ، ١ : ٣٦٣). وہ کنوارپن کا ایک فائدہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ آدمی خدانخواستہ اگر کبھی پکڑا جائے تو محض چند کوڑے کھانے سے ہی اس کی جان چُھوٹ جاتی ہے ، جبکہ شادی شُدہ ہونے کی صورت میں اسے سنگسار ہونا پڑتا ہے. (١٩٨٨ء ، افکار ، کراچی ، اگست ، ٦٣). ف : کرنا ، ہونا. [سنگ + ف : سار ، لاحقۂ صفت].

---سار کَرنا محاورہ.
پتھروں سے مارنا ؛ مراد : طعن و تشنیع کرنا ، ملامت کرنا ، نکتہ چینی کرنا ، پریشان کرنا ، دل دُکھانا.

آئینۂ عمل میں ... اُس دل کے آر ، ہو
سنگیں دلوں کے ہات سیں سنگسار مت کرو
(١٧٣٧ء ، دیوانِ قاسم ، ١٣٧). روائتی سخن سنجوں نے شاعر کو سنگسار کرنا شروع کر دیا۔ (١٩٨٦ء ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ٣٨).

---ساری اث.
پتھر سے مارنا ، پتھر مار کر مار ڈالنا ، وہ سزا جو آدمی کو پتھر مار کر دی جائے.
میں ہر چند فریاد و زاری کیا
زیادہ مُجھے سنگ‌ساری کیا
(١٧٣٩ء ، کلیاتِ سراج ، ٩٢).
کیا جانیے جنوں میں سامانِ سنگ‌ساری
پلو ہیں پتھروں سے لڑکوں کی جھولیاں تک
(١٨٤٨ء ، سُخنِ بے مثال ، ٤٩). موسیٰ علیہ‌السلام کی شریعت میں زانی کی حد سنگ ساری تھی ... رجم اور غیر محصن کے واسطے تازیانے مقرر ہیں. (١٩٠٦ء ، الحقوق والفرائض ، ٢ : ٣٩)
فرازِ اپنا مقدّر سنگساری
ہمیں اِس عہد کے آئینہ گر ہیں
(١٩٨٦ء ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ٢٠). [سنگ + سار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ساز امذ.
١. (چھپائی) پتھر کو درست کرنے والا ، پتھر یا آجکل کی ایلومینیم کی پلیٹ پر جمی ہوئی کاپی کی اصلاح اور درستی کرنے والا کاتب سنگ سازانِ فرہاد جنگ کی صفت میں خامۂ فرطِ شادی سے اکڑ کر ترچھا ہوتا ہے. (١٨٨٠ء ، طلسمِ فصاحت ، ١٠). بعض صفحات میں باوجود صحتِ کاپی و پروف کاتب یا سنگ ساز کی غفلت و سہل انگاری کی بدولت اغلاط رہ گئے. (١٩٠٧ء ، مصرفِ جنگلات ، ٣). **٢. ٹوٹے پھوٹے جسموں کو جوڑنے والا ، بُت تراش.** ہمارے دروازے کے سامنے والے گھر میں ایک سنگ ساز رہتا تھا اور اس کے یہاں روز اس قسم کے ٹوٹے پھوٹے اصنام آتے رہتے تھے. (١٩٤٣ء ، جہانِ دانش ، ١٨). [سنگ + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

---سازی اث.
چھاپے کے پتھر پر درستگی کا کام. یہ سیاہی سنگ سازی ... کے واسطے کارآمد ہے. (١٩٠٥ء ، رسالہ روشنائی ، ٣٣). [سنگ + ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سِتارَہ کس صف (--- کس س ، فت ر) امذ.
سنہرے رنگ کا ایک پتھر جس پر سنہری چتیاں ستاروں کی مانند ہوتی ہیں ، نگینے بنانے اور پچی کاری کے کام آتا ہے.
دکھائے ہم کو مقدّر نے سخت لیل و نہار
کیا ہے سنگِ ستارہ ہمارے اختر کو
(١٨٣٦ء ، ریاض البحر ، ١٦٨). ہر گوشے اور جملہ ممتاز اجزا کا حُسن ، یشب ، سنگِ ستارہ ... وغیرہ قیمتی نگینوں کی ترصیع سے دوبالا ہو گیا ہے. (١٩٣٢ء ، اسلامی فنِ تعمیر (ترجمہ) ، ١٦٩).
اس پتھر (سنگِ ستارہ Chrysoprase) کو ... اُردو میں سنگ ستارہ کہتے ہیں. (١٩٨٢ء ، قیمتی پتھر اور آپ ، ١٠٦). [سنگ + سِتارہ (رک)].

---سُرْخ کس صف (--- ضم س ، سک ر) امذ.
پتھر کی ایک قسم جس کا رنگ لال ہوتا ہے ، یہ راجستھان کے علاقہ میں بہت ہوتا ہے ، تعمیرات میں کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے. سنگِ سرخ اور باسی برابر ہے اس واسطے فدوی نے برآورد سنگِ باسی کی کر کے ملفوف عرضی ہذا کے ارسال کی ہے. (١٨٦٠ء ، انشائے داغ ، ١). کھردری سڑکوں پر چقماق یا سنگِ سرخ سے سول پر زخم ہو جاتا ہے. (١٩٠٥ء ، دستورالعمل نعل بندیٔ اسپاں ، ١٩٦). سنگِ مرمر کی آرائش سے بے نیاز ، وہ اپنے سنگِ سرخ میں مگن ہے. (١٩٨٣ء ، زمین اور فلک اور ، ٢٧). [سنگ + سرخ (رک)].

---سَرْماہی کس صف (--- فت س ، کس ر) امذ.
حجرالسمک ، یہ پتھر سفید براق ایک مچھلی کے سر سے نکلتا ہے ، اس مچھلی کا نام پتھر چٹہ ہے ، ادویات اور زیورات میں نگینہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے.
دلِ دریا کو کرے کی نکۂ یار دونیم
سان اس تیغ کو سنگِ سرماہی ہو گا
(١٨٧٠ء ، دیوانِ اسیر ، ٣ : ٩٧) سنگِ سرماہی ... کو پیس کر پینے سے سنگِ گردہ خارج ہو جاتا ہے. (١٩٢٦ء ، خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٣٩). [سنگ + سر (رک) + ماہی (رک)].

---سُرْمَہ کس اضا (--- ضم س ، سک ر ، فت م) امذ.
ایک قسم کا سیاہ چمکدار پتھر جس کو پیس کر سُرمہ بناتے ہیں.
تیغِ غمزہ کو لگا لے جلد سنگِ سرمہ پر
حرفِ مطلب آرزومند جفا کہنے کو ہیں
(١٨٥١ء ، مومن ، ک ، ١٠٧). [سنگ + سرمہ (رک)].

---سُفَید کس صف (--- ضم س ، ی مج) امذ.
حجرالابیض ، یہ پتھر دودھ کی طرح سفید اس کو حجر لبنی بھی کہتے ہیں ، ادویات میں مُستعمل نیز تعمیرات میں کثرت سے کام آتا ہے. مسجد میں سنگِ سفید پر یہ تاریخ کندہ ہے. (١٩٢٩ء ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ٢٨٧). [سنگ + سفید (رک)].

---سَلْوان کس اضا (--- فت س ، سک ل) امذ.
حجرالسلوان ، یہ پتھر صاف شفاف ، بلور سے مُشابہت رکھتا ہے ، فرق یہ ہے کہ پانی میں بھگونے سے نرم ہو جاتا ہے اور پانی دودھ کے رنگ کا ہو جاتا ہے ، بلور میں یہ خاصیت نہیں ہے ، افریقہ میں بہت مشہور ہے ، زہریلا لیکن ادویات میں مُستعمل. سنگ سلوان ... کو پانی میں پیس کر پینے سے وسواس ، جنون ، خفقان ، نزف الدم ، حرارتِ معدہ اور مرضِ عشق کو نفع پہونچتا ہے. (١٩٢٦ء ، خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٣٦). [سنگ + سلوان (رک)].

---سُلَیمان/سُلَیمانی کس صف (--- ضم س ، ی لین) امذ.
حجرِ سلیمانی ایک پتھر ہے جو عقیق کی کان سے نکلتا ہے ،

اس میں سفید و سیاہ طبقات ہوتے ہیں ، کاٹنے سے خطوط اُبھر کر سامنے آتے ہیں ، اگر نہ کاٹا جائے تو رنگ برآمد نہیں ہوتے، حبشہ و ہندوستان میں دستیاب ، تسبیح کے دانوں ، زیورات اور دواؤں کے کام آتا ہے۔ سلیمانیہ سے لائے جانے کے سبب یہ نام پڑا۔

آنکھیں پتھرا گئیں جوں سنگِ سلیمانی آہ

نکلے آنسو تو یہ اُلفت نے نچوڑے پتھر

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۳۳۸) ۔ گجرات میں سمندر کے کنارے سنگِ یشب اور سنگِ سلیمانی اور عقیق پیدا ہوتے ہیں۔ (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۵۰)۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جزع یعنی سنگِ سلیمانی کے دانوں کا ایک ہار بطور ہدیہ پیش کیا گیا ۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۲۷) ۔ [سنگ + سلیمان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---سُماق کس اضا(---ضم س) امذ۔

ایک قسم کا سخت پتھر جو تعمیرات میں کام آتا ہے یہ گھسنے سے بہت چکنا ہو جاتا ہے۔

سو لولو و مرجان ہور ہو شراق

سو جیوں یشم و بلور و سنگِ سماق

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۵)۔

ہیں از قبیلِ جواہر ہوں ہاں زیرِ فلک

ولیک سختیٔ طالع مری ہے سنگِ سماق

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۲)۔ اس کی محرابیں تین سو اَسّی سنگِ سماق اور سنگِ مرمر، اور سنگِ سوان کے ستونوں پر قائم ہیں۔ (۱۸۹۷ ، تمدنِ عرب ، ۲۰۰)۔ ساحل کی ریت پر، سنگِ سماق کی گھسی ہوئی چٹانوں کے نشیمنوں میں مصروف دکھائی دیتے تھے۔ (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۱۹۷)۔ شاہراہ کے نیچے یہ دریا سنگِ سماق کی ان چٹانوں کا سلسلہ کاٹتا ہوا چلا جاتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۱۲)۔ [سنگ + سماق (رک)]۔

---سَودا کس صف(---و لین) امذ۔

پتھر کی ایک قسم جو بھڑکے چھتے جیسے نشان والا ہوتا ہے، جھانوان ، سیاہ رنگ کا پتھر۔

سنگِ سودا جنوں میں لیتے ہیں

اپنا ہم مقبرہ بنانے کو

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰۷)۔ [سنگ + سودا (رک)]۔

---سِیاہ کس صف(---کس س) امذ۔

کالا پتھر ، حجرِ اسود کو بھی کہتے ہیں (ماخوذ : اسٹین گاس)۔ [سنگ + سیاہ (رک)]۔

---سِیاہ کَرْنا محاورہ۔

جلا کر پتھر کے کوئلے کی طرح کالا کر دینا ، مسخ کر دینا۔ عمرو نے ڈرانا شروع کیا کہ یارو جا کر خداوند داؤد سے کہدوں سب کو سنگِ سیاہ کر دیں گے ، شامت آ جائے گی۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۶۵۳)۔

---سِیاہ ہونا محاورہ۔

سنگِ سیاہ کرنا (رک) کا لازم ، سنگ سیاہ میں بدل جانا خداوندوں کے تخت آسمان سے اتر رہے ہیں ، اور تم معظم کے لیے انہیں اُٹھتیں بڑی بے ادب ہو سنگ سیاہ ہو جاؤ گی۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۶۲۲)۔

---سِیم کس صف(---ی مع) امذ۔

سفید شفاف چمکدار پتھر جو بلور سے مشابہ ہے اور زیورات میں استعمال ہوتا ہے۔ ان کے عقیدے کے مطابق مُردہ جسم کے ساتھ اگر سنگِ سیم رکھ دیا جائے تو نہ صرف گناہ کا کفارہ ہو گا بلکہ مُردہ جسم اصلی حالت میں رہے گا۔ (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۹۷)۔ [سنگ + سیم (رک)]۔

---سِیماق کس اضا(---ی مع) امذ۔

(سنگ تراشی) ٹھوس قسم کا بہت سخت اور لاکھی رنگ کا پتھر - نربدا کی وادی اور کوہ بندھیاچل کے علاقہ میں ملتا ہے - سنگِ سرخ کی قسم سے ادنیٰ درجے کا پتھر ہے۔ عمارت کے کام آتا ہے چونکہ جلد ٹوٹ جاتا ہے سخت ہوتا ہے اس لیے اس پر منبت کاری کا کام نہیں بنتا اور نہ اس کی کوئی نازک چیز بنائی جاتی ہے ، سنگِ سماق (ماخوذ : ا ب و ، ۱ : ۶۸)۔ [سنگ + سیماق (رک)]۔

---سِینَہ (---ی مع ، فت ن) امذ۔

پتھر دل ؛ (کنایۃً) گراں خاطری ، دل کا بوجھ۔

خسرو جو سنگ سینہ تھا وہ تو نہ ٹل سکا

کو کوہکن نے ٹال دئیے بے حساب سنگ

(۱۸۲۲ ، راسخ (غلام علی) ، ک ، ۸۵)۔

نہیں ملتا ہے تخلیہ کوئی دم

سنگ سینہ ہوا ہے شیخ حرم

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۱۸)۔ [سنگ + سینہ (رک)]۔

---شاسَن (---فت س) امذ۔

وہ پتھر کی سِل یا چھوٹا ٹکڑا جو گاؤں ، شہر یا قصبہ کی حدود متعین کرنے کے لیے نصب کرتے ہیں ، اکثر کوئی عبارت یا علاقے سے متعلق نشانی بھی تحریر ہوتی ہے۔ سنگ شاسن ... حدود موضع کے پتھر جن پر چاند اور سُورج کی تصویر کندہ ہوتی ہے۔ (۱۹۰۹ ، توسیع اللسان ، ۱۶۷)۔ [سنگ + شاسن (رک)]۔

---شَجَری کس صف(---فت ش ، ج) امذ۔

مونگا ، مرجان ، ایک قسم کا عقیق جس میں درختوں کے سے قُدرتی نقش بنے ہوتے ہیں۔

جس شہر میں سنگِ شجری کے شجر اے سہر

شرمائیں لجالو کی طرح مس کے برابر

(۱۸۳۶ ، دیوان سہر (آغا علی) ، ۱۰۹)۔ [سنگ + شجر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---شِکَم کس اضا(---کس ش ، فت ک) امذ۔

پتھر یا پتھر کا وہ چھوٹا ٹکڑا جو بھوک میں پیٹ پر باندھ لیا جاتا ہے تا کہ گرسنگی اور اشتہا میں کمی آ جائے۔

جاہیے فقر میں بھی شستِو حضرت پہ عمل
رفع کچھ گرسنگی ، سنگِ شکم سے ہو گی
(۱۸۴۲ ، عاملہ خاتم النبیین ، ۱۰۷)۔ [سنگ + شکم (رک)]۔

---شَمس / شمسی کس صف(---فت ش ، سک م) امذ۔
چمکدار پتھر تعمیرات میں کارآمد۔ سب کنگرے مسجد حرام میں ایک ہزار تین سو باون ہیں ... ایک بڑا سنگِ مرمر کا اور باقی سنگِ شمسی کے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۲۰۳)۔ حرم شریف کے ہر دالان میں چار چار ستون ہیں ... جو سنگِ مرمر اور سنگِ شمس کے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، سفر حج ، ۱۴۶)۔ [سنگ + شمس/شمسی (رک)]۔

---شناس (---فت ش) امذ۔
پتھروں کی اقسام اور ان کے خواص کا ماہر۔ آٹھ سفید فام ماہرین فن اور سنگ شناس اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف رہتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اخبارِ جہاں ، ۱۰ اکتوبر ، ۲۱)۔ [سنگ + ف : شناس ، شناختن ـ پہچان کرنا]۔

---شوئی (---و مج) امث۔
(عو) چاول یا دال میں پانی ڈال ڈال کر نیچے بیٹھے ہوئے کنکر علیحدہ کر دینا (عاوراتِ نسواں)۔ [سنگ + ف : شو ، شستن ـ دھونا + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---شیر کس اضا(---ی مع) امذ۔
بھورے رنگ کا حجرلبنی جو تر کرنے اور بھگونے سے پانی دودھیا رنگ ہو جاتا ہے ۔ زیورات میں مستعمل ، اس کے طبی اور سحری خواص بھی بیان کیے جاتے ہیں۔ سنگِ شیر آج بھی یونان میں کریٹ اور میلوس کی عورتیں استعمال کرتی ہیں۔(۱۹۶۵ ، شاخِ زریں ، ۱ : ۷۶)۔ [سنگ + شیر (رک)]۔

---شیریں کس صف(---ی مع) امذ۔
سنگ گچ کی قسم سے چونے کا کنکر ، شفاف ، سفید ، نیلاہٹ لیے ہوئے عمارت کے کام آتا ہے ۔ نوع دیگر ادویات میں استعمال ہوتی ہیں۔ سنگ شیریں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳۰۴)۔ [سنگ + شیریں (رک)]۔

---صابُن / صابُون کس اضا(---ضم ب/و مع)امذ۔
ایک قسم کی شفاف دھات جو شیشہ کی طرح کی پتلی تختیوں میں پائی جاتی ہے۔ اسی طرح سنگ صابون کا بنا ہوا ایک بڑا کتا (جس کے کان اور ہونٹ لگے ہوئے ہوتے ہیں)، بہت خوبصورت ہے۔(۱۹۵۹ ، وادیٔ سندھ کی تہذیب، ۱۰۱)۔ ٹالک یا سنگِ صابن وغیرہ کے بہت سے تجارتی استعمالات ہیں۔ (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۱۵۳)۔ [سنگ + صابن / صابون (رک)]۔

---صَلابَہ کس صف(---فت ص ، ب) امذ۔
سخت پتھر جس سے سل بٹہ ، چکی کے پاٹ وغیرہ بناتے ہیں ، پتھر کی سل۔ سونے کے ورق اور برابر ان کے طبقی ہرتال ... سنگِ صلابہ پر ایک ساعت گھسیں کہ فی الفور حل ہو جائے۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۸۳)۔ [سنگ + صلابہ (رک)]۔

---صَلایَہ (---فت ص ، ی) امذ۔
پتھر کی سل ، کھرل جس میں دوائیں رگڑی اور پیسی جاتی ہیں ، کونڈی سونٹا ، موسل اور کھرل۔ خالص چاندی کا بُرادہ سنگِ صلایہ میں ڈالیں اور تھوڑا سا نمک کھانے کا اس میں ڈالیں اور پانی ڈال کر خوب گھوٹیں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۹۰)۔ [سنگ + صلایہ ـ سخت پتھر]۔

---صَوّان کس اضا(---فت ص ، شد و) امذ۔
سخت قسم کا پتھر جس پر چقماق رگڑ کر آگ پیدا کرتے ہیں اس کو عمارت کی کرسی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی محرابیں تین سو اسّی سنگِ سماق اور سنگِ مرمر اور سنگِ صوّان کے ستونوں پر قائم ہیں۔ (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۲۰)۔ [سنگ + ع : صوّان (صوانۃ کی جمع)]۔

---طَباشیر کس اضا(---فت ط ، ی مع) امذ۔
سفید رنگ کا نرم کمزور پتھر جو پہاڑوں میں پایا جاتا ہے ، ادویات میں کثرت سے مستعمل۔ (ماجردہ) کے پہاڑوں ، جو کمزور سنگِ طباشیر اور درزدار مادے سے بنے ہیں میں مقابلۃً گہرے نشیب و فراز پڑے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۱)۔ [سنگ + طباشیر (رک)]۔

---طَبع کس اضا(---فت ط ، ب) امذ۔
ایک پتھر جس کی مدد سے چھپائی کی جا سکتی ہے چھاپہ کی زد میں بکھرتا یا ٹوٹتا نہیں سیاہی جذب کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ سنگِ طبع اگرچہ بہتر ایک قسم کا سنگِ ولایتی ہے مگر ہندوستان میں بھی ایک پتھر زرد رنگ جس کا نام کھٹو ہے کان جیسلمیر سے آتا ہے اس سے بھی طبع ہو سکتا ہے۔ (۱۸۷۳ ، ارژنگِ چین ، ۲۳)۔ [سنگ + طبع (رک)]۔

---عاج کس اضا امذ۔
حجرالعاج ، یہ پتھر ہاتھی دانت کی طرح سفید ہوتا ہے بعض کے خیال میں سنگِ جراحت کو کہتے ہیں ، ادویات میں مستعمل ہے۔ سنگ عاج ... کو پیس کر زخم پر چھڑکنے سے خون کا نکلنا بند ہوتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳۷)۔ [سنگ + عاج (رک)]۔

---عَبّاسی کس صف(---فت ع ، شد ب) امذ۔
یہ پتھر کی قیمتی اقسام میں سے سیاہ رنگ کا ایک پتھر ہے جو عباسی دور میں کثرت سے استعمال ہوا اور انہیں سے منسوب ہوگیا۔ اِنکا استعمال زبان میں ایسا بھلا معلوم ہوتا ہے جیسے کہ سنگِ مرمر میں سنگِ عباسی کی منبت کاری کر دی یا یاقوت سونے میں جڑ دیا۔ (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۶۷)۔ [سنگ + عباسی (رک)]۔

---عَتیق کس اضا(---فت ع ، ی مع) امذ۔
پرانا پتھر ؛ (کنایۃً) حجراسود۔
ایسا حرم ہوا ہے بتوں کے سبب یہ دل
ہر داغ پر گمان ہے سنگِ عتیق کا
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۷)۔ [سنگ + عتیق (رک)]۔

ـــــِ عَجُوبَہ کس صف(ـــــفت ع ، و مع ، فت ب) امذ.
(سنگ تراشی) میلے رنگ کا سفید یا ہلکا گلابی پتھر ساخت کے لحاظ سے اس کا شُمار سنگِ مرمر کی قسم میں ہے ، بعض پر مختلف رنگ کی بڑی بڑی چتیاں ہوتی ہیں یہ اعلیٰ درجہ کی عمارتوں میں لگایا جاتا ہے اور نگینے بھی بنائے جاتے ہیں، سنگِ ابری (ا پ و ، ۱ : ۶۸). [سنگ + عجوبہ (رک)].

ـــــِ عَسَلی کس صف(ـــــفت ع ، سک س) امذ.
حجرالعسل، یہ پتھر سفید ہوتا ہے لیکن پس کر زردی مائل ہوجاتا ہے ، اس کا مزہ شیریں ہے اور دواؤں میں استعمال ہوتا ہے. سنگِ عسلی ... ایک پتھر ہے ... کچھ گرمی رکھتا ہے ، آنکھ کے پھوڑوں کا تنقیہ کرتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۷). [سنگ + عسل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــِ فَرُّخ کس صف(ـــــفت ف ، شد ر بضم) امذ.
ایک پتھر جو طب میں بطور دوا اور مُرصّع سازی میں بطور نگینہ مستعمل ہے اسے دافع سحروالسوں بھی خیال کیا جاتا ہے. بہ وجہ فرخی اس کا نام سنگِ فرّخ رکھا ہے نظر کو فائدہ پہونچاتا ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۶۸). [سنگ + فرّخ (رک)].

ـــــِ فَرسَنگ کس اسا(ـــــفت ف ، سک ر ، فت س ، غنہ
عام پتھر جو راہنمائی کے لیے یا فاصلوں کی پیمائش بتانے کے لیے لگاتے ہیں.

جادۂ عمر رواں میں روز و ماہ و سال سے
سنگِ فرسنگِ منازل جابجا موجود ہے

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۳۷۱). [سنگ + فرسنگ ـ کوس، فاصلوں کی پیمائش کا ایک متروک پیمانہ].

ـــــِ فَرش کس اسا(ـــــفت ف ، سک ر) امذ.
وہ پتھر جو قالین یا فرش کے کناروں پر رکھا جاتا ہے تا کہ ہوا سے نہ اُڑے ، میر فرش ، سنگ قالی.

پھر بگڑنے جب لگا وہ رنگِ فرش
کوہ کی اوس پر رکھی تب سنگِ فرش

(۱۸۱۴ ، ایجاد رنگین ، ۱). [سنگ + فرش (رک)].

ـــــِ فَسان کس صف نیز بلا کس(ـــــفت ف) امذ.
وہ پتھر جس پر تلوار وغیرہ تیز کرتے ہیں ، سان.

آ کر مرے گلے سے لگے ہے ہر ایک دم
جاتا ہے تیری تیغ نے سنگِ فسان مجھے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۵۰).

بن گیا تیغ نگاہ یار کا سنگِ فسان
مرحبا ، میں ، کیا مبارک ہے گراں جانی مجھے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۰). یہاں قریب ہی عُمدہ سنگِ فسان ... دستیاب ہو جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ۲ ، ۱ : ۱۱۴). [سنگ + ف : فسان ، فسانیدن ـ تیز کرنا].

ـــــِ فَلاخَن کس اسا(ـــــفت ف ، خ) امذ.
پتھر کا وہ ٹکڑا جو گوپھن میں رکھ کے ہوا میں پھینکتے ہیں ، غُلّہ.

تو یوں پھینک دے جیسے سنگِ فلاخن
جہاں جا کے گر جائے سنگِ نشاں ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۰۰).

نہ پوچھو دل فلک کے حادثے سے کس طرح ٹوٹا
یہ شیشہ تھا نشانہ ہو گیا سنگِ فلاخن کا

(۱۹۳۳ ، صوت تغزل ، ۱۱). اُردو شاعری میں ایک ایسا سخنور بھی موجود ہے جو ... سنگین استعاروں کے سنگِ فلاخن سے اپنے دور کی دکھی دنیا سے مزید مجروح نہیں کرتا. (۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۱۸). [سنگ + فلاخن (رک)].

ـــــِ قالی کس اسا/امذ.
پتھر کا کوئی معمولی ٹکڑا یا آرائش کے لیے خوبصورت بنا ہوا ٹکڑا جو قالین کو اپنی جگہ برقرار رکھنے کے لیے رکھ دیتے ہیں کہ وزن سے دبا رہے ، سنگِ فرش.

سرہانے رکھ کے پتھر خاک پر ہم بے نوا سوتے
پڑے سر مارتیں طالع مند اپنا سنگِ قالی سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۰۹). [سنگ + قالی ـ قالین].

ـــــِ قِبطی کس اسا(ـــــکس ق ، سک ب) امذ.
ایک قسم کا نرم و ملائم پتھر جو قبط سے منسوب و مشہور ہے ، ریہہ ، دھوبی اس سے کپڑے دھوتے ہیں. یہ مٹی کے رنگ کا سبزی مائل ہوتا ہے ، ادویات میں بھی مُستعمل ہے. سنگِ قبطی ... ایسی خشکی پیدا کرتا ہے جس سے تکلیف نہیں ہوتی. قابض ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۸). [سنگ + قبط (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــِ قَلَم (ـــــفت ق ، ل) امذ.
ایک پتھر جس سے زمانۂ قدیم میں قلم بنائے جاتے تھے ، نرم اور لمبی شاخوں کا پتھر. شیہ ہوانگ ـ تی نے تانبے کا ایک نیا سکہ جاری کیا اور موقلم (قدیم سنگ قلم کی بجائے) اور تیساتی الواح کے بدلے ریشم کو رواج دیا. (۱۹۷۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۵۸). [سنگ + قلم (رک)].

ـــــِ قِلی کس اسا(ـــــکس ق) امذ.
پتھر کی وہ قسم جس سے عام چُونا بنایا جاتا ہے. سنگریزہ اور سنگِ قلی کو آرد کرکے اور اس کو گُداز کرکے ایسے سانچے میں چھوڑتے ہیں جو کہ آگ پر خُوب گرم ہو رہا ہو. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۹۹). [سنگ + قلی (رک)].

ـــــِ قَمَری کس اسا(ـــــفت ق ، م) امذ.
(سنگ تراشی) حجرالقمر ، سنسکرت میں چندر کانت ، یہ پتھر عروجِ ماہ میں رات کو بہت چمکتا ہے، اس میں چاند کا عکس نظر آتا ہے. زوالِ ماہ میں اس کی روشنی کم ہو جاتی ہے. چاند گرہن میں اس کو دیکھنے سے لگتا ہے اس میں ہے پانی ٹپک رہا ہے. دودھ کی طرح سفید، سفیدی مائل نیلا، سرخی مائل سفید اور بھورا پٹ لیے ہوتے لیکن سب رنگوں میں سفیدی نمایاں ہوتی ہے ، بہت سے امراض کو نافع ہے ، اس کے سحری خواص بھی بہت ہیں (ا پ و ، ۱ : ۶۸). [سنگ + قمر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---قَیشُور کس اضا(ـــی لین ، و مع) امذ.
حجرالشعر ، اسپنجی اور سفید ، ایک قسم کا سمندر جھاگ ، پانی پر تیرنے والا ، فارسی میں سنگ پا ، ہندی میں جھانواں ، سونے کو اس کی بُو لگ جائے تو پھٹ جاتا ہے اور ادویات میں کام آتا ہے ، سنگ قیسور. سنگ قیشور معدنی چیز ہے اور کفِ دریا ، حیوانی ہڈی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳۸). [سنگ + قیشور (رک)].

---کاوی است.
پتھر پر کھود کر نقش و نگار بنانا . یہ خود نفیس ترین خطاطی اور سنگ کاوی کا بے مثل نمونہ ہے . (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ۱۰۸). [سنگ + ف : کاوی ، کاویدن ـ کھودنا].

---کَتیلا کس صف(ـــفت ک ، ی مع) امذ.
(سنگ تراشی) سنگ خارا کی قسم کا جامنی ، بنفشی ، گہرے اودے رنگ کا پتھر، پُلک، نیلم کی ایک ذیلی قسم (ا پ و ، ۱ : ۶۸) [سنگ + کتیلا (رک)].

---کَرَک کس اضا(ـــفت ک ، ر) امذ.
حجرالکرک ، پانے سنگا ، ایک بہت سفید پتھر جو دریائے ہند اور سندھ کے کنارے ملتا ہے ، حکاکی کے بعد بلور کی طرح صاف ہو جاتا ہے ، مختلف طریقۂ استعمال سے امراض کو نافع ہے ، سحری خواص بھی بیان کیے جاتے ہیں اصلاً یروشلم کے شہر کرک سے منسوب ہے. سنگ کرک ... کو پاس رکھنے سے جادو کا اثر نہیں ہوتا اور لوگ ایسے آدمی سے محبت کرنے لگتے ہیں (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳۹). [سنگ + کرک (علم)].

---کَسَوٹی کس اضا(ـــفت ک ، و لین) امذ.
محک ، ایک پتھر جو جواہرات فروش اور سُناروں کے پاس ہوتا ہے جس سے وہ سونے کے کھرے یا کھوٹے ہونے کا سراغ لگاتے ہیں. درگاہ کے بیرونی دالان میں چار ستون سنگ کسوٹی کے نصب ہیں جو ... بے نظیر اور بیش قیمت سمجھے جاتے ہیں. (۱۹۰۳ ، سیر پنجاب ، ۱۳۷). [سنگ + کسوٹی (رک)].

---کَلْب کس اضا(ـــفت ک ، سک ل) امذ.
(طب) اس پتھر میں یہ خاصیت ہے کہ جب ایک خاص نسل کے کُتے کی طرف ڈالتے ہیں تو وہ اس کو دانتوں میں پکڑلیتا ہے اور پھر ڈال دیتا ہے ، سحری خواص کے طور پر عداوت ڈالنے اور ادویات میں کارآمد ہے (اغلب خیال یہ ہے کہ یہ پتھر کی کوئی قسم نہیں ہے بلکہ اعمال کے ذریعہ خواص پیدا ہوئے ہیں واللہ اعلم). سنگ کلب کے متعلق کنزالاختصاص میں لکھا ہے ... کہ جو کوئی اس کو کھالے وہ جلانے لگتا ہے اور کُتے کا کاٹا ہوا اس کو سونگھ لے تو اس کی تکلیف مٹ جاتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳۹). [سنگ + کلب (رک)].

---کَلُوسی کس صف(ـــفت ک ، و مج) امذ.
یہ اصلاً کوئی پتھر نہیں بلکہ چٹانی سلسلوں میں پائی جانے والی چٹان ہے جو بہرحال سختی کے سبب اسی زمرے میں آتی ہے؛ رکمہ، ترا کم؛ تودہ شدہ چٹان. سنگ کلوسی Conglomerate یہ چٹان بھی تہ دار چٹانوں کی ایک قسم ہے. جس میں ذرات بہت بڑے اور گول ہوتے ہیں. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۹۵). [سنگ + کلوسی (رک)].

---کُوبی (ـــو مج) است.
پتھروں کی کٹائی ، پتھر توڑنا ، پتھر کاٹنا.

> ہے غُبار اس کی سنگ کوبی کا
> اور دُھواں ہے اوسی کے یہ جی کا

(۱۸۳۹ ،شیریں فرہاد ، مسکین ، ۲۷). [سنگ + ف : کوبی ، کوفتن ـ کوٹنا].

---کَھلُّو کس صف(ـــفت کھ ، شد ل ، و مع) امذ.
(سنگ تراشی) ٹھوس قسم کا سبزی مائل سفید پتھر جو کمیاب اور قیمتی ہوتا ہے ، بعض بیماریوں کے لیے اس کی تختی گلے میں ڈالتے ہیں ، سنگ یشب (ا پ و ، ۱ : ۶۸). [رک : سنگ یشب].

---گچ کس اضا(ـــفت گ) امذ.
حجرالجص و جبسین ، اس کی تین اقسام ہیں سفید ، نرم اور پرت دار اور جلد ٹوٹنے والا ، سفیداج، جباسین اور جصاصین بھی کہتے ہیں ادویات میں بھی کام آتا ہے . سنگ گچ ... قابض ہے ، خشکی پیدا کرتا ہے ، جلانے سے خشکی اور لطافت بڑھ جاتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۰۲). [سنگ + گچ (رک)].

---گِراں کس صف(ـــفت گ) صف مذ.
بھاری پتھر ؛ (کنایۃً) رکاوٹ.

> ہر چند سنگ دست ہوئے بُت شکنی میں
> ہم ہیں تو ابھی راہ میں ہے سنگِ گراں اور

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۰).

> کسی کو تارِ نزاکت سے چین بستر ہے
> کسی کو سنگِ گراں بھر بالش سر ہے

(۱۹۱۱ ، مطلع انوار ، ۱۳۶). حکومت کا ریڈیو ڈپارٹمنٹ ہندی کی راہ میں سنگ گراں بنا ہوا ہے. (۱۹۴۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۳۲۷). [سنگ + گراں (رک)].

---گُرْدَہ کس اضا(ـــضم گ ، سک ر ، فت د) امذ.
یہ پتھر آدمی کے گُردے میں پیدا ہوتا ہے ، سُرخ رنگ گرم و خشک ، اس کے پینے سے سنگ مثانہ خارج ہوتا ہے ، گُردے کی پتھری. سنگ گردہ ... اس کو آنکھ میں لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۵۰). [سنگ + گردہ (رک)].

---گُلُولَہ کس اضا(ـــضم گ ، و مع ، فت ل) امث.
چٹانوں کے تراشے ہوئے گول پتھر جو آرائش کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں اور غلیل میں رکھ کر دشمنوں کی طرف تیر کی طرح پھینکے جاتے ہیں. سنگ گلولہ کے ٹکڑے جو چٹانوں سے مختلف وضع کے کاٹے جاتے ہیں بھری کے حساب سے بکتے ہیں (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۳). [سنگ + گلولہ (رک)].

---گِل کس صف(---کس گ) امذ.
(ارضیات) بعض مٹی کے سخت ٹکڑے جو پتھر جیسے سخت ہو جاتے ہیں. میکانکی طریقے پر بنی ہوئی تہ دار چٹانیں ... ہوا ، دریا ، گلیشئر اور سمندری موجوں کے عمل سے بنی ہیں ؛ ان چٹانوں کی مثالیں سنگ ریزہ ( ) سنگ گلوی ( ) شیل ( ) سنگِ گِل ( ) ہیں. (۱۹۶۶ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۹۷). [سنگ + گِل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---لاخ . (الف) امث.
سخت پتھریلی زمین.

کہنک بلک ہموار تھے ہور فراخ
نہ واں خار و خس تھا نہ واں سنگلاخ

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۵۸). یہ نہر نہایت تیز بہتی ہے اور کشتی کا چلنا اس میں بہت دشوار ہے کیونکہ اوس کے کنارے پر سنگ لاخ سی ہے. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۹۳). زمین سنگلاخ اور ہوا آتش فشاں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۷۳). یہ خطہ جغرافیائی اعتبار سے سنگلاخ پہاڑی سلسلوں میں گھرا ہوا ہے. (۱۹۸۰ ، خوشحال خاں خٹک ، ۳). (ب) صف. **(مجازاً) مشکل ، کٹھن ، سخت.**

پڑوں بُلبُل کے تُن حسن کا قصّا سب شاخ
جن نہ سمجھے بے قصّا سینہ ہے اس کا سنگلاخ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۲).

ہوتے ہیں تنگ کئی اس قافیہ میں اہلِ سخن
میں نئیں کیا ہوں کئی ایسی زمین میں سنگ لاخ

(۱۷۳۷ ، دیوان قاسم ، ۶۹).

بھاگے نہ کر میر اب شاخ شاخ
غزل کہہ زمیں گو کہ ہے سنگلاخ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۹۶). اس راہ میں سنگلاخ منزلیں طے کرنی پڑیں گی. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۱۳). آپ لوگ ایک سنگلاخ زمیں میں اُردو کا پودا لگا رہے ہیں جو ایک دن تناور درخت کی صورت میں نمایاں ہو گا. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۳۳). [سنگ + ف : لاخ ، لاحقۂ ظرفیت].

---لاخ زَمِین (---فت ز ، ی مع) امث.
(کنایۃً) شعروادب میں مضمون استعمال کی جانے والی مُشکل اصنافِ سخن جن سے نفسِ مضمون ساقط یا دشوار ہو جائے. مصحفی بہت مشکل پسند تھے ، اکثر سنگلاخ زمینوں میں کہتے اور کھینچ تان کر حقِ اُستادی ادا کرتے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۳). جس زمین کے ردیف قافیہ میں مضمون سمجھانے کی اہلیت نہ ہو اُسے سنگلاخ زمین کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۵). [سنگلاخ + زمین (رک)].

---لَبَنی کس صف(---فت ل ، ب) امذ.
اس پتھر کو لبنی اس لیے کہتے ہیں کہ یہ شفاف پانی کو دودھ کی طرح سفید کر دیتا ہے اور یہ دواؤں میں بھی استعمال ہوتا ہے. سنگِ لبنی ... کو پیستے ہیں تو اس کے پسے ہوئے اجزا دُودھ کی طرح ہوتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۵۰). [سنگ + ع : لبن ـ دودھ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---لُحاغِیطُوس کس اضا(---ضم ل ، ی مع ، و مع) امذ.
اس پتھر سے لیر کی بُو آتی ہے، دواؤں کے کام آتا ہے نام میں شبہ ہے اس کو لحاغیطوس بھی کہتے ہیں ، پتھر کے کوئلے میں اس کا بیان تفصیل سے ملے گا. سنگِ لحاغیطوس ... کی دھونی سے مرگی والے کو فائدہ ہوتا ہے. حشرات الارض بھاگ جاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۵۱). [سنگ + [لحاغیطوس / لُحاغیطُوس (علم)].

---لَحَد کس اضا(---فت نیز کس مع ل ، سک ح) امذ.
سنگِ تُربت.

سالک رہِ فنا میں نہ بھٹکا کسی جگہ
سنگِ لحد سے کام لیا سنگِ میل کا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۰۰). [سنگ + لحد (رک)].

---لَرْزاں کس صف(---فت ل ، سک ر) امذ.
ایک قسم کا لچک دار پتھر جو ہلانے سے اسی طرح لرزتا ہے جیسے کوئی لچکدار چیز. چنیوٹ کے رہنے والے اور عبدالحکیم سیالکوٹ کے رہنے والے تھے چنیوٹ میں ایک مسجد ہے اس کے مینار ہلانے سے ہلتے ہیں ، کہتے ہیں کہ سنگِ لرزاں کے ہیں. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۹۷). کتابوں کے علاوہ ان کے پاس تسبیحات، نگینے ، سنگِ لرزاں کے ٹکڑے ، قہوہ پینے کی مشینیں غرض ایسا ہی کاٹ کباڑ بھرا رہتا تھا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۹۱). [سنگ + ف : لرزاں ، لرزیدن ـ ہلنا ، کانپنا].

---لگانا محاورہ.
سان پر چڑھانا ، تیز کرنا.

میں نہیں کرتا شکایت گردشِ ایام سے
پر لگاتا سنگ ہوں تیغ زباں کو گہ گہ

(۱۸۰۵ ، دیوانِ پختہ ، ۵).

---مات امذ.
(خطاطی و نحوی) حرفِ متحرک ، اعراب والا حرف ، حرفِ معرب (ا ب و ، ۳ : ۲۰۷). [سنگ + مات (رک)].

---مار امذ.
ایک قسم کا پتھر جو مارگزیدہ کو شفا بخشتا ہے. اہلِ یونان کا ایک ایسے پتھر پر اعتقاد تھا جس کی تاثیر سے سانپ کا کاٹا اچھا ہو جاتا تھا اور اسے وہ سنگ مار کہتے تھے. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۷۶). [سنگ + مار (رک)].

---ماہی امذ.
آبی جانوروں کے اس خاندان کو کہتے ہیں جن کی پُشت پتھر کی طرح سخت ہوتی ہے. حیواناتِ حوتیہ دو قسموں میں منقسم ہیں ایک وہیل دُوسری سنگ ماہی. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۵۲). سنگ ماہی ... مچھلی سے نکالا جاتا ہے. (؟ ، کنزِ عطاری ، ۲۷). [سنگ + ماہی (رک)].

۔۔۔مَثانَہ کس اضا(۔۔۔فت م ، ن) امذ.
پتھری جو انسان کے مثانے میں پیدا ہوتی ہے. جو کسی کو سنگِ مثانہ کا عارضہ ہو یعنی پتھری تو اس کی دوا یہ ہے۔ (۱۸۴۴ ، مُفید الاجسام ، ۴۷). دودھ ، گھی یا مچھلی کے تیل کا لازماً اِستعمال کیا کریں ورنہ انھیں سنگِ مثانہ اور دوسری بیماریاں لاحق ہو جائیں گی.(۱۹۳۱ ، ہماری غذا ، ۶۶).[سنگ + مثانہ (رک)].

۔۔۔مُحْتَسِب کس اضا(۔۔۔ضم م ، سک ح ، فت ت ، کس س) امذ.
پتھر جس سے کوتوال شراب کی بوتلیں توڑتا ہے (جامع اللغات) [سنگ + مُحتسب (رک)].

۔۔۔مِحَک کس اضا(۔۔۔کس م ، فت ح) امذ.
کسوٹی کا پتھر جو سنگ کسوٹی بھی کہلاتا ہے ، جوہری اس سے چاندی سونے کو پرکھتے ہیں. ایک پتھر حاجی پور کے اطراف میں ہوتا ہے رنگ اس کا سیاہ ، مقدار میں چھوٹا ، گول روغنی ، فارسی میں سنگِ محک اسے کہتے ہیں ... قصبۂ مذکور کی نواح سے نکلتا ہے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۳۱).

جب نقشِ زر و سیم وُہ کرتا ہے عیاں
خود سنگِ محک سیاہ رُو ہوتا ہے

(۱۸۷۳ ، انیس ، رباعیات ، ۲۱۵). [سنگ + محک (رک)].

۔۔۔مَرارَہ کس صف(۔۔۔فت م ، ر) امذ.
پتھری جو انسان کے پتّے میں پیدا ہوتی ہے. سنگِ مرارہ پتّہ میں جہاں اکثر ہوتا ہے جب تنہا ہوتا ہے تو گول بیضاوی یا مخروطی اور جب چند ہوں تو مُختلف اشکال کے پہلودار ہوتے ہیں.(۱۸۸۲ ، کُلیاتِ علم طب ، ۲ : ۹۰۵). شحمِ صفراوی سنگِ مرارہ کا بھی ایک اہم جزو ہے بلکہ پتھری کی ایک قِسم تو عملاً صرف اسی پر مُشتمل ہوتی ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۱۴۴). [سنگ + مرارہ (رک)].

۔۔۔مَرْمَر کس صف(۔۔۔فت م ، سک ر ، فت م) امذ.
ٹھوس قِسم کا سخت اور سفید چمکدار پتھر جو عمارتوں میں لگایا جاتا ہے ، طبّی خواص کے سبب ادویات میں مُستعمل ہے.

انگن فرش ہوں ... سب کیئے
سیڑیاں سنگِ مرمر سوں دیدھ کیئے

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۲۲). فرش اس کا سنگِ مرمر کا ، اینٹیں اس میں فیروزے کی ہیں. (۱۸۰۱ ، باغ اُردو ، ۲۱۵).

جلوۂ روئے صنم کی یاد میں آہیں جو کیں
سنگ مرمر کو لحد کے سنگِ موسیٰ کر دیا

(۱۸۹۳ ، معیارِ نظم ، ۷۸). ستون جس قدر تھے عموماً سنگِ مرمر یا سنگِ رُخام کے تھے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۱۸۹). انہیں غیر نامیاتی اشیاء کا نام دیا گیا مثلاً خوردنی نمک ، سنگِ مرمر ، سوڈا ... سب غیر نامیاتی اشیاء کہلاتی تھیں. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ظہیر احمد ، ۵). [سنگ + مرمر (رک)].

۔۔۔مَرْیَم کس اضا(۔۔۔فت م ، سک ر ، فت ی) امذ.
چھالیہ سے مُشابہ ایک قِسم کا پتھر اس کا رنگ اور دھاریاں چھالیہ کے مغز سے بہت ملتی جلتی ہوتی ہیں ؛ نگینے بنانے اور پچی کاری کے کام آتا ہے. اندرونِ مقبرہ تمام فرش سنگِ مرمر و سنگِ مریم و سنگ موسیٰ کا بطور گل کاری پشت پہلو بنا ہوا ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۲۳۸). [سنگ + مریم (رک)].

۔۔۔مَزار کس اضا(۔۔۔فت م) امذ.
سنگِ لحد ، قبر کے سرہانے کا کتبہ جو عموماً سنگِ مرمر کا ہوتا ہے.

سرعت ہے نبض کی رگِ سنگِ مزار میں
دل کی تپش کچھ اب بھی تہِ غم سے کم نہیں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲۴). ہندوستان کے کسی شاہی مقبرے میں سنگِ مزار کہیں اس طرح زیرِ سما کھلا ہوا رہنے نہیں دیا گیا ہے ... گنبد کی بنیاد معلوم ہوتا ہے. (۱۹۳۲ ، اسلامی فنِ تعمیر (ترجمہ) ، ۱۰۹). [سنگ + مزار (رک)].

۔۔۔مُشَقَّق کس صف(۔۔۔ضم م ، فت ش ، شد ق بفت) امذ.
حجرالمشقق ، ایک پتھر جس کا رنگ زعفران کے بغیر ہیں ، تاروں جیسا پرت دار ، ادویات میں اِستعمال ہوتا ہے. سنگ مُشقق ... میں پرت ہوتے ہیں جو ایسے کمزور ہوتے ہیں کہ آپس میں سے آسانی سے چھوٹ جاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۵۲). [سنگ + مُشقّق (رک)].

۔۔۔مَغْرِبی کس صف(۔۔۔فت م ، سک غ ، کس ر) امذ.
سنگِ الزوج کی قِسم سے ایک پتھر ، تعمیرات میں مُستعمل. "سنگِ مغربی" کے متعلق برنی ... اور امیر خسرو دونوں نے کہا ہے کہ یہ علاءالدین خلجی ... کے دور میں اِستعمال ہوتا تھا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۹۰۹). [سنگ + مغرب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔مِقْناطِیس کس صف(۔۔۔ کس نیز فت م ، سک ق ، ی مع) امذ.
رک : سنگِ آہن رُبا.

تُجھ طرف اکثر ہیں آہن دل رجوع
دل ترا کیا سنگِ مقناطیس ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۹۷). سنگِ مقناطیس ایک جسمِ جمادی ہے (۱۸۵۴ ، فوایدالصبیان ، ۱۳۰). سنگِ مقناطیس ، شاخ گوزن سوختہ ، کچلہ سوختہ ، کرنجوہ ہر ایک ایک تولہ. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۱). [سنگ + مقناطیس (رک)].

۔۔۔مَکْرانَہ کس اضا(۔۔۔فت م ، سک ک ، فت ن) امذ
(سنگ تراشی) **ٹھوس قسم کا سخت اور سفید پتھر ، مکرانہ علاقہ جودھپور میں مُختلف رنگ کا اور عُمدہ پایا جاتا ہے اس لیے مکرانہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے.** تاج محل کی تعمیر کے وقت وہیں سے لایا گیا تھا ، سنگِ مرمر (ا ب و ، ۱ : ۶۸). [سنگ + مکرانہ (رک)].

۔۔۔مَنْزِل کس اضا(۔۔۔فت م ، سک ن ، کس ز) امذ.
پتھر یا پتھر کا وہ نشان جو منزل کا پتہ دیتا ہے.

چُھپ گیا کیا خط میں دکھاؤ تو وہ تِل کیا ہوا
کعبۂ مقصود کا وہ سنگِ منزل کیا ہوا

(۱۹۱۹ ، کیفی ، کیفِ سُخن ، ۳۵). [سنگ + منزل (رک)].

---مُوسیٰ کس اضا(---و مع ، ا بشکل ی) امذ.
ایک قسم کا سیاہ چکنا پتھر جو آسانی سے دستیاب ہے اور تعمیرات میں کارآمد ہے. پوری عمارت سنگِ مُوسیٰ کی تعمیر کرائی گئی تھی. (۱۸۸۶ ، درگیش نندنی ، ۱۸).

تختۂ صندل کو دیتی ہے یہ رنگِ آبنوس
سنگِ مُوسیٰ سے بدل دیتی ہے مرمر کانگڑی

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۳۱). [سنگ + مُوسیٰ (عَلَم)].

---میزان کس اضا(---ی مع) امذ.
پتھر کا باٹ (جامع اللغات). [سنگ + میزان (رک)].

---میل کس اضا(---ی مع) امذ.
وہ پتھر جو راستوں پر مقاماتِ منزل کا نام اور درمیانی فاصلہ ظاہر کرنے کے لیے نصب کرتے ہیں ۔ اس پتھر پر عموماً کوس ، فرلانگ اور میل کے اعداد لکھے ہوتے ہیں ، اب کلو میٹر رائج ہے ؛ (کنایۃً) نشانِ راہ.

جو تجار کا خواب سنگ میل ہوئے
تب اس سال سوں جور کا کھیل ہوئے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۷۷).

سالک رہ فنا میں نہ بھٹکا کسی جگہ
سنگِ لحد سے کام لیا سنگِ میل کا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۰۰). اس طرح سنگ میل اور موٹر کاڑیوں کے نمبروں وغیرہ کے متعلق کوئی مسئلہ پیدا نہ ہو گا. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۶۳). [سنگ + میل (رک)].

---مینا کس اضا(---ی مع) امذ.
سنگِ لاجورد ، سنسکرت میں راجہ ورت ، ہندی میں لاج ورت ، نیلا پتھر یا نیلگوں رنگ کا خُوبصورت پتھر جو چاندی کے زیورات یا برتنوں میں خُوبصورتی اور زیبائش کے لیے جڑتے ہیں ، اس کے طِبّی اور سحری خواص بھی بتائے جاتے ہیں نیز اس سے نیلا رنگ بھی بناتے ہیں. «پروراوس» سنگِ مینا (جوہر وصال) دیکھ کر لینے میں تامل کرتا ہے مگر ندائے غیب اس کو ہدایت کرتی ہے. (۱۹۰۵ ، وکرم اروسی ، ۱۶). [سنگ + مینا (رک)].

---نِشان کس اضا(---کس ن) امذ.
سنگِ میل ، نشانِ منزل.

سالک راہِ فنا گُم کرے منزل کیونکر
سنگ پر مقبرہ یاں سنگِ نشاں ہے اوس کو

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۹۶).

طے کس طرح سے ہووے رہِ عشق دیکھیے
سنگِ نشان کا دخل ہے اس میں نہ میل کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳). اگر اہلِ ہند کچھ روز دنیا میں عزت و آبرو کے ساتھ زندہ رہنا چاہتے ہیں تو ان کو اپنی ترقی کے راستے میں اِنھیں اصولوں کو سنگِ نشان خیال کرنا چاہئے. (۱۹۰۷ ، مضامینِ چکبست ، ۲۸۵).

سرگرمِ سفر قافلہ ہے جانبِ منزل
ہم سنگِ نشاں نقشِ قدم دیکھ رہے ہیں

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۴۴). [سنگ + نِشان (رک)].

---وَرِیدی کس صف(---فت و ، ی مع) امذ.
(طِب) انسانی جسم کی رگوں ، پٹھوں یا ریشوں میں پتھر کی طرح سخت گانٹھ پڑ جانے کی بیماری. شاذ و نادر یہ کلسی پرت سنگِ وریدی (Phleboliths) کی شکل اختیار کر لیتے ہیں. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۶۰۲). [سنگ + ورید (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---یَدَہ کس اضا(---فت ی ، د) امذ.
حجرالمطر ، ایک نایاب پتھر جس کے سحری خواص یہ بیان کیے جاتے ہیں کہ اس پر افسون پڑھنے کے بعد ہتھیلی پر رکھ کر آسمان کے نیچے کھڑے ہو جاتے ہیں تو بارش ہونے لگتی ہے؛ سنگِ بارش ، بارش کا پتھر ، جدہ تاش.

یہ آیا جوش میں بارانِ رحمتِ باری
کہ سنگ سنگ میں سنگِ یدہ کی ہے تاثیر

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۰). اس پتھر کو ہاتھ پر رکھ کر بارش کی دعا مانگتے تھے ، اس کی برکت سے بارش ہونے لگتی اس پتھر کو سنگِ یدہ کہتے ہیں. (۱۹۲۸ ، سلیم (وحیدالدین) ، افاداتِ سلیم ، ۴۰۱). عرب اس پتھر کو «حجرالمطر» عجمی «سنگِ یدہ» اور ترک «جدہ تاش» کہتے تھے. (۱۹۷۹ ، تاریخ پشتون ، ۹۱). [سنگ + یَد (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---یَرقان کس اضا(---فت ی ، سک ر) امذ.
کہربا جو یرقان کے مرض میں نافع ہے. اس کے بچّے کو پیلا رنگ دے ابابیل اس کے واسطے سنگِ یرقان گھونسلے میں لاتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۵). [سنگ + یرقان (رک)].

---یُسْر کس اضا(---ضم ی ، سک س) امذ.
اس پتھر کو حجرالیسر اس لیے کہتے ہیں کہ ولادت میں آسانی پیدا کرتا ہے ۔ یہ گول ، چکنا ، سفید بعض نیلا بھی ، حجاز کے سمندر میں دستیاب اس کی دوسری قسم بھی ہے لیکن صرف قسمِ اوّل طبی طور پر مُستعمل ہے. سنگِ یُسر ... سیب کا جوہر رکھتا ہے اور کثیف ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۵۲). [سنگ + یُسر (رک)].

---یَشَب کس اضا(---فت ی ، ش) امذ.
حجرالیشب،سلیکانی پتھروں میں سے ایک قیمتی پتھر جو زیورات اور دواؤں میں مُستعمل ہے ، سنگِ کھٹو. تنۂ درخت کو طلائے احمر سے منڈھا اس پر سنگِ یشب کی ایک تختی لگائی. (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۲۴۴). یاقوت ، اوپل ، سنگِ یشب اور زبرجد رنگین سلیکانی پتھر ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۲۱۹). اس پتھر کو ... فارسی میں سنگِ یشب کہتے ہیں. (۱۹۸۰ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۹۳). [سنگ + یشب (رک)].

---یَشَم کس اضا(---فت ی ، ش) امذ.
سنگِ یشب کی اقسام میں سے ایک پتھر، بعض کے نزدیک مافوق الفطرت خصوصیات رکھتا ہے.
سینہ اُوس کا سفید اور شفاف تر سنگِ یشم سے ... بنایا ہے. (۱۸۴۴ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۳ : ۲۲۸). ایک گنبد سنگِ یشم کا

نہایت معقول بنا ہوا ہے. (۱۸۹۵ ، صندل نامہ ، ۳۱۷). بعض مقامات پر سنگِ یشم اور کورنڈ بھی ہوتا ہے.(۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۵۰).

ہر قدم پر وہ جھنکتے ہیں ، کڑنے
جس طرح بجتے ہوں سنگِ یشم کے

(۱۹۷۳ ، پروازِ عقاب ، ۵۹). [سنگ + یشم (رک)].

---یمانی کس صف (---فت ی) امذ.
مختلف رنگ کا نگینے بنانے اور پچی کاری کے کام کا پتھر جو یمن کے علاقے میں پایا جاتا ہے. چھجے کی طرف سرسبز کمر کوٹ پر ہان پھول کی جالی میں سنگِ یمانی کے گملے اور ان کے پھول موسمی بہار دے رہے تھے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۱۹).
[سنگ + یمانی - یمنی (ملک یمن سے منسوب)].

---یہود / یہودان کس اسا/کس صف (---فت ی، و مع) امذ.
حجرالیہود اس پتھر کو سنسکرت میں استوان ، اور بنی اسرائیل حجر زیتون بھی کہتے ہیں. تراش کے بعد چمکدار نگینہ ہو جاتا ہے، شکل دلکش ، رنگ سبز موسی یا سرخ ، سخت اور وزنی . گردے کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر کے نکال دیتا ہے دوسرے امراض کو بھی نافع ہے اس کے سحری خواص بھی ہیں۔لاط :- **Lips Infernalis**
شیخ رئیس نے لکھا ہے کہ اس پتھر کو سنگِ یہود کہتے ہیں . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۹۵). جواہرات تو کہیں ہے ، پتھر بھی اس مرہونیت سے نہیں بچے دیکھو موسیٰ اور سنگِ یہود کیا بتاتے ہیں . (۱۹۲۳ ، سرگزشتِ الفاظ ، ۴۷).
اس پتھر کو فارسی میں سنگِ یہودان اور ہندی میں اُستوان کہتے ہیں - (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۱۱۳) . [سنگ + یہود / یہودان (رک)].

سَنگ (۲) (فت س ، غنہ) امذ.
۱. **ساتھ ، رفاقت ، صحبت ، تعلق.**

کہیا رات دن جا تلاوے کرو
نہ سنگ جا لڑو ہور بلاوے کرو

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۲).

خُدا کی محبت سوں دل جوڑویں
دیا سنگ ساریاں کیرا چھوڑویں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۱۸).

یہ ننگ و نام مبارک رہیں تُجھے اے شیخ
مجھے نہ ننگ سے ہے سنگ کچھ نہ نام سے کام

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۷۱). لڑکیوں کے سنگ گیند بلا کھیلتی ہے . (۱۹۱۰ ، راج دلاری ، ۳۰) . ۲. **ساتھی ، ہمراہی ، رفیق ، دوست.**

بڑا ہے مرے سنگ ایسا کو سنگ
نہ ہو سنگ ہے بلکہ سینے پہ سنگ

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۲۱).

سب بچھڑے کوئی سنگ نہ ساتھی
عزیزوں کو اپنے میں پاؤں کہاں

(۱۸۵۳ ، اِندر سبھا ، امانت لکھنوی ، ۱۳۳). سنگ نہ ساتھی اکیلی جان اللہ نگہبان (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۸۸). میرے نزدیک آئیڈیل شریکِ حیات وہ ہے ...جس کے سنگ زندگی کا سفر حسین اور خوشگوار گزرے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ جنوری ، ۱۱۱).
۳. **جوڑ ، قیمت ، وزن.** پتھر صاف شفاف ہیں کے سنگ کا ترسنگوں نظر نہ آئے. (۱۸۲۳ ، فسانۂ عجائب ، ۱۳). ۴. **کاروانِ سفر کے ہمراہی ، وہ لوگ جو ایک جلوس میں اکٹھے ہوں.** جب حضرت سخی سرور کا سنگ جاتا ہے تو ایک رات یہاں مقام کرتا ہے . (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۲۲۵۷). سنگ کے لفظی معنی سفر کے ہمراہی ہیں. (۱۹۶۲ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳).
[س : संग].

----باندھنا محاورہ.
رشتہ کرنا ، بیاہ کرنا.

نہ اُترا تھا ہاتھوں سے مہندی کا رنگ
کہ وہ چل دیا جس سے باندھا تھا سنگ

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۹).

---پکڑنا محاورہ (قدیم).
ساتھ ہو جانا ، صحبت اختیار کرنا.

میں پکڑیا ان کا سنگ
سب توڑے دل کا زنگ

(۱۷۶۵ ، چھ سرہار (ق) ، ۸۰). کسی نے دھنِ دولت سے منہ موڑ کر خانہ بدوشوں کا سنگ پکڑ لیا.(۱۹۵۸ ، روشن مینار ، ۱۲۷).

---پنگ (---فت پ) امذ ؛ م ف.
ہم سفری ، بہت گہری دوستی ، قربت ، نزدیکی (ماخوذ : پلیٹس).
[سنگ + پنگ (رک)].

---پن (---فت پ) امذ (قدیم).
دوستی ، رفاقت.

سیوں سنگ پن ، صلح توں کل کرے
ہوائی سو جگ کی تحمّل کرے

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۶). [سنگ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---جاتی امذ.
حلیف ، ہمراہی ، رفیق (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سنگ + جات۔ ذات + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ساتھ امذ.
رفاقت ، صحبت ، ساتھ ، ہمراہی.

طوفِ حرم ہے ہاتھ میں اس بُت کا ہاتھ ہے
راہِ خُدا میں واہ عجب سنگ ساتھ ہے

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۰۲). [سنگ + ساتھ (رک)].

---سوئی تو لاج کیا کہاوت.
ہمراہ سونے کے بعد کونسی شرم رہ جاتی ہے ، اس وقت کہتے ہیں جب کوئی بیجا طور پر شرمائے (جامع الامثال؛ جامع اللغات).

---کرنا ف م (قدیم).
میل جول رکھنا ، تعلقات رکھنا ، رفاقت کرنا ، دوستی قائم کرنا یا ساتھ جانا ، راہ و رسم رکھنا.

لے سکھیں میں نے دیکھیا ست ست کر کے بار کا
ہی نہ دیکھیا ہر سبج ہور سنگ دل تجھ سار کا

(۱۷۱۸ ، بحری ، ک ، ۱۷۲)۔وہ سکھوں میں گدھا ہے اس کا سنگ کرنا دکھ کا کارن ہے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۳)۔

ـــــ لگ لینا ف م۔
ہمراہ ہونا ، خواہ مخواہ ساتھ ہو لینا (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔

ـــــ لینا ف م۔
ہمراہ لینا۔

ستر سنگ لیا ہور ترسنگ ہوا
پری وانے رایاں سو بھر سنگ ہوا

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۸۳)۔

اری اے نین ہر جن ناری نیے
مجھے سنگ لے ہرائے دیس ری لیے

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۶)۔

سِنگ (۱) (کس س ، غنہ) امث۔
سینگی، ان کے علاج کے لیے فصد کھولنا اور زخم کے نزدیک سو جگہوں سے سنگ یا کٹورہ یا جونک لگا کر لہو نکالنا۔ (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۳۳)۔ [سینگی (رک) کی تخفیف]۔

سِنگ (۲) (کس س ، غنہ) امذ۔
سینگ ، چوپایوں کے سر پر نکلی ہوئی دو شاخیں۔

بھڑے سنگ سنگ گاؤ ہمدست ہو
ہرن جھٹ کے چتاں پر پڑے مست ہو

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۶۰)۔ [سینگ (رک) کی تخفیف]۔

سَنگا (فت س ، مغ) امذ۔
ساتھ ، رفاقت ، ہمراہی ، صحبت (پلیٹس)۔ [س : सङ्ग + कः]۔

سِنگا (کس س ، مغ) امذ۔
سنکھ ، پھکنی ، ناقوس ، نرسنگا ، سینگ سے بنا ہوا باجا جس سے آواز نکلتی ہے (پلیٹس)۔ [ب : शिंगाओ:]۔

سَنگات (فت س ، مغ) م ف (قدیم)۔
ہمراہ ، ساتھ ، سے (معیت کے لیے)۔

ہے ہیک سو سنگات سو ناشاد کرتا ہے
او ترک مست دیکھو کہ بیدار کرتا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵۳)۔

کہ جبریل پھر بولے بی بی سنگات
ملک موت کہتا ہے تم سات بات

(۱۶۹۳ ، وفات نامۂ بی بی فاطمہ (ق) ، ۲۰)۔

حاصل ہوے حق کے فضل سنگات
سو سال کے فقر میں ہو دو بات

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۳)۔

گستاخ ہو میں اُن سے کہا اپنے جی کی بات
مت جاؤ یا چلے تو مُجھے بھی رکھو سنگات

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۵۵۷)۔

لگا بولنے چور قاضی سنگت
اے قاضی بچارے میری سن یہ بات

(۱۸۵۲ ، قصۂ قاضی و چور ، ۸۷)۔ بادشاہ اپنے پیادوں کے سنگت پھرتے ہیں۔(۱۹۷۷ ، ہندوستانی گرامر (ترجمہ) ، ۱۰۹)۔ [سنگت (رک) کا اشباع]۔

سَنگاتَن (فت س ، مغ ، فت ت) امث (قدیم)۔
سہیلی ، رفیق ، ساتھی ، (کنایۃً) بیوی ، زوجہ ، گھر والی۔

کہ ایہے بھاگونتی سنگاتن میری
مہروان دکھ سکھ کی ساتن میری

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۲۲)۔ [ب : सगातन]۔

سَنگاتی (فت س ، مغ) امذ۔
ساتھی ، ہمراہی ، رفیق۔

سنگاتی تُج ایسا کہاں پاؤں گا
جدھر تو لجا کا اُدھر آؤں گا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۰)۔

اچھو تو مجھ سنگاتی محرم راز
سدا شطرنج بازی میں تیرا ناز

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۲۸)۔

مُصیبت میں بندوں کا ساتھی ہے تو
کوئی تجھ سے بڑھ کر سنگاتی نہیں

(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۸۹)۔ [ب : सगाती]۔

سَنگاٹا (فت س ، مغ) امذ۔
(سنگیات) مچھلی کی ایک قسم جس کے منْھ کی بناوٹ کچھ ایسی ہوتی ہے جس کے ذریعہ وہ چٹانوں اور پتھروں سے چمٹ سکتی ہے۔ سنگاٹا مچھلیوں کا منہ ماصہ کا کام دیتا ہے۔ (۱۹۶۵ ، کاروانِ سائنس ، ۲ ، ۳ : ۳۵)۔ [مقامی]۔

سِنگار (کس س ، مغ) امذ ؛ امث۔
۱۔ زیب و زینت ، آراستگی ، سجاوٹ ، سنگھار ، بناوٹ۔

سورج ولایت کہن کے ہور صاحب سو دنیا دین کے
جگ کے سنگار ہور عرش کے اپ گوشوارے ہیں علی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۷)۔

عروس گُل کا چمن میں سنگار دیکھیں گے
بہار دیکھنے والے بہار دیکھیں گے

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۳۵)۔ **۲۔ زیور ، لباس وغیرہ پہننا ، کنگھی چوٹی ، آرائش کا سامان ، آرائش ، زیبائش۔**

حکم ہوا ساری حُوروں کو سنگار
ہیفیں سب فرشتوں کی بندھوایا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۸)۔صبح کو اپنے معمول پر اُٹھی ، سنگار کیا لوگ بھی اندر باہر گئے اپنے اپنے کام میں مشغول ہوئے۔ (۱۸۰۳ ، گُل بکاولی ، ۶۶)۔ ابوالفضل نے عورتوں اور مردوں کے سنگار اور زیورات کی جو تفصیل لکھی ہے اس سے اس عہد کی زینت و آرائش کا بھی اندازہ ہوگا۔ (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۰۲)۔ **۳۔ سفید پنکھڑیوں اور پیلی ڈنڈ والا بھینی خُوشبو کا ایک پھُول ، ہارسنگار۔**

جانی ، جوہی ، شبّو ، نرگس ، سِنگار ، چنبیلی ، سیم بدن
کیا پھول گلابی گُل طُرّہ کیا ڈیلا بانسہ سُکھ درسن
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸). ۳. محبت ؛ شہوت ، جماع (ماخوذ : جامع اللغات). اف : کرنا. [س : شرنگار श्रंगार].

ـــ پَٹ (ـــ فت پ) امث.
بننا سنورنا ، سِنگار کرنا ، کنگھی چوٹی.

گئی سِنگار پٹ کوئی شتابی
کسی کو تھی کسی کی اضطرابی

(۱۸۷۳ ، تیرہ ماسہ ، ۱۷). [سِنگار + پٹ - چوٹی].

ـــ پِٹار (ـــ کس پ) امذ.
زیب و زینت ، آرائش. کشوری کی امان ... بن بیاہی لڑکیوں کے زیادہ سِنگار پٹار کی قطعی قائل نہ تھیں. (۱۹۶۷ ، جلاوطن ، ۲۲). [سِنگار + پٹار (تابع)].

ـــ پکَڑْنا محاورہ (قدیم).
خوبصورت ہونا ، آراستہ و پیراستہ ہونا.

گُلزار ہمیشہ سلطنت کا
نِت سرو کوں دیکھ سِنگار پکڑے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۸۲).

ـــ چمکانا محاورہ.
بناؤ سنگھار کی نمائش کرنا. اور بوڑھی خانہ نشین عورتیں جنھیں بچّے کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے بالائی کپڑے اتار رکھیں جب کہ سِنگار نہ چمکائیں. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمۂ القرآن الحکیم ، ۵۷۳).

ـــ چُنگَل (ـــ ضم چ ، غنہ ، فت گ) امذ.
(حشریات) **کنگھی کی شکل کا جانور کا پنجہ جس سے وہ اپنے جسم کی صفائی کا کام کرتا ہے.** اس سے کنگھی کی طرح کھال کی صفائی کی جاتی ہے اس لیے اس کو سِنگار چُنگل (Toilet-Claw) کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، مبیلیا ، ۴۳). [سِنگار + چُنگل (رک)].

ـــ دان امذ.
وہ صندوقچہ ، پٹاری یا ڈبّہ جس میں عورتیں سامانِ آرائش مثلاً سرمہ ، مسّی وغیرہ رکھتی ہیں. ساڑی جیب سے نکال کر چُپکے سے سِنگار دان پر رکھ دی. (۱۹۰۹ ، بازارِ حُسن ، ۱۰۱). انہوں نے وہ جگہ کھودی تو وہاں سے ایک سِنگار دان برآمد ہوا جو پرمزان کی ملکیت تھا اور موتیوں سے بھرا ہوا تھا. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، نومبر ، ۸). [سِنگار + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ دانی امث.
چھوٹا سِنگار دان.

تب شکرپارا خوش ہو کہنے لگی
لاؤ جلدی سِنگار دانی مری

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۵۲). بنفشہ اپنے وقت پر مقابہ اور سِنگار دانی لے کر روح افزا کے پاس جا کر حاضر ہوئی. (۱۸۰۳ ، مذہبِ عشق ، ۸۱). ہاتھی دانت اور دھات کی بنی ہوئی سِنگار دانیاں دستیاب ہوتی ہیں. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۹). [سِنگار + دان + ی ، لاحقۂ تصغیر].

ـــ رَس (ـــ فت ر) امذ.
ہندی اصناف میں ایسی نظم جس میں عورت و مرد کے اختلاط کا احوال لکھا جائے ، عاشقانہ نظم. سِنگار رس ... مرد و عورت کی ملاقات اور جو کچھ وصال و ہجر میں پیش آتا ہے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۰). [سِنگار + رس (رک)].

ـــ کَمْرَہ (ـــ فت ک ، سک م ، فت ر) امذ.
آرائشِ جمال کا خصوصی گوشہ ، وہ مخصوص کمرہ جو بڑے محلوں اور مکانوں میں بطور سِنگار خانے کے لیے بنایا جاتا ہے ، آئینہ خانہ ، سِنگار خانہ. میری نگرِ ثانی خود بھی اُٹھ کر سِنگار کمرے میں پیانو کے پاس جا بیٹھی تھی. (۱۹۲۶ ، میری عینک ، ۳۷). [سِنگار + کمرہ (رک)].

ـــ لینا محاورہ.
پھلنا پھولنا ، سرسبز و شاداب ہونا. جب زمین نے اپنا سِنگار لے لیا اور خوب آراستہ ہو گئی اور اس کے مالک سمجھے کہ یہ ہمارے بس میں آ گئی. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمۂ القرآن الحکیم ، ۳۳۷).

ـــ ہار امذ.
(نباتات) **سفید پنکھڑیوں اور پیلی ڈنڈی والا بھینی خوشبو کا ایک پھول ، اس کے ہار بنتے ہیں ، ڈنڈیاں سکھا کر اس سے زردے کے لیے رنگ حاصل کیا جاتا ہے ، ہار سِنگار.** سِنگار ہار ، لونگ کی شکل کا نارنجی رنگ ہوتا ہے ، درخت انار کی مانند اور پتیاں برگ شفتالو سے مشابہ ہوتی ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۹۱). [سِنگار + ہار (رک)].

سِنگارا (۱) (کس س ، مغ) امذ.
سنگھاڑا مچھلی. پانچ قسم کی مچھلی روہو ، پتھینا ، سِنگارا ، راجیو ، بارینی. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۶۷). [رک : سنگھاڑا].

سِنگارا (۲) (کس س ، مغ) امذ.
بناؤ سِنگار (پلیٹس). [سِنگار (رک) + ا (زائد)].

سِنگارَن (کس س ، مغ ، فت ر) امث (قدیم).
سجاوٹ ، زیب و زینت ، آراستگی.

سُخن کُوں تُوں سِنگارن جانتا ہے
سخن کُوں تیرے سب کوئی مانتا ہے

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۲). [سِنگار (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث].

سِنگارْنا (کس س ، مغ ، سک ر) ف م (قدیم).
آراستہ کرنا ، سنوارنا.

کرجیا سرک خوشیاں سوں سِنگارو آؤ سکیاں
بڑتا ہے میگھ بھوی جولی بھگاؤ سکیاں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۰۱).

سارے عالم کے تئیں سنوارو خوب
سب خلائق کے تئیں سِنگار و خوب

(۱۷۷۲ ، ہشت بہشت ، ۳ : ۳۰). ہور تقدیر کا مالی جہاں کو طرح طرح کے پُھول سوں سِنگارتا تھا (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۰۱). ایک پُتر والی ماتا جو چند منٹ پہلے اپنے ہونہار پُتر کی مانگ پٹی سِنگار رہی تھی اور اس کا چاندسا مُکھڑا دیکھ دیکھ کر بار بار بلائیں لے رہی تھی. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۲ : ۳۰). [سِنگار (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سِنگاڑ (کس س ، مغ) امث.
مچھلی کی ایک قِسم جس کے چہرے پر دو سینگ نُما تیر سے نکلے ہوئے ہیں ، سِنگارا ، سِنگھاڑا.

سنوریا ، سِنگاڑ اور سنگی سلنگ
یہ دریا میں ماریں اچھل کر شلنگ

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۵). [سِنگ ـ سینگ + اڑ ، لاحقۂ نسبت].

سِنگاڑہ (کس س ، مغ ، فت ڑ) امذ ؛ سِنگاڑا.
(نباتیات) **سِنگھاڑا ایک آبی پودے کا مشہور پھل ، سینگ نُما متعدد کانٹے ہوئے ہیں اس لیے سِنگاڑا کہتے ہیں.** بعض آبی بڑکیپ اور سِنگاڑے کے پودے کی ٹہنی کا ایک حِصّہ نیچے رہتا ہے. (۱۹۳۳ ، مبادیٔ نباتیات ، ۲ : ۶۹۵). [سِنگھاڑا (رک) کا ایک املا].

سِنگاسَن (کس س ، غنہ ، فت س) امذ.
۱. **تخت ، شاہی تخت.**

کہاؤ ایک ہوا تو بس تمہارے ساتھ چلتی ہوں
کہو یاں کون ہکرم ہے ہوے گی اور سِنگاسن سوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۷۳).

جہاں تُو بیٹھ کر باندھیگا آسن
سر اپنا میں کروں گی واں سِنگاسن

(۱۷۹۶ ، پدماوت (نگار ، جولائی ، ۱۹۳۶) ، ۳۱). جوگی ... ایک پتھر کے سِنگاسن پر آسن مارے دھونی رمائے بیٹھا ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۱۱). ۲. (کنایۃً) **تخت بردار سواری.** جب چاہتا تھا ادھر سے سِنگاسن پر بیٹھ کے اُڑاتے پھرتا تھا (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۲۲). [سِنگھاسن (رک) کا ایک املا].

سَنگاک (فت س ، مغ) امذ.
یہودیوں کا عبادت خانہ جہاں پتھر پر شمع روشن کرتے ہیں. یہودی اپنے معبد سنگاک میں حمدیہ چیزیں ... خوش الحانی سے گاتے ہیں. (۱۹۳۰ ، گُلشنِ ترنم (مقدمہ) ، ۱). [ف].

سُنگانا (ضم س ، مغ) ف م (قدیم).
سُنگھانا.

کسی میں بڑی کر کے سمجھی تُجے
جو پردیس کی ہے سُنگاتی مُجے

(۱۹۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اُردو ، ۱ : ۱۳۹)).

سُنگایا وصل جب آرام کی باس
دیکھوں کیا دوست بیٹھا ہے میرے پاس

(۱۷۳۲ ، طالب و موہنی ، ۲۹). [سُنگھانا (رک) کا ایک املا].

سَنگَت (فت س ، غنہ ، فت گ) امث.
۱. **ہم صحبت ، ہم جلیس ، پاس اُٹھنے بیٹھنے والا ، دوست ، رفیق ، ساتھی ، میل جول رکھنے والا.**

کون اس تیغ کوں کھینچ نیک نام ہے
ایسا کھوڑا کس کے سنگت رام ہے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۰۳).

کہتا تھا ہر اک دیکھ کے دولہا کی یہ سنگت
اس گُرو کی شاید ہوئی ہے گور سے نسبت

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۳۳).

جوڑی جو ملی ہے بتی کی
سنگت ہوئی راگ راگنی کی

(۱۸۳۸ ، گُلزارِ نسیم ، ۳۳). انشا اللہ گھبرائیے نہیں ، فیروز کی سنگت ہے تو پکّی ہو جاؤں گی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۷۲). ارجن ہیجڑوں کی سنگت میں کتنا مگن دکھائی پڑتا ہے گیسا اُن کی سنگت میں ناچتا گاتا ہے جیسے جنم جنم سے ہیجڑا چلا آ رہا ہو. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۱۷۷). ۲. (موسیقی) **رنڈی یا گوئیے کے ساتھ باجا بجانے والے سازندے ، گوئیے ساتھ آواز ملانے والے.**

اِدھر اور اُدھر رکھ کے کاندھے پہ ہاتھ
چلے ناچتے آنا سنگت کے ساتھ

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۱۲۹).

میرا تئیں اور اُون کی سنگت
آمادہ ہے ایک پہر رخصت

(۱۸۳۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۱۰). یہ دہانی رنگ کے بہروپ میں تھی ، صرف دو آنکھیں دکھائی دیتی تھی ، ساز سنگت اعلٰی درجے کی تھی. (۱۹۲۳ ، خُونی راز ، ۲۱). سارنگی ، محض سنگت کا ایک ساز تھا. (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۳۷). ۳. **جماعت ، ٹولی ، منڈلی.**

کروں کیا وصف اس سنگت کے تحریر
کروں کیا اُن کی میں خُوبی کی تقریر

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۲).

دشتِ طلب کے راہ نوردو! بانگِ جرس کے ساتھ چلو
یاں سنگت سے بچھڑنے والے مارے مارے پھرتے ہیں

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۷۰). اب بھرت منی اپنے اداکاروں کی پُوری سنگت اور ایک آسمانی آکسترا ساتھ لے کر برہما کی خِدمت میں حاضر ہوئے (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اِسٹیج ، ۱۳). ۴. **یکجائی ، شرکت ، ساتھ.** اس میں شک نہیں کہ ہم اس چیز کو مادّہ سے الگ نہیں پاتے کیونکہ جس عالم کا ہمیں تجربہ ہے اس میں یہ سنگت ضروری ہے. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (مقدمہ) ، ۴۷). ۵. **رنگ ، ڈھنگ ، انداز.** یہ کتاب بھی انہی کی سنگت میں آئی ، مضمون مطلب کُچھ نہیں. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۸۴). ۶. **وہ مقام جہاں سکھ مذہبی رسوم ادا کرتے ہیں ، گردوارہ** (ہندی اُردو لُغت). [س : सङ्गत].

---اُٹھانا محاورہ.

۱. صحبت میں رہنا ، ہم نشیں ہونا ، ساتھ رہنا. اور ان کے بعد اور سنگت اُٹھائی . (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمۂ القرآن الحکیم ، ۲۰۶). ۲. صحبت کا اثر ہونا. اللہ رکھیے گھر والی خود بڑھی ، کُٹّی اور لُلّی بوٹیوں کی سنگت اُٹھائے ہے . (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، ۱۳۱).

---اَچھی بیٹھے کھائیے ناگر پان کھوٹی سنگت بیٹھ کے کٹائیے ناک اور کان کہاوت.

نیکوں کے پاس بیٹھنا چاہیے اور ناگر پان کھانا چاہیے ، بُری صحبت میں بے عزتی ہوتی ہے (جامع اللغات ، جامع الامثال).

---بَھلی نہ ساڈھ کی اور کیا گندی کا باس / اور ایک گیندے کی باس کہاوت.

نہ فقیر کی رفاقت اچھی ہوتی ہے اور نہ گیندے کی بُو ، ان دونوں کی صحبت پائدار نہیں ہوتی (نجم الامثال ، جامع الامثال).

---سال امذ.

ہال ، کمرہ ، دھرم شالہ. تماشائیوں کے ٹھٹھے سے سنگت سال گُونج اٹھا. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۲۹). [سنگت + سال = س : شالا शाला].

---کَرْنا محاورہ.

۱. ہم ساز و ہم آواز ہونا. سازندوں کو بُلا کر حکم دیا کہ اس نٹنی کے ساتھ سنگت کرو سازندوں نے ساز بِلا کر بجانا شروع کیا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۲ : ۸۱۳). میر ناصر احمد صاحب بین بجا رہے تھے اور مکھو پکھاوجی پکھاوج سے سنگت کر رہا تھا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۹۳). ۲. ناچنا. ایک مور ... اپنی لمبی دُم کے ساتھ خوش خرامی میں مگن ہے کہ ایک سورج کہیں سے نمودار ہوتی ہے اور خوش خرامی میں سنگت کرتی ہے. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۵۹).

---کی بُھوٹ کا اَللہ بیلی کہاوت.

آپس کی نااتفاقی بہت بری ہوتی ہے ، نااتفاقی میں بڑا خطرہ ہے (نجم الامثال ، جامع الامثال).

---ناچ امذ.

(رقص) رس ناچ جس میں کرشنا اور گوپی کے ساتھیوں کو قدم ملا کر ناچنا دکھایا جاتا ہے ، اسی طرح کا ایک ناچ نواب واجد علی شاہ اختر لکھنوی کے دربار میں بھی ہوتا تھا. بیلے سنگت ناچ کے ایک مخصوص ڈرامائی یا تمثیلی طریقے کو کہتے ہیں. میں نے اودے شنکر کا تخلیق کردہ بیلے دیکھا. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۳۲). [سنگت + ناچ (رک)].

---ہونا محاورہ.

سازندوں اور گویوں کا ہم آواز ہونا. سنگت اتنی اچھی ہو رہی تھی کہ لوسی کبھی کبھی رُک جاتی اور ستار اور طبلے کا لطف لینے لگتی. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۳۲).

سَنگَتْری (فت س ، غنہ ، سک گ ، فت ت) امث.

۱. (نباتیات) لیمونی پھل ، کھٹا لیموں ، کثیر بیجوں والا عمودی چھلکا ، اندر سے رس دار اور ریشہ دار. سنگتری Hesperidium یہ پھل کثیر پھل بیتا ، مل پھلی مادگیں سے تیار ہوتا ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۲۳۸). ۲. سنترے کے رس اور شکر کے قوام سے بنائی ہوئی گولی جو چُوسی جاتی ہے ، سنترے کی گولی ، لیمو کی گولی. پولیس سراج افسر نے بھی موقع کی نزاکت دیکھ کر منہ میں سنگتری ڈال لی. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۳۵). [سنگترہ (رک) کی تانیث].

---سُرْخ (---ضم س ، سک ر) امذ.

زردی مائل سُرخ ، نارنجی. مائیکا کی ... شیٹ کی ایک طرف کی سطح پر ایک مناسب فلوری سنٹ مادہ کوٹ کیا ہوتا ہے جو سنگتری سُرخ (   ) رنگ پیدا کرتا ہے. (۱۹۷۱ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ۲۷۳). [سنگتری + سُرخ (رک)].

---سَنگَتی (فت س ، غنہ ، کس گ) امذ.

ساتھی ، ہم نوا ، جلیس ، سازندہ. للو کا بھائی رمضانی ایک طوائف کا سنگتی تھا. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۵). [سنگت (رک) + ی ، لاحقۂ فاعلی].

سَنگَتِیا (فت س ، غنہ ، کس گ ، سک ت) امذ.

(سازگری) سازندے کے ساز کی آواز کے ساتھ لَے ملانے والا گویا ، ساتھی ، باجے بجانے والا ، رنڈیوں کا ساتھی (اب و ، ۴ : ۱۶۲). [سنگت (رک) + یا ، لاحقۂ فاعلی].

سَنگَٹْھن (فت س ، غنہ ، سک گ ، فت ٹھ) امذ.

سنگھٹن. شدھی سنگٹھن اور تبلیغ نے اس مخالفت میں چار چار چاند لگا دیئے ہیں. (۱۹۲۵ ، اسلامی گئو رکھشا ، ۱۸). [سنگھٹن (رک) کا مُتبادل اِملا].

سَنگَر (فت س ، غنہ ، ضم گ) امث.

دیوار جو لڑائی کے موقع پر بطور مورچہ بناتے ہیں ، روک ، رکاوٹ ، باڑھ.

وہاں باندھ سنگر کیا پھر جماؤ
سپہ کو دیا زر کہ غلہ لے آؤ
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۷۶).

سب اُڑ گئے ہوا پر کوئی نہ کام آیا
گڑھ ، کوٹ ، توپ ، گولہ ، سنگر ہوا تو پھر کیا؟
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۸۳). لوگوں نے موٹی موٹی دیواروں اور چھوٹے چھوٹے برجوں اور سنگروں سے اس کو مستحکم کیا تھا. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار ، ۱۵۹). سنگر اپنے اپنے آس پاس باندھا اور ہرکیوں نے گھیرا ڈالا. (۱۹۶۰ ، علم و عمل ، ۲۸۲). [ف].

سَنگْرام (فت س ، غنہ ، سک گ) امث.

۱. لڑائی ، جنگ و جدل.

تجھ نین کے خنجر سوں ہے مجروح دل عشاق کا
تیری نگہ کی تیغ سوں ہیں صاحب سنگرام رام
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۳). یہاں ہی دیوتا اور روتیوں کا سنگرام

(لڑائی) اہنکار رُوپ سے ہوا کرتا ہے۔ (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۵۷)۔ ۲. وصل ، مواصلت ، پاتھا پائی ، چھیڑ چھاڑ.

سگھڑ شہ سوں سنگرام دھن کی اہے
کہ یاقوت داون میں پھرلی لہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۷)۔

سو شاہ و گدا سب ہی آرام میں
اتھے عیش سوں سیج سنگرام میں

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۶۸)۔ [س : सङ्ग्राम]۔

ــــ بُھومی (ـــ و مع) اث.
میدانِ جنگ.

وگرنہ جان پر کھیلوں گا میں سنگرام بُھومی میں
کروں گا نام پیدا سر یہ دے کر سرفروشی میں

(۱۹۵۵ ، مدرا را کھشس ، ۱۷۱)۔ [سنگرام + بُھومی (رک)]۔

سنگرہنی (فت س ، غنہ ، سک گ ، کس مج ر ، سک ہ) اث ؛ سنگ رہنی.
(طب) آنتوں کی بے قاعدہ حالت، پیچش ، مروڑ ، دست آنا ، بدہضمی ، گرانی. سنگ رہنی اس کو کہتے ہیں کہ جس کو ہر روز تین یا چار پاخانہ کی ضرورت ہوتی اور منہ بھی خشک رہتا ہے. (۱۸۳۳ ، مفیدالاجسام ، ۶۸)۔ اب دو ماہ سے یہ حالت ہے کہ میں نے مرض سنگرہنی تشخیص کیا. (۱۹۳۷ ، سِلکُ الدرر ، ۸۵)۔ تپدق اور سنگرہنی (Johne's Disease) جیسے امراض میں جانور کمزور ہو جاتا ہے. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدد امراض ، ۲۱)۔ [س : सङ्ग्रहणी]۔

سنگڑ (فت س ، غنہ ، ضم گ) امذ.
سنگر ، بڑے مورچے ، دستے. راستے کے دونوں طرف فوجوں کے پرے ، سواروں کے رسالے ، سانڈنی سواروں کے سنگڑ. (۱۹۲۸ ، باقر علی ، کانا باتی ، ۳۳)۔ [سنگر (رک) کا ایک املا]۔

سنگڑا (فت س ، غنہ ، سک گ) امذ.
(لوہاری) کُریدنی ، اکوڑلی ، کھُلاون ، بھٹی کی آگ کُریدنے اور اُلٹ پُلٹ کرنے کا آہنی گز اور کھچہ (اپ و ، ۸ : ۹)۔ [مقامی].

سِنگڑا (کس س ، غنہ ، سک گ) امذ.
رنجک ، بارود دان ، سینگ جس میں بارود رکھتے ہیں (پلیٹس). [سنگ ـ سینگ + ڑا ، لاحقۂ نسبت].

سنگِستان (فت س ، غنہ ، کس گ ، سک س) امذ.
پتھریلا علاقہ ، کوہستان. میں ہمیشہ پہاڑوں میں سنگستان کے درمیان قلق سے گزران کروں. (۱۸۰۲ ، خرد افروز(ترجمہ) ، ۱۸۷) جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ میں مدینے کی دونوں طرف کے سنگستان کی درمیانی مسافت کو حرام کرتا ہوں. (۱۹۰۹ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۵۹)۔ کہیں بدوؤں کے جھونپڑے کہیں ببول کے درخت کہیں ریگستان ، کہیں سنگستان عجیب عجیب منظر نظر سے گزرے. (۱۹۷۳ ، حیاتِ سلیمان ، ۲۶۸)۔ [سنگ + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

سنگِستانی (فت س ، غنہ ، کس گ ، سک س) صف.
پتھریلی ، سنگلاخ. ان حدوں میں سنگستانی بھرہ لاہور کے خطے کو چھوٹے تبت کے خطے سے جُدا اور اسی طرف کچھ آگے جا کر گنگا جمنا کے منبوں کو قطع کرتا ہے. (۱۸۳۸ ، حملاتِ حیدری ، ۱۹)۔ تبک کی پہاڑیوں کے شمال میں جو سطح مرتفع ہے اس کی زمین سنگستانی اور ناہموار ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ)، ۱ : ۲۳۵)۔ [سنگ + ستان + ی ، لاحقۂ نسبت].

سنگَستر (فت س ، غنہ ، فت گ ، سک س ، فت ت) امذ.
وہ تہہ یا استر جو چُونے کو کسی سفوف اور جپسم اور دوسری مختلف اشیاء کے ساتھ ملا کر کیا جائے. سنگستر تین تہوں میں کرتے ہیں. (۱۹۳۸ ، انشائے تعمیر (ترجمہ) ، ۹۳)۔ [رک : سنگ (۱) + ستر ـ استر].

سنگَستری (فت س ، غنہ ، فت گ ، سک س ، فت ت) صف.
مرمر کے مشابہ استرکاری جو عموماً چُونے کو دوسری مختلف اشیا کے ساتھ ملا کر کی جاتی ہے. مرمر کے مُشابہ استرکاری کرنے کو سنگستری کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، انشائے تعمیر (ترجمہ) ، ۹۳)۔ [سنگستر + ی ، لاحقۂ نسبت].

سِنگَل (کس س ، غنہ ، فت گ) امذ.
سگنل ، اشارہ. سالے یہ پنجابی زبان نہیں انگریزی کا لفظ ہے ، اِسٹیشن ماسٹر کے لڑکے ہو کر گنواروں کی طرح سِنگل سِنگل کئے جاتے ہو. (۱۹۵۶ ، کالے صاحب ، ۸۲)۔ [Signal]۔

سُنگَل (ضم س ، مغ ، فت گ) امذ.
(پارچہ باف) سنگالی سنگل ، موٹا پھنگدار اور سخت قسم کا ریشم ، معمولی قسم کا کپڑا بنانے اور دوسرے ادنیٰ کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے ، ہندوستان میں باہر سے آتا ہے (اپ و ، ۲ : ۲۷)۔ [سنجل (رک) کا مقامی متبادل].

سنگلاخ (فت س ، غنہ ، سک گ) صف.
رک : سنگ (۱) کے تحتی. چونکہ آب و ہوا سرد اور علاقہ سنگلاخ ہوتا ہے اس لیے کاشتکاری بہت ہی کم ہوتی ہے. (۱۹۵۰ ، خطے اور انکے وسائل ، ۱۲۷)۔ [سنگ (۱) + لاخ ، لاحقۂ ظرفیت].

سنگلاخی (فت س ، غنہ ، سک گ) اث.
سختی ، پتھریلا پن. اس جنت میں میرے دن ختم ہو گئے اور اب پھر مجھے زمین کی سنگلاخی قبول کرنا ہو گی. (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۲۶۳)۔ [سنگلاخ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سنگلاخیت (فت س ، غنہ ، سک گ ، کس خ ، فت ی) اث.
پتھریلے پن کی خصوصیت ، سختی. عمرانی تحریک چونکہ رومن کیتھولک عقائد کی سنگلاخیت کے خلاف اُٹھی تھی اس لئے اسے بہت جلد ردِ عمل کا سامنا بھی کرنا پڑا. (۱۹۸۳ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۹۳)۔ [سنگلاخ + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سنگل دیپی (فت س ، غنہ ، فت گ ، ی مع) صف.
سراندیپی ، لنکا کے. خُوب برابر برابر دانت جمے ہوئے جیسے

سنگل دیپی موتیوں کی گندھی ہوئی لڑی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسین ، ۳۸). [سنگل دیپ (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَنْگَلی (فت س ، غنہ ، سک گ) امذ.
(جواہرات) مرواربد ، جوہری حضرات کی مرتب کردہ اقسام کے مُطابق ایک قسم جو غالباً سنگل دیپ یعنی سری لنکا میں دستیاب ہے ، سنگلی موتی. سنگلی ، زردی مائل. (۱۹۸۱ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۳۸). [سنگل دیپ (رک) سے منسوب].

سَنْگَم (فت س ، غنہ ، فت گ) امذ.
۱. **ملن ، ملاپ ، اِتّصال.**

انکھیاں بھنور سو کنشنا ہو سدا بھرپور بہتیاں ہیں
انجھو بھر گود میں میرے تیرت پکڑیا ہے سنگم کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۱).

اِس دو نین کی اشک رواں سیں دل گُزو
سنگم سُوں دو ندی کے تُو کب پار ہونے کا

(۱۷۵۳ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۳۱). گاڑی دوسرے دن صبح اناری جنکشن پہنچی جہاں اِلہٰ آباد کی ٹرین سے سنگم ہوتا تھا. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۲۰۱). ۲. **وہ مقام جہاں دو دریا ملتے ہیں ، اِتّصال.**

کُفر و اِیماں دو ندی ہیں عشق کیں
آخرش دونوں کا سنگم ہونے گا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۸). گنگا اور سندھ کا سنگم ہوسکتا ہے. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۳). پنجاب کے پانچوں دریا اس میں آ گرنے سے پہلے آپس میں مل گئے ہیں اور ان کا ملنے کے بعد پنج ند نام ہو جاتا ہے ، دریائے سندھ سے ان کا سنگم مٹھن کوٹ کے مقام پر ہو تا ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۹). اب بھی اِتّفاق سے سپت سندھو میں دریاؤں کے سنگم بالعموم ان علاقوں میں واقع ہیں. (۱۹۸۳ ، جولستان ، ۲۳). ۳. **آمیزہ ، مجموعہ.** ہندوستانی (ہندوستانی زبان (ہندی)) آریائی اور سامی لہروں کا سنگم بن گئی جو ایک قسم کی نہایت غیر معمولی لسانی ترکیب ہے. (۱۸۵۳ ، تمہیدی خطبے ، ۳۵). اس جامعہ میں احیاء ملی کی بہت سی تعلیمی تجویزوں کا سنگم ہے. (۱۹۳۶ ، تعلیمی خطبات ، ۲۳۳). ان کی (مولوی عبدالحق) تنقید مشرق و مغربی تنقید کا سنگم ہے. (۱۹۸۶ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۲۳). ۴. **(مجازاً) دوراہا ، تبدیلی ، دوری ، تغیر.** اس سلسلہ میں مثلاً قطب الدین فرنگی محل لکھنؤ اور دائرہ شاہ محب اللہ اِلہٰ آبادی کے سنگم یا مجمع البحرین ہیں. (۱۹۳۳ ، حیاتِ شبلی ، ۱۸). میں بدقسمتی سے دو تہذیبوں کے عجیب و غریب سنگم پر کھڑا تھا. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، ۹۵). ۵. **(نباتیات) بیضہ دان ، نباتات میں وہ تولیدی مقام جہاں بارور شدہ بیضے نمو پاتے ہیں.** اس غدہ کے اگلے جانب ایک زردیئی قناعت ہوتی ہے جو بیض نالی سے ملتی ہے. دونوں کا سنگم کہلاتا ہے. (۱۹۸۳ ، حیواتی نمونے ، ۲۳۱). ۶. **معاملات ، سلسلہ.** ایک شیخ تھا اور ایک برہمن لیکن کشمیر کے سنگم پر آکر یہ اپنی ساری چوکڑیاں بھول جاتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۵۷). ۷. **اِدارہ ، انجمن ، سنگھ.** سنگم کو آج کل کی اصطلاح میں اکیڈمی یا علمی مجلس کہہ سکتے ہیں. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۹۰). ۸. **راہ رسم ، محبت ، لگاؤ ، لمس ، چھوت ، جماع ، صحبت ؛ وہ جگہ جہاں دو خطوط ایک دوسرے کو کاٹیں ، نقطہ ، تقاطع ، تراں ، لگن ، سنجوگ** (جامع اللغات). [सङ्गम].

سِنْگَن (کس س ، غنہ ، فت گ) امث.
ایک قسم کی مچھلی ، سینگ مچھلی.

سِنگن لفظ مچھلیاں ہے بس جل جھار
لکانی معاق سگر خاردار

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ورق ، ۳ ب).

سوریا سنگاڑ اور سِنگن سلنگ
یہ دریا میں ماریں اوچھل کر شلنگ

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۵). [مقامی].

سُنْگُن (ضم س ، سک ن ، ضم گ) امث.
خُفیہ اِطّلاع ، خبر ، بو (جامع اللغات). [رک : سُن گُن].

سُنْگْنا (ضم س ، غنہ ، سک گ) ف م (قدیم).
سُونگھنا.

باغ دل میں تیغ محبّت کا اچنبا پھل گیا
باس سنگ پھولاں عرق کا میں ہوا ہوں ڈگمگیا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶). ایسے پُھولاں اچھوں کسے لیں ملے ، سنگتے دل میں بھرے اساس. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹). [سُونگنا (رک) کا ایک اِملا].

سُنْگُنی (ضم س ، سک ن ، ضم گ) امث ؛ سگنیا.
خُفیہ اِطّلاع ، اُڑتی سی خبر ، رازدارانہ ٹوہ. میں اس کی رہائی کی فکر میں جاتا ہوں اتنی سی سُنگنی ملی ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۱۰). وہ ایک ایک گھر میں سُنگیا لیتی تھی. (۱۹۳۲ ، بیلہ میں میلہ ، ۳۰). [سُن گُن + ی ، (زائد)].

سَنْگْوانا (فت س ، غنہ ، سک گ) ف م.
۱. **جمع کرنا ، اِکٹھا کرنا ، بٹورنا ، سمیٹنا.** جواہر کو اُس نے خود سمیٹا اور طلا و نقرہ بیش بہا چیزوں کو اس کے حاجبوں تونتاس اور الغ تگین نے سنگوایا. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۳۷۳). پھٹے پُرانے کپڑوں کو چھوٹی ضرورتوں کے لیے سنگوا کر رکھنا. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۲ : ۲۷۱). ۲. **ترتیب دینا ؛ حفاظت کرنا ، نظر میں رکھنا ، سلیقے سے رکھنا.** تم اُس دن گھر کے سنگوانے میں لگی ہوئی ہونگی ، لکھنے کی فرصت کہاں سے نکالتیں. (۱۹۱۷ ، خطوطِ حسن نظامی ، ۱ : ۱۰۹). ۳. **پکڑنا ، قبضے میں کر لینا ، حاصل کرنا ، لینا.** قیدیوں نے ان اموالِ مدفونہ کو پھر سنگوایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱۸۱). اگر ان سے پچھلی جمع پُونجی کو نہ سنگوالیا تو یہ بھی ہاتھ سے جاتی رہے گی. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیانِ دہلی ، ۲۰).

کاچھن جو کچھ لے کر آئی
سب کی سب تنہا سنگوائی

(۱۹۳۶ ، لبیب تیموری ، آتشِ خنداں ، ۲۷). ۴. **نپٹانا ، چکانا ، ختم کرنا (کام وغیرہ).**

کس سے ہو سکتی ہے شاعر فکر شعر
ہم نے اس جھگڑے ہی کو سنگوا دیا

(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۱۰). ۵. **(مجازاً) مار ڈالنا ، قتل کرنا.** جب مخالف اپنی صف بندی کو چھوڑ کر اُن کے پیچھے جاتے تو اکیلے دوکیلے کو سنگوا لیتے . (۱۸۱۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۸۴). [سنکنا (رک) کا تعدیہ].

سینگوٹی (کس س ، مغ ، و لین) امث.
سونے یا چاندی کے منقش خول جو گائے بیلوں وغیرہ کے سینگوں کی نوکوں اور ہاتھی کے دانتوں پر خوبصورتی کے لیے چڑھائے جاتے ہیں. نو لاکھ ننانوے گائیں سونے روپے کی سینگوٹیوں کا جڑاو گہنا پہنے ہوئے ، گھنگھرو جھنجھناتیاں باہمنوں کو دان ہوئیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۶۳). بیل بھی اچھے ہیں تا گوری معلوم ہوتے ہیں ، سینگوں پر سینگوٹیاں جڑی ہیں. (۱۸۶۷، اُردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۴۵). زنجیر ہائے طلائی اُن کی خرطوموں میں پڑی ہوئی سینگوٹیاں طلائی ان کے دانتوں پر چڑھی ہوئیں. (۱۹۰۲، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۸۹۲) . [سینگ ـ سینگ + وٹ ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ تانیث].

سینگور (کس س ، مغ ، و مع) امذ.
(جرائم پیشہ) سہ گنا ، تگنا (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۱۹۵) . [سہ گونہ (رک) کا بگاڑ].

سینگوڑی (کس س ، مغ ، و لین) امث.
رک : سنگوٹی (نوراللغات). [سینگ ـ سینگ + وڑ ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ تانیث].

سنگی (۱) (فت س ، غنہ) صف.
۱. ساتھ رہنے والا ، ساتھ دینے والا ، ہم نشیں ، ساتھی ، رفیق ، ہم راہی.

واہ واہا صاحب بہورنگی
انگ انگ کے ساتھی سنگی

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۲۷).

بنا کر دل سے برتاق کو کاق
تماشہ بین و سنگیوں کو چھاق

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۳۵).

جس شاہ کے نوکر تھے بہت گورے فرنگی
وہ گور میں تنہا ہے کوئی ساتھی نہ سنگی

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۳۰).

ذات لیکن نہیں ہے اکیل مری
رحمتِ حق ہے سنگی سہیلی مری

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۷۷). ۲. **معاون ، مددگار.**

کہا آ کر اہلاق جنگی ہوں میں
سپہدار ہشیار سنگی ہوں میں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۰۶). ۳. **ایک وضع کا دھاری دار ریشمی کپڑا جس میں سُوت ملا ہوتا ہے.** اب کی مُجھے بھی سنگی کا پاجامہ بنوا دو. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۱۷۸). [سنگ (۲) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ ساتھی امذ.
دوست احباب ، ملنے جُلنے والے.

بچپن کے سب سنگی ساتھی آخر کیوں کر چُھوٹ گئے
کوئی یار پتا پوچھے تو اس کو کیا بتلاؤ گے

(۱۹۶۶ ، لاحاصل ، ۶۰). [سنگی + ساتھی (رک)].

سنگی (۲) (فت س ، غنہ) صف.
سنگ (۱) (رک) سے منسوب ، پتھریلا ، پتھر کا بنا ہوا ، پتھر جیسا مضبوط یا سخت. دارالامارۃ کے شہر کی راہیں چوڑی اور سنگی بنی ہوئی ہیں. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳). یہ سنگی مُورتیں گویا مُردہ خداؤں کے پرارپا خاموش غُلام ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند (مقدمہ) ، ۱۱). [ف : سنگ + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ پَہرہ دار (ـــ فت مع پ ، سک ہ ، فت ر) امذ.
(مجازاً) سنگِ میل. جگہ جگہ سنگی پہرہ دار کھڑے کر دیئے ہیں جو راستہ چلنے والے کو بتاتے ہیں کہ کتنا راستہ طے کیا اور کتنا باقی ہے. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۷). [سنگی + پہرہ دار (رک)].

ـــ جُگَت (ـــ ضم ج ، فت گ) امذ.
پتھروں سے بنائی کنویں کی پختہ مُنڈیر. کنویں کی اُونچی سنگی جُگت کے نیچے ... چند بیراگی بیٹھے بھنگ بیٹھے چھانتے ہیں. (۱۹۱۳ ، چھلاوا ، ۳۱). [سنگی + جگت (رک)].

ـــ زَمِین (ـــ فت ز ، ی مع) امث.
(کاشت کاری) اراضی جو سخت اور بنجر ہو ، پتھریلی زمین. اور بعض سنگی زمین پر جہاں اُنہوں نے بہت مٹی نہ پائی گری اور وہیں جلدی اُوگ آئی . (۱۸۱۹ ، متی کی انجیلِ مقدس ، ۳۴) . [سنگی + زمین (رک)].

ـــ سِل (ـــ کس س) امث.
پتھر کی سِل ، پتھر کی تختی. شاید ہڑپہ اور موئنجوڈارو کی مزید کھدائی کے دوران ہی پاکستان کے قدیم ادب پارے ... کسی سنگی سِل وغیرہ پر ہی لکھے ہوئے مِل جائیں . (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۱۰۲). [سنگی + سِل (رک)].

ـــ شیر (ـــ ی مع) امذ.
پتھر کے شیر جو خُوبصورتی اور ہیبت و رعب کی خاطر عمارتوں میں دروازوں کے دونوں جانب نصب کیے جاتے ہیں. ان کی کوٹھی کے پھاٹک پر دو سنگی شیر بنے ہوئے تھے . (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۴۷۲). [سنگی + شیر (رک)].

ـــ طَباعَت (ـــ فت ط ، ع) امث.
سنگی مطبع کے ذریعے کی جانے والی چھپائی. بظاہر کامیابی کی کوئی امید نہیں کیونکہ سنگی طباعت کی دنیا کے جمود ، بے حسی اور بے پروائی کا یہ عالم ہے. (۱۹۲۳، نگار، لکھنؤ، نومبر، ۳۲۲). [سنگی + طباعت (رک)].

ــــ کَتْبَہ (ـــ فت ک ، سک ت ، فت ب) امذ.
پتھر کی سِل پر کندہ کی ہوئی تحریر. اس سلطنت کا پایۂ تخت مآرِب تھا اس زمانے کے سنگی کتبے بہ کثرت موجود ہیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۰۵). یہ دیکھ کر مایوسی ہوئی کہ چند قلمی کتابوں اور سنگی کتابت کے سوا کوئی وصلی نہیں. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوش نویساں ، ۲۵۳). [سنگی + کتبہ (رک)].

ــــ گولا (ـــ و مج) امذ.
پتھر کا گولہ جو منجنیق یا توپ وغیرہ سے پھینکا جاتا تھا. اس توپ یعنی شاہقہ طوپقری کا ذکر جو اسی اکہ وزن کا سنگی گولا چلاتی تھی. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۹۳). [سنگی + گولا (رک)].

ــــ مَطْبَع (ـــ فت م ، سک ط ، فت ب) امذ.
طباعت کا قدیم طریقہ جس میں پلیٹ یا کاپی پتھر کی سِل پر جمائی جاتی تھی ، لیتھو پریس. جنوری ۱۸۵۰ میں سنگی مطبع تھے جن میں ہندوستانی کتابیں چھپتی تھیں. (۱۸۵۱ ، تمہیدی خطبے ، ۹). [سنگی + مطبع (رک)].

ــــ نالی امث.
پُختہ نالی ، پتھروں سے تعمیر کردہ نالیاں. سنگی نالیوں کے ذریعہ برف اور بارش کا پانی اکٹھا کر لیا جاتا تھا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۰۳). [سنگی + نالی (رک)].

ــــ نَمک (ـــ فت ل ، م) امذ.
معدنی نمک ، پہاڑوں سے نکلنے والا نمک. ایران کی معدنی پیداوار مُختصر معلوم ہوتی ہے سنگی نمک کی کثرت دیکھی جاتی ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۱۵). [سنگی + نمک (رک)].

سِنگی (کس س ، غنہ) امث (قدیم).
سینگ کا بنا ہوا بگل ، باجا.

سر پر جتاں سو باد بنیاں پور پھول کے گُل تن یہ سب
غنچے کی لے سنگی بجا دہوری لگیا لال کی

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۵۵).

کوبل اس عشق بیچ لے بیراگ
کوک سنگی بجا کے گاتی راگ

(۱۷۳۲ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۳). [سینگ = سینگ + ی ، لاحقۂ تصغیر].

ــــ کھِینْچنا (ـــ ی مج ، غنہ ، سک چ) ف ل.
رک : سینگیاں کھینچنا.

شفا دی تیو ہجر سے لیکے ہوے
لگے کھینچنے سنگیاں آتے آتے

(۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۱۰ : ۹).

ــــ لگانا محاورہ.
رک : سنگی کھینچنا.

کوئی فصد اگر کا زیا تھو سنگی و بو کاں کوں لگا

(۱۷۸۱ ، چار کرسی ، ۵۲). علاج اس کا یہ ہے کہ فوراً اس مقام پر سینگیاں مع پچھنوں کے لگائیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۹۳). دردِ سر کے لئے گُدی پر سینگیاں لگانا لیکن مریض توانا ہو تو جونک لگانا اگر ناتواں ہو تو پلسٹر لگانا. (۱۸۶۰ ، نُسخۂ عملِ طب ، ۳۵). گُدی میں جونکیں لگائی جاتیں ، سر پاتھ پیر میں سینگیاں لگوائے ہیں ساری گرمی نکل جاتی ہے. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۲۸۳).

ــــ مُنْجَھلی (ـــ فت م ، سک جھ) امث.
ایک قسم کی مچھلی جس کا کانٹا سفید ہوتا ہے ، اس کا گوشت عام مچھلیوں کی طرح کھایا جاتا ہے ، کسیلی بُھوک بڑھانے والی ہے ، بادی کو دفع کرتی ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۵۹). [سنگی + مچھلی (رک)].

سَنگیت (فت س ، غنہ ، ی مع) امذ.
۱. وہ گانا جو بہت سے آدمی مِل کر گائیں ، کورس.

پرملو ناچ ساتھ تھا سنگیت
کوئی گاتی تھی پچھلے وقت کا گیت

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۶۲).

کہیں تو پرملو کا ناچ تھا کہیں سنگیت
قیامت اون کی اٹھی تھی اور تھر پلٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶۱). برا کرت کی سب سے بڑی روایت اس کا عوامی عنصر ہے اور یہی عنصر اُردو نے اپنے ورثہ میں پایا ہے ... اس کی تشکیل و ترویج میں برصغیر کے تمام صوبوں ، علاقوں ... لوک گیتوں اور سنگیت نے حصہ لیا. (۱۹۵۵ ، ادب و لسانیات ، ۳۰۲). **۲. موسیقی.** فنِ موسیقی کے ہنرمند نغموں کے اوقات اور ان کی مقامات اور آہنگ سے واقف اور گیت اور سنگیت کی تانوں سے ماہر تھے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۳). ہندوستانی سنگیت اپنا جواب نہیں رکھتا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۱۳). میں ان کے سنگیت کے ٹیچر کے دوست کی حیثیت سے آیا. (۱۹۵۹ ، وہی ، ۲۳).

ہاتھوں میں یہ رہ رہ کے کھنکتے کنگن
لگتا ہے کہ سچ مچ کوئی سنگیت ہے تو

(۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۳۷). [س : संगीत].

ــــ جاگْنا محاورہ.
نغمہ پُھوٹنا ، خوبصورتی میں اضافہ ہونا.

حسن اور ویدانت کا
سنگیت جاگا تھا

(۱۹۸۳ ، طوق و دار کا موسم ، ۲۳).

ــــ سَبھا (ـــ فت س) امث.
محفلِ موسیقی. انہوں نے بڑے بڑے اُستادوں اور پنڈتوں سے گانا سیکھا ، بڑی بڑی سنگیت سبھاؤں میں شامل ہوئے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۰۸). [سنگیت + سبھا (رک)].

ــــ کار صف.
موسیقار. گُجرات کا بادشاہ بہادر شاہ دونوں ماہر سنگیت کار تھے. (۱۹۵۳ ، ثقافتِ پاکستان ، ۳۰۱). گاؤں کا سنگیت کار

درخت کے نیچے بیٹھا ہارمونیم بجاتا اور گانا گاتا رہتا (۱۹۸۸ء، صدیوں کی زنجیر، ۱۸۸)۔ [سنگیت + ف : کار، لاحقۂ فاعلی]۔

ـــــ کَلا (ـــــفت ک) صف.
گانے کا فن، فن موسیقی، گائیکی. زمانۂ سلف میں اوتار اس سنگیت کلا کو معجز سرائی کا نمونہ دکھا گئے ہیں۔ (۱۹۳۶ء، تحفۂ موسیقی، ۲ : ۳)۔ [سنگیت + کلا ـ فن]۔

ـــــ مَت (ـــــفت م) امذ.
موسیقی کا مکتبہ، مکتب موسیقی، مدرسۂ فن. بیسویں صدی کے اوائل میں ہندوستانی موسیقی کے بہت بڑے خدمت گزار پنڈت بھاٹ کھنڈے نے بھی اپنے سنگیت مت کی بنیاد نغماتِ آصفی کے انداز پر رکھی۔ (۱۹۵۳ء، ثقافتِ پاکستان، ۱۴۰)۔ [سنگیت + مت (رک)]۔

ـــــ وِدّیا (ـــــکس و، شد د بکس) امث.
علم موسیقی. آپ ہندوستان اور ایران دونوں ملکوں کی سنگیت ودیا کے استاذالاستاذ تھے۔ (۱۹۳۳ء، فراق دہلوی، مضامین فراق، ۱۰۳)۔ [سنگیت + ودیا (رک)]۔

سَنگیلا (فت س، غنہ، ی مع) صف.
پتھریلا، چٹانی. وسطانی ... میں سنگیلے (Ceratites) کے منطقہ نے انتہائی ترقی حاصل کی ہے۔ (۱۹۳۱ء، خلاصۂ طبقات الارض ہند (ترجمہ)، ۵۱)۔ [سنگ + یلا، لاحقۂ صفت]۔

سَنگِین (۱) (فت س، غنہ، ی مع) صف.
۱. **پتھر سے بنا ہوا، پختہ، مضبوط، پائیدار.**

بہت لوح سنگیں اُپر پند تھے
پسند اس کرے جو خرد مند تھے

(۱۶۳۹ء، خاور نامہ، ۵۶۶)۔ ایک قلعہ نہایت متین اور نپٹ سنگین ہے۔ (۱۸۰۵ء، آرائش محفل، افسوس، ۱۹۰)۔ کچھ دن چڑھا ہو گا کہ ایک سن رسیدہ یورپین افسر ایک سنگین مکان میں داخل ہوا۔ (۱۸۸۸ء، ملک العزیز ورجنا، ۱۶۸)۔ بازار میں مسلمانوں کی کوئی مسجد نہیں تھی میں نے قلعے میں ایک سنگین جامع مسجد تعمیر کرائی۔ (۱۹۱۹ء، غدر دہلی کے افسانے، ۵ : ۶۰)۔ الجاق پُل جو سنگی بنیادوں پر لکڑی سے بنایا گیا ہے غالباً قدیم ترین ہے۔ (۱۹۶۷ء، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ۳ : ۲۱۷)۔
۲. **بھاری، وزنی.**

مدد جم تُجے شاہ یاسین ہے
کہ توں ایک لا کھاں پہ سنگین ہے

(۱۶۰۹ء، قطب مشتری، ۵۲)۔ خیر سے مع دلہن اس میں سات بیبیاں سوار تھیں اور اس وجہ سے وہ محافہ سنگین تھا۔ (۱۸۸۰ء، فسانۂ آزاد، ۳ : ۶۹۹)۔ ایسے سنگین اور وزنی بکسوں کو آپ دریجلنگ تک لے جا بھی سکتے ہیں۔ (۱۹۳۵ء، پرپرواز، ۱۰۶)۔
۳. **دبیز، موٹا، گف.** موزے نہایت دبیز اور سنگین ہونے چاہیں۔ (۱۹۰۲ء، مکتوباتِ حالی، ۲ : ۶۱)۔ ۴. **سخت تکلیف دہ، اذیت ناک، غیرمعمولی، ناقابل برداشت.** طالب علم کا دل کوشش علم سے بیزار ہو جاتا ہے کہ ادنیٰ تقصیر پر سزائے سنگین ملتی ہے۔ (۱۸۷۳ء، عقل و شعور، ۸)۔ ۵. (اَ) **شدید، سخت، کڑا.**

قیامت کا کٹھن دن ہے نبیؐ منج آسرا دینا
گنہ مجھ سر ہو سنگیں ہے نبیؐ منج آسرا دینا

(۱۶۷۹ء، قصۂ ابوشحمہ، ۶۳)۔ ضابطے کے مطابق سنگین پہرے میں نظر بند کئے گئے۔ (۱۸۸۳ء، تذکرۂ غوثیہ، ۲۲)۔ جتنے سنگین جرم ہیں سب میں سرکار مدعی ہوتی ہے۔ (۱۹۰۶ء، الحقوق و الفرائض، ۲ : ۳) انہیں دوبارہ جاتا یا رواج دینا سنگین جُرم قرار دیا گیا۔ (۱۹۳۳ء، آدمی اور مشین، ۱۴)۔ یہی سوچ کر خاموش ہو رہتا کہ وقت نے یہ سنگین مذاق صرف میرے ساتھ تو نہیں کیا ہے۔ (۱۹۸۱ء، تشنگی کا سفر، ۱۰)۔ (اَا) **پتھر کی طرح سخت، مستحکم، جس پر کسی بات کا اثر نہ ہو.**

نیں اثر تیر آہ کوں اس میں
دلِ سنگیں ترا ہے لوہا لاٹ

(۱۷۳۹ء، کلیاتِ سراج، ۲۲۶)۔

جوں شرر ہو، تو ہے کبھی جیتے یہ اتنا سنگین
ایک چشمک میں گزر جائے یہ سب شیب و شباب

(۱۷۹۵ء، قائم، د، ۱۴)۔ وہ سب قمر پیکران سنگین بدن یکایک ہنستے ہنستے منہ پر آنچل دوپٹوں کے لے کر رونے لگیں۔ (۱۸۸۸ء، طلسم ہوش رُبا، ۳ : ۹۷۷)۔

مگر وہ کان جو بہرے ہیں سُن نہیں سکتے
مگر وہ قلب جو سنگیں ہیں ہل نہیں سکتے

(۱۹۸۳ء، لہو پکارتا ہے، ۷)۔ ۶. **معمول سے زیادہ، بہت زیادہ.** اچھے دیہات کی جمع کچھ نرم تجویز ہوئی اور خراب دیہات کی جمع سنگین ہو گئی۔ (۱۸۵۷ء، اسباب بغاوت ہند، ۳۹)۔ ۷. (مجازاً) **بُردبار، متحمل مزاج (قدیم).**

جکوئی پا کے عاشق ہے باول نہیں
وو سنگین ہے کچھ اتاول نہیں

(۱۶۲۵ء، سیف الملوک و بدیع الجمال، ۱۳۷)۔ ۸. **کٹھن، مشکل، دشوار، نامساعد.** تحریک کو کتنے سنگین اور شدید حالات سے گزرنا پڑا تھا۔ (۱۹۸۱ء، قائداعظم اور آزادی کی تحریک، ۱)۔ ۹. **خطرناک، خوفناک.** کئی سنگین لڑائیوں کے بعد کورسیکا کے باشندے طاقت سے مغلوب ہو گئے۔ (۱۹۰۷ء، نپولین بونا پارٹ (ترجمہ)، ۱ : ۸)۔ قومی اتحاد ۲۶ مارچ سے پہلے احتجاجی تحریک کو مزید سنگین اور شدید کرنا چاہتا تھا۔ (۱۹۸۷ء، اور لائن کٹ گئی، ۶۰)۔ ۱۰. **جما ہوا، ٹھوس، پتھر کے مانند.** چشمے کا پانی اکثر صاف ہوتا ہے مگر وہ کبھی کبھی ... یعنی سنگین ہوتا ہے۔ (۱۸۹۱ء، مبادیٔ علم صحت جہت مدارس، ۷۷)۔ [سنگ (۱) + ین، لاحقۂ صفت]۔

ـــــ چِہْرَہ (ـــــکس مج ج، سک ہ، فت ر) امذ.
رعب دار چہرہ، باوقار چہرہ. اندر ہی بیٹھے بیٹھے باپ کی نگاہ کے سامنے بیٹے کا سنگین چہرہ اور دھاردار تیور گھوم جائے۔ (۱۹۸۹ء، جوالا مُکھ، ۳۱)۔ [سنگین + چہرہ (رک)]۔

ـــــ خواب (ـــــو معد) امذ.
گہری نیند (علمی اُردو لُغت)۔ [سنگین + خواب (رک)]۔

ـــــ دل (ـــــ کس د) صف.
رک : **سنگ دل**.

خدا چاہے اگر سنگیں دلوں کو سرنگوں کرنا
تو پھر کیا ہے عجب گر بُت کرے سجدہ برہمن کو

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۹۸). [سنگین + دل (رک)].

ـــــ دلی (ـــــ کس د) امث.
سنگ دلی ، بے رحمی.

دامن سیں مجھ کوں گرد سمجھ دور مت کرو
سنگیں دلی سیں شیشۂ دل چور مت کرو

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۸۸).

برہمن اس بُت کی جو تجھ سے کہوں سنگیں دلی
سنتے سنتے دل ترا پتھر بنے اور ٹوٹ جائے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۵۱). [سنگین دل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ شباب (ـــــ فت ش) امذ.
بھرپور جوانی ، زبردست خوب صورتی.

واہ کیا کہنا ترا اے حُسنِ ارض آفتاب
یہ برشتہ رنگ یہ تپتے ہوئے سنگین شباب

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۲۳). اور بیٹے کو خانہ بدوش کی لڑکی کے سنگین شباب سے ٹکرانے کی ہوس دامن گیر ہوئی . (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۷۷). [سنگین + شباب (رک)].

ـــــ کوٹھری (ـــــ و مج ، سک ٹھ) امث.
رک : **کال کوٹھری**. سرغنہ کارکنوں کو تنہائی کی کوٹھریوں میں ڈال دیا گیا جسے جیل کی اصطلاح میں سنگین کوٹھری کہتے ہیں . (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۵۱). [سنگین + کوٹھری (رک)].

ـــــ ہو جانا محاورہ.
بہت زیادہ خراب ہو جانا ، بگڑ جانا. کراچی کی بڑھتی ہوئی آبادی کو نہ روکا گیا تو آئندہ پانچ سال میں اس شہر میں صورتِ حال مزید سنگین ہو جائے گی. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ جنوری).

سنگین (۲) (فت س ، غنہ ، ی مع) امث.
ایک نوکدار چھری سے مشابہ ہتھیار جو بندوق کی نالی کے آگے چڑھایا جاتا ہے.

سنگیں یار گردن کیا تھا ہی پست
بھی اس یار پر یار آ کر نشست

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۸۰۹).

نہ تو سنگیں ہے نہ یہاں بندوق
نہ تو باروت کا کوئی صندوق

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۹). ادھر ادھر تلنگے وردیاں ڈاٹے ، سنگینیں چڑھائے ڈٹے کھڑے ہیں . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۹). ماؤں کی آنکھوں کے سامنے ان کے پیارے بچے سنگینوں کی نوکوں پر اٹھائے گئے. (۱۹۲۳ ، تیغ کمال ، ۸۰).
سلاخوں کے پیچھے
سنگینوں کی جھنکار پہ جیا جاتے ہیں
(۱۹۸۰ ، طوق و دار کا موسم ، ۲۰۲). [سنگ (۲) ین ، لاحقۂ صفت.

ـــــ پیمک (ـــــ ی لین ، فت م) امث.
(زرباف) وہ پیمک جس کا تانا اور بانا دونوں کلابتونی ہوں (ا پ و ، ۲ : ۲۰۱). [سنگین + پیمک (رک)].

ـــــ چڑھانا محاورہ.
سنگین کا بندوق کی نالی کے سرے پر نصب کرنا ، بندوق اٹھانا. پولس والوں کو جو ... پر اسٹیشن پر اتر کر پہرہ دیتے تھے سنگین چڑھانے کا حکم دیا. (۱۹۲۱ ، خطوطِ مولانا محمد علی ، ۳۰).

ـــــ چڑھنا محاورہ.
سنگین چڑھانا (رک) کا لازم ، سنگین کا بندوق پر لگنا یا نصب ہونا. فوجی سپاہی جو جلوس کی گزر گاہ پر قطار باندھے کھڑے تھے ، ان کی سنگینیں چڑھی ہوئی تھیں. (۱۹۰۵ ، تاریخ دربار تاج پوشی ، ۵۸).

ـــــ رفو (ـــــ فت ر ، و مع) امذ.
(سلائی) گتھا ہوا رفو جس میں تانے اور بانے کے تار ایک جان ہو جائیں ، عف رفو (ا پ و ، ۲ : ۱۶۲). [سنگین + رفو (رک)].

ـــــ کلابتو (ـــــ فت ک ، ب ، شد ت ، و مع) امذ.
(زرباف) بادلے کا بل سے بل ملا کر بنا ہوا کلابتو جس میں اندر کا تار بالکل چھپ گیا ہو اور باہر کی سطح ایک جان معلوم ہو (ا پ و ، ۲ : ۱۹۷). [سنگین + کلابتو (رک)].

سنگینی (فت س ، غنہ ، ی مع) صف مث.
۱. **مضبوطی ، سختی ، گرانی ، پائیداری.**

جو بُھئیں (زمین) اس سنگینی تے لیا وہے نہ تاب
کہ تختیاں کوں اوس کے نہ تھا کچ حساب

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۷۰).

ہے واجب پادشاہاں کوں سنگینی
ہے لازم خسرواں کوں دوربینی

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۷۱).

سنگینیٔ تغافل اپنوں پہ مت روا رکھ
مینائے دل ہمارا اب نہیں تو چور ہوئے گا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۸۰). اس سے یہ پایا گیا کہ ثقل و خفت سنگینی و عدم سنگینی سے متعین ہوتی ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۷۵). قلعہ کی دیواریں بسبب سنگینی کے محفوظ رہیں. (۱۹۰۰ ، رہنمائے قلعۂ دہلی ، ۸). مولانا طباطبائی نے ضرورت سے کچھ زیادہ ہی باریک بینی سے کام لیا یعنی صدا کی لطافت کو کوہ کی سنگینی سے ٹکرایا ہے اور اس کی تڑپ کو اس کی پُر تمکینی کے مقابل لائے ہیں. (۱۹۵۵ ، نکتۂ راز ، ۳۳۱).
۲. **تشدد ، (کنایۃً) شدید حملہ ، یلغار.**

سپہ تھا جانو اس کا مورو ملخ
زمیں ہوئی سنگینی تھے اس ٹھار شخ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۹۹). ۳. **گرانیٔ خواب ، نیند کا خمار.** تمہاری نیند کی سنگینی کے آگے پتھروں کے دل چھوٹ گئے. (۱۹۳۹ ، آثار ابوالکلام ، ۱۶۳). ۴. **وزن ، بوجھ ، بھاری پن.** تھکاوٹ اور لرزہ اور سکاہٹ اور دردِ سر اور دل میں سنگینی

معلوم ہوتی ہے (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۹۶). باتی میں دو قسم کی سنگینی ہوا کرتی ہے. ایک وقتی سنگینی اور دوسری دائمی. (۱۹۱۱ ، مقدمات الطبیعیات ، ۷۳) . **۵. مسئلے کی شدت.** اسمگلنگ کے مسئلے کی سنگینی کے باوجود حکومت ہندووں کے دباؤ کے سامنے جُھک گئی. (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۳۵). **۶. بے حِسی ، سختی.**

یہ سنگینی و سُبکی تیری واعظ سب یہ کُھل جاتی
ترازو کی محبت میں اگر آ کر کے تو لڑتا

(۱۸۳۳ ، نیاز بریلوی ، دیوانِ شاہ نیاز ، ۱۶۶). وہ عورت اب پھر مجسمہ ہو گئی تھی اور اس کی سنگینی کا وہی عالم تھا جو ابتدائے زمانہ میں پایا جاتا تھا. (۱۹۱۵ ، شبستان کا قطرۂ گوہریں ، ۹۳). مُشرکین خدا کا کلام تیرہ برس تک مُسلسل سُنتے رہے لیکن ان کے دل کی سنگینی میں کوئی فرق نہ آیا. (۱۹۱۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۱۹). [سنگین + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَنگینِیّت (فت س ، غنہ ، ی مع ، کس ن ، شد ی بفت) امث.
رک : **سنگینی معنی نمبر ۱.** جُرم کی سنگینیت کے اعتبار سے حا کم کو اختیار ہے. (۱۹۲۵ ، قرآن مجید کے فوجداری قوانین ، ۵۳).
[سنگین + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَنگھ (فت س ، غنہ) امذ.
۱. (ہندو) **مجلس ، سبھا.** سنگھ کی تنظیم کے لیے قاعدے قانون بنائے. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدنِ ہند (ترجمہ) ، ۱۲۳) .
۲. **رک : سنگ (۲) معنی نمبر ۱.**

میرے سنگ مل بجاتی ، سنگھ کاتی سنگھرا بھرتا
سری راگاں جو کاتی استری تو سنحکوں بھاتی ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۸). مشورت کام کی یا معاملہ داری پر کسی مقدمے کی کسی کے سنگھ کرے.(۱۸۳۹ ، دستورالعمل ، ۲۳). [س : सघ].

---ہرائے دیس میں نت ماریں نِت کھائیں کہاوت.
زبردست لوگ دوسرے ملک میں جا کر لُوٹ مار کر کے کھاتے ہیں (جامع الامثال).

سِنگھ (کس س ، غنہ) امذ.
۱. ببر شیر.

جس سنگھ پیچھے ہاک کو گھوڑے کی چھوڑ دے
جنگلوں میں شیر خوف میں مر جائیں جوں شغال

(۱۷۳۱ ، شاکرناجی ، د ، ۳۰۳). ہر ایک پاؤں سے ایک ایک بلا نکلنے لگی کسی سے سانپ کسی سے چھپندے ، گرگٹ ، شیر ، سنگھ. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۱۰۳).

کھڑا رہا میں بل گیا سنگھ آگے
کہاروں نے چھوڑا میانے کو بھاگے

(۱۹۰۹ ، مظہرالمعرفت ، ۵۰). آپ بدن کی جگہ شریر آسمان کی جگہ اکاس اور شیر کے بجائے سنگھ استعمال کریں. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۲۹). ۲. (ہیئت) **بُرج اسد ؛ سونے چاندی کے بنے ہوئے شیر جو زیبائش کے لیے لگائے جاتے ہیں.**

نجومیوں نے میں ، بیکھ ، کرک ، کنیا ، تلا ... سنگھ کا انگلیوں پر بچار کرکے عرض کی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹۸). ۳. **سکھوں اور راجپوتوں کے نام کا آخری حصّہ** (ماخوذ ؛ نوراللغات). ۴. **رتھ کے بیلوں کے ماتھے پر لگانے کا چاندی یا سونے کا ایک زیور.** بیلوں کے ماتھے پر سنگھ ، کاریچوبی پٹے گلے میں. (۱۹۱۱ ، قِصۂ مہر افروز ، ۵۸). [س : सिंह].

---پَور/ پَول (---و لین) امذ.
محل کا بڑا داخلی دروازہ جس کے دونوں جانب شیر بنے ہوئے ہیں (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سنگھ + پَور / پول (رک)].

---راس امث.
(ہیئت) بارہ بُرجوں میں سے ایک بُرج ، **آسمان کا پانچواں بُرج.** سنگھ راس:- اس راس کے جنم سے متحمل مزاج اور صلاحیت پسند اور شراب اور گوشت سے زیادہ رغبت ہو اور مسافرت اکثر کرے. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۳۶). [سنگھ + راس (رک)]

---سے سَر پر کرے سیار کہاوت.
گیدڑ شیر کا مُقابلہ کرے تو نہایت عجیب بات ہے ، ناممکن بات ہے ، عجیب بات ہے (جامع الامثال).

---شیر (---ی مج) امذ.
سکھ مُرید کو سنگھ شیر کہتے ہیں (علم و عمل (ترجمہ) ، ۱ : ۳۱۱). [سنگھ + شیر (رک)].

--- کیسَر (---ی مج ، فت س) امذ.
(ہندو) **شیر کی ایال ؛ مولسری کا پھول** (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[سنگھ + کیسر (رک)].

---ناد امث.
(ہندو) **شیر کی دھاڑ ، گرج** (ماخوذ ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[سنگھ + ناد (رک)].

سَنگھات (فت س ، مغ) امث ، سنگت.
ایکا ، میل ، اِتحاد ، سنگت ، ساتھ.

جیوں مری بولی منہ بات
عرب عجم مل ایک سنگھات

(۱۵۷۸ ، خوب ترنگ (پنجاب میں اُردو ، ۱۷۰)). عشق بادشاہ عالم پناہ کی بادشاہی میں تی یک گھر گھالو ، دغا باز ، خیال نام نقاش کوں سنگھات لیایا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۷).
[سنگھ + ات ، لاحقۂ کیفیت].

---واد صف.
اجزائے لازم ، متعلقات ، ساتھ کا. جس طرح گاڑی کے اجزا یعنی پہیہ ، چھت ، پائیدان وغیرہ گاڑی نہیں کہلاتے بلکہ گاڑی ان کے مجموعہ کا نام ہے یہی بودھ کے سنگھات واد ہے. (۱۸۸۳ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۵۳). [سنگھات + واد (رک)].

---وادی صف.
سنگھات واد (رک) سے نسبت رکھنے والا ، سنگھات واد

سے متعلق. بودھ مت والے سنگھات وادی ہوتے ہیں وہ آتما کا علیحدہ وجود تسلیم نہیں کرتے. (۱۹۳۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۵۴).
[سنگھات + واد + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَنگھاتی (فت س ، مغ) صف اسـ سنگاتی.
ساتھی ، دوست ، شریک.

میں سمجھ ایان تا تو سنگھاتی
شاہ علی جیوے سمجھ ساتھی

(۱۵۶۵ ، جواہر اسرار اللہ ، ۸).

جو دُکھ میں تھے اپنے سنگھاتی فنا ہوئے سب کھا کر تیر
خبر تری لاوے سو کِس کو ایسی پیر ہرانی ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۶۶).

تو آ ہر طرح میری ساتھی ہو اب
مُصیبت کے دن کی سنگھاتی ہو اب

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۵۶).

خیل در خیل تھے ہمراہ سنگھاتی ساتھی
آن واحد میں ہوئے جمع ہزاروں ہاتھی

(۱۹۳۵ ، کنار سمبھو ، ۱۶۳). [سنگھات + ی ، لاحقۂ نسبت].

سِنگھار (کس س ، مغ) امذ.
کنگھی ، چوٹی ، سُرمہ ، مِسّی اور زیور لباس وغیرہ سے بناؤ اور آرایش و زیبائش ؛ (مجازاً) خُوبصورتی. پنت مرداں کا سنگھار ، پنت صاحب درداں کا ادھار. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۳).

روشن ہے بات یہ کہ اوّل سادہ لوح تھی
بخشے ہیں ان کے منہ سوں سنگھار آرسی کے تئیں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۶). کہانی کے جوبن کا ابھار اور بول چال کی دلہن کا سنگھار. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵). دل میں امنگ نہیں ، سنگھار میں بہار نہیں ، پھولوں میں باس نہیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۰۳). وہ خُوب سنگھار کئے ہوئے تھی آنکھوں میں گہرا کاجل تھا ہونٹوں پہ سُرخی تھی. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۲۳۸). [سنگار (رک) کا مُتبادل اِملا].

ـــــ پٹار (ـــــ فت پ) امذ.
سجنا سنورنا ، مانگ پٹی ، بننا ٹھننا. دن بھر سنگھار پٹار میں مگن رہتی. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۹۰). [سنگھار + پٹار (تابع)].

ـــــ میز (ـــــ ی مج) امث.
بناؤ سنگھار کی چیزیں رکھنے کی میز. پہاڑ کی چوٹیوں پر سفید براق برف گویا سنگھار میز پر بڑا قدِ آدم آئینہ لگا ہے. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۳۸). ایک کوٹھی میں قیام کیا جس میں بہت سا سامان تھا فرش ، قالین ... سنگھار میز چینی کے برتن ہر طرح کا فرنیچر. (۱۹۷۹ ، ہجر کی رات کا ستارا ، ۳). [سنگھار + میز (رک)].

سَنگھاردَل (فت س ، مغ ، فت د) صف (شاذ).
فوج خُونخوار.

چلی کہن گرج اور سنگھار دل
کہ آواز سے جس کی دہلے جبل

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۲۱). [س : सघार+दल].

سَنگھارنا (فت س ، مغ ، سک ر) ف م.
(ہندو) مار ڈالنا ، قتل کرنا . میں اپنی اِچھا سے تو کسی کو نہیں سنگھارتا ، وقت سے پہلے تو کسی پران کو نہیں مارتا. (۱۹۲۱ ، بنتی پرتاپ ، ۳۶). [س : सघरना].

سِنگھاڑا (کس س ، مغ) امذ.
۱. ایک تکونا پھل جس کے کونے کانٹے کی شکل کے ہوتے ہیں ، اس کا پودا تالاب میں پیدا ہوتا ہے ، اس کا چھلکا سخت ہوتا ، خام ہونے کی صورت میں سبز ہوتا ہے اور پک جانے کے بعد پوست سیاہ ہو جاتا ہے. اس کے اندر سفید مغز ہوتا ہے.

سنگھاڑا رس میں لیمو کے رگڑ کر
کٹی باری لگا ہر روز اس پر

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۲۳). سنگھاڑے ، بھٹے ، گنڈیریں ، بوٹنٹ ، آم ، خربوزے ، موسم کی جو چیز سستی دیکھی اسی پر قناعت کر کے رہ گئے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۹۳).

میسر نہیں یہ بھی کپڑا اگر
سنگھاڑوں کے پتوں سے ڈھانکے ہیں سر

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۳۰۷). سنگھاڑے باریک پیس لیں. (۱۹۸۵ ، سعدیہ کا دسترخوان ، ۱۵۶). **۲. تکونی شکل میں لپٹا ہوا رومال** (نوراللغات). **۳. مُثلث کی شکل میں بنائے گئے نقش و نگار جو عورتیں ریشم یا دھاگے سے کپڑے پر بناتی ہیں** (نوراللغات). **۴. تکونا گوشہ (زمین کے لیے مخصوص) ، سموسہ.** چمنوں کے لیے عقب میں دو سنگھاڑے بنائے اور ان میں درخت لگائے. (۱۹۰۱ ، مخزن ، ستمبر ، ۳۰). اُردو بازار کے سنگھاڑے میں کچھ دوکاندار اُٹھ آئے تھے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، نومبر ، ۲۵). **۵. (صرّافی) تین روپے** (مہذب اللغات ؛ اُردو قانونی ڈکشنری). **۶. ایک مچھلی جس کے جسم میں کانٹے یکجا ہوتے ہیں جس کو کنگ کہتے ہیں. پکانے کے بعد اسے آسانی سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے.** منگلا جھیل میں مہاشیر مچھلی بہ افراط ہوتی ہے اس کے علاوہ روہو ، موری ، سنگھاڑا مل یا لانچی اور عام کارپ شکار کے لئے موجودہ ہیں. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، دسمبر ، ۳۰). **۷. گلہری کی شکل اور اُس سے نسبتاً بڑا خاردار جانور.** پرندوں کے سب سے بڑے دشمن مشک بلاؤ ، سنگھاڑا ، سمور ، سنجاب اور قطبی بلی ہوتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۱۳). دکھنی جنگلات کے ریچھوں ، سنگھاڑا اور لومڑیوں نے رونا پیٹنا ڈال رکھا تھا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۲۳). [س : شرِنگاٹک ـ शगाटक].

سِنگھاڑیا (کس س ، مغ ، سک ڑ) صف.
سینگ دار جانور مثلاً : بیل ، گائے ، بھینس ، بھینسا وغیرہ (اصطلاحات پیشہ وراں ، ستیر ، ۶۲). [سینگھ (سینگھ کی تخفیف) + اڑ ، لاحقۂ نسبت + یا ، لاحقۂ صفت].

سِنگھاس جوگ (کس س ، مغ ، و مج) امذ.
(ہیئت) مُبارک گھڑی ، سعد زمانہ. اگر لگن ہیں و میکھ و دہن و تلہ و

سکر ہے اور اس میں گرہ مالک خانہ پڑے تو اس کو سنگھاسن جوگ کہتے ہیں۔ (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۲۹)۔ [سنگھ + اس ، لاحقۂ نسبت + جوگ (رک)]۔

سِنگھاسَن (فت نیز کس س ، مغ ، فت س) امذ۔
۱۔ وہ تخت جس کے پائے شیر کی شکل کے بنے ہوں؛ (مجازاً) شاہی تخت ، راج گدی۔ دیکھتا ہوں کہ ایک جڑاؤ سنگھاسن پر جس میں لعل، الماس اور موتی مونگا لگاہوا ہے بڑا بُت بیٹھا ہے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۱)۔

جا پڑے خاک پہ رکھ سر کے تلے ہاتھ جہاں
ہے وہی فرش وہی تخت وہی سنگھاسن

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۱۹)۔

سنگھاسن پہ بھارت کے بیٹھا اگر میں
تو گوکل میں گاڑوں گا جھنڈا دھرم کا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۷۰)۔ جواہر لال کی صاحبزادی اندرا ... اب دوبارہ اس سنگھاسن پر بیٹھی ہیں۔ (۱۹۸۷ ، حیاتِ مُستعار ، ۹۶)۔ **۲۔ ایک طرح کی شیروں کی شکل کے پایوں والی تخت نما سواری جس میں چار چوبیں نصب ہوتی تھیں جنھیں کہار اپنے کاندھوں پر اُٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے تھے۔** اور اسی ہفتے سنگھاسن پر بیٹھ کر آگرے کو روانہ ہوئے۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۳)۔ کہار ... پالکی ، سنگھاسن ، چوڈول ، ڈولی لے کر ایسی نرم چال سے چلتے ہیں کہ بیٹھنے والی کو ذرا جُنبش نہیں ہوتی۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۹۷)۔ خواجہ عثمان کو حالتِ نزاع میں لے کر اور سنگھاسن پر ڈال کر ڈھاکہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ (۱۹۸۶ ، تاریخ پشتون (ترجمہ) ، ۳۱۸)۔ [س : سِنگھ ـ شیر + آسن ـ بیٹھنے کی جگہ]۔

سُنگھانا (ضم س ، مغ) ف م۔
ناک سے خوشبو یا بدبو محسوس کرانا، سُونگھنے کے لیے دینا۔

ساقی نے سُنگھائی غش میں مٹی
سوندھی سوندھی مجھے سبو کی

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۳۰۰)۔

بادِ صبا قفس کے اسیروں کو بُوئے گُل
کیا بعدِ مرگ لاکے سُنگھائے گی باغ سے

(۱۹۱۰ ، خُوبیِٔ سُخن ، ۶۱)۔

جس کی پُھولوں کی مہک عِطر کو شرماتی تھی
پُھول اب اس کی لحد ہی کے سُنگھائے کوئی

(۱۹۸۳ ، دامنِ یوسف ، ۱۵۰)۔ [سُونگھنا (رک) کا تعدیہ]۔

سَنگھَٹ (فت س ، غنہ ، سک گھ ، فت ٹ) صف۔
متحد ، یکجا۔

ہرشوں کے سنگھٹن سے نہ جب کُچھ بھی بن سکا
اب دیویوں کو کرنے لگے ہیں وہ سنگھٹ

(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۳۳۷)۔ ہندوؤں سے کہا گیا کہ تُم اپنی نفرتوں اور کمزوریوں کی وجہ سے مُسلمانوں کا شکار ہو رہے ہو اسی لئے سنگھٹ ہو جاؤ۔ (۱۹۵۹ ، عبدالمجید سالک ، سرگزشت ، ۱۹۹)۔ [ب : सघहत]۔

سَنگھَٹن (فت س ، غنہ ، سک گھ ، فت ٹ) امذ۔
(ہندو) اِتّحاد ، تنظیم ، گٹھ جوڑ ، اجتماع (فرقہ وارانہ بُنیادوں پر)؛ ہندوؤں کی ایک فرقہ وارانہ تحریک جس کا آغاز ۱۹۲۲ء میں ہوا تھا۔ جدھر دیکھو اُدھر حماقت سنگھٹن اور تنظیم کی چیخ ، شدھی اور تبلیغ کی۔ (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ : ۱۱)۔ جب سنگھٹن اور شدھی کی تحریکوں نے زور باندھا تو خواجہ صاحب نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۳۰)۔ [س : संघटन]۔

سَنگھَرام (فت س ، غنہ ، سک گھ) امذ۔
رک : سنگرام۔ طالب علم جو بدھ وہاروں اور سنگھراموں میں رہ کر تعلیم حاصل کرتے تھے۔ (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۸۷)۔ [سنگرام (رک) کا مُتبادل اِملا]۔

سَنگھَرَپ (فت س ، غنہ ، سک گھ ، فت ر) امذ۔
(گھوسی) گائے یا بھینس کا مصنوعی بچّہ جو اس کا بچّہ مرنے کے بعد دودھ دوہنے کے لیے بنا لیتے ہیں کیونکہ نئی جنی ہوئی گائے یا بھینس جب تک بچّہ سامنے نہ ہو دودھ نہیں دیتی ، توریا ، اگور ، کرتی ، اکرا (اپ و ، ۳ : ۹۳)۔ [سنگھ (رک) + س : اَرپ ـ پیش کرنا]۔

سِنگھَرنا (کس س ، مغ ، فت گھ ، سک ر) ف ل (شاذ)۔
سنورنا ، آراستہ ہونا۔

اونہیں بھتی تھی یا میں ہر نازنیں
یوں سنگھری ہوئی سر سے پا تک وہ تھیں

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۲۳)۔ [سنگھر (سنگھار (رک) کی تخفیف) + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

سِنگھَڑا (کس س ، غنہ ، سک گھ) امذ۔
(موسیقی) سینگ سے بنایا ہوا منھ سے بجایا جانے والا باجا۔ سنگھڑا ... شاخ آہو کو پُھونک دے کر بجاتے ہیں اور اس کا بھی رواج متدروں میں ہے۔ (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۲۸۹)۔ [سنگ ـ سینگ + ڑا ، لاحقۂ تصغیر]۔

سَنگھَرش (فت س ، مغ ، فت گھ ، سک ر) امذ۔
رگڑ ، ملاپ ، اِتّصال۔ یہ ہمارا سب سے سہان سنگھرش ہے۔ (۱۹۷۳ ، پکھلا نیلم ، ۷۲)۔ [س : संघर्ष]۔

سِنگھَنی (کس س ، غنہ ، سک گھ) امث۔
مادہ شیر ، شیرنی ، سنگھ کی مادہ۔ جیسے بن کے مرگ کو سنگھ اور سنگھنی کھا کر ناچنے لگتے ہیں تیسے ہی مرگ کھا کرکا اور کالکا ناچتے ہیں۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷)۔ [سنگھ + نی ، لاحقۂ تانیث]۔

سَنگھَم (فت س ، غنہ ، فت گھ) امذ۔
اِتّصال ، اِکٹھا ہونا ، ملنا ، سنگم۔ دونوں طبقوں کے سنگھم پر سیاہی مائل بُھورا رنگ پیدا ہوتا ہے۔ (۱۹۲۵ ، عملِ کیمیا ، ۲۳۵)۔ اُردو کی پرورش اسی دھرتی پر ہوئی جس پر ... فارسی اور ہندی تہذیبوں کا سنگھم تیار ہوا۔ (۱۹۸۸ ، صحیفہ، لاہور ، اکتوبر ، ۸۵)۔ [سنگم (رک) کا ایک اِملا]۔

سنگھوانا (فت س ، غنہ ، سک گھ) ف م.
سنگوانا، سنبھالنا، سمیٹنا. چلتے وقت سارا سامان سنگھوا کے رکھا تھا. (۱۹۸۶ ، خیمے سے دور ، ۱۳۷). [سنگوانا (رک) کا ایک اِملا].

سنگھوٹی (فت س ، مغ ، و مج) امذ.
رک : سنگوٹی. نہ پالکی نہ نالکی نہ سنہری سنگھوٹیوں والے. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۲۳).[سنگوٹی (رک) کا مُتبادل اِملا].

سنگھی (فت س ، غنہ) صف.
دوست ، ساتھی ، ہمنشیں ، سنگی.

باڑے چلے دربار کو وہ شان بنا کر
حاضر ہوئے سرکار کے سنگھی و سنگھاتی

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ۱۷۶). ارے آفت ترے صدقے ترے قربان تم تو ہماری سنگھی ہو ملکہ نے فقط اتار تمکو بھیجا تھا . (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش رُبا ، ۲ : ۱۱۲۳).

نہیں گو ہم کسی قابل نہ سنگھی ہے نہ ساتھی ہے
مگر دیں گے دعا تُجھ کو ہمارے کام آ بیگم

(۱۹۲۷ ، گلدستۂ عید ، ۵). [سنگی (رک) کا مُتبادل اِملا].

سِنِما (کس س ، سک ن) امذ.
رک : سینما.

مال پر سِنِما میں اور گُلزار میں
شہر کے کوچوں میں اور بازار میں

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۸۹). [انگ : Cinema].

سِنْمان (فت نیز کس س ، سک ن) امذ.
(ہندو) **احترام ، عزت ، تعظیم.** پہلے جو مَنکا سنمان کرے تو متر بھاو نہیں ہوتا اور جو اس کو تاڑنا دے کر ... متر بھاو رکھنے گا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷۸).

یہ عالم تھا کہ مصروفِ پرستش تھے دیا سا گر
کیا سنمان ، آزر دیوتاؤں سے کہیں بڑھکر

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار، ۱۵۶). [س : سَنْمان سم + مان

سنمبڑانا (فت س ، غنہ ، سک م ، ب) ف م (قدیم).
جکڑنا ، گرفتار کرنا.

سنمبڑایا مجھ جیو کوں تُجھ زُلف کی زنجیر نے
ہور دل کے تئیں غوطہ دیا چاہِ زنخداں شما

(۱۶۷۹ ، شاہ سلطان ثانی ، د ، ۲). [سنبڑانا (رک) کا ایک اِملا].

سَنْمُک (فت س ، سک ن ، ضم م) صف ؛ = سنمکھ.
رُوبرو ، مقابل ، منھ پر ، سامنے.

جو اُٹ اژدہا شد کے سنمک چلیا
کہ محشر کے مارے نے ڈونگر ہلیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۰). دیوا آفتاب کے سنمکھ آنے کا شرار شعلے پر موں بھانے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۳).

کس کا منہ ہے جو ترے سنمکھ ہو
ہو نہ ہو آئینہ ہو بندہ نواز

(۱۸۷۲ ، مظہر، دیوان زادہ (ق) ، ۷۵). جب کہ دشمن کی فوج کے سنمکھ ہوں گے تب دیکھیو کہ اُن کے پاؤں ٹھہرتے ہیں کہ نہیں. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۲۶).

مُجھے کیوں دیکھ کر تم پر کھڑی اب لب ہلاتے ہو
کبھو سنمکھ ہی اے پیارے اگر دیتی جو گالی ہے

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۳۲). سنمکھ ہو کر بڑے بڑے ہاہاکار شبد کرتے تھے ہاتھی سے ہاتھی آپس میں لڑتے تھے . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۷). آرسی اس غرض سے رکھی جاتی ہے کہ دلہن چونکہ شرم کے مارے اجنبی مرد یعنی دلہا کو سنمکھ ہو کر نہیں دیکھ سکتی.(۱۹۰۵ ، رسوم دہلی، سید احمد ، ۸۹).

رُک گیا دیکھ روانی میری
کس کا جیوڑا ہے کہ سنمکھ ہو جوان پیروں کے

(۱۹۶۲ ، برگِ غزال ، ۱۸۸). اف : کرنا ، ہونا. [س : سم مکھ सम मख (سم + مکھ)].

سُنَن (ضم س ، فت ن) امث ؛ امذ ؛ ج.
سُنّتیں، اِتباع اور اِقتدا سُنن اور آداب و عادات شریف نبوی میں اطلاق پایا جاتا ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳۷). سُنن و نوافل زیادہ تر گھر ہی میں ادا فرماتے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۱۳).

حرف آئینِ سیاست پہ رہا دار و مدار
تھا نہ مذہب نہ عقائد نہ فرائض نہ سُنَن

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۱۹). [ع : سُنّت (رک) کی جمع].

ـــــ اَرْبَعَہ کس صف(ـــــ فت ا ، سک ر ، فت ب ، ع) امذ.
احادیث کے چارمشہور مجموعے یعنی سُننِ ابو داؤد ، سُنن ابن ماجہ ، سُنن نسائی اور سُننِ ترمذی. یہی راویِ سُننِ اربعہ کا ایک معتبر راوی ہے. (۱۸۱۳ ، ام الائمہ ، ۳۴). [سُنن + اربعہ (رک)].

ـــــ اِلٰہِیَّہ کس صف(ـــــ کس ا ، ل بمد ، کس ہ ، فت ی)امذ؛ج.
شریعتِ الٰہیہ. سُنن کے احترام زندگی اور وجود کی قدر و قیمت کے اعتراف اور آخرالامر اس اصول اور قانون کی پیروی اور پابندی کے اہتمام کا مرحلہ جو عین مشیتِ الٰہیہ ہے . (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارف اِسلامیہ ، ۳ : ۱۶۸). [سُنن + اِلٰہیہ (رک)].

ـــــ راشِدَہ کس صف(ـــــ کس ش ، فت د) امث ؛ ج.
سُنّتِ نبویؐ ، سُنّتِ رسولؐ. شرک و بدعت نے توحید اور سُننِ راشدہ کو دبا لیا تھا. (۱۸۷۸ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۸۰) . [سُنن + راشدہ (رک)].

ـــــ ماثُورَہ کس صف(ـــــ و مج ، فت ر) امذ ؛ ج.
وہ سنتیں جو (سینہ بسینہ) منتقل ہوتی چلی آتی ہوں ، وہ سنتِ نبویؐ جو تحریر میں آچکی ہو. تیسرا گروہ اُن لوگوں کا ہے جنہوں نے اخبار و سُننِ ماثورہ کے علم میں کامل دسترس حاصل کی(۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارف اِسلامیہ ، ۳ : ۵۷۹). [سُنن + ماثورہ (رک)].

ـــــ نَبَوِی کس صف(ـــــ فت ن ، سک ب) امث ؛ ج.
رک : سُنّتِ رسولؐ . اس کے عہد میں سُنن نبوی کا رواج اپنا

ہوا تھا کہ اسے مافوق تصور میں نہیں آتا - (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱۰)۔ [سُن + نیوی (رک)]۔

سَٹْنا (سَٹ جانا) (فت س ، سک ٹ) ف ل۔

۱. آلودہ ہونا ، ملوث ہونا، مَوردِ الزام ٹھہرایا جانا ، سانٹا (رک) کا لازم ۔ ایک شخص مٹی میں سٹا ہوا مسجد میں جانے لگا ۔ (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۱۳۶)۔

ذبح تو کرتے ہو کچھ دھیان بھی ہے
خوں میں ہاتھ سٹے جاتے ہیں

(۱۹۲۱ ، اعجازِ نوح ، ۱۱۰)۔ **۲. (مجازاً) ملوث ہونا ، بے وجہ مَوردِ الزام ٹھہرایا جانا۔**

کیوں کسی اور کا غُصّہ وہ اُتاریں ہم پر
بیچ میں بول کے ہم مُفت میں سَٹ جاتے ہیں

(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاضِ صابر ، ۱۷۴)۔

بہت ہی میں شرمندہ ہوں اے بہن
مرے ساتھ تم بھی گئیں مفت سَٹ

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۳۹)۔ [سانٹا (رک) کا لازم]۔

سُنْنا (۱) (ضم س ، سک ن) ف م۔

۱. کانوں سے کسی آواز کو معلوم و محسوس کرنا۔

دسری دسری سُنْنا

(۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، شکار نامہ (رسالہ شہباز (ق) ، ۵۰))۔

دیکھنا سُنْنا جس لے ہوئے
وو ۰میں ہی ۰ تیرا وو ہے کوئے

(۱۶۳۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۲۲۱))۔

نہیں تجھ لعلِ شیریں پر خطِ سبز اے گُلستاں رُو
یہ طُوطی ہے کہ آئی ہے ترے لب کی شکر سُن کر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۸)۔

سن کے اس کی بات کو بولا وہ یوں
ہر گھڑی تکرار تُو کرتی ہے کیوں

(۱۸۱۳ ، عجائبِ رنگین (ق) ، ۹)۔

بچے نیند میں غافل ہو گئے
لوری سُنتے سُنتے سو گئے

(۱۹۲۱ ، مطلع انوار ، ۹۳)۔ **۲. بُرا بھلا سننا ، طعن و طنز سہنا۔**

مُجھ کو یاروں نے بد و نیک کہا کیا کیا کُچھ
میں نے تیرے لیے اے شوخ سُنا کیا کیا کُچھ

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۳۰۶)۔

کیا سنے میری فرشتوں کے نہیں لیتا سلام
خُوبروؤں نے بگاڑی ہے یہ عادت دل کی

(۱۸۹۷ ، خانۂ خُمار ، ۹۴)۔ **۳. توجہ کرنا ، دھیان دینا ، کان دھرنا ، سمجھ لینا ۔** تمہارے خط کا جواب - ضرور ، لو سنتے جاؤ مرزا شمشاد علی بیگ کو تمہارا خط پڑھوا دیا۔ (۱۸۶۲ ، خطوطِ غالب ، ۷۸)۔ وہ اپنی ہی رٹ لگائے جائیں گے کسی کی سُنیں گے نہیں۔ (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۲۷)۔ **۴. مقدمے کی سماعت کرنا (نوراللغات)۔ ۵. گانا یا شعر سُنْنا۔**

شاگرد ہوئے ہیں ہم بھی اُس کے
کچھ ہم کو کچھ اس کو چل کے سُنئے

(۱۸۸۲ ، اختر (واجد علی شاہ) (نوراللغات ، ۳ : ۲۹۹))۔ [سُن (س : شرنُو शृणो) + نا ، علامتِ مصدر و اسمیت]۔

ـــــ سُنانا ف م۔

کان میں اپنی بات ڈالنا ، جتانا ، آگاہ کرنا اور دوسروں کی بات پر توجہ دینا۔ ہر ایک بات دیکھ بھال کر ، سُن سُنا کر ، سوچ سمجھ کر کرتا ہے۔ (۱۸۴۶ ، آثارالصنادید (مقدمہ) ، ۱)۔

سُنْنا (۲) (ضم س ، سک ن) امذ (قدیم)۔

رک : سونا (۱)۔ ایک پلڑے میں بجا لے ہو ایک پلڑے میں سننا ، تولنے میں برابر ہوئے ولے سُنے کے مول بجا لے کوئی لے گا۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ق) ، ۳۸)۔ [سُونا (رک) کا متروک اِملا]۔

سَنَّن سَنَّن (فت س ، ن ، فت س ، ن) امث۔

ہوا چلنے کی آواز ، سائیں سائیں یا سن سن۔

بُوندوں میں ہے کھَن کھَن کی آواز
ہُوا میں ہے سَنَّن سَنَّن کی آواز

(۱۹۶۷ ، نجوم و جواہر ، ۳۲۰)۔ [حکایت الصوت]۔

سُنَّن ہار/ہارا (ضم س ، فت ن) صف مذ (قدیم)۔

سُننے والا۔

تُجھ نظر میں دیکھن ہار
سُنی میں وہ سُنہار

(۱۵۸۲ ، رموزالواصلین ، ۸)۔ فرمان ہارا ہے صفتان کا ، تا کہ کرنہارا ہے قہر کا ، نہ کسی قہر کا سُنن ہارا ہے۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ق) ، ۲۱۹)۔

یہ قِصّہ سُنہار بھی شاد اچھو
جتم سُکھ سوں اچھ غم سے آزاد اچھو

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ رُوح افزا ، ۱۶۱)۔

یک سُنن ہار کیا کہ اس سوزوں
دل جلے جیوں چنار جنتر کا

(۱۷۱۸ ، بحری ، ک ، ۱۳۰)۔ سُنن ہارا اس کے بولنے کی تکرار کرتا اچھا ہے ۔ (۱۷۹۳ ، چھ سرہار (ق) ، ۹۶)۔ [سُن (سُنْنا) + ہار/ہارا ، لاحقۂ فاعلی]۔

سَنَّو (فت س ، مغ) امث (ج : سَنَّواں) (قدیم)۔

سوگند ، قسم۔

نکو ہرگز توں پھر اس بات پر آ
تُجھے سنواں ہے کہ جیوں آیا ہے تیوں جا

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۸۲)۔ [سوں (رک) کا متروک اِملا]۔

سَنَوات (فت س ، ن) امذ۔

سنین ، کئی سال ، بہت سے سنہ۔ بعض کے نزدیک ورد انجیلوں کا بعض سنوات سابقہ میں بھی ہوا ہے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۲۹۹)۔ ان ہی سنوات میں عمادالملک جو سلاطین ... گجرات کے غلاموں میں سے تھا بھاگ کر برہان پور میں آیا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۳۷۵)۔ [سَن (ع : سَنَۃ) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

سَنَواتی (فت س ، ن) صف.
سِنین سے متعلق. سرکار سے خود بموجب جمع سنواتی فیصلہ تجویز ہو جاتا تھا کہ عامل اور تعلقدار کو کوئی عُذر باقی نہ رہے . (۱۸۹۹ ، سوانحاتِ سلاطین اودھ ، ۱ : ۱۸۶). [سنوات + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَنْوار (فت س ، مغ) امث.
۱. (عور) بناؤ ، درستی ، اِصلاح ؛ (مجازاً) رحمت ، مہربانی (بگاڑ اور مار کے بالمقابل).

جوں یک اندھارے نھار یک پھاند لیا سنْوار
اس بھیتر باقی یک کروڑوں لا کھوں دیکھ

(۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۶۵).

دھرن گے لھوے کوں جو سنوار کر
جو دکھلائیں گے کاودی کوں اکر

(۱۶۳۵؟ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۸)). جب کبھی اُن کو فساد نہ ڈالو ملک میں کہیں ہمارا کام تو سنْوار ہے. (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۳).

جاگتا بخواب دیکھیے کب تک
چشم اُمید پر خُدا کی سنْوار

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۳۳). ۲. (طنزاً) پھٹکار ، لعنت ، مار.

میری جُھو جُھو کو ہے علی کی سنْوار
قہر ہے وہ اے نبیؑ کی مار

(۱۸۳۵ ، رنگین ، د ، ۶۶).

کُلجیں ابھی سے میرے گلے کا نہ ہار ہو
ظالم! تیرے ستم پہ خُدا کی سنْوار ہو

(۱۹۱۰ ، سرور جہان آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۷۴). اس موٹے نمک حرام پر اللہ کی مار علی کی سنْوار اس کو تو مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگا دوں. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۳۴۳). [سنْوارنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

ـــ بِگَڑْنا محاورہ (قدیم).
نصیحت پکڑنا ، اِصلاح قبول کرنا ، ہدایت حاصل کرنا ؛ صلاح ماننا ، مشورہ ماننا.

کوئی خُوب اچا سکے نہ سر خوب
جتا کچھ ایس سنْوار پکڑے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، کہ ، ۸۲).

ـــ پَیدا ہونا محاورہ.
نکھر جانا ، بہتر ہو جانا ، بہتری پیدا ہونا ، ترقی ہونا. جوں جوں انسانی تمدن میں نکھار اور سنْوار پیدا ہوتا گیا زراعت کی اہمیت اس قدر بڑھ گئی. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۲۰).

ـــ دینا ف م.
رک : سنْوارنا.

کیوں بد کہیں ہیں چرخ کو بیچارہ آسماں
تقدیر کی بگاڑ کو کیونکر سنْوار دے

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۲۱۲).

سَنْوارْنا (فت س ، مغ ، سک ر) ف م.
۱. درست کرنا ، اِصلاح کرنا ، مہذّب بنانا ، راہ پر لانا. پس تو بہوت سندسوں باٹ سنْوارے ، اتال چل لیو باٹ چلنہارے . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵).

ہے سُرے سامنے اُس کے ہیے تنبور و ستار
لاکھ تاروں کی جواری نے سنْواری آواز

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۱).

کیوں بد کہیں ہیں چرخ کو بےچارہ آسماں
تقدیر کی بگاڑ کو کیونکر سنْوار دے

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۲۱۲).

بگڑے کاموں کو تمہارے حق سنْوارے گا یقیں
جیسے تم بگڑے مریضوں کو سنْوارے ڈاکٹر

(۱۹۱۳ ، گلزار بادشاہ ، ۱۳۵). ۲. ترتیب دینا ؛ سلیقے سے لگانا ؛ سجانا.

سنْواری گرد اس کے چار دیوار
حقیقت میں سمجھ ہیں یار وہ چار

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۲۳).

سنْوارے زُلف جو اونکی ختن میں مشاطہ
تو سارا شہر نچھاور کرے خزانۂ مشک

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۳۰).

گیسو عروسِ گُل کے سنْوارے نہ کس لئے
موجِ نسیمِ صبح ہے شانہ بہار کا

(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۱۳۵).

نگارِ دہر کی زُلفیں سنْوارنے والے
کہاں گئے غمِ دوراں نکھارنے والے

(۱۹۸۱ ، ماجرا ، ۱۱۱). ۳. آراستہ کرنا ، زیب و زینت دینا . ایک بادشاہ کی تعظیم ایک امیر کیوں بڑی کرتا ہے تو اوّل جابجا آرائش کرتا ہے ، سو عمدۂ کون پانچہ تن سنْوار کر ایمان کے اوپر کے اوپر لانے. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۴۳).
وہ محبوب نسکے سنْوارے ایس مرصّع زرنیا نگارے ایس
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۵).

دیکھائی اُسے محل وو نھار نھار
کہ اِس محل کوں اس وضا نوں سنْوار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۲).

سنْوارے ہیں او محل کتے چھند سوں
کہ ہوتا ہے وہاں کاج آنند سوں

(۱۶۹۸ ، محی الدین نامہ ، ۸).

اے سراج اُس کوں میسر ہے سدا مسندِ شوق
کسوتِ داغ سیں جو دل کوں سنْوارا ہوئے گا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۲).

رُخ ہے کسی کا جوشِ شجاعت سے لالہ رنگ
کوئی سنْوارتا ہے بدن پر سلاحِ جنگ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۶۹).

گُل بیز و گہر ریز و گہر بار و گہر تاب
کلیوں نے جیسے رنگ دیا گُل نے سنْوارا

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۷۳).

زندگی یہ تو نہیں تجھ کو سنوارا ہی نہ ہو
کچھ نہ کچھ ہم نے ترا قرض اتارا ہی نہ ہو
(۱۹۴۸ء ، جاں نثار ، سکوتِ شب ، ۹۰)۔ [سنوار (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

سنوارن لگنا ف س (قدیم)۔
سنوارنا ، سنوارنے لگنا ، سجانا ، بنانا ، آراستہ کرنا۔
نبیؐ آئے ہیں کر سنے جب ہو بات
سنوارن لگے تو انیر دھات دھات
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۹۰)۔

سنوانا (فت س ، سک ن) ف م۔
دوسرے کے ذریعے یا دوسرے کے ہاتھوں سانے کا کام کروانا ، گندھوانا (آٹا مٹی وغیرہ)۔ ہم نے کہا تھا کہ نہیں کہ حضور کتوں سے آٹا سنواتے ہیں۔ (۱۸۹۰ء ، سیر کہسار ، ۲ : ۵۲۹)۔ [سانْنا (رک) کا تعدیہ]۔

سُنوانا (ضم س ، سک ن) ف م۔
دوسرے کے ذریعے یا دوسرے کی زبانی سُنانا ، بیان دلوانا ، گوش گزار کروانا۔
الٰہی اُس بُتِ مغرور سے یہ سُنوا دے
نیازمند ہوا میں نیازمند ہوا
(۱۸۷۸ء ، گلزارِ داغ ، ۴۴)۔ مدعیہ کی طرف کے کونسل نے یکے بعد دیگرے اپنے گواہوں کو سُنوانا شروع کیا۔ (؟ ، سوانح عمری مولانا آزاد ، ۱۵۹)۔ [سُنانا (رک) کا تعدیہ]۔

سنوانی (فت س ، سک ن) امذ۔
گھوڑے کا ایک ذیلی رنگ جس سے اس قسم کے گھوڑوں کی شناخت ہوتی ہے۔
بوروا ، جرنی اور سنوانی
نرکا نوبر ، پرونجی اے جبانی
(۱۸۴۱ء ، زینت الخیل ، ۱۳)۔ رنگ گھوڑوں کے بہت سے ہیں ... سنوانی مرکا ، نونر پرونجی ، لیلا ... یہ پچاس رنگ مشہور ہیں۔ (۱۸۷۲ء ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۷۳)۔ [مقامی]۔

سُنوائی (ضم س ، سک ن) امث۔
شنوائی ، سماعت ، توجہ ، اِلتفات۔ مرد سالہا سال سے کانگریس کے خیمے میں غُل مچایا کرتے تھے ، کُچھ سُنوائی نہ ہوئی بسنت دیوی کھڑی ہوئی تو ہوم رول مل گیا۔ (۱۹۱۸ء ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۴۶)۔ یہ لوگ تُم سے مُفت محنت لیں گے ، تمہاری سُنوائی نہیں ہو گی۔ (۱۹۶۳ء ، معصومہ ، ۲۰۱)۔ [سُنوانا (رک) کا حاصلِ مصدر]۔

سنُوح (ضم س ، و مع) امذ۔
وقوع ، اظہار ، ظاہر ہونا۔ مُشرکانِ قریش کو سنُوحِ طیش اس جناب سے یکدم قرار نہ تھا۔ (۱۸۵۵ء ، غزواتِ حیدری ، ۳۱۶)۔ [ع]۔

سَنْوَر (فت س ، مغ ، فت و) صف۔
۱. **سنور جانا ، سجاوٹ ، آرائش ، سنورنا (رک) سے ماخوذ (تراکیب میں مُستعمل)۔**
اسی کام بدلے حرم کے بہتر
لیا کر دکھایا سبوں کو سنور
(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۳۰)۔ ۲. **سجا ہوا ، آراستہ پیراستہ ، مزین ، مہذب۔**
کہ جس شاہ کی شاعراں وصف کر
گذر گئے ہیں رکھ کارنامے سنور
(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۳۰)۔ ۳. **درست ہونا ، ترتیب سے لگنا ، مہذب ، لائق ، اچھی حالت میں ہونا ، بحال ہونا ، مضبوط ہونا ، مُستحکم ہونا (جامع اللغات)۔** [سنورنا (رک) سے ماخوذ]۔

ـــــ جانا ف ل۔
۱. **سُدھر جانا ، سیدھی راہ پر آنا ، ہدایت پالینا۔** پھر جو کوئی ایمان لایا اور سنور گیا تو نہ ڈر ہے ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں۔ (۱۹۱۷ء ، ترجمۂ قرآن الحکیم ، مولانا محمود الحسن ، ۲۳۳)۔ ۲. **بہتر ہو جانا ، خُوب تر ہو جانا ، خرابی دُور ہو جانا۔** پریشانیوں کے باوجود بھی پہلے طمانیت میسر ہو جاتی تھی۔ قناعت پسندی اور خود فریبی کے بعد کے سبب حالات بگڑ کر سنور جایا کرتے تھے۔ (۱۹۸۸ء ، جنگ ، کراچی ، ۹ ستمبر ، ۱۱)۔ ۳. **تیر جانا ، پار اُتر جانا۔**
یہ دل بھی تمہارا ہے یہ دیدۂ گریاں بھی
صحرا میں بکھر جانا دریا میں سنور جانا
(۱۹۸۶ء ، غُبارِ ماہ ، ۸۴)۔ ۴. **صفائی آ جانا ، پُختگی آ جانا ، مہارت پیدا ہو جانا (کام یا فن میں)۔** یونہی پکاتے پکاتے ہاتھ سنور جائے گا۔ (۱۸۷۴ء ، مجالس النساء ، ۱ : ۴۱)۔

ـــــ سَنْوَر (فت س ، سک ن ، فت و) امذ۔
زچگی کے بعد کم از کم بیس دن ورنہ عموماً چالیس دن کی وہ مدت جس میں زچہ نفاس کی حالت میں رہتی ہے ، چلّا ، حالت ناپاکی۔ ممنوعہ پانچ کاموں یعنی جان آزاری ، دروغ گوئی چوری ، ناپارسائی ، ہوس ، سنور ، ان مذکورہ پانچ چیزوں سے باز رہنا۔ (۱۹۳۹ء ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۷۳)۔ چونکہ ان کے دو تین بچے سنور ہی میں جا چکے تھے اس لئے اپنی سُغلانیوں ... کے متعلق انہیں یہ بدگمانی پیدا ہوگئی تھی۔ (۱۹۷۰ء ، بادوں کی برات ، ۳۷۷)۔ [مقامی]۔

سِنَّور (کس س ، شد ن ، و مع) امث۔
بلی ، گُربہ۔ سنور یعنی گربہ یہ حیوان بکثرت ہے آدمیوں سے مانوس ہے چاپلوسی کرتی ہے خدا نے چوہے کی دفعیہ کو اسے پیدا کیا۔ (۱۸۷۷ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۱۹)۔ اس کے بہت سے نام ہیں ، کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے بلی کو شکار کیا اور اس کو پہچانتا نہیں پس اس کو ایک شخص ملا اور کہا یہ سنور کیسی ہے۔ (۱۹۰۶ء ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۴۱)۔ [ع]۔

سَنْوَرا (فت س ، مغ ، سک و) امذ۔
۱. **(سلائی) سن کے پودے کا چھال اُترا ہوا ڈنٹھل ، سنٹھیرا** (ا پ و ، ۲ : ۲۰۶)۔ ۲. **(کاشت کاری) اعلیٰ قسم کی گندم کا بیج۔**

پوھیتی بیجاتی کے لئے سنورا ۹۲ بہت اچھی ثابت ہو چکی ہے ان اقسام پر امراض کا حملہ نہیں ہوتا۔ (۱۹۶۸ ، گندم ، ۹۵)۔ [مقامی]۔

سنْوَرْنا (فت س ، مغ ، فت و ، سک ر) ف ل۔
۱۔ **آراستہ ہونا ، بننا ، سِنگرنا۔**

خُدا سنْوریا مصطفیٰ سنْوریا
خدا با صفا مصطفےٰ سنوریا

(۱۶۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۷۳)۔

سنْور بن کر سرِ محشر اگر آؤ گے یاروں میں
برنگِ بُو سما جائیں گے ہم پُھولوں کے ہاروں میں

(۱۸۹۷ ، دیوانِ سائل (احمد حسین) ، ۱۲۶)۔

رُخ پر ترے کیا اُن کو بکھرنا نہیں آتا
بگڑی ہوئی زُلفوں کو سنْورنا نہیں آتا

(۱۹۰۳ ، نظمِ نگاریں ، ۹۱)۔

سنْورنے سے بھی اچھا ہے بگڑنا حُسن والوں کا
شِکن آتی جبیں پر زینتِ لوحِ جبیں ہو کر

(۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزل ، ۶۲)۔ ۲۔ **سُدھرنا ، راہِ راست پر آنا ، نیک چلن ہونا۔** دیکھئے اللہ ہی ہے جو وہ سنْوریے اور گھر بار سنْبھالے۔ (۱۸۸۱ ، صورت الخیال ، ۱ : ۷)۔ اتنے افراد جن کے سنْورنے سے برقیاس یورپ ساری قوم کو سنْورا ہوا اور جن کے بگڑنے سے ساری قوم کو بگڑا ہوا کہہ سکیں۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۶۵)۔ اپنے بچے بگڑتے زیادہ ہیں اور سنْورتے کم ہیں۔ (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۶۳۳)۔ ۳۔ **درست ہونا ، صحیح ہونا۔** یونہی بکلتے بکلتے ہاتھ سنْور جائے گا جو ابھی سے ان کے بکلنے کو نام دھرو گے تو پھر وہ کبھی چولھے پر جا کر قدم بھی نہیں رکھنے کی۔ (۱۸۷۳ ، مجالس النساء ، ۱ : ۳۱)۔ [سنْوارنا (رک) کا لازم]۔

سنْوَرْیا (۱) (فت س ، مغ ، فت و ، سک ر) امذ۔
سانولے رنگ کا ، سانوریا ، (کنایۃً) محبوب۔
مہندی سے ہاتھوں پہ لکھو ری سکھیو ، میرے سنْوریا کا نام (۱۹۸۷ ، اک عشرِ خیال ، ۲۱۲)۔ [سانوریا (رک) کی تخفیف]

سنْوَرْیا (۲) (فت س ، مغ ، فت و ، سک ر) امث۔
مچھلی کی ایک قسم۔

سنْوریا سِنگاڑ اور سنگن سلنگ
یہ دریا میں ماریں اچھل کر شلنگ

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۵۳)۔ [مقامی]۔

سنْوِڑْیا (فت س ، مغ ، فت و ، کس ڑ) امذ۔
چور ، بٹ مار ، راہزن ، قزاق (ماخوذ : اُردو قانونی ڈکشنری)۔
[پ : سنْوڑھیا ـ सन्धिच्छुरो]۔

سنْوَل (فت س ، مغ ، فت و) امث ، امذ۔
مخروطی جسم والی چھلکار مچھلی کی ایک قسم جس کا مُنھ چپٹا ، رنگ سیاہی مائل کاہی ، گوشت بے کانٹا اور خوش ذائقہ ہوتا ہے ، تالاب یا ندی نالوں کے کم گہرے اور بند پانی میں پائی جاتی ہے ، مِل (اپ و ، ۳ : ۵۹)۔

ہے کالونٹ باڑس بڑیں اور بام
سنْول اور ریھو پتولہ ہیں نام

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۳)۔ سنْول مچھلی قابض دل کو قوت دینے والی میٹھی اور کسیلی ہوتی ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۲۳۹)۔ [مقامی]۔

سنْوَلانا (فت س ، غنہ ، سک و) ف ل۔
۱۔ **دھوپ سے چہرے کا رنگ سیاہی مائل ہو جانا یا تمیا جانا ، سانولا ہونا۔**

ہمارے گُل اندام کا ہے یہ رنگ
ذرا دھوپ میں نِکلے سنْولا گئے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۳)۔

سنْولائے ہوئے چہروں میں نُور اِن کے ہے تاباں
ان کوئلوں کو ہیرے جلا دے کے بناؤ

(۱۹۱۳ ، حالی ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۱ : ۳۲)۔

اے پُھول صبا ہمیشہ سہلائے تُجھے
اے چاند گہنا کبھی نہ سنْولائے تُجھے

(۱۹۳۷ ، سنْبل و سلاسل ، ۳۳۵)۔ اِسی علاقے کے مردوں اور عورتوں کے تیکھے نقوش دھوپ کی حدت سے سنولائے ہوئے تھے۔ (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۳۲۱)۔ ۲۔ **ماند پڑنا ، مدھم پڑنا۔**

یاس کی تاریکیاں ہیں ہر طرف چھائی ہوئی
شمع کی لَو تک اُداسی سے ہے سنْولائی ہوئی

(۱۹۳۷ ، شعرِ انقلاب ، ۸۰)۔ وہ زندگی اور موت کے ایسے دوراہے پر تھا جہاں زندگی کی دُھوپ سنْولائی جا رہی تھی اور موت کے سائے گھنے ہوتے جا رہے تھے۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۸۶)۔ [سنْولا (سانولا (رک) کی تخفیف) + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

سنْوَلاہَٹ (فت س ، غنہ ، سک و ، فت ہ) امث۔
سانولا پن ، ملاحت ہونا۔ اُس کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔ چہرے کی ساری سنْولاہٹ اور سُرخی اچانک کافور ہو گئی تھی۔ (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۸۲)۔ [سنولا + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت]۔

سنْوَلِیا (فت س ، مغ ، فت و ، سک ل) صف۔
سانولی ، سلونے رنگ کی ، سیاہی مائل رنگ والا۔ یہ سنْولیا ساقن کی دوکان نہیں ہے حضرت یہ خاکسار کا جھونپڑا ہے۔ (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۹۸)۔ ہاں لونڈا تو سنْولیا ہے اور رہتا کیسے ٹھاٹ سے ہے کہ خواہ مخواہ اس کی طرف دیکھنے اور بات کرنے کو جی چاہتا ہے۔ (۱۹۱۶ ، کمسن بی بی مُسن شوہر ، ۲۹)۔ [سانولی (بحذف ا) + ا ، لاحقۂ تصغیر و نسبت]۔

سنُّون (فت نیز کس س ، و مع) امذ۔
دانتوں کا منجن (Dentifrices)۔ طبیب کے بتائے ہوئے سنون کا استعمال کرنا بھی مسواک میں داخل ہے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۲۷)۔ بہترین طریقہ یہ ہے کہ سنون اور دافع عفونت دہن شوبے استعمال کئے جائیں۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۲۹)۔ [ع : سِنّ (رک) + وْن ، لاحقۂ جمع]۔

ـــــ مُجَلّی کس صف (ـــــ ضم م ، فت ج ، شد ل بکس)
دانتوں کو چمکانے والا ، دانتوں کو صاف کرنے والا منجن یا دوا. دانتوں کو صاف کرنے کی حتی‌الامکان کوشش کریں اس غرض کے لئے سنون مُجلّی بہتر ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۸). [سنون + مُجَلّی (رک)].

سِنُون (کس ن ، و مع) امذ ؛ ج.
رک : سنین.

کہاں فلسفہ عارف کی پہناوری
کہاں استداد شہور و سِنُون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۳۵). [ع : سنہ (رک) کی جمع].

سَنُونا (فت س ، و مع) صف مذ (قدیم).
رک : سلونا.

کیا گُزرا سکھی ساون سنونا
خبر پہونچی نہ را کھی غم ہے دونا

(۱۸۸۳ ، تیرہ ماسہ ، ۷). [سلونا (رک) کا متروک اِملا].

سَنْہ (فت س ، سک ن) امذ.
رک : سن (۱).

تمام اس کیا دیس بارامنے
سنہ یک ہزار ہوا اٹھارامنے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری، ۱۰۹). یہ دو چار فقرے بطور دستاویز کے لکھے گئے کہ وقت پڑے پر کام آویں بتاریخ فلاں بستم ماہ فلاں سنہ فلاں.(۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۲۸).ایک بادشاہ ۱۸۵۲ء میں تخت نشین ہوا اور ۵۷ برس سلطنت کر کے مر گیا تو بتاؤ وہ کونسے سنہ میں مرا. (۱۸۵۸ ، تحفۃالاحباب ، مولوی ذکاء اللّٰہ دہلوی ، ۲). جب مادۂ تاریخ کے اعداد سنہ مطلوب سے کچھ زیادہ ہوں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۱). [ع].

ـــــ اِلٰہی کس صف (ـــــ کس ا ، ل مد) امذ.
شہنشاہ اکبر (بانیٔ دینِ الٰہی) کی تخت نشینی سے شروع ہونے والا سال یا سنہ. سنہ ہجری موقوف ہو کر سنہ اِلٰہی اکبر شاہی قائم ہوا. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۸۹). [سنہ + اِلٰہی (عَلَم)].

ـــــ جُلُوس کس اضا (ـــــ ضم ج ، و مع) امذ.
کسی بادشاہ کی تخت نشینی سے شروع ہونے والا کلنڈر؛ مراد: تخت نشینی کا سال ، سال تاجپوشی ، بادشاہ ہونے کا سال ، سن تاج پوشی. ہم نے سنہ ہجری کو اُوپر اور سنہ جُلوس کو نیچے لکھا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ (دیباچہ) ، ۱). [سنہ + جُلُوس (رک)].

ـــــ حال کس صف ؛ امذ.
موجودہ سال ، سنہ رواں. وسط ماہ شوال سنہ حال میں ایک مجلس علمائے اسلام کی بہ تقریب رسم دستار بندیٔ طلباء مدرسۂ فیض عام بمقام کانپور منعقد ہونے والی ہے. (۱۹۱۳ ، حالی ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۷). [سنہ + حال (رک)].

ـــــ دُنْیَوی کس صف (ـــــ ضم د ، سک ن ، فت ی) امذ.
قبل مسیح ، جب سے دنیا قائم ہوئی. یہ واقعہ سنہ دُنیوی کی اٹھارویں صدی میں یا بائیسویں صدی قبل حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے واقع ہوا تھا. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۵۵). [سنہ + دنیوی (رک)].

ـــــ رَواں کس صف (ـــــ فت ر) امذ.
موجودہ سال ، جاری سال. جنوری سنہ رواں کے پرچہ میں ... اِسلامی عیسائی مذہبی جنگ والا مضمون قابلیت سے لکھا گیا ہے. (۱۹۰۳ ، محفوظ علی ، مضامین ، ۴۳). [سنہ + رواں (رک) مع].

ـــــ عِیسَوی کس صف (ـــــ ی مع ، فت نیز سک س) امذ
سن جو حضرت مسیح کی پیدائش سے شروع ہوا ؛ شمسی سال ؛ سنہ میلادی. ہم نے سنہ ہجری کو اُوپر اور سنہ جُلوس کو نیچے لکھا ہے اور سنہ عیسوی کو اکثر نہیں لکھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱). [سنہ + عیسیٰ (عَلَم) + وی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ فَصْلی کس صف (ـــــ فت ف ، سک ص) امذ.
فصل کے مہینوں (جیسے کنوار ، کاتک وغیرہ) سے منسوب سال یا جنتری ، فصلی سال. اس تاریخ میں سرسید نے ایک طویل بحث سنہ فصل کے متعلق لکھی ہے. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۱۳). [سنہ + فصل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ مالی کس صف ؛ امذ.
حساب کتاب کا سال جو یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک یا یکم جولائی سے شروع ہو کر دوسرے سال کے ۳۰ جون تک مانا جاتا ہے. گورنمنٹ نے سنہ مالی کے نام سے ایک اور سنہ جاری کیا. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۱۳). [سنہ + مال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ مِیلادی کس صف (ـــــ ی مع) امذ.
وہ سنہ جو حضرت عیسیٰ علیہ‌السلام کی ولادت سے شروع کیا گیا ہے ؛ عیسوی سال ، سنہ عیسوی ، شمسی سال. مشہور سائنس دان نکولا ٹسلا نے ۱۹۰۰ میلادی میں تجویز پیش کی کہ مریخیوں کے ساتھ تار کے بغیر برقی پیغام رسانی کی جائے. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۱ : ۲۳۱). [سنہ + میلادی (رک)].

ـــــ وار صف ؛ م ف.
سال بسال ، سال کی ترتیب کے اعتبار سے. اس مجموعہ کی ہر نظم تاریخوار یا سنہ وار شائع ہو رہی ہے. (۱۹۳۵ ، روح کائنات ، ۳۷). کہیئے تو ترقی پسند نقادوں کی تحریروں سے سنہ وار اس کی داستان بھی مرتب کر دوں. (۱۹۸۲ ، برشِ قلم ، ۳۰۷). [سنہ + وار ، لاحقۂ صفت].

ـــــ ہِجری کس صف (ـــــ کس ہ ، سک ج) امذ.
وہ سنہ جو حضرت محمد علیہ‌الصلوٰۃ والسلام کے مکّے سے مدینے ہجرت کر جانے کے دن سے شروع ہوتا ہے، سال ہجری قمری جنتری یا سال ، اِسلامی سال.

تس پر پشانی آپ کی سنۂ ہجری بھی وہی
اس سے نہ پھرے قول جواں مرد ہے سو ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام ، ۲۹۹).

سنۂ ہجری ہیں جواب خط میں
کیا بیاں وصل کی حسرت کیجئے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۳۲). [سنہ + ہجرۃ (بحذف ۃ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَنَّہ (فت س ، شد ن بفت) امذ.
جانور جو پانچ سال کا ہو چکا ہو (عموماً اُونٹ جو قربانی کے قابل ہو). فرمایا رسول اللہ صلعم نے ذبح کرو سنّہ کو یعنی اس اُونٹ کو جو پانچ برس کا ہو کر چھٹے سال میں داخل ہو چکا ہو. (۱۹۵۶ ، مشکواۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳). [ع].

سِنّہ (کس س ، شد ن بفت) امذ ؛ سِنّا.
مچھلی کا چھلکا ، فلس ماہی ، مچھلی کا کھپرا. مچھلیاں عموماً ندی کی تہ میں رہتی ہیں ... جسم کا زیریں حصہ چپٹا ہوتا ہے اور اس پر سنّے نہیں ہوتے . (۱۹۶۵ ، کاروانِ سائنس ، ۲ ، ۳ : ۳۳). [مقامی].

سِنْہار (کس س ، غنہ) اند (قدیم).
جمع پونجی.

حکم ہو کہ تجھ کوں کیا مختیار
جیسا توں کہ چاہے بھرا لے سنہار

(۱۶۷۹ ، آخر گشت ، ۱۹۰). [سنگھار (رک) کا متروک إملا].

سُنہار (ضم س ، سک ن) امذ.
(عو) سُنار (ا پ و ، ۳ : ۳۶). [سُنار (رک) کا عوامی تلفظ].

سُنَہْرا (ضم س ، فت مع ن ، سک ہ) صف مذ.
سونے کے رنگ کا ، طلائی ؛ (کنایۃً) حسین ، قیمتی.

لباسِ سبز روسی کس نے پہنا ہے خدا جانے
ہوا کا رنگ جو اپنی نظر میں کچھ سُنہرا ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۰۰). گوٹہ کناری مثل اوروں کے چھوٹا نہ تھا بلکہ اعلیٰ درجے کا کارچوبی سُنہرا روپہلا کام تھا. (۱۹۲۴ ، خوفِ راز ، ۲۲). [سُن (سونا (رک) کی تخفیف) + ہرا ، لاحقۂ صفت].

---لَمْحَہ (---فت ل ، سک م ، فت ح) امذ.
(کنایۃً) بہترین وقت ، قیمتی وقت. نیشنل کانفرنس کے ساتھ ہماری تحریک اور تاریخ کے سُنہری لمحے وابستہ ہیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۵۵). [سُنہرا + لمحہ (رک)].

سُنَہْری (ضم س ، فت مع ن ، سک ہ) امث.
رک : سنہرا.

سہاراں زمرد سنہری ہوں زین
جنھوں کے اوپر چھڈ چلیں متین

(۱۶۷۹ ، آخر گشت ، ۶۳). ایک گلدستہ نکال کر سورت نگار پر مارا، اس گلدستے سے سُنہری اور روپہلی پھول برسنے لگے (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۳۵۴). پہاڑوں کی چوٹیوں پر دھوپ سُنہری رنگ دکھاتی ہے. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۷۵).

ایک کا ہے دوسرے سے رنگ زینت میں فزوں
قرمزی ، اودا ، سنہری ، لاجوردی ، لالہ گوں

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۹۶). نوبی کی سُنہری چین پیچھے آ گئی تھی. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۵۵). [سُن (سونا (رک) کی تخفیف) + ہری ، لاحقۂ نسبت تانیث].

---پُلاؤ (---ضم پ ، و مج) امذ.
پُلاؤ جس کے چاول زعفران یا زرد رنگ سے رنگے جاتے ہیں. سُنہری پلاؤ ، روپہلی پلاؤ ، یخنہ پلاؤ ... یہ سب چیزیں قابوں ، طشتریوں ، رکابیوں ، پیالوں ، پیالیوں میں قرینے سے رکھی گئیں . (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۳). کیا کیا کھدا اس دسترخوان پر ہوتی تھی سُنہری پُلاؤ ، روپہلی پُلاؤ ... لیجئے ایک پُلاؤ ہی کی کتنی قسمیں نکل آئیں. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۳). [سُنہری + پُلاؤ (رک)].

---رُوپَہْلی (---ضم ر ، غم و ، کس مع پ ، سک ہ) امث.
(کنایۃً) چمک دار ، خوبصورت ، زرّیں اور نقرئی ؛ (مجازاً) زرد اور سفید. نہایت عمدہ گھوڑوں پر سُنہری روپہلی ساز لگائے ہوئے کارچوبی حاشیہ گھوڑوں پر ڈالے ہوئے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۸۵). بڑی سُنہری رُوپہلی سی رات جگمگا رہی تھی. (۱۹۸۳ ، پرایا گھر ، ۱۶۳). [سُنہری + روپہلی (رک)].

---رِیشَہ (---ی مج ، فت ش) امذ.
پٹ سن ، جس سے ٹاٹ وغیرہ بُنا جاتا ہے. پٹ سن جسے سُنہری ریشہ بھی کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، پاکستان کا تجارتی معاشی جغرافیہ ، ۹۸). [سُنہری + ریشہ (رک)].

---فِیرنی (---ی مج ، سک ر) امث.
زرد رنگ کی فیرنی. عید بقرعید اور دوسرے تہواروں پر جیسا موقع دیکھا کبھی نکتی پُلاؤ ، موتی پُلاؤ ، نرگسی پُلاؤ ، ماہی پُلاؤ کبھی من سلوا ، یاقوتی ، سُنہری فیرنی ... وغیرہ تیار کیا. (۱۹۰۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۷۴). [سُنہری + فیرنی (رک)].

---کَلابَتُّو (---فت ک ، ب ، شد ت بضم) امذ.
طلائی رنگ کا یا سُنہری بادلے کا بنا ہوا کلابتّو (ا پ و ، ۲ : ۱۹۷). [سُنہری + کلابتّو (رک)].

---لَفْظ (---فت ل ، سک ف) امذ.
زرّیں یا طلائی رنگ سے لکھے حروف ؛ (مجازاً) اہم یا نمایاں الفاظ. اس معظمہ کی خدمات کا اعتراف تاریخ اسلام ... سُنہری لفظوں میں کر رہی ہے. (۱۸۱۳ ، اُم الائمہ ، ۳۸). سنہری لفظوں کے پیرہن میں چھپی ہوئی نفرتیں ملیں گی. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۶۳). [سُنہری + لفظ (رک)].

---مَچْھلی (---فت م ، سک چھ) امث.
ایک چمکدار چھلکار مچھلی. سانپ کی جلد پر بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سُنہری مچھلی کی طرح چھوٹی چھوٹی کھپریاں جنھیں سپر کہتے ہیں

لگ ہوتی ہیں ۔ (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۹۱)۔
[سُنہری + پھلی (رک)]۔

ـــــ مُسْتَقْبِل (ـــــ ضم م ، سک س ، فت ت ، سک ق ، کس ب) امذ۔
روشن مستقبل ، بہتر اور اچھا آنے والا وقت ، وہ زمانہ جس سے بہتری کی اُمیدیں وابستہ ہوں۔ باپ کے اِنتقال کے بعد سُنہری مُستقبل سے وابستہ اُمیدیں ٹوٹ گئیں۔ (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۵ / اگست ، ۸)۔ [سُنہری + مُستقبل (رک)]۔

سُنْہلا (ضم س ، فت مع ن ، سک ہ) صف مذ۔
رک : سُنہرا۔

روپا برسائیں گے روپہلے بادل
سونا برسائیں گے سُنہلے بادل

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۸۹)۔

خط میں لکھے جو ترے رنگِ طلائی کے وصف
ہو گیا میرے عریضے کا سُنہلا کاغذ

(۱۸۷۳ ، بیخود (ہادی علی) ، د ، ۳۸)۔ جس گلی کوچے میں پھرتا ہے سُنہلا رنگ پھر جاتا ہے۔ (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۱۸ : ۳)۔ جوہری حضرات اس کی تین قسمیں بیان کرتے ہیں سُنہلا جو سونے کی طرح زرد ہو۔ (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۴۳)۔
[سُنہرا (رک) کا ایک اِملا]۔

سَنی (۱) (فت س)۔(الف) امث۔
پٹ سن کے خاندان کا ایک پودا جس کی چھال سے سن حاصل کرتے ہیں جو گدّوں میں بھرنے یا ستلی بنانے کے کام آتا ہے۔ کھیت میں پھلی دار جنس جیسے نیل یا سنی یا کھرتی (گوار) کو جو سب سے بہتر ہے بوئیں۔ (۱۸۹۳ ، اردو کی چوتھی کتاب ، اسمٰعیل ، ۹۱)۔ پھر ان دونوں کو سنی یا ستلی سے مضبوط باندھ کر مصالحہ لگا دیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۰ ، شفتالو ، ۳۹)۔
(ب) صف۔ **پٹ سن سے بنا ہوا ، سن سے منسوب۔** مہدی ایک عُمدہ قالین پر لیٹا ہوا ہے بہت اچھا بنا ہوا ہے سنی کا کُرتہ پاجامہ اور علاقہ زیب تن ہے۔ (۱۸۹۹ ، عاربات مصر و سوڈان ، ۴۶)۔ [سن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سَنی (۲) (فت س) صف۔
روشن ، چمکدار۔

رات کو ظُلمت میں وہ دُرِّ سنی
دیتا تھا مانندِ مشعل روشنی

(۱۷۸۶ ، میر حسن (لُغاتِ ہیرا ، ۲۳۱))۔ [ع : (س ن و)]۔

سِنی (کس س) صف۔
سِنک ، پاگل ، دیوانہ ، بد دماغ۔

سِنی ہے جلنے کا سودا سے قصد مت کر یار
اُٹھا سکے گا تُو کب ناز بے دماغوں کا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۴)۔ [سِن (سِنک (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سُنی (ضم س) امث۔
سنا (رک) کی تانیث (نرا کیب میں مستعمل)۔

ـــــ اَن سُنی کَر دینا / کَرنا محاورہ۔
ٹال جانا ، آنا کانی کرنا ، جان بُوجھ کر نہ سُننا۔

وہ سب کُچھ سُنی ان سُنی کر گئے
بیٹھے ہم یہاں زہر اُگلتے ہوئے

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۵۵)۔ انہوں نے اس شخص کی باتوں کو سُنی ان سُنی کر دی۔ (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۲۱)۔

ـــــ سُنائی (ـــــ ضم س) امث۔
سنی ہوئی ، افواہ ، بے پر کی اُڑانا ، غیر معتبر ، سُنی ہوئی خبر جو آنکھوں سے نہ دیکھی ہو۔

سُنی سُنائی بات سے واں کی کب چپکے ہیں ہم غافل
دونوں کان بھرے ہیں اپنے یے تہ یاں کے فسانے سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۵)۔

جس بات پر تمہاری سب غش ہیں ہم سے پُوچھو
ہم کہویں آنکھوں دیکھی ، وہ سب سُنی سُنائی

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۴)۔ چار بیتہ میں مشہور ملی واقعات ، قدیم روایات ، سُنی سُنائی کہانیاں ، تاریخی داستانیں ... بے حد دلچسپ ہیں۔ (۱۹۷۸ ، چار بیتہ ، ۱۲)۔ [سُنی + سُنائی (رک)]۔

سَنّی (فت س ، شد ن) امث۔
چھڑی ، سنٹک۔ ہاتھ میں پکڑی ہوئی سَنّی کی نوک کو زمین پر بجاتے وہ حکیم صاحب کی بات کو بغور سُن رہے تھے۔ (۱۹۷۲ ، اوراق ، ۱۰ اکتوبر ، ۱۳۹)۔ [مقامی]۔

سُنّی (ضم س ، شد ن) امذ۔
رک : اہلِ سنت والجماعت ، پیروِ سُنّتِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلم۔ خُدا کی آشناہ سو سب مذہب ہے ، ای روشنائی ہیر نے بانی سو او لوکاں کہے ہیں خدا کے مذہب پر ہوں ، اس بدل انو لوکاں کوں سُنی کہتے ہیں۔ (۱۶۰۳ ، شرح شمہیداتِ ہمداتی (ترجمہ) ، ۳۵)۔ وہ پاک اعتقاد سُنی ہے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۵۱۹)۔ کہیں سے اُن کو شیعوں سُنیوں کے مناظرے کے دو رسالے ہاتھ آ گئے تھے۔ (۱۹۰۹ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۱۰۰)۔ اہلِ تشیع ایک طرف تو سُنیوں سے بیزار تھے دوسری طرف ان کا آپس میں تضاد تھا۔ (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۷۸)۔
[ع : سنۃ (بحذف ۃ) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ نَہ شیعَہ ، جی میں آیا سو کیا کہاوت۔
آزاد خیال شخص کے متعلق کہتے ہیں جو اپنی مرضی کرتا ہے ، اُسے کسی مسلک کی پروا نہیں ہوتی (نجم الامثال ؛ جامع الامثال)۔

سُنّے (سونے) کی چُھوری پیٹ میں مار لینا محاورہ (قدیم)۔
لالچ میں آ کر جان کو ہلاکت میں ڈالنا۔

بولے ہیں بُزرگاں سو یو تمثیل سچ ہے
کیا مار لینا پیٹ میں سُنّے کی چھوری

(۱۶۷۹ ، خواص خان (قدیم اردو ، ۱ : ۵۳۱))۔

سُنّیا (ضم س ، سک ن) امث.
طریقہ ، روش۔ جب بہادر شاہ تخت پر بیٹھے اور تمام سُنّیا دربار کی بدل گئی تو میر منشی کا دربار میں جانا بالکل موقوف ہو گیا تھا۔ (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۹۰)۔ اب تو زمانے کی سُنّیا ہی پلٹ گئی ، بگوڑی خیر خیرات میں بھی قاعدہ قانون گُھس گیا ہے۔ (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۳ : ۳)۔ [س : سنیتی - اچھی پالیسی]۔

سُنیارا (ضم س ، سک ن) امذ.
(عو) **سُنار ، سونے چاندی کے زیور بنانے والا۔** باوجی یہ ایک سنیارے کی دکان پر کام کرتا ہے کوکے بناتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۳۰)۔ [سُنار (رک) کا بگاڑ]۔

سِنیارِٹی (کس س ، سک ن ، کس ر) امث.
عُمر یا عہدے میں تقدم ، اولیت ، برتری۔ سینیر سے کئی مرکبات اور اصطلاحیں جیسے سِنیارِٹی ، سینیر گریڈ ، سینیر افسر ، سینیر طالبِ علم اُردو تحریر اور تقریر میں عام ہیں۔ (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۶۰)۔ [انگ : Seniority]۔

سَنیاس (فت س ، سک ن نیز شدیگس) امذ.
(ہندو) **دنیا کو ترک کرنا ، جوگ ، فقیری ، بُری عادتیں چھوڑ دینا۔**

جوگر بستھ سانبھ آیا سوتی ہے سنیاس
لوشہ دل سے گیان کر تو کسے کر اس کراس

(۱۶۵۴ ، گنجِ شریف ، ۲۰۳)۔ تُم نے سنیاس لے لیا تو ہم کس کے سہارے جئیں گے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۳۵)۔ خوبصورت جسم تپ اور سنیاس کی اذیتوں سے بد ہیئت ہو کر ان کی آتما کی مُکتی کا وسیلہ بن گئے۔ (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۳۸)۔ [س : संन्यास]۔

سَنیاسن (فت س ، سک ن ، فت س) امث.
(ہندو) **عورت جس نے سنیاس اختیار کیا ہو۔** ستاہ رام عصارق فقیرق سنیاسن جسہو مرضی درزیوں کے ساتھ رہتی ہے۔ (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۵۰۸)۔ اس ندی پر کچھ سنیاسن اشنان کر رہی تھیں۔ (؟ ، فرشتۂ وفا ، ۱۴۱)۔ [سنیاس + ن ، لاحقۂ تانیث]۔

سَنیاسی (فت س ، سک ن) امذ ؛ صف.
۱. (ہندو) **وہ شخص جو دنیا سے الگ تھلگ رہے ، تارک الدنیا ، جوگی ، سادھو۔**

کہیا بعد ازاں او سنیاسی کہ میں
ہوں لاطمع سچ سال کا طمع ئیں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۱۵)۔

اس کا فراقِ یار بھبوت عشق کا چڑھا
مٹ میں برہ کے مجھ کوں سنیاسی کیا پیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۹)۔ بیوپاری گرہتھ ہو چاہے سنیاسی ہو چاہے دیہہ دھاری ہو چاہے دیہہ تیاگی ہو۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۹)۔ یہ تحقیق ہوا کہ آخری عُمر میں وہ سنیاسی ہو گیا تھا۔ (۱۹۱۳ ، اکسیرِ سخن (مقدمہ) ، ۸)۔ مگر اس کے باوجود ان کے بدن میں روح ایک سنیاسی کی تھی۔ (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۶۲)۔ ۲. **ہندو فقیروں کا ایک پنتھ یا گروہ جو ننگ دھڑنگ بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔**

سنیاسی ہو گگن پھرتا ہراوا نیل کا لیکن
چندر سورج کا مدری دھر کھپر دکھ کا بھرایا ہے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۲۱۲)۔ ان میں بھی جوگی سنیاسی ہیں جو برہنہ یا ننگے دھڑنگے بستیوں اور بازاروں میں بھیک مانگتے پڑے پھرتے ہیں۔ (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۳۶)۔ [سنیاس + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سَنیاسِیَت (فت س ، سک ن ، کس س ، فت ی) امث.
سنیاسی ہونا ، سنیاس پن۔ اُس زمانے میں اپنی خودداری اور سنیاسیت کو راہ دیتے ہوئے انہوں نے بڑی سختیاں جھیلیں۔ (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۶۸)۔ [سنیاسی + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

سَنّیاں (فت س ، مغ ، شد ی) امذ.
سیّاں ، پیارا ، جانی ، محبوب ، پیا ، خاوند۔ یہ سنیاں تو احتیاط برتنے والے تھے نہیں۔ (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۲۰۶)۔ [سیّاں (رک) کا ایک اِملا]۔

--- بھئے کُتوال اَب ڈَر کاہے کا / کیا ہے کہاوت.
رک : **سیّاں بھئے کُتوال اب ڈر کیا ہے۔**

مثل پُوری ہے دہقانی یہاں پر
بھئے کُتوال سیّاں اب ہے کیا ڈر

(۱۸۶۲ ، طلسمِ شاہان ، ۴۷)۔

سنیپ شاٹ (کس مج س ، ی مج ، سک پ) امذ ؛ نیز سنیپ شاٹ.
کیمرے سے جھٹ پٹ لی ہوئی تصویر۔ اوائلِ عمر میں خیالات کی مثال فوٹو گراف کے مسالحہ دار کی سی ہے ... جس پہ یہ نسبت سنیپ شاٹ کے زیادہ مکمل اور خدوخال سے درست تصویر آتی ہے۔ (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۵۲)۔ صرف ایک لمحہ ٹھہریں ہمیں ایک سنیپ شاٹ لینے دیں۔ (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۶۶)۔ [انگ : Snap Shot]۔

سُنِّیت (ضم س ، شد ن بکس ، فت ی) امث.
سنّی ہونا۔ یہاں سوال حنبلیت و حنفیت کا نہیں وہابیت اور سُنّیت کا نہیں ... حکومت و امارت کا ہے۔ (۱۹۳۰ ، سفرِ حجاز ، عبدالماجد دریا آبادی ، ۱۳۲)۔ [سُنّی + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

سینی ٹوریم (کس مج س ، ی مج ، و مج ، کس ر ، فت ی) امذ.
رک : **سینی ٹوریم۔**

کئی مہینے ہوئے میں گیا تھا دارجلنگ
ہوا ہے ایک سینی ٹوریم وہاں طیّار

(۱۸۹۵ ، سروشِ ہستی ، ۱۰۵)۔ [انگ : Sanatorium]۔

سَنیچَر (فت س ، ی مج ، فت چ) امذ.
۱. (ہیئت) **ایک نہایت سُست رفتار سیارہ جو آفتاب سے نوے کروڑ میل کے فاصلے پر گردش کرتا ہے ؛ زحل جسے ہمیشہ منحوس تصور کیا جاتا ہے۔** اگر سنیچر دشمن کے گھر میں ہو تو

ہمیشہ فکرمند اور مرض میں مُبتلا رہے۔ (۱۸۸۰ ، کشّاف النجوم ، ۶۰۱)۔ منحوس اس قدر ہے کہ سنیچر ... بھی اس کے قدم چُومتا ہے ۔ (۱۹۲۸ ، سلیم (پانی پتی) ، افاداتِ سلیم ، ۹۳)۔ **۲. جمعہ کے بعد اور اتوار سے پہلے کا دن ، شنبہ ، ہفتہ.**

سنیچر ہور بُدھ کوں تو اے نیک فال
بکو جا ، کتا ہوں میں طرفِ شمال

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۶۷)۔ سنیچر کے دن ذوقعدہ کی ۲۶ تاریخ کو آپ نے غُسل فرمایا۔ (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۳۹)۔ سنیچر کو ٹیم کا اِنتخاب ہونے لگا ۔ (۱۹۸۰ ، پرواز ، ۱۰۲) ۔ ۳. (کنایۃً) **نحوست ، ادبار ، بدنصیبی ، بدبختی** ۔ آٹھویں روز رُستم ہکڑ کے میدان میں آیا شاہِ مازندراں پر سنیچر لایا ۔ (۱۸۳۶ ، سرورِ سُلطانی ، ۸۰)۔

ڈوبنے جاتے ہیں گنگا میں بنارس والے
نوجوانوں کا سنیچر ہے یہ بڑھوا منگل

(۱۹۰۵ ، محسن کاکوروی ، کلّیاتِ نعت ، ۹۷)۔ [س : शनिश्चर].

ـــــ اُترنا محاورہ۔
بدنصیبی دُور ہونا ، نحوست جاتی رہنا.

میری وادی میں پریزاد کا لشکر اُترا
اب تو جنگل میں بھی منگل ہے سنیچر اُترا

(۱۸۹۲ ، شعور (نور اللغات ، ۳ : ۳۰))۔

ـــــ آنا / بن کر آنا محاورہ۔
نحوست یا بُری گھڑی آنا ، نحوست اور مُصیبت بن کر آنا.

جو آیا تھا سنیچر ہے کدے پر
وہ اُترا ماش و روغن آج لے کر

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۳ : ۷۰)۔ زحل چرخ بھی ایک پیر اُن ساحروں کا بنا تھا ، سنیچر بن کر سب پر آتا تھا ، ساڑھ ستی بن کی نحوست دکھاتا تھا ۔ (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۳ : ۸۷)۔

ـــــ ٹل جانا محاورہ۔
مُصیبت ٹل جانا ، ادبار دُور ہو جانا. سنیچر کے دن کالے ناگ کو دودھ پلا دیجئے سنیچر ٹل جائے گا۔ (۱۹۶۶ ، دلیلِ سحر ، ۹۳)۔

ـــــ چڑھنا محاورہ۔
رک : سنیچر سوار ہونا.

ہے ہر رہو کے کب تک جب سر چڑھا سنیچر
ظالموں میں میرے بچھڑا جتا نہیں تھہاور

(۱۳۷۴ ، شاکر ناجی ، د ، ۱۰۷)۔

ـــــ سوار ہونا محاورہ۔
بانو میں سنیچر سوار ہونا ، گردش میں آنا ، مارے مارے پھرنا. بتھ کوڑا بے دست و پا ہو گیا ، ہفتوں پر سنیچر سوار ہوا ، نماز بند سلام کر کے فرار ہوا۔ (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۵۰۶)۔ قِسمت کے تھے دھنی دو تین پہر سر پر اور سنیچر سوار رہا ، آخر کار اپنی فوج کے ایک دستے سے آ ملے ۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۳۰)۔

ـــــ کی مُورت اث.
منحوس شکل والا ، کریہہ المنظر ۔ دیکھتے کیا ہیں کہ ایک لڑکا حبشی کی صورت سنیچر کی مُورت ، سر گنجا ، ہاتھ ٹنڈا۔ (۱۸۵۹ ، سروشِ سُخن ، ۳۳)۔

ـــــ لانا محاورہ۔
نحوست لانا ، بدنصیبی لانا. آٹھویں روز رستم بکڑ کے میدان میں آیا شاہ مازندراں پر سنیچر لایا۔ (۱۸۱۰ ، شمشیرخانی ، ۸۰)۔

سُنیرَہ (ضم س ، ی مج ، فت ر) صف مذ (قدیم)
سُنہرا ، سونے کا ، طلائی ، رنگین ، چمکدار.

سُنیرے اور جڑت کے تھے شمع دان
رکھے تھے جوڑ خوش طبقاں کے درمیان

(۱۶۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اُردو ، کراچی ، اپریل ۱۹۶۸ ، ۰))۔
[سُن (سونا) + یرہ ، لاحقۂ نسبت]

سَنیگَن (فت س ، ی مج ، فت گ) اث.
گھوڑے کی پیشانی پر دو بھونریاں جو ایک دُوسرے کے مُقابل ہوتی ہیں اور منحوس خیال کی جاتی ہیں ۔ اگر پیشانی پر ایک بھونری ہو تو بد نہیں بلکہ معمولات میں سے ہے جو اُس کے مُقابل میں ایک اور ہو تو نہایت منحوس اور ہندوستانیوں کی اصطلاح میں اس کو سنیگن کہتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۶)۔ [رک : س + نیک (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث]۔

سُنیلا فیروزَہ (ضم س ، ی مج ، ی مع ، و مج ، فت ز) امذ.
(نگینہ گری) سونے کی سی جھلک دینے والا فیروزہ ، وہ فیروزہ جس کی رنگت میں زردی یا سنہرا پن غالب ہو (اِ ب و ، ۳ : ۹۰)۔
[سنیلا ـ سنہرا + فیروزہ (رک)]۔

سِنیما (فت نیز کس س ، ی مع) امذ ؛ سنیما.
۱. کسی کہانی یا واقعے کی چلتی پھرتی بولتی چالتی تصویریں جو پردۂ سیمیں پر برقی آلے کی مدد سے دکھائی جاتی ہیں ، فلم. تیسرا ذریعہ سنیما ہے لہوولعب سمجھ کر اس سے بےاتفاقی کرنا نا درست ہو گا۔ (۱۹۳۶ ، خُطباتِ عبدالحق ، ۶۰)۔ سنیما کی بولتی ہوئی تصویریں ابھی وجود میں نہیں آئی تھیں ۔ (۱۹۸۶ ، مقالاتِ عبدالقادر ، ۳۸)۔ ۲. **(مجازاً) وہ عمارت جس میں فلم دکھائی جاتی ہے ، فلم کدہ ، سنیما گھر.** آج تھیٹر چلے جا رہے ہیں ، کل سنیما چلے جا رہے ہیں۔ (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۳۰)۔ دوسری اِسکیم یہ آتی ہے کہ ایک شاندار سنیما تعمیر کیا جائے۔ (۱۹۶۱ ، سود ، ۸۹)۔ [انگ : Cinema]۔

ـــــ سکوپ (ـــــ سک س ، و مج) صف.
بڑے پردے پر دکھائی جانے والی فلم. ٹیلی ویژن ... نے فلموں سے بےنیاز کر دیا۔ اسی مقابلے کیوجہ سے فلموں میں نئے نئے تجربات کئے گئے رنگین اور سنیما سکوپ فلمیں بننے لگیں۔ (۱۹۶۸ ، ابلاغ عامّہ ، ۹۳)۔ [انگ : Cinema Scope]۔

ـــــ گھر (ـــــ فت گھ) امذ.
وہ عمارت جس میں متحرک فلم دکھائی جاتی ہے ۔ صرف لاہور

کے چالیس سنیما گھروں میں ہر روز تقریباً ساٹھ ہزار افراد فلم دیکھتے ہیں۔ (۱۹۶۸ ، ابلاغ عامہ ، ۸۷)۔ [سنیما + گھر (رک)]۔

---ہاؤس (---و مع) امذ.
رک : سنیما گھر۔ آپ ہر روز بس اسٹاپ ، سنیما ہاؤس یا کالج کے سامنے بہت سی خوش شکل لڑکیوں کو دیکھتے ہیں۔ (۱۹۸۷ ، روز کا قصّہ ، ۲۰۸)۔ [انگ : Cinema House]۔

سِنِین (کس س ، ی مع) امذ ؛ ج.
سَن یا سنہ کی جمع ، سال یا برسوں کا زمانہ. سنین عمر اس کے انتالیس کو پہنچے تھے۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۶۳۱)۔ اس پر طرّہ یہ ہوا کہ سنین ماضیہ کے برخلاف اس سال پلیگ یہاں ایسا زور و شور سے پھیلا کہ کسی طرح کم نہیں ہوتا۔ (۱۹۰۳ ، مکتوبات حالی ، ۱ : ۹۸)۔

برنگ دور قمر جلوہ اس کی قُدرت کا
کبھی سنین میں ہے اور کبھی شہود میں ہے
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۲۱)۔

انقلابات کا مزاج شناس
واقف گردش سنین و شہود
(۱۸۷۵ ، خروش خُم ، ۱۵۹)۔ [ع : سن + ین ، لاحقۂ جمع]۔

---ماضِیَہ کس صفت(--- کس ض ، فت ی) امذ ؛ ج.
گزرے ہوئے سال، گزشتہ زمانے. سنین ماضیہ میں اکثر اساتذہ بہ سبب اس کے کہ ان کو یہ تعمق و تامّل سیر کتاب کی عادت نہ تھی نامور اور مشتہر ہوگئے۔ (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ)، ۲ : ۳)۔ [سنین + ماضی + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

---نِگار (--- کس ن) صف ؛ ج.
تاریخ داں ، مؤرّخ. بطلیموس فلکی نے سلاطین کی ایک فہرست طیار کی ... یہ فہرست بڑی اہم ہے کیونکہ متاخر سنین نگار بڑی حد تک اس سے استفادہ کرتے رہے۔ (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۵۵۷)۔ [سنین + ف : نگار (رک)]۔

سِنَیْن (کس س ، ی لین) امث.
نیزے کی نوک ، نیزے کا پھل ؛ (مجازاً) چھوٹا نیزہ ، برچھی. تمام طرح کے تیر اور سیخیں اور سنین وغیرہ ایسے ہی ہیں۔ (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۰۹)۔

پھر کیا تھا وار چلنے لگے جانبین سے
آخر مُقابلہ ہوا تیر و سنین سے
(۱۹۱۰ ، اوج (نوراللغات))۔ [سِنان (رک) کی تصغیر]۔

سِنِینی (فت س ، ی مع) صف ؛ م ف.
سنین سے منسوب یا متعلق ، سنہ وار ، سال بسال. واردات کا بیان اس طرح کیا گیا ہو کہ اس کی سنینی ترتیب کا سلسلہ صحت سے قائم رہے۔ (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۵۰۰)۔ [سنین + ی ، لاحقۂ صفت]۔

سِنِینِیات (فت نیز کس س ، ی مع ، سکن ن) امث ؛ ج.
سنین سے متعلق علوم ، علم سنین۔ تاریخی تحقیق کی اساس سنینیات پر ہے۔ (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۸۵)۔ [سنین + یات ، لاحقۂ جمع]۔

سَنْیوگ (فت س ، سک ن ، و مج) امذ.
رک : سنجوگ۔ بالی کا تمہارے ساتھ اِتنا ہی سمبندھ تھا اور قدرت کی طرف سے تمہارے سنیوگ کا اِسی قدر پربندھ تھا۔ (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۳ : ۳۳۱)۔ [سنجوگ (رک) کا مُتبادل اِملا]۔

سِنیہ (کس س ، ی مج) امذ.
(ہندو) **محبت ، عاشقی.** پرائی استری سے سنیہ کرنا مہا پاپ ہے۔ (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۱۳۹)۔ [س: سنیہ، سنیہ

سُنِّیَہ (ضم س ، شد ن بکس ، فت ی) صف.
رک : سُنّی۔ اُن کے علما باعتراف حضرات سُنّیہ اپنے پیشوایان دین ، آئمّہ طاہرین کے ساتھ ایک سلسلے میں منسلک ہوں۔ (۱۹۰۵ ، لمعۃ الضیا ، ۱۵)۔ [سُنّی + ہ ، لاحقۂ نسبت و جمع]۔

سَو (و لین) صف ؛ امذ.
۱. **ننانوے کے بعد کا عدد ، دس کا دس گُنا (۱۰۰) ، صد.**

صفت کیا کروں تیرا
سو جیب ہووے تو تھوڑا
(۱۵۹۹ ، نورس ، ۱۰۶)۔

کسے ہے حد جو خُدا کی صفت کی حد پاوے
ہر ایک بال کیوں کر سو ہزار جیب آوے
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱)۔

ولے درو جاں کندنی سے دریغ
جیسے تین سو ساٹھ ماریں ہیں تیغ
(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۸)۔

غیر بر تکیۂ زنہار نہیں
اک نہیں سو نہیں ہزار نہیں
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۹ : ۱۲)۔

صفر جو ایک اڑا گئے جانچ میں بُھول پڑ گئی
سو ہوں ستم تو دس گنو یہ بھی کوئی حساب ہے
(۱۹۳۳ ، اعجاز نوح ، ۲۷۹)۔ ۲. **بہت ، بکثرت ، بہت زیادہ.**

دیکھایا عمل کوں جو مُسنید کر
کہ ہر ایک اُنگلی کوں تھا سو ہنر
(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۳۷)۔

اے راست وعدہ شام سے تُجھ کو سحر تلک
سو بار پھر گیا ہوں میں رات آ کے در تلک
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۹)۔

بستی کو ہے موجود وہ صفدر جو علی ہے
پھر کھینچ وہ تلوار جو سو بار چلی ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۲۹)۔ کھرا پردا کرنے کی بھی کوئی وجہ ضرور ہے ... سو بہانے تراشیں گے۔(۱۹۲۳ ، خوف راز، ۶۹)۔

وہ ایک حرف آرزو تمام عمر سو طرح لکھوں
(۱۹۸۲ ، ساز سخن بہانہ ہے ، ۶۰)۔ [پ : ست सत ؛ س : شَت शत]۔

---بات کی اِ ک/ایک بات فقرہ.
ایک بات جو سو باتوں پر بھاری ہو ، صاف اور سچّی بات ، خلاصۂ کلام ، قول فیصل. سو بات کی ایک بات یہ ہے کہ اگر حیا دار ہوتے تو ایک چُلّو کافی تھا۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۷).

ہاں عشق کے مذہب میں دکھاوا نہیں جائز
سو بات کی اک بات یہ سُن لے مِرے بھائی

(۱۹۰۷ ، مخزن ، مارچ ، ۶۶).

فرزانہ اگر ہو تو کبھی دل نہ لگانا
دیوانہ یہ سو بات کی ایک بات کہے ہے

(۱۹۶۹ ، دانشِ یوسف ، ۹۱).

---بات/باتوں کی بات فقرہ.
رک : سو بات کی ایک بات ؛ عُمدہ بات.

کُوچۂ یار سے اب کے تو نہ پھریے جیتے
اپنے نزدیک ہے بہتر یہی سو بات کی بات

(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۱۱۳). سو بات کی بات تو یہ ہے کہ اپنی اپنی کہتے تھے تمہارے دل کی سی کوئی نہ کہتا تھا. (۱۸۷۵ ، انشائے ہادی النسا ، ۲). سو باتوں کی ایک بات ... میں اندازہ ہی نہیں کر سکتی. (۱۹۳۳ ، سرگزشتِ عروس ، ۱۳۹).

---باتیں سُنانا محاورہ.
بہت ملامت کرنا ، بُرا بھلا کہنا.

پھر تُو نے امیر اُس سے کی بات
سو باتیں ابھی سُنا چکا ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۳۳). ؛ ۳۰۱)).

---بار صف ؛ م ف.
سو دفعہ ، بارہا ، متعدد بار ، کئی بار.

اے راست وعدہ شام سے تُجھ کو سحر تلک
سو بار پھر گیا ہوں میں رات آ کے در تلک

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۷).

چھیڑ کی بات تو ہے اور مگر غیر کا ذکر
مجھ سے ہرگز نہ کرو میں نے کہا ہے سو بار

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن دہلوی ، ۳۲).

ایک جملے کو کتنی بار سُنایا ہو گا
بات کرتے ہوئے سو بار وہ بھولا ہو گا

(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۶۵). [سو + بار (رک)].

---بار مَر کے زِنْدہ ہونا محاورہ.
مدتوں کوشش کرتے رہنا یا بے شمار مشکلات سے گزر کر کامیاب ہونا ، سینکڑوں مصیبتیں جھیل کر سُرخرو ہونا ، ہر امکانی کوشش سے گزرنا ، سرتوڑ کوشش کرنا. آپ کا باورچی سو بار مر کے بھی زندہ ہو تو ایسا کندن قلیہ نہ پکا سکے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۰۸).

---بَرَس (---فت ب ، ر) امذ.
سو سال ، ایک صدی ، عرصۂ دراز ، طویل مُدّت ، برسہا برس ، برسوں ، سالہا سال.

شتابی آ اے شوخِ ماہ رُخسار
ترے بن ایک ساعت سو برس ہے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۵۹).

جو دل دکھا رہا ہے مزا ہر گھڑی مجھے
آنکھوں سے سو برس بھی دکھایا نہ جائے گا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۸). [سو + برس (رک)].

---بَرَس بَعْد کُوڑے گھورے کے دِن بھی بَہوڑتے پھرتے ہیں کہاوت.
کوئی شے سدا ایک حال پر نہیں رہتی ، بُرے دنوں کے بعد بھلے دن بھی آتے ہیں. سو برس بعد گھورے کے دن بھی بہوڑتے ہیں سو ہمارے تو آج دن بہورے کہ آپ آئے اور شاہ جی کو لائے (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات ، ۶ : ۴۹۹)).

---بِسْوے (---کس ب ، سک س) م ف.
یقیناً ، ضرور بالضرور ، سو فیصد ، پورے طور پر ، کُلّی طور پر ، حتمی.

اِدھر ایک ہم اور زمانہ اُدھر
یہ بازی تو سو بسوے ہر جائے گی

(۱۸۹۳ ، دیوانِ حالی ، ۱۱۱). میں پڑھی تو ہوں نہیں ، ہو نہ ہو سو بسوے تو صورت سے وہی خط معلوم ہوتا تھا. (۱۹۱۰ ، خورشید بہو ، ۱۳۵). وہ نہیں بھاگے گی کم سے کم میرا تو سو بسوے یہی کھیال (خیال) ہے. (۱۹۴۲ ، گرہن ، ۵۸).

---بید ، نہ ایک لوید/مُرید کہاوت.
ہزار نصیحتیں ایک طرف اور ڈنڈا ایک طرف (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---بھڑوے مَرے تو ایک چِنّج چور پیدا ہوا کہاوت.
خدمت گاروں پر طنز کہ یہ بد کردار ہوتے ہیں (جامع الامثال).

---بھوتوں کی ڈھیری ہے کہاوت.
عام لوگوں کی سیکڑوں تدبیروں سے خاص لوگوں کی ایک تدبیر بہتر ہے، بہت سے شریکوں کی چیز ہے جس میں سے ہر ایک شریک ہے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---پَچاس (---فت پ) صف.
کئی ، متعدد ، بہت سارا ، بہت سے.

تو میری جانِ من اِ ک موتیہ نہ موڑیو مجھ سے
جو چاہے کلیاں تُو لیجو سو پچاس مجھے

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق)، ۱۹۴). اُن کے دم سے سو پچاس بندگانِ خُدا کا سہارا ہے . (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۵) . [سو + پچاس (رک)].

---پُولے کاٹے وہ بھی بَرابَر ، ہَزار کاٹے وہ بھی بَرابَر کہاوت.
جہاں محنت کی کچھ قدر نہیں ہو وہاں کہتے ہیں (خزینۃ الامثال).

---پیلی نَہ ایک گُولَر کہاوت.
سو کھٹا چیزوں سے ایک اچھی چیز بہتر ہے (گنجینۂ اقوال و امثال ؛ جامع الامثال).

۔۔۔ٹک گِنتی ، پَیر ٹک بِنتی کہاوت.
ہاتھ پیر کرنے سے زیادہ کوئی عاجزی نہیں (ماخوذ: جامع اللغات؛ نجم الامثال).

۔۔۔جان سے م ف.
دل و جان سے ، کمال رغبت سے ، ہر طرح سے ، بہت زیادہ ، پوری توّجہ کے ساتھ.

اسے ماں نے جو دیکھا ماہِ تاباں
ہوئی سو جان سے تب اُس پہ قرباں
(۱۷۹۲ ، عشق نامہ ، فگار ، ۵).

وہ جو خنجر بکف نظر آیا
میر سو جان سے نثار ہوا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۲).

روکے سے تیرے رک نہیں سکنے کی باغباں
سو جان سے ہے بُلبل شیدا فدائے گُل
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۲۱۱). قسیم کی ماں ، تسیمہ کا انتظام خانہ داری کے خیالات سُن سُن کر سو جان سے عاشق تھی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۳۱). مجھے ایک چڑیل نے دیکھا اور سو جان سے عاشق ہو گئی. (۱۹۸۳ ، پرایا گھر ، ۷۵).

۔۔۔جَتَن کَرْنا محاورہ.
بہت کوشش کرنا ؛ بہت سی تدبیریں کرنا (مہذب اللغات).

۔۔۔حِیلے ہزار بَہانے کہاوت.
کام نہ کرنے والے کے لیے ہر طرح انکار ممکن ہے ، کام نہ کرنے والے بہت سے حیلے تراش لیتے ہیں. اگر اپنی جان دوبھر ہے تو مرنے کے سو حیلے ہزار بہانے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۰۳)

۔۔۔خَصْمی (۔۔۔فت خ ، سک ص) امث.
متعدد شادیاں کرنے والی عورت ؛ متعدد رقیب رکھنے والی عورت ، سیکڑوں کو دام محبت میں پھنسانے والی ؛ (کنایۃً) بیسوا.

یہ من جس پر سو سو کنواری کنوار بنا دے تول
اک سو خصمی ناگن اس کو مار گئی بے سول
(۱۹۶۷ ، لاحاصل ، ۷۲). [سو + خصم + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔خُون رونا محاورہ (قدیم).
بہت زیادہ رونا ، بہت آنسو بہانا ، بہت زیادہ گریہ و زاری کرنا ؛ رنج و الم برداشت کرنا.

سیکھ ہم سے دابِ گریہ کہ اے مدعی اگر
سو خُون روئیں تو ایک مژہ اپنی تر نہ ہو
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۳).

۔۔۔دُشْمَن ، سَو دوسْت کہاوت.
غافل نہ رہنے کی تاکید کے لیے بولتے ہیں ، انسان کو ہروقت احتیاط لازم ہے کیونکہ دوستوں کے علاوہ دشمن بھی ہوتے ہیں. دن دہاڑے تمہارا چلنا عقلمندی نہیں سو دشمن سو دوست کسی نے شہزادے کو خبر کر دی تو بادشاہ کی مُفت میں جان جائے گی (۱۹۵۶ ، ہیرا من طوطا ، ۲۱).

۔۔۔دِل سے م ف.
دل و جان سے ، پوری توجہ سے. نظر اوس روسیاہ کی اوس ملعونہ پر پڑی آگ عشق کے بیچ انگیٹھی سینۂ پُر کینہ میں روشن ہوئی۔ ایک دل نہ سو دل سے عاشق ہوا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۲).

سپہر موجود ہے سو دل سے اُٹھانے کے لئے
روز اک تازہ ستم روز نیا جَور سہی
(۱۸۹۰ ، شعاع مہر ، ۱۱۸).

۔۔۔دِلّی اُجَڑ گئی تو بھی سَوا لاکھ ہاتھی کہاوت.
باوجود اتنی دفعہ برباد ہونے کے دلی میں اب بھی بہت دولت ہے (جامع اللغات).

۔۔۔دِنْ چور کے ایک دِن سادْھ/ساہ/شاہ کا کہاوت.
جھوٹے کا جھوٹ ، مکّار کی مکّاری اور چور کی چوری ایک نہ ایک دن پکڑی جاتی ہے. اماں ایسی لوٹ تو مت مچاؤ ، سو دن چور کے تو ایک دن شاہ کا ، ایسا نہ ہو کہ کسی دن پکڑی جاؤ. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۱۷۲).

کیونکہ یہ امر مُسلَّم ہو چکا
چور کے سو دن تو اک دن شاہ کا
(۱۹۳۰ ، تحفۂ احسن ، ۳۱).

۔۔۔دِن سُنار کی/کے ، تو ایک دِن لوہار کا/کی کہاوت.
رک : سو سُنار کی ایک لُہار کی. یہ مقام ساحروں سے بھرا ہوا ہے تُو کہاں تک قتل کرے گا ، مثل مشہور ہے سو دن سنار کی تو ایک دن لوہار کی ، کبھی نہ کبھی تو بھی دھرا جائے گا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۴۷۵). اب ساری حقیقت کھل جانے کی ہر مرتبہ گڑ میٹھا نہیں ہوتا ، سو دن سنار کے ایک دن لوہار کا. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۹۰).

۔۔۔دوسْت سَو دُشْمَن کہاوت.
انسان کو ہر وقت احتیاط لازم ہے کیوں کہ دوستوں کے علاوہ دُشمن بھی ہوتے ہیں (جامع الامثال).

۔۔۔دھوتی ، نَہ ایک گوتی کہاوت.
ایک قرابتی رشتہ دار بہت سے غیروں سے بہتر ہوتا ہے (ماخوذ: محاوراتِ ہند ؛ جامع اللغات).

۔۔۔رَسْتے ہیں فقرہ.
بہت سی تدبیریں ہیں اور بھی بہت سے طریقے ہیں (علمی اُردو لغت).

۔۔۔روپے میں ایک بوتل کا نَشَہ ہوتا ہے کہاوت.
دولت انسان کو غافل اور متکبر کر دیتی ہے (ماخوذ : محاوراتِ ہند؛ جامع اللغات).

۔۔۔زَباں ہونا محاورہ.
بڑھا چڑھا کر بات کرنا ، بہت بولنا ، رطب اللسان ہونا ، تفصیل سے بات کرنا.

مجملاً میں نے جو مشّاطہ سے پوچھا حُسنِ یار
ایک بالوں کی صفت میں سو زباں شانہ ہوا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۶).

---سو سرکا (---فت تیز کس ر، سک ر) امذ.
مستقل مزاج، باہمّت؛ بہت ثابت قدم؛ بہت ضدّی.

سو سر کا جو ہو آئے تو مقبول نہیں یاں
کھاتی نہیں جس رند نے سرچنگ خرابات

(۱۷۹۵، قائم، د، ۲۳)، بھلا تم ہی بتاؤ رنڈی سو سر کی بھی ہو جائے تو کہیں ایسی بن سکتی ہے. (۱۸۹۶، شاہدرعنا، ۱۶۳).

---سَنتَدوں ایک کپُوت سو تِلنگوں ایک سپُوت
بہت سے نالائق بیٹوں سے ایک لائق بچّہ بہتر ہے (ماخوذ: خزینۃ الامثال؛ جامع اللغات).

---سُنار کی (نَہ) اک لُہار کی کہاوت.
کمزور کی سو ضربوں پر زبردست کی ایک ضرب بھاری رہتی ہے، کار برآری کے لیے زور سے زیادہ ہنر یا تدبیر درکار ہوتا ہے. یہ سخن واہیات اس سخت دہن سے سُن کر بادشاہ متبسم ہوا اور دل میں کہنے لگا کہ سو سُنار کی نہ ایک لُہار کی. (۱۸۱۳، نورتن، ۱۲۹). آپ کا یہ اجتہاد مولویوں اور اُن کے معتقدوں کے حق میں نہ سو سُنار کی نہ ایک لہار کی ہوا. (۱۹۰۷، اجتہاد، ۱۷۲). قوم کی طرف سے اور سنیٹ کی طرف سے سلام کرتا ہوں صدر پاکستان نے "سو سُنار کی ایک لوہار کی" والی بات کی. (۱۹۶۹، جنگ، کراچی، ۲۸ جولائی، ۱۶).

---سُنانا محاورہ.
بہت بُرا بھلا کہنا، گالیاں دینا.

وہ سو سُناتے ہیں آدھی بھی ہم نہیں کہتے
نہیں کچھ اور یہ الفت کی بات ساری ہے

(۱۸۷۸، کلیاتِ صفدر، ۳۴۳).

---سُنْنا محاورہ.
بہت بُرا بھلا سننا، گالیاں کھانا.

سو سُن کے نہ ایک اون کی سانی
خود رائے تھی خود سری کی ٹھانی

(۱۸۸۷، ترانۂ شوق، ۸۹). تم ایک کہو گے سو سُنو گے. (۱۹۲۹، نوراللغات، ۳: ۳۰۲).

---سو (---و لین) صف؛ م ف.
بہت، کثرت سے، سو کی تکرار. ہر قطرا ہے بہت لذت بھریا ہر قطرے میں سو سو دریا. (۱۶۳۵، سب رس، ۵۱).

کہوں کیا میں اوّل سے تا انتہا
کہ ہر آن سو سو برس کا ہوا

(۱۷۳۹، کلیاتِ سراج، ۶۶). تعلیم کے نام سے ہم سو سو کوس بھاگتے تھے. (۱۸۹۹، مقالاتِ حالی، ۲: ۳۳).

یوں چل رہی تھی اُس کے اشاروں پہ ناز سے
سو سو ادا نکلتی تھی اِک اِک نیاز سے

(۱۹۵۸، تارِ پیراہن، ۲۳۲).

---سو طَرح/طَرِیق (سے) م ف.
مختلف النوع تدبیروں سے، مختلف پہلو سے، ہزار جتن سے.

ہو کر ترانہ سنج لب جُو کے پاس بیٹھ
سو سو طرح سے جھالے ہے اپنے ہزار پر

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۵۵).

ہو گیا دل کو اس طرح کا ہراس
آئے سو سو طرح کے وسواس

(۱۸۶۸، زہرِ عشق، ۱۰۶).

---سو کوس بھاگنا محاورہ.
لاتعلقی کا اظہار کرنا، دور دُور رہنا، درمیان میں بہت فاصلہ رکھنا، دوری اختیار کرنا.

غضب ہے جس کے باعث ہم ہوئے بدنام سو سو کوس
ہمارے نام سے بھاگے ہے وہ گلفام سو سو کوس

(۱۸۲۶، معروف، د، ۵۹).

---سو نام دھَرنا محاورہ.
سخت نکتہ چینی کرنا، ہر بات پر اعتراض کرنا، بُرا بھلا کہنا.

کیا غرورِ حُسن ہے سو سو دھرے ہے اور نام
وہ شبیہہ شاہدِ کنعاں کو دھر کے سامنے

(۱۹۲۹، معروف (نوراللغات، ۳: ۳۰۲)).

---سیانے ایک مَت کہاوت.
جتنے دانا ہوں گے سب کی رائے ایک ہو گی عقلمندوں میں اتفاق رائے ہوتا ہے ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں. ابا نے کہا کسی کی بات نہ رہے، داڑھی بھی کے جائے ... سو سیانے ایک مت. (۱۹۱۷، صراری دادا، ۱۱).

---طَرح کا صف.
مختلف انداز کا، طرح طرح کا؛ ہر قسم کا.

اسم اعظم پہ سلیماں کو تفاخر ہے عبث
سو طرح کا اثر اللہ کے ہر نام میں ہے

(۱۸۸۸، صنم خانۂ عشق، ۲۳۶).

---غُلام گھر سُونا کہاوت.
اگر اولاد نہ ہو تو سو ملازموں کے باوجود گھر سُونا ہوتا ہے.

کرے کیا اوسے جو ہو کھوتا
سو ہیں غُلام اور گھر سُونا

(۱۸۳۵، رنگین، شش جہت رنگیں، ۱۷۲). سوال دیگر جواب دیگر سو غُلام گھر سُونا ... فرمایا کہ میاں لڑکے ہر ضرب المثل کسی نہ کسی وارداتِ گزشتہ کا خُلاصہ اور سوانحاتِ قدیم کا نتیجہ ہے. (۱۸۷۳، عقل و شعور، ۳۶).

---فی صَد ف م؛ فقرہ.
پُورا پُورا، تمام کا تمام؛ سو میں سو، سولہ آنے. اُن کے فقہ کے درس میں طلبا و طالبات کی حاضری سو فی صد ہوتی. (۱۹۸۸، جنگ، کراچی، ۸/ جولائی، ۱۸).

---کپُوت سے ایک سپُوت بھلا کہاوت.
بہت سے نالائقوں سے ایک لائق بہتر ہے (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

---کوسا ایک مَسوسا بَرابَر ہیں کہاوت۔
صبر سَو بددعاؤں سے بہتر ہے (جامع اللغات)۔

---کوّوں میں ایک بَگلا بھی نَربِش (- مرد) ہے کہاوت۔
کوّا بہت چالاک گنا جاتا ہے مگر بگلا اس سے بھی بڑھ کر ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---کی ایک (بات) فقرہ۔
سب سے بہتر ، مُنتخب بات ، سو بات کی ایک بات۔

مُختصر واردات کہتا ہوں
سو کی میں ایک بات کہتا ہوں

(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۹۰)۔ سو کی ایک یہ ہے کہ اگر لے چلنا ہے تو بس اسی وقت لے چلیے ۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۱۵۲)۔

---کی لاٹھی ایک کا بُوجھ کہاوت۔
کچھ لوگوں کی مدد سے کسی کا کام بن جانے کے موقع پر بولتے ہیں (محاورات ہند ؛ جامع الامثال)۔

---کے بَرابَر م ف۔
بہت زیادہ ، سب پر بھاری ، سب سے برتر۔

دوگے جو اک بوسہ تو برابر سو کے صنم ہم سمجھیں گے
اور تمہیں بھی حاتم عبداللہ کی قسم ہم سمجھیں گے

(۱۸۵۹ ، دیوان ظفر ، ۳ : ۱۳۷)۔

---کے رَہے/رہ گئے سَٹھ ادھے گئے نَٹ ، دس دینگے دس دِلا دیں گے دس کا دینا ہی کیا
بالکل نا دہند کی نسبت کہتے ہیں نا دہند مقروض کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ طرح طرح کے بہانے بناتا ہے (جامع الامثال ؛ نجم الامثال)۔

---کے سَوائے کَرنا محاورہ۔
سَو کے سَوا سو بنانا ، نفع حاصل کرنا (نوراللغات)۔

--- کھوٹوں کا وہ سَردار، جس کی چھاتی ایک نہ بال کہاوت۔
مشہور ہے کہ جس کی چھاتی پر بال نہ ہوں وہ سخت دغاباز ہوتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---گاڑی نَہ ایک چھکڑا ، سَو سونے نَہ ایک مَچلا) سو سیانے نہ ایک سگرا کہاوت۔
ایک چھکڑا سو گاڑیوں سے زیادہ کام آتا ہے فیلپانے کا منانا بڑی مشکل ہے (نجم الامثال ، محاورات ہند ؛ جامع اللغات)۔

---گالیوں کا ایک گالا بَنایا اور اُڑا دیا ، پُھونک ماری اڑ گیا کہاوت۔
کسی کی گالیوں کی کچھ پروا نہیں ، صبر کیا سُن کر ٹال گئے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات ؛ خزینۃ الامثال)۔

---گِرہوں والا بان اسد۔
تیر جس میں بہت سی گرہیں ہوتی ہیں ؛ (مجازاً) بہت تکلیف دہ ہتھیار

بے دین داسوں کو جو ہمارے دشمن ہیں اپنے ایک سو گرہوں والے بانوں (تیروں) سے ہلاک کر دے۔ (۱۹۴۳ ، رام راج ، ۲۷)۔

---گَز واروں گز بَھر نَہ پھاڑوں کہاوت۔
صرف زبانی ہمدردی کرنے والے کی نِسبت بولتے ہیں جو دوستی اور محبت تو بہت ظاہر کرے مگر عملاً کُچھ نہ کرے بلکہ مصیبت کے وقت الگ ہو جائے۔

بلنا اپنا سنکنے میں کُچھ ہو تا کناں مجھ یوں لگا
سو گز سٹوں گی وار پر یک گز نہ دیسیوں پھاڑ کر

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۶۸)۔

---گُنڈا نَہ ایک مُچھ مُنڈا کہاوت۔
ایک مچھ منڈا سو گنڈوں کے برابر ہوتا ہے (جامع الامثال)۔

---گَنّے نَہ ایک پَونڈا کہاوت۔
ایک اچھی چیز سو معمولی چیزوں سے بہتر ہے (خزینۃ الامثال ؛ جامع الامثال)۔

---گھر جھانکنا محاورہ۔
بہت تلاش کرنا ، کسی چیز کی تلاش و جستجو میں گھر گھر پھرنا۔
سو گھر جھانکتی پھروں گی ، جہاں اللہ تقبیہ کھولے وہیں پیوند لگ جائے گا۔ (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۱۵)۔

---گھر گِرا کے ایک مَحَل اُوٹھانا محاورہ۔
اپنے مطلب کے لیے سب کُچھ کر گُزرنا ، اپنے عیش و آرام کے لیے سیکڑوں غریبوں کو برباد کر دینا۔

سو گھر گرا کے ایک اُوٹھایا محل تو کیا
منعم سفر تُجھے تری تعمیر ہو گئی

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۱۹۵)۔

---لَگیں تو کیا ، ہَزار لَگیں تو کیا کہاوت۔
سخت بے شرم اور ڈھیٹ ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---مارے ایک نَہ گِنے کہاوت۔
اس قابل ہے کہ برابر مار پڑتی رہے (نوراللغات ؛ جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---مارے نِنانْوے سے بُھول جائے کہاوت۔
بہت زیادہ مارے؛ سو مارے ایک نہ گنے (نوراللغات؛ جامع اللغات)۔

---مَن کا اسد۔
بہت بھاری ، حد درجہ وزنی ؛ (کنایۃً) ناقابل برداشت۔

گراں ہے شرم کے آدم کوں رکھنی مکر کی تسبی
ہر اک دانہ ہوا ہے آبرو کے دل پہ سو مَن کا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰)۔

---میں ایکۃً نہرنی۔
(کنایۃً) قلیل تعداد ؛ بہت کم ، ایک فی صد۔

شکوہ اپنے اس کے ہونے بدنام سب
سو میں اگر ایک نے اپنا کیا

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۳۰) . سو میں ایک ہو گی اتنی کوئی عُمدائی خوار. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۱۰۸).

خستوں کے مرقع یوں تو نظروں سے بہت گُزرے
مگر سو میں کہیں اک آدھ صُورت دلنشیں نکلی

(۱۹۴۶ ، جلیل (نوراللغات ، ۳ : ۳۰۲)).

---میں پُھولا ہزار میں کانا سولا کھ میں اِینچا تانا کہاوت.
جس کی آنکھ میں پُھولا ہو وہ بُرا ہوتا ہے ، کانا اس سے بھی بُرا اور یہ اِینچا تانا اس سے بھی بُرا (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال ، جامع اللغات).

---میں کَہْنا محاورہ.
علی الاعلان کہنا ، سب کے سامنے کہنا ، برملا کہنا.

لے کے تُجھے کنار میں لُطف اُٹھاؤں پیار میں
سو میں کہوں ہزار میں مِثل ترے حسیں نہیں

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات ، ۳ : ۳۰۲)).

---نکٹوں میں ایک نا ک والا نَکّو کہاوت.
بہت سے عیب داروں میں ایک بے عیب ہو تو وہ بھی عیب دار خیال کیا جاتا ہے ، سو بُروں میں ایک نیک آدمی ہو تو وہ بھی بدنام ہو جاتا ہے (نجم الامثال ؛ گنجینۂ اقوال و امثال ؛ جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---نیزے پانی باندْھنا محاورہ.
تھوڑی سی بات کو مُبالغے کے ساتھ بیان کرنا ، طُوفان جوڑنا ، جُھوٹا اِلزام لگانا.

اشک آئے نہیں مژگاں پہ کہ یاروں نے ابھی
پانی سو نیزے دیا باندھ کے طُوفان چڑھا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱).

---ہاتھ کا کَلیجا ہونا محاورہ.
دل بڑھ جانا (خوشی میں حوصلہ بڑھ جانے کی جگہ مُستعمل) ، بڑا حوصلہ ہونا ، بڑی ہِمّت و جُرأت ہونا.

عالی دماغ ہوں تری زُلفیں ہیں ہاتھ میں
سو ہاتھ کا کلیجا ہے سو ہاتھ کا خیال

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۳۲).

---ہاتھ کی زُبان ہونا محاورہ.
بہت زبان دراز ہونا ، کسی کا لحاظ خیال کیے بغیر اپنی کہے جانا ، بے محابا گُستاخی کرتے جانا.

سو ہاتھ کی زبان ہے تری کو دہاں نہیں
میں وہ غریب ہوں مرے منہ میں زباں نہیں

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۶۹).

---ہَزار م ف.
اَن گِنت ، بے شُمار ، لاتعداد.

کیسے ہے حد جو خُدا کی صفت کی حد پاوے
ہر ایک بال کوں گر سو ہزار جیب آوے

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱).

حضرت کے خلیفے برحق چاروں یاراں
رحمتِ حق سوں نازل سدا سو ہزاراں

(۱۷۲۴ ، چکّی نامہ ، ۱).

ہے روزِ حشر کیوں نہ کرے روزگار عیش
ایک ایک غم کے بدلے ہیں سو سو ہزار عیش

(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۲۰۷). [سو + ہزار (رک)].

سُو (۱) (و مع) امث.
سمت ، جانب ، طرف ، جہت.

پس سُوئے یا طرف ہوا تو یکجا ہستی لازم
یکجا نیستی و خدائے تعالیٰ یکجا ہست و یکجا نیست

(۱۵۸۲ ؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۶۱). سُنبل و درخت سایہ دار ہر ایک سو اور جنگلوں میں بھی بیش تر تالاب و سبزہ لہلہا (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۶۹).

جوشن ہو نہیں جچی وہ اجل کو پسند نہیں
ہر سُو بزن بکش کی صدائیں بلند نہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۱۵).

ہر سُو ہے اک ملال کی دُنیا بسی ہوئی
رُوئے خیال آہ کدھر ہو کدھر نہ ہو

(۱۹۳۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۵۱). [ف : سُو ، سُوئے].

---بَسُو (---فت ب ، و مع) م ف.
ہر طرف ، ہر جانب ، چاروں طرف ، ہمہ جہت.

محیطِ جُملہ رُو ہونا قدیری سُوبسو ہونا
ہو یکتا ہو میں ہو ہونا ثبت سلطان ہے مُشکل

(۱۶۷۹ ، دیوانِ شاہ سلطان ثانی ، د (ق) ، ۹۳).

ہر اک گُل کی ہے گی جُدا رنگ و بُو
نظارہ اگر کیجیے سو بسو

(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، طپش ، ۷).

کچھ سُنیں ہم بھی تو کس کی دُھن میں آوارہ ہے تُو
ڈُھونڈتا ہے کس کو یوں صحرا بہ صحرا سو بہ سُو

(۱۹۱۷ ، نقوشِ مانی ، ۴۴). [ف : سُو + ب (حرف جار) + سُو].

سُو (۲) (و مع) صف.
بدی ، خرابی ، بُرائی. یہ خُود ان کا سُوٕ فہم ہے. (۱۹۰۳ ، مقدمۂ ابنِ خلدون ، ۲ : ۴۴) . بڑی تبدیلی کا وقت آ جاتا ہے تو پھر سوءِ مزاجی اور نااِتّفاق اور انواع و اقسام کے جھگڑے برپا ہونے لگتے ہیں. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۰۲). [ع].

---اِتّفاق کس اضا (--- کس ا ، شد ت بکس) امث
ناموافق صورتِ حال ، وقت کی عدم مطابقت ، زمانے کی ناہنجاری ، وقت کی ستم ظریفی. سُوئے اِتّفاق سے ان خطوط کی شہادت اس قدر ناکافی ہے کہ جب غور سے اس کا مطالعہ کیا جائے تو اس کی حقیقت ایک الزام سے زیادہ نہیں رہتی. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۵۷). [ع : سُو + ے (حرف اضافت) + اتفاق (رک)].

---ءِ اَدَب/اَدَبی کس صف (--- فت ا ، د) صف.
خلافِ ادب ، بے ادبی ، بدلحاظی جب انسان کے سامنے نظر

اُٹھا کر دیکھنا سوو ادبی ہو جائے. (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۱ : ۲۵۹). [ع : سوء + ادب / ادبی (رک)].

---و تَدْبِیر / تَدْبِیری کس اسا(---فت ت ، سک د ، ی مع) امث.

بدتدبیری ، پھوہڑپن ، غلط منصوبہ بندی . اس واقعہ کو بھی نواب وقارالملک کی سوءِ تدبیر کا نتیجہ قرار دیا. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۳۰۱). محمود شاہ ومالوہ کی غفلت سوء تدبیری سے اس کے وزیر مِدنی رائے نے ... بے دخل کر دیا. (۱۹۵۳ ، انسانی دنیا پر مُسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۳۷۰). [ع : سوء + تدبیر / تدبیری (رک)].

---و ظَن کس صف(---فت ظ) امذ.

بدگمانی ، بدظنی.

کل کے لئے کر آج نہ خِسّت شراب میں
یہ سُوءِ ظن ہے ساقیِ کوثر کے باب میں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۹). [ع : سوء + ظن (رک)].

---و ہَضْم / ہَضْمی کس صف(---فت ہ ، سک ض) امث.

ہاضمے کی خرابی ، بدہضمی ، معدہ کی گرانی یا خرابی. واضح ہو کہ سوء ہضمی کے متعلق چند علامات ہیں جن کا جُدا بیان کرنا ضروری ہے. (۱۸۸۲ ، کلیاتِ علم طب ، ۸۳۷). [ع : سوء + ہضم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سو (و مع) حرفِ جزا.

۱. پس ، تب ، تو.

جکچ کام مقصود اچھے ہور بات
سو لکھ بھیج دیو آنے جانے کے ہات

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۲).

ہرہ کی راہ میں جو کوئی گرا سو پھر نہ اوٹھا
قدم پڑا نہیں ہے ہاں تو دستگیروں کا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷).

کیا شکایت کوئی دُشمن ہے اگر تشنۂ خُوں
تھا جو خُونخوار سو خُونخوارِ نظر آتا ہے

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۳۳). جو کچھ انہوں نے کھلا دیا ، سو کھا لیا. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۸). **۲. لہٰذا ، چنانچہ.**

گیا سب پُھول کا لوٹ سو اب اس پُھول لوٹ ہے
سدا رکھ آپ یارب توں اس سروِ صنوبر کوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵).

وہ نرگس کے دستے جو آفاق میں
نہ نکلیں سو لا کر چُنے طاق میں

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۷۶).

خواب ہی میں نظر آتا وہ شبِ ہجر کہیں
سو مُجھے حسرتِ دیدار نے سونے نہ دیا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۲۹).

محشر میں کچھ لباس نہ ہو گا کسی کے پاس
ان میں بھی بے کفن ہیں شہیدانِ حق شناس

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۳ : ۱۲۱).

ہم تو مِٹنے کے لیے تھے ، سو مٹے آخرکار
لیکن اِتنا تو کہیں آپ بھی کچھ شاد ہوے

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۰۳). **۳. (کلام کو سیاق سے مُسلسل اور مربوط کرنے کے لیے بطور حرفِ ربط مُستعمل) مثلاً جیسے ، جس طرح.**

علی تھا برادر محمدؐ کوں یوں سو مُوسیٰ پیمبر کوں ہاروں جوں

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۷). **۴. مگر ، لیکن ، پَہ.**

تُم لوگوں میں احمد نے امانت ہمیں چھوڑا
سو تُم نے تو سررشتۂ الفت ہی کو توڑا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۳۹). یہاں تک تو ذکر تھا اِنتقاد کا اب اِنتخاب کی طرف آئیے سو یہ بھی کوئی آسان کام نہیں ہے. (۱۹۳۳ ، سیف و سبو (دیباچہ) ، ۱۰). **۵. جو.**

درد عاشقاں پر سو ہوتا ہے کیوں
سو عاشق دروں میں روتا ہے کیوں

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۲). بادشاہی اپنی اُن نے چھوڑی اور تمام عُمر پیادہ نہ چلا ہو گا ، سو پیادہ چلا. (۱۷۳۶ ؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۲۸). **۶. سے (قدیم).**

نفی سات ہستیاں کو کرتے ہیں وہ
بقا ایک ہستی سو رہتے ہیں وہ

(۱۶۸۵ ؟ ، معظم بیجاپوری ، گنجِ مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۶۳)).

پریشانیِ دل کو نِیں ہے شُمار
شب و روز حیرت سو ہے کاروبار

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۶۳). **۷. وہی ، ویسا ہی ، وہ تو ، وہ.** خُدا سو خُدا ہے محبت کا عالم کہئے سو جُدا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰).

دم تسلیم سوں باہر نِکلنا ، سو قباحت ہے
نہ دھر اس دائرے سوں ایک دم باہر چرن ہرگز

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۲). وہ ایک دم میں جو چاہتا ہے ، سو کرتا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳).

کہیں سو کیا کہیں سر پر ہمارے
قیامت شامتِ اعمال لائی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۸).

مانیِ مُبتلا کا دل ، کس لئے شعلہ زا ہے اب
ایک امید تھی سو وہ ، پہلے ہی جل کے بُجھ گئی

(۱۹۱۸ ، نقوشِ مانی ، ۵۲). انہوں نے کہا کہ جو کچھ ہو چکا سو ہو چکا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۸۳). [س : سہ = وہ].

سَوا (فت س) صف.

۱. ایک اور اس کا چوتھائی حِصّہ ، پُوری چیز کے ساتھ اس کا چوتھائی مزید ، گنتی میں ۱ + ۱/۴.

غسل کے پیچھے جو منہ کھر کو کیا
ہاتھ نائی کے سَوا پیسا دیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۱).

وی (We) کا پتا کہاں ہے وہ کتنے ہیں کون ہیں
مرکز سے ہیں جُدا نہ سوا ہیں نہ پون ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۵۲). انسان پہلے پہل ... کوئی سوا چھ ہزار برس پہلے آباد ہوا. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۲ : ۵۹۵).

۲. خیمے کے وہ چاروں رسّے جن پر چوبہ ٹھہرا رہتا ہے (نوراللغات)۔ [س : سپاد ک **सपादक**]۔

---پَہَر (---فت مع پ ، فت ہ) امذ۔
چاشت اور دوپہر کے درمیان کا وقت ، پہر بھر سے زیادہ وقت۔ سُسرال کے نادر شاہی حکم ٹالے نہیں ٹلیں گے۔ کھانا پینا بُھول جاؤ کی سوا پہر دن چڑھے سو کر اُٹھنا برس چھ مہینے کا مہمان سمجھ لو۔ (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۲)۔
زمانِ رُخصتِ طفلی ہے لو شباب آیا
سوا پہر رُخِ روشن کا آفتاب آیا
(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۹۳)۔ [سوا + پہر (رک)]۔

---گز زَمین (---فت گ ، سک ز ، فت ز ، ی مع) امث۔
تھوڑی سی زمین ، مُختصر سی جگہ ؛ (مجازاً) قبر کی جگہ۔
دو گز کفن ہے کُل تو سوا گز زمین ہے
کس زندگی پہ خِلعت و جاگیر چاہئے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۵۲)۔ [سوا + گز + زمین (رک)]۔

---گز کی زُبان امث۔
لمبی زبان ؛ (مجازاً) زبان درازی ، بد زبانی ، چرب زبانی۔
غم میں پروانے کے تَت اشک رواں رکھتی ہے شمع
کیا ہوا یوں جو سوا گز کی زباں رکھتی ہے شمع
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۳)۔ مزاج میں وہی طنطنہ تھا کنوار پنے ہی میں سوا گز کی زبان تھی۔ (۱۸۷۴ ، توبۃالنصوح ، ۱۰۳)۔

---گَھڑی کا صف۔
تھوڑی دیر کا ، قلیل المدّت۔ اکثر جاہل کہا کرتے ہیں کہ سوا گھڑی کی بادشاہت ہو جائے تو جن نے مجھ کو ستایا ہے اس کی بوٹیاں کاٹ کے چیل کوّوں کو کھلادوں۔(۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۷۹)۔

---نیزے پَر/پہ م ف۔
سوا نیزے کے فاصلے پر ؛ (مجازاً) سر پر ، بہت قریب۔
سوا نیزہ پہ خورشیدِ قیامت جلوہ گر ہے یہ
عیاں ہے جلوہ روئے صنم یا پُشتِ توسن پر
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۱۷۰)۔ گرمی اس درجہ کی کہ معلوم ہوتا تھا آفتاب سوا نیزہ پر آ گیا اب آجائیں تو کہاں جائیں۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۰)۔
حشر میں آؤ ، تو دو ہو جائیں باہم آفتاب
اک سوا نیزے پہ ہو اک قدِّ آدم آفتاب
(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۳۹۵)۔

---ہاتھ (کی) زَبان امث۔
رک : سوا گز کی زبان۔
شہ میں تیری سی جو رکھتے ہیں سوا ہاتھ زبان
بحرِ مواجِ سُخن میں وہ جواں تیرتے ہیں
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۲۷)۔

---ہاتھ کی ناک امث۔
(مجازاً) زیادہ عزت و آبرو کا دعویٰ کرنے والے کے لیے بولتے ہیں۔ ہو تو لے کوئی ہمارے باپ کا ایسا ، اور یوں تو سب اپنی ناک سوا ہاتھ کی سمجھتے ہیں۔ (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۳۳)۔

سِوا (کس س)۔ (الف) حرف اِستثنا۔
بجز ، جُز۔ پس معلوم کرو کہ دشمنوں کو کسو سے کام نہیں مجھ سوا (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۷)۔
ہو گئی سبزۂ خط اوس کو شفا کی بُوٹی
اس سوا اور دوا کیا دلِ بیمار کی تھی
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۰۰)۔ نیّت کا حال صاحبِ نیّت اور خُدائے عالم الغیب کے سوا کوئی جان نہیں سکتا۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۶۷)۔ اس نے اِتنی لطیف اتنی بلند ، اِس قدر اچھوتی باتیں کہی ہیں کہ اردو میں غالب کے سوا کہیں کہیں اور نہیں ملتیں۔ (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۸)۔ (ب) صف۔
زیادہ ، بڑھ کر ، دونا۔
یارب لبھے کی کیونکہ بنے کس طرح سے غم
میں بے قرار مجھ سے سوا بیقرار دل
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۱۱۵)۔
رکھیو غالب مُجھے اس تلخ نوائی میں معاف
آج کُچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۱)۔آج جو میاں کو چار پیسے سوا ملنے لگے ہیں تو سیدھی طرح زمین پر پاؤں نہیں رکھتے۔ (۱۹۳۳ ، زندگی ، مُلّا رموزی ، ۱۰۳)۔
جو مانگو گے دا کر سوا پاؤ گے
طلب کو بڑھانے کے دن آ گئے
(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۲۵) اف : ہو جانا ، ہونا ، کرنا [پ : **स्वा**]۔

سُوا (۱) (ضم س) امذ۔
۱. **سوئی اور لمبی سُوئی۔**
سو ایسے عُرس سے میں بیاہ کرنے بیٹھوں گی
کہ جس کی داڑھی کا ہر بال جیسے ہووے سُوا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۱)۔ تُو تو ایک سوا لے اور اپنے دروازے پر اس کا کان چھید۔ (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ۲۷۹)۔ بورا سینے کا بڑا سُوا لایا گیا ، چھوٹی بڑی قینچیاں آئیں ... مگر سب بیکار۔ (۱۹۳۲ ، روح ظرافت ، ۳۴)۔ ۲. **موٹی نوکدار کیل جس سے لوہے لکڑی یا پتھر میں سوراخ کرتے ہیں ، سنبہ ، سنبی۔** بید کی چھپٹیوں کو پتھر سے تیز اور نوکدار بنا کر اور مضبوط کانٹے لے کر ایک قِسم کا سُوا تیار کیا۔ (۱۹۰۸ ، مخزن ، دسمبر ، ۲۰)۔ اس کے بعد سوؤں کو باہر نکال کر اور گوشوں کو کھما کر ٹپ کے اُوپری حصہ کو اوپر اٹھا لیتے ہیں۔ (۱۹۴۸ ، رسالہ رزّکی جُنائی (ترجمہ) ، ۱۲۵)۔[س : **सूचक**]۔

---چھیدے ٹاٹ کو ، تو پہلے آپ کو چھدائے کہاوت۔
پہلے سُوئی یا سُوئی کے سرے پر چھید کیا جاتا ہے (یعنی ناکا بنایا جاتا ہے)؛ نیت کے مُطابق پہلے ہی سے نظر آنے لگتا ہے۔ ایسے موقع پر کہتے ہیں جب کسی کو آزار دینے کے لیے کوئی پہلے خود کو آزار دینا گوارا کرے (محاورات ہند ؛ جامع الامثال)۔

سُوا (۲) (ضم س) امث.
پھلی کی ایک قسم.

ہے کھریٹ چمر راٹیا گیگرا　　پھلی اور کٹوا سُوا انجرا

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۸۵). [مقامی].

سُوا (۳) (ضم س) امذ.
طوطا. ایک پنکھیرو سُوے کے بدن میں ہاتھ آنے کا تریا کی کھٹ پٹ سے وہ بھن سُنائے گا کہ راج پاٹ چھڑا دیس بدیس لے جانے گا (۱۸۲۳ ، فسانۂ عجائب ، ۹۰) [س : شُک + ک : शुक].

سَوات (فت س) امذ.
ابر نیساں کی بارش. اگرچہ دریا اور سمندر بہتے ہیں پر پپیہا سوات کی بوند ہی کو تکتا ہے. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۵۹). [رک : سواتی].

سَواتی (فت س) امث.
۱. ایک ستارہ جو تیرہواں اور پندرہواں نچھتر بناتا ہے. سواتی نچھتر عفرا منزل میں پیدائش ہو تو مولود دوستاں اور اقرباؤں کی پرورش کرے (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۹۳). جب سواتی ستارے کے اثر کے نیچے وہ سمندر کی سیپی کے پیٹ میں پڑتا ہے تو موتی بن جاتا ہے. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۳۳۰). **۲. سوات ، موسم بہار کی بارش.**

نظروں کی شعاعوں میں سواتی کی پھوار
زُلفوں کی گھٹا میں مرج ابر کہسار

(۱۹۳۶ ، روپ ، ۲۰). [س : سواتی स्वाति].

سَواحِل (فت س ، کسر ح) امذ ، ج.
بہت سے ساحل ، دریا یا سمندر کے کنارے. رام چندر ... دریائے کرشنا سے پار ہو کر سواحل دریائے لونگدارا پر متصل شہر نیکونڈی جا پہونچے. (۱۸۵۸ ، وقائع رام چندر (ترجمہ) ، ۲۶). ہمارے شہزادے کو اب ان سواحل پر احتیاط اور ہوشیاری سے گزرنا چاہیے. (۱۸۸۸ ، ملک العزیز ورجنا ، ۱۰۹). لارڈ کرزن جب سواحل عرب کی مہم پر گئے تھے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۱ : ۱۰۳). [ع : ساحل (رک) کی جمع].

سَواحِلی (فت س ، کسر ح) صف.
سواحل سے منسوب ، سواحل کا ، زنجبار اور زنجبار کے بالمقابل افریقی ساحل پر آباد مختلف قومیں ، نیز ان کی زبان. ہزاروں حبشی ، زنگی ، سواحلی ، کالانوبی غاروں سے نکل آئے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۲۲۶). [سواحل + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَواد (۱) (فت س) امذ.
۱. سیاہی ، تاریکی ، اندھیرا.

خط نہ تھا اُس عارضِ روشن پہ گویا جلوہ گر
گرد رُخسارِ مہ تاباں سوادِ ہالہ تھا

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۲۲).

اس بادشاہِ حُسن کے در کا فقیر ہوں
ظلِّ ہما سواد ہے جس کے دیار کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۸۷).

آنکھوں میں پھر جاتی ہے تاریکیِ کُنجِ لحد
دل لرزتا ہے سوادِ شامِ ہجراں دیکھ کر

(۱۸۹۸ ، دیوانِ صفی ، ۵۳).

وہی ہے دن کی مُصیبت وہی ہے رات کا غم
سوادِ شام و نمودِ سحر نے کچھ نہ کیا

(۱۹۳۲ ، اعجازِ نوح ، ۶۱). **۲. شہر کا گرد و پیش یا اطراف و جوانب ، حوالیِ شہر ، قُرب و جوار ، قریب ، نزدیک ، پڑوس ، نواح.** اِدھر اُدھر دیکھنے لگا ، دُور سے سوادِ شہر نظر آیا (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۳). تمہاری دلّی ہی کے سواد میں رانے پتھورا کا اب سے دو ہزار برس پہلے کا بنا ہوا محل کھڑا ہے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۶۱). نور افشاں نامی باغ میں جو آگرے کے سواد میں ہے ، نعش کو سونپ دیا تھا. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۳۵). سوادِ شہر شاندار باغات سے پُر ہے. (۱۹٦۷ ، اُردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۵۷). **۳. علاقہ ، سرحد ، تعلقہ ، شہر ، بستی.**

تنہا سوادِ ہند میں شہرت نہیں صنم
تُجھ زُلفِ مشکبو کی خبر تاخُتن گئی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵۳).

گزارِ خوش نگاہاں جس میں ہے میرا بیاباں ہے
سواد بزِ مجنوں تو چراگہِ غزالاں ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۳).

سراسر جس نے تیری زُلف کے ہر تار کو دیکھا
سوادِ ہند دیکھا کشورِ تاتار کو دیکھا

(۱۸۳۰ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۲۸). رات ہوتے ہوتے فوجِ اسلام خیبر کے سواد میں پہنچ گئی ، عمارتیں نظر آئیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۴۴۴).

اس کی اک روئداد باقی ہے
ایک اُجڑا سواد باقی ہے

(۱۹۷۸ ، ابنِ انشاء ، دلِ وحشی ، ۵۳). **۴. مسودہ ؛ تحریر.** میں حج کو گیا تھا ، اپنا دیوان حجرِ اسود سے خُوب مَلا تا کہ اس کی برکت سے کلام میں اور سواد میں روشنائی حاصل ہو. (۱۸۹۳ ، انشائے بہار بیخزاں ، ۶۲). حضرت آپ کو اپنے حال پر متوجہ پا کر اور مائلِ تحقیق جان کر کُل چار سواد میں نے بہ سبیل پارسل روانہ کئے ہیں. (۱۸۶٦ ، خطوطِ غالب (غالب کی نادر تحریریں ، ۷۱)). اسی سبب تو فرلے کے حروف پر حشایس سمجھ کے بیلن پھیرتے سواد اور بیاض کا جھگڑا پاک کرتے ہیں. (۱۹۱۵ ، حاجی بغلول ، ۱۱۷). **۵. سیاہ نقطہ جو دل پر ہوتا ہے.**

اُس کے سوادِ زُلف سوں عالم میں اے ولی
کعبہ نمن سیہ ہے سراپا ردائے بیت

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۳)

رہا گیسوئے سیہ تاب کا ان کی سودا
دیدہ و دِل میں سواد اور سویدا ہو کر

(۱۸۸۸ ، مشنویِ سُخن ، ۱۷).

نظرگہِ زہرہ ترے نُور سے
سویدائے قلب و سوادِ عیون

(۱۹٦۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۱۷۹). **۶. پڑھنے لکھنے کا سلیقہ ، لیاقت.**

ہل میں حاصل ہوئے مراد
پڑھن پڑھانے کا ابھی سواد
(۱٦٥٣ ، گنج شریف ، ۲۳٤).
مُجھ کو سوادِ خط نہیں اور عشق ہے دو حرف
جس کا نہ پیش ہے نہ زبر ہے نہ زیر ہے
(۱۷۸٦ ، میر حسن ، د ، ۱۱۹). صرف و نحو میں فی الجملہ سواد حاصل کیا. (۱۸۳٦ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۳۳). [ع : (س و د)].

---اَعْظَم کس صف(---فت ا ، سک ع ، فت ظ) امذ.
۱. **شہر کے اردگرد کا علاقہ ، بڑا علاقہ یا شہر.** سوادِ اعظم ملک چین ہے اور اوس کو خطا بھی کہتے ہیں. (۱۸٤۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۰۱). ۲. **وہ جماعت جس میں علمائے حقانی کی تعداد زیادہ ہو.** اُن کے تابعوں کو کہ سوادِ اعظم میں داخل ہیں گمراہ اور خاطی کہتے ہیں . (۱۸٦٤ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۳) . پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوادِ اعظم کی پیروی کرو . (۱۹۰٦ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۹۸) . ملتِ اسلامیہ کے سوادِ اعظم (یا سب سے بڑی جماعت) اہل السنۃ والجماعۃ میں شامل ہے.(۱۹٦٤ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ٥۸۹) انسانیت کا سوادِ اعظم ہر عہد میں خیر پر قائم رہا یا شر پر. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۸ اپریل ، ۱۰). [سواد + اعظم (رک)]

---ُ الْقَلْب (---ضم د ، غم ا ، سک ل، فت ق، سک ل
سیاہ قلب ، سیاہ دل والا ؛ (مجازاً) بداندیش ، بدخواہ ، شقی. اے بدبخت آدمی ... سوادالقلب فی العلبی اگر تجھ سے کہا جاتا کہ تُو پہاڑ کی چوٹی سے سر کے بل گر پڑ ... تیرا انکار بجا تھا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۲۲). [سواد + رک : ال (ا) + قلب (رک)]

---ُ الْوَجْہ فِی الدَّارَین (--- ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت و ، سک ج ، ۂ ، کس ف ، غم ی ، ا ، ل ، شد د ، ی لین) امذ.
(تصوف) اس سے مراد فنائے تام ہے کہ سالک کا وجود باقی نہ رہے نہ ظاہر میں اور نہ باطن میں اور نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں اسی کو فقرِ حقیقی کہتے ہیں اور یہی عدمِ اصلی کی طرف رجوع ہے اور ازاتم الفقر فہو اللہ سے اسی طرف اشارہ ہے (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۳۹). [سواد + رک : ال (ا) + وجہ - چہرہ + فی (حرفِ جار) + رک : ال (ا) + دارین (رک)].

---چَشْم کس اضا(---فت چ ، سک ش) امذ.
آنکھوں کی سیاہی.
بنائے زُلف سے لیلیٰ اگر زنجیر مجنوں کی
سوادِ چشمِ آہو سے لکھوں تصویر مجنوں کی
(۱۸۲٦ ، معروف ، د ، ۱۲۱).
سوادِ چشم ہے کیا عارضِ حسیناں پر
یہ کھلے نافہ کے مانند کھولے خال گرہ
(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۱۹). [سواد + چشم (رک)].

---خَط کسِ اضا(---فت خ) امذ.
اندازِ تحریر ، طرزِ تحریر ، روشِ خط. باپ بیٹوں کا سوادِ خط اس قدر اشبہ ہے کہ تمیز نہیں ہو سکتی.(۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۳۰). اُن کا سوادِ خط بالکل عورتوں کا سا ہے اور اس مضمون کے سوادِ خط سے ملتا جلتا ہے. (۱۹۸۳ ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ٥۲٦). [سواد + خط (رک)].

---خوان (---غم و ، غنہ) صف.
کم پڑھا لکھا ، مبتدی ، کتاب پڑھنے والا ؛ حرف شناس ، قاری . کتاب عوام اور کم استعداد سواد خوانوں کے کام کی نہیں.(۱۹۳۰ ، مقالاتِ ماجد ، ۳۱۳). [سواد + ف : خواں ، خواندن - پڑھنا].

---خوانی (---غم و) امث.
کتاب خوانی ، پڑھنا ، حرف شناسی. طالب العلم کو فارسی زبان میں عمدہ مہارت اور عربی کی سوادِ خوانی اور انگریزی بقدرِ عام ضرورت آ جائے گی. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۳ : ۱٦۰) .
[سوادِ خوان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِل کسِ اضا(--- کس د) امذ.
سیاہ قلبی ، دل کی سیاہی ، دل کا سیاہ داغ ، خالِ سویدا.
تا جہانِ حُسن سے پیدا کوئی مُوسیٰ کریں
بجلیاں چمکاتے پھرتے ہیں سوادِ دل سے ہم
(۱۹٥۱ ، لوحِ محفوظ ، ۳۸). [سواد + دل (رک)].

---دِیدَہ کسِ اضا(---ی مج ، فت د) امذ.
رک : **سوادِ چشم.**
ہوا ہے شہرۂ شہرِ انتظار میں اوس کے
سوادِ دیدہ مرا ہے بیاضِ نقشِ نگیں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳٤۹).
وصفِ چشمِ شوخ لکھتے ہیں نہ کیوں کر چاہیے
روشنائی سوادِ دیدۂ آہو ہمیں
(۱۸٤۳ ، دیوانِ فدا ، ۲٦۲). [سواد + دیدہ (رک)].

---شام کسِ اضا امذ.
شام کا اندھیرا ، شام کی سیاہی ، دھندلکا.
سوادِ شام کو سمجھے سوادِ مرقد ہم
جو خواب آنے لگا مرگ کا خیال کیا
(۱۸٤۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳٦).
یہ صحرا ہے کہ ہے دامانِ نکہت
سوادِ شام ہے یا جانِ نکہت
(۱۹۳٦ ، اخترستان ، ۱۱۲). [سواد + شام (رک)].

---شَہر کسِ اضا(---فت مع ش ، سک ہ) امذ.
شہر کے گرد و نواح ، اطراف ، شہر کے قریب کا علاقہ ، شہر کے آس پاس کا علاقہ. برہان پور سے لشکروں کو جانے کی اجازت ملی پانچ چھ روز ضروریات یورش کے لئے سوادِ شہر میں قیام ہوا. (۱۸۹٤ ، تاریخِ ہندوستان ، ٤ : ۲۳).
سوادِ شہر میں ارزانیٔ شراب نہ پُوچھ
نچوڑتے ہیں لہو ، آستیں سے جلّاد
(۱۹٥٤ ، نبضِ دوراں ، ۲٤۲). [سواد + شہر (رک)].

ـــ طُور کس اضا(ـــ و مج) امذ.
طُور کے اردگرد کا علاقہ.

حرم میں جس کے ستاروں نے غسلِ نُور کیا
زمیں کو جس کی جبیں نے سوادِ طُور کیا

(۱۹۵۳ ، نبضِ دوراں ، ۲۲۵)۔ [سواد + طُور (رک)]۔

ـــ عِلم کس اضا(ـــ کس ع ، سک ل) امذ.
مبلغ علم ، وسعتِ مطالعہ ، معلومات . آغا صاحب کے سوادِ علم کے متعلق مجھے تجسس ہوا . (۱۹۶۲ ، برشِ قلم ، ۲۳۵) . [سواد + علم (رک)].

ـــ کَرْنا ف م (قدیم).
لکھنا ، تحریر کرنا.

بھی مغرب کوں یک نامہ فرمایا شاہ
سواد اس کیا اور مشکو سیاہ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۸۰۵)۔

ـــ گور کس اضا(ـــ و مج) امذ.
قبر کی تاریکی ، قبر کی سیاہی. میں تو دنیا سے بے تعلق ہو گیا ہوں سوادِ گور نظر میں ہے. (۱۹۱۵ ، خطوطِ اکبر ، ۱۹). [سواد + گور (رک)].

ـــ مَنْزِل کس اضا(ـــ فت م ، سک ن ، کس ز) امذ.
منزل کی حُدود ، منزل کا نشان ، آثار.

طاری ہے اک اعصاب شکن سنّاٹا
محبوبہ غُبار ہے سوادِ منزل

(۱۹۷۳ ، لحنِ صریر ، ۱۳۳)۔ [سواد + منزل (رک)].

سُواد (ضم س) امذ.
۱. **ذائقہ ، مزہ ، لذّت.**

عجب کچ سُواد اس میں پانی ہوں میں
حقیقت کہیا کھول او ساٹپ وہیں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۷۵)۔

حمدِ حق بن ہر سُخن ہے بے فواد
جوں طعام بے نمک ہے بے سُواد

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۱)۔ جوں جوں چھیل کاٹ ٹکڑے کرتے ہیں توں توں ایکھ ادھک ادھک سواد دیتا ہے. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۳۶)۔ مرغی اپنی جان سے گئی کھانے والوں کو سُواد نہ آیا. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۰۳)۔ ۲. **لطافت ، حُسن.**

توں جھوٹے نے جھوٹے تکواچ شاد
کہ جھوٹے میں اچ ہے نہ ہرگز سُواد

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۸)۔

دیکھیں ہزار شکل مزے کی پہ سانولے
تجھ سا کوئی جمال نہ دیکھا سُواد کا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۰)۔

سُوادِ نثر کی تعریف کیا لکھے خامہ
زبانِ ناطقہ توصیف میں ہے اوس کی لال

(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۲۳۰)۔

لڑکی کوئی سُواد نہیں اس ڈھٹائی میں
بلّی بھی منہ پہ رکھتی ہے پنجہ لڑائی میں

(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۹۰)۔ ۳. (مجازاً) **ذوق ، محبّت ، پیار ، عشق ، لگاؤ.**

کیا کرے گا پاس نرگس کوں
تیری آنکھوں کا جس کوں ہوے سُواد

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۳۱)۔ علم کا سُواد رکھتا تھا اور شعرا کی قدر کرتا تھا. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۷۵)۔ ابھی میں سر اور سُواد کے بیچ میں پھنسا ہوا تھا کہ دوسری اور سے آواز آئی. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۸)۔ [س : स्वाद].

ـــ آنا ف م.
مزہ آنا ، لذّت محسوس ہونا. توند پر دستِ شفقت پھیر کر فرمایا جبھی تو سواد آتے ہے. (۱۸۹۶ ، شاہدِ رعنا ، ۴۷)۔ مُرغی اپنی جان سے گئی کھانے والوں کو سواد نہ آیا . (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۰۳)۔

ـــ دِکھانا محاورہ.
مزہ چکھانا.

ایسی مار کا تجھے دکھاؤں سُواد
کہ آوے تجھے دودھ چھٹی کا یاد

(۱۷۸۱ ، مجموعۂ ہندی ، ۶۶)۔

ـــ دینا ف م.
مزہ ، ذائقہ اور لذّت دینا ، لطف آنا. شربت میں نمک گلابے تو کیا سواد دے گا ، گلاب میں چھاچھ بھاے تو کیا باس لیوے گا . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۷)۔

سُوار (فت س نیز ضم) امذ.
۱. **وہ شخص جو سواری کے جانوروں یا گاڑی وغیرہ پر چڑھا بیٹھا ہو ، راکب (پیادہ کا نقیض) ، چلدی لینے والا.**

ہے گھر میں چھپ رُستمان سے سوار
نکلتے نہیں کوئی در تھے بہار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۲)۔

چوگاں میں ہیں جس کے گو سروں کے
شاید کہ وہی سوار ہو گا

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محب (ق) ، ۲۳)۔

عدم کو رُوح گئی وہ گیا تنِ خاکی
پہنچ سکے نہ پیادہ کبھی سوار کے ساتھ

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۸۶)۔

ہے اگر فائق پیادے سے سوار
سست ہر غالب اگر ہشیار ہے

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۳۸)۔ ۲. **رسالے یا پولیس کا ملازم جو گھوڑے پر سوار ہو کر خدمت انجام دیتا ہے.** سواری میں خاوند کے اگر سوار چلتے ہوں یا پیدل تو آپس میں باقاعدہ آواز سے یا کھس کھس کرتے نہ چلے . (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۵) . سواروں کے آگے پیادے جنگ کے آمادے ، دیوار فوج تھے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۶)۔

جوہر کی رسم خاص ہو رنواس میں ادا
سا کھا صفِ عدو میں کریں سُورما سوار
(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۸۶). [ف: سوار ، اسوار].

---بَنانا ف م.
سواری پر چڑھنا سکھانا (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اُردو لُغت ؛ مہذب اللغات).

---پَر سَوار گِرْنا محاورہ.
میدان جنگ میں بہت زیادہ قتل ہونا.
وہ دن بھی یاد ہے کہ صف آرا ہوئے تھے آپ
مقتل میں کیا سوار گرے تھے سوار پر
(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۳۸۸).

---کَرانا ف م.
کسی کو سواری میں بٹھا کر روانہ کرنا ، رُخصت کرنا. میں ابھی ابھی بھائی صاحب کو سوار کرا کے چار باغ اسٹیشن سے چلا آرہا ہوں. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۳۸۸).

---کَر دینا محاورہ.
اوپر دھر دینا ، رکھ دینا. تین انچ اُونچا رکھ کے اوپر ایک بلغمی پیالہ چینی کا سوار کر دیں اور اُسے گندھک سے پُر کر دیں. (۱۹۳۷ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ، ۱۸۹).

---کَرْنا ف م.
۱. سواری میں بٹھانا ، روانہ کرنا ، رُخصت کرنا. سبھوں نے متفق کہا کہ جلد جا کر اسباب اپنا لا چنانچہ لباس خواب کا اور کُتّا جہاز میں سوار کیا. (۱۷۷۵ ، نو طرزِ مرصع ، تحسین ، ۴۷۷).
یہ خُوب لاش پر آ کر گناہ گار کیا
کہ آپ تو ہوئے پیدل ہمیں سوار کیا
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۲۳). **۲. کسی چیز کا کسی خانے یا کھانچے میں بٹھانا ، نگینہ جڑنا.** حکم کیا کہ انگوٹھی بنا کر اس نگ کو اوس میں سوار کر دے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۶۶).

---کو گھوڑے پَر سے اُتار لینا محاورہ.
بڑا مکّار اور فریبی ہونا (مہذب اللغات).

---کی بھی نَہیں سُنْنا محاورہ.
کسی کا کہا نہیں ماننا خواہ وہ کتنا ہی بڑا ہو (محاورات ہند).

---ہو جانا محاورہ.
رک : سوار ہونا. ایک شخص میرے ہی ساتھ کا ، آ کہا ، بھائی اور آشنا تمہارے بس سوار ہو گئے اور تم اب لگ یہیں بیٹھے ہو. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا (تاریخ ادبِ اردو ، ۲ : ۱۰۳۷)). میرا خیال ہے کہ اگر تم نہیں آؤ گے تو وہ فوراً سوار ہو جائیں گی. (۱۹۳۰ ، ساغر محبت ، ۵۱).

---ہونا ف م.
۱. کسی سواری میں بیٹھ کر جانا ، سواری کے جانور پر چڑھنا.

بھی پوچھا کہ جُھوٹے کواہ ہوں قمار
رنّا ہور کھوڑے پر عورت سوار
(۱۶۳۵ ، قِصّۂ بے نظیر ، ۹۳). بادشاہ زادہ ایک گھوڑے کے اوپر سوار ہو کے خطا کی طرف کوں چلتا ہے. (۱۷۳۶ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۶۳). اِدھر اُدھر جتنے فوج کے افسر ہیں صاحب کروفر ہیں گھوڑوں پر سوار برچھے طلائی لیے. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، سرور ، ۹۸). کل تم بھی سوار ہو کے دیکھ آنا عید کو چھ دن باقی ہیں ، اگر تم کوئی معمولی ردوبدل چاہو گی تو بھی ہو سکتا ہے. (۱۹۲۵ ، مینا بازار ، ۴۴). **۲. روانہ ہونا ، رُخصت ہونا ، جانا.** پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم سے سوار ہوتے وقت عبداللہ زید یک مرید تھے ، پیغمبر کوں آ کر دیکھے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۶۶). بعض مہمان تو اس قدر ناراض ہو گئے کہ اگر زبیدہ انہیں منت سماجت سے نہ روکتی تو وہ اسی وقت سوار ہو جاتے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۴۹). **۳. طاری ہونا ، حاوی ہونا ، مسلّط ہونا.**
ہمیشہ سرنگوں دیکھا ندامت سے زمانے میں
سوار اب تک ہے خونِ کوہکن تیشے کی گردن پر
(۱۹۰۷ ، دیوانِ تسلیم ، ۱۶۶). جہالت اور تقلید سب کے اُوپر سوار ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۰۰). **۴. نر کا مادہ پر چڑھنا ، جُفتی کھانا ، جماع کرنا (حیوان کے ساتھ).**
ہتی یہ سوار یوں ہوا فیل
جس طرح کسی کو کوئی دے کیل
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷۷).

سِوار (۱) (کس س) امث و امذ (قدیم).
(دکھنی) موضع یا کشت کا آخری کنارہ (معیار فصاحت ، ۱۷۶ ؛ ہندی اردو لغت). [مقامی].

سِوار (۲) (کس س) امث.
ایک گھاس جو تالاب میں اُگتی ہے اور پانی پر تیرتی ہے. لدیوں سے سِوار لا کر شکر پر ڈالتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۴۶). حلق حلقوم اور قصبۃالریہ ان تینوں میں سبز نباتی مادہ پایا گیا اور قصبۃالریہ کی دائیں شاخ میں ایک قسم کی سِوار دوہری کی ہوئی بھری تھی. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس (ترجمہ) ، ۱۳۱). بغلوں کے تالاب میں سِوار کے جھنڈ لایق تماشہ ہوں. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۱۱۲ : ۶). تالابوں اور جھیلوں میں سِوار کی قسم کی کل صدہا نبات پیدا ہوتی ہیں. (۱۹۲۰ ، رسائل عمادالملک ، ۱۸۱). [س : شے وال शैवाल].

سُوارَت (ضم س ، فت ر) امذ.
کارآمد ، بامقصد. پولس کو رشوت دینا ہمیشہ سُوارت جاتا ہے کیوں کہ پولس رئیس کی عزت بچاتا ہے. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۲۴۴). حق تربیت و تعلیم ضائع نہیں ہوا تنخواہ کے دام دام حلال ، طیب کوڑی کوڑی سُوارت سفر ولایت کی زادہ راہ مباح. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۶ : ۱۰). اپنے کمرے میں بیٹھ کر مطالعہ کرنا اس طرح تعطیل تو سُوارت ہو جاتی. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۱۷۲) اف: جانا ، لگانا ، لگنا. [س : سُوارتھ स्वार्थ (سُو = اچھا + ارتھ = مقصد)].

ـــ کَرْنا ف م.
کام میں لانا ، استعمال میں لانا ، اِستعمال کرنا.

بنا کر خاک کا پُتلا کیا خاک
سُوارَت کی مری مٹی تو کیا کی

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۱۱۲). نوجوان شیوخ ان کے ہاں جا کر نئے نئے سیٹ میں جانے بیٹے ہیں اور ان کی بیڑیاں سُوارت کرتے ہیں. (۱۹۵۶ ، ہمارا گاؤں ، ۱۶).

ـــ ہونا ف م.
اچھے استعمال میں آنا ، کامیاب ہونا ، سُودمند ہونا ، مبارک ہونا ، ٹھکانے لگنا. سرکاری اونش بھی ان کو ملنا چاہئے ، تب تو جاکے کھلائی پلائی سُوارت ہوگی نامرادوں پربوٹی چڑھے گی. (۱۹۱۵ ، سجّاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۹). بیوق بکس پر لگائی ہوئی قیمت سُوارت ہو گئی. (۱۹۷۱ ، قہیمنہ ، ۹۲).

سُوارْتھ (ضم س ، فت ر ، سک تھ) امذ.
رک : سوارت.

جن سُوارتھ میں عُمر گُزاری
دان پن کی ریت بساری

(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۱ : ۲۳). یقین رکھتے ہیں کہ جو ہڈیاں دریا میں بہا دی جاتیں وہ سُوارتھ ہوتی ہیں اور مُردے کی روح مکت ہو جاتی ہے. (۱۹۷۳ ، رام راج ، ۹۶). [سُوارت (رک) کا (قدیم) اِملا].

سَوارْنا (فت س ، سک ر) ف م.
سَنْوارنا ، سجانا ، خوبصورت بنانا. مقدور بھر ہاتھ پاؤں مارُوں و بگڑے ہوئے کام سواروں . (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۱۸) . [سَنْوارنا (رک) کا مُتبادل اِملا].

سَوارَہ (فت س ، ر) امذ.
رک : سوار. مرحب کو مع مرکب چار پارہ کیا اور طرفۃ العین میں سوارہ طرف دارالبوار کے بھیجا. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۳۷۶). [ف : سوار + ہ (زائد)].

سَواری (فت س) امث.
۱. سوار ہونا ، کسی جانور یا گاڑی وغیرہ پر چڑھ کر یا بیٹھ کر سفر کرنے کا فن ، سواری کرنے کا ہنر.

سواری کی خاطر نبی کی وثاق
لے کر آئے سنگت تیری براق

(۱۶۰۹ ، قطب مُشتری ، ۱۰). اب تو سواری میری کا گھوڑا بھی گیا (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۳). شاہان ایران نے اپنے شہزادوں کو سواری کا فن سکھلانے اور گھوڑے پر چوگان بازی کی مشق کرنے کے متعلق ... کتابیں لکھوائی ہیں. (۱۸۹۲ ، فنونِ سپہ گری و اسپورٹس ، ۲۲). دماغ بہت کچھ سوچنے کے بعد سواری کرنے کا حکم دیتا ہے. (۱۹۸۳ ، انسانی حیوانیات ، ۱۸۷). **۲. سواری کا جانور یا چیز مثلاً گاڑی وغیرہ جس پر سوار ہوا جائے ، مرکب.** لونڈیوں سے کہہ دیا کہ کہار سواری لے کر آئیں تو جُھکنے سے پہلے مُجھے خبر کر دینا . (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۲۰) . ساتھ ہی آپ کی سواری بھی کس کر پاس ہی کھڑی کر دیں . (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، رسولِ عربی (ترجمہ) ، ۱۶۸) . **۳. سوار ، راکب .** وہ تمیز نہ کر سکا کہ شغدف خالی ہے یا سواری موجود. (۱۹۱۸ ، اُمت کی مائیں ، ۴۷).

چتر ہوں ساتھ سواری کے ضرورت کیا ہے
سر پہ چھائی ہوئی رحمت کی گھٹا ہوتی ہے

(۱۹۲۸ ، سرتاج سُخن ، ۲۰). تانگے والے نے کچھ شُبہ سے کچھ غُصّے سے کچھ تعجب سے اپنی سواریوں کو دیکھا . (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۹). **۴. وہ سواری جسکے جلو میں بہت لوگ ہوں ؛ جلوس.**

کل وہ جاتا تھا سیرِ گُلشن کو   یا پریزاد کی سواری تھی

(۱۸۰۹ ، جرأت د (ق) ، ۴۵۹) . آج یہ دھائیں دھائیں توپیں کیسی چلتی ہیں اوہو بادشاہ سوار ہوئے ، چلو سواری دیکھیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۲۱) آسمان سے فرشتوں کی سواری اُتری (۱۹۷۹ ، کلیاں ، ۲۸) . **۵. (احتراماً) کسی کی ذات مراد لی جاتی ہے (ءکی ء کے ساتھ).**

اُتری نجد میں کب تھی سواریِ لیلیٰ
تک آہِ قیس کے جذبِ اثر سے اُتری ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۷).

جب سے سُوئے جنّت گئی اکبر کی سواری
دیکھا نہ انہیں گھر میں ہم آئے کئی باری

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۵) . **۶. کُشتی کا ایک داؤ ؛ حریف کی پیٹھ پر سوار ہونا.** سواری جب حریف نیچے ہو تو حریف کو لیٹا کر کے اوس کے جانگھے پر بیٹھ جائے. (۱۹۰۷ ، رموزِ فنِ کُشتی ، ۱۱۷). طاقت آزمائی کے بعد داؤں پیچ شروع ہوئے اور اک دستی ، دودستی سواری ... قفلی ہوتے ہوتے شہزادے نے رخشاں کی کمربند زنجیر میں ہاتھ ڈال ایک ہی لوٹ میں سر سے بلند کیا . (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۸) . **۷. ہمرکابی ، ہمراہی ، جُلو میں ہونا.**

ہر کسی کو مت سواری میں رکھو
بس ہے ایک اپنا جلوداروں میں دل

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۱۰).

ہنس لگی ہے کہاں جانے کا خیر تو ہے
جو حکم ہو تو سواری میں خیرخواہ چلے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۹). سواری میں خاوند کے اگر سوار چلتے ہیں یا پیدل تو آپس میں باتاں آواز سے یا کھس کھس کرتے نہ چلے . (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۵) . **۸. حضرت امیر خسرو کی ایجاد کردہ ڈھولک اور طبلے کی ایک تال ، اس تال میں چار ضرب کے بعد وقفہ برابر ہے** (حیات امیر خسرو ، ۱۹۴).

دل تال باجتا ہے ہوتی ہے جب سواری
لشکر میں راگ سب کوں اونٹوں کا ہے اڑانا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۰). نجیبوں اور تلنگوں کی جلوسی پلٹنں سواری بجاتی اور طنبور کرگراتی قدم قدم بڑھیں . (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۵۴). ان چار تانوں میں تلواڑہ ، جھومرا ، سواری آڑچوتالہ پھر چوبیس آمد سہرے ہوتے ہیں . (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۰۲) . **۹. (مجازاً) آمد ، تشریف آوری.**

بہار آئی، ہوئی اس شہسوارِ حُسن کی آمد
کوئی غُنچہ اگر چٹکا ہوا ڈنکا سواری کا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۴۴) ۔ ۱۰. **پردہ نشین عورت یعنی بیگم ، بیوی (اردو میں بصورت جمع مُستعمل ، سواریاں)** جیسے ۔ سید صاحب تو تشریف لے آئے لیکن ابھی تک اُن کے گھر کی سواریاں نہیں آئیں گھر میں انتظار ہو رہا ہے۔ (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ نوراللغات)۔ [ف : سوار + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

---اُتَرْنا ف ل۔
کسی کی آمد ہونا ، تشریف لانا۔

اُتری نجد میں کب تھی سواریٔ لیلیٰ
تک آو قیس کے جذبِ اثر سے اُتری ہے
(۱۸۱۸ ، انشاء ، ک ، ۱۵۷)۔

یہ کُھلا چشمِ تصور میں تری جا ہو کر
گھر میں اُوتری ہے سواری مری پردا ہو کر
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۹۷)۔

---اُتَرْوانا ف م۔
وہ عورت جو ڈولی یا گاڑی وغیرہ میں آئی ہو اُسے سواری سے اُتاروانا۔ مرد صرف سواریاں اُتروانے اور سوار کروانے اور حفاظت کے واسطے ہمراہ کر دیے جاتے ہیں۔ (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۵۳)۔

---اُٹھانا محاورہ۔
سواریوں کو گاڑی یا بس وغیرہ میں بٹھانا ۔ گاڑی اوورلوڈ ہے اب کوئی سواری نہ اُٹھاؤ۔ (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۳۹)۔

---آنا ف ل۔
۱. (احتراماً) **کسی شخص کا تشریف لانا۔**

تھوڑا ہے سواری یہاں تک آئی
صُورت دمِ نزع تو دکھائی
(۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۱۳۷)۔ بارہدار سے کہا بڑی بیگم کی سواری آئی ہے۔ (۱۹۰۱ ، قِصّۂ مہر افروز ، ۳۸)۔ ۲. **سوار ہونے میں مشاق ہونا** (نوراللغات)۔

---باندھنا محاورہ۔
کُشتی کا داؤں کرنا (نوراللغات)۔

---بڑھاؤ فقرہ۔
آگے بڑھو ، چلتے بنو ، روانہ ہو ، چلتے پھرتے نظر آؤ (ماخوذ : محاوراتِ ہند ؛ محاوراتِ ہندوستان)۔

---پھیر لانا محاورہ۔
سواری واپس لانا یا لوٹانا۔

ہمارا جذبِ دل تیری سواری پھیر لانے کا
وہ مجنوں تھا کہ جس سے ناقۂ لیلیٰ نکل آیا
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۵)۔

---دینا ف م ؛ محاورہ۔
سواری کا کام انجام دینا ، سواری بننا۔ ہاتھی بادشاہوں اور امیروں کی سواری دیتے ہیں۔ (۱۸۶۹ ، اردو کی پہلی کتاب ، محمد حسین آزاد ، ۳۰)۔ شاباش گھوڑے شاباش تجھے خبر ہے کہ کسے سواری دے رہا ہے (۱۹۴۳ ، انطونی اورکلوپیٹرا ، ۳۳)۔

---ڈالنا محاورہ۔
(فن کُشتی) مُقابل پر جھپٹ کر سوار ہونا (ماخوذ : اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۸ : ۳۵)۔

---عام کنی صفت ؛ امث۔
(قانون) وہ سواری جس پر مسافر روزمرہ چڑھتے اُترتے ہوں اور جس کی بابت زادِ راہ کا دعویٰ ہو سکے (اُردو قانونی ڈکشنری)۔ [سواری + عام (رک)]۔

---کا ٹھیکہ امذ۔
طبلے کا ایک انگ ، طبلہ بجانے کا ایک انداز۔ سواری کا ٹھیکہ ... ماترے سولہ یا کلا (۹۸) تین ضربیں ایک خالی ... یہ پندرہ ماترے کا بھی بجایا جاتا ہے۔ (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۳ : ۱۱)۔

---کار صف۔
سواری کرنے والا ، شہسوار (ماخوذ : پلیٹس)۔ [ف : سواری + کار ، لاحقۂ فاعلی]۔

---کَرْنا ف م۔
۱. **سواری پر چڑھنا ، سوار ہونا ، آسن جمانا ، چڑھنا۔**

مکھ اوپر تمانچہ بہت مار کر
سواری کیا لے چلا اپنے گھر
(۱۷۵۹ ، قِصّۂ کامروپ وکلاکام ، ۳۰)۔ ۲. **حکومت کرنا ، حاوی ہونا ، حکم چلانا۔** ہو سکتا ہے کہ ایک صوبہ سارے ملک پر سواری کرنے لگے۔ (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۴۰)۔

---گانٹھنا محاورہ۔
۱. **خوب مشقت لینا ، چڑھنا ، سوار ہونا۔** ذرا سی بے ادبی ہو جانے کی کدھی ہی جاؤ کی دھوبی پکڑ کے لے جانے کا ، کھونٹے سے باندھ دے کا گدھے سواریاں گانٹھیں گے۔ (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۵ : ۷۹۷)۔ ۲. **تختۂ مشق بنانا ، سواری باندھنا۔** شاعروں نے مناظرِ قدرت پر سواری گانٹھنے کی ٹھہرائی تھی۔ (۱۹۳۶ ، مضامینِ فلک پیما ، ۳۲)۔

---لَگانا ف م ؛ محاورہ۔
ڈیوڑھی میں ڈولی پالکی وغیرہ کا سوار ہونے کے لیے رکھنا ، روانگی کے لیے گاڑی آنا۔ سواریاں درخیمہ پر لگا دی گئیں اور سواریاں سوار ہونے لگیں۔ (۱۹۰۱ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۲۵۲)۔

---لَگنا ف ل ؛ محاورہ۔
سواری لگانا (رک) کا لازم ؛ رُخصتی یا روانگی ہونا ، روانگی کا وقت آ جانا۔

انتظامِ سفرِ مُلکِ عدم کو مُضطر
کہیں ایسا نہ ہو دھوکے میں سواری لگ جائے
(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۲۶۷)۔

ـــــ لینا محاورہ.
سوار ہونا ، کام لینا ، مشقت لینا.

یے چین وہ ہوتا ہے جو لیتا ہے سواری
اے ابلق ایّام تو خوش کم نہیں ہے

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۸۶).

دی فہم بشرا ہوشیاری
اُس کو کچل اس سے لے سواری

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۳۱).

ـــــ منگانا ف مر ؛ محاورہ.
سفر کے لیے سواری کا انتظام کرنا.

بی بی صدقے ترے مت رو کہ ترے بابا نے
گھر میں آنے کو سواری ہے منگائی رن میں

(۱۸۰۹ ، جرأت ، مراثی ، ۶۹).

ـــــ میں چلنا محاورہ.
ہمراہی ہونا ، ہمرکاب ہونا ، ساتھ چلنا.

ہنس لگی ہے کہاں جانیے کا خبر تو ہے
جو حکم ہو تو سواری میں خیر خواہ چلے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۹).

ـــــ نِکَلنا ف مر ؛ محاورہ.
سواری پر بیٹھ کر جلوس کی شکل میں کسی جگہ سے گزرنا.

نذر کو لے کے گھر مردم آبی دوڑے
جب پریرو کی سواری لب دریا نکلی

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات ، ۳ : ۳۰۴)). جب اُن کی سواری نکلتی تھی تو قریباً تین سو علما اور مستعدین رکاب کے ساتھ چلتے تھے. (۱۹۰۳ ، علم الکلام ، ۱ : ۷۰). پہلے جو سواری نکلتی تھی تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی بڑے بادشاہ کا جلوس جا رہا ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۵۵).

ـــــ ہونا محاورہ.
۱. **کسی کا جلوس کے ساتھ سوار ہو کر نکلنا.**

عَلَم لے آہ اور آنکھوں سے فوج اشک جاری ہو
ترے عاشق کی جس جانب کو اے ظالم سواری ہو

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۶۳). ۲. **عورت کا پردے کی سواری میں بیٹھنا** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). ۳. **گھوڑے پر پہلے پہل سوار ہونا** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

سَوارِیا (فت س ، کس ر) امذ.
کوئی سواری چلانے والا ، گاڑی بان. میری طرف سے حضرت کو عرضداشت کرو اور تو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے مگر کچھ زنانی سواریاں منگوا بھیجو ادھر سے سواریا عرضداشت لے کر پہنچا (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۳۳۸). [سواری + ا ، لاحقۂ فاعلی].

سُواس (ضم س) مث.
۱. **خوشبو ، حسن لطیف ، خوشگوار احساس** (ماخوذ : پلیٹس).
۲. **سانس باہر چھوڑنا.** سانس باہر کھینچنے کو سُواس اور اندر لینے کو پرسوارس کہتے ہیں (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ)، ۱ : ۵۳۱). [س : सवास].

سَواستِک/سَواستِکا (فت س ، سک س ، کس ت) امذ.
وہ صلیب نما نشان جو قدیم آریوں اور بدھ مذہب کے پیروؤں نے اختیار کیا تھا اور ۱۹۳۵ میں اسے ہٹلر نے نازی تحریک کے پرچم پر لگایا تھا. نازیوں نے اپنا قومی نشان کیا بنایا وہی ہمارا سواستکا مکر الٹا. (۱۹۵۸ ، خون جگر ہونے تک ، ۱۳۹). [س : स्वस्तिक].

سَواسَر (فت س ، س) صف.
خوش کرنے والی عورت. سَواسَر کے معنی وہ عورت جو خوش کرتی ہے یا جو تسکین دیتی ہے. (۱۸۹۱ ، رسالہ حسن ، ۳ ، ۱ : ۷۹). [پ : [illegible]].

سَواطِع (فت س ، کس مج ط) صف ؛ ج.
بلند ؛ چمکتے ہوئے (نوراللغات ؛ فرہنگ عامرہ). [ع : ساطع (رک) کی جمع].

سَواکِن (فت س ، کس ک) امث ؛ ج.
رہنے والے ، باشندے ، باسی ، سا کنان. سواکن بیوت جن کا گوشت حرام ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۰۹). [سا کنہ (رک) کی جمع].

سُواگَت (ضم س ، فت گ) امذ.
استقبال ، خیر مقدم ، آؤبھگت. ان میں سے ہر ایک کا سُواگت اسٹیشن پر بڑے زور شور سے ہوا. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۶۲). اِن تصویروں کا سُواگت ہو یا نہ ہو ایک معیار پرست فنکار ہر بار ناکام ہونے کے بعد بھی بار بار اسی عمل کو دہراتا ہے. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، ۱۹۷). اف : کرنا ، ہونا [स्वागत]

سُواگَن (ضم س ، فت گ) امث (قدیم).
عورت جس کا خاوند زندہ ہو.

بنات النعش کر کر کہ آپس میں میل
چڑایاں وُ ، ساتو سُواگن نے تیل

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ورق ، ۵۳). [سہاگن (رک) کا متروک اِملا].

سَوال (فت نیز ضم س) امذ.
۱. **کسی علمی یا غیر علمی بات کا پوچھنا ، اِستفسار ، دریافت (جواب کا نقیض) ، ذات و صفات و کُل مخلوقات ، ابتدا و انتہا ، باق و فانی ، قدیم و جدید ، باہمہ و بے ہمہ.** بدیں سبب سوال و جواب روشن کر دکھلایا ہے. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۱).

جنے کوی جتا پوچھے سوال
حل کر دیتے ہیں در حال

(۱۶۳۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۳)).

سوال میں نے جو انجام زندگی سے کیا
قلم خمیدہ نے سُونے زمیں اِشارہ کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۶۳). حیاتِ جاوید کی اِشاعت پر جب میں نے

سوال بالا کیا تو کہا ، سید محمود بہت خوفناک آدمی ہیں۔ (۱۹۲۵ء ، مقالاتِ شروانی ، ۲۰۳)۔ ۲. **مانگ ، طلب ؛ التجا.**

دو تین سون ترے ہے دو بادام کا سوال

سُن یو سوال دل میں رہا پستہ لب عجب

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۹۵)۔ دعا کی دو قسمیں ہیں ایک دعائے ثنا اور تمجید اور دوسری دعائے طلب اور سوال۔ (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۷۸)۔

مانگنے کے واسطے بھی شرط ہے حُسنِ طلب

ہو سوال اچھا تو سائل کو ملے اچھا جواب

(۱۹۳۲ء ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۳۲)۔ ۳. **بھیک ، گداگری.** سوال اور سرقہ کا مرض تکلیف دہ حد تک پایا جاتا ، افسوس کہ ترکوں کی عقیدت مندی اس کی اِصلاح نہ کر سکی۔ (۱۹۲۶ء ، مسئلہ حجاز ، ۱۰۶)۔ ۴. **درخواست ، عرضی ، اِستغاثہ.** یہ سوال گُزران کر امیدوار ہوں کہ بموجب تصریح مندرجہ بالا تجویز مقدمے کی فرمائی جاوے۔ (۱۸۳۸ء ، تاریخ نثر اُردو ، ۱ : ۳۶۸)۔ ۵. **شک.** بعضیاں کوں اس جاگا یو سوال ہے ، اگر خدا کوں جہت نیں ، خدا کوں مکان نیں ، خدا کوں کُچھ صورت کا نِشان نیں ، خدا کوں دیکھنا محال ہے۔ (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۱۸۰)۔

کیا ہے جس نے کمر میں تیری سوال اے دوست

ہوا ہے غیب سے آوازۂ جواب بلند

(۱۸۳۶ء ، آتش ، ک ، ۲۳۳)۔ ۶. **زیرِ بحث امر؛ قابلِ اعتراض مسئلہ یا معاملہ ، اعتراض.** کوئی دو سو آدمیوں کی فہرست تیار ہوئی اب سوال یہ تھا کہ پارٹی ہو تو کہاں ہو۔ (۱۹۵۸ء ، پیرِ نابالغ ، ۱۰۹)۔ انگریزوں کے لئے ایران کے ساتھ دوستی کا سوال بڑی اہمیت اختیار کر گیا تھا۔ (۱۹۶۷ء ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۵۳)۔ ۷. **شرط.** سُنتی ہوں اُس نے اپنی شادی چند سوالوں پر موقوف رکھی ہے۔ (۱۸۹۰ء ، فسانۂ دلفریب ، ۳۳)۔ [ع : (س ء ل)]۔

---اُٹھانا محاورہ.

کسی بات کو معرضِ بحث میں لانا ، زیرِ بحث لانا. ایک آریہ نے کُچھ عرصہ ہوا یہ سوال اُٹھایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور اس پر اسلام کا مدار ہونا قرآنِ مجید سے ثابت نہیں ہوتا۔ (۱۹۲۷ء ، دُنیا کا آخری پیغمبر ، ۵۶)۔ اُردو کتابوں کے ڈیمانڈ اور سپلائی کے تحت جو سوال اُٹھائے گئے ہیں وہ آج بھی ہمارا مسئلہ ہیں۔ (۱۹۸۷ء ، سید سلیمان ندوی ، ۲۳۲)۔

---اُٹھنا محاورہ.

سوال اُٹھانا کا لازم ، زیرِ بحث آنا.

جب ازل میں سجدۂ آدم کا اُٹھا تھا سوال

ہاں اسی ہلچل کے موقع پر کہ تھا وقتِ جلال

(۱۹۳۳ء ، سیف و سبو ، ۳۷)۔

---از آسمان و جواب از ریسمان کہاوت.

سوال آسمان کے متعلق جواب زمین کے متعلق؛ مراد: بے تُکی بات ، غیر متعلق جواب ، اُلٹا سیدھا جواب. وفد کے سوال اور ان کے جواب کو پیشِ نظر رکھیے تو معلوم ہو گا کہ سوال از آسمان اور جواب از ریسمان کی مثل ہے۔ (۱۹۲۰ء ، نُوید فرنگ ، ۳۷)۔

---اِشاری کسرِ صف (---کسرِ ۱) امذ.

(قانون) مقدم اور رکنِ اعظم سوال ، ہدایتی سوال (اُردو قانونی ڈکشنری)۔ [سوال + اشاری (رک)]

---الحَضرَتَین (---ضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، سک ض ، فت ر ، ی لین) امذ ، ج.

(تصوف) ان دو سوالوں سے مراد فیضِ اقدس و فیضِ مُقدس کا تقاضائے ظہور ہے یعنی اوّل شیونات ذاتیہ اپنے ظہور اسمائیہ کے لیے بالذات متقاضی ہیں اور انہیں کے تقاضے سے حضرت علم میں اعیان ثابتہ ہیں اور یہ حضرت وجوب ہے اور دوسرے حضرت علم میں اعیان ثابتہ اپنے ظہور تفصیلی کے متقاضی ہوئے ہیں اور اس تقاضے سے دائرۂ کونیہ کا وجود ہے اور تمام اشیا کہ جو دائرۂ کونیہ کا وجود ہے اور تمام اشیا کہ جو دائرۂ کونیہ میں ہیں اسی تقاضے سے موجود ہیں اور یہ حضرت امکان ہے (ماخوذ: مصباح التعرف ، ۸۰)۔ [سوال + رک : ال (۱) + حضرت (رک) + ین ، لاحقۂ تثنیہ]۔

---بَنانا محاورہ.

کسی مسئلے یا معاملے کو پُوچھنے کے لیے موزوں الفاظ مرتب کرنا ، امتحانات کے لیے سوالات تیار کرنا (علمی اُردو لغت)۔

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.

سوالنامہ ، استفسارات ، سوالات. سوال بند و اسم نویسی کی نقل بِلا اِجازت محکمۂ فنانس نہیں دی جائے گی۔ (۱۹۰۱ء ، ارکانِ اربعہ ، ۲ : ۸۷)۔ سوال بند کے جواب میں والدین نے بچوں کی جن دلچسپیوں کا اظہار کیا ... بچوں کے لئے ہمیشہ جاذبیت کا باعث ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۸ء ، مدرسہ میں پس افتادگی ، ۱۹۸)۔ [سوال + بند (رک)]۔

---پُورا ہونا محاورہ.

مطلوبہ چیز کا مِل جانا ، خواہش یا آرزو کی تکمیل ہونا. میں اپنا حق اب لڑجھگڑ کر لُوں گی جب تک میرا سوال پُورا نہ ہو گا خُدا کی قسم جانے نہ دوں گی۔ (۱۸۶۸ء ، مراۃ العروس ، ۲۵۲)۔

موت بھی تو نہ مِل سکی فانی

کِس سے پُورا ہوا سوال اپنا

(۱۹۳۱ء ، فانی ، ک ، ۵۳)۔

---پَیدا ہونا محاورہ.

مسئلہ درپیش ہونا ، سوال اُٹھنا. یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نمونے کے لئے ... دیہاتوں کا اِنتخاب کیوں کیا گیا۔ (۱۹۶۸ء ، اطلاقی شماریات ، ۱۹۵)۔

---جِرَح کسرِ اضا (---کسرِ ج ، فت ر) امذ.

(قانون) دلیل توڑنے والا سوال ، فریقِ ثانی کے بیان کو کمزور کرنے والا سوال (نور اللغات ؛ جامع اللغات)۔ [سوال + جرح (رک)]۔

---(و) جَواب (---و مع ، فت ج) امذ ، ج.

بحث ، مباحثہ ، تکرار ، حُجت.

ہم سے کرتا ہے کیا سوال جواب
کیا تو اور کیا ترا سوال جواب
(۱۸۱۳ء ، مہجور (مہذب اللغات ، ۶ : ۳۹۰)).
میں ترا عکس ہوں کہ تو میرا
اپنی سوال و جواب نے مارا
(۱۹۳۳ء ، شعلۂ طُور ، ۵). ۲. **پُوچھ گچھ ، تحقیقات.** یہ غُلام کلکتے کے سوال و جواب سے فارغ ہو گیا ہے . (۱۹۳۷ء ، واقعاتِ اظفری ، ۸۹). سوال جواب کے بعد پبس ڈینٹسٹ والی کُرسی پر لِٹا دیا گیا روشنیاں گُل کر دی گئیں. (۱۹۸۶ء ، لندن لندن ، ۳۶۱). ۳. **(علمِ بدیع) ایک بیت یا ایک مصرعے میں سوال و جواب نظم کرنا.** عنصری نے اکثر صنعتیں مثلاً لف و نشر ، ترصیع ، تقسیم ، سوال و جواب کثرت سے برتیں. (۱۹۰۷ء ، شعرالعجم ، ۱ : ۶۹). [سوال + و (حرفِ عطف) + جواب (رک)].

ـــــ حَل کَرْنا ف س ؛ محاورہ.
۱. **گُتھی سُلجھانا ، مسئلے کو حل کرنا.** اب اس سوال کا حل کرنا باقی رہا. (۱۹۰۹ء ، کرزن نامہ ، ۱۵۶). ۲. **(ریاضی) اجزا الگ الگ کرنا ، ٹکڑے ٹکڑے کرنا ؛ مراد : ریاضی کے اصول پر عمل کر کے حساب کے سوال کا جواب نکالنا.** جمع ، تفریق ، ضرب اور تقسیم کا عمل الگ الگ کرنا سیکھ چکے ہیں ، اب آپ اپنے سوال حل کرنا سیکھیں گے جن میں یہ ... ایک ساتھ دیئے گئے ہیں. (۱۹۸۸ء ، ریاضی ، چوتھی جماعت کے لیے ، ۲۹).

ـــــ خوانی (ـــــ ضم و) امث.
عدالت میں درخواستیں پڑھنا. مسٹر سیرل کے اجلاس کی سوال خوانی عجیب طریقے کی تھی . (۱۹۰۱ء ، سیتا ، ۱ : ۲۶۲). [سوال + ف : خواں ، خواندن - پڑھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ داغ دینا ف س.
اچانک اِستفسار کرنا ، جھٹ سے سوال کر دینا ، اچانک ایسا سوال کر بیٹھنا جس کا جواب دینا مخاطب کے لیے آسان نہ ہو. پروفیسر غفور کی خاموشی کو نیم رضامندی سمجھتے ہوئے اخبار والوں نے ان سے سوال داغ دیا جس کے جواب میں ان کو بھی کہنا پڑا. (۱۹۸۷ء ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۳۶).

ـــــ داغنا محاورہ.
رک : سوال داغ دینا ، اچانک اِستفسار کرنا ، جھٹ سے سوال کر دینا. اس سے پہلے کہ ہم اس کے حُسن و جمال پر اپنے دوست ناصر زیدی کا کوئی شعر سوچتے اس نے جھٹ سوال داغ دیا. (۱۹۸۶ء ، لندن لندن ، ۱۵۹).

ـــــ دَرْسَوال (ـــــ فت د ، سک ر ، ضم نیز فت س) مذ.
ایک ہی سوال میں کئی سوال شامل ہونا ، سوال کے جواب میں بھی سوال ہی کرنا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [سوال + در (حرفِ جار) + سوال (رک)].

ـــــ دیگَر جَواب دیگَر کہاوت.
جب کوئی شخص سوال کے جواب میں ایسی بات کہے جو سوال سے تعلق نہ رکھتی ہو تو کہتے ہیں.

میرا تو پیغام وصل کا ہے تمہاری تقریر ہجر کی ہے
بُتاں ہے یہ بھی خُدا کی قدرت سوال دیگر جواب دیگر
(۱۸۳۸ء ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۴۳). سوال دیگر جواب دیگر ، کہیں کھیت کی سُنی کھلیان کی. (۱۸۸۷ء ، جامِ سرشار ، ۱۰۹).

ـــــ دینا محاورہ.
(قانون) عرضی دینا ، عدالت میں دعویٰ پیش کرنا ، اِستغاثہ کرنا.
سرِ عدالتِ محشر جواب کیا دو گے
جو داد خواہوں نے تم پر کوئی سوال دیا
(۱۸۷۸ء ، گلزارِ داغ ، ۱۳). انھیں کے ذریعے سے ہانسو کے عتانہ پر سوال دے دیا ہے اپنے یہاں کے مال کا دعویٰ کیا. (۱۹۱۵ء ، سجّاد حسین ، طرح دار لونڈی ، ۱۸۳).

ـــــ ڈالْنا محاورہ.
اِلتجا کرنا ، درخواست کرنا (نوراللغات).

ـــــ رَدْ کَرْنا ف س.
کسی کی اِلتجا کو ٹھکرا دینا ، اِنکار کر دینا.
اگر راگ سے غیر ہو دل کا حال
نہ جوگن کا رد کیجیے گا سوال
(۱۸۵۳ء ، اندرسبھا ، امانت ، ۱۳۸). ایسے مجبوروں کی مدد کر اور ان کے سوال کو رد نہ کر. (۱۹۲۸ء ، تنظیم الحیات ، ۱۷۸).

ـــــ کُچھ جَواب کُچھ فقرہ.
رک : سوال دیگر جواب دیگر.
کرتا ہوں کُچھ سوال وہ دیتا ہے کُچھ جواب
اس وقت دل کہیں ہے مرا دلربا کہیں
(۱۸۹۲ء ، شعور (نوراللغات)).

ـــــ کَرْنا ف س ؛ محاورہ.
۱. **پُوچھنا ، دریافت کرنا ، اِستفسار کرنا.**
سوال میں نے جو انجامِ زندگی سے کیا
قدِ خمیدہ نے سُوئے زمیں اشارت کی
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۷۴۳). ۲. **پُوچھ گچھ ، احتساب.**
سوال کرتے ہیں کیا دیکھ کر ملک ہم سے
کفن میں بھی تو نہیں کوئی تار باقی ہے
(۱۸۷۲ء ، مراۃ الغیب ، ۲۸۰). ۳. **خواہش کرنا ، چاہنا ، طلب کرنا.**
کیتا میں اس سوال پہ دوجا بھی اک سوال
کر بہرہ مند لب سوں کہ تیرے ہیں لب عجیب
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۵۶).
معشوق جانے حُور ملے سے بجائے آپ
محشر میں دو سوال کریں گے خُدا سے ہم
(۱۸۷۸ء ، گلزارِ داغ ، ۱۲۲).

ـــــ کی صُورَت امث.
وضع قطع جس پر سوالی ہونے کا شک ہو ، گداگر کا حُلیہ.
مُجھ کو لباسِ فقر سے ہے عار اس لیے
ناسخ نہ تا بنے کہیں صُورت سوال کی
(۱۸۳۸ء ، ناسخ (نوراللغات)).

---لگنا محاورہ۔
درخواست پیش کرنا ، مُلتجی ہونا۔

منّت ہوتی سوال لگا ہے میر کا
بلتا ہے دیکھیے در دولت سے کیا جواب

(۱۸۵۲ ، کلیاتِ میر ، ۲ : ۳۹۵)۔

---مُوصِلْ اِلَی المطلُوب فقرہ۔
مطلب تک پہنچانے والا سوال ، ایسا سوال جس سے وہ مطلب نکلتا ہو جو پُوچھنے والا چاہتا ہے یا جس کی اُمید رکھتا ہو (جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔

---نامَہ (---فت م) امذ۔
ان سوالات کی فہرست جن کے جوابات مطلوب ہوں ، سوالات کی فہرست جو کسی مسئلے کے متعلق رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے مرتب کیے گئے ہوں۔ انہوں نے دریافت حالات کے لیے ایک سوال نامہ جاری کر دیا۔ (۱۹۵۹ ، خطوطِ عبدالحق ، ۲۱۰)۔ صوبۂ پنجاب میں بھی سوالنامہ جاری کیا گیا۔ (۱۹۸۸ ، اُردو نامہ لاہور ، فروری ، ۲۵)۔ [سوال + نامہ (رک)]۔

سُوالات (ضم نیز فت س) امذ۔
سوال (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مُستعمل۔ قرآن مجید میں اہل کتاب کے متعدد اعتراضات اور سوالات مذکور ہیں۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۲۰۳)۔ اس بیان سے واضح ہو گیا کہ اس قسم کے سوالات کہ اللہ تعالیٰ پیدا کرنے کے وقت تاپید کرنے پر قادر ہے۔ (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۲ : ۱۵۶)۔ [سوال + ات ؛ لاحقۂ جمع]۔

---جِرْح کس اضا(--- کس ج ، فت ر) امذ ؛ ج۔
(قانون) فریق ثانی کے گواہوں پر کیے جانے والے جرح کے سوال (ماخوذ : نوراللغات)۔ [سوالات + جرح (رک)]۔

سَوالِب (فت س ، کس ل) امذ ؛ ج۔
(منطق) منفی جُملے۔

اخذ کیتا سوالب اربع
اُس کے سن شرح متن خاطر خواہ

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۱۱)۔ عکس نقیض میں موجبات کا حکم وہی ہے جو عکس المستوی میں سوالب کا اسی طرح یہاں کے سوالب کا وہی حکم ہے جو وہاں کے موجبات کا۔ (۱۹۲۳ ، المنطق ، ۲۰)۔ [ع : سالبہ (رک) کی جمع]۔

---جُزْئِیَّہ کس صف(---ضم ج ، سک ز ، کس ء ، شد ی بفت) امذ ؛ ج۔
(منطق) وہ جُملے جن میں بعض کی نفی ہو۔ اب صرف سوالب جزئیہ باقی ہے سو جن سوالب کلیہ کا عکس نہیں ان سوالب جُزئیہ کا بھی عکس نہیں۔ (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۷۸)۔ [سوالب + جُزئیہ (رک)]۔

--- کُلِّیَّہ کس صف(---ضم ک ، کس ل ، شد ی بفت) امذ ؛ ج۔
(منطق) وہ جُملے جن میں بعض کی نفی ہو۔ اب صرف سوالب جزئیہ باقی ہے سو جن سوالب کُلیّہ کا عکس نہیں اُن سوالب جزئیہ کا بھی عکس نہیں۔ (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۷۸)۔ [سوالب + کُلیّہ (رک)]۔

سَوالَک/لَکھ (فت س ، ل) امذ۔
پہاڑیوں کا وہ سلسلہ جو بہت دُور تک پھیلا ہو مگر اُن کی بلندی زیادہ نہ ہو۔

اگر لوگ بولیں سوالکھ پہاڑ
سوشہ مد گلوں کی ہیں جھاڑے شُمار

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۳۶)۔ ان سوالک پہاڑیوں کے متوازی پھیلے ہوئے سلسلے ۱۰ ہزار فٹ بلند ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۳)۔ [مقامی]۔

سُوالی (۱) (ضم نیز فت س) صف۔
سوال (رک) سے منسوب یا متعلق ؛ سوال کرنے والا ، بھیک منگا ، مانگنے والا ، فقیر ، سائل۔

سوال و سگری کون مانے نہیں
بجز دئیے ووکس بچھانے نہیں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۷)۔ ڈپٹی کمشنر کی طرح سوالیوں کو اردلیوں سے دھکے دلوا کر احاطہ سے باہر نکلوایا۔ (۱۹۰۳ ، اپریل فول ، ۲)۔

دل سوالی نہ ہوا ، آنکھ تہی جام نہیں
میری پہچان کوئی آرزوئے خام نہیں

(۱۹۸۲ ، سازِ سخن بہانہ ہے ، ۱۳۱)۔ [سوال + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سُوالی (۲) (فت نیز ضم س) امث۔
(ٹھگ) لومڑی (اب و ، ۸ : ۱۹۳)۔ [مقامی]۔

سُوالِیَہ (ضم نیز فت س ، کس ل ، فت ی) صف۔
استفہامیہ ، استفساراتہ ، جواب طلب۔ اُردو میں اور علامتیں مثلاً سکتہ، وقفہ، سوالیہ فجائیہ وغیرہ تو بہت عرصے سے استعمال کی جاری ہیں۔ (۱۹۱۴ ، اُردو قواعد ، عبدالحق ، ۲۵۳)۔ اتنے بہت سے سوالات غالب کے ذہن میں کیوں کر پیدا ہوئے کیا اس لیے کہ وہ سوالیہ مُوڈ میں پیدا ہوتے تھے۔ (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۱۲)۔ [سوال + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

---عَلامَت (---فت ع ، م) امث۔
رک : سوالیہ نشان (۲)۔ نئی عالمگیر جنگ کا ہولناک اندیشہ دنیا کے ہر انسان کے دل میں ایک سوالیہ علامت بن گیا ہے۔ (۱۹۸۱ ، تشنگی کا سفر ، ۹۶)۔ [سوالیہ + علامت (رک)]۔

---فِقْرَہ (--- کس ف ، سک ق ، فت ر) امذ۔
سوالیہ بات یا جُملہ جس میں کوئی بات پوچھی گئی ہو۔ بخاری کے سر پر جو بال سوالیہ فقروں کی طرح کھڑے ہوتے ہیں وہ ہم سے یہ پوچھ رہے ہیں کہ یارو کچھ تو کہو یہ بخاری کیا ہے۔ (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۳۹)۔ [سوالیہ + فقرہ (رک)]۔

---نِشان (--- کس ن) امذ۔
۱. وہ علامت جو کسی جواب طلب جملے کے سامنے لگائی جاتی

ہے (۲) ؛ (مجازاً) استفہامیہ. آٹھ بجے پاکستان کی خبریں سُننے سارے گھر والے اکٹھے ہوئے خبروں کے بعد سب کے چہرے سوالیہ نشان بنے ہوئے تھے۔ (۱۹۸۸ ، سدیوں کی زنجیر ، ۶۱۴)۔ ۲. (مجازاً) حل طلب مسئلہ ، عقدۂ لاینحل ، معمہ. ان کی موت آج بھی ایک سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے۔ (۱۹۵۲ ، کتاب ، لاہور ، اکتوبر ، ۳۷)۔ کیا اس کانگریس میں شرکت کے بعد کوئی مندوب ان تاریخی سوالیہ نشانات کو نظر انداز کر سکتا ہے۔ (۱۹۷۵ ، پہلی قومی کانگریس برائے فروغ عربی ، ۱۰)۔ [سوالیہ + نشان (رک)].

--- نَظَر (---فت ن ، ظ) امث.
استفساریہ نگاہ ، جوابِ طلب نظر ، استفہامیہ انداز. لڑکیاں سوالیہ نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھ رہی ہیں۔ (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۱۷)۔ [سوالیہ + نظر (رک)].

--- نِگاہ (--- کس ن) امث.
رک : **سوالیہ نظر.** سوالیہ نگاہوں سے اس عورت کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا کہ آنند کو لامحالہ اس بچے کی یاد آ گئی۔ (۱۹۳۸ ، اور انسان مر گیا ، ۹۷)۔ [سوالیہ + نگاہ (رک)].

سُوامی (ضم س) امذ.
۱. (ہندو) **آقا ، مالک ، دیوتا.** اُس نے کہا کہ میرے سُوامی مجھ لے بہ گیا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۷۵)۔ مجھے یقین ہو چلا کہ قسمت نے آخر میرے دن پھیر دئیے ، ہاں میرے سوامی یہی ہیں۔ (۱۹۳۸ ، شکنتلا ، اختر حسین رائے پوری ، ۱۸۳)۔

جہاں میں دیوتاؤں کے یہ دل بھی
بنا ہے چند شمشانوں کا سوامی

(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۱۰۹)۔ ۲. **شوہر ، خاوند.**

کس کس کا لے نام میں پیتوں بن مجھے کب آئے ہیں
سُوامی لوٹ جیو اے سب مل لہو میں غوطے کھاتے ہیں

(۱۸۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۹۶)۔ میری دنیا تمہارے چرنوں سے جبکہ اُٹھتی ہے میرے سُوامی۔ (۱۹۳۶ ، حرف آشنا ، ۱۵۳)۔
۳. **کسی مسلک کا مذہبی گرو ، پیر ، پیشوا.**

سری شُک مُنی آپ ہو میرے حامی
تمہارے سرن ہوں چرنہ اس سُوامی

(۱۹۰۹ ، مظہرالمعرفت ، ۱)۔

لاج انہیں سے یوگ کی ہے
دیش بھگت جو سُوامی ہیں

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۲۰۳)۔ ۴. (ہندو) **جنوبی ہند کا ایک زیور جس پر دیوتاؤں کی تصویریں بنی رہتی ہیں.** تمام جنوبی ہند میں جو زیور عام پسند ہے اُس کو سُوامی کہتے ہیں جس پر ہندو دیوتاؤں کی تصویریں بنی رہتی ہیں۔ (۱۸۸۹ ، حسن ، جولائی ، ۸)۔ [**स्वामी**]

سَواں (فت س ، غنہ) صف (رک سوواں).
گنتی میں ننانوے کے بعد آنے والا ، بہ اعتبار ترتیب سو ، سو سے منسوب. سو ان کا مقدار عرض میں انچ کا سواں یا ہزارواں حصہ کم ہوتا ہے۔ (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۹۳۰)۔ ایک ملی گرام کا دسواں بلکہ سواں حصہ صحت کے ساتھ تولا جاسکتا ہے۔ (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۳۰۰)۔ اسے سو برابر حِصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے اس شکل کا ایک حصہ اس کا ایک سوواں ہے۔ (۱۹۸۸ ، ریاضی ، چوتھی جماعت کے لئے ، ۴۳)۔ [سو (رک) + واں ، لاحقۂ صفت و ترتیب].

سُواں (۱) (ضم س ، غنہ) امث ؛ ج (قدیم).
(دکھنی) قسمیں ، سوں (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مُستعمل.

کافر اگر باندے سُواں
کرتا ہے خوباں پر گھڑی

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱۰)۔ [سو + اں ، لاحقۂ جمع].

--- کھانا محاورہ.
قسمیں کھانا ، حلفیہ بیان دینا.

جتی ماں اپن سہر سوں آپے کر
کبھی شاہ توں یوں سواں کھاہے کر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۶)۔

ستیا سو ہوش سٹ پھر ہوش میں آ
کہیا اوس دھن سوں ان پھر یوں سواں کھا

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۹۰)۔

سُواں (۲) (ضم س ، غنہ) صف.
صرّافوں کی اصطلاح میں دو کو کہتے ہیں (ماخوذ : اُردو قانونی ڈکشنری)۔ [مقامی].

سُوآں (و مع ، مد ا) امذ.
(کاشت کاری) جنگلی دھان (ا پ و ، ۶ : ۶۷)۔ [مقامی].

سِوانا (کس س) امذ رک سیوانہ.
۱. **سرحد ، کنارہ ، حدِّ فاصل.** سرحدیں ممالکِ چین اور ممالکِ روس کی یہاں تک قریب پہنچیں کہ سوانے کی تکراریں شروع ہوئیں۔ (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۹)۔

دلکش بستی کا تھا سوانا
گرتی پڑتی ہوئی روانہ

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۷)۔ ۲. **گھاس کا میدان.** انڈونیشیا میں جھاڑیوں اور گھاس کے میدان ... ہیں جنہیں سوانا کہتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۷۰)۔ [**सीमा** ~ حد + انت **अन्त** ~ آخر].

--- بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
کسی ملک یا علاقے کی حدیں متعین کرنا ، حد بندی. قیصر پر قل کی مورت بنا کر سوانہ بندی کا نشان دیا تھا۔ (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۱۳۱)۔ [سوانہ + بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سُوانا (ضم س) ف ل (قدیم).
مُزیّن ہونا ، اچھا لگنا ، سزاوار ہونا.

تیرا میں بن ہوتا تا — تو بن اس کو سواتا تا

(۱۶۶۰? ، کشف الوجود (قدیم اُردو ، ۱ : ۳۲۱))۔ [سُہانا (رک) کا ایک اِملا].

سوانْت (فت س ، غنہ) امذ.
جسم.
مائی کی دیہہ سوانْت کو کھیہ کووڑ دم نامی موں سانس رواں ہے
مرشد واہ کہے نوشاہ زمیں زماں موں عیاں ہے
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۹۸). [مقامی].

سُوانْت (ضم س ، غنہ) امذ.
(ہیئت ، نجوم) **ایک ستارے کا نام**.
سکھا پوربہ اور ایک اُوترا ہے یار
ایک ہست اور چترا سوانت بچار
(۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۲ : ۱۰). [مقامی].

سُوانْتی (ضم س ، مغ) صف.
سوانْت (رک) **سے منسوب یا متعلق ، سوانْت ستارے کے اثرات کا**. پانی ... سوانْتی نچھتر میں صرف دریا میں پڑنے سے گوہر بے بہا بن جاتا ہے. (۱۸۸۶ ، لال چندر کا ، ۵۸). [سوانت + ی ، لاحقۂ نسبت].

سوانْجنا (فت س ، غنہ ، سک ج) امذ.
ایک درخت جس کی لمبی لمبی بیج دار پھلیاں پکا کر کھائی جاتی ہیں اور پھول اور پتیاں دواؤں میں کام آتی ہیں ، سُہانجنہ ، سُہجنہ ، سہجنا. وہ سوانجنے کی جڑ میں گھٹنوں پر کہنی ٹکے ٹھوڑی ہاتھ پر رکھے بیٹھا رہتا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۸۹). [سُہجنا (رک) کا ایک اِملا].

سَوانِح (فت س ، کس مع ن) امذ ؛ امث ؛ ج.
۱. **حادثات ، سانحے ، واقعات**. جب ایسے سوانح بروئے کار آئے تو کسریٰ کہ فرمانروائے ملکِ فارس تھا گھبرایا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۷۵). اعتراض اِس قسم کی مروجہ تاریخوں پر وارد ہوتے ہیں جنھیں صرف وقائع ، حوادث اور سوانح سے تعلق ہے. (۱۹۵۹ ، برق (سیدحسن) ، مقالات ، ۶۵).
۲. **حالاتِ زندگی ، سرگزشت**. ایسے لوگوں کے سوانح لکھے گئے ہیں جن کے حالات پڑھ کر کوئی عمدہ تحریک دل میں پیدا نہیں ہوتی. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۵). قرآن مجید میں اکثر انبیاؑ کے سوانح و حالات کے ضمن میں ان آیات اور معجزات کا بھی بیان ہے جو ان کو خُدا کی بارگاہ سے عطا ہوئے تھے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۹۳). علاّمہ کے علمی و فنی کارناموں پر تو سبھی متفق ہیں مگر اُن کے سوانح کے معاملے میں خاصا وسیع اِختلافِ رائے موجود ہے. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں (مقدمہ) ، ط). [سانحہ (رک) کی جمع].

ـــ حیات (ـــ فت ح) امذ.
سوانح عمری ، حالاتِ زندگی. اس سے کسی شخصیت پر وہ مُختصر تحریر مراد ہوتی ہے جس میں اس کے سوانح حیات کی طرف اِشاروں کے ساتھ اس کے اخلاق کردار اور سیرت کا نقشہ کھینچا گیا ہو. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۲۹). [سوانح + حیات (رک)].

ـــ عُمری (ـــ ضم ع ، سک م) امث.
کسی کی زندگی کے حالات ، سوانح. دو کتابیں ہیں جو جہانگیر نورالدین بادشاہ سے منسوب کی جاتی ہیں کہ ان میں اپنے واقعات اور سوانح عمری خود اس نے قلمبند کیے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱). مصنف نے اس کتاب میں سیہو تصنیف بیان کرنے کے بعد جناب رسالت پناہ صلعم کی مختصر سوانح عمری لکھی ہے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۲۳). وہ حضرت عمر کی سوانح عمری سے آگے نہیں بڑھے. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۱۳۵). [سوانح + عُمر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ نِگار (ـــ کس ن) صف.
۱. **کسی شخص کی زندگی کے حالات لکھنے والا ، سوانح لکھنے والا ، سوانح نویس ، سیرت نگار**. مولانا ابوالکلام آزاد کے ایک سوانح نگار نے اس زمانے کا یہ واقعہ نقل کیا ہے. (۱۹۶۹ ، آثارِ ابوالکلام ، ۲۳). اچھے سوانح نگار کا فرض ہے کہ وہ اپنے ہیرو کے متعلق ہر واقع کو بے تعصبی کے ساتھ جانچے. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۷۶). ۲. **ملک یا ملک سے باہر کی خبریں قلمبند کرنے والا ، سلطنتِ مغلیہ کے زمانے میں دور دور کے صوبوں میں عام و خاص کارروائی اور انتظام وغیرہ کو قلمبند کرنے والا ایک بادشاہی افسر**. سُلطان کو لازم ہے کہ سوانح نگار ، صاحبِ ایمان ... مقرر کرے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۶۱). [سوانح + ف : نِگار ، نگاشتن ـ لکھنا].

ـــ نِگاری (ـــ کس ن) امث.
حالاتِ زندگی یا سوانح لکھنا. اُردو میں مولانا حالی کو باضابطہ سوانح نگاری کا بانی سمجھا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اِصطلاحات ، ۱۰۳). [سوانح + نگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ نَوِیس (ـــ فت ن ، ی مع) صف.
۱. **سوانح نگار ، کسی سوانح کا مصنف**. بہت سی اصلاحیں کیں جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے یہ ان کے سوانح نویس کا کام ہے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۳۳). ۲. **ملک یا شہر سے باہر کی خبریں فراہم کرنے والا**. سوانح نویس عام ملکی خبریں فراہم کرتا. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۱۷). [سوانح + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا].

سَوانِحات (فت س ، کس مع ن) امذ ؛ ج.
سوانح (رک) **کی جمع**. ہر ایک ضرب المثل کسی نہ کسی وارداتِ گزشتہ کا خلاصہ اور سوانحاتِ قدیم کا نتیجہ ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۹).
بتائیں دوت کیسے ؟ ہنس کو کہ ہدہد کو ؟
جو ہو سکے تو کتابِ سوانحات پڑھو
(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۳۳). [سوانح + ات ، لاحقۂ جمع].

سَوانِحی (فت س ، کس مع ن) صف.
سوانح (رک) **سے منسوب یا متعلق ، واقعاتی**. سوانحی تکمیل کے اعتبار سے آپ بیتی کی دو قسمیں ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱). [سوانح + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ خاکہ (ـــ فت ک) امذ.
زندگی کے واقعات کا شذرہ ، ہلکا سا نقشہ ، حالاتِ زندگی کے اشارات. جن صوفیائے کرام کے سوانحی خاکے اس کتاب میں پیش کئے گئے ہیں ان کی ساری زندگی فرمانِ الٰہیٰ کی اطاعت اور حکمِ نبویؐ کی تعمیل میں گزری . (؟ ، مشاہیر سرحد ، ۷) . [سوانحی + خاکہ (رک)].

سَوانْڑنا (فت س ، غنہ ، سک ڑ) ف م (قدیم).
رک : **سنْوارْنا.** سب طرح سے تجھ کو اچھا بنایا سوانڑا . (۱۷۷۱ ، تفسیر مرادیہ ، ۱۶۶). [سنْوارنا (رک) کا متروک املا].

سَوانک (فت س ، غنہ) امذ.
رک : **سانوان.** جب بچے اڑنے کے قابل ہو جاتے ہیں تو انہیں ساتھ لے کر یہاں سے اپنے وطن کو چلی جاتی ہے گیہوں ، جو ، سوانک اور سہنگا اس کی خوراک ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۷۶). اس کے بعد دھان شفتل ، سوانک ، کماد جیسی فصلیں کاشت کرنی چاہیں تاکہ زمین کی اصلاح ہو جائے . (۱۹۷۰ ، وادیٔ سہران میں زراعت ، ۱۰۳). [مقامی].

سَوانْگ (۱) (فت س ، غم و ، غنہ) امذ.
رک : **سانگ.** وہ بھی یہ سوانگ دیکھ افسوس کر اپنے جی میں کہنے لگا. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۲۲). اسے یہ سوانگ مبارک رہے ، میں جیسی ہوں ویسی ہی اچھی ہوں . (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۳۱) . ایسے سوانگ اور ایسے ڈرامے دکھانے کا سلسلہ شروع کیا گیا جس سے مسلمانوں میں خواہ مخواہ اشتعال پیدا ہوتا تھا . (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۲۰۸). [سانگ (رک) کا ایک املا].

ـــ بَنانا محاورہ.
بہروپ بھرنا ، شکل اور بھیس بدل کر کوئی تماشا دکھانا ؛ کسی کا مضحکہ اڑانا.

دل تک ادھر نہ آیا ایدھر سے کچھ نہ پایا
کہنے کو ترک لے کر اک سوانگ یاں بنایا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۰). ایک شاعر دوسرے شاعر کا سوانگ بنا کر سربازار نکلتا تھا . (۱۸۸۱ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۵۰) . آپ لوگ میرا سوانگ بنا رہے ہیں ، ایسا نہ کہو بہن . (۱۹۳۶ ، پریم چند ، میدانِ عمل ، ۹۵).

ـــ بَنْنا محاورہ.
تماشا بننا ، ہیئت بدل کر ایسا بننا کہ دیکھ کر لوگ ہنسیں.

جاہ و حشمت میں بشر کا حال دیکھا چاہیے
سوانگ بن جاتا ہے دولت کا تماشا دیکھ کر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۳). وہ میموں کے مدرسے میں پڑھتی ہے ، باجا بجاتی ہے ، انگریزوں کے ناٹک میں سوانگ بنتی ہے. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۳).

ـــ بہت / بڑا ، رات تھوڑی کہاوت.
وقت کم ہے اور کام زیادہ.

مثل یہ سچ ہے کسی نے جوڑی
سوانگ بڑا اور رات ہے تھوڑی

(۱۸۲۹ ، داستانِ رنگین (ق) ، ۱۷۷).

ـــ بَھرْنا محاورہ.
رک : **سوانگ رچانا ، سانگ بھرنا ، رُوپ بدلنا.** ایک دن سب اکٹھے ہوئے ، شہروں کا سوانگ بھرا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۲۵) . وہ اپنی کامیابی کے لیے نت نئے سوانگ بھرتی . (۱۹۲۵ ، گردابِ حیات ، ۱۹). جس شخص نے آنکھیں موند کر مرے ہوئے کا سوانگ بھرا تھا وہ محفوظ رہا کوئی اس کے قریب نہ آیا. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۵۹).

ـــ رَچانا محاورہ.
ڈھونگ کرنا ، دھوکا دینا. قرنطینے اور ڈاکٹری معائنے کا سوانگ پہلے رچایا گیا. (۱۹۴۳ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۱۸۳). بھانڈ اور بھاٹ قسم کے لوگ نقلیں کرتے اور سوانگ رچاتے . (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۳۳).

ـــ رَچْنا محاورہ.
نقل کرنا ، ڈرامہ کرنا. لڑکیاں سوانگ رچنے کی بےحد شوقین ہوتی ہیں بچپن میں وہ پلنگ کھڑے کر کے ان پر پلنگ پوش کے پردے لگا کر گھر گھر کھیلتی ہیں. (۱۹۵۹ ، آگ کا دریا ، ۳۵).

ـــ کَرْنا محاورہ.
سانگ کرنا (رک) ، دھوکا دینا ، رُوپ بھرنا. غرض تُو بھی احمق مطلق ہے کوئی بھی بہو بیٹی سے یہ سوانگ کرتا ہے جو تُو نے اختراع کیا . (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۹۳) . ناحق جب دیکھو ایک نیا سوانگ کرتے ہو. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۲۰). وہ وقت تھا کہ قریش دن رات نئے سوانگ کرتے رہتے تھے. (۱۹۱۸ ، انت کی مانس ، ۲۸).

ـــ گھَر (ـــ فت گھ) امذ.
کنایۃً تماشا گھر، تھیٹر جہاں کہانیاں بطور تمثیل پیش کی جاتی ہیں.

کلکتے میں منیر نے کی سوانگ گھر کی سیر
آیا وطن سے بزمِ طلسمات کے لیے

(۱۸۷۴ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۲۲۹). [سوانگ + گھر (رک)].

ـــ لانا محاورہ.
رک: **سانگ لانا.** اگر بندی خانے میں رکھوں تو ان کا کون خبرگیراں ہے کا بھوک پیاس سے مر جائیں گے یا کوئی اور سوانگ لائیں گے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۷).

لیلیٰ کا سوانگ لائی ہے بوتل شراب کی
میلا لگا ہے پیرِ مغاں کی دکان پر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۵).

سو رنگوں سے ہے سوانگ لاتی دنیا
بچھ کر نہیں ایک آنکھ بھاتی دنیا

(۱۹۳۶ ، مشعل ، ۱۲۶).

ـــ مَچانا محاورہ.
کھیل تماشے کرنا ، مسخرا پن کرنا (نوراللغات).

ـــــ نکالنا محاورہ۔
رک : سانگ بنانا۔

نیا ہولی میں دیکھا رنگ اب کے جور قاتل کا
لہو سے رنگ کھیلا اور نکالا سوانگ بسمل کا

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۸)۔

سوانگ (۲) (فت س ، غم و ، غنہ) امذ۔
(کاشت کاری) ایک غلّہ یا اناج ، سانواں ، سانوک ، سونھ ، (و مج ، کس ا ، غنہ ، سک گ ، فت م ، ی مج) امث۔ کھا لیتا ہے۔ (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۹۶)۔ [مقامی]۔

سوانگ مشین (و مج ، کس ا ، غنہ ، سک گ ، فت م ، ی مج) امث۔
کپڑا وغیرہ سینے کی مشین ، سِلائی مشین۔ خُدا سلامت رکھے سِنگر سوانگ مشین کو۔ (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۸۶)۔
[انگ : Sewing Machine]۔

سوانگی / سوانگیا (فت س ، غم و ، غنہ) صف۔
بہروپیہ ، شعبدہ باز ، دغا باز ، عیّار (جامع اُردو لغت ؛ پلیٹس)۔
[سوانگ + ی / یا ، لاحقۂ نسبت]۔

سیوانہ (کس س ، فت ن) امذ۔
سرحد ، حد ، رک : سیوانا۔ سیوانہ اور سرحد علاقہ اپنے کو موافق معمول سابق قایم رکھے۔ (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۷۹)۔ ایک مقام ہے جو عوام میں لاڈلی کے نام سے موسوم اور سیتلا کی پُختہ سڑک کے قریب موقع مئو کے سیوانہ میں واقع ہے۔ (۱۹۰۷ ، مخزن ، اپریل ، ۴۹)۔ [سیوانا (رک) کا متبادل اِملا]۔

ـــــ بندی (ـــــ فت ب ، سک ن) امث۔
حد بندی ، حدود قائم کرنا۔ قیصر پر قل کی مورت بنا کر سیوانہ بندی کا نشان دیا تھا۔ (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۱۳۱)۔ [سیوانہ + بندی (رک)]۔

سیوانی (کس س) صف۔
رک : سیانی۔

جلی کوکھ اور مانگ لوٹی ہو سدھ نج
نکھر بھرتی ہے گھر کی بی بی سیوانی

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۲)۔ [سیانی (رک) کا ایک متروک اِملا]۔

سُواہ (ضم مج س ، سک ہ) امث۔
راکھ۔ اب یہ ڈھائی ڈھائی سو کے انسپکٹر میرے سر میں سُواہ ڈالیں گے۔ (۱۹۸۰ ، وارث ، ۱۳۲)۔ [پن]۔

سُواہا (ضم س) امذ۔
(ہندو) ایک کلمہ جو دیوتاؤں پر بھینٹ چڑھانے کے وقت کہتے ہیں۔ پنڈت جوالا جی کی جئے پکارتے ، سُواہا کہتے۔ (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۶۸۶)۔ پنڈت جی نے تھالیوں کو ہم دونوں کے منہ اور سروں کے اُوپر سے گُھمایا ، کچھ اشلوک ساتھ ساتھ پڑھتے رہے اور یہ مرحلہ اوم سُواہا پر ختم کیا۔ (۱۹۶۷ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۱۶)۔ [س : स्वाहा]۔

ـــــ کرنا محاورہ۔
(ہندو) بھینٹ چڑھانا ، قُربان کرنا ، جلا کر خاکستر کرنا ، نثار کرنا۔ شری سدا شوجی کے گنوں نے دیجھ پرجاپت کی جگہ کو سُواہا کر دیا تھا۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۹)۔ یہ میری بیوی ہے جس کے لیے میں نے اپنا سب کچھ سُواہا کر دیا۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زاد راہ ، ۵۲)۔

سواء (فت س) امذ۔
(تصوف) حق کو کہتے ہیں (مصباح التعرف)۔ [ع : (س و ی)]۔

سوائم (فت س ، کس ء) امذ ، ج۔
وہ مویشی جو چراگاہ سے اپنی غذا حاصل کرتے ہیں۔ زکواۃ ، چاندی اور سونا اور سوائم اور تجارت کے مالوں میں اگر حاجت اصلی سے زائد ہوں اور نصاب کے موافق ہوں .. بعد ایک سال گزرنے کے ان چیزوں پر واجب ہوتی ہے۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۷۹)۔ [ع : سائمہ (رک) کی جمع]۔

سوانی (۱) (فت س) صف مث۔
۱. سوایا (رک) کی تانیث۔

ہو نا ہو کر بھی سودے تھے دوبانی
ہے جس میں فائدہ ڈیوڑا سوانی

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۳)۔

میاں قادر ہیں اُن کے چھوٹے بھائی
انہوں میں خُوبی ان سے ہے سوانی

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۳)۔

قیمت سوانی پہنچی ہے پہلے کشید سے
جو مے فروش ہے وہ مرا قرض دار ہے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۵۶)۔ چیزیں سوانی کر کے ٹوپیاں وغیرہ بڑھا کر بیچ دیتے ہیں۔ (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۵۸)۔
۲. وہ غلّہ جو کاشتکار کو بیج کے واسطے اس شرط پر دیا جائے کہ غلّہ کٹنے پر ایک کا سوایا دینا ہو گا۔ پٹواری کو چاہیے کہ ایک ہی روزنامچہ بنادے اور شروع سال سے آخر برس تک جو آمدنی بابت مال یا سوانی کی تحصیل ہو یا خرچ مالگزاری یا متعلقہ عمل میں آوے بقید تاریخ دن ... اس میں لکھا کرے۔ (۱۸۳۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۲۲)۔ غلّہ کی خرید و فروخت کرتے تھے ڈیوڑھی سوائی چلتی تھی۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۷۵)۔ [سوا + نی ، لاحقۂ تانیث]۔

سوانی (۲) (فت س) امث۔
جہاز کا پردہ۔

کام تھا اوس جا سوانی کا سدا
تھی پلان اون سبھوں کی پیشوا

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۷)۔ [مقامی]۔

سوانی (۳) (فت س) امث۔
کمر پٹہ ، لنگڑی ، گوٹ۔ بچھوے پہنے ، چُنری سرخ اوڑھی لہنگے پر سوانی لگائی۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا (انتخاب) ، ۱ : ۹۵)۔
[سوا + نی ، لاحقۂ تانیث]۔

سِوائی(۱) (کس س) اسث.
(کاشت کاری) مٹی اور ریت ملی ہوئی زمین جو چاول کے سوا دوسرے تمام غلوں کے لیے قابلِ کاشت ہو. ہم لوگ زرخرید زمین کو یعنی جس میں پیداوار زیادہ ہو کبھی تو سِوائی کے نام سے اور کبھی کنجن کے نام سے پکارتے ہیں. (۱۸۶۵ء ، رسالہ علم فلاحت ، ۸). [مقامی].

سِوائی(۲) (کس س) صف (قدیم).
زیادہ ، بڑھ کر ، سوا.

خلق جب یوں کہے گی آشکارا
ہوئے گا تب سِوائی دل خوش ہمارا

(۱۷۹۷ء ، عشق نامہ (ق) ، ۱۶۲) . [سِوا (رک) + ئی ، لاحقۂ تانیث].

---جَمع (---فت ج ، م) اسث.
وہ محصول جو زمین کے علاوہ اور چیزوں پر لگایا جاتا ہے مثلاً جنگل وغیرہ (اُردو قانونی ڈکشنری). [سِوائی + جمع (رک)].

سَوائے (فت س) امذ.
عہدِ مغلیہ کا چاندی کا سکّہ جو تین ماشے یا ۱/۴ تولے کا ہوتا تھا (ذرائعِ محاصلِ سلطنتِ مغلیہ ، ۳۱). [مقامی].

سِوائے (کس س). (الف) حرفِ ربط.
سوا ، علاوہ ، بجز. بادشاہ کے اولاد نہ جیوتی تھی سو بادشاہ کوں کیا رعیّت کوں اور نوکروں کوں اس سِوائے اور غم نہ تھا . (۱۷۳۶ء؟ ، قصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۲).

نہیں کوئی عزیز اصلا سِوائے ربِّ عزّت کے
سفید اب ہو گئی رنگت عزیزوں کے بے لوہو کی

(۱۸۳۵ء ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۶۸). سرکاری مجالس میں سِوائے ریس کے کپڑا بھی بُنا جاتا ہے. (۱۹۲۰ء ، رسائلِ عمادالملک ، ۲۰۷). (ب) صف. **سوا ، زیادہ ، بڑھ کر.** جیوں خطا کا ناتو لیا اور بادشاہ زادے کے آنسو سِوائے چلے اور رنگ تغیر ہو گیا. (۱۷۳۶ء؟ ، قصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۹۲). [رک : سِوا].

سَوایا (فت س) امذ.
۱. **رک : سَوا(۱).** شیخ کی شاعری کا رُتبہ سوایا بلکہ ڈیوڑھا ہو گیا. (۱۸۸۶ء ، حیاتِ سعدی ، ۲۱۶). مشرقی پاکستان ... رقبے میں ساٹھ ہزار مربع میل سے بھی کم لیکن آبادی میں مغربی پاکستان سے سوایا ہے. (۱۹۵۳ء ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱). اسے پنجابی میں ڈیوڑھ یا سوایا کہتے ہیں . (۱۹۸۵ء ، کشافِ تنقیدی اِصطلاحات ، ۱۷۳) . ۲. **زیادہ ، بڑھ چڑھ کر.**

کیونکہ تشبیہ اس سے دے بیداد
مہ سے تم حُسن میں سوائے ہو

(۱۷۹۳ء ، بیدار ، د ، ۷۶).

مالِ احمق کے لیے گر ہو سوایا چاہیے
اور بھی لادا زیادہ بوجھ خر کی پُشت پر

(۱۸۳۵ء ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۰۳).

ڈھل گیا سانچے میں اللہ رے اعجازِ جمال
چشمِ بددور ہوا ڈھل کے سوایا جوبن

(۱۸۹۵ء ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۰۱).

میں یہ سمجھی تھی کہ یہ یار مرصع رفتار
ہاتھ آئے تو مرا رُوپ سوایا ہو گا

(۱۹۷۸ء ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۱۷۱). [سَوا (رک) + یا ، لاحقۂ نسبت].

سُوَآئی (و مع) اسث.
(پٹوا گری) پٹوے کا کام کرنے کا بہت باریک نوک کا سوجنا (ماخوذ: اپ و ، ۲ : ۷۹). [مقامی].

سُوباس (و مع). (الف) صف.
خوشبودار ، مُعطّر.

مغز اس کا سُوباس ہوتا ہے
گلبدن کے جو پاس ہوتا ہے

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۱۳). (ب) اسث. **خُوشبو.**

رنگا رنگ پھل بن جو ہیں بے قیاس
وو ہر گُل کو دی معرفت کی سُوباس

(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۹). [سُ + باس (رک)].

سُوبالی (و مع) اسث (قدیم).
حسین لڑکی.

سُوبالی کی چوق گُندی چاو سوں
مشاطہ عشق ہت کُھلا وو سدا

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۶۲). [سُ + بال (رک)].

سُوبَر (و مع ، فت ب) امذ.
زچّہ بن (اُردو کا رُوپ ، ۱۲۸). [مقامی].

سُوبَرَن (و مع ، فت ب ، سک ر) امذ.
سونے کا ایک قدیم سِکّہ جو دس ماشے کا ہوتا ہے. سونے کے سِکّہ کا پرانا نام سُوبرن ہے ... اس کی انگوٹھیاں بنائی جاتی تھیں. (۱۹۰۸ء ، صلائے عام ، دسمبر ، ۳۳). [مقامی].

سُوبَڑ/سُوبَڑا (و مع ، فت نیز سک ب) امذ.
چاندی جس میں کھوٹ یا میل ہو. صبح کو میں نے اس مالِ مُفت کی جانچ کی تو معلوم ہوا کہ واہ وا سونے کی جگہ پیتل اور چاندی کے عوض سُوبڑ نے لے لی ہے. (۱۹۳۱ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۱۲ : ۳). [پ : س : شُلب + ڑ शुल्व+ड].

سُوبَس بَسْنا محاورہ.
(عو) سرسبز یا آباد ہونا ، خوش و خُرّم رہنا ، پھلنا پُھولنا (مخزن المحاورات).

سوبی (و مع) اسث.
(نیاراگری) تانبے کے میل کی چاندی جو بطور چاشنی چاندی میں ملائی جائے تاکہ اس کی بنی ہوئی چیز میں سختی اور جھنکار پیدا ہو (اپ و ، ۲ : ۸). [مقامی].

سُوپنا (و مع ، ی مع) امذ.
سپنا ، اچھا یا مناسب موقع ، سہولت ، آسانی. میں بار بار کہتا ہوں کہ اب بھی کُچھ نہیں بگڑا تم اپنا اپنا سوپنا دیکھو. (۱۸۱۲ ، گلِ مغفرت ، ۸۳). [س : سُوِہت सुविहित].

سوبھا (و مع) امث.
شوبھا ، چمک دمک ، حُسن و جمال ، زیبائش.

سوبھا دیت ہیں یے میگھ گھام جیسں میگھ راگ اساوری
سنیت بھئی آنند کر

(۱۵۹۹ ، نورس ، ۸۵).

نام کی سوبھا وہ ہی جانے جو ہووے نام لیوا
بیتھا جا کھیے سو لذت میٹھی ہر کی سیوا

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۷۵).

ہر اک تار سورج سی سوبھا دھرے
کھڑی ہو سورج کی تپسیا کرے

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۲۲). تو جیسی ہی تو سوبھا سبز کا رکشی کے جوڑے کی اور تیسی ہی جھمک لال طاش کے پائجامہ کی. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۳). لوگ باہر کی سوبھا اور مال و اسباب کی فہرست دیکھ کر ... جہیز آنکتے تھے. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۳۵).

سنک پاتھی دینا سوبھا دینا
پاپل دل درباؤ ہے

(۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۹۳). [پ : सोभा ا س : शोभा].

ـــــ دینا محاورہ.
شوبھا دینا ، زیب بخشنا ، زینت دینا ، سجنا ، سدھنا ، کھلنا ، خوش منظر ہونا. کاشمیر میں جابجا پہاڑ کھڑے سوبھا دے رہے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۷۷). سندری تو ایلا ستری ہے ، یہ باتیں تجھ کو سوبھا نہیں دیتیں. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۲۷۵).

سَوبھاگ جوگ (و لین ، و مع) امذ.
نیک گھڑی جس میں پیدا ہونے والا بچہ خوش نصیب ، راست باز اور قول کا پکّا ہوتا ہے. سوبھاگ جوگ میں جس کی پیدائش ہو وہ مولود خوش نصیب اور ... اپنے قول و قرار سے مُنحرف نہ ہو. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۵۳). [س : سوبھاگ (سوبھاگیہ کی تخفیف) + جوگ (رک)].

سَوبھاگی (و لین) صف.
(ہندو) خوش قسمت ، بختاور (پلیٹس). [س : सौभागी].

سَوبھاگیہ (و لین ، سک گ ، فت ی) امذ.
(ہندو) خوش نصیب ، سعادت مند ، بابرکت . درشن کرنے کا سوبھاگیہ مُجھ کو پراپت ہوا ہے. (۱۹۲۳ ، تاریخ نثرِ اُردو ، ۱ : ۳۳۹). [س : सौभाग्य].

سوبھانا (و مج) ف ل.
سوبھا دینا ، زیب دینا ، سجنا.

تمہیں چندیری کی ململ بہت ہی سوبھائے
الکوبھا چاہیے ہے ہوڑ کا دکھن کی پاگ

(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۵۷). [سوبھاو + نا ، لاحقۂ مصدر].

سوبھاؤ (و مج) امذ.
(ہندو) فطرت ، عادت ، خصلت ، انداز ، دل کو بھلا لگنا ، پُرکشش.

یا سوا اس سب کے اور کتنے سوبھاؤ
آپ کو میں کیا کہوں جز ریش گاؤ

(۱۷۷۴ ، رموزالعارفین ، ۱۳). لڑکا تو ایسا ہے کہ بھگوان سب کو دیں بالکل وہی لڑکین کا سا سوبھاؤ ہے ، وہی بھولا پن. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۷۰). علاوہ بریں اس کا سوبھاؤ ایسا تھا کہ باوجود واقفیت کے باپ کو روکنے سے شرماتا تھا. (۱۹۳۳ ، خطباتِ مشراں ، ۱ : ۳۸۰). [س : स्वभाव].

سَوبھ جوگ (و لین ، و مج) امذ.
(ہیئت) وہ نیک گھڑی جس کا مولود دراز قد ہوتا ہے اور ہر شخص سے محبت رکھتا ہے. سوبھ جوگ اس جوگ کی پیدائش سے مولود دراز قد ہو اور ... عیش و عشرت سے تمام عمر گُزران کرے. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۵۹). [سوبھ + جوگ (رک)].

سُوپ (۱) (و مع) امذ.
۱ اناج پھٹکنے اور صاف کرنے کا ظرف جو عام طور سے سرکی یا بانس کی تیلیوں سے بنایا جاتا ہے جس میں پیچھے کی طرف ایک سار اور دائیں بائیں ڈھلوان کگر ہوتی ہے ، آگے کا حصّہ پھٹکی ہوئی چیز کا کوڑا نکالنے کے لیے کھلا رہتا ہے ؛ چھاج ، غلّہ افشاں ، چاولی. بھوسے کو غلّے سے بذریعۂ ٹوکرہ یا چھاج یعنی سُوپ سے اُڑاتے ہیں. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۸). کسی (کیل) میں روٹی کھانے کی ڈلیا لٹک رہی تھی ، کسی میں سُوپ ، کسی میں چھلنی. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۲۸۷). ایک گھریلے سانولے رنگ کی چوڑی ہڈیوں والی عورت سُوپ میں دھان پھٹک رہی تھی. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۰۸). **۲. پانی سینچنے کا ڈول یا ٹوکرا (چمڑے یا کسی موٹے کپڑے وغیرہ کا بنا ہوا) ، کپڑے یا سن کی جھاڑو جس سے جہاز کے ڈک وغیرہ صاف کیے جاتے ہیں** (پلیٹس ؛ شیدسا گر). [پ : सूप].

ـــــ بولے تو بولے چھلنی بھی کیا بولے جس میں بہتّر چھید کہاوت.
بے عیب اور عیب دار یا بد اور نیک کا مقابلہ بے معنی ہوتا ہے ، جو خود کمزوریاں رکھتا ہو وہ دوسروں کے سدھار میں کیا حصّہ لے گا. وہی مثل ہے سُوپ بولے تو بولے چھلنی کیا بولے جس میں بہتّر چھید. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۱۳ : ۵). اسی کو تو کہتے ہیں سُوپ بولا تو بولا چھلنی بھی بولی جس میں بہتّر چھید. (۱۹۷۱ ، اُردو ، ۳ ، ۴ : ۶).

ـــــ تو سُوپ چھلنی بھی بولی جس میں بہتّر چھید کہاوت.
ادنیٰ ، پست یا مُبتذل آدمی کے دخل در معقولات کرنے کے موقع پر بولتے ہیں. تم نے ... مثل سُنی ہے کہ سُوپ تو سُوپ چھلنی بھی بولی جس میں بہتّر چھید. (۱۹۳۸ ، عظیم بیگ چغتائی ، لیفٹیننٹ ، ۴۹

---تو سُوپ ہَنسے چَھلنی بھی (کیا) ہَنسے جِس میں بَہتّر چھید کہاوت.
رک : **سُوپ بولے تو بولے چھلنی کیا بولے الخ**. میں کس منہ سے کہوں سوپ تو سُوپ ہنسے چھلنی کیا ہنسے جس میں بہتّر چھید؛ (۱۹۳۲ء ، مکاتیبِ چودھری محمد علی رودولوی ، ۱۷).

---سی ڈاڑھی امث.
گھنی اور چوڑی داڑھی (جو چھاتی پر چھا جائے).

لگا کے سُوپ سی ڈاڑھی بھٹک نہ جیلے میں
خُدا کا نام لے زاہد کہ اب شباب نہیں

(۱۹۲۶ء ، دیوانِ خندہ بریلوی ، ۱۰).

---کے اُتارے سے ناؤ ہَلکی نَہیں ہوتی کہاوت.
بہت سے انبار میں سے تھوڑا سا کم ہو جانے سے **انبار نہیں گھٹتا**. اگر دو کو مار ڈالا تو کیا کمال کیا ، دو کے مارے جانے سے لشکر خالی نہ ہو جائے گا ، مثل مشہور ہے کہ سُوپ کے اتارنے سے ناؤ ہلکی نہیں ہوتی . (۱۸۹۰ء ، طلسمِ ہوشربا ، ۴ : ۱۰۵۸).

سُوپ (۲) (و مع) امذ.
اشیائے خوردنی کا پکا کر نکالا ہوا عرق ، یخنی ، شوربا وغیرہ. کُک حاضر ہوا تو ابن الوقت نے پوچھا "آج کھانے میں کیا ہے؟" باورچی : "سُوپ ، مٹن چاپ ، کٹلس ، آسٹین ... پڈنگ". (۱۸۸۸ء ، ابن الوقت ، ۲۷۴). اس ٹائیفائیڈ بخار میں کہ میں مشکل سے صرف دو چمچے سُوپ کے ہضم کر سکتا ہوں (۱۹۲۰ء ، بنت الوقت ، ۳۷). غذا ۷ ستمبر ۱۹۸۷ء سے بند تھی صرف ڈرپ کے ذریعے گلوکوز اور دوائیاں دی جا رہی تھیں. ناک کے ذریعے سُوپ نلکی سے پہنچایا جا رہا تھا. (۱۹۸۷ء ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۰). [انگ Soup].

---و کاری (---و مع) امذ.
یخنی و شوربا.

چمکتے ہوٹلوں کا جاکے نظّارہ کرو
سُوپ و کاری کے مزے لو ، چھوڑ کر یخنی و آش

(۱۸۹۵ء ، کلیاتِ اکبر ، ۱ : ۲۹۴).

اُڑاؤ مزے سُوپ و کاری کے تم
بھرتے ہو نہ بچوں کے یاں اپنے پیٹ

(۱۹۶۰ء ، نسیم طالوت (قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۱۹۸۶ء ، ۳۵)).
[سوپ + و (حرفِ عطف) + کاری ~ کری (Curry)].

سوپ (و مج) امذ.
صابن.

ممکن نہیں لگا سکیں وہ توپ ہر جگہ
دیکھو مگر پیرس کا ہے سوپ ہر جگہ

(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۲ : ۹۹). سوپ اُردو میں عام لفظ ہے اس کی مختلف ترکیبیں مثلاً بار سوپ ، سن لائٹ سوپ حمام سوپ ، لکس سوپ وغیرہ رائج ہیں. (۱۹۵۵ء ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۲).
[انگ : Soap].

سُوپَرنیچَرَل (و مع ، فت پ ، سک ر ، ی مج ، سک چ ، فت ر). صف. سُپر نیچرل.
وہ بات جو فطرت یا عادت سے بالاتر ہو، فوق العادت، فوق الفطرت نیز خلافِ عقل. سُوپر نیچرل باتیں ... جس قدر بائبل سے مفہوم ہوتی ہیں ، ان کا عشرِ عشیر بھی قرآنِ مجید میں نہیں پایا جاتا . (۱۸۷۹ء ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۰۹). نیچرل اور سُوپر نیچرل خدمات کی انجام دہی میں بہت کُچھ وقتِ عزیز ضائع کر چکے ہیں. (۱۹۱۵ء ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۵۰). [انگ : Super Natural].

سُوپلی (و مع ، سک پ) امث.
معمولی چھاج (پلیٹس). [سُوپ + لی ، لاحقۂ تصغیر].

سَوپَن (فت س ، و ، سک پ) امذ.
خواب ، سپنا ـ مصرع ـ کوئی بھیانک سوپن تو نہیں دیکھا. (۱۹۲۱ء ، پتنی پرتاپ ، ۱۲۵). [س : स्वप्न].

سَوپوڑیَہ (و لین ، و مج ، سک ر ، فت ی) امث.
ہوا میں چھوڑنے کی آتشبازی جس میں بارود کی بہت سی پوریں ہوتی ہیں اور تماشہ دکھانے سے اس کے پھٹنے کے بعد چنگاریاں ہوا میں پُھولوں کی طرح نظر آتی ہیں. ترنج اور ... سوپوریہ جو چُھوٹتے ہیں تو زمین سے لے آسمان تانتیں پہاڑ گول اور سڈول پر ایک قسم کے پُھولوں کے بن جاتے ہیں اور آتش بازی میں برج تصویر دار اور چادریں تصویر دار جو چھوٹتی ہیں. (۱۸۳۶ء ؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۱۶۰). [مقامی].

سُوپَھل (ضم س ، ضم و ، فت پھ) صف.
مبارک ، بابرکت.

نیت میں ہو پھل جنابِ باری
محنت ہو سُوپھل جنابِ باری

(۱۹۱۵ء ، گلدستۂ پنج ، ۱۶۰). [پ : सफल].

سَوت (و لین) امث.
خاوند کی دُوسری بیوی ، سوتن ، سوکن.

عہد کر کے گئے ابہوں نہ آئے
ایسے کن سوت نے ٹونا چلائے

(۱۶۲۵ء ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۱).

اِیدھر اُودھر نہ جھانکیے صاحب
سَوت کو یاں سے ہانکیے صاحب

(۱۷۹۱ء ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۲۷). نہ لڑکے کی گواہی اس کی ماں کی سوت پر اور نہ قاضی کا حکم خود اپنے علم پر مانا جاتا ہے. (۱۸۶۶ء ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۱۲). لو صاحب ہم تو جاتے ہیں ، ہم سے سوت نہ دیکھی جائے گی. (۱۹۰۲ء ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۶۷). اس نے بڑھ کر نئی سوت کو ہاتھوں سے سنبھال لیا. (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۵۵). کسی عورت کی سوت مر جائے تو ہر جمعرات کو اس کا فاتحہ دیا جاتا ہے تا کہ اس کی سوت کی رُوح اس سے خوش رہے اور اس کو کوئی گزند نہ پہنچائے (۱۹۸۲ء ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۵۰).
[پ : सौत].

---اچھی سوت کے لباڑے بُرے کہاوت.
رک : سوت بھلی ، سوتیلا بُرا. مجھے اندیشہ ہے کہ تم آیندہ چل کر اسے تکلیف سمجھو اور یقین کرلو کہ بھاوج نے یہ جان کر کہ «سوت اچھی اور سوت کے لباڑے بُرے» مجھے کنویں میں دھکیل دیا. (۱۹۱۷ ، شام زندگی ، ۶۴).

---بھلی سوتیلا بُرا کہاوت.
سوت کی بہ نسبت اس کی اولاد زیادہ دشمنی کا برتاؤ کرتی ہے ؛ ساجھی کی بہ نسبت اس کے اہل کار اور مصاحب زیادہ ستاتے ہیں (نجم الامثال).

---پر سوت اور جلاپا کہاوت.
ایک دشمن کے ہوتے دوسرا دشمن اور بھی مصیبت ہے دوسری سوکن آتی ہے تو جلن اور بڑھ جاتی ہے (دشمنوں کی کثرت کے موقع پر مستعمل) (نجم الامثال ؛ جامع الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ).

---چون کی بھی بُری کہاوت.
سوکن کتنی ہی حقیر اور کمزور کیوں نہ ہو برداشت نہیں کی جاسکتی یا یہ کہ کبھی نہ کبھی نقصان پہنچا ہی دیتی ہے ، (کمزور حریف کے لیے اسی مفہوم میں مستعمل) ارے تم کیا جانو یہ سوتیا ڈاہ بری ہوتی ہے مثل نہیں سُنی کہ سوت چون کی بھی بُری ہوتی ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۶۰).

کانٹا بُرا کریل کا اور بدری کا گھام
سوکن بُری ہے چون کی اور ساجھے کا کام

(۱۹۳۷ ، مشہور دوہا (قصص الامثال ، ۱۸۵)).

---کا لانا جیتے جی کا جلانا کہاوت.
دوسری جورو کا لانا پہلی جورو کے ساتھ اپنی بھی جان جلانے کا سامان کرنا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال).

سُوت (۱) (و مع) امذ.
۱. روئی یا اون سے کاتا ہوا دھاگا ، چاندی کا تار. عقل میں کاکوت ، جوں ریشم میں سوت. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶).

ہم بھی یا مرضی مبارک سب جتے
یوں سخن کے سوت سوں تانا تنے

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱۲۱).

کیا جو منڈوائے اگر ریش و بروت
کیا ہوا ڈالے گلے کے بیچ سوت

(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین ، ۲۱). ایک کل کے اختراع میں جو سوت کاتنے کے واسطے ہے پانچ برس صرف کیے ہیں. (۱۸۳۱ ، مقاصد علوم ، ۱۲۱). «مسلمانان درگور و مسلمانی در کتاب» مجھ کو تو ایک متنفس بھی نہیں دکھائی دیتا جو انگریزی کپڑا نہ پہنتا ہو انگریزی قینچی سے نہ قطع کراتا ہو انگریزی سوت سے نہ سلواتا ہو. (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۹۰).

لفظوں ہی کے چکر میں ہیں اب اصلی فعلی
چرخا ہی چلا کرتا ہے اور سوت نہیں ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۲۹۷).

اک سوت کی انی مرے سانسوں کا اثاثہ
اور یوسف ہستی کا خریدار ہوں مولا

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۱۷). ۲. (پیمانہ) ایک انچ کا آٹھواں حصہ

زمرد کا نہ وہ یاقوت کا تھا
وہ لہسنیا اڑھائی سوت کا تھا

(۱۸۰۵ ، شش جہت رنگین ، ۵۵). اس نے کاغذ کی پٹیوں پر انچ اور سوت (ایک انچ کا آٹھواں حصہ) کے نشان لگا کر یہ پیمانہ نلی کے دونوں جانب چسپاں کر دیا. (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس (ترجمہ) ، ۹۹). ۳. (معماری) دیوار کی سیدھ دیکھنے کا ڈورا. دیوار کی یہ اینٹ سوت سے باہر ہے. (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۰۸). ۴. وہ تار جو بیلوں میں سے نکل کر آس پاس کے پودوں اور درختوں سے لپٹ جاتا ہے. اگر تمام پنکھڑیوں ، غلاف پتیوں اور سیلانیوں کو نوچ ڈالا جائے تو ناشپاتی کا پھول مثلاً ہو کر ایک گولی کی طرح رہ جاتا ... اس گولی کو ڈوڈی یا بیج دان کہتے ہیں اور ان چھوٹے چھوٹے ڈنٹھلوں کو سوت (اسٹائیل) کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادئ سائنس (ترجمہ) ، ۱۰۴). ۵. وہ ہلکی سی لکیر جو بعض لہسنیا یا دوسرے جواہرات میں ہوتی ہے

زمرد کی چھڑی ہے سبزہ عارض سے ہر تیل
بنا ہے سوت لہسنیہ کا ڈوری تیری چلمن کی

(۱۸۳۷ ، کلیات منیر ، ۱ : ۲۳۰). [س : सूत]

---اٹیرنا (---فت ا ، ی مع ، سک ر) ف م.
سوت لپیٹنا ، چرخی یا اٹیرن پر سوت لپیٹنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---باندھنا محاورہ.
سیدھ لینا ، سیدھا خط ڈالنا ، نشانہ تاکنا.

اس کو خواہش نہیں ہوتی ہے الوپ انجن کی
باندھ کر سوت وہ تارِ نظر لیتا ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۳).

---بٹنا محاورہ.
دھاگا بنانا ، کپڑا بننا. روئی کت رہی ہے ، سوت بُنا جا رہا ہے ... اس پر بھی غل ہے کہ کپڑے کا بھاؤ بڑھتا جاتا ہے. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۱۰۵).

---بوٹے (---و مع) امذ ؛ ج.
کچے تاگے یا ریشم کے پھول جو باریک سوئی سے کپڑے پر بنائے جاتے ہیں ، کارچوبی پھول.

دکھائے کوئی کوکھرو موڑ موڑ
کہیں سوت بوٹے کہیں تار توڑ

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۴). مکان میں سوت بوٹے بنا رہی ہے کوئی سینے میں دل لگا رہی ہے. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۲۳).

---سے کتائی مہنگی کہاوت.
کل سے جز بڑا نظر آنا ؛ چیز سے زیادہ چیز حاصل کرنے کی اجرت (ماخوذ : قاموس الفصاحت ، ۶۱).

---کا گولَہ امذ.
پیچک. باہے ... اور سوت کے گولے اور ہر قسم کا اسباب عُمدہ ولایتی رکھا تھا۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۳۹)۔

---کی آنٹی امث.
وہ سوت جس کو انگلیوں پر لپیٹا ہو ؛ تھوڑی سی بساط.
اولجھی ہوئی یہ سوت کی انٹی ہے کہ ہر ایک
ہے اس کے ہی سلجھانے کی تدبیر میں اولجھا
(۱۸۳۸ ، نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۹)۔

---کی آنٹی اور یُوسُف کی خَرِیداری کہاوت.
جب کوئی معمولی حیثیت والا آدمی کسی عظیم الشان کام میں ہاتھ ڈالنا چاہے (اردو ، اپریل ، ۱۹۳۵ ، ۳۳۲)۔

---کے بِنَولے کَرْدینا/ہوجانا محاورہ.
بنا بنایا کام بگڑ جانا یا بگاڑ دینا. سوت کے بنولے کر دیے ، بنا بنایا کام بگاڑ دیا۔ (۱۹۰۱ ، مخا کمۂ مرکز اردو ، ۲۴)۔
اس وقت زباں پہ یہ مثل آئی ہے
لو رہ گئے سُوت کے بنولے ہو کر
(۱۹۳۰ ، تحفۂ احسن ، ۳۵)۔

---کھینچْنا محاورہ.
سیدھا خط (بنانا خصوصاً تعمیر کے لیے). جس وقت نیو اس عمارت کی رکھواتا تھا معمار سُوت کھینچنے لگے۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۸۲)۔

---لَڑ (---فت ل) امث.
(کاشتکاری) رہٹ کے ڈونگوں کی رسّی یا زنجیر اس میں ڈونگے بندھے ہوئے ہیں ، بنا (ا پ و ، ۶ : ۱۶۱) [سُوت + لڑ (رک)]۔

---نہ کَپاس اَورجُولا ہے/ کولی سے لَٹھم لَٹھا کہاوت.
کسی چیز کا نہ وجود ہے نہ آثار یا اسباب (اس موقع پر مُستعمل جب کہ کوئی بے وجود بات کو حقیقت مفروضہ سمجھ کر اس کی بُنیاد پر کوئی کام یا گفتگو کرے). اللّٰہ کے ہی تو تھے ہی باوجود یکہ فطرتِ جان سے ابھی سُوت نہ کپاس کولن سے لٹھم لٹھا ہی تھا ایک دن چاؤ میں آ کر اور بیوی کو نہایت مُلتفت پا کر اس ذکر کو چھیڑا (۱۹۲۳ ، سرابِ عیش ، ۱۳)۔ سُوت نہ کپاس کولی سے لٹھم لٹھا دوستوں جب تک کوئی جنگ نہ چھڑے اس وقت تک مزید اصلاحات کی بات چیت بیکار ہے۔ (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۲۵ : ۹)۔ اے بی اؤاؤ کی تو جب ، جب بہو ہوگی ، تمھاری تو وہی مثل ہے سُوت نہ کپاس کولی سے لٹھم لٹھا۔ (۱۹۶۳ ، دلی کی شام (ترجمہ) ، ۱۳۱)۔ لو بھئی ، سُوت نہ کپاس اور جولاہے سے لٹھم لٹھا ہو رہی ہے۔ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۶)۔

سُوت (۲) (و مع) صف.
ہندوؤں کی ایک ذات ؛ رتھ ہانکنے والا ؛ ناجائز اولاد. مہا بھارت میں ایک ایسی مجلس کا ذکر ملتا ہے جس کے ۳۷ رکن تھے چار برہمن ، اٹھ چھتری ، ۲۱ ویش ، تین شودر اور ایک سوت۔ (۱۹۵۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۷)۔ [س : सूत]۔

سُوت (۳) (و مع) امذ.
گیت کی ایک قِسم جو شادی وغیرہ کے موقع پر گایا جاتا ہے. اپنے اپنے سُوت میلدھ کھینچتا ہے کہ باید و شاید ، عقل پر جادو کر دیتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، دلی کا سنبھالا ، ۲۱)۔ سُوت شادی بیاہ وغیرہ کے موقع پر گایا جاتا ہے۔ (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۵۹)۔ [س : सूत]۔

سوت (و مج) امث ؛ امذ.
۱. **زمین کے وہ سوراخ یا نالیاں جن سے کنویں ، ندی یا دریا میں پانی اُبلتا رہے ، چشمہ ، سیر ، منبع.**
ہمن جیو جنبول دیورے پاہ جوت
رکھیا جوت کا جیو تن پاؤ سوت
(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۲۱۵)۔
کس کے ہیں زیر زمیں دیدۂ نمناک ہنوز
جا بجا سوت ہیں پانی کے تہِ خاک ہنوز
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۶۹)۔
وہی تو حُسن کے چشمے کی تھی سوت
نہ تھی وہ ناف ، تھی اک جا گئی جوت
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷۱)۔ ولی کی نیکی سے جس کے سرچشمے کی سوت قدرت نے ہر ایک انسان کے دل میں کھولی ہے اختلاف کیا ہے۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۰۰)۔ رحمت کی سوت جاری ہے فیض کانٹے کی تول چل رہا ہے۔ (۱۹۰۳ ، مکاشفاتِ آزاد ، ۵)۔ جن سوتوں سے کشتِ امید کی آبیاری کی توقع کی جاتی تھی اُن کے منہ تک بند ہو گئے ہیں۔ (۱۹۱۹ ، مقالاتِ سروانی ، ۲۱۹)۔ ۲. **نکاس کی جگہ ، مخرج یا مصدر ، نکلنے یا شروع ہونے کی جگہ.** تعصب اور تقلید نے ارجینلٹی کی سوتیں بالکل بند کردی تھیں۔ (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۷۱)۔ کسی قوم کو مکمل طور پر پسپا کرنے کے لیے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اس کے فکری اور محسوساتی نظام کو اس کے سُوتوں سے محروم کر دیا جائے۔ (۱۹۰۰ء ، برشِ قلم ، ۱۶۲)۔ ۳. **دریا وغیرہ کی وہ شاخ جو کٹ کر دوسری طرف چل جائے.** آپ کو آمنے سامنے دو نہریں نظر آئیں پُوچھنے پر جبریل نے بتایا کہ یہ نیل اور فرات کی سوتیں ہیں۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۷۴) [پ : सोत]۔

---پُھوٹْنا محاورہ.
زمین سے پانی نِکلنا ، پانی کا چشمہ جاری ہونا. یہاں دریا کا چھپکے آنا کنویں میں سوت پھوٹنے سے مراد ہے۔ (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۱۲۹)۔

---نِکَلْنا ف ل.
چشمہ پُھوٹنا ، منبع جاری ہونا.
سوت لگے پتھر سے نکلنے
ناؤ لگے ریتی میں چلنے
(۱۸۸۳ ، بیوہ کی مناجات ، ۲۳)۔

سُوتا (۱) (و مج) امذ.
پانی کا چشمہ ، ذخیرۂ آب یا سوت سے نکل کر بہنے والا پانی.

اس کے چھوٹے چھوٹے ہزار سوتے ہو کر بندر چاٹگام کے نزدیک دریائے عمل میں مل گئے ... سرستی اور جمنا بھی اس میں آملی. (١٨٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس ، ٨٣).

میرے اشکوں میں حلاوت آبِ زمزم کیسی ہے
مل گیا آنکھوں سے سوتا اُس مبارک چاہ کا

(١٨٩٦ ، تجلیاتِ عشق ، ٩). اس وادی میں خُشک و بے گیاہ چٹانوں کے درمیان پانی کا ایک سوتا تھا. (١٩١٩ ، جویائے حق ، ٢ : ٣٣٠). وہ تخلیق کا سوتا ہے . (١٩٨٣ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ١٣٧). [پ : सोता].

ـــ پھوٹنا محاورہ.
رک : سوت پھوٹنا.

دل یہ بھر آئے کہ پھوٹے کہیں سوتا کوئی
اشک یوں امڈینگے ہو جوش میں دریا کوئی

(١٩٣٢ ، رنگ‌بست ، ٦٣). اسی بات سے ان کی شخصیت کی معصومیت سادگی اور خلوص کا سوتا پھوٹتا ہے . (١٩٧٨ ، زاویۂ نظر ، ٢٨١).

سوتا (٢) (و مج) صف مذ (مث : سوتی).
١. **سویا ہوا ، خُفتہ.**

ادب سے آ کے بیٹھی بُت کے آگے
لگی جینے کا سوتا بھاگ جاگے

(١٧٥٩ ، راگ مالا ، ٣).

وہ سوتا جگاتا تھا جس کا خطر
اُٹھا شور سے فوج کے چونک کر

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠٨٠). یہ لوگ روتی صورت ، سوتی مورت ، دولت کے بندے تھے. (١٨٨٠ ، نیرنگِ خیال ، ٩٦).

آتے ہی یہ سوال کیا کوتوال نے
عدمت کا سوتا ذہن جگایا سوال نے

(١٩٣٦ ، جگ بیتی ، ٢٨). ٢. **(مجازاً) مُردہ ، مرا ہوا.**

اب کوئی آواز سوتوں کو جگا سکتی نہیں
سینۂ ویراں میں جانِ رفتہ آ سکتی نہیں

(١٩٢٣ ، بانگِ درا ، ١٦٢). [سونا (رک) سے صفت].

ـــ پڑنا محاورہ.
عام طور سے سب کا سو جانا ، رات ہو جانا.

بچتا ہی نہیں اب دل کو وہ شرم و خجالت سے
بچتا ہے وہ کب؟ جب دیکھتا ہے پڑ گیا سوتا

(١٩١٦ ، سائنس و فلسفہ ، ٢٨).

ـــ سنّسار (ـــ فت س ، سک ن) صف.
خاموشی اور اُجاڑ پن ، بالخصوص رات کے سُنسان ہونے کی کیفیت . واہ ! سوتا سنسار . ابھی کے اچھے ہیں جو سب کو سلائے دیتی ہو. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٦٣٢).

سوتا سنسار ، سنتے والا بیدار
اپنی بیتی سُنا تو پھر سو لینا

(١٩٣٣ ، ترانۂ یگانہ ، ٥). [سوتا + سنسار (رک)].

ـــ سنّسار جاگتا پاک پروردگار فقرہ.
رات کے سُنسان ہونے کی جانب اشارہ ، عموماً داستان گو رات کے سُنسان ہونے کو ان الفاظ سے ظاہر کرتے ہیں. داستان‌گو کا روزمرہ. دو بجکر ستائیس منٹ آئے تھے ... سوتا سنسار جاگتا پاک پروردگار. (١٨٩٣ ، بی کہان ، ١). تین تین بارہ کا گجر بجا سوتا سنسار جاگتا پاک پروردگار ، چادر سے منہ‌کا باہر نکالی. (١٩٣٣ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٩ ، ١٦ : ٣).

سوتاپا (و لین) امذ.
سوکن ہونے کا رشتہ ، سوکن ہونا ، نیز سوت کے رشتے کی جلن. ہمیشہ شیر و شکر کی طرح آپس میں سب کی سب ملی جُلی رہیں اور سوتاپے کی جلن کسی کو نہ ہوئی. (١٨٠٣ ، گُلِ بکاؤلی ، ٩٣). پہلی بی بی کے سوتاپے کے تیر نے میرے باپ کے عیش میں خلل اندازی شروع کی. (١٨٩١ ، قصۂ حاجی بابا (ترجمہ) ، ٢). نازنین نے جواب دیا کہ صاحب سوتاپے کا ملال مجھ سے نہ اٹھے گا. (١٩٠١ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ٢ : ٢١٠). [سَوت + اپا ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ لینا محاورہ.
سوکن بننا. او شوخ دیدہ یہ کیا حرکت تھی تجھے مجھی پر سوتاپا لینا تھا. (١٩١٧ ، گلستانِ باختر ، ٣ : ٣٣).

سُوتاری (ضم س ، غم و) امث.
موچی کا ایک اوزار جس سے چمڑے میں سوراخ کرتے ہیں اور اس کے کٹاؤ میں سُوت کی یا چمڑے کی ڈوری ڈال کر سیتے ہیں. ہر پیشے کے آلات اور اوزار اصل میں اضافہ ہوئے. حجام کا استرہ قینچی اور موچی کی رانپی ، سُوتاری. (١٩١٧ ، علم المعیشت ، ٣). [سُوت (رک) + آری (رک)].

سُوتالی (ضم س ، غم و) امث.
رک : سوتاری. جس سے چمڑے میں سوراخ کرتے ہیں ہندی میں اس کا نام سُوتالی ہے. (١٨٣٥ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ١٩١). [پ : سُتالی सूतली].

سُوتر (و مع ، سک ت) امث.
١. **مقولہ ، فیصلہ ، رائے ، نصیحت ، پند.** قدیم زمانے کے سُوتر لکھنے والوں میں ذرّہ برابر بھی خود نمائی یا اِختلاف نہیں ہے. (١٨٩٩ ، دھرم شاستر ، ٦). باقاعدہ تصانیف مُختصر و پر معنی آدھے فقروں (سوتر) میں لکھے گئے جن سے مضمون پر تفصیلی روشنی نہیں پڑتی. (١٩٣٥ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ١ : ٩٣). اس کے پیروؤں نے اس کی تمام تعلیمات کو بدل ڈالا ، اصل سُوتروں کے بجائے نئے سُوتر بنالیے. (١٩٧٨ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ٢ : ١٦). ٢. **وہ کتاب جس میں نصیحتوں یا مقولوں کا مجموعہ ہو** (جامع اللغات). ٣. **سُتلی ، ڈوری ، دھاگوں کا مجموعہ**

سُوتر باندھ ارواح بتلی کھِلاؤ

(١٩٠٣ ، ابراہیم نامہ (دکھنی اردو کی لغت)). جنیؤ ایک سُوتر کی پتلی سی ڈوری ... ہوتی ہے جو لڑکے کے گلے میں پہنائی جاتی ہے. (١٩٢٨ ، بابا نانک کا مذہب ، ٣١). [س : सूत्र].

ـــ دھار امذ.
تھیٹر کا منتظم ، تربیت دینے والا شخص ، ایکٹر. ناندی کو سُوتر دھار مہتمم یا کوئی بڑا ایکٹر ادا کرتا ہے۔ (۱۹۲۳ ، ناٹک ساگر ۳۱۹) سنسکرت ڈراموں میں سُوتر دھار .. ہر کردار کا مجمع سے تعارف کراتا ہے . (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا عوامی اسٹیج ، ۱۱۲) .
[س : سُوتر دھار +].

سُوتک (و مع ، فت ت) امث.
۱. (ہندی) بچے کے پیدا ہونے یا اسقاط یا موت ہو جانے سے جو ناپاکی ہوتی ہے ، **چھوت** ، **سوڑ**. گیارہ دن سے لے کر تیرہ دن تک سوڑھ یعنی سُوتک چُھوت رہتی ہے ، اس عرصے تک زچّہ ناپاک خیال کی جاتی ہے۔ (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۲۵). ۲. **گھوڑے کا ایک رنگ جو سُرخی مائل ہوتا ہے.**

سُوتک اور لکھی اور بچکیاں
بربل و باچک ابلق اے ذیشاں

(۱۸۳۰ ، زینت الخیل ، ۱۳). رنگ گھوڑوں کے ... بہت سے ہیں ... سُوتک ، لکھی ، بچکیاں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۷۳).
[س : सूतक].

سوتُمبری (و لین ، فت ت ، سک م ، فت ب) امذ. ؛ سوتیمبری.
(ہن باسی) **جینی فرقے کے فقیر جو اپنے مُنھ پر کپڑا باندھے رکھتے ہیں.** جینی لوگوں کے دو فرقے بڑے مشہور ہیں ، ایک دگمبری دوسرے سوتیمبری. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۴۱). [श्वेताम्बर].

سَوتَن (و لین ، فت ت) امث.
رک : **سوت.**

میں تن ابھرن ان ہاں سٹی
سب سوتن میں مان سٹی

(۱۶۲۷ ، شاہی ، ک ، ۱۶۲). اسے تو بقول شخصے سوتن کا جلاپا ہو گیا ہے۔ (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۰).

کم بنتا بگاڑ کر چھوڑوں
موئی سوتن کی چُوڑیاں توڑوں

(۱۹۲۱ ، بنتی پرتاپ ، ۲۹). جھوٹی بیگم پر سوتن آ رہی ہے. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۲۳). [پ : सौतन].

سُوتنا (و مع ، سک ت) ف م ؛ سونتنا.
۱. (أ) **اوپر سے نیچے کی طرف ایک یا دونوں ہاتھ سے دبا کر اس طرح ملنا کہ درمیان میں وقفہ نہ ہو.** نم بال انگلیوں سے علیحدہ کرنے لگیں اشتیاق کے ساتھ لٹ لٹ سونت سونت کر سنوارنے لگیں. (۱۹۶۵ ، چارناولٹ ، ۹۰). (أأ) **ہاتھ اوپر سے نیچے کی طرف پھیر کر نمی کو دور کرنا ، تری صاف کرنا یا نچوڑنا** (جیسے پسینہ سُوتنا ، دھو کر کپڑا سوتنا). پیغمبر صاحب چہرۂ مبارک سے خُون سُوتتے جاتے اور فرماتے جاتے تھے کہ قوم کیونکر فلاح پا سکتی ہے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۳۷). پٹرول دینے والا آ گیا تھا ، چار گیلن پٹرول موٹر میں ڈلوا کر ، نہایت احتیاط سے پمپ کی موٹی ربر کی نلکی کو سُوتنے لگے. (۱۹۳۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۸۳). ۲. **مانجھا بنانا.**
لڑکا آیا تو اُس سے پُوچھا مانجھا سُوتا؟ اس نے جواب دیا کہ گیان شیشہ تو پیس لیا ہے ، مانجھا ... تیار ہو جائے گا . (۱۹۱۶ ، اشکبِ خون ، ۱۱). ۳. **مارنا** ، بہت پیٹنا مانجھا سوتنا کہتے تھے. سُوتنا ایک اور معنی میں بھی اِستعمال کرتے تھے یعنی مارنا. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پُھول مہکے ، ۹۷). ۴. **لینا ، لگانا (مہندی وغیرہ)**. عید بقرعید کو لڑکیاں مہندی سُوتنے لگتیں . (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۳۰). ۵. **گندے پانی اور کُوڑے کرکٹ کو صاف کرنا ، الیچنا** ، جیسے : موری سُوتنا (فرہنگِ آصفیہ). ۶. **میان سے کھینچنا یا نکالنا (آہنی اسلحہ خصوصاً تلوار کے لیے مُستعمل)**. دیو تیغ دو پیکر سُوت کر جھپٹا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۲۲). مُجھے جو غُصّہ آیا تو تلوار سُوت کرکے ہاتھ بڑھایا کہ لاش پھڑکتی نظر آئے . (۱۹۰۲ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۷). ۷. (مُرغ بازی) **مُرغ کی ٹانگیں اور جسم کی ملائی کرنا ، تکان اتارنے کو مُرغ کے جسم پر بار بار ہاتھ پھیرنا ، مُشت مال کرنا** (آ ب و ، ۸ : ۱۲۰). ۸. **چٹ کر جانا ، صاف کر جانا (کھانا وغیرہ) ہڑپ کرنا ؛ (مجازاً) لُوٹ کھسوٹ لینا ، کُچھ باقی نہ چھوڑنا .** اِن دنوں میں تو دسترخوان پر ڈھول سی اُڑ جاتی ہے کُچھ ہاتھ نہیں آتا. سب سونت جاتے ہیں سالے. (۱۹۶۵ ، چارناولٹ ، ۱۰۲). ۹. **(مجازاً) بے تحاشا زد و کوب کرنا (لکڑی یا چمڑے وغیرہ سے) مارنا.** ہنٹر لے کر گھوڑے کو سُوت دیا. (۱۹۰۷ ، مخزن ، اکتوبر ، ۴۳). سُوتنا ایک اور معنی میں بھی اِستعمال کرتے تھے یعنی مارنا ، اصغر نے احمد کو سُوت ڈالا. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پُھول مہکے ، ۹۷). [پ : سونتنا सूंतना کا بگاڑ].

سوتَنتَر (فت س ، و ، ت ، سک ن ، فت ت) صف.
آزاد ، خودمختار. آپ ایشور ہیں اور سوتنتر ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۴۴۸). میں کچھ نہیں کرتا میں سوتنتر کرتا نہیں ہوں ، پرمیشور ہی سوتنتر کرتا ہے . (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۱۴۰). [س : स्वतन्त्र].

سُوتواں (ضم س ، غم و ، سک ت) صف.
سُتواں ، سُتا ہوا ، پتلا ، باریک. نا ک اگرچہ سُوتواں نہ تھی مگر ... پھیہ پھری بھی نہ تھی. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۱). پیشانی درخشاں ، نا ک سوتواں ، ہونٹ گلاب کی پنکھڑی . (۱۹۳۵ ، بیگماتِ شاہانِ اودھ ، ۸). [سُوتنا (رک) سے صفت].

ـــ نا ک صف.
پتلی اور خُوبصورت نا ک.

نظر آئے جیسے وہ سُتواں نا ک
نہ ہووے پھر وہ ساری عمر غمنا ک

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷).

قیامت کا الف ہے سُوتواں نا ک
خموش آگے ہے اُس کے شمعِ ادرا ک

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۵۹). [سُوتواں + نا ک (رک)].

ـــ نا ک نقشہ (ـــ فت ن ، سک ق ، فت ش) امذ.
نازک اور دلکش خد و خال (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ فرہنگِ اثر) .
[سوتواں + نا ک نقشہ (رک)].

سُوتی (و مج).(الف) صف.
سُوت کا ، سُوت کے دھاگے کا بنا ہوا. وہ نہ تو کسی تصویری یا تحریری زبان سے واقف تھے ، نہ بستیاں بنا کر رہنے کے عادی تھے اور نہ سُوتی یا اُونی لباس سے آشنا تھے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۳۴). (ب) امث ، امذ. ۱. سُوت کے تاگے کا چھوٹا سا ٹکڑا جو بچے شرط بد کر مُنھ میں رکھتے ہیں اور جب کوئی شرط والا بچہ کہتا ہے ،سوتا سوتی آوے، تو وہ فوراً تاگا زبان پر رکھ کر دکھا دیتے ہیں جو نہیں دکھا پاتا وہ ہار جاتا ہے (فرہنگ آصفیہ). ۲. (مُرغ بازی) ڈورے کی بنی ہوئی ٹوپی جو مُرغ کی چونچ پر چڑھاتے ہیں تا کہ وہ مقررہ وقت کے خلاف دانہ وغیرہ نہ چُگ سکے. چھوڑ کر کے سُوتی اور ردا پڑھا کر پانچ بجے تک ٹہلاوے - (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۱۸۹) -
[سُوت + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---بَدنا محاورہ.
(کھیل) بچوں کی ایک شرط جس میں ہروقت ذرا سا تاگا مُنھ کے اندر رکھتے ہیں.

رہتی ہیں رِشتۂ اخلاص کی باتیں سدا مُکھ میں
بدی ہے ہم نیں گویا مل کے اپنے یار سیں سوتی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۴).

---پُھلان (---ضم پھ) امذ.
ریشمیں کپڑا جس پر سُوت کے پُھول بنے ہوں (ا پ و ، ۳ : ۷۷).
[سُوتی + پُھل ~ پُھول + ان ، لاحقۂ نِسبت].

سوتی (۱) (و مج) امذ.
بیس روپے (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۸ ، ۵۷). [مقامی].

سوتی (۲) (و مج) صف.
سوتا (رک) کی تانیث (تراکیب میں مُستعمل).

---بِھڑ / بِھڑوں / بھیڑوں / راڑ کو جگانا محاورہ.
دبے ہوئے شر کو نئے سِرے سے اُٹھانا ، ازسرِنو ہنگامہ برپا کرنا ، خوامخواہ ہنگامہ اور شور و شر برپا کرنا.

بندے کے حال کی تو ، ناسخ کو کب خبر تھی
پھر سوتی بھڑ یہ کِن نے میرے لئے جگائی

(۱۸۳۸ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۷۴). جب خود بخود تمہارا مطلب نکل رہا ہے تو سوتی بھڑوں کو کیوں جگاتے ہو. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۹ : ۱۰).

---تھی پَر کاتا نَہیں جو کاتا تو پانچ پاؤ کہاوت.
سُست عورت پر طنز ہے کہ اوّل تو کام نہیں کرتی اگر کرتی ہے تو برائے نام (جامع الامثال).

سوتے (۱) (و مج) امذ ؛ ج.
سوتا (۲) (رک) کی جمع یا مُغیرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل).

محوِ نظارہ کوئی تنہا ہو رہا
کوئی تنہا سوتے ہو آکر سو رہا

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۳۰).

ناگہاں بے خبر اوس نیند میں سوتے سوتے
ہنستیں کیا کنوں میں صبح کے ہولے ہولے

(۱۸۳۰ ، امتحانِ رنگین ، ۳۹).

---جاگتے م ف.
ہر وقت ، ہر حالت میں ، دن رات ، رات دن. رضیہ بیگم کو سوتے جاگتے کوئی گھڑی ایسی نہیں گزرتی جو اپنے بچے کا سہرا دیکھنے کی فکر نہ ہو. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۸).

کیوں نہ سوتے جاگتے یاد آئے میخانہ ہمیں
رات کو بنتا ہے ساغر دن کو پیمانہ ہمیں

(۱۹۵۵ ، طُوفانِ نوح ، ۵۵).

---فِتنوں/فِتنے کو جگانا محاورہ.
رک : سوتی بِھڑ جگانا.

سنے (سوتے) فتنے کوں بھی اچانا نہیں
سوتی سوں بلا کوں جگانا نہیں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۶).

ستم زیوار سے مُردے کو جلاتے نہ چلو
سوتے فتنے کو تم اے یار جگاتے نہ چلو

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۹۴). ایسے وقتی سیاست کا رنگ دینا سوتے ہوئے فتنے کو جگانا ہے (۱۹۳۶ ، خُطباتِ عبدالحق ، ۵۱).

---کا سوتا رَہ جانا محاورہ.
۱. غافل پڑا رہنا اور وقت پر نہ چونکنا.

رہ گئے سوتے کے سوتے کارواں جاتا رہا
ہم تو ہیں اس رہ کے خوابیدہ ہیں بارے دیکھیے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۹).

یہ کس نے خواب میں جلوہ دکھایا
یونہی ہم رہ گئے سوتے کے سوتے

(۱۹۱۰ ، گلکدۂ عزیز ، ۱۰۶). ۲. سو کر پھر جیتا نہ اُٹھنا ، سوتے میں مر جانا ، نیند کی حالت میں مر جانا.

چل بسے پیش از سحر تھے جو رفیقانِ سفر
آہ اک سوتے کا سوتا میں ہی غافل رہ گیا

(۱۸۳۳ ، ممنون ، د ، ۲۶).

---کا کَتّرا ، جاگتے کی کٹیا کہاوت.
غافل نقصان اُٹھاتا ہے اور ہوشیار فائدہ اُٹھاتا ہے (ماخوذ: جامع الامثال).

---کا مُنھ کُتّا چاٹے کہاوت.
غافل ، بے خبر ، سوتے ہوئے آدمی کو کسی بات کی خبر نہیں ہوتی ، غافل کو نقصان ہی ہوتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کو جگانا ف م ؛ محاورہ.
غافل کو ہوشیار کر دینا ، چوکنّا کر دینا. یہ سوتے کو جگا دیتی اور غافل کو چوکنّا کر دیتی. (۱۸۹۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۴۴).

---کو سوتا کَب جگاتا ہے کہاوت.
غافل کی غافل کیا مدد کر سکتا ہے (جامع الامثال).

---لڑکے کا مُنھ چُوما نہ ماں خوش نہ باپ خوش کہاوت.
بغیر اطلاع کے کسی کے ساتھ نیکی کرنا رائگاں ہے ، چُھپا کر محبت کرنا بے کار ہے (خزینۃ الامثال ؛ نجم الامثال).

---مُردے جگانا محاورہ.
شور و شر مچانا ، قیامت برپا کرنا.

گر خواب میں آن کر جگایا
سوتے مُردے جگائیں گے ہم

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۳).

---میں م ف.
حالتِ خواب میں.

پیستا ہے دانت سوتے میں وہ دریائے مُراد
خواب میں دیکھے نہ تجھے ہم نے تو گوہر بولتے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۰۷).

---نصیب جاگنا محاورہ.
اقبال یاور ہونا ، خوش نصیبی کا واپس آ جانا.

چھوڑا ہاتھی کو اپنے آگے
ہتھنی کے نصیب سوتے جاگے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۲۷).

سوتے (۲) (و مج) امذ ؛ ج.
سوتا (۱) کی جمع یا مُغیرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل).

---جاگنا محاورہ.
سوتے پھوٹنا ، چشموں کا جاری ہو جانا.

کیسے شیریں تقریر سے نیند آتی ہے
سوتے جاگے ہیں تری چاہ میں وہ پانی ہے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۶۸۵).

---خُشک ہونا ف ل.
پانی کے چشمے کا بند ہو جانا ، منبع سے پانی نہ نکلنا ، ختم ہو جانا.

خُشک نہ ہوئے پانی پہ سوتے ، بنتے جاتے تال
گہرے گہرے خُون کے تال کہڑا دیکھے ڈیکال

(۱۹۶۰ ، لاحاصل ، ۴۴). جب زبانوں میں افکار اور علوم کے سوتے خُشک ہو جاتے ہیں تو زبانیں مُردہ ہو جاتی ہیں. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، اکتوبر ، دسمبر ، ۶۷).

---کا پانی امذ.
سوتے کا پانی پاک سمجھا جاتا ہے ، چشمے کا پانی پاک ہوتا ہے (جامع الامثال).

سوتیا (و لین ، کس ت) صف.
سوت کا یا سوت سے متعلق (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[ب : सौतिया].

---آم امذ.
ساجھے کا کام ، مشترک ذمہ داری. اس نے کہا نا صاحب میں کبھی سوتیا آم نہیں لیتی یعنی ساجھے کا کام نہیں کرتی. (؟ ، طلسم ہوش رُبا (مہذب اللغات)). [سوتیا + آم (رک)].

---جَھل (---فت جھ) امث.
رک : سوتیا ڈاہ. سوتیا جھل زمانے میں مشہور ہے. بھلا دوسرے نکاح کو کبھی بی بی کسی کی قبول کرے گی. (۱۸۸۱ ، سورت الخیال ، ۱ : ۲۱۷). [سوتیا + جھل (رک)].

---ڈاہ امث ؛ امذ.
وہ جلاپا جو سوتاپے یا رقابت کی وجہ سے ہو.

پھیر کر منّہ چل گئی کر آہ
سچ کہ ہوتا بُرا ہے سوتیاہ ڈاہ

(۱۹۱۷ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۲۷). باوجود رقابت اور سوتیا ڈاہ کے زبیدہ نے قتنہ کا مقبرہ بڑے تکلف سے بنوایا. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ (ترجمہ) ، عبدالکریم ، ۳ : ۳۱۱). سوتیا ڈاہ بُری شے ہے ، وہ تم سے ضرور خار کھائے گی. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۶۸). اور سوتیا ڈاہ کا جوالا مکھی بھڑ بھڑا بھڑ بھڑا کر لاوا اُگل رہا تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۳). [سوتیا + ڈاہ (رک)].

سُوتیا جَڑ (و مع ، سک ت ، فت ج) امث.
سوت جیسی باریک جڑ ، وہ جڑ جو بہت باریک ہو. اکثر بہت سے گھر پتواروں کی جڑیں بڑی لمبی لمبی سیدھی پتلی ڈوری کی سی زمین کے اندر پائی جاتی ہیں. ایسی جڑوں کو سُوتیا جڑیں کہتے ہیں. (۱۹۱۶ ، علم زراعت (ترجمہ) ، ۲). [سُوت (رک) + یا ، لاحقۂ صفت + جڑ (رک)].

سوتیاں بَرَیں جگانا محاورہ.
رک : سوتی بھڑ جگانا.

یہ صورتیں جو دیکھے ہے مت ان سے دل لگا
بَرَیں یہ سوتیاں انھیں اے یار مت جگا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۱۱).

---سَوتیلا (و لین ، ی مج) (الف) امذ.
سوت کا بیٹا ، وہ بیٹا جو سوت سے پیدا ہو ، دُوسری ماں یا دُوسرے باپ (سوتیلے باپ) اورسوکن یا بیوی کے پہلے شوہر کے تعلق سے جو رشتہ ہو. سوتیلا صاف بتا رہا ہے کہ عقی سوت کی نسبت سے معرضِ وجود میں آیا ہے اور اسی نسبت سے زندہ ہے. (۱۹۲۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۲۸۳). (ب) صف. جو سگا اور حقیقی نہ ہو ، غیر حقیقی (باپ بھائی وغیرہ).

مزا جب تھا کہ آپس میں سمجھتے قوتِ بازو
شکایت ان سگوں سے ہے جو سوتیلا سمجھتے ہیں

(۱۹۲۵ ، دیوانجی ، ۲ : ۳۱۶). «سوُرتی کا بیٹا. سوتیلا» اُس نے دانت پیس کر کہا اور بھاگ کھڑا ہوا. (۱۹۶۳ ، اداس نسلیں ، ۴۴۴). [سوت + یلا ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---باپ امذ.
(بیوہ یا مطلقہ) ماں کا دُوسرا شوہر (جو اپنا حقیقی باپ نہ ہو).

نواب مخدرہ علیا کی وفات کے بعد اُن کے سوتیلے باپ ان کی زبردست جاگیر پر قابض ہوگئے۔ (۱۹۸۷ء ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۲۵)۔ [سوتیلا + باپ (رک)]۔

ـــــ بیٹا / لڑکا (ـــــی مج / فت ل ، سک ڑ) امذ۔
بیوی کے پہلے شوہر یا شوہر کی دُوسری بیوی کا بیٹا۔ میں جسے تدبیر نے ہمیشہ اپنا سوتیلا لڑکا سمجھا تھا اس وقت زندگی میں پہلی بار خالص مسرت کا لُطف اُٹھا رہا تھا۔ (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۰۵)۔ [سوتیلا + بیٹا / لڑکا (رک)]۔

سوتیلی (و لین ، ی مج) صف مث۔
جو سگی اور حقیقی نہ ہو۔ میں نے سگی سوتیلی کا فرق نہ کیا۔ (۱۸۶۲ء ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۱۷)۔ وہ ان دونوں کی سگی بہن نہیں ہے سوتیلی ہے۔ (۱۹۳۰ء ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۰۲)۔ وہ بیک وقت سگی اور سوتیلی ماں لگتی ہے۔ (۱۹۸۳ء ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۴۴)۔ [سوتیلا (رک) کی تانیث]۔

ـــــ ماں امذ۔
ماں جو حقیقی نہ ہو ، باپ کی دُوسری بیوی۔ لڑکیوں کو سوتیلی ماں سے جو اندیشے ہوتے ہیں وہ بیجا نہیں۔ (۱۹۲۴ء ، اختری بیگم ، ۱۱)۔ اُس نے دوسرا بیاہ نہ کیا کہ سوتیلی ماں اس کے لڑکے سے اچھا سلوک نہیں کرے گی۔ (۱۹۸۳ء ، ساتواں چراغ ، ۱۷۲)۔ [سوتیلی + ماں (رک)]۔

سوتھ (و مج) امذ ؛ امث۔
رک : سوت ؛ سوتا۔

کون دل سوختہ بادیۂ غم ہے تیھ بنا کی
سوتھ پانی کی جوہر ایک قدم ہے تہ خاک

(۱۸۰۵ء ، ایمان (عروس الاذکار ، ۴۴))۔ یہی حال شہوت و غضب اور دیگر جذبات کا ہے ان سب میں شاعری بجائے اس کے کہ جذبات کے سوتھ سکھائے ان کی پرورش اور آبیاری کرتی ہے۔ (۱۹۳۳ء ، ریاست (ترجمہ) ، ۱۲)۔ [سوت (رک) کا ایک املا]۔

سوتھا / سوتھائی / سوتھیائی (و مج) امذ۔
(ٹھگ) مسافر کو بہلا پُھسلا کر اپنے قبضے میں لانے والا ٹھگ (ا پ و ، ۸ : ۱۹۳ ؛ مصطلحاتِ ٹھگی)۔ [مقامی]۔

سُوتُھر (و مع ، فت تھ) امذ۔
وہ جگہ جہاں مچھلیوں کو نمک لگا کر خُشک کیا جائے۔ اگر کوئی بندرگاہ اس مقام پر تعمیر نہ کی جائے تو بھی ... اس گودی کے ساتھ ایک سوتھر ، سرد خانہ اور برف کی چھوٹی فیکٹری کی ضرورت ہو گی۔ (۱۹۷۵ء ، سنگیات ، ۳۹)۔ [مقامی]۔

سُوتَھن (و مع ، فت تھ) امذ ؛ رک سوتھنا۔
تنگ مہری کا پائجامہ جو مرد پہنے۔ سر پر کمل کی ایک ٹوپی اور بدن میں گزی کے ایک انگرکھے اور گھٹنوں تک ایک گزی کا سُوتھن اور کاندھے پر کمل کی ایک گھوگھی ایسے کپڑے پہنا کر نامراد کو نکال دیا۔ (۱۸۵۹ء ، سراج الصدق ، ۶۴)۔ [پ : सुथन]۔

سُوتھنی (۱) (و مع ، سک تھ) امث۔
سوتھن کی تانیث ، تنگ مہری کا پائجامہ جو عورت پہنے (پلیٹس)۔ [پ : सुथनी]۔

سُوتھنی (۲) (و مع ، سک تھ) امث۔
ایک خوردنی جڑ کا نام ، لاط : Dioscorea Fasciculata (پلیٹس)۔ [پ : सुथनी]۔

سُوٹ (و مع) امث۔
۱۔ کوٹ اور پتلون (بیشتر پیرہنگ) ؛ ایک ہی وضع یا رنگ کا مردانہ یا زنانہ جوڑا۔ بزاز کی دوکان پر جا کر دو عُمدہ سُوٹ بنوائے ، ایک ریشمی اور دُوسرا بانات کا۔ (۱۸۹۴ء ، پشو ، ۳۹)۔ اکثر لوگ میز ، کرسی ، کالر ، ٹائی ، بُوٹ ، سوٹ ... کے نشے میں چُور ہو کر اس وعید کے مُستحق ہوتے ہیں۔ (۱۹۱۲ء ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۸۵)۔ ایک نوجوان سوٹ پہنے ہوئے بیٹھا ہے۔ (۱۹۸۱ء ، قطب نما ، ۱۸)۔ **۲۔ دعویٰ ، نالش** (شید سا گر)۔ ف : سِلانا ، سلوانا ، سینا۔ [انگ : Suit]۔

ـــــ بُوٹ (ـــــو مع) امذ۔
مغربی طرز کے کپڑے اور جُوتے وغیرہ۔ اور جو کہیں تمہیں ولایت جا کر پڑھنے کے لئے وظیفہ مل جائے تو سُوٹ بُوٹ اور سفر خرچ کے لیے روپیہ کہاں سے لاؤ گے۔ اس وقت کس کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھرو گے۔ (۱۹۳۶ء ، منشی پریم چند ، واردات ، ۳۷)۔ اگر باز بہادر ایک موجودہ جنٹلمین کی طرح منہ میں سگار دبائے سر پر ہیٹ رکھے اور سُوٹ بُوٹ سے لیس ہو کر آتا ہے تو کوئی شخص اپنی ہنسی ضبط کر سکے گا۔ (۱۹۸۸ء ، نگار (سالنامہ) ، پاکستان ، ۱۰۶)۔ [انگ : Suit Boot]۔

ـــــ پوش (ـــــو مج) صف۔
سوٹ پہننے والا۔ انگریزی تعلیم یافتہ اور سُوٹ پوش ، نام جمشید علی خان ، باغپت ضلع میرٹھ کے رئیس۔ (۱۹۷۴ء ، معاصرین ، ۱۶۱)۔ [سُوٹ + پوش (رک)]۔

ـــــ کیس (ـــــی مج) امذ۔
پہننے کے کپڑے رکھنے کا بکس جو بیشتر چمڑے کا ہوتا ہے۔ عموماً اس کے ڈھکن میں دائیں اور بائیں کنارے پر دو تالے اور اگر بیچ میں ایک تالا ہو تو دائیں بائیں ڈھکن کو نچلے حصے میں پھنسانے کے لیے کھٹکے یا چھپکے لگے ہوتے ہیں۔ صبح انہوں نے اپنے نوکر کے ہاتھ ... سُوٹ کیس منگا لیا۔ (۱۹۲۹ء ، غُبارِ عیش ، ۱۳)۔ عورت نے بھی دائیں ہاتھ میں ایک سُوٹ کیس اُٹھا رکھا تھا۔ (۱۹۸۷ء ، گلی گلی کہانیاں ، ۱۰۹)۔ [انگ : Suit-Case]۔

سُوٹ (۲) (و مع) امث۔
یہ تاش کی اِصطلاح کے طور پر بھی رائج ہے جو ایک ہی رنگ کے پتوں کے کسی کھلاڑی کے حصّے میں آنے کی صورت میں اِستعمال ہوتی ہے (ماخوذ : اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۲)۔ [انگ : Suit]۔

سُوٹ (۳) (و مع) امذ.
ایک قسم کی چیزوں کا سلسلہ ، جوڑ. دو کمروں اور ایک باتھ روم کا سُوٹ ، ہمیں رہنے کو دے دو. (۱۹۸۸ ، صالحہ عابد حسین ، سفر نامہ ، ۱۳۷). [انگ : Suit].

سُوٹا (و مع) امذ.
سگریٹ یا چرس کا کش ، دم ، سوٹا. چرس کا ، سُوٹا ، لگا کر دنیا و مافیہا سے بے خبری کے عالم میں چلا جانا اُن کے لیے زندگی کی دشواریوں سے فرار کا ایک محبوب وسیلہ بن گیا ہے. (۱۹۷۵ ، شاہراہِ انقلاب ، ۳۳۹). [سونٹ/سونٹ ـ سانس اندر کی طرف کھینچنا کا حاصلِ مصدر].

ـــــ لگانا محاورہ.
کش لگانا ، دم لگانا ، سانس کے ساتھ چرس وغیرہ کا دُھواں اندر کھینچنا. جس لڑکے کے ساتھ اس نے پہلی بار چرس کے سُوٹے لگائے تھے وہی اس کے برس ... سے پانچ سو ڈالروں کے سفری چیک اڑا کر غائب ہو گیا تھا. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر دسمبر ، ۳۰۲).

سوٹا (و مج) امذ (امث : سوٹی).
رک : سونٹا جو زیادہ مستعمل ہے. بطرفِ راست ایک تونبا پُر از آب مع ایک پارچہ لنگوٹا اور سوٹا جس کو لنک (کذا) مہادیو بولتے ہیں. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۳۹۷). دیہات میں جیب کے بجائے ان کا ہاتھ اپنے سوٹے پر ہوتا ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۹۱). اُس کے سر پر ایسا کُھما کے سوٹا مارا کہ وہیں ڈھیر ہو گئی. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۶۲). [پ : सोटा].

سُوٹڈ بُوٹڈ / سُوٹیڈ بُوٹیڈ (و مع ، کس مج ٹ/ و مع ، ی مج) صف ، م ف.
فیشن ایبل ، جو سُوٹ بُوٹ ڈالے ہوئے ہو ، سُوٹ اور بُوٹ پہنے ہوئے. مشاعرے کی شرکت کے لیے شاکر صاحب ٹائی کالر سے لیس ... سُوٹڈ بُوٹڈ شکل میں بڑے کرّو فر کے ساتھ آئے. (۱۹۶۶ ، اُردو ادب ، ۱ : ۱۰۳). ایک سُوٹیڈ بُوٹیڈ مسافر نے کہا کہ سکھ یہاں بھی پیچھا نہیں چھوڑتے. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۱۰۶). [انگ : Suited Booted].

سُوٹر (و مع ، فت ٹ) امذ.
گرم بنیان ، سوئیٹر ، اُونی بنیان. سُوٹر سُوتی یا اُونی سوتی بنیان کے لئے عام ہے. انگریزی تعلیم یافتہ لوگ سوئیٹر بھی بولتے ہیں. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۲). [انگ : سوئیٹر (رک) کی تارید].

سوٹی (و مج) امث.
چھوٹی تیز موسلی ، کونڈی میں کُوٹنے کا ایک اوزار. چلے سفر میں کبیں کے لنگوٹی ہاتھ میں لے کر کونڈی سوٹی. (۱۸۹۷ ، چندراولی ، ۴۲). ماتا نے سوٹی ہاتھ میں لیے ہوئے پوچھا : تم دونوں وہاں دھوپ میں کیا کر رہے ہو. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۲۶). عمر نے میرے کندھے پر سوٹی مار کر کہا . (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۱۶). [سوٹا (رک) کی تانیث].

سوٹھا (و مج) امذ.
رک : سوتھا. مجھے سوٹھا کے فرائض بھی سیکھنا باقی تھے. (۱۹۵۰ ، ٹھگ ، ۱ : ۱۱۱). [مقامی].

سوٹھیا صَرّاف (و مج ، سک تھ ، فت ص ، شد ر) صف.
(ھو) ایماندار ، دیانت دار ، معاملے کا کھرا. بڑی سوٹھیا صرّاف ہو تو میرا پیسہ دے دو. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۳۳). [رک : سوتھیا صرّاف].

سُوج (۱) (و مع) امث (قدیم).
رک : سوجھ ، سُوجھ بُوجھ ، سوج سمجھ ، بینائی ، بصارت.

بے بوج کے تیں ہو لوک بے بوج
بہتر کہیں ہن بہتر کون ہے سوج

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۳). [سُوجھ (رک) کا قدیم اِملا].

سُوج (۲) (و مع) امث.
ورم ، سُوجن.

کہ بھواں ہور آنکھ ہور نا ک اس کے سب
ہوئے تھے سُوج سیتی ایک سب

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۷۰). جن کے گلے پر ورم یا سوج ہو جاتی ہے تو وہ یہاں آ کے ایک ڈھیلہ مٹی کا اُٹھا کر لے جاتے ہیں. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۹۲۱). [پ : सूज].

ـــــ آنا محاورہ.
رک : سُوج جانا.

بدن سُوج آیا وہ چونچیں جمائیں
ہوا خونا خُوں ایسی چوٹیں لگائیں

(۱۹۲۱ ، سیتا رام ، ۶۶).

ـــــ جانا ف م.
ورم آ جانا ، سوجن ہو جانا.

اس قدر کرتے عبادت میں قیام
سُوج جاتے دو قدم ان کے تمام

(۱۸۳۵ ، رسائل محمد حیات ، ۳۳). نماز پڑھتے پڑھتے اُن کے پاؤں سُوج جاتے تھے. (۱۹۱۳ ، سیرت النبیؐ ، ۲ : ۱۰۹).

ـــــ کَر تَھم ہونا محاورہ.
بہت سُوج جانا ، زیادہ سُوج کر بے حس و حرکت ہو جانا ، اُٹھنے کے قابل نہ رہنا.

منزلِ مقصود کیا راہِ صعوبت ناک ہے
رفتہ رفتہ سُوج کر پائے تجسس تھم ہوا

(۱۸۸۲ ، صابر (نوراللغات)).

ـــــ کَر کُپّا ہونا محاورہ.
بہت سوج جانا ، بہت ورم چڑھنا. منہ اور گردن دونوں سوج کر کُپّا ہو گئے. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۱). گورو جی کی ٹانگیں سُوج کر کُپّا ہو گئیں. (۱۹۷۰ ، اُردو کی آخری کتاب ، ۵۶).

سُوج (۳) (و مع) امذ.
سوجا کا مُخفف ، بڑی سوئی (جامع اللغات ؛ شبد ساگر). [پ सूजा].

---سَنکا کَپڑا پھٹا کہاوت۔
سُوئی الگ اور کپڑا پھٹا ، شرارتی آدمی کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

سَوجا (و لین) صف۔
بہادر ، طاقت ور ، بلوان (شبد ساگر)۔ [س : सौजा]۔

سُوجا (۱) (و مع) امذ۔
۱. **ایک آلہ جس سے سوراخ کرتے ہیں۔** ایک پشاوری رکھنا صفائی کے لیے ایک سوجا ، ایک برش جو بجو کے بال کا بنا ہو۔ (۱۹۰۷ ، مخزن الفوائد ، ۲ : ۲۷)۔ ۲. **بڑی سُوئی جس سے بوری وغیرہ سیتے ہیں** ، سُوآ۔ جا ک مٹی مختلف رنگ ، سوئی سوجا خورد و کلاں۔ (۱۹۰۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۲۱)۔ ۳. (**پھلٹے برداری**) **نیچہ کی نے اور نلی کو اندر سے صاف کرنے کا خاردار آہنی گز** (ا ب و ، ۷ : ۱۰۱)۔ ۴. (**نجاری**) **بغیر ٹھلی کی یعنی وہ سوئی کیل جس میں دونوں طرف نکیلے سرے ہوں ایسی کیل جس کا ایک سرا گاڑی کی پھڑ میں ٹھکا اور باہر نکلا ہوتا ہے اور دوسرا مثلاً یعنی بغیر ٹھلی کا جس میں پہیے کی روک کے ڈنڈے کا کُندا پھنسا دیا جاتا ہے** ، سرسا (اب و ، ۵ : ۱۳۳)۔ ۵. (**ملاحی**) **ناؤ کی بُنیادی قوس نُما لکڑی جو ریڑھ کی ہڈی کی طرح پیندے میں شروع سے آخر تک ہوتی ہے اور جس پر پُوری ناؤ کا ڈھانچا تیار کیا جاتا ہے** (ا ب و ، ۵ : ۱۷۹)۔ [پ : सूजा]۔

سُوجا (۲) (و مع) صف مذ (مث : سُوجی)۔
جس پر ورم ہو ، متورم ، سُوجنا (رک) کا ماضی (تراکیب میں مُستعمل)۔

---پھُولا (---و مع) صف مذ (مث : سُوجی پھُولی)۔
مُنھ پھُلائے ہوئے ، غُصّے میں بھرا ہوا ، ناراض ، کشیدہ۔

بنے کتنے ہیں پھلے چنگے ہیں ان کو کیا ہوا
سوجے پھولے آئے تھے کا گزاری کر گئے

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۰۲)۔ [سُوجا + پھُولا (رک)]۔

سَوجا پاٹ (و لین) امذ۔
ایک کھیل ، رک : **چِنّوراں**۔ وہ بڈھا جو آج مرے کل دُوسرا دن سوجاپاٹ زمین پر کھینچ کر لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ (۱۸۷۱ ، گلشنِ عبرت ، ۶)۔ [مقامی]۔

سُوجاکا / سُوجا کھا (ضم س ، غم و) صف۔
دیکھنے والا ، صاحبِ بصارت ، آنکھ والا۔

اندھے کو اندھا ملے دل مل ٹھوکر کھائے
جا کو جاندن گیان کا وہی سوجا کھا ہوئے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۳۲)۔ تمام احکام مذہبِ اسلام کی فطرت کے مطابق ہیں اگر یہ نہ ہو تو اندھے کے حق میں نہ دیکھنا اور سوجاکے کے حق میں دیکھنا گناہ ٹھہر سکے گا۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۳۲)۔

سُوجان (و مع) صف (قدیم)۔
دانا ، ہوشیار ، گیانی ، سوجھ بُوجھ والا۔

نہ ایسا کہیں شاہ سُوجان ہے
نہ ایسا دلاور کہیں جوان ہے

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۱)۔ [پ : सुजान]۔

سُوجَنا (و مع ، سک ج) امذ۔
رک : **سوجھنا**۔ تمہیں بھی اس کا سُوجنا (سوجھنا) کرنا ضرور ہے۔ (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النسا ، ۸۹)۔ [سوجھنا (رک) کا ایک املا]۔

سُوجَن (و مع ، فت ج) امث ، امذ ، سُوجھن۔
جسم کے کسی حصّے کے پُھول جانے کی صورتحال ، پھولن ، ورم ، آماس۔ لاٹھیوں کی چوٹ سے دونوں جگہ سُوجن چڑھ رہی ہے۔ (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۹۰)۔ یہ زہر سر میں درد تھکن اور بعض اوقات جوڑوں کا درد اور جوڑوں میں سُوجن پیدا کرتے ہیں۔ (۱۹۸۰ ، ہماری غذا ، ۷۰)۔ ف : اترنا ، جانا ، چڑھنا ، ہونا۔ [پ : सूजन]۔

سُوجْنا (۱) (و مع ، سک ج) ف ل ؛ سُوجھنا۔
۱. **سُوجن چڑھنا ، آماس یا ورم آنا ، متورم ہونا۔**

جو سُوجے پنجہ کھولنے کی کہیں سے
تو لے کر چکنی مٹی تُو زمیں سے

(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۱۸)۔ شہزادہ کو آمادہ کیا دو چار کوس بعد حسرت و افسوس چلے اب پاؤں اوتھنے سے بیٹھ گئے پنڈلیاں سوجھی تلووں میں چھالے پڑے (۱۸۶۴ ، شبستانِ سرور ، ۲ : ۱۷۲)۔ ان کے پاؤں اور پنڈلیاں سُوج جاتی تھیں۔ (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۳۵۹)۔ چشتی نے اسے دیکھا اس کی آنکھیں سُوجی ہوئی تھیں۔ (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۷۲)۔ ۲. (**کنایۃً**) **غُصّے یا بدمزاجی سے مُنھ پُھولنا۔**

جو جی تک اس کا پھولے رہیں
وہ سُوجے رہیں اور پُھولے رہیں

(۱۷۸۳ ، مثنوی در تہنیتِ عید (مثنویاتِ میر حسن ، ۱ : ۲۲۲))۔ [پ : सूजना]۔

---پھُولنا ف ل۔
جسم کا سڑ کر سُوج جانا۔

سُوجنے پُھولنے کی گور میں تیاری ہے
صحبتیں رہنے لگیں کاہش تن سے ہم کو

(۱۸۶۷ ، رشک (نور اللغات))۔

سُوجْنا (۲) (و مع ، سک ج) ف ل (قدیم)۔
دِکھنا ، نظر آنا ، دِکھائی دینا۔ اندھارے میں نہ اپس کوں اپس سُوجتا و نہ دوسرے کوں دیکھتا۔ (۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۴۳)۔

ولے کوئی عاقل سو بوجھا نہیں
کہ یو بُوجھنا کس کوں سوجا نہیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۹)۔

او کوں سو کوی بُوجتا نیں
او کیا سو کسی کوں سوجتا نیں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۸)۔ [سُوجھنا (رک) کا قدیم املا]۔

سوجْنا (و مع ، سکـ ج) امذ.
ایک درخت جس کی پھلیاں پکا کر کھائی جاتی ہیں ، سجنا ، سونجھنا ، سہجنا، کجھار ، سینجل اور سوجنے کی کلیاں ترکاری کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ (۱۹۰۷ء ، مصرفِ جنگلات ، ۳۲۰). [پ : سونجْھنا सहजना].

سُوجی (۱) (و مع) امث.
گیہوں کا خشخاش کے دانوں کے برابر بنایا ہوا دلیا ، روا. مراقبہ پیر کے عارف ہن کا مشاہدہ ، باند کر ذکر سری کی سُوجی ، سگن کے شکر ، نرگن کے پانی میں پکا کر کھانا. (۱۳۲۱ء ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۰).

عمر کی گیہواں گوں فن کی چکی ساری
دل چیتو سُوجی میدہ مرشد رنگ سوں جھاڑی

(۱۶۰۲ء ، چکی نامہ ، ۱۱). چونکہ دانہ دُوسرے گیہوں کا سخت ہوتا ہے اس لئے مایدہ اچھا نہیں ہوتا صرف روا بنتا ہے جسے سُوجی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ء ، دولتِ ہند ، ۱۳). سُوجی کی چپاتیاں اور میٹھے ٹکڑے اور ماش کی دال. (۱۸۹۳ء ، بی کنہاں ، ۳۰). جب سُوجی کے بُھننے کی خوشبو آنے لگے تو اس میں دودھ چھوڑ دو. (۱۹۰۶ء ، نعمت خانہ ، ۱۲۷). بُھنی ہوئی سُوجی ڈال کر قوام تیار کر لیں. (۱۹۸۵ء ، سعدیہ کا دسترخوان ، ۱۵۰). [پ : सूजी].

سُوجی (۲) (و مع). (الف) امذ.
(خیاطی) **کپڑے سینے والا ، درزی ، خیاط** (ا پ و ، ۲ : ۱۳۷). (ب) امث. سوئی. چاہتی ہوں کہ سُوجی یعنی سوزن کی طرح پتلی ہو کر لوگوں کے رگ پٹھے میں گھس جاؤں. (۱۹۰۷ء ، منہاج السالکین ، ۱۴۹). [پ : सूजा].

سُوجھ (و مع) امث.
۱. **آنکھوں کی روشنی ، بصارت ، نظر** (پلیٹس). ۲. **اُونچ نیچ پہچاننے کی صلاحیت ، سمجھ ، عقل ، ادراک ، دُور اندیشی ، بصیرت.** کیا سوجھ نہ آئی ان کو جو قائم ہوتے ہیں ملک پر وہاں کے لوگوں کے جانے کے بعد کہ ہم چاہیں تو ان کو پکڑیں. (۱۷۹۰ء ، ترجمۂ قرآن ، شاہ عبدالقادر ، ۱۵۱).

عام مستی میں کچھ ، سُوجھ بڑھی اور بھی
مے تو پلا ساقیا ، اس سے کڑی اور بھی

(۱۸۰۵ء ، دیوانِ بیختہ ، ۱۴۹). انجیل ... میں ہر طرح کی سُوجھ اور ہدایت موجود ہے. (۱۸۹۵ء ، ترجمۂ قرآن ، نذیر احمد ، ۱۸۳).

میں اسی کی ہوں جو مُجھ کو پہچان لے
سُوجھ رکھتا ہو جو ، بوجھ لے جان لے

(۱۹۵۸ء ، تارِ پیراہن ، ۱۷۷). [سُوجھنا (رک) کا حاصل مصدر].

--- بُوجھ (--- و مع) امث.
عقل ، سمجھ.

سُوجھ بُوجھ ان کی نہ ہو کیوں ، نہ رہی میخواری
چشم ہے جام و دل بادہ کشاں ہے شیشہ

(۱۷۷۵ء ، عزلت (چمنستانِ شعرا ، ۳۵۷)). وہ بڑی سُوجھ بُوجھ کے لوگ تھے. (۱۸۹۵ء ، ترجمۂ قرآن ، نذیر احمد ، ۲۰). ہندوستانیوں کی سُوجھ بُوجھ کا ایک زمانے میں کیوں اِتنا چرچا تھا. (۱۹۵۱ء ، تاریخ تمدنِ ہند (ترجمہ) ، ۲۵۷). سُوجھ بُوجھ والی تنقید نے جدید افسانہ کی جہاں پھنک کی ہے. (۱۹۸۷ء ، حصار ، ۱۰). [سُوجھ + بُوجھ (رک)].

--- پڑنا محاورہ.
رک : **سُوجھنا ، سمجھ میں آنا.** ان لوگوں سے پُوچھو کہ آیا اندھا اور جس کو سُوجھ پڑتا ہے دونوں برابر ہو سکتے ہیں. (۱۸۹۵ء ، ترجمۂ قرآن ، نذیر احمد ، ۲۱۲). مُجھے کُچھ سُوجھ ہی نہ پڑا کہ اب کیا کرنا چاہیے. (۱۹۳۲ء ، میدانِ عمل ، ۷۵).

سُوجھا (و مع) صف.
آنکھوں والا ، جس کو نظر آتا ہو ، ہدایت یافتہ ، سمجھ دار. جس کو سمجھاوے اللہ وہی ہے سوجھا. (۱۷۹۰ء ، ترجمہ قرآن ، عبدالقادر ، ۲۷۳). اگر یہ نہ ہو تو اندھے کے حق میں نہ دیکھنا اور سُوجھا کے حق میں دیکھنا گناہ ٹھہر سکے گا. (۱۸۹۸ء ، سرسیّد ، مکاتیب ، ۳۰۲). [پ : सूजना].

سُوجھا جانا ف ل (قدیم).
نظر آنا ، دِکھائی پڑنا.

سوجھانے سے بھی اب جا کو قفس سوجھا نہیں جاتا
یہ کیسا شور ہے اے عندلیبو کیا بہار آئی

(۱۷۹۸ء ، میر سوز ، د ، ۳۰۱).

سُوجھانا (و مع) ف م ، سمجھانا.
دِکھانا ، سمجھانا ، سُجھانا ، رہبری کرنا

جیتاں میں تونج سیانا ہے نہیں پھر تجھ سا آتا ہے
ترے نے دین پاتا ہے سچ مچ یوں سُوجھایا ہے

(۱۶۷۲ء ، شاہی ، ک ، ۱۰۷).

سوجھانے سے بھی اب جا کو قفس سُوجھا نہیں جاتا
یہ کیسا شور ہے اے عندلیبو کیا بہار آئی

(۱۷۹۸ء ، میر سوز ، ۳۰۱). یہاں اس کو یہ سُوجھانا منظور تھا کہ نرمی وہیں تک پسندیدہ ہے جہاں تک دوسری طرف سے درشتی اور سختی اور اپنی مضرت کا احتمال نہ ہو ورنہ مذموم ہے. (۱۸۸۶ء ، حیاتِ سعدی ، ۱۵۱). یہ بات تو میرے خیال میں بھی نہ تھی جو اس وقت تُم نے سُوجھائی. (۱۹۱۰ء ، راحت زمانی ، ۳۷). ممکن ہے انھیں کسی نے سُوجھایا ہو اور حضرتؐ نے ہزار پانچ سو روپے خرچ کر کے کلثی بدلوا لی ہو. (۱۹۳۵ء ، دودھ کی قیمت ، ۱۲۹). [سُوجھنا (رک) کا تعدیہ].

سُوجھائی دینا ف ل.
دِکھائی دینا ، نظر آنا (مہذب اللغات).

سُوجَھت (و مع ، فت جھ) امث.
سمجھ ، عقل. اور سُوجھت ہی نہ ہو تو پھر کس طرح بڑھنے اور چلنے کا سودا سر میں سما سکتا ہے. (۱۹۳۷ء ، اصلاحِ حال ، ۳۸). [سُوجھنا (رک) سے حاصل مصدر].

سُوجْھنا (و مع ، سک جھ) امذ ؛ امث سُوجھنا.
۱. صوابدید ، فکر ، بندوبست ، انتظام.

ابھی اِک عُمر رونا ہے نہ کھوؤ اشک آنکھو تم
کرو کُچھ سُوجھنا اپنا تو بہتر ہے کہ دنیا ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۰۲).

اپنی اسامی آئے نہ تخفیف میں کبھی
اپنا میاں ضرور کہیں سُوجھنا کرو
(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۸۱). ملک داری کا سُوجھنا کر کے ... اجنٓ کو چل پڑا. (۱۹۰۹ ، ناٹک کتھا ، ۹۸). ۲. مطلب ، مقصد ، کون. جاؤ تو سہی اپنا سوجنا نہ دیکھو تو آجانا.(۱۸۹۲ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۲۰). ۳. نسبت ، منگنی ، رشتہ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [ف : کرنا ، ہونا. [پ : रुझना].

سُوجْھن (و مع ، فت جھ) امث.
رک : سوجن ، ورم ، آماس. میں ایک کارڈ دیتا ہوں ... اس میں یہ خاصیت ہے کہ جس سُوجھن پر مل جائے وہ اترجائے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۷۱). [سُوجن (رک) کا ایک املا].

سُوجْھنا (۱) (و مع ، سک جھ) ف ل.
سُوجن چڑھنا ، ورم آنا. ایرانی عورت نے ... بھری ہوئی چلم اس طرح منہ پر ماری کہ تمام منہ سُوجھ گیا. (۱۹۰۱ ، گرداب حیات ، ۹). [رک : سوجنا (۱)].

سُوجْھنا (۲) (و مع ، سک جھ). (الف) ف ل.
۱. دکھائی دینا ، نظر آنا.

افسوس اہلِ دید کو گُلشن میں جا نہیں
نرگس کی کو کہ آنکھیں ہیں پر سُوجھتا نہیں
(۱۷۸۳ ، درد ، د : ۶۱).

گر سُرمہ کرے خاکِ خرابات کو ذوق
سُوجھیں اسے پھر لوح و قلم اور ز یادہ
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۹).

خلوت سمجھ رہا ہوں تری بزمِ ناز کو
میں کیا کروں کہ غیر مُجھے سُوجھتا نہیں
(۱۹۱۹ ، درشہوار ، بیخود ، ۳۸). بڑے میاں کی عُمر سو کے قریب تھی ... آنکھ سے سُوجھتا بھی نہ تھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۱). ۲. محسوس ہونا ، معلوم ہونا (آنکھ کے علاوہ دیگر حواس، آثار وغیرہ سے).

کبھی رہتی تھی سراسیمگیٔ دل کُچھ کُچھ
سُوجھتا تھا ہمیں پہلے ہی سے جانا دل کا
(۱۸۹۹ ، دیوانِ ظہیر ، ۱ : ۲۹). ۳. ذہن میں آنا ، خیال میں گزرنا. ایک تدبیر مُجھے سُوجھی ہے اگر راست آئی تو کُچھ پروا نہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲۱).

مُجھے جو یار میرے آئے ہیں سمجھانے کیا سُوجھی
جو مُجھ کو عشق میں سُوجھی کوئی کیا جانے کیا سوجھی
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۶۷). پرسوں رات مُجھے سُوجھی کہ اہلِ ہند ، غیرہندی مسافروں کی دعوت کریں. (۱۹۲۹ ، خطوطِ محمد علی ، ۱۵۸). انہیں پھر بھی سُوجھی کہ مُجھے سنظر سے ہٹانا ان کی کامیابی کی پہلی شرط ہے. (۱۹۸۱ ، آتشِ چنار ، ۱۰۰۰). ۴. (ا) بصیرت پر واضح ہونا ، سمجھ یا عقل میں آنا.

سنگ فقر کے خاوند بوجھیے
سنگ فقر کے سب کُچھ سُوجھیے
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۸۹).

گر یونہی گرتا رہے گا میری مژگاں سے سرشک
سوجھتا ہے ایک دن یہ قطرہ دریا ہوئے گا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۸).

سوفار کو چلّے سے ملانا کیسے سُوجھے
رُخ پھر گئے ہوں جب تو نشانہ کیسے سُوجھے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۰۷). پہلے تو اسے کچھ نہ سُوجھا کہ کیا کرے. (۱۹۳۳ ، افسانچے ، ۱۲۰).

الکحل کرتی ہے خوابیدہ رگوں سے چہلیں
سُوجھتی ہے دلِ وحشی کو بڑی دور کی بات
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۹۰). (آ) تمیز یا امتیاز ہونا.

بدمستیٔ شباب میں فکرِ مآل کیا
ایسے میں سُوجھتا ہے حرام و حلال کیا
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۱۷). ۵. مشغلہ ہونا ، عمل میں لانا (طنز یا اعتراض کے موقع پر).

لوریاں پر سر کھنچیں مفتش کی
دیکھ جس کا لُطف سُوجھے عش کی
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۲۰۳). آپ کو شعر شاعری کی سُوجھتی ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۳۸).

سُوجھتی ہے ایسی ہی انہیں
جو پھوٹنے والی آنکھیں ہیں
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۹۷). ۶. عزم ہونا ، دُھن ہونا.

یہ سُوجھی عالمِ بیچارگی میں
کہ ہو چندے بسر آوارگی میں
(۱۸۶۲ ، شامِ غریباں ، ۲۹۹). مُفت کی یہ رقم وصول ہونے پر بعض امورِ خیر پر صرف کرنے کے بعد مُجھے زیارات کی سُوجھی. (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفرنامہ (حیدر) ، ۸۹). (ب) ف م. نظر ڈالنا ، دیکھنا. لو دیکھو سُوجھو! یہ کہہ کر ایک کاغذ مہری بادشاہ طلسم کا کمر سے نکال کر دیا.(۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۵۶۳). [پ : सूझना].

سُوجھے نَہیں اَور غُلیل کا شُوق کہاوت.
جس کے خیالات اپنی حیثیت سے بڑھ کر ہوں اس کے متعلق کہتے ہیں ، شوق یا دعویٰ اس بات کا جس کی قُدرت نہیں (جامع الامثال).

سُوجھے نَہیں بٹورا چانْد سے/کی رام رام کہاوت.
کم سوجھنے میں باریک بینی کا گھمنڈ ، اپنی اہلیت سے زیادہ دعوے کرنا (جامع الامثال ؛ محاوراتِ ہند ، ۱۰۹).

سَوچ (و لین) امث.
(ہند) آبدست ، استنجا ، آدابِ طہارت ، پاکی ، پاک ، صاف (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). [س : شوچ शौच].

سوچ (۱) (و مج) امذ ؛ امث ؛ =سونچ.

۱. غور و خوض ، معاملے کے مختلف پہلوؤں یا نتائج پر گہری نظر ڈالنے کی صلاحیت ، فکر. اب مجھ کو یہ سوچ پیدا ہوا کہ تامل کرنا تو ضروری ہے. (۱۸۹۹ء ، رویائے صادقہ ، ۲۸). انجام کا سوچ نہ پہلے تھا نہ اب ہوا. (۱۹۱۷ء ، سنجوگ ، ۶۵). ہاتھوں سے دامن چھوٹ کر زمین پر آ گیا اور وہ کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا. (۱۹۸۱ء ، قطب نما ، ۳۲). **۲. ہمہ وقت دھیان ، تصوّر ، دھن ، خیال.**

مرا سوچ چُپکے چُپکے مری جاں کھا رہا ہے
میں ابھی لحد میں سوؤں جو ہو بس مرا قضا پر

(۱۹۱۳ء ، نیرنگِ جمال ، ۲۵). وہ طوائف زادی کراچی شفٹ ہو رہی ہے اور آپ جناب ہجرت کرنے کی سوچ میں ہیں. (۱۹۶۹ء ، دیوار کے پیچھے ، ۲۱۹). **۳. حُزن ، ملال ، افسوس یا تعجب وغیرہ کے ساتھ کسی بات کا دھیان ، فکر.**

سب خراج مصر دے کر تھا زلیخا کو یہ سوچ
مول یوسف سے پسر کا کارواں نے کیا کیا

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۵).

فردا کا سوچ تجھ کو ، کیا آج ہی پڑا ہے
کل کی سمجھیو کل ہی ، کل تو اگر رہے گا

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۹۶).

لے جان کو سوچ جی میں چُھپ کے
گُھن دانے کو کھائے چُپکے چُپکے

(۱۸۸۷ء ، ترانۂ شوق ، ۱۳۱). **۴. تردد ، تامّل ، تذبذب.** دلبر کے تائیں شرم سے و ڈر پہلے ملاپ کے سے سوچ ہوتا ہے. (۱۷۹۶ء؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۱).

کر عرضِ حال کھیل گئے جاں ہی پہ جب
کس بات کا ہے پھر تُجھے اے دلفگار سوچ

(۱۸۷۲ء ، مظہر عشق ، ۶۲). اس سوچ میں تھا کہ اس ناگوار ذکر کو کس طرح چھیڑوں. (۱۹۳۵ء ، چند ہمعصر ، ۲۶۳). **۵. تخیّل ، سمجھا بُوجھا ، خیال (جو غور و فکر کا نتیجہ ہو).** اس بادشاہ نے اس سوچ سے وہاں بُود و باش اختیار کی تا کہ اپنے وطن سے قریب رہے. (۱۸۳۸ء ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱). **۶. وہ رُخ جس سے کسی بات کو سوچا سمجھا جائے ، طریق فکر ، انداز خیال.** وہ ایک نئی سوچ میرے ذہن میں چھوڑ گیا ہے. (۱۹۶۹ء ، دیوار کے پیچھے ، ۲۲۰). [س : सोच].

ـــــ آ پڑنا / آنا محاورہ.

دل میں خیال ، فکر یا تردّد پیدا ہونا.

یہ آیا سوچ اک دن بیٹھے بیٹھے
کسی کے دل میں جیسے چور بیٹھے

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۳۷۲).

ذکر حشر آتا ہے قاتل تو یہ سوچ آتا ہے
ہائے اس روز تجھے کیسی ندامت ہو گی

(۱۸۹۲ء ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۲).

اس پوچھنے پہ مجھ کو یہ سوچ آ پڑا ہے
کس جی سے پوچھتے ہو تم حال میرے جی کا

(۱۹۲۲ء ، شوق قدوائی ، د ، ۱۱).

ـــــ بچار (ـــــ کس ب) امذ.

غور و فکر ، الجھن ، خیال ، دُھن. رات دن مہماتِ ملکی و مالی میں مصروف رہتا مگر اس سوچ بچار میں رہتا کہ ساحلِ سندھ پر جنگ ٹھہرے. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۳۶). اسی سوچ بچار میں شام ہو گئی. (۱۹۲۲ء ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۹۰). دنیا کی تہذیب کا تندرست اور قیمتی سرمایہ زبان میں شامل ہو کر ہماری تعلیم کا حِصّہ بن جائے اور ہم اپنی سوچ بچار کے علاقے وسیع سے وسیع تر کر سکیں. (۱۹۶۳ء ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۲۷). [سوچ + بچار (رک)].

ـــــ بچار کر / کے م ف.

غور و فکر کرنے کے بعد ، دیکھ بھال کر. انسان اپنی اس قوت کو جس کا نام شوق ہے کس طرح دیکھ بھال اور سوچ بچار کر کسی بات میں صرف کرے؟. (۱۸۷۶ء ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۸۷).

ـــــ پڑنا محاورہ.

فکر ہونا ، تگ و دو ہونا.

پڑنا سوچ کچھ سُدھ نہ کُچھ دھیان تھا
سو رُوں رُوں میں اس کے وہی دھیان تھا

(۱۶۳۸ء ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۵). اب کبھی کچھ جو آدمی کو سوچ پڑتی ہے آنکھیں کُھل جاتی ہیں فکر آ جاتی ہے. (۱۷۷۰ء ، تفسیر مرادیہ ، ۱۲۳). اس کو یہ سوچ پڑی کہ اور کوئی سلطنت اپنے بازو اور ہمّت کے زور سے لینی چاہیے. (۱۸۶۳ء ، جوہرِ عقل ، ۱۰).

ـــــ ساچ امذ.

رک : سوچ ، خیال ، فکر. دماغ اسی طرح کے سوچ ساچ میں لگا ہوا تھا. (۱۹۵۵ء ، ڈھائی ہفتہ پاکستان میں ، ۴۵). [سوچ + ساچ (تابع)].

ـــــ ساچ کر ف م.

سوچ سمجھ کے ، سمجھ بوجھ کر. یہ دل میں سوچ ساچ کر دسرت اپنے مرشد یعنی بشسٹ کے پاس صلاح لینے گئے. (۱۸۷۲ء ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۱۳۶).

دیکھا جو اس مسیح کو بالیں پہ وقتِ نزع
کچھ سوچ ساچ کر ملک الموت ٹل گیا

(؟ ، رضا (نوراللغات)).

ـــــ سَنکوچ (ـــــ فت س ، مغ ، و مج) امذ.

فکر اور وسواس (خوف و ندامت کے ساتھ). ایسی کڑی کڑی باتیں سُنائے سوچ سنکوچ چھوڑ پر کارتھ بکڑ آپس میں کہنے لگیں. (۱۸۰۳ء ، پریم ساگر ، ۶۶). [سوچ + سنکوچ (رک)].

ـــــ کرنا ف م.

غور و فکر کرنا ، پچھتانا ، اندیشے میں پڑنا ، فکر و تردُّد کرنا. پھر دل میں اپنے سوچ کیا کہ افسوس تُو نے اتنی عمر ناحق برباد دی. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۹). جاؤ طرف فرعون کے ، اس نے سر اُٹھایا ہے ، کہو اس سے بات نرم ، شاید سوچ کرے. (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۸۵).

حیرت کا ہے مقام طلسمِ زمانہ دیکھ
غفلت میں چار ست ہیں کرتے ہیں چار سوچ
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ٦۰).

---کرَنا ہَرکھا ہارے مَرد وہی جو پہلے مارے کہاوت.
سوچنے میں جو دیر لگتی ہے تو اکثر موقع ہاتھ سے نکل جاتا ہے ، پہلا وار کرنے والا عموماً جیتا ہے (محاوراتِ ہند ، ۱۳۳ ؛ جامع الامثال).

---کے دھارے امذ ، ج.
خیالات کے پہلو ، سوچ کے رُخ ، فکر کے زاویے. ہمارے معاشرے میں سوچ کے دھارے روز بروز خشک ہوتے جا رہے ہیں. (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۲۸).

---لگنا محاورہ.
فکر ہونا. میں نے ایسا سُنا ہے ، مجھ کو اس کا نہایت سوچ لگا ہے کئی دن سے نہایت فکر میں تھی ، الٰہی کیا کروں؟. (۱۸٦۸ ، مراۃ العروس ، ۱۰۵).

---میں آنا / پَڑنا محاورہ.
فکر مند ہونا ، متفکر ہو جانا. بے چارہ ایک سوچ میں پڑ گیا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۳۳). وہ اس رُوداد کو پڑھ کر سوچ میں آ گئے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۲). جب یہ نقطۂ نظر صدرِ پاکستان کو پیش کیا گیا تو وہ سوچ میں پڑ گئے. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۲۲).

---میں ڈُوبنا محاورہ.
رک : **سوچ میں پڑنا**. عبید کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۲۰).

---وِچار (---کس و) امذ.
رک : **سوچ بچار ، غور و خوض**. جسم اپنے روگ کو دُور کرنے کے لئے قدرتی طور پر کچھ نہ کچھ کرتا ہے اور اس میں سوچ وچار کو زیادہ دخل نہیں ہوتا. (۱۹۳۵ ، تعلیمی خطبات ، ۱۲). میرا رویہ حقائق کی کوکھ سے جنم لیتا ہے نہ کہ آرزومندانہ سوچ وچار سے. (۱۹۵۳ ، آتشِ چنار ، ۵۸۱). [سوچ + وچار (رک)].

---ہونا محاورہ.
خیال ابھرنا ، سوچ پیدا ہونا. میرے دل میں سوچ ہوا ، یہی دلیل مجھکو بس ہے ، کفایت ہے. (۱۸۷٦ ، تفسیر مرادیہ ، ۱۱۵).

سُوِچ (ضم مع س ، کس و) امذ ، سُونچ.
وہ برقی بٹن جس کے دبانے سے تار میں برقی رو آتی اور بند ہوتی ہے. ہوا صاف اور سا کن تھی. ریڈیو کا سُوِچ دبایا. (۱۹٦٦ ، اُڑن کھٹولے سے جٹ طیارے تک (ترجمہ) ، ۱۳۹). [انگ : Switch].

---آف کَرنا ف م.
برقی بٹن بند کرنا. جب تیسری دفعہ یہ کلماتِ تحسین ممدوحہ کے کان میں انڈیلے تو انہوں نے ٹیپ ریکارڈر آہستہ سے سُوِچ آف کر دیا. (۱۹۷۰ ، خاکم بدہن ، ۱۱۳).

---بورڈ (---و مع ، سک ر) امذ.
تختی جس پر سُوِچ لگے ہوں (علمی اُردو لغت). [انگ : Switch Board].

سوچا سَمَجھا (و مع ، فت س ، سک م) صف ، (سوچی سمجھی).
سمجھا بُوجھا ، غور کردہ.

ہنس کے بھائی نے ندا دی کہ میں سمجھا سمجھا
مشغلہ رہ ہے مجھے آپ کا سوچا سمجھا
(۱۸۹۳ ، سجاد رائے پوری ، د ، ۷). وہ زود عمل ضرور تھا لیکن اس کی زُود عملی ہمیشہ سوچی سمجھی ہوئی تھی. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۵۳). اکیلے میں وہسکی پینا پہلا کنٹ کی طرف ایک سوچا سمجھا ہوا قدم ہے. (۱۹٦۹ ، دیوار کے پیچھے ، ۸۰).

سَو چانگ (و لین ، غنہ) امذ.
سیاہ چائے کی ایک اعلیٰ اور عمدہ قسم. چاء کی بڑی قسم دو ہیں بلیک یعنی سیاہ ، گرین یعنی سبز ، پھر ہر ایک کی چند قسم ہیں مثلاً سیاہ کی یہ مشہور ہیں. سو چانگ ، کنگو ، اولانگ پیکو ، بوہیا وغیرہ. (۱۸۸۸ ، رسالہ غذا ، ۹۱). [انگ : Sovchong].

سوچُت (و مع ، کس ج) صف.
آگاہ ، خبردار ، متوجہ. سنت ۹۰ عنقریب ختم ہونے والا ہے اس لئے سُوچت کیا جاتا ہے کہ سالِ رواں کی فیس اخبار فوراً ہی بھجوانے کی کارروائی کی جاوے. (۱۹۳۰ ، جائزۂ زبانِ اردو ، ۲۷۱). [ب : सूचित].

سَوچْنا (و لین ، سک ج) ف م.
(ہندو) طہارت کرنا ، آبدست لینا (نوراللغات). [ب : सौचना].

سوچْنا (و مع ، سک ج) ف م ، سونچنا.
۱. (اُ) **معاملے کے مختلف پہلوؤں یا نتائج پر گہری نظر ڈالنا ، غور و خوض کرنا ، غور و فکر کر کے کوئی راستہ اختیار کرنا**.

جان دینے کو ہم ہوئے حاضر
اب کوئی اور سونچیے تدبیر
(۱۸۹۸ ، دیوانِ مجروح ، ۷۳). اب یہ تدبیر سوچی کہ آنحضرتؐ اور آپؐ کے خاندان کو محصور کر کے تباہ کر دیا جائے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۳۵). ان لوگوں کی قوتِ مُتخیلہ ... ان باتوں کو سوچتی ہے. (۱۹۵۱ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۲۷۸).
(اا) **پہلے سے سمجھ لینا ، عاقبت اندیشی کرنا ، نتیجے پر پہنچنا (غور و فکر کر کے)**.

یہ مُشتِ خاک یاں کی جانِب ہے اک تامّل
بن سوچے راہ مت چل ہر گام پر کھڑا رہ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲٦۵).

ہوا بھی دیں گے نہ ہم دل کی بھول کر تجکو
مآل سوچ گئے ہیں نظر چرانے کا
(۱۸۷۷ ، انور ، د ، ۳۵). سوچ سمجھ کر کام کرنے کا مفہوم ہم لوگوں میں عام طور پر یہی ہے کہ کبھی کوئی کام نہ کیا جائے. (۱۹۲۳ ، مذاکراتِ نیاز ، ۱۰۱). ۲. **خیال کرنا ، ذہن یا دل میں لانا (حالات یا واقعات وغیرہ)**. فوجدار صاحب سوچے کہ اگر یہاں کوئی جنگ ہو تو تمام عمر نام ہے. (۱۸۹۰ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۷۲).

داغِ عشق رُخِ احمد سے ہے سینہ گُلشن
آپ کیا سوچتے ہیں حضرتِ رضواں دل میں
(۱۹۳۸ ، بُستانِ تجلیات ، ۶۷). ۳. **حزن و ملال ، افسوس یا تعجب کے ساتھ کسی بات کا دھیان کرنا ، تفکّر کرنا.** دو ڈھائی گھنٹے تک پڑی ہوئی اپنی حالت پر سوچتی اور افسوس کرتی رہی. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۰۵). ۴. **دھیان لگانا ، مراقبے میں ہونا** (فرہنگِ آصفیہ). [پ : (ह) हृष्ट ؛ س : (त) सच्च].

---جی سوچنا کہاوت.
فکر دل کو ستاتا ہے (جامع الامثال).

---ساچنا ف م.
سوچنا ، غور کرنا. ۲۳ ، ۲۴ گھنٹہ کا وقفہ اچھا خاصہ سوچنے ساچنے کا مل گیا. (۱۹۵۵ ، ڈھائی ہفتہ پاکستان میں ، ۴۲).
[سوچنا (رک) ساچنا (تابع)].

سُوچی (۱) (و مع) امذ.
درزی. وہاں سے آگے بڑھے تو ایک سُوچی نے ... ہاتھ جوڑ کے کہا کہ مہاراج ... میں کپڑے پہناؤں. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۷۰).
[س : सूची].

سُوچی (۲) (و مع) امث.
خمیری روٹیاں. باس کے چھڑے کے تاجر کا نوکر سُوچی (خمیری ٹکیاں) لیے آیا. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۴۴). [مقامی].

سُوچیت (ضم س ، غم و ، ی مج) صف.
ہوشیار ، چوکنا.
قاز تک جُگتے نہ تھے جنگل کے کھیت
قرقرے جُگتے کبھو لیکن سوچیت
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۹۳). [پ : सूची].

سُوخْت (و مع ، سک خ) امث.
۱. **جلنے کی کیفیت ، جلن ، سوزش ، احتراق.**
شمع کو سوخت ہے تو بزم کو نور
شمع رونق ہے بزم ہے مسرور
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۹۶). ۲. **وہ کوفت جو حزن و ملال یا محبت نفرت اور حسد کے باعث دل و دماغ پر تا دیر طاری رہتی ہے ، کُھٹن ، کُڑھن.**
اپنے عاشق کی سوخت پر پیارے
کہیے کچھ دل ترا بھی جلتا ہے
(۱۹۵۷ ، قائم ، د ، ۱۳۲).
سوخت اس کی ہے کہ تھا غیر سے ملتا نہ تُجھے
رشک سے میں تو جلوں اور ہو پروا نہ تُجھے
(۱۸۹۹ ، شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۳۹۵). مُجھ کو سوخت ہوتی ہے آپ کتاب کا مزہ اُٹھاتے ہیں. (۱۹۱۸ ، چُٹکیاں اور گدگدیاں ، ۹۳). ۳. (أ) (گنجفہ) تاش میں خلافِ قاعدہ کھیلنے پر پتے کی ضبطی جس کے بعد اس پتے کو کھیلنے کا حق باقی نہیں رہتا.
جل کے اولٹتے گنجفہ میں وہ تو بیٹا رنگِ بزم
سوخت ہوتا آفتاب اپنا تو کیوں کر کھیلتے
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۳۶۱). **(آ) ایک قسم کا جُوا جو گنجفے میں بازی بد کر کھیلتے ہیں ، گنجفہ کے پتوں سے کھیلا جانے والا جُوا.**
سوخت میں کُچھ اوس سے ہم جیتے تو جل کر ایک بار
گنجفے کو اوسنے پھینکا کر کے ابتر آگ میں
(۱۸۲۶ ، معروف (مطالب غرا ، ۳۵)). بادشاہ جنگ کھیل رہے ہیں کہیں فرد ہو رہی ہے کہیں خلال کہیں سوخت کا چرچا ہے. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۱۶۲). ۴. **جلا ہوا ، سوختہ ، محروق.**
ہے آہ سے اپنی سوخت آتش کا جگر
سیکھا ہے ہمیں سے بیقراری سیماب
(۱۸۸۴ ، نذرِ خیام ، ۶۱). ۵. **ضبط ، منسوخ ، وضع شدہ.** پندرہ میل سے سفر کم کرو تو بھتہ سوخت. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۳۲).
[ف : سوخت ، سوختن ـ جلنا ، سے حاصلِ مصدر].

---اُٹھانا محاورہ.
کوفت ، گھٹن یا جلن برداشت کرنا ، رنج و ملال کو سہار لینا. میں باز آئی ایسے دل جلانے سے مجھ سے یہ سوخت نہیں اُٹھائی جاتی. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۷۸).

---دینا محاورہ.
جلانے یا گُھٹن میں مُبتلا کرنا.
تُو نہیں سنتا مری فریاد کو
سوخت دیتا ہے دلِ ناشاد کو
(۱۸۱۴ ، ایجادِ رنگین ، ۸۲).

---کَرْنا ف م ، محاورہ.
۱. **آگ لگا دینا ، جلانا ، پُھونک دینا نیز دل کو سوزش یا جلن میں مُبتلا کرنا.**
جس نے کسی کو سوخت کیا وہ بھی جل گیا
پروانہ جُوں جلا ، ہوا ویسا ہی حالِ شمع
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۱۰۱). میں نے بھی خدائی فوجدار کی اس قسم کی کُل کتابیں ایک دن سوخت کر دیں ، ایک دم سے جلا دیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۹۱). ۲. **مٹا دینا ، منسوخ کر دینا ، کالعدم قرار دینا.**
مُسلم کا میاں بن سوخت کرو ، ہندو کی بھی ٹھکرائی نہ رہے
بن جاؤ ہر اک کے باپ یہاں ، دعوے کو کوئی بھائی نہ رہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ۲۸). ۳. **بھرے ہوئے حُقّے کو اتنا پینا کہ دُھواں نکلنا موقوف ہو جائے اور تمبا کو گُل کی شکل اختیار کر لے.** ماما حُقّہ بھر کے دے ہی آئی. جب سوخت کر چکے تو حضرت نے باہر سے آواز دی کہ ماما جی چارپائی یہاں موجود ہے. ذرا دری یا غالیچہ دے جایئے گا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۵۲).

---ہونا محاورہ.
۱. **سوخت کرنا (رک) کا لازم ، دل ہی دل میں جلنا ، جلنا ، جل جانا.**
اُستاد گنجفے کا جب میں کیا ہے پھکوں
ہوتے ہیں سوخت دل میں سب دیکھ کر یہ پایا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۴).

دل سیھوں کے سوخت اوس جا کیوں نہ ہوئیں
درد سر پیدا ہو جب کیونکر نہ روئیں
(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۷).

شمع کا حال ہے شاہد مرے اس دعوے پر
جل بُجھا ، سوخت ہوا ، جو تری عقل میں رہا
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۱۵). ۲. کالعدم ہونا ، منسوخ ہونا. سینیٹ میں زیر غور مسودۂ قانون جسے قومی اسمبلی کی منظوری مل چکی ہے ، قومی اسمبلی کے التوا پر سوخت نہیں ہو گا. (۱۹۷۳ ، اسلامی جمہوریۂ پاکستان کا آئین ، ۷۰).

سوختگی (و مع ، سک خ ، فت ت) امث.
۱. سوخت ہونا ، جلن کی تکلیف.

دل برشتہ کو مرے نہ تُو جلا اِتنا
لگے نہ سوختگی سے کہیں کباب کو عیب
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۶۷). آتش مزاج لارڈ کو کینیڈا کے سبب سے ضرور ایسی سوختگی ہوئی ہو گی جس کے باعث اس کی موت قریب آئی. (۱۹۰۳ ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریا ، ۱۱۹). **۲. آگ کی گرمی سے پک جانا ، تپ کر سُرخ ہو جانا.** کالا باغ اور کراچی میں ڈولومائیٹ اینٹوں کے لئے پریس اور سوختگی کے پلانٹ لگائے جا سکتے ہیں. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۴۴). **۳. جانور کے مُنھ سے خُون نکلنے کی کیفیت ، سُموم زدگی.** ہوا گرم میں جانور کے منہ سے خُون نکل کر اکثر مر جاتا ہے اس کو سوختگی کہتے ہیں. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۱۵۳). [سوختہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

سوختن (و مع ، سک خ ، فت ت) امث.
۱. جلنا ، جلانا.

دامن نہ کھینچ خاک سے میری تُو شعلہ خُو
ہوں بےقرار ، ہے ہوسِ سوختن ہنوز
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۶۲). **۲. جل کٹی.**

پُھونک دی یہ آگ کس کے حُسنِ بزم افروز نے
اور ہی کُچھ سوختن ہے شمع و پروانے میں آج
(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۳۲). [ف].

سوختنی (و مع ، سک خ ، فت ت) صف.
جلنے یا جلانے کے قابل ، پھونک دیے جانے کے لائق.

کہتا ہے مرے نالۂ جاں سوز کو سُن کر
دیکھیے کوئی شاید یہ وہی سوختنی ہے
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۱۲۵). معنی و مطلب کے اعتبار سے ہر ایک جلد سوختنی اور دریدنی تھی. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۲۳۹).

دل ٹوٹ کے جڑتا نہیں شیشہ ہو تو جُڑ جائے
ہے فرق یہی سوختنی ساختنی میں
(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۹۳). الدرسیھا کو مُخرّبِ اخلاق قرار دے کر سوختنی اور دریدنی کتابوں میں شامل کر دیا. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۲۹۰). [سوختن + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــــ قُربانی (ـــــ ضم ق ، سک ر) امث.
وہ قُربانی جسے غیبی آگ آ کر بھسم کر دے یا کھا جائے. موسیٰ کا سسر... سوختنی قُربانی اور ذبایح خُدا کے لیے لایا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ۲۸۱). جب بنی اسرائیل نے شاہ موآب کا محاصرہ کر لیا اور وہ بُری طرح گھر گیا تو اُس نے اپنے بڑے لڑکے کو جو ولی عہد تھا شہر پناہ پر سوختنی قربانی کے طور پر پیش کر دیا. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں (ترجمہ) ، ۱ : ۵۷۷). [سوختنی + قربانی (رک)].

سوختہ (و مع ، سک خ ، فت ت). (الف) صف.
۱. جلا ہوا.

تُونے کبابِ سوختہ آتی ہے آہ سے
ایسا مرے جگر کو جلایا کہ جل گیا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۸۳). دیکھا کہ ایک فرشتہ پروبال سوختہ پڑا ہوا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۵). **۲. (اً) غم و اندوہ سے پژمُردہ ، افسردہ ، مغموم ؛ عاشق.**

جلد مُجھ سوختہ کے پاس سے جاتا کیا تھا
آگ لینے مگر آئے تھے یہ آنا کیا تھا
(۱۷۸۳ ، درد (فرہنگِ آصفیہ)).

گریاں ہے اگر شمع تو سر دُھنتا ہے شعلہ
معلوم ہوا سوختہ پروانہ ہے اس کا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲). **(اا) غم انگیز ، جس میں سوز و گداز ہو.** اکثر دیوان اور اشعار سوختہ و برشتہ درد آمیز مطالعے میں رکھنے لگا. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۴۳). (ب) امذ. **۱. (اً) وہ ایندھن جو کوئلہ بننے سے پہلے بجھ گیا ہو.**

پُھوک کی جھانجھ میں جو آتا ہے
وہ جلے سوختے بھی کھاتا ہے
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۶۳). اس کے پاس جلانے کی لکڑیاں سوختے مصالحہ پیسنے کی سِل بٹا خلاصہ یہ کہ تمام کرکری خانہ یہیں تھا. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۸۸). کوئی دست پناہ لے کر دوڑی کسی نے جلتا ہوا سوختہ اُٹھا لیا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۰۵). **(اا) جلی ہوئی اشیا کی راکھ ، کوئلہ.** پہاڑ پر... کبھی آگ بھی لگ جاتی ہے جس سے اطراف جل جاتے ہیں اس کا سوختہ مانند میل لوہے کے ہو جاتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۳۷). مقناطیسی علیحدگی کے بعد کچدھات کو سوختہ (Roasted) کیا گیا. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۳۴). **۲. سیاہی چٹ ، سیاہی چُوس ، جاذب ، وہ موٹا کاغذ جو روشنائی کو جذب کرلیتا ہے.** پیڈ میں جو سوختہ کے نیچے دفتی ہوتی ہے ، اس پر کُچھ لکھا. (۱۹۳۲ ، رفیقِ تنہائی ، ۲۳۹). رنگ ہلکا کرنے کے لئے جاذب (سوختہ) کا ٹکڑا بھی کارآمد ہوتا ہے. (۱۹۶۲ ، ہماری مصوّری (مقدمہ) ، ۲۷). **۳ (ا) بارود میں رنگا ہوا کپڑا جس سے چقماق سے جلد آگ لگ جاتی ہے** (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). **(اا) جلی ہوئی رُوئی یا لتہ جس پر چقماق سے آگ جھاڑتے ہیں** (ماخوذ : جامع اللغات). **۴. کبوتر کی ایک قسم نیز اس کا رنگ.** اور عرق اسے سوختہ بھی کہتے ہیں. (۱۸۹۱ ، رسالہ کبوتر بازی ، ۶). **۵. جلا کر خاکستر کی ہوئی دوا جس سے کُشتہ بھی مراد ہے** (کلیدِ عطّاری ، ۱۱۰). [سوخت + ہ ، لاحقۂ صفت مفعولی].

ـــــ اَختر (ـــــ فت ا ، سک خ ، فت ت) صف.
بدنصیب ، بدقسمت. منشی حبیب اللہ خان کو غالبِ سوختہ اختر کی دعا. (۱۸۶۸ ، خطوطِ غالب ، ۳۶۶). میرے کانوں میں کوئی کہہ رہا ہے تو سوختہ اختر ہے نادرہ. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۲۵). [سوختہ + اختر (رک)].

ـــــ بال صف.
جس کے پر جل گئے ہوں ؛ بے بس ، مجبور.

رُتبے میں کم ہے بال سمندر سے اے بتو
دوزخ تمہارے سوختہ بالوں کے سامنے

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

ہوش پر بستہ نہ ہو ، فکر نہ ہو سوختہ بال
قیدِ ظُلمات نہ ہو پھوٹتی کرنوں کا مآل

(۱۹۵۸ ، نبضِ دوراں ، ۱۶۲). [سوختہ + بال (رک)].

ـــــ بَخت (ـــــ فت ب ، سک خ) صف.
خستہ حال ، بدقسمت ؛ بدنصیب.

عیش میں سوختہ بختوں کو ہے اندوہ نصیب
شمع کو عقدِ شادی میں بھی روتے دیکھا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۴۴). [سوختہ + بخت (رک)].

ـــــ پا صف.
آتش زیرپا ، جلد چلنے والا ، تیز قدم (ماخوذ : فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت). [سوختہ + پا (رک)].

ـــــ تَن (ـــــ فت ت) صف.
کمزور ، نحیف ، زار و نزار.

شرر جستہ ہیں بیتابیٔ سوزِ غم سے
اے صبا آپ کو ہم سوختہ تن کیا روکیں

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۸۸). [سوختہ + تن (رک)].

ـــــ جان صف.
افسردہ و پژمردہ ، مُصیبت زدہ ، آفت زدہ ، عاشق ، مہجور.

مجھ سا بھی زمانے میں کوئی سوختہ جان ہے
ہے برقِ جہاں جو نفس شعلہ فشاں ہے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۱).

تو جس کی طرف چلا ہے حاجت لیکر
وہ سوختہ جان بھی اہلِ حاجات سے ہے

(۱۹۳۷ ، جنون و حکمت ، ۵۳).

میں نے سوچا ہے بہت سوچا یہ آخر پایا
دہر میں سوختہ جانوں کا مقدر ہے یہی

(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۱۷۶). [سوختہ + جان (رک)].

ـــــ جِگَر (ـــــ کس ج ، فت گ) صف.
رک : **سوختہ جان ؛ (کنایۃً) دل جلا عاشق.** کرایہ دینے کا مقدور نہ تھا جنگل میں جل جانا منظور نہ تھا مجبور چند سوختۂ جگر با سوز و گداز جلتے تھے ورنہ وہاں قدم رکھتے سمندر کے پر جلتے تھے. (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ) ، انشائے سرور ، ۱۳). خستۂ جگر ، تفتۂ جگر ، خونیں جگر ، سوختۂ جگر ... وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضعِ اصطلاحات ، ۲۶۹). [سوختہ + جگر (رک)].

ـــــ جَلال (ـــــ فت ج) امذ.
(تصوف) عاشق ، اس سے مراد ، صاحب فنائے تام بھی ہے (مصباح التعرف). [سوختہ + جلال (رک)].

ـــــ دان / دانی امذ ؛ امث.
ڈبا یا ڈبیا جس میں چقماق کو سوختہ پر رگڑ کر آگ پیدا کی جاتی ہے (بارود سے آلودہ رُوئی یا لتّہ). ایک زمانہ گزر گیا جب اس طریقہ سے آگ نکالا کرتے تھے چیتھڑے گودڑ جلا کر نے آتش گیر کا ایک سوختہ دان تیار کیا جاتا تھا. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۲۱۸). ایک دفعہ ایک ماوری سردار کی سوختہ دانی (ڈبیا جس میں چقماق کو سوختہ پر رگڑ کر آگ پیدا کی جاتی ہے) کئی آدمیوں کی ہلاکت کا سبب بن گئی. (۱۹۶۵ ، شاخِ زرّیں (ترجمہ) ، ۱ : ۳۱۱). [سوختہ + ف : دان ، لاحقۂ ظرفیت + ی ، لاحقۂ تصغیر].

ـــــ دِل (ـــــ کس د) صف.
دل جلا ، رنجیدہ.

میں سوختہ دل خستہ جگر آہ حزیں ہوں
نہ نالۂ بُلبل ہوں نہ شور و شرِ طاؤس

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۳۵). دیکھا کہ تین شخص رنگین لباس بادۂ شوق سے سرمست ہیں اور ... کسی سوختہ دل کا یہ شعر گاتے ہیں. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵۴). [سوختہ + دل (رک)].

ـــــ سامان صف.
بے سرو سامان ، خستہ دل و خستہ جان ، مفلوک الحال.

دفن جب خاک میں ہم سوختہ ساماں ہونگے
فلس ماہی کے گلِ شمعِ شبستاں ہونگے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۴۱).

سُوکھا جو چمن اور ہوئی شانِ گُلستاں
کیا جانیے کیوں حسن بنا سوختہ ساماں

(۱۹۳۱ ، روحِ کائنات ، ۶۳). میں بھی ان سوختہ سامانوں میں سے ایک تھا. (۱۹۸۷ ، کھوئے ہوؤں کی جُستجو ، ۱۶۳). [سوختہ + سامان (رک)].

ـــــ طَبعی (ـــــ فت ط ، ب) امث.
مُردہ دلی ، بدمزاجی ، جولانیٔ طبع کا فقدان.

زاہدِ شہر کہ ہے سوختہ طبعی میں مثال
خُشک ہے اُس کو غریقِ نمِ صہبا کر دیں

(۱۹۰۸ ، باقیاتِ اقبال ، ۳۵۱). [سوختہ + ع : طبع + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ عِشق کس اضا (ـــــ کس ع ، سک ش) صف.
عشق کی آگ میں جلا ہوا ، محبت کا مارا ہوا.

مزرعِ سوختۂ عشق ہے حاصل میرا
درد قربان ہو جس دل پہ وہ ہے دل میرا

(۱۹۰۳ ، باقیاتِ اقبال ، ۱۴۳). [سوختہ + عشق (رک)].

ـــــقِسْمَت (ـــــ کس ق ، سک س ، فت م) صف.
بدقسمت ، بدنصیب.

دُنیا میں ہم سا سوختہ قسمت کوئی نہیں
دیکھا جو اپنا حال دلِ شانہ میں چلا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۳).

مزرعِ عالم میں مجھ سا سوختہ قسمت کہاں
جل گیا قسمت کا میری کھیت میں جو دانہ تھا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، م). [سوختہ + قسمت (رک)].

ـــــکاری امث.
جلن ، سوزش ، تپش. مریض کا ظاہری چہرہ اندرونی اور باطنی سوختہ کاری کو ظاہر نہیں ہونے دیتا. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۹۳).
[سوختہ + ف : کار ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــنَصِیب (ـــــ فت ن ، ی مع) صف.
بدقسمت ، بدنصیب.

کیوں آئے اس جہاں میں ہم سوختہ نصیب
اس چار دن کی زیست میں آٹھوں پہر جلے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۷).

وہ سوختہ نصیب ہوں جس جا رہوں گا میں
قسمت مری لگائے گی دیوار و در میں آگ

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۷۹). اگر مر جاتا تو اس کی سوختہ نصیب جوان مٹی بھی سہارے لگ ہی جاتی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۵۳). [سوختہ + نصیب (رک)].

ـــــہو جانا ف مر ؛ محاورہ.
۱. (گنجفہ بازی) بیکار ہو جانا ، گنجفے کے پتے کا ، کہ جو سر ہو اور وقت پر نہ چلا جائے اس کا بیکار ہو جانا (مہذب اللغات).
۲. **جل کر کوئلہ ہو جانا ، جُھلس کر خاک ہو جانا.** وہی ہوا کہ جو ہم کہتے تھے تم نے پانی کا چھینٹا نہیں دیا اور مصالحہ جل کے سوختہ ہو گیا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۸).

سوخْتَگی (و مع ، سک خ) امث.
۱. **جلن ، جلاپا.**

کیوں سوت کی سوختگی میں بُھلسے
نوج ایسے خصم کا منہ نہ جُھلسے

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگِ خیال ، ۱۶۱). ایک اسامی کی لڑکی سے شادی کر لی اور ... سوختگی کی غرض ، جی جلانے کی نیت سے ولیمہ کو طعام ولیمہ کا حصہ ضرور بھیجا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۹۳). ۲. **خِفّت ، سُبکی ، کوفت.** کبھی اپنے لشکر میں نہ جانے کا مُفت کی سوختگی ہو گی اور کفِ افسوس ملنا ہو گا. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۶۵). تیرا پردہ نہیں ڈھکتا تو خدا مجھ ہی کو اٹھا لے کہ اس سوختگی سے تو بچوں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۶۹). ۳. **(جھلائی) ڈھلائی کے سانچے کی جلی ہوئی مٹی جو پگھلی ہوئی دھات کی تیزی سے جل کر سخت ہو جائے اور سانچہ بنانے کے کام نہ آئے** (اب و ، ۳ : ۲۴).
[سوختہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سُود (۱) (و مع) امذ.
۱. **نفع ، فائدہ (نقصان کی ضد).**

اس آنے سے تیرے مجھے سُود نیں
مرے جھگڑے نے تج کوں بہبود نیں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۵۵).

سودائیٔ بازارِ محبت جو ہوا ہے
زنہار خیال اس کوں نہیں سُود و زیاں کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۶۰).

بھاؤ میں کم ہے پر بہت دے سُود
خوبیٔ لب کی ہے اسی سے نمود

(۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۱).

تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ
جب آنکھ کھل گئی نہ زیاں تھا نہ سُود تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۳).

رات بھر جلتا رہا شمعوں کو روشن دیکھ کر
رہ کر اس محفل میں بہ سُود چراغِ کشتہ ہے

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۱۳).

جس کو تیری رضا سے مطلب ہے
سُود دیکھے نہ وہ زیاں دیکھے

(۱۹۸۳ ، زادِ سفر ، ۸۱). ۲. **بہتری ، بھلائی.**

عِشق میں سر کا کٹانا سُود ہے اے شمع دیکھ
اور سر نکلا ترے حق میں ضرر اچھا ہوا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۳۷). آپ کی تصانیف کی غرض و غایت ... درماندہ فرقے کی سُود و بہبود کے سوا کچھ نہیں ہے. (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۱۵). ۳. **وہ رقم جو قرضدار سے نرخ مقرر کر کے (اصل سرمایے کے علاوہ) بطور منافع لی جائے ، بیاج.** کاشتکاروں کے لڑکوں کو رسید ، بٹہ سُود وغیرہ کے حساب میں مشاق نہ کرنا گویا ان کا وقت ضائع کرنا ہے. (۱۸۸۶ ، دستور العمل مدرسینِ دیہاتی ، ۱۵).

دل سے زیادہ داغ پہ تھی حُسن کی نظر
جب عشق سے معاملۂ اصل و سُود تھا

(۱۹۱۳ ، دیوانِ صفی ، ۳۳).

نذرانہ نہیں ! سُود ہے پیرانِ حرم کا
ہر خرقۂ سالوس کے اندر ہے مہاجن

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۲۲۰). [ف].

ـــــاَنْدوزی (ـــــ فت ا ، سک ن ، و مع) امث.
حصولِ نفع ، فائدہ اُٹھانا. ایک وہ اخلاص مند ہیں جو اپنی آئین یکتائی کو اپنی سُود اندوزی کے لیے قبول کرتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۹۹). [سُود + ف : اندوز ، اندوختن ـ جمع کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــبَٹّا / بَٹّہ (ـــــ فت ب ـ شد ٹ بفت) امذ.
۱. **نفع نُقصان.** بنیوں کی خرید و فروخت اور سُود ، کاشتکاروں کو غلّہ کی ڈیوڑھی سوائی ، زمینداروں کو سُود بٹہ تقسیم حصص وغیرہ کی زیادہ ضرورت رہتی ہے (۱۸۸۶ ، دستور العمل مدرسینِ دیہاتی ، ۲۰). ۲. **سُود پر روپیہ چلانے کا کام ، سُود پر روپیہ پیسہ دینا.**

انھی چبوتروں پر بیٹھ کر سُود بَٹّے کا بیوپار ہوتا ہے۔ (۱۹۶۳ء، یہ دلّی ہے، ۲۷)۔ [سُود + بٹا / بٹّہ (رک)]۔

---بَخْش (---فت ب، سک خ) صف۔
مُفید، فائدہ مند، نفع بخش۔ یورپ کی دوسری قومیں بھی اس سُود بخش کاروبار میں حصہ بٹانا چاہتی ہیں۔ (۱۹۳۶ء، معاشیات قومی (ترجمہ)، ۳۹۳)۔ [سُود + بخش (رک)]۔

---پکڑْنا محاورہ (قدیم)۔
زیادہ ہونا۔

ہو یقین پکڑے سُود
بن وجود ہے وہی معبود

(؟، رموزِ سالکین (دکھنی اُردو کی لُغت))۔

---خالِص کس صف(--- کس ل) امذ ؛ امث۔
(بنکاری) سُود کی جتنی رقم بعد وضع اخراجات باقی رہے (علمی اُردو لغت)۔ [سُود + خالِص (رک)]۔

---خوار (---و معد) صف۔
سُود پر روپیہ دینے والا، سُود کھانے والا۔ آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ سُود خوار تھا۔ (۱۸۷۳ء، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۴۳)۔ جو شخص خُون کی نہر میں تیر رہا تھا ... وہ سُود خوار ہے۔ (۱۹۳۲ء، سیرۃ النبیؐ، ۴ : ۶۵۱)۔ بغیر محنت کے کھانے والے صرف پیشہ ور اور بھک منگے ہی نہیں ہوتے رشوت خور افسر، پیشہ ور پیر اور سُود خوار کاروباری بھی ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۵ء، روشنی، ۲۲۳)۔ [سود + خوار (رک)]۔

---خواری (---و معد) امث۔
سُود کھانا، سود خوری۔ محبوب علی خاں خواجہ سرا کی سُود خواری کا اس کتاب میں کئی جگہ ذکر آیا ہے۔ (۱۹۳۵ء، بہادر شاہ کا روزنامچہ، ۱۰۹)۔ [سود + خوار + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---خور (---و مج) صف۔
سُود خوار، سُود پر روپیہ دینے والا، سُود کھانے والا۔ خدائے تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ سُود خور کی صُورت دنیا یا آخرت میں گدھے کی صُورت ہو جائے۔ (۱۸۷۳ء، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۴۴)۔ سادات اپنے سابقہ گاؤں میں لوٹ آئے لیکن یہاں آ کر وہ سُود خوروں کی عیّاری کا شکار ہو گئے۔ (۱۹۶۷ء، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۳ : ۹۴۰)۔ [سُود + خور (رک)]۔

---خورا / خورَہ (---و مج / فت ر) صف۔
رک : سود خوار۔

سُود خورہ ہے عدو کیوں نہ زمیں پر لوٹے
عدم ہضم غذا ہے سببِ دردِ شکم

(۱۸۷۲ء، مرآۃ الغیب، ۷۵)۔ [سود + خورا / ہ، لاحقۂ صفت]۔

---خوری (---و مج) امث۔
بیاج پر روپیہ چلانے کا عمل، بیاج کھانا، سُود کھانا۔ کمزوروں اور مُفلسوں اور عورتوں کو پناہ دو اور سُود خوری سے پرہیز کرو۔ (۱۸۷۰ء، خُطباتِ احمدیہ، ۵۷۷)۔ شراب نوشی، بدمستی، بد اخلاق، جنون، سود خوری، لوٹ کھسوٹ اور مال کی محبت بوالہوسی جوع البقر تک پہنچ گئی تھی۔ (۱۹۶۶ء، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر، ۱۰۳)۔ [سُود + خور (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---دَرْ سُود (---فت د، سک ر، و مع) امذ۔
اصل زر میں سُود کی رقم جمع کر کے کُل رقم پر سُود، سُودِ مرکب۔

سُود در سُود اس کو سمجھو یکساں
اس عمل کا علم رکھتا ہے جہاں

(۱۸۷۹ء، مبادی الحساب منظوم، ۵۳)۔ اس نے اپنی پُوری رقم ہی وصول نہیں کی بلکہ اس پر سُود اور بعض اوقات تو سُود در سُود وصول کیا۔ (۱۹۱۷ء، گوکھلے کی تقریریں، ۱۰۶)۔ سُود خواہ اضعاف و مضاعف اور سُود در سُود ہو یا اکہرا سُود بہرحال حرام ہے۔ (۱۹۶۹ء، معارف القرآن، ۱ : ۶۰۲)۔ ۲۔ **(حساب) وہ قاعدہ جس میں بیاج پر بیاج لگانے کا قاعدہ اور اس کا نرخ و دستور بنایا جائے۔** ہر سال سُود در سُود کے حساب سے اضافہ ہوتا ہے۔(۱۹۰۳ء، تربیتِ جنگلات، ۸۰)۔ [سُود + در (حرف جار) + سُود (رک)]۔

---فَراموش (---فت ف، و مج) صف۔
نفع کو بھلا دینے والا، فائدے کو نظر انداز کرنے والا۔

کیوں زیاں کار بنوں، سُود فراموش رہوں
فکر فردا نہ کروں محو غمِ دوش رہوں

(۱۹۱۱ء، بانگِ درا، ۱۷۷)۔ [سُود + فراموش (رک)]۔

---کَرْنا محاورہ (قدیم)۔
نفع پہنچانا۔

آئی تھی جو سو آچکی خواری
سُود کرتی نہیں ہے اب زاری

(۱۸۱۰ء، ہشت گُلزار (مہذب اللغات))۔

---کھانا محاورہ۔
روپیہ قرض دے کر اس پر مقرر شرح سے منافع وصول کرنا۔ بنی اسرائیل کو سُود کھانے اور ظلم کرنے پر صورت بدلنے کی سزا نہ ملی۔ (۱۸۶۶ء، تہذیب الایمان (ترجمہ)، ۳۹۱)۔ آیت میں سُود کھانے کا ذکر اور مراد مطلقاً سود لینا اور اس کا استعمال کرنا ہے۔ (۱۹۶۹ء، معارف القرآن، ۱ : ۵۸۸)۔

---لگانا ف م۔
بیاج لگانا۔ تین سو روپے جو فاضل ہیں اس پر تین روپے سیکڑا سود لگا لو ہم دینے کو تیار ہیں۔ (۱۹۷۰ء، مہذب اللغات، ۷ : ۷)۔

---لینا ف م۔
رک : سُود کھانا۔ انگریزوں سے اور ہندو سے سُود لینا روا ہے یا نہیں۔ (۱۸۸۵ء، فسانۂ مبتلا، ۱۲۸)۔

ہو خیر یہ چاہتے ہو سٹر خُوری
اے اپنے خُدا سے سود لینے والو

(۱۹۳۳ء، سیف و سبو، ۲۸۰)۔

---مُرَکَّب کس صف (---ضم م ، فت ر ، شد ک بفت) امذ۔
رک : سود در سود۔ سود قرضدار ادا نہ کرے ... اس کو سود در سود یا بیاج پر بیاج یا سود مرکب کہتے ہیں (۱۸۵۶ء ، علم حساب ، ۲۹۲)۔ فرض کرو کہ ہمیں ۵ فی صد سالانہ سود مرکب کی شرح سے دو سو روپے کا بھی زر کل ۳ سال کے ختم پر معلوم کرنا ہے۔ (۱۹۳۵ء ، داستانِ ریاضی ، ۲۱۱)۔ حکومت نے بھی ایسے قرضوں میں دیہاتیوں کو بال بال جکڑ رکھا تھا جو ہر سال ادائیگی کے بعد سود مرکب کے طفیل پر اپنی اصلی حد تک آ جاتے تھے۔ (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۹۳۰)۔ [سود + مرکب (رک)]۔

---مُفْرَد کس صف (---ضم م ، سک ف ، فت ر) امذ۔
وہ سود جو صرف اصل رقم پر لیا جاتا ہے ، اصل زر پر سود ، سادہ سود۔ جو قاعدہ سود مفرد نکالنے کا ہے وہی ان حقوق کے نکالنے کا ہے۔ (۱۸۵۶ء ، علم حساب ، ۲۹۶)۔ [سود + مفرد (رک)]۔

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف۔
فائدہ دینے والا ، فائدہ مند ، نفع بخش۔

خوشیاں سنات یک ماہ کرتے انند
جو تھے شاہزادے سوں دل سودمند
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۰۰)۔

نہیں جگ بیچ اور اے دلبر
وصل بن تیرے سودمند مجھے
(۱۷۱۳ء ، فائز دہلوی ، د ، ۱۷۸)۔ حاجی محمد خاں ہمیشہ اس کو سودمند نصیحتیں کرتا رہتا تھا (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۹)۔ جو کچھ ان کے لیے کرنا تھا ، کر چکا ہوں ، امید ہے کہ سودمند ہوگا۔ (۱۹۳۶ء ، کاروانِ خیال ، ۱۳۳) اگر سمجھوتہ سودمند ثابت نہ ہوا تو حقیقی خود مختاری کی راہ سے آزادی کی منزل حاصل کرنا مشکل نہیں ہوگا۔ (۱۹۸۷ء ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۱۶۵)۔ [سود + ف : مند ، لاحقۂ صفت]۔

---مَنْدی (---فت م ، سک ن) امث۔
فائدہ ، نفع۔ سامع ہور متکلم کوں اس میں فائدہ ہور سودمندی نہیں (۱۶۹۷ء ، پنج گنج ، ۱۷)۔ شرع محمدیؐ قوانین انگریزی کی نسبت زیادہ منصفانہ اور اصول کی سود مندی کے مطابق ہیں۔ (۱۸۸۹ء ، گلگشت فرنگ ، ۱۰۶)۔ اس سودمندی پسند زمانے کی کشمکش نے انسان کو اس درجہ مصروف کر دیا ہے کہ اُسے اِتنی فرصت بھی نہیں ہے۔ (۱۹۱۳ء ، تمدن ہند ، ۳۰۶)۔ کتاب سے استفادہ کرنے والے طبقات و شعبہ جات کے لیے اس کی سودمندی اور مفید ہونے کے پہلو اجاگر کر دیے جاتے ہیں۔ (۱۹۸۸ء ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری تا مارچ ، ۹۸)۔ [سود مند + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---وَ زِیاں (---و مج ، کس ز) امذ۔
نفع و نقصان ، بُرا بھلا۔

سودائی بازارِ محبت جو ہوا ہے
زنہار خیال اس کوں نہیں سود و زیاں کا
(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۱)۔

کیا کام ہے دُنیا کے تُجھے سود و زیاں سے
لیتا ہوں شب و روز ترا نام زباں سے
(۱۸۳۸ء ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۲۰۰)۔

دستورِ آرزو تو ہے سود و زیاں سے پاک
پھر بھی لگا ہے کھٹکا ہمیں احتساب کا
(۱۹۸۶ء ، غبارِ ماہ ، ۹۵)۔ [سود + و (حرفِ عطف) + زیاں (رک)]۔

سُود (۲) (و مع) امذ۔
۱. **ہندوں کی ایک قوم جو عموماً بھارت کے ضلع کانگڑا میں پائی جاتی ہے ان میں ایک پہاڑی سود کہلاتے ہیں اور دوسرے دیہی ان دونوں کا باہم رشتہ ناتا نہیں ہوتا** (فرہنگِ آصفیہ)۔ ۲. **مُلازم ، رسوئیا ، ہندوؤں کا ایک فرقہ۔** قسم چہارم مُلازم خدمت گار و خدمت گزار اس فرقہ کو سودی و سود بھی خطاب کرتے ہیں۔ (۱۸۹۱ء ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۶۹۲)۔ [شودر (رک) کا قدیم املا]۔

سُود (ضم س ، غم و) امث (قدیم)۔
تلاش ، کھوج ، جُستجو ، ہوش ، حواس۔

نہی ایکم ہوں بےخود
ہوتی حیراں کھوئی سود
(۱۵۰۳ء ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۶۷))۔

بغیر سود ہور بود یک بار کا
سکت نیچ تھا کس کوں رفتار کا
(۱۶۹۵ء ، دیپک پتنگ ، ۸۹)۔

ہر وقت بدن کی بُود میں اچھ
ہر آن سدھن کی سُود میں اچھ
(۱۷۰۰ء ، من لگن ، ۲۸)۔ [سُدھ (رک) کا قدیم اِملا]۔

---بُود (---ضم ب ، غم و) امث۔
سُدھ بُدھ ، ہوش و حواس۔

الہی دے شاہی تُجھے سُود بُود
پٹھانے دمادم نبی پر درود
(۱۶۷۲ء ، شاہی ، بدیع الجمال ، ۳)۔ [سُود + بُود = بُدھ]۔

سَودا (۱) (و لین) امذ۔
۱. **بیشتر کھانے پینے اور برتنے کا سامان یا جنس جو بازار سے خریدی جائے ، سامانِ تجارت۔**

کدھیں سودا لے کر جاوے عرب کا
کدھیں شیشہ لے کر آوے حلب کا
(۱۶۶۵ء ، پھول بن ، ۳۳)۔

ہے روایت وہ خلیفہ جب ہوا
روز دیگر آپ سودے کو چلا
(۱۷۹۲ء ، تحفۃ الاحباب (ق) ، ۴۳)۔

جو محبت کا طلبگار ہے دیوانہ ہے
یہ وہ سودا ہے جسے لے کے خریدار بندھے
(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۲۳۵)۔ شب کو بھی دوکانیں کُھلی ہیں سودا بک رہا ہے۔ (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۹۰۶)۔ روزمرہ دیکھتے ہیں کہ بنیے سودا بیچنے کے لیے پانچ سات باٹ اپنی دوکان پر رکھتے ہیں۔ (۱۹۲۰ء ، مکتوباتِ شاد عظیم آبادی ، ۸۵)۔

اچھے زمانے ، سستے سمے ، پیسے میں چار سودے آتے تھے . (۱۹٦۷ ، اجڑا دیار ، ۲۰) . ۲. خریداری ، خرید و فروخت کا معاملہ ، لین دین. یوں تو کچھ ہوئے تو بادشاہی کا سودا ہے،اپنا حکم اپنی درایی کا سودا ہے.(۱۶۳۵ ، سب رس، ۱۳۲).

لینا ہے دل تو لے یہ مجھے جھڑکیاں نہ دے
سودے میں کر نہ مُفت خریدار سے بگاڑ

(۱۸۹۳ ، دفترِ حُسن ، ۵۱).

بہت سستے چھُٹے ہم جان دے کر بل گیا ساغر
یہ سودا وہ ہے جس میں کیا کہیں کیا کیا جھمیلا تھا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۷). [ف].

---اَچّھا لابھ کا اَور راجا اچّھا داب کا کہاوت.
سودا وہ اچھا جس میں نفع ہو اور راجا وہ اچھا جس کا دبدبہ ہو (جامع الامثال).

---بازی امث.
خرید و فروخت کا مرحلہ ، لین دین کا مشغلہ ، معاملۂ خرید و فروخت . اس سودے بازی میں پیرزادہ کو اپنی کابینہ میں قاضی فضل اللہ کے گروپ سے بھی دو وزیر لینے پڑے. (۱۹۸٦ ، پاکستان مُسلم لیگ کا دورِ حکومت ، ۲۰۸). [سودا + بازی (رک)].

---بِک گیا ، دُکان رَہ گئی کہاوت.
حُسن و جوانی جاتی رہی ڈھانچہ رہ گیا (جامع الامثال).

---بِگڑنا محاورہ.
بھاؤ گھٹنا ، قیمت کم ہو جانا ، خرید و فروخت کا معاملہ کھٹائی میں پڑ جانا.

شاید سنوارتے ہیں وہ گیسوئے عنبریں
بگڑا ہوا ہے مُشک کا سودا خُتن میں آج

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۸۳).

دام یوسف کے لگائے تھے خریداروں نے
آپ کیوں کُود پڑے ایک کا سودا بگڑا

(۱۸۹٦ ، تجلیاتِ عشق ، ۵۲).

---بَنانا ف م ؛ محاورہ.
نرخ طے کرنا ، بھاؤ ٹھہرانا ، معاملہ یا لین دین طے کرنا.

وہ مخدومہ خُدا کی راہ کا سودا بناتی تھی
کسی کو بھی نہ اپنے کام کی خاطر ستاتی تھی

(۱۸۸۹ ، سفیر بلگرامی ، میلادِ معصومین ، ۲۲۳).

---بَننا محاورہ.
سودا پٹنا ، لین دین کے معاملے کا طے پا جانا ، معاملے کا طے ہو جانا.

کنّی قیمت میں اُس کے پاس نقدِ دیں کو لائے
کتّی دنیا دکھاتے ہیں کہ یوں یہ سودا بن جائے

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۱۱۱).

سچ ہے جوشش میرے اس کے کس طرح سودا بنے
میں نیاز اس کی کروں ہوں اور اس کو ناز ہے

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۱٦۵).

لے چلا ہوں میں اسے بازارِ اُلفت میں مگر
دیکھیے کن نادہندوں سے بنے سودائے دل

(۱۸۸۲ ، صابر (قلندر بخش) ، ریاضِ صابر ، ۱۳۵).

ان جلوہ فروشوں سے تو سودا نہیں بنتا
جب مول نہ ٹھہرے کوئی کیا لے کوئی کیا دے

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۱۰۳).

---بَہی (ـــ فت ب) امث.
خرید و فروخت کے حساب کی کتاب (علمی اُردو لُغت ؛ پلیٹس) . [سودا + بہی (رک)].

---بیچنا ف م.
سامان فروخت کرنا. کیا خوب سودا آپ بیچتے ہیں بھلے آدمیوں کے ہاتھ. لائیے ٹٹو کے دام واپس کیجئے. (۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۷) . کنجڑے ... گلی گلی سودا بیچتے پھرتے تھے. (۱۹٦۷ ، اُجڑا دیار ، ۲۰).

---پَتّر (ـــ فت پ ، سک ت) امذ.
سودا فروخت کرنے کا اقرار نامہ ، بل (پلیٹس ؛ علمی اُردو لُغت). [سودا + پتر (رک)].

---پَٹانا محاورہ.
سودا پٹنا (رک) کا تعدیہ ، خرید و فروخت یا لین دین کا معاملہ طے کرنا. معاملے پٹھانے ، سودے پٹانے کے زرّیں موقعے ہاتھ آئیں گے. (۱۹۳٦ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۹۷).

---پَٹنا محاورہ.
سودا بننا ، لین دین کی بات بننا ، سودا طے ہونا ، خرید و فروخت کی بات طے ہو جانا.

وصل کی ہے دلِ وحشی کو تمنّا بیجا
کسی سودائی کا بھی پٹتا ہے سودا کہیے

(۱۸۷۸ ، آغا اکبر آبادی ، د ، ۱۲۳). بال بھونری دیکھتے ہو ... چار سے پُوچھ گچھ لیتے ہو جب کہیں سودا پٹتا ہے.(۱۹۱۱ ، نشاطِ عُمر ، ۲۰٦). لیجیے قلم سنسر ہو گئی ، بہت لڑے تو بالکل چھابڑی والوں جیسا سودا پٹ گیا. (۱۹٦۲ ، معصومہ ، ۱۰۱).

---پَکانا محاورہ.
خیالی پلاؤ پکانا ، ناممکن باتوں کے منصوبے بنانا.

بنا اپنے ہوئے تری ذات کا
ہے سودا پکانا محالات کا

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۱۹). ہندوستانی عورت اپنے دماغ میں آزادی کا سودا پکا رہی ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ، کراچی، ٦ جنوری : ۲).

---پَکّا ہونا محاورہ.
مسئلے کا طے پا جانا ، خرید و فروخت کا معاملہ طے ہو جانا ، بات ٹھہر جانا. خلیفہ نے دینار نکال کر اسے دیے اور سودا پکّا ہو گیا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٦ : ۲۳۷).

ٹھیک ہے سودا پکّا ہے

(۱۹۷۵ ، تقاضے ، ۳۳).

---پھرنا محاورہ.
سودا منسوخ ہونا ، لیے ہوئے مال کا واپس ہونا ، خریدی ہوئی شے کو پھیر کر دام واپس لینا.

کچھ گرہ میں بھی ہے جو دل کے خریدار بنے
یہ سمجھ لو کہ یہ سودا نہیں لے کر پھرنا

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۸) . جہاں تک ممکن ہو چھان بین کر لو کیونکہ یہ سودا پھرنے والا نہیں. (۱۹۱۰ ، شاطر عُمر ، ۲۱۶).

---ٹھہرنا محاورہ.
بھاؤ چکنا ، خرید و فروخت کا معاملہ طے ہونا.

متاعِ شوق بھی ہے مایۂ اُلفت بھی رکھتے ہیں
اگر لیجیے تو کچھ سودا ہمارا آپ کا ٹھہرے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۱).

---چکانا محاورہ.
سودا طے کرنا ، معاملے طے کرنا ، بھاؤ طے کرنا. جس دکان پر جاتے ہیں اور جو سودا چکاتے ہیں سب لگے سیر. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۶۹).

عدم سے مرگ کا سودا چکانے آئے ہیں
سرا میں ٹھہرے ہوئے کچھ جو ہیں یہ بیوپاری

(۱۹۱۰ ، سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۲۳۱).

---چکنا محاورہ.
رک : سودا پٹنا ، لین دین کا معاملہ طے پانا.

جو آئے ہاتھ دام اُوس زُلف کے عاشق کوں بکتا
نپٹ ارزاں تھا نقد دل کوں یہ سودا اگر چکتا

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۸).

جو چاہتا ہے دل کو سہے دل دہی کرے
سودا یہ ہے قدیم سے یونہی چکا ہوا

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۷).

---خریدنا ف م.
۱. **کھانے پینے کی چیز خریدنا ، کوئی چیز مول لینا** (مہذب اللغات).
۲. **بکھیڑا مول لینا** (علمی اُردو لغت).

---دَسْت بَدَسْت ہونا محاورہ.
کسی چیز کا فروخت ہو جانا اور نقد قیمت وصول ہو جانا (نوراللغات).

---دلانا ف م.
کھانے پینے کی چیزیں دلانا ، کوئی چیز دلوانا.

سنگ ہیں جھولیوں میں لڑکوں کی
ان کو سودا دلا دیا کس نے

(۱۸۳۹ ، معروف ، د ، ۱۲۹).

---سر لینا محاورہ.
اپنے پیچھے عذاب لگانا ، مُصیبت خریدنا. اثلی نے بڑا سودا اپنے سر لیا. (؟ ، اودھ پنچ (فرہنگِ اثر)).

---سُلُف (---ضم س ، فت ل) امذ.
خورد و نوش کا سامان جو بازار سے خریدا جائے . ایک غلام میرا سودے سُلف کو بازار گیا تھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۸). مکتب کی خبر گیری کے علاوہ سودا سلف بھی لاتا ہے. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۱۵). اگر وہ سودے سُلف یا عارضی نمائش کی چیزوں میں اُٹھا ڈالے تو جانو کہ احمق اور ناعاقبت اندیش ہے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۹۹). ممدو لیوڑھی میں آ کر سودا سلف دیتا ہے. وہ خود ہاتھ بڑھا کر اس سے لے لیتی ہے. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۱۵۲).

---سُلُف کَرْنا محاورہ.
بازار سے سودا سلف خریدنا. مکتب کی بھی خبر رکھو اور گھر کا سودا سلف بھی کرو. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۱۵). کھیت آپ ہی بوئے ، سودا سلف آپ ہی کرے ، جوتی آپ بنائے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی کی مزیدار کہانی ، ۱۶۳).

---فروشی (---فت ف ، و مج) صف.
سامان بیچنا ، سودا فروخت کرنا. ہر ایک آ کر اپنی اپنی دُوکانوں میں بیٹھ کر مشغول سودا فروشی کے ہوں. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۳۱۵). [سودا + ف : فروش ، فروختن = بیچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کار صف مذ.
معاملہ طے کرنے والا ، سوداباز ی کرنے والا. صدر نے بڑھاپے کی مراعات اور مزدور قوانین میں ترمیم کے لیے دو آرڈی نینس جاری کر کے اجتماعی سوداکار ایجنٹ کو زیادہ مؤثر بنا دیا. (۱۹۷۵ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵ دسمبر ، ۱). [سودا + کار (رک)].

---کاری امث.
سوداکار (رک) کا کام. اس مقابلے سے نُقصان سب سے زیادہ مزدوروں کو ہوتا ہے ان میں ایکا نہیں ہو پاتا اور ان کی سوداکاری کی صلاحیت گھٹتی ہے . (۱۹۷۶ ، موسیٰ سے مارکس تک ، ۳۳۵). [سودا + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرْنا ف م ، محاورہ.
۱. **خرید و فروخت کرنا ، بھاؤ تاؤ کرنا ، قیمت یا نرخ چکانا.**

کیوا ہات نے نقد کوں ایک بار
کیا جا کچی بُد سوں سودا اُودھار

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۰۹).

ہندوے زُلفِ پری رُو ہے پریشاں فروش
بیچ دیوے مُجھ کوں سودے میں اگر سودا کروں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۸).

ایک چشمک ہی چلی جاتی ہے ، گُل سے میری اور
بھٹی بازارِ جنوں میں جاؤں کچھ سودا کروں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۵۶). بجور بڑا کھرا سودا کرتے ہیں ، پیشگی بارہ دے دئیے جھپا ک سے . (۱۸۹۳ ، بشو ، ۱۵). کاروباری آدمی کی طرح اس طرح سودا کرنا کہ پسینہ آ جائے مُجھے نہیں آتا. (۱۹۳۲ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۲۳۸). وہ ایک ایسی بزنس کی شوقین لڑکی سے نفع یا نقصان کا سودا کرنے کی خاطر تیار ہو گیا تھا. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پُرانے افسانہ نگار ، ۱۳۵).

اے نگوڑی کیا پھرے گی ہو کے تُو تنکے گلے
بن نہ سودائی اری سودا نہ کر زنجیر کا
(۱۸۷۹ ، جانِ صاحب ، د ، ۱۱۷). آرام و آسائش حاصل کرنے کے لئے دین و اِیمان کا سودا کر بیٹھے گا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۶۰).

---لیجیے دیکھ کَر اَور روٹی کھائیے سیک کَر کہاوت.
مال دیکھ کر خریدنا چاہئے اور روٹی گرم کر کے کھانی چاہیے (جامع الامثال).

---مول لینا محاورہ.
۱. سودا خریدنا ، گھریلو ضروریات کی چیزیں خریدنا (علمی اُردو لغت). ۲. ذِمّہ داری سر لینا. غضب کیا ، بیٹھے بٹھائے اچھا سودا مول لیا ، دیکھیں قسمت کیا دکھاتی ہے ، کونسی ولے پیش آتی ہے. (۱۸۱۶ ، نَعل نامہ ، ۱ : ۳۳۱). ۳. **جھگڑے میں پڑنا ، بکھیڑا مول لینا ، پریشانی میں پھنسنا.** اسباب خریدنے کو آیا تھا سودا مول لیا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۹۹). قدم قدم پر نئی نئی اِصطلاحیں گڑھنا اور ساتھ ہی ساتھ اس کا خیال رکھنا کہ عبارت کہیں اتنی پیچیدہ اور نامانوس نہ ہوجائے کہ پڑھنے والے کا دم گھُٹنے لگے اچھا خاصا سودا مول لینا ہے. (۱۹۸۳ ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۳۹۵).

---ہونا محاورہ.
خرید و فروخت کا معاملہ طے ہونا ، مول تول چکایا جانا ، تاؤ بھاؤ ٹھہرایا جانا.

میں دیتا ہوں جی کو وہ لیتا ہے دل کو
خریدار یہ ہے تو سودا نہ ہو گا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۷۷).

دے دیا دل یار کو مٹی کے مول
مُفت اس یوسف کا سودا ہو گیا
(۱۸۵۷ ، غُنچۂ آرزو ، ۹).

چھ سو کم ہیں ، آٹھ میں سودا ہو سکتا ہے
(۱۹۷۵ ، نظمانے ، ۳۳).

سَودا (۲) (و لین) . (الف) صف.
سیاہ ، کالا ؛ کالی عورت.

لشکرِ سودا نے کیا ہے ہجوم
چھائے میرے دل پہ غمام غموم
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۱).

تیرگی سودے کی اِتنی بڑھ گئی
جِسم اپنا سارا سایہ ہو گیا
(۱۸۶۱ ، کلّیاتِ اختر ، ۹۱۰). عرب کالی لڑکی کو سودا کہتے ہیں جو اسود کا مونث ہے. (۱۹۸۶ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۳۷). (ب) امذ. ۱. **اخلاطِ اربعہ میں سے ایک سیاہ خلط کا نام (بلغم سوختہ یا صفرائے سوختہ) جس کا مقام تِلّی ہے. اس کے بڑھنے سے پاگل پن کے آثار ظاہر ہوتے ہیں (یہ طِبِّ یونانی کا تصوّر ہے).**

کیا ہے خُون نے سودا کے غلبہ تن منیں میرے
پکہ کے نیشتر کوں لا کہو فصاد سوں جا کر
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۵).

مر گئے پر بھی وہ سودے کی حرارت نہ گئی
قبر سے خاک مری آگ بگولہ نکلے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۲). غذا سے خُون ، بلغم اور سودا صفرا کی چار خلطیں پیدا ہوتی ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۰۶). اگر مالیخولیا کا سبب وہ فضلات ہوں جو کہ سودا کی طرف مائل ہوں ... اسکو مُقوّی دماغ ادویہ کھلائیں. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی (ترجمہ) ، ۱۱). ۲. **جنون ، دیوانگی ، خبط.**

چلتا ہے جیو جس پر ، جاتے ہیں اوس کے پیچھے
سودا (کذا) میں عشق کے ہے اب یہ چلن ہمارا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۹). میرے جنون اور سودا کی یہ حقیقت ہے جو میں نے تُجھے سنائی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۱۲).

یاد آئیں بیڑیاں اور وہ گرانی طوق کی
کم ہوا سودا مرا منّہ دیکھ کر حدّاد کا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۳۳).

عبّت اور مجنوں ہم تو سودا اس کو کہتے ہیں
پدا لیلیٰ یہ تھا آنکھوں کا اندھا اس کو کہتے ہیں
(۱۹۱۹ ، دُرِشہوار بیخود ، ۵۱). نتیجۃً سودا کی بہت سی قسمیں پہلے کی نِسبت اب زیادہ‌تر نفسیات کے ذریعے دور کی جاتی ہیں. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۳۳). ۳. **فریفتگی ، لگن.**

اتھا فکر میں میں یہ سودائے زر
اُٹھا کھایرا در تمنائے زر
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۷۳۶).

سودائے زُلفِ خُوباں رکھتا ہوں دل میں دائم
زنجیرِ عاشقی کا دیوانہ ہو رہا ہوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۳).

شاید اِس حُور کی زُلفوں کا نظارا ہو نصیب
سر میں اس واسطے ہم رکھتے ہیں سودائے بہشت
(۱۸۷۰ ، چمنستانِ جوش ، ۳۱).

سما سکتا نہیں پہنائے فِطرت میں مرا سودا
غلط تھا اے جنوں شاید ترا اندازۂ صحرا
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۳۷).

سر ہو تو سر میں زُلف کا سودا ہی چاہیے
دل ہو تو دل میں دردِ محبّت ضرور ہو
(۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۵۸). ۴. **دھن ، خیال ، خواہش.** اُس نے آدم زاد سے دل لگایا ہے اور اس ہی کا سودا اس کے سر میں سمایا ہے. (۱۸۰۳ ، گُلِ بکاؤلی ، ۵۸).

سر میں سودا ہے مرے اس کی قدم بوسی کا
خاک ہا جس کی ملائک کو ہے کحلِ بصری
(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۳).

سر میں سودا بھی نہیں دل میں تمنّا بھی نہیں
لیکن اس ترکِ محبت کا بھروسا بھی نہیں
(۱۹۳۵ ، شبستان ، ۶۵). ۵. **دیوانہ ، عاشق ، جنونی.**

وہ درویش جو سودا تیرا
تُجھ بن اور کسی کا نہیں چیرا
(۱۹۵۳ ، گنج شریف ، ۱۶۳).
سودا کو ترے ترانہ اک کافی ہے
ستوں کو ترے بہانہ اک کافی ہے
(۱۹۳۸ ، الخیام ، ۶۰). [ف].

ـــ اُتَرنا محاورہ.
جنون ختم ہونا ، سر سے جن کا اُتر جانا.
سرِ عاشق سے نہ اُس زُلف کا سودا اُترا
شکلِ قمری نہ کبھی طوق ہمارا اترا
(۱۸۵۷ ، آباد (فرہنگِ اثر)).

ـــ اُٹھنا محاورہ.
کسی بات کی دھن ہونا ، جنون کی حد تک شوق اُبھرنا. کل آپ کا خط بلا تب سے کتنی ہی بار یہ سودا اُٹھ چکا ہے کہ آپ کے پاس چلی آؤں. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۱۹۱).

ـــ اُچھلنا محاورہ.
خبط سوار ہونا ، مالیخولیا کا زور ہونا. جب کبھی یہ سودا اُچھلا آنکھیں بند کیں اور اسی شارع عام پر پڑ لیے جس پر ریگیروں کا تانتا بندھا ہوا تھا. (۱۸۹۳ ، دیوانِ حالی (دیباچہ) ، ۳۰).
جب اس کوچے میں جاتا ہوں اُچھلتا ہے یہی سودا
ذرا سر پھوڑ کر دیکھوں تو یہ دیوار کیسی ہے
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۸۸).

ـــ آمُود (ـــ و مع) صف.
جنونی ، دیوانہ ، سودائی. سرور صدہا کوس دُور ، ملول پر دل ہوا ... سودا آمود ہوا. (۱۸۵۹ ، سروشِ سُخن ، ۱۰۰)[سودا + ف: آمود ، آمودن ـ بھرنا].

ـــ چَمَکنا محاورہ.
جنون بڑھ جانا.
جس روز اے پری رُو تُو بے نقاب ہو گا
چمکے گا اپنا سودا داغ آفتاب ہو گا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰).
آ گئی فصلِ چمن تازہ ہوئے داغ جنوں
چشم بددور ہے چمکا ہوا سودا اپنا
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۱۷).

ـــ ے خام کس صف ، امذ.
انہونی کی ہوس ، خیالِ خام ، بے کار بات.
تکو پو کرو تم بھی سودائے خام
جو اس کام میں فائدہ نیں تمام
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۸).
پختہ کارانِ عشق رُوئے زمیں
تیرا سودائے خام رکھتے ہیں
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). وہ محبت تھوڑا ہی تھی. وہ تو سودائے خام تھا بلکہ خیالِ خام تھا. (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۱۹۰). [سودا + ے (حرفِ اضافت) + خام (رک)].

ـــ خیز (ـــ ی مج) صف.
سودا پیدا کرنے والا ، جنون خیز. کوئی انگریز ... خوبصورت نوجوان شور عشق سودا خیز سر میں سوز دل میں ... اس کی کوٹھی میں آیا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۹۹). [سودا + ف : خیز ، خاستن ـ اُٹھنا].

ـــ زَدَہ (ـــ فت ز ، د) صف.
دیوانہ ، سودائی.
سودا زدوں میں ہے کوئی ایسا سیاہ بخت
میں جس قدر ہوں زُلف کا مارا بلا نصیب
(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۹۷). تمہارا خط آیا اور دل سودا زدہ نے آرام پایا. (۱۸۵۸ ، خطوطِ غالب ، ۱۵۸).
داغ سر سودا زدہ پھاہے سے چُھپا ہے
ڈوبا ہوا قسمت کا ستارا ہے کسی کا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۳۲). اس وحشی مگر فسوں کار سودا زدہ مرد کی آغوش سے چھٹکارا پانے کی کوشش کر رہی تھی. (۱۹۳۰ ، سجاد حیدر ، خیالستان ، ۳۵). [سودا + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا].

ـــ سَر پَر چَڑھنا محاورہ.
رک : سر پر سودا الخ (نوراللغات).

ـــ سَر میں سَمانا محاورہ.
ذھن سوار ہونا ، خبط ہونا. اب جو آلو کی کاشت کا سودا سر میں سمایا تو ڈیڑھ دو ہفتے فقط اس موضوع پر ریسرچ ہوتی رہی. (۱۹۶۵ ، خاکم بدہن ، ۸۱).

ـــ ہونا محاورہ.
۱. جنون یا خبط ہونا ، عشق ہو جانا ، محبت ہونا.
دل لگا کہیے خُدا حافظ تُجھے سودا ہوا
کیا مری قدرت ، کروں وصفِ امیر نامدار
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۶۷).
میں تو دیوانہ نہیں پاؤں عبث پڑتی ہے
لے خبر اپنی ہوا ہے تُجھے سودا زنجیر
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۶۳). تو مجھ سے دل لگی کرتی ہے ، کُچھ سودا ہوا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۶۳). **۲. عشق یا فریفتگی ہونا.**
تمام عمر ظفر ہم رہے پریشان حال
کسی کی زُلف کا سودا ہوا تو ایسا ہوا
(۱۸۵۶ ، کلّیاتِ ظفر ، ۳ : ۸).
جس کو اُس زُلفِ سیہ تاب کا سودا ہو گا
گر بلالِ حبشی ہو تو وہ دارا ہو گا
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۷۵).

سَودا گَر (و لین ، فت گ) امذ.
تاجر ، بیوپاری.

خبر سُنی یہ سوداگر
سب لوگ اپنا مُستعد ہو کر
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۷۷).
سوداگر کا بِک بھی تو بیٹا ہوں میں
ساحل تھے اسی ملک آیا ہوں میں
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۵۵).
وہ سوداگر کی تھی فرزند دلبند
متاع و مال سے تھی اپنے خورسند
(۱۷۹۴ ، عشق نامہ ، فگار ، ۳۵). ایک سوداگر نے دو روپیہ سیر اون خریدی. (۱۸۵۳ ، تحفۃالاحباب ، مولوی ذکاءاللہ ، ۱۳). یہ تو خرید و فروخت ٹھہری (جو سوداگروں کا کام ہے نہ شاہوں اور شہنشاہوں کا). (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۳۸). ابھی ملتان کے سوداگر چرم وپشم کے ساتھ اس پر شرط بدی جا رہی ہے کہ حاجیوں کے پہلے جہاز کی واپسی پر تیزابی سونے کا بھاؤ کتنا گرے گا. (۱۹۶۵ ، خاکم بدہن ، ۳ ، ۱۰). [ف].

ـــــ بچّہ (ــــ فت ب ، شد چ بفت) امذ.
تاجر کا بیٹا ، سوداگر ، تاجر. یہ لازم ہے کہ جا کر اس سوداگر بچّے کو اپنے ساتھ لے آؤ. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۴). سوداگر اور سوداگر بچّے ہیں تو انہیں ہم ان کے انسانیت کے حق سے محروم نہیں کر سکتے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، سالنامہ ، ۵). [سوداگر + بچّہ (رک)].

ـــــ بچّی (ــــ فت ب ، شد چ) امث.
تاجر کی بیٹی (نوراللغات). [سوداگر + بچّی (رک)].

ـــــ پیشہ (ــــ ی مج ، فت ش) امذ.
سوداگری کرنے والے ، تاجر. ہم مرد سوداگر پیشہ رہنے والے خطا و ختن کے ہیں. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۱۰۶). [سوداگر + پیشہ (رک)].

سَوداگرانَہ (و لین ، فت گ ، ن) صف ؛ م ف.
تاجروں اور سوداگروں کی سی.
وہ و رسمِ حرم تاعرمانہ
کلیسا کی ادا سوداگرانہ
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۱۵). [سوداگر + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

سَوداگری (و لین ، فت گ). (الف) امث.
خرید و فروخت ، تجارت ، کاروبار ، سودا بیچنے کا مشغلہ.
لے شاہ آج سوداگری کا لباس
کہ تیرے دندی آس نے ہوویں نراس
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۲). یہ آباد ہیں اور زراعت و کسب اور سوداگری سے شاد ہیں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۶۰).
لیا ہے دل کے عوض جان ، دے رقیب تو دوں
میں اور آپ کی سوداگری زباں کے لیے
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۴۷). آپ لوگ سوا اس کے کہ سوداگری کریں اور کچھ نہیں جانتے. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۸۸). اندرونِ پاکستان تعلیم ، صنعت ، تجارت و سوداگری ، قومی دولت ، ملکی آمدنی اور روحانی ماحول میں نمایاں ترقی ہوئی ہے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۷). (ب) صف سوداگری سے متعلق ، بیوپار سے تعلق رکھنے والا ، تجارتی ، کاروباری (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [سوداگر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سُودانی (و مع) امذ.
ایک پرندہ جس کی دُم لمبی اور ایک مُٹھی کے برابر چوڑی ہوتی ہے ، کیڑے مکوڑے اور انگور کھاتا ہے اپنی لمبی چونچ سے درختوں میں ٹھونگیں مار کر سُوراخ کرتا ہے اور کیڑوں کو ہڑپ کر جاتا ہے ، کٹھ کھدا کی طرح کا پرندہ (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۶۳) [ع].

سَوداوی (و لین). (الف) صف.
۱. **رک : سودا (۲) جس سے یہ منسوب ہے ، خلط سودا سے پیدا ہونے والا مرض ، وہ مزاج جس میں خلط سودا غالب ہو.**
ترے ڈر سے عدوئے رُوسیہ کے یوں بہے آنسو
کہ چُھوٹے جس طرح سے خُونِ سوداوی کی پچکاری
(۱۸۸۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰۶). خناق سوداوی کی موجودگی میں ... بیل کا پتّہ پلا کر لگائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۳). ۲. **خفقانی ، مغموم ، غمگین** (فرہنگِ آصفیہ). (ب) امذ. **وہ شخص جس کے مزاج میں خلط سودا بڑھ گیا ہو** (فرہنگِ آصفیہ). [سودا (رک) + وی ، لاحقۂ نسبت].

سَوداوِیّت (و لین ، کس و ، فت ی بشد) امث.
خلط سودا کی زیادتی یا غلبہ ، جنون ، دیوانگی. کبھی فرطِ تنعم و مسرت اور کبھی عشق و زیادتی سوداویّت سے باختلافِ حرارت قلب واقع ہوتی ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۶۴). سوداویّت کی زیادتی کے وقت حسبِ ذیل منضج پلائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۵). [سوداوی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَودائی (۱) (و لین) (الف) صف.
مراقی ، خبطی ، سِڑی ، وسواسی ، جنونی ، دیوانہ ، پاگل. معلوم ہوتا ہے کہ وہ مُوا خبطی و سودائی ہے. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۲۰۰). طبیعت ایسی بےمزہ ہوئی ... کہ سودائی سا مزاج ہو گیا دل اُداس اور حیران ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۷). والدہ خسرو کے دماغ میں یبوست ہوئی اور سودائی ہو گئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۹). اس کی محبت بہنوں کو دیوانہ اور بھائی کو سودائی بنا گئی. (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۲).
شہر کا زنداں بھی ہے اس کے لیے
دشت میں بھٹکے گا سودائی کہاں
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۹۷). اف : بنانا ، ہونا. (ب) امذ. ۱. **مخبوط الحواس ، مجنوں ، بیوقوف.**
جب یہ بُت زُلف کی زنجیر دکھا جاتے ہیں
خون سودائیوں کے جوش میں آجاتے ہیں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۳۱).
سودائی ہوئے دیکھ کے پھر ہوش نہ آیا
زُلفوں کا الجھنا بھی اک افسانہ ہے اس کا
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۱۱). ۲. **عاشق ، فریفتہ.**

دیکھ صحرا میں سماں لالۂ صحرائی کا
رنگ لایا ہے لہو یہ ترے سودائی کا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۸).
وحشتوں کا کبھی شیدائی نہیں تھا اِتنا
جیسے اب ہوں ترا سودائی نہیں تھا اِتنا
(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۴۳).[سودا رک + ئی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امث.
پاگل پن ، دیوانگی. گلہ یہاں لاکھ لاکھ غُل مچاتے ہیں کہ یہ کیا سودائی پن ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار (دیباچہ) ، ۱ : ۴). [سودائی + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ مِزاج (ـــ کس م) صف.
وہ شخص جس کے مزاج میں خلط سودا اور خلطوں سے زیادہ ہو. ایک حُسن پرست سودائی مزاج نے کئی دن تک جا جا کر دعا مانگی. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۲).[سودائی + مِزاج (رک)].

ـــءِ نَظّارَہ کس اضا(ـــ فت ن ، شد ظ ، فت ر) صف.
دیکھنے میں محو.
صبح جب میری نظر سودائیٔ نظّارہ تھی
آسماں پر اک شعاعِ آفتاب آوارہ تھی
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۹۷). [سودائی + نظّارہ (رک)].

سَودائی (۲) (و لین) صف.
تاجر، سودا کرنے والا، خرید و فروخت کرنے والا (علمی اُردو لُغت ؛ فرہنگِ آنند راج). [ف].

سَودائِن (و لین ، فت ی) صف مث إسـسودائن.
(عو) **خبطی ، دیوانی ، سِڑی ، جنونی ، بے وقوف ، مخبوط الحواس.**
کوئی بولی کہ آسیب پری ہے
مرض ہے یا کہ سودائن بنی ہے
(۱۷۹۷ ، یوسف زلیخا ، نگار ، ۱۱). استغفراللہ تُم تو بس سودائن ہو گئیں. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۷). سِڑن سودائن کی طرح بس بھی اس کوٹھری میں جا پہنچی. (۱۹۲۵ ، خاتونِ اودھ ، ۱۲۸). [سودائی (رک) کی تانیث].

سُودْر (و مع ، سک د) امذ إسـشُودر.
اچھوت ، نیچ ، ہندوؤں کی چوتھی ذات ، شودر (رک). نانر لوگ سودر ہیں جو شادی نہیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم پیشہ سپہ گری کے واسطے پیدا ہوئے ہیں. (۱۸۸۳ ، جُغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۲۳). اُس نے امیر غریب برہمن سُودر سب کو ایک نظر سے دیکھا. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۱۲).
براہمن سُودر برابر ہونگے
عورت مرد برابر ہونگے
(۱۹۵۹ ، گُلِ نغمہ ، فراق ، ۲۰۰). [ب : سودر शूद्र].

سُودَرْوَرْن (و مع ، فت د ، سک ر ، فت و ، سک ر) امذ.
(نگینہ گری) **وہ ہیرا جس کے رنگ میں سیاہی جھلکے** (ماخوذ : ا ب و ، ۳ : ۶۰). [مقامی].

سُودْرَہ (و مع ، سک د ، فت ر) امث.
صفائی ، نفاست ، خوبی ، عُمدگی ، پاکی ، سُتھرائی ، کھوج ، پتا ، سراغ ، بھید (فرہنگِ آصفیہ). [مقامی].

سُودَکا (و مع ، فت د) امذ.
سردیوں میں پیدا ہونے والی ایک سبزی (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۷۴). [مقامی].

سُودنا (و مع نیز مج) ف م.
۱. **کھوجنا ، ٹھیک کرنا ، ڈھونڈنا.**
او غیرت نے آپ ہات پر ہات سُود
جو یو آگ دل تھے اُچانی نے درد
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۸۰). ۲. **چھاننا ، صاف کرنا.** پہاڑوں کو کھودا دریا کی ریت کو سودا پہاڑ سے جوہر نکالا دریا سے گوہر نکالا. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۱۲۳).[ف : سودنا ـ گھسنا].

سُودَہ (و مع ، فت د).(الف) امذ.
سفوف ، بُرادہ.
سُودۂ لعل ہے ہر اشک میرا آہوں (کذا) ساتھ
رنگِ کنگوں میں عجب زیب ہے نالوں کے بیچ
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴۳۳).
تمام نالہ ہوں اُس بِن مگر کہ روزِ نخست
کیا تھا تن کا مرے سُودۂ جگر سے خمیر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۹۲). پُوچھتا ہے اس شراب میں کیا ملا تھا ، اس نے کہا جو میں نے کہا وہی تھا زہر قاتل ، سودۂالماس کف ساز. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۷۴۷).
مرے اک اک نفس میں سُودۂ برقِ جہندہ ہے
ذرا اے آسماں ہشیار رہنا آہِ سوزاں سے
(۱۹۳۵ ، عزیز ، صحیفۂ ولا ، ۲۹۳).
کبھی بھاگے نہیں نامرد بھگوڑوں کی طرح
زخم پر سُودۂالماس چھڑکتے ہیں میاں
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۲۵۰). (ب) صف. ۱. **رگڑا یا پسا ہوا ، گھسا ہوا.**
انکھڑیاں وہ خُمار آلودہ
سم ہے جامِ شراب میں سُودہ
(۱۸۵۷ ، بحرالفت ، ۱۹). ۲. **رگڑ کھاتا ہوا.**
شاخ سے شاخ جو سُودہ ہے تو بے سُود نہیں
کہ رگڑنے سے سِوا دیتا ہے خوشبو صندل
(۱۸۸۱ ، اسیر (میر مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۱۷). [ف : سُودہ ، سُودن ـ گھسنا ، رگڑنا].

سُودَہ لینا ف م.
(ٹھگی) **مُسافر کا کُچھ نقد وغیرہ پوٹلی میں بندھوانا اور اُس کے مال کا جائزہ لینا** (مصطلحات ٹھگی ، ۱۱۰).

سُودی (و مع) صف.
سُود (۱) سے منسوب ، سُود کا ، مراد : سُود پر دی یا لی

جانے والی رقم. تو اُسے سُودی روپے قرض مت دے. (۱۸۲۲ ، مُوسیٰ کی توریت مقدس ، ۹۱ب). سُودی قرض لے کر بیاہ شادیوں میں خرچ کرنا تو ایسا عام ہے کہ اس سے شاید کوئی مُسلمان بھی خالی نہ ہو گا. (۱۸۹۶ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۹۶).

اگر عزت سے رہنا چاہتے ہو شہر میں یارو
سہاجن سے کبھی کوڑی نہ لینا بُھول کر سُودی

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۵۶). [سُود + ی ، لاحقۂ نسبت].

---چَلانا محاورہ.
روپیہ بیاج پر دینا (علمی اُردو لُغت).

---کاروبار (---و مع) امذ.
وہ کاروبار یا تجارت جس میں بیاج کا لین دین ہو . خود آنحضرت صلعم کے چچا عباس (اسلام سے پہلے) بہت بڑے سُودی کاروبار کے مالک تھے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۳۵). [سودی + کاروبار (رک)].

سُودیری (و مع ، ی مج) امث.
ایک ہندوستانی دوا جس کی بُو فیلِ مست کی بُو کی طرح ہوتی ہے ، اِس کی دو قسمیں ہیں. سیاہ اور غیر سیاہ ، سیاہ تیز بتائی جاتی ہے ، تپ اور سودا کو دفع کرتی ہے اور غیر سیاہ قسم رسائن میں سے ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۶۸). [ب : सुद्रोरी].

سُودیس / سُودیش (ضم س ، و غم ، ی مج) امذ.
اپنا دیس ، اپنا مُلک ، وطن ، اپنا گھر ، اپنی جگہ.

وقت کے بُزرگاں دیتے ہے یو سیک
کہ سودیس جورے ہے پردیس ٹیک

(۱۶۰۹ ، قُطب مشتری ، ۶۹). [س : स्वदेश, स्वदेस].

سُودیشی (ضم س ، غم و ، ی مج) صف ؛ سدیشی.
اپنے مُلک کا ، اپنے مُلک یا دیس سے تعلق رکھنے والا . جنٹلمینوں کا دل انگریزی ٹھاٹ میں ، سُودیشیوں کا دل بائیکاٹ میں. (۱۹۰۹ ، خُوبصورت بلا ، ۲۹). یہ لوگ بدیشی کپڑے سے جلتے ہیں میں سُودیشی سے جلتا ہوں. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۵ : ۱۰). فرنگیت اور ہندویت دونوں اسلام سے مغایرت میں یکساں ہیں ان میں فرق صرف بدیشی اور سُودیشی کا ہے. (۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان ، ۳۳۱). [سودیش + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُودْھ (و مع ، سک دھ) امث (قدیم).
کھوج ، سُراغ ، پتا ، بھید.

کیتا اثر کرے بُودھ
چاروں تن کی پاوے سُودھ

(۱۶۹۰ ؟ ، کشف الوجود ، راول (قدیم اُردو ، ۱ : ۳۱۳)). [سُدھ (رک) کا قدیم اِملا].

سَودھا (و لین) امذ (قدیم).
رک : سودا (۲).

ایک جیو یہ نِھالوں یودا
کس کس سوں ہو سکے سو سودھا

(۱۵۶۵ ، جواہر اسرارالله ، ۱۰). [سودا (رک) کا قدیم املا].

سُودھا (۱) (و مع) امذ.
(ڈھلئی کاری) ڈھلائی کا کام کرنے والا پیشہ ور ، ڈھلیا ، کانْسیا (ا پ و ، ۳ : ۳۳). [مقامی].

سُودھا (۲) (و مع) صف مذ (مث : سُودھی).
سیدھا ، سچّا ؛ سادہ دل ، بھولا (فرہنگِ آصفیہ). [ب : सूधा].

سُودھال (و مع) امث.
(موسیقی) وہ ضرب جس میں تین سُر ادا ہوں (نغمات الہند ، ۳۵). [مقامی].

سُودھائی (۱) (و مع) امث.
چاندی صاف کرنے کا عمل (ا پ و ، ۳ : ۸). [مقامی].

سُودھائی (۲) (و مع) امث.
سیدھا پن ، سچائی ، صفائی ، سادگی (ماخوذ : پلیٹس). [ب : सुधाई].

سُودْھلا (و مع ، سک دھ) صف مذ ؛ سُودھلا.
بھولا بھالا ، سیدھا سادہ ، معصوم. مگر جب وہ میرے پاس آتا تو نہایت سُودھلا ہو جاتا اور میری بغل میں گُھس کر بیٹھتا. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۲۰۱). [مقامی].

سودَھن (۱) (و مج ، فت دھ) امذ (قدیم).
معشوق ، حسین ، محبوب ؛ عورت ، حسینہ.

سودھن کا مکھ جھلکاوتا تس میں سورج چُھپ جاوتا
دن میں چندا نہیں آوتا تارے تئیں سب جھڑ پڑا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۵).

یوں پھوڑ کیا کنگن او سودھن
جوں کودڑی سات تیہ کی سرن

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰). [ب : सोधन].

سودَھن (۲) (و مج ، فت دھ) صف.
تہذیب ، شایستگی ، لطافت ، نفاست ، صفائی ، طہارت ؛ قرض کی بیباقی ؛ معاملہ کی صفائی (فرہنگِ آصفیہ). [ب : सोधना].

سودْھنا (و مج ، سک دھ) ف م.
۱. دھات کو پگھلا کر اُس کا مَیل صاف کرنا (خصوصاً لوہا اور تانبہ وغیرہ). چاندی اور سونے کی شاخوں کو زمین میں سودھتے ہیں. (۱۸۶۲ ، خطِ تقدیر ، ۸۳). لوہا سودھنے کے دوران پگھلے ہوئے لوہے پر میل کی شکل میں جمع ہو جاتا ہے. (۱۹۶۸ ، کاروانِ سائنس ، ۵ / ۱ : ۵۶). ۲. قرض ادا کرنا ؛ معاملے کی صفائی کرنا ؛ اِصلاح کرنا ، مطابقت کرنا ، مقابلہ کرنا ؛ غلطی نکالنا ، صحیح کرنا ؛ سُراغ لگانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). ۳. حساب لگانا ، جوڑنا ، تخمینہ لگانا ، اندازہ کرنا ، اٹکل کرنا (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). [ب : सोधना].

سوڈا (و مج) امذ.
۱. **ایک سفید کھاری سفوف جو کیمیاوی عمل کے ذریعے سجّی سے بنایا جاتا ہے ، عام طور پر کھانے کا یا میٹھا سوڈا کہلاتا ہے (اکثر رنگ ہلکا کرنے ، آٹے میں خمیر اُٹھانے یا ہاضمے کے لئے مُستعمل)۔** افسوس ہے کہ اب ان کا اور ہمارا اجتماع سوڈا اور ایسڈ کا اجتماع ہو گیا۔ (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۲۳)۔ اگر اس میں تھوڑا سا سوڈا ڈال دیا جائے تو یہ حیاتین اور بھی زیادہ تیزی سے تباہ ہو جائے گا۔ (۱۹۳۱ ، ہماری غذا ، ۴۷)۔ انہیں غیرنامیاتی اشیا کا نام دیا گیا مثلاً خوردنی نمک ، سنگِ مرمر ، سوڈا ، گندھک ، لوہا اور کاربن ڈائی آکسائیڈ وغیرہ سب غیرنامیاتی اشیا کہلاتی تھیں۔ (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ۵)۔ ۲. رک : **سوڈا واٹر۔** یہی لوگ شراب اور سوڈا لیمنڈ اور چرٹ وغیرہ کی چاٹ کے مارے اس کو ہر وقت گھیرے بھی رہتے تھے۔ (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۹۳)۔ ایک ایک گولی صبح و شام ہمراہ دودھ و سوڈا اِستعمال کریں۔ (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۷)۔ ۳. **ایک قِسم کی سجّی جو کپڑے دھونے کے کام آتی ہے** (علمی اُردو لُغت)۔ [انگ : Soda]۔

ـــــ بائی کارْب (ـــــ سک ر) امذ.
ایک مُرکّب دوا جو ہاضمے کے لئے مُفید ہوتی ہے۔ مرض شناس خاتون نے اُن کے دلوں کو ٹٹولے بغیر سوڈا بائی کارب کی پُڑیا تھما دی اور واپس کر دیا۔ (۱۹۶۵ ، بجنگ آمد ، ۲۰۰)۔ ڈسپنسری کا معائنہ کیا جس میں ٹنکچر آیوڈین ، سوڈا بائی کارب ، اسپرین ... اور کوئی دوا موجود نہ تھی۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۹۶)۔ [انگ : Soda Bicarb]۔

ـــــ فَونْٹین (ـــــ و لین ، سک ن ، ی مج) امذ.
سوڈے کا فوّارہ ، وہ برتن جس کے اندر سوڈا بھرا ہوتا ہے اور فوّارے کی طرح نکلتا ہے۔ اس کے پیچھے کاروان میں مخملیں سفری بستر ... نمکین سوڈا فونٹین فٹ ہوتے اور ہمارے پہلو میں ہماری ریشمیں سیکریٹری ... (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۷۹)۔ [انگ : Soda Fountain]۔

ـــــ کاسْٹِک (ـــــ سک س ، کس ٹ) امذ.
کھار ، سجّی۔ سوڈا کاسٹک اور کیمیائی اِشیا تیّار کرنے کے کارخانے بھی موجود ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂمعارف اِسلامیہ ، ۳ : ۳۹۸)۔ [انگ : Soda Caustic]۔

ـــــ لیمَنڈ / لیمَن (ـــــ ی لین ، فت م ، سک ن / ی لین ، فت م) امذ.
لیمن سے بنایا ہوا سوڈا واٹر یا اس سے بھری ہوئی بوتل۔ خوب ڈٹ کر کھایا دنادن سوڈا لیمنڈ کے کاک اُڑے۔ (۱۹۲۳ ، الشائے بشیر ، ۲۹۳)۔ سوڈا لیمن ، برف ، لقمی ، سموسہ ، شکم پور ، کٹلس ، کیک بسکٹ ، پیسٹری جو چاہو خرید لو۔ (۱۹۷۶ ، اردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۱۳۸)۔ [انگ : Soda Lomon/Lemonade]۔

ـــــ واٹَر (ـــــ فت ٹ) امذ.
۱. **کل کے ذریعے ایک گیس کی آمیزش اور سوڈے کی لاگ سے مقرر طریقے پر بنایا ہوا مشروب جو بوتلوں میں بند کیا جاتا ہے۔** جب بوتل کھولتے ہیں تو کارک اڑتا ہے اور اس میں جوش آتا ہے ، سوڈے سے بنایا ہوا پانی۔ کسی انگریز کے یہاں سوڈا واٹر کی ایک دو بھی نہیں ! کتنی آدھی درجن خالی بوتلیں چوری ہو گئیں۔ (۱۸۸۵ ، فسانۂمبتلا ، ۲۶۶)۔ کھانا نہ ہضم ہونے کی حالت میں سوڈا واٹر پینے کا بڑا رواج ہو گیا ہے۔ (۱۹۰۳ ، آئینِ قیصری ، ۳)۔ سوڈا واٹر کی ایک بوتل پر ایک آنہ ٹیکس لگایا گیا تھا۔ (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵ مئی ، ۳)۔ ۲. **وہ پانی جس میں سوڈا حل کیا گیا ہو۔** اگر سوڈا واٹر میں کپڑا بھگو کر جلے ہوئے مقام پر لپیٹیں تو جلن بند ہو جائے گی۔ (۱۹۳۰ ، جامع الفنون (ترجمہ) ، ۲ : ۱۶۷)۔ [انگ : Soda-Water]۔

سوڈَول (و غم ، و لین) صف (قدیم).
رک : **سڈول۔** چھب تختی ترا کٹ بھری اور سوڈول ، انی پر موتیوں کے مالے جھمکتے ہوئے۔ (۱۸۰۲ ، نثرِ بےنظیر ، ۳۷)۔ ہاتھ پیر پتلے اور مضبوط بٹھے سوڈول۔ (۱۸۹۷ ، تمدّنِ عرب ، ۳۸)۔ [سڈول (رک) کا قدیم اِملا]۔

سوڈے (و مج) امذ.
سوڈا (رک) کی مُغیرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل)۔

ـــــ کا جوش صف.
وقتی جوش (نسیم اللغات)۔

ـــــ کی بوتَل امث.
پانی کی وہ بوتل جو سوڈے کی لاگ سے بنائی جاتی ہے اور جسے ڈاٹ سے بند کیا جاتا ہے جب اس کی ڈاٹ کھولتے ہیں تو بھق سے آواز نکلتی ہے اور پانی کے جھاگ اُبل پڑتے ہیں۔ سوڈے کی بوتل یا سونٹھ کا بلفی پلائیں۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳۳)۔

ـــــ کی بوتلیں چَلْنا محاورہ.
بہت سے آدمیوں کا ایک دوسرے کو سوڈے کی بوتلیں مارنا ؛ خطرناک فساد ہونا (نسیم اللغات)۔

سوڈِیَم (و مج ، سک نیز کس ڈ ، فت ی) امذ.
نرم چاندی کی طرح ایک سفید دھات ، پانی سے ۱٫۹۷ گُنا ہلکی ، مُفرد حالت میں نہیں پائی جاتی ، پانی میں ڈالنے سے اس میں آگ لگ جاتی ہے (نمک ، صابن ، شورہ وغیرہ بنانے میں مستعمل اور دو فلزات یہ ہیں ، گولڈ یعنی سونا ... سوڈیم ... میگنیشیم۔ (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۳۰)۔ کیلسیئم ، پوٹاشیم ، سوڈیم ، لوہا اور میگنیشیم سب سے زیادہ اہم ہیں۔ (۱۹۳۱ ، ہماری غذا (ترجمہ) ، ۲۰۹)۔ [انگ : Sodium]۔

سوڈھال (و غم) صف (قدیم).
رک : **سڈول۔**

لے یک برج کا توں سور جوتی
ہوں میں یک درج کی سوڈھال موتی

(۱۹۶۵ ، پُھول بن ، ۵۹)۔ [سڈول (رک) کا قدیم اِملا]۔

سَور(۱) (و لین) امث [ف: سوز].
زچہ خانہ ، زچگی سے غسل کرنے تک کا زمانہ (نوراللغات) .
[ب : सौर].

سَور(۲) (و لین) امث.
ایک قسم کی مچھلی جو سڈول اور بہت چکنی ہوتی ہے ، سول. بعض دریاؤں میں مچھلی ہوتی ہے کہ اس کو سور کہتے ہیں اور آدمی کے ساتھ محبت رکھتی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۵۵). [ب : सौर].

سُور(۱) (و مج).(الف) امذ.
بہادر ، شجاع ، پہلوان ، سورما.

دھرے غروری مغز میں سر لشکری کی فوج لے
سونڈل ہو آیا سور سُوں دکھلا کہ آپس اختری

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۰۳).

برہ کے تیر باراں کون سہا ہے بے جگر ہو کر
دلِ مہجور میرا سور ہے تجھ عشق کے رن کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۸۰).

اے دل ہزار حیف جو مقتل سے ہٹا بیٹے
وہ سُور پھر نہیں ہے جو رن سے نکل گیا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۵). (ب) صف. **پہلوانی ، بہادری، شجاعت** (فرہنگِ آصفیہ). [ب : सूर].

---بیر/وِیر (---ی مع) امذ.
نہایت شجاع اور دلیر ، سُورما. ادھر ہندوستان کے سُور بیر اور ادھر ترک طرار افغان خونخوار بڑھ بڑھ کر حملے کرنے لگے. جنگ کا ہنگامہ گرم ہوا. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۳).

ہند کے جودھا تھے بڑے سُور بیر
کھا گئی تُو سب کو دم دار و گیر

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۵۹).

حتٰی کہ بھول جائے مجھے پیٹ کی بھی آگ
اور سارے سُور بیروں کو دوں مصر کے تیاگ

(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق ، ۳۱۳). [سُور + بیر / ویر (رک)].

---مار صف (قدیم).
سُورما ، بہادر. بڑے بڑے سُور مار سپاہی ہیں. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [سُورما (رک) کی ایک شکل].

سُور(۲) (و مع) امذ.
۱. **سورج.**

رتن سر جیا تس جلا نکور تھیں
کیا جگ مگانا ادھک سور تھیں

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۶۵).

تجھے سُور کہتے جلالی جتے تجھے نور کہتے جمالی جتے
(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۹۳).

پری تھی دو لک ٹھار محبوب تھی
پنم چاند ہور سُور تے خوب تھی

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۵).

سناگر توں نہ سُرمہ داں میں ماکا
صندوق میں سُور کیوں سماکا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱). ۲. **عالم ، فاضل ، دانا ، پنڈت** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). ۳. **اندھا ، نابینا ، بے بصر؛** (کنایۃً) **سُورداس** (ہندی کا ایک مشہور شاعر). سُور بھجن میں مسرور ہے ، غم سے دور حقیقت میں سُور ہے. (۱۸۳۵ ، مرقع پیشہ وراں ، ۱۶۹). [ب : سوریہ सूर].

---بنس (---فت ب ، سک ن) امذ.
راجپوتوں کا ایک فرقہ جو شمسی خاندان سے ہے، سورج بنسی.

رام چندر چھتری سُور بنس برہمن تاہ سنگھارا
راون برہمن کرنی کارن رام اوتار نے مارا

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۳۰۳). [س : سوریہ + ونش].

---داس امذ.
ایک ہندو اندھے شاعر اور گویّے کا نام ؛ (مجازاً) ہر ہندو نابینا کا تعظیمی خطابیہ کلمہ. سُورداس ، مشہور گویّا تھے اور نابینا ، اب نابینا کو سُورداس کہتے ہیں. (۱۹۲۳ ، سرگزشتِ الفاظ ، ۱۶۲). [عَلَم].

سُور(۳) (و مع).(الف) امذ.
جشن ، سرور ، خوشی. عشق کے لالے تھے سُور ہے، عشق کے چھالے تھے سُور ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۹۹).

پڑی اُن پہ جس دم نگاہِ حضور
تو حاصل ہوا اُن کو سُور و سرور

(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۳۵).

موجبِ سُور و سرور و باعثِ عیش و نشاط
تازگی بخشِ دل و جاں ہے ہوا برسات کی

(۱۹۱۷ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۱۳۶).

گرد آلود ہے فضا دل کی
مجلسِ غم بنی ہے محفلِ سُور

(۱۹۷۵ ، خروشِ خُم ، ۱۵۶). (ب) صف. ۱. **لال رنگ ، سرخ رنگ جیسے لالہ و گلاب کا لقب سُوری** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ) ۲. (i) **سیاہی مائل خاکی رنگ کا گھوڑا جس کی پیٹھ پر سر سے دم تک سیاہ خط ہو ، سول.**

اگر ہے سُور گھوڑا یا کہ سنجاب
تو سارے اہلِ ہند و اہلِ پنجاب

(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۸). اہلِ ہند کا قول ہے کہ سُور گھوڑا جس طویلے میں بندھے اس کا ناس کر دے. (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۲۳۷). (ii) (سالوتری) **گھوڑے یا مویشی کی پیٹھ کا زخم جو عام طور سے اچھا نہیں ہوتا. اس میں ایک قسم کا ناسور ہو جاتا ہے.**

لگے گر پیٹھ گھوڑے کی بڑے چُور
سپاہی لوگ کہتے ہیں جسے سُور

(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۱۸). ۳. **خوش ، مسرور.** سُور بھجن میں مصروف ہے ، غم سے دور حقیقت میں سُور ہے. (۱۸۳۵ ، مرقع پیشہ وراں ، ۱۶۹). [ب : सूर].

---باز امذ.
ایک زرد رنگ کا باز جس کی آنکھ سفیدی آمیز اور رنگ آتشی ہوتا ہے. پنجہ کشادہ، ناخن سیاہ، آنکھیں سُرخ پتلی آنکھوں کے اندر کڑی ہوتی ... رنگ زرد ہو خوش فعل ہوتا ہے اوس کو سُور باز بھی کہتے ہیں۔ (۱۸۸۳ء، صیدگاہ شوکتی، ۱۹). [سُور (۱) + باز (رک)].

سُور(۴) (و مع) امث ؛ امذ (قدیم).
آواز، سر، لے.

جوکوں وو نہ کوں گناتے اتھے
سوراں پہ وہ راگاں جماتے اتھے

(۱۶۰۹ء، قطب مشتری، ۲۵). [سُر (رک) کا ایک قدیم اِملا].

---سِنگار (---کس س، مغ) امذ.
ایک قسم کا باجا. پیانو اور سُور سِنگار خُوب بجاتے تھے نت کار مشہور تھے. (۱۹۳۶ء، قدیم ہنر و ہنرمندانِ اودھ، ۹۷). [مقامی].

---کھینچنا محاورہ.
سُر نکالنا. دونوں رات دن مِل کر گیتاں راگ بازی کرتے ہور کبھی کبھی اچھے غزلاں کے سُوراں کھینچتے. (۱۷۶۵ء، انوارِسہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

سُور(۵) (و مع) امذ (قدیم).
رک : شُور.

نہیں اس کو ہوش سُور قیامت کے شور کا
بدمست ہے جو کوئی سے میخانے راز کا

(۱۷۳۹ء، کلیاتِ سراج، ۱۸۲).

شور گر سُن لیں ہمارے نالۂ پرشُور کا
بھول جاویں حضرت اسرافیل رکھنا سور کا

(۱۸۷۹ء، دیوانِ عیش دہلوی، ۵۷). [سُور (رک) کا ایک قدیم اِملا].

سُور(۱) (ضم س، فت و). (الف) امذ.
بھیڑ یا دنبے کے برابر ایک جنگلی نیز پالتو جانور جس کی تھوتھنی کتّے سے مُشابہ، دانت بہت تیز اور کُھر چرے ہوتے ہوئے ہیں، عموماً میلا کھاتا ہے، بدجانور یا بدجناور، خوک، خنزیر.

یزیدیاں کا سو وقت آیا کرو لعنت یزید اوپر
سُوَر کے گوہ میں داڑی موچھیاں سر بھی ڈبایا ہے

(۱۶۱۱ء، قلی قطب شاہ، ک، ۳ : ۵۹). دیکھا کہ دانت اوس کے مانند دانت سُور کے ہیں. (۱۷۳۲ء، کربل کتھا، ۲۰۷). سُور کہ کُھر اسکا چرا ہوا ہوتا ہے پر وہ جُگالی نہیں کرتا تو وہ بھی ناپاک ہے. (۱۸۲۲ء، موسیٰ کی توریت مقدس، ۳۰۰). میں نے ... دیکھا کہ وہ سُور کی گردن میں موتیوں کا ہار پہناتا تھا. (۱۹۰۶ء، الکلام، ۲ : ۱۸۱). ویسے بھی وہ کتّوں کو بُری نسل کا نہیں سمجھتا کیونکہ یہ سُور اور بندر کی طرح شراب زدہ جانوروں میں نہیں تھا. (۱۹۸۶ء، جشار، ۱۳۰). (ب) صف. **شریر، بدمعاش، حرامزادہ، بطور گالی مُستعمل.** بادشاہ نے اسے نوکر رکھا اور مرتبہ اس کا بڑا کیا اپنے دل میں کہا؛ یہ بڑا سُور ہے. (۱۸۰۲ء، طوطا کہانی، ۵۹). ابھی کسی سُور کے کھیت میں جاتے ہیں، وہ جانگلو کیا جانے. (۱۸۸۷ء، جامِ سرشار، ۱۱). نکال باہر کیوں نہیں کرتے سُور کو. (۱۹۶۲ء، معصومہ، ۲۱۳). [مقامی].

---پنا (---فت پ) امذ.
شرارت، بدمعاشی، حرامزدگی. واقعی او لیگ بڑا سور پنا کیا تم نے والیا کا اُوپر کا ہونٹ بڑے وقار کے ساتھ ذرا سا اُٹھا ہوا تھا. (۱۹۷۰ء، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۱ : ۲۱۳). [سُور + پنا، لاحقۂ کیفیت].

---حَرام (---فت ح) امذ.
سُور کے گوشت کی طرح حرام. جب سے بواسیر کی شکایت ہوگئی گوشت میرے لیے سُور حرام ہے. (۱۹۷۰ء، مہذب اللغات، ۷ : ۱۰). [سُور + حرام (رک)].

---کا بچّہ/جَنا امذ.
(بطور گالی) حرامزادہ، بدمعاش، لُچّا، شریر. اس پر یہ بہت بگڑے، سُور کا بچّہ، پاجی، بدبخت بڑا پلنْ کا سالا بنا ہے. (۱۸۸۹ء، سیر کہسار، ۱ : ۲۵۸). تم اس سُور کے بچے سے کہہ دینا کہ سنیما مِل جانے کا میرے کارندے سے جا کر مِل لے. (۱۹۶۲ء، معصومہ، ۲۸۰).

---کا گوشت سَمَجْھنا محاورہ.
گناہ سمجھنا. وہ آئے دن غلطیاں کرتے لیکن اپنی غلطی کو تسلیم کر لینے کو سُور کا گوشت سمجھتے تھے. (۱۹۷۰ء، یادوں کی برات، ۵۹۱).

---کی ماتا امث.
سور کا ایک جلدی مرض. کینہ کے مانند اسکالکس قطعات اشنیہ کے انڈوں سے باہر آتے ہیں اور سُور کے جسم میں اندرون جلد نشوونما کرتے ہیں تو سُور کو ایک بیماری پیدا ہو جاتی ہے جسے سُور کی ماتا کہتے ہیں. (۱۹۱۰ء، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۱۲۲).

---کے بَرابَر ہے فقرہ.
حرام ہے، حرام سمجھتے ہیں. آپ جو پیسہ مجھے دے رہے ہیں یہ چوری کا ہے ایسا پیسہ میرے لیے سُور کے برابر ہے میں نہیں لوں گا. (۱۹۷۰ء، مہذب اللغات، ۷ : ۱۰).

---کھانا محاورہ.
سُور کا گوشت کھانا، حرام کھانا.

مے پئیں آپ یا سُور کھائیں
نہیں ممکن وہ مرتبہ پائیں

(۱۸۸۷ء، ساقی نامۂ شگفتیہ، ۲۸). اب یہاں کا دانہ کھاؤں تو سُور کھاؤں. (۱۹۳۹ء، شمع، ۲۰۵).

---گھینٹا (---ی مج، مغ) امذ.
(بطور دشنام) سُور کا بچّہ، سُور کا جنا (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ) [سُور + گھینٹا (رک)].

ـــــ مُردار ہے فقرہ.
یعنی یہ چیز مس لے ہرگز نہیں چکھی ، حرام ہے (محاورات ہند).

سُوَر (۲) (ضم س ، فت و) امذ ، ج.
سُورتیں (قرآن مجید کی). ذکر حروفِ تہجی کا اوائل سور قرانی میں خالی فائدہ و حکمت سے نہیں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۰). [سورۃ / سورت (رک) کی جمع].

سُورا (و لین) امذ (مث : سوری).
بی بی یا شوہر کا باپ ، سُسرا ، سُسر ، خُسر ، بیٹی کی گالی (فرہنگِ آصفیہ). [مقامی].

سُورا ہونا (و لین) محاورہ (قدیم).
سوار ہونا.

خبر ہوئی شہ ہوئے سورا (کذا) یکایک آئے سبع نہارا
لبوجھے تک پھرے بھارا تو اب رہا سمایے تا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۴).

سُورا (۱) (و مع) امذ.
رک : سورۃ جو صحیح ہے.

رہنے دو باتیں زُوالِ حُسن پُورا ہو گیا
آیتوں کو کیا کریں منسوخ سُورا ہو گیا
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ مُنیر ، ۳ : ۱۸۵). [سورہ (۱) (رک) کا غلط املا].

سُورا (۲) (و مع) صف.
پہلوان ، بہادر.

سادھو کو سادھو ملے سُورے کو سُورا
طالب کو مُرشد ملے بٹ جائے و سورا
(۱۶۵۰ ، گنج شریف ، ۱۱۴). [ب : सूरा].

سُورات (و لین) امث (قدیم).
خواہش ، خود غرضی ، لالچ ، حرص.

جیوں مونہہ پکڑیا ات سورات
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (دکھنی اُردو کی لغت)). ہر ایک کام کوں سورات کرنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۸). اسیچ کیوں نہیں اگھانا ہوتا تھوڑے پر بس نا کر کر کیوں سورات کرتا ہے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۳۲). [ب : सौरात].

سوراتی (و لین) صف.
لالچی ، حریص. سوراتی کو کینچ جگہ نہیں. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اُردو کی لغت)). [سورات + ی ، لاحقۂ نسبت].

سوراج (و مع) امذ.
اچھا راج ، آزاد اقتدار ، اپنا راج ، اپنی حکومت ، جمہوری حکومت ، حکومتِ خود اختیاری ، اپنے دیس میں اپنی حکومت.

سوراج عطا کرے گا وہ شاہ
بڑھ جائے گی تیری شوکت و جاہ
(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۹۹). دیکھو کیا ہوا ملتی ہے وہ راج اور سوراج سب خاک میں مل گئے. (۱۹۳۳ ، شہید مغرب ، ۵۵). برصغیر کے لیے سوراج یعنی حکومتِ خود اختیاری کے حصول کی غرض سے نومبر ۱۹۱۹ء میں ترکِ موالات کی ہمہ گیر تحریک کا آغاز ہوا. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۲۷). [س : स्वराज्य].

سوراجی (و مع) صف.
سوراج مانگ والے ، آزادی کے طلبگاروں کی جماعت. دُوسرے مقامات میں سوراجیوں کے گروہ کو فتح و ظفر کی منزل پر پہنچا رہے ہیں. (۱۹۲۳ ، خطبۂ صدارت ، مولانا محمد علی ، ۴۴). [سوراج (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سوراجیّہ (و مع ، سک ج ، فت ی) امث.
رک : سوراج. سوراجیہ ہمارا پیدائشی حق ہے. (۱۹۲۱ ، رپورٹ نیشنل کانگریس (احمدآباد) ، ۲). [سوراج + یہ ، لاحقۂ نسبت].

سُوراخ (و مع) امذ.
۱. چھید روزن ، موکھا ، جھری ، درز ، دراڑ ، مسام ، مُنھ ، دہانہ.

سر نیزہ سیناں سوں گُستاخ ہو
موے بھوت سینے میں سُوراخ ہو
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۳۷). یکایک ایک تیر مشک پر آ لگا کہ مشک میں سوراخ پڑا اور باقی تمام بہا (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۱).

سُوراخ سینہ میرے رکھ ہاتھ بند مت کر
ان روزنوں سے دل تک کسب ہوا کرے ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۴۲). صدیق اکبر غار میں گئے اور اپنی چادر کو پھاڑ کر وہاں کے سُوراخ بند کیے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۵۲). آلہ سے اس جگہ کی جلد میں سُوراخ کر دو. (۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۱۰۱). نائیلم پوریفرا:- اس نائیلم میں تمام ایسے جانور شامل ہیں جن کے جسم پر بے شمار سُوراخ ہوتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۰۵). اف : پڑنا ، کرنا ، ہونا. ۲. کیڑے مکوڑے چیونٹے ، چڑیا ، چوہے یا سانپ وغیرہ کے رہنے کی جگہ (بِل) جو زمین یا دیوار وغیرہ میں ہو.

اسی حوض سُوراخ بسیار تھے
ہر یک ٹھار سُوراخ میں مار تھے
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۶۵). [ف].

ـــــ دار صف.
جس میں چھید یا سُوراخ ہو ، روزن دار ، چھید والا. سوراخ دار کرچھی سے جسے کفگیر بھی کہتے ہیں نکالا جائے. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۷۳). (نُو) کی شکل کے سُوراخ دار ... فولادی برتن لٹکے ہوتے ہیں. (۱۹۸۵ ، غیرنامیاتی کیمیا ، ۵۰). [سُوراخ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ سُوراخ (بـــ و مع) صف.
جس میں جا بجا سوراخ ہوں.

ترے غم میں دل سُوراخ سُوراخ
کیا پیدا صدائے بانسلی کوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۰). [سُوراخ + سُوراخ (رک)].

سُوراخچَہ (و مع ، سک خ ، فت چ) امذ.
چھوٹا سا سوراخ ، باریک سوراخ جو ملنے کے داتوں اور پیحوں میں کھن یا دوسرے کیڑے بناتے ہیں. سوراخچہ خواہ بال کے اوپر ہو یا نیچے دونوں ہی حالتوں میں بیج مساوی طور پر پھول جاتا ہے. (۱۹۲۷ ، تدریسِ مطالعۂ قدرت ، ۶۲). غلافچہ کے نیچے نافچہ اور سُوراخچہ پائے جاتے ہیں. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، سید معین الدین ، ۱۳). [سُوراخ + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

سَوراشٹر (و لین ، سک ش ، فت ٹ) امث.
سوراشٹر (گجرات) سے منسوب ، (موسیقی) راگنی کی ایک قسم ، بھیروں ٹھاٹھ کی ایک راگنی. بھیروں کا ٹھاٹھ ... راگ راگنیاں اس میں یہ ہیں ... سوراشٹر ، جوگیا ، رام کلی. (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۶). [مقامی].

سُورُوپ (و مع ، ضم ر) امذ.
جلال الدین اکبر (مُغلِ اعظم) کے زمانے کا ایک وزن ، دو درون ایک سوروپ ہوتا تھا (ماخوذ : آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۲). [مقامی].

سُورَپَت (و مع ، سک ر ، فت پ) امذ.
(گنجفہ) گنجفہ کا ایک پتا جس پر دیوتاؤں کا بادشاہ یعنی راجہ اندر تخت پر جلوس فرما ہوتا ہے (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷۱). [سوریہ (بحذف یہ) + پت (پتر کی تخفیف)].

سَورَت (و لین ، فت ر) امث (قدیم).
۱. شدت ، تیزی ، تُندی ، غُصّہ ، سختی ، ظُلم.

اس شہر کی سورتیاں دیکھیا نہ سُنیا
نا کوتوال قاضی نا کس کا ہے حمایت

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۶۹). **۲. شرف و منزلت ، بُزرگی** (ماخوذ : اُردوئے معلّیٰ ، ۲ : ۶۹). [ع : (س و ر)].

سُورَت (۱) (و مع ، فت ر) امث.
قرآن مجید کے ایک سو چودہ (چھوٹے بڑے) بابوں میں سے ہر ایک باب.

ماتھے پہ دلبروں کے افشاں نہیں چُنی یہ
تحریر ہے طلائی قرآن کی سُورتوں پر

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۳۱).

سُورت اخلاص کی پڑھی برسوں
میر رکھتا نہیں ہے یار اخلاص

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۸۱) . اگرچہ نزدیک امام ابو حنیفہ کے (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) جُزو نہ فاتحہ کا نہ کسی اور سُورت کا لیکن اوّل نماز میں فقط پڑھنا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۶۸). قرآن شریف کی اشاعت ... ابتدائی زمانہ میں ان ہی نے کی ، بیشتر سُورتیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر یاد کی تھیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۹۳) . پہلا کلمہ بچے کو چھوٹی سی عمر ہی سے سکھا دینا چاہیے. پھر اسے کلام اللہ کی چھوٹی چھوٹی سُورتیں یاد کرانی چاہییں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۳۳). [سورۃ (رک) کا اردو اِملا].

سُورَت (۲) (و مع ، فت ر) امث.
رک : صُورت.

اس آدمی بیچ کیا کمی ہے
سدکیاں کی سُورت آدمی ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۰). [صُورت (رک) کا قدیم اِملا].

سُورَتی (و مع ، فت ر). (الف) امذ.
سوراشٹر یا سورت سے منسوب کھانے کا تمباکو ، خشک پتوں کی صورت میں کھانے کا تمباکو. کھانے کا تمباکو سُورتی اور زردہ مشہور ہے . (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۱۳۴) . (ب) صف . **بھارت کے شہر سُورت کا باشندہ** (فرہنگِ آصفیہ). [سورت (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُورتیلا (ضم س ، مع و ، سک ر ، ی مع) صف.
سلیقہ مند ، ضابطے اور انتظام سے کام کرنے والا. آصف خان تو اس مطلبِ گراں کو سبک دست جانتا تھا مگر مہابت خان بڑا سورتیلا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۰۵). [پ : سُرت + ایلا (پ : اِلّ او) ، لاحقۂ صفت].

سورَٹھ (و مع ، فت ر) امث.
(موسیقی) میگھ راگ کی دُوسری راگنی کا نام جو بھیروں راگ کی بھارجا (بھارج) ہے.

وہ میٹھی میٹھی لے سورٹھ کی تانیں
نکالے لیتی تھیں قالب سے جانیں

(۱۷۹۶ ، پدماوت منظوم ، ۵۶). برسات کی بھینی بھینی رات ملار کا گانا ، بھاگ کے سات ، پھر سورٹھ کا گانا سروں کا ملانا (۱۸۵۷ ، مینا بازار اُردو ، ۳۶). سوہنی قوالی امیر کی ایجاد ہے جس کی سنگیت بیج ہے اور بیج کی سنگیت کالنگڑا اور سورٹھ ہے. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۱۷۹). [پ : सोरठ].

---میٹھی راگنی رَن میٹھی تَلوار جاڑے میٹھی کاملی سیجوں میٹھی نار کہاوت.
سورٹھ راگنی ، رن میں تلوار ، سردی میں کمبل اور بستر میں عورت پیاری لگتی یعنی ہر چیز اپنے مقام پر بھلی لگتی ہے (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع الامثال).

سورٹھا (و مع ، سک ر) امذ.
دو مصرعوں کی ایک نظم جس میں چوبیس ماترائیں ہوں یہی شاعری کی ایک صنف جس میں دونوں مصرعوں کے دو جُزو ہوتے ہیں ، قافیہ بیچ میں ہوتا ہے. اگر دونوں مصرعوں کے دونوں اجزا کو اُلٹ دیں تو دوہا بن جاتا ہے اسے سورٹھ بھی کہتے ہیں . چوپائی ، دوہے اور سورٹھے ہر ایک میں چار چرن (جز یا مصرعے) لازماً ہوتے ہیں . (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، جنوری ، مارچ ، ۱۱۰) . [سورٹھ (رک) کی متبادل صورت].

سورٹھی (و مع ، سک ر) امث.
ایک راگ کا نام (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۸). [سورٹھ + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُورَج (و مع ، فت ر) امذ.
۱. **وہ سیّارہ جو سیّاروں کے نظام کا مرکز کہلاتا ہے (خصوصاً) نظامِ شمسی کا مرکز جس کے گرد زمین اور دیگر سیّارے گردش کرتے ہیں ، بذاتِ خود گرم اور روشن ہے اور ان تمام کیمیائی توانائیوں کا سرچشمہ ہے جو اس کے سیّاروں اور سیّارچوں تک روشنی اور حرارت کی صورت میں پہنچتی ہیں ، آفتاب ، شمس ، مہر.**

ادھاری کہ جے سنجہ بھائے کہیں
دیوں تھیکی چندر سورج تہیں

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۳۱).

سورج باپ ہوئے چندرما کدھیں
نہ اوپجے تمن سا چندرما کدھیں

(۱۵٦۳ ، حسن شوقی ، د ، ۹۲). دسرا آسمان پر یک کھوڑے میں اس کے چاند سورج کا مکان. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۲۹).

سُورج کوں دیا خورا کے اندھارا
سرِیں کوں اسی کے بھانت بارا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ٦). چہرہ اوس کا درمیان بالوں عنبریں کے یوں چمکتا جیسے سورج کالی گھٹا سے نکلا. (۱۸۴۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۱۲٦). چاند سورج ستاروں کا کچھ نہ کر سکا. (۱۹۰٦ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱). پھر "علامت کا جنم" کی صورت میں اس نفسی وقوعہ کا مطالعہ کیا گیا ہے جو تخلیق میں آئے تو سورج کی کرن بن کر محدب شیشہ پر رقصِ کناں ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۹). ۲. **دھوپ** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). ۳. **چاندی سونے کے ایک زیور کا نام جو شعاعوں کے جُھرمٹ میں نکلتے ہوئے سورج سے مُشابہ ہوتا ہے ، ماتھے پر پہنا جاتا ہے.**

بنی گے کس کا زیور چاند سورج
گڑھا کرتے ہیں زرگر چاند سورج

(۱۸۳٦ ، آتش ، ک ، ۲۳۰). [س : سوریہ सूर्य].

---اُگنا محاورہ.
آفتاب طلوع ہونا. بادشاہ زادہ دالان میں بیٹھا ہے سو گویا دالان میں سُورج اُگا ہے. (۱۷۳٦ ، قصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۵۰).

---بَنْسی (---فت ب ، سک ن) امذ.
(ہندو) **راجپوتوں کا وہ فرقہ جو اپنے آپ کو سورج (دیوتا) کی اولاد میں خیال کرتا ہے ، رام چندر جی اسی خاندان سے تھے.** وہ نہ سُورج بنسیوں سے اور نہ چندر بنسیوں سے علاقہ رکھتی تھی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۳۵). کرشن جی باپ کی طرف سے سُورج بنسی ماں کی جانب سے چندر بنسی تھے. (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۲۳). اجودھیا کوشلیا کا پائے تخت تھا ، جو سورج بنسی خاندان کے راجا دشرتھ کی سلطنت تھی (۱۹٦۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۱٦). [سُورج + بنسی (۳)].

---بید / بیدی (---ی مج) صف.
جس مکان کا صحن شرقاً غرباً طول میں زیادہ ہو اور اس میں خوب دھوپ بھرتی ہو ، ایسا مکان منحوس خیال کیا جاتا ہے. کرایے کا مختصر سا منحوس گھر تھا ... سورج بید ، زمین میں ہزار طرح کے رخنے ، جابجا چھید. (۱۸٦۸ ، سرور (رجب علی بیگ) ، انشائے سرور ، ۱۳). مکان تو بڑا کشادہ ہے ... دیکھوں چندر بیدی ہے کہ سورج بیدی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۵٦). [سُورج + بید / بیدی (رک)].

---بَیری گَرہن ہے اور دیپک بَیری پَوَن جی کا بَیری کال ہے ، آوت روکے کون کہاوت.
سُورج کا دُشمن گرہن اور دیوے (چراغ) کا دُشمن ہوا ، جان کی دشمن موت ہے جب آئے تو کوئی نہیں روک سکتا (جامع الامثال).

---چڑھنا محاورہ.
دھوپ نکلنا ، آفتاب کا طلوع ہونا.

سورج چڑھا تو پھر بھی وہی لوگ زد میں تھے
شب بھر جو انتظارِ سحر دیکھتے رہے

(۱۹۸۱ ، ماجرا ، ۳۱).

---چکّر (---فت چ ، شد ک بفت) امذ.
آتشبازی کا وہ چکر جس کے حلقے پر بارودی خول عموداً لگے ہوتے ہیں (آتشبازی ، ۳٦). [سورج + چکّر (رک)].

---چُھپنا محاورہ.
شام ہونے یا دن تمام ہونے پر ابر کی وجہ سے سورج کا پنہاں ہونا (مہذب اللغات).

---دُھول (خاک) ڈالنے سے چُھپ نہیں سَکتا / چُھپتا کہاوت.
ظاہری بات کو کوئی چھپا نہیں سکتا (نجم الامثال ؛ محاورات ہند).

---ڈوبنا ف ل ؛ محاورہ.
آفتاب کا غروب ہونا ، سُورج کا چُھپنا.

حُسن والے حُسن کا انجام دیکھ
ڈوبتے سورج کو وقتِ شام دیکھ

(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی (مہذب اللغات)).

---ڈوبتے / ڈوبے م ف.
آفتاب کے غروب کے وقت ، سُورج چھپے ، شام کے وقت (ماخوذ : نور اللغات ؛ مہذب اللغات).

---ڈھلنا محاورہ.
۱. **سُورج ڈوبنا ، سورج کا غروب ہونا.**

ابھی سورج نہ ڈھلا تھا کہ سواری نکلی
فتح و نصرت ہوئی ہمراہ رکابِ سرکار

(۱۹۰۱ ، بہارستان ، ۸۱۱). ۲. **زوال ہونا ؛ عمر کا ڈھلنا.**

بحر گُھٹنوں پر جُھکا پیرانہ سر
ڈھل گیا سورج بہت دن کم رہا

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۹۳). یونانیوں کا سورج ڈھلتے ہی رومیوں کا سورج طلوع ہو گیا. (۱۹٦۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳).

شام ہونے آئی سُورج ڈھل گیا
ڈھونڈیے اب سایۂ دیوار کیا

(۱۹۷۷ ، حرفِ دل رس ، ۱۱۷).

---سَر پَر آنا محاورہ.
دوپہر ہونا ، دن چڑھ آنا.
بچپن کیا گزرا ہوا ، تھی چار دن کی چاندنی
وہ رات آخر ہو چکی ، اب سر پہ سورج آ گیا
(۱۹۰۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۷۶).

---سِنْسار (---فت س ، سک ن) امذ.
نظام شمسی (فرہنگ آصفیہ). [سُورج + سنسار (رک)].

---سَنْکْرات (---فت س ، غنہ ، سک ک) امث.
سُورج کا ایک برج سے دوسرے بُرج میں جانا ، تحویلِ آفتاب (فرہنگ آصفیہ). [سُورج + سنکرات (رک)].

---سَوا نیزے پَر ہونا محاورہ.
گرمی کی شِدّت ہونا ؛ قیامت کے آثار نُمایاں ہونا. نکھرا ہوا آسمان ، سورج سر پر کیا سوا نیزے پر تھا. گرمی تھی اور ایسی سخت گرمی کہ آگ برستی تھی. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۰۳).

---غُرُوب ہونا محاورہ.
سُورج چُھپنا (مہذب اللغات).

---کَرانْت (---فت ک ، غنہ) امذ.
پتھر کا سفید اور روشن مہرہ ، بلور. پتھر کا سفید مہرہ جس کو ہندی میں سُورج کرانت کہتے ہیں. آفتاب کے رُوبرو لاتے ہیں اور اس کے پاس رُوئی رکھتے ہیں ، اس طرح روئی میں آگ لگ جاتی ہے. (۱۸۹۱ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۳۶). دوپہر کے وقت ایک سفید اور روشن پتھر کا (جسے ہندی میں سورج کرانت کہتے ہیں) ایک ٹکڑا آفتاب کے سامنے رکھتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۸۲). [سُورج + کرانت (رک)].

---کو پانی چڑھانا/دینا محاورہ.
(ہندو) سُورج کو پوجنا ، سورج پُوجا کی رسم ادا کرنا.
دیکھ کر چہرۂ بُت بہتے ہیں زہاد کے اشک
پانی سورج کو دیا کرتے ہیں ہندو ہو کر
(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۹۰).

---کو چراغ دِکھانا محاورہ.
۱. دانا کو دانائی کی بات بتانا ؛ کسی بڑے تجربہ کار کو کسی معمولی ہستی کا مشورہ دینا. آپ کو اس بارے میں کچھ لکھنا سُورج کو چراغ دکھانا ہے. (۱۹۳۷ ، مکتوبات عبدالحق ، ۳۰۹). **۲. عبث کام کرنا ، بیکار اُمید باندھنا.**
آگے اُن کے فروغ پانا
سورج کو چراغ ہے دکھانا
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۲). ان کے لائق رشک ذرائع معلومات پر منہ آنا! سورج کو چراغ ہے دکھانا. (۱۹۱۰ ، افادات مہدی ، ۱۹۰). جن ... کے محاسن کلام پر ناقدین سیر حاصل تنقیدیں اور تبصرے کر چکے ہیں ان کی ستائشِ کلام سُورج کو چراغ دکھانے کے مُترادف ہے. (۱۹۸۳ ، بُت خانہ شکستم من ، ۱۱).

---کو کیا آرسی ہی لے کے دیکھتے ہیں کہاوت
جو بات ظاہر ہو اس کی تشریح کی ضرورت نہیں ہوتی (جامع اللغات ، جامع الامثال).

---گَرَہَن/گَہَن (---کسر گ ، سک ر ، فت ہ / فت مع گ ، فت مع ہ) امذ.
زمین اور سُورج کے درمیان چاند کے حائل ہو جانے سے سُورج کا جُزوی یا کلی طور پر تاریک نظر آنا ، کسوف شمس ، کسوف.
کُھر سیں وو خورشید رُو بچّھے تو خوب
ہے مجھے کال آج کا سُورج گہن
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۲۹).
رُخصت ہوا وہ مہر تو ، تا شام صبح سے
اپنے سیاہ خانے میں سورج گہن رہا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۹). صحیح احادیث میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ابراہیم کی وفات کے دن سورج گہن ہوا تھا. (۱۹۰۲ ، تحقیق الجہاد ، ۲۳۲). ۲۰ جون ۱۹۵۵ء کو دنیا کے اکثر ملکوں میں مکمل سُورج گرہن ہوا تھا. (۱۹۶۲ ، اُردو انسائیکلوپیڈیا ، ۸۵۲) [سُورج + گرہن / گہن (رک)].

---گِیراں (---ی مع) امذ (قدیم).
سُورج گرہن. سورج گیراں چھوٹے لگ. (؟ ، کنزالمومنین (دکھنی اُردو کی لغت)). [سُورج + گیراں (رک)].

---لوک (---و مع) امذ.
اجرام سماوی کی دُنیا ، عالمِ بالا. اُس وقت وہ مادی قالبوں کی قید سے نجات پا کر سُورج لوک ... میں جا کر آرام کرتی ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۴۱۵). [سُورج + لوک (رک)].

---مُکھ (---ضم م ، سک کھ) امث (قدیم).
رک : سُورج مکھی.
سُورج مکھ پھول پر پھلتے ہیں عنبر پھول کنول کے
نہ پانے ہو عجب پھلاں سو مشکیں کیس اچپل کے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳۸). [سُورج + مُکھ (رک)].

---مُکھی (---ضم م).(الف) امث ، امذ.
۱. سورج سے مشابہ ایک زرد رنگ کا پھول نیز اس کا پودا ، اس کے بیج سے تیل نکالا جاتا ہے ، گُلِ آفتاب.
اشرفی ہستی و سُورج مکھی
گویا ایک دھرتی ہے تاروں دیپکی
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۹۶). پھول ... مشہور و معروف خلق میں پیش تر اتنے ہیں سیوتی ، سکھ درسن ، سُورج مکھی. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۲).
پائے گر سُورج مکھی کے سایہ میں تھوڑی جگہ
پھول جائے سپر جنبش مثل قطب آسمان
(۱۸۴۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۶). سُورج مکھی کے بیج جو بونے کے کام آتے ہیں حقیقت میں پھل ہیں. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۹۰). سُورج مکھی ... یہ دو تخم برگوں کے خاندان کمپوزیٹی سے تعلق رکھتا ہے. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۳۰). **۲. طاؤس کی**

کُھلی ہوئی دُم کی وضع کی چھوٹی سی پنکھیا جس سے چہرے کو دھوپ سے بچاتے اور کبھی پنکھے کی طرح جھلتے ہیں (عموماً امرا کے ہاں مستعمل) ، آفتاب گیر. عین جیٹھ کی دھوپ میں بغیر سایہ چھتر یا سورج مکھی کے آٹھ ساعت پختہ کھڑا رہا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۸). پند کا سینا پتی ... سُورج مکھی کے سائے میں ہاتھی پر بیٹھا دونوں لشکروں کو نظر غور سے دیکھ رہا تھا. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۲۱). ۳. ایک طرح کی دیوار گیری جس کی چتی کے پیچھے سفید چمکیلی دھات کی پنکھیا سی لگی ہوتی ہے اور روشنی میں سُورج کی طرح چمکتی ہے. ہر ایک طرف کو سُورج مکھیاں دیوار گیریاں ... روشن اور منور تھیں. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۲۹). کنول ، دیوار گیریاں ، سورج مکھیاں قدِ آدم شیشہ تصاویر شاہان پیشین کی اور اکثر پریزادوں کی لگی ہوئیں. (۱۸۸۳ ، کوچکِ باختر ، ۵۸۷). اندر اس کے سُورج مکھیاں روشن ... بالائے مسند ایک ماہ طلعت ناز و ادا سے جلوہ فرما. (۱۹۰۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۰). ۴. ایک وضع کی آتشبازی جس میں بہت سے پٹاخے لگے ہوئے ہوتے ہیں (فرہنگِ آصفیہ). ۵. ہاتھ کے پنجے سے مُشابہ بڑا سا کارچوبی یا منقش پنکھا جسے عوام الناس میلوں ٹھیلوں میں اُٹھا کر لے جاتے پیچھے بچوں کا ہجوم ہوتا اور تمام راستے رقص و سرود کے ساتھ ایک مقررہ مقام تک جاتا تھا. یہ پنکھا عموماً بزرگ کے مزار پر بطور نذر چڑھایا جاتا تھا. بعض مُسلم ریاستوں میں یہ رسم انگریزوں کی حکومت کے آخر تک قائم رہی.

نہ یہ رتبۂ شمس ہوتا کبھی
اُٹھاتا گر اس کی نہ سورج مکھی

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، منشی ، ۷). بڈھے بڈھے لوگ کہتے تھے کہ غدر کے بعد سے آج تک ایسی دھوم سے سُورج مکھی نہیں اٹھی. (۱۹۲۹ ، خمارِ عیش ، ۳۱). اف : اٹھانا ، ڈھلنا ، نکالنا ، نکلنا. ۶. میدے ، گھی ، شکر ، دُودھ اور کیوڑے وغیرہ ملا کر بنائی ہوئی ایک مٹھائی . جب سفید قوام قائم ہو جائے تو ایک ایک سورج مکھی پر قوام چڑھا کر الگ پھیلے برتن میں رکھتے جائیں. (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۲۳۸). ۷. (عو) وہ بادل کا ٹکڑا جو سُورج کے مُنھ پر آ کر اسے چُھپا لے (فرہنگِ آصفیہ). (ب) صف. پیدائشی طور پر انتہائی سفید رنگت والے انسان جن کے سر کے بال ، بھنویں اور پلکیں تک سفید ہوتی ہیں اور چُندھیا کر دیکھتے ہیں. آج سے جتنے سُورج مکھی قسم کے انسان ہیں وہ سب کے سب حیوانِ زمانہ ہیں. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۰۱). ان کے بعد ایک اور بیگم اتریں یہ ماشاءاللہ سُورج مکھی تھیں. (۱۹۶۰ ، ساونو ، کراچی ، مئی ، ۹۳). [سُورج + مکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---منڈل (---فت م ، سک ن ، فت ڈ) امذ.
سُورج کی ٹکیاں ، مراد : سُورج (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[سُورج + منڈل (رک)].

---منڈلی (---فت م ، سک ن ، ڈ) امث.
رک : سورج سنساو (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) .
[سُورج + منڈلی (رک)].

---نے بھان اُبھاری ، رین گھر کو سدھاری کہاوت.
سُورج نکلا اور رات غائب ہوئی ، بڑوں کے سامنے چھوٹوں کی کوئی ہستی نہیں ، زبردست کے سامنے کمزور کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

سُورْداس (و مع ، سک ر) صف.
(کنایۃً) نابینا کو کہتے ہیں. سُورداس جی ، تُم دھوکا کھا بیٹھے ہو میں گوالا ہوں ، گوالا. (۱۹۱۱ ، پہلا پیار ، ۹۶). [عَلَم].

---جنَم کے نَہیں اَنْدَھر کہاوت.
سُورداس اندھا پیدا نہیں ہوا تھا ، سب عیب خلقی نہیں ہوتے کسبی اور حادثی بھی ہوتے ہیں (خزینۃ الامثال ؛ جامع الامثال).

سَورسینی (و لین ، ی مج) صف ؛ ـــ شورسینی.
بھارت کے دوآبے میں بولی جانے والی پراکرت (علاقائی زبان) جو پانسو برس قبل مسیح سے لے کر پانسو برس بعد مسیح تک رائج رہی . سورسینی پراکرت کو آج کل کے لسانیاتی معیار اور اصول کے مُتبع مکمل نہیں کہا جاسکتا. (۱۹۳۴ ، منشوراتِ کیفی ، ۹). اُردو ہندی کا مطالعہ کرنے والوں کو سورسینی کا نام ذہن میں رکھنا چاہیے . (۱۹۴۸ ، ہندوستانی لسانیات کا خاکہ (مقدمہ) ، ۳۷). [س : शूरसेन].

سُوْرَگ بار (و مع ، فت ر) امث.
اچھی فصل.

نصیباں منجھ سوں جیوں آخر ہوئے بار
میری طالع کیرا آیا سورگ بار

(۱۶۶۵ ، پُھول بن ، ۳۷). [س : سرکھشت सरक्षित].

سُورَگ (سک س ، فت و ، سک ر) امذ.
۱. دیوتاؤں کے رہنے کی جگہ ، عالمِ بالا ، آسمان ؛ جنت ، بہشت.

سورگ بن جو تھی دھوپ کوں ہاٹ تنگ
اتھا عرش تے فرش لگ سبز رنگ

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۹۸) یہ گنگا پہلے سورگ سے شیوجی کے سر پر گری. (۱۸۸۶ ، لال چندر کا ، ۳۸). سورگ میں سب دیوتا موجود ہیں. (۱۹۲۱ ، وِتی پرتاپ ، ۳۵). تلوک چند محروم کو سورگ میں جگہ ملے. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۶). ۲. عُقبیٰ ، دوسرا جہان نیز عالمِ ارواح (فرہنگِ آصفیہ). [س : स्वर्ग].

---باش ہونا محاورہ.
جنت میں بسنا ؛ مراد : مر جانا ، فنا ہونا ، آنجہانی ہونا. پتا جی کے سورگ باش ہونے کے بعد بھی میں اِسکول جاتی رہی. (۱۹۳۰ ، مس عنبریں ، ۸۵). اتنے میں خبر آئی کہ راجہ سل سورگ باش ہوا. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری : ۴۰).

---باشی صف.
جو مر چکا ہو ، آنجہانی ، متوفی. اُن کے جدامجد مہاراجہ گُلاب سنگھ بہادر سورگباشی بانی سلسلۂ موجودہ ... احترام کی نظر سے دیکھتے تھے . (۱۹۱۰ ، مضامین محفوظ علی ، ۸۶) . [سورگ + باشی (واسی)].

ـــــ دھام امذ.
بہشت ، جنت.

تیرے دم سے ایودھیا سورگ دھام ہے
ورنہ عزت ہماری تمہاری گئی

(۱۹۰۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۲ : ۲۲۵). [سورگ + دھام (رک)].

ـــــ لوک (ـــــ و مج) امذ.
آکاش ، عالمِ بہشت ، جنت. ترلوک کی تقسیم یوں بتائی جاتی ہے ۱. سورگ لوک ، ۲. مرت لوک ، ۳. پاتال لوک. (۱۹۵۹ ، سرودِ رفتہ ، ۷۰). [سورگ + لوک (رک)].

سورگو (و مج ، و مع) امذ.
ایک پودا جو بطور چارہ بھی استعمال ہوتا ہے. بعض بعض ملکوں میں سورگو صرف شکر کے واسطے مثل اوکھ کے بوتے ہیں اور اس کا رس نکال کر شکر بناتے ہیں. (۱۸۹۱ ، کسان کی پہلی کتاب ، ۲ : ۲۱).

سورگی (سک س ، فت و ، سک ر) صف.
آنجہانی ، وفات پایا ہوا ، سورگ باشی.

نہ پاپی نہ پُنّی ، سورگی نہ نرکی
گرہستی ہے شاعر نہ برہم آچاری

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۲۳۱). [سورگ + ی ، لاحقۂ نسبت].

سورگیہ (سک س ، فت و ، سک ر ، کس گ ، فت ی) صف.
رک : سورگ باش / باشی. تمہیں خوب معلوم ہے کہ سورگیہ مہاراجہ کی طویل علالت کے زمانے میں مُجھے کس قدر امید تھی کہ جلد یا بدیر میں نائب السلطنت بنا دی جاؤں گی. (۱۹۰۶ ، جھانسی کی رانی (ترجمہ) ، ۲۰). [سورگ + یہ ، لاحقۂ نسبت].

سُورما (و مع ، سک ر) صف.
بہادر ، جری ، دلیر.
جنھوں کی چھاتی سے پار برچھی ہوتی ہے رن میں وہ سُورما ہیں
بڑا وہ ساونت من میں جس کے برہ کا کانٹا کھٹک رہا ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۷۲).

یہ دل دینے میں جان کے ہے وو چالاک
کہ رن میں سُورما جُوں پل گیا ہو

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۵۶). اس کے ہمراہیوں نے ایسی بہادری دکھائی جیسے کہ سُورما دکھاتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۳ : ۳۱۸). فرخندہ نگر کے یہ چاروں سورما حیران تھے کہ یہ ہوا کیا. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۱۷۳). ۲. **(مجازاً) مردِ میدان ، ماہر (کسی بھی فن کا).** پھر وہی سُورما دوبارہ ایک غیر ملکی حکومت کے اشارہ پر قوم کو اپنی شیرازہ بندی کی کوششوں میں ناکام بنانے کے لیے معروفِ عمل ہے. (۱۹۳۶ ، مکاتیبِ اقبال ، ۲ : ۶). ۳. **ہیرو.** دنیا کی قوموں نے اپنے بُتوں اور سُورماؤں کے کاموں پر بڑی بڑی نظمیں لکھ ڈالیں. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس (ترجمہ) ، ۷۰). یہ مریض تھا تو دھان پان لیکن ایشیا کا سورما تھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۰۹). ۴. **(نجوم) دوشنبہ ، پیر ، ماہتاب.** اس کو چندرمان کہتے ہیں مالکِ روزِ دوشنبہ یعنی سُورما کا ہے. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۳). [س : شورمان शूर+मान].

ـــــ پن (ـــــ فت پ) امذ.
بہادری ، دلیری (پلیٹس). [سُورما + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ چنا بھاڑ نہیں پھوڑتا / چنا کیا بھاڑ (کو) پھوڑ سکتا ہے کہاوت.
تنہا آدمی کا صرف اپنے بل پر کوئی کام انجام دینا مشکل ہوتا ہے. یہ نوجوان بھی رفیق ہو تو بہت مناسب ہے ، میں تنہا ہوں اور مثل مشہور ہے کہ سُورما چنا بھاڑ نہیں پھوڑتا. (۱۸۰۲ ، گنجِ خوبی ، ۹۳). بموجب مثل سُورما چنا بھاڑ نہیں پھوڑتا یہ تنہا کس کس کا سر توڑتا. (۱۸۸۰ ، طلسمِ فصاحت ، ۲۷). تم تین آدمی اکیلے کیا کر لوگے سُورما چنا کیا بھاڑ کو پھوڑ سکتا ہے. (۱۹۳۰ ، بیس عنبریں ، ۹۷).

ـــــ کال امذ.
مردانگی ، شجاعت ، بہادری. فلاں کا بیٹا فلاں کا پوتا کیا سُورما کال رکھتا تھا کہ مرتے وقت قبضۂ شمشیر ہاتھ سے نہ چھوڑا. (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۲۵۹). [سورما + کال (رک)].

سُورمان (و مع ، سک ر) امذ.
رک : سُورما.

عزیز القدر ہو چلے سب سوار
وے سب شیر نر سُورمان مردکار

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۵۱).

جو کہ بُزدل تھے وہ غش کھا کھا کے گرتے تھے وہاں
اور جی چھوڑے ہوئے تھا ہر جری ہر سُورمان

(۱۸۷۸ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۱۷). [س : शूर+मान].

سُورمانی (۱) (و مع ، سک ر) صف ؛ امذ.
سورما (رک) سے منسوب ، بہادری ، دلیری.

وہ گیت سُورمانی گویا کہ بے زباں ہے
تیرے نہ دیوتا ہیں وہ اب نہ سورما ہیں

(۱۹۲۷ ، سُریلے بول ، ۱۸۳). یہ الگ بات کہ اس کی سُورمانی آخر وقت میں اس کے شہر کے کسی کام نہ آئی. (۱۹۸۶ ، خیمے سے دور ، ۱۵۰). [سُورما + نی ، لاحقۂ کیفیت].

سُورمانی (۲) (و مع ، سک ر) صف.
رک : سرمئی.

کوئی لعل کسوت ، کوئی پیلی کر
سُورمانی ساوی کو پنچالی بھر (کذا)

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۳۴). [سرمئی (رک) کا قدیم املا].

سُورملّار (و مع ، سک ر ، فت م ، شد ل بفت) امذ.
(موسیقی) ایک راگ کا نام (پلیٹس). [س : सुरमल्लार].

سَوْرن (فت س ، سک و ، کس مج ر) امذ ؛ اسم ساورن.
انگلستان کے سونے کا سکّہ جس کا وزن ۱۲۳٫۲۷۴ گرین سونا ہوتا تھا بیس شلنگ کا طلائی سکّہ ، گنی. سورن کا وزن ۱۲۳٫۲۷۴ گرین ہوتا ہے. (۱۸۵۶ ، علمِ حساب (ترجمہ) ، ۱۰۹).

انگلینڈ میں کُل چلتے ہوئے سِکّوں کی اصل سورن ہے۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۶۳)۔ [انگ : Sovereign]۔

سُورَن (و مع ، فت ر) امذ۔
ترکاری کی ایک نوع ، ایک درخت کی جڑ (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۹ ، بلیشن)۔ [س : شورَنڑ सूरण]۔

سُورَن (ضم س ، فت و ، ر)۔(الف) امذ۔
خوش رنگ ؛ (مجازاً) سونا ، کندن ، زر. سندر لال نے لاجو کی سُورَن مورتی کو اپنے دل کے مندر میں استھاپت کر دیا تھا اور خود دروازے پر بیٹھا اس کی حفاظت کرنے لگا تھا. (۱۹۶۶ ، لاجونتی ، ۱۳۸)۔ (ب) صف. **اچھی ذات.** اگر سورن ہندو ... مُسلمانوں کے تمام حقوق تسلیم کر کے سمجھوتا کرنا چاہیں تو کیا مسلم لیگ اور مسلمان ہندوؤں سے سمجھوتا کر کے راضی ہو جائینگے. (۱۹۳۹ ، پیسہ اخبار ، لاہور ، ۲۷ اگست ، ۱۷)۔
[س : سورنڑ स्वर्ण = سونا]۔

ــــ کی کایا امث ؛ صف.
۱. **سونے یا صندل سا بدن** (فرہنگِ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات ، ۳۵۳)۔ ۲. **تندرست** (فرہنگِ آصفیہ)۔

سُورَنجان (و مع ، فت ر ، سک ن) امث۔
ایک بوٹی جو یونانی طب میں بالعموم جوڑوں کے درد کے علاج کے لیے مفید ہے. دوا سے اِصلاح کی امید رکھنا یعنی سورنجان سے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۲۲۷)۔ اس کے عصارہ کے فعل کی مددگار یہ چیزیں ہیں ... سورنجان ، بوزیدان ... تمکِ ہندی . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۲۲)۔ [ف]۔

ــــ تَلْخ کسی صف(ــــ فت ت ، سک ل) امذ۔
سورنجان کی ایک قسم ، ترش اور کھٹّی سورنجان. سورنجان تلخ کا پیڑ چھوٹا سا ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۷۸)۔
[سورنجان + تلخ (رک)]۔

ــــ شِیرِیں کسی صف(ــــ ی مع ، ی مع) امذ۔
(طب) **سورنجان کی ایک قسم ، میٹھی سورنجان.** اس میں شک نہیں کہ اس کی گرمی سورنجان شیریں سے زیادہ ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۷۹)۔ [سورنجان + شیریں (رک)]۔

سُورَنگ (و مع ، فت ر ، غنہ) صف (قدیم)۔
خوش رنگ.

سُورنگ سانولے خوب باتاں بھرے
ندیم ہو کے بُلبل جو چالے کرے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۹)۔ [سو = بھلا + رنگ (رک)]۔

سُورَنگی (و لین ، فت ر ، غنہ) امث۔
اُستاد بندوخاں نے سارنگی میں زبردست تبدیلی پیدا کر کے اسے سورنگی کا نام دیا ، سورنگی سے انسان کے مزاج کے ہر سوڈ اور کیفیت کا پتا چلنے لگا. اب یہ نئی سارنگی بندوخاں کی سورنگی کہلانے لگی. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۳۷)۔
[سارنگی (رک) کا ایک اِملا]۔

سُورَنگی (و مع ، فت ر ، غنہ) صف (قدیم)۔
رک : **سورنگ.**

چندر مکھ موہنیاں جب ناچتیاں ہے
وَتن میں توں سُورنگی جوں پری ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷۲)۔ [سُورنگ + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سُوَرْنی (ضم س ، فت و ، سک ر) امث۔
سُوَر (رک) کی تانیث. بوربچہ ... جنگل کے تمام جانوروں کو مار کھاتا ہے چھوٹے سُوَر ، سُوَرنی ، گیدڑ ، ہرن ان کی غذا میں شامل ہیں. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۳۳۵)۔ سُوَرنی کے بچے جلدی جلدی پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۷۵ ، افریقہ کے جانور ، ۲ : ۲)۔ [سُوَر + نی ، لاحقۂ تانیث]۔

سُورُوپ (سک س ، فت و ، و مع) امذ۔
اپنا رُوپ ، خوبصورتی ، ہم صورتی. وہ تو آپر ، امرآنند ، اننت ، چت ، سوروپ ، اچیت ، چنما تر اور ابا کیہ ہد ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۷)۔ جن کا دھیان یا بھجن کیا جائے ان کا سوروپ جاننا بہت ہی ضروری اور سب سے اوّل بات ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۲۰۳)۔ [س : स्वरूप]۔

سُورَہ (و مع ، فت ر) امذ ؛ امث۔
رک : **سورت (سورۃ).**

جمالِ سورۂ نور ہور کال سورۂ شمس
ادھر ہے سورۂ کوثر کہ دل میں گُزرانوں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۵۳)۔

اے جانِ سراج اب تو ترا سُورۂ صورت
ہر رات وظیفہ ہے دلِ شعلہ زبان کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۶۲)۔ آنوجی نے سورۂ اخلاص پڑھ کر دم کی. (۱۸۵۹ ، سروشِ سُخن ، ۱۱۷)۔ آنحضرت صلعم کے ساتھ نماز پڑھنے کا اِتفاق ہوا ، آپؐ نے سورۂ بقر شروع کی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۶۱)۔ لفظ سورہ کے معنی محدود قطعہ کے ہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۸۷)۔ [ع]۔

سَورِی (و لین) امث۔
مچھلی کی ایک قسم جو میٹھی اور کھاری دونوں طرح کی ہوتی ہے. سوری مچھلی میٹھی اورکسیلی ہوتی ہے دل کو مفید ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۲۳۹)۔ مچھلیوں کے ذکر میں بڑھن ، روہو ، سوری ... چالھ کے نام گنا جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، اُردو ، کراچی ، ۵۱ ، ۱ : ۱۸۶)۔ [س : شیافریکا शफरिका]۔

سُوَرِی (ضم س ، فت و) امث۔
سُوَر کی مادہ ، مادۂ خوک ، سُوَرنی ، سورنیا (ج : **سوریاں**). ہمارے ساتھی سب دُنیا کو سُوَری کہا کرتے تھے کہ اے سُوَری ہم سے الگ رہ. (۱۸۶۴ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۲۳۵)۔ اکثر ان کی غذا جنگلی سُوَر کے بچے ، سُوَریاں ، نیل گائے ، ہرن اور دوسرے جنگلی جانور ہیں. (۱۹۰۴ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۷۰)۔ [سُوَر + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

سُوری (و مع) امذ ؛ امث.
ایک بُوٹی جس کے پتے چمکدار زرد ، سنہری اور پُھول سُرخ رنگ کے ہوتے ہیں اور بعض کے پتے بھی سُرخ ہوتے ہیں ،گُلِ سُرخ لال رنگ کا پُھول ، گلاب و لالہ وغیرہ.

کلی کے تاؤ دل کے ہے تیرا تنگ
گُلِ سُوری تن کے زرد ہے رنگ

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۵۱).

ہوا نسرین دیوانہ نسترن کا
کیا سوری نے مفتوں دل سمن کا

(۱۷۹۶ ، عشق نامہ ، فگار ، ۹۳). اس کے ریاست کے دور میں سوا گُلِ سُوری کے کسی کو گریباں دریدہ نہ دیکھا. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۵۰). غولوں کی نحوست سے اکثر مقام خراب میں گلاب کی جگہ کلاب ہیں جہاں گل سوری تھا سورجنی کے درخت کہاں جھنجے پھرتے ہیں. (۱۸۹۶ ، توزج نامہ ، ۲:۶۶۷).

ہم تھے کبھی بنفشہ و نسرین و یاسمن
نیلوفر و ہزارہ و سُوری و نارون

(۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۲۱۳). [ف].

سُوڑْیا (ضم س ، فت و ، سکن ن) امث.
سُوری ، مادۂ خوک. یہ سوچتی ہوئی تھوتھنی لٹکائے کُٹیا کی طرف لوٹی راستے میں جوگی جی مِل گئے معمول کے خلاف جو اسے آتے دیکھا تو پوچھا سُوڑیا آج ابھی سےگھر کیسے جا رہی ہے. (۱۹۴۳ ، آجکل ، دہلی ، جولائی ، ۲۳). شاہزادہ دفعتاً یہ دیکھتا ہے کہ اس کے ساتھ گھوڑے پر عورت نہیں بلکہ سُوڑیا سوار ہے تو وہ اسے زمین پر گرا کر اپنی راہ لیتا ہے. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۷۷). [سُوری + ا ، لاحقۂ تحقیر].

سُوری باز (و مع) امذ.
ایک شکاری پرند ، سیاہ اور سفید ، قد میں چیل سے بڑا ہوتا ہے ، پنجاب میں پیدا ہوتا ہے. جب عقاب اور سُوری باز باہر جنگل میں بلندیٔ آسمان سے اپنے شکار پر گرتا ہے تو اس وقت ... تیز سے تیز نظر پرندہ بھی اسے آتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۴۷). [مقامی].

سُوریج (و مع ، ی مج) امذ (قدیم).
رک : سورج.

سُوریج ہے دریں ترا ، انیر صحن انگن ترا
گھر لامکاں مسکن ترا تج بن نہیں کوئی یا علی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۸). [سوریج (رک) کا قدیم املا].

سُوْرَیہ (و مع ، سک ر ، فت ی) امذ.
رک : سورج ، ہندو جس کی پوجا بھی کرتے ہیں. سوریہ کی گرمی نہ لگنے سے جھڑاکنی ذرا مند ہو رہی ہے. (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۹۰). جس ستون پر نظر ڈالو اس پر سُوریہ دیوتا اپنی کرنیں بکھیرتے دکھائی دیں گے. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۵۸). [س : سوریہ सूर्य].

سُوْرَیہ مَنْگَل (و مع ، سک ر ، فت ی ، م ، غنہ ، فت گ) امذ.
وہ گھوڑا جس کی پشت اور ناصیہ کے دونوں جانب نیلوفر کے پھول کی طرح داغ ہوں. جو کوئی اسپ سُوریہ منگل کو پالے اس کے مالک کے فرزند دلپذیر پیدا ہو. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۶). [سُوریہ + منگل (رک)].

سَوڑ (و لین) امث.
اوڑھنے کا کپڑا ، لحاف یا بچھونا ، رضائی ، گُدڑی ، اوڑھنا کھانے کھچڑی اوڑھنے کو سوڑ، گروجی مکت یہی ہے یا اور کچھ. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۴۸). [مقامی].

سُوڑ (و مع) امذ (قدیم).
بدلہ ، انتقام ، قصاص.

برادر کا سُوڑ لینے جاتا ہوں میں
اپس مردی ان کوں دکھاتا ہوں میں

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۸۷). [س : شدھی शाधिद्:].

سوڑ (و مع) امث: سوڑھ ، سوھڑ.
۱. زچگی کی ناپاکی ، نفاس نیز اس زمانے کی چھوت چھات ہندوؤں کی طرح مُسلمانوں میں بھی گیارہ دن سے لیکر تیرہ دن تک سوڑھ یعنی سوتک چُھوت رہتی ہے اس عرصہ تک زچّہ ناپاک خیال کی جاتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۲۵). **۲. (مجازاً) بچے دانی ، کوکھ.** جمیلہ کی سوڑھ تو ایسی سُوکھی تھی کہ کچّے بچّے ... تک نہ ہوئے کہ خود پیٹ کی آگ کا مزہ چکھتیں. (۱۹۶۹ ، ساقی ، کراچی ، ۴ ، ۳ : ۲۵). **۳. ایک زچگی کے بعد دوسری زچگی کی درمیانی مُدّت.** سال بھر کی سوڑھ رتبہ کی تھی کچّے بچّے ملا کے نو ہوئے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۵۵). اس کی سوڑھ ماں کی سی ہے ہر سال ایک بچہ گود میں ہوتا ہے ایک پیٹ میں. (۱۹۷۹ ، عورت اور اردو زبان ، ۹۲). [مقامی].

سُوڑْنا (و مع ، سک ڑ) ف م.
کوڑے مارنا ، سزا دینا ، مارنا پیٹنا. وہ ہے کہ گھوڑے کو رہ رہ کر سوڑ رہا ہے مگر گھوڑا بھی دوڑے تو کہاں تک دوڑے. (۱۹۶۳ ، انجام ، کراچی ، ۹ مارچ ۴۰). [مقامی].

سوز (و مع) امذ.
۱.(۱) تپش ، جلن ، تپن ، جلنا.

دل تجھ نگہ گرم سُوں سوزاں ہے جیوں چراغ
اس سوز شعلہ خیز سُوں خنداں ہے جیوں چراغ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۷).

کبھو دے بزم میں اپنی مجھے بھی رخصت سوز
گیا اثر میں مری جان کیا سپند سے بیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۳).

گئے جنّت میں اگر سوزِ محبّت والے
تو یہ جانو ہے دوزخ ہی میں جنّت والے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۲). ایک شخص قوم کے سوز میں انگاروں پر لوٹ رہا ہے. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۹۰). **(۲) دُکھ ، رنج و غم ، دِلت کی کیفیت ، تاثرِ غم ، آزردگی.**

بھریا ہے سدا تونجہ مُجھ میں مدام
تو یوں سوز دھرتا ہے میرا کلام
(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۳۸). روتا میرا ان یچّوں مظلوم کے لیے ہے کہ اب درد غریبی میں مُبتلا ہیں اور بعد میرے سوزِ یتیمی میں گرفتار ہوئیں گے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۳).
تنہا وہ سمن پری تھی اک روز
قدموں پہ گرا کہا بصد سوز
(۱۸۳۸ ، گُلزارِ نسیم ، ۳۵).
اے مایۂ صد سوزِ طلسمِ اثر انداز
اے پیکرِ نیرنگیِ نوا ، زمزمہ پرداز
(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۳٦) . سائنٹفک تحریروں نے اُن کے اِسٹائل کو زندگی دی ، ان کی تحریریں ... نئے رُجحانات اور نئے نظریات کی حامل ہیں جن میں بلا کا سوز اور کشش ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۵ / اپریل ، ۱۳). **۲. درد ناک لہجہ ، پُر درد انداز ، غمناک لحن.**
پڑیا ہو رباعی بہوت سوز سوں
کہیا رُوسو شمعِ دل افروز سوں
(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۹).
محفل میں زباں شمع کی کیا سوز کہے اب
اس حالِ عیاں کو نہیں تقریر کی حاجت
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۱۳۵). پہلے مرثیے سوز میں پڑھے جاتے تھے. پھر تحت لفظ بھی پڑھنے لگے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۸۰). **۳. عشق.**
شمعِ سحر یہ کہہ گئی سوز ہے زندگی کا ساز
غمکدۂ نمود میں شرطِ دوام اور ہے
(۱۹۰۸ ، بانگِ درا ، ۱۱۹). **۴. شہدائے کربلا یا خاندانِ رسالت کے حال پر مشتمل قطعہ ، رُباعی یا مسدس کا ایک بند جو مجلس میں سلام اور مرثیے سے پہلے پڑھا جائے .** جب کوئی نیا سوز اور نئے مضمون کا مرثیہ اور میر علی سا پڑھنے والا ہو تب تمہارے آنسو نکلیں (۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، ۱۸). وہ حیدرآباد آئے تو اپنے مربّی اور قدردان مولوی سید علی حسن صاحب کو کبھی کبھی سوز سناتے تھے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۲۰). **۵. مجلس میں منبر کی ذاکری سے پہلے فرش یا تخت پر بیٹھ کر سُر اور لے کے ساتھ فضائل یا مصائب کے اشعار پڑھنے کا طرز یا انداز.**
ہاں کوئی سوز پڑھیے کہ کل سے ہے اِنتشار
رو کر بھڑاس دل کی نکالوں تو ہو قرار
(۱۸٦۸ ، شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۵۹۳). کربلا سے واپس آنے کے بعد انہوں نے گانا بھی چھوڑ دیا صرف سوز پڑھتے تھے . (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۷٦). [ف].

---آرزُو کس اضا(---سک ر ، و مع) صف.
جذبے کا اِرتعاش.
حرم کے دل میں سوزِ آرزو پیدا نہیں ہوتا
کہ پیدائی تری اب تک حجاب آمیز ہے ساقی
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۵). [سوز + آرزو (رک)].

---پڑھنا ف ل.
سوز خوانی کرنا ، مرثیہ سے پہلے کوئی رباعی یا قطعہ یا کسی مرثیے کا پہلا اور بہ ضرورت دوسرا بند پڑھنا.
جلا کریے کسوں کو شمعِ محفل ، عُمر بھر تو بھی
پڑھے گی سوز رو رو کر پتنگوں کی شہادت کا
(۱۹۱۸ ، سحر (سراج میر بھوپالی) ، بیاضِ سحر ، ۷۱).

---پِنہاں کس صف(---کس پ ، سک ن) امذ.
دل میں لگی ہوئی آگ ، ایسی تکلیف یا جلن جو ظاہر نہ ہو ؛ خلش ؛ (کنایۃً) دردِ عشق.
جلاتا ہے مُجھے ہر شمعِ دل کو سوزِ پنہاں سے
تری تاریک راتوں میں چراغاں کر کے چھوڑوں گا
(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۹۷). [سوز + پنہاں (رک)].

---تمام کس صف(---فت ت) امذ.
کاملِ عشق.
بُجھ گیا وہ شعلہ جو مقصودِ ہر پروانہ تھا
اب کوئی سودائیٔ سوزِ تمام آیا تو کیا
(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۲۰۵). [سوز + تمام (رک)].

---جِگر کس اضا(---کس ج ، فت گ) امذ.
جگر کی جلن ؛ (مجازاً) گہرا غم ، عشق و معرفت کا حصول.
دردِ دل ، سوزِ جگر ، آہِ سحر ، نالۂ شام
تُو نہیں ہے تو شریکِ غمِ ہجراں ہیں بہت
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۷۱).
سوزِ جگر عوام کس طرح جئے
آقا ہی جئے ، غلام کس طرح جئے
(۱۹۸۰ ، فکرِ جمیل ، ۲۳٦). [سوز + جگر (رک)].

---حَیات کس اضا(---فت ح) امذ.
زندگی کی حرارت.
ذرّہ ذرّہ ہو مرا پھر طرب اندوزِ حیات
ہو عیاں جوہرِ اندیشہ میں پھر سوزِ حیات
(۱۹۰۸ ، بانگِ درا ، ۱۲۳). [سوز + حیات (رک)].

---خوان (---و معد) صف.
ایک خاص طرز پر مرثیہ پڑھنے والا ، رِثائی اشعار پڑھنے والا. بڑے بڑے سوز خوان میرے سامنے منھ نہ کھول سکتے تھے. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۱۲۵). لکھنؤ اور امروہے اور رامپور اور جونپور کے سارے ذاکرین اور سوز خوان ... ہر سال غفران منزل کی مجلسوں کے لیے بُلائے جاتے تھے. (۱۹۳۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۱۳۷). [سوز + ف : خواں ، خواندن - پڑھنا].

---خوانی (---و معد) امث.
۱. سوز پڑھنا ، خاص طرز میں رِثائی اشعار پڑھنا. سوز خوانی میں یکتا تھے. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۱۳۳). سر شام مرثیہ خوان نہایت خوش الحانی سے سوز خوانی کرتے تھے . (۱۹۰۹ ، حیاتِ ماہ لقا ، ۳۷) . **۲. درد ناک لہجے میں کہنا یا بیان کرنا.**

سنے محرم کے زمانے میں سوز خوانی کرتا تھا۔ (۱۹۸۷ء، حیاتِ مستعار، ۳۸)۔ [سوز + خوان + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---دَرُوں کس صف(---فت د ، و مع) امذ.
اندرونی حرارت اور گرمی.

سرِ سوزِ دروں سے چشم تر ہو
نگہ حسرت آرا پر نظر ہو

(۱۸۵۱ء، مومن، ک، ۳۸۹)۔

چشمۂ سوزِ دروں جاری ہوا
متصل زخموں سے خوں جاری ہوا

(۱۹۸۳ء، چاند پر بادل، ۱۳۹)۔ [سوز + دروں (رک)]۔

---دِل کس اضا(---کس د) امذ.
خلوص ، لگن ، گہرا لگاؤ. وہ تعمیر و تصویر جو سوزِ دل میں بنائی اور خونِ جگر سے سینچی گئی ہو. (۱۹۸۲ء، خشک چشمے کے کنارے، ۱۰۹)۔ [سوز + دل (رک)]۔

---دِماغ کس اضا(---کس د) امذ.
دماغ کی روشنی.

زندگی کچھ اور شے ہے ، علم ہے کچھ اور شے
زندگی سوزِ جگر ہے علم ہے سوزِ دماغ

(۱۹۳۶ء، ضربِ کلیم، ۲۸)۔ [سوز + دماغ (رک)]۔

---زِندَگی کس اضا(---کس ز ، سک ن ، فت د) امذ.
حیات کی حرارت اور گرمی ، سوزِ حیات.

دیدِ تیری آنکھ کو اُس حُسن کی منظور ہے
بن کے سوزِ زندگی ہر شے میں جو مستور ہے

(۱۹۰۵ء، بانگِ درا، ۹)۔ [سوز + زندگی (رک)]۔

---عِشق کس اضا(---کس ع ، سک ش) امذ.
محبت کی تپش ، محبت کا جوش.

اِتنی طاقت آج بھی ہے میرے سوزِ عشق میں
تُم بُجھا سکتے ہو کر شمعیں ، جلا سکتا ہوں میں

(۱۹۸۳ء، حصارِ انا، ۱۹۹)۔ [سوز + عشق (رک)]۔

---فَزائی (---فت ف) امث.
شور و غُل ، ہنگامہ ، رونق.

اندر باہر سوز فزائی تھی متعدد بزم آرائی

(۱۸۵۱ء، مومن، ک، ۳۳۳)۔ [سوز + ف : فزا ، فزودن - بڑھنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---نا ک صف.
پُر سوز ، حرارت والا.

اس شمع رُو کا مجھ سے جو کرتے ہیں سرد دل
اے آہ سوز ناک جلا دے انہوں کے تئیں

(۱۷۹۲ء، بیدار، د، ۵۵)۔

لکھا ہے جب سے حال ، دلِ سوز نا ک کا
مانندِ شمع خامہ ہے آتش زباں ہنوز

(۱۸۲۷ء، مظہرِ عشق، ۲۸)۔

آہ ظالم! تو جہاں میں بندۂ محکوم تھا
میں نہ سمجھی تھی کہ ہے کیوں خاک میری سوز نا ک

(۱۹۳۸ء، ارمغانِ حجاز، ۲۳۷)۔

دل تھا مرا حوادثِ دنیا سے سوز نا ک
گویا کہ ایک شمع کسی انجمن میں تھی

(۱۹۵۰ء، لوحِ محفوظ، ۲۵۳)۔ [سوز + نا ک ، لاحقۂ صفت]۔

---نَفَس کس اضا(---فت ن ، ف) امذ.
جلن ؛ مراد : کلام کا درد اور تاثیر سے پُر ہونا ، پُر درد سخن.

آئے آئے نا گلو سوزِ نفس سے جل گیا
ایک دم بھی کوئی پیراہن نہیں تن میں رہا

(۱۸۶۵ء، نسیم دہلوی، د، ۸۹)۔

مقام گفتگو کیا ہے اگر میں کیمیا گر ہوں
یہی سوزِ نفس ہے اور میری کیمیا کیا ہے

(۱۹۳۵ء، بالِ جبریل، ۸۱)۔ [سوز + نفس (رک)]۔

---نِہاں کس صف(---کس ن) امذ.
پوشیدہ عشق ، اندرونی جلن یا طپش.

عالمِ قلبِ تپاں تو دیکھو
فتنۂ سوزِ نہاں تو دیکھو

(۱۹۸۳ء، چاند پر بادل، ۷۱)۔ [سوز + نہاں (رک)]۔

---نِہانی کس صف(---کس ن) امذ.
رک : سوزِ نہاں.

دیئے میں جُوں بتی جلتی ہوں دہکتی ہے زباں مُکھ میں
کروں جس رات کے اندر بیاں سوزِ نہانی کا

(۱۷۱۸ء، دیوانِ آبرو، ۳۱)۔

کہ ہے نام دل اب بھی عالم میں باقی
قیامت ہی تھا ورنہ سوزِ نہانی

(۱۹۲۹ء، نقوشِ مانی، ۱۱۹)۔ گرد و پیش میں بہت کچھ دیکھ رہا تھا. خُونِ مُسلم کی ارزانی ، اسیروں کا سوزِ نہانی ، پناہ گزینوں کی خانہ ویرانی اور فاتحین کی شادمانی. (۱۹۷۳ء، ہمہ یاراں دوزخ، ۳۳)۔ [سوز + نہاں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---و ساز (---و مع) امذ.
سرودِ زندگی ، رنج و راحت.

وہ سب اوّل وقت پڑھ کر نماز
ہوئے محو ترتیل باسوز و ساز

(۱۹۳۲ء، بےنظیر شاہ، کلامِ بےنظیر، ۳۹۲)۔ عمل اور ایجاد کے شوق کی والہانہ تکمیل میں جو تکلیفیں اُٹھانی پڑتی ہیں وہی سوز و سازِ زندگی ہیں ... جتنا شوق بڑھتا ہے اتنی ہی خودی مستحکم ہوتی ہے. (۱۹۸۴ء، مقاصد و مسائلِ پاکستان، ۱۲۹)۔ [سوز + و (حرفِ عطف) + ساز (رک)]۔

---و گُداز (---و مع ، ضم گ) امذ.
جلنے اور پگھلنے کی کیفیت ؛ (مجازاً) رنج و غم کی کیفیت جس سے رِقت طاری ہو ، رِقت.

دُور ہے جب سے شمعِ محفلِ ناز
کام میرا ہے تب سے سوز و گداز
(۱۷۳۹ء، کلیاتِ سراج، ۲۶۸). نازنین خوش آواز گانے میں سوز و گداز (۱۸۹۱ء، طلسم ہوشربا، ۵ : ۸۱۲). یہ پُر سوز و گداز ... بین جن کا صبر اسی صدی کی جان پر پڑے گا. (۱۹۲۶ء، شرر، مضامین، ۱ / ۳ : ۳۷). اُس کا درد بھرا بین اُس کا سوز و گداز اس کے دل کو جھنجھوڑ ڈالتا (۱۹۸۶ء، قومی زبان، کراچی، جنوری، ۶۷). [سوز + و (حرفِ عطف) + ف : گداز، گداختن - پگھلنا].

---یقیں کس اضا (---فت ی، ی مع) امذ.
یقین کی آگ؛ مراد : جذبۂ ایمانی، اس بات کا یقین محکم کہ وہ جدوجہد کریں گے تو ضرور کامیابی ہوگی، پُختہ عقیدے سے پیدا ہونے والا جوشِ عمل.
گرماؤ غلاموں کا لہو سوزِ یقیں سے
کنجشکِ فرومایہ کو شاہیں سے لڑا دو
(۱۹۳۵ء، بالِ جبریل، ۱۴۹). [سوز + یقیں (رک)].

• • • سوز (و مج) لاحقہ.
۱. جلانے یا دُکھ پہنچانے والا. ائے قاضی یہ کیا خبر دل سوز غم اندوز ہمیں سونائی. (۱۷۳۲ء، کربل کتھا، ۱۲۰). اس نوجوان کے لیے کیسا جاں سوز انکشاف ہو سکتا ہے. (۱۹۳۱ء، زہرا (ترجمہ)، ۳۳). **۲. فنا یا ختم کرنے والا.** ذرئیل کا شوق اس شعلہ حواس سوز کو دیکھتا تھا. (۱۹۲۳ء، نگار، اپریل، ۲۶۷). [ف : سوختن].

سوزاک (و مج) امذ.
ایک متعدی مرض جس میں پیشاب سوزش سے آتا ہے اور پیشاب کی نالی میں زخم پڑ جانے کی وجہ سے پیپ آتی رہتی ہے. بُخار ... آتشک، سوزاک، فیل پا، نکواسا غرض اقسام اقسام کی بیماریاں ان کو عارض ہوتی ہیں. (۱۸۱۰ء، اخوان الصفا، ۱۲۵). رنڈیوں کے شکمی تعلقی کا ہتواری آتشک، سوزاک اور جملہ امراضِ سوداویہ کا بیوپاری. (۱۸۸۰ء، خیالاتِ آزاد، ۱۳). آتشک، سوزاک ... وغیرہ کے لیے ایک ہی خوراک کافی ہے. (۱۹۳۷ء، سیلک الدرز، ۹۸). [ف].

سوزاکی (و مج) صف.
سوزاک (رک) سے متعلق یا منسوب مرض. اس مرض کی شدید قِسم نقرس ہے ... فرق کریں اور مفصل کی ہائیٹا سے اور سوزاکی وجع مفاصل سے بھی کریں. (۱۸۶۰ء، نسخۂ عمل طب، ۲۳۸). پنسلین مندرجۂ ذیل جراثیم پر مہلک اثرات رکھتی ہے، سوزاکی کروے، نمونیائی کروے ... اور آتشک کے پیچ نامیے. (۱۹۶۷ء، بنیادی خُرد حیاتیات، ۳۶۹). [سوزاک + ی، لاحقۂ نسبت].

سوزاں (و مج) صف.
جلانے یا جلنے والا، جلا ہوا، جلتا ہوا، بھڑکتا ہوا.
دل تجھ نگہِ گرم سوں سوزاں ہے جیوں چراغ
اس سوزِ شعلہ خیز سوں خنداں ہے جیوں چراغ
(۱۷۰۷ء، ولی، ک، ۱۰۷).
تن چاک، سینہ سوزاں، دل داغ، چشم گریاں
تُو دیکھتا نہیں ہے تُجھ کو دکھائیں کیا کیا
(۱۷۹۸ء، میر سوز، د، ۷).
ہر اُستخوانِ جسم کو سوزاں بنا گئی
شامی کے قد کو سروِ چراغاں بنا گئی
(۱۸۸۵ء، عشق لکھنوی (مہذب اللغات)).
روز و شب کا وہ کاروانِ خموش
اپنے سینے کی آگ میں سوزاں
(۱۹۸۱ء، تشنگی کا سفر، ۱۳۴). [ف : سوزاں، سوختن - جلنا، جلانا سے حالیہ ناتمام].

سوزِش (و مج، کس ز) امث.
۱. سوختگی، جلن، کھولن. فرمایا کہ جفا، مشقت، درد، محنت، غم الم، قلاشی ... حسرت، سوزش، تپش ... ہو وزیر بڑے بڑے ... انو کوں اپنے سنگھات لے. (۱۶۳۵ء، سب رس، ۱۷۷).
چمن میں گر خبر جاوے ہمارے دل کی سوزش کی
دلِ بُلبل کے مانند ہر گُلِ خوش رنگ جل جاوے
(۱۷۰۷ء، ولی، ک، ۲۰۳).
سوزش بہت ہو دل میں تو آنسو کو پی نہ جا
کرتا ہے کام آگ کا ایسی جلن میں آب
(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۳۰۳).
سوزش کی مگر دوا کہاں تھی
ٹھنڈا کرے وہ ہوا کہاں تھی
(۱۸۸۷ء، ترانۂ شوق، ۱۸). کہاں کی سوزش، کیسی جلن اس زہر آلود لکچر کی سُوئیوں نے ایسا لمحۂ فکریہ عطا کیا کہ بقیہ تمام رات اشرف المخلوقات کی صفاتِ حقیقی اور بچھوؤں اور کھٹملوں کے کردارِ اعلیٰ کا تقابل کرتے گُزری. (۱۹۸۸ء، قلمرو، ۱۶۳). **۲. (مجازاً) تاثر جس سے دل نرم ہو کر آنسو نکل آئیں، رقت.**
جس دل کو سماع بن نہ سوزش ہووے
قابل ہے علاج کے وہ قلبِ رنجور
(۱۸۳۹ء، مکاشفات الاسرار، ۵۰). **۳. تاثیر (درد وغیرہ کی)، درد انگیزی، پُر تاثیری.** اس کے بہت سے شعر جو ذوق نہیں ہوتے بے مزہ اور سوزش سے خالی ہوتے ہیں. (۱۹۳۵ء، دیباچہ سفر نامۂ مخلص، ۳۸). **۴. ناگواری، غُصّہ.** زبان و دل میں یکتائی نہیں ہے تو سوزش آویزش برپا ہوئی. (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۲۹۵). [ف: سوزش، سوختن - جلنا، جلانا کا حاصل مصدر].

---دار صف.
تپانے والا، تپتا ہوا. آخرالامر مریض کے تمام جسم میں ایک سوزش دار گرمی پیدا ہوتی ہے. (۱۸۶۰ء، نسخۂ عمل طب، ۳۲). [سوزش + ف : دار، داشتن - رکھنا].

---دروں کس صف (---فت د، و مع) امث.
اندرونی خلش، دل کی جلن؛ (مجازاً) عشق.
جسے تلاش عافیت کی ہو اُسے نوازیے
مرے لئے تو سوزشِ دروں کا اہتمام ہو
(۱۹۸۳ء، چاند پر بادل، ۲۸). [سوزش + دروں (رک)].

---دَرُونی کس صف(---فت د ، و مع) است.
دل کی جلن ، اندرونی سوزش.
حالت تو یہ کہ مجھ کو غموں سے نہیں فراغ
دل سوزشِ درونی سے جلتا ہے جُوں چراغ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۷۸) ۔ [سوزش + درون (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---نِہاں کس صف(---کس ن) است.
سوزشِ درونی ، سوزشِ پنہاں.
مزے تو دل کو ملے تھے ہونے زباں کے لئے
یہ ہم نے دل میں مزے سوزشِ نہاں کے لئے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۱)۔ [سوزش + نہاں (رک)]۔

---نِہانی کس صف(---کس ن) است.
رک : **سوزشِ درونی.**
شعلے اٹھتے ہیں استخواں سے اللہ رے سوزشِ نہانی
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۱۵)۔ [سوزش + نہاں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

سوزِشی (و مج ، کس ز) صف.
جس میں تپکن اور جلن ہو ، سوزش سے متعلق. اس تغیر و تبدل کے سبب بچّہ کی طبیعت امراضِ سوزشی کی طرف مائل رہتی ہے۔ (۱۸۸۲ ، کلیاتِ علم طب ، ۱ : ۱۰)۔ [سوزش + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سوزَک (و مج ، سک نیز فت ز) است.
سہاگ جی ، ایک خوشبودار مرکب جو اودھ کی عورتیں عود ، لوبان ، ناگر موتھے کو ملا کر بناتی ہیں اور اس کے خوشبودار دھونی سے دلہن کے لباس اور بستر کو بسایا جاتا ہے. آج کل سوزک کی مہک بھی تو پھیل پھیل کر یہ اعلان کرتی ہے کہ ہلکی رضائیوں کو سوزک سے بسایا جا رہا ہے۔ (۱۹۷۳ ، رنگ روتے ہیں ، ۲۷)۔ [سوز + ک ، لاحقۂ تصغیر + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

سوزَن (و مج ، فت ز) است ، امذ (شاذ).
سوئی.
لطافت کے ات بات سوں سربسر
نول ذہن کی تیز سوزن کوں دھر
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۴۴)۔
کھلا ہے عقدۂ دل تجھ پلک کی سوزن سوں
ترے نین کا اشارہ ہے قفلِ دل کی کلید
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۷)۔
حرفِ مطلب کوئی کیا خاک زباں پر لائے
روز سلوائے ہے سوزن سے وہ دو چار کے لب
(۱۸۰۶ ، معروف ، د ، ۳۴)۔ برق نے اور زیادہ بے ہوش کرکے زبان اس کی سوزن سے چھیدی۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۳۷)۔
رشتۂ سوزنِ نفس ، در گرو رفو نہیں
علمِ قلیل ادھیڑ دے ، بخیہ قبائے تنگ کا
(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۲۰۷)۔ نغمے نوکِ سوزن سے مضراب و ساز کے بغیر پیدا ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۱۱)۔ [ف]۔

---اَلْماس کس اضا(---فت ا ، سک ل) است.
ہیرے کی کنی جو لوہے وغیرہ کی چھوٹی سی سلاخ میں لگی ہوتی ہے اور اس سے شیشہ وغیرہ کاٹتے ہیں.
اے ہوا خواہ اسے سوزنِ الماس سے ٹانک
زخمِ دل ہے یہ بھلا ہووے کوئی مرہم سے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۹)۔ [سوزن + الماس (رک)]۔

---دینا ف م ، محاورہ.
سینا ، دوختہ کرنا ، سوئی سے چھیدنا ، زبان بند کرنا ، زبان بندی کا حکم دینا. اس کی زبان میں سوزن دو ، ناک ، چوٹی کاٹ لو ، بڑی ظالم ہے۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۶ : ۷۵)۔ حقیقت یہ ہے کہ ملکہ کو میرا اعتبار ہے اور یہ خارستان بھی مانتی ہیں میں نے جو جا کر سمجھایا فوراً راضی ہوگئیں، یا تو قید کرتی نہیں یا زبان میں سوزن بھی نہ دی۔ (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۰۳)۔

زَدَہ (---فت ز ، د) صف.
وہ چیز جس میں سوئی یا کسی نوکدار چیز سے چھوٹے چھوٹے بہت سے سوراخ کیے گئے ہوں ، چھلنی کی مانند ، سوراخدار.
تیری پلکوں کی خلش ، اس کو بھی آتی ہے پسند
کیوں نہ سوزن زدہ ہو ، دیدۂ بادام تمام
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۲۷)۔ [سوزن + ف ، زدہ ، زدن = مارنا ، لگانا سے اسم مفعول]۔

---ساعَت کس اضا(---فت ع) است.
گھڑی کی سوئی (جو اپنے دائرے میں حرکت کرتی ہے).
کہہ رہی ہے یہ سوزنِ ساعت
چلنے والو نہ ایک پل ٹھہرو
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۷۱)۔
میں کوچۂ جاناں میں بنا سوزنِ ساعت
چلتا ہوں جہاں سے وہیں آتا ہوں پلٹ کر
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۵۷)۔ [سوزن + ساعت (رک)]۔

---عِیسیٰ کس اضا(---ی مع ، ا بشکل ی) است.
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وہ سوئی جسے وہ مسیحائی کے لیے استعمال کرتے تھے.
نہ تھا جو سوزنِ عیسیٰ ستی علاج پذیر
کیا ہوں چاک جگر تار آہ سیں پیوند
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۳۷)۔
کاوشِ مژگاں سے چھلنی ہو گئے پائے نظر
سوزنِ عیسیٰ زبانِ خارِ صحرا ہو گئی
(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۳۷۵)۔
کیسا علاج ، چارہ کہاں ، کھائے ہیں وہ زخم
ٹانکوں میں جن کے سوزنِ عیسیٰ رواں نہیں
(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۱۱۸)۔ [سوزن + عیسیٰ (رک)]۔

---کار صف.
۱. **ایسا کپڑا جس پر سوئی سے بیل بوٹے بنے ہوئے ہوں.**

سوزن کار طرح طرح کے قیمتی خوش وضع اور طرحدار کپڑے اس کو دکھائے. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۲۰۳) . ۲. **سُوئی سے کڑھائی کرنے والا ، سُوئی کا کام کرنے والا ، کاڑھنے والا.** ایک بے حد بُوڑھا لاغر سوزن کار آنکھ کے بالکل قریب لے جا کر چکن کاڑھنے میں منہمک تھا. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۲۸۱). [سوزن + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
سُوئی سے کپڑے پر بیل بُوٹے بنانے کا کام ، کڑھائی کا کام ، کشیدہ کاری. یہاں کا تاش بادلہ ، تمامی ، چکن ، سوزن کاری ، ... اور مٹی کے کھلونے اور برتن مشہور ہیں. (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۳۹). ہر قسم کی سوزن کاری سے ان کا ماہر ہونا نہایت ضروری ہے (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۲۳۳). عورتوں کو ہر ملک اور ہر زمانے میں سُوئی سلائی کے کام سے ایک قسم کا تعلق رہا ہے اس کی اعانت کا ذریعہ بھی اگر سوزن کاری ہی قرار دیا جائے تو غیر موزوں نہ ہو گا. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بہ حیثیت صحافی ، ۱۲۵). [سوزن + کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَمْپاس کس اضا (---فت ک ، سک م) امث.
کمپاس کی سُوئی یا نوک ، پرکار. سوزن کمپاس طرح بطرح کی بنتی ہے. (۱۸۵۰ ، رسالہ مقناطیس ، ۱۷۹). [سوزن + کمپاس (رک)].

---گَر (---فت گ) صف.
رک : سوزن کار. ایکم سوزن گر کے لڑکے پر عاشق ہوگیا اور اسی مناسبت سے سوزن تخلص اختیار کیا. (۱۹۸۲ ، تاریخِ ادبیاتِ اردو ، ۲ : ۱۹۷). [سوزن + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---مِقْناطِیسی کس صف (---فت م ، سک ق ، ی مع) امث.
سمت معلوم کرنے کا آلہ جس کی سوئی کہربائی تاثیر سے ہمیشہ قطبین کی طرف رُخ کرتی ہے. باروت اور توپوں کا ایجاد اور چھاپہ کی صنعت اور سوزن مقناطیسی ... سب چینیوں سے منسوب ہیں. (۱۸۸۹ ، تکملِ مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۷۵). [سوزن + مقناطیسی (رک)].

---نُما (---ضم ن) صف.
سُوئی جیسا باریک، پتلا اور نوکدار. سبز سوزن نُما معمولی پتے ، جنھیں عام طور پر سُوئیاں کہتے ہیں ، یہ محض نُوکی ٹہنیوں پر واقع ہوتے ہیں . (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات (ترجمہ) ، ۲ : ۶۲۹) . جبکہ پتّا سُوئی نما یعنی لمبا ، تنگ ، استواتی اور نوکدار ہو سوزن نما کہلاتا ہے. مثلاً چیڑ ، چلغوزہ وغیرہ. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، سیّد معین الدین ، ۱ : ۸۶). [سوزن + ف : نما ، نمودن ـ نظر آنا ، دکھائی دینا].

سوزِنْدگی (و مج ، کس ز ، سک ن ، فت د) امث.
جلنے جلانے کی کیفیت ؛ جلنا ، جلانا ؛ تپش ، سوزش ، حرارت. اضطرام یا سوزندگی کا ایک ایسا عنصر کائنات میں موجود ہے جس میں اجسام کے ساتھ اتّصال پیدا کرنے کا خاصہ پایا جاتا ہے. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۳۰۱). [سوزندہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

سوزِنْدَہ (و مج ، کس ز ، سک ن ، فت د) صف.
جلنے یا جلانے والا. کاربن کوئلے کا اصل ہے اور تمام صمغ سوزندہ کا اصل جصہ ہے. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۳۱). قریب تھا کہ آتشِ سوزندہ مثل برق جہندہ ہمارے خرمنِ ہستی کو سوخت کر دے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳۳).

سنگِ شرارت سے چُور شیشۂ عصمت
آتشِ سوزندہ چہرہ فرطِ شبق سے

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۱۰۹). [ف : سوزندہ ، سوختن ـ جلنا ، جلانا سے اسم فاعلی].

سوزَنی (و مج ، فت نیز سک ز) امث.
اوڑھنے ، بچھانے یا پہننے کا دُہرا رُوئی بھرا کپڑا جس پر سُوئی کا باریک کام ہو ، سُوئی کے کام کا بستر یا لباس ، جا بجا سوراخ کر کے بیل بُوٹے بنایا ہوا کپڑا ، غلاف ، صدری.

کہ شاید ہنرور قضا کا دھنی
رکھا ہے عاقلہ بنا سوزنی

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۶۸).

بچھی ہے سوزنی ، خوجا کھڑا جھلے ہے رُمال
حضور بیٹھے ہیں اک دو ندیم اہلِ کمال

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۶۸). اس کو سوزنی پر بٹھایا ، تکیے کی تواضع کی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۹).

وہ تار و پودرگ بدن سے قبائے عُریاں تنی بنی ہے
چُبھے ہیں یہ رونگٹوں کے سوزن کہ جامۂ جسم سوزنی ہے

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۹۷). ساس کے سامنے سوزنی پر بیٹھ گئیں. (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، ۴۷). شامیانے کے سامنے چار چوکیاں جوڑ کر رنگین سوزنی بچھائی گئی تھی. (۱۹۸۵ ، بارشِ سنگ ، ۵۵). [سوزن + ی ، لاحقۂ صفت مُستعمل بطور اسم].

---فَلِیتَہ کَش (---فت ف ، ی مع ، فت ت ، ک) امث.
وہ سوزنی جس کے نگندوں کی سلائی میں بھانجواں موٹا ڈورا دیا جائے (ا ب و ، ۲ : ۱۳۷). [سوزنی + فلیتہ (رک) + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا].

---کا اَنْگَرکھا امذ.
رُوئی دار پاس پاس نگندے پڑا ہوا سفید انگرکھا (فرہنگِ آصفیہ).

---کا کام امذ.
وہ کام جو سوزنی کی طرح پر تاگوں سے بنایا گیا ہو. ٹوپی ... بعض تو بالکل سادی ہوتی ہیں بعض سوزنی کے کام یا لیپے کے کام کی ہوتی ہیں. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۳۰).

سوزَنی (و مج ، فت ز) صف.
جلانے کے لیے ، سوختنی. سوزنی لکڑی کے کاشتکاروں کو جنگلات سے بے دخل کر دیا. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۰۳). [ف : سوختن ـ جلانا سے سوختنی کی تحریف].

سوزی (و مج) امث.
جلنا یا جلانا ، مُرکّبات میں مُستعمل.

اپنے پروانوں کو پھر ذوقِ خود افروزی دے
برقِ دیرینہ کو فرمانِ جگر سوزی دے

(۱۹۱۱ ، بانگِ درا ، ۱۸۵)۔ [ف : سوز ، سوختن - جلانا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

سُوس (۱) (و مع) امث۔

۱۔ **بڑی ذات کی سبزی مائل سیاہ رنگ کی مچھلی جس کے پہلوؤں میں پروں کی جگہ چھوٹے چھوٹے پنجے ہوتے ہیں ، مگرمچھ کی مادہ کے مانند لمبا اور جسم گونچ مچھلی سا ہوتا ہے ، ایک قسم کا مگرمچھ ، خوکِ آبی ، سنگ ماہی ، ہونس مچھلی۔**

نہ سمجھو نکلتے ہیں دریا میں سُوس
خوشی سے اُچھلتے ہیں دریا میں سُوس

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۲۷)۔ ان میں مچھلی کچھوے نہنگ سُوس، کھڑیال وغیرہ ہزاروں قسم کے دریائی جانور رہتے ہیں۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۶۹)۔

کہیں موجزن ہیں جو دریا عیاں
چُھپے رہتے ہیں سُوس ان میں کلاں

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۵)۔ ۲۔ **سوسمار (کی تخفیف)** ، گوہ۔

ہیں نیر آٹھ میں وہ سُوس کی قسمیں کہ جو اکثر
بلوں میں رہتی ہیں خرگوش سے بیحد مُشابہ ہیں

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۲۵)۔ [ب : सस]۔

سُوس (۲) (و مع) امث۔

۱۔ **ملٹھی۔**

ادھر جام یاقوت امرت بھریا
ادک سوس کا جیو کے شربت کریا

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۹۵)۔ ۲۔ **وہ کیڑا جو اُونی یا ریشمی کپڑے اناج یا لکڑی میں لگتا ہے ، گُھن۔**

قبائے گُل سے گر اطلس کو دیجیے تشبیہ
سیاہ پوش او چعل ہو دروں ماتم سُوس

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۲) ۔ ہمارے پاس گیہوں ہیں ، جن میں سوس ہیں ہم نے ان کو پیسا تو گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس گیا۔ (۱۹۰۶ ، حیوٰۃ الحیوان ، ۲ : ۳۵)۔ [ع]۔

سُوس (۳) (و مع) امث (قدیم)۔

۱۔ **پیاس ، تشنگی۔**

سورج سُوس سوں پر جھری تھی مگر
لیا تھا تھنڈا نیر سب کھینچ کر

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۱۰)۔ ۲۔ **احساس ، جذبہ۔**

مُجھے حرص کی سُوس لاؤں نکو
میرا آبرو مجھ پلاؤں نکو

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۸)۔ [س : شُشک शुष्क - خُشک]۔

سوس (و مع) امذ۔

کھجور اور انجیر کے پتوں کا بنا ہوا شربت جو لبنان میں شوق سے پیا جاتا ہے معدے کے لیے اکسیر بتایا جاتاہے۔ سیاہ شربت کے دوگلاس لے آیا ... مظہر نے چسکیاں لیتے ہوئے کہا یہ تو سوس ہے۔ (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۲۳)۔ [مقامی]۔

سُوسا (و مع) امذ۔

خرگوش۔ اس کی ساس ہر روز جب وہ اُپلوں (کنڈوں) کے لیے جاتی تو تاکید سے کہتی کہ سُوسا (یعنی خرگوش) ضرور لانا۔ (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۱۸۳)۔ [س : شش शशी]۔

سوسائٹی (و مع ، کس ہمز ٥) امث۔

۱۔ **انجمن ، جماعت ، مجلس ، سبھا۔** نہ ان کو کوئی خطاب ہے نہ وہ شریکِ کونسل ہیں اور نہ کسی سوسائٹی کے ممبر۔ (۱۸۹۲ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۶)۔ مُشکل سے کوئی مشہور و معروف مولوی یا فاضل اسلام ایسا ہو گا جو الوانیہ سوسائٹی کا ممبر نہ ہو۔ (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیاتِ طیبہ ، ۱۰۳)۔ ۲۔ (i) **صحبت ، سنگت ، مجلس۔** کتاب کے علاوہ ساری ساری عُمر ہندوستانی سوسائٹی میں رہتے ہیں اور پھر وہی ڈھول ٹم کیا مانگتا۔ (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۹)۔

سوسائٹی نہیں ملتی کہ جس سے دل بہلے
جو کوئی مُونس و ہمدم ہے اب تو آہ فقط

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۵۰)۔ (ii) **ایک خاص زاویۂ نظر یا نقطۂ نظر رکھنے والے مہذب لوگ** آزادی انگریزی سوسائٹی کے طور طریقے سے واقف ہوتی ہے۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۳)۔ یہ انگریزی سوسائٹی میں جانے آنے کے قابل نہیں۔ (۱۹۲۳ ، الشائے بشیر ، ۲۸۱)۔ ۳۔ **معاشرہ ، سماج۔** یہ بچہ ... اب تک سوسائٹی میں نہیں ملا۔ (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۲۳۶)۔ دربارِ اکبری میں محض اکبر کے زمانے کے عمارات وغیرہ ہی کا ذکر نہیں ہے بلکہ اکبر کے زمانے کی سوسائٹی کا رنگ بھی دکھایا گیا ہے۔ (۱۹۲۸ ، مضامین چکبست ، ۳۱۶)۔ ایسے منصوبے سوسائٹی کی بہبود سے تعلق رکھتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جُغرافیہ ، ۲۸)۔ [انگ : Society]۔

---گرل (---فت گ ، سک ر) امث۔

آزاد، بےباک، بےتکلف لڑکی۔ اس کے مرکبات رائل سوسائٹی، ڈکراس سوسائٹی ، اداروں کے نام کے طور پر اور سوسائٹی گرل بول چال میں آتا ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۲)۔ سُورج مل نیلوفر کا سودا راجہ صاحب سے کر لیتا ہے ، راجہ صاحب اسے سوسائٹی گرل کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں۔ (۱۹۸۸، نگار، کراچی (سالنامہ)، ۱۷) [انگ Society Girl]

سُوسک (و مع ، فت س) امذ۔

بھونرا۔ لمبرے مونٹ اور شریڈر نے کپاس کے سُوسک اینتھو نومس گرانڈس (لوہمن) میں ... غیر ناملیاتی پاتروتا سفیئیز کی خصوصیات کا مشاہدہ کیا۔ (۱۹۶۹ ، ریگستانی ٹڈی کا ہضمی نظام ، ۵۰)۔ [مقامی]۔

سُوسْلا (و مع ، سک س) امذ۔

بھونس یا سرکنڈے وغیرہ کا بندھا ہوا مُٹھا ، شہد کی مکھیوں کو چھتے پر سے اُڑانے کے لیے دھواں پہنچانے کا کوچنا (علمی اردو لغت)۔ [ب : कोचना]۔

سُوسْمار (و مع ، سک س) امذ : رک : سُوس مار.
۱. ایک صحرائی جانور جس کے چار پانو ، لمبی دُم اور چھوٹے دانت ہوتے ہیں ، کیڑے مکوڑوں کو کھاتا ہے ، بلوں میں رہتا ہے اور جاڑے کے موسم میں نکلتا ہے ، اس کی کئی قسمیں ہیں جیسے چھپکلی اور گرگٹ وغیرہ.

کلام تُم ساتھ سُوسمار آ کیا ہے مجلس میں باصحاب
فصیح تر قول سے شفاعت کا طالب آہوے بر ہوا ہے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۳۷). سمور اور سُوسمار کو بھی کبھی کبھی مار کھاتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۸۱). اہل فارس کی حقارت آمیز زبان میں شیر و شُتر و لحم سُوسمار بھی تھا. (۱۹۱۲ ، خیالاتِ عزیز ، ۱۱۵). ۲. **گھڑیال ، آبی سوسمار ، مگرمچھ.** فی الحال جس طرف دریائی سُوسمار جاتا ہے اُسی طرف ہم بھی جائیں گے. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۲۰۷). [ف].

سَوْسَن (و لین ، فت س) امذ ؛ امث.
(سیف بازی) سیدھی تلوار جو آنی کے قریب کسی قدر چوڑی ہو ، چوڑے پھل کی سیدھی تلوار ، سیفی ، پھندار ، تیغ (ماخوذ : ا ب و ، ۸ : ۵۷). [مقامی].

-- پَتّہ (--- فت پ ، شد ت بفت) امذ.
رک : سوسن. آگ ہی تو لگ گئی تن بدن میں ہات میں سیدھے کھاٹ کا سوسن پتہ تھا شب سے کھینچ ایک آنی جو دیتا ہوں دو انگل پیلا آنکھ میں اُتر گیا. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۹۴). [سوسن + پتہ (رک)].

سُوسَن (و مج نیز مع ، فت س) امث ؛ امذ.
ایک پھول جو بیشترنیلا اورکبھی آسمانی، زرد یا سفید ہوتا ہے اس کی شاخ بلند ، پتے پتلے اور پھول میں پانچ سے دس تک پنکھڑیاں زبان سے مشابہ ہوتی ہیں.

سو جائی و جُوہی و سُوسن سوباس
سو چنبا چنبیلی و سریں سوباس

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۳).

صفت کرنے کو سُوسن بھی کھُلیا ہے دس زبان اپنی
دکھن سب سندریاں کے تیں کھلیا نرگس نین سارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۶).

دو رُخسار سُوسن دہاں مثل سیب
بھرے شہد جاہے (چاہ) ذقن ہے نشیب

(۱۷۵۴ ، قصۂ کامروپ و کلا کام ، ۱۸).

درخت اس کے طوبیٰ سے تھے خُوشنما
اور گھاس اس کی سُوسن تھا گویا اُگا

(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۸۴).

لائے گر فصلِ خزاں کو فلک نیل رنگ
نیلی پیلی ہو غضب دیکھ کر اس کو سوسن

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۸۸). بیخ سوسن ، یہ آسمانی سوسن کی جڑ ہوتی ہے باریک پیس کر شہد اور جنگلی سرکے میں ملا کر لگائیں (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ)، ۲ : ۲۲۱). چاروں طرف ارغوان ضمیران ، سوسن ، ریحان ، یاسمین ، نسترین ، نرگس اور گلنار کے پُھول کھلے ہوئے ہیں. (؟ ، مشاہیر سرحد ، ۵۷). [ف : سوسن ؛ پہلو : سوسن].

--آزاد کس صف امذ.
سفید رنگ کا سوسن.

سنی ہے اُن لبوں کی تعلق چھوں کو ہے
ٹھوکیں کبھی نہ سوسن آزاد کی طرف

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۸۹). [سوسن + آزاد (رک)].

---صِفَت (--- کس ص ، فت ف) صف.
سوسن جیسا. پائیں باغ اُس کا جس نے دیکھا باغ ارم سمجھا سوسن صفت ہزار زبانیں بہم پہونچیں تعریف نہ کر سکا ، گُونگے کا سپنا ہوا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۸). [سوسن + صفت (رک)].

سوسْنا (و مج ، سک س) ف ل (قدیم).
ضبط یا برداشت کرنا ، جھیلنا.

جو طاقت تجے نیں ہے دُکھ سوسنے
تو دُک کہہ اپس جاے دُکھیا کنے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۷).

سوس کر آہ درد کہو آرام
دل ہمارا ہوا درس کا گدا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۰۰).

فقر پور فاقہ فاطمہ سوس کر
کہ جنّت میں جاتے ہیں افسوس کر

(۱۸۵۶ ، اُردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۳۶۳). [सोसना].

سُوسَنِسْتان (و مج نیز مع ، فت س ، کس ن ، سک س) امذ.
جہاں کثرت سے سُوسن کے پودے ہوں.

مل کے مِسّی سُوسنستان میں کسی دن مُسکرا
ہر گُلِ سُوسن ترا رطب اللسان ہو جائے گا

(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۶۷). [سوسن + ستان (رک)].

سُوسَنی (و مج نیز مع ، فت س) صف.
نیلگوں ، آسمانی ، ہلکا اودا (رنگ).

کھڑی تھیں پھریں تینوں شوخ اور شنگ
لباسِ سبز و سُرخ و سوسنی رنگ

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۱۶).

بجلی ہے تلے ابر کے یا چمکے ہے جرات
اس سُوسنی کرتی میں سے زنجیر طلائی

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۱۳).

ان بچوں میں تھا بالی سکینہ کا یہ احوال
کانوں سے لہو بہتا تھا اور سُوسنی تھے گال

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۳۲).

تھا رنگ سوسنی فلکِ لاجورد کا
بدلی کا نام تھا نہ کہیں ذکر گرد کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۱۱۵). نیلگر ... وہ لوگ تھے جو کوبالٹ یعنی ایک قسم کی دھات جس سے سُوسنی رنگ پکتا

ہے اور اینڈی کو بھی نیل کے پودے کی آمیزش سے کپڑے رنگا کرتے تھے۔ (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگو قدر شناس ، ۱۰۳)۔ [سُوسن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سُوسُو (و مع ، و مع) امث۔
جاڑے کے مارے کانپنے کی آواز۔ سُوسُو کرتی آئی کہ سردی سے مرتی ہوں۔ (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۲۷)۔ بنیادی خانم نہادھو نئے کپڑے پہن سُوسُو کرتی عالم آرا کے سلام کو پہنچیں۔ (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۶۹)۔ اف : کرنا۔ [حکایت الصوت]۔

سُوں سُوں (و مع ، مغ ، و مع) امث۔
کسی چیز کو ناک سے سونگھتے وقت زور زور سے آواز نکالنا۔ وہ ناک سکیڑ کر سُوں سُوں کرتا ہوا کچھ سُونگھنے لگا۔ (۱۹۶۸ ، ساحل سے دور ، ۵۱)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [حکایت الصوت]۔

سُوسی (و مع) امث۔
کھڈی کا بُنا ہوا ایک قسم کا رنگین سادہ یا دھاری دار یا چک کی وضع کا کپڑا۔

پشیروال چند زباں ہور سوسیاں
تھے شالاں خوب کشمیریاں و طوسیاں

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۳)۔

لنگا کے گھنڈیاں بھیرے (کذا) انگرکھے طوسی کے
لاہوری بنکے سجے پائجامے سُوسی کے

(۱۷۸۲ ، حاتم (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۳۳))۔

عیب ہے نزدیک اپنے یاں لباسِ فاخرہ
اطلس و کمخواب سے ہمکو زیادہ سُوسی ہے

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۲۲۹)۔ ٹانگوں میں سُوسی کا پاجامہ سیدھا۔ (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۳۸)۔ میرے بچپن میں آگرے میں ایک کپڑا بُنا جاتا تھا جس کا نام سُوسی تھا ، یہ سُوتی بھی ہوتا تھا اور ریشمین بھی۔ (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۱۱۵)۔ [ف]۔

سُوسْیا (و مع ، سک س) امذ۔
(ٹھگی) ساہوکاروں کے بھیس میں ٹھگی کرنے والے ٹھگوں کا جرگا ، مسافروں کا کھوج نکالنے والا جاسوس (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۱۹۳)۔ [مقامی]۔

سوسَیٹی (غم و ، ی لین) امث۔
رک : **سوسائٹی۔** کمال الدین حیدر ... نے واسطے صاحبانِ عالیشان آگرہ اسکول بک سوسیٹی ... زبانِ اُردو میں ترجمہ کیا۔ (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی (ترجمہ) ، ۱)۔ رائے ہے کہ ہر ہر شہر میں ایک ایک سوسیٹی رعایا کی سرکار کی جانب سے ہو جائے۔ (۱۸۸۰ ، مرقع تہذیب ، ۱۳)۔ [سوسائٹی (رک) کا ایک املا]۔

سوسیج (و لین ، ی مج) امذ۔
گوشت بھری آنت ، قیمہ اور بعض مصالحہ ملا کر انتڑیوں میں بھرتے ہیں اور اُن کے ٹکڑے کر لیتے ہیں۔ آپ چاہیں تو میری دوکان سے عمدہ قسم کے سوسیج خرید سکتے ہیں (۱۹۷۵ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۰)۔ [انگ : Sausage]۔

سوشَل (و مج ، فت ش) صف۔
۱۔ **معاشرتی ، اجتماعی یا جماعتی ، سماجی ، معاشرے سے متعلق ، سوسائٹی سے متعلق۔** علمی ، اخلاقی ، پولیٹکل ، سوشل اور رلیجس مضامین کے لوگوں نے دریا بہا دیے ہیں۔ (۱۸۹۷ ، یادگار غالب ، ۱۷۹)۔ آخر آپ کسی سوشل طریقے یا دستور کے پابند ہیں یا نہیں۔ (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۵۰)۔ اس میں سوشل ، اخلاقی اور علمی اور پولیٹکل ہر قسم کے مضامین برابر چھپتے تھے۔ (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بہ حیثیت صحافی ، ۳۲)۔ ۲۔ **جماعت پسند ، جماعتی زندگی کا خُوگر ، میل جول رکھنے والا ، ملنسار۔** سوشل بننے کی تمنا اسے آبادی میں کھینچ لائی ہے۔ (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۱۵۵)۔ [انگ : Social]۔

ـــ سَروِس (ـــ فت س ، سک ر ، کس و) امث۔
سماجی خدمت۔ ایک باتونی پروفیسر کا سامع بننا بھی ایک طرح کی سوشل سروس ہی ہے۔ (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۶۵)۔ [انگ : Social Service]۔

ـــ سِکْیورِٹی (ـــ کس س ، ی مخ ، و مج ، کس ر) امث۔
سماجی تحفظ۔ ۲½ فیصد صفائی و قومی ٹیکس اور سوشل سکیورٹی کے سلسلے میں ادا کیا گیا۔ (۱۹۷۱ ، تعلقات عامہ ، ۳۷)۔ [انگ : Social Security]۔

ـــ فِلْم (ـــ کس ف ، سک ل) امث۔
سماجی فلم ، عام زندگی سے متعلق فلم۔ سوشل فلمیں بھی بننے لگیں جن کی کہانیاں سماجی حالات و واقعات پر مبنی ہوتی تھیں۔ (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۱۸)۔ [Social Film]۔

ـــ گیدَرِنگ (ـــ ی لین ، فت د ، کس ر ، غنہ) امث۔
سماجی تقریب ، سماجی اجتماع۔ دوسری ملاقات ایک سوشل گیدرنگ میں ہوئی۔ (۱۹۸۷ ، حصار ، ۲۹)۔ [Social Gathering]۔

ـــ وَرکَر (ـــ فت و ، سک ر ، فت ک) امذ۔
سماجی کارکن۔ اگر آپ سوشل ورکر ہیں تو آپ کی خوش گفتاری آپ کے ہر مرحلہ پر آپ کی بہترین معاون ہو گی۔ (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۷ مارچ ، ۲)۔ [انگ : Social Worker]۔

سوشَلِزْم (و مج ، فت ش ، کس ل ، سک ز) امذ۔
اِشترا کیت ، اِشتمالیت ، اجتماعیت ، ایک معاشرتی و معاشی نظریہ جس کے مطابق وسائلِ پیداوار اجتماعی یا سرکاری ملکیت میں ہونے چاہئیں پیداوار کی تقسیم اور تبادلے کے معاملات پر قوم کا کنٹرول ہونا چاہیے ، ہر شخص کو قومی دولت میں سے اُس کا جائز حِصّہ ادا کیا جانا چاہیے۔ سوشلزم کے معترف ہر جگہ روحانیات کے مذہب کے مخالف ہیں۔ (۱۹۳۶ ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۳۱۸)۔ رہا سوشلزم ، تو وہ ایک پورے فلسفۂ زندگی کا نام ہے۔ اس کا اپنا عقیدہ اپنا فلسفہ اور اپنا اخلاق ہے۔ (۱۹۸۶ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۳)۔ [انگ : Socialism]۔

سوشَلِسْٹ (و مج ، فت ش ، کس ل ، سک س) صف **اِسوشیاِلِسٹ اِشتمالیت کا قایل ، اِشتمالی ، سوشلزم کا پیرو.** سوائے اس بدنظمی کے جو سوشلسٹ اور ناہلسٹ فرقوں نے امن میں خلل ڈالنے سے پیدا کی. (۱۸۹۳ ، مکتوباتِ سرسید ، ۹۲۷). مُدّت سے مزدور اہلِ محنت سوشیالسٹ کے نام سے طاقت اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں. (۱۹۲۰ ، نُریدِ فرنگ ، ۳۸). تمہارے یا کستانی مہمان تو ماشاءاللہ سوشلسٹ معلوم ہوتے ہیں. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۲۸). [انگ : Socialist].

سوشَلی (و مج ، فت ش) صف.
سماجی لحاظ سے، سماجی. جو لوگ سوشلی ادنیٰ درجہ کے ہیں یونیورسٹی کی ڈگری سے بڑی خدمتوں پر پہونچ جاتے ہیں. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۴). [سوشل + ی ، لاحقۂ نسبت].

سوشیالوجی (و مج ، سک ش ، و مج) امث : سوشیولوجی.
سماجیات ، عمرانیات ، علم سماجیات. وہ تمہاری سوشیولوجی کی چہیتی پروفیسر بنگے کے ایسے سفید بالون والی کمر خمیدہ بُڑھیا ... تُم سے زیادہ حسین تھی اور فلاڈلفیا کا گُلاب کہلاتی تھی (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۵۶). سیاسیات ... سوشیالوجی ... اور دیگر علوم کا پُورا پُورا علم ہونا ضروری ہو جاتا ہے. (۱۹۸۶ ، اُردو میں اصولِ تحقیق ، ۱ : ۱۸۰). [انگ : Sociology].

سوشَیل (و مج ، ی لین) صف.
رک : **سوشل**. اُدھر صاحبانِ یوروپین باہم سوشیل اور پولیٹکل معاملات کی نسبت عالمانہ بحث میں مصروف تھے. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۸۶). اس کا دار و مدار سوشیل حالت پر ہے. (۱۹۱۳ ، تمدّنِ ہند ، ۱۰). میری بیٹی جیسی سوشیل اور نیک لڑکی تُم لوگوں کو اور کہیں نہیں ملے گی. (۱۹۷۶ ، نقوش ، لاہور ، جنوری ، ۱۷۳). [انگ : سوشل Social (رک) کا ایک اِملا].

سَوط (و لین) امذ.
تازیانہ ، کوڑا ؛ (مجازاً) عذاب و عتاب.

بڑتی تھی جس نوع کی اُن پر بلا
کہتے تھے سوط اس کے تئیں وے مُبتلا

(۱۷۸۰ ، تفسیرِ مرتضوی ، ۱۵۲). نیک گُزر جاتے ہیں عقبات (جہنم کی کہانیوں) سے اور سوط (عذاب) الٰہی سے. (۱۹۲۵ ، حِکمۃ الاشراق ، ۴۴۴). [ع].

سوطِیَہ (و مج ، فت ط ، ی) امذ.
نوکدار شاخ ، کانٹا ، خار. ایک متموج سوطیہ ... عرضی نالی کے میں حرکت کرتا ہے. (۱۹۲۹ ، جدید سائنس (ترجمہ) ، ۱۲۰). مفروش نظام نمو یافتہ ہوتا ہے اور استادہ نظام کی نمائندگی صرف چند روئیں یا سوطیے کرتے ہیں. (۱۹۶۸ ، اُلجی ، ۶). [انگ : Seta].

سَوغات (و لین) امث ؛ امذ (قدیم).
تحفہ ، ہدیہ. بادشاہ ہر رنگ کا سوغات اور انعام دیا. (۱۸۰۰ ، قِصّۂ گُل و ہرمز ، ۶۹).

گرم کر کے رکھ دیا چھلّے کو میرے ہاتھ پر
واہ آ کر خُوب دی سوغات اپنے ہاتھ سے

(۱۸۳۵ ، کلّیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۴۷). تحائف و سوغات لے کر مع خط سہری شاہی جاؤ. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲). اس کے باوجود اس کے نغمے سوغاتوں کی طرح سفر کرتے تھے. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۳۶). [ف].

سَوغاتی (و لین) صف.
تحفے میں دینے کے لائق ، تحفے میں دیا جانے والا ؛ نادر ، نایاب ، عُمدہ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). [سوغات + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُوف (و مع) امذ.
رک : **صوف جو صحیح املا ہے ، اُون کپڑا ، نمدہ ، کپڑے کا چھوٹا سا ٹُکڑا.**

تھا او سرور سفید سُوف بہتر
نیچے اس کے حریر تھا اخضر

(۱۷۷۲ ، ہشت بہشت ، ۳ : ۳۹). پرانے کپڑے کے سُوف کو شراب میں تر کر کے زخم پر چسپاں کریں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۶۹). سترا بہترا ہوا بیوقوف ہو گیا دوات کا سُوف ہو گیا (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۲۱). مداد سیاہ ہو یا کوئی اور دیسی روشنائی دوات میں سُوف ہونا بھی بہت ضروری ہے. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویساں ، ۲۰۷). [صوف (رک) کا ایک اِملا].

سوفا (و مج) امذ.
۱. **اِسپرنگ دار یا بغیر اِسپرنگ کے گدی مڑھی ہوئی یا بغیر گدّے کی بڑی کُرسی.** سوفے جن کے ہتھوں پر جانوروں کی مُورتیں بنی ہوئیں. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدن ہند (ترجمہ) ، ۱۰۴). ۲. **گدّے والا پلنگ.** ایک سوفا (پلنگ) پر جو دیوار کے ساتھ لگا ہوا ہے ایک ایسا نظارہ دیکھتی ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۷) [انگ : Sofa].

سُوفار (و مع) امذ.
۱. **تیر کے نچلے سِرے پر وہ گہرا نِشان یا شگاف جسے کمان کے تار پر رکھ کر چلاتے ہیں ، دہانِ تیر ، چنگ.**

او تیر میرے تن منے ٹُکڑے ہوا یوں جا بجا
سُوفار اس کے یک طرف ہور چوب پیکاں یک طرف

(۱۶۷۹ ، دیوانِ شاہ سلطان ثانی ، ۵۸ الف).

لگے ہیں اس قدر آ کر میرے تیر مِژہ دل میں
نظر آتا ہے پر سُوفار پر سُوفار با پیوست

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق)، ۳۵۱).

ہوتا نہ اگر تشنۂ خُونِ دلِ عاشق
وا تیر کا اُس کے لبِ سُوفار نہ ہوتا

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۲۷). ایک تیر جاں گیر ایسا رہا ہوا کہ کنور درجن سنگھ کے سینہ میں تا سُوفار غرق ہوگیا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۴۰۳). ترکش میں سے دس دس تیر نکال کر دے دیے جن کے سُوفار سونے کے تھے. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۱۳۱). ۲. **سُوئی کا ناکہ** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [ف].

سوفْتَہ (و مع ، سک ف ، فت ت) (الف) امذ.
۱. فرصت ، مہلت ، نجات یا چھٹکارا (پر مشغولیت سے).

سوفتۂ سینہ زنی ہے جو ہمیں بار ملے
کیا ہے ممکن جو گریباں میں پھر اک تار ملے

(۱۸۱۰ ، میر (نوراللغات)). آزادی نے سہاگ کو تو رُخصت کیا اور پھر سوفتے سے کنجی گلی کے معاملے کو بیٹھی سوچا کی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۵۵). جہاز میں سوفتہ خُوب تھا دونوں میں وہی مذہبی تذکرے رہتے تھے. (۱۹۰۷ ، اِجتہاد ، ۴۸). دوپہر کا وقت بھی ہے. ایسے میں سوفتہ ہے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۹۷). **۲. (مجازاً) خلوت ، خلوت کی جگہ.** سوفتے میں مزے سے بیٹھ کر سُنائیں گے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۴). ایسی باتیں کرنے کے لئے یہ جگہ مناسب نہیں ہے کہیں سوفتے میں بیٹھ کر گفتگو کریں گے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۲۰۵). **۳. افاقہ ، مرض کی کمی** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). (ب) صف. **نِٹھلوا ، جیسے کوئی کام نہ ہو.** مولوی اور سوفتے ... کے ہم معنی لوگ ہمارے ملک میں بہت موجود ہیں. (۱۹۱۱ ، باقیاتِ بجنوری ، ۱۳۶). [پ : سوفتا **सोफता**].

سوفِسْطا (و مع ، کس ف ، سک س) امذ.
جرح یا بحث کا ایسا طریقہ جس میں دلائل بظاہر دُرست مگر حقیقت میں نامعقول اور گُمراہ کُن ہوں نیز ایسے دلائل اِستعمال کرنے کا فن ، غلط استدلال. اس میں شک نہیں کہ عالم آدمی زورِ سوفسطا اور جلبیت پر مُشتبہ اور مکروہ فعل کی تائید کر سکتے ہیں. (۱۹۰۳ ، عصرِ جدید ، اگست ، ۳۳۷).

سخاوت ذہن کی کب تک بیادِ علمِ سوفسطا
کہاں تک سیمیائی وہم کی پیہم زر افشانی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۷۱). [ع : سوفسطہ ؛ لاطینی : Sophista = عقلمند ہونا].

سوفِسْطائی (و مع ، کس ف ، سک س).(الف) امذ.
وہ فلسفی یا فلسفیوں کا گروہ جس کے اصول کی بنیاد وہم پر ہے اور حقائق کو بالکل نہیں جانتا ، غلط استدلال کرنے والا ، یا غلط دلیل سے دھوکا دینے والا شخص.

کبھی میں نفیٔ حقائق میں تھا سوفسطائی
کبھی میں معتزلی باعثِ ردِ رویت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۲). سوفسطائی مل کر کسی دبستان کی تشکیل نہیں کرتے. اُن کے پاس کوئی مُشترک فلسفیانہ نظام نہ تھا. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اِصطلاحات ، ۱۰۴). (ب) صف. **سوفسطا (رک) سے منسوب.** وہ زیادہ تر ... بعض خفیف سیاسی نتائج جو قرآنِ مجید سے اتفاقاً نِکل آتے ہیں اور فقہا کے کثیرالتعداد سوفسطائی دلائل پر مُشتمل ہے. (۱۸۸۴ ، تحقیق الجہاد ، ۱۸۳). میں یہ استدعا کروں گا کہ الفاظ غیر سوفسطائی طریقے پر قبول کریں اور ان کو ایسے معنی سے مربوط کریں کہ وہ جن فقروں اور عبارتوں میں استعمال ہوتے ہیں صحیح ہو سکیں. (۱۹۶۵ ، ترجمۂ تاریخ ہندی فلسفہ (دیباچہ) ، ۱ : ۹). [سوفسطا + ئی ، لاحقۂ نسبت].

سوفِسْطائِیَّت (و مع ، کس ف ، سک س ، کس ء ، فت ی بشد) امث.
سوفسطائی ہونے کی حالت یا کیفیت نیز سوفسطائی خیالات یا فرقے کی پیروی. اُردو میں یہ لفظ (سوفسطائی) عربی سے آیا ہے اور عربی میں راست یونانی سے لیا گیا تھا سوفسطائیت اسی سے مُشتق ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۰۱). اور یہی خیال موجودہ زمانے کے الحادی فرقوں کا ہے جیسے وجودی اور دیگر اباحی فرقے ، کیونکہ یہ تمام فرقے درحقیقت سوفسطائیت کی شاخیں ہیں. (۱۹۷۲ ، فکر و نظر ، اسلام آباد ، جنوری ، ۵۰۸). [سوفسطائی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سوفِسْطائِیَہ (و مع ، کس ف ، سک س ، کس ء ، فت ی) امذ.
رک : **سوفسطائی.** سوفسطائیہ ایک فرقہ تھا جو تمام اشیا میں شک کرتا تھا. یہ رسالہ ان کے مغالطوں کے اظہار میں ہے. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۶۳). جو لوگ اچھے خصائل اور اِنسانی فضائل کا اِنکار کرتے ہیں اُن کے نزدیک اخلاق قوانین اور ضوابط کی کوئی قدر و قیمت نہیں ، جیسے سوفسطائیہ کا وہ مشہور فرقہ جس کی قیادت کالیکلس کے ہاتھ میں تھی. (۱۹۷۲ ، فکر و نظر ، اسلام آباد ، جنوری ، ۵۰۸). [سوفسطائی (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سوفَہ (و مع ، فت ف) امذ.
رک : **سوفا.** جو لوگ موجود تھے وہ سوفوں پر بیٹھ کر کبھی کبھی پس ماندہ طبقے کا ذکر فیشن کے طور پر کر لیتے تھے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۵۸۵). [انگ : Sofa].

سَوق (و لین) امذ.
سیاق ، رواں. جو تدبیر ہم نے چاہی تھی آپ کے سوقِ کلام سے ابھی خیال میں آئی. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۸۸). [ع].

--- اُلْجَیش (--- ضم ق ، غم ا ، سک ل ، ی لین) امذ.
فوجی ضوابط و قوانین پر عمل کرانا (سپاہیوں سے) ، فوج کو کمان کرنا ، میدانِ جنگ میں یلغار کی حکمتِ عملی ترتیب دینا. اُن کے سپہ سالار ایک کے سوا سب کے سب بھی فوجی تربیت سے عاری اور علمِ سوق الجیش سے نابلد ہوں. (۱۹۶۳ ، آپ بیتی ، ۱ : ن). [سوق + رک : ال (۱) + جیش (رک)].

--- اُلْجَیشی (--- ضم ق ، غم ا ، سک ل ، ی لین) امث.
جنگی حکمتِ عملی یا قواعد و ضوابط. فنِ جنگ کے اصولوں کا تقاضا ہے کہ جنگ ، سوق الجیشی (سٹریٹجی) اور ٹیکٹس کے قواعد کے مُطابق لڑی جائے. (۱۹۶۳ ، آپ بیتی ، ۱ : ۱۳۳). [سوق + رک : ال (۱) + جیش + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُوق (و مع) امذ.
بازار ، پینٹھ.
میرے دل سے نکال یہ درد و الم ، بولو عابد سقفِ حرم تُجھے کعبۂ اہلِ صفا کی قسم ، تُجھے زمزم و سُوق و منا کی قسم (۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۷). ایک جدید عمارت بنائی گئی جس کا نام سوق الامیر رکھا گیا. (۱۹۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۱۱). طلبا کی

عربی تحریر و تقریر نے جاہلیتِ عرب کے سُوقِ عُکاظ کا سماں پیدا کر دیا۔(۱۹۳۳ ، حیاتِ شبلی ، ۳۹۷)۔ سُوق عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں بازار۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اِصطلاحات ، ۱۰۵)۔[ع]۔

سُوقی (و مع) صف.
بازاری ، عامیانہ ، مُبتذل ، پست درجے کا۔

حُسن کو تیرے میں یوسف سے مُقابل کرتا
کون رُوکش ہو یہ ہر سُوقی و بازاری ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۷)۔ ابوالمظفر السمعانی یعنی علماء مالکیہ سے کہا مومنوں کے عصاۃ اور سُوقی لوگ انبیاء اور ملائکہ سے کم رُتبہ ہونے پر سب کا اِتفاق ہے۔(۱۸۶۰ ، فیض الکریم، ۸۵۶)۔ اس قِسم کی حدیثیں واعظوں اور سُوقیوں کے ہاں پائی جاتی ہیں۔(۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۴۲) کبھی صوفی اور کبھی سُوقی ، کبھی داڑھی مُونچھیں رکھ لیں اور ساری ساری رات عبادت میں گزار دی۔(۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۰۷)۔[سُوق + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سُوقیانہ (و مع ، سک ی ، فت ن) صف.
سُوق (رک) سے منسوب ، بازاری ، بازاریوں کا سا ، عامیانہ ، عوام کا۔

«اخبارِ عام» کا نہ ہو کیوں سُوقیانہ رنگ
منطق ہی مُستعار جو لی ہے عوام سے

(۱۹۱۲ ، بہارستان ، ۶۷۳)۔ گیتوں کے متعلق اُن کا رویہ معاندانہ کیوں ہے ، گیتوں کو کیوں سوقیانہ سمجھتے ہیں یا کیوں وہ گیتوں کی طرف نگاہِ غلط انداز ڈال کر اپنی بےتوجہی کا ہدف بناتے ہیں۔ (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۳۴)۔ [سوق + انہ ، لاحقۂ نسبت]۔

ــــ اَشْعار (ـــ فت ا ، سک ش) صف.
ایسے اشعار جن میں بازاری یعنی عامیانہ اور مُبتذل الفاظ و خیالات کا اِستعمال کیا گیا ہو (ماخوذ : اصنافِ سُخن اور شعری ہیئتیں ، ۱۹۶)۔[سُوقیانہ + اشعار (رک)]۔

ــــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
گھٹیا پن ، ابتذال۔ مگر جب یہ چیزیں کبھی سرِ راہ مِل جاتی ہیں تو ان سے مُنْھ موڑ لیتے ہیں کہ حالات کی وجہ سے اس میں سوقیانہ پن آ جاتا ہے۔(۱۹۳۷ ، فلسفۂ نتائجیت (ترجمہ)، ۱۱۶)۔ کسی اور نے یہ گیت تصنیف کیا ہوتا تو لوگ اسے چھچھورا پن اور سُوقیانہ پن کہتے۔ (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۶۱۳)۔[سُوقیانہ + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

سُوقِیَّت (و مع ، سک ی ، فت ی) امث.
عامیانہ پن ، اِبتذال ، بازاری پن۔ معمولی سا اُردو کا لفظ رکھیے تو وہ اِصطلاحی شان رکھتا اس میں سُوقیت نظر آتی ہے۔(۱۹۲۵ ، فلسفیانہ مضامین ، ۴)۔ سُوقیت و ابتذال اور عُریانی کی ترویج میں بڑے فعّال ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۶ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۱۱)۔ [سُوق + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

سَوک (و لین) امث.
سوکن ، سوت۔ میری سوک آ تو سہی۔ (۱۸۹۴ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۱۲۷)۔[سوکن (رک) کا مُخفف]۔

ــــ پَن (ـــ فت پ) امذ (قدیم).
رقابت (قدیم اُردو کی لغت)۔ [سوک + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

سُوک (و مع) امذ.
۱. **سکھ۔**

نا سُوک نا دُوک نا ڈر نہ امید
نا رات نہ دن نہ سسی نہ خورشید

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۹)۔ ۲. **زہرہ ستارہ** (نوراللغات)۔ ۳. **جمعہ کا دن** (فرہنگِ آصفیہ)۔[ب : सुक]۔

سوک(۱) (و مج) امذ.
کپاس کے چھوٹے پودوں کا درمیانی پتا جو کیڑوں کے کاٹنے سے سُوکھ جائے۔ مرکزی پتا سُوکھ کر ڈیڈ ہارٹ یا سوک بن جاتا ہے۔ (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، لاہور ، یکم جون ، ۷۹)۔[مقامی]۔

سوک(۲) (و مج) امذ.
اِنجذاب ، جذب کرنا۔ زمین جو ایک مُدّتِ دراز سے خُشک ہو رہی ہے اس مہینہ کو سوک لیتی ہے۔ (۱۹۱۳ ، تمدّنِ ہند (ترجمہ) ، ۲۶ ب)۔ [سوکھ (رک) کی تخفیف]۔

سوک(۳) (و مج) امذ.
تر کرنا ، بھگونا۔ یاد رہے کہ جتنا مرتبہ چمڑا سوک کرنا ہو اُتنا ہی مرتبہ ان کا وزن سوک کرنے سے پیشتر لے لیا جائے۔(۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۶۸)۔[انگ : Soak]۔

سوک(۴) (و مج) امذ.
رنج و غم۔

پروں کوں اور شہیدوں کوں سکھی تھے آج لگ سکھ سکھ
سوکاں اُتریاں تیں اجھوں لگ سند لیے آنے کوکن سوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۷۳)۔[ب : सोक]۔

سُوکا(۱) (و مع) صف (قدیم).
۱. **سُوکھا ، سُوکھا ہوا ، خُشک۔** جو آگ پر بارا چلتا تو سُوکا ہور گیلا مِل جلتا۔(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۹)۔

کیا جب توں ات فیض کی یک نظر
سُوکا نخل پل میں ہوا بارور

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۲)۔ ۲. **وہ فصل جو اولے وغیرہ سے مر جائے ، خُشک سالی** (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ)۔ ۳. **فصل کی ایک بیماری ، پالا۔** مکئی کی مشہور بیماریاں پتوں کا سُوکا ... تنے کی سڑن ... پھپھوندی ... اور کانگیاری ہیں۔(۱۹۶۶ ، چارے، ۲۰۴)۔[ب : सूका]۔

سُوکا کَرْنا محاورہ (قدیم).
کاجل لگانا ، سرمے کا خط کھینچنا ، سُرمہ لگانا ، لکیر کی شکل میں سُرمہ لگانا۔

بج لیر کوئی نا آنے کر کوی آگ بھرنا جاے کر
باڑی سنو پھلاں لانے کر سُوکا کرے آڑا آڑا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۵).

سُوکانا (ضم س ، و مجہ) ف م (قدیم).
رک : **سُکھانا ، خُشک کرنا.**

سالکا درفے زباں سے زاں مقام آزاد باش
لب سوکا مت سوں میں پٹ زاں مقام آزاد باش
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۸۳). [سُکھانا (رک) کا قدیم اِملا].

سُوکْت (و مع ، سک ک) امذ.
جملہ ، وید کی منظوم دعا ، بھجن. رگ وید ، دسواں منڈل ، ۸۶ واں سُوکت ، دسویں رچا. (۱۹۰۳ ، تمدنِ ہند ، ۹۰ ، ب). اسی لیئے رگ وید کا مطلب لکھنے والے جگہ جگہ اٹکتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہم اس کا یہ بول ، یہ پد اور یہ سُوکت نہیں سمجھ پائے ہیں. (۱۹۷۱ ، اُردو کا رُوپ ، ۱۱۶). [س :　　].

سُوکِٹ (و لین ، کس ک) امذ.
سوراخ نما خانہ جس میں کوئی چیز بٹھائی جا سکے. تمام سیفٹی والو اسپنڈل کووروں کے اندر تک ہووں اور انکو سوکٹ اور کراس ہنڈل فٹ کئے جاویں جن سے ان کو ان کی سیٹوں کے درمیان اٹھایا اور پھرایا جا سکے. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجنیرز ، ۲ : ۲۹۳). [انگ : Socket].

سوکْروس / سوکْروز (و مج ، فت ک ، و مج) امذ.
شکر (گنے کی یا اسی ترکیب اور خاصیت کی مٹھاس) اشربہ ، شربت ادویہ کی سیال تجہیزات ہیں جن میں سوکروس کی کافی مقدار ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۷). ادیر نائٹروجن کے استعمال سے گنے کی نباتاتی نشو و نما جاری رہتی ہے اور پودوں میں سوکروز کی ساخت کا عمل کم ہو جاتا ہے. (۱۹۷۶ ، گنے کی کاشت ، ۲۱). [انگ : Sucrose].

سُوکَڑ (و مع ، فت ک) صف.
خُشک ، سوکھا ہوا. اگر کوئی جانور سُوکڑ (Wilte) جوار کی زیادہ مقدار کھا لے اس سے جلد موت واقع ہو سکتی ہے. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۱۵۹). [سُوکھنا (رک) سے مشتق].

سوکْشْم (و مع ، سک ک ، ش) صف.
نازک ، لطیف ، باریک ، بہت چھوٹا ، نہایت خُرد.

اس سول کے بیچ اور کارن
برزخ سو ہو سوکشم ہے پاں کن

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶۵). پربت کے آگے رائی کا دانہ سُوکشم ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۵۹). وہ ایک رس ہوتا ہے ، اسی گیان سروپ میں سُوکشم رہنے سے دوبنے کا بھاؤ آ جاتا ہے. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۶۰). [س : सूक्ष्म].

سَوْکَن (و لین ، فت ک) امث.
وہ بیوی جو پہلی بیوی پر لائی جائے ، ایک خاوند کی دو بیویاں باہم سوکن کہلاتی ہیں. سوکن (مترادف) نتائج. (۱۸۵۳ ، شرف نامہ ، (پنجاب میں اردو ، ۲۱۶). سوکن کی جھل نعوذباللہ جیو جاوے نکل. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۳۳). فرحت بانو اور دانش خاتون دونوں سوکنیں تھیں. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۸۷). مری ہوئی بہن نعیمہ یعنی سوکن کی کوئی چیز گھر میں نہ رہنے پائے. (۱۹۱۵ ، گردابِ حیات ، ۴۳). اس وقت اپنی سوکن کی بچی کو چھاتی سے لگایا جس وقت وہ ماں کے دودھ سے ہمیشہ کے لیے محروم ہو گئی تھی. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۲۰). [رک : سوت].

---بُری ہے چُون کی اور ساجھے کا کام ، کانٹا بُرا کریل کا اور بدری کی گھام کہاوت.
سوت برائے نام ہو تو بھی بُری ہے یہی حال شرکت کے کام کا ہے ، کریل کانٹا اور برسات کی گھمس بھی اچھی نہیں (گھام - گھمس ، پسینہ) (جامع الامثال).

---بُھگتی جانے اور سَوتیلا نہ بُھگتا جانے کہاوت.
سوکن کے مقابلے میں اس کی اولاد سے زیادہ دکھ پہنچتا ہے (ماخوذ : نجم الامثال).

---پَڑنا محاورہ.
شوہر کی دوسری شادی ہونا ، سوت لائی جانا. جب تم پر سوکن پڑنے لگی تو اپنی بچی کو جلتی آگ میں دھکیل دیا. (۱۹۳۵ ، دکھ بھری کہانی ، ۱۷).

---تو چُون / چُونی کی بھی بُری کہاوت.
سوت چاہے کیسی ہی ناچیز اور کمتر ہو ، بہرحال گوارا نہیں ، نہ جانے کس وقت نقصان پہنچا دے ، حریف بہرصورت حریف ہے. نکاح کا بڑا دغدغہ اور دھڑکا تھا ، سوکن تو چونی کی بھی بری ، آنکھ میں ایک کن پڑ جاتا ہے تو انسان بے قرار ہو جاتا ہے اور یہ تو سوکن ہے. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۷۷).

---جایا کِس کو بھایا کہاوت.
سوکن کی اولاد سے محبت نہیں ہوتی. اور یہ بھی عجب نہیں کہ وہ بھرت کو ہمیشہ کے لئے گمنام کر دے اور ویسے ہی بچارے کا کام تمام کر دے. مثل مشہور ہے کہ «سوکن جایا کس کو بھایا». (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۲ : ۱۵۶).
---زہر کی چُھری ، ایک بھی بُری کہاوت.
رک : سوکن تو چُون کی بھی بُری. عورتیں کہا کرتی ہیں سوکن زہر کی چُھری ایک بھی بُری. (۱۹۰۷ ، امہات الامۃ ، ۱۳).

---بَرکَٹی آنکھ چھوڑ گئی کہاوت.
ایک دشمن ٹلا دوسرا موجود ہے (فرہنگِ آصفیہ).

سُوکْنا (و مع ، سک ک) ف ل (قدیم).
سُوکھنا.

سینا پھوڑنے وس لگی جھوکنے
نہ سہہ سک ہو ناٹنا لگی سُوکنے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۰۱).

بہت ہی دیدۂ تر نے تو آب پاشی کی
گیا ہے صرصرِ غم سے یہ باغ دل کا سُوک
(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۱۰۳). [سُوکھنا (رک) کا قدیم اِملا]

سوکْنا (و مع ، سک ک) ف م.
۱. ایک دفعہ ہی پی جانا ، چڑھا جانا ، سُڑک لینا ، ڈکار جانا (فرہنگِ آصفیہ). ۲. جذب کر لینا ، خُشک کرنا.

اوہاں گوشت اور پوست یا اون کا سوک
سبب کیا کئی کیوں رضا حق کی اوک

(۱۶۹۷ ، آخر گشت ، ۱۲۵). جو ہوا ٹھہری ہوئی ہو یا رواں ہو ... زمین کا پانی سوکنے کے واسطے دونوں کافی ہیں . (۱۸۴۲ ، عطرِمجموعہ ، ۱ : ۲۲۱). [پ : सोकना].

سوکْناپا / پَہ (و لین ، سک ک / فت پہ) امذ.
سوکن کی جلن ، سوت سے دُشمنی. ان آیتوں میں اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ ... ایسی باتوں سے آیندہ ان دونوں کو توبہ کرنی چاہئے حاصلِ کلام یہ ہے کہ سوکناپہ اور سوتیلے رشتہ میں جو باتیں آجکل عورتوں میں ہیں. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۱۶۸). انگلستان کی ہر حکومت کے ساتھ ساتھ ایک مدِمقابل رقابت کا وجود ایسا جُزوِ تشکیل ہو گیا ہے جیسا دو جورووں والے گھر میں سوکناپا (۱۹۲۰ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۱۷۵). [سوکن + اپا / پہ ، لاحقۂ اسمیت].

سوکَنات (و لین ، فت ک) صف.
سوکنیں خدیجۃ الکبریٰ اگر زندہ ہوتیں اور پیغمبر صاحب ان کی زندگی میں عائشہ کے ساتھ نکاح کر لیتے تو دونوں میں سوکنات کا رشتہ ہوتا. (۱۸۹۱ ، رویائے صادقہ ، ۱۵۱). [سوکن + ات ، لاحقۂ جمع].

سوکَنوں کی جوڑی امث.
دو سوتیں ؛ ایک قسم کی آتش بازی جو چھوٹتے وقت ایک دُوسرے کو زمین پر ٹکراتی ہیں (مخزن المحاورات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

سوکی (و مع) امذ.
عہدِ اکبری کا ایک سکّہ جو جلالہ (روپیہ) کے بیسویں حصّے کے برابر ہوتا تھا. (۶) دسا: جلالہ کا دسواں حصّہ ؛ (۷) کلا: جلالہ کا سولھواں حصّہ ؛ (۸) سوکی: جلالہ کا بیسواں حصّہ. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۲۵). [مقامی].

سُوکھ (۱) (و مع) امذ (قدیم).
سُکھ ، آرام.

رکھ سُوکھ میں دُوکھ میں بھی دم
ہر دم کے اوپر ہو دم مقدم

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۳). [سُکھ (رک) کا قدیم اِملا].

---دُوکھ (---و مع) امذ (قدیم).
رک : سُکھ دُکھ. روح مخلوق است قید میں آیا سُوکھ دُوکھ کے لایق و لیکن خدائے تعالٰی غیر مخلوق است ، لاقید. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقایق ، ۶۵). [سُکھ دُکھ کا قدیم اِملا].

سُوکھ (۲) (و مع) امذ.
سُوکھنا (رک) سے ماخوذ (تراکیب میں مُستعمل ، جیسے : سُوکھ جانا ، سُوکھ کر وغیرہ) (جامع اللغات). [پ : सूख].

---جانا ف ل.
۱. دُبلا ہو جانا ، لاغر و نحیف ہوتا جانا ، بدن کا سُوکھتا جانا ؛ دِق کا مرض لاحق ہونا.

غرض اس بھوک پر وہ بکھے ہے دُوکھ
تس پر اس فکر میں گیا ہے سوکھ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۶). ۲. پانی کم ہو جانا. جب وہ بھی سُوکھ جائے تو پھر تھوڑا سا پانی دے کر دم دو. (۱۹۳۰ ، عصمتی دسترخوان ، ۸۱). ۳. خُشک ہو جانا. درمیان میں لکڑی کی دیوار تھی ، لکڑی سُوکھ جانے سے جوڑوں میں بڑی بڑی دراڑیں پیدا ہو گئی تھیں. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۵۰).

--- کَر / کے ف م.
خُشک ہو کر ، نمی یا رطوبت دُور ہو کر (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

--- کَر / کے اَنجُور (سا) ہو جانا محاورہ.
نہایت دُبلا ہو جانا ، انتہائی نحیف و لاغر ہو جانا.

ترش رو ہوں گے کبھوں جو رنڈی بازی چھوڑ دو
تھے وہ چمرخ ہو گئے اب سُوکھ کر اچور سے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۰۵).

--- کَر بال ہونا محاورہ.
رک : سُوکھ کر کانٹا ہونا.

کُھلا قاضی یہ کُچھ انداز سے حال
ہوا مارے حیا کے سُوکھ کر بال

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۳۱).

--- کَر پنجَر ہو جانا محاورہ.
اس قدر لاغر ہونا کہ پلی پسلیاں نکل آئیں ، نہایت دُبلا ہو جانا ، گوشت نہ رہنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

--- کَر ٹُھنٹھ ہو جانا محاورہ.
سُوکھ کر بہت خُشک ہو جانا ، رطوبت دُور ہو کر بہت خُشک ہو جانا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

--- کَر کَھڑنک ہونا محاورہ.
رک : سُوکھ کر ٹُھنٹھ ہو جانا. ہری بھری ڈالیاں جن پر خوش الحان جانور چہکار رہے تھے سُوکھ کر کھڑنک ہو گئیں . (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۳۲).

--- کَر لقّات ہو جانا محاورہ.
(عو) بہت زیادہ نحیف و لاغر ہو جانا.

اللہ کسی کو فکر نہ دے یہی ہے دعا
مجنوں کی طرح سُوکھ کے لقات ہو گئی

(۱۸۷۱ ، غنچہ ہندی ، ۸۲). بدنصیب نے باپ کے مرنے کے بعد اس قدر مُصیبتیں اُٹھائیں اس قدر فاقے کیے کہ سُوکھ کے لقات ہو گیا. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۸).

---- کَر ہَدَف ہو جانا محاورہ.
(عو) سُوکھ کے کانٹا ہو جانا ، بہت دُبلا ہو جانا ، نہایت کمزور ہو جانا ، بہت لاغر ہو جانا.

تپ فُرقت سے اے کماں ابرو
ہو گیا سُوکھ کر ہدف عاشق

(۱۸۷۹ ، نکہت دہلوی (مہذب اللغات)).

---- کَر ہَڈّی چَمْڑا ہونا محاورہ.
لاغری سے بدن پر گوشت کا نہ رہنا ، بہت زیادہ کمزور ہو جانا . مویشیوں کی حالت ... افسوسنا ک ہوتی ہے ... اکثر سُوکھ کر ہڈی چمڑا ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۱).

---- کَر/ کے کانْٹا ہو جانا محاورہ.
نہایت دُبلا اور لاغر ہو جانا ، نحیف و نزار ہو جانا. وہ پھول سا بدن سُوکھ کر کانٹا ہو گیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۱).

غم فرقت میں ہوئے سُوکھ کے کانٹا ایسے
اپنے دامن کو بچاتے ہیں بیاباں ہم سے

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۱۱).

ساق بغیر سکھ کے کانٹا ہوئے مگر
رولے یہ ہم ٹلے ہوئے ہیں ابر تر کے ساتھ

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۰۵). ہر طرح مادی آسائش کے باوجود وہ روز بروز سوکھ کر کانٹا ہوتی جا رہی تھی. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۶۲).

---- کے ڈانگر ہو جانا محاورہ.
اتنا دُبلا ہو جانا کہ ہڈیاں پسلیاں دِکھائی دیں (مہذب اللغات ؛ فرہنگِ اثر).

سُوکھا (و مع) صف مذ (مث ، سُوکھی).
۱. **خُشک، وہ چیز جس میں کسی قسم کی نمی رطوبت یا چکناہٹ نہ ہو (گیلا کی ضد).**

مرے دل میں سے یوں سُوکھا ترا پیکاں نکلتا ہے
کہ بھوکا خانۂ مُفلس سے جوں مہماں نکلتا ہے

(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۱۳۸). سُوکھی جنس جس کے بگڑ جانے کا ڈر نہیں مہینے کے مہینے منگا لیا کرو. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۸۱). اگر ایک بال بھی سُوکھا رہ جائے تو پھر سے غُسل کرنا پڑے گا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۲۳).

اکبر کو لے کے داخلِ خیمہ ہوئے امام
سُوکھے ہوئے لبوں پہ حرم سے کیا کلام

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۹۳). ۲. **دُبلا پتلا ، لاغر.** سترہ ، اٹھارہ برس کی ایک تن درست لڑکی ایک پچاس برس کے سُوکھے مرد کی تواضع کر رہی ہے. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۵۳). ۳. **وہ بیماری جس میں انسان دبلا ہو جاتا ہے، عموماً چھوٹے بچوں کو یہ بیماری لگ جاتی ہے ، بڑوں کے مرض کو تپ دق اور بچوں کے مرض کو سُوکھے کا مرض کہا جاتا ہے.** سُوکھے کا آزار ہو گیا ، اور ایک گُھن لگا. (۱۸۸۰ ، ربط ضبط ، ۲ : ۸). اس بات کی تشفی ہو گئی کہ خُدانخواستہ سُوکھے کا مرض نہیں ہے. (۱۹۳۷ ، حرف آشنا ، ۱۳۹). ۴. **بارش کا نہ ہونا ، خُشک سالی ، قحط.** کبھی باڑھ آتی ہے کبھی سُوکھا پڑتا ہے بیٹھے بیٹھے تماشا دیکھا کرتے ہیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۳۰). ۵. **کاجل یا سُرمے کا دنبالہ ، سُرمے یا کاجل کی وہ لکیر جو آنکھ کے کوئے کے باہر تک کھینچی جائے کیونکہ اس میں آنکھ کی رطوبت شامل نہیں ہوتی اس لیے اسے سوکھا کہتے ہیں.**

دے سُوکھے سُوں تجھ انکھیاں کی ہو دھج
کہ جیوں برچھی پکڑ نکلا ہے رجپوت

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۰). ۶.(أ) **رُوکھا ، بغیر لاون کے.** سالن تو الگ رہا رُوکھے آٹے کے پھنکے اور سُوکھی روٹی کے ٹکڑے بھی پڑ جائیں تو بہت. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۲۸). (أأ) **غیر دلچسپ ، بے لطف ، بے مزہ ؛ غیر مفید ، بیکار.** تُو اپنی سُوکھی فلسفیانہ باتوں کو جانے دے اور میرا راستہ کھوٹا نہ کر. (۱۹۰۶ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۳۷). ۷. **خُشک تما کو ، سلفہ ، بھنگ** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [ب : सूखा].

---- اُڑانا محاورہ.
مطلب پورا نہ کرنا ، انکار کر دینا ، فیض نہ پہنچانا ، ٹال دینا.

سُوکھا ہمیں اُڑاتے ہیں جو دمبدم حضور
اغیار کے دموں میں مگر آپ آگئے

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۳۹۹).

---- بَرَس (---- فت ب ، ر) امذ.
خُشک سالی کا سال ، وہ سال جس میں پیداوار یا آمدنی کم ہوتی ہو. وانگ لنگ نے افواہ سُنی تھی کہ بڑی حویلی کے لئے بھی یہ سُوکھا برس ہے. (۱۹۴۱ ، پیاری زمین (ترجمہ) ، ۸۱). [سُوکھا + برس (رک)].

---- ہار اُتارْنا محاورہ.
ٹرخا دینا ، مطلب پورا نہ ہونے دینا ، ٹال دینا.

سُوکھا ہی اُس نے ہار اُتارا رقیب کو
سمدھن ہماری خوب سلیقہ شعار ہے

(۱۹۳۰ ، تذکرۂ ریختی ، ۳۵).

---- پَڑْنا محاورہ.
مینہ نہ برسنا ، بارش نہ ہونا ، خُشک سالی ہونا ، قحط پڑنا. کُچھ تو لگان بڑھنے اور کچھ سُوکھا پڑنے سے اس کی آمدنی بالکل ختم ہو گئی. (۱۹۳۳ ، شعلے ، ۱۳۲). اشیائے ضروریہ کی نقل و حمل مشکل بنا دی اُدھر ریاست میں سُوکھا پڑا اور کھانے پینے کی اجناس کا کال پڑنے لگا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۴۹۸).

---- پَن (---- فت پ) امذ.
سُوکھے کی بیماری. زیادہ عرصے تک غیر مغزی غذا کھانے کے باعث ان جانوروں میں سُوکھا پن پیدا ہو جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایاتِ حیوانات ، ۱۸۸). [سُوکھا + پَن ، لاحقۂ کیفیت].

---- پھیکا (---- ی مع) صف.
خُشک ، بے لُطف ، بے مزہ ، پھیکا. مضمون تو سُوکھا پھیکا ہے مگر مصنف نے ایسے دلچسپ پیرائے میں لکھا ہے. (۱۸۰۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۰۱). [سُوکھا + پھیکا (رک)].

---ٹالنا محاورہ.
صاف جواب دینا ، ٹال دینا ، صاف اِنکار کرنا.

سُوکھا ٹالا جو ہم کو ساقی
کیا یک دو سہ جام کُچھ نہ نِکلا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۶). کوئی بولی اے واہ اچھا سُوکھا ٹالا کبھی کے چراغ جلائیں گے یہ نہ کہا کہ منہ میٹھا کریں گے، کلکلے کھلائیں گے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۵).

---ٹرخا دینا محاورہ.
رک : **سُوکھا ٹالنا.** جب تمامی معاملات حسبِ مُراد پُورے ہوگئے جنھ کے بادشاہوں نے دغا بازی سے اپنے عہد کو توڑ ڈالا اور مرات کو سُوکھا ٹرخا دیا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۴۷۴). کھانا کھا کر بٹلروں کو بھی انعام دیا یا سب کو سُوکھا ہی ٹرخا دیا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۷۸).

---ٹھٹّھا امذ.
بے مقصد ، بے محل یا بیکار ہنسی ، طنزیہ ہنسی. اس جواب پر عدی ایک سُوکھا ٹھٹھا مار کر ہنسا اور عثمان کی آنکھ سے اپنی بے بسی پر گرم آنسو کا ایک قطرہ ٹپک کے ... گرا. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۲۲۹). [سُکھا + ٹھٹھا (رک)].

---ٹھُنٹھ / ٹھُنڈ (---ضم ٹھ ، غنہ) امذ.
خزاں زدہ ، بغیر شاخوں اور پتّوں کا درخت ، بالکل خُشک جسکے ہرے ہونے کی امید نہ ہو ، بغیر شاخوں اور پتّوں کا سُوکھا درخت ، خُشک شدہ درخت.

بیٹھ کر تو ٹھُنٹھ پر سُوکھے نہ تڑا فاختہ
تجھ کو کافی ہے فقط کنکر کا چھرّہ فاختہ

(۱۸۶۷ ، میر حسن (فرہنگِ آصفیہ)). ہم نے گیہوں کے درخت کے سُوکھے ٹھنڈ اور جڑیں وغیرہ جمع کیں اور ایک آگ مشتعل کی. (۱۸۹۱ ، قصّۂ حاجی بابا ، ۵۹).

عندلیبوں کا بسیرا تھا کبھی جس شاخ پر
اُس کے سُوکھے ٹھُنٹھ پر بیٹھے زغن اور زاغ دیکھ

(۱۹۲۵ ، بہارستان ، ۲۲۷). [سُوکھا + ٹھُنٹھ / ٹھنڈ (رک)].

---جَواب (---فت ج) امذ.
صاف اِنکار ، واضح اِنکار.

اُف رے تُنک مزاجی اللہ رے تُرش رُوئی
سُوکھے جواب سارے اُن کی زبان پر ہیں

(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۱۶۵). [سُوکھا + جواب (رک)].

---جَواب دینا محاورہ.
صاف اِنکار کر دینا ، منع کر دینا ، مقصد پُورا نہ کرنا.

اُن کو بُز قصاب نے جب دے دیا سُوکھا جواب
یہ اُٹھے دوکاں سے مایوس با چشمِ پُر آب

(۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱ : ۵).

---جَواب مِلْنا محاورہ.
مدعا یا مقصد پُورا نہ ہونا ، مطلب بر نہ آنا ، امید پُوری نہ ہونا.

کیا عہدِ وفادار بنے تھے مرزا
کیسا سُوکھا ملا قصیدے کا جواب

(۱۹۳۳ ، غالب شکن ، ۳۰).

---ڈُنڈ (---ضم ڈ ، غنہ) امذ ؛ رک : سُوکھا ٹھُنٹھ.
خُشک درخت ، بن پتّوں اور شاخوں کا درخت ، سُوکھا ٹھنا.

اے موسمِ خزاں لگے اس سر کو تیرے آگ
بُلبُل اُداس بیٹھی ہے اک سُوکھے ڈُنڈ پر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۱). گرم ہوا سے جل کے درخت بے برگ و بار لنڈ منڈ تھے سُوکھے ڈُنڈ تھے. (۱۸۶۴ ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۱۳). [سُوکھا + ڈُنڈ (رک)].

---ڈھاک ، بڑھئی کا باپ کہاوت.
ڈھاک کی لکڑی سُوکھ کر بہت سخت ہو جاتی ہے اور بڑھئی مُشکل سے کاٹتا ہے(جامع الامثال).

---سا جَواب مِلْنا محاورہ.
امید پُوری نہ ہونا ، مایوس ہو جانا ، کلیۃً اِنکار ہونا. نواب صاحب نے مسکرا کر کہا بھائی صاحب ہم کو آپ کو دونوں کو سُوکھا سا جواب ، ٹکا سا جواب مل گیا. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۲۹).

---سا کھا صف مذ (مث : سُوکھی سا کھی).
۱. **بہت سُوکھا ہوا ، ہڈیوں کا ڈھانچہ.** سُوکھی سا کھی لاشیں ، سڑی ہوئی لاشیں ، کچھ سانس بھی لے رہی تھیں. (۱۹۵۸ ، خُونِ جگر ہونے تک ، ۲۸۹). ۲. **دبلا پتلا.**

سُوکھا سا کھا گورا گورا
کملو کا گھر والا ہو گا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۹). ۳. **بے مزا ، غیر دلچسپ ؛ رُوکھا پھیکا ؛ معمولی.** اس سُوکھے سا کھے فلسفی مذہب نے ... اس بڑی مخلوق کو اپنی طرف کھینچا. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۳۶۳). پھول محمد کو چچا چچی تھوڑا بہت سُوکھا سا کھا کھانے کو دے دیا کرتے. (۱۹۵۸ ، خُونِ جگر ہونے تک ، ۳۴). ۴. **خُشک ، بے آب و گیاہ ، جہاں درخت اور سبزہ نہ ہو.** دکن کی پہاڑی سُوکھی سا کھی سطحوں کے بیچ بیچ وہ ہری بھری گھاٹیاں ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۴). [سُوکھا + سا کھا (تابع)].

---سا کھا. بامَن ہوگیا پُھول پھال چُغتا کہاوت.
مُفلس امیر ہو گیا ، کنگال مال دار ہو گیا ، بے محل یا خلافِ توقع امر ظاہر ہونے پر کہتے ہیں (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

---سَڑا (---فت س) صف مذ.
بے رونق ، بے آب ؛ بیمار ، کمزور ، دُبلا. ایک بابو نمودار ہوا: سُوکھا سڑا چہرہ ، چیرتی چمکتی آنکھیں ، سُونگھتے سرسراتے نتھنے ... مجموعی طور پر اِنسان نظر نہیں آتا تھا. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۷). اسے محسوس ہونے لگا جیسے اس کا من مرا نہ ہو اور سُوکھا سڑا یہ پودا اب مربّی کی نظروں سے نمی پا کر پھر تر و تازہ ہو گیا ہو. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۶۳). [سُوکھا + سڑا (رک)].

ـــ سَنْہا (ـــ فت مع س ، سک ہ) صف مذ.
١. **دُبلا پتلا ، نحیف ، ضعیف ، لاغر ، کمزور.**

سُوکھے سہمے ہیں ، کالے کالے ہیں
یہ بھی پر کوئی کھوڑے والے ہیں

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٣٦٢). مولوی صاحب بڑے سُوکھے سہمے آدمی ہیں. (١٩٣٧ ، فرحت ، مضامین ، ٣ : ١٩٢).

وہ سُوکھے سہمے ہوئے کئی ہاتھ ہل رہے ہیں

(١٩٦٢ ، ہفت کشور ، ٣٧). ٢. **چُپ چُپ ، خوفزدہ ، حیران** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ٣. **غیر دلچسپ ، بدمزہ ، بے لطف.** یہ خود تم کو ...فرہ کے لفظ میں تردد ہوا اور ایک سُوکھا سہما شعر ظہوری کا لکھا بڑا تعجب ہے. (١٩٥٠ ، خطوط غالب ، ١٠١). [سُوکھا + سہما (رک)].

ـــ کال امذ.
قحط کا زمانہ ، جو بارش نہ ہونے سے پڑے ، خُشک سالی.

بار گندم گوں کے جب سے جا بسے قُرب و جوار
ڈر ہے سُوکھے کال کا ہم کو نہ پڑیا کال کا

(١٨٦٦ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ٨٣). [سُوکھا + کال (رک)].

ـــ لَگ جانا / لَگْنا محاورہ.
١. **دُکھ ، غم ، فکر ، بیماری سے بدن کا گُھلنا ، دُبلا پتلا ہوتا جانا ، دق کی بیماری کی حالت.** مجھے تو اماں جان کے مرنے سے سُوکھا لگ گیا. (١٨٧٣ ، انشائے ہادی النسا ، ٩٧). آمنہ بیگم کو سُوکھا لگ ہے فکر سے علاج ہونا چاہیے. (١٩٠٧ ، نعمات الخواتین ، ٩٣). ٢. **فاقے پڑنا (قدیم).** جدھاں باگ سوں شکار چھوٹ گیا تدھاں لومڑی کو سُوکھا لگنے لگیا. (١٧٦٥ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اُردو کی لغت)).

ـــ مارا صف مذ.
قحط زدہ ، دُبلا پتلا ، نحیف و زار. بوڑھے کان کن کی آواز ایسی گہری اور عجیب سی تھی کہ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ وہ اس سُوکھے مارے جسم سے کیوں کر نکلی. (١٩٧٠ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ١ : ٣٣). [سُوکھا + مارا (رک)].

ـــ مَرْگِلّا (ـــ فت م ، سک ر ، کس گ ، شد ل) صف مذ.
رک : **سوکھا مارا.** سوکھے مرگلے کہ پسلیوں کی ایک ایک ہڈی گن لو. (١٩٨٣ ، تلاش (ترجمہ) ، ٩٥). [سُوکھا + مرگلا (رک)].

ـــ نالَہ (ـــ فت ل) امذ.
بے اثر فریاد ، بیکار رونا پیٹنا یا چیخنا چلّانا.

یہ سوکھے نالوں سے نفرت ہے مجھ کو اے بُلبل
بھلا کہے گا غزل میرے شعر تر کی طرح

(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٣٣٥). [سوکھا + نالہ (رک)].

سوکھا (و مج) صف مذ (مث : سوکھی).
یکبارگی پی جانا ، استعمال میں لانا ، جذب کر لینا ، ہضم کر لینا.

اقلیدس کی ناپی جو کہی
من بھر سونے کی لاگت سوکھی

(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ١ : ٢٦٨). [سوکھنا (رک) کا ماضی].

سُوکْھنا (و مع ، سک کھ) ف ل.
١. **خُشک ہونا ، گھٹنا ، کم ہونا ، نمی دُور ہونا.**

روکھن بکسے سُوکھے کھاٹ
ہاتھر ترلے سینہ پھاٹ

(١٥٠٣ ، نوسرہار (اردو ادب ، ٦ ، ٢ : ٤٧)).

سُوکھا تُجھ باپ کا نہال امید
لے ثمر باپ کے کہاں گیا توں

(١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ١٨١).

دیکھے جو بیاں کی روانی
سوکھے بحر رواں کا پانی

(١٨٨٧ ، ترانۂ شوق ، ٣).

سُوکھا ہے اتنا خُون بدن خُشک ہو گئے
تر دامنوں کے اب کے دہن خُشک ہو گئے

(١٩٢٨ ، مطلع انوار ، ١٢٦). سفید پینٹ ابھی اچھی طرح سُوکھا نہ تھا. (١٩٨١ ، سفر در سفر ، ٣٥). ٢. **انتظار کی تکلیف برداشت کرنا ، راہ دیکھنا.** گھنٹوں میں برامدے میں بیٹھا سُوکھا کیا. (١٨٨٨ ، ابن الوقت ، ٨٠). مہمان بیچارے بیٹھے بیٹھے سُوکھ گئے. (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ٩٨). مگر ہفتہ بھر تک پروڈیوسر سے ملنے کی نوبت نہ آئی روز جا کر اسٹوڈیو میں بیٹھی سُوکھا کرتی. (١٩٦٢ ، معصومہ ، ٢٨). ٣. **تڑپنا ، بیچین ہونا (انتظار وغیرہ میں).**

سال بھر یاد میں سُوکھا کیا بیکل جُھولا
اب نہیں چھوڑے گا برسات کا آنچل جُھولا

(١٩٥٨ ، تارِ پیراہن ، ١٩٦). ٤. **دبلا پتلا ہونا (خوف یا رنج و غم اور عشق وغیرہ سے).**

یوں جو سُوکھے ہے کیا اسے دق ہے
یا کسو شخص پر یہ عاشق ہے

(١٧٧٦ ، مثنوی خواب و خیال ، ١١).

یہ خوش چشموں کے سودے میں ہوں سُوکھا
ہرن کی بھی نہ سُوکھے اس قدر شاخ

(١٨٤٦ ، آتش ، ک ، ٢٣٢). ٥. **سکڑنا (حجم کا کم ہو جانا).**

منہ مرا اُتر گیا ، اُڑتی ہیں ہوائیاں
ڈھیلے ہو گئے کپڑے ، سُوکھیں یہ کلائیاں

(١٩٢٥ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ٣). ٦. **شرمندہ ہونا ، افسردہ ہونا ، کڑھنا.**

کیا کرے دیکھیے کوثر یہ مری تشنہ لبی
سُوکھا جاتا ہے یہاں دیکھ کے قلزم مجھ کو

(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ١٧٧). ٧. **ڈرنا ، خوف کھانا (قدیم).**

چار دیواری سو جگہ ہے ختم تر تنک ہو تو سُوکھتے ہیں ہم

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠٠٨). [پ : सूखना].

سُوکھی (١) (و مع) صف مث.
خُشک چیز ، رُوکھی ، دُبلی پتلی ، لاغر ، کمزور.

دل کو اپنے گلے لگائی ہوئی
سُوکھی ہے جان پسلیوں کا دیار

(١٩٨١ ، تشنگی کا سفر ، ١٢٨). [پ : सूखी].

۔۔۔اَلَفَن (۔۔۔فت ا ، سک ل ، فت ف) امث.
دبلی پتلی عورت. لونی سانٹھ سے اونچی ہی اونچی عمر ، سُوکھی الفن. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۳۳). [سُوکھی + الفن (رک)].

۔۔۔تَنخواہ (۔۔۔فت ت ، سک ن ، و معد) امذ.
ہر قسم کی بالائی آمدنی سے مبّرا ، محض معاوضۂ خدمت ، خُشک تنخواہ. اس سُوکھی تنخواہ میں کرامت علی صاحب کے گھر کا اجلا کارخانہ ایک معجزہ معلوم ہوتا تھا. (؟ ، گھر کی کہانی ، ۱ : ۷). [سُوکھی + تنخواہ (رک)].

۔۔۔چُنائی کَرْنا / کَرانا محاورہ.
۱. **کھانا کھانے کے بیچ میں پانی نہ پینا** (مخزن المحاورات ، ۵۳۲).
۲. **بغیر گارے کے اینٹیں لگانا** (فیروزاللغات ؛ علمی اُردو لغت).

۔۔۔روٹی (۔۔۔و مج) امث.
خُشک روٹی ؛ معمولی غذا. آجکل وہ زمانہ ہے کہ آدمی کو سُوکھی روٹی مل جائے تو غنیمت ہے. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۹). [سُوکھی + روٹی (رک)].

۔۔۔زَبان (۔۔۔فت نیز ضم ز) امث.
خُشک زبان ، وہ زبان جو پیاس سے خُشک ہو گئی ہو.

سارے بدن میں اب تو لہو بوند بھر نہیں
سُوکھی زبان دکھائے تو خنجر سے کیا کہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۵). [سُوکھی+زبان (رک)].

۔۔۔سُنانا محاورہ.
۱. **ترسانا ، ناامید کرنا ، مایوس کر دینا.** گلہائے خرد کو سُونگھتا تھا مگر کسی میں بُوئے مطلب برآری نہ پاتا تھا گلبن خیال کا ہر غنچہ چٹک کر سُوکھی سُناتا تھا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش رُبا ، ۳ : ۴۴۲). یہ کہنا دشوار ہے کہ یہ عمل کہاں تک مؤثر ہوتا ہے یعنی پانی برستا ہے یا میاں ابر سُوکھی سُنا دیتے ہیں. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۱۰ : ۹). ۲. **انکار کر دینا ، صاف جواب دے دینا.** آڑھتیے نے پنڈی نہ سکاری اور سُوکھی سُنائی. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۹۵). وہ جس بات سے ہمیں نفرت ہے وہی پیش آئی تُم نے پہلے ہی سُوکھی سُنائی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۲). ۳. **ڈرانا ، دھمکانا ، بُرا بھلا کہنا.** فوجدار نے سُوکھی سُنائی تو اُن کو بڑا ہی رنج ہوا بالکل مُردہ ہو گئے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۳).

۔۔۔کُتّیا بَھونکانا محاورہ.
خالی خُولی اختلاط کرنا (علمی اُردو لغت).

۔۔۔کَھانسی (۔۔۔مغ) امث.
وہ کھانسی جس کے ساتھ بلغم نہ نکلے. اختلاج کے دورے پڑنے لگے اور سُوکھی کھانسی آنے لگی. (۱۹۵۸ ، میلہ گومتی ، ۲۲۷). [سُوکھی + کھانسی (رک)].

۔۔۔کُھجلی (۔۔۔ضم کھ ، سک ج) امث.
وہ کھجلی جس میں پھنسیاں نہ نکلیں ، خُشک خارش (نوراللغات). [سُوکھی + کھجلی (رک)].

۔۔۔مِیخ گُھسیڑْنا محاورہ.
زک دینا (علمی اُردو لغت).

۔۔۔(ہونی) کھیتی ہَری ہونا محاورہ.
مُراد پُوری ہونا ، مطلب بر آنا ، مایوسی دور ہونا.

مُجھ پر ترحم کیجیے کوثر کے چھینٹے دیجیے
ہو جائے یہ اعمال کی سُوکھی ہونی کھیتی ہری

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۱۳۳). یاوریٔ تقدیر نے ایک ایسے مُرشدِ کامل (سندرپال جوگی) کے آستانے پر پہنچا دیا جس کے ابر کرم سے دامودر کی سُوکھی کھیتی ہری ہو گئی. (۱۹۰۶ ، مقالاتِ شروانی ، ۱۱۶).

سُوکھی (۲) (و مع) صف.
رک : سُکھی.

کہ کیا احوال ان دُوکھیوں پہ گُزرا
سراسر دُوکھ انہیں سُوکھیوں پہ گُزرا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۹). اسے کلیجے سے لگا کر سُوکھی سُوکھی ہو گئیں اپنے سارے منصوبے بُھول گئیں. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۴۶). [سُکھی (رک) کا ایک اِملا].

۔۔۔سَلامَت (۔۔۔فت س ، م) صف.
رک : سُکھی سلامت.

جو دُکھ پڑے گا سہا کروں گے جیسے کہو گے رہا کروں گے
تمن کوں نس دن دعا کروں گے سوکھی سلامت رہو خدایا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۴). [سُوکھی + سلامت (رک)].

سُوکھے (و مع) صف.
سُوکھا (رک) کی حالتِ مُغیرہ یا جمع (تراکیب میں مُستعمل).

۔۔۔اُسْتَرے (سے) سَر مُونڈْنا / مُنڈْوانا محاورہ.
بغیر پانی لگائے سر منڈوانا تا کہ تکلیف زیادہ ہو (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

۔۔۔پَر ٹالْنا محاورہ.
محروم رکھنا ، بے نیل مرام ، واپس کرنا ، کُچھ نہ دینا. دُوسرے دن کا اجلاس بھی سُوکھے پر ٹالا. (؟ ، اودھ پنچ (فرہنگ اثر)).

۔۔۔ٹُکْڑوں پَر کووّوں کی مَہمانی کہاوت.
شیخی خور کی نسبت بولتے ہیں یا غریبی اور مُفلسی میں شادی کرنا ، ناداری میں عیش کی باتیں (نجم الامثال ؛ فرہنگِ آصفیہ).

۔۔۔ٹُکْڑوں پَر کَوّے اُڑانا کہاوت.
تھوڑی تنخواہ پر ذلیل کام کرنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

۔۔۔ٹُکْڑے (۔۔۔ضم ٹ ، سک ک) امذ.
معمولی غذا ؛ رُوکھا پھیکا کھانا ، غریبوں ، ناداروں ، محتاجوں کا کھانا ، خُشک روٹی.

راسخ کی فاقہ مستی سے اللہ کی پناہ
کھاتا ہے سُوکھے ٹکڑے بھگو کر شراب میں

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۵۳). [سُوکھے + ٹکڑے (ٹکڑا (رک) کی جمع)].

---ٹھڈ (---فت ٹھ) امذ.
خُشک شُدہ ایستادہ درخت ، بغیر شاخوں کے درخت ، بے پتّوں کے درخت. جنہ جنہ پر بہاریں کروٹ لینے لگیں سُوکھے ٹھڈ پھول پھل سے لد گئے (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۱۱). [سُوکھے + ٹھڈ (رک)].

---دھان امذ.
دھانوں کا وہ کھیت جو دُھوپ کی سختی سے جل گیا ہو (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [سُوکھے + دھان (رک)].

---دھان/ دھانوں (میں) پانی پڑنا محاورہ.
۱. نئے سرے سے زندگی پانا ، جان میں جان آنا ، جان پڑ جانا ، جی جانا. ایک عرضی صحیح سلامت آنے کی بادشاہ کے حضور میں لکھ کر روانہ کی ... جیسے سُوکھے دھان میں پانی پڑا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۵). دلکشا خاتون ... اس قدر خوش ہوئی کہ گویا مُردے کو جان تازہ ملی سُوکھے دھانوں پانی پڑا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۷۵۲). نادرہ کی زبان حال سے یہ مُژدہ آور جواب سن کر سکندر رستم خُو کے سُوکھے دھانوں میں پانی پڑا. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۵ : ۵۹). میاں ولی اشرف کی باچھیں کِھل گئیں سُوکھے دھانوں میں پانی پڑ گیا ... سب کام چھوڑ چھاڑ کر تقریظ لکھنے میں جٹ گئے . (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۲۳). ۲. امید بر آنا ، مطلب پُورا ہونا.

سُوکھے دھانوں میں ہمارے کبھی پانی نہ پڑا
کبھی پوشاک پہن کر نہ وہ دھانی آیا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۸). کاش رام پور میں کوئی یونیورسٹی قائم ہو جاتی تو امید کے سُوکھے دھانوں پانی پڑتا. (۱۹۲۲ ، اودھ پنچ (ضمیمہ) ، لکھنؤ ، ۷ ، ۹۱ : ۸). ۳. تر و تازہ ہونا ، شادابی حاصل کرنا ، فلاحت کی امید رکھنا (مہذب اللغات).

---دھانوں پانی دینا محاورہ.
اُمید بندھانا ، اُمید افزا بات کہنا ، ہمّت بندھانا ، مایوسی کو ڈھارس بندھانا، دل شکستہ کو شادمان کر دینا (قاموس الفصاحت ، ۱۹).

---دھانوں (پر) پانی ڈالنا محاورہ.
سُوکھے دھانوں پانی پڑنا (رک) کا تعدیہ ، مطلب پورا کر دینا ، مایوس نہ کرنا ، سخت حالات میں بھی امید رکھنا ، ناامیدی کے باوجود کوشش کرتے رہنا. ہم نے مقاہمت کی ضرورت محسوس کی اور اتنا قبول کرلیا کہ ایک نظام جدید کی ضرورت ہے جو سُوکھے دھانوں پانی ڈالے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۱۰ : ۹).

---ساوَن رُوکھے بھادوں کہاوت.
سدا بے فیض یعنی ان سے نہ ساون میں فائدہ ہے نہ بھادوں میں ، گویا ان کے ہاں ہمیشہ قحط اور خُشک سالی ہی رہتی ہے (فرہنگِ آصفیہ ؛ محاوراتِ ہند).

---سے مُنْھ سے کہہ دینا محاورہ.
بے مروّتی سے جواب دے دینا ؛ تلخ و نامطبوع جواب دے دینا (قاموس الفصاحت ، ۱۹).

---کا آزار امذ.
سُوکھا ، مرضِ دق ، بڑی بیماری ، بڑا آزار (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---کَھڑْنک (---فت کھ ، ڑ ، غنہ) صف.
سخت خُشک ، جس میں ذرا بھی رطوبت نہ ہو اور جس کے ہلانے سے کھڑ کھڑ کی آواز پیدا ہو جائے. کچھ بھی ہو میں تو وہیں (سُوکھے کھڑنک پتوں پر کسی جانور کے پاؤں کی چاپ). (۱۹۹۲ ، پیرے کی کنی ، ۳۳). [سُوکھے + کھڑنک (رک)].

---گھاٹ/ گھاٹوں اُتارا ہونا محاورہ.
محروم رہنا ، مطلب براری نہ ہونا.

وائے محرومی نہ پہنچے چشمۂ مقصود کو
سُوکھے گھاٹوں تشنہ کاموں کا اُتارا ہو گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵).

---گھاٹ/ گھاٹوں اُتارْنا محاورہ.
محروم رکھنا ، مایوس رکھنا ، ٹالنا.

نہیں آنے کسی کے جھانسوں میں
وہ اتاریں گے سب کو سُوکھے گھاٹ

(۱۸۹۹ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۱۱۸).
سب کچھ ہم کہہ گزرے لیکن قسمت سے کیا چارا ہے
خُشک جواب اس شوخ نے دے کر سُوکھے گھاٹ اُتارا ہے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۶۸).

---گھاٹ/ گھاٹوں اُتَرْنا محاورہ.
نامراد ہونا ، ناکام ہونا ، ناامید ہونا ، ہلاک ہونا

دُنیا میں کچھ بساط نہیں انبساط کی
اُتریں نہ سُوکھے گھاٹ کہیں آشنائے عیش

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۰۱). بڑھ کر تلوار چلتی تھی ، بحرِ شمشیر جوش پر تھا ، ہر ایک موت کے ہاتھوں سوکھے گھاٹ اتر رہا تھا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۷۸۹).

ہم بتائے سوکھے گھاٹ نہ اُتریں گے روزِ حشر
دریا چڑھا ہوا ہے عطائے کریم کا

(۱۹۰۱ ، ثمرِ فصاحت ، ۲). اگر اس نے کہا کہ دریا کا دہانہ پکڑ کے میرے منہ سے لگا دو تو میں پیوں تو کیا تم سُوکھے گھاٹ اُترنے پر مجبور نہ ہوگے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۲۵ : ۶).

---لَکْڑی کی طَرح ، کھائے بَکْری کی طرح کہاوت.
باوجود دبلا پتلا ہونے کے بہت کھاتا ہے (جامع الامثال).

---میں جَھڑ بیر گھنے ہوتے ہیں ، سَمْبَت میں اَن ڈھیر گھنے ہوتے ہیں کہاوت.
خُشک سالی میں جھڑ بیر بہت ہوتے ہیں اور اگر سال اچھا ہو تو اناج بہت ہوتا ہے (جامع الامثال).

---میں سُلانا محاورہ.
آرام پہنچانا ، نہایت ناز و نعم سے پرورش کرنا (بھیگنا ، کے مُقابلے میں مُستعمل).

شجر بُوں گُل کا ہو باقی میں آیا
تو بھیگی مجھ کو سُوکھے میں سُلایا
(١٩٣٦ ، نگار ، جولائی ، ٢٨).

---میں گِرْنا محاورہ.
یکایک گِرنا (اچانک کسی حادثے ، خوشی یا صدمے سے) ؛ مست و بے خود ہونا. یقین کامل ہے کہ بیٹا پیدا ہو ... بادشاہ یہ سُن کے اینٹ گیا خود رفتہ ہو کے گرد پھرنے لگا فرطِ خوشی سے سُوکھے میں گِرنے لگا. (١٨٦٢ ، شبستانِ سرور ، ٢٢٢).

سُوکْھیا (و مع ، سک کھ) امذ.
رک : **سوکھا.** میں وثوق کے ساتھ کُچھ نہیں کہہ سکتا کہ یرقان واقعی کوئی مُستقل مرض ہے یا سُوکھیا اور یرقان ایک ہی مرض کی دو شکلیں ہیں. (١٩٥٩ ، طبیب مُرغی خانہ ، ٣٠٩). اگر کوئی دُوسرا اُلو قریب کے درخت پر آ بیٹھتا اور دونوں میں تبادلۂ آواز شروع ہو جاتا تو ایسا لگتا جیسے چُڑیلیں اپنے سُوکھیا مسان والے بچوں کو لوریاں دے رہی ہیں. (١٩٧٣ ، جہانِ دانش ، ١٩٢) [سُوکھ ـ یا ، لاحقۂ نسبت].

---لگْنا محاورہ.
سُوکھے کی بیماری میں مُبتلا ہو جانا. بڑی بیماری میں ایسا ہی ہوتا ہے ، پہلے سُوکھیا لگتا ہے اور کھانسی ، حرارت چلتی ہے اور دق کے لغوی معنی لاغری اور دبلے پن کے ہیں. (١٩٨٣ ، اُردو ڈائجسٹ ، لاہور ، مئی ، ٢٢٢).

سُوکْھیانا (و مع ، سک کھ) ف م.
خستہ حالت میں اِنتظار کرنا ، گرمی اور دُھوپ میں پریشان رہنا ، بُھوکے پیاسے رہنا. پھر کیا دیکھتے ہیں کہ سڑک کے کنارے پر شہر کے میل کے پاس بیٹھے سے لاٹھی لگائے .. کھڑے سُوکھیا رہے ہیں. (١٩٢٨ ، نکات رموزی ، ٢ : ٦٣). [سُوکھ + یانا ، لاحقۂ مصدر].

سوگ (و مع) امذ.
١. **ماتم (خاص کر میت یا فوت شدہ چیز کا) ؛ مُصیبت ، غم ، رنج.**
وہ توں کنہوں سوگوں کا   آچھوں دکھ ساں باپوں کا
(١٥٠٣ ، نوسرہار ، ٧٢).
خوف نہ غم سچیار کوں دھوکھا روگ نہ سوگ
توشہ مُرشد سُوں لیے ویگ تیگ اور توگ
(١٦٥٨ ، گنج شریف ، ١٥٣).
تاحشر خلق پہنے رہیں گے لباسِ سوگ
ہوگا جہان جوان سیہ پوش سوگوار
([illegible] ، میر ، ک ، ١٣٠٢). حلقۂ اربابِ ذوق نے ملک کے ساتھ [illegible] سوگ میں حصّہ لیا. (١٩٣٦ ، حلقۂ اربابِ ذوق ، ٢٥٨).
کہاں تلک وہ کرے سوگ مرنے والوں کا
نہ جینے والوں کو کچھ اور بھی تو کرنا ہے
([illegible] ، فکرِ جمیل ، ٢٠٠). ٢. **وہ رسم یا رسوم جو میت کے اظہار غم کے لیے ہو جیسے ماتم کی صف بچھانا ، سیاہ لباس پہننا ، مہندی وغیرہ نہ لگانا.**

اِس طرح سب نے کیا اس کا جو سوگ
سو گئے سب اپنے اپنے گھر میں لوگ
(١٨٢٦ ، معروف ، د ، ٢١٠).
عاشق کا سوگ چاہیے زینت نہ کیجیے
چہلم تو کیا سوم بھی ابھی تو نہیں ہوا
(١٨٧٠ ، دیوانِ اسیر ، ٣ : ٣٦). ہزاروں خدا کی نیک بندیاں ایسی ہیں جن کے گلے میں شادی کے چند ہی روز بعد سہاگ جا کر سوگ کا ہار پڑ جاتا ہے. (١٩٢١ ، فغانِ اشرف ، ٦٨). [ف].

---اُتارْنا محاورہ.
میت کی رُسوم سے سبکدوش ہونا ، مُردے کے غم کی رسم یا رسوم ختم کرنا ، ماتم ترک کرنا.
سوگ میرے درد کا اب یا رسول
تم اُتارو مکھ دکھا کر مجھ قبول
(١٧٥٣ ، ریاضِ غوثیہ ، ٣٧٣). میں شاہ غفران پناہ کے غم میں ہوں مُجھے ان باتوں کا ہوش نہیں میں نے ابھی سوگ بھی نہیں اتارا. (١٨٨٣ ، دربارِ اکبری ، ١٥).
ملو مہندی اُتارو سوگ یاروں سے ہنسو بولو
مری خاطر سے دو دن مرگِ دشمن کی خوشی کر لو
(١٩٠٧ ، دفترِ خیال ، ١١١).

---اُتَرْنا محاورہ.
سوگ اُتارنا (رک) کا لازم ، ماتم کا ختم ہونا.
خطِ رُخسار کے عاشق کا شاید سوگ اُتریگا
سُنا ہے آج سبزہ روندنے وہ باغ جاتے ہیں
(١٨٧٣ ، دیوانِ بیخود ، ٥٨). چالیسویں ... کے روز سوگ اُتر جاتا ہے. (١٩٠٥ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ١١٩).

---اُٹھانا محاورہ.
میت کے غم کی رسمیں ختم کرنا ، ماتم کی صف لپیٹنا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

---بڑھانا محاورہ.
میت کے غم کی رسمیں ختم کرنا یا اُنہیں الوداع کہنا ، سوگ اُتارنا.
کربلا ہوتی ہوئی شام کو جاؤں گی میں
بھائی کی قبر پہ واں سوگ بڑھاؤں گی میں
(١٨٧٥ ، دبیر (مہذب اللغات)).
یہ جشنِ حُریت ہے بس اے یادِ رفتگاں
ہم کو نہ چھیڑ سوگ بڑھائے ہوئے ہیں ہم
(١٩٣٨ ، سموم و صبا ، ٢٩).

---پَڑْنا محاورہ.
ماتم ہونا ، کہرام مچنا ، صدمہ پہنچنا. تاریخ گواہ ہے ... تمام تجارتی و نجی کاروبار بند ہو گئے ، سوگ پڑ گیا ... کام کاج بحال نہ ہو سکا. (١٩٦٨ ، کیمیاوی سامانِ حرب ، ٢٥٣).

---داری اسث.
رک : **سوگ منانا.** سہرالنسا بیوہ ہو کر آگرے آئی اور دو تین سال

کی سوگ‌داری کے بعد شاہی محل میں داخل ہوئی۔ (۱۹۵۱ء ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۵۰۸)۔ [سوگ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---رکھنا محاورہ۔
میت کے غم کی رسم یا رسمیں بجا لانا ، آرام و آسائش کا ترک کرنا ، مُردے کے ماتم میں زیب و زینت ، ماتم کی صف پر بیٹھنا۔

سوگ اِتنا تو رکھا یار نے مُجھ عاشق کا
پان کھانے کی قسم کھائی مسی ملنے کی

(۱۸۳۲ء ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۵۲)۔ جب کوئی مر جاتا تھا تو برس روز تک اس کا سوگ رکھتے تھے۔ (۱۸۷۰ء ، خُطباتِ احمدیہ ، ۲۰۱)۔ ہندوستان کی عورتوں میں چالیس دن تک کم سے کم اور برس روز تک زیادہ سے زیادہ سوگ رکھا جاتا ہے۔ (۱۹۰۵ء ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱۱۳)۔ ناظرین کو چاہیے کہ کم از کم چالیس دن مرحوم کا سوگ رکھیں۔ (۱۹۳۱ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۲۸ : ۳)۔

---رہنا محاورہ۔
مُردے کے غم کی رسم کا جاری یا قائم رہنا۔

میرے مرنے کا انہیں سوگ رہا چہلم تک
نہ مَلی ہاتھ میں مہندی نہ سنوارے گیسو

(۱۸۷۰ء ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۲۰)۔ چند روز تک اس کا سوگ رہتا ہے۔ (۱۹۱۶ء ، معلمہ ، ۱۷۰)۔

---سے اُٹھانا محاورہ۔
رک : سوگ اُتارنا ، سوگ ختم کرنا۔

یہ کہہ سوگ سے پھر اُٹھایا اسے
بہ بزمِ مسرت بٹھایا اسے

(۱۸۱۰ء ، شاہ نامہ (ترجمہ) ، ۳۰۲)۔

---کرنا محاورہ ، ف مر۔
ماتم کرنا ، رنج و غم کی حالت میں رہنا ، غم کرنا ، سوگ منانا۔

اسی طرح سب نے کیا اس کا جو سوگ
سو گئے سب اپنے اپنے گھر میں لوگ

(۱۸۲۶ء ، معروف ، د ، ۲۱۰)۔ کوئی عورت تین روز سے زیادہ میت پر سوگ نہ کرے۔ (۱۹۰۶ء ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۹۰)۔ کتنے اچھے ہوتے ہیں وہ لوگ جو جانوروں کو آدمی جانتے ہیں ، اُن کے مرنے پر اُن کا سوگ کرتے ہیں۔(۱۹۸۳ء ، زمیں اور فلک اور ، ۱۰۷)۔

---کے کپڑے امذ۔
سفید ، سبز ، نیلا یا کالا لباس جو مُردے کے غم میں پہنا جاتا ہے۔ حیرت سوگ کے کپڑے پہنے ہوئے تخت پر بیٹھی ہے۔ (۱۸۹۶ء ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۱۶۱)۔ اب میری چچیری بہن واپس آئی اور اس نے مُجھے جگایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ... سوگ کے کپڑوں میں ہے۔ (۱۹۳۰ء ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۷۳)۔

---لے کر بیٹھنا محاورہ۔
ماتم کرنا ، رسوم ماتم کا پابند ہونا۔ جیسے کوئی ماتم زدہ سوگ لے کر بیٹھتا ہے۔ (۱۸۸۲ء ، دربارِ اکبری ، ۵۸۰)۔

---لینا محاورہ۔
ماتم کرنا ، غم کرنا۔

مُرے کو کون پُوچھے گا جو لیجیے بھی سوگ
کُشتہ تو تیرے آگے ہی سب ہو چکا حسین

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۲۳۸)۔

پُتلیاں سوگ لیے ہیں جو دلِ مُردہ کا
بن گئی ہیں صفِ ماتم کے برابر پلکیں

(۱۸۶۱ء ، سراپا سخن (ہلال) ، ۱۱۸)۔

---منانا محاورہ۔
مُردے کے غم کی رسوم بجا لانا۔ صف ماتم بچھانااب چھ مہینوں کے بعد ... آرمینیوں کا سوگ نئے سرے سے منانا ہے۔ (۱۸۹۳ء ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۵۳)یہ حالت کیا ہے اچھا خاصا سوگ منا بیٹھیں تُم تو۔ (۱۹۲۲ء ، انارکلی ، ۳۶)۔ یہ وہ لوگ ہیں ... جو ... اپنے مُردہ وجود پر خود ہی سوگ منا بیٹھے ہیں۔(۱۹۸۶ء ، تیسرا آدمی ، ۱۰۲)۔

---مند (---فت م ، سک ن) صف۔
غمگین ، افسردہ ، رنجیدہ۔

نِکلے ہوئے ہیں تیری طرح شوخیوں کے پانو
بڑ جائے کاش صبر دلِ سوگ مند کا

(۱۸۹۵ء ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۵)۔ [سوگ + مند (رک)]۔

---میں بیٹھنا محاورہ۔
رسوم میت بجا لانا اور اُن کے بڑھائے جانے تک گھر سے باہر نہ نکلنا۔ تین دن سے زیادہ ان کو سوگ میں بیٹھنا منع ہے۔ (۱۸۳۰ء ، تقویۃ الایمان ، ۲۷۳)۔ افضل خاں بھی تھا کہ بیٹے کے مارے جانے کی اور خرابیٔ خانہ کی خبر سُنی تو وہ سوگ میں بیٹھا۔ (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱۸۳)۔

---نشین (---فت نیز کس ن ، ی مع) صف۔
میت کے غم کی رسوم بجا لانے والا ، غمگین ، ملول ، غم زدہ۔

کوئی نہ سوگ نشیں ہو وہ شاد بیکس ہوں
اجل مری مری تُربت پہ ہاتھ ملتی ہے

(۱۸۷۸ء ، سُخنِ بےمثال ، ۱۱۳)۔ [سوگ + ف : نشیں ، نشستن ـ بیٹھنا سے صفت]۔

سُوگا (و مع نیز مج) امذ (قدیم)۔
بھوں ، ابرو ، کاجل کی تحریر ، سُرمے کی لکیر ، سوکا۔
کنبل پوتلی یا پوتلی گھانٹ‌سار سوگے دم یا سوگے لنگ (۱۵۹۹ء ، کتاب نورس ، ۱۰۰)۔

پر اک تیرا پلک ہے رام کا بان
پر اک سوگا ہے تیرا جیوں کٹارا

(۱۶۷۲ء ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۵)۔ [مقامی]۔

سُوگجر (و مع ، فت ج) امذ۔
گھوڑے کے بُخار کی ایک قسم۔ سُوگجر میں اسپ کی ناک اور منہ کے اندر و باہر پُھنسیاں نکلتی ہیں اور اُن سے پانی جاری

رہتا ہے اور گھوڑا زمین پر پڑا ہوا دُم ہلایا کرتا ہے۔ (۱۸۷۲ ، رسالۂ سالوتر ، ۳ : ۱۵۳)۔ [مقامی]۔

سُوگرا (و مع ، کس گ) امذ.
(تار کشی) بارا صاف کرنے کی سلائی پکڑنے کا چوبی چمٹا ، کیرا (ا پ و ، ۲ : ۱۸۸)۔ [مقامی]۔

سُوگَڑ (و مع ، فت گ) صف (قدیم).
رک : سُگھڑ ، سلیقہ مند.

جھلک چاند کا جوں اُجالا دے
سوگڑ ، چُلبلی نار دل میں بسے

(۱۹۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۲۳))۔[سُگھڑ (رک) کا قدیم اِملا]۔

سَوگَن (و لین ، فت گ) امث.
سوکن ، سوت.

سوگن نے آج پہنا ، پائجامہ گُلبدن کا
پُھولوں میں تُل رہا ہے ، کانٹا مرے چمن کا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۲۰۹)۔ پہلا لفظ ... سوت ایک عام چیز ہے جو رُوئی سے کات کر بنایا جاتا ہے۔ دوسرا لفظ سَوت زبر سے ہے ... برج بھاشا میں «سوگن» اور سوتن اس کے مُترادف ہیں۔ (۱۹۶۱ ، اُردو زبان اور اسالیب ، ۲۳۱)۔ [سوکن (رک) کا ایک اِملا]۔

۔۔۔چُون کی بھی بُری ہوتی ہے کہاوت.
ساجھی کیسا ہی کمتر ہو دق کرنے کو کافی ہے (محاوراتِ نسواں)۔

سُوگَن (و مع ، فت گ) صف مث.
غم زدہ عورت جو کسی کا سوگ کرتی ہو.

کِتنوں کے گھر ہے کھانا ، سونا لگے ہے آنگن
کونے میں پڑ رہی ہے سر منہ لپیٹ سوگن

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۳۹)۔[سوگ (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث]۔

سَوگَند (۱) (و لین ، فت گ ، سک ن) امث (قدیم).
سوکن ، سوت ، رقیب.

چووا سوگریل لا باراں پھولوں کے لئی بنائی جب دیکھے کوئی ادیکھ پن سوں سوگند دیکھے تو ہے مُشکل (۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲۳)۔ [مقامی]۔

سَوگَند (۲) (و لین ، فت گ ، سک ن) امث.
قسم ، حلف ، عہد.

کئے بھاگ سوگند و عہد استوار
ہو غازی غذا پر ہوئے برقرار

(۱۵۶۸ ، حسن شوق ، د ، ۴۷)۔

سوگند خدا کی جُھٹ نیں عالم میں جلجلی ہے
کرتے ہیں ہاشمی کوں لئی پیار چاند صاحب

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۴۲)۔

پڑی ہے آرسی حیرت میں تیرے مُکھ کے جلوے سوں
مُجھے تُجھ حسن کی حیرت کی ہے سوگند اے ظالم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۶)۔

بولی وہ مُجھ سے گر نہیں خورسند
جس کو تو چاہے اُس کی ہے سوگند

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۰۳)۔

یہ ظُلم ہے تو ہم بھی اس زندگی سے گُزرے
سوگند ہے تمہیں اب جو درگزر کرو تُم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۰۹)۔

جامِ جہاں نُما ہے شہنشاہ کا ضمیر
سوگند اور گواہ کی حاجت نہیں مجھے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۵)۔

لے صبر و سکوں سے کام حسرت
اپنی وفا کی تُجھ کو سوگند

(۱۹۱۲ ، کُلیاتِ حسرت ، ۱۵)۔ دیوتا کی سوگند مہاراج! ایک شبد بھی جُھوٹ نہیں۔(۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر دسمبر ، ۲۱۷)۔[ف]۔

۔۔۔اُٹھانا محاورہ.
قسم کھانا ، واسطہ دینا.

علیؑ عالی نے بھائی کی دوستی کی سوگند یوں اُٹھائی
اجل کو آنے لگا پسینہ تڑپ اُٹھا عرشِ کبریائی

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۲۶)۔

۔۔۔دِلانا محاورہ.
قسم دِلانا ، واسطہ دِلانا.

ترا جی چاہے سوگند اب دِلا لے
جو دل مانے قسم ویسی کھلا لے

(۱۷۷۳ ، مثنوی تصویرِ جاناں ، ۹)۔

کہ اے زنّار دارِ نیک کردار
دِلاتی ہوں تُجھے سوگندِ زنّار

(۱۸۸۱ ، مثنوی نلدمن ، ۳۱)۔

۔۔۔دینا محاورہ.
رک : سوگند دِلانا ، قسم دینا.

علی پر بلایاں بی لیتی بہت
پری رُخ ہی سوگند دیتی بہت

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۷۲)۔ حضرت بھی رُخصت نہ دیتے تھے اور علی اکبر رو رو عاجزی کر سوگندیں دیتے تھے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۵)۔ میں نے سر جُھکا دیا اور سوگند دی کہ اے رستم وقت کے ایسی ہی ایک سیف مار کہ صاف دو ٹکڑے ہو جاؤں۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۸)۔

پیر دانا کوئی اک پند دیئے جاتا ہے
مردِ غازی کوئی سوگند دیئے جاتا ہے

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۷۲)۔

۔۔۔کھانا محاورہ.
قسم کھانا ، عہد کرنا ، حلف اُٹھانا.

سنیا جب سو لکھن ہی من ہری بات
کھیا تب اور سوگند کھا خُوب دھات

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۱۵)۔

کبھو نہ مت کھا مرے سر کی سوگند
ہم یہی ایک قسم جانتے ہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۵).
پھر اب کی لا ترے قربان جاؤں جذبۂ دل
گئے ہیں یاں سے وہ سوگند کھا کے آنے کی
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۳۶).
بھرت کے سر کی سوگند کھاؤں
باندی بتا کوئی تدبیر ...
(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۲ : ۱۵۸).
وطن کی مٹی کہ جس کی سوگند کھا کے ہم نے یہ عہد باندھا
کہ ہم لہو کے عزیز رشتوں کی پاسبانی میں کٹ مریں گے
(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۵۸).

ـــ لینا محاورہ.
قسم کھلانا ، حلف اُٹھوانا. باوجود اس کے کہ اس فریق کے دستور کے موافق اُسے (اس سے) سوگند شدید لی گئی تھی کہ اس طبقے کے اسرار کو کبھی فاش نہ کرے. (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۱۶).

سُوگَند (و مع ، فت گ ، سک ن) صف ؛ س : سُگند ، سُگندھ.
خوشبو ؛ معطر ، خوشبودار.
چنپا ، مروا ، دونا ، اوبالا ، سوگند
لکیں خوش نظر تاج سر خاں کے چھند
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۰۱). [پ : سوگندھ सगन्ध].

سَوگَندا سَوگَندی (و لین ، فت گ ، سک ن) امث.
قسما قسمی ، پختہ قول و قرار ، عہد و پیمان ، حلیفہ اقرار ، باہم قسمیہ عہد و پیمان (فرہنگِ آصفیہ). [سوگند (رک) + ا ، لاحقۂ تسلسل + ی ، لاحقۂ تانیث].

سَوگَندی / سَوگَنڈی (و لین ، فت گ ، سک ن) امث.
گھوڑے کی بیماری جس میں گھوڑا دُبلا اور سُست ہو جاتا ہے. سوگندی ... واضح ہو کہ اس مرض میں مسہل دیویں کہ مواد ناقصہ اسہال سے دفع ہو جائے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۰۸). سوگنڈی کا علاج. (۱۹۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۲۷). [مقامی].

سوگوار (و مج ، سک گ) صف.
غم کی رسم یا رسوم بجا لانے والا ، رنجیدہ ملول ، آزردہ.
میں خستہ ہوں سوگوارِ لیلیٰ
یا تُجھ کو ہے خارِ خارِ لیلیٰ
(۱۷۸۳ ، لیلیٰ مجنوں ، ہوس ، ۳۰).
پھولیں پھلیں گے مُردہ دل و سوگوار کب
لائے گا نخلِ ماتمِ دل برگ و بار کب
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۷). بعض اموات ... اہلِ ملک کو سوگوار بنا کر چھوڑتی ہیں. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۱۱۷).
مرے رفیق ، مرے دوست بیقرار ہے کیوں
جوان ہو کے بہاروں میں سوگوار ہے کیوں
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۹۳). [ف].

سوگواری (و مج ، سک گ) امث.
غمگینی ، ماتم داری ، غمی کی حالت.
زمانہ منجے سوگواری نمود
توں کی کیتا کبھو کپڑے اپنے کبود
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۹۹).
اک نئی آرزو کا خُون ہوا
ہم ہیں اور تازہ سوگواری آج
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۶).
بس ایک شمع کا شرمندہ تھا مزارِ عزیز
نہ سوگوار تھا کوئی ، نہ سوگواری تھی
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، انجم کدہ ، ۱۳۳). انتہائی سوگواری میں بھی ہر ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کر رہا تھا. (۱۹۸۵ ، طُوبیٰ ، ۵۷). [سوگ وار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سوگی (۱) (و مج) صف.
غمگین ، افسردہ ، رنجیدہ ، سوگوار.
بِرہی ہوئے بری برہ جوگی
وہ عجب بھوگی یہ عجب سوگی
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۰۷). بادشاہ یہ باتیں سن کے غمگین ہو کے اُوٹھا اور اپنی جگہ میں آ کے بیٹھا اور سوگی روگی کے مانند پڑا رہا. (۱۸۰۱ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۳۷).
مجھے زندگی میں جو روگی کیا
لیا جوگ آپ ہم کو سوگی کیا
(۱۸۵۶ ، قصہ گوپی چند ، ۱۷). [سوگ + ی ، لاحقۂ نسبت].

سوگی (۲) (و مج) امث.
ابرک کی ٹٹیاں ، آرائش کا سامان جو ہندوؤں میں برات کے ساتھ جاتا ہے. وہ جلوس جیسے جین مت والے بڑی دھوم سے نکالتے ہیں اس میں دیگر ساز و سامان کے علاوہ آرائش کے تخت بھی ہوتے ہیں جن میں مُختلف مناظر کی نقل بنی ہوتی ہے ، سروگی (مہذب اللغات). [مقامی].

سوگیانہ (و مج ، سک گ ، فت ن) امذ.
(کنایۃً) **سوگ کے کپڑے** (علمی اُردو لُغت). [سوگ (رک) + یانہ ، لاحقۂ نسبت].

سُوگیر (و مع ، ی مع) صف.
طرفدار ، جانبدار ، خیر خواہ.
نہ کوئی غمگسار دنیا میں
نہ جہاں میں مرا کوئی سُوگیر
(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۲۲۲). [سُو (سوئے) + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا].

سُوگھر / سُوگھڑ (ضم س ، غم و ، فت گھ) صف.
رک : **سُگھڑ.** وہ چاندی کے کھڑے سُوگھڑ سادے کاروں کے ہاتھ کے گڑھے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۳۸). میں مرجاؤں گی ... پھر معلوم ہو گا کہ پھوہڑ اور سُوگھڑ میں یہ فرق ہوتا ہے. (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۳۹). [سُگھڑ (رک) کا ایک املا].

ـــ بھلانی (ـــ فت بھ) امث.
رک : **سُگھڑ بھلانی**. جوزیفائن نے کبھی اپنی طرف سے فضول سُوگھڑ بھلانی اور نز دہی کا اظہار نہ کیا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۱ : ۹۲). [سُوگھڑ + بھلانی (رک)].

سُوگَھڑی (و مع ، فت گھ ، سک ڑ) امث.
کنارے کاٹنے کا آلہ. دکن میں بوری گوبھے کاٹنے کی سُوگھڑی بلتی ہے اگر سُگھڑی بلتی ہو تو اس سے کاٹ لیں تکونا کنارہ نکلے گا. (۱۹۶۶ ، ناشتہ ، ۳۹). [مقامی].

سُوگَھنڈ بالا (و مع ، فت گھ ، سک ن) امذ ؛ ســوگندبالا.
(نباتیات) **ایک پودے کا نام جس کی چھال پر بال نُما چھوٹے چھوٹے ریشے ہوتے ہیں**. سُوگھنڈ بالا یا کسی اور پودے میں غدودی بالوں کا اِمتحان کرو. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۲۲). [پ : سوگندھی بالا सगन्धी+बाला].

سوگھی (و مج) امث.
رک : **سوگی (۲)** . ایک دن کسی بڑے مہاجن ساہوکار ... کی سوگھی تکی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۷۵۵). [سوگی (رک) کا ایک اِملا].

سَول (۱) (و لین) امث.
مچھلی کی ایک قسم. بعض مچھلیاں جیسے کہ بام مچھلی سانپ سے ملتی جُلتی ہوتی ہیں ، بعض پہلوؤں پر سے چپٹی ہوتی ہیں جیسے بڑی تمبو مچھلی (سول) ، مُوا مچھلی. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۹۵). ہمارے ہاں ایسی مچھلیوں کو اہمیت حاصل ہے جو سطح سمندر اور تہہ کے درمیان رہتی ہیں ایسی مچھلیاں مثلاً سول بھی موجود ہیں. (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۱۶). [پ :].

سَول (۲) (و لین) امذ.
(گاڑی بانی) سال بمعنی سُوراخ کا غلط تلفُّظ ، گاڑی بانی کی اصطلاح میں جوئے کے بیچ کے سُوراخ کو کہتے ہیں جو بم کو جوئے کے ساتھ ایک کیلے کے ذریعہ جوڑنے کو بنایا جاتا ہے (ا پ و ، ۵ : ۱۳۵). [مقامی].

سُول (۱) (و مع) امث ؛ امذ (قدیم).
۱. **سنان ، انی ، برچھی کی نوک ، قرولی ، چُھری ، کانٹا ، خار**.

جگر میں اگر آہ کی سُول ہو
لگے خار کیسے ہی کو پُھول ہو

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۹۱). برہ کی سُول من پر ایک کا سہ نہیں سکتا. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۴۶). نیزہ داروں کا بند بند کانپتا تھا ترسول والوں کے سُول اُٹھ رہے تھے. (۱۸۷۹ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۳۶). ۲. **درد ، چُبھن ، خلش ، ٹیس ، ٹپک ، چمک ، بے چینی**.

سینے میں بجلی کوندتے ہے ، شاید غم دل کو روندتے ہے
ویسا ہی درد وہی ہوکیں ، ہے سُول چمک پھر ویسی ہے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۹۸).

نازک وہ اُس کا سینہ کہ جیسے چمن کا پھول
اس سینے میں خلش کرے نوکِ سناں کی سُول

(۱۸۵۵ ، ضمیر ، مجموعۂ مرثیہ ، ۱ : ۲۰۹). ۳. **لوہے کی کیل**. چمن مستری دیوار پر سُول لگا رہا تھا. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۱۹۶). ۴. **دردِ شکم ، پیٹ کا درد ، دردِ قولنج** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [پ : शूल].

ـــ لگنا محاورہ.
دل میں چُبھنا، بُرا معلوم ہونا، ناگوارِ خاطر ہونا (مخزن المحاورات).

سُول (۲) (و مع) امث.
حالت ، کیفیت ، حیثیت.

گریہ نے ایک دم میں بنا دی وہ گھر کی سُول
میری نظر میں صاف بیابان پھر گیا

(۱۹۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۶۷). [پ : सूल].

سُول (۳) (و مع) امذ. (قدیم).
عالمِ اجسام ، دنیا ، جہان ، ساہول ، سہاول ، دیوار کی بلندی کی سیدھ یعنی عموداً صحیح دیکھنے کا آلہ.

اِس سُول کے سیر کوں کرے خوش
ہو دیہ ہو دل ، ہٹ دھرے خوش

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۹).

کر کرم تب اُن پہ وہ صاحب زماں
سُول کے آزار سُوں بخش (بخشیے) اماں

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱۰۹). [ساہول (رک) کا قدیم اِملا].

ـــ سُوت (ـــ و مع) امذ.
سیدھ ، ہمواری ، عمدگی ، خوبصورتی. ایسا ہوا دار مکان سُول سُوت میں بناؤں ... جس سے بن بھری پُروائی ہوائیں تیز آ کر پسینے کے بادل کو اُڑا کر لے جائیں. (۱۹۲۱ ، گاڑھے خاں کا دُکھڑا ، ۴۱). [سُول + سُوت (رک)].

سُول (۴) (و مع) امذ.
(گاڑی بانی) **آہنی آنکڑا یا کانٹا جو جوئے کے بیچ میں اُوپر کے رُخ بیل کے گلے کے جوت اٹکانے کو لگا ہوتا ہے** (ماخوذ: ا پ و ، ۵ : ۱۳۵). [مقامی].

سول (۱) (و مج) امذ.
جوتے کا تلا ، اپر کے بالمقابل. اِس کے اپر میں پیسیوں چیپاں لگی ہوئی ہیں اور سول؟ وہ تو میں نہ جانے کتنے تھپوا تھپوا کر عاجز آ گیا. (۱۹۳۷ ، ہم اور تم ، ۷۰). تھیلوں میں چرس کو جوتوں کے سول کی شکل میں بھرا گیا (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۴، ستمبر ، ۲۰). [انگ : Sole].

سول (۲) (و مج) صف.
واحد ، تنہا ، بلا شرکتِ غیرے (فیروزاللغات). [انگ : Sole].

ـــ ایجنٹ (ـــ ی مج ، کس ج ، سک ن) امذ.
واحد گماشتہ ، واحد کارندہ. پاکستان میں کمپنی کا سول ایجنٹ

اپنا خاص صالح بھائی کافور والا ہے۔ (۱۹۸۶ء ، جانگلوس ، ۲۰۹)۔ [انگ : Sole Agent]۔

سُول (۲) (و مج نیز و لین) امذ۔
کولائیڈ کا سیّال محلول۔ گرم پانی کے اندر جیلاٹین کا محلول سول کی ایک مثال ہے۔ (۱۹۹۳ء ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۳۹)۔ [انگ :]

سِوِل (کس س ، و) صف۔
ملٹری کا نقیض ، غیر فوجی ، مُلکی ، مالی ، فوجداری ، دیوانی یا انتظامی ، خلیق ، مہذب ، ملنسار ، بھلامانس۔ اس کالج میں قانون کی تعلیم ہوتی ہے اور یہاں کے سند یافتہ سول عہدوں پر مامور ہوتے ہیں۔ (۱۸۹۲ء ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ۱۶۷)۔ حکومت خاص خاص سول یا فوجی خدمات کے صلے میں بھی زمین عطا کرتی ہے۔ (۱۹۳۰ء ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷۰)۔ دوسرا وہ سول عملہ جس کا سربراہ حکومت کا ایک سیکرٹری ہوتا ہے۔ (۱۹۷۳ء ، پاکستان کا المیہ ، ۲۵)۔ [انگ : Civil]۔

ــــ اَسْپتال / ہَسْپتال (ــــ فت ا ، سک س ، فت پ / فت ہ) امذ۔
حکومت کا قائم کردہ بڑا ہسپتال جو عموماً ہر بڑے شہر میں ہوتا ہے۔ کئی دن پہلے شہر خالی کیا گیا ، سول اسپتال کی زیادہ تر نرسیں ، ڈاکٹر ... مشرق کی طرف روانہ ہو گئے۔ (۱۹۷۰ء ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵۸)۔ [انگ : Civil Hospital]

ــــ اَفْسَر (ــــ فت ا ، سک ف ، فت س) امذ۔
حکومت کے انتظامیہ شعبے کا حاکم ، غیر فوجی سرکاری محکمے کا افسر۔ اُن کو شُبہ تھا کہ یہ سول افسروں سے مُخبری کیا کرتا ہے۔ (۱۹۱۰ء ، سپاہی سے صوبہ دار ، ۲۱۳)۔ کُچھ سول افسروں کو ساتھ ملا کر انہوں نے کراچی کے مزدوروں سے اپنے حق میں ایک پُھسپُھسا سا مظاہرہ بھی کروایا تھا۔ (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۶۹۶)۔ [انگ : Civil Officer]۔

ــــ اِنْجِینِیر / اِنجِنیَر (ــــ کس ا ، سک ن ، ی مج ، سک ن ، فت ی / فت ہ) امذ۔
سڑک ، پُل ، عمارتیں وغیرہ بنانے والا انجینئر ، میر عمارت۔ سول انجینئروں کا عظیم الشان جلسہ خصوصیت کے ساتھ قابلِ ذکر ہے۔ (۱۹۳۸ء ، حالاتِ سرسید ، ۳۷)۔ [انگ : Civil Engineer]

ــــ اِنْجِینِیرِنگ / انجینِیری (ــــ کس ا ، سک ن ، ی مج ، سک ن ، فت ی ، کس ر ، مغ) امث۔
پُل ، سڑکوں اور عمارتوں وغیرہ کی تعمیر کا کام۔ صاحبت ، سول انجینری ، تحصیلداری ... کے مُختلف عہدوں پر سرفراز ہوتے سات سو روپیہ تک تنخواہ پائی۔ (۱۹۲۹ء ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۱۵۵)۔ سول انجینئرنگ کے تحت دریاؤں پر بند باندھنا سڑکوں کی تعمیر اور دیکھ بھال کا کام ہوتا ہے۔ (۱۹۸۵ء ، جنرل سائنس ، ۱۱)۔ [انگ : Civil Engineering]۔

ــــ اَیوی ایشَن (ــــ ی مج ، ی مج ، فت ش) امذ۔
ایک سرکاری محکمہ جس کا کام ملک میں ہوائی جہاز چلانے والی غیر سرکاری کمپنیوں کی نگرانی ، ہوائی اڈّوں کا انتظام اور ہوابازی کے شوق کو عام کرنا ہے۔ سول ایوی ایشن ، محکمہ کا سربراہ ڈائریکٹر جنرل کہلاتا ہے اور اس کے تحت کئی شعبے ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۲ء ، اُردو انسائکلو پیڈیا ، ۵۸۵)۔ [انگ : Civil Aviation]

ــــ جَج (ــــ فت ج) امذ۔
مُنصف یا قاضی جسے حکومت نے دیوانی امور سے متعلق مقدمات طے کرنے پر مامور کیا ہو۔

بھی چیف جسٹس بھی سول جج ہوں
تو کسی دُھوم سے جل کے مکّے میں حج ہوں

(۱۸۹۸ء ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۶۷)۔ سول جج ٹنڈو الہ یار محمد فاروق ایم میمن نے ... مقدمہ کا فیصلہ سُنا دیا۔ (۱۹۸۹ء ، جنگ ، کراچی ، ۲۰/۱ کتوبر ، ۵)۔ [انگ : Civil Judge]۔

ــــ حُکُومَت (ــــ ضم ح ، و مع ، فت م) امث۔
غیر فوجی حکومت ، مارشل لا کا نقیض۔ جب سول حکومت ... مُطلق حکومت میں بدلتی ہے۔ (۱۹۸۶ء ، بادشاہ (ترجمہ) ، ۹۰)۔ [سِول + حکومت (رک)]۔

ــــ سَپْلائی (ــــ فت س ، سک پ) امذ۔
وہ محکمہ جو کسی چیز کی بہم رسانی کے لیے قائم ہو (خصوصاً محکمۂ رسد رسانی)۔ رسماً مُلازمت تو اُس کی سول سپلائی کے محکمے میں مقرر کر دی گئی لیکن عملاً میں نے اس سے کام چیف آف پروٹوکول کا ہی لیا۔ (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۳۰۷)۔ [انگ : Civil Supply]۔

ــــ سَرْجَن (ــــ فت س ، سک ر ، فت ج) امذ۔
کسی ضلع کے سرکاری اَسپتالوں کا بڑا ڈاکٹر ، محکمۂ حفظانِ صحت کے اعلیٰ عہدہ پر مامور ڈاکٹر ، سرکاری طبیبِ اعلیٰ۔ اور اس بات سے بھی طمانیت ہوتی ہے کہ تُم نے باقاعدہ علاج سول سرجن کا شروع کیا ہے۔ (۱۸۹۵ء ، مکتوباتِ سرسیّد ، ۵۳۵)۔ سول سرجن ہر شخص کا سینہ ٹھوک بجا کر دیکھتا رہا کہ کیا آواز نکلتی ہے۔ (۱۹۳۲ء ، غُبارِ خاطر ، ۳۷)۔ وہ گھبرا کر گوجرانوالہ ہسپتال میں سول سرجن کے پاس چلی گئی۔ (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۱۳۶)۔ [انگ : Civil Surgeon]۔

ــــ سَرْوِس (ــــ فت س ، سک ر ، کس و) امذ۔
مُلک کے اِنتظامی اُمور سے متعلق اعلیٰ ملازمت نیز امتحان ، سرکاری مُلازمت کا وہ شعبہ جس میں بڑے بڑے سول عہدہ دار ہوتے ہیں۔ دو ہندو واسطے امتحان سول سروس کے ہمیش سے اور آتے ہیں۔ (۱۸۶۹ء ، خطوطِ سرسیّد ، ۳۱)۔ انعام سے بڑھ کر یہ ہوا کہ سول سروس کے کورس میں داخل کی گئی۔ (۱۹۰۳ء ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۴۴۴)۔ میں نے اپنے زمانے کی سب سے بڑی سول سروس کے مقابلے کے اِمتحان میں حصّہ لیا۔ (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۱۰۱)۔ [انگ : Civil Service]۔

ــــ سَرْوِس اَکیڈمی (ــــ فت س ، سک ر ، کس و ، فت ا ، ی مج ، سک نیز فت ڈ) امث۔
وہ اِدارہ جہاں سول ملازمین کو تربیت دی جائے۔ اُن دنوں لاہور میں

سول سروس اکیڈمی میں زیرتربیت تھا۔ (۱۹۸۷ء، اک محشر خیال، ۲۱۱)۔ [انگ : Civil Service Academy]۔

---سرونٹ (---فت س، سک ر، فت مج و، غنہ) امذ۔
غیرفوجی عہدہ‌دار، سرکاری ملازم۔ اس رپورٹ کی روشنی میں کوئی بات لکھنا ایک سول سرونٹ کے ضابطۂ کردار کے منافی ہو گا۔ (۱۹۸۷ء، شہاب نامہ، ۹۱)۔ [انگ : Civil Servant]۔

---شادی امث۔
لڑکے اور لڑکی کا باہمی رضامندی سے عدالت کے روبرو اقرار نکاح، ملکی قانون کے مطابق عقد، سول میرج۔ ۱۸۶۸ء کے قانون کی رُو سے آسٹریا میں سول شادیوں کی اجازت اور کل فریق مذہب کو برابر دی گئی۔ (۱۸۸۸ء، حسن، ستمبر، ۷)۔ [سول + شادی (رک)]۔

---کوڈ (---و مج) امذ۔
مجموعۂ قوانین دیوانی، دیوانی قانون کا دستورالعمل (اعظم اللغات)۔ [انگ : Civil Code]۔

---کورٹ (---و مج، سک ر) امث۔
(قانون) وہ عدالت جس میں لین دین کے مقدمات ہوتے ہیں، عدالتِ دیوانی۔ وکیل نے مدنا پور کی سول کورٹ میں میرے خلاف کئی لاکھ روپے کے ہرجانہ کا دعویٰ دائر کیا۔ (۱۹۸۷ء، شہاب نامہ، ۲۳۷)۔ [انگ : Civil Court]۔

---لا امذ۔
دیوانی قانون۔ میں سول لا کا نوحہ کناں تھا۔ (۱۹۷۵ء، ہمہ یاراں دوزخ، ۱۱۰)۔ [انگ : Civil Law]۔

---لائن / لائنز (---کس ء / سک ن) امث۔
گنجان آبادی سے الگ سرکاری کوٹھیوں کا وسیع علاقہ جہاں ہر بنگلے سے ملحق بڑا احاطہ یا باغ ہوتا ہے۔

جناب ہی کو مناسب ہے یہ سول لائن
نیازمند کو تو شہر ہی میں راحت ہے

(۱۹۲۱ء، اکبر، ک، ۳ : ۳۸۸)۔ ان کے بھاشن میں بیورو کریسی کے وہ سارے برخود غلط اصول جھلک رہے تھے جنہوں نے نوکر شاہی کو اندرون شہر سے کاٹ کر سول لائنز کی الگ تھلگ اجنبی دنیا میں آباد کر رکھا تھا۔ (۱۹۸۷ء، شہاب نامہ، ۱۶۴)۔ [انگ : Civil Line]۔

---لسٹ (---کس ل، سک س) امث۔
عہدہ داروں کے نام مع عہدہ، مدت ملازمت و تنخواہوں کی فہرست، ملکی ملازمین کی فہرست۔ انہوں نے سول لسٹ کو جو سلطان عبدالعزیز مرحوم کے وقت چالیس لاکھ پونڈ یا چھ کروڑ روپے مقرر تھی نصف سے بھی زیادہ کم کر دیا ہے۔ (۱۸۹۳ء، بست سالہ عہد حکومت، ۸۰)۔ سماج خفا ہو جائے گا۔ بڑی دُھوم دُھام سے تیاری شروع ہوئی، سول لسٹ دیکھ کر تمام بڑے بڑے افسروں کو مدعو کیا۔ (۱۹۸۰ء، لہریں، ۲۰۳)۔ [انگ : Civil List]۔

---میرج (---ی لین، کس ر) امث۔
قانونی شادی، عدالتی شادی، وہ شادی جو عورت اور مرد اپنے اپنے اولیا کی اجازت اور موجودگی کے بغیر باہمی اتفاق سے عدالت کے ذریعے کرتے ہیں۔ دیکھنا کہیں «سول میرج» نہ کرلینا شادی ہندو احکامات کے بموجب ہی ہو۔ (۱۹۲۵ء، پریم چالیسی، ۲ : ۸)۔ آنے سے پہلے لیلی نے ایک چٹھی لکھ کر عا کی ٹیبل پر رکھ دی تھی کہ وہ آج شام شیام سے سول میرج کر رہی ہے۔ (۱۹۸۴ء، روز کا قصّہ، ۱۱۹)۔ [انگ : Civil Marriage]۔

---نافرمانی (---فت ف، سک ر) امث۔
حکومت کی لگائی ہوئی پابندیوں کو توڑنا، حکومت کے احکام کی تعمیل سے بلاتشدد انکار، سرکاری احکامات کی خلاف ورزی۔ انہوں نے سول نافرمانی کی تحریک شروع کر کے ہنگامۂ انقلاب برپا کیا۔ (۱۹۳۷ء، ہندوستان کا نیا دستور حکومت، ۱۷)۔ سول نافرمانی کی تحریک کی بازگشت ابھی فضا میں گونج رہی تھی۔ (۱۹۸۳ء، گرد راہ، ۷)۔ [سول + نا (حرف نفی) + فرمان + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---نامتابعت (---ضم م، فت ب، ع) امث۔
حکومت کے احکامات کو نہ ماننا، ملکی قوانین پر عمل نہ کرنا۔ ایک پارٹی یہ اعلان کر دیا کہ عام سول نامتابعت شروع کر کے دروازے کو زبردستی کھولنا مناسب نہ ہوگا۔ (۱۹۲۳ء، خطبۂ صدارت، محمد علی جوہر، ۱۲۹)۔ [سول + نا (حرف نفی) + متابعت (رک)]۔

---وار امث۔
ایک ملک کے مختلف طبقوں کی باہمی لڑائی، خانہ جنگی۔ برٹش گورنمنٹ نے اس سول وار میں اپنی غیر جانبداری ظاہر کر دی۔ (۱۹۱۵ء، اخباری لغت، ۱۵)۔ کلکتہ میں ہندو مسلم فساد نہیں ہوا بلکہ سول وار ہوتی ہے۔ (۱۹۸۷ء، شہاب نامہ، ۲۷۵)۔ [انگ : Civil War]۔

سولا (۱) (و مج) امذ۔
ایک پودے کے تنے کی لکڑی، یہ پودا آبی اور غیر آبی دونوں طرح کا ہوتا ہے، آبی عموماً بنگالہ اور آسام میں پایا جاتا ہے، اس کے پتلے ورقوں کی ٹوپیاں وغیرہ بناتے ہیں۔ سولا جو انگریزی ٹوپیاں بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ایک ... آبی پودے کا تنا ہے۔ (۱۹۰۷ء، مصرف جنگلات، ۳۳۱)۔ [सोला]۔

---ہیٹ (---ی لین) امذ ؛ امث۔
ایک خاص طرز کا انگریزی ٹوپ جو سولا کی لکڑی کے گودے سے بنایا جاتا ہے، اس میں کنارے چھجے کی طرح باہر کو نکلے ہوتے ہیں تا کہ دھوپ سے محفوظ رہا جا سکے۔ اس کی سولا ہیٹ اتنی بڑی تھی کہ اس سے سن اسٹروک کا بخوبی بچاؤ ہو سکے۔ (۱۹۶۲ء، آفت کا ٹکڑا، ۳۳۹)۔ سر پر سولا ہیٹ کی وضع کے فلالین کے ٹوپ اوڑھے ہوئے تھے۔ (۱۹۸۳ء، سفر مینا، ۷۵)۔ [سولا + انگ : Hat]۔

سولا (۲) (و مج) صف (قدیم)۔
رک : سولہ۔

سکل بھوسَن نے دُرج کہ ہو بنائے ای ساری
دساوے لیں میں جگ کے برس سولا کی ہو ناری
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۵۳)۔ [سولہ (رک) کا قدیم اِملا]۔

ـــــ سِنگار (ـــــ کس س ، غنہ) امذ.
رک : سولہ سنگار.

بن سوبرن کر کے سولا سِنگار
کھولے رنگو گل میں وہ پُھولوں کا ہار
(۱۷۵۶ ، قصّہ کام روپ و کلاکام ، ۹۳)۔
ابھی ہے سائل نہ کر تقاضا ابھی ہیں سولا سِنگار باقی
ابھی تو اُٹھے ہیں وہ نہا کر ابھی تو کپڑے بدل رہے ہیں
(۱۸۹۷ ، دیوانِ ڈاکٹر سائل ، ۱۳۴)۔ [سولا + سِنگار (رک)]۔

ـــــ کَلا (ـــــ فت ک) امذ.
مکمل ، پُورا یا چودھویں کا چاند (چاند کے سولھویں حصّے کو کلا کہتے ہیں)۔

عشق کے لاوک سے   توں کرتار کا منظور ہے
چاند جیوں سولا کلا   جگ میں یوں مشہور ہے
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۶۷)   سولا + کلا (رک)]۔

سُولانا (ضم س ، غم و) ف ، (قدیم)۔
رک : سُلانا.

او پے سُدھ کوں پت سوں اوچایا وہیں
لے جا پھر پلنگ پر سُولایا وہیں
(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۱۵)۔
تب ہو یے طاقت حسن دل پاس آنی
سر کوں اس کے گود میں اپنے سولانی
(۱۷۸۶ ، مثنوی حسن و دل ، ۲۷)۔ [سُلانا (رک) کا قدیم اِملا]

سولجَر (و مج ، سک ل ، فت ج) امذ.
فوجی، سپاہی ، لشکری.

خوف کے مارے لیٹ جائیں سب اپنی ماؤں سے
تیرے بُزدل سولجر سنگیں سے کر دیں سر جُدا
(۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۸۷)۔ میں اپنے سولجر دادا کا پوتا ... صلح کے لئے تیار نہیں ہوں. (۱۹۵۷ ، ناقابلِ فراموش ، ۲۶۹)۔ [انگ : Soldier]۔

ـــــ آدمی (ـــــ سک د) صف مذ.
سپاہیانہ مزاج رکھنے والا آدمی ؛ (مجازاً) صاف گو ، کھری کھری سُنانے والا. اگر کسی نے کوئی سوال پُوچھنا ہے تو خوشی سے صاف صاف پوچھو میں سولجر آدمی ہوں . (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۰۲۹)۔ [سولجر + آدمی (رک)]۔

سُولَچّھن (و مع ، فت ل ، شد چھ بفت) صف.
خوش اطوار ؛ حسین.

سُولچھن اتم پدمنی ذات کی
ادک ناز کی سوں کنول دھات کی
(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۱۳)۔ [پ : सलच्छ]۔

سولَر (و مج ، فت ل) صف.
سُورج کا ، سُورج سے منسوب ، شمسی (مرکبات میں مُستعمل جیسے سولر انرجی ، سولر سیل وغیرہ)۔ فوٹو سیل پر ... سُورج کی رُوشنی ڈال جائے تو اس کو سُورج کی روشنی سے چلنے والا سولر سیل کہتے ہیں .(۱۹۸۳ ، ٹرانزسٹر الیکٹرونکس ، ۳۷)۔ [انگ : Solar]۔

سِولَزیشَن / سِوِلیزیشَن کس س ، و ، ل ، ی مج ، فت ش)امذ.
تہذیب ، شائستگی ، تمدن . عرب نے اس وقت تک سِولیزیشن میں کُچھ ترقی نہ کی تھی . (۱۸۹۳ ، مجموعۂ نثرِ بے نظیر ، ۵۳)۔ [انگ : Civilization]۔

سُول فاختَہ (و مع ، سک خ ، فت ت) امث.
(موسیقی) طبلہ وغیرہ کی تالوں کے ایک مجموعہ کا نام جس میں تین تالیں ہوتی ہیں. سُول فاختہ ... اس کے تین ضرب تال ہیں اور پہلے پرسم ہے اور ہر سر تالیں اس کے الفاظ کے مطابق دینی لازم ہے. (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۱۰۳)۔ اِبتدا میں خاص تال سات ہیں جن کے نام ذیل میں درج ہیں ... مثھ تال یا سُول فاختہ. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۳ : ۲) . بحرِ خفیف السدس المحذوف جس کا وزن تال سُول فاختہ پر ہے ، اس میں چپک تال ہے اور یہ دونوں تین تین ضرب کی ہیں. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۱۸۹)۔ [مقامی]۔

سُولَکّھَن (ضم س ، و غم ، فت ل ، شد کھ بفت) صف.
۱. نیک چلن ، خوش اطوار ، نیک عمل.

چلت دیکھ کر توں ہر یک کوں سچ
کہ دھوتا سولکھن ہے بیسا سولچ
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۰)۔
کہ فرماتا کہ اپنے مرد کوں زن
کرے سجدہ ہمیشہ اے سُولکھن
(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۲۱)۔ **۲. نیک بخت ، خوش نصیب ، اچھی قسمت والا.**

جو سلطان عبداللہ آفاق گیر
سُولکھن شہنشاہِ گردوں سریر
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۹)۔ **۳. خُوبصورت ، حسین.**
سُولکھن وتی دہن بدیع الجمال   یکا ایک یک دن خیالی خیال
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۱۵) [پ : सुलक्खन]۔

سُولْکانا (ضم س ، غم و ، سک ل) ف م (قدیم)۔
سُلگانا. ملعونہ نے مکر و فریب سے ایسی آگ سُولکائی کہ دل اسماء کوں محبتِ حسن سے خالی کر عشقِ یزید میں لگائی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۵)۔ [سُلگانا (رک) کا قدیم اِملا]۔

سولَن (۱) (و مج ، فت ل) امذ.
یُونان کا ایک نامی حکیم ؛ (استعارۃً) حکیم ، دانش مند.

ارسطو کی تعلیم سولن کے قانون
پڑے تھے کسی قبرِ کہنہ میں مدفون
(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۳۱)۔ [انگ : Solon]۔

سولَن (۲) (و مج ، فت ل) اِمذ.
(لوہاری) پتیا ؛ سونیلَن کا لوہا (اب و ، ۸ : ۹). [غالباً سالڈ Solid کا بگاڑ].

سولو (و مج ، و مج) امذ.
اکیلا ، تنہا ؛ وہ گانا جو صِرف ایک شخص گائے (کورس کی ضِد). سولو آلۂ موسیقی ، یہ ایطالوی لفظ لاطینی سولسَن سے نکلا ہے اور اکیلا یا تنہا کے معنی دیتا ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۸). یورپی اقوام کورس میں گانے کی عادی ہیں کورس کی گُونج مطالبِ سُخن کو جلا دیتی ہے ... وہ سولو یا اکیلے گانے میں پیدا نہیں ہوتی۔ (۱۹۶۵ ، بجنگ آمد ، ۹۳) [انگ : Solo

سولْواں (و مج ، سک ل) امذ.
رک : **سولہواں.** او بازار چوبیس جتیاں کا تھا ... سولواں چلن. (۱۳۰۱ ، بندہ نواز ، شکار نامہ (شہباز ، فروری ، ۱۹۶۶)).

خوشی کا موج دریا سولواں ہے
کرم کا موج دریا ستروان ہے

(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد سورتی ، ۲۳). [سولہواں (رک) کا ایک اِملا].

سُولْوانا (ضم س ، غم و ، سک ل) ف م (قدیم).
رک : **سُلوانا ، سُلانا.** ایک رسّی بطور پلولے کے لٹکاوے اور گائے کو سُولوا کر پچھلی طرف کے دھڑ کو اُسی میں لٹکا دیوے۔ (۱۸۸۵ ، دولتِ ہند ، ۶۵). [سُلوانا (رک) کا قدیم اِملا].

سولُوتری (و لین ، و مع ، سک ت) صف.
فرانس کے علاقے میکَن کے قریب سالوتر نامی ایک مقام میں غار ہے جس میں حجری دور سے تعلق رکھنے والے آثار دریافت ہوئے ہیں. ڈھانچوں کے ساتھ جو ہتھیار ملے ہیں اُن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ اِنسان اورگنیسی ، سولوتری اور میگڈل تمدّن کے زمانوں سے گُزرا ہے۔ (۱۹۶۷ ، جدید معلوماتِ سائنس ، ۲۰۸). [انگ :].

ـــ تمَدُّن (ـــ فت ت ، م ، شد د بضم) امذ.
حیاتِ انسانی کے اُس حجری دور کا تمدّن جس میں عُمدہ ہتھیار(جن کے پھل بید کے پتے کے مانند ہیں) اور سُوئیاں بھی ملی ہیں جن میں سُوراخ ہیں جو ہڈی یا ہاتھی دانت کی بنی ہوئی ہیں. سولوتری تمدّن ہتھیار عُمدہ ان میں بید کے پتے جیسا پھل بنتا ہے پہلی مرتبہ اسی تمدّن میں سوئیاں ملی ہیں جن میں سُوراخ بھی ہے۔ (۱۹۶۷ ، جدید معلوماتِ سائنس ، ۱۸۷). [سولوتری (علم) + تمدّن (رک)].

سولَہ (و مج ، فت ل) صف ؛ سولا ، سولھا.
۱. **دس اور چھ کا مجموعہ ، پندرہ کے بعد کا عدد ، چھ اور دس (۱۶)، شانزدہ (فارسی).**

کتنے سنگار سولہ سو شیشے سو لا کھ لا کھ ہوئیں تو
سرس ہے سنے سون سینا سو سولا سال والی کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲).

رذالا یار جب بولا مرا آتا روپے پر ہے
تم ہم بولے کہ منہ دیکھو روپے کے سولہ آنے ہیں

(۱۷۶۱ ، چمنستان شعرا ، ۳۳۳). میوہ کے مول اناج بکتا ہے ... گیہوں بارہ سیر ، چنے سولہ سیر ، گھی ڈیڑھ سیر. (۱۸۶۰ ، خطوطِ غالب ، ۲۹۳). سولہ برس تلاشِ علم اور اکہتر برس نشرِ علم میں گزارے. (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۳۵). ۲. **پانسوں کا اس طرح پڑنا کہ ایک پر چھ اور دو پر پانچ پانچ دائرے شُمار میں آئیں** (علمی اُردو لُغت ؛ اصطلاحات پیشہ وراں ، ۵ : ۵۰). [سोलह : ۷].

ـــ اَبھرَن (ـــ فت ا ، سک بھ ، فت ر) امذ.
رک : **سولہ سِنگھار.** عیش و نشاط کے سامان ... وہی مُرَصّع کنگن سولہ ابھرن ہیں۔ (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۳۰۲). [سولہ + ابھرن (رک)].

ـــ آنہ/آنے (ـــ فت ن) صف.
(مجازاً) **مکمل ، پُورا ، بالکل ، کُلّیۃً.** میاں اس نکتے کی وجہ سے اس وقت سولہ آنے کام بن گیا۔ (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۱۷). تمہارا اور اپنی ملکۂ معظمہ کا سچّا ، بے میل ، پکّا ، سولہ آنے ڈبل ، دوست ، خیرخواہ ، جاں نثار اودھ پنچ ... عیوب سے ایسا دور ہے جیسا روس ایران یا ہندوستان نمک حرامی سے۔ (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۷). وہ خُوب جانتے تھے کہ ان کا وجود سولہ آنہ دیوالیہ ہے۔ (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۷). [سولہ + آنہ/آنے (رک)].

ـــ آنے (دُرُسْت) ہونا محاورہ.
بالکل صحیح ہونا ، مکمل ہونا. باز کی رائے سولہ آنے درست ہے۔ (۱۹۷۳ ، پنجابی لوک داستانیں ، ۱۸۷).

ـــ بَگّھی (ـــ فت ب ، شد گھ) امث.
ایک کھیل جس میں شطرنج کی طرح زمین پر لکیریں کھینچ کر سولہ ٹھیکریاں رکھ کر کھیلتے ہیں (نوراللغات) [سولہ + بگھی (رک

ـــ بَگّھی بَنانا محاورہ.
سخت سزا دینا ، ایک قِسم کا تشدُّد ؛ گرم سیخوں یا نیزوں سے پیٹھ پر داغ لگانا یا زخم ڈالنا. قاتوں کو لوٹ لیا، زمیندار کو پکڑ لائے ، حکم ہوا درخت میں باندھ دو ، دس ہزار روپے کے لیں گے ، ورنہ اس کی پُشت پر سیخچہ ہائے آہن سے سولہ بگھی بنا دو۔ (۱۸۹۶ ، طلسم ہوش رُبا ، ۷ : ۳۳۱).

ـــ بَھوَن (ـــ فت بھ ، و) امذ.
(مجازاً) **ساری دُنیا ، جہاں.**

اے شہ والا گہر ، تُوں وہ ولی ہے جو آج
سولہ بھوَن میں پڑیں ، خطبہ ترا آشکار

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۵۰). [سولہ + بھون (رک)].

ـــ سِنگار/سِنگھار (ـــ کس س ، غنہ) امذ.
عورتوں کی مکمل آرائش کا ساز و سامان ، وہ آرائش و زینت کی سولہ چیزیں جو پاک و ہند کی عورتوں سے مخصوص ہیں (۱. سُرمہ یا کاجل ، ۲. کنگھی چوٹی ، ۳. مہندی ، ۴. منجن ، مسّی ،

۵۔ اُبٹن ، ۶۔ سیندور ، ۷۔ پان ، قشقہ یا بندی ، ۹۔ پھولوں کے ہار ، گجرے ، ۱۰۔ گہنے ، ۱۱۔ کپڑے ، ۱۲۔ چوڑیاں ، ۱۳۔ کمر کا زریں پٹکا یا کمربند جس کے سروں پر گھنگرو ہوتے ہیں ، ۱۴۔ سر کا آرائشی زیور ، ۱۵۔ کان ، ناک اور گلے کے زیورات ، ۱۶۔ ہاتھ پانو کے زیورات)۔

تُوں سولہ سِنگاراں کوں جب ہِن آئے
تجے دیکھ کر ہائے عیشاں اللہ

(۱۶۱۱ ، قل قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۶)۔ اُن نے کہہ دو سولہ سِنگار بال بال گج موتی پرود۔ (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۸)۔
جو کوئی زیور میں لد کے آئے ، تو حُسنِ اصلی دکھائی کیا دے
جو بات ہے تیری سادگی میں ، کہاں وہ سولہ سِنگار میں ہے
(۱۸۹۷ ، دیوانِ ڈاکٹر مائل ، ۱۸۳)۔ ایک مستو شباب نازنین کو ... سولہ سِنگار کر کے ان کے پاس بھیج دیا۔ (۱۹۸۴ ، آتش چنار ، ۱)۔ [سولہ + سِنگار / سِنگھار (رک)]۔

---سِنگار/سِنگھار بارَہ اَبھرَن/اَبھوشَن کہاوت۔
رک : بارہ ابھرن سولہ سِنگار۔ ساتوں لڑکیاں سولہ سِنگار بارہ ابھرن ، بال بال گج موتی پرو کر بادشاہ کے حضور میں کھڑی تھیں۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۸)۔

---سِنگار/سِنگھار کَرْنا محاورہ۔
بننا ، سنْورنا ، آراستہ ہونا۔

کئے سِنگار سولہ سو شیشے سو لاکھ لا کھ ہوئیں
سرس ہے سبنے سوں ، سینا سو سولا سال والی کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲)۔ کوئی انیس بھٹیاریاں سولہ سِنگار کر کے اس وقت سرا میں تیار بیٹھی ہیں۔ (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۲۰۸)۔ عورتیں سولہ سِنگار کیے ساگر کے پُر فضا میدان میں ساون کی رم جھم برکھا کی بہار لوٹ رہی تھیں۔(۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۹۶)۔
وہ سولہ سِنگار کیے اپنی ہی سوچ میں کھوئی ہوتی ہے
سانسوں میں وہ گہرا پن ہے جیسے بےسدھ سوئی ہوتی ہے
(۱۹۸۶ ، کلیاتِ منیر نیازی ، ۱۷)۔

---سولَہ گَنڈے سُنانا محاورہ۔
(عو) ان گنت گالیاں دینا ، نامُلائم باتیں کہنا ، بُرا بھلا کہنا (مخزن المحاورات)۔

---کُٹّی (---ضم ک ، شد ٹ) امث۔
ایک قسم کا کھیل (مہذب اللغات)۔ [سولہ + کُٹّی (رک)]۔

---کُٹّی کھینچنا محاورہ۔
خوب زدوکوب کرنا ، بید یا قمچی سے چوتڑوں پر مارنا (مہذب اللغات]۔

سولَھواں (و مع ، فت ل ، سک ہ) صف ، اسر سولہواں۔
ترتیب میں پندرہ کے بعد کا درجہ (ماخوذ : پلیٹس ؛ علمی اُردو لُغت)۔
[پ : सोलहवां]۔

سولَھی (و مع ، سک ل) امث۔
ایک کھیل کا نام جو سولہ کوڑیوں سے کھیلا جاتا ہے ، جُوئے میں ایک داؤں کا نام۔ سولہی جواری کا داؤں۔ (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۸۰)۔ سولہی اور چوپڑ اور اسی قسم کی کوئی شے نہ کھیلیں۔ (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۷)۔ [سولہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سُولی (و مع) امث۔
۱۔ وہ سیدھی نوکدار لکڑی ، بلی یا کسی دھات کی سلاخ جسے زمین میں گاڑ کر گنہگار یا مُجرم کو اُس پر بٹھا دیا جائے تو وہ آہستہ آہستہ اُس کے جسم میں گھستی چلی جائے اور وہ تڑپ تڑپ کر جان دیدے۔

باغ میں دیکھا جو سروِ قامتِ دلدار کو
فاختہ سُولی سمجھتی ہے ہر اک شمشاد کو

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۷۵)۔ کیا تم کو نہیں معلوم ہے کہ چوروں کو سُولی کی سزا دیجاتی ہے۔ (۱۸۸۶ ، درگیش نندنی ، ۸۵)۔
۲۔ (مجازاً) وہ بلی جس میں رسّی کا پھندا پڑا ہو اور مُجرموں کو اُس پر لٹکایا جائے ، پھانسی ، دار۔ میرے دروازے پر ایسیاں بہوت سُولیاں ہیں ہر ایک سولی پر مُرید کا سر روتا ہے۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی ، ۲۹۵)۔ حجاج نے ان کی لاش سُولی پر لٹکا دی۔ (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۳)۔ ۳۔ پھانسی کا پھندا ، وہ رسّی جس سے پھانسی دی جائے۔ اب یہاں دم نہ لو ، دشمن سُولی اور ہتھکڑی لیے ہوئے پیچھے آتے ہیں۔ (۱۹۰۹ ، خُوبصورت بلا ، ۹۵)۔ [پ : सूली]۔

---بَرْپا کَرْنا محاورہ۔
رک : سولی کھڑی کرنا۔ بعد قیل و قال اس فرقۂ بدخصال نے دو سُولیاں برپا کیں اور ہر ایک نے گرد ان کے کینہ و عداوت سے تلواریں کھینچیں۔ (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری (ترجمہ) ، ۱۸۴)۔

---بھانا محاورہ (قدیم)۔
پھانسی دینا ، نیزہ مارنا۔

محمد حنیف سعد کوں دیکھ کر
سُولی بھاؤ کر اس کوں دیتے اسر

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۶۰)۔

---پانا محاورہ۔
پھانسی ہونا ، سُولی کی سزا پانا۔

اعدائے بدنصیب نے پائی ہیں سُولیاں
شاخیں بنی ہوئی ہیں یئے نخل دار ہاتھ

(۱۸۷۴ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۱۱)۔

---پَر/پَہ بَسَر کَرْنا محاورہ۔
بہت بے چینی سے گزارنا ، تڑپ تڑپ کر گُزارنا۔

شمع کی طرح سے یادِ قدِ رعنا میں ترے
ہم نے سُولی پہ سدا رات بسر کی گھر میں

(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۷۸)۔

---پَر/پَہ بَسَر ہونا محاورہ۔
نہایت اضطراب اور بے چینی میں گُزرنا۔

قدِ جاناں کے تصور میں سحر ہوتی ہے
شبِ فُرقت مری سُولی پہ بسر ہوتی ہے
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۴۲).

---پر بیٹھنا محاورہ.
بے چینی میں بسر کرنا ، موت کے مُنھ میں رہنا. فی الحقیقت وہ ہر وقت سُولی پر بیٹھے ہوئے ہیں خوف دل میں سمایا ہوا ہے.
(۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۲۰۹).

---پر ٹنگنا محاورہ.
رک : سُولی پر چڑھنا ، مُصیبت میں مُبتلا ہونا. سُکھ مُجھ سے کوسوں دور ہے، میرے پر ان دُکھوں کی سولی پر ٹنگے ہوئے ہیں.
(۱۹۷۸ ، چار بیتہ (ترجمہ) ، ۲۵۹).

---پر جان ہونا محاورہ.
عذاب میں جان ہونا ، مُصیبت میں مبتلا ہونا ، ضیق میں جان ہونا.
جا سرو حواس باختہ کی
سُولی پر جان فاختہ کی
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۳۰).

---پر چڑھانا محاورہ.
۱. پھانسی دینا ، دار پر چڑھانا.
سُنبل سرا تازیانہ لانا
شمشاد اُنھیں سُولی پر چڑھانا
(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۹۰). شہزادے کی ماں زمین کھود کر زندہ گاڑیں گی ، جب باپ سُنے گا سُولی پر چڑھا دے گا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب، ۳۳). سیکڑوں گولی کا نشانہ بنے صدہا سولی پر چڑھا دئے گئے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۱۰). ۲. نہایت تکلیف دینا ، بہت اذیت پہنچانا بہت سخت سزا دینا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

---پر/پہ چڑھنا (چڑھ جانا) محاورہ.
پھانسی پانا ، دار پر لٹکنا ؛ (کنایۃً) مصیبت میں گرفتار ہونا ، نہایت تکلیف و اذیت پانا یا سہنا.
سچ کہوں میں تو غم ذرا بھولی
کون عاشق بنے چڑھے سُولی
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۳۱). کیا دیکھتا ہے کہ تین سُولیوں پر چڑھے ہوئے اور چوتھی سُولی خالی کھڑی ہے.
(۱۸۲۳ ، سیرِ عشرت ، ۲۹).
عمرِ قدِ یار ہو گئے ہم
سُولی پہ چڑھے تو سو گئے ہم
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۵۳). ہم انا کی سُولیوں پر چڑھ جاتے ہیں لیکن ایک دوسرے کے دُکھ درد میں شریک ہونا کسرِ شان سمجھتے ہیں. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری تا مارچ ، ۶۲).

---پر رات کاٹنا محاورہ.
بہت پریشانی اور بے چینی میں بسر کرنا ، نہایت اضطراب میں رہنا ، نہایت بے چینی سے وقت کاٹنا.

تو نے جو کی اے محفل آرا ، چاندنی کی تیاری رات
شمع نے پھر سُولی پر کاٹی ، روتے روتے ساری رات
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۳۷).

---پر رات کٹنا محاورہ.
رات نہایت مُصیبت میں گزرنا ، رات انتہائی بے چینی میں تڑپ تڑپ کر بسر ہونا.
شمع کو رشک سے سُولی پہ کٹے ساری رات
شب وہ محفل میں اگر شاہدِ محفل آئے
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۳۷). درد نہیں گیا اب بہت زیادہ ہے دس دن سُولی پر کٹے ہیں. (۱۹۰۵ ، داغ ، زبانِ داغ ، ۱۸۹).

---پر/پہ رکھنا محاورہ.
بہت پریشان کرنا ، مُصیبت میں ڈالنا ، سزا دینا ، بے چین کرنا ، بے تاب کرنا.
کچھ سمجھ کر میں نے کی ہے پستیٔ طالع قبول
آسمان سولی پہ رکھ دیتا جو رفعت مانگتا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۹۲).

---پر (کی) روٹی کھانا محاورہ.
جان جوکھوں میں ڈال کر روزی کمانا ، ایسی ملازمت کرنا جس میں ہر وقت جان کا خطرہ ہو. (خزینۃ الامثال ، ۱۱۳ ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---پر رہنا محاورہ.
بیتابی میں بسر کرنا ، بے چینی میں مبتلا رہنا ، مُصیبت میں پھنسا رہنا ، تذبذب میں رہنا. اُس کی زندگی ہمیشہ سُولی پر رہے گی.
(۱۹۲۵ ، مینا بازار ، شرر ، ۱۱۷).

---پر/پہ کھینچنا محاورہ.
سُولی پر کھینچنا (رک) کا تعدیہ (نوراللغات).

--- کھینچنا محاورہ.
۱. سُولی پر چڑھانا ، مار ڈالنا ، موت کی سزا دینا ، کوئی بہت بڑی سزا دینا ، سزائے سخت دینا.
قامت دکھا کے آج صنوبر کو کر قلم
سُولی پہ سروِ باغ کو اے نونہال کھینچ
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۸۱). ۲. پریشان کرنا ، بے چین رکھنا.
رکھتا جو دل میں اُلفتِ قامت کو عاشقو
سُولی پہ مجھ کو ہاں یہ طرحدار کھینچتے
(۱۸۷۰ ، چمنستانِ جوش ، ۱۳۵).
سُولی پہ خیالِ قدِ دلدار نے کھینچا
کانٹوں پہ ہمیں سبزۂ رخسار نے کھینچا
(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۲۵).

---پر/پہ گُزرنا محاورہ.
بے چینی میں یا تڑپ تڑپ کر بسر ہونا.
یادِ مژگاں بنی ہے شبِ ہجراں ایسی
رات سُولی پہ گُزرتی ہے سرِدار ہوں میں
(۱۹۱۰ ، کلیاتِ شائق ، ۱۴۲).

---پر لٹکانا محاورہ۔
سزائے موت دینا ، پھانسی دینا ، تختۂ دار پر لٹکا دینا. اب اُس نے وعدہ خلافی کی کہ ایک کو پھکایا اس واسطے اُس کی سزا میں سُولی پر لٹکایا گیا۔ (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۱۸۰). میں مرد ہوتی اور شہر کی کوتوال تو چُن چُن کر ان نامراد شاعروں کو سُولی پر لٹکاتی۔ (۱۹٦۸ ، غالب ، ۷۲)۔

---پر لٹکنا محاورہ۔
پھانسی کا پھندا اپنے گلے میں ڈالنا ، پھانسی پانا ، شدید اضطراب میں گرفتار ہونا. افسوس اس پر بھی کبھی کسی نے ترس نہ کھایا اور سُولی کھڑی کر دی گئی یہاں تک کہ یہ آخری شعر پڑھ کر وہ سُولی پر لٹک گیا اور جان دیدی. (۱۹۲۰ ، چوبانے حق ، ۳ : ۴۲). مگر امیدوار صاحب کو چین کہاں ، سُولی پر لٹکے ہوئے تھے۔ (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۰٦)۔

---پر/پہ نیند آنا محاورہ۔
انتہائی دکھ ، تکلیف ، رنج و غم یا خوف و ہراس کی حالت میں بھی نیند کا غالب ہونا.

جھوٹ کہتے ہیں کہ سُولی پہ بھی نیند آتی ہے
مجھ کو یاں قدِ دلدار نے سونے نہ دیا

(۱۸۲٦ ، معروف ، د ، ۳۱).

سچ تو کہتے ہیں کہ سُولی پہ بھی نیند آتی ہے
شمع پر سو گئے پروانے تو کچھ دل ٹھیرے

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲٦۷).

تمہیں سُولی پہ بھی نیند آتی ہے کیسی واہ وا جاگو
ذرا ہوشیار ہو میری سُنو کہتا ہوں کیا جاگو

(۱۹۱۰ ، کلامِ مہر ، ۲۰۱).

---پر/پہ ہونا محاورہ۔
بے چینی کی حالت میں ہونا ، مضطراب و پریشان ہونا.

فرقت بھی قیامت ہے ادا بھی تری آفت
سُولی پہ جو دن بھر ہوں تو شب بھر تہِ خنجر

(۱۹۱۹ ، درِشہوار ، بیخود ، ۳۹).

---تراشنا ف م۔
لکڑی وغیرہ کو گھڑ کر سُولی تیار کرنا ، سُولی کی لکڑی کو چکنا کرنا ، صلیب بنانا ، عیسائیوں کا نشان (صلیب) لکڑی وغیرہ کا بنانا.

تڑپنا پسر کے قد کی محبت میں دیں گے جاں
سُولی تراشی جائے گی عودالصّلیب سے

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۳٦۹).

---چڑھانا محاورہ۔
پھانسی دینا ، موت کی سزا دینا ، مار ڈالنا.

جھو اور سارے نگر میں پھرا
پھرا کر اپنوں کو سُولی چڑھا

(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ٦۰).

کشتے تری مژہ کے اور ابرو کے ہم ہی ہیں
سُولی چڑھا ہمیں کہ چھری سے حلال کر

(۱۸۳۸ ، شہیدی ، د ، ۳۸). مولوی محمد باقر اس جرم کی پاداش میں سُولی چڑھائے گئے۔ (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ٦۱).

عمر بھر قتل ہوا ہوں میں تمہاری خاطر
آخری وقت تو سُولی نہ چڑھاؤ یارو

(۱۹۷۸ ، سکوتِ شب ، ۵۸).

---چڑھنا محاورہ۔
پھانسی پانا.

سچ کہوں میں تو غم ذرا بھول
کون عاشق ہے چڑھے سُولی

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۷۳). بزرگان دین پر اس سے کہیں زیادہ مصیبتیں نازل ہوئیں ... سر پر آرے چلے ، سُولی چڑھے۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۰۹).

---دینا محاورہ۔
۱. پھانسی پر لٹکانا ، مار ڈالنا ، دار پر لٹکانا ، موت کی سزا دینا ، سزائے موت دینا.

توحیدی پرویز سوں ویری خلق تمام
ایکن کوں سولی دیا ایکن اترے جام

(۱٦۵۴ ، گنج شریف ، ۳۷).

وصل تیرے کی ہے یہ سب فضول
مجھے کل دیویں گے لے جا کے سُولی

(۱۷۷۱ ، منصور نامہ (ق) ، ورق ۷ب). فرمایا کہ اسے میدان میں لے جا کر سُولی دو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۳).

دی گئی منصور کو سُولی ادب کے ترک پر
تھا انا الحق ، حق مگر اک حرفِ گستاخانہ تھا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۵). عیسائی رومیوں کو اُن کے اِسلام کا حل معلوم ہوا تو ان کو گرفتار کر کے سُولی دے دی۔ (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۳). **۲. تکلیف دینا ، اذیت دینا ، دکھ دینا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---دینے والا امذ۔
جلاد ، وہ شخص جو مجرم کو پھانسی دیتا ، قتل کرتا یا اس کے گلے میں پھانسی کا پھندا ڈالتا اور تختہ کھینچتا ہے (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

---کا پھول امذ۔
عشق میں بلند مرتبہ ؛ دار کی زینت ، سُولی کی سجاوٹ.

دل نہیں ہے بلکہ ہے سُولی کا پھول
دوسرا منصور کہلانے لگا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۹۷۰).

---کَرْ دینا/کَرْنا محاورہ۔
ہلاکت میں ڈالنا ، مصیبت میں مبتلا کرنا ، تکلیف دہ بنا دینا ، پریشان کرنا. عورت اپنا جھول دھرتی ، اس وقت جیو نہیں دیتی سُولی کرتی. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۳٦).

چشمِ مشتاق کو یہ رات بھی سُولی پہ کٹی
آپ کے وعدے نے یہ رات بھی سُولی کر دی

(۱۹۰۵ ، گُفتارِ بیخود ، ۲۰۷). ٹانک تَرَتَر چھو کرے نے میرا جینا سُولی کر دیا. (۱۹۳۱ ، عظیم بیگ چغتائی ، لفٹننٹ ، ۴۴).

---کے اُوپَر کھینچنا محاورہ.
بہت پریشان کرنا یا ستانا ، تکلیف میں مُبتلا کرنا ، سُولی کے ذریعے سے جان لینا ، مار ڈالنا.

شاعروں نے تیرے قد سے دی ہے جو تشبیہ یار
قمریوں کو سرو ہیں سُولی کے اوپر کھینچتے
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۵۳).

---کَھڑی کَرْنا محاورہ.
پھانسی دینے کا سامان مہیا کرنا ، موت کی سزا دینے کے اسباب مہیا کرنا ، سُولی گاڑنا ، سُولی دینے کی تیاری کرنا. سُولی کھڑی کی جائے اور کل سفیان ثوری کو سُولی پر چڑھائیں. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۲۳۰).

---کَھڑی ہونا محاورہ.
پھانسی دینے کے اسباب کا مہیا ہونا ، موت کی سزا طے ہونا.

جانے نہیں کس روز سزا عاشقِ مژگاں
جب دیکھیے سُولی درِ قاتل پہ کھڑی ہے
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۸۸).

---گَڑْنا ف ل.
سُولی کی سیدھی لکڑی کھڑی ہونا.

وہ قدِ زیبا کہ جیسے سُولی گڑی ہوئی ہو
بشر کی صورت میں راکَس سامنے کھڑی ہو
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۵۱).

---مِلْنا محاورہ.
پھانسی کی سزا ملنا ، سزائے موت دی جانا ، مار ڈالا جانا ، کمال ایذا ہونا.

عاشقِ گیسو کو پھانسی کوئی دلواتا نہیں
جُرمِ عشقِ قد پہ سُولی اے قمر ملتی نہیں
(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۱۰).

---ہونا محاورہ.
قتل کیا جانا ، مار ڈالا جانا ، موت کی سزا پانا ، پھانسی پانا ، دار پر کھینچا جانا. جس کے سر پر سے جانور روٹی کھا رہے ہیں ، اس کو سُولی ہو گی. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۶۸).

سِوِلیزیشَن (کس س ، و ، ی مج ، ی مج ، فت ش) امث. اسولزیشن. تہذیب ، شائستگی ، تمدّن ، آدابِ معاشرت. اور پھر عرب نے اُس وقت تک سویلزیشن میں کچھ ترقی کی نہ تھی. (۱۹۱۲ ، نذیر ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۵۰). [انگ : Civilization].

سُولِیسِیٹَر / سُولِیسِٹَر (و لین ، ی مج ، ی مج ، فت ٹ) امذ.
وہ شخص جو لوگوں کو قانونی امور میں مشورہ دیتا ہے اور مقدمے کے کاغذات ترتیب دے کر وکیل کے حوالے کر دیتا ہے مگر خود سوائے چھوٹی عدالتوں کے کسی عدالت میں بحث نہیں کرتا. زید سولیسیٹر (وکیل) عمرو کو یہ ہدایت کی کہ اسکی جائداد بذریعۂ نیلام بیع کرے. (۱۹۰۲ ، ایکٹ معاہدۂ ہند ، ۱۸۷۲ء (ترجمہ) ، ۱۲۲). [انگ : Solicitor].

سِوِلْیَن (کس س ، و ، سک ل ، فت ی) صف.
قوم کا غیر فوجی فرد ، غیر فوجی محکمے کا اہلکار. نئے تعلیم یافتہ نوجوان سیولین جو متحانات پاس کرکے انگلستان سے ہندوستان کو آتے ہیں انہیں کچھ تجربہ نہیں ہوتا. (۱۹۰۱ ، دبدبۂ امیری ، ۵۰۷). فوج سے ریٹائر ہو چکے تھے ، لیکن اب دوبارہ بطور سولین بھرتی ہو کر متفرق فوجی بیگاریں انجام دیتے تھے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۳۵). [انگ : Civilian].

---اَفْسَر (---فت ا ، سک ف ، فت س) امذ.
غیر فوجی محکمہ کا عہدہ‌دار ، سرکاری افسر. انیس مرتضی زیری ایجوکیشن ڈائرکٹریٹ کے ہر دلعزیز سیولین افسر. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۶). [سیولین + افسر (رک)].

سولھا (و مج) صف.
رک : سولہ. شادی کی عمر لڑکی کے لیے بارہ سال اور لڑکے کے لیے سولھا سال مقرر کر دی جائے. (۱۹۳۹ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۵۳). [سولہ (رک) کا ایک اِملا].

سولھوں (و مج ، و مج) صف.
سولہ کے سولہ، سولہ (رک) کی مغیّرہ حالت، تراکیب میں مستعمل.

سولھوں اس حساب سے لکھیے
دس تو اصل کتاب سے لکھیے
(۱۸۷۲ ، کلّیاتِ قدر ، ۸۳).

---آنہ / آنے (---مد آ ، فت ن) صف ؛ م ف.
پُورا پُورا ، مکمل. اگر راجندر کا تم پر سولھوں آنے حق ہے تو زکواۃ کے طور پر ہم بھی ایک نگاہ ایک تبسم کے مُستحق ہیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۶۷). سولھوں آنہ اچھا کوں ہے نہ بڑا نہ چھوٹا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۰۰). [سولھوں + آنہ / آنے (رک)].

---سِنگار (---کس س ، غنہ) امذ.
رک : سولہ سنگار. پھول متی سولھوں سنگار کیے ... تحائف سے لدی ہوئی ... باغ کی روشوں پر پھول توڑ رہی تھی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۱). [سولھوں + سنگار (رک)].

سولھویں (و مج ، فت لھ ، ی مع) امث.
سولہ کی ترتیبی صُورت، سولھواں کی تانیث. سولھویں یہ کہ بادشاہ کے حضور کیا بادشاہ کے بچھوں ہمیشہ سب باتوں میں تعریف بادشاہ کی کیا کرے. (۱۷۳۶ ، قصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۲۹). سولھویں آنا شمس کا نچھتر کر تکا یعنی ثریا میں اور محیط ہونا ابر کا. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۱۸). سولھویں اور سترھویں صدی کے دوران ابلاغِ عام کے نئے نظریات معرضِ وجود میں آنے کی کوشش کرتے رہے. (۱۹۶۸ ، ابلاغِ عام ، ۱۳۹). [سولھا (بحذفِ ا) + ویں ، لاحقۂ نسبت و ترتیب].

سولھویں (و مج ، فت لھ ، ی مج) امذ.
پندرہ کے بعد کا، سولہ سے نسبت رکھنے والا ، سولھواں ، سولھویں روز ، سولھویں دن . (١٩٤٠ ، مہذب اللغات ، ٧ : ٢٠٢) . [سولھا (بحذف ا) + ویں ، لاحقۂ نسبت و ترتیب] .

سِوُم (کس س ، ضم و) صف (ف سوئم ، سویم.
١. **تیسرا ، تین سے متعلق.** سوم مدرس کو ہرگز سرکاری نوکری کے گھمنڈ سے بحکومت کام نکالنے کا قصد نہ کرنا چاہیے (١٨٨٦ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ٢). سوم :- ہمارا گزشتہ تجربہ جو ہم کو صنعت و حرفت کی ترقی کا مشاہدہ کرنے سے حاصل ہوا ہے اس امر کی تصدیق نہیں کر سکتا. (١٩٠١ ، علم الاقتصاد ، ٦٣). ٢. **مُردے کا تیجا ، مرنے کے بعد تیسرے دن کی فاتحہ جس میں قرآن خوانی وغیرہ کا ثواب مرنے والے کو بخشا جاتا ہے.**

وہ سوم میں میرے کب آئے کہ جب
بیٹھ کر مخلوق ساری اُٹھ گئی

(١٨٧٨ ، گُلزارِ داغ ، ٢٠٣). ماسٹر صاحب بولے آج اُنھیں صبح آٹھ بجے فلاں کے سوم میں جانا تھا ، شاید اس لیے دیر ہوئی. (١٩٨٣ ، خُطباتِ محمود ، ١٨). [ف] .

---میں پُھول اُٹھانا محاورہ.
مُردے کا تیجا کرنا جس میں قرآن خوانی ہوتی ہے اور فاتحے کے بعد پُھول اُٹھایا جاتا ہے.

یہ بھی نہیں اُمید ترا کت سے بعدِ مرگ
آ کر مرے سوم میں اُٹھاؤ گے چار پُھول

(١٩٠٧ ، دفترِ خیال ، ٧٧).

سُوم (و مج) صف.
١. **بخیل ، کنجوس ، تنگ دل ، جُزرس.**

بھوک میں آتی ہو جس کی موت جی ہو جانثار
وہ کوئی اس سُوم کا مونہہ دیکھنے کو جانثار

(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ١٨). الٰہی توبہ ایسے سُوم سے سوال کیا کسی سخی سے مانگتے تو گھر بھر دیتا. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ١٢٢). وہ تو ایسی سُوم ہے کہ خدا کی پناہ ، بکوڑی مٹھائی کی دو ڈلیوں کی بھی کچھ اصل ہے آٹھ دن سکھا کر رکھیں. (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ٢٧). اور ہاں بے چنڈال تُو شیخ بدرالدین پہ دھاوا بول دے. یاد رکھیو بڑا ہی سُوم ہے اس کھر سیدھی انگلیوں گھی نہیں نکلے گا. (١٩٥٣ ، پیر نابالغ ، ٩٧). کاریگر نے بھی سوچا اس سُوم سے یہ بھی مل گیا تو بہت مل گیا. (١٩٦٧ ، اُجڑا دیار ، ٣١٠). [پ : سوم सुम] .

---پنا (---فت پ) امذ.
بخیل ہونا ، بخیلی ، کنجوسی. وہ کونسا عیب ہے کہ سارے پتروں کو چُھپا ڈالے جواب دیا سوم پنا. (١٨٠٣ ، گنج خوبی ، ٨٣) . [سوم + پنا ، لاحقۂ کیفیت] .

---کا کُتا جانے نہ جانے دے کہاوت.
بے فیض بخیل کا ساتھی بھی کسی کو فیض نہیں پہنچنے دیتا ہے (محاوراتِ ہند).

---کی ناس ٹُوٹنا محاورہ.
کنجوس کی گرہ سے پیسہ نکلنا. لیجیے صاحب سوم کی ناس ٹُوٹی ... گولر میں پُھول آیا. (؟ ، اودھ پنچ (فرہنگ اثر)).

---کے گھر کا کُتا جانے نہ جانے دے کہاوت.
بخیل کے کارندے بھی کسی کو دیکھ نہیں سکتے (نجم الامثال).

سوم (١) (و مج) امذ.
ایک درخت کا نام اور اس کا رس جس میں نشہ ہوتا ہے اور جسے ہندو استعمال کرتے ہیں ؛ (مجازاً) آبِ حیات ، شہد. اکثر کبھی چاول سوم کا رس اور کبھی کبھی ذبح کئے ہوئے جانور بھینٹ چڑھاتے تھے. (١٨٦٨ ، رسوم ہند ، ٧). اگنی آگ کا دیوتا ہے اور سوم وہ منشی عرق ہے جو اس کو (آگ کو) تند کرتا ہے. (١٩١٣ ، تمدنِ ہند ، ٢٠٢). تین سو بھینسوں تک کا گوشت کھا جاتا ہے ، جب سوم پی لیتا ہے تو اس کا پیٹ ایک جھیل معلوم ہونے لگتا ہے. (١٩٥٧ ، لکھنؤ کا عوامی اسٹیج ، ٢١). [सुरा] .

---رَس (---فت ر) امذ.
سوم یا سوما بُوٹی کا منشی عرق ؛ (مجازاً) شراب جس کا پینا داخلِ عبادت ہے ؛ آبِ حیات ، امرت. رات کو اپنے شکم مبارک کے تونبے میں ... پُوری بوتل سوم رس کی چڑھا لیتے اور ستاری بجایا کرتے. (١٩٣٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢٠ ، ١٧ : ٨) میٹھے آموں کا سوم رس ریشہ ریشہ میں عجیب امرت گھول رہا تھا ، نیند غائب تھی (١٩٨٣ ، اُجلے پُھول ، ١٦٠). [سوم + رس (رک)] .

---لتا (---فت ل) امث.
سوم کا درخت. ویدوں میں سوم لتا کے متعلق بہت جگہ تذکرہ آیا ہے. (١٩٣٣ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ، ٢٧). [سوم + لتا (رک)] .

سوم (٢) (و مج) امذ.
ایک بیماری. آنولوں کا خالص رس اور کیلے کی پکّی پھلی اور شہد اور مصری ان سب کو ملا کر چٹانے سے سوم کا مرض جاتا رہتا ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ١ : ٣٠). [س : सोम] .

سوم (٣) (و مج) امذ.
چاند ، ایک دیوتا کا نام ، شِو ، مہادیو جنگ میں بھی دیوتاؤں کی مدد سے باقی رہتا ہے اور سوم اس کا محافظ ہے. (١٩٣٥ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ١ : ٥٣). [س : م सोम] .

سوما (و مج) امذ.
سوم کا پودا نیز اس کا رس جو نشہ آور ہوتا ہے ، آسمانی بُوٹی میں سوچ رہا ہوں کہ گائے خرید لوں ، گھوڑا خرید لوں کہیں میں سوما تو نہیں پی رہا تھا. (١٩٢٣ ، ویدک ہند (ترجمہ) ، ١٠٣). اہلِ چین آج سے پانچ ہزار سال قبل بھی آسمانی بُوٹی سے واقف تھے ، دوسری صدی عیسوی کا ایک چینی مورخ لکھتا ہے کہ غالباً آریا لوگ مشہور مشروب سوما اسی بُوٹی سے تیار کرتے تھے. (١٩٧٣ ، جدید سائنس ، کراچی ، دسمبر ، ٣٨). [س सोमा]

ــــقُرْبانی (ـــضم ق ، سک ر) امث.
وہ بھینٹ جو سوم دیوتا کو دی جائے یا جس میں سوم رس چڑھایا جائے. سام وید کے بھجنوں کی ترتیب ایسی ہے کہ جو سوما قربانی کے وقت موقع و عمل کے لحاظ سے پڑھے جائیں.(١٩٣٥ء، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ١ : ١٧).[سوما + قربانی (رک)].

سُوماری (ضم س ، و غم) امث.
حضرت مسیح سے پانچ ہزار سال قبل بابلی تہذیب سوماری کہلاتی ہے (سائنس اور فلسفہ کی تخلیق ، ٣٠). [سمیری (رک) کا ایک املا].

سومْبَر (و مج ، سک م ، فت ب) امذ بسوئیمبر.
رک : سوئمبر. جس کو اپنے زور اور ہنر پر بھروسہ ہو میدان میں آئے اور سوبمر کی شرط بجا لائے.(١٨٨٣ ، قصص ہند ، ١ : ٣٢). اس جلسہ دعوت کا نام سنسکرت زبان میں سوبمر ہے. (١٩١٧ ، کرشن بیتی ، ٨١). [سوئمبر (رک) کا ایک املا].

سُومْڑا/سُومْڑا (و مع ، سک م) صف.
چمکیلا ، روپہلا. بلدیوجی ٥٦ کروڑ جادو جوڑ کندن پور کو چلے اس کال کنک کے ہاتھی کالے دھولے سومڑے دل بادل سے جاتے تھے.(١٨٠٣ ، پریم ساگر ، ١٠٩). پھر اس کی تظم جو تقسم سومڑے سولے کے ہے اس کے کھڑلانی گھڑے.(١٨٢٣ ، اخبار رنگین ، ١). [مقامی].

سُومْڑا (و مع ، سک م) صف (مث : سومڑی).
سُوم (کنجوس) (رک) کا اسم تصغیر - **بڑا کنجوس ، حریص ، لالچی** (جامع اللغات). [ب : **समड़ा**].

سُومْڑی (و مع ، سک م) امث.
انکھوا ، چھوٹی ، معمولی ، کھٹیا ، نجلی ، کونپل ؛ چھوٹی پسلی یا پسلیاں جو کرکری ہڈی کے مانند نرم اور بڑی پسلیوں کے نیچے اور دونوں طرف کوک کے ساتھ جھلی میں لگی ہوتی ہیں (ماخوذ : ا ب و ، ٣ : ٨٥). [سومڑا (رک) کی تانیث و تصغیر].

سومْنات/سومْناتھ (و مج ، سک م) امذ.
جنوب مغربی ہندوستان کے علاقہ گجرات میں ایک شہر کا نام جو کاٹھیاواڑ کے کنارے پر واقع ہے. اس میں شیوجی یا مہادیو کا مندر سومناتھ بہت مشہور ہے عہدقدیم میں یہ مندر پورے ہندوستان میں اہمیت رکھتا تھا اور اپنی دولت کی فراوانی کی وجہ سے مشہور تھا ، ١٠٢٣ء میں محمود غزنوی نے اسی شہر پر حملہ کر کے اسے فتح کیا. مندر کے بت کو توڑ ڈالا جس میں سے بے شمار جواہرات نکلے. شہر کا نام اسی مندر کے نام پر پڑا. سومناتھ بھی جس کا مجمل ذکر نومبر کے مخزن میں ناظرین نے پڑھا ہوگا شیوجی کا مندر تھا.(١٩٠٧ ، مخزن ، دسمبر ، ٢٧). سومناتھ کاٹھیاواڑ کے جنوب مغرب میں ایک خلیج پر واقع ہے.(١٩٢٣ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ١ : ١٨٧). ٢. (ہندو) **بہت بڑا بت خانہ ، مرکزی بت خانہ.**

دل نہ توڑو اگر مسلماں ہو کعبۃ اللہ سومنات نہیں

(١٨٧٠ ، دیوان اسیر ، ٣ : ٢٦٨).وہ اپنے وقت کے سب سے بڑے بت شکن تھے وہ کتنی سومناتوں میں داخل ہوئے.(١٩٨٣ء، گیا قافلہ جاتا ہے ، ١٨٣). [س : **सोमनाथ**].

سومْناتی (و مج ، سک م) صف.
(کنایۃً) **بت پرست ، کافر.**

میں اصل کا خاص سومناتی
آبا مرے لاتی و مناتی

(١٩٣٦ ، ضرب کلیم ، ١٠). سیدھا سادہ مسلمان ہو یا اصل کا خاص سومناتی ، قرآن حدیث میں تفکر و تدبر کرنے والا.(١٩٧٥ء، اثبات و نفی ، ١٣). [سومنات + ی ، لاحقۂ نسبت].

سومْوار (و مج ، سک م) امذ.
اتوار کے بعد کا اور منگل سے پہلے کا دن ، پیر ، دوشنبہ.

اجت وار سادے نہ وو سوموار
نہ بوجے بجز سار ہور سار کار

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ٧٩). مولانا ... کا وعظ بہت پرتاثیر ہوتا تھا ، شیخ نظام الدین اولیا ہر سوموار کو ان کا وعظ سننے جایا کرتے تھے.(١٩٥٣ ، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ، ١٦). سینہ پھلا کر فخر سے کہا پچھلے سوموار ہی کی تو بات ہے. (١٩٨٦ ، چانکوس ، ٣٠٣). [س : **सोमवार**].

سوموں ناج پھرانا محاورہ.
سسک سسک کر ناج پیسنا ؛ نہایت خست کرنا ، بہت بخیل بننا ، کنجوس ہونا (مخزن المحاورات ، ٥٣٥).

سُوہی (و مع) امذ.
نفرتی جوہر رکھنے والی لکڑی ، ایک درخت. چھالوں میں قابل تذکرہ سوہی کی چھال ہے.(١٩٠٧ ، مصرف جنگلات ، ٣١٣).[مقامی].

سِوُمی (کس س ، ضم و) صف.
تیسرا ، تیسرے (بہ کہ).

سومی گر کہے تجھ سے کوئی نادان کہ ہیں
تیرے دیواں میں دواوین کے اکثر اشعار

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٣١٩).[سوم (رک) + ی ،لاحقۂ نسبت].

سِوُمیں (کس س ، ضم و) صف ؛ سوئمیں ، سیومیں.
تیسرا ، دو کے بعد والا.

چھوڑ اس ماہرو کو شہ تنہا
آشنا ماہ سو میں کا ہوا

(١٨١٠ ، مثنوی ہشت گلزار، ٩٩).[سوم (رک) + یں ، لاحقۂ نسبت].

سَوْن (و لین) امذ.
١. شگون ، فال ، سلونوں کے تہوار کے موقع پر نیک شگون کے لیے مکانوں اور دکانوں کی دیواروں پر رام رام لکھنا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). ٢. **رک : سون چڑیا.** چرند و پرند ... کے بیان میں جائسی نے صفحے کے صفحے سیاہ کر دیئے ہیں پرندوں میں ... سون ، سلاد ، چیل ، کوا ، فاختہ ، ... وغیرہ کا ذکر ہے. (١٩٧٥ ، اردو ، کراچی ، ١ ، ٥ : ١٨٥). [ب : **सउंग**].

---چڑی/چڑیا (--- کسر چ / سک ڑ) امث.
ایک پرند جس کا رنگ کبوتر کی گردن کی طرح چمکدار نیلگوں ہوتا ہے ، بظاہر سارا سیاہ معلوم ہوتا ہے مگر جب اُڑتا ہے تو اس کی دونوں بغلوں میں سُرخ اور زرد پروں کے گُچھے دکھائی دیتے ہیں ، ایک اچھے شگون کا پرندہ. ایک منٹ میں سون چڑی کی طرح اڑ سکتی ہے. (۱۹۸۳ ، اجلے پھول ، ۹۰). [سون + چڑی/چڑیا (رک)].

---چڑیا دیکھنا محاورہ.
ختنہ ہونا (جامع اللغات).

---چڑیا دیکھو فقرہ.
مسلمان بچوں کو ختنے بٹھاتے ہیں تو اس کی توجہ دُوسری طرف کرنے کے لیے یہ کہتے ہیں سون چڑیا دیکھو (جامع اللغات).

---دیکھنا محاورہ.
فال نکالنا ، شگون دیکھنا (فرہنگ آصفیہ).

---کسون ہونا محاورہ.
فال بد ہونا ، بُرا شگون ہونا (فرہنگ آصفیہ).

سُون (۱) (و مع) امث.
رک : سونڈھ ، سانس ، دم ؛ چُپ ، سکوت ، خاموشی ؛ خالی (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [س : شونیہ].

---سادھنا محاورہ.
خاموشی اختیار کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

---سان صف (قدیم) امث شُنسان.
ویرانہ ، غیر آباد ، خالی ، جہاں کوئی موجود نہ ہو ، سُنسان.

رہیا ہے سکل شہر ہو سون سان
بجز آہ باجے گاتی کچھ نشان

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۲۹). [رک : سنسان].

---کسنا محاورہ.
خاموش رہنا ، چُپ سادھ لینا ، توجہ نہ کرنا.

سون کسے رہنے کی ، کس نے بدی ہے تھلا
لطف و غضب ، مہرباں ، کچھ تو کیا چاہیے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۰۳).

---کی لینا محاورہ.
دم نہ مارنا ، چُپ رہنا ، خاموشی اختیار کرنا (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ).

---کھینچنا محاورہ.
سانس روک لینا ، دم سادھنا ، بالکل چُپ رہنا. پھر گرو جی اور مہاراج ... وہاں آ پہنچے جہاں رانی کیتکی چُپ چاپ سون کھینچے ہوئے بیٹھی ہوئی تھی. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۴۰). جہاں آرا بہن تو کبھی کبھی خط لکھتی بھی تھیں مگر آپ نے تو وہ سون کھینچی کہ توبہ ہی بھلی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۱۷).
سامی پتّ سماجت کرنے کی میں سون کھینچ جاؤں گا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۵ : ۹). میں اول جلول آدمی خط لکھنے پر آ گیا تو برابر لکھتا ہی رہا اور اگر سون کھینچی تو خیر سے تمی خیرد. (۱۹۵۱ ، مکاتیب محمد علی ردولوی ، ۱۳۳).

---گھسیٹ جانا محاورہ.
رک : **سون کھینچنا.** صاحب یہ کونسا دستور ہے ، پرچہ نکالتے ہیں ہفتہ وار ، اور کبھی کبھی پندرہ دن تک سون گھسیٹ جاتے ہیں. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۵ : ۱۰).

سون (۲) (و مع) امذ.
پہاڑی کتّے کی ایک قسم. مگر ستان وہ بندھ گیا جیسے سُون کتّوں کے غول میں گھر کر تیندوا لومڑی کی طرح ... جان بچانے کی جدوجہد کرتا ہے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۳۸). [رک : سونا (۲)].

سون (و مع) امذ.
سے.
چلی باد کی کرنا پر گھڑی ، یک تل حضور سون ٹلنا نہیں اٹھ بیٹھ میں یا دسون شاد رہنا ، گواہ دار کو چھوڑ کے جلنا نہیں (۱۲۶۵ ، بابا فرید گنج شکر (اردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۱۲)). جیسے الٰی پور مبانہ تنہا ، سو اس رتنی سون بالد کو بکانے کے واسطے لے چلے. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، شکارنامہ ، ۱).

آب حیات او لب ترے جان بخش و جان پرور اہے
مشتاق ہوے سون پیا امرت بھری اوگی گھڑی

(۱۵۱۸ ، مشتاق (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۷)).

جو کوئی محبت سون غلام ان کو کوایا ہے
مدد اس مصطفےٰ ہے ہور ہے گا وو سدا ارفع

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳).

کئی جتن سون شعر بولا ہوں ولی سُن شوق سوں
شوق سوں جوہر نمن رکھ اس کوں کر کے کئی جتن

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۵).

اللہ نام سون ہے نسارا
اللہ نام ہی سب سے پیارا

(۱۹۵۱ ، مثنوی مورک سمجھاوے ، ۱). [س : سم سے सम].

سَون (۱) (و مع نیز لین) امث.
قسم ، سوگند.

عورت کی اب کہاں ہے سون
جو لگ جیوں تو لگ ہوں

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۱۲ الف).

مجھے سون ہے اس دھن کے دیدار کا
مجھے سون ہے اس چھند بھری نار کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۶).

یہ بات آبرو کی ہے جو اور میں ملے
تو تم سیں پھر ملوں تو تمہاری ہے سون مجھے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۳). اگر کسی اور نے یہ حرکت بے معنی

کی ہوتی ، پروردگار کی سوں اس کی بوٹیاں کٹوا کر چیلوں کو بانٹتی. (۱۸۰۳ ، باغ و بہار ، ۳۱).

اپنی تجھے کجکلاہی کی سوں
بیدردی و کم نگاہی کی سوں

(۱۹۰۸ ، مخزن ، نومبر ، ۴۹). [پ : سَوہ ا س : شپتھ शपथ].

---سَپت (---فت س ، پ) امذ.
قسما قسمی ، عہد و پیمان جو قسم کھا کر کیا جائے.

اپس میں اپے بوسہ کاری کیے
دونوں سوں سپت کھال یاری کیے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۷).[سوں + سپت ـ شپتھ (رک)].

--- کھانا محاورہ (قدیم).
رک : قسم کھانا.

عشق اب مرتبہ اُوپر آیا
کس لطافت سوں دل نے سوں کھایا

(۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۵۷).

میں کھاتا ہوں سوں بھی ز پروردگار
جو ناں لیا سوں مجھ سات بھی ایک سوار

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۸۲). ہیرا نے کہا جانے چلا ہی تو ہے ، کہا باپ کی سوں. (۱۸۰۳ ، رسوم ہند ، ۸۹).

سوں (۲) (و مج) امذ.
ایک قسم کا سُرخ کنا ؛ ایک پودا.لاط :- Bignoniaindica
(پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : सोणा].

سوں (۳) (و مج) امذ.
۱. **سونا (رک) کی تخفیف (مرکبات میں مُستعمل).**

پارس پر سے لوہ کو تو کرے لوہ سوں سون
چندن نیم چندن کرے سب کچھ تیرے ہون

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۷). ۲. **دھان کی ایک قسم جس کا چھلکا سنہری اور دانے چھوٹے ہوتے ہیں.** چھلکا سنہری ، دانے چھوٹے ... سوں. (۱۹۷۰ ، چاول : دستورِ کاشت ، ۳۰).

---جُوہی/جُونی (---و مج) امث.
سنہری پھول والی جُوہی. سوں جُوہی کندن سے اشرف گل اشرف رکھنی تھی سونے پر شرف. (۱۸۰۲ ، نثرِ بے نظیر ، ۲۰). زرد رنگ جیسے سوں جُوہی کی پنکھڑی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۵۳).
[سوں + جُوہی/جُونی (رک)].

---چنّپا (---فت ج ، سک ن بشکل م) امذ.
چنپا کی ایک قسم جس کے پھول کا رنگ زرد طلائی ہوتا ہے ، قاعر ، جمپکہ. چنپا ... سنسکرت میں جمپکہ کہتے ہیں سوں چنّپا بھی اس سے عبارت ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۷۹).
[سوں + چنپا (رک)].

---زَرد (---فت ز ، سک ر) امذ.
زرد رنگ کا خُوبصورت پُھول . سوں زرد (برنگ) زرد . (۱۵۹۳ ، آئینِ اکبری ، ۱ : ۹۴). [سوں + زرد (رک)].

---سَلائی (---فت س) امث.
پھونک کی سنہری چوڑی جو اندر سے خول دار پتلی سلائی کی طرح ہوتی ہے. سنہاری آنی اس نے دولہا کے پاس کی سوں سلائی کی سنہری نئی لپٹی ہوئی چوڑیاں پہنا دیں. (۱۹۶۷ ، اُردو نامہ کراچی ، ۲۹ : ۹۵). [سوں + سلائی (رک)].

--- کیلا (---ی مج) امذ.
کیلے کی ایک قسم جو نہایت میٹھی خوشبودار اور جسامت میں بہت چھوٹی ہوتی ہے ، چمپا کیلا ، چنپا کیلا. چھوٹے کیلے کو جس کی پھلی ایک انگلی کے برابر موٹی اور لمبی ہوتی ہے سوں کیلا اور رائے کیلا کہتے ہیں. (۱۹۶۰ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۸۷).
[سوں + کیلا (رک)].

--- کیوڑَہ (---ی مج ، سک و ، فت ڑ) امذ.
ایک پودا جس کے پھول کا رنگ سفید زردی مائل ہوتا ہے ، کیتکی. مرہٹے اس کو سفید کیوڑہ اور کیتکی کو ... پہلا کیوڑہ بولتے ہیں ان کی زبان میں اول کے لیے شوبت کیوڑہ اور دوم کے لیے سوں کیوڑہ الفاظ ہیں (خزائن الادویہ ، ۵ : ۶۰۱). [سوں + کیوڑہ].

--- کھاد امث.
میلے کا عُمدہ اور زوردار کھاد جس کی سایہ دار مکانوں میں ایک گڑھے کے اندر تین یا چار اِنچ میلہ کی ایک تہہ بچھائی جاتی ہے تہہ بچھانے سے آٹھ نو مہینے کے بعد سیاہ رنگ اور بے بُو کا بہت اچھا کھاد نکلتا ہے ، یہ کھاد سب میں افضل ہوتا ہے. انگریزی میں اس کھاد کو پوڈریٹ کہتے ہیں اور جنوبی ہندوستان میں اس کا نام سوں کھاد ہے. (۱۸۹۱ ، کسان کی پہلی کتاب ، ۳ : ۸). [سوں + کھاد (رک)].

---مُکّھی (---ضم م ، شد کھ) امث.
۱. **ایک قسم کا پتھر جو سونے کی کان سے نکلتا ہے.** ایک معدنی پتھر سونے کی کان سے نکلتا ہے، اس وجہ سے سوں مُکّھی یا سونا مُکّھی کہتے ہیں. بالوں کے لیے اور آنکھوں کے لیے مفید ہے اعضا کے ورم کو ، بواسیر کو اور جریان کو دور کرتا ہے اس کا کُشتہ اکثر امراضِ سرد میں مفید ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۴۸۸). ۲. **ایک قسم کی دوا جو آنکھوں کے لیے اِستعمال کی جاتی ہے** (نوادرالالفاظ ؛ فرہنگِ آصفیہ).
[سوں + مُکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سوں (۴) (و مج) صف.
سا ، مانند ، مثل.

دیکھ کر خطِ سبز کُوں تیرے
تھا شرابی سوں سبزہ ہوش ہوا

(۱۷۵۴ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۲۰). [رک : سا].

سوں (۵) (و مج) صف.
(ریاضی) سو کی قدیم شکل.

تری اولاد پر ہور تجھ پر ہر دم
ہزاراں سوں اچھو صلوات و سلم

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۷). [سو (رک) کا قدیم اِملا].

سُونا (۱) (و مع) صف مذ.

۱. **خالی ، غیر آباد ، سُنسان.**

لے گئی جنگل میں وحشت شہر سے
ایک آباد ایک سُونا ہو گیا

(۱۸٦۴ء ، رشک ، ۳ ، ٦۲). گھر سُونے اور قبرستان آباد ہو رہے ہیں. (۱۹۸۷ء ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۵۷). ۲. **اُجاڑ ، وِیران ، بے رونق ، سُنسان ؛ غیر محفوظ.**

نپٹ بلکہ اوس وقت دُونا ہوا
مرے حق میں وہ باغ سُونا ہوا

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۳۳).

اُن کے گھر سے جب بگڑ کر میں چلا تو یہ کہا
آپ کے جانے سے کیا سُونا مکاں ہو جائے گا

(۱۸۸۳ء ، آفتابِ داغ ، ۲۷).

عشق میں وِیراں سا وِیراں تھا یادش بخیر
مجھکو دل یاد آ گیا سُونا بیاباں دیکھ کر

(۱۹۰۵ء ، گفتارِ بیخود ، ۱۰۱).

مگر پیدا کرتا نہ اک ذات کو
تو سُونا ہی رہتا یہ سارا جہاں

(۱۹۸۵ء ، رختِ سفر ، ۱۱۹). اف : کرنا ، ہونا. [س : شونیہ]

---پڑا رَہنا/ہونا ف ل ؛ محاورہ.

اُجاڑ ہونا ، وِیران ہونا ، بے چراغ ہونا ، خالی رہنا ، بے رونق یا سُنسان رہنا.

بناوے کوئی عمارت سو کس توقع پر
پڑا ہے قصرِ فریدوں بن آدمی سُونا

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۲۸). اور تمہارے راستے سُونے پڑے رہیں گے. (۱۸۲۲ء ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ۳۹۷). اب گھر کے گھر سُونے پڑے ہیں ، کسی گھر میں ایک عورت رہتی ہے کسی میں دو عورتیں. (۱۸۸٦ء ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۳۰۳).

قتال جہاں معشوق جو تھے ، سُونے ہیں پڑے مرقد ان کے
یا مرنے والے لاکھوں تھے یا رونے والا کوئی نہیں

(۱۹۵۱ء ، آرزو لکھنوی ، سازِ حیات ، ۲۳).

---پَن (---فت پ) امذ.

وِیرانی ، بے رونقی ، بربادی. جس گھر میں عیانہ اعتبار نہو گا وہاں سے خیر و خوبی کی کھما کبھی چل جائے گی اور سُونا پن آئے گا. (۱۸۹۳ء ، تعلیم الاخلاق (ترجمہ) ، ۱۳۱). اُس کی بیوی کا سُونا پن کسی خوفناک جانور کی طرح اسے نگلنے لگا. (۱۹۳٦ء ، منشی پریم چند ، واردات ، ۸۱). [سُونا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---سُونا (---و مع) صف ؛ م ف.

خالی خالی ، وِیران ، اجاڑ. کاٹنے کی ابھی کون جلدی ہے. ہاتھ میں پیسے ہو جائیں تو لے لینا ، سونا سُونا گا اچھا نہ لگے گا. (۱۹۳٦ء ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۸۵).

سُونا سونا جو نظر آتا ہے گھر بار مُجھے
کیا بُلاتا ہے وہی سایۂ دیوار مجھے

(۱۹۸۵ء ، رختِ سفر ، ۵۵). [سُونا + سونا (رک)].

---کَرْنا محاورہ.

بے رونق بنا دینا ، اُجاڑنا ، برباد کر دینا ، خاک اُڑا دینا.

جلوہ گو شوکتِ مشرق کو سُونا کر دیا
جنتِ دنیا کو دوزخ کا نمونہ کر دیا

(۱۹۱۳ء ، شکریۂ یورپ ، ۱۰).

---کھیت جُوا اَندھا/اندھا سووے کیوں نہ کھیتی/کھیت اوجڑ ہووے کہاوت.

جب کھیت کو سُونا چھوڑ کر چوکیدار سو جائے تو پھر کھیت اُجڑتا ہی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کھیت کلجھنا ہرنا ہی چُگ جائے کھیت پرایا بونیے/بونے کے بیج اکارتھ/اکارت جائے کہاوت.

اپنے بے وقوف بے حفاظت کھیت کو ہرن کھا جائیں گے اور دوسرے کے کھیت میں بیج بو کر بیج ضائع کرنا ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ اپنی چیز کی اچھی طرح حفاظت کرنی چاہیے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گھر بھڑوں/چوروں کا راج کہاوت.

جب کوئی لائق نہ ہو تو نالائقوں کی بن آتی ہے ، جب کوئی سردار نہو تو بدذاتوں کا زور ہوتا ہے ، مکان وِیران جہاں ایک آدمی نہ ہو خالی مکان پر کوئی بھی قبضہ کرلیتا ہے ، بیکاری بدی کی جڑ ہے (فرہنگِ آصفیہ ، نجم الامثال ؛ محاورات ہند ؛ فرہنگِ اثر).

سُونا (۲) (و مع) امذ.

کُتا ؛ بچہ دینا یا جننا (کُتیا یا جانوروں کا) (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

[پ : सूना].

---کُتَرْنا محاورہ.

(عو) **کُتا ؛ کُتیا یا کسی اور جانور کا بچے دینا** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).

سونا (۱) (و مج) ف ل.

۱. (ا) **جاگنے کا نقیض ، نیند آ جانا.**

اِتنے میں توں سیاناں ہو
غفلت کیری نیند نہ سو

(۱۵۰۳ء ، نوسرہار (اُردو ادب ، ٦ ، ۲ : ۵۵)).

ہنسے بہوت دن اب سو رونا بھلا
سو جاگے بہت اب سو سونا بھلا

(۱٦۳۸ء ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۷).

سوتا پڑا ہے کیا یہ نازک بدن اکیلا
خُون جوش دے ٹپکتا جامن اسے اُٹھا دیکھ

(۱۷۵۰ء ، کامل لھنوی (مقالات الشعرا ، ٦۷۳)).

بے خبر اپنے پلنگ پر سو گیا

(۱۸۱۳ء ، عجائبِ رنگین ، ۲۸).

یاد آتا ہے گُلزار میں اس گُل کا وہ سونا
آنا وہ دبے پاؤں نسیمِ سحری کا

(۱۸۸۸ء ، صنم خانۂ عشق ، ۳۲).

خواب میں مُجھ کو ملی دولتِ بیدارِ وصال
آج اکسیرِ الٰہیؐ مرا سونا ہو جائے

(۱۹۰۵ ، محسن کاکوروی ، کلیاتِ نعتِ محسن ، ۱۹۹). میرا تو ابھی سونا تمبر ایک ہی ختم نہیں ہوا اور تم اس کی جان کے دشمن ہوئے ہو. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۶۹). (اا) **آرام کرنا.**

نہ پائی پائے آسائش جہاں میں ہم نے تو آکر
نہ سوئے اس سرائے تنگ میں ہم پاؤں پھیلا کر

(۱۸۲۲ ، راسخ (غلام علی) ، ک ، ۶۹). ۲. **مباشرت کرنا ، ہم بستری کرنا.**

اس کے سنگات اس کا مرد سوتا
یو سورات دیس یاد کر کر روتا

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۶). سب کو قتل کرو اور ہر ایک رنڈی کو جو مرد کے ساتھ سونا جانتی ہے جان سے مارو. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیاء ، ۲ : ۱۲۳). کھانا کھائیں تو اِستخارہ ، پانی پئیں تو اِستخارہ ، نگوڑی جُروا کے ساتھ سوئیں تو اِستخارہ. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۱۰ : ۳). ۳. **مرنا ، قبر میں لیٹنا ، دفن ہونا.** میں اپنے باپ دادوں کے پاس سوؤں گا اور تو مُجھے مصر سے باہر لیجائیو اور ان کے گورستان میں گاڑیو. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۹۶).

مر گئے تو مٹ گیا وہ شور و شر
سو گئے ہم شہر سُونا ہو گیا

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۲۳). اِدھر بڑی بی سوئیں اُدھر میں نے حویلی کے کوڑے گنے. (۱۹۳۰ ، اخوان الشیاطین ، ۳۲۱). ۴. (ا) **سن ہونا ، بے حِس و حرکت ہونا.**

آگے کسو کے کیا کریں دستِ طمع دراز
وہ ہاتھ سو گیا ہے سرہانے دھرے دھرے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۲۷).

بے نظیر اُٹھتے نہیں ضعف سے غُربت میں قدم
سو گئے پاؤں بھی میرے میری تقدیر کے ساتھ

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۱۵۳). (اا) **معطل ہو جانا ، خاموش ہو جانا.** حوض میں پچی‌کاری کا کام تھا اور اس کا فوارہ کبھی بلاوجہ سو جاتا ، کبھی کبھی جاگ کر موتی برسانے لگتا. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۲۵). ۵. **غفلت و لاپروائی کا شکار ہونا ، غافل ہونا ، بے خبر ہونا.**

ارے دل توں غفلت میں نے بھار ہو
کتا سونے کا تک توں ہشیار ہو

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶).

گلہ ہر صبح تُجھ سے ہے یہ ہوتا
کہ میں ہوں جاگتا اور تُوں ہے سوتا

(۱۸۰۰ ، غرائبِ رنگین ، ۸). کیا وہاں کا کارندہ سو رہا ہے؟ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۳۸).

ہشیار نہیں ہے رُوح جس کی سو جائے
مانوس جمود سے طبیعت ہو جائے

(۱۹۴۷ ، لالہ و گل ، ۴۳). [ب : سُوء ؛ س : شویت (سوپ - سونا)].

---بیٹھنا محاورہ.
رہنا سہنا ، بُود باش رکھنا ، آرام کرنا. اُوپر کی دونوں منزلیں ہوادار اور کُھلی ہوئی تھیں. کھانا نیچے پکتا تھا سونا بیٹھنا اوپر ہوتا تھا. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۱۳).

---جاگنا محاورہ.
روزمرہ کے امور بجا لانا ، زندگی بسر کرنا. بالاخانے کا جو دالان میرے اُٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے جینے مرنے کا محل ہے اگرچہ گِرا نہیں ، چھت چھلنی ہو گئی. (۱۸۶۳ ، خطوط غالب ، ۱۹۸).

---حرام کرنا محاورہ.
نیند اُڑا دینا ، بے آرام کر دینا ، بے چین کر دینا (نوراللغات).

---حرام ہونا محاورہ.
نیند اُڑ جانا ، کسی طرح سے نیند نہ آنا ، بے چینی کے سبب نیند نہ آنا ، بے آرام رہنا.

یادِ پری رُخاں نے اُڑائی لحد میں نیند
میں مردِ عشق تھا مُجھے سونا حرام تھا

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۱).

قسمت جو سو رہی تھی میری بلا سے سوتی
کیوں ہو رہا ہے مجھکو سونا حرام میرا

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۵).

---سوگند ہونا محاورہ.
نیند اُڑ جانا ، نیند غائب ہو جانا ، بے چین رہنا ، کسی طرح نیند نہ آنا ، نیند حرام ہو جانا ، نیند ختم ہو جانا.

واللہ ، کہ شب کو نیند آتی ہی نہیں
سونا سوگند ہو گیا ہے غالب

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۵۳). میرا سونا سوگند ہو گیا ہے اور خود تُم سو رہے ہو. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۲۶).

---ملنا محاورہ.
سونے کا موقع ہاتھ آنا ، آرام کرنے کی مہلت ملنا. رات کو ایک بجے سونا ملا ، سویرے جی خراب تھا ، دس بجے جب ذرا لوگ کم ہو گئے تو میں سو گیا. (۱۹۱۷ ، خطوط حسن نظامی ، ۱ : ۲۳).

سونا (۲) (و مج) امذ.
۱. **زرد رنگ کی ایک قیمتی دھات ، زر ، طلا.**

سونا موتی ہیرے خاص
سونا موتی خاص لطیف

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۶ : ۶۲)).

یا کہ دو ڈھیریاں ہیں سونے کی
کسو حکمت سے پڑ گیا ہے جی

(۱۷۷۶ ، مثنوی خواب و خیال ، ۹۱).

اُس کے پھر پاؤں میں پہنائی وہ سونے کی جڑی
جن کے گھنگرو کی صدا شورِ قیامت سے لڑی

(۱۸۳۶ ، واسوختِ امانت ، ۱۱). تیرھویں صدی تک سونے اور چاندی کو الگ الگ کر لینے اور پارہ ملا کر چاندی نکال لینے کے طریقے کی دریافت. (۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی (پیش لفظ) ، ۱۰).

ان کے کانوں میں سونے کی نازک اور پرتعش متلی آویزاں تھیں۔ (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۶۰)۔ ۲۔ (کنایۃً) قیمتی ، بہت اہم ، اعلٰی۔ بحر زمین اس کی سب سونا واقع ہوئی ہے۔ (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲ : ۱۷۱)۔ حکومت اور عوام کی زبردست محفوظ طاقت ایسے محتاط ہاتھوں میں ہے جو اپنے فن کے ماہر ہیں جو ہاتھ نہیں ہیں سونا ہیں۔ (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۹۳)۔ ۳۔ جاوا نسل کا لڑاکا مُرغ جس کے پر سنہری ہوتے ہیں۔ ہندوی نے ہزاروں مُرغ پال ڈالے ، انار ... سونا ... مگر حضور پر بھرکے الف ہی پر آ گئے۔ (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۲۷)۔ ۴۔ (مجازاً) سورج کی سنہری کرن ، سورج کی روشنی۔

کرتا ہے فلک جو زر فشانی
سونا نظر آ رہا ہے پانی

(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۳۷)۔ [پ : سون ؛ س : سوزن सवर्ण]۔

ـــ اُتَرنا محاورہ۔

پھیکا پڑ جانا ، بے رونق ہو جانا ، قلعی اُتر جانا۔

سر جا بلا جو شمسۂ کیواں جناب کا
سونا اُتر گیا ورقِ آفتاب کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۳)۔

ـــ اُچھالتے (ہونے) چلے جانا محاورہ۔

نہایت امن و امان کے ساتھ ، نہایت بے فکری سے زندگی بسر کرنا ، ہر قسم کے ظلم و ستم ، لوٹ مار ، خوف اور ڈر سے محفوظ رہنا۔ راہی مسافر جنگل میدان میں سونا اُچھالتے چلے جاتے۔ (۱۸۰۳ ، باغ و بہار ، ۸)۔ کبھی سُوئی بھی چوری جاتے نہیں دیکھی ، سونا اُچھالتے چلے جانے آنکھ اُٹھا کے نہیں دیکھ سکتا کوئی۔ (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۱۰۶)۔ نانا نے کہا خطرہ پُرانے زمانے کی بات ہے ، اب تو سونا اُچھالتے ہوئے جا سکتے ہیں۔ (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پُھول مہکے ، ۳۹)۔

ـــ اُڑ جانا محاورہ۔

مُلمّع اُتر جانا ، قلعی دُور ہو جانا ، جھول اُترنا ، اصلیت ظاہر ہونا۔

شباب اپنا جو گُزرا کلجھا جھرا نِکل آیا
مُلمّع تھا کہ سونا اوڑ گیا تانبا نِکل آیا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۰۶)۔

ـــ اُگلتی زَمِین (ـــ ضم ا ، فت گ ، سک ل ، فت ز ، ی مع) امث۔

نہایت زرخیز زمین ، بہتر و اُپجاو زمین۔ پاکستان کو قُدرت نے سب کچھ دیا ہے ، سونا اُگلتی زمین دی ہے ، آسمانوں سے باتیں کرتے پہاڑ دیئے ہیں۔ (۱۹۶۲ ، جدید کاشتکاری ، ۲۲)۔

ـــ اُگلنا محاورہ۔

حد درجہ زرخیز و نفع بخش ہونا۔ مذکورہ بالا دریا اپنی گاد اور مٹی لا لا کے جمع کرتے رہتے ہیں اور جن کی زمینیں اب سونا اُگلتی ہیں۔ (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۵)۔ عزیزوں کو ٹکوں کے عوض سونا اُگلنے والے بڑے بڑے ٹھیکے الاٹ کر دیئے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۳۹)۔

ـــ اَناڑی کا بارَہ بانی کہاوت۔

اناڑی کا سونا خالص ہوتا ہے یعنی اناڑی اپنے مال میں ملاوٹ نہیں کرتا۔

ہوتا ہے اے میرے جانی
سونا اناڑی کا بارہ بانی

(۱۸۳۰ ، امتحان رنگین ، ۱۵)۔

ـــ بارا بانی امذ۔

(تباراگری) اعلٰی قسم کا صاف کیا ہوا سونا ، جس میں کسی قسم کی کھوٹ نہ ہو (انگریزی میں ۲۴ کیرات کہلاتا ہے)، کئی مرتبہ کا صاف کیا ہوا اوّل قسم کا سونا جس کی چاشنی یکساں ہو (ا پ و ، ۳ : ۱)۔ [سونا + بارا بانی (رک)]۔

ـــ پاٹھا امذ۔

(نباتیات) بڑا جھاڑدار درخت جس کے نیم کی طرح پتے سینک کے دونوں طرف لگتے ہیں اس میں پتلی اور کھو کھلی پھلیاں لگتی ہیں ، ٹکانن کا درخت۔ سونا پاٹھا: اس کا بڑا جھاڑ ہے اس کے نیم کی طرح بڑے پتے سینک کے دونوں طرف لگتے ہیں ... اس کے درخت ہندوستان بھر میں سب جگہ ہوتے جاتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۷۳)۔ [سونا + پاٹھا (رک)]۔

ـــ پاسا / پاسَہ / پانْسَہ (ـــ/ فت س / مغ ، فت س) امذ۔

(تباراگری) صرافے کی کاروباری زبان میں اس لفظ (پاسا) کا مفہوم ، ولایتی کارخانوں کے صاف شدہ سونے کی تقریباً ۲۰ تولے وزن مستطیل شکل کی بٹیا کے لیے مخصوص ہو گیا ہے (اپ و ، ۳ : ۲)۔ [سونا + پاسا / پاسہ / پانسہ (رک)]۔

ـــ پانا اَور کھونا دونوں بُرے ہیں کہاوت۔

یہ خیال ہے کہ اگر سونا ملے تو بھی شگون اچھا نہیں ، اگر کھو جائے تو بھی نہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

ـــ پکانا محاورہ۔

(تباراگری) سونے کو صاف کرنے کے لیے شورے کے تیزاب میں گلانا (ا پ و ، ۳ : ۸)۔

ـــ پَہِن ڈھانْک چَل کہاوت۔

امیری ، مالداری ، دولت مندی پر اِترانا نہیں چاہیے ، مال و دولت پر غرور اچھا نہیں ہوتا۔ مگر بُوا وہ مثل نہیں سُنی ، سونا پہن ڈھانک چل ، میرا دل ہی جانتا ہے جس محنت سے میں نے کنگھیاں بھیجی تھیں۔ (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی اِنشا ، ۷)۔

ـــ پینا محاورہ۔

(تباراگری) چاندی کا سونے کو جذب کر لینا ، چونکہ چاندی سونے کو جذب کر لیتی ہے جس کو اصطلاحاً سونا جاتا یا پیتا کہتے ہیں (ا پ و ، ۳ : ۸)۔

ـــ تیزابی (ـــ ی مع) امذ۔

روا ، مستعملہ سونا ، صاف کیا ہوا سونا ، بالکل خالص سونا۔

سونا تیزابی : ۰۰-۳۰ روپے. (۱۹۶۹ ، حریت ، کراچی ، ۵ مئی ، ۵).
[سونا + تیزابی (رک)].

---جانے کَسْنے سے آدمی جانے بَسْنے سے کہاوت.
سونا جانے کسے الخ (جامع اللغات ؛ نجم الامثال).

---جانے کَسے اَور آدمی جانے بَسے کہاوت.
سونے کی پہچان کسوٹی پر پرکھنے سے اور آدمی کی پہچان پاس رہنے سے ہوتی ہے ؛ حقیقت تجربے ہی سے معلوم ہوتی ہے ، کھوٹے کھرے کا پرکھنے سے پتہ چلتا ہے . وہ کتنی ہے دو کر، کمبخت کو ... سچ کہتے ہیں سونا جانے کسے آدمی جانے بسے. (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۲۸۴). اگرچہ لڑکا جاہل ہے لیکن نہایت ہی غریب اور کم سُخن ہے اس کا میں قائل نہیں ، اس لئے کہ ... سونا جانے کسے اور آدمی جانے بسے .
(۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۵۶).

---جھونا (---و مج) امذ.
زیورات وغیرہ. بیٹی باپ کے گھر سے نیک بختی خوش اخلاق ... کا جہیز لے کر وداع ہو ، ارتن برتن ، کاٹ کباڑ ، کپڑا لتہ ، سونا جھونا ، گوٹہ کناری یہ سب دِکھاوے کی باتیں ہیں . (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۱۱). آہ لوگ کہتے ہیں ، حُسن ، روپے پیسے ، کپڑے لتے ، سونے جھونے سے دوگنا ہو جاتا ہے . (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۳). [سونا + جھونا (تابع)].

---چاٹنا محاورہ.
رک : سونا پینا (ا پ و ، ۳ : ۸).

---چانْدی امث.
(کنایۃً) مال دولت ، روپیہ پیسا ، روپے اشرفیاں زروسیم (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [سونا + چانْدی (رک)].

---چانْدی آگ ہی میں پَرکھے جاتے ہیں کہاوت
انسان کے اوصاف و خُوبیاں آفت مُصیبت میں ظاہر ہوتی ہیں
(جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---چَڑْھانا محاورہ.
سونے کا پانی پھیرنا یا مُلَمّع کرنا ، سونے کی پتلی چادر منڈھنا .

نیچے اون نیکیوں کے کُشتوں کا رُتبہ
مزاروں پہ سونا چڑھاتی ہے بجلی

(۱۸۵۴ ، غُنچۂ آرزو ، ۱۷۳).

میری نظر ہے زُلفِ مسِیر کجکلاہ پر
سونا چڑھا رہا ہوں میں تارِ نگاہ پر

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۳۹). بالیوں کے ہرے رنگ پر سُورج نے اپنا سونا چڑھا دیا. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۸۱).

---چَڑْھنا محاورہ.
سونے کا مُلَمّع ہونا ، سونے کی پتلی چادر منڈھنا ، سونے کا جھول ہونا. ایک صندوق میں اُس کی (سلطان ٹیپو کی) شمشیر ہے بیان کم ہے یہ تلوار ایرانی ساخت کی ہے ... قبضہ پر سونا چڑھا ہوا ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۷).

---چَڑْھوانا محاورہ.
سونے کا مُلَمّع کرانا.

بنت ہے تو ہو مجھکو زر نقد عنایت
سونا مری تصویر پہ چڑھوانے ہو ناحق

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---چھاپْنا امذ.
(کوفت کاری) برتن کی سطح پر چاندی یا سونے کا ورق جما کر اس میں پُھول پتے کاٹنا ، زر بلند (ا پ و ، ۳ : ۳۶ ، ۳۵).

---چُھونے مَٹّی ہوتا ہے فقرہ.
نہایت بدبخت اور بداقبال کی نِسبت بولتے ہیں یعنی بھلائی کرنے بُرائی گلے پڑتی ہے ، ہر کام میں نقصان ہوتا ہے.

اگر سونا چُھوئیں ہوجائے مٹّی بدنصیبی سے
جنہیں اکسیر پارس خاک پتھر رول لیتے ہیں

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۶۸).

---دہ پانی (---کس د) امذ.
(نیاراگری) پارا پانی ، سونے سے دُوسرے درجے کا سونا یعنی کسی قدر کم پکایا ہوا (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۶). [سونا + دہ پانی (رک)].

---رَنْگی (---فت ر ، غنہ) امذ.
پتھر کی ایک قِسم جو بُھورے اور براؤن رنگ کا خُوشنما اور چمکدار ہوتا ہے ، اس میں چھوٹے چھوٹے سُنہری داغ ہوتے ہیں ، اس کے تمام رنگوں میں سُنہری رنگت کی جھلک ہوتی ہے ، سنگ ستارہ. اس پتھر کو ... ہندی میں سونا رنگی اور اردو میں سنگِ ستارہ کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۱۰۶). [سونا + رنگ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---رُوکھاری پاسَہ (---و مج ، فت س) امذ.
(نیارا گری) معمول سے زیادہ تپایا ہوا سونا جس کی رنگت میں رُوکھاپن آ جائے (ا پ و ، ۳ : ۷). [سونا + روکھاری (روکھا (رک) کا حاصلِ مصدر) + پاسہ (رک)].

---سُگَنْد/سُوگَنْد (---ضم س ، فت گ ، غنہ) .
(الف) امذ.
کھرا سونا ، خالص سونا ؛ بے میل ؛ بے گناہ ، معصوم ؛ بہت قابل آدمی ؛ خاندانی آدمی (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . (ب) صف.
خُوبصورت ، حسین ، سونا جیسا.

سونا سوگند کیوں نہ کہوں تجکو اے پری
رنگت سُنہری اوسپہ یہ خوشبو بدن میں ہے

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۰۸). [سونا + سُگَنْد/سُوگَنْد].

---سُنار کا سوہا/اَبھرن سَنْسار کی کہاوت.
سُناروں کی خیانت کاری کے لیے یہ کہاوت ہے کھوٹ ملاوٹ کرنی اِن کی عادت ہوتی ہے ، لوگوں کو خوش کر کے اپنا مطلب نکالنا ، روغن قاز مل کر لوگوں کا مال مارنا ، مکر و فریب سے کام لینا
(قصص الامثال ، ۱۸۷ ؛ جامع اللغات).

---کَسانا محاورہ.
کھوٹا کھرا معلوم کرانا ، جانچ پڑتال کرانا (جامع اللغات).

---کَسْنا محاورہ.
کھوٹا کھرا معلوم کرنا ، جانچ پڑتال کرنا ، اچھا بُرا پرکھنا.

کھوٹے ہیں طلائی رنگ والے
اس سونے کو بارہا کسا ہے

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۲۰۹). میں تیرے سونے کو کسوٹی پر کسا کسوں وہ ڈھلا ہے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ٦ : ۳۲۸).

---کَسوٹی پَر چَڑھنا محاورہ.
معیار پر پرکھا جانا ، خامی کو جانچنا ، کھوٹے کھرے کا جانچا جانا. لطائف فارسی بحث اور غوامض فارسی آمیختہ بہ عربی اس سے میرے حامی ہوئے. سونا کسوٹی پر چڑھ گیا. (۱۸٦۹ ، غالب ، خطوط ، ۳۰٦).

---کَہے سُنار سے، اُتَم میری (ہماری) ذات کالے مُنھ کی گھونگچی تُلے (ہمارے) سات ، ہم لالوں کی لاڑی لال ہمارا رنگ کالا مُنھ جب سے ہوا تُلی نیچ کے سنگ کہاوت.
شریف اور رذیل کا میل نہیں ہوتا. شریف کو رذیل کی صحبت نہیں بھاتی اُونچ ذات اور نیچ ذات کا کیا جوڑ ، سونا سنار سے کہتا ہے کہ میری ذات بڑی اونچی ہے ، بڑے شرم کی بات ہے کہ میں کالے منہ کی گھونگچی کے ساتھ تولا جاؤں گھونگچی جواب میں کہتی ہے کہ میں لالوں کی لال اور میرا رنگ بھی لال ہے ، مگر منہ اس لیے کالا ہے کہ نیچ ذات کے ساتھ تولی گئی (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---گِنّی (---کسر گ ، شد ن) امذ.
انگریزی اشرفی کا سونا جو بازار میں معیاری خیال کیا جاتا ہے. سونا گنی - ۵۸. (۱۹٦۹ ، حریت ، کراچی ، ۵ مئی ، ۵). [سونا + گنی (رک)].

---گیرُو (---ی مج ، و مع) امذ.
(طب) گیرو کی عمدہ قسم جو صاف خالص ہوتی ہے اور پانی میں ڈالنے سے پھول جاتی ہے ، اسکا رنگ سرخ ہوتا ہے ، سونا گیرو. سُرخ تیرہ اور خالص اسے سونا گیرو یا سونا گیرو کہتے ہیں قابض ہوتا ہے. (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۲۰). [سونا + گیرُو (رک)].

---گِھسے آدمی بَسے کہاوت.
سونا کسوٹی پر گھسنے سے اور آدمی مُدّت تک ساتھ رہنے سے پرکھا جا سکتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---لُٹانا محاورہ.
دل کھول کر خرچ کرنا ، بہت مال و دولت صرف کرنا. لوگ اگر آنکھیں بچھاتے اور سونا لٹاتے تو سنجیدہ بیٹی دینے والی نہ تھی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۳۰).

---لے کے مَٹّی نہ دینا محاورہ.
کمال نادہند ہونا ، بات یا معاملہ کا جھوٹا ہونا (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---لینے ہی گئے اَور سُونا کَرگئے دیس سونا مِلا نہ ہی پھر رُوپا کر گئے کیس کہاوت.
میاں کمانے کے لیے پردیس گئے اور گھر سُونا کرگئے نہ سونا ملا نہ میاں واپس آئے ، بال انتظار میں سفید ہو گئے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---ما کھی/مَکھی (---/ضم م) امذ.
(طب) ایک معدنی پتھر جو سونے کی کان سے نکلتا ہے. اس کو پیس کر آنکھ میں لگانے سے آنکھ میں قوت پیدا ہوتی ہے ، سنگِ روشنائی ، حجرالنور و مرقشیشا. اگر تیزبان پر نشتر لگے اور اُس سے خُون جہندہ نکلے ، چاہیے کہ مرقشیشا جس کو ہندی میں سونا ما کھی کہتے ہیں ... زخم پر لگائیں. (۱۸٤۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۵). سونا مُکھی جو آنکھوں کے لیے اکسیر ہے جادو کے زور سے بے اثر کر دونگی. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۸٤). سونا مکھی مغسول چھ جز ، سُرمہ ... ہر ایک چار جز. (۱۹۳٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳). [سونا + ما کھی/مکھی (رک)].

---مَکّھی (---فت م ، شد کھ) امث.
(حشریات) ریشم کے کیڑوں میں سے ایک کیڑے کا نام ، سنہری کرم پیلہ. اول تسری قوم کیڑوں کی جس میں تین نوع اون کی مشتمل ہیں یعنی مدراسی اور سونا مکھی اور کراسی. (۱۸۳۵ ، مزید الاحوال ، ۱۰۸). [سونا + مکّھی (رک)].

---مُکھی (---ضم م) امث.
کشتی یا ناؤ کی ایک خُوبصورت قسم. نواڑے ، بھولئے ، بجرے ، لچکیے ، مورپنکھی ، سونا مُکھی ، سیام سندر ... اور جتنی ڈھب کی ناویں تھیں .. لہراتیاں بڑی پھرتیاں تھیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵۳). کشتیوں کے عجیب نام ، مثلاً سونا مُکھی. (۱۸٦۰ ، گلشن مہوشاں ، ۳۸). [سونا + مُکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَنڈھا ہوا ہونا محاورہ.
سونے کا پتر چڑھا ہونا ، جھول یا مُلَمّع ہونا.
یہ راہ و روش یہ جواہر ہے جھمکا ہوا تو درختوں پہ سلمٰی لگا ہے مکانوں محلوں دکانوں کو دیکھو تو ایسا گماں ہو کہ سونا منڈھا ہے (۱۹٦۲ ، ہفت کشور ، ۲۲۲).

---موتی (---و مع) امذ.
(نباتیات) بابونہ کی ایک قسم جس کی پنکھڑیاں زرد تلی کی مانند ہوتی ہیں ، زرد پھولوں والا بابونہ. بابونہ ... سونا موتی. (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۵۹). [سونا + موتی (رک)].

---نیک تو کان پھاٹے کیوں کہاوت.
سونا خالص ہو تو کان نہیں پھاڑتا (جامع اللغات).

سُونا/سُنّا (و مع ، شد ن) ف م (قدیم).
سُنْنا.

شہنشاہ اس بات کو سُون کر
دیا جاب معقول یوں چُون کر

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۱).

یہ مجلس ہے کی تیسری جس میں شہادت اب
شاہ نجف کی ہے جسے سونا محال ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۱). [سُننا (رک) کی ایک قدیم صورت].

سُونار (و مع) (و مع) امذ :سے سُنار (قدیم).
سُنار. جوں سونا و سونار کرنے سونا سو نُور و قدرت سو زیور بانٔے گوں ناگوں و کرنے میں ہور نانوں دیکھلایا. (۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۵۹). زیورات اور چمکتے ہوئے ہتھیار وغیرہ اس امر کو ثابت کرتے ہیں کہ ان میں ... سونار ، بڑھئی اور لوہار موجود تھے. (۱۹۰۳ ، تمدن ہند ، ۱۹۶).[سُنار (رک) کا متبادل اِملا].

سوناردیش (و مع ، سک ر ، ی مج) امذ.
سونے جیسا ملک ، سنہرا ملک ، مراد : بنگلہ دیش جہاں سنہری ریشے کا پٹ سن کثرت سے ہوتا ہے. جہاں کی زمین بہت زرخیز اور نفع بخش ہے. سونار دیش تیرے دریاؤں میں پگھلا سونا ہے تیری دھرتی زمرد اُگلتی ہے . (۱۹۶۲ ، درِ دلکشا ، ۱۳۰) .
[سونار + دیش (رک)].

سونان (و مج) ف ل (قدیم).
سونا ، نیند.

جگ میں غفلت سوں سونان ہے عبث
عمر ساری مُفت کھونان ہے عبث

(۱۷۰۷ ، ولی (اُردو ، جنوری ۱۹۶۷ ، ۶۹)) . [سونا (رک) کا قدیم اِملا].

سُونانا (و مع) ف م (قدیم).
سُنانا. واقعۂ شہادت شاہ کربلا کا اوس میں لکھا ہے، سوناتا تھا ، لیکن معانی اوس کے نساء و عورات کی سمجھ میں نہ آتے تھے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۷). [سنانا (رک) کا قدیم اِملا].

سَونْپ (و لین نیز و مج ، غنہ) امث (قدیم).
سپرد کرنا ، سپردگی.

جتے بات سوں دے کہ ہر تن کو چونْپ
روانہ کئے حق توکل پہ سونْپ

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۵۹). مسلم وہاں سے دونوں بچوں کو شُریح قاضی کے پاس سونْپ ، شہر کے دروازے کی راہ پکڑے کہ شہر سے باہر جاویں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۸). [سونْپنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

ـــــ آنا ف س ، محاورہ.
دے کر واپس آنا ، دے آنا ، کوئی چیز کسی کے حوالے کر آنا. بُڈھے نے کہا بوستا اور کیرانا جو میری بیٹیاں ہیں ان کو سونپ آ کہنا تہہ خانے میں قید کرنا. (۱۸۹۲ ، شبستان سرور ، ۱۹۷).

ـــــ جانا محاورہ.
دے جانا.

چچا کے ساتھ نہ قاسم کو آہ آنا تھا
کوئی رہا نہ جسے ہم کو سونپ جائے حسین

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۳۵).

ـــــ دینا محاورہ.
۱. دیدینا ، سپرد کر دینا ، حوالے کر دینا.

میں ایمان دھن تن دلوں کا خطر
دیا سونْپ تجھکوں بھلا ہو سو کر

(۱۶۷۹ ، آخر گشت ، ۱۰۲).

بیتابیوں کو سونْپ نہ دینا کہیں مُجھے
اے صبر میں نے آن کے لی ہے تری پناہ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۷).

دل سی شے سونْپ دی اُسے مجروح
ارے ناداں یہ کیا کیا تُو نے

(۱۸۹۹ ، دیوانِ مجروح ، ۱۹۶). سارا دسترخوان اُن کے آگے رکھ دیا ، خود نہ کھایا ، سب کچھ ان کو سونپ دیا. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۳۳). لسانی کمیٹی کو عارضی طور پر مجلسِ استاد کے فرائض سونپ دیے گئے. (۱۹۸۵ ، مجلسِ زبانِ دفتری پنجاب ، ۵). **۲. دفن کرنا ، مٹی میں دبا دینا.**

اے دوستو یہیں مرے لاشے کو سونْپ دو
کوچے سے یار کے مجھے لے کر کہاں چلے

(۱۸۷۵ ، دیوانِ یاس ، ۱۳۶).

خاک کو سونْپ دیے اہلِ وفا چُن چُن کر
اب تو ایجادِ ستم او ستم ایجاد نہ ہو

(۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزل ، ۸۰). **۳. نکاح کر دینا ، زوجیت میں دے دینا.** پچاس ہزار کا جہیز دینے کا وعدہ کر کے تیس ہزار میں ایک دُبلی پتلی لڑکی سونْپ دی اور پھر ستم یہ کہ عید کی سلامی پر اسکوٹر نہ موٹر. (۱۹۸۷ ، روز کا قصّہ ، ۸۲).

سَونْپنا (و لین نیز و مج ، غنہ ، سک پ) ف م.
۱. حوالے کرنا ، سپرد کرنا ، حفاظت میں دینا ، نگرانی میں دینا.

حنف شاہ کہے اس کوں اس کی بلا
خدا کے اُپر تجکوں سونپیا ہوں جا

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۴۷). حضرت نے کہا میں نے آج اپنے تئیں پروردگار اپنے کوں سونْپا تا کہ جو چاہے سو کرے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۳).

آوارہ مثل گرد ہوں ہر رہگزار میں
سونپی عنانِ صبر کفِ نے سوار میں

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۵۰).

حیف اے خُسروِی کاکل و کونین و کتاب
کس کو سونپیں گے ترا طبل و نشاں میرے بعد

(۱۹۳۸ ، سموم و صبا ، ۴۴). نیشنل پارک کو جنگلی جانوروں کی افزائش اور نباتات کی پرداخت کا اہم فریضہ سونپا گیا ہے. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۱۳۵). **۲.(أ) دفن کرنا ، قبر میں رکھنا ،**

مٹی میں دبا دینا. حضرت سر مبارک سیدالشہدا کوں سب سروں سمیت لے چلے اور اپنے باپ بزرگوار کے سر کوں بدن سے لگا ، زمیں میں سونپے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۸۶).

گل ہے ایک بیمار سا جو ترے در پر تھا پڑا
سر اُٹھا کر آج اُسے سونپا کہیں دو چار نے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۵۶۱).

تحمّل کیا کوئی آسان ہے حق کی امانت کا
پڑا لرزہ زمیں میں جسم اطہر جب اسے سونپا

(۱۹۲۵ ، رباعیِ امجد ، ۸). (اا) کسی لاش کو زمین میں مُدّت معیّنہ کے لیے اماناً رکھنا تا کہ اُسے کسی اور جگہ مُنتقل کیا جاسکے (نوراللغات ؛ جامع اللغات). (ااا) روپیہ پیسہ امانت رکھنا. اپنے روپے اس کو سونپے کہ فلانے شہر میں لُونگا. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۵۳). ۳. مقرر کرنا ، کسی خدمت پر مامور کرنا.

عجب نادان ہیں جن کو ہے عُجبِ تاجِ سلطانی
فلک بالِ ہما کو پل میں سونپے ہے مگس رانی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۲۳).

وعدہ آنے کا وفا کیجیے یہ کیا انداز ہے
تُم نے کیوں سونپی ہے میرے گھر کی دربانی مُجھے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۲). باقی علاقہ جنرل رحیم کو سونپ دیا. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۰۰). ۴. محو کرنا ، مُستغرق کرنا. فقیر نے اپنا خُون دونوں عالم میں سون کاڑ کر خدا کی ذات میں سونپا ہے اور دونوں عالم میں اس کے موں پر اندھارا ہوئے ہیں. (۱۷۶۵ ، چھ سرہار ، ۵۵). ۵. نکاح کرنا ، زوجیت میں دینا. اے بھائی فلاں بیٹی تیری نامزد قاسم کی میں نے ، جب وقت آئے اسے سونپو. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۳). تُم ایک دن ... اس کی موٹر میں چلی جاؤ گی جس کے ہاتھوں میں تمہارے والدین تمہیں سونپ دیں گے. (۱۹۳۸ ، اور انسان مر گیا ، ۷۸). [پ : سمپ ؛ س : समर्पय (لِ)].

سُونت(۱) (و مع ، غنہ) امث.

(شمشیر زنی) حریف کی رانوں کے درمیان پیشاب گاہ کے مقام پر تلوار کی کاٹ جو کھینچ کر ناف تک پہنچا دی جائے ، چیر ، تلوار کی کھینچ جو گہری کاٹ کے لیے کی جائے (ا ب و ، ۸ : ۵۸ ؛ ۵۲). [سُونتنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سونت(۲) (و مع ، غنہ) امذ.

رک : سوت. سُونت کی انٹی اور یوسف کی خریداری. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۲۹). [سُوت (رک) کا متبادل املا].

ـــ کی انٹی اَور یُوسُف کی خَریداری کہاوت.

اُس وقت کہتے ہیں جب بساط تھوڑی ہو مگر حوصلہ زیادہ ہو ، حیثیت سے زیادہ کچھ کرنے کی آرزو. سُونت (سون) کی انٹی اور یوسف کی خریداری یہ کہاوت حضرت یوسف کے وقت کی ایک مشہور حکایت یاد دلا رہی ہے. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۲۹).

سُونتنا (و مع ، غنہ ، سک ت) ف م وسـ سُونتنا.

۱. (ا) کسی چیز یا جسم کے کسی حِصّہ کو اُوپر سے نیچے کی طرف مَلنا ، مالش کرنا. اب اجازت دیجیے تھکا ہوا جنور ہے گھر جا کے سُونتنا ہے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۲۸). (اا) گرم پانی کو باری باری حِصّۂ جسم پر ڈالنا بعض اوقات کنگھی یا پُشتِ خار سے (اسکے ساتھ پانی بہانا). جس روز چلہ نہایا جاتا تھا ... دائی اور دو نائنیں نہلاتی تھیں دائی سُونتتی جاتی تھی اور نائنیں پانی ڈالتی جاتی تھیں. (۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۳۴). ۲. تلوار کا میان سے باہر نکالنا. اِس پر اصحاب بہت ہی برافروختہ ہوئے اور سب نے تلواریں سُونت لیں (۱۸۹۲ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۹۸). اس نے تلوار اُتاری اور سُونت کر غُلام کو قتل کرنے چلی. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۴۲). ساتھی بھی تلوار سُونتے اُن کے پیچھے دوڑے چلے جا رہے تھے. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۹۰۳). ۳. مارنا ، پٹائی کرنا (لکڑی ، بید ، ہنٹر وغیرہ سے) ، خُوب پٹائی کرنا. اماں جان نے جو جیبہ کو سُونتا ہے تو ہدھیاں پڑ گئیں اب تک پڑی لسر لسر کر رہی ہے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۵۱). ۴. کسی جگہ سے پانی باہر نکال پھینکنا ، الچنا جلدی سے پانی سُونت کر اُسے فینائل کا ڈبہ ٹیڑھا کر کے ... کہا. (۱۹۶۸ ، فنون ، کراچی ، اپریل ، ۲۰). ۵. (ا) نوچنا ، کھسوٹنا ؛ پھل پُھول یا پتوں کا شاخ سے ایکبارگی اکٹھا توڑنا ، پتوں کو شاخ سے الگ کرنا.

لیے ہیں بھربھول نے گُل سے کل
سُونت سُونت اب کے شاخسارِ چمن

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۲۰۴). (اا) سمیٹنا ، صفایا کر ڈالنا. میرا جی بھر آیا کہ اِلٰہی کوڑی کوڑی تک سُونت سُونت لے گئے. (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، ۸۵). ۶. رگڑ کر صاف کرنا ، کسی بٹی ہوئی چیز کے بل درست کرنے ، چکناہٹ یا صفائی کے لیے گیلے کپڑے وغیرہ کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک کھینچنا ، تار یا رسّی کا بل نکالنے کے لیے ہاتھ سے اُوپر سے نیچے کی طرف رگڑنا یا ملنا. اینٹھی ہوئی لڑوں کو خُوب سُونتے کہ چکناہٹ معلوم ہو. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۳۱). ۷. صاف کرنا ، پرند کا چونچ سے پروں کو صاف کرنا. ایک خوش رنگ چڑیا اپنی چونچ سے اپنی دم کے بال سُونت رہی تھی. (۱۹۳۷ ، زندگی نقاب چہرے ، ۲۳). ۸. (پتنگ بازی) مانجھا چڑھانا ، تار کو ہاتھ سے سیدھا کرنا ؛ ننگا کرنا ؛ کوئی چیز اُوپر سے اُتار لینا ؛ چُوسنا ؛ جذب کرنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : सवह].

سُونتواں نا ک (و مع ، غنہ ، سک ت ، غنہ) امث.

ستواں ناک. کہنی خمیدہ چپٹی بھنویں سُونتواں نا ک اور آنکھیں تو ایسی ہیں کہ دیکھی ہی نہیں. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۵). [سُونت (۱) + واں ، لاحقۂ صفت + نا ک (رک)].

سُونتھنا (و مع ، غنہ ، سک تھ) ف م.

۱. سُوتنا ، سونتنا ، پانی بہانا (پلیٹس). ۲. تلوار میان سے نکالنا. حاجی جوہری نے اپنی تلوار سُونتھ کر ان پر حملہ کرنا چاہا. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۱۳۴). [سُونتنا (رک) کا متبادل املا].

سُونٹ (و مع ، نیز مج ، غنہ) صف ؛ امث.

چُپ ، خاموشی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : شُونٹھ शाठ].

ـــ بھرنا محاورہ.
چُپ رہنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

ـــ کی ناس لینا محاورہ.
خاموشی اختیار کرنا ، بُخل کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

ـــ مار کر نِکل جانا محاورہ.
خاموشی سے چلے جانا ، چُپکے سے چلے جانا. وہ مقابلے کے وقت میدان سے سونٹ مار کر نِکل جایا کرتا تھا. (۱۹۸۶ ، خان فضل الرحمٰن ، سنگ اوک ٹاون ، ۵۷).

ـــ مارنا محاورہ.
رک : سونٹ بھرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

سونٹ (۱) (و مج ، غنہ) امث.
کم از کم تین انچ چوڑی چار پانچ انچ موٹی اور آٹھ نو فٹ لمبی ناپ کی تیار کی ہوئی لکڑی جو عموماً مکان کی چھت پاٹنے کے کام آتی ہے ، کڑی (ا پ و ، ۱ : ۲۰). [سونٹا (رک) کی تخفیف].

سونٹ (۲) (و مج ، غنہ) امث.
سوکھی ادرک (پلیٹس). [رک : سونٹھ].

سونٹا (و مج ، غ) امذ.
۱. ڈنڈا ، وہ لکڑی جو قلندر اوباش اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں.

بانسری اور دو تارا ہاتھ لیا
ایک سونٹا بھی اپنے ساتھ لیا

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۰۹). یہ بات اُس کے منہ سے نکلتے ہی کیا دیکھتا ہے کہ سارے گھر میں ... قلندروں کے سونٹے لٹکتے نظر آنے لگے. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۵۰). ایک مست فقیر تھا ... ہاتھ میں ایک بڑا سونٹا ... لے کر ناچ رہا تھا. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۵۰). ۲. جادو کا ڈنڈا ، لکڑی کا وہ ٹکڑا جو جادوگر فقرا یا مافوق الفطرت مخلوقات اپنے عمل کے لیے اِستعمال کرتے ہیں یا جس پر کوئی عمل پڑھ کر پھونکتے ہیں. اس مرتبہ پریوں نے اُن کو ایک رسّی ایک سونٹا دیا اور کہا تم کو بھنڈاری نے جل دیا ہے. (۱۷۹۳ ، قصص الامثال ، ۸).

فقیرانہ بسر کرتا ہوں تختِ فقر پر صاحب
جو پھل اولاد کا دے باغِ عالم میں وہ سونٹا ہے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۱۷). نہ کوئی میرا چچا ہے نہ کوئی میرا بھتیجا ، یہ جو کُچھ ہوا ہے یہ اس ڈنڈے باز کے سونٹے کا نتیجہ ہے. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۱۰۸). ۳. وہ ڈنڈا جس کے ذریعہ کونڈی میں کوئی شے گھوٹی جائے. ایک کونے میں پتھر کی کونڈی نیم کا سونٹا رکھا پایا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۷۶). بہت سے چرسی بھنگڑ جمع ہوتے تھے اور کونڈیوں میں سونٹوں سے خوب بھنگیں کوٹتے اور بھنگ کے قدح پر قدح چڑھاتے تھے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، اکتوبر ، ۳۵). خاں صاحب بیٹھے سونٹے سے بھنگ گھونٹ رہے تھے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲ : ۳). ۴. کوڑا ، پتر ، ڈنڈا ، عصا. جوان نے وہ سونٹا جس سے مارتا تھا ، ہاتھ سے ڈال دیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۹). سب کا افسر کالا سونٹا اوسکے ہاتھ میں ... مزدور ذرا رُکا اوسکے ... سونٹا پڑا مزدور بلبلا گیا. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۱۹۵). تکلیف دہی کا عوض اکثر ڈنڈوں اور سونٹوں کی شکل میں یقیناً ملتا ہے. (۱۹۰۸ ، قیدِ فرنگ ، ۸۱).

ـــ بردار (ـــ فت ب ، سک ر) امذ.
وہ مُلازم جو بادشاہوں ، نوابوں ، امیروں کی سواری کے آگے سونے یا چاندی منڈھے ہوئے سونٹے یا بلم لے کر چلتا ہے ، چوبدار. پالکی بردار ہر وقت سُرخ وردی میں ملبوس رہتے سونٹا بردار چاندی کے موٹھ کی چھڑیاں لیکر چلتے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۲۱۵). [سونٹا + ف : بردار ، برداشتن ـ اُٹھانا].

ـــ رانی امذ.
(طنزاً) اجڈ ، گنوار ، بیوقوف ، جنگلی (فرہنگِ آصفیہ).

ـــ سا / سے ہاتھ امذ.
لٹھ جیسا ، (کنایۃً) ننگے ہاتھ ، خالی ہاتھ ، جن ہاتھوں میں چُوڑیاں نہ ہوں ، زیور سے خالی ہاتھ. تمہارے کان ننگے ، تمہارے پاؤں خالی ، تمہارے ہاتھ سونٹا سے ہوں تو ہوں مگر تمہارا سب سے بڑا زیور شرم و حیا و عصمت ہے. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۸۷). اچھی خاصی پردہ دار عورتیں ، چُوڑیاں پہنے کے لیے اپنا سونٹا سا ہاتھ کواڑ کی درازوں میں سے بے دھڑک باہر نکال دیتی ہیں. (۱۹۶۳ ، یہ دلی ہے ، ۲۵).

ـــ ہاتھ ، دیہ میں ہانگا اُس نے بھینسے سب کچھ مانگا کہاوت.
جس کی لاٹھی اس کی بھینس ، زبردست کو سب کُچھ مل جاتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سونٹانا (و مج ، مغ) امذ.
پٹھانی کی ایک قِسم جس میں سونٹھ پڑتی ہے (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سونٹھ + انا ، لاحقۂ نسبت].

سونٹی (و مج ، مغ) امث.
۱. چھڑی ، لکڑی ، قمچی. سونٹی سے بیلوں کو گُد گُدایا جاتا خصوصاً اُن کے نازک حِصّوں کو چھیڑا جاتا. (۱۹۸۷ ، حیاتِ مستعار ، ۶۸). ۲. (کنایۃً) بیٹی ، دختر. پیار بھی نہیں لِکھ سکتا کہ مُجھ مست قلندر کی سونٹی ہو. (۱۹۱۷ ، خطوطِ حسن نظامی ، ۳). [سونٹا (رک) کی تانیث].

سونٹے (و مج ، مغ) امذ.
سونٹا (رک) کی جمع یا مُغیرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل). یہودا ، جو ان بارہ میں سے ایک تھا لوگوں کو لئے ہوئے تلواریں اور سونٹے لیکر آیا. (۱۸۳۵ ، اعمال الانبیاء ، ۱ : ۲۵۷). جنوبی زینہ سے ایک اور غول تلواریں اور سونٹے لیکر آیا. (۱۹۰۳ ، چراغِ دہلی ، ۱۶۹).

ـــ بازی کرنا محاورہ.
پٹائی کرنا ، مارنا ، زد و کوب کرنا. وہ کُتّی کی طرح اُس کے پیچھے پڑا

اور سونٹے بازی کر کے کہنے لگا کہ ، این بدذات ، اب تک تو کہاں تھی۔ (۱۸۰۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۰۰)۔

--- بَردار امذ۔
سونٹا بردار۔

سونٹے بردار اور لباول سب
کہتے تھے باقواعد اور ادب

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۹۹)۔ چوبدار سونٹے بردار بھی سونے روپے کے جڑاؤ تھے اور سونٹے ہاتھوں میں لیے گھوڑوں پر سوار آگے سواری کے اہتمام کرتے تھے۔ (۱۸۰۰ ، نثر بے نظیر ، ۳۰)۔ [رک : سونٹا بردار]۔

--- پڑنا محاورہ۔
خوب پٹائی ہونا ، پٹنا ، مار کھانا (مخزن المحاورات)۔

--- سے م ف۔
بلا سے کچھ پروا نہیں ، کچھ مضائقہ نہیں (مخزن المحاورات)۔

--- سے بات کَرنا محاورہ۔
سختی سے کام لینا ، خطا سے درگزر نہ کرنا ، سزا معاف نہ کرنا۔ میں اور طرح کا آدمی ہوں سونٹے سے بات کرتا ہوں۔ (۱۸۴۸ ، نوابی دربار ، ۶۰)۔

--- کو سونا لگاتا ہے فقرہ۔
بدصورت کو اچھا لباس پہنانے کے موقع پر بولتے ہیں (ماخوذ : نجم الامثال ، جامع الامثال)۔

--- مارنا محاورہ۔
پیٹنا ، سزا دینا ، مارنا۔ مائیں بچپن میں بچوں کو خواہ مخواہ سونٹے مارتی ہیں کہ بڑے ہو کر پٹنے کی عادت رہے۔ (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۵۳)۔

--- والا امذ۔
عصا بردار ، چوبدار۔ نگوڑے دیوانے سفر کے تھکے ماندے آئے ، نہ نہائے نہ دھوئے نہ کپڑے بدلے تمہارا سونٹے والا پہنچ گیا۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۹۷۴)۔ اب سونٹے والا فقیر بس کمبرٹ کی بالکنی کے بالکل نیچے پہنچ گیا تھا۔ (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۲۵۳)۔

سونٹیا / سونٹیے (و مع ، غنہ ، سک ٹ) امذ۔
ڈنڈے والا ، مراد : ڈنڈے بجانے والا ، فقیر جو بازار میں کھڑے ہو کر ڈنڈے بجاتے ہیں اور کچھ پڑھتے جاتے ہیں۔

کبھی ناچتے ہیں بھولے کتنی
کبھی سونٹیے لیتے ہیں ایک گت نئی

(۱۸۰۵ ، آرائش محفل افسوس ، ۲۰۳)۔ [سونٹ (سونٹا (رک) کی تخفیف) + یا ، لاحقۂ نسبت]۔

سُونٹھ (۱) (و مج نیز و مع ، مغ) امث۔
۱. سوکھی ہوئی ادرک ، زنجبیل ، گھریلو استعمال میں نیز دواءً مستعمل۔ سونٹھ زنجبیل : سندھی۔ (۱۳۳۳ ، بحر الفضائل ، بلخی (مقالات شیرانی ، ۱ : ۱۲۶))۔

دیا دو پیسے بھر تو سونٹھ لانا
دو چند اس میں پُرانا گُڑ ملانا

(۱۹۵۷ ، فرسنامۂ رنگین ، ۲۲)۔ اس ضلع کی پیداوار خاص چاول ... سونٹھ سیاہ مرچ ، چاء ، سینل ہاتی ہیں۔ (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی (تتمہ) ، ۲ : ۲۹۶)۔ اور ان کو وہاں وہ پیالہ پلایا جائے گا جس میں سونٹھ ملی ہو گی۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۸۴۱)۔ سونٹھ محرک ہے ریح خارج کرتی ہے۔ (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۲۳۳)۔ ۲. (طنزاً) کوئی قیمتی چیز ، سونا وغیرہ ، نادر اشیاء ؛ بخیل ، کنجوس ، چُپ ، خاموش ، دم بخود ، رک : سونٹ (پلیٹس ، فرہنگ آصفیہ)۔ [پ : शुण्ठः : س : सुंठी]۔

--- بَسانا محاورہ۔
کوئی قیمتی چیز خریدنا ؛ زچہ خانہ کا سامان خریدنا ، حاملہ زچہ کے کھانے کی چیزیں مہیا کرنا (فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۳۲)۔

--- پانی امذ۔
زیرے کا پانی ، وہ تُرش پانی جس میں سونٹھ ، زیرہ ، کھٹائی ، نمک ، مرچ وغیرہ ڈال کر کھانا ہضم ہونے کے واسطے بناتے اور بیچتے ہیں (پلیٹس ، فرہنگ آصفیہ)۔ [سونٹھ + پانی (رک)]۔

--- پانی والا امذ۔
زیرے اور سونٹھ کا پانی بیچنے والا؛ ذلیل و حقیر آدمی (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔

--- پنجیری (--- فت پ ، سک ن ، ی مع) امث۔
زچہ کی مقوی و روغندار خوراک جو میدہ ، سُوجی ، گھی ، سونٹھ وغیرہ ڈال کر خُشک بنائی جاتی ہے ، زچہ بھی کھاتی ہے اور بانٹی بھی جاتی ہے ، صرف پنجیری بھی کہتے ہیں (ماخوذ : پلیٹس ، فرہنگ آصفیہ)۔ [سونٹھ + پنجیری (رک)]۔

--- سَنٹھورا (--- کس س ، مغ ، و لین) امذ۔
سنٹھورا ، سونٹھ پنجیری۔

کچھ ہر دم تکھ اس بالک کا سنبھاری ہو کر دیکھ رہیں
کچھ تال پنجیری کے رکھتیں کچھ سونٹھ سنٹھورا کرتی تھیں

(۱۹۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۰۱)۔ [سونٹھ + سنٹھورا (رک)]۔

--- کی ٹِکیا امث۔
اُڑد یا مُونگ کی پسی ہوئی دال کی ٹکیا جسے تلنے کے بعد سونٹھ کے پانی میں ڈال دیا جاتا ہے۔ جاتے ہی گول گپے والے سے پیسے کے کچالو ، دھیلے کے دہی بڑے ، دھیلے کی سونٹھ کی ٹکیا لی اور چکھتے ہوئے چلے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۸۸)۔

--- کے بَتاشے امذ ، ج۔
آٹے کی چھوٹی سی خستہ پوری جس میں چنے ڈال کر سونٹھ اور زیرہ وغیرہ کا پانی بھر کر کھاتے ہیں ، گول گپے۔ مشعال جلا کر خوانچے کے آگے گاڑ دیتا اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد آواز لگاتا "سونٹھ کے بتاشے"۔ (۱۹۶۸ ، بستی ، ۱۵)۔

---بے نیبو کے رَس کی فقرہ.
سونٹھ بناشے یا گول گپے کی تعریف میں جل زیرہ بیچنے والے کی صدا. سونٹھ بے نیبو کے رس کی ، سونٹھ زیرے کا پانی بیچنے والوں کی صدا. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۸۱).

سُونْٹھ (۲) (و مج نیز مع ، مغ) امث.
سونٹ ، خاموشی ، سے مشتق (تراکیب میں مُستعمل). (پلیٹس). [سونٹ (رک) کا مُتبادل اِملا].

---بَنے بَیٹْھنا محاورہ.
خاموشی اِختیار کرنا ، لاتعلق رہنا. سیٹھ جی اب تک سونٹھ بنے بیٹھے ہیں ڈرامہ ختم ہوگیا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، وفا کی دیوی ، ۴۷).

---بَھرْنا محاورہ.
خاموش رہنا ، چُپ ہو رہنا (مخزن المحاورات).

---کی جَڑْ تلاش کَرْنا محاورہ.
کرہ ، گانٹھ کھولنا ، بھید لینا ، راز جاننا ، سُراغ لگانا. گھر کیا ہے ہنسی کھیل بنا رکھا ہے بڑے سونٹھ کی جڑ تلاش کرنے گئے تھے. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۸۳).

---کی ناس لینا / ناس لَے کَر بَیٹْھنا محاورہ.
خاموشی اِختیار کرنا ، گھنی سادھنا ، بات نہ پُوچھنا ، لاتعلق ہو جانا.

بدحواسی دیکھی جب بیباس کی
سونٹھ کی سورٹھ نے جلدی ناس لی

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۱۱). تمہارے بہنوئی سونٹھ کی ناس لے کر بیٹھے ہیں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۶۳). زمین پیروں تلے سے نکل گئی ، جواب نہ دینے میں عافیت نظر آئی ، چنانچہ سونٹھ کی ناس لے کر بیٹھ رہے. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۸ ج).

---کے لَڈّو کھانا محاورہ.
سونٹھ کی یعنی خاموشی کی بلاس سُونگھنا ، گھنی سادھنا ، چُپ سادھنا ، خاموشی اِختیار کرنا ، سونٹھ کی ناس لینا (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ).

---کھینچْنا محاورہ.
دم سادھ لینا ، گھنی سادھنا ، سوتا بن جانا ، مکر کرنا. میں سونٹھ کھینچ جاتی جیسے سچ مُچ سو رہی ہوں. (۱۹۳۷ ، ہم اور تم ، ۳۵).

---مارْنا محاورہ.
خاموش ہو جانا ، دم سادھ لینا. اس وقت ایک عالم سُنسان کا تھا یہ بھی سونٹھ مارے چُپ چاپ چلے جاتے تھے. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۹).

---ہو رَہْنا (ہو جانا) محاورہ.
خاموشی اِختیار کر لینا ، چُپ سادھ لینا ، لاتعلق ہونا ، دھیان نہ کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

سونْٹھُو (و مج ، مغ ، و مع) صف.
کنجوسی کرنے والا ، کنجوس ، بخیل (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[سونٹھ + و ، لاحقۂ فاعلی].

---رائے صف.
بخیلوں کا سردار ، بہت کنجوس (فرہنگِ آصفیہ). [سونٹھو + رائے (رک)].

سونْٹھی / سونْٹھیا (و مج ، مغ / غنہ سک ٹھ) صف ؛ امذ.
گرہ باندھ کر رکھنے والا ، سینت کر رکھنے والا ، دبا کر رکھنے والا ، جمع کرنے والا ؛ (کنایۃً) بخیل ، کنجوس ، ممسک (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سونٹھ + ی / یا ، لاحقۂ صفت].

---صَرّاف (---فت ص ، شد ر) امذ.
بڑا مہاجن ، قابل اِعتبار اور ساکھ والا ساہوکار ، مالدار ، دولتمند ؛ (طنزاً) غیرمعتبر ، بددیانت (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).
[سونٹھی / سونٹھیا + صرّاف (رک)].

---صَرّاف ہے کہاوت.
بے سرمایہ دوکاندار ہے (محاوراتِ ہند ، ۱۲۷).

سونْجْھنا (و مج ، غنہ ، سک جھ) امذ.
(طب) سُہْجَنا ، ایک درخت کا نام جس کی کلیاں اور پھلیاں پکا کر بطور ترکاری اِستعمال کرتے ہیں ، پھلیاں دافع بادی ہیں اور گوند کمر کے درد کے لیے مُفید ہوتا ہے (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ).
[رک : سُہجْنا].

سونْچَل (و مج ، مغ ، فت چ) امذ.
(نباتیات) ایک خودرو جڑی بُوٹی جو دھان کی فصل میں اُگ آتی ہے اور دھان کی بنسبت تیزی سے بڑھتی ہے ، یہ کیڑے مکوڑوں کے پھلنے پُھولنے میں مدد دیتی ہے جو بعد میں دھان کی فصل کو نقصان پہنچاتے ہیں. کیچری ، گل خیرا ، سن ککڑا ، سونچل وغیرہ کو تلف کرتے رہیں تا کہ یہ کیڑا ان پر پل نہ سکے. (۱۹۷۴ ، زراعت نامہ ، جون ، ۵). [ف].

سونْچْنا (و مج ، غنہ ، سک چ) ف ل (قدیم).
سوچنا.

شرمگیں نگاہوں سے جو سوال پیدا ہے
شوق کی حریص آنکھیں سونچ لیں جواب ان کا

(۱۹۳۷ ، فکرِ جمیل ، ۲۷). [سوچنا (رک) کا ایک اِملا].

سونْڈا (و مج ، مغ) صف.
سونڈھا.

بنا پان تو یک گھڑی نا ہانے
سدا ہار حبلاں وو سونڈا لگانے

(۱۷۳۲ ، مجموعۂ ہندی ، ۶۳). [رک : سونڈھا].

---سالَن (---فت ل) امذ.
(طباخی) بغیر روغن ڈالے صرف مسالا ملا کر پکایا ہوا سالن (ا پ و ، ۳ : ۱۵۷). [سونڈا + سالن (رک)].

سونداہَٹ (و مج ، مغ ، فت ہ) امث.
سوندھا پن ، مٹی کے نئے برتن کی بُو (ماخوذ : جامع اللغات).
[سوندا + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

سونداییک (و مج ، مغ ، کس ہ) امث (قدیم).
سوندا پن ، سونداہٹ . ہور لیو بتھاس ہو سونداییکی معری کے شربت تیوں. (۱۶۶۵ء ، انوار سہیلی (دکنی اُردو کی لغت)) .
[سوندا + ئیک ، لاحقۂ کیفیت].

سوند جانا محاورہ.
سن جانا ، لت پت ہو جانا. نئی بیش قیمت جھالئیں مٹی میں سوند گئی. (۱۹۶۹ء ، علی عباس حسینی ، میلہ گھومنی ، ۲۳۱).

سونْدَل (و مج ، مغ ، فت د) امذ (قدیم).
لشکر ، فوج.

بہت دن تے چھاتی منے سل ہے
نظامیا سوں مجہ آج سوندل ہے
(۱۵۶۳ء ، حسن شوقی ، د ، ۷۸).

ہیں لشکری نہاں تری سنجو سلح کلا کرے
کوئی رہس تس کی کیوں کرے سوندل کرے اسباب میں
(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۸۹).

دے سخت سوندل کے دریا کا موج
کرے مار کروٹ سو ڈونگر میں فوج
(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۲۳).

نہ اس دل پہ چل کوئی سوندل کوں آئے
نہ لا اوس سوں کوئی اس اوپر سن چلائے
(۱۷۰۸ء ، داستانِ فتح جنگ ، ۱۴۴). [مقامی].

سونْدَن (و مج ، مغ ، فت د) امث.
۱. **وہ بڑی ناند جس میں دھوبی ریہ ڈال کر کپڑے بھگوتے اور میل کاٹتے ہیں.** اُدھر دھوبی بھی جوش میں کہتے ہیں ، ہم بہشتیوں کو سوندن میں ڈال لیں گے ، ڈول مشک چھوڑ کر بھاگیں گے. (۱۸۹۱ء ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۶۰۵). سوندن کے بعد بھٹی پر چڑھ کے جامۂ نجاست شمامہ ضرور صاف ہو جائے گا. (۱۹۳۳ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۳ : ۵). ۲. (کنایۃً) **تکلیف ، بے چینی ، مصیبت ، پریشانی ، حالتِ تذبذب ، بے یقینی ، اِدھر نہ اُدھر کی حالت.** تماشبین اکیلے سوندن میں پڑے ہیں ، بانی جی انگنائی میں بیٹھی ساس کا بھین نکال رہی ہیں. (۱۹۲۷ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۲۵ : ۹). [سوندنا (رک) سے حاصل مصدر].

--- کَرْنا محاورہ.
میل کاٹنا ، میلے کپڑوں پر میل کاٹنے کے لیے ریہ لگانا. پیچھے اس کے دھوبی پتیلا بھٹی چڑھانے کا اور ناندھ سوندن کرنے کا کندھے پر اوندھائے. (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۵۷۳).

سَوندْنا (و لین نیز و مج ، غنہ ، سکِ د) ف ل.
۱. **سوندھنا ، کوڑا بنانے کے لیے مل کر بٹنا.** موٹیہ مذ کور پانی سے نکال کر ملے جس کو لوزبانان سوندنا کہتے ہیں. (۱۸۷۲ء ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۲۹). ۲. (ڈھلائی پاریچہ) **کپڑوں میں میل کو کاٹنے کا مسالہ لگانا** (ا پ و ، ۲ : ۳۳). ۳. (نان بائی) **آٹے میں حسب ضرورت پانی ڈال کر اچھی طرح ملانا ، گوندھنا** (ا پ و ، ۳ : ۲۰۰). ۴. **بھوننا ، سوندھا بنانا ، گوشت میں مسالا اچھی طرح ملانا ، شامل کر لینا.** سوندنا: کچے گوشت میں مسالہ ڈال کر بھوننا. (۱۹۴۰ء ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۳ : ۱۵۷). ۵. **کوئی چیز بھرجانا ، تر مٹی یا کیچڑ وغیرہ کا کسی چیز میں بھر لینا** (جامع اللغات). [ساندنا اور ساننا (رک) کی محرفہ شکل].

سَونْدی (و لین نیز و مج ، مغ) امث ، صف.
خُوشبودار ، مزیدار. تازہ تازہ روٹیوں کی سوندی مہک نکلی. (۱۹۸۶ء ، جانگلوس ، ۷۶). [سوندا (رک) کی تانیث].

سونْدی (و مج ، مغ) امث.
۱. **سرسری کی ایک قسم ، سُرخ رنگ کا کیڑا (اسی کی ایک قسم کو پنجاب میں بھنگو کُنّا کہتے ہیں)** «سُنڈی. اس کی غذا ایک قسم کا کیڑا ہے جو سوندی کی طرح کا ہوتا ہے. (۱۸۹۷ء ، سیر پرند ، ۳۸۹). ۲. **دھندلائی ہوئی ، ملگجی.** آنکھیں ڈھول میں سوندی کوڑیوں کی طرح بے رنگ. (۱۹۳۵ء ، بھرے بازار میں ، ۲۱۴) .
[سوندنا (رک) کا حالیۂ ناتمام].

سَونْدھا (و مج نیز لین ، مغ) صف مذ.
۱. **مٹی یا مٹی کے کورے برتن پر پانی پڑنے سے نکلنے والی بھینی بھینی خُوشبو والا ، گرم بالو ، ریت یا آگ میں بُھنی ہوئی چیز جیسی خُوشبو والا ، خُوشبودار.**

وہ سوندھے کرکرے ساتھ اُن کے پاپڑ
کہے دل ہاتھ کو جن پر کہ جا پڑ
(۱۷۸۶ء ، میر حسن (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲۰)).

عوض نُقل و گزک اس کو چنا لیتا ہوں
سوندھا سوندھا یہ مرا جامِ سفال اچھا ہے
(۱۸۸۳ء ، آفتابِ داغ ، ۱۰۲). ٹھنڈا ہو جائے پر باریک بُرادہ کر لیجیے بڑا سوندھا بُرادہ ہوگا. (۱۹۶۵ء ، شاہی دسترخوان ، ۱۷۳). وہ کوری صراحی اور بغیر برف کے اس کا وہ ٹھنڈا میٹھا جسم میں اتر جانے والا سوندھا پانی اب کہاں نصیب. (۱۹۸۷ء ، حیاتِ مُستعار ، ۶۵). ۲. **ایک مرکب خُوشبودار مسالا جو سر کے بال دھونے یا کپڑوں وغیرہ میں لگانے کے کام آتا ہے.**

عجب مانیوں کے اندر وہ پری تھی
عجب سوندھے کی خوشبو سے بھری تھی
(۱۷۹۸ء ، یوسف زلیخا (ق) ، ۸۴). سوندھے کی بُو سے تمام باغ مہک رہا تھا. (۱۸۰۲ء ، نثرِ بے نظیر ، ۸۹). ۳. **قلم لگانے کے بجائے مٹی کی تبدیلی یا ملاوٹ.** دوسرا وہ کہ ایک جگہ سے درخت اُکھاڑ کر دوسری جگہ لگاتے ہیں ، اس کو مروبا اور سوندھا اور لاوک کہتے ہیں. (۱۸۳۸ء ، توصیف زراعات ، ۷۰). [सुगन्धा].

--- پَن (--- فت پ) امذ.
۱. (اُ) **مزہ ، لذّت ، قُدرتی ذائقہ ، خُوشبو.** میر مندو کے کبابوں میں یہ خستگی اور سوندھا پن کہاں. (۱۸۷۷ء ، توبۃ النصوح ، ۲۶۳) .

دھان کے باریک ، موٹے ، گول ، لمبے ، چھوٹے یا بڑے چاول کی سو سے زیادہ قسمیں ہیں مگر سب سے باریک چاول میں ایک قدرتی سوندھا پن ہوتا ہے۔ (١٩٢٣ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ١ : ١٥٨)۔ (ا) **کورے برتن یا تازے بُھنے ہوئے چنوں کی خُوشبو** (فرہنگِ آصفیہ)۔ ٢۔ **(مجازاً) لطافت ، پا کیزگی۔**

جُوڑیاں ڈھیلی؛ دلائی پُرشکن؛ ماتھے پہ ہاتھ
لب پہ خُشکی ، رُخ پہ سوندھا پن ، نظر میں اِلتفات

(١٩٣٦ ، نقش و نگار ، ٩٣)۔ [سوندھا + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

سونْدھار (و مج ، مغ) امذ۔
قرضِ حسنہ ، تقاوی ، وہ قرضہ جو بالاقساط وصول کیا جائے۔ اپنی حیات میں دو کروڑ تنکہ (مال) بطور سونْدھار (تقاوی) کے دہلی کے لوگوں کو دے دیا۔ (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٢ : ١٥٣)۔ لوگ (بہ کثرت) مرنے لگے ۔ سُلطان خزانے سے زراعت کے لیے کاشت کاروں کو روپیہ بطور سونْدھار دیتا تھا ۔ (١٩٦٨ ، تاریخ فیروز شاہی ، معین الحق ، ٦٨٧)۔ [مقامی]۔

سونْدھانا (و مج ، مغ) ف م۔
دُودھ جوش کرنے کی خالی ہانڈی کو آگ پر رکھ کر سکھانا ، بسانا۔ مٹی کے برتن میں اگر پکایا جائے تو روزانہ ... سوندھانا چاہیے۔ (١٩١٦ ، خانہ داری (معیشت) ، ٢٧٢) [رک : سوندھا + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

سونْداہٹ (و مج ، مغ ، فت ہ) امث۔
سوندھا پن ، بھینی بھینی خُوشبو۔ ان میں کورے پن کی سوندھاہٹ پائی جاتی ہے۔ (١٩٦٢ ، آفت کا ٹکڑا ، ٢٠٥) [سوندھا + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت]۔

سونْدھپن (و مج ، غنہ ، سک دھ ، فت پ) امذ۔
رک : سوندھاپن۔ جو سوندھپن اور داغ کا مزا ان کی کھیر میں آتا ہے کسی اور کے ہاں نہیں آتا۔ (١٩٦٢ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ٣٨)۔ [سوندھاپن (رک) کی تخفیف]۔

سَونْدھنا (و لین نیز مج ، غنہ ، سک دھ) ف م۔
ملانا ، گلندا کرنا ، سانّنا ، نم آلود کرنا ، گُوندھنا ، سان کر لگانا۔

وہ دست و پا میں جسدم ، مہندی کو سونْدتے ہیں
ہاتھوں سے دل ملتے ، پیروں سے روندتے ہیں

(١٨٧٨ ، سُخنِ بے مثال ، ٧٣)۔ آٹا گُوندھنا کیسا سوندھ سانڈھ تندور پر بھیج دیا۔ (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ١٠٦)۔ نصف مصالحہ کو آدھ پاؤ گھی اور قیمہ کو سوندھ کر پکا لیا جائے مگر خُوب بُھون لیا جائے۔ (١٩٣٢ ، مشرق مغربی کھانے ، ٨٣)۔ ٢۔ **کچے گوشت میں مسالا ملا کر دیگچی میں بُھوننا** (ا ب و ، ٣ : ١٥٧)۔ [سوندنا (رک) کا متبادل اِملا]۔

سَونْدھی (١) (و مج نیز لین ، مغ) امذ۔
وہ بڑی ناند جس میں ریہ ڈال کر دھوبی میلے کپڑے بھگوتے اور میل کاٹتے ہیں ، ریہ ، سجی ، کھار ، سوڈا ، جس سے دھوبی کپڑوں کا میل کاٹتے ہیں ۔ سونْدی (فرہنگِ آصفیہ) ۔ [سونْدی (رک) کا مُتبادل املا]۔

سَونْدھی (٢) (و مج نیز لین ، مغ)۔ (الف) امث۔
خُوشبودار مسالا جس سے سر کے بالوں کو دھوتے ہیں۔
کبھ بیٹھے سب ایک پر بھتی کوئی جگت سے خالی بات نہیں ہوتا کہ بالکل بانک تیا سوندھی کی مہک پھر ویسی ہے (١٨٠٩ ، جرأت ، د ، ٣٩٠)۔ (ب) صف۔ ١۔ **مزے دار ، خُوشبو والی ، خوش ذائقہ ، فرحت بخش ، دل کش۔**

اگر وہ آپ کو رنگ میں چُھپاوے
بدن کی اس کے سوندھی بُو بتاوے

(١٧٧٣ ، مثنوی تصویر جاناں ، ٩٣)۔ مجھ کو باجرے کی روٹی بہت ہی بھاتی ہے کُچھ ایسی سوندھی اور خستہ ہوتی ہے کہ سُبحان اللہ (١٨٧٧ ، توبۃ النصوح ، ٢٠١)۔ جب سوندھی خُوشبو آنے لگے تو دال کی پتیلی اُتار لیں ۔ (١٩٣٢ ، مشرق مغربی کھانے ، ١٢٦) ٹھنڈی ہوا کے جھونکے تھے جو سوندھی مٹی کی خوشبو سے لدے ہوئے درختوں سے ٹکراتے ۔ (١٩٥٣ ، شاید کہ بہار آئی ، ١٣٩)۔ وہاں تو مٹی ہی مٹی تھی سُوکھی اور گیلی اور اس کی خوشبو بڑی سوندھی تھی۔ (١٩٨٧ ، جھار ، ٩٨)۔ ٢۔ **پکی کھجری ، سینڈھ ، چھوٹی قسم کی پھونٹ** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ)۔ [سوندی (رک) کا مُتبادل املا]۔

ــــ سونْدھی (ـــ و مج ، غنہ) م ف۔
دل کو خوش کرنے والی۔ سوندھی سوندھی خوشبو بھی عجب ہی دل فریب ہے کہ بس بیان نہیں ہو سکتا۔ (١٨٧٧ ، توبۃ النصوح ، ٢٦١)۔ چھڑکاؤ سے مٹی کی سوندھی سوندھی خوشبو آتی ہے۔ (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ١٣٨)۔ اس کی سوندھی سوندھی بھاپ کے ساتھ اسے خیال آیا۔ (١٩٨٤ ، آخری آدمی ، ٤٣)۔ [سوندھی + سوندھی (رک)]۔

سونْدھیاں (و مج ، غنہ ، سک دھ) امث ؛ ج۔
پکی کھجریاں ، سینڈھیں ، چھوٹی پھوٹیں ۔ کیا باجن کچریاں ہیں سوندھیاں اور میٹھیاں۔ (١٨٩٨ ، فرہنگِ آصفیہ ، ٣ : ١٢٣) ۔ [سوندھی + ان ، لاحقۂ جمع]۔

سُونْڈ (و مع ، غنہ) امث ؛ سُونْڈھ۔
١۔ **ہاتھی کی لمبی ناک جو پیروں تک لٹکتی ہے ، خرطوم۔**

ہتی کیچ سُونْڈ اُچائے جوں عجب کھوڑل ہیں دہن تیرے
جنا منتری بی رہتی نین پکڑ جالے کی جالے سون

(١٦٧٨ ، غواصی ، ک ، ١٣٩)۔

تیغ سونڈوں میں اور فیلِ سیاہ
جوں گھٹا کالی میں ہو بجلی آہ

(١٧٩١ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ٣٥)۔ ہاتھی کی سُونڈھ گردن کے بدلے لمبی بنائی۔ (١٨١٠ ، اخوان الصفا ، ١٧)۔ گراہ تو اپنی طرف کھینچتا تھا اور کج اپنی طرف ... صرف تھوڑی سی سُونڈ ڈوبنے سے رہ گئی تھی۔ (١٨٥٥ ، بھگت مال ، ٣٠٨)۔ ہاتھی نے اس کی کمر میں سُونڈ لپیٹ کر اُٹھا کے دے مارا۔ (١٩٢٦ ، شرر ، مضامین ، ٢٨٠)۔ ہاتھی تڑپ اُٹھا ... بے تابی سے سُونڈ یوں پٹکتا تھا کہ معلوم ہوتا کوئی کوڑے پیٹ رہا ہے۔ (١٩٨٥ ، روشنی ، ٩٣)۔ ٢۔ (مجازاً) **مکھی ، مچھر وغیرہ کے جسم کا نوکیلا حصہ جو جبڑوں کے درمیان ہوتا ہے اور جس سے وہ غذا**

چُوسنے کا کام لیتے ہیں. نیز اس قدر کہ ہاتھی اور بیل کے چمڑے تک میں سُونڈ چُبھو کر خُون پیتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۶۷). پُھول ہو یا کلی یہ اس کے جگر میں سُونڈ چُبھو کر ہوتا تر کر ہی لیتی ہے. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھی کا کارنامہ ، ۱۷). وہ لاروے جو مادہ کی سُونڈ پر آباد ہوتے ہیں نر بن جاتے ہیں. (۱۹۸۰ ، جینیات ، ۵۸۹). (ااا) سپاہی دیمک کی پیشانی پر نکلا ہوا نوکیلا حِصّہ جو اس کی سُونڈ کہلاتی ہے. جس پر ایک لُعاب پیدا کرنے والا غدود ہوتا ہے ان میں سے ایک ایسا مادّہ خارج ہوتا ہے جو چیونٹیوں یا دُوسرے چھوٹے جانوروں کو اس قابل ہی نہیں رکھتا کہ وہ اس کے مکان پر حملہ کر سکیں اس قسم کی سپاہی دیمک میں جبڑے نہیں ہوتے. کُچھ انواع کے سپاہیوں میں جبڑے ناموجود ہوتے ہیں اِن کے بجائے پیشانی پر ایک سُونڈ موجود ہوتی ہے. (۱۹۶۷ ، بُنیادی حشریات ، ۹۰). ۳. لَدُو بیل یا گدھے کی کمر کا گدیلا جو مُڑی ہوئی سُونڈ کی شکل کا بنایا اور کمر کی حفاظت کے لیے پالان کے اُوپر باندھا جاتا ہے تا کہ بوجھ کی رگڑ سے کمر بچی رہے ، سونڈا ، سونڈل (ا پ و ، ۵ : ۵۹) ۴. (مجازاً) زبان.

دل میں کیا جور ہے کہ تیرے منہ سے
اِک سُونڈ سی رہ رہ کے نکل پڑتی ہے

(۱۹۳۸ ، سنبل و سلاسل ، ۲۶۲). ۵. (کنایۃً) نظرِ بد ، تیر نظر.

نظر کی سُونڈ ستتا مکھ کی چھب پر
سَینتاں ریح کے کیچ کر یہ دھرتا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۲۳). [پ : सूँडा ؛ सुंडका].

---دَنتی (---فت د ، شد ت) صف.
ہاتھی کی سُونڈ پر سجاوٹ کے لیے ڈالا جانے والا کپڑا جس میں روپہلی سُنہری تار سے دانتوں کے نشان جیسے بیل بُوٹے بنے ہوتے ہیں. دانتوں پر چاندی کی خولیں چڑھی ہوئیں سُونڈوں پر تماسی کی سُونڈدنتیاں پڑی ہوئیں. (۱۸۸۲ ، داستان امیر حمزہ ، عبداللہ بلگرامی ، ۶). [سُونڈ + دت (دانت (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ صفت].

---والا امذ.
۱. (عو) ہاتھی ، فیل ، خرطوم (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). ۲. وہ جانور جس کے مُنھ پر لمبی نال سی لٹکے یا اس کے مُنھ پر سُونڈ کی طرح کوئی عضو ہو.

علاوہ ان کے ثمر سات میں وہ سُونڈ والے ہیں
کہ جن کی قِسم میں اب رہ گیا ہے صرف ہاتھی ہی

(۱۹۰۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۳۴). [سُونڈ + والا ، لاحقۂ فاعلی].

سُونْڈا (و مع ، بغ) امذ.
۱. ایک لمبی سُونڈ والا کیڑا جو اناج میں لگ جاتا ہے ، ایک قِسم کی سرسری جسکا رنگ بُھورا ہوتا ہے. صورتاً تو آپ نے تشبیہ بالکل صحیح دی ہے کہ یہ کملا یا نباتاتی سُونڈا ہے (۱۹۳۷ ، دنبالۂ تبسم ، ۱۳۰). ۲. (مجازاً) کاٹھی ، زین ، سُونڈ ، سُونڈلی (فرہنگِ آصفیہ). [مقامی].

سُونْڈکا (و مع ، غنہ ، سک ڈ) امذ.
کوہان ، پالان ، گدّا جو گھوڑے کی زین کے نیچے رکھتے ہیں (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. بیل کے کندھوں کے اُوپر کوہان کی شکل کا اُبھار یا اُٹھان ، یہ خاص قسم کے قوی الــنسل بیلوں کے ہوتا ہے (پلیٹس ؛ ا پ و ، ۵ : ۵۶). [سونڈکا सुंडका].

سُونْڈْلی (و مع ، غنہ ، سک ڈ) امث.
رک : سونڈی ، سُنڈی. پتّاں کھانے والی سُونڈلیاں Weevils اور بیج کھانے والی سُوسنک بھی کثرت سے پلتی ہیں. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۲۳). [رک : سُنڈی].

---سُوسَنک (---و مع ، فت س) امث.
وہ سرسری یا اناج کا کیڑا جس کا سر سُونڈ نما ہو. سُونڈلی سُوسنک ... ان سُوسنکوں کے سر سونڈ کی شکل اِختیار کرلیتے ہیں مثال کے طور پر گیہوں یا چاول کی سُوسنک. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۱۱۶). [سُونڈلی + سُوسنک (رک)].

سُونْڈی (و مع ، بغ) امث ؛ امذ.
۱. ایک سرخ کیڑا جو چنوں میں لگ جاتا ہے ، ناف ، نابھی ، لونڈی ، وسطِ شکم ، کلال ، آبکار ، شراب کشید کرنے والا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). ۲. اناج کا چھوٹا کیڑا جس کا سر سُونڈ نما ہوتا ہے. کیڑوں کو سُونڈی کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۷۰). کیڑے مکوڑوں میں سُونڈی خراب چیز ہے (۱۹۳۶ ، گنّے کی کہانی ، ۴۱). ایک سیر آٹے سے تین پاؤ بلی ہلانی سُونڈیوں کا برآمد ہونا کوئی کھانے کا سودا نہیں. (۱۹۷۹ ، نوائے وقت ، کراچی ، ۲۱ اپریل ، ۲). ۳. ناف ، لونڈی ، وسطِ شکم ، کسی غدود کا پُھول جانا ، حلق کا کوا ، تیز شراب؛ بڑے پیمانے پر شراب کشید کرنے والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : सुंडिका].

سونَر (مع ، فت ن) امذ.
(جہاز رانی) سمندر میں کسی دُور دراز جہاز کو سگنل دینے کے لیے پانی میں چُھپی ہوئی آبدوز ، غرق شُدہ جہازوں اور برفانی تودوں کی موجودگی کا سُراغ لگانے کا نظام ، سمندری مواصلات کا نظام. سونر کی مدد سے ایک جہاز دوسرے جہاز کے ساتھ بات چیت کرسکتا ہے. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۲۰۸). [انگ : Sonar].

سُونْس (و مع ، غنہ) امث.
دریائی سُؤر ، خوک آبی ، ایک دریائی جانور کا نام جو پانی پر اکثر مشک کی طرح تیرتا ہوا دکھائی دیتا ہے ، سنگِ ماہی. اور چتے ماہی و نہنگ و سونس اور خوک اور خرچنگ اور جولاہا آبی اور مرغابی وغیرہ چھوٹے بڑے جانور دریائی تھے. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۶۱).

نہنگ سونس گھڑیال رہ رہ گئے
مگرمچھ نہ جانے کدھر بہ گئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۳) ہزارہا مچھلیاں ، مگر ، ناکے ، گھڑیال ، سُونس ، کچھوے منہ میں مشعلیں لیے ہمراہ ہوئے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۱۲). سُونس بھی ایک شیر خوار جانور ہے ... دریائے گنگا اور اس کے معاون دریا ... میں ملتا ہے. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۹۲). [پ : सूस].

سونسار (و لین ، مغ) امذ (قدیم).
۱. سنسار ، دُنیا.

که جس سار کا توں ہوا سارق
سو بانجیا وو سونسار کے بھارق

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۹۲).

محمدؐ سا نہیں پیدا کیا کرتار ترجگ میں
اُسی کے عشق میں سونسار ترجگ کا بھرایا ہے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۵). ۲. **بال ، بچے ، اولاد ، نسل ، خانگی معاملات** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سنسار (رک) کا قدیم اِملا].

سونسنا (و مع ، غنہ ، سک س) ف ل (قدیم).
برداشت کرنا ، اُٹھانا ، سہنا.

کاں پھروں گھر چھوڑ کر میں دار دار
راہ کا دکھ سونسنا کاں جاؤں بار

(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۵۰). [مقامی].

سونسکرت (و مع ، غنہ ، سک س ، کس ک ، سک ر) امث
سنسکرت.

پیٹھا مجھ کنے بیگ تُلسی کے تیں
کیا سونسکرت جس اپنے (کے) تیں

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۳). [سنسکرت(رک) کا قدیم اِملا].

سوں سوں (و مع ، سک ن ، و مع) امث.
۱. **سانس کی آواز ، ناک سڑکنے کی آواز.** کوئی آواز سوائے اُن کی سانسوں کی سُوں سُوں کے نہ آتی تھی. (۱۸۸۹ ، گلگشت فرنگ ، ۱۱۵). گرم پانی کی دھار پڑی تو وہ خوش ہو ہو کر نتھنے پھڑکانے اور سُوں سُوں کرنے لگا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۰). ۲. **بھاپ نکلنے کی آواز ، بھبکے کی صدا** پہاڑی ٹرین سُوں سُوں کرتی اڑنے لگی (۱۹۳۵ ، پرپرواز ، ۷۳). ۳. **کسی شے کے اُبلنے یا پکنے کی آواز.** چند منٹ آنچ پر رکھو جب سُوں سُوں کی آواز آنے لگے تو آنچ کھینچ لو. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۸۲). ۴. **سردی کی شدت کے ردِ عمل کی آواز ، کپکپاہٹ کے تاثر کی آواز.** سب سے بڑھ کر لڑکے کا فکر ہے کہ اس سردی میں سُوں سُوں کرتا کارخانے جاتا ہے. (۱۹۳۲ ، تربیت نسواں ، ۳۶). ۵. **آہستہ آہستہ رونے کی آواز ، سسکیاں بھرنے کی آواز.** لڑکی ڈر سے لگی سُوں سُوں کرتی اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۳۴). ۶. **جلتی لکڑی یا کوئلوں پر پانی ڈالنے سے پیدا شدہ آواز.** چند سُرخ کوئلے سُوں سُوں کر کے بجھ جاتے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۰۳). [حکایت الصوت].

سونسی (و مع ، مغ) امث.
ایک رنگین دھاری دار کپڑا ، سوسی. واضح ہو کہ کپڑا یا تو رُوئی سے بنتا ہے جیسے جھونا اور دودامی اور سونسی اور کھیس ... وغیرہ یا ریشم سے بنتا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۲۲۶). [سُوسی (رک) کا متبادل اِملا].

سونف (و لین نیز مع ، غنہ) امث.
ایک پودا ، اس پودے کے بیج خوشبودار اور ہاضم ہوتے ہیں ، بادیان ، لاط :- Pimpinella Anisum .

مُجھ دل بیتاب پر کیا تپ تو نالے چلے
تپ اگر ظاہر ہوئے کوئی سونف یا زیرا پئے

(۱۷۳۸ ، دیوانِ قاسم ، ۱۸۳). جن کو سونف کا مزاج معلوم نہیں نہ اتنی تشخیص کہ کیا خاصیتِ زنجبیل ہے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۵۰). سونف ہاضمہ کے لیے اِستعمال ہوتی ہے. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۲۳۵). [ع].

---کا عَرَق امذ.
(طب) عرق جو سونف کا بیج پانی میں ڈال کر نکالتے (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کی جَڑ امذ.
(طب) سونف کی جڑ تمام اجزا سے زیادہ قوی ہے. پتلی اور خوشبودار ہوتی ہے ، گرم و خُشک ہاضم ہے ، سدہ کھولتی ہے تپ میں فائدہ دیتی ہے ، شہد کے ساتھ اس کا لیپ دیوانے کُتّے کے کاٹے کو مفید اور مُجرّب ہے (خزائن الادویہ ، ۴ : ۴۹۵).

---کے نُقْل امذ.
(شیرینی) وہ سونف جس پر ہلکا کر میٹھا چڑھایا گیا ہو جسے پان میں استعمال کرتے ہیں یا محفل میں خاطر مدارات کے وقت پیش کرتے ہیں. خشخاش کے نُقل ، سونف کے نُقل ... پیالیوں میں قرینے قرینے سے چُنی گئیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۴).

سونفی (و لین نیز مع ، مغ) امث.
(طب) ایک مرکب جس کا اہم اور بڑا جز سونف ہے. خان صاحب نے سونفی تیار کی یعنی تُخم کدُو ، الائچی ، سونف اور شکر کا مرکب. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲ : ۳). [سونف + ی ، لاحقۂ نسبت].

سونفیا (و لین نیز مع ، مغ ، کس ف) صف ؛ سے سونفیہ.
۱. **سونف کی خوشبو والا ، آم کی ایک قسم جس میں سے سونف کی خوشبو آتی ہے.** سونفیے کی خوشبو گاڑھی دُھند کی طرح چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی. آم کی اس قسم کے بیسیوں پیڑ تھے. (۱۹۶۶ ، لاجونتی ، ۶۷). ۲. **(طب) ایک چھوٹا سا پیڑ جو خریف کے موسم میں چاولوں کے کھیت میں ہوتا ہے. اس کے پتے سونف کی طرح ہوتے ہیں جن سے سونف کی خوشبو آتی ہے. اس کا عرق کھانسی اور تپ کہنہ کو مفید ہے** (خزائن الادویہ ، ۴ : ۴۹۵). [سونف + یا ، لاحقۂ نسبت].

سَونک (و لین ، فت ن) امذ.
جولائی کا مہینہ ، ساون (پلیٹس). [س : श्रावणिकः].

سَونِک (و لین ، کس ن) امذ.
قصائی ، قصاب ، بوچڑ ، شکاری (پلیٹس). [س : सौनिकः].

سُونکا (و مع ، مغ) امذ.
نہایت ہی زہریلا سانپ جو بادامی رنگ کا گز بھر کا ہوتا ہے ،

اس کے کاٹنے سے پہلے بدن ورم کرتا ہے پھر پانی ہو کر بہہ جاتا ہے . سونگا ، بادامی رنگ کر پھر کا ہے . (۱۸۸۳ ، تریاقِ مسموم ، ۲۰۸). [مقامی].

سونگا (و مج ، مغ) امذ.
سستا . لوکن کو مرجان لے گیا ... سودا کرنے کی شرط میں سونگا لے کر مہنگا بیچتا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۲۹۹). [مقامی].

سونک بُوم (و مج ، کس ن ، و مج) امث.
(جدید طبیعات) **دھما کہ . گرج دار آواز.** دراصل یہ ایک سونک بُوم (دھما کہ ، گرج دار آواز) تھی جو ایک جیٹ طیارے کے گزر جانے کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی. (۱۹۸۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ ستمبر). [انگ : Sonic Boom].

سونک بیرْیَر (و مج ، کس ن ، ی مج ، سک ر ، فت ی) امث.
سونک بیریر ایک بہت ہی شدید اور سخت دباؤ والی لہر ہوتی ہے جو کہ ہوائی جہاز کے ساتھ چلتی ہے (جنگ ، کراچی ، ۲۰ ستمبر ۱۹۸۳ ، VII). [انگ : Sonic Bearer (Barier)].

سونکَڑوا (و مج ، مغ ، فت ک ، سک ڑ) امذ.
(حشرات الارض) **کاکروچ ، تیل چور کا ، سوسک خروک ، مالو.** تیل چورہ بنگال میں سونکروا بولتے ہیں. (۱۹۶۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۰۰). [مقامی].

سَونگ (و لین ، غنہ) امذ.
سوانگ ، رُوپ ، نقل ، بھیس. خاصان کا شریعت ہور مذہب سو ، خدا کا خوبی بوجھنا سو مذہب ہمارا ، کافراں کا ہور پر سایاں کا ایسا ہو کوئی سونگ لیا یا سو اس کے حضور اچھنا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۳۶۶).

مکرمیج ہو بھتوں نمن سونگ چڑ
گیا ہونے کا کنیں اور جنگل پکڑ

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۷). [سوانگ ، کا محرف].

سُونگ (و مج نیز و مع ، غنہ) امذ.
رک : سونگا (پلیٹس). [سونگا (رک) کی تخفیف].

سُونگا (و مع ، مغ) امذ.
سونڈا ، کوہان ، پالان (پلیٹس). [پ : सूंगा].

سُونگرا / سُونگڑا (و مع ، غنہ ، سک گ) امذ.
(کھونسی) کتا ، بھینس کا بچہ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ : [illegible] : स्त्री].

سُونگُن (و مع ، سک ن ، ضم گ) امث (قدیم).
سُن گُن ، بھید ؛ خفیہ خبر ؛ کسی بات کی بُو باس.

سب سکھ کے مین او دھان سٹی
اس دیدھن سُوں گن گیان سٹی

(۱۶۸۲ ، شاہی ، ک ، ۱۶۴). [سُن گُن (رک) کا قدیم املا].

سُونگنا (و مع ، غنہ ، سک گ) ف م (قدیم).
سُونگھنا . جیوں لوہا صحبت میاں پھوکنا ، سُونگنا جا کہنا ، دیکھنا. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۶). [سُونگھنا (رک) کا قدیم املا].

سُونگھا (۱) (و مع ، مغ) امذ.
۱. وہ شخص جو قوت شامہ کے ذریعہ زیرِ زمین چیزوں مثلاً خزانے ، میٹھے پانی وغیرہ کو دریافت کر سکتا ہے (فرہنگ آصفیہ). ۲. وہ کُتا جو شکار کی بُو پہچانے (ایک شکاری کُتا جو چور کی بُو بھی پہچانتا ہے اس کے ذریعے چوروں کا پتہ چلایا جاتا ہے) ؛ مُخبر ، جاسوس ، بھیدی ، کھوجی ، سراغی ، نگینہ ساز ، جڑیا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳. (نباتیات) **چھوٹی کلی ، شگوفہ ، اکھوا.** ایک ننھا سا ڈنٹھل جسے جُڈیل (نالی جبل) کہتے ہیں اور چوٹی پر ایک چھوٹی کلی جسے سُونگھا (پلو سول) کہتے ہیں نظر آئے گا. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۱۵۰). [پ : سونگھو : घ्राणस्कृस्त्री].

سُونگھا (۲) (و مع ، مغ) امذ.
چھڑی جس سے کام لے کر یہ معلوم کرنا کہ کس جگہ کھودنے سے پانی یا معدنیات نکلیں گی ، انگ : Dowser . سُونگھے کی مدد سے فائدہ اٹھا کر ٹیوب ویل بھی کامیابی کے ساتھ نصب کیے جاتے ہیں. (۱۹۸۸ ، ساندل بار ، احمد غزالی ، ۱۹۱). [سُونگھا (رک) سے اسم ظرف].

سُونگھانا (و مع ، مغ) ف م.
کسی کو خوشبو یا بدبو معلوم کرنے کے لیے کُچھ دینا (نوراللغات). [سُونگھنا (رک) کا تعدیہ].

سُونگھتا پھرنا محاورہ.
کسی چیز کو تلاش کرنا ، شکار وغیرہ کا ڈھونڈھنا (جامع اللغات).

سُونگھن (و مع ، مغ ، فت گھ) امث (قدیم).
سُونگھنا ، مہک محسوس کرنا ، بُو لینا.

جن پھولن سُونگھن جاؤں
تس باس تمہارا پاؤں

(۱۵۶۵ ، جواہرِ اسرار اللہ ، ۱۱۱). [سُونگھ (سُونگھنا) + ن ، لاحقۂ حاصلِ مصدر].

سُونگھنا (و مع ، غنہ ، سک گھ) ف م.
۱. **ناک سے بُو باس مہک معلوم کرنا ، بُو لینا.**

ماٹی کا پھل سُونگھنا پانی کا پھل چا کھنا
آگ کا پھل دیکھنا بادی کا پھل رکھنا

(۱۵۹۱ ، رسالہ وجودیہ ، ۵).

دیکھنا ، چکھنا ، سنتا بات
سُونگھنا ، پھوکنا ، سب حرکات

(۱۶۳۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۱۶)).

جیو آخر تجوں کی تجھ پچھے
سُونگھ سُونگھ پائے پیرین تیرا

(۱۷۳۳ ، کربل کتھا ، ۱۶۳).

دیدۂ شیر ہے نرگس یہی بے گُل لیکن
ہم بھی سُونگھ کے بُوباس کھڑے رہتے ہیں
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۹۸).
ستم ظریفیٔ فطرت یہ کیا معمّا ہے
کہ جس کلی کو بھی سُونگھوں میں بُو نہ بار آئے
(۱۹۳۶ ، طیورِ آوارہ ، ۱۵۶). وہ لمبے لمبے سانس لے کر کچھ سُونگھتا ہے. (۱۹۸۶ ، سہ ماہ ، ۱۰۲). ۲. پہچاننا ، عوام بطور مذاق جوتی پہچاننے کو کہتے ہیں جیسے اپنی اپنی جوتی سُونگھ کر پہنتا (فرہنگِ آصفیہ). [समग्घ(इ) समग्घे(इ) माघ (ति)].

سُونگھنی محاورہ.
۱. وہ چیز جس کو سُونگھا جا سکے. خوشبو ، لخلخہ ، سُونگھی جانے والی ، دوائیاں ، ہلاس ، نسوار (نوراللغات ؛ پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). ۲. ناس یا نسوار کا ڈبہ یا ڈبیہ ، ہلاس کی ڈبیا (ماخوذ : نوراللغات ؛ پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سُونگھنا (رک) سے اسم ظرف].

ــــ لینا محاورہ.
نسوار استعمال کرنا ، خوشبو سونگھنا ، ناس چڑھانا ؛ سُن کی لینا (پلیٹس).

سُونگھنے کو نہیں فقرہ.
بالکل نہیں ، نام کو بھی نہیں ؛ کسی چیز کے بالکل ختم ہو جانے کے موقع پر بولتے ہیں.
محتسب مانع جلت ہے گمان ہے سے
سُونگھنے کو بھی میسر مجھے انگور نہیں
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۶۵).

سَونلانا (و لین ، مغ) ف ل.
رنگ کالا جیسا ہونا ، سیاہی مائل ہو جانا.
حُسن کی گرمی سے ہم تو جل گئے
آپ کی رنگت بھی سونلائی نہیں
(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، گلزارِ تعشق ، ۱۵).
سوبار میری دُھوپ کو سونلایا تھا
خود میرے ہنر سے مُجھے شرمایا تھا
(۱۹۵۳ ، سموم و صبا ، ۳۳۱). [سونلا (سانولا کا محرف) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سونٹھہ (و مع ، غنہ ، سک ہ ، فت ٹھ) امذ.
سونٹا ، چھڑی. اگر تمہارے گانوں میں کسیکے پاس سونٹھہ یا لکڑی ہے... بطور آلاتِ جنگ سمجھ کر رپٹ اوسکی تھانہ یا چوکی میں کرو. (۱۸۵۹ ، ہدایت نامہ نمبرداران ، ۳). [رک : سونٹھا].

سونی (و مع) صف مث.
سونا ، اُجاڑ ، ویران.
او لوکاں تھے اپنی نظر کاڑیا
سونی دلبر کی کربات کوں جھاڑیا
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۵۱).

سُونی ہے بزمِ کافر و دیندار بے ترے
زاہد حرم میں دیر میں ہیں برہمن اُداس
(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۸۲).
مسندِ حلقۂ احباب ہے سُونی تُجھ بن
تُو ہی تھا اب خلفِ صدر نشینانِ سُخن
(۱۹۳۳ ، حیاتِ شبلی ، ۶۷۳).
ساز و آواز کی دُنیا نظر آئے سُونی
آدمی خود ہی اگر پردہ درِ راز نہ ہو
(۱۹۸۱ ، بادِ سبک دست ، ۱۳۰). [س : शून्य].

ــــ سار/سیج سے ، مَرکھنا بیل (ہی) بَھلا کہاوت.
رانڈ رہنے سے بدمزاج اور بکھنو خاوند کا زندہ ہونا بہتر ہے ، بدمزاج شوہر نہ ہونے سے بہتر ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

سونے (و مج) امذ ؛ ج.
سونا (رک) کی جمع اور مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل).
دیکھیا شاہ دونوں کے تئیں جونجھا
سونے ہور روپے کے دو کرسیاں منگا
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳۳).
روپے سونے کے دیگاں ہور تھالے
جڑن کے تھے شراباں ہور پیالے
(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، اپریل ، ۱۹۶۸ ، ۱۹)).

ــــ پَر/میں سُہاگا/سُہاگہ محاورہ.
۱. حُسن ، خُوبصورتی ، آرائش کی کثرت. ایک تو یوں ہی از سرتاپا زرق برق بحرِ حُسن و خوبی میں غرق تھیں مگر اس بناؤ چناؤ نے سونے پر سُہاگے کا کام کیا. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۳۶). کمبخت تھی ہی چاند کا ٹکڑا ، سونے پر سُہاگا ہوا سنگھار ، قیامت بن گئی. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۵). ۲. کسی خُوبی خرابی یا بُرائی کے ساتھ دوسری خوبی خرابی یا بُرائی کا ہونا مزید برآں. مُجھ کو جس چیز نے دُنیا اور دین دونوں میں برباد کیا وہ شادی اور موت کی رسمیں تھیں ، شرک اور قبر پرستی سونے پر سُہاگہ. (۱۹۰۷ ، طوفانِ حیات ، ۷۰). سونے پر سُہاگہ یہ کہ قدرت نے آواز انہیں اس قدر خُوبصورت دی تھی کہ مُشاعرے کو اپنے ساتھ لے اُڑتی تھی. (۱۹۸۷ ، کھونے ہوؤں کی جستجو ، ۳۲۳). ۳. کسی فطری صلاحیت یا ہنر کی شہرت وغیرہ کا باعث ہونا. خاندانی اثر نے بھی سونے پر سُہاگہ کا کام دیا تھا. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۵۵). معلوم و افکار پر مہر صاحب مرحوم کے اسلوبِ نگارش نے گویا سونے پر سُہاگے کا کام کیا ہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۷۶). لکھنو کی ہوا اُن کے لئے سونے پر سُہاگے کا اثر رکھتی گی. (۱۹۵۲ ، سفینۂ غم دل ، ۲۱۸). ۴. سریع التاثیر ، پُراثر. آدمی تھے خوش گُلو تو نظم اور سونے میں سہاگا ہوگئی (۱۹۰۹ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۸).

ــــ پَر سِیندُور ہونا محاورہ.
سونے پر سُہاگا ، زینت اور جلا کا باعث. رنگِ رُخ اس وقت

صفائی میں کندن کو شرماتا تھا جس پر گلابی دیواروں کا عکس سونے پر سہاگہ تھا۔ (١٩٠٢ ، یاسمین ، ٦٢)۔

---پر سہاگا کرنا محاورہ۔
خوبصورت کو اور خوبصورت بنانا ، خوبیوں میں اضافہ کرنا۔

دیوان ہے سہرا تا قیامت باقی
سونے پہ کیا ہے میں نے سہاگا یارب

(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٢٠١)۔

---جھولے میں لدا پھندا رہنا محاورہ۔
بہت سے زیوروں کا پہنے رہنا ، سونے کے زیوروں میں پیلا رہنا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---جھولے والا / والی صف۔
(کنایۃً) ناز و نعمت میں پلنے والا ، عیش و آرام سے رہنے والا ، خوش قسمت ، دولت مند ، جس کے یہاں دولت کی ریل پیل ہو۔ سونے جھولے والیاں جن کے قدموں کے نیچے ماں باپ آنکھیں بچھاتے تھے ، گھربار کی ہوئیں تو یہ بپتا پڑے کہ عُمر بھر پاپڑ بیلے۔ (١٩٠٨ ، صبحِ زندگی ، ١٠٥)۔

---چاندی کے ڈھیر لگنا محاورہ۔
مال و دولت کا جمع ہونا ، بہت زیادہ روپیہ پیسہ ہونا۔ خاقان کے پاس عرضی دے ، گھر میں سونے چاندی کے ڈھیر لگ جائیں۔ (١٩٥٦ ، چنگیز ، ٢٩)۔

---چاندی میں لپٹنا / لپا ہونا محاورہ۔
کسی شے پر سونے چاندی کا بہت زیادہ کام ہونا۔ نیلام والے نے ایک ملہ نکالا ، جو سونے چاندی میں لپ رہا تھا۔ (١٩٢٩ ، آنہ کا لال ، ٨٠)۔

---روپے (---و سج) امذ۔
سونے چاندی ، مال و دولت۔

سونے روپے کے کٹوروں کا کبھی دور نہ تھا
بحرِ کوثر کے ہے جام دعا دے ساقی

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢١٩)۔ نقیب چوبدار سونے روپے کے عصے لئے ... چلے آتے ہیں۔ (١٨٨٥ ، بزم آخر ، ٢٠)۔
[سونے + روپے ، روپا (رک) کی مغیرہ حالت]۔

---سے پیلا ہونا محاورہ۔
بہت زیادہ زیور پہنے ہونا ، سر سے پانْو تک زیور میں لدنا۔

کھینچ لایا حُسن کو بھی عشق اپنے رنگ پر
ضعف سے میں زرد وہ سونے سے پیلا ہو گیا

(١٨٣٦ ، دفترِ فصاحت ، ١١)۔

---سے گھڑاوَن / گھڑائی مہنگی کہاوت۔
اصل قیمت سے بالائی خرچ زیادہ ، دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر منڈوائی ، اتنے کا مال نہیں جتنے درستی وغیرہ میں صرف ہو گئے۔

اتھا کہنے کی نہ بھاری بہنگی
سونے سے ہے اسکی گھڑاوَن مہنگی

(١٨٢٩ ، داستانِ رنگین ، ١٤٢)۔

---سے لیپنا محاورہ۔
سونے کا مُلمع کرنا ، کسی چیز پر سونے کا پانی چڑھانا۔ یورپ میں یہ (مثنوی زہرِ عشق) لکھی گئی ہوتی تو شاعر کی قبر سونے سے لیپ دی گئی ہوتی۔ (١٩٨٣ ، ارمغانِ مجنوں ، ٢ : ٢٤٨)۔

---کا بچھڑا امذ۔
سامری نے ایک سونے کا بچھڑا بنایا تھا اور کسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پانْو کی خاک اس میں ڈال دی تو وہ بولنے لگا لوگ اُسے پُوجنے لگے تھے؛ (کنایۃً) کوئی خالصتاً دنیوی اور گھٹیا چیز جسے معبود سمجھ لیا جائے ، مراد : مال و زر۔ جس سرزمین کی اساس اخوت اور محبت پر تھی وہاں سونے کے بچھڑے کی پُوجا ہوئی۔ (١٩٦٥ ، دردِ دل کُشا ، ١٩)۔

---کا بننا / ہونا محاورہ۔
بہت قیمتی ، نایاب ، بےمثل یا اہم ہونا ، اصل سے بڑھ چڑھ کر ہونا ؛ کمتر کا بہتر ہو جانا ؛ کسی کم حیثیت یا کم حقیقت شے کی قدر و قیمت یا اہمیت و حیثیت بڑھ جانا۔

ہم بھی ہیں صاحبِ غیرت رہیں کب تک غما کے
بن کے سونے کے جو اب آؤ تو سمجھیں تمہیں خاک

(١٨٦٧ ، واسوختِ امیر مینائی (شعلہ جوالہ ، ١ : ١٣٦))۔

---کا پانی امذ۔
١۔ وہ پانی جس میں سونا گلایا گیا ہو ، آبِ زر ، آبِ طلا ، سُنہرا محلول ، سونے کا مُلمع۔

مر گیا ہوں دیکھ کر رنگِ طلائی یار کا
چاہیے سونے کا پانی قبر کی تعمیر میں

(١٨٥٤ ، غنچۂ آرزو ، ١٠٩)۔ **٢۔ (طب) وہ پانی جس میں سونے کی کوئی چیز ڈال کر جوش دے لیں اور پھر اس بجھے پر جھڑکیں جس کی سیتلا نے پاک موڑ لی ہو** (فرہنگِ آصفیہ)۔

---کا پانی پھرنا محاورہ۔
مُلمع ہونا ، سونے کا جھول چڑھنا۔

رنگِ عارض کو ہنسنے نے دو چنداں کر دیا
جامِ سیمِ ماہ پر سونے کا پانی پھر گیا

(١٨٥٢ ، دیوانِ برق ، ٢٦)۔ رنجیت سنگھ کی ایک آرام کُرسی ہے تمام کرسی پر سونے کا پانی پھرا ہوا ہے اندر کی طرف مخمل کے تکیے بچھے ہوئے ہیں۔ (١٩٣٦ ، شیرانی ، مقالات ، ١٥)۔

---کا تار امذ۔
(مجازاً) بہت کم مقدار میں سونا ، معمولی زیور۔ ڈیڑھ سو روپیہ کے تنخواہ‌دار کی بیوی ہاتھ پکڑا نہ پاؤں پکڑا ، سونے کا تار نہ چاندی کا چھلا۔ (١٩١٤ ، شامِ زندگی ، ٨٣)۔

---کا توڑا امذ۔
طلائی زنجیر ، سونے کی بنی ہوئی زنجیر جو پانْو میں پہنتے ہیں۔

ڈھونڈتے ہیں پانئے جانانی آبجوے باغ میں
پاؤں میں شمشاد کے سونے کا توڑا چاہیے

(١٨٣١ ، دیوانِ ناسخ ، ٢ : ١٦٤)۔

ـــ کا تیل اسذ.
(طب) سونے کے ورقوں سے مقررہ کیمیائی طریقے سے تیار کردہ تیل دواءً مستعمل (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٨٧).

ـــ کا خَنجَر ہو جانا محاورہ.
(ہتھیار یا آلے کا) کند ہو جانا ، نرم پڑ جانا ، بیکار ہو جانا.
سخت جانی میری میرے حق میں پارس ہو گئی
قتل سے پانی اماں سونے کا خنجر ہو گیا
(١٨٧٠ ، دیوان اسیر ، ٣ : ٦).

ـــ کا ڈَلا اسذ.
سونے کا بڑا ٹکڑا ؛ (مجازاً) قیمتی چیز.
جب دکھا دیتے ہیں وہ اپنی طلائی رنگت
آنکھ کے ڈھیلے کو سونے کا ڈلا کرتے ہیں
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٢٨).

ـــ کا قَدَم اسذ.
(مجازاً) نحس قدم.
سنتی تھی چاندی کا پیرا مجکو اُس سر کی قسم
میرے گھر لائی نگوڑی نحس سونے کا قدم
(١٨٧٩ ، جان صاحب ، ٢ : ١٥٣).

ـــ کا کام اسذ.
کسی شے پر سونے چاندی کے تاروں کے بیل بوٹے یا سونے چاندی کے پتروں کی مڑھائی. پیچھے گتاؤ دار تکیہ. سارا سونے کا کام کیا ہوا. (١٨٨٥ ، بزم آخر ، ٢٣).

ـــ کا کُشتَہ اسذ.
سونے کی آمیزش سے طبی طور پر تیار کردہ ایک طاقت ور دوا. سونے کا کشتہ. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٨٥).

ـــ کا گڑوا اَور پیتَل کی پینْدی کہاوت.
ناموزوں کام کی نسبت بولتے ہیں ؛ ان لوگوں کے متعلق کہتے ہیں جن میں خوبیوں کے ساتھ ساتھ برائیاں بھی ہوں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

ـــ کا گھر مِٹّی ہو جانا محاورہ.
بھرا پُرا گھر تباہ ہو جانا ، دولت مند کا غریب ہو جانا ، برباد ہو جانا.
آب کاری میں رہا یہ صرف زر برسات میں
ہو گیا مٹی مرا سونے کا گھر برسات میں
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٣٦).

ـــ کا/کے مَحَل کَھڑا کَرنا/کَر دینا محاورہ.
١. کوئی اَن ہونی بات کر دکھانا. زمین سے باغ کا اُگا دینا یا سونے کا محل کھڑا کر دینا ... نہ خدا کی قدرت سے باہر تھا اور نہ اس رسول کے ان معجزات سے مافوق مطالبہ تھا. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٢٣). ٢. مالا مال کر دینا ، آباد کرنا. اُس کی سلیقہ شعاری اور دانشمندی نے طبیعت داری ، جدّت پسندی ، ویرانۂ دنیا میں سونے کے محل کھڑے کر دیئے. (١٩٠٧ ، تذکرۃ المصطفیٰؐ ، ٢٦).

ـــ کا مَیل اسذ.
(طب) جب سونے کو کان سے نکال کر اول گلاتے ہیں تو تلے اوپر کف کی طرح میل جم جاتا ہے. اُوپر کا میل لطیف ہوتا ہے اور نیچے کا میل غلیظ اُوپر کے میل کو عقودی اور نیچے کے میل کو صفائحی کہتے ہیں پھوڑوں پر لگانے سے ان کے چرک کو صاف کرتا ہے بدگوشت کو کاٹتا ہے تازہ زخموں کو بھرتا ہے. سونے کا میل ... چاندی کے میل سے بہتر اور لطیف ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٨٦).

ـــ کا نِوالا/نِوالَہ اسذ.
١. عمدہ غذا ، لذیذ کھانا ، مُرغن خوراک ؛ نعمت ؛ دولت مندی کا اظہار ؛ قیمتی غذا ؛ عیش و آرام.
ہم کو ہجر سیم تن میں صبح و شام
زہر سونے کا نوالا ہو گیا
(١٨٦٦ ، فیض (شمس الدین) ، د ، ٩٨). اگر بھوکا ہے تو سونے کا نوالا تیرے کھانے کے واسطے ... آ جائے. (١٩٠٥ ، ذکر الشہادتین ، ٣٦). ٢. ناز و نعم ، لاڈ پیار ، ناز برداری.
سونے کے نوالوں سے نہ کر پرورش روح
اتنی بھی محبت نہیں کرتے سفری سے
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢١٣). ٣. بڑا اِنعام ، بھاری رقم.
عیب جُو کو عجز و منت سے کرے اپنا غلام
منہ میں مشاطہ کے سونے کا نوالہ چاہیے
(١٨٦١ ، کلیات اختر ، ٨٩٩).

ـــ کا نِوالا کِھلانا محاورہ.
عیش کرانا ، لاڈ پیار یا ناز و نعم سے پالنا ، ناز برداری کرنا ؛ عُمدہ قیمتی غذا دینا ؛ آرام میں رکھنا ؛ بہت عُمدہ چیز عطا کرنا.
انہوں نے رات دن غم آپ کھائے
نوالے ہم کو سونے کے کھلائے
(١٧٨٦ ، میر حسن (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ١ : ١٨)).
کہتے ہیں دے کے بوسہ طلائی جبین کا
سونے کا میں نے تجکو نوالا کھلا دیا
(١٨٥٢ ، دیوان برق ، ٣٢).

ـــ کا نِوالا کِھلانا شیر/قَصائی کی نَظَر دیکْھنا/ڈَرانا کہاوت.
ناز برداری کرنا مگر حد سے نہ گزرنے دینا ، مہربانی کرنا مگر رعب قائم رکھنا ، لاڈ پیار کرنا مگر گستاخ نہ ہونے دینا ، ہر طرح کے عیش و آرام کے ساتھ تربیت کرنا. (مثل) دیکھئے قصائی کی نظر کھلائے سونے کا نوالا. (١٨٨٦ ، مخزن المحاورات ، ٥٣٦). جیسے سونے کا نوالا کھلائے شیر کی نظر ڈرائیے (١٨٩٨ ، فرہنگ آصفیہ ، ٣ : ٣٣١). ناز بردار تھی تو ، سرپرست تھی تو ، ایک بھاوج ، اس کا اصول یہ کہ ہمیشہ سونے کا نوالہ کھلایا اور شیر کی نظر دیکھا. (١٩٠٧ ، شام زندگی ، ١٠١).

ـــ کا وَرَق محاورہ.
١. سونے کا باریک پتر ، باریک کاغذ کی مانند کٹا ہوا سونا جو اکثر دواؤں میں استعمال ہوتا ہے خوردنی اشیا پر زینت کے لیے بھی

لگایا جاتا ہے. سونے کا ورق کانچ کے مسامون میں زبردستی سے ایسا نفوذ کرے گا کہ وہ پھر کسی صُورت سے نکل نہیں سکے گا. (۱۸۳۸ ، بستۂ شمسیہ ، ۹ : ۶۲). شہد میں سونے کے ورق حل کر کے اور ذرا سا مُشک ملا کر چاٹنا چاہیے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۸۸). ۲. (کنایۃً) تیز دھوپ ، سُورج کی روشنی.

ہو شبِ مہ لاکھ روشن ، کم ہے رتبہ مہر سے
چاندنی چاندی کا پتّر ، دھوپ سونے کا ورق

(۱۹۱۷ ، رشید (پیارے صاحب) (مہذب اللغات)).

---کو سلام رُوپے کو عَلیک بُھوکے کو نَہ دیکھ کہاوت.
امیر آدمی کو سلام کرنا چاہیے ، درمیانی درجے کے آدمی کا سلام لینا چاہیے ، غریب کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہیے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کی اَنگُوٹھی پِیتَل کا ٹانْکا ماں چِھنال پُوت بانْکا کہاوت.
سونے کی انگوٹھی میں پیتل کا ٹانکا اس طرح ہے جیسے ماں بدچلن ہو بیٹا بانکا ہو (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کی اِینْٹ امث.
سونے کو چھوٹی سی اینٹ کی صُورت میں ڈھال دیتے ہیں اور اس کو سونے کی اینٹ کہتے ہیں ، خاص وزن اور پیمائش کے مطابق ڈھلا ہوا سونا.

ہوا ہے حسرتِ زر میں میہوش کیا مناسب ہو
اگر لگوائیں اینٹیں قبر میں دوچار سونے کی

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۸۵).

---کی بَڑبَڑی ، بُھوس کا چَھپَّر کہاوت.
کسی معمولی چیز پر زیادہ خرچ کرنے کے موقع پر کہتے ہیں ، کسی چیز کے لوازم بھی اُس کے مطابق ہونے چاہئیں ، ناموزوں چیز اچھی نہیں لگتی (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کی تول امث.
کانٹے کی تول، برابر اور نپا تُلا وزن کرنے کا عمل جس میں کوئی کمی بیشی نہ ہو ، پورا وزن ، ٹانکا ٹونک ، ایسا وزن جو بالکل ٹھیک ہو یعنی نہ کم نہ زیادہ بلکہ دونوں پلڑے برابر.

بیچتا ہے تول کر پیرِ مُغاں سونے کی تول
ہو گئی ہے دور میں اپنے تو آبِ زر شراب

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳۹).

---کی تول بِکْنا محاورہ.
بیش قیمت ہونا. بنگالہ کے ابریشمیں کپڑے اور مہین ململیں روم اور یونان میں پہنچ کر سونے کی تول بکتی تھیں . (۱۸۶۵ ، مقالاتِ محمد حسین آزاد ، ۵۷).

---کی چِڑیا امث.
۱. (کنایۃً) مالدار ، دولتمند ، دھن وان ، امیر ، موٹی اسامی .

چودھری امراؤ سنگھ کو ... سونے کی چڑیا سمجھ کر بے سبب فساد شروع کیا. (۱۸۵۸ ، سرکشی ضلع بجنور ، ۱۷۶). جس دکان پر جاتا لوگ اس کی آؤ بھگت کرتے اسے سونے کی چڑیا سمجھتے تھے. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۸۱). ۲. اہم شے ، نایاب ، نادر چیز ، انوکھی اچھوتی شے ، عنقا. اسے ہمایوں بخت عنقا رنجت تیرے لیے ایک چڑیا سونے کی میں تاجبر لے آئی ہوں. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۵۳). دل میں سوچنے لگے کہ باالٰہی یہ سونے کی چڑیا کہاں سے ہاتھ آئی ہے ، طالع رسا نے کیسی یا کیڑہ صُورت دکھائی ہے. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۱۳). مشرقِ بعید میں زرخیز زندگی اور برصغیر کی سونے کی چڑیا کو ایک دوسرے سے چھین لینے کی کوششوں نے دنیا کو دوسری بڑی جنگ کے دہانے پر لا کھڑا کیا تھا. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۳۰). ۳. مال و دولت کی کان ، سرسبز و شاداب ، زرخیز خطۂ زمین جہاں سے بہت آمدنی ہوتی ہو یا جہاں مال و دولت کی فراوانی ہو ، وسائل و ذرائع آمدنی.

زوج دولت تھی جو نکلی جسم سے سمجھے یہ ہم
باہر اپنے ہاتھ سے سونے کی چڑیا ہو گئی

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۸۳). ہندوستان سارے جہان میں سونے کی چڑیا کر کے مشہور تھا. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۵۱). یہی ہند یعنی آج کا مغربی پاکستان سونے کی چڑیا کہلایا کرتا تھا. (۱۹۶۶ ، طلوعِ اسلام ، ستمبر ، ۳۸). ۴. انگیا کی درمیانی دوخت ، انگیا کی دونوں کٹوریوں کی بیچ کی سلائی ، چڑیا.

اے پری تُو نے جو پہنی ہے سنہری انگیا
آج آتی ہے نظر سونے کی چڑیا مجکو

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۷۳).

---کی چِڑیا اُڑنا یا ہاتھ سے نِکَل جانا محاورہ.
فائدہ پہنچانے والے شخص کا ہاتھ سے نکل جانا ، ملی ہوئی قیمتی چیز کا ہاتھ سے جاتا رہنا. جو چاہتے خاطر خواہ رقم اڑاتے اور چین کرتے مگر اب سونے کی چڑیا اڑ گئی. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۲۶۶). ہر وقت کلیجہ پر سانپ لوٹتے ہیں کیسی سونے کی چڑیا ہاتھ سے نکل گئی. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۲۶۸).

---کی چِڑیا ہاتھ آنا/لَگْنا محاورہ.
کوئی قیمتی چیز ملنا ، کسی مالدار بیوقوف آدمی کا پھنسنا. وکیل ازبس خوش ، جامے میں پُھولے نہیں سماتے کہ آج سونے کی چڑیا ہاتھ آئی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۶۸). خُوب دل لگا کر سیو کہ سونے کی چڑیا ہاتھ آئی ہے. قسمت آزمائی ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۱۶). پانچ برس میں غریب تو سمجھی میرا لڑکا روزگار سیکھ گیا ہے اور سوچی کو سونے کی چڑیا ہاتھ لگ گئی. (۱۹۳۱ ، آزاد سماج ، ۹۶).

---کی چِڑیا ہاتھ سے اُڑانا محاورہ.
کسی کے ہاتھ سے کوئی قیمتی چیز چھین لینا.

گلے کا اپنے جگنو دے کے لے لیتا ہے وہ ظالم
فلک سونے کی چڑیا ہاتھ سے میرے اُڑاتا ہے

(۱۸۵۳ ، گلستانِ سخن ، ۴۵۳).

---کی چڑیا ہاتھ لگی ہے کہاوت.
امیر آدمی قابو میں آیا ہے ، وکیل اس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی امیر مقدمے میں پھنس جائے. رنڈیاں اس وقت بولتی ہیں جب کوئی امیر آدمی ان پر شیدا ہو جائے اور برہمن جب کوئی امیر آدمی مر جائے تو کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات).

---کی خاک امث.
(طب) سونے کے ورق اور دُوسرے اجزا کی آمیزش سے مقررہ طریقے پر جلا کر یا پھوک کر تیار کردہ کُشتہ ، دواءً مُستعمل.
سونے کی خاک کا اِستعمال کرنے سے عُمر بڑھتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۸۵).

---کی دَمَک امث.
سونے کی چمک دمک.

> کیمیا جاگنے کو اس لیے سمجھا ہے شیخ
> کہ خُدا تا مُجھے سونے کی دمک دِکھلا دے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۶۱).

---کی دِیوار کَھڑی کَر لینا محاورہ.
بہت سا روپیہ ، مال و دولت جمع کرلینا ، خُوب دولت کمانا. اگر یہی کرنا تھا تو آج سے پچیس سال پہلے کیوں نہ کیا اب تک تو سونے کی دیوار کھڑی کر لی ہوتی. (۱۹۱۶ ، بازارِ حُسن ، ۸).

---کی ڈَنڈِیاں امث ؛ ج.
(زیورات) کانوں میں پہننے کے سونے کے سادہ لمبے آویزے جو بغیر کسی کٹاؤ یا بغیر کسی خُوبصورتی کے ہوں. کانوں میں سونے کی ڈنڈیاں اور ہاتھوں میں سونے کی بالکل بےنقش چُوڑیاں چمکا کرتی تھیں. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۳۵).

---کی سَلاخ امث.
سونے کی میخ یا کیل ، سونے کی سلائی یا میخ ، سونے کی اینٹوں پر مُشتمل پر ایک وزنی چھڑی (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ).

---کی کَٹاری پیٹ میں مارنا محاورہ.
لالچ میں پڑنا.

> سونے کی کٹاری کو کیا پیٹ میں مارے ہے
> اب موت مرے سر پر آ میری پکارے ہے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۱۲).

---کی کَٹاری کِسی نے اَپنے پیٹ میں نہ ماری کہاوت.
کیسا ہی عُمدہ فائدہ ہو پر جان کوئی نہیں لیتا (محاوراتِ ہند ، ۱۳۳).

---کی کَٹاری کوئی پیٹ میں نَہیں مارْتا کہاوت.
فائدے کے لالچ سے جان جوکھوں میں نہیں پڑا جاتا ، یا اچھوں سے بُرائی کوئی نہیں ہوتی (نجم الامثال ، ۲۵۶).

---کی کَٹوری / کَٹورے میں کَون بھیک نہ دے گا کہاوت.
امیر آدمی کو قرض ، خُوبصورت عورت کو خاوند فوراً مل جاتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کی کانٹے امث.
رک : سونے کا بچھڑا.

> سونے کی کانٹے کی قسم اور رُودِ نیل کی
> فرعون کی قسم تُجھے ہامان کی قسم

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۶).

---کی لَنکا امث.
(کنایۃً) مال و دولت کی زیادتی (راون کے زمانے میں لنکا کا ملک بڑا مشہور تھا اور کہتے ہیں کہ محلات و مکانات سونے کے تھے جن کی چمک آنکھوں کو چندھیا دیتی تھی) ، مال و دولت والا مالک یا شخص. آہ اس وقت میرا ایسا جی چاہتا تھا کہ میرے پاس سونے کی لنکا ہوتی تو قزاق کو دے دیتا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۲۳۵).

---کی مار امث.
سرکش کو بغاوت اور دُشمن کو مخالفت سے روکنے ، کسی کو اپنا بنانے یا مطلب برآری کے لیے مال و دولت کے ذریعے زیر کرنا ، مُطیع بنانا ، سونے رِشوت ، دولت دے کر مُنھ بند کر دینا ، رقم دے کر مخالفت یا دُشمنی سے باز رکھنا.

> نہیں تلوار کی حاجت جو دُشمن ہو اسے زر دے
> زیادہ ہوتی ہے لوہے سے اے دل مار سونے کی

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۸۵).

---کے بَرابَر تولْنا محاورہ.
گراں قیمت لینا ، بہت ہی مہنگا بیچنا.

> نامۂ یار کے لِکھنے کو مُجھے ارزاں ہے
> تول دے گر کوئی سونے کے برابر کاغذ

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۶۱).

---کے بھاؤ بِکنا محاورہ.
بہت زیادہ مہنگا ہونا. جب سے کتابیں سونے کے بھاؤ بِکنے لگی ہیں تب سے ہم نے ... ٹھیلوں اور ٹھیئوں کے سو سو پھیرے لگانے شروع کر دیئے ہیں. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، یکم اگست ، ب).

---کے پانی سے لِکْھنا محاورہ.
آب زر سے لِکھنا ، سنہری حروف میں لکھنا. مُجھے تیری بات کرے نہ مات ، سونے کے پانی سوں لِکھ رکھنا ہو تیری بات. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۸)

---کے سَہْرے سے بیاہ ہونا محاورہ.
دولت مند گھرانے میں بیاہ ہونا.

> پُوتوں پھلنا تُجھے اور دُودھوں نہانا ہو نصیب
> بیاہ ہو سونے کے سہرے سے تری عُمر دراز

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۵). خُدا ایسے گھر میں بیاہ کروائے کہ پُھولوں کے بجائے سونے کا سہرا بندھنے کو آئے ، خدا دولت مندی خوش اقبالی کے ساتھ بیاہ نصیب کرے. (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۱۳۳).

---کے کانٹے میں تُلنا محاورہ.
ٹھیک ٹھیک وزن کیا جانا ، رتی ماشے سے پُورا ہونا ؛ (کنایۃً) بیحد پسندیدہ ہونا ، کمال مرغوب ہونا.

میری آنکھوں میں ہے عکسِ رُخِ روشن اُن کا
سونے کے کانٹے میں تُلنے لگا جوبن اُن کا

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۲).

---کے کٹورے کو بھیک کی کیا کمی کہاوت.
سونے کی کٹوری الخ. سونے کے کٹورے کو بھیک کی کیا کمی ، شہر میں ہزاروں لڑکیاں تھیں ، ایسا کیا دے دیئے اس سے زیادہ لوگ دیتے ہیں. (۱۹۷۶ ، اُردونامہ ، کراچی ، ۵۴ : ۱۳۲).

---کے کڑے امذ ؛ ج.
زیورات ، چُوڑیوں کی شکل کے مگر اُس سے وزنی اور دبیز طلائی زیور. سامی بال کے تندور کا ماحول بھی رنگین ہوتا چلا گیا بیٹا اسماعیل جب دمام نوکر ہو کر گیا تو ماں کی بانہیں سونے کے کڑوں سے ڈھانپ دیں. (۱۹۸۷ ، کُچھ نئے اور پُرانے افسانہ نگار ، ۱۵۹).

---کے کنگن امذ ؛ ج.
(کنایۃً) بیش قیمت شے. ہمارے لیے یہ لوہے کی زنجیریں نہیں بلکہ سونے کے کنگن ہیں. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۹۸).

---کے محل اُٹھانا محاورہ.
مال و دولت جمع کرنا ، روپیہ پانا ، دولت مند ہو جانا.

دیکھنا آج وہ بن بریں گا انشاءاللہ
غربا ہند کے سونے کے اٹھائیں گے محل

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۱).

---کے مول فقرہ.
(کنایۃً) گراں ، قیمتی ، مہنگا.

دیوانے یہ ہوئے پری خانم پہ مَردوے
سونے کے مول لوہے کی زنجیر ہو گئی

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۲۰۲). سہاگ کی چیز ہے ، سونے کے مول بھی سستی (دھانی بانکیں دکھاتی ہے) (۱۹۳۷ ، دھانی بانکیں ، ۲۶).

---میں پیلی / زرد ، موتیوں میں سفید ہونا محاورہ.
۱. کثرت سے زر و جواہر پہننا ؛ (کنایۃً) آراستہ و پیراستہ ہونا ، سولہ سنگار کرنا. سونے میں پیلی ، موتیوں میں سفید اپنی مسند پر بیٹھی ہیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۳۱). ایک بازار کی بیٹھنے والی سونے میں زرد موتیوں میں سفید بھاری جگر جگر کرتی پوشاک پہنے ہوئے کسی غریب خانے یا جھونپڑے میں گھس جاتی ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۳ : ۹). ونلا کی بھی قسمت جاگ گئی ، ایک دن دیکھا سونے میں پیلی اور موتیوں میں سفید تھی ، مگر طوائفوں کی قسمت کا ایسا چاند بہت جلد گہنا جاتا ہے. (۱۹۴۳ ، پھر نظر میں پُھول مہکے ، ۱۳۹). ۲. دولت مند ہونا ، فارغ البال ہونا ، آسودہ حال ہونا ، بہت مالدار ہونا. اب دیکھو صُغریٰ سونے میں پیلی اور موتیوں میں سفید ہے ، عیش اُڑا رہی ہے. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۲۰۳).

---میں تولا جانا محاورہ.
بہت زیادہ قدر و منزلت یا عزت و احترام کیا جانا ، نہایت ناز و نعم اور عیش و آرام کرنا. مرزا غالب بچپنے میں ہمیشہ سونے میں تولے گئے. (۱۹۳۳ ، ید قدرت ، ۴).

---میں تولنا محاورہ.
بہت زیادہ انعام و اکرام دینا ، نوازنا ، قدر و منزلت کرنا. جس نے مژدۂ ولادت ، کثیرالسعادت سُنایا ، موتیوں سے منھ بھر دیا سونے میں تول دیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۱).

---میں لُوٹنا محاورہ.
سونے کے قیمتی زیورات پہننا. عورتیں سونے میں لوٹ رہی ہیں ، ہزارہا روپیہ کا جڑاؤ گہنا سر سے پاؤں تک پہنے ہوتی ہیں. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۱ : ۲۳۵).

---میں رکھ کر تولنا محاورہ.
بہت زیادہ قدر و منزلت کرنا ، معقول معاوضہ تنخواہ یا صلہ دینا ، انعام میں بہت زیادہ مال و دولت دینا. اگر وہ اہل ثابت ہوا تو وہ اس قابل ہو گا کہ سونے میں رکھ کر تول دیا جائے. (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۳۰).

---میں سُہاگا کہاوت.
رک : سونے پر سہاگا. شادی نے دماغ کی رہی سہی پُونجی تباہ کردی ، سونے میں سہاگہ یہ کہ آپ کو ہر درجہ میں اردو فارسی پڑھانی پڑتی ہے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۳ : ۵).

---میں سُہاگہ موتیوں میں دھاگہ کہاوت.
زینت اور جلا کا باعث ؛ سونے کی رنگت سہاگے سے کھلتی اور موتیوں کی بہار تاگے میں پرونے سے معلوم ہوتی ہے ، کھرے ایمان دار اور امین مُلازم کی نسبت بھی بولتے ہیں ، تیر بہدف کے موقع پر بھی کہتے ہیں (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---میں گُندھ جانا محاورہ.
سونے کا بہت سا زیور پہنے ہونا (فرہنگِ اثر).

---میں گوندنی کی طرح لَدا ہونا محاورہ.
بہت زیادہ سونے کا زیور پہننا (فرہنگِ اثر).

---میں لپا ہونا محاورہ.
سر سے پاؤں تک سونے کا زیور پہنے ہونا (فرہنگِ اثر).

---میں لَدا پھندا رہنا محاورہ.
سونے کے زیور میں پیلا ہونا ، بہت زیادہ زیورات استعمال کرنا ، بہت سا سونے چاندی کا زیور ہر وقت پہنے رہنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

---میں ہاتھ ڈالو / ڈالوں تو مٹی ہو کہاوت.
۱. کمال نحوست ، بہت بڑی بدبختی ، قسمت کی بُرائی ، ادبار

(نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۲. دنیاوی معاملات و کاروبار میں بار بار ناکامی ، خسارہ اور نقصان کے موقع پر بولتے ہیں.

سونے میں ہاتھ ڈالوں تو مٹی ہو ہے مثل
ہو جائے را کھ لوں جو میں ا کسیر ہاتھ میں

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۸۹).

سونِیّا (و مج ، کس ن ، شد ی) امذ.
سنار کی دُکان کی راکھ میں سے سونا نکالنے والا ، نیاریا (فرہنگِ آصفیہ). [سونار (رک) کی تصغیر].

سوَنیاں (کس س ، فت و ، غنہ ، شد ی) امث.
(پکوان ہوتی) سونیاں ، بیسن کی طرح روے اور میدے کی بھی سونیاں بنائی جاتی ہیں (اپ و ، ۳ : ۱۰۷۶). [رک : سونیاں].

سونہا (و مج) امذ.
(موسیقی) ہندی کی ایک بحر کا نام. اِس کے علاوہ سوائے اُن چند بحور کے جو برج ، اودھی یا شمالی ہند کی دوسری بولیوں میں رائج تھیں جیسے دوہا ، سونہا ، چوپائی کبت ، سویا وغیرہ باقی ہندی بحور اُردو کے معیار کے مُطابق ناموزوں ہیں. (۱۹۶۷ ، ہماری زبان ، کراچی ، نومبر ، ۹). [مقامی].

سُووَر (و مع ، فت و) امذ (قدیم).
سُؤر.

جو دیکھیں سوں کے عمل جوک کر
کہ ہلکے کتے ہور کتے ہیں سُوَور

(۱۶۳۸ ، مرآۃ الحشر ، ۱۱). سُوور کو جب تیر لگا تو جُھنجلا کر اپنے دانتوں سے اس کو بھی مار رکھا. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۳۸). [سؤر (رک) کا متبادل اِملا].

سَووَن (و لین ، فت و) صف.
خُوبصورت ، حسین ، خوشنُما.

نہ اُنگلیاں کہ ہے موز سوون کچی
کلی بیچہ کی او بی کنولی بچی

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۴۷). [سوہن (رک) کی ایک شکل].

سَووں کھانا محاورہ (قدیم).
سوں کھانا ، قسم کھانا ، سوگند کھانا.

پڑتی نئی سوگند جیو یہ کوئی اُجڑی سجیاں نے ہو سچ
میں کئی تو جاتی نئی ککر جُھٹ سووں کھاتی ہے ہر روز

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، ۵ ، ۸۳).

سووْنا (۱) (و مج ، سک و) (قدیم). (الف) ف ل.
سونا. نس وقت سب سکھ چُھوٹ جاتے ہیں ، کھانے کا و پینے کا و پڑے پھرنے کا و سونے کا اور غم پیدا ہوتا ہے. (۱۷۳۶ ، قصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۲۲).

یہ تُجھے سُووْنا خطا ہیگا
جاگیو جاگنا بھلا ہیگا

(۱۸۳۷ ، میر عنایت (پنجاب میں اُردو ، ۲۹۹)). (ب) صف.
سونے والا ، جو سویا ہوا ہو.

بڑے مرزا گھوڑا کوداتے چلے
زمین سووُن (کو) جگاتے چلے

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۳). [سونا (رک) کا قدیم املا].

سووْناں (و مج ، سک و) ف ل (قدیم).
سونا. کم سووناں عادت کر ... کم سووناں اس واسطے کہ بہت سووناں سست کرتا ہے. (۱۷۳۶؟ ، قِصّہ مہر افروز و دلبر ، ۳۳۸) [سوونا + ں ، (زائد)].

سووے سنّسار ، جاگے پا ک پروردگار کہاوت.
آدھی پچھلی رات کا وہ وقت جب مکمل خاموشی ہو ، پچھلا پہر ، رات کا سناٹا. سووے سنار ، جاگے پا ک پروردگار کے سناٹے میں یہ خط اُنھیں لکھا. (۱۸۹۶ ، شاہدِ رعنا ، ۱۵۹).

سووِیَت/سووِیَٹ (و مج ، کس و ، فت ی) امذ.
روس. اَلمَاآتہ (سابق ورنی Verny ،) ... قازقستان کی سوویت اشتراکی جمہوریہ کا صدر مقام ... قزّح آبادی کے مقام پر بسایا گیا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۸۹). جمہوریہ کے ٹوٹ جانے پر مُلا مُصطفٰی سوویٹ علاقے کی طرف بھاگ گیا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۷۵). [انگ : Sowet].

سُووِینِیر (ضم س ، غم و ، ی مج ، کس ن ، فت ی) امذ.
کوئی رسالہ ، کتاب یا کتابچہ جو کسی کو اعزازی طور پر پیش کیا جائے ، یادگار مَجلّہ. تُرکی وفد کے ارکان کو بنک کے سُوونیر کی کاپیاں بھی پیش کی گئیں. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ جنوری ، ۷). [انگ : Souvenir].

سوہ (و مج) امث.
خُوبصورتی ، شان ؛ رنگ رُوپ ؛ زیور ؛ سجاوٹ ؛ لباس (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : سوہا सोहा].

سُوہا (و مج) امذ.
سُوا کی ایک شکل.

لے کبتے دانت ہے سُوہا نہیں
ہے ادھوری ہونٹ تو اس کا نہیں

(۱۸۳۳ ، گلستانِ اُردو ، حسن علی خان ، ۶۳). [رک : سوآ].

سوہا (۱) (و مج) صف.
۱. **جلا ہوا ، خاکستر ؛ (کنایۃً) ویران ، اُجاڑ ، سُنسان.** صبح کو بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ محل میں بھیروں ناچ رہا ہے ... گھبرا کے دربار میں آیا ، وہاں بھی سوہا نظر آیا اور آگے بڑھا تو دروازے پر دربان بھی غائب. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۶ : ۶). ۲. **تباہ ، تباہ حال ، لُٹا پٹا.** لوگ بستر پر آرام سے سوتے ہیں مگر جب اُٹھتے ہیں تو گھر میں جھاڑو پھری دیکھتے ہیں یعنی جواہر ، زیور ، نقد مال کا سوہا ، آخر کون سا بادی چور ہے. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۳۳ : ۹). [س : सोहा].

ـــ کرنا محاورہ.
ختم کرنا ، قِصّہ پا ک کرنا (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۸ ، ۲۰).

سوہا (۲) (و مج) امذ.

۱. **باریک قسم کا ریشمین یا سُوتی سُرخ رنگ کا کپڑا ، شامیان ، قند ، سالو ، مدرا.** پچاس کروڑ جو کپڑا چاندی کا جس کا منہ سوہے سے بندھا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹۹). ۲. (کنایۃً) **اچھا، خُوب ، موزوں.**

تم میں ہے سدا رنگ ان مرثیوں کا سوہا
کہنے کا سار تابی پڑھنے کا حق تمہارا

(۱۷۸۱ ، شاہ کمال ، د ، ۳۱۵). [سوہ + ا ، لاحقۂ فاعلی].

سوہا (۳) (و مج).(الف) صف.

لال ، سُرخ (تیز سُرخ رنگ)، کُسنبہ ، قرمزی. سونے وقت یہ دعا پڑھو تمکو خواب میں شہیدوں کی فوج ، سفید پوش ، سیہ پوش ، سبز پوش ، سوہا پوش نظر آویگی. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۳). سوہاکنار ... سنہری پشوازیں دامن در دامن سوتی ٹکے ٹکانے. (۱۸۶۳ ، انشاء بہار بیخزاں ، ۵۰). (ب) امذ. ۱. **سُرخ رنگ کا ایک کپڑا جو زیادہ تر اوڑھنی کے کام آتا ہے.** سوہا بہ معنی چادرِ رنگین. (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۹۳). کانو کانو میں آپنے سامنے تو پولیے بنابنا کے سوہے کپڑے اون پر لگا دو. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۰). سوہے کی اوڑھنی اوڑھے ہوئے تھیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۳۶). ۲. **لباسِ عروسی ، شادی کا سُرخ جوڑا ، شہانہ جوڑا.** وہ عروسی کی آرائش سُرخ سوہے کی بہار، بنے عطر کی خوشبو ، گلے میں پھولوں کے ہار. (۱۸۸۳ ، طلسم فصاحت ، ۲۰۸). ۳. **گھوڑے کی ایک قسم جس کا رنگ سرخ ہوتا ہے.**

سوہا بادامی اور کمیت اک رنگ
نور ہے اور بلوری اور ختنگ

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۳). [س : شوبڑ + ک शोभ + क:].

---باگا امذ.

شادی کا سُرخ جوڑا.

جا پڑا پجری یہ تُو بہن کے سوہا باگا
جھانٹی جب اُن نے دولتی تو پھر ایسا بھاگا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۸). [سوہا + باگا (رک)].

---جوڑا امذ.

شادی کا سُرخ جوڑا ، بیاہ کا جوڑا.

کہتی ہے کوئی مجکو جوڑا سوہا بنا دو
یا ٹاٹ باف جُوتا یا کفش سُرخ لادو

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۵۵۶).

تیری شادی نہ رچانے پائی
جوڑا سوہا نہ پنہانے پائی

(۱۸۷۳ ، گُلزارِ خلیل ، ۲۴). دلہن کو سُسرال کے کپڑے جو سوہا جوڑا تھا وہ پہنا کر اُوپر سے تلک پہنائی گئی. (۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۹۱). [سوہا + جوڑا (رک)].

---لِباس (---کس ل) امذ.

بیاہ کا جوڑا ، شادی کے کپڑے ، سُرخ جوڑا.

عروسی وہ گہنا وہ سوہا لباس
وہ مہندی سوہائی وہ پھولوں کی باس

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۳۰).

رانجھا اندر پھرا تھا سوہا لباس
گائے مُطرب تھے شہانا اور بیہاس

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۰). [سوہا + لباس (رک)].

سوہا (۴) (و مج) امذ.

۱. **ایک ہندی راگ ، میگھ راگ کی پانچویں راگنی.**

سوہا گانے لگا پر ایک مطرب
سکھرے بیچ سے ہوئے غائب

(۱۸۱۸ ، انشاء ، ک ، ۳۵۸). ایک دن ایسا اِتفاق ہوا کہ میں سوہا گا رہی ہوں ... میں نے اُستاد جی سے پُوچھا ، گندھار اس میں کومل ہے یا ات کومل؟ ، (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۶۳). ۲. **سوہا راگنی کے مُطابق بنایا ہوا گیت.**

سمایا دیکھ ہی بن جب رونماہی
بنا کر دل سے سوہا رو کے گائی

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۷۷).

تری بزم میں زہرہ حاضر ہے آج
وہ گاتی ہے سوہا مبارک گھڑی

(۱۹۰۰ ، نیرنگ قاف (حباب کے ڈرامے ، ۸ : ۱۰۲)). پھر سمدھنوں کی گالیاں شروع ہوئیں اس کے بعد سوہا گایا گیا. (۱۹۵٦ ، آگ کا دریا ، ۳۵۱). ۳. **بھیروں راگ کی بھاریا جو کنوار کاتک میں صبح کے وقت گائے ہیں جیسے : ، سوہے کی رہت نہیں مشرہ (مشروع) کی توفیق نہیں ،** بھیروں راگ ... سوہا ، ابداہی اور سرہٹی بھار جانیں ... اس کے بتر ہیں. (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۳۵). [س : شوبھک शोभक].

---بجانا محاورہ.

(ساز گری) **شادیانے یا شادیوں کے باجے بجانا** (ماخوذ : ا ب و ، ۳ : ۱۵۷).

سوہات ہے فقرہ.

مناسب ہے ، زیب دیتا ہے ، سجتا ہے. ارے راجہ کو گونتر راجہ ای کو سوہات (زیب دیتا) ہے. (۱۹۸٦ ، جوالا مکھ ، ۸۲).

سوہانجنہ (و مج ، سک ج ، فت ن) امذ.

(طب) **سہجنہ ، سوجنا.** اگر نیم (نیب) کی لکڑی کے ساتھ رگڑے تو بہتر ہے یا سوہانجنہ یا سینده یعنی ڈنڈہ تھوہر کی لکڑی سے رگڑے. (۱۹۰٦ ، اکسیرالاکسیر ، ۹). [رک : سوجنا].

سوہاس (و مج) امذ.

(کاشتکاری) **دھان جس سے چاول ہوتا ہے ، اس کی بیشمار اقسام میں سے ایک جو خوشبودار بھی ہوتا ہے نیز کم قیمت بھی، اُسواس کا چاول.** اقسام اس دھان کی بہت زیادہ ہیں چند نام ... سوہاس. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۷۳). [مقامی].

سُوہا گ (و مع) امذ (قدیم).

سہاگ.

غیر ہو ہو زرد رُو کتا ہے سونے کی مثال
دیکھ کر کے عاشق اور معشوق کا باہم سُوہاگ

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۲۸). تم صحیح سلامت گھر میں پہونچے میرا نصیب جاگا میرا سُوہاگ بھرا . (۱۸۵۱ ، بہارِ دانش ، ولایت علی ، ۳۳). [سُہاگ (رک) کا قدیم اِملا].

سُوہاگا/سُوہاگہ (و مع/فت گ) امذ.
سُہاگا ، تلکن کھار ، تنکار. کندن سنار نے گھریا میں سُوہاگا ڈالا ، سونا گلایا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۸). سُوہاگہ ، کفِ دریا ... تمام دواؤں کو آبِ سُداب میں باریک کر کے شیاف بنائیں . (۱۹۳۹ ، ترجمۂ شرح اسباب ، ۲ : ۱۰۳). [رک : سہاگا/سُہاگہ کا ایک اِملا].

سُوہاگن (و مع ، فت گ) امث (قدیم).
سُہاگن ، شادی شدہ عورت جس کا شوہر زندہ ہو.

پیا بلیں جس سو ہے سُوہاگن نہیں ملیں تس اوہے دوہاگن
ملن پیا کا تمن ہوتا تو تم پیا سونج تبہ لاؤ

(۱۶۷۹ ، دیوانِ شاہ سلطان ثانی ، ۸۵) . [سُہاگن (رک) کا قدیم اِملا].

سُوہال (و مع) امذ (قدیم).
سُہال ، ایک نمکین خستہ تلی ہوئی ٹکیہ جو ناشتے یا سہ پہر کی چائے کے ساتھ کھائی جاتی ہے. لطف یہ کہ مُربّا اور حلواسوہن اور سُوہال تک اور مضور پکوان تک ایسا پکاتا ہے کہ ہندو کیا پکائینگے. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۱۱۹). نسیمہ نے جلدی جلدی سب طرح کا پکوان ، شاخیں ، سُوہال .. پُوریاں ، تلے انڈے سب تیار کر لیے تھے. (۱۹۳۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۱۵۶). [سُہال (رک) کا ایک اِملا].

سوہان (و مع) امذ.
۱. چیزوں کو گھس کر صاف کرنے کا خاردار یا دندانہ‌دار آلہ ، ریتی ، چھینی.

اسی وقت او شاہ مشکل کشائے
منگائے او سوہان پولاد سائے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۹۲).

اے گُلِ باغ ادا ، سرو ترے قد انگے
دل پہ ہر آزاد کے ، صورتِ سوہاں ہوا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۳).

جو کڑی ہیں جھیل جاتے ہیں وہ کڑیاں عشق کی
دانۂ زنجیر کو دندانِ سوہاں چاہیے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۷). سب سے بہتر اور خُوب وہ زمرد ہے جس کی سبزی زیادہ سبز ہو... اور سوہان سے ریتا جائے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۷). بجائے اوس گھوڑے سے کام لینے کے ... سوہان اوس پتھر کو رگڑا جو تال کے اوپر لگا ہوا تھا . (۱۹۳۲ ، افسر الملک ، تفنگ و بافرہنگ ، ۳۱) .
۲. (کنایۃً) تکلیف ، پریشانی ؛ درد ، رنج ، دُکھ ، صدمہ ، آزار ، اذیت ، ایذا.

طبع سخنداں ، کر ہو نہ ہموار
دل شعر تیرے اوس کو ہیں سوہاں

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۹۷).

نالہ کر کر کے گلا سُفت کہاں تک پھاڑوں
یہ ستایا ہے اب اس روح کے سوہاں نے کہ بس

(۱۸۷۶ ، شہید (غلام امام) ، د ، ۸۵).

مطبع کے نہ ہونے سے جو تھی رُوح کو سوہاں
یہ پرچہ ان افکار سے آزاد ہوا آج

(۱۹۱۲ ، بہارستان ، ۳۶۰).

ہمارے ہی لئے ظالم ترے ہونٹوں پہ ہے پیدا
ہنسی ، سوہانِ دل اتنی ، سخن آزارِ جاں ، ایسے

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۵۵). **۳. مرہم ، باعثِ تسکین و تسلی.**

شمشیرِ نفس و آئینہ کو کرنے صاف
ذکرِ خدا ہے صیقل و سوہاں ہے حُسنِ خلق

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۱۳). [ف].

---ِ جاں کس اضا ، صف.
تکلیف دہ.

ٹکڑے ہوتا ہے جگر سُن کر نوائے عندلیب
ہو گئی سوہانِ جاں مجکو صدائے عندلیب

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳۹).

کب دل میں دخل غیر کا سوہانِ جاں نہ تھا
کس دن خیالِ یار مرا میہماں نہ تھا

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۳۰). [سوہان + جاں (رک)].

---ِ رُوح کس اضا (---و مع) امذ.
اذیت ناک ، درد ناک ، وحشت ناک ، پریشان کُن ، شدید تکلیف ، اِنتہائی تکلیف دہ.

کوئی چیز ایسی نہیں مجکو جو ہو سوہانِ رُوح
تیری دوری میں مگر دل کو ہے جینے کا خراش

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۷۳). خط میں تُم نے اپنی علالت کا ذکر لکھا ہے اسی خیال سے اور بھی تردد سوہانِ رُوح ہے . (۱۸۹۳ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۱۸۳) . ہمسایہ کی تکلیف دوسرے ہمسایہ کے لئے سوہانِ رُوح ہوتی ہے. (۱۹۰۳ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۷۱). اسکول کا ایک ایک لمحہ میرے لئے سوہانِ رُوح بن گیا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱). [سوہان + رُوح (رک)].

---ِ رُوح بننا محاورہ.
اذیت ناک ہونا . بیگم کی غیر موجودگی میرے لیے جسمانی اور نفسیاتی دونوں اعتبار سے سوہانِ رُوح بننے لگی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۰۲).

--- کرنا محاورہ.
ریتنا ، ہموار کرنا ، گھسنا ، رگڑ کر ریزہ ریزہ کرنا. موسیٰ علیہ السلام اُن کے بچھڑے کو سوہان کر کے اُسکا بورا تمام ندی میں ڈال دے. (۱۹۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۶).

ـــ گر (ـــ فت گ) صف.
ریتنے والا ، ریتی سے رگڑ کر صاف کرنے یا دُرست کرنے والا. سوہان گر بندوق کے بیرونی حصّے کو حضرت کی فرمائش کے مُطابق تراشتا اور تیار کرتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۸). [سوہان + گر ، لاحقۂ صفت].

ـــ ہونا محاورہ.
ریتا جانا ، رگڑا جانا.

خاص کبھی مشکل کو ایذا نہیں دیتے
سوہان کبھی ہوتا نہیں دندانہ میں پر

(۱۸۹۱ ، عاقل ، د ، ۵۵).

سُوہانا (ضم س ، غم و) ف ل.
سُہانا ، پسند آنا ، بھانا ، بھلا لگنا ، زیب دینا.

نبی کی غُلامی تجے ہے تاج نج سر
شہان تاج پر تاج تیرا سوہایا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۵۱).

وہ نانا پاس ایسا سوہاوے
گویا نانا کو گودی میں کھلاوے

(۱۸۳۰ ، معجزۂ نبویؐ ، ۱۳). مُجھے نہیں سُوہانا کہ جوانوں کے ساتھ اٹھکھیلیاں کروں. (۱۸۸۴ ، بوستانِ تہذیب (ترجمہ) ، ۷۰). [سوہاونا (رک) کا ایک املا].

سُوہانجنا (ضم س ، غم و ، غنہ ، سک ج) امذ.
(سہجنا) ہندی درخت صنوبری شکل کے ، سونجھنا ، سہجنا ، سوجنا. چند درخت بڑھ اور ایک گوندی اور ایک کیکر اور ایک لسوڑھا اور ایک سوہانجھنا ... موجود ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۵۰۱). [رک : سوجنا].

سوہانی (۱) (و مج) امث.
سہانی ، پُرکشش ، دلکش.

جمیا انجمن جھکجھانے لگیا
سو مجلس شوبان سوہانی لگیا

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۱۹۹).

بلند گھر پر یک سوہانی سو ہے
زمیں آسمان اوس کے درمیان ہے

(۱۶۹۹ ، نورنامہ شاہ عنایت ، ۱۷).

لوہا جل کر آتش پانی
ہے کسوت سوہانی

(۱۷۶۳ ، چھ سرپار ، ۸۷). گُنبدِ خضرا پر نظر پڑگئی جو چودھویں رات کے چاند سے اِشارہ بازی کر رہا تھا ، کیا سوہانی چاندنی ہے. (۱۹۰۱ ، روزنامۂ سفر مصر و شام و حجاز ، حسن نظامی ، ۱۸۲). [سُہانی (رک) کا ایک املا].

سوہانی (۲) (و مج) امث.
سوچنا ، دانت نکالنے کا زنبور جو مُختلف شکل کا ہوتا ہے ، جنتر (ا ب و ، ۷ : ۱۱۵). [مقامی].

سوہانیہ (و مج ، کس ن ، فت ی) امذ.
(حیوانات) **حیوانوں کی زبان کے پچھلے حصّے میں چھوٹے چھوٹے دانتوں والا خمیدہ شکل کا ایک عضو جو جبڑوں کی مدد سے غذا کو پیسنے میں مدد دیتا ہے.** سوہانیہ کا کام جبڑوں کی معاونت سے غذا کو پیسنا ہے ، سوہانیہ کے ساتھ درکش اور برانداز عضلات ہوتے جو اسے آگے اور پیچھے کی طرف حرکت دیتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۵۵۳). [سوہان (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

سُوہاونا (ضم س ، غم و ، سک و) صف (قدیم).
خُوبصورت ، سُہانا ، دل فریب.

پنکھا چھوڑے جان کمل
تا کی سوہاوے انکھائل

(۱۵۰۳ ، نو سرہار (اُردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۸)). [سُہانا (رک) کا قدیم املا].

سوہَر (و مج ، فت ہ) امث.
(کشتی بانی) **کشتی کے اندر کا تہ فرش جو بال کے رساؤ کی حفاظت کے لیے تیار کیا جاتا ہے ، سُہار** (ا ب و ، ۵ : ۱۷۷). [س : شوبھ + ر - शोभ+र].

سوہَر (و مج ، فت ہ) صف.
خُوبصورت ، حسین ، خوشگوار ، سوہا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ : [illegible]].

ـــ گانا محاورہ.
سُوہل گانا ، وہ گیت جو عورتیں بیاہ یا زچہ خانوں میں گاتی ہیں ، سوہلے گانا (ماخوذ : جامع اللغات).

سوہرا (و مج ، سک ہ) امذ (امث : سوہری).
(کلی) **سُسرا.** ہم کرنے نوکری سوہری ، محنت بھی خوب کری. (۱۸۷۸ ، دلفروش ، ۶۳). [س : [illegible]].

سوہَرٹ (و مج ، سک ہ ، فت ر) امث.
سورٹھ ، ایک راگنی کا نام. جتنے راگ اور راگنیاں تھیں ... بھاگ ، سوہرٹ ... رُوپ پکڑے ہوئے سچ مچ کے جیسے گانے والے ہوتے ہیں اوسی روپ سے اپنے اپنے سمیں پر گانے لگے. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵۹). [سورٹھ (رک) کا محرف].

سوہِل (و مج ، کس ہ) امذ.
خوشی کے گیت.

سُنو وہ سُر جو ندی کی لہریں ہنسی خوشی گارہی ہیں سوہل
بجی ہے ہے رامچندر جی کی ہوئی ہے سب کی مُراد حاصل

(۱۹۲۰ ، سیتا رام ، ۵). [رک : سوہلا (۱)].

سوہلا (۱) (و مج ، سک ہ) امذ.
تعریف کا گیت ، شادی کا گیت ، سوہلہ (ماخوذ : قدیم اُردو کی لُغت ؛ جامع اللغات). [پ : सोह+इल्लओ].

سوہلا (۲) (و مج ، سک ہ) امذ.
۱. آزار ، دُکھ ، تکلیف ، اذیت.

پو الہٰا ہر طرح کا ہم کو آرام و سرور
دور کر دے سوہلا آلام اور اکراہ کا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۳). **۲. حادثہ ، سانحہ ، پُر آزار واقعہ.**

نیا یہ سوہلا سننے لگا ہے تو وہ میں میری
موا دربان کا لڑکا تلینڈو منجھلے بھائی کا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۶). [مقامی].

سوہلہ (و مج ، سک ہ ، فت ل) امذ.
۱. امیر خسرو کا ایجاد کردہ ایک راگ ، سوہا. ان کے علاوہ قول ... سوہلہ بھی ... امیر خسرو کی ایجاد ہیں. (۱۹۲۹ ، امیر خسرو ، ۳۳۹). ۰ سوہلہ ، ایک راگ ایجاد کیا گیا سوہلہ بعد میں بگڑ کر سوہے ہو گیا. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۵۰۲). **۲. شادی بیاہ میں گایا جانے والا گیت ، تعریف کا گیت ، خوشی کا گیت.** ڈومنیوں کے روپ میں سارنگیاں چھیڑ چھیڑ سوہلے گاؤ دونوں ہاتھ ہلاؤ ، اونگلیاں نچاؤ. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۹). عورتیں اکثر دف اور ڈہی بجا کر دھرپد اور سوہلہ شادی اور ولادت کے جشنوں میں خُوب گاتی ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۵). [سوہلا (۱) کا متبادل املا].

سوہَن (۱) (و مج ، فت ہ) صف.
خُوبصورت ، حسین ، خُوشنما.

تج انگ باس من منے بھل ہو کھلے سوہن
سو باس ناسمن منے نامشک و ناعنبر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۹۳).

رکھ یہ نسخے کا لقب جگ سوہن
ہر دلِ پاک کا ہے من موہن

(۱۷۷۲ ، ہشت بہشت ، ۳ : ۷۳). ملکو دیلی بے بھین حُسن کے حق میں خاصیت سوہن کی رکھتا ہے. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۶۰). [س : شوبھن शोभन].

--- حلوا (--- فت ح ، سک ل) امذ.
حلوا سوہن. کسی نے ریوڑیاں لی ہیں ، کسی نے گُلاب جامن ، کسی نے سوہن حلوا. (۱۹۳۳ ، دودھ کی قیمت ، ۶۶). [سوہن + حلوا (رک)].

--- مکھی (--- ضم م) صف.
سون مکھی ، سونا مکھی. پوست درخت تاڑ ... سوہن مکھی تین ماشہ اس سب کو پیس کر بطور مسی کے ملے. (۱۷۳۳ ، مفید الاجسام ، ۷۶). سوہن مکھی ، پوستِ انار ، سنگِ جراحت .. تمام دواؤں کو کُوٹ چھان کر صبح و شام دانتوں پر ملیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۱). [سوہن + مکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سوہَن (۲) (و مج ، فت ہ) اسث.
ریتی ، دھات کی چیزوں کی سطح گھس کر صاف کرنے کا آہنی اوزار ، ریتی جو تکون اور چپٹی بنائی جاتی ہے.

دمندہ اٹھا شیر جوں کہ نہنگ
رگڑتا تھا سوہن تن دست و جنگ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۵۱). جو کوئی چاہے سوہن سے رگڑ کر مخلصی اپنی کرلے پر کرم اور احسان کی زنجیر میں جب دل اسیر ہوا تو وہ کسو طرح نہیں گھستی. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۸۵). تھوڑا پیتل گلا کے ویسا ہی پُرزہ ڈھال لیا پھر سوہن سے صاف کرکے کل میں جڑ دیا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۴۳). جس فولاد میں کاربن ہو ... عموماً ایسی اشیا کے بنانے میں کام آتا ہے جیسے مشینوں کے اوزار ، سوہن ، رُکھانی ، ٹھپہ وغیرہ. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۳۰). [سوہان (رک) کی تخفیف].

--- ٹک (--- فت ٹ) امذ.
(سوہن سازی) سوہن ٹاکنے والا کاری گر ، ریتی میں کُھردرے نشان بنانے والا (اب و ، ۸ : ۱۵). [سوہن + ٹک (ٹانکنا (رک) کا حالیۂ ناتمام)].

--- ساز امذ.
(سوہن سازی) سوہن بنانے والا کاری گر ، ریتی بنانے والا (اب و ، ۸ : ۱۵). [سوہن (سوہان کی تخفیف) + ساز ، لاحقۂ فاعلی].

--- کاری اسث.
رتائی ، گھسائی ، ریتی سے گھسنے کا کام. دانتوں کا خط متواتر سوہن کاری کی وجہ سے غیر مساوی نہ ہو جائے. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۱۹۰). [سوہن + ف : کار ، کردن = کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کا گھسنا امذ.
(زر دوزی) چاندی سونے کا کھرا کھوٹا پن دیکھنے کے لیے سوہن کی رگڑ (لغتِ کبیر).

--- کرانا محاورہ.
ریتی یا سوہن سے گھسوانا ، ریتی سے صاف کرانا. افریقہ میں عورتیں دانتوں کو سوہن کرا کے آرے کا ہم شکل بناتی ہیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۳۹).

--- کرنا محاورہ.
سوہن سے کُھردرے نشان بنانا. ساٹھ تولہ بھر خالص چاندی لے کر ایک شلاق ... تیار کریں ... اور اس شلاق پر سوہن کریں کہ تمام سطح اس کا پُرخار ہو کر صفائی اس کی ایک قلم کافور ہو جائے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۲۳).

--- گر (--- فت گ) امذ.
سوہن ساز. دورِ حاضر کی مشینی آلات کی ... سوہن گر مشینیں عملی اعتبار سے اُن سے مُختلف نہیں ہیں جن کے نمونے لیونارڈو ڈاونچی نے بنائے تھے. (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس ، ۴۳). [سوہن + گر ، لاحقۂ فاعلی].

سوہنا (۱) (و مج ، سک ہ). (الف) ف ل.
زیب دینا ، سجنا ، بھانا ، اچھا لگنا ، خُوبصورت دکھائی دینا

چہرے نے سُرخ تیرے سارے جگت کو موہا
اے لال تیرے سر پر یہ آج خُوب سوہا
(۱۷۱۸، دیوانِ آبرو، ۷).
پُھولوں کی سیج اُوپر سوتے ہیں کیسے بن بن
سوہیں گُلابی جوڑے، پُھولوں کے ہار ابرن
(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲: ۱۳۶). جیسا سمے ہو ویسا ہی سوہتا ہے۔ (۱۸۹۰، جوگ بششٹھ (ترجمہ)، ۱: ۲۴۷). اس پرکار لڑائی سے منہ موڑنا آریوں کو نہیں سوہتا۔ (۱۹۲۸، بھگوت گیتا اُردو، ۲۳).
کسی کی نظر میں محبّت کے دوہے
سکھی ری یہ جیون پیا بن نہ سوہے
(۱۹۷۵، نذرِ بتاں، ۴۸). (ب) صف. **خُوبصورت، سجیلا، حسین، دلفریب، پیارا**.
زنجیر توڑ بھاگا کیوں شہر سیں دوانا
کیا سوہنے لگے ہیں جنگل کے اوس کوں رستے
(۱۷۱۸، دیوانِ آبرو، ۶۶). عورت رُک رُک کر کہتی رہی، اب تو کچھ بھی نہیں رہا، پہلے اتنا سوہنا تھا، ایسا رنگ رُوپ تھا، ہاتھ لگاؤ تو میلا پڑ جائے۔ (۱۹۸۶، جانگلوس، ۷۵). [س : شوبھ + تی (تے) शोभ (ते)].

سوہنا (۲) (و مج، سک ہ) ف م.
صاف کرنا، نکالی کرنا (پلیٹس؛ جامع اللغات). [س : شودھیہ + تی، शोधय (ति)].

سوہنڈی (و مج، سک ہ، ن) امث.
سرسُری اور سوہنڈی کی طرح کا ایک کیڑا جو فصلوں کو نُقصان پہنچاتا ہے، سنڈی. یہ (ممولا زرد) کرم خور پرندہ ہے سوہنڈی قسم کا کیڑا بہت کھاتا ہے اس کو جیے کے کھیت کی سوہنڈی بہت پسند ہے. (۱۸۹۷، سیرِ پرند، ۳۹۶). [رک : سونڈی / سُنڈی].

سوہنگ (و مج، فت ہ، غنہ) امذ.
سانس، لپٹ (خوشبو کی) (پلیٹس؛ جامع اللغات). [: [illegible]].

سوہنی (۱) (و مج، سک ہ) صف مث.
۱. **پیاری، خُوبصورت، سجیلی، حسین، دلفریب.** اور چھاتی جو اس کی سوہنی ہے، سو کیسی ہی سوہنی ہے اور بس کرتی ہے. (۱۷۳۶؟، قصۂ مہرافروز و دلبر، ۱۰). آواز جادو طراز سوہنی سوہنی ایسی گداز تھی کہ جس کی خوش الحانی پر الحانِ داؤدی سندھ کے جنگل میں وجد کرتی تھی. (۱۸۱۳، نورتن، ۱۰۸).
۲. **بھیرویں راگ کی ایک راگنی.**
کبھی گوری کبھی تھا کی کی رنگ
کبھی دھرپد کبھی سوہنی کا آہنگ
(۱۷۹۷، عشق نامہ، فگار، ۱۵۷). میں نے سوہنی ... شروع کر دی، اس راگنی کے بھیانک سروں نے دلوں پر اپنا اثر کیا تھا. (۱۸۹۹، امراؤ جان ادا، ۲۳۳). سوہنی کلاوتی سنگیت مال کوس کی ہے لیکن سوہنی قوالی امیر کی ایجاد ہے. (۱۹۶۰، حیاتِ امیر خسرو، ۱۷۸). [سوہن (رک) کی تانیث].

سوہنی (۲) (و مج، سک ہ) امث.
جھاڑو.
جاروب سوہنی و سبد پست ٹوکرا
مقراض کترنی کہ بود استرا چھرا
(۱۶۲۱، خالق باری، ۷۱). [س : شودھنی शोधनी].

سوہی (و مج) امث.
سوہنی راگ. راگ دھناسری، سوہی، بلاول اور مارو کے ترانوں نے دلوں میں آگ بھڑکا دی. (۱۷۹۶، «پدماوت»، ایک تفصیلی جائزہ (اُردو، کراچی، ۱۹۷۵، ۱۸۹)). [رک : سوہنی (۱)].

سوہے (و مج، ی مج) امذ.
سوہا (رک) کی جمع یا مُغیّرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل). نہاوں نہاوں سوہے کسمبھی جوڑے پہنے گوپی گوال جھولوں پر جُھول جُھول اُونچے اُونچے سُروں سے ملاویں گاتے تھے. (۱۸۰۳، پریم ساگر، ۳۶).
سیندھیں نہ خوفِ بدشگنی ہو تمہیں اگر
مردوں پہ سوہے جوڑے کو پھاڑے وہ خوش سیر
(۱۸۷۵، دبیر، دفترِ ماتم، ۱: ۲۰۵). سوہے (سہاگ کے گیت) وہ ہیں جو عورتوں کی شادی شُدہ زندگی کی عکاسی کرتے ہیں. (۱۹۸۶، اُردو گیت، ۵۰۲).

---کی ریت نہیں (مشرُوع) کی توفیق نہیں کہاوت.
بہت غریب ہے. جب کوئی شخص کسی تقریب کے پُورا کرنے کی حیثیت نہ رکھتا ہو اُس کے متعلق کہتے ہیں. وضع کا لحاظ مگر حیثیت کے مطابق کام کرنے کی استطاعت نہیں (ماخوذ: فرہنگِ اثر؛ خزینۃ الامثال).

سُوء (و مع) صف.
۱. **بدی، خرابی، فساد، (اکثر تراکیب میں بطور سابقہ مُستعمل) مزاج کی تبدیلی یا خرابی.** بیشک وہ قوم تھی سُوء، یعنی بدکار. (۱۸۹۵، مقالاتِ سرسید، ۹: ۵۳). سُوء جس کے معنی ہیں: بُرا ان دونوں میں ہمزہ باقی رہتا ہے. (۱۹۷۳، اُردو اِملا، ۳۲۰).
۲. **(طب) معدے کی خرابی، غذا کا معدے میں خراب ہو جانا، بدہضمی.** اگر درد زیادہ بڑھ جائے اور سُوء کی شکایت بھی باقی ہے تو ٹکیہ سلیمانی جوارش کموفی کبیر میں ملا کر پہلے کھلائیں. (۱۹۳۶، شرحِ اسباب (ترجمہ)، ۱: ۳۴۷). [ع].

---اِتِّفاق کس اسا (بـ کس ا، شد ت بکس) امذ.
بدقسمتی، حالات کی ناموافقت، موقع محل کی ناسازگاری؛ (کنایۃً) بدنصیبی. خوبیٔ بخت سمجھئے یا سوءِ اتفاق، ایک شب ایک جلسے میں شریک ہوئے، جس میں صاحبِ محفل کی آشنا بھی گانے آئی تھی. (۱۹۱۵، سجاد حسین، حاجی بغلول، ۹). نیو انگلش ڈکشنری ... بہت سے نقائص کے باوجود جو سُوءِ اتفاق سے ہمارے سبھی منصوبوں میں رہ جاتے ہیں ... سب سے زیادہ جامع تالیف ہے. (۱۹۸۵، کتبِ لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ، ۲: ۹). [سُوء + اِتّفاق (رک)].

ـــــ اَدَب کس اضا (ـــــ فت ا ، د) امذ.
بے ادبی ، گُستاخی ، نامناسب بات ، غیر مستحسن روّیہ. اس آہ و زاری سے خدا بُرا مانتا ہے ، یہ سُوءِ ادب ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۲۷). آپ کی موجودگی میں انھوں نے امامت کرنا سُوءِ ادب خیال کیا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۶۳). خام ادب ہماری ادبیتوں میں اتنا اِضافہ کرنے لگ گیا تھا کہ لوگ چیخ اٹھے تھے ... کہ اگر ادب یہی ہے تو اس کا صحیح نام ، سُوءِ ادب ، ہو گا نہ کہ ادب. (۱۹۶۵ ، مباحث ، ۳۵۲). [سُوء + ادب (رک)].

ـــــ اَدَبی کس صف (ـــــ فت ا ، د) امث.
گُستاخی ، آداب کے خِلاف کام. اگر مکتوب الیہ رُتبے میں بہت بڑا ہو تب تو اوس کا نام لکھنا ایک گونہ سُوءِ ادبی ہے. (۱۸۶۹ ، الشام خرد افروز (ترجمہ) ، ۷). سُوءِ ادبی کے خیال سے تمہارے نام میں ایک نُقطے کا تغیر و تبدل کر دیا ہے. (۱۹۰۵ ، انشائے داغ ، ۶۷). [سُوء + ادب + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ التَّدْبِیر سَبَبُ التَّدْمِیر کہاوت.
بُری تدبیر ہلاکت کا سبب ہے (جامع الامثال).

ـــــ اُلْعَذاب (ـــــ ضم ء ، غم ا ، سک ل ، فت ع) امذ.
عذابِ شدید. عذاب سب بُرے ہوتے ہیں سُوءُالعذاب وہ کہلائے گا جو اور عذابوں سے شدید ہو. (۱۹۱۱ ، تفسیرالقرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مراد آبادی ، ۱۳). [سُوءُ + رک : ال (۱) + عذاب (رک)].

ـــــ اُلْقِنْیَہ (ـــــ ضم ء ، غم ا ، سک ل ، کس ق ، سک ن ، فت ی) امذ.
فسادِ خون ، خون کی خرابی. وہ مرضِ سُوءُالقنیہ میں مُبتلا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۳۰۵). سُوءُالقنیہ اِستسقاء اور ذات الجنب میں اَزحد مُفید ہے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۷). [سُوء + رک : ال (۱) + قنیہ (رک)].

ـــــ اُلْمِزاج (ـــــ ضم ء ، غم ا ، سک ل ، کس م) امذ.
رک : سوءِ مزاج.

تو کروں میں تیری کوری کا علاج
جس سے بالکل جائے یہ سوءُالمزاج

(۱۷۸۶ ، میر حسن (لُغاتِ ہیرا)). [سُوءُ + رک : ال (۱) + مزاج (رک)].

ـــــ تَدْبِیر کس اضا (ـــــ فت ت ، سک د ، ی مع) امث.
کسی کام کی انجام دہی میں غور و فکر کی کمی ، خرابی. مُخالفین نے اس واقعہ کو بھی نواب وقارالملک کی سُوءِ تدبیر کا نتیجہ قرار دیا. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۳۰۱). [سُوء + تدبیر (رک)].

ـــــ تَرْتِیب کس اضا (ـــــ فت ت ، سک ر ، ی مع) امث.
ترتیب میں خرابی ، غذا وغیرہ کا ترتیب سے استعمال نہ کرنا ، ترتیب سے کام انجام نہ دینا. بعض اطبّاء کے نزدیک سوءِ ترتیب کا یہ مطلب ہے کہ ہلکی غذا کے بعد ثقیل اور غلیظ غذا استعمال کر لی جائے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹۱). [سُوء + ترتیب (رک)].

ـــــ تَغْذِیَہ کس اضا (ـــــ فت ت ، سک غ ، کس ذ ، فت ی) امذ.
غذا کی خرابی ، فاسد غذا کا استعمال. جگر اور گُردوں کا مزمن مرض ... ناکافی غذا سے پیدا شدہ سُوءِ تغذیہ ... اور خراب غذا اور پانی بھی یہی کام انجام دے سکتے ہیں. (۱۹۳۸ ، عملِ طب ، ۱ : ۳۸۱). [سُوء + تغذیہ (رک)].

ـــــ تَنَفُّس کس اضا (ـــــ فت ت ، ن ، شد ف بضم) امذ.
سانس کی خرابی ، سانس کی آمد و شد میں بے قاعدگی؛ (کنایۃً) دم نزع سانس کا اُکھڑ جانا.

غم نے ہی کی نہ سُوءِ تنفس میں ہمدمی
یہ بھی رہا تو چند نفس میہماں رہا

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا ہجو) ، د ، ۴۳). شب کو تین بجے سے حالتِ ردّی طاری ہو گئی سُوءِ تنفس شروع ہو گیا. (۱۹۳۶ ، مقالاتِ شروانی ، ۵). [سُوء + تنفس (رک)].

ـــــ خُلْق کس اضا (ـــــ کس خ ، سک ل) امذ.
بد خلقی (نوراللغات). [سُوء + خلق (رک)].

ـــــ دِماغ کس اضا (ـــــ کس د) امذ.
(طِب) دماغ کی خرابی (نوراللغات). [سوء + دماغ (رک)].

ـــــ ظَن کس صف (ـــــ فت ظ) امث.
خیالِ بد ، خیالِ بے جا ، بدگمانی.

کل کے لیے کر آج نہ خِسّت شراب میں
یہ سُوءِ ظن ہے ساقیٔ کوثر کے باب میں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۹). یہ سُوءِ ظن بھی دور ہو جانا چاہیے کہ فیلن نے فحاشی کو اپنی لُغت میں دل کھول کر راہ دی ہے. (۱۹۸۵ ، کُتبِ لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ ، ۲ : ۸). [سُوء + ظن (رک)].

ـــــ ظَنّی کس صف (ـــــ فت ظ) امث.
بدگمانی. وقارالملک کی نسبت جو سُوءِ ظنی اسٹاف میں پہلے سے موجود تھی اس کے لحاظ سے خطرات بھی تھے. (۱۹۱۷ ، وقارالملک ، تذکرۂ وقار ، ۱۸۱). [سُوء + ظن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ عَقِیدَہ کس اضا (ـــــ فت ع ، ی مع ، فت د) امذ.
عقیدہ کی کمزوری ، اِیمان کی خرابی. دُنیا میں توحید اور نبوت کی اصل حقیقت اس اُستواری اور مضبوطی کے ساتھ قائم کر دی کہ آئندہ فساد اور سُوءِ عقیدہ کے سیل و طوفان سے اس کو گزند پہنچنے کا خطرہ باقی نہ رہا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۳۸). [سُوء + عقیدہ (رک)].

ـــــ مِزاج کس اضا (ـــــ کس م). (الف) امذ.
(طِب) عناصر میں اعتدال باقی نہ رہنا ، اعضا کا حرارت یا برودت یا رطوبت یا یبوست کے غلبے کے سبب اپنے اعتدال سے خارج ہو جانا. سوءِ مزاج کی وجہ سے جو بھاری پن پیدا ہو اس کا

علاج یہ ہے کہ دواؤں غذاؤں ... کے ذریعہ مزاج تبدیل کیا جائے. (۱۹۳٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۹). ۲. (کنایۃً) تُند خُوئی ، چڑچڑا پن ، بدمزاجی ، جھلّاہٹ.

ہو کہ یکسو ہیں فلک ان سے رکھے سُوم مزاج
مضطرب کیونکہ نہ ہو قبلہ نما زنداں میں

(۱۸۲٦ ، معروف ، د ، ۸۳). بیٹے کی علالت اور سُوم مزاج نے ... سرسیّد کو آوے کی طرح بٹھا دیا. (۱۸۹۸ ، حیاتِ جاوید ، ۱ : ۳۰۲). ایک ذرا سا سوم مزاج آدمی کو نڈھال کر دیتا ہے. (۱۹۰٦ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۰۸). (ب) صف. تُند خُو ، بداخلاق ، بدمزاج.

اور تو کیا کہوں اے یار بقول شخصے
تو جو اس بندے کے ملنے سے ہوا سُو مزاج

(۱۸۹۲ ، دیوان محب ، ۱۲۹). [سُوم + مزاج (رک)].

ـــــمزاجی کس صف(ـــــکس م) امث.
۱. **خفگی ، رنجش ، تُرش رُوئی ، بدمزاجی**. والیٔ ہرات کی سُوم مزاجی سے عزمِ غربت مصمم فرما کر کشمیر جنّت نظیر میں تشریف لائے.(۱۸۳٦ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۳۹). قاسم نے کہا چچی جان میری اور اس کی بقدمہ دنگل رستم ، توجی سُوم مزاجی اور مناقشہ درپیش ہے. (۱۸۹۳ ، کُوچک باختر ، ۱۱). تم تو بعض وقت کیسی ناسمجھی کی باتیں کرتی ہو. میں یہ کب کہتا ہوں کہ بڑی عُمر کے میاں بیوی میں سُوم مزاجی بُھول کر بھی نہیں ہوتی. (۱۹۲۱ ، لقمانِ اشرف ، ۳). ۲. **علالت ، بیماری ، روگ**. بدن اور رُوح کے درمیان ازبسکہ علاقہ اور نسبت سے رابطہ ہے. چنانچہ ... اگر کوئی مرض بدنی ہے جیسے سُوم مزاجی یا بدترکیبی تو دوا اسکی طبِّ جسمانی سے کرنا ضرور. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۱۳۱). [سُوم مزاج + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــمَظِنّت/مَظِنَّۃ کس صف(ـــــفت م ، ظ ، شد ن بفت) امث.
بدگمانی ، بدظنی ، سُوم ظن. اس سُوم مظنّہ کے دفع کرنے کو میں بے عذر آموجود ہوا. (۱۸۸۹ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۴۳).

سُنا بھی کرو گوشِ دل سے نصیحت
کہ سُوئے مظنّت ہے ممنوع منکر

(۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۳۰) [سوم + مظنّت/مظنّہ (رک)].

ـــــہَضْم کس صف(ـــــفت ہ ، سک ض) امذ.
(طب) **غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا ، بدہضمی ، کسی سبب سے نظام ہضم کا متاثر ہو جانا**. ابھی فاقہ ہو یا سُوم ہضم ہو اس سے کیا واسطہ سُنا نہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۲٦). سُوم ہضم و فساد ہضم (بدہضمی) کے معنی یہ ہیں کہ غذا اچھی طرح ہضم نہو ، بلکہ ہضم خراب ہو کر غذا کی کیفیت بُری جانب تبدیل ہو جائے. (۱۹۳٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰٦). [سوم + ہضم (رک)].

ـــــہَضْمی کس صف(ـــــفت ہ ، سک ض) امذ.
ہاضمے کی خرابی ، بدہضمی. بھائی صاحب و قبلہ کو کل کسی قدر سُوم ہضمی کا خلل ہو گیا تھا. (۱۸۹٦ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۳۸). [سوم + ہضم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سوئٹر (و مع ، کس ء ، فت ٹ) امذ اســـوئیٹر.
سوتی یا اونی سوتی بنیان. اتنی سردی کہ بادل ہوں تو باقاعدہ سوئٹر اور چادر پہنو اور اگر دھوپ نکلے تو سارے کپڑوں میں بھی گرمی لگے. (۱۹۸٤ ، آتشؔ الزبقہ ، ۱۰٦). [انگ : Sweater].

سُوئِچ (و مع ، کس ء) امذ اســـسویچ.
بٹن جس سے برقی آلات چلائے یا روکے جاتے ہیں ، میکانکی آلات جن کی مدد سے ریلوے لائن کے دو قطعات جوڑے یا توڑے جاتے ہیں. ایک شخص کو سُوئچ کی حفاظت پر مامور کر دیئے. (۱۹۲٦ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۸ : ۵). بنگلے میں چوری کی نیت سے داخل ہوا تو بجائے سُوئچ کے خطرے کے الارم پر ہاتھ پڑا. (۱۹۸٤ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱٦۱). [انگ : Switch].

ـــــبورڈ (ـــــو مع ، سک ر) امذ.
بٹن تختہ ، وہ تختہ جس میں بہت سے برقی رو کے جوڑ توڑ کے بٹن لگے ہوں. ٹیلیفون کے سُوئچ بورڈ سے باری باری گھر گھر اور ٹن ٹن کی آواز آتی رہتی ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۵). [انگ : Switch Board].

ـــــگیر (ـــــسک گ ، فت ی) امذ.
برقیاتی رو کے جوڑ توڑ کا پہیہ. برقیات کی صنعت میں ٹرانسفارمر ، سُوئچ گیر ... کنٹرول گیر جیسے بجلی کے بھاری ساز و سامان تیار کئے جائیں گے. (۱۹٦٦ ، کارگر ، کراچی ، جولائی ، ۸). [انگ : Switch Gear].

ـــــمَین (ـــــی لین) امذ.
کانٹا بدلنے والا ، جو ریل کی پٹری کی قینچی لگاتا اور ہٹاتا ہے. ریل گاڑیاں کانوں کا ہر ممکن سامان لے کر اِدھر سے اُدھر دوڑ رہی ہیں ... اور سُوئچ مین کے بگل بج رہے تھے. (۱۹٤۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲٦). [انگ : Switch Man].

ـــــیارْڈ (ـــــسک ر) امذ.
وہ کمرہ یا احاطہ جس میں برقی رو کے جوڑ توڑ کے بٹن یا کلیں لگی ہوں. یہ کام ایک خود بہ خود چلنے والی ریل کے سُوئچ یارڈ کے بنانے سے زیادہ مُشکل نہیں ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۳۸). [انگ : Switch Yard].

سوئیڈ (و مع ، کس ء) امذ.
بکری یا بھیڑ کے بچے کی بن کمائی کھال. بلیک ڈائز ... زنگ زیادہ تر سوئیڈ بنانے کے لیے اِستعمال ہوتا ہے. (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۴۷). [انگ : Sueue].

سُوئر بیان (و مع ، کس ء ، کس ب) امذ.
(دائی گری) **وہ عورت جس کے ہر سال بچہ ہو یعنی جس کو جلے میں حمل رہ جائے** (ا پ و ، ۷ : ٦۷). [سُوئر ـ سُوَر + بیان (بیاہنا (رک) سے حاصل مصدر)].

سُوئر مکھی (و مع ، فت ء ، ضم م) امذ.
(کاشت کاری) **جوار کا بھٹا جو اوپر سے نکیلا اور نیچے سے**

پھلا ہوا ہو (ا پ و ، ۶ : ۷۸)۔ [سُونز (سوریہ ۔ سورج) + مُکھی (رک)]۔

سُونْز مُنْڈی (و مع ، فت ن ، سک ر ، ضم م ، غنہ ، سک ڈ) امث.
(کاشت کاری) وہ جوار جس کے درخت کا بھٹا سیدھا رہنے کے بجائے زمین کی طرف جُھک جائے ، اس نقص کی وجہ سے اس کی تیاری دیر میں ہوتی ہے ، بھربا (ا پ و ، ۶ : ۷۶)۔ [مقامی]۔

سُوِنْفْٹ (ضم س ، غم و ، کس ن ، سک ف) امذ.
ابابیل کی قِسم کا پرند جس کے بازو بہت لمبے ہوتے ہیں اور بہت تیز اُڑتا ہے. اس پرند کی چونچ میں ننھے ننھے خار ہوتے ہیں چونچ بہت دُور تک کُھل سکتی ہے اور بڑے بڑے کیڑے مکوڑے نگل سکتی ہے. ایک اور قسم کے پرند ... جن کی چونچ میں ننھے ننھے خار ہوتے ہیں ... ابابیل ، مارٹن ، سوئفٹ. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۷۵)۔ [انگ : Swift]۔

سوئم (و مع ، کس ء) صف.
تیسرا ؛ (کنایۃً) وفات کا تیسرا دن ، تیجا ، مُردے کا تیجا. مینان کا سوئم گُزر گیا تب ایک رات زری سفید گاؤن پہنے ، سنہری بال بکھرائے اس کے کمرے میں داخل ہوئی. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۵۱۹)۔ [رک : سوم]۔

سوئمبر (و مع ، کس ء ، سک م ، فت ب) امذ ؛ = سویمور.
(ہندو) اپنی پسند کا خاوند مُنتخب کرنے کا قاعدہ، ہندو راجاؤں اور عالی خاندان ہندوؤں میں یہ طریقہ رائج تھا کہ جب لڑکی کی شادی کرنا ہوتی تھی تو دن تاریخ مقرر کر کے اعلان کرایا جاتا تھا کہ شادی کے خواہش مند آ کر اپنے کرتب اور ہنر دکھائیں اور لڑکی جسے پسند کرے گی اُس سے شادی کی جائے گی یہ رسم اور تقریب سوئمبر کہلاتی تھی. اس کی کنیا میترا بندا جب بیاہنے جوگ ہوئی تب اس نے سوئمبر کیا. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۳۷)۔

نہ ہوتے تھے اس طرح ناطے ہمارے
سوئمبر سے ہوتے تھے یاں بیاہ سارے

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۲۸)۔ پروانوں کے بچے ... شہزادی کا سوئمبر جیتنے کی غرض سے دھڑا دھڑ جلتے ہیں. (۱۹۸۳ ، اُجلے پھول ، ۴۴)۔ [س : स्वयंवर]۔

سُوئِمِنْگ (و مع ، کس ء ، م ، غنہ) امث.
پیراکی ؛ انسان یا جاندار کا پانی کی سطح پر آگے بڑھنا. فری اسٹائل پیراک کیتھی وین رائٹ نے ... فری اسٹائل سُوئمنگ کا عالمی ریکارڈ توڑ دیا. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۹ ، جولائی ، ۷)۔ [انگ : Swimming]۔

ـــ پُول (ـــ و مع) امذ.
نہانے کا تالاب. وہ ٹینس کھیلتے ، سُوئمنگ پُول میں نہاتے اور پھر کئی رات تک سڑکوں پر بڑی فراغت سے گھومتے تھے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۶۵)۔ [Swimming Pool]۔

سُوئی (و مع) امث.
۱. (اَ) کپڑے سینے کا آلہ ، وہ نوکدار آلہ جس میں تاگا پرو کر سینے کے لیے استعمال کرتے ہیں ؛ **سوزن**. جتنا تیز ہوتے سُوئی تو کیا شمشیر کے برابر ہوئی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۸)۔ یہ سنگ ، سُوئی کو اور دوسرے ریزۂ آہن کو کشش کرتا ہے. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۳۰)۔ اندر کھری چارپائی پر دلہن بیگم بیٹھی تھیں ، ... ایک پُرانی ساڑی کو پھاڑ کر اس کی فرا کیں سُوئی دھاگے سے سیتی ہوئی. (۱۹۸۱ ، چلتا مُسافر ، ۱۳۳)۔ (اا) (جرّاحی) **جراحی کا سُوئی نما آلہ جس سے زخم میں ٹانکے لگاتے ہیں**. ایک باریک سوئی لے کر اُس میں ریشم کا باریک چکنا ڈورا ڈالو. (۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۵۲)۔ ۲. **ٹیکہ لگانے کا آلہ ؛ انجکشن لگانے کی سُوئی**. اب ڈاکٹر نے چاہا کہ سُوئی کے ذریعہ سے دوا پہونچائی جائے ، کسی نے اس تکلیف کو گوارا نہ کیا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۴۶)۔ ۳. (اُ) **کلوں اور اوزاروں یا آلات میں وہ نوکدار آلہ یا پُرزہ جو کسی مُعیّن امر کو ظاہر کرے یا کسی معین نشان کو بتلائے**. کیا سب اجزاً دقیقے کی سُوئی کے ، جتنے زیادہ چلتے ہیں ، ساعت کی سُوئی سے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۳۲)۔ ان سب آلات کے سوا ایک قطب نُما جس کی سُوئی شمال کی طرف بتلاتی ہے یا قبلہ نُما جس کی سُوئی مغرب کی طرف جاتی ہے ، ضرور چاہیے. (۱۸۷۶ ، مصباح المساحت ، ۲ : ۵)۔ ریڈیو کی آواز بڑھانے والے بٹن کو پورا گُھما دیا اور سُوئی جاوا پر سے ہٹا دی. (۱۹۳۹ ، پھول ، ۱۵۲)۔ (اا) **کل میں وہ نوکدار آلہ جس کی رگڑ سے مُقیّد و مخفی آواز ظاہر ہونے لگتی ہے**. ایک سُوئی کی نوک ریکارڈ کی چکرانے والی تختی پر کھٹکے دار ضربیں لگاتی ہے اور سوتی پیکر کی مخفی آواز کو عیاں کر دیتی ہے. (۱۹۰۹ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۵۳)۔ میں ایسی مشین کی گت پر ناچتا ہوں جس میں ایک فولاد کی سُوئی ربڑ کی پلیٹ پر حرکت کرتی رہتی ہے. (۱۹۴۳ ، آدمی اور مشین ، ۶)۔ ۴. **کونپل یا بیج کے پُھوٹنے کی ابتدائی شکل جو ایک نوکیلی نرم ڈنڈی کی سی ہوتی ہے ، پھناؤ ، آل**. سبز سوزن نُما معمولی پتے جنہیں عام طور پر سُوئیاں کہتے ہیں ، یہ بعض بوتی ٹہنیوں پر واقع ہوتے ہیں اور راست غیر محدود بالیدگی کی ٹہنیوں پر نہیں ہوتے. (۱۹۴۳ ، مبادیٔ نباتیات ، ۲ : ۶۲۹)۔ ۵. (کنایۃً) **کانٹا ، خار ، پھانس**.

سو ساحر کے تن کے تمن دیک اب
سوئیاں ہو کو سلتے مرے بال سب

(۱۶۴۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۷۶)۔

نہ پُوچھ ان کو کہ یہ مژگاں تو کیا ہیں
یہ سُوئیاں مترے ہونٹیں ظاہرا ہیں

(۱۷۷۴ ، مثنوی تصویرِ جاناں ، ۱۲۱)۔

جب میں کرتا ہوں یاد مژگاں کی
دل میں سُوئیاں چُبھوتا ہے کوئی

(۱۸۹۵ ، دلبر حسن ، ۱۶)۔ اس کے اندر پھر کچھ چُبھ رہا تھا جیسے کوئی سُوئی ہے کہ کھٹک رہی ہے. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۵۹)۔ ۶. **لوہے کے ترازو کا وسطی ، نوکدار آلہ جس سے وزن کی صحت معلوم ہوتی ہے** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ)۔ [س : سُوچکا सूचिका]۔

---بھر (---فت بھ) صف.
بہت ہی کم مقدار ، بالکل تھوڑا سا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[سُوئی + بھر ، لاحقۂ صفت].

---پرونا ف م.
سُوئی کے ناکے میں تاگا ڈالنا. خالہ اماں نے کوٹ پر جھنے ہوئے نشانوں پر سنہرے گوٹے سے بنائی ہوئی ہی ٹانک کر دھاگا ختم کیا تو عینک لگا کر سُوئی پرونے لگیں۔ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱٦).

---پوتھ والی امث.
ساطی ، سینے پرونے سے متعلق سامان بیچنے والی. رامو کون ہے ، وہی سوئی پوتھ والی ... مُجھے اس عورت کا گھر میں آنا بُرا معلوم ہوتا ہے. (۱۹۷٤ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۳۳).

---تاگا امذ.
ساز و سامان ، اسباب و اوزار. یہ سب ہنر بغیر تعلیم ماں باپ اور اُستاد کے جانتے ہیں، سُوئی تاگے کے محتاج نہیں ہوتے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۳۳). [سُوئی + تاگا (رک)].

---ٹوٹی ، (میں) کَشیدَہ سے چُھوٹی کہاوت.
کام نہ کرنے کا بہانہ ملا ، کام چور اور بہانہ جُو کے متعلق کہتے ہیں (فرہنگِ اثر ؛ نجم الامثال ؛ مہذب اللغات).

---جَہاں نَہ جاوے وَہاں سُوا گُھسیڑْنا محاورہ.
زیادتی یا زبردستی کرنا ، بیجا دباؤ ڈالنا ، حیثیت سے زیادہ زیر کرنا (خزینۃ الامثال).

---چُبھونا محاورہ.
۱. **بے چین کرنا ، تکلیف پہنچانا ، ستانا ، اذیت دینا.**

کِس دن خلش ہوئی نہ کلیجے میں پھانس کی
مژگاں نے کب جگر میں چبھوئی سُوئی نہیں

(۱۸۷۸ ، سُخن بے مثال ، ٦۲). ۲. **چبکے سے اشتعال انگیز یا مخالفانہ بات کہہ دینا ، طعنہ دینا ، چٹکی لینا ، طنز کرنا ، طنزیہ باتیں سنانا.** جہاں موقع پاتے تھے وہیں ایک سُوئی چبھو دیتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ٤۹۳).

---چَلْنا محاورہ.
سلائی ہونا ، سینے پرونے کا کام ہونا. جب دیکھو زنازن سُوئی چل رہی ہے ، جب سنو مشین کی کھٹا کھٹ ہو رہی ہے. (۱۹۳٤ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱٦٦).

---چور سو بَجَر چور کہاوت.
چوری تھوڑی ہو یا بہت پھر بھی چوری ہے ، چھوٹی چیزیں چرانے والا پکا چور ہوتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---چھیدْنے سے پہلے خود چھدْتی ہے کہاوت.
جیسی نیت ہوتی ہے پہلے ویسا ہی پیش آتا ہے (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ محاوراتِ ہند).

---خیل (---ی لِن) صف.
پست خاندان یا پیشہ والا ، پست گروہ یا جماعت والا ، ہیچ. یہ مرض لادوا ہے تو درزی کا لونڈا سوئی خیل ہے شاہزادی کے مقابلہ ہنسی کھیل ہے. (۱۸٦۲ ، شبستانِ سرور ، ۳ : ٦٦).
[سوہ (رک) کا بگاڑ + خیل (رک)].

---دھاگا/دھاگہ (---/فت گ) امذ.
سینے پرونے اور کشیدہ کاری کا سامان. معمولی برتنے کی چیزیں بھی مثلاً ڈول رسی ہنڈیا دیگچی کلہاڑی سُوئی دھاگا وغیرہ کسی کو مانگے نہیں دیتے. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۱۰۳٦). جب رشتہ کی بات پکی ہو جاتی ہے تو لڑکے والیاں ... لڑکی کے گھر جاتی ہیں اور اپنے ساتھ «سُوئی دھاگہ» بھی لے جاتی ہیں. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۹۹). [سُوئی + دھاگا/دھاگہ (رک)].

---ساز صف.
(سوئی سازی) سوئی بنانے والا کاری گر (ا ب و ، ۲ : ۱۰۲).
[سُوئی + ف : ساز ، لاحقۂ فاعلی].

---سازی امث.
(خیاطی) سلائی کا کام اور پیشہ (ماخوذ : ا ب و ، ۲ : ۱۰۱).
[سوئی + ساز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کا بھالا بَنانا محاورہ.
معمولی سی بات کو بڑھانا. اخباروں کو رائی کا پربت اور سُوئی کا بھالا بنانے میں ... مہارت حاصل تھی. (۱۹٦۸ ، ماں جی ، ٦۰).

---کا بھالا/ بھاوڑا/ بھاو لَہ ہو جانا محاورہ.
یعنی ذرا سی بات سے غوغا برپا ہونا یا بات کا بتنگڑ بن جانا یا تھوڑی سی بات کا بہت بڑھ جانا ، معمولی بات پر ہنگامہ کھڑا ہو جانا (نور اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ نجم الامثال).

---کا ٹانْکا ٹُوٹنا فقرہ.
تازہ سلا ہوا کپڑا ، نیا کپڑا جو سلنے کے بعد پہنا نہ گیا ہو. نیا دوپٹہ سُوئی کا ٹانکا ٹوٹا ، یوں کا یوں دُھلنے بھیج دیا تھا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۵۵).

---کا کام امذ.
سوزن کاری ، کڑھائی ، کشیدہ کاری ، سلائی. چوتھے کمرے میں ہندوستان کی ساخت کا کپڑا نظر آیا جھنٹیں ، سلمے ، مندیل ، زردوزی ، گوٹا اور سُوئی کے کام کے اعلٰی سے اعلٰی نمونے رکھے ہوئے تھے. (۱۹۳٦ ، شیرانی ، مقالات ، ۸).

---کا ناکا امذ.
۱. **سُوئی کا وہ سوراخ جو اس کے سرے پر ہوتا ہے اور جس میں تاگا پرویا جاتا ہے ، چشمِ سوزن.**

بچھڑے ہوئے اُونٹ ڈر کر زبوں
ہے سُوئی کے ناکے کیوں بھڑکی کا سوں

(۱٦٦۵ ، علی نامہ ، ۲۱۸).

تارِ بخیہ کیوں ہمارے زخم تک آتا نہیں
سُوئی کے ناکے کو روکا کس گرِیباں چاک نے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۵)۔ سُوئی کے ناکے میں بال یا ریشم کا دھاگا ڈال کر دونوں سِروں کو کھینچ لیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۵۳)۔ ۴. بہت چھوٹی یا مُشکل جگہ (جامع اللغات)۔

---کتَرنا گز ، انگلیتا رکھے سو دَرزی کا بیٹا ہے کہاوت
ہر شخص اپنی باتوں یا کرتوتوں سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کون ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---کو بھالا بنانا محاورہ
بڑھا چڑھا کر بیان کرنا ، بات کا بتنگڑ بنانا ، معمولی بات کا اہم بات بنانا. ناحق اس کو اتنا طُول دیا ، رائی کا پہاڑ سُوئی کو بھالا بنا دیا. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۱۳)۔

---کو پھاؤلہ کہنا محاورہ
جُھوٹی تعریف کرنا ، تعریف میں مبالغہ کرنا ، مبالغے کے ساتھ توصیف و تعریف کرنا.
بنانا پر کا کبوتر تو ہے بہت آسان
سُوئی کو پھاولہ کہنا تو کچھ نہیں دشوار
(۱۹۰۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۱۶۸)۔

---کِسے میں چھیدتی ہوں اس میں پہلے چھید ہے کہاوت
جیسی نیت ہوتی ہے پہلے ویسا ہی پیش آتا ہے ، دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے پہلے خود تکلیف اٹھانی پڑتی ہے ، بدکار آدمی پہلے بدکاری کراتا ہے (ماخوذ نجم الامثال ؛ جامع الامثال)۔

---کی جگہ بھالا گھسیڑنا محاورہ
معمولی سی بات یا چیز کو اہمیت دینا ؛ زبردستی کرنا (محاوراتِ ہند)۔

---کے ناکے سے اُونٹ کاڑنا / نکالنا / نکلنا محاورہ
محال و ناممکن کام کرنا ، ناممکن العمل مہم سرانجام دینا.
صنعت کا نہ باریک بانٹیاں ہوں تار
اُونٹاں سُوئی کے ناکے سوں کاڑھا ہوں بہار
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۲۷)۔ چنانچہ انجیل میں آتا ہے کہ اُونٹ کا سُوئی کے ناکے میں سے نکل جانا اِس سے آسان ہے. (۱۸۵۳ ، حیواناتِ قرآنی ، ۵۲)۔

---کے ناکے (میں) سے اُونٹ گزرجانا محاورہ
ناممکن بات ممکن ہو جانا ، ناممکن بات کا وقوع پذیر ہونا. وکیل مختار مزے کرتے ہیں ، سُوئی کو بھالا بنا لیتے ہیں ، سُوئی کے ناکے سے اُونٹ نکل جاتا ہے. (۱۸۸۸ ، نوابی دربار ، ۳)۔ میں ... سوچتا ہوں کہ کیا وہ زمانہ آگیا کہ سُوئی کے ناکے میں سے اُونٹ گزر جائیں. (۱۹۲۰ ، روزنامچہ ، حسن نظامی ، ۲۳۳)۔

---کے ناکے سے خُدائی کو نکالنا محاورہ
ناممکن کام کر دکھانا.
تھا کام یہ تیرا ہی خداوندِ تعالیٰ
لا سُوئی کے ناکے سے خُدائی کو نکالا
(؟ ، ہدایت (فرہنگِ آصفیہ))۔

---کے ناکے سے سب کو نکالا ہے کہاوت
سب کو فرمانبردار بنایا ہے ، سب رحمِ مادر سے نکلے ہیں اور سب کا درجہ برابر ہے ، مُشکلات کا سامنا سب کو پڑا ہے (نجم الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---کے ناکے کے اَندر اُونٹ سمانا محاورہ
انہونی بات ہونا ، دُشوار اور ناممکن کام واقع ہونا. نوجوانوں کا شقشقہ اور بعد شقشقہ ناکام ہونا ان نوجوانوں کے خیال کو اِتنا تاریک کر دے گا کہ خواب میں سُوئی کے ناکے کے اندر اُونٹ سماتے دیکھا کریں گے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳ : ۲)۔

---کے ناکے میں اُونٹ داخل ہونا محاورہ
کسی مُشکل اور ناممکن بات کا وقوع پذیر ہونا. اور وہ جنّت میں داخل نہیں ہوں گے، تاآنکہ اُونٹ سُوئی کے ناکہ میں داخل ہو جائے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۹۶)۔

---کے ناکے میں سے نِکالنا محاورہ
اِتنی تکلیف پہنچانا کہ جسم گل کر دھاگے کی طرح کمزور اور نحیف ہو جائے.
عشق نے سُوئی کے ناکے سے نکالا ہم کو
شکرِ منّت کش دربان ترے لاغر نہ ہوا
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات))۔

---گرے تو دُور سے نظَر آئے فقرہ
صاف میدان کی تعریف میں کہتے ہیں (جامع اللغات)۔

---لگانا محاورہ
آلۂ پچکاری یا انجکشن لگانے کی سُوئی استعمال کرنا. سُوئی لگا کر آج صبح میرا ایک بوتل خُون لیا گیا تھا ، یہ خُون میں نے بھائی جان کے لئے دیا تھا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۵۲)۔

---مُرکنا محاورہ
(نباتیات) بیج کے پھُٹاؤ کی نوک یا سِلائی کا اُلٹ کر کُکڑا جانا یعنی چکرا کر کھنڈی بن جانا جو اُوپر کی مٹی کے پپڑے یا پھُٹاؤ کی راہ میں کنکر وغیرہ کے آ جانے سے ہوتا ہے اور اندر ہی اندر گھٹ کر خراب ہو جاتا ہے (ا ب و ، ۶ : ۴۸)۔

---مولکہ (---و مج ، سک ل ، فت ک) امذ.
(حیوانیات) ہائیڈرا (Hydra) کے جسم کے ایک خاص خلیہ کا نام ہر ایک سُوئی مولکے کا جوڑا حِصّہ جسم میں ایک زائدہ کے ذریعہ گڑا ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، اِبتدائی حیوانیات ، ۲۰۹)۔ [سُوئی + مولکہ (رک)]۔

---نُما (---ضم م) صف.
سُوئی کے مانند ، سُوئی کی طرح کا ؛ پتے کا بالائی نوکیلا حِصّہ ، پتے کا سِرا جو سُوئی کے مانند ہوتا ہے. پتے کا راس ... سُوئی نُما. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۳۰)۔ چیڑ... کے پتے سُوئی نُما اور تقریباً ایک فٹ لمبے ہوتے ہیں. (۱۹۶۲ ، پیڑ ، ۹۱)۔ [سُوئی + ف : نما ، نمودن - دکھانا]۔

سُوئی (۲) (و مع) امث.
طوطا ، سوآ کی مادہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : सुइया].

سوئی (و مع) ضمیر.
رک : **سوہی ، وہی ، جوہی ، ویسا ہی**.

ہے اوس ہے سنچے ہے نے را کھیے پھول کلیاں ہے کوئی
اپنے بھس جو لیاوے وکھاوے بارے سب کا مالی سوئی
(۱۵۶۵ ، جواہر اسراراللہ ، ۲۲۲). گرچ کے بھی دل میں جو چوٹ
وزیر زادے کی تھی ، سو اس کے بھی آنسو آئے جاتے ہیں ،
کیونکہ جس کیں چوٹ لگی ہوئی سوئی اس کا درد جانے. (۱۷۳۶ ،
قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۰۸). [سوہی (رک) کا ایک اِملا].

سوئی (و مع) امث.
(**بول چال**) **فال ، شگون** (جامع اللغات). [س : شکون शकुनी].

سوئے (و مع) امذ.
ایک خوشبودار ساگ ، سویا (رک) **کی مغیرہ حالت** (**تراکیب میں مستعمل**). سوئے کے پتوں کو سبز دھنیے کے مانند خوشبو کے لئے نانخورش میں ڈالتے ہیں ، یہ کھانے کو ہضم کرتا اور ریاح کو خارج کرتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۱ : ۲۰۳).

---کا تیل امذ.
سوئے کے پتوں یا بیجوں سے نکالا ہوا تیل. سوئے کا تیل. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۹۷).

سُوئِیا (و مع ، کس ء) امذ ؛ ج.
۱. **نوکدار ، سُوئی کی طرح کا** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
۲. (**حیوانیات**)**ایک جنسی عضو جو کسی جوش یا جذبہ سے حرکت میں آتا ہے**. سوئیا ایک جنسی عضوہ ہے اس پر سہیج کا اثر پڑنے سے انقباضی پرت تھیلی کو دباتی ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۰۷). [سُوئی + یا ، لاحقۂ نسبت].

سِوَئِیاں (کس س ، فت و ، کس ء ، شد ی) امث ؛ ج.
سوئی کی جمع (**تراکیب میں مُستعمل**). اس گھر کی عید محرم سے بدتر تھی ، ان باتوں کا کیا ذکر. دودھ آیا نہ سوئیاں اُبلیں. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۱۹). [سِوئی + اں ، لاحقۂ جمع].

سُوئِیاں (و مع ، کس ء) امث.
سوئی کی جمع ؛ تراکیب میں مُستعمل.

دکھا کے غیر کو مژگاں کی سُوئیاں کیا کیا
مرے جگر میں وہ لیتا ہے چٹکیاں کیا کیا

(۱۸۷۴ ، سُخنِ بےمثال ، ۱۰۳). پہلے ہمارے کپڑے سینے کے اوزار سوئے اور کچی پکی سُوئیاں تھیں. (۱۹۰۳ ، آئینِ قیصری ، ۳). [سُوئی + اں ، لاحقۂ جمع].

---پٹنا محاورہ.
کونپل کا پھوٹنا. جبکہ پودے مُرجھانا شروع کر دیں یا بالی مانگیں یا پُھولوں کے نکلنے اور سُوئیاں پٹنے کے دن قریب ہوں. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، جون ، ۱۵ : ۲).

---پھونکنا محاورہ.
اُجرت پر سِلائی کرنا ، پیسے لیکر سِلائی کرنا. وہ دن بھول گئے جب دن بھر سُوئیاں پھونکتی تھیں تو رات کو روٹی نصیب ہوتی تھی. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۱۱).

---چُبھنا محاورہ.
ایسی تکلیف محسوس کرنا جو سُوئی چُبھنے سے ہوتی ہے. راحت کے دل میں خود بخود سوئیاں سی چُبھ رہی تھیں. (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۹۰). اُس کی آنکھوں میں سُوئیاں سی چُبھنے لگیں. (۱۹۸۷ ، گلی گلی کہانیاں ، ۱۷).

---مارنا محاورہ.
سِلائی کرنا ، سینا ، سِلائی کا کام کرنا. اور جہیز کی تو کہو کہ کچھ باقی تو نہیں رہا ، کبھی وقت پر سُوئیاں مارنے کو بیٹھو. (۱۹۲۷ ، رسومِ دہلی ، ایس بیگم صاحبہ دہلوی ، ۷۱).

سُوئِیٹَر (و مع ، ی مع ، فت ٹ) امذ.
اون یا موٹے سُوت کا بنا ہوا بنیان. بس ایسے ہی سالر کا سُوئیٹر دے دیں. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۶۸). [Sweater].

سوئے سَنْسار اَور جاگے پالَنْہار پَرْوَرْدِگار کہاوت.
رک : **سوئے سنسار جاگے پالنہار**. سوئے سنسار ، جاگے پالنہار. (۱۸۵۳ ، اندر سبھا ، ۸۷). رات کا سناٹا ، پچھلا پہر ، سوئے سنسار اور جاگے پالنہار. انسان تو بہائم تک ... نیند کے مزے لے رہے ہیں. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خُمارستان ، ۱۰۳).

سُوئیکار (و مع ، ی مع) امذ.
قبول کرنا ، تسلیم کرنا ، مان لینا. سورج اس کی سیوا کے عادی ہو چکے تھے اور اسے اپنا حق سمجھ کر سُوئیکار کر لیا کرتے تھے. (۱۹۶۶ ، سودائی ، ۱۱). [رک : سُوبکار].

سوئیلَہ (و مع ، ی مع ، فت ل) امذ (ج : سوئیلے).
رک : **سویلہ**.

کانا ، بجانا چھوڑ کر سنا سٹی سُوکھ سوئیلے
سوگند خدا کی پیو بن بیزار ہوئی ہوں راگ سون

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۶۱). [سویلہ (رک) کا قدیم اِملا].

سِوَئِیں (کس س ، فت و ، ی مع) امث ؛ ج.
۱. **گندھے میدے کا بنا ہوا تار جس کو خشک کرکے بُھون کر دودھ ، شکر وغیرہ ملا کر کھاتے ہیں**. ایک چیز ہمارے ہندوستان کی سوئیں کی صُورت کی مگر تکلیں اور ہندوستان کی موٹی سے موٹی سوئیں سے بھی بیس گُنی زیادہ موٹی رکابیوں میں بھر بھر کر لائی جاتی تھی. (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۱۰۳). ۲. **آٹے کو گُوندھ کر بنائے جانے والے مُختلف شکل کے ٹکڑے جو بعد میں تل لیے جاتے ہیں ، نوڈل**. لڑکی گُندھے ہوئے آٹے کو سگریٹ کے ڈبے میں ڈال کر زور سے دباتی نیچے پشت پہلو سوئیں برآمد ہوتی. (۱۹۸۳ ، سفرِ مینا ، ۵۰). [سِوئی + ں (زائد)].

۔۔۔پُلاؤ (۔۔۔ضم پ) امذ.
پُلاؤ کی طرح مسالے ڈال کر پکائی ہوئی سوّیاں ، سیویوں کا پُلاؤ. سوّئیں پلاؤ بھی پکتا ہے. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۵۰).
[سوّئیں + پُلاؤ (رک)].

سوّیوں ناج پرونا محاورہ.
نہایت کنجوسی کرنا ، بہت ہی بُخل اور خِسّت سے کام لینا. ایسی کنگ اور دانہ زد بھی نہ بنو کہ سوئیوں ناج پرونا اور کوئی صبح اٹھ کر تمہارا نام بھی نہ لے. (۱۹۱۱ ، چتر بھٹلی (فرہنگِ آصفیہ)).

سویا (۱) (و مج) امذ.
ایک خوشبودار ساگ لاط :- Anethum Sowa

کبھیں ہنڈا کبھیں ہکنی کبھیں ہم دڑبڑا پیویں
کبھیں قہوہ کبھیں سویا کبھیں بن پوست ناجویں

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۷۶).

پالک کی بھاجی باجری سیربیج خاطر لاؤ ڈھونڈ
دیو سب کو چاول گوش گیہوں گھیو ساگ میتھی سونے کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۳).

منگا کر میتھی یا سویا برابر
کھلادے سب کو دانے میں ملا کر

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۲۱). پھر کچھ سویا اور نمک ملا کر انگاروں پر رکھیں. (۱۸۷۳ ، تریاقِ مسموم ، ۲ ب). وہ غذائیں جن میں فاسفورس بکثرت موجود ہوتا ہے یہ ہیں. دودھ ، چھاچھ ، انڈے ، سویا ... اور مچھلی. (۱۹۳۱ ، ہماری غذا ، ۳۳). ساگ پالک سویا ... نقمی پسندہ. (۱۹۶۷ ، اخبارِ جہاں ، کراچی ، ۲۹ نومبر ، ۳۲). [پ : सोया].

۔۔۔پھلی (۔۔۔فت پھ) امث.
سونے کی پھلیاں. ان کے علاوہ آج کل سبز گوارہ ، رواں Cowpea سویا پھلی اور سبز چنے بھی جانوروں کے کھلانے کے لیے کاشت کیے جاتے ہیں. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایاتِ حیوانات ، ۲۲۱). [سویا + پھلی (رک)].

سویا (۲) (و مج) امذ.
سونا (رک) کا ماضی (تراکیب میں مستعمل).

۔۔۔(سو) مُوکا کہاوت.
جس نے غفلت کی نقصان اُٹھایا.

میں نے کہا ہو خواب کدو تیرے ساتھ
کہنے لگی ہنس کے وہ کہ سویا سو مُوکا

(۱۹۱۷ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۶۶).

سدا بیدار رہ غفلت سے نیرنگ
مثل مشہور ہے سویا ، سو مُوکا

(۱۸۶۶ ، نیرنگ (مطالبِ غرا ، ۳۵)).

۔۔۔سو مُوکا ، جاگا سو پایا کہاوت.
جس نے غفلت کی اُس نے نقصان اُٹھایا ، جو ہوشیار رہا وہ فائدہ میں رہا. سونے کی کُٹیا جاگنے کا کٹرا ، بہرحال سعی اور کوشش سے راحت ملتی ہے. غفلت بُری ، ہوشیاری اچھی (نجم الامثال ، محاوراتِ ہند).

۔۔۔سو کھویا کہاوت.
رک : سویا سو مُوکا. مارے تھکاوٹ کے نیند آ گئی ، سویا سو کھویا مثل مشہور ہے آنکھ کُھلی تو دونوں پانوں بندھے ہوئے اور گدھا غائب. (۱۸۹۳ ، خدائی فوجدار ، ۱۳۲).

۔۔۔سو ، کھویا ، جاگا سو ، پایا کہاوت.
رک : سویا سو مُوکا جاگا سو پایا. وہ بات اس دانشمند نے ایک پُرزہ کاغذ پر لکھ کر دے دی ... سویا سو کھویا جاگا سو پایا. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۱۹۰).

۔۔۔مُوا / مویا بَرابَر ہے کہاوت.
نیند اور موت میں کوئی فرق نہیں دونوں حالتوں میں انسان بے خبر رہتا ہے ، سخت غفلت اور بے خبری کے موقع پر مُستعمل.

غفلت اپنی ، اجل سے ہمسر ہے
سچ ہے سویا مُوا برابر ہے

(۱۸۶۶ ، فیض (شمس الدین) ، د ، ۳۶۳). جوانی کی نیند ، سویا مُویا برابر ، ملکہ کا اس میں کچھ قصور نہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۱ : ۸۲). مُجھے آج کی رات سونا نہیں چاہئے سویا مویا برابر بے خبری میں تو نہیں مارا جانا چاہئے. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۲۸).

۔۔۔ہوا بھاگ جاگنا محاورہ.
قسمت اچھی ہونا ، بُرے دن گُزر کر اچھے دن آنا. اے دیو پتر ، تیرے درشن سے آج میرا سویا ہوا بھاگ جاگ اٹھا. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۲۸۵).

۔۔۔ہوا فِتنہ جگانا محاورہ.
پُرانی باتوں ، لڑائی جھگڑوں کو تازہ کرنا ، بُھولی بِسری باتیں یاد دِلا کر جنگ کرانا ، دبے ہوئے ہنگامہ کو پھر کھڑا کرنا. میں خُوب جانتی ہوں کہ یہ فِتنہ سویا ہوا شہزادے نے جگایا ہے. (۱۸۰۳ ، گُلِ بکاؤلی ، ۲۶).

سَوَیّا (فت س ، و ، شد ی). صف مذ.
۱. **سَوایا ، ۱¼ ؛ ایک اور چوتھائی.** دیہات میں عام طور سے جو حساب لگانے کا طریقہ مروج ہے ، یعنی زبانی اور ڈیوڑھے ، سَوَیّے سے اس میں لڑکوں کو حسبِ استعداد دفعہ کے خُوب پُختہ اور مشّاق کرنا چاہیے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسینِ دیہاتی ، ۲۲).
۲. **سوا سیر کا وزن یا باٹ ، ۱¼ ، سوا کا پہاڑا ؛ سَوَیّا کا گانے والا** (فرہنگِ آصفیہ). ۳. **ایک ہندی بحر جس میں چار مصرعے اور ۳۱ ماترے ہوتے ہیں ، ہندی کی سویا بحر میں لکھا ہوا گیت.**

نا مُجھے سورٹھا کہنا آیا نہ دوہا نہ سَوَیّا
اپنی ہی موج میں بہتی جائے میری کویتا نیّا

(۱۹۷۲ ، لاحاصل ، ۱۰۳). [سوا + یا ، لاحقۂ نسبت].

سیوِیا (کس مع س ، و ، شد ی) امث.
خدمت گُزار ، سیوا اور خدمت کرنے والی عورت (عورتوں کی قسم میں سے ایک عورت جو پارسا ہوتی ہے). ہندی علما عورت کو نایکا

کہتے ہیں اور ان کی تین قسمیں ہیں ، سوبا یہ عورت پارسا ہوتی ہے اور شوہر کی محبت کے لیے وقف ہوتی ہے۔ (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۱)۔ [سوا + یا ، لاحقۂ نسبت]۔

سِوَیّاں (کس س ، فت و ، شد ی) امث ، ج۔
سوئی (رک) کی جمع (تراکیب میں مستعمل)۔

ہر یک قطرہ باریک سویّاں مثال
لگن کا سو کیں ہور شکر تیں کی کنہال

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا (ق) ، ۱۷)۔ دوسرے قسم کی رسم جو کافروں سے لیا ہے بہت ہیں ... یہ رسم شرک ہے لیث جاہلوں نے رسم نکلی ہے اس سال کی عید سویّاں نہ پیتا نہ پکانا۔ (۱۸۵۲ ، تقویٰ ، ۳۵)۔ [سوئی (رک) + اں ، لاحقۂ جمع]۔

ـــ اُٹھانا محاورہ۔
سویّاں بنانا ، سویّاں تیار کرنا۔ مہری کھانا پکا رہی ہے دو عورتیں گھر کی ملازم سویّاں اٹھا رہی ہیں ایک عورت کدن سے گھی تولوا رہی ہے۔ (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۵۴)۔

ـــ بَٹْنا محاورہ۔
مٹے ، مٹکے ، گھڑے یا کسی اور برتن کو اوندھا کر کے اس پر میدے کو رکھ کر اس طرح بل دینا کہ باریک تار بنتا جائے (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ)۔

ـــ بَنانا محاورہ۔
سویّاں توڑنا (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔

ـــ بِن عِید کَیسی کہاوت۔
خوشی ہی کی تقریب میں خوشی اچھی معلوم ہوتی ہے ، خوشی کی تقریب بغیر پکوان کے پھیکی معلوم ہوتی ہے (محاوراتِ نسواں ؛ نجم الامثال ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات ؛ فرہنگِ اثر)۔

ـــ توڑْنا محاورہ۔
سویّاں بنانے کی چرخی ، کھوڑی میں سے نکلنے ہوئے تاروں کو جُدا کرنا ، سیل لینا ، سیل ڈالنا ، سیل پھیکنا (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔

ـــ جھیلْنا محاورہ۔
سویّوں کی چرخی ، کھوڑی سے جُدا کر کے احتیاط کے ساتھ سوکھنے کے لیے پھیلانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔

ـــ کَرْنا محاورہ۔
سویّاں بنانا ، سویّاں توڑنا۔

آؤ کتنا نہیں رمضان میں ہوں خالی وقت
عید کے واسطے تھوڑی سی سویّاں کر لیں

(۱۹۰۳ ، سنگ و خشت ، ۱۵۴)۔

سَوِیت (فت س ، ی مج) صف۔
۱. **سفید ، ابیض ، اُجلا۔** سوتیمبر مرکب ہے سویت اور امبر سے اور سویت سنسکرت میں سفید کو کہتے ہیں۔ (۱۸۶۸ ، رسومِ ہند ، ۲۲)۔ ۲. **ستارۂ زہرہ** (قدیم اُردو کی لغت ؛ ہندی اُردو لغت)۔ [س : श्वेत]۔

سَوِیَّت (فت س ، کس و ، شد ی بفت) امث۔
برابری ، اعتدال ، یکسانیت ، مساوات۔

کیا قطرۂ آب کوں آدمی
کیا تیں سویّت میں ایسا کئی

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۴)۔ بنی آدم کا قوام اور اس مخالفتِ فطری کا رفع اور مخاصمتِ جبلی کا دفع عدالت و سویّتِ جزی پر منوط ہے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۵۲)۔ ہندوستان میں اس بے چینی کی وجہ سے کسی نہ کسی قسم کی سویّت استوار ہو جائیگی۔ (۱۹۳۲ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۲۸۸)۔ [ع]۔

سُوِیَّت (ضم س ، کس و ، شد ی بفت) امث۔
رُوس کے مزدوروں کی مُنتخب مجلس ، رُوس کی مجلسِ قانون ساز اور مجلسِ منتظمہ ؛ (مجازاً) روس میں مروّج نظام ، کمیونزم ، سوشلزم۔

لازم ہے یہاں غلبۂ آئینِ سُویّت
دو ایک برس میں ہو کہ دس بیس برس میں

(۱۹۳۶ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۶۶)۔ [رک : سوویٹ]۔

سَوِیتَمْبَری (فت س ، ی مج ، فت ت ، سک م ، فت ب) صف۔
جینیوں کے ایک فرقے کا نام جس میں جانداد کی حفاظت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ سویتمبری وہ جینی ہیں جو اپنے ٹھاکروں کو کپڑے تو نہیں پہناتے ... ان کے جتی بھی سفید لباس پہنتے ہیں اور اسی سبب سے اس فرقے کا نام سویتمبری ہے۔ (۱۸۶۸ ، رسومِ ہند ، ۲۲)۔ [سویت + امبری (بحذف ا)]۔

سَوِیتھانی (فت س ، ی مج) امذ ؛ ← سویت پانی۔
(آب پاشی) وہ کُنواں جس میں چشمے کے پانی کی سوت آتی ہے (اپ و ، ۹ : ۱۶۱)۔ [مقامی]۔

سُوِیٹَر (ضم س ، ی مج ، فت ٹ) امذ۔
اون یا موٹے سُوت کا بنا ہوا بنیان۔ اس وقت ہوا میں خنکی ہے اس لیے میں نے سُویٹر پہن لیا ہے۔ (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۳۹)۔ [رک : سوئیٹر]۔

سَوِیج (فت س ، ی مج) صف۔
وہ منتر یا عمل جس کے شروع میں پوتر لفظ ہو (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : सबीज]۔

سُوِیچ (ضم س ، ی مج) امذ۔
سوئچ۔ ایک شخص کو سُویچ کی حفاظت پر مامور کر دیتے جس سے انہیں یہ موقع نہ ملتا کہ روشنی کو جب چاہیں بند کر دیں۔ (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۸ : ۵)۔ سُویچ (Switch) بجلی کا کھٹکا جس سے برق رو کا سلسلہ توڑا یا جوڑا جاتا ہے ... اردو افعال کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۲)۔ [انگ : Switch]۔

سَوِید (فت س ، ی مج) امذ۔
پسینہ ، نمی ؛ بھاپ ؛ گرمی ؛ محنت ، جانفشانی (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : स्वेद]۔

سُوَیدا (ضم س ، ی لین) امذ.
۱. سیاہ کالا دانہ ، نُقطۂ سیاہ ، سیاہ دھبا.

آشفتگی سے نقشِ سُوَیدا کیا دُرست
ظاہر ہوا کہ داغ کا سرمایا دُود تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۴۳). **۲. وہ کالا نُقطہ جو دل پر ہوتا ہے.**

ہو ہوتلی عین ہے سُوَیدا
جو دل میں سیاہ نقط ہے پیدا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۸۲).

برنگِ لالہ اس گُل کا نہیں کچھ آج دیوانہ
ازل سے داغِ سودائی سُوَیدا ہے مرے دل کا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۲۵).

ہم بہم یک جا رہیں یک رنگ ہو کر حُسن و عشق
خالِ سُوَیدا ہو مرا رُخ پر تمہارے تِل کے پاس

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۰۶).

سُوَیدا سے مری نسبت ہی کیا ہے سنگِ اسود کو
وہ اک پتھر ہے یہ ہے جلوہ گو نورِ ربّانی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۷۶). **۲. (تصوف) دل کے چھٹے پردے کا نام جو شعاعِ علم و کشف ہے.**

کھنچے ہیں ششم کو سب سُوَیدا غمگیں
ہوتے ہیں سر یہاں ہویدا غمگیں

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۷). [ع].

سُوَیدائی (ضم س ، ی لین) صف.
۱. سیاہی ، کالک.

دِل سُوں عاشق کے ہے جب حُسن کوں معشوق کے زیب
تب تو عارض میں صفا تل میں سُوَیدائی ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۵۶). **۲. سیاہ ، کالا ؛ (کنایۃً) حبشی.**

عین چشمِ مصطفےؐ ہے تیری عینیتِ بلال
اے سُوَیدائی ، ہماری آنکھ کا تارا ہے تُو

(۱۹۲۵ ، نیستان ، ۵۶). [سُوَیدا + ئی ، لاحقۂ نسبت].

سُوَیڈ (و مع ، کسی ی) امذ.
چمڑے کی ایک قسم جو اُوپر سے رُوئیں دار اور نرم ہوتی ہے ، سوئیٹ ، سامنے میرے سُوَیڈ کے بُوٹ رکھے تھے جو میں نے چند دن ہوئے بالکل نئے خریدے تھے. (۱۹۳۲ ، گرہن ، ۱۰۷).
[رک : سوئڈ].

سَوِیر (فت س ، ی مع) صف.
۱. صبح ، تڑکا ، اوّل وقت ، علی الصباح.

آئے ہے مُجھ پاس یہ اُٹھ کر سویر
گرنہ زرِ فلک نکلے ہے دیر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۶۵). مُجھے پتہ نہیں کس وقت سویر ہوئی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۱۸). **۲. جلد ، بلا توقف ، بلا تاخیر.** سویر ہو تو اور بدیر ہو تو اور چونکہ آدمی مرنے سے معدوم نہیں ہوتا اور مرنے پیچھے بھی اس کی روح باقی رہتی ہے. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۵۳). ہر کام مقررہ وقت پر کر ڈالنا ، یہ ناممکن تھا کہ اس میں دیر یا سویر ہو. (۱۹۵۶ ، آشفتہ بیانی میری ، ۱۵۰). [س : **स+वेला**].

سَوِیرا (فت س ، ی مع) امذ.
۱. صبح ، تڑکا ، سحر.

ابھی ایک ہاتھ باقی ہے اے عباس
دیکھے مرنے کوں کیا سانج اور سویرا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۱). جہاں سویرا ہوا چڑیاں بولیں اور اس نے کہنا شروع کیا اللہ ، حق اللہ ، پاک ذات اللہ . (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۹۳).

شام میری ہے سویرا تیرا
میرا بُتخانہ ہے کعبہ تیرا

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۳۱) . **۲. دن کا اُجالا ، روشنی ، نور .** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ فوج کو صبح تڑکے روانہ فرماتے تھے اور تمام اُمت کے لیے دعا کی تھی کہ ” خداوندا میری اُمت کو صبح کے سویرے میں برکت دے ”. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۹۰).

نئے شہر کی وسعتوں میں اُبھرتا ہوا ترکمانوں کا رنگیں پھریرا
کراں تا کراں لہلہاتا ہوا ایک نا دیدہ و نا شنیدہ سویرا

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۳۰). **۳. وقت ، موقع.**

آرزو بوجھ بڑھتا جائے گا
چل کھڑا ہو ابھی سویرا ہے

(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۱۲۹). اس مٹی کی خوشبو انہیں ایک نئے سویرے کی نوید دیتی اور ایک نئی زندگی کی ڈھارس بندھاتی تھی. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۲۷). [سویر + ا ، لاحقۂ تذکیر].

--- کَرنا محاورہ.
صبح کر دینا ، رات گزار دینا.

کم سے کم اتنا تو ہو ایفائے وعدہ کا خیال
شام سے پڑ کر جو وہ سوئے سویرا کر دیا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۶).

خفا ہے نیند آنکھوں میں سویرا کر لیا جائے
غزل کا رُوپ دیکر ذکر تیرا کر لیا جائے

(۱۹۷۹ ، قمرالدین احمد (تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۲ : ۱۵۳)).

--- ہو جانا محاورہ.
دماغی صدمے کی وجہ سے آنکھوں کے آگے چکاچوند کی سی کیفیت ہو جانا ، دن میں تارے نظر آ جانا.

کیا ضرورت قتل کی یوں ہی سویرا ہو گیا
تم نے آنکھیں پھیر لیں سنہراؤ میرا ہوگیا

(۱۹۳۲ ، اعجازِ نوح ، ۳۰).

--- ہونا ف ل.
دن نکلنا ، روشنی پھیلنا.

سو گئے اون کے فریبِ وعدہ سے شب کٹ گئی
ہائے اب چونکے کہ جب اپنا سویرا ہو گیا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۷). رات سناٹے میں آ گئی ... تاروں کے آنسو بہنے لگے ... صبح نے ٹھنڈی سانس کھینچی ... اور سویرا ہو گیا. (۱۹۲۰ ، روحِ ادب ، ۱۹۰).

ہونے لگا ہے اب تو سویرا
اُبھرا وہ اُبھرا مہر منور
(١٩٦٠ ، پلٹ کشور ، ١٠١).

---ہے فقرہ.
١. **وقت ہے ، دیر نہیں ہوئی ، اِبتدائی حالت/منزل یا درجہ میں ہے.** پھر اب بھی سوچو تو سویرا ہے. (١٨٨٩ ، سیر کہسار ، ١ : ٤١). آخر آپ کے مزاج سے بچپن ابھی تک نہیں گیا ، یہ معاملات سنجیدہ ہیں اس کو مذاق نہ سمجھیے کا ابھی سویرا ہے. (١٩٠٠ ، ذاتِ شریف ، ٦٣). ٢. **دن نکلنے والا ہے ؛ (کنایۃً) موقع ہاتھ سے جانے والا ہے.**

کہاں تک کروٹیں بدلا کرے گا خوابِ ہستی میں
ذرا کھول آنکھ او غافل کہ دم بھر میں سویرا ہے
(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ٢٠٩).

سَویری (فت س ، ی مج) امث.
جلدی ، صبح.

بغیر لیلیٰ کے نہیں ہے موت میری
اے عزرائیل اب اُٹھ جا سویری
(١٧٨١ ، قصۂ لیلیٰ و مجنوں (اُردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ١ : ١٣٠)). [سویرا (رک) کی تانیث].

سَویرے (فت س ، ی مج) امذ.
سویرا (رک) کی **مُغیّرہ حالت ، صبح ، تڑکے ، طلوعِ آفتاب سے پہلے (تراکیب میں مُستعمل).** وقت سے ذرا پہلے لڑکے سویرے مدرسے میں آ پہنچتے. (١٨٨٥ ، فسانۂ مبتلا ، ٢٣). سامان سب سویرے ہی چلا گیا تھا. (١٩٣٣ ، افسانچے ، ٢٠٢). ٢. **جلد ، پہلے ، وقتِ مُقرّرہ سے پہلے.** شاہ لشکرِ اسلام نے دربار سویرے برخاست فرمایا ، ہر ایک سردار اپنی اپنی بارگاہ میں آیا. (١٨٨٢ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ١ : ٦٢٣).

ہم جوانی میں اجل کے ہو رہے
صبح اُٹھنا تھا سویرے سو رہے
(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ٣٩٧).

---سَویرے (---فت س ، ی مج) م ف.
علی الصباح ، صبح صبح. سویرے سویرے کدھر کا رُخ ہے دوست؟ (١٩٨٣ ، ڈنکو ، ٣٦).

---کا بُھولا سانجھ کو گھر آئے تو اُسے بُھولا نہیں کہتے کہاوت.
اگر غلطی کرنے والا جلد ہی اس کی تلافی کر دے تو قابلِ معافی ہے ، انسان گناہ کر کے توبہ کرے تو غنیمت ہے ، اگر بِگڑنے کے بعد سُدھر جائے تو بُرا نہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کا تَہلنا دِن بَھر کی خوشی کہاوت.
صبح کی سیر سارا دن اِنسان کو خوش رکھتی ہے (جامع اللغات).

---مُنْہ اَندھیرے فقرہ.
صبحِ صادق کے وقت ، فجر کے وقت ، تاروں کی چھاؤں میں. سویرے منھ اندھیرے بیگم صاحب نے کئی بار جگایا ، مگر وہ اس وقت سُنتے کس کی تھے. (١٨٨٧ ، جامِ سرشار ، ١٦٤).

سَوِیق (فت س ، ی مع) امذ.
سَتّو ، بُھنے ہوئے اناج کا آٹا. دیا مُجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شربت سویق کہ ... پلاتا تھا سیرابی اوس کی. (١٨٥١ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ٢ : ٣٠١).

ہمراہی چند ساتھ ، سفر کا یہ اِنتظام
کچھ چھوارے کچھ سویق بس آگے خُدا کا نام
(١٩٢٢ ، شانِ فاروق ، ٢٩). نخلستانوں کو تباہ کرتا چلا گیا ، اہلِ مکہ اس مہم کے لیے سویق (ستّو) کے تھیلے لائے تھے. (١٩٤٣ ، روحِ اسلام ، ١٥٧). [ع].

سَوِیقَہ (فت س ، ی مع ، کس ق ، شد ی بفت) امذ.
(طب) ایک شربت جو چاول ، گیہوں یا جوار اور جو یا پھر سُوکھی روٹی کو کُوٹ کر پانی میں پکا کر گاڑھا کر لیتے ہیں. اس میں انار کا رس یا شہد یا مویز یا شیرہ ، کھانڈ ملا کر ، خوشبو کے لیے دارچینی جوتری بھی شامل کرتے ہیں. گرمی میں دو دن ، جاڑے میں تین دن تک دھوپ میں رکھ کر ادویات کے طور پر استعمال کرتے ہیں. سویقہ ... سینے اور پھیپھڑے سے بلغم خام نکالتا ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٣ : ٢٩٩). [سویق + یہ ، لاحقۂ نسبت].

سَوِیکار (فت س ، ی مع) امذ.
منظور کرنا ، قبول کرنا ، مان لینا. اگر مِل گئے ہیں تو انہوں نے آج بھی سویکار کر لیا ہے یا نہیں ، اصل میں تو مُجھے خود ہی جانا چاہیے تھا. (١٩١٥ ، آریہ سنگت راماین ، ١ : ٢٩). جمنا اس کے لیے ضرور کوئی لڑکی ڈھونڈ نکالے گی جو آٹھویں درجہ پاس دفتر کے چپراسی کی بیوی بننا سویکار کرے گی. (١٩٨٣ ، ڈوبتا اُبھرتا آدمی ، ٩٧). [س : स्वीकार].

سِوِیلائزڈ (کس س ، ی مع ، کس ء ، سک ز) صف ؛ سیولائزڈ.
مہذب ، متمدن. ان میں اس کے سوا کوئی عیب نہیں کہ وہ سیولائزڈ (مہذب و تعلیم یافتہ) نہیں. (١٨٩٣ ، مقالاتِ حالی ، ١ : ١٧). [انگ : Civilised].

سِوِیلائزیشَن (کس س ، ی مع ، کس ء ، ی مج ، فت ش) امث.
؛ سیویلزیشن.
رک : تہذیب. وہ جس قدر ایجوکیشن اور سیویلزیشن میں اعلیٰ درجہ حاصل کرتے ہیں اسی قدر قوم کی ترقی سے زیادہ مایوس نظر آتے ہیں. (١٨٨١ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ٢ ، ٣ : ١٢٣). آپ کو یاد ہو گا کہ تیس چالیس برس پہلے سیویلزیشن ، ریفارم ، پولٹیکل ، سلف ریسپکٹ وغیرہ وغیرہ الفاظ ہماری زبان میں عام تھے. (١٩٣٣ ، خُطباتِ عبدالحق ، ٥). سرسیّد اور ان کے رفقاء نے مضامین لکھ کر قومی اصلاحِ نفس اور اجتماعی تہذیب سویلائزیشن کے لیے جد و جہد کی. (١٩٨٧ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، ستمبر ، ٣٨). [انگ : Civilisation].

سِوِیلِیَن (کس س ، ی مع ، سک ل ، فت ی) صف.
سول (رک) سے متعلق ، شہری ، مُلکی نظم و نسق ، مال ،

دیوانی فوجداری عکموں سے متعلق. میں حضور کے روبرو ... اس رپورٹ کو پیش کرتا ہوں جو ایک سویلین کی لکھی ہوئی ہے۔ (۱۸۹۳، البرٹ بل، ۱۲)۔ امیر کے بیٹے تھے ان کے باپ سویلین مگر نیکی کی شدت یا طبیعت کی نامناسبت سے سول سروس کا امتحان پاس نہ کر سکے۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، احمق الذین، ۳۹)۔ اِتنی تنخواہ ایک ہندوستانی ،،سویلین،، کو مُلازم ہوتے وقت بالعموم ملا کرتی تھی۔ (۱۹۸۵، حیاتِ جوہر، ۵۶)۔ [Civilian]

سوئم (و مج ، فت ی) صف.
۱. سُوم ، تیسرا ، تیسرے نمبر کا. اوّل خدا ہے نبیؐ دویم ، سویم ہے ولی۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۶)۔ ۲. **وہ رسم قل جو کسی کی وفات کے تیسرے روز کی جائے ، سونم**. سویم اور دسویں ، بیسویں ، چالیسویں چھ ماہی اور برسی میں سیکڑوں روپیہ خرچ ہو جاتا ہے۔ (۱۹۱۴، حالی، مقالات، ۲ : ۳۶)۔ [رک : سوم].

سُوَیمْبَر (فت مج س ، ی مج ، سک م ، فت ب) امذ.
(ہند) **زمانۂ قدیم میں ہندوؤں کی ایک رسم جس میں بھری مجلس میں اپنی پسند کے شخص کو مالا پہنا کر لڑکی اپنے شوہر کا اِنتخاب خود کرتی تھی** (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [رک : سوئمبر].

ـــ رَچْنا محاورہ.
خاوند کے اِنتخاب کی مجلس جمع کرنا (فرہنگِ آصفیہ)۔

سَوَیمْبَرا (فت مج س ، ی مج ، سک م ، فت ب) امث.
اپنے آپ خاوند کو مُنتخب کرنے والی لڑکی (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔ [سویمبر + ا ، لاحقۂ فاعلی].

سویَہ (و مج ، فت ی) امذ.
رک : سویا (۱)۔ لونگ و گھی سے بگھار کر ہلدی و سویہ و نمک ڈال کر خُوب پکاوے۔ (۱۹۳۰، جامع الفنون، ۲ : ۶۴)۔ [سویا (رک) کا ایک اِملا].

سَوَیَّہ (فت س ، و ، شد ی بفت) امث.
ایک وزن یا بحر اصنافِ شعر ، سَوَیّا. سَوَیَّہ : یہ قافیہ وار چار مصرعوں کا ہوتا ہے۔ (۱۶۵۰، گنج شریف، ۳۷)۔ [سویا (رک) کا ایک اِملا].

سَہ (فت س) صف ؛ امذ.
ساتھ ، ہمراہ ، اکھٹے ، ملا ہوا ، عام ؛ برداشت کرنے والا ، سہارا دینے والا ، قائم ، صابر ، لائق ، قابل ؛ قوّت ، طاقت ، بل ؛ برداشت ، بُردباری ، تحمّل. آغا : اب وہ کیا بولے گا سہ بدا . (۱۸۹۰، سیر کہسار، ۲ : ۳۳۵)۔ [س : सह].

سِہ (کس مج س) صف.
تین ، ایک اور دو کا مجموعہ ، دو کے بعد والا عدد ، ۳ ؛ تراکیب میں مُستعمل ، جیسے : سہ روزہ ، سہ ماہی وغیرہ. عجائب یہ دیکھا کہ ایک مرکب سہ جِنسی بڑا ہے۔ (۱۹۰۲، طلسم نوخیز جمشیدی، ۳ : ۲۱۸)۔ [ف : سِہ].

ـــ اَبْعادی (ـــ فت ا ، سک ب) صف.
سہ طرفہ ، تین اطراف طول، عرض اور عمق سے متعلق ، طُول ، عرض اور عمق رکھنے والا. اگر ہم اپنے سہ ابعادی تجربہ کی روک سے آزادی حاصل کر لیں تو شاید ہمیں بھی ایسی کائنات کے تصوّر کرنے میں کوئی دقت نہ ہوگی جو لامحدود ہو تاہم لامتناہی نہ ہو۔ (۱۹۲۹، جدید سائنس، ۱۸)۔ معروضات سہ ابعادی مکان میں ایک دوسرے سے عام طور پر جُدا ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۹، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۲۶۰)۔ [سہ + ابعاد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ اَبْعادِیَّت (ـــ فت ا ، سک ب ، کس د ، شد ی بفت) امث.
سہ اطراف ہونے کی کیفیت. اِنسانی عضویہ ... معروضاتِ مہیج کا ردِّعمل کرتا ہے اور اُس کی تمام سہ ابعادیت کے ساتھ اس سے پُوری طرح آگاہ ہوتا ہے . (۱۹۶۹، نفسیات کی بُنیادیں (ترجمہ)، ۳۳۵)۔ [سہ + ابعادی + ت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اَرْواح (ـــ فت ا ، سک ر) امث ؛ ج.
تین رُوحیں ، موالیدِ ثلاثہ یعنی جماد ، نبات ، حیوان.

> ہفت اختر و دہ عقل و سہ ارواح دو عالم
> یہ سب تھے طفیلِ جنابِ شہِ اکرم

(۱۸۷۵، دبیر، دفترِ ماتم، ۴ : ۳)۔ [سہ + ارواح (رک)].

ـــ اَسْپَہ (ـــ فت ا ، سک س ، فت پ) امذ.
وہ فوج جس کے ہر سپاہی کے پاس تین گھوڑے یکے بعد دیگرے استعمال کے لیے ہوتے ہیں، ایک پر سوار اور دو کوتل، اس لیے اگر ایک گھوڑا تھک جائے تو دُوسرا بدل لیا جائے ، نہایت تیز چلنے والا . سہ اسپہ کے فی نفر کی تنخواہ چوبیس ہزار دام ہوتی ہے۔ (۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۳۰۳)۔ [سہ + اسپ (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ اَنْگ (ـــ فت ا ، غنہ) امذ.
(حیوانیات) **جاندار کے جسم کے تین خصوصی حصّے.** تین بازو بطورِ مجموعی سہ انگ (Trivium) کہلاتے ہیں۔ (۱۹۶۳، حیوانی نمونے (غیر فقاریئے، ۴۹۴))۔ [سہ + انگ (رک)].

ـــ اَیْٹَمی (ـــ ی لین ، سک نیز فت ٹ) صف.
وہ شے جس کے ذرات میں تین ایٹم ہوں. اسی طرح ثابت کیا جا سکتا ہے کہ ایک سہ ایٹمی گیس کے مالیکیول میں آزادی کے درجے چھ ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۶، حرارت، ۳۹۱)۔ [سہ + ایٹمی (رک)].

ـــ آتِشَہ (ـــ کس ت ، فت ش) صف.
تین مرتبہ کشید کیا ہوا (عرق یا شراب) ، تین آنچ دیا ہوا (کُشتہ وغیرہ) ؛ (کنایۃً) پُرتاثیر ، زود اثر.

> وہ اک جام مے سہ آتشہ دے
> کہ مثلِ شعلہ ساقی نشہ چمکے

(۱۸۶۲، طلسم شاہان، ۲۱۸)۔ اُن کے اختلاط سے شرابِ حُسن دو آتشہ سہ آتشہ بن گئی۔ (۱۹۱۲، شعرالعجم، ۴ : ۲۲۲)۔ [سہ + آتشہ (رک)].

---آغازی صف.
وہ جز جو تین ہوئے حصّوں میں تقسیم ہو. بیشتر حالتوں میں ستون دو آغازی (Tri-Arch) یا سہ آغازی ہوتا ہے اور کُودا نہیں ہوتا. (۱۹۳۳ ، مبادیٔ نباتیات ، ۲ : ۶۳۸). [سہ + آغاز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بار امذ (قدیم).
تین دفع ، تین مرتبہ.

اول پا ک کر دل کوں ہو رتن کوں سب
بزان آب سہ بار سٹ تن پہ سب

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۶). [سہ + بار (رک)].

---بارہ (---فت ر) صف.
تیسری بار ، تیسری مرتبہ. اسی طور سے ایک دفعہ اور آگ میں جوش دیں تو سہ بارہ شورہ ہو جائے . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۳۵). اس کے بعد ۲۶ جولائی ۱۸۹۹ء کو سہ بارہ ان ہی کو لکھتے ہیں. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۳۲۷). دو بارہ سہ بارہ گرفتار ہو کر آتے تھے تو وہ آدھی ، پُوری ہوتی تھی. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۵۳). [سہ + بار + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---برسہ (---فت ب ، سک ر ، فت س) امذ.
(حیوانیات) اُونٹوں کی ایک بیماری جس میں مرض کی علامات ظاہر ہونے کا وقفہ چند دنوں سے تین ہفتوں تک یا زیادہ بھی ہوتا ہے ، خُون میں سُرخ ذرّات کم ہوتے جاتے ہیں. یہ بیماری اونٹوں میں دیرینہ صُورت اِختیار کر جاتی ہے اس لیے اس مرض کو سہ برسہ بھی کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۳۷). [سہ + برس (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---برگہ (---فت ب ، سک ر ، فت گ) امذ.
(نباتیات) تین پنکھڑیوں والا ایک پُھول ، تین پنکھڑیوں والے ایک پُھول کا نام ، تِنپتیا. گُل و ریحان و ضمران سبزہ و سہ برگہ آب رواں میوہ ہائے گوناگوں حد سے افزوں صبا نے ... چمن سے بند نقاب کھولا ہے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۱۹).

ہیں جسکے بہارِ رُخ کی تمہید
اوراقِ سہ برگہ مو الید

(۱۹۰۵ ، محسن ، کلیاتِ نعت ، ۱۴۱). [سہ + برگ (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---بندی (---فت ب ، سک ن) امث ؛ امذ.
۱. **وہ قسط جو تیسرے مہینہ ادا کی جائے ، سہ ماہی خراج ، سہ ماہی** (نوراللغات). ۲. **وہ سپاہی یا مال کا چپراسی جو ہر سال لگان ، خراج یا محصول وصول کرنے کے لیے مُلازم رکھا جائے.** جسوقت ضرورت ہوتی ہے تو روپیہ دیکر سپاہ کو ایک مُدّت کے لئے نوکر رکھ لیتے ہیں اور ان آدمیوں کو سہ بندی کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۷۶). ۳. **بندوق کی ایک قِسم.** دس بارہ تلنگے بانکی وردی ڈانٹے کاندھے پہ سہ بندیاں دھرے آئے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۱۲). [سہ + ف : بند ، بستن = باندھنا + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

---بندی اُگاہنا محاورہ.
خراج وصول کرنا ، سہ ماہی اقساط وصول کرنا (پلیٹس).

---بندی کے پیادے کا آگا پیچھا (سب) برابر ہے کہاوت.
چند روزہ حاکم کی کوئی عزّت اور رعب و دبدبہ نہیں ہوتا ، ناپائدار کا عدم وجود برابر ہے (نوراللغات ؛ خزینۃ الامثال ؛ نجم الامثال ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---بنگڑی ڈاٹ (---فت ب ، غنہ ، سک گ) امث.
(تعمیرات) وہ آدھے کی ڈاٹ جس میں تین نصف دائرے ہوں ، وہ محراب جس کے دہن میں تین قوسیں ہوں (ا پ و ، ۱ : ۱۳۹). [سہ + بنگڑی (رک) + ڈاٹ (رک)].

---بنگڑی رَوشندان (---فت ب ، غنہ ، سک گ ، و لین ، فت ش ، سک ن) امذ.
(تعمیرات) چھت سے نیچے دیوار میں ہوا اور روشنی کی آمد و رفت کے لیے ایسا سوراخ جس کی ساخت میں تین قوسی ڈاٹ کے ذریعہ بنائی گئی ہوں (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۱۳۹). [سہ + بنگڑی (رک) + روشن دان (رک)].

---بیستی (---ی مع ، سک س) امذ.
مغلیہ عہد کا ایک منصب ، اس منصب دار کو مقررہ ساز و سامان مہیا کرنا اور رکھنا پڑتا تھا. منصبداروں کا سلسلہ اس تفصیل سے چلتا تھا دہ باشی ... سہ بیستی ، چاربیستی ، صدی وغیرہ وغیرہ انہیں حسب تفصیل ذیل سامان رکھنے ہوتے تھے . (۱۸۸۳ ، دربارِا کبری ، ۷۰). [سہ + بیست (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پاری امث ؛ سہ سپاری.
(آہن گری) لوہے کی سلاخ میں سُوراخ کرنے کا برمہ ، بندوق کی نال میں اُتار چڑھاؤ والا سُوراخ بنانے کا برمہ ، بندوق کی نال کی اندرونی سطح کو چھلّے دار بنانے کا برمہ ، بندوق وغیرہ کی نال میں چُوڑیاں بنانے کا آلہ (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۹). [سہ + پار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پائی امث.
تپائی ، تین پایوں والا اِسٹول. اِس کے نیچے ایک سہ پائی چوبی اس ترکیب کی ہوتی ہے کہ ایک ٹکڑا لکڑی کا چار یا پانچ اِنچ مُدوّر یا سہ پہلو ہوتا ہے. (۱۸۷۶ ، مصباح المساحت ، ۲ : ۱). [سہ + پا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

---پائے امذ.
(حشریات) تین پیروں والے. سب سے پہلے سہ گوشیہ حیوانات پیدا ہوئے جو گلپھڑوں کے ذریعے سانس لیتے تھے ان کے بعد سہ پائے ، بازو پائے اور شکم پائے ظہور میں آئے . (۱۹۶۷ ، زمین اور زراعت ، ۳۷). [سہ + پائے (رک)].

---پایا امذ ؛ سہ سہ پایہ.
تپائی.

زمین آسمان بیچ بارے کوں لیا کر
کیے ہیں ہاں رکھنے کوں سہ پایا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۳۱). اس پر ایک سہ پایہ تین اِنچ اونچا رکھ کے اوپر ایک بلغمی پیالہ چینی کا سوار کر دیں اور اسے گندھک سے پُر کر دیں. (۱۹۳۳ ، پندرہ صحت دہلی ، جولائی ، ۱۸۹). ان کے کپڑے سہ پایہ پر رکھے ہوئے تھے. (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف ، ۱ : ۱۶۸). [سہ + پایا (رک)].

---پٹی (---فت پ ، سک ٹ) امث.
(کاشت کاری) کسی اراضی یا کھیت کا وہ چھوٹا حصّہ جو مقررہ لگان پر دوپٹی دار سے حاصل ہوا ہو یعنی زمیندار سے دوامی لگان پر لی ہوئی اراضی یا کھیت پٹی ، اس کا کچھ حصّہ درپٹی اور درپٹی کا کچھ حصّہ سہ پٹی کہلاتا ہے (ا پ و ، ۶ : ۷۸). [سہ + پٹ (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---پر (---فت پ) امذ.
جس میں تین پر لگے ہوں ؛ تیر کی تعریف (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سہ + پر (رک)].

---پردی (---فت پ ، سک ر) صف.
تین خانوں یا درجوں یا حصّوں والا. ذیلی تصویر میں ایک پاؤ اِنچ موٹی سہ پردی میں لکڑی کا ٹکڑا دکھایا گیا ہے. (۱۹۳۷ ، حرفتی کام ، ۱۱۶). [سہ + پردی (پردہ (رک) کی تعریف)].

---پنجی کرنا محاورہ.
تین پانچ کرنا ، حیل و حجّت کرنا. گلہائے مضامین چمن خاطر افسردہ وہ پژمردہ سے شگفتگی مزاج یاران گلشن سہ پنجی کیے. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۷).

---پہر (---فت مع پ ، فت ہ) امث.
دوپہر کے بعد اور شام سے پہلے کا وقت ، تیسرا پہر. خان زمان نے رعد اندازوں کو حکم دیا کہ تُفنگ و گجنال چلائیں سہ پہر سے دو گھڑی رات ہنگامہ زد و خورد گرم رہا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۵۵). صبح ہی صبح ہم پہنچتے تھے ، اس کے بعد مولویوں کی جماعت آتی تھی. رحیم بخش صاحب کا نمبر سہ پہر میں آتا تھا. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۲۰). معلوم ہوا کہ بریگیڈ ہیڈ کوارٹر سہ پہر کو ہی افراتفری میں خالی کر دیا گیا تھا. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۵۶۵). [سہ + پہر (رک)].

---پہری (---فت مع پ ، ہ) امث ؛ سہ سپہری.
رک : سہ پہر.

نہیں دیکھا جو کل سے دل مرا بے چین ہے لوگو
بلاؤ جان صاحب کو ہوئی اب تو سپہری ہے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۰۷). [سہ پہر + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پہل (---فت مع پ ، فت ہ) صف.
تین پہلو والا ، وہ شے جس کے تین رُخ ہوں. ایک سفید شیشے کا سہ پہل ٹکڑا میرے پاس بھی ہے اس میں اور ہی خواص ہے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۲۸). [سہ + پہل (رک)].

---پہلو (---فت مع پ ، سک ہ ، و مع) صف.
تین طرف والا ، تین جانب والا ، تین رُخ والا. اِسی اثنا میں ایک تیر زہر آلود سہ پہلو سینۂ انور پر لگا. (۱۸۸۷ ، نہر المصائب ، ۳ : ۶۷). کوئی ہیرا بڑا ہوتا ہے اور کوئی چھوٹا ، کوئی چو پہلو اور کوئی سہ پہلو اور کوئی دو پہلو. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۳ : ۳۱۳). [سہ + پہلو (رک)].

---تار امذ.
(موسیقی) ایک ساز کا نام جس میں پہلے تین تار ہوا کرتے تھے اس کو امیر خسرو کی ایجاد بتایا جاتا ہے.

بھی سازندے سروداں پور سہ تار
سنیں آواز دلبر زخمہ پر بار

(۱۷۶۵ ، تشۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ، ۱۹۶۸ ، ۲۳)).

عرس میں کچھ ہاتھ لگ جاتا تھا سال
ڈھولکی سہ تار پر لاتے تھے حال

(۱۸۹۰ ، مثنوی نظم الموحد ، ۳۶). [سہ + تار (رک)].

---تاوی صف.
کاغذ کے تین تختوں سے بنائی جانے والی چیز. بڑے بڑے پتنگ دو تاوی اور سہ تاوی تکلیں ، ڈور کی چرخیاں لے کر شاہی پتنگ باز پہنچ گئے. (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۱۷). [سہ + تاو (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تختہ (---فت ت ، سک خ ، فت ت) صف.
یکے بعد دیگرے تین تختوں کا بنا ہوا ؛ (کنایۃً) نہایت مضبوط اور مستحکم. نہایت زبردست سہ تختہ جنگی جہاز تعمیر کئے گئے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۶۷). [سہ + تختہ (رک)].

---تہی (---فت ت) صف.
تین تہہ والی. اس طرح سہ تہی دکھائی دیتی ہے. (۱۹۶۸ ، بے تُخم نباتات ، ۴۷). [سہ + تہ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---جُزی (---ضم ج) امث ، صف.
تین جُز کا ، تین حصّوں میں مُنقسم. جب رنگ کی مساوات میں تین رقمیں استعمال کی جاتی ہیں تو رنگ سہ جُزی ہو جاتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۰۷). [سہ + جُز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---جسمہ (---کس ج ، سک س ، فت م) صف.
(سائنس) تین جسموں والا. متبدلہ کرہ (Globe) ایک سہ جسمہ (Tri Somic) ہے. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۶۱۸). [سہ + جسم (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---جہاتی (---کس ج) صف.
(ارضیات) تین اطراف والا ، تین جہتوں والا. زمین کو سہ جہاتی (Three Dimensional) اہمیت حاصل ہوئی. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۶۸). [سہ + جہات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---چند (---فت چ ، سک ن) صف.
تگنا. ایسے ہی لوگ (اپنے مال کو) دوچند سہ چند کرنے والے ہیں. (۱۹۸۳ ، ترجمہ قرآن مجید ، مولانا فتح محمد جالندھری ، ۳۰۱). [سہ + چند (رک)].

---حدّہ (---فت ح ، شد د بفت) صف.
وہ برجی ، پتھر ، ستون یا مربع چبوترہ جو تین علاقوں کی حدِ فاصل ہو. صاحب نے حکم دیا کہ گاؤں کے سہ حدّے ہرگز رکھواؤ (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۹۴). عملۂ مال عجب تابعداری سے سر جھکاتا ہے سہ حدّہ جو گاؤں کا مستقل نشان ہے. (۱۹۸۶ ، سہ حلقہ ، ۹۹). [سہ + حد (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---حرفی (---فت ح ، سک ر) صف ؛ امث.
۱. **رک : تین حرف کا لفظ** (پلیٹس). ۲. **پنجابی شاعری کی مخصوص صنفِ سخن.** اس میں حروفِ تہجی کے حساب اور ترتیب سے اشعار کہے جاتے ہیں اشعار کی تعداد مقرر نہیں ہوتی لیکن یہ پابندی ضروری ہوتی ہے کہ ہر بند کے شروع میں آنے والے حرف کی آواز والے لفظ سے مصرع شروع ہوتا ہے اور ابتدا میں آنے والا یہ حرف باقاعدہ تقطیع میں شمار ہوتاہے مصرع پڑھتے وقت اسے بھی پڑھا جاتا ہے. دوسری جلد میں پنجابی اور سرائیکی زبان میں دس سہ حرفیاں اور ایک سو بیانوے دوہے ہیں. (۱۹۷۴ ، سچل سرمست ، ۱۲). [سہ + حرف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---حرفی مادہ (---فت ح ، سک ر ، شد د بفت) امذ.
وہ لفظ جس میں تین حرف اصلی ہوں ، عربی کے اکثر الفاظ کی اصل میں تین حرف ہوتے ہیں اس لیے ان کو سہ حرفی مادہ والا کہتے ہیں. سہ حرفی مادوں میں دوسرے حرف کی حرکت ساکن ہو جاتی ہے. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، مولوی عبدالحق ، ۱۲۳). [سہ + حرفی + مادہ (رک)].

---درہ (---فت د ، ر) صف مذ.
۱. **وہ دالان جس میں تین در محراب دار ہوں ، تین دروازوں والا دالان.** وہاں بھی نہ پایا تو سہ درے میں ڈھونڈتی پھری . (۱۸۷۴ ، توبۃ النصوح ، ۱۹۳). دیوار کو جس میں الماری لگی تھی ، اتروا کر بجائے اس کے سہ درہ کھڑا کرنا تجویز ہوا. (۱۹۰۱ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۳۱۵). سہ درے میں نعمت خانے کے برابر گُلاب کے پودے کا گملہ رکھا تھا . (۱۹۸۴ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۵۱) . ۲. **تین محراب دار دروازے.** باغ کے دروازے کے آگے اونچے بازار بنایا تھا اور بازار کے سروں پر سہ درے دروازے بنائے تھے. (۱۸۴۶ ، آثار الصنادید ، ۸۹). [سہ + در (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---دری (---فت د) صف ؛ مث.
معمول سے چھوٹا دالان جو عام طور سے بڑے دالان کی بغلوں، صحن یا چبوترے کے آمنے سامنے بنایا جاتا ہے. اس میں محراب دار در بغیر دروازوں کے ہوتے ہیں دروازوں والا کمرہ کہا جاتا ہے. دروازوں پر سہ دریاں بہت خوشنمائی سے بنائی جاتی ہیں. (۱۸۴۶ ، آثار الصنادید ، ۳۰). سب کاموں سے فراغت پا کر اپنی سہ دری میں سہ لیٹ جا پڑی. (۱۹۴۲ ، فغان اشرف ، ۹۳). یہ سہ دری میں حکیم بطخا ، ہے جس کی جگت بھی ایک جگت یہ بورڈ ، وہ پوسٹر ، یہ اعلان ، سب گھربلو مطب کی نسبت (۱۹۶۷ ، اندھیر نگری ، ۸۸). [سہ + دری (درہ (رک) کی تصغیر)]

---دہنہ (---فت د ، ہ ، ن) صف.
وہ عمارت جس میں تین طرف سے داخل ہوا جا سکتا ہو. راقم کی زوجۂ منکوحہ نے ایک مسجد سہ دہنہ ... بنوا کر شامل اتی مکان کے کر دی ہوئی ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۹۳۹). [سہ + دہن (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---دھاری صف مث.
(وہ تلوار و شمشیر وغیرہ) جو تین دفعہ سان پر چڑھائی گئی ہو.

دو دھاری سہ دھاری وہ اون پر چڑھی
کہ دھار اون کی ہم پلّہ تھی تیر کی

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۳۵). [سہ + دھار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ڈولہ (---و لین ، فت ل) صف ؛ مذ (قدیم).
قطار اندر قطار ، قطار بہ قطار.

دو ڈولہ سہ ڈولہ کھڑے تھے جہاز
منوّر ولایت کے تھی سرفراز

(۱۸۶۰ ، گلشنِ سہوشتان ، ۳۹). [سہ + ڈول (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---راہا امذ ؛ = سہ راہہ.
تراہا ، وہ مقام جہاں پر تین راستے ملتے ہیں. سہ راہہ سے بائیں طرف ... مہندیوں کو راستہ جاتا ہے. (۱۹۰۵ ، یادگارِ دہلی ، ۹۵). [سہ + راہ + ا ، لاحقۂ تذکیر].

---رُبع (---ضم ر ، سک ب) صف.
۳/۴ ، تین چوتھائی ، پون ، ایک میں پاؤ کم. ہم درّۂ کوہ کے اوپر کی طرف تقریباً سہ رُبع میل بلندی پر چڑھے. (۱۹۰۴ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۶۴). [سہ + رُبع (رک)].

---رُکنی (---ضم ر ، سک ک) امذ.
تین ارکان پر مشتمل ، جس کے تین ممبر ہوں. کراچی میں قائدین کی گرفتاریوں کا اہتمام کرنے کے لیے ایک سہ رُکنی کمیٹی قائم کی گئی. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۶۴). [سہ + رُکن (رک) + ی ، [لاحقۂ نسبت].

---رنگ (---فت ر ، غنہ) امذ.
ایک ریشمی کپڑے کا نام ، ترنگی. ابوالفضل نے ان میں سے جن کپڑوں کے نام اور اون کی قیمتیں لکھی ہیں ان میں سے بعض کی تفصیل حسبِ ذیل ہے ... سہ رنگ ، قطنی ، کتان فرنگی ، تافتہ ، انبری ، مطبق. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۲۰۰). [سہ + رنگ (رک)].

---رنگی (---فت ر ، غنہ) صف.
تین رنگ والا ، ترنگی. تین شعروں کی تصویریں تیار کرائی گئی ہیں جن میں ایک سہ رنگی ہے اور دو یک رنگی ہیں. (۱۹۳۵ ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۳۸۱) جواہرلال کا جسدِ خاکی ہندوستان کے سہ رنگی قومی جھنڈے میں لپٹا ہوا درشنوں کے لیے رکھا گیا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۰۷). [سہ + رنگ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---رُوح (---و مع) امث.
تین روحیں : روح جمادی ، نباتی ، حیوانی.

سہ رُوح ساتھ ہیں اور ستۂ ضروریہ
نہ ڈر کہ کشتیٔ تن کے یہ بادبان ہیں تو

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ۹۵). [سہ + رُوح (رک)].

---روزہ (---و مع ، فت ز) صف.
تین دن کے دورانیے کا ، تین دنوں میں ایک بار ، ہر تیسرے دن . جمعیتِ علماءِ ہند کا سہ روزہ اخبار بھی دہلی سے جاری ہونے والا ہے اسکا نام «الجمعیت» ہوگا (۱۹۲۳ ، روزنامچہ ، خواجہ حسن نظامی ، ۳۰۹). پہلے یہ اخبار ہفت روزہ تھا پھر سہ روزہ ہو گیا. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں ، بحیثیت صحافی ، ۳۲) .
[سہ + روز (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---ساگر (---فت گ) صف ؛ امذ.
(موسیقی) ممن خاں کا ایجاد کردہ ایک ساز. دلی والے استاد ممن خاں نے ایک بڑی سارنگی بنائی تھی جو عام سارنگیوں سے ... ڈیوڑھی تھی ، اس کا نام انہوں نے سہ ساگر رکھا تھا. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۰۳). [سہ + ساگر (رک)].

---سالہ (---فت ل) صف.
تین سال میں ایک بار ، تین سال بعد (نوراللغات ؛ پلیٹس) .
[سہ + سال (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---سَر (---فت س) امذ.
۱. **تین شاخوں والا تیر.** لب سوفار کی گفتار ، ہر بات پر تکرار چلے ، سہ سر کڑک کر چلاتے تیز دار ہر دشمن کو چڑھاتے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۸۳۵). ۲. **تکونیا ، تکونا.** سہ سر یا مرفقہ جو لوح اور بازو ہڈی سے ابتداً کرتا ہے اور زند کے اوپر کے حصے میں جما رہتا ہے وہ ہاتھ کو سیدھا کرتا ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۵۳). ۳. **چوسر کی طرح کا ایک کھیل جس کے پانسے میں تین پہلو ہوتے ہیں.** ختی کھاتا نیل گھوڑی ، اگلے پچھلے ، شاوکٹ ، چانس ، سس ، رنگ بار ، کاؤنٹنگ ، سہ سر کھیلتے (۱۹۲۲ ، نقہ ظریف (ق) ، ۲۰). [سہ + سر (رک)].

---شاخہ (---فت خ) صف.
۱. **تین شاخوں والا ، پہلو یا اطراف والی شے ، تین لمبی نوکوں والا ہتھیار ، تین کونوں والا.** پودا اٹھانے کے لئے ایک سہ شاخہ کانٹا استعمال کیا جا سکتا ہے . (۱۹۰۶ ، تربیتِ جنگلات ، ۲۶۹). ۲. **شمع دان جس میں تین موم بتیاں لگانے کی جگہ بنی ہوتی ہے.** ایک جوڑ بور کا سفید کا سہ شاخہ جھاڑ. (۱۹۴۴ ، افسانے ، ۱۱۱). [سہ + شاخ (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---شُعبہ (---ضم ش ، سک ع ، فت ب) صف.
تین شاخوں والا ، سہ پہلو ، تین نوکوں والا .

خارِ غم تیرِ سہ شعبہ کی طرح بیٹھ گیا
دیکھ کر لاش کو فرزند کی دل بیٹھ گیا

(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۸۸). [سہ + شعبہ (رک)].

---شَنبہ (---فت ش ، مغ ، فت ب) امذ.
منگل ، پیر کے بعد کا دن.

سہ شنبہ کے دن سو ہزار دگر
قبا پہن آسمانی بند کر کمر

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۷۸۳). روزِ سہ شنبہ اس روز میں اصلاحِ حال اور حجامت کرنا خوب ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۰۷) . سہ شنبہ منگل کو ، چہارشنبہ بدھ کو ، پنج شنبہ جمعرات کو کہتے ہیں . (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲۳۲). [سہ + شنبہ (رک)].

---طاقتی (---فت ق) صف.
(سیاسیات) تین بڑی طاقتوں یا عظیم ممالک سے متعلق . ایک سہ طاقتی معاہدے کی رُو سے برطانیہ و روس نے ایران کی سالمیت اور آزادی کی ... اجازت دے دی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۵۵). [سہ + طاقت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---طَرفی (---فت ط ، سک ر) صف.
(برقیات) تین رُخی ، تین سمتی ، جس میں تین اطراف ہوں. قلم کی ساخت سہ طرفی Three Dimensional ہوتی ہے (۱۹۸۰ ، ٹرانسسٹرز ، ۱۸). [سہ + طرف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ظُلمَت (---ضم ظ ، سک ل ، فت م) امذ.
تین اندھیری جگہیں ؛ (کنایۃً) صُلبِ پدر جہاں نطفہ رہتا ہے ؛ ماں کا پیٹ یا شکمِ مادر ؛ رحم یعنی بچہ دان (اسٹین گاس ؛ لغاتِ پیرا)
[سہ + ظلمت (رک)].

---غَزلہ (---فت غ ، سک ز ، فت ل) امذ.
(شعریات) ایک ہی زمین میں دو تین غزلیں ، ایک ہی بحر اور قافیہ و ردیف میں کئی کئی غزلیں . مشاق کے زور کا سلسلہ مصحفی کا خاصہ ہے ، دو غزلے ، سہ غزلے کہتے ہیں . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۷۷). [سہ + غزل (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---فَصلہ (---فت ف ، سک ص ، فت ل) صف.
وہ درخت یا کھیت جو سال میں تین مرتبہ پھل یا پیداوار دے ؛ وہ کھیت جو تینوں فصلوں میں بویا جا سکے (نوراللغات ؛ پلیٹس).
[سہ + فصل (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---قِبلَہ (---کس ق ، سک ب ، فت ل) امذ.
قبلۂ یہود و نصاریٰ و مسلمانان یعنی خانۂ کعبہ ، بیت المقدس اور بیت المعمور جو فرشتوں کا قبلہ ہے ، یہود سے مراد حضرت موسیٰ کی اُمت ، اور نصاریٰ سے حضرت عیسیٰ کی اُمت (لغاتِ پیرا)
[سہ + قبلہ (رک)].

ـــ قدری شال (ـــ فت ق ، سک ر) امث.
(شال باف) شال کی اقسام میں سے وہ شال جس کے حاشیہ پر بہت عمدہ و اعلیٰ بیل اور متن میں بڑے بڑے پھول اور کونوں پر ترنج کڑھے ہوئے ہوں ، عمدہ قسم کی شال ، چہار باغ (ا ب و ، ۲ : ۹۸)۔ [سہ + قدری (رک) + شال (رک)]۔

ـــ قلمہ (ـــ فت ق ، سک ل ، فت م) صف.
(خطاطی) وہ کتاب جس کی تحریر میں تین قلم استعمال ہوئے ہوں ، جلی ، خفی ، وسطی یا تین طرح کی روشنائیوں سے لکھا ہو یا تین کاتبوں نے لکھا ہو. ایک اور قرآن شریف سہ قلمہ جو طلاء اور لاجورد سیاہی سے تحریر تھا۔ (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۱۸)۔ [سہ + قلم (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

ـــ کرّر (ـــ فت ک ، شد ر بفت) م ف.
تیسری مرتبہ ، تہارا (مکرّر کے قیاس پر غلط ترکیب وضع کرلی گئی)۔

جب مکرّر اور سہ کرّر یوں ہوا
ناز معشوق نے تب جذبے میں لا

(۱۸۵۷ ، ریاض غوثیہ ، ۱۳۹)۔ اگر ایک بار سمجھ میں نہ آئے تو مکرّر سہ کرّر سمجھانا انسب و اولیٰ ہے۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۵)۔ حاضرین مشاعرہ نے ہر ایک شعر مکرّر سہ کرّر پڑھنے کی فرمائش کی۔ (۱۹۲۱ ، دیوانِ ریختی ، ۱۳)۔ بازگشتِ ذکر کے اندر مناجات کرے اور مناجات کے بعد ذکر اس طرح مکرّر سہ کرّر۔ (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین ، ۶۵)۔

ـــ گاما صف مذ.
گھوڑے کی رفتار کی ایک قسم ، قدم کی ایک حالت. قدم قدم پر بموافق مرضی سوار کے قدم بدلتا ہے ، یعنی ایک قدم پر قدم دوسرے پر دوگاما ، تیسرے پر سہ گاما قدم چلتا ہے۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۳)۔ [سہ + گام (رک) + ا ، لاحقۂ صفت]۔

ـــ گانگی (ـــ مغ) امث.
(لسانیات) تین اطراف ، تین مفہوم. وہ اصوات کی گروہ بندی اور گرامر کی شقوں میں سہ گانگی کی نشاندہی کرتا ہے۔ (۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۶۵)۔ [سہ گانہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ گانہ (ـــ فت ن) امذ.
۱. تین پیالے شراب کے جو علی الصبح پیتے ہیں (نوراللغات)۔
۲. تین قسم کا ، تین طرح کا. تعلیت کے ہر دور میں یہ سہ گانہ پہلو ہوتے ہیں ... جس میں وقوف ، طلب اور تاثر ، باری باری غالب ہوتا ہے۔ (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات (ترجمہ) ، ۳۵۴)۔ حکیم صاحب مرحوم سے مہاراجہ کے سہ گانہ تعلقات تھے۔ (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۴۰)۔ [سہ + گانہ (رک)]۔

ـــ گہ امذ.
(موسیقی) موسیقی کی ایک راگنی کا نام. چھٹا مقام حجاز ہے ، اول شعبہ اس کا سہ گہ ، تین نغموں سے مرکب ہے۔ (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۳۳)۔ جسے تُم سہ گہ ، چہارگہ مایہ بستہ نگار ، زنگولہ مقلوب کہتے ہو ، ہم اسے ٹوری کہتے ہیں۔ (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۱۹)۔ [سہ + گہ (رک)]۔

ـــ گدّا (ـــ فت گ ، شد د) امذ.
وہ کانو جہاں تین دوسرے کانو کی سرحدیں ملتی ہیں ، وہ کانو جو دوسرے تین کانو کی سرحدوں سے گھرا ہو (پلیٹس) [سہ + گدّا (رک)]۔

ـــ گوشہ (ـــ و مع ، فت ش) صف.
تکونیا ، تین کونوں والا ، تکون ، مثلث (پلیٹس) [سہ + گوشہ (رک)]۔

ـــ گوشیہ (ـــ و مع ، سک ش ، فت ی) صف.
(حیوانیات) تین اطراف کے ، ناک ، کلپھڑے ، منھ . پانی میں سب سے پہلے سہ گوشیہ حیوانات پیدا ہوئے جو کلپھڑوں کے ذریعے سانس لیتے تھے۔ (۱۹۶۷ ، زمین اور زراعت ، ۳۷)۔ [سہ + گوش (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ گونگی (ـــ و لین ، مغ) امث.
تین اقسام کا ، سہ رُخی. قبیلہ جن چھوٹے گروہوں میں منقسم تھا ان میں اعضائے حکومت کی معینہ سہ گونگی موجود تھی۔ (۱۹۲۹ ، ارتقائے نظم حکومت یورپ ، ۳۸)۔ [رک : سہ گانگی]۔

ـــ گونہ (ـــ و مع ، فت ن) صف.
تین اطراف میں ، سہ گانہ ، تین قسم کا. یہ دوستی کی تمنا و طلب اس سہ گونہ عشق کی آئینہ داری کرتی ہے جو شیر افضل جعفری کی شخصیت اور شاعری کی پہچان ہے۔ (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۳۵)۔ [سہ + گون (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ گہی (ـــ فت گ) صف.
سہ منزلہ ، تین درجوں کا ، تین منزلوں کا. بہت بڑا بتخانہ نہایت عالی تھا ، چاروں طرف اس بُتخانہ کے دوگہی اور سہ گہی اور چوگہی دالان بنے ہوئے تھے (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۲۲۳)۔ [سہ + گہی (گاہی (رک) کی تخفیف]۔

ـــ لخته (ـــ فت ل ، سک خ ، فت ت) صف.
(ارضیات) پرت دار رکازات کے تین تہہ. قدیم حیاتی کے مشہور ترین رکازات یعنی عجیب و غریب قشریے شامل ہیں جو سہ لختے کے نام سے مشہور ہیں۔ (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض الہند (ترجمہ) ، ۳۰)۔ [سہ + لخت (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ لڑا (ـــ فت ل) امذ.
(زیورات) تین لڑیوں والا . بیگم صفدر کو ایک زمرد و یاقوت جڑا سہ لڑا نکلیس پہنایا۔ (۱۹۳۸ ، حرمان نصیب ، ۹۳)۔ [سہ + لڑ (رک) + ا ، لاحقۂ فاعلی]۔

ـــ ماہا صف.
تین مہینوں سے متعلق ، تین مہینوں پر مبنی ؛ (کنایۃً) وہ تنخواہ جو تیسرے مہینے ملتی ہو۔

سہ ماہا لئے پیشگی فوج کو
کہ ہر جنگ جُو جس سے آسودہ ہو

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۲۹)۔ [سہ + ماہ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت]۔

---ماہی صف۔
۱۔ تین مہینوں والا ، تین مہینے کے عرصے پر مبنی ، تین مہینے کی مُدت پر مُشتمل۔ فتنہ کی اِشاعت کو ابھی پُوری سہ ماہی بھی نہ گُزری تھی کہ ارا کین گورنمنٹ کو بدگمانی ہوئی۔ (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۵۳)۔ ۲۔ تین ماہ کی فاتحہ ، مُردے کی فاتحہ کی وہ رسم جو تین ماہ بعد ایصالِ ثواب کے لیے ادا کی جاتی ہے۔ سہ ماہی ، چھ ماہی کی فاتحہ وہی دسویں بیسویں کی طرح ہوتی۔ (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۱۰۹)۔ سہ ماہی ، چھماہی اور برسی کی فاتحہ پر بھی ایک ایک جوڑا خیرات کیا جاتا ہے۔ (۱۹۰۵، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۱۱۹) ۳۔ وہ رسالہ جو تین ماہ بعد شائع ہوتا ہے۔ ماہناموں کی صورت میں ہر ماہ اور سہ ماہی کی صورت میں ہر تین ماہ بعد شائع ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، کشافِ تنقیدی اصطلاحات ، ۸۸)۔ ۴۔ وہ رقم یا تنخواہ جو تیسرے مہینے ملتی ہو، وہ رقم یا قسط جو تیسرے مہینے ادا کی جاتی ہو۔

منے پلا خُوب رجب سے رمضاں تک ساقی
دونی کر دوں گا میں تنخواہ سہ ماہی تیری

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۹۳)۔ اگر بینک میں جاؤ تو گُزشتہ سہ ماہی کی تنخواہ کا بھی تقاضا کرتے آنا۔ (۱۹۰۱ ، مکتوباتِ حالی ، ۱ : ۱۰۲)۔ [سہ + ماہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---ماہی کے روزے واجِب ہونا عاورہ۔
کسی نذر ، منت یا کفّارہ کی ادائگی کے لیے مسلسل تین ماہ تک روزے رکھنا۔ شعبان کے ہوش اُڑ گئے جی میں کہتا تھا اے شعبان سہ ماہی کے روزے واجب ہوئے۔ (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشرُبا ، ۵ : ۸۰۰)۔

---مَرغُولَہ (---فت م ، سک ر ، و مع ، فت ل) امذ۔
(سنگ تراشی) تین بنگڑی والی غول (اب و ، ۱ : ۷۹)۔ [سہ + مرغولہ (رک)]۔

---مَنزِلَہ (---فت م ، سک ن ، کس ز ، فت ل) صف۔
تین درجوں والا ، تین طبقاتی۔ بڑے بڑے سردار لاہور سے دومنزلہ سہ منزلہ کر کے پہنچے ان کے آتے ہی افغانوں نے خیمے ڈیرے اُکھیڑ اپنے اپنے گھروں کا رستہ لیا (۱۹۱۰ ، محمد حسین آزاد ، مقالات ، ۳۰)۔ [سہ + منزل (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

---مَنی (---فت م) صف۔
تین من والی بو علی شاہ قلندر کی نیاز جو کسی منت کے پُورا ہونے پر دلائی جاتی ہے اِبتدا میں یہ تین من جنس پر مبنی ہوتی تھی۔ مالیدہ شاہ مدار کا سہ منی بُو علی قلندر کی توشہ شاہ عبدالحق کا۔ (۱۸۲۲ ، نصیحت المسلمین ، ۴۳)۔ اس کھانے کا نام سہ منی رکھا ہے۔ (۱۹۶۰ ، علم و عمل ، ۱ : ۱۷۷)۔ [سہ + من (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---مُہری (---ضم م ، سک ہ) امذ۔
مغلیہ عہد کے ایک سِکّہ کا نام۔ یارمحمد کو ... ایک اشرفی پچاس سہ مہری اور اسکے رفیقوں کو چار ہزار روپیہ مرحمت ہوئے۔ ۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲۷۳)۔ [سہ + مہر رک + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---نالی صف۔
(اسلحہ) بندوق کی مختلف اقسام میں سے ایک جس میں فائر کرنے کی تین نالیاں ہوتی ہیں۔ ہر ایک صنعتوں میں نئی نئی اِختراع کرتا چنانچہ انوکھی انوکھی شیر دہاں توپ دونالی سہ نالی ... ایسی کہ تیر اور گولی ان پر اثر نہ کرے۔ (۱۸۳۷ ، حملاتِ حیدری ، ۶۱۶)۔ [سہ + نال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---نَفَری (---فت ن ، سک ف) امذ۔
تین افراد پر مُشتمل۔ ۱۹۱۳ء میں سہ نفری وفد بھیجا گیا جس کے قائد سید صاحب تھے۔ (۱۹۸۵ ، سید سلیمان ندوی ، ۳۱)۔ [سہ + نفر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---ہَزاری (---فت ہ) صف مث۔
مُغلیہ عہد کے ایک عہدے کا نام ، اس کے ماتحت تین ہزار سپاہی ہوا کرتے تھے ۔ وہ خانخاناں کے ہمراہ اکبر کے حضور میں حاضر ہوا منصبِ سہ ہزاری پا کر ٹھٹھہ میں جاگیر پائی۔ (۱۸۷۳، اخبار مفید عام ، یکم ستمبر ، ۹)۔ سید حسن پندرھویں صدی میں سنبھل کے منصبِ سہ ہزاری سے دستبردار ہو کر ... حجرے میں معتکف ہوئے تھے۔ (۱۹۷۸ ، کارِجہاں دراز ہے ، ۱ : ۳۹)۔ [سہ + ہزار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سَہا (۱) (فت س) تابع۔
رک : رہا سہا جس میں یہ بطور تابع آتا ہے ۔ اس کا رہا سہا تردد اس کے دوست نے دور کر دیا۔ (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۲۸)۔ [رک : سہنا]۔

سَہا (۲) (فت س) امث۔
زمین ؛ سہیلی ؛ بہت سے پودوں کا نام (جامع اللغات)۔ [س : सहा]۔

سُہا (۱) (ضم س) امذ۔
۱۔ بنات النعش یا دُبِّ اکبر کے تین ستاروں میں سے دُوسرے ستارے کے قریب والا چھوٹا ستارہ ، باریک اور بلند ستارہ ، ایک نہایت ننھا مدّھم ستارہ۔

شہادت کے سُہا اوپر شہنشاہ جب گون کینے
ملک لوہوں شفق کی ہو کگن کی سب کگن کینے

(۱۶۳۵ ، رمزی (قدیم اُردو سراقی ، ۶۵))۔

تو آیا جب نظر آنجھو ہوئے بند
سراج انکے سُہا پنہاں ہے اے شوخ

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۳۰)۔

اُس فتنہ کی خوابگہ تک آیا
مانندِ سُہا وہ مہ تک آیا

(۱۸۳۸ ، گُلزارِ نسیم ، ۳۵)۔

شب کو چمکے ترے چھپکے کے جو ہیرے اے ماہ
رہ گیا بدر سُہا بن کے فلک پر کیسا

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۲۰)۔ ایک بہت ہی چھوٹا ستارہ ہے ... اس کا نام سُہا ہے۔ (۱۹۱۵ ، رموزِ فطرت ، ۲۳۵)۔

حُذاقہ بنی سعد کی حُورِ صحرا
تجلّائے خور سے سُہیل و سُہا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۶۵)۔ ۲۔ بُھول ، غلطی ، غلط فہمی۔

کُھل گو سب پر اب ان کی سُہا ہے
مگر واعظ کی یہ اچھی کہا ہے
(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۳ : ۴۷)۔ [ع]۔

سُہا (۲) (ضم س) امذ.
شادی کا منڈوا یا شادیاں لٹھرانا (ا پ و ، ۷ : ۸۲)۔ [س : سُوہا ، सबहा ۔ بین]۔

۔۔۔منڈَل (۔۔۔فت م ، سک ن ، فت ڈ) امذ.
شادی کا منڈوا ، لگن منڈپ. دیوان خاص کے میدان میں سُہا منڈل شیمہ استادہ ہوا. (۱۸۸۳ء ، قصص ہند ، ۲ : ۱۱۰)۔ [رک : سُہا (۲) + منڈل (رک)]۔

سُہا (۳) (ضم س) امذ.
خرگوش ، ارنب.

آہو ، ہرن ، سُہا ، خرگوش
کال رات جو گزری دوش

(۱۷۹۳ء ، ذوق الصبیان (مقالاتِ شیرانی ، ۲ : ۱۲۶))۔ [س : سوتہا सवंहा]۔

سُہاتا (ضم س) صف.
۱. **دل پسند ، پُرکشش ، خُوبصورت ، پیارا.** سُہاتا ۔ خُوبصورت ، اچھا لگنے والا۔ (۱۹۷۱ء ، جامع القواعد (حصّۂ صرف)' ابواللیث صدیقی ، ۹۳)۔ ۲. **سہتا سہتا ، نیم گرم.** گھر پہنچنے تو بیوی آنکھیں ملتی ہوئی اُٹھتی تام چینی کے تسلے میں سُہاتا سہاتا گرم پانی اور دو چمچے نمک ڈالتی اور ہم اس سلونے تسلے میں سانولے پاؤں ڈال کر بیٹھ جاتے۔ (۱۹۷۶ء ، زرگزشت ، ۲۰۶)۔ [رک : سُہانا]۔

سُہاتے کی لات اَن سُہاتے کی بات کہاوت.
محبوب کی بُری حالت بھی پسند ہوتی ہے اور جس کو نہیں چاہتے اس کی کوئی بات بھی اچھی نہیں لگتی (نجم الامثال ، ۲۵۷)۔

سَہادَرت (فت س ، د ، کسر ر) امث.
(سالوتر) **گھوڑے کی ایک منحوس بھونری کا نام جو اس کے خصیے پر ہوتی ہے اس بھونری والے گھوڑے کا مالک سدا لاولد رہتا ہے.** دیکھا میں نے ایک شخص کو کہ اوس کی اولاد نہیں ہوتی تھی حالانکہ اوس نے کئی شادیاں بھی کیں جب اوس نے اسپ سہادرت کو دور کیا ، صاحب اولاد ہو گیا۔ (۱۸۷۲ء ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۲)۔ [مقامی]۔

سُہادِشٹ (ضم س ، کسر د ، سک ش) صف.
تیز نظر ؛ (مجازاً) بُری نظر رکھنے والا ، بدنظر ، بدمعاش. جوبن کا پہاڑنے تو کیا سول لگانے کا کنکال ، بھک منگا پاپی ، سہادشٹ. (۱۹۳۰ء ، چارچاند ، ۱۰۳)۔ [س : سُو درشٹری ، सदृष्टि] (تیز نظر) کا مُحرّب]۔

سَہار (فت س) امث.
۱. **برداشت ، صبر ، سہنے کا حوصلہ.**

کُٹنے کی بلندی پر نہیں سوکن کی ہے سہار
سچ کہتی ہوں کہ تاروں بھری سر پہ رات ہے

(۱۸۷۱ء ، عیسر ہندی ، ۶۸)۔

گلے میں ڈال دے پھانسی اجل تو احسان ہو
کہ مجھ میں زُلفوں کے جھٹکوں کی اب سہار نہیں

(۱۹۳۵ء ، ناز (مہر علی نواز) ، ک ، ۱۳۳)۔ کسی دوسرے کو دکھ پہونچے تو وہ دکھ پہنچانے والے سے الگ خود میں دکھ کی سہار پیدا کرے۔ (۱۹۸۶ء ، سلسلہ سوالوں کا ، ۲۳)۔ ۲. **قوت ، طاقت ، طمانیت ، ڈھارس.** اس وقت دل میں ایک طرح کی سہار اس تو معلوم ہوئی۔ (۱۹۱۴ء ، غدر دہلی ، ۱ : ۱۹۲)۔ حرام کے لقمے کھا کھا کر تیرا دماغ بگڑ گیا ہے حلال کی روزی کھانے کی سہار نہیں رہی۔ (۱۹۳۳ء ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۹۶)۔ [سہارنا (رک) کا حاصلِ مصدر]۔

۔۔۔سکنا ف م.
برداشت کرنا ، سہنا ، سہارنا (رک). ہوگا یہ خیال تھا کہ شاعری کسی بھی طرح کے خیالات کا بوجھ نہیں سہار سکتی۔ (۱۹۸۶ء ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۲۷)۔

۔۔۔کَرنا ف م.
رک : سہار سکنا. مزاج کو دیکھ لیجیے کہ ... سوکن کی سہار کر سکے گی۔ (۱۹۲۰ء ، لختِ جگر ، ۱ : ۸۹)۔

۔۔۔کَمان (۔۔۔فت ک) امث.
دروازے کے محراب سے کچھ اُوپر دوسری محراب جو دیوار یا چھت کے وزن کو دروازے کی محراب پر نہیں پڑنے دیتی. یہ کمان اپنے اوپر کی دیوار یا چھت کے بوجھ اُٹھانے کے لیے موزوں و مناسب نہیں ہوتی اس لیے اس کی حفاظت سہار کمان سے کرنی چاہیے ۔ (۱۹۱۷ء ، رسالۂ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۲۵)۔ [سہار + کمان (رک)]۔

۔۔۔لینا محاورہ.
پڑتال کرنا ، سنبھالنا ، جائزہ لینا ، دیکھنا بھالنا ، جانچنا. سب چیزیں سہارلو ، دیکھو جو جو چیزیں تمہاری تھیں وہ سب آ گئیں۔ (۱۹۱۵ء ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۸۱)۔

سُہار (ضم م) امذ.
(ملّاحی) **کشتی کے اندر کا تہ فرش جو پانی کے رساؤ کی حفاظت کے لیے تیار کیا جاتا ہے** (ا پ و ، ۵ : ۱۷۷)۔ [س : सोहर]۔

سَہارا (۱) (فت س)۔(الف) امذ.
۱. **مدد ، اعانت ، بھروسہ.**

ہوتا جو نہ قول کا سہارا
بچتا نہ نہیں تو خیر ہارا

(۱۸۳۸ء ، گلزارِ نسیم ، ۷)۔

بھٹکتی پھرتی ہیں آہیں تباہ ہیں نالے
رفیقِ دل کے سہارے سے بے سہارے ہیں

(۱۸۹۲ء ، مہتابِ داغ ، ۱۲۱)۔ لہذا ... خانقاہ کے سہارے سے وہ اُتر کر اس برآمدے میں آیا۔ (۱۹۱۹ء ، جوہائے حق ، ۲ : ۳)۔

ہو گئی شمعِ محبت روشن
مِل گیا غم کو سہارا تیرا

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۳۲). ۲. (اَ) ٹیک ، اڑواڑ ، روک ، سوزن ، توڑا (پتھر یا لکڑی کے مثلث نما ٹکڑے جو دیوار سے آگے کو نکلے ہوئے ہوتے ہیں کہ ان پر چھجا یا سائبان رکھا جائے) تیز ستون ، آڑ ، رُوک. اگر کوئی شے زمین میں سے کسی قدر اُونچی سہارے سے رکھی ہے ، سہارا ہٹانے سے زمین پر گر پڑے تو بھی ہم یہی کہتے ہیں کہ اس شے میں وزن ہے. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۲۷). خشتی عمارت میں جو قدرتی کمزوری ہوتی ہے اس کی بہت کچھ تلافی مضبوط سہاروں سے ہو گئی ہے. (۱۹۳۲ ، اسلامی فنِ تعمیر (ترجمہ) ، ۹۰). ان سہاروں کی چوڑائی ان کی اونچائی کے تناسب سے زیادہ ہوتی گئی ہے اس لیے ان پر چھت کو سہارا مل گیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۵۱). ۳. ڈھارس ، تقویت ، اطمینان ، قوت. ان کے ہونے سے ہمیں بڑا سہارا تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۲۲). ۴. وسیلہ ، ذریعہ ، آسرا.

عیش و آرام کے اسباب نظر آنے ولے
اپنے جینے کے نہ دُنیا میں سہارے دیکھے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۰). نواب محبت خاں کی اولاد ... از راہِ حقِ برادری فی الجملہ روٹی کا بھی سہارا سمجھ کر بریلی گئی. (۱۸۹۶ ، قیصر التواریخ ، ۲ : ۳۲۲). اگر آپ رجعت پسندی کے سہارے ترقی کی طرف جانا چاہتے ہیں تو شروع ہی میں سیدھے راستے سے بھٹک جائیں گے. (۱۹۳۹ ، خطباتِ عبدالحق ، ۷۰). ۵. امید ، توقع (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). ۶. عورتوں کے کان کی بالیاں یا بُندے وغیرہ سہارنے کی ڈور جس میں موتی پروئے ہوتے ہیں یا سونے چاندی کی زنجیر جسے بُندے میں اٹکا کر کان کے حلقے میں پہنتے ہیں یا بالوں میں اٹکاتے ہیں ، نتھ کو سہارنے والی موتی پروئی ہوئی ڈور یا سونے چاندی کی زنجیر جسے نتھ میں اٹکا کر کان کے حلقے میں پہنتے ہیں. بیٹے والوں کا کیا ہرج تھا جوڑا معمولی کر ، سہارے بڑھا دیئے. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۳۳). کانوں میں جھمکے جڑاؤ ، بالی پتے جڑاؤ ، سہارے جڑاؤ ، بجلیاں سادی سونے کی. (۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۹۸). ۷. نرمی ؛ صحبت یابی (پلیٹس). (ب) صف. مدد کرنے والا ، مددگار و معاون ؛ حامی ، پشت پناہ ، حمایتی. ابن حجر جیسے کمزور روایتوں کے سہارا اور پُشت پناہ بھی اس کو مرسل ماننے کو تیار ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۸۰). [پ : सहकारी، सहआरा ؛ س : सह+कार].

---بتانا محاورہ.
رہنمائی کرنا ، راہ سمجھانا ، ڈھارس بندھانا. وہ ڈگمگاتے ہوئے اور کانپتے ہوئے پاؤں جو کوہستانی سلسلوں کے آوارہ گردوں کو ہر لحظہ گرا دینے کی دھمکی دیتے رہتے ہیں ، تیرے سہارا بتا دینے سے کس مضبوطی کے ساتھ اونچی اونچی چوٹیوں تک چڑھا لے جاتے ہیں. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ : ۷).

---بندھنا ف ل ؛ محاورہ.
توقع قائم ہونا ، آسرا ہونا ، اطمینان ہونا.

سہارا بندھتا جاتا ہے لہو ارمان ہونے سے
جو تُم ہو مِس بیٹا وہ بچ گیا ہلکان ہونے سے

(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۱۱۵).

---بننا ف ل ؛ محاورہ.
اعانت کرنا ، مددگار ہونا ، آسرا ہونا. تیری طرح کے دُوسرے نوجوان کام کر کے ماں باپ کا سہارا بنتے ہیں. (۱۹۸۷ ، دُنیا کا قدیم ترین ادب ، ۲ : ۵۳۵).

---پانا ف ل ؛ محاورہ.
تقویت حاصل کرنا ، مدد پانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---پکڑنا ف ل ؛ محاورہ.
آڑ لینا ، مدد حاصل کرنا ، پناہ لینا. کسی کا سہارا پکڑ کر نوکری کرنا کُچھ ٹھیک بات نہیں ہے. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۲۲۸).

---تکنا محاورہ.
بھروسہ کرنا ، آسرا تلاش کرنا ، ڈُھونڈھنا ، مدد کی توقع رکھنا ، امید رکھنا ، آس لگانا.

ملے گا تُجھ کو کیا ہم سے خفا اور تند خُو ہو کر
سہارا تک کے آئے ہیں ترا ہم چار سُو ہو کر

(۱۸۹۷ ، خانۂ خُمار ، ۵۰). جو دوسروں کا سہارا تکتا ہے وہ خود کبھی نہیں بڑھتا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۳).

---ٹُوٹنا محاورہ.
آس ٹُوٹنا ، نااُمید ہونا ، مایوس ہو جانا ، پناہ یا امداد وغیرہ کا ختم ہو جانا.

رِشتۂ عُمر سے وابستہ تھی ملنے کی امید
وائے تقدیر کہ اِتنا بھی سہارا ٹُوٹا

(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۸).

تارا ٹُوٹتے سب نے دیکھا یہ نہیں دیکھا ایک نے بھی
کس کی آنکھ سے آنسو ٹپکا کس کا سہارا ٹُوٹا ہے

(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۱۲۷).

---چھن جانا محاورہ.
پناہ یا امداد وغیرہ کا ختم ہو جانا ، بے یار و مددگار ہو جانا.

کِس کی امید پر جیوں ، سارے سہارے چھن گئے
موت کا آسرا تھا ایک ، وہ مُجھے پُوچھتی نہیں

(۱۹۸۰ ، جمیل مظہری ، فکرِ جمیل ، ۱۹۲).

---خَلِیَّہ (---فت خ ، سک ل ، فت ی) امذ.
ایک قِسم کا خلیہ جو لمبوترا اور اُستوانی ہوتا ہے. آخرالذکر خود کو سہارا خلیوں کی اندرونی التہاؤں پر جمع کر لیتے ہیں. (۱۹۳۸ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۲۶۱). [سہارا + خلیہ (رک)].

---دینا محاورہ.
۱. آس دلانا ، اُمیدوار کرنا ، اُمید بندھانا ، تقویت دینا ، تھامنا.

ہمیں یقین نہیں ان کے عہد و پیماں پر
یو نہیں وہ دے کے سہارے تباہ کرتے ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۸).

سہارا دے کے اس نے آنکھ بچی
گرایا ناؤ سے دھارے پہ لا کے
(۱۹۳۸ء ، سُریلی بانسری ، ۱۰۷). ۲. **امداد کرنا ، مدد پہنچانا ، حوصلہ بڑھانا.**

کشتیٔ نوح سے بھی کُود پڑوں طُوفاں میں
دیں سہارا جو مُجھے پار اُوترنے والے
(۱۸۸۸ء ، گُلزارِ داغ ، ۲۵۳).

جس ڈھونڈنے والے کو سہارا وہ ذرا دے
ماتھے کا پسینہ بھی وہ ایڑی سے بہا دے
(۱۹۳۸ء ، سُریلی بانسری ، ۱۰۷). ۳. **سنبھالنا ، مدد کرنا ؛ (کنایۃً) پُشت پناہی کرنا ، حمایت کرنا.**

وہیں کشتیٔ نوح بھی ڈوب جاتی
نہ دیتے جو اس کو سہارا محمدؐ
(۱۸۸۸ء ، گُلزارِ داغ ، ۸۹). او خدا ، اگر تیری ہی مرضی ان لڑکیوں کے دل کو سخت بنا رہی ہے تو مُجھے سہارا دے ، ضبط کا یارا دے.(۱۹۰۷ء ، سفید خون ، ۹۳).اس نے علیم کا بازو پکڑ کر سہارا دیا.(۱۹۸۳ء ، کیمیا گر ، ۴۴). ۴.**آرام پہنچانا ، ٹیک لگانا.**

دیتے ہیں دم ذبح کلائی کو سہارا
خنجر تہ زانو ہے مرا سر تہ خنجر
(۱۹۰۹ء ، درشہوار ، بیخود ، ۳۰) ٹھنڈے چشمہ کے کنارے تھک کر بیٹھتے اور پیٹھ کو مع سامان کے پہاڑ سے سہارا دے لیتے. (۱۹۲۶ء ، طلیعہ ، ۲۰).

ـــــ ڈھونڈنا/ڈھونڈھنا محاورہ.
اُمید لگانا ، آسرا تکنا ، وسیلہ تلاش کرنا ، مدد چاہنا.

قُلزمِ عشق میں تنکے کا سہارا بھی نہ ڈھونڈھ
آسرا وہ نہیں لیتے جو خدا رکھتے ہیں
(۱۸۳۶ء ، آتش ، ک ، ۱۱۶). امان خواہوں نے اس کا سہارا ڈھونڈا اور بادشاہ پاس اس کے ساتھ جانے کا قصد کیا. (۱۸۹۷ء ، تاریخِ ہندوستان، ۵ : ۲۹۲). اُن کا میلانِ طبع وہ سہارے ڈھونڈھنا ہے جن سے انسان کا مجبور و لاچار ہونا ثابت ہے. (۱۹۰۳ء ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۵۵).

ـــــ کرنا محاورہ.
۱. **مدد لینا ، ٹیک لگانا.**

لڑکھڑا کر ذرا کاندھے پہ سہارا جو کیا
ہاتھ کٹوائے ہیں ظالم نے مرے شانوں سے
(۱۹۲۷ء ، آیاتِ وجدانی ، ۲۰۳). ۲. **بھروسہ کرنا ، آس رکھنا.**

پار اُترے مددِ غیر سے کیا لُطف اے بحر
ڈوب مریے پہ نہ کشتی کا سہارا کیجے
(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۲۰۱). ۳. **گُزر اوقات کا انتظام کرنا ، جائداد وغیرہ خرید لینا ، نوکر رکھوانا** (فرہنگِ آصفیہ).

ـــــ کھانا محاورہ.
آرام پانا ، ٹھہرنا ، رُکنا ، مطمئن ہونا ، چین حاصل ہونا.

اللہ رے دل کی بے قراری کھاتا ہی نہیں کہیں سہارا
(۱۸۷۸ء ، کلیاتِ قلق ، ۳۱).

ـــــ لگانا محاورہ.
۱. **مدد لینا ، تقویت حاصل کرنا ، ٹیک لگانا ، ٹکانا.** ایک چھڑی کو ٹیکتے سہارا لگاتے چلے جاتے ہیں. (۱۹۱۵ء ، ہماری دنیا ، ۵). ایک قسم کی کمان ایجاد ہوئی ... یا بندوق کی طرح کندھے سے سہارا لگا کر اس کی ڈوری کو کانٹے سے کھینچتے تھے (۱۹۳۲ء ، اسرالملک ، تفنگ بافرہنگ ، ۹). ۲. **حوصلہ بڑھانا ، مدد پہنچانا ، امداد کرنا ، پُشت پناہی کرنا ، انتظام کرنا ، تقویت دینا** (پلیٹس).

ـــــ لینا محاورہ.
۱. **پناہ میں آنا ، تقویت پانا ، پناہ لینا.**

بیٹھے تکیہ بھی لگا کر نہ کبھی اُس دن سے
ہم فقیروں کے لیا جب سے سہارا تیرا
(۱۸۳۳ء ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳).

جُدا ہی نیا پنتھ ہو گا تمہارا
ہزاروں ہی لیں گے تمہارا سہارا
(۱۹۰۹ء ، مظہرالمعرفت ، ۷). ۲. **ٹیک لگانا.**

جڑیں جس کی اندر سے ہوں کھوکھلی
سہارا نہ لے ایسی دیوار کا
(۱۹۳۲ء ، سنگ و خشت ، ۵۳). ۳. **سنبھالا لینا ، مریض کا دم آخر رُوبصحت نظر آنا ، مریض کا صحت یاب ہونا.**

انہیں جو منظور دیکھنا ہے تو آ کے اِسے میں دیکھ جائیں
لیا سہارا مریضِ غم نے چراغ کُجھ بُجھ کے جھلملایا
(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۲). ۴. **مدد لینا ، حمایت حاصل کرنا.** مقدمہ نگار اپنی بات میں وزن وقار پیدا کرنے کے لئے ان مفکرین کا سہارا لے رہا ہے. (۱۹۸۶ء ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۲۱). ۵. **ذریعہ اپنانا ، وسیلہ اختیار کرنا.** عیسائی مُبلّغوں نے اپنے مذہب کی تبلیغ کے لئے اسی کا سہارا لیا. (۱۹۷۵ء ، تاریخِ ادبِ اُردو ، ۲ ، ۲ : ۱۰۶۱). ۶. (کنایۃً) **جواز بنانا ، سبب ماننا.** ون یونٹ ٹوٹنے کا سہارا لے کر صوبۂ سندھ نے یہ موقف اختیار کر لیا. (۱۹۸۵ء ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۵۰).

ـــــ مِلنا محاورہ.
تقویت حاصل ہونا ، قوّت پانا ، امید بندھنا. عابد حسین کی حالت سخت مایوسی کی تھی اِتنا سہارا جو ملا جان میں جان آئی. (۱۹۰۰ء ، شریف زادہ ، ۲۳).

ـــــ ہو جانا/ہونا محاورہ.
تقویت پانا ، بچنا ، محفوظ ہونا ، مدد مِلنا ، اُمید بندھنا ، گُزر اوقات کا انتظام ہونا.

جل بُجھی ہوتی کبھی کی سوزِ غم سے ہجر میں
زندگی کا ٹھنڈی سانسوں سے سہارا ہو گیا
(۱۸۹۷ء ، تاج الکلام ، ۱۰).

اشک کے قطرے غنیمت ہیں قفس میں بُلبلو
آب و دانہ بند تھا کُچھ تو سہارا ہو گیا
(۱۹۳۶ء ، جلیل ، تاجِ سُخن ، ۲۵).

سَہارا (۲) (فت س) امذ.
برداشت ، ہِمّت ، سکت ، طاقت. جو مُصیبتیں ہم پر پڑتی ہیں وہ حقیقت میں ہمارے سہارے کے بموجب ہوتی ہیں. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۵۷). [سہار (رک) + ا (زائد)].

سُہارَت (ضم س ، فت ر) امث.
نتیجہ خیز ، کامیاب ، فائدہ مند ، اکارت (رک) کا نقیض. میری تمنّا پوری... میری محنت سُہارت اور میری دیدہ ریزی کا صلہ مجھ کو حاصل ہو گیا. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۱ : ۱۲۶). [مقامی].

سَہارَک (فت س ، ر) امذ.
(نباتیات) پھپھوندی کے جال (فطری جال) کی شاخ کے گول پُھولے ہوئے سِرے پر نِکلی ہوئی شاخ جس کی نوک سے خا کجھ نِکلتا ہے. اس عمل کے دہرانے کی وجہ سے سہارکوں کی نوکوں سے خا کجوں کی زنجیریں تیّار ہو جاتی ہیں. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۵۶) . اساسیہ بذرے نازک ڈنڈیوں پر لگے ہوئے ہوتے ہیں ان ڈنڈیوں کو سہارک کہتے ہیں. (۱۹۸۰ ، مبادیٔ نباتیات ، ۲ : ۵۳۹). [انگ : Sterigmata].

سَہارْنا (۱) (فت س ، سک ر) ف م.
۱. **اُٹھانا ، سہنا ، برداشت کرنا ، گوارا کرنا.**

> ہم جتنے ہیں سب ساتھ تمہارے ہی چلیں گے
> یہ درد تو اب ہم سے نجانے کا سہارا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۳ : ۶۸).

> چوٹ کیا کیا نہ لگی دل پہ ہمارے لیکن
> درد پر درد محبّت کے سہارے ہم نے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۵) . اُونٹنی آپ کا بوجھ نہیں سہار سکتی. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۲). فارسی زبان بھی میر کے اس لہجے کو سہارنے کی قوت نہیں رکھتی. (۱۹۸۶ ، نئی تنقید ، ۲۰۱). ۲. **سنبھالنا ، تھامنا ، روکنا ؛ برقرار رکھنا ؛ مدد دینا.** بغل میں ایک خاص بڑی بوتل سی تھی جسے ایک ایک دو دو منٹ کے بعد سہارتے سنبھالتے جاتے تھے. (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۳۸).

> چل شار مین ، اراںپ چلو سب مدد کو جائیں
> اُن کو سہار کر اسی منزل پہ لے کے آئیں

(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۳۰۹). [سہار + نا ، لاحقۂ مصدر].

سَہارْنا (۲) (فت س ، سک ر) ف م.
(پتنگ بازی) ڈور روک کر پتنگ کو ہوا میں قائم کرنا ، ڈور تان کر پتنگ کو بلندی پر ٹھہرانا (ا ب و ، ۸ : ۱۳۲). [س : संहारयति].

سَہارْنی (فت س ، سک ر) امذ.
سیب کی ایک قسم کا نام. سیب کی ایک مقامی قسم سہارنی جلد پک جانے کی وجہ سے اس کیڑے کے حملے سے نسبتاً محفوظ رہی. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، لاہور ، جولائی ، ۱۳). [مقامی].

سَہارے (فت س ، ی مج) امذ.
سہارا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، مرکبات میں مُستعمل.

---سَہارے م ف.
آہستہ آہستہ ، آرام آرام سے ؛ دیکھ بھال کر ، بہت احتیاط سے ، دھیرے دھیرے. برگ نیب کو پانی میں جوش دیکر نونٹی سے پانی ڈالنا اور سہارے سہارے دھونا کمال مفید ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۷۹).

---سے م ف.
نرمی سے ، آرام سے (پلیٹس).

---سے لَگانا محاورہ.
نوکر رکھنا ، مُلازمت دینا ؛ ذریعۂ معاش مہیّا کرنا. اپنے مُلازموں میں مُجھے جگہ دیجیے آدھ سیر آٹے کے سہارے لگا دیجیے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشرُبا ، ۱ : ۳۳۳).

سُہاگ (ضم س) امذ.
۱. **خاوند ، شوہر ؛ (مجازاً) خاوند کی حیات کا زمانہ ، خاوند کا پیار ، زوجیت کی خوشگوار حالت ، شوہر کا زندہ ہونا.**

> سُہاگن کا کل سر ازل تھے بندے ہیں
> کہ داُوتی کا پُھندنا او باہان پہ ساجے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۷).

> ہے بھڑکتی عشق کی تو دل میں آگ
> کِس کا ہو گا ایسا دُنیا میں سُہاگ

(۱۸۱۳ ، عجائبِ رنگین ، ۱ : ۷۵). دل دھک سے ہو گیا کہ اللہ سُہاگ کو قائم رکھے یہ کیا . (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۲۹۰) . دُکھوں کی ماری کامنی جو اپنے چُھوٹے ہوئے سُہاگ کے دھیان میں آنکھوں پھر منہ لپیٹے ہوئے کونے میں رہتی تھی. (۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۱۸۷). اللہ بٹیا کا سہاگ رکھے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۹). ۲. **وہ تمام زیور اور چیزیں جو سُہاگن ہونے کی حالت میں تو پہنی جائیں اور بیوہ ہونے کے بعد ترک کر دی جائیں. جیسے چُوڑیاں ، مہندی ، مسی ، سُرخ کپڑے وغیرہ.** مُجھے سُہاگ کی چُوڑیاں پہناؤ اپنی لاڈلی کو بُھول نہ جاؤ. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۵). نہ بٹیا سہاگ کی چیز کو ایسا نہیں کہتے یہ دیکھ (بوتل سے بانکپن ٹپکتی ہے). (۱۹۳۷ ، دہقانی بانکپن ، ۹). خاتون کے طلائی سکھن سے چکنے چکنے ہاتھ ہیں جن میں سُہاگ کی چُوڑیاں جھنجھناتی ہیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۹۰). ۳. **دولھا دلہن کا پہلی رات ساتھ سونا ، صحبت ، مجامعت ، وصل ، ملاپ.**

> کرتے ہو شِکوے تُم سُہاگ کے وقت
> بھیرویں گاتے ہو بہاگ کے وقت

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۳۸). ۴. **خوشی ، خوش بختی ، عیش و آرام ، جشن.**

> گنواتی گئی تھی سو پھر پائی بھاگ
> سر یا دوکھ غم سر تے پائی سُہاگ

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۷۳). میرا تو گھر اُجڑ گیا اور راج سُہاگ برباد ہوا. (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوشرُبا ، ۳ : ۹۸۶). ۵. **محبّت ، لاڈ پیار ، پیار بھری باتیں ؛ موافقت ؛ ناز و نیاز ؛ پاس و لحاظ ؛ ربط و ضبط ؛ میاں بیوی کا اخلاص ؛ چونچلا.**

شاید سُہاگ اُن کا کسی سے نیا ہوا
وہ عطر جو سُہاگ کا مل رات کو گئے

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۱۶۵). ان دونوں میں سُہاگ نہ ہوا . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۵۳). سُہاگ میں ترق سے پیاری گھٹتی ہے لیکن شوہر کی ادنیٰ مخالف مزاج سے بھر بڑھ جاتی ہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۳ : ۳). لڑکیوں بالیوں سے اُن کا بڑا سہاگ رہتا. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۵۳). ۶. حُسن ، خُوبصورتی ، جوبن ، آرائش ، بناؤ سِنگار ، رونق.

سو اس سہیل سیاں کوں سہاتا ہے سُہاگ یہ سب
جکونی خوش حال سوں شہ کا ہنس ہنس وتتاں گماتی ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۱۵).

چار دن کا ہے چاندنی کا سُہاگ
پھر جو دیکھو وہی اندھیرا پاک

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۲۷).

ہنوز کہتی ہے جمنا سُہاگ دِکھلا کر
کہ خُوب کھیلے مہاراج بھاگ ہاں پر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۰). ڈونی ہوا جھوٹی دلہن ہنگ پڑے تمہارے سُہاگ پر بچاری بچّی کی ناک لہولہان کر دی. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۵۷). درد اور سوز کبھی ہماری ادبی دنیا میں حسنِ کلام کا سُہاگ سمجھا جاتا تھا. (۱۹۴۴ ، افسانچے ، ۱۵۰).

قائم و دائم رہے میری زمیں کا سُہاگ
رقصِ بہاراں رہے میرے چمن کی فضا

(۱۹۸۷ ، سمندر ، ۱۷). ۷. ایک عِطر کا نام جو زیادہ تر شادی بیاہ میں لگایا جاتا ہے اور عموماً سرخ رنگ کا ہوتا ہے.

مٹی کا عِطر ہم کو ملے غیر کو سُہاگ
صاحب جلائیں مل علی یوں کدورت آپ

(۱۸۴۶ ، دیوان مہر ، ۷۷) . سُرخ رنگ عِطر جیسے موتیے کا یا سہاگ کا ہوتا ہے شیشی میں بھرا ہے. (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۴ : ۵۹). ۸. (اَ) ایک راگ کا نام جو خوشی کے اظہار کے لیے گایا جاتا ہے.

جس وقت سُہاگ وہ بجایا
زہرہ کو بھی چرخ پر غش آیا

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۲۶). (آ) شادی بیاہ کے ایک گیت کی قسم جو دولھا والے گاتے ہیں ، شادی بیاہ کے گیت ، خوشی کے گیت.

وہ عجب بیاہ ہے جس میں نہ کہیں رنگ و راگ
ورنہ ہر شادی میں سب گاتے ہیں دولہن کے سُہاگ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۲۹).

یہ لعبتانِ فلک پر ہوا خوشی کا جوش
سُہاگ گانے لگی زہرہ بن کے موسیقار

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۷).

ہے بزمِ چمن میں راگ تیرا
گاتی ہے صبا سہاگ تیرا

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۲۱). سہرا سہاگ ... بِرھا ، ہولی میں بھی قوالی کا اثر ملتا ہے. (۱۹۷۴ ، صبح ، دہلی ، ستمبر ، ۵۶). ۹. ناز ، فخر ، افتخار ، عزت. والد مرحوم اکثر کہا کرتے تھے سہدی علی ہندوستانیوں کی ناک اور ہندوستانیوں کا سُہاگ ہے. (۱۹۱۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۵). ۱۰. مبارک ، بابرکت ہونا ، مبارک باد ، نیک خواہشات (پلیٹس). [س : सौभाग्य].

---اُتارْنا محاورہ.
شوہر کی وفات پر چُوڑیاں توڑنا ، بناؤ سنگھار کی چیزیں دُور کرنا ، رنگین کپڑوں کو سفید یا سادہ کپڑوں سے بدلنا ، بیوہ بنانا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

---اُتَرْنا محاورہ.
سہاگ اتارنا (رک) کا لازم ، بیوہ ہونا ، شوہر کا وفات پا جانا (ماخوذ : پلیٹس).

---اُجاڑْنا محاورہ.
کسی عورت کے شوہر کو قتل کر دینا ، رانڈ بنا دینا ، بیوہ کر دینا. سگی بیٹی کا سُہاگ اُجاڑ دیا باپ نے بیٹی کی چُوڑیاں اپنے ہاتھ سے توڑ دیں. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۳۰). سہاگ اُجاڑنے کا ارادہ ہے تو برسو خوب برسو. (۱۹۷۰ ، غُبارِ کارواں ، ۵۴).

---اُجَڑْنا محاورہ.
۱. شوہر کا مر جانا ، بیوہ ہونا ، رانڈ ہو جانا. میں ان بہنوں پر رو رہی ہوں ... جو رانڈیں ہو گئیں جن کا سُہاگ اُجڑ گیا جن کی کوکھ مانگ برباد ہو گئی. (۱۹۲۷ ، گلدستۂ عید ، ۵۰). ۲. تباہ و برباد ہونا ، خوشحالی و آسائش کا زمانہ گُزر جانا ؛ رونق و چہل پہل جاتی رہنا ؛ آرائش و زیبائش کا ختم ہو جانا. دلّی کا سُہاگ اُجڑ چکا ہے ، اس کا ساجن بچھڑ چکا ہے. (۱۹۴۰ ، ہم اور وہ ، ۲۰۹). اس نوعیت کے تمام تخلیقی اداروں کا سہاگ اجڑ گیا. (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۳۴).

---بِتّا / بِتّہ (---فت ب ، شد ت / شد ت بفت) امذ.
ایک دوائی جو زچّہ کو دُودھ میں ملا کر بُخار میں دی جاتی ہے (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سُہاگ + بِتّا / بِتّہ (رک)].

---بڑھانا محاورہ.
رک : سُہاگ اُتارنا.

ملتی ہے سُہاگ اپنا بڑھانے ہوئے صبح
جب دیر سے اُٹھتا ہوں تو رو دیتا ہوں

(۱۹۵۳ ، سموم و صبا ، ۲۹۰).

---بِگَڑْنا محاورہ.
آرام و آسائش کا زمانہ ختم ہو جانا ، تباہ و برباد ہونا ، سُہاگ اُجڑنا ، رونق اُجڑنا. ہندوستان کا سُہاگ بگڑا جا رہا تھا. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۳۰).

---بَنا رَہے فقرہ.
(عو) شوہر کے زندہ رہنے ، عیش آرام باقی رہنے کی دُعا ، سُہاگ قائم رہنے کی دعا ، مانگ بھری رہے ، شوہر زندہ رہے. بیٹی تمھیں میں سچّے دِل سے دعا دیتا ہوں کہ تمہارا سہاگ بنا رہے. (۱۹۲۳ ، قوم پرست ، ۱۴۳).

---بھاگ امذ.
عیش آرام، خوش بختی و خوشحالی، خوشی و خرمی، پیار، اخلاص. جہانگیر مر گیا اور اس کے سُہاگ بھاگ کا زمانہ ختم ہوا. (۱۸۹۳، اُردو کی چوتھی کتاب، محمد اسمٰعیل، ۳۸). [سُہاگ + بھاگ (۲)].

---بھاگ اَرزانی چُولھے آگ نہ گھڑے پانی کہاوت.
آؤ بھگت بہت زیادہ، لینا دینا کُچھ نہیں (جامع الامثال، ۲۷۲).

---بھاگ گانا محاورہ.
خوشی کے گیت گانا، عیش کرنا، خوش و خرم رہنا، مزے سے زندگی بسر کرنا. مری بُرائی سُننے میں تم شریک نہ ہوئی ہو گی خیر یہ صبر خالی نہ جائے گا ہم بھی سُہاگ بھاگ گاتے ہیں. (۱۸۸۶، زبانِ داغ، ۲۶۸).

---بھری (---فت بھ) صف.
خوش قسمت، خوش و خرم، خاوند کے سُکھ اور گھر کے عیش میں مسرور، محبت اور پیار میں سرشار.

بنے سُکھ دیکھ تیری بنو ہے سہاگ بھری
تاروں بھری رات رے رہو جیسے چندر کی کرن کھڑی

(۱۹۰۵، رسوم دہلی، سید احمد، ۹۷). [سُہاگ + بھری (رک)].

---پِٹارا / پِٹارَہ (--- کس پ / فت ر) امذ.
وہ زیور کا ڈبہ جو دولھا کی طرف سے دلہن کو دیا جاتا ہے اس میں کنگھی، سُرمہ، مسی اور اُبٹنا وغیرہ ہوتا ہے. جوڑا سلامت رہے اور خوش نصیب ہو. پشپ پوجا کے بعد دولہن کے سنگھار پر بہت وقت خرچ ہوتا ہے جو سُہاگ پٹارہ کے سامان سے کیا جاتا ہے. (۱۹۰۸، مخزن، ستمبر، ۳۶). سہاگ پٹارے میں اندر سُہاگ پُڑا رکھا تھا. (۱۹۶۳، نور مشرق، ۵۵). [سُہاگ + پٹارا / پٹارہ (رک)].

---پُڑا / پُوڑا (---ضم پ / و مع) امذ ۔ سُہاگ پُوڑہ.
ایک بہت بڑی کاغذ کی تھیلی جس میں دو سونے کی کنگھیاں، سُہاگ کا عطر اور پھلیل منقش شیشوں میں سرخ کاغذ کی کٹوریاں لگی ہوتی تھیلی جس کے اندر خوشبو کی چیزیں یعنی چھیل چھبیلا، ناگر موتھا، بالچھڑ، چھوٹی الائچیاں، کپور کچری، لونگیں، چنّا کی جڑ، ہلدی، جوز، جوتری، تیزپات، صندل، زعفران، مشک دانہ، مسی کی دو پُڑیاں اور سوا روپے رکھے ہوئے ہیں جیسے دولھا والے بری کے دیگر سامان کے ساتھ دلہن کے گھر لے جاتے ہیں (عموماً رُخصت کے دن ان چیزوں کو سُہاگنوں یا دولھا سے پسوا کر دلہن کی مانگ میں بھرواتے ہیں).

سُہاگ پُوڑا تھا مُشکیں زعفران کا
عبیر و ارگجا بھی خوش وہاں تھا

(۱۷۶۵، قصۂ پھول بن (اردو، کراچی، اپریل ۱۹۶۸، ۱۸۰)).

دولھا دلہن کی ہے یہ علامت سہاگ کی
آیا ہے اک سُہاگ پُڑا بن کر آسمان

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۳۴۲). دلوں میں ارمان ... گنگا جمنی تھلیاں ایک جھوڑ چار چار سُہاگ پُڑے ... دولہن والوں کی بھی دیکھ کر آنکھیں کُھل گئیں. (۱۹۰۷، مخزن، اپریل، ۴۳). سُہاگ پُڑا ... میں اکتالیس چیزیں بند تھیں. (۱۹۶۳، نور مشرق، ۵۵). [سُہاگ + پُڑا / پُوڑا (رک)].

---تارا امذ.
ماتھے کا ایک زیور جو دلہن کو پہناتے ہیں.

وہ سیج پہ جگمگاتی کرنوں کی چُھوٹ
وہ ماتھے پر سُہاگ تارے کی جھلک

(۱۹۳۶، رُوپ، ۱۵۵). [سُہاگ + تارا (رک)].

---جانا محاورہ.
بیوہ ہونا، شوہر کا وفات پا جانا. ہزاروں خدا کی نیک بندیاں ایسی ہیں جن کے گلے میں شادی کے چند ہی روز بعد سُہاگ جا کر سوگ کا ہار پڑ جاتا ہے. (۱۹۲۱، فغانِ اشرف، ۶۸).

---جلنا محاورہ.
شوہر کا مر جانا، بیوہ ہو جانا.

جل گیا رنگِ حنا کی طرح کُبرا کا سُہاگ
حوصلے دل کے کفِ افسوس ملتے ہی رہے

(۱۹۵۱، آرزو لکھنوی، صحیفۂ الہام، ۳۸).

---چڑھنا محاورہ.
خوشی حاصل ہونا، رنگ رُوپ نکھرنا، شادی کرنا.

تُجھپر اب چڑھا ہے میاں کا سہاگ
بجی تانت اور میں سے ہوبا ہے راگ

(۱۷۸۱، مجموعۂ ہندی، ۹۹).

---چُوڑیاں (---و مع، سک ڑ، غنہ) امث؛ ج.
وہ چُوڑیاں جو دلہن کو رُخصت کے وقت پہناتے ہیں. ہاتھوں میں سُہاگ چُوڑیاں پہنتے ہیں. (۱۹۰۵، عصرِ جدید، ۵). [سُہاگ + چُوڑی (رک) + اں، لاحقۂ جمع].

---چھننا محاورہ.
رانڈ ہو جانا، شوہر کا مر جانا، بیوہ ہو جانا (مخزن المحاورات).

---چھیننا محاورہ.
شوہر کو مار دینا، بیوہ بنا دینا، رانڈ کر دینا. اُس نے ... ماؤں سے ان کے بچے عورتوں سے ان کے سُہاگ چھینے ہیں. (۱۹۸۰، وارث، ۲۳۷).

---رات امث.
شبِ زفاف، بیاہ کی پہلی رات، شبِ عروسی.

کتنی ہی سُہاگ رات دیکھیں جو اسے
بڑھ جاتا ہے رُوپ کا کنوار پن اور

(۱۹۳۶، روپ، ۸۷). وہ کیا جانے اسے لے جانے والے براق آگئے ہیں آج اس کی سُہاگ رات ہے. (۱۹۸۷، روز کا قصہ، ۱۳۷). [سُہاگ + رات (رک)].

---سیج (---ی مج) امث.
برات کا پلنگ، مسہری، چھپرکھٹ وغیرہ جس پر دولھا دلہن سوتے ہیں اور جسے تازہ اور مصنوعی پُھولوں وغیرہ سے سجاتے ہیں.

پُھولوں کی سُہاگ سیج پہ جوبن رَس
سونے میں سُہاگنی لٹائی ہوئی جس
(۱۹۳۶ ، روپ ، ۱۰۷)۔ [سُہاگ + سیج (رک)]۔

---قائِم رَکھے فقرہ۔
شوہر کے زندہ رہنے کی دعا دیتے وقت بولتے ہیں ، خدا شوہر کو زندہ رکھے۔ خدا سہاگ قائم رکھے زبیدہ کا اور کسی نیک بخت سے پالا ڈالے ساجدہ کا۔ (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۳۰)۔

---کا سیندُور امذ۔
لال رنگ جس کو دولھا اپنی دلہن کی مانگ میں بھرتا ہے اور بندی لگاتا ہے نیز سیندور کا ٹیکا جو سہاگن ماتھے پر لگاتی ہے ، بندی۔ میری لاش کو اپنے ہاتھوں سے نہلانا اپنے ہاتھ سے سُہاگ کا سیندور لگانا۔ (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۲۹)۔

---کا عِطر امذ۔
وہ عطر جو بیاہ میں دلہن کے ملا جاتاہے اور خاص خوشبوؤں سے تیار کیا جاتا ہے۔ دو عطر کی شیشیاں جس میں سے ایک میں سُہاگ کا عطر ہو اور ایک میں موتیا کا ... یہ سب چیزیں موجود ہیں۔ (۱۸۷۴ ، انشاء ہادی النساء ، ۷۶)۔ سُہاگ کے عطر اور تیل کی نقاشی کی ہوئی شیشیاں ... بھی اس میں رکھی ہوئیں۔ (۱۹۰۱ ، قصۂ سہر افروز ، ۳۶)۔ [سُہاگ + عطر (رک)]۔

---کَرْنا محاورہ۔
محبت اور اخلاص جتانا ، ناز و انداز دکھانا۔
پاؤں پر ہاتھ میں رکھا تو کہا
کچھ بہت کرنے تم سُہاگ لگے
(۱۸۰۹ ، جرأت ک ، ۲۲۷)۔

---کی چُوڑی ٹَھنڈی ہونا محاورہ۔
شوہر کا مر جانا ، بیوہ ہو جانا ، رانڈ ہو جانا۔ جہانگیر کے مرنے سے نورجہاں کے سُہاگ کی چوڑی ٹھنڈی ہوئی۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۲۸)۔

---کی ڈِبیا امث۔
زیورات اور سامان آرائش رکھنے کا وہ بکس یا ڈبا جو شادی کے موقع پر دولھا کی طرف سے دلہن کو دیا جاتا ہے۔ وعدہ کرو کہ اگر میں مر جاؤں تو میری سُہاگ کی ڈبیا پر تم دو پھول چڑھا دو گے۔ (۱۹۳۳ ، روحانی شادی ، ۲۹)۔

---کی پِنڈی امث۔
شادی کی اپنی۔ جب تک سُہاگ کے چاول اور سُہاگ کی پلدی میں پردول کو حصہ نہ مل جائے شادی کی رسم پوری نہیں ہو سکتی۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بچیسی ، ۱ : ۱۲۰)۔

---کے چاوَل امذ۔
شادی بیاہ کا کھانا۔ جب تک سُہاگ کے چاول اور سُہاگ کی پلدی میں پردول کو حصہ نہ مل جائے شادی کی رسم پوری نہیں ہو سکتی۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بچیسی ، ۱ : ۱۲۰)۔

---گَہرا ہونا محاورہ۔
بہت زیادہ محبت ہونا ، اخلاص اور پیار کا بڑھ جانا۔
سارے محلوں میں جاگ ہے ہم سے
اب تو گہرا سُہاگ ہے ہم سے
(۱۸۳۶ ، آتش (فرہنگِ آصفیہ))۔

---گِیت (---ی مع) امذ۔
شادی بیاہ کے گیت ، خوشی کے وہ گیت جو دولھا دلہن کے یہاں مانیوں کے دن سے گائے جاتے ہیں۔ پہلے دن لکھیا کا کتنا جی چلا تھا کہ وہ ڈھولک پکڑ کر ایک دفعہ تو گا کر بتا دے کہ سُہاگ گیت یوں گائے جاتے ہیں۔ (۱۹۸۱ ، جلتا مسافر ، ۲۹)۔ [سُہاگ + گیت (رک)]۔

---گھوڑی / گھوڑیاں (---و مع) امث/ج۔ مث۔
رک : سُہاگ گیت۔ وہی گھر جو ماتم کی صورت بنا ہوا تھا اب اس میں مانائیں بھی سُہاگ گھوڑیاں گائی پھرتی تھیں۔ (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۰۲)۔ جان جوان عورتیں آپس میں مل کر سُہاگ ، گھوڑیاں گاتی ہیں۔ (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۶۲)۔ ڈومنیوں کی گائی ہوئی ایک سہاگ گھوڑی کے شروع کے بول یہ ہیں ؎ نانبوری ، نانو گھونگھٹ کھول۔ (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۲۰۳)۔ [سُہاگ + گھوڑی / گھوڑیاں (رک)]۔

---لُٹْنا محاورہ۔
۱۔ **بیوہ ہونا ، شوہر کا مر جانا۔** میرے وارث کو سامری جمشید نے بچا لیا راج سُہاگ لٹ گیا ہوتا۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشرُبا ، ۶ : ۶۰۰)۔ دشمن نے دھوکے کی کٹاری خبر نہیں کہاں ماری میرا سہاگ لٹ گیا۔ (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۵)۔ اب عورت یہ کہنے لگی میرا سہاگ لٹ گیا۔ (۱۹۸۷ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۳۹)۔ ۲۔ **تباہ و برباد ہونا ، اُجڑ جانا ، رونق ختم ہونا ، رنگ رُوپ بگڑ جانا۔**
لٹتا ہے سُہاگ آج سیاست کا وطن میں
برپا نہ ہو کیوں ہند میں یہ شور یہ شین آج
(۱۹۳۱ ، چمنستان ، ۵)۔ مجید کی نظروں میں ہوکن ویلیا کی بیل کا سُہاگ لٹ گیا۔ (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۲۹)۔

---لَہر (---فت مع ل ، سک ہ) امث۔
موافق ہوا ، خُوشگوار ہوا ، نسیم ؛ (کنایۃً) ، خُوشی کا زمانہ۔
گزر صبا نے کیا ہے جو اوس کے کوچہ سے
سُہاگ لہر کی تاثیر کیجیے غور کہ جھٹ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶۱)۔ [سُہاگ + لہر (رک)]۔

---ہونا محاورہ۔
جشن ہونا ، خُوشی منانا ، رنگ رلیاں منانا ، خُوشی کے مراسم ادا کرنا۔ شہر کے بہت سے محلوں میں جو اُن دنوں کا سہاگ ہوا کرتا ہے وہ یہ ہے کہ عورتیں مرد باغوں میں جاتے ہیں جُھولے پڑتے ہیں لال سبز پیڑوں پر بیٹھ کر لمبی لمبی پینگیں بڑھائی جاتی ہیں۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۱۶)۔

سُہاگا (ضم س) امذ ؛ ــ سہاگہ۔
۱۔ **سفید رنگ کے ایک کھار کا نام جسے پہاڑوں سے لا کر**

بکاتے ہیں اور جو دھاتوں کے گلانے یا میل دُور کرنے کے کام آتا ہے نیز بطور دوا بھی استعمال ہوتا ہے ، تنکار ، سوڈیم بوریٹ.

تُو دے اس کو سُہاگا بھون کر روز
ولے دو تین ماشے لے دل افروز

(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۱۱).

کیوں بگل بڑنے نہ ہے رُوپ کُچھ ان کا تو
سونے روپے کو گلا دیوے سہاگا جیسے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۹). اور جو کہ حیوانات سے حاصل ہوتے ہیں وہ ہیں کیا ریشم اور معدنی اجناس شورہ قلمی و سُہاگہ اور نوشادر. (۱۸۳۵ ، مزیدالاموال ، ۱۹). سُہاگہ کو ... فارسی میں تنکار کہتے ہیں سفید رنگ کی رود شکن ڈلیاں ہوتی ہیں . (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۳۳). اگر اُسے سہاگہ سے گرمی پہنچائی جائے تو یہ شیشے کی طرح بے رنگ ہو جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، قیمتی پتھر اور آب ، ۴۲). ۲. ہیڑا ، لکڑی کا گول یا چپٹا کافی موٹا اور وزنی آلہ جس سے کسان کھیت کی مٹی کے ڈلے توڑتے اور کھیت کو ہموار کرتے ہیں ، پٹیلا. کھیت کے حصے کو خُوب اچھی طرح سُہاگہ سے ہموار کر لیتے ہیں . (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۹۹). [سُہاگ (رک) + پ : آن ، س : सुहाग कان].

---پھیرنا ف م ؛ محاورہ.

(کاشت کاری) زمین ہموار کرنا ، کھیت کے ڈھیلے پھوڑ کر سطح کو ہموار کرنا نیز تباہ و برباد کرنا. مُجھ میں ہل چلاؤ... سُہاگہ پھیرو تو میں تمھیں فصل دوں گا. (۱۹۶۱ ، برف کے پھول ، ۹).

---چوکیا (---و لین ، سک ک) امذ.

ایک قسم کا عُمدہ مصنوعی سُہاگا جیسے نمک ، بورہ ارمنی اور سجی سے بناتے ہیں ، اس کی ڈلیاں چوکور ہوتی ہیں ؛ چوکیا سہاگا. کٹکرونده سُول کے بیج سُہاگہ چوکیا خام ... اوپر اس عارضے کے لگائیے . (۱۸۳۳ ، مُفیدالاجسام ، ۶۹) . سجی کابلی ، سُہاگہ چوکیا ، ہر ایک دو ماشے چونہ بقدر حاجت.(۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۵). [سُہاگا + چوکیا (رک)].

---چھوانا / لگانا محاورہ.

شادی کی رسموں میں سے ایک رسم جس میں سالیاں دولہا کے کان میں ٹوٹکے کے طور پر سُہاگا ملتی ہیں.

کتنی کان میں اک سہاگا لگا
کتنی کونی دلہن کی جُوتی چُھوا

(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۰۶). جب آرسی مُصحف کا وقت آیا تو ڈومنی نے دولہا کے کان میں بیسوا کا ٹکا ہلایا سالی نے کان میں سُہاگا چُھوایا. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سیّد احمد ، ۸۸).

سُہاگچی (ضم س ، سک گ ، ی مع) امث.

ایک خوشبودار مرکب جس کے دھوئیں سے دلہن کے لباس اور بستر کو بساتے ہیں.

پُھول اگر نہ ہوں تو خیر ، کپڑے بسائے لیتی ہوں
کم ہے سُہاگچی میں رال سو میں سلگائے لیتی ہوں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۳۷). [مقامی].

سُہاگن (ضم س ، فت گ) امث.

۱. وہ عورت جس کا خاوند زندہ ہو ، شوہر والی عورت.

جس تھے تو جہ سُہاگن ناوں
اونچی بیسک پانی نھانوں

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۱۹).

جب نا ک میں مکرا سُہاگن ہو آئی جلوہ میں
قفل دے سنجہ کیاں پر سکہ کرے شب تاب سوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۲).

سُن ری سُہاگن ، سُن ری سُن
یک یک بول چُپ دہر سن

(۱۶۸۳ ، شاہ راجو قتال ، سُہاگن نامہ ، ۱۱). سُہاگنیں نئی نئی کلیوں کی (کذا) جوڑے پنکھڑیوں کے پہنے ہوئے. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۱). ان نئی سُہاگن نے میاں کے دل میں اچھی طرح جگہ کرلی. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۳). میرے آس پاس ، اڑوس ، پڑوس سُہاگنوں کے گھروں میں دیے جل رہے ہیں . (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۱۲۲). **۲. خوش قسمت (عورت) ، چہیتی بیوی ، بھاگوان.**

ایک پل میں وہ سُہاگن ہووے
ایک پل میں وہ دوہاگن ہووے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۹).

کیا خطا تھی میری جس کا یہ عوض تُم نے لیا
سچ یہ ہے وہ ہے سُہاگن کہ جسے چاہے پیا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۸۱). **۳. وہ عورت جو شوہر کی زندگی میں مر جائے.** ان کی فاتحہ کے بعد اُوتوں کی اور سُہاگنوں کی جُدا جُدا فاتحہ دلوا کر باقی رشتہ داروں کی ایک ہی جگہ نیاز دلواتے ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سیّد احمد ، ۱۲۷). بی بی زینب ... دنیا میں سُہاگن آئی تھیں اور سُہاگن ہی رُخصت ہوئیں. (۱۹۳۳ ، سیدہ کی بیٹی ، ۲۴۴). **۴. دلہن کی طرح ، سجی ہوئی ، بنی سنوری.**

سُرخ جوڑا جو پہن کر مرا قاتل آیا
موت تو آئی مگر خُوب سُہاگن آئی

(۱۸۶۲ ، ظفر (بہادرشاہ) فرہنگ آصفیہ). [سُہاگ + ن ، لاحقۂ تانیث].

---بنانا ف م ؛ محاورہ.

سنوارنا ، دلہن کی طرح سجانا ، آراستہ کرنا.

جوڑے وہ پہنیں گے جو دیا ہے رقیب نے
وہ اپنی چُوڑیوں کو سُہاگن بنائینگے

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۷۲).

---بننا محاورہ.

آراستہ ہونا ، دلہن کا سا سنگار کرنا ، خوش و خُرّم ہونا.

حجلۂ گور میں سامانِ عروسی ہو گا
لاش آرام سے سوئیگی سُہاگن بن کر

(۱۸۷۲ ، مظہرِ خاتم النبیینؐ ، ۶۳).

---کا لڑکا پچھواڑے کھیلتا ہے کہاوت.

جب کسی سُہاگن کا بچہ مر جاتا ہے تو یہ کہاوت کہتے ہیں

کیونکہ شوہر زندہ ہونے کی وجہ سے دُوسرا بچّہ پیدا ہونے کی توقع ہوتی ہے اس لیے جو بچّہ مرے گا اس کو ایسا سمجھو کہ بچھوالے کھیلتا ہے، تھوڑی دیر میں آ جائے گا (نجم الامثال).

ـــ کرنا محاورہ.
خوش کرنا ، راحت دینا ، خوش قسمت بنانا.

تمھیں ملنے سوں کر اپنے سُہاگن نا کرو گے مجھ
تو جوڑا کیمکری کا اور کربلا دھار کرنا کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۸).

ـــ کڑہی / کڑاہی (ـــ فت ک ، سک نیز فت ڑ) امث ؛ ــــ کڑھی.
وہ کڑھی جس میں پھٹکیاں تلی ہوں (ماخوذ : محاوراتِ ہند) . [سُہاگن + کڑہی (رک)].

سُہاگنی (ضم س ، فت گ)۔ (الف) امث.
۱. رک : سہاگن.

آنگن میں سُہاگنی نہا کے بیٹھی
رامائن زانوؤں پہ رکھی ہے کُھلی

(۱۹۵۹ ، گُلِ نغمہ ، فراق ، ۳۵۱). ۲. **شادی شدہ عورت جو میکے میں رہتی ہو** (پلیٹس) . (ب) صف . **سُہاگن جیسی ، آراستہ ، سجی ہوئی ، سنوری ہوئی ، بھرپور**. سب اندر کے دالان میں آ بیٹھے آسمان پر سُہاگنی گھٹائیں جُھومنے لگیں. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۵۳). [سُہاگن + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُہاگی (ضم س)۔ (الف) امذ.
خوش قسمت آدمی (پلیٹس). (ب) امث. **خوش قسمت عورت ؛ وہ شادی شُدہ عورت جو اپنے میکے میں رہتی ہو** (پلیٹس) . [سُہاگ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُہاگے کا تیزاب امذ.
ایک ضعیف تیزاب ہے. سُہاگے کے حل کیے ہوئے پانی میں گندھک کا تیزاب داخل کرنے سے حاصل ہوتا ہے. اس میں حیوانی و نباتی اشیا رکھنے سے سڑنے نہیں پاتیں ، بورک ایسڈ. جب پاؤں کے تلووں سے بدبودار پسینہ نکلتا ہو تو ان پر سُہاگے کا تیزاب چھڑکنے سے ... بہت فائدہ ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۵۰۳).

سُہال (ضم س) امذ.
ایک قسم کی خستہ ، روغنی ، تلی ہوئی میٹھی روٹی. وہ دوڑا گیا اور کئی تھالیاں طلائی جن میں پوریاں ، کچوریاں ... امرتیاں سہال وغیرہ لایا. (۱۸۸۷ ، طلسم گوہر بار ، ۱۱۹). اب کسی بڑی کڑھائی میں اتنا گھی ڈالیں کہ سُہال کے اوپر رہے. (۱۹۳۳ ، ناشتہ ، ۳۱). [س : شُوبھا शोभा ، آل आल].

سُہالک (فت س ، ل) امث.
۱. **(ہندو) شادی بیاہ کا زمانہ ، خوشی کے دن.** میں تو اپنی ذات سے رات دن حاضر ہوں ، ہاں ساتھیوں کے ملنے کی دیر ہے ، کیا کہوں آپ سے آج کل سہالک کے دن ہیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۱۳). ۲. **زمانہ ، ایّام ، موسم.**

فصلِ گُل آئی کہ شادی کی سہالک آئی
ہر شجر پہنے ہوئے خلعتِ دامادی ہے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۲۱). ۳. **(مجازاً) آمدنی ، بالائی ، عیش و آرام.** قوم کے حکم سے ترکِ موالات نہ کی ہوتی تو کیسے مزے میں رہتے ، خصوصاً یہ جھگڑے بکھیڑے کا زمانہ تو گویا سہالک کا زمانہ تھا. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۳ : ۵). [سہالگ (رک) کا ایک املا].

سَہالگ (فت س ، ل) امذ.
(ہندو) شادی بیاہ کا زمانہ ، مبارک زمانہ ، لگن ، ستاروں کا جمع ہونا. ناچ مُجرے اِکّا دُکّا ہی ہوتے تھے ، سہالگ تھے نہیں ، آخر ان لوگوں نے بیٹی جانے کا انتظام کیا. (۱۹۳۳ ، عزمی ، انجام عیش ، ۵۰). [ساہا (رک) + س : لگن लग्न:].

ـــ چمکنا محاورہ.
شادی بیاہ کی کثرت کی وجہ سے اہلِ حرفہ کی گرم بازاری ہونا ، مانگ ہونا (فرہنگِ آصفیہ).

سُہالی (ضم س) امث.
۱. **چھوٹی روغنی تلی ہوئی میٹھی روٹی ، پوری ، کچوری.**

سرسُتی کے پُوجنے کو سب لے لے آئیں بھر بھر تھال
پُوری ، کچوری ، سموسا ، پاپڑی اور کریں ، ٹیکی، سُہال

(۱۷۹۷ ، نادراتِ شاہی ، ۱۴۰).

دنے جاؤ بھوگ ہم کو جتنے کہ چاہو
ہے میٹھی سُہالی سے بہتر یہ گالی

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲). یہ سیدھیاں سنا رہا ہے ، وہ گالیوں کو سُہالیاں سمجھ رہی ہے. (۱۹۴۳ ، کشف الاسرار ، ۶۵). ۲. **(مجازاً) عُمدہ ، خوش کُن ، مزیدار ، من پسند بات یا شے (گالی کی ضد).**

دے لے تُو جتنی چاہے مُجھے خُوب گالیاں
یہ گالیاں تری ہیں مُجھے سب سُہالیاں

(۱۸۴۳ ، گلستان (حسن علی) ، ۲۰۸). اس طرح کی گالیاں سہالیاں سمجھی جاتی ہیں. (۱۹۲۷ ، عظمت اللہ ، مضامین ، ۲ : ۱۵۳). [سُہال (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر و تانیث].

سِہام (کس س) امذ ؛ ج.
۱. **تیر.**

کلام وہ کہ ہو وہ روحِ محمل سلما
کلام وہ کہ وہ حاسد کو ہو رماح و سہام

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲۹). اس تسمیہ بیان پر بھی اگر کوئی صاحب ہدفِ سہام ملام بنائیں تو میں معذور و مجبور ہوں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۳). چونکہ انتزاعِ سلطنت انھیں کے عہد میں ہوا اس لئے تمام اہل الرائے کے ہدفِ سہام اور نشانۂ ملامت وہی بن گئے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۱۲۸). ۲. **حصّہ ، ٹکڑا (جائداد کا) ؛ تقسیم.** اولاً مسئلہ میت اول کی تصحیح کریں اور اس کے ہر وارث کے سہام دے دیں. (۱۸۸۹ ، تسہیل الفرائض ، ۳۴).

رِشوت ہوتی ہے جمع جو کُچھ خاص و عام سے
زاہد بیل ہے تُم کو ہمارے سہام سے
(۱۹۲۲ ، شانِ فاروق ، ۳۳). وُرثا میں سے کوئی فوت ہو گیا ہو تو سہام میں کسر واقع ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۵۹۰). [سہم (رک) کی جمع].

ـــُــ الغُراب (ــــضم م ، غم ا ، سک ل ، ضم غ) امذ.
ایک قِسم ہے درختِ خرما کی جو لمبا اور موٹا ہوتا ہے اور جس پر دراز موٹا اور سُرخ رنگ پھل لگا ہوتا ہے ، مشہور ہے کہ یہ پھل کووں کو بہت مرغوب ہے (فلاحت النخل ، ۹۳). [سہام + رک : ال (۱) + غراب (رک)].

ـــُــ اللَّیل (ــــضم م ، غم ا ، ل ، شد ل ، ی لین) امذ.
بہت سے شہابِ ثاقب (ٹوٹنے ستارے).
چلہ کش زاہد ہوا مُشتاق ہو کر حُور کا
کیا سہام اللیل سے تاکا نِشانہ دور کا
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۹).[سہام + رک : ال (۱) + لیل (رک)].

ـــِـ شَرْعی / شَرْعِیَّہ کس صف (ــــفت ش ، سک ر / کس ع ، فت ی) امذ.
شریعت کے مُطابق مرنے والے کے ترکے کے حِصّے جو وارثوں پر تقسیم ہوں. میر قاسم علی کی بی بی انور کی تنخواہ میں سے بموجب سہام شرعیہ دو ثلث مظفر مرزا کو اور ایک ثلث اپنے کو تجویز کرتی ہے. (۱۸۵۹ ، خطوط غالب ، ۲ : ۳۹۹). حسبِ سہام شرعی اپنی دونوں حویلیوں پر تقسیم کر کے ہر ایک کے حوالے کر دئیے اور آپ اس دولتِ دنیا سے سبکدوش ہو گیا. (۱۸۸۰ ، تواریخ عجیب ، ۲۰۶). [سہام + شرعی / شرعیہ (رک)].

ـــِـ عُتُق (ــــضم ع ، ت) امذ.
آقا کی وفات کے بعد اس کے متروکہ غلاموں میں سے ہر ایک کا حِصّہ جو اس کو بطور ورثہ ملتا ہے. امام محمد کے نزدیک سہام عُتُق چھ تھے اس کو ثلث مال بنا دیں گے اور ہر غلام کے چھ حِصّے کریں گے تو خارج کے دو سدس آزاد ہوں گے.(۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۹۹). [سہام + عُتُق (رک)].

سُہان (ضم س) صف ؛ امذ.
رک : سُہانا ، سوہن (پلیٹس). [رک : سوہن].

سَہانا (۱) (فت س) ف م.
برداشت کرنا ، جھیلنا.
سوسری پیاری کہ اب ہو چکا جو تھا ہونا
سہیں گے اور بھی جو کچھ فلک سہانا ہے
(۱۷۳۰ ، کربل کتھا ، ۲۸۰). درویش صدمے سے اس سانحے کے اکثر دُکھ اپنے دل پر سہاتا تھا پر منھ سے کچھ نہ کہتا. (۱۸۰۱ ، باغِ اُردو ، ۹۷). [سہنا (رک) کا تعدیہ].

سَہانا (۲) (فت س) امث.
ایک راگنی کا نام (جامع اللغات). [شاہانہ (رک) کا بگاڑ].

سُہانا (۱) (ضم س). (الف) صف ؛ امذ (مث : سُہانی).
۱. حسین ، خُوبصورت ، دلچسپ ، رنگین ، دلکش ، پُرکشش ، عمدہ ، یادگار ، پُر کیف.
سُہانا اتھا قد سرو کے تمن
پشانی سوجیوں چاند تارے تمن
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۶۳)). تیریاں بھواں ، تیریاں انکھیاں خوب سُہانیاں تھیاں . (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۸۸).
نین میں اشک ہیں ایسے سُہانے
گُلِ نرگس میں جُوں شبنم کے دانے
(۱۷۷۴ ، تصویرِ جاناں ، ۲۳). سُہانی سی اریاں تا ک کے میں ان میں گیا. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۱۶).
وہ نور اور وہ دشت سُہانا سا وہ فضا
دراج و کبک و تیہوں و طاؤس کی صدا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۷).
کل صبح راستے میں سُہانی حیا کے ساتھ
اس نے مُجھے سلام کیا کس ادا کے ساتھ
(۱۹۴۴ ، عرش و فرش ، ۳۲). ایسا سہانا دن ہے اسے تباہ مت کرو. (۱۹۸۳ ، تلاش ، ۱۲۰). **۲. آباد ، پُررونق.**
گھر سُہانا نظر آتا ہے مجھے
برکت یہ قدمِ یار کی ہے
(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۳۲۵). اس کی سیج ایسی سُونی ہے جس کے سُہانے ہونے کی کوئی آس نہیں (۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۱۹۸). (ب) ف ل. **چمکنا ؛ خُوبصورت ہونا ، دلکش بننا** (پلیٹس). (ج) ف م. **دلکش بنانا ، خُوبصورت کرنا ، چمکانا** (پلیٹس). [پ : سوہاو सोहाव (इ) ؛ س : شوبھیہ शोभय (ति)].

ـــ بَن (ــــفت ب) امذ.
خُوبصورتی ، لطافت ، عُمدگی. اس وقت جنگل پر وہ سُہانا بن برس رہا تھا جس کے روزانہ دیکھنے کا میں آرزو مند تو ہوں. (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی ، ۷۵). [سُہانا + بن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ خواب (ــــو معد) امذ.
خُوبصورت خواب ؛ (کنایۃً) خیال کی رعنائی ، خوش فکری.
ہائے وہ اک رات ساحل ، راگنی مہتاب تم
بن گئے میرے لئے کیسا سہانا خواب تم
(۱۹۷۶ ، اختر ، سکوتِ شب ، ۳۸).[سُہانا + خواب (رک)].

ـــ سا صف.
اچھا سا ، خوش نُما سا ، مرغوبِ طبع ، دل کے موافق.
ہوا تا کہاں اس کا اک جا گزر
سہانا سا اک باغ آیا نظر
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۵۹). [سُہانا + سا ، حرفِ تشبیہ].

ـــ سَماں (ــــفت س) امذ.
دل کش منظر ، اچھا معلوم ہونے والا وقت (ماخوذ : مہذب اللغات). [سُہانا + سماں (رک)].

ـــــ سُہانا وقت (ـــــ ضم س ، فت و ، سک ق) امذ.
خوشگوار اور خوش آئند وقت ، دل کو خوش کرنے والا ، طبیعت میں تازگی پیدا کرنے والا وقت (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [سُہانا + وقت (رک)].

ـــــ وقت (ـــــ فت و ، سک ق) امذ.
رک : **سُہانا وقت**.

ہے سُہانا وقت گُلزارِ جہاں ہے پُر فضا
آج کی یہ شام ہو بس میری شامِ مُدّعا

(۱۹۱۵ ، نقوشِ مانی ، ۲۳). [سُہانا + وقت (رک)].

سُہانا (۲) (ضم س) ف ل.
۱. زیب دینا ، سجنا ، بھلا لگنا ، موزوں ہونا.

خبر سب لیے نیک ہور بد کی تج
سُہاتی ہے جاگا محمدؐ کی تج

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۱).

دیکھنا عاشقاں کی خواری ہر
اے سجن نیں تجے سُہاتا ہے

(۱۷۰۰ ، بحری ، ک ، ۲۰۹).

گئے وہ دن جو تلخ تمہارے منہ سے میٹھا لگتا تھا
سنو ہو پیارے اب وہ باتیں تُم کو نہیں سُہاتی ہیں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۲۶) . لوگ اگر کہیں کہ ہم ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہیں تو سُہاتا ہے نہ کہ تم یہود و نصاریٰ جو بولیں ہم ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہیں. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، تفسیر قرآن العظیم ، ۲۹۳). ایسی کلی کا رنگ رُوپ کھیتوں میں ہی سُہاتا ہے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۵۲). **۲. پسند آنا ، بھانا ، اچھا لگنا.**

مرنا ، گلنا ، فنا ہو جانا
بن عجز نہ بھی کچھ سُہاتا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۵).

دل جن کے بجا ہیں ان کو آتی ہے خواب
آرام خوش آتا ہے سہاتی ہے خواب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۶). اب جو ان پر رام جی نے بپتا ڈالدی تو ان کی پاس بھی تمہیں نہیں سہاتی. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۱۶۳).

سُہاتے نہیں مُجھ کو دنیا کے دھندے
نہ ڈالو عبث میری گردن میں پھندے

(۱۹۰۹ ، مظہر المعرفت ، ۱۹).

ہو محفوظ کیا اس سے قیدی غریب
یہ تبدیلِ موسم اسے کیا سہائے

(۱۹۶۳ ، پروازِ عقاب ، ۱۱۸). **۳. (ہندو) نیم گرم ہونا** (ماخوذ : نوراللغات). [س : شوبھیت शोभयति].

سُہاتنا (ضم س ، سک ن) امث.
لطافت ، عمدگی ، خُوبصورتی ، دلکشی.

تُو صبا کا ہے وہ جھونکا جو گُزر گیا چمن سے
نہ وہ رونقیں ہیں باقی نہ کہیں سُہاتنا ہے

(۱۹۵۷ ، روزن ، ۸۲). [سُہان (رک) + تنا ، لاحقۂ کیفیت].

سُہانجنا (ضم س ، مغ ، فت ج) امذ.
رک : **سونجھنا**. جھونپڑے کے متّصل ہی ایک سُہانجنے کا درخت سایہ کئے ہوئے تھا. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۰۵). چارے کے درخت (شیشم ، پیپل ، کیکر ، بیر ، سرس ، کتھل ، کچنار سُہانجنا ، ڈھاک و زیتون) سبز چارہ کی فراہمی کا بھی ایک اہم ذریعہ ہیں. (۱۹۶۶ ، چارے ، ۱۷). [مقامی].

سُہانہ (ضم س ، فت ن) امذ.
رک : **سُہانا (۱)**. سُہانہ جنگل ، سُہانہ باغ دیکھ کر حد سے زیادہ مسرور ہوا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۴۴). [سہانا (۱) کا ایک اِملا].

سُہانی (۱) (ضم س) صف مث.
۱. سُہانا (۱) کی تانیث. وہ سُہانی جگہ اور ٹھنڈی چھاؤں دیکھ کر شہزادہ ایک آن سو گیا. (۱۸۰۳ ، گُل بکاؤلی ، ۵۱). وہاں کی پیاری صبح ، سُہانی صبح ، نازک صبح صرف ۲/۴ دن کی ہوتی ہے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۳۲). یہاں کی راتیں تو انتہائی سُہانی اور خُنک ہوتی ہیں. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگاہِ قدر شناس ، ۴۳). **۲. (مشاطہ گری) اِصطلاحاً وہ گالی یا ملامت کا لفظ جو شادی کے موقع پر دلہن والے دولہا اور دولہا والوں کو جھیز جھاڑ اور مذاق کے طور پر دیں** (ا ب و ، ۷ : ۸۳) [سُہان (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ سانی ڈھلنا ، محاورہ.
کنایہ ہے اس وقت سے جو قریب غروب آفتاب کے ہوتا ہے ، شام ہونا (نوراللغات).

سُہانی (۲) (ضم س) امث.
(جِنائی کاری) چیشی ، باریک نوک کا چھوٹی قسم کا سوجا (ا ب و ، ۳ : ۳۸). [ف : سوہان + ی ، لاحقۂ تصغیر].

سُہانی (۳) (ضم س) امث.
(باغ بانی) کیاری کی زمین ہموار کرنے کا تختہ ، پٹیلا (ا ب و ، ۶ : ۱۳۹). [غالباً : سہا ـ سہاگا + نی ، لاحقۂ نسبت].

سُہانے (ضم س) صف.
سُہانا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل. بچے کنجے کے نظر پڑے ، جتنے اتنے بھوت سہانے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۶). نکور نوبت کی لگ رہی شہنا نواز شہناؤں میں سُہانے بول بجا رہے ہیں. (۱۸۸۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۱۷).

ـــــ سانے ڈھلے م ف.
غروب آفتاب کے وقت (مخزن المحاورات ، ۵۳۶).

ـــــ خواب (ـــــ و معد) امذ.
خُوبصورت اور دلکش خواب ؛ (کنایۃً) رُومانی خیال ، دلکش سوچ ، خوش فہمی ، خوش کُن خیالات. شہر میں آنے سے پہلے میں اس شہر کے سُہانے خواب دیکھا کرتا تھا. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۹۰). [سُہانے + خواب (رک)].

سَہاؤ (۱) (فت س ، و مج) صف.
برداشت کے قابل ، سہنے کے لائق، (شاذ) نامعقول، بیہودہ، قابلِ نفرت (پلیٹس). [سَہا (رک) + و ، لاحقۂ نسبت].

سَہاؤ (۲) (فت س ، و مج) امذ.
صبر ، تحمّل (پلیٹس). [سَہانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سُہاوا (ضم س) امذ.
بناؤ سنگار ، آرائش ، زیب و زینت ، شان و شوکت.

کنھن کاج بادل اوتری برسی سہاوایہ
پیو پیو چنیوں اھنی پتوں سان میراھپ تلیہ

(۱۵۳۳ ، دیوانِ محمود دریائی (ق) ، ۷۲).

سج اُس لگیا پلاوا دو تن سو دیکھ سہاوا
اس گھر میں لائے لاواں کتاں سو جا اُچھال

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۱۶).

دیک اُس بزم کا خوش سہاوا وو نور
لگے بھیجنے مرحبا چاند سُورج

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۶۷). [سُہانا (۲) کا حاصلِ مصدر].

سُہاوَتی (ضم س ، و مج) امث.
(نجاری) چوکھٹ کے اترنگے کے اُوپر والی دہلیز کی جوابی لکڑی یا پتھر کی پٹی جو بطور بناؤ کے رکھی جاتی ہے اس میں کواڑ کی اُوپر کی چُول کے سوراخ ہوتے ہیں (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۳۰).
[س : سہاوتی सहावती].

سَہاوَر (فت س ، و) امذ (قدیم).
برداشت ، صبر و تحمّل.

ہو ایک خورد کوکب ، خورشید ایک خاور
جلدی بدن میں سلجا ، ہوتا نہیں سہاور

(۱۷۴۰ ، شاہ تراب ، د ، ۱۰۷). [سَہانا (۱) کا حاصلِ مصدر].

سَہاوَرت سُول (فت نیز کس س ، فت و ، سک ر ، و مع) امذ.
گھوڑوں کی ایک بیماری ، دردِ شکم ، گھوڑے کے پیٹ کا درد . سہاورت سُول ، گھوڑا زمین پر گرتا ہے اور لوٹتا ہے اور ہاتھ پیر بلند کرتا اور کانپتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۳۶).
[رک : سہاورت + سُول = درد].

سَہاوَل (فت س ، و) امذ.
۱. ساہل ، شاقول ، معماروں کا وہ آلہ جس سے عمارت ، دیوار وغیرہ کی راستی اور سیدھا پن معلوم کرتے ہیں. ڈوری کے دوسرے سِرے میں سہاول کا حلقہ باندھے. (۱۸۷۶ ، مصباح المساحت ، ۲ : ۵۰). پھاوڑا ، کدال ، کنی ، بسولی ، سہاول کو نیا سنبھال کے پُونچھ. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۰ : ۳). مکانات کی دیواریں اوپر تک بالکل سیدھی چلی گئی ہیں .... وہ لوگ ضرور سہاول یا اسی جیسا کوئی اوزار ... اِستعمال کرتے ہوں گے. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۳). **۲. سیدھ ، راستی.** سہاول کھڑی چیز کی سچی سیدھائی کو کہتے ہیں. (۱۹۱۳ ، انجینیرنگ بک ، ۵). [رک : ساہول].

سُہاوَن (ضم س ، فت و) صف.
دلکش ، عُمدہ ، خُوبصورت ، حسین.

دل بدکر او یار اُدم لکھ کا قطب شہ
باری کہ تیاوے نہ سُہاون جو نا اچھے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵۵). [رک : سُہاونا (۱) کی تخفیف].

سُہاوْنا (۱) (ضم س ، سک و) صف.
رک : سہانا (۱) ، **خُوبصورت.** باغات بھی شہر کے پچھم طرف نپٹ سُہاونے لگو ہیں کہ اِنسان کا جی وہاں کبھو اُداس نہ ہوا. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۰۰). یہ سُہاونا شہر ایک ایسے پہاڑ کے مُتّصل واقع ہے جسکی چوٹی پر ایک قلعہ نہایت مضبوط اور مُستحکم بنا ہوا ہے. (۱۸۳۷ ، حملاتِ حیدری ، ۹۳). افسوس یہ سُندر تن یہ سُہاونا بدن یہ صُورت پا ک ایک روز خا ک ہو جائے گی. (۱۹۲۲ ، طالب بنارسی ، سہارابیہ گوپی چند ، ۲۸).
[رک : سہانا (۱) کا ایک اِملا].

سُہاوْنا (۲) (ضم س ، سک و) ف ل (قدیم).
رک : **سہانا (۲) ، اچھا معلوم ہونا.**

ویٹھ سُہاوے جیو سہمانے ہونٹ سلونیں من لُبھانے

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۷)).

جوبن سوں قد سُہاوے نکے جو دھن اگن میں
دو پھول پریاں سوں ڈال دستی ہے جیوں چمن میں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۱).

صدقے نبیؐ ملاوے تل تل قطب رجھاوے
ات چھند بندی سُہاوے ساریاں میں اس پری کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۷۷).

صدا اچھی ہے جس کی گوشِ دل کو
سُہاویگی وہ گاوے یا نہ گاوے

(۱۸۰۱ ، باغ اُردو ، ۹۲). [سُہانا کا قدیم اِملا].

سُہاوَنی (ضم س ، سک و) صف.
رک : سہانی. کہاروں کی زربفت و کمخاب کی کوڑتیاں اور ان کی سُہاونی ہوں ہوں اور دیے پاوں کی پھرتیاں. (۱۸۶۲ ، خطر تقدیر ، ۶۱). آپ کا محل میرے کام کا نہیں میری جھونپڑی اس سے کہیں زیادہ سُہاونی ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خا ک پروانہ ، ۳۱). نئی حکومت کے لیڈروں کو اپنی تازہ کامیابی کے نشے میں یہ خوش خبری بڑی سُہاونی معلوم ہوئی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۸۷۰).
[سُہانی (رک) کا ایک اِملا].

سَہایْتا (فت س ، کس ی) امث.
سہایتا ، مدد ، اعانت. جس طرح آپ کبھو سہایتا کرنے کو تیار ہوں اپنی طرف سے سارا زور لگاوں گا. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۱ : ۳۷). ہمارے محافظ مترا دیوتا کے سامنے اپنے سر نگوں کر دیے وہی تمام دیوتاوں کی سہایتا کرنے والا ہے. (۱۹۷۲ ، اُردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۹۵). [سہایتا (رک) کا ایک اِملا].

سَہائی (فت س). (الف) صف ؛ امذ.
مدد کرنے والا ، پُشت پناہ ، ساتھ دینے والا (فرہنگِ آصفیہ).

(ب) امث. مدد ، سہارا ، پشت پناہی. چند لوگ مکّہ میں اسلام کا کلمہ پڑھے لیکن مُشرکوں کی سہائی اور پُشتی لیتے تھے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۶۳۶). میں تیرے اوپر تشٹ وان ہو کے تیری سہائی (مدد) کرنے آئی ہوں. (۱۹۰۸ ، مخزن ، ۳۷). [س : سہاے सहाय].

سُہائی (ضم س) امث.
(کاشت کاری) کھیت سے گھاس اور کٹی ہوئی فصل کی جڑیں نکالنے اور صفائی کرنے کا عمل (ا پ و ، ۶ : ۷۸). اف : کرنا ، ہونا. [سہا (سہاگا کی تخفیف) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

سَہائے (فت س) امذ ؛ امث.
۱. **مدد ، اعانت.** جگت پرکاش اپنے گرو کو جو کیلاش پہاڑ پر رہتا تھا یوں لکھ بھیجتا ہے. کچھ ہماری سہائے کیجئے. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۲۰). ۲. **رفاقت ، موافقت ، اُنس ، دوستی ، یارانہ** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : ساہاین साहाय].

---کَرْنا ف س.
مدد کرنا ، اعانت کرنا ، حفاظت کرنا (پلیٹس).

سَہائِیک (فت س ، کس ء ، ی مخ) امذ.
رک : سہایک.

کیا سہائیک ہو سکے جو آپ ہی لاچار ہے
خشک سالی میں ہماری زندگی دشوار ہے

(۱۹۲۰ ، پنتی پرتاپ ، ۸). [سہایک (رک) کا ایک املا].

سَہایَتا (فت س ، ی) امث.
مدد، اعانت، سہارا، تائید، یاوری ، حمایت، ڈھارس. تم مہامائی یعنی پاربتی کا استوت کرو ، وہ تمہاری سہایتا کرے گی. (۱۸۳۶ ، آثار الصنادید ، ۹۵). بھیتر سے بڑی سہایتا رہتی ہے. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۷۲). یہ سنان میری سہایتا کا ہے یا مجھے اکیلے چھوڑنے کا. (۱۹۳۱ ، نیتا رانا ، ۱۹۰). گروجی ، بڑا کشٹ مجھ پر آیا ہے میری سہایتا کیجئے. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۳۶). اف : کرنا ، ہونا. [س : सहायता].

---چاہْنا ف س.
تائید یا حمایت کا طالب ہونا ، مدد چاہنا ، کسی سے مدد طلب کرنا (ماخوذ : پلیٹس).

سَہایَک (فت س ، ی) صف ؛ امذ.
مددگار ، حمایتی ، سہارا دینے والا ، سرپرستی کرنے والا ، پُشت پناہ. پکار اپنے سہایک کو جو تُجھے میرے زبردست ہاتھ سے چھوڑائے. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۳ : ۳۰۹). [س : सहायक].

سَنْہتا (۱) (فت س ، سک ہ) امث.
(زراعت) چرخے کے کنارے پر ایک لکڑی سوا بالشت کی لمبی اور پون بالشت کی اُونچی گاڑی جاتی ہے اس کو سہتا کہتے ہیں (توصیف زراعات ، ۵۸). [مقامی].

سَنْہتا (۲) (فت س ، سک ہ). (الف) صف.
سہنے کے لائق ، قابلِ برداشت (ماخوذ : پلیٹس). (ب) امذ. **(قواعد) حالتِ مفعولی** (پلیٹس). [سہنا (رک) کا حالیۂ ناتمام].

---پانی امذ.
(حمامی) نیم گرم پانی ، معتدل گرم پانی جو نہانے کے لیے قابلِ برداشت ہو (ا پ و ، ۳ : ۱۰۶). [سہتا + پانی (رک)].

---سَہْتا (---فت س ، سک ہ) صف.
نیم گرم ، ایسا نیم گرم پانی جو قابلِ برداشت ہو ، کنکنا. خواص نے کنگھی کی سہتا سہتا گرم پانی ڈالا آہستہ آہستہ کھیا کرنا شروع کیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۰۴). نال کاٹنے کے بعد بچّے کو سہتے سہتے پانی سے نہلا دھلا کر کپڑے پہنا... بیگم کو دیا. (۱۹۶۳ ، انجام ، کراچی ، ۶ اپریل).

---سَہے ، اَنْ سَہْتا / نہ سَہْتا ، چھاتی دہے کہاوت.
برداشت ہو سکے وہ برداشت کیا جاتا ہے جو ناقابلِ برداشت ہو وہ دل توڑ دیتا ہے (جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

---سَہے اَنْ سَہْتا چھاتی پَھٹ دَہے کہاوت.
رک : سہتا سہے ان سہتا چھاتی دہے (خزینۃ الامثال).

سَہْتے سَہْتے (فت س ، سک ہ) م ف.
صبر سے ، صبر کے ساتھ ، تحمّل کے ساتھ ، برداشت کرتے ہوئے (ماخوذ : پلیٹس).

سَہْتوت (فت س ، سک ہ ، و مج) امذ.
(ٹھگی) مُسافر کو تلوار سے قتل کرنے کا عمل ، پھانسی دینے یا قتل کرنے والا ، ٹھگوں کا عہدے دار (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۱۹۵). [مقامی].

سَہْج (فت س ، سک ہ) صف.
۱. **آسان ، سہل.**

جان و راون و جیو تن کالبد کیا
عادت جو خوی سہج بداں عافیت میا

(۱۶۲۱ ، خالق باری ، ۷۲).

اِتنا نہ سہج بھیا جو بوجھیج
یک بار تجھانوں سب منے سہج

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰۲). باپ نے کہا مال جمع کرنا سہج ہے ، پر حفاظت اس کی اور اس سے فائدہ اٹھانا مشکل ہے. (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۹۳). نہیں تو سونے کی چڑیا کو پھنسانا کیا سہج ہے. (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۹۱).

سہج کو کٹھن بنا رکھا تھا
سیدھ میں ٹیڑھ لگا رکھی تھی

(۱۹۵۹ ، گُلِ نغمہ ، فراق ، ۳۰۳). ۲. **بات ، امر یا معاملہ جو ضروری نہ ہو ، معمولی ، غیراہم ، بے کار.**

بکتی ہے جو سہج تُجھ مکھ تی بات
وو علم لدُنی کے تھے سب نکات

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۲۲).

ترے عشق میں جو ہے ثابت قدم
دم عیسوی سہج اوس کا ہے دم

(۱۸۰۷ء ، داستان فتح جنگ ، ۱۲۶)۔ اگر اس کا بیوپار سہج ہے ، اس کا لین دین تول مول ٹھیک ٹھاک ہے تو آپ نظر حقارت سے اسے نہیں دیکھ سکتے۔ (۱۹۲۳ء ، مضامین عظمت ، ۲ : ۷۵)۔ **۳. پسندیدہ ، مطبوع ، مذعم.** کانوں سے جو چاہیئے کی آواز سہج سُنیئے تو خوشی سے اور شوق کے سوز سے ہمیشہ آجاتا ہے اور دل بےاختیار ہو جاتا ہے۔ (۱۸۴۵ء؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۲۳)۔ **۴. بلازحمت ، بغیر دقت ، آسانی سے.** سلیمان نے کہا کہ واقعی میں آپ نے درست فرمایا اور اس شخص سے کہا کہ سہج چُھٹی ملی۔ (۱۸۶۴ء ، مذاق العارفین ، ۳ : ۱۷۱)۔ **۵. آرام دہ ، سکون بخش.** ان کی بڑی شدید تمنا تھی کہ وہ اپنے محبوب وطن کشمیر آ کر اس کے سہج اور شفیق آغوش میں ہمیشہ کے لیے سما جائیں۔ (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۹۸)۔ [س : सहज]۔

---پکے سو میٹھا (ہو) کہاوت.
جس کام میں جلدی نہ کی جائے اس کا نتیجہ اچھا ہوتا ہے. کاتا اور لے دوڑی ، میرا شیوہ نہیں ، میں سہج پکے سو میٹھا ، کا قائل ہوں۔ (۱۹۶۶ء ، سرگزشت ، ۳۲۸)۔

---دھاری امذ.
سکھوں کے ایک فرقہ کا نام، نادی سکھ ، مونا. نادی سکھ جن کو مونا اور سہج دھاری بھی کہتے ہیں وہ حُقّہ پیتے ... ہیں۔ (۱۸۶۴ء ، تحقیقاتِ چشتی ، ۸۰۳)۔ [سہج + دھاری (رک)]۔

---سا صف.
آسان ، دیکھنے میں سہل ، معمولی سا ، سادہ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔

---سُہاگ پر کَون گُندھائے سِیس کہاوت.
عارضی زندگی پر کیا بھروسہ کرنا.

جلنا ہے رہنا نہیں اور جلنا بسوے بیس
ایسے سہج سُہاگ پر کون گُندھائے سیس

(۱۸۹۱ء ، ایّامیٰ ، ۵۶)۔

---سَہج م ف.
آہستہ آہستہ ، دھیرے دھیرے ، سُست رفتاری کے ساتھ ، نرمی ؛ آرام سے ، اطمینان سے ؛ پرانے نام. یہ اگلے وقتوں کی سواریاں ہیں ، سہج سہج چلتی ہیں ہچکولے بھی لگتے ہیں۔ (۱۸۶۷ء ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۴۶)۔ خانصاحب کے رُوبرو سہما سہما آیا ... اور بہت سہج سہج معانقہ کیا۔ (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱۳۵)۔ کھیر کی رسم ادا کر کے دلہا دلہن کے سہج سہج پھولوں کی سات چھڑیاں لگاتا ہے۔ (۱۹۰۵ء ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱۰۰)۔ یوں سہج سہج کے قدم اٹھا رہے تھے جیسے انہیں یقین نہ ہو کہ ان کی کمزور ٹانگیں ان کے اوپری جسم کا بوجھ سنبھال سکیں گی۔ (۱۹۸۷ء ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۶)۔

---کَرْنا ف م.
سہل بنانا ، آسان بنانا.

دل سے شرمندگی اور جور ترا ، طعنِ رقیب
عشق نے سہج کیا مُجھ پہ جو ہموار نہ تھا

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۶)۔

---میں م ف.
آسانی سے، آہستگی سے ، بلازحمت، اطمینان سے. جو اپنا نُقصان ہوتا ہوئے تو اسے سہج میں جواب دے۔ (۱۸۴۹ء؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۵۸) آواز سہج میں سُنی کہ اے کمبخت ، بدنصیب ڈور کا سرا اپنے ہاتھ میں مضبوط باندھ۔ (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۱۳۹)۔ یہ سچ ہے کہ میرا محبوب سہج میں نہیں مل سکتا۔ (۱۹۳۸ء ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۶۰)۔

سَہَج (۱) (فت س ، ہ) امث.
آنتوں کی رباحی بیماری. اگر خُون کا رُکاؤ عارضۂ سہج کی وجہ سے ہو جو ایک قسم کی آنتوں کی رِیاحی بیماری ہے تو یہ چیز اس عارضہ کے لیے نافع ہو گی۔ (۱۹۰۷ء ، فلاحت النخل ، ۲۲۳)۔ [ع]۔

سَہَج (۲) (فت س ، ہ) صف.
فطری ، حقیقی ، اصلی ، پیدائشی.

ظاہر باطن اپنا رُوپ
ذات منزّہ سہج سروپ

(۱۶۳۰ء ، کشف الوجود (قدیم اُردو ، ۱ : ۳۰۰))۔ پورِ تمام محو ہو کر سہجیں سہج ہے تو شرک حسنہ ہے۔ (۱۷۶۳ء ، چھ سرہار ، ورق ، ۲۷)۔ [س : सहज]۔

---اَوَسْتھا (---فت ا ، و ، سک س) امث.
فطری حالت ؛ (کنایۃً) سادہ زندگی. میں ایک سادے انسان کی طرح چاہتا ہوں چاہنے کا مفہوم نکال کر ایک ایسے مقام پر پہنچنے کی تمنا رکھتا ہوں، تمنا سے عادی ہوکر جسے ہم عُرفِ عام میں «سہج اوستھا» کہتے ہیں۔ (۱۹۸۶ء ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳۹)۔ [سہج + اوستھا (رک)]۔

---کار صف.
خالقِ فطرت ، قُدرت والا. اٹھارہ ہزار عالم میرے پیٹ میں ، نہ منجے نشان نہ منجے مثل ، نہ آنا نہ جانا ، نہ کچھ رُوپ نہ کچھ مانند نہ نشان ، میں ہوں نرانکار سن ، سہجیں سہجکار۔ (۱۵۸۲ء ، کلمۃ الحقائق ، ۴۳)۔ [سہج + ف : کار ، کردن = کرنا]۔

---ہیجڑا ، بِرہَم چاری کہاوت.
ہیجڑے کو برہم چاری بننا آسان ہے ، مجبوری کا نام صبر یعنی فطری یا مادرزاد نامرد کو مُجَرّد رہنا آسان ہے، نااہلیت چُھپانے کا اچھا بہانا جو چیز کسی کے پاس نہ ہو اُسے چھوڑنا آسان ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال)۔

سَہْجَن (ضم نیز فت مع س ، سک ہ ، فت ج) امذ.
ایک درخت کا نام ، سہجنا (رک).

وہ سہجن کہ وہ سُرخ گھونگچی کے پُھول
املتاس اور سال کنگنی کے پُھول
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۳۰۹). [رک : سہجنا].

سُہَجْنا / سُہَجْنَہ (ضم/نیز فت مع س ، فت ہ ، سک ج /فت ن) امذ.
(نباتیات) **ایک درخت کا نام جس کی کلیاں اور پھلیاں پکائی جاتی ہیں نیز اس درخت کے پُھول ، پتے ، پھل ، بیج ، چھال وغیرہ بطور دوا استعمال ہوتے ہیں. لاط :**

مقرر کچھ سہجنے کی بھی ہو چھال
سہوں کولے کے تو جو کوب کر ڈال

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۲۰). سہجنا بہت بڑا درخت نہیں ہوتا ، پُھول کی ترکاری پکاتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۲۰۰). سہجنہ کے پُھولوں ، پتوں ، پھلیوں اور گوند کو سرد بلغمی امراض میں استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۳۵). بعض جڑیں ایسی بھی ہیں جن کا تازہ رس عرق سے زیادہ مُفید ہے جیسے سہجنہ کی جڑ وغیرہ. (۱۹۵۱ ، یونانی دواسازی ، ۸۱۰). [س सेहरखो].

سَہْجِیْں (فت مع س ، سک ہ ، ی مع) صف.
رک : سہج (۲). اٹھارہ ہزار عالم میرے پیٹ میں نہ سجے نشان نہ سجے مثل ، نہ آنا نہ جانا ، نہ کچ رُوپ ، نہ کچ مانند نہ نشان ، میں ہوں نرانکارسن سہجیں سہجکار. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۳). [رک : سہج (۲) + یں ، لاحقۂ صفت].

سَہْجھ (فت مع س ، سک ہ ، جھ) صف.
آسان ، سہل.

دو عالم تجھ نیں بھر جاتا ہے ظالم
ترے تئیں سہجھ ہے آنکھیں پھرانا

(۱۷۳۲ ، دیوان قاسم ، ۳۱). [سہج (رک) کا قدیم املا].

سَہدیوی (فت س ، سک ہ ، ی مج) امث ؛ سہدیئی.
(نباتیات) **ایک دیسی بُوٹی کا نام جو بطور دوا استعمال کی جاتی ہے. اس کے پتے تلسی کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں.** تسکینِ حرارت ہونے کی وجہ سے سہدیوی کو صفراوی اور دموی بُخاروں میں ... استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۳۶). [مقامی].

سَہَر (فت س ، ہ) صف ؛ امذ.
(طب) **بے خوابی کا مرض ، بیداری ، نیند نہ آنا ، جاگتے رہنا.** سہر عربی میں بیداری کو ، جاگنے کو کہتے ہیں. (۱۷۷۱ ، تفسیر مُرادیہ ، ۵۶). سہر بے خوابی کے مرض کو کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۵). مُجھے سہر یعنی بے خوابی کی بیماری ہے تمام رات جاگتا رہتا ہوں. (۱۹۳۳ ، سخن ہوش ، ۱۳۶). [ع].

سِہَر (کس س ، سک ہ) امذ.
چھلکے جو مچھلی کے اُوپر ہوتے ہیں ، کھپرا ، فلس ، سنے. سانپ کی جلد پر بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سُنہری مچھلی کی طرح چھوٹی چھوٹی کھپریاں جنہیں سہر کہتے ہیں لگی ہوتی ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۱۹۰). [مقامی].

سِہْرا (کس مع س ، سک ہ) امذ.
۱. **موتیوں یا پُھولوں کی لڑیاں ، مقیش یا چاندی سونے کے تاروں کے ساتھ جو بیاہ کے وقت دُلہا دلہن کے سر پر باندھ کر مُنھ کی طرف چھوڑ دیتے ہیں جن سے چہرہ ڈھک جاتا ہے.**

سر باراں معطر حمائل سوں میل
سر سہرا ثُریا و طرّہ سہیل

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۲۹).

ایک پل میں ہوئے سہرا سیس پر
ایک پل میں ہوئے سر تیرے اوپر

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۸).

سر اُوپر موتیوں کے لڑکا سہرا
گلے میں ہار مقیش سُنہرا

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، نگار ، ۱۰۷). پگڑی کے اُوپر زری کا سرپیچ پھر سر پر موڑ اور ماتھے پر سہرا باندھا. (۱۸۹۸ ، رسوم ہند ، ۱۳۸). شہزادوں میں موتیوں کا طرّہ اور سہرا ، متوسط درجہ والوں میں پُھولوں کا سہرا ، پھولوں ہی کا طرّہ. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۷۷). ۲. **وہ نظم جو شادی بیاہ کے موقع پر شعرا ، دولھا اور اس کے اعزہ کو خوش کرنے کے لیے لکھتے ہیں اور اس میں سہرے کی تعریف اور دولھا کے چہرے پر اس کی سجاوٹ کی شاعرانہ تمثیلیں اور تشبیہیں ہوتی ہیں.**

ہم سُخن فہم ہیں غالب کے طرف دار نہیں
دیکھیں اس سہرے سے کہہ دے کوئی بڑھ کر سہرا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۸۸). دونوں شاعروں نے یہ سہرا کہا تھا لیکن ذوق کا سہرا ایسا مقبول ہوا کہ تمام دہلی میں لوگ اسے پڑھ پڑھ کے جُھومنے لگے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۳). سہرا یہ ایک طرح کی فرمائشی نظم ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، اصناف سُخن اور شعری ہیئتیں ، ۱۹۷). اف : پڑھنا ، کہنا ، گانا ، لکھنا. ۳. **(قبر یا تعزیہ پر چڑھانے کا) پُھولوں کا ہار جو کسی چیز پر گولائی میں جھکا دیا جاتا ہے.** ہندو بیاہ میں مور باندھتے ہیں ، یہ لوگ سہرا اور مقنعہ باندھنے لگے. (۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، قنوجی ، ۳).

جنوں میں موت آتی ہے مُجھے پُھولوں سے کیا مطلب
مری تُربت پہ سہرا ہو مرے تارِ گریباں کا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۹). میں واپس آتے ہی بیاہ کر لوں گا ورنہ یہ سہرا میری قبر پر چڑھے گا (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۱). اف : باندھنا ، ہونا. ۴. **ایک طرح کی آتش بازی کہ جب اسے چھوڑتے ہیں تو اس میں سے پُھول طرح جھڑتے ہیں کہ سہرے کی لڑیاں لٹکتی معلوم ہوتی ہیں.** اس میں پُھولجھڑی یا نسرین یا سہرے کی بارود بھی ٹُھکے دے کر بھر دیتے ہیں. (۱۹۰۳ ، آتشبازی ، ۶۸). یہ سلسلہ ختم ہوتے ہی مہتابیوں ، آفتابیوں اناروں اور سہروں ، جاتی جوئیوں بت پھلوں اور چرخیوں کا مُقابلہ شروع ہوا. (۱۹۳۷ ، فرحت اللہ بیگ ، مضامین ، ۲ : ۳۶). ۵. (سنگ تراشی) **مرغول جو پتھر کی پیشانی اور حاشیہ پر بطور سرگاہ بنی ہو ، منبت کاری کی بیل** (ا ب و ، ۱ : ۶۹). [शोभःशून].

ـــــ اپنے سَر باندھنا محاورہ.
خود کو کسی کام یا کارنامے کا حقدار قرار دینا. مولوی ... اس کا سہرا اپنے سر باندھ رہے ہیں جس کے لیے ہمیں لوگوں کو اصل صورتِ حال بتانا چاہیے. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۵).

ـــــ باندھنا ف م.
۱. **دلہن یا دولھا کے سر پر سہرا سجانا ، شادی کرنا.**

قدرتی پھولاں کا سہرا (باندھے) ہیں تج سیس اوپر
دیکھ سالیاں پات جوڑے تیں ہیں اے پھل بوستاق

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸).

خوش ہو اے بخت کہ ہے آج ترے سر سہرا
باندھ ، شہزادہ جواں بخت کے سر پر سہرا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۸۷).خدا چچا میاں اور چچی بیگم کو سلامت رکھے وہ اپنے ہاتھ سے اس کا سہرا باندھیں گے. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۱۶). ۲. **بہنوئی یا بہن کا نیگ لینے کے لیے سہرے کو سالے یا بھائی کے سر پر رکھنا.**

رشک سے لڑتی ہیں آپس میں اُلجھ کر لڑیاں
باندھنے کے لیے جب سر پہ اُٹھایا سہرا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۸۸).

ـــــ بڑھانا محاورہ.
سہرا سر سے کھولنا ، سہرا اُتار دینا ، سہرا ٹھنڈا کرنا.

تھی صبحِ شبِ عقد کہ پیکِ اجل آیا
دیکھا بھی نہ تھا ماں نے کہ سہرے کو بڑھایا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۷۳).جھمّن کے دلھا نے اپنا سہرا خود ہی بڑھا لیا تھا. (۱۹۸۳ ، درشن تین ، ۱۲۱).

ـــــ بنانا ف م.
موتیوں یا پھولوں کی مسلسل لڑیاں بنانا اس طرح سے کہ سہرے کی صورت ہو جائے.

دُرِ خوش آب مضامین سے بنا کر لایا
واسطے تیرے ترا ذوقِ ثناگر سہرا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۷).

ـــــ بندی (ـــــ فت ب ، سک ن) امث.
سہرا باندھنے کی رسم (علمی اُردو لُغت). [سہرا + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بندھائی (ـــــ فت ب ، سک ن) امث.
سہرا باندھنے کا نیگ جو بہنوئی کا حق قرار دیا گیا ہے.

کبھی دیکھا کہ دولھا کی قضا نے
لیا ہو نیگ ، سر سہرا بندھائی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۱۹). ہمارا سہرا بندھائی کا حق دیجئے. (۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۴۷).

ـــــ بندھنا محاورہ.
کامیابی کا حق دار قرار پانا ، کامرانی کا مستحق ہونا. تین بُت نصب کرا دیے گئے جن کے سروں پر فتح کے سہرے بندھے تھے (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنتِ رومہ (ترجمہ) ، ۱۷۲).ابھی تک لاشعور کی دریافت کا سہرا فرائڈ کے سر بندھتا ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۵).

ـــــ چڑھانا محاورہ.
عقیدۃً لوحِ مزار ، علَم یا تعزیوں وغیرہ پر پھول لٹکانا ، فوج کے نشان پر پھول چڑھانا.

نالے کے ساتھ منہ سے جو نکلیں گے لختِ دل
فوجِ الم چڑھائے گی سہرا نشان پر

(۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۳۲).

ـــــ دِکھانا محاورہ.
کسی کا بیاہ رچانے کی تمنا یا آرزو پوری ہونا ، کسی کی شادی میں شریک ہونے کا موقع ملنا. خُدا کا شُکر ہے جس نے آج ہم کو دونوں لڑکوں کا سہرا دکھایا. (۱۹۲۴ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۲۶).

ـــــ دیکھنا محاورہ.
کسی کو دولھا بنا ہوا دیکھنا ، کسی کی شادی کی خوشی میں شریک ہونا. موت و حیات سب کو لگی پڑی ہے بھلا جیتے جی ان کا سہرا دیکھ لیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۵).خدا وہ دن دکھائے کہ ان دونوں کا سہرا دیکھوں. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۵۰۹). جو کچھ ہونا تھا وہ کہاں ہوا؟ ماں باپ نے بیٹے کا سہرا کہاں دیکھا؟. (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۳۴).

ـــــ سَر باندھنا محاورہ.
حق دار بنانا ، مستحق قرار دینا. ایسی مبالغہ آمیز رائے دیتے ہیں کہ سب کے سہرے اس کے سر باندھ دیتے ہیں. (۱۹۸۶ ، نئی تنقید ، ۷۵).

ـــــ سَر ہونا محاورہ.
سب سے اہم کردار ادا کرنا ، کسی ہر کام کا دارومدار یا کامیابی کا انحصار ہونا ، سرخرو ہونا. علم جراحت سے متعلق تحقیق و انکشاف کا سہرا زکریا رازی کے سر ہے ... عباس الزہراوی کو خاص امتیاز حاصل ہے. (۱۹۶۰ ، گُل کدہ ، جعفری ، ۸۱).

ـــــ گانا محاورہ.
شادی کا سہرا نظم یا گیت سنانا.

دھوم ہے گلشنِ آفاق میں اس سہرے کی
گائیں مُرغانِ نواسنج نہ کیونکر سہرا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۶).جہاں تاج رنگ ہوتا ہے وہاں رنڈی بھی پہلے سہرا ہی گاتی ہے. (۱۹۸۱ ، اترپردیش کے لوک گیت ، ۳۱۵).

ـــــ گُوندھنا محاورہ.
۱. **سہرا بنانا ، سہرا تیار کرنا ، پھولوں کو پرو کر لڑیاں تیار کر کے انہیں سہرے کی شکل دینا.**

تھے براق وہاں آدم سے لگا تا احمدؐ
اور جبریل امین گوندھ کے سہرا لایا

(۱۷۰۷ ، ولی ، (اردو ، کراچی ، ۵۶)).

تا نبے اور نبی میں ہے اخلاص بہم
گوندہیے سورۂ اخلاص کو پڑھ کر سہرا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۸).

شوخ ایسا ہے کہ چھونے سے اُلجھ پڑتا ہے
مُجھ کو حیرت ہے کہ گوندھا گیا کیونکر سہرا
(۱۹۲۸ ، سرتاج سُخن ، ۱۰۲). ۲. (کنایۃً) سہرا کہنا یا تحریر کرنا ، سہرا لکھنا. ہماری طبعِ کمجیں نے جھٹ سہرا گوندھ ڈالا . (۱۹۳۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۲۰ : ۱۰).

سُہرا (ضم مع س ، سک ہ) امذ.
خسر ، یعنی بیوی کا یا شوہر کا باپ ، عوام سہرا بھی بولتے ہیں (محاورات ہند). [رک : سُسرا].

سُہراب (ضم مع س ، سک ہ) امذ.
ایران کے مشہور پہلوان کا نام؛(کنایۃً) بہادر ، جری ، طاقتور.
حیف ہے دستِ بلِ گردوں نے کیا کیا کر دیے
بہمن و اسفندیار و رستم و سہراب خاک
(۱۸۳۹ ، معروف ، د ، ۶۹).

فرامرز ، سہراب و اسفندیار
جو ہوتے مُقابل تو ہوتے فرار
(۱۹۰۳ ، صدق البیان ، ۱۰۷). اس نے سب کو اٹھا اٹھا کر پھینک دیا اور کھڑے ہو کر للکارا کہ ہاں کہاں ہیں رستم و سہراب ، اسفندیار و گودرز. (۱۹۳۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۷). [ف : عَلَم].

سُہراٹ لگانا ف م.
بھولی ہوئی بات یاد دلانا (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۸ : ۱۰).

سَہرانا (فت س ، سک ہ) ف م.
۱. **ترتیب دینا ، آراستہ کرنا ، سجانا.** اس کی عرضی جو مضامین نیاز اور صدقِ دل کی دعاوں سے سہرائی ہوئی تھی ، درگہ میں پڑھی گئی. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۲۰). ۲. **کانپنا ، تھرّانا ، پھریری لینا.** بدن ہمارے سہرا گئے. (۱۹۷۳ ، پکھلا نیلم ، ۳۵). ۳. **خوشی یا ڈر سے رونگٹے کھڑے ہونا ، سہلانا یا ہاتھ پھیرنا ، رونگٹے کھڑے ہونا ، پھریری لینا ، خوشی یا غم کے اظہار کے وقت ہلنا ، آہستہ آہستہ ملنا ، مارنا ، سہلانا ؛ تھکانا ، پریشان کرنا ، چھیڑنا ، گدگدانا ، تنگ کرنا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سہلانا (رک) کا متبادل املا].

سِہرانا (کسر س ، سک ہ) ف م.
مقدس چیز کو دریا میں بہانا (جامع اللغات). [رک : سِرانا].

سُہراوَن (فت مع س ، سک ہ ، فت و) امث.
گدگدی ، چھیڑ چھاڑ (جامع اللغات ؛ پلیٹس) . [سہراونا (رک) سے حاصلِ مصدر].

سَہراوْنا ف م.
سہلانا ، سہرانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : سہرانا].

سَہَرنا (فت س ، ہ) ف م.
ترتیب دینا ، سنوارنا ، سجانا ، آراستہ کرنا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ب : सहर ؛ س : सहर (ति)].

سِہَرنا (۱) (کسر س ، فت ہ) ف ل.
کانپنا ، خوف زدہ ہونا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : शिहर].

سِہَرنا (۲) (کسر س ، فت ہ) ف م.
بال بکھلانا ، حل ہو جانا ، مائع بن جانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : شیتھل शिथिल].

سُہَرنا (ضم س ، فت ہ) ف م.
کھینچنا ، گھسیٹنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سہارنا رک کا تعدیہ].

سُہْرَوَرْدی (ضم مع س ، سک ہ ، ر ، فت و ، سک ر) صف.
ایران کے شہر سہرورد کے مشہور صوفی بُزرگ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی.
اور سیز دہم یہ سہروردی ہے عیاں
تو شیخ ابو نجیب سے اوس کو جان
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۳).

قادری اور سہروردی اور چشتی
چشمۂ فیض ہے جناب کا در
(۱۹۵۹ ، صد رنگ ، ۴۶). [سہرورد (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُہْرَوَرْدِیّہ (ضم مع س ، سک ہ ، ر ، فت و ، سک ر ، کسر د ، شد ی بفت) امذ.
مشہور صُوفی بُزرگ حضرت شیخ سہروردی کے مسلک کا پیروکار یا مُرید ، سہروردی سلسلۂ صوفیا . سہروردیے حالتِ جذب میں نعرے کرتے ، صابری صبر و شکر کا دم بھرتے . (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۸۰). پہلے دور کے خواجگانِ چشت ، بُزرگانِ قادریہ اور سہروردیہ بہت بلند رتبہ لوگ تھے. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۵۵). [سہروردی + یہ ، لاحقۂ نسبت].

سَہْرُوسا (فت س ، سک ہ ، و مع) صف.
غصہ ور ، ناراض ، بھڑکا ہوا (جامع اللغات). [س : सह + रोष + क].

سِہْرَہ (کسر مع س ، سک ہ ، فت ر) امذ.
رک : سہرا . اس موقع پر گویوں نے سہرہ اور سہاگ گائے . (۱۹۲۰ ، اسلامی معاشرت اندلس میں ، ۱۶۹). [سہرا (رک) کا مُتبادل اِملا].

سُہْرَہ (ضم س ، سک ہ ، فت ر) امذ.
برفانی پرند جو ترکستان سے موسم سرما میں پاکستان آتا ہے. ترکستانی کالی سُہرہ چھ انچ لمبا ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، پاکستان کے دل چسپ پرندے ، ۱۳۱). [مقامی].

سَہْری (فت س ، سک ہ) امث.
ایک قسم کی مچھلی ، کاہور ، سیم ماہی Cyprinoschry Sopareius (فیلن ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ب : सहरी].

سِہڑی (کس س ، سک ہ) امث.
کپکپاہٹ ، سردی ، تھرتھری (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات) .
[رک : سہرنا (۱) سے اسمِ کیفیت].

سِہڑے (کس مع س ، سک ہ) امذ.
سہرا کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

سہرے کہاں تک پڑیں ، آنسوؤں کے چہرے پر
گریہ گلے ہی کا ہار ، دیکھیئے کب تک رہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۰۳).

ہو خیر دلہن دولہا کی ماتھا مرا ٹھنکا
اچھا نہیں ہی ٹوٹنا سہرے کی لڑی کا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۷۶). یہ تو آج تک نہیں دیکھا کہ کوئی اپنے سہرے کی بی بی کو مرغی کی طرح ڈھابلی میں بند کرے . (۱۹۰۹ ، اتالیق بی بی ، ۳۵).

---کے پُھول کِھلنا محاورہ.
بیاہ کا وقت آنا ، شادی کی مبارک نوبت آنا.

دونوں دولہا دلہن خوشی سے ملیں
کہیں سہرے کے پُھول جلد کھلیں

(۱۸۸۱ ، منیر (نوراللغات)).

---کے پُھول نَہ سُوکھنا محاورہ.
شادی ہونے زیادہ زمانہ نہ ہونا ، بیاہ کو زیادہ مُدّت نہ گزرنا ، نئی نئی شادی ہونا.

سہرے کے پُھول بھی ابھی سُوکھے نہیں ہیں آہ
جو آگیا پیام رنڈاپے کا یا اِلٰہ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۰).

سَہڑیا (فت س ، ہ ، سک ر) امذ.
نباتات کی ایک مخلوط نسل کی قسم جو زرد اور سبز ہوتی ہے . مخلوط نسل کو جس میں مفرد معتاد ہوتی ہے سہریا ہریا ( ) کہتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادیٔ نباتیات ، ۲ : ۸۵۸). [سہر + یا ، لاحقۂ نسبت].

سُہریز (ضم س ، سک ہ ، ی مع) امذ.
شہریز ، خُرما کی ایک مشہور قسم. اہلِ لُغت نے اس کو سینِ مہملہ کے ساتھ سُہریز لکھا ہے.(۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۳۳). [ع].

سَہڑی (فت س ، سک ہ) امث.
عام دیسی چڑیا کی ایک قسم جو عموماً مکانوں میں آباد ہو جاتی ہے. اس کی تین قسمیں ہیں... سہڑی (فارسی میں سہرہ کہتے ہیں). دوئم بنیاہ ہے جو سہڑی کے گھونسلے میں انڈے دیتی ہے. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۵۱). [مقامی].

سَہَس (۱) (فت س ، ہ) صف.
ایک ہزار ، ہزار.

خدا کی رضا سوں برس کاٹھ آیا
سہس شکر کر توں برس کاٹھ آیا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۵۰).

سہس رنگوں اور ایک رنگیلا سہس چھبوں یک بام
ایک ہے کے پانوں پھسل گئے دوہی سر بدنام

(۱۸۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۳۸). [سَہسر (رک) کا قدیم املا].

---موریَہ (---و مع ، سک ر ، فت ی) امث.
ایک بُوٹی کا نام جو زخم کے کیڑوںکے مارنے میں بطور دوا استعمال کی جاتی ہے. برسات میں اُگتی ہے. پتے چوڑے ہوتے ہیں . دوا کہ دیدان کے مارنے میں عدیم المثال ہے ... شریفہ کی تازہ پتی پیس کر بھرنا سہس موریہ جو ایک قسم کی گھاس چوڑی پتی زمین پر لیٹی ہوئی برسات میں جمتی ہے ، پیسکر بھرنا . (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۰۸). [سہس + موریہ (رک)].

---ناگنی (---سک گ) امث.
(ہندو) پاتال کے ناگ لوک میں کالا ناگ رہتا ہے جس کے ہزار پھن ہوتے ہیں ، اس کی ناگنیں بھی ہزار ہیں ، ہندو دیو مالا میں یہ ناگ اور ناگنیاں مقدس مانی جاتی ہیں.

جوڑا نہیں گُندھ ہے کنھیا کی
یا سہس ناگنی ہے دریا کی

(۱۷۰۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۳). [سہس + ناگنی (رک)].

سَہَس (۲) (فت س ، ہ) صف.
۱. ہمّت ، جُرأت ، حوصلہ.

جو سہس دل کمل پہ قایم ہے
اور اس لوک اس پہ دایم ہے

(۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۳۳). **۲. فتح ؛ روشنی ؛ ہندی مہینے ماگھ ، اگھن ؛ موسم سرما** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات) .
[ساہس (رک) کی تخفیف].

---بَرکھا (---فت ب ، سک ر) امث.
جاڑوں کی بارش ، ماگھ کے جھلے. آسمان پر سہس برکھا کے بادل ... ڈٹے ہوئے تھے. (۱۹۸۳ ، ترک بہادر ، ۵۷). [سہس + برکھا (رک)].

سَہْسَر (فت س ، سک ہ ، فت س) صف.
ہزار.

اٹھارہ سہسر عالم جن
ان نہیں سر جیانا ہور کن

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ورق ۱). [س : सहस्र].

---ڈُبکی میں لَئی موتی لَگا نَہ ہاتھ ، ساگَر کا کیا دوش ہے ، ہیں ہمارے بھاگ کہاوت.
میں نے ہزار غوطے لگائے مگر موتی نہ ملا. اس میں سمندر کا کوئی قصور نہیں ، ہماری قسمت ہی خراب ہے. **قسمت کے بغیر محض کوشش سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا** (جامع الامثال).

---گوپی ایک کَنْھَیا کہاوت.
ایک چیز کے بہت طالب ، چیز ایک آرزومند بہت ، یک انار و صد بیمار (جامع الامثال).

۔۔۔ ہاتھ میں جیسے چاہے دے کہاوت۔
خدا کے دینے کے ہزار رستے ہیں ، جس طرح چاہے دے (جامع الامثال)۔

سَہَنسَن (فت س ، سک ہ ، فت س) صف۔
ہزار ، ہزار سے متعلق ، اکائی دہائی وغیرہ کی گنتی میں ہزار کی گنتی. یہاں اکائی اور دہائی اور سینکڑے اور ہزاروں کا ایکن ، دہن ، سین ، سہسن دہ سہسن ۔ (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۲)۔ [رک : سہس + ن ، لاحقۂ نسبت]۔

سَہَسَہ (فت س ، سک ہ ، فت س) امث۔
تھیلی ، لاٹ کی تھیلی. بادشاہ کا حکم یہ بھی ہے کہ ہزار دام ایک لاٹ کی تھیلی میں رکھے جائیں اس کا نام سہسہ ہو ۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۱۷)۔ ہلاس کی تھیلیوں ... کو زبان ہندی میں سہسہ کہتے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱)۔ [مقامی]۔

سِہَک (کس س ، فت ہ) م ف۔
سِسک.

پیت سنگھاتین پکڑ رہ
رون لاگا سہک سہک

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۱۳)۔ [رک : سِسکنا]۔

سُہَک (ضم س ، سک ہ) امث۔
رک : سوک ، سوگ. کامنی کو اس بہانے سے جگایا کہ ایک سہک دھوم کی نکلنے والی ہے ۔ (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۸۷)۔ [سوگ (۲) کا ایک املا]۔

سَہَل (فت س ، سک ہ)۔ (الف) صف۔
۱. **آسان ، مشکل کا نقیض.**

کہے شہ کی تدبیر یو سہل ہے
اگر نہ کریں تو بہوت جہل ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۲)۔

بن تجھ کون تو آپکی ہو سچ ہے
ہے سہل تجھ اور کون کرچ ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۷)۔

ملنا ترا اگر نہیں آساں تو سہل ہے
دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۳)۔ میں تو اتنی فارسی نہیں جانتا کہ مشکل الفاظ لکھ سکوں ... اگر کیفیات کا احساس ہو تو مشکل زبان بھی سہل ہو جاتی ہے۔ (۱۹۳۰ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۱۷۳)۔
۲. **سرسری ، غیر اہم ، معمولی ، حقیر.**

آلودگان گرد کو متعم نہ بوجھ سہل
اکثر سنا ہے گنج تو پنہاں ہے زیر خاک

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۷)۔

مت سہل ہمیں سمجھو پہنچے تھے بہم تب ہم
برسوں تئیں گردوں نے جب خاک کو چھانا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۵۵)۔ یہ بات کہ کیسی بیماریاں کس طرح پر سہل اور خوشگوار علاج سے آرام پاتی ہیں ملاحظہ فرمایا کریں۔ (۱۸۶۷ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۶۳)۔

سہل کہتا ہوں مجتمع حسرت
تفرقہ کوئی مرا شعار نہیں

(۱۸۵۱ ، حسرت ، ک ، ۱۷۲)۔ ۳. **نرم زمین ، پولی زمین ، نرم اور ہموار زمین.** آبادی و ویران ، ویرانہ آباد ، بر بحر ، سہل جبل ، جبل سہل ہو جاتا ہے۔ (۱۸۸۳ ، طلائع المقدور ، ۳)۔ (ب) م ف. **بآسانی ، سہولت سے ، بلا دقت.** شہسواری اور تیر اندازی تو بیشک سہل آ جاتی ہو گی ، لیکن کیا اچھی بات ہوتی اگر ہمیں معلوم ہو جاتا کہ راست بازی کن کن طریقوں سے سکھاتے ہیں۔ (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۳۳)۔ [ع]۔

۔۔۔ اِعْتِقاد (۔۔۔ کس ا ، سک ع ، کس ت) صف۔
آسانی سے اعتقاد کرلینے والا ، آسانی سے معتقد ہو جانے والا. اس روش میں کوئی تغیر نہ ہوا وہ جیسے سہل اعتقاد تھے ویسے ہی سہل اعتقاد رہے۔ (۱۹۳۲ ، دودھ کی قیمت ، ۹۷)۔ [سہل + اعتقاد (رک)]۔

۔۔۔ اِعْتِقادی (۔۔۔ کس ا ، سک ع ، کس ت) امث۔
زود اعتقادی. آخر اسے اپنی سہل اعتقادی کا تاوان دینا پڑا۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۲۲)۔ [سہل اعتقاد + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔ُ۔ الْاِخْراج (۔۔۔ ضم ل ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک خ) امذ۔
رک : سہل الادا. انسان ہمیشہ سے سہل الاخراج الفاظ کا متلاشی ہے۔ (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۳۵)۔ [سہل + رک : ال (۱) + اخراج (رک)]۔

۔۔ُ۔ الْاَدا (۔۔۔ ضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت ا) امذ۔
ادائیگی میں آسان ، بولنے یا زبان سے ادا کرنے میں آسان. ادائی بول چال میں وہی الفاظ زبان پر آئیں گے جو سادہ صاف اور سہل الادا ہوں۔ (۱۹۰۷ ، موازنہ انیس و دبیر ، ۳۰)۔ [سہل + رک : ال (۱) + ادا (رک)]۔

۔۔ُ۔ الْاُصُول (۔۔۔ ضم ل ، غم ا ، سک ل ، ضم ا ، و مع) صف۔
آسان ، غیر اہم ، آسانی سے سمجھ میں آنے والا.

ہوا سہل الاصول وعدۂ وصل
کر رحم اہلِ حوصلہ ہو کر

(۱۸۹۵ ، دلیر حسن ، مرزا ، ۲۹)۔ مشکل سے مشکل مسئلہ ان کے سامنے سہل الاصول ہو جاتا ہے۔ بڑے ذہین آدمی ہیں۔ (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۳۵)۔ [سہل + رک : ال (۱) + اصول (رک)]۔

۔۔ُ۔ الْاِنْتِقاش (۔۔۔ ضم ل ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ن ، کس ت) صف۔
آسانی سے شکل اختیار کر لینے والا ، بلا زحمت کسی بھی شکل میں تبدیل کیا جانے والا. سیال کی تعریف یہ ہے کہ وہ سہل الانتقاش ہو۔ (۱۹۰۰ ، عربی طبیعیات کی ابجد ، ۲۹)۔ [سہل + رک : ال (۱) + انتقاش (رک)]۔

ـــــُ الْاِنْقِیاد (ـــــضم ل ، غم ا ، سک ل، کس ا ، سک ن ، کس ق) صف.
آسانی سے رُک جانے یا بند ہو جانے والا ، جلد قابو میں آ جانے والا ، جیسے آسانی سے روکا جاسکے ، آسانی سے قابو میں آنے والا. مثلاً پانی کہ ہم اس کا اتنا ہی حال جانتے ہیں کہ سیال ہے سہل الانقیاد ہے۔(۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۸۵)۔ [سہل + رک : ال (۱) + انقیاد (رک)].

ـــــُ الْحُصُول (ـــــضم ل، غم ا، سک ل، ضم ح، و مع) صف.
آسانی سے دستیاب ، آسان ، عام ، معمولی ، آسانی سے مل جانے والا. دوا چونکہ سہل الحصول و کم قیمت ہے ایک عرصہ تک میری توجہ اس کی طرف نہیں ہوئی. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۳۷). بنگال کے گیتوں کی تفصیل سہل الحصول ہے. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۹۸)۔ [سہل + رک : ال (ا) + اصول (رک)].

ـــــُ الْخُرُوج (ـــــضم ل، غم ا، سک ل، ضم خ ، و مع) صف.
بآسانی ادا ہونے والے الفاظ ، حروف جو روانی سے ادا ہو سکیں. اپنے سہل الخروج ہونے کے سبب ہر ایک سے اپنے اپنے موقع پر بہ آسانی سرزد ہو جایا کرتی تھیں. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۱۳)، اس کے لئے چند مفرد و سہل الخروج حروف ملکی و مقامی رنگ میں تجویز کئے گئے. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۳۳)۔ [سہل + رک : ال (ا) + خروج (رک)].

ـــــُ الْعَمَل (ـــــضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، فت م) صف.
عملاً آسان ، آسان ، بلاتکلیف ، بے زحمت ، وہ کام جس میں کوئی دشواری نہ ہو. ایک ہلکا سا سہل العمل قبض کشا اور معتدل مقنہ ، ارکان صاحب کے امعا کو تسکین دینے ، تر رکھنے اور تازگی بخشنے کے لئے. (۱۹۲۳ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۲۳۰) کام کی تکمیل اور اس کے سہل بنانے میں دو عنصر کام کرتے ہیں ... دوسرے فکر کو ناہمواریوں سے دور کرنا اور اس کو سہل العمل بنانا. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۸)۔ [سہل + رک : ال (ا) + عمل (رک)].

ـــــُ الْفَہْم (ـــــضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت مع ف ، فت نیز سک ہ) صف.
آسان، آسانی سے سمجھ میں آجانے والا. نصیحت کو خود نہیں سمجھتے اور یہ سہل الفہم تدبیرات جلد ثابت کرتی ہیں کہ طبیعت سے برعکس کرنا گویا خوشی سے برخلاف ہوتا ہے. (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۱۲۳)، اس کتاب میں ... خالد کے فکر و فن کی بہت جامع و سہل الفہم نمائندگی کرتی ہے. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۲۶۳)۔ [سہل + رک : ال (ا) + فہم (رک)].

ـــــُ الْمَاخَذ (ـــــضم ل ، غم ا ، سک ل، فت خ)صف
جلد سمجھ میں آ جانے والا ، آسان ، جس کے ماخذ کی تلاش میں دشواری نہ ہو ، آسانی ماخذ والا. علم تاریخ جس میں باوجود یہ کہ بہت سے فائدے ہیں سہل الماخذ ہے اور اس کے حاصل کرنے میں زیادہ کلفت اور مشقت نہیں پڑتی وہ حفظ پر مبنی ہے . (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۱۰)، قدما آس پاس کی چیزوں سے سادہ سادہ تشبیہیں پیدا کرتے تھے استعارے بھی سادے اور سہل الماخذ ہوتے تھے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۱۶)۔ [سہل + رک : ال (ا) + ماخذ (رک)].

ـــــُ الْمَخْرَج (ـــــضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت م ، سک خ ، فت ر) صف.
آسانی سے باہر نکلنے والا. اُردو اور ہندی پنجابی کے مقابلہ میں زیادہ سلیس اور سہل المخرج واقع ہوئی ہے. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۲۳۶)۔ [سہل + رک : ال + مخرج (رک)].

ـــــُ الْمُمْتَنِع (ـــــضم ل ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک م ، فت ت ، کس ن) صف.
ایک انہونی بات یا کام کو بالکل آسان ثابت کرنا ؛ آسان سے آسان عبارت لکھنا ، سہل ممتنع.

شعر معنی بند سے ہے کوئی شاد
کوئی سہل الممتنع رکھتا ہے یاد

(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۱۲۰)۔ [سہل + رک : ال (ا) + ممتنع (رک)].

ـــــُ الْوُصُول (ـــــضم ل ، غم ا، سک ل، ضم و ، و مع) امذ.
آسانی سے ہاتھ آنے والا ، بآسانی وصول ہونے والا ، بلا زحمت مل جانے والا. مدرسین کو استعداد بڑھانے کا ذریعہ ، کتب خانہ اور اخبار بہت سہل الوصول ہے۔(۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۴). معاش کا کوئی ذریعہ نوکری سے زیادہ آسان اور سہل الوصول نہ تھا . (۱۹۰۸ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۳۱)۔ [سہل + رک : ال (ا) + وصول (رک)].

ـــــ اِنْکار (ـــــ کس ا ، سک ن) صف.
کاہل ، سُست ، حیلہ جو (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات) .
[سہل + انکار (رک)].

ـــــ اِنْکاری (ـــــ کس ا ، سک ن) امث.
۱. **سُستی ، کاہلی ، آلکسی.** مذہبی باتوں میں غفلت اور سہل انکاری سب ہی ہوتی ہے. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵). سندوں میں سہل انکاری کرتے اور راویوں کے متعلق چشم پوشی کرتے ہیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۶۱). ۲. **تن آسانی ، آرام طلبی ، آسان طلبی ، تساہل.** یہ بات سہل انکاری اور مطلق العنان رہنے سے تو بہتر ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۱۵۴)، ۳. **بے دلی ، عدم تُوجہ.** خاصے کا وقت گزر گیا ہے کچھ کھائیے ، تو سہل انکاری سے کہا کہ بہتر ہے ، منگوائیے . (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۸۵) . ۴. **ٹال مٹول ، حیلہ جوئی ، بہانہ تراشی.** مدرسین کو چاہیے کہ طلبہ کو کتاب خریدنے میں مستعدی کا عادی رکھیں اول تو بغیر کتاب ان کی تعلیم کا حرج ہو گا دوسرے ... سب سہل انکاری کریں گے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۹)۔ [سہل انکار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ اَنْگار (ـــــ فت ا ، غنہ) صف.
کام سے جی چُرانے والا ، آرام طلب ، تن آسان ، بے پروا .

شرط نہیں بدنا اور چونکہ وہ سُست اور سہل انگار اور حد درجہ کا سیدھا ہے ، بنے کی نوک کو دیکھنے بھالنے کا تو ہے نہیں . (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، امراؤ علی ، ۸۳). وہ بے حد سہل انگار اور تن آسان تھا. (۱۹۶۲ ، تاریخ جمالیات ، ۳۰۹). ۲. سُست ، کاہل ، حیلہ جو ، بہانہ ساز. یہ بہت مشکل کام ہے اور ہم ایسے سہل انگار اس سعی کے متحمل نہیں ہو سکتے. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۳۴).[سہل + ف: انگار، انگاردن ـ سمجھنا، معلوم کرنا ، گمان کرنا].

---انگاری (---فت ا ، غنہ) امث.
غفلت ، لاپروائی ، تساہل. تہیب کا لفظ کچھ میری سہل انگاری اور سہو کاتب سے رہ گیا ہے. (۱۸۵۸ ، خطوطِ غالب ، ۱۶۲). کیوں وہ اپنی اولاد کو تعلیم نہیں دلواتے ... محض اپنی بے پروائی اور سہل انگاری کے سبب. (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۲۶۴). سچ تو یہ ہے کہ اپنی سہل انگاری اور تقلیدی ذہنیت سے ہم نے اپنی رسوائی کا سامان کیا اور بس. (۱۹۸۷ ، غالب فکر و فن ، ۹۱). [سہل انگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پسند (---فت پ ، س ، سک ن) صف.
مشکل پسند کا نقیض ، آسان پسند. دوسرا سبب یہ ہے کہ قارئین سہل پسند ہوگئے ہیں. (۱۹۸۵ ، یہ صورت گر کچھ خوابوں کے ، ۹۸). [سہل + پسند (رک)].

---پسندی (---فت پ ، س ، سک ن) امث.
آسان پسندی ، محنت سے بھاگنا. ظاہر ہے کہ سہل پسندی ، نعرہ بازی اور جذباتیت فوراً لپک کر نمبر ۳ کا انتخاب کرتی ہے. (۱۹۷۳ ، صدا کرچلے ، ۱۸۹). [سہل پسند + ی، لاحقۂ کیفیت].

---سَمَجْھنا / جاننا ف م.
آسان جاننا ، سہل جاننا.

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۱۸).

سمجھو نہ سہل تم خفقان کو حکیم جی
حضرت اسے بھی جانیے ہمزادۂ جنون
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۹).

---کاری امث.
۱. **آسان بنانا.** اردو میں بھی سہل کاری کا خیال رہا ، کوئی لفظ دشوار کہ جس کا جہاں موقع ہو ، نہ ڈال سکا. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۱۱). ۲. **آرام و سکون سے کام کرنا.** سالیکیولوں کے لیے کافی سہل کاری سے کام لینا پڑتا ہے. (۱۹۸۳ ، نامیاتی کیمیا ، ۱۳). [سہل + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کوشی (---و مع) امث.
سُستی ، آرام طلبی ، عدم توجہ ، غفلت. اس اعتراض میں مشرقی اہل علم و دانش پر سہل کوشی یا کم نگاہی کا طعن بھی شامل ہے. (۱۹۶۲ ، میزان ، ۱۱۰). [سہل + ف : کوش ، کوشیدن ـ کوشش کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گیر (---ی مع) صف.
نرمی کا سلوک کرنے والا ، اچھا برتاؤ کرنے والا ، سخت گیر کا نقیض ، رحم دل. تم سہل گیر بھیجے گئے ہو نہ سخت گیر. (۱۸۸۰ ، تہذیب الایمان ، ۱ : ۱۳). ظاہر ہے جب سلطنت سہل گیر ہو گی ، رعایا کی امیدیں پھلیں پھولیں گی. (۱۹۰۴ ، مقدمۂ تاریخ ابن خلدون ، ۲ : ۲۲۳). [سہل + گیر ، لاحقۂ فاعلی].

---لَٹکا (---فت ل ، سک ٹ) امذ.
آسان نسخہ ، ایسا نسخہ جس میں پیسے کم صرف ہوں اور فائدہ زیادہ ہو. آموں کو پہلے بُھون لینا جب خُوب پلپلے ہوں ، گُودا نکال کر پھینک دو اس سے سہل لٹکا ہی نہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)). [سہل + لٹکا (رک)].

---مُمْتَنِع کس صف(---ضم م ، سک م ، فت ت ، فت نیز کس ن) صف.
وہ نظم و نثر جو دیکھنے میں آسان نظر آئے لیکن اگر کوئی ویسی لکھنا چاہے تو بہت دشوار ہو. سخن فہم اگر غور کرے گا تو نظیر کی نظم و نثر میں سہلِ مُمتنع پائے گا. (۱۸۶۶ ، خطوطِ غالب ، ۳۰۵). ایسے سہلِ مُمتنع کلام کا کہنا کھیل نہیں. (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۱۹۸). اس میں سہلِ مُمتنع کا حُسن ہے. (۱۹۸۷ ، فاران ، کراچی ، اپریل ، ۵۴). [سہل + مُمتنع (رک)].

سیہلا (کس س ، سک ہ) امذ.
ریشمی چادر جس کا دکن میں زیادہ رواج ہے ، سیلا. دوپٹے کے لیے بنارسی سہلا بچھتر روپے سے کم نہ ہو. (۱۹۰۳ ، انتخابِ فتنہ ، ۹۸). [مقامی].

سُہلا (ضم س ، سک ہ) امذ.
۱. **وہ گیت جو عورتیں بیاہوں یا بیٹھک وغیرہ میں یا پیغمبر یا جن و پری کی تعریف میں گاتی ہیں ، سوہلا.**

اور تم ڈومنیاں مل بلانے لگیاں
سہلے سہانے سو گانے لگیاں
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۷۰).

سُہلے یہ ڈومنیاں گاتی ہیں لے کر جب ڈھول
شیخ جی تم بھی سمجھتے ہو کچھ ان سہلوں کے بول
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۷). ان دونوں نے سہلے بھی گائے مگر ان کی باہم مل کر گائی ہوئی غزل بہت پسند کی گئی. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۰۸). ۲. **تعریف کا گیت ، سوہلا.**

عالم میں ترے منہ کو سب بدر سا کہتے ہیں
یہ بھی ہے عجب سُہلا کہہ گیا وہ ڈفالی ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۷۰).

سَہْلاً (فت مع س ، سک ہ ، تن ل بفت)م ف.
بآسانی ، بغیر دقت ، بے زحمت. بے شک یہ بات سہلاً حاصل ہوتی اگر ختائی ہر وقت ان کو نہ ستاتے. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالکِ چین ، ۲ : ۱۸۸). [سہل (رک) + آ ، لاحقۂ تمیز].

سَہْلاپا (فت مع س ، سک ہ) امذ.
سہلاپن ، سہیلی ہونا ، دوستی. میں تجھی اس سہلاپے کی

قسم دیتی ہوں پیاری سہلی جس نے بچپن ہی سے ہم دونوں میں یک دلی پیدا کر دی ہے۔ (۱۹۶۶ ، دلہن کی سیج ، ۱۰۶)۔ [سہل (سہیل (رک) کی تخفیف) + آپا ، لاحقۂ کیفیت]۔

سِہلانا (فت نیز کس مع س ، سک ہ) ف م۔
آہستہ آہستہ ہاتھ پھیرنا ، چمکارنا ، آہستہ آہستہ ملنا ، تھپکنا ، چاپلوسی کرنا ، خوشامد کرنا۔

کفِ پا یار کا ہے پھول پنکھڑی سیں بھی نازک تر
مرا دل نرم ہے اس کے ہوتے اس سیں مت سہلانا

(۱۷۱۸ء ، دیوانِ آبرو ، ۷)۔

کوئی ہاتھ سہلاتی تھی کوئی پا
کوئی دل رُبا تھی کوئی مہ لقا

(۱۸۷۱ء ، شوق (نواب مرزا)، بہارِ عشق ، ۵)۔ وہ لوگ تم جیسے بدھوؤں کی طرح بیلوں کو سہلاتے نہیں ، کھلاتے ہیں۔ (۱۹۳۳ء ، میرے بہترین افسانے ، ۱۰۵)۔ فاخرہ کو کچھ یوں محسوس ہوتا کہ ماں کا وہ پیار ... اُس کے دل کو سہلانے لگا ۔ (۱۹۸۳ء ، ساتواں چراغ ، ۲۳۸)۔ ۲۔ (طب) **سُونتنا**۔ اس کے پیٹ کو ذرا دبا کر سہلاؤ ۔ (۱۹۳۷ء ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۱۲۵) ۔ [پ : सहलाना]۔

سَہلاوَن (فت مع س ، سک ہ ، فت و) امث۔
آہستہ سے ملنا ، گدگدانا ؛ پیار کرنا (پلیٹس ؛ علمی اُردو لُغت)۔ [سہلاونا ۔ سہلانا کا حاصلِ مصدر]۔

سَہلاہَٹ (فت مع س ، سک ہ ، فت ہ) امث۔
رک : **سہلاون** (پلیٹس)۔ [سہلانا (رک) کا اسم کیفیت]۔

سَہلُو (فت مع س ، سک ہ ، و مع) امذ۔
ایک گیت جو بچّہ کے پیدا ہونے پر گایا جاتا ہے۔ سوہر ، سہلو اور سُریا وہ گیت ہیں جو بچّہ پیدا ہونے کے بعد یا کبھی کبھی اس سے پہلے بھی ہر دو گیتوں کے بجائے گائے جاتے ہیں ۔ (۱۹۸۱ء ، اتر پردیش کے لوک گیت ، ۳۳۸)۔ [رک : سوہلا]۔

سَہلَہ (فت مع س ، سک ہ ، فت ل) صف ؛ ترکیب میں سہلۃ۔
آسان ، مشکل کا نقیض۔ امام ابو حنیفہ کے مسائل ایسے آسان اور نرم ہیں جو شریعتِ سہلۃ کی شان ہے۔ (۱۸۹۲ء ، سیرۃ النعمان ، ۲۳۰)۔ [رک : سہل]۔

۔۔۔ُ الحُصُول (۔۔۔ضم ت ، غم ا ، سک ل ، ضم ح ، و مع) امذ۔
آسانی سے حاصل ہونے والا ، سہل الحصول۔ چونکہ کبریٰ سہلۃ الحصول اور بدیہی ہے اس لیے اس کو ذکر نہیں کرتے ۔ (۱۹۰۳ء ، شبلی ، مقالات ، ۷ : ۲۲)۔ [رک : سہل الحصول]۔

سَہِلی (فت مع س ، کس مع ہ) امث۔
سہیلی۔

سہلیاں جب تلک مجھ سُوں نہ بولیں گی ولی آکر
مُجھے تب لگ کسی سوں بات ہور گفتار کرنا کیا

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۴۹)۔ [سہیلی (رک) کی قدیم شکل]۔

سَہم (۱) (فت مع س ، سک ہ) امذ ؛ امث۔
خوف ، ترس ، ڈر۔ کہے ہیں اہلِ فہم کہ دل میں بادشاہاں کا بہت اچھا سہم۔ (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۱۲۹)۔

تیری نگہ کے تیر سوں زخمی ہوا شیرِ فلک
تیری بھواں کے سہم سوں خم ہے کمانِ آسماں

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۱۲۸)۔

عاشقوں سے کوچۂ قاتل میں کہنا کہم ہے
اور وہ خنجر بکف پھرتا ہے مجھ کو سہم ہے

(۱۸۵۶ء ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۹۳)۔ بچّہ کو ولایت بھیج رہی ہوں ، لڑکی کی شادی کا سہم سوار ہے۔ (۱۹۳۵ء ، خدائی راج ، ۱۱۱)۔ شبراتی کی گرج پر خاتون تو سہم کر چپکی ہوئی۔ (۱۹۸۶ء ، جوالا مکھ ، ۶۱)۔ [ف]۔

۔۔۔اُٹھنا محاورہ۔
سہم جانا ، خوف زدہ ہو جانا۔ حکومت متحدہ قومیت کی بنا پر ہماری قرارداد سے سہم اُٹھی تھی۔ (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۲۳۶)۔

۔۔۔آنا محاورہ۔
ڈر لگنا ، گھبراہٹ ہونا ، وسواس ہونا۔ وقت قریب آ لگا ہے مُجھے وہم آتا ہے رو رو کر سہم آتا ہے۔ (۱۹۰۱ء ، راقم دہلوی ، عقدِ ثریا ، ۸۷)۔

۔۔۔بَیٹھنا محاورہ۔
دل میں خوف بیٹھ جانا ، خوف زدہ رہنا۔ ایسا سہم ان کا بیٹھا ہے کہ اب تک ان کی نقل سے لرزتی ہے۔ (۱۹۲۸ء ، پسِ پردہ ، ۹۷)۔

۔۔۔جانا محاورہ۔
ڈر جانا ، خوف زدہ ہو جانا۔

تڑپ گیا میں صنم نے نگاہ کی ایسے
پہ وہ بھی سہم گئے میں نے آہ کی ایسے

(۱۸۳۹ء ، ریاض البحر ، ۲۱۳)۔ جب کبھی زور سے ہوا چلتی آپؐ سہم جاتے .. اور فرماتے خدایا تیری بھیجی ہوئی مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں۔ (۱۹۱۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۶۶)۔ بیوی کی چیخ و پکار سے میں سہم گیا۔ (۱۹۸۶ء ، قطب نما ، ۱۹)۔

۔۔۔چڑھنا محاورہ۔
خوف و ہراس غالب ہونا ، وہم بندھنا ، خوف زدہ ہو جانا ، متفکر ہونا ، بد حواس ہونا ، خوف کا غلبہ ہونا ، پریشان ہونا ، خوف زدہ ہونا۔ بادشاہ نے حکیم صاحب کو قید میں رکھنے کو تو رکھا مگر موت کا ایسا سہم چڑھا کہ سب عیش و آرام یک لخت چھوڑ دیا۔ (۱۹۲۵ء ، حکایاتِ لطیفہ ، ۱ : ۹۶)۔ بیگم شہناز کو پھر وہی سہم چڑھا اور انہوں نے مسرور کے پھر چٹکی بھری وہ پھر جاگ گیا۔ (۱۹۶۳ء ، دلّی کی شام (ترجمہ) ، ۵۶۶)۔

سَہم (۲) (فت مع س ، سک ہ) امذ۔
حصّہ ، وہ جز جو تقسیم میں کسی کو پہنچے۔ فرمایا تم کو اجر اس مرد کا ہے جو حاضر ہوا بدر میں اور سہم اوس کا۔ (۱۸۵۱ء ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۳۵)۔

ہوا پیلا ہے سہم کسے باغ دہر میں
بو تک تو منقسم ہے دماغ و گلاب میں

(۱۸۹۵ء ، خزینۂ خیال ، ۱۳۶)۔ خُمس کے چھ سہم (حصّہ) ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۲ء ، تحفۃ العوام ، ۲۰۲)۔ ۲. تیر ، پیکان۔

دل کی طرح ہدف نہیں کون اس کے تیر کا
دیکھا جسے وہ سہم میں میرا سہیم ہے

(۱۸۵۱ء ، دیوانِ برق ، ۵۰۷)۔ اگر تیر خطا کرے گا خود نشانہ سہم قضا ہو جائے گا۔ (۱۸۹۰ء ، فسانۂ دلفریب ، ۲۳)۔ ۳.(i) **(اقلیدس) اسطوانہ یا مخروط کا وہ خط جس کے سروں کو ساکن رکھ کر دوسری طرف کے خط کو حرکت دیتے ہیں تو خطِ ساکن اِصطلاحاً محور یا سہم کہلاتا ہے نیز قاعدہ اور راس کی تنصیف کرنے والا خط** اب س مثلث قائم الزاویہ ہے اور ب کو ساکن رکھ کر اس پر مثلث کو چکر دو تو اس چکر سے ایک جسم پیدا ہو گا جس کو مخروط مستدیر کہتے ہیں ، نقطہ ا کو مخروط مستدیر کا راس اور اب کو اس کا محور اور سہم کہتے ہیں۔ (۱۸۹۸ء ، رسالہ مساحت (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳)۔ (ii) **(اقلیدس) دائرہ کے نصف وتر کو نصف قوس تک ملانے والا خط۔** جو خط کہ نصف وتر سے نصف قوس تک آتا ہے اس کو سہم کہتے ہیں۔ (۱۸۷۳ء ، عقل و شعور ، ۱۹۳)۔ (iii) **(معماری) گُنبد کے نصف قوس کو ملانے والا خط۔** ذیل کی شکل ایک بالکل چپٹے گُنبد کا خاکہ ہے جس کا قطر سو فٹ اور سہم یا پشان دس دس فٹ چوڑی ہیں۔ (۱۹۳۲ء ، اسلامی فنِ تعمیر (ترجمہ) ، ۱۱۳)۔ (iv) **مُثلث کے زاویۂ نامعلوم کی دریافت کے لیے مفروضہ خط۔** وہ مُشکل اور پیچیدہ اشکال جن میں زاویۂ نامعلوم کے جیب اور سہم ہوا کرتے تھے متروک ہوگئیں۔ (۱۸۹۷ء ، تمدنِ عرب ، ۳۱۷)۔ (۷) **پرند کے پروں کے نیچے کی نلکی جو اوپر چل کے ڈنٹھل کی صورت اختیار کر لیتی ہے ان میں چھوٹی چھوٹی شاخیں یا تسیج نکلے ہوتے ہیں۔** یہ نلکی اوپر چل کے ایک ڈنٹھل کی شکل اختیار کرتی ہے اور سہم یا ڈنڈی (شفٹ) کہلاتی ہے۔ (۱۹۱۰ء ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۶۳)۔ [ع]۔

ـــُ الجیب (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، ی مج) امذ۔
محراب ، قوس یا کمان کا منقسم شُدہ حصّہ ، جیب زاویہ۔ اس کی منور سطح کا مری رقبہ جو زمین کے سامنے ہوتا ہے وہ اس خارجی زاویہ کی سہمُ الجیب کے متناسب ہوتا ہے۔ (۱۸۹۳ء ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۱۶۵)۔ ان چھ دائری تفاعلوں میں دو اور شامل کئے جا سکتے ہیں ... ایک سہمُ الجیب ہے جس کو سہہ لکھتے ہیں۔ (۱۹۳۶ء ، علمِ مثلث (ترجمہ) ، ۲۵)۔ [سہم + رک : ال (ا) + جیب (رک)]۔

ـــُ الحَشَم (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ش) امذ۔
لشکر و فوج کا بخشی یا سردار ، ایک عہدہ دار جس کا کام سپاہیوں کی صف بندی کرنا ہوتا تھا۔ بعض فوجی عہدہ داروں کے نام یہ ہیں ... سہم الحشم نائب سہم الحشم۔ (۱۹۵۹ء ، برق (سید حسن) مقالات ، ۲۲۸)۔ [سہم + رک : ال (ا) + حشم (رک)]۔

ـــُ الرّامی (ـــ ضم م ، غم ال ، شد ر) امذ۔
(نجوم) ایک ستارہ کا نام ، جبال القوس۔ جبال القوس ایک ستارہ ہے کہ اس کو سہم الرامی بھی کہتے ہیں ، قوس سعد ذابح کے آگے واقع ہے۔ (۱۸۷۷ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۴۹)۔ [سہم + رک : ال (ا) + رامی (رک)]۔

ـــُ السّعادت (ـــ ضم م ، غم ال ، شد س بفت ، فت د) **(نجوم) کسی کے زائچۂ ولادت میں ستاروں کا ایسے بروج میں واقع ہونا جو مال و دولت اور اقبال مندی پر دلالت کرتے ہوں ، دولت ، عزت ، نیک ، خوش قسمت۔**

بدل جائے گی آخر تیری عادت
مرے طالع میں ہے سہم السعادت

(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۳۹۷)۔ [سہم + رک : ال (ا) + سعادت]۔

ـــُ الظّفَر (ـــ ضم م ، غم ال ، شد ظ بفت ، فت ت) امذ۔
فتح مندی کا ستارہ ، کامیابی و کامرانی۔ وہ ایسا تیغ آزما بادشاہ ہے کہ اس کے طالع کے احکام میں ہم نے سہمُ الظفر خط جوڑا ہے لیا ہے۔ (۱۹۶۹ء ، مہرِ نیم روز (ترجمہ) ، ۲۳)۔ [سہم + رک : ال (ا) + ظفر (رک)]۔

ـــُ الغائب (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، کس ء) امذ۔
غیبی تیر ؛ (کنایۃً) موت ؛ قسمت (جامع اللغات)۔ [سہم + رک : ال (ا) + غائب (رک)]۔

ـــ بٹوارَہ (ـــ فت ب ، سک ٹ ، فت ر) امذ۔
(قانون) جائداد کا ایک حصّہ جو بموجب کئی حصّوں کے تقسیم ہو (اُردو قانونی ڈکشنری)۔ [سہم + بٹوارہ (رک)]۔

ـــ پذیری (ـــ کس نیز فت پ ، ی مج) امث۔
تقسیم ہونے کی صلاحیت۔ ان فلزات میں خاص قسم کی چمک ہوتی ہے ... ان میں ثبات پذیری ، یکسانیت ، ہم جنسی اور سہم پذیری کی خوبیاں موجود ہیں۔ (۱۹۳۷ء ، اصولِ معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۳)۔ [سہم + ف : پذیر ، پذیرفتن ـ قبول کرنا ، پکڑنا + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ خَطائی (ـــ فت خ) امذ۔
بان ، آتشی تیر یا ہوائی جو لڑائیوں میں دُشمن پر آگ برسانے کے لیے استعمال کرتے تھے (ماخوذ : اورنیٹل کالج میگزین ، نومبر ۱۹۲۶ء ، ۳۱)۔ [سہم + خطائی (رک)]۔

ـــ سَعادَت کس اضا (ـــ فت س ، د) امذ۔
رک : سہم السعادت۔

تیرِ مژہ ہے سہمِ سعادت بعینہ
جگر میں کیوں نہ چرخ ہو مجھ سے سہیم سے

(۱۸۷۰ء ، الماسِ درخشاں ، ۲۵۸)۔ [سہم + سعادت (رک)]۔

ـــ شَرعی کس صف (ـــ فت ش ، سک ر) امذ۔
شریعتِ اسلام کے قانونِ وراثت کے مطابق مالِ متروکہ میں سے مُقرّرہ حصّہ۔ بیچارے کے بتھے اس رقم کا چھٹا حصّہ چڑھا جو شریعتِ اسلام میں بعض بزرگوں کا سہم شرعی ہے۔ (۱۹۲۴ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۹ : ۱۰)۔ [سہم + شرعی (رک)]۔

ـــــ شَرْعِیَّہ کس صف (ـــــ فت ش ، سک ر ، کس ع ، شد ی بفت) امذ.
رک : سہم شرعی. اولاد و ازواج نے بجہتِ تقسیم ترکہ جناب عالی سے نالش کی ، ارشاد کیا ، موافق ، سہم شرعیہ تقسیم کیا جائے. (۱۸۹۶ ، سوانحاتِ سلاطین اودھ ، ۱۵۳). [سہم + شرعی (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ مُعَیَّن کس صف (ـــــ ضم م ، فت ع ، شد ی بفت) امذ.
کسی معاہدے ، وصیت نامے ، تقسیم شرعی یا قانون کے بموجب مقررہ حصّہ (اُردو قانونی ڈکشنری). [سہم + مُعَیَّن (رک)].

سَہْما (فت مع س ، سک ہ) صف مذ.
خوفزدہ ، گھبرایا ہوا ، بدحواس ، ہراساں. کُچھ دیر تک پلنگ پر سہما ہوا پڑا رہا اور جب دل زیادہ گھبرایا تو ... جا کے ٹہلنے لگا. (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۲ : ۱۰۳). ہماری رانے میں ... بُزدلی کے سبب ، اندر سہما اور ڈرا چلا جاتا تھا. (۱۹۱۰ ، مولانا آزاد ، سوانحِ عمری مولانا آزاد ، ۴ : ۱۵۱). رحیم داد زیادہ سہما ہوتا تھا. (۱۹۸۱ ، جانگلوس ، ۱۲۷). [سہم (۱) + ا ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ دینا محاورہ.
ڈرا دینا ، خوفزدہ کرنا ، ہراساں کرنا. ان لوگوں کو دھمکا دھمکا کے اس قدر سہما دیا ہے کہ نگاہ کی جرأت درکنار کسی کی زبان سے ایک لفظ بھی بہ دشواری نکلتا ہے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۱۲). ہم نے کیسی کیسی سہما دینے والی باتیں سُن رکھی تھیں. (۱۹۸۶ ، نیم رخ ، ۱۳).

ـــــ سَہْما (ـــــ فت مع س ، سک ہ) صف.
ڈرا ہوا ، خوفزدہ.

سہمے سہمے نظر پڑے ہیں میر
اس کے اطوار سے ڈرے کچھ تو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۱۵).

سہما سہما وہاں کے کالے پُل پر دیر سے بیٹھا ہوں
سوچ رہا ہوں سیر تو ہولی ، ٹھیروں یا گھر لوٹ چلوں
(۱۹۶۸ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۵۵). [سہما + سہما (رک)].

سَہْمانا (فت مع س ، سک ہ) ف م.
ڈرانا ، خوف زدہ کرنا ، ہراساں کرنا ، بدحواس کرنا.

جب ہوں گا گرفتار تو کیا حال کرے گا
سہماتا ہے تو مجھکو جو صیّاد ابھی سے
(۱۸۴۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۳۰). [سہمنا (رک) کا تعدیہ].

سَہْمَک (فت س ، سک ہ ، فت م) امذ.
(نباتیات) ایک خاص قسم کے پودوں کے تنے کی بافت میں حزمہ کو سہارنے والا پتلا ریشہ ، پٹی. ہر ایک حزمہ ایک بڑی ہوائی فضا کے بیچ میں کئی نازک سہمکوں کے ذریعے لٹکا ہوتا ہے. (۱۹۴۳ ، مبادیٔ نباتیات ، ۲ : ۶۱۰). [مقامی].

سَہْمَکی (فت س ، سک ہ ، فت م) صف.
(عضبیات) آڑی شکل کی پتلی نازک بیل جُلی ، گنڈے دار رگوں کی طرح ، سہارک. بیرونی دیوار صلبیہ کی مضبوط بافت سے بنتی ہے اور اندرونی دیوار سہمکی بافت کی تکونی پوٹ سے. (۱۹۳۳ ، عضبیات (ترجمہ) ، ۳۵۵). [سہمک + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَہْمْگِیں (فت مع س ، سک ہ ، م ، ی مع) صف ا سہم گیں.
۱. ڈرا ڈرا ، سہما سہما ، خوفزدہ ، ہراساں.

وہ ہیبت تھی کہ جس پر آنکھ ڈالی رُوح گھبرائی
اجل مُشتاق بھی قاتل کے آگے سہمگیں آیا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۰). ڈیڑھ سو میل کے طولانی کیمپ میں آندھی کی طرح دوڑا دوڑا پھرتا تھا کہ اپنی زبردست اور سہمگیں افواج کو ہشیار اور آمادۂ پیکار کر لے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۲۵۶).

دوزخ ترا مقام ہے اے عبد بےاِلٰہ
نیت مری بخیر ہے میں سہم گیں نہیں
(۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۹۴). ۲. ڈراؤنا ، خوفنا ک ، دہلا دینے والا.

واں یک نعرۂ سہمگیں کھینچیا
جو اس ٹھار صورِ قیامت دبیا
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۵۱۲). صحرائے سہمگیں میں کوئی متنفّس نظر نہ آیا. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۳۴۴).

قدامت آ چکی ہے زد میں طُوفانِ تمدّن کی
مگر اس سہمگیں سیلِ بلا سے بے خبر تم ہو
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۹). [سہم + گیں ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ ہونا ف ل.
ڈر جانا ، دہل جانا.

سُنتے ہی جی ٹھہرا گیا رُخسار پر اشک آ گیا
دل غیرتوں سے چھا گیا خاطر ہوئی بس سہمگیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۶۷).

دل تو اوس سے سہمگیں ہے مدّعا کہتا نہیں
ہاں زباں لیکن دمِ تقریر کچھ کہتی تو ہے
(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۲۱۲).

سَہْمْگِینی (فت مع س ، سک ہ ، م ، ی مع) امث.
ڈر ، خوف ، وحشت زدگی ، پریشانی. سہمگینی کے ساتھ خدا جانے کن کن جذباتِ دل کی خبر دے رہا تھا. (۱۸۹۱ ، یوسف و نجمہ ، ۷۷). [سہمگیں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَہْمَلْنَا (فت مع س ، سک ہ ، فت م ، سک ل) ف ل (قدیم).
سنبھلنا ، احتیاط کرنا ، ہوشیار ہونا. پیر کے سامنے آئیے تو زمین پر سجدہ کرے اس جنس سوں کرے نا کے پور پیشانی ای سہمل کر کرے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۴۶). [سنبھلنا (رک) کا قدیم اِملا].

سَہَمْنَا (فت مع س ، سک نیز فت ہ ، سک م) ف ل.
ڈرنا ، ہراساں ہونا ، خوفزدہ ہونا ، گھبرانا ، خوف کھانا.

اوسے دیکھ کر کے سہم کر رہا
ذرا دیکھ کر سدھ کو کم کر رہا
(۱۷۵۶ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۱).

عرق کرتا ہے تیری زُلف سے جو دل سہمنا ہے
شبِ تاریک ہے پھر لوٹتے ہیں دم بدم ناپے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵۱)۔ بس ہم میں تم میں یہی تو فرق ہے یہاں سہمنا تو جانتے ہی نہیں۔ (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۵۶)۔ [سہم (۱) + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

سَہْمنا ک (فتِ مع س ، ہ ، سک م) صف۔
۱. خوف زدہ ، ہراساں ، سہمگیں۔

شیر وہ کب لگتے ہے لیکن
خلق کو سہمنا ک کرتا ہے

(۱۷۸۵ ، حسرت لکھنوی (جعفر علی) ، ک ، ۲۵۲)۔ **۲. جسے دیکھ کر ڈر لگے ، خوفنا ک ، ڈراونا۔** جلد جا کر آواز سہمنا ک سے پکار کر کہا اے نابکار کیا کرتا ہے خبردار یہی والی ہے۔ (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۱۷۲)۔

روبہ کی جُون میں ہے مرعوب اب وہ ملت
تھی سہمنا ک کل تک جو شیر کے بدن میں

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۰۰)۔ منیر نیازی نے اِنسانی یادوں اور حقیقتوں کے سہمنا ک سے ٹکرا کر اگر ایک خوبصورت Curve تراشا۔ (۱۹۷۵ ، توازن ، ۱۳۷)۔ [سہم + نا ک ، لاحقۂ نسبت]۔

سَہَن (۱) (فت س ، ہ) امذ۔
برداشت ، صبر ، تحمّل (پلیٹس ؛ ہندی اُردو لُغت)۔ [سہنا (رک) سے حاصلِ مصدر]۔

ـــــ کَرْنا محاورہ۔
برداشت کرنا ، سہنا۔ میں کسی حالت میں بھی ان کو گرہن نہیں کر سکتا اور ان کی وجہ سے لوگوں کے طعنے و سہنے سہن نہیں کر سکتا۔ (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۳ : ۵۰۹)۔

سِہَن (۲) (فت نیز کس مع س ، فت ہ) امذ۔
ایک قسم کا سُوتی کپڑا۔ واضح ہو کہ کپڑا یا تو رُوئی سے بنتا ہے جیسے ریشم اور ململ .... عمودی اور بافتہ اور سہن اور گزی .... وغیرہ یا ریشم سے بنتا ہے۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۲۲۶)۔ یہ سب ریشمی کپڑوں کے نام ہیں ، سُوتی کپڑوں کی تفصیل حسبِ ذیل ہے ، چوتار ، ململ ... سہرکل ، سہن، چھینٹ وغیرہ وغیرہ۔ (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۶ : ۲۰۰)۔ [مقامی]۔

سِہَن (۳) (فت نیز کس مع س ، فت ہ) امذ۔
(ریاضی) سوواں ، سَو کی جگہ گنتی میں۔ اگرچہ تعدادِ مراتب اعداد غیر متناہی ہیں مگر اہلِ ہند نے چند مراتب کے نام بھی بتفصیلِ ذیل مقرر کیے ہیں ، اکن ، دھن ، سہن ، ہزارف۔ (۱۸۵۲ ، تسہیل الحساب ، ۵)۔ [رک : سہسر]۔

سَہْنا (۱) (فت نیز کس مع س ، سک ہ) ف ل۔
۱. برداشت کرنا ، اُٹھانا ، جھیلنا (دُکھ ، تکلیف وغیرہ)۔

یہ جیو تو رہنا نہیں
ہور من دُکھ سہنا نہیں

(۱۵۶۵ ، جواہرِ اسرار اللہ ، ۱۱۳)۔

نہ ملتے ہیں تمہارے جو کہ ہم پر غم گُزرتا ہے
سہے جو اور کوئی ہارے تو جانو اس کا دل گُردا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶)۔

لا کھ تلوار کوئی کھائے تکلّف کیا ہے
جو کہ ابرُو کا سہے وار جگر اس کا ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۱)۔ اور تمہاری پاکیزگی ابھی کامل نہیں ہوئی اس لیے ابھی دوسرے عالم کا عذاب بھی تُم کو سہنا ہے۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۷۶۳)۔

میں کہ ہر چوٹ سہ گیا چُپ چاپ
اپنے سینے پہ رکھ لیے پتھر

(۱۹۸۱ ، تشنگی کا سفر ، ۱۱۱)۔ **۲. گوارا کرنا۔** میں یہ نہیں سہ سکتی کہ لوگ میری طرف انگلیاں اُٹھائیں کہ وہ قاتل کی بیوی جاتی ہے۔ (۱۹۱۳ ، راجِ دُلاری ، ۱۵۳)۔ **۳. بُھگتنا ، بھونکنا۔** جو کروں گی وہ بُھگتوں گی جو کہوں وہ سہوں گی۔ (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی اِنشا ، ۳۵)۔ **۴. ماننا ، تسلیم کرنا۔**

عاشق ہوا تو ترکِ مخالف کا کیا رہا
خاطر میں یار کی وہ تُجھے جو کہے سو سہ

(۱۷۳۱ ، شاہ کرناجی ، د ، ۲۰۳)۔

بلا غیر سے وہ میں چُپ رہ گیا
نہ سہنی تھی جو بات وہ سہ گیا

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بیمثال ، ۲)۔ **۵. جسم میں غذا ہضم کرنے یا اُس کے جُزوِ بدن ہونے کی طاقت ، صلاحیت ، سہارنا یا برداشت کرنا** (پلیٹس)۔ [پ : सह (ह)]۔

سِہْنا (۲) (فت نیز کس مع س ، سک ہ) ف م۔
پرندوں کی مادہ کا اپنے انڈوں پہ بیٹھنا (مطلوبہ گرمی پہنچانا)۔ مُرغی مور کے انڈے سہ لیتی ہے۔ (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۱۹۰)۔ [رک : سینا]۔

سِہْنا (۳) (فت نیز کس مع س ، سک ہ) امذ۔
تلوار کی ایک قسم جو تیغ زنی کی مشق کے لیے ہوتی ہے (ماخوذ : نوراللغات)۔ [مقامی]۔

سُہْنا (۱) (ضم س ، سک ہ) ف ل (قدیم)۔
بھلا لگنا ، خوشنما دکھائی دینا ، سجنا ، زیب دینا۔

ویسے جُوں دود چنداں انی میں موہن
سُہنا جیوں کہ ترمل چند بالا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۵)۔

سُہیں سبز صحرا میں یوں گُل گیاں
جڑے جیوں زمرد کی تختیاں پہ لال

(۱۸۰۷ ، داستانِ فتح جنگ ، ۱۹۰)۔ [سوہنا (رک) کا قدیم اِملا]۔

سُہْنا (۲) (ضم س ، سک ہ) صف۔
عُمدہ ، بہتر ، اچھا ، خُوبصورت۔

وہ لڑکا پرالچہ کا کیا سُہنا ہے
پیارا پیارا ہے اور من مُہنا ہے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۶۵۵)۔

سارے عالم پہ چمکتا ہے سہیلِ یمنی
اک جگہ ہوتی ادھوڑی کہیں چمڑا سہنا
(۱۸۴۴ء ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی خان ، ۱۰۵). [سوہنا (رک) کا ایک اِملا].

سُہنا (۳) (ضم س ، سک ہ) ف ل (قدیم).
سونا ، نیند کرنا ، خواب.
سُکھ تجلی دیکھیا بیداری یا سُہنے منے
تیر نینہ کا منج بلا تیرے ادھر سندور تھے
(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۱). [سونا (رک) کا قدیم اِملا].

سُہنا (۴) (ضم س ، سک ہ) امذ (قدیم).
سونا ، طلا ، زر.
سوہنی سُہنے کا پھری تاج ہے
پُوربی پُورب کا کرتی راج ہے
(۱۸۳۷ء ، مثنوی بہاریہ ، ۱۰). [رک : سونا - دھات].

سَہَندڑنکھ / سَہَنگ (فت س ، ہ ، سک ن ، فت د ، سک ڑ ، فت م ، سک کھ / فت ہ ، ، غنہ) امذ.
بطخ کی ایک قسم جو بڑی ہوتی ہے ، اسکا رنگ خاکی ہوتا ہے اور فصلِ ربیع میں شمال کے برفانی پہاڑوں کی طرف سے آتی ہے. اسکو سہندڑنکھ بھی کہتے ہیں بڑی بطخ کے برابر ہوتا ہے. (۱۸۹۷ء ، سیر پرند ، ۲۵۱). سہنگ گونگا یہ پیٹھ پر سے سیاہ ہوتا ہے اور سہندڑ سہنگ سے ذرا چھوٹا. (۱۸۹۷ء ، سیر پرند ، ۲۵۷). [مقامی].

سَہَنسَر (فت س ، ہ ، غنہ ، فت س) صف.
۱. ایک ہزار.
ایک مندر سہنسر در ، ہر در میں ثریا کا گھر
بیچ میں وا کے امرت تال ، اس کی بوجھ بڑی محال
(۱۸۴۷ء ، انشا ہادی النسا ، ۱۸۱). خطا میری معاف کام تو ہے ایک پر کس کا؟ (اب توڑی کے) دس کام کر لیتی ، دو ہی ہاتھ ہیں سہنسر کاں سے لیاؤں. (۱۹۲۸ء ، پس پردہ ، ۸۳). **۲. بہت سے ، بافراط ، ہزاروں** (فرہنگِ آصفیہ). [ب : सहनसर].

---ڈُبکی میں لَئی موتی لگّا نہ ہاتھ ساگر کا کیا دوش ہے ہیں ہمارے بھاگ کہاوت.
میں نے ہزار غوطے کھائے مگر موتی نہ ملا اس میں سمندر کا کوئی قصور نہیں ہم نے تو بہت کوشش کی مگر بدقسمتی سے کچھ نہیں ملا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گوپی ایک کنّھیا کہاوت.
ایک چیز کے بہت سے خواہشمند ، یک انار و صد بیمار (ماخوذ : نجم الامثال ، ۲۵۸).

---ہاتھ ہیں جِسے چاہے دے کہاوت.
خُدا کے دینے کے ہزار رستے ہیں جس طرح چاہے دے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سَہَنسکِرت (فت س ، ہ ، سک ن ، س ، کس ک ، سک ر) امث.
سنسکرت.
سو اس میں سہنسکرت کا ہے مراد
کیا اس نے آسان گی کا سواد
(۱۶۳۵ء ، قصۂ بے نظیر ، ۲۶). [سنسکرت (رک) کا قدیم اِملا].

سَہَنسَہ (فت س ، ہ ، غنہ ، فت س) امذ.
مغلیہ دور کے ایک طلائی سکّے کا نام جو وزن میں ۱۰۱ تولے ۹ ماشے اور سات سُرخ کے برابر ہے. سہنسہ یہ ایک گول سِکّہ ہے ... سِکّے میں ایک طرف بیچ میں قبلۂ عالم کا نام کندہ ہے. (۱۹۳۸ء ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۶). [رک : سہنسر].

سِہنک (کس مج س ، سک ہ ، فت ن) امث ؛ سہ صحنک.
۱. طشتری ، پلیٹ (عموماً مٹی کی) (پلیٹس). ۲. صحنک ، حضرتِ فاطمہ کی نذر کا کھانا.
آج نوچندی ہے سودا مری سہنک کا تمام
چوک سے جاکے تمہیں لائیو ہی سیدانی
(۱۸۳۵ء ، رنگین ، مجموعۂ رنگین (ق) ، ۳۶). [صحنک (رک) کا غلط اِملا].

سَہنَہ (فت س ، سک ہ ، فت ن) امذ (قدیم).
ہاتھیوں کی ڈار یا گلّا. گلّۂ فیل کو سنسکرت میں سہنہ کہتے ہیں. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۶۲). **۲. کوتوال.**
دیکھیا ہوں سہنہ کہ میخانہ کا ہوا در باز
کروں گا شکر گُزاروں کا سو دگانہ نماز
(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۲۳). [مقامی].

سَہو (فت مج س ، سک ہ) امذ ؛ امث.
۱. فراموشی ، بُھول چُوک ، ذہن سے نکل جانا. پیغمبر کا سہو ایمان تے زیاست ہے. (۱۶۰۳ء ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۵۲). اپنے بھی گریبان میں منھ ڈالے کہ سہو و خطا سے کوئی بشر خالی نہیں. (۱۸۰۳ء ، گنج خوبی ، ۶). شاہ صاحب نے فرمایا کہ برخوردار تُو سچ کہتا ہے مُجھ کو سہو ہوا تھا. (۱۸۸۲ء ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۲۵). میں سمجھتا ہوں کہ شاید کچھ سہو ہوا ہو ، وہ مُستغنی نہیں ہوئے. (۱۹۲۵ء ، وقارِ حیات ، ۳۴۷). یہ محض کاتب کا سہو ہے ورنہ اصل مثنوی ۱۱۶۰ اشعار پر مُشتمل ہے. (۱۹۸۳ء ، سراج اورنگ آبادی شخصیت اور فکر و فن ، ۶۵).
۲. غفلت ، بے پروائی ، غلطی ، فروگُزاشت.
کیا ہوا ہے سہو سائیں منج تھے کو
ناز چھند سوں کی لکی لائی رُسن
(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۸۳). میں نے یونہی وضو کرتے دیکھا تھا اب جب تک جیتا رہونگا تب تک ایسی سہو نہ کروں گا. (۱۸۲۳ء ، حیدری ، مُختصر کہانیاں ، ۴۲).
ترا یہ حال ہے اب تو کہ آساں تُجھ سے
کرے جو عیش کا وعدہ تو سہو ہو طاری
(۱۸۴۷ء ، مراۃ الغیب ، ۳۲). ارنی ارنی کا دعویٰ زبانِ حال و سہو و سکر و خاموشی سے کرتے دندناتے. (۱۹۱۵ء ، بیاری دنیا ، ۷).

اربابِ بصیرت سے امید یہ ہے کہ اگر اس رسالے میں کہیں کسی طرح کچھ سہو یا خطا دیکھیں تو اس کو دامنِ عفو سے چھپا دیں اور اصلاح سے نہ گزریں. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۵). [ع].

ــــُالقَلَم (ـــضم و ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، ل) امذ؛ ـــسہو قلم.
قلم کی لغزش ، لکھنے میں لاپروائی کے سبب کچھ فروگزاشت ہو جانا ، کتابت کی غلطی.

تیری ہم چشم نرگس کیا ستم ہے
لکھا ہے گر کہیں سہوالقلم ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۵۳). [سہو + ال : (۱) + قلم (رک)].

ــــقَلَم کس اضا(ـــفت ق ، ل) امذ.
رک : **سہوالقلم** (نوراللغات). [سہو + قلم (رک)].

ــــکاتِب کس اضا(ـــکس ت) امذ.
کتابت کی غلطی ، نقل نویس کی غلطی.

ہر ورق پر ہے میر کی اِصلاح
لوگ کہتے ہیں سہوِ کاتب ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۸).

خط کا آغاز کہیں ہے کہیں رُخسار پہ صاف
سہوِ کاتب ہے غلط لکھا ہے قرآں تیا

(۱۸۵۷ ، سحر (شیخ امان علی) ، ریاضِ سحر ، ۲۳).

بجز خطائے نظر اور سہوِ کاتب کے
کچھ اعتراض اگر ہیں تو سُود مند نہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۲۶). [سہو + کاتب (رک)].

ــــکار صف.
خطا کار ، غلطی کرنے والا ، جس کی عادت میں بُھول چُوک داخل ہو جائے. مطالعہ کے ضروری شعبے یہ ہیں ... اور نابالغ سہوکاروں کا مسئلہ. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۵۹۳). [سہو + کار ، لاحقۂ فاعلی].

ــــکا سَجْدَہ امذ.
سجدۂ سہو، نماز میں کسی رُکن کے بُھولنے سے چھوٹ جانے یا اِسمیں بے قاعدگی سرزد ہونے کی پاداش یا کفارے کا سجدہ.

پوچھے مثلاً سے جسے کرنا ہو سجدہ سہو کا
سیکھے گر اپنا بُھلانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۳). غفلت نہ تو تاریخ معاف کرتی ہے اور نہ شریعت اس لیے کیا عجب کہ آئندہ کسی نسل کو اسی سڑک پر سجدۂ سہو بھی کرنا پڑے. (۱۹۷۲ ، آوازِ دوست ، ۳۱).

ــــکا نُقْطَہ امذ.
وہ غلط نقطہ جسے چھیل کر یا مٹا کر صاف کیا جائے مگر ہلکا سا نِشان باقی رہے.

عالم میں جب کہ نورِ سحر جلوہ گر ہوا
رُوئے فلک پہ سہو کا نقطہ قمر ہوا

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۵۹).

ــــکِتابَت کس اضا(ـــکس ک ، فت ب) امذ.
نقل نویسی یا کاپی نگاری کی غلطی جس کا مصنف سے تعلق نہ ہو (نوراللغات). [سہو + کتابت (رک)].

ــــکَر (ـــفت ک) م ف (قدیم).
بُھول کر ، بُھولے سے.

سہو کر بولتا تھا پنا سیں
بوجھ کر بات کو چبائے گیا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۹).

ــــکَرْنا محاورہ.
بُھول جانا ، یاد نہ رکھنا ، بُھلا دینا.

کیا ہوں سہو راہِ کوچۂ غم
ہوا ہوں بسکہ تیرے لُطف سُوں شاد

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۷). کہا اگر اپنا پیمانِ دیرینہ تم نے سہو کیا تو ہم نے بھی سہو کیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۶۶). اپنی پُوری جنس کی طرح حال کے آگے ماضی کا سبق سہو کرگیا. (۱۹۳۲ ، رفیقِ تنہائی ، ۱۹).

ــــمَحْو (ـــفت مع م ، سک ح) م ف.
مبہوت ، بدحواس ، مُستغرق. دل بیچارہ اشتیاق کا مارا ایسا خود رفتہ سہو محو تھا اگر آتش نمرود میں ڈالتے گُلزار ابراہیم سمجھ کے پلک نہ کرتا. (۱۸۵۷ ، گُلزار سرور (ترجمہ) ، ۵۱). [سہو + محو (رک)].

ــــمَحْو بَنانا محاورہ.
بدحواس یا مبہوت کرنا. اناڑی کھلاڑی کو سہو محو کون بناتا تھا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۸۵).

ــــمَحْو ہو جانا محاورہ.
۱. **مبہوت یا مدہوش ہو جانا.** بانسل کو ہاتھ میں اُٹھا منہ سے لگایا ایسی بجائی اورگائی کہ کنھیا کی یاد سب کے دلوں سے بُھلائی ابوالحسن سہو محو ہو گیا. (۱۸۹۲ ، شبستانِ سرور (ترجمہ) ، ۳ : ۳۶). ایسی سُریلی نغیروں میں ملار گاتے ہیں کہ آدمی بےاِختیار اور سہو محو ہو جاتے ہیں. (۱۹۱۱ ، ظہیرالدین دہلوی ، داستانِ غدر ، ۵۹). ۲. **مٹ جانا ، فراموش ہو جانا ، یاد نہ رہنا ، ذہن میں نہ رہنا.** ہائے ایسا بدحواسی ہوا کہ یہ عمل دل سے سہو محو ہو گیا. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۳۳۹).

ــــنَظَر کس اضا(ـــفت ن ، ظ) امذ.
نگاہ کی غلطی ، لغزشِ نگہ ، نظر کی چُوک. ان کتابوں کے مولفین کے سہو نظر کے باعث ان کتابوں میں بعض ایسی اغلاط در آئی ہیں جو دوسروں کے لیے سند بنتی جا رہی ہیں. (۱۹۸۵ ، کشّاف لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ ، ۲ : ۱۳). [سہو + نظر (رک)].

ــــو خَطا (ـــو مع ، فت خ) امذ.
غلطی ، بُھول چُوک. جو اصول اس کے مطابق ہیں وہ ہی سچے اصول ہیں نہ وہ جن کی بنا ایک فانی قابلِ سہو و خطا وجود یعنی انسان کے اعتقاد پر منحصر ہو. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۵).

کانیوں کے سہو و خطا سے ... بیشتر جھتے مسخ ہو گئے تھے. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۳۰). وہ کب سہو و خطا سے اپنے کو آزاد سمجھتے ہیں. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۲۹٦). [سہو + و (حرفِ عطف) + خطا (رک)].

ـــــو مَحْو (ـــــو مع ، فت مج م ، سک ح) صف.
رک : سہو محو.

یہ سہو و محو ہوں ، ہم سیرِ گل میں
ہر اک غُنچہ ہمارا دل ہو ہم ہوں

(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۲۰۳). [سہو + و (حرفِ عطف) + محو (رک)].

سَہْواً (فت مج س ، سک ہ ، تن الف) م ف.
غفلت سے ، بلا ارادہ ، بُھولے سے ، بے خیالی میں.

میں یوسفِ ثانی تُجھے سہواً کیا معذور رکھ
اس ماہِ نُورانی کتے وو ماہِ کنعانی کِدھر

(۱۵٦۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۳).

ہے محو با کبرگی و صلواۃ
نہ ہوں ترک سہواً کبھی واجبات

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۸۵). حضرت آدم اور حوّا نے فریب کھایا اور سہواً نہ عمداً اور قصداً مصدر شرک فی الاسم ہوئے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۱۱). غلطی عمداً نہیں سہواً بھی ہو جائے تو مرد اُسے اُگِٹ ڈالتے ہیں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۹۸). جنے کھاتا ہوا جا رہا تھا۔ کہ کسی نے عمداً یا سہواً ٹانگ مار دی. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۳۹). [سہو + اً ، لاحقۂ تمیز].

سَہْواس (فت مج س ، ہ نیز سک ہ) امذ.
ایک جگہ رہنا ، پڑوس ، ہمسایگی (ہندی اُردو لُغت ؛ پلیٹس) . [پ : सहवास].

سَہْواسی (فت مج س ، ہ نیز سک ہ) صف ؛ امذ.
پڑوسی ، ہمسایہ ، صحبت والا (ماخوذ: ہندی اُردو لُغت ؛ پلیٹس).
[سہواس + ی ، لاحقۂ نسبت].

سِہْوان (۱) (کس س ، سک ہ) امذ.
تیلیا بیجوں کی ایک ذیلی قسم جو سرسوں کے ساتھ اُگ آتی ہے.
سرسوں اور رائی اور سہوان اور لاہا اور ارس یہ سب گیہوں کے شامل ایک ہی کھیت میں یک وقت بوئے جاتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توضیحِ زراعات ، ۱۳۵). [مقامی].

سِہْوان (۲) (کس س ، سک ہ) امذ.
داد اور چھیپ کی ایک قسم ، جو برص سے مشابہ ہوتی ہے ، سہوان کے پھول سے مشابہت رکھنے کے سبب اس کا یہ نام پڑ گیا. علاج سہوان کا اگر کسی کے چہرے پر یا چھاتی پر دھبے مائل بہ سفیدی ہوں تو اس کو لوگ اکثر یہ کہتے ہیں کہ تیجا کوڑھ ہے. (۱۸۳۳ ، مُفیدالاجسام ، ٦۹). [رک : سہوان].

سُہودر (فت س ، و مع ، فت د) امذ.
سگا بھائی ، حقیقی بھائی ، ہم زاد.

برہما نند سہودر کویتا
کو بیکار بنا رکھا تھا

(۱۹۵۹ ، گُلِ نغمہ ، فراق ، ۳۰۳). [س :].

سِہُوڑ/سِہُوڑا (کس س ، و مع) امذ.
شیرگیاہ ، ایک پودا جس کا درخت بیس فٹ اُونچا ہوتا ہے. اس کی چھال آدھ اِنچ موٹی سفید ، ان پر چھوٹے چھوٹے اُلٹے ہونے والے ہوتے ہیں ، اس کا رس دودھیا ہوتا ہے، لاط : Antiquorum سیہوڑا رکت پت (خُونِ صفراوی) بواسیر ، بادی بلغم اور دستوں کو بٹاتا ہے. (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۵۰۹). [س : سیہوڑ / سیہوڑا सहोदर].

ـــــ باری امث ـــــ باڑی.
شیر گیاہ کی باڑ (پلیٹس). [سیہوڑ + باری (رک)].

سَہُوڑھ (فت س ، و مع) امذ.
وہ لڑکا جو حاملہ عورت سے بیاہ کرنے کے بعد پیدا ہو ؛ چوری کا مال یا چور جو رنگے ہاتھوں پکڑا جائے (پلیٹس). [सिहढ].

سَہُول (۱) (فت س ، و مع) امذ.
معماروں کا آلہ جس سے دیوار کی سیدھ معلوم کی جاتی ہے ، ہتسال ، لنگن ، ساقول (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس) . [رک : ساہل ، ساہول].

سَہُول (۲) (فت س ، و مع) امذ ؛ ج.
سہل ، نرم اور ہموار زمین.

شبستان و زِندان و قُلِّ و حرور
نشیب و فراز و سُہول و حزون

(۱۹٦۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۲۲۳). [ع].

سُہُولَت (ضم نیز فت س ، و مع ، فت ل) امث.
۱. آسانی ، دشواری کا نقیض.

مُشکل میر نظر آتا تھا اُٹھنا بارِ امانت کا
آئے ہم تو سہولت سے وہ بوجھ اُٹھا کر ہارے گئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۵). جن کو ہماری سہولتوں میں سے کوئی سہولت بھی حاصل نہیں. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۲). مرحوم کو اکثر یہ خیال رہتا تھا کہ تحصیلِ علم کے لیے سہولتیں پیدا کی جائیں. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۸۳). عربی میں میری کبھی بھی اتنی استعداد نہ تھی کہ میں عربی کی کتابیں سہولت سے پڑھ سکتا. (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۱۳٦). **۲. نرمی ، کفایت.** ہمارے پاکِ باطن نے آواز دی اے شہریار سہولت کو کام نہ فرمائیے. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۵ : ۹۰۹). **۳. آہستگی ، تکلف اور تکان کے بغیر ، اطمینان سے.** ہمیں اپنی تمام کارروائی سہولت اور خاموشی کے ساتھ کرنی چاہیے. (۱۸۹٦ ، فلورا فلورنڈا ، ۴۳). ہر صنفِ ادب میں اُن کا قلم سہولت اور روانی کے ساتھ چلتا ہے. (۱۹۸٦ ، نیاز فتح پوری ، شخصیت اور فکر و فن ، ۱۴۲). **۴. آہستگی ، دھیما پن.** ہر چند کہ تاریک نے یہ سہولت کہا مگر گُنبد گُونج گیا. (۱۸۹۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ٦ : ۱۹۳). [ع : (س ہ ل)].

ـــــدِہ (ـــــ کس د) صف.
آسانی پیدا کرنے والا ، آسانی پہنچانے والا. اکثر اوقات خشک کیے ہوئے دودھ کی کوئی ایک قسم استعمال کرنا سہولت دہ ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، عملی طب (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰). [سہولت + ف : دہ ، دادن ۔ دینا].

سُہُولِیَّت (فت نیز ضم س ، و مع ، کس ل ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
رک : سہولت ، آسانی ، اطمینان. کشتی اور جہاز کی آمد و رفت کی نہایت سہولیت ہے. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳). ورنہ فرخ سے ہرگز امید نہ تھی کہ اس سہولیت سے بیٹھا رہتا. (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۲ : ۱۶۸). آپ کا مُدّعا پہلے ہی سے عرض کر دوں جس میں آپ کو سہولیت ہو اور آپ کا استقبال بھی ٹھیک ٹھیک ہو. (۱۹۰۳ ، خالد ، ۱۳). میں نے سہولیت کے لیے اس کا نام ، دو ادبی اسکول ، رکھ لیا ہے . (۱۹۸۸ ، دو ادبی اسکول ، ۱۰). [سہولت (رک) کی تحریف].

سَنْہْوَہ (فت بیج س ، سک ہ ، فت و) امذ.
روشندان ، محدّب یا مقعر شیشے کا وہ مرکزی زاویہ جو مرکز پر قطر کے سِروں کے ملنے سے بنتا ہے ، فرجہ ، وہ درز جو مناظری آلات میں روشنی کے گزر کے لیے ہوتی ہے. عدسہ کے دائری کنارے کا قطر ایک ماسکہ پر جو زاویہ بنائے اس کو عدسہ کا سہوہ کہہ سکتے ہیں. (۱۹۲۱ ، طبیعیاتِ عملی ، ۱ : ۹۳). [مقامی].

سَنْہْوَیا (فت بیج س ، سک ہ ، فت و ، شد ی) صف.
متحمل مزاج ، بُردبار (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ : सहोढ].

سَہی (فت نیز کس ہ) صف.
سروسہی (رک) کی تخفیف ، ایک سیدھے مخروطی ، خوشنما درخت کا نام اسکی قامت کو معشوق کے قد سے تشبیہہ دیتے ہیں.

کیا میں ہے تُو آزاد دونوں عالم سے
سہی کا سایہ ہے میرے مزار کے لائق

(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ، ۵۳). [ف].

ـــــبالا صف.
لمبے قد والا ؛ (کنایۃً) محبوب ، حسین ، دلربا. ایک جوان رشکِ ماہ کنعان سہیِ بالا ... تشنۂ شباب سے چور ہے. (۱۸۶۲ ، خطِ تقدیر ، ۳۰). [سہی + بالا (رک)].

ـــــسَرْو (ـــــ فت س ، سک ر و) امذ.
(مجازاً) لمبے قد والا ؛ (کنایۃً) محبوب ، معشوق ، حسین.

ہم بھی اس واسطے بیٹھے ہیں کہ ہو رہتا ہے
تُجھ سہی سرو کے سایہ میں نہال ایک نہ ایک

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۷۷). جو شخص اس نونہالِ گُلشنِ رعنائی ، سہی سروِ بوستانِ زیبائی کو سحرِ ساحر سے نجات دے گا اس دُرِّ ناسفتہ صدفِ عصمت کو وہی غواص بحرِ آشنائی لے گا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۵). [سہی + سرو (رک)].

ـــــقامَت (ـــــ فت م) صف.
لمبے قد والا ؛ (کنایۃً) محبوب ، معشوق ، حسین.

آمد آمد ہے مگر میرے سہی قامت کی
باغ میں ہر طرف استادہ جو شمشاد ہیں سب

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۱۷). [سہی + قامت (رک)].

ـــــقَد (ـــــ فت ق) صف.
رک : سہی قامت.

لڑکے وہ سات آٹھ سہی قد سمن عذار
گیسو کسی کے چہرے پہ دو اور کسی کے چار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۸).

وہ سہی قد لبِ ساحل جو نہ ہو گرمِ خرام
قامتِ سرو و خُمِ آبِ رواں کچھ بھی نہیں

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۳۷).

سرو کے بُوٹے ، سہی قد ، سر بلند
تیرے دلبر غیرتِ حُورانِ عین

(۱۹۷۵ ، خروشِ خُم ، ۸۰). [سہی + قد (رک)].

ـــــقَدی (ـــــ فت ق) امث.
لمبے قد کی کیفیت و حالت ، محبوبیت ، معشوق پن.

تُو وہ بہارِ باغِ حُسن ، جس پہ کرے نثار جان
لالہ رُخی ، سہی قدی ، گُلبدنی ، سمن بری

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۵). [سہی + قد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَہی (۱) (فت س) م ف ؛ فقرہ.
صحیح ، درست ، بجا.

پیچھیں شاہ نبی یوں کہیا ابابکر یہ بات سہی ہے
اُن کو گلے دے ریت بجائیں آج ہماری عید یہی ہے

(۱۵۶۵ ، جواہرِ اسرار اللہ ، ۱۶۶).

بڑا تیرا عبادت سو یہی ہے
غلط نیں یو غلط نیں ہو سہی ہے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۹۶).

یہ کیا نصیب کہ پوچھے وہ ہم نشیں مجکو
سہی تو یوں ہے کہ یہ بات نیں بنائی ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۱).

آگے کماشتوں کی کُھلی ہر طرف بہی
پھر وہ جو کچھ کہیں تو وہی بات ہے سہی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۳).

کانٹے ہی کانٹے بچھیں بستر پہ مانی تو سہی
آرزو کا ایک کانٹا دل میں چُبھ جائے تو دو

(۱۹۱۸ ، نقوشِ مانی ، ۴۹). [صحیح (رک) کا قدیم املا].

ـــــشام م ف.
سرِشام ، جُھٹ پٹا ، سانجھ ، سنّجھا ، سُورج ڈوبتے ہی (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

ـــــ کَرْنا محاورہ.
۱. **رسید کرنا ، مارنا ، جڑنا (طمانچہ یا وار).** بہن بیچاری کے ایک زور کا تھپڑ سہی کیا. (۱۹۰۷ ، اُمہات الاُمہ ، ۸۶). ۲. **درست کرنا ، صحیح کرنا.**

حرفِ غلط کو سُن کر درپے نہ خُون کے ہو جا
جو کُچھ کیا ہے میں نے پہلے اسے سہی کر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۸).

---نہیں فقرہ.
قابلِ تسلیم نہیں ، بجا نہیں ، نہیں مانا جا سکتا . چنگیز نامہ کا جاننے، اخلاقِ ناصری ، مکتوباتِ شیخ ، شرفِ منیری اور حدیقہ کی سہی نہیں . (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری (مہذب اللغات)) . ہاں ناں کا کچھ تو جواب دو ، چُپ رہنے کی سہی نہیں ہے . (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۵۶).

---ہونا محاورہ.
واجب ہونا ، لازم آنا. اِدھر منزلِ فیل کا وِرد ختم ہوا اور اُدھر اُن کی پانچ پیسے کی مزدوری سہی ہوئی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۸۸).

سَہی (۲) (فت س) م ف ؛ فقرہ.
۱. مانا ، فرض کیا.

ہم بھی دشمن تو نہیں ہیں اپنے
غیر کو تجھ سے محبت ہی سہی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۰). یہ بات اپنی جگہ درست سہی لیکن یہ بات غلط نہیں کہ سمندر کو سمندر کی طرح پیش کرنے کا فن صرف نظم کو آتا ہے. (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۸). **۲. اچھا چلو یہی سہی ، یہی منظور ، یوں ہی سہی.**

قطع کیجیے نہ تعلق ہم سے
کچھ نہیں ہے تو عداوت ہی سہی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۰). **۳. غنیمت ہے ، بہتر ہے.**

ایک ہنگامے پہ موقوف ہے گھر کی رونق
نوحۂ غم ہی سہی ، نغمۂ شادی نہ سہی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۹). **۴. ہاں مگر ، بیشک لیکن.**

اوس وقت دل پہ کیونکہ کہوں کیا گُزر گیا
بوسہ لیتے لیا تو سہی لیک مر گیا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۳).

سُن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تُجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۵).

بال کھولے ہوئے آئے تو سہی کوٹھے پر
تمکو کیا ، کوئیؔ سیہ بخت پریشان ہوتا

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۲۱). **۵. مزید ، اور. جیسے اور بے ادبیاں معاف کرنے کا حکم ہے ، ایک یہ بھی سہی.** (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۶). **۶. بے پروائی ظاہر کرنا ، کوئی توجہ نہ دینا ، خاطر میں نہ لانا.**

ہم بھی تسلیم کی خُو ڈالیں گے
بے نیازی تری عادت ہی سہی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۱).

کُچھ دنوں دل کو رہے ذوقِ وفا اور سہی
کُچھ دنوں آپ کی یہ مشقِ جفا اور سہی

(۱۹۳۷ ، نوائے دل ، ۲۰).

دل کی تسکیں کے لئے کم نہیں سامانِ نشاط
شبِ مہتاب سہی صبحِ بہاراں نہ سہی

(۱۹۶۵ ، ایک خواب اور ، ۱۱۸). **۷. ضرور ، یقیناً.**

آئیں جو خط رقیبوں کو لکھ رکھوں میں جواب
مجکو بھی کوئی نامہ کرینگے رقم سہی

(۱۸۸۳ ، مضامینِ رفیع ، ۹۳).

سِیہی (کس س) امث.
سیہ ، ساہی ، ایک جانور جس کے تمام جسم پر کانٹے ہوتے ہیں. ادب کی کتابوں میں یہ تصریح موجود ہے کہ عرب کھنکھجورا ، گوہ ، گرگٹ ، سیہی اور جانوروں کا چمڑا کھاتے تھے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۱۳). [رک : سیہی].

سَہَیّا (فت س ، ہ ، شد ی) صف.
سہارا دینے والا ، مددگار.
پیش چلتی نہیں ناتھ مجبور ہوں کوئی اس دم تمہارا سہیا نہیں تم پکارو ہو کِس کو مدد کے لئے رام کا کوئی دُنیا میں بھیا نہیں (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۳۰۳). [سہ सह ـ ساتھ + ایا ، لاحقۂ فاعلی].

سَہیٹ (فت س ، ی مج) امذ.
چراگاہ ، گھاس کا میدان. پُلیا عبور کرکے کرم سنگھ کے گھر والے ... ایک وادی نما سہیٹ میں پہنچے. (۱۹۸۳ ، دریش رین ، ۱۹۰). [پ : सहेट].

سَہیجا (فت س ، ی مج) امذ.
پنیر مایہ ، جامن (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [مقامی].

سَہیجنا (فت س ، ی مج ، سک ج) ف م.
تفتیش کرنا ، پوچھ گچھ کرنا ، دریافت کرنا ؛ درست کرنا ، ٹھیک کرنا ؛ سونپنا ، سہیا کرنا ، حوالے کرنا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : ا س :].

سَہیرْیا (فت س ، ی مع ، سک ر) امث.
(کاشتکاری) فصلِ ربیع کی وہ کھیتی جو بغیر آبپاشی صرف زمین کی سیل سے تیار ہو جائے (ا پ و ، ۶ : ۴۸). [مقامی].

سَہیڑْنا (فت ی ، ی مع ، سک ڑ) ف م.
۱. رفع دفع کرنا ، نمٹانا. انگلستان کو ہرگز واجب نہیں ہے اور اس کے لیے سخت مُضر ہے کہ وہ دُنیا کے ہر ایک حِصّہ میں بکھیڑے سہیڑتا پھرے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۸۸).

ہیں یہ چاہے جو کُچھ ہوا سہیڑ بس سب
بُلائے ہیں جو یہ مہمان ان کو ہو نہ تعب

(۱۹۳۳ ، ذوالنورین ، ۲۸). **۲. برداشت کرنا ، سہنا.** اس آنے والی خرابی کو دیکھ کر ضرور اشکبار ہوں جو آپ سہیڑ رہے ہیں. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۳ : ۳۱۸). ایک بات آپ میری مان لیں. پوچھا وہ کیا ؟ میں نے کہا وہ یہ کہ سہلانی کی وزارت کا چارج آپ خود لے لیں. کہنے لگے میں یہ مُصیبت کیوں سہیڑ لوں ؟ (۱۹۷۱ ، تحدیثِ نعمت ، ۳۳۲). [سہنا (رک) کی ایک صورت].

سَہِیس (فت س ، ی مج) امذ.
کھوڑے کا نگہبان. بعض سہیس ایسے نمک حرام دیکھے گئے کہ دیگر مکروہات دنیوی میں مشغول رہتے ہیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۳۸). [سائیس (رک) کا بگاڑ].

سَہِیل (۱) (فت س ، ی مج) امذ.
دوستی ، یاری ، رفاقت ، سنگت ، شمولیت ، ہمراہی ، میل ملاپ ، معیت ، ساتھ. صابرہ نے ایسا میل میل اِختلاط بڑھایا جیسے برسوں کی مُلاقات چھٹپن کا سہیل. (۱۸۷۹ ، زینت العروس ، ۱۳). [رک : سہیلی].

سَہِیل (۲) (فت س ، ی مج) امذ.
۱. **(کاشت کاری) زمین ہموار کرنے کا بھاری تختہ جو ہل میں لگا دیا جاتا ہے ، سہاگا** (ا ب و ، ۶ : ۹۷). ۲. **(کاشت کاری) کھیت جوتنے کی بیگار ، زمیندار کا رواجا ، اپنی سیر میں اپنے کاشتکار سے ہل چلوانے کا کام** (ا ب و ، ۶ : ۹۷). [مقامی].

سُہَیل (ضم س ، ی لین) امذ.
۱. **جنوبی آسمان کا سب سے روشن ستارہ جو حارس نامی جھرمٹ میں واقع ہے.**

سو باراں معطر حمائل سوں میل
سو سہرا ثریا و طرّہ سُہیل

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۹).

صراحی سنبلہ ہور مشتری کا لے پیالا
سہیل ساقی ہو منج مد پلانے دھانے آج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۵۳). خوبرویوں سے حُسن عہد طلب کرنا سہیل کو ثریا کے ساتھ جمع کرنا ہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۳۱). مشہور ہے کہ جن دنوں میں سہیل ستارہ چڑھتا ہے اُن دنوں میں دریاؤں کی طُغیانی بھی موقوف ہو جاتی ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۳۵). ۲. **(کنایۃً) روشن ستارہ.**

سپیدی صبح کی گردوں پہ چھائی
سُہیل صبح نے صُورت چھپائی

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۶۳). ۳. **(مجازاً) نمایاں ، ممتاز.** جو شخص کسی قوم میں ایسی عزت کا مُستحق ہو وہ درحقیقت اس قوم کا سُہیل ہے. (۱۹۳۷ ، اصلاح حال ، ۳۷). [ع].

ـــــ یَمَن کس اضا (ـــ فت ی ، م) امذ.
رک: **سہیل یمنی.** آگے یہ فارسیوں کی آنکھوں کا کحل الجواہر تھا اب ہندیوں کی نظروں میں بھی سُہیل یمن سا تاباں ہوا. (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۳۲۱).

روشن ہوا یہ ہم کو رُخ و خالِ لب سے صاف
نکلا ہے ماہتاب سہیل یمن کے پاس

(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۹۲). [سُہیل + یمن (رک)].

ـــــ یَمَنی کس صف (ـــ فت ی ، م) امذ.
رک: **سہیل (چونکہ سُہیل جنوب کی طرف واقع ہے اس لیے اسے سہیل یمنی کہتے ہیں).**

جل گیا آتش غیرت سے سُہیل یمنی
شب ستارہ جو بنا کوش صنم کا چمکا

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، بیاضِ سحر ، ۱۰).

مُشتری ، زہرہ ، سُہیل یمنی ، صبح امید
یہ نہ کہتا تھا تُجھے رشکِ قمر کیا کہتا

(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۴۴). [سُہیل + یمن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَہِیلا (فت س ، ی مج) امذ.
دوستی ، یاری ، رفاقت ، ہمراہی ، میل ملاپ ، ساتھ.

کوئے بھرن میں نے سکھیاں جو چھوڑیں
تو چھوڑا سہیلا ساتھ رہے سُن بابل مورے

(۱۹۶۴ ، نورِ مشرق ، ۲۰۳). [رک : سہیل].

سُہِیلا (۱) (ضم س ، ی مج) امذ.
سوہلا ، نغمہ ، تعریف کا گیت ، شادی کا گیت.

دُنیا آروس انند بالیاں سوں عشرت سے بلائی ہے
سہیلا شاہ کا الحاں سوں زہرہ گاتیا سر تھے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹۲). اس کے بعد بہو کی بہن نے بہو کو اور دولہا کی بہن نے دولہا کو سُہیلے گاتے ہوئے نہلایا. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۱۰۴). [سوہلا (رک) کا ایک املا].

سُہِیلا (۲) (ضم س ، ی مج) امذ.
جوگیوں کا رنگین رومال.

سُہیلے گلے میں ڈال کر
یک جھونپڑی باندھی وہاں

(۱۸۳۷ ، مجموعۂ ہشت قصہ ، ۲۷). [سیلا (رک) کی تحریف].

سَہِیلی (فت س ، ی مج) امث.
۱. **سکھی ، ساتھ رہنے والی ، مصاحبہ ، ہمجولی.**

او لو سہیلیاں تس جو اُجالے
جس تن پر تک دیکھے ہور کہیں نا پالے

(۱۵۶۵ ، جواہرِ اسرار اللہ ، ۴۳).

پھرے ہم میداں میں وو شہسوار
سہیلیاں سبھی چُومیں اُس کا رکاب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳).

کسی خُوبصورت سہیلی کا ہات
کہ تھے اس میں کتنی سحر جادو کے گھات

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۱). گرد و پیش اُس کے سو سوا سو انیس جلیس ... سکھیاں سہیلیاں غنچہ کئے اوسی وقت باغ میں نظر آئیاں. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۱۰۵).

طیور بزمِ سحر کے مُطرب لچکتی شاخوں پہ گا رہے ہیں
نسیم فردوس کی سہیلی گُلوں کو جُھولا جُھلا رہی ہے

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۹۲). ۲. **لڑکی ، دوشیزہ.**

کہ تُوں کون ہے ہور کدھر کا اہے
جو عشق اس سہیلی سوں دھرتا اہے

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۰۳). ۳. **ہم عمر ، کنیز**

(ماخوذ : دریائے لطافت ، ۱۰۲)۔ ۳. **(عموماً) آویزے ، کسی بھی زیور کے لٹکتے ہوئے جز جو اصل زیور میں کنڈلوں وغیرہ سے لٹکائے گئے ہوں ، کانوں ، گلے وغیرہ کے زیور کے لٹکتے ہوئے اجزا.** سہیلی دار بُندے وہ کہلاتے ہیں جن میں آویزے کے اوپر دو پتّیاں دونوں طرف ہوں۔ ان پتّیوں کو اصطلاحاً سہیل کہتے ہیں۔ (۱۹۰۱ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۳ : ۱۸)۔ [رک : سہیل (۱) + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

سَہِیم (فت س ، ی مع) صف۔
۱. **شریک ، حصّہ دار.**

حق کے تئیں لاشریک کر کہنا
نیں تو تیرا سہیم کر کہنا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲)۔ دوسری قوموں میں یہ قابلیت اور انسانیت نہیں کہ قسیم اور سہیم ان لطیف چیزوں کی ہوویں۔ (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹۵)۔ اُن کی قوت و دولت سے ناجائز فائدہ اٹھانے میں اُن کے شریک و سہیم بن گئے۔ (۱۹۶۶ ، انسانی دُنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۳۸)۔
۲. **مثل ، نظیر ، مانند.**

ترے سُخن سے ہے قائم یہ وائشد دل تنگ
گویا نہ ہے تُو اس آئین میں سہیم صبا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۷)۔ کُشتی گیری میں عدیل و سہیم اپنا نہ رکھتا تھا۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۶)۔ بجز مدینہ کی مسجدِ نبوی کے نہ کوئی شریک رکھتا ہے نہ سہیم۔ (۱۹۳۰ ، سفر حجاز ، ۲۱۳)۔ مومن کی تنہا وہ خصوصیت جس میں اس کا کوئی شریک و سہیم نہیں اس کے اندازِ بیان کی بلاغت ہے۔ (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۳۲۳)۔ [ع]۔

سَہِینگا (فت س ، ی مع ، مغ) امذ۔
ہُدہُد ، چکی راہا پرندہ کی ایک قسم جس کی نسبت مشہور ہے کہ پر ایک قسم مدفونہ کو جان لیتا ہے. یہ دبی ہوئی عمارتیں اور دبے ہوئے کنوئیں بھی خُوب جانتا ہے اسلئے پنجاب میں اسکو سہینگا بھی کہتے ہیں۔ (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۳۰)۔ [مقامی]۔

سَئیس (فت س ، ی مع) امذ۔
سائیس ، مُلازم جو گھوڑے کی خدمت کے لیے رکھا جائے.

لاگا سئیس سامنے اس کے پھر آونے
اور آنکھ اپنے گھوڑے کی اس کو دکھاونے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۳)۔

اُنکے مرکب کے جلو میں ہے فلک مثلِ سئیس
کہکشاں ساتھ ہے باندھے ہوئے پُشتارہ کا

(۱۸۸۸ ، مضمونہائے دلکش ، ۱۸)۔

بڑا ہو کے جنخانے کا جُوتیاں
ہے کا کسی ناسزا کا سئیس

(۱۹۱۲ ، بہارستان ، ۶۶۷)۔ [سائیس (رک) کی تخفیف]۔

سَئیسی (فت س ، ی مع) امث۔
سائیسی ، سائیس کا کام یا پیشہ. رسالۂ شاہی کے ایک سوار عباس قلی بیگ کے یہاں سئیسی پر نوکری کر لی۔ (۱۹۵۶ ، بیگمات اودھ ، ۱۰۳)۔ [سئیس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔عِلْم دَرْیاؤ (ہے) کہاوت۔
رک : سائیسی علم دریاؤ (ہے). خدا جانے کون اَلَم غَلَم بقیہ جو تُم نے کہی یہ تو بندۂ درگاہ کی سمجھ میں بھی نہ آئے۔ وکیل سئیسی علم دریاؤ ہے۔ (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۲۷۷)۔ سئیسی علم ہے دریاؤ ... کے بمصداق یہ زبان سینہ بہ سینہ معصوم بچوں نے ایک دوسرے کو دی ہے۔ (۱۹۶۵ ، اُردو نامہ ، کراچی ، دسمبر ، ۳۱)۔

سی (۱) امذ۔
شیر ، سنگھ ، اسد (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [سنبھ (رک) یا سیہ (رک) کا مُخفف]۔

سی (۲) امث۔
۱. **درد یا دُکھن یا چُبھن کے اظہار کی آواز.**

سمجھے ہیں آپ تیرِ نظر دل میں چبھ گیا
نکلی نہیں ہے مُنہ سے تو دشمن کے سی ہنوز

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۱۰۵)۔ کیسی چُبھی بیٹھی رہیں بچی نے سی نہیں کی۔ (۱۹۶۹ ، اُردو نامہ ، کراچی ، ۳۳ : ۲۹)۔ ۲. **سردی کی شدت سے کپکپی کے ساتھ نکلنے والی آواز.** سی : ہائے کتنی سردی ہے۔ (۱۹۶۹ ، وہ جسے چاہا گیا ، ۱۹۵)۔ ۳. **مرچ کی جلن محسوس ہونے پر مُنہ سے نکلنے والی آواز.** ایک گھونٹ کوک اور ایک نوالہ قورمہ ، اس کے بعد سی سی اور ولندیزی گالیاں۔ (۱۹۸۶ ، لندن لندن ، ۳۲۸)۔ [حکایتُ الصّوت]۔

۔۔۔ کَر کے رَہ جانا محاورہ۔
بے بسی اور مجبوری کے عالم میں ظُلم و ستم وغیرہ برداشت کرنا. منہ پوچھنے والی اس زور سے شربت پینے والی کا منہ مسل دیتی کہ وہ سی کر کے رہ جاتی ہے۔ (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱۷)۔ لڑکی بَتّا چھین کر ان کے ہاتھ کُچل دیتی اور یہ سی کر کے رہ جاتے۔ (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۸۲)۔

۔۔۔ کَرْنا محاورہ۔
اُف نہ کرنا ، تکلیف اور درد کو ظاہر نہ ہونے دینا. یہ تو بُت کی مانند جُوں کا تُوں قائم رہا ذرا نہ ہلا اور سی نہ کی۔ (۱۸۳۳ ، سیر عشرت ، ۲۹)۔ اُس نے جس کو اپنا دشمن پایا دوستی کے پردے میں اُس کے کلیجے میں ایسی چُٹکی لی کہ اُس نے سی تک نہ کی۔ (۱۹۲۸ ، باقر علی ، کانا باتی ، ۲۵)۔

سی (۳) حرفِ تشبیہ۔
۱. **سا (رک) کی تانیث ، مانند ، مثل ، نظیر ، مُشابہ.**

رگِ جاں پر ہے کون ناخن زن
کچھ صدا یاں رباب کی سی ہے

(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمان سخن ، ۸۷)۔

یہ کہہ کے بڑھے بہر وغا سرورِ عالی
غُصّے میں نظر شیر سی اس شیر نے ڈالی

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۵۵)۔ اردو سی کم مایہ زبان کا

اپنے شریفانہ قالب میں ڈھلنا جس پر کلاسیکس کا دھوکا ہو ... پہلے تسلیم کرنا ہو گا. (۱۹۰۱ ، افاداتِ مہدی ، ۳۱). ۲. کثرت و افراط کے اظہار کے لیے.

کُچھ بھیڑ سی ہے بھیڑ کہ بےحدّ و بےشمار
جلقت کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہیں بندھے ہر طرف ہزار

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۹). اری یہ روٹیاں اتنی سی ، سب آپ تھور گئی.(۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نا اہل پڑوسی ، ۳۸).۳. (قدیم) علامتِ فعل مستقبل ، گا کے معنوں میں.

جو میں سنگی دارو سو دیسی نہ کوی
کسی کا درد بانٹ لیسی نہ کوی

(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۸۰).

ہو جفا غم ازل تھے تیجا ہے
تا ابد لگ ذرہ نہ ہو سی کم

(۱۷۰۵ ، بیاضِ مراثی ، ۱۲). تھوڑی سی دیر کے بعد ... دل کو شوہر کی محبّت نے بےقرار کیا. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۲۶).

سی(۴) امذ.
سینا (رک) کا امر (تراکیب میں مستعمل).

ـــــ سا/سیلا کَر م ف.
سی کر ، سی کے. میں بھی ایسے کپڑے سی سا کر ٹھیک ٹھاک پہناؤں کہ اس کا حُسن دونا چکے. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۲۰). سی سیلا کر لباس پوشیدنی کے ... قابل ہوگی. (۱۹۰۰ ، انتخابِ لاجواب ، ۲ اپریل ، ۱۳).

سی(۵) حرف.
انگریزی حُروفِ تہجی کا تیسرا حرف (C) ، اُردو میں بعض انگریزی مُخففات میں ان الفاظ کا نمائندہ جو اس سے شروع ہوتے ہیں. مُنشی جی نے مُجھے ... بی اے بی ٹی ، سی اے بی کیٹ کی طرز پر انگریزی پڑھانا شروع کیا. (۱۹۸۷ ، حیاتِ مستعار ، ۱۹). [انگ : C].

ـــــ ، ایس ، پی (ـــــ ی لین) صف.
سِول سروس آف پاکستان کا مُخفف ، اعلیٰ سرکاری مُلازم جو باقاعدہ امتحان پاس کر کے مُنتخب ہوتا ہے. میں مُقابلے کے امتحان میں شریک ہو کر سی ، ایس ، پی میں لے لیا گیا. (۱۹۸۷ ، اِک محشرِ خیال ، ۲۰۱). [انگ : C.S.P].

ـــــ ، آئی ، ای امذ.
۱. کمپینین آف انڈین ایمپائر کا مُخفف ، ایک خطاب جو ہندوستان میں انگریزوں کی حکومت کے زمانے میں دیا جاتا تھا.

شیخ کو سی ، آئی ، ای ہونے کی ہو گی کیا خوشی
تُجھ سے احمق بھی نہ پہنچے گر مُبارک باد کو

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۵۱). [انگ : C.I.E.].

ـــــ ، آئی ، اے (ـــــ ی مج) امذ.
۱. کریمنل انویسٹیگیشن کا مُخفف ، خُفیہ پولیس کا ایک محکمہ جو پیچیدہ معاملات اور مقدمات کی تفتیش کرتا ہے. دوسرے نے خود کو سی ، آئی ، اے کا کانسٹیبل بتا کر ایک سولہ سالہ لڑکے جمیل احمد پر مجرمانہ حملہ کیا تھا. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۸۱ : ۷). ۲. **سینٹرل انٹلی جینس ایجنسی کا مُخفف ، امریکہ کا ایک وفاقی اِدارہ جو ۱۹۴۷ء میں قائم کیا گیا تا کہ جاسوسی کی سرگرمیاں تیز کی جائیں.** جو لوگ جلسہ میں گڑ بڑ کر رہے ہیں وہ سی ، آئی ، اے کے دشمن ہیں. (۱۹۷۰ ، جنگ ، کراچی ، ۳۳ ، ۳۳ : ۱). [انگ : C.I.A].

ـــــ ، آئی ، ڈی امذ.
کریمنل انویسٹیگیشن ڈپارٹمنٹ کا مُخفف ، خُفیہ پولیس. سی آئی ڈی ہمارے درپے ہے ہمارے تمام کموں ... کی نگرانی کی جاتی ہے. (۱۹۳۷ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۳۰۳). [انگ : C.I.D].

ـــــ ، آئی ، ڈی کَرْوانا محاورہ.
کسی شخص کی حرکات و سکنات پر چوری چوری نظر رکھنے کے لیے کسی کو مامور کرنا. ہوشیار بیویاں اپنے عزیز رشتے داروں کے ذریعے یا اپنے بھائی کے ذریعے اس کی سی ، آئی ، ڈی کرواتی ہیں کہ فرصت کے اوقات میں شوہر جی کہاں جاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، تصویرِ شوہر ، ۲۷).

ـــــ ، ٹی امث.
سرٹیفکیٹ آف ٹیچنگ کی تخفیف ، ایک تعلیمی سند جو ایف اے کے بعد ایک سال کی مدت میں اور میٹرک کے بعد دو سال میں مکمل ہوتی ہے. اعلیٰ تعلیم کے لیے گراں قدر وظائف دیئے ، چنانچہ اکثر ایل ایل بی اور سی ، ٹی اسی امداد کی وجہ سے کامیاب زندگی بسر کر رہے ہیں. (۱۹۳۰ ، جائزۂ زبانِ اردو ، ۱ : ۸). [انگ .C.T].

سی(۶) صف.
تیس ، تین دہائیاں ، بیس اور دس کا مجموعہ.

مسیحا کون ؟ سرسید پکارے سب میں کہتا ہوں
صد و سی سال اس کو اور رکھیو اے خدا باقی

(۱۸۹۲ ، مجموعۂ نظمِ بےنظیر ، ۳۶). [ف].

ـــــ پارَہ (ـــــ فت ر) امذ.
۱. **کلام پاک کے تیس حصوں میں سے کوئی سا ایک حصّہ ، سپارہ** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. **(مجازاً) ٹکڑے ٹکڑے.**

مُصحفِ رُخسارِ جاناں جب سے آیا ہے نظر
دل ہے سی پارہ بغل میں میری قرآن کی طرح

(۱۸۷۳ ، دیوانِ مراز ، ۳۳). [سی + پارہ (رک)].

ـــــ حَرْفی (ـــــ فت ح ، سک ر) امث.
ایک ایسی نظم جس کے (عموماً ۳۰) اشعار ، بہ اعتبار حروف تہجی بالترتیب لکھے جاتے ہیں اس کا موضوع بالعموم تصوف یا محبت و فرقت کے مصائب ہوتا ہے (پنجابی شاعری سے مخصوص). آپ نے کافی ، اٹھوارہ ، سی حرفی ، بارہ ماسہ وغیرہ اصنافِ سُخن کو استعمال کیا. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۸۹). اس کو الف نامہ کے بجائے سی حرفی کا نام دیا گیا یعنی وہ نظم جو تیس حرفوں پر مشتمل ہو. (۱۹۸۸ ، اردو ، جنوری ، مارچ ، ۱۲۹). [سی + حرف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــدانہ (ـــفت ن) امث.
ایک قسم کی تسبیح جس میں عموماً ۳۰ دانے ہوتے ہیں(ماخوذ: نوراللغات). [سی + دانہ (رک)].

ـــــسالہ (ـــفت ل) صف.
تیس سال کا ، تیس برس کی عمر یا مُدّت کا. صفراوی متجمدات کا کرہ اقالیم میں ہونا اور ہے. سی سالہ اور چہل سالہ عمر کے درمیانی عمر والوں کو ہونا مشہور ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۵۸۹). [سی + سال (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سی (۷) امث.
(کاشت کاری) کھیت میں ہل سے بنائی ہوئی وہ نالی یا نالیاں جن میں بیج بویا جاتا ہے (ا پ و ، ۶ : ۷۹). [مقامی].

سے (یَ لین) امذ.
سو ، سیکڑہ

سنِ ہجری حضرت جی کے جب لتنے سے ہو جاویں گے
ان کے پاچھے بڑے امام محمد مہدی آویں گے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۰۵). آس پاس اس باغ کے ... دو سے برہان کہ سکھیں اس کی تھیں ... سو باغ میں آئیں . (۱۷۴۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۸). سنہ ایک ہزار دو سو سترہ ہجری مطابق اٹھارہ سے دو عیسوی کے «باغ و بہار» کو تمام لا کے اس کو لکھنا شروع کیا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۵). غرض اس کا ... ایک ہزار پان سے میل انگریزی کی ہے. (۱۸۴۷ ، حملات حیدری ، ۱۲). کئی سے ملک اس ملعون کے قبضے میں ہیں. (۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۸). [رک : سو].

سے (ی مج) حرفِ جار.
۱. **کے ساتھ.** دادا نے مُجھے گلے لگا کہا ، اے پیغمبران خدا دیکھو نہ ... اُمّت نے میرے بچوں سے کیا کیا . (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۶۳).

سایے کی طرح ساتھ پھریں سرو و صنوبر
تو اس قدِ دلکش سے جو گُلزار میں آئے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۳). میں ان کی مثال اس شخص سے دے سکتا ہوں جو ایک بہت بڑے مضبوط جانور کو کھلاتا اور اس کا مزاج اور خواہشات کا مطالعہ کرتا ہے. (۱۹۳۲ ، ریاست (ترجمہ) ، ۳۶۶). ۲. **کو (علامتِ مفعول).** دو چار گھڑی رات رہے دیوار سے کود کر چلا گیا . (۱۸۶۲ ، خطوطِ غالب ، ۷۳). حرف «سے» بطور علامتِ مفعول بھی آتا ہے . (۱۹۷۳ ، جامع القواعد (حصّۂ) ، ۱۳۵). ۳. **کے باعث ، کے سبب.**

تن کو دھونے سے دل جو ہوتا پوک
پیش رو اصفیا کے ہوتے غوک

(۱۲۶۵ ، بابا فرید گنج شکر (اردو کی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۱۱)).

نہ کعبے کو دیکھا نہ بت خانہ ہم نے
بھلا میں کدھر جاؤں گمراہ دل سے

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۳۴۷). اس سے یہ بڑک بھتوں کو نہیں اُبھرنے پاتی. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۳۱). ۴. **منجملہ ، میں سے ، برائے شمولیت و شرکت یا نسبت و تعلق.** اِنصاف واجبی کرتا ستم گاروں سے نہ ہوتے تو. (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۶۲). متقدمین سے صِرف فرشتہ مورخ نے اس قِصّہ کو اپنی مشہور فارسی تاریخ میں درج کیا ہے. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۳). ۵. **پر ، پہ ، اوپر.**

جو مسہری پر سدا سوتے تھے سو اقلاس سے
خاک پر سونے لگے منہ سے دوپٹہ تان کے

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۱۲). جب میاں کپڑے پہن چکے تو آئینہ وغیرہ سب جگہ سے رکھوا دیا کہ وقت پر تلاش نہ کرنی پڑے . (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۸). ۶. **کے مُقابلے میں ، بہ نسبت.**

صاف آئینے سے رُخسار ہے اُس دلبر کا
یہ خدا کا ہے بنایا تو وہ اِسکندر کا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۵). اُس بے گناہ ملول لڑکے کی بلا کت سے مُجھے مرنا قبول ہے. (۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۵۵). ۷. **کے ذریعے.**

وہ درد ہے مُجھے کہ مسیحا سے شخص سے
اس درد کا نہ ہو سکے درماں یک بیک

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۱۰۱). چنانچہ تجربوں سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام اجزائے ارض ایک میلان آپس میں رکھتے ہیں. (۱۸۳۲ ، رسالہ ہیئت ، ۲۳۲).

پھر سُنائے مُجھے اللہ اذانِ کعبہ
دل میں پیوستہ ہوئے نعرۂ تکبیر سے تیر

(۱۹۱۹ ، دُرِّشہوار ، ۳۱). اس مسئلہ کا حل کرنا نہایت دُشوار تھا ، کہ یہ دونوں کس سے پیدا ہیں. (۱۹۵۶ ، بیگماتِ اودھ ، ۱۰۳). ۸. **کے مُطابق.**

معمول سے بزم میں ہوئی جمع
مینا و کباب و مجمر و شمع

(۱۸۳۸ ، گُلزارِ نسیم ، ۳۶). ۹. **واسطے ، لیے ، کے لیے ، کے واسطے.** ملائک اون کوں تکلیف بہشت کی کریں اور وہ قبول نہ کرکہیں ہم مصاحبت وبجالستِ حسین کوں بہشت سے نہیں بنچے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۳).

دوپہر کسی کو یوں نہیں ہوتی ہے اپنی چیز
دل اس سے دیدیا کہ نہ تھا اِختیار میں

(۱۹۲۶ ، فغانِ آرزو ، ۱۳۰).

سیا (۱) (کسر س) امذ.
(ٹھگی) سونا ، طلا ، زرد رنگ کی قیمتی دھات (مصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۱۱). [مقامی].

سیا (۲) (کسر س) امث (قدیم).
لگن ، خواہش ، چاہت ، مطلب ، مُدّعا.

شکل دیکھ تیری میں بُلبل ہوا
ترے ساتھ لاگی ہے دل کی سیا

(۱۸۵۲ ، قصۂ نازنین و پٹھان (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۱۷۳)). [مقامی].

سیا(۳) (کس س) صف.
سیاہ ، کالا ، اسود (پلیٹس). [سیاہ (رک) کی تخفیف].

سَیّا (فت س ، شد ی) امذ.
مٹی کا ایک چھوٹا ظرف جس میں دستہ لگا ہوتا ہے ، بھٹی میں سے شراب نکالنے کا برتن. سیّا ایک چھوٹا ظرف مٹی کا ... ہے جب رس ناندی میں بھر جاتا ہے تب سنک یعنی سیّا کو ... نکالتے ہیں. (۱۸۳۸ء ، توصیفِ زراعات ، ۵۰). [مقامی].

سیاپا (کس س) امذ.
غم ، رنج ، سوگ ، ہائے واویلا ، رونا پیٹنا ، آفت ، مصیبت.

میں کاٹے تھی تجھ سائے لیجے
رنڈاپے موں قِسمت ہوا تجھ سیاپا

(۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۲۰۹).

ہے سیاپا اِدھر تو اُدھر سٹھنیاں ہیں
مراسم بہ شادی و غم کی یہاں ہیں

(۱۹۰۵ء ، بھارت درپن ، ۵۷). جلوس سوڑ کاٹ کر مال روڈ پر آ نکلا وہ چلا رہے تھے، تلواریں لہرا رہے تھے، پیچھے عورتیں سیاپا کر رہی تھیں. (۱۹۸۳ء ، اوکھے لوک ، ۵۰). [مقامی].

سَیّاح (فت س ، شد ی) صف.
بہت زیادہ سیاحت کرنے والا ، بڑا سفر کرنے والا ، سیر و سیاحت کرنے والا ، جابجا پھرنے والا آدمی. اکثر سیّاح سیر کرتے آوتے سو اسی شہر میں رہتے اور جگہ پھر نہ جاتے تھے. (۱۷۳۶ء ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲). بعد ایک مُدّت کے کسی طرف سے ایک سیّاح وہاں آنکلا. (۱۸۳۵ء ، حکایتِ سُخن سنج ، ۱۲۰). دور دور کے سیّاح اور ملک ملک کے آدمی اُن کے مُشتاق آتے ہیں ، دیکھتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں. (۱۹۳۶ء ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۵۵). اب رفتہ رفتہ میری سمجھ میں آتا ہے کہ اس قلعہ کے اندر ایک پُورا بازار ہے ، دفاتر ہیں سیّاحوں اور سیلانیوں کا ایک ہجوم ہے. (۱۹۸۳ء ، زمیں اور فلک اور ، ۲۶). [ع].

---زماں کس اضا (---فت ز) امذ.
دُنیا بھر کی سیر کرنے والا ، جہاں گشت. وہ تو سیّاحِ زماں بننا چاہتا تھا. (۱۹۸۸ء ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۹). [سیّاح + زماں (رک)].

سیاحَت (کس س ، فت ح) امث.
لمبا سفر ، گشت ، سیر کرنا ، زمین پر چلنا پھرنا ، گھومنا پھرنا. آخر تک دس کا ذکر ہے توبہ کرنا ، عبادت کرنا ، حمد کرنا ، سیاحت کرنا ، رکوع کرنا ، سجدہ کرنا. (۱۸۶۰ء ، فیض الکریم ، ۷۷). بہتر ہے کہ ہم اپنی سیاحت بمبئی سے شروع کریں. (۱۹۰۳ء ، مخزن ، دسمبر ، ۱۶). مُختلف ضرورتوں سے ڈاکٹر صاحب نے دُنیا کے بیشتر ملکوں کی سیاحت کی. (۱۹۸۳ء ، خطباتِ عمود ، ۱۱). [ع].

---نامَہ (---فت م) امذ.
دورانِ سفر لکھے جانے والے حالات ، سفری حالات پر مبنی مضمون ، سفرنامہ. یہ خطوط اگر آج سے بتیس برس پہلے شائع ہوتے تو ایک سیاحت نامہ کا کام دیتے. (۱۹۵۱ء ، پریوفرنگ ، ۵). [سیاحت + نامہ (رک)].

سَیّاحَہ (فت س ، شد ی ، فت ح) امث.
خاتون سیّاح. دعوت کے بیچ، ایک ہی نُما سیّاحہ نے چونک کر پُوچھا لیکن انداز سوال میں اِستفسار کم تھا اور تاسّف زیادہ. (۱۹۷۵ء ، سلامت روی ، ۶۵). [سیّاح + ہ ، لاحقۂ تانیث].

سَیّاحی (فت س ، شد ی) : (الف) امث.
سیاحت ، مسافرت ، سفر ، سیر ، گشت.

عُمر گُزری ہے اسی دشت کی سیّاحی میں
پانچویں پُشت ہے شبیر کی مدّاحی میں

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۱۴). اپنے والد کے اِنتقال کے بعد مُدّت تک سیّاحی کی. (۱۹۲۹ء ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۳۳۳).
(ب) صف. **سیاحت کرنے والا ، سیر و سیاحت سے تعلق رکھنے والا.** صدر ایوب کے ہمراہ جہاں جہاں ہماری پارٹی رُکتی تھی وہاں پر دوسرے سیّاحی گروپوں کی بہت سی خواتین باقی سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ایوب خان کے گرد جمع ہو جاتی تھیں. (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۸۵۷). [سیّاح + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَیّاحِین (فت س ، شد ی ، ی مع) صف ؛ ج.
بہت سے سیّاح ، متعدد سیاحت کرنے والے ، سفر کرنے والے ملائکہ، سیّاحین ، یہ فرشتے بہ نسبت اوروں کے ذکر کی مجلسوں کو دُرست رکھتے ہیں. (۱۸۷۷ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۹۹). [سیّاح + ین ، لاحقۂ جمع].

سِیادَت (کس س ، فت د) امث.
۱. **قیادت ، بزرگی ، برتری ، شرافت ، سرداری.**

شرف ذاتی ہے تجھ کوں اے گُل و گُلزارِ معشوق
تجلّی مُکھ اوپر تیرے سیادت کی علامت ہے

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۲۰). اربابِ فراست اور اصحابِ کیاست آثارِ سیادت اور انوارِ سعادت بشرۂ ہمایوں اوس کے سے مشاہدہ کرتے ہیں. (۱۸۵۱ء ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰).

میرے آقا وہ جہاں زیر و زبر ہونے کو ہے
جس جہاں کا ہے فقط تیری سیادت پر مدار

(۱۹۳۸ء ، ارمغانِ حجاز ، ۲۲۲). مردان علی خان اپنی تاریخی سیادت کو چودھری کی وجہ سے اپنی مخصوص پارٹی میں مُمیّز کر رہے تھے اور بُت بنے ہوئے تھے. (۱۹۸۶ء ، انصاف ، ۳۴).
۲. **حضرت فاطمہ علیہ السلام کی نسل سے ہونے کا شرف.**

مُنکر نہیں ہے کوئی سیادت کا میر کی
ذاتِ مُقدّس ان کی یہی ذات ہو تو ہو

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۸۰۹). کبھی سیادت کے دعوے سے امام ضامن کا روپیہ مانگنے کے لیے جا پہنچے کسی نے دعوت کی تو دعوت کے بدلے روپیہ وصول کر لیا. (۱۹۳۵ء ، چند ہمعصر ، ۳۳۸).
۳. **حکومت ، سلطنت ، بالادستی.** اس کے بعد انگریزی بیڑے اور ڈچ اور پُرتگالی اور عربوں کے درمیان کئی لڑائیاں خلیج فارس میں سیادت قائم رکھنے کے متعلق ہوتی رہیں. (۱۹۱۷ء ، سفرنامۂ بغداد ، ۱۳). عربوں نے پانچ سو سال تک اِسلام اور مُسلمانوں کی نمائندگی اور سیادت کی. (۱۹۸۹ء ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۲۹). [ع].

---پناہ (---فت پ) امث.
سرداری اور قیادت کا محافظ ، جیسے سرداری پھبتی ہو.

وہی فضل احمد سیادت پناہ
یہ ہیں دونوں سرکاروں کے خیرخواہ

(۱۸۶۸ء ، شکوۂ فرنگ (اورنٹیل کالج میگزین ، لاہور، ۱۹۷۳ ، ۶۲)).
[سیادت + پناہ (رک)].

سیار (کس س) امذ.
ایک صحرائی جانور جو لومڑی سے بڑا اور بھیڑیے سے چھوٹا ہوتا ہے ، گیدڑ. راستے میں سیار نہیں ، کتا بلا اور زور سے مجھ پر جھپٹا میں نے تلوار مار دی. (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۲ : ۱۱۹). مجھے لے جا کر ٹوٹی ہوئی مسجد میں بند کر دیا جائے ، جہاں مجھے سیار (گیدڑ) کھا جائے گا. (۱۹۵۶ ، شیخ نیازی ، ۱۰۳).
[ب : سیال ؛ س : شرگال शृगाल ؛ قب : شغال].

---اوروں کو شگون دے آپ کتوں سے (چھتوائے) ڈرے کہاوت.
گیدڑ کا راستے میں بلنا اچھا شگون سمجھا جاتا ہے مگر خود کتوں سے ڈرتا ہے یعنی دوسروں کو فائدہ پہنچائے مگر خود کو کوئی فائدہ نہ ہو (جامع الامثال).

---کے سنتری کوا ، چھوڑ دہانے ہاڑ چام کھائے کہاوت.
گیدڑ کو کوّے نے نصیحت کی تھی ، گوشت کھا لے ، چمڑا اور ہڈیاں چھوڑ دے ، اُس کی نسبت کہتے ہیں جو کام کی چیز لے اور نکمی چیز چھوڑ دے ، اچھی چیز لینی چاہیے نکمی چیز نظرانداز کر دینی چاہیے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---سینگی (---ی مع ، مغ) امث.
گیدڑ کی ہڈیوں کا ڈھانچا ، سیار کی گڑیا مشہور ہے کہ جس شخص کے پاس سیار کی ہڈی ہوتی ہے اس پر کوئی حربہ کارگر نہیں ہوتا ، مضبوط ، کڑنگا ، بادھوائی (ماخوذ : جامع اللغات). [سیار + سینگی (رک)].

---کی لاٹھی امث.
(کنایۃً) املتاس ، لاط : **Sassia Fistula** (ماخوذ : پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

سَیّار (فت س ، شد ی). (الف) صف.
زیادہ سیر کرنے والا ، جابجا پھرنے یا گھومنے والا ، مسافر.

رکھیا خاک میں رُوح و سیّار تن
سنواریا جگت کا سکل پھول بن

(۱۶۳۵ء ، قصّۂ بے نظیر ، ۴).

نہیں یار جس چمن کے سیّار ہم نے اس میں
گلچیں تو کیا نشاں تک یک گُل زمیں نہ دیکھا

(۱۷۹۳ء ، محب ، د ، ۷۹).

کہ عدم میں گہ ہستی میں ہوا اپنا گزر
مثلِ ریگِ شیشۂ ساعت ہیں سیّار ہم

(۱۸۵۴ء ، گلستانِ سخن ، ۱ : ۲۲۸).

وہ اِتّفاق سے سیّار چرخِ مینا ہیں
نفاق ہم میں ہے ہم خوارزارِ دُنیا ہیں

(۱۹۳۲ء ، ذوالنورین ، ۲۶). (ب) امذ. **پہیہ دار دخانی گاڑی (لوکو موٹیو) ؛ گردش کرنے والا سیارہ.**

ستارے ثابت و سیّار تُجھ سے
فلک کی گردش و رفتار تُجھ سے

(۱۷۱۳ء ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۷).

کہ ہوا مُجھ سا ذرّۂ ناچیز
رُو شناسِ ثوابت و سیّار

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۲۵). بطلیموس کی اوس مشہور تصنیف کا ایک نُسخہ بھی تھا جو اوس نے سیّار و ثوابت کی مہندسانہ ساخت پر لکھی تھی. (۱۹۱۰ء ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۱۶۳).

فرش سے تا عرش تھی تیری مسافت بے گُماں
ثابت و سیّار بھی ٹھہرے ترے قدموں کی دُھول

(۱۹۸۳ء ، سمندر ، ۱۹). [ع].

---گاہ امث.
مصنوعی طور پر تیار کردہ آسمان اور سیّاروں کا منظر جو بند کمرے میں پیش کیا جاتا ہے ، منظرگہ. پی ، آئی ، اے کی سیّارگہ یکم مارچ سے کھول دی جائے گی. (۱۹۸۵ء ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ فروری ، ۲). [سیّار + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گُلزار / گُلشنِ جِناں ہونا محاورہ.
مر جانا ، موت آ جانا ، جیتا نہ رہنا ، زندگی ختم ہو جانا. مجھ کو جلد باہرِ طلسم کے پہنچا دو کہ میرا آقا نہیں معلوم جیتا ہے یا سیّارِ گُلزارِ جناں ہوا. (۱۸۸۲ء ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۱ : ۸۰۳). اگر وہ زندہ ہیں تو لا کر تم سے ملا دیں گے اگر خدانخواستہ سیّارِ گلشنِ جناں ہوئے تو وہ مال لا کر تم کو دیں گے. (۱۹۰۰ء ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۲۲۶).

سَیارا (فت س) صف (قدیم).
سارے ، تمام ، کل.

پنکھی خوش مغز ہو سارے آپس میں اپ لگے گانے
سیوراں ناتیجے تھارے بدل بردنگ بجایا ہے

(۱۶۷۲ء ، شاہی ، ک ، ۱۰۴). [سارا / سارے (رک) کا بگاڑ].

سیارا (کس س) امذ.
(کاشت کاری) وہ تختہ جس کو بونے کے بعد کھیت میں چاروں طرف پھیرا جائے تاکہ بیج پر مٹی آ جائے اور نالیاں پُر ہو جائیں (اپ و ، ۶ : ۷۹). [مقامی].

سَیّارات (فت س ، شد ی) امذ ، ج.
سیّارہ (رک) کی جمع. یہ نظرِ ثوابت و سیّارات بتایا ہے. (۱۸۳۵ء ، بُستانِ حکمت ، ۷۰). کوپرنیکس نے جس وقت سیّارات کی نسبت اپنی تحقیقات ظاہر کیں تو تمام کلیسا نے ایک زبان ہو کر اس کو مردود ٹھہرایا. (۱۸۸۰ء ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۳۹). [سیّارہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

۔۔۔ اُولیٰ کس صف (۔۔۔ و لین نیز مع ، ا بشکل ی) امذ.
اجرامِ فلکی جو کسی ستارے کے گرد گھومتے ہیں بالخصوص وہ سیارے جو نظام شمسی میں سُورج کے گرد گھومتے ہیں. سب سیارے کہ آفتاب کے گرد گردش کرتے ہیں وہ تین قسم پر ہیں ، ایک سیاراتِ اولیٰ کہ ان کی حرکاتِ دوری کا مرکز آفتاب ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۲۵). [سیارات + اولیٰ (رک)].

۔۔۔ ثانی / ثانوی کس صف (۔۔۔ سک ن) امذ.
وہ چھوٹے اجرام فلکی جو کسی سیارے کے گرد گھومتے ہوں اور ان کی معیت میں آفتاب کے گرد بھی گردش کرتے ہوں. وہ اجرام جو گرد سیاراتِ اوّل کے حرکت کرتے ہیں سیاراتِ ثانی یا اقمار کہے جاتے ہیں. (۱۸۳۲ ، رسالہ علم ہیئت (ترجمہ) ، ۳۵). [سیارات + ثانی / ثانوی (رک)].

۔۔۔ عُلوِیَہ کس صف (۔۔۔ ضم ع ، سک ل ، کس و ، فت ی) امذ.
سیارۂ عُلوی ، وہ سیارہ جس کا مدار زمین کے مدار سے باہر ہو. عقدتین وہ نقطے ہیں جہاں مداراتِ سیاراتِ عُلویہ منطق البروج کو قطع کرتے ہیں اور جہاں مداراتِ اقمار مدار کو اپنے سیارۂ اعظم کی قطع کرتے ہیں پس اس عقدے کو راس کہتے ہیں. (۱۸۳۲ ، رسالہ علم ہیئت (ترجمہ) ، ۲۹). [سیارات + عُلوی (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سَیّاراتی (فت س ، شد ی) صف.
سیارات سے منسوب ، سیاروں سے متعلق. اب نئے سیاراتی دور میں داخل ہوتے ہوئے دنیا کی تمام بڑی طاقتوں کو اپنی وہ ذمہ داریاں محسوس کر لینی چاہئیں جو قیام امن کے بارے میں ان پر عاید ہوتی ہیں. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ جولائی ، ۳). [سیارات + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَیّاران (فت س ، شد ی) امث ؛ ج.
رک : سیار (۱) جس کی یہ جمع ہے. طیارانِ عروجِ اخبار اور سیارانِ بلندی آثار نے وقت وقوع معراج میں آپ کی روایاتِ متعددہ اور حکایات لکھی ہیں. (۱۸۵۵ ، مرغوب القلوب ، ۱۳). [سیار (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

سی اَرچِن (فت ا ، سک ر ، کس چ) امذ.
(سائنس) سمندر کے کنارے پایا جانے والا ایک جانور ، جس کی پشت پر کانٹے ہوتے ہیں ، بحری خار پشت ، توتیتہ البحر. بحری خار پشت (سی ارچن) اسی قسم کے جانوروں میں سے ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۰). کیچوے اسٹارفش اور سی ارچن عموماً ایک سال کے اندر ہی اس دنیا کو خیرباد کہہ دیتے ہیں. (۱۹۳۱ ، حیواتی دنیا کے عجائبات ، ۷۶). [انگ : Sea Urchin].

سَیّارچَہ (فت س ، شد ی ، سک ر ، فت چ) امذ.
۱. **چھوٹا سیارہ.** مریخ اور مُشتری کے مداروں کے مابین ہزاروں چھوٹے چھوٹے اجرام ہیں جن کو سیارچے یا نجمیات کہا جاتا ہے. (۱۹۶۱ ، مہ و انجم ، ۱۶۱). ۲. **چھوٹا مصنوعی سیارہ.** آج کل فضا میں سے جو راکٹ اور سیارچے بھیجے جاتے ہیں کبھی کبھی وہ اپنے صحیح راستے سے مُنحرف ہو جاتے ہیں. (۱۹۷۱ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ۳۵۵). [سیار + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

سَیّارگان (فت س ، شد ی ، سک ر) امذ.
سیارہ (رک) کی جمع. جس وقت سلطان سیارگان تنہا خانۂ مغرب کا عزم کرے. (۱۸۳۵ ، بستانِ حکمت ، ۱۳). خسرو انجم سپاہ نے دربار سیارگان برخاست کیا. (۱۸۸۱ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۰). بیچ میں وہ آفتابِ تاباں گرد کنیزیں مثلِ سیارگان ہنستی ہوئی آتی ہیں. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۹۶۸). تاریخ کے جبری عمل نے ان سیارگانِ ادب کو بھی آفتابِ درخشاں کی عکاسی کی مہلت نہ دی. (۱۹۸۶ ، میزانِ سخن ، ۸). [سیارہ (بحذف ہ) + گان ، لاحقۂ جمع].

سَیّارَگی (فت س ، شد ی ، فت ر) امث.
سیارے کا عمل. رُوسیوں نے جو بین السیارگی خودکار اسٹیشن کے ذریعے تصویر کی مُنتقلی کا تجربہ کیا ، اس اسٹیشن کا وزن اور سائز بہت مُختصر تھا. (۱۹۶۳ ، مصنوعی سیارے ، ۶۸). [سیارہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

سَیّارَوی (فت س ، شد ی ، فت ر) صف.
سیارہ (رک) سے منسوب. سیاروی حرکت کی آئنسٹائن کی مساوات. (۱۹۳۴ ، تفرقی مساواتیں ، ۳۹۰). اس میں کوئی شک نہیں سیاروی زمین کا تمام مادہ مُنتقل ہے. (۱۹۸۴ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳۷). [سیارہ (بحذف ہ) + وی ، لاحقۂ نسبت].

سَیّارَہ (فت س ، شد ی ، فت ر) امذ.
گھومنے والا ؛ کوئی بھی بڑا جسم جو کسی مرکزی جسم کے چاروں طرف گھومے ، ہر وہ سیارہ جو کسی ستارے کے گرد گردش کرتا ہے ، ثابت کا نقیض ، حرکت کرنے والا تارہ.

> تُجھے دیکھے جو کوئی پھر جگہ سے ہل سکے توبہ
> ثوابت کی طرح گردوں پہ ہر سیارہ حیراں ہے
>
> (۱۷۹۱ ، حسرت (جعفرعلی) ، ک ، ۲۶۲).
>
> مُنتظر تھا وہ تو جستجو میں یہ آوارہ تھا
> شیفتہ تیرا ہی تھا جو ثابت و سیارہ تھا
>
> (۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۷).

آنکھ سے دکھائی دے سکتے ہیں ان کے نام یہ ہیں : عطارد ، زہرہ ... لیکن دوربین کی مدد سے دو اور بڑے سیارے اور چھ سو سے زیادہ چھوٹے چھوٹے سیارے اب دریافت ہوئے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰). خلا میں کئی سیارے لاکھوں میلوں کی مسافت طے کرتے ہیں. (۱۹۸۹ ، رُوحانی دُنیا ، کراچی ، ستمبر ، ۹). [ع].

۔۔۔ اُولیٰ کس صف (۔۔۔ و لین نیز مع ، ا بشکل ی) امذ.
ہر وہ سیارہ جو سورج کے گرد گردش کرتا ہے. ایسی ہی تین قسم کے سیارات یعنی سیارۂ اولیٰ اور سیاراتِ ثانوی اور سیاراتِ دنبالہ دار گردش کرتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۲۵). [سیارہ + اولیٰ (رک)].

--- شَناس (---فت ش) امذ.
منجم ، پیشت دان ؛ ستاروں کی رفتار سے آئندہ کے حالات و واقعات کا اندازہ لگانے والا.
ملحوظ بدل تھا پردۂ راز
سیارہ شناسوں کے کیا ساز
(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۱۵). [سیارہ + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا].

--- عُلوی کس صف(---ضم ع ، سک ل) امذ.
سیارہ جس کا مدار زمین کے مدار سے باہر ہو. مریخ کی طرف کوئی سیارہ علوی نیم شب کے وقت عبور کرتا ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۴۹۹). [سیارہ + عُلوی (رک)].

سیارَن / سیارَنی (کس س ، فت ر) امث.
مادہ گیدڑ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : س آلی सियालिका].

سیاری (کس س) امث.
مادہ گیدڑ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ : س آلی सियाली].

سَیّاری (فت س ، شد ی) امث.
سیر ، گلگشت.
تماشائی جو سیر لالہ زار ستاں کا ہے یارو وہ
وہ گل رو دل کے داغستاں کی سیاری کو کیا جانے
(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۲۶۰). [سیار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سیاڑ (کس س) امث.
وہ نالی جس کی ڈولوں پر بعض اجناس کی کاشت میں بیج بوئے ہیں. دیکھتے ہی دیکھتے سیاڑوں سے ہتھیار بند مرد نکلنے شروع ہوگئے. (۱۹۵۹ ، سرودِ رفتہ ، ۹۱). اس طریقۂ کاشت میں سیاڑ میں جہاں بیج ڈالا جاتا ہے ولایتی کھاد ایک طرف تین انچ کے فاصلے پر ڈرل کرنی چاہئے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامۂ لاہور ، یکم مارچ ، ۸). [س : سیت وَتْ सीत+वत्त].

سَیّاس (فت س ، شد ی) صف.
سیاست دان ، سیاست میں زیادہ شغف رکھنے والا . میں پولی ٹیشن کو سَیّاس اور نفسیات یعنی سائیکولوجی کے ماہر کو نفّاس کہتا ہوں. (۱۹۳۳ ، مشوراتِ کیفی ، ۷). مندوبین ، زعیم ، بطلِ حریت ... سَیّاس ... حزب العمال کو کتنے اُردو جاننے والے سمجھ سکتے ہیں. (۱۹۷۳ ، حیاتِ سلیمان ، ۵۰). [ع].

سِیاسات (کس س) امث.
سیاست سے متعلق علم . دُوسری قُوت جب اس کے حافظے قرار اور مضبوط ہوں ... سیاسات وغیرہ کے واسطے جن کے فائدے انواع کی طرف رجوع کرتے ہیں سعی کرتا ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۱۲۳).
یہ رنگ ہیں تو سیاسات پر نظر پہنچی
حقوق لے چکے ہم ، جنگ سرہوئی ، ہولی!!
(۱۹۲۳ ، ذوالنورین ، ۹۴). [سیاست (رک) کی جمع].

سِیاسَت (کس س ، فت س) امث.
۱. کسی مُلک کا نظامِ حکومت ، مُلکی تدبیر و اِنتظام ، طریقۂ حکمرانی ، احتسابِ حکومت کا قیام ، حکومت کرنے کی حکمتِ عملی.
ہے وہ بُنیاد بادشاہت کی
اصل مضبوط ہے سیاست کی
(۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۳۶۵). اس کی الفاظ سے پیشِ سلوک اور سیاستِ ملک میں خلل عظیم واقع ہوتا ہے. (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیب (ترجمہ) ، ۳۳). نرمی اور خوشخوئی کی ضرورت تھی جنگی آمیزش سیاست اور حکومت کے اقتدار کے ساتھ تقریباً ناممکن ہو جاتی ہے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۷۰). سیاست کے میدان میں بڑے بڑے اِنقلاب برپا ہوئے. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۱۳). **۲. کسی جُرم کی سزا ، سختی ، خوف ، قہر و غضب ، جسمانی یا روحانی تکلیف.**
سیاست کرو اور دھرو دار تن
نہ یک تل اونن کو ذرہ دو امن
(۱۷۳۶ ، قِصّۂ فغفورِ چین ، ۱۲). اگر حکم قتل کا میرے حق میں نہ ہوتا تو سب سیاستیں سہتا اور اپنا ماجرا نہ کہتا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۵). بادشاہ کو اظہارِ سیاست کی نوبت نہ آوے کی سزا و سختی کی کُچھ حاجت نہ رہے. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۷). اور ان کا قصور وار ہونا اگر اخیر میں ثابت ہو جاتا تب بھی سیاست کے وقت میں تو یہ فعل بلا دلیل شرعی ہی ہوتا. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۵۹). سیاست زیادہ تر سختی اور سزا دینے کے معنی میں اِستعمال ہوتا تھا. (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز شاہی (ترجمہ) ، ۸۶). **۳. چالاکی ، سیاسی جوڑ توڑ ، ریشہ دوانی ، دانشمندی ، تدبیر.**
سیاست کی تروار سوں پاک کر
اسی ٹھار نابُود در خاک کر
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۷۹).
ہوئی پھر سیاست سوں ماروں اسے
نہ صورت مرد کی سُکھ میں بسے
(۱۷۵۶ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۳۲). عرض کی میں سیّد ہوں مجھ سے سیاست نہ ہو سکے گی اور بے اس کے انتظام سلطنت غیر ممکن ہے. (۱۸۹۶ ، سوانحاتِ سلاطین اودھ ، ۱ : ۱۹). شروع کہاں سے کروں اس خطابت سے جسے کوئی نہ پہنچ سکا یا اس محبت سے جو ہر ایک کے حصّے میں آتی ہے ، اس سیاست سے جس میں آزردگی شامل ہے. (۱۹۷۲ ، آوازِ دوست ، ۱۹۰). **۴. عدالت** (ماخوذ : دکھنی اُردو کی لغت). **۵. ظلم ، سختی ، سخت گیری.**
سو تس کے نواسے یہ ہوئے یہ سیاست
کہ لازم ہوئے نیکی برباد جاتی
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۳). [ع].

--- اُلْمَدِینَہ (---ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت م ، ی مع ، فت ن) امث.
رک : **سیاستِ مدن.** دُوسرے قِسم کے علم کو تدبیرالمنزل کہتے ہیں

اور تیسرے قِسم کے علم کو سیاست المدینہ کہتے ہیں. (۱۹۰۰ ، علومِ طبیعیہ شرق کی ابجد ، ۹). [سیاست + رک : ال(۱) + مدینہ (رک)].

---بازی اث.
امورِ مملکت سے متعلق کام ، جوڑ توڑ. (نوکر شاہی سے مِل کر) سیاست بازی کرنا شروع کر دے. (۱۹۸۲ ، رُودادِ چمن ، ۱۳۶). [سیاست + ف : باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پیشہ (---ی مج ، فت ش) صف.
سیاست‌دان ؛ سیاست کا ماہر ، عملی سیاست میں حصہ لینے والا. گدّی کے بائیں ہاتھ افسرانِ ضلع کی نشستیں ہیں دائیں جانب پیر بھائی ، رُؤسا اور سیاست پیشہ اصحاب براجمان ہیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۸۸). [سیاست + پیشہ (رک)].

---دان صف.
حکومت کے اِنتظامی امور کا جاننے والا ، ملکی و شہری حقوق و فرائض سے واقفیت رکھنے والا ، سیاسی امور و معاملات کو جاننے والا ، سیاسی مدبر. یہ وہ موقع تھا کہ ہر سیاست‌دان ، مُجرم کی سزا کا فتویٰ دیتا ، لیکن آنحضرتؐ نے اس لیے ان کو معاف فرما دیا کہ وہ شرکائے بدر میں تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃالنبی ، ۲ : ۳۵۹). آزادی کے بعد ... قیادت خود غرض اور کوتاہ بیں سیاست دانوں کے ہاتھ میں چلی گئی. (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۲۷). [سیاست + ف : دان ، دانِستن - جاننا].

---دانی اث.
سیاست جاننے کا عمل ، سیاست برتنے کا عمل. اس سے قائداعظم کی عظمت اور بھی بڑھ گئی اور ان کی سیاست دانی اور دُور اندیشی کا ڈنکا بجنے لگا. (۱۹۷۵ ، ہمارے قائداعظم ، ۵۸). [سیاست + دان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دینا محاورہ.
سزا دینا. بادشاہ نے اس سوار کو پکڑ کر خُوب سیاست دی اور اس کا گھوڑا گولی کو دلوایا. (۱۸۲۳ ، سیرِ عشرت ، ۵۳).

---فرمانا محاورہ.
رک : سیاست کرنا. اُن کا عمل ان آٹھ خصلتوں پر تھا ... ساتواں یہ کہ غُصّے کے وقت کسی گنہگار پر سیاست نہ فرمائے. (۱۸۲۳ ، سیرِ عشرت ، ۱۴).

---کار صف.
رک : سیاست دان. چینی سیاست کار اور سیّاح ... نے چار مرتبہ ہندوستان (مگدھ) کا سفر کیا. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۶۵). اس زمانہ میں سندھ کا چیف منسٹر ... دبنگ قِسم کا سیاست کار تھا. (۱۹۸۶ ، رُو دادِ چمن ، ۷۵). [سیاست + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری اث.
رک : سیاست‌دانی. اُن کی تصوّر پرستی میں میکاولی کی سیاست کاری اور شعبدہ بازی کے عناصر شامل ہوگئے تھے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۵۳). [سیاست + کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کرنا محاورہ.
سزا دینا ، سختی کرنا.

گرفتار ہوے پھول دھن قہر میں
تو یوں ٹانگیے سیاست کر شہر میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۶).

مبادا سُن کے یہ میری خیانت
کرے میرے اوپر وہ کُچھ سیاست

(۱۷۹۷ ، یوسف و زلیخا ، فگار ، ۵۵). یہ کیا انصاف ہے کہ میں اس کا ملک بھی لوں اور اس کے اعوان و انصار و امراء اور عزیز اقربا کو بھی سیاست کروں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۸).

---گاہ اث.
مُجرموں کو سزا دینے کی جگہ ، قتل گاہ. ایک بے ادب کو سیاست گاہ میں کھڑا کر کے قراتی کوڑے مار رہے تھے. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۱۴). وہ مُنتظمِ کائنات جس نے ... اس کی سیاست گاہ قہر میں تین لڑکیوں کے سر پر قطب جنازہ تیغ غضب خوف سے صبح خندان لب تیلی چادر اوڑھے گریبان دریدہ. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۰۱). [سیاست + ف : گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گر (---فت گ) صف.
خُونریز ، ظالم ، سفّاک (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب‌اللغات). [سیاست + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گری (---فت گ) اث.
طرزِ حکومت ، مُلکی انتظام کا طریقہ ، قاعدہ.

پُرانی سیاست گری خوار ہے
زمیں میر و سلطان سے بیزار ہے

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۶۷). اس میں ان کی فہم کا قصور تھا یا ان کی سیاست گری کے تقاضوں کا ، اس کا جواب ہمارے پاس نہیں. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۸۵). [سیاست + گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مُدُن کس اضا(---ضم م ، د) اث.
شہری اِنتظام ، شہری و ملکی اِنتظام ، فلاح و بہبود کا علم ، کسی ملک کے باشندوں اور حکومت کے حقوق و فرائض کا علم ، شہریت. اور قسم دوسری وہ ہے کہ جس سے مصالح مشارکتِ شہر اور ولایت بلکہ اقلیم و مملکت کے دریافت ہوں اس کو سیاستِ مُدُن کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، بستانِ حکمت ، ۷). جس قدر وہ ریاضی میں کچّا تھا تاریخ جغرافیہ سیاستِ مُدُن اخلاق وغیرہ سے جن کا اس کو شوق تھا اس خامی کی تلافی بخوبی ہوتی رہتی تھی. (۱۸۸۸ ، ابن‌الوقت ، ۴). وہ جن کا تعلق اِتنا وسیع ہوتا ہے کہ شہر و ملک و قوم کے افراد تک پہنچتا ہے یہ سیاستِ مُدُن کہلاتا ہے. (۱۹۰۶ ، حکمتِ عملی ، ۳). گلھا چمار کی بات تاجر جیسی تھی جو سیاستِ مُدُن اور معاشیات کے اہم پہلو کو بھی چُھوتی تھی. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۲۶۲). [سیاست + مُدُن (رک)].

ـــــ مُدُنی کس، صف (ـــــ ضم م ، د) امث.
سیاستِ مُدُن (رک) سے منسوب. مگر بعض فوائد تدبیرِ منزل اور سیاستِ مُدُنی کی اور جو کچھ تعلق تہذیبِ اخلاق سے رکھتا ہے اس میں مذکور نہیں. (۱۸۳۵ ، بستانِ حکمت ، ۸). اس دوسرے قانون کو سیاست مدنی کہتے ہیں. (۱۹۰۳ ، مقدمۂ ابنِ خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۵). [سیاست + مُدُن + ی، لاحقۂ نسبت].

ـــــ مَدِینَہ کس، اضا (ـــــ فت م ، ی مع ، فت ن) امث.
ان قواعد کو جن سے نفس واخلاق کی اِصلاح ہوسکے سیاست مدینہ کہتے ہیں (مقدمۂ تاریخ ابنِ خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۵).
[سیاست + مدینہ (رک)].

ـــــ میں حِصَّہ لینا محاورہ.
امورِ مملکت میں دخیل ہونا. ہونا تو یہ چاہیے جو حضرات سیاسی نشیب و فراز سے بخوبی واقف ہوں ، وہی سیاست میں حِصّہ لیں.
(۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۵۲).

سیاسَتاً (کس س ، فت س ، تن ت بفت) م ف.
بطور سیاست ، برنائے سیاست ، حکمتِ عملی کے طور پر. بعض تحصیلداروں کے پاس فوجداری کا کام ہے جس میں مجرموں کو سزا دی جاتی ہے وہ سزا سیاستاً (سیاست) ہوتی ہے. (۱۸۹۶ ، مکتوباتِ سرسید ، ۳۹۲). مجھ کو فصلِ ربیع کی تیاری کے وقت سیاستاً آنا پڑا. (۱۹۸۸ ، غالب ، کراچی ، جون ، جولائی ، ۱ ، ۲ : ۲۳۵). [سیاست + اً ، لاحقۂ تمیز].

سیاسی (کس س) صف.
سیاست (رک) سے منسوب ، ماہرِ سیاست ، سیاست داں ، سیاست سے نسبت رکھنے والے امور.

ہم تو مُوسیٰ بن نہیں سکتے کسی تدبیر سے
پھر بھی خائف ہیں سیاسی خواب کی تعبیر سے

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۵). یہ اگرچہ ایک ماہنامہ رسالہ تھا لیکن اس کی اہمیت اس لیے تھی کہ اس میں علم و ادب کے ساتھ سیاسی مضامین بھی چھپتے تھے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۵۳). [سیاست (بحذف ت) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ آزادی امث.
اِنسان کے شہری ، معاشی اور معاشرتی حقوق کے حصول کی آزادی ، سیاسی حقوق و مراعات. ایک آزادی ہے سیاسی آزادی ویسے تو اس سلسلے میں سیاستدان زیادہ بہتر طور پر بتا سکیں گے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱ ستمبر ، ۶). [سیاسی + آزادی (رک)

ـــــ بیداری (ـــــ ی مع) امث.
شہری حقوق کے حصول کا احساس. کسی کو گُمان بھی نہ ہو سکتا تھا کہ سیاسی بیداری کی لہر اس تیزی سے اُبھرے گی کہ برطانوی حکومت کی بنیاد ہل جائے گی. (۱۹۸۳ ، گردِ راہ ، ۳۰).
[سیاسی + بیداری (رک)].

ـــــ پارٹی (ـــــ سک ر) امث.
سیاسی جماعت ، منظم سیاسی گروہ. نوکر شاہی کی یہ کوشش رہی کہ سیاسی پارٹیاں اور جماعتیں اُبھرنے نہ پائیں. (۱۹۸۲ ، رُودادِ چمن ، ۱۳۲). [سیاسی + پارٹی (رک)].

ـــــ پَناہ (ـــــ فت پ) امث.
جانی تحفظ اور حقوق و مراعات جو سیاسی کشیدگی یا ہنگامی حالات کی صورت میں ایک ملک کے باشندہ کو کسی غیر ملک میں وہاں کی حکومت کی جانب سے ازراہِ مہمان نوازی و پاسداری حقوقِ انسانی بہم پہنچائے جاتے ہیں. سیاسی پناہ دنیا کے ہر ملک پر لازمی لابدی نہیں. (۱۹۶۲ ، اردو اِنسائیکلوپیڈیا ، ۸۶۳).
[سیاسی + پناہ (رک)].

ـــــ پَنڈِت (ـــــ فت پ ، سک ن ، کس ڈ) امذ.
(کنایۃً) ملکی ، بین الاقوامی امور کا ماہر ، سیاست داں ، زمانہ شناس. بعض سیاسی پنڈتوں کا خیال تھا کہ ... اثر زائل کرنے کے لیے لیپ کو کامیاب اور فعال بنانا ضروری تھا. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۷). [سیاسی + پنڈت (رک)].

ـــــ تَحرِیک (ـــــ فت ت ، سک ح ، ی مع) امث.
جدوجہد کی تحریک ، کسی ملکی یا جماعتی مقصد کے لیے عملی اقدام. ہندوستان میں سیاسی تحریکات کا ایک طوفان آیا ... عدمِ تعاون کی ایک ملک گیر تحریک شروع ہوئی. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۱۱). [سیاسی + تحریک (رک)].

ـــــ جُغرافِیَہ (ـــــ ضم ج ، سک غ ، کس ف ، فت ی) امذ.
علمِ جغرافیہ کی وہ شاخ جو کرۂ ارض پر ملکی و انتظامی حدبندیوں سے تعلق رکھتی ہے. دراصل علمِ جغرافیہ ہی کی مختلف شاخیں ہیں ... ان شاخوں کے نام انسانی جغرافیہ ... سیاسی جغرافیہ طبعی جغرافیہ ... اور علمِ اشکالِ ارض ہیں. (۱۹۸۲ ، رفیقِ طبعی جغرافیہ ، ۲۶). [سیاسی + جُغرافیہ (رک)].

ـــــ جَماعَت (ـــــ فت ج ، ع) امث.
لوگوں کا ایسا گروہ جس کی تنظیم کا مقصد ملکی حکومت کے نظم و نسق میں حِصّہ لینا ہوتا ہے. مُختلف ممالک کی حکومتیں مختلف سیاسی جماعتوں کی کھینچا تانی سے اکثر بدلتی رہتی ہیں.
(۱۹۶۲ ، اُردو انسائکلوپیڈیا ، ۸۶۳) [سیاسی + جماعت (رک)].

ـــــ غُلامی (ـــــ ضم غ) امث.
امورِ مملکت کے سلسلے میں بیرونی طاقتوں پر انحصار. خیال تھا کہ سیاسی غُلامی تمام خرابیوں کی جڑ ہے. (۱۹۶۷ ، افکار عروم ، ۲۱). [سیاسی + غُلامی (رک)].

ـــــ قَیدی (ـــــ ی لین) امذ.
وہ فرد یا افراد جو حکومت سے سیاسی اختلاف رکھنے کی بنا پر گرفتار کیے گئے ہوں. اس کے ساتھ ہی سب سیاسی قیدی رہا ہو گئے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۹۸۹). [سیاسی + قیدی (رک)].

ـــــ کارکُن (ـــــ سک ر ، ضم ک) امذ.
سیاسی جماعت کا رکن یا جماعت کے لیے کام کرنے والا فرد.

مُلاقات اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ ... تمام گرفتار طلبا اور سیاسی کارکنوں کو رہا کیا جائے. (۱۹۸۷ ، شہاب‌نامہ ، ۹۸۶). [سیاسی + کارکن (رک)].

ـــــ مُعاشِیات (ـــــ فت م ، کس ش) امذ.
علم معیشت کی وہ شاخ جو حکومت کے معاشی امور و مسائل سے بحث کرتی ہے. اس نے سب سے پہلے دنیا کو سیاسی معاشیات سے رُوشناس کرایا. (۱۹۷۶ ، اُردو نامہ ، کراچی ، ۵۰). [سیاسی + معاشیات (رک)].

ـــــ نَقشَہ (ـــــ فت ن ، سک ق ، فت ش) امذ.
وہ نقشہ جس میں مُختلف ممالک اور ریاستوں کی حدود کو واضح کیا جاتا ہے ، سیاسی جُغرافیہ. سیاسی نقشہ ... ان نقشوں میں مُختلف ممالک اور ریاستیں مُختلف رنگوں سے واضح کئے جاتے ہیں. (۱۹۶۳ ، علمی جغرافیہ ، ۳۳). [سیاسی + نقشہ (رک)].

سیاسِیات (کس س ، س) امث.
سیاست کا علم ، نظم حکومت سے تعلق رکھنے والا علم ، سیاسی مسائل ، سیاست سے متعلق بحث. اب انتظام معاش کے امور تین طرح کے ہوئے ... سوم متعلق تادیبات ، تعلیمات ، سیاسیات. (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۱۱۱).

کسی کو بحث نہیں آج باپ اور بُن میں
سیاسیات کے نغمے ہیں دیس کی دُھن میں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۲۵۹). کسی ادب پارے کی عظمت کا اندازہ کرنے میں ہمیں خلاقیات ، نفسیات ، عمرانیات اور سیاسیات کے پیمانوں سے بھی مدد لینی پڑتی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۵). [سیاسی + ات ، لاحقۂ جمع].

سَیّاسِین (فت س ، شد ی ، ی مع) صف.
سیاست میں مہارت اور شغف رکھنے والے. مُسلمان مُدبّرین اور سیاسین قرآن پر تدبر کرتے تو اسلامی دنیا میں جمعیتِ اقوام کے بنے ہوئے آج صدیاں گُزر گئی ہوتیں. (۱۹۳۶ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۳۰۰). یہ ہندوستان کے سیاسین کا مرکز بن گیا تھا. (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلی ، ۱۳۳). [سَیّاس (رک) + ین ، لاحقۂ جمع].

سیاسِیَہ (کس س ، س ، فت ی) صف.
سیاست سے منسوب ، سیاست سے متعلق. جوں جوں جماعت ہائے سیاسیہ بتدریج بنتی گئیں اسی قدر سیاسیات کے اہم مسائل پر اختلافِ آراء بڑھتا گیا. (۱۹۲۳ ، نگار ، کراچی ، جنوری ، ۵۱). علاوہ ازیں علوم سیاسیہ کا مکتب ... جنگل ، زراعت اور بیطاری کی فیکلٹیاں ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۴۷۳). [سیاسی + ہ ، لاحقۂ صفت].

سَیّاف (فت س ، شد ی) امذ.
۱. تیغ زن ، تلوار چلانے میں ماہر ، شمشیرزن ، تلواریا ، بہادر ، جوانمرد ، پہلوان ، جنگجو. تین بار بادشاہ نے اس کے قتل کا حکم دیا اور سیّاف خوفِ جان سے اپنے بچا رکھتا تھا اور طلب کے وقت پھر حاضر کرتا تھا. (۱۸۳۵ ، بستانِ حکمت ، ۳۸۳).

دستِ سیّاف سے کُچھ ربط عجب سیف کو ہے
یہ تو ہے قہر وہ افضال خدا عزّ و جل

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۳۵). **۲. جوان مرد ، بہادر ، شجاع**

دل افروز لشکر کوں آتا دیکھی
او سیّاف کوں دیکھ کر یوں کہی

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۶). فرمایا اوّل تو اب کے ہم کہ سیّاف عرصہ جواں مردی بات کرتے ہی جانثا وسیہ کریں گے. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۵۱). **۳. (کنایۃً) کاٹ کرنے والی ، تیز سرد ہوا.** باپ تو رات کے وقت جب سیّاف پہاڑی ہوا چل رہی ہوتی ، دیر تک جاگتا رہتا. (۱۹۸۳ ، درشن ربن ، ۱۲۳). [ع].

سَبّاق (فت س ، شد ی) امث.
تیغ زنی. غربا سبّاق کا پیشہ اختیار کرتے تھے. (۱۹۱۹ ، تاریخ اخلاق یورپ (ترجمہ) ، ۲ : ۵۵). [سیّاف + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سِیاق (کس س) امذ.
۱. علم حساب ، حساب کا قاعدہ.

سپہ گری میں تو گُزرا شباب کا عالم
نہیں وہ عمر کہ اب آوں میں بکار سیاق

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۳). اب اس جگہ بعض قاعدے فن سیاق کے جو محاسبوں کے روزمرّہ میں مُستعمل ہیں چند اسل پر بیان کرتا ہوں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۶۸). میں فن تاریخ و مساحت و سیاق سے اِتنا بیگانہ ہوں کہ ان فنون کو سمجھ بھی نہیں سکتا. (۱۸۹۷ ، یادگارِ غالب ، ۵۹). ہاں سیاق میں مُجھ کو اچھی دستگاہ تھی. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۱۰۲). ہر طالبِ عِلم کے لیے ضروری ہے کہ اخلاق ، حسابِ سیاق زراعت اور دنیا کی تاریخ وغیرہ علوم و فنون کی بتدریج تعلیم حاصل کرے. (۱۹۷۵ ، مُسلمانانِ پنجاب کی تعلیم ، ۳۱). **۲. موقع محل ، ربط ، سلسلہ.** میں کہتا ہوں کہ سیاق اس روایت کا دلیل ضعف پر ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۲۱). حافظ ابن کثیر نے تفسیر میں تعدد معراج کے قول کو بالکل لغو اور بے سند خلاف سیاق احادیث ٹھہرایا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۵۹). فرد اور معاشرہ کے تعلق کے بارے میں اقبال نے جو کُچھ کہا ، اس کا فلسفیانہ سیاق واضح ہے. (۱۹۸۳ ، نئی تنقید ، ۳۹). **۳. کلام کی روش ، بات کا سلسلہ ، فحوائے کلام ، کسی عبارت میں کسی لفظ یا قول کے آگے پیچھے کا متن.** قرآن مجید کا سیاقِ کلام یہی ہے کہ جب کسی گزشتہ واقعہ پر متنبہ کرنا یا توجہ دلانا چاہتا ہے تو گزشتہ واقعہ کو موجود قرار دے کر خطاب کے لفظوں سے مخاطب کرتا ہے. (۱۸۶۹ ، قصۂ اصحاب الکہف والرقیم ، ۳۰). جیسے حافظ سیاق و سے سے طرح طرح کے معانی پیدا کرتا ہے جنھیں اربابِ نظر سیاقِ کلام سے سمجھ جاتے ہیں. (۱۹۰۹ ، مقالات عبدالقادر ، ۲۵۷). غنی کا یہ شعر اپنے اسی مخصوص سیاق میں معنی کی ایک نئی سطح یعنی ایک نئے علامتی مفہوم تک پہنچ جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۱). **۴. رَوانی ، گُزر ، سیلان.** عمارتوں اور باغوں میں آبہائے رواں نہیں ، ان کی عمارات میں نہ صفائی ہے نہ ہوا کا سیاق اچھا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۸۹). [ع].

ـــ داں امذ.
ماہرِ حساب ، محاسب ، حساب جاننے والا.

دکھاتے ہیں رقمِ خال و مدِّ ابرو کو
سرِ حساب ہے ان سے سیاق داں ہونا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۱۱).

کُھلی ہیں مالکِ دفتر کے سامنے فردیں
سیاق داں سے حساب و کتاب ہوتا ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۹۲). خوشنویس درست محاورہ ، سیاق داں معاملہ فہم ، مُلائم متواضع اور مردم شناس امیر تھا. (۱۹۳۲ ، تختِ طاؤس ، ۵۱). دیوان جی بڑے سیاق داں اور ذی علم تھے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۲۳). [سیاق + ف : داں ، دانستن ـ جاننا].

ـــ نَوِیس (ـــ فت ن ، ی مع) امذ.
حساب کتاب لکھنے والا ، آمد و خرچ کا حساب رکھنے والا.
اس محکمے کے دفتر میں بہت متعددی سیاق نویس نوکر ہیں. (۱۸۷۲ ، تاریخ ریاستِ بھوپال ، ۶۳). مکھن لال بہت عمدہ سیاق نویس تھا. (۱۹۶۰ ، علم و عمل (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۷). [سیاق + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا].

ـــ نَوِیسی (ـــ فت ن ، ی مع) امث.
حساب لکھنے کا کام

کرے سیاق نویسی کی مشق لا کھ وہ ترک
کبھی کی تیغ ہی مدِّ حساب کے بدلے

(۱۸۵۳ ، گلستانِ سخن ، ۳۳۷). [سیاق + نویس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ و سَباق (ـــ و مع ، کس نیز فت س) صف.
سلسلۂ کلام ، آگے پیچھے کی عبارت یا کلام جس سے مفہوم متعین ہو. سیاق و سباق آیۂ کریمہ ظاہر ہے ، اوس میں اور بعضے ... حمل کرتے ہیں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۷۷). حقیقت یہ ہے کہ آیتوں کے سیاق و سباق سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صحیفہ سے یہی قرآنِ مجید مراد ہے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۷). خارجی سیاق و سباق کی مدد سے ادھوری بات پوری کی جاتی ہے. (۱۹۸۸ ، نئی اردو قواعد ، ۱۸۹). [سیاق + و (حرفِ عطف) + سباق (رک)].

سِیاقَةُ الْاَعْداد (کس س ، فت ق ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ع) امذ.
ایک صنعتِ شعری ، کلام میں ترتیب وار یا بے ترتیب ایک سے دس اور اس سے زیادہ تر اعداد کا ذکر کرنا. لف و نشر ، تقسیم ، سیاقۃ الاعداد کو بھی رواج ہوا. (۱۹۰۷ ، شعر العجم ، ۱ : ۷۰). پردہ کا دہ یعنی دس گویا صنعتِ سیاقۃ الاعداد کے تاشِر میں نہلے پر دہلا ہے. (۱۹۳۱ ، جزیرۂ سخنوراں ، ۸۹). دوسری صنعت وہ رکھی ہے جس کو سیاقۃ الاعداد کہتے ہیں یعنی کلام منظوم میں اعداد کا لایا جانا. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویساں ، ۲۵۳). [سیاقۃ ـ سیاق + رک : ال (ا) + اعداد (رک)].

سِیال (۱) (کس س) امذ.
سیار ، گیدڑ ، ایک جنگلی جانور کتوں کی شکل میں رہتا ہے اور رات کو سب مل کر وقفے وقفے سے شور مچاتے ہیں.

کہ آدھی رات تا کہ سیال بولے
سُن اُن کا شور آنسو اس نے ڈھولے

(۱۷۵۹ ، رتن مالا ، ۱۹). سیال بھی اس قبر کی تھانگ نہ لگا سکیں گے. (۱۹۵۰ ، ٹھگ ، ۱ : ۱۰۵). [رک : سیار].

ـــ کانْٹا (ـــ مغ) امذ.
گیدڑ کے ناخن کی نوک ، مُراد : پیلے دھتورے کے پتوں کی نوک ، لاط : Argemone Mexicona اور جنسِ عناب زیزفون؛ لاط : Zizyphvs Scandens (پلیٹس). [سیار + کانٹا (رک)].

سِیال (۲) (کس س) امذ.
طبقات الارض میں جو کُرۂ حجری ہے اس کا سب سے اوپر والا کرّہ. سیال سیلیکان اور المونیم کے ابتدائی دو دو حرف ... سے بنایا گیا ہے. (۱۹۸۵ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۸۳). [انگ : Sial].

سِیال (۳) (کس س) امذ (قدیم).
موسمِ سرما ، جاڑا.

گھونگھٹِ کالی زُلف کا
اندر دُھوپ سیال کی

(۱۹۸۶ ، نیل کے سو رنگ ، ۱۲۹). [رک : سیالا].

سَیّال (فت س ، شد ی) صف.
۱. بہنے والا ، رقیق ، پتلا.

سکیاں کے ہاتھ میں دیکھ پیالی مد کی
نہیں دیکھیا اگن کے تیں جو سیّال

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۵).

آبداری میں تری تیغ کہ ہے برق کی موج
کیا تماشا ہے کہ ہے آب سے آتشِ سیّال

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۷). ایک شیشہ نکالا اور اُس کے اندر سے سُنہرے رنگ کی سیّال شے جامِ بلوریں میں بھر کر ملکہ کے سامنے پیش کی. (۱۹۱۵ ، شبستان کا قطرۂ گوہریں ، ۹). ٹھوس بھی زرد ہے اور سیّال بھی زرد ہے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۱۸). **۲. جاری رہنے والا ، رواں رہنے والا.**

اُسی کی ذات ہے یاں تاج بخشِ ہفت اقلیم
اُسی کے فیض کا دریا جہاں میں ہے سیّال

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۰). حکما کہتے ہیں کہ زمانہ سیّال ہے کسی آن اس کو سکون نہیں. (۱۸۹۸ ، معارف ، اعظم گڑھ ، ستمبر ، ۸۶). **۳. (مجازاً) وہ لوگ جن کا درجہ بدلتا رہے ، نچلے طبقے کے لوگ.** تیسرا درجہ آتا ہے جن میں کمین ، کم اصل یا غریب سیّال کا ، یہ وہ طبقہ ہے جسمیں ڈوم مرہٹہ یا وہ لوگ شامل ہیں جو کہ پُشتینی غُلام تھے. (۱۸۷۶ ، بلوچستان ، ۸۳). **۴. (أ) (کنایۃً) دگرگوں ، بے ترتیب ، نامکمل.** آزادی کے اتنے برس بعد بھی ہم خوداعتمادی کی نعمت سے بہت حد تک محروم ہیں ورنہ اتنے اہم مسائل کو ہمیشہ سیّال حالت میں کیوں رکھتے. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۲۸). **(أأ) (مجازاً) ناپختہ ،**

ڈانواں ڈول ، غیر مُستحکم ۔ جانکی کی شخصیت اوشا کی طرح بالک نرم ستی انفعالی اور سیّال شخصیت نہیں تھی۔ (۱۹۷۳ ، ممتاز شیریں ، منٹو ، نوری نہ ناری ، ۹۳)۔ ۵. (کنایۃً) رواں دواں ، تیزرو۔ طبیعت اِس قدر سیّال تھی کہ شعر گوئی کے وقت قلم نہیں رُکتا تھا۔ (۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۱ : ۲۸۵)۔ ہر لفظ پر غور کرتا رہا مناسب ہے نامناسب ، عبارت کے سیّال کو دیکھتا رہا۔ (۱۹۶۹ ، سیلہ کھوسٹی ، ۱۰۶)۔ ۶. لچک دار ، متحرک رہنے والا۔ ہوا بدرجہ غایت سیّال اور لچک دار ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات))۔ اس زمانے کی پراکرتیں سیّال حالت میں تھیں اور اِضطراب اور اِنتشار کے تمام اثر قبول رہی تھیں۔ (۱۹۳۸ ، مقدمۂ ہندوستانی لسانیات کا خاکہ (ترجمہ) ، ۳۷)۔ ۷. پگھلنے کے قابل۔ ہر ایک چیز کے سیّال اور غیر سیّال اجزاء جُدا جُدا کئے ان کے لیے ظروف ، بھٹیاں ، متحلی آتشی شیشیاں ایجاد کیں۔ (۱۸۸۹ ، حسن ، مئی ، ۳۵)۔ سیّال کی تعریف یہ ہے کہ وہ سہل الانتقاش ہو۔ (۱۹۰۰ ، عربی طبیعیات کی ابجد ، ۲۹)۔ [ع]۔

ـــــ اِیندھن (ـــــ ی مع ، مغ ، فت دھ) امذ.
تیل ، مائع گیس ، پٹرول وغیرہ۔ اس انجن میں ۳۷۵ ٹن سیّال اِیندھن ... اِستعمال کرنے سے تقریباً تین کروڑ گھوڑوں کی طاقت پیدا کی گئی تھی۔ (۱۹۶۲ ، مصنوعی سیّارے ، ۵۶)۔ [سیّال + اِیندھن (رک)]۔

ـــــ پذیری (ـــــ فت پ ، ی مع) امث.
پھیلاؤ ، تبدیلی ، بڑھوار۔ پچھلے چند سالوں میں قومی آمدنی میں متناسب اضافہ کے بغیر رسدِ زر کا اضافہ معیشت کی سیّال پذیری میں کس قدر اضافہ کا باعث ہوا ہے۔ (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۱۲۱)۔ [سیّال + ف : پذیری ، پذیرفتن ـ قبول کرنا]۔

ـــــ کامِل کس صف (ـــــ کس م) امذ.
ایسا سیّال جس میں مزاحمت یا رگڑ کی قوت بالکل مفقود ہو۔ ایسے فرضی سیّال کو سیّال کامل کہتے ہیں۔ (۱۹۲۱ ، سکونِ سیالات (ترجمہ) ، ۲)۔ [سیّال + کامل (رک)]۔

سیالا (کس س) امذ.
موسم سرما ، جاڑا۔

کدھیں تھر تھر ہرے میہون
ٹھنڈا سیالا سیتل میہون

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۱۲)۔ جھنکار جنگلوں میں سیالے کے مارے ہوئے گیدڑ واویلا کر رہے تھے۔ (۱۹۸۳ ، درشن رین ، ۲۳)۔ [س : شیت + کال + ک : शय म, श्यामक + क:]۔

ـــــ پوکا (ـــــ و مج) امذ.
سُرخاب ، شمالی ہنس ، کھونگا (ماخوذ : پلیٹس)۔ [سیالا + پوکا (رک (۱))]۔

سیال بَنْد (کس س ، فت ب ، سک ن) امذ.
مہر شدہ ، سربمہر۔ مرمتی کام کرواتا ہے سو جو کوئی شخص کرنا چاہے اپنا اپنا بھاؤ تاریخ ۵ مئی سن رواں کو میگزین میں آ کر سیال بند پیش کر جاوے۔ (۱۹۳۸ ، جائزہ زبان اُردو ، ۱ : ۲۶۶)۔ [انگ : سیل Seal کا مورد + ف : بند ، بستن ـ بند کرنا]۔

سیّالوی (فت س ، شد ی) صف.
رقیق ، بہنے والا۔ سیّالوی لاوا کے بہاؤ اور متداخلہ سلیطی سینوں کو علی التسلسل ڈھونڈ نکالا ہے۔ (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند (ترجمہ) ، ۵۸)۔ [سیّال + وی ، لاحقۂ نسبت]۔

سیّالَہ (فت س ، شد ی ، فت ل) صف.
سیّال ، مائع۔ جب تُم گرم تیل ، قطورات ، عصادات اور اشیائے سیّالہ اس میں ڈالو۔ (۱۹۳۷ ، پیراجیاتو زیراوی (ترجمہ) ، ۶۳)۔ [سیّال + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

سیالی (کس س) امذ.
ایک میوہ جسے پکا کر کھایا جاتا ہے ، دراز اور مخروطی ہوتا ہے اس کا پودا ایک قسم کی بیل کی جڑ میں پیدا ہوتا ہے۔ شقاقل بیخ درختی گرزدشتی است ، بہندوی کھیر ، کاکول ، سیالی و دودھیالی گویند۔ (۱۳۳۳ ، زفانِ گویا (سہ ماہی اُردو ، جولائی ، ۱۲۷))۔ لفظ سیالی دو جگہ ... شقاقل کے معنی میں لکھا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۵)۔ [مقامی]۔

سیّالی (فت س ، شد ی)۔(الف) امذ.
سیّال پیما ، سیّال کی رفتار کا پیمانہ۔ اُڑ نہیے کی ضرب سے پہلے اور بعد کی رفتار کو ایک سیّالی کے ذریعے مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، مضبوطیٔ اشیا (ترجمہ) ، ۲ : ۹۱۲)۔ (ب) صف۔ **(کیمیا) پتلا پن ، رقیق ہونا ، مائع شکل۔** اور خُون کی سیّالی اور کے حالات میں بعض مریض تبدلات کنجیشن وغیرہ کے اسپیل کارڈ۔ (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۳۹۹)۔ ابتھر اور ہائیڈرو کاربن کی طیاری ، کثافت ، سیّالی نوعیت وغیرہ میں کافی حد تک یکسانیت پائی جاتی ہے۔ (۱۹۸۳ ، نامیاتی کیمیا ، ۱۵۱)۔ [سیّال + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ واسِطَہ (ـــــ سک س ، فت ط) امذ.
(سائنس) مائع ناپ ، رقیق اشیاء کی پیمائش کا خصوصی وسیلہ۔ کوہن نے ۱۸۷۰ء میں بیئر کے خیال کی تقلید کرتے ہوئے ایک سیّالی واسطہ تیار کیا جس کا نام کوہن کا سیّال رکھا گیا اس سیّالی واسطے میں شکر نہیں ڈالی گئی تھی۔ (۱۹۶۷ ، بُنیادی خرد حیاتیات ، ۳۰۶)۔ [سیّالی + واسطہ (رک)]۔

سیّالِیَت (فت س ، شد ی ، کس ل ، فت ی) امث.
۱. **رقیق ہونے کی حالت ، سیّالی۔** چُونے کی سیّالیت (Fluidity) کو بڑھا دیتے ہیں۔ (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۲۳۷)۔ ۲. **(مجازاً) پھیلاؤ ، وسعت ، ترقی۔** اس مسئلہ پر ایک اور پہلو سے بھی غور کیا جا سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ معیشت میں فاضل سیّالیت کا تعیّن کیا جائے۔ (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۱۲۲)۔ [سیّال + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

سیام (کس س) صف.
۱. **کالا ، سیاہ ، ملیح۔**

کیا سات پر تال سوں لاجورد
دھریا سیام ابرک میں سنبل زرد
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۷۵).
انچل سیام تل یوں جھمکے گہر
کہ شبرات ہے آج دین کے ابر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۶). سو مسی تو مانوں سیام گھٹا ہے اور دانتوں کا جو چھماہٹ ہے سو مانوں بجلی چمکتی ہے ، سیام گھٹا میں. (۱۷۳۶ ؟ ، قِصّۂ مہرافروز و دلبر ، ۳۹). بھاشا میں سیام ، سیاہ کو بھی کہتے ہیں. (۱۹۱۱ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۹۷). ۲. **ایک راگنی کا نام جسے سلطان شرقی نے ایجاد کیا.** سیام ، یہ سُلطان حسین شرقی کا اختراع کیا ہوا ہے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۲ : ۷۳). اس نے ایک درجن سیام ایجاد کیے مثلاً ملہار ، سیام گوڑ ، سیام بھوپال وغیرہ. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۶۱). ۳. **کالی کوئل ، کوئل ؛ کرشن جی کا لقب** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ دکنی اُردو کی لغت). [س : شیام : श्याम].

---بَرَن (---فت ب ، ر) صف.
سیاہ جلد والا ، سیاہ فام ، کالا.
سیام برن اور دانت انیک لچک جیسے ناری
دونوں ہات سے خسرو کھینچے یوں کہوے تو آری
(۱۳۲۴ ، امیر خسرو (فرہنگِ آصفیہ)). [سیام + برن ؛ س : ورن वर्ण].

---چِڑی (---کس چ) امث.
ہندوستانی کوئل (پلیٹس). [سیام + چڑی (رک)].

---رُوپ (---و مع) صف.
کرشن جیسا سیاہی مائل نیلا ، سیاہ رنگ کا (ماخوذ : پلیٹس). [سیام + رُوپ (رک)].

---سُنْدَر (---ضم س ، سک ن ، فت د) امث.
ایک قسم کی ہلکی خوبصورت کشتی جو سیر کرنے کے لیے بنائی جاتی ہے. مور پنکھی ، سونا سکھی ، سیام سُندر ، رام سُندر اور جتنی ڈھب کی ناویں تھیں ... لہراتیاں پڑی پھرتیاں تھیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵۳). [سیام + سُندر (رک)].

---نَہ چھوڑو ، چھوڑو نَہ سیت ، دونوں مارو ایک ہی کھیت کہاوت.
دشمنوں کا لحاظ نہیں کرنا چاہیے اسے تباہ کرنا چاہیے خواہ وہ سیاہ ہو یا سفید (جامع الامثال ؛ جامع اللغات ؛ خزینۃ الامثال).

شیَاما (فت مع ی) امذ ؛ امث.
کرشنا کا مجسمہ ؛ ہندوستانی بُلبل ؛ (ادبیات میں) سیاہ ، کالی دیوی کا بُت (پلیٹس). [س : شیام + ک : शीत+काल+क نیز رک : شیاما श्यामा].

سیامْتانی (کس س ، سک م) صف.
سیاہی ، کالا پن ، چمکیلا سیاہ رنگ. بال اس کے کیسے ہیں سیامتانی اس کی مثال نہیں رکھتی. (۱۷۳۶ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۲). [سیام + تانی ، لاحقۂ صفت].

سیام تُمال (کس س ، فت ت) امذ.
(طب) **ایک درخت تیز اس کا پھل یہ کسیلا ، میٹھا ، سرد اور دیر ہضم ہونے میں بھاری ہے اس سے حاصل شُدہ گوند کو ادویات میں استعمال کرتے ہیں ، بیج سے تیل حاصل ہوتا ہے** (خزائن الادویہ ، ۳ : ۵۰۹). [سیام (علم) + تمال (رک)].

سیام سَنْتَلو (کس س ، فت س ، ث ، شد ل ، و مع) صف مذ.
الکل پچو کام کرنیوالا ، بھولا ، بُدھو ، بے تُکے کام کرنے والا. اِدھر والے ارسطو اور اُدھر والے سیام سنتلو مانگو جانن لے آئیں اناس. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۳۱۱). [سیام + سنتلو (رک)].

سیامی (کس س) صف.
سیاہ ، کالا ؛ (کنایۃً) محبوب.
دو زُلف سیامی رنگ ہیں تج گال کیرے مال پر
جگ بس چڑانے تیں سو ریں ہت مار پکڑی ہو روش
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۳۱).
تیرے سیامی کی بہی اک میرے پاس
رہ گئی ہے یادگاری یا رسول
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۲۲). [سیام + ی ، لاحقۂ نسبت].

سیامی بِلّی (کس س ، ب ، شد ل) امث.
خوبصورت بالوں والی سیاہی مائل بھورے رنگ کی بلی جس کی نسل سیام میں پائی جاتی ہے. مسٹر گرافن کی بڑی ڈبل سیامی بلی کے ساتھ آنکھ مچولی ہوا کرتی یہ چوہوں کے شکار میں بڑی ماہر تھی. (۱۹۵۸ ، انجانی راہی (ترجمہ) ، ۱۰۳). [سیام (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت + بلی (رک)].

سیامی تَوام / جُڑْواں (کس س ، و لین ، فت ا / ضم ج ، سک ڑ) امث ؛ ج.
(طب) **جاننا توام ، شریان بند ، جڑواں بچے جن کے جسم آپس میں اس طرح جُڑے ہوں کہ جراحی کے بغیر انہیں الگ نہ کیا جاسکتا ہو اور بعض اوقات جراحی بھی ممکن نہیں ہوتی سب سے پہلے اس طرح کے بچوں کی ولادت سیام میں ۱۸۱۱ء میں ہوئی تھی.** سیامی توام کی طرح انہیں بڑی نازک سرجری کے ذریعے علحیدہ کرنے کی ضرورت تھی. (۱۹۸۷ ، محمد عمر میمن ، آوارگی ، ۳۹). [سیام (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت + توام/جُڑواں (رک)].

سیان (۱) (کس مع س) امث.
ایک قسم کی چڑیا (پلیٹس). [مقامی].

سیان (۲) (کس س) امذ.
ہوشیاری ، عقلمندی ، چالاکی ؛ خُودغرضی. جوکام کرے سو سیان سے اور تدبیر سے کر. (۱۷۳۶ ؟ ، قِصّۂ مہرافروز و دلبر ، ۳۵۰).
یہ دلبری کے فن و فریب اِتنی عُمر میں
جُھنجھلاہٹ اب تو آئے ہے اس کے سیان پر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۲). [س : س + گیان स+ज्ञान].

---پَت (---فت پ) امث ؛ سیانپت.
دانائی ، ہوشیاری ، چالاکی ، زیرکی ، سمجھداری ، عقلمندی ، عیاری ، خودغرضی. اُس کے سیان پت کا نتیجہ بھی معلوم ہے. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۵۸). جو لوگ شادی نہیں کرتے وہ سیان پت پر نازاں ہوتے ہیں، کہ ہم کیسے بال بال ان مخمصوں سے بچے ہیں. (۱۹۱۱ ، نشاطِ عمر ، ۲۰۷).

کرتی ہے خراب سیان پت بھی
کچھ رنگِ خرد میں ہو ہوس کا

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۱۳۸). [سیان + پت ، لاحقۂ کیفیت].

---پَتی (---فت پ) صف ؛ ـــ سیانپتی.
۱. **عقلمندی ، ہوشیاری.** زیادہ سیانپتی اس پر جتانا جو تمہیں جانتا نہ ہو اللہ جانے یہ موئے بڑے چالباز ہوتے ہیں. (۱۹۵۳ ، پیر نابالغ ، ۷۳). ۲. **کنجوس ، بخیل** (فرہنگِ آصفیہ). ۳. **دھوکا ، فریب ، دم ، جھانسا.** پر جی نئے کے لئے بھی ایک خاص سیان پتی کی ضرورت ہے. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۹۲). [سیان + پت + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پَن / پَنا (---فت پ) امذ.
سمجھداری ، چالاکی ، ہوشیاری ، خودغرضی. اہلِ اسلام نے ان اسرارِ قدرتِ الٰہی کے بیان کرنے میں بڑا سیان پن دکھایا ہے. (۱۸۸۱ ، کشاف الاسرار المشائخ ، ۱۳). شاہی جل کر بولے ، سالے لگے سیان پن کرنے. (۱۹۵۷ ، خدا کی بستی ، ۳۷). [سیان + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

سَیّاں (۱) (فت س ، شد ی) امذ.
(عو) **شوہر ، خاوند ؛ (مجازاً) محبوب ، پیارا.**

دو نینوں میں آنسو چلے زار زار
کہ سیّاں بلاوے کنہے بار بار

(۱۷۵٦ ، قصۂ کامروپ وکلاکام ، ۲۳).

سیّاں نے بوئی کاکڑی ، ہم بوئیں شہتوت
سیّاں رکھی جالنی ، ہم رکھیں راجپوت

(۱۸۹۳ ، کانتی ، ۳۹۷).

چھوڑوں نہ تیری بہیاں اجمیری سیّاں
پاس بلاؤ درس سکھاؤ پڑوں تمہارے پیّاں

(۱۹۸٦ ، اُردو گیت ، ۱۷۳). [رک : سائیں].

---(بھیں) بھئے کوتوال اَب ڈَر کاہے کا کہاوت.
قریبی تعلق والے کے ذی اختیار ہونے کے موقع پر بولا جاتا ہے. ملکہ کا یہ عالم ہے کہ محبوب مثل سیّاں بھئے کوتوال اب ڈر کاہے کا فرطِ عشرت سے پھولوں نہ سماتی تھی. (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۹۳۰). اب کیا غم ہے اماں کی اجازت مل گئی تھی سیّاں بھئے کوتوال (اب ڈر کاہے کا) اور آٹھ دن میں پانڈی غائب. (۱۹۳٦ ، پریم چند ، زادِ راہ ، ۱٦۷).

---تیرے کارَنے جَلِ بَل ہو گئی راکھ ، ہَت سے میں بے ہت بھئی بنجن میں گئی سا کھ کہاوت.
بے وفا عاشق سے معشوقہ کہتی ہے (جامع اللغات).

---کی کَمائی بھائی (بَھیّا) کا نام کہاوت.
خرچ کسی کا نام کسی کا ، پیسہ کسی کا خرچ ہوا اور نام کسی کا لیا (جامع الامثال ، جامع اللغات).

---کے اَرجَن (برتی) بَھیّا کا ناؤں بہن اوڑھ میں سامر / ساسر جاؤں کہاوت.
خرچ خاوند کا ہوا اور نام بھائی کا ہوا ؛ خرچ کسی کا نام کسی کا ؛ بعض جگہ دولہا سے روپیہ لے کر شادی کرتے ہیں ، احسان فراموش بیوی کی نسبت کہتے ہیں ؛ لڑکی شرم کے مارے یہ الفاظ کہتی ہے (نجم الامثال ، جامع الامثال ، جامع اللغات).

---گئے بَدیس میں تو کات مونی ، آگرے کا چَرخَہ بُرہان پُور کی رُوئی کہاوت
جب کسی کا خاوند اُسے چھوڑ کر چلا جائے اور وہ بے چاری محنت مزدوری کر کے گزارا کرے تو کہتے ہیں (جامع الامثال).

--- گئے لِدنی لَدائیں جَھڑا جَھڑ ، سَو کے پَچاس گئے چلے آئے گھر کہاوت.
جب کوئی گھاٹا کھا کر واپس آئے تو کہتے ہیں کہ آدھا گنوا کر واپس آ گئے (جامع الامثال ، جامع اللغات).

---نے اِس دنیا میں لا کھوں روپے ہَتے ، کدھی نہ لائے لَڈّو پیڑے بیر کِھلائے کَھٹّے کہاوت.
کنجوس آدمی کی عورت شکایت کرتی ہے (جامع اللغات).

سَیّاں (۲) (فت س ، شد ی) امث ؛ ج.
سہیلیاں ، سکھیاں.

سیّاں کہ ہزارہا بھری تھیں
ارمان سے سب وہاں سے نکلیں

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۳۳). [رک : سکھیاں].

سیانا (کس س) صف مذ ؛ ـــ سیانہ.
۱. (i) **چالاک ، دانا ، ہوشیار.**

یو آن جانے کوئی دانا اچھے
بھلے ہور بُرے تھے سیانا اچھے

(۱٦۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۱۲).

دستور دراصل تھا سیانا
کیا یک یو دیا جواب دانا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳٦). لڑکا نیک بخت اور سیانا تھا اسی وقت اپنے باپ کے پیچھے ہو کے چلنے لگا. (۱۸۳۳ ، تعلیم نامہ ، ۳۵). پریم داس نام کاہی کا رہنے والا کہ پنود کے گن گانے کا اس کا پیشہ تھا لیکن بڑا سرتا اور سیانا تھا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳٦۵).

میں تھا مُورکھ تُو تھا سیانا
تُو تھا سیانا اور پردیسی!

(۱۹۳٦ ، طیورِ آوارہ ، ۱۷۸). کوّا بڑا سیانا تھا اُس نے اپنا سوانگ رچایا کہ میرے ہوش گم ہو گئے. (۱۹۸۷ ، ا ک عشر خیال ، ۸۱). (ii) **سمجھ دار ، عقلمند.**

گیا قاضی کنے مجنوں دوانا
وہ بیٹھا دو بہ دو ہو کر سیانا

(۱۶۸۸ ، قصۂ لیلیٰ مجنوں(اُردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۹۲)). اس واسطے سب سیانوں کوں اور خاص کر بادشاہوں کوں لازم ہے کہ بغیر صلاح عقل کے کوئی کام نہ کرے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۵۳). اپنے اہلکاروں سے کہنے لگا کہ بعد سیانوں کو بلاؤ. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۳). ہمارا مالک بڑا سیانا آدمی ہے. (۱۸۶۸ ، منتخب الحکایات ، ۱۰۲).

سُو سیانے ایک مَت تُو نے سُنی ہو گی مثل
یہ سراسر بیوقوفی ہے سیانوں کو نہ چھیڑ

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۱ : ۴۲). کھتری بڑا سیانا تھا اُس نے تعویذ تو ڈھونڈ لیا مگر اس کی عبارت بھی پڑھ کر یاد کر لی. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۲۴۳). ۲.(اُ) **لڑکا ، نوجوان ، بالغ.**

کر رکھا تعویذ طِفلی میں جسے
اب سو وہ لڑکا سیانا ہو گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۵۰). جب بڑا ہو کر سیانا ہو جاتا ہے تو احساس اور خواہش کا زور شروع ہوتا ہے. (۱۹۳۱ ، مقدماتِ عبدالحق ، ۵۵). (اا) **بچوں کا عہدِ شیرخوارگی سے طفلی میں آنا ، بڑا ہونا.** جب بچہ اِتنا سیانا ہوا کہ وہ کھچڑی کھانے لگا ماں دُودھ بالکل چُھڑا دیتی ہے. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس(دیباچہ) ۳۸). سیانا بیٹا ماشااللہ جسکے چھ مہینے ہوتے ہوتے بسم اللہ ہوتی تھی. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۲۳). ۳. **جھاڑ پُھونک کرنے والا ، بُھوت پریت اُتارنے والا ، کندا تعویذ کرنیوالا ، عامل ، کاہن.**

سیانا ہوں اپنے نہار میں لیکن مجھے یک چٹ لگی
ملا دیوانہ تو کتے ، عاشق کتے کامل ہوا

(۱۶۸۸ ، دیوانِ معظم ، ق(۱) ۶).

پر آخر سایہ اس پر سب نے ٹھانا
کوئی مُلّا کوئی لایا سیانا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۷). سب سیانوں نے تعویذ اور پلیتے لکھ کر پلائے. (۱۸۸۴ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۳ : ۳۷۲). ہم نے خُدا کی طلب میں درویشی اِختیار کی تھی یہ معلوم نہ تھا کہ عامل اور سیانا بھی بننا پڑے گا. (۱۸۹۸ ، دیوانِ حالی ، ۲۰۹). ایک سے ایک بڑھ کے سیانا آپ کے یہاں مہجود (موجود) ہے ابھی اپنی ماں سے کنھوں بُلا دے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۴۶). (Cromaconon) کرومیگناں دور کا ساحر دواؤں کا سیانا ہوتا تھا ، جب کوئی بیمار ہوتا ... بُلایا جاتا تھا. (۱۹۵۹ ، مقدرِ انسانی ، ۲۶۵). [س : س + स+ज्ञानिक].

۔۔۔ کوّا (۔۔۔فت ک ، شد و) امذ.
(کنایۃً) **بڑا ہوشیار ، بڑا چالاک.** میں تو اُن کو سیانے کوّے سے بڑھ کر نہیں سمجھتا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۷۲). وہ بڑے سیانے کوّے تھے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۲۸). [سیانا + کوّا (رک)].

۔۔۔ کوّا گُو کھاتا ہے/ کھائے کہاوت.
زیادہ ہوشیاری دکھانے والا اکثر مصیبت کا شکار ہوتا ہے.

بیشتر گُو کھائے ہے کوّا سیانا ہے مثل

(۱۸۴۳ ، چرکین ، د ، ۳۳).

۔۔۔ کوّا گُو کھائے بانی بُلبُل گوندا کھائے کہاوت.
بعض چالاک و ہوشیار تباہ حال ہوتے ہیں اور بھولے بھالے کامیاب و آسودہ حال یا بعض ہوشیار بے توقیر ہوتے ہیں اور بھولے بھالے صاحبِ عزّت (محاوراتِ ہند ؛ جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

سیاناں (کس س) امذ (قدیم).
جوان ، بالغ.

اِتنے میں توں سیاناں ہو
غفلت کیری نیند نہ سو

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۵)). [سیانا (رک) کا قدیم اِملا].

سیانبَر (کس نیز ضم س ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
سوئمبر ، ہندوؤں میں شوہر کا اِنتخاب کرنے کی رسم. جس کو وہ لڑکی پسند کرے اس کے ساتھ اس کو بیاہ دیویں ہندوؤں میں اس طور کو سیانبر کہتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۵۰). [رک : سوئمبر].

سیانْد (کس س ، غنہ) امذ.
دریائے سندھ. سِندھ ، سنسکرت کے لفظ سیانْد سے اخذ کیا گیا ہے جس کے معنی بہنے کے ہیں. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۴۴). [رک : سندھ].

سیانَہ (کس س ، فت ن) صف مذ و۔سیانا.
بالغ جوان ، ہوشیار ، سمجھدار.

نگر کے سیانہ سبھوں کو بُلاؤ
کنور کا مرد کا مرم کچھ بتاؤ

(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۲۲). چار روز گھر یا چھتری یا اڈّے پر بٹھا دے وہ کبوتری چُھٹ کر خود سیانہ کر دیگی. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۲۲۳). [سیانا (رک) کا محرف].

سیانی (کس س) امث.
(عو) **دانا ، سمجھ دار ، ہوشیار ، چالاک ، عیّار.**

بولی وہ بکاولی سیانی
ہے موت مری بھی تو یہ رانی

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۴۴). سیانی بیٹی کو کہاں کہاں لیے پھروں. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۹۱). بنّو ہے نادان سیانی ہونے دو. (۱۹۸۸ ، ۔۔۔زان ، کراچی ، دسمبر ، ۳۱) [سیانا (رک)کی تانیث].

۔۔۔ ہونا محاورہ.
بالغ ہونا ، بلوغت کی عُمر کو پہنچنا. جہاں لڑکی ذرا سیانی ہوئی اور بیاہ برات سے چھٹی پائی. (۱۹۲۱ ، قصائدِ اشرف ، ۳۰). بچی سیانی ہو جائے تو ایک نیک شریف اثناعشری کھرا مغل زادہ دیکھ کر اس کا عقد کر دینا. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۳۹).

سیاؤ (کس س ، و مع) امث.
پھلوں کے باغات کی محافظ دیوی ، کانو کی مرنی دیوی ، زیور کی ایک قسم جو عورتیں ہولی کے تہوار پر گلے میں پہنتی ہیں (پلیٹس).
[س : سیتا सीता].

سیاوڑھ (کس س ، فت و) امذ.
پلی بھر ، ہاتھ بھر اناج . تھوڑا تھوڑا غلّہ جتنا دونوں ہاتھ میں آسکے ہندو اپنے پروہت اور دیبی... کے نام اور مسلمان اپنے پیروں کے نام سے پانچ جگہ علیحدہ علیحدہ رکھتے ہیں اور اس کو انجری و سیاوڑھ بولتے ہیں. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۵۰). [رک: سیاوڑھ].

سیاوڑ (کس س ، فت و) امذ.
سیاہ کپڑے کا پتلا یا گڈا جو جنگلی جانوروں کے بھگانے کے لیے کھیت میں بنا دیا جائے (اب و ، ۶ : ۷۸). [مقامی].

سیاوڑی / سیاوڑھ / سیاوڑھی (کس س ، فت و) امث.
تودۂ غلّہ سے بقدر تین مٹھی بھر کے اناج بنلت برہمن یا پروہت کے واسطے ایک دفعہ نکالنا، دوسری دفعہ دیوی کے نام جوگیوں کے واسطے، تیسری دفعہ بھگوان یعنی خدا کے نام فقیروں کو دینا. مسلمانوں کی مسجد کے امام یا خادم وغیرہ کو دیتے ہیں (اُردو قانونی ڈکشنری). [س : सीत+वण्ट+इका].

سیاہ (کس س) صف.
۱. **سفید کی ضد ، کالا.** سیاہ قلم کی پانچوں لوحیں بھی اگر بن گئی ہوں تو عجب نہیں. (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۲۱۸). دفعۃً ایک شخص جس کے کپڑے نہایت اُجلے اور سر کے بال سخت سیاہ تھے یعنی جوان عمر تھا نمودار ہوا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۹). اس کے ساتھ ساتھ سیاہ ڈاڑھی والا ایک لنجا کانپتا چل رہا تھا. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۰۱).
۲. **بے روشنی ، تاریک.**

کہوں شب اسے یا بلائے سیاہ
نظر کو بھی ہرگز نہ پاتی تھی راہ

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۸۲).

گورِ سیاہ ہے غمِ فرقت میں گھر نہیں
یہ منکر و نکیر ہیں دیوار و در نہیں

(۱۸۶۷ ، رشک ، د (ق) ، ۸۱).

کیا رات کو پوچھتے ہو انجم
دن بھی ہے یہاں سیاہ اپنا

(۱۹۸۳ ، کوئے ملامت ، ۲۲۱). ۳. **بُرا ، منحوس ، زبوں ، خراب.**

جیسے نصیب ہو روزِ سیاہ میرا سا
وہ شخص دن نہ کہے رات کو تو کیونکر ہو

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۷). مگر تعصب کے سیاہ بھوت کے سر پر مسلّط ہوتے ہی اس کی حالت بالکل بدل جاتی ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۱۶۵). ۴. (اُ) **باعثِ ننگ ، شرمنا ک.**

میں گو کہ حُسن سے ظاہر میں مثلِ ماہ نہیں
ہزار شکر کہ باطن مرا سیاہ نہیں

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۵۷) (اا) **گناہوں سے پُر ، داغدار.**

سخن بروں سے غنیمت ہے رسم و راہ بنے
اگر سیاہ ہے فردِ عمل سیاہ بنے

(۱۹۵۰ ، ماہِ نو ، خاص نمبر ، ۱۹۵). ۵. **کالے رنگ کے بچھو کی ایک قسم جو بہت زہریلا ہوتا ہے اور دم اٹھا کر چلتا ہے.** بچھو تین قسم پر ہوتا ہے ایک وہ جو دم اٹھا کر دوڑتا ہے ، اس کا رنگ سفید ہوتا ہے اور وہ نو طور پر ہے (۱) سکری (۲) زرد ... (۷) سیاہ (۸) دودنا ک. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۲۵). ۶. **کبوتر کی ایک قسم نیز اس کا رنگ.** سیاہ اور زرد کے میل سے سُرمئی پیدا (ہوا). (۱۸۹۱ ، رسالہ کبوتر بازی ، ۶). ۷. **جمشید کے پیالے پر چوتھی لکیر** (اسٹین گس ؛ جامع اللغات). [ف].

---باجری (---سک ج) امث.
(مرغ بازی) **گہرا سیاہ ، بہت زیادہ کالا ، سیاہ باجرے سے مشابہ ، باریک چتی دار مرغی یا پرند وغیرہ** (اب و ، ۸ : ۱۲۰).
[سیاہ + باجری (رک)].

---بادام امذ.
(کنایۃً) **محبوب کی آنکھ** (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات).
[سیاہ + بادام (رک)].

---باطِن (--- کس ط) صف.
دل میں کھوٹ رکھنے والا ، منافق ، مکّار ، ریاکار ، کینہ پرور ، حاسد ، کپٹی.

سیاہ باطنو تیرہ دلو خدا سے ڈرو
کلامِ حق کو سنو جاہلو خُدا سے ڈرو

(۱۹۲۳ ، فروغِ ہستی ، ۳۸). [سیاہ + باطن (رک)].

---بَخت (---فت ب ، سک خ) صف.
بدقسمت ، بُرے نصیب والا.

رکھتے ہیں نالہ سینے میں ہم یوں سیاہ بخت
ہوتا ہے بال جیسے کہ پنہاں قلم کے بیچ

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۷).

ہے بے جنوں قمرِ منخسف سدا بے نور
سیاہ بختوں کی بالیں پہ گور کی قندیل

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۱۹). یہ ملّاح گو پریشان روزگار و سیاہ بخت تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ باتصویر ، سرشار ، ۴۳). [سیاہ + بخت (رک)].

---بَختی (---فت ب ، سک خ) امث.
بدقسمتی ، بدنصیبی . سو میری شہروں یا شہری ریاستوں کی سیاہ بختی تباہی و بربادی اور افسوسنا ک مُصیبت و انجام کا رونا رویا گیا ہے . (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۲ : ۵۴۳).
[سیاہ + بخت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بورڈ (---و مع ، سک ر) امذ.
تختۂ سیاہ ، کالا رنگ پھرا ہوا تختہ جس پر چا ک سے لکھتے ہیں اور اسکول وغیرہ کے کمروں میں نصب ہوتا ہے. ایک بڑا سیاہ بورڈ دیوار پر بنا ہے. (۱۹۴۲ ، غبار خاطر ، ۷۷). [سیاہ + بورڈ (رک)].

---بیس (---ی مع) امذ.
زہریلے سانپ کی ایک قسم جو سیاہی مائل اور دو گز لمبا ہوتا ہے. سیاہ بیس چوتھی قسم بیس کی ہے ، آبی سا ہوتا ہے سیاہی مائل دو گز کا ... ہے. (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۲۹). [سیاہ + بیس ـ بس (رک)].

---بُھجَنگ (---ضم بھ ، فت ج ، غنہ) صف.
بہت زیادہ کالا ، کالے رنگ کا ، گہرا کالا. اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے رنگ برنگ کے پھول پیدا کئے اور پہاڑوں میں سفید و سُرخ اور سیاہ بھجنگ رنگتیں نکالیں. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۲۹۸). [سیاہ + بُھجنگ (رک)].

---پُلَک (---ضم پ ، سک ل) امذ.
پُلک سانپ کی تیسری قسم جو زہریلا نہیں ہوتا. سیاہ پُلک. تیسری قسم ، پتلا ہوتا ہے اور سفید گل کمر پر ... زہر نہیں رکھتا. (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۳۲). [سیاہ + پُلک (۲)].

---پوش (---و مع) صف.
کالے کپڑوں میں ملبوس ، ماتمی ، سوگوار ، غمگین ، کالے کپڑے پہن کر غم کا اظہار کرنے والا.

نہیں خِضاب سے مطلب مگر یہ مُوئے سفید
سیاہ پوش ہوئے ماتمِ جوانی میں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۱). سیاہ پوش عزادار جوق در جوق عاشور خانہ میں آنے شروع ہو گئے. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۴۴). [سیاہ + ف : پوش ، پوشیدن ـ پہننا].

---پوشِش (---و مع ، کس ش) امث.
ماتمی لباس ، سوگ کے کپڑے. میرا ماتمی لباس سیاہ پوشش ، کُشتہ سرد آہیں ... سچا رنج ظاہر ہو. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۹). [سیاہ + پوشِش (رک)].

---پوشی (---و مع) امث.
سیاہ ماتمی لباس پہننا ؛ (کنایۃً) ماتم کرنا ، غم منانا. دیکھا کہ سارے شہر میں رونا پیٹنا ، سیاہ پوشی ، دُکانیں بند ہیں. (۱۸۸۷ ، طلسمِ گوہر بار ، ۲۰۵). [سیاہ + پوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پیشاب (---ی مج) امذ.
(طب) الکاپٹون مادہ سے پیدا ہونے والا پیشاب کا مرض جس میں پیشاب کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے جس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ مریض الکاپٹون مادہ کو تحویل نہیں کر سکتے اور پیشاب کے ذریعہ خارج کر دیتے ہیں. الکاپٹونیوریا یعنی سیاہ پیشاب کا مرض ایک شاذونادر مغلوب جین کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے. (۱۹۷۰ ، جینیات ، ۶۰۸). [سیاہ + پیشاب (رک)].

---تاب صف.
۱. **گہرا بنفشی رنگ جو صیقل شدہ لوہے کو لیموں کے عرق میں تر کر کے آنچ دینے سے حاصل ہوتا ہے ، سیاہ نیلگوں رنگ لوہے کی لگ.** اس طرف کی دیوارِ قلعہ بھی سیاہ تاب کئے ہوئے فولاد کی ہے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۱۲). ۲. **سفیدی ملے ہوئے کوئلے جو دُھواں دُور کرنے کے واسطے مکان پر پھیرے جائیں** (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۳. **چمکدار سیاہ رنگ کا ، وہ چیز جس کی سیاہی میں چمک ہو.** جوشِ سرور کی بے تکلفی میں سیاہ تاب بالوں کا جوڑا کھل گیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۲۰۵). اف : دینا ، کرنا. [سیاہ + ف : تاب ، تافتن ـ چمکنا ، روشن ہونا].

---تابی امث.
چمکیلی سیاہی مائل رنگت ، کالے کالے بالوں کی بڑی خُوشنمائی سے گُندھی ہوئی چوٹی ، باریک ریشمی دھانی دوپٹے کے نیچے سے اپنی سیاہ تابی کی جھلک دکھلا رہی تھی. (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۲ : ۸۶). [سیاہ + تاب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تالُو (---و مع) صف.
(سالوتری) ایسا گھوڑا جس کا مُنھ کالا ہو اُسے منحوس خیال کیا جاتا ہے. سیاہ تالو ، سیاہ زبان کی صفت ... سیاہ تالو کی تقلید معیوب. (۱۸۸۱ ، زینت الخیل ، ۳۹). اُستاد ذرا اس کا منہ کھولنا ، یہ سالی سیاہ تالو بھی ہو گئی. (۱۹۶۳ ، اردو نامہ کراچی ، اپریل ، ۱۰). [سیاہ + تالو (رک)].

---تَختَہ (---فت ت ، سک خ ، فت ت) امذ.
تختۂ سیاہ ، سیاہ بورڈ. بچّے آج بھی ... سیاہ تختہ ، دنیا کے کلوپ اور خستہ اور مضمحل استادوں کے سامنے بالکل اسی طرح بیٹھتے ہیں جیسے پہلے بیٹھتے تھے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۶۸). [رک : تختۂ سیاہ].

---جِسْم (---کس ج ، سک س) امذ.
ایسا بدن جس پر اگر مختلف قسم کی شُعاعیں (روشنی کی شعاعیں اور حرارتی شعاعیں) پڑ رہی ہوں تو وہ ان کو پورے طور پر جذب کر لیتا ہے. ایسا جسم جس پر سے شعاعیں نہ منعکس ہو کر پہلی طرف کو پلٹتی ہیں اور نہ اس میں سے گُزر کر دوسری جانب کو جا سکتی ہیں. سیاہ جسم کو حاصل کرنے کے متعدد طریقے ہیں جن میں ایک سادہ طریقہ یہ ہے کہ مُناسب جسم لے کر اس کی بیرونی سطح پر کاجل کا روغن مل دیا جائے. (۱۹۶۶ ، جینیات ، ۸۸۰). [سیاہ + جسم (رک)].

---جُونْسَرا (---و مع ، سک ن ، فت س) امذ.
سانپ کی ایک قسم جو زہریلا نہیں ہوتا ، اس کا سر جُوں سے مُشابہ بتایا جاتا ہے. سیاہ جونسرا آبی ہے ... سر اور آنکھ سیاہ اور زرد سا رنگ ، ساڑھے تین ہاتھ کا لنبا. (۱۸۷۳ ، تریاقِ مسموم ، ۳۴). [سیاہ + جُوں (رک) + سر (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---جَھنڈی (---فت جھ ، سک ن) امث.
ماتمی جھنڈی ، کالی جھنڈی جو سوگ کی علامت سمجھی جاتی ہے. اسی روز جو گاڑی سیاہ جھنڈی لہرائے بغیر باہر نکلتی تھی ، اس پر پتھراؤ کر کے اسے توڑ پھوڑ دیا جاتا تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۹۸۶). [سیاہ + جھنڈی (رک)].

ـــــ چائے امث.
وہ چائے جس کی پتیوں کو سُورج کی روشنی میں خُشک کر کے ہلکے درجۂ حرارت پر سینک کر سیاہ کیا جاتا ہے. جب چائے کی پتیوں کو سورج کی روشنی میں خُشک کر کے ہلکے درجۂ حرارت پر سینک دیا جاتا ہے تو اس طرح سیاہ چائے تیار ہو جاتی ہے. (۱۹۶۴ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۱۰۹). [سیاہ + چائے (رک)].

ـــــ چَشْم (ـــــ فت چ ، سک ش). (الف) امذ.
شکاری پرندوں کی ایک قسم ، اس قسم میں کئی پرندے چرغ ترمتی وغیرہ شامل ہیں. یہ جانور بادشاہ جانوران چنگیر سیاہ چشم کا ہے. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۳۳). تمام سیاہ چشم کی خورا ک سوائے گوشت کے اور کچھ نہیں. (۱۸۹۴ ، سیر پرند ، ۹۳). (ب) صف. **بے مرّوت ، نامہربان ، ظالم.**

پھیر جانیں خُوبرو آنکھیں ، کریں ہیں جب بناؤ
دیکھ سُرمے کے تئیں ہو جائے ، ظالم سیاہ چشم

(؟ ، میرسجاد (طبقات الشعراء) ، ۳۳). [سیاہ + چشم (رک)].

ـــــ چَشْمَہ (ـــــ فت چ ، سک ش ، فت م) امذ.
وہ عینک جو دُھوپ سے آنکھوں کی حفاظت کرتی ہے ، دُھوپ کی عینک ، رنگین عینک. ایک دفعہ دھوپ کا سیاہ چشمہ بھی خریدا تھا. (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۵۸). [سیاہ + چشمہ (رک)].

ـــــ چَشْمی (ـــــ فت چ ، سک ش) امث.
آنکھ کالی ہونا ؛ (کنایۃً) بے مروتی ، بے رُخی ، عدم توجہ.

شکوہ سیاہ چشمی کا سُن ہم سے یہ کہا
سرمہ نہیں لگانے کا میں تُم خفا نہ ہو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۰). معشوقِ نامعقول کو غزالِ رعنا سے تشبیہہ دے کر اس کے رم ، اس کے خرام ، اس کی سیاہ چشمی پر اکثر طبع آزمائی کی جاتی ہے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۱ : ۱۵۳). [سیاہ + چشم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ خال امذ.
(سالوتری) وہ گھوڑا جس کے جسم پر کالے نشان ہوں. جس گھوڑے پر سیاہ خط پڑ جائیں اس کو معیوب جانتے ہیں اور... رنگ جب سیاہ خال ہوگا تو مُشابہت اسکی شیر کے ساتھ ہوگی. (۱۸۳۱ ، زینت الخیل (حاشیہ) ، ۲۸). [سیاہ + خال (رک)].

ـــــ خانَہ (ـــــ فت ن) امذ.
۱. **ظُلمت کدہ ؛ (کنایۃً) نوحہ کرنے کی جگہ ، ماتم خانہ ، ماتم کدہ.**

میرے سیاہ خانے میں شب کو وہ حُور تھا
بجلی کی طرح پردۂ ظُلمت میں نور تھا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۹).

سیاہ خانۂ دنیا کی ظُلمتیں ہیں دو رنگ
ہے آج شام اسیری کہ شام آزادی

(۱۹۳۲ ، روح کائنات ، ۱۳۹). ۲. **(کنایۃً) زنداں ، قید خانہ.**

عالم سیاہ خانہ ہے کس کا کہ روز و شب
یہ شور ہے کہ دیتی نہیں کُچھ سُنائی بات

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۰).

سیاہ خانۂ خوف و ہراس میں اک شخص
سُنا رہا ہے حدیثِ ظہورِ زینۂ خواب

(۱۹۸۸ ، ماہِ نو ، لاہور ، جولائی ، ۸۳). ۳. **وہ گھر جو برکت نہ رکھتا ہو ، منحوس گھر ؛ (کنایۃً) مُفلس کا گھر ، غریب خانہ.**

اگر میرے سیاہ خانے میں آ جائے
سعادت ساری اُڑ جائے ہما کی

(۱۹۰۰ ، امیر مینائی (مہذب اللغات)). [سیاہ + خانہ (رک)].

ـــــ دانَہ (ـــــ فت ن) امذ.
۱. **کالا دانہ جو نظرِ بد سے بچنے کے واسطے جلایا جاتا ہے ، اسپند ، کلونجی.**

خُدا کی مہر ہے تیرے جمال پر او بُت
سیاہ دانہ ہے تل حاجتِ سپند نہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۴). ۲. **دھنیا ؛ سونف کا پھول ؛ کالے تل** (جامع اللغات). [سیاہ + دانہ (رک)].

ـــــ دَرُوں (ـــــ فت د ، و مع) صف.
سیاہ دل ، شقی القلب ، سنگدل ، گنہگار ، ظالم. سیاہ دروں ، سیہ دروں (گنہگار ، ظالم). (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۵۸). [سیاہ + دروں (رک)].

ـــــ دَسْت (ـــــ فت د ، سک س) صف.
(کنایۃً) **کنجوس ، بخیل.** سیاہ دست ، سیہ دست (بخیل) . (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۵۸). [سیاہ + دست (رک)].

ـــــ دَسْتی (ـــــ فت د ، سک س) امث.
(کنایۃً) **کنجوسی** (فرہنگِ عامرہ ؛ علمی اُردو لُغت). [سیاہ دست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ دِل (ـــــ کس د) صف.
۱. **بے رحم ، ظالم ، سخت دل ، سنگ دل.** جب صبح ہوئی ، وہ تیرہ بخت ، سیاہ دل دونوں مظلوموں کو گھر سے نکال ، دریائے فرات پر لے چلا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۵). ۲. **بے وفا ، بے مروت ؛ عاصی ، گنہگار** (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سیاہ + دل (رک)].

ـــــ دِلی (ـــــ کس د) امث.
ظلم ، سخت دلی ، بے رحمی. وہ ایسی سیاہ دلی کی باتیں بک رہا تھا بجلی گری اور اُس کافر کو جلا دیا. (۱۹۲۱ ، مولانا احمد رضا خان بریلوی ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۱۰۳). [سیاہ + دل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ دِن (ـــــ کس د) امذ.
نحوست ادبار اور مُصیبت کا زمانہ.

جب خُوبرو پہ آن کے پڑتا ہے دنِ سیاہ
پھرتا ہے ہوکے دیتا ہر اک کو وہ خواہ مخواہ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۷). [سیاہ + دن (رک)].

ـــــ دَھاری (ـــــ فت دھ) امث.
کالی لکیر ؛ مراد : رات کی سیاہ دھاری ، اندھیرے کی لکیر.

کھاؤ پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری رات کی سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے۔ (۱۹۰۰ء ، ترجمۂ قرآن مجید ، فتح محمد جالندھری ، ۳۱)۔ [سیاہ + دھاری (رک)]۔

ـــ دَھبّا (ـــ فت دھ ، شد ب) امذ۔
(کنایۃً) کلنک کا ٹیکا ، بدنامی کا داغ۔ وہ کُل اشکھانے غم جنہوں نے اس بدبخت سالکی کی تاریخ پر ایسا سیاہ دھبّا چھوڑا ہے ، ہرگز واقع نہ ہوتے۔ (۱۸۹۳ء ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۰۹)۔ [سیاہ + دھبّا (رک)]۔

ـــ رُو (ـــ و مع) صف۔
۱. کالا بُھجنگ آدمی ، بدہیئت ، ڈراؤنا انسان ، کالا ، کالے چہرے والا ، کالے رنگ والا۔ دو گھڑی رات رہے سے جلا دان، غربی طینت و میموں خصلت ... سیاہ رُو ، بدخُو ، تیرہ دروں حاضر ہیں۔ (۱۸۹۱ء ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۶۳۷)۔

پہرے پہ کھڑے تھے ہر طرف بھیل
شہ زور ، سیاہ رُو ، گرانڈیل

(۱۹۰۹ء ، مطلع انوار ، ۱۶۳)۔ **۲. (مجازاً) ذلیل ، رُسوا ، خوار ، بدنام ، کلنکی** (مہذب اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔ [سیاہ + رو (رک)]۔

ـــ روز (ـــ و مع) صف۔
مُصیبت کا مارا ، پریشان حال ، بدنصیب ، منحوس۔

غم خانہ تنگ و تار ہے اور ہم سیاہ روز
جلتے ہیں یعنی چاہیے آنھوں پہر چراغ

(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۷۶)۔

اختر خُدا کی شان کہ وہ نوبہارِ ناز
مُجھ سے سیاہ روز کا مہمان ہوا ہے آج

(۱۹۳۲ء ، اسرار ، ۶۱)۔ [سیاہ + روز (رک)]۔

ـــ روزگار (ـــ و مع ، سک ز) صف۔
مُفلس ، بدنصیب ، بدبخت (ماخوذ ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔ [سیاہ + روزگار (رک)]۔

ـــ روزی (ـــ و مع) امث۔
بدقسمتی ، بدنصیبی ، مُصیبت زدگی ، مُفلسی۔

محاصرہ یہ کیا ہے سیاہ روزی نے
بزنگِ ماہ مرے گھر میں ہے گہن میں چراغ

(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۱۱۲)۔ [سیاہ + روز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ روگ (ـــ و مع) امذ۔
گندم کی فصل میں پیدا ہو جانے والا ایک وبائی مرض جس کے سبب گندم کی پُوری فصل کالی ہو جاتی ہے ، کالا روگ ، فلیگ۔ اس پودے میں وبائی امراض کی مدافعتی طاقت نہیں ہوتی اس لیے یہ بہ آسانی سیاہ روگ وغیرہ کا شکار ہو سکتا ہے۔ (۱۹۷۷ء ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۸۴)۔ [سیاہ + روگ (رک)]۔

ـــ رُونی (ـــ و مع) امث۔
رُسوائی ، بدنامی ، ذلت ، خجالت ، شرمندگی۔ سیاہ دل ، سیہ دل ، سیاہ رو ، سیہ رو ، سیاہ رُونی ... وغیرہ۔ (۱۹۲۱ء ، وضع اصطلاحات ، ۲۵۷)۔ [سیاہ + رُو + نی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ زُبان (ـــ ضم نیز فت ز) صف۔
۱. وہ شخص جس کی زُبان کے نیچے نہایت گہری سیاہی ہو ، چنانچہ لوگوں کا خیال ہے کہ اس کی بددعا اور کوسنا بہت جلد اثر کرتا ہے ، بدگو ، بدفال ، ہندی میں اسے کلجبا یا کلجبھا بھی کہتے ہیں۔

سیاہ زبان ہے خامہ بجے کا کب دشمن
دعائے بد سے نکلا ہے اس نے دل کا بخار

(۱۸۷۳ء ، کلیاتِ قدر ، ۳۴)۔ سیاہ زبان رکھنے والی عورت بھی اپنے چہرے کو ایک عارضی مُسکراہٹ سے مُزیّن کرتی ہوئی کہہ رہی تھی۔ (۱۹۳۳ء ، دانہ و دام ، ۳۶)۔ **۲. وہ گھوڑا جس کی زبان کالی ہو منحوس خیال کیا جاتا ہے۔** علاوہ مشکی کے جس کی کالی زبان ہو سیاہ زبان بولا جاوے گا۔ (۱۸۷۳ء ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۷)۔ [سیاہ + زُبان (رک)]۔

ـــ سَڑانْد (ـــ فت س ، سک ن) امذ۔
(طب و نباتیات) جراثیموں سے پودوں میں پیدا ہو جانے والا مرض یا بیماری جس میں چیز سیاہ ہو جاتی ہے اور تعفّن پیدا ہو جاتا ہے۔ طفیلی جراثیم پودوں میں بھی کئی امراض پیدا کرتے ہیں مثلاً سیب اور ناشپاتی کا داغ ، آلو کا حلقی مرض گوبھی کی سیاہ سڑاند۔ (۱۹۸۰ء ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۳۶)۔ [سیاہ + سڑاند (رک)]۔

ـــ (و) سَفید (سپید) (ـــ فت س ، ی مع) م ف۔
۱. بُرائی بھلائی ، نیکی بدی۔ نیک و بد ، سیاہ و سفید کا تجربہ کار ہوں۔ (۱۸۶۷ء ، خطوطِ غالب ، ۶۰۸)۔ اِن گورے انجینیروں نے ہماری حکومت کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی ہے ... سیاہ و سفید کی تمیز نہیں رہی اس کو۔ (۱۹۸۰ء ، وارث ، ۳۹۹)۔ **۲. صبح و شام ، رات دن ؛ (کنایۃً) شادی و غم ، رنج و خوشی۔**

مطلب نہیں جہان کے سیاہ و سفید سے
یکساں ہے شامِ غُربت و صبحِ وطن مُجھے

(۱۸۷۰ء ، الماس درخشاں ، ۳۳۵)۔ **۳. تعمیر و تخریب ، بناؤ بگاڑ ؛ عدل و ظُلم۔** ہر ایک سُرخرو ہو کر ہو بیٹھا اور جو سیاہ سفید چاہا سو کرنے لگے۔ (۱۸۰۳ء ، حسن اختلاط ، ۵)۔ سُلطان المعظم نے عیسائی سلطنتوں سے دب کر یہ پالیسی اختیار کر رکھی ہے اور ان کفرانِ نعمت کو سیاہ و سفید کا مالک بنایا ہوا ہے۔ (۱۸۹۳ء ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۶۶)۔ موجودہ دارالسلطنت کے اندر ایک چھوٹی سی خُودمختار ریاست ہے جس کے سیاہ و سپید کا اختیار پاپائے روم کے سوا کسی کو نہیں۔ (۱۹۰۲ء ، نقشِ فرنگ ، ۱۲۶)۔ میں ایسی دولت پر لعنت بھیجتا ہوں اور آنکھ کس کی بچاؤں سب سیاہ و سفید تو میرے ہاتھ میں ہے۔ (۱۹۳۵ء ، دودھ کی قیمت ، ۱۳۸)۔ مہاراجا کو یقین تھا کہ انگریز ... ہندوستان کے سیاہ و سفید کے مختار بنے رہیں گے۔ (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۲۱۹)۔ [سیاہ + سفید (رک)]۔

ـــــ سفید کرنا محاورہ.
تعمیر و تخریب کا اختیار رکھنا ، مختارِ کُل ہونا ، جو چاہنا کرنا خواہ بُرا خواہ بھلا. مرتے وقت اولاد کو بھی یہی وصیت کر جائیں باقی جو چاہیں سیاہ سفید کیا کریں. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۹۳).

ـــــ طالع (ـــــ کس ل) صف.
بدنصیب ، منحوس گھڑی میں پیدا ہونے والا ، منحوس.

یہ دل سیاہ طالع الٹا ہے جا ہمارا
خورشید سے نکھ اوپر یہ حال ہے ہمارے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷۵). [سیاہ + طالع (رک)].

ـــــ فام صف.
کالے رنگ والا ، کالی رنگت والا. بہت سے آدمی وہاں جمع تھے لیکن سب سیاہ فام ننگے مادرزاد. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸۰). جب ملکہ کے سرہانے گذر ہوا ، عجب ماجرا پیش نظر ہوا ، ایک مردِ سیاہ فام کریہہ منظر غلام سے ہم آغوش ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳). سیاہ فام بنا کتا نوجوان بھکاری رنگ برنگے سکوں کی مالائیں ... پروں کا تاج پہنے ... نواین کو گھورا کرتا. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۹۲). [سیاہ + فام (رک)].

ـــــ قلب (ـــــ فت ق ، سک ل) صف.
ظالم ، شقی ، سنگدل ، بدطینت. ایسے لوگ جن کو جُرم کا اِرتکاب سیاہ قلب کر دیتا ہے. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۹۳). سیاہ قلب مُنافقوں کے علاوہ یہ کام بعض وقت بڑے بڑے صاحبان عبا و قبا بھی کرتے ہیں. (۱۹۸۵ ، طُوبیٰ ، ۳۵۹). [سیاہ + قلب (رک)].

ـــــ قلم (ـــــ فت ق ، ل) امذ.
ایک رُخی تصویر جو یا تو یک قلم بالکل سیاہ ہو یا اس کے نقوش ہلکے ہوں. سیاہ قلم کی پانچوں لوحیں بھی اگر بن گئی ہوں تو عجب نہیں ہے. (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۲۱۸). یورپ کے مشہور ایبراٹ اور ہال بین نے ہندوستان کے سیاہ قلم اور رنگین تصاویر سے سبق حاصل کیا ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، اگست ، ۱۱۸). [سیاہ + قلم (رک)].

ـــــ قلم کرنا ف م.
(مصّوری) تصویر کے خاکے یا چربے پر سیاہی کا ہاتھ پھیرنا تصویر کے پنسلی دھندلے نشانات کو روشن کرنا ، اُجاگر کرنا ، روشنائی سے پکا کرنا (ا پ و ، ۳ : ۱۷۳).

ـــــ کار صف.
عاصی ، گنہ‌گار ، فاسق ، فاجر ، ظالم ، سنگدل.

رکھوں آرزو مئے کام کی ، کرو گفتگو خطِ جام کی
کہ سیاہ کاروں سے حشر میں نہ حساب ہے نہ کتاب ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۸). اگر تو نے مجھ سیاہ‌کار کی نافرمانیوں پر نظر کی تو جہنم بھی اِنتقام کو کافی نہ ہو گا. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۶۹). خدا مُجرموں کو سزا دے سکتا ہے ... سیاہ کاروں کو ان کی گستاخیوں کا مزہ چکھا سکتا ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۵۳۲). بلٹ فروش ، شرابی ، سیاہ کار جو پردے کے پیچھے سے ڈوریاں کھینچ رہے تھے ملک کے سفینے کو ڈبو کر ہی رہے. (۱۹۸۵ ، طُوبیٰ ، ۵۸۳). [سیاہ + کار ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ کارانہ (ـــــ فت ن) صف.
بدکاری کا ، ظُلم اور فسق و فجور کا. ساری رات سجدے میں پڑا روتا رہا ... یا غفورالرحیم یہ اُسی سیاہ کارانہ عمال کی سزا ہے. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۱۰۳). [سیاہ‌کار + انہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ کاری امث.
بدکاری ، فسق و فجور ، ظُلم ، گنہگاری.

زوالِ حُسن میں مجھ کو یہ کمال ہوا
سیاہ کاری سے اپنا سفید بال ہوا

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۶۹۰). یہ خلش دل میں تھی کہ جو زندگی ابھی تک اس قسم کی آلودگیوں سے پاک و صاف تھی اب اس پر سیاہ کاری کے دھبے پڑ جائیں گے. (۱۹۴۳ ، زندگی نقاب چہرے ، ۱۳۴). افسوس کہ وہ پگڑی ہمارے ہاتھ نہ آ سکی جس کی ایک ایک سلوٹ میں ریاکاری اور سیاہ کاری کے سانپ لہرا رہے تھے. (۱۹۸۷ ، شہاب‌نامہ ، ۳۹۱). [سیاہ کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کرنا محاورہ.
بہت زیادہ لکھنا (عموماً کاغذ ، دفتر ، دستہ ، ورق وغیرہ کے ساتھ).

یہ ہم کو سُوجھے ہیں زُلفِ سیاہ کے مضموں
کہ آج دستے یہ دستہ سیاہ کرتے ہیں

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۷۱). یہاں صرف گنتی کے چند شعر ہیں اور وہاں دفتر کا دفتر اسی سے سیاہ کیا ہے. (۱۹۳۱ ، مقدمات عبدالحق ، ۲ : ۸۸). اِختصاصی حالات میں ایک لفظ اور ایک سطر بھی کام کر جاتی ہے اور بعض اوقات صفحے کے صفحے سیاہ کرنے بے کار جاتے ہیں. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۱۷).

ـــــ گل (ـــــ فت گ) امذ.
کالا دھبّا ، سیاہ نشان. رسالدار کا قد ۴ ، مٹھی ۳ انچہ (انچ) کا تھا ، رنگ کمید سیاہ گل تھے. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، جون ، ۶۹). [سیاہ + گُل (گال (رک) کی تخفیف)].

ـــــ گوش (ـــــ و مج) امذ.
سیار اور گیدڑ کی نسل سے تعلق رکھنے والا ایک درندہ جس کے کان سیاہ ہوتے ہیں، ایک گوشت خور وحشی درندہ جو شکل و صُورت اور قد و قامت میں بلّی سے مُشابہ ہوتا ہے پِھرتی کی تیزی اور جست و خیز میں تیزی کے لیے مشہور ہے. سیاہ گوش شرزے کے بھالے مارے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۸). کہتے ہیں کہ ایک بڑاکال درخت کی شاخ پر لٹکی ہوئی تھی کہ ایک سیاہ گوش اس درخت کے نیچے آیا. (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۲۷). اُس سیاہ گوش یا اُس گیدڑ کو جو شیر کے ساتھ نقیب کی طرح آواز لگاتا چلتا ہے دکن میں بڈبھالو کہتے ہیں. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۱۰۳). [سیاہ + گوش (رک)].

ـــــ گھوڑا (ـــــو مج) امذ.
(کنایۃً) **آسمان**. انہوں نے سیاہ گھوڑے (آسمان) کو موتیوں (تاروں) سے سنْوارا ہے. (۱۹۲۳ ، ویدک ہند ، ۲۷۲).
[سیاہ + گھوڑا (رک)].

ـــــ مِرْچ (ـــــ کس م ، سک ر) امث.
فلفل سیاہ ، کالی مرچ.

تیزی میں سیاہ مرچ سی ہو
جھونک اسکی تکیلی کرچ سی ہو

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷۳).

ہو گی سیاہ مرچ سہانے کو کیا مُفید
ہوتا ہے صاف بھی کہیں فلفل سے آئینہ

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۹۸۵). اگر ضرورت سمجھیں تو ذرا سی سیاہ مرچ بھی پیس کر ملا لیں ہاضمہ ٹھیک رہے گا. (۱۹۵۶ ، طبیب مُرغی خانہ ، ۵۲). [سیاہ + مرچ (رک)].

ـــــ مِرْچ کا پَتّھر امذ.
(طب) **کالی مرچ میں پائے جانے والے پتھر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو بطور دوا استعمال ہوتے ہیں.** پودینہ ... سیاہ مرچ کا پتھر ... جو سیاہ مرچوں میں پایا جاتا ہے اور ہڑتال کا لیپ کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۶).

ـــــ مُرْغابی (ـــــ ضم م ، سک ر) امث.
مُرغابی کی ایک قسم جس کا رنگ پشت پر سے سیاہ ، سینہ سفید ، چونچ اور پانو بھی سیاہ ہوتے ہیں (ماخوذ : سیر پرند ، ۲۹۳). [سیاہ + مُرغابی (رک)].

ـــــ مَسْت (ـــــ فت م ، سک س) صف.
نشے میں چُور ، گہرے نشہ کی حالت میں ، مدہوش.

دل کو سیاہ مست کر ، کُچھ بھی تُجھے جو ہوش ہے
کہتے ہیں کعبہ اس کو اور کعبہ سیاہ پوش ہے

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۶۹).

پیرِ فلک بنے ہے جوان سیاہ مست
ریشِ شعاعِ مہر یہ ہے ابر سے خِضاب

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۳).

بے خوف ہو کے پیتے ہیں راسخ سیاہ مست
کہتے ہیں محتسب جسے باروں کا یار ہے

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۶۲). [سیاہ + مست (رک)].

ـــــ مَسْتی (ـــــ فت م ، سک س) امث.
مستی ، بدمستی ، مدہوشی (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سیاہ مست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ مُنْھ کَرْنا محاورہ.
کالا مُنھ کرنا.

سیاہ منہ کرو زاہد کا اس طرح رِندو
کہ ہو نہ ریش سے تاحشر یہ خِضاب جُدا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۲۰).

ـــــ مَوت (ـــــو لین) امذ.
(طب) **ایک بیماری جو نمونیائی پلیگ کے بڑھتے ہوئے مرض سے پیدا ہوتی ہے اِس بیماری میں لے کے ساتھ خُون کا اِخراج ہوتا ہے اور سانس کے رُکنے سے جسم پر سیاہ دھبّے پڑ جاتے ہیں ، وبائی موت ، طاعونِ اعظم.** سانس کے رُکنے سے سیاہ دھبّے پیدا ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے اس بیماری کو سیاہ موت بھی کہا جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، امراضی خُرد حیاتیات ، ۲۸۰). [سیاہ + موت (رک)].

ـــــ نامَہ (ـــــ فت م).(الف) امذ.
وہ کاغذ یا کتاب جس میں آدمی کے بُرے اعمال لکھے ہوں ، گنہگار کا اعمال نامہ ، نامۂ سیاہ.

دِکھلائیں روزِ حشر کو بین السطور سے
اپنے سیاہ نامہ کو طُولانیوں میں ہم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲۳). (ب) صف. **گنہگار ، عاصی.**

لِکھا ہے بس کہ پری رُو کی زُلف کی تعریف
سیاہ نامہ ہوا ہوں کتاب کے مانند

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۷). [سیاہ + نامہ (رک)].

ـــــ نَسْل (ـــــ فت ن ، سک س) امث.
مشرقی باشندے ، افریقی یا ایشیائی اقوام جن کو مغربی اقوام حقارتاً سیاہ نسل کہتی ہیں. کل رات سیاہ نسل کے تین سو افراد کے ایک مظاہرے پر ڈنڈوں سے مُسلح پولیس ٹوٹ پڑی. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۱۸۸ : ۶). [سیاہ + نسل (رک)].

ـــــ نَوِیسی (ـــــ فت ن ، ی مع) امث.
رجسٹر میں درج کرنے کا عمل ، کھاتے پر چڑھانے کا کام ، سیاہ نویسی. صدارت کے منصب پر کہ سیاہ نویسی سے زیادہ بات نہیں ہے اعزاز پایا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۸۰۵). [سیاہ (سیاہہ کی تخفیف) + ف : نویس ، نوشتن - لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ و سَفِید م ف.
شرق و غرب ، رات دن ؛ رُوپ اور رنگ ؛ بھلائی بُرائی ؛ کفر و اسلام (نوراللغات). [سیاہ + و (حرفِ عطف) + سفید (رک)].

ـــــ ہو جانا محاورہ.
کالک پھر جانا ، کالا پڑ جانا ، سیاہی سے ڈھک جانا. اس کی پاداش میں ممکن ہے کہ اُن کے تمام اعمالِ حسنہ کا دفتر دفعتہً سیاہ ہو جائے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۳۷).

ـــــ ہونا محاورہ.
لِکھائی سے بھرا ہونا ، اِتنا لکھا ہونا کہ کوئی جگہ خالی نہ ہو. اگلے نبیوں اور بُزرگوں کے قصے جن سے ہمارے ہاں کی تاریخیں تفسیریں سیاہ ہیں سب انہیں ذریعوں سے پیدا ہوئے ہیں. (۱۸۷۰ ، خُطبات احمدیہ ، ۳۶۰). ان دونوں مذہبوں میں جیسی خونریزیاں ہوتی رہیں ان سے تاریخ کے اوراق سیاہ ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۱۶۲).

سیاہا (۱) (کس س) امذ.
۱. **کاپی یا کتاب جس میں روزانہ آمد و خرچ لکھا جائے ، روزنامچہ جس میں گنو یا جائداد کی رسیدیں درج ہوتی ہیں اور تمام رقوم وصول شدہ کی تشریح کی جاتی ہے کہ آیا وہ باقاعدہ ہیں یا متفرق اور تمام تقسیم کی جمع کہ آیا وہ رواجی ہیں یا اتفاقیہ ، بہی کھاتا.**

لاوے جو کچہری سے وہ داموں کا سیاہا
لکھاوے موکل کو یہ کیا خوب سکال ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۵). اور اسناد بغیر درست کرنے کے وجوہ مطالبہ از روئے سیاہا معروض ہوا . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۲۲). انہوں نے فرمایا ساتا دین سیاہے میں اس مُراو کے لگان کی پوری بیباق درج کر لو. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۶۶). ۲. **اعمال نامہ.**

دی کلک نے آواز کہ ہاں عقل بتایا
لشکر کی سیاہی سے لکھا جائے سیاہا

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۶).[ف].

سیاہا (۲) (کس س) امذ.
(شیر بازی) سیاہ دھاری دار شیر جو کٹیلا سمجھا جاتا ہے (ا پ و ، ۸ : ۱۲۰). [سیاہ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

سیاہَہ (کس س ، فت ہ) امذ.
۱. **احکام شاہی کا روزنامچہ.** سیاہہ میں سند کی نقل کا برآمد ہونا حکم عطا کی تو دلیل ہے مگر تعمیل حکم اور قبضہ دلیل نہیں. (۱۹۳۰ ، احکام متعلق عطیات ، ۵۸). ۲. **(مجازاً) سواد شہر یا سواد لشکر ؛ مراد : وہ سیاہی جو دور سے شہر یا لشکر کے وجود کی خبر دیتی ہے ، لشکر کا دستہ.** ایک جانب غور سے جو دیکھا کسی فوج کا سیاہہ نظر پڑا ، دانشمند سے کہا خبر تو منگواؤ یہ لشکر کس کا ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۳۷). ۳. **فہرست ، گوشوارہ ؛ کتاب جس میں روزانہ آمد و خرچ لکھا جائے ، بہی کھاتا.** سیاہہ ! وہ کاغذ مرتب ہے کہ جس میں ایک روز کا یا کئی روز کا آمد یا خرچ ... بضبط و ترتیب لکھی جاوے. (۱۸۶۸ ، اصول السیاق ، ۸). اگر ہم اپنے مطالعہ کا ایک سیاہہ تیار کریں ... اور ایک مدت کے بعد اُسے دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ ہم کیا کیا کر گزرے. (۱۹۳۱ ، مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۱۶۵).
[سیاہا (رک) کا متبادل املا].

ـــ آمَدَنی کس اضا(ـــ مد ا ، سک م ، فت د) امذ.
ایک خزانے کا روزانہ حساب جو زمینداروں سے وصول کر کے جمع کیا جائے (ماخوذ : اُردو قانونی ڈکشنری ؛ فرہنگ آصفیہ).
[سیاہہ + آمدنی (رک)].

ـــ بَہی (ـــ فت ب) امث.
روزنامچہ ، روکڑ بہی ، آمدنی کا کھاتہ ، وہ رجسٹر جس میں عدالت کے حکم احکام درج کیے جائیں (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [سیاہہ + بہی (رک)].

ـــ دِکھانا محاورہ.
پوری طاقت سے سامنے آنا ، قوت کی نمائش کرنا ، طاقت کا مظاہرہ کرنا. ایک رسالے کو اشارہ کیا ذرا نورالدہر کو سیاہہ دکھاؤ ان پہلوانوں نے بھی کیا کئی پہلوان ... تلواریں چمکا کر بھاگے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۵۹). غارستان نے کہا فوج کی چنداں ضرورت نہیں ہے مگر فقط سیاہہ دکھانا منظور ہے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۱۹۵).

ـــ کَرْنا ف م.
رجسٹر میں درج کرنا ، کھاتے پر چڑھانا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــ مَوجُودات کس اضا(ـــ و لین ، و مع) امذ.
روزمرہ کی آمد و خرچ اور ترسیل زر وغیرہ کا رجسٹر یا موجودہ اشیا روکڑ وغیرہ کا روزنامچہ (فرہنگ آصفیہ ؛ اُردو قانونی ڈکشنری).
[سیاہہ + موجودات (رک)].

ـــ نَوِیس (ـــ فت ن ، ی مع) صف.
روزنامچہ لکھنے والا ، حساب کتاب رکھنے والا منشی ، چٹھی نویس. سیاہہ نویس تکلے پر منہ کالا کرتا ہے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۵۳). آجکل کی زمینداری میں ... جس قدر عہدے اور مالی اصطلاحات ہیں ... مثلاً سیاہہ نویس ، تحویلدار ... وغیرہ. (۱۹۳۹ ، نقوش سلیمانی ، ۲۷). [سیاہہ + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا].

ـــ ہونا محاورہ.
رجسٹر میں لکھا جانا ، روزنامچہ میں درج ہونا.

فرد ہو تقسیم نعمت کی جو محشر میں دُرست
یا علی پہلے سیاہہ ہو مری تنخواہ کا

(۱۸۶۶ ، گلدستۂ امانت ، ۲). خزانہ سرکار میں مالگزاری تمہارے نام سے سیاہہ ہوتی ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۸۵).

سیاہی (کس س) امث.
۱. **کالک ، کالا پن ، سفیدی کی ضد.**

تُجھ زُلف ہور رُخسار کی سُرخی سیاہی چُک دیکھیا
مُنجہ صبح کے پروا نہیں ہور شام سیتی کام کیا

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۵).

کئی دھن نے ہوئیگے ہاشمی مشرق یا مغرب میں تمی
سیاہی سفیدی ہوئی تو مجھ گال اور کاجل کی ہیں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۶).

کیوں سفیدی اور سیاہی آشکار آنکھوں میں ہے
عکس افگن کیا یہ زلف و رُوئے یار آنکھوں میں ہے

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۷). جتنا کہ فاصلہ آنکھ اور سیاہی کے آخری جتنے کے درمیان ہو جو کہ آنکھ کا اکلیل ہے. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی (ترجمہ) ، ۶۱). ۲. **تاریکی ، اندھیرا ، روشنی کا نہ ہونا ، اُجالے کی ضد ، ظلمت.**

محمدؐ دین قائم ہے ہندو بھاراں بھگاوو تم
سیاہی کفر کی بھانو اُجالا جگ مگاوو تم

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۲).

نظر آئے نہ مُجھے بعد فنا شکلِ عذاب
اتنی گہری تو ہو اے قبر سیاہی تیری

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۳۸). ۳. **(کنایۃً) گنہگاری ، عصیاں.**

جواب نامہ سیاہی کا اپنی ہے وہ زُلف
کسو نے حشر کو ہم سے اگر سوال کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۶۰). ۴. **کسی چیز کے غیر واضح اور مبہم نقوش جو افق پر دُور سے دکھائی دیتے ہیں ، مُبہم نقوش و آثار ، سواد.** قضارا قافلہ اُس وقت کُوچ کر گیا تھا اور سیاہی اس کی نظر آتی تھی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۱). ابھی میدانِ جنگ کی سیاہی نمودار نہ ہوئی کہ فتح کے نور اُڑتے نظر آنے لگے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۳). ۵. **(مجازاً) نحوست ، پریشانی ، مُصیبت ، ادبار ، بدبختی.**

کُچھ تو لی زُلف نے کُچھ شب نے سیاہی تیری
بٹ گئی بختِ سیہ خُوب تباہی تیری

(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۲۳۷).

دورِ شاہی کی سیاہی یہ پڑھوں یہ مصرع
شب کے دامن سے وہ کرنوں کی ضیا جا لپٹی

(۱۹۵۳ ، دونیم ، ۵۳). ۶. **کاجل** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۷. **داغ ، دھبّا ، سیاہی ؛ (کنایۃً) عیب ، نقص.**

سب عیب ایک اشکِ ندامت سے مِٹ گئے
ساری سیاہی دھو گئی رُوئے سیاہ کی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۶۶). ۸. **وہ مرکب جس سے لکھا جائے ، روشنائی.**

قلم کردن واس سب بانس کے
سیاہی دریا کاغذ آکاس کے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۵).

نین پُتلی لکھن ہارے سیاہی کاجل انکھیاں لے
اُجھر تُج حُسن کے اُس کوں سفیدی سو نین کاغذ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۳).

صفحۂ نین پہ پُتلی کی سیاہی لے کر
نُقطۂ خال کی تعریف کوں تحریر کرو

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۸). شکوہ کرنا سہل ہے سبز سیاہی کہیں سے مُفت ہاتھ آ گئی حضرت نے شکوہ لکھا. (۱۸۵۹ ، خطوط غالب ، ۳۸۷). ایسا ہی ہوا کہ مسودے کی سیاہی سُوکھنے نہیں پاتی تھی کہ چھپنے کے لیے دے دیا جاتا تھا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۸۲). اِس کے علاوہ چھاپے کی سیاہی ، وارنش اور پینٹس میں اِستعمال ہوتا ہے. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ظہیر احمد ، ۴۰۲). ۹. **(تصوف) اِصطلاحاً مرتبۂ احدیت ، گنجِ مخفی ، تجلّیٔ ہُو** (مصباح التعرف). [سیاہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پکڑنا محاورہ.
گھبرانا ، پریشان ہونا.

دکھائی نہ دیتا تھا خوش قد نہال
سیاہی پکڑتے تھے چشمِ غزال

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۹۳).

---پھرنا محاورہ.
کسی چیز کا اتنا سیاہ ہو جانا کہ اُس کے خد و خال نظر نہ آسکیں گڈمڈ ہو جانا ، اپنی انفرادیت کھو دینا ، محو ہو جانا ، نیست و نابود ہو جانا. میرے ذہن میں اپنی ہونے والی بیوی کی جو تصویر تھی اس پر جیسے کالی سیاہی پھر گئی. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۱۲).

---پھوٹنا ف م.
سیاہی کا کاغذ پر ایک طرف سے دُوسری طرف پھوٹ کر نکلنا ، نمود ہونا.

علامت پھوٹ کی ہے یہ بھی قاصد
کہ پھوٹی ہے سیاہی اُن کے خط کی

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۱۸۱).

---چَٹ (---فت چ) امذ.
رطوبت کو جذب کرنے والا خاص قسم کا کچّا کاغذ جو تازہ تحریر پر لگانے سے روشنائی کی نمی کو چوس لیتا ہے. جب سے بلاٹنگ پیپر یا سیاہی چٹ یا جاذب جو کُچھ کہو ایجاد ہوا ہے مٹی چھڑکنے کا دستور موقوف ہو گیا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۶۳). [سیاہی + چٹ (چاٹنا (رک) سے حالیۂ تمام)].

---چڑھنا محاورہ.
تاریکی کا چھا جانا ، سیاہی کا غالب ہونا.

یہ رات اِتنی جو بڑھ گئی ہے سیاہی اِتنی جو چڑھ گئی ہے
کہیں کُھلا ہے ضرور جُوڑا کسی کے گیسوئے عنبریں کا

(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۱۸).

---چُوس (---و مع) امذ.
سیاہی چٹ. جاذب لے کر گول بیضوی یا کسی اور وضع کا کاٹ کر اس کے دونوں طرف کپڑا لگا کر بیل لگا دی جائے اندر سیاہی چوس ہے لیکن اس بات کا خیال رہے کہ بلاٹنگ پیپر کی دو تین تہہ ہوں. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۵۶). جار کے اندر گیلے سیاہی چُوس یا گیلی روئی سے نمی کو برقرار رکھا جائے تو بیج اُگنے لگیں گے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۹۴). [سیاہی + چُوس (رک)].

---دان امذ.
قلمدان ، دوات (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس ؛ پلیٹس). [سیاہی + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

---دوڑنا ف م ؛ محاورہ.
سیاہی تیزی سے پھیل جانا ، سیاہی بڑھنا ، سیاہی زیادہ ہونا ، سیاہی نمایاں ہونا. نفاق اوّل ایک نقطۂ سیاہ کے برابر دل میں ظاہر ہوتا ہے پھر جتنا بڑھتا جاتا ہے اُتنا سیاہی دوڑتی ہے. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۶۶).

---دھو جانا محاورہ.
داغ مٹ جانا ، سیاہی دُور ہو جانا ، بدنصیبی دُور ہو جانا ، عیب دور ہو جانا.

مرحبا اشکِ ندامت مرحبا
غطِ عصیاں کی سیاہی دھو گئی

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۶۳).

---ڈالنا ف م.
دوات بنانا ، دوات میں روشنائی ڈال کر درست کرنا ، روشنائی کی دوات لکھائی کے لیے درست کرنا ، سیاہی بھرنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---رواں ہونا محاورہ.
روشنائی کا گاڑھا پن دور ہونا ، روشنائی کا اتنا پتلا ہونا کہ قلم بلا تکلف چل سکے.

طولِ شبِ فراق کا قصّہ بیاں نہ ہو
خط یار کو لکھوں تو سیاہی رواں نہ ہو

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۲۷).

---ساز صف.
سیاہی بنانے والا (اسٹین گس ؛ جامع اللغات). [سیاہی + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

---فالیز کس اضا(---ی مج) امذ.
(کنایۃً) نکما یا بیکار آدمی (ماخوذ: نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [سیاہی + فالیز (رک)].

---کا دبانا محاورہ.
کالی بلاؤں کا خواب میں آ کر ڈرانا ، بلاؤں کا مسلّط ہونا.

دھیان اس کاکُلِ مُشکیں کا جو آیا مُجھ کو
خواب میں آ کے سیاہی نے دبایا مُجھ کو

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۲۵).

تلواروں کو شمشیرِ الٰہیؐ نے دبایا
اٹھنے لگیں ڈھالیں تو سیاہی نے دبایا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۳۸).

--- کھونا محاورہ.
کالا پن دور کرنا ، اندھیرا دفع کرنا.

رِشتۂ عمر کیا قطع سراسر اے ذوق
کھو سکی شمع کے دل کی نہ سیاہی مقراض

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۱۷).

---گرانا محاورہ.
رک : سیاہی گرنا جس کا یہ متعدی ہے (نوراللغات).

---گرنا محاورہ.
روشنائی کا اس طرح ٹپک پڑنا کہ تحریر یا کاغذ خراب ہو جائے (ماخوذ : نوراللغات).

---مارنا محاورہ.
سیاہی دور کرنا. طوفان کی مُصیبت اُٹھانے جہاز کو دُور سے ساحل کی صورت ایک سیاہی مارنے والے خط کی وضع میں دکھائی دی. (۱۹۲۶ ، مضامین شرر ، ۱ : ۲۲۹).

---مائل (--- کس م) صف.
کالا رنگ لیے ہوئے. قسم قسم کا گُلاب ، سُرخ ، زرد ، سیاہی مائل. (۱۹۸۲ ، پچھتاوے ، ۹۵). [سیاہی + مائل (رک)].

---مِٹنا محاورہ.
داغ دھبّا دُور ہونا.

گو تُم نے صاف کی مرے خُوں سے تیغ
ممکن نہیں سیاہیٔ رُفتہ سپیر مٹے

(۱۸۵۴ ، ریاض مصنف ، ۹۳۹).

---(بالوں) سُو کی گئی آرزُو نہ گئی کہاوت.
بڑھاپے کے باوجود قناعت نصیب نہیں ہوتی ، بڑھاپے میں بھی جوانی کے شوق ہیں (جامع الامثال ؛ خزینۃ الامثال ؛ جامع اللغات).

---نے دبایا ہے فقرہ.
کالی کالی چیزوں کو خواب میں دیکھ کر ڈر جانے اور بڑبڑانے کے موقع پر بولتے ہیں (یعنی خواب میں باتیں کرنا، اُٹھ اُٹھ کر آدمیوں سے دست وگریباں ہونا یہ اصل میں ایک مرض ہے مگر عوام اس کو جن و پری کا اثر خیال کرتے ہیں) (ماخوذ : دریائے لطافت ؛ فرہنگِ آصفیہ).

سیب (۱) (ی مج) امذ.
گیند کی طرح گول ایک مشہور اور خوشنما ، خوشبودار اور لذیذ پھل یہ مختلف رنگوں اور ذائقوں کا ہوتا ہے.

جھاڑاں باغ میانے بی بسیار تھے
تمام سیب رس لھار پر بار تھے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۶).

خوشنما تھا اس کے پنگ میں پائے زیب
ابڑی نارنگی و دو تلوے تھے سیب

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۶). میوے کے اقسام میں ... سیب خوبانی و شفتالو اور انگور ... ہوتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مزید الاحوال ، ۲۸). سیب ... یہ مُقوّیٔ معدہ و جگر و دل طحال و گردہ و آنت و مُصفّیٔ خون ہے. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۶۵). کہیں آپ انگریزی کے مقولے "ہر روز ایک سیب ڈاکٹر کو دور رکھتا ہے" پر عمل تو نہیں کر رہیں. (۱۹۸۶ ، لندن لندن ، ۲۰۶). [ف : سیب ؛ س : سیو सेव].

---آدم کس اضا(---مد ا ، فت د) امذ.
(مجازاً) نرخرہ. غدودِ ترشی جو ہمارے حنجرے یا سیبِ آدم کے ہر دو جانب واقع ہوتے ہیں. (۱۹۲۹ ، جدید سائنس ، ۱۸۳). [سیب + آدم (رک)].

---آفتابی کس صف(---سک ف) صف.
(پھل فروش) داغ دار سیب ، وہ سیب جس پر مُختلف رنگوں کے دھبّے ، چتیاں یا نشان ہوں (ماخوذ : نوراللغات). [سیب + آفتاب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ذقن کس اضا(---فت ذ ، ق) امذ.
چاہِ زنخداں ، محبوب کی ٹھوڑی ، ٹھوڑی.

ٹھوڈی پر خوی تو لیں ہے پرت کے راز نیناں کے
وو حرفاں ہیں جو دستے ہیں اُسی سیبِ ذقن کاغذ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۲).

اے دل نہ چاہ چاہِ زنخداں کو شوخ کے
آسیب لکھوں اسکے ہیں سیبِ ذقن کے بیچ
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۶۰).
نقش لکھ لکھ کے شجر میں باندھے
پر نہ وہ سیبِ زقن ہاتھ آیا
(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۱۳).
کبھی تو بوسۂ سیبِ ذقن عنایت ہو
نہالِ عیش کو اک دن تو بارور دیکھیں
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۶۶). [سیب + ذقن (رک)].

ـــِ زَنَخ کس اضا(ـــ فت ز ، ن) امذ.
۱. رک : **سیبِ ذقن**.
دانۂ سیبِ جناں میں بھی نہیں ہے لُطف
جو لطافت ہے ترے سیبِ زنخ کے تِل میں
(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۲۲۵). ۲. (تصوف) **فرحت اور مشاہدے کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۴۹). [سیب + زنخ (رک)].

ـــِ زَنَخدان کس اضا(ـــ فت ز ، ن ، سک خ) امذ.
رک : **سیبِ ذقن**.
جانتے ہیں جنھیں معلوم ہے اُلفت کا مزہ
سیبِ جنت سے بھی وہ سیبِ زنخداں ہے لذیذ
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۵۷). [سیب + زنخ (رک) + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــِ میخُوش کس صف(ـــ ی مج ، و مع) امذ.
کھٹ مِٹھا سیب. سیب میخوش خلطِ صالح پیدا کرتا ہے پیاس بُجھاتا ہے ... کھٹا اور کھٹ مِٹھا دونوں قابض ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۵۱۱). [سیب + میخوش (رک)].

ـــ میں ٹھونٹھ کی قلم کہاوت.
اَمِل بے جوڑ بات (فرہنگ اثر).

سیب (۲) (ی مج) امذ.
(ٹھگی) **مکر و فریب ، دھوکا ، ظاہری اور بناوٹی بات** (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۵). [مقامی].

سیبار (ی مج) امذ.
(شکر سازی) **ایک لمبی اور گول پتی کی خودرو گھانس جو اکثر دریاؤں کے کنارے کم پانی میں ہوتی ہے اس کو راب کے تھیلوں پر ڈال دیتے ہیں اس کی گرمی سے راب کا شیرا جلدی نتھرتا ہے، پنیلا ، پتیرا** (ا پ و ، ۳ : ۱۹۲). [سیوار (رک) کا مُتبادل اِملا].

سیبہ (ی مج ، فت ب) امذ.
حفاظتی دیوار ، دیوارِ پناہ ، مورچہ. مرحلہ و سیبہ ... مرتب و طیار کر ساتھ ضربِ گولوں کے قلعہ نشینوں کو تباہ کرنا شروع کیا. (۱۸۳۹ ، حملاتِ حیدری ، ۱۳۸). اس نے اپنی چُستی و چالاکی و ہنرمندی سے کئی برگنے فتح کر لیے اور قلعہ گوالیار کا محاصرہ کیا اور سیبہ خندقیں کھود کر اپنے سپاہیوں کو قلعہ کے قریب پہنچایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۳۸۵). [ف].

سیبِتی (ی مج ، فت ب) صف ؛ ← سیبی.
سیب کی رنگت کا ، سُرخ مائل بہ سفیدی یا زردی. گُل انار ... سیبتی ... شربتی ، رنگ برنگ کے جوڑے پہنے ہوئے. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۳۰). [سیب (۱) + تی ، لاحقۂ نسبت].

سیبی (ی مج ، ی مع) صف.
۱. رک : **سیبتی ؛ سیب کے رنگ ، ذائقے یا شکل والا.**
تھے دھانی ، پیازی ، کپاسی کوئی
گُلابی تھے سیبی تھے آبی کوئی
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۳۲). ۲. **سیب کی شکل کا ، کُروی ، کرہ نما.** درحقیقت زمین کی شکل ایک ایسے جسم کے مُشابہ ہے جس کو سیبی کرہ نما کہتے ہیں. (۱۸۹۳ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۲۲). [سیب (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ رَنگ (ـــ فت ر ، غنہ) امذ.
(رنگائی) **سُرخی مائل ہلکا زرد رنگ** (ا پ و ، ۲ : ۳۳). [سیبی + رنگ (رک)].

سیپ (۱) (ی مج) امث.
۱. **ایک دریائی کیڑے کا گھر جو سیپ کے جوڑے کے اندر رہتا ہے بعض کے اندر سے موتی بھی نکلتے ہیں ، اس کا بالائی خول کُھردرا ، اندرونی چکنا ہوتا ہے جس سے مختلف نفیس چیزیں بنتی ہیں ، بطور دوا بھی اِستعمال کیا جاتا ہے ، شعرا کان سے تشبیہہ دیتے ہیں ، سیپی ، صدف.**
لوگ ادائی پلکیں بوجھیں پہلیں بات نہ سمجھیں
چھلتوں اوپر موتی ڈھونڈھیں سیپاں کھول نہ دیکھیں
(۱۵۶۵ ، جواہرِ اسرار اللہ ، ۱۹۷). اور جو کانوں کوں مناسبت سیپ کی دیجئے تو سیپ میں اِتنی نرمائی کہاں. (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۳۷).
ہوتی بھلی وہ چشم جو آنسو سے تر نہیں
کس کام کا وہ سیپ کہ جس میں گُہر نہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۱).
نخلِ تر کو پھل دیا اور پھل کو بخشا رنگ و بُو
سیپ کو موتی دیا موتی کو دی آب اور ضیا
(۱۸۹۳ ، دیوانِ حالی ، ۱۹۶). مسیح سے چھ ہزار برس قبل بھی کوڑیوں اور سیپ وغیرہ کے ہار استعمال کرنے کا عام رواج عورتوں میں پایا جاتا تھا. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۵۲). تُم نے سیپ کے پہلو سے موتی نِکال کر اپنی مُٹھی میں لے کر دھونا چاہا تھا. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۶۵). ۲. (i) **آم کا پہلا پھل جو شکل و شباہت میں سیپ جیسا ہوتا ہے.** اس درخت کے دو ایک پکے آم سیپ نکلنے کے بعد توڑ کر پال ڈال دیتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۹۶). (ii) **آم کی گُٹھلی.**
آم بھی سارے مُوس لیتے تھے
سیپ تک اُس کی چُوس لیتے تھے
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۷۱). (iii) **پتلی گُٹھلی والا آم** (ماخوذ : پلیٹس ؛ مہذب اللغات). ۳. **گھوڑے کے سینے پر سیپ کی شکل کی بھونری.** اس کی چھاتی اور گلے میں دیومن اور کنٹھ من

رکھی ہوئی ہیں ساتھ ساتھ اور دیوین چھ انگل بڑھ کر سیپوں سے مل گئی. (۱۹۶۳ء ، اُردو نامہ ، کراچی ، ۱۲ : ۱۳). [س : سِی सिप्प ا س : شُکتی शुक्ति].

ـــ سا مُنّھ نِکَل آنا محاورہ.
چہرے پر جُھرّیاں پڑ جانا ، لاغر اور کمزور ہو جانا ، بہت زیادہ دُبلا ہونا. اے ہے! رات بھر میں میری بچّی کا کیا حال ہوگیا ، دشمنوں کا رنگ زرد پڑ گیا ، آنکھیں پانی میں ڈبڈبانے لگیں. سیپ سا منّہ نکل آیا. (۱۹۰۰ء ، خورشید بہو ، ۱۳).

ـــ کا سَر گُونْدْھنا محاورہ.
(مغلانی گری) **کنواری لڑکیوں کے سر کے بالوں کی سیدھی اور صاف گُندھائی جس میں مانگ نکالنے کا لحاظ نہ رکھا جائے تاکہ جوانی سے قبل اور شادی سے پہلے مانگ پھٹ کر چوڑی نہ ہو جائے.** اس قسم کا سر گُوندھتے ہیں کہ عام طور سے مانگ صاف اور سیدھی نہیں نکل جاتی (ا ب و ، ۳ : ۱۲۷).

ـــ کا کام امذ.
سیپوں کی مدد سے سجاوٹ ، سیپ سے پُھول پتّیاں بنانا. آپ کے مزار پر سیپ کے کام کا بہت نفیس چھپرکھٹ چڑھایا. (۱۹۰۵ء ، یادگارِ دہلی ، ۲۰۱).

ـــ کا / کے موتی امذ.
سچّا موتی ، نایاب موتی ، نادر چیز. ہماری تحریک کے بطن میں جو اصول اور آدرش سیپ کے موتی کی طرح مُضمر تھے انہیں ہم نے سیکولر ازم ، سوشلزم اور جمہوریت کے نام دیئے. (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۵۷۲).

سیپ (۲) (ی مع) امث.
پرندوں کی بیماری جس میں وہ دُبلے ہوتے چلے جاتے ہیں اور پھر مر جاتے ہیں. چُونہ کھانے سے کبوتر کے سیپ لگ جاتی ہے. (۱۸۹۱ء ، رسالہ کبوتر بازی ، ۷). [مقامی].

ـــ لَگا پِنْگْلا امذ.
(مجازاً) **بہت دُبلا ، سُوکھا اِنسان** (مہذب اللغات).

ـــ لَگنا ف ل.
پرند کا بیماری کی وجہ سے لاغر اور دُبلا ہونا ، سُوکھے کی بیماری میں مُبتلا ہونا. پرندے کے سینہ کا گوشت گُھل جاتا ہے اور گردن نیچے کی طرف ٹیڑھی ہو جاتی ہے ، اُس کو سیپ لگنا کہتے ہیں. (۱۹۲۳ء ، پرندوں کی تجارت ، ۵۶).

ـــ نِکَلنا محاورہ.
(چڑی ماری) **سیپ کی بیماری لگنا ، سیپ کی بیماری سے پرند کا سینہ سُوکھنا** (ماخوذ : ا ب و ، ۳ : ۷۱).

سیپارا / سیپارَہ (ی مع / فت ر) امذ.
۱. **تیسواں حِصّہ ، تیس حِصّوں میں سے ایک ؛ (کنایۃً) پارہ ، ٹکڑا ، جُزو.**

دل کے سیپاروں کو پکّی کر رکھے ہیں ہر میں ہم
جدول زخم جفا میں ہے اسے اسلوب خوب
(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۲۱۰).

حالتِ دل کا بیاں کرتا کسی سے میں تو کیا
عشق میں اک مُصحفِ رُخسار کے سیپارہ تھا
(۱۸۳۹ء ، آتش ، ک ، ۲۸).

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آبا کی
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارا
(۱۹۱۳ء ، بانگ درا ، ۱۹۰). ۲. **قرآن مجید کا ایک جُزو ، پارہ (قرآن شریف تیس پاروں پر منقسم ہے).**

لٹاں جیوں مداں ہیں تلاجیوں ہیں نکتے
بھواں جیوں رحال ہے پیشانی سیپارا
(۱۶۷۲ء ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۸۶). اس کو تین سیپارے قرآن مجید ختم کرنے میں باقی ہیں. (۱۸۹۳ء ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۶).

وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکانِ فلسفہ سے
ڈھونڈنے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآں کے سیپاروں میں
(۱۹۳۱ء ، بہارستان ، ۳۲). اردو کی تعلیم اُن کی والدۂ ماجدہ نے دی کچھ ابتدائی سیپارے ان کے نانا محمد واعظ الحق مرحوم نے پڑھائے. (۱۹۸۹ء ، نگار ، کراچی ، فروری ، ۱۹). ۳. (مجازاً) **مقدس ، عزیز.**

درسِ توحید کا کثرت میں طلبگار ہوں میں
دفترِ عالمِ امکاں مُجھے سیپارا ہے
(۱۹۳۹ء ، متاعِ درد ، ۶). [ف : سی ـ تیس + پارہ (رک)].

ـــ ٹَھنڈا ہونا محاورہ.
قرآن شریف یا پارے کا گر پڑنا ، بے حُرمتی ہونا.

لختِ گرمِ دل زمیں پر گر پڑا اشکوں کے ساتھ
ہو گیا ٹھنڈا یہ سیپارہ کلام اللہ کا
(۱۸۷۲ء ، مظہر عشق ، ۱۷).

ـــٔ دِل کس اضا (ـــ کس د) امذ.
دل کا ایک حِصّہ ، ٹکڑا ، جُز ، گوشہ. سیپارۂ دل میں اس کا مُصحف رُخسار عظمت رکھنا. (۱۸۸۸ء ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۸۵). [سیپارہ + دل (رک)].

ـــٔ گُل کس اضا (ـــ ضم گ) امذ.
برگِ گُل ، پُھول کی پنکھڑی یا پتّی.

رکھے سیپارۂ گُل کھول آگے عندلیبوں کے
چمن میں آج گویا پُھول نہیں تیرے شہیدوں کے
(۱۷۱۸ء ، آبرو (مخزن نکات ، ۳۰)).

غلط نہیں ہے کہ بُلبل حافظِ سیپارۂ گُل ہے
سند رکھتا ہوں میں گل برگ کے رنگیں صحیفوں میں
(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۳۶۷). [سیپارہ + گُل (رک)].

سیپٹک (ی مع ، سک پ ، کس ٹ) امذ.
زہرباد کی بیماری ، عفونت ، پیپ پڑنا. بُخار کی تیزی کی وجہ سمجھ میں نہیں آرہی تھی مگر ڈاکٹر کو شُبہ تھا کہ ان کو کسی قسم کا سیپٹک ہوگیا ہے. (۱۹۷۳ء ، ماہم ، ۱۹۹). [انگ : Sceptic].

ـــــ ڈائریا (ـــــ کس ء ، سک ر) امذ.
(طب) آنتوں کی سوزش، اسہال کی شدت سیپٹک ڈائریا کی شکل اختیار کرگئی.(۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۵۹)[Sceptic Diarrhoea].

سیپٹمبر (ی مج ، سک پ ، فت ٹ ، سک م ، فت ب) امذ.
رک: ستمبر. جہاز یہاں سے پانچ کوس پر ہے اور بارہویں سیپٹمبر ۱۸۳۶ عیسوی سے آج تک برف میں پھنسے ہوئے ہیں. (۱۸۶۱ ، تذکرۃ العاقلین ، ۵۲). [انگ : September].

سیپر (ی مج ، فت پ) است (قدیم).
رک : سپر.
غنیم ہو آسمان مجھ پر بندوقاں چاڑیاں جھانٹے
ہوئیں گولیاں صاف شبنم کیاں مرے سینے کے سیپر سوں
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۵۳). [سپر (رک) کا قدیم املا].

سیپل (ی مج ، فت پ) امذ.
علاقی پتیاں جو پھول کے اطراف میں نیچے کی جانب ہوتی ہیں ، پیالۂ گل.
سیپل اور پنکھڑی کا رنگ ہے ایک
کیسا دلکش ہے واہ وا صندل
(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۱۲). ایک مکمل پھول کے چار حصے ہوتے ہیں ، سیپل ، پنکھڑی ، زیرہ ، ریشہ اور مادیں. (۱۹۷۵ ، حرف و معانی ، ۲۳). [سیپ + ل ، لاحقۂ نسبت ؛ قب : ف : سفال].

سیپوں (ی مج ، و مع ، غنہ) است.
گدھے کے رینکنے کی آواز ، ڈھینچوں (اکثر بہ تکرار استعمال کرتے ہیں). گدھے نے سیپوں کی بانگ لگائی اور یہ سمجھے کہ توپوں کی باڑھ کی آواز آئی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۳). بچۂ سقا مسخ بصورت ایک گدھے کے اور نہیں رہا اب کابل میں کوئی سیپوں سیپوں کرنے والا. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۸ : ۱۰). [حکایت الصوت].

سیپی (۱) (ی مج) است.
رک : سیپ (۱). موتی سیپی میں ہوتا ہے موتی سوں کام ہے ، سیپی سوں کام نہیں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۵۹).
سب بہنوں مائیوں پاس اب اس کی اناں دائی
اک بوند دودھ خاطر لے سیپی کی گدائی
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۷). عجب طرح کا تماشا ہو رہا ہے کہ دریائی آدمی موتی کی سیپیاں اور مونگے کے درخت ہاتھ میں لئے ناچتے ہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۲). سفید دوپٹے میں اس کا چہرہ کیسا تاباں تھا جیسے سیپی میں موتی دمک رہا ہو. (۱۹۸۷ ، گردش ، ۲۱۳). [سیپ (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

ـــــ آم (ـــــ مد ا) امذ.
۱. وہ آم جو درخت سے سب سے پہلے گرے ہوں (ماخوذ : جامع اللغات). **۲. نہایت پتلی گٹھلی کا آم** (فرہنگ آصفیہ).
[سیپی + آم (رک)].

ـــــ بھن (ـــــ فت بھ) امذ.
ایک آبی پرند جو ہنس کی قسم میں سے ہے اور سیپیاں گھونگے وغیرہ کھاتا ہے. سیپی بھن مسافر فصل خریف قسم آبی ..... یہ ساون کے مہینے میں آتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۹۰).
[سیپی + بھن (مقامی)].

ـــــ سا مُنْھ نِکَل آنا محاورہ.
کمزور ہو جانا (مخزن المحاورات ؛ محاورات نسواں).

ـــــ کَرْ دینا محاورہ.
کمزور کر دینا. فاقوں نے ہتی جیسا ڈیل اور طباق جیسا چہرہ سیپی کر دیا. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۸۲).

ـــــ نوکْھیا (ـــــ و مج ، سک کھ) امذ.
(مرغ بازی) وہ مرغ جس کے سینے کی ہڈی کا جوڑ معمول سے بڑا ہو اور باہر کو نکلا ہوا دکھائی دے (ا ب و ، ۸ : ۱۲۰).
[سیپی + نوکھ ـ نوک + یا ، لاحقۂ نسبت].

سیپیا (ی مج ، کس پ) امذ.
۱. مچھلی کی ایک قسم ، مداد ماہی ، اس کے دس بازو ہوتے ہیں اور ایک سیاہی کی تھیلی ہوتی ہے. ایک قسم کی مداد ماہی جس کو سیپیا کہتے ہیں جس میں دس بازو ہوتے ہیں. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۷۵). کئی قسم کے دوسرے جانور سمندر میں ملتے ہیں جو دوسرے ممالک میں کھائے جاتے ہیں لیکن پاکستان میں ان کو استعمال نہیں کیا جاتا مثال کے طور پر ایک قسم کا سمندری کچھوا ، سیپیا وغیرہ. (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۳). **۲. (أ) سفید رنگ جس میں نیلاہٹ یا شفق جھلکتی ہو.**
صبح کی سیپیا روشنی چھوڑ کر
مدھ بھری شام کی کسمسی چھوڑ کر
(۱۹۷۰ ، مصطفیٰ زیدی ، ک ، ۹۸). **(آ) ہلکا زردی مائل کتھئی رنگ ، کشمشی رنگ ، بھورا ، یہ ایک آبی جانور کے جسم سے نکلتا ہے.** اکثر حضرات اپنی تصویروں کو نیلا ، سنہرا ، ہرا یا سیپیا (ہلکا زردی مائل کتھئی رنگ) دینا چاہیں گے. (۱۹۷۱ ، فوٹو گراف ، ۷۰). [انگ : Sepia].

سیپیائی (ی مج ، کس پ) صف.
رک : سیپیا معنی نمبر ۲ (آ) ، چمکدار پیازی. اس رات بیگم نیلو کا لباس دوسرے رنگ کا تھا. ہلکی پیازی سیپیائی کریپ کی ساڑی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۲۷). [سیپی + ا ، لاحقۂ صفت + ئی ، لاحقۂ نسبت].

سیت (۱) (ی مج) است.
۱. پسینہ جو گرمی کے موسم میں انسان کی ہتھیلی اور کف پا سے نکلتا ہے ، نمی ، رطوبت.
سیت ہاتھوں سے جو ٹپکی تو یہ خوشبو پھیلی
عطر گویا کف رنگیں نے حنا کا کھینچا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۹). پاؤں سیت اور گرد و غبار دونوں مل کر کیچڑ ہوگئے ہیں. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۲۱).

۲۔ (کاشتکاری) زمین کی سیل جو سطح سے کسی قدر نیچے کو قائم رہے جس سے پودا نشو و نما پاتا ہے (ا پ و ، ۶ : ۷۹)۔ ۳۔ (کاشتکاری) شروع جاڑے کی اوس جس سے زمین نم ہو جائے اور گیہوں چنے کی پود پرورش پائے (ا پ و ، ۶ : ۹۷)۔ ۴۔ اوس ، شبنم ، کہر ، دھند۔ رفتہ رفتہ فضا میں ہلکی ہلکی دھند بڑھ گئی اور سامنے کی جھاڑیاں کھاد کُوڑے کی ڈھیریاں نظر آنے لگیں ڈرائیور نے بتیاں روشن کر لیں ... سیت بڑھتی جا رہی تھی۔ (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۳۶)۔ ۵۔ ٹھنڈی ہوا۔ اگھن کی پہلی ٹھنڈی سیت چلتے ہی فاقوں ، کوڑوں ... کی ساری کاٹھیاواڑی کھٹیا کی لگام ، دھکّا ، باگ ڈور توڑ گئی۔ (۱۹۶۳ ، اُردو نامہ ، کراچی ، اپریل ، ۵۰)۔ ۶۔ سردی کے دن، جاڑے کا موسم (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔ ۷۔ ٹھنڈ ، خُنک (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔ [پ : سیتو ، سینٹ ؛ सीत सीतो س : شیت शीत]۔

---جَوار (---فت ج) امذ۔
پالے کا بُخار ، تپ لرزہ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔ [سیت + جوار (رک)]۔

---سِنْدی (---کس س ، سک ن) امذ۔
کھیت کا رکھوالا ، نگراں۔ سیت سندی مذکر دکھنی یہ مرہٹی زبان کا مرکب لفظ ہے کھیت کے نگہبان کو کہتے ہیں۔ (۱۹۱۹ ، معیارِ فصاحت ، ۱۷۶)۔ [سیت + سندی (رک)]۔

---کال امذ۔
سردی کا موسم ، جاڑے کے دن۔ بارش کے چار ماہ برکھاکال اور جاڑے کے چار ماہ سیت کال کہلاتے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵۱)۔ [سیت + کال (رک)]۔

سیت (۲) (ی مع) امث۔
چھاچھ ، مٹھا ؛ دہی (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس)۔ [پ : सीतो]۔

---رانْڑی (---سک ب) امث۔
جوار، باجرے یا مکئی کا چھاچھ میں پکایا ہوا دلیا (چھاچھ اور دلیے کو ملا کر پہلے دُھوپ میں رکھتے ہیں پھر پکا کر رات بھر رکھ چھوڑتے ہیں ، صبح کو چھاچھ ملا کر کھاتے ہیں تا کہ جسم سرد رہے)۔ اسے صرف رانڑی بھی کہتے ہیں (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس)۔ [سیت + رانڑی - ربڑی]۔

---دودھ جیسے دے سائیں ، وا کو تو بیکنٹھ ہے یا نہیں (بہیں) کہاوت۔
دودھ اور چھاچھ کی تعریف (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

سیت (۳) (ی مع) امذ۔
ایک درخت کا نام۔ سیت ، اس کے پُھول ہلکے گُلابی ہوتے ہیں ... دہرہ‌دون سے لے کر تراونکور تک اور آسام اور برما میں پائے جاتے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۶۶)۔ [مقامی]۔

سیت (۱) (ی مج) صف۔
اُجلا ، سفید ، دھولا (کالا کی ضد)۔

لیں تھے سیت آسیت نیلم و موتی
ادھر تھے لعل رنگ مانگ رتن خاص
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۳۳)۔ [س : श्वेत]۔

---اَنْجَنی (---فت ا ، سک ن ، فت ج) امث۔
گھوڑے کے عیبوں میں سے ایک عیب ، گھوڑے کی دُم کے سفید داغ۔ اگر اسپ کی دُم پر سیت انجنی ہو ، صاحب اس کا مر جائے اور خانہ بربادی ظہور میں آئے اور جگہ کی سیت انجنی کم مذموم ہے۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۷)۔ [سیت + انجن (۱) + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

---دُکھ (---ضم د) امث۔
گھوڑے کی ایک بیماری کا نام جو بلغم کے غلبے کی وجہ سے ہو جاتی ہے۔ سیت دکھ ... دہنِ اسپ سے پانی جاری رہتا ہے اور اسپ دائماً خواب میں معلوم ہوتا ہے۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۲)۔ [سیت + دُکھ (رک)]۔

---رَس (---فت ر) امذ۔
پیچش ، پیخس ، کالرا (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [سیت + رس (رک)]۔

سیت (۲) (ی مع) امث۔
دریا پار کرنے کی گُزرگاہ جو پانی کے اُوپر سے بنائی جاتی ہے اور دریا کے دونوں کناروں کو ملاتی ہے ، پُل ، سیتو۔

کریں فوج تو ہوئیں لنکا کون سیت
چریں تاڑ بن یوج کانڈیاں کے کھیت
(۱۷۱۸ ، داستانِ فتح جنگ ، ۱۳۶)۔ [سیت - سیل کا محرف]۔

---واری امث۔
(کاشتکاری) دریا کے کنارے کی ایسی زمین جس میں سطح کے نیچے کے پانی کا اثر ہو (ا پ و ، ۶ : ۷۹)۔ [سیت (۲) + واری - والی]۔

سیتا (ی مع) امث۔
۱۔ ہل کی پھالی اور اُس سے کھیت کی جوتائی میں پڑنے والی لکیر۔ سیتاجی کو کھیت جوتنے کی دیوی سمجھا جاتا ہے ، سیتا کے معنی ہیں اُس لکیر کے جو زمین پر ہل چلانے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۲۱۵)۔ ۲۔ (ہندو) **شری رامچندرجی کی بیوی ؛ جانکی کا مشہور لقب جو متھرا کے راجہ کی بیٹی تھی۔**

ہر بول میں معرفت کی بانی
سیتا کی نہ رام کی کہانی
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۱)۔

رام پھل کو کر دیا ارسال رام
خلق میں باقی ہے سیتا کا نام
(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۲)۔

آ رہی ہے آگ گنگا کی طرف بڑھتی ہوئی
آج راون کا محل سیتا کا زنداں ہے تو کیا
(۱۹۳۳ ، سیف وسبو ، ۳۱)۔ سیتا دھرتی دیوی تھی جو جنگ کے

ہل چلاتے وقت سیاڑ سے پیدا ہوئی تھی۔ (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۱۷۳)۔ ۳. زراعت کا پیشہ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔ ۴. شراب۔

دوا ہے رم نہیں ہے آہو نین جب سے (کذا)
مری وحشت کے زخم دل کو سیتا ہو کے سیتا ہے

(۱۷۶۰ ، چمنستان شعرا ، سامی ، ۳۲۶)۔ ۵. (مجازاً) پاکباز ، پاک دامن ، پارسا ، باعصمت ، ستونتی ، (چونکہ سیتا جی ایک غیر شخص راون کے پاس رہتے ہوئے بھی ست پر قائم رہیں اس لیے یہ معنی لیے جانے لگے) (فرہنگ آصفیہ)۔ [عَلَم]۔

---پھل (---فت پھ) امذ.
۱. امرود کی طرح گول ایک عمدہ خوش ذائقہ گودے دار پھل جس کے بیج سیاہ اور چھلکا موٹا ہوتا ہے اور اس پر خانے بنے ہوئے ہیں رنگ سبز ہلکا زردی مائل ہوتا ہے ، شریفہ۔

تب نثران کو مرتب ہو جو کرنا ہو منظور
رام پور کی یہ کتاری لکھیں اور سیتا پھل

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۹)۔

انگور سنگترہ نارنگی ہر سیو سدا پھل سیتا پھل
نارنج جھنبیل اور کولے کھٹے میٹھے کمرکھ کاگل

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸)۔ میووں میں آم ، کیلا (موز)، امرود ، اناناس اور شریفہ یا سیتا پھل خُوب پیدا ہوتا ہے۔ (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۸)۔ نوجوان دن بھر یہاں لکڑیاں کاٹتے بیر ، چرونجی ، اِملی ، سیتا پھل ، اور جنگلی پھل توڑ کر کھاتے۔ (۱۹۸۵ ، بارش سنگ ، ۱۲)۔ ۲. میٹھا کدو ، گول کدو ، گول کدو۔ ان پُوریوں کے اندر پسی ہوئی ماش کی دال بھری ہوتی تھی اور آلو یا سیتا پھل (میٹھا کدو) کی ترکاری اور کلکے کے ساتھ کھائی جاتی تھیں۔ (۱۹۸۹ ، افکار، کراچی ، فروری ، ۲۷)۔ ۳. آم کی ایک قسم۔ جابجا ناند رکھے ہوئے ہیں ان میں لبالب آم بھرے ہوئے ہیں موتی چور ... سیتا پھل غرض کہاں تک گناؤں آموں کی قسمیں۔ (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۷۳)۔ [سیتا + پھل (رک)]۔

---پھلی (---فت پھ) صف.
شریفے کے چھلکے کے چوخانے جال کی مانند جال یا ڈیزائن۔ ایک پھول گلاب نما ہے دوسرے پھول کی تین پتیاں تو سورج مکھی یکساں ہیں مگر چوتھی پنکھڑی کو کرن ماہی یا سیتا پھلی بنایا ہے۔ (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۹)۔ [سیتا + پھل + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---چھتی (---فت چھ) صف مث.
رک : سیتا ستی ، جس کی یہ شکل مسلمان عورتوں میں رائج ہے (فرہنگ آصفیہ)۔ [سیتا ستی (رک) کا بگاڑ]۔

---ستی (---فت س) صف مث.
پاکدامن ، پارسا ، باعصمت ، ستونتی ، پاکباز عورت ، اپنی جگہ سچائی رکھنے والی۔

دوسری مجھ سی نہیں سیتا ستی
جو دعا مانگو وہی مقبول ہو

(۱۸۶۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۳۱۰)۔

---کی لٹ امث.
سیاہ رنگ کا ایک سانپ۔ سیتا کی لٹ اور برہمنی واقعی بڑے ہی خوش رنگ سانپ تھے۔ (۱۹۶۶ ، انجام ، کراچی ، ۲۲ مئی ، ۳)۔

---ہرن (---فت ہ ، ر) امذ.
سیتا جی کو راون کے زبردستی اُٹھا لے جانے کا واقعہ اور عمل؛ جیتنا ، پتیانا۔

سیتاہرن کی بھر گئی تصویر آنکھ میں
آنسو نہ رُک سکے کسی تدبیر آنکھ میں

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۰۸)۔ [سیتا + ہرن (رک)]۔

سیتان (ی مع) امث.
ہاتھ کی چھاپ جو نظربد سے حفاظت کے لیے لگائی جاتی ہے بالعموم زچہ اور بچہ کے لیے (ریشم کے کپڑے پر اپنے ہاتھ کا نشان بنا کر کاٹ لیتے ہیں اور اس پر کارچوب کا کام بناتے ہیں۔ یہ زچہ کے سرہانے تندیں رکھتی ہیں تا کہ وہ نظربد سے محفوظ رہے۔ غریب لوگ ہاتھ پر نیل لگا کر اس کا چھاپا دیوار پر اسی مقصد سے لگاتے ہیں) ، نشان۔ یہ سیتان ... تندیں بنا کر لاتی ہیں اور زچہ کے پلنگ کے پاس دیوار پر لگا دیتی ہیں۔ (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۱۳۰)۔ اف : بنانا ، رکھنا ، لگانا۔ [مقامی]۔

---رکھنا محاورہ.
نظربد سے حفاظت کے لیے پنجہ کا نشان لگانا۔ تندوں نے سیتان رکھیں اور اس کا بھی نیگ لیا۔ (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۱۳۰)۔

سیتانگ (ی مع ، غنہ) امذ.
وہ مرض جس میں جسم ناکارہ ہو جائے ، فالج ، جھولا ، لقوہ ، رعشہ (فرہنگ آصفیہ)۔ [مقامی]۔

سیتل (ی مع ، فت ت) صف.
۱. ٹھنڈا ، سرد ، خنک ، یخ۔

سرگ تھیں برسات باڑ بھوم سنوارے آہار
گرم کوں سیتل کرے جھولے جھلا پون

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۱)۔ چلتے چلتے یہ نزدیک شہر کے پہنچتے ہیں ، تو دلبر کی طرف کی سیتل ، مند ، سگندھ جو پون آتی ہے ... سو گویا جان آتی جاتی ہے۔ (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۱۲)۔ اے رُودبارِ گنگا تیرے پوتر جل نے پجاریوں کو رام نام جپایا تیری سیتل لہروں نے مسافرانِ عدم کو تھپک تھپک کے ابد کی نیند سُلایا۔ (۱۹۲۳ ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۳)۔ ۲. پُرسکون ، سکھی ، مطمئن ، ٹھنڈی۔

گور تو ایسا چاہئے جیسے سیتل نیر
تاس مٹے سانت دے توشہ کہے فقیر

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۳۱)۔ تو اپنے مہر کے فیض سے میرے جلے ہوئے دل کو ٹھنڈک پہونچا اور سیتل کر دے۔ (۱۹۱۳ ، سیر پنجاب ، ۶۲)۔ ۳. سست ، ڈھیلا (فرہنگ آصفیہ)۔ ۴. ایک نبات یا بید جس سے بورے بنتے ہیں (نوراللغات)۔ ۵. (ہندو) چیچک ماتا یا ماتا دیوی (فرہنگ آصفیہ)۔ [س : شیتل शीतलः]۔

---پاٹی امث.
۱. **ایک وضع کی چکنی چٹائی ، آسام کی چٹائی.** بوریا میں بھی اس نواح میں ... سیتل پاٹی اس کو بیا کہتے ہیں ، واقعی اسم بامسمّیٰ ہے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۳۳). آپ تخت پر بیٹھے تھے اس پر سیتل پاٹی کا بوریا بچھا تھا . (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۹۳). مسجد میں بہت صاف فرش سیتل پاٹی بوریے کا ہے. (۱۹۰۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۳ : ۳۰۷). دھلے ہوئے فرش پر سیتل پاٹی بچھتی ، بیچ میں ایک تھالی رکھی جاتی جس میں چھوٹی چھوٹی پیتل کی کٹوریاں چنی ہوتیں . (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۸). ۲. **گھاس جس سے چٹائی بنائی جائے.** اس ضلع کی خاص پیداوار چاول لٹھے ، بانس ، نارنگیاں،سونٹھ ، سیاہ مرچ ، چاء ، سیتل پاٹی ہیں. (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲۰۹). [سیتل + پاٹی (رک)].

---تا / تائی امث.
۱. **سردی ، خُنکی ، ٹھنڈ** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات) .
۲. **حلم ، نرمی ، مُلائمت** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
[سیتل + تا / تائی ، لاحقۂ کیفیت].

---چیر (---ی مج) امث.
ٹھنڈا کپڑا ، ایک قِسم کا کپڑا جس کی نِسبت مشہور ہے کہ اس پر آگ اثر نہیں کرتی (فرہنگ آصفیہ). [سیتل + چیر (رک)].

---چینی (---ی مع) امث.
ایک دوا کا نام جو جاوا اور چین میں پیدا ہوتی ہے مگر چین کی مُنسُوب مانی گئی ہے. اس کے درخت صوبۂ بہار میں بھی پائے جاتے ہیں. جس نے کباب چینی اور سیتل چینی کو ایک جانا غلطی کی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۵۱۵). [سیتل + چینی (۱)].

---رَکھ سنسار کو جو تُو بھی سیتَل ہو ، تفسی آگ دے بالکے پھونک دے جگہ کو کہاوت.
خوش رہنا چاہے تو دوسروں کو خوش رکھ ، آگ کی ایک چنگاری سارے جگ کو پھونک دیتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ستی (---ت س) امذ.
رک : **سیتاستی.** اس کی عزّت کا ایک جلسہ کیا جاتا ہے جس کو سیتل ستی کہتے ہیں. (۱۸۹۲ ، اصول سراغ رسانی ، ۱۲۰). [سیتاستی (رک) کا مُتبادل اِملا].

---مِرچ (---کس م ، سک ر) امث.
رک : **سیتل چینی.** وید کہتے ہیں کہ سیتل مرچ ... کولی بنا کر منّہ میں رکھ کر ذرا ذرا عرق چوسنے سے ... نفع ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۵۱۵). [سیتل + مرچ (رک)].

سیتلا (ی مع ، سک ت) امث.
۱. **ایک متعدی بیماری جس میں تمام جسم پر پُھنسیاں نکل آتی ہیں (عموماً اس سے موت واقع ہو جاتی ہے ، اب اس سے بچاؤ کا ٹیکا ایجاد ہو گیا ہے)،چیچک ، ماتا ، پھولوں والی بیماری.**

ہیں سیتلا کے داغ ترے مکھ پر اے صنم
آئینہ تجھ جمال کا جوہر نما ہوا
(۱۷۵۴ ، داؤد (چمنستان شعرا ، ۹۰)).
جب نہ تب پتلے پر لٹھے پائے
سیتلا کے سے دانے مرجھائے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۲). سیتلا کی بیماری موقوف ہونے کے لیے ٹیکا لگانے کا نہایت خوبی سے رواج دیا . (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۷۷). خلیل خاں نے بائیں آنکھ دکھا کر کہا کہ یہ آنکھ سیتلا سے خراب ہو گئی ہے. (۱۹۰۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۱۱). ۲. (ہندو) **ایک دیوی کا نام جس کو سیتلا کی بیماری کا مالک خیال کیا جاتا ہے.** اس زمانے میں بہت لوگ مسلمان کہلاتے ہیں ... لیکن دین کے کام انہوں نے چھوڑ دیئے ہیں ، قبروں کو سجدہ کرتے ہیں کافروں کی رسمیں بجا لاتے ہیں سیتلا ... مالک پیر ، ست پیر وغیرہ کو پوجتے ہیں . (۱۸۷۶ ، تفسیر مرادیہ ، ۲۱۵). [س : شیتلا शीतला].

---آنا محاورہ.
جان لیوا بیماری کا شکار ہونا ، سیتلا کی وجہ سے موت واقع ہونا.
کیسی گھڑی میں آہ تجھے آئی سیتلا
اے کاش کرتی رحم بھی کچھ مائی سیتلا
(۱۹۱۵ ، کلام محروم ، ۱ : ۹۳).

---پھٹا (---فت پھ) صف.
بدہیئت ، بدصُورت ، بدنُما ، چیچک رُو ، سیتلا مُنھ داغ. لیکن یہ بد لگام پیچھا نہیں چھوڑتا سیتلا پھٹا ناک نہیں موڑتا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۹۳). [سیتلا + پھٹا (پھٹنا (رک) سے)].

---دیوی (---ی مج) امث.
(ہندو) رک : **سیتلا معنی نمبر ۲.** سیتلا دیوی بن کر وہ ایک چیچک زدہ مریض کی بھیانک صورت میں نمودار ہوتی ہے. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۱۷۵). [سیتلا + دیوی (رک)].

---کا بھوَن امذ.
(ہندو) **وہ چھوٹے چھوٹے برج نُما گھروندے جو آبادیوں کے باہر چیچک کی دیوی کی پُوجا کے لیے بنا دیتے ہیں انہیں سیتلا کا مٹھ بھی کہتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ).

---کا پُجاپا / پُوجاپا امذ.
۱. (ہندو) **سیتلا دیوی کی پُوجا کا ساز و سامان.** لیری کے خوانچے اور بورانی کے پیالے اور اچار مربے کی پیالیاں سیتلا کے پُوجاپے کی طرح سب اپنے آگے رکھ لیتے ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۸۱). ۲. (مجازاً) **بدہیئت ، بدصورت ، بدنُما** (فرہنگ آصفیہ).

---کا تُخم امذ.
چیچک کا جرثومہ. سیتلا کے تخم اس تمام غذا کو کھا لیتے ہیں معمول سیتلا کے تُخم کی زندگی کے لیے کچھ نہیں چھوڑتے ہیں. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۳۴۸).

---کا ٹُھرا امذ.
چیچک مُنْھ ، جس کے مُنْھ پر بہت سے چیچک کے داغ ہوں ، چیچک منھ داغ ، چیچک رُو (ماخوذ : جامع اللغات).

---کا ٹیکا امذ.
(ہندو) **وہ نشان جو بچوں کی پیشانی یا دونوں کانوں کے نیچے لگا دیتے ہیں اور تصوّر کرتے ہیں کہ اب انھیں چیچک کا حملہ نہیں ہو گا**. وہاں کے ہندوؤں نے سیتلا کا ٹیکا ایجاد کیا اور مقام اس کا پیشانی کے بیچوں بیچ تجویز فرمایا اور ہزاروں برس یہ طریقہ جاری رہا۔ (۱۸۷۵ ، اخلاق کاشی ، ۱ : ۲۲).

---کا زَہْر امذ.
چیچک کے جراثیم. سیتلا کا زہر جذب ہونیکے بارہ روز بعد جسم پر اس کے آثار نمودار ہوتے ہیں. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۳۴۴).

---کا کَھاجا امذ.
(مجازاً) **کمسن بچّہ ، دُودھ پیتا بچّہ (چھوٹے بچّوں پر چیچک کا حملہ جلد اور سخت ہوتا ہے اس لیے انھیں سیتلا کا کھاجا کہا جاتا ہے)** . ایسے سیتلا کے کھاجے کم سِن بچّوں کی شادی کر کے اپنا ارمان نکالا کرتی ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۵۴).

---کا کَھاجا ہونا محاورہ.
چیچک میں مُبتلا ہونا ، بدہیئت ہونا.

ہوا لڑکا جو کھاجا سیتلا کا
عجب احوال ہے ماتا پتا کا

(۱۸۰۹ ، جرأت (فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۴۴)).

---کا مَٹْھ امذ.
(ہندو) **وہ چھوٹے چھوٹے بُرج نُما گھرونْدے جو اکثر شہروں کے باہر سیتلا کی پُوجا کے لیے بنائے جاتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ).

---کی پُھوٹی آنکھ امث.
(کنایۃً)**بہت بڑا نقصان، ایسا نقصان جس کی تلافی نہ ہوسکے (کیونکہ چیچک میں ضائع ہونے والی آنکھ لاعلاج ہوتی ہے)**
(مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات).

---کے داغ امذ ؛ ج.
وہ نشانات جو چیچک کے چھالوں کے کُھرنڈ جھڑنے کے بعد جسم پر رہ جاتے ہیں سیتلا نکلنے سے جسم پر سیتلاکے داغ باقی نہ رہنے کے لیے تھوڑا بلو آینٹ منٹ لگا سکتے ہیں. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۳۴۸).

--- کَھایا صف.
چیچک رُو ، سیتلا منھ داغ ، جس کے چہرے پر چیچک کے داغ ہوں ؛ (مجازاً) بدہیئت (فرہنگ آصفیہ). [سیتلا + کھایا (رک)].

---ماتا/مائی امث.
(ہندو) **چیچک کی دیوی**. بڑے بڑے شرفا اور عمائد ... ان کی خواتین سیتلا ماتا کی پرستش کرتی تھیں. (۱۹۲۸ ، حیرت ، حیات طیبہ ، ۷). [سیتلا + ماتا / مائی (رک)].

---مُنْھ داغ صف.
وہ شخص جس کے چہرے پر چیچک کے داغ ہوں ، سیتلا کھایا ، بدنُما چہرے والا. بھاری بھرکم فربہ اندام ، سیاہ رنگ ، سیتلا منھ داغ ، تیز تیز آنکھیں ، طباق سا چہرہ. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۱۲). [سیتلا + منھ (رک) + داغ (رک)].

---نِکَلْنا محاورہ.
چیچک کے مرض میں مُبتلا ہونا ، چیچک کے دانے ظاہر ہونا.

دندان عاشقوں کے آنسو ہیں در نہیں ہیں
نکلی جو سیتلا ہے وہ بھی تو موتیا ہے

(۱۸۷۸ ، سخن بیمثال ، ۱۵۰). دو پیسے روز اس کے بندھے ہوئے تھے ، کوئی سوا چار برس کی ہو گی کہ سیتلا نکلی اور اسی میں اس کا انتقال ہوا.(۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۱۷).

سیتی / سیتیں (ی مج ، ی مج) حرف (قدیم) ؛ ــــ سیں.
رک : سے.

حقیقی یا سُوں ، مجازی سیتیں
جو نسبت کرے گا سو پائے عتاب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲).

عشق سیں دل میں کدورت کب رہے
آگ سیتی کیا جلے خاشاک کا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳).

بےخود ہی ہو گیا میں تجھ ہاتھ سے جہاں دار
اس ناز سیتی دامن اس نازنین نے جھٹکا

(۱۷۸۸ ، جہاندار ، د ، ۲۷). [سے (رک) کا قدیم املا].

سیتھ (ی مج) امذ.
اُبلے ہوئے چاول کی پیچ (نوراللغات). [سیت رک کا متبادل املا.

سَیٹ (ی لین) امذ ؛ ــــ سیٹ.
۱. (اُ) **یکساں قِسم کی دو یا دو سے زائد چیزوں کا مجموعہ ، ہم جنس اشیا کا جوڑ**. اوزاروں کا سب سے سستا سیٹ ... ۲۵ روپے تک میں ملتا ہے. (۱۹۳۵ ، لکڑی کا باریک کام ، ۶). میرے پاس اس مرتبہ تین سیٹ پرچوں کے آ گئے ہیں. (۱۹۳۷ ، حرف آشنا ، ۱۹۳). ان کی کُتب کے دو دو سیٹ ضرور خریدیں. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، مئی ، ۲۶). (اُا) **مُختلف چیزوں یا اجزا پر مبنی مجموعہ ، اکائی جس کی تکمیل کئی اجزا سے ہو**. ہم ان کے پاس کپڑوں کے تھان ، زیورات کے سیٹ ، موٹرگاڑی جس چیز کی بھی وہ بُھولے سے فرمائش کر دیں پہنچا دیتے ہیں. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۹۰). ۲. **فلم یا ڈرامے کا کوئی منظر ، مصنوعی پس منظر کے ساتھ**. تیسری فلموں میں چل گئی اب ہوٹل کے سیٹ پر ویمپ بن کر ناچتی ہے. (۱۹۸۱ ، سفر درسفر ، ۳۲). ۳. (ٹینس) **ایک بازی**. باقاعدہ کھیل میں دو سیٹ جیتنے لازمی ہیں. (۱۹۱۶ ، خانہ داری ، ۱۶۰). ٹینس کے فقط دو سیٹ کھیل سکتے ہیں. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۱۵۵). ۴. **ریاضی کا ایک قاعدہ ،**

نظریۂ سیٹ۔ دورِ حاضر میں جدید ریاضی کے تقریباً تمام تصورات کو نظریۂ سیٹ کی زبان میں بیان کیا جا رہا ہے۔ (۱۹۶۹ء ، نظریۂ سیٹ ، ۵)۔ [انگ : Set]۔

ـــ کَرْنا محاورہ۔
جمانا ، ترتیب دینا ، سلیقے سے رکھنا۔ انہوں نے ایک درخت کے نیچے اپنا سامان سیٹ کیا۔ (۱۹۷۳ء ، چہرے ، ۱۰)۔

ـــ ہونا محاورہ۔
قدم جمانا ، مرتب ہونا۔ آپ کو ہندوستان سے ہجرت کیے ہوئے چند سال ہوئے تھے اورابھی آپ پوری طرح سیٹ بھی نہ ہونے پائے تھے۔ (۱۹۸۸ء ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۳۲)۔

سیٹ (۱) (ی مع) اسث۔
۱. **نشست گہ ، بیٹھنے کی جگہ ، کُرسی ، نشست**۔ دونوں بہنیں کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئیں۔(۱۹۳۵ء ، دودھ کی قیمت ، ۱۳۷)۔ تُم پچھلے ہفتے اپنی سیٹ پر نہ تھے (۱۹۸۶ء ، قطب نما ، ۵۷)۔ ۲. **رکنیت ، ممبری۔(ممبری کی) کرسی یا حکومت کا کوئی منصب**۔ تمام پنجاب کے قریب قریب کل روادار آدمی موجود تھے اور خود لاہور پنجاب گورنمنٹ کا سیٹ ہے اس میں کئی قسم کے کالج ہیں (۱۸۸۸ء ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۶)۔

ہے خانۂ دولت کی جو بُنیاد وہ ہل جائے
اک سیٹ کسی طرح گورنمنٹ میں مل جائے

(۱۹۲۳ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱ : ۳)۔ [انگ : Seat]۔

ـــ بُک کَرْنا ف مر۔
ریل یا ہوائی جہاز وغیرہ کی نشست پہلے سے مخصوص کرانا۔ اگر تُم جانا چاہو تو تمہاری سیٹیں بھی بُک کرا دوں گا۔ (۱۹۸۷ء ، فنون ، لاہور ، نومبر ، ۳۵۳)۔

ـــ بَیلْٹ (ـــ ی لین ، سک ل) امذ ؛ امث۔
حفاظتی بند یا پٹی جو کُرسی میں لگی ہوتی ہے (ہوائی جہاز یا کار وغیرہ میں)۔ خواتین و حضرات۔ سگریٹیں بُجھا دیجئے اور سیٹ بیلٹ باندھ لیجئے۔(۱۹۶۹ء ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ ، جولائی ، ۳)۔ [انگ : Seat Belt]۔

ـــ حاصِل کَرْنا محاورہ۔
انتخابی حلقے میں کامیاب ہونا۔ عوامی لیگ نے ... ۱۶۲ میں سے ۱۶۰ نشستیں ... مغربی پاکستان میں ایک بھی سیٹ حاصل نہ کر سکی۔ (۱۹۷۷ء ، میں نے ڈھا کہ ڈوبتے دیکھا ، ۳۱)۔

ـــ مِلْنا محاورہ۔
جگہ ملنا ؛ نشست حاصل ہونا ؛ کامیابی حاصل ہونا ، رائے شماری میں مُنتخب قرار پانا۔اپوزیشن کانگریس کے خلاف اِنتخابی اتحاد میں ناکام رہی تو ... راجیو کی پارٹی کو ۳۱۳ سیٹیں مِل جائیں گی۔ (۱۹۸۹ء ، جنگ ، کراچی ، ۲۵ اگست ، ۳)۔

سیٹ (۲) (ی مع) اسث۔
(چور) **کوئی پوشیدہ اور سُنسان جگہ جو چوری کے مشورے کے لیے جمع ہونے کو منتخب کر کے وہاں کوئی علامت بطور نشان بنا دی ہو ، بھول** (ا پ و ، ۸ : ۱۹۵)۔ [مقامی]۔

سَیٹا (ی لین) امذ۔
ڈنٹھل۔ اس میں ایک لمبے ڈنٹھل کا حصّہ یعنی سیٹا اور سپور پیدا کرنے والا گول پھولا ہوا حصہ یعنی کیپسول پیدا ہوجاتے ہیں۔ (۱۹۷۰ء ، برائیو فائیٹا ، ۹)۔[سیٹھا (سیٹھا) کا ایک اِملا]۔

سَیٹْلائٹ (ی لین ، سک ٹ ، کس ء) امذ۔
رک : **سیٹلائٹ**۔ دونوں اسٹیشنوں کو ایک بین الاقوامی کمیونیکشن سَیٹلائٹ لائن کے ذریعہ ملایا گیا۔ (۱۹۸۷ء ، جنگ ، کراچی ، ۹ اکتوبر ، III)۔ [سیٹلائٹ (رک) کا مُتبادل اِملا]۔

سَیٹِلْمِنْٹ (ی لین ، کس ٹ ، سک ل ، کس مج م ، سک ن) امذ۔
۱. **مالی بندوبست کا سرکاری شعبہ یا محکمہ**۔ روینو اور سیٹلمنٹ (مالی بندوبست) سرشتوں میں مُلازم ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۰۷ء ، کرزن نامہ ، ۲۰۵)۔ ۲. **آباد کاری ، محکمۂ آباد کاری**۔ سیٹلمنٹ وہ مقام ہے جہاں کولونی آباد ہو۔ (۱۹۰۳ء ، آئین قیصری ، ۹)۔ [انگ : Setlement]۔

سیٹِل ہونا ف مر ، محاورہ ؛ سـیٹل ہونا۔
قیام اختیار کرنا ، آباد ہونا۔ اپنے باپ کو خط لکھا۔ کہ اب میں سیٹل ہو چکا ہوں اور خدا کی عنایات کا شُکر گُزار ہوں۔ (۱۹۵۹ء ، آگ کا دریا ، ۲۰۵)۔ وہ لندن میں سیٹل ہو گئے ہیں۔ (۱۹۸۹ء ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۴۳)۔

سَیٹْن / سَیٹْھن (ی لین ، فت ٹ / فت ٹھ) امث۔
ایک قسم کا موٹا کپڑا (نوراللغات)۔ [مقامی]۔

سیٹْنا (ی مع ، سک ٹ) امذ۔
(نہکی) کا گھٹنے کی آواز ، خرانا (ا پ و ، ۱۹۵)۔ [مقامی]۔

سَیٹِنگ (ی لین ، کس ٹ ، غنہ) امث۔
۱. **جماؤ ، نشست**۔ درد کی موثر کیفیت ہے لیکن غالب کے شعر والی سیٹنگ اور موڈ نہیں۔ (۱۹۸۷ء ، تنقید و تحقیق ، ۲۰۳)۔ ۲. **ترتیب و تزئین ، سجاوٹ**۔ اس کمرے کی سیٹنگ وہی ہے جو سرلا نے کی تھی۔ (۱۹۸۳ء ، زمیں اور فلک اور ، ۱۸)۔ [انگ : Setting]۔

سیٹِنگ رُوم (ی مع ، کس ٹ ، غنہ ، و مع) امذ۔
بیٹھک ، مُلاقات کا کمرہ۔ ایک بڑا کمرہ آراستہ ہے جو سیٹنگ روم کہلاتا ہے ... اس میں ہم سب مل کر بیٹھتے ہیں۔ (۱۸۶۹ء ، مکاتیبِ سرسید ، ۳۰)۔ [انگ : Sitting Room]۔

سیٹْھنی (ی مع ، سک ٹ) امث۔
سیٹھ (رک) کی تانیث ، سیٹھنی ؛ سیٹھانی۔ تیسرے دن سے پھر جی سنگھاڑا کے بیٹے کے پاس دو چار برقعہ والیاں ، دو چار سیٹھیاں دو چار جوان بوڑھے مرد آنے لگے۔ (۱۹۷۰ء ، غبارِ کارواں ، ۹۵)۔ [سیٹھنی (رک) کا مُتبادل اِملا]۔

سیٹی (ی مع) امث۔
۱. **ہونٹوں کو گول کر کے یا دو انگلیاں مُنھ میں دے کر ایک خاص**

انداز سے نکالی جانے والی آواز جس میں سی کی آواز کا تسلسل ہوتا ہے.

سمجھوں کا سیٹی صدائے صُورِ اسرافیل کو
ہے قیامت مجھ کو اُلفت اس کبوتر باز سے

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۸۵). اس کو شعر کے پڑھ دینے میں بھی باک نہ تھا سیٹی تو اس کی عادت تھی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۲۲). اس بادشاہ کے درباری بھی سب ایک وضع و صورت کے تھے اور اس وقت ان سب کی سیٹیوں اور اِشارات نے ایک خاص قسم کا ہنگامہ پیدا کر دیا تھا. (۱۹۲۳ ، مذاکرات نیاز ، ۹۹). ۲. **ریل کے انجن یا کسی آلے وغیرہ کی علامتی آواز.**

چلے سب جدھر تُو نے مائل عناں کی
نظر تیری سیٹی پہ ہے کارواں کی

(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۸۵). تو سُن انجن کی سیٹی کان کو ناگوار ہے اور پیانو کے نغمے دلنواز. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۵۰). جب مجھے اپنے گھر کے اندر ریل کی سیٹی سُنائی دی تو میرا اندر بالکل خالی ہو گیا. (۱۹۸۱ ، سفردرسفر ، ۹۱). جس قسم کے حکم بولے جائیں گے یا سیٹی پر ادا کئے جائیں گے اُن کے مطابق یا تو بجلی کا سرکٹ ٹوٹ جائے گا یا لیور حرکت کرنے لگیں گے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۳۹). ۳. **مہین آواز نکالنے کا آلہ جو عام طور پر مختلف قسم اور مختلف ساخت کا ہوتا ہے.**

سیٹی اک دے کے جانکی کو
بولا کام آئے گی یہ رکھ لو

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۲۳). سیٹیوں کی شکل چڑیوں کی سی ہوتی جو اندر سے خالی ہوتیں. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدنِ ہند ، ۴۸).
[پ : सीटी ؛ س : शीत].

---باز امذ.
سیٹی بجانے والا زلیربا ؛ (مجازاً) اوباش ، لفنگا ، بےفکر ، بے پروا (فرہنگِ آصفیہ). [سیٹی + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا].

---بجانا ف م.
۱. **منھ سے مہین آواز نکالنا.**

تُو تو سیٹی سی بجاتی ہے چمن میں بُلبل
برگِ گُل زیرِ زباں کیا تری منقار میں ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۰۰). ۲. **اِشارہ کرنا ، علامتی آواز نکالنا ، اودھم مچانا ، بےپروائی دکھانا ، مست یا بےفکر ہونا ، غیر مہذب حرکت کرنا.**

اب یہ تہذیب ہے یوں چال بشر چلتے ہیں
سیٹیاں منہ سے بجاتے ہیں جدھر چلتے ہیں

(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱). ایک مُستطیل شکل کا آدمی ... جو اپنے بازو کو اسی وقت اٹھا لیتا ہے جب ٹیلیفون پر بہت دور سیٹی بجائی جاتی ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۴۸).

خلقت تمام ٹوٹ پڑی اس نظارے پر
سیٹی بجا رہے تھے ہوا میں جناب ادھر

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۲۳۳).

---بجنا ف ل ؛ محاورہ.
سیٹی بجانا (رک) کا لازم. کارخانوں میں صبح کی سیٹی بجی اور مرد و زن کے غول خوش خوش بڑی فیکٹریوں کی طرف روانہ ہوئے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۶۸۸).

---پہ دوڑنا محاورہ.
اِشارے پر چلنا یا کام کرنا ، مُطیع و فرمانبردار ہونا.

حکم میں اوس کے نہ لاتا ذرہ فرق
دوڑتا سیٹی پہ تھا مانندِ برق

(۱۸۱۳ ، مثنوی ایجاد رنگین ، ۱۶).

---دینا محاورہ.
گاڑی کو چلنے یا رُکنے کا اِشارہ کرنا ، کسی امر کے متعلق مخصوص آواز کے ذریعہ اعلان کرنا.

جو سگنل نظر آ گیا ایک بار
لگی سیٹیاں دینے بے اِختیار

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۳۱۲).

---مارنا محاورہ
سیٹی دینا ، سیٹی بجانا.

کوٹھے اُوپر میں کھڑی اور سبز کبوتر جانے
سیٹی مار بُلائے لوں جوڑا بچھڑا جانے

(؟ ، لاعلم (فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۱۳۵)). اس نے گھوڑے کو بھگانے کے لئے سیٹی ماری. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۲۷).

سیٹی (ی مج) امث.
رک : سیٹ. پروفیسر صاحب سفید دھوتی اور کُرتے میں ملبوس سیٹی پر چُپ چاپ بیٹھے تھے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۰۰).
[انگ : Sette].

سیٹھ (۱) (ی مع) صف.
غیر دلچسپ ، بےمزہ. میں ایسا سیٹھ گانا نہیں سُنتی کہ جس کا سُر درست نہ تال ٹھیک. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۲۹۱). [مقامی].

سیٹھ (۲) (ی مع) امث.
(**ٹھگی**) **چڑیا کی آواز کے شگون کا نام** (ا پ و ، ۸ : ۱۹۵).
[سیٹھی (رک) کی تخفیف].

سیٹھ (۳) (ی مع) امث.
تلچھٹ ، پھوک ، تیل کا پھوک (جامع اللغات). [مقامی].

سیٹھ (ی مج) امذ.
۱. **بڑا سوداگر ، مہاجن ، صرّاف ، کوٹھی والا ، ساہوکار.**

رکھیں سیٹھ جن لوگوں سے لین دین
بیاج ان سے لے لے کے کرتے ہیں چین

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۸۰).

اک مُصیبت میں ہے سادھو ہے کوئی یا سیٹھ ہے
ہے تو یہ ساون مگر حکمِ خدا سے جیٹھ ہے

(۱۹۰۰ ، ۱ کبر ، ک ، ۳ : ۳۷)، اہل معاملہ آپ کو سیٹھ سیٹھ کہہ کہہ کر آپ کے جگر پر آرے چلاتے. (۱۹۶۷ ، انشائیے ، ۲۸). ۲. دولتمند ، رئیس ، مال دار ، امیر ، (احتراماً) کسی کے نام کے ساتھ مُستعمل. سُنا ہے چار کروڑ روپئے کی شادی ہے بنی والا بڑا سیٹھ ہے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۳). برہمنوں کے ناموں کے ساتھ بطور اعزاز تھا کر رائے اور سنگھ ویشوں کے ساتھ ساہ یا سیٹھ . (۱۹۳۳ ، خُطبات گارساں دتاسی ، ۲۰)، یہ کہنا غلط کہ وہ ایسا دولتمند ... سیٹھ ساہوکار بننا چاہتا تھا جن کے ذکر قصّے کہانیوں میں آتے ہیں. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۵۳۶). [س : شریشٹھ : श्रेष्ठ].

ـــــ کیا جانے صابن کا بھاؤ کہاوت.
کسی چیز کی کیفیّت یا کسی امر کی حقیقت غیر متعلق شخص نہیں جانتا. آپ ہم سے پوچھتے ہیں ، بھلا ہم کو کیا معلوم ، سیٹھ کیا جانے صابن کا بھاؤ. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین، دھوکہ، ۱۷۳).

سیٹھا (ی مع) صف مذ.
۱. **پھیکا ، بے نمک مرچ کا ، بد مزہ.**

کھٹّا کونسی پھل اور کونسی ہے میٹھا
پھیکا ہے کونسی اور کونسی ہے سیٹھا

(۱۸۳۵ ، چہار چمن ، رنگین ، ۹۶). مزا کیسا تھا کڑوا اور نمکین ، کھٹّا اور سیٹھا۔ خدا اس دوا سے اپنے ہر بندے کو بچائے. (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۱۵۴). ۲. **غیر دلچسپ ، بے لُطف.** ناپ کر اور قواعد سے تول کر بات کہتے ہیں ، پھر بھی دیکھو تو کہیں پھیکے ہیں ، کہیں سیٹھے ہیں. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۱۳). ایران کی شاعری میں خصوصاً کوئی مضمون مدح و ستائش سے زیادہ پھیکا، سیٹھا، ٹھنڈا اور بےلُطف نہیں ہوتا. (۱۹۳۳ ، نقدالادب، ۱۸۶). ۳. **بے رونق ، بے رنگ.**

مزہ جاتا رہا لونڈے کا رنگ اب ہو گیا سیٹھا
کوئی گودی نہیں دیتا اسے ہر چند دے سیٹھا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱).

کہہ چکے ہیں دانت منھ کو خیرباد
ہونٹ سیٹھے پڑ گئے ، روڑھا ہوا رُونے ملیح

(۱۹۵۹ ، سرود رفتہ ، ۳۰). [سیٹھ (۱) + ا ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ پھیکا (ـــــ ی مع) امذ.
بے مزہ ، بد ذائقہ ، بغیر نمک مرچ کا. آج کل صرف ایک پُھلکا اور کدو گوشت کا سیٹھا پھیکا شوربا ہوتا ہے . (۱۹۳۲ ، گنج ہائے گرانمایہ ، ۳۴). [سیٹھا + پھیکا (رک)].

سینٹھا (ی مج) امذ ؛ سـ سینٹا.
ایک پودے کا ڈنٹھل جس سے قلم بنائے جاتے ہیں ، سرکنڈا ، نرکل. پھر اس پر گھاس بچھا کر سینٹھے کی پتّیاں ڈالتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۹).

وہ کاغذ کی کشتی وہ سینٹھے کا جُو
وہ مٹھی کے شیشے وہ ٹوپی کے جُگنو

(۱۹۵۰ ، سموم و صبا ، ۶۷). [سینٹھا (رک) کا مُتبادل املا].

ـــــ سٹّی (ـــــ ضم س ، سک ت) است.
سامان ، پونجی ، جماجتھا. جس اعلان کی تمہید ایسی عجیب و غریب ہو اس کا صدق باور کرانے کے واسطے ابھی کچھ اور سیٹھے سٹّی کی ضرورت ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳ : ۳). [سیٹھا + سٹّی (رک)].

سیٹھانی (ی مج) است.
سیٹھ کی تانیث ، سیٹھ کی بیوی. سیٹھانی نے اپنے خاوند کے پاس جا کر کہا. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۱۹). مُسکراتی ہوئی سیٹھانی کے پاس کوچ پر بیٹھ گئیں . (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۳۶). [سیٹھ + انی ، لاحقۂ تانیث].

سیٹھنی (ی مع ، سک ٹھ) است.
ذو معنی والا فحش گیت جو شادی بیاہ کے موقع پر گایا جاتا ہے اس میں سمدھی سمدھن وغیرہ کو گالی دی جاتی ہے. اسی طرح کی ہزاروں چیزیں تھیں ، ٹپے ، ٹھمریاں ... سیٹھنیاں کیا کیا لکھوں. (۱۹۱۰ ، آزاد ، دیوان ذوق ، ۳۵). تلنیوں کو بھی مات کرنے والی سیٹھنیاں (گالیاں) سنائی گئیں. (۱۹۳۳ ، عرس ، انجام عیش ، ۱۷). [مقامی].

سیٹھی (۱) (ی مع) است.
رک : **سیٹی.** ان میں عجیب بات یہ ہے کہ یہ سیٹھی میں راگ اس خوبی سے نکالتے ہیں جس کا نظیر اقوام مشرق میں نہیں پایا جاتا. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۸۱). [سیٹی (رک) کا مُتبادل اِملا].

ـــــ بجانا محاورہ.
رک : **سیٹی بجانا.** ٹُونٹی سے پانی زمین پر گراتا اور منّہ سے سیٹھی بجاتے جاتا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۳۲).

سیٹھی (۲) (ی مع) است.
رک : **سیٹھنی.** شادیانہ ختم کر کے گالیاں یعنی سیٹھنیں شروع ہوتی ہیں ... یہ گالیاں اکثر ذو معنی فقرے ہوتے ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۷۰). [سیٹھنی (رک) کا مُتبادل اِملا].

سیٹھی (۳) (ی مع) صف مث.
۱. **بے ذائقہ ، بدمزہ ، پھیکی ، بے لذّت.**

اگر دیویں گلی تو سیٹھی لگے
کہ مصری بھی اوس وقت سیٹھی لگے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۰۰). ان تین پاؤ برچھوں میں ہو کا کیا آج بی کی ہنڈیا سیٹھی پھیکی بد مزہ رہے گی. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳ : ۹). ۲. **بے کیف ، بے لُطف ، بے اثر.** اس طرح سیٹھی زندگی سے کسی کے عشق میں موت آنا ہزار درجہ بہتر ہے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۴۴). اُردو زبان کے مزاج ، روایت اور ادب سے کسی واقفیت کی پھیکی سیٹھی نثر کے انبار نظر آتے ہیں. (۱۹۶۱ ، نئی تنقید ، ۱۶۶). [سیٹھا (رک) کی تانیث].

سیٹھی (ی مج) امذ.
سرپنچ ، سردار ، سرغنہ. شرینی یا بیوپار منڈل کا ایک پردھان یا

سرپنچ ہوتا تھا جسے سیٹھی یا سریشٹھی کہتے تھے سیٹھی عام طور پر ایک اہم مقامی شخصیت ہوتا تھا. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۳۶)۔ [سیٹھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سیٹھیا (ی مج ، کسر ٹھ) صف مذ.
سیٹھ کا سا ، سیٹھ جیسا. صوفی پیر بخش صاحب سوفی ہتی جو صرف اس نسخے کی بدولت خاصے سیٹھیے بنے ہوئے تھے مُجھے حاصل ہوا. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۳۸)۔[سیٹھ + یا ، لاحقۂ نسبت].

سیج(۱) (ی مج) امذ.
ایک خاردار زہریلا درخت جس میں سے دُودھ نکلتا ہے ، زقوم ، تھوہڑ ، دواءً مستعمل.

اگر تُو سیج کو سو طرح سے لگاوے گا
یہ یاد رکھ تو کبھی اس سے پھل نہ پاوے گا

(۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۹۷)۔ سیج یہ نہایت کارآمد دوا ہے آنکھ نو انگل کی باریک ٹہنی کاٹی جاتی ہے اور اس پر پینگ مل جاتی ہے. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۲۰۳)۔ [س : सीहुण्ड]۔

سیج (۲) (ی مج) امذ.
پودے کے نمو کی ایک حالت جس میں تخم یا انکھولے وغیرہ میں نمو کے ریشے اُبھرتے ہیں. اسکیروشیئم یا ارگٹ یا بالآخر متعدد گرز نما سر والی ساختیں پیدا کر دیتا ہے جنہیں سیج (Stromata) کہتے ہیں ان میں تھیلیاں اور تھیلی بذرے تیار ہوتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مبادیٔ نباتیات ، ۲ : ۸۰۳)۔ [مقامی].

سیج (ی مج) امث.
۱. پلنگ ، مسہری ، چھپر کھٹ ، چارپائی ، سونے کا تخت ، خوابگاہ.

قطب شاہ کی سیج سنگرام پر
نول مل کے دو تن کُھجاتے رہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۸۶)۔

سیج اوپر غیر کی رہتا ہے اب لیٹا ہوا
زر کی لالچ اس قدر وہ سیمتن کھوتا ہوا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۶)۔

یوں سیج پہ آ کے سوئی بیتاب
جس شکل سے آئے آنکھ میں خواب

(۱۸۳۸ ، گُلزار نسیم ، ۳۶)۔ جیسے کوئی سیج پر چادر تان کر بے خبر میٹھی نیند لیتا ہے. (۱۸۹۳ ، تعلیم الاخلاق ، ۱۹۵)۔ ایک طرف ایک سیج قرینے سے بچھی ہوئی ہے . (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۶۲)۔

چھوڑ کے سُکھ کی سیج کو کیا تو آئے گا میرے پاس
میرے الاؤ میں آگ نہیں ہے اور نہ چٹائی کی آس

(۱۹۷۹ ، شیخ ایاز شخص اور شاعر ، ۱۰۳)۔ **۲. پُھولوں کا بچھونا جو بستر پر بچھاتے ہیں ، فرش خواب ، پھولوں کی چادر.**

نینوں کی کھلاتی سندری تب قطب شاہ کو بھاوتی
مل سیج میں رجھاوتی چوسار تون پر باب میں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۰)۔

سیج تیرے کے شوق میں چھوڑا
رات کو پُھول میں چمن کا باس

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۲۳)۔

مخمل کی سیج پر بھی نہ آتا تھا جس کو خواب
سو اب وہ فرشِ خاک پہ ناچار سو گئے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۸۲)۔ ندی کے کنارے پُھولوں کی سیج پر لیٹ کر اُس کے میٹھے اور سہانے گیت سُن رہا تھا. (۱۹۳۷ ، آخری چٹان ، ۲۶۶)۔

تیزی سے دریچے مُڑ رہے تھے
اور سیج کے پُھول اُڑ رہے تھے

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۳۹)۔ **۳. سجی ہوئی مسہری ، پُھولوں بکھرا پلنگ یا بستر.**

کبھو کبھی دل میں یارب یار کو بھیج
کہ روشن ہوئے اندھیاری مری سیج

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۸۱)۔

سیج پر تُو ہی جو نہو تو یہاں
چین مجھ کو نہیں کسی کروٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۰)۔

رین اندھیری سیج ہے سُونی
بیتا بڑی ہے آ کر دونی

(۱۹۳۶ ، ظہور آوارہ ، ۱۷۶)۔ اکنی کو مطلق احساس نہ ہوا کہ اس کی سیج اُڑن کھٹولا بن گئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۹۰)۔ **۴. مویشیوں کا گھاس پُھوس یا پتوں وغیرہ کا بچھونا ، گھوڑے وغیرہ کی بچھالی.** زمین پر سے پتے فراہم کئے جاتے ہیں بہترین سیج چیڑ کے سوئی جیسے پتوں کا ہے جو ریشے دار جاذب رطوبات ہوتا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۵۸)۔ [پ س : शय्या - सेज्जा]

ـــ اُجَڑْنا محاورہ.
شوہر کا جدا ہو جانا یا مر جانا ، کسی عورت کا رانڈ ہونا ، عورت کا شادی شدہ نہ رہنا ، بیوہ ہونا. اب کی جو ملاقات ہو تو سیج اجڑنے کی تعزیت اور سانگ اور کوکھ کے نئے سرے سے آباد ہونے کی تہنیت ہماری طرف سے بھی دیدیجئے گا. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳ : ۱۰)۔

ـــ بچھانا محاورہ.
وصل کا اِنتظام کرنا ، سونے کے لیے آرام دہ بستر بچھانا ، اہتمام سے آرام دہ بستر بچھانا.

وہ دک باطن کس پر بار
سیج بچھائی پھول انگار

(۱۶۳۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۱۳))۔

سن باندی میری بات پلنگ تو یہاں پر لا ری
دیجے سیج بچھائے ذرا نہیں دیر لگا ری

(۱۸۸۴ ، سانگ نوٹنکی ، ۱۸)۔

ـــ بَنْد (ـــ فت ب ، سک ن) امذ.
وہ ڈوری جس سے پلنگ کی چادر کو چاروں پایوں پر کس کر باندھتے ہیں ، پلنگ کی ڈوریاں.

غرض سونے کی جو تھی اس پری کی
بچھی تھی سیج بند اُن پر زری کی

(۱۸۲۹ ، پنجۂ رنگین ، ۲۵۲). سرہانے کا تکیہ ، پہلو تکیہ ، ران تکیہ وغیرہ ، بالا پوش پلنگ زریں سیج بند سے کسے ہوئے (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۹۲). [سیج + ف : بند ، بستن ـ باندھنا].

---چڑھتے ہی رانڈ ہونا محاورہ.
شادی کے فوراً بعد بیوہ ہو جانا (جامع اللغات).

---چڑھنا محاورہ.
سونے کی تیاری کرنا ، بستر لگانا ؛ سیج سجانا. اپنے گھر میں ہو یا کہیں مہمان گئی ہو ، شادی ہو یا غمی چراغ میں بتی پڑی اور ہو سیج چڑھی. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۷۹).

---ڈولنا محاورہ.
پلنگ ڈگمگانا، سوتے سوتے اُٹھ بیٹھنا. سنگھاسن جیسے کسی نے جھنجھوڑ دیا سیج ڈولنے لگی آنکھیں مل کر بھرائی آواز حلق سے نکلی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۰).

---سجانا محاورہ.
سونے اور آرام کرنے کا انتظام کرنا ، پلنگ بستر دُرست کرنا.

تیرے پیماں کا دل میں چھیڑے ہوئے ساز
یوں سیج سجا رہا ہوں اے حیلہ طراز

(۱۹۶۷ ، نجوم و جواہر ، ۳۰). یہی تار تار زلفوں کو میری محبوبہ بڑی ترتیب کے ساتھ سنوار رہی ہے میں نے سیج سجا رکھی ہے آ اور آ کر شمع محبت روشن کر. (۱۹۷۸ ، چار بیتہ ، ۱۹۹).

---سجنا محاورہ.
سیج سجانا (رک) کا لازم (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---سنوارنا محاورہ
رک : سیج سجانا (نوراللغات).

---کا سونے والا صف.
عیش و آرام ، ناز و نعم کی زندگی گزارنے والا ، مسرور زندگی بسر کرنے والا ، خوش باش ، بے غم ، بے فکرا ، نچنت. سیجوں کی سونے والی نے جنگل جا بسایا. (۱۹۲۳ ، وداع خاتون ، ۲۰).

---کی سکھی بھی بُری کہاوت.
خلوت کے وقت کسی دوسرے کی مداخلت بُری معلوم ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ نجم الامثال).

سیج (۲) (ی مج) امث.
مختلف شکلوں کی کُھلی گاڑی ، پالکی (پلیٹس). [مقامی].

---ٹرین (---کس مج ٹ ، ی مج) امث.
کُھلی گاڑی جس پر چیزیں بآسانی رکھی اور اُتاری جا سکیں. سیج ٹرین یعنی توپ خانہ قلعہ شکن بھی بہت دور تھا. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۸۶). [سیج + ٹرین (رک)].

---گاڑی امث.
سواری کی کُھلی گاڑی ، سیر و تفریح کی گاڑی ، پالکی ، پینس کی وضع کی گاڑی جس میں چار پہیے ہوتے ہیں اور چار آدمی بیٹھ سکتے ہیں.

سیج گاڑی میں اِدھر بیٹھنے پائے نہیں ہم
اُس طرف قیس کو ملتی نہیں محمل میں جگہ

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۴). دروازہ پر سواریاں آ لگیں ایک سیج گاڑی دو تین کھڑکیاں اور دو تین پینسیں تو بلند اقبال خاں کے گھر ہی تھیں. (۱۸۷۹ ، زینت العروس ، ۵۸). سارے شہر میں خاک چھانتے پھرے مگر سیج گاڑیاں نہ جُڑیں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۹۶). شہر میں دو چار سیج گاڑیاں آ گئی تھیں تو ان کا کرایہ زیادہ تھا. (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۰۷). [سیج + گاڑی (رک)].

سیجار (ی مج) صف.
محبوب ، معشوق.

جو کوئی عارف ہے تس کا دل نہ ہوسی مُشتغل بد سوں
جیے جاہل اچھے اس کوں وہی سیجار خوش لگتا

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۱۱).

سکھیاں کے ملنے کا جب کئے بہانا گھر کے گھر بہاڑا
رہی ہے آ کے کیوں اس کے دیکھو سیجار جوڑی سوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۶۳). [مقامی].

سیجڑی (ی مج ، سک ج) امث ؛ (ج : سیجڑیاں) (قدیم).
چھوٹا پلنگ ، کھٹیا ، کھٹولی ، پلنگڑی.

نہ سُکھ سوں مجھے نیند آتی اہے
نہ پھل سیجڑی مج بھاتی اہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۵).

سوتی سیجڑیاں اکیلے پڑے ہو
بلم تم ہم سے لڑے ہو

(؟ ، لاعلم (فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۶۵)). [سیج + ڑی ، لاحقۂ تصغیر].

سیجنا (ی مج ، سک ج) ف ل.
پسینہ نکلنا ، رِسنا ؛ جاڑا لگنا ؛ پگھلنا ؛ قرض اترنا (پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). [سیج (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سیجہ (ی مج ، فت ج) امث.
چھوٹی توپ ، گولہ.

آوے سکندر بے حیا
ماروں اسے میں سیجہ میں

(۱۸۳۷ ، مجموعۂ ہشت قصہ ، ۱۳). [مقامی].

سیجھنا (ی مج ، سک جھ) ف ل (قدیم).
رک : سیجنا ، پگھلنا.

کھوج کھوج کر طالب سیجھے
جب سیجھے تب رونا ریجھے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۹۰). [سیجنا (رک) کا متبادل املا].

سیخرائن (ی مع ، سک خ ، کس ء) امث.
رک: سیکرین. آج کل خانگی کاموں میں بجائے شکر کے سیخرائن کا استعمال آزمائش کے طور پر کیا جاتا ہے۔ (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، فروری ، ۲۰). [سکرین کا مخرب].

سیخنا (ی مع ، سک خ) ف م ، ← سینچنا.
پانی دینا ، آبپاشی کرنا ، آبیاری کرنا.

نہ کھیتی کریں وہ نہ سینچیں ملا
بجز بھیک دیگر نہیں کچھ حیلا

(۱۶۸۵ ؟ ، معظم بیجا پوری ، گنج مخفی (قدیم اُردو ، ۱ : ۲۶۳)).

خندۂ گل سے صدائے نالہ آتی ہے مُجھے
خُونِ بُلبل سے مگر سینچی گئیں ہیں کیاریاں

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۰۰). یہ کتنے تعجب کی بات ہے کہ ایک ہی زمین ہے جن میں سے وہ اُگتے ہیں ایک ہی پانی ہے جس سے وہ سینچے جاتے ہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۶۶). اس پودے کو سینچ سینچ کر سرسبز و شاداب رکھنے کی کوشش کر رہے تھے. (۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۲۸۲).[سینچنا (رک) کا مُتبادل اِملا].

سیخ (ی مع) امث.
۱. **لوہے یا کسی اور دھات کی سلاخ** . لوہے کی سیخیں اور سیخیں جو پُرانے صندوقوں میں ہیں ، جمع کرکے لے آؤ. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۱). دوسرے بنگلہ میں جو بستی سے متصل تھا ٹھہر جاؤں اس میں چند کھڑکیاں تھیں اور لوہے کی سیخوں سے بند. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۲۰۶). کمرے کے تو دونوں دروازے بند تھے سیخوں دار کھڑکیاں . (۱۹۶۹ ، سیپ ، کراچی ، ۱۳ : ۶۱). ۲. **لوہے کی سلاخ جو کباب سینکنے میں کام آتی ہے ، لوہے کی تیلی یا سلائی.**

گر تو عارف ہے تو اس دودس کے جنے میں متجے
فکر کر ایساچ جو نا سیخ جلے نا کباب

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۷).

جب کباب دِل سیں سیخِ آہ کھنچوں بے حجاب
تب تنورِ چرخ میں چھپ جائے قرصِ آفتاب

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۰۷).

پانی تھا آگ گرمیٔ روزِ حساب تھی
ماہی جو سیخِ موج تک آئی کباب تھی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵۲). جو کوئی سزا کے قابل ہو اس کو سزا نہ دے تو طاقتور ناتواں کو ایسا کباب کرے جیسے سیخ پر مچھلیاں. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۳۳۰). بس تو چار سیخیں ، چار بھیجے اور چار گھی کے باڈنے گنے دیتا ہوں . (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۴۹). گوند کی ایک مروڑی بھی تھی اور اس میں سے سیخ کباب کی ڈھلی ہوئی سیخ کی مدھم سی خوشبو آ رہی تھی. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۳۹). [ف].

---بھرنا محاورہ.
کباب بنانے کے لیے سیخ پر قیمہ چڑھانا. میرا بھائی بیٹھتا ہے وہں سے لے لو ، سیخ بھی بھاری بھرتا ہے فائدے میں رہو گے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۴۹).

---پا ہونا محاورہ.
۱. **طیش میں آنا ، غُصّہ ہونا ، برہم ہونا.** نہرو منصوبے کے متن کو دیکھ کر نہایت سیخ پا ہوا اور دوسرے دن علی الصباح اُس نے نہایت سخت نوٹ ماؤنٹ بیٹن کو بھیجا. (۱۹۸۶ ، مسلمانانِ برصغیر کی جدوجہد آزادی میں مسلم لیگ کا کردار ، ۲۰۳). ۲. **گھوڑے کا بدکنا ، الف ہونا یا بھڑکنا ، گھوڑے کا بگڑنا ، قابو میں نہ رہنا ، پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہونا.** ایک شخص گھوڑے پر چلا جاتا تھا اتفاقاً گھوڑا سیخ پا ہوا ، وہ گر پڑا. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۵۲) . اِدھر جانور ازراہ انکسار و اطاعت خود ہی سبقت مناسب سمجھا زور سے ہنہنا سیخ پا ہوا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۶۳). سوار نے ... گھوڑے کی باگ کھینچی اور گھوڑا دو تین بار سیخ پا ہونے کے بعد رُک گیا. (۱۹۳۹ ، خاک و خون ، ۵۰۱).

---پر صف.
ایک مشہور پرند کا نام جو مُرغابی کے مانند ہوتا ہے ، اس کی دُم میں ایک لمبا سا پر نکلا ہوتا ہے.

سون ، چیتے ، لدکے ، چہے سیخ پر
چلے آئے کہسار کو چھوڑ کر

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۳۰۷). [سیخ + پَر (رک)].

---پر چڑھانا محاورہ.
کباب پکانے کے لیے سیخ میں گوشت پرونا. جب ایک مرتبہ دیگ میں ڈال دو یا سیخ پر چڑھا لو تو پھر صابری اور ہندو کی طرح سیخوں واہ واہ ہی ہوتی رہے گی. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۱۳).

---پر لگانا محاورہ.
کباب بھونتا (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

---پہنانا محاورہ (قدیم).
بیڑیاں ڈالنا ، مقید کرنا.

جنہوں نے رشوتاں لی کیا جھوٹ نے نیائے
قیامت کوں سیخاں اونہیں دیں پہنائے

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۱۵۸).

---کباب (---فت ک) امذ ؛ ج.
کباب جو سیخ پر سینکے جائیں ، یہ عموماً گول اور لمبے ہوتے ہیں.

اب بنے شاخِ نشیمن چاہیے سیخِ کباب
مُرغِ بسمل ہوں مجھے کیا آشیاں کی احتیاج

(۱۸۷۵ ، آئینۂ ناظرین ، ۶۶). شادی میں برات کو سات کھانے دینے کا اِرادہ تھا ... شاہی ٹکڑے ، سیخ کباب ... انھیں کھانوں کے گرم گرم بھبکے آنے لگے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۳۰). [سیخ + کباب (رک)].

---کرنا محاورہ (قدیم).
بھونتا ، کباب بنانا.

ڈریں خواب گھوڑے کے ان پیٹ پر
ہرن کی کھاویں ران اُن سیخ کر
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۰).

---کے کَباب امذ ، ج.
رک : **سیخ کباب**. سیخ کے کباب ، شامی کباب ... پیالیوں قابوں میں چیزیں قرینے سے چنی گئیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۳) . سادہ قورمہ ، ترکاری دار قلیہ ... شامی کباب ، سیخ کے کباب اور طرح طرح پر استعمال ہوتا ہے. (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۱۲۳).

---میں پرونا محاورہ.
کباب سینکنے کے لیے سلاخ میں لگانا. راوی نے پھر تخیُّل کا قلم سنبھالا اور دشمن کی بوٹیاں سیخ میں پرو کر آگ پر رکھ دیں. (۱۹۸۱ ، رزمیہ داستانیں ، ۳۵۳).

سیخچہ (ی مع ، سک خ ، فت ج) امذ.
چھوٹی سلاخ یا سلائی. ایک روز بیج حویلی وزیر کے آیا ... ایک بدرُو دیکھا کہ چند سیخچے آہنی اس کے دہانے پر لگے ہیں. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۲۷۹).

کہیں کمی نہیں ہے گُنبد منور کا
کُھبے ہیں سیخچے میں اس کے سبعۂ سیّار

(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۲۳۲). جادو گرنیوں کو اس حال خراب سے مارا کہ شیشہ پلا کر اور مقام براز میں سیخچہ چلا چلا کر ہلاک کیا ہے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۴ : ۷۱). [سیخ + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

سیخی کَباب (ی مع ، فت ک) امذ ، ج.
سیخ کے کباب ، سیخ کباب. اس روز میں نے دوپہر کے کھانے پر ایک دوست کو بُلایا ہوا تھا ، کھانے میں پلاؤ ، کوفتے اور سیخی کباب تھے. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۳۰). [سیخ + ی ، لاحقۂ نسبت + کباب (رک)].

سیخچہ / سیخچیا کَباب (ی مع ، سک خ ، فت ی/ی مع ، سک خ ، فت ک) امذ ، ج.
سیخ کباب ، سیخ کے کباب ، وہ کباب جو سیخ پر سینکے جائیں (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [سیخ + یہ/یا ، لاحقۂ نسبت + کباب (رک)].

سَیِّد (فت س ، شد ی بفت نیز بکس) امذ.
۱. **سردار ، پیشوا ، رہبر ، بزرگ ؛ مراد : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم.**

سیّد و سرور محمدؐ نور جاں
بہتر و مہتر شفیع مذنباں

(۱۲۷۳ ، جلال الدین رومی ، ارمغان نعت ، ۳۴). نبیؐ کہے میں سیّد آدمی کے فرزنداں میں پیدا ہوں ولے میں ثُمنا اپنا نہیں. (۱۹۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۳۱).

بسکہ تھا رحم یتیم اسکو پیمبر جد کیا
لذّت اس دنیا کی کم لی حق نے تب سیّد کیا

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۶۳).

یہ شرف کس میں جمع ہوتے ہیں
اشرف و حُرّ و سیّد و سردار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۳۴).

افضل الناس حسنؑ ابن علی سبط نبیؐ
سیّد و سرور و مولا و مطاع و مخدوم

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۶۸). حضورِ اکرم چونکہ سرور انبیا اور سیّد اولاد آدم تھے ... حظیرۂ قدس اور بارگاہ لامکاں میں آپؐ کو وہاں تک رسائی حاصل ہوئی جہاں تک کسی فرزند آدم کا قدم اس سے پہلے نہیں پہنچا تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۵۷).

صادق امیں ساقی کوثر بلا تمہیں
آئینہ طبع سیّد و سرور بلا تمہیں

(۱۹۷۳ ، دارین ، ۴۴). ۲. (کنایۃً) **حضرت امام حسن و امام حسین علیہ السلام.**

دریا کے شاک سر پر جو رکھے رہا کنارا
دُنیا سے خُشک لب یہ سیّد گیا ہمارا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۲۵). ۳. **خاندانِ سادات سے نسبت رکھنے والوں کے نام کا جُزو.**

اتھے سیّد عرب ہور شیخ بھی واں
قریشیاں ہور افغاناں و مغلاں

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، اپریل ۱۹۶۸ ، ۲۳۱)). ایک عورت قوم برہمن سے مسلمان ہوئی اور ایک سیّد کے ساتھ اس نے اپنا عقد کیا. (۱۸۳۵ ، منطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۷۲). ماں کی جانب سے سیادت سے کوئی شخص نہیں ہو سکتا ایسے شخص کو فقہا شریف کہتے ہیں سیّد نہیں کہہ سکتے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲۹۳). اب حال یہ ہے کہ مدعیان سیادت نے لفظ سیّد کو جُزو نام بنا لیا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۴۴). اِشتراکی شعور کے ... حامی ہوتے ہوئے بھی اپنے نام کے ساتھ سیّد ضرور لگاتا ہے. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۳۶۹). ۴. **آقا ، مالک ، خداوند.** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو غلام نکاح کرے بغیر اذن سیّد کے تو وہ زانی ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۳۴). میرا باپ مجھ سے جُدا نہ ہو میرا سیّد آنکھ بند نہ کرے پروردگار. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۲۳). [ع : سیّد (س و د) سائد کی تفضیل].

---اَبرار کس صف (---فت ا ، سک ب) صف.
نیک لوگوں کے سردار ؛ مراد : رسولِ اکرمؐ.

اے ہم شبیہہ احمد مُختار الوداع
اے نور عین سیدِ ابرار الوداع

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۳۰). [سیّد + ابرار (رک)].

---اَحمَد کَبیر کی گائے امث.
وہ گائے جو کسی بزرگ کے نام پر بعض لوگ ذبح کرتے ہیں. ہندوستان میں رواج ہے کہ منت مان کر سیّد احمد کبیر کی گائے یا شیخ سدّو کا بکرا یا اجالا شاہ کا مُرغا ذبح کرتے ہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۵۹). شیخ سدّو کا بکرا سیّد احمد کبیر کی گائے ... وہ قابل تنفر رسمیں تھیں جنہوں نے ... ان پڑھ مسلمانوں میں گھر کر رکھا تھا. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیات طیبہ ، ۱۰).

ـــُـ الْاَنْبِیا (۔۔۔ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک م بشکل ن ، کس ب) امذ۔
سردارِ انبیا ؛ مراد : رسول اللہؐ ۔ سُورۃ میں توحید پر عیسائیوں سے سیّدالانبیا کے ایک مباحثے کا ذکر تھا۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۴۴۴)۔ [سیّد + رک : ال (ا) + انبیا (رک)]۔

ـــُـ الْاَوَّلِین وَالْآخِرِین (۔۔۔ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، شد و بفت ، ی مع ، فت و ، غم ا ، سک ل ، مد ا ، کس خ ، ی مع) امذ۔
حضرت محمد مصطفےٰؐ کا لقب ، بنی آدم کے پہلے اور آخری سردار۔ شفیع المذنبین سیّدالاوّلین والآخرین آگے بڑھیں گے اور تسکین کا پیام سُنائیں گے۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۹۰۷)۔ [سیّد + رک : ال (ا) + اوّلین (رک) + و (حرفِ عطف) + رک : ال (ا) + آخرین (رک)]۔

ـــُـ الْاَیّام (۔۔۔ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، شد ی) امذ
دنوں کا سردار ؛ جمعہ کا دن جو تمام دنوں سے افضل ہے ۔ جمعہ کا دن سیّدالایّام ہے۔ (۱۹۲۱ ، مولانا احمد رضا بریلوی ، ترجمۂ القرآن الحکیم ، ۸۸۴)۔[سیّد + رک : ال (ا) + ایّام (رک)]۔

ـــُـ الْبَشَر (۔۔۔ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، ش) صف
حضرت محمد مصطفےٰؐ کا لقب۔

آئے حُسین ہاتھ جو نتھے سے جوڑ کر
بے اختیار رونے لگے سیّدالبشر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۷)۔ وہ اِنسانوں میں سیّدالبشر اور پیغمبروں میں سردارالانبیا کہلایا۔ (۱۹۷۰ ، آوازِ دوست ، ۹۲)۔ [سیّد + رک : ال (ا) + بشر (رک)]۔

ـــُـ الثَّقَلَین (۔۔۔ضم د ، غم ا ، ل ، شد ث بفت ، فت ق ، ی لین) صف۔
حضرت محمد مصطفےٰؐ کا لقب۔

بہرِ ترویحِ روحِ پاکِ حسین
نورِ عینین سیّدالثقلین

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵) [سیّد + رک : ال (ا) + ثقلین (رک)]۔

ـــُـ السّاجِدِین (۔۔۔ضم د ، غم ا ، ل ، شد س ، کس ج ، ی مع) صف۔
عبادت گُزاروں کے سردار حضرت امام حسین کے صاحب زادے علی ابن الحسین (امام زین العابدین) کا لقب ؛ مراد : شوق اور کثرت سے عبادت کرنے والا۔

یہ فرماتے تھے سیّدالسّاجدین
سُوئے قبلہ از مُنصَر کونی زمین

(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۴۷)۔ [سیّد + رک : ال (ا) + ساجدین (رک)]۔

ـــُـ السّادات (۔۔۔ضم د ، غم ا ، ل ، شد س) امذ۔
سرداروں کے سردار ؛ مراد : حضرت محمدؐ۔ اے سیّدالسّادات تُو نے ٹاٹ چھوڑ کر ریشم اوڑھ لیا۔ (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۳۵)۔ [سیّد + رک : ال (ا) + سادات (رک)]۔

ـــُـ الشُّہدا (۔۔۔ضم د ، غم ا ، ل ، شد ش بضم ، فت ہ) صف۔
شہیدوں کے سردار ؛ حضرت امام حسینؑ کا لقب۔ مرثیہ کا اِطلاق ہمارے ہاں ... شہدائے کربلا اور خاص کر جنابِ سیّدالشہدا کے مرثیہ پر ہوتا ہے۔ (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۹۷)۔ سیّدالشہدا آنحضرت کے نواسے اور جنابِ سیّدہ کے لختِ جگر ہیں۔ (۱۹۲۱ ، سیّدہ کا لال ، ۱۴)۔[سیّد + رک : ال (ا) + شہدا (رک)]۔

ـــُـ الطّائفَہ (۔۔۔ضم د ، غم ا ، ل ، شد ط ، کس ء ، فت ف) امذ۔
سالارِ کارواں ، پیشوا ، رہنما ؛ حضرت جنید بغدادی کا لقب۔

سیّد الطائفہ کے حُجّت سے
حال پر علم کو مزیت ہے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۳۸)۔ مولوی اگر نماز روزے کی سیدھی سیدھی تعلیم کریں تو ان کو پُوچھے ہی کون اور سیّد الطائفہ کیسے مانیں (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۸۳)۔ سیّدالطائفہ نے فرمایا کہ عبادت میں سر سقطی سے زیادہ کامل میں کسی کو نہیں پایا۔ (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین ، ۲۸۹)۔ [سیّد + رک : ال (ا) + طائفہ (رک)]۔

ـــُـ الطَّرَفَین (۔۔۔ضم د ، غم ا ، ل ، شد ط بفت ، سک ر ، ی لین) صف۔
ماں اور باپ کی طرف سے سیّد ، کھرا۔ ہمارا نسب نامہ محفوظ ہے اور میں اس سے آپ کو اپنے سیّدالطرفین ہونے کا یقین دِلا سکتا ہوں۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۲۱)۔ [سیّد + رک : ال (ا) + طرفین (رک)]۔

ـــُـ الطَّعام (۔۔۔ضم د ، غم ا ، ل ، شد ط بضم نیز بفت) امذ۔
کھانوں کا سردار ؛ مراد : گوشت ، لحم۔ گوشت میں چونکہ البیومن نائٹرل روغن ، پانی ، نمک وغیرہ موجود ہیں ... درحقیقت یہ سیّدالطعام یعنی کھانوں کا سردار ہے۔ (۱۸۸۸ ، رسالہ غذا ، ۵۷)۔ [سیّد + رک : ال (ا) + طعام (رک)]۔

ـــُـ الْمُرْسَلِین (۔۔۔ضم د ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک ر ، فت س ، ی مع) صف۔
رسولوں کے سردار ؛ حضرت محمد مصطفےٰؐ کا لقب۔

یہ ہے نامور سیّد المرسلیں
کہ آخر ہے وے شافع المذنبیں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰)۔

حبیبِ خُدا سیّد المرسلیں
شفیع الوریٰ ہادیٔ راہِ دیں

(۱۸۳۱ ، اسمٰعیل شہید (ارمغانِ نعت ، ۹۲))۔
وہ حبیبِ خدا ، سیّدالمرسلیں ، خاتم الانبیا ، شاہِ دنیا و دیں
بزمِ قوسین میں ہونگے مسند نشیں ، جشنِ معراج کا آج کی رات ہے
(۱۹۲۴ ، میلادِ اکبر ، ۷۰)۔[سیّد + رک : ال (ا) + مُرسلین (رک)]

ـــِـ اُمَم کس اضا (۔۔۔ضم ا ، فت م) صف۔
اُمتوں کے سردار ، پیشوا ، حضرت محمد مصطفےٰؐ کا لقب۔

آ کر قریب ڈیوڑھی کے شاہِ فلک حشم
رو کر پکارے اے حرمِ سیّدِ اُمم
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۲۴). [سیّد + اُمم (اُمّت (رک) کی جمع)].

---اولادِ آدم کس اضا(---ولین ، کس مج د ، مد ا ، فت د) امذ.
بنی آدم کے سردار ، انسانوں کے سردار ؛ حضرت محمد مصطفیٰؐ کا لقب. حضور صلعم سرورِ انبیا اور سیّدِ اولادِ آدم تھے اس لیے حظیرۂ قدس اور بارگہِ لامکاں میں آپ کو وہاں تک رسائی حاصل ہوئی جہاں تک کسی فرزندِ آدم کا قدم اس سے پہلے نہیں پہنچا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۵۷).

السّلام اے سیّدِ اولادِ آدم السّلام
السّلام اے فیضِ عام و رحمۃ للعالمین

(۱۹۷۵ ، صبا زیری (ارمغانِ نعت ، ۲۶۹)). [سیّد + اولاد (رک) + آدم (رک)].

---اولیا کس اضا(---و لین ، کس ل) امذ.
اولیاء کے سردار ، ولیوں کے پیشوا ، بہت بلند مرتبہ ولی. ہمارے سیّد اولیا کی بیٹی کے ساتھ محبت کرنے سے کچھ اس نے اپنے نفس کو ذلیل نہیں کیا. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۶۴). [سیّد + اولیا (رک)].

---بطحا کس اضا(---فت ب ، سک ط) امذ.
بطحا کا سردار ؛ مراد : نواسۂ رسول حضرت امام حسین.

ساتھ اس کا میں دوں گا کہ جو ہے بیکس و تنہا
فرزندِ نبیؐ نورِ خدا سیّدِ بطحا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۲). [سیّد + بطحا (علَم)].

---جلال کا کُونڈا امذ.
شیخ سدّو ، احمد کبیر وغیرہ کی طرح یہ بھی بزرگ تھے ، عورتیں جن کی نذر نیاز کرتی ہیں.

بہنائی! میرے سر کی قسم آئیو ضرور
کُونڈا کروں گی جمعہ کو سیّد جلال کا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۹۸).

---رُسُل کس اضا(---ضم ر ، س) امذ.
رسولوں کے سردار ؛ مراد : حضرت محمد مصطفیٰؐ. حقیقت سیّدِ رُسُل کی جو پاک زیادہ تمام پاکوں سے ہیں اور معصوم زیادہ تمام معصوموں سے ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۸۹). [سیّد + رُسُل (رک)].

---زادگی (---فت د) امث.
سادات کی اولاد ہونا. اوسوقت سید زادگی ملک سلیمان کی ثابت ہوئی. (۱۸۷۳ ، طلسم ہند ، ۶۰). [سیّد + زادہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زادہ (---فت د) امذ.
سادات کی نسل ، حسبی نسبی سیّد ، سادات کا بیٹا. جیسا بھی شادی کے نام سے کانپ جاتی ہے وہ سوچتی ہے کہ اس کی شادی چمار سے ہی ہو سکتی ہے سیّد زادے سے نہیں (۱۹۸۳ ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۳۳۰). [سیّد + زادہ (رک)].

---زادی امث.
سادات کے خاندان کی بیٹی ، سادات کی نسل کی لڑکی. ہاں ہاں سید زادی تمہیں کوئی کومپلیکس کیچے کو ہونے لگا (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۴۷۵). [سیّد زادہ (رک) (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---عالَم کس اضا(---فت ل) امذ.
دنیا کا سردار ؛ مراد : حضرت محمد مصطفیٰؐ.

تجھ باج دسے کوں جو نہ دیکھی بہتر
تو خلق تجھے سیّدِ عالم کہتی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۷).

جلاتی تھی سر پیٹ کے وہ ثانیِ مریم
بیٹی یہ چھری چل گئی یا سیّدِ عالم

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹).

فریاد ہے فریاد ہے یا سیّدِ عالم
دنیا میری برباد ہے یا سیّدِ عالم

(۱۹۷۵ ، ارمغانِ نعت ، ۲۸۵). [سیّد + عالَم (رک)].

---کا جِنا ، کبھی بگڑا کبھی بنا کہاوت
سیّد کو متلون المزاج تصوّر کر کے کہتے ہیں ، تنک مزاج (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نجم الامثال).

---کائنات کس اضا(---کس مج ء) امذ.
کائنات کے سردار ؛ مراد : حضرت محمد مصطفیٰؐ اس نے جو درود سیّدِ کائنات پر بھیجا اس کی برکتوں سے پروردگار جل شانہ لباس غفران کا اس بندۂ درود خواں کو پہنائے گا . (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۷). [سیّد + کائنات (رک)].

---کبیر کی گائے امث.
رک : سیّد احمد کبیر کی گائے. اُستانی جی یہ جو شاہ عبدالحق کا توشہ یا سید کبیر کی گائے ... اور مسجد میں گلگلے چڑھانے کی رسم ہے تو یوں بھی منّت مانی جاتی ہے. (۱۹۱۶ ، معلمہ ، ۶۹).

---کونَین کس اضا(---و لین ، ی لین) امذ.
دونوں جہانوں کے سردار ؛ مراد : حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم.

سیّدِ کونین ختم المرسلین
دورِ آخر میں ہے فخر الاولین

(۱۸۸۷ ، شاخ عظیم آبادی (ارمغانِ نعت ، ۱۰۹)).

وہ رحمتِ عالم ہے شہِ اسود و احمر
وہ سیّدِ کونین ہے آقائے امم ہے

(۱۹۷۵ ، ارمغانِ نعت ، ۳۳۲). [سیّد + کونین (رک)].

---کی گائے امث.
وہ گائے جو سیّد سالار مسعود غازی وغیرہ کے نام پر ذبح کرتے ہیں ، بطور منّت ذبح کی جانے والی گائے.

سیّد کی جہاں گائے ہو یا شیخ کا بکرا
تھکارا سمجھنا اسے تم پیر نہ کہنا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۲۰).

ـــ لَولاک کس اضا (ـــو لین) امذ.
(کنایۃً) حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم.

بڑھ کر مدد سیّدِ لولاک کرے گا
کفّار کے قضیے کو بھی پاک کرے گا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۷).

جہاں میں سیّدِ لولاک ختم المُرسلیں آئے
رسول اللہ آئے رحمت اللعالمیں آئے

(۱۹۷۴ ، صد رنگ ، ۴۰). [سیّد + لولاک (رک)].

ـــ مُختار کس صف (ـــضم م ، سک خ) صف.
صاحبِ اختیار سردار ؛ مراد : حضرت محمد مصطفےٰؐ.

یہ احمد ہے کہ نبوت ہوئی اس پر ختم
یہ فاطمہ کہ وہ ہے بنت سیّدِ مختار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۹۰). [سیّد + مُختار (رک)].

ـــ والا کس صف ؛ صف.
جنابِ سیّد ، سیّدِ محترم ؛ (احتراماً) خطاب کا ایک کلمہ.

کی عرض یہ حیدر نے کہ اے سیّدِ والا
سبقت کروں حضرت پہ یہ مقدور ہے میرا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۸). [سیّد + والا (رک)].

سیدا (ی مع) صف (قدیم).
رک : سیدھا.

کبھی من میں کیا خُوب سیدا ہے جان
گُرو را کتا کر ہوی پشیمان

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۲۳)).

نہ سیدا نہ ڈاوان پچھا آگا
نہ اپرال مل کا اوسے لا کلا

(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۵). [سیدھا (رک) کا قدیم اِملا].

ـــ قَدَم (ـــفت ق ، د) امذ (قدیم).
سیدھا قدم ، دایاں پانو.

پہنے جب موزہ کوش جب
سیدے قدم کوں پہن اوّل

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۶۲). [سیدا + قدم (رک)].

سیدار (ی مع) امث.
سُرخی مائل نرم لکڑی کا نام ، دیودار ، دیار. سیدار ... یہ سُرخی مائل نرم اور خاص خوشبو لئے ہوئے ہوتی ہے اس لکڑی کا نمبر مہوگنی کے بعد آتا ہے. (۱۹۸۵ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۰۸). [انگ : Cedar].

سیّدانی (ی لین) امث.
سیّد کی تانیث ، سیّد عورت ، سیّدہ. دلّی والی کی جگہ «دہلوی» بولتے ہیں ، اسی طرح اور الفاظ ہیں اور عورتوں میں شیخانی ، سیدانی ، اُستانی وغیرہ. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۲). تُو نے سخی دربار سے ایک ایسی سیدانی کو اُٹھا دیا جو تُجھ سے زیادہ حق دار ہے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۵۰).

پلٹ کر اک نظر پھر دیکھ لے اے چاند امامت کے
بھرا ہے خُون کچھ سیدانیوں کا چوبِ محمل میں

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۳۰۷). ان کے علاوہ باقی الفاظ کے لئے نی یا انی کا لاحقہ زیادہ کرتے ہیں جیسے کہ مرغ سے مرغی مور سے مورنی ... سیّد سے سیدانی وغیرہ. (۱۹۷۲ ، اُردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۸۸). [سیّد + انی ، لاحقۂ تانیث].

سید کَرْنا محاورہ (قدیم).
نِشانے پر بٹھانا ؛ سدھ کرنا ، صحیح طور پر استعمال کرنا ، لگانا. اس نے کہا میاں صاحب میں ایک منتر سید کرتا ہوں ، ہم نے کہا جس روز تیرا منتر سیدھ ہو ہم کو بھی ساتھ لے چلنا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۴۳).

سَیِّدُنا (فت س ، شد ی بفت ، سک د) صف.
ہمارے سردار ، ہمارے راہبر ، انبیا ، خلفا ، ائمہ اور بزرگانِ دین کے نام کے ساتھ احتراماً مستعمل. حضرت سرورِ عالم سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب ان کا نام شیبۃ الحمد ہے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۷). حسبی سِلسلہ ... سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ تک جا پہنچتا ہے. (۱۹۲۹ ، تختِ طاؤس ، ۳۲). یہاں پر مخدومنا و سیّدنا الشیخ ابوالرضا محمدؒ کے احوال و آثار جس قدر میں نے جمع کرنے کا اِرادہ کیا تھا ، ختم ہوئے. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین ، ۳۳۰). [سیّد (رک) + ع : نا ـ ہمارا (ضمیر جمع متکلم)].

سَیِّدَہ (فت س ، شد ی بفت نیز بکس ، فت د) امث (تراکیب میں سیدۃ).
سیّد (رک) کی تانیث ، سیدانی ؛ جناب فاطمۃ الزہرا بنت حضرت محمد مصطفےٰؐ کا لقب.

الٰہی سیّدہ کو صبر دے دے سامنے اس کے
لہو میں ایک سر غلطاں ہے مثلِ دُرِّ غلطانی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۶۶). ہارون کے خوف سے کانپنے لگا اور ... قدموں پر اپنا سر رکھ دیا اور عرض کیا کہ اے سیّدہ میری ہلاکت میں کوشش نہ کر. (۱۹۶۵ ، دشت شام ، ۱۲۶۰). [سیّد (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ النِّسا (ـــضم ۃ ، غم ا ، ل ، شد ن بکس) امث.
رک : سیّدہ ، خواتین کی سردار ، عورتوں کی راہنما. یا سیدۃ النسا یہ کیا حال اپنا بناتی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۵). یا سیدۃ النسا جناب الٰہی نے اس سے کہا کہ تو اپنی واردات ہر روز جناب علی علیہ السلام سے کہہ دیا کر. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۲۱). [سیّدۃ + رک : ال (۱) نسا (رک)].

سیدی (۱) (ی مع) امذ.
حبشی ، سوڈان کا باشندہ. دیکھو اس ملک میں آدمی سیدی قوم سوداگری کے لئے آتے ہیں. (۱۸۵۹ ، مرات الصدق ، ۷۳)

یہاں بی ہاں میں گئی ہوں وہاں بھی وہی سیدی عنبر کی جورو ہاں رحمن پہچان گئی تو. (۱۹۰۹ء، واقعہ، عقد ثریا، ۷۷). [رک: شیدی].

سیدی (۲) (ی مع) صف مث (قدیم).
سیدا کی تانیث، سیدھی، دائیں، (الٹی کی ضد).

روانہ ہوا واں تے شہ بانہ صف
کہ مرداں کوں ہے فتح سیدی طرف

(۱۶۰۹ء، قطب مشتری، ۵۹).

جتا ہے ہلیہ سچ پلیدی
ہو بات ہے راست بات سیدی

(۱۷۰۰ء، من لگن، ۳۵). [سیدا (رک) کی تانیث].

سیّدی (فت س، شد ی بفت) صف.
۱. میرے سردار، میرے راہنما، میرے قافلہ سالار.

سیّدی جانِ جہاں جانِ نگہبانِ جہاں
رحم کر رحم کہ اب جان پہ بن آئی ہے

(۱۹۵۲ء، رخت سفر، ۱۰۹). **۲. سیادت، سادات سے تعلق.** اس خاندان کے مُورثِ اعلیٰ خضر خاں کو کسی بزرگ درویش نے سیّدی کے لفظ سے مخاطب کر لیا تھا یعنی سیدی یعنی سردار. (۱۹۶۹ء، میرا افسانہ، ۱۳). [سیّد (رک) + ع: ی - میرے/ میری (ضمیر متکلم واحد)].

سیدھ (ی مع) امث.
۱. سیدھا پن، سیدھائی، ٹیڑھ کی ضد، (کجی کا نقیض). جب کسی موقعہ کی سیدھ دریافت کرنی منظور ہو، تو گول سوراخ پر آنکھ لگا کر سامنے کی چھڑی میں سے اس کو دیکھتے ہیں. (۱۸۷۶ء، مصباح المساحت، ۲ : ۳). لاٹھی کا ایک سرا عین لیٹنے کی سیدھ چارپائی کے سوکھے میں پھنسا کر ... دبایا. (۱۹۸۶ء، انصاف، ۲۲۱). **۲. رُخ، سمت جو بالمقابل ہو، قطار میں خواہ فاصلے سے ہو، متعاقب، آگے.** ان مقامات یا ان کی سیدھ پر پہنچے تو غسل یا صرف وضو کر کے نئے کپڑے پہنے. (۱۸۹۵ء، ترجمہ قرآن مجید، نذیر، ۴۸). اس سیدھ میں جامع مسجد کے برج اور مینار دکھائی دیتے ہیں. (۱۹۰۳ء، چراغ دہلی، ۲۲۴). دیگر قبور.. قبلہ کے لحاظ کی وجہ سے ذرا آڑی بنی ہیں اور دوسری قبروں کی سیدھ میں نہیں. (۱۹۰۸ء، مخزن، ستمبر، ۶۰). **۳. ایک کے نیچے ایک، اوپر تلے، ایک سطح پر.** قاعدہ اوّل اعداد کو برعایت مراتب موافق جمع صحیح کے اوپر تلے لکھو اس طرح سے کہ علامت ہمزہ کی تمام سطور میں ایک سیدھ پر واقع ہو. (۱۸۵۴ء، تسہیل الحساب، ۵۹). **۴. متوازی، جواب میں.** بالکل اس کی سیدھ میں اوپر کا حصہ تراشا جائے گا، شکل صحیح لگے گا اور آخر تک بدستور قائم رہے گا. (۱۹۶۳ء، صحیفۂ خوشنویساں، ۲۰۳). **۵. سادگی، بھولپن.**

پھر دیں عجب ادائیں اُس شوخ سیم تن میں
اک ٹیڑھ سادگی میں اک سیدھ بانکپن میں

(۱۸۷۸ء، گلزار داغ، ۱۳۱). [س: سیدھ सीध].

---باندھنا محاورہ.
۱. شست لگانا، ہدف بنانا، نشانہ بنانا. ایک بڑی سی پلّی کسی نے ایسی سیدھ باندھ کر پھینکی کہ ٹھیک پمونوس کے ماتھے پر لگی. (۱۹۴۳ء، تائیس (ترجمہ) ۲۷۷). **۲. کسی طرف جانے کا رُخ یا مستقل ارادہ کرنا، کسی سمت چل دینا.** جس کام پر مامور ہوئے اسی کام کی نیت اور اسی منزل کی سیدھ باندھی اور چلے گئے. (۱۸۸۳ء، دربار اکبری، ۵۱۵). دلی سے نکل کر بنگالے کی سیدھ باندھی. (۱۹۳۰ء، چار چاند، ۱۰۸).

---رُخَہ (---ضم ر، فت خ) امذ. ---سیدھ رُخا.
ایک ہی سیدھ میں، ایک قطار میں. سیدھ رُخہ ... یعنی دان کا رُخ سیدھ ہوتا ہے یعنی ڈنٹھی کلاز اور سورمخجہ سب سیدھی لکیر میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۶۲ء، مبادی نباتیات، ۱۳۶). [سیدھ + رُخ (رک) + ہ/ا، لاحقۂ صفت].

---لینا محاورہ.
راست ہونا، موافقت کرنا، سیدھ پکڑنا.

اگر سیدھ لے کر کہیں ہو قوی
تو اس بات کو مان لے واقعی

(۱۹۰۲ء، سیرالافلاک، ۷۵).

---میں م ف.
سامنے، بالمقابل، ہم رُخ، برابر میں، متوازی، محاذی. گرمی کے موسم میں بہ نسبت جاڑے کے دنوں کے ہمارے سر پر آفتاب چڑھتا ہے اور زیادہ تر سر کی سیدھ میں ہوتا ہے. (۱۸۹۰ء، جغرافیہ طبیعی، ۱ : ۲۵). نشانے کی اس طرح شست لیں کہ ان کی آنکھ کسی قدر اوپر اور نشانے کی سیدھ میں رہے. (۱۹۳۰ء، فنون سپہ گری و اسپورٹس، ۱۱۹). سوراخ کی سیدھ میں کارک بورر کو گھمائیں. (۱۹۷۱ء، عملی کیمیا، ۳).

---میں ٹیڑھ لگانا محاورہ.
بنے بنائے کام کو بگاڑنا، سہل کام کو مشکل بنانا.

سیج کو کٹھن بنا رکھا تھا
سیدھ میں ٹیڑھ لگا رکھی تھی

(۱۹۵۹ء، گل نغمہ، فراق، ۳۰۳).

سیدھا (۱) (ی مع). (الف) صف.
۱. راست، جس میں کجی نہ ہو (ٹیڑھے کا نقیض).

تیرے اَبرو نے کماں کو تیر سا سیدھا کیا
پیش مژگاں تیر خم مثلِ کماں ہو جائے گا

(۱۸۳۱ء، دیوان ناسخ، ۲ : ۹). پنی لگائی ہوئی ہے تو ڈورا دے کر اس کو کوکا، کوک چکے تو پہلے یہ دیکھا کہ سیدھا ہے، پھر بخیہ کیا. (۱۹۰۸ء، صبح زندگی، ۱۶۲). **۲. دایاں (بایاں یا الٹا کی ضد)** پیر کی مجلس میں بیس (بیٹھ) کر پیر کی طرف دیکھے یا اپنے سینے کی طرف سیدھے، باویں نا دیکھے. (۱۶۰۳ء، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ۴۹).

اگر دشمن نے سیدھا ہاتھ میرا
کیا تن سے جُدا، دکھ دے گھنیرا

(۱۷۳۲ء، کربل کتھا، ۱۷۰). اپنی ریش مبارک کو بائیں ہاتھ سے

تمام کے سیدھے ہاتھ سے اشارہ فرمائیں گے۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۵)۔ اندر داخل ہوتے ہی اس کی نظر سیدھے ہاتھ والے کھلے ہوئے دروازے پر پڑی۔ (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱۶۵)۔ **۳. سامنے کا رُخ ، بالائی سطح ، اوپری حصّہ ، بیرونی رُخ ، ابرا (اُلٹا کا نقیض)۔**

تن کی عریانی سے بہتر نہیں دنیا میں لباس
یہ وہ جامہ ہے کہ جس کا نہیں اُلٹا سیدھا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۹)۔ پھر کرتہ سیدھا کیا ایک انگل سے کم گھیر سوڑا۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۶۲)۔ **۴. بھولا بھالا ، نیک ، شریف ، نیک اطوار ، مسکین۔**

دیکھو سیدھوں سے نہ ٹیڑھے ہو جتنے
ہم سے تم ہر بات میں بل کر گئے

(۱۸۱۸ ، انشا ، د ، ۱۰)۔

اے آسماں صد مرحبا
سیدھوں سے اتنا خم رہا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۱۹۷)۔ کچھ ایسا سیدھا اور نیک واقع ہوا تھا کہ تمام جھگڑوں سے الگ تھلگ ، مدرسہ اور کتاب کے سوا تیسری چیز سے واسطہ ہی نہ تھا۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۳۱)۔ تمہارا لڑکا لڑکیوں سے زیادہ سیدھا ، تم اگر اس کو دولت کے جال میں پھنسانی ہو تو بسم اللہ۔ (۱۹۲۳ ، وداعِ خاتون ، ۵)۔ **۵. ٹھیک ، آسان ، ابہام سے پاک ، واضح۔**

مرضِ عشق میں آرام کسی طور نہیں
کبھی سیدھا جو دم آیا تو کلیجا اُلٹا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴۴)۔

بل پڑا ابرو پہ اُمید نگاہِ لُطف میں
کیا ہمارے سیدھے مطلب کا تھا یہ ٹیڑھا جواب

(۱۸۸۴ ، قدر ، ک ، ۱۵۳)۔ اگر ہدایتوں پر پُوری طرح عمل کیا جائے تو رفتہ رفتہ سب کام سہل اور سیدھے ہو جائیں گے۔ (۱۹۳۰ ، متعلق دباغت ، ۱۶۵)۔ **۶. سچّا ، مخلص ، کھرا۔** آہ افسوس دل میں بوجے سولو کے نزدیک انو کا بولنا کیا سیدھا ہے؟ تو سون ہور دھکر (دیکھو) انو اس کلمے کا کیا ذوق لیتے ہیں۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۲۷)۔

ٹیڑھی باتیں غیر لوگوں کو سُنایا کیجئے
ہم تو سیدھے آدمی ہیں ہم سے ہے بیکار کج

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۴۳۰)۔ کریتن نے عرض کی کہ حضور وہ اپنی ذات کے واسطے ٹیڑھے سہی لیکن معاملات کے ایسے سیدھے کہ کسی بات میں عذر نہیں۔ (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۱۹)۔ **۷. غیرمتحرک ، جس میں ہلچل نہو ، ہموار ، سپاٹ۔** سمندر ایسا سیدھا ، چپ چاپ تھا کہ ذرا بھی اس میں تموج نہ تھا۔ (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۲۱۰)۔ **۸. (عو) موافق ، مہربان ، حسبِ مرضی۔** اب تو اس کا خاوند بیوی سے سیدھا ہے۔ (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۳۶)۔ (ب) م ف۔ **۱. براہِ راست ، بغیر رُکے ؛ بغیر رکاوٹ کے ، بلا جھجک۔**

کیا جذبِ عشق ہے کہ ہوا جس طرف کی ہو
سیدھا چلے غبار مرا کوئے یار کو

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۸۸)۔ مرشد زادے کی شان میں بے ادبی نہ کرنا ، نہ مانا آخر سیدھا جہنم کو روانہ ہوا۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۱۳)۔ وہ سیدھے حضرت علی کے پاس پہنچے۔ (۱۹۳۰ ، فاطمہ کا لال ، ۳۳)۔ **۲. عمودی ، استادہ ؛ عموداً۔** ہر ایک کوٹھری میں سوا ایک آدمی کے دوسرے کی جگہ نہ تھی اونچاؤ اس کا ایسا کہ کوئی آدمی سیدھا کھڑا نہ ہوسکتا۔ (۱۸۳۷ ، تاریخ یوسفی ، کمل پوش ، ۸۳)۔ جیسے ہی خطرہ محسوس ہوتا ہے سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، اساسی حیوانیات ، ۲۲۹)۔ [سیدھ + ا ، لاحقۂ نسبت و تمیز]۔

ـــ اُلٹا / اُولٹا (ـــ ضم ا ، سک ل) صف۔
رک : اُلٹا سیدھا جو زیادہ مُستعمل ہے۔

شاعری کا نہیں دعویٰ ہے سحر کو لیکن
نظم کر لیتا ہے مضمون کوئی سیدھا اولٹا

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۵۱)۔

ـــ اوڑما (ـــ و مج ، سک ڑ) امذ۔
دو کپڑوں کے درمیان پھیردار سلائی۔ پہلے میں تم کو سیدھا اوڑما بتاؤں ، ایک الٹا اوڑما کہلاتا ہے ، پھر وہ بتا دوں گی۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۶۳)۔ [سیدھا + اوڑما (رک)]۔

ـــ آنا محاورہ۔
۱. دو ٹوک آنا ، بغیر روک ٹوک کے آنا ، براہ راست آنا ، سامنے سے آنا ، اِدھر اُدھر نہ بھٹکنا۔

سنگِ اسود کو جو دیکھا تو صنم یاد آیا
سیدھے ، کعبے سے جو اوٹھے تو کلیسا آئے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۱)۔ **۲. سامنا کرنا ، مارنے کو تیار ہو جانا ، مد مقابل آنا** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔

ـــ بَخت (ـــ فت ب ، سک خ) امذ۔
اچھا مقدر ، اچھی قسمت ، خوش نصیبی کا زمانہ ، بھلے دن۔

بے بلائے گھر میں آ جائیگا وہ دلبر مگر
بخت سیدھے چاہئیں اور اچھی قسمت چاہئے

(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۱۰۲)۔ [سیدھا + بخت (رک)]۔

ـــ بَنانا (بَنا دینا) محاورہ۔
۱. کجی دُور کرنا ، ٹیڑھ نکالنا۔

ناوکِ مژگاں برگشتہ سے کی تھی ہمسری
کیوں نہ سن کر تیرگر سیدھا بنائیں تیر کو

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۸۸)۔ **۲. بل نکال دینا ، اَکڑ دُور کر دینا ، اینٹھن دور کرنا۔**

خط نے کیا سیدھا بنایا کاکُلِ خمدار کو
کر دیا بیکار مورِ ناتواں نے مار کو

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۸۱)۔ **۳. درست کرنا ، ٹھیک بنانا ، سرزنش کرنا ، سزا دینا ، سرکشی دُور کرنا۔**

اے آہ ذرا بنا دے سیدھا
ہے چرخ میں سخت کج ادائی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۳۳)۔ ایسا سیدھا بناؤں کہ مدّت تک یاد رہے۔ (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۶۲)۔ **۴. تربیت کرنا ، راہ پر لانا۔**

اس شریر لڑکے کو کسی اچھے اُستاد کے سپرد کردو ، وہ چند روز میں سیدھا بنا دے گا. (١٩٠٩ ، نوراللغات ، ٣ : ٣٣٣).

---بننا محاورہ.
سیدھا بنانا (رک) کا لازم ؛ کجی دُور ہونا، درست ہونا، اکڑ نکلنا، غرور ختم ہونا

کیا اکڑ سکتا ہے ظالم تیری تیغ دمع کے حضور
خوب سا سیدھا بنے گر دیکھ کر بل کھائے سرو

(١٨٣٠ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ١٦٢).

---بیٹھنا محاورہ.
کارگر ہونا ، درست ہونا ؛ موافق مطلب ہونا.

جب نہ سیدھا بیٹھا منصوبہ کوئی
اٹھا تب جانکی سے یہ بولی

(١٩٣٦ ، جگ بیتی ، ١٨٠).

---بھنڈارا (---فت بھ ، سک ن) امذ.
(تیغ زنی) بائیں جانب کولھے اور پسلی کے درمیان کی ضرب (فن تیغ زنی ، ٩٠١). [سیدھا + بھنڈارا (رک)].

---پن / پنا (---فت پ) امذ.
١. **معصومیت ، بھولا پن.**

تم اور سر ظلم و بدعت و جور
میں اور مرا سیدھا پن ہمیشہ

(١٨٨٦ ، دیوانِ سخن ، ٢٨٠).

کسی ظالم کے اک ناز تبسم ہی کا کیا کہنا
نہ جانے کس قدر انداز سیدھے پن کے آتے ہیں

(١٩٥٩ ، صد رنگ ، ٩٠). ٢. **سادگی ، بے ساختگی.** حالی نے ... شاعری میں سیدھا پن اور فطری انداز نظیر سے حاصل کیا. (١٩٨٦ ، اُردو نیٹ ، ٩ : ٣٠٩). [سیدھا + پن ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

---جانا محاورہ.
بغیر روک ٹوک چلے جانا ، براہِ راست پہنچنا

وہ جو چلے ہیں اتنی جلدی ، دیکھیں کدھر کو جاتے ہیں
ٹھہرتے ہیں رستے میں کہیں یا سیدھے گھر کو جاتے ہیں

(١٨٣٩ ، کلیاتِ ظفر ، ٢ : ٨٧).

تیرے کرم سے یہ اُمید ہے مجھے شاہا
کہ سیدھا جاؤنگا جنت میں بے وساطتِ حور

(١٩٦١ ، کلیاتِ اختر ، ١٠).

یاد میں ساقیٔ کوثر کے ہوئے یہ بن کر
سیدھے جنت میں گئے ، خاصے مسلمان رہے

(١٨٩٥ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ٢٨٦).

---جواب (---فت ج) امذ.
دو ٹوک جواب ، کھرا جواب.

کہہ دیا منہ بھر کر مجھکو جواب آتا نہیں
کوئی کج بحثی کرے تو ہے یہی سیدھا جواب

(١٩٣٣ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ٣٣). [سیدھا + جواب (رک)].

---جواب دینا محاورہ.
صاف صاف جواب دینا ، واضح بات کہنا ، کھری بات کہنا

کیوں آرزوئے وصل کروں اس سوں اے ولی
دینا نہیں ہے ناز سوں سیدھا جواب آج

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٦٨). جس کے گھر میں بیری ہوتی ہے ، پتھر تو آیا ہی کرتے ہیں ، نہیں کرنا منظور، سیدھا جواب دیدینا. (١٨٩٩ ، رویائے صادقہ ، ٥٩).

---چلنا محاورہ.
راہِ راست اختیار کرنا ، مخلص رہنا ، دوستانہ عمل کرنا ، شائستہ رویّہ رکھنا. وہ مجھ سے ٹیڑھا بھی چلے تو میں سیدھا ہی چلوں گا. (١٨٨٣ ، دربارِ اکبری ، ٣٣٣).

---راستہ / رستہ لینا محاورہ.
فوراً چلا جانا ، توقف نہ کرنا.

کچھ جواب اس نے دیا خط کا جو اُلٹا سیدھا
نامہ بر نے مرے رستہ لیا گھر کا سیدھا

(١٨٣٩ ، کلیاتِ ظفر ، ٢ : ١٠٧).

---رہنا محاورہ.
موافقت کرنا ، ساتھ دینا ، عہد پر قائم رہنا ، وعدہ نبھانا. جب تک وہ لوگ تم سے سیدھے رہیں عہد پر قائم رہیں تم بھی ان سے سیدھے رہو. (١٩٠٢ ، تحقیق الجہاد ، ٣٠).

---سا صف.
١. **آسان ، سہل ، معمولی ، غیر مبہم.**

رہِ اُلفت کو اک سیدھا سا رستہ ہم نے جانا تھا
مگر دیکھا تو اس رستے میں صدہا پیچ و خم نکلے

(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ٢١٦). سیدھا سا مقدمہ اس کے سامنے بیان کرو تو سمجھ نہیں سکتا. (١٨٩٩ ، رویائے صادقہ ، ٨٧). ٢. **غریب ، مسکین ، بے کپٹ ، جس میں چھل فریب نہ ہو ، بے کینہ ، بے تکلف ، جس میں غرور و تکبر نہ ہو** (نوراللغات). [سیدھا + ف : سا ، حرفِ تشبیہ].

---سادا / سادھا صف.
بھولا بھالا ، سادگی پسند ، سادہ مزاج ، سادہ لوح.

ترے سیدھے سادے ہم تو بھلے آدمی ہیں یارو
ہمیں کج جو سمجھے سو خود ولدالحرام اُلٹا

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ١٥).

چل گئی چال آپ کی یہ بر
سیدھے سادے تھے آ گئے دم میں

(١٨٩٢ ، مہتابِ داغ ، ١٣٣). وہ بے حد مستقل مزاج اصول کا پکا ، سیدھا سادا اور صاف سچا آدمی تھا. (١٩٣٧ ، ادبی تبصرے ، ٢٨). یہ وہ حضرات تھے جو سیدھے سادے سچے مسلمان تھے. (١٩٤٢ ، صد رنگ ، ١٠). ٢. **معمولی ، واضح ، جس میں پیچیدگی اور اُلجھن نہ ہو، غیر مبہم.** کبھی سیدھے سادے طور پر بھی کہہ دیتے ہیں. (١٨٨٩ ، جامع القواعد ، محمد حسین آزاد ، ٨٦). سیدھا سادا سبب یہ ہے کہ سوالات کا

جواب دینے سے پہلے ان سوالات کو متعیّن کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات ، ۳)۔ ۳. **سچّا ، تصنع اور بناوٹ سے پاک**. مذہبِ اسلام ایک سیدھا سادھا مذہب ہے جس کے لیے کلمۂ توحید پڑھنا کافی ہے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۵۰)۔ [سیدھا + سادا/سادھا (رک)].

---سچّا (---فت س ، شد ج) صف مذ.
ایماندار ، راست گو (ماخوذ : علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات)۔ [سیدھا + سچّا (رک)].

---سُنّنا محاورہ.
بات ماننا ، رضا مند ہونا ، توجہ دینا. میں تو چڑھاؤنگی تو سیدھا سن یا اُلٹا ، میں تو چڑھاؤں گی مجھے تو اب یہی چڑھی ہے. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۲۵)۔

---سَوال کَرنا محاورہ.
واضح طور پر پوچھنا ، براہ راست دریافت کرنا.

جب نوٹ کر چکا وہ جو سنتا گیا تھا حال
تو جانکی سے اس نے یہ سیدھا کیا سوال

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۱۳)۔

---سیدھا (---ی مع) صف.
آسان ، سہل ، تصنع سے پاک.

طرز ٹیڑھی ہے سخن کی ترے کس سے ہو ، ادا
ظفر انداز ہے یاروں کا تو سیدھا سیدھا

(۱۸۵۳ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۹)۔ غزل میں گاؤں شراب بھی میں ہی پلاؤں پھر لطف حاصل ہو یہ کہہ کر پی شگوفہ بیچ صحبت میں بیٹھیں ... سیدھا سیدھا ٹھیکہ بھی بجانے لگیں۔ (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۹۸۳)۔ [سیدھا + سیدھا (رک)].

---کاٹ امذ.
(تیغ زنی) گردن یا جسم کے کسی حصّہ پر سیدھا کیا جانے والا وار. سیف و سپر کے ذکر میں جن کے ضربوں کے نام یہ ہیں سیدھا کاٹ اس کی گردش مثل طمانچہ کے ہے اور ضرب اس کی سر سے پاؤں تک پڑتی ہے.(۱۸۹۸ ، قوانینِ حرب و ضرب ، ۳۳)۔ اول سیدھا کاٹ پھر اُلٹا کاٹ مارے پھر بائیں پاؤں کی طرف کھڑا کاٹ مارے. (۱۹۲۵ ، فنِ تیغ زنی ، ۲۱)۔ اف : لگانا ، مارنا. [سیدھا + کاٹ (رک)].

---کاٹ مارْنا محاورہ.
(تیغ زنی) وار کرنا ، حملہ کرنا ، ضرب لگانا. دائیں ہاتھ اور پاؤں کو آگے بڑھانے اور اندر کے چکر سے سیدھا کاٹ مار کے ہاتھ کو دائیں گردش سے پشت پر لانے اس کے بعد بایاں ہاتھ اور پاؤں آگے بڑھائے. (۱۹۲۵ ، فنِ تیغ زنی ، ۱۹)۔

---کَرْنا / کر لینا محاورہ.
۱. **راہِ راست پر لانا ، گمراہی سے بچانا**. تقدیر کی خبر نہ تھی کہ سید کاظم کو سیدھا کرنے جاتا ہوں ، اُلٹی میری کرکری ہو جائے گی. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۲۰)۔

واسطے عبرت کے کیا سے کیا بنا دیتی ہے یہ
سیدھا کرنے کے لئے قدرت سزا دیتی ہے یہ

(۱۹۳۸ ، کسان کی آہ ، ۱۱)۔ ۲. **غرور مٹانا ، قابو میں لانا ، سرکشی دور کرنا ، کس بل نکالنا**.

کرے گی دیکھئے کس کس کو سیدھا
یہ ٹیڑھی وضع تیری بانکی بانکی

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۶۷)۔

کیا ہے اس نے بڑے سرکشوں کو یوں سیدھا
کہ جنتری سے کوئی جس طرح نکالے تار

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۳۷)۔ اب لاٹھی مارنا ہو یا پھول کی چھڑی چلانا ، میں بے سیدھا کیے نہ رہوں گی. (۱۹۲۳ ، طاہرہ ، ۲۲)۔
۳. **کجی دور کرنا ، خم نکالنا ، سنوارنا بنانا**.

کون یوں شانے سے ہر وقت کرے گا سیدھا
خوب بل کھائے گی وہ زلفِ دوتا میرے بعد

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۵۷)۔ ۴. **مار پیٹ کر راہ راست پر لانا ، سزا دینا**. جن کو اپنے سے بل کرتے دیکھا اون کو سیدھا کرنے لگا. (۱۹۳۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۱۸)۔

سیدھا کروں گی آج رقیبہ کو خوب سا
آڑا منگالے پر ہوا ترچھا ، کمال ہے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۹۶)۔ ۵. **نشانہ لینا (عموماً تیر کے ساتھ) ، شست باندھنا**.

ترچھی نظروں سے نہ دیکھو عاشقِ دلگیر کو
کیسے تیر انداز ہو سیدھا تو کر لو تیر کو

(۱۸۳۶ ، دفترِ فصاحت (وزیر) ، ۱۳۹)۔

آتشِ آہ نے بل خاک نکالے دیکھو
سیدھے کرتا ہے ادھر ناوکِ مژگاں کوئی

(۱۹۰۵ ، داغ ، مہتابِ داغ ، ۱۷۱)۔ ۶. (اُ) **رُخ کو سامنے لانا ، درست و ہموار کرنا ، حالت ٹھیک کرنا**. یہ روٹی رکھنے کی چنگیر جو ٹیڑھی ، بڑنگی پڑی ہوئی ہے ، سیدھی کر کے رکھو. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۳۶)۔ اخبار کو موڑ توڑ کر پھینکنے والا تھا کہ کچھ خیال آگیا ، اخبار کو سیدھا کیا. (۱۹۳۰ ، صید و صیاد ، ۲۳)۔ (اُا) **استوار کرنا ، رخ ٹھیک کرنا ، پنجے پر کھڑا ہونا**. بائیں پاؤں کا پنجہ سیدھا کر کے کھڑا کاٹ مارے. (۱۸۹۸ ، آئینِ حرب ، ۳۶)۔ ۷. **کمانا ، کھرا کر لینا ، حق الخدمت یا معاوضے کو حاصل کر لینا**. ایک وکیل گھنٹہ بھر بحث کرکے ایک ہزار سیدھا کر لیتا ہے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۵۵)۔

---گھاٹ امذ.
سیدھا باڑھ. آگ ہی تو لگ گئی تن بدن میں ، ہاتھ میں سیدھے گھاٹ کا سوسن پتہ تھا. شب سے کھینچ ، ایک اِن جو دیتا ہوں ، دو انگل پھیلا آنکھ میں اتر گیا. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۶۳)۔ [سیدھا + گھاٹ (رک)].

---گھر خُدا کا کہاوت.
اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو آخر کار ہر مصیبت میں بار بار خدا کو یاد کرتا ہے ، سر جھکا کر خدا کو یاد کرنے میں نجات جانتا ہے یا بار بار کسی کے پاس مدد کے لیے جاتا ہے.

جُھکا جو سرو نہ مسجد کو تاکا
مثل سچ ہے کہ سیدھا گھر خدا کا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر (مظفر علی) ، ۳ : ۵۲).
میرے دل کو بتوں نے خوب تاکا
مثل سچ ہے کہ سیدھا گھر خدا کا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۸۱).

۔۔۔لے جانا نَہ اُلٹا لینے جانا محاورہ.
کسی طرح قابو میں نہ آنا ، کسی بھی بات کو نہ ماننا ، کسی پہلو رضا مند نہ ہونا.
تم نہ سیدھے لیے جاتے ہو نہ صاحب اُلٹے
آپ ہی شکوے کرو آپ ہی شرماؤ بھی
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۶۹).

۔۔۔مارگ (۔۔۔سک ر) امذ.
سیدھی سڑک ، صراطِ مستقیم ، سیدھی راہ ، سیدھا رَستہ ، راہِ راست.
سیدھا مارگ دہرنا پاؤ
حق کو پاوے دیکھو جاؤ
(۱۶۰۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۹)). [سیدھا + مارگ (رک)].

۔۔۔مُسَلْمان (۔۔۔ضم م ، فت س ، سک ل) امذ.
۱. **بھولا بھالا ، بے ضرر ، بے کپٹ ، جو شریر نہو.**
لطف لازم ہے کہ ہیں سیدھے مسلمان آپ تو
بھول کر کعبے سے آئے جانبِ بُت خانہ ہم
(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر (مظفر علی) ، ۲ : ۲۳۲).
چلا سیدھے مسلمانوں پہ ہر دم
بُتو کافر بہت اچھا بہت خُوب
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۹۹).
ستاتے ہیں یہ بُت سیدھا مسلماں جان کر مجھ کو
انہیں تو چاہئے والا بھی ان کی جوڑ کا ملتا
(۱۹۰۹ ، درشہوار ، بیخود ، ۵). ۲. **پرہیزگار ، متقی ، پختہ ایمان والا.**
الہیٰ حور حصّہ ہو کسی سیدھے مسلماں کا
بس وہ چاہئے معشوق جو بانکے سے ہو بانکا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۸). [سیدھا + مسلمان (رک)].

۔۔۔نام نَہ لینا محاورہ.
طعن و طنز پر مصر رہنا.
کتنا ٹیڑھا ہے وہ ظالم مجھ سے
نام لیتا نہیں میرا سیدھا
(۱۹۰۳ ، فیضانِ شوق ، ۳۵).

۔۔۔نِکَل آنا محاورہ.
صاف بچ جانا ، مشکلوں میں نَہ پھنسنا.
تسبیح و مصلےٰ سے پڑے پھیر میں زاہد
دل سے جو گیا کعبہ میں سیدھا نکل آیا
(۱۸۵۲ ، کلیات منیر ، ۲ : ۳۸۶).

۔۔۔ہاتھ صف ؛ مذ.
دائیں جانب خدائے تعالیٰ اپنو کے دلاں پر ایماں سیدھے ہات کی طرف لکھیا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۰۱). داخل ہوتے ہی ... نظر سیدھے ہاتھ والے ... دروازے پر پڑی. (۱۹۴۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱۶۵). [سیدھا + ہاتھ].

۔۔۔ہو جانا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **راہِ راست پر آنا ، اکڑ ختم ہو جانا ، سدھر جانا.** بہتیرے بگڑے ، منہ پھولے ... بیوی سے آ کر سیدھے ہو جاتے ہیں. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۱۰۵). شہسوار منہ زور گھوڑے پر سوار ہوتا ہے تو لگام زور سے کھینچتا ہے یہاں تک کہ گھوڑا سیدھا ہو جاتا ہے اور سوار کو اس کی مرضی کے مطابق لے چلتا ہے. (۱۹۳۶ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۷ : ۵). ۲. **آمادہ ہونا** وہ لاٹھیاں لے کر فوجداری کرنے کو سیدھے ہو گئے (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۳۶) ۳. **موافق ہونا ، بہتر ہو جانا ، صحیح ہونا ، درست ہو جانا ، سازگار ہونا.**
سیدھا ہو جائے جو برگشتہ مقدر بھی ہو
خر سا رہرو ہو تو شیر سا رہبر بھی ہو
(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۱ : ۶).

۔۔۔ہو لینا محاورہ.
چلا جانا ، روانہ ہونا ، راستہ اختیار کرنا ، چلتا بننا. ڈاکٹر صاحب تھوڑی دیر بیٹھ کر اور یہ کہہ کر سیدھے ہو لئے ، اب انشاءاللّٰہ دوبارہ دیکھنے کی ضرورت نہ ہو گی. (۱۹۰۰ ، مودہ ، ۱۵). یہ جُھکے سے برابر آیا ایک کی رسّی تلوار سے کاٹ پیٹھ پر بیٹھ سیدھا ہو لیا. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۶۶).

۔۔۔ہونا محاورہ.
۱. **درست ہونا ، راہِ راست پر آنا.**
یو دیدے جو دن دن رسیدے ہونے
سو دیدے ہو کر مج ہو سیدے ہونے
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶۳).
سیدھا ہے تجھ سُوں ہاشمی تُوں بھی سیدھے ہو کے مل
ہٹ لت غصہ کینہ کپٹ دل میں سیں سُٹ دے کاڑ کر
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۶۸). لیکن الف خاں بڑی مشکل سے سیدھے ہوئے. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۹). ۲. **روانہ ہونا ، چلا جانا ، بھاگ جانا ، چلتا بننا.** وہ ایک بے خطر رستہ لے کر متھرا کو سیدھا ہوا. (۱۸۸۴ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۵۵). یہ مکار مجھے تہ خانہ میں لے گئی اور وہاں ادھر مجھ سے تو کچھ نہ کہا اور باہر نکل دروازہ بند کر کنڈی لگا ، سیدھی ہوئی. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۲۰). ۳. **ادب و تمیز سے کام لینا.** دیکھو کوئی آ نہ جائے ، سیدھی ہو کر بیٹھو. (۱۹۳۶ ، سعادت ، ۳۵). ۴. **کام بننا ، درست ہونا ، کامیابی حاصل کرنا.** جو کوئی دیدے کوں دیکھیا سو دیدہ ہوا حق وسیلہ ہوا کام اسکا سیدھا ہوا. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۲۲). ۵. **موافق ہونا ، قسمت کا یاوری کرنا.**
کچھ ہوئے طالع مرے سیدھے جو خط اُس نے لکھا
کہہ کے بسم اللّٰہ لے تاخیر سیدھے ہاتھ میں
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۹۰). ۶. **استادہ ہونا ، بلند ہونا.**

سرو قدوں سے اگر بالا پڑے
خوب سیدھا باغ میں شمشاد ہو
(۱۸۵۷ ، غنچۂ آرزو ، ۱۰۰).

باغ میں دیکھ کے قامت اس کا
ہو گیا آج صنوبر سیدھا
(۱۸۸۹ ، رونق سخن ، ۳۰). ۷. مہربان ہونا ، موافق ہونا.

کیا لڈھب چرخِ کج نے پھیکا تھا
پر خدا کچھ ہمارا سیدھا تھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۷).

دنیائے منقلب کا میں قائل ہوں کس طرح
سیدھا ہوا فلک نہ کسی انقلاب میں
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۳۷).

ملیں وہ تو موافق ہے زمانہ
زمیں ہموار سیدھا آسمان ہے
(۱۹۳۰ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۲۵۸).

سیدھا (۲) (ی مع) امذ.
بھوجن یا کھانا تیار کر لینے کی اشیاء ، کھانے پینے کا سامان کچی خوراک (آٹا ، گھی ، گڑ ، نمک ، دال وغیرہ)، آزوقہ ، سوکھی چیزیں. باپی نے بادھوجی سے عرض کیا کہ سیدھا موجود ہے آپ رسوئی بنا لیویں. (۱۸۵۵ ، بھکت مال ، ۲۸۰). عورتیں انہیں تھالیوں میں سیدھا اور نہ جانے کیا کیا بھینٹ کرتیں ، عقیدت ہی تو ہے. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۱۷۰). [س : اَشدھ सीधा].

---دینا محاورہ.
کچی خوراک کسی خوشی کے موقع پر برہمن یا ارباب نشاط وغیرہ کو دینا (فرہنگ آصفیہ).

---منسَن یا مِن کَرنا محاورہ.
برہمنوں کے واسطے کچی خوراک نکال کر علیحدہ رکھنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

سیدھائی (ی مع) امث.
سیدھا ہونا ، سیدھ ، قطار میں ہونا ، سیدھا پن. سامنے کو ایک سو قدم تک اور وہاں کوئی نشان پکڑیں اور سیدھائی کے بیچ میں پچاس قدم اور ایک نشان پکڑیں. (۱۸۷۷ ، رائفلنگ اسکول، ۱۰۰۸). راڈ کی سیدھائی دیکھنے کے لئے ایک خاص قسم کا فرما بنا ہوتا ہے. (۱۹۷۵ ، پٹرول انجن ، ۱۲۵). [سیدھا + ئی، لاحقۂ کیفیت].

سیدھی (ی مع) صف مث ؛ امث ؛ سیدی.
سیدھا (رک) کی تانیث.

روانہ ہوا واں سے شہ بالا صف
نہ مرداں کوں ہے فتح سیدھی طرف
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۹).

میں جو لیا تجہ اوپر
یوسی سیدی ، عبرت دہر
(۱۶۸۳ ، راجو قتال ، سپاگن نامہ ، ورق ۵ الف).

کروں میں بات الٹی یا کہ سیدھی لیک کیا حاصل
نہ ہے تاثیر الٹی میں نہ ہے تاثیر سیدھی میں
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۷۰). میں ماما کی طرح سیدھی اور زاہدہ کی طرح بیوقوف نہیں ہوں کہ اس لغالقی میں آ جاؤں. (۱۹۰۹ ، جوہر قدامت ، ۴۴). [سیدھا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---الٹی کَہنا محاورہ.
الٹی سیدھی جو منہ میں آئے کہہ دینا.

وہ سیدھی الٹی اک منہ میں سو سو مجھ کو کہہ جانا
دم بوسہ وہ تیرا رُوٹھ جانا یاد آتا ہے
(۱۸۷۲ ، کلیات نظام ، ۳۳۵).

---الحَمد بھی پَڑھنی نَہیں آتی کہاوت.
پیغمبرؐ کی اُمت ہیں مگر ناخواندہ ہیں (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---اُنگلی / اُنگلیوں (سے) گھی نَہیں نِکَلتا کہاوت.
نرمی سے کام نہیں چلتا ، سختی کئے بغیر بات نہیں بنتی.

مثل مشہور ہے مدت سے سخی
کبھی نکلا نہ سیدھی انگلیوں گھی
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۵۰۳). کفیل کو غصہ آیا ، گینڈا چمکایا ، کہا ، اے جوان تیری قضا آئی ہے سیدھی انگلیوں گھی نہیں نکلتا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۶۶۷). سیروں مٹھائی جو دن رات الٹتے کھا رہے تھے مگر ان پر توجہ کرتا ، سیدھی انگلیوں گھی نہ نکلتا تو ٹیڑھی کرتا مگر اس کو ... دخل دینا ہی قسم ہو گیا. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۷). سیدھی انگلی گھی نکلتا تو اس ہنگامے کا کیا مجھے شوق ہے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۰۸).

---اُنگلیوں گھی نِکلے تو ٹیڑھی کیوں کیجئے کہاوت.
اگر نرمی سے کام نکلے تو سختی نہیں چاہیے (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

---آنکھ (---عنہ) امث.
(کنایۃً) لطف ، مہربانی ، پیار ، عنایت.

وہ گئے دن جو ہمیشہ مجھ سے سیدھی آنکھ تھی
جب نہ تب میں اب تو پاتا ہوں نگہِ یار کج
(۱۸۳۱ ، کلیات ناسخ ، ۲ : ۳۹). [سیدھی + آنکھ (رک)].

---آنکھ سے دیکھنا محاورہ.
ملتفت ہونا ، عنایت کی نظر سے دیکھنا.

نگہِ کج سے بھلا جس نے عمر بھر دیکھا
وہ سیدھی آنکھ سے سُونے مزار دیکھ چکے
(۱۸۴۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۸۰).

---آنکھوں م ف.
ہنسی خوشی ، بغیر بگڑے ، سلوک سے. ان سے سیدھی آنکھوں روپیہ نہیں نکل سکتا. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۳۶).

---آنکھوں بات نَہ کَرنا محاورہ.
رک : سیدھے منہ بات نہ کرنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---بات امذ.

۱. **صاف اور سچی بات ، معقول اور درست معاملہ.**

لا کے بل ڈالے ہے کافر ایک سیدھی بات میں
زلف تیری ہے بلا ، ڈرتے ہیں اس کے بل سے ہم

(۱۸۵۱ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۶۵).

اے شاد کسی سے بل کی لیں ہم کیوں کر
سیدھی تو یہ بات ہے کہ مرنا ہے ہمیں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، رباعیات ، ۳۳). ۲. **راست طریقہ ، اچھا ڈھنگ ، اُصول طرز یا چلن ، قاعدے کا کام.**

کوئی سیدھی بات صاحب کی نظر آتی نہیں
آپ کی پوشاک کو کپڑا بھی آڑا چاہیے

(۱۸۳۸ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۸۸). [سیدھی + بات (رک)].

---بات کا اُلٹا جَواب امذ ؛ فقرہ.

بے مروتی کا برتاؤ ، کج ادائی کا اظہار ، بے رُخی کا جواب.

حال سچ کہیے یہ نہ ترچھی نگہ
اتنی سیدھی بات کا الٹا جواب

(۱۸۹۰ ، وحید ، انتخاب وحید ، ۴۰). [سیدھی + بات (رک)].

---بات کَرْنا محاورہ.

محبت اور گرمجوشی سے پیش آنا ، پیار اور لگاؤ دکھانا.

تو نہیں کرتا ہے سیدھی ایک بات
کیا یہ خفی ہے تری گفتارِ کج

(۱۸۵۷ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۸۷).

ہوویں جب ہم خواب ہم وہ بات اگر سیدھی کریں
بسترِ راحت یہ یوں کیوں کر کمر سیدھی کریں

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۹۱).

---باڑْھ امث.

سیدھے ہاتھ کی روک ، بچاؤ کا ایک حربہ. دونوں ہاتھوں میں پٹہ جڑھا کے داہنا پاؤں آگے بڑھا کر ایک ساتھ سیدھی باڑھ بتاتا ہوا ... سیدھا کاٹ ماریے. (۱۸۹۸ ، قوانین حرب و ضرب ، ۱۳۷). [سیدھی + باڑھ (رک)].

---باندْھنی (---فتہ ، سک دھ) امث.

بنوٹ کی ایک بندش کا نام ، جس سے دشمن کو بآسانی زیر کرلیا جاتا ہے. بنوٹ کے ہاتھوں کا نام نامی و اسم سامی سیدھی باندھنی. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۳۸). [سیدھی + باندھ (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

---بھَرْنا محاورہ.

راہ لینا ، دوڑ لگانا ، روانہ ہونا ، تیز چلنا ، بے تحاشا بھاگنا. اب میاں پشو صاحب کا حال سنیے کہ ہوٹل والے کی بوتلیں توڑ ، جھوا اوندھا کر کے جو سیدھی بھری تو ایک کنواری خالے سر پہنچے. (۱۸۹۳ ، پشو ، ۸).

---تول تولْنا محاورہ.

پُورا پُورا وزن کرنا ، تولنے میں کمی نہ کرنا. انصاف کے ساتھ سیدھی تول تولو. (۱۹۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۸۵۰).

---چاکی امث.

(تیغ زنی) **دونوں پانو برابر کر کے سیدھے ہاتھ سے وار کرنا.** ضرب سیدھی چاکی سر کے جبیر سے اور پانو کی ایڑی اور جو جگہ خالی دیکھیے ماریے. (۱۸۹۸ ، قوانین حرب و ضرب ، ۹۰). [سیدھی + ف : چاک + ی ، لاحقۂ اسمیت بصیغۂ مونث].

---چال امث.

نیک راستہ ، درست طریقہ ، سلامت روی ، میانہ روی.

نیک ہے کوئی بساط دہر میں کوئی ہے بد
رخ کی سیدھی چال ہے فرزیں کی ہے رفتار کج

(۱۸۶۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۰۶). [سیدھی + چال (رک)].

---چال چَلْنا محاورہ.

سلامت روی اختیار کرنا ، درست اور میانہ روی سے کام لینا.

خیریت چاہے تو سیدھی چال چل او مال مست
کرتے ہیں نشہ میں چلتے ہیں اگر میخوار کج

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۹۲).

نہ سیدھی چال چلتے ہیں نہ سیدھی بات کرتے ہیں
دکھاتے ہیں وہ کمزوروں کو تن کر بانکپن اپنا

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۳۸).

---راہ امث.

راہِ راست ، بے خطر راستہ ، صحیح ، آسان ذریعہ.

بھول بھٹکنا نال رہی لاگے سیدھی راہ
پہنچے پاک حضور ہوں کہہ گمہ نوشاہ

(۱۶۵۸ ، گنج شریف ، ۲۸۰).

نہ پستی و بلندی ہے نہ ایسے پھیڑ کے رستے
عدم کی راہ سب راہوں سے ہے اے بےخبر سیدھی

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۵۶). [سیدھی + راہ (رک)].

---راہ لینا محاورہ.

راستے میں قیام نہ کرنا ، تیزی سے راستہ طے کرنا.

سوغات حکیم کی وہ دینا
پھر واں سے وہ سیدھی راہ لینا

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۲۰۱).

---زُبان (---فت نیز ضم ز) امث ؛ ع ف.

ملائمت ، مہربانی ، نرمی.

کالی ہوتی ہے اب تو تکیہ کلام تیرا
سیدھی زبان کسو سے گفتار ہے تعجب

(۱۷۹۲ ، دیوان محب ، ۹۵). [سیدھی + زبان (رک)].

---سادی / سادھی امث.

سیدھا سادھا کی تانیث.

سیدھی سادی کلیاں دیں آپ نے
کج ادائی کا مزا جاتا رہا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۳۱). بنی اسلام کی عملی اور سیدھی سادی عبادت تھی. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۳۳).

شیخ علی حزیں کی قبر تو سیدھی سادی ہے۔ (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۸۱)۔ [سیدھی + سادی (رک)]۔

---سڑک (---فت س ، ڑ) امث۔
سیدھا راستہ ، سیدھی راہ ، محفوظ راستہ۔

چھڑایا مانگ نے سودائیوں سے کوچۂ گیسو
چلے آجے ٹیڑھے رستے مگر سیدھی سڑک نکلے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۵۶)۔

راستی سیدھی سڑک ہے جس میں کچھ کھٹکا نہیں
کوئی رہرو آج تک اس راہ میں بھٹکا نہیں

(۱۹۱۱ ، کلیات اسماعیل ، ۳۴۷)۔ [سیدھی + سڑک (رک)]۔

---سُنانا محاورہ۔
سخت سست کہنا ، برملا برا بھلا کہنا ، لعنت ملامت کرنا ، طعن و تشنیع سے کام لینا۔

خدا کے واسطے دیکھو تو یہ کیا کج ادائی ہے
سوالِ بوسہ پر کہتے ہیں سیدھی سناؤں گا

(۱۷۸۲ ، دیوان عیش ، ۷۵)۔

ہوئے عاشق تو ہیں کس بات کا ہے تنگ پھر ہم کو
کوئی ہم سے کہے ، سیدھی سنادے جس کا جی چاہے

(۱۸۰۵ ، دیوان ریختہ ، رنگین ، ۱۳۰)۔

لوگ سیدھی مجھے سناتے ہیں
پاس جب سے وہ کجکلاہ نہیں

(۱۸۶۶ ، دیوان فیض ، ۱۷۶)۔

---سی بات امث۔
واضح بات ، آسان بات۔

رونا فراقِ یار میں سیدھی سی بات ہے
اس کے علاوہ اور بھی ہیں کام خاص خاص

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۶۲)۔

---سیدھی سُنانا محاورہ۔
رک : سیدھی سنانا۔

سیدھی سیدھی ہمیں ہر وقت سنا بیٹھتے ہو
نام میں پایا ہے صاحب نے ہمارا سیدھا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۹)۔

---سیف (---ی لین) امث۔
سیدھی تلوار جس میں خم نہیں ہوتا ، سروہی۔

وہ سیدھی سیف بن جاتے ہیں جب سر کو اُٹھاتے ہیں
خم شمشیر ہیں جس دم جھکایا اپنی گردن کو

(۱۸۴۳ ، کلیات ظفر ، ۲۵۷)۔ [سیدھی + سیف (رک)]۔

---طَرَح (سے) م ف۔
۱۔ آہستگی سے ، نرمی اور ملائمت سے ، بآسانی۔

وہ کج روش نہ ملا راستے میں مجھ سے کبھی
نہ سیدھی طرح سے اُن نے مرا سلام لیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۳)۔

سیدھی طرح نہ سرو سنے گا سخن درست
جب تک نہ بل کرے مرا سروِ سخن درست

(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۳۰۳)۔ **۲۔ شرافت سے ، تہذیب سے ، بھلمنسائی سے۔**

اے کج روش تو نامہ نہ لکھ بھیج مت پیام
قاصد کا میرے سیدھی طرح سے تو لے سلام

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۸۶)۔

آنکھ کیوں کرتا ہے ٹیڑھی رکھ نظر سیدھی طرح
ہم سے ملتا ہے تو مل ، اے عشوہ گر سیدھی طرح

(۱۸۵۳ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۳۳)۔ **۳۔ بغیر فتنہ و فساد ، خاموشی سے۔** اس مرتبہ کوٹھے پر سے صاحبزادہ بلنداقبال نے فرمایا ، ابے جا سیدھی طرح چلا جا ، نہیں تو قسمیہ ایک گُتا ایسا دونگا ، مغز اللہ شریف کے دو ہو جائیں گے۔ (۱۹۵۴ ، پیرنابالغ ، ۶۰)۔ **۴۔ صاف صاف ، کھلم کھلا ، بغیر اینچ پینچ کے۔**

سیدھی طرح سے کیوں نہ کہو اب نہ آئیو
ٹیڑھے جو ہو رہے ہو تم اس بانکپن سے کیا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۰)۔

---قِسْمَت (---کس ق ، سک س ، فت م) امث۔
اچھی قسمت ، خوش بختی۔

سیدھی قسمت ٹیڑھی قسمت
سب کا علاج درم محبت

(۱۹۳۶ ، رمز و کنایات ، ۸۳)۔ [سیدھی + قسمت (رک)]۔

---کَہنا محاورہ۔
سچ کہنا ، حق بات کہنا۔

میں رند ، پارسا وہ ، ضد ہو گئی ہے باہم
سیدھی کہوں تو اُلٹی مجھکو سُنائے واعظ

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۰۱)۔

---گالی امث۔
صاف گالی ، برملا لعن طعن۔

سیدھی سیدھی گالیاں دیں آپ نے
کج ادائی کا مزہ جاتا رہا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۳۱)۔ [سیدھی + گالی (رک)]

---لَکیر (---فت ل ، ی مع) امث۔
سیدھا خط ، خط منحنی کی ضد ، ہموار سطر۔ اس بارے میں مرتبین انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا بھی متفق ہیں کہ اعداد کے اظہار کا کام سیدھی سیدھی لکیروں سے لیا جاتا تھا۔ (۱۹۸۶ ، ہندسے اور ان کی تاریخ ، ۶)۔ [سیدھی + لکیر (رک)]۔

---مانگ (---غنہ) امث۔
(عور) ناک کی سیدھ میں نکلی ہوئی مانگ (آڑی مانگ کے بالمقابل جو ایک جانب کو نکالی جاتی ہے)۔

کیا دل نے سیدھی مانگ کے رستے کو چھوڑ کر
کی راہ کُوئے زُلف گرہ گیر میں غلط

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۴۹)۔ اس نے سیدھی مانگ نکال

رکھی تھی جو اس کے بیضوی چہرے پر بہت سجتی تھی. (۱۹۵۵ء، مشو، سرکنڈوں کے پیچھے، ۱۳۹). [سیدھی + مانگ (رک)].

---مُلاقات (---ضم م) امث.
رسمی ملاقات، برائے نام ملنا جُلنا.

مدّت ہوئی کہ ویسی ملاقات رہ گئی
اب تک کہ سیدھی ملاقات رہ گئی

(۱۷۸۳ء، درد، د، ۹۳). [سیدھی + ملاقات (رک)].

---نَظَر (---فت ن، ظ) امث.
(کنایۃً) پیار، محبت یا مہربانی کا سلوک.

فلک تو ٹیڑھ ہی کی صبح سے تا شام چلتا ہے
مگر سیدھی نظر سے تیری اپنا کام چلتا ہے

(۱۸۵۴ء، ذوق، د، ۲۰۸).

نہ کچھ قدر ہم کو نہ زر چاہیے
فقط ایک سیدھی نظر چاہیے

(؟، لا اعلم (فرہنگ آصفیہ، ۳ : ۱۰۷)). اف : رکھنا، ہونا.
[سیدھی + نظر (رک)].

---نَظَر کَرْنا محاورہ.
مہربان ہونا، پیار، محبت اور عنایت سے پیش آنا.

آنکھ رہتی ہے ہمیشہ ان کی ٹیڑھی ہمنشیں
دیکھئے کس روز وہ ہم سے نظر سیدھی کریں

(۱۸۵۶ء، کلیات ظفر، ۳ : ۹۱).

---نِگاہ/نِگَہ (---کس ن / کس ن، فت مع گ) امث.
رک : سیدھی نظر.

وہ بھی اب موقوف ظالم نے رکھا میری طرف
دیکھنا سیدھی نگہ سے کہ اور بیگہ کا

(۱۷۹۲ء، دیوان محب (ق)، ۱۰۰).

دشمن کی نہ جا، سیدھی نگاہوں پہ کہ جوں تیغ
سیدھی ہے تو اک اس میں ہے خم اور زیادہ

(۱۸۵۴ء، ذوق، د، ۱۶۸).

قہر ہے ابروئے پُرخم ہے، غضب سیدھی نگہ
جان لیتی ہے، تو لو اس تیغ سے اِس تیر سے

(۱۹۳۶ء، شعاع مہر، ۱۲۳). سوتیلی ماں ... گھر کا کام کراتا چاہتی تھی ... مگر پھر بھی سیدھی نگہ دیکھنے کو تیار نہ تھی. (۱۹۶۹ء، افسانہ کر دیا، ۸۲). اف : دیکھنا، رکھنا، کرنا، ہونا.
[سیدھی + نگاہ / نگہ (رک)].

---بانک (---غنہ) امث ؛ م ف.
سیدھی طرح سے، مناسب طریقے سے. جس جس نے منہ کھولا، سیدھی بانک نہ بولا. (۱۸۶۱ء، فسانۂ عبرت، ۱۲).
[سیدھی + بانک (رک)].

---ہونا محاورہ.
۱. راہ راست پر آنا، نیکی کا راستہ اختیار کرنا، بے راہ روی چھوڑنا، کج روی ترک کر دینا.

ٹیڑھی ہے جنوں کی راہ چھوڑو
سیدھی ہو جاؤ آہ چھوڑو

(۱۸۸۷ء، ترانۂ شوق، ۱۱۵). ۲. مڑ جانا، روانہ ہونا، فوراً واپس چلے جانا. گھوڑے کھڑے آتی بیل کا روپیہ دے الٹے پاؤں سیدھی ہو لی. (۱۹۰۸ء، صبح زندگی، ۱۶۷). ۳. اصلی حالت پر آنا، کجی و خامی دور ہونا، درست ہونا، بہتر ہونا.

بھائی وہ مر چکا ہے کہ تھا جس کے دم سے گھر
سیدھی ابھی ہوئی نہیں ٹوٹی ہوئی کمر

(۱۸۷۴ء، انیس، مراثی، ۲۳۸).

سیدھے (ی مع، ی مع) صف.
سیدھا (رک) کی جمع اور مغیرہ صورت، مرکبات میں مستعمل. دل میں یہ بڑا خوش تھا کہ میں موں تو سیدھے ڈھرے پر لے آیا. (۱۹۰۳ء، سرشنار، بچھڑی ہوئی دلہن، ۲۷). [سیدھا (بحذف ا) + ے، لاحقۂ ظرف].

---جی (سے) م ف.
پیار، محبت، ہنسی خوشی سے.

کٹی عمر سنتے ہوئے ٹیڑھی بات
کبھی سیدھے جی سے پکارا نہیں

(۱۸۵۸ء، سحر (نواب علی)، بیاض سحر، ۲۰۲).

---چلے آنا محاورہ.
بلاتامل چلے آنا، بغیر کسی پس و پیش کے آنا. وہ میرے دل کے سچے سچے حال سے واقف ہو جائیں تو سیدھے چلے آئیں. (۱۸۹۳ء، کامنی، ۲۶۰).

---دِل سے م ف.
رک : سیدھے جی سے.

کبھی ٹیڑھی باتوں سے مارا اسے
کبھی سیدھے دل سے پکارا اسے

(۱۷۸۴ء، مثنوی سحرالبیان، ۱۰۷).

---دِن آنا محاورہ.
بُرے دن آنا، شامت آنا. کیا تو نے باؤلے کتے کو کاٹا ہے یا تجھے قضا نے پکارا ہے یا تیرے دن سیدھے آئے ہیں جو ایسا سوال کرتا ہے. (۱۹۸۰ء، لہریں، ۱۸۵).

---دِن ہونا محاورہ.
دن سیدھے ہونا، قسمت اچھی ہونا. سیدھے دن تھے جو گئی چیز مل گئی. (۱۹۲۹ء، نوراللغات، ۳ : ۳۳۷).

---ڈھَرّے پَر آنا محاورہ.
مطلب کی بات پر آنا (مہذب اللغات).

---سُبھاؤ (---ضم س، و مع). (الف) امذ.
۱. رک : سیدھی طرح. سیدھے سبھاؤ اپنا نام ایسا کھلا کھلا لکھو کہ پڑھنے میں کسی قسم کی دقت نہ ہو. (۱۹۴۳ء، انشائے بشیر، ۱۷). تم سیدھے سبھاؤ مجھ سے پوچھ کیوں نہیں لیتی ہو

(۱۹۷۹ ، ریت کی دیوار ، ۲۹)۔ ۲. **بھولپن سے ، بغیر کپٹ کے ، صاف دلی سے ، سادگی سے۔** میں تو سیدھے سبھاو کی آدمی چھل بانچ کیا جانوں۔(۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۶۶) ۔ کہیں کہیں حالات پر ان کا طنز اپنے سیدھے سبھاؤ کے باوجود کاٹ کیے بغیر نہیں رہتا۔(۱۹۸۶ ، غبارماہ ، ۳۳)۔(ب) م ف. ۱. **بے خیالی میں ، بے خبری میں ، بلاتامّل۔** اتنا لمبا چوڑا پردہ لگانا کیا ضرور تھا سیدھے سبھاؤ چلی آتی ہوتیں۔ (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۹۱)۔ اصلا جو مجھے خبر ہو ، میں سیدھے سبھاؤ چلا آتا تھا ، پولیس کے ایک سپاہی نے کاغذ دکھلایا ، اور نکل کے ہتھکڑی ڈالدی۔ (۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۶۵)۔رہل کا موجد ایک شخص تھا ... اس نے سیدھے سبھاو ڈھکنے پر ایک چھتنگ رکھ دی جو اتفاق سے اس کے پاس پڑی تھی۔(۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۸۲)۔ بے چارہ کیا کرتا سیدھے سبھاو چلنے لگا۔(۱۹۸۹ ، خیمے سے دور ، ۱۰۳)۔ ۲. **باتوں باتوں میں۔** ان کے منہ سے سیدھے سبھاؤ ایسے فقرے کہلواتا ہے کہ رازدار اور ہی مطلب نکال لیتے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، ناٹک ساگر ، ۱۳۳)۔ [سیدھے + سبھاؤ (رک)]۔

---سے م ف.
رک : **سیدھی طرح۔** ارے بھونرے! اگر تو سیدھے سے میرا کہنا نہ مانے گا تو پھر سمجھ لے۔ (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۵۸)۔

---کا مُنْھ کُتّا چاٹے/چاٹْتا ہے کہاوت.
غریب پر سب کا زور چلتا ہے ، کمزور کو ہر کوئی ستاتا ہے۔ اتنی جریت (جرات) ہوتی تو کسی کی گڑی پکڑی ہی نہ جاتی، سیدھے کا منہ کتے چاٹتے ہیں۔ (۱۹۴۴ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۰۵)۔

دب سُنْھ سے کب کام چلا ہے ، لوہا ہی لوہے کو کاٹے
ساتھی سنا نہیں کیا تو نے سیدھے کا منھ کتا چاٹے
(۱۹۵۹ ، گلِ نغمہ ، ۳۰۳)۔

---مُنْھ م ف.
نرمی سے ، ملائمت سے خندہ پیشانی سے۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ اگر تم میاں کو سیدھے منہ اپنی اماں سے بات بھی کرتے دیکھو تو مزاج بگڑ جائے۔(۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۲۹)۔ [سیدھے + منھ (رک)]۔

---مُنْھ (سے) بات کَرْنا محاورہ.
متوجہ ہونا ، خلوص یا دلچسپی سے ملنا ، ہم کلام ہونا۔ ہم اس انعام سے باز آئے ، یہ سیدھے منہ بات ہی کرے اور وہ ہرگز ان کی طرف آنکھ نہ ملاتا تھا اس واسطے کہ موق دیتے پڑیں گے۔ (۱۸۰۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۷۵)۔ مراری ... سوشی تو آج سیدھے منہ بات نہ کرے گی کتابیں تو اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ (۱۹۱۷ ، مراری دادا ، ۱۱)۔

---مُنْھ بولْنا محاورہ.
رک : **سیدھے منھ بات کرنا۔** دیوراق کبھی سیدھے منھ بولتی ہی نہیں۔ (۱۸۷۳ ، مجالس النساء ، ۱ : ۹)۔

---مُنْھ سُنانا محاورہ.
صحیح صحیح بتانا ، ہیر پھیر کے بغیر واضح کرنا۔ راگ نہ گا ، بیٹھ جا پہلے تو یہ بتا ، سیدھے منہ سنا میرا جوڑا بھی لائی ہے یا خالی ہاتھ چلی آئی۔ (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۸۳)۔

---ہاتھ سے م ف.
بلا حیل و حجت ، بآسانی ، ہنسی خوشی ، سیدھے سبھاؤ۔ پہیلیاں میں بوجھتی ہوں ، سیدھے ہاتھ سے دونوں کتابیں ادھر رکھ دو۔ (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۱۳)۔ بس اب بہانہ نہ کیجئے، شرط تم ہار چکیں ، وہ انگوٹھی لائیے ، سیدھے ہاتھ سے۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۲۷)۔ ہر شخص دعویدار تھا کہ اب جو کچھ ملا ہے اس میں سے ہمارا حصہ بھی سیدھے ہاتھ سے رکھ دو۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۵۹)۔

سیدھیاں بَھرْنا محاورہ.
اُڑان بھرنا ، تیزی سے روانہ ہونا۔ میں نے یولیورسینٹ جیمس کی طرف سیدھیاں بھریں اور آپ کے پاس آ ہی دھمکا۔ (۱۹۱۳ ، دوارکا پرشاد افق ، کرشمۂ تقدیر ، ۱۲)۔

سیدھیاں سُنانا محاورہ.
رک : **سیدھی سُنانا۔**

کبھی اس کی جو میں جانے لگا
مجھے سیدھیاں وہ سُنانے لگا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۵)۔

بانکپن کا شکوہ سُن کر اور بھی برہم ہوئے
سیدھیاں لا کھوں سنائیں کج ادائی کے عوض
(۱۸۵۲ ، کلیات منیر ، ۲ : ۱۳۶)۔ یہ سیدھیاں سنا رہا ہے وہ گالیوں کو سُہالیاں سمجھ رہی ہے۔(۱۹۴۳ ، کاشف الاسرار ، ۶۵)۔

سیدھیاں ہونا محاورہ.
تیاریاں ہونا ، ارادے ہونا۔ کہو یار جی اب کدھر کی سیدھیاں ہیں۔ (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۵۳)۔

سِیڈار (ی مع) امذ.
تکونا چنار جیسا درخت جو عرب کے بعض علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ سیڈار پیغمبروں کا پسندیدہ ... جسے ارض الرّب بھی کہتے ہیں یعنی خدا کا درخت۔ (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۷۳)۔ [انگ : Codar]۔

سَیڈازْم (ی لین ، سک ڈ ، کس ا ، سک ز) امذ.
ذوقِ ایذا رسانی ، سادیت۔ آغا کی طبیعت میں سیڈازم کا جاندار شائبہ تھا بلکہ وہ زیادتی اپنے آپ سے بھی روا رکھتے تھے۔ (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۴۴)۔ [انگ : Sadism]۔

سِیڈی (ی مع) امث (قدیم)۔
رک : **سیڑھی۔**

کہے لاو سیڈی میں اوتروں تلے
کہیں لوگ تم کوں آے چلے
(۱۶۷۹ ، آخرگشت (ق) ، ۵)۔ [سیڑھی (رک) کا قدیم املا]۔

سیڈھی (ی مع) امث (قدیم).
رک : **سیڑھی**. جیسے ہی دو تین سیڈھی پر قدم رکھا کسی نے اٹھا کر نیچے پھینک دیا. (١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ١ : ٦٠٩).
[سیڑھی (رک) کا قدیم اِملا].

سَیر (١) (ی لین) امث.
١. **چلنا پھرنا ، روانگی ، رفتار ، چال ، حرکت ، گردش.**

باطن تو بت اس کی پاکی ظاہر میلا بھیس
سیر طریں برتن اچھے رات بوجھے نا دیس

(١٥٨٢ ، جانم ، وصیت الہادی (ق) ، ١٣).

میں اس کی سیر و طیر کا اب کیا کروں بیان
دریا میں جو نہنگ ہوا میں عقاب ہے

(١٨٠٦ ، ایمان ، ایمان سخن ، ٦٥). غور کرو کہ سیر ان ستاروں کی کیسی ہے اور کس کثرت سے ہیں. (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٣). یہ اُبھار برآمدگی اس قدر زیادہ ہوگی جس قدر اس کی سُرعتِ حرکت زیادہ ہو گی یعنی ... سُرعت سیر کے متناسب ہو گی. (١٩١٦ ، طبقات الارض ، ٥). ٢. **تفریح ، گشت ، ہوا خوری ، ٹہلنا ، چہل قدمی.**

ہر تار میں زُلف کی تیری سیر جا کروں
بادِ صبا کا ساتھ لیا ہوں چمن میں جا

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٧).

سیر کو گھر سے نک نکلتی ہے
تال کو شکلِ آب چلتی ہے

(١٧٩١ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ٣٢).

اوٹھی برائے سیر عجب آن بان سے
نکلی بنا سنوار کے جوبن مکان سے

(١٨٦٨ ، واسوخت شکوہ (شعلۂ جوالہ ، ٢ : ٥٩٢)). عظیم آباد کے روسا ... تفریح و سیر کے لیے کلکتہ جاتے . (١٩٢٦ ، حیات فریاد ، ٦١). ٣. **تماشا ، دل لگی ، کیفیت ، پرلُطف واقعہ ، ہنسی مذاق.** یاربّ سرنامہ میرے نام کا آغاز تحریر میں القاب میرا پھر سارے خط میں میرن صاحب کا جھگڑا یہ کیا سیر ہے. (١٨٦٩ ، خطوط غالب ، ١ : ٣٠٣).

دونوں کھوٹے ہیں بہم رد و بدل ہوتی ہے
سیر ہے مرحب و مرکب میں جدل ہوتی ہے

(١٩٣١ ، محب ، مراثی ، ٥٧). ٤. **لطف ، مزہ ، خوشی.**

ملے دوستاں آج چوندھیر تے
انند عیش کرتے ہیں واں سیر تھے

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٦٧).

تھا شوخ سے کل رات عجب سیر کا کھٹکا
بوسوں کی مدارات کا سینوں کی لپٹ کا

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ١٥٩).

حور کے واسطے زاہد نے عبادت کی ہے
سیر تو جب ہے کہ جنّت میں نہ جانے پائے

(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ٢٦٢). ٥. (اَ) **نظارہ ، منظر ، سین.**

بسکہ پونچھوں ہوں میں اپنی چشمِ خوں آلودہ کو
جامے کا ہر ایک تختہ سیر ہے گلزار کا

(١٧٩٨ ، سوز ، د ، ٢).

گر ذوقِ سیر ہے تو آوارہ اس چمن میں
مانندِ عندلیبِ گُم کردہ آشیاں ہو

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٢٣٦). محبوبہ نے لکھا کہ میں سیر ماہ کے بہانے فلاں باغ جاؤں گی. (١٩٦٧ ، عشق جہانگیر ، ١٣٠).
(اَا) **دید بازی ، بہار ، جوبن.**

دلّی میں پُھول والوں کا میلا پھر آئے داغ
بن ٹھن کے آئے وہ تو قیامت کی سیر ہو

(١٨٨٣ ، آفتاب داغ ، ٧٧).

دیکھی یہ سیر بھی اے نغمہ سرایانِ چمن
سروِ آزاد بھی ہے قیدیٔ زنجیرِ بہار

(١٩١٩ ، دُرِّشہوار ، بے خود ، ٣٩). ٦. (اَ) **دیکھنا ، دید.**

سیر قابل ہیں اس کے دیوانے
سننے کے گوں ہیں اس کے افسانے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٩٣٩).

قابلِ سیر ہے پھر حالِ جنوں
گھر ترا دشت میں گر یاد آیا

(١٩٠٧ ، کلیاتِ عزیز ، ٥). (اَا) **مطالعہ ، کُتب بینی ، مُلاحظہ.** یہ کتاب ... الٰہی خوب ہے کہ اگر سیر میں رکھیں اور اس پر عمل کریں تو بہت سے فائدے حاصل ہوں. (١٨٠٣ ، گنج خوبی ، ٥).

ہے مجکو اِستفادہ حدیثوں کی سیر سے
واللہ ننگ و عار ہے مضمونِ غیر سے

(١٨٧٥ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ٢ : ٩١). میں بھی ان دونوں بزرگوں کے ساتھ اس غرض سے وہاں گیا کہ اپنے مذاق کی کتابوں کی سیر کروں. (١٩١٣ ، شبلی ، مقالات ، ٦ : ١٥٠). ٧. (اَ) **دہلی میں برسات کا ایک میلا جس میں پُھول بیچنے والے بکثرت ہوتے ہیں ، پُھول والوں کی سیر** (ماخوذ : نوراللغات). (اَا) **نمائش ، پینٹھ ، میلا ٹھیلا.**

نہ کُھلتا ہے دل گشتِ گلزار میں
نہ لگتا ہے جی سیرِ بازار میں

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ١). حضور ... تشریف لے چلیں چکر کے میدان میں ایک سیر حضور کو دکھاؤں گا. (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٥١). ٨. (تصوّف) **جذبۂ الٰہی جس سے مراد ہے نقل کرنا ، سالک کا ایک حال سے دوسرے حال میں اور ایک عقل سے دُوسری عقل اور ایک تجلّی سے دُوسری تجلّی اور ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف** (مصباح التعرف).

ملکوت و مثال کی تھی جس کی سیر
کیا خواب کا اعتبار اوس کی غمگین

(١٨٣٩ ، مکاشفات الاسرار ، ٥٥). سیر ملکوت ، مکالمۂ الٰہی ، رویتِ ملائکہ ... نفسِ عیسیٰ اور اس قسم کے اور بھی بہت سے کیفیات و حالات کا ذکر قرآن مجید میں بار بار آیا ہے. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٦). [ع : (س ی ر)].

ـــُ الذِّہن (ـــِـضم ر ، غم ا ، ل ، شد ذ بکس ، سک ہ) (مسمریزم) **معمول کی رُوح کا عامل سے جسم کو چھوڑ کر مُختلف مقامات پر پہنچ کر حالات و کوائف معلوم کرنا.** انتہائی غفلت میں حسبِ معمول دوسرے مقامات کے حالات یہ دیکھے بتائے

لگتا ہے ... حد درجہ کی بیہوشی ہوتی ہے جس کو اصطلاح میں سیرالذہن کہتے ہیں۔ (۱۸۸۸ ، رسالہ معجزات انسانی بقاعدۂ طاقت مقناطیسی ، ۹۲)۔ [سیر + رک : ال (۱) + ذہن (رک)]۔

--- باز صف۔
سیاح ، شوقین ، رنگین مزاج ، تماش بین ، گھومنے پھرنے والا۔ انصار بھائی بہت ہی سیر باز .. آدمی ہیں (۱۹۸۵ ، حرف آشنا ، ۲۲)۔ [سیر + ف : باز ، باختن - کھیلنا]۔

--- بازی کرنا محاورہ۔
تماشا دیکھنا ، کرتبوں سے لطف اٹھانا۔

فراق یار میں وہ دل کا میرے لوٹنا دیکھے
جسے منظور ہووے سیر بازی گر کبوتر کی

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۱۳)۔

--- بین (---ی مع) صف۔
۱. **تماشا دیکھنے والا ، مشاہدہ و مطالعہ کرنے والا۔** تو سیربین نوبین و سردفتر داربین ہے۔ (۱۹۰۸ ، مخزن ، جنوری ، ۴۴)۔ بالآخر پہاڑی بس ... مینار کے سایہ میں جا کھڑی ہوئی پھر جملہ سیربین بس سے اترے۔ (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۶۸)۔ ۲. **ایک کھلونا یا نظر کی تفریح کا آلہ جو مختلف نوعیتوں کا ہوتا ہے اور جس میں تصاویر یا پھول وغیرہ ہلانے جُلانے سے بدلتے رہتے ہیں ، طلسم ، بائیسکوپ ، سلیمانی شیشہ ، فانوس خیال۔** جلدی جلدی سیربین شیشے بدلے نہ بھولے نواب بچے کی طرح منہ پھیلائے دیکھتے رہ گئے۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۸۲)۔ انسان کا ذہن تو ایک سیربین ہے۔ (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۲۶۱)۔ [سیر + ف : بین (رک)]۔

--- تماشا امذ۔
کھیل کود ، گھومنا پھرنا ، رنگ رلیاں ، ناچ گانا۔

نہ رہی دل میں کچھ اب سیر تماشے کی ہوس
خانہ بےیار نظر آتے ہے مانند قفس

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۵۷)۔

واں تو یہ حال کہ مرنے میں بھی کچھ دیر نہیں
آپ اِدھر سیر تماشے سے ابھی سیر نہیں

(۱۹۱۸ ، شبلی ، ک ، ۲۵)۔ [سیر + تماشا (رک)]۔

--- دِکھانا / دِکھلانا محاورہ۔
سیر دیکھنا (رک) کا تعدیہ۔

یہ تو ان کا سر یہ ہے احسان مرے اے حسن
مجھ کو کس کس ملک کی سیریں دکھاتے ہیں قدم

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۹۰)۔

خفقانی ہوں مجھے سیر چمن دکھلاؤ
اب رہا کرتی ہے اکثر میرے پر دوش میں آگ

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۴۶۶)۔ افضل بچی کو برقعہ اُڑھا کر باہر نکل جاتا ، تازہ ہوا کھلاتا ، سیر دکھاتا اور چلا آتا۔ (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۸)۔

--- دیکھنا ف س ؛ محاورہ۔
۱. **لطف اٹھانا ، نظارہ کرنا ، محظوظ ہونا۔** دو چار گھڑی یہاں بیٹھ کر سبزے کی بھی سیر دیکھیے۔ (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۶۰)۔ اس نے سادھو سے کہا کل مدن دیو کے مندر میں بڑا بھاری میلا لگیگا تم بھی جانا اور کہیں بیٹھ کر سیر دیکھنا۔ (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۳۷)۔ ۲. **مزہ چکھنا ، سزا بھگتنا۔** کوئی برسوں تک جیل خانوں کی سیر دیکھ چکا تھا اور کوئی سائبریا کی آفتوں کا مزا اٹھا چکا تھا۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۲۳)۔

--- سپاٹا / سپٹّا (---فت س/فت س ، پ ، شد ٹ) امذ۔
گھومنا پھرنا ، ہوا خوری ، سیر گشتی ، تفریح۔ سیر سپٹوں ، میلوں ٹھیلوں ، دیسی کرتبوں اور تماشوں نے اب دوسرا رنگ پکڑا۔ (۱۹۱۳ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۱۷)۔ دن بھر کے کام بیام سے فارغ ہونے کے بعد گھر آتے نہاتے دھوتے اُجلے کپڑے پہنے اور دوستوں کو ساتھ لے کر کسی طرف سیر سپاٹے کو نکل گئے۔ (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۴۴)۔ گھر بار مالن بی کے حوالے کر اطمینان سے سہیلیوں کے ساتھ سیر سپاٹے کرتیں۔ (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۴۹)۔ [سیر + سپاٹا / سپٹّا (رک)]۔

--- کرانا محاورہ۔
سیر کرنا (رک) کا تعدیہ ؛ مزہ چکھانا۔ میں تم کو زنبیل کی سیر کراتا نوکری ڈھونڈتے مرجاتے بہت سے تمہارے بھائی بند قید ہیں (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۲ : ۵۶۶)۔

--- کرنا محاورہ۔
۱. **گھومنا پھرنا ، ہوا خوری کرنا ، سیر گشت کرنا۔**

چلیا شاہزادہ وزیراں سنگل
گئے آ کر سب سیر واں کا محل

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۲۲)۔ اوس کے مختلف اضلاع کی ... سیر کریں اور حال اپنی سیر کا لکھیں۔ (۱۸۸۵ ، مزید الاحوال ، ۷)۔ میں ایک بالا خانے پر چڑھا ہر طرف سیر کی اور میں نے دیکھا کہ اگر کوئی پھاندنے کی کوشش کرے تو ہر جگہ سے پھاند سکتا ہے۔ (۱۹۲۰ ، روح ادب ، ۱۳۶)۔ ۲. **تماشا دیکھنا ، نظارہ کرنا۔** کھڑکی کی راہ سے خندق اور میدان کی سیر کیا کرتا۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۲)۔

جلوہ فرما ہے وہی انجمن آرا ہو کر
سیر وہ آپ ہی کرتا ہے تماشا ہو کر

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۰۸)۔

میں نے گھر بیٹھے ہی دیکھی کائنات
میں نے کی ہے یاں سے سیر شش جہات

(۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۶۲)۔ ۳. **لطف اٹھانا ، محظوظ ہونا۔** آج دو گھڑی بیٹھ کے اسی کے حسن کی سیر کر لینا چاہیے۔ (۱۸۹۹ ، فلورا فلورنڈا ، ۹۲)۔ استانی کا دھرم کرم دکھا ، اترے کی سیر کی۔ (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۱۱۷)۔ ۴. **مطالعہ کرنا ، پڑھنا** سب خوشی سے اپنی اپنی کتابیں سیر کرنے لگے اور بہت فکر سے نیک ساعت ٹھہرائی۔ (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز ، ۳۲ الف)۔

دریچی حال کی ہے سامنے مرے دیوان میں
سیر کر تو بھی یہ مجموعہ پریشانی کا
(۱۸۱۰ ، میر ک ، ۱۰۰).
اس نامے کی سیر کر کے حضرت
اونکو بھی سنائیں وقت فرصت
(۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۵۰). ۵. (تصوف) سالک کا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف جانا.
کرتا سالک دل میں سیر
میں ہی اپنا دور کر غیر
(۱۶۰۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۵)).
اول سیر کرتے ہیں ناسوت کا
وہ سب ذوق لیتے ہیں ملکوت کا
(۱۶۸۵ ، معظم بیجا پوری ، گنج مخفی (قدیم اُردو ، ۱ : ۲۶۱)).

ـــــ کُناں (ـــــضم ک) صف ؛ م ف.
سیر کرتے ہوئے. ایک روز شہر کے کسی بازار میں سیر کناں اسی خیال میں غلطاں پیچاں تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۶). [سیر + ف : کُناں ، کردن ـ (کرنا) سے حالیہ].

ـــــ گَہ امث.
۱. پُر فضا مقام ، تفریح کی جگہ ، باغ ، باغیچہ.
آٹھویں دن ان کے ارواح
اٹھے ہوئے پھریں سیرگہ
(۱۶۵۰ ، گنج شریف ، ۲۲۸). باب الکوفہ کے مقابل ایک بڑی سیرگہ (پارک) تھی. (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۱۳۷).
جدھر قدم بڑھاؤں میں ، کُھلی ہوئی ہے راہ اُدھر
جدھر نظر اٹھاؤں میں ، ہے میری سیرگہ ادھر
(۱۹۲۵ ، عالم خیال ، شوق قدوائی ، ۲۳). اس پر بھی گھنے جنگل اُگ کر اُسے سرسبز سیرگہ بنا دیں گے. (۱۹۵۲ ، گوری ہو گوری ، ۱۰۳). ہر سمت وہی حیرت افزا (چہرہ) نظر آتا ہے کبھی چودھویں کے چاند کی طرح سامنے ، کبھی سیرگہ دل میں محو خرام. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۲۷). ۲. وہ قندیل جس میں کاغذ کے ہاتھی گھوڑے چلتے نظر آتے ہیں (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [سیر + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ گَری (ـــــفت گ) امث.
سیر ، تماشا.
یک آن میں ہوتا ہے فنا اور بقا سب
مُرشد کے تفضل سے یہی سیر گری ہے
(۱۹۵۹ ، میراں جی خدا نما ، نورتین ، ۸۸). [سیر + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ لُوٹنا محاورہ.
خوب سیر و تفریح کرنا ، لُطف اُٹھانا. سندھ کی سیریں لُوٹیں لیکن تنہا. (۱۹۰۸ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۱۶۶).

ـــــ و تَفْرِیح (ـــــو مج ، فت ت ، سک ف ، ی مع) امث.
دل بہلاوا ، ہنسی دل لگی ، خوشی ، خوشدلی ، گھومنا پھرنا.
کسی زمانے میں ہارون الرشید اور مامون اعظم کی سیر و تفریح کا بڑا ذریعہ یہی تھی. (۱۹۰۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۱۰۷). [سیر + و (حرفِ عطف) + تفریح (رک)].

ـــــ و سیاحَت (ـــــو مج ، کس س ، فت ح) امذ.
گھومنا پھرنا ، سیر و تفریح ، سیاحی. اور جس طرح ملکی فرائض انجام دئیے اسی شوق کے ساتھ سیر و سیاحت کی. (۱۹۰۹ ، تاریخ سلطنت روما ، ۲۷۶). سیر و سیاحت کا ابتنی کو بڑا شوق تھا. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۲۸۸). [سیر + و (حرفِ عطف) + سیاحت].

ـــــ و شِکار (ـــــو مج ، کس ش) امذ.
تفریحی مشاغل ، کھیل کود ، لہو و لعب. سیر و شکار کی خواہش میں ہمراہیوں سے جدا ہو کے غریب دیار ہو. (۱۸۹۸ ، سرور (رجب علی) ، شگوفۂ محبت ، ۹). ان میں بادشاہوں کے سیر و شکار کی جھلک نظر آتی ہے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ لاہور ، اپریل ، ۳۹). [سیر + و (حرف عطف) + شکار (رک)].

سِیَر (کس س ، فت ی) امث ؛ ج.
سوانح حیات ، حالاتِ زندگی ، سیرتیں ، سوانحات. تواریخ اور سیر کا ذوق ہمگیر ہے. (۱۸۸۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳). آپ کے سیر و مغازی اور احادیث و تعلیمات مرتب و مدون ہو کر ہر مسلمان کے سامنے آ گئیں. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۳۴۸). [ع : سیرۃ (رک) کی جمع].

سِیر (۱) (ی مع) امث.
۱. (کاشت کاری) زمیندار کی نج جوت یا خود کاشت اراضی جو بے لگان ہو یا وہ اراضی جس کو زمیندار بارہ برس تک خود یا اپنے غلام سے کاشت کراتا رہا ہو نج جوت یا خود کاشت کو بارہ برس کے بعد سرکاری کاغذات میں سیر لکھا جانے لگتا ہے (ا پ و ، ۶ : ۸۰). ملکہ نے میرے گاؤں پر لگان زیادہ کر دیا ہے ، سیر ضبط کر کے نان کاری کا حق بھی لے لیا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۶۳). کچھ بسوے زمین گاؤں کی چلی آتی ہے اس میں سے کچھ تہائی بھاؤلی پر دے دی جاتی ہے کچھ سیر رکھتے ہیں. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۸۷). باپ کی زمینداری سیر خود کاشت ، اثاث البیت ، دولت سب کچھ باپ کی زندگی ہی میں ختم ہو گئی تھی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۹۷). ۲. شامل ، شریک ، ساتھ (فرہنگ آصفیہ). ۳. وہ زمین جو بعض اوقات خاص اقرار پر مقررہ مدت تک مالک کی پرورش کے لیے چھوڑی جاتی ہے اور اس سے کچھ وصول ہوتا رہتا ہے (اُردو قانونی ڈکشنری). اور اس کی گزر کے واسطے برائے نام چند بیگھہ اراضی بطور خود سیر کاشت ایک لگان معینہ پر چھوڑ دی گئی. (۱۹۰۵ ، حور عین ، ۱ : ۷). بولو مطمئن تھا کہ جتنا حصّہ معاوضہ دینے کے بعد حکومت اسے سیر کے لیے دے گی وہ اس پر قناعت اور صبر شکر کیساتھ گزر کرسکے گا. (۱۹۳۹ ، میرے بھی صنم خانے ، ۲۰۹). ۴. ریاست کی وہ زراعت شُدہ زمین جس کا معاملہ بغیر ذریعۂ گماشتہ کے زمینداروں سے وصول ہوتا ہے (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری). ۵. وہ زمین جو بروئے رواج بطور خاص کسی شریک کا حقِ قبضہ تسلیم ہو کر مابین شرکاء تقسیم منافع یا اخراجات میں

ایسی ہی متصوّر ہوتی رہی ہو (اُردو قانونی ڈکشنری). سیر ... مفوضہ کسی شریک کی تسلیم کی گئی ہو اور درمیان شرکا کے منافع یا اخراجات کی تقسیم میں اسی طور پر متصور ہوتی رہی ہو. (۱۸۹۳ ، ایکٹ نمبر ۱۹ ، ۱۸۷۳ء ، ۳). ۹. (کاشت کاری) وہ جوڑا تختہ جسے بوائی کے بعد ہل میں لگا کر کھیت میں چاروں طرف پھیرا جاتا ہے تا کہ بیج پر مٹی آ جائے ، پھال. سیر ایک آلے کا نام ہے ہل میں پھال کے پاس لگایا جاتا ہے . (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۵۷). [س : सीर].

---جوتا (---و مع) امذ.
(کاشت کاری) وہ کاشت کار جو اپنی زمین آپ جوتتا ہو (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [سیر + جوتا (جوتنا (رک) سے صفت)].

---دار امذ.
(کاشت کاری) نج جوت یا خود کاشت اراضیات کا مُنتظم (ا ب و ، ۶ : ۸۰). [سیر + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---کرنا محاورہ.
اپنی زمین آپ جوتنا ، بونا ، اپنی زمین کو اپنی کاشت میں لے لینا. چالیس پچاس بیگھہ سیر کرکے نیل بو لیا تھا ، وہ سب گیا گُزرا ہوا. (۱۸۷۴ ، توبۃ النصوح ، ۱۸).

---و نانکار (---و مع ، سکن ن) امث.
انتفاع رعایتی ، وہ رعایت جو بلحاظ قوم نہیں بلکہ قدامت ملکیت کی وجہ سے حاصل ہو مگر اس سے ماتحت کا حق بندوبست پیدا نہیں ہوتا. اگر مالک سابق ایسی زمین پر قابض ہو جس کا لگان اپنی قوم سے شرح لگان سے کم لیتا ہو تو وہ سیر کہلائیگی (اردو قانونی ڈکشنری). [سیر + و (حرفِ عطف) + ف : نانکار (رک)].

سیر(۲) (ی مع) امذ.
۱. لہسن ، لہُسن ، تھوم.

بے ہنر اہلِ ہنر کو نہ دبائیں کیونکر
مُشک کی بُو کو دبا دیتی ہے ہاں سیر کی بُو

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۳۰).

بنا تھا سیر کا بھی ایک سالن
نہ اس کے عیب کو سمجھا وہ کودن

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۸۸).

سیر و انگوزہ کی بُو پر تھے نثار
کہ نہ سونگھا تھا کبھی مُشکِ تتار

(۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق (حالی) ، ۲۹۶). تجارت کے تو بہت سے کام ایسے ہیں جن میں مصروف ہو کر ہم اپنی آمدنی بڑھا سکتے ہیں مثلاً سیر کی کاشت ، میوہ کے باغات، گھر کے اندر رہ کر دستکاری. (۱۹۲۷ ، خطبۂ صدارت شاہ سلیمان ، ۳۷). **۲. لہسن اور دہی سے بنا ہوا سالن.** ایک تشتری میں دم پخت سیر سے تھوڑا نکال کر اس جوان کے آگے رکھا. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲ : ۱۶۳). [ف].

سیر(۳) (ی مع) امذ.
رک : سر.

اُڑائے میں اس کو چونڈھیر تے
فضیحت کریں پانو لگ سیر تے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۸).

پڑیا کہو میں غفلت سوں تل سیر پانوں
ہوا لہو میں کھرے نکل ٹھاوں ٹھاوں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۱).

کروں مدح اب میں بڑے پیر کا
قلم ان کا سایہ ہے مجھ سیر کا

(۱۸۵۲ ، قصہ قاضی و چور ، ۸۳). [سر (رک) کا قدیم اِملا].

---سُوں م ف (قدیم).
نئے سِرے سے ، ازسرِنو ، دوبارہ.

نکال اسے قید زنجیر سوں
منوچہر زندہ ہوا سیر سوں

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۸۳).

سیر(۴) (ی مع) امذ.
رک : شیرا. اگر سیر میں رکھیں اور اس پر عمل کریں تو بہت سے فائدے حاصل ہوں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۵). جب ہوا کی یہ حالت ہوتی کہ بُخارات اس میں نہیں سما سکتے تو ہم اس کو سیر یا شبنم سیر کہا کرتے ہیں. (۱۸۷۵ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۳۳). [سیرا = شیرا (رک) کی تخفیف].

سیر(۱) (ی مع) امذ.
۱. اسی (۸۰) تولے یا سولہ (۱۶) چھٹانک وزن کا پیمانہ. اپنے ملازموں میں جگہ دیجیے آدھ سیر آٹے کے سہارے سے لگا دیجیے . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۳۳۳). گوشت آدھ سیر ، بھنڈی ڈیڑھ پاؤ ، ایک پاؤ گھی ... بھنڈی کو صاف کرکے ثابت ہی رہنے دیں . (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۸۰). **۲. کوئی بھی مقررہ یا معینہ وزن جس پر اتفاق کر لیا گیا ہو.** آپ سیر بھر پانی شرعی سے نہاتے تھے ، وہ سیر پانچ مد کا ہے (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۱). [غالباً س : سیٹک सेटक].

---بھر (---فت بھ) صف.
ایک سیر ، پُورا سیر ، سیر کے وزن کی مقدار.

چار پیسے کا سیر بھر ٹھہرا
پی کے رکھتے ہیں جی میں یہ غرا

(۱۸۳۳ ، خواجہ امین الدین امین ، د ، ۲۳۷). سیر بھر کھانے والا ایک ہی پیالے میں سیر ہوا. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۲۹). گوشت ہرن سیر بھر ، گھی پاؤ بھر ... سب مصالحے تیم کوٹ کرکے گوشت میں ملا دیں. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۸۶). [سیر + بھر (۱)].

---چُون مانگ کنگا لایا ، سو چھین پڑوسن نے پتھیایا کہاوت.
کسی کی مشقت کی کمائی مفت خوروں کے ہاتھ لگنا ؛ غریب اگر ذرا سی چیز حاصل کر بھی لیتا ہے تو دوسرے چھین لیتے ہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---دُودھ ادھوان / ادھونکھ ، کو پالی ، گھر گھر بھرے متھالی کہاوت.
معمولی بات کو بڑا کر کے دکھانے پر کہتے ہیں (جامع اللغات).

---سے سَوا سیر ہونا محاورہ.
(کسی عمل میں) پہلے سے زیادہ ہو جانا ، حد سے آگے بڑھتے جانا ، اعتدال سے تجاوز کرتے جانا. اڈورڈ صاحب اور ان کی بڑھیا میم صاحب کو طاس کی حرکتوں کا قلق تھا اور ہزاروں تدبیریں کر کے ہار گئے مگر طاس سیر سے سوا سیر ہوتے گئے . (۱۹۳۳ء ، عزیزی ، انجام عیش ، ۳۹).

---کو سَوا سیر (موجود ہے) کہاوت.
زبردست کے لیے اس سے زیادہ زبردست موجود ہے ، ایک سے بڑھ کر ایک ، ہر فرعونے را موسیٰ. بچاری نے اپنی عقل تو پوری صرف کر دی مگر سیر کو سوا سیر والا معاملہ ہوا مسٹر مجید کی تجربہ کاری نے بی شمیمہ کی ہوشیاری کی دھجیاں اُڑا دیں : (۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۶۵) ان کے اُستاد تو ہم جیسے پُرانے تحصیلدار ہیں سیر کو سَوا سیر. (۱۹۷۰ء ، د کرباربطے ، ۱۷۲).

---کو سَوا سیر سے پالا پڑنا محاورہ.
زیادہ طاقتور کا سامنا ہونا. جواباً سیر کو سوا سیر سے پالا پڑا اور اونٹ کو پہاڑ کی عظمت کا احساس ہوا تو ... صلح صفائی کی گئی. (۱۹۸۳ء ، بُت خانہ شکستم من ، ۱۰۱۶).

---کی ہانڈی / ہنڈیا میں سَوا سیر پڑا (اور اُبلا) کہاوت.
کمینے کو حیثیت اور مرتبے سے زیادہ ملا اور وہ آپے سے باہر ہوا. لوگوں کی تو ہزاروں لا کھوں کی اسلاک کھڑی ہے ، تم ایک دو ہزار روپلی ہی میں پھوٹ نکلیں بڑوں کی مثل ہے کہ سیر کی ہنڈیا میں سوا سیر پڑا اور ابلی. (۱۹۱۰ء ، لڑکیوں کی انشا ، ۴۵). کہاں پندرہ بیس ماہوار کی متفلاتی اور کہاں چار پانچ لا کھ روپے کا تعلقہ ... سیر کی ہنڈیا میں سَوا سیر پڑا وہ بڑھ بڑھ کر بولتی اور چڑھ چڑھ کر کہتی کہ سُننے والے دنگ رہ جاتے ، (۱۹۱۹ء ، جوہر قدامت ، ۳).

---کے واسطے سَوا سیر موجود ہے کہاوت.
سب برابر نہیں ہوتے (جامع اللغات).

---مَرد پنیر بَردہ سیکھ پڑوسَن تیرے لَچھَن کہاوت.
جو فضول کام کرے اسے کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---میں پنسیری کا دھوکا کہاوت.
چھوٹی چیز میں سے زیادہ غبن ، زیادتی کے ساتھ خیانت.

دام نہیں اس کا کوئی جو کیا
سیر میں پنسیری کا دھوکا

(۱۸۲۹ء ، داستان رنگین ، ۴۷).

یہ اُلٹا دھڑا سیر میں پنسیری کا دھوکا
بھاتی نہیں باتیں مجھے کھوٹوں کے چلن کی

(۱۸۷۹ء ، جان صاحب ، د ، ۱۸۳).

---میں ہونی ہی نہیں کہاوت.
جتنی مقدار درکار ہے اس کا قلیل سے قلیل حصہ بھی نہ ہونے کی جگہ (مُستعمل) (نوراللغات).

سیر (۲) (ی مج) امث.
۱. (گوٹا سازی) گوٹے کی بنائی میں بادلے کے پھیر یا پھیر کے نشانات (اب و ، ۲ : ۲۰۳). ۲. (کاشتکاری) لمبا چوڑا تختہ جو ہل میں لگا کر بُوائی کے بعد کھیت میں پھیرا جائے (اب و ، ۶ : ۹۷). ۳. (گوٹا سازی) وہ سلائی جس کے ذریعہ بادلے کا پھیر ڈالا جاتا ہے اور جو برابر حرکت میں رہتی ہے (اب و ، ۲ : ۲۰۳). [مقامی].

سیر (۳) (ی مج) صف.
۱. (ا) چھکا ہوا ، پیٹ بھرا سودہ (کھانے پینے سے).

کیا ہے بھوکے نے کھایا پانچ سیر
سیر وہ جس کی نیت ہوئے سیر

(۱۸۱۹ء ، اخبار رنگین ، ۳۷). رات دن میں ایک دفعہ کھاتا ہے اور سیر ہونے سے پہلے ہاتھ کھینچ لیتا ہے. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۳۳). ۲. **مطمئن ، سیراب ، آسودہ (کسی چیز یا کسی عمل سے).** کبھی تنگ ہوا اور کبھی سیر ہوا تمام شدائد زمانہ کے اور آرام اوس پر گُزر چکے. (۱۸۳۷ء ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۱۶۹). ہر شخص کے دل میں اس کی زیارت کا شوق ایسا ڈالا کہ اس کے دیکھنے سے دل سیر نہیں ہوتا. (۱۸۵۳ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۳۳). یہ دونوں سیر اور آسودہ ہو چکے ہیں . (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۰۲) . وہ لوگ جو اس نئی تہذیب کا پھل دو تین سال سے خُوب چکھ چکے ہیں بلکہ اس سے سیر نہیں بیزار ہی ہو گئے ہیں . (۱۹۱۷ء ، خطوط محمد علی ، ۸). [ف].

---آنا محاورہ.
بیزار ہونا ، تنگ ہونا.

عُمرِ دراز کیوں کر مُختارِ خضر ہے یاں
ایک آدھ دن میں ہم تو جینے سے سیر آئے

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۲۸۷).

---چشم (---فت ج ، سک ش) صف.
۱. **فراخ دل ، کُشادہ طبیعت ، حوصلے والا ، دل والا.** عرب ہمیشہ جنگجو ، بہادر ، مہمان نواز ، سیر چشم ، غیور اور بلند ہمت تھے. (۱۹۰۹ء ، مقالات شبلی ، ۲ : ۳۱). سرسید بڑے فیاض اور سیر چشم تھے. (۱۹۳۵ء ، چند ہم عصر ، ۲۷۹). ۲. **مُستغنی ، غنی الطبع ، بے پروا ، آسودہ طبع ، طبعاً مُطمئن.**

بنایا صانع عالم نے سیر چشم مجھے
مری نظر میں تو قاروں کا گنج مال نہیں

(۱۸۸۳ء ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۶۳). شیخ خدا کے فضل سے جیسے دولتمند ہیں ، سیر چشم بھی ہیں. (۱۸۷۳ء ، مجالس النسا ۸۳). ۳. **قانع ، صابر.** اس کے ملک میں بڑی دولت و حشمت ہو گی جو یہ ایسا مُستغنی اور سیر چشم ہے. (۱۹۰۳ء ، خالد (ترجمہ) ، ۳۰). ۴. **چھکا ہوا ، نیت بھرا (ندیدہ کا نقیض).** بڑی نیک نیت اور

خدا پرست اور سیر چشم بی بی تھیں۔ (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۲)۔ دل دونوں کے ایک تھے دونوں سیر چشم دونوں خندہ رُو۔ (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۲)۔ ایک کو آپ ندیدہ کہتے ہیں اور دوسرے کو سیر چشم دونوں کی دعوت کیجیے۔ (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۸۸)۔ [سیر + چشم (رک)]۔

---چَشْمی (---فت چ ، سک ش) امث۔
سیر چشم ہونا ، سیری ، اِستغنیٰ ، قناعت۔

یہ سیر چشمیاں یہ مروت نہیں بنی
سب کچھ سُنا یہ دی کی محبت نہیں سُنی

(۱۸۶۸ ، واسوخت شکوہ (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۵۹۸))۔ قایم مزاجی اور اِستغنا اور سیر چشمی جیسی علم سے حاصل ہوتی ہے نہ دولت سے ہوتی ہے نہ حکومت سے (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۶۲)۔

محفل میں سیر چشمی ساقی کا دور ہے
منہ سے لگا ہے مرے ساغر شراب کا

(۱۸۹۰ ، دیوان صفی ، ۱۲)۔ [سیر + چشم + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---حاصِل (---کس ص) صف۔
تسلّی بخش ، اطمینان بخش ، نفع بخش ، مفید ، فائدہ مند ؛ زرخیز ، سرسبز و شاداب ، جس میں اچھی پیداوار ہو۔

منصبِ عشق میں زر رُخ زرد
مجکوں جاگیر سیر حاصل ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۴۷۱)۔ یقین ہے کہ بسبب وسیع اور سیر حاصل اور خوش آب و ہوا ہونے میدانوں ہندوستان کے جن کے بیچ کئی دریا واقع ہیں وہاں کے باشندوں کو بہت قوت باسانی حاصل ہوتی ہو گی۔ (۱۸۳۵ ، مزید الاحوال ، ۸)۔

یہیں جو منفعت ہے اس زمین شعر سے اکبر
نہیں دہقاں کو وہ حاصل زمین سیر حاصل ہے

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۴۹۲)۔ سیاہ بادلوں میں سے بوندیں کچھ اس طرح گر رہی تھیں جیسے سیر حاصل دم لگانے کے بعد جبین گناہ سے پسینہ ٹپکے۔ (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۱۳۵)۔ [سیر + حاصل (رک)]۔

---حاصِلی (---کس ص) امث۔
سرسبزی ، شادابی ، زرخیزی۔ ہر سال رُود نیل طُغیانی میں آتا ہے اور یہ طُغیانی اس کی زمین کی سیر حاصلی کا سبب ہوتی ہے۔ (۱۸۵۴ ، مراۃ الاقالیم ، ۶۵) اگر اس وقت حضرت مراجعت کریں اور اکبرآباد کے پرگنے جمنا پار کے لیے کہ معموری اور سیر حاصلی میں مشہور ہیں تو بہتر ہو گا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۵)۔ [سیر + حاصل + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---شُدَہ (---ضم ش ، فت د) صف۔
(سائنس) کسی محصور جگہ میں کسی شے کا اِتنی مقدار میں موجود ہونا ، جتنی زیادہ سے زیادہ وہ اس جگہ میں سما سکے۔ یہ ایک عام قاعدے کی بات ہے کہ ہر مائع اس ٹمپریچر (حرارت) پر اُبلتا ہے جس پر اس کا سیر شُدہ بخاراتی دباؤ اس کی سطح پر کے دباؤ کے برابر ہو۔ (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۴۵۸)۔ جب پانی کو معمول کے مطابق اُبالا جاتا ہے تو ۱۰۰ سی پر جو بھاپ بنتی ہے اسے سیر شُدہ بھاپ کہتے ہیں۔ (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۳۰۳)۔ [سیر + شُدہ (رک)]۔

---کَرْنا (کَرْ دینا) محاورہ۔
۱. چھکا دینا ، پیٹ بھرانا ، کھلانا۔

گرسنگی میں قناعت جو کی ، شرف پایا
ہما نے سیر کیا اپنے استخواں سے بس

(۱۸۵۴ ، غنچہ آرزو ، ۱۱۰)۔ اس کے ہاتھوں کی دی ہوئی چند خشک روٹیاں ایک عالم کو سیر کر دیتی ہیں۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲)۔ **۲. بھرنا ؛ خواہش بر لانا ، پورا کرنا ؛ مُستغنی بنانا۔**

لے شمشیر او مرد بازوے شیر
کیا جیو جھگڑے تے ساریاں کے سیر

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۹۴)۔

نیت کر عاشقوں کی کیا سیر حُسن نے
آنکھوں کے جام شربتِ دیدار لے چلے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۳)۔ حضرت عیسیٰ نے تھوڑی سی روٹی اور مچھلی سے کئی سو آدمیوں کو شکم سیر کر دیا۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۹۲)۔

سِیرا (ی مج) امذ۔
۱. حلوہ سوہن ، سوہن ، سوہن بھوگ۔ گھیور ، پاپڑ ... ٹھری ، سیرا ، پوری ... اور بھانت بھانت کے بھوجن ... چن رکھ دیئے۔ (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۴۳)۔ **۲. منکے کا پتلا گڑھ جو تمبا کو میں ڈالا جاتا ہے** (فرہنگ آصفیہ)۔ [ف : شیرہ]۔

سیراب (ی لین) صف۔
۱. پانی سے بھرا ہوا ، پُر آب ، لبریز ؛ جل تھل۔

کیا نقصان ہے ابر سیراب کوں
جو پیاسے یہ برسیگا تک آب کوں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۷)۔

دیکھو نہ چشم کم سے یہ آنکھ ڈبڈبائی
سیراب ابر ہوتے دیکھے ہیں چشم تر سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۵)۔ **۲. پانی سے چھکا ہوا ، جس کی پیاس بُجھ جائے (پیاسا کا نقیض)۔** لعنت خدا تجھ پر! دعوا مسلمانی کا کرتا اور اپنے گھوڑوں کوں سیراب رکھتا ، فرزندان رسول اللہ ... پیاس سے جاں بلب پہنچے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۴)۔ آدمی کنوئیں میں ڈول ڈالتا ہے تا کہ اس سے سیراب ہو۔ (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۱۳۵)۔ بادیہ گرد تشنہ لب خوش ہو کے دوڑتا ہے کہ وہاں تک پہنچے اور آتش تشنگی بُجھا لے اور جی بھر کے سیراب ہو لے۔ (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۲ : ۵۵۰)۔ **۳. شاداب ، سرسبز ، تازہ ، ہرا بھرا ؛ پھلا پھولا۔**

بلبل ہو کے نالے بھرے ، چمنے چمن سیراب ہو
پھولاں کے خاطر جا پڑے کانٹیاں ابر بےتاب ہو

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۵)۔

خشک کانٹے ہیں فقط باغ میں آئی ہے خزاں
گُلِ شاداب کہاں ؟ لالۂ سیراب کہاں

(۱۸۷۸ ، کلیات صفدر ، ۱۷۲)۔

سبزہ زار مخملی کمخواب ہے
جو شجر ہے باغ میں سیراب ہے

(۱۹۰۸ ، سحر بھوپالی ، بیاض سحر ، ۹۵)۔ ۳. (أ) **تر ، نم ، شاداب ، گیلا (خشک کا نقیض)**۔

لہو سوں بالو اس کی سیراب ہوئی
زمیں جتنی سب لہو میں غرقاب ہوئی

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۶۷)۔ البتہ یہاں پانی ہو گا ، جگہ سیراب معلوم ہوتی ہے۔ (۱۸۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۵)۔ (أأ) **(مجازاً) زرخیز ، نفع بخش ، پیداوار والا**۔ آخر کوئی طلسم کی ایک حویلی اسی شہر میں بنائی ، تہاں ندی بھی طلسم ہی کی تھی اور زمین بہت سیراب تھی۔ (۱۸۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۳۲)۔
۵. **(مجازاً) آبدار ، چمکیلا ، پُر آب ، روشن**۔

لب اس کے سُرخ جیوں یاقوت سیراب
کہاں ہے لعل اور مرجاں کو یہ آب

(۱۷۷۴ ، مثنوی تصویر جاناں ، ۳۱)۔ ۶. **فیضیاب ، بافیض**۔ بادشاہ اپنے چشمۂ اقبال سے ان چار چیزوں کو سیراب رکھتا ہے۔ (۱۸۵۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۴۱۸)۔ اس نے دوپہر کی بادشاہت میں تمام بھائی بندوں کو زر و جواہر سے مالا مال اور انعام و اکرام سے سیراب کر دیا۔ (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۳۷)۔ [ف : (سیر + آب)]۔

--- کرنا محاورہ۔
۱. **آبیاری کرنا ، سرسبز و شاداب بنانا**۔

ابرِ رحمت سے ہو تا مزرعِ اُمید دوچار
اوّل اس کشت کو ہم اشک سے سیراب کریں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۷)۔ وہ آبی سرمایہ جو بادل میں ہوتا ہے خشک زمین پر نزول کر کے اس کو سیراب کرتا ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۳۵)۔ آراضی جس کو آب پاشی کے ذریعہ سیراب کیا جاتا تھا اس میں نصف عشر یعنی بیسواں حصّہ لیا جاتا تھا۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۹۷)۔ جنہیں پہلے پنجاب کے تینوں جنوبی دریاؤں ستلج ، بیاس اور راوی کے پانی سیراب کرتے تھے۔ (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۳۳)۔ ۲. **خوش کرنا ، آسودہ حال بنانا ، مُستغنی کرنا ، فیض پہنچانا**۔

چمن اُمید کا گرمی سوں گُلہ کی جو سُکھا
ابرِ رحمت نے کیا فیض سوں سیراب مجھے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۸)۔ چند روز میں منتہی ہو کر خود علم کے پیاسوں کو سیراب کرنے لگے۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۸۰۳)۔ ہم قرآن مجید کا مطالعہ کرتے اور اسی ابدی سرچشمۂ حقیقت سے ... اپنے آپ کو پوری طرح سیراب کرتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۱۰)۔ ۳. **پیاس بجھانا ، تشنگی دور کرنا**۔ چھ گھنٹوں کے بعد کوئی نخلستان یا کوئی ایسا چشمہ مل جائے جو ساری فوج کو سیراب کر سکے۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۸۲)۔

--- گہ اث۔
ہرا بھرا علاقہ ، سرسبز میدان۔ رہنمائے جہاز رانی تھی جس میں بڑی نشانات ، لنگر گاہیں پُر خطر یا پایاب مقامات قعرِ دریا یا خلیج کے انتہائی کونے میں سیراب گاہیں وغیرہ مندرج ہوتی ہیں۔ (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۱۴۳)۔ [سیراب + گہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

--- ہونا محاورہ۔
۱. **تشنگی دور ہونا ، آسودۂ آب ہونا ، پیاس بجھنا ، سرسبز و شاداب ہونا**۔ وہاں تمام گلستان اوس سے سینچی جاتی ہیں اور خوب سیراب ہوتی ہیں۔ (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۵۷)۔

جتنے سیراب ہیں اتنے تشنہ بھی ہیں
زندگی اپنی مانند پیمانہ ہے

(۱۹۸۱ ، چراغِ صحرا ، ۹۳)۔ ۲. **شوق ، آرزو ، تمنا ، نیت بھرنا ، خواہش کا پورا ہونا**۔

نگہِ شوق ابھی سیراب ہوئی تھی نہ ذرا
کہ تصوّر کی کرامات نے بدلا انداز

(۱۹۳۱ ، صبحِ بہار ، ۵۳)۔ ۳. **فیضیاب ہونا ، ہدایت و رہنمائی حاصل کرنا**۔ اسی سرچشمۂ نبوت سے سیراب ہو کے یہ جتنا سونا آپ کی رہائی کے لیے لایا ہوں آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش کر دوں۔ (۱۹۲۰ ، جویائے حق ، ۲ : ۱۲۷)۔

سیرابی (ی مع) اث۔
۱. **رفع تشنگی ، آسودگی و تسکین ، تر و تازگی**۔

بُخل اتنا نہ کر اے چرخ کہ لاغر ہوں بہت
قطرۂ آب ہے کافی مری سیرابی کو

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۲۰)۔ ایک تشنۂ لب ، محض نظارۂ آب سے کب تک سیرابی حاصل کر سکتا ہے۔ (۱۹۱۲ ، فلسفیانہ مضامین ، ۸۸)۔ ۲. **شادابی ، ہریالی ، حسن آفرینی**۔

نگہ کے جھاڑ کا پھل تُو ہے اے بہارِ کرم
ترے جمال کے گلشن میں نت ہے سیرابی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۳)۔ ۳. **پانی کا اثر ، خُنکی ، طراوت**۔

وہ پانی کی سیرابی ، ٹھنڈی ہوا
جہاں بیٹھ جاؤ وہیں دل لگا

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۷۹)۔ شریانیں ... سُکڑ جایا کرتی ہیں ... اعضا میں خُون و رُوح کی سیرابی کم ہوجاتی ہے۔ (۱۹۳۲ ، رسالہ نبض ، ۹)۔ ۴. **سیر حاصل ، تکملہ**۔ آپ کے حالات ... وضاحتی سیرابی کے ساتھ معرضِ بیان میں آچکے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۲۱۶)۔ [سیراب + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

سیرارَبَر (ی مع ، فت ر ، فت ب) امذ۔
ربڑ کے درختوں کی ایک قسم (Ceara Rubber)۔ تیسرا منی ہوٹ (سیرارَبر) ہے جو تخم سے بآسانی پیدا ہو سکتا ہے۔ (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۳۰۰)۔ [سیرا + ربر (رک)]۔

سَیرانی (ی لین) صف۔
رک : سیلانی۔

کہا پیر زن نے میں صدقے گئی
ہے سیرانی میرا یہ کم بخت جی

(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، طپش ، ۵۳)۔ وہ سرِ شام ... چہل پہل آدمیوں کا ہجوم سیرانی جیوڑوں کا اِدھر سے اُدھر البلاگیلا پھرنا۔ (۱۹۶۳ ، یہ دلی ہے ، ۱۷)۔ [سیلانی (رک) کا محرف]۔

سِیرَت (ی مع ، فت ر) امث ؛ ع سیرۃ.
۱. **عادت ، خصلت ، خُو.**

صورت میں توں ہے بادشہ سیرت منے درویش جیوں
یوسف سا تجھ میں کیوں کہوں بن ہے توں یوسف سار کا

(۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۹).

دیکھیا صورت و سیرتِ دل پذیر
جو اس دیکھنے تھے جواں ہوئے پیر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۸۳).

براس روزِ محشر کیا ، محمد مصطفےٰؐ بس ہے
کرم خصلت وفا سیرت علیؓ مرتضیٰ بس ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۴۷). آپؐ نہایت نرم مزاج ، خوش اخلاق اور نکو سیرت تھے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۹۱). ۲. **کردار کی پاکیزگی ، حالتِ باطنی ، ذاتی وصف ، خُوبی.**

ہوئے سیرت سے ہیں مردانِ دلاور ممتاز
ورنہ صورت میں تو کچھ کم نہیں شہباز سے چیل

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۸). کتاب کی صورت اور سیرت کو مقبولِ عام بنانے کی کوشش کی گئی ہے. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۱). اس کی زیرکی اور عیّاری بددیانت سرمایہ داروں کی سیرت کا آئینہ ہے. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۳۰). ۳. (اُ) **سوانح عمری ، زندگی کے حالات و واقعات کا تذکرہ ؛ سوانح نگاری.** ایک شعبۂ تاریخ کا تذکرہ ہے جس کو یونانی میں بیوگرافی ، انگریزی میں لائف ، عربی میں سیرت اور اُردو میں سوانح عمری کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۳۵). «سیرتِ نبویہ» کا ایک ایک حرف نبوت پر شاہدِ عدل ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۸۶). (اُا) **حضرت محمد مصطفےٰؐ کے حالات و واقعاتِ زندگی کا تذکرہ ، سیرتِ نبویؐ.** مدینہ کے مسلمانوں کی مالی حالت جیسی کچھ تھی وہ سیرت کے ہر ہر صفحہ سے ظاہر ہے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۳۶). پھر یورپ کے سفر سے واپسی کے کچھ عرصے کے بعد سیرت کی ایک مُختصر سی کتاب میرے ہاتھ لگ گئی. (۱۹۶۲ ، محسنِ اعظم اور محسنین ، ۹). [ع].

ـــ النّبی (ـــ ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ن بفت) امث.
نبی کی سیرت ؛ مراد : سیرتِ محمد مصطفےٰؐ. بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ تحقیق دیانت کے ساتھ ساتھ سیرت النبیؐ ، سیرتِ الصحابہ اور تاریخِ اسلام پر کام کیا جائے. (۱۹۸۳ ، تخلی ، ۹). [سیرت + رک : ال (۱) + نبی (رک)].

ـــ پاک کس صف ؛ امث.
سیرتِ مبارکہ ؛ مراد : حضرت محمدؐ کی سیرت. قرآنی عبارتوں کا ایک ذخیرہ اور سیرتِ پاک واقعات و حوادث کا ایک مجموعہ ہے. (۱۹۷۲ ، سیرت سرورِ عالم ، ۳۶). [سیرت + پاک (رک)].

ـــ کَشی (ـــ فت ک) امث.
رک : **سیرت نگاری.** پلاٹ کی فنّی اور موثر ترتیب اور سیرت کشی کے مُختلف تقاضوں کو پُورا کرنے ... کی طرف بھی دھیان رکھنا پڑتا ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۱۰). [سیرت + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ مُحَمّدی کس صف (ـــ ضم م ، فت ح ، شد م بفت) امث.
حضرت محمد مصطفےٰؐ کی سیرت ، سیرتِ مطہرہ. یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن اور سیرت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ و السلام دونوں ہی بحر ناپیدا کنار ہیں. (۱۹۷۲ ، سیرت سرورِ عالم ، ۳۹). [سیرت + محمدؐ (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ نَبْوِی کس صف (ـــ فت ن ، سک نیز فت ب) امث.
رک : **سیرت النبی ، نبی کی سیرت ؛ مراد : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ ، سیرتِ مطہرہ.** سیرتِ نبوی کا یہ حصّہ ان کے حالات مشاہدات اور کیفیات کے بیان میں ہے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱). عربی فارسی میں بھی سیرتِ نبوی ، سِیَرُالصّحابہ اسی نقطۂ نظر سے لکھے گئے. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۶۲). [سیرت + نبی (ی مبدل بہ و) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ نِگار (ـــ کس ن) صف.
کردار و شخصیت کے بارے میں لکھنے والا ، سیرت تحریر کرنے والا ، کردار نگار. بقول آپ کے میری اُمت کی طرف سے لکھنے کا وقت آتا تو میرے سیرت نگار کو سخت مشکل کا سامنا ہوتا. (۱۹۰۶ ، خطوط محمد علی ، ۱۲۵). اُردو میں سیرتِ پاک پر کتابیں تو بہت ملتی ہیں لیکن زیادہ تر ترجمے ہیں جو ترجمے نہیں ہیں وہ پُرانے سیرت نگاروں کی کتابوں کے خُلاصے ہیں. (۱۹۸۰ ، تخلی ، ۶). [سیرت + ف : نگار ، نگاشتن ـ لکھنا].

ـــ نِگاری (ـــ کس ن) امث.
سیرت نگار کا کام ، حالاتِ زندگی لکھنا. بُزرگانِ ملّت کی سیرت نگاری اور ان کے صفات و عادات کا ضبطِ تحریر میں لانا اگر دُشوار نہیں تو آسان بھی نہیں. (۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۲ : ۱). ان تصانیف میں براہِ راست سیرت نگاری نہیں پائی جاتی. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۶۲). [سیرت + نگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سِیرَتِیات (ی مع ، فت ر ، سک ت) امث ؛ ج.
(نفسیات) **فرد کی نفسیات.** یہ اِتحاد بلحاظِ ذاتی خصوصیات کے ہو ... اس کی فردی نفسیات جس کو سیرتیاتِ متقابلہ بھی کہا جا سکتا ہے ہم سے کوئی تعلق نہیں رکھتی. (۱۹۳۱ ، اصول نفسیات (ترجمہ) ، ۶۱۸). [سیرت + یات ، لاحقۂ جمع].

سیرگی (ی مع ، سک ر) صف مث.
سیرابی ؛ سَیری. زمین کی سیرگی ختم نہ ہونے پائے. (۱۹۶۵ ، چاول دستور کاشت ، ۷۶). [سیر (۱) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

سِیرَن (ی مع ، فت ر) امذ.
ایک درخت اور اس کی لکڑی کا نام ، سرس ، کسیر ، سام سنڈرا. ڈونگیوں کے کام میں جو بعض مخصوص لکڑیاں اِستعمال کی جاتی ہیں وہ حسبِ ذیل ہیں ... سہاگہ ، تیل ، سیرن ، کدم. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۱۳۰). [رک : شیرن].

سیرُو (ی مع ، و مع) امذ.
(گاڑی بان) **گاڑی کی پھڑ (رک) کے پُشتی وال یعنی عرض میں جڑی ہوئی پٹیوں کی آخری پٹی** (اب و ، ۵ : ۱۳۵). [رک : سیروا].

سیروا (ی مج ، سک ر) امذ.
پلنگ ، چارپائی اور مسہری وغیرہ کے سرہانے اور پائنتی کی لکڑی ، چوڑائی والی لکڑی.

سہرے کے تئیں سیروے سے کھاٹ کے باندھے
اس طرح چڑھا بیاہنے شہزادہ مدن کا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۳۳).

اور پلنگوں میں جتنے سیروے ہیں
رکھتے اپنا لباس گیروے ہیں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۲۵). پلنگ کے پائے ، پٹی ، سیروا جو چیز ٹوٹ گئی ، ترت بھیج کر درست کرا منگائی. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۸۸).

چارپائی کی کھول کر ادوان
باندھنا سیروے سے تھا آسان

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۲۶). [س : शिरः+पाद+क].

سیروں (ی مج ، و مج ، غنہ) امذ ؛ ج.
کئی سیر ، کثیر ، زیادہ ، بہت زیادہ ، تراکیب میں مستعمل.

جوشِ جنوں سے فصدوں سے مطلق کمی نہ کی
سیروں لہو ہمارے بدن سے نکل گیا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۹).

خشک سیروں تنِ شاعر کا لہو ہوتا ہے
تب نظر آتی ہے اک مصرعِ تر کی صورت

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۰۵).

آنسو نہیں آنکھوں میں یہ ہیں ہیرے کی کنیاں
پی جائے یہ دو بوند لہو سیروں ہی تھوکا

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۹).[سیر (۱) + وں ، لاحقۂ جمع].

ـــ لہو بڑھنا محاورہ.
بہت خوش ہونا ، خوشی کی وجہ سے چہرے پر رونق آنا.

بڑھ گیا سیروں لہو ان کو جو آتے دیکھا
خود نہ پہچان سکا میں کہ مرا دل ہے وہی

(۱۸۸۸ ، آفتابِ داغ ، ۹۵).

سَیری (ی لین) امث.
تفریح ، چہل قدمی ، دیکھنا ، گھومنا پھرنا.

سرک کے سیری منے لال کنول بیچ کا
زرد کیا جیوں سریر چھوہ کاکل شکن

(۱۵۱۸ ، لطفی (اُردو ، کراچی ، ۱ کتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۳۵)).

دو پتلیاں راوتاں تیری بندی اپ اسپ کوں اسیری
سو چوگاں کھیلتے پھیرے ہمن دل گیند کر گھیرے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۹۰). [سیر (۲) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سیری (ی مع) امث.
۱. کسی خدمت کے عوض ملی ہوئی خودکاشت زمین ، سیر. زمین دار بہترین زمین خودکاشت کے لیے منتخب کرتے تھے اور وہ اون کو بعوضِ ادائیِ خدمت عطا کی جاتی تھی ، ایسی آراضی سیری کہلاتی تھی. (۱۹۳۰ ، احکام متعلق عطیات ، ۴). **۲. بٹائی دار ، ساجھی ، شریک** (ماخوذ : اُردو قانونی ڈکشنری ؛ فرہنگ آصفیہ). [سیر (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سیری (ی مع) امث.
۱. تسکین ، سیرابی ، بھوک پیاس مٹ جانا. یہ اعتقاد کہ کھانے پینے کی چیزوں سے آسودگی اور سیری پیدا ہوتی ہے اور زہر قاتل سے آدمی مر جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۹)

دریا نوشی پہ ایک چلو بھی نہیں
اس پر گنگوئے سیری کیا خوب

(۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱ : ۳). **۲. ذرا اطمینان سے ، دم لے کر ، آسانی ، بے فکری.**

آئے ہیں گھر کو بہوت دیری سے
کھانا پانی ملیے گا سیری سے

(۱۸۱۳-۲۰ ، شاہ ندا کی کہانی (اردو ادب ، ۱ : ۱۲۲)). **۳. شوق کا پورا ہونا ، تسکینِ ذوق ، تکملۂ شوق.**

دل میں پریت تیری
دیکھے سے ناہیں سیری

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۵).

مونسؔ تو ہوئے سیر پر انکو نہیں سیری
اے جان ترے طالبِ دیدار ہیں کیسے

(۱۸۸۰ ، الماس درخشاں ، ۲۰۱). علم سے کبھی اس کی سیری نہیں ہوتی تھی (۱۹۱۳ ، حالی ، مقالات ، ۱ : ۲۹۸) انہیں کبھی ایک دوسرے سے سیری ہی نہیں ہوتی. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۹۶). **۴. جی بھرنا ، نیت بھرنا.** نہ بہت ترشی کہ ترشی باعثِ دلیری ہے ، اور نہ زیادتی غصہ سببِ سیری. (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیب اردو ، ۹). افسوس کہ آپ کو بھرتی کے الفاظ استعمال کرنے سے سیری ہی نہیں. (۱۹۰۵ ، معرکۂ چکبست و شرر ، ۳۰۶). مختلف اشیاء کے تیار کرنے میں کسی شے کی افراط بغیر تغیر یا تنوع کے یہ معنی رکھتی ہے کہ سیری کی منزل بہت جلد طے ہو جائیگی. (۱۹۳۷ ، اصولِ معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۶). غمِ حسین سے دل کا بوجھ ہلکا ہوتے نہیں پاتا کہ ماہِ محرم ہی تمام ہو جاتا ہے اس طرح ذکرِ حسین سے سیری ہو سکتی ہے نہ جی بھر سکتا ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ اگست ، ۴). **۵. پانی کے مکمل انجذاب کی حالت ، رساؤ.** کسی پشتہ کی آڑی تراش میں سیری کا مستوی ... ایک خط بن جاتا ہے اور اس کو سیری خط کہتے ہیں اور اس کی سلامی کو ، سیری کا ڈھال. (۱۹۳۹ ، آبپاشی ، ۱۰۱). [ف : سیر (۳) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پذیر (ـــ فت پ ، ی مع) صف.
تکملۂ پذیر ، پورا ہونے کی صلاحیت رکھنے والا ، پورا ہونے والا. احتیاجات اول الذکر اصطلاحاً سیری پذیر اور دوم غیر سیری پذیر کہلائیں گی. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۳۹۲). [سیری + ف : پذیر ، پذیرفتن ـ قبول کرنا].

ـــ ہونا محاورہ.
۱. رک : سیر ہونا.

نہ ہوتی یک صبح ناں گرم سورج سوں اے سیری
تمہارے درس کی نعمت کی جس کوں اشتہا ہووے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۵).

ہوتی ہی نہیں شربتِ دیدار سے سیری
پیاسا ہے بہت تشنۂ دیدار تمہارا
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۲۲).

طالبِ وصل کو سودے سے یہ سیری ہو گی
قصۂ وصل سے پھر حُسن کا مطلوب ہوا
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۷).

ہر اس سے کہ دادا کو تخمہ ہوا تھا
بھلا بھوکے پوتوں کو سیری ہو کیوں کر
(۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بینظیر ، ۳۸). ۲. **اطمینان ہونا ، راضی ہونا ، خوش ہونا ، تسکین ہونا.** اس تفسیر کی روایت سے بھی اگر سیری نہ ہو ایسی کتاب کی روایت سنیں جو ہر جگہ مل سکتی ہے. (۱۸۷۰ ، آیاتِ بیّنات ، ۱ : ۳۱). ایک دفعہ کے پڑھنے سے اس کی کیا سیری ہوتی. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۲۰۰).

سِیرِیز (ی مع ، ی مع) امث ؛ امذ.
۱. **سلسلہ ، کڑی.** امر واقعہ یہ ہے کہ ہائیڈروجن کے اسپکٹرم میں لائنوں کے سلسلے یعنی سیریز ... ہوتے ہیں. (۱۹۷۱ ، ایٹم کے ماڈل ، ۵). ۲. **تسلسل ، سلسلہ واریت.**

شکست و فتح کی اک ٹیسٹ سے ہو کیا تمیز
مشاعرہ میں بھی جاری ہوتی ہے اب سیریز
(۱۹۸۷ ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ۳۰۴). [انگ : Series].

سِیرِیَس ہونا محاورہ.
کسی کام کے لیے مستعد ہونا ، سنجیدہ ہونا ، کسی عمل میں پورا انہماک ہونا. تم سیریس نہیں تھے ہاں تم تو ایم اے کے بعد ولایت جانے کا ارادہ رکھتے ہو. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۲۱۵). میں اپنے کزن کی طرح سیریس تو ہوتا نہیں. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۳۹).

سِیرِیَل (ی مع ، کس ر ، فت ی) امذ.
سلسلہ وار ، تسلسل ، ترتیب . داستانوں پر مبنی بعض فلمیں سیریل کی صورت میں بھی بنائی جا چکی تھیں. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۱۸). [انگ : Serial].

ـــــ نَمْبَر (ـــــ فت ن ، سک م ، فت ب) امذ.
ترتیب کا نمبر ، سلسلہ وار نمبر. اس عنوان کے تحت کھولی جانے والی ہر فائل پر ایک علیحدہ سیریل نمبر ڈالا جائے گا. (۱۹۸۳ ، دفتری طریقۂ کار ، ۶۰). [انگ : Serial Number].

سیڑا / سیڑہ (ی مع / فت ڑ). (الف) امذ.
(کاشت کاری) **خوا.** کوئی کاشت کار بیلوں کو ہل میں جوتنے کے لیے سیڑا سیڑی لیے آ رہا تھا. (۱۹۸۳ ، دوشیں زمیں ، ۱۲۷). (ب) امث. **وہ ندی یا نالہ جس سے آس پاس کے کھیت سیراب کیے جائیں** (پلیٹس ، فرہنگِ آصفیہ). [ہ : सेाड़ा].

سیڑی / سیڑھی (ی مع) امث.
۱. **اوپر یا نیچے اترنے چڑھنے کا آلہ جس میں قدم رکھنے کی جگہ بنی ہو ، یہ خواہ لکڑی کا ہو یا پختہ سنگ ، خشتی یا گچی ہو ، زینہ ، نردبان.**

کئے عشق اول تے یوں عشق باز
کہ سندھر حقیقت ہے سیڑی مجاز
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۵). دروازے کے پٹ اور سیڑیاں وغیرہ اس میں ہیں. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۵۳). وہ دوبارہ جمع ہوئے اور اس مرتبہ وہ اپنے ہمراہ سیڑھیاں بھی لے آئے تھے. (۱۹۲۵ ، غدر کی صبح و شام ، ۶۶). جہاز کی سیڑھی کچھ ٹھیک نہ تھی چڑھتے چڑھتے وہ گر گئے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۰۶). ۲. **زینے کا وہ حصہ جس پر قدم رکھا جائے ، قدم گاہ ، پایہ ، قدمچہ.** فرمایا ، اس منبر کی سیڑھیوں پر جو کوئی پڑھیگا آیۃ الکرسی بعد ہر نماز کے ، نہ منع کریں اوسکو اندر آنے سے بہشت کے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۹۸). اتفاق سے کسی سیڑھی پر بلی پڑی سوتی تھی ، اس پر جو بڑا زور سے پاؤں وہ ایک بھیانک آواز سے چلائی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۳). اب ایک زینہ پر سے کوئی سولہ سترہ سیڑھیوں پہ گزر کے کوٹھے پر ایک ہوادار کمرے میں پہنچے. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۹). ۳. **درجہ ، منزل ، مرحلہ.** ترقی کی پہلی سیڑھی تمدنی حالت کی طرف مائل ہونا تھی. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مقالات ، ۱۷۰). عربی زبان کی خصوصیات کے تحت میں اوّل مخارج سے بحث کی ہے جو کلام کی سب سے پہلی منزل یا اوّل سیڑھی ہے. (۱۹۳۰ ، مقالاتِ شروانی ، ۲۶۶). ۴. **ذریعہ ، وسیلہ ، واسطہ ، راستہ.** حدیث میں آیا ہے مجاز سیڑی ہے حقیقت کی. (؟ ، رسالہ معرفت ، ۳). حقیقت کی سیڑی ہے مجاز سیڑی پر جاویں گے تو پاویں گے حقیقت کا راز. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۳). زراعت کالج کے طلبہ کم کامیاب ہوئے ہیں ان کے طلبہ اس تعلیم کو گورنمنٹ سروس (ملازمتِ سرکاری) کو نردبان کی سیڑھیاں بناتے ہیں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۱۵). [پ : सिढी ؛ س : شرِیڑھی श्रेणी].

ـــــ باندْھنا محاورہ.
سیڑھی لگانا ، باڑ قائم کرنا.

فلک قلاب سوں باندھیا ہے سیڑی
معانی تو دے شاہ یگانہ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۳).

ـــــ بَہ سیڑْھی م ف.
درجہ بدرجہ ، بتدریج. ہر قطار ایک دوسرے سے سیڑھی بہ سیڑھی بلند ہے. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۶۷).

ـــــ (پَر) چَڑْھنا / چَڑْنا محاورہ.
اوپر پہنچنا ، ترقی پانا ، منزلِ مقصود کو پا لینا.

محل مجلس کا بنا اونچا کہ پہلی سیڑھی پر
کہیں نہ چڑ سکا ایس کوں لرزاں پائیا
(۱۶۷۰ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۸۳).

سیڑھی خوش مرتبے کی میں چڑیا ہوں
جہاں مقصود تھا وہاں اپڑیا ہوں
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۱). تین سال میں عہدۂ منصفی پر فائز ہونے کی اجازت ملی اور اس کے لیے پہلی سیڑھی چڑھنے

یعنی عہدہ پر تیور حاصل کرنے کی شرائط اُٹھائی گئیں۔ (۱۹۲۹ء، تاریخ سلطنت روما (ترجمہ)، ۲۰۲)۔

۔۔۔کا ڈنڈا امذ۔
لکڑی کی سیڑھی کا ہر پایہ جس پر پانو رکھ کر چڑھتے ہیں (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

۔۔۔لگانا محاورہ۔
کسی چیز سے ملا کر سیڑھی کھڑی کرنا ، کسی جگہ پہنچنے کے لیے وسیلہ مہیا کرنا ، رسائی حاصل کرنا۔

قلعہ کیوں صفت لگ سکے لین بحال
لگن نیں لگانا ہے سیڑھی محال

(۱۶۹۵ء ، دیپک پتنگ ، ۷۷ ، الف)۔ ان کو چاہئے کہ سیڑھیاں لگا کر آسمان پر چڑھیں۔ (۱۸۹۵ء ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۵ے)۔ دو پھاٹکوں نے تو یہاں تک ستایا کہ سیڑھی لگا کر کُودنا اور انہیں اندر سے کھولنا پڑا۔ (۱۹۳۳ء ، سیف و سبو ، ۱۳۰)۔

۔۔۔لَگنا محاورہ۔
سیڑھی لگانا (رک) کا لازم۔

یمنِ پیر مغاں سے مل گیا بام مراد
سلسلہ پیدا ہوا رفعت کا سیڑھی لگ گئی

(۱۸۸۸ء ، صنم خانۂ عشق ، ۲۱۱)۔ میں نے جو خواب میں دیکھا کہ اس مسجد سے آسمان تک ایک سیڑھی لگی تھی۔ (۱۹۲۳ء ، تذکرۃ الاولیا ، ۹۲)۔

سِیڑھیاں (ی مع ، کسر ڑھ ، غنہ) امث ، ج۔
سیڑھی (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل . طلبہ اس تعلیم کو گورنمنٹ سروس (ملازمت سرکاری) کی نردبان کی سیڑھیاں بناتے ہیں۔ (۱۹۰۷ء ، کرزن نامہ ، ۲۱۵)۔

۔۔۔پھلانگنا محاورہ۔
بہت تیزی سے کسی مقصد یا منزل کی طرف بڑھنا ، جلدی جلدی مدارج طے کرنا۔ متواتر منزلیں طے کیں ، زندگی کی لگاتار سیڑھیاں پھلانگیں۔ (۱۹۳۶ء ، گرداب حیات ، ۱۳)۔

سِیزْدَہ (ی مع ، سک ز ، فت د) صف۔
تیرہ ، دس اور تین کا مجموعہ۔ جس نے سیزدہ صد سالہ تاریخ اسلام کے چہرے سے تعصب و عدم مساوات کے ہر داغ کو ایک ایک کر کے دھونے میں اپنی عمر صرف کر دی۔ (۱۹۱۵ء ، فلسفۂ اجتماع ، ۵)۔ سیزدہ صد سالہ تاریخ کا کوئی باب ایسا نہیں ہے جس کی عبارت انصاف کے خون سے لکھی ہوئی سطریں نہ ہوں۔ (۱۹۴۳ء ، مقام عدالت ، ۳)۔ [ف]۔

سِیزْدَہُم (ی مع ، سک ز ، فت د ، ضم ہ) صف۔
تیرھواں ، تیرھویں ، سیزدہ سے متعلق یا منسوب۔ دائرہ سیزدہم منعکسہ اس کی بنیاد مفاعلن فاع لاتن فاع لاتن متشابہ مخالف بکف پر ہے۔ (۱۸۷۱ء ، قواعد العروض ، ۳۸)۔ [ف : سیزدہ + م ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

سِیزَن (ی مع ، فت ز) امذ۔
موسم ، رُت ، فصل ، زمانہ۔ صرف سیزن کا لطف اٹھانے شہر میں کوئی والیٔ ملک آئے ہوئے تھے۔ (۱۹۳۵ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۸۰ : ۳۸)۔ ان کے دیہاتی اور شہری دوست شکار کے مخصوص سیزن میں پارٹیاں بنا بنا کر ان کے یہاں آتے۔ (۱۹۸۹ء ، انصاف ، ۱۰۹)۔ [انگ : Season]۔

۔۔۔ٹِکَٹ (۔۔۔کسر ٹ ، فت نیز کسر ک) امذ۔
کسی جگہ ہر وقت داخلے کا میعادی اجازت نامہ ، جس کی وجہ سے مُدّتِ معیّنہ میں ہر وقت آنے جانے کا حق حاصل ہو۔ سیزن ٹکٹ یعنی اس ٹکٹ کا کام دے جو تماشے گہ مذکور میں برابر ہر وقت اور ہر دروازے سے آنے جانے کے لیے کافی تھا۔ (۱۸۸۵ء ، خیالات آزاد ، ۲۳۹)۔ اٹھانویں مسافر اس میں بیٹھے اور آٹھ سو پچاس سیزن ٹکٹ والے اس تعداد کے علاوہ تھے۔ (۱۹۰۳ء ، چراغ دہلی ، ۳۵۹)۔ سیزن ٹکٹ پر ایک لاکھ روپے کے انعامات دیئے جائیں۔ (۱۹۷۲ء ، جنگ ، کراچی ، ۳/دسمبر ، ۱)۔
[انگ : Season Ticket]۔

سَئِیس (فت س ، ی مع) امذ۔
رک : سائیس۔ زریق نے کہا سئیس کے بھیس میں بھی تیری چال مجھ پر نہ چل سکی۔ (۱۹۳۳ء ، الف لیلہ ، ۵ : ۲۹۸)۔ [سائیس (رک) کی تخفیف]۔

سِیس (۱) (ی مع) امذ۔
۱۔ سر ، پیشانی ، ماتھا۔

خلل تھا کُفر کا دیا جس خدا
کیا رام کا سیس تن تے جُدا

(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۱۰۱)۔

تہی صدقے قطب شاہ کوں سبے جم عید مستانہ
کہ میرے سیس اُپر دایم چتر شاہی سہایا ہے

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۱۶)۔

ہے سیس پہ سالکاں کے باراں
اس میم کے مشتاق ہزاراں

(۱۷۰۰ء ، من لگن ، ۱۲)۔

کون ہے ایسا جو کوئی اب تن سے تیرا سیس لگائے
درس ترا تیرے نبی کو ان سے لے جا کر دکھلائے

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۹۰)۔

کلمہ پڑھیں رسول کا
کاٹیں سیس حسین

(۱۸۱۳ء ، ام الائمہ ، ۱۲۵)۔ یا رحمٰن یا سبحان تیری سمرن جیوں آگے سیس دھروں کیسے بھگتی کروں (۱۹۰۳ء ، انتخاب توحید ،)

دور اور سے آیا بھکاری
سیس جُھکائے کو چرن میں

(۱۹۸۵ء ، رخت سفر ، ۱۱۵)۔ **۲. سر کا ایک زیور ، سیس پُھول۔** کانوں میں آویزے ، بالوں میں سیس ، ہاتھ میں رومال ، کندھے پر شال ، بے فکری کے دن ، جوانی کا سن۔ (۱۹۱۲ء ، شہید مغربی ، ۸)۔

سونے کا ہر اہے سیس مکٹ
روپے کا نکھت پر بیٹھ نہ ڈر
(۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۳۰۷). ۳. (زین سازی) گھوڑے کے چہرے کے ساز میں ماتھے پر لٹکنے والا مخروطی شکل کا چمڑے کا آویزہ (ا پ و ، ۵ : ۴۵). [س : شیرش शीर्ष].

---اُوپَر م ف (قدیم).
رک : سر آنکھوں پر.

تمہارا مرا گھر سو ہے ایک گھر
تمہار کہیا ہے مرے سیس اوپر
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۳).

---پانو/چَرَن/قَدَم پَر دَھرنا محاورہ (قدیم).
قدموں میں سر رکھنا ، عاجزی کرنا.

سو یوں کہہ ادب سوں توڑ کر اونے
دھریا سیس اس کے چرن پر اونے
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۹).
رویا کروں گی سیس قدم پر دھرے ہوئے
جب تک نہ کہدیں آپ کہ جی اٹھ مرے ہوئے
(۱۹۱۱ ، پہلا پیار ، ۹۹).

---پَٹّی (---فت پ ، شد ٹ) امث.
(زرگری) مانگ کے دونوں طرف پیشانی کے بالوں کی پٹیوں کے کنارے کنارے لگانے کا سادہ یا جڑاؤ بنا ہوا زیور جو زنجیر کی لڑی یا پٹری کی شکل کا ہوتا ہے اور مانگ کے دونوں طرف کنپٹیوں تک جھالر کی طرح لٹکا رہتا ہے، اس کے بیچ میں ایک ٹیکا ہوتا ہے. چھپکا (ا پ و ، ۳ : ۳۷). [سیس + پٹی (رک)].

---پَر ڈھونا محاورہ.
سر پر اٹھانا ، بوجھا ڈھونا.

تج عیش و عشرت خواب توں معشوق کے ناسوز سوں
نس دن برہ کے بھار کوں لے سیس پر ڈھونا بھلا
(۱۶۷۹ ، دیوان سلطان شاہ ، ۵).

---پَر/پَہ ہات دَھرنا محاورہ (قدیم).
سر پر ہاتھ دھرنا ، سر پر ہاتھ رکھنا ، سرپرستی کرنا.

جیو مانے سرو قد کھینچا تمارا یا امیر
ہات میرے سیس پر رکھکر کرو سب میں گھنبھیر
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۰).
ہے دو جگ میں سُرخ رُو جس سیس پہ تو دھرتا ہے ہات
بولتے ہیں خلق سب اس نے تجے بندے نواز
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۹۶).

---پَگ پَر رَکْھنا محاورہ (قدیم).
قدموں میں سر رکھنا ، عاجزی کرنا.

چلیا بعد ازاں دیں گھر اوس بار کے
رکھیا سیس جا پگ پر اوس یار کے
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۳).

---پُھول (---و مع) امذ.
۱. سر کا ایک زیور ، چوٹی کی جڑ کے اُوپر لگانے کا کٹوری نما یا کسی پھول کی شکل کا زیور.

وو موتی کگن کے سو تارے ہوئے
وو سیس پھول سارے ستارے ہوئے
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۷۵).
ہر اک کو مرصع کا ہے سیس پھول
کہ سورج کرے جوت کا واں حصول
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳).
دکھلاتا تھا سیس پُھول سر پر
جگنو شب تار میں شجر پر
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۸۲). پُھولوں کی چادریں ہیں سیس پُھول ہیں. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۰). ۲. خاوند ، پتی ، سرتاج (فرہنگ آصفیہ). [سیس + پُھول (رک)].

---تاج امذ (قدیم).
رک : سرتاج.

اچاے عرش چوگی بی بی کے تائیں
کہ حضرت بی بی بیباں سیس تاجے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۷). [سیس + تاج (رک)].

---تِلَک (---کس ت ، فت ل) امذ.
ٹیکے کی وضع کا ماتھے کا زیور (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۳۳). [سیس + تلک (رک)].

---تَل ہونا محاورہ (قدیم).
رک : سر نیچا ہونا.

خطا منج کدھن تیج آیا اول
ہوا سب منے تو میرا سیس تل
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۲).

---جال امذ.
چوٹی باندھنے کے بعد بالوں کو بکھرنے سے محفوظ رکھنے کے لیے ایک خاص انداز کی جالی ، سونے یا چاندی وغیرہ کی لڑیاں جو سر پر بطورجال پھیلا دی جاتی ہیں. کرن پُھول ہیں ، ٹیکے ہیں ، مانگ پٹیاں ہیں ، سیس جال ہیں. (۱۹۶۵ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۲۹). [سیس + جال (رک)].

---جُھکانا محاورہ.
رک : سر جُھکانا.

پروانگی کا حکم دیا ہنس کے وام نے
چرنوں پر اپنا سیس جُھکایا غُلام نے
(۱۹۲۳ ، مطلع انوار ، ۱۰۶).

---چَنگیر (---فت چ ، مغ ، ی مج) امث.
رک : سیس پُھول (ا پ و ، ۳ : ۳۷). [سیس + چنگیر (رک)].

---دُھنْنا محاورہ (قدیم).
رک : سر دُھننا.

وہ خود بولے تھا نغمہ جس کے سُنتے
تھڑے رہ جائیں حیوان سیس دھنتے
(۱۷۵۹ء ، راگ مالا ، ۲۹).

---رَگڑنا محاورہ (قدیم).
نہایت عاجزی کرنا ، منت سماجت کرنا ، خوشامد کرنا ، پانو پڑنا ، پانو پر سر رکھنا.

فقیر حقیر سید علی اکبر
سیس رگڑنا تم چرنو پر
(۱۷۶۳ء ، جھ سر ہار ، ۸۰).

---سوبھا / شوبھا (---و مع) امذ.
سر کی زینت ، سر کی آرائش ؛ مراد : ٹوپی ، کلاہ. بادشاہ نے پوششوں کے نام بدل دیے ہیں ... برقع کا نام چترگپت ، کلاہ کا نام سیس سوبھا ... اور ایسے ہی بہت سے نام. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۳۶). سرب کتی ، جس سے تمام بدن چُھپ سکے ... سیس سوبھا ، ٹوپی کلاہ ؛ کیس کھن ، سوبان. (۱۹۳۸ء ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۷۲). [سیس + سوبھا / شوبھا (رک)].

---سُوں چَلْنا محاورہ (قدیم).
سر کے بَل چلنا.

سجن ملنے بلاوے جو چلوں کی پاؤں کر سیس سوں
پوت لا بیوگے رہنے نہ بوجھوں کی کلدھیں کیس سوں
(۱۶۷۲ء ، شاہی ، ک ، ۱۳۱).

سرج کوں گر اجازت ہو تو آوے سیس سوں چل کر
کہ اس کو شوق ہے تجھ آستاں پر جبہ سائی کا
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۳۲).

---گُندھانا (گوندھانا) محاورہ.
مانگ پٹی کرانا ، بناؤ سنگار کرانا.

مرنا اور جینا نہیں اور مرنا ہسوا ہیں
ایسے سہل سہاگ کو کون گوندھاوے سیس
(۱۸۳۳ء ، مفید الاجسام ، ۷).

چلتا ہے رہنا نہیں اور چلنا ہسوے ہیں
ایسے سہج سہاگ پر کون گندھائے سیس
(۱۸۹۱ء ، ایامیٰ ، ۵۶).

---لینا محاورہ (قدیم).
رک : سر لینا.

کہ اس کے بدل میں جفا سیس لے
جیا جا لیا ہور سیتا پیس لے
(۱۶۲۵ء ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۳۳).

---نِوانا محاورہ.
رک : سر جُھکانا.

نِوا کے سیس لگا رکھ سدا تو ہر کے دوار
کہ دور بارہ صدی کا ہے سخت ناہنجار
(۱۷۸۲ء ، حاتم (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲ : ۲۵)).

کہا فرشتوں ادھر آؤ
آدم آگے سیس نواؤ
(۱۸۵۱ء ، مثنوی مورک سمجھاوے (دہلی اخبار) ، ۳۰).

انہوں نے قدم حوصلے کا بڑھایا
چرن چھوے سیس اس کے آگے نوایا
(۱۹۰۵ء ، بھارت درپن ، کیفی ، ۹). میں نے ہاتھ جوڑ کر اور سیس نوا کر عرض کیا کہ وہ ہے ہی آپ کا غلام. (۱۹۳۰ء ، مس عنبریں ، ۸۰) بڑے بڑے ادیب فنکار اس کے آگے سیس نوائے بیٹھے تھے. (۱۹۸۶ء ، اوکھے لوگ ، ۱۹۳).

سیس (۲) (ی مع) امذ.
سانپوں کی نسلوں کا بادشاہ جسے شیش الٹ بھی کہتے ہیں (پلیٹس). [رک : شیش].

---ناگ امذ ؛ ---شیش ناگ.
۱. **سانپوں کا بادشاہ ؛ ہندوؤں کا ایک اوتار ، کہتے ہیں اس کے ہزار پھن ہیں اور اس کے پھن پر زمین ٹھہری ہوئی ہے یہ وشنوں کا بستر خیال کیا جاتا ہے اس کا پھن اس کا چتر مانا جاتا ہے. ہندوؤں کا اعتقاد ہے کہ لچھمن اور بلدیوجی نے انہیں کا اتار لیا تھا ، پاتال کا راجہ** (فرہنگ آصفیہ).

جوڑی جو دکھاؤں میں تو کیا ہو
شبہ تمہیں سیس ناگ کا ہو
(۱۸۸۷ء ، ترانۂ شوق ، ۱۳۵). سیس ناگ ہندوؤں کے ایک مشہور اوتار ہوئے ہیں. (۱۹۵۳ء ، حیوانات قرآنی ، ۴۴). ۲. **زمین کے نیچے وہ جگہ جو سیس ناگ کا مسکن ہے ، پاتال.** اس ٹیلے میں ایک بہت ہی گہرا غار یا کنواں تھا جس کی کسی کو تھاہ نہ ملتی تھی اور لوگوں میں مشہور تھا کہ وہ سیس ناگ تک چلا گیا. (۱۹۲۶ء ، شرر ، مشرق تمدن کا آخری نمونہ ، ۴۷). [سیس + ناگ (رک)].

سیس (۳) (ی مع) امذ.
ایک دھات ، رانگ ، رانگا سرب ، آنک ، سکّا. سیس میل نہیں چھوڑتا ، تال کی چمک دمک پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور صاف کرنے میں دقت نہیں ہوتی. (۱۹۳۲ء ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۵۶). [مقامی].

---فِشارَہ (---کس ف ، فت ر) امذ.
سیسے کا بنا ہوا دباؤ ڈالنے اور کھینچنے کا ایک آلہ. اس ڈھکن کے اوپر ڈھلواں لوہے کا ایک چھوٹا اسطوانہ ایک فٹ لمبا اور دس انچ قطر کا ہوتا ہے جس میں سیس فشارہ رہتا ہے جو آسانی سے اوپر نیچے کام کرتا ہے. (۱۹۳۸ء ، رسالہ رڑکی جُنائی (ترجمہ) ، ۱۲۳). [سیس + ف : فشارہ].

سیسا / سیسَہ (ی مع / فت س) امذ.
ایک دھات کا نام جو رانگ کی قسم سے ہے ، سکّا ، سرب.

دیا سیسے کا اک موٹا کڑا ڈال
کہ اس کے بوجھ سے تا ہو وہ پامال
(۱۷۹۵ء ، فرسنامۂ رنگین ، ۲۲). وہ اینٹیں سرخ رنگ ہوئیں پھر ان پر سیسہ اور رانگ پگھلا کر ڈالا کہ سوراخ بند ہو گئے. (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۹۸۷). قیامت کے دن آنک یعنی

گلا ہوا سیسا پلایا جاوے گا. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۳۷۳). سیسہ (سِکّہ) ۳ (تین) تولہ کو آہنی کڑھائی میں پگھلا کر شورہ باریک شدہ کی تھوڑے تھوڑے وقفہ سے چٹکی دیں. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۳۲). [س : سیسک सीसक].

ـــ پلانا محاورہ.

۱. **مضبوط و مستحکم بنانا.**

لگے سیسہ پلانے مجھکو آنسو
کہ ہو بنیاد غم محکم ابھی سے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۱). ۲. **سیسہ پگھلا کر ڈالنا ، بیکار و معطل کرنا.** وعظ و نصیحت کی باتیں سنیں اور ان پر عمل کریں ، یہ بہتر یا یہ کہ کانوں میں سیسہ پلا دیں. (۱۸۹۸ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۰۸). ۳. **سیسے کے ذریعہ بھاری بنانا.** وزن تو ایسا ہو جاتا ہے جیسے سیسہ پلا دیا ہو. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۳۰).

ـــ پلائی (ہوئی) دیوار امث.

انتہائی مضبوط ، پائیدار ، ناقابل شکست. زاہد جو اللہ کی محبت رکھتے تھے وہ تو اللہ کی راہ میں ایسے لڑے کہ گویا سیسا پلائی ہوئی دیوار ہے. (۱۸۹۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۰۰).

اگر اک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوئے
تو وہ اس عہد میں پنجاب کے احرار ہوئے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۸۲۷).

سیسارُوں (ی مج ، و مع) امذ.

سوسن کی جڑ ، کلونجی کی لکڑی ، اس کو جوش دیتے ہیں تو خوب مزیدار ہو جاتی ہے ؛ بعض اس کو مُلیٹھی کے درخت کی لکڑی بھی بتاتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۴ : ۵۱۵). [مقامی].

سیسالی (ی مج) امذ.

خود رو پودا جو درختوں اور گھاس کے درمیان پیدا ہو جاتا ہے اس کی بلندی دو گز کے قریب ہوتی ہے بیج سیاہ موٹا گیہوں کے دانے کی طرح نہایت خوش ذائقہ خوشبودار ہوتا ہے ، ساسالیوس (خزائن الادویہ ، ۴ : ۵۱۶). [مقامی].

سیسَر (ی مج ، فت س) امث (قدیم : امذ).

۱. **وہ رسّی وغیرہ جس میں تیر رکھ کر چلاتے ہیں ، کمان کا چِلّہ.**

سام سیسر اس بھنواں کا جگ اچانے تا سکے
سنج ابر کیوں کھنچتے ہیں غصے سوں زورین کمان

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۹۲).

کشتوں کو دُور بیٹھے ہی خاطر نشان ہوئی
سیسر تری کماں کی نہ کوئی اُٹھا سکا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۶۵).

سیسر کو کاٹ کاٹ کے بے سر بنا دیا
تیروں کو تیر تیغوں کو خنجر بنا دیا

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۴ : ۳۴). بادشاہ نے کمان کاندھے سے اُتاری جیسے ہی سیسر کڑکا دیو نے چاہا جست کر کے نکل جاؤں. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۵۰۲). ۲. **تاش کے ایک کھیل کا نام** (فرہنگ آصفیہ). ۳. **مکان وغیرہ کی منڈیر ، کنارہ ، کُرسی ، کنگنی وغیرہ.** دکانوں کو سیسر سے بلند کیا ، صفائی سے ان پر جوبن تھا. (۱۸۳۷ ، عجائبات فرنگ ، ۱۰۹). [پ : सेसर].

ـــ اُٹھانا محاورہ.

کمان کا چلّہ کھینچنا ، تیر کمان کو نشانے کے لیے رُخ پر کرنا.

کس زور کش کی قوس قزح ہے کماں یا کہ
جس کی اُٹھا سکا نہ کبھو سیسر آفتاب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۵۷).

ـــ اُٹھنا محاورہ.

کمان کا چلہ کھینچنا ، کمان کا نشانے کے رُخ پر آنا.

سیسر اِدھر اٹھی تھی کہ چمکی ادھر سناں
بھالے کی نوک جھونک تنی تھی تنی تکاں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۵۹).

ـــ کڑکنا محاورہ.

کمان کھنچنے یا تیر چھوٹنے کی آواز نکلنا. اِدھر سیسر کڑکا زاغ نے پرواز کی مگر تیر بعنایت پروردگار خال سفید پر جا کر پڑا. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوش ربا ، ۷ : ۵۰۹). تیر مارا ، سیسر جو کڑکا ساحر الگ ہو گیا. (۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۳۰).

سیسَم (ی مج ، فت س) امذ.

رک : **شیشم.** ان پتروں پر سیسم کا تیل ملتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۳). [شیشم (رک) کا متبادل املا].

سیسموگراف (ی مج ، سک س ، و مج ، کس گ) امذ.

زلزلہ پیما. اور ہم ہمہ وقت سیسموگراف کی طرح لرزتے رہتے تھے. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۱۷۹). [انگ : Sesmo Graph].

سیسَہ (ی مج ، فت س) امذ.

رک : **سیسا مع تحتی الفاظ.** وہ اینٹیں سرخ رنگ ہوئیں پھر ان پر سیسہ اور رانگ پگھلا کر ڈالا کہ سوراخ بند ہو گئے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۶۸۷). منھ سے لاوا بہا کر رابعہ کے کانوں میں پگھلا سیسہ بھر دیا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۷). [سیسا (رک) کا متبادل املا].

ـــ پلانا محاورہ.

۱. رک : **سیسا پلانا ، مضبوط کرنا ، پائیدار بنانا.**

لگے سیسہ پلانے مُجھ کو آنسو
کہ ہو بُنیادِ غم محکم ابھی سے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۱). ۲. **وزنی کرنا.** وزن تو ایسا ہو جاتا ہے جیسے سیسہ پلا دیا ہو. (۱۹۲۹ ، آخری شمع ، ۳۰).

ـــ پلائی (ہوئی) دیوار امث.

رک : **سیسا پلائی (ہوئی) دیوار.** اللہ چاہتا ہے ان لوگوں کو جو لڑتے ہیں اس کی راہ میں قطار باندھ کر گویا وہ دیوار ہیں سیسہ پلائی ہوئی. (۱۹۱۷ ، القرآن الحکیم (ترجمہ) ، محمود الحسن ، ۹۸۵). فولادی ہتھیاروں اور سونے کی چمک دمک سے اپنی

دالست میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑا کر دیا تھا۔ (۱۹۸۶، آتش چنار، ۶۳۰)۔

سیسے کی دیوار صف۔
سیسہ پلائی دیوار، مضبوط و مستحکم دیوار، ناقابلِ تسخیر روک۔ اس نے پیادہ فوج کو رفتہ رفتہ اس مضبوط پیمانہ پر کر دیا کہ اس کی صفیں مثل سیسے کی دیواروں کے میدانِ جنگ میں قائم ہو جاتی تھیں۔ (۱۹۲۸، حیرت، مضامین، ۳۲)۔

سیشَن (ی مج، فت ش) امذ۔
۱. **اجلاس، جلسہ۔** اردو کے متعلق اگر لیگ کے کُھلے سیشن میں کوئی قرارداد منظور ہو جائے تو مجھے یقین ہے کہ اس کا اثر بہت اچھا ہو گا۔ (۱۹۳۷، اقبال نامہ، ۲ : ۸۶)۔ میں ان کے ساتھ اسمبلی سیشن میں شرکت کروں۔ (۱۹۸۴، افکار، کراچی، ۵۶)۔
۲. **دور، دورانیہ۔** لیکچراروں کی جماعت کا کنونشن ہو گا جس کے دو سیشن ہوں گے۔ (۱۹۶۹، جنگ، کراچی، ۱۷ جنوری، ۵)۔ ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۳ء تک لندن میں گول میز کانفرنس ہوتی رہی۔ تین سال کے دوران کانفرنس کے تین سیشن ہوئے۔ (۱۹۸۶، مسلمانانِ برصغیر کی جدوجہد میں مسلم لیگ کا کردار، ۲۱)۔
۳. **فوجداری عدالت۔** اِبتدائی کارروائی کے بعد مقدمہ سیشن سپرد ہو گیا۔ (۱۹۳۸، تذکرۂ وقار، ۶۱)۔ [انگ : Session]۔

ـــ جج (ـــ فت ج) امذ۔
فوجداری عدالت کا جج۔ کیس اس قدر کمزور تھا کہ سیشن جج کو چلانے کے لیے کمٹ کرنے کے قابل نہ تھا۔ (۱۹۸۶، انصاف، ۲۲۲)۔ [انگ : Session Judge]۔

سیخچہ (ی مع، سک خ، فت چ) امذ۔
چھوٹی سیخ، چھوٹی سلاخ۔ درانی سوار اس کے پیچھے تھے ایک جست میں سرائے کے دروازے پر پہنچ گیا مگر اوپر کے سیخچوں میں اُلجھ کر مر گیا۔ (۱۹۶۰، علم و عمل، ۱ : ۱۷۰)۔ [سیخچہ (رک) کا بگاڑ]۔

سیف (ی لین) امث۔
تلوار، تیغ، لمبی تلوار۔

اگر سیف عنبل اتھاہ بد سگال
بھلا تیں کیا جو دیا گوشمال

(۱۵۶۴، حسن شوق، د، ۸۳)۔

دلدل کھوڑا تلے رکھیں گے سیف گلے لٹکاویں گے
بھاگ بڑے ان کے جن کو اپنا دیدار دکھاویں گے

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۱۰۵)۔

مرا اژدھا سیف جگ تھاپ ہے
ترنگ بل سیہ عفریت کا باپ ہے

(۱۷۰۸، داستانِ فتح جنگ، ۱۵۶)

نہ دینا ہاتھ سے تم راستی کہ عالم میں
عصا ہے پیر کو اور سیف ہے جواں کے لیے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۰۱)، تابیر نے سیف خون آشام سے اس مرد ... کا کام تمام کیا۔ (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۵۸)۔ [ع]۔

ـــ اَبرُو کس اضا (ـــ فت ا، سک ب، و مع) امث۔
تلوار نما ابرو، بھویں جو تلوار کا روپ اور اثر رکھتی ہوں۔

سیف ابرو کے تو کو کرتے ہو
لگے عاشق کے دل پہ بھالے ہیں

(۱۹۸۳، سندھ میں اُردو شاعری، ۲۳۳)۔ [سیف + ابرو (رک)]۔

ـــ اُللّٰہ (ـــ ضم ف، غم ا، ل، شد ل بفت) امذ۔
اللہ کی تلوار، حضرت خالد بن ولید کا لقب۔ ہر مسلمان لڑنے والے نے اپنے تئیں سیف اللہ سمجھا۔ (۱۸۹۸، دعوتِ اسلام (ترجمہ)، ۶۳)۔ [سیف + اللہ (رک)]۔

ـــ اِلٰہی کس صف (ـــ کس ا، ل بفت) امث۔
اللہ کی تلوار، مراد : حضرت امام حسینؑ کی تلوار۔

ہاں سیفِ زبان سیفِ الٰہی نے علم کی
فرمایا مرے آگے یہ تقریر ستم کی

(۱۸۷۵، دبیر، دفتر ماتم، ۱ : ۴۳)۔ [سیف + الٰہی (رک)]۔

ـــ اُلجبّار (ـــ ضم ف، غم ا، سک ل، کس ج) امذ۔
تین ستاروں کے ایک مجموعے کا نام جو کوکبۃالجبار یعنی جوزا کے حلقہ میں شامل ہے۔ تین ستارے جو باہم نزدیک صف کشیدہ ہیں ان کا نام سیف الجبار ہے۔ (۱۸۷۷، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۶۲)۔ ایک بہت بڑا سدیم سیف الجبار میں ہے جو ستاروں کا مشہور مجموعہ ہے۔ (۱۸۹۸، مضامینِ سلیم، ۳ : ۱۲۹)۔ [سیف + رک : ال (۱) + جبار (رک)]۔

ـــ بازی امث۔
(سیف بازی) پھکیتی، تلوار چلانے کا کرتب یا تلوار کی جنگ (ا ب و، ۸ : ۵۸)۔ [سیف + ف : باز، بازیدن = کھیلنا + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ بُرہانؔ (ـــ ضم ب، سک ر) امث۔
ایسی دلیل جس کا رد نہ ہو سکے، لاجواب کر دینے والی دلیل۔

نظر میں انو کے وہ سبحان ہے
زبان میں لئے سیف برہان ہے

(۱۸۱۰، گنج مخفی، معظم بیجاپوری (قدیم اُردو، ۱ : ۲۶۹))۔ [سیف + بُرہان (رک)]۔

ـــ بَیانی (ـــ فت ب) صف۔
پُر اثر گُفتگو، تقریر کی تیزی۔

ہوئی تقویم کہن نالہ فشانی میری
زنگ آلود ہے اب سیف بیانی میری

(۱۹۲۵، نیستان، ۶۲)۔ [سیف + بیان + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ پھینکنا محاورہ۔
تلوار چلانا، وار کرنا۔

نگہ کی سیف کیوں کیوں پھینکتے ہو بے وسواس
نہیں ہے خوف مگر قتلِ عام ہونے کا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۵۳)۔

۔۔۔تو بٹ پڑی تھی مگر/پَر ، نیمچَہ کاٹ کَر گیا کہاوت.
جس پر بھروسا تھا اُس سے تو کام نہ نِکلا بلکہ ایک ادنیٰ وسیلے سے نِکل آیا ؛ جس سے اُمید نہ تھی اُس سے مطلب برآری ہوئی. خلافِ توقع کام بن جانے کے موقع پر بولتے ہیں سیف تو بٹ پڑی تھی ، نیمچہ کام کر گیا۔ (۱۹۳۵ ، اردو ، اپریل ، ۳۳۶)۔

۔۔۔خانی صف ؛ امث.
۱. ایک وضع کی جُوتی ، پاپوش.

ستاری نک پہ دھرے موچیوں کے ہو دنے
پشوری ہونے لگے سیف خانی سج بنے

(۱۷۸۲ ، حاتم (دو ناياب زمانہ بیاضیں ، ۳۳))۔

خرامِ ناز میں شمشیرِ براں کی روانی ہے
تری پاپوش اے ترکِ ستمگر سیف خانی ہے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۹۳)۔ **۲. (مجازاً) تیزی ، کاٹ.**

طبیعت کی تیغِ اصفہانی جو تھی
مضامین کی سیف خانی جو تھی

(۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۱۲۶)۔[سیف خان(عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔دودَم کس صف(۔۔۔و مج ، فت د) امث.
دو دھاری تلوار.

قرابین و یلم کٹار اور عَلَم
وہ جمدھر وہ برچھی وہ سیفِ دودم

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۲۳)۔ [سیف + ف : دو (رک) + دم (رک)]۔

۔۔۔زُبان (۔۔۔فت نیز ضم ز) صف.
۱. وہ شخص جس کے کلام میں اثر ہو ، جس کی بات میں تاثیر ہو ، ایسا شخص جس کی کہی ہوئی بات پُوری ہوتی ہو.

نگہِ شوخ نے دل ایک کرشمے میں لیا
کیا بلا سیف زبان تھا مجھے معلوم نہ تھا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۶۱)۔

بس گیا غیر جو کوچے سے ہمارے تو کہا
اُس سے ڈریے کہ یہ ہے سیف زباں ایک ہی شخص

(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۶۲)۔

بُت بنے بیٹھے ہیں خاموش ہیں چُپ ہیں لیکن
وصل میں سیف زباں سے خمِ گردن ان کا

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۳)۔ شاہ صاحب سیف زبان تھے جو کہہ دیتے تھے وہ ہو جاتا تھا۔ (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۲۳)۔ **۲. کلام میں تلوار جیسی کاٹ رکھنے والا ، بلند پایہ سخن ور ، سخن گو.**

خلق کہتی ہے ہمیں سیف زباں اے ناسخ
وصف جو ابروے قاتل کا رقم کرتے ہیں

(۱۸۵۹ ، دفترِ بےمثال ، ۱۱۲)۔

مذکور کرامات میں اعجاز بیاں ہوں
گر تیغ کی تعریف کروں سیف زباں ہوں

(۱۹۱۲ ، شمیم ، ریاضِ شمیم ، ۵)۔ **۳. منھ پھٹ ، دریدہ دہن.**

گرچہ خود ہے تراب سیف زباں
بات کہتا ہے ان سے ڈر ڈر کے

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۵۷)۔ **۴. بہت تیزی سے بولنے والا ، وہ شخص جو دوسرے کو اپنی گفتگو سے خاموش کردے ، چرب زبان.**

ہم کہیں کیوں نہ تمکو سیف زباں
دیتی ہو ہر کسی کی بات کو کاٹ

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۲۱۸)۔ [سیف + زبان (رک)]۔

۔۔۔زُبانی (۔۔۔فت نیز ضم ز) امث.
زبان کا تلوار کی طرح چلنا ، زبان میں تلوار کا سا اثر ہونا ، سیف زبان ہونا ، سیف زبان کی خاصیت.

دریائے غضب تیغ کے پانی نے دکھایا
خنجر کا مزا سیف زبانی نے دکھایا

(۱۸۹۱ ، تعشق ، براہینِ غم ، ۲۲)۔ [سیف + زبان + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔سَلْطَنَت کس اضا(۔۔۔فت س ، سک ل ، فت ط ، ن) امث
مراد : **وزارتِ دفاع ، محکمۂ حرب و ضرب.** ہمارے قبضے میں نہ قلمِ تعلیم ہے نہ سیفِ سلطنت۔ (۱۹۰۱ ، باقیاتِ بجنوری ، ۱۹)۔ [سیف + سلطنت (رک)]۔

۔۔۔قَلَم (۔۔۔فت ق ، ل) صف.
بےباک ، صاف گو ، قلم میں تلوار کی تیزی رکھنے والا. اس صف میں مولانا ظفر علی خاں بھی آتے ہیں جو صحافت کی دنیا میں سیف قلم اور بدیہہ گوئی میں اپنا جواب خود تھے۔ (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۴۳)۔ [سیف + قلم (رک)]۔

سیف (ی مج) امذ.
۱. لوہے کی الماری جس میں زر و جواہر وغیرہ رکھے جاتے ، تجوری. ڈاکٹر صاحب نے لپک کر اپنا سیف کھولا اور گنیوں سے بھری ہوئی ایک تھیلی نکال لائے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۲۱)۔ اس کی میز کی درازیں اور الماریوں کے سیف نوٹوں سے بھر گئے۔ (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۶۳)۔ **۲. نعمت خانہ.** ایک ٹیبل سیٹ ، سیف ، ہاٹ کیس اور معمولی اسٹینڈ وغیرہ پنٹری بھی کھانے کے کمرے کا ایک جُزو ہے۔ (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۵۷)۔ [انگ : Safe]۔

سیفٹی (ی مج ، سک ف) امث.
تحفظ ، حفاظت ، بچاؤ. سیفٹی تنہا غیر مستعمل ہے لیکن مرکبات میں چالو ہے۔ (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۳)۔ [انگ : Safety]۔

۔۔۔اَفْسَر (۔۔۔فت ا ، سک ف ، فت س) امذ.
حفاظتی اقدامات کا نِگراں ، محافظ ، پہرہ دار. مسٹر فصیح ... عرصۂ دراز سے ویلفیر اینڈ سیفٹی افسر کے عہدے پر فائز تھے۔ (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۷۶)۔ [انگ : Safety Officer]۔

۔۔۔پِن (۔۔۔کس پ) امذ ؛ امث.
کنڈی یا کھٹکے دار بند سیفٹی ، وہ سُوئی جس میں نوک سے

بچاؤ کا اہتمام ہو ، کانٹا ، محفوظ پن ، بند پن ، اس کے استعمالات اور شکلیں مختلف ہوتی ہیں ۔ چھوٹی چھوٹی خوبصورت ڈبیوں کو دیکھا کسی میں سیفٹی پن تھا کسی میں خوبصورت سا بروچ تھا (۱۹۳۰ ، روح ظرافت ، ۴۳)۔ کوٹ کے کندھے پر گریبان کھلا ہوا جسے انہوں نے سیفٹی پن سے بند کرنے کی کوشش کی تھی۔ (۱۹۸۳ ، زندگی نقاب چہرے ، ۳۶)۔ [انگ : Safety Pin]۔

---ریزر (---ی مج ، فت ز) امذ۔
شیو کرنے کا آلہ جس میں بلیڈ لگایا جاتا ہے۔

ہو جائے کاش سیفٹی ریزر کا دور ختم
دیکھیں پھر ایک بار پھیندر نئے نئے

(۱۹۸۳ ، پرلیات ، ۱۰۳)۔ [انگ : Safety Razor]۔

---والو (---سک ل) امذ۔
حفاظتی سوراخ۔ انجن کی حفاظت کے لیے سیفٹی والو یا سوراخ حفاظت ہے ، ایسے ہی اس زمین کی حفاظت کے لیے آتش فشاں ہے۔ (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱۲۸)۔ جذباتی سطح پر اُس کی اعصابیت کے لئے سیفٹی والو کا کام کرتی رہیں۔ (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۸۵)۔ [انگ : Safety Volve]۔

سیفہ (ی لین ، فت ف) امذ۔
۱. **جلد ساز کا وہ اوزار جس سے کاغذ کاٹتے ہیں یا کتاب کے کنارے تراشے اور ہموار کیے جاتے ہیں۔** شاید جلدگر نے تُجھ پر سنہ لیا ہے کہ سیفے سے تُجھ کو کاٹا اجزا جُدا جُدا کیے۔ (۱۹۰۸ ، مخزن ، اگست ، ۵۶)۔ ۲. **تلوار کا ایک ٹکڑا ، چُھرا ، ایک قسم کا بُغدا نما ہتھیار ، چھوٹی تلوار۔** مرد ہو تو شمشیر زنی کا جوہر دکھاؤ اور ساتھ ہی بڑھ کے سیفے کا ایک زبردست ہاتھ مارا۔ (۱۹۲۵ ، لعبت چین ، ۱۱)۔ [سیف (رک) + ہ ، لاحقۂ تصغیر]۔

---کرنا محاورہ۔
کسی کتاب کے صفحات کے کناروں کو برابر اور ہموار کاٹنا ، چورس کرنا ، چوکور کرنا (ماخوذ : پلیٹس)۔

سیفی (ی لین) (الف) امذ۔
۱. **سیفی ایک دُعا ہے ، اگر اس کا چلّہ کھینچا جائے یعنی چالیس دن تک بلا ناغہ کسی خاص ترکیب سے پڑھی جائے تو بہت زود اثر ہوتی ہے۔ اس کا وِرد دشمنوں کی ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے لیکن چلّے میں کسر رہ جائے تو سیفی اُلٹ جاتی ہے یعنی خود عمل کرنے والے پر بُرے اثرات مرتب ہونے لگتے ہیں۔**

اب نہیں سیفی کی کچھ حاجت تُجھے
ترکِ دُنیا خُوب دستا ہے تُجھے

(۱۸۵۷ ، ریاضِ غوثیہ ، ۹۰)۔

نہ جادو سے کم ہیں یہ باتیں تمہاری
نہ سیفی سے کم ہے رسالہ ہمارا

(۱۸۵۸ ، تاریخ غرائبہ ، ۳۲)۔

سیفی سے تیز ہے کہیں سیف اس جوان کی
بولی اجل کہ فکر کرو اپنی جان کی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۶۸)۔ ۲. (اا) **ایک مخصوص جلالی دُعا کا نام۔** عمرا شراب پیا اٹھا کیفی ، اپنے لشکر پر پڑ پھونکیا دعائے سیفی۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶۶)۔

پیری میں رُخ ان ابروؤں کا اپنی طرف جاہ
سیفی کا سا ہے حال دعائے سحری کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۲۰)۔

اس سیف کا تھا وار کہ سیفی کی دُعا تھی
اک ایک گرہ نیزے کی دیکھی تو خدا تھی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۸۷)۔ (اا) **بددعا ، کوسنا ، نفرین ، کُفر بکنا۔**

تیغ بُراں کے برابر ہے اثر سیفی کا
کار شمشیر زبانِ فقرا کرتی ہے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۰۸)۔ (ااا) (مجازاً) **سحر جادو ، ٹونا۔**

بچے کیوں کر دلِ عاشق کہ دونوں جان لیتے ہیں
لقب ہے سیفی و جادو تمہاری چشم و ابرو کا

(۱۸۵۳ ، دیوان برق ، ۲۵)۔ ۳. **وظیفہ ، تسبیح ، تسبیح کرنا** (علمی اردو لغت ؛ پلیٹس)۔ (ب) صف۔ ۱. (اُ) **منسوب بہ سیف ، تلوار کا دھنی ؛ (مجازاً) فوجی ، لشکری۔** میرے آباؤ اجداد سیفی اور قلمی معزز عہدوں پر رہ چکے ہیں۔ (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۱)۔ (اا) **شمشیر نما ، تلوار کے مانند ، تلوار کی شکل کا** (پلیٹس)۔ ۲. (نباتیات) **مترا کب ، وہ پتے جو ایک دوسرے کو جزوی طور پر ڈھکے ہوئے ہوں** (پلیٹس)۔ [سیف + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---اُلٹ (اُلٹی) پڑنا / جانا محاورہ۔
سیفی کے عمل کا بگڑ جانا یا تاثیر کا برعکس ہونا۔

حیراں ہوں اس کی ابروئے پُرچیں کون دیکھ کر
تقصیر کچھ نہ تھی کہ یہ سیفی اُلٹ گئی

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۳۳)۔

خُونِ عدو سے کھیت کبھی یوں سینچا نہ تھا
سیفی اُلٹ پڑی ابھی چلّہ کھینچا نہ تھا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۶۳)۔ بعض پیرجی صاحبوں نے ... مرحوم پر سیفیاں پڑھوائیں مگر سب اُلٹی پڑیں۔ (۱۹۱۲ ، حیات النذیر ، ۹۷)۔

---پڑھنا محاورہ۔
سیفی کا عمل کرنا ، دعائے سیفی کا وِرد کرنا۔

تسخیر کو کسی کے سیفی نہ پڑھ تُو رنگیں
ایسا نہ ہو کہیں وہ خانہ خراب اُلٹے

(۱۸۰۰ ، دیوانِ ریختہ ، ۱۵۵)۔

عدو پڑھتے ہیں سیفی حضرتِ داغ
پڑھو اب فاتحہ تُم اپنے دم کی

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۲۸)۔

---پڑھوانا محاورہ۔
سیفی کا عمل کرانا۔ بعض پیرجی صاحبوں نے جو نواب سرسالار جنگ مرحوم کے دشمن ہو گئے تھے مرحوم پر سیفیاں پڑھوائیں۔ (۱۹۱۲ ، حیات النذیر ، ۹۷)۔

ـــ پھیرنا محاورہ.
دعائے سیفی کا تسبیح پر وِرد کرنا ، کسی کا وظیفہ پڑھنا ، کسی کے نام کی مالا جپنا (ماخوذ : پلیٹس).

ـــ چلنا محاورہ.
سیفی کے عمل کا اثر ہونا ، سیفی کا کارگر ہونا.

اوس جُنْبش ابرو سے چلی سیف پہ سیفی
مِژگاں وہ کریں نشتر فولاد پہ جادو

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۳۳).

شور تھا دیکھیے کیونکر یہ بلا ٹلتی ہے
اس قدر جلد تو سیفی بھی نہیں چلتی ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۹).

ـــ قص (ـــ فت ق) امث.
(حیوانیات) ایک بڑی ہڈی ، ایک شمشیر نُما لمبی باریک ہڈی جو مینڈک کی پُشت پر ہوتی ہے. پیچھے کی طرف ایک ایک بڑی ہڈی ہے جو سیفی قص کہلاتی ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۳۹). [سیف ـ تلوار + ی ، لاحقۂ نسبت + قص (رک)].

سَیقْلون (ی لین ، سک ق ، و مج) امذ.
رک : **سائکلون**. پاکستان میں روسی سیقلونوں کی پے در پے آمد موجب بارانِ رحمت ہوتی ہے. (۱۹۷۸ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۳۰). [انگ : Cyclone (رک) کا ایک املا].

سِیک (۱) (ی مع) (قدیم). (الف) امث.
رک : **سیکھ ، ہدایت ، تعلیم ، نصیحت**.

وقت کے بُزرگاں دِئے ہے یو سیک
کہ سو دیس جوڑے ہے پردیس نیک

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۹). (ب) صف. **سیکھنے والا ، شاگرد ، چیلا ، مُرید**.

یو گیاں گرو یو گیاں ہے سیک
یو گیاں ہے تیج بلکہ تاریک

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۱). [سیکھ (رک) کا قدیم املا].

سِیک (۲) (ی مع) امث : سینک.
تنکا ، سرکی ، جھاڑو. سرکی کی پتلی پتلی سیکوں سے دونے میں ٹانکے لگا دیے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۵). [سینک (رک) کا بگاڑ].

سِیک (ی مع) امث ؛ امذ (قدیم).
رک : **سینک ، گرمی ، تپش**.

برت کی اگن کی بڑی کج ہے سیک
اگر تُوں ہے عارف تو اندیش دیک

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۹۰).

تُج عشق کی آتش مرے تن کو جلاوے یک طرف
یور سیک تیرے لُطف کا وہ اگ بجاوے یک طرف

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، (الف) ۵۸). [سینک (رک) کا قدیم املا].

ـــ پہنچنا محاورہ.
گرمائی پہنچنا ، آرام آنا (فرہنگ آصفیہ).

سِیکا (۱) (ی مع) امذ.
سونے کا زیور جو سر پر پہنا جاتا ہے.

سب جویراں کا کہاں مکھ یک ہے عجب
پھلری کا موتی ناک پر سیکا دسے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۹۲). [مقامی].

سِیکا (۲) (ی مع) امذ.
گندم کی زرعی زمین جس کو کنویں وغیرہ کا پانی دیتے ہیں ، گیہوں کا کھیت جو کنویں کے قریب ہو. گیہوں کا کھیت جو کوا (کنواں) پر ہو اس کو سیکا کہتے ہیں. (۱۸۸۹ ، کھیت کرم ، ۹). [مقامی].

سَیکالوجی (ی لین ، و مج) امث.
علم نفسیات ، سائیکالوجی (رک). الیکٹریسٹی کی سُرعت کاری ، الکیمیا سیمیا ریمیا کے کرتب ، بیالوجی ، سیکالوجی کے سب کرشمے مات تھے. (۱۹۰۵ ، بیاری دنیا ، ۹) [انگ : Psychology].

سِیکامور (ی مع ، و مج) امذ.
ایک قسم کا انجیر جو مصر و شام میں ہوتا ہے ، جمیز نیز اس کا درخت (لاط : Sycomorus Antiouorum). بعد میں مصریوں نے لکڑی کی کشتیاں بنانی شروع کیں اس کے لیے انہوں نے ببول اور سیکامور کی لکڑی کو استعمال کیا. (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۸۱). [انگ : Sycamore].

سِیکانا (کس س ، غم ی) ف م (قدیم).
رک : **سکھانا ، سکھلانا**.

سیکانی چاک کج ہنس کوں بھلانی بُھول ہنسی میں
جواناں کوں نہ خاطر لیانی مغروری سوں جانی میں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۷). [سکھانا (رک) کا قدیم املا].

سیکھے پھرنا محاورہ.
(بازاری) چارہ جوئی کرتے پھرنا ، رفع تکلیف کے واسطے مددگار یا معاون ڈھونڈنا (فرہنگ آصفیہ).

سَیکْٹَر (ی مج نیز لین ، سک ک ، فت ٹ) امذ.
۱. لکڑی کا بنا ہوا دو فٹ کا پیمانہ جو دوہرا اور چوہرا کیا جا سکتا ہے ، آلۂ ہندسی. ان کے سوا ایک آلہ اور ہوتا ہے جسے سیکٹر کہتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۰۳). ۲. دائرے کا ایک قطعہ ، مقبوضہ علاقے کا کوئی حصّہ. دوسرے سیکٹروں کی طرح یہاں بھی جنگ ۳ دسمبر سے پہلے شروع ہو چکی تھی. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۶۸). [انگ : Sector].

سَیکْرِٹْری (ی لین ، سک ک ، کس مج ر ، فت ٹ نیز سک) امث ؛ سیکریٹری.
کسی جماعت یا سرکار کا عہدے دار جو اس کی طرف سے کاروبار انجام دیتا ہے. محکمۂ مال کے سیکرٹری راجہ محمد یعقوب تھے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۰۳). [انگ : Secretary].

---جنرل (---فت ج ، سک ن ، فت ر) امذ.
معتمد عمومی ، کسی جماعت یا ادارے کا وہ شخص جسے مکمل اختیارات حاصل ہوں. سیکریٹری جنرل ادارے کے کام کی سالانہ روئداد جنرل اسمبلی کے سامنے پیش کرے گا. (۱۹۶۱ ، اقوام متحدہ کا چارٹر ، ۵۷). اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل ... دو روزہ دورے پر آسٹریا پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ ، مئی ، ۲). [Secretary General]

سیکرٹریٹ (ی لین ، سک ک پس مج ر ، فت ٹ ، کس ر ، فت ی) امذ.
سیکریٹری کا دفتر ، کسی حکومت کے عمال کا صدر دفتر یا دفتر کی عمارت. اُس سے سیکرٹریٹ میں ہوم ڈپارٹمنٹ کے ڈپٹی سیکرٹری کی حیثیت سے پاسپورٹ جاری کرنے کا کام میری تحویل میں تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۶۳). [انگ : Secretariat].

سیکرٹ سروس (ی مج ، سک ک ، کس مج ر ، فت س ، سک ر ، کس و) امث.
پوشیدہ راز یا معاملات کی چھان بین کا کام یا اس کا ادارہ ، جاسوسی یا جاسوسی کا ادارہ. سالار جنگ سیکرٹ سروس فنڈ سے برابر تنخواہ دیتے ہیں. (۱۹۰۷ ، محسن الملک ، مکاتیب ، ۱۰ ، ج). [انگ : Secret Service].

سیکرم (ی لین ، سک ک ، فت ر) امث.
مقعد کی ہڈی جو تکونی شکل کی ہوتی ہے ، ہڈو. کم و بیش بخار چہرہ زردی مائل بھوک کم زہریں حصہ شکم سیکرم اور جنگاسہ پر درد. (۱۹۰۴ ، کلیات علم طب ، ۲ : ۹۶۵). [انگ : Secrum].

سیکرین (فت س ، ی غم ، سک لیز فت ک ، ی مج) امذ.
شکر نما مادہ جو کوئلے سے نکالا جاتا ہے اور کھیا اور ذیابیطس کے مریض کو شکر کے بجائے دیا جاتا ہے ، شکرین. سیکرین کو نوکِ زبان پر رکھیے تو شیرینی کا احساس ہو گا ، اندر جڑ کے قریب ہی تلخ محسوس ہو گی. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۱۲۶). [انگ : Saccharim].

سیکڑا (ی لین ، سک ک).(الف) امذ ؛ ج سیکڑا ، سیکڑہ
ایک سو ، دس ضرب دس کا حاصل ، ننانوے کے بعد کا عدد. جانتا ہوں کہ وہ سیکڑا پورا کرنے کی فکر میں ہوں گے. (۱۸۵۳ ، خطوط غالب ، ۳۰). دوسری صبح کو ایک معتمد خاص کے ہاتھ ایک پورا سیکڑہ چپ چپاتے اسی بیوہ کے ہاتھ میں پہنچ جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، مضامین عبدالماجد ، ۲۰۷). اُس وقت دس بارہ آنے سے زیادہ قیمت کا نوکرا آتا تھا یا دو ڈھائی آنے سے زیادہ کا سیکڑا بکتا تھا. (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۶۱).
(ب) م ف. **فی صدی ، ہر سو پر.** اور سینکیوں کی اُجرت کا یہ معمول ہے کہ بغیر بجھنے کی سینکیاں تک سیکڑا. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۷). اور کیا یوں ہی تھنسے ہوا لایا ہوں آٹھ آنے والے مکان کی لاگت دو سو ہو گی ... چار آنہ سیکڑہ سود پڑتا ہے. (۱۹۳۲ ، میدان عمل ، ۲۸۰). [سیکڑہ (رک) کا متبادل املا].

سیکڑوں (ی لین ، سک ک ، و مج) صف ؛ ج سیکڑوں.
سیکڑا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت اظہارِ کثرت کے لیے مستعمل ، بہت زیادہ (تراکیب میں مستعمل).

> اجّیا کو نہ آیا رحم میری ناتوانی پر
> کہ مٹی دے کے ناحق بوجھ ڈالا سیکڑوں من کا
> (۱۸۸۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۹).

جو معبود سیکڑوں برس سے عرب کے حاجت روائے عام تھے ... اسلام ان کا نام و نشان مٹاتا تھا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۲۰۳).

> سیکڑوں اور بھی دنیا میں زبانیں ہیں مگر
> جس پہ مرتی ہے فصاحت وہ زباں ہے اُردو
> (۱۹۸۷ ، فاران ، کراچی ، اپریل ، ۲).

---پر بھاری ہونا محاورہ.
بہت زیادہ بہادر ہونا ، بہت بڑے مجمع یا لشکر پر غالب ہونا.

> تیغ ہے تیر ہے کٹاری ہے
> وہ نظر سیکڑوں پہ بھاری ہے
> (۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۲۰۳).

---سُنانا محاورہ.
بہت بُرا بھلا کہنا ، لعنت ملامت کرنا.

> بلبل ہو تیرے سامنے گر مدح سنج گل
> میں سیکڑوں سناؤں چمن میں ہزار کو
> (۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۰۹).

---سُننا محاورہ.
کسی کی بُری بھلی باتیں برداشت کرنا ، لعن طعن سہنا.

> آخر انسان ہوں میں صبر و تحمل کب تک
> سیکڑوں سن کے بھی دو چار کہوں یا نہ کہوں
> (۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۹۹).

---کنووں کا پانی پیا ہے فقرہ.
بہت تجربہ کار ہے (فرہنگ اثر).

---کوس (---و مج) امذ ؛ م ف.
بہت زیادہ فاصلہ ، بہت دور ، دور دور تک.

> وحشتِ دل نے دکھایا ہے وہ صحرا ہم کو
> سیکڑوں کوس نہیں جس میں بشر کی صورت
> (۱۸۸۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۱۲). [سیکڑوں + کوس (رک)].

---گھڑے پانی پڑنا محاورہ.
بہت زیادہ شرمندہ ہونا ، بہت ندامت ہونا.

> چھینٹے نحیروں سے جو کل آپ لڑے پانی کے
> پڑ گئے سیکڑوں ہیں ہم پہ گھڑے پانی کے
> (۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۰۲).

---ہاتھ پر م ف.
بہت اونچا ، بہت لمبا. تعجب نہیں جو اس سے بڑی کنوئیں جھانکے دریائے حرب کا چڑھاؤ چڑھتا ہے سیکڑوں ہاتھ پر اُسکا پادبا اُترتا ہے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۲۷).

سَیکْس (ی لین ، سک ک) امث ؛ امذ.
جنس ، جنسی لذّت یا احساس. اکثر عورتوں کو ایسے ہی طریقے اختیار کرنے سے سیکس سے قطعی نفرت ہو جاتی ہے. (۱۹۳٦ ، شعلے ، ۱۹۲). ان ضروریات میں خوراک ، لباس ، سیکس ، محبت ، تفریح ، ڈھول ڈھپّا سب کچھ شامل ہوتا ہے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۹۸). [انگ : Sex].

ـــ کُروموسوم (ـــضم مع ک ، و مع ، و مج) امذ.
جنسی واصلے جو دونوں جنسوں میں مختلف ہوں. کروموسوم دونوں جنسوں میں ایک جیسے نہیں ہوتے سیکس کروموسوم کہلاتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۳۱۸).

سَیکْسوفون (ی لین ، سک ک ، و مج) امذ.
(موسیقی) ایک بلند آواز باجا جو انگریزی باجے کا جُزو ہے ، ایک یورپی ساز. یورپی سازوں میں سیکسوفون ... اور ڈبل بیس عمومیت حاصل کر چکے ہیں. (۱۹٦۷ ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۵۵). [انگ : Saxo Phone].

سَیکْسی (ی لین ، سک ک) صف ؛ امث.
شہوت انگیز ، شہوانی ، شہوت پیدا کرنے والی ، جنسی طور پر پُرکشش. تصویر کی پہلی اور آخری شرط یہ تھی کہ سیکسی ہو. (۱۹٦۳ ، خاکم بدہن ، ۲۱۱). [انگ : Sexy].

سَیکْشَن (ی لین ، سک ک ، فت ش) امث ؛ امذ.
۱. **کسی کلاس ، درجے یا جماعت کے تقسیم شدہ حِصّوں یا شعبوں میں سے ایک.** میں اور رفیق عموماً اسکول ساتھ جاتے تھے ہم جماعت تھے اگرچہ سیکشن الگ الگ تھے. (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۳۰). ۲. **(فوجی) گروہ ، جتھا ، دستہ ، بٹالین کا ایک حِصّہ ، فوجی دستہ.** میں سمجھتا ہوں کہ جو فوج انگریزوں پر حملہ کرنے کی غرض سے لگائی گئی تھی ... لڑنے والی رجمنٹوں کے موافق تین یا چار سیکشن میں تقسیم ہوا کرتی تھی. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۲۹۰). ۳. **(قانون) دفعہ ، شِق.** پورے ملک میں سیکشن نمبر ۱۴۴ نافذ کر دیا گیا ہے. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۵۴۳). [انگ : Sickman].

ـــ اَفْسَر / آفِیسَر (ـــفت ا ، سک ف ، فت س / مدا ، ی مع ، فت س) امذ.
کسی محکمے کے کسی خاص شعبہ کا عہدہ دار.

کہا سیکشن آفیسر ہے یہ ایجاد دیکھنا
کیسی پڑی شریفوں پہ اُفتاد دیکھنا

(۱۹۸۵ ، شوخیٔ تحریر ، ۹۷). ایک حکم کے مطابق وہ محکمۂ قانون میں سیکشن افسر نواب دین سہگل کی جگہ کام کریں گے. (۱۹۸۹ ، اردو نامہ ، جنوری ، ۳۳). [انگ : Section].

سَیکَل (ی لین ، فت ک) امث.
رک : **بائیسکل ، سائیکل.** یہ ٹیکس گاڑیوں ، گھوڑوں ، سیکلوں ، موٹروں ، وزن اور نیاں کے پیمانوں ... پر عائد ہوتے ہیں. (۱۹۳۷ ، اصول و طریق محصول ، ۱٦۹). بلدیہ کے کارکن یا پولیس والے جب سیکل کی سیٹ اس طرح اتار لیتے تو ظاہر ہے سیکل کے مالک اس پر بیٹھ نہیں سکتے تھے. (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۱۸٦). [انگ : Cycle].

ـــ موٹَر (ـــو مع ، فت ٹ) امث.
موٹر سائیکل ، دو پہیوں والی سائیکل جو انجن سے چلتی ہے. سیکل ... کے مرکبات مثلاً سیکل موٹر ، موٹر سیکل ، بائیسکل ، ٹرائیسکل ... مروج ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۲۱). [انگ : Cycle Motor].

سیکَل (ی مع ، فت ک) صف.
تمام.

جتے مقدان بات یک دھات کند
اچائے سکل ملک میں پیٹ دھند

(۱٦٦۵ ، علی نامہ (دکھنی اردو کی لغت)). [رک : سکل].

سیکْمان (ی مع ، سک ک) صف.
روگی ، بیمار آدمی ؛ (مجازاً) ضعیف ، لاغر.

نحیف زار ہوں ایسا میں ناتوانی سے
اُٹھا لیا کوئی تنکا تو سیکمان ہوا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۲۰٦). ایک شاعر نے سیکمان ضعیف کے معنی میں استعمال کیا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳٦۰). [انگ : Sickman (رک) کا بگاڑ].

سیکْنا (ی مع ، سک ک) ف ل (قدیم).
رک : **سیکھنا.**

سُنیا جوں کہ احوال یو سب وہ خر
کہیا سیک میں سکلاں کا یک ہنر

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۱۰).

نکوئی ہی سکے تیری حکمت کوں سیک
نہ کوئی تجھ ہنر کا سکے سو شریک

(۱٦٦۵ ، علی نامہ ، ۳).

بوعلی ہو آشنا قانون سے
سیکنا تھا بوقِ افلاطون سے

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۲). [سیکھنا (رک) کا قدیم اِملا].

سیکْنا (ی مع ، سک ک) ف م.
رک : **سینکنا.** گرم پانی کے شیشوں سے پاوں پنڈلیاں ... اور قم معدہ کو سیکتے رہو. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ، ۳۱۱). گھوڑے پر چڑھا ہوا بھالے کی نوک سے جوکی باٹیاں سیکتا ہے. (؟ ، وقائع راجپوتانہ ، ۸۱). [سینکنا (رک) کا قدیم اِملا].

سَیکَنْڈ (ی لین ، کس نیز فت ک ، سک ن) (الف) امذ.
۱. **ایک منٹ کا ساٹھواں حِصّہ ، ایک گھنٹہ کا تین سو ساٹھواں حِصّہ ، وقت کے پیمانہ کی اکائی.** برطانوی نظام میں وقت کی اکائی بھی سیکنڈ ہی ہے. (۱۹٦۵ ، مادّے کے خواص ، ۱۱). ۲. **(کنایۃً) پل ، لمحہ.** پھر دستک ہوئی اور چند سیکنڈ بعد زور زور

سے مکّے بڑے لگے دروازہ کُھل گیا۔ (۱۹۰۷ء ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۵)۔ (ب) صف۔ **دوسرا ، ثانی ، ایک کے بعد والا۔** رابرٹس ہیڈ ماسٹر اسٹوارٹ سیکنڈ ماسٹر اسٹیر تھرڈ ماسٹر ہو کہلاتے ہوئے بھاگے۔ (۱۹۳۳ء ، مرحوم دہلی کالج ، ۶۰)۔ [انگ : Second]۔

۔۔۔اِن کَمانڈ (۔۔۔ کس ا ، فت ک ، سک ن) امذ۔
(فوجی) نائب کمانڈنگ افسر ، کمانڈر کے بعد کا عہدہ دار۔ ایک دفعہ سرکاری انداز میں کیمپ کے سیکنڈ ان کمانڈ کی معیت میں بیرکوں کا معائنہ کر رہا تھا۔ (۱۹۷۳ء ، پھر باراں دوزخ ، ۲۰۷)۔ [انگ : Second In Command]۔

۔۔۔اِیَر (۔۔۔ کس مع ا ، فت ی) امذ۔
یونیورسٹی یا کالج میں ڈگری کلاسوں کی پڑھائی کا دوسرا سال۔

تمہیں اب مری جاں خوف و خطر میں
تمہاری دعا سے ہوں سیکنڈ ایر میں

(۱۹۰۶ء ، نکتۂ راز ، ۳۷)۔ [انگ : Second Year]۔

۔۔۔ڈِوِیژَن (۔۔۔ کس ڈ ، ی مع ، فت ژ) امذ۔
امتحان میں کامیابی کا دوسرا درجہ ، سیکنڈ کلاس۔ وہ تو عمر کند ذہن سا لاابالی لڑکا جو شاید سیکنڈ ڈویژن سے ایم ۔ اے بھی نہ کر سکے آج کچھ ہو کر بیٹھے گا۔ (۱۹۸۷ء ، روز کا قصہ ، ۱۱۲)۔ [انگ : Second Division]۔

۔۔۔شو (۔۔۔و مع) امذ۔
کسی تماشا یا فلم کی نمائش کا وہ وقت جو عموماً دوپہر کے بعد کسی وقت شام کو شروع ہوتا ہے۔ ہم تو بھئی جا بیٹھے ہیں جیمس میسن کی فلم سیکنڈ شو کیوں سلیم ڈارلنگ چلو گے۔ (۱۹۷۹ء ، میرے بھی صنم خانے ، ۱۰۹)۔ [انگ : Second Show]۔

۔۔۔ کِلاس (۔۔۔ کس مع ک) صف ؛ امذ۔
سیکنڈ ڈویژن ، دوسرے درجے کا گھٹیا استعمال شدہ ، سیکنڈ ہینڈ ، پرانا نیز دوسرا درجہ (ریل کا)۔ سیکنڈ اور فرسٹ کلاسوں کے گدوں شیشوں اور دوسرے سامان کا یہ عالم تھا کہ سمجھ ہی نہ آتا تھا کہ اس کی اصلاح کیونکر ہو سکے گی۔ (۱۹۶۳ء ، قاسمی جی ، ۳ : ۲۳۶)۔ [انگ : Second Class]۔

۔۔۔ لِفْٹِینَنْٹ / لیفْٹِینَنْٹ (۔۔۔ کس مع ل ، سک ف ، ی مع ، فت ن ، سک ن / ی مع) امذ۔
(فوجی) فوج کا سب سے ادنیٰ کمیشنڈ افسر۔ سیکنڈ لفٹیننٹ سے لے کر میجری کے دس برسوں میں ان کے باہمی تعلقات کئی مرحلے طے کر چکے تھے۔ (۱۹۵۰ء ، میراث ، ۲۰)۔ سیکنڈ لیفٹیننٹ نعیم نے اخباری کاغذ لئی سے جوڑ کر پتنگ بنائی تھی۔ (۱۹۷۳ء ، پھر باراں دوزخ ، ۱۹۱)۔ [انگ : Second Lieutenant]۔

۔۔۔ہینڈ (۔۔۔ی لین ، سک ن) صف۔
دوسرے درجہ کا ، گھٹیا ، پرانا ، استعمال شُدہ (عموماً مال و اسباب)۔ ایسے تو مجھے سیکنڈ ہینڈ مال دلاتا ہے۔ (۱۹۰۹ء ، خوبصورت بلا ، ۱۱)۔ اس سیکنڈ ہینڈ بائبل کو اپنے استعمال میں لانے کے لیے مسلمانوں کو کھُلی چھٹی تھی۔ (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۴۴)۔ [انگ : Second Hand]

سیکَنْڈَری (ی لین ، کس ک ، سک ن ، فت ڈ) صف۔
دوسرے درجے کا ثانوی ؛ جزوی ، ضمنی اسی طرح انگلینڈ کی بھی پرائمری سیکنڈری اور ٹرشری تعلیم میں جماعت بندی کی جاسکتی ہے۔ (۱۹۸۵ء ، لسانیاتی کیسا ، ۲۲)۔ [انگ : Secondary]۔

۔۔۔اِسْکُول (۔۔۔ کس ا ، سک س ، و مع) امذ۔
ثانوی مدرسہ ، ہائی اسکول سنڈیکیٹ کے ہم ممبر تھے اور پھر اِس یونیورسٹی کے وائس چانسلر بھی جو سیکنڈری اسکولوں کے انسپکٹر رہ کر ڈائرکٹر ہوئے تھے (۱۹۶۹ء ، افسانہ کر دیا ، ۱۵۷)۔ [انگ : Secondary School]۔

سیکیورٹی (ی مع ، و مع ، کس ر) امث۔
حفاظت ، بچاؤ ، سلامتی ؛ رازداری۔ سیکورٹی کی ضروریات کو نظرانداز کرتے ہوئے اِنکشاف کیا کہ تُم سی ۔ ایم ۔ ایچ کلکتہ میں ہو۔ (۱۹۷۳ء ، پھر باراں دوزخ ، ۲۷)۔ [انگ : Security]

۔۔۔سَرْوِس (۔۔۔فت س ، سک ر ، کس و) امث۔
حفاظت کا کام نیز اس کا سرکاری محکمہ۔ یوگوسلاویہ کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے سیکورٹی سروس سے نکالے جانے والے تمام افراد پر الزام لگایا ہے۔ (۱۹۶۶ء ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۱ : ۵)۔ [انگ : Security Service]۔

۔۔۔ کَونْسِل (۔۔۔و لین ، سک ن ، کس س) امث۔
اقوام متحدہ کا ایک اِدارہ جو دُنیا بھر کی سلامتی اور حفاظت کے لیے کام کرتا ہے۔ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل سال بھر دنیا کے امن کا جائزہ لیتی رہتی ہے۔ (۱۹۵۲ء ، امن کے منصوبے ، ۵)۔ [انگ : Security Council]۔

سیکُولَر (ی لین ، و مع ، فت ل) صف۔
عقیدے کی مداخلت سے پاک ، دین یا مذہب سے غیر متعلق ، لادینی ، غیر مذہبی۔ انگریزوں کا نظام تعلیم اگرچہ سیکولر تھا اس پر کسی مذہب اور تہذیب کی چھاپ نہیں تھی۔ (۱۹۷۳ء ، حیات سلیمان ، ۵۵)۔ [انگ : Secular]۔

۔۔۔اِزْم (زم) (۔۔۔ کس ا ، سک ز) امذ۔
لادینیت ، مذہبی عقیدے سے بریت ، ایسا نظریۂ حیات جو عقاید کی مداخلت سے پاک ہو۔ وہاں ان کا خون پانی کی طرح بہتا ہے اور پھر سیکولر ازم کا نام لینے والے کامیاب ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۵ء ، طوبیٰ ، ۴۷)۔ ہندوستان کی قومی سیاست میں سیکولرزم کی اِصطلاح نووارد سہی ... ہمارا ان کے ساتھ صدیوں پُرانا تعارف ہے۔ (۱۹۸۸ء ، مولانا ابوالکلام آزاد : شخصیت اور کارنامے ، ۴۴)۔ [انگ : Secularism]۔

سیکویا (کس مع س ، ی غم ، و مع) امذ۔
امریکی دیودار ، امریکہ کا ایک لمبا صنوبری خاندان کا درخت۔ کیلیفورنیا میں پائے جانے والے سیکویا ۳۰۰ تا ۴۰۰ فٹ بلند ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۰ء ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۱)۔ [انگ : Sequoia]

سیکَہ (ی مع ، فت ک) امذ.
رک : سیک ، تپش ، گرمی. بانس پُشت کو اینٹ وغیرہ کا سیکہ دینا اس سے زیادہ علاج ضروری نہیں. (۱۸۶۹ ، مطالبات بخار، ۱۸). [رک : سیک + ہ (زاید)].

سیکْیا (ی مع ، سک ک) صف.
تنکے کی طرح ، دُبلا پتلا ؛ ایک قسم کا باریک کپڑا جس میں باریک لکیریں ہوتی ہیں. باجی تم پلنگ پر اپنی توشک بچھاؤ چکن سیکیا بابر لیٹ سے کہا کہ باجی ہم تم سب ساتھ ہی رہیں گے. (۱۹۲۲ء ، گاڑھے خاں نے ململ جان کو طلاق دے دی ، ۹). [رک : سیک (۲) + یا ، لاحقۂ صفت].

---پَہَلْوان (---فت مع پ ، فت نیز سک ہ ، سک نیز فت ل) امذ.
دُبلا پتلا شخص جو پہلوانی کا دعویٰ کرے (فرہنگ اثر). [سیکیا + پہلوان (رک)].

سیکیورِٹی (کس س ، غم ی ، ک ی مخ ، و مع ، کس ر) امث.
رک: سیکورٹی. آگے سیکیورٹی کی گاڑی . پیچھے نذرالاسلام اور وزیراعظم تاج الدین کی گاڑی. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر، ۵۶۹). [انگ : Security].

سیکھ (۱) (ی مع) امث.
نصیحت ، پند ، ہدایت ، سُوجھ بوجھ کی بات ، اچھی صلاح ، نیک مشورہ (پلیٹس). [س : शिक्षा].

---اُسی کو دینی اچھی جو تیری سکشا مانے اچھی کہاوت.
نصیحت اسی کو دینی اچھی جو نصیحت کو سُنے اور اس پر عمل کرے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---دیت اوروں کو پانڈا آپ بھرے پاپوں کا بھانڈ کہاوت
پنڈت اوروں کو تو نصیحت کرے اور خود گناہ کرے ، اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو خود گناہ کا مرتکب ہوتا ہے لیکن دوسروں کو متقی بننے کی تلقین کرتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---دینا محاورہ.
نصیحت کرنا ، بھلائی بُرائی سمجھانا.

کوئی نانو اللہ لیوے نہیں
بھلی بات کی سیکھ دیوے نہیں

(۱۷۶۹ء ، آخر گشت ، ۵۷). باہم ایک جگہ رہنا اور آپس میں کسی طرح کا لڑائی جھگڑا نہ کرنا اور برائے گھر کبھی نہ جانا اتنی سیکھ دے وہ تیرتھ جاترا کو گیا. (۱۸۰۳ء ، بیتال پچیسی ، ۳۲). میری بچی اب تمہیں ایک دو سیکھ دینا ہے ، بن باسی ہوتے ہوئے بھی ہم دنیاداری کو سمجھتے ہیں. (۱۹۳۸ء ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۰۱).

---سُہانا محاورہ.
نصیحت ماننا ، نصیحت اچھی سمجھنا ، قبول کرنا ، مشورہ لینا (ماخوذ ؛ جامع اللغات).

---سیکھ پڑوسَن تیرے لَچھن کہاوت.
صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے (خزینۃ الامثال).

---سیکھ پڑوسَن کو گھر میں سیکھ جٹھانی (جٹھانی) کو کہاوت.
ہر ایک کا ہنر اس طرح سے اُڑانا کہ اس کو معلوم نہ ہو (نجم الامثال).

---لینا ف مر ؛ محاورہ.
عبرت حاصل کرنا ، سیکھنا ، مشورہ لینا (جامع اللغات).

---ماننا محاورہ.
رک : سیکھ سُہانا (فرہنگ آصفیہ).

---وا کو دیجئے جا کو سیکھ سُہائے سیکھ نہ دیجیے باندرا جو (بئے کا گھر بھی) گھر بئے کا جائے کہاوت.
صرف سعادت مند کو نصیحت دینا مفید ہے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

سیکھ (۲) (ی مع) امث.
پتلی سلاخ ، تنکا ، تیلی ، سلائی ، سینک. دودھ ایسا گاڑھا ہوتا تھا کہ اس میں سیکھ کھڑی کرلو. (۱۹۶۷ء ، اجڑا دیار ، ۳۶). [سیخ (رک) کا بگاڑ].

سیکھا (ی مع) صف.
تعلیم یافتہ ، پڑھا ہوا (جامع اللغات). [رک : سیکھ (۱) + ا ، لاحقۂ صفت].

---پڑھا (---فت پ) صف ؛ امذ.
تعلیم یافتہ ، وہ جسے سکھا پڑھا کر ہوشیار کر دیا گیا ہو ، چالاک ، تربیت یافتہ.

آغاز خطِ سبز ہے وجہ سکوتِ لب
توتے ہنوز بچے ہیں سیکھے پڑھے نہیں

(۱۸۹۲ء ، شعور (نوراللغات)). [رک: سیکھا + پڑھا (پڑھنا (رک) کا حالیۂ تمام)].

---سکھایا / سِکھلایا (---کس س / سک کھ) صف ؛ امذ (مث : سیکھی سکھائی).
۱. **رک : سیکھا پڑھا.**

کیا سکھائے گا ان کو ظلم فلک
خود وہ سیکھے سکھائے بیٹھے ہیں

(۱۸۷۷ء ، انور دہلوی ، د ، ۵۳). ایسے سیکھے سکھلائے نوکروں چاکروں کا ایک جھنڈ ... چرن چھونے کو ہر وقت تیار رہتا . (۱۹۳۹ء ، نگار خانہ ، ۲۰). ۲. **حاصل کردہ ، جانا ہوا ، سمجھا ہوا.** کئی سو برس کے بعد جو سیکھی سکھائی زبان چھوڑ کر اپنے عزیز بزرگوں کی بولی بولنے اور لکھنے کا موقع پایا تو طبعی آوازیں پھر نکلنے لگیں. (۱۸۸۷ء ، سخندان فارس ، ۲ : ۳۶). [سیکھا (رک) + سکھایا / سکھلایا (سیکھنا (رک) کا حالیۂ تمام)].

سیکھنتڑ (ی مع ، سک کھ ، فت ت) صف.
نوآموز ، مبتدی ، جس نے ابھی سیکھنا شروع کیا ہو. موسیقی کی بڑی محفلیں شاہد کے گھر پر ہونے لگی تھیں جن میں استاد شاگرد نے سیکھنتڑ اور سننے والوں میں مجھ جیسے بدذوق سبھی شامل ہوتے تھے . (۱۹۶۸ ، یاد شاہد ، ۲۹۷).
[سیکھ (سیکھنا) + تڑ ، لاحقۂ صفت].

سیکھڑ (ی لین ، فت کھ) امذ.
(باغ بانی) پھلے ہوئے درخت کی کمزور شاخوں کو سہارنے والی لکڑی جو بطور آڑ لگائی جائے ، لوڑے خشک کرنے کا مسلوا جس پر وہ پھیلا دیے جائیں (ا پ و ، ۶ : ۱۳۹). [مقامی].

سیکھن (ی مع ، فت کھ) امث.
گھوڑے کی بھونری کی ایک قسم جو ماتھے پر ہوتی ہے.

ایک یا دو جو اس سے زائد ہو
پھر تو سیکھن سمجھ لے تُو اس کو

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۵۵). [سیکن (رک) کا عرف].

---(سیکھم) سیکھ پڑوسن سیکھ کہاوت.
صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے، کسی کو دوسرے کی دیکھا دیکھی کوئی کام کرتے دیکھ کر یہ کہا کرتے ہیں. مثل مشہور ہے سیکھن سیکھ پڑوسن سیکھ ، بنگال کے ڈاکوؤں نے بھی ہتکھنڈے اختیار کئے ہیں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲ : ۹).

سیکھنا (ی مع ، سک کھ) ف م.
تعلیم پانا ، تربیت حاصل کرنا ، معلوم کرنا ، پڑھنا.

ہاں بھیکھ وہ کہاں ابھیکھ
دیکھا ہو تو کہہ رے سیکھ

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۹۳).

دل بھی تیرے ہی ڈھنگ سیکھا ہے
آن میں کچھ ہے آن میں کچھ ہے

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۷۵).

کہنا کم کم کلی نے سیکھا ہے
اس کی آنکھوں کی نیم خوابی سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۰).

سیکھے ہیں مہ رُخوں کے لئے ہم مصوری
تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہئے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۹). یہ انگریزی زبان کے صرف تین الفاظ تھے جو ان میں سے بہت سوں نے عمر بھر میں سیکھے تھے. (۱۹۶۳ ، اداس نسلیں ، ۳۳۷). [رک : سیکھ (۱) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سیکھنے ہارا (ی مع ، سک کھ) امذ.
سیکھن ہارا ، سیکھنے والا ، طالب علم ، مبتدی (پلیٹس).
[سیکھنے - سیکھنا + ہارا ، لاحقۂ فاعلی].

سیکھے (گا) ناؤ کا بنے گا ہٹاؤ کا ، کٹے کاؤ کا سیکھے ناؤ کا کہاوت.
نقصان کسی کا ہو اور تجربہ کسی کو ہو (نجم الامثال).

سیکارا (ی مع) امذ.
ایک قسم کا موٹا کپڑا (پلیٹس). [رک : گاڑھا].

سیکُتّا (ی مع ، ضم ک ، شد ت) امذ.
گہرائی ، عُمق. ایک چھوٹے دائری قوس کا انحنا قوس کے سیکتا یعنی عمق کا متناسب ہے. (۱۹۰۱ ، طبیعات عملی (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳). [مقامی].

سیکَن (ی مع ، فت ک) امث ، سیکن.
رک : سیکھن. سیکن کے متعلق بھی سالوتری یوں بھی فرماتے ہیں کہ مخصوص مادہ کے واسطے یہ بھونری معیوب ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر (حاشیہ) ، ۲ : ۱۶). [س : سیکھن सीखन].

سیکُن / سیکُون (ی مع ، ضم ک/و لین) امذ.
رک : ساکون ، مشہور مضبوط لکڑی جس سے جہاز وغیرہ بناتے ہیں (پلیٹس). [ساکون (رک) کا ایک املا].

سیکَوَن (ی مع ، سک ک ، فت و) امذ.
رک : ساکون (پلیٹس). [ساکون (رک) کا مقامی تلفظ].

سیکھاڑا (ی مع) امذ.
بھیڑیا اور گیدڑ کی طرح کا ایک جانور. بندروں کے علاوہ ... سیکھاڑا، خرگوش باغوں میں آ کر پھلوں کو خراب کر دیتے ہیں . (۱۹۰۳ ، باغبان ، ۲۳). [مقامی].

سیکَھر (ی مع ، فت کھ) م ف.
جلد ، جلدی سے ، فوراً ، جھٹ پٹ. دن بھر برت کے سانجھ کو دہی بھات کھا بھوم پر سوئیں اسلیے کے ہمارے برت کا پھل سیکھر ملے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۳۷). [س : सीखर].

سَیل (۱) (ی لین) امذ ، امث.
۱. پانی کا تیز بہاؤ ، سیلاب ، طُغیانی ، بہاؤ.

گیا تس جو تس پر بی جس دل کے میل
ڈوبایا رواں کر کہرگ جل سے

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۱).

روئے میں اون دوانے تیں کیا سیانوں کا کام
سیل سے انجھواں کے سارا شہر ویران ہو گیا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۸). ایک روز عجب ایک سیل نمود ہوئی تمام شہر ڈوبا راجا وہاں کا ناؤ پر چڑھ کر بھاگا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۵۷).

ایک ایک قصر تن کو زمیں پر گرا گئی
سیل آئی زور و شور سے جب گھر گرا گئی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵۴).

ہر اک وجود کو سیلِ زماں بہاتا ہے
مگر زمیں سے ٹکرا کے لوٹ جاتا ہے

(۱۹۳۹ ، لاحاصل ، ۱۳۸). ان کے وجود کی مٹی میں تشنگی کا ایک ایسا سیل موج زن ہے جو ان کو برابر سوچتے پر ... اور بولنے پر مجبور کرتا ہے. (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۱۳۶).
۲. غلبۂ احوال دل کو کہتے ہیں (مصباح التعرف ، ۱۳۹). [ع].

۔۔۔اُمڈنا محاورہ۔
طوفان اُٹھنا ؛ سیلاب آنا ؛ سطحِ آب کا حد سے بلند ہو جانا۔

ہاتھ اور پاتوں بہے جاتے ہیں
سیل امڈی ہے بہے جاتے ہیں

(۱۹۳۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۱۲۶)۔

۔۔۔آب کس اضا(۔۔۔مد آ) امذ ؛ سیلاب۔
پانی کا تیز بہاؤ ، طغیانی ، پانی کا طوفان۔

موجوں میں اضطراب ہے جوش یہ سیلِ آب ہے
تیرے جمال میں کشش اے مہِ جلوہ تاب ہے

(۱۹۲۲ ، مطلعِ انوار ، ۴۵)۔ [سیل + آب (رک)]۔

۔۔۔آتِش (۔۔۔فت نیز کس ت) امث۔
آگ کا تیز بہاؤ ؛ (کنایۃً) لاوا کوہ سووئیس کی عظیم آتش فشانی واقع ہوئی جس نے شہروں کو سیلِ آتش کی نذر کر دیا۔(۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت روما (ترجمہ) ، ۵۸۱)۔ [سیل + آتش (رک)]۔

۔۔۔بَلا کس اضا(۔۔۔فت ب) امث۔
مصیبت کا ریلا ؛ مراد : سخت مصیبت ، بہت بڑی مصیبت۔

بہا کر لے گئی جو موج رنگ زنگ کابل کو
خبر بھی ہے تمہیں الٰہی وہ کس سیلِ بلا سے ہے

(۱۹۲۹ ، بہارستان ، ۳۲۸)۔

زندگی سیلِ بلا ہے یوں سہی
سر سے گزرے تو وہ موجِ خوں سہی

(۱۹۸۱ ، چراغِ صحرا ، ۷۵)۔ [سیل + بلا (رک)]۔

۔۔۔بَلاانگیز کس صف(۔۔۔فت ب ، ا ، غنہ ، ی مج) امذ۔
مُصیبت ڈھانے والا سیلاب ، شدید طوفان ، بڑا سیلاب ؛ (کنایۃً) بہت بڑی مصیبت ، سخت آزمائش۔

وہ جو اس غم سے زیادہ جاں گسل قاتل رہا
وہ جو اک سیلِ بلاانگیز تھا اپنے لیے

(۱۹۸۷ ، جاناں جاناں ، ۹۷)۔ [سیلِ بلا + ف : انگیز ، انگیختن ۔ اٹھنا ، اُٹھانا]۔

۔۔۔بَہانا محاورہ۔
کسی کام وغیرہ کی شدّت ، کثرت یا بہتات ظاہر کرنا۔ میں نے معذرت کے سیل بہا دئیے۔ (۱۹۲۵ ، معاشرت ، ۹۱)۔

۔۔۔بَہنا محاورہ۔
جاری ہونا ، رواں ہونا۔

کہتے تو کہدیا اونہیں حاتم یہ کیا کہوں
اک سیل بہ گئی عرقِ انفعال کی

(۱۸۷۹ ، سالک (قربان علی) ، ک ، ۳۳۱)۔

۔۔۔حَوادِث کس اضا(۔۔۔فت ح ، کس د) امذ ؛ ج۔
(مجازاً) حادثات کا تسلسل ، مصیبتوں کی یلغار۔

راہ میں سیلِ حوادث سے گزرنا ہو گا
ساق بریا زدہ اور بُرزدہ داماں نکلو

(۱۹۸۱ ، چمنستان ، ۲۰۸)۔

غمِ جہاں نہ غمِ جاں کوئی نہیں جانکہ
کچھ اور سیلِ حوادث کو تُندخو کرلے

(۱۹۸۱ ، چراغِ صحرا ، ۵۸)۔ [سیل + حوادث (رک)]۔

۔۔۔حَوادِثِ دُنیَوی کس اضا(۔۔۔فت ح ، کس د ، ث ، ضم د ، سک ن ، فت ی) امذ۔
(سیاسیات) دُنیا کے حادثات کا تسلسل یا بہاؤ ، زمانے کی سختی ، حالات کی سنگینی (اصطلاحاتِ سیاسیات ، ۴۳)۔ [سیلِ حوادث + دنیوی (رک)]۔

۔۔۔حَیات کس اضا(۔۔۔فت ح) امث۔
زندگی کا بہاؤ ؛ (مجازاً) زندہ رہنے کی اُمنگ ، جوش و جذبہ۔ ان کے اجسام میں سیلِ حیات زقندیں مار سکے تو ہم کس منظر کا مشاہدہ کریں گے (۱۹۷۳ ، توازن ، ۱۷)۔[سیل + حیات (رک)]۔

۔۔۔دَوڑنا محاورہ۔
۱۔ پانی کا تیزی سے بہنا ، بہاؤ کا تیز ہونا۔

جو جُھکا تجھ سے فیض اسے پہنچا
سیل دوڑی جدھر کو ڈھال ہوا

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۱۲)۔

۔۔۔رَواں کس صف(۔۔۔فت ر) امذ۔
ایسا سیلاب جس میں روانی ہو ؛ (استعارۃً) وہ ہجوم جو سیلاب کی طرح آگے بڑھتا جائے۔

ناخداؤں کو بدل دیں ، لنگروں کو توڑ دیں
پہلوئے ساحل سے اک سیلِ رواں پیدا کریں

(۱۹۳۸ ، تیغِ دوراں ، ۱۰۱)۔ اللہ کے بندوں کا ایک سیلِ رواں تھا۔ (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۳۱۰)۔ [سیل + رواں (رک)]۔

۔۔۔عَرِم کس صف(۔۔۔فت ع ، کس ر) امذ۔
شدید بارش ، تباہ کن سیلاب ، زور کا سیلاب۔ انہوں نے منہ پھیر لیا تو ہم نے ان پر سیلِ عرم (زور کا سیلاب) بھیجا۔ (۱۹۱۷ ، تاریخ عرب قدیم ، ۸۵)۔ [سیل + ع : عرم ۔ پانی کی روک]۔

۔۔۔یَخ کس صف(۔۔۔فت ی) امذ ؛ امث۔
برف کا بہاؤ ، برف کے تودے جو آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے ہوں۔ سیلِ آب کے چلنے میں اور سیلِ یخ کے چلنے میں رفتار کا فرق ہے۔ پانی زیادہ تیز چلتا ہے سیلِ یخ سہج سہج چلتی ہے۔ (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبیعی ، ۱ : ۹۷)۔ برف کے بڑے بڑے تودے یا سیلِ یخ منجمد حالت میں پھیل پھیل کر نیچے آتے ہیں اور گرمی سے پگھل جاتے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۳)۔ [سیل + یخ (رک)]۔

سَیل (۲) (ی لین) صف ؛ امذ (قدیم)۔
کمزور ، لاغر ، نِکمّا (قدیم اُردو کی لغت)۔ [مقامی]۔

سَیل (۳) (ی لین) امث۔
رک : سیر۔

برس سات کا جب ہوا کامروپ
بھرے سیل کرتا چندر مان کی روپ
(۱۵۹۷ء، قصۂ کامروپ و کلاکام، ۱۰۶)۔
حال ہم ڈوبتوں کا کیا جانے
جس کو دریا پہ سیر ساحل ہے
(۱۸۰۹ء، میر، ک، ۸۳۳)۔ اف: کرنا، ہونا۔ [سیر (رک) کا بگاڑ]۔

سیل (۱) (ی مع) امث۔
(پٹواگری) لاکھ کی چوڑی کو بڑھانے کا چوبی بنا ہوا فرما، چوڑیوں کا اُتار چڑھاؤدار چوڑ۔ لال باؤ (اب و، ۳ : ۸۵)۔ [مقامی]۔

سیل (۱) (ی مع) امث۔
مہر، خاتم، نیز لاکھ وغیرہ لگا کر سربند کرنے کے لیے مقررہ نشان راز کے کاغذوں پر جو مہر لگائی جاتی ہے اسے انگریزی میں سیل کہتے ہیں۔ (۱۹۵۵ء، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۱۲۷)۔
[انگ : Seal]۔

---بَنْد (---فت ب، سک ن) صف؛ امذ۔
۱. **سیل یا مہر لگا ہوا؛ (مجازاً) مستحکم، مضبوط، محفوظ، جس میں تغیر یا مداخلت نہ کی جا سکے۔** سیل بند لفافہ یا سیل بند دستاویزات تحریر میں داخل ہے۔(۱۹۵۵ء، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۱۲۷)۔ ۲. **جس میں ہوا کا گزر نہ ہو، ایئرٹائٹ۔** بعض کی سیل بند نلکی کے اندر پلیگ کے جراثیم ۲۵ سال تک زندہ پائے گئے ہیں۔ (۱۹۶۹ء، امراض خُرد حیاتیات، ۲۷۶)۔
[سیل + ف : بند، بستن ـ بندھنا، باندھنا]۔

---توڑنا ف م۔
مہر توڑنا، قفل وغیرہ پر لگی ہوئی مہر کو توڑنا، ختم کرنا نیز پابندی ختم کرنا۔ مولانا کے مسودے کی سیل توڑنے کی خبریں ایسے وقت میں شائع کی جا رہی ہیں جبکہ مولانا کے حقیقی مسودے کی سیل کھولی جا چکی ہے۔ (۱۹۸۸ء، جنگ، کراچی، ۱۸، نومبر ۱۷)

---کَرْنا ف م؛ محاورہ۔
۱. **بند کرنا، مقفل کر کے مہر لگانا، لاکھ وغیرہ لگا کر مہر چھاپنا، ممنوعہ قرار دینا۔** ملوں کے سیل کرنے کی بھی دھمکی دی ہے۔ (۱۹۶۹ء، جنگ، کراچی، ۳، جنوری، ۲)۔ ۲. **مضبوط و مستحکم بنانا، لاکھ لگا کر جمانا۔** یہی وہ مقام ہے جہاں پر بعد کو نلی کا منہ بند کر کے تھرمامیٹر سیل کیا جاتا ہے اسی مقام سے ... جوف بنا دیا جاتا ہے۔ (۱۹۶۶ء، حرارت، ۹)۔

---کھولْنا ف م؛ محاورہ۔
رک : سیل توڑنا۔ مولانا کے حقیقی مسودے کی سیل کھولی جا چکی ہے۔ (۱۹۸۸ء، جنگ، کراچی، ۱۸، نومبر،)۔

---لَگْنا ف م؛ محاورہ۔
قفل لگنا، دکان وغیرہ کا بند ہونا، پابندی ہونا۔ شہر کی جن دکانوں پر سیل لگی تھی وہ الاٹ ہونے والی ہیں۔ (۱۹۶۰ء، گل کدہ، رئیس احمد جعفری، ۳۸۰)۔

سیل (۳) (ی مع) امث۔
آبی جانوروں کا وہ گروہ جس کی غذا گوشت ہے، دریائی بچھڑا، سگ ماہی۔ کچھ ایسے جانور بھی ہیں جو اکثر گوشت کھاتے ہیں کہ جیسے سیل والرس، ریچھ، بجو، بلی، کتا۔ (۱۹۱۶ء، سائنس و فلسفہ، ۳۳)۔ سیل (دریائی بچھڑے) اور وہیل ہزاروں میل کا سفر کر کے نقل مکانی کرتی ہیں۔ (۱۹۶۹ء، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۳۳۷)۔ [انگ : Seal]

سیل (۴) (ی مع) امث۔
چٹان۔ کہا کہ او سیل اجاو تو حضرت علیؑ او سیل اوچائے اوس تلے تے پانی چلیا (۱۶۰۳ء، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ۶۰)۔
[سیل (رک) کا قدیم اِملا]۔

سیل (۵) (ی مع) امث۔
۱. **نمی، تری، سیلن۔**
غم سے ہوتے ہیں بال ہمارے سفید پھر
سر کو بھنبھودی لگ گئی آنکھوں کی سیل سے
(۱۸۳۶ء، ریاض البحر، ۲۰۸)۔ ایک تہ خانہ جس کی اونچی اونچی دیواریں سیل کی وجہ سے شور آلود ہیں۔ (۱۹۲۲ء، انارکلی، ۱۳۲)۔ وہاں کی آب و ہوا خراب تھی تمام دیواروں میں شور اور سیل۔ (۱۹۶۸ء، باقر شاہد، ۲۷)۔ ۲. **رطوبت، رقیق مادہ۔** حیض وہ لال سیل یعنی رس ہے جو رحم کے جوف میں سے تفریق ہوتا ہے۔ (۱۸۳۸ء، اصول فن قبالت (ترجمہ)، ۲۷) [پ : سی ال सीअल ؛ س : شیتل शीतल]۔

---جانا ف ل؛ محاورہ۔
تر ہونا، نم ہونا، گیلا ہو جانا۔ اس بارش سے ... تمام مکان سیل گیا ہے۔ (۱۹۰۳ء، مکتوبات حالی، ۲ : ۳۳۴)۔ کچھ کتابیں ایسی بھی لایا جو سیل گئی تھیں۔ (۱۹۳۸ء، مکتوبات عبدالحق، ۳۳۵)۔ جمیلہ ہاشمی کے افسانوں ... اور ... شادی ... کے بارے میں میری معلومات ناقص ہیں مگر واجدہ تبسم کے بتائے شادی کے بعد واقعی سیل گئے۔ (۱۹۸۲ء، برش قلم، ۱۲۳)۔

---گَرْم (---فت گ، سک ر) صف۔
نیم گرم، شیر گرم، کُنکُنا، کُنگُنا (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس)۔
[سیل + گرم (رک)]۔

سیل (۶) (ی مع) امث۔
۱. **شرم، حیا، مروت، لحاظ، پاس۔**
رس ہی رس جن میں ہے اور سیل ذرا سی بھی نہیں
مانگتا ہے کہیں ان آنکھوں کا مارا ——— پانی
(۱۹۳۸ء، سریلی بانسری، ۹۱)۔ ۲. **فطرت، مزاج ؛ خوش اخلاق، فیض ؛ صبر ؛ قناعت** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [پ : سیل सील ؛ س : شیل शील]۔

---وان / وَنْت (---فت و / سک ن) صف (مث : سیل ونتی)۔
اچھے مزاج کا ؛ پاک دامن ؛ حلیم، قانع، صابر (ماخوذ : پلیٹس)۔
[سیل + وان / ونت، لاحقۂ صفت]۔

سیل (۱) (ی مج) امث.
(آب پاشی) چرس کا رسّا ، لاو ، ہارا (ا پ و ، ۶ : ۱۶۱).
[مقامی].

سیل (۲) (ی مج) امث.
(کاشت کاری) بیج بونے کا قیف نُما ظرف ، اکری ، بانسا ، سالا
(ا پ و ، ۶ : ۸۰). [مقامی].

سیل (۳) (ی مج) امث.
۱. **سوئیوں کی لمبی لڑ ، جو کھوڑی (دستی کل) کی داب یا ہاتھ کی بنائی سے پتلا اور لمبا ہوتا جائے ، لمبی ڈوری ، تار.**

کرے تس کے تورْیاں نے بھیجیا میں کھیل
سٹے کاٹ جیوں دہیں میں سیویاں کے سیل

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۱۴). یہ نیاز سوئیوں پر اس غرض سے ہوتی ہے کہ جس طرح سوئیوں کی سیل بڑھتی ہے اسی طرح موچھوں کی بیل بڑھے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۴۴). ۲. **(کیک سازی) گڑ یا شکر کی تار بند چاشنی کی لمبی لڑ** (ا پ و ، ۳ : ۲۰۳). ۳. **(کنایۃً) لڑکوں کے مُونچھوں کے بال** (نوراللغات). [مقامی].

ـــ کا کُونْڈا امذ ؛ ج ـ سیل کے کونڈے.
مُونچھوں کا کونڈا ، عورتوں میں یہ رسم ہے کہ جب کسی لڑکے کی مسیں بھیگنے لگتی ہیں تو اس کو بالغ ہونے اور آغاز جوانی کی علامت قرار دیتی ہیں ، اس خوشی میں سوّیاں دودھ شکر ڈال کر پکاتی ہیں اور کونڈے میں رکھ کر نیاز دلاتی ہیں ، غرض یہ ہوتی ہے کہ سوّیوں کی لڑیوں کے طرح مونچھیں بڑھیں ، اس رسم کو سیل کا کونڈا کہتے ہیں ، بطور جمع بھی استعمال ہوتا ہے.

سیل کے کُونڈے اوسی کے آج ہیں کیا اے ددا
ہے چھوٹا سا جو لڑکا تیری گودی کا پلا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۹).

ـــ کا کُونْڈا کَرْنا محاورہ.
مسیں بھیگنے پر نیاز دلانا ، لڑکے کے جوان ہونے کی خوشی میں نیاز دلانا.

اب مسیں بھیگی ہیں صاحب سیل کے کُونڈے کرو
انتظامِ حُسن کے کب تک خط آتے جائیں گے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۱۵). ذا کر (بڑے لڑکے کا نام تھا) کو پندرھواں سال ہے ماشاءاللّٰہ مسیں بھیگتی ہیں ، اس کا سیل کا کونڈا کرنا ہے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۸۳).

سیل (۴) (ی مج) امث.
(کشتی بانی) کشتی کو کنارے کی طرف کھینچنے کی موٹی رسّی ، پتوار ، کشتی کا ہتّھا ، کنوا ، کشتی میں سے پانی نکالنے کا چوبی ظرف (ا پ و ، ۵ : ۱۲۲). [مقامی].

سیل (۵) (ی مج) امث.
(گاڑی بانی) جوئے کے سروں کے نیچے بالشت سوا بالشت لمبی لگی ہوئی کھونٹیاں جو بیل کی گردن کو جوئے کے نیچے روکے رکھتی ہیں ، پتنا ، گل تاڑ (ا پ و ، ۵ : ۱۳۶). [مقامی].

سیل (۶) (ی مج) امذ.
برچھا ، بھالا ، نیزہ.

جو مارا سُرمۂ دُنبالہ دار نے نیزہ
مژہ نے ان پہ لگا اور زخم سیل دیا

(۱۸۵۶ ، کلّیاتِ ظفر ، ۴ : ۱۷). [س : شَل शल्य].

سیل (۷) (ی مج) امذ.
۱. (أ) **کوٹھڑی ، چھوٹا کمرہ ، حُجرہ.** سیل میں واپس آ کر پہلی بار شیشے میں اپنی شکل دیکھی تو دہشت سے کانپ اٹھا. (۱۹۷۴ ، ہمہ یاران دوزخ ، ۷۵). (أأ) **خفیہ مرکز.** یہ سب کچھ اور اس کے علاوہ حزب اختلاف کے خلاف پر تعصب اور شبۂ میں افواہیں پھیلانے کے سیل اور سراغرسانی کے مرکز کھولے اور چلائے جانے چاہیئیں. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۳۰). ۲. **(برقیات) خانہ ، خول ، ایسا ڈبّہ یا ظرف جس میں کیمیائی طریقہ سے برق رو پیدا کی جاتی ہے نیز برق رو کے محفوظ ذخیرہ کا گول بیلن نما ڈبّہ جو بیٹریوں اور ٹرانسسٹرز وغیرہ میں استعمال ہوتا ہے.** سلفیٹ آف زنک بننے کے سبب سے سیل کے اندر کا سولیوشن بگڑ جاتا ہے. (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۱ : ۱۸۶). منیر نے کہا اس ٹارچ میں سیل تو رکھوالو. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۱۰۸). ۳. **(حیاتیات) خلیہ ، جِسمانی ساخت کی اِکائی.** دریائی گھاس میں چھوٹے چھوٹے صرّے یا تھیلیاں (سیل) ہوتی ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۹۰). اُن کا جسم ایک سیل کا بنا ہوا ہوتا ہے اس لیے انھیں ایک سیل کے جانور کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، جنرل سائنس ، ۲۳). ۴. **(نباتیات) خانہ ، مسام ، وہ خلا یا وہ خانہ جو نباتیوں میں پایا جاتا ہے.** اگر لکڑی کو غور سے دیکھیں تو اس میں چھوٹے چھوٹے مسام نظر آئیں گے جو کہ سیل کہلاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، لکڑی کا کام ، ۳۰). [انگ : Cell].

ـــ قائِم کَرْنا ف م.
شعبہ بنانا ، محکمہ قائم کرنا. خواتین ڈویژن میں جائزے اور نگرانی کا ایک سیل قائم کرنے کی تجویز کا جو مسودہ جناب نے ... ذاتی طور پر پیش کیا. (۱۹۸۴ ، دفتری مراسلات ، ۴۶).

ـــ مِمْبْرین (ـــ کس م ، سک م ، فت ب ، ی مج) امث.
(حیاتیات) خلیے کی جھلّی ، ایک پتلی سی جھلّی جو خلیے کو تمام اطراف سے گھیرتی ہے ، یہ جھلّی جاندار ہوتی ہے اور سیل میں مختلف چیزوں کے دخول اور اخراج کو کنٹرول کرتی ہے (جنرل سائنس ، ۷۴). [انگ : Cell Membrane].

سیل (۸) (ی مج) امث.
۱. **بکری ، روپیہ جو کسی چیز کی فروخت سے حاصل ہو.** سیل بکری یا فروخت کے معنی میں بات چیت میں چالو ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۵۹). ان نقاد صاحب کے اصولِ نقد کی بنیاد ڈیمانڈ اور سیل کے اصول پر قائم ہے. (۱۹۷۰ ، عرش قلم ، ۷۲). ۲. **کسی چیز کو رعایتی قیمت پر فروخت کرنا.** یہ سیل مختلف موقعوں پر لگائی جاتی ہے جیسے دیوالی سیل ، رمضان سیل وغیرہ. پردوں اور صوفے کے کپڑوں کی عظیم سیل جاری ہے. (۱۹۷۴ ، جنگ ، کراچی ، ۹ / دسمبر ، ۸). [انگ : Sale].

ـــــ گَرْل (ـــــ فت گ ، سک ر) امث.
کسی دکان کی ملازمہ ، چیزیں بیچنے والی لڑکی. بھائی جان کے منع کرنے کے باوجود میں ایک میڈیکل اسٹور میں سیل گرل ہوگئی. (۱۹۸۵ء ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۰۸) [انگ : Sale Girl].

سیل (۹) (ی مج) حرفِ ندا.
ایک کلمہ ہاتھی کے چلانے کے واسطے (ا پ و ، متیر ، ۵۹). [حکایت الصوت].

سیل (۱۰) (ی مج) امذ ؛ امث.
بحری سفر یا سیر ، بحری جہاز کا چلنا ، روانہ ہونا. کرسٹابل ... اگلے روز یورپ کے لیے سیل کر رہی تھی. (۱۹۳۷ء ، میرے بھی صنم خانے ، ۳۴۴). [اف : کرنا ، ہونا. [انگ : Sail].

سیل (۱۱) (ی مج) امذ ؛ ـــ شیل.
ایک قسم کا آہنی گولا جس کے اندر بارود اور چھرّے وغیرہ بھر کر توپ کے ذریعہ چلاتے ہیں.

اب جو ہیں اسلحۂ جنگ یہ آگے تھے کہاں
نہ یہ توپیں نہ یہ گولے تھے نہ یہ سیل نہ بم

(۱۸۷۲ء ، مرآۃ الغیب ، ۵).

بہانے خون کے دریا یہ سیل ملکوں میں
یہ آگ کر دے علاقے جلا کے خاکستر

(۱۹۱۲ء ، نذیر احمد ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۰۲).[انگ : Shell کا بگاڑ].

ـــــ کا گولا امذ.
ایک قسم کا آہنی گولا جس کے اندر بارود یا چھوٹے چھوٹے ہتھیار بارود کے ساتھ بھر کر توپ کے ذریعے چلاتے ہیں ، جب یہ گولا سرخ ہو جاتا ہے تو دفعۃً اندر کی بارود میں آگ لگ کر پھٹ جاتا ہے ، بم گولا ، پھٹنے والا گولا (نوراللغات).

سیلا (۱) (ی مج) صف.
ٹھنڈا ؛ (کنایۃً) نرم ، پُرامن ، نرم مزاج و خوش اخلاق.

سیلے تھے مرجا جی تم ہم سے گرج لینے میں
تتّے ہوئے جاتے ہو کیچے کو اب دینے میں

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۴۳).ظاہر کا مقام خوف و خطر کا ہے ، باطن کا مقام ٹھنڈا سیلا ، بے فکری اور بے ضرر کا ہے. (۱۸۳۵ء ، بچوں مثال ، ۳).[رک : سیل (۲) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــــ ہو کر بولنا ف مر ؛ محاورہ.
بڑی نرمی یا ملائمت سے بات کرنا ، اخلاق سے پیش آنا (مخزن المحاورات).

ـــــ کر کے کھانا ف م ؛ محاورہ.
کھانے کو ٹھنڈا کر کے کھانا ؛ جلدی نہ کرنا ، آہستگی سے اپنا کام نکالنا (مخزن المحاورات).

سیلا (۲) (ی مج) صف ؛ امذ.
گیلا ، بھیگا ہوا ، نم ، تر.

بچھرے کی آگ کی دھک لیں جاتیاں ہو ابڑیاں
ستیاں ہیں آنگ پر جب سیلا ہوا گیلا تر

(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۷۷).

ہماری بارشِ عصیاں سے عضو تن بھی سیلے ہیں
پئے بخشش مگر دو بھائی عفو میں وسیلے ہیں

(۱۸۶۱ء ، کلیاتِ اختر ، ۵۰۱). گیہوں ابھی سیلے معلوم ہوتے ہیں پہلے ان کو اچھی طرح سکھا لینا. (۱۹۰۸ء ، صبح زندگی ، ۱۸۹). کشوے پر سفید پینٹ ابھی اچھی طرح سُوکھا نہ تھا فرش سیلا تھا. (۱۹۸۱ء ، سفر در سفر ، ۳۵). [رک : سیل (۵) + ا ، لاحقۂ صفت].

سیلا (۳) (ی مج) امذ.
(کاشت کاری) اناج کی بالیں جو کٹائی کے بعد کھیت میں گری پڑی رہ جاتیں اور بعد میں سمیٹی جاتیں ؛ ناگل اور پرس میں جڑی ہوئی جوہی میخ (ا پ و ، ۶ : ۸۰). [سلا (رک) کا ایک املا].

ـــــ چُننا ف مر ؛ محاورہ.
کھیت میں سے گری پڑی اناج کی بالیاں جمع کرنا.

اپنی کھیتی جو کہ کچی کھانے کا
سیلا چُننے اور جاگہ جانے کا

(۱۸۰۱ء ، باغ اُردو ، ۹). ملک جانوروں کو صرف سیلا چُننے پر قناعت کرنی پڑتی ہے. (۱۹۲۹ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۲ : ۵).

سیلا (۱) (ی مج) امذ.
سنہرے کناروں کا باریک ریشمی کپڑا جو مقررہ ناپ کا تیار کیا جاتا ہے عموماً دوپٹوں ، پگڑیوں اور پٹکوں میں استعمال کرتے ہیں ، دکن کا سیلا مشہور ہے ؛ (کنایۃً) چادر ، پگڑی ، عمامہ ، پٹکا.

پہنے سولیں کسنیا لہو عاشقاں کا لے کر
اجلا کئے ہیں سیلا رنگ دار چاند صاحب

(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۳۱).

گرہ سیلے میں دیتی ہوں میں ناشاد
کہ دیکھ اس گانٹھ کو کیجو مجھے یاد

(۱۷۹۶ء ، پدماوت منظوم ، ۲۸).

ہے دل میں کروں یار کے کُوچے میں گدائی
سیلے کے تئیں ڈال کے اک بار گلے میں

(۱۸۲۴ء ، مصحفی ، ک ، ۲۸۳). اگر گھر کی سی بات ہے تو اپنا سیلا اتار کر اسے دیدیجیے آخرکار سردار صاحب کو سر دربار دینا پڑا. (۱۸۷۳ء ، اخبار مفید عام ، ۱۵ جولائی ، ۱۱). فقیری والوں کو سیلے اور روپے پھینکے جاتے تھے. (۱۹۳۳ء ، عزیزی ، انجام عیش ، ۲۸). [غالباً ، س : چَیل चेल चैल].

سیلا (۲) (ی مج) امذ.
چاول کی ایک قسم ، وہ چاول جو دھانوں کو ابال کر سکھانے کے بعد نکالتے ہیں. جنھیں باسمتی کا سیلا نہ ملے وہ ٹھنڈا ہی کھا لیتے ہیں. (۱۹۶۲ء ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۶۲). چاول سیلا تھا اسی لئے پلاؤ پھریرا نہیں ہوا. (۱۹۸۵ء ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۸۳). [غالباً ، س : شالی शालि].

---بَنانا ف م.
سیلا چاول بنانے کا ایک طریقہ جس میں مونجی کو پانی میں بھگونا ، پانی نتھار کر بھگوئی ہوئی مونجی کو بھاپ سے گزارنا یا کسی دوسرے طریقے سے گرم کرنا تیز دھوپ میں سکھانا اور عام طریقہ سے چھڑائی کرنا شامل ہے. سیلا بنانا ایک بہت ہی پرانا طریقہ ہے. (۱۹۷۰ ، چاول ، دستور کاشت ، ۱۳۶).

---چاوَل (---فت و) امذ.
اُبلے دھانوں سے نکلا ہوا چاول ، جوشی چاول. مہربانی کر کے دو تین روپے کے باریک چاول (شاید سیلا چاول بہتر ہو گا) کسی واقف کار آدمی سے منگوا کر ان کے ساتھ کر دینا. (۱۹۱۰ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۸۵). جب دھان کا سیلا چاول یا گیہوں کا میدہ بنایا جاتا ہے تو کیلشیم ، فاسفورس ، لوہے ... معدنی نمکوں کا بیشتر حصہ ضائع ہو جاتا ہے. (۱۹۳۱ ، ہماری غذا ، ۳۰). [رک : سیلا (۲) + چاول (رک)].

سیلا (۳) (ی مج) امذ.
شیر ، ببر شیر (پلیٹس). [غالباً ، س : شیلے शैलेय].

سیلا (۴) (ی مج) امذ.
برچھی ، نیزہ ، جسے پھینک کر مارتے ہیں (ماخوذ : پلیٹس). [س : شَلیک शल्यक].

سَیلاب (ی لین) امذ.
۱. **پانی کا تیز بہاؤ ، پانی کا طوفان ، طُغیانی ، دریا کا چڑھاؤ ، پانی کا ریلا.**

بہت مرد جنگی ہوئے سرنگوں
جنگل میں ندی ہوئی ز سیلابِ خُوں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۶۰).

کِن نیندوں اب تو سوتی ہے اے چشمِ گریہ ناک
مژگاں تو کھول شہر کو سیلاب لے گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵). بارش کی کثرت و سیلاب کی شورش سے جس زمیں میں کھیتی نہ ہوتی اور بونے جوتنے میں کسانوں کو مشکل پڑتی ہو تو اس کے لیے یہ دستور مقرر ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۶۳). پھر ان پر آبِ حیات چھڑکا جائے گا تو وہ اس طرح اُگیں گے جس طرح سیلاب کے بہاؤ میں جنگلی دانہ اُگتا ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۷۷۶). ہم سیلاب اور سائیکلون جیسے قوی سانحوں سے گزر چکے تھے. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۳۶). ۲. (کنایۃً) **کثرت ، ہجوم ، بھیڑ.**

دُکھ کے دریا سوں نیر انکھیاں میں ابھال ہو
سیلاب ہو انجو کے بحر ہائے ہائے

(۱۶۷۳ ، ریاض مراثی (قطبی) ، ۱۰۷).

تمہاری پردہ گردی کا خیال آتا ہے جب دل میں
ڈبو دیتا ہے سیلابِ ندامت مجھ کو گردن تک

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۷۵). فوجیں بالکل ناکافی ثابت ہوئیں اور بازنطینی لشکر کے بڑھتے سیلاب میں بہہ گئیں. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت روما (ترجمہ) ، ۳۸۳).

ضبط کی شہر پناہوں کے مزے مالک خیر
غم کا سیلاب اگر مجھ کو بہائے آئے

(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۳۳). ۳. (مجازاً) **سخت پریشانی ، بڑی مصیبت.** ممکن ہے کہ ہمارے نوجوان تعلیم یافتہ مسلمان ان تجاویز کی تائید یا مخالفت کے واسطے جو تجویز کی گئی ہیں سیلاب میں پھنس جائیں. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۶۶۱). [رک : سیل (۱) + آب (رک)].

---اُمَنڈ/ اُمَنڈ آنا محاورہ.
سیلاب میں اچانک شدت آ جانا ، کسی مضرت رساں چیز کا کثرت سے یکایک جمع ہونا. غزوۂ احزاب جس میں دفعۃً متحدہ عرب قبائل کا سیلاب مدینے کے چاروں طرف امنڈ آیا تھا واقعہ سے بہت پہلے آنحضرت صلعم کو عالم رویا میں اس کی اطلاع دی جا چکی تھی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۳۱). آجکل ضرورتوں کا سیلاب امنڈ آیا ہے. (۱۹۸۵ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۲۸).

---آنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **شدت پیدا ہونا ، بھرمار ہونا (جذبہ وغیرہ میں)** . وفاق کی اکائیوں میں قوم پرستی کا سیلاب آیا ہوا ہے. (۱۹۸۹ ، افکار ، اگست ، ۴۱). ۲. **ہجوم در ہجوم یا بڑی تعداد میں پہنچنا (آدمیوں وغیرہ کا).** آدمیوں کا وہ سیلاب جو تمہارے پیچھے آ رہا ہے تم کو اپنے ساتھ بہا لے جائے گا. (۱۹۲۳ ، نگار ، فروری ، ۸۵).

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
سیلاب کی روک تھام. آبپاشی ، نکاسی اور سیلاب بندی کے کاموں کے لیے گنجائش فراہم کی گئی ہے. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۶۱۲). [سیلاب + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چی امث ؛ = سیلابچی.
ہاتھ منْھ دھونے کا ایک خاص وضع کا برتن ، لگن ، سلپچی ، چلمچی ، سلفچی.

ماہِ کامل تیرے منہ دھونے کی ہے سیلابچی
آفتاب اے ماہِ تاباں آفتابہ ہو گیا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۲). کسی کے ہاتھ میں سیلابچی آفتابہ. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۳ : ۴۳). رانی صاحبہ کے آگے سیلاب چی آفتابہ آیا ہے کُلی کر کے دستِ پاک سے ہاتھ پونچھ رہی ہے. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۲۹۹). سیلابچی ، آفتابہ بیسن دانی لئے نائن سب کے ہاتھ دھلا رہی تھی. (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۸۰). [سیلاب + چی ، لاحقۂ تصغیر].

---حَوادِث کس اضا (---فت ح ، کس د) امذ.
رک : **سیلِ حوادث.**

جسے تعبیر سیلابِ حوادث سے کیا تُو نے
حقیقت میں وہ اک امڈا ہوا دریا ہے رحمت کا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۳۶). [سیلاب + حوادث (رک)].

---رُخی (---ضم ر) امث.
(طبیعیات) **پانی کے بہاؤ کی طرف رُخ کرنے کا رُجحان ، بہاؤ کے**

ساتھ بہنا۔ بہت سے جانور جو پانی میں رہتے ہیں سیلاب زدگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ (۱۹۹۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۴۷)۔ [سیلاب + زَد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---زَدَگی (---فت ز ، د) امث۔
سیلاب سے متاثر ہونا ، طُغیانی ، پانی کا چڑھاؤ ، پانی کا تیز بہنا (پلیٹس)۔ [سیلاب + زدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف ؛ امذ۔
وہ جسے سیلاب نے نُقصان پہنچایا ہو ، سیلاب میں تباہ ہونے والا ، سیلاب سے متاثر۔

سیلاب زدوں کی خدمت میں
مصروف ہیں اب تو روز و شب

(۱۹۷۵ ، نظمانے ، ۳۷)۔ [سیلاب + ف : زدہ ، زدن - مارنا]۔

---صِفَت (---کس ص ، فت ف) صف۔
سیلاب جیسا ، سیلاب کی خصوصیت رکھنے والا ؛ (کنایۃً) رواں دواں ، متحرک ، تند و تیز۔

کیسے سیلاب صفت لوگ ہوئے پیاس میں گم
کیا سمندر تھے کہ صحرا نظر آنے لگے

(۱۹۷۵ ، دریا آخر دریا ہے ، ۵۴)۔ [سیلاب + صفت (رک)]۔

---کے آگے بَنْدھ باندھنا محاورہ۔
کسی بڑی مصیبت کو روکنے کی سعی کرنا ، دُشواریوں کو ہٹانے کی کوشش کرنا۔ اُس کو اب نوشتۂ دیوار نظر آ رہا تھا کہ میں ہی آنے والے سیلاب کے آگے بندھ باندھنے کا کام کر سکتا ہوں۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۸۶)۔

سیلاب (ی مج) امذ۔
(پشتو ادب) لفظ کا وہ ٹکڑا جو ایک بار میں ادا ہو سکے ، سلیبل۔ ان اصناف کو ... جو اپنے ہی اوزان کے پابند ہیں جنھیں سیلاب کہا جاتا ہے۔ (۱۹۸۶ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۱۸۲)۔ [انگ : Syllable کا بگاڑ]۔

سَیلابچی (ی لین ، سک ب) امث۔
رک : سیلاب‌چی ، طشت ، لگن۔ جب فراش سیلابچی آفتابہ لائے تو آہستہ منہ میں پانی لے کر منہ صاف کرے۔ (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۲ : ۵)۔ ایک ہلکی سیلابچی کھانے پکانے کا مختصر سامان ایک ٹوکرے میں مجھے ساتھ لینے کو دے دیا۔ (۱۹۷۶ ، اردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۳۴)۔ [سیلاب چی (رک) کا ایک اِملا]۔

سَیلابَہ (ی لین ، فت ب) امذ۔
۱. **وہ زرعی زمین جو دریا کی طُغیانی یا بارش کے سیلاب سے سیراب ہوتی ہے ، بنھار۔** گیہوں اور جَو جیسی سستی جنسوں کا جو نہری اور سیلابہ زمین میں بھی ہو سکتی ہیں چاہی زمینوں میں بونا پانی محنت اور روپے کا برباد کرنا ہے۔ (۱۹۲۸ ، دیہاتی اصلاح ، ۹۰)۔ پاکستان کے قابلِ کاشت رقبوں کی جن میں کوئٹہ و قلات ڈویژنوں کی سیلابہ (کاشت) بھی شامل ہے ترقی کی غرض سے زمین کی بحالی اور بجلی کے پمپ نصب کرنا خاص طور پر اہم ہیں۔ (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۲۳۰)۔ ۲. **پانی کے بہاؤ یا نکاس کی جگہ ، موری ، نالی۔** کمرہ کے اندر ایسی سیلابے ہوں اور پانی اور گیس کا انتظام بھی ہونا چاہیے۔ (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعۂ قدرت ، ۶۹)۔ [رک : سیلاب + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

---مِٹّی (---کس نیز فت م ، شد ٹ) امث۔
وہ مٹی ، ریت وغیرہ جو سیلاب کے ذریعے سے آ کر جمع ہو گئی ہو ، دریا برآمد۔ پہلی قسم کی زمین میں چکنی مٹی زیادہ ہے اور زمین بھاری ہے دوسری قسم کی زمین میں سیلابہ مٹی زیادہ اور زمین درمیانہ ہے۔ (۱۹۶۷ ، زمین اور زراعت ، ۱۰۳)۔ [سیلابہ + مٹی (رک)]۔

سَیلابی (ی لین)۔ (الف) صف۔
۱. **سیلاب سے منسوب ، سیلاب کا ، طُوفانی۔**

غمگین نہ پوچھ شب کی بات بیخوابی کی
اور اشک کی میری آہ سیلابی کی

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۹۲)۔ حیاتہ کا چڑھا ہوا بہانا ... پھر بہار میں چڑھنا شروع ہوتا ہے کبھی آہستہ خرامی سے کبھی سیلابی تیزی سے۔ (۱۹۲۹ ، جدید سائنس ، ۱۳۲)۔ انہیں دجلہ اور فرات دونوں دریاؤں کے بآور سیلابی پانی کو ... نالوں کے ذریعے دور دور تک پہنچانا پڑتا ہے۔ (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۵۳)۔ ۲. **وہ جس پر سیلاب آنے کا امکان ہو** (پلیٹس)۔ (ب) امث۔ ۱. (کاشت کاری) **غرق ، وہ قطعۂ اراضی جس پر دریا کا پانی چڑھ آیا کرے نیز وہ زمین جو سیلاب کی زد میں ہو** (پلیٹس ؛ اپ و ، ۲ : ۸۰)۔ ۲. **طُغیانی ، دریا کا چڑھاؤ ، طوفان ، باڑھ۔** باشندوں کے گھر اُونچے چبوتروں پر بناتے ہیں تا کہ سیلابی سالانہ سے محفوظ رہیں۔ (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۲۹)۔ [سیلاب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---مِٹّی (---کس نیز فت م ، شد ٹ) امث۔
رک : سیلابہ مٹی۔ مشرقی پاکستان کا بیشتر حصہ حیوانی ہے اور وہ سیلابی مٹی سے تشکیل ہوا ہے۔ (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۴۳)۔ [سیلابی + مٹی (رک)]۔

---نَہْر (---فت مع ن ، سک ہ) امث۔
(کاشتکاری) وہ نہر جو سیلاب کی تباہ کاریوں کو کم کرنے یا کھیتوں کو سیراب کرنے کے لیے عارضی طور پر نکالی جاتی ہے۔ شاہانِ مغلیہ کے زمانے میں سیلابوں سے محفوظ رہنے کی غرض سے ایسی نہریں نکالی گئی ہیں ... لیکن اب انہیں سیلابی نہروں کو مستقل آب پاشی کے لیے دوامی نہروں کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ (۱۹۷۸ ، پاکستانی معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۰۳)۔ [سیلابی + نہر (رک)]۔

سیلابی (ی مج)۔ (الف) امث۔
نمی ، رطوبت ، سیلاپن۔ کوہ ہمالیہ کے جنوب میں جنگل ہے اس کی آب و ہوا خراب ہے اور اس کو ترائی اس واسطے کہتے ہیں کہ یہاں سیلابی زیادہ ہے۔ (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۲)۔

(ب) صف. تر ، نم ، نمدار (شبد ساگر). [رک : سیل (۵) + ی (رک)].

سَیلان (۱) (ی لین) امذ.
۱. بہاؤ ، روانی ، رو ، دوران. ان دلیلوں کو کہ جن سے اثبات ان سیّالوں کے سیلان کا ہوا ہے چاہیے کہ تم خوب یاد رکھو . (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۱۰). جب پارہ پک جاتا ہے تو معدن کبریت اس کو جذب کرلیتی ہے ... کہ اس پر سیل رطوبات کا سیلان نہ ہو سکے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ ، ۳ : ۲۸۱). چاند کی کرنوں کے سیلان سے بچا ہوا سایہ سوچ رہا ہے. (۱۹۳۰ ، سجاد حسین یلدرم ، خیالستان ، ۱۳). ۲. (طب) جسم کی رطوبت کا غیر طبعی طور پر بہنا (مخزن الجواہر ، ۳۶۸). [رک : سیل (۲) + ان ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اَبْیَض کس صف (ـــ فت ا ، سک ب ، فت ی) امذ.
(طب) ایک نسائی مرض جس میں عورت کے رحم اور اندام نہانی سے سفید یا زردی مائل رطوبت خارج ہوا کرتی ہے ، سیلان رحم ، پُرسوت ، لیوکوریا. حکت البیرز ... سہیل پر ، سیلان ابیض میں معاء مستقیم پر قبض اور نزف میں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳). [سیلان + ابیض (رک)].

ـــ الرَّحِم (ـــ ضم ن ، غم ا ، ل ، کس مع ر بشد ، سک ح) امذ.
(طب) رک : سیلان ابیض (مخزن الجواہر ، ۳۶۸). [سیلان + رک : الِ (۱) + رحم (رک)].

ـــ الطَّمْث (ـــ ضم ن ، غم ا ، ل ، فت ط بشد ، سک م) امذ.
(طب) حیض انا ، حیض کا جاری ہونا (کبھی یہ اصطلاح کثرت طمث (حیض) کے معنی میں بھی آتی ہے). اس دوا کے استعمال سے عورت بار بار انزال کرتی ہے ... تو سیلان الطمث کا عارضہ ہو جاتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۹). [سیلان + رک : ال (۱) + ع : طمث].

ـــ الاُذُن (ـــ ضم ن ، غم ا ، ل ، ضم ا ، ذ) امذ.
(طب) کان کی ایک بیماری ، کان بہنا. سیلان الاذن وغیرہ میں مواد کم کرنے کے لیے بطور ایک شراب کے استعمال کیا جا سکتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۲۰۷). [سیلان + رک : ال (۱) + اذن (رک)].

ـــ اللُّعاب (ـــ ضم ن ، غم ا ، ل ، ضم ل بشد) امذ.
(طب) ایک بیماری جس میں رال بکثرت بہتی رہتی ہے. اس کے ساتھ قروح ، عفونت اور سیلان اللعاب وغیرہ عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۸۷۳). [سیلان + رک : ال (۱) + لعاب (رک)].

ـــ خُون کس اضا (ـــ و مع) امذ.
(طب) ایک بیماری جس میں خون جسم کے کسی طبعی یا غیر طبعی منفذ (گزر گاہ) سے بکثرت بہتا ہے ، نذف مفرط ، جریان خون. البومینئس اجزاء کی زیادتی سے پلیتھورا یعنی زیادتیٔ خون ، بُخار سیلان خون و سوزشی امراض پیدا ہوتے ہیں. (۱۸۸۸ ، رسالہ غذا ، ۹۹). [سیلان + خُون (رک)].

ـــ دُہْنی کس صف (ـــ ضم د ، سک ہ) امذ.
(طب) ایک مرض جس میں جسم سے چربی بہتی یا خارج ہوتی ہے. دستوں کے اندر چربی کی ایک بڑی مقدار بھی شامل ہوتی ہے اس قسم کی حالت کو سیلان دہنی صادق کہا جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۹۵۲). [سیلان + دہن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ رِحْم کس اضا (ـــ کس مع ر ، سک ح) امذ.
رک : سیلان الرحم. عورت کے سیلان رحم کے مرض میں اس کا تیل استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳). [سیلان + رحم (رک)].

ـــ رِیم کس اضا (ـــ ی مع) امذ.
(طب) دانتوں سے پیپ بہنے کی بیماری. دانتوں کے اطراف میں پیپ جمع ہونے لگتی ہے اور ایک ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے جسے سیلان ریم کہتے ہیں . (۱۹۳۱ ، بیماری غذا ، ۱۲۸). [سیلان + ریم (رک)].

ـــ لُعابِ دَہَن کس اضا (ـــ ضم ل ، کس ب ، فت د ، ہ) امذ.
(طب) زیادہ رال بہنا ، لعاب دہن بکثرت خارج ہونا ، منہ سے رطوبت کا بکثرت خارج ہونا. جوارش کمونی کبیر ... سیلان لعاب دہن کو فائدہ بخشتی ہے . (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۰۵). [سیلان + لعاب (رک) + دہن (رک)].

سِیلانا (ی لین) ف م.
رک : سہلانا ، جسم کے کسی حصے پر آہستہ آہستہ مسلسل ہاتھ پھیرنا. کئی دفعہ رویا ، چیخا ، چلا ، چلایا مگر اس نے کبھی بالی ہلا کر کبھی سر سیلا کر سلا دیا. (۱۹۱۹ ، نسوانی زندگی ، ۱۲). [سہلانا (رک) کا ایک اِملا].

سَیلانی (ی لین) صف.
۱. سیر کا شوقین ، گھومنے پھرنے والا ، وہ شخص جو ایک جگہ نہ ٹکے ، جہاں گرد ، سیّاح ، رمتا.

کل سیل سا جوشاں جو ادھر آیا میر
سب بولے کہ یہ فقیر سیلانی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۶). اسی زمانے میں ہزاروں سیّاح اور سیلانی یہاں پہنچتے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵۹). اس قلعہ کے اندر ایک پورا بازار ہے دفاتر ہیں اور سیّاحوں اور سیلانیوں کا ایک ہجوم ہے. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۲۹). ۲. آوارہ گرد ، سڑکوں پر مارا مارا پھرنے والا ، سیر و تفریح کا شوقین. دو ایک بگڑے دل سیلانی جوان کمر کس کے لیس ہو گئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۳۶). پردہ ہوتے ہی دو تین اہلکار ، پندرہ بیس سیلانی گھر میں داخل ہوگئے. (۱۹۱۸ ، سراب مغرب ، ۵۳). ۳. گشتی ، بہنے والا ، رواں.

چشم کم سے اشکِ غلتاں کو نہ دیکھو زینہار
ڈھونڈتے ہیں مردم اس یاقوتِ سیلانی کے تئیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۳). ہائی بانڈ ... اس ہائی میں موجود الیکٹران زیادہ سیلانی ہوتے ہیں. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ۲۲۰)

۲. (مجازاً) حق کی جستجو کرنے والا ، سالک. چند سیلانی جو دلدادۂ حقیقت تھے ان شورشوں کی تاب نہ لا سکے عبادت چھوڑ دی اور سرِیلی صداؤں میں مست ہوگئے. (۱۹۲۹ ، تحفۂ شیطانی، ۵۶). [سیلان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پن (---فت پ) امذ.
سیر و تفریح ، گھومنے پھرنے کی کیفیت ، آوارہ گردی ، سیاحت. اس کی صحبت کے فیض سے زندگی میں کچھ کر سکوں کا اب تک میری زندگی سیلانی پن میں گزری ہے. (۱۹۳۶ ، میدان عمل ، ۳۳۶). [سیلانی (رک) + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---جیوڑا (---ی مع ، سک و) صف.
۱. **موجی ، لہری ، من موجی ، سیر و سیاحت کا شوقین ، تماش بینی کا رسیا ، سیر و تماشا میں مصروف و مشغول رہنے والا.** دلی کے سیلانی جیوڑے دو گھڑی دن رہے سے چاندنی چوک میں یا ان دنوں کے آزاد مزاج انگریزی خواں سمجھیں یا نہ سمجھیں نہیٹر میں. (۱۸۸۷ ، موعظۂ حسنہ ، ۱۶۷). ساون بھادوں میں دلی کے سیلانی جیوڑوں کی وجہ سے یہ ویرانے آباد ہو جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۵۹). ۲. **اوباش ، آوارہ مزاج ، آوارہ گرد.** سیلانی جیوڑوں نے یہ خبر اُڑائی کہ شہر پر ایک مسلمان لڑکے کا قبضہ کر دیا. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۵۷). ان کا دل کام میں لگتا ہی نہ تھا ایسے سیلانی جیوڑے تھے کہ اللہ دے اور بندہ لے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۱ اکتوبر ، ب). [سیلانی + جیوڑا (رک)].

---فقیر (---فت ق ، ی مع) امذ.
جوگی ، درویش ، جہاں گرد ، مردِ سیاح ، گھومنے پھرنے رہنے والا فقیر یا جوگی (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [سیلانی + فقیر (رک)].

سَیلانِیَّت (ی لین ، کس ن ، شد ی بفت) امث.
۱. **بہاؤ کی خاصیت ، روانی ، بہنے کا عمل.** اس صورت میں پارا ، اپنا "پارا پن" کھو دیتا ہے اور اس میں ایک سستی پیدا ہو جاتی ہے جو اس کی سیلانیت سے بالکل مختلف ہے. (۱۹۳۱ ، طبیعیات عمل (ترجمہ) ، وحید الرحمن ، ۱ : ۲۹۳). ۲. (برقیات) **رفتار کی ایک اکائی.** سیلانیت سے مراد .... حاصل کی رفتار کی اکائی میدانی طاقت ہے. (۱۹۷۰ ، برق کیمیا ، ۹). [سیلان + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سیلانی (ی مع) امث.
(زراعت) **ایک کیڑا ہوتا ہے جو اناج کی بالیوں یا ایکھ کو خراب کرتا ہے** (اردو قانونی ڈکشنری ، ۳۶۵). [رک : سیلا (۳) + نی ، لاحقۂ نسبت].

سَیلَنْچی (ی لین ، فت ل ، سک ب) امث.
رک : سیلابچی ، طشت ، ہاتھ دھونے کا برتن. ہم دونوں نے کھانا کھایا ، پھر لوگ سیلنچی اور لوٹا لائے اور میں نے اپنے ہاتھ دھوئے. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۷۲). [سیلابچی (رک) کی تخفیف].

سیلْتانی (ی مع ، سک ل) امذ.
ٹھنڈک ، سیل. چاہے کا ناتو جو رات دن رتیے تو بھی دل نہ بھرے اور نصیبوں سے کوئی طرح وہ نزدیک آوے تو اس کے رس کی سیلتانی سے رومانچ ہو آوے. (۱۷۳۲؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۱۲۳). [سیتل تانی (رک) کا بگاڑ].

سیلْ جَڑْ ک (ی مع ، سک ل ، فت ج ، ڑ) امث.
(جڑائی) **نگ کو زیور میں جڑنے کا ایک دوسرا طریقہ جس میں نگ کے گھر کی باڑ یا زہ کی کور کو نگ کے پہل پر موڑ کر جڑائی کرتے ہیں ، بچی کاری ، سادہ کاری** (ا پ و ، ۳ : ۲۷). [مقامی].

سیلَر (ی مع ، فت ل) امذ.
کشتی بان ، ملاح ، بحری جہاز چلانے والا. ڈارلنگ میں سیلر بنوں گا میں تمہیں اپنے ساتھ ساری دنیا گھماؤں گا. (۱۹۶۰ ، میرے بھی صنم خانے ، ۳۰۲). [انگ : Sailor].

سیلْری (ی لین ، سک ل) امث.
وہ طے شدہ رقم جو کسی ملازم کو اس کی خدمات کے صلے میں ہفتہ وار یا ماہوار ادا کی جاتی ہے ، تنخواہ. کچھ نہ کہنا ، اچھا سیلری سے مطلب ہے. اور ہنستے ہنستے لوٹ گئیں. (۱۹۹۹ ، افسانہ کر دیا ، ۹۰). [انگ : Salary].

سیلْڑا (ی مع ، سک ل) امذ.
ایک قسم کا سانپ. سیلڑا پیاری رنگ سر آسمانی ہوتا ہے خط دراز گردن سے تا دم اس کے کاٹے کو جمائیاں اور نیند بہت آتی ہے. (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۳۶). [مقامی].

سیلْڑَہ (ی مع نیز مع ، سک ل ، فت ڑ) امذ ، سیلڑا.
نیزے یا برچھے کی چھڑ ؛ بغیر پھل کا تیر. سیلڑہ ، دس دام سے بارہ آنے تک. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۱). [غالباً ، رک : سیلا (۲) کا بگاڑ].

سیلْز (ی مع ، سک ل) امث ، امث سیلس.
فروخت ، سیل (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل. [انگ : Sales].

---ٹیکْس (---ی لین ، سک ک) امذ.
وہ محصول جو فروخت کی جانے والی چیزوں پر لگایا جائے. حکومت نے سیلز ٹیکس کی جگہ فیکٹریوں پر گنجائش ٹیکس یا فکسڈ ٹیکس کی تجاویز پر غور شروع کر دیا ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ جون ، ۱۲). [انگ : Sales Tax].

---گَرْل (---فت گ ، سک ر) امث.
چیزیں بیچنے والی ، دست فروش لڑکی. سیلز گرل کوئی پارسی لڑکی تھی. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۳۰۱). [انگ : Sales Girl].

---مَین (---ی لین) امذ.
دوکان کے مالک کا معاون ، گاہکوں کو مال دکھانے اور بیچنے والا. منٹو صاحب ، میں بہترین سیلزمین ہوں. (۱۹۵۵ ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۸). میں اپنے چچا کے سٹور میں سیلزمین کی حیثیت سے کام کرتا تھا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۲۱). [انگ : Sales Man].

---مین شپ (---ی لین ، کس ش) امث.
خرید و فروخت کی صلاحیت ، دست فروشی ، دوکان داری کی صلاحیت . ہم نے اتنی جارحانہ سیلزمین شپ کبھی نہیں دیکھی . (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۶۸). [انگ : Sales Manship].

سیلس (ی مج ، سک ل) امذ.
رک : سیلز . سیلس تنہا استعمال نہیں ہے البتہ مرکبات کے ساتھ مروج ہے جیسے سیلس مین ، دیوالی سیل سیلس ٹیکس وغیرہ. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۶). [انگ : Sales].

---ٹیکس (---ی لین ، سک ک) امذ.
رک : سیلز ٹیکس. سیلس ... مرکبات کے ساتھ مروج ہے جیسے سیلس مین ، دیوالی سیل ، عید سیل ، پول سیل ، سیلس ٹیکس وغیرہ. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۶) [انگ Sales Tax].

سیلف (ی لین ، سک ل) امذ.
رک : سلف ، اپنے آپ ، بذات خود (عموماً مرکبات میں بطور سابقہ مستعمل) . ان میں خودبخود چلنے والے یا سیلف ایڈجسٹنگ سیل ... فٹ کیے ہوتے ہیں. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل الجبرز ، ۲ : ۱۸). [انگ : Self].

---رسپکٹ/ریسپکٹ (---کس مج ر ، سک س ، کس مج پ ، سک ک / ی مج) امث.
عزت نفس ، ذاتی وقار. اگر ہندوستانی اپنی سیلف رسپکٹ کو جو مقتضائے شرافت اور ایمانداری ہے قائم رکھیں تو زندگی تلخ رہتی ہے. (۱۸۹۳ ، مکتوبات سرسید ، ۲۳۶). تیس چالیس برس پہلے سوبلزیشن ، ریفارم ، پولٹیکل ، سیلف ریسپکٹ وغیرہ وغیرہ الفاظ ہماری زبان میں عام تھے. (۱۹۳۳ ، خطبات عبدالحق ، ۵) [انگ : Self Respect].

---سٹارٹر (---کس مج س ، سک ر ، فت ٹ) امذ.
موٹر کا پرزہ جو بجلی کی قوت سے موٹر کو چلا دیتا ہے. سیلف سٹارٹر سے اسٹارٹ کرتے وقت پسٹن کے دانتے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہے ... کم رفتار میں پسٹن نوکنگ کرنا شروع کر دے گا. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹرکاری ، ۵۳). [انگ : Self Starter].

---سروس (---فت س ، سک ر ، کس و) امث.
اپنا کام خود کرنا ، اپنی مدد آپ. بھلا ہو خدا کے اُس برگزیدہ بندے کا جس نے یورپ میں سیلف سروس ایجاد کی ہے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۸۹). [انگ : Self Service].

---گورنمنٹ (---فت گ ، و ، سک ر ، ن ، کس مج م ، سک ن) امذ.
خود حکمرانی ، اپنے اوپر اپنی حکومت ، کسی ملک پر اسی کے باشندوں کا راج ، حکومت خوداختیاری. کیا سیلف گورنمنٹ ... کا اصول اس کے اپنے ملک میں نفع کے ساتھ بکار آمد نہیں ہو سکتا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۳). کیا وجہ ہے کہ جب مردوں کو سیلف گورنمنٹ کا لقمۂ تر ہاتھ لگے تو ہم اُن کا منہ تکتے رہ جائیں. (۱۹۲۰ ، بیوی کی تربیت ، ۳۰). [انگ : Self Government].

---مارنا محاورہ.
موٹر گاڑی کو چلانے کے لیے سوئچ آن کرنے کے بعد پٹرول ہوا (فراہمی ایندھن) کے پیڈل کو حرکت میں لانا . سلف اسٹارٹر کو چالو کرنا. اکثر انہیں یہ یاد دلانا پڑتا کہ سیلف مارنے سے پہلے سوئچ آن کرنا ضروری ہے. (۱۹۸۸ ، احوال دوستاں ، ۲۹).

---میڈ (---ی مج) امذ.
خودساختہ ، جس نے خود ترقی کی ہو. ہر سیلف میڈ انسان کی مانند نذیر احمد کی شخصیت کی اساس بھی محنت پر استوار تھی . (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، جنوری ، مارچ ، ۶). [انگ : Self Made].

سیلفچی (ی لین ، فت ل ، سک ف) امث.
رک : سیلچی. تو اٹھ کام شروع کر دے سب سے پہلے بابا کی پھالیاں دھو دے ، پھر سیلفچی صاف کر کے کمرے میں رکھ ... اور دودھ کی بوتلیں گرم پانی سے دھونا . (۱۹۸۳ ، پرایا گھر ، ۹۹). [سیلچی (رک) کا بگاڑ].

سیلک (ی مج ، فت ل) امث.
ٹھنڈک ، (مجازاً) سکون ، خوشی و خرمی ، اطمینان. خاصی اچھی طرح اچھن صاحب کا رقعہ آیا اوایا پھیر دیا ، آگ لگے اس سمجھ کو کمبخت امن چین ہو جاتا ٹھنڈک سیلک سے گزرنے لگتی. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۱). سسرال میں ایک دن بلکہ ایک گھڑی ٹھنڈک سیلک سے نہیں کٹ سکتی. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، دامن مریم ، ۷). [سیلا ک (رک) کی تخفیف].

سیلکٹر (ی مج ، فت ل ، سک ک ، فت ٹ) امذ.
سلائی مشین کا ایک پرزہ یا آلہ جو سوئی کی جگہ کا تعین کرتا ہے ، سلکٹر (رک) . سیلکٹر کی پوزیشن بدلنے سے پہلے اس بات کا خیال رکھیے کہ سوئی کپڑے سے باہر ہو. (۱۹۷۶ ، سنگر زگ زیگ سلائی مشین ، ماڈل ۱۳۷ کے استعمال کے متعلق ہدایات ، ۱۳). [انگ : Selector].

سیل کھڑی/کھری (ی مج ، فت کھ) امث.
(کمہار) ایک قسم کا چکنا ، چمکدار ، نرم اور نیلگوں سفید پتھر جس کو باریک پیس کر اور سفیدی کے ساتھ پانی میں ملا کر برتنوں پر بیل بوٹے بناتے ہیں ، سنگ جراحت (ا ب و ، ۳ : ۱۲) . دیکھو تو تہ مرمر ہے نہ سیل کھڑی پھر بھی اس قدر ٹھنڈی بےجان واہ کیا نازک اور باریک کام ہے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۵).
[پ : سیل + کھڑا शैल + खाडमा ؛ س : شیل + کھٹیکا शैलि + खटिका].

سیل کھڑی (ی مج ، فت کھ) امث.
رک : سیل کھری (جامع اللغات). [سیل کھری (رک) کا غلط اِملا]

سیلن (ی مج ، فت ل) امث.
تری ، رطوبت ، نمی. سیلن کی جگہ میں موتی بھی سیل جاتا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۶).

سیلن غضب کی اور کثافت کا کیا شمار
پاخانہ جس کے سامنے شفاف و آبدار

(۱۹۰۵ ، دیوانجی ، ظریف ، ۳ : ۲۲۰)۔ سیلن اور کائی نے دیواروں پر وحشتنا ک شبیہیں بنا رکھی تھیں۔ (۱۹۸۶ ، سہ حدہ ، ۳۲)۔ [سیلنا (رک) کا حاصل مصدر]۔

سیلْنا (ی مع ، سک ل) ف ل۔
بھیگنا ، تر ہونا ، نم ہونا ، گیلا ہونا۔ یہاں اگر چھاؤں بھی تھی تو نہ بارش کی سیرابی سے بلکہ گھٹاؤ کے بسنے سے سیل رہی تھی۔ (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۲۶)۔ یہ تل دھار اوپر دھار مینہ برسا ہے ، ساری سیل گئی ہوں گی۔ (۱۹۱۱ ، قصۂ مہرافروز ، ۳)۔ لمبی لمبی گھاس سیلی ہوئی تھی۔ (۱۹۶۳ ، آبلہ پا ، ۱۶۷)۔ [رک : سیل (۵) + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

سِیلِنْڈَر (ی مع ، کس نیز فت ل ، سک ن ، فت ڈ) امذ۔
بیلن ، استوانہ۔ جس چیز میں کہ پٹرول جلایا جاتا ہے اس کا نام سیلنڈر ہے۔ (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹرکاری ، ۷)۔ [انگ : Cylinder]۔

---نُما (---ضم ن) صف۔
بیلن جیسا ، بیلن کی شکل کا ، استوانی۔ ڈسکوور یازدہم ... سیلنڈرنما تھا اور اس کی نوک دوبارہ فضا میں داخل ہونے والی بنائی گئی تھی۔ (۱۹۶۳ ، مصنوعی سیارے ، ۱۹۲)۔ [سیلنڈر + ف : نما ، نمودن = دیکھنا ، دکھانا]۔

سِیلِنْگ (ی مع ، کس ل ، غنہ) امذ۔
چھت ، وِتنا ... چھت دیکھنے لگی ، کتنی خوبصورت سیلنگ ہے ہم بھی اپنے گھر میں ایسی ہی چھت لگوائیں گے۔ (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۲۱۹)۔ [انگ : Ceiling]۔

---فَین (---ی لین) امذ۔
چھت کا پنکھا۔ سردیوں میں غلطی سے غلط بٹن دب جانے پر گرمیوں کا رکا ہوا سیلنگ فین گھومنے لگتا ہے۔ (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۸۵)۔ [انگ : Ceiling Fan]۔

سیلُوٹ (ی مع ، و مع) امذ ؛ سلیوٹ۔
سلام ، فوجی انداز کا سلام ، پولیس یا فوج سے متعلق فرد کا سلام۔ وہ جیپ سے کود پڑا ، کپتان نے سیلوٹ کیا اور جنرل نے بڑھ کر اس سے ہاتھ ملایا۔ (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱۱۳)۔ [انگ : Salute]۔

---مارْنا محاورہ۔
سپاہیانہ اور فوجی انداز کا سلام کرنا ، سلام کرنا۔ گھر کے بچے کبھی نوکر سیلوٹ مارنے کے انداز میں اسکے سامنے کھڑے ہو گئے۔ (۱۹۶۸ ، فنون ، لاہور ، اپریل ، ۵۶)۔

سِیلولائِڈ/سیلولائیڈ (ی مع ، و مع ، کس ء ، ی مع) امذ۔
رک : **سلولائڈ۔** سعیدہ اپنی سیلولائیڈ کی گڑیا لے کر ان کے پاس پہنچی۔ وہاں تھوڑی دیر کھیلتی رہی اور اس کے بعد گڑیا وہیں چھوڑ کر دالان میں چلی گئی۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۹۱)۔ موٹر میں صرف سیلولائڈ کے پردے لگے رہتے۔ (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، رقص ناتمام ، ۲۱۷)۔ [انگ : Celluloid]۔

سیلولوز (ی مع ، و مع) امذ۔
(کیمیا) وہ شے جس سے پودوں کے ٹھوس حصے (خلیے کی دیوار وغیرہ) بناتے ہیں ، کیسلین۔ بنفشی یا نیلے رنگ تو دیکھو یہ سیلولوز کی خلوی دیوار کی تشخیص ہے۔ (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۲۰)۔ ہر خلیے کے اطراف ایک پتلی خلوی دیوار پائی جاتی ہے جو سیلولوز اور پیکٹک مرکبات پر مشتمل ہوتی ہے۔ (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۰۲)۔ [انگ : Cellulose]

سیلولوس (ی مع ، و مع) امذ۔
رک : **سیلولوز۔** اس صفت کی وجہ سے خالص سیلولوس کے تار پانی کے اندر آزادی کے ساتھ تیرتے رہتے اور باہم گتھ اور گوندھے جا کر جسمہ نما شکل بنا لیتے ہیں۔ (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۵۹)۔ جب ایندھن مائع ہو تو اسے سیلولوس میں تر کر کے کٹھالی میں رکھا جاتا ہے۔ (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۲۳۱)۔ [انگ : Cellulose]۔

سیلُون (ی مع ، و مع) امذ۔
۱. **کمرہ ، ہال ، استقبالیہ کمرہ۔** میں پھر قمار خانے کے بڑے بڑے کمروں سے گزرتا ہوا ناتکھتا پھاندتا بڑے سیلون میں پہنچ گیا۔ (۱۹۲۸ ، خونی راز ، ۸۱)۔ علم و فلسفہ عالموں کی الماریوں سے نکل کر کافی ہاؤسوں اور سیلونوں میں چلا آیا۔ (۱۹۷۰ ، نئی تنقید ، ۲۵۸)۔ ۲. **ایک خاص قسم کی گاڑی یا ریل کا ڈبہ ، بحری جہاز کے مسافروں کے لیے بڑا کیبن ، ریل گاڑی جس میں ایک ہی ڈبہ ہو۔** جس سیلون میں سوار تھا اس سیلون کو خود میں نے تیار کروایا تھا۔ (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، ۲ جولائی ، ۳۲)۔ فوراً ریل کے سیلون کا انتظام کر کے ... شادی ملتوی کر دی جائے۔ (۱۹۶۹ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۷۱)۔ ۳. **حجام کی دوکان ، حجامت خانہ۔**

کوئی آیا اور فوراً ہی حجامت ہو گئی
آپ کا گھر بھی کسی حجام کا سیلون ہے

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۶۶)۔ [انگ : Saloon]۔

---کار امث۔
بند موٹر جس میں ڈرائیور کے پیچھے کوئی اوٹ نہیں ہوتی ؛ ریل کی گاڑی جس میں درجوں کی تقسیم نہ ہو بلکہ جو ایک وسیع کمرے کی طرح آراستہ ہو۔ ایک سیاہ سیلون کار کھڑی ہے اس میں دو تین نوجوان انگریزی سوٹ پہنے بیٹھے ہیں۔ (۱۹۳۰ ، زندگی نقاب چہرے ، ۱۵۳)۔ ایک پرانے طرز کی کوٹھی کی برساتی میں ایک لمبی چوڑی ... سیلون کار تیزی سے آن کر رکی۔ (۱۹۶۷ ، ہاؤسنگ سوسائٹی ، ۱۳)۔ [انگ : Saloon Car]۔

سیلَہ (ی مع ، فت ل) امث۔
نمی ، رطوبت ، گیلاپن۔ عام خرابیاں اور نقائص جو چمڑوں میں پائے جاتے ہوں جیسے بال کا چلا ہوا ہونا اور کوئی داغ اور میرد داغ یا سیلہ وغیرہ سے پاک ہو۔ (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۱۹۰)۔ [رک : سیل (۵) + ہ ، لاحقۂ کیفیت]۔

سیلَہ (۱) (ی مع ، فت ل) امذ۔
رک : **سیلا (۱) ، ایک قسم کا کپڑا۔** لندھور بن سعد ان کتی

لاکھ روپے کا سیلہ سر پر باندھے ہوئے تھا۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۳۰)۔ ساقی خود بھی سفید کپڑے سبز بنارسی سیلہ لال پٹکا لپیٹے کھڑے حقہ پلا رہے ہیں۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۳۸)۔ [رک : سیلا (۱) کا ایک اِملا]۔

سیلَہ (۲) (ی مج ، فت ل) امذ۔
برچھی ، بھالا ؛ (کنایۃً) اثر کرنے والا ، پُرتاثیر۔

او آواز تھا آرت سیلہ تیت
دلاں اس کے سنے سو جاتے تھے کٹ

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۶۶)۔ [رک : سیلا (۳) کا ایک املا]۔

سیلْہا (ی مج ، سک ل) امذ۔
رک : سیلا (۲) ، دھان کی ایک قسم۔ اقسام اس دھان کی بہت زیادہ ہیں چند نام ... سیلہا .... (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۷۳)۔
[رک : سیلا (۲) کا بگاڑ]۔

سَیلی (ی لین) امذ۔
سیل (رک) سے منسوب یا متعلق ؛ تراکیب میں مستعمل۔ [رک : سیل (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

--- خَط (--- فت خ) امذ۔
(طبیعیات) دھارا ، بہاؤ کا رُخ (ہوا یا پانی کا)۔ اس بہاؤ میں مائع کا ایک ذرّہ جس خط کے ساتھ بہتا ہے اسے سیلی خط (Stream Line) کہتے ہیں۔ (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۳۷۱)۔ [سیلی + خط (رک)]۔

--- خَطی بَہاؤ (--- فت خ ، ب) امذ۔
(طبیعیات) مائع کا ہموار بہاؤ جس میں نہ کوئی بُلبلہ پیدا ہوتا ہے نہ کوئی لہر اُٹھتی ہے۔ مائع کا اس قسم کا ہموار بہاؤ سائنس کی زبان میں سیلی خطی بہاؤ کہلاتا ہے۔ (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۳۷۰)۔ [سیلی + خط + ی ، لاحقۂ صفت + بہاؤ (رک)]۔

سِیلی (ی مع) امث۔
۱. **سیلا (رک) کی تانیث ، تر ، نم ، گیلی۔** دیا سلائی نہیں جلتی ، برسات کی سیلی ہوا ہے۔ (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۳۷)۔ سیلاب اُترنے کے بعد بھی خاصے عرصے تک زمین اتنی سیلی سیلی رہتی کہ وہاں ... نقل و حرکت ناممکن سمجھی جاتی۔ (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۳۰)۔ ۲. (کنایۃً) **ٹھنڈی ، بُجھی ہوئی۔** اب سیلی ہوئی بارود کو آگ دینی کیا ضرور تھی۔ (۱۹۰۶ ، مخزن ، ستمبر ، ۱۰)۔

کہنے کو شاعر کا دل ہے لیکن کتنا ٹھنڈا ہے
سیلی راکھ اور گیلی لکڑی یہ چولھا سلگانے کون

(۱۹۷۸ ، فکر جمیل ، ۱۲۱)۔[رک: سیلا (۲) + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

--- پیلی (--- ی مع) صف مذ۔
نرم ، گیلا ، مرطوب۔

کیا وہ بنجیری سیلی پیلی ابھی
جو نہ ہونٹوں میں بھربھری نہ لگے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۲)۔[سیلی (رک) + پیلی(تابع مہمل)]۔

سَیلی (ی مع نیز مج) امث۔
ہاتھ کی انگلیوں کو سیدھا کر کے اور ملا کر تلوار کی طرح مارنا ، طمانچہ ، تھپڑ۔

کھیلی زُلف دیدیاں کے نظر کوں پیچ بھاتورے
کہ پھورے کشتی جیوں موجاں طمانچے اور سیلی سوں

(۱۵۲۸ ، مشتاق (اردو سہ ماہی ، اکتوبر (۱۹۵۰) ، ۳۶))۔

مہر استاد ہے اطفال کے حق میں سیلی
ورنہ کیا چرخ کو کینا ہے ترے کینے میں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۷)۔

دعویٰ کیا تھا گُل نے ترے رُخ سے باغ میں
سیلی لگی صبا کی سو منہ لال ہو گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸)۔

لشکر یزید کا دم غارت نہ ٹل سکا
سیلی لگائی جب تو مرا بس نہ چل سکا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۷۳)۔

ہم نے تو نہ کھائی تھی کبھی سیلی استاد
اے حضرتِ عشق آج یہ پہلی ہوئی افتاد

(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۵۵)۔ سیلی : عام طور پر تھپڑ سمجھا جاتا ہے لیکن اس کے مارنے کا طریقہ تھپڑ سے مختلف ہوتا ہے یعنی انگلیوں کو سیدھا کر کے باہم ملا کر تلوار کی طرح مارتے ہیں۔ (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز شاہی (حاشیہ) ، ۵۷۷)۔ [ف]۔

--- جَڑْنا محاورہ۔
تھپڑ مارنا ، سزا دینا۔

نہانے میں جب آنکھ اوس سے لڑی ہے
جیالوں پہ موجوں نے سیلی جڑی ہے

(۱۸۷۸ ، سُخن بے مثال ، ۱۰۲)۔

--- سے سُلانا ف م۔
تھپڑ مار مار کر بے دم کر دینا ، بہت مارنا ، ادھ موا کر دینا۔

سوتے ہوئے فتنوں کو جگایا ہے جنہوں نے
آغوشِ عدم میں انہیں سیلی سے سُلا دوں

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۵۷)۔

سیلی (۱) (ی مج) امث۔
سہیلی (رک) کی قدیم شکل ، ہم جولی۔

دیکھاوے کہ اپنے حُسن کی ادا
دیوے بھیک سیلی الگ اس گدا

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۳۰ الف)۔ [سہیلی (رک) کا قدیم اِملا]۔

سیلی (۲) (ی مج) امث۔
۱. **بالوں ، سیاہ ریشم یا کلاوا (تاگوں) کی ڈوری جسے اکثر جوگی گردن میں اور عورتیں آرائش کے لیے گلے یا ہاتھوں میں پہنتی ہیں ، ڈوری ، تار۔**

تن چڑھا راکھ گل میں سٹ سیلی
قمری اس سرو کی ہے اک جیلی

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۳)۔

گلے میں سُرخ سیلی اشک کی ڈال
گدا بن کر چلا ہنکے طرف لال

(۱۸۸۱ ، قصۂ لال و گوہر ، ۱۰). پھر اک سیلی گلے میں پہنی اور گیروا کھیس اوڑھ لیا. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۱۰۲).

جوگی کے بناؤ کا وہاں ڈھنگ
سیلی کی بہار کا یہاں رنگ

(۱۸۸۴ ، ترانۂ شوق ، ۱۰۳). یکایک حضرت جوگی کے بھیس میں نمودار ہوئے ... گلے میں موتیوں کا مالا اور لال ڈوروں کی سیلی ، سر پر سلطان بند ، کانوں میں ہیرے کی بجلیاں. (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۷۷). ۲. **جال ، جالی ، جھلملی.**

سیلیاں باریک ، رولے سنہ پہ موج در دل
گر ہوا سے رُخ پہ زلف عنبریں ہل جائیگی

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۶۶).

وہ نور کی سیلیاں گلے میں
خورشید کی جسطرح شعاعیں

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۲۶). ۳.(اُ) **پیٹ پر سینے سے ناف تک بالوں کی سیدھی لکیر جو طُول میں ہوتی ہے.**

سیلی تمہارے پیٹ کی دیکھی ہے جب سے جان
اس دن سے اس لکیر کے اوپر فقیر ہیں

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۰۳). ایک بالوں کی سیلی سینۂ مبارک سے ناف شریف تک مُتّصل تھی. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۶۵). (۱۱) **جانور کی گردن سے دم تک بالوں کی سیدھی لکیر.**

ایک سیلی سیاہ جس کے ہو
سر سے دم تک برابر اے خوش خو

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۶). گورخر باضافت مقلوب ، خورشتی ... سیال بال و دم پیٹ پُشت پر دم تک ایک سیاہ سیلی بدشکل تیز رنگ. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۲۳۷). مجھکو تو یہ سمند سیاہ زانو بہت پسند ہے ، دیکھئے تو کیسی سیاہ سیلی اس کی گردن سے دم تک پڑی ہوئی ہے. (۱۹۰۵ ، حور عین ، ۲ : ۱۲). اس کا رنگ سیاہی مائل سُرخ یا کمید گھوڑے کے رنگ سے ملتا ہوا ہوتا ہے کمر کی سیلی یعنی سر سے دم تک زیادہ سیاہی مائل ہوتی ہے (۱۹۳۲ ، قطب یارجنگ ، شکارہ ۱ : ۱۸۰). ۴. (مجازاً) **سیدھی لکیر.** بارش اور وجوہ سے سنگریزے جُدا ہوتے ہیں وہ سب اس یخ پر اپنی ایک سیلی بنا دیتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۸۱). [مقامی].

--- تاگہ (تاگے) سے دُرُست فقرہ.
ٹھیک ٹھاک ، چاق و چوبند ، تیار ، مُستعد. منڈھی کے دروازے پر آپ سیلی تاگے ٹھنکے سنکے سے درست... تلک پیشانی پر لے کر بیٹھا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۵). جب اندر آئے شاہ صاحب کو گیرو جوان پایا ، جسم سُرخ بانات ، سیلی تاگہ سے درست ، بن کا بھید بتانا ان کا ادنیٰ کھیل . (۱۹۲۱ ، گاڑھے خاں کا دکھڑا ، ۱۳).

سیلی (۳) (ی مج) امث.
رک : **سیلا (۱) ، عمامہ ، پگڑی ، دستار.** مُرشد بالکے کو ... اون کی دستار جس کو سیلی کہتے ہیں ، دیتا ہے. (۱۸۹۸ ، تحقیقات چشتی ، ۹۱۳). [رک : سیلا (۱) کی تصغیر].

سیلْیا (ی مع ، سک ل) امذ.
(نباتیات) مژگاں ، بتوں کے روئیں جو مژگاں سے مُشابہ ہوں اسپرم کے اگلے سروں پر سیلیا ہوتے ہیں جن کی مدد سے پانی میں تیرتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۹۳). [انگ : Silica]

--- دار صف.
(حیاتیات) پلک دار ، مُوحاشیہ ، پدبی ، روئیں رکھنے والا . فائیکو مائیسی تیز میں نم‌دار ماحول میں عریاں اور سیلیادار حرکی قسم کے اینڈوسپور بنتے ہیں . (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ ہوتے ، ۳۱). [رک : سیلیا + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

سَیْلْیاقی (ی لین ، سک ل) صف.
سیل سے متعلق ، بہاؤ یا سیلاب سے تعلق و نسبت رکھنے والا. پھسلنیں روکنے کے لیے سیلیاقی عمل کا یہ مقصد ہے کہ پانی کی رسد کے منبع کی تلاش کی جائے. (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام، ۱۰۹). [رک : سیل (۱) + یاقی ، لاحقۂ صفت].

سیلْیاٹا (ی مع ، سک ل) صف ; ا= سیلیٹا.
(حیوانیات) حرکی روئیں رکھنے والے آبی جانور نیز ان کی جماعت. جماعت سیلیٹا یعنی وہ پروٹوزوا جو پدبوں کے ذریعہ حرکت کرتے ہیں. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ) ، ۳۴۳). سیلیاٹا ... میں پدبے دار حیوانات مثلاً پیرامیشیم شامل ہیں. (۱۹۶۷ ، ترابی خورد حیاتیات ، ۲۵). [انگ : Ciliata].

سیلیکا (ی مع ، ی مع) امث.
رک : **سلیکا ، ایک بے رنگ معدنی شے .** مختلف اقسام کے قدرتی نمک ، شورہ میگنیشیم سیلیکا کا نمک گندھک ، توتیا ، سرمہ ، پھٹکری اور کہربا بھی بڑی مقدار میں موجود ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۲۶). [انگ : Cilia].

سیلیکٹ (ی مع ، ی مع ، سک ک) صف.
رک : **سلیکٹ.** مگر بھئی ، تُم نے بھی مضمون کیوں سیلیکٹ کیا. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۴۳). [انگ : Select].

سیلیکون (ی مع ، ی مع ، و مع) امذ.
(طبیعیات) سلیکون ، ایک غیر فلزاتی عنصر، معدنیات کی ایک قسم. سائنس دانوں نے دریافت کیا کہ سیلیکون کی بجائے جرمینیم استعمال کرنے سے کارکردگی زیادہ بہتر ہو سکتی ہے. (۱۹۸۰ ، ٹرانسسٹرز ، ۱۱). [انگ : Silicon].

سیلے کے ہاتھ امذ.
(پہلوانی) مگدروں کی ایک خاص طریقے کی ورزش کا اصطلاحی نام جس میں ورزش کرنے والا مگدروں کو اپنے سامنے اور پیچھے ہوئے ہاتھ کھول کر اس طرح گھماتا ہے جیسے کوئی ملّاح اکیلا دائیں بائیں باری باری چپو چلائے اور یہی اس کی وجہ تسمیہ ہے (اپ و ، ۸ : ۳۰).

سیلیولوز (ی مع ، ی مع ، و مع ، و مع) امذ.
رک : **سیلولوز**. یہ ڈھانچہ نشاستہ کی ایک متبدل شکل پر مُشتمل ہوتا ہے جسے سیلیولوز کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۳). [انگ : Cellulose].

سیلے مینڈر/سیلیمنڈر (ی مج ، ی مج ، سک ن ، فت ڈ / فت م) امذ.
(حیوانیات) **ایک قِسم کا دُم دار دو عنصری جانور نیز سمندر (آگ کا کیڑا)**. وہ جل تھلیے جن کے جوارح چھوٹے ہوتے ہیں ... مثلاً سولگی ، نیوٹ یا سیلیمنڈر (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۳۷). اس جماعت میں مینڈک ، ٹوڈ اور سیلے مینڈر جیسے جانور شامل ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۲۱). [انگ : Salamander].

سیلے نائٹ (ی مج ، کس ء) امث.
رک : **سلانیط ، ایک قِسم کی شفاف کھریا مٹی ، حجرالقمر**. جس بکثرت حالت اصلی میں پایا جاتا ہے اس کے خوبصورت بھلا بلور ہوتی ہیں جنھیں سلانیط (سیلے نائٹ) کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۱۷). [انگ : Selenite].

سیلیم (ی مع ، کس ل ، فت ی) امث.
(حیوانیات) رک : **سگو ماہی**. غضروفی مچھلیاں جن میں ہوائی پھکنے نہیں ہوتے مثلاً سیلیم ، یعنی سگ ماہی. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۳۷). [انگ : Seyllium].

سیلین ڈانٹ (ی مع ، ی مج ، کس مج ء) امذ.
ایک دودھ پلانے والا جانور جس کے دانتوں پر ہلال نُما دندانے ہوتے ہیں. سیلین ڈانٹ کے دودھ سے بیماری اچھی ہو سکتی ہے. (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعۂ قدرت ، ۲۳). [انگ : Selendont].

سیلْھنا (ی مع ، سک لھ) ف ل (قدیم).
رک : **سیلنا ، نم ہونا ، گیلا ہونا**. گیہوں سیلھے ہوتے تھے پہلے ہی گلے میں دلیا نکلنے لگا. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۳۵). [سیلنا (رک) کا قدیم اِملا].

سیُم (کس س ، ضم ی) صف.
تیسرا (جامع اللغات). [ف].

سیم (۱) (ی مع) امث.
۱. **چاندی ، نقرہ (سفید رنگ کی ایک قیمتی دھات).**

ایک ایک بول مانک مول
سیم ترازو سین تھیں تول

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۲۰٦ ، ۵۱)).

چلا زیج دے بیگ مصری حکیم
شفا ہور قانون سترلاب سیم

(۱۵٦۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۴). جو سیم ہور زر صدقہ ہے ایک تل کی خوشی پر. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۱۳۵).

سیم جونے کی جگہ اس کی تھا اینٹوں سے لگا
ولہ وا کر کے کہا میں نے ، یہ ہو گا کس کا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۵).

پھیلی ہے رونے خاک پر ، سیم رقیق کی بساط
وقت ہے میکشی کا یہ ، ساعتِ گرمیٔ نشاط

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۳۵). چند اہم دھاتوں کے نام یہ ہیں ... جرمنیم ، بھوریم ، سیم وغیرہ. (۱۹٦۰ ، دھاتوں کی کہانی ، ۱۳۹). ۲. **ساز کا تار ؛ ایک مچھلی ؛ اِشارہ** (جامع اللغات). ۳. (تصوف) **تصفیہ ظاہر و باطن کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۳۹). [ف].

---اَنْدام (---فت ا ، سک ن) صف.
گورا چٹا ، خوبصورت ؛ (کنایۃً) معشوق ، محبوب. اگر اہلِ دنیا اوس سیم اندام کو دیکھتے تو بنظر بوالہوسی اوس کے ساتھ سونے کی طمع میں دل کے مثل سیماب بیقرار ہو جاتے. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ٦۸).

خود فروشی پر ہے مصروف اب وہ سیم اندام کیا
ہے متاعِ حُسن کا منظور اسے نیلام کیا

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۲٦). [سیم + اندام (رک)].

---اَنْدُود (---فت ا ، سک ن ، و مع) صف.
چاندی چڑھا ہوا ، چاندی کا ملمع کیا ہوا (ماخوذ : جامع اللغات).
[سیم + ف : اندود ، اندودن - لیپنا ، ملمع کرنا].

---اَنْدُودگی (---فت ا ، سک ن ، و مع ، فت نیز سک د) امث.
چاندی چڑھانا ، چاندی کی ملمع کاری. ان تاروں کی بار بار سیم اندودگی کر لی جاتی. (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات ، ۲۰). [رک : سیم اندود + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---باف صف.
چاندی کے تار لگا کر بُنائی کرنے والا. سیم باف سونے اور چاندی کے تار کھینچ کر تلوار اور چُھریوں کے بند گوندھتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۹). [سیم + ف : باف ، بافتن - بُننا].

---بافی امث.
چاندی کے تار سے بُنائی کا کام کرنا.

سیم بافی کی جلون اور پردے
ہر تصاویر سے تمام بھرے

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۰۳). [سیم باف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَدَن (---فت ب ، د) صف.
رک : **سیم اندام ، ایک خوشبودار پھول.**

حُوراں نہ کریں خُلد کے گلبن کا نظارا
جب سیم بدن اپنے کو گلپوش کرے تُو

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۰).

جانی جونی شبو نرگس ، سنگار ، چنبیلی ، سیم بدن
کیا پھول گلابی گُل طرہ کیا ڈیلا باسہ سکھ درشن

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸).

خوش ہوتے ہم جو کوئی سیم بدن آ بیٹھا
ہم کو دنیا کا مزا اوٹھا تو زر سے اٹھا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۹۳). ہر سیم بدن کی انکھیں ایک ایک

غلام دیو سیرت سے لڑی ہوئی تھیں۔ (۱۹۰۱ء، الف لیلہ، سرشار، ۷)۔ [سیم + بدن (رک)]۔

---بَر (---فت ب) صف۔ امسیبر۔
رک : سیم اندام۔

لباسِ خسروانی کر چھندوں لے سیم بر نکلے
سراسر ناز کا لشکر برابر بہار کر نکلے
(۱۵۶۳ء، حسن شوقی، د، ۱۶۷)۔

افسوس اے عزیزاں وہ سیم بر نہ آیا
مجھ درد کی خبر سن وہ بے خبر نہ آیا
(۱۷۰۷ء، ولی، ک، ۲۵)۔

غریبوں کی تو پگڑی جامے تک لے ہے اُتروا تُو
تُجھے اے سیم بر لے بر میں جو زردار عاشق ہو
(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۱۲۷)۔

سونلا گئے تھے چاند سے منہ سیم بروں کے
ثابت تھا کہ خورشید برابر ہے سروں کے
(۱۸۷۴ء، انیس، مراثی، ۳ : ۱۰)۔

معمورۂ خیال میں ہنگامِ ناؤ نوش
کرتے ہیں رقص زہرہ وش و سیمبر یہاں
(۱۹۲۷ء، فکر و نشاط، ۲۸)۔ [سیم + رک : بَر (۹)]۔

---بَری (---فت ب) امث۔
گورا چِٹّا ہونا، سیم بدن ہونا ؛ (کنایۃً) محبوبیت، معشوق پن۔

لقے ہیں اِدھر اپنی کساوٹ کو دکھاتے
چیتے ہیں اُدھر سیم بری اپنی جتاتے
(۱۸۳۰ء، نظیر، ک، ۲ ، ۱ : ۸۶)۔ [سیم + بر (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

---پَرَسْت (---فت پ، ر، سک س) صف ؛ امذ۔
دولت کا پُجاری، مال و دولت کا حریص، روپے کا لالچی، خود غرض (جامع اللغات ؛ پلیٹس) [سیم + ف : پرست، پرستیدن - پُوجنا]۔

---تَن (---فت ت) صف۔
رک : سیم اندام۔

مُجھ حال اُبرِ بالۂ مہ رشک لجاوے
جس وقت مجھ آغوش میں وو سیم تن آوے
(۱۷۰۷ء، ولی، ک، ۲۰۰)۔

کنور کا ہوا سیم تن خار خار
چوبے خارنگ میں ہزاراں ہزار
(۱۷۵۶ء، قصۂ کامروپ و کلاکام، ۳۷)۔

مہر طلعت، زہرہ پیکر، مُشتری رُو، مہ جبیں
سیم بر، سیماب طبع و سیم ساق و سیم تن
(۱۸۳۰ء، نظیر، ک، ۱ : ۳۳)۔

مُجھے اے سیم تن یہ ضعف سے چکّر نہیں آتا
نگاہیں طوف کرتی ہیں ترے طوقِ طلائی کا
(۱۸۸۸ء، صنم خانۂ عشق، ۹)۔ یہ سمندر کی وہ لہریں ہیں جو ساحل پر پھیل کر اور پھسل کر، سیم تنوں کے پاؤں چھو کر دامن بھگو کر اپنے اصل سے وصل کے لیے ٹوٹ جاتی ہیں (۱۹۸۷ء، جنگ، کراچی، ۲۷/نومبر، ۱۱)۔ [سیم + تن (رک)]۔

---تَنان (---فت ت) صف۔
سیم تن (رک) کی جمع، معشوقانیں

وہ سیم تنان برہمن زاد
بُت خانے کا غم، حرم کی فریاد
(۱۹۵۵ء، نبضِ دوراں، ۶۷)۔ [سیم + تن (رک) + ان، لاحقۂ جمع]۔

---تَنی (---فت ت) امث۔
سیم بر ہونا، سیم بدن ہونا، سیم بدنی۔

ہوائے صُبح سے روشن چراغِ سیم تنی
شگفتہ غُسلِ سحر سے مزاجِ گُل بدنی
(۱۹۳۳ء، سیف و سبو، ۹۷)۔

عطا ہوئی تھی سحر کو تمہاری سیم تنی
ملی تھی شام و شفق کو تمہاری گُل بدنی
(۱۹۶۶ء، لہو پکارتا ہے، ۱۸)۔ [سیم + تن + ی، لاحقۂ نسبت]۔

---خالِص کسی صف (---کس ل) صف۔
خالص چاندی ؛ (کنایۃً) گورا چِٹّا، نرم۔

غم کی اکسیر کے اثر میں سراج
سیم خالص ہوا ہے قلب و صاس
(۱۷۳۹ء، کلیاتِ سراج، ۲۷۹)۔ [سیم + خالص (رک)]۔

---خام کسی صف ؛ امث۔
کچّی چاندی، خالص چاندی، سیم خالص۔

لگی تیغ بر پشت بانوے قام
ہوا زخمی او تختۂ سیم خام
(۱۶۳۹ء، خاور نامہ، ۱۳۷)۔ [سیم + خام (رک)]۔

---دوز (---و مج) صف۔
چاندی کے تاروں سے سِلا ہوا۔

جُوں دیبائے زربفت دُکھلایا روز
چُھپایا فلک اطلسِ سیم دوز
(۱۶۳۹ء، خاور نامہ، ۸۳۰)۔ [سیم + ف : دوز، دوختن - سینا]۔

---ذَقَن (---فت ذ، ق) صف۔
رک : سیم بدن (نوراللغات)۔ [سیم + ذقن (رک)]۔

---سارا صف۔
خالص چاندی ؛ (کنایۃً) بہت گورا چِٹّا محبوب۔

تازہ رس رُونپے مورد جس طرح ممزوج ہے
مشک و بزہ، زر ساوی، سیم سارا، خوش کلی
(۱۹۶۳ء، کلک موج، ۷۳)۔ [سیم + سارا (رک)]۔

---ساعِد (---کس ع) صف۔
گوری کلائیوں یا بازوؤں والا ؛ (کنایۃً) محبوب، خوبرو۔

لُعبتانِ سیم ساعد، لولیانِ سیم ساق
نوبرو بیجادہ عارض، زندہ صُنعِ آزری
(۱۹۶۳ء، کلک موج، ۷۳)۔ [سیم + ساعد (رک)]۔

ـــ سُختہ کس صف(ـــ ضم س ، سک خ ، فت ت) امذ.
سیم سختہ وہ مرکب ہے جو چاندی سیسے اور لوہے سے تیار کیا جاتا ہے اس کا رنگ سیاہ اور چمکدار ہوتا ہے اور اس کو نقاشی میں استعمال کرتے ہیں (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۶۶). [سیم + ف : سُختہ ، سختن ـ تولنا].

ـــ سیما (ـــ ی مع) صف.
چاندی کی طرح روشن چہرے والا ؛ (کنایۃً) محبوب ، معشوق.

سیم سیما مری بکھراج بری زرّیں تاج
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۷۱). [سیم + سیما (رک)].

ـــ غَبغَب (ـــ فت غ ، سک ب ، فت غ) صف.
گوری ٹھوڑی والا ؛ (کنایۃً) محبوب ، معشوق ، حسین ، خوبرو. وہ جمیلہ ، سیم غبغب شکر لب ... نظر سے اوجھل ہوگئی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۳۷). [سیم + غبغب (رک)].

ـــ قَدَم (ـــ فت ق ، د) صف.
گورے پانوں والا ؛ (کنایۃً) محبوب ، خوبرو.

چھپتا تھا بھری محفل میں کب اے سیم قدم
ٹھوکریں مارتا تھا ناچ میں دل کو پیہم
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۲۰). [سیم + قدم (رک)].

ـــ کوب (ـــ و مع) امذ.
چاندی کا ورق بنانے والا ، چاندی کُوٹنے والا (جامع اللغات).
[سیم + ف : کوب ، کوفتن ـ کُوٹنا].

ـــ گَر (ـــ فت گ) امذ.
سُنار (جامع اللغات). [سیم + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ گُوں (ـــ و مع) صف.
چاندی کے رنگ کا ؛ (مجازاً) گورا ، صاف ، چمکیلا ، سفید.

لباسِ سیم گُوں میں حُسن کا جوش
پری گویا ہوئی ہے آئنہ پوش
(۱۷۷۴ ، مثنوی تصویرِ جاناں ، ۳۷).

کوئی کہتا ہے وہ زانو عجب ہے صاف آئینہ
کوئی کہتا ہے ساق سیم گُوں شمعِ منور ہے
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۵۷).

چاند کے سیم گوں جزیرے کو
دوش پر لے کے جا رہی ہے رات
(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۸۷). [سیم + گُوں (رک)].

ـــ ماہی اسث.
چاندی جیسی سفید مچھلی جو عموماً تالابوں میں پائی جاتی ہے، **ایک قسم کا کیڑا جو سفید ماہی نما ہوتا ہے اور کپڑوں کو نقصان پہنچاتا ہے.** سیم ماہی کی عمر ۱۵۰ سے ۲۰۰ برس تک بھی ہو سکتی ہے. (۱۹۴۰ ، حیوانیات ، ۱۰۰). بعض حشرات مثلاً سیم ماہی کے پر بالکل نہیں ہوتے. (۱۹۶۳ ، حشرات الارض اور وھیل ، ۱۳۷). [سیم + ماہی (رک)].

ـــ ناسَرہ کس صف(ـــ فت س ، ر) اسث.
کھوٹی چاندی. سوداگر ... اگر سیم ناسرہ کو اپنے گھر میں پاک صاف کرتا ہے تو بہت فائدہ اٹھاتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۶۳۰). [سیم + ناسرہ (رک)].

ـــ و زَر (ـــ و مج ، فت ز) امذ.
چاندی سونا ، مال و دولت ، روپیہ پیسہ.

کتے تھے سیم و زر کے بھی کیسے تھے
اد ک ترتیب سوں لیا کر دھرے تھے
(۱۶۶۵ ، تتمۂ پھول بن ، (اُردو ، کراچی ، اپریل ۱۹۶۸ ، ۲۰). کل سونپی تیرے حوالے کر دونگا سیم و زر سے جیب و دامن بھر دونگا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۶). پس ثابت ہوا کہ ... سیم و زر میں وہ حقیقت نہیں. (۱۹۷۹ ، مرحباالحاج ، ۳۵). [سیم + و (حرفِ عطف) + زر (رک)].

سِیم (۲) (ی مع) امذ (قدیم).
کھیت.

چلے یک یک سیم نے آینھے
اپس میں کے یک پارکوں بول اٹھے
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی ، ۱۵۰). [مقامی].

سیم (ی مج) اسث.
۱. ایک سبزی کا نام جسکی پھلیاں اور بیج پکا کر کھاتے ہیں ، اس کی پھلیاں چوڑی اور چپٹی ہوتی ہیں.

ہر بکہ انگلی تو جنیے کی کلی ہے
ملایم سیم کی جیسی پھلی ہے
(۱۷۷۴ ، تصویرِ جاناں ، ۳۰).

ان سیم کے بیجوں کو کوئی کیا جانے
بھیجے ہیں جو ارمغان شہ والا نے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۵۳). ہر شخص سیم کی پھلی کو خُوب جانتا پہچانتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۶۶). سیم بطور سبزی استعمال کی جاتی ہے. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات، ۲۱۷). **۲. زمین کی کھار جو زمین کے اندر پانی کی سطح بلند ہو جانے سے پیدا ہو جاتی ہے اور زمین کو ناقابلِ کاشت بنا دیتی ہے.** وہ محض استعمال کی شرح زیادہ دکھانے کے لیے پانی کچی سڑکوں ، چراگاہوں اور شکار گاہوں میں ڈال کر اپنے لیے خوامخواہ سیم کا مسئلہ کھڑا کر لے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۵۳). [پ : سینوا शिम्बा ؛ س : شِمبا सिम्बा].

ـــ (و) تھور (ـــ و مج) اسث.
زیرِ زمین سطحِ آب کا بلند ہو جانا اور نمکیات زدہ پانی کا نکلنا جس سے زمین ناقابلِ کاشت ہو جاتی ہے. ان تمام مسائل کے علاوہ سیم تھور اور پانی کی کمی وغیرہ کے دائمی خطرات زمیندار کی جان ہلکان کر دیتے ہیں. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگو قدر شناس ، ۲۲). سیم و تھور کے سبب ملکی معیشت کو شدید خطرات لاحق ہیں. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۸ جولائی ، ۲). [سیم + تھور (۱)].

ـــ زَدہ (ـــ فت ز ، د) صف ؛ امذ.
ناقابلِ کاشت زمین ، وہ زمین جسے کھار نے خراب کر دیا ہو یا

جس پر مستقل پانی جمع رہتا ہو، اس زمین میں یہ نقص ہوتا ہے کہ پانی کی فراوانی پر یہ سیم زدہ ہو جاتی ہے . (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۸۰۵). [سیم + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا].

سیما (۱) (ی مع) امذ.
۱. **ماتھا ، پیشانی ، جبیں.**

پتھر نے قدم رنجہ کیا میری طرف آج
یہ نقشِ قدم صفحۂ سیما پہ لکھا ہوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، کُ ، ۱۵۲).

ہے وہ سیمائے مبارک کی تجلی جس سے
روکشِ روضۂ رضوان ہے سبحان اللہ
(۱۸۵۳ ، داستانِ صادقاں ، ۱۵).

سب کو مقبول ہے دعوٰی تری یکتائی کا
رُوبرو کوئی بُتِ آئینہ سیما نہ ہوا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۲).

پردۂ شب سے جو نکلا رُخِ زیبائے سحر
عکس افگن ہوا آئینۂ سیمائے سحر
(۱۹۱۷ ، رشید (پیارے صاحب)، گلزارِ رشید ، ۳۹). ۲. **چہرہ ، مُنھ ، صورت ، حُلیہ ، حالت.**

جلوہ آرا بسکہ تھا وہ شمع سیما رات کو
ہم بھی سر کر رہ گئے محفل میں پروانے کے پاس
(۱۸۵۵ ؟ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۳۷).

مگر یہ کون ، جو سیما و قد و قامت میں
ملائکہ سے ممیّز بھی ہے مماثل بھی
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۲۹). ۳. **مُشابہت ، مماثلت ، چہرے یا بدن کا رنگ** (پلیٹس). [ف].

سیما (۲) (ی مع) امث.
حد ، انتہا ، سرحد. سب پدارتھوں کی سیما (حد) وہی ہے . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸).

دیا وہ راج ایشور نے نہیں سیما کوئی جس کی
حکومت ہاتھ آئی آج قسمت سے زمانے کی
(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۲ : ۱۹۲). ایسا تجربہ جس کی کوئی حد نہیں ، ایسا سودا جس کی کوئی سیما نہیں . (۱۹۶۶ ، لاجونتی ، ۵۱). [س : सीमा].

سِیما (۳) (ی مع) امث.
علامت ، نشانی. آیا یہ علامت دنیا میں ہے یا آخرت میں پس دو قول ہیں ایک وہ کہ یہ سیما دنیا میں ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۳). [ع].

سیماب (ی مع) امذ.
۱. **پارہ ، ایک سیّال دھات جس کا رنگ چاندی کی طرح سفید ہوتا ہے ، آگ پر نہیں ٹھہرتا جلد اُڑ جاتا ہے جُدا کرنے سے ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے اور پھر ملانے سے مل جاتا ہے.**

نکہ اصل میں کیا ہو سیماب ہے
رویا گُل کے تس ق ہوا آب ہے
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۱۰).

تجھ دہن نے کہ میم معنی ہے
دلِ سیماب میں مقام کیا
(۱۷۰۷ ، ولی ، کُ ، ۵۳). دو قطرے سیماب کے جب ایک بعد مناسب پر ہوں تو دوڑ دوڑ کر ایک قطرہ ہو جاتے ہیں . (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۲۵).

تبِ غم سے یہ فزوں ہو گئی بیتابیٔ دل
آگ پر صُورتِ سیماب ٹھہرتا ہی نہیں
(۱۸۹۳ ، معیارِ نظم ، ۱۳۳).

میرے پہلو میں دلِ مضطر نہ تھا سیماب تھا
ارتکابِ جُرمِ الفت کے لیے بیتاب تھا
(۱۹۰۹ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۱۲۸).

سیماب ، جبینِ مشتری پر
قطرہ جو کوئی گرے پھسل کر
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۳۳). ۲. (کنایۃً) **بیقرار ، مُضطرب ، بےچین.**

تجھ ہجر کی اگن میں ، ہے اب سراج بے کل
آتش میں دیکھ آکر ، سیماب کا تماشا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۹).

دلِ بیتاب کو ہم سینے میں ٹھہرا نہ سکے
شعلہ خود دیکھتے ہی تجھ کو وہ سیماب بنا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۲). ۳. (طب) **ایک مرہم کا نام جس میں جُزوِاعظم پارہ ہوتا ہے** (علم الادویہ ، ۱ : ۸۰). [ف].

ـــُ الطّبع (ـــ ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ط بفت ، سک ب) صف (ادویات) **وہ روغن جو پھولوں ، پتّوں اور چھال وغیرہ میں سے نکالے جاتے ہیں اور بہت خوشبودار ہوتے ہیں ، حرارت سے ابخرات میں تحلیل ہو جاتے ہیں ان کو عطریات کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں یہ روغن فراری اور اُڑ جانے والے ہوتے ہیں ، گرم ہو کر اُڑ جانے والا ، بےقرار ، بےتاب.** دواؤں کے ذائقے اور بدبو دفعہ کرنے کے واسطے کوئی روغن سیماب الطبع ملاتے ہیں. (۱۹۵۱ ، یونانی دواسازی ، ۶۵). [سیماب + رک : ال (۱) + طبع (رک)].

ـــ امونیائی کس صف (ـــ ی مج ، و مع ، سک ن) امذ.
(طب) **ایک مرہم کا نام جو پارہ اور امونیا سے مرکب ہوتا ہے اور جوئیں تلف کرتا ہے ، طفیلیہ کش** (ماخوذ : علم الادویہ ، ۱ : ۸۰). [سیماب + انگ : Ammonia + ئی ، لاحقۂ صفت].

ـــ آگ پَر ٹھہرنا / ٹھیرنا محاورہ.
بےچینی ختم ہونا ، بیتابی مٹنا ، ناممکن کا ممکن ہونا.

جب اضطراب نے دل کو بنا دیا سیماب
تو سوزِ عشق کا ایسا ہوا کہ آگ پہ ٹھہر
(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۹۶).

ـــ آگ پَر قائم ہونا محاورہ.
رک : سیماب آگ پر ٹھہرنا.

سیماب ہر طرح سے ہوا قائم آگ پر
دل عشق کی جلن سے نہ ٹھہرا کسی طرح
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۲).

---آگ پر ہونا محاورہ.
تڑپنا ، بہت زیادہ بیکلی میں بسر کرنا ، بیچین و مضطرب ہونا.
رات ایسا انتظارِ یار میں بیتاب تھا
بسترِ گُل پر نہ تھا میں آگ پر سیماب تھا
(۱۸۰۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۵).

---پا صف.
نہ ٹکنے والا ، نہ ٹھہرنے والا ، بے چین ، بے قرار ، مضطرب.
آسماں ہو گا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظُلمت رات کی سیماب پا ہو جائیگی
(۱۹۰۳ ، بانگِ درا ، ۲۱۳). [سیماب + پا (رک)].

---پائی امث.
بے چینی ، بے قراری ، بھاگ دوڑ.
کس کے لئے ہیں برق کی سیماب پائیاں
بیتاب و بیقرار شراروں میں کون ہے
(۱۹۸۱ ، یاد سنگ دست ، ۲۳). [سیماب + پا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---خُو (---و مع) صف.
شوخ ، چنچل (مہذب اللغات). [سیماب + خُو (رک)].

---شِیریں کس صف(---ی مع) امذ.
(طب) مرکیورس کلورائیڈ جو مسہل ہے ، کلومل ، زیبق ، قبض رفع کرنے کی ایک دوا. مریض کی قوت کے مطابق رات کے وقت تین قمحہ سے پانچ قمحہ تک سیماب شیریں (کیلومل) کھلائیں. (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۱۰۹). [سیماب + شیریں (رک)].

---صِفَت (--- کس ص ، فت ف) صف.
سیماب کی طرح بے قرار ؛ (کنایۃً) آوارہ ، غیر مستقل مزاج ، سیلانی ، بے چین طبیعت رکھنے والا. تم طبعاً سیماب صفت ہو ، زندگی بھر یہاں سے وہاں پھرتے رہو گے مگر میرے ادارے میں تمہاری جگہ برقرار رہے گی. (۱۹۸۳ ، گردِ راہ ، ۹۹). [سیماب + صفت (رک)].

---طَبْع (---فت ط ، سک ب) صف.
۱. رک : **سیماب صفت ؛ (کنایۃً) چُلبلا ، شوخ ، چنچل.**
مہر طلعت ، زہرہ پیکر ، مُشتری رُو ، مہ جبیں
سیم بر ، سیماب طبع و سیم ساق و سیم تن
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۴۴). ۲. **سیماب کی سی خاصیت والا ، بے چین طبیعت ، بے قرار** (ماخوذ : مہذب اللغات). [سیماب + طبع (رک)].

---فِطْرَت (--- کس ف ، سک ط ، فت ر) صف.
رک : **سیماب صفت.** دمشق نہ صرف کشش سے خالی بلکہ خطروں سے پُر تھا رہے بصرہ اور کوفہ ، سو وہ اپنے سیماب فطرت اور ناقابلِ اعتبار باشندوں کی بدولت دارالخلافہ بننے کے قابل نہ تھے . (۱۹۲۷ ، رُوحِ اسلام ، ۵۴۰) . [سیماب + فطرت (رک)].

---قائم ہونا محاورہ.
پارے کا آگ پر ٹھہرنا ، پارے میں کوئی ایسی چیز ملانا کہ وہ آگ کی گرمی سے اُڑ نہ سکے اور آسانی سے کُشتہ ہو جائے (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---کاری امث.
پارہ چڑھانے کا کامْ ؛ (کنایۃً) بیچینی ، بیقراری ، بیتابی ، بیکلی.
غالب آئی ضبط پر سیماب کاری درد کی
رنگِ رُخ آئینہ دارِ رازِ پنہاں ہو گیا
(۱۹۰۹ ، کلیاتِ رعب ، ۵۳). [سیماب + ف : کار ، کردن - کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کی خاصِیَّت رَکْھنا محاورہ.
ایک جگہ قرار نہ پکڑنا ، بہت چُلبلا ہونا (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---گُوں (---و مع) صف.
پارے کے رنگ کا ، پارے کی خاصیت رکھنے والا ؛ (کنایۃً) بے قرار ، مُضطرب.
ہو جوں کہ او خرقہ آبگوں
بھی خورشید سوں ریکو سیماب گُوں
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۴۳). [سیماب + گُوں ، لاحقۂ صفت].

---مارْنا محاورہ.
پارے کو کُشتہ کرنا (نوراللغات).

---مَرْنا محاورہ.
پارے کا کُشتہ ہونا (مہذب اللغات).

---وار (الف) صف.
پارے کے مانند ، پارے کی خاصیت رکھنے والا ؛ (کنایۃً) بیقرار ، مُضطرب ، بیکل.
کرتا ہے خاک کیوں دلِ سیماب وار کو
اکسیر تجھ کو کیا فکرِ یار چاہئے
(۱۸۳۹ ، اسیر اکبر آبادی ، د ، ۱۵۱). (ب) م ف. **بے تابانہ ، بیقراری کے ساتھ ، مضطربانہ.** ازحد مضطرب تھے اور سیماب وار کبھی اس کھڑکی سے جھانکتے اور کبھی اس کھڑکی سے. (۱۹۲۵ ، مجالسِ حسنہ ، ۱ : ۱). [سیماب + وار ، لاحقۂ صفت].

---وَش (---فت و) صف.
رک : **سیماب صفت ، مُضطرب ، بے چین.** سیماب وش ملکۂ عقل کے غصے کی اب کوئی انتہا نہ تھی. (۱۹۲۳ ، شرر ، مضامین ، ۱۰ : ۲۳۲). [سیماب + وش ، لاحقۂ صفت].

---وَشی (---فت و) امث.
سیماب کی سی کیفیت و حالت ، بے چینی. پارے کے قائم النار بنانے کی دھن بہت تھی امرا و روسا کے درباروں میں سیماب وشی کے ساتھ جاتے اور اعانت کا رنگ جماتے . (۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۴۳). اس کے دل میں ایک کُھلاوٹ فطرتاً موجود تھی ہمجولیوں کے ساتھ آسمان کی بہار دیکھنے کی

عادت تھی، رگوں میں ایک سیماب وشی تھی۔ (۱۹۸۳ ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۲۸۳)۔ [سیماب + وش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

سیمابی (ی مع) صف۔
۱. **پارے کے رنگ کا، پارے جیسا ؛ (کنایۃً) بے قرار ، مضطرب۔**

مزرعِ ادب کو ہے ، آرزوئے سیرابی
نقش آپ کا لیکن ، ہے تو وہ بھی سیمابی

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۳۸)۔ ۲. **کبوتر کے ایک رنگ کا نام جو کاسنی یا سرمئی رنگ سے ملتا ہوا ہوتا ہے۔** رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... سیمابی ... پیازی یاہو وغیرہ۔ (۱۸۷۰ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱)۔ ۳. **مرہم کی ایک قسم جس میں پارہ جُزوِ اعظم ہوتا ہے۔** برطانوی قرابادین میں انہیں مرہم ہیں ان کو دو جماعتوں میں تقسیم کیا جاتا ہے (۱) عمومی اور (۲) سیمابی۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۷۸)۔ ۴. **الماس کی ایک قسم جس میں چاندی کی سی جھلک ہوتی ہے اور رنگ پارے کی طرح ہوتا ہے۔** الماس ... تیسرے پارہ کے رنگ پر ہوتا ہے اس کو سیمابی کہتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۴۸)۔ فارسی کے حکماء اس کی پانچ قسمیں بتاتے ہیں، سیمابی : جس میں پارے جیسی چمک دمک ہو۔ (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۳۰)۔ [سیماب + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---الماس (---فت ا ، سک ل) امذ۔
(نگینہ گری) وہ ہیرا جس کی چمک میں چاندی کی سی جھلک ہو (ا پ و ، ۳ : ۶۰)۔ [سیمابی + الماس (رک)]۔

---باد پیما (---ی لین) امذ۔
(کیمیا) **پارے دار مقیاس الہوا۔** ایک سیمابی باد پیما کی نلی کا قطر ، سینٹی میٹر ہے۔ (۱۹۶۱ ، سکونِ سیالات ، ۱۹۸)۔ [سیمابی + باد پیما (رک)]۔

---طبیعت (---فت ط ، ی مع ، فت ع) صف۔
بے چین رہنے والا ، چُلبلا۔ سیمابی طبیعت کا یہ انسان بے حد استقامت کے ساتھ یہ کوشش کرتا رہا۔ (۱۹۸۸ ، سائنسی انقلاب ، ۱۰۳)۔ [سیمابی + طبیعت (رک)]۔

---کبُوتر (---فت ک ، و مع ، فت ت) امذ۔
رک : **سیمابی ، ۲۔**

ہیں یہ بے تابی کے مضمون کہ کس رنگ کا ہو
نامے کے بندھتے ہی سیمابی کبوتر ہو جائے

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۳۹)۔

وقتِ بیتابی نکل جاتا ہے قابو سے مگر
طائرِ دل اپنا سیمابی کبوتر ہو گیا

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۱۹)۔ [سیمابی + کبوتر (رک)]۔

سیمابیا (ی مع ، سک ب) امذ ؛ = سیمابیہ۔
کبوتر کی ایک قسم نیز اس کا رنگ

سیمابئے اور گھا گھرے ، تمبولیے ہاں لال
کچھ اگرئی اور سرمئی اور عنبری اور خال

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۸۶)۔ کہیں جا کبوتر گرہ باز شاہجہاںپور کے بلند پرواز کہیں شیرازی ، کہیں نکار ، ایک طرف مکھی نیلے ، بھورے ، سیمابئے ، ہیرے ، بھورے کنٹھےدار۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ عبرت ، سرور ، ۳۲)۔ [سیمابی + ا ، لاحقۂ تصغیر]۔

سیمابِیّت (ی مع ، کس ب ، شد ی بفت) امث۔
سیماب (رک) کا اسم کیفیت ، بے چینی ، بیقراری۔ ان کے طنز میں کہیں کہیں وہ سیمابیت اور تیزی بھی پیدا ہوتی ہے جس نے انہیں نقصان پہنچایا ہے۔ (۱۹۵۸ ، اردو ادب میں طنز و مزاح ، ۲۰۶)۔ ان کے اندر نہ اضطراب تھا اور نہ سیمابیت تھی وہ سب کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی سب سے الگ تھی۔ (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۲۵۳)۔ [سیماب + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

سیماطیقی (ی مج ، ی مع) امذ۔
رک : سامی۔ آریہ نسل کا رنگ سفید ہوتا ہے تورانی نسل کا رنگ زرد ہوتا ہے سیماطیقی نسل کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے۔ (۱۹۱۵ ، فلسفہ اجتماع ، ۱۹)۔ [سیماطیق (انگ Sematic) کا معرب + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سیمانَہ (ی مع ، فت ن) صف نیز امث۔
رک : **سیما (۲) سے منسوب یا متعلق ، حد بندی** (پلیٹس)۔ [سیما (۲) + نہ ، لاحقۂ صفت]۔

سیمپل (ی مج ، سک م ، کس پ) امذ۔
نمونہ ، مثال ، نظیر۔ بہرحال یوں سمجھیے ، سیمپل بائبل ، ہے انگریزی مذاق کی رعایت سے سرب زیادہ شیریں نہیں ہے۔ (۱۸۹۶ ، مکاتیب مہدی ، ۲۹۵)۔ ہم بھی دوسرے لوگوں کی طرح دواؤں کے سیمپل میڈیکل اسٹوروں پر چوری چھپے بیچ کر تنخواہ کی کمی پوری کر سکتے تھے۔ (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۶۰)۔ [انگ : Sample]۔

سیمُرغ (ی مع ، ضم م ، سک ر) امذ۔
ایک خیالی پرندہ جو قد و قامت میں بہت بڑا سمجھا جاتا ہے نیز بعض کا یہ خیال ہے کہ اس میں تیس چڑیوں کے رنگ ملتے ہیں اور اس کا جُثہ ، تیس پرندوں کے برابر ہوتا ہے۔

لگا الماس تب کہنے کو دل میں
کہ رہتی سیمرغ ہے اس مکاں میں

(۱۵۹۱ ، گل و صنوبر (ق) ، ۵۳)۔

بنایا مشک مرگ کی ناف میں
دیا رزق سیمرغ کوں قاف میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲)۔

تو اپنے داغ سے قائم نہ ہو ملول کہ یاں
بہت ہوا ہے کہ سیمرغ زاغ سے نکلا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲)۔

ہوا سیمرغ دل سینہ میں پرکٹ
گئی سونے کی چڑیا ہاتھ سے چھٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۶۸)۔

سمٹے پہاڑ منہ کو جو دامن سے ڈھانپ کے
سیمرغ نے گرا دیے پر کانپ کانپ کے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۶۰)۔ آج ہم جو دہلی کالج کو دوبارہ

جوان بنا رہے ہیں سینٹرل انڈیا کے رئیسوں کی فیاضی اور گرم جوشی سے پھر اپنی خاکستر سے سیمرغ کی طرح زندہ ہوا ہے. (١٩٠٧ ، کرزن نامہ ، ٣٠٥). اس نے دیکھا سیمرغ کے بچے فریاد کر رہے ہیں . (١٩٧٨ ، براہوی لوک کہانیاں ، ٢٥) . ٢. (تصوف) مرتبہ بقا بعد الفنا (مصباح التعرف ، ١٣٩). [ف].

سیمسٹر (ی مع ، کس خف م ، سک س ، فت ٹ) امذ.
(تعلیمات) نصابوں کا معیّن وقت ، میقات ، نصاب مکمل کرنے کا مقررہ وقت. پہلے سیمسٹر میں کچھ اپنے لڑکے بھی فیل ہوئے جن کے نمبر سیکشن میں اوّل آنے والے طالب علم سے بھی زیادہ تھے . (١٩٦٩ ، جنگ ، کراچی ، ٢٣ ستمبر ، ٣).
[انگ : Semester].

سیمَل (١) (ی مع ، فت م) امث.
جوئے کے سروں پر نیچے کے رُخ کھڑی جڑی ہوئی بالشت سوا بالشت لمبی کھونٹیاں جو جوئے کو بیل کی گردن پر سنبھالے رہتی ہیں (اب و ، ٥ : ١٣٦). [مقامی].

سیمَل (٢) (ی مع ، فت م) امذ ؛ = سینبل.
ایک درخت ہے جس کی اونچائی ڈیڑھ سو فٹ اور تنے کی گولائی چالیس فٹ تک ہوتی ہے اس کے پھول کی کلی ابتدا میں لمبی بکائن کے پھل کی طرح ہوتی ہے اور درمیان میں گولر کی طرح ہو جاتی ہے ، رنگ جسکا سرخ مائل بہ سیاہ ہوتا ہے اس کے پھل سے چکنی روئی نکلتی ہے ، سینبل. سفید سیمل سنی بل کتان (ہندی). (١٩٠٧ ، مصرف جنگلات ، فہرست ، ١٢٩). سیمل ، (ریشمی کپاس) اور سنکونا کے پودے منگوا کر وسیع پیمانے پر ان کی کاشت کی گئی . (١٩٦٨ ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٣٨٣). [س : شالملی शाल्मलि].

--- کی رُوئی (--- ضم ر) امث.
سیمل کا پھل جب پک کر پھٹ جاتا ہے تو اس سے روئی کی طرح ایک چیز نکل آتی ہے جسے سیمل روئی کہتے ہیں. سیمل کی روئی کا بن تھا درخت خشک کھڑے تھے. (١٩٧٣ ، اُردو نامہ ، کراچی ، ٣٩ : ٩٣).

سیمْلو (ی مع ، سک م ، و مع) امذ.
سیمل ، ایک درخت کا نام ، جس سے نرم ریشہ نکلتا ہے . سینبل ... پنجابی میں سیمر اور گجراتی میں سیملو اور مارواڑی میں سانلو کہتے ہیں اور سیبھل بھی بولتے ہیں . (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٤ : ٥٣٣). [رک : سیمل + و ، لاحقۂ صفت].

سیمَلَہ (ی مع ، فت م ، ل) امذ.
ایک درخت کا نام جس سے ایک صاف ستھرا گوند نکلتا ہے. نیرہ سے سیملہ گوند نکلتا ہے جو صمغ عربی کی طرح صاف ہوتا ہے لیکن اس کی طرح کارآمد نہیں ہے.(١٩٠٧ ، مصرف جنگلات ، ٢٨٥). [رک : سیمل + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سیمِنْٹ (ی مع ، کس م ، سک ن) امذ نیز امث.
ایک خاص قسم کے پتھر کا کیمیاوی عمل سے بنا ہوا سفوف ، جو تعمیرات میں استعمال ہوتا ہے اور چونے سے زیادہ مضبوط و پائدار ہوتا ہے. سیمنٹ اور شیشے کی بڑی بڑی دیواریں کھڑی کر دی جائیں گی. (١٩٤٣ ، آدمی اور مشین ، ١٣٢). سیمنٹ کے دو کارخانے بھی شروع ہو گئے ہیں. (١٩٦٨ ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٦٦١). [انگ : Cement].

سیمِنْٹیڈ (ی مع ، کس م ، سک ن ، ی مع) صف.
سیمنٹ کا ، سیمنٹ سے بنایا ہوا ، پختہ. آبائی مکان سے الگ معقول قسم کا سیمنٹیڈ دو منزلہ مکان بن گیا . (١٩٧٣ ، جہانِ دانش ، ٥٤٣). [انگ : Cemented].

سیموسیلو (ی مع ، و مع ، ی مع ، و مع) امث.
زنان بازاری ، سبزی فروش (دریائے لطافت ، ٨١). [مقامی].

سیمول (ی مع ، و مع) امذ.
رک: سیمل ؛ کپاس کا ایک درخت. جس کے حُسن میں سرو ، شیشم اور سیمول کے سرسبز و شاداب درختوں کی قطاریں مزید اضافہ کر رہی ہیں . (١٩٨٣ ، سندھ اور نگم قدر شناس ، ١٣٦) .
[سیمل (رک) کا ایک املا].

سیمی (ی مع) صف.
سیم (رک) سے منسوب ، چاندی کا یا چاندی کے رنگ کا ، سفید (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [سیمیں (رک) کی تخفیف].

سیمی (١) (ی مع) امث.
سیم (رک) کی ایک قسم ؛ چھوٹی سیم. بڑی سیم کو کٹار سیم بھی کہتے ہیں اور چھوٹی سیم کو گھیا سیم اور مکھن سیم اور سیمی سے بھی موسوم کرتے ہیں. (١٩٠١ ، ترکاری کی کاشت ، ٤٧). [رک : سیم (١) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

سیمی (٢) (ی مع) صف.
نصف ، آدھا ، نیم ؛ تراکیب میں مستعمل. اس لیئے ایسے بانڈ کو نصف قطبی یا سیمی پولر یا نصف آئنی ... بانڈ بھی کہتے ہیں. (١٩٨٥ ، نامیاتی کیمیا ، ٤٦). [انگ : Semi].

--- فائنَل (--- کس ء ، فت ن) امذ.
(میچ) آخری میچ سے قبل کا کھیل. سیمی فائنل میں ملک کی مشہور ٹیم نیوی نے پہلا گیم ... جیتا . (١٩٦٧ ، جنگ ، کراچی ، ٢ مارچ ، ٧). [انگ : Semi Final].

--- کولَن (--- و مع ، فت ن) امذ.
وقف ناقص جسے ایک نقطے اور واؤ سے ظاہر کرتے ہیں. نصف وقفی نیز اس کی علامت (؛). فل اسٹاپ نہیں تو سیمی کولن لگوْ. (١٩٦٩ ، میرا افسانہ ، ٥٧). [انگ : Semi Colon].

سیمْیا (ی مع ، سک م) امث.
وہ علم جس کے ذریعہ سے اشیائے موہوم دکھائی جا سکتی ہیں اور روح کو ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقل کیا جا سکتا ہے ؛ شعبدہ بازی ؛ (مجازاً) دھوکا ، فریب ، وہم ، خیال.

یہاں ہے سیمیا کا نقش اس تھے
کہے ہیں عارفاں سب اس کوں تمثال
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ١٩٥).
جتے علم دنیا میں تھے اتے بھی علماں جانتا
کیا سیمیا کیا ہیمیا کیا ریمیا کیا کیمیا
(١٦٧٢ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ٦٩).
کشش دل کی قیامت ہے بلا ہے
یہی کچھ کیمیا اور سیمیا ہے
(١٧٧٣ ، تصویر جاناں ، ٣).
مشاطہ نے مگر عمل سیمیا کیا
گل برگ کو جو غنچہ سوسن بنا دیا
(١٨٦٩ ، شیفتہ ، ک ، ٢٣).
یہ نور عالم اسرار تو نہیں ہے کہیں
ہمارے جام میں کچھ شے ہے سیمیا کی طرح
(١٩٦٨ ، غزال و غزل ، ٢٠). [ف].

سیمیاوی (ی مع ، سک م) صف.
سیمیا کا علم رکھنے والا ، فن سیمیا کا ماہر ، شعبدہ گر. ہم تو شمس آباد میں ہیں. اور یہ گھر اس سیمیاوی کا ہے. (١٩٣٦ ، قصیدۃ البردہ ، ١٠٩). [سیمیا + وی ، لاحقۂ صفت].

سیمیائی (ی مع ، سک م) صف.
سیمیا (رک) سے منسوب ، سیمیا کا ، سیمیا کے متعلق ، خیالی ، طلسماتی. یہ تمام نظر فریب سیمیائی جلوے تھے جنکو عقل وہم نے اختراع کیا تھا. (١٨٩٧ ، یادگار غالب ، ٣٢٠). البتہ شدھی اور تبلیغ کے سیمیائی جلووں نے آنکھیں چوندھیا دیں.
(١٩١٢ ، شہید مغرب ، ٥١). ہر فنکار کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ... ان تمام تبدیلیوں کو غور سے دیکھے جو زندگی کے ہر موڑ پر سیمیائی انداز میں نمودار ہو کر سماج پر اپنا دیرپا سایہ ڈالتی ہوئی کشاں کشاں گزر جاتی ہیں. (١٩٨٣ ، تنقید و تفہیم ، ٣٦). [رک : سیمیا + ئی ، لاحقۂ صفت].

سیمیں (ی مع) صف (اضافت کے ساتھ باعلان ن).
روپہلا ، چاندی کا ؛ (مجازاً) سفید ، براق ؛ حسین ، خوبصورت.
سنگا بھیج دے کوس سیمیں بہوت
سنگا بھیج دے تائے زریں بہوت
(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ٨١).
کانداں کا چندر پر زین سیمیں گلاوا آ کرے
نت اٹ کو بھی لیے سورج باں جھڑک بھنکار کا
(١٦٦٥ ، علی نامہ ، نصرتی ، ١٣٠).
صفا رخسارۂ سیمیں ہے مارا زلف نیں کنڈل
کیا ہے اژدہا نیں چھین یارو مال عاشق کا
(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٩٢).
کس کو اسباب یہ میسر ہیں
ظرف سیمیں جعبۂ زر ہیں
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠٥٩).
اور ساعد سیمیں کی ذرا دیکھیو تکریم
جز آب زر اس کے نہ جلا ہو کبھی ترقیم
(١٨٧٥ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ٣ : ٧٧).
نثار جلوۂ سیمیں ہے چشم نظارہ
فدائے شوکت تزئیں ہے چشم نظارہ
(١٩٢٧ ، مطلع انوار ، ٨). پاؤں کی زنجیر ... کی طلائی اور سیمیں جھنکار اور امتزاج آپ کے دل کو بے اختیار اپنی طرف کھینچے گا. (١٩٤٠ ، برش قلم ، ٥٣). [سیم (رک) + یں ، لاحقۂ صفت].

--- بدن (--- فت ب ، فت د) صف.
روپہلے جسم والا ؛ (کنایۃً) حسین ؛ محبوب ، معشوق.
ندی پر نمایاں ہیں سیمیں بدن
جیوں روپے کی تھال میں ڈھلنے رتن
(١٧١٣ ، فائز ، د ، ٢٢٠).
ساتھ سوتا غیر کے چھوڑ اب تو اے سیمیں بدن
خاک میری ہو گئی نایاب تر اکسیر سے
(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ١٧٠). [سیمیں + بدن (رک)].

--- پیرہن (--- ی لین ، فت ر ، ہ) صف.
روپہلے لباس والا ، قیمتی کپڑے پہننے والا ، خوش پوشاک.
گل برگ سے نازک بدن سر پاؤں سے رشک چمن
زریں و سیمیں پیرہن دلکش مکانوں کے مکیں
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٦٧). [سیمیں + پیرہن (رک)].

--- تن (--- فت ت) صف.
رک : سیمیں بدن.
بادام انکھیاں دانت رتن
زیبا صورت سیمیں تن
(١٥٠٣ ، نوسرہار (اردو ادب ، ٦ : ٢ : ٥٣)).
کروڑوں بار آزمائے ہیں اپنے بخت بہ کھوٹے
نہیں سیمیں تناں سیں آبرو ہرگز ہمیں لہنا
(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ١٠٢). [سیمیں + تن (رک)].

--- ساق صف (قدیم).
گوری پنڈلیوں والا ؛ (کنایۃً) حسین ؛ خوبصورت ، محبوب.
دل مست جام بیخودی اس انجمن میں کیوں نہ ہو
جیوں موج لے ہے ہر ادا ساقِ سیمیں ساق میں
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٥٧). [سیمیں + ساق (رک)].

--- کاری امث.
چاندی چڑھانے کا کام ، روپہلی بنانا ، سفید یا چمکیلا کرنا.
کی سر خاک جو تھی برف نے سیمیں کاری
خون بے جرم سے کرتا ہے اُسے گلناری
(١٨٩٧ ، نظم آزاد ، ١٠٩). [سیمیں + کار ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سیمینار (ی مع ، ی مع) امذ.
کسی خاص موضوع پر مجلس مذاکرہ و مباحثہ ، ادبی و علمی اجتماع ،

مطالعاتی مرکز۔ چند سال ہوئے کابل میں ترجمے پر ایک سیمینار ہوا تھا۔(۱۹۸۵ء، ترجمہ: روایت اورفن ، ۱۷۲)۔[انگ : **Seminar**]۔

سیینہ (ی مع ، ی مع ، فت ن) صف.
رک : سیمیں.

تو سمجھتا ہے کہ سیینہ کبودی جلوے
پیکر خاک کے انوار سے روشن تر ہیں

(۱۹۷۸ء ، برگِ خزاں ، ۹۹)۔ [رک : سیمیں + ہ (زائد)].

سَیَن (فت س ، فت ی) امذ.
سینگڑا۔ ایکن ، ڈہن ، سین ، سہن ، دھسہن ، لکھن ، دھلکھن . (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۴)۔ [سینگڑا (رک) کا بگاڑ اور مخفف].

سَیْن (فت س ، ی لین نیز سک) امث (قدیم)۔
۱. **نیند ، آرام ، سکون.**

نبی صدقے قطبا اس چھوکری
سین کی سرک میں سو پلکاونا

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۸)۔

جاگرت ہور سین یو دونوں چھوڑ
بحر نیا اختیار کو سکھ سین

(۱۷۱۷ء ، بحری ، ک ، ۱۷۲)۔ ۲. **بستر** (قدیم اردو کی لغت) .
[س : شین शयनं].

--- کَرنا محاورہ.
سونا ، آرام کرنا ، سستانا (پلیٹس).

سَین(۱) (ی لین) امذ ؛ امث.
۱. **چشمک ، آنکھ مارنا.**

بابل کے سحر تیری نین سیناں ہیں
استاد ان سحر کا تج نیناں ہیں

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۹)۔

دیکھیں نہ تو روق ہیں آنکھیں دن رین
اور چلتی ہیں ساتھ اوروںکے دیکھ اس کے سین

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۳)۔

لے چلے غیر کو گھر اپنے بلا سین سے تم
انکھڑیوں سے کبھی یوں ہم کو اشارا نہوا

(۱۸۰۹ء ، جرات ، د ، ۱۲۰)۔ ۲. **نشان ، اشارہ ، نشانی ، علامت** (ماخوذ : پلیٹس)۔[پ : سین सीन]۔

--- بَتانا محاورہ.
آنکھوں سے اشارہ کرنا۔ تہاں پر ایک طرف ناچتے ناچتے سین بتا کے روبرو آ کر بیٹھ گیا۔ (۱۸۰۸ء ، دریائے لطافت ، ۵۶)۔

--- سُجھانا محاورہ.
اشاروں سے سمجھانا (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔

--- پانا محاورہ.
اشارہ پانا ، مطلب سمجھ لینا ، دلی مدعا معلوم کر لینا.

میں سین تیری پائی
وو آن دل کو بھائی

(۱۷۱۳ء ، فائز ، د ، ۱۹۶)۔

--- چَلانا محاورہ.
اِشارہ کنایہ کرنا ، آنکھوں سے اشارہ کرنا ، آنکھ مارنا.

یہ صورتیں دیکھی ہیں بہت کم میں نے
حوروں کے لیے چلا نہ ہو سینے

(۱۹۳۷ء ، سنبل و سلاسل ، ۲۱۳)۔

--- دینا محاورہ.
رک : سین چلانا (مخزن المحاورات).

--- کَرنا محاورہ.
رک : سین چلانا.

سب سے کرتا ہے سین نظروں میں
ہم کیا اس کو عین نظروں میں

(۱۷۸۲ء ، حاتم ، دیوان زادہ ، ۱۵۷)۔

--- مارْنا محاورہ.
۱. **اشارہ سے منع کرنا ، جتلا دینا** (محاورات ہند) . ۲. **اشارہ کنایہ کرنا.** برابر کی بیبیاں مجکو نظر حقارت سے دیکھیں کی سینیں ماریں کی مسکرائیں گی۔ (۱۸۹۱ء ، ایامیٰ ، ۱۸۳)۔

سَین(۲) (ی لین) امث.
علامت ، نشان ، دستخط (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [انگ : **Sign**]۔

--- بورڈ (---و مج ، سک ر) امذ.
سائن بورڈ ، لکڑی وغیرہ کا تختہ جس پر دوکان وغیرہ کا نام ہوتا ہے (جامع اللغات). [انگ : **Sign Board**].

--- پوسْٹ (---و مج ، سک س) امذ.
وہ نشان جو رستہ دکھانے کے لئے لگا ہوتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات). [انگ : **Sign Post**]۔

سِین(۳) (ی لین) امذ.
پھکیتوں کی اصطلاح ؛ مراد : اڑنگا (ا ب و ، ۸ : ۳۰). [مقامی].

سِین(۱) (ی مع) امذ.
حرف س (رک) کی ملفوظی شکل.

دسیں تجہ منے سب سیادت کی سین
کہ دادا حسن تجہ نانا حسین

(۱۵۶۳ء ، پرت نامہ (اردو ادب ، جون ۱۹۵۷ء / ۹۷))۔

نہیں ابرو کی بسم اللہ میں چین
نظر کر دیکھ میں دندانۂ سین

(۱۷۷۴ء ، تصویر جاناں ، ۹)۔

نظر آئے مسی آلودہ وہ دندان اس کے
حُسن کے سین کے دندانے ہوجو احسن

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۲۶۵)۔

ظالم کبھی ہم شکل کو ایذا نہیں دیتے
سوہان کبھی ہوتا نہیں دندانۂ سین پر

(۱۸۹۱ ، عاقل ، ۵ : ۶۵). بعض صفیریہ ہیں جو ... سامنے کے نیچے والے دونوں دانتوں کے کنارے سے نکلتے ہیں جیسے صاد ، زا ، سین. (۱۹۶۷ ، بنیادی اسالیب بیان ، ۸۲). [حرف س (رک) کی ملفوظی شکل].

---سَعْفَص (---فت س ، سک ع ، فت ف) امذ.
رک : سین (۱) **بغیر نقطے کا سین ، حساب جُمل میں جس کی عددی قیمت ساٹھ ہے.** ابکسہ (سین سعفص اور ب سے) اور ابکشتہ (شین قرشت اور ت سے). (۱۸۶۵ ، لطائف غیبی (افادات غالب) ، ۱۵۳). [سین + سعفص (رک)].

---مُہْمَلَہ (---ضم میج م ، سک ہ ، فت م ، ل) امذ.
رک : س ، **بغیر نقطہ کا سین.**

موجد ہے نعام کا وہ عجی
ہے موجد سین مہملہ بھی

(۱۸۷۳ ، جامع النظایر منتخب الجواہر ، ۲۳). [سین + مُہملہ (رک)].

سین(۲) (ی مع) امذ.
۱. (ا) **منظر ، نظارہ.**

خوشاہ وہ دن! کہ جب تُو مہرباں تھا
وہ سین آنکھوں میں اب تک پھر رہا ہے

(۱۸۹۸ ، معارف جمیل ، ۱۲۵). وہی لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے سین جیسے کوئی کھلنڈرا فرشتہ قدرت کی ٹیکنی کلر فلم چرا کر... دکھلاتے چلا جا رہا ہو. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۶۳). (اا) **تماشا ، دلچسپ واقعہ ، حجت و تکرار.** شیخا اور مشتاق میں کھینچا تانی شروع ہوئی ... یہ سین ہو رہا تھا کہ سامنے سے شیخ فخرالدین ... دیکھتے مسکراتے گزر گئے. (۱۹۵۳ ، پیر نابالغ ، ۹۹). ۲. (ا) **واقعہ ، حادثہ.** پیمبر کی عین وفات کے وقت جو ناگوار سین اکابر صحابہ کے درمیان پیش آیا اس نے تو ظاہری اتفاق خلوص و یکجہتی کی اچھی پردہ دری کر دی. (۱۹۱۵ ، فلسفہ اجتماع ، ۲۰۹). تھیٹر میں کوئی خوفناک سین دیکھا ہوگا (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۴). (اا) **ڈراما یا داستان وغیرہ کے مختلف حصوں میں سے کسی ایک حصے کا بیان یا منظر ، ایکٹ کا وہ حصہ جس کے واقعات مندرجہ ایک وقت اور ایک مقام پر ظہور میں آئیں.** بچھلے پرچوں میں راماین کے جو سین دکھائے گئے ہیں انہوں نے بھی اکثر کو بے تاب کر دیا ہوگا. (۱۸۹۰ ، مضامین شرر ، ۳ ، ۱ : ۳۱). یہ ممکن نہیں کہ کاونٹ کیلس کی نظر الیڈ کے اس سین پر نہ پڑی ہو. (۱۹۳۳ ، نقدالادب ، ۷۸). بعض اوقات کسی اہم کردار کا داخلہ کسی سین کا آغاز قرار دیا جا سکتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۶). (ااا) **اس کیفیت کا نام جو متعدد واقعات یا واقعہ کی جزئیات سے پیدا ہو** (موازنہ انیس و دبیر ، ۱۳۷). ۳. (ا) **تھیٹر وغیرہ کے پردوں پر مکان ، پہاڑ ، دریا باغ یا کسی واقعہ وغیرہ کی جو تصاویر یا مناظر بنے ہوں ، سنیما (بائسکوپ) کے پردۂ سیمیں پر یا تھیٹر کے اسٹیج پر جو واقعات و مناظر دکھائے جاتے ہیں نیز تاریخ کے صفحات پر بذریعۂ تحریر جو واقعات اور ان کی منظر کشی کی گئی ہو.** میجک لین ٹرن بائسکوپ کے سین برق اور الیکٹریسٹی کی سرعت کاری. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۹). یہ پورا قصہ سسنی خیز سا ہے اس کے واقعات اس نوعیت کے ہیں کہ پردہ سیمیں پر اچھا سین ثابت ہو سکتے ہیں. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۷). (اا) **فضا ، فطرت کے مناظر.**

جلوہ عیاں ہے قدرتِ پروردگار کا
کیا دلکشا یہ سین ہے فصلِ بہار کا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۱۹۵).

نظارۂ دلکشا ہے ہرسو جو سین ہے جاذبِ نظر ہے
بسنت رت کے ہیں سب کرشمے بہار ذروں میں جلوہ گر ہے

(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۳۲). ۴. **محل وقوع.** سین اردو میں انگریزی کی طرح مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے (۱) نظارہ ، منظر (۲) محل وقوع (۳) ڈرامہ کے ایکٹ کا حصہ. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۸۵). [Scene[ا]].

---اُتارْنا محاورہ.
کسی واقعہ یا کیفیت وغیرہ کو اس طرح بیان کرنا کہ اس کی صحیح تصویر آنکھوں کے سامنے آ جائے ؛ مرقع نگاری ، منظر کشی کرنا. اس لفظ کی بدولت اردو میں کئی اصطلاحیں عام ہو گئی ہیں جیسے سین اُتارنا. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۸۶).

---پَیدا کَرْنا محاورہ.
رک : سین اُتارنا. اس لفظ کی بدولت اُردو میں کئی اصطلاحیں عام ہو گئی ہیں جیسے سین اُتارنا ، سین کھینچنا ، سین پیدا کرنا. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۸۶).

---دِکھانا محاورہ.
رک : سین اتارنا. واقعہ نگاری جب اس حد تک پہنچ جاتی ہے تو اس کو مرقع نگاری یعنی آجکل کے محاورہ میں سین دکھانا کہتے ہیں. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۶۳).

---ڈراپ کَرْنا محاورہ.
ڈرامے یا واقع میں کسی حصے (ایکٹ) یا منظر کا خاتمہ کر دینا. جب موجودہ زمانے نے پُرانا سین بالکل ڈراپ کر دیا تو کیا وہ شمع جو رات کے وقت جلائی گئی تھی روز روشن میں بھی رہنمائی کا کام دے گی. (۱۹۱۲ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۱۵۸).

---سِینَری (---ی مع ، سک ن) امث.
منظر ، نظارہ. سین اور سینری کے ملنے سے ایک مرکب سین سینری بن گیا ہے جو منفرد معنی (منظر) دیتا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۸۵). [انگ : Scene Scenery].

---کھینْچْنا محاورہ.
رک : سین اتارنا. ایک اپنی مقفیٰ نظمیں سُنا کر خوشی اور غم کا سین کھینچ دیتا تھا اور دوسرا اپنی مسجع عبارتیں پڑھ کر. (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفیٰ ، ۱۲).

سین(۳) (ی مع) امذ (قدیم).
سین (رک) کی اشباعی شکل.

کہنے یو خدا کا ہے حکمت سکل
کہ اس سین میں ہو بھرے کوئی تکل
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۹۰).
او رضوان شاہ راج ہے چین کا
بہت خوبصورت تنہے سین کا
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و رُوح افزا ، ۶۳). [سن (رک) کا قدیم املا].

سیں (۱) (ی مع ، غنہ) است (قدیم).
رک : سی.
اری یہ عشق ہے ہے کیا بلا ہے
کہ جس کی ایک سیں تن من جلاوے
(۱۹۲۵ ، افضل جھنجانوی ، بکٹ کہانی ، ۱). [سی (رک) کا قدیم املا].

سیں (۲) (ی مع ، مغ) حرف (قدیم).
رک : سے.
ایس سیں دکھلا کے وو شوخ ناز
سورج چاند تارے ملا ایک نہار
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۷).
عشق سیں دل میں کدورت کب ہے
آگ سیتی کیا چلے خاشاک کا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳).
دردِ دل کس سیں کہیں گوشۂ تنہائی میں
کوئی غمخوار ہے اپنا نہ کوئی یار اپنا
(۱۸۹۰ ، جرات ، د ، ۷۷). [سے (رک) کی قدیم شکل].

سین (۱) (ی مع) امث.
فوج (پلیٹس). [س : سینا शयन].

سین (۲) (ی مع) امذ.
باز ، شکرہ (پلیٹس). [س : شین सेना].

سَینا (ی لین) امذ.
(پہلوانی) لڑائی کے وقت پہلوان کا اپنے حریف کو گرانے کے لیے اس کی ٹانگوں میں ٹانگ ڈال دینے یا ٹانگ کی آڑ لگا کر دھکا دینے کا داؤ ، اڑنگا. اور سامنے کے آٹھ پیچ یہ ہیں ، شیر زد ... دھوبی پاٹا ، سینا ، چکر سلطانی. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۳۶). [رک : سین (۳) + ا (زائد)].

سینا (۱) (ی مع).(الف) ف م.
سُوئی دھاگے وغیرہ کے ذریعے کپڑے وغیرہ کے ٹکڑوں کو جوڑنا سلائی کرنا ، ٹانکنا.
بھی یوں سیوں کا اس یہ پیکاں تیر
جو سوئی سات سینا ہے درزی حریر
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۵۰۳).
سینے جنوں کے ہاتھ سے ناصح نے یوں کہا
کب تک ترا میں ہائے گریبان سیا کروں
(۱۷۸۲ ، دیوان محب (ق) ، ۱۲۷).

گو خارِ غم ہیں سوزن و آہ و فغاں ہے تار
لیکن جگر کے تار کو کب سینی جان ہے
(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۵۳). ایک کپاس بوتا ہے دوسرا اسے کاتتا ہے تیسرا بُنتا ہے چوتھا سیتا ہے. (۱۸۹۳ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۷۰).
ایک تن پہ ہو ریشمی پوشاک
ایک سیتا ہو اپنے جیب کے چاک
(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۵۱). (ب) امذ. **سینے کا کام ، سلائی ، سیون ، سینا سلانا ، سلائی کا کام.** فارغ ہوتی ہے تو کبھی سینا لے بیٹھتی ہے. (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۳۰). سپاہیوں کی عورتیں بڑی کارگزار ہوتی تھیں ، کاتنا ، سینا ، پرونا اور ہر قسم کی دستکاریاں جانتی تھیں. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۲۶). [س : سیو श्येन].

--- پرونا (--- کس پ ، و مع).(الف) امذ.
سلائی کا کام ، سینے سلانے کی چیز. کچھ نہیں تو پھر اس طرح کا ہو گا کہ جب کوئی آیا مستورات کو ایک طرف کر دیا وہ وہاں اپنے سینے پرونے کا کام کرتی رہیں ... جب وہ گیا تو پھر نکل بیٹھیں. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۹۰).
سینا پرونا عورتوں کا خاص ہے ہنر
درزی کی چوریوں سے حفاظت یہ ہو نظر
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۳۳). نظر کمزور ہو گئی تو سینے پرونے کا کام بند ہو گیا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۲۷). (ب) ف م. **سلائی کا کام کرنا ، سینا سلانا.** محمودہ نے حسن آرا کے تمام تر تعجب کا یہی جواب دیا کہ یہ سب کچھ میرا ہی کیا دھرا ہے اور میرا ہی سیا پرویا ہے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۶). [سینا + پرونا (رک)].

سینا (۲) (ی مع) امذ.
۱. رک : سینہ.
ہن موکہ ایس نہ دس کر آیا
سینا اس دکھ سوں بھر کر آیا
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۸).
ناوکِ بیداد سے غربال سینا ہو چکا
اے فلکِ پیر خدا اب رحم کیتا ہو چکا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۳). [سینہ (رک) کا ایک املا].

--- بَھر بَھر کے آنا محاورہ (قدیم).
دل بھر آنا ، غمگین ہو جانا ، رنجیدہ ہونا.
فلک تا دیکھ سکہ جکوں کیا ہے جھل سوں یو گھاتاں
سینا بھر بھر کہ آیا ہے اتا کر یاد وو باتاں
(۱۷۳۶ ، قادر ، قدیم بیاض ، ۳۲).

--- پسنا محاورہ (قدیم).
زحمت اٹھانا (دکنی اردو کی لغت ، ۲۵۲).

--- پَھٹنا / پُھوٹنا محاورہ (قدیم).
نہایت صدمہ ہونا ، بہت ملال ہونا.

سو چوندھیر تھیں شور ایسا اٹھا
مرغ یا دھرت کا سو سینا پھوٹا
(۱۵۶۴ ، شوقی حسن ، د ، ۱۰۹).

ستی سو گیا سب سینا پھوٹ کر
فکر سوں کلیجہ پڑیا ٹوٹ کر
(۱۶۴۵ ، مینا ستونتی ، ۱۲۳).

دیکھا جو مد سیں گزرا ان کوفیوں کا کینہ
کیوں کر کہوں شہادت پھٹتا ہے غم سیں سینا
(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۱۳).

---سخت کرنا محاورہ (قدیم).
دل کو مضبوط کرنا (دکنی اردو کی لغت ، ۲۵۲).

---کوٹنا محاورہ.
ماتم کرنا ، صدمے سے چھاتی پیٹنا.

سینا غم سیتی کوٹ لینے لگیا
کر اوس ناز کوں یاد رونے لگیا
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۴۴).

ہوا دل ٹکڑے ٹکڑے پھوٹ نیوں پھوٹ
لگی پڑنے کوں سر اپنا سینا کوٹ
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۴۸).

---گھٹ رہنا محاورہ.
بہت رنجیدہ رہنا ، غمگین ہونا.

کیوں کر رہوں سینا گھٹ
روں لاگے ہوں سیٹ
(۱۶۹۰ ، جنگ نامہ شاہ محمد ، اردو شہ پارے ، ۲۶۳).

---مارنا محاورہ.
رک : سینا کوٹنا.

یکیلا دیکھی اس کو چشمے کنار
ہلا لے کو روتی سینا مار مار
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ روح افزا ، ۲۷).

سینا (۳) (ی مع) امذ.
۱. **ملک شام میں ایک پہاڑ کا نام جسے طُور اور طُورِ سینا بھی کہتے ہیں اسی پہاڑ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خاطر تجلی ربانی ہوئی جس سے پہاڑ جل کر سرمہ ہو گیا اسی پہاڑ پر حضرت موسیٰ خداوند عالم سے ہم کلام ہوئے.** توریت میں ہے کہ اللہ آیا سینا سے اور چمکا ساعیر سے اور بلند ہوا جبل فاران سے پس آنا اللہ کا سینا سے بعث حضرت موسیٰ علیہ السلام مراد ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۸۰).

شررِ عشق جو تھا سینۂ سوزاں میں نہاں
عالم افروز ہوا جلوۂ سینا ہو کر
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۸۱). [ع : سینا].

سینا (۴) (ی مع) امذ.
سانپ کی ایک قسم جو بہت زہریلا ہوتا ہے اور جس کا کالا پانی نہیں مانگتا. سینا اور سیرا آتشی سرخ رنگ دس گرہ کا لنبا (لمبا) ہوتا ہے ... اچھل کر کاٹا کرتا ہے. (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۹۴). [مقامی].

سَینا (ی مج لین ی لین) امث.
فوج ، گروہ ، جتھا ، سپاہ. سری کرشن چندر آنند کند کے پہنانا پور پہنچتے پہنچتے ہی تمام سب راجہ بھی اپنی اپنی سینا لے بھیٹ سہت آ پہونچے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۹۳). سوام کاد تک ہر بھدر اور بہوت پریت ساری سینا موجود ہے. (۱۸۷۴ ، طلسم گوہر بار ، ۲۳۹).

کالی سینا کے ہیں سپاہی
ایک سی صورت ایک سیاہی
(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۹۳).

اپنی ذات میں راجا تھے ہم ، اپنی ذات میں سینا تھے
طوفانوں کا ریلا تھے ہم ، بگولوں کی سینا تھے
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۲۰). [س : सैना].

---پت / پتی (---فت پ) امذ.
سپہ سالار ، فوج کا سردار ، کماندار ، کمانڈر. کسی کو سینا پت بنائے راجہ ہو راج رتن سے کھیل کھیلنے لگے اور پیچھے آنکھ بھولا. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۶۳). میواڑ کے سورما اپنے سینا پتی کی مدد میں ایسے جان توڑ کر لڑے کہ ہلدی گھاٹ کے پتھر شنگرف ہوگئے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۶۶۲). سہامنتری جھوٹ بولتا ہے سینا پتی جھوٹ بولتا ہے اخبارات جھوٹ بولتے ہیں آل انڈیا ریڈیو جھوٹ بولتا ہے. (۱۹۶۶ ، ساقی ، ستمبر ، ۳۵). [رک : سینا + س : پتی पति].

---پلٹنا محاورہ.
حالت بدل جانا ، تلپٹ ہو جانا. دلہن جان اجو سینا ہی پلٹ گئی ہوں ہائے. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۳ : ۲۲۸).

سینا (۱) (ی مج) ف م اسینہا.
۱. **پرندوں کا انڈوں کو پروں سے گرمی پہنچانا.** جب یہ مرغ انڈا دیتا ہے اور سینا ہے تب چودہ روز تک دریا تھما رہتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۶۹). کوئل کی طرح بتیا اس کے گھونسلے میں چالاکی سے انڈے دیجاتا ہے یہ بچاری اپنے سمجھ کر ان کو سیتی اور بچوں کو پرورش کرتی ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۷۳).

انڈے دیتے اور انہیں سیتے ہیں یہ
اور اپنے بچوں پر ہیں مہرباں
(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۲۹). اے انڈوں پر بیٹھنا بھی ہو گا یا یہ کہ انڈے سے جائینگے. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس ، ۲۶). ۲. **پالنا ، پرورش کرنا ، حفاظت کرنا.** ہم کمہاں کے ایسے آئے ہیں کہ پرائے جھمیلوں کو سیتے رہیں. (۱۹۴۴ ، افسانچے ، ۲۲۶). ۳. **پوجنا ، پرستش کرنا ، عبادت کرنا.**

سچے رام کو چھاڑ کر سیویں ستی اُوت
آپ بچارے مر گئے جن سے مانگیں پُوت
(؟ ، کبیر (فرہنگ آصفیہ)). [رک : سیونا].

سینا (۲) (ی مج) امذ. امذ.
فوجی افسر ، سپہ سالار ، گاؤں میں محاصل جمع کرنے والا افسر (پلیٹس). [س : سینک सैनिक].

سینا (۳) (ی مج) ف م (قدیم).
رک : سہنا.

سنے لیں کے مجنوں دکھیں تب سینا
سو لیلیٰ کی خاطر وہ کیا کیا کیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۵). [سہنا (رک) کا قدیم إملا].

سینا نینی / سَینی (ی لین / ی لین) امث.
اشارہ و کنایہ ، باہم آنکھیں لڑنا ، آنکھ مارنا ، عشوہ سازی کرنا (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). [رک : سین (۱) + ا ، حرفِ اتصال + نینی / سَینی (تابع)].

سینائی (ی مج نیز مج) امث.
منہ سے بجانے کا ایک ساز ، نفیری ، سرنائی ، شہنائی. یہ ساز سینائی ہے کہ جو ہمراہ نوبت کے بجتی ہے. (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۲۹۲). شہنائی:- اصل میں سینائی ہے اور بوعلی سینا کی ایجاد ہے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۰۷). [شہنائی (رک) کا بگاڑ].

سینْب (ی مج ، غنہ) امذ.
رک : سیبھ. سینْب ... ڈیڑھ دام. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۸). [سیب (رک) کا ایک إملا].

سُیَنْبَر (ضم س ، فت ی ، مغ ، فت ب) امذ.
رک : سوئمبر. جب راجا چاہتے تھے ... موتی یا پُھول کا ہار اس کی گردن میں ڈال دیتی اس رسم کو سُیَنْبَر کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۲). [سُوئمبر (رک) کا ایک تلفظ].

سینْبَل (ی مج ، مغ ، فت ب) امذ.
۱. سیمل (رک) کے درخت کا سُرخ تیرگی مائل پُھول. سینْبل پنج برگی ہر برگ کی درازی دس اور چوڑائی تین انگشت ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۵). **۲. رک : سیمل ، ایک بڑے کانٹے دار درخت کا نام جس سے ریشمی کپاس حاصل کرتے ہیں اسے بطور دوا بھی استعمال کیا کرتے ہیں.** سینْبل بڑا درخت ہوتا ہے ... روئی بہت گرم اور نرم ہوتی ہے. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۲۰۳). بہت مشہور کتان وہ ہیں جو کتلہ کو کو ، سینْبل پتیاں اور مدار کے پھلوں میں سے نکلتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۲۶۳). [رک : سیمل].

--- کا مُوسْلَہ امذ.
سیمل (رک) کی جڑ. سینْبل کا مُوسلہ ، سیمل کی جڑ ہے جس طرح سیمل کی دو قسمیں ہیں اسی طرح ان دونوں کے مُوسلے بھی الگ ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۵۳۳).

سینْبَھر (ی مج ، مغ ، فت بھ) امذ.
ایک درخت. سینْبھل ، سیمل ، سنْبل. تو میرے حق میں ایسا نکلا جیسے طوطے کے حق میں سینْبھر. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۳۶) [سینْبھل (رک) کا ایک إملا].

سینْبَھل (ی مج ، غنہ ، فت بھ) امذ.
۱. رک : سینْبل ، ایک درخت نیز اس کا پُھول.

پیلو ، پاکھر ، ترما ، سینْبھل ، کچنار ، سنبھالو ، بڑ ، پیپل
کیا ابر ، ہوا ، کیا برق گھٹا ، کیا بادل ، کیا جل اور تھل

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸).

وہ سُرخی میں سینْبھل کے گل بے عدیل
دکھاتے ہیں لطفِ ریاضِ خلیل

(۱۸۹۰ ، کتابِ مبین ، ۱۶۳). خُشک ہونے پر جب پھٹتا ہے تو اس کے اندر سے سینبھل کی رُوئی کے مانند رُوئی نکلتی ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۰). کیفیت کا یہ عالم تھا کہ جیسے کوئی دل کے چاروں طرف نرم پروں سے سہلا رہا ہو یا سینبھل کی بنی ہوئی روئی کے گالے سینے سے گُزر رہے ہوں. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۹). **۲. کپاس ، رُوئی ، ریشمی کپاس.** اُبر ! اس تکیے کی سینْبھل میں سے پاکستانی کرنسی نکلی تھی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۳۲۰). [سینْبل (رک) کا ایک إملا].

سینْبھ (ی مع ، غنہ) امث (قدیم).
رک : سیبھ.

ہمیں سیو کاں توں گسائیں اہے
ہمیں سینْبھ تو ابر سائیں اہے

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۹۲). [سیبھ (رک) کا قدیم املا].

سَیْنْبُھور (ی لین ، غنہ ، سک ب ، و مع) صف. صف.
رک : سنْبھور. سینْب بُور (سنْبون) ترنکار درشت اگوچر سینا کا راس میں سیرا ہوتا ہے رُوپ ، جیوں کی خش خش دریا میں چوب. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۲). [سنْبور (رک) کا ایک املا].

سینْبھی (ی مع ، مغ) امث.
رک : سیبی.

سدا ہے سو بھرپور دریا کوں جل
شرف ہے سینْبھی کوں سو موتی بدل

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۷۳).

اُبھے تُج سمد بیچ سینْبیاں سماں
دھرت سات بلوٹ نو آسماں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲).

رتن تعریف کے تیرے بکھیر دیکھ نادر میں
دراں سمدر کے جالا جوں سوں سینْبیاں کے گھراں بکڑے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۷۹). سینْبی واجب ہے موتی ہونے کونہ (۱۷۳۰ ، ارشاد السالکین ، ۱۵). کہیں سینْبیاں پک رہی ہیں کہیں جاٹ والوں کی آوازیں گُونج رہی ہیں. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۱۹). [سیبی (رک) کا قدیم إملا].

سینْت (ی مع ، غنہ) م ف.
۱. مُفت ، بلا قیمت ، پھوکٹ میں ، بن داموں (فرہنگِ آصفیہ). **۲. بے وجہ ، ناحق.**

تمھارا ہو بانڑیاں سینٹ مجھے مت ڈراؤ
میرے سہاؤرس اس لیکھے ہے تم اس کو کہاؤ
(١٨٢٩ ، نظم رنگین ، ٥٣).
اے رشکو چمن سینٹ اے میں نہ کہوں گا
ہرگو گُلِ تر تیرے کفِ پا کو بنایا
(١٨٦٤ ، رشک ، ک ، ٤٦). [مقامی].

سینْٹ (ی مع ، غنہ) امث.
سینتنا (رک) سے ماخوذ (تراکیب میں مستعمل). اپنے آپ کو سینٹ سینٹ کر نہ جانے کس دن کے لئے بچا رہے ہیں. (١٩٨٠ ، حرف حق ، ١٣).

---رَکْھنا محاورہ.
بچانا ، بچا کر رکھنا ، جُگا کر رکھنا ، حفاظت سے رکھنا. کون بات سہری ہے کسی جانے کون معشوقہ کے واسطے سینٹ رکھی جائے. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ٦٩).

---سانْت کَر رَکْھنا محاورہ.
حفاظت سے رکھنا ، علیحدہ کر کے رکھنا ، بچا کر رکھنا ، جمع کر کے رکھنا. صبح کا بچا بچایا روٹی کا ٹکڑا جو ماں سینٹ سانت کر رکھتی ہے وہ کھایا پیا اور تختی لے کر بیٹھی ، چراغ جلے تک لکھتی رہی. (١٩١٠ ، لڑکیوں کی انشا ، ٥١).

---سینْٹ کَر م ف.
حفاظت سے ، الگ الگ ، جوڑ جوڑ کر. اس نے تو سینٹ سینٹ کر ایک ایک کاگج ضرور پڑھ لیا ہو گا. (١٩٨٧ ، شہاب نامہ ، ٢٦٥).

---سینْٹ کَر رَکْھنا محاورہ.
رک : سینت رکھنا. یوں تو جس دن سے بھتیجی بیٹی بنی اُسی دن سے گلہری کے گودڑ کی طرح ایک ایک چیز سنجیدہ نے سینٹ سینٹ کر رکھنی شروع کر دی. (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ٢٣٣). ہمارے ملک کی ماؤں نے اپنے بچوں کی خاطر انہیں سینٹ سینٹ کر رکھا ہے. (١٩٨٦ ، اردو گیت ، ١٩٨).

---کَر/کے رَکْھنا محاورہ.
رک : سینت رکھنا ، حفاظت سے رکھنا.
طاقِ ابرو میں ترے سجدے کیے ہیں ہم نے
سینٹ کر رکھا ہے ایمان بڑی مشکل سے
(١٨٩٥ ، دیوان راسخ دہلوی ، ٢٦٠). میری دلائی بھی لے گئے خیر سینٹ کر رکھ دیجیے. (١٩٢٣ ، الشائے بشیر ، ٢٥٨). لوگ خُوبصورت سمجھ کر سینٹ کر رکھ لیتے ہیں اور کبھی اپنے درمیان سے جُدا نہیں کرتے. (١٩٨١ ، سفر در سفر ، ٤٣).

---میں م ف.
مُفت ، بلا قیمت (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

---میْنْٹ (میں) م ف.
سینٹ میں (رک) کی تکرار (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات).

سَیْنْتالِیس (ی لین ، مغ ، ی مع) صف ؛ امذ.
چالیس اور سات کا مجموعہ (٤٧). گیارہ سو سینتالیس ہجری میں ... شیخ محمد علی حزیں علیہ الرحمۃ ایران سے ... تشریف لائے. (١٨٠١ ، گلشن ہند ، ٢٣). سینتالیس گز فی منٹ کے حساب سے چار میل مسافت ڈھائی گھنٹے میں طے کرتے تھے. (١٩٤١ ، ذکر یار چلے ، ٢٣٥). [پ : سنتالیس सततालीस].

سَیْنْتالِیسْواں (ی لین ، مغ ، ی مع ، سک س) صف.
بلحاظ ترتیب چھیالیس کے بعد کا (عدد) (پلیٹس). [سینتالیس (رک) + واں ، لاحقۂ ترتیب عددی].

سَیْنْتالِیسْوِیں (ی لین ، مغ ، ی مع ، سک س ، ی مع نیز مع) صف.
جو بلحاظ ترتیب چھیالیس کے بعد آئے. سینتالیسویں تعریف حقیقی دوپہر کی. (١٨٣٩ ، رسالہ اعمال کرہ (فہرست) ، ٩). بعض مُفسدوں کی سرکشی سے قصبہ مذکور (سنبھال) میں سینتالیسویں سال جلوس عالمگیری میں شہید ہوئے. (١٩٤٢ ، فرحت الناظرین ، ١٩١). [سینتالیس + ویں ، لاحقۂ ترتیب عددی].

سَیْنْتْنا (ی لین نیز مع ، غنہ ، سک ت) ف م.
١. **حفاظت اور ترتیب سے رکھنا ، سنگوانا ، اکٹھا کرنا.** جہیز صندوقوں میں سینٹ دیا. (١٩٣٦ ، راشد الخیری ، گرداب حیات ، ٤٣). ٢. **بچا کر رکھنا ، استعمال سے پرہیز کرنا ، جوڑنا ، الگ کرنا ، سنبھالنا.**
گُلابی سینٹ مت ساقی کہ سارا کام بہ جاوے
پیالہ تشنگی سے بے کی مونہہ کو کھول رہ جاوے
(١٧٨٠ ، کلیات عجائب (ضیا برہانپوری) ، ٨٠). اسباب کا اٹھانا، بٹھانا ، سینتنا ، سنبھالنا ... گھر والی کے سُگھڑاپے پر منحصر ہے. (١٨٦٣ ، نصیحت کا کرن پھول ، ١٥). ٣. **سنبھال کر جتن سے رکھنا.** ان کی لاشیں دو طرح سے سینتی سنواری جاتی ہیں. (١٨٤٨ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ٢ : ٣١٩). ٤. **جمع کرنا ، یک جا کرنا ، سمیٹنا.** اُدھر تُم سدھارے اور میں نے چیز بست کو سینتنا شروع کیا. (١٨٩١ ، ایامیٰ ، ٤١). [سینٹ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سَیْنْتِیس (ی لین ، مغ ، ی مع) صف.
تیس اور سات کا مجموعہ (٣٧) ، تین کم چالیس. سورت جاثیہ مکی ہے سینتیس آیت کی. (١٧٩٠ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ٩٤٣). سینتیس کیے خالی جمع کرو. (١٨٤٣ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ٣ : ٩٠٩). جوانی سے لے کر چھتیس سینتیس سال کے اندر اندر کے مزدور کام کرتے ہیں. (١٩٤٣ ، جہان دانش ، ١٩٦). [پ : سنتیس सत्तअत्ताीस].

سَیْنْتِیسْواں (ی لین ، مغ ، ی مع ، سک س) صف.
وہ جو بلحاظ ترتیب چھتیس کے بعد آئے. سینتیسواں لکچر ... ایجوکیشنل کانفرنس کے پندرھویں سالانہ جلسے میں بمقام کلکتہ ... دیا گیا. (١٨٩٩ ، لکچروں کا مجموعہ ، ٢ : ٣١٢). [سینتیس (رک) + واں ، لاحقۂ ترتیب عددی].

سَینتیسنْوِیں (ی لین ، مغ ، ی مع ، سک س ، ی مع) صف.
بلحاظِ ترتیب چھتیس کے بعد کی، سینتیس سے منسوب یا متعلق. سینتیسویں فصل. (؟ ، رسالہ مساحت ، ۱۶۲). [سینتیس (رک) + ویں ، لاحقۂ ترتیب عددی].

سَینْ تِیفِک (ی لین ، سک ن ، کس ت ، ی مغ ، کس ف) صف.
سائنٹفک ، سائنس کا ، سائنس کے متعلق ، سائنسی ، سائنسیاتی. متعلقہ سین تیفک سوسائٹی بہار از مطبع چشمہ نور. (۱۸۶۸ ، اخبارالاخیار ، ۹). [انگ : Scientific].

سَینْٹی مِیٹَر (ی لین ، سک ن ، ی مع ، فت ٹ) امذ ؛ سینٹی میٹر.
لمبائی ناپنے کا ایک انگریزی پیمانہ جو میٹر کے سویں حصے کے برابر ہوتا ہے ، اعشاری پیمانہ اگر (ٹ) ڈائنون میں محسوب ہو اور (ک) گرام فی سینٹی میٹر ہو تو رفتار سینٹی میٹر فی ثانیہ حاصل ہو گی. (۱۹۳۱ ، طبیعیات عملی (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳). [انگ : Centimetre].

سینْتھیٹِک (ی مج ، سک ن ، ی مع ، کس ٹ) صف.
مصنوعی ، کیمیاوی طریقے سے تیار کیا ہوا. اس وقت دنیا میں سینتھیٹک ریشے کی مختلف مصنوعات بنائی جارہی ہیں. (۱۹۸۹ ، جنگ ، ۲۲ فروری (خواتین کا صفحہ)). [انگ : Synthetic].

سینیٹ (ی مج ، کس مج ن) امث ؛ سینیٹ ؛ سینات.
۱. قدیم روما کی مجلس عمائد یا اکابر جسے قانون سازی اور فیصلۂ خصومات کے بھی اختیارات حاصل تھے. کُل اختیارات سینیٹ یعنی مجلسِ شرفاء اور رعیت کو حاصل تھے. (۱۸۷۳ ، تاریخ سیرالمتقدمین ، ۲ : ۱۱). سینیٹ میں ایتھنز کی دس قوتوں کے پچاس پچاس نمایندے شریک تھے. (۱۹۲۳ ، نگار ، کراچی ، مارچ ، ۱۹۹). **۲. مجلس قانون ساز کا ایوانِ بالا.** ملکی معاملات کے متعلق عملی اختیارات ایک عیسائی مجلس سینات کے ہاتھ میں رہنے دے. (۱۹۰۹ ، ارتقائے نظم یورپ ، ۱ : ۲۰). امریکہ میں سینیٹ جوابدہی (Accountiability) کا اعلیٰ ترین ادارہ ہے. (۱۹۸۷ ، درِ آگہی ، ۶۸). **۳. یونیورسٹی کی مجلس منتظمہ یا مجلس عاملہ.** ڈاکٹر صاحب رجسٹرار کمیٹی کارکن میں منظور ہو گئے ، مگر سینیٹ میں ہوئے باقی ہیں. (۱۸۷۶ ، مکتوبات آزاد ، ۶۳). ہندوستان کے تمام صوبوں میں صرف تین مسلمان جج بنائے گئے تھے یونیورسٹیوں کی سنڈیکیٹ اور سینیٹ کی مجالس کا تو گویا دروازہ ہی بند تھا. (۱۹۳۳ ، حیاتِ محسن ، ۱۲۷). ۹ ستمبر ۱۹۵۰ کو جامعۂ عثمانیہ کی نئی تنظیم یافتہ سینیٹ کو بحیثیت چانسلر مخاطب کرتے ہوئے ... فرمایا تھا. (۱۹۶۹ ، اردو حقیقت کے آئینے میں ، ۵۶). [انگ : Senate].

سِینْٹ (ی مع ، غنہ) امذ.
ٹھگوں کی زبان میں پُھول کو کہتے ہیں (مصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۱۱). [مقامی].

سینْٹ (۱) (ی مج ، سک ن) امذ.
خوشبو ، باس ، بُو ؛ (کنایۃً) ولایتی طرز کا عطر. مُنہ پر لگایا پوڈر بالوں میں سینٹ ڈالا. (۱۹۰۹ ، خُوبصورت بلا ، ۲۱).

گئے وہ دن کہ چمپا اور نرگس کی بہاریں تھیں
بس اب یا سینٹ ہے اس انجمن میں یا لونڈر ہے

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۹۲). سینٹ کی شیشی نکالنے کے لیے سنگھار میز کی ایک دراز کھولی تو اس کے کونے میں پڑے ہیرے کے پری چھم چمک اٹھی. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۲۲۸). [انگ : Scent].

سینْٹ (۲) (ی مج ، سک ن) امذ.
۱. امریکہ کے ایک کم قیمت سکّے کا نام ، ڈالر کا سواں حصہ. ۱۰ ملس = ۱ سینٹ س ، ۱۰ سینٹ = ۱ فلورن ف ، ۱۰ فلورن = ۱ پونڈ کے پ. (۱۸۵۶ ، علمِ حساب ، ۱۹۳). [انگ : Cent].

سِینْٹ (ی مج ، غنہ) امذ.
ولی ، بُزرگ ، خدا رسیدہ. جو اس مبارک شہادت کو گوارا کرے گا اس کا نام سینٹ لوگوں کی فہرست میں لکھا جائے گا. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۹۱). اسی نے مقام میلاپور میں سینٹ تھامس کی قبر بھی دیکھی. (۱۹۳۵ ، خطباتِ گارساں دتاسی (ترجمہ) ، ۲۸). [انگ : Saint].

سینْٹھا (ی مج ، مغ) امذ ؛ سینٹھا.
سرکنڈا ، ایک قسم کی پتاور ، سرا. سرکنڈا جس کو سینٹا کہتے ہیں اس کے جُھنڈ مشہور ہیں (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۶۱). ایک ہاتھ میں بستہ اور بغل میں تختی تھی دوسرے ہاتھ میں مٹی کی دوات اور سینٹھے کا قلم. (۱۹۳۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۲۹). [مقامی].

سینیٹَر (ی مج ، کس مج ن ، فت ٹ) امذ ؛ سینیٹر.
سینیٹ کا رُکن ، رُکنِ سینیٹ. وہ اپنے آبائی وطن سے سینیٹر کی حیثیت سے مُنتخب ہوئے (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ جنوری ، ۵). [انگ : Senator].

سینْٹَر (ی مج ، سک ن ، فت ٹ) امذ ؛ سنٹر.
مرکز ، اجتماع گاہ. دورانِ امتحان ... سینٹر تک آتے وقت ان کا چہرۂ مبارک نظر آگیا. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳ اگست ، ۵). [انگ : Centre].

ـــ فارْوَرْڈ (ـــ سک ر ، فت و ، سک ر) امذ.
فٹبال اور ہاکی وغیرہ کے کھیلوں میں اگلی لائن کے بیچ کا کھلاڑی. وقفہ کے بعد پاکستان نے اپنے سینٹر فارورڈ حسن سردار ... کو تبدیل کر دیا تھا. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۵ اکتوبر ، ۱۰). [انگ : Centre-Forward].

ـــ ہاف امذ.
فٹ بال اور ہاکی وغیرہ کے کھیلوں میں درمیانی لائن کے بیچ میں کھیلنے والا کھلاڑی. وقفہ کے بعد پاکستان نے اپنے سینٹر فارورڈ حسن سردار اور سینٹر ہاف ایاز محمود کی جگہ فرحت اور اشتیاق کو تبدیل کردیا تھا. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۵ اکتوبر ، ۱۰). [انگ : Centre-Half].

سینٹرل (ی مج ، سک ن ، ٹ ، فت ر) صف ۔ اسینٹرل.
مرکزی ، درمیانی ، متوسط (نوراللغات). [انگ : Central].

سینٹیفک (ی لین ، سک ن ، کس ٹ ، ف) صف ۔ اسائنٹیفک.
سائنس سے متعلق ، سائنسی . بہت سے مضامین پُرزور عبارت میں اخبار سینٹفک سوسائٹی میں درج ہوئے ہیں. (۱۸٦۸ ، مقالات محمد حسین آزاد ، ۲ : ۳۰۹). [انگ : Scientific].

سینٹنا (ی مج ، مغ ، سک ٹ) امذ.
(تھک) وہ آواز جو سونے میں یا گلا گھونٹتے وقت آدمی کے منہ سے نکلے (مصطلحات ٹھگ ، ۱۱۱). [مقامی].

سینٹوریم (ی مج ، کس مج ن ، و مج ، کس ر ، فت ی) امذ.
دارالصحت ، تپ دق وغیرہ کے مریضوں کے علاج کا مرکز. سینٹوریم کا بڈھا سپرنٹنڈنٹ میرا دوست ہے. (۱۹٦۸ ، ماں جی ، ۲۷۰). [انگ : Sanatorium].

سینٹی (ی مج ، مغ) امث.
رک : سینٹی. اور ایک سکر اوس دشمن خدا کا جس سے اوس نے ... جاہلوں اور باطل والوں کو شکار کیا ہے سینٹی اور راگ کا سننا ہے. (۱۸٦٦ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۵۷). [سینٹی (رک) کا ایک املا].

سینٹی گریڈ (ی مج ، سک ن ، کس مج گ ، ی مج) صف.
جس میں سو درجے ہوں یعنی سیلسیس (Celsius) تپش پیما کے درجے جن میں نقطۂ انجماد صفر اور نقطۂ جوش ۱۰۰ درجہ ہوتا ہے. حرارت .. ہر سونیٹ میں ایک درجہ سینٹی گریڈ سے کچھ زیادہ پائی جاتی ہے. (۱۹۰۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۵۲). یہ وائرس درجۂ حرارت ۸۰ سینٹی گریڈ پر ۱۵ سے ۳۰ منٹ میں ہلاک ہو جاتا ہے. (۱۹۷۸ ، بستۂ معلومات مرغبانی ، ٦). [انگ : Centigrade].

سینٹی میٹر (ی مج ، سک ن ، ی مج ، فت ٹ) امذ.
رک : سینٹی میٹر. کنارک کے مندر میں ایک کڑی سات میٹر اور بیس سے پچیس سینٹی میٹر گہری پائی جاتی ہے. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۳٦۷). ایک میٹر میں ایک سو سینٹی میٹر ہوتے ہیں (۱۹۸۸ ، ریاضی ، ۲۳). [انگ : Centimeter].

سینٹھا (ی مج ، مغ) امذ ، سینٹھا.
سرکنڈا ، سینٹا ، ایک قسم کی جھاڑ. ایک بالشت یا زیادہ کے فرق سے پھر اس پر گھاس بچھا کر سینٹھے کی پٹیاں ڈالتے ہیں اور بدستور بندش باندھتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۹). کاڑھے خاں چونکہ گھر میں کچھ نہ تھا ، تازیانہ کی جگہ سینٹھا ہاتھ میں لے کر سوار ہوئے. (۱۹۲۱ ، کاڑھے خاں کا دُکھڑا ، ۱۲). اسے سینٹھوں کی طرح توڑ ڈالا گیا. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۲ : ۵۸۹). [سینٹا (رک) کا ایک املا].

---سُٹّی پاس نہیں ، چلے چھپر بنوانے کہاوت.
جب کسی کام کا متعلقہ ساز و سامان موجود نہ ہو اور اس کو شروع کرنے کا تہیہ کیا جائے تو اس موقع پر یہ کہاوت استعمال کرتے ہیں ، بغیر مال و اسباب کوئی کام نہیں ہو سکتا ، پہلے ضروری چیزیں مہیا کی جائیں پھر کام کا ارادہ کیا جائے. یہ میراں وقت نہیں ہے لہذا مداخلت خلاف قانون ہے ، چلیے ہوا کھانیے بڑی مشکل سے اجازت ملی تو سینٹھا سُٹّی پاس نہیں چلے چھپر بنوانے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱٦ ، ۳۲ : ٦).

سینٹھی (ی مج ، مغ) امث.
رک : سینٹھا (پلیٹس). [مقامی].

سینجلی (فت س ، ی ، سک ن ، فت ج) صف.
روشن ، واضح (یہ لفظ ، نادِ علی کے ایک مصرعے میں استعمال ہوا ہے جہاں اس کے یہ معنی ہیں).

مردی جو پوچھے تو علی تھے جا پوچھ
اسرار جھپے سینجل تھے جا پوچھ
(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۳).

لاسیف تیغ تیرا رُتبہ ہو لافتیٰ تجھ
یا مظہرالعجائب درجہ سینجل ہے
(۱٦۳۵ ، بیاض مراثی ، ۲۱۸). [ع : (ج ل ل)].

سینجی (ی مج ، مغ) امث.
ایک قسم کا پھلی دار پودا جو مویشیوں کو چارے کے طور پر دیا جاتا ہے. سوڈان گھاس کی بجائے پھلی دار چارہ از قسم سینجی ... بوئی جائے. (۱۹٦٦ ، چارے ، ۱۳۲). سینجی ، برسیم اور شفتل یا دیگر پھلی دار اجناس کے بعد کپاس کی کاشت کرتے وقت نائٹروجنی کھاد کی مقدار میں کمی ہو سکتی ہے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، یکم مئی ، ۳). [مقامی].

سینچائی (ی مج ، مغ) امث ۔ اسینچائی.
۱. کھیت یا باغ وغیرہ میں پودوں اور درختوں کو پانی دینے کا کام ، آبپاشی. آبپاشی یا سینچائی کے وقت درختوں کی قسموں کا لحاظ رکھنا بھی ضرور ہے. (۱۸۹۱ ، کسان کی پہلی کتاب ، ۳ : ۳۳). ۲. (کاشت کاری) کھیت میں پانی پہنچانے کی اُجرت (اب و ، ٦ : ۱٦۱). [سینچنا (رک) کا حاصل مصدر].

سینچری (ی مج ، سک ن ، فت چ) امث.
سو سال ، صدی ؛ (کرکٹ) سو رن ، سو کا کوئی سٹ. حنیف محمد پاکستان کا واحد کھلاڑی ہے جس نے ہر ملک کے خلاف سینچری بنائی. (۱۹٦۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳ نومبر ، ۵).

جب سینچری کے موڈ میں آیا کوئی غریب
بدلے ستم شعار نے بولر نئے نئے
(۱۹۷۳ ، بزلیات ، ۱۲۳). [انگ : Century].

سینچنا (ی مج ، مغ ، سک چ) ف م ۔ اسینچنا.
کھیت یا باغ میں پودوں اور درختوں کو پانی دینا ، آبپاشی کرنا.

ہے او ہی جے سینچی جی تی را کیے پھول کلیاں جی کوئی
انئے بھیس جو لیاوے دکھاوے یارے سب کا مالی سوئی
(۱٥٦٥ ، جواہرالاسرار اللہ ، ۲۱۲). سینچی دھرتی: یعنی زمینے کہ آن را آبدادہ باشند (۱٥٥۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۹۸).

سینچا کروں گا کیاریاں گلزار دہر میں
قاتل گمان ہے زخم پہ چاہِ عمیق کا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۸). اس کے اُجڑے ہوئے گلزار میں بھی ایک پودا بچ رہا تھا اسے وہ خونِ جگر سے سینچتی رہی . (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۹۳). غالباً یہ «بیدہ» ... کا درخت تھا، اسے دریا کا پانی سینچتا تھا. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب، ۱ : ۴۷۱). [س : سِنْچ (ت) (सिच (ति)] .

سینْچَن ہار (ی مع ، مغ ، فت چ) صف مذ ؛ (مث : سینچن ہاری).
سینچنے والا ، درختوں اور پودوں کو پانی دینے والا.

ایسی کھیتی کیونکہ ہری ہو
جس کی سینچن ہاری مری ہو

(۱۹۳۶ ، لبیب تیموری ، آتش خندان ، ۲۶۵). [سینْچَن (سینچنا (رک) سے) + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

سینْچُونی (ی مع ، مغ ، و مع) امذ.
(آب پاشی) کھیت میں پانی دینے والا مزدور (ا پ و ، ۶ : ۱۶۱).
[سینْچ (سینچنا (رک) سے) + ونی ، لاحقۂ فاعلی].

سینْکْھیا خَط (ی مع ، مغ ، سک خ ، فت خ) امذ.
(رنگ کاری) جھاڑو کی سینک (سینخ) کے مانند رنگ کی بنائی ہوئی باریک لکیر (ا پ و ، ۱ : ۱۵۹). [سینْخ (سینک (رک) کا بگاڑ) + یا ، لاحقۂ صفت + خَط (رک)].

سینْد (۱) (ی مع ، مغ) امث ؛ ← سینْدھ.
وہ کٹاؤ جو چوری کرنے کے لیے دیوار میں ڈالا جائے ، نقب. جہاں چور ہے وہاں سیند بھی موجود ہے. (۱۸۸۶ ، درگیش نندنی ، ۷۶). جب گھر کی جمع پونجی سیند کے راستے نکل جائے تب قرض بانٹنا اچھی نہیں. (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۲). [سینْدھ (رک) کا متبادل اِملا].

ــــ پَڑْنا محاورہ.
چوری کے لیے دیوار میں سُوراخ کیا جانا ، نقب زنی ہونا ، نقب کے ذریعے مال چوری ہو جانا. کئی آدمی باہر سے بولے: کہاں ہے پنڈت جی؟ کوئی سیند پڑی ہے کیا؟ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۲۳۱).

ــــ دینا / لَگانا محاورہ.
چوری کرنے کے لیے دیوار میں سُوراخ کرنا ، نقب زنی کرنا ، نقب لگانا.

تری دیوار میں ہم سیند دیکر اندر آ جاتے
بھلا شب کو اگر در بند ہو جاتا تو کیا ہوتا

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۳۶). شب کو ڈاکوؤں نے چاہا اور دوسری کوٹھری سے سیند دے کر چاہا کہ زیور نکالیں . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۳۱). نقب ، سوراخ ؛ سیند لگانا دیوار پھوڑ کر سُوراخ کرنے کو کہتے ہیں اس کا بہروپ سور ہے جس میں «انگ» لگا کر سرنگ (سورنگ) بنایا گیا ہے. (۱۹۷۱ ، اردو کا رُوپ ، ۳۳۶).

ــــ لَگْنا محاورہ.
رک : سیند پڑنا. اگر مرزا علی رضا کو نہ کوتوالی ہوتی تو دن کو سیند لگتی. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۳۵).

ــــ مارْنا محاورہ.
رک : سیند دینا / لگانا.

گھروں میں اندھیرے میں ماریں وہ سیند
عُصاۃٌ قُساۃٌ وَلا یَرْحَمُون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۳۳).

سینْد (۲) (ی مع ، مغ) امث ؛ ← سینْدھ.
ایک قِسم کی کھجری یا ککڑی (نور اللغات ؛ پلیٹس). [مقامی].

سینْدا (ی مع ، مغ) امذ ؛ ← سینْدھا.
ایک قِسم کا نمک جو کان سے نکلتا ہے، پہاڑی نمک ، لاہوری نمک. اگر اسی رنگ میں کپڑے دھونے کا سوڈا اور سیندا نمک ڈال کر آگ پر گرم کر کے اِستعمال کیا جائے تو رنگ پُختہ ہو جائے گا. (۱۹۳۶ ، کاغذ بنانا ، ۹۱). لال : سُرخ ، سیندا نمک (لال نمک) سیندور (لال رنگ کا ایک بُرادہ). (۱۹۷۱ ، اُردو کا رُوپ ، ۳۳۶). [س : سیندھو सैंधव].

سینْدُر (ی مع ، مغ ، ضم د) امذ.
رک : سینْدُور.

دیکھ پڑتا ہے کبھی رشتہ اندھیری رات میں
اوس پری کی مانگ میں البتہ سیندُر چاہیے

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۸۹). [سینْدُور (رک) کی تخفیف].

سینْدُری (ی مع ، سک ن ، ضم د) امث.
(ٹھگی) مونگا (دکنی ٹھگوں کی اصطلاح) (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۱۹۵). [مقامی].

سینْدْنا (ی مع ، غنہ ، سک د) ف م ؛ ← سینْدھنا.
پانی نکالنا ، پانی کھینچنا ؛ چُھپی ہوئی چیز برآمد کرنا. اِستنباط کا لفظ مشتق نبط سے ہے ، نبط پانی کو جو باؤلی کھودنے بعد اوّل نکلتا ہے کہتے ہیں وہ پانی سیندنے کو استنباط کہتے ہیں. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۶۲۱). [س : سِیَنْدَی (ت) स्यन्दय (ति)].

سینْدُور (ی مع ، مغ ، و مع) امذ ؛ ← سِنْدُور.
کیمیاوی طریقے سے سیسے کا تیار کیا ہوا سرخ رنگ کا سفوف جسے عام طور پر ہندو عورتیں مانگ میں بھرتی ہیں ، ہندو ماتھے پر اس کا ٹیکا لگاتے ہیں ، اس کے کھانے سے آواز بیٹھ جاتی ہے.

پلک کانٹے تیں باندیا تجاوے خیال تیرے کن
رقم اس خیال مو پیشانی کوں سیندُور کر ساق

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۹۵).

قشقہ صندل کا بیچ میں سیندُور
برے ماتھے پہ جس سے نور پہ نور

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۲۳).

سر کے بالوں میں وہ سیندُور بھری مانگ ہے یوں
جس طرح ابر میں گردوں پہ کماں کھنچے ہے
(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۷۳).

سیسے سے بنتا ہے سفیدہ بھی
اور سیندُور بنتا ہے اس کا
(۱۹۰۹ ، سائنس و فلسفہ ، ۵۶). اس نے مُنہ پر سیندور مل رکھا تھا. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۲۵۱).
[س : سِنْدُور सिन्दूर].

ـــــ چڑھانا محاورہ.
سیندُور بھینٹ کرنا ، پُوجا پاٹ کے رسوم ادا کرنا.

ہم نے سیندُور چڑھایا ہے بُتوں پر اتنا
اب کے لال آندھیاں اُٹھنے کو ہیں بُتخانے سے
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۳۰).

ـــــ دینا محاورہ.
سیندُور کھلانا جس سے آواز بیٹھ جائے ، آواز بند کرنا.

کس نے سیندُور دے دیا شاعر
بیٹھی جاتی ہے آپ ہی آواز
(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۲۶).

ـــــ کھانا محاورہ.
آواز بیٹھ جانا ، خاموش ہو جانا ، چُپ رہنا.

لُطف جاتا ہے سرودِ نالۂ پُرشور کا
خونِ دل پینا ہے یہ کھانا مُجھے سیندُور کا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۰).

ـــــ کھلانا محاورہ.
سیندُور دینا ، زبان بند کر دینا ، خاموش کر دینا.

کیوں نہیں بولتے سحر کے طیور
کیا شفق نے کھلا دیا سیندُور
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۶۱).

کھلایا ان کو جب سیندُور افضل حق کے منطق نے
تو دینے لگ گئے کھسیانے ہو کر طعنہ چندوں کا
(۱۹۲۸ ، بہارستان ، ۷۵۴). کسی نے پان میں سیندُور کھلا دیا. (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۲۹).

ـــــ نہ لگائیں تو بھتار کا مَن کیسے رکھیں کہاوت.
اگر بناؤ سنگار نہ کریں تو خاوند کو کیسے خوش کریں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سیندُورا (ی مج ، مغ ، و مع) امذ ؛ ــــ سیندھورا.
(موسیقی) سمپورن جاتی کا ایک راگ جو ہنڈول راگ کا پُتر مانا جاتا ہے. کھماچ ، جھنجھوٹی ، بھیرویں ، سیندورا ، تلک کامود ، پیلو وغیرہ چھوٹی چھوٹی مزیدار راگنیاں اہلِ مذاق کے تفنُّن کے لئے منتخب کی گئیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۲۸۴). [س : سِنْدُھر सिन्दूर].

سیندُوری (ی مج ، مغ ، و مع) صف.
سیندور کے رنگ کا ، سرخ ، تراکیب میں مُستعمل.

ـــــ آم امذ.
ایک قسم کا آم جس کا بالائی حصّہ سُرخ ہوتا ہے ، سُرخا ، سیندوریا. ناک کے اِدھر اُدھر سیندوری آموں کے سے دو لال لال داغ تھے. (۱۸۸۷ ، مقدمہ نازنین ، ۱۰۹). مالی نے جواب دیا ، جی ، گولے اور سیندوری آم تو میں نے صبح اُتار کر گھر بھیج دئے تھے اب کسی اور درخت سے اُتار دیتا ہوں. (۱۹۳۹ ، خاک اور خون ، ۱۶۳). [سیندُوری + آم (رک)].

ـــــ رنگ (ـــــ فت ر ، غنہ) امذ.
سیندُور سے تیار کیا ہوا رنگ ، سُرخ رنگ (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۴۳). [سیندُوری + رنگ (رک)].

سیندُوڑیا / سیندُوڑیہ (ی مج ، مغ ، و مع ، کس نیز سک ڑ / فت ی). (الف) امذ.
آم کی ایک قسم جس کا بالائی حصّہ سُرخ ہوتا ہے.

کبھی سیندُوریے کی سائل تھی
کوا بگلے پہ جان مائل تھی
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۷۱).

جو سیندُوریہ ان میں ہیں بے شُمار
ہیں لعلِ بدخشاں بھی اُن پر نثار
(۱۹۳۲ ، بے نظیرشاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۲۹۸). (ب) صف. سُرخ. خشخاشی ، قالسی ، ملاگیری ، سیندوریا. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۲۱۳). [سیندُور + یا / یہ ، لاحقۂ صفت].

سینڈہ (ی مج ، مغ ، فت د) امذ.
رک : سینڈا.

وہاں تھے ہلیلہ و سینڈہ نمک
دوبہ کھائے جن مرد دیسے جھمک
(۱۹۱۳ ، بھوگ بل ، ۸۹). [سینڈا (رک) کا متبادل املا].

سینڈی (ی مج ، مغ) امث ؛ ــــ سیندھی.
جنگلی کھجور ؛ کھجور کے درخت کا رس جس کے پینے سے سرور ہوتا ہے ، کھجور کی شراب. فصلِ اول سو حقائق علف پور درختاں بھنگ اور سینڈی. (۱۵۸۲ ، پنج گنج ، جانم ، ۲۹).

ماڑی سینڈی کھجوری تاڑی و بھنگ و بوزا
کیا ہے مجھے سو لب سوں کرتی ہے بس سندر مست
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۵).

عاشقِ بیتاب کیا سینڈی کا اب نیرا پیئے
کیوں نہ اوس سیں خونِ دل کا کھینچ کر شیرا پیئے
(۱۷۴۷ ، دیوان قاسم ، ۱۸۳). شراب یا سینڈی یا گانجہ بھنگ وغیرہ کا نام لینا ہووے تو یہ نام صریح نہ لیوے. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۶). مُلزم نے متوفی کے اوپر سینڈی کے درخت کاٹنے کی چُھری لے کر حملہ کیا. (۱۸۹۵ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۳۵). [سینڈ ـ سنڈھ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
شراب خانہ ، کلال کی دوکان. اس کے آگے ایک سینڈی خانہ تھا جس کے سامنے سر شام ایک ہجوم رہتا تھا. (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، گریز ، ۹). [سینڈی + خانہ (رک)].

سینڈھ (۱) (ی مج ، غنہ) امث.
کجری کی قسموں میں سے ایک کا نام جسے سونڈھی بھی کہتے ہیں ، پھونٹ (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [مقامی].

سینڈھ (۲) (ی مج ، غنہ) امث : سینڈ.
۱. **وہ سوراخ جسے چور مکان کے اندر گھسنے کے لیے دیوار پھوڑ کر بنا لیتے ہیں ، نقب ، کونبھل ، کونبل.** تھا کر صاحب سر پر ہاتھ رکھے ہوئے بیٹھے تھے ؛ بولے کہیں سینڈھ نہیں ... سمجھ میں نہیں آتا چور آیا کدھر سے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زاد راہ ، ۷۰). ۲. (کاشت کاری) **سوت ، کنوئیں کے اندر پانی کے رساؤ کی نالی** (ا پ و ، ۹ : ۱۶۱). [س : سَنْدھ सन्धि].

---چور (---و مج) امذ.
نقب زن (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سینڈھ + چور (رک)].

---چوری (---و مج) امث.
نقب زنی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سینڈھ + چوری (رک)].

---دینا محاورہ.
نقب لگانا ، نقب لگا کر چوری کرنا.

شب سینڈھ جو دی داغ کی اک چور نے اِنشا
تو ہو گئی سب صبر کے اسباب کی چوری

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۸). آخرکار ہم نے چوکیدار کو اسی دم کچھ چٹا کر سینڈ دی ، گھر میں گھسے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۲). وہ چوروں کی اعانت کر رہا ہے اور بتا رہا ہے کہ کیونکر وہ گھروں میں سینڈ دے کے لوگوں کا مال غائب کریں اور پولیس والوں سے بچ کر نکل جائیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۲۸۸).

---کَٹ جانا محاورہ.
نقب کے ذریعے مال کا نکل جانا. جہاں کوئی بھاری گٹھری بڑھی گرہ ہوئی بجھوائے سے سینڈھ کٹ گئی. (؟ ، اودھ پنچ لکھنؤ (نوراللغات)).

---لگانا محاورہ.
رک : سینڈھ دینا. اس کوٹھری میں سینڈھ لگاؤ اوس کی ساری پونجی اس میں رہتی ہے. (۱۸۸۰ ، پولیس ڈراما ، ۹). کسی جوہری کی دکان میں سینڈھ لگانے کی علت میں ... سزا بھگت رہے تھے. (۱۹۳۵ ، لنڈن کے اسرار ، ۸۹). مجھے ایسے لگ رہا تھا ، جیسے وہ میرے دل میں سینڈھ لگانا چاہتا ہو. (۱۹۷۹ ، ریت کی دیوار ، ۶۹).

---مار امذ.
نقب زن ، سینڈھ چور (پلیٹس). [سینڈھ + مار (مارنا) ، لاحقۂ فاعلی].

---مارنا محاورہ.
رک : سینڈھ دینا. اگر چور سینڈھ مارتے ہوئے دیکھا جائے اور کوئی اُسے مار بیٹھے اور وہ مرجائے تو اس کے لیے خون کیا نہ جاوے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۹۵). جیسے کوئی آدمی اس وقت چور کے کندھے پر ہاتھ رکھ دے جب وہ سینڈھ مار رہا ہو. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۰۷).

---ماری امث.
نقب زنی ، سینڈھ چوری (پلیٹس). [سینڈھ مار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سینڈھ (۳) (ی مج ، غنہ) امث.
سینڈھی (رک) کا مخفف ؛ تراکیب میں مستعمل.

---بَن (---فت ب) امذ.
سینڈھی کے درختوں کا جنگل. سینڈھ بن میں صبح سے شام تک سینڈھی کے درختوں پر کوئی نہ کوئی چڑھا ہوا دکھائی دیتا. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۳). [سینڈھ + بَن (رک)].

---خانَہ (---فت ن) امذ ؛ = سینڈھی خانہ.
وہ جگہ جہاں سینڈھی فروخت ہوتی ہو ، کلال خانہ. سینڈھ خانے میں ... غریب اور غریب تر اور ہندو مسلمان کی کوئی تخصیص نہ تھی. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۵). [سینڈھ + خانہ (رک)].

سینڈھا (۱) (ی مج ، مغ) امذ ؛ = سینڈا.
پہاڑی نمک ، معدنی نمک خواہ کسی رنگ کا ہو ، سفید پہاڑی نمک. اس کی بلندی تین ہزار فیٹ سے زیادہ نہیں ہے ، سینڈھا نمک اسی پہاڑ سے آتا ہے. (۱۸۸۳ ، جغرافیہ گیتی ، ۲ : ۳). سب ہانڈیوں میں سینڈھا نمک ڈالا گیا. (۱۹۷۵ ، اردو ، کراچی ، ۵۱ ، ۱ : ۲۰۱). [س : سَیندھو सैन्धव].

---لون / نون (---و مج/و مج) امذ.
پہاڑی نمک ، معدنی نمک. سینڈھا لون ، نمکِ سنگ. (۱۸۷۵ ، نوادرالالفاظ ، ۲۹۹). سینڈھا نون اور سفید کھانڈ ہم وزن لے کر پھا نکنے سے چوٹ کا درد زائل ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۹ : ۳۵۳). [سینڈھا + لون/نون (رک)].

سینڈھا (۲) (ی مج ، مغ) امذ.
رک : سینڈ ، **ایک قسم کی کجری ، سینڈھ.** سینڈھا اور کجری گرم و خشک ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۰۵). سینڈھا اور کجری ، مکّا اور کپاس اور جوار وغیرہ اجناس خریف کے ساتھ بوئی بھی جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، توصیف زراعات ، ۱۰۷). [سینڈھ + ا ، لاحقۂ تکبیر].

سینڈھنا (۱) (ی مج ، غنہ ، سک دھ) ف م.
سادھنا ، برقرار رکھنا ، روکنا ، تھامنا. تجویز کی کہ بازار کو جا کر میّت کا سامان لاؤں اور تجھکو غُسل دے کر کفنا کر تیرا جنازہ تیار کروں تو اپنا دم سینڈھا رہ. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۹۸). [سادھنا (رک) کی ایک شکل].

سینڈھنا (۲) (ی مج، غنہ، سک دھ) ف م.
سوراخ کرنا، کھودنا (ماخوذ: پلیٹس). [سینڈھ (رک) + نا، لاحقۂ مصدر].

سینڈھور (ی مج، مغ، و مع) امذ.
رک: سیندور بھی اس کے ماتھے پر سینڈھور کی بندی صاف نظر آتی ہے. (۱۹۸۶، اوکھے لوگ، ۱۸). [سیندور (رک) کا متبادل املا].

سینڈھی (۱) (ی مج، مغ) امث اس سینڈی.
۱. **جنگلی کھجور کا درخت، یہ درخت تاڑ سے چھوٹا مگر اس سے ملتا جلتا ہوتا ہے، اس کی ڈالیاں پتلی لمبی اور ٹیڑھی اور زمین کی طرف جھکی ہوئی ہوتی ہیں، اس کے پھل کا مزہ، چھلکا، رنگ، شکل اور گٹھلی دیسی کھجور کی طرح ہوتی ہے.** ایک میخ نرم لکڑی کی جس کے واسطے سینڈھی یا تاڑ کی نرم لکڑی زیادہ پسند کی جاتی ہے. (۱۸۹۲، فنون سپہ گری و اسپورٹس، ۱۲۸). اکثر جنس تاڑ سے شیریں عرق ٹپکتا ہے، جن میں سے مخصوص ناریل، تاڑ ... اور سینڈھی ہیں (۱۹۰۷، مصرف جنگلات، ۳۲۲). اس پیڑے سے جھاڑو بھی بنائی جاتی جسے سینڈھی کی جھاڑو کہتے ہیں. (۱۹۷۳، پھر نظر میں پھول مہکے، ۱۰۲).
۲. **سینڈھی درخت کا رس جو نشہ آور ہوتا ہے.**

کبھو کیا عیب ہے بولو بنھی تاڑی سینڈھی پینا
کبھی اوتی عیب کو گے نیں موی عورت کوں پینے کا

(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۳۲). بانکے والوں کو ... تھوڑی سی سینڈھی منگا دی. (۱۸۸۹، رسالہ حسن، جون، ۷۹). یہ نہ کسی سے لڑتا جھگڑتا نہ سینڈھی شراب پیتا. (۱۹۳۵، چند ہم عصر، ۲۳۰). حیدرآباد کی سینڈھی: شراب اور تاڑی سے بالکل مختلف چیز ہے. (۱۹۷۳، پھر نظر میں پھول مہکے، ۱۰۲). [رک: سینڈی].

---بَن (---فت ب) امذ.
سینڈھی کے درختوں کا جنگل. جہاں سینڈھی کے درختوں کا جنگل ہوتا اسے سینڈھی بن یا سینڈھ بَن کہتے. (۱۹۷۳، پھر نظر میں پھول مہکے، ۱۰۲) [سینڈھی + بن (رک)].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
وہ جگہ جہاں سینڈھی فروخت ہوتی ہے، سینڈھ خانہ، کلال خانہ. سینڈھ خانہ یا سینڈھی خانہ اس جگہ کا نام تھا جہاں سینڈھی فروخت ہوتی تھی، اسے کلال خانہ بھی کہتے تھے. (۱۹۷۳، پھر نظر میں پھول مہکے، ۱۰۳). [سینڈھی + خانہ (رک)].

سینڈھی (۲) (ی مج، مغ) امث.
ایک قسم کی پھوٹ جو بہت خوشبودار ہوتی ہے، چھوٹی ککڑی جو مختلف خوشنما رنگ اور ذائقے کی ہوتی ہے. ککڑیاں! جن کا خوشگوار خوشبو کے سبب سینڈھیاں نام پڑ گیا ہے، میٹھی بھی ہیں، کھٹ مٹھی بھی. (۱۹۱۵، مرقعِ زبان و بیان دہلی، ۳۵). [سونڈھی (رک) کا محرف].

سینڈھی (۳) (ی مج، مغ) امث.
(جرائم پیشہ) سینڈھ، نقب زنی، کومل (اپ و x، ۹۵). [سینڈھ (۱) + ی، لاحقۂ تانیث].

سینڈھی (۴) (ی مج، مغ) امذ.
سینڈھ لگانے والا، نقب زن (پلیٹس). [سینڈھ (۱) + ی، لاحقۂ نسبت].

سینڈِھیا (ی مج، مغ، کس دھ) امذ.
رک: **سینڈھی (۴)** (پلیٹس). [سینڈھ + یا، لاحقۂ نسبت].

سینڈھیا (ی مج، غنہ، سک دھ) امذ.
چتراولا سانپ کی ایک قسم جس کا رنگ آسمانی ہوتا ہے. سینڈھیا چتراولا: یہ آسمانی ہے اور خط سیاہ اور سفید و سرخ و سبز و زرد متوازی پُشت پر رکھتا ہے. (۱۸۷۳، تریاق مسموم، ۳۰). [مقامی].

سَینڈ (ی لین، سک ن) امث.
ریت، بالو، تراکیب میں مستعمل. [انگ: Sand].

---اِسٹون/سٹون (---کس ا، سک س، و مع، سک س، و مع) امذ.
ریتیلا پتھر، بُھربُھرا پتھر. پتھر کا وزن اور حجم: سینڈ سٹون، ۳۹۰۰. (۱۹۰۶، پریکٹیکل انجینیرز پینڈ بک، ۲: ۵۸۲). حجرالرمل (سینڈ اِسٹون)، یہ ایک عام نام ہے جس کا اطلاق ان تمام صخور پر ہوتا ہے جو ریت سے بنتے ہیں. (۱۹۱۰، مبادیٔ سائنس (ترجمہ)، ۲۱۹). [انگ: Sand Stone].

---باتھ امذ.
۱. **(کیمیا) گرم ریت کا برتن جو یکساں حرارت پہنچانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے.** مقطر شدہ نمک کے محلول کو چینی کی پیالی میں لے کر سینڈ باتھ پر گرم کریں. (۱۹۷۱، عملی کیمیا، ۱۷).
۲. **(طب) ریگ کا حمام، اس قسم کے حمام میں کسی ماؤف عضو یا سارے بدن کو تابہ گردن گرم اور خشک ریگ میں کچھ دیر کے لیے دبا دیتے ہیں** (مخزن الجواہر، ۳۰۹) [انگ: Sand Bath].

---پیپَر (---ی مج، فت پ) امذ.
ریت یا کوٹی اور کُھردرا مادہ، چپکا ہوا کاغذ جس سے لکڑی اور دھات وغیرہ صاف کرتے ہیں، ریگمال. مناسب ہو گا کہ عدالت مسٹر کولی کو ہدایت کر دے کہ وہ آئندہ جب اجلاس پر آئیں تو اپنے سر پر اچھی طرح سینڈ پیپر (ریگمال) مل کر آیا کریں. (۱۹۲۸، فرحت، مضامین، ۱: ۸۸). [انگ: Sand Paper].

---فِلائی فِیوَر (---کس مج ف، ی مع، فت و) امذ.
(طب) ریت مکھی کے کاٹنے سے لاحق ہونے والا بخار جس میں جوڑوں میں سخت درد ہوتا ہے. ریت مکھی کا بُخار. گرم ممالک مثلاً ہندوستان، سیستان اور مصر وغیرہ میں ایک قسم کی چھوٹی سی مکھی کے کاٹنے سے لاحق ہوتا ہے، سینڈ فلائی فیور. (۱۹۲۳، مخزن الجواہر، ۳۲۲). [انگ: Sand Fly Fever].

سینڈ (ی مج ، مغ) امذ؛ ــ سیہنڈ ، سینڈھ ، سینڈھا ، سینہڑ.
ایک خاردار پودا جس میں سے دودھ نکلتا ہے ، تھوہر ، زقوم.

بھی لے سینڈ ہندی کیرا رس اجال
بجھیں دود جھیلی کا بھی اس میں گھال

(۱۶۱۳ ، بھوگ بل (ق) ، ۹۱).

سنگ کھاں تو سینڈ لیا کر کھلانیں
سنگ نیر تو خوی انکو پلانیں

(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۳۶). مارے بھوک کے سینڈ کھا جاویں گے. (۱۸۷۳ ، کرامت علی ، مفتاح الجنت ، ۶). یک جاتی پھولوں کی مثالوں کے لیے سیہنڈ ، سینڈ ، کاندوری ، کھیرا کے پھولوں کا مطالعہ کرو. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۹۶). [س : سیہنڈ ، سیہنڈ सीहुण्ड सेहुण्ड:].

سینڈِل (ی لین ، سک ن ، کس ڈ) امذ نیز امث.
کھلا جوتا جس میں ایڑی کی طرف پٹا لگا ہوتا ہے اور بکلس سے بند کیا جاتا ہے ، پٹے دار چپل. پاؤں میں چھوٹے چھوٹے سبز سوئڈ کے سینڈل تھے. (۱۹۳۷ ، زندگی نقاب چہرے ، ۲۶). میں نے اپنا پاؤں چپّل سے باہر نکالا اور اس کے پاؤں پر رکھ دیا اس نے بھی اپنی سینڈل اتار دی. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۶۹). [انگ : Sandal].

سینڈُو (ی مج ، سک ن ، و مع) امذ.
(کاشتکاری) گہری کھود کرنے والا بھاری قسم کا ہل (ماخوذ : ا ب و ، ۶ : ۸۰). [مقامی].

سَینڈوِچ (ی لین ، سک ن ، ڈ ، کس و) امث ؛ امذ.
ڈبل روٹی کے دو بیلے ہوئے توس جن کے بیچ میں انڈا ، قیمہ یا سبزی وغیرہ رکھ دی گئی ہو. مختلف قسم کی چھوٹی سینڈوچ بھی ہوں چاہئے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری ، معاشرت)، ۱۰۹). یہ سینڈوچ امی کی والدہ نے بنا کر دیے تھے. (۱۹۶۶، اُڑن کھٹولے سے جٹ طیارے تک ، ۱۳۳). اپنی تھرموس ، شراب ، گلاس اور سینڈوچ نکال کر پکنک منانے لگے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۴۳) [Sandwich].

سینڈی (ی لین ، مغ) امث (قدیم).
نیزہ ، بھالا.

بڑے سخت ماراں میں سینڈی و بیخ
ہوا حال بد جیوں بھتر بر کے میخ

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۱۶). [مقامی].

سینڈھ (ی مج ، غنہ) امذ.
سینڈ ، تھوہر کا درخت. ایسی چیزوں کے واسطے چاہئے محنت کریں محنت کرنے والے ، بھلا یہ بہتر مہمانی یا درخت سینڈھ کا. (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۳۳۱)[سینڈ (رک) کا ایک املا].

سینڈھا (ی مج ، مغ) امذ.
سینڈ ، تھوہر ، سینڈھ. کھانے کو سینڈھے کا پھل ملے گا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۸۰۸). [سینڈھ + ا ، لاحقۂ تکبیر].

سینڈھی (ی مج ، مغ) امث.
ایک قسم کا پتھر ، انجنی ، جو بادنجانی رنگ بنانے کے کام آتا ہے. انجنی نام ایک پتھر ہے مشہور اور معروف کہ اس کو سینڈھی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۶). [مقامی].

سینری (ی مج ، سک ن) امث.
۱. **منظر ، مناظر فطرت ، مظاہر قدرت.** اس وقت عجب سینری پیش نظر ہے. ایک طرف تو حاضرین جلسہ بُت بنے ہوئے اور ایک سمت نواب ہیں کہ ایک ہاتھ قبضہ پر ہے دوسرا حکیم صاحب کی کلائی پر. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۰۰). ۲. **قُدرتی مظاہرات کا منظر ، فطرت کا نظارہ.** لوسرن اور اس کے قرب و جوار کو یہاں کی سینری کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مخزن ، دسمبر ، ۶). کتاب فطرت کے مطالعہ کرنے والوں نے بہت سی دل لُبھانے والی سینریاں دیکھی ہوں گی. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خُمارستان ، ۱۹۶). ۳. **تماشاگاہ یا تھیٹر کا پردہ جس پر مناظر فطرت بنے ہوں.** سین کے مرکبات مثلاً سینری (فضا ، بہار یا سامان جس سے تھیٹر کا اسٹیج سجایا جائے) ڈرامائی سین، ڈراپ سین (آخری سین)، بھی اردو میں رائج ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۸۵). [انگ : Scenery].

سینڑی (ی مج ، مغ) امث.
کھیت کے ڈھیلے توڑنے اور زمین ہموار کرنے کا ہل ، سراون. سینی (چوکی) بھی اس دیار کی مطابق ہل کے ناقص ہے یعنی چھوٹی سی بانس کی سینڑی یا چھوٹا سا تختہ. (۱۸۳۵ ، دولتو پند ، ۲۱). [س : سیر सीर = ہل + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَینز/سَینس (ی لین ، سک ن) امث.
رک : سائنس. جہاں تک ہم سے ہو سکے یورپین لٹریچر اور یورپین سینز میں اعلیٰ سے اعلیٰ درجے کی ترقی کریں. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۳۸). عربی ... کو میں دل سے مقدس سمجھتا ہوں اور جو اس قابل بھی ہے کہ تمام علوم اور سینس اس میں لائے جا سکتے ہیں. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۳۴۴). [انگ : Science].

سَینس (ی لین ، سک ن) امذ ؛ امث ؛ ــ سنس.
مفہوم ؛ احساس ، عقل ، سمجھ. یہاں کے جانوروں میں تو ذرا روڈ سینس نہیں ہے. (۱۹۶۳ ، آبلہ پا ، ۱۸۳). یہ سب قصے پرانے ہو چکے ہیں . اب سینس اور سمجھداری کا مفہوم بدل گیا ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۱۷). [انگ : Sense].

سَینسار (ی لین ، مغ) امذ (قدیم).
دنیا ، عالم ، کائنات.

جتے بادشاہاں ہیں سینسار کے
بھکاری ہیں سب اس کے دربار کے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۹).

اچھو کیوں نہ او جھاڑیوں باردار
کہ ہے جس سوں آرام سینسار کار

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۹). [سنسار (رک) کا قدیم املا].

سینسَر (ی لین ، سک ن ، فت س) امذ ۔ اسینسر۔
سرکاری طور پر کتابوں ، اخباروں یا فلموں وغیرہ کی جانچ پڑتال کر کے انہیں کُلّی یا جُزوی طور پر مُخربِ الاخلاق ، باغیانہ یا خلاف مفادِ عامہ قرار دیتے ہوئے ان پر پابندی لگانا نیز کتابوں وغیرہ کی سرکاری جانچ پڑتال۔ ہم سب سے پہلے اس کے خلاف آواز اُٹھاتے بلکہ اس سینسر کی بھی مخالفت کرتے جو ہماری آزادی کے لئے خطرہ پیدا کر رہا ہے (۱۹۴۳ء، مقالاتِ گارساں دتاسی (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۵)۔ [اِ : Censor]۔

سینک (ی لین ، فت ن)
۱. (کمھار) **صحنک (عربی)، جھوٹی رکابی ، عربی لفظ ہے اُردو میں شامل ہو کر مٹی کی بڑی رکابی کے لیے جو نیاز نذر کے موقع پر استعمال کی جانے مخصوص ہو گیا ہے** (ا پ و ، ۳ : ۱۳)۔ ۲. **نیاز ، نذر ، فاتحہ ، خصوصاً حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نیاز۔** بھتیجی کے ہاں جانیں گی نیاز میں شریک ہوں گی نماز میں شریک ہوں گی۔ کیا بیگم وہاں سینک ہے ، ہاں بی ہاں سینک ہے۔ (۱۹۰۱ء ، راقم، عقدِ ثریا ، ۷۷)۔ [رک : صحنک]۔

سینک (ی لین ، کس ن) صف ؛ امذ۔
سینا (فوج) سے متعلق یا منسوب ؛ گارڈ ، سنتری ؛ طلایہ، فوجی ملٹری ، سپاہی ؛ صف بند سپاہیوں کا دستہ (ماخوذ : پلیٹس)۔ [س : सैनिक]۔

سِینک (ی مع ، غنہ) امث ۔ سیک۔
۱. **(مونج وغیرہ کی) تیلی ، لمبا تنکا جیسے جھاڑو کی تیلی۔** پکڑ اپنے ہاتھ میں سینکوں کا مٹھا۔ (۱۷۹۰ء ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۴۳۹)۔ خیر بڑی مشکل سے ایک خشخاش کے برابر را کھ سینک سے اس کو کھلا دی۔ (۱۸۸۳ء ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵۱)۔ جب کہ اسلام کی جھاڑو کا بندھن ٹوٹ کر ساری سینکیں بکھری ہوئی ہیں۔ (۱۹۰۶ء ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۸۵)۔ اس بوڑھے نیم کی سینک سوگوار ماں نے کانوں میں پہن لی۔(۱۹۷۶ء ، زرگزشت ، ۶۷)۔ ۲.(أ) **(کاشتکاری) کانس کے طُرّے کی سرکی یا سلائی** (ا پ و ، ۶ : ۸۰)۔ (أأ) **(ٹوکری سازی) ایک قسم کی گھانس کی سرکی یعنی طُرّے کا ڈنٹھل جو عُمدہ قسم کی ٹوکریاں وغیرہ بنانے کے کام آتی ہے** (ا پ و ، ۳ : ۶)۔

ہیں سینک یا کانس ہاتی کی گھانس
زمین و ہوا آب و آتش اُداس

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۰۰۳)۔ سینکوں کی بنی ہوئی ٹوپی سرپر تھی۔ (۱۹۲۳ء ، خونی راز ، ۹۶)۔ ۳. **وہ روئی یا روئی میں لپٹی ہوئی تیلی جسے عطر میں ڈبو کر کان کے اُوپر رکھ لیتے ہیں۔**

جو کوئی سُونگھے وہ سمجھے عطر کی یہ سینک ہے
کوئی تنکا پھیر لے گر وہ سخن پر کان میں

(۱۸۳۱ء ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۰۲)۔ سڑک پر خوانچے والے پھرتے تھے ... کان میں سینکیں کھرسی کمر بندھی تھی۔ (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۳۸)۔ ۴. **خلال ، دانت کُریدنے کی سلائی** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ ۵. **ناک یا کان چھید کر اس میں تنکا یا سینک رکھ دیتے ہیں تا کہ سُوراخ بند نہ ہونے پائے۔**

سینک تیری ناک کی عطّار نے پائی مگر
عطرِ خس میں صاف خود بیتی کی ہے تو اک دتوں

(۱۸۵۲ء ، کلیاتِ منیر ، ۲ : ۱۲۵)۔ ۶. **تنور سے روٹی نکالنے کی جوڑی کا ایک گز ، طوطا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ ۷. **(مجازاً) دھاری ، لکیر** (پلیٹس)۔ [غالباً س : شِنکھا یا شنکھی शाङ्खिका ، शङ्कुनी]۔

---(کا) سا صف۔
دُبلا پتلا ، نحیف ، کمزور۔ جھاڑو کو بدن سے نہ لگنے دو نہیں تو بدن سینک سا ہو جائے گا۔ (۱۸۷۴ء ، مجالس النساء ، ۱ : ۵۲)۔ ادھر آپ نے کپڑے اُتارے اُدھر مُجھے رونا آیا سینک کے سے تو آپ کے ہاتھ پاؤں ہیں ہڈی ہڈی انسان گن لے۔ (۱۸۹۲ء ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۷۳)۔

---سُڑُپّے (---ضم س ، فت ڑ ، شد پ) امذ ؛ ج۔
(طنزاً) **فضول خرچی ، اسراف ، بیجا صرف** (فرہنگِ آصفیہ)۔ [سینک + سُڑپّے (سڑپا ، سڑپنا کا حاصل مصدر کی جمع)]۔

---سُڑُپّے تو لالہ جی کے ساتھ گئے ، اب تو دیکھو اور کھاؤ کہاوت۔
اب آگے سے بھی زیادہ کفایت کے عادی ہو جاؤ ، پہلے سے زیادہ جُز رسی پر کمر باندھو۔ کہتے ہیں کہ ایک کنجوس بنیا اپنے گھر والوں کو اُتنا گھی کھانے کو دیتا تھا جتنا جھاڑو کی سینک میں لگ جاتا تھا۔ جب وہ مرا تو بیٹا اس پر بھی سبقت لے گیا۔ وہ گھی کی ہنڈیا کھانے کے وقت لے بیٹھتا اور گھر والوں سے یہ کہتا ، سینک سُڑپّے ... دیکھو اور کھاؤ یعنی صرف گھی کی ہنڈیا کو دیکھ دیکھ کر کھانا کھاؤ۔ جب سے یہ فقرہ بطور ضرب المثل بخیل کی نسبت بولا جانے لگا۔ سینک سُڑپّے تو لالہ جی کے ساتھ گئے اب تو دیکھو اور کھاؤ؛ یہ مثل ایسے موقع پر بولتے ہیں جہاں یہ نسبت پہلے کے اور زیادہ کفایت شعاری کرنے کی تاکید کی جائے۔ (۱۹۳۵ء ، اردو ، اپریل ، ۳۳۹)۔

---سلائی (---فت س) صف۔
دُبلا پتلا ، نحیف ، کمزور۔ اتنی بڑی پھپھتا عورت کے ہاتھ سینک سلائی اور پست قدحہ۔ (۱۹۳۵ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۹ : ۹)۔ یہ دونوں وہی لڑکے تھے جنھیں اس روز تانیا نے گھاٹ پر دیکھا تھا ایک سینک سلائی سا ڈھینگ اور دوسرا گول مٹول۔ (۱۹۸۳ء ، ڈنکو ، ۵۹)۔ [سینک + سلائی (رک)]۔

--- کَھڑی رَکھنا محاورہ۔
اپنا چاہا ہوا کرنا (جامع اللغات)۔

--- کَھڑی رَہنا/ہونا محاورہ۔
۱. **عموماً بھنگ کے گاڑھے پن کے لیے استعمال کرتے ہیں ، بہت گاڑھا ہونا۔**

مژگانِ سبزہ رنگ جگر میں گڑی ہے
گاڑھی چھنے وہ ، سینک بھی جس میں کھڑی ہے

(۱۸۷۸ء ، سخن بے مثال ، ۱۳۶)۔ وہ ایسی بھنگ پیتا ہے کہ

جس میں گاڑھے پن کے سبب سینک کھڑی رہے۔ (۱۸۸۰ء ، آب حیات ، ۷۹) ۔ ۲. دھاک بیٹھنا ، رعب و دبدبہ قائم ہونا۔ یہ دیکھیے ایک تھانے کے یہ مہتمم ہیں ، علاقے بھر میں سینگ کھڑی ہوتی ہے۔ (۱۹۵۹ء ، گناہ کا خوف ، ۹۰)۔

ـــــماں صف.
سینگ کی مانند ، دُبلا پتلا.

چاہت کا بوجھ بیچ میں ہے دیکھیں کون اُٹھائے
وہ دھان پان سا ہے تو میں سینگ ماں سا

(۱۹۳۸ء ، سریلی بانسری ، ۳۹)۔ [سینک + س : ماں (رک)]۔

سینک (۲) (ی مع ، غنہ) امث.
رک : **سیخ**. کسی نے کہا میاں شہدے صاحب پیسے کے سینک کے کباب لاؤ۔ (۱۸۹۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۶۱۱) ۔ [سیخ (رک) کا بگاڑ]۔

سینک (ی مع ، غنہ) امث ؛ سیک.
۱. **تپش ، گرمی ، آنچ ، حدت.**

سینے میں میرے کب سے اک سینک سی رہے ہے
قلب و کبد نہ ہوویں دونوں کباب کیوں کر

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۷۷۱)۔

پتھر بھی جس کی سینک سے دم میں پگھل چلے
کیا کیا اکڑ رہے تھے کہ اب سر کے بل چلے

(۱۹۲۲ء ، گورکھ دھندا ، ۱ : ۴۹)۔ ۲. **کسی مرض سے نجات دلانے کے لیے گرمی پہنچانا ، حرارت پہنچانا ، تڑیڑا ، ٹکور**. پنڈلیوں پر رائی کا ضماد یا پلستر یا گرم بوتل سے سینک کرائیں۔ (۱۸۸۲ء ، کلیات علم طب ، ۲ : ۵۰۳)۔ باوجود سینک اور مالش کے چلنے پھرنے سے معذور ہوں۔ (۱۹۱۱ء ، مکاتیب اکبر ، ۶۳)

میری قسمت میں تو مت پوچھو ہوا
لیپ ہیں یا سینک یا پاشوئیاں

(۱۹۳۸ء ، کلیات عریاں ، ۱۰۷)۔ اف : کرنا۔ [رک : سینکنا]۔

ـــــپہنچانا محاورہ.
گرمی کا اثر پہنچانا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

ـــــپہنچنا محاورہ.
گرمی کا اثر ہونا. اس احتیاط سے کہ بیگم کی کلائیوں کو سینک نہیں پہنچی۔ (۱۹۶۲ء ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۶)۔ اماں کے تکیے کے نیچے ہاتھ ٹھونس دیے تا کہ انہیں بھی سینک پہنچے۔ (۱۹۸۳ء ، ڈنگو ، ۳۰)۔

ـــــدینا محاورہ.
گرم کرنا ؛ خوب مارنا (جامع اللغات)۔

ـــــکر بجانا محاورہ.
توقف سے کام کرنا.

بولی چُپ رہنے منہ کی کھانے کا
اک ذرا سینک کر بجانے کا

(۱۸۷۱ء ، مرزا شوق لکھنوی ، فریب عشق ، ۲۵)۔

ـــــلگنا محاورہ.
رک : **سینک پہنچنا**. خلیل خاں کیچڑ میں گر کر لتھ پتھ ہو گیے ... حلوائی نے آواز دی کہ دولہا میاں کو بھٹی کے پاس لے آؤ کہ ذرا سینک لگ جائے۔ (۱۹۲۳ء ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۵۳) ۔

ـــــلینا محاورہ.
۱. **گرم کرنا ، سکھانا ، نمی دُور کرنا**. دو سطریں لکھیں اور کاغذ کو آگ سینک لینا ، کیا کروں؟ تمہارے خط کا جواب شروع۔(۱۸۶۲ء ، خطوط غالب ، ۷۷)۔ ۲. **پختہ کرنا ، پکانا (کباب وغیرہ کا)، بھونتا**. کوئلوں کی آگ پر سینک لیتے ہیں (۱۹۳۰ء ، جامع الفنون ، ۲ : ۷۳)۔

سینکا (ی مع ، مغ) امذ.
لکیر ، دھاری ، لہر دار لکیر ، جھری ، نالی (ماخوذ: جامع اللغات)۔ [سینک (رک) + ا ، (زائد)]۔

سینکا دینا ف مر.
ٹکور کرنا. یعنی شکم پر تیس جونک تک لگانا اور وہ جُدا ہونے پر گرم سینکا دینا۔ (۱۸۶۰ء ، نسخۂ عمل طب ، ۵۵۳)۔

سینکا ڈھال (ی مع ، مغ) امذ.
(**فیل بان) ہاتھی کا وصفی نام** (ماخوذ : اپ و ، ۵ : ۷۵) ۔ [رک : سینکا ڈھال]۔

سینکے پھرنا محاورہ.
رفع تکلیف کے واسطے مددگار یا معاون ڈھونڈتے پھرنا ، پناہ تلاش کرنا. ہمارا کوئی وار چل گیا تو پھر سینکے پھرو گے۔ (۱۹۲۹ء ، نوراللغات ، ۳ : ۳۸۰)۔

سینکھُوتری (ی لین ، غنہ ، سک ک ، و مع ، فت ہ) امث.
مقدس مقام ؛ مامن ، جائے پناہ ؛ وہ مخصوص جگہ جہاں جانوروں کا شکار ممنوع ہو. شہر کی بڑی جھیل کی دوسری جانب نیا شہر بسایا گیا ہے ، اطراف میں چند پہاڑیاں ہیں ... ایک پہاڑی پر کافی بڑے رقبے میں سینکھُوتری (Sanctuary) بنائی گئی ہے جس میں ہرن ، چیتے وغیرہ رکھے گئے ہیں۔ (۱۹۸۳ء ، موسول کا عکس ، ۸۳)۔ [انگ : Sanctuary]۔

سینکُر (ی مع ، مغ ، ضم نیز فت ک) امذ.
سینک کا پھُول ؛ اناج جَو وغیرہ کی بالی کے اُوپر والے مہین ریشے ؛ پودوں کے سخت ریشے (پلیشس)۔ [سینک (رک) + ر ، لاحقۂ صفت]۔

ـــــدار صف.
سینکر والا ، جس کے سینکر ہوں. گیہوں ، گندم یا کنک ، یہ گھاس کی قسم کا پودا ہے ... پودے کے لحاظ سے اس کی صرف دو قسمیں ہیں ، ایک سینکر دار دوسرا موڑنیا۔ (۱۹۰۶ء ، علم زراعت ، ۱۲۸)۔ [سینکر + ف ؛ دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

سَینکڑا (ی لین ، غنہ ، سک ک) ـ سینکڑہ ، سیکڑا. (الف) امذ.
ایک سو ، سو ، دس کا دس گنا ، صد ، ننانوے کے بعد کا عدد (۱۰۰) جس کے بعد ایک سو ایک آتا ہے.

ہر سینکڑے کو ایک گرہ فرض کریں
ایسی گرہیں ہزار ہوں ، بلکہ سوا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۵۳). بیس و سینکڑے اور ایک دہائی مل کر ۹۰ دہائیاں ہوئیں. (۱۹۸۸ ، ریاضی ، چوتھی جماعت کے لیے ، ۲۹). (ب) م ف. فی صد ، فی صدی. مگر جائز ہے کہ بربہن سے انتہا دو روپیہ سینکڑا اور علی العموم پانچ روپیہ سینکڑا تک لیا جاوے. (۱۸۹۷ ، مقالات محمد حسین آزاد ، ۲ : ۲۷). اپنی قیمتِ خرید پر تیس روپے سینکڑا کا منافع پیدا کر لیتا ہے. (۱۹۳۱ ، آزاد سماج ، ۶۷). [سینکڑا (رک) کا متبادل املا].

سینکڑوں (ی لین ، غنہ ، سک ک ، و مج) امذ صف ا ــ سیکڑوں.
سینکڑا (رک) کی جمع ، کئی سو ؛ (مجازاً) بہت زیادہ ، بکثرت.
سینکڑوں تمہارے طریقے ہیں. (۱۹۲۳ ، وید ک ہند ، ۲۸۷).
[سینکڑا (بحذف ا) + وں ، لاحقۂ جمع].

سینکڑہ (ی لین ، غنہ ، سک ک ، فت ڑ) امذ ؛ م ف.
رک: سینکڑا. اسباب انگریزی دستکاروں کا بنا ہوا جیسا کہ روئی کے تھان وغیرہ جو ہندوستان میں بعد ادائے محصول علی القدر ساڑھے تین روپیہ سینکڑہ کے آتا ہے. (۱۸۳۵ ، مزید الاموال ، ۱۲۳). علاوہ جمع مالگزاری کے ایک روپیہ سینکڑہ ہم سے لیا جاتا ہے. (۱۹۰۶ ، کلیات نثر حالی ، ۲ : ۹۳). یہی عمل سینکڑہ اور ہزار والے ہندسہ کے ساتھ بھی دہرائیں. (۱۹۸۳ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۱۷۶). [سینکڑا (رک) کا متبادل املا].

سینکنا (ی مج ، غنہ ، سک ک) ف م ؛ ــ سیکنا.
۱. **(آگ یا آنچ وغیرہ سے) گرم کرنا ، حرارت پہنچانا.**

سورج کے چشمے کا رواں آب آتشیں ہو جم رہا
کیوں سینکتے ہیں آنے کا اتیاں کوی بک انگار آج

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۰۸).

شمع ہر سینک کے تکیے بھی بغل میں داہے
گرم جب بھی تو شب ہجر میں پہلو نہ ہوا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳۳). بجے ہوئے خاتون کو ایک اُون کے ٹکڑے پر ڈال کر مضبوطی سے باندھو اور آگ کے سامنے تھوڑی دیر سینکو تا کہ پھول جائے. (۱۹۳۵ ، اُونی کام سلائیوں سے ، ۱۳). چائے کی پتیوں کو سورج کی روشنی میں خشک کر کے ہلکے درجۂ حرارت پر سینک دیا جاتا ہے تو اس طرح سیاہ چائے تیار ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۲۳۱). ۲.(أ) **بھوننا ، بریاں کرنا.**

جلتا ہے محتسب مرے جام شراب سے
اب میں کباب سینکتا ہوں آفتاب سے

(۱۸۷۸ ، آغا اکبرآبادی ، د ، ۱۱۰). جب یہ لوگ (کباب کی طرح) آگ پر سینکے جائیں گے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۷۷۸). **(أأ) روٹی کو توے یا ہلکی آنچ پر پخت کرنا ، پکانا.** پٹے بنا لیتے ہیں پھر چکلہ پر بیل کر کاغذ کے برابر پتلا کر لیتے ہیں اور... کوئلوں کی آگ پر سینک لیتے ہیں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۷۳). ۳. **چوٹ درد یا ورم کی حالت میں کسی عضو کو گرمی پہنچانا ، سکائی کرنا ، ٹکور دینا.**

آتشِ گل سے جو اس کو سینک دے اے باغباں
دور ہو جائیں ابھی سب درد ہائے عندلیب

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۲).

لے ذرا سینک دے تو ہی مرے دل کی چوٹیں
کہ ترے پاس تو ہے شعلۂ رُخسار کی آنچ

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ۳۸). کبھی... آگ میں کسی چیز کو ڈال کر جلایا جاتا ہے کہ ایسے مریض کو اس سے سینکا یا داغا جائے جو براہ راست آگ کی حرارت برداشت نہیں کر سکتا. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۳۸۵). ۴. **تانت یا چمڑے سے منڈھے ہوئے ساز کو گرمی پہنچا کر سخت کرنا.**

کبھی ابرو کی جب غصے سے دیکھے
کماں چڑھتی ہے جیوں آتش کے سینکے

(۱۷۷۳ ، تصویر جاناں ، ۱۹).

جلوۂ حسن سے یوں دل ہے ہمارا سوزاں
جس طرح سینکتے ہیں آگ پہ نقارے کو

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۹۲). ۵. **لکڑی کو نرم کرنے کے لیے آنچ دینا.**

اوس کی مژگاں ہو نہ سیدھی لا کھ دل اپنا جلے
یہ نہیں وہ چوب جس کو سینک کر سیدھی کریں

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۹۱). ۶. **تاپنا ، اپنے جسم کو گرماہٹ پہنچانا.** ایک دن اپنے محلے میں بیٹھے دھوپ سینک رہے تھے. (۱۹۷۷ ، سائیں احمد علی ، ۲۳). ممکن ہے پڑوس کی چھت پر خواتین میری طرح بیٹھی دھوپ سینک رہی ہوں. (۱۹۷۹ ، نیلا پتھر ، ۱۱). ۷. **چارہ جُوئی کرنا ، حمایتی تلاش کرنا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [سینک (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

ـــ ساتکنا ف م.
گرم کرنا ، گرماہٹ پہنچانا ، آنچ دے کر سکھانا یا سخت بنانا.

غلاف ان پہ باناتِ پُرزر کے ٹانک
شتابی سے نقاروں کو سینک سانک

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۳۵). [سینکنا + سانکنا (تابع)].

سینکیا (ی مج ، غنہ ، سک ک). (الف) امذ.
ایک دھاری دار کپڑا ، چوڑیا ، ڈوریا ، کھنجری. ایک چراغ اندر ٹمٹما رہا ہے اور ٹٹیوں کی درزوں سے اُس کی زرد زرد روشنی نکلتی ہے ، اور باہر کی اُونچی نیچی غیر مُسطّح زمین پر ایک سنہرے سینکیے کی وضع بنا دیتی ہے. (۱۹۰۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۲۰۱). (ب) صف. ۱. **دھاری دار ، مخطط ، جیسے : سینکیا کلبدن** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. **(مجازاً) دبلا پتلا ، کمزور ، نحیف.** افیونی جوان سینکیا پہلوان. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۳۳). [سینک (رک) + یا ، لاحقۂ نسبت].

سینگ (ی مج ، غنہ) امذ ؛ (شاخ : اسٹ).
۱.(أ) **حیوانوں کے سر پر نکلی ہوئی نوکیلی شاخ ، قرن.**

ہرنیہ کالا اہرن اوڑ
جنگل لینا سینگ مروڑ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۷۹)).

لیئے جو بھم تو پھر نہ چُھوٹے
بارہ سنگوں کے سینگ ٹُوٹے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷۹). پانچ چیزیں مُردے کی پاک ہوتی ہیں ، بال اور ہڈی اور کُھر اور سینگ اور پٹھے . (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۵۳). ہمارے دیس کے سادہ لوح عوام یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا گائے کے ایک سینگ پر قائم ہے . (۱۹۳۹ ، اک محشرخیال ، ۸۸). سینگ والے ڈائنو سور کی عُمدہ مثال ٹرائسرٹیوس ہے ... اس کے سر پر نتھنوں کے نزدیک دو چھوٹے سینگ تھے . (۱۹۶۶ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۰۳). (اا) **حیوانات کے سینگ جن سے استعمال کی چیزیں مثلاً کنگھی وغیرہ بنائی جائیں.** کہیں کنگھی ہاتھی دانت اور سینگ کی نایاب ... کہیں انگریزی چیزیں لاجواب تھیں . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۹۰۹). اس کے دانت سونے کے تھے ، آواز عورتوں جیسی تھی اور آنکھوں پر سینگ کے فریم کی عینک لگی رہتی تھی . (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱۳۵). ۲. (ا) **سینگ کی شکل کے ایک باجے کا نام.** سینگ : یہ باجا تانبے کا گائے کی سینگ کی شکل کا بنتا ہے یہ دو مل کر بجتے ہیں . (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۸۶). (اا) (ہرن وغیرہ کا) **کھوکھلا سینگ ، سینگ جسے کھوکھلا کر کے سنکھ کی طرح استعمال کرتے ہیں.** سینگ مار خور بجانے کے واسطے جس سے بوقت بجانے کے تین دفعہ آواز قطب قطب نکلتی ہیں ... دیتا ہے . (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۶۱۳). ۳. (بازاری) **عُضو تناسل** (فرہنگ آصفیہ) . ۴. **علامت خاص ، ٹیکا** ، جیسے : کیا تمہارے ہی سر پر سینگ ہیں (فرہنگ آصفیہ). ۵. **ٹھینگا ، انگوٹھا** ، جیسے : کھا گئی للوا دکھا گئی سینگ (فرہنگ آصفیہ) ۶. (حشریات) **کیڑے مکوڑوں کے پیٹ کے آخر میں باہر نکلا ہوا نوکیلا حصّہ.** آخری شکمی قطعہ کے زائدہ میں یا تو دو لانبے سینگ یا چمٹے نُما شکل میں پائے جاتے ہیں . (۱۹۶۸ ، بنیادی حشریات ، ۸۷). [س : شرنگ शृङ्ग]

---پُھوٹنا محاورہ.
رک : سینگ نکلنا (جامع اللغات).

---تُڑا کے بچھیرا بَنْنا / بچھیروں میں شامِل ہونا محاورہ.
رک : سینگ کٹا کر بچھڑوں میں ملنا جو زیادہ مُستعمل ہے . کس بے وقوف نے مولنا حسرت کو سینگ تُڑا کے بچھیروں میں شامل ہونے کا مشورہ دیا تھا . (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۵۰ : ۱۰). بڑے میاں سینگ تُڑوا کے بچھیرے بنے اور وہ لونڈا جس کے پیٹ میں بُوڑھی روح سما گئی ، ماسوا اس کے باپ اور بیٹے میں فرق ہی کیا ہے . (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۷ : ۹).

---دار صف.
سینگ والا ، جس کے سر پر سینگ ہوں. نسل ایک ہی قسم کی حاصل ہوئی یعنی مینڈھے سینگ دار اور بھیڑیں بلا سینگ تھیں . (۱۹۶۷ ، مینڈلیت ، ۹۸). [سینگ + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---دار پودا (---و لین) امذ.
(نباتات) **ایسا تخم پودا جو سخت بالوں کے ایک گُچھے یا** سینگ کی طرح دکھائی دیتا ہے . ایک حلقے میں کئی سپوروفائیٹ پیدا ہوتے ہیں ... انہیں عام زبان میں سینگ دار (**Hornworts**) پودوں کا نام دیا جاتا ہے . (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، 205). [سینگ دار + پودا (رک)].

---دارغوک (---و مج) امذ.
(حیوانیات) **ایک قسم کا مینڈک جس کے جسم میں کانٹے نُما اُبھار پائے جاتے ہیں.** بعض حیوانوں کے جسم میں کانٹے نُما اُبھار (شوکے) پائے جاتے ہیں مثلاً ... سینگ دار غوک (یعنی بھدا مینڈک) مچھلیاں وغیرہ . (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۷۳). [سینگ دار + غوک (رک)].

---دِکھانا محاورہ.
انگوٹھا دِکھانا نیز ٹھوسا دکھانا.

زور و قوت سے حریفوں کے ہیں ڈھینگ
آ ہوئے جنگ کو دکھلاتے ہیں سینگ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۷۶).

---سَمانا محاورہ.
پناہ ملنا ، موقع ملنا ، حفاظت کی جگہ پانا. جدھر کو جس کے سینگ سمائے چلا گیا ، سب اس کے یارومددگار تتر بتر ہو گئے . (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۳۶۳).

رات کاٹی جہاں سمائے سینگ
عیش و عشرت پہ لات ماری ہے

(۱۹۱۱ ، کلّیات اسمٰعیل ، ۲۵۸). چھوڑ دیا کہ جس طرح اور جس طرف ان کے سینگ سمائیں وہ بڑی خوشی سے تشریف لے جا سکتے ہیں . (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۹۳).

---سِینگڑا (---ی مع ، غنہ ، سک گ) امذ.
ڈُوبات ، طوائف کے ہاں طبلہ اور سارنگی وغیرہ بجانے والے . اپنے «سفرداء» یعنی ڈُوبات سینگ سینگڑے کو ہم بستر نہیں کر سکتی ، اگر ایسا ہو تو برادری سے خارج کی جائے گی . (۱۹۰۶ ، انتخاب فتنہ ، ۱۶۸). [سینگ + سینگڑا (رک)].

---کٹا کَر بَچھڑا بَنْنا / بَچھڑوں میں داخِل ہونا / میں مِلنا محاورہ.
بڑی عمر کے آدمی کا چھوٹوں کی صحبت میں شریک ہونا ، بڑا ہو کر بچوں کی سی حرکتیں کرنا. صرف ادائے رسم کے لیے سینگ کٹا کر بچھڑا بننا پڑتا ہے . (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۸۲). کیوں صاحب یہ نوسن ، بال کھچڑی ہو گئے ہیں مگر میلے کی سیر نہیں چُھوٹتی سینگ کٹا کے بچھڑوں میں داخل ہوں گے . (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۲۹). میں ... ایک مُختصر سی انشاء لکھوں اور سینگ کٹا کر بچھڑوں میں ملوں . (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۹). ساتھی تو قریب ختم ہو چکے پہلے کو ہم نے اپنے سے کم سن لوگوں سے رسم بڑھائی تھی گویا سینگ کٹا کے بچھڑوں میں داخل ہو گئے تھے . (۱۹۵۱ ، گویا دبستان کُھل گیا ، ۶۳)

---کی مکّھی امث.
ایک مکّھی جو عموماً جانور کے سینگ کی جڑ میں بیٹھ کر خُون

ہوتی ہے. سینگ کی مکھی (Lyperosia Irritans): یہ مکھی دیکھنے میں اصطبل کی مکھی سے ملتی جلتی مگر جسامت میں اس سے نصف ہوتی ہے اورگوبر پر انڈے دیتی ہے۔ (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۱۰۷)۔

۔۔۔ لڑانا محاورہ۔
جانوروں کا ایک دوسرے سے سینگ لکرانا ؛ (مجازاً) ٹکر لینا، زور آزمائی کرنا۔ تو یہ بات سہدی ہیں جو ایک راجندر سنگھ بیدی کو چھوڑ کر سب سے سینگ لڑانے کے لئے مستعد رہتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۹۶)۔

۔۔۔ لگنا محاورہ۔
سینگ نمودار ہونا ، عنقا بات ہونا ؛ عجیب شکل ہو جانا ، عجوبہ ہونا۔ مجھے کیوں دیکھتا ہے ، میرے کیا سینگ لگے ہوئے ہیں۔ (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۴۷)۔

۔۔۔ مارنا محاورہ۔
سینگ بھونکنا ، سینگ چبھونا، سینگ گھسیڑنا (فرہنگ آصفیہ)۔

۔۔۔ نکالنا محاورہ۔
۱. کسی جانور کے سینگ نمایاں ہونا جو جوان ہونے کی علامت ہے (نوراللغات)۔ **۲. امتیازی شان یا خوبی پیدا کرنا۔** آج تک گزر گؤ سر گؤ سار گؤ پیکر گؤ جہر سے فصحا اپنے کلام پر شوکت کے سینگ نکالتے ہیں۔ (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۰۶)۔ **۳. پاگل ہونا** (نوراللغات)۔

۔۔۔ نکل آنا محاورہ۔
عجیب و غریب شکل ہو جانا ، مضحکہ خیز صورت بن جانا۔ ایک تیز جواب ملا ، کیوں نہیں کھیلو گے؟ بڑے ہو گئے ہو؟ لو اور سنو ، شاید سینگ نکل آئے ہیں۔ (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۱۲۸)۔

۔۔۔ نکلنا محاورہ۔
۱. شاخ کا نمودار ہونا ، ماتھے پر قرن نکلنا ؛ جانوروں کا جوان ہونا ، جوانی پر آنا (فرہنگ آصفیہ)۔ **۲. خصوصیت یا خوبی پیدا ہونا ، امتیازی حیثیت حاصل ہونا۔** مجھ میں کیا کوئی لعل لگے ہیں یا کوئی سینگ نکلے ہیں جس کو لوگ حیرت سے دیکھ رہے ہیں۔ (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۸۶۷)۔ یہ ان دنوں کا ماجرا ہے ، جب روزی جانی بلندۂ بے زر تھا اور جب اس کے سینگ نہ نکلے تھے۔ (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۶۹)۔

سینگا (ی مع ، مغ) امذ۔
۱. بڑا سینگ۔ لومڑی نے جو دیکھا کہ اس کے سینگے بڑے ہیں ، ان پر بیٹھ ... کنوئیں کے باہر آئی۔ (۱۸۰۲ ، ہفت گلشن ، ۴۳)۔ **۲. (بیل بانی) خوش وضع اور بڑے سینگوں والا بیل جو نہ صرف خوبصورت بلکہ مضبوط بھی سمجھا جاتا ہے** (ا ب و ، ۵ : ۵۹)۔ [سینگ + ا ، لاحقۂ تکبیر و نسبت]۔

سینگا ڈھال (ی مع ، مغ) امذ۔
ہاتھی کا ایک وصفی نام (ہاتھی کی کنپٹیوں کے درمیان یا ایک ہی شقیقے سے مستی کی حالت میں ایک سیاہ عرق ٹپکتا ہے اس کی تراوش کے لحاظ سے ہاتھیوں کی قسمیں کی گئی ہیں ، انہی میں سے ایک **سینگا ڈھال** ہے۔ اگر ایک ہی شقیقے کے قدرے بالائی حصے سے عرق ٹپکتا ہے تو جانور (ہاتھی) کو سینگا ڈھال کہتے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۳)۔ [سینگ + ا ، لاحقۂ نسبت + ڈھال (ڈھلکنا)]۔

سینگار (ی مع ، مغ) امذ (قدیم)۔
رک : سنگار

ہر یک یار سینگار سنسار کا
سورج ہو لیے جوت ہر ہار کا
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۰۸)۔
ہر عالم کا وہی مدار
دنیا ، عقبیٰ کا سینگار
(۱۷۶۲ ، غلام قادر شاہ ، رموزالعاشقین ، ۴۳)۔ [سنگار (رک) کا قدیم املا]۔

سینگال (ی مع ، کس ن) امذ۔
کیکر کی ایک قسم جو افریقہ کے مقام سینگال سے منسوب ہے۔ ببول اور سینگال کے پودے گوند اور لکڑی کی وجہ سے اہمیت رکھتے ہیں۔ (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ۲۲۳)۔ [ع : علم]۔

سینگالا (ی مع ، مغ) صف مذ۔
رک : سینگا ، معنی نمبر ۲ ، مثل ہے سینگالا مرد موچھالا (ا ب و ، ۵ : ۵۹)۔ [سینگ + الا ، لاحقۂ صفت]۔

سینگچہ (ی مع ، غنہ ، سک گ ، فت چ) امذ۔
۱. بارود سے بھرا ہوا سینگ جسے بطور ہتھیار استعمال کرتے تھے ، سینگ سے بنا ہوا ہتھیار۔ سینگچہ سحر گردن کی تیوڑی میں کوئی چار انگل اتر گیا۔ (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۷۷)۔ **۲. چھوٹا سینگ یا سینگ جیسا ابھار۔** شکم کے آخری زائدہ میں جوڑدار سینگچہ (Cerci) ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۸۹)۔ [سینگ + چہ ، لاحقۂ تصغیر]۔

سینگر (ی لین ، مع ، فت گ) امذ۔
رک : سینگری (پلیٹس)۔ [س : شرنگار श्रृंगार]۔

۔۔۔ سا صف مذ۔
دبلا پتلا ؛ کانٹا سا ؛ سوکھا سہما ؛ قاق (فرہنگ آصفیہ)۔ [سینگر + سا ، حرف تشبیہ]۔

سینگرا (ی مع نیز مع ، غنہ ، سک گ) امذ۔
(کاشت کاری) زرعی پیداوار کی پھلی یا پھلیاں (ا ب و ، ۶ : ۸۰)۔ [سینگر + ا ، لاحقۂ تذکیر و تکبیر]۔

سینگری (ی مع ، غنہ ، سک گ) امث۔
ایک پھلی ، مولی کی پھلی ، موگری۔ پھلیاں مولی کی پھلیوں کی طرح ہوتی ہیں جو سینگری کے نام سے مشہور ہے ، اس پھلی میں گول گول بیج ہوتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۳۰)۔ [سینگر + ی ، لاحقۂ تصغیر و تانیث]۔

سینگڑا (ی مع ، غنہ ، سک گ) امذ.
۱. **کھوکھلا کیا ہوا سینگ جس میں بارود رکھی جائے ، بارود دان؛ (مجازاً) آلۂ حرب و ضرب.** ہلکے ہلکے رفل کندھوں پر ساز و سینگڑے درست انتہا کے چالاک و چست.(۱۸۵۹ ، سروش سخن، ۱۰۳). خود بھی سر سے پاؤں تک نئے نئے کپڑے پہنے اور پھر رُپہلی کام کیے ہوئے کمربند باندھے ان میں سینگڑے اور توسدان.(۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اسفہانی ، ۲۶۱). فوج طفلاں کنکر پتھر کے ساز سینگڑے سے آراستہ ساتھ ہو گئی . (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۳۴ : ۱۰). ۲. **سینگ کا بنا ہوا باجا جسے منّھ سے بگل کی طرح بجاتے ہیں.** ناتھا نے سات ہاتھی بھیجے... جنہ نے سوار جو جھنڈیاں اور طنبور لئے ہوئے تھے اور ٹربچی جو بےاصول سینگڑے بجاتے چلے جاتے تھے.(۱۹۲۰ ، تاریخ دربار تاج پوشی ، ۳۲). [سینگ (رک) + ڑا ، لاحقۂ تصغیر و تحقیر].

---ساز امذ.
بارود دان وغیرہ ، آلات حرب. سینگڑے ساز مطلا جھلا جھل کے. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۱۶). [سینگڑا + ساز (رک)].

سینگڑی / سینگڑھی (ی مع نیز مع ، غنہ ، سک گ) امث.
۱. **ببول کی پھلی.** بار ہا ببول کی سینگڑھیاں ہوئیں اور کرلیپ کلہ کاٹا.(۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۵ : ۱۰). ۲. **مولی کی پھلی.** مولیاں کچی بھی کھائی جاتی ہیں سینگڑیاں بھی مولی ہی سے پیدا ہوتی ہیں اور ترکاری کے کام میں لائی جاتی ہیں.(۱۹۰۱ ، ترکاری کی کاشت ، ۷۸). [رک : سینگری].

سینگن (ی مع ، مغ ، فت گ) امث.
(سواری) **گھوڑے کی پیشانی پر کی بھونریاں جو تعداد میں دو سے زائد اور پانچ تک ایک گچھے کی شکل میں ہوں** (ماخوذ : اب و ، ۵ : ۲۶).

کوئی کہتا ہے جٹا سینگن اُس کو
کوئی کہتا ہے قینچی اے نکوخو

(۱۹۵۷ ، فرس نامۂ رنگین ، ۴). [مقامی].

سینگنا (ی مع ، غنہ ، سک گ) ف م.
(گنوار) **شاخ دار حیوان کی چوری پہچاننا ، موبشیوں کی چوری کا سراغ لگانا ، چوری کے موبشی پکڑنا ، چوری کا مال پہچاننا** (فرہنگ آصفیہ). [سینگ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سینگوٹی (ی مع ، مغ ، و لین نیز مع) امث ؛ سینگوٹی.
۱. **چھوٹا سا سینگ ، ننھا سا سینگ** (فرہنگ آصفیہ). ۲. **ہرن کے سینگ کا بنا ہوا ہتھیار جس سے اکثر بنے باز کھیلا کرتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ). ۳. **پیتل کا خول یا شام جو بیلوں کے سینگ پر خوبصورتی کے واسطے چڑھاتے ہیں، سینگوں کا غلاف ؛ راس کا محصول ، حیوانات کا محصول** (فرہنگ آصفیہ). [سینگ + وٹی ، لاحقۂ تانیث].

سینگی(۱) (ی مع ، مغ) امث.
۱. **وہ کھوکھلا سینگ جس کے ذریعہ بدن کی گرمی چُوستے ہیں اس عمل کو خالی سینگی کہا جاتا ہے اور اس کے ذریعے بدن کو اُبھار کر اور نشتر لگا کر فاسد خُون نکالتے ہیں جسے بھری سینگی یا پچھنے کہتے ہیں ، پچھنہ لگانے کا آلہ جو ایک کھوکھلا سینگ ہوتا ہے.** شاخ یا سینگی کہ حجام اس کو جسم پر رکھ کر کے چُوستے ہیں اس لیے کہ خون ایک جگہ جمع ہو جائے بعد اس کے اسی مقام پر استرا مار کر خُون نکالتے ہیں.(۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۷). تُونبڑے اور بھپارے اور پچھنے اور جونکیں اور خالی بھری سینگیاں اور بارے اور مالش جس نے جو بتایا سب کچھ کر دیکھا.(۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۵۸). دماغ آنکھوں اور ذہن کی صفائی کے لیے سینگی سے بہتر کوئی چیز نہیں.(۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۳۰). ۲. **سینگ کا بنا ہوا باجا جسے مُنہ سے بجاتے ہیں ، شنکھ ، سنکھ.** گورکھ ناتھ کے جوگی شبری کھالیں اوڑھے کانوں میں کنڈل ڈالے اور سینگی اور نرسنگھے بجاتے جسم پر بھبھوت ملے ان جنگلوں میں گھومتے تھے . (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۱۹۰). وہ مست ہو کر سینگی بجاتا پھرتا ہے. (۱۹۶۵ ، ہماری پہیلیاں ، ۱۰۹). [سینگ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---کار امذ.
(جراحی) **سینگی لگانے والا پیشہ ور یا سینگی کا عمل کرنے والا** (اب و ، ۷ : ۱۲۹). [سینگی + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---لگانا محاورہ.
پچھنے لگانا جو فصد کھولنے کی طرح سوداویت کم کرنے کا ایک عمل ہے ، کھوکھلے سینگ کے ذریعے بدن کی گرمی چُوس لینا یا فاسد خُون خارج کرنا. اس نے کہا سینگی لگانے کے بارے میں تیری کیا رائے ہے.(۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۴). فصد کھولنے سینگی لگانے وغیرہ کا بیان بھی بالتفصیل موجود ہے. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۴).

---لگوانا محاورہ.
کھوکھلے سینگ کے ذریعے فاسد خون خارج کرانا ، سینگی لگانا (رک) کا متعدی. فصد کھولنا اور سینگی لگوانا ان تمام باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا.(۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۱۸).

---والی امث.
۱. **کنجری جو سینگیاں لگانے کا کام کرتی ہو.** ہندوستان میں ... عورتوں کا ایک گروہ ہے کہ پیشہ حجامی کا رکھتی ہیں اہل ہند اس کو سینگی والیاں کہتے ہیں.(۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۷). جس طرح جرّاح اور دائیاں اور سینگی والیاں اس قسم کے پیشہ ور طبیب کے زیر حکم رہتے ہیں.(۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیرالانتظار ، ۱۷). ۲. (کنایۃً) **بدصورت اور بدہیئت عورت** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سینگی + والی ، لاحقۂ صفت].

سینگی(۲) (ی مع ، مغ) امث.
مچھلی کی قسم جس کے مُنہ کے دونوں طرف سینگ نکلے ہوئے ہیں ، مَلّی کی نسل کی چھوٹی ذات والی زردی مائل سیاہ رنگ اور بےچھلکار مچھلی، بڑی سے بڑی دو سیر تک وزنی ہوتی ہے.

پھلیوں کے ذکر میں پڑھن ، روہو ، سدری ، لینگرا ، سینگی ، پتھری ، بام ، بنگری ، چرکھہ ، چالھ کے نام گنا جاتا ہے ۔ (۱۹۶۷ ، پسماوت ، ایک تفصیلی جائزہ (اردو ، کراچی ، ۵۱ ، ۱ : ۱۸۶) ۔ [سینگ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سینگی(۳) (ی مع ، مغ) امث۔
ہڈی یا ہڈیوں کا ڈھانچہ۔

فیل گردوں کرے دونوں کو مسل کر پامال
سار سینگی اسے دے لا کے جو گیدڑیا کھٹ

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۰۳)۔ [سینگ + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سینگیا (ی مع ، مغ ، کس نیز سک گ) امذ۔
زہر کی ایک قسم (پلیٹس)۔ [رک : سنگھیا]۔

سینگیاں (ی مع ، غنہ ، سک گ) امث۔
سینگ (رک) کی جمع یا مُغیرہ حالت ، تراکیب میں مُستعمل۔

---توڑنا محاورہ۔
رک : **سینگیاں کھینچنا** ، **پچھنے لگانا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات)۔

--- کھینچنا محاورہ۔
سینگیاں کھینچنا (رک) کا لازم۔ قبلہ نے اپنا دست مبارک شہری کے اندر خود ہی بڑھایا دو چار سینگیاں کھنچنے کی آواز آئی۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۳ : ۵)۔

--- کھنچوانا محاورہ۔
سینگی لگوانا ، **پچھنے لگوانا**۔ رسول اللہ صلعم نے بھری ہوئی سینگیاں کھنچوائیں حالت احرام میں اور روزہ کی حالت میں بھی۔ (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۷۶۳)۔

--- کھینچنا محاورہ۔
۱. رک : **سینگی لگانا** (فرہنگ آصفیہ)۔ ۲. **متواتر بوسے لینا** ، **چمیان لینا**۔ مجمع عام میں گالوں پر چٹاخ چٹاخ سینگیاں نہ کھینچیں۔ (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۲ : ۳)۔

سینگھ (ی مع ، غنہ ، سک گھ) امذ۔
رک: **سینگ**۔ سینگھ سینگھ پڑوسن تیرے انجھن ... سینگھ کٹا کے **بچھروں** میں ملے۔ (۱۸۰۰ ، خزینۃ الامثال ، ۱۰۵)۔

بھریں کھاڑو کھاڑو وہ سامں وہاں
کہ سینگھ ان کے ہیں سربسر نیزہ ساں

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۸۰)۔ جس کا جہاں سینگھ سمایا نکل گیا جس کو جہاں پناہ ملی جا چھپا۔ (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۳۶)۔ [سینگ (رک) کا ایک اِملا]۔

سینگھاڑا(۱) (ی مع ، مغ) امذ۔
ایک تکھونٹا کانٹے دار پھل جو اکثر تالابوں میں ہوتا ہے۔ وہ تالاب جس میں سینگھاڑا بویا ہوا ہو۔ (۱۹۳۲ ، اب و ۶ ، ۱ : ۸۰)۔ [رک : سنگھاڑا]۔

سینگھاڑا(۲) (ی مع ، مغ) امث۔
بڑی ذات کی بے چھلکار چھلے اور چوڑے منہ کی مچھلی ۔ اوپر کا جسم سیاہ اور نیچے کا سُرخی مائل سفید ، پیٹھ پر جھانویں کی طرح کی سخت تکیا اور ایک لمبا سوئے سونے جیسا کانٹا ہوتا ہے ، بڑی سے بڑی بیس پچیس سیر وزنی ، گوشت بے کانٹا اور بغلی پروں کے ساتھ کانٹے ہوئے ہیں (ماخوذ : اب و ۳۰ ، ۵۸)۔ [سینگھ (رک) + اڑا ، لاحقۂ صفت]۔

سینگھاڑی / سینگھاڑیا (ی مع ، مغ ، کس نیز سک ڑ) امذ۔
(کاشت کاری) وہ تالاب جس میں سینگھاڑا بویا ہوا ہو (اب و ۶ ، ۸۰)۔ [سینگھاڑا + ی / یا ، لاحقۂ ظرفیت]۔

سینگھڑی (ی مع ، غنہ ، سک گھ) امث۔
(تُفنگ بازی) **بارود رکھنے کی کُپّی جو قدیم زمانے میں سینگ کی بنائی جانے کی وجہ سے سینگھڑی کہلاتی تھی** (ماخوذ: اب و ۸ ، ۸۸)۔ [سینگڑا (رک) کی تصغیر]۔

سینگھی (ی مع ، مغ) امث۔
رک : **سینگی**۔ فصد کریں اسہال لائیں ہلکے درجہ کی سینگھیاں کھنچوائیں۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۶)۔

کانچ کی چمنی چڑھا کر پمپ سے کھینچے ہوا
جس طرح سینگھی لگاتے ہیں یہی تدبیر ہو

(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۳۵)۔ [سینگی (رک) کا ایک اِملا]۔

سینگھیا (ی مع ، مغ ، کس نیز سک گھ) امذ۔
ایک قسم کا زہر۔ بچھناگ کی مشہور قسمیں یہ ہیں ، ایک قسم کا نام سینگھیا ہے ، اس لئے کہ یہ قسم ہرنوٹے کے سینگ کے مشابہ ہوتی ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۲۸)۔ [سینگیا (رک) کا ایک اِملا]۔

سینلی (ی مع ، مغ) امث۔
رک : **سیلی** (پلیٹس)۔

سینما (ی لین نیز مع ، سک ن) امذ ، امث۔
متحرک فلم جو پردہ سیمیں پر دکھائی جاتی ہے۔ پکچر (Picture) اردو میں عام ہے اور کئی معنوں میں مثلاً تصویر ، مصوری ... شبیہ ، سینما وغیرہ مستعمل ہے۔ (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۸)۔ لاہور کے قیام میں ہی میں نے سب سے پہلی سینما دیکھی۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۴۰)۔ [انگ : Cinema]۔

---پُروجیکٹر (---ضم مع پ ، و مع ، ی مع ، سک ک ، فت ٹ) امذ۔
وہ مشین جس کے ذریعے فلم پردے پر دکھائی جاتی ہے۔ سینما پروجیکٹر ... مشینوں کا ایک سمندر ہے جو بہتا ہوا نظر آتا ہے۔ (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۳۹)۔ [انگ : Cinema Projector]۔

---سکوپ (---سک س ، و مع) صف۔
(متحرک فلم) **جو اس طریقے سے فلمائی گئی ہو کہ اس کے دکھانے کے لیے زیادہ چوڑے پردے کی ضرورت ہو ، ایسے کیمرے سے بنائی فلم جو زیادہ وسیع منظر کو سمیٹ سکتی ہو**۔

اسی مقابلے کی وجہ سے فلموں میں نئے نئے تجربات کیے گئے ، رنگین اور سینما سکوپ فلمیں بننے لگیں ۔ (۱۹۶۸ء ، ابلاغ عام ، ۹۳)۔ [انگ : Cinema Scope]۔

ـــ گھر (ـــ فت گھ) امذ۔
وہ عمارت یا ہال جس میں فلموں کی نمائش ہوتی ہو۔ صرف لاہور کے چالیس سینما گھروں میں ہر روز تقریباً ساٹھ ہزار افراد فلم دیکھتے ہیں۔(۱۹۶۸ء ، ابلاغ عام ، ۸۷)۔[سینما + گھر(رک)]۔

ـــ ہال امذ۔
رک : سینما گھر۔ کل رات گھپ اندھیرے میں سینما ہال میں انٹرول (جسے مرزا وقفہ تا ک جھانک کہتے ہیں) کے بعد شانے پر ہاتھ رکھے۔(۱۹۶۸ء ، خاکم بدہن ، ۱۷۷)۔ تمام سینما ہال پولیس چھاؤنی کا منظر پیش کرتے تھے۔ (۱۹۸۹ء ، جنگ ، کراچی ، سنڈے میگزین ، ۲۷ ستمبر ، ۱۶)۔ [انگ : Cinema Hall]۔

ـــ ہاؤس (ـــ و مج) امذ۔
رک : سینما گھر۔ کالج کے تمام طلبا اس شوق سے اور اس کثرت سے یونین میں جمع ہوتے جیسے آج کل کسی مشہور فلم کے دیکھنے کے لیے سینما ہاؤس (Cinema House) پہنچتے ہیں۔ (۱۹۵۶ء ، آشفتہبیانیمیری ، ۱۰۶)۔ [انگ Cinema House]۔

سینُو (ی لین ، و مع) امذ۔
ایک قسم کا کپڑا۔

نئی نینو سیتو کی گلشن کی ہیں
ہے نئی نئی قطع ان کی تو کوٹ میں

(۱۸۹۳ء ، صدق البیان ، ۶۲)۔ پہلے تافتہ و بافتہ و نینو و سینو و کیکم و ملتانی اور فرخ آبادی و مدراسی چھینٹیں عمدہ کپڑے گنے جاتے تھے۔ (۱۹۰۳ء ، آئین قیصری ، ۵)۔ [مقامی]۔

سینْوال (ی لین ، مغ) امث۔
کائی ، بالوں کے لچھوں کی طرح پانی میں پھیلنے والی ایک گھاس۔ شمال کی جانب فقط سبز رنگ کی سینوال اور گھاس پیدا ہوتی ہے۔(۱۸۷۰ء ، خلاصہ علم جغرافیہ ، ۴۳)۔ [س : شَیوال शैवाल]۔

سینْوَتی (ی مج ، غنہ ، سک و) امث (قدیم)۔
رک : سیوتی (ایک قسم کا سفید گلاب)۔

پیراہن سینوتی سو چاک کیتی
چھبیلی ریوتی سر پھاڑ لیتی

(۱۵۹۲ء ، ولایت نامہ ، قریشی ، ۳۰۵)۔

کھلے مکھ ہو ارگند سوں سینوتی
پھٹے جاتے جوئی سو مل ریتوتی

(۱۶۲۵ء ، قصہ بے نظیر ، ۱۰۲)۔

فجر ایسی کہ گویا پنبۂ داغ
سنواری سینوتی کاو کدن باغ

(۱۷۳۷ء ، طالب و موہنی ، ۲۸)۔ [سیوتی (رک) کا قدیم املا]۔

سینْوَل (ی مج ، مغ ، فت و) امذ ؛ = سیمَل۔
ایک بہت بڑا خاردار درخت جس میں بڑے بڑے اور موٹے دلوں کے پھول لگتے ہیں اور جس کے پھلوں یا ڈوڈوں میں صرف رُوئی ہوتی ہے اور گودا نہیں ہوتا۔ اس کا دل اتنا ہلکا تھا جیسے سینول کی رُوئی کا وہ ننھا سا گالا جو ہلکی سی ہوا کے ساتھ میلوں اڑتا پھرتا ہے۔ (۱۹۶۳ء ، آبلہ پا ، ۱۸۹)۔ [س : شیمبَل शिम्बल]۔

سینُوں (ی لین ، و مع ، غنہ) امذ۔
رک : سینو۔ سوتی بٹ کا سینوں بنارس کا مشروع دیسی سوتی کپڑے میں اول نمبر رکھتا تھا۔ (۱۹۱۵ء ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۴۱)۔ [سینو کا ایک املا]۔

سینْوی (ی مج ، مغ) امث (قدیم)۔
رک : سوئیاں۔

رات کو میں عید کا تھا دن کِکر
دیگ بھر سینوی پکایا اپنے گھر

(۱۷۷۳ء ، رموزالعارفین ، ۲۳)۔ [سوئیاں (رک) کا قدیم املا]۔

سینتَہ (ی مع ، فت ن) امذ ؛ = سینا (قدیم)۔
۱. گردن سے لے کر پیٹ تک کا وہ حصّہ جس میں پسلیاں ہوتی ہیں ، چھاتی ، صدر۔

تو لگ معاوے بھی ڈر ڈر
بیٹا سینے سات پکڑ

(۱۵۰۳ء ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۲))۔ بُرا ہے عورت اور سینے کا درد ، جکوئی یاں اپس کوں سنبھالیا سو بڑا مرد۔ (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۷۳)۔

مرا سینہ ہے مشرق آفتابِ داغِ ہجراں کا
طلوعِ صبحِ محشر چاک ہے میرے گریباں کا

(۱۸۱۶ء ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳)۔

عشق کا یہ زخم ہے آئے کسی کو کیا نظر
سینہ ثابت دل نشانہ ہے خدنگِ ناز کا

(۱۸۷۰ء ، دیوان اسیر ، ۳ : ۸۱)۔ پیٹھ اور سینہ وغیرہ ان کی ہڈیاں چوڑی اور سخت ہونا چاہئیں۔ (۱۹۴۷ء ، جراحیات زہراوی ، ۱۹۱)۔

سینۂ نوریں خرمنِ زرّیں
کاکلِ مشکیں طرّۂ پرچیں

(۱۹۶۲ء ، ہفت کشور ، ۵۹)۔ **۲. دل ، قلب ؛ باطن۔**

کدھر تھیں چک نکل آؤ سینے کیری آگ بجھاؤ

(۱۵۰۳ء ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۶۹))۔

درویش ہو دل کوں صاف رکھ صاف
سیمرغ کوں ہو سینہ کے قاف

(۱۷۰۰ء ، من لگن ، ۳۷)۔

نورِ حق نے محل اپنا کوئی دیکھا نہ مگر
سینہ آئینۂ کردارِ محمدؐ دیکھا

(۱۸۷۷ء ، انور دہلوی ، د ، ۵)۔ خان دوراں کے سینے سے ایک آہ نکلی اور بے اختیار ہو کر بولا کہ تو میرے قابو سے نکل گیا۔ (۱۹۳۳ء ، زندگی ، ۵۶)۔ **۳. پستان ، چُوچی۔**

کھڑے قد کی بلا لیونگی نظر بھر دیکھونگی جس دیس
ترے نیناں ترے سیناں ترا گفتار یاد آتا

(۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۹۱)۔

غیر کو سینہ کبھی سے سیمبر دکھلا دیا
تم نے کیا کچھ کس کو اپنی بات پر دکھلا دیا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۷۲). اس نے ایک انگڑائی لی سینے پر آب رواں کا ہلکا سا ڈوپٹہ لہریں لے رہا تھا. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ۲۰). **۴. حیوانات کا اگلا دھڑ جس میں اگلی ٹانگیں (دست) یا بازو ہوتے ہیں.**

سینہ چوڑا ہے تل چوڑی ہے سم چوڑے ہیں
جتنی چھوٹی ہے کمر اتنی بڑی ہے گردن

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۹۱). **۵. (مجازاً) کسی شے کا وسطی حصّہ یا اُبھار یا اندرونی حصّہ.**

جذبۂ بے اختیار شوق دیکھا چاہیے
سینۂ شمشیر سے باہر ہے دم شمشیر کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۴۲).

ناقوس کے سینے سے صدائیں وہ فُغاں کی
وہ حمد میں ڈوبی ہوئی آواز اذاں کی

(۱۹۲۰ ، روح ادب ، ۲۵). **۶. (حشریات) حشرے کا وہ حصّہ جو زمین سے متعلق رہتا ہے.** ایک صدری قطعہ ایک چار پہلو خانہ کی ساخت رکھتا ہے اس کی چھت کو پشتک یا بلیک Notum کہتے ہیں فرش کو سینہ (Sternum) اور پہلوؤں کو جانبہ کہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۳۵). **۷. (مستورات) جمپر وغیرہ کا سامنے کا حصّہ.**

کٹ سینے کی مثلث ہے عجب
جلمن جلوۂ حُسن و خوبی

(۱۹۷۰ ، ترایا (ماہ نو ، جنوری ، ۱۳)). **۸. حوصلہ ، ہمّت.**

کہ تیغ سینہ کو تہ درازی ہے راہ
کہ مشکل مشقت کی سخت بد ہے راہ (کذا)

(۱۹۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۵). **۹. حافظہ ، ذہن.** ایک بڑا بھاری ذخیرہ میرے سینہ اور سفینہ میں جمع کر دیا ہے. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱). **۱۰. (مجازاً) پھیلی ہوئی سطح.**

رواں ہے سینۂ دریا پہ اک سفینہ تیز
ہوا ہے موج سے ملّاح جس کا گرم ستیز

(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۹۷).

جس نے بنی کے سینے کے ہر چاک سے
روح رزاقیت کو ہویدا کیا

(۱۹۷۷ ، سر کشیدہ ، ۹۸). [ف].

---اُبھار کَر چَلْنا محاورہ.
سینہ تان کر چلنا ، اکڑ کر چلنا ، اترا کر چلنا ، عورت کا چھاتیوں کا اُبھار دکھاتے ہوئے چلنا. جہاں کسی نے آوازہ کسا اور میں اور اکڑ گئی اور تن کے سینہ اُبھار کے چلی. (۱۹۰۳ ، سرشار ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۵۵).

---اُبھارنا محاورہ.
۱. چھاتیوں کا اُبھار دکھانا ، جوبن دکھانا.

مشتاق ہمکناری ملتے ہیں ہاتھ کیا کیا
تن تن کے جب وہ اپنا سینہ اُبھارتے ہیں

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۱۸). **۲. تن کر کھڑا ہونا.** جب غسل کرتے تو گھر کی سب سے اندر کی کوٹھری میں تشریف لے جاتے اور دروازہ بند کر دیتے مگر پھر بھی ان کی حیا سینہ اُبھارنے ... سے مانع ہوتی تھی. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۲۹).

---اَفْگار (---فت ا ، سک ف) صف.
غمگین ، رنجیدہ ، دُکھی ؛ (مجازاً) عاشق.

ہو گیا تاثیر مضموں سے قلم کا سینہ چاک
کیا لکھا اس نے تمھارے سینہ افگاروں کو خط

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۳۸).

بولا دل سے وہ سینہ افگار
انشاء اللہ اے دل زار

(۱۸۶۸ ، اختر (واجد علی شاہ) ، (نوراللغات)). [سینہ + افگار (رک)].

---اَفْگاری (---فت ا ، سک ف) امث.
رنج ، غم ، افسوس (ماخوذ : جامع اللغات). [سینہ افگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باز امذ.
ایک پرندے کا نام.

ہوا پر وہ ہر سمت قازوں کے غول
وہ لالوں کا غٹ سینہ بازوں کا غول

(۱۸۳۷ ، صیدیہ ، ۱۳۷). ابھی سنتے جاؤ لال چڑ کوہے، سینہ باز ، تیتر بٹیر ، لوے ، مرغابیاں ... سفید کوڑیالے کالے سانپ. (۱۹۲۰ ، خونی شہزادہ ، ۲۳). [مقامی].

---بَاسِینَہ (---ی مع ، فت ن) م ف.
رک : سینہ بسینہ (معنی نمبر ۳).

تو نے غم سے ہمیں کبھی ساقی
سینہ باسینہ لب بہ لب نہ کیا

(۱۹۲۳ ، کلّیات حسرت موہانی ، ۲۳۹). [سینہ + با (حرف جار) + سینہ (رک)].

---باف امذ.
بنگال کے سُوتی کپڑوں میں سے ایک قسم کا کپڑا. عرب تاجر اپنے یہاں سینہ باف بکثرت لے جاتے ہیں جن سے وہاں کے لوگ کُرتے بناتے ہیں. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۹). [سینہ + ف : باف ، بافتن ـ بُننا].

---بِرْیاں (---کس ب ، سک ر) صف.
غمزدہ ، رنجیدہ ، غمگین.

برہنہ سر ہو کر باچشمِ گریاں
دعا کرتی تھی یوں وہ سینہ بریاں

(؟ ، زلیخائے اُردو (مہذب اللغات)). [سینہ + بریاں (رک)].

---ءِ بِرْیاں کس صف (---کس ب ، سک ر) امذ.
درد و غم سے بھرا ہوا دل.

بولتا ہے سینۂ بریاں میں بولتا ہے دیدۂ گریاں میں

(۱۸۰۲ ، رموزالعاشقین ، ۱۶). [سینہ + بریاں (رک)].

---**بستہ** (---فت ب ، سک س ، فت ت) صف ؛ امذ.
سینے میں بند ؛ **رازدارانہ** ؛ **راز** (پلیٹس). [سینہ + ف : بست ، بستن ـ باندھنا + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---**بسینہ / بہ سینہ** (---فت ب ، ی مع ، فت ن) م ف.
۱. **(زبانی روایت) ایک سے دوسرے تک نسلاً بعد نسل پہنچتے ہوئے ؛ تحریر میں آنے یا عام ہوئے بغیر ؛ رازدارانہ ایک سے دوسرے یا ایک نسل سے دوسری تک منتقل ہوتے ہوئے.** تمام اشغال و اذکار جو آنحضرتؐ کے زمانے سے اس وقت تک سینہ بسینہ یا سفینہ بسفینہ چلے آتے ہیں ایک جگہ جمع کیے ہیں. (۱۸۵۱ ، نادر خطوط غالب ، ۲۸). کچھ لٹکے فقیروں میں بھی سینہ بسینہ چلے آتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۵۱۲). گیتوں کو زندہ رکھنے کی کوشش کی اور سینہ بہ سینہ منتقل کرتی رہیں. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۲۹). ۲. **بالمقابل ؛ آمنے سامنے.** حریف کے ایک مہرے کو اپنے کسی مہرے پر آتا دیکھتا ہے تو اسی مہرے سے سینہ بسینہ لڑ کر نہیں مار سکتا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۰۸). انہوں نے گوارا نہیں کیا کہ ایسے زبردست ... کے مقابلے میں سینہ بسینہ اور کلہ بہ کلہ ہو کر لڑیں. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۳۹).

کھانڈوں پہ رکھ لیں قلب سپاہِ غنیم کو
سینہ بسینہ ہو کے کریں دل جگر فگار

(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۸۶). ۳. **چھاتی سے چھاتی ملی ہوئی ؛ ہمکنار ، ہم آغوش.**

ہو جاؤ آ کے سینہ بہ سینہ کہاں تلک
پھڑکا کرے مرا دل مضطر تمام رات

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۳۶).

ہوئے سینہ بہ سینہ ان سے ہم جو شب کو چوری سے
نکالے صبح تک ارمان دل کے سینہ زوری سے

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۰۹). ۴. **(راز) جیسے دل میں چھپا کر رکھا جائے ؛ مخفی ؛ پوشیدہ.**

ہنوز سینہ بہ سینہ تھے جو نکاتِ سخن
ہم ان نکات کو اے شاد عام کر کے چلے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، بادہ عرفاں ، ۱۸۱). ہم یہ چھوٹا سا نسخہ بڑے خلوص سے بتاتے ہیں ، یہ چند آپ بیتیوں سے اخذ شدہ ہے پہلے پہل ہمارا ارادہ تھا کہ اسے سینہ بہ سینہ رکھا جائے ، لیکن اب چونکہ اس کی ضرورت نہیں اس لیے اسے شائع کرانے میں چنداں مضائقہ نہیں سمجھتے. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۱۶۷). [سینہ + ب / بہ (حرف جار) + سینہ (رک)].

---**بسینہ پہنچنا** محاورہ.
خاموشی سے نسلاً بعد نسلٍ حاصل ہونا ایک سے دوسرے کو زبانی منتقل ہونا ، وراثۃً ایک کے بعد دوسرے کو پہنچتے رہنا.

اس طفلِ سبق خواں کی ہے نت کینہ بہ سینہ
بھولتا ہے یہ علم اس کو مگر سینہ بہ سینہ

(۱۸۰۷ ، کلیات پروانہ (جسونت سنگھ) ، ۳۳۳). ہماری بہت سی ایسی عزیز چیزیں ہیں جو سینہ بہ سینہ ہم تک پہنچتی ہیں. (۱۹۳۳ ، اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۴۴).

یہ کہانیاں سینہ بہ سینہ ایک نسل سے دوسری نسل تک پہنچتی رہی ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵۸).

---**بند** (---فت ب ، سک ن) امذ.
۱. (أ) **ایسا لباس جسے عورتیں چھاتیاں ڈھکنے کے لیے استعمال کرتی ہیں ، انگیا ؛ محرم ؛ چولی ؛ چھوٹا کپڑا.** ساماخیہ ... عورتوں کے سینہ بند کو کہتے ہیں اور ہندی میں انگیا. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶).

ہزار آنکھ سے اوجھل وہ سینہ بند ہوا
نگاہِ شوق کا لیکن نہ کام بند ہوا

(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۳۲). تنگ کارسٹ (سینہ بند) استعمال کرنیوالی عورتوں میں ... ایک غیر طبعی لخنہ پیدا کر سکتا ہے. (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۲۲۰). (آ) **عورت کے کفن میں وہ زائد کپڑا جس سے اس کی چھاتیاں باندھی جاتی ہیں.**

کپڑے عورت کون دو اور دے
دامنی ، سینہ بند زیادہ دے

(۱۵۰۳ ، لازم المبتدی ، ۶).

میت اگر عورت اچھے دے سینہ بند ایک دامنی

(۱۷۸۱ ، چار کرسی ، ۹۹). اور سینہ بند جس سے چھاتیاں عورت کی باندھ دی جاتی ہیں. (۱۸۳۵ ، علم الفرائض ، ۷).

عورتوں کو پانچ ہیں اے ہوشمند
تین وہ اور دامنی اور سینہ بند

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۸۸). یہ کفن کا نظارہ ہے پہلے سینہ بند باندھا جائے گا. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۴۴). ۲. **وہ لباس جو سردیوں میں چھاتی کو گرم رکھنے کے لیے پہنا جاتا ہے ؛ صدری ؛ بنڈی.** درست ہے کہ خود کو ایک خیالی سینہ بند میں کسا جا سکتا ہے ، مگر خیالی سینہ بندوں کے فیشن بھی تو بدلتے رہتے ہیں. (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ (ترجمہ) ، ۳۸). ۳. **میدان جنگ میں سینے کی حفاظت کے لیے استعمال ہونے والا لباس ؛ زرہ.** خود و سینہ بند پہنے جھلملاتے اور نہایت قوی گھوڑوں پر سوار ... رسالے سامنے کی بلندیوں پر نمودار ہوئے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۳ : ۵۲۰). اسی خانے میں ٹیپو کا سینہ بند ہے جس سے سینے اور پشت کی حفاظت مقصود ہے. (۱۹۳۶ ، شبرانی ، مقالات ، ۹۱). ۴. **سواری یا باربرداری کے جانوروں کی پٹی جو خوگیر کے اوپر کسی جاتی ہے ؛ پشلا ؛ گھوڑے کی چھاتی کا ساز.**

غرض اوڑ چلے وہ سمندِ ہوا
کھلا یک بیک سینہ بند ہوا

(۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۳۰). لکڑی کی ایک چھوٹی زین جس کے نیچے گدی دی ہوئی ہوتی ہے اور جس کے اوپر سے ایک رسی گزرتی ہے جو سینہ بند اور زنجیر کو اپنے موقعوں پر قائم رکھتی ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۱۳). آپ کے بوجھ سے گھوڑے کا سینہ بند وغیرہ ٹوٹ جائے گا. (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۲۶۰). ۵. **وہ کپڑا جو بچوں کی رال ٹپکنے کے سبب کپڑے بچانے کے لیے سینے تک باندھ دیتے ہیں** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات) ۶. **گھوڑے کی ایک بیماری جو گرم حالت میں ٹھنڈ لگ جانے سے لاحق ہوتی ہے اسے سینہ بھرجانا اور جکڑ جانا بھی کہتے ہیں**

ہاتھ کو پیشانیٔ اسپ پر رکھ کر قدرے زور سے پیچھے کو ہٹائے اگر صاف ہٹ جائے سینہ بند نہیں ہے (۱۸۷۲ء، رسالہ سالوتر، ۲ : ۱۰۲)۔ [سینہ + ف : بند، بستن - باندھنا]۔

---بِیں (---ی مج) امذ.
وہ آلہ جسے سینے پر لگا کر پھیپھڑوں یا دل وغیرہ کی حرکت معلوم کرتے ہیں. ان بیچاروں کے ہاتھ میں سینہ بیں (**Stethoscope**) کے سوا کچھ نہ تھا۔ (۱۹۷۳ء، ہمہ یاراں دوزخ، ۱۰۳)۔ [سینہ + ف : بیں، دیدن - دیکھنا]۔

---بَھر آنا محاورہ.
شدّتِ غم سے آنسو آ جانا، دل اُمڈ آنا. چھیدا کا سینہ ان کی محبت سے بھر آیا وہ ان کے درمیان جا کر ان کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کے کھڑا ہو گیا۔ (۱۹۵۸ء، میلہ گھومنی، ۱۲۸)۔

---بَھر جانا محاورہ.
رک : سینہ بھر آنا.

خبر ہو بائل وہ دل میں چٹکیاں لیتے تو ہیں
درد بھر اُٹھنے تو ہے پھر سینہ بھر جانے کو ہے
(۱۸۹۷ء، دیوان ڈاکٹر مائل، ۱۹۰)۔

---بَھر کَر آنا محاورہ (قدیم).
رک : سینہ بھر آنا.

سنی جو خبر شاہزادے کی دائی
سینا بھر کر آیا ادک تلملائی
(۱۶۸۲ء، رضوان شاہ و روح افزا، ۶۹)۔

---پَک جانا محاورہ.
تکلیف سہتے سہتے عاجز آنا، دق ہونا، تنگ آ جانا.

اے دل بہت ستا مت، جانا ہے تو نکل جا
سینہ تو پک گیا بس نکرا نہ او دوانے
(۱۷۹۸ء، سوز، د، ۳۳۶)۔

---پَلَٹ جانا محاورہ.
حالت بدل جانا، انقلاب ہو جانا (فرہنگ اثر).

---پَناہ (---فت پ) امذ.
(فوجی) چند فٹ اونچا پُشتہ، دھس، Breast-Work - سینہ پناہ (انگریزی اردو فوجی فرہنگ، ۱۰)۔ [سینہ + پناہ (رک)]۔

---پوش (---و مج) امذ.
رک : سینہ بند. اِن میں، خود، ڈھالیں، سینہ پوش، تلواریں اور خنجر شامل ہیں۔ (۱۹۶۰ء، مسلمانوں کے فنون، ۱۰۹)۔ [سینہ + ف : پوش، پوشیدن - پہننا ؛ چھپانا]۔

---پیٹنا محاورہ.
رنج و غم کی حالت میں چھاتی پر زور سے ہاتھ مارنا، چھاتی کوٹنا، سینہ کوبی کرنا، ماتم کرنا.

پیٹا اس درجہ سینہ و سر ... نیلی وہ جگہ ہوئی سراسر
(۱۸۸۲ء، تفسیر عفت، ۳۴)۔

---پھاڑْنا محاورہ (قدیم).
شدّتِ غم سے گریبان چاک کرنا، بہت زیادہ رنج و غم کا اظہار کرنا.

فراق ہو باولی بھلا سر لیے
سینا پھاڑ دک سوں جگر چیر لیے
(۱۹۳۸ء، چندر بدن و مہیار، ۹۰)۔

---پَھٹ جانا / پَھٹْنا محاورہ.
سینہ شق ہونا، دل پر سخت صدمہ گزرنا، دل بے قابو ہونا.

ایس میں ایس کلکلا بول اٹھیا
کہ سن سب جناور کا سینا پھٹیا
(۱۶۰۹ء، قطب مشتری (ضمیمہ)، ۲۲)۔

نہ لاگا زخم تو اپنا کبھو شمشیر سے تیری
کہ جس کی حسرتوں سے سینۂ زخم کہن پھٹتا
(۱۷۹۵ء، قائم، د، ۹)۔

مری سینہ زنی کا شور سن کر
پھٹے جاتے تھے ہمسایوں کے سینے
(۱۸۵۴ء، ذوق، د، ۲۵۱)۔

کیا گراں خاطر ہے رنجِ انکشافِ رازِ دوست
سینہ پھٹ جاتا ہے غنچے کا صبا کو دیکھ کر
(۱۹۲۵ء، نغمۂ زار، ۹۶)۔

---پُھلا کَر چَلْنا محاورہ.
سینہ تان کر چلنا، اکڑ کر چلنا، اترا کر چلنا. پبلک کے سامنے اپنی زخم خوردہ انا کو تسکین دینے کے لیے سینہ پُھلا کر چلنے لگے. (۱۹۷۳ء، ہمہ یاراں دوزخ، ۹۵)۔

---پُھلانا محاورہ.
۱. **چھاتی کو اُبھارنا ؛ (مجازاً) غرور و تکبر کا مظاہرہ کرنا، شان و شوکت ظاہر کرنا.** انہوں نے فخر سے سینہ پُھلا لیا۔ (۱۹۶۲ء، معصومہ، ۱۹۷)۔ ۲. **غصّہ میں بھر جانا، غضب و غیظ کی حالت ظاہر کرنا.** سینہ پُھلا کر شکاریوں کی طرف بڑھتی ہے۔ (۱۹۲۲ء، انار کلی، ۱۲۲)۔

---پُھوٹْنا محاورہ (قدیم).
رک : سینہ پھٹنا. رقیب گمراہ، روسیاہ، بدکار نابرخوردار کے دل میں بھڑکا اٹھیا سینہ پُھوٹیا۔ (۱۶۳۵ء، سب رس، ۲۳۵)۔

بچھڑنے سوں ہوا ہے تلخ جینا
کمر ٹیٹھی ہے اور پُھوٹیا ہے سینا
(۱۶۶۵ء، پھول بن، ۳۰)۔

---پھوڑْنا محاورہ (قدیم).
رک : سینہ پھاڑنا. سینہ پھوڑیا کیوں جاتا ہے، فرزند کوں چھوڑیا کیوں جاتا ہے۔ (۱۶۳۵ء، سب رس، ۱۷۲)۔

خدا کے کرم سوں درست ہونے کا
سینا پھوڑ بابا کیتا رونے کا
(۱۶۸۱ء، جنگ نامہ سیوک، ۱۸۳)۔

---پُھولْنا محاورہ.
دل خوش ہونا، خوشی سے پُھولے نہ سمانا. جب کوئی مجھے

بادشاہ کہہ کر بُلاتا ہے تو میرا جی خوشی سے بھر جاتا ہے سینہ پُھول جاتا ہے گردن میں خود بخود ایک اکڑن آ جاتی ہے۔ (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۵۵)۔

---تان کَر چَلْنا محاورہ۔
اکڑ کر چلنا ، اترا کر چلنا ، بے خوف کے ساتھ چلنا۔

دن کو وادیوں میں سینہ تان چلنا
رات مشعلوں میں تیل ڈال چلنا

(۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۶۸)۔

---تانْنا محاورہ۔
۱. اکڑنا ، غرور کرنا ، چھاتیوں کو اُبھارنا ، چھاتیوں کا اُبھار دکھانا۔

عاشق کہیں نہ اور سوا بے قرار ہوں
سینہ اسی خیال سے وہ تانتے نہیں

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۹۹)۔

تیرِنظر چلائیے شوق سے سینہ تان کے
کھیل نہ جانیے جان پر کوئی شکست مان کے

(۱۹۸۳ ، عروسِ فطرت ، ۴۳)۔ وہ ایک خوشگوار مُوڈ میں سینہ تان کر بیٹھ گیا۔ (۱۹۸۱ ، قطبِ نما ، ۳۸)۔ **۲. مقابلے کے لیے بے خوف کے ساتھ کھڑا ہو جانا ، دلیری سے سامنا کرنا۔** میں نے اس تنظیم کے قائد کی حیثیت سے ... نفرت کے جھکڑوں کے آگے اپنا سینہ تان دیا۔ (۱۹۸۶ ، آتشِ چنار ، ۵۷۳)۔

---تَنْنا محاورہ۔
سینہ تاننا (رک) کا فعلِ لازم۔

ہاتھ اُٹھا بانو بڑھا سینہ تنا آنکھ بھری
ناچ میں تیرے قیامت کبھی ایسی تو نہ تھی

(۱۸۹۷ ، دیوان ڈاکٹر مائل ، ۲۵۶)۔

---توڑ (---و مج) صف۔
مُشکل ، دُشوار۔ پہلو اس کے جس طرف سے دیکھو ایسے سر پھوڑ اور سینہ توڑ ہیں کہ کسی مخلوق کے پاؤں نہیں جمنے دیتے۔ (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۱۰۰)۔ [سینہ + توڑ (توڑنا (رک) سے)]۔

---توڑْنا محاورہ (قدیم)۔
بہت زیادہ محنت کرنا ، مُشکل کام انجام دینا۔

کشش میں اُن سات سینا نہ توڑ
خجل ہو چلے واتے بتخانہ چھوڑ

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۷)۔

---جکَڑْنا محاورہ۔
(طب) ٹھنڈ لگنے یا بلغم کی زیادتی کی وجہ سے چھاتی کا بوجھل ہو جانا جس میں سانس لیتے وقت تکلیف ہوتی ہے۔ دورانِ سر ، گِٹھیا ، دردِ سر ، سینہ کا جکڑنا ، آنکھ کا سُرخ ہونا ، پیشاب رقیق زیادہ مقدار میں بار بار یا قطرہ قطرہ ہوتا ہے۔ (۱۸۸۲ ، کلّیاتِ علم طب ، ۲ : ۵۳۰)۔

---جَلْنا محاورہ۔
دل پر صدمہ ہونا ، بہت دکھ ہونا۔

آہ و نالہ سے سینہ جلتا ہے
آہ کیوں دم نہیں نکلتا ہے

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۲۲)۔

---جھاڑْنا محاورہ۔
ہر چیز سے بے تعلق ہو کر کسی ایک طرف دھیان لگا لینا۔

سینا جھاڑ سو لے اُٹھی منج ہو کہات
دئی شہ کوں تصدیع لئی مکر سات

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۹۰)۔

---چاک صف۔
(کنایۃً) غمگین ، مُصیبت زدہ ، محبت میں دیوانہ ، عاشق۔ القصہ وو رقیب ناپاک ، ہو نظر سینا چاک ، اس مصفا دلکشا قامت کے بستان میں ، ایسے نادر مکان میں ، بارے دونو آئے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۷)۔

صفحۂ دل پہ سینہ چاکوں کے
نقش ہے اس نگار کی صورت

(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۲۱۸)۔

صیّاد نے جو دیکھا ہرن اُٹھ چلا جھپاک
جلدی سے دوڑا پیچھے ہرن کے وہ سینہ چاک

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲۱۸)۔

آ ملیں گے سینہ چاکانِ چمن سے سینہ چاک
بزمِ گل کی ہم نفس بادِ صبا ہو جائے گی

(۱۹۱۲ ، بانگِ درا ، ۲۱۵)۔ تقریباً ایک سال کے بچھڑے ہوئے سینہ چاک گلے ملے ، کوئی کسی کو چُوم رہا تھا۔ (۱۹۷۵ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۱۶۶)۔ [سینہ + چاک (رک)]۔

---چاک کَرْنا ف م۔
سینے میں شگاف دینا ، سینہ شق کرنا۔ جب دیکھا ان کی رُوح پرواز کر گئی ہے تو بگل کے آیا آپ کا سینہ چاک کر کے کلیجہ نکال لیا۔ (۱۹۱۹ ، جوہانِ حق ، ۲ : ۱۶۶)۔

---چاک ہونا محاورہ۔
بہت زیادہ صدمہ ہونا ، غمگین و ملول ہونا۔

یکس یک کا غم سُن کے ہوئیں سینہ چاک
یکس یک کوں دھیرگ دیویں لاک لاک

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۹۶)۔

کس کے ماتم میں ہوئے ہیں گُل ہزاروں سینہ چاک
بُلبلیں کرتی ہیں کس کشتہ پہ شیون اے صبا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۶)۔

آرام سے ہے کون جہانِ خراب میں
گُل سینہ چاک اور صبا اضطراب میں

(۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۸۱)۔

---چاکی امث۔
۱. سینہ شق ہونا۔

سحر کے جو انتظار میں ہیں ، پکار کر کوئی ان سے کہہ دے
کہ سرقِ ظُلمت کی سینہ چاکی ، کوئی دلیلِ سحر نہیں ہے

(۱۹۳۹ ، فکرِ جمیل ، ۵۵)۔ **۲. غم ، اندوہ ، پریشانی۔**

ہوئی ہے توڑے سنجھ میں دردناک
گئی ہیں توڑے اوس کی سینہ چاک
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۹). [سینہ چاک + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چُرانا محاورہ.
بچنا ، دبکنا ، چھپنا.

مریخ نے منہ اپنا چھپایا تھا خوف سے
سینے کو آسماں نے چُرایا تھا خوف سے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۰۸).

ہے کہکشاں بھی ڈر سے خمیدہ کماں کی طرح
سینہ چُرا رہی ہے زمیں آسماں کی طرح
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۵).

اس قدر ہے ڈر تری تلوار کا
ہٹ گیا سینہ چُرا کر آسمان
(۱۸۹۱ ، عاقل ، د ، ۱۳۹).

---چیر کَر رَکْھنا محاورہ.
دل کا راز ظاہر کرنا، دل کی بات کہنا. جواہر لال نے پچھلے برسوں میں ہمیشہ میرے سامنے اپنا سینہ چیر کر رکھا تھا اور میرے ساتھ بڑی اپنائیت اور شگفتگی سے راز و نیاز کا تبادلہ کیا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۳۸).

---چیرْنا ف س ؛ محاورہ.
سینہ شق کرنا ، سخت صدمہ پہنچانا.

یہ ہوا جب بھی سنسناتی ہے
کتنے سینوں کو چیر جاتی ہے
(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۵۲).

اندھیاروں کا سینہ چیرے
اب وہ جوت جگاتا ہو گا
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۳۲).

---چھانْنا محاورہ.
رک : سینہ چھلنی کرنا.

خط اگر لکھنے لگا طعنوں سے چھانا سینا
جب قلم اس نے لیا ہاتھ میں نیزا مارا
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۳۳).

---چَھلْنی کَرْنا محاورہ.
بہت زیادہ زخم لگانا ، بہت زیادہ تکلیف پہنچانا.

سینہ چھلنی کیے دیتی ہیں نگاہیں اُن کی
ڈھونڈتے پھرتے ہیں یہ تیر ٹھکانا دل کا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۲).

---چَھلْنی ہونا محاورہ.
صدموں کے باعث چھاتی کا پُرداغ ہونا ؛ (کنایۃً) سخت زخمی ہونا ، بہت رنج یا تکلیف پہنچنا. مگر ایک ہی وار میں سینہ چھلنی ہو گیا. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ۲۲). نت نئے طعنوں سے ورشا کا سینہ چھلنی ہو جاتا. (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۹).

---چھَننا محاورہ.
رک : سینہ چھلنی ہونا.

تیروں کی جو بوچھار ہوئی چھن گیا سینہ
روزن ہوئے اتنے کہ زرہ بن گیا سینہ
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۹۳).

---خَراش (---فت خ) صف.
سینے میں زخم ڈالنے والا ، جانکاہ ، تکلیف دہ.

جو صدا آتی ہے اس وادی سے ہے سینہ خراش
یہ کوئی دل روتا جاتا ہے نہیں بانگِ جرس
(۱۷۵۱ ، نکات الشعرا ، (محمد حسین) ، ۴۶).

پھر آیا نظر ہلال ماتم
ہے سینہ خراش ناخنِ غم
(۱۸۰۵ ، آگاہ (مہذب اللغات) ، ۸۲).

یہ عقد ہائے سیاست تجھے مبارک ہوں
کہ فیضِ عشق سے ناخن مرا ہے سینہ خراش
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۶۹). [سینہ + خراش (رک)].

---خَراشی (---فت خ) امث.
جانکاہی ، سخت تکلیف یا محنت.

تیشۂ آہ سیں مجھ سینہ خراشی کون دیکھ
کوہکن لاف محبت ستی انکار کرے
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۴۴۴).

دل جہاں پھوٹ بہا ، سینہ خراشی نہ رہی
ناخنوں سے جو گیا آبلہ چھل بیٹھ گیا
(۱۸۷۸ ، سُخن بے مثال ، ۳۱).

---خُنُک ہونا محاورہ.
دل خوش ہونا ، تسلّی ہونا.

ہوئے سینے خُنک اعدائے دیں کے
ہوئے قرباں وہ رُولے زمیں کے
(۱۸۳۸ ، ناسخ ، شہادت نامۂ آل نبی ، ۹).

---دَرْسِینَہ (---فت د ، سک ر ، ی مع ، فت ن) م ف.
سینہ بسینہ ، (وہ بات) جو خاندان میں ایک دوسرے کی بتائی ہوئی برابر چلی آئے ؛ نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتا ہوا. بہت سے سومیری مقولے تحریری صورت میں یکجا ہونے سے قبل صدیوں تک زبانی (سینہ درسینہ) منتقل ہوتے آئے تھے. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۲ : ۵۱۳). [سینہ + در (حرفِ جار) + سینہ (رک)].

---دَرِیدَہ (---فت د ، ی مع ، فت د) صف.
وہ شخص جس کا سینہ مجروح ہو ؛ (مجازاً) عاشق زار.

دکھلا کے کہکشاں سے فلک چاک سینہ رات
اُس ماہ وش کے سینہ دریدوں میں مل گیا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۹). [سینہ + دریدہ (رک)].

---دَل ڈالْنا محاورہ.
چھاتی مسل دینا ، چھاتی دبانا ، چھاتی مَلنا.

کوئی پیٹ پکڑ کر بھاگی ہو ، یوں کہتی مجھ پے مل ڈالا،
کوئی دھوم مچا کر کہتی ہو ، کم بخت نے سینہ دل ڈالا،
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۶۵).

---دُود کَش (---و مج ، سک د ، فت کَ) امذ.
چمنی کا باہر کو نکلا ہوا حصّہ. ستونچہ یا باہر نکلا حصّہ بنانا پڑتا ... جو سینہ دوُد کش کہلاتا ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۲۱). [سینہ + دود کش (رک)].

---دوز (---و مج) صف.
چھاتی میں اُتر جانے والا ، چھاتی میں سوراخ کرنے والا ، جو سینے میں ترازو ہو جائے. لیکن عتاب و عناد سلیم کا تیر سرا پردہ چیر کر سینہ دوز ہو گا. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۱۸۵). [سینہ + ف : دوز ، دوختن ـ سینا].

---دَھڑکنا محاورہ.
دل کا خوف و اضطراب کی حالت میں زور سے حرکت کرنا ، گھبرانا.

سسکیاں رات نے لیں صبح کے بازو پھڑکے
قصر تھرائے ، شبستانوں کے سینے دھڑکے

(۱۹۳۹ ، نبضِ دوراں ، ۱۳۰).

---رَوشَن ہونا محاورہ.
پاک باطن ہونا ، بُغض و کینہ سے پاک ہونا ، پُرخلوص ہونا.

سینہ روشن ہو تو ہے سوزِ سخن عینِ حیات
ہو نہ روشن ، تو سُخن مرگِ دوام اے ساقی!

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۸).

---ریش (---ی مج) صف.
۱. جس کا دل زخمی ہو ، رنجیدہ ، غمگین ، ملول.

تھے رذالے اور چکورے گرد و پیش
با کباز اس دیکھ کے تھے سینہ ریش

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۷).

اسی گھات میں تھا وہ رہتا ہمیش
جگر تفتہ دل رفتہ و سینہ ریش

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۳۱).

ہوا خواہ زُلفِ پریشاں ہے
شہیدِ غم سینہ ریشاں ہے

(۱۸۷۷ ، صبح خنداں ، ۸). ۲. سینے پر زخم ڈالنے والا ، دردناک.

وہ سینہ ریش روایت ہے اہلِ زنداں کی
زباں پہ لا سکے طاقت نہیں یہ انساں کی

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). [سینہ + ریش (رک)].

---زَن (---فت ز) صف.
رنج و غم سے نڈھال ہو کر چھاتی پیٹنے والا ، ماتم کرنے والا ، محرم میں سینہ زنی کرنے والا.

وہ رشکِ چمن گُل جو زیبِ چمن تھا
چمن جُنبشِ شاخ سے سینہ زن تھا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۸).

بولے ، فلک نے خاک میں ہم کو ملا دیا
پھر سامنے سے سینہ زنوں کو ہٹا دیا

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۱۰۲). صبح کو صحنِ تقدس میں سینہ زنوں کے دستے ... ماتم کرتے ہوئے آتے جاتے ہیں. (۱۹۴۴ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۱۸۹). [سینہ + ف : زن ، زدن ـ مارنا].

---زَنی (---فت ز) امث.
رنج و غم کی وجہ سے سینے پر ہاتھ مارنا ، چھاتی پیٹنا ، ماتم کرنا. بمقتضائے حدیث ... امید ثواب دہر ایک رات بعد کتاب خوانی اور سینہ زنی کے ایک فاتحہ و مخفی اس کام بانظام کے لیے بھی پڑھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۹).

چشم کہتی ہے تری جُنبشِ مژگاں سے کہ دیکھ
سر پہ بیمار کے یہ سینہ زنی خُوب نہیں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲۴). اس کے بعد تعزیہ داری اور سینہ زنی ہوتی تھی. (۱۹۰۶ ، حیاتِ ماہ لقا ، ۲۷). نوحہ بنیادی طور پر ماتم یا سینہ زنی کے ساتھ پڑھے جانے کی چیز ہے. (۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اصطلاحات ، ۲۰۴). اف : کرنا ، ہونا. [سینہ زن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زور (---و مج) صف.
سرکش ، زورآور ، دھینگا مُشتی کرنے والا ، پکڑی کرنے والا ، اپنی طاقت پر مغرور. لوگ بلند و بالا اور مضبوط ہیں اور تُند مزاج اور سینہ زور. (۱۸۵۴ ، مرآۃ الآقالیم ، ۷۰). اسپ مُنہ زور اور سینہ زور اکثر جہاں چاہتا ہے لے بھاگتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۲). غریبوں کے ہاں چوری کرتا تھا دیکھ پاتے تو سینہ زوری کرتا تھا اس طرح میں علاقہ میں سینہ زور چور مشہور ہوا. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ۲۰۱). [سینہ + زور (رک)].

---زوری (---و مج) امث.
۱. سرکشی ، زبردستی ، دھینگا مُشتی ، پکڑی ، اکڑبکڑ ، جبر.

ہووے گھوڑا اگر کوئی منہ زور
سینہ زوری کا اس کے یا ہو شور

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۲۱۱). ان کی بے لیاقتی اور جاہلانہ سینہ زوری ترقیٔ سلطنت میں خلل انداز ہے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۵۵).

نہیں چلتی تُری کی سینہ زوری
زمیں اک روز رہ جائے گی کوری

(۱۹۱۱ ، کلّیاتِ اسمٰعیل ، ۳۶). جس کا جواب میں نے بھی اسی طرح دیا کہ میں بھی اسے ہرگز گوارا نہیں کرسکتا کہ سینہ زوری کے ساتھ مُجھے دبایا جائے. (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۳۰۸). ۲. دلاوری ، بہادری ، دلیری. مہاراج نے پہلوانی یعنی سینہ زوری تو بہت کی آخر جو ہار تھی آخر ہار ہی رہی. (۱۸۸۰ ، مرقع تہذیب ، ۱۰). اور نہ اس دلاور کا تُم کو خیال آیا جو سینہ زوری سے وہیں ڈٹا رہا. (۱۹۰۴ ، مقدمۂ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۴).

یہ دولت مانگنے سے آدمی کو مل نہیں سکتی
گر آزادی کی خواہش ہے تو چھینو سینہ زوری سے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۷۸۹). [سینہ زور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ سِپَر (ـــــ کس س ، فت پ). (الف) م ف.
سینے کو ڈھال بنا کر ، مقابل ہو کر ، ڈٹ کر.

کرے گا تو جہاں تیغ آزمائی
تو واں سینہ سپَر ہم بھی چلیں گے

(١٨٠٩ ، جرات ، د ، ٥٨). جب اُن کے ستّت کا دن ہوتا تو مچھلیاں سینہ سپر ان کے سامنے آ جمع ہوتیں. (١٨٩٥ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ٢٣١). (ب) صف. **معرکہ میں ڈٹنے والا ، خطرے کا مردانہ وار مقابلہ کرنے والا ، مدِّمقابل.**

دیکھنے کے ہیں یہ سب سینہ سپر میری طرح
کھانے والا آپ کا تیر نظر کوئی نہیں

(١٩٠٠ ، دیوان تسلیم ، ٢١٣).

جب خطا کرتی ہے دل میں شور و شر
تو ہی بن جاتی ہے واں سینہ سپر

(١٩١١ ، کلیات اسمٰعیل ، ٣٨). [سینہ + سپَر (رک)].

ـــــ سِپَر رَہْنا محاورہ.
١. خوف و خطر کے موقع پر یا جنگ وغیرہ میں ڈٹا رہنا ، مقابل رہنا ، سامنے رہنا ، مقابلے میں جما رہنا

رہی سینہ سپر ہر دم یہ جوہر ہے محبّت کا
کبھی لوہا نہ مانا یار کی تیغ عداوت کا

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٦).

دیکھیں گے تری برشِ شمشیر نظر ہم
جوں آئینہ رہتے ہیں سدا سینہ سپر ہم

(١٨٣٨ ، بستانِ سخن ، ١١٣). ٢. **محافظ ہونا ، پُشت پناہ ہونا ، مددگار ہونا.** محمد صلی اللہ علیہ وسلّم اپنے خاندان میں معزز اور محترم ہیں دشمنوں کے مقابلہ میں ہم ہمیشہ ان کے سینہ سپر رہے (١٩١١ ، سیرۃ النبیؐ ، ١ : ٢٣٥). ریاستوں کے حقوق کی حفاظت میں بھی سینہ سپر رہتے تھے. (١٩٨٥ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ٣٠).

ـــــ سِپَر کَرْنا محاورہ.
١. وار جھیلنا ، سینے پر لینا ، حملہ سہنا.

دیکھیں کرتا ہے کون سینہ سپر
جب وہ تیغ امتحان پر آئے

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ١٧٢).

کیا لُطف ہے وگرنہ جس دم وہ تیغ کھینچے
سینہ سپر کریں ہم قطع نظر کرو تم

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٢٠٦).

چل ولا وقت ہے اب سینہ سپر کرنے کا
برچھیاں تانے ہوئے ہیں صفِ مژگاں تیّار

(١٨٤٦ ، آتش ، ک ، ٧٦). ٢. **بے جگری ، بہادری اور جراُت سے مدِّمقابل ہونا ، خطرات کا مردانہ وار مقابلہ کرنا ، میدان جنگ میں ڈٹ کر کھڑا ہونا.**

سگل سور سینا سپر کر کھڑے
اٹل بھیں ہو کھن نے جیکوجہ سر کھڑے

(١٦٩٥ ، دیپک پتنگ ، ٨٣).

ہر آفت میں سینہ سپر کرنے والے
فقط ایک اللہ سے ڈرنے والے

(١٨٧٩ ، مسدّس حالی ، ٢٣). عین گرمیٔ جنگ میں افراسیاب پامال کرتا ہوا جاتا ہے ... مہ رخ و بہار کبھی بھاگتی ہیں کبھی سینہ سپر کر کے لڑتی ہیں. (١٨٩٢ ، طلسم ہوشربا ، ٦ : ٦١). ٣. **جاں نثاری دکھانا (حمایت یا حفاظت کے موقع پر).** جو لوگ اپنا سینہ سپر کر دیتے اور حضرت کو بچاتے ... ان کی اس اعانت کی کیا کچھ قدر و منزلت حضرت کے نزدیک ہوئی ہو گی. (١٨٧٠ ، آیات بینات ، ١ : ٥٦).

ـــــ سِپَر ہونا محاورہ.
١. وار جھیلنا ، خوف و خطر کے موقع پر ڈٹ کر کھڑا ہونا ، مقابل ہونا ، ڈٹ کر مقابلے میں آنا ، بے جگری اور بہادری دکھانا.

تاب کیا غیر کی جو تیر نگہ کو جھیلے
وہ ہمیں ہیں کہ جو یاں سینہ سپر ہوتے ہیں

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ١١٣).

تیغ غم سے ہو نہ کیوں سینہ سپر مرد وفا
کثرت زخم بدن پر نہیں کم جوشن سے

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٢٠٨).

ہوئے سینہ سپر جانباز دو دو ہاتھ کرنے کو
کھنچی تیغ دو دم چلنے لگیں چوٹیں برابر سے

(١٩١٥ ، مطلع انوار ، ٧٨). وہ حالات سے سمجھوتہ کرتے رہے جب کہ میر سینہ سپر ہو کر ان کا مقابلہ کرتے رہے. (١٩٨٠ ، محمد تقی میر ، ٣١). ٢. **حمایتی بننا ، مدد کرنا ، آڑے وقت میں کام آنا ، مشکل حالات میں ساتھ دینا.**

بوسۂ ابرو ہے مشکل جی میں زعمِ حُسن ہے
دل جو ہو سینہ سپر قبضہ ہے پھر شمشیر پر

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٩٥). ان کی عشیرہ پروری ، قومی ہمدردی اور قوم کی مشکلات اور مصائب میں سینہ سپر ہونے کی تعریف کی گئی ہے. (١٨٩٣ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ٨٧). مشکل کے وقت ان کے دوست اُنہیں آ گھیرتے تھے وہ بلا تامّل سینہ سپر ہو جاتے تھے. (١٩٣٥ ، چند ہم عصر ، ٢٠٠). ٣. **محافظ ہونا ، پُشت پناہ ہونا ، بچاؤ کرنا.**

کھینچتی فوج خط جو حسن پہ تیغ
سینہ میرا وہاں سپر ہوتا

(١٧٩٨ ، سوز ، د ، ١٦).

اِن چھوٹے سے ہاتھوں کا ہمیں زور دکھاؤ
ہم سینہ سپر تم پہ ہوں تم ہم کو بچاؤ

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ١٦٠).

سینہ سپر اُمید تھی ، ورنہ میں سخت جاں نہ تھا
تیغ فراق مُڑ گئی رُوح سنبھل کے رہ گئی

(١٩١٨ ، نقوش مانی ، ٥٢). سرسید احمد اسی طرح مسلمانانِ ہند کے حقوق کے لئے سینہ سپر ہوئے تو انہیں لازماً تنگ نظر ہندوؤں کی طرف سے تنقید کا نشانہ بننا پڑا. (١٩٨٦ ، مسلمانانِ برصغیر کی جدوجہد آزادی میں مسلم لیگ کا کردار ، ٣٠).

۔۔۔سِپَری (۔۔۔کس س ، فت پ) امث.
(خطرہ یا جنگ وغیرہ میں) ثابت قدمی ، جانبازی ، بہادری.

آپ کی تیغ سے جب دو ہو جبریل کشیں
کیوں نہ بیکار ہو کفّار کی سینہ سپری

(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۶۰).

سپری اُلفت نے اُنھیں کر تو لیا ہے اپنا
اب فقط شرم کی سینہ سپری باقی ہے

(۱۹۰۹ ، جوئے شیر ، ۱۵). یہ جرأت یہ سینہ سپری اور سر دھڑ کی بازی لگا دینے کا سودا ... طرۂ امتیاز ہے. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۵۹۷). [سینہ سپر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔سَخْت (۔۔۔فت س ، سک خ) صف (قدیم).
سنگدل ، بے رحم.

مُجھ دل مجروح کے حق میں سجن
مت ہو جیوں الماس ہرگز سینہ سخت

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۹). [سینہ + سخت (رک)].

۔۔۔سِکْنا محاورہ (قدیم).
دل جلنا ، سخت تکلیف ہونا.

سینا سکہ (سک) رہیا ہے ائیر آب تے
جلیا بھی میرا دل ہو بے تاب تے

(۱۶۷۹ ، قصہ ابوشحمہ (عکسی) ، ۳۱).

۔۔۔سوخْتَہ (۔۔۔و مج ، سک خ ، فت ت) صف.
رنجیدہ ، غمگین ، مُصیبت زدہ (پلیٹس). [سینہ + سوختہ (رک)].

۔۔۔سُوراخ ہونا محاورہ.
رک : **سینہ چھلنی ہونا.**

ایک ہے برخور آشنا بے پیر
سینہ سوراخ جس سے ہے کفگیر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۲).

۔۔۔سوز (۔۔۔و مج) صف.
۱. رک : **سینہ سوختہ.**

جو گزریا وہاں زور تھے نیم روز
سپہ آیا اس ٹھار یک سینہ سوز

(۱۶۰۹ ، خاورنامہ ، ۱۱۲). ۲. **دل کو جلا دینے والا ، دردانگیز ، نہایت تکلیف دہ.**

اے آہِ سینہ سوز نہ برباد ہو یہ گھر
رونق جہان کی سبب بیت الحزن سے ہے

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۷۷). [سینہ + ف : سوز ، سوختن ۔ جلنا ، جلانا].

۔۔۔سوزاں کسی صف (۔۔۔و مج) امذ.
غم سے جلتا ہوا سینہ ، درد بھرا دل.

کہتے پھریں دُشمن کہ تیرِ غم سے ہمارا
آتشکدہ و سینۂ سوزاں ہے برابر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۱).

ہر نفس اقبال تیرا آہ میں مستور ہے
سینۂ سوزاں ترا فریاد سے معمور ہے

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۱۶).

ہمارے سینۂ سوزاں سے آہِ سرد نکل
یہ دل بنا ہے محبت کی آگ ہی کے لئے

(۱۹۷۸ ، صدرنگ ، ۱۳۶). [سینہ + ف : سوزاں ، سوختن ۔ جلنا ، جلانا کا حالیۂ ناتمام].

۔۔۔سِیاہ (۔۔۔کس س) صف.
سیاہ دل ، کپٹی ، بدباطن (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سینہ + سیاہ (رک)].

۔۔۔سِیاہی (۔۔۔کس س) امث.
بدباطنی ، سیاہ دلی ، مکّاری ، منافقت. ان علمائے زبردست کی سینہ سیاہی اور بدنفسی نے کس قدر جلد اُنہیں اور ان کے ہاتھوں اِسلام کو ذلیل و خوار کر دکھایا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۹۷). [سینہ سیاہ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔شاد صف (قدیم).
خوش و خُرّم ، ہشاش بشاش.

توں آج ہے سینہ شاد دستا
مطلب ہے کہ بامُراد دستا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳). [سینہ + شاد (رک)].

۔۔۔شَق ہونا محاورہ.
سخت صدمہ پہنچنا ، سینہ پھٹنا.

کیا لکھوں بس حال مہجوری بھلا
جب قلم کا سینہ شق ہونے لگا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۸۱). ایک دو ستم رسیدہ مظلوم ہزاروں ظالم شوم کیونکر سینہ نہ شق ہو. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۳). قلم اٹھاتے ہی ... کاغذ کا رنگ فق قلم کا سینہ شق ہوا جاتا ہے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۲).

۔۔۔شِگافی (۔۔۔کس ش) امث.
سینے میں شگاف پڑنا ، چھاتی چیر دینا ، سخت صدمہ اُٹھانا.

شُکر کی جا ہے پڑی سینہ شگافی کی اُمید
جذب دل سے ٹوٹ کر قاتل کا پیکاں رہگیا

(۱۸۸۸ ، ضنم خانۂ عشق ، ۳۶).

سامنے مہر کے دل چیر کے رکھ دیتی ہے
کس قدر سینہ شگافی کے مزے لیتی ہے

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۱۲۳) [سینہ + ف : شگاف ، شگافتن ۔ چیرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔صاف صف.
مخلص ، پاک باطن ، صاف دل ، جس کے دل میں کھوٹ نہ ہو.

وسوسے سوں دل کے مت کر زرِقلب
سینہ صافوں کی نظر صرّاف ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۶).

رہتا نہیں دل میں سینہ صافوں کے غبار
آئینے میں گرد کیا اثر خاک کرے
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۵۳). ایسے شخص نہ تھے کہ کوئی سینہ صاف آدمی اُن کی مدد کر سکے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۸۲۷). [سینہ + صاف (رک)].

---صاف کرنا محاورہ.
دل میں کینہ اور دشمنی نہ رکھنا ، دل سے ملال و کدورت نکال دینا.
ہم سوں نہ را کھ کینہ
کر صاف اپنا سینہ
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۶).

---صاف ہونا محاورہ.
مخلص بننا ، دل سے ملال و کدورت رفع کرنا ، دل میں میل نہ رکھنا.
آ مثالِ آئینہ تُو ہم سے ہو جا سینہ صاف
دُور کر دل سے کدورت ، ہے صفائی میں مزا
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۷).

---صافی امث.
پاک باطنی ، اخلاص ، ملال و کدورت سے پاک ہونا.
سینہ صافی سی سنتے میری ہم آغوشی کی عرض
صبحِ کوں ہوئی ہے حاصل جو کوئی مانگے مراد
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۷).
سینہ صافی اس قدر معدوم ہے دُنیا کے بیچ
چاہیے ہووے اب آئینے کے بھی دل میں غبار
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۹۹). [رک : سینہ صاف + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---صَنْدُوق (---فت ص ، سک ن ، و مع) صف.
اُبھرے ہوئے سینے والا ، چوڑے چکلے سینے والا ، صندوق جیسے چوڑے چکلے سینے والا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [سینہ + صندوق (رک)].

---فِگار (---کس ف) صف.
رک : سینہ افگار. تُو نے مجھ سینہ فگار کے زخم پر مرہم لگایا ہے. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۵۷).
سرزمینِ باغِ اُلفت میں ترے اے فتنہ گر
نخلِ قامت جب ترے سینہ فگاروں کے لگے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۵).
سینہ فگار و خستہ جگر ہیں ارے میاں
پامالِ دورِ شام و سحر ہیں ارے میاں
(۱۹۸۸ ، رئیس امروہوی (جنگ ، کراچی ، ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۹ ، ۳)). [سینہ + فگار (رک)].

---فِگاری (---کس ف) امذ.
سینہ زخمی کرنا یا ہونا ، رنجیدہ ہونا ، غمگین ہونا ، دُکھ سہنا.
تمہاری سینہ فگاری کوئی تو دیکھے گا
نہ دیکھے اب تو نہ دیکھے کبھی تو دیکھے گا
(۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۹۰).
بقدرِ ظرفِ طلب ہے بہار کا فیضان
کسی کو سینہ فگاری کسی کو غنچہ لبی
(۱۹۵۴ ، فکر جمیل ، ۸۷).
اور کچھ روز سینہ فگاری کرو ، بزم خاموش ، بزم سخن ہوئے گی (۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۱۷۱). [سینہ فگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کاوی امث.
۱. رک : سینہ خراشی.
غم جدائی میں تیری ظالم ، کہوں میں کیا ، مجھ پہ کیا بنی ہے
جگر گُدازی ہے سینہ کاوی ہے دل خراشی ہے جاں کنی ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۷).
ہم اور سینہ کاوی ناخنِ شکستہ
بیکاریٔ جنوں کا اک یہ بھی مشغلہ تھا
(۱۸۹۶ ، دیوان صفی ، ۱۹).
مُجھے اے ہمنشیں ! رہنے دے شغلِ سینہ کاوی میں
کہ میں داغِ محبت کو نمایاں کر کے چھوڑوں گا
(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۶۷). **۲. سخت محنت ، بہت زیادہ کوشش ، اِنتہائی مشقت.**
سینہ کاوی ہے کام ہی کُچھ اور
کوہکن بود مردِ سنگ تراش
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۶۷).
اے ظفر کس طرح بیٹھے خُوب نقشِ مدّعا
سینہ کاوی تا نہو مثلِ نگیں اچھی طرح
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۸۲). [سینہ + کاو ، کاویدن = کھودنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَباب (---فت ک) صف.
رک : سینہ چاک (نوراللغات). [سینہ + کباب (رک)].

---کرنا محاورہ.
(فن سپہ گری) مقابلہ کرنا ؛ وار کرنا ؛ سامنے سے ضرب لگانا. سینہ کرے تو اپنے گھٹنے ٹیک کر کھڑا ہو جاوے ... اوس کے گلے پر چُھری رکھ کے اوس کو چت کرے. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۱۸۰). جب حریف سینہ کرنے کو اپنے سیدھے گُھٹنے پر کھڑا ہو تو خود بھی دائیں گھٹنے پر کھڑا ہو جائے. (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۸۷).

---کوب/ کوباں (---و مج) صف.
رک : سینہ زن.
چمن کو خُونِ جگر دے کے جس نے سینچا تھا
وہ باغباں سیہ بخت سینہ کوباں ہے
(۱۹۱۳ ، فردوس تخیل ، ۵۷). [سینہ + ف : کوب ، کوبیدن = کوٹنا].

---کوبی (---و مج) امث.
رک : سینہ زنی.
سینہ کوبی دل خراشی گریہ و آہ و فغاں
ہم نے عشقِ ہیچ تن میں دیکھنا کیا کیا کیا
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۲). ہر سمت سے

سینہ کوبی کی آوازیں آنے لگیں. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنج ، ۹۶). پرسوز مرثیہ پڑھنا اور سینہ کوبی کرنا ، اِنسان کے ... فطرتی جذبات کے اظہار کا ایک خارجی طریقہ ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۶۷). اف : کرنا ، ہونا. [سینہ کوب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کُوٹنا محاورہ.
رنج و غم کی وجہ سے اپنی چھاتی پر ہاتھ مارنا ، ہاتھوں سے اپنی چھاتی پیٹنا ، ماتم کرنا.

سر کو پٹکا ہے کبھو ، سینہ کبھو کُوٹا ہے
رات ہم ہجر کی دولت سے مزا لُوٹا ہے

(۱۷۳۲ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۹۲).

بے درد ، سینہ کُوٹنا خالی نہیں میرا
دل میں بھرا ہے درد سہے کُوٹ کُوٹ کے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۳). اور یہ فرقہ پرستی کے فرزندوں کے غم میں سینہ کُوٹ چکا ہے. (۱۹۳۹ ، اک محشرِ خیال ، ۳۰). جِن پر جِنّا اور بُدھو شام سے صبح تک سینہ کُوٹتے ہیں. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۶۶۳).

---کُھلا ہونا محاورہ.
عالی ظرف ہونا ؛ دل والا ہونا ؛ دل صاف ہونا (مہذب اللغات).

---کُھلْنا محاورہ.
۱. دل کے حجابات دُور ہونا ، معرفت حاصل ہونا.

ہوا اِنشراح سے جو سینہ کُھلا
شرح اُن کے علم کی کب ہو بھلا

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۸). **۲. رنج و غم حاصل ہونا ؛ خوش ہونا ، فرحت حاصل ہونا.**

چاروں طرف کُھلیا ہے گُلزار رنگ و رس کا
اس سیر جانفزا سوں سینہ کُھلیا ہوس کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱).

---کھول کَر/کے تلْوار کے پاس جانا محاورہ.
نہایت دلیر ہونا.

پھر گیا منہ تری ابرو کی طرف سے اون کا
سینے کو کھول کے جاتے تھے جو تلوار کے پاس

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۸۳).

---کَھولْنا محاورہ.
بہت زیادہ غمگین ہونا ، کسی جذبے کی شِدّت کا اثر ہونا ، دل جلنا. میں ماتا کی ماری ہوں میرا سینہ کھول رہا ہے ، میرا کلیجہ پھٹ رہا ہے. (۱۹۱۹ ، شبِ زندگی ، ۲ : ۸۱).

---کھولْنا / کھول دینا محاورہ.
دل کے حجابات دُور کرنا ، معرفت عطا کرنا. خدائے تعالٰی جس کا سینہ کھولیا ہے روشنائی سوں یعنی خدا کی پچھانیت سوں او پچھانتا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۱۳). وجود کوں فنا کیے اور تیرا سینہ کھولے یعنی ایس سوں تجھے بقا عطا کرے. (۱۷۷۲ ، سید محمد شاہ نصیر ، انتباہ الطالبین ، ۹۳). عمر فاروقؓ اس بارے میں مجھ سے کچھ گفت و شنید کرتے اور معقول جواب دیتے رہے یہاں تک کہ خدا نے میرا سینہ کھول دیا. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۲). جس شخص کو اللہ تعالٰی چاہتا ہے کہ ہدایت کرے تو اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے. (۱۹۷۳ ، کشف المحجوب (ترجمہ) ، ۳۶).

---گیتی کس اضا (---ی مع نیز مع) امذ.
رُوئے زمین.

وقت کے رُخسار سے ڈھلنے کو ہے ظُلمت کی دُھول
سینۂ گیتی پہ ہو گا تازہ کرنوں کا نزول!

(۱۹۵۱ ، نبضِ دوراں ، ۱۳۶). دورِ خزاں کا آغاز ہوتے ہی سُورج ایک خاص انداز سے سینۂ گیتی پر روشنی ڈالتا ہے. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگہ قدر شناس ، ۶۶). [سینہ + گیتی (رک)].

---گیر (---ی مع) امذ.
۱. رک : سینہ بند معنی نمبر ۹ (گھوڑے کی ایک بیماری).

سینہ گیر آب گیر اور جو گیر
ان سبھوں کی ہے ایک ہی تدبیر

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۸۵). **۲. رک : سینہ بند معنی نمبر ۴ (ایک لباس جو چھاتی کو گرم رکھنے کے لیے پہنا جاتا ہے ، صدری).** نذرانہ ایک چاندی کی کشتی میں پھیلا ہوا تھا جس کے ساتھ چھ عرق گیر بھی رکھے ہوئے تھے ... چھ سینہ گیر تھے کہ جو شال کے بنے ہوئے تھے. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۹۵). [سینہ + ف : گیر ، گرِفتن - پکڑنا].

---گیرَہ (---ی مع ، فت ر) صف.
رک : سینہ گیر (گھوڑے کا ایک مرض). سینہ گیرہ : چلنے پھرنے میں تکلیف ظاہر ہوتی ہے اور اسپ درد کی جہت سے ... سست اور پریشان رہتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۲۵). [سینہ گیر + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---گیری (---ی مع) امث.
(گھوڑے کے) سینہ گیر مرض میں مُبتلا ہونے کی حالت. فصدان کے اسراض پاؤں حرارت مفرط و سینہ گیری کو عجیب النفع متصور ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۸). [سینہ گیر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لَبریز ہونا محاورہ.
دل میں کسی جذبے کا جوش ہونا (مہذب اللغات).

---مارْنا محاورہ (قدیم).
رک : سینہ پیٹنا.

نہ آزار ہوئے تیوں سینا مار لے
کیتی گھر منے نے پیک اس بھار لے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۸۴).

بکیلا دیکھی اس کو چشمے کنار
بُلا لے کو روتی سینا مار مار

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۷).

ـــــ مَلْنا محاورہ.
رنج و غم کرنا ، دل پکڑ کر رہ جانا ، افسوس کرنا. آلٰہ پھر چونسٹھ گھڑی ... کُھٹا کرتی تھی کُڑھا کرتی تھی ہر دم سینہ ملتی تھی. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۳).

سینْٹھُڑ (ی مج ، سکون ن ، ضم ٹھ) امذ.
خراب ، بدبودار ، سڑا ہوا. پھر ان کے کھانے کو دیکھو کہ سینْٹھڑ ہو گا. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۶۸۶). [س : सैहड़].

سینْٹھُن (ی مج ، سکون ن ، ضم ٹھ) امذ.
(کاشت کاری) گیہوں کا دانہ جو پُورا نہ بنے اور بال کے اندر سُوکھ کر کالا ہو جائے . زمین کی کمزوری کے سبب دانے میں نمو کی قوت باقی نہیں رہتی اور وہ کچا ہی سُوکھ جاتا ہے (ماخوذ : ا پ و ، ۶ : ۸۱). [مقامی].

سینْٹھی (ی مج ، سکون ن) صف.
خیر خواہ ، خبر گیر.
راج بھی آپ کا جان بھی آپ کی میں نے دونوں کو اپنا جانا نہیں آپ کے بن نہ کوئی سینٹھی میرا میرے سر پر کوئی اور سایہ نہیں (۱۹۰۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۳ : ۳۵۰).

بھجوں تیری مہما ، کروں تیری اُستُت
تو اُتم پُرش ہے سینٹھی سکھا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۳۰). [س : سنٹھی : सैंठी].

سینی (۱) (ی مج) امث.
ہموار سطح کا ، ابھرے ہوئے کناروں والا ؛ گول برتن ، تھال ؛ خوانچی ؛ ایک طرح کی گول کشتی. اور جتنا اسباب اس کے مکان میں تھا ... سرپوش ، سینی ، خوان پوش ... آفتابہ چلمچی سب سمیت حوالے کئے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۶). سینی سلفچی خاصدان ، اگال دان سب چیزیں منجوائیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۹۴). سینی پر ہاتھ سے روغن بڑھائے اور توے پر لگا دے. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۴). دائی تھی تو کھانا کھا کر جائے. نذر کی سینی اُٹھائے ہوئے کہنے لگیں. (۱۹۸۴ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۵۸۳). [ف].

سینی (۲) (ی مج) امث.
(ٹھگی) جھِرنی ، جھِرنی ، مسافر کے قتل کرنے کا کلمہ جس کو سُن کر قاتل تعمیل کرتا ہے (ا پ و ، ۸ : ۱۸۵). اف : دینا. [مقامی].

سینے (ی مج) امذ.
سینہ (رک) کی مُغیّرہ حالت نیز جمع ؛ تراکیب میں مُستعمل.

کالیک سینے کی دھوئے جس میں نہ ہوئی
خورشید کے چشمے کوں اگر شام کروں

(۱۶۴۸ ، غواصی ، نادر دکنی رباعیات (قدیم اُردو ، ۱ : ۵۲۵)). حسرت دل میں ، داغ جگر میں ، سینے میں درد ، آنکھ میں اشک ہر جا ایک نئی صُورت میں عکسِ رُخِ جانانہ تھا (۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۶۰). ایک فرشتہ ظاہر ہوا ... اس نے اپنا ایک پیر اس خُشک زمین کے سینے پر مارا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں سے پانی کا ایک چشمہ پُھوٹ بہا ، یہی چشمہ زمزم ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۵۲).

ـــــ پَر آرے چَلْنا محاورہ.
تکلیف پہنچنا ، سخت اذیت ہونا.

ہے کشاکش سانس کی یا سینے پر آرے چلے
سات ہے ابرو کا یہ پردہ ہمارے واک میں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۱۵).

ـــــ پَر بَرْچھیاں چَلْنا محاورہ.
حد سے زیادہ ناگوار گزرنا ، سخت دل آزاری ہونا

پھر وہی دن پھر وہی عشرت کی راتیں آئیں گی
دشمنوں کے سینوں پر پھر برچھیاں چل جائیں گی

(۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۳۳).

ـــــ پَر (پَہ) پَتّھر رَکْھنا محاورہ.
صبر کر لینا ، برداشت کر جانا. ہم کو یقین تھا کہ دونوں طاقتیں اس معاملے میں ہمارے برخلاف ہوں گی ہم نے اپنے سینے پر صبر کا پتھر رکھا اور خاموش ہو گئے. (۱۹۲۳ ، تیغ کمال ، ۹۳۰).

پھر سبک غنچوں سے نکہت اُڑ چلی
رکھ کے پھر سینے پہ پتھر سو رہو

(۱۹۷۷ ، سر کشیدہ ، ۳۳۸).

ـــــ پَر چَڑْھنا محاورہ.
بدزبانی کرنا ؛ مارنے مرنے پر تیار ہونا. یہ لوگ سامنے دیکھ کر بات نہیں کر سکتے تھے ، ایک آج کا دن ہے کہ سینے پر چڑھے آتے ہیں. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، تربیت نسواں ، ۳۵)

ـــــ پَر چُھرِیاں چَلْنا محاورہ.
سخت اذیت یا تکلیف پہنچنا. مداری لال کے سینے پر چُھریاں سی چل رہی تھیں. (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۶۶).

ـــــ پَر داغ کھانا محاورہ.
سخت تکلیف پہنچنا ، مُصیبت اُٹھانا. سینے پر داغ کھایا ، اس کی حرارت جگر تک پہنچی حکیم حسن کا مسہل ہوا دو دن میں واصلِ حق ہوئے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۵۷).

ـــــ پَر رَکْھا ہونا محاورہ.
بوجھ محسوس ہونا. کھانا کھایا ہے ، کسی طرح ہضم نہیں ہوتا سینے پر رکھا ہے. (۱۹۳۰ ، مضامینِ فرحت ، ۲ : ۱۳۰).

ـــــ پَر سانْپ لوٹْنا محاورہ.
جلنا ، حسد سے جلنا ، غیظ و غضب میں بھڑک اُٹھنا.

لوٹیں عُشّاقِ تہِ خاک کے سینوں پہ بھی سانپ
یہ اشارہ ہے لٹیں زلف کی لٹکانے سے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۸۲).

وہ جُوڑا کھول کر بیٹھے ہوئے ہیں بزمِ دُشمن میں
مرے سینے پہ کیا کیا لوٹتے ہیں سانپ رہ رہ کر

(۱۹۳۵ ، ناز (میر علی نواز) ، ک ، ۷۶). بڑی ہی کانگرس کے

سینے پر بھی اس پمفلٹ سے سانپ لوٹ رہے ہیں۔ (۱۹۸۶ء، تحریک پاکستان بلوچستان میں، ۱۳۳)۔

---پر سِل دَھرنا محاورہ۔
چھاتی پر پتھر رکھنا۔

سینے پر سِل دھری گئی ہجر یار کی
نہ ہوا دل کے اضطراب میں فرق
(۱۸۳۰ء، شہیدی، د، ۳۸)۔

---پر سِل رَکھنا محاورہ۔
سہنا، صبر کرنا، برداشت کرنا۔

جو ان ظالموں کو دیا اپنا دل
رکھا جان بوجھ اپنے سینے پہ سل
(۱۷۳۹ء، کلیات سراج، ۶۵)۔ میں نے یہ ہزار خرابی سینے پر سِل رکھے اس کو بھی رُخصت کیا۔ (۱۸۹۳ء، نشتر، ۱۳۰)۔

---پر سِل لینا محاورہ۔
مُصیبت میں پھنسنا، غم و الم میں مُبتلا ہونا، مُصیبت مول لینا، جان بُوجھ کر پریشانی میں پڑنا، خود مصیبت مُول لینا۔

آہ سنگیں دلاں کا شوق نہ کر
مت پہ سینے پہ اپنے سِل لے شیخ
(۱۷۱۸ء، دیوان آبرو، ۱۹)۔

---پر/پہ سِل ہونا محاورہ (قدیم)۔
بارِ خاطر ہونا، سوہانِ رُوح ہونا۔

سیوبا کون ہی تھا گڑاو سینے پہ سل
نہ دل کہ اس طرف سک جنم تھا خجل
(۱۶۶۵ء، علی نامہ، ۲۱۵)۔

---پر سنگ رَکھنا محاورہ۔
رک: چھاتی پر پتھر رکھنا۔

نہیں لوحِ مزارِ کشتگانِ شہر خاموشاں
غم فرقت کا رکھ کر سو رہے ہیں سنگ سینے پر
(۱۸۳۶ء، دیوان مہر (آغا علی)، ۱۰۲)۔

---پر صَندَل کے بہانے رَکھنا محاورہ۔
اختلاج قلب کا علاج کرنا، تسلّی دینا، جھوٹی تسلّی دینا (ماخوذ: فرہنگ اثر)۔

---پر گُل کھانا محاورہ۔
گل کھانا، داغ لگنا، تکلیف اُٹھانا (فرہنگ آصفیہ)۔

---پر مَچلنا محاورہ۔
تیزی سے بہنا، اُودھم مچانا، زور دکھانا۔ سندھ میں داخل ہونے سے پہلے یہ دریا اٹک سے رحیم یار خان تک پنجاب کے سینے پر مچلتا ہے۔ (۱۹۸۵ء، پنجاب کا مقدمہ، ۱۵۲)۔

---پر مُونگ دَلنا محاورہ۔
جان بوجھ کر تکلیف پہنچانا۔

شوخی سے چل کہ ناز و ادا سے سنبھل کے چل
عاشق کے سینے پر نہ کبھی مُونگ دل کے چل
(۱۹۱۱ء، بہارستان خیال، ۵۳)۔ پرندوں کا ایک جوڑا بھی عرصے سے ہمارے سینوں پر مُونگ دل رہا ہے۔ (۱۹۸۰ء، لمحے، ۱۱۳)۔

---پر نَعل جَڑنا محاورہ۔
تکلیف پہنچانا۔

نعل سینوں پر جڑیں گے اور سر پھوڑیں گے لوگ
کھینچیں گے کتنے الف داغ اور کتنے لیں گے جوگ
(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۱۲۱۶)۔

---پر/پہ ہاتھ دَھرنا محاورہ۔
دل کی بےچینی دور کرنا، اضطراب دُور کرنا۔

ہاتھ سینے پہ میں دھر دھر کے بہت بیٹھ گیا
راہ میں تیری کیا دل نے یہ ہر گام قلق
(۱۸۴۳ء، مجنون (فرہنگ آصفیہ، ۳: ۱۵۳))۔

---پر/پہ ہاتھ رَکھنا محاورہ۔
اضطرابِ خاطر کو روکنا، دل کو تسلّی دینا۔

رکھا ہے ہاتھ شفقت کا اب اوس نے میرے سینے پر
اوسے اب آتشِ رنگِ حنا سے دل جلانا ہے
(۱۸۱۶ء، دیوان ناسخ، ۱: ۹۲)۔

ہاتھ سینے پر نہ رکھنا تھا نہ رکھا یار نے
دل ہمارا مفت پامالِ تمنا ہو گیا
(۱۸۷۰ء، الماس درخشاں، ۳۸)۔

---پر ہاتھ مارنا محاورہ۔
اپنی دلیری کا اظہار کرنا، چیلنج قبول کرنے کا اظہار کرنا، سینے پر ہاتھ مار کر شرط منظور کرنا۔ سینے پر ہاتھ مار کر اس کڑی شرط کو منظور کر لیا۔ (۱۹۰۵ء، ترانۂ موسیقار، ۱۳)۔

---سے چمٹانا محاورہ۔
معانقہ کرنا، گلے ملنا، محبت و شفقت سے گلے لگانا۔

اپنے سینے سے اس کو چمٹا
ہمت کا ثبوت خود وہ دیکھا
(۱۹۲۸ء، تنظیم الحیات، ۲۱۵)۔ اپنی ذات کو مٹا کر کسی اور ذات کو سینے سے چمٹائے ہوئے ملتا ہے۔ (۱۹۷۰ء، توازن، ۷۳)۔

---سے لِپٹ جانا محاورہ۔
بیتاب ہو کر چمٹا لینا یا چمٹنا۔ بیتاب ہو کر دوڑیں اور بیٹے کے سینے سے لپٹ گئیں۔ (۱۹۱۵ء، گرادب حیات، ۳۰)۔

---سے لگانا محاورہ۔
پیار سے لپٹا لینا، عزیز رکھنا، احترام کا اظہار کرنا، پیار کرنا۔

راحت کسی طرح آئے تم کو
سینے سے لیں لگائے تم کو
(۱۸۸۲ء، مادر ہند، ۲۵)۔ جس کو دن رات آنکھوں پر بٹھائے اور سینے سے لگائے پھرتے وہ آج کالے کوسوں ولی جا رہی ہے۔ (۱۹۲۳ء، وداع خاتون، ۶)۔

تری لہروں نے سینے سے لگایا
میں جب رویا ترے ساحل پہ آ کر
(۱۹۸۳ء ، سمندر ، ۳۳).

---سے لَگنا محاورہ.
پیار کرنا ، گلے ملنا ، بغل گیر ہونا.
سینے سے جب رقیب کے تُو اے ستم لگا
پتھر کو غم کے وہ گئے چھاتی سے ہم لگا
(۱۷۸۲ء ، دیوان محبت ، ۲).
میں ترے تیر کے قُرباں کہ کماں سے تیری
جب چُھٹا دوڑ کے سینے سے مرے آن لگا
(۱۸۵۶ء ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۳).

---کا اُبھار امذ.
چھاتیوں کا اُبھار ، عورتوں کی چھاتیوں کا نمو ، علامتِ بلوغ.
ہاتھ ملتا ہوں جو میں دیکھ کے سینے کا اُبھار
کہتے ہیں توڑیے جن کو یہ وہ نارنج نہیں
(۱۸۴۶ء ، آتش ، ک ، ۵۷۳).

---کا بُخار نِکَلْنا محاورہ.
رنج و ملال کا اظہار ہونا ، غم و غُصّہ کا ظاہر ہونا ، دل کا بُخار نکلنا.
گر فغاں ابھی نہیں تو چُپ بھی رہنا ہے بُرا
کُچھ تو سینے کا بُخار اے دل کبھو نکلا کرے
(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۲۳۲).

---کا تھال بَیٹھنا محاورہ (قدیم).
(غم سے) نڈھال ہونا ؛ (خوف سے) ہمّت ، حوصلہ ختم ہونا.
ہوا جنبش میں بال بال میرا
بیٹھا سارا سینے کا تھال میرا
(۱۹۸۸ء ، قصۂ کفن چور (ق) ، ۲).

---کا سَر امذ.
سینے پر چھاتی کا اُبھار ، پستان کے اُوپر کا نشان ، بھٹنی ، گھنڈی. اوس کے سینے کا سر ورم کر آیا تنگ کی جگہ سُوجھ گئی.
(۱۸۸۸ء ، تثنیف الاسماع ، ۷۶).

---کو چیرْنا محاورہ.
دل کا حال معلوم کرنا ؛ باطن کا حال کُھلنا یا کھولنا.
گریباں کی تو قائم مُدّتوں دھجیں اُڑائی ہیں
یہ خاطر جمع اس دن ہوئے جب سینے کو ہم چیریں
(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۰۵).

---کو دوہرا کَرْنا محاورہ.
جُھکنا ؛ رکوع میں جانا. (اے پیغمبرؐ سنو کہ یہ کافر (جُھک جُھک کر) اپنے سینوں کو دوہرا کئے ڈالتے ہیں تا کہ خدا سے چُھپے رہیں. (۱۸۹۵ء ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر ، ۳۰۳).

---کی طَیّاری امث.
سینے کا اُبھار.
جو میں بھی دیکھتا سینے کی طیّاری تو کیا ہوتا
مرے آگے ہی پر بند قبا کیوں مہرباں باندھا
(۱۸۱۶ء ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۰).

---لَگْنا محاورہ.
رک : سینے سے لگنا.
اپنی ماں کے رات دن سینے لگے
پانچوں بچے دُودھ کُچھ پینے لگے
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۰۶۶).

---میں آگ لَگْنا محاورہ.
سینے میں جلن ہونا ؛ دل پر بہت زیادہ صدمہ ہونا ، غمگین ہونا
(مہذب اللغات).

---میں پَر کھانا محاورہ.
رشک حسد وغیرہ کی وجہ سے پیچ و تاب میں ہونا ؛ جلنا.
سُخن گرم وہ سُن جائیں ہمارے اے شاد
آتشِ رشک سے جو سینے میں پر کھاتے ہیں
(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۶۹).

---میں پَنکھے لَگْنا محاورہ.
دل کا زور زور سے دھڑکنا ؛ (کنایۃً) بہت زیادہ بیچینی ہونا ، بیکلی ہونا.
دل و جگر کے دھڑکنے سے خاک تسکیں ہو
لگے ہیں سینے میں پنکھے ہوا نہیں آتی
(۱۹۱۰ء ، تاج سُخن ، ۱ : ۲۵۳).

---میں چھاج لَگْنا محاورہ.
بہت بیچینی ہونا ؛ بہت زیادہ اِضطراب ہونا. قاصد کہیں نہ کہیں پھنسا ہے میرا دل بلّیوں اُچھل رہا ہے ، سینے میں چھاج لگے ہیں. (۱۹۶۷ء ، عشقِ جہانگیر ، ۱۲۵).

---میں دَفْن کَرْنا محاورہ.
چُھپانا ، پوشیدہ رکھنا ، راز میں رکھنا ، کسی پر ظاہر نہ کرنا. ہر کسی نے اپنے اپنے دُکھ اپنے اپنے سینے میں دفن کر رکھے تھے. (۱۹۷۳ء ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۳۹).

---میں دِل ہونا محاورہ.
احساس و جذبات کا ہونا یا پایا جانا ، حسّاس ہونا.
عشق تھا مجلسِ فطرت میں شریکِ شوریٰ
ورنہ یہ کیا تھی خبر سینے میں دل بھی ہو گا
(۱۹۱۳ء ، گلکدۂ عزیز لکھنوی ، ۳۹).

---میں دَم اَٹَکْنا محاورہ.
نزع کا عالم ، سانس کا سارے جسم سے نِکل کر صرف چھاتی میں رہ جانا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---میں دَم اُلَجْھنا محاورہ.
گھبراہٹ یا پریشانی ہونا.

سینے میں الجھتا ہے دم اے گیسوؤں والو
واری مجھے خدمت کے لئے پاس بلا لو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱۷).

---میں دَم چَلْنا محاورہ.
سانس چلنا.
کہو صیّاد سے گر ذبح کرنا ہے تو جلدی کر
ابھی کچھ دم مرے سینے میں زیر دام چلتا ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۹).

---میں دَم رُکنا محاورہ.
طبیعت گھبرانا ؛ سانس گھٹنا.
شب غم فرقت ہمیں کیا کیا مزے دکھلاتے تھا
دم رُکے تھا سینے میں کمبخت جی گھبرائے تھا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۶).

---میں دَم گھبرانا محاورہ.
جینے سے بیزاری ہونا.
گھبراتا جو یاد آیا ترا ہو کے ہم آغوش
گھبرانے لگا سینے میں دم اور زیادہ
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۸).

---میں دَم گُھٹنا محاورہ.
گھبراہٹ طاری ہونا ، سانس رُکنا.
دم گھٹتا ہے سینے میں دم شدتِ گریہ
باران کی علامت ہے جو ہو جائے ہوا بند
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۳).

---میں دَم ہونا محاورہ.
زندہ ہونا ، حوصلہ پست نہ ہونا.
دم بھی مرے سینے میں ہے اور دوش پہ سر بھی
کیا ہو گئی قاتل وہ تری مشق و مہارت
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۷۰).

---میں رَکھنا محاورہ.
چُھپانا ؛ ظاہر نہ کرنا ؛ حفاظت کرنا ؛ راز رکھنا.
ازبس کہ ترا جمال سینے میں رکھا
پایا ہے مرے خیال نے دیدہ وری
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷۰).
کوئی دم گر دیکھتا ہو تجکو لُطفِ زندگی
دل کی جا سینے میں رکھنا اوس کا پیکان چاہیے
(۱۷۹۰ ، دیوان عیش دہلوی ، ۲۱۱). اس بھید کو اپنے ہی سینے میں رکھو. (۱۹۵۶ ، چنگیز ، ۵۵).

---میں سانس اُڑنا محاورہ.
دم رُکنا ، سانس گھٹنا ، گھبراہٹ طاری ہونا.
ڈر سے سینے میں کسی بی بی کے سانس اڑتی تھی
لڑکھڑا کر کوئی بچہ لیے گر پڑتی تھی
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۲۹۱).

---میں سانس سَمانا محاورہ.
اطمینان حاصل ہونا ، سکون ہونا ، ہانپنا ختم ہو جانا ؛ دم لینا.
کرو طے رفتہ رفتہ اے شرف منزل محبت کی
سمائے سانس سینے میں ذرا جاں آئے دم ٹھیرے
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۹۳).

---میں مُکّا/مُکّی مارْنا محاورہ.
صدمہ پہنچانا ، رنجیدہ کرنا ، دل دُکھانا ؛ (کنایۃً) ایسی بات کہنا جس سے اچانک صدمہ پہنچے (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---میں ناسُور پڑنا محاورہ.
سخت تکلیف کے سبب دل میں دُکھن ہونا ؛ مُسلسل دل دُکھنا. اگر مصرع ہوتا ع "مرہم سے میرے داغ میں ناسور پڑ گیا" یا "مرہم سے میرے سینے میں ناسور پڑ گیا" تو اس دور ازکار تاویل کی گنجائش بھی تھی. (۱۹۸۲ ، اثبات و نفی ، ۱۰۲).

---میں ہُوک اُٹھنا محاورہ.
بے چین ہونا ، بے قرار ہونا ، وحشت ہونا.
ہوک سی سینے میں اُٹھی ، چوٹ سی دل پر پڑی
اے غمِ دل کیا کروں ، اے وحشتِ دل کیا کروں
(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۹۱).

سِینیارِٹی (ی مع ، کس مج ن ، کس ر) امث.
عُمر ، تعلیم ، تنخواہ یا عہدے کے لحاظ سے دُوسروں پر برتری ؛ فضیلت ؛ بزرگی. بلحاظ سینیارٹی ایسا گریڈ ملا جو یہاں سے زیادہ ہے ، تو یا تو آپ کو وہی گریڈ یونیورسٹی سے دلایا جائے گا ، ورنہ آپ کو اختیار ہوگا. (۱۹۶۱ ، عبدالحق ، خطوط ، ۹۳۹). [انگ : Seneiority].

سینیٹ (ی مج ، ی مج) امذ ؛ امث.
مُدبّران ملک کی جماعت ؛ جماعت فضلاً ؛ مجلس قانون ساز ؛ ایوانِ بالا. اسی پر کسی نے اس کی طرف سے وکالت کرتے ہوئے سینیٹ میں کہا کہ ایسے افراد کی تعداد بہت بڑی ہے. (۱۹۳۵ ، بادشاہ ، ۹۱). اہم عوامی مسائل کے لیے سینیٹ کا اجلاس بلانے کا مطالبہ کر سکتے ہیں. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۶ نومبر ، ۱). [رک : سنٹ].

سینیٹَر (ی مج ، ی مج ، فت ٹ) امذ.
سینٹ کا رُکن ، سینیٹ کا ممبر. الیکسی کوسیجن نے کل امریکی سینیٹروں سے ملاقات کی. (۱۹۶۸ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۱/۳ ، ۸). [انگ : Senator].

سِینی ٹوریَم (ی لین ، و مع ، سک ر ، فت ی) امذ.
دق اور سِل کے علاج کے لیے مخصوص اسپتال جو آبادی سے دُور ، کھلے اور پُرفضا مقام پر بنایا جاتا ہے. سینی ٹوریم کوئنس روڈ پر چرچ روڈ اسٹیشن کے بالکل سامنے ساحل پر واقع ہے. (۱۹۳۲ ، مشاہدات ، ۳۲). ہم نے ہڈیوں کی تپ دق کے نوجوان مریضوں کا سینی ٹوریم بھی دیکھا. (۱۹۷۱ ، تحدیث نعمت ، ۶۸۳). [انگ : Sanatorium].

سینئر (ی مج ، سک ن ، فت ی) صف.
۱. **افضل ، اعلیٰ ، (بلحاظ عمر ، تعلیم ، مدت ملازمت تنخواہ یا عہدہ وغیرہ)**. برخوردار مقبول حسین باعتبار استحقاق کے سب پٹواریوں میں سینئر ہے۔ (۱۸۹۸ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۸)۔ شبیر محمد خان سے آپ نے جائزہ لیا تھا اور وہ (۲۵۰) یا بیچ تھے پھر آپ سینئر کیوں کر ہوئے۔ (۱۹۲۱ ، خطوط عبدالحق ، ۱۵۲)۔ تربیت پانے والے سینئر سرکاری افسران کا روعمل میرے بہت کام آیا۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۰)۔ ۲. **قدیم طالب علم کی اصطلاح**. عموماً ہر سینئر لڑکا جونیر لڑکے کا نگراں ہوتا تھا۔ (۱۹۵۶ ، آشفتہ بیانی میری ، ۱)۔ میں ماہر لسانیات ہوں، اُس نے خوش دلی سے کہا اور ... سینئر تم کیا کر رہے ہو؟ (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۴)۔ ۳. **قدیم علوم و فنون**. اس زمانے میں ہر قسم کی ترقی کا ذریعہ جو علوم ہیں وہ یورپ کے علم و ہنر ہیں جو یوروپین لٹریچر اور سینئر کہلاتے ہیں۔ (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱۹۶)۔ [انگ : Senior].

سینیکا (ی مج ، ی مع) امذ.
(طب) مفردات میں سے ایک خشک جڑ بالی کیلا سینیکا، بھوری یا خاکستری ، اس پر ایک گرہ دار تاج ہوتا ہے ، ذائقہ پہلے میٹھا پھر چرپرا ، جوہر اس کا فعال ہے ، یہ تازہ ، مائع اور مرتکز شکل میں ادویات میں مخلوط طریقہ سے مستعمل ہے ، اس کو سینیگین بھی کہتے ہیں Chatean ۔ سینیگا کا خاص استعمال یہ ہے کہ یہ حاد اور مزمن شعبتی التہاب میں اور ذات الریہ میں ... دیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۲۱۳)۔ [یو].

سیو (۱) (ی مج) امذ.
۱. **بیسن کی نمکین موٹی سیویاں جو تیل یا گھی میں تلی ہوتی ہیں**. افطاری کے وقت چند آدمیوں نے کھجوریں اور دال سیو بانٹ دئے (۱۹۱۳ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۲۵)۔ کھانے میں سیو ، دال ، چنے ... سیشیاں ، گیند ، گولیاں ، غرض کیا کیا بیان کروں . (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۵۱)۔ ۲. **بیسن یا میدے کے میٹھے سیو جن پر شکر چڑھی ہوتی ہے**.

کروں میں صفت سیو کی کا بیان
خجل اس سے لچھے کی ہے زعفران

(۱۸۷۳ ، بے خود سوہانی (ہادی علی) ، د ، ۱۲۹)۔ سیو نمکین شیریں ہر قسم کی شیرینی لیے ہوئے لشکر میں پھر رہے ہیں. (۱۹۰۱ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۱۰۰۲)۔ ۳. **(تلن بازی) معمول سے موٹی بنی ہوئی سیویاں ، موٹی سویاں ، عام سویوں سے قدرے مختلف** (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۱۷۷) [س : سیوکا सेविका].

سیو (۲) (ی مج) امذ.
سیب کو گجراتی ، میمنی اور مقامی بولیوں کے اثر سے یہ نام دیا گیا ، تفاح ، توہا. جو بدی کرے گا سو بدی پاوے گا جیسے دنیا میں بھی ظاہر ہے کہ جو کوئی اندراین بووے گا سو سیو کہاں سے کھائے گا. (۱۷۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۵۹)۔

شیدا کیا ہے مجکو تیرا قامت و ذقن
دیکھا ہے سر بہ سرو کے کوئی بار سیو کا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲)۔ [س : सेव].

سیو (۳) (ی مج) صف.
۱. **خادم ، خدمتگار ، غلام ، مُرید**.

یا کم ہے او ک تو کون نامی
کن ان منے سیو کون سامی

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۸۸)۔ ۲. **پُوجا ، عبادت**.

کرے آگیا ، تجہ کریں سو کوئے
کہ جب نہ کرے سیو ، تیح کم ہوئے

(۱۸۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۹۷)۔

کریں راج پُوجا اس دیو کا
تماشا عجائب دسے سیو کا

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۴)۔ [س : سیوا सेवि (رک) کی تخفیف].

سیو (۴) (ی مج) امث.
(کاشت کاری) ہلکے ہل سے کھیت کی معمولی کھود جس میں سطح کی مٹی پلٹ جائے (ا پ و ، ۶ : ۸۰)۔ [مقامی].

سیو (۵) (ی مج) امذ.
چھٹا ، سات سے پہلے ، چھ.

چھٹا سیو سیت ہے کہوں ساتواں
اسی ناؤں رو دینہ ہے اے جواں

(۱۶۱۳ ، بھوگ بل (ق) ، ۳۹)۔ [مقامی].

سیو (۶) (ی مج) امذ.
سخت سردی.

اک رنگ ہے برکھا رت میں کھلنے سیو کا
اک رنگ ہے برہارت میں ٹپکے آنسو کا

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۰۷)۔ [مقامی].

سیوا (ی مج) امذ ؛ امث.
۱. **خدمت**.

کرے سیوا پرم کا رات دن وہ
برہ کی رین جن کوئی بہائے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳۰۲)۔ اس کے سامنے چھ راگ ... اوس کی سیوا میں ہاتھ جوڑے کھڑی رہتی ہیں۔ (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۲۲)۔ سنیاسیوں اور سادھوؤں کی سیوا کی طرف راغب ہوئے۔ (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۲۳)۔ جو کچھ میں آتما کرتا ہوں کہ ہم کچھ نہ کچھ سیوا کریں گے۔ (۱۹۷۶ ، ہندی اردو تنازع ، ۳۹۵)۔
۲. **نگہداشت ، دیکھ بھال ، رکھوالی ، حفاظت**.

نونہالاں کا ہے زلخ سیوا
چاہتا ہے یہ پھل تو کر سیوا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۴)۔ ان میں بڑا بادری وہ شخص ہے جو گایوں کی داشت اور سیوا میں ید طولیٰ رکھتا ہے۔ (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۱۱۲)۔ ۳. **فرمانبرداری ، اطاعت**.

پتا باج گر بھیج توں مجھ دیا
سیوا سا کیھ احمد نکر تجہ دیا

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۸۶)۔

اسے نانو جگ میں محمدؐ کہیں
جتے تازیاں سیوا اس کا کریں
(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۹۲). ۳. پرستش ، پُوجا ، عبادت.
ستیا ہوں جو جس گھر کوئی دیوا نہیں
تج انگے قبول اس کی سیوا نہیں
(۱۶۳۹ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۲۰).
ہوتے ہیں رام اوسی کے سیوا کرے جو کوئی
پُوجے ہے آس اوس کی جن میں بتاں کو ارچا
(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۱۰۷). بُتوں کو جو پتھر کی تراشی ہوئی مُورت ہے، جسکی سیوا سے رتی بھر بھی فائدہ نہیں. (۱۹۱۹ء ، بابا نانک کا مذہب ، ۳۸). ۵. ذکر ، یاد.
حضور نبی دشتی کرے ، دل قطب نت تج سوں دھرے
نس دن ترا سیوا کرے ، حق گیان کا سو کھان توں
(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۰). آؤ عرب دیس کے مہاراجہ ... ہی کی سیوا اور مہما کریں. (۱۹۱۳ء ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۰۳). ۶. بُزرگ ، برتر ، قابلِ اطاعت. مُسلمان لوگ حضرت مسیح کو عیسیٰ کہتے ہیں ، اور ہندو لوگ عیسیٰ کو سیوا (مہادیو) سے تعبیر کرتے ہیں. (۱۸۶۱ء ، خُطبات گارسان دتاسی ، ۳۱۷). [س : सेवा].

ـــــ ٹہل (ـــــ فت مج ٹ ، کس ہ) امث.
خدمت ، نگہداشت. اس کی اچھی طرح سے سیوا ٹہل کی تب وہ وہاں رہنے لگا. (۱۸۹۰ء ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۷۰). [سیوا + ٹہل (ٹہلنا (رک) سے حاصلہٗ تمام)].

ـــــ سَمِتی (ـــــ فت س ، سک م) امث ، امذ ، سَمِتی.
رضا کاروں کا گروہ ، بلا معاوضہ خدمت کرنے والوں کی جماعت یا انجمن. یونیورسٹی کے سیلاب زدوں کی اِمداد کے لیے ایک سیوا سمتی بھیجی. (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۲۰). گرام سدھار کے کارکنوں اور کُچھ سیوا سمتی وغیرہ قسم کے سماجی اِداروں کے ذریعہ ان کے علم میں کُچھ ایسی بات آئی تھی. (۱۹۸۶ء ، جوالا مُکھ ، ۲۳۲). [سیوا + سمتی (رک)].

ـــــ سے میوہ مِلتا ہے کہاوت.
خدمت سے عظمت الخ. صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے اور سیوا سے میوہ ملتا ہے. (۱۹۷۶ء ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۱۵ ستمبر ، ۹).

ـــــ کَرْنا محاورہ.
۱. **خدمت بجا لانا ، خدمت کرنا.**
ہوتے ہیں رام اوسی کے سیوا کرے جو کوئی
پُوجے ہے آس اوس کی جن میں بتاں کو ارچا
(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۱۰۷).
پلکوں سے راہِ دشت کو جھاڑا کروں گی میں
داسی بنا کے لے چلو مُجھے سیوا کروں گی میں
(۱۹۱۰ء ، سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۱۶۰). کانسو ، کانسو کو اُٹھا لائی ، شراب کی آگ نے اسے جلا ڈالا تھا. پُورے دس دن اس کی سیوا کرتی رہی. (۱۹۸۹ء ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۵۹). ۲. **عبادت کرنا ، پُوجا کرنا.**

اس نور کے اوتار کو میں رات دن سیوا کروں
نبیؐ و علی دولت سبتی دم دم سبھی ایمان کرو
(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۷۱)
جب بولے پکار لیو میوا
سیوا کریں اس کی رام و دیوا
(۱۷۱۳ء ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۹).
اسی دین کی کرتے سیوا ہیں ہم بھی
اسی شخص کے نام لیوا ہیں ہم بھی
(۱۸۹۳ء ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۵۳). ہندو گائے کی فائدہ کے خیال سے نہیں بلکہ تقدیس کے خیال سے سیوا کرتے ہیں. (۱۹۱۳ء ، ملفوظاتِ ناظر ، ۲۲). ۳. **حفاظت ، رکھوالی ، دیکھ بھال ، نگہداشت.** جہاں سپاہی چھوڑ آیا تھا وہ بیٹھے اس کی سیوا کر رہے تھے. (۱۸۸۳ء ، قصص ہند ، ۲ : ۱۵۲). اس بوڑھے کی ایسی سیوا کرتا جیسے کوئی ہمدرد اور نیک دل ڈاکٹر اپنے عزیز بیمار کی کرتا ہے ہزار جتن کرتا اور اسے بچا لیتا. (۱۹۳۵ء ، چند ہم عصر ، ۲۲۷). سبزیوں کی سیوا تو میں جا کر کر ہی لوں گا. (۱۹۸۸ء ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۶۸).

سَیوار (ی لین) امث.
(کاشت کاری) بہت زیادہ سیلی ہوئی زمین جو پانی کی رو چڑھنے سے سیل گئی ہو اور اس میں ریت بھی آ گئی ہو ، ایسی زمین پانی کی تھنڈ بیٹھ جانے سے عام کھیتی کے لائق نہیں رہتی (اب و ، ۶ : ۸۰). [رک : سَیوال].

سیوار (ی مع) امذ.
ایک قِسم کی گھانس جس سے شکر صاف ہوتی ہے. اسی طرح اِبتدائی سا کت نباتات یعنی بحری سیوار کی بُنیاد پڑی. (۱۹۲۹ء ، جدید سائنس ، ۳۵). سیوار ایک چھوٹا سا جھاڑی دار پودا ہے مغربی ایشیا کے علاقوں میں بکثرت اُگتا ہے. (۱۹۶۵ء ، کاروانِ سائنس (ترجمہ) ، ۲ ، ۳ : ۱۰۷). [رک : سیوڑا (۲)].

سیواری (ی مع) امث.
ایک قِسم کی شکر جو سیوار گھانس سے صاف کی جاتی ہے (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [سیوار + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَیوال (ی لین) امذ.
کائی جو تالابوں وغیرہ میں پانی کے اُوپر نیچے یا کناروں پر اُگ آتی ہے یا برسات میں دیواروں وغیرہ پر جم جاتی ہے.
کوال پیس توں برم گیانی
سیوال پیس تو پاک پانی
(۱۵۰۰ء ، من لگن ، ۳). [پ : सेवाल].

سیوال (ی مج) امذ.
رک : سیوار.
کدم کیچ سیوال بالا ہوا
نئی عود کی سولھوالا ہوا
(۱۵۶۴ء ، حسن شوقی ، د ، ۱۲۲). [رک : سیوار].

سیوالک (ی مج ، کس ل) صف.
(ارضیات) **زمین کے طبقات میں سے ایک طبق اور پہاڑوں کے پتھر اور چٹانوں کی ایک تہہ کا نام جس پر کائی کی سوئی تہہ ہوتی ہے.** سوائے چند موضوں کے جو ایک دوسرے سے علحدہ تھے جن میں سیوالک نام کے مشہور طبقات خاص کر چکنی مٹی... کچھ بھی باقی نہ رہا. (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند (ترجمہ) ، ۶۷). [سیوال + ک ، لاحقۂ نسبت].

سیوالکی (ی مج ، سک ل) صف.
سیوالک سے منسوب. بعض سیوالکی طبقات کو فوقانی قریب‌تر ... زمانے سے ... متعلق کرنے کے لیے بڑی بے اطمینانی پیدا ہوتی ہے. (۱۹۳۱ ، خلاصہ طبقات الارض ہند (ترجمہ) ، ۳). [سیوالک + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَیوان (ی لین) صف.
سو ، سوان ، تعداد میں سو (پلیٹس). [پ : सयइमझो].

سیوان (ی مج) امذ.
حد ؛ سرحد ؛ میدان ؛ احاطہ. یہ ارادہ کر لینے کے بعد اب صرف اپنی تحقیقات کے لیے مضمون اور اپنے تجربات کے لیے کسی شہر کا انتخاب باقی تھا اس سیوان میں بھی حکیم سوزاں نے کچھ کم کاوش نہیں کی. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۱۳۳). [س : सीवा].

سَیوانا (ی لین) امث.
لمبی خاردار سوانا گھاس کی قسم جو سوانا نام کے جنگلات میں ملتی ہے جہاں بارش کی کمی کے سبب پیڑ پرورش نہیں پاتے. یہاں کی نباتات میں لمبی اور خاردار گھاس شامل ہے جس کو عُرفِ عام میں سوانا کہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۶۲). [انگ : سوانا Savanna].

سیوانا/سیوانَہ (ی مج / فت ن) امذ.
سوانا ، حد. نہر سے جو نہر فرات ہے لیکے دریائے مِصر تک تمہارا سیوانا ہو گا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۷۳۲). ۲. (پٹواریاں) **قیمت کا ایک کوڈ ، پوشیدہ لفظ.** خرید کاغذ اسٹام واسطے سوال چوکیداری ۸ آنے مرمت سیوانہ بارہ روپے ۸ آنے (۱۸۸۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۶۹). [رک : سوانا].

سیوائے (ی مج) حرف (قدیم).
سوائے ، علاوہ ، بغیر. پرہیز اس کا ہور سیوائے ہور نا دیکھنا. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۱).

سیوائے گر لب شیریں مجھے خوش نئیں شکر پارے
حلاوت فہم دل کھاتا ہے میٹھے جگ کے سب کھارے

(۱۷۸۰ ، مظہرجانجاناں ، کلام مظہر ، ۳۰۹). دریا نہایت طغیانی پر ہونے کے باعث سیوائے ہاتھی کے عبور مشکل تھا. (۱۹۰۶ ، حیات ماہ لقا ، ۲۱). [رک : سوائے جس کا یہ غلط املا ہے].

سیوت (ی مج ، کس و) صف.
۱. (قصابی) **نرم ، گداز ، گوشت والا ، فربہ اور چکنا گوشت** (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). ۲. **محفوظ ؛ مامون ؛ محرز ؛ پُوجنے کے قابل** (پلیٹس). [س : सेवित].

سیوتا (ی مج ، سک و) امذ.
(کشتی‌بانی) **کشتی سے پانی نکالنے کا چوبی ظرف** ؛ کنٹھونا (اپ و ، ۵ : ۱۷۷). [مقامی].

سیوتی (ی مج ، سک و) امث.
ایک پُھول اور اس کے پودے کا نام گُلِ داؤدی ، پُھول سفید ؛ زعفرانی ؛ زرد اور صندلی مائل رنگ کے خوشبودار ہوتے ہیں ، پُھول گیندے اور گُلاب کی طرح ہوتے ہیں ، پنکھڑیاں خاصی لمبی ہوتی ہیں ، جنگلی پودا خاردار ہوتا ہے ؛ گُلِ نسرین و نسترن ، لاط : Rosaglandulifera

بہار جا کہ جو آتا ہے اس خزاں کا وقت
تو موگرا ہے نہ چنپا نہ سیوتی مخمل

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۶۶). جوہی و سیوتی ، انار ... اور اقسام اقسام طرح کے جو کچھ ہے کہ گویا وہی ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۱۵۹). سیوتی کا پھول سو سو رنگ سے ہو قربان (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۵۹). سیوتی ، صندناتی ، مولسری کے پھولوں سے سارا باغ مہک رہا ہے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۸۲).

پھر بھی اس رت کے ہیں انداز سراپا دلکش
سیوتی ہے گُل خوش رنگ سے کیا کیا دلکش

(۱۹۱۳ ، اکسیر سخن ، ۶۶). [س : سیمنتی सेमन्ती].

سیوَٹ (ی مج ، فت و) امذ (قدیم).
۱. **آخر ، ختم ، انجام.**

قیامت کے آنے کا سیوٹ نشان
سو اس کا نکلنا ہے سچ دل میں جان

(۱۶۳۵ ، قصہ بے نظیر ، ۹۵).

او عین جو ابجد اس کوں فرزند
سیوٹ کوں اپس دکھاوے چھند

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹). ۲. **کمال.**

پانی کیاں ضد راں یوں ہموار کیتا اب جھنگ
لیئے ہوا ہو معتدل دکھلائی سیوٹ دلبری

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۱۰).

بحری میں بحرو بر ہے ہور بحر و بر میں بحری
اس بات کو عزیزاں سیوٹ نہ کیں تو کیا کیں

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۷۹). ۳. **آخرکار.**

مجازی جو وَلی عشق سیوٹ پہ آئے
اپن ہو کے مجنو تجہ لیلیٰ کرائے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲). ۴. **انتہا ، تمام ہونا.**

دریں وقت ماہی مری پائی وفات
جو سیوٹ عمر ہو قضا سو نجات

(۱۶۷۹ ، قصہ تمیم انصاری (ق) ، ۳۰).

کام کرتار و جو کچھ بن آئے سو
دیکھ لے سیوٹ کو کیا ہو جائے او

(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۹۰). [س : سیمنت सीमन्त].

سیوٹا (کس س ، و مج) امذ.
(ارضیات) **زرعی زمین**. جس میں ریت اور چکنی مٹی ملی ہوئی ہو اسکے نام یہ ہیں مسن ، روسلی ، ڈومٹ ، سوائی ، سیوٹا ، سیگون ، بڑوا ، کابر اور اسی قسم میں سب جنس اچھی پیدا ہوتی ہے. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۲). [مقامی].

سیوْرا (۱) (ی مج ، سک و) صف.
۱. **مٹی کا برتن جو ظاہر میں پک گیا ہو مگر اندر سے کچا ہو ؛ ادھ پکا**. کوئی برتن سیورا ہے کوئی کچا کسی کے پیندے میں چھید کسی میں دڑاڑ. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۱ : ۳).
۲. (کنایۃً) **وہ آدمی جس کا ظاہر کچھ اور ہو اور باطن کچھ اور ، منافق ، دوغلا**. آدمی سیورے ضرور ہیں اور ڈھیٹ بندی کر کے انہوں نے کسی نہ کسی طرح اپنا مطلب ضرور پورا کیا. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۰ : ۵). [س : سام + **सामि+कृत**].

ــــ پَن (ـــــفت پ) امذ.
منافقت ، دوغلاپن. نہایت ہی سیورے پن سے بلا لحاظ اس کے کہ میری ناراضی کا کچھ بھی پاس و لحاظ کرو میری طرف سے اقرار کر دیا. (۱۹۱۵ ، الفانسو ، ۱۲۰). [سیورا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

سیوْرا (۲) (ی مج ، سک و) امذ.
فقیر ، جین فرقے کا جوگی.

سنیاسی بیراگی برسن
جنگم جوگی سیورے گھٹ درسن

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۹۷). [رک : سیوڑا (۱)].

سیوْرات (ی مج ، سک و) امث.
شوراتری ؛ ہندوؤں کا ایک مذہبی تیوہار. پھاگن کے مہینے میں دو تیوہار ہیں ... اسی مہینے کی انتیس تاریخ کے دن اور رات کو متبرک سمجھتے ہیں اور اس رات کو سیورات کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۳). [رک : شیوراتری].

سیوْرانی (ی مج ، سک و) صف (قدیم).
شعبدہ بازی کرنے والا.

تنے تن ترے رنگ بھرے پھول ہیں
توں سیورانی ہو ناں منے ہے کھڑی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب ، ک ، ۱ : ۲۳۶). [سیورا + نی ، لاحقۂ صفت].

سُیوْرغال (ضم س ، و مع ، سک ر) امث.
۱. **جاگیر ؛ علاقہ یا زمین وغیرہ جو بطور انعام دی جائے ؛ انعام ؛ مدد ؛ مدد معاش و انعام ، روزینہ**. حوالی ٹھٹہ میں ایک موضع بطور سُیورغال کے دلوا دیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۳۸). نو سو روپئے کی جمع بندی کا ایک گاؤں بطور سُیورغال انعام میں پایا. (۱۹۷۲ ، فرحت الناظرین ، ۱۳۳). ۲. (عسکری) **فوج کے رفاہی کاموں سے متعلق کوئی ادارہ ، فوجی جاگیر** (اسٹین گاس ؛ پلیٹس). [ف].

سیوْڑا (۱) (ی مج ، سک و) امذ ، سیوڑہ.
جینی سادھو ؛ سراوگیوں کا فقیر ؛ ہندو فقیروں کی ایک قسم جو کپڑے سے اپنا منہ بند رکھتا ہے.

عشق میں ہندو ترک کا کچھ نہیں ہے پورا
یہاں منڈائیں سندھ کیا آزاد ہو کیا سیوڑا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۷). ان لوگوں کی بھی کئی قسمیں ہیں اور منہ بندھے بھی جنھیں سیوڑے اور ڈھونڈھیے کہتے ہیں. (۱۸٦۸ ، رسوم ہند ، ۲۲). رفتہ رفتہ ہر قسم کے فقیر سنیاسی و جوگی و سیوڑہ و قلندر... حاضر ہونے لگے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۰۷). [س : سو + ر **सेव+र**].

سیوْڑا (۲) (ی مج ، سک و) امذ ، سیوڑھا.
(نباتیات) **حَبِّ ریزہ اور مایہ ، غذا کے خاندان سے ایک پودا**.

سوں اپنول دیکھے سیوڑا سرجھول دیکھے
کرت کلول دیکھے بَن کھنڈی بَن میں

(۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۰). [س : **शेव शिव+ल**].

سیوْڑَن (ی مج ، سک و ، فت ڑ) امث.
سیوڑا (رک) کی تانیث ، جینی فقیرنی. منہ بندھی سیوڑن نام رکھ لیا فہمیں، ایسی کا دھرم نہ ایمان نکوڑی ہندو نہ مسلمان. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۲۵). [سیوڑا (بحذف ا) + ن ، لاحقۂ تانیث].

سیوْڑھا (ی مج ، سک و) امذ.
چاولوں کی بے شمار اقسام میں سے ایک درمیانی قسم جس کا چاول پتلا اور چھڑنے سے قبل سُرخ ہوتا ہے چھلکا اس کا سیاہ ہوتا ہے. سیوڑھے کا دانہ پتلا ہوتا ہے اور سٹھی کا چوڑا اندر سے دونوں کے مغز کا رنگ لال نکلتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۲۳). [مقامی].

سیوْڑھی (ی مج ، سک و) امذ.
رک : **سیوڑن**. ہزاروں جوگ جتی سیوڑھی جمع ہیں. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۲۳۱). [سیوڑا (۱) کی تانیث].

سیوِسْتان (ی مج ، کس و ، سک س) امذ.
سندھ کا ایک قصبہ جو حضرت شیخ عثمان مروندی المعروف لعل شہباز قلندر قدس سرہ کی درگاہ کے سبب مشہور ہے. سیوستان اسی کو سیوہن اور سہون بھی کہتے ہیں. (۱۹۵۹ ، تحفۃ الکرام ، ۳۲۷). [رک : سہون].

سُیُوف (ضم س ، و مع) امث ، ج.
تلواریں. قائم کیا اپنی ذاتوں کو مقابلہ سیوف میں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۳).

خوشا کہ زیرِ سُیُوفِ برہنہ فقہا
کھڑی ہوئی ہے بصد عزم جرأتِ انکار

(۱۹٦٦ ، الہام و افکار ، ۱۱۸). [سیف (رک) کی جمع].

سیوَک (ی مج ، فت و) امذ.
۱. **خادم ، خدمت گار ، نوکر چاکر ، غلام**.

کبھیں بالے ، کبھیں بولے ، کبھیں سیوک ، کبھیں سامی
کبھیں گرمو ، کبھیں چیلے ، کبھیں پختے ، کبھیں خامی

(۱۵٦۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۵).

عمر ہو نِتی شہ تے اس دیو کی
سو سیوک ہو دھن شاہ کا سیو کی

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۵)۔ جگت کے اوپشٹھاتا (سردار) اور مالو ... سب سیوک اور ٹہلوے آ کر جتھا جوگ اپنے اپنے آسن پر بیٹھے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۴۶)۔ یہ کتاب بھارت کے سیوک ... مہاتما گاندھی کے اسم مبارک کے ساتھ ... معنون کرتا ہوں۔(۱۹۱۹ ، کرشن بیتی ، ۱) کون کون سے دلفریب نباتاتی مظاہر دعوت نظارہ دیتے ہیں یہ کوئی سائنٹفک یار کے سیوک اور چترکار سے پوچھے۔ (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، اپریل ، جون ، ۵۳)۔ ۲. مُرید ، چیلا ، پیروکار ، معتقد۔ ان کے سیوک میں رنگ لال پیدا شد نہ تقسیم یل کی نہ اُجل کی قضا درمیان پر دو موقوف شد۔(۱۵۸۲ ، کلمۃالحقائق ، ۵۲)۔ بابا نانک کے چیلے اور سیوک وہاں اکثر جمع ہوتے ہیں اور جپ تپ میں مشغول رہتے ہیں۔ (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۷۹)۔ سیوا جی کے سیوک دن رات بیٹھے ، ان کی سیوا کر رہے تھے۔ (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۵۶)۔ پہلے دن سے سکھوں اور سخی سرور کے سیوکوں میں رشتے ناتے چلے آتے ہیں۔ (۱۹۶۲ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۸۱)۔ ۳. پُجاری ، پرستش کرنے والا ، پُوجنے والا ، پرستار۔ جو شخص سواتی کا سیوک یا اور طور پر قابض ہو وہ اس سے مُستفید نہیں ہوسکتا۔ (۱۸۹۹ ، اصول دھرم شاستر ، ۷۵)۔ لیکن خدا نے اپنے سیوک کو بچا لیا اور زندہ سلامت پایا گیا۔ (۱۹۲۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۳۸)۔

میں تیرا لیا میش ہوں تو میرا سائیں
ہے ناتھ میں سیوک تو سوامی تیرا

(۱۹۷۶ ، حسطایا ، ۶۰)۔ [س : سیوک सेवक]۔

سیوکائی (ی مج ، سک و) امث۔
خدمت ، اِطاعت ، غلامی ، نوکری۔ جس کسی کو بُزرگی حاصل ہوتی ... تو سب کو بعنایت و غلامی و سیوکائی برہمنان کے ملا (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۲۲)۔ [سیوک + ائی ، لاحقۂ حاصل مصدر]۔

سیوکی (ی مج ، سک و) صف۔
۱. **خادم ، غلام ، چیلا ، مُرید**۔

سدا اس کے دربار کا سیوکی ہو
کیا حلقہ درگوش بدرِ منیرا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۰)۔

جو کچھ ہٹ دل سوں دھو ، ست سب ، کروں من بھاوتا پیو کا
رہوں گی سیوکی ہو میں پیا کی ریج ہے جس سوں

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۵۰)۔

استری کے واسطے بھائی کی جس نے جان لی
تیجا تُو نے بھی اس کی سیوکی کی ٹھان لی

(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۳۳۷)۔ [سیوک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سیوَک (ی مج ، فت و) امذ۔
غلام ، خدمت گار۔

ایک اچھید ، ابھید ، ا کھنڈ
ایک سچیو ، سیوک سماج

(۱۹۵۹ ، گُلِ نغمہ ، فراق ، ۳۰۹)۔ [رک : سیوک]۔

---سنگھ (---فت س ، غنہ) امث۔
سماجی خدمت گاروں کی جماعت۔ یہ پارٹی تو سیوک سنگھ سے کُچھ تعلق رکھتی ہے ورزش کے پروگرام کے تحت صبح کی سیر کو نکلتی ہے قہقہہ پارٹی کہلاتی ہے۔(۱۸۹۰ ، زمین اور فلک اور ، ۸۶)
[سیوک + سنگھ (رک)]۔

سیَوگنی (فت س ، و مج ، سک گ) امث۔
پت (گڑ یا شکر کا قوام) کی بنائی ہوئی ایک قسم کی مٹھائی پت کو پھینٹ کر قلموں کی شکل کے ٹکڑے بنا کر اور ان پر تل چڑھا کر تیار کر لیتے ہیں ، پٹی ، گٹا (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۳۰۲)۔
[سیو (۱) (رک) کا غلط تلفظ]۔

سیوَل (ی مج ، فت و) امث۔
(ہندو) آٹے کا بنا ہوا چراغ ، دولھا ، دلہن ، براتیوں یا دُور سے آنے والے مُسافروں کے سر پر اُتارنے نیز دروازے پر پہنچنے پر پانی بہانے کی رسم (پلیٹس)۔ [س :]

سیُوُل (ضم س ، و مج) امذ۔
بہاؤ ، بہنے کا عمل ، جوشِ طغیانی۔ اس کا طلوع سیول لاتا ہے اس کے غروب ہوتے زمین کا پانی خشک ہو جاتا ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۷۷)۔ موسم خوشگوار اور معتدل ہے ، کیونکہ سمندر کی سرد سیول سے ٹھنڈی نسیم بحر یہاں چلتی رہتی ہے۔(۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۸)۔[ع]۔

سیُوم (ی مج ، ضم و) صف۔
۱. **سوم ، سویم ، تیسرا**۔

جو یک روم نیل ہوز دسرا فرات
سیوم دجل چارم سو جیحوں نبات

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۹)۔ سخت حالات میں مرض اس درجے کو پہنچتا ہے جسکو درجہ سیوم کہا جائے۔(۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۱۴۸)۔ ۲. **موت کا تیسرا دن جس میں خصوصی قرآن خوانی و فاتحہ خوانی وغیرہ کی جاتی ہے ، تیجا**۔

سیوم کر کے ماتم نہ اس کا کیا
تمام اس سفر کردہ کا غم کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۵۱)۔ نصاب الاحتساب میں سیوم کی منع کی اکیس وجہیں ذکر کیں۔ (۱۸۵۲ ، تقویٰ ، ۳۰)۔ مراسم سیوم کے ادا ہوتے ہی مریدان با اخلاص نے مجھے گدی پر بٹھایا۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۵ : ۶)۔ [رک : سوم]۔

سیُون (کس مج س ، و مج) امذ۔
اناج کے پودوں کا کیڑا جو پودے کے ڈنٹھل میں پیدا ہوتا اور اس کو اندر سے خراب کردیتا ہے۔ یہ حملہ سیون دس فیصد دھوڑاپانی ایج سی بارہ فیصد دھوڑا بحساب ۲۰ پونڈ ... روکا جا سکتا ہے۔ (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، مئی ، ۱۲۵)۔ [مقامی]۔

سیوْن (ی مع ، فت و) امث.
۱.(اُ) **کپڑے کے دو ٹکڑوں کو سوئی تاگے سے ٹانکے لگا کر جوڑنے کا عمل ، سلائی ؛ ڈوب ٹانکا.** میں نے کہا کہ ٹانکا ٹوٹا ہو گا ارشاد ہوا وہاں سیون بھی ادھڑ گئی ہو گی. (۱۸۹۷ ، لطائف السعادت ، ۳۹). درزی کو سیون اودھیڑنے والے سے تاوان لینے کا اختیار ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۳). سلیم شاہی جوتی اس پر جو یہ رگڑ پڑی ، کتا چر گیا ، کھپری الگ ہو گئی اڈی کی سیون نے جدا دانت نکوسے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۸۷). (اُا) **عمل جراحی کے ذریعے بچے کی پیدائش کے بعد رحم اور بطن مادر کی خصوصی سلائی.** ان سیونوں میں سے فقط تین سیون کی کیفیت خوب یاد رکھنا ضرور ہے. (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت ، ۱۵). ۲. **آلۂ تناسل کے نچلے حصے میں گوشت یا کھال کا جوڑ جو دونوں خصیوں کے درمیان ہوتا ہوا مقعد تک پہنچتا ہے ایک لکیر کا نشان محسوس ہوتا ہے.** دو قطرہ روغن کی مالش زیریں سیون اور حشفہ کو محفوظ رکھیں.(۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۰۹). ۳. **دو حصوں کے ملنے کی جگہ ؛ درز ؛ جوڑ.** ٭ رو٭ (Current) کی جانب جو جوڑ ہوں ان کو ٭گولائی٭ یا سیون دے کر بنایا جاتا ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۶۶). ۴. (**نباتیات**) **پھل پھول یا شاخ کا جوڑ.** ڈنڈی کا جڑا ہوا حصہ سیون کہلاتا ہے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۶۷). میں نے ایک کیلا چھیل کر درمیان سے توڑا ، تو اس کے اندر جو سیون سی ہوتی ہے. اس میں بھی ریت اس طرح جمی ہوئی تھی جیسے تھرمامیٹر کی نال میں پارہ بھرا ہوتا ہے.(۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۵۲). ۵. (**حیوانیات**) **جسم میں رگ پٹھوں کے ذریعہ ایک دوسرے کا جڑا ہونا** اس سیون (Raphe) کا بالائی کنارہ ٹیریگا خطافیہ مضبوطی سے چسپاں ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، احشائیات ، ۳۶۱). ۶. **گاؤں کی حد.** یو شاہدی بھی نہیں کہ گاؤنچھ (دیہی) نہیں وہاں سیون کیا ، جو گھر نہیں وہاں انگن کہاں.(۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۰). [सीवन].

---**بٹھانا** محاورہ.
اُبھری ہوئی سلائی کو دبا دینا ؛ ترپنا ، ترپائی. جن کپڑوں کی سیونیں بٹھائی ہوتی ہیں ان پر استری کر دیتا ہے. (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۴۷).

سیوْن (ی مع ، فت و) امث.
خدمت ؛ عبادت ؛ عمل ؛ استعمال. اگیانی راگ رویش سے شامل ہو کر اندریوں کے ذریعہ بشیوں کا سیون کرتا ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا ، ۱۰۵). [ب : सेवा].

---**کرنا** محاورہ.
عمل کرنا ، استعمال کرنا ، کام میں لانا. بشے بھوگ دنیا کے مزے ہیں ... جو ان کو سیون (استعمال) کرے گا وہ ناش ہو گا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷۵). بس دوا کے بننے بھر کی دیر ہے دوا تیار ہو جائے اور آپ سیون کرنے لگیے. (۱۹۰۶ ، کسن بی بی مسٹر شوہر ، ۱۱).

سیوْنا (ی مع ، سک و) ف م.
رک : سینا.

بڑا شاہ وہ شاہ جس شاہ جگ
رہیں سیوتے جرم تس پانے لگ
(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۳۷).

جگ اس نانو شاہ عبد قادر کہیں
اسے سیوتے دونی جگ جم رہیں
(۱۵۶۴ ، پرت نامہ (اردو ادب ، جون ۱۹۵۷ ، ۹۷)).

جیوں میں جاگتے میں تج ، سیووں سپنے سنے بھی تج
جتم تج دھیان میں گھٹیا نہیں ہوں تج تھے خیال میں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۹۵). ۲. **خدمت کرنا ؛ دیکھ بھال کرنا ، نگہداشت کرنا ؛ حفاظت کرنا ؛ رکھنا.**

کھیا تجکوں او مال سب دیونگا
ہور اخلاص سوں تجکوں نت سیونگا
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۲۵).

نتیجہ حسنِ خدمت کا اگر یہ بے دماغی ہے
بجا ہے یہ جو کہتے ہیں کہ پھل پاتے ہے جو سیوے
(۱۷۶۱ ، چمنستان شعرا (بیرنگ) ، ۴۸). رام جی جنھوں نے ادم کر کے بن کی سیونا کی تھی. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۵۵۱). سیونا : سیوا کرنا. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد ، ابواللیث صدیقی ، ۳۹). ۳. **محبت کرنا ؛ چاہنا ، عقیدت کا اظہار کرنا ، ارادت رکھنا ، عقیدت رکھنا.**

جو کچھ توں کرے سو سرجم تجھے
سدا سیوے مُل سات عالم تجھے
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲). ۴. **سہنا ، انڈے سینا ، غور و فکر کرنا ، توجہ دینا ، بے پروا پھرنا** (ماخوذ : پلیٹس). [س : سیو (ت) सेव (ति)].

سیوی نہ کہ جھوٹ موٹ یو سچہ
سچہ مچہ ہے جل میں سچہ کے جوں مچہ
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۸). [سینا (رک) کا قدیم املا].

سیوْنا (ی مج ، سک و) ف م.
۱. **پوجنا ، عبادت کرنا ، سیوا کرنا.**

سیونتی (کس س ، ی مج ، مغ) امث.
رک : سیوتی.

کہیں رائی چنپا کہیں سیونتی
کہیں موگرہ ہور کہیں ریتوتی
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۳۷). [سیوتی (رک) کا قدیم املا].

سیونگ بنک/بینک (ی مع ، کس و ، غنہ ، کس مج ب ، غنہ ، ی لین ، غنہ) امذ.
بنک کا وہ شعبہ جہاں بچت کا روپیہ امانۃً جمع کیا جاتا ہے. اگر روپے کی ضرورت ہو تو برخوردار تصدق حسین کی معرفت سیونگ بنک بنگال سے نکلوا لینا. (۱۹۱۲ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۵۰). عزیزاللہ خاں نے بہ نظر احتیاط اپنا سیونگ بنک اکاونٹ جس میں مبلغ تیرہ روپے تھے دوسرے بینک میں منتقل کر دیا. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۳۴۸). [انگ : Saving Bank].

سیونْہار (ی مج ، فت و ، سک ن) امذ (قدیم).
سینے والے ؛ درزی ؛ (کنایۃً) مددگار.

سیونہارے اہس یسے سو جاگے
لے سنجھ انکھیاں پرووس سونی سی دھاگے

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۲۲). [سیون (سینا) + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

سیوَی (ی مج) امذ.
غلام ، خادم ، چیلا ، مرید ، سیوک (ہندی). [رک : سیوک].

سیوْیاں (ی مج ، فت و ، شد ی بفتحہ) امث ؛ ج.
سوئی کی جمع.

خرم خوشیاں سوں شبوے کی سیویاں بھری پری
ساقی پلا پیالہ کہ آیا ہلالِ عید

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۷).

روز روشن جب ہوا سیویاں پکا
چاہیے پھر وعدہ کرے اپنا ادا

(۱۷۹۰ ، ریاض العارفین ، ۲۳).

سیوِیک (ی مج ، ی مع) امذ.
پجاری ؛ چیلا ؛ نوکرچاکر.

کروں سیویک چت سوں مد پیر کا سیں
کہ بیخانہ کا سچ اجارت دکھایا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۲). [سیوک کا ایک قدیم اِملا].

سیوِکا (ی مج ، ی مع) امث.
رک : سیوکا.

ستی نے کر دیا گویاں گیت کو زندہ
یہ موت کیا ہوئی اک سیویکا ہوئی گھر کی

(۱۹۲۱ ، بنتی پرتاپ ، ۱۰۷). [سیوکا کا ایک قدیم اِملا].

سیویلِزیشَن (ی مج ، ی مع ، کس مج ل ، ی مج ، فت ش) امذ.
تہذیب ، تمدن ، سولزیشن. وہ جس قدر ایجوکیشن اور سیویلزیشن (تعلیم و تہذیب) میں اعلیٰ درجہ حاصل کرتے ہیں اسی قدر قوم کی ترقی سے مایوس نظر آتے ہیں. (۱۸۸۰ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۳۷). [انگ : Civilization].

سِیَہ (کس س ، فت ی) صف.
کالا ، اسود.

سنگل دیپ کیاں پدمنیاں بےشمار
سیہ نیشکر قد و جوبن انار

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۲).

کیا تھا دھنواں تس سیہ آسمان
حرارت میں تھا سب زمیں و زمان

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۹).

سپہر سہ نیر خورشید
کالا اُبلا سیہ سفید

(۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۱۰۸). سیہ مخفف ہے سیاہ کا اور زبان فارسی کا لغت ہے. (۱۹۱۹ ، معیارِ فصاحت ، ۹۹).

میرے گھر کے نزدیک ، سب مکانوں کی نیلی چھتوں پر
سیہ رات کی ڈائنیں سو رہی ہیں

(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۰۸). [سیاہ (رک) کی تخفیف].

ـــــ بَخت (ـــــ فت ب ، سک خ) صف.
سیاہ بخت ؛ بدنصیب.

دل پہ نقش اس کے ہو جب مجھ سے سیہ بخت کا نام
پھر سیاہی میں نہ کیوں نقش نگیں جاوے ڈوب

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۳۵).

ظلمتِ شب میں سیہ بختوں کی آنکھیں سو گئیں
جو سکندر کی طرح اس زلف کا بیا ہوا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵). آج ہم سیہ بختوں کے عہد میں ایک غاصب اس کی چوکھٹ پر بیٹھا ہوا تمام دیرینہ عظمتِ اسلامی کا خون کر رہا ہے. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۲۶).

وہ سیہ بخت سہی حسن میں کچھ کم بھی نہیں
اسے بچوں کے سوا اور کوئی غم بھی نہیں

(۱۹۸۶ ، ن ، م ، راشد ایک مطالعہ ، ۲۰۶). [سیہ + بخت (رک)].

ـــــ بَختی (ـــــ فت ب ، سک خ) امث.
سیاہ بختی ؛ بدنصیبی.

سیہ بختی کا عاشق کی مخالف پیچ اگر ہاوئے
نہ ہو ایک زلف میں جب لگ وہ ہے حال اس اوپر طاری

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۸۲). آنکھوں میں چھائی ہوئی وہی سیہ بختی کی شام. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۹۶).

مل گئی میری سیہ بختی میں
دیکھنا زلف سیہ فام کی چرس

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۱۰). عروج و زوالِ اُمم کے سلسلے میں جن امور کو وجہ سیہ بختی و بربادی قرار دیا جاتا ہے. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، نومبر ، ۸۳). [سیہ بخت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بَلا (ـــــ فت ب) امث.
رک : کالی بَلا جو زیادہ مستعمل ہے.

رونے میں وہ پہاڑ دن جب ہوا تمام
آئی سیہ بلا کی طرح شام تیرہ فام

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۴). [سیہ + بلا (رک)].

ـــــ پوش (ـــــ و مج) صف.
رک : سیاہ پوش.

تجھ زلف کی خوبی جو سنا باغ میں سنبل
کھا پیچ اسی غم سیں سیہ پوش ہوا ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۶۰).

شمع بجھتی ہے تو اس میں سے دھواں اٹھتا ہے
شعلۂ عشق سیہ پوش ہوا میرے بعد

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۹). جب ایسے شخص کو موت آئے تو سارا عالمِ اسلام شرق سے غرب تک اس کی عزاداری میں سیہ پوش ہو جائے . (۱۹۴۴ ، مقالات ماجد ، ۲۳۸) . وہ عورت سیہ پوش تھی. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۶۰). [سیہ + ف : پوش ، پوشیدن = پہننا].

---پوشی (---و مج) امث.
سیاہ پوش ہونا.

ماتمِ حالِ پریشاں میں مرے اے ظالم
زلف تیری نے لیا رسم سیہ پوشی کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۲۸) . [سیہ پوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تاب صف.
سیاہ تاب ؛ جس پر رنگ چڑھ گیا ہو ، چمکدار سیاہ رنگ کا.

ترے نیناں وو قاتل ہیں کہ جن پاس
دو ابرو کی ہیں دو تیغ سیہ تاب

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۵).

سنگِ سرمہ میں سیہ تاب تھی وہ تیغ نگاہ
گردشِ چشم نے پر دی ہے غضب سان چڑھا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۱).

جس کو اس زلفِ سیہ تاب کا سودا ہو گا
گر بلالِ حبشی ہے تو وہ دارا ہو گا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۷).ف ; کرنا.[سیہ + تاب ، لاحقۂ صفت].

---تابی امث.
سیہ تاب ہونا ، سیاہ رنگ چڑھنا.

جب دو تیغ چشم سرمے میں سیہ تابی ہوا
رنگِ خاموشی صدائے حلقوِ بے تابی ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۷٦). [سیہ تاب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چُرْدَہ (---فت چ ، سک ر ، فت د) صف.
کالا کلوٹا ؛ گہرے تیز کالے رنگ کا ؛ سیاہ فام ، کالی کلوٹی ، گہرے کالے رنگ کی ؛ پکّا رنگ . سامنے سے ایک ساحرہ سیہ چردہ کریہہ منظر اہرمن صورت ... آکر پہنچی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۱۸). [سیہ + چردہ (رک)].

---چَشْم (---فت چ ، سک ش) صف.
سیاہ چشم ؛ (کنایۃً) بے مروت.

تم یوں سیہ چشم اے سجن مکھڑے کے جھمکوں میں ہوئے
خورشید نیں گرمی کرے تب تو ہرن کالا ہوا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۳). فصل سوم گکال چشم جانوروں اور سیہ چشم جانوروں کے کھولنے میں. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۵٦). [سیہ + چشم (رک)].

---چَشْمی (---فت چ ، سک ش) امث.
(کنایۃً) بے مروتی ؛ بے التفاتی.

خدا سیں ڈراتا بھی ست نہ دے سرمہ تغافل کا
سیہ چشمی سیں ہو جاتا ہے ظالم کال عاشق کا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۳). [سیہ چشم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خال امذ.
کالا تل ؛ (کنایۃً) کالی چتیوں والا گھوڑا یا جانور . شکار ... کی چار قسم ہیں ایک تو گل بادام دوسری قسم سیہ خال تیسرا سرخ خال ، چوتھی قسم سیاہ یکرنگ. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۳۵). [سیہ + خال (رک)].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
سیاہ خانہ ؛ غیر آباد جگہ ؛ غیر آباد مکان ، ویران گھر.

سنگِ اسود دیکھ کر خالِ صنم یاد آ گیا
طوف تو دوراں سر کعبہ سیہ خانہ ہوا

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ٦۷).

خدایا دے کوئی فرزند جس سے نام روشن ہو
کہ بے اولاد میرا گھر سیہ خانہ سے بدتر ہے

(۱۹۲۸ ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، ۱۲). ان کا جو جوہر انقلاب زمانہ کے بعد بچ رہتا ہے وہ انسانیت کے سیہ خانے کو اُجالتا اور آگے کا راستہ سمجھاتا ہے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۱۳۹). [سیہ + خانہ (رک)].

---دانَہ (---فت ن) صف.
(کنایۃً) داغا ہوا ، جلایا ہوا ، داغدار ؛ اذیّت رسیدہ.

جب یار کے بناؤ کا افسانہ کیجئے
لا کھوں دلوں کو پہلے سیاہ دانہ کیجئے

(۱۸٦۸ ، شرف ، د ، ۳۰۳). [سیہ + دانہ (رک)].

---رُو (---و مع) صف.
بدبخت ؛ بدشگون.

نت اس نحس سیرت کی صورت اگل
خجالت سوں تھا نت سیہ رو زحل

(۱٦۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۲۳).

اس چرخ سیہ رو نے اک فتنے کو سنکارا
اس ظلم رسیدہ کو کس سختیوں سے مارا

(۱۸۱۰ ، میر (نئے ذائقے ، ۲۸)).

تھا سیہ رُو جو عدو اس کو کیا خون میں تر
کیا تماشا ہے کہ اسود کو بنایا ارقم

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۷). [سیہ + رُو (رک)].

---روز (---و مج) امذ.
سیاہ روز ؛ مصیبت زدہ.

سیہ روز ان کے ماتم کی سیاہی رفع کرنے کوں
اگر یک نس تو شمع انجمن ہووے تو کیا ہووے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰٦).

ہوں وہ سیہ روز چلوں جس طرف
شام بہے ساتھ قلم کی طرح

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۷۱).

سورج نکل آیا ہے سراپردۂ شب سے
پھر خیرہ ہوا دیدۂ خفاش سیہ روز

(۱۹۳۲ ، بہارستان ، ۳٦٦). [سیہ + روز (رک)].

---روزی (---و مج) صف.
سیاہ روزی ، بدنصیبی.

جی یہ رہتی ہے چڑھی زلف کسو کی سیرے
اور تو کیا کہوں میں اپنی سیہ روزی کی
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۹۳).
موجد اس کی ہے سیہ روزی ہماری آتش
ہم نہ ہوتے تو نہ ہوتی شبِ ہجراں پیدا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۳۱). [سیہ روز + ی ، لاحقۂ صفت].

---طالع (---کس ل) صف.
سیاہ طالع ؛ بدقسمت.
سیہ طالع تو ہوں پر ہیں دو عالم مجھ سے یوں روشن
کہ نورِ آنکھوں میں ہے جس طرح پتلی کی سیاہی سے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۰۷). [سیہ + طالع (رک)].

---فام صف.
وہ لوگ جن کی رنگت سیاہ ہو ؛ سیاہ فام ؛ حبشی نژاد ، کالے.
میں جب ستی دیکھا ہوں سیہ فام دکن کے
مجھ دل میں طلوع نشۂ تریا کی ہوا ہے
(۱۷۵۳ ، داؤد ، د ، ۸۹).
بالوں کا کچھ اثر بغلِ یار میں نہیں
پڑتا ہے عکسِ زلفِ سیہ فام دوش پر
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۹). خلیج فارس کے عرب خوش پشت ہوتے ہیں اور طویل القامت اور سیہ فام ہونے میں مشہور ہیں. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۵۳) . باغ کے قریب پہنچے تو قبیلۂ عرب کا ایک سیہ فام لڑکا نکل آیا . (۱۹۳۰ ، اردو گلستان (خلیل الرحمٰن) ، ۸۹). [سیہ + فام ، لاحقۂ صفت].

---قَلْب (---فت ق ، سک ل) صف.
سیاہ قلب ؛ سخت دل ، گنہگار ، ظالم ، شقی القلب. سبز پوش کی طرف مخاطب ہوئے ، یہ بھی سیہ قلب تھی ، اس نے بھی قبول نہ کیا. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۶۸۵). [سیہ + قلب (رک)].

---کار صف.
سیاہ کار ، گنہگار ؛ بدعمل ، بدکار ؛ فاسق و فاجر.
وابستہ نصیر اوس کی یہ زلفوں سے یہ ہے
دل سو تو کوئی ہم نے سیہ کار نہ پایا
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۳۰). وہ اپنے گنہگار و سیہ کار بندوں سے ہمیشہ کے لئے اپنا منہ موڑ لے گا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۷۶۸).
مجھ سے عاصی کا مجھ سے سیہ کار کا
کون غمخوار ہوتا مگر آپؐ ہیں
(۱۹۸۲ ، ذکرِ خیرالانام ، ۸۲). [سیہ + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
بد عملی ، گنہ کاری ؛ فسق و فجور اور بدکاری ؛ ظلم.
ہائے قائم نہ تری آنکھ بھیگی اک دن
ابر روتا ہے سدا خوفِ سیہ کاری سے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۷۰).
خود بخود دوست کی دستی ہوئی جاتی ہے سیاہ
کیا لکھوں حال میں ناسخ کی سیہ کاری کا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۸).
سیہ کاری سے میری کاتبِ اعمال حیراں ہے
کہ اس کا نامۂ اعمال لکھیں کس سیاہی سے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۳).
حقیقت قادیاں کی پوچھ لیجے ابنِ جوزی سے
نکوکاری کے پردے میں سیہ کاری کا حیلہ ہے
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۶۷). [سیہ کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کاسَہ (---فت س) صف.
(کنایۃً) آسمان جیسے شعرا ، کج رفتار اور بخیل اور بے فیض گردانتے ہیں.
کب ہوئی صبح کہ اس چرخ سیہ کاسہ نے یاں
بھر کے لوہو سے نہ جوں لالہ مجھے جام دیا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۸).
جام خوں ہی نہیں ملتا ہے ہمیں صبح کو آب
جب سے اس چرخ سیہ کاسہ کے مہماں ہوئے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۰). [سیہ + کاسہ (رک)].

---گِلیم (---کس گ ، ی مع) صف.
کالا کمبل اوڑھنے والا ؛ (کنایۃً) بدبخت ، قلاش ، مفلس ، نادار.
سیہ گلیم ہوں لازم ہے میرا نام نہ لے
جہاں میں جو کوئی فتح و ظفر کا طالب ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۸). [سیہ + گلیم (رک)].

---گوش (---و مع) امذ.
سیاہ گوش ، ایک قسم کا چیتا ، تیندوا.
کہہ لے دل سے آپنے اس طریق
جو تھا ایک سیہ گوش اوس کا رفیق
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۵).
سیہ گوش اور یوز و شاہین و باز   یہ عہدِ شہنشاہ کردن فراز
(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۳۰).
سب کوہ کے دامن میں درندے ہوئے روپوش
تھرانے لگے کان کھڑے کر کے سیہ گوش
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۱۶). [سیہ + گوش (رک)].

---مار امذ.
مارِ سیاہ ، کالا سانپ ؛ (کنایۃً) زلفِ محبوب.
فردوس میں پہنچ کے جو یاد آ گئی وہ زلف
گیسوئے حور مجھکو سیہ مار ہو گیا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۴۴). [سیہ + مار (رک)].

---مَسْت (---فت م ، سک س) صف.
سیاہ مست ، مدہوش ، بدمست ، غافل.
اے سیہ مست میری آنکھوں کی
لال بادل کی تجھ جھڑی ہے یاد
(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۷۷).

ہے قبل سیہ مست ترا رشکِ شبِ تار
تو نامِ خدا ہے مہِ تاباں کے برابر
(١٨٢٦ ، دیوان گویا ، ١٠).

بندھے ناچ گانے کا پھر واں سماں
ہوں جس سے سیہ مست اور شادماں
(١٨٩٣ ، صدق البیان ، ٨٧). [سیہ + مست (رک)].

ـــ مَسْتی (ـــ فت م ، سک س) امث.
بدمستی ، مدہوشی.

جو کیفیت سیہ مستی کی تجھ انکھیاں میں ہے ظالم
نہیں وو رنگ وو مستی شرابِ پرتگالی میں
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٥٨).

دونوں پیچیدہ بہم ایسے سیہ مستی میں
کوئی مَشّاطہ بھی یوں گوندھے نہ جعدِ پُرخم
(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٢٨٨).

ہم آغوشِ صبا تھی نکہتِ گل کی سیہ مستی
جنوں پرور تھے نغمے طائروں کے شاخساروں میں
(١٩٢٧ ، بہارستان ، ٦٣٩).

اس کوچہ گردی و سیہ مستی کو چھوڑیے
بدصحبتی و بادہ پرستی کو چھوڑیے
(١٩٨٤ ، قہرِ عشق ، ٤١). [سیہ مست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ نامَہ (ـــ فت م) صف.
گنہگار آدمی کا اعمال نامہ ، فاسق و فاجر کی فردِ اعمال.

سیہ روئی نہ لے جا حشر میں دنیائے فانی سوں
سیہ نامے کو دھو اے بے خبر انجھواں کے پانی سوں
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٣٣١). [سیہ + نامہ (رک)].

ـــ نُمُوں (ـــ ضم ن ، و مع) صف.
سیاہی مائل ، دیکھنے میں کالا.

کپڑے جہاں تلک ہیں سپید و سیہ نموں
کمخواب ، تاش بادلہ ، کس کس کا نام لوں
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٢٧٥). [سیہ + ف : نموں ، نمودن = ظاہر ہونا].

سَیِّئَہ (فت س ، شد ی بفت) امث.
گناہ ، بُرا کام ، برائی ، ناپسندیدہ امر. اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا «قل کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہ» یعنی ہر حسنہ اور سیئہ اللّٰہ ہی کی جانب سے ہے اس صورت میں سیئہ حجت ہو جائے گی. (١٩٤٣ ، فتنۂ انکارِ حدیث ، ٢٨). [ع].

سیہُنڈ (ی مع ، ضم ہ ، سک ن) امذ.
سینڈ ، سیہنڈ ، زقوم ، تھوہڑ کا درخت. کنٹیلا درخت اور سیہنڈ کا درخت اور کافر کے بدن کی پیپ اور دھووں سچ ہے . (١٨٣٠ ، تنبیہ الغافلین ، ١٣). بھلا یہ بہتر ہے مہمانی یا درخت سیہنڈ کا ہم نے اس کو رکھا ہے ایک بلا ظالموں کے واسطے وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ میں. (١٩١٧ ، ترجمۂ القرآن الحکیم ، مولانا محمود الحسن ، ٦٨٧). [رک : سینڈ].

سیہُوتی (ی مع ، و مع) امث.
سیوتی ، نسترن ، نسرین.

کوئی سیہوتی اور ہنس مکھ کوئی
کوئی دل لگن اور تن سکھ کوئی
(١٤٨٣ ، سحر البیان ، ٣٠). [سیوتی (رک) کا قدیم املا].

سیہُوں (ی مع ، و مع) امذ ؛ ــ سیں ہن.
١. (کاشتکاری) گیہوں کا دانہ جو پورا نہ بنے اور بال کے اندر سوکھ کر کالا ہو جائے ، زمین کی کمزوری سے دانے میں نمو کی قوت نہیں رہتی اور وہ کچا ہی سوکھ جاتا ہے (ا پ و ، ٦ : ٨١). ٢. وہ سیاہ رنگ کا دانہ جو گیہوں کے ساتھ اُگ آتا ہے (ماخوذ : پلیٹس). [س : सीहाँ].

سیہہ (ی مع ، سک ہ) امث.
سیہی ، خارموش. ایک سیہہ نے آکر سانپ کی دم کو اپنے منہ میں لے اپنے سر کو بدن کے کانٹوں میں چھپا لیا. (١٨٠٢ ، خرد افروز ، ٢٦٨). ہاتھی کا سیکڑوں مارے تیروں کے سیہہ جانور کا نمونہ بن گیا تھا. (١٨٨٣ ، قصصِ ہند ، ٢ : ١١٨). سیہہ نے اپنے دل میں کہا کہ قمری کا جوڑا اس درخت کی کھجوریں کھاتا ہے اور میری رسائی وہاں تک نہیں ہوتی. (١٩٣١ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٢ : ٣٠٢). [س : सीह].

سیہی (ی مج) امذ ؛ ــ سیہہ.
ایک جانور جس کے جسم پر سخت بالوں کے ساتھ ساتھ لمبے چکنے لہریے دار کانٹے ہوتے ہیں ؛ سیہہ.

کچ ، گینڈا ، ارنا ، شیر ، پلنگ ، آہو ، ہرن ، روبہ ، گیدڑ
سیہی ، نیولا ، سانڈا ، بچھو ، افعی ، چیتل ، چتی ، اژدر
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٩). عورتوں کی نسبت مسٹر ہرن لکھتے ہیں کہ وہ اپنے شوہروں کے لیے چمڑے کے تسموں پر خارپشت (سیہی) کے کانٹوں کا کنگن اور سربند تیار کرتی تھیں. (١٩١٦ ، گہوارۂ تمدن ، ٩٧). [رک : سیہہ (بحذف ہ) + ی (زائد)].

ـــ کا کانْٹا امذ.
رک : سیہہ کا کانٹا. وہ تو حیران ہوتے رہتے ہیں کہ ان راستہ دکھانے والوں کے دلوں میں کس نے سیہی کے کانٹے گاڑ دئیے ہیں. (١٩٦٩ ، جنگ ، کراچی ، ٢٣ ، اگست ، ٣).

سیئی (ی مج) امث.
(بیوپاری) ٢٣٣ تولے یا قریب تین سیر وزن ناپنے کا پیمانہ جو ڈبے کی شکل کا لکڑی یا کسی دھات کا بنا لیا جاتا تھا ، تولا (ا پ و ، ٧ : ١٢). [ع : ساع کا بگاڑ].

سیانا / سیانَہ (ی مع / فت ن) صف مذ (قدیم).
سیانا ، ہوشیار.

اری جس شخص کو یہ دیوں لاگے
سیانہ دور سوں اس دیکھ بھاگے
(١٦٢٥ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ١). [سیانا (رک) کا قدیم املا].

ش

ش حرف ، مذ۔
اردو میں صوتی اعتبار سے حروفِ تہجّی کا اٹھتیسواں ، فارسی میں سولھواں اور عربی کی ترتیب ابتث میں تیرھواں ، اور ترتیب ابجد میں اکیسواں حرف ۔ "شین" سے موسوم ، یہ سینِ منقوطہ ، سینِ معجمہ اور شینِ قرشت بھی کہلاتا ہے ۔ اس کا تلفظ زبان کی نوک کو تالو کے ابتدائی حصے کو دانتوں کے نزدیک سوڑوں پر لگا کر ادا کیا جاتا ہے ۔ تین شوشوں کے ساتھ یا کشش کے ساتھ دائرہ بنا کر بحالت مفرد لکھا جاتا ہے۔ تین شوشوں یا کشیدہ حصے پر تین نقطے ہوتے ہیں یعنی مرکب صورت میں تین شوشے یا کشیدہ حصے مع نقاط لکھا جاتا ہے۔ یہ حرف ہیرو غلیفی رسم الخط سے فنیقی و عبرانی کے ذریعے عربی میں آیا ، عربی سے فارسی میں اور فارسی سے اردو میں منتقل ہوا ، عبرانی میں اس کے معنی دندان (دانت) ہیں۔ حساب جُمل میں اس کی عددی قیمت ۳۰۰ (تین سو) مقرر ہے۔ حروفِ شمسی میں شمار کیا جاتا ہے یعنی عربی الفاظ میں اس حرف سے پہلے الِ آئے گا تو غیرملفوظ رہے گا اور ش پر تشدید آ جائے گی جیسے: الشّمس ، الشّرک ، الشّعر وغیرہ میں ، فارسی میں علامت حاصلِ مصدر کے طور پر بھی مستعمل ہے جیسے: دانش ، بینش اور شورش و کوشش وغیرہ میں۔

۔۔۔ ق دُرست ہونا / کی دُرُستگی کے ساتھ بولنا محاورہ۔
صحیح تلفظ کے ساتھ بولنا ، لب و لہجہ کا درست ہونا ، الفاظ کا صحت تلفظ کے ساتھ ادا ہونا ۔ صحیح تلفظ اور درست لب و لہجے میں بولنے کا مفہوم یہ ہے کہ ہم جو کچھ بولتے ہوں ش ، ق کی درستگی کے ساتھ بولتے ہیں۔ (۱۹۶۲ ، تدریس اردو ، ۱۱)۔

شا امذ۔
۱۔ **شہنشاہ یا بادشاہ کا مخفف۔**

> وہ پریزاد نہ آیا دہنے پریوں کے طبق
> شاسکندر میں نہ عظمت ہے نہ شادریا میں

(۱۸۳۹ ، اسیر اکبر آبادی ، د ، ۱۰۱)۔ ۲۔ **صاحب (بطور ادب و احترام کسی کے نام کے بعد لگایا جاتا ہے)**۔ عام طور پر جب مارواڑ کا کوئی شخص کسی شخص کو پکارے گا تو نام کے آخر میں لفظ "جی" یا "شا" ضرور استعمال کریگا ۔ (۱۹۳۰ ، جائزہ زبان اردو ، ۱ : ۲۳۸)۔ [رک : شاہ/جس کی یہ تخفیف ہے]۔

شاب (۱) ۔ (الف) صف۔
جوان ، نوخیز۔

> نہیں ہیم میں کوئی شہنشہ مثال
> صحی مانے یہ بات کون شیخ و شاب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳)۔

> یارو بسو ہو تم اسی دیر خراب میں
> بیٹھا اٹھا کرو ہو سدا شیخ و شاب میں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳۵۵)۔

> ہرچند تکلف سے مخضب ہوا زاہد
> پر اس پہ نہیں کہنے کے ہم شاب کی پھبتی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۵)۔ ہر شیخ و شاب اس کا دیوانہ ہو رہا تھا۔ (۱۹۰۲ ، انور ، ۳۵)۔ (ب) امذ۔ **چالاکی ، فریب۔**

> طرح صحبت باغ میں کیتی ہے توں وضعی نوا
> جانتی توں کچ ہوچا ہوں تیرے سب چالے و شاب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۱)۔ [ع]۔

شاب (۲) امث ؛ امذ (قدیم)۔
تجلّی ، چمک ، تیز روشنی۔

> اگر نور تیرا سٹے جگ پہ شاب
> عجب نیں جو کنکر ہوے آفتاب

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۰)۔

> چھپیا سور بھی شاب لے نور کا
> کھڑیا آ چندا تاب لے نور کا

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۴۶)۔ [رک : شہاب ، جس کی یہ تخفیف ہے]۔

شاب (۳) امذ۔
صاحب۔ کوچبان کہ مرد ظریف تھا بولا آر بولو تا شاب ... گھوڑا ہنس پڑے گا۔ (۱۹۸۳ ، شمع اور دریچہ ، ۶۳)۔ [صاحب (رک) کا بگاڑ]۔

شاب (۴) امث۔
پھٹکری لاط : Sulphate of Alumina (اسٹین گاس ؛ فیروزاللغات ؛ جامع اللغات)۔ [ف]۔

۔۔۔ رُومی (۔۔۔ و مع) امث۔
سفید مرچ (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات)۔[شاب + رومی (رک)]۔

۔۔۔ فَرَنگی (۔۔۔ فت ف ، ر ، غنہ) امث۔
یورپ کی پھٹکری (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات) ۔ [شاب + فرنگ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

شاباش کلمۂ تحسین نیز اسٹ.
۱. **مرحبا ، واہ واہ ، سبحان اللہ.**

شاباش اشرف تجہ رحمت
لیکھی بارے خوب صفت

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۱)). ایسی دیوانگی سوں اس دل کوں کیا تسبت ، یہی اسکوں سنبھالیا ہے شاباش. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۷).

اہلِ غفلت کوں خبر نئیں موتہہ سیں جو نکلے صحیح
جمع خاطر جنگ ہے محتاج نئیں شاباش کے

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۲۵۹).

منقضی ہووے کب مری ہمت
صاحباں کرم کے تئیں شاباش

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۷۷). اس نے شاباش اور انعام کا کام کیا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۵۷). اختر حسن (شمع سے) شاباش ، آج تم نے بہت کام کیا. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۱۶). شاباش میرے بیٹے اچھا بتاؤ تم نے کیا کیا. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کتھائیں ، ۱۰۲). ۲. **کیا کہنے ، بہت خوب ؛ طنزاً بطور کلمۂ توبیخ بھی مستعمل ہے**. تم بہت پھسڈی رہے اچھا پروپیگنڈا کرتے چلے تھے ، اپنوں کو بھی کانگریس کے حوالے کر دیا شاباش. (۱۹۳۶ ، مکتوبات عبدالحق ، ۲۷۲). [شادباد / باش (رک) کی تخفیف].

ـــــ بُوا/میاں/تُجھ کو ، تُو نے موہ لیا مجھ کو کہاوت.
طنزاً کہتے ہیں جب کوئی اپنے آپ کو بہت بانکا سمجھنے لگے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

ـــــ بی بی ترے دَھڑکے کو ، بادے آپ لگاوے لڑکے کو کہاوت.
کیا حوصلہ ہے کہ قصور آپ کرے اور دُوسرے کے سر تھوپے (خزینۃ الامثال ؛ مہذب اللغات).

ـــــ دینا محاورہ.
تعریف کرنا ، حوصلہ بڑھانا ، ہمت افزائی کرنا. اتنی تھوڑی مدت میں جو تم نے عبارت پڑھنے کی استعداد حاصل کی میں سب لڑکیوں کے روبرو تم کو شاباش دیتی ہوں. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۰۰). ابا نے ایسے تھپ تھپایا جیسے کسی کو شاباش دے رہے ہوں. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۵۸).

ـــــ کَہنا محاورہ.
حوصلہ بڑھانا ، ہمت افزائی کرنا.

دیوانی تیری مشتری نار ہے
سو شاباش کہنے کی منج تہار ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۸). ان کی جرات و ہمت تھی کوئی اور شخص ان کے پاس کھڑے ہوئے ان کو شاباش شاباش کہہ رہے تھے. (۱۸۸۰ ، تصانیف احمدیہ ، ۲ : ۱۳).

ـــــ لینا محاورہ.
قابل تعریف کام کرنا (جامع اللغات).

شاباشابا کلمۂ تحسین.
شاباش ، مرحبا ، داد و تحسین ، ہمت افزائی کے موقع پر بولتے ہیں. کہنے لگا ... شابا شابا ہمت کرو ہماری ہمت بندھ گئی. (۱۹۸۲ ، میری داستانِ حیات ، ۴۳). [شابا (شاباش (رک) کی تخفیف)].

شاباشی امث.
تحسین و آفرین ، واہ واہ ، مرحبا ، سراہنا. سرخ رو ہو آئے بہت شاباشی پائے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۳). کاروبار مفت مل سکتا تھا اور پیٹھ پر شاباشی کی تھپکی بھی. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، اُلٹی قبر ، ۲۷). [شاباش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ دینا محاورہ.
رک : **شاباش دینا ، آفرین کہنا ، تعریف کرنا.** ہزار ہزار شاباشی دیا ، گلے لگایا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۱). خوش ہو کر اسے بہت سی شاباشی دی. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳). ہم کو بہت کچھ شاباشی دی اور ہم سمجھے کہ چلو چھٹی ہوئی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۶).

شابالا امذ.
شاہ بالا ، شہ بالا (فرہنگ آصفیہ). [رک : شاہ بالا].

شاباں صف (قدیم).
چمکیلا ، بھڑکیلا ، چمکدار.

گل کے رنگ کیاں چمن میں شاباں ہیں
لالے نیں جانو آفتاباں ہیں

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۵). [رک : شاب].

شابَش (فت ب) کلمۂ تحسین ، امث.
رک : **شاباش.**

پہلے ان باتوں پہ شابش کر گئے
پھر تو روتی اس قدر غش کر گئے

(۱۷۷۳ ، رموز العارفین ، ۱۱). شابش ہے آپ کو جو اس عمر میں چلے آتے ہو. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۸۷). میں تو پھر بھی یہی کہوں گی کہ تم کو شابش ہے صد رحمت اس پر جس نے تم کو دودھ پلایا. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۰۹). [شاباش (رک) کی تخفیف].

ـــــ مُلّا تیرے تَعْوِیذ کو باندھتے ہی لَڑکا ہُھَدْکا کہاوت.
تعویذ اتنا پر تاثیر ہے کہ باندھتے ہی کام ہو گیا ؛ طنزاً بھی مُستعمل ہے یعنی بات نہیں بنی (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

شابَشی (فت ب) امث.
رک : **شاباشی.** کبھی لیاقت کا کوئی ثبوت دے دینے پر شابشی پاتے تھے. (۱۹۲۶ ، شرر ، سفرنامۂ ہستی ، ۸۲). [شابش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ دینا محاورہ.
شاباش دینا. لڑنے والوں کو شابشی دینے کا مقام ہے کہ وہ

اتنی ہوشیاری ضرور کرتے ہیں کہ کسی کے چوٹ نہ آئے. (۱۸۸۹ ، گل گشت فرنگ ، ۹۱)، ایسی خدمت کی کہ عطے والے شاباشی دیتے تھے. (۱۹۳۵ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۱۳).

شایی صف ، مث نیز مذ (قدیم).
چمک دمک ، رونق ، روشنی ، نور.

اچھا ہے ترے مکھ تھے جے شایی
او شایی تھے سدا تج سروری ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷).

جہے موں ہو کی لال شایی گئی
مری بھوک بھونیج شتابی گئی

(۱۶۸۲ ، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۵). [شہابی (رک) کی تخفیف].

شاپ امذ.
بددعا. جو ہم کو شاپ دیا اس سے ہمارا کیا ہو گا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۹۸). اسی وقت کشف سے میں نے معلوم کر لیا کہ تم نے درواسا کے شاپ کے کارن اس ستی کو تج دیا. (۱۹۳۸ ، شکنتلا ، ۱۸۹). [س : شاپ शाप].

شاپ امث.
دکان : تراکیب میں مستعمل. اتنی بات کے لیے کہ چیزوں میں حسن پیدا ہو کسی انگریزی شاپ میں میرے ساتھ چلیے. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۵۰). تمہارا کام بڑی بڑی شاپوں میں جانا اور دل کھول کر اچھا اچھا قیمتی مال خریدنا ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۳). [انگ : Shop].

ـــــ کیپر (ـــــ ی مع ، فت پ) صف.
دکاندار ، سوداگر ، خردہ فروش (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [انگ : Shop-Keeper].

شاپو (و مع) امذ.
چھوٹی قسم کی جنگلی پہاڑی بھیڑ. بڑے بھیڑ و کوپیانگ یا ناپو اور چھوٹی قسم کے بھیڑ کو شاپو کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۵۲). اس کی غذا کی فہرست میں بالعموم چھوٹے چھوٹے چرند مثل خرگوش مشک کا ہرن ، بھارل ، شاپو ، آرگلی ... وغیرہ شامل ہیں. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۳۶۷). پہاڑی بھیڑ جس کو شاپو کہتے ہیں وہ مارخور کی وسعت سے زیریں علاقوں میں پائی جاتی ہے. یعنی گلگت ، ہزارہ ، سوات ، چترال اور دیر. (۱۹۷۷ ، کرہ ارض کا حیواناتی جغرافیہ ، ۱۵۰). [مقامی].

شاپور (و مع) امذ.
بادشاہ کا بیٹا ، شہزادہ. شاپور یعنی شہزادہ. (۱۹۲۵ ، تاریخ الاسما (فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۱۷)). [شاہ + پور (رک)].

شات امث.
بکری ، بز ، غنم ، گوسپند (گوسفند).

دیتا تھا گالیاں وہ کھڑا آج راہ پر
کھا لی ہے جس کی شیخ نے کر ذبح شات رات

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۱۰۶). [ع].

شات پلا (فت پ) امذ.
ایک روئیدگی جس کے پتے سفیدی مائل ہوتے ہیں ، کچے پتوں سے ساگ پکا کر کھاتے ہیں ، پھوکلا ، لوٹہ کورہ. پھوکلا ... اہل ہند اس کو لوٹہ کورہ یا شات پلا بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۰۶). [مقامی].

شاتم (کس ت) صف.
سب و شتم کرنے والا ، گالی دینے والا ، برا بھلا کہنے والا ، گستاخ. راجپال شاتم رسول میرے سامنے قتل ہوا. (۱۹۷۰ ، ہونٹے کل نالۂ دل دود چراغ محفل ، ۲۲). [ع].

شاتو (و مع) امذ.
فرانس کے قصبات کا مکان نیز اس طرز کا کوئی مکان. میں شہر سے بہت دور ایک شاتو میں تھی. (۱۹۳۰ ، سجاد حیدر یلدرم ، مطلوب حسینان ، ۷۵). [فرانسیسی : Seneega].

شاخ امث.
۱. ٹہنی ، ڈالی.

مجے یار تیں ہور تجے دوستاں
مجے شاخ تیں ہور تجے بوستاں

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۰۰).

پڑوں بلبل کے تن حسن کا قصا سب شاخ
جن نہ سمجھے یہ قصا سینہ ہے اس کا سنگاخ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۲).

قبضے میں تیرے شاخِ کماں بھی نہ ہے نہ خشک
پیکاں کے آب میں تو اسے سبز و تر کرے

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۲).

تیغِ نگاہِ یار کا جب سے ہوا ہے غلغلہ
خوف سے مثلِ شاخِ بید رہتی ہے بیقرار تیغ

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۵). آنحضرتؐ نے بھی ایک درخت کے نیچے آرام فرمایا اور تلوار درخت کی شاخ سے لٹکا دی. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۷۵). ایک چڑیا اوپر درخت کی شاخ سے اڑ کر اسکے اوپر بیٹھ گئی. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۳۳). ۲. (اَ) **سینگ یا سینگ نما شے.**

کیتاں کے سراں یوں ہرن سار شاخ
کیتاں کے شکم فیل جیسے فراخ

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۶). اسی طرح بعضے گھوڑوں کے سر پر ... بکری کے سینگ کی طرح یا مثل دانۂ جو کے ایک شاخ نرم یا سخت نکل آتی ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳). دو تین گھونسے ایسے مارے کہ دیو کی پسلیاں ٹوٹ گئیں ، شاخ کو توڑ ڈالا خون کا پرنالہ منہ پر دیو کے بہا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۵۰). (اا) **سوراخ کیا ہوا سینگ جو رفع درد کے لیے انسان کے جسم پر لگاتے ہیں ، سینگی.** شاخ یعنی سینگی کا حجام اس کو جسم پر رکھ کر چوستے ہیں اس لیے

نہ خون ایک جگہ جمع ہو جائے. (۱۸۸۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۷). **۳. کسی بڑے خاندان ، قبیلہ یا قوم کا ذیلی حصہ یا ٹکڑا ، اولاد ، نسل.** ہم حتی المقدور ان شعبوں اور شاخوں کی تفصیل بیان کریں گے جو ان قوموں سے پیدا ہوئیں. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۳۶). بنی حمیر کی شاخ ایک اور قبیلے سے ملتی تھی جیسے قبیلہ عمالیق کہتے تھے. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۷۸). امیہ کی اولاد نے اپنی گبرائی سے آپ کی برتری کو مخالف شاخ کی برتری کا مترادف سمجھا. (۱۹۷۲ ، جلوۂ حقیقت ، ۱۶۶). **۴. علم و فن وغیرہ کی ذیلی قسم یا سلسلہ.** اس زبان کی ہندو شاخ سنسکرت کی ایک سادہ اور سلیس صورت ہے. (۱۸۵۲ ، تمہیدی خطبے ، د). یہ فن لغت کی ایک شاخ بن گئی ہے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۲۲۸). نفسیات کبھی فلسفے کی شاخ تھی. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۳). **۵. کسی بڑے ادارے یا تنظیم وغیرہ کا ذیلی ادارہ یا حصہ ، برانچ.** ازسرِ نو قائم شدہ فارم ... اس زراعتی اسکول کی جڑ ہے جس کی شاخیں بہت جلد سلطنت کے ہر ایک حصہ میں پھیل جانے والی ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۸۳). اسلامیہ کالج کی زنانہ شاخ میں اس کا لکچر آج تک ... معروف و مشہور ہے. (۱۹۱۵ ، گرداب حیات ، ۳۷). ہانگ کانگ میں بھی ایک شاخ قائم کرنے آیا ہوں. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۹۳). **۶. مٹھائی کی ایک قسم ، میدے میں میٹھا ملا کر گوندھتے ہیں اور اس کے لمبے فتلے بنا کر تلتے ہیں ، میٹھا سموسا.** سموسے سلونے میٹھے ، شاخیں ، کھجلے ... وغیرہ یہ سب چیزیں طشتریوں میں قرینے سے چنی گئیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۳). نسیمہ نے جلدی جلدی سب طرح کا پکوان شاخیں ... پوریاں تلے انڈے سب تیار کر لیے. (۱۹۴۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۱۵۶). **۷. انوکھی بات ، ہنر ، خوبی ، طرہ.**

قدرت خدا کی ہے ہنو ہم الفیں در سے بیٹھے وہ

جز چوبہ دستی تم کہو کیا شاخ ہے درباں میں

(۱۸۲۹ ، دیوان گویا ، ۵۸).

قادر ہے وہ شاہوں کا ابھارا کیا ہے

جمشید میں کیا شاخ ہے دارا کیا ہے

(۱۸۷۸ ، سخنِ بیمثال ، ۱۵۶). **۸. ٹکڑا ، قاش ، بادام یا پستے کی ہوائی.** باداموں اور پستوں کی سوئی سوئی شاخیں کاٹ لیں. (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۵۰). **۹. پیشانی ، جبین ، ماتھا.**

وہی نامور ہو لیے بدسگال

جو صلصال کا دیرتا ہے شاخ و یال

(۱۹۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۶۲). **۱۰. اظہار تعداد کے واسطے جو خاص ہرن سے مخصوص ہے جیسے چار شاخ ہرن** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). **۱۱. کسی دریا یا نہر کا ذیلی حصہ جو اس سے نکل کر الگ ہو جائے ، دریا سے نکلی ہوئی نہر.** شاخ اور صدر نہر کی ہر ایک لمبائی کے پانی کے سماو کو نکالنا چاہیے. (۱۹۳۹ ، آبپاشی ، ۲۹۵). **۱۲. (أ) کمان کی لکڑی.**

ہر صید کی کمر سی گئی ٹوٹ جس گھڑی

ٹوٹی کمان دلبر ناوک فگن کی شاخ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۰). **(آا) تلوار کا پھل یا خم.**

دہنِ زخمِ شہیداں نے جو تر خندہ کئے

شاخِ شمشیر سے کیا پھول نکالے تم نے

(۱۸۶۵ ، دیوان نسیم لکھنوی ، ۳۳). **۱۳. انگلی سے کھوے تک یا چلے سے پانو تک کا حصہ ، ہاتھ ، ٹانگ** (فرہنگ آصفیہ). **۱۴. ایک قسم کا بارود رکھنے کا ظرف (سینگ) جس کو کمر میں باندھتے ہیں** (نوراللغات). **۱۵. بخ ، جھگڑا ، ٹنٹا** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). **۱۶. گھوڑے کے سم کی سامنے کی کور جس پر نعل ٹھونکا جاتا ہے** (ا پ و ، ۵ : ۶۵). **۱۷. قسم ، نوع ، فرع.** جناب پیغمبر خدا ... نے فرمایا ایمان کی کچھ اوپر ستر شاخیں ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۸۷). **۱۸. امتیاز ، طرہ ، اضافی خصوصیت.**

دیکھا تو سادگی میں بھی لاکھوں بناؤ ہیں

جب سے لگائی آپ نے یہ بانکپن کی شاخ

(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۲۲). **۱۹. مرغ کا کانٹا ؛ شراب کا پیالہ ؛ گھر کا بڑا شہتیر ؛ خوشبو ؛ مشک بلاو ؛ لکڑی یا شاخ جس میں مٹھائی کی پنڈی بندھی ہو ؛ تھوڑے بال ؛ گیہوں کی بال . مصری کے کوزے کے ساتھ لگی ہوئی لکڑی مثلاً شاخ نبات ـ مصری** (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت). [ف : شاخ ؛ قب : س : شا کھا].

---**آفتابی** کس اضا (---مد ا ، سک ف) امث.
سورج کی کرنیں یا شعاعیں (اسٹین گاس ؛ علمی اُردو لغت).
[شاخ + آفتابی (رک)].

---**آہُو** کس اضا (---مد ا ، و مع) امذ.
۱. ہرن کا سینگ.

لکھوں گر سوج تجھ چیرہ بھواں کا

قلم جیوں شاخِ آہو پیچ کھائے

(۱۷۵۴ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۹۰).

کہاں ابروئے یار اور سرِ دل کچھ بھی ٹھکانا ہے

بناتا شاخِ آہو پر یہ وحشی آشیانا ہے

(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۱۳۳).

شاخ آہو یہ کماں پیچ و خمِ کاکل کا

سبزۂ دشت میں ہے سبزۂ نو خط کی بھبن

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۸۷). **۲. (کنایۃً) جھوٹا وعدہ ؛ کمان ؛ ناپائیدار شے ، معدوم چیز.**

اے کہ تجھ کو کھا گیا سرمایہ دار حیلہ گر

شاخِ آہو پر رہی صدیوں تلک تیری برات

(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۲۹۷). [شاخ + اہو (رک)].

---**بُریدہ** (---ضم ب ، ی مع ، فت د) صف.
سینگ کٹا ، جس کے سینگ کاٹ دیے گئے ہوں. یہ آدمی ہے یا کوئی دیو شاخ بریدہ ہے. (۱۸۹۲ ، لعل نامہ ، ۱ : ۹۸).

---**بُریدہ** کس صف (---ضم ب ، ی مع ، فت د) امث.
کٹا ہوا سینگ ؛ کٹی ہوئی ٹہنی یا ترسل.

جو تان ہے وہ ولولہ انگیز جنوں ہے

کیا جانے کیا شاخِ بریدہ میں فسوں ہے

(۱۹۳۶ ، مطلع انوار ، ۳۷). [شاخ + ف : بریدہ ؛ بریدن ـ کاٹنا].

---بندی کرنا محاورہ.
درختوں کی ٹہنیاں لگانا ، درختوں کی ٹہنیوں سے سجانا. اس دلکشا جگہ کو شاخ بندی (درختوں کی ٹہنی لگا کے) کر کے استوار کیا. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ ، ١ : ٣٦٦).

---پر شاخ نکالنا محاورہ.
مسلسل عیب جوئی کرنا.

دعویٰ کرے حسن کا تو پر شاخ
ابرو میں نکالے شاخ پر شاخ

(١٨٨٤ ، ترانۂ شوق ، ٤٥).

---پھوٹنا محاورہ.
١. ٹہنی نکلنا. جب وہ چھ سال کا ہو جاتا ہے تو اس کی شاخیں کاٹ دیتے ہیں تاکہ اس کی شاخیں ازسرنو زمین سے سیدھی پھوٹیں. (١٩٢٣ ، جغرافیۂ عالم ، ١ : ١٤٠). **٢. نیا سلسلہ جاری ہونا ، نئی بات ہونا.**

دل میں تھا زخم اب آنکھوں سے لہو بہنے لگا
اک نئی اور یہ پھوٹی مرے ناسور کی شاخ

(١٨٨٦ ، دیوانِ سخن ، ٩٩).

جو دل کہ نہیں دلیر و گستاخ
اس سے اس کی نہ پھوٹیگی شاخ

(١٩٢٨ ، تنظیم الحیات ، ٢١٣). ثقافت درخت کی طرح ہے ... اگر اس کی کوئی شاخ ٹوٹ جائے تو اسی مقام سے جہاں سے شاخ ٹوٹی تھی ایک نئی شاخ پھوٹ نکلتی ہے. (١٩٨٦ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ٥١٠).

---تراش (---فت ت) صف.
ٹہنیوں کو قطع کر کے ہموار کرنیوالا (آلہ)، شاخ کاٹنے والی (بڑی قینچی). اول کوئی شاخ تراش قینچی لیں جس سے اسکا کٹ تو صاف اور حسب منشا سطح تراش لیں. (١٩٣٠ ، شفتالو ، ٣٤). [شاخ + ف : تراش ، تراشیدن - کاٹنا].

---تراشی (---فت ت) امث.
پودوں کو کاٹ چھانٹ کر کے درست کرنے کا کام ، پیراستگی کا عمل. پودے کو حسب منشا کسی خوبصورت شکل میں تبدیل کرنا شاخ تراشی کے بغیر نا ممکن ہے. (١٩٣٠ ، شفتالو ، ٥٥). شاخ تراشی کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ پودے کی قدرتی شکل بگڑنے نہ پائے. (١٩٧٣ ، زراعت نامہ ، فروری ، ١٠). [شاخ تراش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ٹھونٹ (---و مع ، غنہ) امذ، ٹھنٹ.
وہ شاخ جو ٹھنٹھ سے پھوٹے. شاخ ٹھونٹ یعنی اشپول شوٹ اس شاخ کو کہتے ہیں کہ جو ٹھونٹ سے پھوٹتی ہے. (١٩٠٣ ، علم الصحرا ، ٣). [شاخ + ٹھونٹ (رک)].

---چھانٹنا / چھانٹنا ف م ، محاورہ.
آراستگی یا بڑھوتری کے لیے درخت کو چھانٹنا (تراشنا) ، بڑھی ہوئی ٹہنیوں کو برابر کرنے کے لیے تراشنا.

شاخوں کو چھانٹتے ہیں کہ تا نخل ہو ہرا
ہاں چھانٹنا کہاں کا نشان تک نہیں رکھا

(١٨٧٤ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ٣ : ١٢٥).

---حَنظل سے انگور ملنا ناممکن ہے کہاوت.
برے کام کا برا پھل ، برے سے اچھائی کی امید فضول ہے (جامع الامثال ، جامع اللغات).

---دار صف ، شاخدار.
١. وہ گھوڑا جس کی پیشانی یا گردن یا چہرہ پر مثل سینگ کے عضو کے قسم کی چیز ابھری ہوئی ہو (ایسا گھوڑا معیوب و منحوس خیال کیا جاتا ہے). شاخ دار کی صفت .. گردن پر شاخ کا نکلنا شاخ دار کی توضیح . (١٨٣١ ، زینت الخیل ، ٣٠). شاخ دار ... جس فرس کے فرق پر یا زیر ایال شاخ ہو. (١٨٧٢ ، رسالہ سالوتر ، ٢ : ٢٩). **٢. سینگ والا.**

نہیں پیوستہ ابرو عیش چشم مست جاناں پر
لڑایا ہے کسی نے شاخ دار آہو سے آہو کو

(١٨٧٩ ، دیوان عیش ، ١٣٣). **٣. ٹہنی والا ، ڈنڈی والا.** نرم بال نما شو کے اون یا پشم کی طرح کے ہوتے ہیں اور شاخدار مورچھل کے نمونے کے. (١٩٦٧ ، بنیادی حشریات ، ٢١). اس پودے کی جڑ نہیں ہوتی اور تنہ کثیر شاخدار ہوتا ہے. (١٩٨٠ ، مبادی نباتیات ، ٢ : ٤٣٦). **٤. جسم پر نکلا ہوا یا ابھرا ہوا کوئی عضو جو نوک دار ہو.** سر کے دنوں جانب شاخدار گلپھڑے ہوتے ہیں جنھیں بیرونی گلپھڑے کہتے ہیں. (١٩٨٥ ، حیاتیات ، ٢٩٢). **٥. خالص (سونا ، چاندی) ؛ بھڑوا ، دیّوث ؛ شیخی خورہ** (ماخوذ: جامع اللغات ، نور اللغات). [شاخ + ف: دار ، داشتن - رکھنا].

---دار سِینگ (---ی مع ، غنہ) امذ.
خاص قسم کا سینگ جو شمالی امریکہ کے ہرنوں میں پایا جاتا ہے ، کھوکھلے سینگ کے برعکس اس سینگ کے خول سے دو یا تین شاخیں نکلتی ہیں اور یہ ہر سال مکمل طور پر اکھڑ جاتا ہے اور پرانے کی جگہ نیا خول پیدا ہوتا ہے. شاخ دار سینگ یہ بناوٹ کے لحاظ سے کھوکھلے سینگ اور بارہ سنگے کے بین بین ہے. (١٩٨٢ ، میملیا ، ١٣٣). [شاخ دار + سینگ (رک)].

---داری امث.
ٹہنیاں نکالنے کی صلاحیت ، ٹہنی والا ہونا؛ (مجازاً) ایک نسل سے کئی سلسلے نکلنا. اس جنس کا نام لاطینی لفظ سے لیا گیا ہے جس کے معنی ایک شاخ کے ہیں چونکہ ان جراثیم میں کاذب شاخ داری پائی جاتی ہے اس لیے یہ نام ان کے لیے موزوں ہے . (١٩٦٧ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ١٨٣) . جس کی شاخ داری دو فرعی ہوتی ہے عصنے کی زیریں سطح سے متعدد یک خلوی بیخ نما نکلتے ہیں. (١٩٨٠ ، مبادی نباتیات ، ٢ : ٤٩٦). [شاخ دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَرشاخ صف ، م ف.
١. مسلسل ، سلسلہ وار ، یکے بعد دیگرے ، پےدرپے. اتنے میں مجرموں کو اندھیریاں شاخ در شاخ آ گھیریں گی اور ان پر

آتشِ شعلہ انگیز چھا جاوے گی۔ (۱۸۹۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۶۸۴)۔ یہ ایک عجیب اسرار ہے جس کا سلسلہ شاخ در شاخ دور دور تک پہنچتا ہے۔ (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۳۱)۔ زبان اثر پذیر ہو گئی اور شاخ در شاخ ہو گئی۔ (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۱۰۳)۔ **دور تک پھیلا ہوا ، سلسلہ در سلسلہ ؛ حکایت در حکایت۔**

کہوں کیا کلیجے میں سوراخ ہے
مری داستاں شاخ در شاخ ہے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱)۔

فسانہ شاخ در شاخ اس نہالِ حسن کے غم کا
کہاں اے میر بے برگ و نوا اتمام کرے اب
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۷)۔

یا خدا زیرِ سمک سے ترا قبضہ پھیلے
شاخ در شاخ ہے تیرا گل تا بہ حمل
(۱۸۴۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۲)۔ منّو بھائی کو اٹھایا اور دونوں نکل کھڑے ہوئے کبھی شاہراہ پر کبھی شاخ در شاخ راہوں پر۔ (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۳۵)۔

---دَرْ شاخ ہونا محاورہ۔

شاخوں سے کئی کئی شاخیں پھوٹنا ، کثرت سے شاخیں نکالنا ؛ متفرع ہونا ؛ پھلنا پھولنا ، مختلف سمتوں میں نشو و نما پانا۔ اور کس وقت سبجے سے شاخ در شاخ ہوتا ہوا کونپل سے پودا اور پودے سے ایک تناور درخت بن کر چاروں طرف پھیل گیا۔ (۱۹۳۰ ، مقدمہ تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۱)۔

---دَرْیا کس اضا (---فت د ، سک ر) امث۔

دریا کا وہ حصّہ جو اصل دھارے سے علیحدہ ہو کر الگ بہتا چلا جائے (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [شاخ + دریا (رک)]۔

---زَر کس اضا (---فت م ، سک ر) امث۔

سونے کی سلاخ جو خزانے میں رہتی ہے (ماخوذ : اسٹین گاس ؛ جامع اللغات)۔ [شاخ + زر (رک)]۔

---زَعْفَران کس اضا (---فت ز ، سک ع ، فت ف) امث۔

۱. **زعفران کی ٹہنی ؛ (کنایۃً) خاص خوبی ، نمایاں خصوصیت ، سرخاب کا پر۔**

صرف گر اس کے تصدق میں نہ ہو ہنگامِ صبح
پھر گلِ خورشید میں ہے کون شاخِ زعفران
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۱۸)۔ اس زمانے میں کسی کا رقعہ نہ آیا اب کیا مجھ میں شاخِ زعفران ہے کہ میری شادی کے پیام روزمرہ آتے ہیں۔ (۱۹۲۰ ، اختری بیگم ، ۲۳۹)۔ یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہے سوچو تو سہی مجھ میں کونسی شاخِ زعفران لگی ہوئی ہے جو کوئی اپنی بیٹی مجھے تھمادے گا۔ (۱۹۶۳ ، دل کی شام ، ۵۶)۔ ۲. **وہ چیز جسے دیکھ کر انسان ہنسنے لگے ، خندہ آور شے ، عجیب یا انوکھی چیز۔**

فغاں وہ میری سن کے ہنستے ہنستے لوٹ گئے
نکل کے منہ سے بنی شاخ زعفراں فریاد
(۱۸۵۳ ، وزیر (نوراللغات))۔ ۳. (کنایۃً) **زرد رنگ۔** گلشنِ جمال نے گلِ ارغواں کی جاہ شاخِ زعفران پیدا کی۔ (۱۸۳۵ ، بستانِ حکمت ، گویا ، ۳۴۷)۔ ۴. (طنزاً) **کبر و نخوت ؛ مغرور ، خود بین آدمی** (محاوراتِ نسواں ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [شاخ + زعفران (رک)]۔

---زَعْفَران سَمَجْھنا محاورہ۔

افضل و اعلیٰ خیال کرنا ، بے مثل و یگانہ شمار کرنا۔

بھلا یہ یہ دماغ سمجھا ہے
آپ کو شاخِ زعفران تو نے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۴۴)۔

---زَیْتُون دِکھانا محاورہ۔

لالچ دینا ، دم دلاسا دینا۔ اس کو شاخِ زیتون کی ہلکی سی جھلک دکھا کر ہی شیشے میں اتارا جا سکتا ہے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۹۱)۔

---سِدْرَہ کس اضا (---کس س ، سک د ، فت ر) امث۔

(روایۃً) بیری کے اس درخت کی شاخ جو ساتویں آسمان پر ہے اور جس سے آگے کوئی فرشتہ نہیں جا سکتا۔

شاخِ سدرہ سے تو گزری ہے مری آو رسا
ایک دو نالوں میں پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے
(۱۸۶۱ ، قمر ، عروس الاذکار ، ۱۳۹)۔

میں حرم سے اڑ کے جا بیٹھوں گا شاخِ سدرہ پر
میرے پر تثلیث کی قینچی کتر سکتی نہیں
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۵۰)۔ [شاخ + سدرہ (رک)]۔

---شاخ م ف۔

ہر شاخ پر ، الگ الگ ، ٹہنی ٹہنی ، جزو جزو۔

اون کے رونے پر جہاں ہیں اور چڑیاں شاخ شاخ
مرنے والوں کے بھی ہوتے طائرِ جاں شاخ شاخ
(۱۹۱۶ ، نغمۂ جگر دوز ، ۳۸)۔

---شاخ کَرْنا محاورہ۔

تجزیہ کرنا ؛ حصہ بخرے کرنا ، ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

سیہ کوں مارے لانڈگے اپنی شاخ
کیے سینہ لشکر کا سب شاخ شاخ
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۴۴)۔ سخن کو شاخ شاخ کرے اور گواہوں سے جدا جدا پوچھکر ان کا بیان لکھے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۳۱)۔

---غَزال کس اضا (---فت غ) امث۔

ہرن کا سینگ ؛ (کنایۃً) کمان ؛ نیا چاند ، ہلال (فرہنگ آصفیہ ؛ اسٹین گاس ؛ جامع اللغات)۔ [شاخ + غزال (رک)]۔

---کَش (---فت ک) صف۔

سینگی لگانے والا ، سینگی کھینچنے والا۔ شاخیں کھینچنا بھی اسی کلیے سے متعلق ہے چنانچہ شاخ کش گمان کرتا ہے کہ میں گوشت کو اوپر کھینچتا ہوں لیکن فی الحقیقت وہ جسم کی کسی جانب سے باہر کی ہوا کو نکالتا ہے۔ (۱۸۲۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۴ : ۳۸)۔ [شاخ + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا]۔

ـــ کَماں کس اضا (ـــ فت ک) امث.
کمان کی لکڑی جو خمدار ہوتی ہے ؛ (کنایۃً) بڑھاپے کے باعث جھکی ہوئی کمر ، خمیدہ کمر.

قدِ خمیدہ راست ہو گیا تیر کی طرح
پیری کے بارِ سخت سے شاخِ کماں ہوئی میں

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۶۵). [شاخ + کمان (رک)].

ـــ گَوزَن کس اضا (ـــ و لین ، فت ز) امذ.
(طب) بارہ سنگے کا سینگ جو نہایت سخت اور ٹھوس ہوتا ہے اور بعض امراض میں مفید خیال کیا جاتا ہے. شاخ گوزن کو پتھر پر گھس کر ... استعمال کراتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب‌الادویہ ، ۲ : ۲۳۹). [شاخ + گوزن (رک)].

ـــ لَگانا محاورہ.
۱. ٹہنی کو زمین میں اُگنے کے لیے دبانا ، ابتدا کرنا ، بنیاد رکھنا. کوئی شخص شاخ لگاتا ہے تو کسی امید پر لگاتا ہے. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۳۰). **۲. کسی کام کے ساتھ کوئی اور کام متعلق کر دینا ، پخ لگانا.**

کوتاہیٔ وصال ہی مرنے کو کم نہ تھی
گردوں نے ایک اور لگا دی سحر کی شاخ

(۱۸۷۹ ، توقیع سخن ، ۱۸). **۳. اضافہ کرنا ، حسن بڑھانا ، فخر بخشنا.**

جوتی ایڑی سے مری جان بڑھاتے ہو عبث
بوٹے سے قد کو یہ شاخ اور لگاتے ہو عبث

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۶۹).

دیکھا تو سادگی میں بھی لاکھوں بناؤ ہیں
جب سے لگائی آپ نے یہ بانکپن کی شاخ

(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۲۲). **۴. سینگ لگانا** (فرہنگ آصفیہ).

ـــ لَگنا محاورہ.
۱. کوئی تکلف یا عمدگی کی بات کسی چیز میں ہونا ، کوئی خاص خصوصیت ہونا.

سرمہ لگا کے آنکھ وہ دکھلائیں تو کہاں
خوش چشمی کی یہ شاخ لگی جو ہرن میں ہے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۸۳). **۲. کوئی نئی بات ہونا ، عیب ہونا.**

گل ہو کہ ثمر ہو نہیں یا بدمزگی ہے
ہر شے میں غرض ایک نہ اک شاخ لگی ہے

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۱۸). **۳. دن لگنا ؛ سینگ لگنا ؛ اترانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب‌اللغات).

ـــ مَرجان کس اضا (ـــ فت م ، سک ر) امث.
مونگے کے درخت کی شاخ.

لہوا لہو سُوں ہے لال شہ جان کا
کہ یا بت میں ہے شاخِ مرجان کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۸).

مہندی ہاتھوں میں ملی تو نے جو اے دریائے حُسن
انگلیاں رنگِ حنا سے شاخِ مرجاں ہو گئیں

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۹۸). شاخ مرجان تین دفعہ گرم کر کے آب برگ بالسہ میں سرد کریں. (۱۹۳۷ ، سلک‌الدرر ، ۵۷). [شاخ + مرجان (رک)].

ـــ میں شاخ لَگانا محاورہ.
بات سے بات پیدا کرنا ، الجھاؤ ڈالنا.

یوں ہی کیا کم تھے وہ ہاتھ اور نیا گل پھولا
شاخ میں شاخ لگانے کو حنا بھی آئی

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۰۲).

ـــ نازُک کس صف (ـــ ضم ز) امث.
کمزور ٹہنی ؛ (کنایۃً) کمزور سہارا ، ناقابل اعتماد سہارا.

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کریگی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپایدار ہو گا

(۱۹۰۷ ، بانگ درا ، ۱۵۰). [شاخ + نازک (رک)].

ـــ نَبات کس اضا (ـــ فت ن) امث.
۱. مصری کے کوزہ کی وہ لکڑی جو کوزہ بنانے کے واسطے اس کے آبخورے میں لگا دیتے ہیں ؛ (کنایۃً) مصری کی ڈلی ، شیرینی ، مٹھاس ، میٹھی چیز.

تجھ سا نہ شکریں دہن ہو گا حسین کوئی کہیں
شاخِ نبات ہونٹ ہیں ، بات نبات کی ڈلی

(۱۸۵۳ ، اندرسبھا ، ۱۳۵). حلوائی سینیوں میں رنگین مٹھائی ... مغزی جلیبیاں ، شاخ نبات ، امرتی لیے منتظر تھا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۶۳).

ساحرِ الموط نے تجھ کو دیا برگِ حشیش
اور تو اے بیخبر سمجھا اُسے شاخِ نبات

(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۲۹۷). **۲. (کنایۃً) حسینہ.** جہاز کے اندر داخل ہوتے تو ایک دوسری شاخ نبات ہمارے بورڈنگ کارڈ کا بارگراں اٹھائے ، اپنی مخصوص نشست تک لے گئی. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۳۷). **۳. گنا ، نے شکر** (علمی اردو لغت). [شاخ + نبات (رک)].

ـــ نِکالنا محاورہ.
۱. نکتہ چینی کرنا ، حرف گیری کرنا ، عیب نکالنا.

مردم کی ہے نگہ میں ہر عیب سے بری
چشمِ صنم میں شاخ نکالے غزال کیا

(۱۸۵۸ ، امانت ، ۹). خواجہ عمرو نے جس وقت سے نخلِ بدعت کو دیکھا ہے باتوں میں شاخ نکال رہا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۳۲). **۲. بات پیدا کرنا.**

پھر اس سے طرح کچھ جو دعوی کی سی ڈالی ہے
کیا تازہ کوئی گل نے اب شاخ نکالی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۳).

ـــ نِکَلنا محاورہ.
جھگڑا کھڑا ہونا ، فتنہ برپا ہونا ، تکرار ہونا.

گلہائے جراحت کو عجب حسن سے پالا
نکلی نہ کوئی شاخ نہ الجھا کوئی کانٹا

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱۱).

ـــــو بُرگ دینا محاورہ (قدیم).
پھیلانا ، اضافہ کرنا ، بڑھانا ، مزیّن کرنا.

دسیا فارسی مختصر بات کوں
دیا شاخ و برگ اسی حکایات کوں

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰۰).

ـــــو بُن پیدا ہونا محاورہ (قدیم).
حقیقت ظاہر ہونا ؛ کسی معاملے کا صورت پذیر ہونا.

بھیجا سو سنیا جوں کہ ادیو سخن
کہ پیدا ہوئی بات کوں شاخ و بُن

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۳).

شاخچہ (سک خ ، فت چ) امذ.
۱. چھوٹی ٹہنی ، چھوٹی شاخ ، چھڑی. ایک شاخچہ ہموار زمین پر کھڑا کرتے ہیں اور سایہ کا اندازہ کر لیتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۳).

پیڑوں کے شاخچوں پہ چہکتے ہوئے طیور
تاکا جنھیں کبھی نہ شکاری کی گھات نے

(۱۹۷۳ ، لوح دل ، ۷۰). **۲. طب (حیاتیات) انسانی بدن میں چھوٹی رگوں کا جال جو دل سے بدن میں خون پہنچانے کا کام کرتا ہے.** یہ شعری جال ایک چھوٹے شریانی شاخچہ سے اخذ ہوتا ہے. (۱۹۳۰ ، احشائیات ، ۲۲۹). **۳. (نباتیات) پھول کے اندر بیج میں پایا جانے والا چھوٹی چھوٹی شاخوں کا جال.** پھول کے بیج میں زرد ریشہ دار تولیدی شاخچہ ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۳). **۴. (کنایۃً) تہمت ، افترا** (نوراللغات). [شاخ + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

ـــــبندی (ـــــفت ب ، سک ن) امث.
درخت میں قلم لگانا ؛ (مجازاً) تہمت لگانا ، الزام دھرنا.

اس گلِ نو لگے ہے شاخِ گلِ کب
یہ شاخچہ بندی چمن ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۵). [رک : شاخچہ + بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شاخچی (سک خ) امث.
چھوٹی شاخ. ان جڑوں کی شاخوں میں وہ شاخچیاں شامل ہیں جو طویل عنقی ... کو رسد پہنچاتی ہیں. (۱۹۲۱ ، پریکٹیکل اناٹمی ، ۳ : ۶۳). [شاخ + چی ، لاحقۂ تصغیر].

شاخسار (سک خ) امذ.
۱. ٹہنیاں ، شاخیں ، گھنی شاخوں کا جھنڈ.

پرے لال مرغاں سوں سب شاخسار
دسیں سبز ہور سرخ ، جوں نوبہار

(۱۶۶۵ ، قصہ بے نظیر ، ۱۰۳). کبھی شاخسار حریقہ گلزار میں خوشہ لگاتا ہے. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۳۰۲).

کسی خیال میں کھوئے ہوئے ہمیشہ تمہیں
سحر نے محو گل و شاخسار دیکھا ہے

(۱۹۲۱ ، صبح بہار ، ۷۷).

گل بن کے پھوٹتا ہے لہو شاخسار سے
زخمِ رگِ بہار ہیں نیے ہیے ہیے

(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۳۷). **۲. جہاں کثرت سے ٹہنیاں یا ٹہنیوں والے درخت ہوں.**

جو ہم اُجڑے ہوؤں پر مہرباں ہو چرخ اے گلچیں
بجائے برگ پیدا ہوں نشیمن شاخساروں میں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۵۵).

اس دامگہِ دہر میں کیوں ہو گیا اسیر
میں شاخسارِ خلد کا مرغ پریدہ ہوں

(۱۹۳۶ ، طیور آوارہ ، ۸۲).

شاخساروں میں کچھ سرسراتی ہوا
تنگ دزوں میں سیٹی بجاتی ہوا

(۱۹۷۷ ، سرکشیدہ ، ۵۵). [شاخ + سار ، لاحقۂ ظرفیت].

شاخساز (سک خ) صف.
بڑھئی ، لکڑی کا سامان بنانے والا. پچھم کی طرف شالباف رہتے تھے شمال کی طرف شاخسازوں اور محنت کشوں کی جھونپڑیاں تھیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۳). [شاخ + ف : ساز ، ساختن ــ بنانا].

شاخسانہ (سک خ ، فت ن) امذ.
۱. جھگڑے کی بات یا قصہ ، (تلمیح) قدیم ایران میں فقیروں کے ایک گروہ کی طرف ، جو بھیڑ کے شانے کی ہڈی سے مکروہ آواز نکالتے اور کچھ نہ ملنے پر اپنے آپ کو لہولہان کر لیتے تھے اس لئے فارسی میں شاخسانہ بمعنی دھمکی مستعمل ہو گیا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). **۲. جھگڑا ، بحث ، فتنہ ، بات میں بات ، بات کا سلسلہ ، ایسی گفتگو جس میں فساد پیدا ہو.**

وصل کا ہی یہ سب ستانا ہے
ہجر اوس کا بھی شاخسانہ ہے

(۱۷۷۶ ، مثنوی خواب و خیال ، ۲۹).

ایک عالم کو پریشان کر دیا
شاخسانے ہیں یہ زلفِ یار کے

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی)، قصائد سحر ، ۳۶۳). منسٹر بورڈ اور انتظامیہ نے یہ فلم پاس نہیں کی ، یہ سارا شاخسانہ اسرائیلی اور امریکی لابی کا تھا. (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۱۵۲). **۳. عیب ، برائی ، رخنہ.**

نہ زلفِ یار کا خاکہ بھی کرسکا مانی
ہر ایک بال میں کیا کیا نہ شاخسانہ ہوا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۵). شاعری شاعر کی مریض شخصیت کا ایک شاخسانہ بن کر رہ جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۳۷). **۴. ڈھکوسلا ، دھوکا ؛ بے سروپا بات ، من گھڑت بات ، بے بنیاد فسانہ جو زیبِ داستاں کے لیے ہو.**

مشک و سنبل کہاں وہ زلف کہاں
شاعروں کے یہ شاخسانے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۹).

قامتِ یار کا سایہ ہی نہیں اے واعظ
شاخسانے ہیں ترے سدرہ و طوبیٰ کیسے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۳). غیر ڈاک کا معاملہ تو یہ ہے کہ انٹرنیشنل فرینڈزشپ کا شاخسانہ ہے (۱۹۶۳ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۵۰). **۵. بدگمانی ، بدظنی.**

کب دبا دل میں تیری زلفوں کو
یہ بھی لوگوں کا شاخسانہ ہے
(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۲۹۶).

زلف مقصود کہاں بےنظر لطف جناب
شاخسانے کے سوا ہم نے نہ دیکھا شانہ
(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۳۳). فیض کے مصائب اسی کا شاخسانہ تھے . (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۶۸). **۹. عجیب و غریب بات ، انوکھا کام.**

ہر کج نہاد تیرِ اجل کا نشانہ تھا
شانے بھی تھے قلم یہ نیا شاخسانہ تھا
(۱۸۷۴ ، مراثی ، انیس ، ۱ : ۲۸۶).

بڑھنے لگی ہے اب جو مسلماں سے رسم و راہ
شُدھی کا ہو نہ ہو یہ نیا شاخسانہ ہے
(۱۹۳۸ ، چمنستان ، ۱۹۷). تاریخی عمل کا ایک شاخسانہ ہے. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۱۸). **۷. ٹہنی ، ڈالی.**

وہ بلبل ہوں تمہارا کون کی راگ
میرا گردار بھی ہو شاخسانہ
(۱۹۰۵ ، جنگ روس و جاپان ، ۵۶). **۸. شعبہ ، حصّہ ، سلسلہ.**

حدیثِ سرِ زلف کیا کوئی سمجھے
کہ اس بات کے شاخسانے بہت ہیں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۳۲) . ناسخ کی مضمون آفرینی ہی کا ایک شاخسانہ ان کا تمثیلی انداز بھی ہے علامہ ندوی نے اسے جائز طور پر ... لکھا ہے ، (۱۹۸۸ ، دو ادبی اسکول ، ۱۱۶). [رک : شاخسانہ].

ـــــ پَیدا کَرْنا محاورہ.

نئی بات نکالنا، جھگڑا پیدا کرنا، پخ لگانا. ہندوؤں نے انگریزوں کی سرپرستی میں اور انہی کے اشارے پر ہندی کا شاخسانہ پیدا کیا تھا. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۵۳).

ـــــ پُھوٹْنا محاورہ.

فتنہ برپا ہونا ، جھگڑا پیدا ہونا. اس طرف سے اطمینان ہوا اور اصلاح کے وہ شاخسانے جن کا پھوٹنا لازمی تھا نکلنے شروع ہوئے. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۳۲۶).

ـــــ کَھڑا کَرْنا محاورہ.

فتنے اُٹھانا ، جھمیلا پیدا کرنا ، فساد برپا کرنا. لوگوں نے اسے ہندی اردو سے متعلق کر کے جھگڑے کھڑے کئے ایک نیا شاخسانہ کھڑا کر لیا ہے. (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۳۱).

ـــــ نِکالْنا محاورہ.

۱. جھگڑا پیدا کرنا ، تکرار کرنا ، فتنہ کھڑا کرنا . سمجھ گیا ان کی گزار صحبت میں ندامت کا شگوفہ پھولیگا، وہ شاخسانے نکالیں گے کہ کلچیں عرد راہ پھولیگا. (۱۸۵۷ ، گلزارِ سرور ، ۸۳). اب یوں ٹالتے ہو ذرا ذرا سی بات میں شاخسانے نکالتے ہو. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۷). **۲. بچھیڑا لگانا ، پخ لگانا.** اس طائفہ نے بھی جو تاخیر کے درپے تھا خواہی نخواہی اسے قبول کر کے یہ شاخسانہ نکالا کہ کارشناس آدمیوں کو بھیج کر پہلے لشکر بنگالہ سے عہد و پیمان استوار کرنے چاہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۳۵). **۳. نکتہ چینی کرنا ، برائی ظاہر کرنا ، عیب جوئی کرنا.**

اشارہ دیکھ کر کہتے ہیں عاشق چشم و ابرو کا
نکالا شاخسانہ خوب تم نے شاخِ آہو کا
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۲۴). مسلمانوں نے دہلی کی نشرگاہ (یعنی براڈ کاسٹنگ اسٹیشن) کی زبان کے متعلق ایک شاخسانہ نکالا ہے. (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۵۶). **۴. عجیب و غریب بات پیدا کرنا ، انوکھا کام کر دکھانا ، خوبی ظاہر کرنا.**

دکھائیں کھِل کے کلیوں نے بہاریں اپنی اب دیکھیں
نکالیں کیا نرالے شاخسانے پھول سہرے کے
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، ۱۸۹).

ـــــ نِکَلْنا محاورہ.

۱. عیب پیدا ہونا ، برائی ظاہر ہونا.

گفتگو ہوئے تو دو اپنے قدِ آزاد میں
شاخسانے سو نکل آئیں گے اب شمشاد میں
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۷۶). **۲. فتنہ برپا ہونا.**

شاخسانے ہزار نکلیں گے
جو گیا اس کی زلف کا اک تار
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۱). اسلام میں نئے نئے شاخسانے اور انوکھے خرخشے نکلنے شروع ہوئے. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۷). **۳. حجت ہونا ، تکرار ہونا** (نوراللغات). **۴. سلسلہ پیدا ہونا ، شعبہ قائم ہونا.** رسول خدا کی وفات کے بعد ان کی جانشینی کے قضیے سے عداوت کا ایک نیا شاخسانہ نکلا . (۱۹۰۶ ، محرم نامہ ، ۴).

شاخْشانَہ (سک خ ، فت ن) امذ.

بات میں بات ، بات کا سلسلہ.

بے عیب ذات اُس گلِ شیریں دہن کی ہے
لاکھوں ہی شاخشانے ہیں شاخِ نبات میں
(۱۸۶۶ ، فیض ، د ، ۲۳۰). [شاخ + شانہ (رک)].

ـــــ نِکالْنا محاورہ.

رک : **شاخسانہ نکالنا.**

کیا نکالے شاخشانے دیکھو اس کاکل کی قطع
شاخ کی جو باغباں نے یک قلم سنبل کی قطع
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۲۴).

شاخِص (کس خ) امذ.

۱. وہ سلاخ یا لکڑی وغیرہ جو دھوپ میں وقت یا سمت کی پہچان

کے لئے کھڑی کی جائے . ایک شاخص کو عمود وار اوس پر نصب کراؤ اور ساہول کی ڈور کو اوس سے لٹکاؤ ... اگر ظلِ شاخص اوس ساہول کی ڈور سے مل جائیگا تو دیوار بعینہ مقابل جنوب میں ہوگی. (۱۸۳۲ ، رسالہ علم ہیئت اردو ، ۱۱۶).

شاخصِ قامت سے تیرے قبلۂ ایماں ملا
اور خمِ ابرو کو پایا طاقِ کعبہ کا جواب

(۱۹۱۰ ، صحیفہ ولا ، ۱۵۵). جب لکڑی یا کونی اور سیدھی چیز (جسے شاخص کہتے ہیں) کسی ہموار زمین میں گاڑیں تو صبح کو طلوع کے وقت کا سایہ مغرب کی طرف پڑے گا. (۱۹۷۲ ، توضیح المسائل ، ۷۰). **۲. مجرّد ، خالص ؛ (منطق) وہ مفہوم لفظ کا جس میں شرکت کا اصلاً تصور نہ ہو سکے وہ معنی شاخص ہے اور اس اعتبار سے جولفظ اس پر دلالت کرے وہ لفظ شاخص** ہے (حکمۃ الاشراق ، ۱۵). **۳. کھلی آنکھ والا ، متحیر آدمی ؛ حیران ، سبہوت** (اسٹین گس ؛ فرہنگ عامرہ). [ع].

شاخَہ (فت خ) امذ.

۱. ٹہنی ، شاخ (جامع اللغات). **۲. (نباتیات) جسم نباتی جس میں جڑ تنہ اور پتہ نہ ہو، مثلاً کائی وغیرہ ، مشخہ.** وہ ایک ممتاز خود پرور پودا ہے ، جس کا نباتی جسم شاخہ ہے. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۹۲). **۳. وہ لکڑی جس میں مجرم کا سر اور ہاتھ دیکر سزا دیتے ہیں ؛ سینگ کی شکل کا پیالہ ، سینگ** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ف].

. . . شاخہ صف.

بطور لاحقہ مستعمل ، بمعنی شاخ والا. البتہ ان میں سے بعض حشرات میں زیریں لب کے دو شاخہ ... کی صلاحیت ایک ایسی خصوصیت ہے جو قدیم انواع میں مفقود تھی. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۰۳). [شاخ + ہ ، لاحقۂ نسبت].

شاخی امث.

پنجہ جس سے اناج صاف کرتے ہیں (جامع اللغات). [شاخ + ی ، لاحقۂ تصغیر].

شاخیں (ی مع) امث.

شاخ کی جمع ، ٹہنیاں ، ڈالیاں ؛ تراکیب میں مستعمل.

سارے نہال فیضِ قدم سے ہوئے نہال
اختر بنے جو پھول تو شاخیں بنیں ہلال

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱). **۲. سینگ ، خصوصاً ہرن کے سینگ.** ان سب میں ایک ہرن بہت زبردست ہوگا اس کی دونوں شاخیں بالائے سر مائل بسرخی ہوں گی. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۹۱). **۳. ایک طرح کا پکوان جو میدے اور کھانڈ کو ملا کر بناتے ہیں.** نسیمہ نے جلدی جلدی سب طرح کا پکوان شاخیں ... پوریاں تلے اللے سب تیار کر لئے. (۱۹۳۲ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۱۵۶). [شاخ (رک) کی جمع].

--- کھچوانا محاورہ.

سینگیاں لگوانا ، پچھنے لگوانا.

صدمہ ایسا کمرِ گاؤ زمیں کو پہنچے
شاخیں ہر چند وہ کھچوائے تو نکلے نہ کسک

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱۷۲). گاو زمین کی کمر میں وہ کسک آئی ہے کہ اگر وہ شاخیں بھی کھچوائے جب بھی یہ کسک نہ جائے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۹۵۳).

--- کھینچنا محاورہ.

سینگیاں لگنا. شاخیں کھینچنا بھی اسی کلیے سے متعلق ہے ، چنانچہ شاخ کش گمان کرتا ہے کہ میں گوشت کو اوپر کھینچتا ہوں لیکن فی الحقیقت وہ جسم سے باہر کی ہوا کو باہر نکالتا ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۳۸).

--- لگانا محاورہ.

۱. قلمیں لگانا ، درخت کی ٹہنیاں بونا (ماخوذ ؛ فرہنگ آصفیہ). **۲. سینگیاں لگانا ، انسان کے جسم پر پچھنے لگا کر سینگ کے ذریعہ خون چوسنا ، جونکیں لگانا.** حضرت جس وقت شاخ کش نے آپ کو شاخیں لگائی تھیں ، تو بدلے ابر تپ کے چھوٹے چھوٹے ظروف زجاجی سے گوشت کو بلند کیا تھا. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۴ : ۳۸).

--- نکالنا محاورہ ؛ ف مر.

۱. درخت کا ٹہنیاں نکالنا (نوراللغات). **۲. دُم دار سُرمہ لگانا ، سرمہ کے دنبالے نکالنا.**

دنبالوں نے جو شاخیں نکالی ہیں شوخ چشم
نرگس کے پاس ہیں نہ وہ شاخیں ہرن کے پاس

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ ، ۱۱۶). **۳. عیب نکالنا ، نقص ظاہر کرنا ، حجّت کرنا ، تکرار کرنا.** تم تو ہو نامعقول ، سمجھتے نہیں اور ہر بات میں شاخیں نکالتے ہو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۰۰).

بولے غزال چشم جو میں نے کہا انہیں
شاخیں نکالتے ہو عبث کیوں سخن میں تم

(۱۹۰۳ ، کلیات رعب ، ۹۳).

پھیلا کے پانو کر دے ٹکڑے تو اے جنوں
اب اور کیا نکالیںگے شاخیں کفن میں ہم

(۱۹۳۵ ، میر علی نواز ناز ، گلدستۂ ناز ، ۱۱۲).

شاخینَہ (ی مع ، فت ن) صف.

شاخ (رک) سے منسوب ؛ (نباتیات) پتے کی شکل کا چپٹا تنا ، وہ تنا جس میں پتے کی سی خصوصیات پائی جاتی ہیں. شاخینہ (سرو) شاخیں سبز اور استوانہ نما ہوتی ہیں. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۳۷). شاخینے میں تنا چپٹا گول اور لحمی ہو جاتا ہے اور سبز ہونے کی وجہ سے شعاعی ترکیب میں کام آتا ہے. (۱۹۶۳ ، ابتدائی نباتیات ، ۳۰). [شاخ + ینہ ، لاحقۂ صفت].

شاد صف.

خوش ، مسرور.

بازاں معاوے ہوا شاد
پانی جیوکی خورست مراد

(۱۵۰۳ ، توسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۷۱)).

سب میں وہ ہے تو دل ہے سب کا شاد
سب ہیں وہ ہے تو سب میں ہے یہ سواد
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵).

ہل سیر میں ہے سلوک کے شاد
لکسیانہ بکن سوں وحدی داد
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴۶).

تھا روئے زمیں پہ شاد و خرم
کیا جانوں فلک کے جی میں کیا تھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۷۲۱).

لگ کے چھاتی سے وہ سوتا تھا کلیجا شاد تھا
کیا وہ دن تھے دل سے پہلو جب مرا آباد تھا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۰۳). دست بدعا ہوا کہ اے خالق ارض و سما ... اور پشت پناہ خاص و عام رکھ دوست شاد دشمن خراب رہیں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳).
ہو رہا تھا شاد میں سرجن کے اس اخلاق پر
وارڈ میں کر لی جو بھرتی اس نے ایک قلاش کی
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۹۰). ۲. پُر ، بھرا ہوا ، لبریز (فرہنگ آصفیہ). [ف].

---(و) آباد صف.

خوش حال ، خوش و خرم ، فارغ البال. ارمان ہے تو یہ ہے کہ ہمیں شاد آباد چھوڑ کر سدھاریں اور ہم اپنے ہاتھوں ان کو زمین کے سپرد کردیں. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۴). وہ دونوں دولہا دولہن نہایت شاد و آباد ایک دوسرے کو دیکھ کر جینے لگے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، لیلیٰ دمشق ، ۳۰). [شاد + آباد (رک)].

---باد صیغۂ دعائیہ.

خوش رہے ، خوشحال رہے ، سرسبز و آباد رہے. کاروان نے راہ میں ہی رختِ سفر کھول دیا ، لوگ شاد باد کے ترانے گانے لگے. (۱۹۷۲ ، آواز دوست ، ۵۰). [شاد آباد (رک) کی تحریف].

---باش کلمۂ تحسین.

رک : شاباش.
کیا شاد کو خفیف ہے عُرفِ زبانِ خلق
شاباش جسکو کہتے ہیں وہ شادباش ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۹). استاد ، شادباش تمہارا ذہن بہت رسا ہے. (۱۹۰۷ ، تشریح الساحت ، ۱۰). [شاد + ف : باش ، شدن = ہونا].

---باید زیستن ناشاد باید زیستن کہاوت.

فارسی ضرب المثل اُردو میں مستعمل : زندگی اچھی ہو یا بری گزارنی پڑتی ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---خوار / خور (---و معد / و مج) صف.

خوش قسمت ، صاحب نصیب ، خوش و خرم ، رنڈی ، طوائف ، زانیہ (جامع اللغات). [شاد + خوار / خور ، لاحقۂ فاعلی].

---رہنا محاورہ.

خوش و خرم رہنا.

بس ہیں جو تعاقل میں سدا شاد رہتے ہیں
اگر ایک دن نہ پاوے سوینہ تو ہوا ہے بوالہوس ہو جا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸). آرام پسند شاعر اور تساہل پسند قاری اپنی اپنی جگہ دونوں ہی شاد رہتے ہیں. (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷).

---شاد م ف.

ہنسی خوشی ، بامراد. سب ماتھے اپنے رنگین کر کے شاد شاد وہاں سے پھرے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۳۷).
وہ وقت ، ہائے وقت وہ چہلیں وہ قہقہے
جن سے کبھی وہ تنگ کبھی شاد شاد تھے
(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۱۳۳).

---شاد ہونا محاورہ.

بہت مسرور ہونا ، بہت خوش ہونا ، باغ باغ ہونا.
دل میں کیسا تو تو ہوتا ہوگا اپنے شاد شاد
عاشقوں کے دمبدم چاک گریبان دیکھ کر
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۴۳). ماموں ... اپنے لڑکے ... کی شہرت سے شاد شاد ہوتے رہیں گے. (۱۹۳۶ ، تربیت نسواں ، ۴۸).

---کام صف.

کامیاب ، خوش حال ، خوش ، خرم.
بداندیش ہوگا اگر شاد کام
دینا بات کس آگہ دیکھوں تمام
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۶۹).
یعنی سب وحشی تو ہوویں شاد کام
یاد میں خالق کے ہر دم صبح و شام
(۱۷۷۴ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۴۴).
میں شاد کام دید بھی محروم دید بھی
ہوتا ہے جب وہ سامنے کچھ سوجھتا نہیں
(۱۹۸۲ ، فراق (نیاز فتح پوری شخصیت فکر و فن ، ۳۳۰)).
[شاد + ف : کام = مراد ، مطلب].

---کام ہونا محاورہ.

لطف اٹھانا ، لذت پانا ، کامیاب ہونا. جیرت نے مجھے گالیاں دی ہیں جو اسے جا کر بذلت تمام قتل کرے وہ میرے وصل سے شاد کام ہو. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۸۹). ان کی خوشی سے رعیت بھی شاد کام ہو گئی. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۰۲). ڈوگروں کے تبصرے سے شاد کام ہو کر میں نے گھر کی راہ لی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۳۴).

---کامی امث.

کامیابی ، خوش حالی ، خوشی ، مسرت.
کیا سب سبہ شاد کامی و ناز
چلے اس وضع ساتھ راز دراز
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۸۲۸). جلوس طنطنہائے شادکامی کے ساتھ عالم بالا کا عازم ہوا. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۴۳۳). کرسی عقل ... کا تعلق شاد کامی سے باغ باغ ہونا. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۶۰). [شاد کام + ی ، لاحقۂ کیفیت].

~ کَرْنا محاورہ۔
خوش کرنا ؛ مراد پوری کرنا۔

مجے داں دے دین دل شاد کر
دنیاں کے گناہاں تے آزاد کر

(۱۵۶۴ ، پرت نامہ (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۱۰۲))۔

بھی بولے جو اس نار کوں شاد کر
میرے دل بیتی یاد کر

(۱۶۷۹ ، قصہ ابوشحمہ ، ۲۹)۔

جلتا ہے سراج آتش ہجراں میں صنم کی
کس دن دل غمگیں کوں مرے شاد کرے گا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۳)۔

محبوب الٰہی تری امداد کرینگے
ہم نعمتِ عقبیٰ سے تجھے شاد کرینگے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۶)۔ میں نے تجھے ... آزاد کیا رنج کے عوض خوش و شاد کیا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۶)۔

خوگر ہوں میں رنج ستم کا
دیکھو مجھ کو شاد نہ کرنا

(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۳۰)۔

~ نامَہ (~ فت م) امذ۔
ایک نغمہ جو نوبت بجانے والے شاہانہ جشن کے روز بجاتے تھے ، خوشی کا گیت۔ خریمی بینی دین بنی دبن یا اللہ دین دین کتا دین کت گھنا کھن چھاتا ، اور شاد نامہ شروع کریں۔ (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۲۹۸)۔ [شاد + نامہ (رک)]۔

~(و) ناشاد م ف۔
بہرحال ، ہر حالت میں ، بیدلی سے ، مجبوراً۔ عمر (۵۰) سال کا گزر جانا کوئی خوشی کی بات نہیں، وقت تو جوں توں بیتتا ہی ہے زمانہ شاد و ناشاد کٹتا ہی ہے۔ (۱۹۳۷ ، تعلیمی خطبات، ۳۹)۔ [شاد + و (حرف عطف) + ناشاد (رک)]۔

~ نَگَر (~ فت ن ، گ) امذ۔
عیش و عشرت کی جگہ ، آرام و آسائش کا مقام۔ (کنایۃً) ، میکہ۔ میرا بھی کنوار پت عیش منڈل شادنگر تھا۔ (۱۹۲۳ ، نگار ، مئی ، ۳۷۶)۔ [شاد + نگر (رک)]۔

شاداب صف۔
۱. **سرسبز ، ہرا بھرا ، تروتازہ۔** صحن مسجد میں ایک شاداب چمن تھا۔ (۱۸۷۴ ، توبۃ النصوح ، ۲۶۷)۔ افلاطون جو فلسفہ کے گلدستے میں سب سے زیادہ لطیف اور شاداب پھول ہے۔ (۱۹۱۲ ، فلسفیانہ مضامین ، ۷۲)۔ باہر باغ کا شاداب منظر واضح طور پر نظر آ رہا ہے۔ (۱۹۷۹ ، کیسے کیسے لوگ ، ۱۸)۔
۲. **خوش و خرم ، آباد ، پُررونق ، گہما گہمی سے پُر۔** رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا اس شخص کو شاداب کرے جس نے ہم سے کچھ سنا اور اس کو اسی طرح پہنچایا۔ (۱۸۹۰ ، سیرت النعمان ، ۱۶۶)۔ انجام کے اعتبار سے سیر حاصل شاداب ہو۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۹۲)۔

وقت تو ایک بگولہ ہے کہ اڑتا ہی چلا جاتا ہے
زندگانی میں کوئی لمحۂ شاداب نہیں

(۱۹۸۱ ، تشنگی کا سفر ، ۶۷)۔ [شاد + آب (رک)]۔

شادابی امث۔
سرسبزی ، تروتازگی۔ ایران آب و ہوا اور زمین کی شادابی کی وجہ سے بہشت کا چمن زار ہے۔ (۱۹۰۸ ، مقالات شبلی ، ۲ : ۵۶)۔ شادابی اور سیرابی کے لحاظ سے بڑا خوب صورت اور دلکش ہے۔ (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۳۶)۔ [شاداب + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

شاداں صف۔
خوش حال ، خوش و خرم ، مسرور۔

دیکھن شہ بزم کی تماشا رواں ہو
ملک لک لک افلاک تھے آویں شاداں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۲)۔

مرا دل دیکھتے ہی اس صنم کو ہو گیا شاداں
نگاہیں دم بدم سو عیش و عشرت سے لگیں چلنے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵۹)۔

ہر نظارہ ہے اک فریب نظر
دل عشاق تو نہ ہو شاداں

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۹۳)۔ [شاد + اں ، لاحقۂ صفت]۔

~ شاداں م ف۔
شاد شاد ، خوش و خرم ، مسرور ، خوشی خوشی۔ بالآخر لوگل باندا شاداں شاداں اپنی منزل یعنی اُرتا پہنچ گیا۔ (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۳۹)۔

~ و خَنْداں (~ و مج ، فت خ ، سک ن) صف ؛ م ف۔
خوش و خرم ، ہنسی خوشی۔ لیکن دفتری اس وقت ایسا شاداں و خنداں تھا گویا قید تاریک سے نکل آیا ہو۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۱۲)۔

~ و فَرْحاں (~ و مج ، فت ف ، سک ر) صف۔
خوش و خرم ، خوش خوش ، بہت زیادہ خوش۔ شہزادہ بڑے ٹھاٹھ سے شاداں و فرحاں آیا۔ (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۸۹)۔ نہایت شاداں و فرحاں سفر کی تیاری کی۔ (۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۷۳)۔ یہ فیصلہ چونکہ مریم کی مرضی کے عین مطابق تھا وہ شاداں و فرحاں گھر میں داخل ہوا۔ (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۱۳)۔ پروگریسو پیپر لمیٹڈ کا قلعہ سر کر کے بریگیڈیر ایف آر خان اس قدر شاداں و فرحاں تھے۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۷۸۵)۔

شادَم از زِنْدگی خویش کہ کارے کَرْدَم کہاوت۔
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) میں اپنی زندگی سے خوش ہوں کہ میں نے ایک کام کیا ، کوئی بڑا کام کر کے یہ مصرع پڑھتے ہیں۔ شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم کے احساس کے ساتھ نہیں بلکہ تغزل سے انحراف کی تحریک کے پھیلتے اثرات سے مضطرب ہو کر۔ (۱۹۶۵ ، انداز نظر ، ۷۷)۔

شادماں (سک د) صف.
خوش و خرم ، مسرور.

او صلصال کوں بولیا اے شاہ بخت
اچھو تجھ سیتی شادماں روئے تخت

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۱۶).

نوید جاں فزا ہے کیا خبر قاتل کے آنے کی
بتاؤ تو سہی تم داغ ایسے شادماں کیوں ہو

(۱۸۶۸ ، گلزار داغ ، ۱۸۲).

کبھی لطفِ خداوندی سے مغموم
کبھی جورِ بُتاں سے شادماں ہے

(۱۹۲۶ ، فکر و نشاط ، ۳۳). چولستانی اپنے مویشی فروخت کرنے میانوالی اور دیگر مقامات پر چلے جاتے ہیں واپسی پر ان کی جیبیں پُر اور چہرے شادماں ہوتے ہیں. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۱۵۱). [شاد + ماں ، لاحقۂ صفت].

شادمانی (سک د) امث.
خوشی ، خرمی.

کہ ہم ہم تجے شادمانی اچھو
مبارک تخت آرزانی اچھو

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۷). اگر یہ دونوں حاصل ہیں تو نپٹ سعادت تمام شادمانی ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۵)

آج اس شہ کی شادمانی میں
کی ہے پیدا خوش اعتبار خوشی

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۸۱).

روٹھ کر یاد آ (گیا) آپ ہی
کرو نقارہ شادمانی کا

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۵۵). اچھی نظم پڑھ کر تسکین اور شادمانی کے دریچے وا ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۲۵). [شادمان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کے نقّارے بجانا عاورہ.
بہت زیادہ خوشی منانا ، بے حد مسرور ہونا ، خوشیاں منانا. اس کے رنج کے ساتھ مسلمانوں کو ملال ہونا اور اس کی خوشی کے ساتھ شادمانی کے نقارے بجانا ا ک قدرتی بات ہے. (۱۸۹۹ ، شہنشاہ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ ، ۲).

شادَم شاد (فت د ، سک م) م ف.
بہت خوش ، بہت خوش و خرم ، بے حد مسرور. چار روز کے بعد جہانگیر کو ہیرا عرض کیا وہ دیکھ کر شادم شاد ہو گیا. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۲۹۲).

شادَنج (فت د ، سک ن) امذ.
(طب) **پتھر کی ایک قسم جو آنکھوں کی تکلیف میں بطور دوا استعمال ہوتا ہے . شکل عدسی اور رنگ مختلف ہوتے ہیں مگر سرخ رنگ بہتر مانا گیا ہے . ہندوستان میں اور ایران کے بعض پہاڑوں میں ملتا ہے . حجر ہندی.** سن سوختہ شادنج ... صلابہ کریں. (۱۸۴۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۵). شادنج زیادہ تر امراض چشم میں استعمال کیا جاتا ہے چنانچہ خارش اور زخم چشم ومعہ (ڈھلکا). (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۵۰). [ف].

شادی امث.
۱. خوشی ، انبساط ، مسرت.

نبیؐ مولود خوشیاں تھے ہوئی دل کی بہاراں خوش
عشق خوشیاں و شادی تھے ہوتے ہیں روزگاراں خوش

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۹).

غم کے پیچھو راست کہتے ہیں کہ شادی ہو یہ ہو
حضرت رمضان گئے تشریف لے اب عید ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶۸).

غم و شادی کے لیے شرط ہے الفت تیری
نالہ بلبل مجھے دے غنچہ تبسم مجھ کو

(۱۸۶۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۴۴).

سب کی آنکھوں میں جھلکتے ہیں جو اشکِ شادی
نذر کے واسطے لایا ہے یہ گوہر نو روز

(۱۹۲۸ ، سرتاجِ سخن ، ۲۳). فارسی میں شادی بمعنی خوشی تھا. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۲۵). **۲. بیاہ ، تقریب عقدنکاح.** شادی دہ چند ہوئی بیگمیں متعدد تھیں ، ہر ایک کو امید فرزند ہوئی. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۵). خدا بخیروخوبی بہن صفیہ کی شادی سے آپ کو فارغ کرے. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۳۶). اس نے عذر کیا سبوتی کی شادی پیسا کچھ تنگ ہو جائے گی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۷). **۳. خوشی کی تقریب یا جلسہ ، جشن.**

خوشی حد سے باہر ہوئی خلق پر
سبھوں کے ہوئیں شادیاں گھر یہ گھر

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۲۰۱). عزت اوس میں سمجھ رکھی ہے کہ بیٹے کی بسم اللہ اور ختنہ کی شادی میں وہ کچھ کیا کہ آج تک کسی نے نہیں کیا تھا. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، ۵ ، جون ، ۱۵). جب لڑکوں کا ختنہ ہوتا ہے اور اس کے بعد ان کا غسل صحت ہو تو ایک شادی ہوتی ہے جس کا نام گھوڑے چڑھنے کی شادی ہے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، ستمبر ، ۲۶).

اس منظرِ شادی پر جس وقت گرا پردا
ا ک ولولۂ مدحت تھا دل میں مرے پیدا

(۱۹۳۰ ، بیخود ، ک ، ۱۳۳). **۴. بچے کی پیدائش کی خوشی.**

شادی ہے ولادت کی یداللہ کے گھر میں
خورشید اترتا ہے شہنشاہ کے گھر میں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳). [شاد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اور غمی کا چولی دامن کا ساتھ ہے کہاوت.
جہاں خوشی ہو وہاں غم بھی ضرور ہوتا ہے (جامع اللغات).

---بیاہ (--- کس ب) امذ.
عروسی تقریبات ، رشتہ داری کا سلسلہ ، معاشرتی تعلقات. ان کے ساتھ شادی بیاہ ، کھانا پینا موقوف کر دیا تھا. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۳). شادی بیاہ کی بہت سی رسوم پچھلے بیس پچیس سالوں میں نابود ہو چکی ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۵۶). [شادی + بیاہ (رک)].

ـــ پٹی (ـــ فت پ، شد ٹ) امث.
دیہاتی جاگیرداروں کا اختیار کردہ ایک طریقہ جس میں وہ اپنے متعلقہ اضلاع میں شادی بیاہ کے قرار پانے کے وقت نذرانہ وصول کرتے تھے۔ جب شادی قرار پاتی تو اولاً شادی پٹی کے عنوان سے نذرانہ جاگیردار یا دیسمکھ و دیسپانڈیاں مقامی حاصل کرتے تھے۔ (۱۹۲۹ء، فرہنگ عثمانیہ، ۱۰۰)۔ [شادی + پٹی (رک)]۔

ـــ توڑنا محاورہ.
بیاہ کا سلسلہ ختم کرنا، رشتہ توڑنا، رشتہ ختم کرنا۔ اس کو ہوتی ہواتی شادی کے توڑ دینے کا ایک خاص ملکہ تھا۔ (۱۹۲۵ء، گرداب حیات، ۱۹)۔

ـــ ٹھہرانا محاورہ.
بیاہ کی بات پکی کرنا، عقد کا معاملہ طے کرنا۔

اس کی شادی بھی کہیں شاہ نے ٹھہرائی ہے
ابھی بن بیاہا ہے یا گھر میں دلہن آئی ہے

(۱۸۷۴ء، انیس، مراثی، ۳: ۲۹۲)۔

ـــ ٹھہرنا محاورہ.
بیاہ کی بات پکی ہونا، عقد کا معاملہ طے ہونا، شادی ٹھہرانا (رک) کا لازم۔ کنبہ میں ایک شادی ٹھہری۔ (۱۹۲۳ء، گرداب حیات، ۹۸)۔ میری شادی بچپن ہی سے میری چچا زاد بہن سے ٹھہری تھی۔ (۱۹۶۹ء، افسانہ کر دیا، ۶)۔

ـــ خانہ آبادی (ـــ فت ن) امث.
بیاہ گھر بسنے کا ذریعہ ہے، شادی گھر کی آبادی کا سبب بنتی ہے۔ لڑکی پڑھی لکھی ... اگر ہاتھ آ گئی تو شادی خانہ آبادی، ورنہ بربادی۔ (۱۹۲۴ء، وداع خاتون، ۵)۔

ـــ خانہ بربادی (ـــ فت ن، ب، سک ر) امث؛ فقرہ.
وہ شادی جس کے نتائج اچھے نہ ہوں (مہذب اللغات)۔

ـــ دلانا محاورہ (قدیم).
بیاہ طے کرانا، شادی کرانا۔ قیصر خوزان کے بادشاہ کو خط لکھ کر کے گل کو منگا لیا اور ہرمز کے ساتھ شادی دلایا۔ (۱۸۰۰ء، قصۂ گل و ہرمز، ۱۸)۔

ـــ دینا محاورہ (قدیم).
بیاہ کرنا۔ ما باپ چھوٹی لڑکیوں پر مالک ہوتے ہیں اور اپنی خوشی موافق شادی دیتی سکتے ہیں، سیانی لڑکیوں پر ما اور باپ کا اختیار نہیں چلتا۔ (۱۸۰۰ء، قصۂ گل و ہرمز، ۳۲)۔

ـــ رچانا محاورہ.
۱. **بیاہ کرنا۔**

ایک پل بیچ گھر موں شادی رچا
ایک پل میں بنا وو مردہ بنا

(۱۷۳۲ء، کربل کتھا، ۱۰)۔

قاسم کی شادی اسی دن رچائی
جس دن کہ شہ سے کچھ بن نہ آئی

(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۱۲۶۶)۔ ڈاکٹر صاحب نے...کوئی رہت رسم نہیں کی اور نہ شادی کی طرح شادی رچائی۔ (۱۹۲۱ء، لقمان اشرف، ۹۱)۔ انہوں نے اسلام قبول کر کے ... ایک گوجر لڑکی میر جان سے شادی رچائی۔ (۱۹۸۲ء، آتش چنار، ۱۹۳)۔ ۲. **خوشی منانا، جشن مسرت بپا کرنا، خوشی کا جلسہ منعقد کرنا۔**

جو عاشق ہو خوش ہو کے دھومیں مچائے
وہ ماتم نشیں ہو یہ شادی رچائے

(۱۸۰۳ء، گل بکاؤلی، ۴۷)۔ کونسا مہینہ ایسا جاتا تھا جو وہ دو ایک شادیاں نہ رچا بیٹھتی ہوں۔ (۱۸۹۵ء، حیات صالحہ، ۳۴)۔ اور اس کی بھی ایک چھوٹی سی شادی رچا دیتے ہیں۔ (۱۹۰۵ء، رسوم دہلی، ۳۲)۔

ـــ رچنا محاورہ.
۱. **بیاہ کا سامان ہونا، تقریب منعقد ہونا۔**

شادی اگر رچی تھی تو اس طرح اپنے ہاں
قاسم شہید ان کے جوں کد خدا ہوا

(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۱۲۳۴)۔ ان کے ہاں شادی رچ رہی ہے۔ (۱۹۱۸ء، اکلوتی کا راز، ۲۸)۔

شادی رچی ہے کیسی دھومیں مچی ہوئی ہیں
پردیس میں ہے شادی اور اتنی شان و شوکت

(۱۹۹۳ء، صد رنگ، ۱۵۳)۔ ۲. **خوشی کی تقریب ہونا۔** بیت اللہ سے لوٹے تو کنبے بھر میں دھوم مچ گئی، خاصی چھوٹی سی شادی رچی۔ (۱۹۱۰ء، لڑکیوں کی انشا، ۵۷)۔

ـــ شُد (ـــ ضم ش نیز فت) امث.
بیاہ یا خوشی کی تقریب وغیرہ۔ رئیسوں اور امراء کی شادی شد میں اس وقت شریک ہوتے جب پہلے نذر کھول لیتے کہ کتنا روپیہ ملے گا۔ (۱۹۶۲ء، گنجینۂ گوہر، ۱۰۴)۔ [شادی + شد (تابع)]۔

ـــ شُدَہ (ـــ ضم ش، فت د) صف.
وہ جس کا بیاہ ہو چکا ہو۔ بول میں شادی شدہ ہوں۔ (۱۹۸۷ء، آجاؤ افریقہ، ۱۹۳)۔ [شادی + ف: شدہ، شدن = ہونا]۔

ـــ غمی (ـــ فت غ) امذ.
خوشی اور غم کے مواقع یا تقریبات۔ شادی غمی اور گھروں کے بڑے بڑے معاملات بغیر ان کے سرانجام نہ ہوتے تھے۔ (۱۸۷۲ء، سخندان فارس، ۲: ۱۱۰)۔ دوستوں کی شادی غمی میں مذہبی پابندی کے ساتھ شریک ہوتے تھے۔ (۱۹۲۹ء، بہار عیش، ۱۱۰)۔ [شادی + غمی (رک)]۔

ـــ کا بَنْدَھن (ـــ فت ب، سک ن، فت د ھ) امذ.
رشتۂ ازدواج۔ اپنی سیاسی مصروفیات کی وجہ سے شادی کے بندھن میں قید نہ ہونا چاہتا تھا۔ (۱۹۸۲ء، آتش چنار، ۱۹۳)۔

ـــ کا پان امذ.
رک: شادی کا تنبول۔

لب لعلیں پہ ترے لال رہیں صورت لعل
روز شادی کا تجھے پان مبارک ہووے

(۱۸۹۰ء، فسانۂ دلفریب، ۱۰۵)۔

ـــــ کا تنبول (ـــــ فت ت ، سک م بشکل ن ، و مع) امذ.
عورتوں کی ایک رسم جس میں شب زفاف کی صبح کو سنھورے کے ساتھ پان کے مرکب عرق کا شیشہ دلہن کے بھیجنے کے واسطے آتا ہے.

شفق نہیں ہے یہ افلاک نے تری شب وصل
بھرا ہے شادی کا تنبول آبگینوں میں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۶۳).

ـــــ کا دِن امذ.
بیاہ کا دن ، بہت خوشی کا دن.

روز مرگ عاشق ناشاد ہے شادی کا دن
ہے بجائے شور ماتم غل مبارک باد کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۲).

ـــــ کرنا محاورہ.
۱. بیاہنا ، نکاح کرنا. غمگین مت ہو ، اسی سے تیری شادی کر دیں گے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۳). تم بنو زہرہ کی کسی لڑکی سے جا کر شادی کرو. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۴۸). میرا جی چاہے گا تو دن دہاڑے جا کر کسی سیاہ فام آدمی سے شادی کر لوں گی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۶۱). ۲. **جشن منانا ، خوشی منانا ، رنگ رلیاں منانا ، خوشیاں منانا.** میں کہا سبحان اللہ سر امام حسینؓ کا لاتے اور لوگ شادیاں کر نقارے بجاتے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۳).

ایسا نہ ہوا کہ ہم نے شادی کی ہو
یا سیر بہار و باغ و وادی کی ہو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۶۶). مریض کا غسل صحت ہو تو رتجگا بڑی دھوم سے کیا جائے اور اچھے ہونے کی شادی کریں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۰). یہاں تو روساء اور زمیندار بھی اپنی مسند نشینی کی شادی کرتے ہیں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۵۳). ۳. **نئے گھر میں جا کر رہنے سے پیشتر اس گھر میں مستحقوں اور غریبوں کو خواہ رشتے داروں کو کھانا کھلانا ؛ گھوڑا بیچنا ، گھوڑے کو فروخت کرنا ؛ مکان کو فروخت کر ڈالنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــــ کَنْدَرْب (ـــــ فت گ ، سک ن ، فت د ، سک ر) امث.
اہل ہنود میں ایک قسم کی شادی ہوتی ہے ، عشقیہ شادی (اردو قانونی ڈکشنری). [شادی + گندرب (گندھرب (رک) کا بگاڑ)].

ـــــ مُبارَک (ـــــ ضم م ، فت ر) دعائیہ کلمہ.
ایسا کلمہ جو بیاہ یا ولادت وغیرہ کی مبارکباد دینے کے وقت کہتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــــ مَچْنا محاورہ.
دھوم ہونا ، خوشی ہونا.

فغاں بھی دے رہی ہے شادیانے
مچی ہے دل میں شادی کس کے غم کی

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۲۸).

ـــــ مَرْگ (ـــــ فت م ، سک ر) م ف.
۱. **وہ موت جو کسی غیر متوقع اور غیرمعمولی خوشی کے سبب واقع ہو جائے.**

عاشقوں کو کیوں نہ شادی مرگ ہو تیرا وصال
عید اگر دیکھے ترے مکھڑے کوں تو قرباں جا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۵). بادشاہ کو ایسی خوشی حاصل ہوئی کہ شاید شادی مرگ ہو جائے (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۹)

ہے یہ کھٹکا دیکھ کر گل کو نہ شادی مرگ ہو
جب قفس سے چھوٹ کر گلشن میں بلبل جائیگی

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۱۹۱).

جان عاشق نثار دوست ہوئی
شادی مرگ کا بہانہ ہوا

(۱۹۱۵ ، کلیات حسرت ، ۵۳) . اور شادی مرگ کے حادثے ایسے ہی واقعات کے نتیجے میں رونما ہوتے ہیں. (۱۹۸۶ ، ہیرالا سکھ ، ۱۷۶). ۲. **فرطِ خوشی سے مر جانے والا ، شخص جو غیر متوقع اور غیر معمولی خوشی حاصل ہونے کی وجہ سے مر جائے.**

یہ تھا نزدیک جی کھووے زلیخا
کہ شادی مرگ پھر ہووے زلیخا

(۱۷۹۸ ، عشق نامہ ، فگار ، ۷۲).

چمن میں دہر کے خوش ہو کے جو ہنسا وو ہیں
برنگِ گل اسے گردوں نے شادی مرگ کیا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲۵۲). اس وقت یہ عالم ہوا کہ شادی مرگ ہو جاؤں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۴). عابد حسین آٹھویں دن نوکر ہو جانے کی خوشخبری سن کر قریب تھا کہ شادی مرگ ہو جائے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۳۴). شاعر کہتا ہے ... جو تمنا کی تھی وہ آج شب وصل میں دعائے بد بن کر میرے آگے آئی کہ میں فرطِ شوق سے شادی مرگ ہو گیا. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۱۵۰). [شادی + مرگ (رک) فک اضافت مقلوب].

ـــــ مَنانا محاورہ.
خوش ہونا ، خوشی کی تقریب کرنا ، جشن کرنا.

منائیں کیوں نہ شادی آج ہم اس کی ولادت کی
نہ ہرگز ایسی نعمت کا ہمیں کفران بہتر ہے

(۱۹۱۱ ، گلزار بادشاہ ، ۵۵).

ـــــ ہے کُچھ گُڑیوں کا بیاہ تھوڑا ہی ہے کہاوت.
جب کوئی بیاہ پر بہت کم خرچ کرنا چاہے تو کہتے ہیں ، بیاہ پر بہت خرچ ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

شادْیاں (سک د) امذ.
شادی (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل (فرہنگ آصفیہ). [شادی + اں ، لاحقۂ جمع].

ـــــ گنانا محاورہ (قدیم).
خوشی منانا. اور دونوں آپس میں بڑے گمت سوں شادیاں گناتے تھے. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکنی اردو کی لغت)).

شادِیانَہ (کس د ، فت ن) امذ.
۱. **باجا جو بیاہ ، فتح یا کسی اور خوشی کے موقع پر بجایا جائے، وہ ساز جو خوشی کے موقع پر بجایا جائے اور اسکی آواز سے خوشی کا اظہار ہو.**

لگے شادیانے وہاں باجنے
کہ سبکتگین بانی اب راج نے

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ آصف الدولہ ، ۲۳). سکھپال میں سوار ہو کر بڑی دھوم دھام سے شادیانہ بجواتا دولت خانہ میں داخل ہوا. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۹۰).

خوشی نہ سُن کے ہو غافل تکور نوبت کی
صدا یہ آتی ہے ڈنکے کے شادیانے سے

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۴۴). شادیانوں نے تمام قلعہ سر پر اٹھا رکھا ہے. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۰۴). اور جب چاروں طرف شادیانوں کی بجائے ماتم کا سا سماں نظر آتا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۲۵). ۲. **خوشی یا مبارکباد کا گیت جو فتح و شادمانی کے موقع پر گایا جائے.** یہ جنگ کے نقارے بجاتے گئے تھے صلح کے شادیانے گاتے چلے آئے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۰۹).

کچھ جانور ہوا سے پانی پہ تھے اترتے
جونچیں ڈبو ڈبو کر گاتے تھے شادیانے

(۱۹۰۰ ، افکار سلیم ، ۹۴). دوسرا طائفہ بسم اللہ جان کا تھا ... زیور پہنے بیٹھی ابھی صرف شادیانے گا رہی تھی. (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۳۰). ۳. **بدھاوا ، بدھائی ، مبارک باد** (فرہنگ آصفیہ). ۴. **شادی بیاہ کے موقع کی نذر جو کاشتکار اپنے زمیندار کو نقدی یا غلے کی صورت میں پیش کرتے** (ا پ و ، ۶ : ۸۰). [شادی + انہ ، لاحقۂ اسمیت].

ـــ بَجانا محاورہ.
خوشی کی نوبت بجانا ، فتح کا نقارہ بجانا ، ساز پر خوشی کے نغمے بجانا. شہنا نوازوں نے دروازہ پر آ کر شادیانہ بجایا. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۲۸). شاہی روشن چوکی کا شہنائی نواز چاندی کی طشتری ہاتھ میں لیے حاضر ہوا تقریری پر شادیانہ بجایا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۱۰). اقبال کائنات میں حرکت و تغیر کی موجودگی پر شادیانے بجاتے نظر آتے ہیں. (۱۹۸۷ ، اقبال ایک شاعر ، ۶۹).

ـــ بَجنا محاورہ.
خوشی کے موقع کی مخصوص گت یا گیت یا مبارکبادی کا مخصوص راگ یا بول خاص انداز سے ادا کیا جانا.

لگیں سب کائنیں گانے شہانا
لگا طبلوں میں بجنے شادیانہ

(۱۷۹۶ ، عشق نامہ ، ۱۷۷). نوبت خانے میں شادیانے بجنے لگے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۱). جس شام انصاری صاحب کے ... پہلوٹھی کے بچے نے پہلا سانس لیا ہر طرف خوشی کے شادیانے بجنے لگے ، بنگلے کے در و دیوار روشنیوں کے سیلاب میں ڈوب گئے. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۱۰).

ـــ دینا محاورہ.
خوشی کے موقع پر نذرانہ یا مبارکباد پیش کرنا ، مبارکباد دینا.

رنگین بدل زمانہ تعجب نہیں گر اب
شادی کا زہرہ رنگ سے دے شادیانہ آج

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳۱۱).

شاذ ۔ (الف) م ف.
کم کم ، کمی کے ساتھ ، بہت کم ، اتفاقیہ. مدرسہ میں ان لوگوں کے لڑکے شاذ ہی پڑھتے ہیں. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۲۶). ایسا دن خوش قسمتی سے شاذ ہی آتا تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۳۳). بانگ درا میں ایک اہم نظم جسکا ذکر شاذ ہی کیا گیا ہے «ارتقاء» کے عنوان سے ہے. (۱۹۸۶ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۹۴). (ب) صف. ۱. **وہ لفظ جو خلاف قیاس ہونے کے علاوہ قواعد کلیہ کے مطابق اور قوانین مقررہ کے موافق نہ ہو** قاعدہ زبان کا محکوم ہے ، کچھ اس پر حا کم نہیں ، جہاں قاعدہ نہ چل سکا شاذ کہدیا. (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۱۰). خلاف فطرت شاذ ہے اور فطرت اکثر ، اکثر چھوڑ کر میں شاذ کا سہارا کیوں ڈھونڈوں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۸۹). ۲. **انوکھا ، عجیب ، تعجب انگیز.**

جان کر اوس غذا کو کھائے وہ
شاذ ہے یہ کہ مر نہ جائے وہ

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۸۸). ۳. **مختصر ، کم.**

ہشیار کہ سکھ چین کی ساعت ہے مگر شاذ
راحت ہے مگر شاذ ، فراغت ہے مگر شاذ

(۱۹۲۶ ، معارف جمیل ، ۹۵). اُردو سندھی کے جو اثرات قبول کر رہی ہے اس کی مثالیں اگرچہ ابھی شاذ ہیں." (۱۹۷۰ ، اردو سندھی روابط ، ۹۹). ۴. **معدوم ، ناپید ، نایاب.**

کھل گیا تیرے دہن تیری کمر سے مدعا
شاذ و عنقا و غریب و نادر و نایاب کا

(۱۸۳۶ ، دیوان سپہر (آغا علی) ، ۶۸). ردیف بازی کا شوق جو بہت ہی شاذ ہے ... اس اثر سے کنال کو شعوری طور پر گریز کرتا ہے. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۱۲۱). ۵. (فقہ) **وہ روایت جس میں ثقہ راوی اپنے سے قوی تر راوی کی مخالفت کرتا ہے.** اب اگر یہ کہو کہ یہ حدیث شاذ ہے اور اس کا ادنیٰ حال یہ ہے کہ ہم اس میں توقف کریں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۳۳۱).

اس کے خلاف کچھ جو کہیں وہ شاذ ہے
یا جبر یا وہ مصلحتوں کا نفاذ ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۱۸). [ع].

ـــ رَواں کس ذ صف (ـــ فت ر) امذ.
طواف کرتے وقت خانۂ کعبہ اور مقام حضرت ابراہیم کے درمیان کی جگہ ، خانۂ کعبہ کا چھوٹا چکر. جو کچھ خانۂ کعبہ میں منسوب ہے اس سے باہر نکل جاتا ، وہ صفر کوچک ہے اطراف خانۂ کعبہ میں جو شاذ رواں کے نام سے موسوم ہے. (۱۹۶۲ ، تحفۃ العوام کامل جدید ، ۲۲۳). [شاذ + رواں (رک)].

---شاذ م ف.
کبھی کبھی ، بہت کم ، کم کم.

آزادیوں کی تیری شفا دل لگی نہیں
بچتے ہیں درد عشق کے بیمار شاذ شاذ

(۱۸۶۸ ، شرف ، د ، ۱۰۸) . اکثر و بیشتر شعراء کا عشق ... شاذ شاذ حقیقی اور دوسرا نصب العین آدرش ... وطن کا عشق. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۵۳).

---و نادر(--وزر، کس د) ۱(الف) م ف.
کبھی کبھی ، کچھ کچھ. ان کے سوا اور نئی صورت کے مقدمہ کا پیش ہونا شاذ و نادر معلوم ہوتا ہے. (۱۸۳۹ ، مکتوبات سرسیّد ، ۳). تجربہ ثابت کرتا ہے کہ ایسی سفارشات شاذ و نادر ہی کارگر ہوتی ہیں. (۱۹۲۳ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۳۰۸). شاذ و نادر ہی اس علاقے میں مجھے اپنا کوئی ہم جماعت نظر آتا . (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۶۱). (ب) صف. ۱. کم ، بہت کم . عکسوں اور دفتروں میں شاذ و نادر خدا کے بندے ایسے ہیں جو حرام و حلال میں فرق کرتے ہیں. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۶۸) . ایسے دماغ شاذ و نادر ہوتے ہیں ... اعلیٰ درجے کا ترجمہ کر لیتے ہیں. (۱۹۸۵ ، ترجمہ ، روایات اور فن ، ۱۳۱). ایک بات تمہارے خیال میں رہے کہ میری غزل پندرہ سو بیت کی بہت شاذ و نادر ہے. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۳). ۲. منفرد ، کمیاب و نایاب. ہم کو اس باب میں ان شاذ و نادر مثالوں پر نظر کرنی نہیں چاہیے. (۱۹۰۱ ، حیات جاوید ، ۲ : ۶۹). ایسی شاذ و نادر مثال سے وہ استدلال کرتے ہیں . (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۲۷). [شاذ + و (حرف عطف) + نادر (رک)].

---ہی م ف.
شاذ (رک) کی تاکید ، بہت کمی کے ساتھ ، اتفاقاً ، کبھی کبھی. وہ اپنی ذہنی سوجھ بوجھ کی حدود میں رہتے ہوئے حقائق کو وہبیات یا مفروضوں کے ساتھ شاذ ہی گڈمڈ کرتے تھے. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۵۸).

شاذّہ (سک ذ نیز شد بفت) صف.
رک : شاذ. کوئی مذہب کم خالی ہو گا جس میں روایات شاذہ و ضعیفہ پائی نہ جائیں . (؟ ، عجالہ بادیہ ، ۱۸) . میں اس کو قرآن مجید سے جائز سمجھتا ہوں نہ روایت شاذہ ہے. (۱۸۶۹ ، خطوط سرسیّد ، ۳۵). [شاذ (رک) کی تانیث].

شار اند.
۱. شہر ، بستی ، مدینہ.

اتو میں یک جلد پکہ سار پار
ترت جا کو اپڑیا وو بغداد شار

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۲۹). ۲. **بلند عمارت.** شار کا معنی عمارت ہے اور شارستان اس کی جمع ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). [شہر (رک) کا بگاڑ].

• • • شار لاحقہ.
شاریدن (پانی گرانا ، ٹپکانا) سے امر جو بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے ، جیسے : آبشار ، سرشار (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف : شار ، قب : س : شر शार].

شارِب (کس ر).(الف) صف.
پینے والا.

آپ ساقی آپ شارب آپو مُل
آپ بلبل آپو گل ہی آپ گل

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱۷).

وصل شہود حق کے شراب و طعام کے
اس شاربو ا کول یہ صلواۃ الف الف

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۳۷). شوارب جمع ہے شارب کی اور شارب کے معنی پینے والا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۱۶). (ب) اند. **مونچھ.** حضرت بو علی قلندر کے شارب کے بال حد شرع سے زیادہ تھے. (۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۷۰). [ع].

---خَمر کس اضا(---ضم خ ، سک م) صف.
شراب پینے والا ، شرابی. اوس کی خصلت میں یہ امر داخل تھا کہ شارب خمر کو قتل کرواتا. (۱۸۳۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲۸۷). یزید کا شارب خمر ہونا سب نے بیان کیا ہے. (۱۹۷۲ ، جلوۂ حقیقت ، ۱۵۶). [شارب + خمر (رک)].

شارٹ سَرکِٹ (سک ر ، فت س ، سک ر ، کس ک) اند.
دو موصلوں میں کم مزاحمت کا تعلق. جب کہ ان پٹ اوپن سرکٹ اور آوٹ پٹ شارٹ سرکٹ ہے. (۱۹۸۰ ، ٹرانسسٹرز ، ۱۹۸) . [انگ : شارٹ سرکٹ Short Circuit].

شارٹ گَندُم (سک ر ، فت گ ، سک ن ، ضم د) اند.
گندم کی ایک قسم جس کا دانہ چھوٹا اورگول ہوتا ہے. شارٹ گندم: شاٹ کا لفظ اس بات کا غماز ہے کہ اس کا دانہ چھرہ کی طرح چھوٹا اور گول ہوتا ہے. (۱۹۶۸ ، گندم ، ۳۲). [انگ: شارٹ + ف : گندم (رک)].

شارٹ ہینڈ (سک ر ، ی لین ، سک ن) اند.
مختصر نویسی ، تقریر وغیرہ کو جلد سے جلد قلمبند کرنے کا فن. پروفیسر قطرب ... کی تقریر کو آغا صادق لنگرانی اردو شارٹ ہینڈ میں حرفاً حرفاً نوٹ کرتے گئے. (۱۹۴۳ ، محفوظ علی ، مضامین ، ۱۱۲). [انگ : Short Hand].

شارِح (کس ر) صف.
شرح لکھنے والا ، تفصیل سے بیان کرنے والا.

اسرار حقیقت کا ہوا شمار میں شارح
کیا حوصلہ ہے ناظم آشفتہ نوا کا

(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۳). بوعلی سینا صرف ارسطو کا شارح تھا. (۱۹۰۹ ، مقالات شبلی ، ۷ : ۴۳) . ملا ہادی سبزواری مشہور صوفی و عارف باللہ شارح زیارت عاشورہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مستفتی ہوئے. (۱۹۲۶ ، حیات فرہاد ، ۱۳۲).

پُتلے روحانیت کے یہ ہیں شارح انسانیت کے یہ ہیں

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۲). حسن و قبح کا جائزہ ... کوئی بھی شارح یہ کام کرسکتا ہے.(۱۹۸۶ ، تفسیاتی تنقید ، ۳۳).[ع].

شارَد (فت ر) صف ؛ امذ.
خزاں کا ، خزاں میں اُگنے والا یا پیدا شدہ ؛ سالانہ ؛ ہمیشہ رہنے والا ، سدا بہار ؛ اناج ؛ چاول یا میوہ جو خزاں میں پکے ؛ ایک قسم کی پھلی ؛ خزاں کی بیماری ؛ خزاں کی دھوپ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : शारद].

شارِدہ (کس ر ، فت د) صف مث.
بھاگنے والی ، رمیدہ خُو ، چلنے والی ؛ پریشان ؛ بھاگنے والی شیرنی. مثل وحوشِ شاردہ صاحب طباعِ متنافرہ... تھے (۱۸۵۱ء ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۲). [ع : شارد - بھاگنے والا ، پریشان + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شارْسان (سک ر) امذ.
شارستان ، شہرستان ، شہر ؛ (کنایۃً) کچھار.

سگ آئے جو اوس کا سوئے صحرا
پھر شیر کی شارسان میں ہو جا

(۱۸۸۶ء ، کلیات اردو ، ترکی ، ۵۸). [رک : شارستان ؛ قب : کچھار].

شارِسْتان (کس ر ، سک س) امذ.
۱. **وہ مقام جس کے ساتھ چھوٹی چھوٹی بستیاں بھی ملحق ہوں اور جس کے گرد باغات کثرت سے ہوں.**

لکھنؤ تھا کبھی بہارستان
اب بھی ہے یادگارِ شارستان

(۱۸۷۳ء ، فدا (لغات پیرا)). ۲. **بلند عمارت جس کے گردا گرد باغ ہو ، محل ، کوٹھی.**

اُکھیڑوں دم میں شارستانِ خسرو
جو یوں ہی مر گیا وہ کوہکن تھا

(۱۸۷۹ء ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۳۸). [شار (شہر) + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

شارِع (کس ر) (الف) امث.
راستہ ؛ بڑی سڑک ؛ چوڑا راستہ ؛ شاہراہ ؛ بازار ؛ راہ راست ؛ راہ بزرگ.

اس سے ناخوش ہو ، نہ خوش اس سے کہ تا تُو ہے مدام
شارعِ دل ہے گزرگہِ غم و شادی کا

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۳۰). سب سے چوڑی سڑک شارع کوفہ چالیس ہاتھ تقریباً ستر فٹ تھی. (۱۸۹۷ء ، البرامکہ ، ۱۲۳). شاید اس کے بعد توجہ کسی اور طرف ہو اور کوئی شارع تلاش کی جائے ، سکون سے جنبش بہتر ہے. (۱۹۱۱ء ، باقیات بجنوری ، ۲۲۸). آیندہ سڑکوں کے ناموں کے ساتھ روڈ کے بجائے شارع استعمال کیا جائے گا. (۱۹۵۱ء ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ جون ، ۳). (ب) امذ ۱. **شریعت قائم کرنے والا ، مذہب لانے اور پھیلانے والا ، صاحبِ شرع نبی یا پیغمبر ، عالمِ شریعت.** جب شارع نے حکم فرمایا دھونے کا تو ملنا اس سے لازم نہ آویگا. (۱۸۶۷ء ، نورالہدایہ ، ۱ : ۳۵).

فراغتی کا یہ احساس عالم کے مذاہب میں
یہی عارف کا مقصد ہے یہی شارع کا ایما ہے

(۱۹۲۵ء ، سرود زندگی ، ۳۵). بزعم خود شارع بن کر کہتے ہیں کہ یہ تو اللہ کے لیے ہے. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۴۳). ۲. **قانونِ تمدن بنانے والے** (فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۱۷). [ع].

---اِسْلام کس اضا (--- کس ا ، سک س) امذ.
پیغمبر اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. شارع اسلام نے جو کچھ کہا وہ الہام اور وحی ہے. (۱۹۰۶ء ، الکلام ، ۲ : ۱۳۸). [شارع + اسلام (رک)].

---عام کس صف ؛ امث.
۱. **وہ راستہ جس پر ہر شخص کو چلنے کی اجازت ہو ، شاہراہ.** گنگا کے کنارے ایک مسجد تھی اس میں قیام کیا ، ایک طرف گھاٹ دوسری جانب شارع عام. (۱۸۸۳ء ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۰۶). ہر شخص کو حق بالتعمیم حاصل ہے کہ وہ شارع عام کو استعمال کر سکے. (۱۹۳۲ء ، علم اصول قانون ، ۷۶). اس پر جلی حروف میں لکھ دیتا ہے کہ یہ شارع عام نہیں ہے. (۱۹۸۲ء ، دوسرا کنارا ، ۶۶). ۲. **شریعت کا راستہ.**

شرع شریعت شارع عام
شاہ راہا شاہاں شہ گام

(۱۶۵۳ء ، گنج شریف ، ۱۳۹).

شریعت کا جہاں ہے شارعِ عام
یہ تن کا وہاں جہ کر آغاز و انجام

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۳۴۳). [شارع + عام (رک)].

شارِف (۱) (کس ر) امث.
بوڑھی اونٹنی ؛ شتر مادۂ کلاں. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک شارف یعنی اونٹنی ، مجھ کو خمس میں سے اس روز عطا کی جب میں نے ارادہ کیا حضرت فاطمہ کو اپنے گھر لاؤں. (۱۹۰۶ء ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۴۷). [ع].

شارِف (۲) (کس ر) امث.
(طب) **پاک و ہند میں پائی جانے والی چوبی ڈنڈی جو بدھارا (درخت بدھارا کی ٹہنی) یا ملٹھی کے مانند ہوتی ہے ادویات میں مستعمل ہے.** کہتے ہیں کہ عربی میں جس کو شارف... بولتے ہیں وہ یہی بدھارا ہے. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۳۱). [ع].

شارِق (کس ر) صف.
چمکیلا ، روشن ، منوّر ؛ (کنایۃً) سورج.

شیشہ و دیوار سے قطع نظر ذاتی صفت
نورِ شارق کے جز اطلاق و وراثت نہیں

(۱۸۰۹ء ، شاہ کمال ، د ، ۲۴۴). ان کی اولاد امجاد نور خدا سے شارق اور زبانیں ان کی کلام حق سے ناطق ہیں. (۱۹۰۵ء ، لمعۃ الضیا ، ۹). شاہق :- بلند پہاڑ اور شارق :- روشن و تاباں. (۱۹۸۳ء ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۱۸). [ع].

شارِقَہ (کس ر ، فت ق) صف.
روشن چیز ؛ آفتاب کی روشنی. شارقہ :- روشن چیز اور روشن آفتاب. (۱۹۸۳ء ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۱۹). [شارق + ہ ، لاحقۂ جمع تانیث].

شارَک (فت ر) امث ، امذ.
مَینا ، سیاہ رنگ کا خوش آواز پرندہ جو انسان کی بولی خوب نقل کرتا ہے ، پس پردہ سننے سے انسان کے بولنے کا شُبہہ ہوتا ہے.

صفا طبع کا طوطیٔ خوش کلام
ادا پور مخرج سیں شارک تمام
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۰۱).

کر کے طوطیاں شارکاں خوش آواز
کہیں قمریاں لوریاں سات راز
(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ ، ۱۹۳).

کہا تب یہ طوطی نے اے بے نوا
مجھے ایک شارک کہیں تھا ملا
(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۸۶) . طوطی اور شارک (مینا) حال آں کہ جانور ہیں مگر انسانی کلام کی نقالی کی بدولت قدر پاتے ہیں. (۱۹۰۵ ، مقالات شروانی ، ۹۵). طوطوں اور شارکوں کا ایک متحدہ محاذ ... تھا. (۱۹۵۳ ، صلیبیں میرے دریچے میں ، ۱۹۲).
[ف : شارک ؛ قب : س : شارکا शारिका].

شارِک (کس ر) صف (شاذ).
شرکت کرنے والا ؛ ساجھی ؛ شریک.

اپنے جعفر کو تُو در در نہ پھرا صاحبِ جود
تیری دولت میں نمک کا ترے شارک ہووے
(۱۷۹۱ ، جعفر علی (دو نایاب زنانہ بیاضیں ، ۵۵)). [ع].

شارک (سک ر) امث.
سگ ماہی کی قسم کی لمبے جسم اور چپٹے بھٹے والی بڑی سنہری مچھلی. شارک مچھلی کے تین چار دانت بید کے ایک ٹکڑے میں باندھ دیئے جاتے تھے. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۲۰۷). شارک مچھلی اس کی دوست تھی. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کہانیاں (ترجمہ) ، ۱۵۲). [انگ : Shark].

ـــ اِسکِن (ـــ کس ا ، سک س ، کس ک) امذ.
ایک قسم کا ریشمی کپڑا جو شیروانی اور کوٹ پتلون کے لئے استعمال ہوتا ہے (اس کی وضع شارک مچھلی کے پشت سے مشابہ ہوتی ہے). میرے لباس میں بھی کوئی خاص شوکت نہیں ، وہ طنطنہ نہیں جو کالی اچکن اور سرخ گلاب کے پھول میں ہوتا ہے یا شارک اسکن کے سوٹ میں ہوتا ہے. (۱۹۵۳ ، کالا سورج ، ۹۶). [انگ : Shark Skin].

شارَنگی (فت ر ، غنہ) امث.
سارنگی کی طرح کا ایک باجا نیز سارنگی (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سارنگی (رک) کا محرف].

شارُو (و مع) امث.
رک : شارک ، مینا.

وہ شارُو کے مول تے ستے جوں ہو ہیں
نصیحت پر اس کی غضب میں ہو عین
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۸).

شور شارُو کا سر ہو شوق کوں
دل کی بٹی بت جلاوے ذوق سوں
(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۲۹۰). [ف].

شارَہ (فت ر) امذ.
منقش پگڑی ، شار ، شارہ ہندوستان کی پگڑی ہے جس کو اہل ہند چیرہ کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). [ف].

شارِیدَہ (ی مع ، فت د) صف.
گرا ، پڑا ہوا.

نہیں مصرف کا باغ دہر میں جوں جوبیز شاریدہ
غنیمت ہے مجھے اس اپنی بیکاری کے جینے سے
(۱۸۳۳ ، مجالس رنگین ، ۸۹). [ف : شاریدن کا حاصل مصدر].

شاسْتَر (سک س ، فت ت) امذ.
۱. **ہندوؤں کی مقدس کتاب جو دیوتاؤں کی طرف منسوب ہے جس میں ہندو دھرم کے اصول و قوانین اور فلسفے وغیرہ کی باتیں لکھی ہوتی ہیں. میمانسا ، نیائے ، ویشیشک ، پاتنجل ، سانکھیہ ، ویدانت وغیرہ.**

کہیں شاستر بید پوران
ایک مان ایکی پچھان
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۹۲).

رات دن انجھواں سیں اپنے شاستر کرتا ہے تر
اے برہمن دیکھ تجھکوں ید غواں بجنوں ہوا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۴). پنڈت رام سیتھی صاحب نے ، جو بڑے رشاعی تھے ، نرنکار کا نام لے کر شاستر کا آرتھ کیا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۷). اس سے بہتر بیان حسن نسواں کے بلند معیار ... کا خود شاستروں میں موجود نہ ہوگا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۳۲) . سامعین کی استعداد کے مطابق چلبول کے دھوئیں میں خبریں اور اپنی اسکرپٹ گڑھ گڑھ کر سناتے ہیں ... جیسے شاستریں پڑھ رہے ہیں . (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۳۲). ۲. (مجازاً) **قانون ہنود ، قواعد و ضوابط.** کچہریوں اور عدالتوں میں شرع و شاستر پر کونسا پورا پورا عمل ہو رہا ہے. (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۳۳). حالانکہ ازروئے شاستر دس طرح کے مختلف وارث قرابات سلطنت ہو سکتے ہیں. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۱۰۷). ۳. (مجازاً) **کسی علم یا فن کی کتاب یا مدون ضابطہ.** فن مصوری کی دوسری تصانیف قرون وسطیٰ میں سب شاستر ہیں. (۱۹۳۲ ، ہندوستانی مصوری کا ارتقاء ، ۱۸). [س : शास्त्र].

ـــ اَرْتھ (ـــ فت ا ، سک ر) امذ.
علمی مباحثہ ؛ مذہبی مناظرہ ؛ قانونی دلائل. ندیا شانتی پور سے ایک بڑا پنڈت یہ بچار کر آیا کہ کروبی سے شاستر ارتھ کروں. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۶۵). [س : शास्त्रार्थ].

شاسْتَراً (سک س ، فت ت ، تن ا بفت) م ف.
شاستر کے مطابق ، قانون کی رو سے. کوئی ہندو شاستراً شادی دوسری کرنے سے مانع نہیں ہے. (۱۸۸۲ ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۳۰۰). [شاستر + اً ، لاحقۂ تمیز].

شاستری (۱) (سک س ، فت ت) امث.
۱. **سنسکرت زبان.** تمام پستک گور بزبان شاستری ، جس میں وہ دراصل لکھی گئی ہے اور ایک حصّہ دوسرے راماتن کا پورب میں چھاپا گیا ہے ؛ (۱۸۵۸ ، وقائع راجندر ، ۲) . ۲. **ہندی (سنسکرت رسم الخط ، سنسکرت حروف).** سکھوں کا گرنتھ گور سکھی میں تحریر ہوتا ہے اور انکا گرنتھ شاستری میں. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۴۲۸). وہ ستون آہنی جس کو کیلی کہتے ہیں وہ نصب ہے اور اس پر بخط شاستری کچھ عبارت کندہ ہے.(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۵۵). ۳. **سنسکرت کی ایک علمی سند جو باقاعدہ امتحان کے بعد دی جاتی ہے.** یہی تو وہ لڑکی ہے ، جس نے اب کے شاستری کا امتحان پاس کیا ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۲۴). اورینٹل کالج لاہور سے جو امیدوار کامیاب ہوئے انکی تفصیل درج ذیل ہے ، شاستری ۱۰ ، مولوی فاضل ۸ .... (۱۹۷۵ ، مسلمانان پنجاب کی تعلیم ، ۱۸۳).
[س : शास्त्रीय].

شاستری (۲) (سک س ، فت ت) صف.
شاستروں کا عالم ، پنڈت ؛ برہمنوں کا ایک گروہ ؛ ہندو قانون کا عالم. پرانشچت کی خوب کہی آپ نے شاستری جی . (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۹). [س : शास्त्री].

شاسک (فت س) امذ.
حکمراں ، بادشاہ ، منصف (پلیٹس). [س : शासक].

شاسن (فت س) امذ.
حکومت ، حکمرانی ، نظم ، حکم ، مستقل ؛ عطیہ. تو ہی بتا یہ شودر کیا کریں کیا اونچوں کا جب شاسن ہو اس بھیڑ میں کیسے درشن ہو. (۱۹۳۷ ، دونیم ، ۱۵۵).

کوئی لاٹھی پیسہ شاسن دھن والوں کے لاکھ سہارے
وقت پڑے پر کس کو پکاریں جنم جنم کے بھوک کے مارے

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۳۰). [س : शासन].

---پتر (---فت پ ، سک ت) امذ.
ایک تانبے کا تختہ یا پتر یا کاغذ وغیرہ جس پر ایک اشتہار یا اعلام لکھا جائے یا مشتہر کیا جائے یا چسپاں کیا جائے (اردو قانونی ڈکشنری ؛ پلیٹس). [شاسن + پتر (رک)].

شاستا (سک س) ف م.
اصلاح کرنا ، صحیح کرنا ، پاک کرنا ؛ سزا دینا (پلیٹس). [س : شاس + ستو शास (ति)].

شاسیہ (سک س ، فت ی) صف.
محکوم ؛ (کنایۃً) غلامی کی نشانی وغیرہ. ہاتھی کے آگے غلام اور مملوک پیادہ پا چلتے ہیں ، ان میں سے ہر ایک کے سر پر جالی ٹوپی یعنی شاسیہ ہوتی ہے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۵۷). [س : शास्य].

شاش (۱) امث.
پگڑی یا پٹکے میں استعمال کیا جانے والا کپڑا ، ململ کا کپڑا ، ململ. شاش (یعنی پٹکے) کی ایک قسم سرہند بنگال میں تیار ہوتی ہے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۹۱). [مقامی].

شاش (۲) (فت ش) امذ.
پیشاب ، مُوت ، بول ، ادرار ، کمیز.

بے مروت سفیہ مؤتفلر
قابل صد ہزار شاش و تراش

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۴۶). [ف].

شاش (۳) امذ.
سانس ؛ دم. شاش ، ساس ، تنفس. (۱۹۸۲ ، پراچین اردو ، ۲۸). [رک : سانس].

شاشا امذ.
پیشاب. اپنے آقا کے منہ میں شاشا کرتے رہو. (۱۸۳۶ ، قصۂ اگرگل ، ۳۶). شاشا نے زور کیا ، دھار دھوتی کا قلعہ بانکھتی پھاندتی سیدھی تھالی میں « رقص مرتعش » دکھلانے لگی. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۹ : ۳). [شاش (۲) + ا ، (زائد)].

شاشنگ (فت ش ، غنہ) امذ.
ایک قسم کا باجا ؛ رباب ، سارنگی.

سُنا ہے روتے ہیں بت آج ان کی فرقت میں
گھروں میں بجتے تھے کل جن کے بربط و شاشنگ

(۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۶ ، ۱۳ : ۳). [رک : سارنگی].

شاشہ (فت ش) امذ =شاشا.
پیشاب ، مُوت ، بول ، کمیز ، ادرار.

آبرو میں تمہیں ہے معطی خوش
وہ پیاسا ہوا ہے شاشے کا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۱) . بس اے شمس الدین غول اب شاشہ کرنا موقوف کر. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۵۷۳).
باز آئیے ہم ایسے جلسوں سے سرشار کرو انصاف ذرا کس طرح بھلا انساں ہو کر « شاشہ » سے نہائیں ہولی میں (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۸ : ۹) . [شاش (۲) + ہ ، (زائد)].

---خطا ہونا محاورہ.
پیشاب خطا ہونا.

پلاٹی گر مسلماں نے بھی اک ڈانٹ
خطا ہو گا سہائے جی کا شاشا

(۱۹۳۸ ، چمنستان ، ۱۹۰).

شاشیہ (کس ش ، شد ی بفت) امث.
ململ ، باریک سوتی کپڑا. شاشیہ کی نہایت کامیاب اور منظم صنعت ... کو ایسی شکل دینے میں کامیاب ہو گئے کہ " امین الشواشۃ " قانوناً امین تجارت بن گیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۴۷). [مقامی].

شاطِر (کس ط) صف.
۱. شطرنج باز ، کھلاڑی ، استاد.

اے شاطر زمانہ تصدق ہو پیلِ چرخ
شطرنجِ عشق میں ترے گھوڑے کی چال کے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۹). تم اناڑی شاطر ہو حریف اور چال سوچ لے گا. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۸۱).

شاطرِ گردوں نے دو چالوں میں ان کو زچ کیا
کر بیٹھے تھے جو بساطِ عمرِ فانی پر گھمنڈ

(۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزل ، ۹۱). **۲. چالاک ، مکّار ، عیّار ، چالباز.** بڑا کاہن شاطر اپنے علم میں ماہر تھا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۱) . نازک لمحات ، مقابلے پر صاحبِ جبروت اور شاطر حکومت ... دشواریاں ایسی کہ حوصلوں کو بھی پسینہ آ جائے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۶۰). **۳. چور ؛ گرہ کٹ ؛ جاسوس.** خواجہ کے شاطر نے اسے آگے بلایا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۳). میرا منصب یہ نہیں کہ ایک ایسی کتاب کی نسبت جس کا موضوع فنِ شطرنج بازی ہو اس کے مضمون کی حیثیت سے چون و چرا کر سکوں کیونکہ یہ درحقیقت ایک ماہر و مشاق شاطر کا کام ہے. (۱۹۰۱ ، مقالات حالی ، ۲ : ۱۴۸).
۴. حیلہ ساز ؛ شوخ ؛ بے باک.

چمکتے آئے ہیں شاطر کسی جزیرے سے
تم اپنے شہر کو بدلو نہ ان کے پیرے سے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ۴ : ۶۸). وہ ذاتی طور پر اپنے سیاسی حریف میاں ممتاز دولتانہ کی طرح ذہین ، شاطر اور سیاسی جوڑ توڑ کے ماہر نہیں تھے. (۱۹۸۶ ، پاکستان میں مسلم لیگ کا دورِ حکومت ، ۱۰۷). **۵. ماہرِ فن ؛ لائق.** انگریز بڑا شاطر حکمران تھا اور دفتری کام کاج اور فائل بندی میں بے مثال مہارت رکھتا تھا. (۱۹۸۹ ، اردو نامہ ، لاہور ، مئی ، ۹). **۶. پسندیدہ ، گوارا ، وہ شخص جو کسی پر بار نہ ہو ؛ (کنایۃً) محبوب ، ہمدرد.**

درد سے محفوظ ہوں درماں سے مجکو کام کیا
بارِ خاطر تھا مری سو یار شاطر ہو گیا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۳). اور جو کچھ تامل ہو تو بار شاطر نہ بار خاطر ، بہت نہیں بارا ہوں. (۱۸۶۳ ، انشاء بہار بے خزاں ، ۹۸). میں یار شاطر ہوں یہ نہیں چاہتا کہ بار خاطر ہوں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳۷). بہت سی اخلاقی کمزوریوں نے بھی ان کو گھیر رکھا تھا ، لیکن تھے بڑے زمانہ ساز اور شاطر . (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۳۰). **۷. ایلچی ، پیغام بر ، دوڑ بھاگ کرنے والا ، قاصد ، ہرکارہ.**

ہو ہا اس شاطر سگل کر سلام
چلے واں تی توکھنڈ دھونڈتے تمام

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۸۷).

ایسے منے ایک شاطر آیا
او نان اوٹھان خاطر آیا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶۲).

جو کیا ہے ان دونوں ضدوں کو عین یک دگر
عرصۂ عرفاں میں خنگِ فہم کو شاطر کیا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۰). [ع].

شاطِرانَہ (کس ط ، فت ن) صف ؛ م ف.
شاطر (رک) سے منسوب . برطانیہ کی بساطِ سیاست پر ایک شاطرانہ چال بنیاد ہے شاہانِ اودھ کے وجود کی . (۱۹۲۳ ، مذا کرات نیاز ، ۱۲۷). غرض وہ سب کچھ کر گزرتا ہے جو خود ... اپنی شاطرانہ کامیابی پر مسرور ہوتا. (۱۹۸۶ ، حیات سلیمان ، ۳۸۰). [شاطر + انہ ، لاحقۂ تمیز و صفت].

شاعِر (کس ع) صف مذ.
۱. شعر کہنے والا ، وہ شخص جو کسی جذبے ، خیال ، واقعے یا حادثے وغیرہ کو موثر انداز میں نظم کرے.

کہ مکتب میں شہ بیٹ سب دیس بیس
ہوا عالم و شاعر و خوش نویس

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۳).

مگر شاعروں سے جو صحبت ہوئی
سو نظم مائل طبیعت ہوئی

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۲). یہ آج کل کا وہ مروج طرز نقد ہے جس میں ناقد ادیب و شاعر سے تقریباً بے نیاز ہو کر صرف اپنی جانب متوجہ رہتا ہے. (۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۷). میں نے انھیں یاد دلایا کہ میں نہ غزل گو ہوں ، نہ شاعر ، نہ ناقد. (۱۹۸۷ ، اک عشرِ خیال ، ۱۰۱). **۲. (نفسیات) دماغ کے وہ حصے جن میں وقوف کی صلاحیت ہوتی ہے ، صاحبِ شعور ، حسّاس.** کیا کُل شعور اسی قدر ہوتا ہے جس قدر کہ اس کو قشر کی فعلیت کے ساتھ ہوتا ہے یا اس کے ادنیٰ مرکز بھی شاعر ہوتے ہیں . (۱۹۳۷ ، اصول نفسیات (ترجمہ) ، ۱ : ۷۷). گویا ہم وجودِ محض کو شاعر یعنی شعورِ کامل قرار دیتے ہیں. (۱۹۷۳ ، تاریخ اور کائنات ، میرا نظریہ ، ۲۹). [ع].

---اَزَل کس اضا(---فت ا ، ز) امذ.
(کنایۃً) خُدا. اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھا ، صرف شاعرِ ازل تیرے کلام کی داد دے سکتا ہے. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۳۱۳). [شاعر + ازل (رک)].

---اِنْقِلاب کس اضا(--- کس ا ، سک ن ، کس ق)امذ.
وہ شعر کہنے والا جو اپنی شاعری کے ذریعہ عوام الناس کے خیالات میں تبدیلی لا سکے.

شاعرِ انقلاب بن بیٹھے
لو فضیلت مآب بن بیٹھے

(۱۹۳۵ ، نبضِ دوراں ، ۱۳۵). [شاعر + انقلاب (رک)].

---بِالذّات کس صف(--- کس ب ، غم ا ، ل ، شد ذ) امذ.
(نفسیات) **شعور کی کیفیت کا مالک ؛ خود آگاہ ؛ بجائے خود ذی شعور ؛ ذمہ دار.** ہم میں تفصیلات و جزئیات کی جو سوجھ بوجھ ہے ... انھی جزئیات کے شاعر بالذّات ہو جانے کا نام ذہن ہے. (۱۹۶۶ ، افکار حاضرہ ، ۵۳). [شاعر + ب (حرف جار) + رک : ال (ا) + ذات (رک)].

---غَرّا کس صف(---فت غ ، شد ر) صف.
بزعم خود بڑا شاعر بننے والا ؛ بڑا شاعر ؛ اُستاد فن شاعری.

گو پست ہے زمین سحر ہو غزل بلند
پڑھتے ہیں شعر شاعر غرّا کے سامنے

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۱۰۳). التماس کیا کہ ہمارے شاعر غرّا فردوسی نے شاہ نامہ تصنیف کیا ہے . (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۳۵). ایک شاعر غرّا نے اس طائفے کی اور بھی ملامت کی ہے اور یہ صلاح نیک دی ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴۶۲).

بے ربطی و تکرار عمل عیب سخن ہے
فن ندرت و ابداع ہے اے شاعر غرّا

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۲۳۹). [شاعر + غرّا (رک)].

ـــ گر (ـــ فت گ) صف مذ.
اُستادِ فن شاعری ، شعر و شاعری کی تعلیم دینے والا. سید عابد علی اپنے زمانے کے بے مثال معلم ، شاعر ، شاعرگر ، نقاد ، نقادگر ... اور موسیقی کا شیدائی . (۱۹۷۹ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۳۰۲). [شاعر + گر ، لاحقۂ فاعلی].

شاعِرات (کس ع) امث ، ج.
شاعرہ کی جمع ، شاعر عورتیں. شاعرات کے ان تمام تذکروں میں دو باتیں خصوصیت کے ساتھ مشترک ہیں. (۱۹۳۴ ، تذکرہ شاعرات اردو ، ۱۳). شاعرات اور افسانہ نگار جو اپنے شوہروں سے اپنے شاعر دوستوں کی دوستی استوار کر کے ہی ان سے مل سکتی تھیں . (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۳۹). [شاعر + ات ، لاحقۂ جمع].

شاعِرانَہ (کس ع ، فت ن) م ف ؛ صف.
شعر و شاعری سے متعلق ، شاعر کی طرح ، شاعری سے نسبت رکھنے والی، خلاف حقیقت. میلاد شریف جس میں تکلفات شاعرانہ و منشیانہ کو ... دخل نہیں دیا گیا. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۱). سنگدیپ کی دلچسپ شاعرانہ وطنیت ملک محمد جائسی کی مثنوی سے لے کر دختر ہمیر سنگھ چوہان سے منسوب کر دی. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۲۸). بائبل کی نثر شاعرانہ تھی ، جو قدیم انگریزی اور رومن نثر سے مختلف تھی. (۱۹۸۳ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۳۲). [شاعر + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

ـــ تعلّی (ـــ فت ت ، ع ، شد ل) امث.
(ادبیات) حقیقت سے بعید دعویٰ، شاعرانہ جواز ، بڑائی کا دعویٰ، شاعرانہ بڑائی. جو اعتراضات خود تذکرہ نگاروں کی طرف سے وارد کئے گئے ہیں ، وہ عموماً رشک و رقابت ، معاصرانہ چشمک ، شاعرانہ تعلی اور علاقائی تعصبات کا نتیجہ ہیں. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۱۸۹). [شاعرانہ + تعلی (رک)].

ـــ چشمک (ـــ فت چ ، سک ش ، فت م) امث.
ہم عصر شاعروں کے درمیان باہمی طنز و نکتہ چینی ، شاعروں کی آپس کی نوک جھونک ، چوٹیں. سائلی مرحوم ہمہ گیر طبیعت رکھتے تھے ... شاعرانہ چشمک اور معرکہ آرائی میں بھی وہ کبھی پیچھے نہیں ہٹتے ... ان کے بے شمار شعر سینہ بہ سینہ چلے آتے ہیں. (۱۹۷۷ ، سائلی احمد علی ، ۲۸). [شاعرانہ + چشمک (رک)].

ـــ نثر (ـــ فت ن ، سک ث) امث.
مُرصّع و مسجّع نثر جس پر شاعری کا گمان ہو ، ایسا کلام جو موزوں نہ ہو لیکن اس کا انداز یا لہجہ شاعرانہ ہو ، انشائے لطیف ؛ شاعرانہ عبارت. جس کو شعر منثور یا شاعرانہ نثر کہتے ہیں . (۱۹۲۹ ، نیاز فتح پوری: شخصیت اور فکر و فن ، ۱۸۵). وہ نثر جس میں تخیّل اور جذبات کی فراوانی ہو شاعرانہ نثر کہلاتی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۸). [شاعرانہ + نثر (رک)].

شاعِرُلا (کس ع ، ضم ر ، شد ل) امذ.
کسی شاعر کے لیے کلمۂ تحقیر ، کمتر درجے کا شعر کہنے والا ، شاعر کی دُم. سودا نے ایک جگہ شاعر کو حقارت سے شاعرلا لکھا ہے. (۱۹۰۳ ، اردو قواعد ، مولوی عبدالحق ، ۹۰). [شاعر + لا ، لاحقۂ تحقیر].

شاعِرَہ (کس ع ، فت ر) صف مث.
خاتون شاعر ، شاعر عورت. سلیمہ بیگم ... شاعرہ تھی ، مخفی اس کا تخلص تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۶۴۷).

روشن چراغِ بزمِ سخن جس کے دم سے تھا
مشہور تھی جو شاعرۂ فیض ترجمان

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۸۲). فارسی شاعری کی تاریخ کی پہلی شاعرہ رابعہ بنت کعب خضراری ، وہ شاعرہ ہے جس نے شاعری کی مختلف اصناف میں اپنی استادی کا لوہا منوا لیا ہے. (۱۹۷۵ ، انداز بیان ، ۲۲۱). [شاعر + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شاعِری (کس ع) امث.
فنون لطیفہ کی ایک لطیف شاخ ، شعر کہنا ، شاعر کا کام ، نظم یا غزل کہنا ، وہ منظوم ادب پارہ جو ردیف ، قافیہ اور بحر کے التزام یا بغیر اس کے جذبات و احساسات کی ترجمانی کرتا ہو ، تصنیف کرنا.

سند یوں ہنر پروری کا ہے شہ
نہ یاں جھوٹ کچھ شاعری کا ہے شہ

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۷).

شہ کی مداحی کا ہے فخر تقی کو یاراں
نہ دمِ شاعری نہ دعوئے استادی ہے

(۱۷۱۳ ، بیاض مراثی (مرثیہ تقی) ، ۱۹). شعر و شاعری ، انشا پردازی میں عدیم العدیل فقیدالمثال تھا. (۱۸۹۰ ، فسانہ دلفریب ، ۳۲). فارسی شاعری عرب کی دست پرور ہے. (۱۹۰۸ ، مقالات شبلی ، ۲ : ۹۳). احمد فراز نے اردو میں مزاحمتی شاعری پر تقریر کرتے ہوئے اپنے خاص انداز میں ... شاعروں کے بارے میں بتایا. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۷۸). [شاعر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کَرْنا محاورہ.
باتوں کو بڑھا چڑھا کر کہنا ، مبالغہ سے کام لینا ، جھوٹ بولنا (مخزن المحاورات).

شاغِل (کس غ) صف.
۱. کسی کام میں مشغول ، مصروف ؛ متوجہ ؛ کسی کام میں لگا ہوا ؛ شوق اور لگن میں مبتلا.

حذر کرتے ہیں شغلِ عاشقی سے وہ جو عاقل ہیں
پری رُویوں کے اکثر عشق کا شاغل ہے دیوانا
(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۶۲)۔
دل شاغل ہے مرا محو خیالِ رخ و زلف
رات دن رہتا ہے اس شغل میں مشغول پڑا
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۵)۔ ۲۔ (أ) خدا کے کسی نام کا ورد کرنے والا ، خدا کے ذکر و اذکار میں مصروف۔
گوشۂ خلوت میں کر جاگہ مرا
تا رہوں میں روز و شب شاغل ترا
(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۶ : ۸۹)۔
دریدر و رسوا و عاشق ، شاعر ، شاغل ، کامل میر
کہ کعبے میں دیر میں کبھی کیا کافر حرمانی ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۳۲)۔ چونکہ آپ شاغل و کاسب ہیں ، لہٰذا دعا کیجیے کہ بارش میں تخفیف ہو۔ (۱۹۰۶ ، حیات ماہ لقا ، ۲۰)۔ بعض ان میں سے تہجد گزار اور ذاکر و شاغل بھی نکلیں گے۔ (۱۹۷۳ ، بینات ، کراچی ، ۳۰)۔ (أأ) کسی اچھے کلمے کا ورد کرنے والا ؛ وظیفہ پڑھنے والا ؛ نام جپنے والا۔ رات و دن ذکر حبیب میں شاغل۔ (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب ، ۳۵)۔
طلبِ دوست کے صدقے کہ زباں کو دن رات
دوست کے نام کی تسبیح میں شاغل دیکھا
(۱۹۱۸ ، معارف جمیل ، ۲۰)۔ [ع]۔

شاغِلی (کس غ) امث۔
شغل رکھنا ؛ شغل۔
من حیث ذات کلّ خلائق ہے عین حق
ہر شے میں اوس کو دیکھ کے رکھ اس سے شاغلی
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۹۳)۔ [شاغل + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

شافا امذ۔
(جراحی) رک : **شافہ** (ماخوذ : ا پ و ، ۷ : ۱۲۹)۔[شافہ (رک) کا متبادل اِملا]۔

شافات امذ ؛ ج۔
شافہ (رک) کی جمع۔ یہ عمل ہم لصقات ، مرہموں ، شافات ، کاوی سلائیوں وغیرہ کے تیار کرنے میں استعمال کرتے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۱۶)۔ [شافہ + (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

شافِع (کس ف) صف مذ۔
سفارش کرنے والا ، مددگار ؛ بخشش کے لیے سفارش کرنے والا ؛ یہ لقب نبی کریم سرور کائنات سرکار دو عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔
کیا دور جو بخشش پہ کریں نازِ جرائم
جس روز کہ شافع ہو تو اعمالِ اسیر کا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳)۔
شفیع جمجمہ عیسیٰ ہوتے ہیں
مرے شافع محمد مصطفےٰ ہیں
(۱۸۷۳ ، قصۂ شاہ جمجمہ ، ۱۰)۔ طلب اجازت کی درخواست بھیجنے کے بعد شافع اور مشفوع دونوں ... جواب کے منتظر کھڑے ہیں۔ (۱۹۶۲ ، سیرت سرور عالم ، ۲ : ۳۱۷)۔ شافع ... شفاعت کنندہ اور امام شافعی کا لقب۔ (۱۹۸۷ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۱۷)۔ [ع]۔

---المُذْنِبِین(---ضم ع ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک ذ ، کس ن ، ی مع) امذ ؛ --شافع مذنبین۔
گناہگاروں کی بخشش کی شفاعت کرنے والا ؛ مراد : رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
یہی نامور سیدالمرسلین
کہ آخر ہے وہ شافع المذنبین
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰)۔
رسول خدا سیدالمرسلین قیامت کے دن شافع المذنبین
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۰۸)۔
اے شافع مذنبین بغفار
کرتا ہوں یہ راست راست گفتار
(۱۸۸۶ ، کلیات اردو ، ترکی ، ۷۷)۔ [شافع + رک : ال (۱) + مذنب (رک) + ین ، لاحقۂ جمع]۔

---اُمَّت کس اضا(---ضم ا ، شد م بفت) امذ۔
اُمت کی بخشش کی سفارش کرنے والا ؛ مراد : حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔
تو بندہ صالح ہے تو ہم صادق الاقرار
تو شافع امت ہے تو ہم راحم و غفار
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۴۴)۔
تیری خدمت میں شافعِ امت
عرضِ حاجت کی کچھ نہیں حاجت
(۱۹۲۳ ، نذیر ، مجموعہ نظم بے نظیر ، ۲۳)۔[شافع + امت (رک)]۔

---حَشْر کس اضا(---فت ح ، سک ش) امذ۔
اکٹھا ہونے کے دن یعنی روز قیامت بخشش کی سفارش کرنے والا ؛ مراد : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
شافع حشر، خیرالبشر او بادشاہ آخرزماں
(۱۷۸۱ ، چار کرسی ، ۴۹)۔
درود آل پر اس کے ہر صبح و شام
وہ ہے شافع حشر خیرالانام
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۶۱)۔ [شافع + حشر (رک)]۔

---روزِ جزا/مَحْشَر کس اضا(---و مع ، کس ز ، فت ج/فت مع م ، سک ح ، فت ش) امذ۔
قیامت کے دن بخشش کی سفارش کرنے والا ؛ مراد : حضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔
وہی پھر راہ دکھلانے امین الدین ہو آیا
او شافع روز محشر میں او ساقی حوضِ کوثر میں
(۱۶۸۸ ، معظم ، د (ق) ، ۷)۔
مخبر صادق ہو تم اور حضرت خیرالورا
سروش پر دوسرا اور شافعِ روزِ جزا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۱۱)۔

اس رسالت کے مصدر پہ لاکھوں سلام
شافعِ روزِ محشر پہ لاکھوں سلام
(۱۹۸۳ ، میرے آقا ، ۱۵۵) ۔ [شافع + روز (رک) + جزا (رک) / محشر (رک)] ۔

۔۔۔ عِصیاں کس اضا(۔۔۔کس ع ، سک ص) امذ.
گناہوں کی بخشش کرانے والا.
محشر میں تہی دستیٔ اُمّت کا گلہ کیا
کیا کم ہے کہ وہ شافعِ عصیاں ہے ہمارا
(۱۹۲۷ ، معراجِ سخن ، ۹۰). [شافع + عصیاں (رک)].

۔۔۔ قیامَت کس اضا(۔۔۔فت ق ، م) امث.
روزِ حساب سفارش کرنے والا/والی.
رہیں خیرالنسا شافعِ قیامت
وہ بخشا کر لیوینگی اپنی امت
(۱۵۹۱ ، قصۂ گل و صنوبر ، عاجز ، ۵).[شافع + قیامت (رک)].

۔۔۔ مَحشَر کس اضا(۔۔۔فت مع م ، سک ح ، فت ش) امذ
قیامت کے دن گناہوں کی بخشش کے لیے شفاعت کرنے والا.
شافعِ محشر کا یاں دیکھو جمالِ نقش ہا
تا پیے خوابِ عدم میں بھی خیالِ نقشِ پا
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱). شافعِ محشر قیامت کے دن نارِ جہنم سے بچائیں گے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۲۲) . [شافع + محشر (رک)].

۔۔۔ مُشَفَّع کس صف(۔۔۔ضم م ، فت ش ، شد ف بکس)امذ
سفارش کرنے والا ؛ شفاعت کیا ہوا.
یہی ہے قول اس محبوبِ رب کا
کہ میں شافعِ مشفع ہوں سب کا
(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۵۸۸). [شافع + مشفع (رک)].

۔۔۔ یَومُ الحِساب کس اضا(۔۔۔ولین ، ضم م ، غم ا ، سک ل ، کس ح) امذ.
اعمال نامے کے حساب کتاب کے دن بخشش کرانے والا.
یا علی یا ایلیا یا بوالحسن یا بوتراب
حقِّ مشکل سرورِ دیں شافعِ یوم الحساب
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۹۵).
اندیشۂ گناہ ہے مجھ کو نہ خوفِ حشر
مدّاح ہوں میں شافعِ یوم الحساب کا
(۱۸۹۳ ، زیبا (بخدمت علیؑ)، مرقع ، ۱).
روزِ محشر پیشِ حق وہ شافعِ یوم الحساب
ہم گنہ گاروں کا حامی بےگماں ہو جائے گا
(۱۹۳۰ ، مشور ، ۳). [شافع + یوم (رک) + رک : ال (۱) + حساب (رک)].

شافِعی (کس ف) امذ.
۱. اہلِ سنت والجماعت کے چار اماموں میں سے ایک امام ابو عبداللہ محمد بن ادریس شافعی ، حدیث و فقہ کے امام اور **مسلک شافعیہ کے بانی ہیں.** شافعی ... جو تیسرے مذہب فقہ کے بانی تھے اہلِ حدیث کے گروہ میں شمار کئے جاتے ہیں. (۱۹۲۷ ، تاریخ فلسفۂ اسلام ، ۳۶) . ۲. **امام شافعی کے مسلک کا پیرو ، امام شافعی کے اجتہاد کی پیروی کرنے والے.** ای ظاہر کے دیکھن ہارے کہتے ہیں کہ ہمیں ہی شافعی تھے ہور حنفیہ تھے. (۱۵۸۲ ، جانم ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۲۶۹). اس مسئلہ میں چند دنوں کے لیے میں شافعی بن گیا تھا ، جن کے ہاں ہر طرح کا ذبیحہ جائز ہے . (۱۸۹۲ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ۱۳).
حنفی ہیں نہ مالکی ، نہ ہمیں
حنبلی سے نہ شافعی سے غرض
(۱۹۲۳ ، کلیات حسرت موہانی، ۲۱۳). امام بخاری مذہباً شافعی تھے ، اور بعض نے کہا وہ مجتہد تھے. (۱۹۷۶ ، مقالات کاظمی ، ۲۳۷). ۳. **امام شافعی کے مسلک کی طرف منسوب.** علمائے مذہب جعفری و فضلاً حنفی و شافعی شیر و شکر کی طرح ملے رہتے تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۵۲۰). ہمارے صوفی نے مذہب صوفیہ سے اس جواب میں صاف گریز کیا ہے اور حنفی ، شافعی ، مالکی ، حنبلی کی طرف آجھکا ہے. (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت ، حیات طیبہ ، ۱۱۵). شافعی فقہ پر ہندوستان میں دو کتابیں لکھی گئی تھیں. (۱۹۵۳ ، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ، ۳۵). [شافع + ی ، لاحقۂ نسبت].

شافِعِیَّت (کس ف ، ع ، شد ی بفت) امث.
شافعی مسلک کا رنگ یا اثر یا پیروی. مشکوٰۃ پر شافعیت کا رنگ زیادہ ابھا کر محسوس ہوتا ہے.(۱۹۵۳ ، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ، ۲۸۵). [شافعی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شافِعِیَّہ (کس ف ، ع ، شد ی بفت) صف.
شافعی مسلک کے پیرو. شیخ امام رضی الدین قزوینی جو گروہ شافعیہ کے پیشوا خیال کیے جاتے ہیں. (۱۸۹۸ ، مضامین سلیم ، ۲ : ۳۵). [شافعی + یہ ، لاحقۂ نسبت].

شافَہ (فت ف) امذ.
دواؤں میں لت پت کی ہوئی روئی یا کپڑے کی بتی جو زخم میں اور فرج میں رکھی جاتی ہے نیز دوا یا صابون کی بتی جو قبض دور کرنے یا پاخانہ لانے کے لئے مقعد میں رکھی جاتی ہے.
دیا صابون کا رکھ شافہ بنا کر
کہ پیشاب اس سے بھی ہوتا ہے کھل کر
(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۲۲). اگر بلوط کے سیاہ دانے کوٹ کر شراب عتیق میں گوندھیں اور عورت شافع لسے ہرگز حیض سے نہ ہو گی. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۲). دافع و کاسر ریاح شافہ عضوِ کے نفخ کو دور کرنے کے لئے . (۱۹۲۳ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۲۳۲). [شیاف (رک) کی تصحیف].

شافی صف.
۱. **شفا دینے والا ، تندرست کرنے والا ؛ مُراد : اللہ تعالیٰ ، خداوند عالم کا صفاتی نام.**

عاقلوں کے واسطے کافی ہے یہ
ہر مرض کے واسطے شافی ہے یہ
(۱۷۸۳ء ، مثنویات حسن ، ۱ : ۱۳۵).
گو میر کہ احوال نہایت ہے سقیم
کہتے ہیں اسے شافی و کافی و حکیم
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۰۹۱).
پھر غضب یہ کہ حفاظت کو بھی ناکافی ہے
کہتی ہوں اوپری دل سے کہ خدا شافی ہے
(۱۹۲۲ء ، ق ر غ ش ، فردوس تخیل ، ۱۳۸). شافی ، شفا دینے والا . (۱۹۸۴ء ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۱۹).
۲. **سنبھالنے والا ، ٹھیک کرنے والا .**
دیکھیں ہیں اس کے اور جو ہم ہوتے ہیں سقیم
یاں کا وہی ہے شافی و کافی وہی حکیم
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۳۳۵).
اپنا سے کیا مغلوب استبداد کو جس نے
جو بن کی شافی آزاد تہذیب جدید آیا
(۱۹۳۷ء ، کاروان وطن ، ۲۴۳). ۳. **تسلی بخش ؛ مکمل ؛ پورا ؛ اطمینان بخش.** درمیان ملاو اعلیٰ کے چند مسائل میں گفتگو تھی اور جواب شافی حاصل نہیں ہوتا تھا . (۱۸۵۵ء ، مرغوب القلوب ، ۳۹). ان میں بہت سے اعتراضات تفسیر کی کتابوں میں مذکور ہیں لیکن جوابات جو دئیے ہیں وہ شافی نہیں . (۱۹۰۳ء ، الکلام ، ۱ : ۱۱۵). یعقوب سوہانی میں زیادہ بالغ نظری ہے اور انھوں نے نظم کر کر بعض اعتراضات کا شافی جواب لکھا ہے . (۱۹۸۹ء ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۱۹). [ع].

ـــ حقیقی کس صف (ـــ فت ح ، ی مع) امذ.
فی الواقع تندرستی بخشنے والا ؛ مراد : خداوند عالم جو شفا بخشنے والا ہے. بعد کتنے دنوں کے شافی حقیقی نے شفا دی . (۱۸۰۳ء ، گنج خوبی ، ۱۱۰). شافی حقیقی نے اپنے حبیب کے طفیل میں اس تکلیف دہ مرض سے اسی وقت نجات دی ، جب سارے معالج جواب دے چکے تھے . (۱۹۰۰ء ، امیر مینائی ، ذکر حبیب ، ۵۸). [شافی + حقیقی (رک)].

ـــ مُطْلَق کس صف (ـــ ضم م ، سک ط ، فت ل) امذ.
اصل صحت دینے والا ؛ مراد : خداوند عالم. جناب والا ... عنایت نامہ آیا مزاج مبارک کی صحت سے شکر شافی مطلق کا سجدہ بجا لایا . (۱۸۶۸ء ، سرور (رجب علی) انشائے سرور ، ۲۵). شافی مطلق تو خدا ہے مگر اس کا فوراً استعمال شروع کر دینا چاہیے ، ایک معقول میعاد تک اس کو پینا چاہیے . (۱۹۰۱ء ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۳۶). شافی مطلق نے کرم فرمایا کہ یانی جسے تم میری آنکھوں کے لیے زہر سمجھ رہے تھے تریاق ہو گیا . (۱۹۸۵ء ، روشنی ، ۳۸). [شافی + مطلق (رک)].

ـــ و کافی (ـــ و مج) امذ.
تسلی بخش اور مکمل . کہتہ کے اندر آپ جو بات پوچھئے اس کا شافی و کافی جواب دیں گے . (۱۹۳۶ء ، دید و شنید ، ۲۸۹). [شافی + و (حرف عطف) + کافی (رک)].

شافِیَہ (کس ف ، فت ی) صف.
شفا دینے والی ؛ شفا بخش. سورۂ فاتحہ کے اسماء ، اس سورۃ کے متعدد نام ہیں ، فاتحہ ... شافیہ ... سورۃ الصلوٰۃ . (۱۹۱۱ء ، تفسیر القرآن الحکیم (مولانا نعیم الدین مراد آبادی) ، ۲). [شافی + ہ ، لاحقۂ صفت].

شاق صف.
۱. **دشوار ، مشکل ، سخت ، دوبھر.**
کیا کرے محراب سربازی میں سر رکھنا ہے شاق
دیکھ وہ شمشیر ابرو غیر کی طاقت ہے طاق
(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۲۰۱). دل میں آ کر اس کی خدمت میں مشرف ہوا پھر ریاضتیں سخت سخت عبادتیں شاق شاق بجا لایا . (۱۸۰۵ء ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۸۹). اوّل اوّل روزہ شاق ہوا . (۱۹۱۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۱۸).
یہ رات خسروِ دوراں پہ شاق گزرے گی
اِک اہلِ تیشہ ہے مختارِ خلوتِ شیریں
(۱۹۶۲ء ، پتھر کی لکیر ، ۵۲). ۲. **جو ناگوار گزرے ؛ بارِ خاطر ؛ بُرا محسوس ہونے والا ، طبیعت پر بار ہونے والا.**
کروں ہوں کشت میں جس کل زمیں پہ تخمِ امید
تو چرخ نیلوفری کو بھی سبز کرنا شاق
(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۲).
ہے دیدہ داغ تپِ عشقِ زلف میں یوں شاق
ہو جیسے گرمی کی راتوں میں ناگوار چراغ
(۱۸۷۲ء ، مظہر عشق ، ۹۰).
مردانِ راہِ حق نہیں کرتے تھے کوئی کام
جو انکے دشمنوں کے بھی دل پر ذرا ہو شاق
(۱۹۳۰ء ، اردو گلستان ، ۷۳). [ع].

ـــ گُزَرْنا محاورہ.
۱. **بُرا لگنا ، گوارا نہ ہونا ؛ تکلیف دہ ہونا.** سرور کو اپنے حبیب کی جدائی بہت شاق گزری . (۱۹۰۵ء ، مضامین چکبست ، ۱۱۹). کعب بن مالک کہتے ہیں کہ وہ زمانہ مجھ پر بڑا شاق گزرا پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کرلی . (۱۹۸۵ء ، روشنی ، ۲۹۳). ۲. **دوبھر ہونا ؛ پریشانی کا سبب ہونا.** خود ملازمان جمشید جلاد پر یہ امر شاق گزر رہا ہے . (۱۸۹۱ء ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۳۲۶). کسی خاندان کے مجبوروں کو اپنے مربی اور سرپرست کا مر جانا شاق گزرتا ہے . (۱۹۰۱ء ، حیات جاوید ، ۲ : ۴۷۴). اُردو کی یہ مقبولیت اور ہردل عزیزی ان ہندوؤں کو بہت شاق گزری جنھوں نے انیسویں صدی کے آغاز میں ہندو قومیت کی جارحانہ تحریکوں کو جنم دیا . (۱۹۸۸ء ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۱۹).

ـــ ہونا محاورہ.
دشوار گزرنا ؛ بُرا لگنا ؛ دشوار ہونا.
اگر تاج کا ہووے کبھی اتفاق (کذا)
تو وہاں بیٹھنا مجھ کو ہوتا ہے شاق
(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۳). خواجہ کو جدائی اسکی ازبسکہ شاق ہوئی ، بے اختیار ہو کر کوچ کیا . (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۱۳۰).

ہے شاق مجھ کو خلق میں جینا حسین کا
کیا شاد ہوں ہدف ہو جو سینہ حسین کا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹۱). یہ جواب صاف ہیڈ کلرک کو بہت ہی شاق ہوا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۳۶).

شاقُول (و مع) امذ.
(معماری) ایک ڈوری کے سرے پر بندھا ہوا لٹو جس کو لٹکا کر دیوار وغیرہ کی عمودی سیدھ دیکھی جاتی ہے نیز افقی طور پر تان کر چنائی کی سیدھ درست رکھی جاتی ہے ، ساہول ، سہاول ، پنسال. ایک ڈوری کہ جس میں شاقول ب کا لگا ہے ، یہ اتصال جسم کے لٹکاؤ وہ ڈوری مرکز ثقل پر سے گزرے گی. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۵۰). زاویہ کا راس وہ نقطہ ہے جو آلہ کے مرکز سے شاقول لٹکانے سے معلوم ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام ، ۲۸). اس کا طریقہ یہ تھا کہ ایک شاقول کو ایک پہاڑ کے قریب لٹکایا جائے. (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۱ : ۳۰۸). [ساہول (رک) کا معرّب].

شاقُولی (و مع) صف.
لٹکے ہوئے. یہ پتھر بالکل ہم سطح رکھے جاتے ہیں اور اس طرح پر کہ دیوار کے چہرہ پر شاقولی رہیں. (۱۹۴۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۳۱). [شاقول + ی ، لاحقۂ نسبت].

شاقّہ (شد ق بفت) صف.
سخت ، مشکل ، دشوار. عقوبت اور تعذیب اور تکلیفات شاقہ اختیار کرنا. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۱۳۲). چونکہ آپ گناہوں سے پاک کر دیے گئے تھے اس لیے آپ کو ریاضات شاقہ کی ضرورت نہ تھی. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۷۰). اس اخبار کو انہوں نے جس محنت شاقہ کے ساتھ چلایا ... وہ اردو صحافت کی تاریخ میں ایک یادگار مثال ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۸۱). [شاق + ہ ، لاحقۂ جمع تانیث].

شا ک (۱) صف.
شک کرنے والا.
اے سراپا نور تجلی وادیِ ایمن ہے تو
بولتا ہے ہر جہاں تیرے دہن میں شا ک ہے
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۳). خدا خوب جانتا ہے کہ اوس کا رسول مقبولؐ شا ک یعنی شک کرنے والا نہیں ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۳). [ع].

شا ک (۲) امذ.
سا گ ، ترکاری ، نباتات ، سبزی. بھگوت نے ٹوکنی لے کر دیکھا تو ایک پتا شا ک کا اس میں لگا پایا. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۱۰). شا ک ، تمام سا گوں میں برائیاں اور خرابیاں ہوتی ہیں وہ ہی بدن کو خراب کرتی ہیں اور بیماری کا موجب بنتی ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۹۵). [سا ک (رک) کا ایک املا].

شا ک (۳) امذ.
درخت سا گوان ، ساج ، لاط : Tectona Grandis ؛ طاقت ، بل ، زور ، شکتی ؛ سات اقلیم جزائر دنیا میں سے چھٹی اقلیم ؛ راجہ سالباہن سے منسوب دور؛ زمانہ یا عرصہ ؛ سمت (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [س : शाक].

شا کا امذ.
ہندوؤں کی جنتری کا ایک سنہ جسے راجہ سالباہن نے جاری کیا تھا اسے شا کھا بھی کہتے ہیں. اولاد بکرماؔ جیت سے ایک راجہ سلوان بڑا نامی ہوا، اس نے بجائے سمت بکرما جیت اپنا سمت جس کا نام شاستروں میں شاکا مشہور ہے مقرر کیا. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۷۷۵). [رک : شا ک (۳)].

شاکار امذ.
بیگاری ؛ بیگار. شاکار بے مزدوری کے مزدور کو کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). [ف].

شا کت (سک ک) صف.
شکتی دیوی کا معتقد یا پجاری ؛ طاقت ، قوت ، ہمت ، حوصلہ. اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کی شا کت بڑھ گئی اور جو خوف ان پر غالب ہو گیا تھا وہ دور ہو گیا. (۱۹۱۲ ، محاربات صلیب ، ۷۲). [س : शाक्त].

ـــــ مَت (ـــ فت م) امذ.
وہ مذہب جس میں شکتی دیوی کی پوجا کی جاتی ہے. شام بھٹا چارج شا کت مت کے پیرو تھے. (۱۸۱۰ ، ادیب ، جولائی ، ۳۰). [شا کت + مت (رک)].

شا کِر (کس ک) صف.
۱. شکر کرنے والا ، نیک برتاؤ اور اچھے سلوک پر کسی کے احسان کو ظاہر کرنے والا ، احسان مند ، شکر بجا لانے والا.
تج لٹاں کا ہے سدا عنبر سارا شا کر
لا ک حصے عنبر سارا تجے ہے بارا شا کر
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۱۸).
اس آن نہ شکر ہے نہ شا کر
اس ٹھان نہ ذکر ہے نہ ذا کر
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۸).
کسو کو فکر کوئی ذا کر ہے
کوئی صابر ہے کوئی شا کر ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۹). مصیبت پر صابر اور نعمت پر شا کر رہتے. (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم مرادآبادی ، ۳۵۶). شا کر، تعریف و ثنا کرنے والا. (۱۹۸۳ ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۱۶). **۲. صبر کرنے والا ؛ خواہش و ضرورت کے مطابق نہ ہونے پر بھی اظہار احسان کرنے والا.**
ہو عالم تو شا کر ہے گزران پر
وہ معبود شا کر ہے ایمان پر
(۱۶۸۵ ، معظم بیجاپوری ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۶۸).
لکھی ہے گی جو اور سو سب سہوں گی
نصیبوں کے لکھے پہ شا کر رہوں گی
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۲).

شاکر نہیں ہے آدمی یوں ہی اسی مدام
اندوہ حزن و دغدغۂ برد ہے سو ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۴۳). مسلمان شریف خاندان کی عورتیں جیسی نیک اور ایماندار اور خدا پر شاکر اور رنج و مصیبت میں صابر ہیں شاید تمام دنیا کی عورتوں سے سبقت رکھتی ہیں . (۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۴۲). [ع].

--- کو شکر مُوذی کو ٹکر کہاوت.
شاکر کو خدا کی طرف سے نعمتیں ملتی ہیں اور موذی کو تکلیفیں پہنچتی ہیں (نوراللغات).

شاکِلَہ (کس ک ، فت ل) امث ؛ ← شاکلۃ.
شکل ؛ طور طریق ؛ عادت ؛ خصلت. لغات قرآن میں شاکلہ کے ایک معنی طبیعت خلقت اور جبلت کے بیان کئے ہیں . (۱۸۹۵ ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۸ : ۱۶۲). [ع].

شاکی صف.
شک کرنے والا ، کسی ناروا سلوک یا بات کے خلاف بیزاری یا افسوس ظاہر کرنے والا ؛ شکوہ کرنے والا ؛ گلہ مند ؛ فریادی ؛ شکایت کرنے والا ؛ گلہ کرنے والا.

تجھ ہجر میں داماں و گریباں و زُہالاں
شاکی ہیں ہر اک رات مرے دیدۂ تر سوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۱). رعیّت پر تعدی اور سپاہ کے حق میں نادہندی شروع کی سردار تو اس کی بدسلوکیوں سے شاکی تھے ہی منحرف ہو گئے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۱۳).

قیامت بن چلا یہ فتنہ اور خاموش بیٹھے ہو
نہیں اے عالمانِ دیں میں تم سے بے سبب شاکی

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۶۶). شاعر نے یہ سنا تو زمانے کا بہت شاکی ہوا کہ سخن کی قدر دنیا سے اُٹھ گئی. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۳۲). [ع].

شاکیانَہ (کس ک ، فت ن) صف.
شکوہ سے بھرا ہوا ، شکایت آمیز. کلموں کے تقابل و تناسب وغیرہ کے بارے میں موصوف کا شاکیانہ لہجہ بھی قابل غور ہے. (۱۹۳۰ ، منشورات کیفی ، ۵۳). [شاکی + انہ ، لاحقۂ صفت].

شاکھا امث.
۱. **شاخ ، ڈال ، ٹہنی**. ابابشی اشوتھ برکش ... کی جڑ اوپر اور شاکھائیں نیچے کی طرف ہیں. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا ، ۳۱۳). ۲. **قسم ، نوع ؛ طرز**. دُکھ روپی اس کی شاکھا ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۳۰۴). مختلف مذاہب خاص خاص شاکھوں (جیسے اتریہ کوشتکی) کے ناموں سے مشہور ہوئے. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۳۵). ۳. **بازو ؛ جماعت ؛ فرقہ ؛ ذیل ؛ شق ؛ تقسیم ؛ جانور کے جسم کا کوئی بے حس حصہ ، جیسے سینگ** (پلیٹس). [شاخ (رک) کا محرّف].

شاکُھو (و مع) امذ.
بانسوں یا شہتیر کا بنایا ہوا ایک طرح کا عارضی پُل. دونوں ٹیلوں کے درمیان ایک شاکھو تھا ، پل کی قسم کی ایک چیز بانس کی بنی ہوئی. (۱۹۵۸ ، خون جگر ہونے تک ، ۴). [رک : ساکھو].

شاگِرْد (کس گ ، سک ر) امذ.
۱. **علم و ہنر سیکھنے والا ؛ چیلا ؛ طالب علم ؛ تلمیذ**. بے جاں کون دیوں گا جاں ، شاگرد ہے میرا افلاطون ، ارسطو ، بو علی پور لقمان. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۰).

ہارے گنہ سے شیطان ہر وقت راہ مرداں
لیک حیلہ مکر اندر شاگرد عورتوں کا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۵).

تعلیم ملک عرش پہ تھا ورد ہمارا
جبریلؑ سا استاد ہے شاگرد ہمارا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹۱). باعتبار قیمت رسالہ مفت ہے ، عوام سے تین روپیہ سالانہ شاگردانِ مدارس سے ڈھائی روپیہ سالانہ. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۳۰ : ۱۰). کالج کا ماحول خدمت کے جذبے سے معمور تھا اس میں ایک مقصدیت اور لگن تھی جس کی جھلک استادوں اور شاگردوں میں دیکھی جا سکتی تھی. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۹۲). ۲. **خادم ؛ خادمہ ، ملازمہ**. قدیم ترکی میں حرم میں ... داخل ہونے والی کنیز کو شاگرد کے نام سے پکارا جاتا تھا ... برصغیر کے شمالی حصے کی زبانوں میں مستعمل لفظ چاکر (پنجابی چاک) بمعنی ملازم ، خادم (۱۹۷۲ ، اُردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۲۷۵). [ف].

--- بازی امث.
شاگرد بنانا ، استادی شاگردی کرنا. استادی اور شاگرد بازی کے کارخانوں نے اکثر کو صاحب دیوان کر دیا. (۱۹۵۴ ، تحقیق و تنقید ، ۵۶). [شاگرد + ف : بازی ، باختن - کھیلنا].

--- پیشَہ (ی مج ، فت ش) امذ.
۱. **نوکر چاکر ، خدمتگار اور اوپر کا کام کاج کرنے والے ، طائفۂ ملازمین**. دونوں طرف دست راست اور دست چپ شاگرد پیشے اور جرائی دست بستہ باادب آنکھیں نیچی کئے ہوئے حاضر تھے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۷). اینٹ کی چنائی عموماً کوارٹر یا شاگرد پیشہ کے مکانوں میں کی جاتی ہے. (۱۹۱۳ ، انجینیرنگ بک ، ۱۴). شاگرد پیشہ اور خادمانِ محل بھی مارے بھوک اور افلاس کے نڈھال ہیں. (۱۹۶۵ ، مباحث ، ۲۲۱). ۲. **عملہ ؛ ماتحتین**. اپنے دوال بند نوکروں اور شاگرد پیشہ کو بھی فرمایا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۲). امیر فقیر وضیع و شریف ، اہل حرفہ و شاگرد پیشہ سب رخصت کرنے آئے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۳۵). اساتذہ رخصت ہو چکے تھے شاگرد پیشہ بھی چھٹی منا رہے تھے. (۱۹۴۶ ، دید و شنید ، ۴۷). ۳. **ادنیٰ ملازمین کے رہنے کا مکان جو کسی کوٹھی یا بنگلے سے ملحق ہو ؛ سرونٹ کوارٹر**. میرے رہنے کا مقام علیحدہ اور شاگرد پیشہ اور باورچی خانہ وغیرہ علیحدہ ہو. (۱۸۹۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۳۴). میں نے منشی سے کہہ دیا ہے کہ اسے اپنی کوٹھی کے شاگرد پیشے میں جگہ دیدیں اور پکی کوٹھری جلدی سے جلدی بنوا دیں. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۳۳). [شاگرد + پیشہ (رک)].

ـــ رَشید کس صف (ـــ فت ر ، ی مع) امذ.
ہدایت یافتہ اور لائق شاگرد.

تھا جو پروانہ ہمارے دل کا شاگردِ رشید
لے گیا کیوں شمع سیتی رات جلنے میں سبق

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۶).

جب ہوا ثابت وہ ان کا مستفید
سب نے جانا اس کو شاگردِ رشید

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۴).

عوزِ ہندی بن کے پھیلی تیرے نغموں کی صدا
تو ہے شاگردِ رشید بلبلِ ہندوستان

(۱۹۳۰ ، احسن مارہروی ، احسن الکلام ، ۱۹۹). کالج کے ایک فاضل استاد ... ہیں ، انور مسعود ان کا شاگرد رشید ہے. (۱۹۸۶ ، قطعہ کلامی ، ۱۳). [شاگرد + رشید (رک)].

ـــ سازی امث.
استاد کی حیثیت سے تربیت دینا ؛ شاگرد بنانا. سائیں مرحوم اپنی افتادِ طبع کے باعث ... شاگرد سازی کے معاملے میں کوئی اچھی شہرت نہ رکھتے تھے. (۱۹۷۷ ، سائیں احمدعلی ، ۱۴). [شاگرد + ف : سازی ، ساختن - بنانا].

شاگِردانَہ (کس گ ، سک ر ، فت ن) صف ؛ م ف.
وہ رقم جو استاد کو اپنے شاگرد سے بطور نذرانہ ملے (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ فرہنگ آنند راج). [شاگرد + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

شاگِردْنی (کس گ ، سک ر ، د) امث.
رک : شاگرد ، جس کی یہ اردو تانیث ہے ، وہ جو گھریلو استانیوں سے پڑھتی ہے. اپنی شاگردنیوں کو ہاں ہوئی لے خوب تربیت کیا اور ایک کتاب مستورات کے لیے نصیحت کی. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۵۷). [شاگرد + نی ، لاحقۂ تانیث].

شاگِرْدی (کس گ ، سک ر) امث.
کسی سے علم سیکھنا ؛ پیشہ یا ہنر کی تربیت لینا ؛ متعلمی ، تلمذ. اگر چاہے کہ سب باتوں میں ہنرمند ہو تو ہر ایک کی شاگردی کر. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۷۳). یونان اور انگلستان دونوں کو ان کی شاگردی سے فخر حاصل ہوا. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۳۳۲). درخواست کی کہ ہمیں بٹیر بازی کا فن سکھا دیا جائے شاگردی کی شیرینی تقسیم کی. (۱۹۳۳ ، بہادرشاہ کا روزنامچہ ، ۸۲). ۲. **شاگرد پیشہ یا خدمت گار کے بیٹھنے کا ٹھکانا ؛ محافظ کی چوکی ؛ جہاں وہ حاضر رہے** (ماخوذ : اب و ، ۷ : ۱۰۵). ۳. **(معماری) تاجدار دروازے کی بغلی نشست گاہوں (چوکیوں) کے آثار کار و کاری پتھر جو چوکی کی دونوں بغلیوں کے لیے الگ الگ ہوتا ہے ، سامنے کی طرف دونوں پتھر ایک ستون نما شکلے میں ، جو چوکی کے بناؤ کے سامنے کی نوک کے نیچے کھڑا کیا جاتا ہے جڑے رہتے ہیں** (اب و ، ۱ : ۹۶). ۴. **وہ رقم جو استاد کو شاگرد سے بطور انعام یا نذرانہ ملے** (ماخوذ : نوراللغات). [شاگرد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شاگُرَنْتھ (فت گ ، سک ر ، فت م) امذ.
ایک پودے کا نام جو باڑھ کے لیے لگایا جاتا ہے اس کے پتوں سے سن بنایا جاتا ہے اور باڑھ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے. ان میں کمتر اہم شاگرنتھ ہے جو بطور آرائش باغوں میں لگایا جاتا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۶۵). [ساگر (رک) + نتا (رک)].

شال (۱) امث.
وہ چادر جو کشمیر میں دنبے کے بالوں سے بنائی جاتی ہے ، جامۂ پشمین کی ایک قسم ، دوشالہ ؛ سادہ یا کڑھی ہوئی اونی ریشمی چادر.

تم شال اپنی شفق رنگ کے اوڑ اب بغل تھے
دیتا صدمے ثریا دیکھ سیج اتال ساتی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۱).

شال نہیں یہ مولوی کیجیے جس کو شست و شو
یاں تو پھٹا ہے آسماں ہووے سو کس طرح رفو

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۳).

ہم اپنے فقر میں بھی ہیں اک آن بان سے
کملی ہماری رنگ دکھاتی ہے شال کا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۰۱). تیمور نے اس کو اپنا اتحادی بنانے کے لیے ... ایک کشمیری شال بھی سوغات کے طور پر اس کی خدمت میں روانہ کی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳). [ف].

ـــ باف امذ ؛ ج ـــ شالباف.
۱. شال بننے والا

کہیں ہے شال باف ایسا جو جاڑوں تک بنا دیوے
نہیں ایک اس قسم کے سونے بانے جعد کا جوڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۳). روئی اس نے نہیں پیدا کی وہ قدرتی شے ہے ، جس سے کپڑا بنا ہے ، دوشالہ کشمیر میں شال باف نے بنایا. (۱۹۰۰ ، غربی طبیعیات کی ابجد ، ۱۲). نودولتیوں نے شالبافوں اور شال بیوپاریوں سے بھی بے تحاشا محصولات وصول کرنا شروع کر دیے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲). ۲. **ایک قسم کا کپڑا جو عموماً سرخ ہوتا ہے.** ایک بیچوان ہے ... اور بھوج پتر اور شال باف اور ریشم سے بنایا جاتا ہے اس طرح کے نیچہ کو سادہ کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۱۱). عملے والیوں کو ایک ایک پانڈی جن پر شال باف منڈھی ہوئی تھی گلوریوں سے بھری ہوئی پیش کی. (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۱۵). [شال + بافت (رک) کی تخفیف].

ـــ بافی امث.
شال بننے یا تیار کرنے کی صنعت یا پیشہ. توجہ شاہی سے نہ صرف کشمیر میں شال بافی کو ترقی ہوئی بلکہ لاہور میں ایک ہزار سے زائد کارخانے قائم ہیں. (۱۹۰۵ ، مقالات شیروانی ، ۲۱۲). بیسیوں نئی صنعتیں مثلاً کاغذسازی ، پشمینہ سازی ، ... سازی ، نعل بندی ، باغبانی ... دارو سازی ، کشتی گیری ، شال بافی وغیرہ کی ترویج دی. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۹۶). [شال باف + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ باف اسذ.
(پارچہ بافی) قند ، سوہا ، ہلکے سرخ رنگ کا ململ کی قسم کا **کپڑا** (ا پ و ، ۲ : ۷۸). [رک : شال باف].

ـــــ دوز (ـــــ و مج) صف.
۱. (پارچہ بافی) **شال کی درستی اور مرمت کرنے والا کاریگر** (ا پ و ، ۲ : ۱۶۲). ۲. **شال پر بیل بوٹے بنانے والا ، شال پر کام بنانے والا** (نوراللغات). [شال + ف : دوز، دوختن = سینا].

ـــــ عزا کس اضا (ـــــ فت ع) امث.
کالی چادر جو سوگ میں استعمال کرتے ہیں.

ہیں سوگوار ہاتھ میں رومال دیجیے
گردن میں لا کے شالِ عزا ڈال دیجیے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۳۶). [شال + عزاء (رک)].

ـــــ میں ٹاٹ کا پیوند فقرہ.
کسی بلند درجے والی شے کے ساتھ پست درجے والی شے کا جمع ہونا ، بے تکا اور بے جوڑ ہونا.

کس کو ہو گی بھلا یہ بات پسند
شال میں دیدیں ٹاٹ کا پیوند

(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی (سہذب اللغات)).

ـــــ وال امث.
(پارچہ بافی) **پھول دار اطلس ، کمخاب ، مشجر ، پیلام** (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۷۸). [مقامی].

شال (۲) اسذ.
۱. **درخت سال اور اس کی ذیلی اقسام ، لاط : Shorea Robusta** ہندی میں سکھوہا اور پنجابی میں شال ... اور سال کے نام سے مشہور ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۱۷۸). ۲. **ایک قسم کی مچھلی ، مارواسہ ، مارسر ، لاط : Ophiocephaluswrahl** (پلیٹس). [س : शाल].

ـــــ پرنی (ـــــ فت پ ، سک ر) اسذ.
(طب) **سال کے سے پتے نیز اس کی جھاڑی ، لاط Hedysarum Gangeticum** . شال پرنی ہندوستان کے چھوٹے چھوٹے پہاڑوں اور جنگلوں میں سب جگہ ہوتی ہے اس کا پیڑ سیاہ اور ملایم اور خوبصورت ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۹۹). [شال + پرنی - پرن].

شالا اسذ.
۱. **کلمۂ تحسین ، واہ کیا کہنے.**
شالا سیاہ ، کوئی نہ تھیوے ککھ جنہاں تھیں بھارے ہو
(؟ ، بابا باہو (بسلامت روی ، ۱۳)).

تو نے دلِ ویراں کو عطا کی ہیں بہاریں
اے دوست تری جھوک بھی آباد ہو شالا

(۱۹۸۰ ، شہر صدا رنگ ، ۱۳۸). ۲. **درخت کی بڑی شاخ ، بڑا کمرہ ، مکان ، وسیع جگہ** (پلیٹس). [س : शाला].

شالی (۱) صف.
۱. **شال (رک) سے منسوب ، شال کا (جیسے شالی رومال).** میاں تخنوں تک کوٹ سے نیچے قمیض ہے اور اس پر شالی پٹکہ سے کمر بندھی ہے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۲۰۵).

میاں بیچوں تمھیں کھدر میاں کاتو تمھیں چرخا
کوں ڈائیکی اور اوڑھے گی ہندی چادریں شالی

(۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۰ : ۹). ۲. (کنایۃً) **منقش ، رنگین ، پھولدار.**

خون کے چھینٹوں سے کیا نقصان قاتل کا ہوا
سادہ تھا شمشیر کا رومال شالی ہوگیا

(۱۸۷۰ ، کلیات واسطی ، ۱ : ۴۲). [شال + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ رُومال (ـــــ و مج) اسذ.
کندھے پر ڈالنے والا اونی رومال . شالی رومال کاندھے سے اُتار کر ، ہاتھ بڑھا کر جوگن کو دینے لگا. (۱۸۵۳ ، الدرسیھا ، امانت لکھنوی ، ۲۰۱) : ایک نفیس شالی رومال بردوش ڈالے ہوئے ہیں ان کو اس ہیئت و شکل میں دیکھ کر اور بھی غصہ ہوا. (۱۹۰۵ ، عصرجدید، لاہور، جون، ۲۳۲). [شالی + رومال (رک)].

شالی (۲) اسذ ؛ امث.
دھان ، سفید چاول ، گہرے پانی میں اُگنے والا دھان . اکثر اقسام شراب کی اور جلپانی کا تیل اور گندم اور شالی اور ہر قسم کے لیموں اور نارنگی اور میوہجات اور شہد اور ریشم اور چینی اور کپاس وغیرہ وہاں ہوتے ہیں. (۱۸۵۳ ، مرآۃ الاقالیم ، ۵۷).

منتظر بارش کے ہیں مکی کے اور شالی کے کھیت
تشنگی سے خوشہ کی صورت ہے مرجھائی ہوئی

(۱۹۱۷ ، جذبات بھابوں ، ۲۰۱) : پتھر مسجد ... سکھ عہد میں ایک اصطبل کے طور پر استعمال کی جاتی رہی بعد میں ڈوگروں نے اسے شالی (دھان) کا گودام بنا دیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۲۵). [س : शालि].

ـــــ سادہ (ـــــ فت د) اسذ.
معمولی قسم کا دھان. شالی سادہ: یہ دھان اتنا عمدہ نہیں ہوتا اعلیٰ میں سترہ من اوسط میں ساڑھے بارہ من. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۶۱۰). [شالی + سادہ (رک)].

ـــــ کور (ـــــ و مج) اسذ.
موٹے اور چھوٹے چاول کا دھان. شالی کور ، یہ دھان کی ادنیٰ ترین قسم ہے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۶۱۰). [شالی + کور (رک)].

ـــــ مُشکیں (ـــــ ضم م ، سک ش ، ی مج) اسذ.
چاول کی اعلیٰ اقسام ، باسمتی وغیرہ کے ہم پلہ ایک اعلیٰ دھان جس سے نہایت خوشبودار چاول ملتا ہے. شالی مشکیں ، اس کے چاول چھوٹے اور بہت سفید خوشبودار اور جلد پکنے اور خوش ذائقہ ہوتے ہیں اعلیٰ میں چوبیس من اوسط میں چودہ من. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۶۱۰). [شالی + مشک (رک) + ین ، لاحقۂ نسبت و صفت].

شالینَہ (ی مع ، فت ن) صف.
شال کا ، اونی.

بوں جھلکتا ہے بدن اوس کا قبائے شال سے
جس طرح لگتی ہے یارو رختِ شالینہ میں آگ

(۱۷۸۰ ، گل عجائب (بلیغ) ، ۲۳). [شال + ینہ ، لاحقۂ صفت]

شام (۱) امث.
۱. **سورج غروب ہونے کا وقت ، مغرب کا وقت ، دن کا آخری اور رات کی ابتدا سے پہلے کا حصہ (صبح کے بالمقابل).**

بہر صبح کوں پڑھ توں پانچوں پُران
بہر شام کو پانچ پانچوں بکھان

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۳).

دھڑک دھک ادک آگ کی ہر صبح و شام
لگے سرخ تانبے نمن بھوئیں تمام

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۹).

شام سے کچھ بجھا سا رہتا ہے
دل ہوا ہے چراغ مفلس کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸).

اس کو بھولا نہ چاہیے کہنا
صبح جو جاوے اور آوے شام

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۶).

گذاریں خرابات میں آؤ چل کر
یہ گل بار صبحیں یہ رنگیں شامیں

(۱۹۳۳ ، عرش و فرش ، ۱۱۶).

شام کے آنکھ چرائے ہوئے منظر کے قریب
ایک خورشید نکلتا ہے مرے گھر کے قریب

(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۱۳۳). ۲. **(تصوف) مراد کثرت ، تعینات مظاہرین ، خفائے حسن** (مصباح التعرف ، ۱۵). [ف : شام : قب ؛ س : شیاما - رات **श्याम**].

---اَبَد کس اضا (---فت ا ، ب) امذ.
وہ شام جس کی کبھی صبح نہ ہو ؛ (کنایۃً) انتہائے زمان.

نہ گیسو کا مثل اور نہ رخ کا بدل
وہ شامِ ابد ہے یہ صبحِ ازل

(۱۸۹۳ ، کلیات نعت محسن ، ۱۵۷).

خالی نہ ہمیں غم سے ملا ایک بھی لحظہ
لے شامِ ابد دیکھ چکے صبحِ ازل تک

(۱۹۲۴ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۱۷). [شام + ابد (رک)].

---اَوَدھ کس اضا (---فت ا ، و) امث.
اودھ کی شام کی چہل پہل (اودھ میں غروبِ آفتاب کے بعد گلیوں ، بازاروں اور چوک کا خوشگوار منظر مشہور ہے).

لطف وہ شامِ اودھ کا دیکھیے جا کر دوستو
ہو جو فیض آباد میں نوکر میاں داراب کا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۷).

دراز زلف میں جادو سیاہ آنکھ میں سحر
تبسمِ صبحِ بنارس ہلالِ شامِ اودھ

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۰۹). لکھنؤ ... اپنی نوعیت کا واحد شہر تھا جس میں صبحِ بنارس کی تازگی شامِ اودھ کی ملاحت اور شبِ مالوہ کی دلکشی کی سرحدیں ایک دوسرے سے ملتی ہوئی محسوس ہوتی تھیں. (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۱۵). [شام + اودھ (رک)].

---پَڑْنا محاورہ.
شام کا وقت ہونا. تھوڑی سی دور رہا تھا جو شام پڑ گئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۷). مور نے شاہانہ طبیعت پائی ہے ، نازک مزاج ہے ، آرام پسند ہے ... دوپہر کو آرام کیا ، شام پڑے پھر باہر آئے ، سیر چمن کی ، اندھیرا ہوا اور پھر اپنے کوٹھے میں. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۶۳).

---پَڑے م ف.
مغرب کے وقت ، دن چھپنے پر.

کیا شام پڑے گلیوں میں وہی
دلچسپ اندھیرا ہوتا ہے

(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۴۴).

---پَکَڑْنا محاورہ.
مریض کا شام تک زندہ رہنا.

شام بھی پکڑی تو پھر کیونکر کٹے گی غم کی رات
دن تو یہ ہر طرح سے رنج و محن کا ڈھل گیا

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۳). دل کے ارمان دل میں رہ جائیں گے ، شام پکڑنی مشکل ہے ، رحم کیجیے. (۱۹۳۲ ، بیلہ میں میلہ ، ۳۲).

---(و) پَگاہ م ف.
صبح و شام ، شام کو بھی اور صبح کو بھی.

(ہیں) اس فلک کے ہاتھ سے شاید کہ یہ بھی داد خواہ
جو نکلتے سر کھلے ہیں مہر و مہ شام و پگہ

(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۴). باپ کے ہمراہ شام پگہ رہتا تھا. (۱۸۶۴ ، شبستان سرور ، ۱۵۱).

ہے ان کی جبیں اور بتوں کی درگہ
ہیں شرکِ خفی میں مبتلا شام و پگہ

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۰۳).

کر کے اے شہباز اپنے قلبِ صافی پر نظر
مضطرب رہتا ہوں میں اس خوف سے شام و پگہ

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۹۶). [شام + و (حرفِ عطف) + پگہ (رک)].

---پُھولْنا محاورہ.
شفق پھولنا ، سورج غروب ہونے کے وقت سرخی کا نمودار ہونا ، منظر کا دلکش ہونا ، سرخی و سیاہی کا ملا ہونا.

سحر عید خجل جس سے ہو اے ماہ لقا
وصل کی پھولی ہے یہ شام ترے آنے سے

(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۳۵۶).

جس کو سمجھے لبِ پان خوردہ وہ مالیدہ مسّی
مردماں دیکھیو پھولی وہ کہیں شام نہو

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۹۷).

ـــــ تار کس صف ؛ امث.
تاریک شام ، اندھیری شام ؛ (کنایۃً) غمگین شام.

مجکو ہر صبح فروزاں مثلِ شامِ تار ہے
کیا تری زلفِ سیہ کے غم کی مارا مار ہے

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۳۲۶). [شام + تار (رک)].

ـــــ جوانی کس اضا (ـــــ فت ج) امث.
جوانی کے آخری ایام ، آخر شباب.

یہ دن گزر کے اسیری ہے نے فقیری ہے
نہ پھر ہے شامِ جوانی نہ صبحِ پیری ہے

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). [شام + جوانی (رک)].

ـــــ دیکھنا نہ (سویرا) دوپہر دیکھنا محاورہ.
وقت بے وقت ، موقع و محل کا لحاظ نہ کرنا.

کام پھرنے سے ہے تمہیں گھر گھر
شام دیکھو نہ دوپہر دیکھو

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۰۶).

گھر سے ہر وقت نکل آتے ہو کھولے ہوئے بال
شام دیکھو نہ مری جان سویرا دیکھو

(۱۹۱۷ ، کلیات حسرت موہانی ، ۱۳۳).

ـــــ سویرا بتانا محاورہ.
ٹال مٹول کرنا ، حیلہ حوالہ کرنا.

دل کو لے بھاگے ہیں جب مانگوں ہوں دکھلا رخ و زلف
بس بتاتے ہیں یونہیں شام سویرا مجکو

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۳۵).

ـــــ صبح لگانا محاورہ.
حیلہ حوالہ کرنا ؛ ٹالنا.

لیل و نہارِ وصل دکھاتا ہے تو دکھانے
کیسی یہ آسماں نے لگائی ہے شام صبح

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۰۹).

ـــــ غُربت کس اضا (ـــــ ضم غ ، سک ر ، فت ب) امث.
مسافرت کی شام ؛ وہ شام جو وطن سے دوری کے عالم میں آئے ؛ (کنایۃً) مصیبت کا عالم ، بیکسی کی شام.

سدا صبح طرب تھی بیکسوں کو شامِ غربت میں
دل اون کا سمت سے تیری جو اے حب الوطن پھٹتا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۹).

روح نے لطف بیاں سی جو چمن کا پایا
شامِ غربت میں مزہ صبحِ وطن کا پایا

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی (نوراللغات)). دیکھو وہ شام غربت کے مسافر جنھیں پیاری امید نے پچھلی رات ہی جگا دیا ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۷).

اس رنج بے کسی کی یارب خبر نہ پہنچے
جانے نہ شامِ غربت سرپیٹتی وطن سے

(۱۹۷۳ ، پنبہ یاراں دوزخ ، ۱۳۷). [شام + غربت (رک)].

ـــــ غریب / غریبی کس اضا (ـــــ فت غ ، ی مع) امث.
مسافر کی شام ، بیکس کی شام.

خیر ہم شامِ غریبی کی مناتے ہیں جلیل
جس کے سائے میں غریبوں کی بسر ہوتی ہے

(۱۹۳۶ ، جلیل (نوراللغات)). [شام + غریب / غریبی (رک)].

ـــــ غریباں کس اضا (ـــــ فت غ ، ی مع) امث.
۱. مصیبت و بیکسی کی شام ، وہ شام جو وطن سے دور عالمِ بے کسی میں آئے.

تری یہ زلف ہے شامِ غریباں
جبیں تیری مجھے صبح وطن ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۱).

شبِ تیرہ ہے یہ یا اے ظفر شامِ غریباں ہے
گھٹا ہے یا دھواں یا شعلہ ہے شمعِ شبستاں کا

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۲).

ناگہ نمودار ہوئی شامِ غریباں
آیا غضب آلود وہاں شمرِ بد ایماں

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۴ : ۱۷۳). شام غریباں کی تیرگی تیرے سانولے پن کو یاد دلا دلا کے ان کا دل بہلایا کرتی ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۵۵). **۲. محرم کی دسویں تاریخ کی شام کو برپا ہونے والی مجلس جس میں فرش اور روشنی وغیرہ کا اہتمام نہیں ہوتا ، یہ مجلس حضرت امام حسینؑ اور شہدائے کربلا کے غم میں برپا کی جاتی ہے نیز دسویں محرم کی شام.** ایک اور مجلس منعقد کی گئی ہے ، اسے شام غریباں کے نام سے موسوم کیا گیا ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۲۸۸). [شام + غریب + اں ، لاحقۂ جمع].

ـــــ کا صُبْح کَرْنا محاورہ.
رات بسر کرنا ، رات گزارنا.

کاوِ کاوِ سخت جانی ہائے تنہائی نہ پوچھ
صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۲).

ـــــ کَرْنا محاورہ.
۱. دن گزارنا ، دن بسر کرنا ؛ بے چینی میں وقت کاٹنا.

تیری زلفوں کی یاد میں اے ماہ
نالے کر کر کے شام کرتے ہیں

(۱۸۹۳ ، دفتر حسن ، ۷۰).

وصل کی شب تو صبح کردی فلک
سحرِ ہجر کو نہ شام کیا

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۴۷). **۲. سیاہ کرنا ؛ تباہ کرنا ؛ دلکشی ختم کر دینا.**

اپنے اعمالِ سیہ سے مجھے اندیشہ ہے
صبحِ فردوس بریں کو نہ کہیں شام کریں

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۱۶۰).

ـــــ کَلّیان (ـــــ فت ک ، شد ل بکس) امذ.
(موسیقی) کلیان ٹھاٹھ سے مرتب ایک راگ جو شام کے وقت یا

اول شب گایا جاتا ہے اس کے سب سُر تیور ہیں اس کی کئی راگنیاں ہیں ؛ ایمن ، شدھ کلیان ہنڈول وغیرہ. کہیں گوری شام کلیان کی تانیں اڑا رہی ہیں. (۱۸۷۷ء ، منیر ، طلسم گوہربار ، ۱۲۲). صبح کا وقت اور شام کلیان کی فرمائش. (۱۹۱۵ء ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۹). شام کلیان کے لہلہاتے ہوئے سُر بھیرویں کی حدوں کو چھونے لگے. (۱۹۷۳ء ، جہان دانش ، ۳۰). [شام + کلیان (رک)].

---کو شام اَور سَحَر کو سَحَر نہ گِننا محاورہ.
رات دن کسی کام میں مشغول رہنا ؛ بہت زیادہ مصروفیت کی وجہ سے وقت کا احساس نہ رہنا ، مصروفیت کی وجہ سے وقت کی طرف دھیان نہ دینا ؛ محنت کرنا (مخزن المحاورات).

---کی پُوچھنا سَحَر کی کَہْنا محاورہ.
بے تکا جواب دینا.

معشوقوں کے برعکس ہے ہر بات سحر کی
وہ شام کی پوچھیں تو یہ کہتا ہے سحر کی

(۱۸۵۷ء ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۱۱۵).

---کے مُرْدے کو/کا ، کَب تَک/کَہاں تَک ، رونے شیوَن کریں کہاوت.
۱. عمر بھر کے جھگڑے کی کہاں تک شکایت کی جائے.

دل سودائی ہوا پھنس کے تری زلفوں میں
شام کا مردہ ہے کب تک کریں شیون اس کا

(۱۸۷۰ء ، الماس درخشاں ، ۳۱).

گر نہ سمجھے کوئی تو سمجھائیں کیا
شام کے مردے کو کب تک روئیے

(۱۹۳۰ء ، تحفۂ احسن ، ۱۶). **۲. ہندو اپنے مردے کو شام کو آگ نہیں دیتے ، صبح جلاتے ہیں** (نوراللغات).

---گاہ امذ.
شام کا وقت (نوراللغات). [شام + گہ (رک)].

---گاہی صف.
شام کا. زہرہ کو ستارۂ شام گاہی اور ستارۂ صبحگاہی کہتے ہیں. (۱۸۳۷ء ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۱۲۳). [شام گہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---لینا محاورہ.
رک : شام پکڑنا.

یاں تمنا سے ہمیں شام بھی لینی مشکل
واں یہ مقصد کوئی دن اور بھی ارمان کیجیے

(۱۸۹۷ء ، کلیات راقم ، ۲۲۸).

ایسے بیمار کو بچاتا ہے
وہ جو مشکل سے شام لیتا ہے

(۱۹۰۱ء ، نذر خدا ، ۲۲۷).

---مَنانا ف م.
۱. (ادبیات) کسی شاعر ادیب ، مفکر یا دانشور کے اعزاز میں شام کے وقت کوئی ادبی مجلس منعقد کرنا. آپ کبھی لاہور تشریف لائیں ، ہم آپ کے ساتھ شامیں منائیں گے آپ کی مدح سرائی میں نھیکے پر کالم لکھوائیں گے. (۱۹۸۳ء ، خانہ بدوش ، ۵۶). **۲. تفریح کے لیے شام کے وقت گھر سے باہر کسی پُر فضا مقام پر جانا.** یہ باسفورس کے کنارے چھوٹا سا فردوس ہے جہاں استنبول کے پری وش شام منانے آتے ہیں. (۱۹۷۵ء ، بسلامت روی ، ۲۹۰).

---نَہ دیکْھنا محاورہ.
شام تک زندہ نہ رہنا ، شام ہونے سے پہلے ہی مر جانا.

غل تھا کہ آرزو ہے شہادت کے تاج کی
زہرہ کا چاند شام نہ دیکھے گا آج کی

(۱۹۱۲ء ، اوج (نوراللغات)).

---نَہ ہونا محاورہ.
رک : شام نہ دیکھنا.

وہ دھوپ پڑے جس پہ نہ پھر شام ہو اس کو
نکلے کوئی سائے سے تو سرسام ہو اس کو

(۱۸۷۵ء ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۷۱).

---و سَحَر (---و صبح ، فت س ، ح) م ف.
ہر وقت ، ہمیشہ ؛ دونوں وقت ، سارا دن.

عشق کے دھوکے میں کٹ جاتے ہیں ہر شام و سحر
کہ وہ اب کرتے ہیں اب کرتے ہیں اب کرتے ہیں

(۱۸۶۱ء ، کلیات اختر ، ۵۷۰). گنگاپور کا نام مجھے پسند نہیں مگر اس کے شام و سحر میرا دل برماتے ہیں. (۱۹۸۲ء ، مری زندگی فسانہ ، ۳۳). [شام + و (حرف عطف) + سحر (رک)].

---و سَحَر کَرْنا محاورہ.
حیلہ حوالہ کرنا ، ٹالنا. جس سے جو جی چاہتا ہے شام و سحر کرتا ہوں. (۱۸۶۲ء ، شبستان سرور (ترجمہ) ، ۱۲).

---و سَحَر ہونا محاورہ.
حیلہ حوالہ کیا جانا ، ٹال مٹول ہونا.

چاند سورج کی طرح پھرتے ہیں یوں تو گھر گھر
ہم سے ملنے کے لیے شام و سحر ہوتی ہے

(۱۹۳۶ء ، جلیل (نوراللغات)).

---ہونا محاورہ.
خاتمے کا وقت قریب ہونا ، آخری وقت ہونا. کہتا تھا عید تو ہوئی مگر شام ہوتے ہوئے. (۱۸۸۳ء ، دربارا کبری ، ۲۲۷). نومبر ۱۸۷۸ء میں لارڈلٹن نے جب جنگِ افغانستان کی شام ہونے کو تھی سکریٹری آف اسٹیٹ کو لکھا کہ ... انڈیا میں سکہ کے مسکوک ہونے کو محدود کر دے. (۱۹۰۷ء ، کرزن نامہ ، ۹۹).

---ہونے آئی فقرہ.
عمر ڈھل چکی.

چونک غافل شام ہونے آئی شاد
نوجوانی جا چکی دن ڈھل گیا

(۱۸۷۸ء ، سخن بےمثال ، ۲۱).

شام (۲) اث.
۱. (آہن گری) دھات کا بنا ہوا کڑا یا حلقہ (ا ب و ، ۸ : ۹). ۲. (قفل سازی) کنجی کے منہ کے گھر کا بنا ہوا پتر جو قفل کے سوراخ پر اس کی حفاظت اور مضبوطی کے لیے چڑھا دیا جاتا ہے (ا ب و ، ۷ : ۳). ۳. لکڑی یا چھڑی وغیرہ کے سروں پر چڑھایا جانیوالا لوہے یا کسی اور دھات کا چھلے کی طرح کا خول ، بعض خول نوکدار بھی ہوتے ہیں. بلم کی ساخت ایک لمبی نوکدار شام یا بوری ہے جو لٹھ پر لگائی جاتی ہے. (۱۸۳۶ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۳۵). جس میں بہت نوک دار شام لگی ہوئی پہاڑ کے چڑھنے اترنے میں تیسری ٹانگ کا کام دیتی ہے.(۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفرنامہ حیدر ، ۱۹۵). [س : شمبا शम्या].

ـــــ برن (ـــــ فت ب ، سک ر) اث.
(سپہ گری) ایک داؤ کا نام یا ایک کھائی. دسویں کھائی اس کا نام شام برن ہے پہلے کھائی چار کی چل کر چوکا چلیں اور بائیں ٹیک داہنی ٹیک دونوں کی برابر. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۸۲). [شام + برن (رک)].

ـــــ دار صف.
وہ لکڑی یا اوزار وغیرہ جس کے سرے پر شام لگی ہو.چوکیدار اپنا موٹا شام دار لٹھ ... کواڑوں پر آہستہ آہستہ بجاتا اور چیختا ہوا سنائی دیتا ہے. (۱۹۳۳ ، یہ دلی ہے ، ۲۸). ٹھا کر ناہر سنگھ ساری شیریت بھول گئے اور ان کی کان سے اونچی شام دار لاٹھی ہاتھ سے چھوٹ پڑی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۹۱). [شام + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ گھات اث.
(سپہ گری) ایک داؤ کا نام یا ایک کھائی ، شام برن.

بخشیں پھکیتوں کو زر انعام کھائیاں
ہوں شام گھات کی جو سرشام کھائیاں

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۲۳۰). [شام + گھات (رک)].

شام (۳) امذ.
کالا ، سانولا ، کرشن کا ایک لقب.

وہاں بیٹھی تھی سدرُو شام سو ایک
زری مسند پہ تکیہ ناز کا ٹیک

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۴۷).شام کی مرلی بجائیں ، گھر گھر دہائی مچائیں ، روتوں کو ہنسائیں. (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۱۵).
[شیام (رک) کی تخفیف].

ـــــ برن (ـــــ فت ب ، ر) صف مث.
سانولی رنگت والا یا والی.

گوری گوری تھی جیسی برج کی سندر کوئی نار
زلف تھی یا کوئی متھرا کی سکھی شام برن

(۱۹۱۰ ، سرور ، خمکدۂ سرور ، ۱۳۳). [شام + برن (رک)].

ـــــ وید (ـــــ ی لین) اث.
ہندوؤں کی مقدس کتابوں میں سے ایک کتاب.شام وید کے بھجن گا کے ادا کیے جاتے ہیں. (۱۹۰۹ ، ہندوستان کی موسیقی ، ۳). [س : سام وید کا بگاڑ].

شام (۴) صف.
سونگھنے والا. یہ نہیں بولا جاتا کہ وہ ذائق (چکھنے والا) یا شام (سونگھنے والا) یا لامس (چھونے والا) ہے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱۶۱۷). [ع].

شاما اث.
ایک سیاہ رنگ کا خوش آواز پرندہ ، ایک صحرائی پرندہ جو ہر وقت دُم ہلاتا رہتا ہے جس کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے.

چل ہوائے باغ جا ، یاں ہے کہ تھے آگے سو اب
گل ہی وہ گلشن میں باقی ہیں نہ وہ شامے بیے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۹). کونجے کی ممٹی پر شاما نے بولنا شروع کیا.(۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۸).کوئی تیل کنٹھ ، کوئی شاما چڑیا ، کوئی دھوبن چڑیا اڑتے اڑتے دم لینے کے لیے کسی تار پر اتر آتی. (۱۹۷۸ ، بستی ، ۲۲). [س : شیاما श्यामा].

ـــــ بولی بن کھنکھنایا/من سنسنایا خالہ جان کا کہنا آگے آیا کہاوت.
برے وقت کے آثار ظاہر ہونا. شاما بولی من سنسنایا، خالہ جان کا کہنا آگے آیا یعنی برے وقت کے آثار نمایاں ہوئے. (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۶۱).

شامّا (شد م) اث.
شامّہ : سونگھنے کی قوت یا حس.

پہونچ کے ناک میں بو دیتی ہے پتہ اپنا
عجیب بات ہے دیتی ہے شامّا آواز

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۹۷).[شامّہ (رک) کا متبادل املا].

شاماک اث.
انگیا ، عورتوں کا سینہ بند.

نذر کی جاں اپنی بحر عشق کے پیرا ک نے
گھاٹ پر بیڑا چڑھایا یار کی شاماک نے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۳). [ف].

شاماں (۱) اث.
رک : شاما. دھاواں ... پدا ، کوئل ، دہیڑ ، شاماں درختوں کی شاخوں پر جھولا جھولتے نہال نہال ہو کر جھومتے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۶۵). کوؤں ، چڑیوں ، شاماں ، طوطوں وغیرہ کی تو ہم آوازیں پہچان سکتے ہیں لیکن بعض ایسی انوکھی ہیں کہ ہم رائے نہیں قائم کر سکتے کہ وہ کن کی ہیں. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر قزلباش ، ارمان ، ۹۷). [شاما (رک) کا ایک املا].

شاماں (۲) امذ.
۱. بدھ مت کا رہنما. دنیادار اپنا فرض سمجھتے تھے کہ راہبوں اور شامانوں کی سرپرستی کریں. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدن ہند ، ۹۸). ۲. نیم متمدن قبائل کا کوئی فرد جو بیک وقت کاہن اور طبیب ہو اور

جادو کے زور سے بیماروں کا علاج کرے، غیبی باتوں کا پتہ چلائے اور قبیلے کی فلاح کا خیال رکھے. شامان قبیلے کو آنے والی ممکنہ تباہی سے بھی آگہ کرتا تھا اور علاج بھی کرتا تھا. (۱۹۸۲ ، طرزیں ، ۸۳). [مقامی].

---پرستی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
شامان لوگوں پر اعتقاد رکھنا. شامان پرستی میں معبود عام طور سے اپنے ایک جداگانہ عالم میں رہتے ہیں. (۱۹۰۹ ، تاریخ تمدن (ترجمہ) ، ۶۰). [شامان + ف : پرست ، پرستن - پوجنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شامانیت (کس ن ، فت ی) امث.
شمالی ایشیا اور شمالی یورپ کے التائی قبائل اور شمالی اور جنوبی امریکہ کے نیم متمدن قبائل کا یہ عقیدہ کہ دیوتاؤں ، راکشسوں اور اجداد کی روحوں کی غیر مرئی دنیا سے صرف شامان بے خودی کے عالم میں رابطہ قائم کر سکتے ہیں اور وہی اس پر اثرانداز ہو سکتے ہیں. شامانیت کے بارے میں بہت سا مواد مختلف زبانوں میں دستیاب ہے (۱۹۸۷ ، داستانوں کی علامتی کائنات ، ۱۰). [شامان + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شام پرتی (فت پ ، سک ر) امث.
(قانون) اس شرط پر مقدمہ لینا کہ جس میں ڈگری کا کچھ حصہ وکیل بھی لے (فرہنگ آصفیہ). [انگ : Champerty].

شامپین (سک م ، کس مج پ ، فت ی نیز ی مج) امث ؛ سہ شیمپین.
شراب کی ایک سفید شفاف قسم جو فرانس میں تیار کی جاتی ہے ، عُمدہ قسم کی فرانسیسی شراب.

سر پر سفیدی آ گئی ساقی معاف رکھ
اس صبح کی بہار نہ کھو شامپین سے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۰). جب کوئی لیڈی شامپین کا گلاس دیتی ہے تو اخلاقاً اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا. (۱۸۷۹ ، خیالات آزاد ، ۸۹). پھول تھا یا دل میں چبھنے والا کانٹا ، نہیں کانٹا نہیں ، یہ پھول ہے ، وہ شامپین وحدت کا لبریز گلاس تھا. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۳۶). یہ پرتگال کی سہ آتشہ ہے ، اسے پئے تو پیر جوان ہو جائے ، یہ فرانس کا شامپین ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲ : ۳۶۷). [Champagne].

شامت (فت م) امث.
۱. پریشانی ، مُصیبت ، وبال ، اُلجھن.

حشر کے بھی دن یار نہ دکھلائے گا دیدار
کیا کیجے کہ اس بخت کی شامت ہے قیامت

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۱۳۹). بوزینہ نے دل سے کہا ، اے دل دیکھی تو نے شامت غفلت کی کہ کس ورطۂ غما کی میں پڑا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۰۰). اس سبب سے طائر کا لفظ بھی وبال اور شامت پر اطلاق ہونے لگا. (۱۸۸۱ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۷۸).

پالا شب فرقت سے پڑا عشق میں اے شوق
پھیلی مرے اعمال کی شامت مرے گھر میں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۹۶) . جب توقع پوری نہ ہوتی تو جھنجھلاتے اور شاگرد کی شامت آ جاتی. (۱۹۶۷ ، بزم خوش نفساں ، ۵۰). **۲. بُرائی ، خرابی ، نحوست.**

پڑی ہیں دن سیہ کرنے کون میرے کو تری زلفیں
نہیں کم ان سیتی کچھ یہ مرے بختوں کی شامت بھی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۶).

عجب کیا ہے تری خشکی کی شامت سے جو تو زاہد
نہالِ تاک بٹھلاوے تو وہ مسواک ہو جائے

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۵۷).

یہ وہ جگہ ہے کہ آفت یہ آتی ہے
یہ وہ جگہ ہے کہ شامت یہ آتی ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳۰۱). مذہب کا نام بہت قربانیاں لیتا ہے، مذہب ہی تو اس ملک کی شامت ہے. (۱۹۳۳ ، افسانچے ، ۱۶۷). **۳. بدبختی ، بدنصیبی ، عذاب یا مُصیبت میں مبتلا ہونے کی کیفیت.** عہد شکنی اور خلافِ وعدگی ہرگز نہ کریو کہ سزا اور شامت اس کی جلد ملتی ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۱۲).

مرے سر پر جو اڑنے کا کیا قصد
مری شامت نے پر باندھے ہما کے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۰). پھر آسان کر دیا اس کے لیے اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قتل کو پھر ... ہو گیا شامت والوں میں سے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تصانیف احمدیہ ، ۳ : ۱۹۷).

یہی سیہ کاریاں اگر ہیں تو نورِ صبحِ امید کیسا
یہی ہے زلفِ بتاں کا سودا تو میری شامت یہی رہے گی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۲۹۵). [ع].

---اَعمال کس اضا(---فت ا ، سک ع) امث.
بداعمالیوں کا پھل ، تباہی و بربادی جو اپنے اعمال کا نتیجہ ہو ، کیے کی سزا.

کہیں سو کیا کہیں سر پر ہمارے
قیامت شامتِ اعمال لائی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۳۸).

شامتِ اعمال سے جلتا ہے نار قہر میں
تیرہ بختی اس کی ہے اس کو جہنم کا دھواں

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۱۹). یہاں سے ہم دونوں کے بچپن کے ساتھ کے کھیلے ہوئے ایک دوست سوار ہوئے جو ہماری شامتِ اعمال سے ... محکمۂ سائیر میں ملازم ہیں. (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی ، ۱۵۶). جو شامتِ اعمال کہیں بول پڑتیں تو وہ بھی کھمبے سے باندھ دی جاتیں. (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۱۰۶). [شامت + اعمال (رک)].

---اَعمالِ ما صُورتِ نادر گرِفت کہاوت.
(فارسی ضرب‌المثل اردو میں مستعمل) ہمارے گناہوں کی سزا نے نادر کی صورت اختیار کی ، جب کوئی آفت اپنی غفلت سے سر پر آ جائے تو یہ مقولہ دہراتے ہیں (جامع الامثال).

---آ جانا محاورہ.
مُصیبت یا آفت میں مبتلا ہو جانا ، کم بختی آ جانا.

کچھ شامتیں آپ کی نہ آ جائیں
صورت یہ نہ اپنی آپ اترائیں
(۱۸۲۱ ، دریائے تعشق ، ۶۰).
جا کر اس بزم میں آ جاتی ہے شامت کیسی
میرے اللہ نے رکھ لی مری عزت کیسی
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۹۵). جب کسی کی شامت آ جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ نحوست نے زور کیا. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳ : ۳). خلاصہ ، گیس پیپر یا اتفاق کتاب برآمد ہو جاتی تھی تو اسے استاد اپنی توہین سمجھتا تھا اور طالب علم کی جو شامت آ جاتی تھی وہ ایک الگ بات تھی. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، ستمبر ، ۱۷).

ـــــ آنا محاورہ.
بدبختی اور خرابی کے آثار ظاہر ہونا ، بُرے دن آنا ، مصیبت کا دور دورہ ہونا.
ہر کہیں کہتا ہے قصہ تو جو زلفِ یار کا
کیا دلِ ناداں تری آئی ہے شامت ان دنوں
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۹۳). دیکھئے یہ قہر کس پر ٹوٹتا ہے کس کی شامت آتی ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۵۲). شوہر کی کیا شامت آئی ہے کہ حرفِ شکایت زبان پر لائے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۸۶). میرے کو بولتا کہ میں بھی اس کے ساتھ آؤں ، میری شامت آئی ہے کیا. (۱۹۸۵ ، بارش سنگ ، ۲۲۱).

ـــــ بُلانا / بُلوانا محاورہ.
مُصیبت مول لینا ، بدبختی کو دعوت دینا. جس قسمت نے کہ ایسا عمدہ اور زری زین کا گھوڑا دلوا دیا ، اسی قسمت نے مجھے میرے ملک سے نکلا اب میں نہیں چاہتا کہ یہیں رہ کر اپنی شامت بلواؤں. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۳۶۰).

ـــــ بُھگتنا محاورہ.
مُصیبت برداشت کرنا ، سزا بھگتنا. مگر مبتلا کو تو اپنے اعمال کی شامت بھگتنی تھی. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۲۷).

ـــــ پھیلنا محاورہ.
بدبختی کا چھا جانا ، نحوست طاری ہونا.
پالا شبِ فرقت سے پڑا عشق میں اے شوق
پھیلی مرے اعمال کی شامت مرے گھر میں
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۹۶).

ـــــ جو آئی / آئے فقرہ.
جو شامت آئے ، کم بختی آئی ، بُرا وقت آیا.
کدا سمجھ کے وہ چپ تھا ، مری جو شامت آئی
اٹھا اور اٹھ کے قدم ، میں نے پاسباں کے لیے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۶). بھارت کی جو شامت آئی تو اس نے پاکستان کا رُخ کیا. (۱۹۶۶ ، نقش ، (جنگ نمبر) ، کراچی ، ۴۹).

ـــــ دِکھانا / دِکھلانا محاورہ.
بدبختی میں مُبتلا کرنا ، مُصیبت میں پھنسانا.
دکھلائی برے دنوں نے شامت
مردی کی رہی نہ کچھ علامت
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۲۶).

ـــــ زَدَگی (ـــــ فت ز ، د) امث.
نحوست ، ادبار ، بُرا زمانہ. لارڈ ہارڈنگ نے اس شامت زدگی کو دور کیا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۱۱). [شامت زدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ زَدَہ (ـــــ فت ز ، د) صف.
بدنصیب ، کم بخت ، مُصیبت کا مارا.
بے وجہ یہ دل زلفِ گرہ گیر میں اُلجھا
دیوانۂ شامت زدہ زنجیر میں اُلجھا
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۹۹). ان کی رائے میں تعلیم کا تجربہ غلط اور اس کا نتیجہ منحوس و شامت زدہ ہوا ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۹۵).
شامت زدہ ہے کھانے کا تو کوڑے دیکھیو
حاضر ہو ، کوئی ہے! ابے آخور ، لو سنو
(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۳۰۱). [شامت + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا].

ـــــ زَدی (ـــــ فت ز) صف مث.
شامت زدہ (رک) کی تانیث ، شامت زدگی. اے بہن اس سہرخ حرام زادی کی قضا آئی ہے شامت زدی نے ملازمان شہنشاہ کے ساتھ بغاوت اختیار کی ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۶۰). کہیں امیر کی شامت زدی سے ان بن ہوگئی تھی. (۱۹۱۵ ، سجادحسین ، احمق الذین ، ۴۴).[شامت + ف : زدہ (بحذف ہ)، زدن ـ مارنا + ی ، لاحقۂ تانیث ، بقاعدۂ اردو].

ـــــ سَر پَر مَنڈلانا محاورہ.
نحوست ، ادبار ، مُصیبت کا چھانا ، بدبختی کے آثار نمایاں ہونا.
پھر خیر کہاں جب آ گیا شر
منڈلائی تھیں شامتیں سروں پر
(۱۸۸۲ ، مادر ہند ، ۱۹۰).

ـــــ سَوار ہونا محاورہ.
بُرے دن آنا ، ادبار و نحوست میں مبتلا ہو جانا. تم پر کچھ ایسی شامت سوار تھی کہ تم خیرخواہی کو بھی (اپنا) دوست نہیں سمجھتے تھے. (۱۸۹۵ ، قرآن مجید (ترجمہ)، نذیر احمد ، ۲۱۶). غصہ اپنوں پر آتا ہے ان پر یہ کیا شامت سوار ہے کہ آسمانوں کے ہوتے ہوئے زمین کی طرف جھکتے اور گرتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مضامین عبدالماجد ، ۵۴).

ـــــ کا سَر پَر کھیلنا محاورہ.
ادبار یا بد اقبالی یا مُصیبت کا سر پر آنا ، بُرے دن آنا(ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

ـــــ کا گھیرنا محاورہ.
شامت آنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---کا مارا صف مذ (مث : شامت کی ماری).
بدبخت ، بدنصیب ، خراب حال ، آفت زدہ.

ترِی زلفوں کو چھیڑا ہو گا جس شامت کے مارے نے
بقیں ہے اے بتِ کافر اسے سودا ہوا ہو گا

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۰).

پھنسائی جان زلفوں میں کھلایا سانپ ہاتھوں میں
خطا آفت کے ماروں کی کہ شامت کے ماروں کا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۹۱). اگر شامت کا مارا اہلِ زبان ایسے مصنفین و موجدین زبان کے گھیرے میں جا کے نکو بن گیا ... تو اس کا سیر معزز بمعصر مدینہ کی جان پر پڑے گا. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۶ : ۵). ادیب بیچارا شامت کا مارا اپنی ٹوٹی پھوٹی شخصیت کے تلے اپنی ذات کا بوجھ بھی اٹھائے پھرتا ہے. (۱۹۶۰ ، علامتوں کا زوال ، ۱۵۷).

--- کہہ کے نہیں آتی کہاوت.
مصیبت یا آفت یکایک نازل ہو جاتی ہے (سہذب اللغات).

---کی مار امث.
قسمت کی خرابی ، بدنصیبی ، کم بختی.

دل سے کیا چھوٹے خیالِ زلف ہے شامت کی مار
لکھی ہے اس کی تو قسمت میں پریشانی کچھ اور

(۱۸۵۳ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۳۸). آپ بدھنی لے کر پیشاب کو گئی شامت کی مار کہاں جانے مفلسی میں آٹا گیلا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۶۲).

---کے دن امذ.
مصیبت کا زمانہ ، برے دن.

الٰہیٰ خیر پھر آنکھوں کے آگے شامِ گیسو ہے
مری شامت کے دن میری بری مت بن کے آئے ہیں

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۵۸).

---گھیرا (---ی مج) صف مذ.
رک : **شامت زدہ.** شامت گھیرے ننھوا نے کئی بال نوچ کر سامنے رکھ دیئے اور کہا ان میں سے جو پسند ہو رکھ لو. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۹۳). [شامت + گھیرا (رک)].

---لانا محاورہ.
مصیبت مول لینا ، نحوست و ادبار کو دعوت دینا.

مقصد کو حیات کے بھلایا
اپنی شامت یہ آپ لایا

(۱۹۰۳ ، عروس فطرت ، ۹۷).

---مارا صف مذ.
کم بخت ، بدنصیب ، مصیبت میں گرفتار.

زلف کا پیچ جو وہ کافر ملاحت مارے
ہوں گرفتارِ بلا سیکڑوں شامت مارے

(۱۸۵۳ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۵۱). [شامت + مارا (رک)].

---ماری صف مث.
شامت مارا (رک) کی تانیث. چار روپے مہینہ ایسا بہت نہ تھا ، مجھ شامت ماری نے ہاں کرلی. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۵۹).
[شامت + مارا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---میں پھنسنا محاورہ.
آفت میں مبتلا ہونا ، مصیبت میں گرفتار ہونا (سہذب اللغات).

---ہونا محاورہ.
قسمت کی خرابی ہونا ، کم بختی ہونا.

شامت ہے کیا کہ شیخ سے کوئی ملے کہ واں
روزہ وبالِ جان ہے سدا یا نماز ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۶).

سبھوں سے ملتا ہے وہ شوخ مجھ سے ہے بیزار
یہ اور کچھ نہیں طالع کی میرے شامت ہے

(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۳۸۲).

اٹھ جاتے ہیں پہلو سے وہ بجتے ہی گجر کے
آتی ہے سحر ، ہوتی ہے شامت مرے دل کی

(۱۸۷۵ ، آئینۂ ناظرین ، ۱۸۷).

شامَتی (سک نیز فت م) صف.
شامت زدہ ، بدنصیب ، کم بخت ، شامت کا مارا. ہیں کمبخت تھی سونے شامتی غارت گئے سے کہ عیاروں سے لڑنے نہ جا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۳۶).

چل چخے دور ہو ، نگوڑے نکل
شامتی ، نامراد ، بے اوسان

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۱۸۳). [شامت + ی ، لاحقۂ نسبت].

شامَتیں آنا/آ جانا محاورہ.
رک : **شامت آ جانا/آنا.**

کچھ شامتیں آپ کی نہ آ جائیں
صورت یہ نہ اپنی آپ اترائیں

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۶۰). سنگھاس نے آواز دی کہ او بدخو کیا بیہودہ بکتا ہے ، کیوں شامتیں آئی ہیں. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۱۶۶).

شامِخ (کس م) صف.
بلند ، اونچا ، متکبر ، مغرور. شعرائے آفاق و صاحبِ فکر شامخ ... نے نہایت دلسوزی و جانکاہی اور غایت فکر کو عرق ریزی سے تحریر فرمائے. (۱۸۹۵ ، چمن تاریخ ، ۳).

کلی حیا میں ، نزاکت میں پنکھڑی گل کی
یہ پیش کم وغا ، طورِ شامخ و ابہم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۳۹). [ع].

شام دان امذ.
(آہن گری) لوہے اور دیگر دھات کی اشیا کی گھڑائی کا نہیا ، نہائی۔ یہ چوکور اور چپٹی ہوتی ہے (ماخوذ : ا ب و ، ۸ : ۹).
[سندان (رک) کا بگاڑ].

شایِل (کس م) صف.
۱. **محیط ، پھیلا ہوا ، گھیرے ہوئے ، چھایا ہوا.**

رات دن تجھ جمال روشن سوں
فضلِ پروردگار شامل ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۸).

آہ کے ساتھ اب آتا ہے مجھے یوں رونا
باد و باراں کہیں جس طور سے شامل آئے
(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۱۳۶). اس لیے بسبب اپنے مفہوم عام ہونے کے چرند و پرند دونوں کو شامل ہیں. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکتوبات ، ۱۸۲). وہ قضیہ جس کا موضوع کل کو شامل ہو اور جس میں حکم کا تعین ہر ایک فرد پر ہو. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۰). جو عقلی اور عملی زندگی کے تمام مطالب و معانی کو شامل ہے. (۱۹۵۳ ، حکماء اسلام ، ۱ : ۶۰). **۲. شریک ، ساتھ ، اکٹھا ، ملا ہوا ، یکجا.**

سو سہار بھی ان میں شامل اتھا
کہ سب عاشقاں میں وہ کامل اتھا
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۵).

کنور کو سہاراج لب ساتھ لے
چھتوں بار کنور کے شامل چلے
(۱۷۵۲ ، قصہ کام روپ و کلا کام ، ۱۶). دھوپ کے شامل کچھ دھنیت بھی ہے تو وہ سبب سے گرمی کے ... حرکتِ سخت کے مشتمل ہوتا ہے. (۱۸۰۲ ، رسالہ کائنات جو ، ۳۳).

حرملہ بھی جو اسی غول کے شامل آیا
ناوک اندازوں سے ہنستا ہوا جاہل آیا
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۹۶).

ہم نے ساقی تجزیہ عنصرِ محبت کا کیا
عنصرِ کاہش ہے اس کم بخت میں شامل بہت
(۱۹۱۹ ، نقوشِ ساقی ، ۳۷). میرے لیٹر بکس میں کوئی پرچہ ڈال گیا کہ ہولی پارٹی میں شامل ہوتا ہے تو چندہ بھیج دیجیے. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۸۶). [ع : (ش م ل)].

ـــــحال کس اضا ، امذ ؛ م ف.
۱. ہر امر اور ہر حالت میں ساتھ.

اللہ کی اگر جو مدد شاملِ حال ہے
دیباچۂ کتاب کا دل موں خیال ہے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹).

ہو جشنِ عید مبارک تجھے شہا ہر سال
خدا کا فضل سدا رہوے تیرے شاملِ حال
(۱۸۴۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۵). خدا کارساز ہے آپؐ کا چچا بزرگ ابو طالب ایک بڑا کنبہ پرور شخص تھا اس نے نہ صرف بچہ کی بچپن ہی میں پرورش کی بلکہ جوانی میں بھی پورا پورا ساتھ دیا اور بڑھاپے تک برابر شاملِ حال رہا. (۱۹۲۳ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۱۷). **۲. مل کر ، باہم ، ساجھے میں ، شراکت میں** (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).
[شامل + حال (رک)].

ـــــحال رہنا محاورہ.
رک : شاملِ حال ہونا. حکیم صاحب کی ہمت افزائیاں ، عنایتیں میرے بھی شاملِ حال رہی ہیں. (۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۶۲).

ـــــحال ہونا محاورہ.
شریک ہونا ، ملنا.

اللہ کی اگر جو مدد شاملِ حال ہے
دیباچۂ کتاب کا دل موں خیال ہے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹). بے نیاز کی ذات غفور رحیم ہے فضلِ خدا تیرے بھی شاملِ حال ہو گا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۱). تیرے دیوتا ننّا کی مہربانیاں تیرے شاملِ حال ہوں. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۵۳۶).

ـــــ کرلینا / کرنا محاورہ.
۱. ملانا ، شریک کرنا.

خوبیِ قسمت تو دیکھو عاشقوں کے گن کے نام
مجھ کو بھی اغیار میں اس شوخ نے شامل کیا
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۲۰). کہھان راسا کی تدوین میں بالآخر اس کو شامل کر لیا گیا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۲۲۸). **۲. پیوند کرنا ، لگانا ، وصل کرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

ـــــہونا محاورہ.
۱. ملنا ، شریک ہونا ؛ داخل ہونا ؛ محیط ہونا.

اب تو مرتا تھا تغافل میں قسم تیری سجن
مہربانی تک بھلے وقت آئے کہ شامل ہوئی
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۱).

کیومرث کے فتح شامل ہوئی
تمنائے دل اس کی حاصل ہوئی
(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۱۲). عوام کی عورتوں کے حفظ و آبرو کی خاطر شامل ہو جانے سے یہ جلوس ایک انبوہ کثیر ہو گیا تھا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۱۸). **۲. گھیرے میں لینا ؛ چھا جانا ، متعلق ہونا ؛ لاگو ہونا.** جو لوگ اس وقت حاضر نہیں ہیں یہ احکام ان کو بھی شامل ہوں گے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۹۲). **۳. حصہ لینا ، ساجھی ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

شاملات (کس م) مذ.
۱. (أ) وہ زمین جو بہت سے لوگوں میں مشترک ہو یا جس کے کئی حصہ دار ہوں ، جائداد غیر تقسیم شدہ ، گانو کی مشترکہ اراضی. اہلِ ہانی ہٹ سے معلوم ہوا کہ یہ زمین لاوارث ہے بجز ذات پروردگار کے کوئی اس کا والی نہیں مگر یہاں شاملات طرف افغانان کہلاتی ہے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۳۴). **(آ) مضافات ، وہ علاقہ جو کسی آبادی سے ملحق ہو.** آس پاس کے دیہات ایک زمانے میں شہر قدیم کے محلوں اور شاملات میں تھے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۰۱). اس شہر کو شاملات کہا جاتا تھا کہ ریاست جے پور اور جودھپور کی سرحد پر واقع تھا. (۱۹۷۹ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۱۹). **۲. کسی چیز کے اجزا یا وہ شے جو کسی کے اجزا میں شریک ہو.** سو روپیہ جو آپ کے بھائی صاحب نے دینے کہے تھے ... وہ سیالکوٹ کے چندے کی شاملات میں آویں گے. (۱۸۹۳ ، مکتوبات سرسید ، ۳۲۴). اس بات کے کہنے کی ضرورت نہیں کہ وہ رومال جرابیں سلیپر وغیرہ وغیرہ شاملات لباس سے ہیں. (۱۹۱۱ ، باقیات بجنوری ، ۵۸).

۳. (سپہ گری) طرفین کا وار کے بدلے وار اور بچاؤ کے بدلے بچاؤ کرنے کا عمل. شاملات ، اس کو دوہری کھائی بھی کہتے ہیں یعنی جب طرفین سے ضرب کے مقابل ضرب اور روک کے مقابل روک برابر جاری رہے. (۱۸۳۶ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۱۷). [شامل + ات ، لاحقۂ جمع].

ـــ پٹّی (ـــ فت پ ، شد ٹ) امث.
(کاشت کاری) گانو کی مشترکہ پٹی ، پورے گانو کا کوئی حصّہ (اپ و ، ۶ : ۸۱). [شاملات + پٹی (رک)].

ـــ دِہ کس اضا(ـــ فت د) امث.
آبادی کی وہ مشترکہ زمین جو مفادِ عامّہ میں مستعمل ہو. ملکیت شاملات دہ کے متعلق.... اس حدیث کا ذکر میں نے مضمون اجتہاد میں بھی کیا ہے. (۱۹۲۶ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۵۲). (پٹواری کی زبان میں) شاملات دہ بن جاتا ہے یعنی جس نے چاہا ، بڑھ کر ہاتھ میں اٹھا لیا. (۱۹۸۰ ، بزم آرائیاں ، ۱۶۳). [شاملات + دہ (رک)].

ـــ میں م ف.
اکٹھا ، یک جا ، مشترکہ ، کسی کام میں چند چیزوں یا لوگوں کے شریک ہو جانے یا مل کر اسے مکمل کرنے کا عمل. ایسے جرائم کی بابت فرد قرارداد جرم اور تجویز مقدمۂ شاملات میں ہو. (۱۸۹۸ ، مجموعۂ ضابطۂ فوجداری ، ۱۰۰).

شامِلاتی (کس م) صف.
مشترکہ (نوراللغات). [شاملات + ی ، لاحقۂ نسبت].

شامِلَہ (کس م ، فت ل) صف.
شامل (رک) کی تانیث. خداوندِ ذوالجلال نے اپنی قدرتِ کاملہ اور رحمتِ شاملہ سے انسان کو پیدا کیا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۰۹). اللہ تعالیٰ... نے اپنی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ شاملہ سے انسان کو زندگی دی ہے. (۱۹۷۲ ، جلوۂ حقیقت ، ۳۲). [شامل + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شامو شام / شاموں شام م ف.
رات ہونے سے پہلے ہی ، غروبِ آفتاب کے قبل ہی ، سورج ڈوبنے سے پہلے ہی. اتفاق سے ہربالی بڑی بیمار ، شاموں شام سر دھویا سردی کھائی. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۳۰). ماما نے کہا میاں کل شامو شام اس گھر میں کوئی آکر رہا ہے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۱۲). ہم نے کہا تھا کہ دن رہے سے آنا مگر تم وہی شامو شام آئے. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۰۵).

شامَہ (فت م) امث ، امذ.
رک : شاما. چاہتا تھا کہ گھر چلوں کہ پیپل کے بے برگ درخت پر ایک شامہ نے نغمۂ حمد شروع کیا. (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۰). [شاما (رک) کا متبادل املا].

شامَّہ (۱) (شد م بفت) امث.
سونگھنے کی قوت ، وہ حس جس کے ذریعے بو کا احساس ہو.

دوانہ ہوں میں اربابِ جہاں کی حسِ شامّہ کا
کہ جیسا عنبر ان کے روبرو ویسا ہی سرگیں ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۹۰). قوائے مدرکۂ انسانی بھی سات ہیں ، باصرہ ، سامعہ ، شامّہ ، ذائقہ ، لامسہ ، واہمہ ... عاقلہ. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۶).

قوتِ باصرہ و شامہ تم کو ہو نوید
باغ کی مدح میں گل کھلتے ہیں گلشن گلشن
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۸۷) عورت کی قوتِ شامہ سے یہ امر باہر ہے کہ وہ ایک خاص فاصلے سے عطر لیمو کی خوشبو محسوس کر سکے (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، مسلمان عورت (ترجمہ) ۳۳). سانس کی خوشبو سے راجہ کا شامہ معطر ہوا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۷). [ف].

ـــ پَیما (ـــ ی لین) امذ.
قوتِ شامّہ ناپنے کا آلہ. اس قسم کی پیمائشوں کے لیے شامہ پیما استعمال ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۰۳). [شامہ + ف : پیما ، پیمودن ـ ناپنا ، تولنا].

شامَّہ (۲) (شد م بفت) امذ.
(طب) عنبر کی ایک قسم ، مشک کا ایک اہم عُنصر. عنبر اشہب قسمِ اعلیٰ جس کا ایک شامہ پانچ ہزار قیمت پاتا ہے. (۱۹۲۷ ، اورنٹیل کالج میگزین ، لاہور ، اگست ، ۹۷).[شمّہ (رک) کا اشباع].

شامی (۱) صف.
۱. ملک شام کا رہنے والا یا رہنے والی.

اماماں تھے منگے قولاں سو شامی شومی کافر
ہوئے بے قول تو ان تیں خدا دوزخ بنایا ہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۵۶).

تمہارا عارضِ روشن حلب میں ساغر دے
کریں گے زلف میں شامی نہ جستجوئے کباب
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۲۶۶) . عرب ان اٹھائیس منازل میں سے چودہ کو شامی اور چودہ کو یمانی کہتے ہیں . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۶۹).

حقیقتِ ابدی ہے مقامِ شبیری
بدلتے رہتے ہیں اندازِ کوفی و شامی
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۰۵). دورِ حاضر کے شامی موسیقار بلند ضربوں کے لیے دایاں اور مدھم کے لیے بایاں ہاتھ استعمال کرتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۱۵).
۲. ملکِ شام کی زبان. ان تصانیف کی اشاعت کا طریقہ یہ ہوا کہ اول سنسکرت یا پراکرت سے فارسی میں آئیں ،فارسی سے عربی میں آئیں ... عربی سے شامی و ایرانی میں. (۱۹۲۳ ، نگار ، مارچ ، ۱۷۳). [شام (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شامی (۲) امذ.
رک : شامی کباب.

حسینی وہ کباب ، اعلیٰ و جامی
ہوئے مردود جس کے آگے شامی
(۱۷۸۳ ، مثنویات میر حسن ، ۱ : ۲۴۲).

تھے کباب ایسے حسینی نامور
کھائے جس کے رشک سے شامی جگر

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۸). آلو کے بڑے ہیں کہ شامی کو پرے بٹھاتے ہیں. (۱۹۳۳ ، افسانچے ، ۱۵). اس نے صرف ایک پلیٹ ، شامی اور چائے پر گزارہ کرنے کا تہیّہ کیا تھا. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۷). [مقامی].

--- کَباب/ کَواب (---فت ک) امذ.
مسالہ اور دال وغیرہ ملا کر اور ابال کر پیسے ہوئے قیمے کی ٹکیا جسے کسی روغن میں تلا جاتا ہے. شامی کبابوں کا مزہ صبح تک منہ سے نہیں جاتا تھا. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۶۹). میں نے اس سے کہا کہ « ایک ذرا سیدھی طرف جھک جاؤ » یہ شاید بھوک ہو گی کہتی کیا ہے « شامی کواب » ... اور کہنے لگی پھلی کے؟ ہاں کھا لوں گی. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۱۸). (بکری کا) گوشت ... بہترین گوشت ہے .. سادہ قورمہ ... کوفتے ، شامی کباب ، سیخ کباب اور طرح طرح پر استعمال ہوتا ہے . (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۱۲۳).[شامی + کباب/ کواب (رک)].

شامی(۳) امذ.
(کاشتکاری) کھیت کا شریک ، شاملات کا حصہ دار ، بعض مقام پر شمالی کہتے ہیں (ا پ و ، ۶ : ۸۱). [مقامی].

شامِی (شد م) صف.
شانہ (رک) سے منسوب. شانی حسی اعضاء یہ کسی کیمیاوی شے سے نکلتے ہوئے روح یا بھاپ سے اثر پکڑتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۵۳). [ف].

---عَصَب (---فت ع ، ص) امث.
پہلی دماغی عصب شامی عصب کہلاتی ہے یہ شامی فص کے سرے سے نکلتی ہے (معیاری حیوانیات ، ۱ : ۹۶). [شامی + عصب (رک)].

شامْیان (سک م) امذ (قدیم).
رک : شامیانہ.

چتر زر رکھتے تھے جو شاہِ زماں بالائے سر
خاک جائے تخت ، گردوں شامیان بالائے سر

(۱۸۵۰ ، گویا ، سراپا سخن ، ۱۰).[شامیانہ (رک) کا قدیم املا].

شامْیانا/ شامْیانَہ (سک م / فت ن) امذ.
۱. دھوپ ، اوس یا دیگر فضائی اثرات سے بچاؤ کرنے والا ، خصوصاً بانسوں رسیوں وغیرہ کے ذریعے اوپر تانا ہوا کپڑا ، کپڑے کا سائبان جو چاروں طرف سے کھلا ہوا بارہ دری کی وضع کا ہوتا ہے ، کپڑے کا سایہ بان ؛ آسمانہ.

شامیانہ بھی نہیں قبر پر ان کے پسِ مرگ
تیرے سایے ہوئے اے چرخ کہیں جتے ہیں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۰۶). خضر خاں کے سر پر چتر لعل جو مثل سایہ بان ... تھا شامیانہ کیا گیا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۵۳). آدھی بارات کو شامیانے کے نیچے اور آدھی بارات کو ایک بہت بڑے سجے سجائے ڈرائنگ روم میں لایا جاتا ہے. (۱۹۸۰ ، ماس اور مٹی ، ۱۳۱). **۲. پتوں کے گچھے جو درختوں کے تاجوں سے بنتے ہیں** (تربیت جنگلات ، ۳). [شامی + انہ ، لاحقۂ نسبت].

---اُٹھانا محاورہ.
سائبان دور کرنا ، شامیانہ ہٹا دینا. کچھ عرصہ کے بعد سخت آندھی چلی ، اوپر کا شامیانہ جو جہاز پر لگا ہوا ہوتا ہے اٹھا دیا گیا. (۱۹۱۱ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۳۱).

---بَرگ کس اضا(---فت ب ، سک ر) امذ.
درخت کی چھتری ، یعنی پتے کا شامیانہ. طویل اور صاف تنے حاصل کرنے کے لیے اس وقت تک کہ درخت اپنی نشو و نمائے طولانی حاصل نہ کر لیں شامیانۂ برگ کو زیادہ چھدرا نہ ہونے دینا چاہیے (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۱۶).[شامیانہ + برگ (رک)].

---تاننا محاورہ ؛ ف م.
رک : شامیانہ لگانا.

عازمِ گلگشت وہ مہوش ہے کیا جو آسماں
تانتا ہے شامیانہ ابر کا گلزار پر

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۱).

کچھ فکر سائبانِ تربت بھی تو نے کی ہے
منعم جو شامیانہ تو گھر میں تانتا ہے

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاضِ سحر ، ۲۰۹).

--- کِھچْوانا محاورہ.
شامیانہ تنوانا ، شامیانہ لگوانا. کرسیوں کی ایک لین تو اس مقام پر لگائی اور اس پر ایک شامیانہ بھی جس سے دھوپ کی روک ہو کھچوا دیا. (۱۹۰۱ ، حیات جاوید ، ۲ : ۵۲).

---لگانا محاورہ.
(عموماً کسی تقریب کے موقع پر) شامیانے کو بانسوں اور رسیوں کے ذریعے تان کر قابلِ استعمال بنانا.

واسطے سایے کے حافظ خیمۂ گردوں ہے بس
قبر پر میری لگانا شامیانہ کیا ضرور

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۳۱).

شان امث.
ہوا کے تیز چلنے کی آواز ، ہوا میں کسی چیز کے تیزی سے گزرنے کی آواز. چڑیوں کا ایک غول آیا اور شاں کی آواز کے ساتھ کھڑکی کے پاس سے گزر کر اوپر اٹھ گیا. (۱۹۶۹ ، کپاس کا پھول ، ۲۴۷). [حکایت الصوت].

---شان امث.
شان (رک) کی تکرار. پانی کی تلاش میں نکلتے تو نلکے « شاں شاں » کی صدائیں بلند کر کے خود شدت پیاس سے نڈھال ہونے کا اعلان کرتے. (۱۹۷۵ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۱۳۰). [رک : شان + شان].

شان (۱) امث ؛ امذ (قدیم).

۱. **قدرت . طاقت.**

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۰۷). حق تعالیٰ جلّ شانہ کی شان ایسی نہیں کہ سوا اس کے کوئی اسے پہچان سکے . (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۲). ۲. **وقار ، توقیر.** مدرسے کی شان اچھی ہے مگر طرز تعلیم ترمیم کے قابل ہے . (۱۹۰۷ ، سفر نامۂ ہندوستان ، ۲۸) . ۳. **آن بان ، سج دھج ، شان و شوکت ، ٹھاٹھ باٹ.**

ادب سے پوچھا جا کے دیوان سے
کدھر جانا ہو گا ایسی شان سے

(۱۷۵۶ ، قصۂ کام روپ و کلاکام ، ۹۲). ایک بارہ سنگھے نے چشمۂ آب میں اپنا عکس دیکھا تو اپنے سینگوں کی شان اور خوبصورتی دیکھ کر بہت خوش ہوا . (۱۸۶۸ ، منتخب الحکایات ، ۱۷).

کس شان سے ستاتے ہیں وہ مجھ کو کالیاں
نواب تو بھی چل کے مرا اقتدار دیکھ

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۲۷). استانی جی اس شان کی عورت کہ کبھی ناک پہ مکھی نہ بیٹھنے دی . (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۳). ۴. **مرتبہ ، عظمت ، قدر و منزلت ، شکوہ.**

حق کے نام سوں جن کوں شان
وہ ہی سر سلطاناں سلطان

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۸۸).

وے بولتے کھول شیخ کا شان
کیا پوچتے ہم ہئے سو پاشان

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۵).

حاملانِ عرشِ اعلیٰ کے یہاں اُوڑتے ہیں ہوش
عرشِ اعلیٰ سے کہیں بالا ہے شانِ کوئے دوست

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۳).

سکندر کو شانِ کئی تو نے بخشی
کلمبس کو دنیا نئی تو نے بخشی

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۸۵).

کوئی قابل ہو تو ہم شانِ کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

(۱۹۱۲ ، بانگ درا ، ۲۲۲) . آپ سے گزارش ہے کہ شانِ ماضی کے جذبات سے لطف اندوز ہونے کے بجائے پندرھویں صدی کے متعلق میرے تردد آمیز افکار کو سننے کی زحمت گوارا فرمائیں . (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۶۶). ۵. **غرور و تمکنت ، دبدبہ ، رعب.**

جس کو یوں جانیے کہ فدوی ہے
اس سے لازم نہیں ہے شان میاں

(۱۷۷۳ ، فدوی ، انتخاب فدوی ، ۲۶).

اسی کروفر سے اسی شان سے
بڑھے جب کہ بازی کے میدان سے

(۱۸۸۷ ، صدیقہ ، ۱۳۲). بنو تمیم کے وفود بڑی شوکت و شان سے آئے . (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۵). ۶. **رونق ، بہار ، چہل پہل.**

اس زمانے میں پرانی عید اب کیوں نا کرے
کد نہیں دیکھے ہیں جم جمشید اے شان عید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۷).

لے گئے لوٹ کے اب شوکت و شانِ دہلی
پوربی پہلے اُڑاتے تھے زبانِ دہلی

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۲۸). ۷. **انداز ، طرز ، وضع.**

سچی جن ایسے توں نہ انسان ہے
نہ انسان کی تجھ میں کچھ شان ہے

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۲). کاغذ کی کیفیت یا خط کی شان سے کتابت کا ٹھیک زمانہ متعین ہو سکتا ہے . (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۷۰). ۸. **فطرت ، عادت ، مزاج.** قابلِ سہو و خطا ہونا انسان کی شان سے ہے . (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۲). اس کی شان سے یہ ہے کہ زود اعتقاد اور سریع التصدیق ہو . (۱۹۱۸ ، روح الاجتماع ، ۷۷) رطوبات کو خشک کرنے والی معجونیں جن میں گرمی پیدا کرنے کی شان نہ ہو کہلاتی . (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱۹). ۹. **امر عظیم ، کار بزرگ ، بڑی مہم.** کودک کو شانِ عظیم درپیش ہے اور عنقریب یہ معارجِ سروری اور مدارجِ نیک اختری ترقی کرے گا . (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۸). ۱۰. **محلِ استعمال ، موقع کے مطابق استعمال کرنا.** کوئی ذخیرہ مثلوں اور شان امثال کا ملے تو بڑا کام نکلے . (۱۸۹۲ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۱۲۱). [ع].

ـــ اَحَدِیَّت کس اضا (ـــ فت ا ، سک ح ، کس د ، شد ی بفت) امث.

یکتائی کی آن بان ، یکتائی. کلمۂ طیب کے بعد رسالت میں بھی شانِ احدیت کا پرتو آ گیا . (۱۹۸۳ ، ذکر خیرالانام ، ۲۵). [شان + احدیت (رک)].

ـــ اِستِغنا کس اضا (ـــ کس ا ، سک س ، کس ت ، سک غ) امث.

بے نیازی اور بے پروائی کی حالت.

کہیں دنیا میں ایسی شانِ استغنا نہیں دیکھی
بتوں کی بے نیازی ہے مقام اللہ اکبر کا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۵). ان میں پہننے اور اوڑھنے کی طرف سے ایک شانِ استغنا پائی جاتی تھی . (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۳۰). [شان + استغنا (رک)].

ـــ اِلٰہی کس اضا (ـــ کس ا ، ل بمد) امث.

رک : **شانِ خدا.**

جمالِ گل رخاں دیکھو گلستانِ الٰہی ہے
جدا ہے رنگ ہر گل کا عجب شانِ الٰہی ہے

(۱۸۵۳ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۸۶). [شان + الٰہی (رک)].

ـــ اِیزَدی کس اضا (ـــ ی مع ، فت ز) امث.

خدا کی قدرت و طاقت. شانِ ایزدی کہ سادھو صاحب کو بھی کسی

مولوی نما عامل کی ضرورت تھی. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۰۹).
[شان + ابزدی (رک)].

---بَرَسْنا محاورہ.
رعب و دبدبہ ظاہر ہونا ، سج دھج نمایاں ہونا.

کس کی محفل میں یہ ہوئی عزت
کیا برستی ہے شان دشمن پر

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۲۷).

---بَڑھانا محاورہ.
عزت افزائی کرنا ، وقعت بڑھانا.

لایا بعد فتح جیب ایمان او
کیوں بڑھایا دیکھ اس کی شان او

(۱۷۹۰ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۵۹). خدا بندے کی جو جو شان بڑھاتا جائے بندے کا فرض ہے کہ اس کے آگے سر جھکاتا جائے. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۰۶).

---بَڑھنا محاورہ.
عزت بڑھنا ، وقعت بڑھنا.

ڈھل سانچے میں ڈھل کر ان کی جوانی
بڑھی اور بھی تھی جو شان اول اول

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۴۳).

---بے نِیازی کس اضا(---کس ن) امث.
بے رخی کی ادا ، شان استغنا.

انہیں ملی نہ کبھی التفات کی فرصت
وفا کا خون ہوا شان بے نیازی سے

(۱۹۲۲ ، انجم کدہ ، ۵۵) . کسی سرفروش شمشیر زن کی طرح شان بے نیازی سے اپنا ہاتھ اس کے سامنے کر دیا. (۱۹۸۷ ، اندھیرا اور اندھیرا ، ۱۸۱). [شان + بے (حرف نفی) + نیاز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پانا محاورہ.
انداز پانا ، خاصیت پائی جانا.

میں نے بلائیں لیں شب فرقت کی بار بار
پائی جو شان کچھ تری زلف سیاہ کی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۶۵).

---تَوّابی کس صف(---فت ت ، شد و) امث.
بخشش دینے کی قدرت ، خیرات دینے کی مقدرت. اللہ تعالیٰ کی شان توابی ، ستاری ، غفاری اور بے نیازی کا سہارا لے کر ان تمام جرائم کا اقرار کرتا ہوں جن کا مجھے علم ہے اور جن کا مجھے علم نہیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۹). [شان + تواب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ٹَپَکْنا محاورہ.
جاہ و جلال ظاہر ہونا. بعض (الفاظ) سے جلالت اور شان ٹپکتی ہے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۲ : ۸).

---جانا محاورہ.
بے عزتی ہونا ، ذلت ہونا ، رُسوائی ہونا ، ذلیل ہونا ، رتبہ گھٹنا.

وہ نہ آئے تو تو ہی چل رنگیں
اس میں کیا تیری شان جاتی ہے

(۱۸۳۵ ، رنگین (نوراللغات)).

مجکو ذلت نہ دیجیے سر بزم
سوچئے کس کی شان جاتی ہے

(۱۹۰۳ ، دیوان جلال ، ۲۲).

---جَتانا محاورہ.
اکڑنا ، رعب و دبدبہ دکھانا ، آن بان ظاہر کرنا.

دستار پہ گل طرہ کیا شان جتاتا ہے
کلکا بھی ادھر اپنی کلگی کو ہلاتا ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۸). بیوی کی کمائی کھاتا ہے بیوی کی کمائی پر شان جتاتا ہے. (۱۹۳۳ ، روحانی شادی ، ۳۹).

---چوٹّا صف مذ.
۱. **دوسرے کی طرز اور انداز اڑانے والا شخص** (مہذب اللغات).
۲. **دماغ چوٹّا ، متکبر اور مغرور آدمی** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).
۳. **دوسرے کے لباس اور وضع قطع کی نقل کرنے والا** (پلیٹس).
[شان + چوٹّا (رک)].

---خُدا کس اضا(---ضم خ) امث.
خدا کی قدرت. اے تیری قدرت خوجی اور عورتیں ان پر ریجھیں شان خدا خوجی تماشا بن گئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۲۳).

ذکر محشر پہ یہ فرماتے ہیں مجھ سے منکر
آپ بھی شان خدا قابل فریاد ہوئے

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۳۰۲). [شان + خدا (رک)].

---خَط کس اضا(---فت خ) امث.
تحریر یعنی خط کا انداز ، روش خط.

مدعا کاتب قدرت کو تکلف سے نہیں
خط تقدیر میں شان خط گلزار نہ ہو

(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات)). اُن کی شان خط سے جو اسی مجموعہ میں ہے ظاہر ہوگی. (۱۹۵۳ ، دیوان صفی (مقدمہ)، ۶). [شان + خط (رک)].

---دار صف ؛ رک : شاندار.
۱. **عالی شان ، بہت بڑا ؛ آراستہ و پیراستہ ، خوشنما ؛ عظیم ؛ قیمتی.** دوسری اسکیم یہ آئی ہے کہ ایک شان دار سینما تعمیر کیا جائے. (۱۹۶۱ ، سود ، ۹۸). شاندار ہوٹل میں ٹھیرنے کے باوجود میرا سیاہ فام جسم سفید رنگ انسانوں کے ہجوم میں تنہا تھا. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۸۷). ۲. **وجیہہ ، ذی وجاہت.** ایک شان دار جثہ یا ایک ایسی چال ڈھال انتہائی درجے کے وحشیانہ اور بھونڈے لباس سے بھی چھپائے نہیں چھپ سکتی. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۴۳). [شان + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ داری اث ، ← شانداری۔
عظمت ، رعب و دبدبہ ، سج دھج ، شان و شوکت۔ اس کی شانداری ایسی ہو جیسے اس کے بیل کے پھلوتھے کی۔ (۱۸۲۲ء ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۸۲۴)۔ شہر دروتا کے میدان میں دونوں قوموں میں لڑائی ہوئی اور صلیب کی شانداری نے رومیوں کو فاش شکست دی۔ (۱۹۱۷ء ، مسیح اور مسیحیت ، ۱۳۱)۔ [شان دار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ داری دِکھانا محاورہ۔
شان و شوکت کا مظاہرہ کرنا۔ عشاءِ ربانی میں شانداری دکھانے کی غرض سے سونے چاندی کے برتن فراہم کر لئے گئے۔ (۱۹۱۷ء ، مسیح اور مسیحیت ، ۱۱۹)۔

ـــ دِکھانا / دِکھلانا محاورہ۔
۱. **تجمل و شوکت ظاہر کرنا ، عظمت و قدرت کا مظاہرہ کرنا۔**

دکھلائی شان طالعِ بیدار حسن نے
یوسف عزیز خواب کی تعبیر سے ہوا

(۱۸۳۶ء ، آتش ، ک ، ۵۵)۔ یہاں شاہی فرمانروائی کی شان دکھائی۔ (۱۸۸۳ء ، دربار اکبری ، ۲۲)۔ ۲. **سج دھج ظاہر کرنا۔**

اللہ کی قدرت نظر آ جاتی ہے مجھ کو
جب شان خودآرائی کی دکھلاتے ہیں معشوق

(۱۸۷۰ء ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۳۹)۔ آج میں یا تو کسی گیندن کے گجے کا گوندھ ہوتی یا کسی سہاگن کے ... ہاتھوں میں کنگن ہو کر شان دکھاتی۔ (۱۹۳۲ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳ : ۳)۔

ـــ ربُوبِیَّت کس اضا (ـــ فت ر ، و مع ، کس ب ، شد ی بفت) امث۔
پروردگاری ، شانِ خداوندی ، رب ہونا۔ رزق کے معاملے میں وہ کافر و مشرک ، مرتد اور متقی میں کوئی تمیز نہیں کرتا ، وہ تو کہتا ہے جو محنت کرے گا پھل پائے گا۔ یہ بات اس کی شانِ ربوبیت کی مظہر ہے۔ (۱۹۸۵ء ، روشنی ، ۳۵۳)۔ [شان + ربوبیت (رک)]۔

ـــ رزّاقی کس اضا (ـــ فت ر ، شد ز) امث۔
رزق پہنچانے کی صفت ، روزی رسانی۔

ہاں مگر صدقہ میں اپنی شانِ رزّاقی کے تو
بخش دے مجھ کو صدارت میونسپل بورڈ کی

(۱۹۸۲ء ، ط ظ ، ۵۱)۔ [شان + رزّاق + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ رَکھنا محاورہ۔
حیثیت و مرتبہ کا مالک ہونا ، بارتبہ ہونا ، صاحبِ حیثیت ہونا۔

آبرو میں خوار ہو کر پختگی حاصل کری
شان جو رکھتے ہیں انکا اب تلک ہے خام عشق

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۲۹)۔ رومہ اپنے لوگوں میں ایک مشخص دیوتا کی شان رکھتا تھا۔ (۱۹۱۷ء ، مسیح اور مسیحیت ، ۱۳۳)۔

ـــ رَہنا محاورہ۔
عزت ، مرتبہ یا وضع میں فرق نہ آنا ، دھاک رہنا ، بات رہنا۔

شان آگے خاکسار کے سرکش کی کب ہے
پیدا ہو بوتراب تو کیا بولہب ہے

(۱۸۱۶ء ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۰۵)۔

ـــ عَبْدِیَت کس اضا (ـــ فت ع ، سک ب ، کس د ، فت ی) امث۔
خدا کے حکم پر سر تسلیم خم کرنا ، راضی بہ رضا ہونا ، بندگی۔ نعت کہنے والے کو ... یہ شعور ہی نہیں کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا عنوان رسالت اور شانِ عبدیت ہے کیا۔ (۱۹۸۳ء ، ذکر خیرالانام ، ۱۳)۔ [شان + عبدیت (رک)]۔

ـــ کا مارا جانا محاورہ۔
عزت یا عظمت میں فرق آنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔

ـــ کِبْرِیائی کس اضا (ـــ کس ک ، سک ب ، کس ر)
عظمت ، بزرگی ، درجہ کا اونچا ہونا ، اللہ تعالیٰ کی عظمت۔ • تمام لوگ روزگار پیشہ نہیں ہیں اور یہ ایک خاص شانِ کبریائی ہے۔ (۱۸۶۹ء ، اخبار سائنٹفک سوسائٹی علی گڑھ (ہندی اردو کا تنازع ، ۱۲۰))۔ [شان + کبریائی (رک)]۔

ـــ کَرْنا محاورہ۔
ناز و انداز دکھانا ، غرور سے پیش آنا۔

دیارِ حسن کے سلطان ساقی
نہ کر اپنوں سے اتنی شان ساقی

(۱۷۸۲ء ، حاتم ، دیوان زادہ ، ۲۱۶)۔

ـــ کو / میں ، بَٹّہ لگانا محاورہ۔
عزت و مرتبہ میں فرق آنا ، بے عزتی ہونا۔ ظلِ الٰہیٰ کا حسبِ ذیل فرمان ان عاشقوں کو پہنچا دے جن کی محبت جناب کی شانِ عالم آرائی میں بٹہ لگاتی ہے۔ (۱۹۰۳ء ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۴۱)۔ کسی غیر کے آگے اپنا ہاتھ پھیلا کر تیری شان کو بٹہ لگائیں۔ (۱۹۳۳ء ، قرآنی قصے ، ۷۵)۔

ـــ کی لینا محاورہ۔
احترام کرنا ، عزت بڑھانا۔ انگریز ان سے شان کی لیتے تو وہ بھی ان سے مربیانہ طرزِ عمل اختیار کرتے۔ (۱۹۸۳ء ، تنقید و تفہیم ، ۲۰۷)۔

ـــ کے مارے کی دَوا دارُو کہاوت۔
ہر شخص سے اس کے مرتبے کے موافق برتاؤ کرنا چاہیے (جامع الامثال)۔

ـــ گَھٹْنا محاورہ۔
عزت میں فرق آنا ، وقار میں کمی آنا ، رتبے میں کمتر ہو جانا۔

جس سیں تیری شان گھٹ جا سو سخن مت کر قبول
طرف اپنے ناز کے بھی دیکھ تک مت مان جا

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۱۰۵)۔

کڑوے نہ ہو مثال اگر انگبیں سے دی
فرہاد شان کیا لبِ شیریں کی گھٹ گئی

(۱۸۵۳ء ، دفتر فصاحت ، ۲۰۵)۔

کچھ شان خدائی کی نہ گھٹ جائے الٰہی
شب ہجر کی ہو جائے اگر چار پہر کم

(۱۹۲۵ء ، شوق قدوائی ، د ، ۸۶)۔ لاڈ میں تعلیم نہ حاصل کی ، کوئی اور ہنر شان گھٹنے کے خیال سے نہ سیکھ سکے۔ (۱۹۷۹ء ، بدن کا طواف ، ۱۲۰)۔

---لگنا محاورہ۔
عزت و شہرت ملنا ، اترانے کا موقع ہاتھ آنا۔

ہنسو نہ تم تو مرے حال پر میں ہوں وہ ذلیل
کہ جس کی ذلت و خواری سے تم کو شان لگی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۲۲)۔

---ماری جانا محاورہ۔
مرتبے پر زوال آ جانا ، عزت چلی جانا ، رتبہ زائل ہو جانا۔ آپ تھوڑی دیر کے لیے یہاں چلے آنے میں کیوں تامل کرتے ہیں کیا مجھ سے ملنے میں آپ کی شان ماری جائے گی۔ (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۵۳)۔

---مارے غیر کو بے شان مارے آپ کو کہاوت۔
شان و شوکت سے دوسرا مرعوب ہو جاتا ہے اور سادگی اور عاجزی سے اپنے آپ کو نقصان پہنچتا ہے (جامع الامثال)۔

---مَحْبُوبِیّت کس اضا(---فت مج م ، سک ح ، و مع ، کس ب ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث۔
دلفریب و دلکش انداز ، محبوبی کی ادا ، پسندیدہ ادا۔ اس لفظ جان کی دل فریب شان محبوبیت سے قیاس ہوتا ہے کہ وہ بےحد خوبصورت اور حسین و جمیل لڑکی تھی۔ (۱۹۶۸ ، سان بی ، ۸۰)۔ اسلام لے آئے تو اس شان محبوبیت سے کہ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے بارگہ خداوندی میں دعا مانگی۔ (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۶۲)۔ [شان + محبوب (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

---میں م ف۔
(میں کے ساتھ) حق میں ، متعلق ، بارے میں۔

جو دیکھیا کہ بیٹھی او غوغا سمیت
سو شانیاں میں دس پانچ کھنچا جو بیت

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۴)۔ کیسی دیکھی قدرت خدا کی اپنی اور اپنے بھائی کی شان میں۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۰)۔

نہیں وہ آیتیں محتاج تاویل
انھیں کی شان میں لایا ہے جبریل

(۱۸۳۸ ، شہادت نامۂ آل نبیؐ ، ۴)۔ دیکھو وہ میری شان میں کیا کہے گا۔ (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۳۶)۔

---میں جھُٹنے آنا / پڑْنا محاورہ۔
مرتبے میں فرق آنا ، سبکی ہونا ، عزت کم ہونا۔

یاں تک آتے ہوتے ہو جائیگا اک آن میں کیا
جھٹنے پڑ جائیں گے کچھ آپ کی اب شان میں کیا

(۱۸۳۸ ، نصیر (نوراللغات))۔

مر چکا ہوں کیوں کلپتے ہو عبث میرے لیے
آئیے اب تو اگر جھٹنے نہ آئیں شان میں

(۱۸۴۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۳۰۳)۔

---میں فَرْق آنا محاورہ۔
شان میں جھٹنے آنا / پڑنا ، عزت کم ہونا۔

اپنے بیمارِ محبت کی عیادت کے لیے
تو جو آتا تو نہ آتا تری کچھ شان میں فرق

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۵۸)۔

---میں کیا جھُٹنے پڑیں / پڑ جائیں گے فقرہ۔
کیا شیخی یا عزت بگڑ جائے گی۔

زیست سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے گر اس پاس بھی
آ پھروگے تم تو کیا جھٹنے پڑیں گے شان میں

(۱۸۰۹ ، جرات (فرہنگ آصفیہ))۔

---نُزُول کس اضا(---ضم ن ، و مع) امث۔
۱۔ **(آیات قرآنی) اترنے کا سبب ، نازل ہونے کا موقع و محل یا پس منظر۔**

نامے میں لکھا جو ان کے خط پشت لب کا وصف
خط میرا شان نزول سورۂ کوثر ہوا

(۱۸۴۲ ، دیوان بے خود (ہادی علی) ، ۹)۔ شان نزول ۔ یہ سورۃ مکۂ مکرمہ یا مدینہ منورہ یا دونوں میں نازل ہوئی۔ (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمۂ قرآن مجید ، ۲)۔ ۲۔ **(مجازاً) وجہ ، علت ، سبب ، محرک۔** اس امر سے بحث نہیں کہ منظور کرنے کا شان نزول کیا تھا۔ (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۸ : ۱۲۳)۔ ان کی شان نزول یا عقبی زمین خود ہندوستان سیکولیٹر کے اپنے تخیل کی ساختہ و پرداختہ ہے۔ (۱۹۳۶ ، شیرانی مقالات ، ۱۱۰)۔ دیہات میں ملاقاتی اور مہمان سے شان نزول دریافت کرنا ایک ذرا معیوب خیال کیا جاتا ہے۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۵۸)۔ [شان + نزول (رک)]۔

---نِکالْنا محاورہ۔
شان پیدا کرنا ، رکھ رکھاؤ سے کام لینا ؛ شاندار بننا ، شان و شوکت یا رعب و دبدبہ دکھانا۔

سر بازار نہ بیٹھا کرو تم
کچھ تو اب شان نکالو صاحب

(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۸۰)۔

---نِکَلْنا محاورہ۔
ادا نکلنا ، ناز و انداز ظاہر ہونا ، شان و شوکت نمایاں ہونا۔

سو حسن ابلتے ہیں سو ناز برستے ہیں
اے صلِ علیٰ تجھ میں کیا شان نکلتی ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۹۱)۔

---و شِکوہ (---و مج ، کس ش ، و مع) امذ۔
رک : شان و شوکت۔ فیروز شاہ کے انتقال کے بعد ہی گجرات بالکل آزاد ہو گیا اور یہ سلطنت کوئی دو سو برس تک بڑی شان و شکوہ سے قائم رہی۔ (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۱)۔ ادبی طرز کا ایک اسلوب شان و شکوہ کا تھا ، لمبے بلند آہنگ جملے ، قواعد اور علمیت کے مظاہرے اس طرز کے اسلوب سے پیدا ہوتے تھے۔ (۱۹۶۳ ، روایت اور فن (ترجمہ) ، ۲۳)۔ [شان + و (حرف عطف) + شکوہ (رک)]۔

---وشَوکَت (---و مع ، و لین ، فت ک) امذ.
رعب و دبدبہ ، ٹھاٹھ ، احتشام ، سج دھج. مگر اس نے مغربوں کے دربار کی شان و شوکت اور جاہ و حشمت بھی خوب دیکھی ہے.(۱۸۶۷ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۶۸).اس شان و شوکت کا وجود اور آدمی جیسے گورے چٹے خوش وضع پیاری ادا کی دشمنی ، بے عقلی اور جہالت اسی کو کہتے ہیں.(۱۹۱۰ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۵۶). عوام تو اسلام کی شان و شوکت کے لیے زندہ رہنا اور مرنا چاہتے تھے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۴۸). [شان + و (حرفِ عطف) + شوکت (رک)].

---وشَوکَت سے رَہنا ف م.
کروفر سے رہنا ، ٹھاٹھ باٹھ سے رہنا ، جاہ و جلال اور جاہ و حشم کے ساتھ رہنا. دورانِ ملازمت میں ہم جہاں بھی رہے شان و شوکت سے رہے. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۰۷).

---(و) گُمان (---(و مع) ، ضم گ) امذ.
رک : سان گمان ، غیر متوقع ، غیر یقینی ، جس کا پہلے سے اندازہ نہ ہو. شان نہ گمان ، جان نہ پہچان ایکس کوں دیکھ ایکس پر ایک حیران. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳). گزشتہ زمانۂ روسیہ کی حکمتِ عملی ترکوں کو برباد کرنے اور ستانے کی تھی لیکن اب اس کا شان و گمان بھی باقی نہیں رہا. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، مضامین ، ۹۰). اتنے بلند بانگ دعووں کے بعد ایسی پست ہمتی تو کسی کے شان و گمان میں نہ تھی. (۱۹۵۶ ، چنگیز ، ۶۸). [شان + و (حرفِ عطف) + گمان (رک)].

---ہونا محاورہ.
مرتبہ پانا ، عزت ملنا.

ہوتی ہے شان غمازوں کی تیرے منہ لگانے میں
سخن چینی اب ان کو دولتِ فغفور ہے گویا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶).

شان (۲) امذ.
شہد کی مکھیوں کا چھتا ، مہال.

تجھ نگہ سوں بشکلِ شانِ عسل
دل ہوا گھر ہزار روزن کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵).

اس کی شیریں لبی کی حسرت میں
شہد پانی ہو شان سے نکلا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۰).

جب سے کی تیرے لبوں نے کسرِ شانِ انگبیں
ہو گیا ہے مکھیوں کا رزق شانِ انگبیں

(۱۸۶۶ ، فیض ، د ، ۲۳۰). [ف].

---عَسَل کس اضا(---فت ع ، سک س) امذ.
شہد کی مکھیوں کا چھتا.

دو ادھر تیرے ہیں جیوں امرت پھل
شیرینی میں ہیں مگر شانِ عسل

(۱۸۱۳ ، قائز دہلوی ، د ، ۱۱۲).

سینہ میرے میں ، ترے عشق سے ، جوں شانِ عسل
کون ناسور ہے نیش سے معمور نہیں

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۳۲). [شان + عسل (رک)].

شان (۳) امذ.
رک : سان ، وہ پتھر جس پر اوزار کو رگڑ کر تیز کرتے اور زنگ کو دور کرتے ہیں (پلیٹس). [س : شان शाण].

شانا (۱) امذ (قدیم).
شان و شوکت.

دے چھوڑ اپس شہی کے شانا
پکڑیا ہے تو پنت باجیانا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴۳). [شان (۱) + ا (زائد)].

شانا (۲) صف مذ (قدیم).
سیانا ، باتمیز ، باشعور ، ہوشیار ، بڑا.

دل بادشاہ چتر جوہری بہت شانا
پندھیا ان پندھا موتی کا دانا

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۳). بڑا پکا پور شانا ہے. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اُردو کی لغت)).[سیانا (رک) کا قدیم املا].

شانا (۳) امذ.
رک : شانہ (بدن کا ایک حصّہ ، کھوا).

واہ کیا نورِ مجسّم تھا وہ اندامِ لطیف
بازوئے قدرت سے تھا پیوند شانا غیب کا

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۴۲).[شانہ (رک) کا متبادل املا].

شانْت (سک ن).(الف) صف ؛ امذ.
پُرامن ، مطمئن ، پُرسکون ؛ صابر ، قانع ؛ سادھو ؛ لائق. شانت یعنی لائق کو نالائق کہنے والے شخص ناحق تکلیف اُٹھاتے ہیں. (۱۸۸۶ ، لال چندرکا ، ۱۵).

سنسار کے تپتے ہوئے ویرانے میں
سکھ شانت کی گویا تو ہری کھیتی ہے

(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق ، ۳۳۵). ایک طرف جمنا کا شانت پانی ، دوسری طرف گیندے کے کھیت ہندوؤں کی پوری برادری آباد ہے. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۳۱). اس کا چور دل شانت ہو گیا. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۱۷۵). [س : शान्त].

---رَس (---فت ر) صف.
اطمینان ، سکونِ قلب ، تسکین ، جمع خاطر. ہندو ادب ان کی مدح و ثنا سے لبریز ہے شرنگار رس اور شانت رس سنسکرت شاعری پر چھائے ہوئے ہیں. (۱۹۳۳ ، ادب اور انقلاب ، ۳۹). سارا ملک ان کی شخصیت و شاعری کا ارادت مند تھا اور سارے بنگلہ ادب میں ان کا "شانت رس" رچا ہوا تھا. (۱۹۵۷ ، نکتۂ راز ، ۱۶۱). [شانت + رس (رک)].

---رُوپ (---و مع) صف.
قانع ، صابر ؛ جس نے خواہشاتِ نفسانی پر قابو پالیا ہو .

اے پرمیشر ہم آزاد اور خواہشات دنیاوی سے پاک شانت روپ یعنی قانع ... برہنہ اور حواس پر قادر کب ہوں گے. (۱۸۸۶ ، لال چندرکا ، ۱۰۲). [شانت + روپ (رک)].

---- کَرْنا محاورہ.
سکون پہنچانا ، اطمینان بخشنا . یہ ہوتر گنگا کی لہریں ہیں جو لکشمن کے کہنے پر مجھے اپنی ہواؤں سے شانت کر رہی ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو ، کراچی ، ۳۰ ، ۲ : ۳۹). اگر کوئی مصلح عوام کے جذبات کو شانت کرتا ہوا ملتا ہے ... تو اسے طبقاتی جدوجہد کے وسیع پس منظر میں بہ نظر استحسان نہیں دیکھا جائے گا. (۱۹۷۳ ، توازن ، ۱۳۳).

شانْتی (سک ن) امث.
۱. **اطمینان ، سکون ، امن ، آرام ، چین ، سکھ**. یونیورسٹی کی کتابوں میں صبر و سنتوش، شانتی و اطمینان کا راستہ ڈھونڈھنا ہے. (۱۹۰۳ ، انتخاب توحید ، ۵۰). یہ شانتی ، یہ سکون اور یہ اطمینان ان کی شخصیتوں کے اندر بہت کچھ جھیل دینا ... ہے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۱۰۶) . ۲. **صبر ، تسلی ، ڈھارس** . بیٹی شانتی سے کام لو. (۱۹۳۶ ، جھانسی کی رانی ، ۵۳). شانتی کا اپدیش میری کوتا ہے ، جنتا کی سیوا میرا دھرم ہے. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۶۱). ۳. **ضبط نفس ، خواہشات نفسانی پر قابو پانے کی حالت ؛ ترک دنیا**. جس وقت یہاں صرف عفت اور محبت کی کارفرمائی تھی ، شانتی اور بھگتی اس کا طرۂ امتیاز تھا. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۲۹۳). [س शान्ति].

---- بَھوَن (---- فت بھ ، و) امذ.
آرام کی جگہ ، دارالامان. وہاں ایک سیمرغ کا شانتی بھون ہے. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۲۷). [شانتی + بھون (رک)].

---- سَرُوپ (---- فت س ، و مع) امذ.
سکون و صبر ، اطمینان. سرخاب نے سرکاری وکیل کی حیثیت سے شانتی سروپ کہا. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۳۰). [شانتی + سروپ (رک)].

---- نِکیتَن (---- کس ن ، ی مج ، فت ت) امذ.
پُرسکون مقام ، آرام کی جگہ ؛ ٹیگور کا قائم کردہ مدرسہ جو بنگال کے ایک مقام بیل پور میں واقع ہے. جب وہ شانتی نکیتن سے کلکتہ آتے تو شیام بازار میں اپنے آبائی ٹیگور پیلس میں ٹھہرتے تھے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۸۵). [شانتی + نکیتن (رک)].

شانْد (غنہ) امذ.
فکر ؛ خیال.

اپس میں اپے آہ بھرتا رہے
دیوانا ہو کر شاند کرتا رہے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۱).

مری عقل اس وقت کیوں گم ہوئی
مجے کاں تے یو شاند پیدا ہوئی
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۰). [شاند (رک) کا متبادل املا].

شانْدْنا (غنہ ، سک د) ف ل.
سوچنا ، خیال کرنا ، غور کرنا.

پھلا کے خوبی سونچ لجاتا بلائے کر
شاندے یو عشق آج کدھر کا کدھر سچے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۱).

مندا سا پھرا پانچو پر باندوہی
سو لے پڑ مڑی کا اٹھیا شاندوہی
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶۰).

شانْزْدَہ (غنہ ، سک ز ، فت د) صف.
پندرہ کے بعد کا عدد ، پندرہ اور ایک کا مجموعہ ، سولہ. ان کو دو گنا کر کے شانزدہ رکنی بھی کیا جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو ، کراچی ، جولائی ، ۵۳). [ف].

شانْزْدَہُم (غنہ ، سک ز ، فت د ، ضم ہ) صف.
شانزدہ (رک) سے **منسوب یا متعلق ، سولھواں ، سولھویں**. لوئی شانزدہم کے مشہور و معروف دستور کو اہل فرانس اس قدر عزیز جانتے ہیں. (۱۸۷۶ ، سراب حیات ، ۲۳). [شانزدہ (رک) + م ، لاحقۂ کیفیت].

شانَہ (۱) (فت ن) امذ.
۱. **کندھا ، مونڈھا ، کھوا ، ہاتھ کا بالائی حصہ جو سینے کے اوپر گردن سے ملا ہوتا ہے**.

مرا تنک ہات چھوڑو جی ہے کل سوں درد شانے کا
تمھارے پاؤں پڑتی ہوں مجھے حاجت ہے نہانے کا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۵) عکاشہ نے دوش مبارک اور مہر نبوت کو دیکھا بوسہ اس مہر نبوت پر دے مونہ دونوں شانوں میں رکھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۳).

لچک سی آ گئی ہے شاخ گل کے شانے میں
خدا کے واسطے اپنی کمر کو مت لچکا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰). پھر بخار آ گیا بعدہ شانے پر ایک دنبل ہوا. (۱۸۶۹ ، انشاء خرد افروز ، ۸).

تو کون و مکاں کو رکھ دے شانے پہ مرے
اور میں کہوں رکھ مذاق کرتا کیوں ہے
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۶۲) . جب دعا مانگنے کے لیے بارگاہ الہیٰ میں ہاتھ اٹھاؤ تو بہتر صورت یہ ہے کہ ہاتھ شانوں تک اٹھے ہوئے ہوں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۲۷). ۲. **ابھار ، دو چیزوں کے درمیان ابھرا ہوا سہارا ، کسی شے کا عرضی حصہ جو طول پر قائم ہو**. شانہ : پشت اور جوف کے افقی مماس کے درمیان کی جگہ کو کہتے ہیں. (۱۹۳۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز ، ۲ : ۶۰۹). یہ بغلی اوزار ہے جو پنسل ، شانے اور سرے بنانے کے کام آتا ہے. (۱۹۳۸ ، انجینری کارخانے کے عملی چالیس سبق ، ۱۲). ۳. **کرتے ، انگرکھے وغیرہ کا وہ حصہ جو مونڈھے پر رہتا ہے**.

انگڑائیاں جو لیں مرے اس تنگ پوش نے
چولی نکل نکل گئی شانہ مسک گیا
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۰). [ف].

---اُتر جانا/اُترنا ف ل ؛ محاورہ.
مونڈھے کی ہڈی کا اپنی جگہ سے ہٹ یا سرک جانا.
بار دامن سے اکھڑ جائے نہ کیوں میری کمر
آستیں کا یہ ہوا بوجھ کہ شانہ اترا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۳).
ڈرتا ہوں نازکی سے شانہ اتر نہ جائے
اللہ جلد اتارو بازو سے نورتن کو
(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، ۱۸۲). جب وہ سر کے بل کھڑے ہوئے تو شانہ اتر گیا اور ہم لوگوں نے انھیں اٹھا کر پلنگ پر لٹا دیا. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۹۳).

---اُکھاڑنا ف م ؛ محاورہ.
شانے کی ہڈی کا جوڑ سے الگ کرنا ؛ مراد : بری طرح شکست دینا (نوراللغات).

---اُکھڑنا ف ل.
شانے کی ہڈی کا جوڑ سے الگ ہونا ؛ مراد : بُری طرح شکست کھانا. تم بہت بری طرح کشتی لڑتے ہو. اس طرح اندری چڑھائی کہ غریب کا شانہ اکھڑ گیا. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۲۰۸).

---آویزی (---ی مع) امث.
ایک سزا جس میں مجرم کو اس کے کندھے میں رسی باندھ کر لٹکا دیتے ہیں.
کرے ہر زلف کوں زنجیر کر کر شانہ آویزی
اگر انصاف کوں وو نازنیں ٹک کام فرمائے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۳).[شانہ + آویز (۲) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بٹھانا ف م ؛ محاورہ.
مونڈھے کی اپنی جگہ سے ہٹی ہوئی ہڈی کو اپنی جگہ پر لے آنا
شانہ اتر جانے کی صورت میں اسے بٹھانے کے لیے وہ بھی وہی طریقہ استعمال کرتے تھے جو آجکل رائج ہے. (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، رئیس احمد ، ۸۱).

---بَشانہ (---فت ب ، ن) م ف.
ساتھ ساتھ ، ہمراہ. ہندوستان زمانہ تبدیلی سے بہت جلد گزر کر اپنی جگہ یورپ کے ملکوں کے شانہ بشانہ لے رہا ہے. (۱۹۲۳ ، ہندوستان کی پولیٹیکل اکانومی ، ۷).ان دونوں کا شانہ بشانہ رہنا بہت ضروری ہے. (۱۹۸۶ ، نفسیاتی تنقید ، ۲۸۱).
[شانہ + ب (حرف جار) + شانہ (رک)].

---بیں (---ی مع) صف.
شگونیا (ایران میں بکری یا بھیڑ کے مونڈھے کی ہڈی پر کوئی نقش بنا کر یا لکھ کر فال نکالتے ہیں) ، فال دیکھنے والا.
کب تک رہیں گے پہلو لگائے زمیں سے ہم
یہ درد اب کہیں گے کسو شانہ بیں سے ہم
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۵۰).
ہم کسی شانہ بیں سے پوچھیں گے
سبب آشفتگیٔ کاکل کا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۹).

یہ کہ کر شانہ بیں نے دل شکستہ کر دیا میرا
حسین قسمت سے جو تجھ کو ملے گا بدزبان ہو گا
(۱۹۲۴ ، ثمرۂ فصاحت ، ۹۹)[شانہ + ف : بیں ، دیدن سے دیکھنا].

---بینی (---ی مع) امث.
فال نکالنا ، شگون لینا. ایک بزارہ بھی اس سواری میں ساتھ تھا ، معلوم ہوا کہ شانہ بینی کے فن میں ماہر ہے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۴۴). [شانہ + بیں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَھڑْکنا محاورہ.
۱. مونڈھے سنکنا ، تھرکنا ، کندھے اچکنا. بہزار خرابی باہر نکالے گئے تو کبھی شانہ پھڑکتا ہے ... خواہ مخواہ تھرک رہی ہیں. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۶ : ۶). ۲. دوست کی ملاقات یا کسی خوشی کا موقع شائع ہونا ؛ بدشگونی ظاہر ہونا.
یہ کس رقیب نے زلفوں میں اس کی کنگھی کی
کہ آج رات سے شانہ مرا پھڑکتا ہے
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۱۷).

---تَھپْتَھپانا ف م ؛ محاورہ.
تسلی دینے کے لئے شانے پر ہاتھ رکھنا ، ہمت افزائی کرنا. ہم اسی گومگو کی حالت میں کھڑے تھے کہ ایک صاحب نے پیارا شانہ تھپتھپایا. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۶ جنوری ، ۱۱).

---جُھولْنا محاورہ.
مونڈھا اتر جانا ، مونڈھے کا جوڑ سے الگ ہو جانا. دوسرا ہاتھ جو لگایا شانہ جھول پڑا تیسرا کنپٹی کا پورا بیٹھا عدم کے کجلی بن کو روانہ ہو گیا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۱۸).

---رَہ جانا محاورہ.
زیادہ کام کرنے سے مونڈھے کا شل ہو جانا.
شب کو جو میرے گھر میں وہ جانا نہ رہ گیا
زلفوں میں ایسا شانہ کیا شانہ رہ گیا
(۱۸۹۶ ، خلیل لکھنوی (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)).

---سَر (---فت س) امذ.
ہُد ہُد جس کے سر پر شانہ نما کلغی ہوتی ہے.
کیا مجنوں مجھے آشفتگیٔ زلف نے کس کی
کہ میرے سر پہ مرغ شانہ سر نے آشیاں باندھا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۷). [شانہ + سر (رک)].

---شِکَن (---کس ش ، فت ک) امذ.
(سپہ گری) ایک داؤ کا نام جس میں مونڈھے پر وار کیا جاتا ہے. پہلا شانہ شکن کرے تو اپنے بائیں گھٹنے پر کھڑا ہو کے اور اٹھ کر چھری مارے. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۱۱۰). جب حریف شانہ شکن کرے اور جست کر کے سیدھے پہلو کی جانب آئے تو فوراً چت ہو کر اپنا دایاں پاؤں حریف کے سینے پر مار کے گرا دے اور چھری مارے.(۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۲۶). [شانہ + شکن (رک)].

---لگانا محاورہ.
شانہ مار کے اشارہ کرنا.

ابر نے شانہ لگایا سپہر کو
سپہر نے سر سے اتارا تاجِ زر

(١٨٧٣ ، کلیات قدر ، ٣٠).

---ہلانا محاورہ.
١. میت کو قبر میں اُتارنے کے بعد تلقین پڑھتے وقت میت کے کاندھے کو آہستہ سے حرکت دینا.

دیکھ لوں میں آخری دیدار آنکھیں کھول کر
آپ اتریں قبر میں شانہ ہلانے کے لیے

(١٨٩١ ، گلزار تعشق ، ٣٤). **٢. کاندھے کو حرکت دے کر جگانا، بیدار کرنا.**

وہیں چونک اٹھتا میں خوابِ لحد سے
مرا شانہ تو نے ہلایا تو ہوتا

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٣٢).

وہ شبِ وصل یہ سوئے کہ نہ چونکے ہرگز
تلوے سہلانے بہت ہم نے ہلایا شانہ

(١٨٦١ ، سراپا سخن ، ١٧٣).

سوئی ہوئی فضا کا شانہ ہلا رہی ہے
ہر جنبشِ زباں سے مردے جلا رہی ہے

(١٩٣١ ، صبح بہار ، ١٣).

شانہ (٢) (فت ن) امذ.
بال سُلجھانے کا دندانے دار آلہ ، کنگھا ، کنگھی.

ہر زباں پر ہے مثلِ شانہ مدام
ذکر تجھ زلف کی درازی کا

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢٨).

شانے کی کشمکش سے اگر زلف کھل گئی
اے دل نکل شتاب ترا دام وا ہوا

(١٧٧٢ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ٧٨).

فقط ہوں سلسلۂ مو کا تیرے دیوانہ
کبھے تو تیل میں میں ہاتھ ڈالوں جوں شانہ

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٣٣٨).

جو پوچھا جائے شانے سے تو کھل جائے
یہ جوئی کس لیے پیچھے پڑی ہے

(١٨٩٦ ، تجلیات عشق ، ٣٣٦). [ف].

---پیچ (---ی مج) امذ.
کنگھی رکھنے کا غلاف جس میں کنگھی کو لپیٹ کر رکھا جا سکے تاکہ اس کے دانتے ہوا کے اثر سے خراب نہ ہوں. کنگھی کو شانہ پیچ میں رکھ رہی تھی. (١٩٢٨ ، پس پردہ ، ٨١). [شانہ + پیچ (رک)].

---پھرانا محاورہ.
بالوں میں کنگھی کرنا ؛ بال سنوارنا ، آراستہ کرنا ؛ ہموار کرنا ، راہ پر لانا.

کیا تب میں زباں کو ہی بہانہ
خوشی کا میں پھرایا اوس پہ شانہ

(١٨٣٠ ، نورنامہ ، میاں احمد سورتی ، ١٥).

---کاری امث.
سنوارنا ، بنانا ، کنگھی کرنا ، مشاطہ گری ؛ (کنایۃً) خوشامد ؛ ریاکاری.

کبھی ایسی زلفوں کو شانہ کیا ہے
صبا تیری انت شانہ‌کاری میں گزری

(١٨٣٣ ، مصحفی ، ک ، ٣٩٨). [شانہ + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کرنا ف م ؛ محاورہ.
بالوں کو درست کرنا ، کنگھی کرنا.

ہوا پھر مبتلا عالم کہاں تھے
ہوں آ تج لٹاں کو شانہ کیتا

(١٦٧٢ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ١٥). عورات بنی ہاشم مدت لگ سرمہ ندے اور شانہ نہ کیے. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٦٤). اس نے بنا بر سرور خاطر آنجناب علی‌الصباح منہ ہاتھ دھلائے شانہ بالوں میں کر پوشاک بدل سرمہ لگا اپنے بیٹوں کے ساتھ کیا. (١٨٨٥ ، احوال الانبیا ، ٢ : ١٨).

یہ کیسی دنیا ہے جس میں حکمت ، بنی ہے مشاطۂ جہالت
سیاہی زلفیں بڑھا رہی ہے تجلیاں کر رہی ہیں شانہ

(١٩٥١ ، فکر جمیل ، ١٦٣).

---کش (---فت ک) صف.
کنگھی کرنے والا ، بال سنوارنے والا.

غیر شاید شانہ کش تھا گیسوئے دلدار میں
شب مجھے شدت سے لاحق یوں جو دردِ شانہ تھا

(١٨٠٩ ، جرات ، د (عکسی) ، ١٠).

شاید کہ دستِ غیر رہا رات شانہ کش
اس زلفِ تاب دادہ میں کچھ آج خم نہ تھا

(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٢٦). اگر شاعری اور شعر کو معشورِ حسن دلاویز سے تشبیہ دی جائے تو فنِ عروض ایک چابکدست شانہ کش زلف محبوب سے کم نہیں قرار پا سکتا. (١٩٤٣ ، میزانِ سخن ، ١١). [شانہ + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا].

---کشی (---فت ک) امث.
کنگھی کرنے کا عمل ، بال سنوارنے اور سنگار کرنے کا کام.

اے دستِ مشاطہ توں جب میں پہنچا ہے
اس زلفِ مشکیں کی شانہ کشی کو

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٢٣٣).

شانہ کشی فاطمہ زہرا کا جو تھا دھیان
تھے گیسوئے سر جمع مگر دل تھا پریشان

(١٨٧٥ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ٢ : ١٣٦).

شانہ کشی سے میرا مقدر نہ بن سکا
سنوری تو زلفِ دوست مگر پیچ و خم کے ساتھ

(١٩٧٨ ، دامن یوسف ، ٨٨). [شانہ کش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کھینچنا محاورہ.
کنگھی کرنا ، بال سنوارنا.

جس پر جبیں تو ہوئے ہے شانے کے کھینچتے
حیف اس پہ جس کی جان پر اک تار ساتھ ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۱۸۸).

شانَہ (۳) (فت ن) امذ.
شہد کی مکھیوں کا چھتا ، مہال ، عسالہ. شان اور شانۂ زنبور عسل کے گھر کو کہتے ہیں کہ جس میں سے شہد نکلتا ہے زبان ہندی میں اسے مہال کہتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). [رک : شان (۳) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

شانی (۱) صف.
۱. رک : آشیانی ، جس کی یہ عومی شکل ہے. مشہور شانی ہے مگر اصل میں آشیانی ہے یہ اس شکاری پرندے کو کہتے ہیں کہ ... اپنے گھونسلے سے نکل کر پرواز نہ کی ہو۔ (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۱). ۲. **شان والا.**

نہ اپنا ظفر کیں ہو شانی ہوا
ہو شہ کوں فتح آسمانی ہوا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۹). [شان + ی ، لاحقۂ نسبت].

شانی (۲) امث.
سورۂ شعرأ سے سورۂ فتح تک کی آیتیں. سورۂ شعرأ سے سورۂ فتح تک کو شانی کہتے ہیں ... ان سورتوں میں سو سو آیتوں سے کم ہیں اور قصے ان میں مکرر ہیں اس لیے ان کا نام شانی ہوا۔(۱۹۵۶ ، مشکواۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۵۲۲)۔[ع]۔

شانی (۳) امذ.
انسان دشمن ، بدخواہ.

دوستان خدا کا ہے مقبول
یہ سخن رد کرے اگر شانی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۰۱). [ع].

شانے امذ.
شانہ (رک) کی جمع یا حالت مغیرہ (تراکیب میں مستعمل).

شانے تلک چڑھے ہیں اب آنسو کوکب ہے چین
سچ ہے کہ ہووے طفل کو آرام دوش پر

(۱۷۹۱ ، بقا ، تذکرۃ الشعرا ، ۹).

--- اُچکانا محاورہ.
کندھے اٹھا کر لاپروائی یا لاعلمی کا اظہار کرنا. شاید بہرم رکھنے کو شانے اچکا کر کہہ دیں۔ ع :

گری ہے جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو

(۱۹۸۳ ، شمع اور دریچہ ، ۲۷).

--- اُکھڑنا محاورہ.
سزا پانا ، سزا ملنا.

کنگھی کرتی ہے ان کی آنکھوں سے
شانے مشاطہ کے اکھڑتے ہیں

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۰۵).

--- بندھنا محاورہ.
گرفتار ہونا.

ہوا یہ دیار محبت کی بگڑی
کہ سب رہنے والوں کے شانے بندھے

(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۲۶۵).

--- بھاری ہونا محاورہ.
(عور) **آسیب زدہ ہونا.** ہنستے ہنستے کہا کہ میرے دونوں شانے بھاری معلوم ہوتے ہیں۔(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۳۶).

--- سے شانہ بھڑانا محاورہ.
دھکا لگانا ، دھکیلنا ، کہوا مارنا. رستے میں ایک خوش پوش نوجوان نے خواہ مخواہ میرے شانے سے شانہ بھڑایا اور کچھ ہتک آمیز کلمے کہے۔ (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۵۹).

--- سے شانہ بھِڑنا محاورہ.
دھکے لگنا ، آپس میں ٹکرانا.

شانے سے شانہ بھڑ رہا ہے یہاں
نغمے سے نغمہ چھڑ رہا ہے یہاں

(۱۹۷۳ ، کلیات مجید امجد ، ۱۰۴).

--- سے شانہ چھِلنا محاورہ.
بہت زیادہ بھیڑ ہونا ، آدمیوں کا اتنا مجمع ہونا کہ گزرنا دشوار ہو جائے. راہ میں وہ بھیڑ وہ ریل پیل کہ عیاذاًباللہ شانے سے شانہ چھلتا تھا۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۷).

ہجوم حشر میں چھٹ جاؤ تم مجھ سے تو مشکل ہو
یہی وہ بزم ہے شانے جہاں شانے سے چھلتے ہیں

(۱۹۲۳ ، دیوان بشیر ، ۵۶).

--- سے شانہ مِلا کَر م ف.
ساتھ ساتھ ، قریب قریب ، متحد ہو کر ، یک جا ہو کر. نصاریٰ اور بت پرست سب ہی آتے تھے اور مسلمانوں کے شانے سے شانہ ملا کر بیٹھتے تھے۔(۱۹۰۲ ، خطبات محسن ، ۱ : ۲۸۵)۔ صدر نے مجھے شانے سے شانہ ملا کر بٹھایا۔ (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی ، ۱۸۵).

شاہ (سکون ہ) (الف) امذ.
۱. **کسی ملک ، سلطنت یا مملکت کا خودمختار فرمانروا (خصوصاً جسے حکمرانی وراثت میں ملی ہو) ، سلطان ، بادشاہ.**

اگر شاہ ترکاں منے اصل ہے
سلاطین پیشیں کیرا نسل ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۷).

گنہگاراں چھڑاون ہار کا مولود اس دن ہے
فقیر و شاہ سب مل کر کرو دکھ عرض یکبارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۸). جب اپنے شاہ پاس جاؤں ، یہ خبر اوسے بھی پہونچاؤں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۶۶)۔ بجائے ملک بادشاہ کے پکارا جاوئے کہ ملک ملکہ وکٹوریہ شاہ لندن کا۔ (۱۸۵۸ ، سرکشیٔ ضلع بجنور ، ۲۰۹).

خوابگہ شاہوں کی ہے یہ منزلِ حسرت فزا
دیدۂ عبرت خراجِ اشکِ گلگوں کر ادا

(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۱۶۰). خدا کے حضور میں شاہ و گدا ، محمود و ایاز ایک ہیں۔ (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۲۳). **۲. آقا ، سردار ، مالک ، حاکم.**

وہ شاہ جس کا عدو جیتے جی جہنم میں
عداوت اس کی عذابِ الیم جاں کے لیے

(۱۸۶۷ ، دیوانِ حالی ، ۱۰۷).

فلک کے دور میں ہارے ہیں بازیٔ اقبال
اگرچہ شاہ تھے بدتر ہیں اب غلام سے ہم

(۱۹۲۰ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۶۱). **۳. آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (خصوصیت کے ساتھ امام حسینؓ) کا لقب ؛ سیّد.**

پنجوں سکندر ذوالقرنین
شہدا کربلا شاہ حسین

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۶ : ۵۰)).

کام آئیں گے محشر میں امیر اشکِ غمِ شاہ
قیمت میں یہ قطرے در و گوہر سے بڑھیں گے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۵). **۴. خدا رسیدہ ، بزرگ (فقیروں کا لقب).**

کسی کے دل میں رہے تا نہ حسرتِ شاہی
فقیر اس لیے نام اپنا شاہ کرتے ہیں

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۷۱). ان لوگوں کے لیے سلطان فقرا کی طرح "شاہ" کا لقب استعمال کرنا ٹھیک ہوگا کیونکہ واقعی یہ سب لوگ روحانی بادشاہ ہیں۔ (۱۹۳۵ ، خطبات گارساں دتاسی (ترجمہ) ، ۳۱۰). **۵. شہد کی مکھی یا بھڑ وغیرہ کا سربراہ جو عظیم الجثہ ہوتا ہے.**

پتھا کافراں پر توں زنبورِ دل
گدایا نہیں شاہ زنبور اٹل

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۸). دیمک ... حکمراں طبقے میں ملکہ اور شاہ شامل ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۸۹). **۶. ساہ ، تاجر ، مہاجن ، ساہوکار.**

کبھی چور سے مال لے بھاگ تو
کبھی شاہ سے رات بھر جاگ تو

(۱۷۹۶ ، لذتِ عشق ، ۵۹). فرض کر لیا کہ تم چور نہیں ہو شاہ ہو مگر پرائے ناموس کو دیکھنا کس مذہب و ملت میں جائز ہے۔ (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۲ : ۱۱۷). اگر شاہ واپس آ کر دریافت کرے تو وہ اسے یہ واقعہ نہ بتائے۔ (۱۹۶۲ ، حکایاتِ پنجاب ، ۱ : ۲۲۶). **۷. ساہ ؛ کھرا ، دیانتدار ، امانت دار.**

بس تو ہی ایک شاہ ہے جھوٹی تری ڈکیت
آنکھوں میں گھس رہی ہے اڑی جوتیوں سمیت

(۱۹۳۵ ، سنبل و سلاسل ، ۵۷). **۸. (أ) تاش یا گنجفے کا میر.**

غواصی گنجفے میں کھیل کے انداز انوکھے ہیں
کرے شاہوں کو سر ہوتی ہے قوت اتنی ڈگی میں

(۱۹۷۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۱ جنوری ، ۵). **(اا) شطرنج کا میر ؛ شطرنج کی کشت.** جو شاہ وہ آگے لاتا میں فرزین سے اسکا رستہ بند کر دیتا۔ (۱۸۵۵ ، گلستان (ترجمہ) ، ۵۵۸). **۹. نوشہ ، دولھا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۱۰. داماد** (نوراللغات). (ب) صف۔ (بطور سابقہ). **بڑا ، بزرگ ، عظیم تر ، برتر ، قوی ؛ بہترین ، عُمدہ ، اچھا ، معیاری (کمیت یا کیفیت میں).** شاہ ، شہ : شاہراہ ، شاہرگ ، شاہ‌نشین ، شہتیر ، شہباز ، شہسوار وغیرہ۔ (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، مولوی عبدالحق ، ۱۰۹). [ف].

ـــ اَبْرار کس اضا (ـــفت ا ، سک ب) امذ.
نیک اور پرہیزگار لوگوں کا بادشاہ ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

اے صنم چاہیے مومن کی فراست سے حذر
کیا نہیں تو نے سنا قصۂ شاہِ ابرار

(۱۸۵۱ ، مومن ، مجموعہ قصائد مومن ، ۵). [شاہ + ابرار (رک)].

ـــ اَمْرُود (ـــفت ا ، سک م ، و مع) امذ.
ناشپاتی کی ایک قسم جو بڑی اور گول اور باریک چھلکے والی ہوتی ہے ، اس میں خوشبو بہت ہوتی ہے ، خراسانی ناشپاتی. ہمارے شہروں میں ایک قسم کی ناشپاتی ہوتی ہے جس کو شاہ امرود کہتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۰۳). [شاہ + امرود (رک)].

ـــ اُمَم کس اضا (ـــضم ا ، فت م) امذ.
اُمتوں کا بادشاہ ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

غل ہے معراج کی شب شاہِ اُمم آتے ہیں
مالکِ مہر و مہ و لوح و قلم آتے ہیں

(۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، ذکر حبیب ، ۹۲).

کیا کہیے حضورِ شاہِ اُمم کیا قلب کی حالت ہوتی ہے
چلیے تو قدم تھراتے ہیں رکیے تو ندامت ہوتی ہے

(۱۹۸۲ ، ذکر خیرالانام ، ۱۳۱). [شاہ + اُمم (رک)].

ـــ اَنْبِیا کس اضا (ـــفت ا ، سک م بشکل ن ، کس ب) امذ.
نبیوں کا بادشاہ ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم. جب نعتیہ مسدسات ذکر شاہِ انبیا ، صبح ازل ، لیلۃ القدر ، شام ابد بار بار چھپے۔ (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱).

اے شاہِ انبیا و شہنشاہِ کائنات
زینت طرازِ عرش ہیں تیری تجلیات

(۱۹۵۹ ، عبدالمجید سالک (ارمغانِ نعت ، ۱۸۶)). [شاہ + انبیا (رک)].

ـــ اَنْجُم کس اضا (ـــفت ا ، سک ن ، ضم ج) امذ.
سورج ، آفتاب (جامع اللغات). [شاہ + انجم (رک)].

ـــ آلُو (ـــو مع) امذ.
بڑا آلوچہ ، آلوچے کی ایک قسم. سب سے پہلے اکبر کے زمانے میں محمد قلی افشار نے جو کشمیر میں داروغہ باغات تھا ، کابل سے شاہ آلو منگوا کر پیوند لگایا۔ (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۱۹۷). سوا شاہ آلو اور شہتوت کے دوسرے میوے بہ کثرت پیدا ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ ، ۱ : ۱۰۶۱). [شاہ + آلو (رک)].

ـــ آمْلَہ (ـــ سک م ، فت ل) امذ.
ایک آملہ جو گول اور بہت چپٹا ہوتا ہے اور زیادہ کڑوا اور بکسا نہیں ہوتا ، رانی آملہ. اس کو شاہ آملہ اور املج الملوک کہتے ہیں ہندی میں رانی آملہ بولتے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۰۵)؛ [شاہ + آمْلَہ (رک)].

ـــ باز امذ ؛ = شاہباز ، شَہباز.
سفید اور بڑا باز (شکاری پرندہ) ، شاہین.

اگر تج زلف میں غواص سنپڑیا تو عجب کیا ہے
کہ تیرا زلف جالا ہو رہیا ہے شاہ بازاں کا
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۳).

جنگل میں تجھ نگاہ کے زخمی ہوا ہے دل
پنجہ لگا ہے صید کوں جیوں شاہباز کا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۲).

زخمی ہوں ناوکِ نگہِ چشمِ ناز کا
یہ مرغِ دل شکار ہے ایک شاہ باز کا
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۹۱). شاہین شاہباز و برکت تمام جانوروں کو پالتے اور ان کی تربیت فرماتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۳). اسموں کے ساتھ جو سابقے آتے ہیں ، ان میں سے اکثر کو علاحدہ لکھا جائے گا ... شاہ نواز ، شاہ جہاں ، شاہ باز ، شاہ رخ ، شاہ کار ، شاہ راہ. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۳۹۹). (ب) صف. **اولوالعزم ، عالی مرتبہ ، عالی مقام.** حقیقت میں مخدوم سیّد محمد گیسو دراز ، حسینی شاہ باز محرم راز ... وہاں نے یوں فرماتے ہیں. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۰۸). [شاہ + باز (رک)].

ـــ باز کوہی کس صف (ـــ و مج) امذ.
پہاڑی شاہباز.

تیرے غیرت مند فرزندوں کا نام
شاہباز کوہی و شیر عرین
(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۹). [شاہ باز + کوہی (رک)].

ـــ بازی امث.
شاہباز کی طرح شکار پر حملہ کرنا ؛ (مجازاً) بہادری ، دلیری.

وہ فریب خُوردہ شاہیں کہ پلا ہو کرگسوں میں
اسے کیا خبر کہ کیا ہے رہ و رسمِ شاہبازی
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۷۰). [شاہ باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بال امذ.
پرند کے بازو کا سب سے لمبا پر ، لمبا پر ، بڑا پر.

ہاتھ آ جائے اگر لیلیٰ کا ہم کو تارِ زلف
بے تکلف شاہ بال مرغ مجنوں باندھیے
(۱۸۵۳ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۴۹۳). [شاہ + بال (رک)].

ـــ بالا امذ.
وہ قریبی رشتہ دار لڑکا جس کو برات میں دولھا کے پیچھے گھوڑے پر بٹھایا گیا ہو ، شہ بالا. اس کے بعد دولھا کو آویزاں لکڑی کے پرندوں کے نیچے لایا جاتا ہے ساتھ اس کا شہ بالا ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۳۰۵). [شاہ + بالا (رک)].

ـــ بانُو (ـــ و مع) امث.
بادشاہ کی بیوی ، ملکہ.

گو بہت دنیا میں شاہ و شاہ بانو ہیں مگر
بانوے برطانیہ کا سب سے بالا ہے چلن
(۱۸۷۸ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۲۲). [شاہ + بانو (رک)].

ـــ بَرِہنَہ (ـــ فت ب ، ر ، سک ہ ، فت ن) امذ.
(عو) ایک فرضی جن.

کہیں طبق کوئی پریوں ہی کے اُٹھاتی ہے
کہے ہے شاہ برہنہ سے کوئی دل کا غم
(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۸۹). [شاہ + برہنہ (رک)].

ـــ بَطْحا کس اضا (ـــ فت ب ، سک ط) امذ.
(مجازاً) جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم.

کیوں نہ نسبت پہ ناز ہو مجھ کو
شاہِ بطحاؔ کا ہوں ثنا خوانی
(۱۹۸۳ ، ذکر خیرالانام ، ۱۵۵). [شاہ + بَطحا (رک)].

ـــ بَلُوط (ـــ فت ب ، و مع) امذ.
بلوط کی ایک قسم جس کی شکل گول اور چپٹی ہوتی ہے اور جو زیادہ شیریں اور لذیذ ہوتی ہے ، اس کا درخت دو قدآدم کے برابر اونچا ہوتا ہے. شاہ بلوط یہ درخت سرزمین شام میں ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۳۶). یہ تختے شاہ بلوط کی لکڑی سے بنائے جاتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۵۰). زمین پر بسنے والا پہلا انسان ، شاہ بلوط کے پُروقار اور سایہ دار درخت کو دیکھ کر حیرت زدہ ہو گیا تھا. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگاہ قدرشناس ، ۹۰). [شاہ + بلوط (رک)].

ـــ بُن (ـــ ضم ب) امذ.
ایک پھل جو خوشبودار ہوتا ہے اور خوشوں میں ہوتا ہے. اس کا اندرونی چھلکا جب خشک ہو جاتا ہے تو پھٹ کر مینگ ظاہر ہوتی ہے جس کا رنگ سبز پستئی ہوتا ہے ، مزہ شیریں اور چکنا ہوتا ہے ، حبۃ الخضرا (رک) کی ایک قسم (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۶). [شاہ + ف : بُن = حبۃ الخضرا (رک)].

ـــ بَنْدَر (ـــ فت ب ، سک ن ، فت د) امذ.
۱. **بندرگاہ کا افسر اعلیٰ ، بندرگاہ پر محصول یا خراج وصول کرنے والا بڑا افسر.** جہاز کو لنگر کیا اور آپس میں چرچا ہونے لگا کہ کیا شاہ بندر کچھ دغا کریگا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۵). عہد مغلیہ میں بندرگاہ کے سب سے بڑے افسر کو شاہ بندر کہا جاتا تھا. (۱۹۵۹ ، تحفۃ الکرام ، ۶۶۶). ۲. **کسی ملک کی سب سے بڑی بندرگاہ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [شاہ + بندر (رک)].

ـــ بَیت (ـــ ی لین) امث.
قصیدے یا غزل کا بہترین شعر ، سب سے اچھا شعر.

بڈ بسم اللہ سر لوح نجات   شاہ بیت کُلیاتِ کائنات
(۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، ۲).

اوس شاہِ حسن کا جو لکھا وصف نظم میں
ہر بیت شاہ بیت ہوئی انتخاب میں

(۱۸۵۳ ، گلستانِ سخن ، ۲۷۷). تنی سن اپنے جس شعر کو اپنے کلام بھر میں شاہ بیت یعنی بہترین سمجھتا تھا بعد کا زمانہ متفقہ رائے اس کے خلاف رکھتا ہے . (۱۹۳۳ ، مشورات ، ۲۳۷). کسی قصیدہ نعت یا حمد کے بہترین شعر کو شاہ بیت کہہ سکتے ہیں لیکن بیت الغزل نہیں کہہ سکتے . (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۸). [شاہ + بیت (رک)].

---پارَہ (---فت ر) امذ ؛ =شہپارہ.
فن کار کی بہترین تخلیق ، شاہکار. جب کوئی نیا ادبی شاہ پارہ سامنے آتا ہے تو اپنے ساتھ کئی پُرانے شاہ پاروں کو بھی جگا کے لاتا ہے. (۱۹۳۳ ، جھلکیاں ، ۲). یا لسان کے ان لکھنے والوں کی خدمات کا ذکر نہیں کیا جاتا جنہوں نے اُردو زبان و ادب کی ترقی میں حصہ لیا اور اسے علم و ادب کے بیش قیمت شاہ پاروں سے مالا مال کیا. (۱۹۸۹ ، اردو نامہ ، لاہور ، جنوری ، ۹). [شاہ + پارَہ (رک)].

---پَر (---فت پ) امذ ؛ =شہپَر.
پرند کے بازو کا سب سے بڑا پر ، بڑے پروں والا ، بلند پرواز. شاہ پر یا پر پر کہ بازو سے اُکھاڑیں نہ اُکھڑے . (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۱۵۲). دم کے سب پروں کو روغن لگا لیا تو پھر اپنی سرائی کے شاہ پروں کو ایک ایک کر کے روغن لگایا. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۵٦). [شاہ + پَر (رک)].

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
بادشاہ کا حامی ، بادشاہت کا طرفدار. میری پاول ... وہیرڈ پاول کی سب سے بڑی بیٹی تھی جو ایک شاہ پرست جاگیردار تھا. (۱۹۷۳ ، شمسون مبارز، ۲۳). [شاہ + ف : پَرَسْت ، پَرَسْتِیدَن - پوجنا ، بندگی کرنا].

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) اسٹ.
بادشاہ کی حمایت کا جذبہ ، بادشاہ کی طرفداری. میری کے مزاج میں شاہ پرستی تھی اور ملٹن باغی تھا. (۱۹۷۳ ، شمسون مبارز ، ۲۳). [شاہ پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پُری (---فت پ) اسٹ.
پریوں کی ملکہ.

تو وہ ہے شہِ حسن اگر باج طلب ہو
لے حور سے گلدستہ ، طبق شاہ پری سے

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۲۰۴). [شاہ + پری (رک)].

---پَسَنْد (---فت پ ، س ، سک ن)(الف) امذ؛ اسٹ.
۱. **ایک بیل جو دوسری چیزوں پر چڑھتی ہے ، اس کے پتے لوبیے کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں مگر ان سے چوڑے اور پھول سفید خوش منظر ہوتا ہے ، جب پھول سوکھتا ہے تو اس کے تلے گھنڈی بندھتی ہے جس کے اندر دو تین دانے ہوتے ہیں ، شاید حب النیل کی قسم سے ہے** (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۵).
شاہ پسند ایک بیلدار بوٹی ہے ... بطور دوا استعمال ہوتی ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۵۰). (ب) امذ. **ایک لذیذ میٹھا آم.** رفتہ رفتہ بمبئی ، لنگڑا ، ثمر بہشت فجری اور شاہ پسند ہو گئے. (۱۹۱۳ ، مقالات شبلی ، ۷ : ۵۳). ریاست کا بہترین باغ تھا جس میں صدہا قسم کے شاہ پسند آم کے درخت تھے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۳۰). جابجا ٹانڈ رکھے ہیں اور ان میں لبالب آم بھرے ہوئے ہیں، موتی چور، کافوری ، زعفرانی ... شاہ پسند ، لنگڑا ، فجری ، طوطا پری ، بیٹا پھل غرض کہاں تک گناؤں آموں کی قسمیں ؟. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۳۷). (ج) صف. ۱. **بادشاہ کا پسندیدہ.** من جملہ دیگر ساز و سامان حرب کے کئی جھنڈے سہندی سے لدے جلو میں تھے تا کہ سپاہی اور سپہ سالار اپنے ہاتھ پیروں اور بالوں کو رن میں جانے سے پہلے شاہ پسند رنگ میں رنگ سکیں. (۱۹۶۳ ، خاکم بدہن، ۱۳۸). ۲. رک : **شاہ پرست.** اس شاہ پسند خاندان نے کرامویل اور چارلس اوّل کی خانہ جنگی میں شاہ کی مدد کی تھی. (۱۹۸٦ ، سنگ اوک ٹاون ، ۲). [شاہ + پسند (رک)].

---پَسَنْد دال (---فت پ ، س ، سک ن) امٹ.
معمول سے زیادہ پُر تکلف اُمرا کے کھانے کے لائق پکائی ہوئی دال (ا پ و ، ۳ : ۱۵۸). [شاہ پسند + دال (رک)].

---تِتْلی (--- کس ت ، سک ت) امٹ.
(حشریات) **ایک تتلی جس کے جھلی نما پر ہوتے ہیں جو رنگ برنگ کے سفنوں سے ڈھکے ہوتے ہیں.** لیپی ڈاپٹرا حشروں کی مثال حسب ذیل ہیں: شاہ تتلی (Danais) سوتلی سا (Vangssa گوبھی تتلی (Pieris) اور ریشم پروانہ ، چاند پروانہ ، کاڈلنگ پروانہ جن کے حشرے سیب کے پھل میں ملتے ہیں. (۱۹٦۷ ، بنیادی حشریات ، ۳۰۸). [شاہ + تِتلی (رک)].

---تَرَّہ / تَرَہ (---فت ت ، ر/شد و بلا) امذ.
ایک نہایت تیز اور تلخ ساگ کا نام جو دوا میں کام آتا اور مصفیٔ خون خیال کیا جاتا ہے ، پت پاپڑہ. حرف بابلی اسی سے مُراد ہے ، مازندراں میں شاہ ترہ اور کورترہ اور تنکا بن میں خاص ترہ کہتے ہیں . (۱۹۲۹ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۵۵) . [شاہ + تَرَّہ (رک)].

---تُوت (---و مع) امذ.
شہتوت کی ایک قسم ، بڑا توت ، شہتوت. ان میں سے اکثر کو علاحدہ لکھا جائے گا ... شاہ رگ ، شاہ توت ، شاہ زادہ. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۹٦۳). [شاہ + توت (رک)].

---تِیر (---ی مع) امذ ؛ =شہتیر.
بڑی کڑی جس پر چھوٹی کڑیاں دھرتے ہیں (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [شاہ + تیر (رک)].

---ٹیک (---ی مع) امذ.
(آرا کشی) رک : **شہتیر** (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۲۰). [شاہ + ٹیک (رک)].

---ٹیم ٹا (---ضم ٹ ، شد ی بفت ، ضم ٹ ، شد ی) امذ.
ایک قسم کے گداگر اور فقیر جو گلے میں کوڑیاں ڈالے ، بدھائی دیتے پھرتے تھے. اب شہر کے بھنڈیلے ، زنانے ، ہیجڑے شاہ ٹیم ٹا ... آنے شروع ہو جاتے ہیں. (۱۹۰۵ء ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱۶). [مقامی].

---جِنّات کس اضا (--- کس ج ، شد ن) امذ.
جنوں کا بادشاہ.

چڑھا شاہِ جنات کو بھی بخار
اُڑا سارے دریا میں گرد و غبار

(۱۸۹۳ء ، قصۂ ماہ و اختر پری پیکر ، ۲۶). [شاہ + جِنّات (رک)].

---جَہاں (---فت ج) امذ ؛ = شاہجَہاں.
دنیا کا بادشاہ ؛ مشہور بادشاہ کا لقب.

فخر ہے مدح کا اوس شاہ جہاں کے مجھکو
ذات سے جس کی منوّر ہے سپہر اخضر

(۱۸۵۸ء ، سحر ، قصائد سحر ، ۳). بچارے شاہجہاں بادشاہ نے بڑی محنت سے ایک نئی محراب نکالی تھی جو اسی کے نام سے اب تک شاہجہانی آرچ کہلاتی تھی. (۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۱۸۰). علاحدہ لکھا جانے کا ... شاہ جہان. (۱۹۷۴ء ، اردو املا ، ۳۶۹). [شاہ + جَہان (رک)].

---جَہاں آباد (---فت ج) امذ.
شہر دہلی کا ایک نام. پُرانا قلعہ ... شہر شاہجہاں آباد کے جنوب کو مائل بشرق دلی دروازے کے باہر دو میل کے فاصلے پر واقع ہے. (۱۸۴۶ء ، آثارالصنادید ، ۹). خاص شہر شاہجہاں آباد کی عمارتوں وغیرہ کے بیان میں. (۱۹۳۸ء ، حالات سرسید ، ۱۰).
[شاہجہان + آباد (رک)].

---جَہانی (---فت ج) صف ؛ = شاہجَہانی.
شاہجہان (بادشاہ ہند) یا اس کے دور سے متعلق یا منسوب؛ مرکبات میں مستعمل. [شاہجہان + ی ، لاحقۂ نسبت].

---جَہانی اِینٹ (---فت ج ، ی مع ، مغ) امث.
(خشت سازی) چوبال ، پُرانی وضع کی بڑی اینٹ جو تقریباً آٹھ یا نو انچ لمبی چھے یا سات انچ چوڑی اور ڈیڑھ انچ موٹی ہوتی ہے (ا ب و ، ۱ : ۸۱). [شاہجہانی + اِینٹ (رک)].

---جَہانی آرَچ (---فت ج ، سک ر) امث.
رک : شاہجَہانی ڈاٹ. بچارے شاہجہاں بادشاہ نے بڑی محنت سے ایک نئی محراب نکالی تھی جو اس کے نام سے اب تک شاہجہانی آرچ کہلاتی تھی. (۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۱۸۰).
[شاہجہانی + انگ : آرچ (Arch) = محراب].

---جَہانی ڈاٹ (---فت ج) امث.
(معماری) وہ ادھے کی ڈاٹ (محراب) جس کے دہن میں ادھر ادھر تین تین قوسیں اور میانہ میں مانگ دار قوس ہو جس کو اصطلاحاً چُکّا کہتے ہیں (ا ب و ، ۱ : ۱۰۶). [شاہجہانی + ڈاٹ (رک)].

---جَہانی مُرغُول (---فت ج ، م ، سک ر ، و مع نیز مج) امث.
(معماری) شاہجہانی مرغول ... اس کو ہنگڑی دار مرغول بھی کہتے ہیں (مرغول ، سنگ بستہ محراب کی سنگین ترشی ہوئی پیشانی یا روکار کو کہتے ہیں ، دہن کی بناوٹ سے محراب کا جو نام ہوتا ہے اسی نام سے مرغول موسوم کیا جاتا ہے (ماخوذ : ا ب و ، ۱ : ۶۹ ، ۷۳). [شاہجہانی + مُرغول (رک)].

---چِینی (---ی مع) امذ.
چینی حنا کا عصارہ. درحقیقت ... تنزوے خطائی زیر مہرے کی مٹی ہے ، شاہ چینی مہندی کے پسے ہوئے پتے یا اُن کا جما ہوا عصارہ ہے. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۷). [شاہ + چین (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---چَھڑا (---فت چھ) امذ.
ہاتوں میں پہننے کا بڑا چھڑا ، ہاتوں میں پہنے کا ایک بھاری زیور.

زیور کے ناز اُٹھائیں ہم اتنے کڑے نہیں
ہاتھے بُتاں میں شاہ چھڑا ہیں چھڑے نہیں

(۱۸۶۷ء ، رشک (نوراللغات)). [شاہ + چَھڑا (رک)].

---حِجاز/حِجازی کس اضا / صف (---کس ح) امذ.
مراد : رسول خدا صلعم (مہذب اللغات). [شاہ + حجاز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خانَم (---فت ن) امث.
(طنزاً) بڑے گھر کی عورت ؛ متکبر عورت (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [شاہ + خانَم (رک)].

---خانَم کی آنکھیں دُکھتی ہیں شَہر کے چراغ دِیئے گُل کر دو کہاوت.
ایسی نازک مزاج اور متکبر ہیں کہ اپنی تکلیف کے ساتھ اوروں کو بھی تکلیف دینے سے پرہیز نہیں کرتیں ، اپنی تکلیف اور مصیبت میں اوروں کو مبتلا کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نجم الامثال).

---خاوَر کس اضا (---فت و) امذ.
مشرق کا بادشاہ ؛ مراد : آفتاب ، سورج. چلتے چلتے مشرق سے شاہ خاور بھی سوار ہوا اور نیزۂ خط شعاع لیے ہوئے کوہ فلک پر نمودار ہوا ظلمت شب کافور ہوئی. (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۷). [شاہ + خاوَر (رک)].

---خَرچ (---فت خ ، سک ر) صف.
بہت خرچ کرنے والا ، خرچیلا ، بے دریغ خرچ کرنے والا ، حد سے زیادہ سخی. جس کا جُود و سخا اور شاہ خرچ ہونا زبان زد عوام ہے. (۱۹۲۵ء ، موجودہ لندن کے اسرار ، ۳ : ۱۰۳). خوش مذاق ، تعلیم یافتہ اور شاہ خرچ رئیس ہیں. (۱۹۳۳ء ، انور ، ۲۵۰). وہ اسراف کی حد تک سخی ، مہمان نواز اور شاہ خرچ تھے. (۱۹۸۲ء ، ماہنامہ اوراق ، لاہور ، دسمبر ، ۱۰۹). [شاہ + خَرچ (رک)].

---خَرچی (---فت خ ، سک ر) امث.
بے دریغ خرچ کرنا ، بہت خرچ کرنا ، فضول خرچی. میں شاہ خرچی سے

ہمیشہ نالاں ہے. (١٩٠٧ء ، جنگ ، کراچی ، ٦ ، / جنوری ، ٣).
[شاہ خرچ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خوَردی (---و مجہ ، سک ر) امث.
بڑے بڑے موقعوں پر استعمال ہونے والی ایک وضع کی مٹھائی (پلیٹس). [شاہ + خورد (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---دارُو (---و مع) امذ.
شراب کا نام جو ازروئے روایت جمشید بادشاہ ایران نے رکھا.
جمشید نے ... اس کا نام شاہ دارو رکھا ! کثر ہر ایک مرض و علت پر اسے عمل میں لاتے اور فائدہ اس سے اٹھاتے. (١٨٢٣ء ، سیر عشرت ، ١٠٩). [شاہ + دارُو (رک)].

---دامی امث.
مغلیہ عہد کا ایک ٹیکس جسے اورنگ زیب نے ممنوع قرار دیا.
شاہ دامی یعنی لیسٹ کرنے کا ٹیکس. (١٩٧٥ء ، شاہراو انقلاب، ٨). [شاہ + دام (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دانَہ (---فت ن) امذ.
١. **بھنگ کا تخم ، بھنگ کا بیج** [نوراللغات ؛ فیروزاللغات] .
٢. **ایک قسم کا چھوٹا گٹھلی دار پھل ، آلو بالو ، چیری.** کھیت میں یہاں جو ، گیہوں ... شاہ دانہ ، شفتالو ... وغیرہ کثرت سے ہوتے ہیں. (١٨٥٩ء ، جام جہاں نما ، ٥٥). ان میں سے شاہ دانے (Cherry) ، سیب ، ناشپاتی ، بادام ، انار اور سب سے بڑھ کر انجیر کی بہت سی اقسام سپین میں موجود تھیں. (١٩٦٨ء ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٣٣٦). ٣. **بڑا موتی ، تسبیح کا بڑا دانہ** (فیروزاللغات ؛ علمی اُردو لغت). [شاہ + دانہ (رک)].

---درَہ (---فت د ، ر) امذ ؛ = شہدَرَہ.
وہ آبادی یا گاؤں جو شاہی جھروکوں یا محل ، خواہ قلعے کے نیچے واقع ہو (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [شاہ + در (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---دریا (---فت د ، سک ر) امذ.
(عو) **ایک فرضی جن جو سات پریوں کا لاڈلا بھائی اور سکندر شاہ سے چھوٹا مانا گیا ہے.** اگر شیخ سدّو یا شاہ دریا نیک خُو ہو تو بھی دربانے ہراس میں نہ ڈباؤ میں تمہارا بکرا اور پنھک پینک دونگی. (١٨١٣ء ، نورتن ، ٤٩٠).

بحر کی سُن کے عارفانہ غزل
شاہ دریا کو حال آتا ہے

(١٨٣٦ء ، ریاض البحر ، ٢٢٧). [شاہ + دریا (رک)].

---دُلدُلْ سَوار کس صف (---ضم د ، سک ل ، ضم د ، سک ل ، فت س) امذ.
دُلدُل پر سوار ہونے والا بادشاہ ؛ مراد : حضرت علی.

اوتو بعد ہیں شاہ دُلدُل سوار
شجاعت علیؓ کی ہے دو جگ تھے بار

(١٦٣٨ء ، چندر بدن و مہیار ، ٨٠). [شاہ + دُلدُل + سَوار(رک)].

---دوجَہاں / دوسَرا کس اضا (---و مع ، فت ج / و مع ، فت س) امذ.
دنیا اور آخرت کے بادشاہ ؛ مُراد : آنحضرتؐ. اُم المومنین عائشہ صدیقہ اس سے باتیں کرتی تھیں کہ اتنے میں شاہ دوجہاں تشریف لے آئے. (١٩١٧ء ، طوفان حیات ، ١٠٩).

پھر یاد جو آتی ہے مدینے کی بُلانے
کیا یاد کیا پھر مجھے شاہِ دوسَرا نے

(١٩٣٩ء ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ٣٣٩). [شاہ + دوجہاں / دوسرا (رک)].

---دوَلَہ (---و لین ، فت ل) امذ.
پنجاب کے ایک مشہور بزرگ کا نام جن کا انتقال ١٠٨٤ء ہجری میں ہوا. شاہ دولہ کا نسب بہلول لودی سے ملایا جاتا ہے. (١٩٤٢ء ، فرحت الناظرین ، ٨٨). [شاہ + دولَہ (رک)].

---دُولَہ کا چُوہا امذ.
شاہ دولہ کے مزار پر چڑھائے جانے والے بچوں میں سے کوئی بچہ (ان بچوں کے سر بہت چھوٹے ہوتے ہیں) ؛ (مجازاً) ناقص الخلقت چھوٹے سر اور تنگ پیشانی والا بچہ. لیکن کبھی آدمی ناقص الخلقت بھی پیدا ہوتے ہیں ، جیسے تمہاری گجرات کے شاہ دولہ کے چوہے. (١٨٩٠ء ، لکچروں کا مجموعہ ، ١ : ١٩٠). شاہ دولہ کا چوہا اپنی نوعیت کے لحاظ سے خاصا قدرت کا تماشا تھا. ننھا سا سر ، تنگ پیشانی. (١٩٤٣ء ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ٢٠٢). پنجاب میں شاہ دولہ کے مزار پر بطور عقیدت جو بچے چڑھائے جاتے ہیں اُن کے سر بہت چھوٹے ہوتے ہیں اور انہیں شاہ دولہ کے چوہے کہا جاتا ہے. (١٩٤٣ء ، نفسیات و مابعدالنفسیات ، ٢ : ٨٩).

---دولھا کا چُوہا امذ.
رک : **شاہ دولہ کا چوہا.** بچہ بونا ، موٹا سا ، بھولا بھولا اور بدھو دکھائی دیتا ہے ، "شاہ دولھا کے چُوہے" بھی عام ہیں. (١٩٦٩ء ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ٥٣١).

---ذِہن (---کس مج ذ ، سک ہ) امذ.
غیر معمولی ذہن ، بڑا ذہن ، غیرمعمولی دماغ. یہ ہمارے نیوٹانک بھائیوں میں سے "شاہ ذہنوں" کی خصوصیت امتیازی ہے. (١٩٣١ء ، نفسیاتی اصول ، ١٠٠). [شاہ + ذہن (رک)].

---راہ امث ؛ = شاہراہ.
١. **بڑی سڑک ، بڑا راستہ ، شارع عام.**

کہا میں مسافر ہوں بھولا ہوں راہ
مگر توں بتا دے مجھے شاہ راہ

(١٧٥٢ء ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ٤٠).

تھا بنایا بشاہ راہ مکاں
دلفریبی میں روضۂ رضواں

(١٨١٠ء ، مثنوی بہشت گلزار ، ٩٣). بیچ میں فراخ اور سیدھا شاہ راہ ہے ، کہیں دو طرفہ ، کہیں دائیں ، کہیں بائیں دو منزلہ ،

سہ منزلہ مکانوں کا سلسلہ چلا جاتا ہے۔ (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۸)۔ یہاں سے نکل کے ہم اس سڑک پر ہوئے جو اس گمنام قصبہ کی صدر شاہراہ ہے۔ (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۹۹)۔ کوئی اور آبادی نہ تھی اور نہ کوئی شاہراہ تھی۔ (۱۹۸٦ ، جوالا مکھ ، ۲۵۵)۔ ۲۔ **(مجازاً) روش ، طریقہ ، قاعدہ۔** فارسی نثر لکھنا اگرچہ ایک مدت کے بعد شروع ہو گیا لیکن شیخ کے زمانہ تک اس کی کوئی عام شاہراہ مقرر نہیں ہوئی۔ (۱۸۸٦ ، حیاتِ سعدی ، ۸۳)۔ پردہ کے بارہ میں سراسر عدل اور میانہ روی کی شاہراہ پر چلنا ہے۔ (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، مسلمان عورت ، ۱۸۸)۔ [شاہ + راہ (رک)]۔

۔۔۔راہِ عام (۔۔۔کس ہ) امث۔
عام راستہ ، (مجازاً) عام روش یا طریقہ۔ شیخ آلوسی اگرچہ بظاہر شاہ راہِ عام سے الگ نہیں ہوتے تھے۔ (۱۹۳۰ ، کاروانِ خیال ، ٦۷)۔ [شاہ راہ + عام (رک)]۔

۔۔۔رایاں کس اضا ؛ امذ (قدیم)۔
راجاؤں کا بادشاہ۔

> باٹ تیرا دور اگر ہے عشق پنتھ دکھلائیگا
> شاہِ رایاں توں ہے رایاں میں زرایاں غم نکھا

(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰)۔ [شاہ + رایاں ، رائے (رک) کی جمع]۔

۔۔۔رُخی (۔۔۔ضم ر) امث۔
اشرفی ؛ ایک سکہ جو شاہرخ مرزا امیر تیمور کے بیٹے کے نام سے شاہ رخی کہلاتا تھا ، مقدار میں سات آنے کے قریب ہوتا تھا۔ کابل کی رعایا میں بچے بچے تک ایک ایک شاہ رخی بٹی۔ (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، راسداس ، ۲ : ۵۵)۔ جمعرات کے دن بائیس تاریخ کو بھیرے کے بڑوں کو اپنے حضور طلب کیا ، اور ان کے مشورے سے چار لاکھ شاہرخی، سالانہ خرج مقرر کیا۔ (۱۹٦۵ ، تزکِ بابری (ترجمہ)، ۱۵۲)۔ [شاہ رخ (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔رُسُل کس اضا (۔۔۔ضم ر ، س) امذ۔
رسولوں کے بادشاہ ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم۔

> شاہِ رُسل پر صلواۃ تجھ سے
> باسترل الف الف لک لک

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۵۸)۔ [شاہ + رُسُل (رک)]۔

۔۔۔رَگ (۔۔۔فت ر) امث ؛ شہ رَگ۔
گردن کی بڑی رگ ، رگِ جاں ، حبل الورید۔

> منچ غواصی کوں توں باطن میں نہ دیکھ اس تھے جدا
> شاہ رگ تجنے سے نزدیک اگرچہ ہے بعید

(۱٦۵۸ ، غواصی ، ک ، ۱۱۷)۔ اگر موت کا ہاتھ اپنی شاہ رگ کے قریب دیکھ کر میرے پاؤں متزلزل نہ ہوں تو سمجھ لینا کہ میں مسلمان ہوں۔ (۱۹۳۷ ، آخری چٹان ، ۳۱۱)۔

> جو نہ پہچانے تجھے وہ آدمی ہے بد نصیب
> کیا خبر اس کو کہ تو ہے شاہ رگ سے بھی قریب

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ٦۳)۔ [شاہ + رگ (رک)]۔

۔۔۔زاد امذ ؛ ۔۔ شاہزاد۔
رک : شاہ زادہ۔

> توکل کرا بالله توشہ و زاد
> رضا لے چلیا وو شاہزاد (کذا)

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ)، ۷)۔ [شاہ + ف : زاد ، زادن ۔ جننا ، تخلیق کرنا]۔

۔۔۔زادگانہ (۔۔۔فت د ، ن) صف۔
شاہزادہ جیسا ، شاہزادے کے قابل ، امیرانہ۔ خود اعتماد حسینہ کی ادائیں ہیں جو زندگی سے نہایت شاہزادگانہ سلوک کرنا چاہتی ہے۔ (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۵۳)۔ [شاہ + زادہ (رک) (ہ مبدل بہ گ) + انہ ، لاحقۂ صفت]۔

۔۔۔زادگی (۔۔۔فت د) امث۔
۱۔ **شاہزادے کی خرد سالی (یا تخت نشینی سے پہلے) کا زمانہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ ۲۔ **شاہزادے کی شان ، امیری ، میرزائی۔** فن کے یہ شہزادے آزاد پاکستان میں بھی اپنی شاہزادگی کی روایت پر قائم ہیں۔ (۱۹٦۹ ، تہذیب و فن ، ۱ : ۱٦۳)۔ ۳۔ **بیوقوفانہ غرور** (فرہنگ آصفیہ)۔ [شاہ زادہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔زادَہ (۔۔۔فت د) امذ ؛ ۔۔ شاہزادَہ ؛ شہزادہ۔
۱۔ **بادشاہ زادہ ، بادشاہ کا بیٹا ؛ شاہی خاندان کا لڑکا۔** اس دل شاہ زادے کوں ، اس ماہ زادے کوں ... تن کے ملک کی بادشاہی دیا۔ (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۲٦)۔

> کھلی آنکھ جو ایک کی واں کہیں
> تو دیکھا کہ وہ شاہزادہ نہیں

(۱۷۸۳ ، مثنوی سحرالبیان ، ۵۱)۔ راجا مان سنگھ شاہزادے کے ہمراہ الہ آباد میں آیا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۳۱۱)۔

> چند لفظوں میں ہماری داستاں ہے اس قدر
> اڑ گئی نیلم پری اور شاہ زادہ رہ گیا

(۱۹۸٦ ، غبار ماہ ، ۳۷)۔ ۲ (مجازاً) (عو) **پیارا بیٹا** (ماخوذ : نوراللغات)۔ [شاہ + زادَہ (رک)]۔

۔۔۔زادی امث ؛ ۔۔ شاہزادی ، شہزادی۔
۱۔ **بادشاہ کی بیٹی ، بادشاہ زادی ؛ شاہی خاندان کی لڑکی۔**

> شتابی سے جا کر کہا واں کا حال
> کہ اے شاہزادیٔ صاحبِ جمال

(۱۷۸۳ ، مثنوی سحرالبیان ، ٦۷)۔ میں نے شاہزادی عالی نسب لکھے بال ہے۔ (۱۸۳٦ ، سرور سلطانی ، ۱۰۵)۔

> دل کو ہو شاہزادیٔ مقصد کی دھن لگی
> حیراں سراغ جادۂ منزل میں ہم بھی ہوں

(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۸۳)۔ ۲۔ **کنول کے پھول کے اندر کا زرد زیرہ** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [شاہ زادہ (رک) کی تانیث بقاعدہ اردو]۔

۔۔۔زَماں کس اضا (۔۔۔فت ز) امذ۔
۱۔ **زمانے کا بادشاہ ، بہت بڑا بادشاہ۔**

کوئی ہے شاہ زماں ، تنگدست ہے کوئی
کسی کا مرتبہ بالا ہے ، پست ہے کوئی
(۱۹۱۰ ، مطلع انوار ، ۱۳۹). ۲. مُراد : **آنحضرتؐ.**
جب دیکھ کر باغ جناں آگے بڑھے شاہِ زماں
جبریل بھی تھے ہم عناں تا آسماں ہفت میں
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۰۵). ۳. **مرثیہ گویوں کی اصطلاح میں زیادہ تر امام حسین علیہ السلام سے مُراد ہوتی ہے** (ماخوذ : مہذب اللغات). [شاہ + زماں (رک)].

ـــ زَمَن کس اضا (ـــ فت ز ، م) امذ.
زمانے کے بادشاہ ؛ مُراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.
شیخین داماں عبا تھامے ہوئے ہیں حشر میں
ہیں بیچ میں شاہِ زمن ایک اس طرف ایک اُس طرف
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۰۷). [شاہ + زمن (رک)].

ـــ زَناں کس اضا (ـــ فت ز) امث.
(کنایۃً) امام حسینؓ کی زوجہ جو یزدگرد شاہ ایران کی بیٹی تھیں.
آمادۂ نبرد تھی دونوں طرف کی فوج
نرغہ میں بے قرار تھا شاہِ زناں کا زوج
(۱۸۷۴ ، انیس (نوراللغات)). [شاہ + زناں ، زن (رک) کی جمع].

ـــ سِفَرَم (ـــ کس س ، فت ف ، ر) امذ.
ریحان اسے باغوں میں بوتے ہیں ، اس میں بہت سی شاخیں ہوتی ہیں جو ایک جڑ سے نکلتی ہیں، خوشبو تیز ہوتی ہے اس کے خوشے کے اندر تخمِ ریحان پیدا ہوتے ہیں. تخم ریحان ... ریحان کے بیج ہیں اس کے درخت کو نازبو اور شاہ سفرم اور ریحان الملک اور سلطان الریاحین کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۶۱). [شاہ + سفرم ـ سپرم ـ ریحان].

ـــ سَوار (ـــ فت س) امذ ؛ وــ شہ سوار ، شہسوار.
گھوڑے کی سواری کا ماہر.
اے شاہ سوار اندکے جھد
زخمی ہے نپٹ شکار میرا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳).
عرصۂ معرکہ میں گر تجھے اے شاہسوار
اس سبک سیر سے منظور ہو کارِ تعجیل
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۱). اس دورے میں مجھے پنڈت جی کی ذات میں ایک اچھا شاہ سوار ملا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۶۲).
[شاہ + سوار (رک)].

ـــ سَواری (ـــ فت س) امث ؛ وــ شہ سواری ،
گھڑ سواری کی مہارت ، ماہرانہ سواری.
میداں میں اون کی شاہ سواری کا تھا یہ رنگ
تھیں پتریاں جمی ہوئی قابو میں تھے سُرنگ
(۱۸۷۵ ، مونس ، د ، ۱ : ۶۲). سب نے بے اختیار تحسین و آفرین کی اور اس کی شاہ سواری کی داد دی. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۱ : ۴۴). [شاہ سوار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ شاہاں کس اضا ؛ امذ.
بادشاہوں کا بادشاہ ، شہنشاہ ؛ مراد : آنحضرتؐ
کوئی علماً ، کوئی فضلا فقراً ، کوئی امراً ، کوئی شاہِ شاہاں ہے
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۹۰). [شاہ + شاہاں (شاہ کی جمع)].

ـــ شَطْرَنج کس اضا (ـــ فت ش ، سک ط ، فت ر ، غنہ)
شطرنج کا بادشاہ یا مرکزی مہرہ ؛ (مجازاً) برائے نام بادشاہ جسے کچھ اختیار حاصل نہ ہو ، شطرنج کے مہرے کی طرح دوسروں کے ہاتھ میں کھیلنے والا بے اختیار بادشاہ.
سلطانِ قلمرو غم و رنج
رنج تھا مانندِ شاہِ شطرنج
(۱۸۷۴ ، ترانۂ شوق ، ۱۰). بہادرشاہ کو بادشاہ کہوں یا شاہ شطرنج. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۱۸۳). دوسری جنگ عظیم کے بعد وہاں جب پارلیمانی جمہوریت قائم ہوئی تو شہنشاہ کی حیثیت شاہ شطرنج کی ہو گئی. (۱۹۸۲ ، نوید فکر ، ۲۰).
[شاہ + شطرنج (رک)].

ـــ شَہاں کس اضا (ـــ فت ش) امذ.
رک : شاہِ شاہاں.
لکھوں پہلی حمدِ خدائے جہاں
وہ ہی مالک الملک شاہِ شہاں
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲). [شاہ + شہاں ـ شاہاں].

ـــ صاحِب (ـــ کس ح) امذ.
(احتراماً) جناب ، صاحب ، محترم ؛ بزرگ یا بڑے مرتبے والے درویشوں کا لقب ؛ سیدوں کا لقب. اس فقیر کو کہا کہ شاہ صاحب! آپ ہمارے پاس تشریف لائیں (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۴۳). رستم کو دعائیں دے رہا ہے کہتا ہے اے شہریار میں شہنشاہ جنات ہوں مجھ سے کچھ خطا ہوئی تو ایک شاہ صاحب نے مجھکو سحر کر کے بند کردیا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۸۹۱). کہتے ہیں سرحد کے صوبے میں کوئی شاہ صاحب یعنی سید بادشاہ گئے تھے. (۱۹۷۲ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ دسمبر ، ۵). [شاہ + صاحب (رک)].

ـــ صَفا کس اضا (ـــ فت ص) امذ.
ایک پرانے زمانے کے فقیر کا لقب.
میرا گھر فقر و خرابی نے کیا ایسا صاف
کہ نہ ہوگی یہ صفا شاہِ صفا کے گھر میں
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). [شاہ + صفا (رک)].

ـــ عَبّاس کا عَلَم ٹُوٹے فقرہ.
(عور) حضرت عباس ابن علی کے عَلَم کی مار پڑے ، تباہ ہو ، برباد ہو (کلمۂ بددعا).
جھوٹے کی جان پر ستم ٹوٹے
شاہ عباس کا عَلَم ٹوٹے
(۱۸۶۹ ، بہار عیش ، ۱۶).

ـــ عَبْدُالحَق کا توشہ امذ.
(عور) شاہ عبدالحق (ایک بزرگ) کے نام کا کھانا. اُستانی جی

یہ جو شاہ عبدالحق کا توشہ یا سید کبیر کی گانے یا اللہ میاں کا طاق بھرنے یا مسجد میں کلکے چڑھانے کی رسم ہے تو یوں بھی منت مانی جاتی ہے ... ایسی منّتوں کا ماننا اور ادا کرنا دونوں نادرست ہیں۔ (۱۹۰۶ ، معلمہ ، ۶۹)۔

---کار صف ؛ امذ ؛ = شہ کار ، شہکار۔
بڑا کارنامہ ، عظیم تخلیقی کارنامہ ، بہترین کام ، استادانہ کام ۔
سر سے لے کر پانوں تک ایک فنی شاہکار تھی ۔ (۱۹۲۳ ، مذاکرات نیاز ، ۱۳)۔ ہندوستان کا شاہکار تاج محل ہے۔ (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۱۹۶)۔ دوسری زبانوں کی شاہکار کتابوں کے ترجمے بھی اردو میں کروائے۔ (۱۹۸۴ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۶)۔ [شاہ + کار (رک)]۔

---کاسَہ (---فت س) امذ۔
بڑا پیالہ ، کٹورا ، چوڑے منھ اور چپٹے پیندے کا پینے کا ظرف۔
سفوف ثمیر ، کو سرد یا گرم پانی کے تمبلر (شاہ کاسہ) میں حل کرو۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۶۷۵) ۔ ایک ایک چوکی پر سفید چار چار شاہ کاسوں میں برف رکھی ہوئی۔ (۱۹۷۰ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳۵ : ۷۶)۔ [شاہ + کاسہ (رک)]۔

---کا مال بُھوبنیں پڑے دُونا کہاوت۔
زراعت سے بادشاہ کی آمدنی زیادہ ہوتی ہے (جامع اللغات)۔

---کَرْبَلا کس اضا(---فت ک ، سک ر ، فت ب) امذ۔
(کنایۃً) **حضرت امام حسینؓ۔**

ظلم مت کر سجن! ولی اوپر
تجھ کوں ہے شاہِ کربلا کی قسم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۳)۔

ہر دل یہ تھا محیط غمِ شاہِ کربلا
بالاتفاق تھی دلِ عالم کی یہ صدا

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۴ : ۱۷۸)۔ [شاہ + کربلا (رک)]۔

---کَلِید (---فت ک ، ی مع) امث۔
وہ کنجی جس سے بہت سارے قفل کھولے جا سکیں ۔ توحید اور آخرت اور رسالت پر ایمان ہی وہ شاہ کلید ہے جس سے انسانی زندگی کے ہر بگاڑ کا قفل کھولا جا سکتا ہے۔ (۱۹۷۲ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۱ : ۳۳۰)۔ [شاہ + کلید (رک)]۔

---گام امث ؛ م ف ؛ شاہگام۔
گھوڑے کی ایک عمدہ چال ، گھوڑے کی شاہانہ چال ، شاہی جلوس میں حسب ضرورت گھوڑے کی رفتار۔

گہ سرپٹ گہ اڑان اور گہ میٹھا پوئیہ
گہ دلکی ایپہ اور گہ جانے شاہ گام

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۷)۔ جنگل اور پہاڑوں کے پر پیچیدہ نشیب و فراز پر مستقل قلم بجز آہستہ شاہگام ہونے کے کسی قسم کی تیز رفتاری نہیں کرسکتا نہ ہر راستہ کے عبور کرنے پر قادر ہوسکتا ہے۔ (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۱ : ۲۷۵)۔ معزز مہمان کی موٹر ایسے آہستہ چل رہی تھی اور گھوڑے شاہگام چل رہے تھے۔ (۱۹۷۲ ، آواز دوست ، ۱۸۱)۔ [شاہ + گام (رک)]۔

---گامی امث۔
لھکتے ہوئے چلنا ، ناز و ادا سے چلنا۔

اس لٹک اس شاہ گامی سے نہ کوئے دل میں چل
تیز ہے گردش لہو کی اے صنم آہستہ تر

(۱۹۷۳ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۴۳) ۔ [شاہ گام + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---گَر (---فت گ) امذ۔
بادشاہ بنانے والا ؛ ایسا شخص جو اپنے اثر و طاقت سے جسے چاہے بادشاہ یا حکمران بنائے ؛ بہت بااثر ، بااقتدار۔

بزرگ اپنے تھے وہ شاہ گر ، خدا کے ولی
ہوا کو بھانپتے تھے ہر گھڑی زمانے کی

(۱۹۳۳ ، ذوالنورین ، ۴۳)۔ [شاہ + گر ، لاحقۂ فاعلی]۔

---گَرْدُوں کس اضا(---فت گ ، سک ر ، و مع) امذ۔
(کنایۃً) **سورج** (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [شاہ + گردوں (رک)]۔

---گَڑ (---فت گ) امذ۔
شاہی قلعہ یا محل۔

شاہِ خیبر کشا کی یاد سیتی
دل میرا شاہ گڑ ہوا یارو

(۱۷۵۴ ، داؤد ، د ، ۲۰۱)۔ [شاہ + گڑ (گڑھ (رک) کا مخفف)]۔

---لافَتا / لافَتیٰ کس صف (---فت ف / فت ف ، ا بشکل ی) امذ۔
(کنایۃً) **حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔**

یا مرتضیٰ علی ولی شاہِ لافتا
مجھکو بتا دیں آپ نکیرین کا جواب

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۷۵)۔[شاہ + لافتا/لافتیٰ (رک)]۔

---لَولاک کس اضا(---و لین) امذ۔
(کنایۃً) **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔**

اس قدر سادگی شاہِ لولاک میں
عرش قدموں میں ، پیوند پوشاک میں

(۱۹۸۴ ، ذکر خیرالانام ، ۱۵۰)۔ [شاہ + لولاک (رک)]۔

---مات امث ؛ = شہ مات۔
۱. **شطرنج میں بادشاہ کو کشت دے کر مات کرنا ؛ (مجازاً) شکستِ فاش دینا ، زبان بند کرنا ۔** کوئی شطرنجیا اس کے مقابلے میں شطرنج کھیلتا تو فوراً شاہ مات ہو جاتا۔ (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۱۰ : ۹)۔

تو نے ناممکن کو ممکن کر دیا
یعنی دی اہلِ زباں کو شاہ مات

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۱۱۲)۔ ف : دینا ، کرنا ، ہونا۔ [شاہ + مات (رک)]۔

---مارگ (---سک ہ، فت ر) امذ۔
بڑا راستہ ، بڑی سڑک ، شاہراہ۔

سو ناگہ یک شاہ مارک منے
ہوا جوان ایک لشکری سامنے
(١٦٣٩ء، طوطی نامہ، غواصی، ٥٩)۔ [شاہ + س: مارک मारक]۔

ـــــ مَچھیرا (ـــــ فت م، ی مج) امذ۔
لمبی چونچ والا ایک آبی پرندہ۔ موٹ موٹ اور شاہ مچھیرا کے پر شوخ اور چونچ نرالی ہوتی ہے۔ (١٩٤٥ء، حرف و معنی، ١٢٨)۔ [شاہ + مچھیرا (رک)]۔

ـــــ مَدار (ـــــ فت م) امذ۔
ایک بزرگ کا نام جن کا مزار مکھن پور میں ہے۔ شاہ مدار کی ریوڑیاں بنانے کی کیا حاجت ہے۔ (١٨٤٨ء، تاریخ نثر اردو، ١ : ٣٤٥)۔ ناظرین کی بدمذاقی و سرد مہری شاہ مدار کا حکم رکھتی ہے۔ (١٩٣٥ء، معاشرت، ظفر علی خاں، ٩١)۔ [شاہ + مَدار (علَم)]۔

ـــــ مَرْدان کس ا شا (ـــــ فت م، سک ر) امذ۔
١. مردوں کا تاجدار، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لقب۔
شاہِ مردان و محمدؐ ہیں ہمارے سرتاج
خدا بانان حبیب اپنے سوں کیا شبِ معراج
(١٦١١ء، قلی قطب شاہ، ک، ١ : ٥٢)۔ کہا، یا ابن رسول اللہ، میں سردار پریوں کا ہوں، اور صاحب میرا سید آخرالزماں ہے، اور غلام شاہِ مردان کا، نام میرا غفرائیل۔ (١٧٣٢ء، کربل کتھا، ٢٠١)۔
آرزو دل ہے عشق دین دنیا میں یہ
سایۂ دستِ جنابِ شاہِ مردان پشت پر
(١٨٦١ء، سراپا سخن، ٣٣١)۔
میں سب کچھ ہوں مگر کچھ بھی نہیں المختصر سنئے
صفی یہ فخر کیا کم ہے غلامِ شاہِ مردان ہوں
(١٩١٧ء، دیوان صفی، ٨٨)۔ صاحبقران کے واسطے کئی چیزیں لازمی ہیں، اول نظر کردۂ شاہ مردان ہو۔ (١٩٠٣ء، دلی کی چند عجیب ہستیاں، ٣٩١)۔ **٢. دہلی کے قریب ایک مقام کا نام جہاں تعزیے دفن ہوتے اور اسے علی گنج بھی کہتے ہیں، یہاں کی ککڑیں بڑی میٹھی ہوتی ہیں، اس وجہ سے ترکاری فروش ان کو "شاہ مردان کی لاڑیاں" کہہ کر فروخت کرتے ہیں** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [شاہ + مَردان (مرد (رک) کی جمع)]۔

ـــــ مَردان کی لاڑیاں امث۔
(کنایۃً) **ککڑیں (سودا بیچنے والوں کی آواز)۔** شاہ مردان کی لاڑیاں، یعنی زرد ککڑیاں۔ (١٨٠٨ء، دریائے لطافت، ٩٥)۔

ـــــ مَشْرِق کس ا شا (ـــــ فت م، سک ش، کس ر) امذ۔
(کنایۃً) **آفتاب** (نوراللغات)۔ [شاہ + مَشرِق (رک)]۔

ـــــ مَغْرِب کس ا شا (ـــــ فت م، سک غ، کس ر) امذ۔
(کنایۃً) **ہلال، ماہِ نو، پہلی رات کا چاند** (ماخوذ : نوراللغات)۔ [شاہ + مغرب (رک)]۔

ـــــ ناز امث۔
(موسیقی) ایک قسم کی گت۔
مقنی شہانہ ہو یا شاہناز
کوئی دھن بطرزِ عراق و حجاز
(١٩٦١ء، ہماری موسیقی، ٢٧)۔ [شاہ + ناز (رک)]۔

ـــــ ناگ امذ۔
بڑا ناگ، بڑا زہریلا سانپ۔ ناگ سانپ، شاہ ناگ، چڑکو، کرائٹ وغیرہ بہت زہریلے ہوتے ہیں۔ (١٩٣٠ء، حیوانیات، ٣٢)۔ [شاہ + ناگ (رک)]۔

ـــــ نامَہ (ـــــ فت م) امذ۔
١. وہ تاریخ یا دستاویز جس میں بادشاہوں کے حالات لکھے جائیں، تاریخ سلاطین۔
انقلاب آیا نئی دنیا، نیا ہنگامہ ہے
شاہ نامہ ہو چکا، اب وقتِ گاندھی نامہ ہے
(١٩٢١ء، اکبر، ک، ٣ : ٣٦)۔ **٢. (کنایۃً) فردوسی کی وہ رزمیہ نظم جس میں شاہانِ ایران کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔**
کسو سے ہوئی شاہ نامے کی فکر
کہ محمود کا لوگ کرتے ہیں ذکر
(١٨١٠ء، میر، ک، ١١١٥)۔
شاہنامہ نہیں کیا تیری نظر سے گزرا
آپ کہتا ہے یہ فردوسی اعجاز رقم
(١٨٤٢ء، مرآۃ الغیب، ٣)۔ [شاہ + نامہ (رک)]۔

ـــــ نائے (ـــــ ی لین) امذ۔
بڑی نلی؛ (مجازاً) بڑا بگل؛ شہنائی، نفیری (فرہنگ آصفیہ)۔ [شاہ + نائے (رک)]۔

ـــــ نَجَف کس ا شا (ـــــ فت ن، ج) امذ۔
(کنایۃً) **حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔**
امام اب ولایت کاصف کا سچا
خلف نیک شاہِ نجف کا سچا
(١٦٥٤ء، گلشن عشق، ٢٠)۔
یہ مجلس ہے کی تیسری جس میں شہادت اب
شاہِ نجف کی ہے جیسے سونا محال ہے
(١٧٣٢ء، کربل کتھا، ٨١)۔
مجکو ہے سخت رنج و تعب یا علی مدد
شاہِ نجف امیرِ عرب یا علی مدد
(١٨٤٠ء، الماس درخشاں، ٨٤)۔
اپنے مرے دلبر ماہِ منوّر
شاہِ نجف کا سایہ ہو سر پر
(١٩١٩ء، خواب راحت، ٣٢)۔ [شاہ + نَجَف (رک)]۔

ـــــ نَشِین (ـــــ کس نیز فت ن، ی مع) امث؛ ـــــ شہ نشیں
١. بادشاہ کے بیٹھنے کی جگہ؛ (مجازاً) وہ برآمدہ جو آگے نکلا ہوا ہو جس پر اکثر بادشاہ بیٹھ کر لوگوں کو درشن دیا کرتے تھے، بادشاہ کی نشست کے طرز پر بنا ہوا ایک بڑا محراب دار طاق، اونچی جگہ یا نشست۔

تیرے در ہیں تیرے ایوان ہیں تیرے شاہ نشیں
نہ تو گرجے نہ مساجد نہ دھرم سالے ہیں

(١٨٣٦ ، دیوان مہر (آغا علی) ، ٢١٢) . «شاہ نشین» اور «شہہ نشین» میں بڑائی کے معنے کہاں ہیں؟ وہ جگہ جہاں بادشاہ بیٹھے. (١٩٧٣ ، اردونامہ ، کراچی ، ٤٤ : ١٥). ٢. **دالان کے اندر کا وہ اونچا دالان جس کے چھوٹے چھوٹے در ہوتے ہیں ، بیٹھنے کی کوئی اونچی جگہ یا چبوترہ.** یہ شاہ نشیں اس کی بچپن کی ساتھی تھی شام کے قریب اپنے دوستوں کے ساتھ وہ یہیں بیٹھ کر ... باتیں کیا کرتا تھا. (١٩٨٧ ، گلی گلی کہانیاں ، ٢٠٠). ٣. **بساطِ گرانمایہ** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [شاہ + ف : نشین ، نِشَسْتَن - بیٹھنا].

---وار صف ؛ = شاہوار ، شہوار.
بادشاہوں کے لائق ؛ نہایت شاندار ، نہایت نفیس اور عمدہ . ایک خزینۂ ہنر ہے کہ گُہرہائے شاہوار مضامین سے پُر کیا ہے. (١٨٧١ ، علمِ طبیعیات ، ٣ : ٥١).

وہ آج دن ہے مبارک وہ ساعتِ مسعود
شہِ دکن کی ہوئی شاہوار سالگرہ

(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ٢٧٧). [شاہ + وار ، لاحقۂ صفت].

---ولایت کس ا نیز (---کس و ، فت ی) امذ.
(کنایۃً) حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ.

کنارے ہیں فلک منگل ، عرش ہر کا جتے منڈل
غدیر خُم ہے یہ دن ، مگر شاہِ ولایت کا

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٧٥).

سُن سُن کے شوق بڑھ گیا ، سیری ہو جب شرر
دیکھوں جو قبر شاہِ ولایت کی آنکھ سے

(١٨٦١ ، سراپا سخن ، ٦٠). [شاہ + ولایت (رک)].

شاہا ندائیہ.
اے بادشاہ ، اے مالک ، اے آقا.

وہ مردِ خدا بہت کراہا
سلطاں سے ملا کہا کہ شاہا

(١٨٣٨ ، گلزارِ نسیم ، ٣). ایک بادشاہ تھا ... اس نے حکم دیا کہ ایک قلعہ بناؤ ، بہت مضبوط اور بہت پائیدار ہو! عرض کیا گیا کہ ، شاہا! اس میں تو بہت خرچہ ہوگا. (١٩٨٥ ، روشنی ، ٤٣). [شاہ + ف : ا ، حرف ندا].

شاہاں امذ ؛ ج.
شاہ (رک) کی جمع ؛ مرکبات میں مستعمل.

براہیم قطب شاہ راجا دھراج
شہنشاہ ہے شاہ شاہاں میں آج

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ١٩). شاہانِ دہلی سے بغاوت کا نام حکومت اودھ ہے. (١٩٢٣ ، مذا کرات نیاز ، ١٢٧). اس نے بہتیرے بادشاہ دیکھے تھے ، بڑے عالیشان ذی وقار شاہانِ عالیجاہ مگر یہاں تو حال ہی کچھ نرالا تھا. (١٩٨٥ ، روشنی ، ٧٣). [شاہ + اں ، لاحقۂ جمع].

---چہ عَجَب گر بِنَو ازَند گَدارا کہاوت.
(فارسی ضرب المثل اردو میں مستعمل) بادشاہ اگر فقیر پر مہربانی کریں تو کیا تعجب ، کسی ذی رتبہ آدمی کے سامنے کوئی درخواست پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سَلَف کس صف (---فت س ، ل) امذ.
گزرے ہوئے زمانے کے بادشاہ ، عہدِ ماضی کے بادشاہ . حاکیانِ حکایت شاہانِ سلف نے شاہدِ دلربائے سخن اور ... افسانہائے کہن کو یوں سہرِ ہفت آرایش سے مزین ... کیا ہے. (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ١). جو طاقت کے نشے میں شاہانِ سلف کی لاشوں کو عجائب گھر کی زینت بنا رہی ہیں. (١٩٧٨ ، اقبال سب کے لئے ، ٥٦٣). [شاہان + سلف (رک)].

---کَم اِلْتِفات بَہ حالِ گَدا کُنَند کہاوت.
(فارسی ضرب المثل اردو میں مستعمل) بادشاہ غریبوں کے حال پر کم التفات کرتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

شاہانَہ (فت ن) ؛ = شہانَہ . (الف) صف ؛ م ف.
١. **بادشاہوں کے مرتبہ اور ان کی شان کے لائق ، بادشاہوں کے مانند ؛ نہایت شاندار.**

شاہانہ چلے وہ لے کے ہمراہ
لشکر اسباب خیمہ خرگاہ

(١٨٣٨ ، گلزار نسیم ، ٣). فریدوں شوکت ایک دن بعزم سیر و شکار بہ کروفر شاہانہ محل سرا سے باہر تشریف لایا. (١٨٩٠ ، فسانۂ دلفریب ، ٣٨) . جناح صاحب سرینگر میں وارد ہوئے تو نیشنل کانفرنس نے اُن کا شاہانہ استقبال کیا. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٣١٢). ٢. **متکبرانہ ، پُرغرور.** مجھ سے بڑے شاہانہ انداز میں ہمکلام ہوا. (١٩٨٨ ، سندھ اور نکہ قدر شناس ، ٢٣). (ب) امذ. **(موسیقی) سمپورن جاتی کا ایک راگ جس میں سب شُدھ سُر لگتے ہیں ؛ یہ راگ فرودست اور کانڑہ کو ملا کر بنایا گیا ہے.** اس کے بعد جب برہمنوں کو راجاؤں کے دربار میں اُن کی مدح کے قصائد گانا پڑے تو ان کے مناسب رعب داب اور سطوت و شوکت کے راگ ایجاد ہوئے جیسے مالکوس ، درباری شاہانہ (اڈانہ) وغیرہ. (١٩٠٦ ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ٢٧٣). اسلامی کلچر کے مصنف نے امیر کے ایجاد کردہ راگوں میں ضلع ... نگار ، شاہانہ ، بسیط ، خیال ، دھرپد اور قوالی کی طرزوں کا بھی اضافہ کیا ہے. (١٩٦٠ ، حیات امیر خسرو ، ١٧٠). [شاہ + انہ ، لاحقۂ صفت].

---جوڑا (---و مج) امذ.
دولہا کا سرخ جوڑا ، سرخ پوشاک (نوراللغات). [شاہانہ + جوڑا (رک)].

---طَبِیعَت (---فت ط ، ی مع ، فت ع) امث.
لاابالی طبیعت ، نازک طبعی. مور نے شاہانہ طبیعت پائی ہے ، نازک مزاج ہے ، آرام پسند ہے. (١٩٨٣ ، زمین اور فلک اور ، ١٦٣). [شاہانہ + طبیعت (رک)].

ــــ مزاج (ـــ کس م) صف.
نازک مزاج (نوراللغات). [شاہانہ + مزاج (رک)].

ــــ وقت (ـــ فت و ، سک ق) امذ.
(عو) شام کا وقت. سابق کا نشان شاہانہ وقت پر چڑھتا ہے اور برات کا صبح کو. (١٩٢٩ ، نوراللغات ، ٣ : ٣٥٣). [شاہانہ + وقت (رک)].

شاہانی صف (قدیم).
رک : شاہانہ کی تانیث.

بسنت کا رُت نُجھایا ہے برہ اگ کوں خوشیاں سیتی
نویلیاں مل کرو مجلس نویلا آج شاہانی

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٣ : ٣٢).

بھوک بور بھاک آج شاہاں جتے ہیں جگ منے
سب عطا کیتا اللہ اس شاہ کوں کر انتخاب

(١٦٤٨ ، غواصی ، ک ، ٣٠). [شاہ + انی (انہ ؛ لاحقۂ ظرفیت کی تانیث)].

شاہبانج / شاہ بانگ (سک ہ ، فت ن) اسث.
ایک گھاس ہے جو بطور دوا استعمال ہوتی ہے ، یہ محلل ہے اور تنقیہ کرتی ہے. شہبانج ... دراصل شاہبانج اور شاہ بانگ ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٥ : ٦٨). [ع / ف].

شاہترج (سک ہ ، فت ت ، ر) امذ.
رک : شاہ ترہ. شاہترج : ایک گھاس مشہور ہے نہایت تلخ. (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٣٨٧). [شاہ ترہ کا معرب].

شاہترہ / شاہتّرہ (سک ہ ، فت ت ، ر / شد ر بفت) امذ.
رک : شاہ ترہ. شاہترہ ترپھلا مساوی الوزن سفوف کرکے پاؤ بھر قبل دانہ کے کھلانا. (١٨٧٢ ، رسالہ سالوتر ، ٢ : ١٩١). شاہترہ ... عود خام پر ایک ایک قیراط (دو جَو بھر) سفوف بنا کر بقدرِ ضرورت شراب کے ساتھ دیں. (١٩٣٧ ، جراحیات زہراوی ، ٣). [شاہ + ترہ (رک)].

شاہِد (کس ہ) صف ؛ امذ.
١. (ا) گواہ (جو کسی امر یا وعدے کی تصدیق یا تکذیب کرے). حضرت کہیں خدا شاہد ، انا و علی من نور واحد. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٦). شاہد رہنا ، پہلے جن نے کہ تیر حسین بن علی پر چلایا میں تھا. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ١٣٣).

ہماری چوری جو ثابت ہووے دلیل بھی کچھ
مگر نہیں کوئی شاہد نہیں گواہ نہیں

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٢٠٧). قیدی نے جرح سے انکار کیا اور شاہد کو عدالت سے جانے کا حکم ملا. (١٩٠٣ ، چراغ دہلی ، ٢١٨).

اس زمانے میں میرے کہے کا شاہد
بس میرا خدا ہوتا تھا

(١٩٨١ ، ملامتوں کے درمیان ، ١٣٧). **(ii) دیکھنے والا ، مبصر ، ناظر.** آئن سٹائن (Einstein) کی رائے کے مطابق وقت مطلق نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک شاہد (Observer) کے لیے کچھ اور دوسرے شاہد کے لیے کچھ اور ہوسکتا ہے. (١٩٧٠ ، جدید طبیعیات ، ٣٥٢). **٢. (مجازاً) خوبصورت معشوق ، محبوب.**

نہیں جب تنی پاس شاہد گلگوں قبا سراج
جی پر ہے تنگ جسم کا جامہ سیا ہوا

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ١٩٣).

کون سی بزم ہے جس جا گذر شمع نہیں
طور سیکھا ہے کسی شاہد ہرجائی کا

(١٨٧٠ ، دیوان اسیر ، ٣ : ٣٩).

شاہد یکتائے عالم کا نظر میں نور تھا
سربسر کیفیت مئے توحید سے مخمور تھا

(١٩٢٣ ، مطلع انوار ، ١١٦).

ہے شاہد حسن ہر جگہ پردے میں
ملتی نہیں کسی کو وہ پردے میں

(١٩٥٥ ، رباعیات امجد ، ٣ : ٤١). **٣. (تصوف) وہ چیز جو دل میں حاضر ہو اور اس کا ذکر اس پر غالب ہو ؛ حق باعتبار ظہور اور حضور کے کیونکہ حق بصورِ اشیاء ظاہر ہوا ہے ، فروغ نور تجلی جو ارواح کے ساتھ مخصوص ہے** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ١٤٩).

محب محبوب عاشق معشوق شاہد مشہود آپیں
صانع مصنوع آپ اپی انتی نان تب کیوں تھر تھر کاپیں

(١٥٣٣ ، دیوان محمود دریائی ، ٨٥).

آپی عابد ہے معبود آپی شاہد ہے مشہود

(١٦٣٠ ، کشف الوجود ، سید داول (قدیم اردو ، ١ : ٣٦٦)).

اصلِ شہود و شاہد و مشہود ایک ہے
حیراں ہوں ، پھر مشاہدہ ہے کس حساب میں

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٨٩).

وہی منظور ہے اس وقت وہی ناظر ہے
وہی شاہد وہی مشہود عجب یہ سر ہے

(١٩٢٧ ، معراج سخن ، ٥٦).

یہ آسماں یہ زمیں یہ مہ و نجوم نہ تھے
وہ جب بھی شاہد و عالم تھا جب علوم نہ تھے

(١٩٨٣ ، الحمد ، ١١). **٥. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے شریف میں سے ایک اسم.** اے شاہد ، اے مبشر ، اے نذیر ، اے داعی ، اے سراج منیر ، سات ناموں سے اللہ تبارک تعالیٰ نے آپ کو یاد کیا. (١٩٧٥ ، انداز بیاں ، ١٩١). **٦. (حدیث) وہ حدیث جسے ایک راوی نے دوسرے راوی کے موافق روایت کیا ہو ، متابع.** متابع اوس کو کہتے ہیں کہ ایک راوی نے ایک حدیث دوسرے راوی کے موافق روایت کی اور اسی کو شاہد بھی کہتے ہیں. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ١ : ٦). **٧. وہ پتھر جو میت کو دفن کرنے کے بعد تازہ قبر کے سرہانے بطور نشانی لگا دیا جائے تا کہ اس جگہ قبر کا ہونا معلوم ہو** (ا ب و ، ٧ : ١٣٦). [ع : (ش ہ د)].

ــــُ الشّاہِد (ـــ ضم د ، غم ا ، ل ، شد ش ، کس ہ) امذ.
گواہ کا گواہ ، گواہ کی گواہی دینے والا. بندہ ہے سو شاہد ذات شاہد الشاہد جان. (١٥٩١ ، جانم ، رسالہ وجودیہ (ق) ، ٣). [شاہد + رک : ال (۱) + شاہد].

ــــُ القَول (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، و لین) صف.
بات کا سچا ، صادق القول.

اگر تم کو اس بات میں ہول ہے
یہی داستاں شاہد القول ہے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۹۰۱)[شاہد + رک : ال (۱) + قول (رک)].

ـــُ الوُجُود (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، ضم و ، و مع) امذ.
(تصوف) نور محمدی کو کہتے ہیں جو اصل کائنات ہے (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۰).[شاہد + رک : ال (۱) + وُجود (رک)].

ـــ باز صف.
عاشق ، حسینوں سے صحبت رکھنے والا ، حسن پرست.

تسبیح نہ دے مجھ ہات میں خرقہ نہ رکھ لا سیس توں
فرہاد سیں نسبت نہ دے مجھ رندِ شاہد باز کوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۱).

اگر مسجد سے آوں میر تو بھی لوگ کہتے ہیں
کہ میخانے سے پھر دیکھو وہ شاہد باز آتا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۷).

اسد اللہ خاں تمام ہوا
اے دریغا وہ رندِ شاہد باز

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۷۱).

ہوا ہے تو تو شاہد باز اے دل
بچاوں تجھ کو کس کس خوب رو سے

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۸۱). داغ کس درجہ شاہد باز تھے اور جناب امیر کتنے پاک باز ، اس کا فیصلہ بھی آپ ہی فرمائیے. (۱۹۵۵ ، زبان داغ (مقدمہ) ، ۱۵). [شاہد + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا].

ـــ بازار/ بازاری کس اضا / صف ؛ امث.
بازاری معشوق ، طوائف.

ساقیا بنت العنب وہ لاکھ ہو
دلربا تر شاہدِ بازار سے

(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۱۱۰).

ایسے اخبار ہیں کس طرح نمائندۂ ملک
جو نہیں بڑھ کے کسی شاہدِ بازاری سے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۴۴). [شاہد + بازار (رک) / + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ بازی امث.
حسینوں سے صحبت رکھنا ، حسن پرستی ، عشق و عاشقی.

ایسے قماری سے دل کو لگا کر جیتے رہنا ہو نہ سکا
رفتۂ شاہد بازی اُس کے ہم بھی اپنے ہارے گئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۵). خواجہ حافظ کے دیوان میں عشق و جوانی اور رندی اور شاہد بازی کے مضامین کے سوا ... اور کوئی مضمون ہی نہ تھا. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۶۵). ایک دن شجاع نے خواجہ صاحب سے کہا کہ اپ کی کوئی غزل یکساں اور ہموار نہیں ہوتی ایک شعر میں تصوف ، دوسرے میں مے پرستی تیسرے میں شاہد بازی. (۱۹۱۳ ، شبلی ، حیاتِ حافظ ، ۶). [شاہد باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پَرَسْت (ـــ فت پ ، ر ، سک س) صف.
حسینوں کا شیدائی ، عاشق مزاج ، حسن پرست. اوہی دیک دیکھ ہے شاہد پرست. (۱۸۱۵ ، مثنوی سجھ دیکھ (اُردو نامہ ، کراچی ، ۴۹ : ۵)). [شاہ + ف : پرست ، پَرَسْتیدن ـ پوجنا].

ـــ پَرَسْتی (ـــ فت پ ، ر ، سک س) امث.
حسینوں سے رغبت ، عشق و عاشقی ، حسن پرستی.

کہیں سُنی ہیں یہ شاہد پرستیاں نواب
کہ اپنی آنکھ جہاں لڑ گئی وہیں کے ہوے

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۹۱۷). سزیدار خاں ... خوبصورت تھے ، شاہد پرستی اور علم مجلس میں طاق تھے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۸ : ۳). [شاہد پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پَنَا (ـــ فت پ) امذ.
حاضر یا موجود ہونے کی حالت.

شاہد پنا حق ہوا تمہارا
مشہود ہوا وہ کلمہ سارا

(۱۸۳۱ ، من موہن ، آزاد ، ۱۹). [شاہد + پَنا ، لاحقۂ کیفیت].

ـــِ حال کس اضا ، امذ.
چشم دید گواہ.

شبوں کو تیرا تصوّر دنوں کو تیرا خیال
مریضِ دل ہو مرا عابدیں ہے شاہدِ حال

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۷). جملہ ممنوعات مستان شاہ کے گرو گھنٹال ہونے کے شاہد حال. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۹۰). [شاہد + حال (رک)].

ـــِ حَقِیقی کس صف (ـــ فت ح ، ی مع) امذ.
اصل محبوب یا گواہ ؛ مراد : خدائے تعالیٰ. لیکن وقت آئیگا کہ شاہدِ حقیقی کی صدا واقعات سے تاریکی کا پردہ اٹھا دے گی اور دُنیا دیکھے گی کہ زاہدہ بے گناہ تھی. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۱۱). [شاہد + حقیقی (رک)].

ـــِ رَعْنا کس صف (ـــ فت ر ، سک ع) امذ.
حسین و جمیل معشوق ، طرحدار معشوق. اس طرح اُن کی غزل ایک شاہد رعنا بن جاتی تھی. (۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، مکاتیب ، ۳۲). [شاہد + رعنا (رک)].

ـــِ زُور کس اضا (ـــ و مع) امذ.
جھوٹا گواہ ، جھوٹی گواہی دینے والا. حضرت عمر نے مارے شاہد زور کو چالیس کوڑے اور سیاہ کیا مُنہ اُوس کا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۹۷). [شاہد + زور (رک)].

ـــِ زیبا کس صف (ـــ ی مج) امذ.
رک : شاہدِ رعنا.

منظور جو اُس شاہدِ زیبا کا ہے دیدار
جو جلوہ سے خیرہ نہ ہو وہ عین تو بن جا

(۱۹۸۲ ، ط ط ، ۵۱). [شاہد + زیبا (رک)].

ـــِ عادِل کس صف(ـــ کس د) امذ.
سچا گواہ. ستم کدۂ گیتی میں جو صورت زیبا تمثال نظر آتی اس صناع حقیقی کی صفت بےمثال پر شاہدِ عادل پائی۔ (۱۸۹۰ء ، فسانۂ دلفریب ، ۲)۔

ہم نشیں مسلم ہوں میں ، توحید کا حامل ہوں میں
اس صداقت پر ازل سے شاہدِ عادل ہوں میں

(۱۹۰۲ء ، بانگ‌درا ، ۲۱۷)۔ ان میں ایسے مشترک اجزاء صاف نظر آتے تھے جو ان کے متحدالاصل ہونے پر شاہدِ عادل تھے۔ (۱۹۷۰ء ، اردو سندھی لسانی روابط ، ۲۳۱)۔ [شاہد + عادل (رک)]۔

ـــِ عَدْل کس اضا(ـــ فت ع ، سک د) امذ.
رک : **شاہدِ عادل.** پوری انسانی تاریخ اس حقیقت پر شاہدِ عدل ہے ان ہی افراد اور قوموں پر فوز و فلاح اور کامیابی کے دروازے کھلے ہیں ... یقین تھا. (۱۹۳۵ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۸)۔ ان اکابر علم و فضل کی شاندار زندگیاں شاہد عدل ہیں۔ (۱۹۵۷ء ، طب العرب ، ۱۰۷)۔ [شاہد + عدل (رک)]۔

ـــِ عِلْم کس اضا(ـــ کس ع ، سک ل) امذ.
(تصوف) وہ چیز جو دل میں حاضر ہو اور اس پر علم غالب ہو (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۴۹)۔ [شاہد + علم (رک)]۔

ـــ عَلَی الشّاہِد (ـــ فت ع ،ل ،مع ی ،ا ،ل ،شد ش ، کس ہ) امذ.
گواہ کی شہادت سن کر گواہی دینے والا. ایک شاہد دوسرے شخص کو اپنی شہادت سنا کر گواہ کر رہا تھا اس کو یہ حق نہیں پہونچتا کہ اصل شاہد سے گواہی سن کر یہ بھی شاہد علی الشاہد ہو جائے۔ (۱۸۶۷ء ، نورالہدایہ ، ۳ : ۸۳)۔ [شاہد + ع : عَلَی (حرف جار) + رک : ال (۱) + شاہد]۔

ـــِ عَینی کس صف(ـــ ی لین) امذ.
چشم دید گواہ ، عینی شاہد. پروفیسر آرنلڈ اور مولنا شبلی کے تعلقات کی دلچسپ داستان ایک «ایک شاہدِ عینی» کی زبان سے سننے کے لائق ہے۔ (۱۹۴۳ء ، حیات شبلی ، ۱۳۹)۔

ہم اکیلے بھی نہ تھے شاہدِ عینی تھا کوئی
شک نے اس بات کو بھی جبر کا سمجھا اقدام

(۱۹۸۳ء ، نخل گماں ، ۱۰۹)۔ [شاہد + عین (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــِ غَیب کس اضا(ـــ ی لین) امذ.
(کنایۃً) خدائے تعالیٰ.

حقا کہ وہ جسم سر سے تا پا
ہے شاہدِ غیب کا سراپا

(۱۹۰۵ء ، محسن ، کلیات نعت ، ۱۳۲)۔ [شاہد + غیب (رک)]۔

ـــ کامِل کس صف(ـــ کس م) امذ.
پکا گواہ ؛ (مجازاً) روشن دلیل ، واضح ثبوت. جوالا مکھی کی تہ پر مادہ گداختہ اور اس کے اوپر ہوائے گرم اور بھاپ شاہد کامل اس امر پر ہیں۔ (۱۸۹۰ء ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۱۰۳)۔ [شاہد + کامل (رک)]۔

ـــ لَمْ یَزَل کس صف(ـــ فت ل ، سک م ، فت ی ، ز) امذ.
(کنایۃً) خدائے تعالیٰ.

جہاں تا جہاں از ابد تا ازل
کشش مظہر شاہدِ لم‌یزل

(۱۸۹۳ء ، کلیات نعت ، محسن ، ۱۵۸)۔ [شاہد + لم‌یزل (رک)]۔

ـــِ مَجازی کس صف(ـــ فت م) امذ.
دُنیوی معشوق یا محبوب.

اے ولی عشقِ ظاہری کا سبب
جلوۂ شاہدِ مجازی ہے

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۳۶)۔

الفت شاہدِ مجازی میں
چھوڑ بیٹھا محبتِ یزداں

(۱۹۸۲ء ، ط ظ ، ۱۱۸)۔ [شاہد + مَجازی (رک)]۔

ـــِ مَسْتُورِ اَزَل کس صف(ـــ فت م ، سک س ، و مع ، کس ر ، فت ا ، ز) امذ.
وہ محبوب جو ازل سے پردے میں ہو ؛ (کنایۃً) خدائے تعالیٰ. حضرت جبریل اپنی اصلی کمالی صورت میں آپ کے سامنے نمودار ہوئے، پھر شاہد مستور ازل نے چہرہ سے پردہ اٹھایا۔ (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۷۴)۔ [شاہد + مستور (رک) + ازل (رک)]۔

ـــ وار وار ، مُقدمے والے بار بار کہاوت.
گواہ کچھ کہتے ہیں مدعی کچھ کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

ـــِ وَجْد کس اضا(ـــ فت و ، سک ج) امذ.
(تصوف) وہ چیز جو دل میں حاضر ہو اور اس پر وجد غالب ہو (مصباح التعرف ، ۱۴۹)۔ [شاہد + وَجْد (رک)]۔

شاہْدانَہ (سک ہ ، فت ن) امذ.
رک : **شاہدانہ.** شاہ بلوط کے پھل ، ولائتی گوندنیاں اور شاہدانہ اس کی مرغوب و محبوب غذائیں ہیں۔ (۱۹۶۲ء ، جڑی بوٹیوں سے علاج (ترجمہ) ، ۱۲)۔ [شاہ (رک) + دانہ (رک)]۔

شاہِدانی (کس ہ) امث.
محبوبیت ، دلربائی.

زہور و زمزمہ و بزم جلوس
شاہدانی تجھے مبارک ہو

(۱۸۰۹ء ، شاہ کمال ، ۲ ، ۲۶۷)۔ [شاہد (رک) + انی ، لاحقۂ کیفیت]۔

شاہِدَہ (کس ہ ، فت د) امث.
شاہد (رک) کی تانیث ؛ گواہی دینے والی عورت (مہذب اللغات)۔ [شاہد + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

شاہِدی (کس ہ) امث.
۱. **شہادت ، گواہی.**

پر مذہب سوں حق کا ڈھ لیں　　ناحق پر شاہدی نہ دیں
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۹۸).

خیانت امانت نہ کرتے کبھی
خدا سیں ڈریں سچ کہیں شاہدی

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۲۹). شریعت میں ایک گواہی کی شاہدی پر عمل نہیں کرتے. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۴۲). تمام مجمع ایک ایک کر کے بازپرس کے خوف ، پولیس کی تحقیقات ، گواہی ، شاہدی کے خیال سے چھٹ گیا. (۱۹۰۵ ، سجّاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۱۰). اس نے حوالات میں اپنے دانت اکھاڑ ڈالے ، میرے پاس گواہی شاہدی مستعد ہے. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۱۱۶). اف : دینا. ۲. **دلرُبائی ، محبوبی.**

دلرُبا اور زمانے میں ہیں اک تم بھی سہی
شاہدی کا تمہیں انداز سکھایا کس نے

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۱۶۷). [شاہد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بَھرنا محاورہ.
گواہی دینا.

پتھر سوئے بچی ہو سر بسر
شاہدی بھری نبی ہو کنکر

(۱۶۶۷ ، قصہ حضرت بی بی مریم (رسائل متفرق ، ۱۳)).

یہ جو رات اندھیری ہے تاروں بھری
یہی شاہدی اپنی بھرے گی ابھی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۸).

شاہِدَین (کس ہ ، ی لین) امذ.
دو گواہ.

چاند کے ٹکڑے رسالت کے لئے ہیں شاہدین
جلوۂ بے سایگی سے مظہر حق ہے عیاں

(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ۲۷۲) [شاہد (رک) + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

شاہْراہ (سک ہ) امث ؛ =شاہ راہ.
شاہ راہ ، بڑا اور کشادہ راستہ ، بڑی سڑک. فرخندہ نگر کی شاہراہ پر زندگی ساکت و صامت ہوگئی ہے. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۲۲). [رک : شاہ + راہ (رک)].

ـــ عام کس صف ؛ امث ؛ =شاہ راہِ عام.
عام راستہ. علم کو کتب خانوں اور مکتبوں سے باہر لا کر شاہراہ عام پر کھڑا کیا . (۱۹۶۸ ، رئیس احمد جعفری ، نیاز فتح پوری ، شخصیت اور فکر و فن ، ۴۹). [شاہراہ + عام (رک)].

شاہْرُود (سک ہ ، و مع نیز مج) امذ.
۱. **بانسری کی طرح کا ایک ساز.** مسلمان اپنے ساتھ بہت سے باجے مثلاً قانون ، عود ، چنگ ... شاہرود ، قطار ... کمان جاہ ساتھ لائے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۴۵۳). ۲. **بڑا دریا ؛ ساز میں لگا ہوا پیتل کا تار (اسٹین گاس).** [شاہ + رُود (رک)].

شاہِق (کس ہ) صف.
۱. **اونچا ، رفیع ، بلند (عمارت ، پہاڑ وغیرہ) (پلیٹس).** ۲. (طب) **نبض کی ایک قسم جس میں نبض کے اجزا کی بلندی زیادہ محسوس ہوتی ہے ، وہ نبض جس کے اجزا ابھرے ہوئے ہوں.**

گہے عظیم و شاہق و گہے سریع ہے
جنبش سے اس کی رکھ خبر ، انگشت کے تلے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۴۲). شاہق ... مراد ہے کہ احساس اجزائے نبض کا ارتفاع یعنی بلندی میں زیادہ ہوتا ہے. (۱۸۸۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۰). نبض مشرف (شاہق یعنی بلند) وہ نبض ہے جس کے اجزاء معتدل سے زیادہ بلندی میں محسوس ہوتے ہیں. (۱۹۳۲ ، رسالہ نبض ، ۱۹). [ع : (ش ہ ق)].

شاہْکار (سک ہ) امذ ؛ =شاہ کار.
عظیم ، سب سے زیادہ اہم ، قابل قدر ، بلند رتبہ. وہ مرثیہ اس عہد کا سب سے بڑا شاہکار ہے. (۱۹۳۹ ، اک محشر خیال ، ۵۸). مجھے یقین ہے میرا شاہکار ضرور مکمل ہو گا. (۱۹۷۵ ، خاک نشیں ، ۱۰۲). [شاہ (رک) + کار (رک)].

شاہْلَمَت (فت ہ ، سک ل ، فت م) امث.
(بازاری) شامت ، بدنصیبی ، کم بختی. اے میری شاہلمت (شامت) میں نے پیاری کے ابا سے پوچھا کہ یہ کیا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۹۲). [شامَت (رک) کا بگاڑ].

شاہْلُوج (سک ہ ، و مع) امذ.
ایک زرد رنگ کا میوہ جو زرد آلو سے مشابہ ہے ، سفید آلو بخارا. شاہلوج میں جو پھل زرد ہے وہ نہایت عمدہ ہے . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۹۱). [ف].

شاہَنْشاہ (فت ہ ، سک ن) امذ ؛ =شاہنشہ ، شہنشاہ.
بڑا بادشاہ جس کے ماتحت اور کئی بادشاہ ہوں ، بادشاہوں کا بادشاہ ، سلطان اعظم ، مہاراج ادھیراج.

بڑی دولت ہے جس کا نام ہے عالم میں استغنا
گدا اس کوچے میں آتا تو شاہنشاہ ہو جاتا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۷). خدا کا خیال ایک شاہنشاہ مطلق کی حیثیت سے آیا تو ضرور تھا. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۰۳).

نام لیوا جس کے شاہنشاہ عالم کے ہوئے
جانشیں قیصر کے ، وارث مسند جم کے ہوئے

(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۱۵۷). [ف].

شاہَنْشاہی (فت ہ ، سک ن) : (الف) امث.
بادشاہی ، سلطنت ، حکومت ، شہنشاہیت ، بادشاہی نظام حکومت. انسان ہوس کو جتنا بڑھائے بڑھتی ہے شاہنشاہی ہونے کے بعد بھی یہ بس نہیں کرتی ہے . (۱۹۰۵ ، بے خبر (غلام غوث) ، انشائے بیخبر ، ۶۵). ایک موقع پر ہوس آف لارڈس میں ، بہت سچ کہا کہ آپ حضرات کی ایک ہی شاہنشاہی (امپائر) ہے اور وہ ہندوستان ہے. (۱۹۱۶ ، افتتاحی ایڈریس ، سید حسین بلگرامی ، ۵۵). (ب) صف. **شاہنشاہ سے متعلق یا منسوب ، شاہنشاہ کا.** ازبس کہ اقبال شاہنشاہی غالب ہے. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۶۶). [شاہنشاہ + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

شاہنشاہیت (فت ہ ، سک ن ، کس ہ ، شد ی بفت) امث ؛ رک : شہنشاہیت.
شاہنشاہی نظام حکومت ، ملوکیت ، سامراج (ماخوذ : انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۲۳۹). [شاہنشاہی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پسندی (ـــ فت پ ، س ، سک ن) امث.
ملوکیت کی حمایت ، بادشاہت کی طرفداری. رومیوں کا ایک بڑا امتیاز و خصوصیت اُن کی شاہنشاہیت پسندی اور ... مادہ پرستانہ نقطہ نگہ ہے. (۱۹۵۳ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۲۳۹). [شاہنشاہیت + پسند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شاہنشہ (فت ہ ، سک ن ، فت ش) امذ ؛ رک : شاہنشاہ.
بڑا بادشاہ ، بادشاہوں کا بادشاہ ، حکمران اعلیٰ.

شاہنشہ جہاں ہے یا کوئی بے نوا ہے
جس کو بقا ملی آخر اسے فنا ہے
(۱۹۲۵ ، مطلع انوار ، ۱۳۳).

خوف سے کیوں تھرتھراؤں ڈر سے کیوں کانپوں جمیل
پیش شاہنشہ نہیں پیش خدا جاتا ہوں میں
(۱۹۷۸ ، فکر جمیل ، ۱۳۰). [شاہنشاہ (رک) کا مخفف].

ـــ لولاک کس اضا (ـــ و لین) امذ.
(کنایۃً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حدیث قدسی لولاک لما خلقت الافلاک کی طرف اشارہ ہے).

حسرت ہے کہ یثرب مجھے اللہ دکھائے
خاکو در شاہنشہ لولاک بنائے
(۱۹۰۰ ، دیوان تسلیم ، ۳۴۹). [شاہنشہ + لولاک (رک)].

شاہنشہی (فت ہ ، سک ن ، فت ش) امث.
شاہنشاہیت ، بادشاہت ، حکمرانی ، حاکمیت.

دریغا جواز بخت شاہنشہی
ہوا دور بھی میں زفرماں دہی
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۸).

خوشی کے ہما کو ہے ظل الٰہی
کہ اوس کے ہے سائے میں شاہنشہی
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۸).

شاہی یہ ہے کہ اور کا غم چشم تر میں ہو
شاہنشہی یہ شان غریبی نظر میں ہو
(۱۹۳۸ ، اقبال (باقیات اقبال) ، ۴۸). [شاہنشاہی (رک) کا مخفف].

شاہو (و مع) امذ.
مہاجن ، ساہوکار. خواص و عوام ، علماء و مشائخ ، صوفی ، قلندر ، حیدری ، دوکاندار ، سوداگر ، مہتر ، شاہو ، صراف اور برہمن شہر سے جوق در جوق اور گروہ در گروہ درگہ میں حاضر ہوئے (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی (ترجمہ) ، ۶۸۷). [ساہو (رک) کا بگاڑ].

شاہوار (سک ہ) صف ؛ رک : شاہ‌وار.
بادشاہوں کے لائق ، نہایت عمدہ اور نفیس ، بیش قیمت.

شہنشاہ خاور درم یک ہزار
دیا ہور کپڑے اسے شاہوار
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۹۲). مروارید کی کئی قسمیں اس تفصیل سے ہیں ... آسمان گوں ، شاہوار ، نجمی شلغمی. (۱۷۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۶).

وہ شاہزادے کے ہونے کا جشن شاہی تھا
یہ شاہزادی کی ہے شاہوار سالگرہ
(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ۱۸۰). ان لاحقوں سے مُرکب الفاظ کو ملا کر ہی لکھا جائے گا. بزرگوار ، سوگوار ، شاہوار ، راہوار (وغیرہ). (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۲۷۳). [شاہ (رک) + وار ، لاحقۂ صفت].

ـــ موتی (ـــ و مع) امذ.
اعلیٰ درجے کا موتی. پھر ان بیچی کاریوں پر رمانی یاقوت ، شاہوار موتی اور سلطانی لعل جڑے ہوئے ہیں. (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت ، مضامین ، ۱۹). [شاہوار + موتی (رک)].

شاہی (الف) امث.
۱. بادشاہی ، سلطنت ، حکومت ، بادشاہت.

سزاوار شاہی کوں ہے سازوار
ہنرمند ہوشیار ہور راز دار
(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۳).

قطب شہ کوں شاہی مقرر ہوئی
کہ باپ ہور بیٹے میں نئیں کچھ دوئی
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۳).

دیکھ کر شکل شاہی کے لائق
ہوئی اک جی سے لا کھ جی عاشق
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۳۹).

شاہی سے کم نہیں ہے درویشی اپنے ہاں تو
اب عیب کچھ جہاں میں ناداری ہو گئی ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۰).

عاشقوں کے بھی معین ہو گئے ہیں اب حقوق
عہد انگریزی ہے یہ اے جان جاں شاہی گئی
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۳۲).

ہم نے خود شاہی کو پہنایا ہے جمہوری لباس
جب ذرا آدم ہوا ہے خود شناس و خود نگر
(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۱۷). **۲. بادشاہت کا زمانہ ، خصوصاً ہندوستان میں مُغلیہ عہد حکومت.** شاہی میں کئی خانہ جنگیاں لڑا تھا اور کئی مرتبہ گڑھی فتح کر چکا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۷). کہتے ہیں کہ شاہی میں ان کے والد اپنے وقت کے بڑے بانکے تھے. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۲۵). **۳. ایران کا چھوٹا سکّہ (دھیلے کے برابر).** عمرو نے کہا کہ ایک شاہی سے کیا ہو گا پانچ شاہی کا کھانا معقول قابل کھانے کے اچھا ہو گا. (۱۸۸۷ ، داستان امیر حمزہ ، بلگرامی ، ۱۹۵). چھوٹا سکّہ جو عموماً چلتا ہے وہ پول یا شاہی ہے ، اصل میں ایران کا سکّہ ہے اور ہمارے دھیلے کے برابر ہے. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱ : ۷۷). (ب) صف. **شاہ سے متعلق یا**

منسوب ، بادشاہی ، بادشاہ کا. واجد علی شاہ کے زمانے کو شاہی زمانہ کہتے ہیں کہ نہیں.(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۳۹). اگر آپ تھوڑی دیر کے لئے عالمِ تصوّر کی سیر کرنا چاہیں تو اپنے کو لکھنؤ کے شاہی دور میں فرض کر لیجیے . (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسم ، ۹۳). دیمک میں شاہی خاندان کے علاوہ کوئی اور کیڑے انڈے دیں تو نر ہی پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حشرات الارض اور وھیل ، ۴۳). [شاہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

---پَنٹ (---فت پ ، کس ء ، سک ن) امذ.
برطانوی پائنٹ جو مائعات کی مقدار ناپنے کا ایک پیمانہ ہے (ایک گیلن کے آٹھویں حصّے کے مساوی). ایک شاہی پنٹ سوا پونڈ کے برابر ہوتا ہے. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۳۵) . [شاہی + پنٹ ـ انگ : Pint].

---ٹُکْڑے (---ضم ٹ ، سک ک) امذ ؛ ج.
ڈبل روٹی کے ٹکڑے جو گھی میں تل کر دودھ میں بھگوئے جاتے ہیں ، اسکے بعد چینی (شکر) کا شیرہ بنا کر (جس میں زعفران یا رنگ بھی ملایا جاتا ہے) ان کو شیرے میں ڈبو دیتے ہیں اور اوپر سے خشک میوہ ڈال دیتے ہیں. شاہی ٹکڑے ... روٹی کے ٹکڑے کاٹ لیں ، قند کا شیرہ کر لیں ، روٹی کے ٹکڑوں کو گھی میں تل لیں. (۱۹۷۴ ، شاہی دسترخوان ، ۲۲۷). شاہی ٹکڑے ، سیخ کباب ... کے گرم گرم بھبکے آنے لگے . (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۴۰). [شاہی + ٹکڑے (ٹکڑا (رک) کی جمع)].

---زَرْد (---فت ز ، سک ر) امذ.
ایک طرح کا زرد رنگ جو ہڑتال سے بنایا جاتا ہے. ہڑتال ایک زرد رنگ کی معدنی شے ہے ... مصنوعی ہڑتال بھی ہوتی ہے اور اصلی اور مصنوعی دونوں سے وہ رنگ بنایا جاتا ہے جو عام طور پر شاہی زرد (Kings Yellow) کہلاتا ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۱۰۰). [شاہی + زرد (رک)].

---فالُودَہ (---و مع ، فت د) امذ.
(حشریات) ایک قسم کی خوراک جو کارکن شہد کی مکھیاں بناتی ہیں اور ملکہ اور شہزادیوں کو دیتی ہیں. یہ (شہد کی مکھیاں) ایک اور قسم کی خوراک بھی بنانا جانتی ہیں جس کو «شاہی فالودہ» کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حشرات الارض اور وھیل ، ۷۷). [شاہی + فالودہ (رک)].

---فَرامِین (---فت ف ، ی مع) امذ ؛ ج.
بادشاہ کے حکم نامے ، بادشاہی احکام. ایک علمی نمایش کا انتظام ، جس میں شاہی فرامین ، قطعات ، نادر قلمی نسخے ، تصاویر ... وغیرہ اسلامی علمی یادگاروں کی نمایش کی گئی تھی. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۴۳۹). [شاہی + فرامین (رک)].

---فَرْمان نَوِیس (---فت ف ، سک ر ، سک ن ، فت ن ، ی مع) امذ.
شاہی احکام لکھنے والا ، منشی. یہ شاہی فرمان نویس بھی تھے . (۱۹۶۳ ، صحیفہ خوشنویسان ، ۱۵۰) . [شاہی + فرمان (رک) + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا].

---قَیدی (---ی لین) امذ.
وہ شخص جسے سیاسی وجوہ سے قید کیا گیا ہو ، سیاسی قیدی. شاہی قیدی کی حیثیت میں اگر ہمارے الاؤنس کا کچھ پیسہ بچا ہو تو تمہیں بھجوا دیں.(۱۹۵۱ ، صلیبیں میرے دریچے میں ، ۵). [شاہی + قیدی (رک)].

--- کوس (---و مج) امذ.
پانچ ہزار گز کا فاصلہ . سلطنت ... طول میں لہاری بندر سے سلہٹ تک دو ہزار شاہی کوس تھی . (۱۹۳۵ ، ذرائع حاصل سلطنت مغلیہ ہند ، ۵۳). [شاہی + کوس (رک)].

---گَیلَن (---ی لین ، فت ل) امذ.
برطانوی گیلن جو غلہ یا مائعات کی مقدار ناپنے کا ایک پیمانہ ہے (یہ ۲۷۷ ¼ مکعب انچ کا ہوتا ہے). ایک شاہی گیلن میں دس پونڈ وزن ہوتا ہے. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۳۵). [شاہی + انگ : Gallon].

---مُرَبَّہ (---ضم م ، فت ر ، شد ب بفت) امذ.
(حشریات) رک : شاہی فالودہ. اسے (ملکہ کو) کھانے کے لئے شاہی مربہ (Royal Jelly) دیا جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، حشرات الارض اور وھیل ، ۲۳). [شاہی + مُرَبَّہ (رک)].

شاہِیَّت (کس ہ ، شد ی بفت) امث.
بادشاہی نظام حکومت ، بادشاہت. بادشاہ کے اختیارات کا دائرہ عملاً بڑے محدود حلقے تک پھیلتا تھا اور اکثریت شاہیت کے دباؤ سے محفوظ رہ جاتی تھی. (۱۹۷۳ ، تاریخ اور کائنات' میرا نظریہ ، ۱۱۹). ادارۂ خلافت ، شاہیت اور آمریت ، ان سارے اداروں کو رد کیا ہے. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۲۲۳). [شاہی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شاہِین (ی مع) امذ.
۱. باز کی طرح کا ایک سفید رنگ شکاری پرندہ جس کی آنکھیں سیاہ ہوتی ہیں ، یہ بڑا بہادر اور تیز پرواز پرندہ مشہور ہے ؛ یہ اکثر بڑے بڑے پرندوں کو خود مار لیتا ہے ، اسے شکار کے لیے سدھایا بھی جاتا ہے.

وہ شاہیں یوں چلے ہنکھیانکے دُنبال
دعا جیتوں کالانکی جاوے اُپرال

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۶).

ناخنِ جور سیں مجھ دل کوں کیا ہے پرخوں
نیں ہے مژگاں اسے تم پنجۂ شاہین کہو

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۹۶). بحری اور شاہین ایک جانور ہے کہ شکل و شباہت اور چالاکی و تیز پری میں کچھ فرق درمیان بحری و شاہین کے نہیں. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۳۳).

پرندوں کی دنیا کا درویش ہوں میں
کہ شاہیں بناتا نہیں آشیانہ

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۲۱۹) پرندوں میں عقاب (Eagles) شاہین (Falcon) ... ملتے ہیں. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۲۲). **۲. ترازو کی ڈنڈی جو ڈنڈی کے بیچوں بیچ سوراخ میں باندھ دی**

جاتی ہے ؛ تولنے کے کانٹے کی سوئی ؛ نیز ترازو کی ڈنڈی. کفہ نیچے کی طرف جُھکا تھا جیسا وقت تساوی کے جھکتا ہے اور زبانہ شاہین پر عمود ہوا تھا. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۸۹). ڈنڈی کے بیچوں بیچ میں ایک سوراخ ہوتا ہے جس میں شاہین یا بتھی لگی ہوتی ہے. (۱۹۰۰ ، عربی طبیعیات کی ابجد ، ۳۰).

یوں تھا وہ نہ پر ایک جفاجو کے بیچ میں
شاہیں ہو جس طرح سے ترازو کے بیچ میں

(۱۹۳۳ ، عروج ، عروجِ سخن ، ۳۸۱). ۴. ایک وضع کا باجا. شافعیہ کے نزدیک شاہین بھی جایز ، کیونکہ ... اس کی آواز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش مبارک میں گئی اور آپ نے انگشت مبارک بگوش حق نیوش رکھ لی ، مگر منع نہ فرمایا. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۶۶۷). ۶. عہد مغلیہ کی ایک قسم کی بندوق جو ہاتھی کی پشت سے چلائی جاتی تھی. گجنال یا ہتھنال ہاتھی کی پشت سے چلائی جاتی تھی ، شترنال یا شاہین سے بھی یہی ہتیار مُراد ہے ، یہ بندوق چول پر گھومتی تھی. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۱۰). [ف].

---بَحری کس صف(---فت مع ب ، سک ح) امذ.
شاہین کی وہ قسم جو اکثر آبی پرندوں خصوصاً مرغابیوں کا شکار کرتی ہے. شاہین بحری اور شاہین کوہی ، یہ دونوں بادشاہی جانور ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۰۳). [شاہین + بَحری (رک)].

---تَرازُو کس اضا(---فت ت ، و مع) امذ.
رک : شاہین (معنی نمبر۲).

نظر اک کودکِ بقّال پر ہے طائر دل کی
شکار اک روز ہو جائے گا شاہینِ ترازو کا

(۱۸۸۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۷۵).

وہ شاہِ حُسن تُل بیٹھے تو یہ اوجِ شرف بخشے
کہ صدقے ہو ہما بھر بھر کے شاہینِ ترازو پر

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۲۱). [شاہین + ترازو (رک)].

---تِیتری (---ی مع ، سک ت) امث.
(حشریات) لمبی سونڈ والی ایک قسم کی تتلی. شاہین تیتریوں (Hawk Moths) جن کا تعلق خاندان اسفنجیڈی Sphin Gidae سے ہے کی سونڈ جسم سے بھی زیادہ طویل ہوتی ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۰۸). [شاہین + تیتری (رک)].

---چور (---و مع) امذ.
چوری کے فن میں طاق ، شاطر چور. میں تو خود ہی سُن سُن کے بدحواس ہوا جاتا ہوں کہ یہ نیا شاہین چور کون پیدا ہوا جو گورنمنٹ سے مقابلہ کر رہا ہے. (۱۹۱۳ ، حُسن کا ڈاکو ، ۲ : ۹۲). [شاہین + چور (رک)].

---زادَہ (---فت د) امذ.
شاہین کا بچہ. اقبال شاہین اور شاہین زادے کی تمثیل کے ذریعے یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ مسلمان زاغ و زغن یا کرگس نہیں بلکہ بلند پرواز شاہین ہیں. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، نومبر ، ۳۰). [شاہین + زادہ (رک)].

---کافُوری کس صف(---و مع) امذ.
بالکل سفید رنگ کا نایاب شاہین.

قنبرانِ خرم کے ہاتھ اقبال آ گیا کیونکر
میسّر میر و سُلطاں کو نہیں شاہینِ کافوری

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۸۸). [شاہین + کافوری (رک)].

---کوہی کس صف(---و مع) امذ.
شاہین کی وہ قسم جو اکثر خشکی اور پہاڑوں پر رہتی ہے ، اس کی جسامت بحری سے چھوٹی ہوتی ہے. شاہین بحری اورشاہین کوہی ، یہ دونوں بادشاہی جانور ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۰۳). [شاہین + کوہی (رک)].

---مِزاج (---کس م) صف.
بادشاہوں کا سا مزاج رکھنے والا (ماخوذ : مہذب اللغات). [شاہین + مزاج (رک)].

---مِیزان کس اضا(---ی مع) امذ.
تین ستاروں کا ایک گُچھا جس کی شکل ایک گدھ کی طرح ہے جو پر پھیلائے اوپر کی طرف اُڑتا ہو ، نسرطائر. تین کوکب ہیں کہ انکا نسر طائر نام ہے اس لیے کہ نسر واقع کے مقابل ہیں اور نسر طائر کو عوام شاہینِ میزان کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۲). [شاہین + میزان (رک)].

شاہِینچَہ (ی مع ، سک ن ، فت چ) امذ.
شاہین کا نر جو مادہ سے چھوٹا ہوتا ہے. شاہینچہ یا کوہیلہ شاہین کا نر ہے مگر اس سے چھوٹا ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۹). [شاہین + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

شاہِینی (ی مع). (الف) امث.
(مجازاً) شاہین جیسی دلیری ، طاقت اور بلند ہمتی.

یہ مانا اصل شاہینی ہے تیری
تری آنکھوں میں بیباکی نہیں ہے

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۱۷). (ب) صف. **شاہین (رک) سے منسوب یا متعلق ، شاہین کی خصوصیات کا حامل.** وہ انہیں سخت کوشی ... کی تعلیم دے کر ان میں شاہینی بصیرت و خصوصیات پیدا کرنا چاہتے ہیں. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ / اپریل ، ۱۳). [شاہین (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

شائِبَہ (کس ء ، فت ب) امذ.
۱. ملاوٹ ، آمیزش ، آلودگی. مجلس میں یہاں کی شائبہ ریا کا نہیں سوائے گریہ و زاری اہل مجلس کو کام دوسرا نہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۱۹). توحید کو کامل یعنی شرکت کی ہر قسم کے شائبوں سے پاک کر دیا. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۶۱). اس میں کسی اساطیری خصوصیت کا کوئی شائبہ نہیں. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۸۷). **۲. خفیف سی مقدار ، ہلکا سا نشان ؛ معمولی سا حصّہ ، ایک جُزو.**

تم سے بے جا ہے مجھے اپنی تباہی کا گلہ
اس میں کچھ شائبۂ خوبیٔ تقدیر بھی تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۸). تمام بڑے بڑے کالجوں کے ساتھ

بورڈنگ ہیں اور ان میں ... یہ التزام ہے کہ ... طالبعلموں کی حالتوں میں فرق مراتب کا کوئی شائبہ نہو. (۱۸۹۲ ، سفرنامہ روم و مصر و شام ، ۵۲) . دس منٹ کے انکشاف کے بعد نشاستہ کے شائبے پائے جائیں گے . (۱۹۳۸ ، عمل نباتیات ، ۹۹). ان جبلی فعلیتوں کے شائبے آدمی میں اکثر دیکھے جا سکتے ہیں ، مگر آموزش عادت ، ذہانت اور ثقافت نے انہیں اس قدر دبا دیا ہے کہ آدمی میں جبلی کردار کا ذکر کرنا شاذ و نادر ہی مناسب ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۵۲). **۳. شک ، احتمال.** اس امر میں امکان کا شائبہ ہے کہ یہ روایت بنی اُمیّہ کے فریق مخالف نے ابوسفیان کو بدنام کرنے کی غرض سے وضع کی ہو. (۱۸۸۳ ، تحقیق الجہاد ، ۸۹). خدا اور غیر کی مشیت کے درمیان عطف کا واو (اور) نہ لایا جائے کہ اس سے برابری کا شائبہ نکلے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۵۲). اولادِ ذکور کی محرومی کا شائبہ بھی اس کے شعور کے اندر کبھی نہ ابھرنے دیا تھا. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۲۸). [ع : (ش و ب)].

شائِستگی (کس ء ، سک س ، فت ت) امث. ؛ = شایستگی.
۱. درستی ، اصلاح ، تربیت. اصل چیز ہے عادات کی درستی ، مزاج کی شائستگی طبیعت کی اصلاح . (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۲۰). دوسرے یہ کہ تصوف اگرچہ باطنی شائستگی ہی پر زور دیتا ہے... لیکن اسے اپنے اظہار کے لیے بہرحال ظواہر ہی سے مدد لینی پڑتی ہے. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۳۹). **۲. تمیز ، اخلاق ، تہذیب.** پہلے ایک بات کا ذکر کرنا جو خوف ہے کہ ناگوار خاطر ہوگی ، پھر کہتے کہتے رک جانا ، واہ شائستگی بھی آپ پر ختم ہے. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۵۸). کس شائستگی سے سوال کرتے ہیں اور کتنا میٹھا اور نرم بولتے ہیں. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۱۸). **۳. تہذیب و تمدن** . سویلیزیشن (شائستگی) اور اسراف لازم و ملزوم ہیں پس جس قدر ہندوستانیوں میں سویلیزیشن کی ترقی ہوگی ضرور ہے کہ ان کا خرچ بڑھے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۵۵). **۵. (گھوڑے وغیرہ کا) سیدھا چلنا ، شرارت نہ کرنا.**

کہوں شائستگی اس بادیہ پیما کی میں کیا
تازیانہ ہے نگاز اس کو نہ درکار عناں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۶). [شائستہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شائِستہ (کس ء ، سک س ، فت ت) صف ؛ = شایستہ.
۱. مستحق ، لائق ، سزاوار.

افسوس ہے نہیں تُو اِنصاف دوست ورنہ
شایاں لطف دشمن شائستہ میں غضب کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۹۱).

آہ میں افسردہ دل کس سے کہوں یہ واردات
کس قدر شائستۂ رحمت ہے انسانی حیات

(۱۹۳۳ ، فکر و نشاط ، ۱۴۰). ہر شائستۂ ادب شاعر کو میں اپنے لیے قابل احترام اور سب کے لیے قابل قدر سمجھتا ہوں. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ اپریل ، ۱۳). **۲. معقول ، با اخلاق ، مہذب.** اہل لکھنؤ کی گفتگو یقیناً اہل دہلی سے زیادہ شائستہ ، شگفتہ ، نرم اور دلچسپ ہوتی ہے. (۱۹۲۳ ، مذا کرات نیاز فتح پوری ، ۱۲۳). اسلام جب ذہن کی تربیت کرتا ہے تو فکر و نظر کو شائستہ بنا دیتا ہے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۲۹۹). [ف : شائستہ ، شائستن ـ لائق ہونا].

ـــ خاں کا پوتا امذ.
مُراد : از شخص متکبر (دریائے لطافت ، ۸۶).

ـــ خانی امذ.
دولت آباد (دکن) میں بنائے جانے والے کاغذ کے ناموں میں سے ایک نام. دولت آباد کا محلہ کاغذی پورہ کاغذ کے لئے پورے ہندوستان میں مشہور تھا جہاں شائستہ خانی ، نظام خانی ، بہادر خانی ، رحمان خوانی ، شربتی ، بہرہ دار اور دولت آبادی نام کے کاغذ تیار ہوتے تھے. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰). [شائستہ خان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شائع (کس ء) صف.
۱. آشکارا ، ظاہر. کسی امر بد کو جو احیاناً واقع ہو گیا ہو شائع نہ ہونے دے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۲۰۸). ہم اس تغیر کی ماہیت سے واقف نہیں ، جو تام نہاد عضبی ہیجان کی صورت میں عضبی ریشوں میں شائع ہوتا ہے. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۳۵). **۲. عام ، پھیلا ہوا.**

جو کہ ہیں اصحابِ رسولِ خدا
دین سعی اون کی سے شائع ہوا

(۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، ۱). ناتکہ مرادن کی بھی حاضر دربار تھی بصدقِ دل مسلمان ہوئی تمام شہر میں اسلام شائع ہوا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۹۷۵). اسلام کے ساتھ عربی زبان ایران میں شائع ہوئی. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۶۳). **۳ مشتہر ، چھاپ کر مشتہر کیا ہوا ، چھاپا ہوا.** اشتہار میں شائع کیا گیا ہے کہ شبلی مسلمانوں کی گزشتہ تعلیم پرایک وسیع مضمون پڑھے گا. (۱۸۸۷ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۸۳). وقتاً بفگ وقت جناب مرحوم کے خطوط مجھ سے لے کر شائع کیے. (۱۹۱۰ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۹). اس مجموعے کو بہت پہلے شائع ہو جانا چاہیے تھا. (۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۵). اف : کرنا ، ہونا. [ع : (ش ی ع)].

ـــ کُنُنْدَہ (ـــ ضم ک ، فت نیز کس ن ، سک ن ، فت د)
چھاپ کر مشتہر کرنے والا ، چھاپنے والا ، ناشر. کتاب کے شائع کنندہ کا بیان مل سکے تو اس سے فائدہ اٹھایا جائے . (۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۲۹۸). [شائع + کنندہ (رک)].

ـــ (و) ذائع (ـــ (و مج) ؛ کس مج ء) صف.
آشکارا ، بہت پھیلا ہوا ، عام. اُس کا مذہب بہت شائع ذائع ہوا تو حاکمِ وقت نے نصیر مذکور کو پکڑ کے قید کیا . (۱۸۷۰ ، رسالہ علم جغرافیہ ، ۳ : ۲۸). اس قسم کی حرکتیں کبھی تو صرف بعض افراد تک محدود رہتی ہیں اور کبھی پوری ایک جماعت میں شائع و ذائع ہو جاتی ہیں . (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۳۹۵). [شائع + و (حرف عطف) + ع : ذائع ـ پھیلا ہوا].

شائق (کس ء) صف.
شوق رکھنے والا ، شوقین ، مشتاق ، آرزو مند ، طلبگار.

جو شائق شمع رو کا ہے اسے وسواس جاں سوں کیا
نہ دھرنا مثل پروانے کے پروائے کفن ہرگز

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۲). جو صاحب کہ شائق اور خریدار اس اخبار کے ہوویں اپنی درخواستیں ... روانہ کر دیں. (۱۸۶۳ ، اردو دہلی گزٹ ، ۳ ، ۸ : ۱). عرب جنگ و جدل اور لوٹ مار کے شائق تھے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۴۳). یہ کوئی علمی اجتماع نہیں ہے محض ایک جشن ہے اور لوگ کھانے پینے کے زیادہ شائق ہیں. (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۱۳۶). [ع : (ش و ق)].

شائقین (کس ء ، ی مج) صف ؛ امذ ، ج.
شائق (رک) کی جمع. میں ان شائقین علم کا دل سے شکرگزار ہوں. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام (دیباچہ)، ۱۵). اس لیے شائقین کی فرمائشیں آتی رہیں. (۱۹۸۹ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۳۹). [شائق + ــــِـین ، لاحقۂ جمع].

شائگاں (کس مع ء) ، نیز شایگاں. (الف) صف.
وہ چیز جو بادشاہوں کے لائق ہو ؛ بہت بڑا (خزانہ) ، شاہی خزانہ ، گنجِ شایگاں.

ہم نے تو قیل و قال میں کی عمر رائگاں
یورپ نے ہائے لوٹ لیا گنجِ شائگاں

(۱۸۸۸ ، نظم بے نظیر ، ۱۷۷).

گنجِ شائگاں پاتا ، اس کے گنجِ معنی کو
خاک گنج سے آتا ، اُٹھ کے گر تقاضی بھی

(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۸۰۳). (ب) امذ. ۱. (عروض) **ایطاء ، قافیے کا ایک عیب کہ قافیے میں حرف روی مختلف ہو اور اس کے بعد حرف یا حروفِ زائد کی تکرار ہو جیسے. دانا اور بینا یا چاہنا اور مانگنا.**

تواں اس غزل کے شائگاں ہیں
یہ نکتہ ان کو سمجھایا تو ہوتا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۵۵). ۲. **وہ کام جو بادشاہ کے حکم سے بغیر اُجرت کریں ، بیگار** (نوراللغات). [ف : شایگاں ــ شاہگاں (شاہ + گاں ، لاحقۂ نسبت)].

ــــِـجَلی کس صف (ــــفت ج) امذ.
(قافیہ) ایطائے جلی ، قافیے میں مختلف حرفِ روی کے بعد حرفِ زائد کی تکرار خوب واضح ہو ، جیسے جانے والا اور رونے والا رضا قلی خاں ہدایت انجمن آرائے ناصری میں لکھتا ہے کہ مفرد کو جمع کے ساتھ قافیہ کرنے کو شائگاں جلی کہتے ہیں. (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۳۴۸). [شائگاں + جلی (رک)].

ــــِـخَفی کس صف (ــــفت خ) امذ.
(قافیہ) ایطائے خفی ، قافیے میں مختلف حرف روی کے بعد حرفِ زائد کی تکرار بہت ظاہر نہ ہو بلکہ کثرت استعمال کے سبب سے جزوِ کلمہ معلوم ہوتا ہو ، جیسے : دانا اور بینا نیز مفرد کو اسم فاعل کے ساتھ قافیہ کرنا ، مثلاً معنا کو بینا کے ساتھ. رضا قلی خاں ہدایت انجمن آرائے ناصری میں لکھتا ہے کہ ... مفرد کو اسمِ فاعل کے ساتھ قافیہ کرنے کو شائگاں خفی کہتے ہیں. (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۳۴۸). [شائگاں + خفی (رک)].

شائلا ک (کس مع ء) امذ.
اسم علم ؛ شیکسپیر کے ڈرامے مرچنٹ آف وینس میں ایک سنگدل یہودی سود خوار کا کردار ؛ (مجازاً) سنگدل سود خوار. مگر کسب کی اختیاری راہوں اور آزادیوں ہی کی بدولت انسان یہودی شائلا کوں اور سہاجنی سود خواروں کی حرص کسب تک جا پہونچتا ہے. (۱۹۶۲ ، تجدید معاشیات ، ۴۳۹). [انگ : Shylock (عَلَم)].

شائیں (ی مج) است.
کسی چیز کے تیزی سے ہوا میں سے گزرنے کی آواز ، پھنکار. ابھی بیٹھے ہیں شائیں سے گولی نکل گئی دن سے گولہ آ پڑا. (۱۹۰۵ ، یاد گار دہلی ، ۲۳).

نہ کوئی عاذ اور نہ فوجوں کا مرکز
نہ پھٹ پھٹ نہ دھوں دھوں نہ شائیں نہ دھائیں

(۱۹۶۰ ، آتش خنداں ، ۲۰۳). [حکایت الصوت].

ــــِـشائیں کَرنا ف ل ؛ محاورہ.
ہوا میں کسی چیز کے تیزی سے گزرنے کی آواز پیدا ہونا. دفعۃً سر پر سے تختِ سلیمان کی طرح کوئی شائیں شائیں کرتا ہوا گزر گیا. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۱۷). یہ سنتا تھا کہ وہ دونوں اژدر شائیں شائیں کرتے ہوئے سامری کی طرف چلے. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۲۹۷).

یکسار گھری ہوئی گھٹائیں
ہر سمت بلا کی شائیں شائیں

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۳۹).

شایاں صف.
لائق ، مناسب ، موزوں ، زیبا ، سزاوار.

جس کا ثانی اور مقابل ہے نہ ہوویگا کبھو
ایسے یکتا کو خدائی سب طرح شایاں ہے

(۱۸۰۲ ، باغ و بہار (مقدمہ) ، ۲). یہ کام ان عالموں کو شایاں ہے جو قدیم علوم مگر نئے اسکول کے عالم اور اسلامی تاریخ کے ماہر ہیں. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۳).

نہ فلک اور نہ کیا دل نے پریشاں مجکو
تجھ کو بدنام کروں یہ نہیں شایاں مجکو

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۹۲).

ایک بھی حرف نہیں عرصۂ گویائی میں
آپ کی شان کے شایاں رسولِ عربی

(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۲۹). [ف].

ــــِـشان کس اضا ؛ صف.
عظمت یا مرتبے کے مطابق ، منصب اور درجے کے لیے موزوں ، پھبتا ، سجتا ہوا. حضور نے صحیح فرمایا اور یہی خیالات ایسی رئیسہ کے شایان شان ہیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۰۹).

ہاں خدا سوتا نہیں اور نہ سونا اس کی ذات کے شایانِ شان ہے۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۴۲)۔ قومی زبان کو نظامِ تعلیم میں اس کے شایانِ شان مقام دینا۔ (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نفاذ اردو کی داستان ، ۱۳)۔ [شایان + شان (رک)]۔

شاید (فت ی) کلمۂ شک۔

۱۔ **احتمال یا امکان ہے ، ممکن ہے۔** شاید یوں تو ہی نماز کے وقت دنیا لگ فراموش ہوئے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۱)۔

دعا یاں سرن کی کبھی توں نہ مانگ

کہ شاید کبھی ہوئے نیکی کا سانگ

(۱۶۶۹ ، آخر گشت ، ۴)۔

ہوا ہو کوئی شعر شاید قبول

کہ اس سے ہو عقبیٰ کی دولت حصول

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۴)۔ شاید وہ کوئی اور تدبیر کرے کہ جس کا علاج پھر نہ ہوئے۔ (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۲۱۳)۔

اس جگہ شاید کبھی اس کا بسیرا ہو سلیم

ایک چڑیا دیر تک بیٹھی رہی دیوار پر

(۱۹۸۳ ، سلیم احمد ، چراغ نیم شب ، ۹۰)۔ ۲۔ **غالباً، ظنِ غالب یہ ہے ، ہو سکتا ہے۔**

بلبلوں سے پھر اٹھا شور چمن میں شاید

سیر کو آج گیا ہے گلِ خنداں میرا

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۴۴)۔

کچھ موجِ ہوا پیچاں اے میر نظر آئی

شاید کہ بہار آئی زنجیر نظر آئی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۷۲) [ف: شایستن ـ لائق ہونا کا مضارع]۔

۔۔۔ کہ ہمیں بیضہ برآرد پر و بال کہاوت۔

(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) شاید یہی انڈا بال و پر نکالے ، ممکن ہے کہ یہی تدبیر کارگر ہو جائے۔ کبھی کبھی یہ واہمہ ہوتا تھا کہ شاید کہ ہمیں بیضہ برآرد پر و بال۔ (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۳۷)۔ بار لوگوں نے ... کان پکڑنے کی کوشش کی ہے شاید کہ ہمیں بیضہ برآرد پر و بال۔ (۱۹۷۶ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۳ جولائی ، ۳)۔

۔۔۔ و باید (۔۔۔ و مج ، فت ی) م ف ؛ صف۔

جیسا چاہیے تھا ، جیسا شایاں اور زیبا تھا، مناسب و موزوں، بخوبی۔ مفہوم کی ادائیگی کے لئے لفظوں کا انتخاب وہ اس مہارت کے ساتھ کرتے ہیں کہ شاید و باید ، مترادفات کے استعمال میں وہ اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۶ فروری ، ایڈیشن ، ۱۲)۔ [شاید + و (حرف عطف) + ف : باید ، بایستن ـ لائق ہونا ، ضروری ہونا]۔

شایستگی (فت ی ، سک س ، فت ت) امث۔

رک : شائستگی۔

شایستگی کو پوچھیے دل سے سوار کے

چابک تو ایک طفل چڑھے باگ اُتار کے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۷۹)۔ مغربی ملکوں کی شایستگی کے عجیب و غریب نتیجوں اور اسکی ترقی کو بچشمِ خود مشاہدہ کریں۔ (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۱۳۹)۔ حمایتِ قوم کے جوش کو ... شایستگی کے ساتھ دکھا دیا۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین شرر ، ۳ : ۱۳۳)۔ [شائستگی (رک) کا متبادل املا]۔

شایستہ (فت ی ، سک س ، فت ت) صف۔

رک : شائستہ۔

او جھگڑے کے مردان تھے لشکر چُنیا

جسے دیکھیا شایستہ اس کوں لیا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۵)۔

لکھوں میں کیا صفتِ ملک و سلطنت کہ جہاں

ہنر سے علم سے شایستہ ہو ہر ایک بشر

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۴۲)۔ جو کسی کو اپنے قریب نہیں آنے دیتا تھا وہی گھوڑا کیا شایستہ کھڑا ہے۔ (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۵۵)۔ [شائستہ (رک) کا متبادل املا]۔

شایع (کس ی) صف۔

چھاپنا ، مشتہر کرنا ، اشتہار دینا ، فاش ، آشکارا۔

تجہ شعر کو کر جگ میں کہ مداح ہوں تیرا

تجہ شرع کے مانند پسندیدہ و شایع

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۴۴)۔ ایسے موسم میں جب کہ ہیضہ شایع ہے معدہ میں لینت کا پیدا ہونا انسان کی طبعیت کو ہیضہ کے قبول کرنے کے لئے مستعد کر دیتا ہے۔ (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۳۳۰)۔ پنجاب میں ایک تکیل افسانہ نویس نے جن کا لقب ”جادو نگار“ بقلمِ خود سرورق پر مرقوم ہے، ایک ناول اُردو میں پدمنی نام مرتب کر کے شایع کیا ہے۔ (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۳)۔ [شائع (رک) کا متبادل املا]۔

شایعات (کس ی) امث ا ج۔

شائع کردہ چیزیں ، چھاپی ہوئی کتابیں۔ دارالمصنفین بلکہ ملک کے دوسرے اہلِ قلم کی تصانیف بھی شائع کرتا رہتا ہے اور حقیقت سے انکار ہو گا اگر اس کی بعض ”شایعات“ کی خوبی کا اعتراف نہ کیا جائے۔ (۱۹۳۶ ، نگار ، اکتوبر ، ۹)۔ [شایع + ات ، لاحقۂ جمع]۔

شایق (کس ی) صف۔

رک : شائق۔

مُنہ چڑھنا آج کل نہ کہیں شایقانِ مرگ

بگڑی ہوئی ہے قاتلِ خونخوار کی زبان

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۷۹)۔

شایق ہوا ہے بوسۂ دامانِ یار کا

اللہ رے حوصلہ مرے مُشتِ غبار کا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۵)۔ [شائق (رک) کا متبادل املا]۔

شایقین (کس ی ، ی مج) صف ا ج۔

رک : شائقین۔ آج سات سال کے بعد اُس کی پہلی جلد شایقین کے ہاتھ میں جاتی ہے۔ (۱۹۱۷ ، سیرۃ النبیؐ (دیباچہ) ، ۱ : ۱)۔ [شائقین (رک) کا متبادل املا]۔

شایگاں (کس مع ی) صف ؛ امذ.
رک : شایَگاں.

دامن چھٹا گیا جو بتِ شایگاں حسن
گنج گہر ہیں اب مرے داماں میں دیکھا

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۱۰۰).

کبھی تانبک آسماں پر چاند تارے
کبھی مٹی سے دُرِ شایگاں چن !

(۱۹۶۵ ، دشتِ شام ، ۲۳). کیفی کے نزدیک ایطا اور شایگاں ہم معنی اصطلاحات ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۲۰). [شائگاں (رک) کا متبادل املا].

شَب (فت ش) امث.
۱. غروب آفتاب سے صبح تک کا وقت ، رات ، لیل ، رَین.

برحق ولی توں رب کا صاحب سچا ہے سب کا
معراج کی سو شب کا جھلکار باعلی توں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۳).

ہر شب ترا تصوّر آرامِ جان و دل ہے
آنکھوں کوں خوش لگے ہے جیوں خواب کا تماشا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۹).

یہ شبِ بزمِ جاناں میں تھی دل کی صورت
جلا صبح تک شمعِ محفل کی صورت

(۱۸۷۸ ، کلیاتِ صفدر ، ۸۱). ہجرت کے بعد سے اطمینان و سکون کے ایک نئے دور کا آغاز ہونے والا تھا تو وہ شبِ مبارک آئی اور اس شبِ مبارک میں وہ ساعتِ ہمایوں آئی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۶۶).

کل شب ہمہ سکوت فضا جب سخن میں تھی
اک جانِ ماہتاب مری انجمن میں تھی

(۱۹۷۷ ، سرکشیدہ ، ۲۵۷). ۲. **(تصوّف) عالمِ غیب اور عالمِ ربوبیت اور عالمِ حروف کو کہتے ہیں اور شب کو شب بوجہ تفرقہ اور ظلمت ہونے کی کہتے ہیں جس سے ، مراد : کثرت ہے** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۰). [ف : شب ؛ پہلو : شپ ؛ زند : خشپ].

---اَسْرا / اَسْریٰ کس اضا(---فت ا ، سک س / ا بشکل ی) امث.
معراج کی رات.

شبِ اسریٰ میں تیری سرعت کو
باد یا برق یا نظر کہنا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، ۲ ، ۱۲).

جگایا آپ کو روح الامیں نے کیا شبِ اسریٰ
نصیبہ سوتے سوتے جاگ اٹھا اک بار امت کا

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۷۶).

دیکھو دیکھو طلبِ خاص کا منشا یہی ہے
آنکھیں روشن کرو ماہِ شبِ اسرا ہی ہے

(۱۹۲۷ ، معراجِ سخن ، ۵۲).

انساں کی عظمت کا سفر ہے شبِ اسریٰ
معراجِ اضافہ ہے سہماتِ بشر میں

(۱۹۸۳ ، ذکر خیرالانام ، ۷۰). [شب + اسرا/اسریٰ (رک)].

---اَفروز (---فت ا ، سک ف ، و مع). (الف) صف.
رات کو روشن کرنے والا ، باعثِ رونق.

رقیبِ روسیہ بھی رات بھر پھرتا ہے سرگرداں
خدا جانے کہاں وہ شمعِ شب افروز رہتا ہے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰۰). چار مہینے تک وہ گل شب افروز نت نئے انداز دکھاتا ... رہا. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۴۷). (ب) امذ. چاند ؛ جگنو (نوراللغات). [شب + ف : افروز ، افروختن ـ روشن کرنا].

---اُمِّید کس اضا(---ضم ا ، شد م ، ی مع) امث.
وہ رات جو کسی بات کی امید میں کٹے.

ماں باپ سے طولِ شبِ امید کو پوچھو
مضطر سے اس ارماں کی تمہید کو پوچھو

(۱۹۲۳ ، فروغِ ہستی ، ۳۸). [شب + امید (رک)].

---اِنْتِظار کس اضا(---کس ا ، سک ن ، کس ت) امث.
وہ رات جو کسی کے انتظار میں کٹے ، وہ رات جس میں کسی کا انتظار کیا جائے نیز مدّتِ انتظار.

شاہد ہے آسماں ستارے گواہ ہیں
آنکھوں میں کاٹتے ہیں شبِ انتظار روز

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۶۶).

تم آئے ہو ، نہ شبِ انتظار گزری ہے
تلاش میں ہے سحر ، بار بار گزری ہے

(۱۹۵۲ ، دستِ صبا ، ۳۶). اہل نظر سے اس کی تفسیر پوچھی تو ... چنانچہ ہم سب انتظار کرنے لگے کہ ابھی کوئی درِ زنداں پر دستک دے کر شبِ انتظار بیت جانے کا مژدہ سنائے گا. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاران دوزخ ، ۱۹۳). [شب + انتظار (رک)].

---آدینہ کس اضا(---ی مع ، فت ن) امث.
جمعہ کی رات ، جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات.

شبِ آدینہ چلیے اپنے کشتوں کے مزاروں پر
چراغِ حسن روشن کیجیے گنجِ شہیداں میں

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۲۰).

شبِ آدینہ پڑھتے ہیں جو دعا
روتے ہیں کیا سمجھ کے مردِ خدا

(۱۸۸۷ ، ساقی نامہ شگفتیہ ، ۵).

شبِ آدینہ جب سر جان پنگ آتے تھے گھر اس کے
کئی کوٹھوں سے اڑ اڑ کر پتنگ آتے تھے گھر اس کے

(۱۹۸۷ ، ضمیریات ، ۵۵). [شب + آدینہ (رک)].

---آسا صف.
رات کی مانند ، رات جیسا ؛ مُراد : سیاہ ، کالا.

حلقۂ زلفِ شب آسا میں ترا روئے سفید
طرفہ چوگاں ہے سیہ تاب و عجب گوئے سفید

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۱).

خوشنما دانت برنگِ درِ انجم ہیں سفید
رنگ جو اوس کی مسّی کا ہے شب آسا کالا

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۹). [شب + ف: آسا (حرف تشبیہ)].

---آویز (---ی مج) امذ.
ایک پرندہ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے ایک پنجے کے سہارے درخت سے لٹک جاتا ہے اور "حق حق" کہتا ہے.

پیڑوں پہ وہ طائر شب آویز
ارگن کی طرح سے نغمہ انگیز

(١٨٧١ع ، دربانِ تعشق ، ٢٦). [شب + ف : آویز ، آویختن - لٹکانا ، ٹانگنا].

---باز امذ.
رات کو تماشا دکھانے والا ؛ (خصوصاً) کٹھ پتلی نچانے والا.

شب باز کا تماشا یہ ہے جہان جو دیکھو
پردے میں آپ بیٹھے وے تار کھینچتے ہیں

(١٨٢٣ع ، مصحفی ، ک ، ١ : ٣٢٤). [شب + باز ، لاحقۂ فاعلی].

---باش صف.
رات کی رات رہنے والا ؛ (کسی جگہ) رات گزارنے والا.

ہی کے سے غیر کے یہے شب باش
واہ وا ، رحمت ، آفریں ، شاباش

(١٧٩٥ع ، قائم ، د ، ٦٤). [شب + ف : باش ، بودن - ہونا].

---باش ہونا ف م.
١. رات گزارنا ، (کسی جگہ) رات کو قیام کرنا. ایسا اتفاق کبھو نہ ہوا تھا کہ اسے تنہا چھوڑ کر شب باش کہیں ہوا ہوں. (١٨٠٢ع ، باغ و بہار ، ٣٣). بابا کوہی کے یہاں ایک درویش شب باش ہوئے تمام رات عبادت میں کاٹی. (١٨٨٢ع ، بوستانِ تہذیب ، ٥٢). اس غریبانہ ہوٹل کو جہاں شب باش ہونے کے لئے پانچ چھ پنس سے زیادہ ادا نہیں کرنے پڑتے ... خاص شہرت حاصل ہے. (١٩٢٥ع ، موجودہ لنڈن کے اسرار ، ١١). **٢. رات کو ہم صحبت ہونے کے واسطے رہنا.** اگر نابالغ لڑکی کا نکاح کسی ولی نے کر دیا اور جب لڑکی بالغ ہوئی تو اس نے اس نکاح کو نامنظور کر دیا تو نکاح ٹوٹ جائیگا ، اگر لڑکی اس مرد کے پاس شب باش نہ ہوئی ہو. (١٩٢١ع ، اولاد کی شادی ، ٩٣).

---باشی امث.
رات کا قیام ، شب گزاری.

ہم نشیں کیجیو تقریب تو شب باشی کی
آج کر نشہ کا حیلہ میں چل جاؤں گا

(١٧٩٥ع ، قائم ، د ، ١١). اجازت شب باشی حاصل کی. (١٨٥١ع ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ٢ : ١١٨). شب باشی کرنے والے کتنے مصروف ہیں ، ریستورانوں میں ، عشرت کدوں میں ، سڑکوں پر ، رات کا انتظار کیا جاتا ہے. (١٩٨٠ع ، دیوار کے پیچھے ، ١٤٨). [شب باش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بتانا ف م.
رات گزارنا ، رات گزرنے دینا.

جو زلفیں بکھڑے یہ کھول دیتا صنم ہمارا تو پھر یہ گردوں
نہ دن دکھاتا ، نہ شب بتاتا ، نہ صبح لاتا ، نہ شام کرتا

(١٨٣٠ع ، نظیر اکبر آبادی ، ک ، ٩).

---بخیر فقرہ.
رات خیریت سے گزرے ، رات کا رخصتی سلام.

زلف کھولا جب کہا میں شب بخیر
شکر للہ پیچ کوں پانے لگا

(١٧٣٩ع ، کلیاتِ سراج ، ١٢٩).

خوش ہو اے بلبل مبارک ہو یہ مژدہ شب بخیر
صبح کو دکھلانے صیاد آشیاں لے جائیگا

(١٨٧٠ع ، شرف (آغا حجو) ، د ، ٥٢). نیچے آئے تو تینوں لڑکیاں شب بخیر کہہ کر سونے چلی گئیں. (١٩٥٣ع ، مزید حماقتیں ، ٣١٠).

الوداع اے سمن !   شب بخیر اے بہن !

(١٩٨٣ع ، سمندر ، ٩٢). [شب + ب (حرفِ جار) + خیر (رک)].

---برات کس اضا نیز بلا اضا (---فت ب) امث.
ماہِ شعبان کی چودھویں اور پندرھویں تاریخ کی درمیانی رات (بعض لوگوں کے عقائد کے مطابق خدا کے حکم سے اس رات عمر کا حساب اور تقسیمِ رزق کا کام ہوتا ہے اس شب کو لوگ آتش بازی چھوڑتے اور بعض لوگ روٹی حلوے پر بزرگوں کا فاتحہ کرکے تقسیم کرتے ہیں) یہ خوشی کا تہوار ہے.

شبِ برات خوشی شادی سوں کیا روشن
سوالیاں کا ہوا جیو کا دیا روشن

(١٦١١ع ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٩٣).

یہ اب کی شب برات اے یار تجھ بن ہم پہ یوں گزری
ہوائی تو ہماری آہ تھی ، اور اشک پھلجڑیاں

(١٧٩٥ع ، قائم ، د ، ١١٢).

شبِ برات کی وہ روشنی کہ صلِّ علیٰ
ہو روزِ عید اگر آئے سامنے شبِ تار

(١٨٥٤ع ، ذوق ، د ، ٢٨٤).

شبِ برات اچھی ہے اے جان نہ اچھی شبِ قدر
آپ حصّہ میں مرے آئیں وہی رات اچھی

(١٩٢١ع ، اکبر ، ک ، ١ : ١٧٥). شبِ برات آئی تو آتش بازیاں چھوٹیں ، میں اپنے گھر میں خود انار بناتا. (١٩٨٢ع ، خشک چشمے کے کنارے ، ١٣). [شب + برات (رک)].

---برات کا چاند امذ.
(عو) ماہِ شعبان (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---برات کا گھڑا امذ.
مسلمانوں میں رسم ہے کہ شب برات کے دن مُردوں کا فاتحہ پڑھ کر مسکینوں کو کھانا کھلاتے ہیں (فیروزاللغات).

---بسر آنا محاورہ.
رات گزر جانا ، رات تمام ہونا.

اے گریہ دعا کر کہ شبِ غم بسر آوے
تا چند پر اک اشک کی تہ میں جگر آوے

(١٧٩٥ع ، قائم ، د ، ١٣٦).

---بسر کرنا محاورہ.
رات گزارنا ، رات کاٹنا.

شام سے حال عجب تابسحر ہم نے کیا
کس خرابی سے شبِ غم کو بسر ہم نے کیا
(۱۸۵۰ ، غنچۂ آرزو ، ۹۰).
خیالِ دوست یہ کہتا ہے کیوں ہمارے بغیر
شبِ فراق کو تنہا کبھی بسر نہ کیا
(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۲۰).

---بَسَر ہونا محاورہ.
رات گزرنا ، رات تمام ہونا.
کیا کہوں کیسے شبِ ہجر بسر ہوتی ہے
اُونگھ کے پڑھتا ہوں دوگانہ جو سحر ہوتی ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۴).

---بَسے کی راہ امث.
رات بسے کا رستہ یعنی وہ رستہ جس کے طے کرنے میں ایک رات بیچ میں رہنا پڑے ، چار پہر بھر کا رستہ.
شب بسے کی راہ ہے اے شاد ہستی و عدم
جو مسافر اس سرا میں آج آیا کل گیا
(۱۸۴۸ ، سخن بے مثال ، ۲۵).

---بُو (---و مع نیز مج) امث ؛ = شبُّو.
ایک قسم کا سفید پھول جس کی خوشبو رات کو پھیلتی ہے ، نیز اس کا درخت ، لاط : Polianthis Tuberosa.
تجھے ہے مسند گل فرش میرے شب بو
گلے میں اس کے گل چاندنی نے ڈالے ہار
(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۶). شب بو ، فتح اول ... ایک نہایت خوشبودار پھول کا نام جو نہایت سفید ہوتا ہے . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۸). [شب + بو (رک)].

---بیدار (---ی مج) صف.
۱. **رات بھر جاگنے والا ، جاگ کر رات گزارنے والا ، شب زندہ دار.**
نوجوانی کھو کے یوں پیری میں غفلت بڑھ گئی
صبح کو آتی ہے جیسے نیند شب بیدار کو
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ۱۹۶).
اس عالم میں یہ ہے نام نہیں چوری کا
نجم طالع نہیں دنیا میں کوئی شب بیدار
(۱۸۳۶ ، دیوان مہر ، ۵). ۲. **رات کو جاگ کر عبادت کرنے والا ، تہجد گزار.** وہ ہمیشہ روزے رکھتی ہے اور شب بیدار رہتی ہے. (۱۸۶۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۵۸) نماز عیدین بھی آپ ہی پڑھاتے تھے ، نہایت پرہیزگار اور شب بیدار تھے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۳۳۹). [شب + بیدار (رک)].

---بیداری (---ی مج) امث.
۱. **رات کا جاگنا ، رتجگا ، بے خوابی.** اس کا لشکر خندق کے کھودنے میں اور خاوند و شب بیداری میں متقاعد ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱۸۸) لیکن اس شب بیداری سے اس کی تندرستی بگڑنے لگی. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۱۵۲). ۲. **رات کو جاگ کر عبادت کرنا.** اے اللہ میرے کر تو اپنی رحمت سے اوپر فلاں شخص کے نزولِ رحمت اپنی قوم سے جو شب بیداری کرتی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۳) . ارشاد کیا شب بیداری اور عبادت گزاری کی اس قدر مشقت نہ اٹھاؤ. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۳۸). [شب بیدار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بھاری ہونا محاورہ.
مصیبت اور تکلیف کی رات کا کاٹے نہ کٹنا ، بیمار کے لیے رات کو جان کا خطرہ ہونا.
راحتِ جاں کہتے ہیں عشاق زلفِ یار کو
یہ وہ شب ہے جو نہیں بھاری کسی بیمار کو
(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۱۳۸).
یہ شب نگہ کے گھائل پہ سخت بھاری ہے
سنا ہے چارہ گروں سے کہ زخم کاری ہے
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۰).

---بھر (---فت بھ) م ف.
تمام رات ، ساری رات ، رات بھر.
شبِ بہار میں تاروں سے کھیلنے والے
کسی کی آنکھ بھی شب بھر ستارہ بار رہی
(۱۹۳۶ ، طیور آوارہ ، ۱۰۸). [شب + بھر (رک)].

---پر (---فت پ) امذ ؛ = شپر.
چمگادڑ ، خفاش. تہ خانہ میں گھستے ہی «شب پرہ» نے خیرمقدم کیا. (۱۹۳۳ ، بدقدرت ، ۳۷). [شب + ف : پر ، پریدن - اڑنا].

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
دن کی بہ نسبت رات پسند کرنے والا ؛ (مجازاً) علم و ترقی اور روشن خیالی کا مخالف ، قدامت پسند. لیکن پس ماندہ طبقے کے لیے ان اجارہ داروں کے یہاں آج بھی رحم و انصاف نہیں ملتا اور یہ شب پرست آج بھی تعلیم کو عام نہیں کرتے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۳۷). [شب + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا].

---پَرَک / پَرَہ (---فت پ ، ر) امذ.
رک : شب پر ، چمگادڑ ، خفاش.
سہی کوں کہاں تا کہ ستمگ کا تاب
کہاں شب پرک ہور کہاں آفتاب
(۱۶۶۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۸۱).
گردشِ چرخ نے دکھلائی ہے الٹی تاثیر
عاشق شب پرہ ہے دشمنِ حربا خورشید
(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۳۲۰). [شب + ف : پر ، پریدن - اڑنا + ک / ہ ، لاحقۂ تصغیر].

---پَسَنْد (---فت پ ، س ، سک ن) صف.
شب پرست (حیوانیات) ایسا جانور یا کیڑا جو رات کو غذا کی تلاش میں باہر نکلتا ہے. بچھو ایک شب پسند (Nocturnal) حیوان ہے. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۳۸۹). اس نوع کے حشرات شب پسند (Nocturnal) ہوتے ہیں اور سبھی کچھ کھا لیتے ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۹۱). [شب + پسند (رک)].

---پلٹ جانا محاورہ.
رات کا لوٹ جانا ، رات جلدی گزر جانا.
کل رات اوس کے ساتھ مری نیند اوچٹ گئی
باتوں میں صبح ہو گئی اور شب پلٹ گئی
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۵۱).

---تاب ۔ (الف) صف.
شب افروز ، رات کو چمکا دینے والا ، رات کو روشن کر دینے والا.
یہ موتی یہ جبیں یا انجم و مہتاب کا عالم
پریشاں خواب کا سا گیسوئے شب تاب کا عالم
(۱۹۳٦ ، اخترستان ، ۱۳۳). (ب) امذ. ۱. **رات کو چمکنے اور اُڑنے والا کیڑا ، جگنو.** شب تاب اس کیڑے کو کہتے ہیں کہ رات کو دم اس کی مثل چراغ کے چمکتی ہے . (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹٦). چمکتے کرمک شب تاب کی صورت دمکتے . (۱۸٦۲ ، شبستان سرور ، ۳ : ٦۱). ۲. **آبدار موتی.**
جب تا ک میں مکرا سہاگن ہین آتی جلوہ میں
وو قفل دے سُنجہ گیان پر سکہ کرے شب تاب سوں
(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۷۲). [شب + ف : تاب ، تابیدن ـ چمکنا].

---تابی امث.
شب افروزی ، رات کو چمکا دینا ، رات کے وقت کو روشن بنانا.
اور زنداں کی سلاخوں سے کروں
اُٹھ کے دیدارِ سپہر آزاد
(اس کی شب تابیاں دائم آباد)
(۱۹۷۳ ، پرواز عقاب ، ۱۱۵). [شب تاب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ِ تار کس صف ؛ امث.
اندھیری رات.
شادی سے تو اماں ہے غم اس دہر میں کہ دیکھ
جو روز خوش ہے اوس کو شبِ تار ساتھ ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۹) . گوشۂ مغرب و شمال سے کالی آندھی ایسی اٹھی کہ دن شبِ تار ہو گیا . (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۵۷). روشنی کی پوری قدر شبِ تار ہی میں ہوتی ہے . (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۱۰).
روزِ روشن بھی شبِ تار بھی تو
سامنے تو پسِ دیوار بھی تو
(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۳۳). [شب + ف : تار].

---ِ تاری کس صف ، امث.
اندھیری رات.
اگر نہ ہوئے منجے راہبر ترا توفیق
تو زندگی دے تاریک جیوں شبِ تاری
(۱٦۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۳). [شب تار + ی ، لاحقۂ تانیث].

---ِ تاریک کس صف (---ی مع) امث.
اندھیری رات ، تاریک شب.
شبِ تاریکو جدائی ہے فقط اور ہم ہیں
کوئی مونس ہے نہ غمخوار نہ یار آج کی رات
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳۵).
کہاں آبادِ ہستی میں یقیں مردِ مسلماں کا
بیاباں کی شبِ تاریک میں قندیلِ رہبانی!
(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۳۰۸).
جو اسیری کی شبِ تاریک میں
خونِ مژگاں کی جلائے مشعلیں
(۱۹۷۳ ، پرواز عقاب ، ۳). [شب + تاریک (رک)].

---ِ تنہائی کس اضا (---فت ت ، سک ن) امث.
رات جو تنہا گزاری جائے ، فراق کی رات.
ہوں وہ عاشق مجھے سوزِ غمِ فرقت ہے پسند
دل ہے پروانہ چراغِ شبِ تنہائی کا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۸).
دل ہے پابندِ ادب ، ورنہ کوئی بات نہ تھی
ایک ہی سانس تو حدِّ شبِ تنہائی ہے
(۱۹۲۹ ، نقوشِ مانی ، ۱۳۸). [شب + تنہائی (رک)].

---ِ تیرہ کس صف (---ی مع ، فت ر) امث.
اندھیری رات ، شب تار ، تاریک رات.
زندگی خطرِ حوادث پر سنبھل!
اے شبِ تیرہ اجالا منہ پہ مل!
(۱۹۳۸ ، نبضِ دوراں ، ۵۸).
شبِ تیرہ میں ان کا نام تو لے کر ذرا دیکھو
مرا رُتبہ نہ بختِ خفتہ گر بیدار ہو جائے
(۱۹۸۳ ، میرے آقا ، ۳۸). [شب + تیرہ (رک)].

---جامہ (---فت م) امذ.
رات کو سوتے وقت پہننے کے کپڑے ، رات کو پہننے کا لباس.
کچھ شب جامے ؛ درکے ، درکے
کچھ نیم شلوکے یونانی
(۱۹۸۲ ، ضمیریات ، ۹۳). [شب + جامہ (رک)].

---جھیلنا محاورہ.
تکلیف میں رات بسر کرنا ، مصیبت اُٹھاتے ہوئے رات گزارنا.
آفتاب آیا حمل میں کاٹ کر یک سالہ راہ
ماہِ نو چمکا اُفق میں جھیل کر شبہائے تار
(۱۹۱٦ ، نظم طباطبائی ، ۲۰).

---ِ چارْدَہ کس اضا (---سک ر ، فت د) امث.
قمری مہینے کی چودھویں رات جب پورا چاند ہوتا ہے (پلیٹس). [شب + چاردہ (رک)].

---چَراغ (---کس نیز فت ج) امذ.
رات کو چراغ کی طرح چمکنے والا ایک قیمتی لعل یا موتی.
دکھن نت ہے اس فخر تے باغ باغ
کہ تس گھر ہے تجھ سا گہر شب چراغ
(۱٦٦۵ ، علی نامہ ، ۲۳).

تجھ لب کا آب و رنگ جو کچھ خط سوں ہے عیاں
ہرگز وو آب و رنگ نہیں شب چراغ میں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۶).
آنی ہوا یہ کس لبِ لعلیں کی اے اسیر
ہیں لعل شب چراغ کے جوہر چراغ میں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳۸).
جلوہ افروز شب چراغ ہیں یہ
فرح بخشِ دل و دماغ ہیں یہ
(۱۹۲۳ ، مطلعِ انوار ، ۳۰).
دلیلِ راہِ دل شب چراغ تھا تنہا
بلند و پست میں گزری ہے جستجو کرتے
(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۷۵). [شب + چراغ (رک)].

---چراغک (---کس ع ، فت غ) امذ.
رات کو چمکنے والا کیڑا، جگنو (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگ آنند راج).
[شب + چراغ (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

---چک کس امذ (---فت چ) امث.
شب برات.
ہوا سے بال اُڑ کر چہرۂ روشن پر آئے دو
چھٹے عارض کی مہتابی شبِ گیسو شبِ چک ہو
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۵).
شبِ چک میں یہ لطف ممکن نہیں
دوالی کی شب سے دوچنداں کہیں
(۱۸۳۷ ، مثنوی صیدیہ ، ۱۳۹). [شب + ف : چک - سند، تقسیم].

---خَلْوَت کس امذ (---فت خ ، سک ل ، فت و) امث.
محبوب سے تنہائی میں ملنے کی رات، وصل کی رات ، شبِ زفاف.
عجب کچھ لطف رکھتا ہے شبِ خلوت میں گُرو سوں
خطاب آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۵).
دولہن دولہ کا اب سنیے فسانہ
شبِ خلوت کا جب آیا زمانہ
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۸۸). [شب + خلوت (رک)].

---خوابی (---و معد) امث.
۱. **رات کی پوشاک ، رات کو سوتے وقت پہننے کے کپڑے ؛ رات کی نیند ، استراحتِ شب.**
چکن بھولام سے جو گلبدن ہوتا ہے تنگ
نیند کب آوے اوسے شب خوابی کمخاب میں
(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۱۳۲).
اوڑھ کے سوتی ہوں شبنم کا دوپٹا باغ میں
مجھ کو شب خوابی یہی اے گل چمن مرغوب ہے
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۹۶). ۲. **رات کا سونا.**
خوابِ اجل یہاں ہے وہاں خوابِ ناز ہے
شب خوابی کے لباس میں وہ ہیں کفن میں ہم
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۱۳۲). کام کرنے سے فارغ ہو کر بیٹھنے اور شب خوابی کا لباس جدا جدا ہونا چاہیے (۱۹۰۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۳۲۶). کمرے میں پہنچ کر شب خوابی کا لباس پہنا. (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۱۱۳). [شب + خواب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خوابی تَھیلا (---و معد ، ی لین) امذ.
تھیلے کی شکل کی گرم پوشش. بڑے بیٹے اپنا شب خوابی تھیلا (گرم تھیلا جس کے اندر گھس کر سوتے ہیں) زمین پر ڈالا اور گھٹنے ٹیک کر خدا کا شکر ادا کیا. (۱۹۵۸ ، قطبی برفستان (ترجمہ) ، ۱۸۱). [شب خوابی + تھیلا (رک)].

---خوانی (---و معد) امث.
رات کو سنائی جانے والی، رات کو پڑھی جانے والی، وہ داستان یا کہانی جو رات کو داستان گو پڑھا کرتے ہیں.
نیند آتی جاتی ہے آنکھیں ہوتی جاتی ہیں بند
ہو گئی یُسین شب خوانی کہانی وقتِ نزع
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۳۳). [شب + ف : خوان ، خواندن - پڑھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خُون (---و مع) امذ ؛ رک : شبخون.
رات کا حملہ ، چھاپہ ، رات کے وقت بے خبری میں دشمن پر حملہ. تسرے دیس رات کوں زلف جا کر شب خون پڑی ، کوئی نہی سو ہوتی پڑی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۹).
دعوٰی مسی کی جما پھر کہ پان کھاتے ہو
کسی شہید کے شب خون کا ہے مگر قابو
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۸۵).
فلک لاتا نہیں کب ڈور اپنی جان محزوں پر
کمر باندھے ہوئے رہتی ہے فوجِ انجم شب خوں پر
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۳۰). تو اس پر ربیع بولے کہ تمہارے ابّا کو شب خون کا اندیشہ ہے. (۱۹۲۸ ، معارف ، مئی ، ۳۵۸). کوئٹے بار میں شب خون کے خواب دیکھنے والے کسی رجز خواں کا اس داستان میں بھی کہیں ذکر نہیں ہے. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۳۶). [شب + خون (رک)].

---خُون پَڑْنا محاورہ.
رات کے وقت حملہ کیا جانا.
دیکھنے والوں نے دیکھا ہے
اک شب جب شب خون پڑا
(۱۹۸۶ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ۱۰۸).

---خُون لانا محاورہ.
رک : شب خون مارنا.
کس پہ شب خوں لانے کا کھلتا نہیں کچھ اے اسیر
آج کل کیوں قرمزی وہ شوخ رنگواتا ہے رنگ
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۱۲).

---خُون مارْنا محاورہ.
رات کو حملہ کرنا ، بے خبری میں دشمن پر حملہ کرنا ، چھاپہ مارنا.

راتوں کو آ کر وہ شب خون مارونگا کہ ان بے حیاؤں کے جی چھڑوا دونگا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۸۱۶). اس شکست کے بعد دشمنوں نے ارادہ کیا تھا کہ پچھلی رات کو خندق کے پار آ کر لشکر خدا پر شب خون ماریں. (۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۴۴)، توجہ ... س کوز رکھی اور تعزیری شب خون مارنے کا منصوبہ تیار کیا. (۱۹۸۳ ، گوریا کہانی ، ۱۱۲).

---خُونی (---و مع) امث.
۱. شب خون مارنا. خفیہ شب خونی کے ارادے سے دشمن کی فوج میں جانا بہتر ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۳۱۹)، **۲. رات کو کشت و خون کرکے ڈاکا ڈالنا** (پلیٹس). [شب خون + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خیز (---ی مع) صف.
رات کو اٹھنے والا ، شب بیدار ، رات کو جاگ کر عبادت کرنے والا.

وجد کرتے ہیں ہی کے بے صوف
مست سوتے ہیں صبح تک شب خیز

(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۳۷). ایک دن شکار کھیلتے ہوئے صحرائے سبزہ زار سے نکل کر قریب ایک درۂ کوہ کے پہنچے دیکھا ایک درویش جگر ریش لباس شب خیز پہنے ہوئے ... عبادت خدا میں مصروف. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوش ربا ، ۷ : ۲۱). [شب + ف : خیز ، خاستن ـ اٹھنا].

---خیزی (---ی مج) امث.
شب بیداری ، رات کو اٹھنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ فیروزاللغات) . [شب خیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خیزیا (---ی مج ، کس ز) امذ.
قزاق جو رات کو لوٹے (نوراللغات). [شب خیز (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

---داج کس صف ؛ امث.
تاریک رات.

کہ آیا ہے مسافر اک عجب آج
خجل ہو جس کی رنگت سے شب داج

(۱۸۸۱ ، مثنوی نل دمن ، ۲۹). [شب + ع : داج ـ تاریک ، تاریکی].

---داری امث.
(شکار) شکاری پرندے کو رات کے وقت روشنی میں مجمع کے سامنے ہاتھ پر پہر رات تک بٹھانا تا کہ اس کا خوف دور ہوجائے اور وہ شکار کے لیے دلیر ہوجائے. جانور کو ... ساتھ چالاکی اور ہوشیاری کے طعمہ داری اور دست داری اور شب داری اور طناغہ داری کرے. (۱۸۸۳ ، صید گاہ شوکتی ، ۱۱۷). [شب + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دامادی کس اضا ؛ امث.
دولھا بننے کی رات ، شادی کی رات.

ہجر کے رنج و الم بھول گئے شادی سے
وصل کا روز نہیں کم شب دامادی سے

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۳۸۹). [شب + داماد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَراز کس صف (---فت د) امث.
لمبی رات ؛ مراد : فراق ، جدائی.

تا نہ پڑے خلل کہیں آپ کے خواب ناز میں
ہم نہیں چاہتے کبھی اپنی شب دراز میں

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰۲). [شب + دراز (رک)].

---دَرمیان (---فت د ، سک ر ، کس م) م ف.
سفر کے بیچ میں ایک رات کی مسافت طے کر کے.

آیا جو وقت نزع کسی زلف کا خیال
ہستی سے نیستی کو میں شب درمیان گیا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۹۷). [شب + درمیان (رک)].

---دَرمیان ہونا محاورہ.
بیچ میں ایک رات کا وقفہ ہونا.

سحر کو ہم ہیں اور وہ جانِ جاں ہے
وصالِ یار میں شب درمیاں ہے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۲۹).

---دَیجُور کس صف (---ی لین ، و مع) امث.
اندھیری رات.

کھنکٹ کے بچہ تیرا مکہ دسے جوں صبحِ صادقاں
سیہ تج بال سو گویا شبِ دیجور ہے جانو

(۱۶۹۷ ، احمد (بیاضِ قدیم ، ۱۹)).

مہتاب رو مرے کوں کبھو دن ہے وصل کا
ظلماتِ ہجر میں شبِ دیجور مت کرو

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۸۸).

اپنی تاریکی سے کیا دہشت دلاتی ہے لحد
اُسنے منھ دیکھا نہیں میری شبِ دیجور کا

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۲۸).

نامرادی محفلِ گل میں مری مشہور تھی
صبح میری آئینہ دارِ شبِ دیجور تھی

(۱۹۰۸ ، بانگِ درا ، ۱۲۶). قدسیہ چاہتی تو پچھلے پہر رات گئے اونچی چٹان سے دریا میں چھلانگ لگا کر اس شبِ دیجور کا خاتمہ کر سکتی تھی . (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۳۰۹) . [شب + دیجور (رک)].

---دیز (---ی مع) امذ ؛ = شبدیز.
۱. کالے رنگ کا گھوڑا ، مشکی گھوڑا.

زمیں خستہ ہوتی نعلِ شبدیز تھے
فلک لعل ہے تیغِ خوں ریز تھے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۰۵).

کوڑے نالوں کے لگاتا ہوں قدم اٹھتا نہیں
کیا ہی شبدیزِ شبِ فرقت بھی اڑیل ہو گیا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۷).

فر کر ثواب میں شتاب و تعجیل
شبدیز حیات بادپا ہے غافل

(۱۹۶۱ء ، لعل و گہر ، ۲۰۳)۔ ۲. خسرو پرویز کے سیاہ رنگ گھوڑے کا نام (ماخوذ : نوراللغات)۔ [شب + ف : دیز - رنگ یا دیز ، لاحقۂ نسبت]۔

---دیگ/دیغ (---ی مج) امث.
وہ سالن جو رات بھر دم دے کر پکایا جائے۔اس سے مراد ایک خوش ذائقہ سالن ہوتا ہے جس کو زیادہ سلونا اور خوشبودار بنانے کے لیے شلجم کی بنیاں اور قیمے کے مسالے دار کباب بھی شریک کر دیے جاتے ہیں۔

غذا کی لذّت دیتی ہے جب دیگ میں
نیا مزا شب دیگ دے شب دیگ میں

(۱۸۳۹ء ، مثنوی خزانیہ ، ۱۹۰)۔ شلجم تو وہ ترکاری ہے کہ گوشت کی اس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں ہے شب دیگ سے بڑھ کر اور کیا ہے۔ (۱۸۸۹ء ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۳۳)۔ رامپور کی طرز کی شب دیگ بڑی مشہور و معروف ہے۔ (۱۹۳۷ء ، شاہی دسترخوان ، ۳۷)۔ جب کبھی ہمارے یہاں شب دیگ کا اہتمام ہوتا تو میں شاہ جی کو اپنے ساتھ لے آتا۔ (۱۹۸۳ء ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۶)۔ [شب + دیگ/دیغ (رک)]۔

---دیگی (---ی مج) امث.
: رک : **شب دیگ**۔ بھئی واللہ شب دیگی تو ہم نے ایک دفعہ کھائی تھی باریک استعمال چاولوں کے ساتھ۔ (۱۸۸۹ء ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۳۳)۔ [شب دیگ + ی ، (زائد)]۔

---رات امث : مـشبرات.
رک : شب برات۔

انجل سیام تل یوں جھمکتے کیہر
کہ شبرات ہے آج دہن کے اپر

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۹۶)۔

بغیر از خوشی کے کچھ نہ تھی بات
ہر ایک دن عید تھی ہر رات شبرات

(۱۷۹۷ء ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۸۶)۔

بڑا ہے قحط پیسہ سر پہ ہیں فاقوں سے
خوشی ہو کیا مجھے شبرات کے پٹاقوں سے

(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۸۵)۔ [شب + رات (برات (رک) کی تخفیف)]۔

---رَنگ (---فت ر ، غنہ) امـ شبرنگ. (الف) صف.
رات کے رنگ کا ؛ مراد : سیاہ ، کالا۔

ترنگ تیز شبرنگ کوں لئی چاو ہے
کہ جا آگ ہور باپ سو باو ہے

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۹۳)۔

گل کتاب کی جیوں آس پاس ریحاں ہے
عیاں ہوا ترے رخسار پر خط شب رنگ

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۳۰۳)۔

کیوں بنائی ہجر کی شب تو نے اے بخت سیہ
گیسوے شب رنگ کیا کم تھا تباہی کے لیے

(۱۸۷۳ء ، نشید خسروانی ، ۲۳۶)۔

سچ بتا تو بھی ہے کیا، اے کشتۂ صد حرص و آز
رازداں کاکل شب رنگ و چشم نیم باز

(۱۹۳۳ء ، فکر و نشاط ، ۱۰)۔

کیا بتاؤں دوستوں کو اب کہاں رہتا ہوں میں
شیخ کی شب رنگ موٹر میں رواں رہتا ہوں میں

(۱۹۸۷ء ، ضمیریات ، ۳۰)۔ (ب) امذ۔ **کالا گھوڑا ، مشکی گھوڑا۔**

مشکی ترنگ ناتوں شبرنگ اس
کہ بھاتا اتھا اس کے تیں مشک اس

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۹۳)۔

لیتی ہے تعلیم واں ہر روز آ کر گرد باد
جس جگہ سرگرم کاوے پر ترا شبرنگ ہے

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۰)۔

ہو صف مژگاں میں آہو دشت میں دستِ دعا
دیکھ کر شبرنگ کا تیرے ہلال نقشِ پا

(۱۸۳۶ء ، معروف ، د ، ۱)۔

لکھوں جو بیانِ ریزشِ خوں
شبرنگِ قلم ابھی ہو گلگوں

(۱۸۸۸ء ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۹۳)۔ [شب + رنگ (رک)]۔

---رَو (---و لین) امـ شبرو. (الف) صف.
۱. رات کو چلنے والا ، رات کو سفر کرنے والا۔

سراغ تفِ نالہ لے داغِ دل سے
کہ شبرو کا نقشِ قدم دیکھتے ہیں

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۷۹)۔ بالو کے ٹیلوں پر کالی رات کی جو سیاہ چادر پڑی ہے اسے تم نے سلگیا کر دیا ہے ، انہیں اس وقت کے بھورے بھورے تودھائے ریگ میں سے شب رو قافلوں کے اونٹوں کی قطاریں نکلتی ہیں۔ (۱۹۰۳ء ، مضامین شرر ، ۱ : ۳۰۱)۔ ۲. (تصوف) **شب بیدار کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۵۰)۔ (ب) امذ. ۱. **رات کو سفر کرنے والا مسافر ، رات کا راہی۔**

صحرا میں لیے پلنگ سر پر
جاتے تھے وہ شب رواں مضطر

(۱۸۹۳ء ، دل و جان ، ۳۳)۔ ۲. (مجازاً) **چور۔**

دو شب رو کے نامان زمام و زخام
وہ عیار تھے شب روی میں تمام

(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۵۹۰)۔ دن دوپہر ایسی ڈنڈی مارتا ہے کہ شب رو الاماں پکارتا ہے۔ (۱۸۸۵ء ، پالی کلاث ، ۳۷)۔ ۳. حاکم، **کوتوال** (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔ [شب + ف : رو ، رفتن - چلنا ، جانا]۔

---رَوی (---فت ر) امث.
۱. **رات کا سفر ، رات کو چلنا پھرنا۔** علم عیاسی بلند فرمایا ... عمرو لباس شب روی پہن کر غار سے باہر نکلا۔ (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۵۸۳)۔ ۲. **چوری چکاری۔**

یکس ناٹو ان میں بھی سہار تھا
جو او شب روی میں بھی عیار تھا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۶۰). شب روی ، چوری کے لئے راتوں کو پھرنا . (۱۸۹۷ ، یاد گر غالب ، ۲۱۲) . [شب رو + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زاد / زادَہ (---/فت د) صف ، امذ.
رات کا زائیدہ ؛ (مجازاً) ظلم و جہالت کا پرستار یا حامی.

داؤ چل جائے نہ شب زادوں کا
لو چراغوں کی بڑھائے رکھنا

(۱۹۵۸ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۸۷).

سفینہ اہلِ زر کا ڈوبنے والا ہے شب زادو
کوئی فتویٰ بچا سکتا نہیں جاگیرداروں کو

(۱۹۸۷ ، حرف سرِ دار ، ۱۸۳). [شب + ف : زاد ، زادہ ، زادن - جننا ، پیدا کرنا ، تخلیق کرنا].

---زِفاف کس اضا(--- کس ز) امث.
دولہا دلہن کی پہلی رات ، سہاگ رات. آج رات کٹ جائے تو پھر شب زفاف آئے یہ رات مجھے تم پر بھاری نظر آتی ہے . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۲۹۷). یہ میری شب زفاف ہے یہ دھماکے کیسے ہیں . (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۳۲). [شب + زفاف (رک)].

---زِنْدَہ دار (--- کس ز ، سک ن ، فت د) صف.
رات بھر جاگنے والا ، شب بیدار ، رات بھر عبادت کرنے والا.

یکوئی پاکاں اچھتے ہیں شب زندہ دار
او پرہیز سوں اچھتے پرہیزگار

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۹۸).

نالے وہ کیا سنے کسی شب زندہ دار کے
ہے جس کی گوش و چشم میں آوازِ چنگ و خواب

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۳۲). سلطان اتابک زنگی جو ایک بڑا عابد و زاہد اور شب زندہ دار فرمانروا تھا . (۱۹۰۵ ، شوقین ملکہ ، ۶۶). مولانا شرع کے پابند تھے کیا مجال جو نماز قضا ہو جائے وہ عابد شب زندہ دار تھے . (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۳). [شب + زندہ (رک) + ف : دار (۲)].

---زِنْدَہ داری (--- کس ز ، سک ن ، فت د) امث.
رات بھر جاگنا ، رات بھر عبادت کرنا ، شب بیداری. آپ کرسنگی اور شب زندہ داری میں شانِ عالی رکھتے تھے . (۱۹۲۶ ، تذکرۃ الاولیا ، ۳۰۷). میری آنکھیں اس قدر سرخ اور خمار آلودہ ہوتیں کہ آنکھیں دیکھ کر کسی کو شب زندہ داری اور عبادت کا گمان ہوا ہو حالانکہ ان نیم باز آنکھوں میں ساری مستی کسی اور شے کی تھی . (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۲۸۲). [شب زندہ دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سُرخاب کس اضا(---ضم س ، سک ر) امث.
جدائی کی رات ، ہجر کی رات ، فرقت و دوری کی رات (کیونکہ سرخاب کا جوڑا رات کو جدا رہتا ہے).

آئی خزاں ہزار کا دل آب ہو گیا
روز وصالِ گل شب سرخاب ہو گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵). [شب + سرخاب (رک)].

---سَوار (---فت س) امذ.
رات کو پہرہ دینے والا ، رات کا گھڑ سوار سپاہی.

وہ تیرہ بخت ہوں لکھا ہے چہرہ شب سواروں میں
سیاہی پر گماں ہوتا ہے اوس کو میرے مرکب کا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۲۷). [شب + سوار (رک)].

---سِیاہ کس صف(--- کس س) امث.
اندھیری رات. شب سیاہ و شب ماہ میں برابر دیکھنے والے آقا . (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۲).

رواں ہے خونِ شفقِ صبح کا رگوں میں مری
شب سیاہ کی زنجیر توڑ سکتا ہوں

(۱۹۳۳ ، روح کائنات ، ۱۳۱). آخر یہ شب سیاہ بھی گزر گئی . (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۶۷). [شب + سیاہ (رک)].

---شَہادَت کس اضا (---فت ش ، د) امث.
ماہِ محرّم کی نویں رات جس کی صبح کو حضرت امام حسینؓ شہید ہوئے (نوراللغات). [شب + شہادت (رک)].

---ضَرْبَت کس اضا(---فت ض ، سک ر ، فت ب) امث.
حرب و ضرب کی رات ، لڑائی کی رات ؛ (کنایۃً) وہ رات جس کی صبح حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر ضربت لگی.

ناموس مصطفیٰؐ کی مصیبت کا ذکر ہے
بالاختصار کچھ شب ضربت کا ذکر ہے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۲۷). [شب + ضربت (رک)].

---ظُلْمَت / ظُلُمات کس اضا(---ضم ظ ، سک ل ، فت م) امث.
اندھیری رات. تیرا لطف و کرم شاملِ حال ہو جائے تو بے شک ہماری تاریک راتیں صبح نور سے بدل سکتی ہیں اور غلامی کی شب ظلمت کافور ہو سکتی ہے . (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۱۷۹). [شب + ظلمت/ظلمات (رک)].

---عاشُور / عاشُورَہ کس اضا(---و مع/فت ر) امث.
محرّم کی نویں رات ، حضرت امام حسین کی شہادت کی رات. محرم کی یہ رات جو شب عاشورہ کہلاتی ہے قیامت کی رات تھی . (۱۹۳۳ ، سیدہ کی بیٹی ، ۱۳۰). ہر شب عاشور کو اس باغ میں کیلے کا پتہ توڑنے جاتی تھی . (۱۹۸۰ ، اردو افسانہ ، روایت اور مسائل ، ۶۶۳). [شب + عاشور/عاشورہ (رک)].

---عَرَق (---فت ع ، ر) امث.
(طب) **رات کو پسینہ آنا جیسے کہ مرضِ سل و دق میں آیا کرتا ہے ، عرق لیلی.** یہ سل رئوی کی شب عرقیوں کو روک دیتی ہے . (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۴۵۶). [شب + عرق (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عَرُوسی کس صف(---فت ع ، و مع) امث.
شادی کی رات ، شادی کی پہلی رات ، شبِ زفاف. شبِ عروسی کے دن اسے قولنج ہوا. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ١٩٠). میں تیری شکل و صورت پر شیدا ... ہوں ، شبِ عروسی میں تجھے اٹھا لایا. (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ١٣). [شب + عروس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---عَیش کس اسا(---ی لین) امث.
آرام و عشرت کی رات ؛ (کنایۃً) وصل کی رات ، محبوب سے ملاقات کی رات.

واہ اے طالعِ خفتہ کہ شبِ عیش میں بھی
وہم بے خوابیٔ اغیار نے سونے نہ دیا
(١٨٥٥ ، کلیاتِ شیفتہ ، ١٦). [شب + عیش (رک)].

---غَرِیب کس اسا(---فت غ ، ی مع) امث.
نان اور حلوا وغیرہ جو موت کی پہلی رات محتاجوں کو تقسیم کیا جاتا ہے. شبِ غریب ، نان اور حلوے کو کہتے ہیں جو موت کی پہلی رات مرنے کی روح کو خوش ہونے کے واسطے محتاجوں کو تقسیم کرتے ہیں. (١٨٣٥ ، مطلع العلوم ، ١٩٧). [شب + غریب (رک)].

---غَم کس اسا(---فت غ) امث.
رنج و افسوس کی رات ؛ (کنایۃً) محبوب سے جدائی کی رات ، شبِ فراق.

کہوں کس سے میں کہ کیا ہے شبِ غم بری بلا ہے
مجھے کیا برا تھا مرنا ، اگر ایک بار ہوتا
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٦٠).

نہ سہی خبر سکونِ دلِ مانی کا خیال
سخت جانی ، تجھے پاسِ شبِ غم بھی نہ رہا
(١٩١٣ ، نقوشِ مانی ، ١١).

جو جگا دے اپنے نغموں سے تری حسین دُنیا
شبِ غم کو میرے حاصل وہ سحر ابھی نہیں ہے
(١٩٨٣ ، حصارِ انا ، ١٤٢). [شب + غم (رک)].

---فِراق کس اسا(---کس ف) امث.
جدائی کی رات ، ہجر کی رات.

تڑپا شبِ فراق سے تا صبحِ روزِ حشر
اللہ رے اضطرار ترے بیقرار کا
(١٨٧٠ ، الماسِ درخشاں ، ٣).

شبِ فراق میں ہوئی ہے کا ختم اے دل
اب اس قدر تو فسانہ ترا دراز نہیں
(١٩١٧ ، نقوشِ مانی ، ٣٦).

میں اک نگہ کی روشنی میں اتنی دور تک گئی
غبارِ ہجر چھٹ گیا شبِ فراق تھک گئی
(١٩٨٢ ، سازِ سخن بہانہ ہے ، ١١٨). [شب + فراق (رک)].

---فُرْقَت کس اسا(---ضم ف ، سک ر ، فت ق) امث.
جدائی کی رات ، شبِ فراق.

ہے شبِ فُرقت کی تاریکی میں بھی تو کیا عجب
ہو اگر مشعل کی حاجت نالۂ شب گیر کو
(١٨١٦ ، دیوانِ ناسخ ، ١ : ٨٨).

جھگڑا ہی چکا ، میں بھی چلا ، دردِ جگر بھی
اب کیا ہے اگر ہو شبِ فرقت کی سحر بھی
(١٩١٧ ، نقوشِ مانی ، ٠٣).

شبِ فرقت کے جاگنے والے
اتنے جاگے کہ پھر سحر نہ ہوئی
(١٩٨٢ ، چراغِ صحرا ، ٧٣). [شب + فرقت (رک)].

---فُروزی (---ضم ف ، و مع) امث.
رات کو روشن کرنا.

قانونِ شب فروزی لے کر ہلال نکلا
پیوستہ ابروؤں نے جسدم کیا اشارا
(١٩٣٥ ، عزیز ، صحیفۂ ولا ، ٣١٣). [شب + فا : فروز ، فروختن - روشن کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قَدْر کس اسا(---فت ق ، سک د) امث.
١. لیلۃ القدر؛ ایک نہایت متبرک رات، اس شب کے تعین میں اختلاف ہے ، مگر اکثر کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب ہے ، اس شب کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سے زیادہ بابرکت خیال کی جاتی ہے.

جو آج رات تجھ قدر کی رات ہے
شبِ قدر اس رات کے سات ہے
(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٨٣٢).

کیوں نہ ہووے اے ولی روشن شبِ قدرِ حیات
ہے نگاہِ گرمِ گل رویاں چراغِ زندگی
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٩١).

تھی شبِ قدر سے بھی قدرِ شبِ وعدہ سوا
کیا بتاؤں میں کس اُمید پہ بیدار رہا
(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ٣٦). اس نے سوچا کہ یہ شبِ قدر ہے عبادت کی رات ہے. (١٩٥٥ ، اندھیرا اور اندھیرا ، ١٦٩). بارہ وفات ، شبِ قدر ، شبِ معراج اور عشرۂ محرم میں شب بیداریاں اور نوافل. (١٩٨٧ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ٢٥). ٢. (تصوف) بقائے سالک کو کہتے ہیں عین استہلاک میں وجود حق کے ساتھ (مصباح التعرف). [شب + قدر (رک)].

---قِیر کس صف(---ی مع) امث.
تاریک رات ، سیاہ رات.

یہ بات جُدی ہے کہ وہ مہر آپ کو سمجھے
دم کرمکِ شب تاب کی چمکے جو شبِ قیر
(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٢٥٦).

جو کاغذِ فلک کہکشاں ہو قلم
سیاہی شبِ قیر کی ہو بہم
(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ٢٧٣). [شب + قیر (رک)].

---کاٹْنا محاورہ.
(تکلیف سے) رات بسر کرنا ، مصیبت کی رات گزارنا.

شب کاٹتے ہیں ہم قلق و اضطراب میں
سوتے ہیں آپ چین سے کیونکر تمام رات
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۳۵).

---کٹنا محاورہ.
کسی طرح سے رات بسر ہونا ، رات تمام ہونا.
کل کی شب اوس طرح کٹی قائم
آج کا روز پھیر شام ہوا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۰).
وصل کی شب کٹ گئی وہ مہروش گھر کو چلا
لیکے آتی ہے ہماری موت کا پیغام صبح
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۲۲).

---کور (---و مج).(الف) صف.
وہ جسے رات میں دکھائی نہ دے ، رتوندھیا.
رکھے روشنی سٹ اندھارے میں موں
کرے کیا نتا چاند شب کور کوں
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۷).
یہ جو ہے موشک دوان و شور چشم
موش دشتی چہرہ و شب کور چشم
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۳).
صاف بین ہے من الاسس کہ شب کور ہے تو
شب تیرہ میں تجھے کچھ نہیں آتا ہے نظر
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۳). (ب) امذ. **وہ گھوڑا جس کو رات میں سیاہ اور سفید چیز میں تمیز نہ ہو ، یہ گھوڑے کا ایک عیب ہے.**
نہ پوچھ اب مجھ سے تو شب کور کیا ہے
یہی پہچاننا شب کور کا ہے
(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۸).
ایک کمری ہے دوسرا کمخور
ایک ہے کھنہ لنگ اک شب کور
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۵۳). [شب + کور (رک)].

---کوری (---و مج) امث.
آنکھ کی ایک بیماری جس سے رات کو دکھائی نہیں دیتا ، رتوندھا رتوندھی. اسکا خون بصارت زیادہ کرتا ہے اور شب کوری کو زائل کرتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۶۵). شب کوری (Night Blindness) غذا میں وٹامن A کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے. (۱۹۶۰ ، اصول حفظان صحت ، ۳۷) [شب کور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کوش (---و مج) امذ (قدیم).
ایک قسم کا پھول.
سنکسیر او نسریں کر نسترن
رنگا رنگ شب کوش اد ک من ہرن
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۰۰). [مقامی].

---کی شب م ف.
رات کی رات ، صرف ایک رات میں ، رات بھر میں.
کہ ہے ماندگی راہ کی تم کو اب
گزر جائے کی آن میں شب کی شب
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۸۹).
ایک شب کی شب تو یہ مہماں ہے لیکن اے فلق
ہے فروغ عارضی پر کسقدر مغرور شمع
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۸۹).

---کی نیّت حرام فقرہ.
(عو) رات کو کسی کام کا ارادہ کرنا منحوس خیال کیا جاتا ہے.
صبح ہونے تو دو چلے جانا
شب کی نیت حرام ہوتی ہے
(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۲۲). انشاءالله شب کی نیت حرام کل پھر سلینگے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۲۷).

---گہ امث.
رات کو کوئی چیز رکھنے کی جگہ ، رات کا وقت (پلیٹس). [شب + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گراں ہونا محاورہ.
رات بھاری ہونا ، تکلیف اور مصیبت کی رات کا کاٹے نہ کٹنا ، مشکل میں رات گزرنا.
نیند اڑ کئی گراں ہے یہ شب رشکو ماہ پر
بجلی نہ کیوں فلک سے گرے میری آہ پر
(۱۸۹۱ ، تعشق ، د ، ۱۰).

---گرد (---فت گ ، سک ر).(الف) صف.
رات کو گھومنے پھرنے والا ، رات کو گشت کرنے والا. یے تینوں سردار اپنے اپنے رستے چڑھ دوڑے اور سلطانی فوج کے چور پھیرے والے شب گرد سواروں تک جو لشکر کے چاروں طرف برنگ شعلۂ جوالہ ہاتھوں میں بان لیے پھر رہے تھے پہنچکر آگے بڑھے. (۱۸۸۷ ، حملات حیدری ، ۶۳۰).
بسکہ چھائی ہے مرے روز سیہ کی تیرگی
اختر شب گرد ہے سہر درخشاں آج کل
(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۱۰۶).
پتہ ملتا نہیں راتوں کو اب خواب پریشہ کا
غرض کیا طائر شب گرد کو فکر شبستاں سے
(۱۹۳۳ ، صوت تغزل ، ۲۷۶). (ب) امذ. ۱. **کوتوال ، شحنہ ، پہرہ دار ، محافظ ، نگراں.**
کمند اس واسطے لایا تھا ہمراہ
نہ پھر دزدی لے شب گرد ذیجاہ
(۱۹۱۱ ، تسلیم ، نالۂ تسلیم ، ۲۶). ۲. **رات کو چوری کرنے والا ، رات کو جرم کرنے والا ، چور ، ڈا کو.** چوروں ، اُچکوں ، ڈاکوؤں ، جیب کتروں ، قزاقوں ، شب گردوں اور صبح خیزوں کو وہ سزا دوں کہ شہر میں لفظ "جرم" کے ہجے تک کرنے والے نہ ملیں. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۷۰). [شب + ف : گرد ، گردیدن - پھرنا].

---گردی (---فت گ ، سک ر) امث.
۱. **رات کا گشت ، پہرہ داری.**

سک سکی داری کریں گے اور شب گردی شغال
کرگ ہر در پر بجائے پاسباں ہو جائے گا
(۱۸۳۶ ، دیوان مہر (آغا علی خاں) ، ۹۳). پولس افسر کی شب گردی اور بیداری سے اور لوگ آسائش سے سوتے تھے اور بدگوہر و بدمعاش ناپید ہوتے تھے۔ (۱۹۰۴ ، کرزن نامہ ، ۲۴۵). ۲. رات کی سیر و تفریح ، آوارگی.

میری شب گردی کے طوفانوں میں اے شیخِ حرم
نوح کی کشتی سے بڑھ کر تو رہی ثابت قدم
(۱۹۳۴ ، سنبل و سلاسل ، ۱۰۹). [شب گرد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گز (---فت گ) امذ.
رات کے وقت کاٹنے والا کیڑا یعنی پسّو یا کھٹمل.

ہاتھ پنڈوں پہ سب چلے جاتے
شب گزوں سے بدن چلے جاتے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۳). [شب + ف : گز ، گزیدن - کاٹنا].

---گُزاری (---ضم گ) امث.
رات بسر کرنا ، رات کاٹنا.

سوزِ ہجراں سے گھلے جاتے ہیں ہم شمع صفت
شب گزاری ہمیں دشوار ہے کیا ہونا ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۱).

انکا ادھر نہ آنا غمزے ادھر اجل کے
اور اپنی شب گزاری وہ کروٹیں بدل کے
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱۸۳).

شہر میں بود و باش ہے اپنی
شب گزاری کو گھر میں رہتے ہیں
(۱۹۴۶ ، ماجرا ، ۳۹). [شب + ف : گزار ، گزاردن یا گزاشتن - گزارنا ، بتانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گشت (---فت گ ، سک ش). (الف) امث ؛ امذ.
۱. **رات کا گشت ، طلایہ** (پلیٹس). ۲. **(رات کے وقت) بارات کا جلوس ، رات کی سواری.**

کری تھی بنا بہوت شب گشت نکال
کہ آسماں اپنی لے کو آیا ہلال
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۵۶).

عالی تجمّل شان سے شب گشت چڑھایا بے بہا
پھر آن کر اترے محل باندھو نکاح جلدی کہا
(۱۸۳۴ ، مجموعۂ ہشت قصہ (قصۂ روشن بیاں سوداگر و شمسو دادا) ، ۲۴). صرف تکلموں کے موقعوں پر میری اہلیہ نے کچھ خوشی منائی ، وہ بھی نہ اس طرح کہ ناچ و رنگ ہوا ہو یا شب گشت ہوئی ہو. (۱۹۳۰ ، محمد علی ، ۲ : ۱۱۳). (ب) صف. **رات کو گشت کرنے والا** (ماخوذ : نوراللغات). [شب + ف : گشت ، گشتن - پھرنا].

---گشتی (---فت گ ، سک ش) امث.
رات کو گشت کرنا. خلیفہ کی شب گشتی جسے صرف گالاں Gallond نے نقل کیا ہے تین طویل محاضرات پر مشتمل ہے.

(۱۹۶۴ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۳۸). [شب گشت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گُوں (---و مع) صف.
رات کے مانند ؛ مراد : سیاہ ، کالا.

نہ شب آنکھوں میں خواب آیا خیالِ خالِ شبگوں سے
رہے بیدار ساری رات ہم اک حبِ افیوں سے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۹).

سیہ بخت ہے کون دنیا میں ایسا
جو آشفتۂ زلفِ شب گوں نہ ہوگا
(۱۹۰۹ ، دیوانِ صفی ، ۲۶).

آپ کی کاکلِ شب گوں کو مری قسمت کو
معجزہ کوئی کبھی ہو تو سنوارے دونوں
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۹۴). [شب + ف : گوں - رنگ ؛ طرز].

---گِیر (---ی مع) ؛ = شبگیر. (الف) صف.
۱. **آخر شب سے متعلق ، آخر شب کا ، پچھلی رات کا.**

اے جانِ سراج آ کہ پتنگوں کی خبر لیو
سن جاؤ مرے نالۂ شبگیر کی آواز
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۴۲).

کس طرح دل میں نہ رکھوں سوچ تو اے ہم نشیں
رونقِ عشقِ بتاں ہے نالۂ شبگیر سے
(۱۸۴۴ ، درۃ الانتخاب ، ۱۵۰).

نالۂ شب گیر کیا تو نے تو کیا مارا تیر
نالہ وہ ہے جو گریبانِ سحر سے گزرے
(۱۹۵۱ ، سیماب اکبر آبادی ، لوحِ محفوظ ، ۲۱۰).

ظلم پروردہ غلامو! بھاگ جاؤ
پردۂ شب گیر میں اپنی سلاسل توڑ کر
(۱۹۸۶ ، ن - م - راشد ، ایک مطالعہ ، ۸۸). ۲. **رات کو کام یا سفر کرنے والا.**

اٹے بولیا اے چور شبگیر خیز
تمیں منگتے ہیں یاں تھے کرنے گریز
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۹۳). (ب) امذ. ۱. **پہر چھ گھڑی رات رہے شروع کرنے والا سفر** (نوراللغات). ۲. **رات کو چہچہانے یا گانے والا کوئی پرندہ ؛ بلبل.**

اے دل تجھے ہوس ہے گر شمع رو کا درشن
محفل میں دہن کی کر شب گیر کا تماشا
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۵۸). ۳. **شبخون** (پلیٹس). [شب + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا ، لینا].

---گیر کَرْنا محاورہ.
(پچھلی رات) سفر کرنا.

وہ بھی خشک رواں کی سختیٔ منزل کو کیا جانے
جو ماہی کی طرح کرتا ہو نت شب گیر پانی میں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۲۹۳).

---گیر ہونا محاورہ.
(پچھلی رات) سفر درپیش ہونا.

تعریفِ پیلِ مست جو تحریر ہو ابھی
فکرِ بلند عرش پہ شب گیر ہو ابھی
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۳۹).

---گھڑی (---فت گھ) امث.
پرانے زمانے کی ایک گھڑی جو رات کو قطبی تارے سے ہم خط ، دبِ اکبر کے دو ستاروں "دلیلین" کی گردش کے مشاہدے سے وقت بتانے کے لیے استعمال کی جاتی تھی. شب گھڑی کی وضاحت کرنے والی ایک تصویر نقل کی ہے جو چودھویں صدی کے انگلستان میں ... استعمال کی جاتی تھی. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵). [شب + گھڑی (رک)].

---مالوَہ کس اضا(---سک ل ، فت و) امث.
مالوہ (وسطی ہندوستان کے ایک علاقے کا نام) کی رات ، حسین اور دلکش رات. وہ اپنی نوعیت کا واحد شہر تھا جس میں صبحِ بنارس کی تازگی ، شامِ اودھ کی ملاحت اور شبِ مالوہ کی دلکشی کی سرحدیں ایک دوسرے سے ملتی ہوئی محسوس ہوتی تھیں. (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۱۵). [شب + مالوہ (عَلم)].

---مانْدَہ (---سک ن ، فت د) صف.
رات کی باسی چیز (نوراللغات). [شب + ماندہ (رک)].

---ماہ کس اضا ، امث.
چاندنی رات.

مثلِ خورشید ہے داغ آٹھ پہر دن ہے کہاں
شبِ ماہ و شبِ دیجور سے کچھ کام نہیں
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۹۱). ایک دن وہ غارت گر دین و ایمان ماں باپ کی روح تمام گھر کی جان شبِ ماہ میں بالائے بام مُنہ کھولے سو رہی تھی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۵).

یا دور سے ہوتا ہے شبِ ماہ میں دھوکا
یا پارۂ آتش ہے عذارِ گلِ ٹیسُو
(۱۹۲۲ ، مطلعِ انوار ، ۹۹). [شب + ماہ (رک)].

---ماہْتاب کس اضا(---سک ہ) امث ؛ = شبِ مَہتاب.
چاندنی رات ، شبِ ماہ.

غالب چُھٹی شراب ، پر اب بھی کبھی کبھی
پیتا ہوں روزِ ابر و شبِ ماہتاب میں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۹).

آیا وہ رشکِ مہر شبِ ماہتاب میں
سورج کی روشنی بھی ملی چاندنی کے ساتھ
(۱۹۷۵ ، صد رنگ ، ۱۰۰). [شب + ماہتاب (رک)].

---مِعْراج کس اضا(---کس مع م ، سک ع) امث.
ماہ رجب کی ۲۶ اور ۲۷ تاریخ کی درمیانی رات جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی.

شاہِ مردان و محمدؐ ہیں ہمارے سرتاج
خدا پاتاں حبیب اپنے سوں کیا شبِ معراج
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵۲).

مُحمدؐ حادی (ہادی) ہے سرتاج
جس کوں ہوا شبِ معراج
(۱۷۶۵ ، چھ سرہار (ق) ، ۳). شبِ معراج میں اسی نور نے ایسی بلندی اور روشنی مقامِ قابَ قوسین میں پائی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نور میں آپ مستغرق ہو گئے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۳۳). بارہ وفات ، شبِ قدر ، شبِ معراج اور عشرہ مُحرّم میں مخصوص شب بیداریاں اور نوافل. (۱۹۷۹ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۲۵). [شب + معراج (رک)].

---مَہْتاب کس اضا(---فت مع م ، سک ہ) امث.
چاندنی رات ، شب ماہ.

کیا ہی شبِ مہتاب کی ہے کیفیت اس وقت
چل دیکھیں تماشا تو ذرا بار چمن کا
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۲۰).

جب رُخِ پُرنور یاد آیا شبِ مہتاب میں
حلقۂ چشمِ تصور مہ کا ہالا ہو گیا
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳۰).

جو تبسّم چھین لیتے ہیں شبِ مہتاب سے
جن کی برنائی جگاتی ہے دلوں کو خواب سے
(۱۹۲۳ ، فکر و نشاط ، ۱۰). [شب + مہتاب (رک)].

---مِیثاق کس اضا(---ی مع) امث.
ازل کی رات یعنی آفرینشِ کائنات سے پہلے کا زمانہ جبکہ ارواح نے اقرار کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کا رب ہے.

تھا شبِ میثاق میں میں تیرے جلوے پر فدا
شمع جس عقل میں روشن تھی وہیں پروانہ تھا
(۱۸۷۸ ، کلیاتِ صفدر ، ۲). [شب + میثاق (رک)].

---میغ کس اضا(---ی مع) امث.
ابرآلود رات.

میں لہو پیوں ہوں غم میں عوضِ شراب ساقی
شبِ میغ ہو گئی ہے شبِ ماہتاب تجھ بن
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۱). [شب + میغ (رک)].

---مِیلاد کس اضا(---ی مع) امث.
ولادت کی رات.

اُٹھیں گے خوابِ گرانِ عدم سے محشر میں
وہ دن ہے اپنے لیے پا کہ ہے شبِ میلاد
(۱۹۳۱ ، رسوا ، مرزا رسوا کے تنقیدی مراسلات ، ۱۳۹). [شب + میلاد (رک)].

---نِکَل جانا محاورہ.
رات گُزر جانا ، رات بیت جانا ، رات کا عرصہ گزرنا ، ساری رات کٹ جانا.

وہ لے گئے وہاں کہ جہاں دوڑ کل گئی
اک گندی کوٹھری میں شب اُس کی نکل گئی
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۳۰).

---ِ نگار بندان کس اضا(--- کس ن ، سک ر ، فت ب ، سک ن) امث.
وہ رات جس میں دلہن کے مہندی لگائی جاتی ہے (فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت). [شب + نگار (رک) + ف : بندان ، بستن ـ باندھنا کا حالیہ ناتمام].

---نم (--- فت ن) امث ؛ رک شبنم.
رات کی نمی ، اوس ؛ ایک سفید اور باریک کپڑا ؛ اسناد اور مرکبات کے لیے (پلیٹس). [شب + نم (رک)].

---نوردی (--- فت ن ، و ، سک ر) امث.
رات کو گھومنا پھرنا ، رات کو سفر کرنا.

وہ اس کی آوارہ گردیاں ، شب نوردیاں
بادیہ نشینوں کے ساتھ نغمہ سرائیاں

(۱۹۶۰ ، ہفت کشور ، ۳۲۲). [شب + ف : نورد ، نوردیدن ـ پھرنا ، سفر کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و روز (--- و مع ، و مج)؛(الف) م ف.
رات دن ، ہر وقت.

جہاں سنتے تھے شب و روز طنبورا ڈھولک
تہاں اب مرد ہیں مانندِ زناں نوحہ کناں

(۱۷۵۸ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۵۲). گفتگو معقول نشست و برخاست پسندیدہ ... یہی شوق شب و روز تھا کہ قابلوں کی صحبت میں قصے ہر ایک ملک کے اور احوال اولوالعزم بادشاہوں اور نام آوروں کا سنا کروں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۶۸).

بازیچۂ اطفال ہے ، دنیا ، مرے آگے
ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۸). جو لوگ شب و روز نئی اسکیموں کا خواب دیکھتے ہیں ان کو یہ پیام پہنچا دو. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۱۵). دماغ شب و روز پھر موزوں رہنے لگا. (۱۹۸۳ ، حصارانا ، ۲۷). (ب) امذ. ۱. **رات اور دن ، لیل و نہار.**

کیے آرزو سے پیماں جو مآل تک نہ پہنچے
شب و روز آشنائی مہ و سال تک نہ پہنچے

(۱۹۷۱ ، سرِ وادیٔ سینا ، ۹۲). ۲. **(تصوف) کنایہ ہے کفر و دین کی طرف اور اس سے حضرت شیخ اکبر نے فص نوحی میں بطون اور ظہور انسانی مراد لیا ہے یعنی رات سے عقول و روحانیت اور دن سے صور و اجسام** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۰). [شب + و (حرفِ عطف) + روز (رک)].

---ِ وصال کس اضا(--- کس و) امث.
۱. **محبوب سے ملنے کی رات ، وصل کی رات.**

صبح شبِ وصال ہے دم توڑتا ہوں میں
نالاں ہیں میرے غم میں مؤذن اذاں نہیں

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۴۳).

شبِ وصال میں مونس گیا ہے بن ، تکیہ
ہوا ہے موجبِ آرامِ جان و تن ، تکیہ

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۳۰۳).

وہ دعوتِ سخن ایجاد ، پھر نہیں آئی
شبِ وصال ، ترے بعد ، پھر نہیں آئی

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۱۳). ۲. **وہ شب جس میں کسی کامل فقیر یا بزرگ کا انتقال ہو** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [شب + وصال (رک)].

---ِ وصل کس اضا(--- فت و ، سک ص) امث.
محبوب سے ملنے کی رات ، صحبت کی رات ، شبِ وصال.

شبِ وصل لیں اون کی اتنی بلائیں
کہ ہمدم مرے ہاتھ ہی جانتے ہیں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۳۳).

اب تک نہ سنے ہم سے وہ حالانکہ اسی میں
لیلائے شبِ وصل کی زلف آئی کمر تک

(۱۹۱۷ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۱۰۷).

پھر دمِ دید رہے چشم و نظر دید طلب
پھر شبِ وصل ملاقات نہ ہونے پائی

(۱۹۷۱ ، سرِ وادیٔ سینا ، ۱۱۸). [شب + وصل (رک)].

---ِ وعدہ کس اضا(--- فت و ، سک ع ، فت د) امث.
وہ رات جس میں محبوب نے ملنے کا وعدہ کیا ہو.

صبح تو آخر کو ماتم ہے تمہارا اور میں
حسرتو! ٹھہرو ، شبِ وعدہ گزر جانے تو دو

(۱۹۱۸ ، نقوشِ مانی ، ۳۹). جس کے لئے کوئی شب وعدہ نہ ہو ، نہ تم آئے نہ نیند آئی نہ موت آئی شبِ وعدہ. (۱۹۸۳ ، شمع اور دریچہ ، ۱۱۹). [شب + وعدہ (رک)].

---ِ ہجر / ہجراں کس اضا(--- کس ہ ، سک ج) امث.
جدائی کی رات ، فراق کی رات.

کشتہ ہوں درازیٔ شبِ ہجر کا یارب
بیٹھا ہوا تکتا ہوں کہیں ہوئے سحر بھی

(۱۷۷۹ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۷۶).

ہے شبِ ہجر تا ابد نہیں صبح
نہ رہا خوف روزِ محشر کا

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۱).

خوش ہوتے ہیں ، پر وصل میں یوں مر نہیں جاتے
آئی شبِ ہجراں کی تمنا مرے آگے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۹).

گراں شبِ ہجراں دو چند کیا کرتے
علاج درد ترے دردمند کیا کرتے

(۱۹۵۲ ، دست صبا ، ۶۶). کچھ ثانیوں کے لئے ، جو مجھے شب ہجر کی طرح بہت طویل لگے. (۱۹۸۵ ، آتش چنار (پیش لفظ) ، ح). [شب ہجر / ہجراں (رک)].

---ِ ہجرت کس اضا(--- کس ہ ، سک ج ، فت ر) امث.
۱. **وہ رات جس میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّے سے مدینے کی طرف ہجرت فرمائی** (مہذب اللغات). ۲. **جدائی کی رات ، فراق کی رات.**

شبِ ہجرت میں اُس مہتاب رُو کی
ہر ایک آنسو ہوا روشن ستارا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۷). [شب + ہجرت (رک)].

ـــِ یاس کسر اضا ، امث.
مایوسی کی رات ؛ (کنایۃً) ہجر کی رات.
میرے محبوب کہاں ہو ، مجھے آواز تو دو
کب ہیں گے یہ شبِ یاس کے گھیرے سائے
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷۰). [شب + یاس (رک)].

ـــِ یلدا کسر اضا (ـــ فت ی ، سک ل) امث.
موسمِ سرما کی طویل ترین رات ، پوس مہینے کی اندھیری رات ؛ (مجازاً) تاریک اور طویل رات.
شبِ یلدا ولی اوپر ہوئی ہے صبح جوں روشن
کہ اس کوں حسن کے گھن کا اپن چندر لکھا کاغذ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (ضمیمہ اوّل) ، ۷).
شبِ یلدا تھی روشن اس کے آگے
نہ لائے تاب ہرگز خضر بھاگے
(۱۸۶۲ ، طلسمِ شایان ، ۱۸۸). دامنِ کوہ میں جنگل اس قدر گھنا ہے کہ روزِ روشن میں شبِ یلدا کا جلوہ نظر آتا ہے. (۱۹۱۳ ، سیرِ پنجاب ، ۳۹).
دل جلائے تو روشنی ہوتی
شبِ یلدا کی بات کرتے ہو
(۱۹۷۸ ، دامنِ یوسف ، ۸۲). [شب + یلدا (رک)].

شَبّ (فت ش ، مرکبات میں شد ب) امذ.
پھٹکری. کوئی شخص ان آفات کو اس سے دور کرے نمک اور شب اور توتیا اور ذراریح و نوشادر سے تو چاندی ہو جائے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۴۷۹). [ع : شَبّ].

ـــُ القِلی / المُعَصْفَر (ـــ شد بضم ب ، غم ا ، سک ل ، کسر ق / غم ا ، سک ل ، ضم م ، فت ع ، سک ص ، فت ف) امذ.
سجی کا نمک جو بہت لطیف اور تیز ہوتا ہے. سجی سے ایک چیز اُڑائی جاتی ہے اسے شبُ القلی اور شبُ المعصفر کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۲۵). [شب + رک : ال (۱) ‏+ ع : قلی ـ سجی / معصفر ـ کسم کے رنگ کا].

ـــِ دادہ (ـــ فت د) صف.
پھٹکری لگائی ہوئی (چیز). بیست و ششم گلناری ، گل انار کو کوٹ کر صاف کرے اور کاغذ شب دادہ کو اس میں رنگے. (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۱۱). [شب + ف : دادہ ، دادن ـ دینا].

ـــِ یمانی کسر صف (ـــ شد ب بکس ، فت ی) امذ.
اعلٰی قسم کی پھٹکری جو یمن سے منسوب ہے. سہاگہ و شب یمانی و کاہ پھیل ... باندھیں. (۱۸۷۴ ، رسالہ سالوتر ، ۹۶). شب یمانی (پھٹکری) اور مصری دونوں ہموزن کو کوٹ کر چھان کر ایک ماشہ سے دو ماشہ تک سرد پانی کے ساتھ کھلائیں. (۱۹۳۲ ، حیاتِ ابانیہ ، ۸۳). [شب + یمانی ـ یمن (عَلَم) ‏+ ی ، لاحقۂ نسبت].

شَبا (فت ش) امذ (قدیم).
شب خون.
کھیا بھائی میری کی عورت ہو نار
سو چوراں شبا پر جیواں اس کوں مار
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶۰).
صبر کا دھرتا اتھا میں آج لگ سامان لے
لُوٹ کر شب لے گیا پریا سو تیرا ہَو شبا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۲). کونسے وقت تمہارے پر آ کر شبا پڑتے ہیں کی معلوم نیں. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۲۸۳). [شبانہ (رک) کی تخفیف].

شَباب (فت ش) امذ.
۱. سنِ بلوغ سے تیس یا چالیس برس کی عمر تک کا زمانہ ، جوانی ، جوبن.
فیض کا ساقی دیا دل کے تئیں حب کا شراب
طبع دیا ہو نسیمِ فہم کے گل کوں شباب
(۱۵۲۸ ، مشتاق بیدری (اردو ، ۱ اکتوبر ۱۹۵۰ء : ۳۰)).
تم بہشتی کر ندا آتا ہے مے خانہ میں تھے
خوش طہورا مے تمی پیو کہ ہے وقتِ شباب
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۸).
جوں شرر ہو ہے تُو کس جیئے یہ اتنا سنگی
ایک چشمک میں گزر جاہے یہ سب شیب و شباب
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۱).
وقتِ پیری شباب کی باتیں
ایسی ہیں جیسی خواب کی باتیں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲۹). یہ قطعاً ثابت ہے کہ آپ بچپن اور شباب میں بھی جب کہ منصبِ پیغمبری سے ممتاز نہ ہوئے تھے مراسمِ شرک سے ہمیشہ مجتنب رہے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۷۸).
ایسا گزرا شباب کا عالم
اے اثر جیسے خواب کا عالم
(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۸۰). **۲. نقطۂ عروج ، درجۂ کمال ، عروج کا زمانہ.** ابھی اسلام کی ترقی کا شباب تھا ، ابھی سے اس فتنۂ خوابیدہ کے جگانے کی کیا ضرورت تھی. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۵۹). یہ چاروں اصحاب ساقی کے شباب تک شاہد صاحب کے ساتھ رہے. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۶۳). **۳. (تصوف) سرعتِ سیر کو کہتے ہیں مقامات پر اور تصفیہ باطن کو بھی نیز شباب سے مراد حدِ بلوغ کو پہنچنا ہے** (مصباح التعرف ، ۱۵۰). [ع : (ش ب ب)].

ـــ اُٹھنا محاورہ.
جوانی کا آغاز ہونا.
نام ہے ستار تیرا شرم رکھنا حشر میں
تجھ کو ہے معلوم کیا کیا کچھ شباب اٹھ کر ہوا
(۱۹۳۵ ، عبان ، د ، ۲۰۳).

ـــ آوَر (ـــ فت و) صف.
جوانی لانے والا ، جوانی کی امنگ اور قوت پیدا کرنے والی (دوا).

وہ معجون شباب آور کا کام کر گیا ۔ (۱۹۸۳ ، کیمیا گر ، ۱۰۹) ۔ [شباب + ف : آور ، آوردن ـ لانا] ۔

ـــ پَر ہونا عاورہ۔
جوانی پر ہونا ، عروج پر ہونا. اب اقبال کا آفتاب زندگی پورے شباب پر تھا. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۸) ۔

تم بھی ہو ساتھ میرے قدرت بھی مہرباں ہے
ہر شے شباب پر ہے اور رات بھی جواں ہے

(۱۹۷۵ ، تلشائے ، ۱۰۰) ۔

ـــ پَھٹ پڑنا / پَھٹا پڑنا عاورہ۔
جوانی کا زوروں پر ہونا. شباب پھٹا پڑتا ہے اور بانکپن اور بھی غضب ڈھاتا ہے۔ (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۷) ۔

ـــ پھرنا عاورہ۔
جوانی دوبارہ آنا.

ہیں آپ یوسفِ کنعانِ شرع عالم میں
عروسِ دیں ہے زُلیخا پھرا ہے اس کا شباب

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۱ : ۱۷) ۔

ـــ ڈَھلنا عاورہ۔
جوانی کا زوال پذیر ہونا ، عمر سے اُترنا.

ڈھلتے ہی شباب عمر فانی
ہو جائیگی تلخ زندگانی

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۸۰) ۔

درد ہوں ، دیدۂ پُر آب ہوں میں
اپنا ڈھلتا ہوا شباب ہوں میں

(۱۹۸۱ ، باد سبک دست ، ۱۷۷) ۔

ـــ کی اُمنگ امث.
جوانی کا ولولہ ، جوانی کی ترنگ ، جوشِ جوانی.

یہ شباب کی اُمنگ اب کسے دکھاؤں میں
رُخ کا لال لال رنگ اب کسے دکھاؤں میں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۳) ۔

ـــِ گُریزاں کس صف(ـــ ضم گ ، ی مج) امذ.
تیزی سے گزرتی ہوئی جوانی ، ڈھلتی ہوئی جوانی . دولت کی فراوانی سے فشار میں مُبتلا اوباش بڈھے اور شبابِ گریزاں کو روکنے کے غم میں دبلے ہونے والے. (۱۹۶۳ ، انداز نظر ، ۳۵) ۔ [شباب + ف : گریزاں ، گریختن ـ بھاگنا کا حالیہ تاتمام] ۔

شَبّابَہ (فت ش ، شد ب ، فت ب) امذ.
بانسری ، نے. شبابہ کی یعنی نے ہے اور عود کہ اوس کو بربط بھی کہیں اوس میں بھی اختلاف ہے۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۱۵) ۔ صحیح بانسلی کی حرمت ہی ہے جس کو شبابہ کہتے ہیں۔ (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۲۶۰) ۔ [ع] ۔

شَبابِیات (فت ش ، کس ب) امث ، ج.
جوانی سے متعلق باتیں ، رومانی ادب. ہمارا آرٹ شبابیات کا شیدائی ہے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، مضامین پریم چند ، ۲۳۷) ۔ کیا غزل کے وجود میں آنے کے بعد قصیدہ کی تشبیب ترک کر دی گئی تھی یا اس میں شبابیات کا بیان مفقود ہو گیا تھا. (۱۹۷۳ ، تعصبات ، ۱۳۳) ۔ [شباب + ی ، لاحقۂ نسبت + ات ، لاحقۂ جمع بطور اسمیت] ۔

شَبا روز (فت ش ، و مج) م ف.
شب و روز ، رات دن. یہ حرف کئی خواص رکھتا ہے جیسے کبھی فاعل کے واسطے چنانچہ دانا و بینا وغیرہ اور کبھی عطف کے واسطے جیسے تگاپو اور شبا روز وغیرہ. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸۱) ۔ [شب + ا (حرف اتصال و عطف) + روز (ر ک)] ۔

شَباشَب (فت ش ، ش) م ف.
راتوں رات ، تمام رات ، رات بھر.

کیتے آب بخ سوں لبالب بھرے
کیتے غالیہ سوں شباشب بھرے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۲) ۔

شباشب اُترنے لگے لشکری
نہ جوش آب کا وہ نہ وَیسی تری

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۰) ۔ ایک آدمی عرفات میں اپنا بھرا ہوا کیسۂ زر مثلِ اعمال بھول گیا ... شباشب پلٹا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۲ : ۹) ۔ [شب + ا (حرف اتصال و عطف) + شب (ر ک)] ۔

شُباط (ضم ش) امذ.
رومی تقویم کے مطابق جاڑے کے آخری مہینے کا نام ، ماہ فروری کے مطابق. طالع سعید اس رسول مجید کا بیسویں شباط رومی یا اٹھائیسویں نیسان کی تھی. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۱۷) ۔ رومیوں کے مہینوں کے مطابق آپؐ کی ولادت بیس شباط (فروری) کو ہرمز بن انوشروان کی حکومت کے بارہویں سال ہوئی. (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب ، ۵۵۳) ۔ [ع] ۔

شُباعَہ (ضم ش ، فت ع) امذ.
وہ کھانا جو سیر ہونے کے بعد بچ رہے ؛ چاہ زمزم کا ایک نام . یہ نام رکھتے تھے زمزم کا شباعہ یعنی سیر کرنے والا . (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۲۵) ۔ [ع : (ش ب ع)] ۔

شِباک (کس ش) امذ ؛ ج.
جالی ؛ جالیاں.

قیامت تک شباک کو روضہ بن کر دیدۂ کونین
دکھا سکتے ہیں کب محویتِ دیدار تھوڑی سی

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۱۳۱) ۔ [ع : شبکہ + ا ، بطور اتباع (بحذف ہ)] ۔

شَبان (فت نیز ضم ش) امذ.
گلہ بان ، چرواہا ، راعی . ایک چوبدستی بہت موٹی کہ جسے لٹھ کہتے ہیں شبان کے ہاتھ میں تھی اسے تھوڑا چیرا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۵۰۲) ۔

لاٹھی شبان اُٹھائے اگر ذیب کے خلاف
ہے ظلم اس کو کہئے جو تہذیب کے خلاف
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۸۲).
وٹیکن کا تو ہے فتووں کی تجارت پہ مدار
کیا ہوئے وہ تری بھٹکی ہوئی بھیڑوں کے شبان
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۵۷). [ف].

شُبّان (ضم ش ، شد ب) امذ ؛ ج.
جوان لوگ.
ذکی و سیّدِ شبّان جنت الفردوس
تقی و سبطِ امینِ عرب امام حسن
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفہ ولا ، ۱۳۵). [شباب (رک) کی جمع].

شَبانگاہ / شَبانگَہ (فت ش ، مغ / فت گ ، مغ ، فت مج گ)
شام کا وقت ، رات کے وقت.
ہر رَسا (زماں) رکھتا ہے تو اے دلربا کچھ اور طور
آج کچھ ، کل کچھ ، شبانگہ کچھ ، صبا کچھ اور طور
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹۷) . اکثر راتیں برابر بھوکے سو رہتے تھے اور طعامِ شبانگاہ میسر نہ ہوتا تھا . (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۸).
آتشِ جاوید روزگارِ جوانی
اِن کو شبانگاہ و بامداد تپائے
(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۱۳). [شب + ان ، لاحقۂ نسبت + گاہ / گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

شَبانَہ (فت ش ، ن) صف.
رات سے متعلق ، رات کا.
وہ بادۂ شبانہ کی سرمستیاں کہاں
اٹھیے بس اب کہ لذتِ خوابِ سحر گئی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۳).
میں کہاں گریۂ شبانہ کہاں
سر کہاں سنگِ آستانہ کہاں
(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۳۸).
نقشِ حیات تیرا زمانہ مٹا چکا
رنگِ نشاطِ بزمِ شبانہ مٹا چکا
(۱۹۱۰ ، سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۱۸۷).
اے راحتِ شبانہ دامن نہ کھینچ میرا
دو گام کے سفر میں کیا شام کیا سویرا
(۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۹۹). ۲. (حیوانیات) **رات کو غذا کی تلاش میں باہر نکلنے والا (جانور).** مختلف حیوانات میں ان کا کردار ان ضروریات سے متاثر ہوتا نظر آتا ہے، جیسا کہ مختلف ریگستانی حیوانات کا شبانہ Nocturnal ہونا . (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۱۳). [شب + انہ ، لاحقۂ نسبت و صفت].

ـــــ روز (ـــــ و مج) ، (الف) امذ.
ایک دن اور رات ، چوبیس گھنٹے کا وقت . اگر کسی شخص کو ہاتھی کے کان کا میل کھلا دیں سات شبانہ روز اس کو نیند نہ آئے گی . (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۸۵). تین شبانہ روز روتے تڑپتے جاگتے کٹے . (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۳۰) . (ب) م ف. **شب و روز ، رات دن ، ہر وقت ، لگاتار.** ملاحوں کو دم لینے کی فرصت نہ دی ، شبانہ روز چلے ہی جاتے تھے . (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۳۱). کسی محتاج پر یہ لازم نہ تھا کہ وہ شبانہ روز محتاج خانہ میں قیام کرے . (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۳۸). قریباً تین سال کی شبانہ روز محنت اور دس سال کے مسلسل مطالعے کا نتیجہ ہے . (۱۹۸۳ ، اُردو ادب کی تحریکیں ، ۳۸) . [شبانہ + روز (رک)].

شَبانی (فت ش) امث.
بھیڑ بکریاں چرانے کا کام ، گلہ بانی.
نہ تجھ شیر کی کرنے بانہِ شبانی
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۵). مدبر عدل نے اس کے گرگ کو شبانی سکھلائی اور دزد کو پاسبانی. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۲۵۰) ہم بعضی قوموں کو بیشتر شبانی میں مصروف پاتے ہیں اور بعض کو طرف زراعت کی مصروف. (۱۸۳۵ ، مزید الاموال ، ۷).
یہی ہے سِرِّ کلیمی ہر اک زمانے میں
ہوائے دشت و شعیب و شبانیٔ شب و روز!
(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۴۷).
چپ ہیں نوا فروشِ چمن مرغزارو بن میں
ہے ریوڑوں کا پیچھے نے نغمۂ شبانی
(۱۹۶۲ ، گلِ نغمہ ، خالد ، ۱۶۳). [شبان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شَباہات (فت ش) امث ؛ ج.
شباہتیں ، متشابہات ، مماثلتیں. ہم کو فقط اُن شباہات یا اختلافات کو شمار میں لانا چاہیے ، جن کی بابت اُس خاصیت سے تعلق رکھنے کا شبہہ ہو. (۱۸۸۲ ، منطق استقرائی ، ۱۲۰). [شباہت (رک) کی جمع].

شَباہَت (فت ش ، ہ) امث.
۱. **شکل و صورت کی مماثلت ، مشابہت.**
ہِن یوں ہے او حضرت خدا
مانند شباہت نا دھرے
(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۶).
تیرے عارض کی شباہت نے یہ دن دکھلایا
ورنہ خورشید بھی ایک ستارہ ہوتا
(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۲۸). کیا مجھ میں اس کی کچھ شباہت ہے. (۱۹۳۳ ، افسانچے ، ۵۲). ۲. **صورت ، شکل ، روپ.**
شباہت اندھارے میں ناقام کر
ہوا وانلا اون تو خوش کام کر
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۸۶).
آنے سے خط کے اور ہی کچھ رنگ ہو گیا
وہ شکل اوس کی اور وہ شباہت کہاں رہی
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۲۷). لیکن اتنا ضرور ہے کہ اس کی عام شکل شباہت میرے لڑکے سے ملتی جلتی ہے . (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۱۳۸).

بیداریوں کا خواب حقیقت دکھائی دے
ہر شکل میں اسی کی شباہت دکھائی دے
(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۱۳۳). ۳. مثل ، عکس.
نہ لکھ سکے تیری صورت کی شباہت
عطارد قلم لے اگر ہونے چتارا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۸۵). ۴. شبہہ ، شک (شاذ).
انھوں سے جس نے جو مانگی ہے حاجت
تو بر آئی وہ حاجت بے شباہت
(۱۸۰۰ ، زین المجالس ، ۲۳۸). [ع : (ش ب ہ)].

ـــ دینا ف م.
مماثل قرار دینا ، تشبیہ دینا.
اے سحر کیوں کر شباہت دوں میں چشمِ یار کو
یہ شرارت اور شوخی چشمِ آہو میں نہیں
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی)، بیاض سحر ، ۲۳۱).

ـــ ملنا ف م.
صورت میں مشابہت ہونا ، شکل و صورت میں ملتا جلتا ہونا.
ہوں مضامین جدا حُسن طبیعت مل جائے
کھینچ دے ایسا مُرقع کہ شباہت مل جائے
(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۵ : ۷).

شَبَاہَنگ (فت ش ، ہ ، غنہ) امذ ؛ امث.
خوش آواز پرندہ، بُلبل.
جُز لئے گردوں نے دانہ ہائے گوا کب
مرغِ شباہنگ کے لبوں پر ہیں نالے
(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۰۰). [شب + آہنگ (رک)].

شَبَّپَر/شَبْ پَرَہ (فت ش ، سک ب ، فت پ ، ر) امذ.
چمگادڑ ، خفاش ، شپرہ. اگر شپر آفتاب سے آنکھ چرائے گا تو شاید اور کسی کو بھی آفتاب نظر نہ آئے گا. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۱۸). [شب (رک) + ف : پر ، پریدن - اُڑنا].

شِبِت (کس ش ، ب) امث.
سونے کا ساگ ، سویا. اور اقسام ساگ مثل حلبہ اور شبت کے یعنی میتھی اور سویہ اور پالک اور پودینہ ... ہندوستان میں پیدا ہوتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۴۳). شبت۔ ایک گھاس مشہور ہے تخم اس کا ظلمت چشم کو پیدا کرتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۷). [ع : شِبِتّ].

شَبَح (فت ش ، ب نیز سک ب) امذ.
وجود ، روح ، ہیولا ، مدہم نقش.
میں ہوں صحرا کے بگولوں کی طرح سرگرداں
تو مجسم شبح و طیف و خیال و رویا
(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۶۹). [ع : (ش ب ح)].

شَبْخی (فت ش ، سک ب) صف.
دودھ دوہنے کی آواز جیسا. تنفسی صرصرہ یا پُرشور یا دشوار تنفس اور دمہ کے شبخی حملے (تیموسی دمہ Thymic Asthma پیدا کر سکتی ہے). (۱۹۳۳ ، اعشائیات (ترجمہ) ، ۳۳۰). [ف : شبخ - دودھ دوہنے کی آواز + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَبْد (فت ش ، سک نیز فت ب) امذ.
۱. **لفظ ، بول ، الفاظ.**
بُوجھا کتھا بکھانی کیا کیا شبد نکالا
کُچھ بن سکا نہ آیا جب جان لینے والا
(۱۸۳۰ ، نظیر اکبر آبادی ، ک ، ۱ ، ۲ : ۱۸۷). شبد (لفظ) کے ساتھ ارتھ (معنی) رہتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۶). خبردار ان کے سامنے ایک شبد بھی نہ بولنا. (۱۹۰۱ ، پتنی پرتاپ ، ۴۳). منہ اچھا نہ ہو تو شبد تو اچھے نکالنے چاہئیں. (۱۹۸۳ ، اجلے پھول ، ۱۰۶). ۲. **کسی سادھو ، مہاتما یا بزرگ کا تصنیف کردہ شعر یا گیت ، دوہا ، بھجن.** گورو صاحب نے جواباً یہ شبد مصنفہ گورو ارجن صاحب کا سنایا. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۱۴۸). کبیر کے شبد اور دوہے بپتا میں غم گسار اور ہمدرد ، شانتی میں دوست ، سوبنچ میں رہبر اور سچ کی جستجو میں چراغِ ہدایت ہیں. (۱۹۲۳ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۷۱). ۳. **آواز ، صوت.**
کُوکتی کوئل تھی تو شبد سُریلا تیرا
(۱۹۲۷ ، سُریلے بول ، ۶۶). پانچویں کیفیت شبد (آواز) ہے جو آکاش کا عرض ہے اگر آکاش نہوتا تو آواز بھی نہ ہوتی. (۱۹۶۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۴۶۶). [س : शब्द].

ـــ خوان (ـــ و معد) صف.
بزرگوں کے اقوال پڑھنے والا ، بھجن گانے والا. یہ ہر دو شبد خوان ہیں اور دو روپیہ ماہواری مع نان و پارچہ آمدنی دربار سے ماہ بماہ ملتا ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۸۳۵). [شبد + ف : خوان ، خواندن - پڑھنا].

ـــ شاسْتَر (ـــ سک س ، فت ت) امذ.
لسانیات ، قواعد زبان ، علم صرف و نحو (فیروزاللغات ؛ پلیٹس). [شبد + شاستر (رک)].

ـــ کوش (ـــ و مج) امذ.
فرہنگ ، ڈکشنری ، لغت (پلیٹس). [شبد + کوش - خزانہ وغیرہ].

شِبْدِع (کس ش ، سک ب ، کس نیز فت د) امذ.
بچھو ، کژدم. شبدع ، بچھو کو کہتے ہیں جمع اس کی شبادع ہے. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۶۰). [ع].

شَبْدِیز (فت ش ، سک ب ، ی مج) امذ.
۱. **مشکی گھوڑا ، گھوڑا.**
وو آفتاب آج مرے قتل پر سراج
شبدیز پر سوار ہوا ، کیا بجا ہوا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۲).
پیاسے نہ اب اشتر ہیں نہ شبدیز ہیں مولا
دو چار بکھالیں ابھی لبریز ہیں مولا
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۱).

ہو کیا بیاں کہ کیا تھا وہ شبدیز وقتِ جنگ
چیتا کسی جگہ کہیں ضیغم کہیں پلنگ
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۶۳).
سپر و جوشن و تیغ و مغفر
ڈھال گینڈے کی ہو شبدیز نگاریں پیکر
(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۲۰۸). ۲. **خسرو پرویز کے گھوڑے کا نام.**
شبدیز سوار ہو پاشان خسروی
شیریں نے بے ستوں کی طرف دی زمام چھوڑ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۲). رخش رستم شبدیز خسرو گرد تھا. (۱۸۹۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۰). خسرو پرویز ... اس بادشاہ کے گھوڑے کا نام شبدیز تھا جو ایک اعلیٰ درجہ کا مشکی گھوڑا تھا. (۱۹۲۸ ، سلیم ، افادات سلیم ، ۱۳۷). [شب + دیز ــ رنگ].

شِبْر (کس ش ، سک ب) امذ.
کھلے ہاتھ کے انگوٹھے کی نوک سے چھنگلی کی نوک تک کا فاصلہ ، بالشت ، وجب.
مری بات رکھ یاد اے نیک خو
لحد اس میں دو ذرع یک شبر ہو
(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۲۱۷). اس کا نام اسلحہ ساز ، مقام صنعت یا بالشتوں (شبر) میں توپ کی لمبائی سے اخذ کیا جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۸۳). [ع].

شَبَّر (فت ش ، شد ب بفت) امذ.
حضرت امام حسن کا لقب.
شبر و شبیر نبیؐ کے عزیز
جن سے کیا اہل حسد نے ستیز
(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۲۰۰).
پہلو میں جو تھی فاطمہ کے تربتِ شبّر
اس قبر سے لپٹے بہ محبت شہِ صفدر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۵).
ان کے دُلارے ان کے پیارے
زہرا کے جائے شبیر و شبر
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۲۲). [ع : شبّر ؛ سریانی : شبّر ــ خوش شکل].

شُبْرات (فت نیز ضم ش ، سک ب) امث.
شعبان کی پندرھویں شب ، شب برات (رک).
شبرات رات آئی یاراں کوں خوشی مناتی
پھولکن کنچن بنا کر سب رین جگمگاتی
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۶۹).
بغیر از خرمی کے کچھ نہ تھی بات
ہر ایک دن عید تھی ہر رات شبرات
(۱۷۹۴ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۸۶).
پڑا ہے قحط بشر مر رہے ہیں فاقوں سے
خوشی ہو کیا ہمیں شبرات کے پڑاقوں سے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۸۵). شبرات کے بعض حلوے نرم ہوتے ہیں ، بعض لزج ، بعض بھربھرے. (۱۹۶۱ ، اُردو زبان اور اسالیب ، ۲۲۶). [شب برات (رک) کا مخفف].

شُبْراتی (فت نیز ضم ش ، سک ب) امث.
شب برات کے متعلق ، شب برات کا تحفہ یا انعام. شب برات کے تہوار پر تو ماں نے شبراتی میں بیس سیر سوجی ، بیس سیر شکر اور پانچ سیر میوہ اور سو روپیہ آتشبازی کے لئے بھیج دیے تھے ، مگر عید کا تہوار بڑا تہوار تھا. (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۱۱۶). [شبرات + ی ، لاحقۂ نسبت].

شِبْرَق (کس ش ، سک ب ، فت ر) امث.
یہ ایک روئیدگی ہے جو دریا کی تہ میں پیدا ہوتی ہے ، اس کا پتا گول مائل بزردی اور تلخ سزہ ہوتا ہے. اس روئیدگی کو دریا کی موج کناروں پر ڈال دیتی ہے اور اسے اونٹ کھاتے ہیں. بعض کہتے ہیں کہ یہ ایک خاردار گھاس ہے (خزائن الادویہ ، ۵ : ۹۸). [ع].

شُبْرُم/شِبْرِم (ضم ش ، سک ب ، ضم ر / کس ش ، سک ب ، کس ر) امث.
ایک روئیدگی ہے گرہ دار ، ہاتھ بھر تک لمبی ہوتی ہے اور نے کی طرح اسکا درخت ہوتا ہے ، پہاڑوں اور کھیتوں میں جمتی ہے ، رونگٹے اُسپر ہوتے ہیں ، اُسمیں سے دودھ نکلتا ہے ، پتے طبرخوں کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور دانے مسور کی طرح ہوتے ہیں اور منتہی الارب میں چنے کی طرح بتاتے ہیں ، رنگ سپیدی و زردی مائل ہوتا ہے پھول کا رنگ نیلا ہوتا ہے ، جڑ اُسکی موٹی اور پُرشیر ہوتی ہے ، اس کو گائے کھاتی ہے تو مر جاتی ہے بکری نہیں مرتی (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۹). [ع].

شِبْرَہ (کس ش ، سک ب ، فت ر) امذ.
عطیہ. جگر سے غذا مقرر کی اور گوشت شیلان یعنی عشا کے لئے رکھ دیا کہ معاودت کے بعد اپنے خواص کے ساتھ تناول کرے حالانکہ مالک دوزخ نے اُسکے اور اس کے لشکریوں کے لئے شبرۂ زقوم سے ماحضر ترتیب دیا تھا. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۳۱۲). [ع].

شَبْری (فت ش ، سک ب) امث.
ایک قسم کا محمل جو حجاز میں رائج ہے. اونٹوں پر برات آتی ہے ... نہ کسی اونٹ پر شغدف ہے ، نہ شبری ، نہ کجاوہ ہے ، نہ محمل. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۸۵). [ف].

شَبِسْتان (فت ش ، کس ب ، سک س) امذ.
شب باشی کی جگہ ، رات بسر کرنے کا پرتکلف آراستہ ٹھکانا ، خوابگاہ ، خلوت خانہ ، حرم سرا.
ولے فائدہ کیا ازیں درد و داغ
رہیا نیں شبستاں میں میرے چراغ
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴۰۱). تو شمع کس شبستان کی اور مشتری کس آسمان کی ہے. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۵۰).
شبستاں میں ہوا پھر جلوہ افروز
چلا جام شراب فرحت اندوز
(۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۸۱). جو دوشیزہ لڑکی بیاہی

جانے پہلے اس کے شبستانِ عیش میں آئے ۔ (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۲۰۶)۔

دیوارِ یار ہو کہ شبستانِ شہریار
دو پل کو بھی کسی کے نہ سائے میں تھم یہاں

(۱۹۸۷ ، حرف سرِدار ، ۴۳)۔ **۲. گھر ، مکان ، قیام گاہ ، مسکن.**

آ کے آنکھوں کا شبستاں سرا روشن کر دے
وہ دن آتا ہے کب اے نورِ بصر دیکھیں تو

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۸)۔ بغیر ان کے شبستانِ خلافت سُونا سمجھا جاتا تھا. (۱۸۷۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۲۰)۔

یہ محلات و شبستانِ بہاراں ہر سو
موج در موج رواں سیلِ نگاراں ہر سو

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۸۲)۔ **۳. مسجد کی وہ جگہ جہاں رات کو عبادت کرتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات)۔ [شب (رک) + ستان ، لاحقۂ ظرفیت]۔

شبستانی (فت ش ، کسر ب ، سک س) صف.
شبستان سے متعلق ، حرم سرا کا. شبستانی کاروان کے واسطے ایک خاص مہر بنُدا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۳۹)۔ [شبستان + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

شبَق (فت ش ، ب) امث.
جنسی خواہش ، خواہشِ جماع ، حد سے زیادہ جنسی خواہش ، خواہش جو شہوت کی طرح تُند و تیز ہو.

ژند و اوستا کے ورق کھول کے سب گبرو مجوس
ذکرِ زرتشت ثنا کرتے ہیں بافرطِ شبق

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲۰)۔ حیوانات کو صرف یہ باتیں سکھائی گئی ہیں ... پیاس کے وقت پانی پینا شبق کی حالت میں اپنی مادہ کے ساتھ نزدیک کرنی وغیرہ. (۱۸۷۵ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۲)۔

سنگِ شرارت سے چور شیشۂ عصمت
آتش سوزندہ چہرہ فرطِ شبق سے

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۱۰۹)۔ [ع]۔

ـــُـ الرِّجُل (ـــضم ق ، غم ا ، ل ، شد ر بفت ، ضم ج) امث.
مردوں کی شدید شہوانی خواہش مردوں کی نامردی اور اس کی ضد شبق الرجل بعض اوقات ہارمونی افراز کے زیریں اور بالائی درجوں کے ساتھ علی الترتیب ہم شاق ہوتی ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۱۳۱)۔ [شبق + رک : ال (۱) + رجل (رک)]۔

ـــُـ النِّسا (ـــضم ق ، غم ا ، ل ، شد ن بکس) امث.
عورتوں کی شدید شہوانی خواہش. اسی طرح عورتوں میں معیار سے بڑھ کر قوی جنسی خواہش (شبق النسا) ہمیشہ ہارمونوں کے بہت زیادہ افراز کا نتیجہ نہیں ہوتی. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۱۳۱)۔ [شبق + رک : ال (رک) + نسا (رک)]۔

شبَقی (فت ش ، ب) صف.
شبق (رک) سے متعلق ، شبق کا ، شدید شہوانی. مادہ پستانیوں میں ایک شبقی (**Estrus**) دور بھی ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۱۳۰)۔ [شبق + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

شبَک (فت ش ، ب) امذ ، ج.
ہر وہ چیز جس میں کثرت سے شگاف ، سوراخ یا چھید ہوں ، جیسے جال ، جالی دار کھڑکی یا کپڑا وغیرہ ؛ (مجازاً) متعدد سوراخ.

ڈھیلے پیچ اس کے لے گردن کا بڑھاپا بہ حسن
جلوہ گر شمع ہو جیسے تہِ دامانِ شبک

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲۷۰)۔ [شبکہ (رک) کی جمع]۔

شبَکّا (فت ش ، ب ، شد ک) امذ.
جالی دار روشن دان ، جالی ، بڑا جال ، بڑے سوراخوں کا جال.

نہ دیکھی ایک جھلک بھی آپ کے تن بیچ الدعوں تیں
اگرچہ ہر بنِ مو سے بدن سارا شبکّا ہے

(۱۷۵۱ ، نکات الشعرا (اسد یار خان) ، ۱۳۰)۔ ہوا آنے اور اپنے نہ گھبرانے کے خیال سے سیکڑوں روزن ہزاروں شبکے بنانے بھیل بھیل کر رہنا شروع کردیا. (۱۸۸۰ ، ربط ضبط ، ۲ : ۵۷)۔ اگر گھر کی بند کوٹھریوں میں روشن دان اور چھتوں میں شبکے نہ رکھو گے ... تو تمہاری آنکھیں دکھیں گی. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱۰۰ : ۶)۔ [شبک (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر]۔

شبَکات (فت ش ، فت نیز سک ب) امذ ، ج.
سوراخ ، جالیاں ، جال. وہ حقیقی مرجان ہیں ... ایک مشترک جسم بناتے ہیں جس میں مفردہ خانے یا شبکات گُتھے ہوئے ہیں. (۱۹۱۶ ، طبقات الارض ، ۹۶)۔ [شبکَہ (رک) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

شبَکَہ (فت ش ، فت نیز سک ب ، فت ک) امذ.
۱. (أ) لوہے یا جست وغیرہ کے تاروں کا جال ، شکاری کا جال

شص و شبکہ سے بیگانہ ، ناآشنائے شنا ہیں
پہلوؤں میں دلِ پاک و بے مدّعا ہیں

(۱۹۶۲ ، گلِ نغمہ ، خالد ، ۱۵۰)۔ **(أأ) کبوتروں کے پکڑنے کا جال جو لکڑی میں بندھا ہوا اور بشکل مثلث ہوتا ہے ، چھپکا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ **۲. جالی جس میں باریک باریک سوراخ ہوں ، سوراخ دار جالی.**

حلقوں میں ستاروں کی طرح جلوہ گری ہے
اس کا شبکہ جو ہے وہ اِک چشمِ پری ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۳۹)۔ وہی گل بوٹے ہوں ، وہی شبکہ ہوں ، ویسی ہی چوکھٹ. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۴۶)۔ **۳. خانے دار نقش جس میں اعداد وغیرہ لکھے جائیں.** اعداد مطلوب و متعلقات کو شبکہ میں ضرب کیا اور حاصل ضرب اعداد اصلی طرفین بقاعدہ اسرار قطبیہ لفظوں کے حروف بنائے. (۱۹۵۱ ، مفتاح الجفر ، ۴۲)۔ **۴. (جدید) خلیہ.** مادۂ حیاتی کے ننھے ننھے ذرات جنھیں اصطلاح میں خلایا یا شبکات جمع خلیہ یا شبکہ یعنی سیل کہتے ہیں. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۹۱)۔ [ع : شبَکَہ]۔

ـــ(شبکے) دار (ـــفت ش ، سک ب) صف.
(دیوار یا سائبان وغیرہ) جس میں سوراخدار جالیاں بنی یا لگی ہوں ، سوراخدار جالیوں والا. شبکے دار سائبان میں تمام گھر چار پہر چھنی ہوئی دھوپ کھاتا تھا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۹۲)۔

ایک دروازہ یاقوت نگار اور ایک طرف کی دیوار شبکہ دار ، کیسی جالیاں کاٹی ہیں جنکی خوبی سے حلقہائے چشم محبوب شرمندہ. (١٨٩٠ ، بوستان خیال ، ٦ : ٣٤٨). لکڑی کرسیاں ، شبکے دار کشتیاں ... ٹوٹے گملے سب کچھ خریدنے پر مستعد ہو گئے. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ١٣). [شبکہ/شبکے (شبکہ کی جمع یا مغیرہ حالت) + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

شَبَکی (فت ش ، فت نیز سک ب) (الف) صف.
آنکھ کے پردۂ شبکیہ (رک) سے متعلق ، شبکیہ کا. ہر پیالے کا کہف شبکی (Retinal) خلیوں سے پُر ہوتا ہے، ان خلیوں کے بیرونی سرے عصبی ریشوں سے مسلسل ملے ہوتے ہیں. (١٩٢٩ ، تشریح ، ٢٥). (ب) امث. **شبکہ (رک) کی تصغیر** (پلیٹس). [شبکہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت نیز تصغیر].

ـــــ اِختِلاف (ـــــ کس ا ، سک خ ، کس ت) امذ.
دونوں آنکھوں کے پردۂ شبکیہ پر منعکس تصویروں کا مختلف ہونا. دو شبکی تمثالوں کے درمیان جو اختلاف ہوتا ہے وہ شبکی اختلاف کہلاتا ہے. (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں ، ٣٣٠). [شبکی + اختلاف (رک)].

ـــــ تِمثال (ـــــ کس ت ، سک م) امث.
آنکھ کے پردۂ شبکیہ پر منعکس ہونے والی تصویر. دوسری مرتبہ جب شمع کا ادراک ہو گا تو یہ ایتلاف کے ذریعہ سے اس ریحان کو دبا دیگا اور ہاتھ کے کھینچنے کو پیدا کریگا ، جس سے شبکی تمثال کے ساتھ ابتدائی حرکی شریک الر ملجاتا ہے. (١٩٣٤ ، اصول نفسیات ، ٩١). [شبکی + تمثال (رک)].

شَبکِیاں (فت ش ، سک ب ، کس ک) امث ؛ ج.
جالیاں (عمارت میں) ، جھلملیاں (پلیٹس). [شبکی + اں ، لاحقۂ جمع].

شَبَکِیائی (فت ش ، ب ، نیز سک ب ، کس ک) صف.
شبکیہ (رک) سے متعلق یا منسوب ، آنکھ کے پردۂ شبکیہ کا. واقعتاً ، شبکیائی تمثال کی خطی جسامت میں تغیر فاصلے میں تغیر کے بالکل متناسب ہوتا ہے. (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں ، ٢٦٣). [شبکیہ (رک) + ائی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

شَبَکِیچَہ (فت ش ، ب ، نیز سک ب ، ی مع ، فت چ) امث.
بصری خلیہ. یہ خلیے جو تعداد میں چار سے آٹھ تک ہوتے ہیں مل کر شبکیچہ (Retinula) بناتے ہیں. (١٩٦٩ ، تشریح ، ٢٧). [شبکیہ (رک) + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

شَبَکِیَّہ (فت ش ،ب ، کس ک ، شد ی بفت) امذ.
آنکھ کا جالدار پردہ جو عصبہ بصریہ کا پھیلاؤ ہوتا ہے اور سب چیزوں کا عکس اسی پردے پر منعکس ہوتا ہے ، (انگ Retina) طبقہ شبکیہ طبقہ مشیمیہ سے غذا لیتا ہے. (١٨٣٥ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ٩٤). رٹنا Retina یعنی آنکھ کے پردۂ شبکیہ کی حس جاتی رہے اور روشنی کا اثر اس پر نہ ہو تو انگریزی میں اس کو ایموروسس Amaurosis ... کہتے ہیں. (١٨٨٢ ، کلیات علم طب ، ١ : ٣٩). ہماری آنکھ کے مختلف حصے ، قانون روشنی کے بالکل مطابق ہیں ، جس کی شعاعوں سے شبکیہ پر تصویر صاف اتر آتی ہے. (١٩٣٤ ، فلسفہ نتائجیت ، ٥٩). اس روشنی کے عمل سے آنکھ کے شبکیے یعنی (Retina) پر کچھ برقی تبدیلیاں (Electric Changes)وجود میں آتی ہیں. (١٩٧١ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ١٨٨). [شبکی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث و اسمیت].

شِبْل (کس ش ، سک ب) امذ.
شیر کا بچہ جو شکار کرنے کے قابل ہو. پس وجہ تسمیہ حضرت شبلی کی یہ ہے کہ شبل بچۂ شیر کو کہتے ہیں. (١٨٨٣ ، تذکرۂ غوثیہ ، ٣٦٢). شبل ، شیر کا بچہ جب شکار کرنے لگے. (١٩٠٦ ، حیواۃ الحیوان ، ٦٠).

لی تھیں جو انگڑائیاں اس شبل ابن اللیث نے
اب وہ تمہید کتاب نفس ایماں ہو گئیں

(١٩٣٥ ، عزیز ، صحیفۂ ولا ، ٢٠٤). [ع].

شَبَّن (فت ش ، سک ب) امذ.
گدبدا اور خوب صورت لڑکا.

وہ دونوں شبن جو ہیں تیرے پالے
خداوندا وہ ہیں تیرے حوالے

(؟ ، معراج المضامین (مہذب اللغات)). [ع].

شَبَّنا (فت ش ، سک ب) امذ.
خواب ، سپنا. ایک روز متقی برہمن نے شبنا دیکھا کہ ٹھا کر جی کہتے ہیں کہ یا تو اپنے بھائی کو اس فعل سے روک ورنہ ہم تیری گردن توڑ دیں گے. (١٨٨٣ ، تذکرۂ غوثیہ ، ٢٢٣). [سپنا (رک) کا بگاڑ].

شَبْنَم (فت ش ، سک ب ، فت ن) امث.
رات کی نمی ، وہ رطوبت جو پانی یا پانی کی چھوٹی چھوٹی بوندوں کی شکل میں رات کو ہوا میں سے زمین پر نمودار ہوتی ہے ، اوس. انکھیاں مین تے انجوں کا بند پڑتا پھول تے جانو شبنم جھڑتا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٠٦).

مسند گل منزل شبنم ہوئی
دیکھ رتبہ دیدۂ بیدار کا

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٨).

جھڑکے ہے شبنم ، آئنۂ برگ گل پہ آب
اے عندلیب ، وقت وداع بہار ہے

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢١٤).

شبنم کے گہر پہے ہیں تجھ پر گُہر نچھاور
کھلتا نہیں معمہ تو کیا ہے اے گُلِ تر!

(١٩٢٠ ، مطلع انوار ، ١٢٨).

یہاں نہ کوئی درخت ہو گا
نہ پھول پتے ، نہ گھاس شبنم

(١٩٨١ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ١٠٠). ٢. **ایک وضع کا سفید اور نہایت مہین کپڑا ، ایک باریک ململ.**

کبھی چادر اک اس پہ شبنم کی صاف
کہ ہو چاندنی جس صفا کی غلاف

(۱۷۸۳ ، مثنوی سحرالبیان ، ۳۹). ہندوستانی اور ولایتی کپڑے کہ اصل اُنکی روئی سے ہے سادہ اور نقش دار جیسے شبنم اور ململ۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۹). سرخ کامدانی کاشبنم کا بغیر چُنا دوپٹہ۔ (۱۹۶۳ ، نورمشرق ، ۵۳). ۳ (تصوف) **شبنم فیض حق کو کہتے ہیں جس سے تصفیہ ظاہری اور باطنی ہوتا ہے اور شگفتگی قلب حاصل ہوتی ہے** (مصباح التعرف ، ۱۵۰). [شب (رک) + نم (رک)].

ـــ افشاں (ـــ فت ا ، سک ف) صف.
شبنم چھڑکنے والا.

گریہ ساماں میں ، کہ میرے دل میں ہے طوفانِ اشک
شبنم افشاں تو ، کہ بزمِ گُل میں ہو چرچا ترا

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۰۳). [شبنم + ف : افشاں ، افشاندن ـ چھڑکنا ، برسانا ، بکھیرنا].

ـــ افشانی (ـــ فت ا ، سک ف) امث.
شبنم چھڑکنا.

اُدھر بُلبلوں کی غزل خوانیاں
اِدھر پھول کی شبنم افشانیاں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۲).

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۶۶). [شبنم افشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ آسا صف.
اوس کی مانند ؛ (مجازاً) بہت کم ، نہایت قلیل ، تھوڑا سا.

فیضِ ساقی شبنم آسا ، ظرفِ دل دریا طلب
تشنۂ دائم ہوں ، آتش زیرپا رکھتا ہوں میں

(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۱۳۰). [شبنم + آسا (حرف تشبیہ)].

ـــ برسنا / پڑنا ف ل.
شبنم گرنا ، اوس ٹپکنا.

یوں عرق خطِ سیہ میں ہے رُخِ دلدار پر
رات کو پڑتی ہے شبنم جس طرح گُلزار پر

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۳). عزیز خاں (غا ک پر) محو خواب تھا اس کے چہرے پر شبنم سحر برس رہی تھی ، وہ چودھویں کے چاند کی طرح دمک رہا تھا. (۱۹۸۱ ، رزمیہ داستانیں ، ۴۰۹).

ـــ سیر (ـــ ی مج) صف.
(جغرافیہ طبیعی) **ہوا کی وہ حالت جب اس کا مزاج سرد ہوتا ہے اور وہ بخارات اٹھانے کی زیادہ متحمل نہیں ہوتی ، اس لیے اپنی سردی سے ان میں کثافت پیدا کردیتی ہے اتنی سرد ہوا جس میں مزید آبخرات سما نہ سکیں.** جب ہوا کی یہ حالت ہوتی کہ بخارات اس میں نہیں سما سکتے تو ہم اس کو سیر یا شبنم سیر کہا کرتے ہیں۔ (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبیعی ، ۱ : ۳۳) . [شبنم + ف : سیر (رک)].

ـــ کا رونا محاورہ.
(کنایۃً) شبنم گرنا.

چمن میں رونق ہے شبنم تو پھول ہنستے ہیں
تجھے تو یہ بھی مری چشمِ تر نہیں آتا

(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۹).

ـــ گرنا محاورہ.
اوس ٹپکنا.

شبنم جو گرتی ہے تو اوٹھاتا ہے آفتاب
پُرساں نہیں وہ عاشقِ گریاں کے حال کا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۱).

ـــ نمط (ـــ فت ن ، م) م ف.
شبنم کی مانند ، شبنم کی طرح. دیکھا کہ چشمِ نرگسی میں اشک شبنم نمط بھرے ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۶۲). [شبنم + نمط (رک)].

شَبْنَمِسْتاں (فت ش ، سک ب ، فت ن ، کس م ، سک س) امذ.
۱. **وہ جگہ جہاں بہت اوس پڑی ہو.**

کیا آئینہ خانے کا وہ نقشا ، تیرے جلوے نے
کرے جو پرتوِ خُورشید ، عالم شبنمستاں کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۶).

یہ افشاں کس نے چھڑکی ہے طلسمی شبنمستاں میں
کہ ہر خوشہ جواہر کی دکاں معلوم ہوتا ہے

(۱۹۳۶ ، سنبل و سلاسل ، ۱۳۴).

جگمگ جگمگ کئے آئینے شبنمستاں کے
طلوعِ مہر تھا یا مشقِ سنگباری تھی

(۱۹۸۱ ، ناتمام ، ۱۵۸). ۲. (کنایۃً) **آنسوؤں سے ترہتر جگہ.**

ابھی مجھ دل جلے کو ہم صفیرو ، اور رونے دو
کہ میں سارے چمن کو شبنمستاں کر کے چھوڑوں گا

(۱۹۰۳ ، باقیات اقبال ، ۳۲۶). [شبنم + ستاں ، لاحقۂ ظرفیت].

شَبْنَمی (فت ش ، سک ب ، فت ن). (الف) صف.
شبنم کی طرف منسوب ، شبنم جیسا نرم اور سفید ، شبنم کا ؛ شبنم آلود.

وہ اک جُلوسِ نکلا ، گردوں وہ مُسکرایا
وہ شبنمی اُفق پر رنگیں غبار چھایا

(۱۹۳۶ ، سنبل و سلاسل ، ۱۵).

کبھی کبھی ترے لہجے کی شبنمی ٹھنڈک
سماعتوں کے دریچوں پہ خواب خواب اترے

(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۱۹۸). (ب) امث. ۱. **وہ کپڑا جو اوس سے بچنے کے لیے مسہری یا پلنگ پر تان دیا جاتا ہے.**

اپنی شبِ وصال کا اللہ رے اہتمام
شبنم کی شبنمی تھی فلک شامیانہ تھا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۹۸). مسہری پر شبنمی لگائی جاتی. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۹۱). ۲. **مسہری** (نوراللغات). ۳. رک : **شبنم (کپڑا).** بیگم صاحب منُہ پر شبنمی کا دوپٹہ ڈالے سبات نحری میں مبتلا ہیں۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۳ : ۵). [شبنم + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ رُطُوبات (ـــــ ضم ر ، و مع) امذ ؛ ج.
(طب) وہ رطوبات جو عروق شعریہ سے خارج ہو کر اعضا پر شبنم کی طرح پڑی رہتی ہیں. یہ (۱) مرض ایسے مریضوں میں پیدا ہوتا ہے جن کو ایک عرصہ تک صفراوی دست آتے رہتے ہوں اور ان کے ساتھ اعضاء کی شبنمی رطوبات اور اعضاء کی شکل کو قبول کرنے والی رطوبات بھی خارج ہو گئی ہوں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۸) [شبنمی + رطوبات (رک)].

شَبْنَمیں (فت ش ، سک ب ، فت ن) صف.
عرق آلود ، شبنم کی طرح نرم اور سفید. حیران آنکھوں ، شبنمیں رُخساروں اور اُداس مُسکراہٹ والی اس لڑکی کو اعتراف ہے کہ یہ کہانی نئی نہیں ہے. (۱۹۷۶ ، خوشبو (دیباچہ) ، ۱۸). [شبنم + یں ، لاحقۂ صفت].

شَبّو (فت ش ، شد ب ، و مع) امذ.
ایک سفید پھول ، جو رات کو خوشبو دیتا ہے ، نیز اس کا درخت.

گُل بدن تجھ زلفِ مشکیں کا خیال
دل کوں سیر نکہتِ شبّو ہوا

(۱۷۵۳ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۲۰).

فقط دیوانہ میرا دل نہیں زلفِ پری رو کا
گریباں چاک ہے جو پھول ہے گلشن میں شبّو کا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۵).

وہ پھول معطر جو کریں مغز دل و جاں
شبو و گُلِ نارون و سوسن و ریحان

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۹۹). [شب + بُو (رک)].

ـــــ خانیاں (ـــــ کس ن) امث.
(پارچہ باقی) جامہ وار ، مشجّر کی قسم کا اونی پھولدار کپڑا (اِ پ و ، ۲ : ۷۸). [شبّو خان (عَلَم) سے منسوب].

شَبّوط (فت ش ، شد بضم نیز بلا شد) امث.
شاذ مچھلی کی ایک قسم جس کا گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے. شبوط ، یہ مچھلی ایک گز سے کچھ طویل ہے اور بالشت بھر کی چوڑی ہوتی ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۰۸). [ع].

شِبولِت (کس ش ، و مج ، کس مج ل) امث.
لفظ یا کلمۂ امتیازی ، کسی گروہ یا جتھے کا مخصوص لفظ یا کلمہ. وہ امتیازی لفظ یا کلمہ جو کسی کی قومیت وغیرہ پرکھنے کے لیے استعمال کیا جائے. یہ (نسیج حیات) تجویز کرتی ہے بقا ان جانوروں کی جو شبولت کہہ سکتے ہیں اور فنا ان جانوروں کی جو یہ شبولت نہیں کہہ سکتے. (۱۹۲۹ ، جدید سائنس ، ۳۲۴). [انگ : شبولیتھ Shibboleth].

شَبَہ (فت ش ، ب) امذ.
ایک سیاہ چمکدار پتھر ، سیاہ کم قیمت مونگا ؛ پوت ، شیشے کا گول ٹکڑا ، شیشے کا موتی.

بدبینی یہ آوں تو اِبھی اہلِ صفا کے
ہو جاویں شبہ کوں دُرِ مکنوں مرے آگے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۶۸). ہم نے بدقسمتی سے شبہ کو گوہر اور ذرّے کو آفتاب مان لیا ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۷۳). [ف].

شِبْہ (کس ش ، سک نیز فت ب) امذ.
۱. **مثل ، نظیر.** وہ تو بے چون بے چگون ہے ، بے شبہ بے نمون ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۸).

فضول خرچ تھا بستی میں ایک دولت مند
کہ جس کا تھا کوئی اسراف میں نہ شبہ و نظیر

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۷۳). ۲. **تصویر ، عکس ، شبیہ.**

چلیا مار گھوڑا میان سیاہ
گیا شبہ گھوڑے کا بھی تاپماہ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۵۱). [ع].

ـــــ اَہْلِ کِتاب کس اضا (ـــــ فت مع ا ، سک ہ ، کس ل ، ک) امذ.
اہلِ کتاب سے مشابہ یا ملتے جُلتے. شبہ اہلِ کتاب ، یعنی وہ لوگ جو قرآن اور توراۃ و انجیل و زبور کو نہیں مانتے ، مگر وہ خود اپنے لئے کسی آسمانی کتاب پر ایمان لانے کے مدعی ہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۰۰). [شبہ + اہل کتاب (رک)].

ـــــ عَمْد کس اضا (ـــــ فت ع ، سک م) امذ.
انسان کا قتل کرنا جس پر سزا لازم ہو لیکن جو قتلِ عمد کی حد تک نہ پہنچا ہو. خون تین قسم پر ہے ایک عمد ، دوسرا شبہ عمد تیسرا خطا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۶۳۶). [شبہ + عَمد (رک)].

شُبُہات (ضم ش ، سک ب) امذ ؛ ج.
شُبہہ (رک) کی جمع ، شکوک ، خدشات. اصل یہ ہے کہ اس کی زندگی ہی شبہات و اوہام کا مجموعہ ہے. (۱۹۱۳ ، دربار حرام پور ، ۱ : ۳۱). خط کا آخری پیرا گراف شبہات پیدا کرتا ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۳۹). [شبہہ + ات ، لاحقۂ جمع].

شُبْہَہ / شُبُّہ (ضم ش ، سک ب ، فت ہ / ضم ش ، فت نیز سک ب) امذ.
۱. **شک ، اشتباہ ، گمان ، احتمال.**

ورق میں دل کے کئے ہم نے دور داغِ ہوس
جتے تھے شبہ کے نقطے سو جھیل ڈالے ہیں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۵۶).

ہر ایک داغ بدن پر ہے شبہۂ دینار
فقیر کیوں نہ مرے گرد ازدحام کریں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۱۵). ان کی رہبری اُن بے بنیاد شبہوں کی طرف کی جن کا ابھی اُنہوں نے اظہار کیا. (۱۹۳۹ ، اِک محشرِ خیال ، ۳۱). میں نے محسوس کیا کہ میرے اردگرد شبہے کی فضا ہے. (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۹۳). ۲. **قانونی سقم یا قانونی پیچیدگی** (پلیٹس ، اُردو قانونی ڈکشنری). [ع].

ـــــ اُٹھانا محاورہ.
شک دُور کرنا.

ظہور کیجیے اب اے امامِ مہدیِ دیں
بٹھا کے اپنی حکومت اُٹھائیے شُبہہ

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

ـــ اُٹھنا محاورہ.
شک دور ہونا (جامع اللغات).

ـــ بَیٹھنا محاورہ.
شک پیدا ہونا ، شک کا جڑ پکڑنا. مسلمانوں کا اقتدار بڑھتا دیکھ کر قبیلہ ہوازن اور ثقیف کے سرداروں کو یہ شبہہ بیٹھنا گیا کہ مسلم نے مکّہ تو لے لیا ہے، اب ہاری ہماری ہے ، ہماری اب خیر نہیں.(۱۹۲۳ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۱۰۳).

ـــ پَڑنا محاورہ.
شک پیدا ہونا ، بدگمانی ہونا. میرے خلیفوں کی سنت پر لوگوں کو شبہ پڑیگا. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۶۹). سیلا کے متعلق تیرے دل میں جو شبہ پڑ گیا ہے ، آج میری موجودگی میں اس کی جانچ پڑتال کرلے. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب ، ۱ : ۲۸۳).

ـــ دار صف.
وہ جس کے متعلق شک ہو ، مشکوک ، مبہم. ایک شبہہ دار چیز ہے یعنی کچھ حلال سے بھی میل رکھتی ہے اور حرام سے بھی ... بہت لوگ نہیں جانتے. (۱۹۰۲ ، ہدایت المسلمین ، ۲۲). [شبہہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ ڈالْنا محاورہ.
وسوسہ پیدا کرنا ، شک پیدا کرنا. شیطان ... نماز میں شبہ ڈالتا ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۱۶۳). برطانوی طریقہ ہائے کار کے بارے میں مسلمانان ہندوستان کے دلوں میں شبہ ڈال دیا ہے. (۱۹۳۱ ، خطبات اقبال ، ۷۰).

ـــ رَہنا محاورہ.
بدگمانی قائم رہنا ، شک دل سے نہ نکلنا (جامع اللغات).

ـــ شَدِید کس صف(ـــ فت ش ، ی مع) امذ.
(قانون) سخت شبہہ (جُرم کا) (ماخوذ : ہلیشس ؛ جامع اللغات). [شبہہ + شَدِید (رک)].

ـــ قَوی کس صف(ـــ فت ق) امذ.
(قانون) سخت شُبہہ (جُرم کا) (ماخوذ : ہلیشس ؛ جامع اللغات). [شبہہ + قوی (رک)].

ـــ کاری امث.
وسواس پیدا کرنا ، دھوکے میں ڈالنا. ایک جگہ نہ ٹھہروں اس لئے دھوکہ بازی اور شبہ کاری کو حکم دیا کہ ہمارے چلنے پھرنے کے لیے ایک سڑک تیار کرو. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۳۹). [شبہ + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کا فائدَہ امذ.
(قانون) ارتکاب جُرم کے بارے میں شک ہونے کی بنا پر بے گناہ قرار دیا جانا. «شبہہ کا فائدہ» اگر کبھی کسی نے حاصل کیا تو وہ ملزم نہیں بلکہ اُسکے وکیل مختار ہوتے تھے. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۱۶۳).

ـــ کَرنا ف س.
شک کرنا ، بدگمانی کرنا. وہ اُس کتاب کے مطلب میں بہت شُبہہ کرتے ہیں. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام ، ۳). آپ اس سے شبہ کرتے ہیں کہ وہ نقاب پوش تھی. (۱۹۲۳ ، شرقی راز ، ۹۰).

ـــ گُزَرنا محاورہ.
شک ہونا ، بدگمانی ہونا ، وقتی طور سے شبہ پیدا ہونا. معشوق کا خط جو نہیں آتا تو عاشق کے دل میں یہ بھی شبہہ گزرتا ہے. (۱۹۱۳ ، شعرالعجم ، ۵ : ۱۱۱). ایسی صورت میں یہ شبہ گزرتا ہے کہ متاخر نے متقدم کا مضمون چُرا لیا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۵۱).

ـــ مِٹانا محاورہ.
شک دور کرنا ، شُبہہ نکالنا (فیروزاللغات).

ـــ میں ڈالْنا محاورہ.
شک یا بدگمانی میں مبتلا کرنا.

نکل گیا کوئی اس جال سے تو جا پہنچا
وہ ڈال دیتے ہیں شبہوں میں اعتبار کے بعد
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۶۵).

ـــ ہونا ف س.
شک ہونا ، گمان ہونا. بعض لفظوں کی املا اس طرح کی گئی ہے کہ جن پر شبہہ ہوتا ہے کہ غالب ان کا تلفظ بھی اس طرح کیا کرتے تھے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، فروری ، ۵۶).

شِبْہِی (کس ش ، سک نیز فت ب) صف.
شبہ(رک) سے متعلق ، مثل کا، نظیر کا. وجود شبہی یعنی وہ شے خود موجود نہیں لیکن اس کے مشابہ ایک چیز موجود ہے. (۱۹۰۳ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۹۳). [شِبْہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَبی (۱) (فت ش) امث.
شبیہ ، تصویر ، صورت ، شباہت.

شبی اس کی کر دل کے شیشہ میں نِہار
تماشا ہوئی نت نظر کے تلار
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۸۰).

چتر من مگر یک فکر ہی کرو
کنور کی شبی کھینچ کے رنگ بھرو
(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۳۸).

حقیقت میں ہے صورتِ ذاتِ حق
او تیری منور شبی یا نبی
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۵۰). [شبیہ (رک) کی تخفیف].

شَبی (۲) (فت ش) صف.
شب (رک) سے منسوب یا متعلق ، رات کا یا رات کی. ناگہاں اُس کی نگاہ ایک ستارے پر پڑی جو اس طرح نظر آرہا تھا جیسے کوئی عروس یک شبی بستر عروسی میں پڑی ہوئی جھانک رہی ہو. (۱۹۲۳ ، نگار ، کراچی ، جنوری ، ۱۳). دماغی اسلاء ، بچوں کی شبی چیخ پکار ، بچوں اور بڑوں کے ڈراؤنے خوابوں میں برومائیڈز

کو ... استعمال کرنے سے نہایت فائدہ ہوتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۹۱۹)۔ [شب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---گولی (---و مع) امث۔
رات کو سوتے وقت کھانے کی دوا کی گولی۔ مسہلات ... مثلاً شبی گولیاں (Bed Pills) جن میں ایلوا وغیرہ ہو ، رات کو سونے سے پہلے دینے چاہئیں۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۱۲۸)۔ [شبی + گولی (رک)]۔

شَبْیار (فت ش ، سک ب) امذ۔
گھیکوار کے گودے کا خشک کیا ہوا رس جو بہت کڑوا ہوتا ہے ، ایلوا ، یہ عموماً بطور مسہل استعمال ہوتا ہے۔ ادویہ مسہلہ میں جو دوائیں بطی العمل ہیں مثلاً ایلوا اور ... حب شبیار حب ایارج ... کھلائی جاتی ہیں۔ (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر بحمل ، ۳۰۰)۔ [ف : (شب + یار (رک))]۔

شَبِیخُون (فت ش ، ی مع ، و مع) امذ۔
شبخون ، رات کا حملہ یا چھاپہ۔

ہیں شبیخون چرخ شامل خلوت
عاشق و معشوق کب مُراد کو پہنچے

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۰۹)۔ [شَبْخون (رک) کا ایک املا]۔

شَبِّیر (فت ش ، شد ب ، ی مع) امذ۔
حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹے کا نام ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھوٹے نواسے حضرت امام حسین کو اسی نام سے پکارتے تھے۔

شبر و شبّیر نبیؐ کے عزیز
جن سے کیا اہل حسد نے ستیز

(۱۸۱۳ ، قائم ، د ، ۲۰۰)۔

مشہور ہیں جہان میں جو اکسیر کے خواص
وہ سب ہیں خاک روضۂ شبیر کے خواص

(۱۸۶۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۳۸)۔

ان کے دلارے اللہ کے پیارے
زہرا کے جائے شبّیر و شبر

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۲)۔ [ع : شبیر ؛ سریانی : شبر = خوش شکل کی تصغیر]۔

شَبِّیری (فت ش ، شد ب ، ی مع) صف۔
شبیر یعنی حضرت امام حسین سے منسوب ، راہ حق میں حضرت امام حسین جیسی قربانی دینے سے متعلق۔

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری
کہ فقر خانقاہی ہے فقط اندوہ و دلگیری

(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۶۲)۔ [شبیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

شَبِینَہ (فت ش ، ی مع ، فت ن) ، (الف) صف۔
۱. شب کی طرف منسوب ، رات کا ؛ (مجازاً) باسی۔

سہبا تھا شبینہ جملہ ساماں
صراحی یہ کیا ساغر نے احساں

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ ، شایان ، ۲ : ۳۹۴)۔ کوئی چیز گرم یا سرد مثل سیر و آب شبینہ کے کھائی ہو۔ (۱۸۴۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۹)۔ بدر فوراً سوار ہو کر عبداللہ کے پاس آیا ماجرائے شبینہ مفصل سنایا۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۶۸)۔ (ب) امذ۔ **حافظ کا تراویح میں ایک رات (یا چند راتوں) کے اندر پورا قرآن شریف ختم کرنا۔** ارشاد فرمایا میں نے کبھی شبینہ نہیں سنایا۔ (۱۹۱۲ ، حیاۃ النذیر ، ۹۵)۔

دل میں وہ صاحب قرآن آیا
آج کعبہ میں شبینہ ہوگا

(۱۹۷۰ ، ضیاء القادری (تذکرہ شعرائے بدایوں ، ۲ : ۲۵))۔
۲. (قدیم) رات کا وقت۔

کیا جوں سور نوبت کر وہیں چندر شبینے کوں
لے کر آ فوج تازیاں کی کیا پارہ جو ہل چل کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۵۶)۔ [شب (رک) + ینہ ، لاحقۂ نسبت]۔

--- کَرْنا محاورہ۔
(طب) کسی چیز کو رات بھر اوس میں رکھنا تا کہ صبح استعمال کی جاسکے۔ آبہ ہلدی لعاب دہن شبینہ کرنا ، ازاں بعد ... آنکھ میں لگانا۔ (۱۸۴۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۱)۔

شَبِیہ (فت ش ، ی مع) امث ؛ سہ شبیہہ۔
۱. مثل ، نظیر ، ہم شکل (شخص یا شے)۔

آپ ہے آپ تشبیہ کا باسی آپ ہے تنزیہ
آپ ہے آپ بے شبیہ نمونہ اپنا آپ شبیہ

(۱۶۵۷ ، گنج شریف ، ۷۰)۔

اے دل بتا یہ کس دُرِ دنداں کی یاد میں
مژگاں تر ہے ابر گہربار کی شبیہ

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۶۵)۔ تیرے مرنے سے کمر ہماری ٹوٹ گئی اور کبھی اپنے فرزند نوجوان شبیہ پیغمبر جناب علی اکبر کی لاش پر روتے تھے۔ (۱۸۸۴ ، تذکرۃ المصائب ، ۲۲۱)۔ اسکی شبیہ و مثال کوئی نہیں۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۸۴۸)۔
۲. (أ) شکل و صورت کا نقشہ ، پورٹریٹ۔ میرے تئیں دکھلایا اور کہا یہ جس شخص کی شبیہ ہے اسے جہاں سے جانے تلاش کر کے میری خاطر پیدا کر کے لا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲۹)۔

خسرو کو شبیہ و نامہ دینا
کہنا سنا جواب لینا

(۱۸۸۴ ، ترانۂ شوق ، ۲۲)۔ ایک وسیع کمرے میں اور بھی حیرت انگیز چیز جس نے ہمیں سخت ششدر بنا دیا پچیس سلاطین کی شبیہیں (محمد ثانی ۱۳۵۱ء ، محمود ثانی ۱۸۰۸ء تک کی) رکھی دیکھیں۔ (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت ، مضامین ، ۴۰)۔ سکوں پر حکمرانوں کی شبیہیں اتاری جانے لگیں۔ (۱۹۸۴ ، فاران ، کراچی ، اپریل ، ۵۵)۔
(اا) مشابہت ، شباہت۔

ناخن کی شبیہ اس کو جو کچھ کچھ ہے میسر
ہے فخر سے بالیدہ ہلال اپنے شرف پر

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۴ : ۱۳)۔ **۳. شکل ، صورت۔**

جو کچھ حسن اس کو ہوا تھا عطا
نہ تھی بال اتنی شبیہ میں خطا

(۱۶۸۲ ، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۰)۔ آج تک اس

صورت و شبیہ کا انسان نظر نہیں آیا (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۰۳)؛ ڈرامے کی صنف اس لیے منتخب کی کہ یہی وہ صنفِ ادب ہے جس کے آنگن میں زندگی کے کتاب، اپنی اورحقّل شبیہ اپنے جیتے رنگوں اور جاگتے اطوار کے ساتھ کھِل اٹھتے ہیں۔ (۱۹۷۸، کیسے کیسے لوگ، ۱۰)۔ ۴. **پیکر، مجسمہ۔**

دیکھا جو شبیہ بے نیازی کو سلیم
آئینۂ حرص و آز توڑا ہم نے

(۱۹۲۳، سلیم اللہ بدایونی (تذکرہ شعرائے بدایوں، ۱ : ۳۲۵)؛ کوئی بُت تراش پتھر کی سِل پر سے فاضل بوجھ اتار کر اس کے اندر سے وہ شبیہ برآمد کرے جو ظاہری آنکھ سے تو پوشیدہ تھی لیکن جسے بُت تراش کی باطنی آنکھ نے گرفت میں لے لیا تھا۔ (۱۹۸۲، دوسرا کنارا، ۸۰)۔ ۵. **عکس۔** ہرچند متجسس اور جویا رہی مگر شبیہ دلدار آئینہ نظر میں جلوہ گر نہ ہوئی۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱ : ۴۴۴)۔

نظر میں آ گئی اپنے ہی دوستوں کی شبیہ
جو سنگ مجھ پہ گرا آئنا دکھائی دیا

(۱۹۷۹، زخم ہنر، ۲۳۱)۔ ۶. **الفاظ میں بیان کیا ہوا نقشہ، لفظی تصویر۔** منٹو کے ہاں طوائف کی شبیہ سوہاسان کی طوائف سے ملتی جُلتی ہے۔(۱۹۷۳، ممتاز شیریں، منٹو، نوری نہ ناری، ۱۰۷)۔ ۷. **کسی کی سیرت و کردار کا نقشہ جو لوگوں کے تصور میں ہو، امیج۔** یہ بُزدلانہ فرار سہارا جا کی اس شبیہ کو ریزہ ریزہ کرنے کا باعث بن گیا جو اس نے بڑی محنت اور لاگت سے بنائی تھی۔ (۱۹۸۲، آتش چنار، ۶۱۲)۔ ۸. **لکڑی اور سونے چاندی کی بنی ہوئی تربت کی تصویر۔**

فراقِ یار میں روتا ہوں میں یوں باندھ کر مضموں
شبیہیں ہیں ماتم جیسے بنتی ہیں مُحرّم میں

(۱۸۵۴، دیوان اسیر، ۱ : ۲۹۷)۔ [ع : (ش ب ہ)]۔

—بالمُعَیَّن (۔۔۔کس ب، غم ا، سک ل، ضم م، فت ع، شد ی بفت) امث۔
(اقلیدس) وہ شکل جس کے مقابل کے دو دو اضلاع تو برابر ہوں لیکن چاروں ضلع برابر نہ ہوں اور نہ چاروں زاویے ہی قائمہ ہوں۔ شبیہ بالمعین، جس کے دو دو ضلعے مقابل کے برابر ہوں اور نہ اوس کے سب ضلعے برابر ہوں اور نہ سب زاویے قائمہ ہوں۔ (۱۸۵۵، تحریر اقلیدس، ۴)۔ [شبیہ + ب (حرف جار) + رک : ال (۱) + مُعَیَّن (رک)]۔

—بدائرہ (۔۔۔فت ب، کس ء، فت ر) امث۔
(اقلیدس) بیضوی سی شکل (فرق یہ ہے کہ شبیہ بدائرہ میں قطر اکبر یا قطر اصغر کے کھنچے جانے سے سطح محاط کے دو حصے متساوی ہوتے ہیں اور بیضوی میں قطر اکبر سے دو نصف متساوی ہوتے ہیں)۔ زمین کا مدار شبیہ بدائرہ ہے اس باعث سے زمین کبھو آفتاب کے نزدیک آتی ہے اور کبھو دور ہو جاتی ہے۔ (۱۸۳۹، اعمال کرہ، ۲۲۰)۔ شبیہ بدایرہ میں قطر اکبر یا قطر اصغر کے کھنچے جانے سے سطح محاط کے دو حصہ متساوی ہوتے ہیں۔ (۱۹۰۷، تشریح المساحت، ۲۷)۔ [شبیہ + ب (حرف جار) + دائرہ (رک)]۔

—بکُرہ (۔۔۔فت ب، ضم ک، فت ر) امث۔
(اقلیدس) بیضوی شکل کا جسم۔ ونیوں نے زمین کے شبیہ بکرہ ہونے پر بھی دلیل ثابت کی۔ (۱۸۳۹، اعمال کرہ، ۲۰۸)۔ [شبیہ + ب (حرف جار) + کرہ (رک)]۔

—بمُعَیَّن (۔۔۔فت ب، ضم م، فت ع، شد ی بفت) امث۔
رک : **شبیہ بالمعیّن۔** اگر مربع کی دبا کر کان نکال دو تو معین ہے اور جو مستطیل کی کان نکال دو تو شبیہ بمعین۔ (۱۸۹۳، تسہیل الحساب، ۶۸)۔ [شبیہ + ب (حرف جار) + معین (رک)]۔

—سازی امث۔
۱. **عکس بنانا، آنکھ کے پردے پر کسی چیز کے عکس کی تشکیل۔** شبیہ سازی (Image Formation) صرف تیز روشنی میں ہوتی ہے۔ (۱۹۶۳، حیوانی نمونے (عمر فاروقی)، ۱ : ۳۷۶)۔ ۲. **تصویر بنانا، تصویر کشی۔** انہیں شبیہ سازی کا جدید ترین انداز بھی قبول نہیں جس میں آدمی کی شکل پہچانی بھی نہیں جاتی۔ (۱۹۸۹، افکار، کراچی، اگست، ۳۶)۔ [شبیہ + ف : ساز، ساختن ـ بنانا + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

—کَش (۔۔۔فت ک) صف۔
تصویر کھینچنے والا، تصویر بنانے والا۔ اسی وقت ایک مصوّر شبیہ کش چالاک دست کو بلا کر شہزادے کی تصویر کھچوا کر گلستان ارم میں لے گئی۔ (۱۸۰۳، مذہب عشق، ۹۹)۔ آلہ شبیہ کش جس کو انگریزی میں فوٹو گراف کہتے ہیں اس سے عُمدہ شبیہ ہر شے کی بنتی ہے۔ (۱۸۷۱، علم طبیعات، ۳ : ۱۲)۔ [شبیہ + ف : کش، کشیدن ـ کھینچنا]۔

—کَشی (۔۔۔فت ک) امث۔
تصویر کھینچنے کا کام یا فن، مصوری۔ یہی ایسا مصور چاہیے کہ اس کے قلم سے یہ فرق ظاہر ہووے اور شبیہ کشی اس کو کہتے ہیں یعنی نقل مطابق اصل کے ہووے۔ (۱۸۴۵، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۱۳۷)۔ شبیہ کشی میں اتنے کامل تھے کہ نقل کو اصل کر دکھاتے تھے۔(۱۹۶۳، صحیفۂ خوشنویساں، ۱۳۳)۔ [شبیہ کش + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

—کِھنچنا محاورہ۔
تصویر بننا۔

اس شکل سے کھنچی ترے بیمار کی شبیہ
بالیں پہ شکلِ مردہ ہے غمخوار کی شبیہ

(۱۸۰۹، جرات، ک، ۱۲۵)۔

فروغِ حسن سے ہو منزل قمر ارژنگ
شبیہ تیری جو اے رشکِ ماہتاب کھنچے

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۰۱)۔

—کِھنچوانا محاورہ۔
تصویر بنوانا، تصویر اتروانا۔

پوچھی خبر جو دل کی تو بھجوا دی اوس نے آہ
کھنچوا کے ایک مرغِ گرفتار کی شبیہ

(۱۸۰۹، جرات، ک، ۱۲۵)۔

مشتری کی اُوس سے کھنچوائی شبیہ
یہ نئی قسمت سے ہاتھ آئی شبیہ
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۵۲)۔

ـــ کھینچنا محاورہ۔
تصویر بنانا ، تصویر اتارنا۔
وہ تفتہ جاں ہوں گر کوئی کھینچے میری شبیہ
ہو جل کے خاک خامۂ تصویر ہات میں
(۱۸۷۹ ، آغا جان عیش ، د ، ۱۲۰)۔

ـــ گری (ـــ فت گ) امث۔
تصویر کشی۔ وہ بت تراشی بہترین ہے جو قلب کے اندرونی افعال کی بہترین شبیہ گری کرسکتا ہے۔ (۱۹۶۱ ، تاریخ جمالیات ، ۵۵)۔ [شبیہ + گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ نکالنا محاورہ۔
تصویر بنانا ؛ شباہت پیدا کرنا۔
زلفِ جاناں کی سلاسل میں نکالی ہے شبیہ
ایک زنجیر میں جکڑے ہوئے حداد ہیں سب
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۳۴)۔

ـــ نگار (ـــ کس ن) امذ۔
تصویر بنانے والا ، مصور۔ اس زمانے کے مشہور شبیہ نگار عین الدولہ کو مولانا موصوف کی خدمت میں بھیجا تا کہ یہ مصور مولانا کی تصویر بنا کر لائے۔ (۱۹۶۷ ، اردو ، کراچی ، جولائی ، ۱۸)۔ [شبیہ + ف : نگار ، نگاریدن نیز نگاشتن ـ لکھنا ، نقش بنانا]۔

ـــ نگاری (ـــ کس ن) امث۔
تصویر بنانا ، مصوری۔ ان کا زیادہ تر کام شبیہ نگاری سے متعلق تھا۔ (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۲۶۵)۔ [شبیہ نگار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

شَبِیہِیّت (فت ش ، ی مع ، کس ہ ، شد ی بفت) امث۔
۱. **مشابہت ، تصوراتی شباہت ، تمثال۔** خالص تصورات کے ساتھ خود سپردگی شبیہیت (Iconism) اور مشابہیت (Anthropomorphism) پر نظر رکھنے میں صفائی و صحت۔ (۱۹۶۴ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۳۷۸)۔ ۲. (نفسیات) **ذہن میں اشیا کی صورت گری کی قوت متخیلہ۔** کسی شاعر یا تخلیقی ادیب کی عظمت کا تخمینہ کم از کم بعض پہلوؤں سے اس کی شبیہیت کا انفرادیت پردازی کی شبیہیت سے مقابلہ کر کے لگایا جا سکتا ہے۔ (۱۹۶۶ ، سویرا ، لاہور ، ۳۷ : ۱۲)۔ [شبیہ + ی ، لاحقۂ نسبت + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

شُبھ (ضم ش) صف۔
۱. **اچھا ، نیک ، مبارک ، مسعود۔** اس گیان کی سات بھومکا ہیں ... وہ یہ ہیں شبھ اچھا ، بچارنا۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۹)۔ میں نے اس شبھ کام کا خود ہی آغاز کر دیا۔ (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارہ ، ۱۱۱)۔ ۲. **خوبصورت ، حسین ، منور** (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [س : शुभ]۔

ـــ اَشُبھ (ـــ فت ا ، ضم ش) صف۔
اچھا بُرا ، نیک و بد ، سعد و نحس۔ اُسی میں شبھ اشبھ کرم رہے ہیں اور ان سے لپٹ رہی ہے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۳)۔ [شُبھ + اَ (سابقۂ نفی) + شُبھ]۔

ـــ بول (ـــ و مج) امذ۔
اچھے الفاظ ، اچھی بات۔ بڑے بوڑھے کہتے ہیں ، نئے نئے شادی شدہ لوگوں کو سدا مونہہ سے شبھ شبھ بول نکالنے چاہئیں۔ (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۱۴)۔ [شبھ + بول (رک)]۔

ـــ جاتی صف۔
اعلیٰ نسب ، حسب نسب کے اعتبار سے عالی مرتبت ، اچھی ذات سے متعلق۔ پدمنی تو استریوں کی سب سے شبھ جاتی ہے۔ (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۹۲)۔ [شبھ + جاتی (رک)]۔

ـــ کارْیَہ (ـــ سک ر ، فت ی) امذ۔
نیک کام۔ ایشور اس شبھ کاریہ میں آپ کی سہایتا کریں۔ (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱ : ۹)۔ [شبھ + س : کاریہ कार्य ـ کام]۔

ـــ گُن (ـــ ضم گ) امذ۔
اچھی عادتیں ، نیک خصائل۔ جیسے بجلی اِستھر (قائم) نہیں رہتی ویسے ہی بھوک بھی اِستھر نہیں رہتے پُرش میں شبھ گن تب ہی تک ہیں جب تک اُنمیں ترشنا (ہوس) کا لگاؤ نہیں ہے۔ (۱۸۵۱ ، مثنوی مورک سمجھاوے ، ۳)۔ اس شبھ گھڑی میں لاج

ـــ گھڑی (ـــ فت گھ) امث۔
مبارک وقت ، نیک ساعت۔
شبھ گھڑی میں آدم کیتا
تاج خلافت وا کو دیتا
(۱۸۵۱ ، مثنوی مورک سمجھاوے، ۳)۔ اس شبھ گھڑی میں لاج شرم کیسی۔ (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۸۶)۔ فروری کی کونسی شبھ گھڑی تھی۔ (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۹۷)۔ [شبھ + گھڑی (رک)]۔

ـــ لَگَن (ـــ فت ل ، گ) امذ ؛ امث۔
رک : شبھ گھڑی۔ اور وہ شبھ لگن آ گیا جسکا وعدہ تھا۔ (۱۹۲۳ ، عہد کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۱۰)۔ [شبھ + لگن (رک)]۔

ـــ مَہُورَت (ـــ فت م ، و مع ، فت ر) امث۔
کام کے کرنے کا ستاروں کی چال کے مطابق اچھا اور مناسب وقت۔ سرکار نے دھرم شالا کے نیو رکھنے کی شبھ مہورت پوچھی تھی وہ میں نے بچارلی ہے۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۳۰)۔ [شبھ + مہورت (رک)]۔

ـــ نام امذ۔
(تعظیماً) اسم شریف ، اسم گرامی۔
جن کے پڑوسی بھی نہیں جانتے ہیں ان کے شبھ نام
لندن ، بمبئی ، ہالی وڈ میں وہ سب کو ہیں رام
(۱۹۵۹ ، لاحاصل ، ۴۳)۔ [شبھ + نام (رک)]۔

شَپ (فت ش) امت.
لمبی مارنے کی آواز ، تلوار مارنے کی آواز ، تیز چلنے کی آواز (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [حکایت الصوت].

---سے م ف.
تیزی سے ، جھٹ سے ، آواز کے ساتھ.

دو کر جک سینے کو تو شپ سے نکل آئی
دنبے کو چل پہلوئے چپ سے نکل آئی

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۴۲).

پڑ گئی شپ سے یہ تلوار کسی پر جو کہیں
ہے یہ زندہ ابھی پہلے یہ ہوا سب کو یقیں

(۱۹۳۳ ، عروج ، عروج سخن ، ۳۵۷). بڑی پھرتی سے گیند کو کھیلا ، لیکن گیند اونچی رہ گئی اور شپ سے سلپ میں پکڑ لی گئی. (۱۹۸۷ ، مد و جزر ، ۱۱۰).

---شَپ (---فت ش) (الف) امث.
۱. **تیر اور تلوار وغیرہ چلنے کی متواتر آواز.**

چل ہٹ بھی پرے بجلی دل بادلوں کو لے کر
دہلا ہی دیا تیری تلواروں کی شپ شپ نے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۳). (ب) م ف. **آواز کے ساتھ ، جلد جلد ، جھپ جھپ.**

ہے ستم پڑنے پھر لگی شپ شپ
دھول پر دھول اور دھپ پر دھپ

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۸۳). [شپ + شپ].

---شَپ کَرْنا ف ل.
آواز کے ساتھ ؛ تیز تیز چلنا ، جلدی جلدی کوئی کام کرنا ، تیزی دکھانا. سواری کو بس موجود ورنہ پیدل شپ شپ کرتے پہنچ گئے. (۱۹۷۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۶ اپریل ، ۵).

شِپ (کس ش) امذ. امذ.
بحری جہاز (فیروزاللغات). [انگ : Ship].

---یارْڈ (---سک ر) امذ.
بحری جہاز بنانے کا کارخانہ ، کارخانۂ جہاز سازی. شپ یارڈ کا پہلا جہاز یوگوسلاویہ کی فنی امداد سے تیار ہوا تھا. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ جنوری ، ۷). [انگ : Ship Yard].

• • • شِپ امث.
انگریزی کا لاحقۂ اسم کیفیت جو صرف انگریزی الفاظ کے ساتھ مستعمل ہے ، جیسے لیکچرار شپ ، اسکالر شپ. یزلارڈ شپ کا یہ منشا نہیں ہے کہ دیسی تعلیم کے کسی ایسے کالج یا مدرسے کو توڑ دیا جائے جس کے فوائد سے دیسی لوگوں میں تمتع حاصل کرنے کا شوق پایا جاتا ہو. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۱۷). چیئرمین شپ میں انٹرویوز کے نمبر دے کر اپنی رائے کا اظہار کریں گے. (۱۹۶۳ ، آسان اسلامی آئین ، ۹۰). [انگ : ...Ship].

شَپّا (فت ش ، شد پ) امذ.
تیر اندازوں کا نشانہ یا ہدف (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : کَشَپ ، کَشِپ क्षप, क्षिप].

شِپّا (کس ش ، شد پ) امذ.
سپ ، کوڑی (پلیٹس). [سِپّا (رک) کا ایک املا].

---لَڑانا / لَگانا محاورہ.
لپس جمانا ، مقصد برآری کا ڈھنگ ڈالنا ، ڈھب لگانا. دیکھو کہاں جا کے شپا لگایا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۳۶). آپ ایک «شپا» چیمسفورڈ اور لارڈ ریڈنگ سے بھی لڑانے پر آمادہ تھے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۴۷ : ۶). تھا کر میں تو آتا جاتا ہی رہتا ہوں ، کہیے تو آج تیرا شپا بھی لڑا دوں. (۱۹۸۳ ، اجلے پھول ، ۱۷۷).

شَپاشاب / شَپاشاپ (فت ش) امث.
تیر چلنے کی متواتر آواز. شمشیروں کی چکاچک تیروں کی شپاشاپ سے شور قیامت برپا کیا. (۱۸۷۴ ، حملات حیدری ، ۲۱۸). [شپ (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ تسلسل + شاب / شاپ (تابع)].

شَپاشَپ (فت ش ، فت ش). (الف) امث.
۱. **تیر اور تلوار وغیرہ چلنے کی متواتر آواز.**

شپاشپ تھی آواز واں تیر کی
جوانوں نے بڑھ بڑھ کے شمشیر کی

(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۷). اسلحہ کی چقاچق اور شپاشپ کھال کٹنے کی تڑاق تڑاق آوازیں آ رہی تھیں. (۱۹۱۳ ، سلیمان عذرا ، ۶۹). ۲. (i) **پانی کے چھپکے یا پانی میں گھسنے کی آواز.** کشتی ڈگمگانے لگی ، چپو کی شپاشپ میں بھی تیزی آ گئی. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۳۵). (ii) **پانی ابلنے کی آواز.**

یہ کتلیوں میں شپاشپ یہ توووں پر تڑتڑ
اور وہ اک تھال میں کچھ پر جل جائیں باق

(۱۹۷۳ ، مجید امجد ، لوح دل (کلیات مجید امجد) ، ۸۸). (ب) م ف.
پے در پے ، متواتر آواز کے ساتھ (تیر اور تلوار کا چلنا).

تیغ چلتی تھی شپاشپ تو فنا تھے ناری
شمع شمشیر کے پروانے تھے باری باری

(۱۹۳۱ ، محب ، مراثی ، ۱۶۰). شپاشپ تلوار چلے دل کھول کر غنیم سے لڑیں. (۱۹۶۹ ، روایات فلسفہ ، ۳۳). ۲. **چپڑ چپڑ ، کھانے خصوصاً چاٹنے کی آواز کے ساتھ.** بھیا بھابھی کو گھورنے لگے ، مگر وہ شپاشپ مربہ اڑاتی رہیں. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۲۸۸). ۳. **پانی سے اتنا بھرا ہوا کہ چلنے میں آواز پیدا ہو.** فرش شپاشپ گیلا تھا. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۱۸۸). [شپ (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ تسلسل + شپ].

شَپْتَل (فت ش ، سک پ ، فت ت) امث.
بیہودہ ، نالائق ، بدکار عورت. شپتل کو دیکھا میرا پاؤں کچل دیا. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۰۲). [شَفْتَل (رک) کا ایک املا].

شَپَّر (فت ش ، شد پ بفت نیز خف پ) امذ ؛ ج شپرک ، شپرہ.
چمگادڑ ، خفاش.

جدا نیں روز سے خورشید ہر گھ
عبث شپّر صفت کیوں کور رہنا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹)۔ یہ پرندے دن کو ہرگز نہیں کھاتے رات ہی کو نکلتے ہیں اور اُسی وقت کھاتے پیتے ہیں ، ان کی دو قومیں ہیں (۱) قوم بُوم یعنی اُلّو (۲) قوم شپّر یعنی چمگادڑ ۔ (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۸)۔ شپّر یعنی چمگادڑ: پہلے پہل یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ کیوں چمگادڑ کو ذات الثدایا میں شمار کیا گیا۔ (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۲۷)۔ [رک : شب پَر]۔

شپّرک (فت ش ، شد پ بفت نیز خف پ ، فت ر) امذ ؛ امث۔
چمگادڑ ، خفاش ، شپّرہ۔

یو بد فعل پر اسکوں پروردگار
و شپرک کیا دنکوں نکلے نہ بہار

(۱۵۹۱ ، قصہ فیروز شاہی (ق) ، ۱۰۶)۔

کان پھیلے ہیں جوں پر شپّرک
ہے بنا گوش جوں سر شپّرک

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۱۶۹)۔

زلف کو جنباں ہوا سے دیکھ اپنے رخ پہ تو
شپّرک مہتاب میں دیکھی اگر اڑتی نہیں

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۶۳)۔

زاغ کہتا ہے نہایت بدنما ہیں تیرے پر
شپّرک کہتی ہے تجھ کو کورچشم و بے ہنر

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۷۲)۔ [شب پرک (رک) کا ایک املا]۔

شپّرہ (فت ش ، شد پ بفت نیز خف پ ، فت ر) امذ۔
رک : شپرک۔

شپّرہ ہے مدّعی روسیہ میں آفتاب
مجھ میں اور اس میں ہے فرق اے یار صبح و شام کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۰)۔

زلفیں عذارِ یار سے ہوتیں نہیں جدا
اِن شپّروں کو عشق ہے اس آفتاب سے

(۱۸۹۶ ، تجلّیات عشق ، ۳۶۶)۔ [شب پرہ (رک) کا ایک املا]۔

ـــــچشم (ـــــفت چ ، سک ش) صف۔
سورج کی روشنی میں آنکھیں بند رکھنے والا ؛ چمگادڑ جیسی آنکھیں رکھنے والا ؛ (کنایۃً) وہ شخص جو صاف اور واضح حقیقت کو تعصب کے باعث نہ دیکھ سکے۔ شوخی و ظرافت جو اس شخص کا ایک خلقی جوہر ہے وہ بھی اس آزادی کے زمانے میں بے چمکے نہ رہی اور اس کی چمک دمک اس غضب کی ہوئی کہ اکثر شپرہ چشم گھبرائے اور بہت سے صاحبِ نظر چکر میں آئے ۔ (۱۸۸۷ ، خیالات آزاد ، و)۔ سرشار کی طبع نورانی باوجود اکثر خفیف عیوب کے قدر دانانِ سخن کی آنکھوں کو ہمیشہ نور بخشتی رہیگی ہاں جو لوگ تعصب سے شپرہ چشم ہو رہے ہیں وہ چاہے کچھ سمجھیں۔ (۱۹۰۳ ، مضامین چکبست ، ۳۹)۔

ہوں شپّرہ چشم اس سے نہ کیونکر خائف
چڑھتے ہوئے سورج کی کرن ہے اُردو

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۲۲)۔ [شپرہ + چشم (رک)]۔

ـــــمزاج (ـــــکس م) صف۔
رک : شپرہ چشم۔ چمک آفتاب جمال ذوالجلال بیزوال کی یہ روشن ہے مجال نہیں کہ شپرہ مزاج دُنیا کے اندھیرے میں لٹکنے والے میدان تعریف میں پر ماریں۔ (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۲)۔ [شپرہ + مزاج (رک)]۔

شپڑ شپڑ (فت ش ، پ ، سک ڑ ، فت ش ، پ) امث۔
۱. **جلد جلد پینے کی آواز .** زرینہ کھڑی شپڑ شپڑ نیبو کا شربت گھول گھول کر پی رہی تھی۔ (۱۹۶۹ ، وہ جسے چاہا گیا ، ۹۰)۔
۲. **تیز تیز چلنے کی آواز.** بڑے میاں شپڑ شپڑ کرتے چلے آ رہے ہیں ، علامہ راشدالخیری ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۳۸۳)۔ [حکایت الصوت]۔

شپکے مارنا محاورہ۔
تیزی سے راستہ طے کرنا ؛ سلائی میں لمبے لمبے ٹانکے ڈالنا (مہذب اللغات)۔

شپّہ لڑانا / لگانا محاورہ۔
رک : شپّا لڑانا/لگانا۔ اس طباعی بچے کی خوش قسمتی کو تو دیکھو کہاں جا کے شپّہ لڑایا۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۴۸)۔ تمہارا ایک ایسی جگہ شپّہ لگا دیا ہے کہ جہاں تم خوش ہو گے۔ (۱۹۱۶ ، کمسن بی بی مُسن شوہر ، ۱۷)۔

شَت (فت ش) صف۔
سو ، صد ، سیکڑا (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس)۔ [س : شَت शत]۔

ـــــپدی (ـــــفت پ) امث۔
ایک جنگلی خاردار درخت کی جڑ۔ اس کا کانٹا ، شاخیں اور خار باریک ہوتے ہیں ، پتے باریک ریشم کے تاروں کی طرح اور پھول باریک اور قدرے سیاہی مائل سرخ ہوتے ہیں ، درخت کی بلندی کم و بیش تین گز ہوتی ہے ، ستاور ، شتاور (خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۱۸)۔ [شت + س : پَد पद - پانو + ی ، لاحقۂ صفت]۔

ـــــپَروا (ـــــفت پ ، سک ر) امث۔
ایک نبات جو برصغیر میں سب جگہ پیدا ہوتی ہے۔ جھیلوں اور تالابوں میں یہ بارہ مہینے پائی جاتی ہے ، اس میں سفید پھول لگتے ہیں اس کی ڈالیاں کھوکھلی ہوتی ہیں اور جڑ میٹھی ہوتی ہے، کلمی شاک (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۶۷)۔ [شت + س : پَرو पर्व - گرہ]۔

ـــــمُولی (ـــــو مع) امث۔
رک : شت پدی (خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۱۸)۔ [شت + س : مُول मूल - جڑ + ی ، لاحقۂ صفت]۔

شِتا / شِتاہ (کس ش) امذ ؛ امث۔
سردی کا موسم ، زمستان ، جاڑا۔ شتا ساڑھے چار مہینے تک رہتی ہے۔ (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۹۶)۔

ہے گرمی کی فصلِ بہار ابتدا
یہ موسم ہے مابین صیف و شتا

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۵۵)۔

ہے اضداد سے رونقِ بزمِ عالم
بہار و خزاں ہے تموز و شتا ہے
(۱۹۶۳ء ، فارقلیط ، ۱۰۹)۔ [ع : شِتاء]۔

شَتّا (۱) (فت ش ، شد ت) امث ؛ امذ = شِتاء.
بدوضع ، چالباز ، آوارہ ، گستاخ ، بے حیا ، حرافہ.

پکڑ کر بھولے بن سے ہات اوس کا
کئی بستر پہ لے کر آپ شتا

(۱۸۶۶ء ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۲۸۳)۔ تھی تو گیارہ برس کی پر تھی بڑی شتا اچھے اچھوں کے کان کاٹتی تھی۔ (۱۹۲۸ء ، پس پردہ ، ۱۵۵)۔ عورتیں ان کی بلا کی شتا وہ شور مچایا کہ الاماں بڑی مشکل سے بیچ بچاؤ کرایا۔ (۱۹۷۰ء ، غبار کارواں ، ۱۶۹)۔ [ع : شَطّاح کا مورّد]۔

شَتّا (۲) (فت ش ، شد ت) امذ.
چانٹا ، تھپڑ ، لپڑ ، دھول (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [مقامی]۔

شَتّا (۳) (فت ش ، شد ت) صف.
جو دوسروں سے ممیز ہو ، دوسروں سے مختلف ، جو بآسانی دوسروں سے الگ کیا جا سکے.

کر کے یوں اعمال شتا کا بیاں
پھر جزا بھی اس کی فرمائی عیاں

(۱۷۸۰ء ، تفسیر مرتضوی ، ۱۷۳)۔ [ع : شَتّیٰ سے مفرس]۔

شِتاب (کس ش)۔ (الف) م ف.
جلد ، بعجلت ، بلا توقف ، فوراً.

اگر کوئی کہے تو لجاؤں شتاب
لجانا اسے منج بڑا ہے ثواب

(۱۶۳۸ء ، چندر بدن و مہیار ، ۹۷)۔

انہوں کوں قبر ماں بہت ہو عذاب
مسلمان توبہ کرو تم شتاب

(۱۷۶۹ء ، آخر گشت ، ۲۳)۔ لوح کو دیکھا لکھا پایا شتاب اب حوض میں کودو نہیں۔ (۱۸۹۰ء ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۱۳)۔

ہاں ساقیا وہ جام حقیقت شتاب دے
پھر تازہ دم بنائے قوا جب جواب دے

(۱۹۲۷ء ، شاد ، مراثی ، ۲ : ۱۳۶)۔

لازم ہے ہم یہاں سے روانہ شتاب ہوں
کہہ دو سب افسروں سے کہ پا در رکاب ہوں

(۱۹۸۳ء ، قہر عشق ، ۵۳)۔ (ب) امث. **جلدی ، عجلت ، تیزی.**

یہ کیوں شتاب ہے اے قاصدان اشک کہو
مگر مرے دل گم گشتہ کی خبر کو چلے

(۱۸۲۳ء ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۶۳)۔

تیروں نے اس سے رو میں نہ کی ہم سری کہیں
نرمی کہیں شتاب کہیں صفدری کہیں

(۱۸۷۳ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۲۶)۔

وہ روارو وہ دوادو وہ تگاپو وہ شتاب
ایسے شایستہ ہیں طے کرتے ہیں جو راہ صواب

(۱۹۳۲ء ، خمسۂ متحیرہ ، ۱ : ۶۱)۔

---باز صف.
جلدی کرنے والا ، جلد باز ، پھرتیلا ، مستعد (ماخوذ : پلیٹس)۔ [شتاب + ف : باز ، باختن = کھیلنا]۔

---دَسْتی (---فت د ، سک س) امث.
جلد جلد ہاتھ چلانا ، ہاتھ سے کام کرنے میں پھرتی ، تیز دستی. اور باقی چوٹیں ان نو چوٹوں کے قرب و جوار میں ہیں جو کہ کمال شتاب دستی سے تعلق رکھتی ہیں۔ (۱۸۳۶ء ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۱۶)۔ [شتاب + دست (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---رِکاب (---کس ر) صف.
جلد سوار ہونے والا ، سوار ہونے میں پھرتیلا. ایک شاعر کا قول ہے کہ ضرورت ایک ایسی شتاب رکاب سوار ہے کہ بعض وقت ماندہ اور تھکے ہوئے ناکارہ گھوڑے سے وہ کام لے لیتی ہے۔ (۱۸۹۱ء ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۳۶)۔

---رَو (---و لین) صف.
تیز چلنے والا ، تیز رفتار ، تیز رو.

آب رواں ہے حاصل عمر شتاب رو
لوح فنا میں نقش نہیں ہے ثبات کا

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۱۴۱)۔ امراء اسے قبول کر کے قصبہ مالیسہ میں شتاب رو ہوئے۔ (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۳۷)۔ [شتاب + ف : رو ، رفتن = جانا ، چلنا]۔

---رَوی (---فت ر) امث.
جلد چلنا ، تیز چلنا ، تیز رفتاری ، عجلت. نواب بہادر شتاب روی کر اپنا ان کے لگ بھگ آ پہنچا۔ (۱۸۳۷ء ، حملات حیدری ، ۶۴۳)۔ قتلو بیمار تھا ، شتاب روی سے دس روز میں پیمانہ عمر اس کا لبریز ہوا۔ (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۰۶)۔ [شتاب رو + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---زَدَگی (---فت ز ، د) امث.
جلدی ، عجلت ، جلد بازی. پڑھنے میں شتاب زدگی نہ کرو اور جو پڑھو خوب سمجھ لو۔ (۱۸۵۹ء ، رسالہ تعلیم النفس ، ۲ : ۸)۔ پہلی گفتگو کو فصاحت سے ادا کیا اور شتاب زدگی کی نفرین اور اپنی بہ دبد کو خوب بیان کیا۔ (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۴۲)۔ [شتاب + ف : زدہ (ہ مبدل بہ گ) ، زدن = مارنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---سُوں (---و مج نیز مع) م ف (قدیم)۔
جلدی سے.

داؤد کون ہے تم ستی امید پر مراد
یا مرتضیٰ شتاب سوں حاجت روا کرو

(۱۷۵۳ء ، داؤد ، د ، ۶۶)۔

---کار صف.
۱. **پھرتیلا ، چست ، تُرتُرِیا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔
۲. **جلد باز** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [شتاب + کار (رک)]۔

---کارانہ (---فت ن) صف.
عاجلانہ ، جلدی کا. کنجلکوں کو صاف کرنے کی شتاب کارانہ کوشش

کا اور اس میں خود حسیت کی اصطلاح کا ابہام بہت مدد کرتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۶۴)۔ [شتاب کار + انہ ، لاحقۂ صفت]۔

---کاری امث۔
جلد بازی ، تیزی ، عجلت۔ باب چھٹا آفت تعجیل اور ضرر شتاب کاری میں ہے۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۹)۔ اب یہ کارروائی تیغی ، خود رائی اور شتاب کاری کے ساتھ ہو رہی تھی۔ (۱۹۳۳ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری ، ۷)۔ [شتاب کار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

شِتابا (کس ش) امذ ، رک : شتابہ۔
بارود میں تر کیا ہوا کاغذ جس میں آگ لگا کر بارود کو اڑایا جاتا ہے ، فتیلہ ، بتی۔ بہت بڑا میگزین جمع ہو گیا تھا ، صرف اس کے شتابے میں آگ لگانی باقی تھی۔ (۱۸۵۸ ، اسباب بغاوت ہند ، ۹۷)۔ شتابہ میں آگ دیدو۔ (۱۹۱۷ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۲ : ۲۱)۔ جن فارسی عربی لفظوں نے اردو میں کوئی نیا روپ دھار لیا ہے ... زنانا ، شتابا ، غبارا ، شہدا ، وغیرہ کہ یہ سب اردو کی ایجادات میں سے ہیں۔ (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۹۸)۔ [شتاب (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت]۔

---اُڑانا محاورہ۔
بارود کے فتیلے میں آگ لگانا۔ صاحب موصوف نے یہ شتابہ اڑایا مگر اس وقت جبکہ ایک ایک گولہ غبارہ کا چل چکا تھا۔ (۱۹۱۷ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۲ : ۲۱)۔

---لَگانا محاورہ۔
۱۔ **بارود کے فتیلے میں آگ لگانا ؛ (بھڑکانے کے لیے) بات کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا ، نمک مرچ لگانا۔**

گر لگانے کا شتابا عشق تو عاشق کی جان
دیکھنا بارود سے بھی کچھ شتاب اڑ جانے کی

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۹۹)۔ خافی خاں اس واقعہ میں یہ اور شتابہ لگاتا ہے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۳۶)۔ ادھر سہری نے شتابہ لگایا اور اودھر حیا و غفلت کا برج اڑ اڑ اڑا اڑا دھڑیم ہو گیا۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۸۰)۔

شِتابان (کس ش) صف ؛ م ف۔
بہت عجلت کرنے والا ، لپک جھپک ، رواں دواں۔

تہمتن سونے شاہ مازندراں
شتاباں ہوا مثل پیل دماں

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی (ترجمہ) ، ۱۶۴)۔

جبریل رکاب میں شتاباں
پرواز میں مرکب صبا دم

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۱۷۰)۔

تم راہ طلب میں ہو اگر اب بھی شتاباں
ہو کوکبِ عزت افقِ دہر پہ تاباں

(۱۹۱۱ ، کلیات اسماعیل ، ۱۳۹)۔ [ف : شتابیدن - جلدی کرنا ، سے حالیہ ناتمام]۔

شتابَندگی (کس ش ، فت ب ، سک ن ، فت د) امث۔
جلدی ، عجلت ، تیزی۔

میں آنے کروں کا شتابندگی
جو آزادگی پانو از بندگی

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۳۱)۔ [شتابَندہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

شتابَندَہ (کس ش ، فت ب ، سک ن ، فت د) صف۔
عجلت کرنے والا ، تیز رو ، (جمع : شتابَندگاں)۔ مسافران منازل محبت ... شتابندگاں دیار محبوب خامۂ جگر چاک سے تحریر کرتے ہیں۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۲۳)۔ [ف : شتابِیدن - جلدی کرنا ، سے اسم فاعل]۔

شِتابَہ (کس ش ، فت ب) امذ۔
۱۔ **رک : شتابا۔**

تو شتابہ سے بھی جل اٹھے زیادہ وہ شتاب
آگ لگ جانے میں دیر اس کے نہووے مطلق

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۲)۔ اس سے پہلے شتابہ کا ایک ٹکڑا .. رکھ لینا چاہئے۔ (۱۹۰۳ ، آتشبازی ، ۱۵)۔ خط کیا ایک شتابہ تھا جس نے رشاد کے بارود مزاج میں آگ لگا دی۔ (۱۹۱۶ ، گرداب حیات ، ۴۲)۔ ۲۔ **(مجازاً) آگ بگولا ، شعلہ۔** بیگم شتابہ بن گئیں ہر طرف چنگاریاں برسنے لگیں۔ (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۲)۔

شِتابی (کس ش)۔(الف) امث۔
۱۔ **جلدی ، عجلت ، تیزی۔** مرد ایچھ نزدیک آتا ہے ، ایچھ سکتا ہے شتابی کیا خاطر۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۹)۔

اے شاہِ دیں پناہ شتابی سے کر ظہور
تا دوست ہوویں شاد تو دشمن ہو پائمال

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۳)۔ میرے مرکب نے چلنے میں شتابی کی۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۷۹)۔ مگر آپ نے وعدہ کرنے میں شتابی کی۔ (۱۹۲۰ ، اسلامی معاشرت اندلس میں ، ۹۸)۔ اف : کرنا۔ ۲۔ **اضطراب ، بے چینی ، گھبراہٹ۔**

برابر ہووے درد دونو کے تن
ایسی ہو شتابی اوسے دیر من

(۱۶۶۹ ، آخر گشت ، ۲۹)۔ (ب) م ف۔ **جلد ، بعجلت ، بلا توقف۔**

دیدار دے شتابی جلنے کی تاب نیں ہے
اس ہجر کی اگن سیں دوزخ کی آگ اولا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۶)۔ شتابی بھاگیے باضطرابی جس قدر پانو میں طاقت پائیے۔ (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۸۴)۔

دل میرا ہے بیتاب شتابی کہو کیا ہے
رو کر کہا اکبر نے تمنائے قضا ہے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۶ : ۶۵)۔ حکیم احمد شجاع صاحب محفل حیات سے شتابی اٹھے اور ایک کبھی پُر نہ ہونے والا خلا چھوڑ گئے۔ (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۵۱)۔ [شتاب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

شَتّاح (فت ش ، شد ت) امث۔
رک : شتا (۱)۔

شوخ و شناخ ہے وہ کافر بیدین عیار
رام اوس بت نے کیے زاہد و مومن دیندار
(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ (رعنا) ، ۲ : ۳۳۲)۔ [ع : شطّاح کا بگاڑ]۔

شتال (کسر ش) صف ؛ م ف (قدیم)۔
نڈھال ، مضطرب ، بے چین ؛ مضطربانہ۔
کیا ہوں اُسے عشق تیرا شتال
نظر سو تیری بخت اس کے اَثال
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۲۱)۔
لیکن ہو چرخ جو ضرور اس کا سدا ہے کام
سکتا ہے آشکار کرن جور کوں شتال
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۳)۔ [مقامی]۔

شتالا (کسر ش) امذ۔
اضطراب ، بے چینی۔
مجے اس کُڈن سوں شتالا ہوا
اتا جیو میرا اُتالا ہوا
(۱۹۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۰)۔ [شتال + ا ، لاحقۂ نسبت]۔

شتالنا (کسر ش ، سکـ ل) ف م (قدیم)۔
۱. بے چین کرنا ، مضطرب کرنا۔
کیا ختم اس دھات جوں بات کوں
شتالیا غضب شاہ کی ذات کوں
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۰)۔
شتالتا ہے منجے دل اسی طرف دن کوں
نہ جانو کیا وو شتالت شتال جاتی ہے
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۵۸)۔ **۲. ہلانا ، چھیڑنا۔**
او سوز او سوز لیا نسکہ تاب
جوں تار شتالے سوں مضراب
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰۳)۔ [شتال + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

شتالنگ (کسر ش ، فت ل ، غنہ) امث۔
پیر اور پنڈلی کے جوڑ کی اُبھری ہوئی ہڈی ، ٹخنہ۔
ہلے جوں نہ موسیٰ بہ آپکو او
عصا مارے ان پر شتالنگ او
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۷۲)۔ آب قلیل کہ زمین مغاک میں جمع ہو اور شتالنگ تک ہو۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۵۳)۔ اہل عرب کا قول ہے کہ اس کی شتالنگ کو باندھنا جادو سے محفوظ رکھتا ہے۔ (۱۸۷۳ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۰۸)۔ [ف]۔

شتاوَر/شتاوَری (فت ش ، و) امذ / امث۔
رک : شت بری (شت کے تحت)۔ ستاور (ناروازی) ... ہندی میں شتاور (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۱۸)۔ ستاور (ناروازی): سنسکرت میں شت بری اور نارائنی اور شتاوری نام ہیں گجراتی میں بھی شتاوری کہتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۱۸)۔ [س : شتاوری शतावरी]۔

شتاہ (فت ش ، شد ت) امث ؛ ـــ شتا۔
بدکردار ؛ بےحیا ، آوارہ ، بیسوا۔

راہ خوبی کی بتا کر اسے گمراہ کریں
تو سہی ضد سے تری ایسا ہی شتاہ کریں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰۹)۔ بہو بیٹوں کو ایسی ہی شتاہیں تو خراب کرتی ہیں۔ (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۹)۔ شتاہ شطاحی سے پیدا ہوا ، شطاحی کے معنی ہیں بےحیائی اور شوخی۔ (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۶۸)۔ [ع : شطّاح کا بگاڑ]۔

شتاہی (فت ش ، شد ت) امث۔
بےحیائی ، شوخی (نوراللغات)۔ [شتاہ + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

شتائی (کسر ش) صف۔
جاڑے کا ، موسم سرما کا ، زمستانی۔ صیفی و شتائی ، بوسی و لیلی اور ان کے حروف وکلمات یا بحث مجاز وغیرہ کے کوئی ایسے اصول نہیں بتاتے ہیں۔ (۱۸۹۲ ، تحریر فی اصول التفسیر ، ۲)۔ [ع : شتاء (رک : شتا) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

شتَر (فت ش ، ت) امذ۔
قطع و برید ؛ پلکوں کا الٹاؤ ؛ (عروض) زحافات مفاعیلن میں سے ایک زحاف جس میں اجتماع خرم و قبض کی وجہ سے مفاعیلن ، فاعلن ہو جاتا ہے۔ شتر والے رکن کو اشتر بفتح اول و ثالث کہتے ہیں۔ (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۵۲)۔ [ع : (ش ت ر)]۔

شتْرُ (فت ش ، سکـ ت ، ضم ر) امذ ؛ ـــ شتْرُو۔
دشمن ، مخالف۔
آنند سوں شاہ عالم کے گھر کلول کے سب سامان کروں
جگ کے دن سب شتر تمہارے جیوں اشتر قربان کروں
(۱۷۹۲ ، نادرات شاہی ، ۷۷)۔ تو ہمارا شتر (دشمن) ہے تجھ سے ہم نالش ہوتے ہیں۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۰)۔ [س : शत्रु]۔

شُتُر (ضم ش ، ت نیز فت ت) امذ۔
اونٹ۔
جو رکھیں ہیں ڈنگر و گھوڑے شتر
نہ کھانے نہ دانہ کا رکھنے فکر
(۱۶۷۹ ، آخرگشت ، ۴۸)۔ ایک وادی پر از شتر و گوسپند عطا فرمایا۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۳)۔ ایک دفعہ آپؐ صحابہ کے مجمع میں تشریف فرما تھے ایک بدو آیا اور آپ کی چادر کا گوشہ زور سے کھینچکر بولا محمد! یہ مال نہ تیرا ہے نہ تیرے باپ کا ہے ایکبار شتر دے، آپؐ نے اس کے اونٹ کو جو اور کھجوروں سے لدوا دیا۔ (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۰۹)۔ [ف]۔

ـــ اَسْوار (ـــ فت ا ، سکـ س) امذ ؛ ـــ شتُر سَوار۔
اونٹ پر سواری کرنے والا ، سانڈنی سوار ، وہ سانڈنی سوار جو چٹھیاں پہنچاتا ہے۔
ہے روایت شتر اسوار کسی کا تھا رسول
ان دنوں شہر مدینہ میں ہوا اس کا نزول
(۱۹۶۹ ، نئے ذائقے ، ۲۷)۔ [شتُر + اسوار (رک)]۔

ـــ بار امذ.
اونٹ کی پشت پر لدا ہوا سامان ؛ سامان کی وہ مقدار جو اونٹ پر لادی جاسکے۔ جب وہ دہلی میں پہنچا اور شتر باروں کو کھولا تو ان سے بجائے شکر نمک نکلا۔ (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۲۱۹)۔ علی قلی خان کے آدمیوں کو دو شتربار زر ہاتھ آئے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۱۹)۔ [شتر + بار (رک)]۔

ـــ بان امذ.
اونٹ ہانکنے والا ، اونٹ والا ، اونٹ کا رکھوالا ، ساربان۔

وہاں بیٹھا اٹھا چیتا شتربان
کب آویگی خیر محبوب سبحان

(۱۹۳۰ ، جنت سنگار ، ۹۰)۔ آفتاب برج حمل یا ثور میں آتا ہے تو اونٹوں کے بال شتربان تراشتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۹)۔

تمدن آفریں ، خلاقِ آئینِ جہانداری
وہ صحرائے عرب ، یعنی شتربانوں کا گہوارا

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۱۹۸)۔ شتربانؔ سے آپ ہوائی جہاز نہیں چلوا سکتے۔ (۱۹۸۲ ، روداد چمن ، ۵۹)۔ [شتر + ف : بان ، لاحقۂ صفت]۔

ـــ بانی امث.
اونٹ ہانکنے کا کام ، اونٹ کی رکھوالی ، ساربانی۔ وہ خود شتربانی کرتا ہے اور اپنی ماں کے لیے روٹی کپڑا اُسی سے حاصل کرتا ہے۔ (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۲۱)۔

مبارک تجھ کو اے قنبر ہو اپنا مالکِ بالذّل
قطارِ ناقہ دے سائل کو تاکے یہ شتربانی

(۱۹۳۵ ، عزیز ، صحیفۂ ولا ، ۷۸)۔ [شتربان + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ بُختی (ـــ ضم ب ، سک خ) امذ.
دو کوہانوں والا بڑا اونٹ۔ وہاں اتنا لشکر آس پاس جمع ہو گیا کہ چھ ہزار سوار ، چھ ہزار جمازہ تین ہزار شتر بختی بارکش تھے۔ (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۱۸۸)۔ [شتر + بُختی (رک)]۔

ـــ بَنْد (ـــ فت ب ، سک ن) امذ.
کُشتی کا ایک داؤں۔ شتربند:۔ جب حریف نیچے لیتا ہو تو ظفر کو چاہیے کہ اپنا داہنا گھٹنا حریف کے بائیں گھٹنے پر رکھ کر اپنے داہنے ہاتھ سے حریف کے اوسی پیر کو پکڑ کر پشت کی طرف لاوے اور حریف کے اوسی پیر کو بازو سے روک کر ہاتھ سے حریف کی پشت کا جانگھیا پکڑ لے اور چت کردے۔ (۱۹۰۷ ، رموز فن کشتی ، ۱۱۵)۔ [شتر + بند (رک)]۔

ـــ بے مُہار کس صف (ـــ فت نیز ضم م)۔ (الف) امذ.
بے نکیل کا اونٹ جو آزاد اور بے قابو ہوتا ہے۔ جہاں جس کا منھ پڑا شتر بے مہار کی طرح چلے گئے۔ (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۹۸)۔ ان میں سے ایک یورپی فوج کے بعض افسر اور سپاہی کندۂ ناتراش شتر بے مہار کی طرح منہ اٹھائے بادشاہ سلامت کی خدمت میں پہونچے۔ (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۷)۔ (ب) صف (مجازاً) ہر قسم کی پابندی سے آزاد ، **مطلق العنان ، بے لگام ، بے قابو ، خود سر۔**

آتا تھا میکدے یہ گیا کعبے کی طرف
پیلِ سحاب بھی شتر بے مہار ہے

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۹۲)۔ اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ تم خود رائے یا خود بین یا ضدی ہو جاؤ ، لڑکپن میں زیادہ مغرور اور شتر بے مہار ہو جانے سے زیادہ بدتر و مضر کوئی بات نہیں ہے۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۶۷)۔ سیاست شتر بے مہار تھی۔ (۱۹۵۳ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۱۰۳)۔ [شتر + بے (حرف نفی) + مہار (رک)]۔

ـــ پا امذ.
سورج مکھی کا پھول (فرہنگ آصفیہ)۔ [شتر + پا (رک)]۔

ـــ پائے امذ.
رقع یمانی ، ایک درخت ہے کہ اخروٹ کے درخت کے برابر ہوتا ہے ، پتے چیڑ کے پتوں کی طرح ، پھل چھوٹے سے ، انار کے برابر اور صورت میں انجیر کی طرح ، برہان میں کہا ہے کہ اُس کو شتر پائے اس لیے کہتے ہیں کہ اس کے پتے اونٹ کے پاؤں سے مشابہت رکھتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۱۰)۔ [شتر پا + ے (بطور امالہ)]۔

ـــ خار امذ.
اونٹ کٹارا ، بھٹ کٹیا (جامع اللغات)۔ [شتر + خار (رک)]۔

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
اونٹوں کا طویلہ ، وہ احاطہ جس میں اونٹ رکھے جائیں۔

تھا جو سُونے شمال قصرِ رفیع
تھا شتر خانہ اس کے پیچھے وسیع

(۱۸۱۰ ، ہشت گلزار ، ۱۶۹)۔ شتر خانہ بادشاہی میں گرمی جاڑہ برسات دو سو اونٹ بدستور رکھے جاتے تھے۔ (۱۹۳۳ ، فراق ، مضامین فراق ، ۱۵۵)۔ داروغۂ شتر خانہ کو حاضر کیا جائے۔ (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۳۹۱)۔ [شتر + خانہ (رک)]۔

ـــ خُو (ـــ و مج نیز مع) صف.
(کنایۃً) **پُر کینہ ، کینہ ور** (جامع اللغات)۔ [شتر + خو (رک)]۔

ـــ دِل (ـــ کس د) صف.
ڈرپوک ، بزدل ، بے حوصلہ ، تھڑدلا۔

حوصلہ کس قدر حواصل کا
ذکر کیا کرگسِ شتر دل کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۹)۔ [شتر + دل (رک)]۔

ـــ دِلی (ـــ کس د) امث.
بزدلی ، نامردی ، کم ہمتی۔ بس آپ کی شتردلی ... اور بیٹے ہی پر اتنا غصہ آیا۔ (۱۹۶۵ ، ادھ کھایا امرود ، ۷۸)۔ [شتردل + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ دَنْدان (ـــ فت د ، سک ن)۔ (الف) صف.
(گھوڑا) **جس کے دانت اونٹ کی طرح بہت بڑے ہوں۔**

بڑے ہوں دانت جس کے حد سے نیارے
شتر دندان اسے کہتے ہیں سارے

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگیں ، ۹). جس کے دانت ... بڑے ہوں وہی فرس شتر دندان ہے۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۸). (ب) امذ. **ایک قسم کا کسیس ہے اور وہ مصری ہے اور اونٹ کے دانتوں سے مشابہت رکھتا ہے ، کہتے ہیں کہ یہ کسیس کی تمام قسموں سے معتدل ہے** (خزائن الادویہ ، ۷ : ۳۳۸). [شتر + دندان (رک)].

--- سُرخ کس صف (--- ضم س ، سک ر) امذ.
سرخ رنگ کا اونٹ جو کمیاب اور قیمتی ہوتا ہے۔

بیٹھے ہوئے زرہ شتر سرخ پر سوار
تھا کوہ پر شرار دھواں تھا شرار میں

(۱۹۰۹ ، نظم طباطبائی ، ۶۱). [شتر + سرخ (رک)]

--- سَوار (--- فت س) امذ.
رک : شتراسوار. دو دن پہلے شتر سوار چاند کی خبر کو روانہ ہوئے۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۶۲). اسطفانوس نے شتر سوار کو خانقاہ میں جگہ دی. (۱۹۲۰ ، جوہانے حق ، ۳ : ۸). [شتر + سوار (رک)].

--- صالح بہ اَز مَردُمِ طالح کہاوت.
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل ، نیک اونٹ بد کردار آدمی سے اچھا ہے (فرہنگ امثال ؛ مہذب اللغات).

--- غَمْزَہ (--- فت غ ، سک م ، فت ز) امذ.
۱. **نخرا ، ناز بے جا ، اٹھلاہٹ ، ناز و ادا.**

ایک جا آیا شتر قد گھر گیا
واں شتر غمزہ سا مجھ سے کر گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۳). باوا باوا کہتی ہوئی شتر غمزے سے گردن مبارک میں ہاتھ ڈال قلادے کی طرح لٹکنے لگی. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۵۳).

فلک پیر کے شتر غمزے
یہ ابھی تک جوان ہے گویا

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۹). غور سے انہوں نے محمود علی کی طرف دیکھا اور شتر غمزہ کرتے ہوئے اس کی طرف لپکے۔ (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۲۰۱). ۲. **مکر ، فریب ، چالاکی ، شرارت.**

شتر غمزے کیئے چرخ خمیدہ پشت نے کیا کیا
شتر آسا مرے نالہ نے اس کی ناک چھیدی پر

(۱۸۵۳ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۳۶). اف : کرنا. [شتر + غمزہ (رک)].

--- غَمزے اُٹھانا محاورہ.
ناز بیجا برداشت کرنا.

اٹھائے ہیں مجنوں نے لیلیٰ کی خاطر
شتر غمزۂ ساربان کیسے کیسے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۳).

--- غَمزے دِکھانا محاورہ.
ناز بے جا دکھانا (مہذب اللغات).

--- قِطار (--- فت ق) امث.
اونٹوں کی قطار (پلیٹس). [شتر + قطار (رک)].

--- کوہان (--- و مع) صف.
(گھوڑا) جس کی ریڑھ کی ہلی بہت اٹھی ہوئی ہو. گھوڑے کے دونو ہونٹ سرخ ... نہ شتر کوہان ہو نہ کبھی ہو. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۷۵).

--- کی کَونسی کَل سیدھی ہے کہاوت.
ہر بات بے ڈھنگ ہے ، ہر کام میں خامی ہے (مشہور کہاوت یوں ہے : اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی).

مشہور ہے کل کون سی سیدھی ہے شتر کی
کج وضع نہیں رکھتے کبھو پشت برابر

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۳۷).

--- کینہ (--- ی مع ، فت ن). (الف) صف.
(کنایۃً) اونٹ جیسا کینہ پرور ، منتقم مزاج ، سخت کینہ پرور ، جس کے دل سے کینہ اور کپٹ کبھی نہ نکلے. یہ آدمی شتر کینہ ہے. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۷۳).

ہم شتربان تھے مگر ہرگز شتر کینہ نہ تھے
شیر ہو کر بھیڑ کی سی ساری خصلت ہم میں تھی

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۳۰۹).

وہ بغداد میں ہیں میں سندر میں گم ہوں
شتر کینہ وہ ہیں تو میں گاؤ دم ہوں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ۶۱). یہ بھی سری کی* تنقیدی سوانح" کی طرح ایک شتر کینہ سابق نیازمند کی ذہنی کہتری کا ایک بے مثال نمونہ ہے۔ (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ ، ۷۲). اف : ہونا. (ب) امث. **گہری عداوت ، دلی دشمنی.** شتر کینہ تو مشہور ہے لیکن ہاتھی اور بھینسا یہ دونوں انسان کے سخت دشمن ہیں. (۱۹۱۸ ، بہادر شاہ بادشاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۷). دشمن کے بغض پر اونٹ کو بدنام کیا جاتا ہے کہ یہ بڑا شتر کینہ ہے. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۱۹۱). [شتر + کینہ (رک)].

--- گام امث ؛ صف.
اونٹ کی چال ، اونٹ کی سی چال والا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [شتر + گام (رک)].

--- گاؤ (--- و مع نیز سک و) امذ.
ایک چوپایہ جس کی گردن اونٹ کی سی اور کھر بیل کے سے ہوتے ہیں ، زرافہ. زراف یا شتر گاؤ دنیا میں سب سے دراز قامت حیوان ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیہ عالم ، ۲ : ۱۵۳). [شتر + گاؤ (رک)].

--- گاؤ پَلَنگ (--- و مع ، کس پ ، فت ل ، غنہ) امذ.
رک : شتر گاؤ (اس کے رنگ کی وجہ سے لفظ ، پلنگ ، کا بھی اضافہ کرتے ہیں). شتر گاؤ پلنگ جس کا سر اونٹ سے مشابہ سینگ گائے کے سینگوں کے مانند کھال اور رنگ پلنگ یعنی تیندوے کا سا ہوتا ہے ، عربی میں اس کا نام زراف ہے۔ (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۹۱). [شتر گاؤ + ف : پلنگ ـ تیندوا].

ـــ گُربگی (ـــ ضم گ ، سک ر ، فت ب) امث.
۱. **دو غیر متناسب یا ناموافق چیزوں کو یکجا کرنا ، رطب و یابس یا بلند و پست کو جمع کرنا ، قول یا فعل میں ناہمواری اور عدم توازن.** اشاعرہ کی یہ شتر گربگی حقیقت میں نہایت تعجب انگیز معلوم ہوتی ہے۔ (۱۹۰۶ ، علم الکلام ، ۲ : ۸۳). ان نقائص اور شتر گربگی کے باوجود یہ اردو کے چند بہترین ناولوں میں شمار ہونے کے لائق ہے۔ (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۷۵). ۲. **ایک جملے یا شعر میں تعظیم اور تحقیر دونوں کے کلمات کے ساتھ کسی کا ذکر یا کسی سے خطاب کرنا جو ایک طرح کا عیب مانا جاتا ہے.** اگلے شعرا شتر گربگی کی کچھ پروا نہیں کرتے تھے۔ (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۳۸).[شتر گُربہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ گُربہ (ـــ ضم گ ، سک ر ، فت ب) امذ.
رک : **شتر گربگی معنی نمبر۱.** میں کہتا تھا کہ اس میں شتر و گربہ (رطب و یابس) بہت ہے۔ (۱۹۰۴ ، مقالات شروانی ، ۷۳). یہ ناول نثر میں شتر گربہ کی بڑی اچھی مثال پیش کرتا ہے۔(۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۸۱). ۲. **رک : شتر گربگی (معنی ۲).**

ایک مصرع میں ہو تم دوسرے مصرع میں کہو تو
یہ شتر گربہ ہوا میں نے اسے ترک کیا

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۹۵). اس شعر میں شتر گربہ کا عیب بتایا گیا ہے۔ (۱۹۵۰ ، کیفیہ ، ۲۱۷). [شتر + گربہ (رک)].

ـــ گَرْدَنا (ـــ فت گ ، سک ر ، فت د) صف مذ.
لمبی گردن والا. شتر گردنے لم لنگے اولدھے سیدھے ننگے دھڑنگے۔ (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۶۳). [شتر + گردن (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــ گُلُو (ـــ ضم گ ، و مع) امث.
کٹار کی شکل کی خم دار چیزوں کی سطح صاف کرنے کی سوہن (اپ و ، ۸ : ۱۵). [شتر + گلو (رک)].

ـــ مُرْغ (ـــ ضم م ، سک ر) امذ.
قوت پرواز سے محروم ایک عظیم الجثہ پرند جس کے بعض اعضا اونٹ سے بہت مشابہ ہوتے ہیں ، اس کی گردن بہت لمبی ہوتی ہے ، یہ بہت تیز دوڑتا ہے اس کی خوراک غلہ اور نباتات ہے ، کنکر پتھر بھی کھا کر ہضم کر لینے میں مشہور ہے ، اس کے بازوؤں اور دم کے پر بڑے قیمتی ہوتے ہیں ، یہ اکثر عرب اور افریقہ میں پایا جاتا ہے.

بٹھاویں سمندر خراسان تے بٹھاویں شترمرغ الوان تے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۷).

کتیاں زاغ سیاں ہور کتیاں جیوں زغن
شتر مرغ کوئی کوئی عنقا نمن

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹۵).

نہیں فیل مُرغ اور شُتر مُرغ آب
کہ بعضوں کے طعموں کے کام آئے سب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۸).

ساتویں میں ہے شتر مرغ اور وہ
اڑ نہیں سکتا ہے رہتا ہے دواں

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۳۰). شتر مرغ افریقہ اور جنوب مغربی ایشیا میں ... پائے جاتے ہیں۔(۱۹۶۷ ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۲۲۳). [شتر + مُرغ (رک)].

ـــ مُرْغانَہ (ـــ ضم م ، سک ر ، فت ن) صف.
شتر مرغ جیسا ، (مجازاً) حقائق سے گریز کرنے کا (انداز نظر). شہر آشوب تصنیف ہونے کے ساتھ ساتھ حقائق کی چشم پوشی اور شتر مرغانہ انداز نظر کی جبریت کے سامنے گردن خم ہوتی دکھائی دیتی۔ (۱۹۷۳ ، توازن ، ۱۶۱). [شتر مرغ + انہ ، لاحقۂ صفت].

ـــ مُرْغ کی طَرَح ریت میں سَر دَبانا محاورہ.
حقائق کو تسلیم کرنے سے انکار کرنا ، (شتر مرغ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ریت میں سر چھپا کر یہ سمجھتا ہے کہ اس طرح وہ تعاقب کرنے والے کی نظروں سے پوشیدہ ہو گیا ہے). اس وقت ہندوستانی اخبارات کس طرح شتر مرغ کی طرح ریت میں سر دبا کر حقائق سے آنکھیں چرا رہے تھے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۹۰).

ـــ ناری امث.
چھوٹی توپ جو کسی زمانے میں اونٹ کی پشت پر رکھ کر چلائی جاتی تھی.

برسنے لگے شہ ہوبت نالیاں
تفنگ تیر کوں گولیاں شتر ناریاں

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۴). [شتر + ناری ـ نالی (رک)].

ـــ نال امث.
توپ جو کبھی اونٹ کی پشت پر رکھ کر چلائی جاتی تھی.

زنبوری ہور شترنال ہور پتنال
کھٹا چھائے ہو دلکی ابھال (کذا)

(۱۶۸۴ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۱۲۰).

کہیں کھڑی ہیں سلامی کے واسطے توپیں
کہیں کھڑی ہیں شترنال اور کہیں گھڑنال

(۱۸۷۹ ، عیش (آغا جان) ، د ، ۱۳). گجنال یا ہتھنال ہاتھی کی پشت سے چلائی جاتی تھی ، شترنال یا شاہین سے بھی یہی ہتھیار مراد ہے۔ (۱۹۹۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۱۰). [شتر + نال (رک)].

ـــ وار امذ.
اونٹ پر لادنے کا بوجھ ، ایک وزن یا پیمانہ جو ساٹھ صاع کے برابر ہے. شتروار : وسق اور وہ ساٹھ صاع ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۷). [شتر + ف : وار ـ بوجھ].

شُتَرُنْجا (فت ش ، سک ت ، فت ر ، غنہ) امث (قدیم).
مختلف غلوں یا اناجوں کو ملا کر بنائی جانے والی ایک قسم کی روٹی ، سترنجا ، ست نجا.

کرسک چین راحت خوشی نیک اسنگ
کنا کر پکائی شتر تجا بید رنگ

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا (ق) ، ۱۰۸)۔[ف : شطرنجی (رک) کا مورد]۔

شَتْرُو (فت ش ، سک ت ، و مع) امذ۔
دشمن ، مخالف۔ اِس جگ میں کام ہی ہمارا شترو ہے۔ (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اُردو ، ۱۲۵)۔

دیس ، سماج سبھی ہیں شترو
کوئی ابھاگ کا نہیں لاگو

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۴۳)۔ [س : شَتْرُ शत्रु]۔

شَتْرُوتا (فت ش ، سک ت ، و مع) امث۔
دشمنی ، مخالفت ، عدمِ موافقت۔ لکن کی سوا میں اور سورج سے جو اُن شتروتا ہو الپ آیو جاتا چاہئے۔ (۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۱۳۹)۔ [س : شَتْرُتا शत्रुता]۔

شَتْرَہ (فت ش ، سک ت ، فت ر) امذ۔
(**طب**) **آنکھ کی ایک بیماری جس میں ایک یا دونوں پلکیں سکڑ جاتی ہیں اور بخوبی مل نہیں سکتیں** (انگ : Lagophthalmos)۔ کبھی مرض شترہ سر اور پیشانی پر چوٹ لگنے سے پیدا ہوتا ہے۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۴۴)۔ [ع]۔

شُتْرَنی (ضم ش ، ت نیز سک ت ، فت ر) صف۔
شُتر جیسا رنگ ، بادامی۔ رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... شترنی ... پیازی ، یاہو وغیرہ۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱)۔ [شُتُر (رک) + نی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

شُتْری (ضم ش ، ت نیز سک ت)۔ (الف) صف۔
۱. **اونٹ سے متعلق ؛ مراد : اونٹ پر لادا جانے والا**۔ یکایک آواز شتری فیل نقاروں کی کان میں آئی اور ہاتھی نشان کا نمودار ہوا۔ (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۲۰۶)۔ شاہی چتر ماہی مراتب شتری زنبورکیں ، اگرتی اور کالی پلٹنیں جلوس میں ساتھ تھیں۔ (۱۹۲۲ ، دہلی کی جان کنی ، ۹۶)۔ ۲. **اونٹ کے رنگ کا ، ہلکا بھورا ، بادامی**۔ ان رنگوں کے مرکبات سے شُتری رنگ یا پتھر کا رنگ وغیرہ وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۱۰۱)۔ (ب) امث۔ **نقارہ جو اونٹ پر رکھا جاتا ہے**۔ بڑے نقارے اور شتریاں اونٹوں پر لاد کر ہمراہ لیں اور شہر میں گردش کے لیے داخل ہوئے۔ (۱۸۷۷ ، تاریخ پنجاب ، ۱۹۸)۔ [شُتُر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

شَتْم (فت ش ، سک ت) امث۔مث۔
گالی ، دُشنام ، بدکلامی۔ تحقیر و استہزاً سبّ و شتم ... کے ساتھ جواب دیا۔ (۱۹۱۳ ، سیرۃالنبیؐ ، ۲ : ۲۸۳)۔ اسمٰعیل شدید سبّ و شتم کا نشانہ بنتے تھے۔ (۱۹۶۸ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۶۷)۔ [ع]۔

شَتَوی (فت ش ، ت) صف۔
جاڑے کا ، موسم سرما کا ، زمستانی۔ جب نقطۂ انقلاب شتوی یعنی برج جدی میں آتا ہے تو آدھی رات ہوتی ہے۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹۱)۔ [ع : شتاء (رک) + وی ، لاحقۂ نسبت]۔

ــــ النَّوم (ـــ شد ی بضم ، غم ا ، ل ، شد ن ، و لین) صف۔
ہونے موسم سرما میں بے حس و حرکت پڑے رہنے والے یا سوئے رہنے والے (جانور)۔ جاڑے کے زمانہ میں چمگادڑ اپنے سراغوں میں رہتی ہیں اور تمام موسم سوتی رہتی ہیں نہ کچھ کھاتے ہیں اور نہ پیتے ہیں ، اس لیے انہیں شتوی النوم (ہبرنیٹنگ) کہتے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۲۹)۔ [شتوی + رک : ال (۱) + نوم (رک)]۔

شَتَّہ (فت ش ، شد ت بفت) صف۔
متفرق ، مختلف ؛ پراگندہ۔ جب دلایل بازی میں کام پڑ جاتا ہے اور ایراد براہین شتہ پر انحصار کرتے ہیں تو عملی قوتیں رخصت ہو جاتی ہیں۔ (۱۹۰۳ ، عصر جدید ، نومبر ، ۲۹۷)۔ [ع]۔

شَتّیٰ (فت ش ، شد ت ، ا شکل ی) صف۔
مختلف ، متفرق ؛ پراگندہ۔ زمانے کا حال علیٰ انحاء شتیٰ ہے ، یہ بات کچھ عقل سلیم اور ذہن مستقیم کے نزدیک استحسان نہیں رکھتی۔ (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۵۸)۔ ایسا کامل کہ جامع فنون شتیٰ اور مستجمع علوم بےمنتہا ہو۔ (۱۸۳۶ ، تذکرہ اہل دہلی ، ۵۸)۔

خیالاتو شتّیٰ سے کیا فائدہ
پھر اوس پر بھی مقصد سے انجان ہم

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بےنظیر ، ۱۰۶)۔ [ع]۔

شَٹ اَپ (فت ش ، سک ٹ ، فت ا) امذ ؛ م‍ شٹپ۔
(**تحقیراً**) **چپ رہو ، خاموش رہو**۔ صاحب یہ کیا ضابطہ اخلاق ہے ، بس شٹ اپ ، ضابطہ اخلاق ہماری پاور ہے۔ (۱۹۷۶ ، صدا کر چلے ، ۵۸)۔ ”شٹ اَپ“ ، زری کا دل چاہا ، کہے ، مگر وہ فون رکھ کر چُپ چاپ چلی آئی۔ (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۵۸۹)۔ [انگ :]۔

شَٹاشَٹ (فت ش ، ش) م ف ؛ امث (قدیم)۔
پے در پے ، جلد جلد ، پے در پے چوٹنے کی آواز۔

شٹاشٹ سب چٹاچٹ سب چھناہٹ میں کیا سر سوں
ٹوٹے ہاران بدھیاں ہنگڑیاں کھلی چوٹی سو انچل ڈھل

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲۱)۔ [شٹ (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ تسلسل + شٹ]۔

شَٹَر (فت ش ، ٹ) امذ۔
۱. **جھلملی ، کواڑ ، تختہ** ، شٹر (Shutter) کواڑ یا تختہ یا ڈھکنے کے مفہوم میں رایج ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۶۷)۔ اس کے قلب کا شٹر بند ہو جاتا۔ (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۲۰۵)۔ ۲. **کیمرے کے عدسے کا ڈھکنا**۔ مناسب موقع پر شٹر دبا دیجیے۔ (۱۹۷۱ ، فوٹو گرافی ، ۹۷)۔ جدید کیمرا روشنی کا ایک بند ڈبا ہے جس کے اہم جزو یہ ہیں عدسہ ، اپرچر ، شٹر اور روشنی کی حس رکھنے والا مادہ۔ (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۷۳)۔ [انگ : Shutter]۔

ــــ گِرانا محاورہ نیز ف م۔
کواڑ یا تختے کو گرا کر بند کرنا۔ ماسٹر اپنی دوکان کا شٹر گرا کر اسے بند کر رہا تھا۔ (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۵۸)۔

شَٹْرَس (فت ش ، سک ٹ ، فت ر) امذ.
چھ طرح کے مزے یا ذائقے ؛ (مجازاً) نہایت پُرتکلف اور لذیذ کھانا. جب کوئی مہمان یا مسافر کہیں پہنچتا ہے تو اُس کی تعظیم و تواضع کے سامانوں میں کھٹرس بھوجن یا شٹرس بھوجن ضرور کھلایا جاتا ہے. (۱۸۸۷ء ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۰۹). [س : **षट्रस** (شش - چھ - رَس - مزا)].

شَٹَل (فت ش ، ٹ) امذ و امث.
کم فاصلے کے سفر پر چلنے والی ریل یا بس وغیرہ.

دنیا ہے جانے آمد و شد ریلوے کی شکل
پنجاب میل آیا تو ہمیے شٹل گیا

(۱۹۳۵ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۸ : ۳). [انگ : Shuttle].

ــــ ٹرین (ـــ کس خف ٹ ، ی مج) امث.
وہ ریل جو کم فاصلے کے سفر پر آتی جاتی ہو. دوپہر میں جو شٹل ٹرینیں چلتی ہیں ان میں ڈبوں کی تعداد مسافروں سے بھی زیادہ ہوتی ہے. (۱۹۷۶ء ، مشرق ، کراچی ، ۲۰ جون (ضمیمہ) ، ۱).
[انگ : Shuttle Train].

ــــ کاک امذ.
پر لگی ہوئی گیند جو بیڈمنٹن (چڑیا بلے) کے کھیل میں استعمال ہوتی ہے ، چڑیا. شٹل (Shuttle) تنہا استعمال میں نہیں آتا ، البتہ اس کے مرکبات شٹل سروس ، شٹل ٹرین ، اور شٹل کاک اردو میں مستعمل ہیں. (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۷). کھیلوں کے جو نام یاد آتے گنا دیتا ہوں ... والی بال ، شٹل کاک ، کیرم ، ٹینس ، بلیرڈ وغیرہ. (۱۹۷۳ء ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۷). [انگ : Shuttle-Cock].

شَث (فت ش) امث.
ایک قسم کی خوشبودار اور تلخ مزہ والی گھاس جو چمڑے کی دباغت میں کام آتی ہے. شث ... ایک خوشبودار روئیدگی ہے کہ اس سے کھالوں کو دباغت دیتے ہیں. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۱). [ع : شَث].

شَجّ (فت ش ، شد ج) امذ.
زخم ، ضرر ؛ اس طرح مارنا کہ چمڑا پھٹ جائے (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ع : (ش ج ج)].

شُجات (ضم ش) امث ؛ امذ (قدیم).
بہادری ، دلیری.

اپنا میں کہوں نیک مرداں کی بات
دیا تھا خدا نے جنن کو شجات

(۱۵۹۰ء ، حسن شوق ، د ، ۱۰۷). [شجاعت (رک) کا بگاڑ].

شِجاج (کس ش) امذ ؛ ج.
ایسے زخم جن کی گہرائی صرف گوشت تک ہو اور جن کا اثر ہڈی یا کسی نازک عضو پر نہ ہوا ہو ، بہت سے زخم ، ضربات (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ع : شَجّۃ - شجّ (رک) کی جمع].

شُجاع (ضم ش). (الف) صف.
بہادر ، دلیر ، جری ، سورما. شجاع اپنے ناموں کا عاشق ہے وہ سیم و زر کیا کرے گا. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۱۳۵).

شجاع عرب صاحبِ ذوالفقار
ہژبر خدا شاہ دلدل سوار

(۱۸۳۳ء ، مثنوی ناسخ ، ۲۷). اے محمدؐ! بشارت ہو کہ کسی نبی کو کوئی ایسا علم عطا نہیں کیا گیا جو تم کو نہیں بتا دیا گیا ، تم سب پیغمبروں سے زیادہ شجاع بنائے گئے. (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۸۸). (ب) امذ. ۱. **ایک قسم کا بڑا سانپ جو سوار اور پیادہ پر حملہ کرتا ہے اور اپنی دُم پر کھڑا ہو جاتا ہے.** اب نام سانپوں کے جس قدر یاد آتے ہیں حوالۂ قلم کئے جاتے ہیں ... ثعبان ، شجاع ، ارزب ... طبق. (۱۸۷۳ء ، تریاق مسموم ، ۳). ۲. **ستاروں کے ایک جھرمٹ کا نام جو نصف جنوب میں واقع ہے اور سانپ کی شکل کا ہے.** آٹھواں شجاع وہ بڑے سانپ کی صورت ہے اور پچیس ستارہ اس صورت میں داخل ہیں. (۱۸۳۵ء ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۳۸). سرطان کو شجاع یا حیّہ اور سنبلہ کے ایک حصہ کے ساتھ بیک وقت ایک جھرمٹ کی صورت دی جاتی ہے. (۱۹۵۷ء ، سائنس سب کے لئے (ترجمہ) ، ۱ : ۸۵).
[ع : شجاع (تینوں حرکتوں سے)].

شُجاعانَہ (ضم ش ، فت ن) صف.
بہادرانہ ، دلیرانہ ، جراُت مندانہ. اپنے موجودہ رتبہ پر شجاعانہ جنگ آزمائیوں ہی سے پہونچا تھا. (۱۹۱۵ء ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۲۸). ہمارا دور شاید تاریخ کا سب سے شجاعانہ اور ولولہ انگیز دور ہے. (۱۹۸۷ء ، سخن در سخن ، ۵۰). [شجاع (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت].

شُجَاعَت (ضم نیز فت ش ، ع) امث.
دلیری ، بہادری ، مردانگی.

دیوے زیب ذاتی صلابت تجے
سہاتی ہے نامی شجاعت تجے

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۲۳).

زباں ہے شجاعت ان سبھوں کی
امیر اس جگ کے ہیں سب شیر قال

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۸۰).

لڑنے میں آ گئی جو شجاعت کی ان کو لہر
لا کھوں سے ایک وار میں یہ چھین لیں گے نہر

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۶). عین اسی وقت جب ... سپاہی شجاعت کے فخر و غرور سے پیشانیوں پر بل ڈالے ہوئے دشمنوں کے مقابلہ میں ہوتے لیکن خود سپہ سالار کی پیشانی زمین نیاز پر ہوتی. (۱۹۱۴ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۶۲). حکم آیا کہ کچھ لوگ عاذوں پر دشمن کے آگے داد شجاعت دینے کے لئے نکل کھڑے ہوں. (۱۹۸۵ء ، طوبیٰ ، ۶۵۸). [ع : (ش ج ع)].

ــــ پَناہ (ـــ فت پ) صف.
شجاعت اور دلیری کا علمبردار ، بہادر اور بہادروں کا قدردان.

فصل سیوم سو موجودات عاشقاں ہور شوریدگاں ہور شجاعت پناہ ہور لشکریاں دلاوراں ہے۔ (۱۶۹۷ء ، پنج گنج ، ۳۸)۔ [شجاعت + پناہ (رک)]۔

---کا دَھنی صف۔
نہایت بہادر ، سورما۔

علی تھا کہ شجاعت کا دھنی کہتے ہیں اس کو
تلوار یہ ہے تیغ زنی کہتے ہیں اس کو

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۲)۔ بعض دلیر جو شجاعت کے دھنی ، جرأت کے قدردان تھے وہ شہنشاہ کے شریک ہوئے۔ (۱۸۹۶ء ، لعل نامہ ، ۲۳۳)۔

---کیش (---ی مج) صف۔
طبعاً بہادر ، مزاجاً دلیر۔

شجاعت کیش عمدے بھی تھے اور دانے زن ایسے
لجاویں پنجۂ بد بل سوں سو رستم سار کے بل کا

(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۱۵۳)۔ [شجاعت + کیش (رک)]۔

---گھر کی کَنیز ہے فقرہ۔
بہادری اور جرأت میراث میں ہے ، خاندانی بہادر ہے (ماخوذ : مہذب اللغات)۔

---مَآب (---فت م) صف۔
رک : شجاعت پناہ ، مرکز شجاعت۔

کہ تھا بجھ پدر سو شجاعت مآب
قدیم یک سلحدار جمع رکاب

(۱۶۵۴ء ، گلشن عشق ، ۳۰)۔ [شجاعت + مآب (رک)]۔

شَجَر (فت ش ، ج) امذ۔
۱۔ درخت ، پیڑ ، روکھ۔

عشق تاگر کیا زمیں دل کا
سٹوں انجھو کہ ہوئے شجر دربار

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۹)۔

دوجگ گر ہوئیں کاغذ ہوئیں دریا مداد
قلم سب شجر ہووئیں تو بھی زیاد

(۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۲۵)۔

گھٹ کے یوں خواہش دل شام و سحر بڑھتی ہے
جس طرح ہو کے قلم شاخ شجر بڑھتی ہے

(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۲۰۷)۔

ہے نقش بدیوار ملک ہے کہ بشر ہے
آئینۂ حیرت ہے شجر ہے کہ حجر ہے

(۱۹۲۹ء ، مطلع انوار ، ۳۸)۔

تیز سورج میں چلے آتے ہیں میری جانب
دوستوں نے مجھے صحرا کا شجر جانا ہے

(۱۹۷۸ء ، جاناں جاناں ، ۹۱)۔ **۲۔ (تصوف) وجود ظاہری یعنی جسم ظاہر کو کہتے ہیں جو اربع عناصر سے مرکب ہے** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۱)۔ [ع]۔

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث۔
درخت لگانا۔ گویا زمین پر ایک ہی وقت میں باغبانی ، شجربندی اور مکئی زراعت بھی کی جا سکتی ہے اور جنگلی سؤر ، ہرن اور خرگوش بھی پالے جا سکتے ہیں۔ (۱۹۳۹ء ، معاشیات قومی ، ۱۲۹)۔ [شجر + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---بَہار کس اضا(---فت ب) امذ۔
بہار کا درخت ؛ (مجازاً) پھولوں سے سجایا ہوا وہ مصنوعی درخت جو اہل یورپ آمد بہار کے موقع پر تیار کرتے ہیں۔ یورپ میں شجر بہار یا بیسا کھی (May-Pole) یہ ایک بانس یا بلی ہوتی ہے جسے یوم بہار پر یعنی مئی کی پہلی تاریخ کو پھولوں سے سجا کر اس کے گرد رقص کیا جاتا ہے۔ (۱۹۶۵ء ، شاخ زریں ، ۱ : ۲۳۳)۔ [شجر + بہار (رک)]۔

---پَیدا ہونا عاورہ۔
درخت اُگنا۔

دفن ہے جس جا یہ کشتہ سرد مہری کا تری
بیشتر ہوتا ہے پیدا واں شجر کافور کا

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۵۱)۔

---ثَمَرْدار کس صف(---فت ث ، م ، سک ر) امذ۔
پھلدار درخت۔ اپنی تمام عظمتوں کے باوجود وہ شجر ثمردار کی طرح ہر طالب ثمر کے سامنے جھک جاتے تھے۔ (۱۹۸۷ء ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ اکتوبر ، ۱۱)۔ [شجر + ثمر (رک) + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

---حَیات کس اضا(---فت ح) امذ۔
زندگی کا درخت ، جنت کا وہ درخت جس کے پاس جانے سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو منع کیا تھا۔ توریت میں جس شجرحیات کا ذکر ہے اسی کو شجر علم بھی کہا جاتا ہے۔ (۱۹۴۳ء ، مخزن علوم و فنون ، ۹۲)۔ [شجر + حیات (رک)]۔

---خُلْد کس اضا(---ضم خ ، سک ل) امذ۔
ہمیشگی یا جنت کا درخت ، رک : شجرحیات۔ شیطان نے کسی طرح حضرت آدم و حوا (علیہما السلام) کے پاس پہنچ کر کہا کہ میں تمہیں شجر خلد بتلا دوں۔ (۱۹۱۱ء ، القرآن الحکیم ، تفسیر ، مولانا نعیم مراد آبادی ، ۱۲)۔ [شجر + خلد (رک)]۔

---دار امذ۔
وہ نگینہ جس میں پیڑ سے بنے ہوئے ہوں ، سنگ شجر (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [شجر + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

---زار امذ۔
درختوں کا جھنڈ ؛ وہ جگہ جہاں درختوں کی بہتات ہو۔ ان کا خیال تھا کہ ایسے کسی شجرزار کی ٹہنی توڑنے والے کی یا تو اچانک موت واقع ہو جاتی ہے یا اس کے کسی عضو میں نقص آ جاتا ہے۔ (۱۹۶۵ء ، شاخ زریں ، ۱ : ۲۲۷)۔ [شجر + زار ، لاحقۂ ظرفیت]۔

--- زَقُّوم کس اضا (---فت ز ، شد نیز خف ق ، و مع) امذ.
تھوہڑ کا درخت.

کوئی زہر نوش مجھ سا نہیں پہنچا ذوق ورنہ
شجرِ زقوم دوزخ میں بھی خشک دود ہوتا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۸). [شجر + زقوم (رک)].

--- سایَہ دار کس صف (---فت ی) امذ.
چھاؤں والا درخت ، (مجازاً) مشفق و مہربان ہستی.

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے
ہزارہا شجرِ سایہ دار راہ میں ہے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۵۳). پیر حسام الدین راشدی ایک شجر سایہ دار تھے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ اپریل ، ۳). [شجر + سایہ (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

--- طُور کس اضا (---و مع) امذ.
وادیِ ایمن میں کوہ طور کا درخت جس پر حضرت موسیٰؑ نے تجلّیِ الٰہی دیکھی تھی.

شجرِ طور کا جوں وادیِ ایمن میں ہو نور
شمع ابرک کے کنول میں ہے دکھاتی عالم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۱).

شجرِ طور کی مانند منور ہر نخل
ملگیا کیا کہیں اس دشت سے دشتِ ایمن

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۸۷). [شجر + طور (رک)].

--- کاری امث.
درخت لگانا ، درخت لگانے کا کام. شجر کاری کی اور ہمیشہ رہنے والے آثار چھوڑے. (۱۹۶۹ ، اندلس ، تاریخ و ادب ، ۵۰).

آج تک شاخِ تمنا کبھی پھولی نہ پھلی
کچھ کسر رہ گئی مالی سے شجر کاری میں

(۱۹۸۶ ، غبارِ ماہ ، ۸۹). [شجر + ف : کار ، کاشتن - بونا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کافُور کس اضا (---و مع) امذ.
ریحان الکافور ... اسے کافور یہودی بھی کہتے ہیں ، گیلانی کہتا ہے کہ سوسن بھی ہے ، یہ ایک روئیدگی ہے جس کی ماہیت میں اختلاف ہے (۱) بعض کہتے ہیں کہ اس کی شکل خیری جیسی ہوتی ہے اور پھول بھی خیری کے پھول کی طرح معلوم ہوتا ہے ، پتا جنگلی کاسنی کے پتے کی طرح اور چھوٹا ہوتا ہے ، (۲) بعض کہتے ہیں کہ اس کے پتے انار کے پتوں کی طرح مگر ان سے کچھ چھوٹے اور پھول سفیدی مائل نیلا ہوتا ہے ، اس کے تمام اجزا کو ملنے سے کافور کی سی خوشبو آتی ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۳۶). [شجر + کافور (رک)].

--- مَرجان کس اضا (---فت م ، سک ر) امذ.
مونگے کا درخت (کہا جاتا ہے کہ مونگا سمندر میں نباتات کی مانند اُگتا ہے لیکن جب اسے پانی سے باہر لاتے ہیں تو وہ پتھر بن جاتا ہے اور کبھی دیمک لگی ہوئی لکڑی کی طرح ہو جاتا ہے). یہاں وہ ایک چپٹے پتھر پر تین قسم کے پودے اور ان کے برابر ایک ٹہنی شجر مرجان کی رکھ دیتا ہے. (۱۹۶۵ ، شاخِ زریں ، ۱ : ۱۶۱). [شجر + مرجان (رک)].

--- مَمْنُوع کس صف (---فت م ، سک م ، و مع) امذ.
رک : شجر ممنوعہ. اس لئے ایسی کھلی ہوئی روشنی میں مردوں کیلئے ناممکن تھا کہ وہ تمام ثمرات ترق کو صرف اپنے ہی لئے مخصوص رکھتے اور عورتوں کو اس شجر ممنوع تک پہونچنے سے زیادہ عرصہ تک باز رکھ سکتے. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۲۲۷). انگریزی الفاظ مسلمانوں کے لیے شجر ممنوع تھے. (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلّی ، ۱ : ۳۰۶). [شجر + ممنوع (رک)].

--- مَمْنُوعَہ کس صف (---فت م ، سک م ، و مع ، فت ع) امذ.
۱. **بہشت کا وہ درخت جس کے قریب جانے سے حضرت آدم علیہ السلام کو منع کیا گیا.** اگر آپ نے اس شجر ممنوعہ کو کھایا تو آپ ظالموں میں داخل ہو جائیں گے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۳۴). حوا کی ترغیب پر جنت میں آدم کو شجر ممنوعہ کھانے کا لمحہ فکر پیدا ہوا ، اور کھانا ہی پڑا تھا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۲۶). ۲. **(مجازاً) وہ چیز یا کام جس سے روک دیا گیا ہو یا منع کیا گیا ہو.** چونکہ استادوں کا کلام ان سے خالی ہے اس لئے ہمارے لئے بھی وہ شجر ممنوعہ کی حیثیت رکھتے ہیں. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۳۰۵). محبت ایک طرح سے گویا شجر ممنوعہ کی حیثیت رکھتی تھی. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۲۷). [شجر ممنوع (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

--- نامَہ (---فت م) امذ.
وہ کاغذ جس پر پیر عموماً پیری مریدی کا سلسلہ لکھ کر دیتے ہیں (جامع اللغات). [شجر + نامہ (رک)].

--- و حَجَر (---و مع ، فت ح ، ج) امذ.
درخت اور پتھر ، مراد ، نباتات و جمادات. جب اُن کی وفات ہوتی ہے تو سب مخلوقات کو غم ہوتا ہے اور ہر شجر و حجر اُن کے لیے روتا ہے کہ نعمت عظمیٰ ہم سے اٹھ گئی. (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۱۴۹). دیکھتا ہوں کہ شجر و حجر آپ کو سجدہ کرتے ہیں. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۱۸). یہ ایسے زمانے کی بات ہے جب آدمی کی برادری میں دوسری مخلوقات بھی شامل تھیں گل ، پھول ، شجر و حجر اور چرند و پرند. (۱۹۵۹ ، علامتوں کا زوال ، ۹). [شجر + و (حرف عطف) + حَجَر (رک)].

شَجْر (فت ش ، سک ج) امذ.
ٹھوڑی ، جبڑوں کے درمیان کا حصہ. شجر دونوں جبڑوں کے درمیانی خلا کو کہتے ہیں. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، اپریل ، ۸). [ع].

شَجَرَہ (فت ش ، سک ج نیز فت ، فت ر) امذ.
۱. **درخت ، شجر ، پیڑ ، ایک درخت.** وہ آپ کے شجرۂ پرستش کا گل نورس ہے. (۱۸۳۶ ، قصۂ اگرگل ، ۳۳).

حلۂ نور ہیں شجرۂ طوبیٰ کے ورق
ہوئی آراستہ زیور سے ہر اک حورالعین

(۱۸۸۱ ، اسیر (میر مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۹).

۲. (أ) نقشہ یا تحریر جس میں کسی خاندان کے سب سے بزرگ شخص اور اس کی اولاد کا ترتیب وار نام اور بعض اوقات مختصر حالات بھی درج ہوں ، نسب نامہ جو عموماً درخت کی شکل میں بھی بنایا جاتا ہے.

یار نے زلف کی سولی جو گلے میں ڈالی
سرو قد سے شجرہ مانگنے آزاد آیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۸). نانیہال اور دادیہال دونوں خاندانوں کے شجرے اور نسب نامے ... حضرت کے پاس محفوظ تھے. (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۳). یہی نہیں ان سب کا گروپ فوٹو فریم شدہ اور شجرہ بھی ملے گا. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۳۰). (اأ) وہ تحریر جس میں کسی سلسلۂ طریقت کے مشائخ کے نام سلسلہ وار درج ہوں (عموماً ہر مرید کو بیعت ہونے کے بعد دیا جاتا ہے تا کہ بیعت ہونے والا ہونے سلسلہ کے بزرگوں سے واقف ہو جائے). ہم تمہارے لڑکے کو اپنے استاد میاں شیخ عزیزاللہ صاحب کی طرف سے بھی کلاہ اور شجرہ دیتے ہیں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۲۴). مغرب کے بعد مستورات کی بیعت اور پھر مردوں کی بیعت کا سلسلہ جاری رہا شجرے ختم ہو گئے اگرچہ زائد مقدار میں آئے تھے. (۱۹۲۳ ، روزنامچۂ حسن نظامی ، ۲۹). (اأأ) (عروض) وہ نقشہ جس میں رباعی کے بارہ بارہ اوزان میں علیحدہ علیحدہ مفعول کو ایک کی بیخ اور مفعولن کو دوسرے کی جڑ قائم کر کے باقی فروع کو شاخوں کی مثل لکھ کر درخت کی شکل بناتے ہیں.

نظر آتا ہے مجکو غیرتِ شمشاد کیوں شجرہ
رباعی میں مگر موزوں ترے قامت کا مضموں ہے

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۲). عروضیوں نے رباعی کے چوبیس وزن ڈھونڈ نکالے ... ان سب کے دو شجرے بنائے اور ہر شجرے میں بارہ وزن ٹھہرائے. (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۱۲۸). ۳. نقشہ جو کسی معیّن پیمانے کے مطابق نہ بنایا گیا ہوا لیکن ہر قطعۂ زمین جس کا اندراج خسرے میں ہوتا ہے اس میں مل جاتا ہے ، نقشۂ کشت وار جس کو شجرہ کہتے ہیں (پٹواری کی کتاب). صاحب کلکٹر نے پٹواریوں پر واجب و لازم کر دیا تھا کہ ہندی یا اُردو کے صرف و نحو کا قاعدہ اور پیمائش سیکھیں اور اپنے اپنے گانو کا شجرہ بناویں. (۱۸۵۰ ، کوائفِ تعلیم ، ۱۱۶). دو چار دن میرا کام اور رجحان دیکھ کر مجھ سے اصل شجروں کے خطوط ملوانے لگے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۷۷) [شجر + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ اِنْسان کس اضا (ـــــ کس ا ، سک ن) امذ.
انسان کامل ، جامع حقایق ، منتشر الدقایق (مصباح التعرف ، ۱۵۱). [شجرہ + انسان (رک)].

ـــــ بَنْدی (ـــــ فت ب ، سک ن) امث.
شجرہ بنانا ، ابتدا و ترقی کا کھوج نکالنا ، سلسلہ بندی. اس کا جریدہ فلالوجی کے اصولوں پر زبانوں کی شجرہ بندی اور نشو و نما کو جانچ رہا تھا. (۱۹۸۶ ، اردو میں اصولِ تحقیق ، ۱ : ۲۳). [شجرہ + بندی (رک)].

ـــــ حَقِیقَت کس اضا (ـــــ فت ح ، ی مع ، فت ق) امذ.
سچائی کا درخت یا اصل و اساس. باب نے اپنے آپ کو «شجرۂ حقیقت» بھی قرار دیا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۳۵). [شجرہ + حقیقت (رک)].

ـــــ خَبِیثَہ کس اضا (ـــــ فت خ ، ی مع ، فت ث) امث.
برائیوں کی جڑ و بنیاد ؛ (مجازاً) شیطان. ان کے مقابلے میں کلمۂ خبیثہ ہے شجرۂ خبیثہ کی طرح کہ جسے قرار نہیں. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۵۲). [شجرہ + خبیثہ (رک)].

ـــــ طُور کس اضا (ـــــ و مع) امث.
رک : شجر طور یا نخلِ طور جو اُردو میں زیادہ مستعمل ہے.

اللہ اللہ وہ تنویر ہے شاخوں سے عیاں
شجرۂ طور کا ایک ایک شجر پر ہے گماں

(۱۹۱۲ ، شمیم ، بیاض ، ۱۳). [شجرہ + طور (رک)].

ـــــ طَیِّبَہ کس صف (ـــــ فت ط ، شد ی بکس ، فت ب) امذ.
پاکیزہ درخت ؛ (کنایۃً) نسلِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. اپنے نحیف و نزار کندھوں پر پانی ڈھو ڈھو کر علومِ نبوت کے شجرۂ طیبہ کی آبیاری کر رہے ہوں. (۱۹۷۳ ، بینات ، کراچی ، مارچ ، ۹). [شجرہ + طیب (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ قُلّا / کُلاہ (ـــــ ضم ق ، شد ل / ضم ک) امذ.
۱. شجرہ اور کلاہ جو پیر تبرکاً اپنے مریدوں کو دیتے ہیں (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۲. (مجازاً) چیز بست ، بوریا بدھنا ، گھر کا سازو سامان** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات). [شجرہ + قلا / کلاہ (رک)].

ـــــ قُلّا اُٹھانا محاورہ.
بستر اور سامان باندھ کر کہیں چلنے کی تیاری کرنا ، بوریا بستر باندھنا (فرہنگ آصفیہ).

ـــــ کَش (ـــــ فت ک) صف.
شجرہ لکھنے والا ، شجرہ بنانے والا.

بندوبستی بھی ہیں دیہات میں سرگرمِ نشاط
جھنڈیاں شجرہ کشوں کی ہیں علمدارِ بہشت

(۱۹۰۸ ، مخزن ، لاہور ، مئی ، ۵۹). [شجرہ + ف : کش ، کشیدن = کھینچنا ، بنانا].

ـــــ مَرْیَم کس اضا (ـــــ فت م ، سک ر ، فت ی) امث.
ایک گھاس جس کی جڑ انگلی کی طرح ہوتی ہے اور بہت زیادہ خوشبودار ہوتی ہے ، بخور مریم ، حضرت مریم کا پنجہ ، ہاتھا جوڑی. شجرۂ مریم ہے اس کو بخور مریم بھی کہتے ہیں ... زکام بارد اور نزول ما کو نافع ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۸). [شجرہ + مریم (علم)].

ـــــ مِلانا ف م.
اپنے نسب نامے کا کسی دوسرے نسب نامے سے پیوند لگانا ، اپنے خاندان کو کسی اعلیٰ خاندان سے جوڑنا یا

نسبت دیتا۔ ایک بات اور دیکھیے تیمور لنگ ہی سے شجرہ ملائیے گا۔ (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۱ : ۱۵۲)۔

---مَلعُونَہ کس صف(---فت م ، سک ل ، و مع ، فت ن)امذ۔
لعنت کیا ہوا شجرہ ، جھوٹا شجرہ۔

سرو قد اس نوجوان کا ہیں ہے مجھ آزاد کو
شجرۂ ملعونہ مانگوں زاہدا کس پیر سے

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۹۱)۔[شجرہ + ملعون (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---نَسَب کس اضا(---فت ن ، س) امذ۔
نسل اور خاندان کی اولاد کی ترتیب ، سلسلۂ خاندان ، اولاد در اولاد پیڑھیوں کی تفصیل ، اصل و فروع۔ وہ اپنے باپ کی طرف سے حسینی سید ہیں ان کا سلسلۂ نسب ۳۶ واسطوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے ... شجرۂ نسب مندرجہ خطبات احمدیہ سے پایا جاتا ہے۔(۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۱۶)۔ شجرۂ نسب سے پتا چل سکتا ہے کہ اُردو کس اصل کی زبان ہے۔ (۱۹۸۸ ، اُردو نامہ ، لاہور ، فروری ، ۱۵)۔ [شجرہ + نسب (رک)]۔

---نَوِیس (---فت ن ، ی مع) صف۔
رک : شجرہ کش۔ منشی محمود علی صاحب کے والد ... شجرہ نویس تھے۔ (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۷۷)۔ [شجرہ + ف : نویس ، نوشتن ۔ لکھنا]۔

---نَوِیسی (---فت ن ، ی مع) امث۔
شجرہ لکھنے کا عمل ، شجرہ لکھنا۔ چونکہ ان کے گھر آنا جانا تھا اس لیے رفتہ رفتہ مجھے شجرہ نویسی سے دلچسپی ہو گئی۔ (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۷۷)۔ [شجرہ نویس + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---و کُلَہ (---و مع ، ضم ک ، فت ل) امذ۔
پیروں کے ناموں کا سلسلہ اور پیر کی ٹوپی جو تبرکاً کسی مریدِ خاص یا سجادہ نشین کو دی جائے (فرہنگ آصفیہ)۔ [شجرہ + و (حرفِ عطف) + کلہ (رک)]۔

شَجَرْیے (فت ش ، ج ، سک ر) امذ۔
وہ ریشے جو انگیزوں کو عصبانیے تک لے جاتے ہیں (نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۰)۔ [شجریہ (رک) کی جمع]۔

شَجْرے مِلانا ف مر۔
درختوں ، کھیتوں وغیرہ کے نقشے بنانا۔ رفتہ رفتہ مجھے پٹسال لکھنا ، شجرے ملانا اور آبپاشی و آبِ ضائع کا اندراج آ گیا۔ (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۷۷)۔

شَجَرِینَہ (فت ش ، ج ، ی مع ، فت ن) امذ۔
شاخ۔ خلیات کے مجموعے اور ایسے عصبانیے موجود ہوتے ہیں جو دوسرے شجرینوں سے تعلق پیدا کرتے ہیں۔ (۱۹۷۱ ، عایلہ اے کانیو ڈرینا ، ۱۱)۔ [شجر + ینہ ، لاحقۂ صفت]۔

شَجَرْیَہ (فت ش ، ج ، سک ر ، فت ی) صف۔
شجر یا درخت سے منسوب۔ دوسرے ابھار جو عموماً چھوٹے متعدد اور زیادہ شاخدار ہوتے ہیں شجریے کہلاتے ہیں جس سے خلیہ کو تحریک پہنچتی ہے۔ (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ) ، ۱۱۷)۔ [شجر + یہ ، لاحقۂ صفت و نسبت]۔

شَجْرِیَہ (فت ش ، سک ج ، کس ر ، فت ی) امذ۔
وسط زبان اور وسط تالو سے نکلنے والے حروف۔ بعض شجریہ ہیں جو وسط زبان اور وسط تالو سے نکلتے ہیں جیسے ج ، چ ، ش اور یائے ساکن غیر مدہ۔(۱۹۶۷ ، بنیادی اسالیبِ بیان ، ۸۲)۔ [شجر + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

شَجَن (فت ش ، ج) امذ۔
غم و رنج۔

آغاز کباب و گزک و بوس و کنار
انجام دل آشوبی و اندوہ و شجن

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۲۲۲)۔ [ع]۔

شَجْنَہ (فت ش ، سک ج ، فت ن) امذ ، امث۔
شعبہ ، شاخ ، (مجازاً) مشتق۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ رحم شجنہ ہے رحمٰن سے یعنی مشتق ہے رحمٰن کے اسم سے۔ (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۲۹)۔ [ع]۔

شَجِیر (فت ش ، ی مع) امذ۔
۱. **گھنی جھاڑی۔** پھول دار اور زیبائشی اشجار ، دیدہ زیب شجیرات اور دوسرے دائمی پودے ، عام طور سے بیج سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، ۱۵ فروری ، ۱۱)۔
۲. **پیڑوں کے جھرمٹ والی زمین** (فرہنگ عامرہ ؛ اسٹین گاس)۔[ع]۔

شَجِیع (فت ش ، ی مع) صف۔
دلاور ، دلیر ، بہادر۔

یا نبیؐ رزمین کے میدان میں
کون ہے تجھ سا دلاور اور شجیع

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۳۳)۔ وہ بڑا شجیع اور نہایت ہی رحم دل تھا۔ (۱۹۰۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۳۰)۔

مردانگی میں کوئی مقابل مرا نہیں
میں شیر ہوں شجیع و حریفِ نبرد ہوں

(۱۹۵۷ ، دریں دریں ، ۱۲۰)۔ [ع]۔

شُحّ (ضم ش ، تراکیب میں شد ح) صف۔
بخل ، کنجوسی ، سخاوت کی ضد ؛ حرص و ہوس۔ اور شحّ سے ڈرو کہا واسطے کہ شح تمہارے آگے کے لوگوں کو ہلاک کیا شح نے ان کو خون بہنے پر اور حرام کو حرام جانے پر لایا۔ (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۰۳)۔ شح یہ ہے کہ نہ کھانے نہ کھلانے (۱۹۲۰ ، احمد رضا خان ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۱۳۵)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ شحّ سے بچو ، شح یعنی حرص سے بچو ، بخل خود غرضی اور استحصال بھی اسی میں شامل ہیں۔ (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۶۰۶)۔ [ع]۔

ـــِّ نَفْس کس اضا(ـــ فت ن ، سک ف) صف.
بخل ، کنجوسی . ایک بادشاہ کے شحِّ نفس کا یہ حال ہے . (۱۹۵۶ ، مقالات احسانی ، ۱۳۸). [شح + نفس (رک)].

شَحامَت (فت ش ، م) امث.
موٹاپا ، موٹاپن ، موٹا ہونا ، موٹائی ، فربہی (علمی اردو لغت ؛ فرہنگ عامرہ). [ع].

شُحْرُوْر (ضم مع ش ، سک ح ، و مع) امث.
چڑیا سے بڑا ایک پرندہ سیاہ رنگ اور خوش آواز. بھانت بھانت کی چڑیاں بیٹھی گا رہی ہیں مثلاً بلبلیں ، فاختائیں ، شحروریں ، قمریاں. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۱۵۵). [غ].

شَحْم (فت مع ش ، سک ح) امذ.
۱. **چربی**.

مہرے لحم سے مرتضیٰ کا ہے لحم
مہرے شحم سے مرتضیٰ کا ہے شحم

(۱۸۳۳ ، مثنوی ناسخ ، ۳۰). ۲. **گودا ، مغز**. بیجوں میں ... شحم یعنی مغز پیدا ہو جائے تو ان کی بارآوری کے زمانہ میں ان کو کوئی مرض لاحق نہ ہوگا. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۹۸). [ع].

ـــُ النَّخْل (ـــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک خ) امذ.
کھجور کے درخت کا گودا جو کھانے میں آتا ہے ، جمار. اس کا جمارہ یعنی شحم النخل جس سے مغز میانہ درخت مراد ہے کم اور زود ہو چلا ہے. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۱۵۰). [شحم + رک : ال (۱) + نخل (رک)].

ـــِ حَنْظَل کس اضا(ـــ فت ح ، سک ن ، فت ظ) امذ.
اندرائن کے پھل کا گودا جو بلغم کے اخراج کے لیے بالعموم بطور مسہل استعمال کیا جاتا ہے. شحم حنظل ... کوفتہ بیختہ کر کے صلایہ کریں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۵).

گر فسانہ مری شیریں سخنی کا چھڑ جائے
شحمِ حنظل مگس شہد کا بن جائے لعاب

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۱ : ۲۸۷). [شحم + حنظل (رک)].

شَحْمی (فت مع ش ، سک ح) صف.
منسوب بہ شحم ، چربی کا یا چربی سے متعلق ، چربیلا ، موٹا تازہ. یہ سہون جھلی شحمی و لحمی (لپڈ اور پروٹین) مادوں سے مل کر بنتی ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۳۸). [شحم + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَحْمِیات (فت ش ، سک ح ، کس م) امذ ؛ ج.
رک : شحمیہ جس کی یہ جمع ہے. پروٹینز کاربوہائیڈریٹس اور شحمیات «نامیاتی» مرکبات میں شامل ہیں جو طبعی حالت میں صرف پودوں اور جانوروں کے اجسام اور ان کے پس ماندہ عضوں میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ) ، ۷). [ع].

شَحْمِیَّہ (فت ش ، سک ح ، کس م ، شد ی بفت نیز بلا شد) صف.
چربیلا ، موٹا ، تازہ. جب کبھی سمانت اور فربہی کے آثار کا مظاہرہ شروع ہوگا تو انساج شحمیہ غیر معمولی طور پر نشو و نما پانے لگتی ہیں. (۱۹۳۳ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ، ۱۰). [شحمی + یہ ، لاحقۂ نسبت].

شَحْنا (فت ش ، سک ح) امذ.
نفرت ، دشمنی ؛ (مجازاً) لوہے کا ہتھیار. عمود اور ... شحنا اور سیلا ... دونوں طرف سے ایسے چلتے ہیں کہ گویا بجلی اور مینہ برستا ہے. (۱۸۴۷ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۹۹). [ع : شحناء].

شِحْنَگی (کس نیز فت ش ، سک ح ، فت ن) امث.
شحنہ (رک) کا کام یا عہدہ. مجکو مقبروں کی شحنگی عنایت ہو. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۶۰). جب سلطان کو طغرل کی تلاش میں آگے جانا پڑا تو اس نے وہاں کی شحنگی پر اس کو مقرر کیا تھا. (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی (معین الحق ، مقدمہ) ، ۲). [شحنہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

شِحْنَہ (کس نیز فت ش ، سک ح ، فت ن) امذ.
۱. **شہر کا محافظ (حکومت یا حاکم کی طرف سے) ، کوتوال**. شحنہ نے تو رشوت کھائی تھی جو یہ کہتے تھے سو کرتا تھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۵). اگر تیرے ہاتھ سے کسی پر ظلم نہیں ہوا تو شحنہ اور کوتوال سے کیوں ڈرتا ہے یا کہ وہ ہے یا کہ وہ. (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب ، ۷۶).

جس رستے سے شحنہ آئے وہ رستہ ہی کیوں رکھو
بیٹھ کے اندر چن لو رندو دروازہ میخانے کا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۵). اس ... رقص و سرود کی محفل میں کیا شحنہ اور کیا محتسب دونوں کی زبان گنگ تھی. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۱۰۳). ۲. **نگہبان ، محافظ ، چوکیدار ، پاسبان ، پولیس**.

نگہبان ہر برج اوپر رکھیا
ہر یک برج پر شحنہ دسرا دیا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲).

شحنہ کہتا ہے یہ شب کو کہ خبردار رہو
سو کے غفلت سے نہ کبھو وقت کو ہشیار رہو

(۱۸۲۳ ، دیوان شاداں ، ۱ : ۸۲). ۳. **سرائے کا ناظم اعلیٰ**. ہر سرا میں ایک شحنہ اور کئی چوکیدار مقرر تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۳۰). سرائے کے ناظم اعلیٰ کو شحنہ کہا جاتا تھا ان سراؤں کے اخراجات کی کفالت کے لیے ملحقہ دیہات کی آمدنی الگ کر دی جاتی تھی. (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند ، ۵۱). ۴. **محافظ جو کھیت کی حفاظت کرتا ہے** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۵. **ایک راگ کا نام جس کے موجد خسرو بتائے جاتے ہیں**. خسرو کا نام کئی راگوں کی ایجاد کے سلسلہ میں بھی لیا جاتا ہے مثلاً سرپردہ ... شحنہ اور بسیط وغیرہ. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۴۶۲). [ع].

ـــۂ پِیل کس اضا(ـــ ی مع) امذ.
ہاتھیوں کی نگہبانی کرنے والا عہدہ دار. بعض فوجی عہدہ داروں کے نام یہ ہیں ... شحنۂ پیل ... آخر بک. (۱۹۵۹ ، برق ، سید حسن ، مقالات ، ۲۲۸). [شحنہ + پیل (رک)].

۔۔۔چُھپا پیال میں ، کَون کَہہ کر/کے بَیری ہو کہاوت۔
کوتوال پیال میں چھپا ہے کون کہہ کے دشمنی مول لے (اشارہ ہے ، اپنا پہلو بچائے ہوئے یا محض حماقت سے راز فاش کرنا) (جامع الامثال)۔

۔۔۔دَہْر کس اضا(۔۔۔فت مج د ، سک ہ) امذ۔
(کنایۃً) **دنیا**۔ دیکھیں کون سستا چھوٹتا ہے ، کس کی دکان تن شحنۂ دہر لوٹتا ہے ، کس نے لیزے کی سنان پر سینہ تانا ، کس نے لوہا مانا ، باڑیں تلواروں پر باڑیں رکھ رہے ہیں۔ (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۳۲۱)۔ [شحنہ + دہر (رک)]۔

۔۔۔رے شُحْنَہ مُجھے تیرے گانْو رَہنا اُونْٹ بلیاں لے گئیں تو ہاں جی ہاں جی کَہنا کہاوت۔
جس کے دباؤ میں رہنا ہو اس کی سی کہنا ، جس کے زیر اثر یا ماتحت ہو اس کی ہاں میں ہاں ملانا ضروری ہے۔ یہ نہیں جانتے کہ وقت پر گدھے کو باپ بناتے ہیں اپنا ہاتھ دبا ہوا ہے ، شحنہ رے شحنہ مجھے تیرے گاؤں رہنا ، اونٹ بلیاں لے گئیں تو ہاں جی ہاں جی کہنا۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۶۵)۔

۔۔۔شَب کس اضا(۔۔۔فت ش) امذ۔
چوکیدار ، نقب زن ، عاشق ، قیدی (ماخوذ : علمی اردو لغت) ۔ [شحنہ + شب (رک)]۔

۔۔۔عَدْل کس اضا(۔۔۔فت ع ، سک د) امذ۔
۱۔ **کوتوال**۔ شحنۂ عدل ضبطِ احوالِ رعیت میں اہتمام نہ کرے تو یہ فتنۂ دہر ... بنیادِ عالم کو برباد کر ڈالے۔ (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۱)۔

شحنۂ عدل کا وہ خوف ہے بازاروں میں
نہیں ممکن کہ جو برتن سے بھی کھڑکے برتن

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۸۸)۔ ۲۔ **بادشاہ** (علمی اردو لغت) ۔ [شحنہ + عدل (رک)]۔

۔۔۔مَنْڈی کس اضا(۔۔۔فت م ، سک ن) امذ۔
بازار کا چودھری۔ منڈی کے نرخ اور دوسرے حالات کی کیفیت شحنۂ منڈی خود بھیجتا تھا۔ (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی ، معین الحق ، ۳۵۲)۔ [شحنہ + منڈی (رک)]۔

۔۔۔نَجَف کس اضا(۔۔۔فت ن ، ج) امذ۔
مراد : حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

جو ہے مرا امیر عرب شحنۂ نجف
شیر خدا و دیں معینِ رسولانِ ماسلف

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۶۹)۔ [شحنہ + نجف (علم)]۔

۔۔۔نَفَر کس اضا(۔۔۔فت ن ، ف) امذ۔
اونٹوں کی نگہبانی کرنے والا عہدہ دار (ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۱۲)۔ [شحنہ + نفر (رک)]۔

شُحُوب (ضم ش ، و مع) امذ۔
مرض یا سفر یا بھوک وغیرہ کی وجہ سے چہرے کا رنگ متغیر ہو جانا۔ چہرے کی کبودی ، شحوب ، پیشانی اور سر پر ٹھنڈا پسینہ. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸۱)۔ [ع : (ش ح ب)]۔

شُحُوم (ضم ش ، و مع) امذ ؛ ج۔
شحم (رک) کی جمع۔ فصل اول ادویۂ نباتیہ ، فصل دوم لحوم اور شحوم۔ (۱۹۸۸ ، خدا بخش لائبریری جرنل ، ۴۵ ، ۱ : ۱۲۸)۔[ع]۔

شَحِیح (فت ش ، ی مع) صف۔
نہایت بخیل ، کنجوس ، حریص ، خسیس۔ ایسے لوگ شحیح ہوتے ہیں یعنی بخیل سے بھی بدتر۔ (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۲۱۳)۔ [ع : (ش ح ح)]۔

شَحِیم (فت ش ، ی مع) صف۔
موٹا ، فربہ (عموماً لحیم کے ساتھ مستعمل ، چربیلا ، چربی والا ، موٹا تازہ)۔ میاں آزاد نے ان پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ ایک شحیم آدمی ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۵۵)۔ دوپہر کے وقت یہی «صاحب» جلسہ گاہ میں داخل ہوتے ہیں۔ لحیم شحیم ، گراں ڈیل ، رنگ سرخ و سفید ، وضع و صورت میں بالکل انگریز ہیں۔ (۱۹۳۸ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۳۰۸)۔

جی رہے ہیں ترے سہارے پر
نورِ بے سایہ ہو کہ فیلِ شحیم

(۱۹۸۷ ، شب چراغ ، ۱۰۶)۔ [ع : (ش ح م)]۔

شَخ (فت ش) صف۔
۱۔ **مضبوط ، پہاڑ کی چوٹی ؛ شاخ کا مخفف** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)
۲۔ **(قدیم) سخت ، منجمد**۔

ہوا سردی تھی سارا ڈونگر او شخ
جو مکھ میں کا پانی بندیا او بھی یخ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۶۲)۔ [ف]۔

شَخْص (فت ش ، سک خ) امذ۔
۱۔(أ) **جسم (جو دکھائی دے) ، بدن ، انسان**۔

مطہر شخص میں سبحان آ رہے
منور روح میں رحمان آ رہے

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (مومن) ، ۱۵۳)۔

کر پارہ پارہ پارۂ آئینۂ نظر
جھگڑا ہی شخص و عکس کا پھر درمیاں نہ ہو

(۱۹۳۸ ، بستانِ تجلیات ، ۸۳)۔ (اا) **وجود**۔

نہ واجب ہی کہا جاوے نہ صادق ممتنع اس پر
کیا تشخیص کچھ ہم نے نہ ہرگز شخصِ امکاں کو

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۹۳)۔

پیچکارہ ہوں پر اک فعل ہے مہمل میرا
پیمۂ پاویہ ہے شخصِ معطّل میرا

(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۳)۔ ۲۔(أ) **آدمی ، بشر**۔

کوئی سورۂ یسیں پڑھ بخش دے
خدا ان دونوں شخص کوں بخش دے

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۳)۔

واقف ہیں ہم کہ حضرتِ غم ایسے شخص ہیں
اور پھر ہم ان کے یار ہیں ہم ایسے شخص ہیں

(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۷۷)۔ واقعی یہ شخص شیر ہے ،

فرق اس قدر ہے کہ اس وقت شیر اصلی ہو گا اور اب شیر کی تصویر رہ گیا ہے. (۱۹۱۱ ، باقیات بجنوری ، ۴۸). (iii) **فرد ، متنفس ، ایک آدمی ، اسی طرح دو چار چھ وغیرہ (جہاں شمار مقصود ہو اور کوئی خاص آدمی ذہن میں نہ ہو).** عشق کدھیں صاحب ، کدھیں غلام ، ایک شخص کے ہو دو نام. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۹۳). اس نے پانچ شخص کا نام بتایا. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۴۴). شخص کی جدائی سے شخصیت کی جدائی زیادہ شخصی ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، اقبال: شخصیت اور شاعری ، ۱). ۳. **(قانون) افراد کی جماعت یا کوئی سرکاری یا غیر سرکاری ادارہ جو انسان تو نہیں ہے مگر وظائف و واجبات کا اطلاق اس پر اس طرح ہوتا ہے جس طرح کسی عام انسان پر ، عدالت میں ایسے ادارے یا جماعت کی طرف سے کوئی ایک یا ایک سے زیادہ اشخاص جواب دہی یا چارہ جوئی کرسکتے ہیں، شخص قانونی ، شخص مجازی** (اردو قانونی ڈکشنری). [ع].

---اَجْنَبی کس صف(---فت ا ، سک ج ، فت ن) امذ.
بیگانہ شخص ، ناواقف شخص ، پردیسی شخص ، کسی اور دیس کا رہنے والا شخص (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری). [شخص + اجنبی (رک)].

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
کسی آدمی کے ساتھ اس کے کمال یا تقدس وغیرہ کی وجہ سے حد سے زیادہ عقیدت رکھنا. ایشیا میں چونکہ شخص پرستی حد سے زیادہ بڑھ گئی تھی اس لیے لوگ اہلِ کمال کی خدمت گزاری اور نذر و نیاز پیش کرنا اپنی سعادت سمجھتے تھے. (۱۹۱۴ ، شعرالعجم ، ۵ : ۲۰۳). [شخص + ف : پرست ، پرستیدن ـ پوجنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ثالِث کس صف(---کس ل) امذ ؛ صف.
رک : ثالث ، وہ شخص جو دو (۲) میں فیصلہ کرائے ، حکَم. جب شخصِ ثالث مالِ امانتی کو مضرت پہنچائے ... تو امانت دہندہ اور امین دونوں کو چارہ کار اختیار کرنے کا موقع دیا گیا ہے. (۱۹۳۸ ، علم اصول قانون ، ۸۳). [شخص + ثالث (رک)].

---حَقِیقَت دار کس صف(---فت ح ، ی مع ، فت ق) امذ.
(قانون) حاوی تمام اشخاصِ دعوے داران استحقاق معاوضہ پر ہے ، یہ ایکٹ حصول اراضی میں درج ہے ، حقیقت رکھنے والا شخص (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری). [شخص + حقیقت (رک) + دار (۲)].

---خانَگی کس صف(---سک ن) صف.
ایسا آدمی جو سرکاری ملازم نہ ہو. وہ اہلکار پولیس جس کو شخص خانگی شخصِ گرفتار شدہ کو سپرد کرے مجاز ہوگا کہ ایسے شخص کی تلاشی لے. (۱۸۹۸ ، مجموعۂ ضابطۂ فوجداری جدید ، ۲۳). [شخص + خانگی (رک)].

---غَیر (---ی لین) امذ.
اجنبی آدمی ، غیر متعلق آدمی. شخصِ غیر کو بات چیت میں شریک کرنے کا نتیجہ ہے کہ ٹھہری ہوئی شادی اجڑ گئی. (۱۹۸۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۳۰). [شخص + غیر (رک)].

---واحِد کس صف(---کس ح) صف.
ایک آدمی یا فرد ، تنہا آدمی. شخصِ واحد کی گواہی شرعاً قابل قبول نہیں. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۳۰). مسلمان یا کسان کے حق میں شخصِ واحد کی طرح اٹھ کھڑے ہوئے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۱۳). [شخص + واحد (رک)].

شَخْصاً (فت ش ، سک خ ، تن ص بفت) م ف.
ذاتی طور پر. میں ان سے شخصاً تو نہیں واقف لیکن ان کی تحریروں سے خوب واقف ہوں. (۱۹۱۶ ، خطوط اکبر ، ۶۳). تشبیب محض رسماً عشق و محبت کے کوائف کا بیان ہے اور تشبیب واقعی بنے ہوئے کوائف اور نیاز و ناز کے ان واقعات کی تصویر جن سے شاعر شخصاً متاثر ہوا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۲). [شخص (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

شَخْصانا (فت ش ، سک خ) ف م.
کسی شے یا جانور کو آدمی فرض کر لینا. ناگ سے «ناگن» ، «آم» سے «آمن» یہ دونوں مؤنث اسی بنا پر ہیں کہ «ناگ» اور «آم» کو شخص فرض کر لیا یعنی ان کو «شخصایا» ہے. (۱۹۷۳ ، اردو نامہ ، کراچی ، شارہ ۴۱ ، ۲۱). [شخص + انا ، لاحقۂ مصدر].

شَخْصی (فت ش ، سک خ) صف.
۱. (i) **کسی شخص کی ذات سے متعلق ، ذات کا ، نج کا ، ذاتی ، جسمی.** یہ شخصی فائدے تھے اور وہ بھی شاذ و نادر اور اتفاقی. (۱۹۰۹ ، مجموعۂ نظم بے نظیر (دیباچہ) ، ۱۰). (ii) **نجی ، خانگی یا کسی کی زندگی یا معاملات سے متعلق (جن کا دائرۂ اثر کسی خاندان گروہ یا فرقہ تک محدود رہے ، جیسے شخصی قانون).** اس کو اسلام پر مجبور نہیں کیا جاتا تھا ، وہ قوانین سلطنت کا پابند ہوتا تھا اور شخصی قانون مثلاً «نکاح» طلاق ، وراثت میں اس کے مذہب کے موافق عمل کیا جاتا تھا. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۳۸). ۲. **شخص واحد کا ، کسی ایک فرد یا آدمی کا.** بادشاہی شخصی ہے مگر چند مدت سے محض پریشان اور مشوش رہتی ہے. (۱۸۵۴ ، مرآۃ الاقالیم ، ۵۷). ۳. **جسم سے متعلق ، مادی ، جسمانی ، جسم رکھنے والا ، (روحانی کے مقابل).**

نام وہ نام کہ موجود ہے موجود نہیں
ذات وہ ذات کہ شخصی نہیں پیکر تیرا

(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۲). [شخص + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اِحْضار (---کس مع ا ، سک ح) امث.
کسی مجرد خیال یا شے کو انسانی یا جسمانی صفات سے متصف کرنا. پڑھنے والے دیکھیں گے کہ ان نظموں میں مجرد افکار کے شخصی احضار یعنی انہیں اشخاص کی صفات سے متصف کرنے کی بہت کم مثالیں پائی جائیں گی. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۳۶). [شخصی + احضار (رک)].

---آزادی اث.
وہ آزادی جس میں ایک شخص اپنے نجی معاملات اور عقائد میں آزاد ہو. شخصی آزادی ... کے تحت کسی بھی فرد بشر کا یہ فطری حق ہے کہ اسے جو بھی عقیدہ یا مسلک پسند ہو اسے اختیار کرے. (۱۹۸۶ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۳۱) . [شخصی + آزادی (رک)].

---حکُومَت (---ضم ح ، و مع ، فت م) اث.
جمہوری حکومت کا نقیض ، مطلق العنان حکومت جس میں بادشاہ یا حکمران کو ہر امر کا کُلی اختیار حاصل ہو. ایک زمانہ تھا کہ تمام دنیا میں شخصی حکومت کا دور دورہ تھا. (۱۹۰۱ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۵۸). ہم کو ابھی مہاراجا کی شخصی حکومت کے چنگل سے آزاد ہونے کا موقع فراہم کیا جائے. (۱۹۸۲، آتش چنار ، ۳۹۴). [شخصی + حکومت (رک)].

---راج امذ.
رک : شخصی حکومت. اللہ تعالیٰ آپ کو فتح پاکستان اور اس پر آپ کا شخصی راج مبارک کرے. (۱۹۸۲ ، روداد چمن ، ۸۳). [شخصی + راج (رک)].

---رائے اث.
ذاتی رائے. یہ خط اقبال کے بارے میں نواب صاحب بھوپال کی شخصی رائے کے ساتھ ساتھ اقبال کی شہرت اور ان خدمات کے بارے میں جو عمومی رائے تھی اس کو پیش کرتا ہے. (۱۹۸۷، فاران ، کراچی ، اپریل ، ۳۰). [شخصی + رائے (رک)].

---رَنگ (---فت ر ، غنہ) امذ.
ذاتی رنگ ، ذاتی خیالات کا اثر . جنوں کے افسانوں میں ان کا شخصی رنگ بہت نمایاں رہتا ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۸). [شخصی + رنگ (رک)].

---سَلْطَنَت (---فت س ، سک ل ، فت ط ، ن) اث.
رک : شخصی حکومت . امیر معاویہ نے جمہوریت کے بجائے شخصی سلطنت قائم کرکے اپنے بیٹے یزید کو اپنا جانشین کیا اور پھر شخصی سلطنت کا وہ دیرپا سلسلہ قائم ہوگیا جو آج تک قائم ہے. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۲۲۹). [شخصی + سلطنت].

---قانُون (---و مع) امذ.
لوگوں کے ذاتی یا نجی معاملات مثلاً نکاح یا طلاق وغیرہ سے متعلق قانون. (ذمّی) کو اسلام پر مجبور نہیں کیا جاتا تھا وہ قوانین سلطنت کا پابند ہوتا تھا اور شخصی قانون مثلاً طلاق ، وراثت میں اس کے مذہب کے موافق عمل کیا جاتا تھا. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۳۸). [شخصی + قانون (رک)].

---قِیادَت (---کس ق ، فت د) اث.
کسی ایک شخص کی رہنمائی یا رہبری . ہماری ایک عادت یہ ہے شخصی قیادت مشکل سے قبول کرتے ہیں. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۳۸). [شخصی + قیادت (رک)].

---کَیٹلاگ (---ی لین ، سک ٹ) اث.
وہ فہرست جس میں بہت سی اسمی فہرستوں کی طرح ایسی تمام کتابیں جو کسی شخص کی ذاتی تصنیف ہوں یا اس کے متعلق لکھی گئی ہوں ، ان کو اس کے منفرد نام کے ماتحت درج کیا جائے اور ترتیب دیا جائے (ماخوذ : نظام کتب خانہ ، ۳۵۸). [شخصی + انگ : Catalogue].

---گَوَرْنْمِنْٹ (---فت گ ، وُ سک ر ، ن ، کس مُ سک ن) اث.
رک : شخصی حکومت. میرا مذہب یعنی اسلام پر پورا اور پکا یقین ہے وہ بھی ریڈیکل اصولوں کو سکھلاتا ہے اور شخصی گورنمنٹ سے موافق نہیں. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکتوبات ، ۱۸۴). [شخصی + انگ : Government].

---مُرَقَّع (---ضم م ، فت ر ، شد ق بفت) امذ.
کسی شخص کا تحریری خاکہ یا قلمی تصویر، چہرہ. شخصی مرقع کی اصطلاح خاکہ کے مترادف ... بھی استعمال ہوتی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۷). [شخصی + مرقع (رک)].

---مُطابَقَت (---ضم م ، فت ب ، ق) اث.
وہ عملیہ جس سے ایک زندہ عضویہ اپنی حاجتوں اور ان حالات کے درمیان توازن قائم رکھتا ہے جو ان حاجتوں کی تکمیل پر اثرانداز ہوتے ہیں ، فرد کا اپنے مخصوص ماحول سے ذہنی سمجھوتا کرنا. شخصی مطابقتوں کا نفسیاتی مطالعہ ان عملیوں کی جانچ پڑتال ہوتا ہے جن سے لوگ اپنی حاجتوں ، تحریروں اور ناکامیوں سے عہدہ برآ ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۵۶۹). [شخصی + مطابقت (رک)].

---مُعامَلات (---ضم م ، فت م) امذ.
نجی امور ، کسی ایک ذات سے تعلق رکھنے والے معاملات.

لیکن یہ امر اے دل، حق ہیں و عرش سیر
شخصی معاملات کی حد تک ہے امر خیر

(۱۹۸۲ ، جوش (مہذب اللغات) [شخصی + معاملات (معاملہ (رک) کی جمع)].

---مَعِیشَت (---فت م ، ی مع ، فت ش) اث.
ذاتی کاروبار ، شخصی اجارہ داری. شخصی معیشت کا بے روک ٹوک چلنے دینا بھی بس اس وقت معقول بات ہے جب تک کہ یہ قومی خوشحالی کے ساتھ ساتھ ممکن ہو. (۱۹۳۶ ، معاشیات قومی (ترجمہ) ، ۲۵۶). [شخصی + معیشت (رک)].

---نام امذ.
ایسا ذاتی نام جس سے کوئی شخص پہچانا جائے. وہ اپنے غیرمسلم شخصی نام رکھتے تھے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۶۸). علامت سکتہ لگانے کے بعد ابتدائی یا شخصی نام لکھ دیا جاتا ہے. (۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۱۹۹). [شخصی + نام (رک)].

شَخْصے (فت ش ، سک خ) امذ.
ایک شخص ، کوئی شخص.

کل حرص تام شخصے سودا یہ مہرباں ہو
بولا نصیب تیرے سب دولتِ جہاں ہو
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۱۳)۔[شخص + ے ، (بطور امالہ)]۔

شَخْصِیات (فت ش ، سک خ ، کس ص) امث.
اشخاص ، مختلف لوگ . بجائے متعدد انفرادی شخصیات کے ایک واحد سلطنت قائم ہو گئی تھی . (۱۹۲۷ ، تاریخ یونان قدیم (ترجمہ) ، ۱۱۰)۔[شخص (رک) + یات ، لاحقۂ جمع]۔

شَخْصِیَّت (فت ش ، سک خ ، کس ص ، شد ی بفت) امث.
۱. انفرادی وجود ، ذات ، فرد ، ہستی.
شخصیت ایسی کس کی تھی ختمِ رسل کے بعد
تھا مشورت شریک جو حق لایزال کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۳)۔
نہ نعمتوں کے لیے کوئی امتیاز صفت
نہ حوصلوں کے لیے کوئی قید شخصیت
(۱۹۳۱ ، نقوش ماتی ، ۱۵۹) . **۲. ذاتی خصوصیات یا کردار ، عادات و صفات کا مجموعہ.** ایک ایسی اخلاق شخصیت بناؤ جسے بھارت ماتا کے سامنے پیش کرتے جاؤ تو تمہیں خود شرم نہ آئے . (۱۹۳۵ ، تعلیمی خطبات ، ۳۵)۔ شخصیت طاقت کی جان ہے۔ (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۷)۔ **۳. ذاتی عزت ، وقار ، حرمت ، وقعت ، شان ، بزرگی ، مرتبہ.**
ہے کی شخصیت خدا کی اور سے
ہاتھ کب آوے بزرگی زور سے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۲)۔ یہاں آنے سے آپ کی شخصیت نہ جاتی رہے گی۔ (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۴۷)۔ اگر ہم اپنی شخصیت گنوا بیٹھتے تو ہمیں کوئی کوڑی کے مول بھی نہ پوچھتا۔ (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۶۲)۔ **۴. شیخی ، غرور ، شان** (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔ **۵. شرافت ، اصالت ، خوبی ، بھلائی** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [شخص (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

---بگھارنا محاورہ.
شیخی مارنا ، ڈینگ کی لینا ، اترانا ، تعلّی کرنا (مخزن المحاورات ؛ نوراللغات)۔

---جَتانا محاورہ.
شیخی مارنا ، اترانا ، ڈینگ کی لینا ، ڈینگ مارنا ، اہمیت جتانا . خواہی نخواہی شخصیت جتانے سے آدمی ذلیل ہوتا ہے . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات))۔

---سازی امث.
کردار کا بنانا ، کردار کا ڈھالنا. تحریک دلّی کالج ... نے طلبہ کی شخصیت سازی میں نمایاں کردار سرانجام دیا۔ (۱۹۸۳ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۳۰۶)۔ [شخصیت + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---شِکَنی (--- کس ش فت ک) امث.
کردار کشی . تحریک پاکستان کی تاریخ مسخ کرنے اور اپنے قومی رہنماؤں کی شخصیت شکنی کے رجحان کی مذمت میں قلم اٹھاتے وقت مجھے یہ احساس تھا کہ میں بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈال رہا ہوں۔ (۱۹۷۳ ، انداز نظر ، ۱۴۳)۔ [شخصیت + ف : شکن ، شکستن ـ توڑنا ، برباد کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

شَخْصِیَّہ (فت ش ، سک خ ، کس ص ، شد ی بفت) صف مث.
رک : **شخصی.** جو سلجوقی ضعیف پیر تھے وہ اس کی اطاعت کرتے تھے مگر جو ان کی اولاد نوجوان ہوتی وہ ایران کی حکومت شخصیہ کو مانتی نہ تھی۔ (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۱۰۹)۔ [شخص + یہ ، لاحقۂ تانیث و نسبت]۔

---نِگاری (--- کس ن) امث.
کسی کی شخصیت کے بارے میں لکھنا ، قلمی مرقع یا خاکہ ، شخصیت نگاری. سوانح نگاری ، شخصیہ نگاری ، تاریخ نگاری ، ترجمہ ، ناول ، اقبالیات اور متعدد موضوعات پر ان کا قلم رواں رہا۔ (۱۹۸۷ ، دید و شنید ، ۱۷)۔[شخصیہ + ف : نگار ، نگاشتن ـ لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

شُخُوص (ضم ش ، و مع) صف.
آنکھ کھلی رہ جانا ، ٹکٹکی لگا کر دیکھنا ، نظر جما کر دیکھنا.
مر چکا خیر یا سسکتا ہے
یا کہ اس کو شخوص و سکتا ہے
(۱۷۷۶ ، خواب و خیال ، میر اثر ، ۹۸)۔ [ع]۔

شَخِیر (فت ش ، ی مع) امذ.
خرّاٹا (فرہنگ عامرہ)۔ [ع]۔

شَخِیری (فت ش ، ی مع) صف.
خرّاٹے دار. سانس شخیری ہو کر اس کے ساتھ زراق ہو جاتا ہے اور بالآخر مریض تنفسی شلل سے مر جاتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۹۳)۔ [شخیر + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

شَدّ (فت ش ، شد د) امذ.
۱. حروف کی دوہری آواز ادا کرنا ؛ تشدید لگانا ، آواز کا اتار چڑھاؤ. شدّ ، مدّ ، حرکات ثلاثہ اور حروف کے مل کر لکھے جانے کے باعث یہ رسم الخط کم جگہ گھیرتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۱۰)۔ **۲. سختی ، مضبوطی ، استواری** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [ع : شد (ش د د)]۔

---و مَدّ (--- و مج ، فت م) امذ.
۱. حروف کی دوہری آواز ادا کرنا یا کھینچ کر پڑھنا.
یہ حسنِ صوت اور یہ قرأت یہ شدّ و مد
حقا کہ افصح الفصحا ہے انہیں کا جد
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۸)۔ایسی غلطیاں کرتے ہیں جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے مثلاً دورانِ قرأت زبر کی جگہ زیر ، زیر کی جگہ زبر اور زیر و زبر کی جگہ پیش ، واو کا زائد استعمال یا حروف واو چھوڑ جانا ، شدّ و مد کا خیال نہ کرنا۔ (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ اکتوبر ، ۱۲)۔ **۲. زور شور ، شدّت.**

لطفِ سخن بھی پیری میں رہتا نہیں ہے میر
اب شعر ہم پڑھیں ہیں تو وہ شدّ و مد نہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳ : ۱۱۰). وہی آپ کی حالت کہ پہلے تو وہ شدّ و مد اور جب وقت آیا تو کچھ بھی نہیں. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۱۱۱۳). بڑی شدّ و مد سے لوگ ان کی مدد کرتے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۳۵). ۳. **دھوم دھام ، جوش و خروش.** ایک کتاب بڑے شدّ و مد کے ساتھ تصنیف کی تھی. (۱۸۷۳ ، مفید عام ، یکم اپریل ، ۷). جس شدّ و مد سے میں نے آج ڈھائی گھنٹہ تک مجلس پڑھی ہے اور جیسی مجلس ہوئی ہے واللہ میر انیس کی جوٗں کی مجلس بھی ویسی نہیں دیکھیں. (۱۹۲۳ ، مکتوبات شاد عظیم آبادی ، ۱۹۸). ۴. **شان و شوکت ، کرّوفر ، تکلف.**

تعریفِ جور اور پھر اس شدّ و مد کے ساتھ
میری زباں نے مجھے جھوٹا بنا دیا

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۶). جام بھرے جا رہے ہیں اور رکھے جا رہے ہیں نہایت شدّ و مد سے (۱۹۳۶ ، فلک پیما ، مضامین، ۳۰). [شدّ + و (حرف عطف) + مد (رک)].

ـــ و مَد سے م ف.
زور سے ، تیزی سے ، سختی سے. کس قدر شدّ و مد سے آپ نے اس جنگ کو سر کیا، واقعی یہ آپ ہی کا کام تھا. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۵۰۳). تائید کے لئے مولانا سے اصرار کیا اور مولانا نے شد و مد سے انکار کیا. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۹). اپنے ہی پسندیدہ موضوع کے خلاف اس شدّ و مد سے بولنے لگے کہ مخاطب دریائے حیرت میں بار بار غوطے لگاتا. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۲۰).

ـــ و مَد کرنا محاورہ.
زور لگانا ، کوشش کرنا.

برگشتہ بختو شوق کی ہمّت کو آفریں
اپنی سی کر رہے ہیں بہت شدّ و مد نصیب

(۱۸۹۹ ، دیوان ظہیر ، ۱ : ۶۲).

شُد (ضم ش) امث.
۱. **آغاز ، ابتدا (کسی کام کی خصوصاً جنگ و مقابلہ کے لیے مستعمل).** دس سال کے کریز سے دودو ہزار کی بازی یہ شُد کرا دیجیے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۲۱). ۲. **رفت و گزشت** (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ). [ف : شد ، شدن - جانا ، ہونا].

ـــ آمَد (ـــ فت م) امث (شاذ).
۱. **ابتدا ، آغاز ، ازل.**

شد آمد ہی سے اس سرا میں تھی رونق
کسی روز کوئی مسافر نہ ہو گا

(۱۸۸۰ ، شہیدی ، د ، ۱). ۲. **رک : آمد و شد جو زیادہ مستعمل ہے ، آنا جانا ، آر جار.**

کبھی آراستہ پیراستہ ہے اسٹیشن
کبھی ریلوں کی شد آمد سے ہجومِ لشکر

(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۱۱۶). ۳. **میل جول ، رسم و راہ.**

بہم شد آمد و گفت و شنید سے باز آئے
ہم ایسے دوستوں کی باز دید سے باز آئے

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). [شد + آمد (رک)].

ـــ آمَد سے م ف.
قدامت سے ، ابتدا سے ، اوّل سے ، پرانی رسم و رواج کے موافق (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

ـــ بُد (ـــ ضم ب). (الف) امث.
معمولی علم یا قابلیت ، معمولی واقفیت ، معمولی حرف شناسی. جب لڑکا شد بد سے آگاہ ہو جائے تب ڈپٹی کمشنر سے ترقی کی درخواست کرنا. (۱۸۶۸ ، خطوط غالب ، ۵۲۷). اس تمہاری لاڈو کو تھوڑی سی شد بد ہوتی تو یہ کچھ مشکل بت نہ تھی. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۷). تمام طلبہ کے لیے لازم ہے کہ وہ بنیادی معلومات اور فنی شد بد پیدا کرنے کے لیے کم از کم کسی ایک قسم کی فنی مہارت سیکھیں. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۲۰۰). (ب) صف. ۱. **معمولی ، تھوڑا بہت.** مرزا صاحب جہاں جانیں گنوار ہی سمجھے جائیں حالانکہ شد بد پڑھے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۶۸۵). ندوہ میں جو شد بد انگریزی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے اس سے اسلامی علوم کا اعلیٰ درجہ کی انگریزی میں ترجمہ کرنے کا مقصد پورا ہو سکتا ہے. (۱۹۱۲ ، مقالات شبلی ، ۸ ، ۱۱۳). ۲. **معمولی تعلیم یافتہ ، بہت کم پڑھا لکھا.** طلبا عموماً کچھ شد بد ہونے کے بعد تلاشِ معاش کی خاطر کالج کو خیر باد کہہ دیتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۲۸). [شُد + ف : بُد ، بودن - ہونا (ابتدائی الفاظ جن سے پڑھائی کا آغاز ہوتا ہے)].

ـــ بُد آنا محاورہ.
پڑھنا لکھنا آنا. ذرا شد بد آئی اور تصنیف کا خبط پیدا ہوا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۶۹).

ـــ بُد پَڑھانا ف م.
معمولی تعلیم دینا ، ابتدائی سبق پڑھانا.

یہ چونڈے پہ مرے کرم کیجئے
ذرا اس کو شد بد پڑھا دیجئے

(۱۹۲۸ ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، ۳۹).

ـــ بُد پَڑھنا محاورہ.
ابتدائی تعلیم حاصل کرنا. مرزا صاحب جہاں جانیں گنوار ہی سمجھے جائیں حالانکہ شد بد پڑھے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۶۸۵). کچھ عربی شد بد پڑھی ہے اور شکیات نماز اور مسائلِ روزمرہ سے واقف ہے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۸۱). شیخ بجو بڑی اللہ آمین سے ... چھوٹے سے بڑے اور بڑے سے جوان ہوئے ، کچھ شد بد پڑھ بھی گئے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۳ : ۹).

ـــ بُد جاننا محاورہ.
قدرے قلیل واقفیت رکھنا. مولانا ... پڑھے لکھے بھی واجبی ہی تھے ، کچھ شد بد جانتے تھے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۹).

ـــ بُد رَکھنا محاورہ.
معمولی واقفیت رکھنا ، تھوڑا علم ہونا ، تھوڑا بہت پڑھا لکھا ہونا. جن لوگوں نے اب تک غالب پر کام کیا ہے وہ نفسیات سے یا تو یکسر نابلد ہیں یا پھر بہت معمولی شد بد رکھنے والے لوگ ہیں. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۲۸).

ـــ بُد کَر دینا محاورہ.
واقف کر دینا ، سکھا دینا. خدا کو منظور تھا کہ کچھ لکھ پڑھ جاؤں ، ایک بیگم صاحب میرے حال پر مہربان ہو گئیں اور انھیں نے مجھ کو فارسی میں شد بد کر دیا. (۱۹۲۳ ، ظاہرہ ، ۳).

ـــ بُد ہونا محاورہ.
تھوڑا سا علم ہونا ، حرف شناسی ہونا. ایک برس میں تو راحت اردو اچھی طرح پڑھنے لگی اور انگریزی میں بھی شد بد ہو گئی. (۱۹۲۱ ، فغان اشرف ، ۳۷). وہ گویا نہ تھا ، نہ اس کو موسیقی کی شد بد تھی اور نہ اس کی آواز میں ریاضت کا شائبہ. (۱۹۷۵ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۱۰۳).

ـــ (و) بُود (ـــ و مع) امث.
رک : شد بد ، معمولی واقفیت ، معمولی علم. اکثر یہ دیکھو گے کہ ان خاندانوں کے لوگ یا تو کچھ شد بود جانتے ہیں یا بالکل جاہل محض ہیں. (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۳۷).

شاہی خراج بر ہے دوکاندار کا سود
پھر اہل کار کا ہے اس سود پر شد و بود

(۱۹۰۶ ، مخزن ، لاہور ، ستمبر ، ۵۸).

ـــ ہو جانا محاورہ.
مقابلے کی شرط قرار پا جانا ، بُد جانا. توبہ توبہ کر کے کہتا ہوں چاہے کسی بات میں شُد ہو جائے برس دو برس اکیلا سارے شہر کو جواب دوں. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۶۳). بڑے نواب صاحب سے چار اتواریں شد ہو گئی ہیں کنکوا لڑنے کا تمھارا جی چاہے تم بھی چلو. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۳۳).

شَدّا (فت ش ، شد د) امذ.
وہ جھنڈا جو شہدائے کربلا کی یادگار میں محرم میں نکالتے ہیں یا تعزیوں کے ساتھ رکھتے ہیں (چاندی کا پنجہ ایک لکڑی پر لگاتے اور لال سبز کپڑے باندھتے ہیں اور اس کو شَدّا کہتے ہیں). کوئی تو پیروں کو اور شدّوں کو اور قبروں کو سجدہ کرتا ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۱۰۱). [ق].

شُدّا (ضم ش ، شد د) امذ.
(مشعلچی) پنجی کی قسم کا پنج شاخہ جس میں موم بتیاں روشن کی جاتی ہیں (ماخوذ : اپ و ، ۱ : ۱۹۳). [مقامی].

شِداد (کس ش) صف.
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایک کمان کا نام. توشہ خانۂ مبارک میں ... چھ کمانیں تھیں ... کتوم ، شداد. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۹۰). [ع : شدید (رک) کی جمع].

شَدّاد (فت ش ، شد د) امذ.
۱. **قوم عاد کے ایک بادشاہ کا نام جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور بہشت کے مقابلے میں ایک باغ تعمیر کرایا تھا جو باغ ارم کے نام سے مشہور ہے (روایت ہے کہ جب یہ باغ بن کر تیار ہو گیا تو وہ اسے دیکھنے گیا اور جوں ہی دروازے پر قدم رکھا اس کی روح جسم خاکی سے پرواز کر گئی).**

توں شدّاد ہور عاد و نمرود کوں
جدا کر نہ بوجے توں معبود کوں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۲).

دشمن جہنمی ہے تیرا نبی اے بہشت
شدّاد کو بجائے اگر ہو سزا شدید

(۱۸۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۳۰۱).

بر آئے کیا مراد نہ چاہے اگر خدا
نکلی ارم بنا کے نہ شدّاد کی ہوس

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۷۳). بالکل اسی حالت میں بمبئی سے نکلا جس طرح مرحوم شدّاد نے بہشت عدن کو خیرباد کہا تھا. (۱۹۰۸ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۱۶۹). فرعون ، نمرود اور شدّاد بھی اسی طرح خدائی کے دعوے کرتے تھے مگر ان کا عبرتناک انجام دنیا کے سامنے ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ مارچ ، ۱۰). ۲. **ظالم ، بے رحم.** بڑی ظالم ، بڑی شدّاد ہے ، تو بھائی جان کو دیکھنے اندر بھی نہیں گئی. (۱۹۷۱ ، فہمیدہ ، ۷۳). [ع].

ـــ کی بَہِشْت امث.
شدّاد کی جنت.

طلا و نقرہ بہ عنوانِ سنگ و خشت کہاں
بساطِ ارض پہ شدّاد کی بہشت کہاں

(۱۹۳۱ ، نقوش مانی ، ۱۶۵).

شَدائِد (فت ش ، کس ء) امذ ؛ ج.
تکلیفیں ، مصیبتیں ، سختیاں ، غم ، اندوہ ، رنج.

خاک ہونے ، برباد ہونے ، پامال ہونے ، سب محو ہونے
اور شدائد عشق کی رہ کے کیسے ہم ہموار کریں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۶۱).

شدائد کے دریائے خوں میں شناور
جہاں کی پُرآشوب کشتی کے لنگر

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۰۵). آپ سرور انبیاء تھے ، اس بنا پر دنیا کے شدائد اور مصائب کا بار اس مقدس گروہ میں سب سے زیادہ آپ کے دوش مبارک پر تھا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۸۱). یہ مکتب میرے اردگرد پھیلی ہوئی وسیع مگر شدائد سے پُر زندگی کا دور تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۳). [ع].

شِدّت (کس ش ، شد د بفت) امث.
۱. **زور ، زیادتی ، کثرت ، افراط.**

شدّتِ گریہ سے سویا نہ محبت گلچیں
آئے کس کے تئیں طغیانیٔ سیلاب میں خواب

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۳۴).

شدّت ہو اگر بھوک کی جنت سے فرشتے
لائیں طبق نعمتِ الوان بھرے آگے

(۱۸۷۲ ، مجاہد خاتم النبیینؐ ، ۱۱۲). بعض صحابہ نے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض کی شدّت ہے (غلبۃ الوجوع) اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے جو ہمارے لیے کافی ہے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۷۳). اس شہرکی یاد شدّت سے آرہی ہے جس کی خاک سے ان کا خمیر گندھا ہے. (۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۷). **۲. سختی ، ظلم ، زیادتی.** یہ خبر سن کر چوکیداروں پر شدت کی. (۱۸۸۶ ، قصۂ اگرگل ، ۲۹).

غریبوں پر کرے وہ ظلم و شدّت
اٹھایا ہو نہ جس نے رنج غربت

(۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۱۳۰). **۳. سخت پابندی ، قید ، تاکید.** سیرت ایک جداگانہ فن ہے ... اس بنا پر اس کی روایتوں میں اس درجہ کی شدّت احتیاط ملحوظ نہیں رکھی جاتی. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۹). زمانۂ حمل میں عورت کو نہایت شدّت کے ساتھ اپنے خیالات مزاج اور افعال کی نگہداشت کرنی چاہیے. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، مسلمان عورت ، ۱۸). **۴. سخت کلامی.**

نہ لڑ ، ناصح سے غالب ، کیا ہوا ، گر اس نے شدّت کی؟
ہمارا بھی تو آخر زور چلتا ہے گریباں پر

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۷). [ع : (ش د د)].

ـــ کَرْنا محاورہ.
۱. زور پکڑنا ، سختی کرنا ، ظلم یا زیادتی کرنا. مرض حضرت کے نے شدّت کی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۲). کسی مسلمان نے ان پر کچھ شدّت کی. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۶). **۲. (سختی سے) پابند کرنا ، ہدایت کرنا ، سختی کرنا (پر کے ساتھ).** اس قاعدے کے بعد بچوں کے ولی پر شدّت کی گئی. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۳۶ : ۱۰).

ـــ گِرْیَہ کس اضا(ـــ کس گ ، سک ر ، فت ی) امذ.
بہت زیادہ رونا ، آہ و بکا کرنا. آپ نے شدّتِ گریہ سے تڑپنے والے سے پوچھا کہ ... کیا میں دعا کروں. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۳۵۶). [شدّت + گریہ (رک)].

ـــ ہونا محاورہ.
زیادتی ہونا ، کثرت ہونا.

یہ تپِ غم کی ہے شدّت اس ترے بیمار کو
یومِ راحت بھی ہے حق میں اس کے دن بحران کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۵).

بسر ہو گی کیوں کر شبِ ہجر حسرت
ابھی تک تپِ غم کی شدّت وہی ہے

(۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، ک ، ۲۹۶).

شِدَّتی (کس ش ، شد د بفت) صف.
شدّت سے منسوب. دونوں کان آواز کی مختلف شدّتیں محسوس کرتے ہیں ... اور شدّتی فرق کا ذکر کرتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۸۰). [شدّت + ی ، لاحقۂ نسبت].

شُدْر (ضم ش ، سک د) امذ.
رک : شودر (ہندو) ، اچھوت ، پست طبقے کا ہندو جس کے ہاتھ کا کھانا یا پینا پاپ سمجھا جاتا ہے ، ملعون.

برہمن کا بیٹے اگر شدر پانا
تو اس پر نہیں کوئی اب تازیانا

(۱۸۷۹ ، مسدّس حالی ، ۱۱۶).

نہ امتیاز رہے ذات پات کا کچھ بھی
ہر ایک شدر کی لڑکی برہمنی ہو جائے

(۱۹۱۶ ، بہارستان ، ۳۲۴). (ہندوستان میں) قدیم باشندے جو شدر کہلاتے تھے وہ غلاموں کی حیثیت سے ہندوؤں کی خدمت کرتے تھے اور اچھوت سمجھے جاتے تھے. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۱۹). [س : شودر].

شَدِّ رِحال (فت ش ، شد د بکس ، کس ر) امث.
کجاوے کسنا ؛ (کنایۃً) دینی فریضہ سمجھتے ہوئے کسی خاص مقام کا سفر کرنا ، سفر کی تیاری ، سفر ، زیارت.

آستانوں کی زیارت کے لیے شدِّ رحال
اس میں کیا شانِ پرستاریٔ اصنام نہیں

(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۵۱). شیخ الحدیث کے مشورہ سے یہ طے پایا کہ میں حج و تبلیغ و دعوت کی نیت سے حجاز کے لیے شدِّ رحال کروں. (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۳۲۸). [ع].

شُدْکار (ضم ش ، سک د) امذ.
۱. (کاشتکاری) کھیت کے بجائے کھیتی کی پیداوار پر لگان لینے کا طریقہ جو خالی زمین پر نہ لیا جائے (ا پ و ، ۶ : ۸۱). **۲. وہ شخص جس کا کام کھلیان کی حالت اور کیفیت کو جانچنا اور اس کی قیمت لگانا ہوتا ہے** (پلیٹس). **۳. ناپ تول ، تخمینہ** (پلیٹس). [ف].

شُدَنی (ضم ش ، فت د) امث ؛ صف.
۱. ہونے والا (امر) ، ہونے والی بات ، قسمت کا لکھا ، ہونی ، جس کا وقوع لازمی ہو نیز ہونے والی بات یا وہ بات جو وقوع میں آ چکی ہو ، ہونے کے لائق. اے راجا باوجود اس کے کہ میں نے تجھ کو اس بات سے آگاہ کیا تھا پھر اس شدنی کو تونے کیوں نہ روکا. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۹۶). جتنی باتیں تم نے کہیں سوچ کر ایسی ہی کہیں کہ ایک بھی مجھ سے شدنی نہیں. (۱۸۷۴ ، توبۃ النصوح ، ۲۱۳). شدنی کو کیوں روؤں جو کچھ کیا میں نے دیدہ و دانستہ کیا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۶). **۲. اتفاق یا ناگہانی آفت.**

غیر محفوظ ہے ہر آفت سے
شدنی بھی تو عمر بھر نہ ہوئی

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۳۶). **۳. ایسا شخص جو کسی بڑے مقصد یا خاص کام کے واسطے پیدا ہوا ہو.** ہم لوگوں نے اوس روز سے جانا کہ یہ شخص شدنی ہے اس کی برابری کوئی نہ کرسکے گا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۷). میں نے جان لیا کہ یہ شخص شدنی ہے. (۱۸۹۶ ، تحفۃ السعادت ، ۳۷). [ف : شدن ـ ہونا + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ اَمْر (ـــ فت ا ، سک م) امذ.
ہونے والی بات ، اتفاقیہ بات.

شدنی امر میں یہ وہم و گماں کیا معنی
موت کے نام سے اتنا خفقاں کیا معنی

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۶۹). شدنی امر کا خیال یک لخت قطع کر دینا مناسب نہیں معلوم ہوتا. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۲۳۳). [شدنی + امر (رک)].

ـــ شُد ، دِگَر چہ خواہَد شُد کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) جو ہونا تھا وہ ہوگیا ، اب اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا (خزینۃ الامثال ؛ جامع الامثال).

شُدَہ (ضم ش ، فت د) لاحقہ.
کیا ہوا ، جیسے: فیصل شدہ ، منظور شدہ ، طے شدہ وغیرہ ، ترکیبات میں بطور جزو آخر مستعمل.

ہوا دل سے بندہ جو حسن کا اسے لطف پر دو جہاں ملا
ترے چشم و ابرو خم شدہ تہ کعبہ سے کی دوکاں ہے

(۱۹۲۶ ، فغانِ آرزو ، ۲۰۲). [ف : شدن ـ ہونا کا حالیۂ تمام].

ـــ شُدَہ (ـــ ضم ش ، فت د) م ف.
ہوتے ہوتے ، آہستہ آہستہ ، رفتہ رفتہ. شدہ شدہ سرحدِ بلوغ پہونچا. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۵۴). خردہ گیری اور طعن و تعریض سدِّراہ نہ ہوتی تو وہ شدہ شدہ منزلِ مقصود سے بہت دور جا پڑتے. (۱۸۹۶ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۲۰۳). شدہ شدہ یہ خبر اور اہلِ ذوق کو پہنچی تو وہ بھی شرکت کرنے لگے اور یوں شدہ شدہ ادبی صحبتوں کا چرچا ہونے لگا. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۹). [شدہ + شدہ (رک)].

شَدَّہ (فت ش ، شد د بفت) امذ.
رک : شَدّا. شرک دو طرح کا ہوتا ہے، ایک تو یہ کہ کسی کے نام کی صورت بنا کر پوجے ... دوسرے یہ کہ کسی تھان کو مانے ... تعزیہ اور علم اور شدّہ ... اور پیروں کے بیٹھنے کی جگہ کہ لوگ اس کی تعظیم کرتے ہیں. (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۴۹). [شَدّا (رک) کا ایک املا].

شَدّے (فت ش ، شد د) امذ ؛ ج.
شدّہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

وہیے میں عاشور آئے سو ایسے عمل میں ناسور
کتنے شدّے کرتے کھڑے رونق کیتے بستار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۲۹).

نام کو شدّے محرم میں کھڑے کرتے ہیں لیک
غم کی ہر اک دل پہ کاڑے ہے الم یہ چاند رات

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۳۴). جتنے تعزیے دار ہیں شدّے اور علم اٹھا کر بیٹھک خانے تلک شیرنی کرتے ہوئے لے جاتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۴۳).

بہے کی تعزیہ داری شہہ دیں کی قیامت تک
یہی ذاکر ، یہی منبر ، یہی شدّے علم ہوں گے

(۱۸۷۲ ، لذۃ الافہام ، ۷۷). خورجہ کے پٹھانوں ، مرد ، عورتوں کی زبان پر دیہاتی زبان کا اثر غالب تھا مثلاً ... ڈھنڈورا (منادی کرنا) شدّے (محرم کے علم). (۱۹۵۸ ، عمرِ رفتہ ، ۹۱). اف : اٹھنا ، نکالنا ، نکلنا.

شَدْیانَہ (فت ش ، سک د ، فت ن) امذ (قدیم).
رک : شادیانہ.

کبھو کیا شاد ہوئے کوئی آ کر
جہاں شدیانہ فریاد و فغاں ہے

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۲۹۰). [شادیانہ (رک) کی تخفیف].

شَدِید (فت ش ، ی مع) صف.
۱. بہت زیادہ ، زور کا ، محکم ، مضبوط.

دشمن جہنمی ہے ترا نئیں اسے بہشت
شدّاد کو بجا ہے اگر ہو سزا شدید

(۱۷۷۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۱). بارسوخ احباب ... جناب امیر کے درپے ہوئے کہ آپ کچہری میں چل کر جج صاحب سے مل لیجیے ، استاد کو انکار شدید تھا. (۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، مکاتیب ، ۱۵). برف باری شدید ہوگئی. (۱۹۸۸ ، تشنیب ، ۶۳).
۲. سخت گیر ، سختی کرنے والا.

تمہیں ہے حلیم ہور تونہیں شدید
تمہیں ہے قوی ہور تونہیں مجید

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱).

جو داغ ہجر کا سہہ کر ہوا میں اوس سے وداع
کہا یہ تجھ پہ سزاوار شدید ہے میرا

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۱۷). وہ جس طرح دوستی میں پکا تھا اسی طرح نفرت میں بھی شدید تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۶۷). [ع : (ش د د)].

ـــ اُلْبَطْش (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، سک ط) صف.
سخت حملہ کرنے والا ، سخت سزا دینے والا. وہ عقوبت میں دھیما ہے لیکن مظلوم کی فریاد کو سنتا اور آخر ظالم کو پکڑتا ہے وہ شدید البطش ہے ، اس کی گرفت بہت سخت ہے. (۱۹۷۱ ، تحدیث نعمت ، ۵۵۰). [شدید + رک : ال (۱) + بطش (رک)].

ـــ اُلتَّعَصُّب (ـــ ضم د ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، فت ع ، شد ص بضم) صف.
بے جا طرف داری میں شدت کرنے والا ، سخت متعصّب. احکام طلاق اور ان بد رسموں کی اصلاح اور تہذیب میں صادر ہوئے ہیں جن کی حرکتیں بہائم اور درندوں کی مانند تھیں یا ان شدید التعصب کے وہم باطل کی درستی کے لئے جو وقوع زنا پر بھی طلاق کو جائز سمجھتے تھے. (۱۸۹۵ ، اسلام کی دنیوی برکتیں ، ۳۷). [شدید + رک : ال (۱) + تعصب (رک)].

ـــ اُلْحِس (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، کس ح) صف.
جس کی حس تیز ہو ، بہت حساس. کزن کہتا ہے ایک حقیقی صناع شدید الحس ہوتا ہے اور قدرتی موجودات کا بڑا قدردان اور حسن شناس ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، نقد الادب ، ۹۶). [شدید + رک : ال (۱) + حس (رک)].

ـــُـ الْحَیل (ـــضم د ، غم ا ، سک ل ، ی لین) صف.
بہت طاقت ور ، بہت توانا. وہ شخص قوی البدن شدید الحیل تندرست معمار کاریگر تھا. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۲۰۵)۔ [شدید + رک : ال (۱) + حیل (رک)]۔

ـــُـ الذِّہْن (ـــضم د ، غم ا ل ، شد ذ بکس مع ، سک ہ) صف.
تیزفہم ، ذہن کا تیز و طرار ، ذہین. معلوم نہیں یہ چھل سالہ شدید الذہن ... اس وقت کیا سوچ رہا تھا. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۳۲)۔ [شدید + رک : ال (۱) + ذہن (رک)]۔

ـــُـ الْعَداوَت (ـــضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، و) صف.
عداوت میں سخت ، سخت عداوت رکھنے والا ، کینہ پرور ، کینہ رکھنے والا ، سختی کرنے والا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات) ۔ [شدید + رک : ال (۱) + عداوت (رک)]۔

ـــُـ الْغَضَب (ـــضم د ، غم ا ، سک ل ، فت غ ، ض) صف.
غصے کا تیز ، غضبناک.

تھرّاتے ہیں فلک وہ شدید الغضب ہوں میں
خیبر کشا ہوں لختِ دلِ شیرِ رب ہوں میں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۹۳)۔ [شدید + رک : ال (۱) + غضب (رک)]۔

ـــُـ الْقُویٰ (ـــضم د ، غم ا ، سک ل ، ضم ق ، ۱ بشکل ی) صف
بہت زیادہ طاقتور ، بڑی قوتیں رکھنے والا. شدید القویٰ نے اس کا ذخیرہ اپنے ایک بندہ کے دل میں ، دماغ میں پیدا کیا. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید (دیباچہ) ، الف ، ۷)۔ اس کو کوئی انسان یا جن یا شیطان نہیں پڑھاتا بلکہ وہ معلم سبق دیتا ہے جو شدید القویٰ ہے. (۱۹۷۲ ، سیرت سرور عالم ، ۱ : ۲۴۳)۔ [شدید + رک : ال (۱) + قویٰ (رک)]۔

ـــُـ الْکِبْر (ـــضم د ، غم ا ، سک ل ، کس ک ، سک ب) صف.
بہت مغرور ، نخوت والا ، متکبر. یزد جرد نہایت سخت زبان ، سخت دل ، ظالم ، شدید الکبر ... تھا. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۳۸)۔ [شدید + رک : ال (۱) + کبر (رک)]۔

ـــُـ الْمِحال (ـــضم د ، غم ا ، سک ل ، کس م) صف.
تدبیر کرنے والا.

یارب تو ذوالجلال و شدید المحال ہے
کب تک رہے گی تاخت و تاراج راہزن ؟

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۳۰)۔ [شدید + رک : الْ (۱) + محال (رک)]۔

ـــُـ الْمِزاج (ـــضم د ، غم ا ، سک ل ، کس م) صف.
غصے کا تیز ، غصہ ور. وہ سادہ لوح مجرموں ، اتفاقی گنہ گاروں کو اپنی سختی سے اور بھی قاسی القلب اور شدید المزاج بنا دیتا ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۳۷۵)۔ [شدید + رک : ال (۱) + مزاج (رک)]۔

ـــ آبی چُونا (ـــو مع) امذ.
وہ چونا جس میں مٹی میگنیشیا لوہا اس کے جلانے سے پیشتر شامل رہے ہوں ، یہ چُونا جلد تربستہ ہو جاتا ہے اور ذرا سی مہلت میں زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے. شدید آبی چُونا دقت سے بجھتا ہے. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۶۷)۔ [شدید + آبی (رک) + چونا (رک)]۔

ـــ مَوسَم (ـــو لین ، کس س نیز فت) امذ.
موسم کی تیزی ، آب و ہوا کی شدت. ہم نے تمھیں شدید موسموں سے محفوظ رکھا ہے ، تمھیں سکھ دئے ہیں ، تمھارے دکھوں میں شریک رہے ہیں. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۲۹)۔ [شدید + موسم (رک)]۔

شَدِیدَہ (فت ش ، ی مع ، فت د) امذ ؛ صف.
(لسانیات) وہ حروف جن کو ادا کرتے وقت آواز ایسی قوت کے ساتھ ٹھہرتی ہے کہ آواز بند ہو جاتی ہے اور اس میں ایک قسم کی سختی پائی جاتی ہے. ا ، پا ، جا ، دا ، ک ، گ ، ق ، با ، تا ، ٹا ، ڈا ، ان کو شدیدہ کہتے ہیں. (۱۹۳۷ ، بنیادی اسالیب بیان ، ۱۱)۔ [شدید + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

شُدھ (ضم ش) صف.
صاف پاک ، خالص ، بےعمل ، صحیح. بھئی واہ تم بھی بڑے زود رنج ہو تمھیں شدھ کر کے ملائے لیتے ہیں برہمن بنا دیں گے. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ : ۳)۔ پھر دونوں شدھ فارسی میں گفتگو کرنے لگے. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۳۳)۔ [س : शुद्ध]۔

ـــ بِرَہْم (ـــ کس ب ، فت ر ، سک ہ) صف.
ہندو عقیدے کے مطابق ایشور کا پاک اور اعلیٰ روپ. ہم دیکھتے ہیں کہ اس پاک حصّہ یعنی شدھ برہم کو بھی جلد ہی زمین پر اتار لیا گیا اور اسے انسانی روپ دے دیا گیا. (۱۹۳۹ ، رام راج ، ۴۲)۔ [شدھ + برہم (رک)]۔

ـــ بِلاوَل (ـــ کس ب ، فت و) امذ.
(موسیقی) بلاول راگ کی ایک قسم جو اپنے خالص سُروں میں گایا جائے. میں نے لڑکیوں کو اناؤنسمنٹ کے ساتھ راگ شدھ بلاول سنایا. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۱۹۲)۔ [شدھ + بلاول (رک)]۔

ـــ بولی (ـــو مع) امث.
شستہ زبان ، صاف بول. جی چاہتا ہے میں جالندھر دیکھوں وہاں کا گڑ کھاؤں وہاں کی شدھ بولی سنوں. (۱۹۸۱ ، ہند یاترا ، ۱۰۰)۔ [شدھ + بولی (رک)]۔

ـــ ٹوڑی (ـــو مع) امث.
(موسیقی) راگ کی ایک قسم. ایرانی عربی موسیقی میں بھی راگ اور راگنیوں کی طرز قائم ہو چکی تھی مثلاً ... گوشۂ ازل اور شدھ ٹوڑی میں بڑی مماثلت تھی. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۵۴)۔ [شدھ + ٹوڑی (رک)]۔

ـــ سارَنْگ (ـــفت ر ، غنہ) امذ.
(موسیقی) ایک راگ کا نام. کافی ٹھاٹھ ... راگ راگنیاں یہ ہیں ... شدھ سارنگ ، بردا ، سلاوتی. (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۷)۔ [شدھ + سارنگ (رک)]۔

---سُر (---ضم س) امذ.
(موسیقی) وہ سُر جو اپنی اصلی حالت پر قائم رہتا ہے. گفتاری آوازوں سے کوئی آواز بھی ایک سیدھے سادے شدھ سُر پر مشتمل نہیں ہوتی. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۹۰). [شدھ + سر (رک)].

---سنگیت (---فت س ، مغ ، ی مع) امذ.
کلاسیکل موسیقی. تابش موسیقی کا دیوانہ ہے ، شدھ سنگیت اس پر بہت اثر رکھتا ہے. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۱۸۰). [شدھ + سنگیت (رک)].

--- کرنا محاورہ.
ہندو عقیدے کے مطابق کسی چیز کو پاک و صاف کرنا ، ہندو دھرم میں داخل کر لینا ، ہندو بنانا ، دوبارہ ہندو کرنا. اپنی اپنی بھول کی پیالیوں میں گنو ، منتر شدھ کرنے کو موجود ہو گئے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۲ : ۳).

--- کلیان (---فت ک ، سک ل) امذ.
(موسیقی) راگ کی ایک قسم. اس کے سب تیور ہیں. اس میں جو راگ راگنیاں شامل ہیں یہ ہیں : ایمن ، شدھ کلیان ... جیت کلیان. (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۶). [شدھ + کلیان (رک)].

---گیان (--- کس گ) امذ.
علم حقیقت . علم تصوف . وحدانیت. تم شدھ گیان اور سرب آتک یعنی معرفت خاص اور ثبت ذاتی کو نہیں پہنچے ہو. (۱۹۰۷ ، منہاج السالکین ، ۱۳۱). [شدھ + گیان (رک)].

شُدھ بُدھ (ضم ش ، ب) امث.
رک: شدبد. جن بچوں کو اردو کی ذرا بھی شدھ بدھ ہے وہ اس کتاب کو دوچار دفعہ پڑھ جائیں تو مجھے یقین ہے کہ ان کو خط لکھنا آ جائے گا. (۱۹۰۹ ، اتالیق خطوط نویسی ، ۳). موٹر کے پرزوں سے بس شدھ بدھ سی ہی واقفیت تھی. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۳۲). [شُد بُد (رک) کا بگاڑ].

شُدھتائی (ضم ش ، شد دھ بفت) صف.
صفائی . پاکیزگی . صحت. صحت یا شدھتائی کا پاس ، زبان کو مضرتوں سے بچانے اور پاکیزگی برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۳۹۶). [शुद्धतायी].

شُدھی (ضم ش ، شد دھ) امث.
ہندو بنانے کی تحریک ، ہندو مذہب میں داخل کرنا ، ہندو مذہب کی تبلیغ. شدھی کا فتنہ بلاشبہ جلد سے جلد روکا جائے اور پرمکن اصلاح سلکانہ راجپوتوں کی جلد سے جلد کی جائے. (۱۹۲۳ ، احیائے ملت ، ۵۱). شدھی سے مراد یہ تھی کہ جن لوگوں کے باپ دادا مسلمان ہو گئے تھے انہیں دوبارہ شدھی یعنی پاک کرکے ہندو بنایا جائے. (۱۹۸۶ ، مسلمانان برصغیر کی جد و جہد آزادی میں مسلم لیگ کا کردار ، ۹۹). [س : شُدھی ، शुद्ध].

---سنگٹھن / سنگھٹن (---فت ش ، غنہ ، سک گ / گھ ، فت ٹھ / ٹ) امث.
(ہندو) ہندو بنانے کی متحدہ تحریک ، ہندوؤں کی مذہبی تبلیغ. شدھی سنگھٹن اور تبلیغ نے اس مخالفت میں چار چاند لگا دیے ہیں. (۱۹۲۵ ، اسلامی گئو رکھشا ، ۱۸). شدھی سنگٹھن نے زور پکڑا اس وقت ہندوستان میں ایسا کوئی مخلص اور سربر آوردہ لیڈر آزاد نہ تھا جو اس تحریک کا انسداد کرتا. (۱۹۵۸ ، آشفتہ بیانی میری ، ۳۷). [شدھی + سنگٹھن / سنگٹن (رک)].

--- کرنا محاورہ.
ہندو یا ہندوانی بنانا ، ہندو مذہب میں داخل کرنا. علی میر کے نام کی شدھی کر دی گئی اور وہ اسی فلم میں کنار کے نام سے پیش ہوا. (۱۹۳۵ ، تلخ ، ترش ، شیریں ، ۳۹). ہندو رام نام کی مالا جپتے ہیں ، انہوں نے اس کی جو شدھی کی تو نام تھوڑا سا بدل کر موسیٰ رام کی ٹیکری ہوگیا. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۳۷).

--- کروانا ف م.
پاک کرنا ، ہندو بنانا. آریہ سماجی جسے شدھی کرواتے ہیں اسے پہلے پانچ غلاظتیں کھلاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، رام راج ، ۳۰).

---ہونا محاورہ.
شدھی کرنا (رک) کا لازم ، ہندو ہونا. اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی کہ ایک بہت بڑے عالم مولوی کی شدھی ہوئی ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۱۸۵).

شِلْد (کس مع ش) امذ.
سائبان ، چھپر. شڈ سائبان یا چھپر کے معنی میں اردو میں رائج ہے. اس کا مرکب ٹن شڈ بھی مروج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۵). [انگ : Shed].

شَذْرات (فت ش ، ذ نیز سک ذ) امذ ؛ ج.
۱. **شذرہ (رک) کی جمع.** یہاں شذرات ضرور ہونا چاہیے. (۱۹۰۹ ، مکاتیب شبلی ، ۲ : ۷۳). ایسی تشریحات ، شذرات ... جو کسی وجہ سے متن میں شامل نہ کئے جا سکتے ہوں تو صحیح فٹ نوٹ میں جگہ پا سکتے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۳۳). ۲. **پراگندہ ، بکھرے ہوئے ، بکھری ہوئی چیزیں ، منتشر شے.** زمانۂ مابعد کے مصنفین نے ایام کے بارے میں جو معلومات محفوظ کی ہیں ان میں سے بعض منتشر شذرات کی صورت میں ہیں اور بعض صحیح ترتیب کے ساتھ مکمل ابواب کی شکل میں ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۳۶). [شذرہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

شَذْرَہ (---فت ش ، ذ نیز سک ذ ، فت ر) امذ.
ماہ نامے وغیرہ کے مدیر کی مختصر رائے جسے وہ اداریے کے علاوہ مختلف موضوعات حاضرہ پر قلمبند کرے. مولانا نے اس جلسے کے سلسلے میں الندوہ کے ایک شذرہ میں لکھ دیا تھا. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۳۹۶). حسن عسکری کی موت کے فوراً بعد میں نے اولیات حسن عسکری کے عنوان سے ایک شذرہ لکھا تھا. (۱۹۸۷ ، تنقید و تحقیق ، ۱۳۹). [ع : (ش ذ ر)].

شُذُوذ (ضم ش ، و مع) امذ.
شاذ ہونا ، نایاب ہونا ، متفرق اور الگ الگ ہونا ، اتفاق. عربی میں جس قدر افعال ہیں سب قیاس کے موافق ہیں بہت کم الفاظ ہیں جن میں خلافِ قاعدگی اور شذوذ پایا جاتا ہے. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۲ : ۲). [ع : (ش ذ ذ)].

شَر (فت ش) امذ.
۱. **بدی ، شرارت ، فساد ، فتنہ ، خرابی (خیر کی ضد).**

خدایا منجے خیر دے شر ستی
نڈر کر بڑیاں کے بڑے ڈر ستی

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵). ان کے شر و بلیات مجھ پر نہ روا کر. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۴).

ہے روح کو جیسے کفر و ایماں عارض
ہے جسم کو عارض عملِ خیر و شر

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۵). آپ کی بیوی کے شر سے ہرگز نجات نہ پاؤں گی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۶). حکیم صاحب خیر کو بہرحال فاتح اور شر کو بہرحال مفتوح دکھانا پسند نہیں کرتے. (۱۹۸۲ ، اردو افسانہ اور افسانہ نگار ، ۲۴).
۲. **تکرار ، حجت ، جھگڑا.**

ہمیں در گزر کر گئے خیر گزری
ابھی رہ گئی اون سے شر ہوتے ہوتے

(۱۸۹۹ ، دیوان ظہیر ، ۱ : ۲۵۵).

ہم نے نالے کیے یا تم نے ستایا دل کو
خود ہی منصف ہو کہ شر پہلے نکالا کس نے

(۱۹۰۷ ، انتخاب گرامی ، ۱۳۳). ۳. **شور ، ہنگامہ ، غل.**

گر شیر کے آ جو شر منڈیگا
خورشید کے تئی ہر کھنڈیگا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۷). اسی فتنہ گر کے شر سے یہ مادر پدر آزاد ادب پیدا ہوا ہے. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۶۷). ۴. (تصوف) **وہ برائی جو غیر اللہ کی طرف راجع ہو** (مصباح التعرف). شر کے معنی غربت ، تکلیف اور مصیبت کے ہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۸۷۷). [ع : (ش ر ر)].

--- اُٹھانا محاورہ.
جھگڑا برپا کرنا ، فساد یا فتنے کی ابتدا کرنا ، فتنہ برپا کرنا. تم جب تک یہاں رہتے ہو روز ایک نیا شر اٹھاتے ہو. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۳۶).

--- اُٹھنا محاورہ.
جھگڑا یا ہنگامہ ہونا ، فتنہ کھڑا ہونا ، فساد ہونا. آپس میں جھگڑنے لگے اور غل ہو کر شور سے شر اٹھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۴۷).

--- اُڑنا محاورہ (شاذ).
جھگڑا یا فتنہ مٹ جانا.

رشک نے مرنے سے پائی زیست عالم سے نجات
رہ گیا افسانہ قصہ مٹ گیا شر اڑ گیا

(۱۸۶۷ ، رشک (نور اللغات)).

--- اَلَم کس اضا (--- فت ا ، ل) امذ.
جھگڑا ، فتنہ. ان کوششوں کو دیکھو جو مسئلہ شر یا شرِ الم کے خلاف کی گئی ہیں ، خیر کے لیے اس قسم کا کوئی مسئلہ در پیش نہیں ہوتا. (۱۹۳۰ ، اصول نفسیات (ترجمہ) ، ۱ ، ۴). [شر + الم (رک)].

--- اَنگیز (--- فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
بدی یا فساد پیدا کرنے والا ، شری ، شریر ، مفسد.

الہیا ات شر انگیز باتاں تے شور
پڑیا بھوں یہ بجلیاں بچک ڈر سوں زور

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۹۴).

کہیے اس آبِ شر انگیز کو ہیں آج بشر
کہ یہ روغن ہے سرِ آتش شرِ خناس

(۱۸۵۴ ، ذوق ، ۳۲۹). [شر + انگیز (رک)].

--- اَنگیزی (--- فت ا ، غنہ ، ی مج) امث.
فتنہ و فساد ، شرارت ، فتنہ پردازی. میرے ہم وطنوں دیکھو اپنی شر انگیزیوں سے اس جنت نشان ملک کو جہنم نہ بناؤ ورنہ پچھتاؤ گے. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۳۸). [شر + انگیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بَد کس صف (--- فت ب) امذ.
ظلم ، فساد ، زیادتی. ہندوستان کے غلاموں کے لیے دروازہ نہ ہو گا اسی دروازے کی دہلیز ہو گی اور ان غلاموں کے ساتھ ہوں گے کیا اس شرِ بد سے بچنے کی کوشش نہ کرنا چاہیے. (۱۹۲۸ ، حیات جوہر ، ۲۹۲). [شر + بد (رک)].

--- بَڑھانا محاورہ.
جھگڑے یا فتنہ و فساد کو طول دینا ، جھگڑا بڑھانا.

الجھی الجھی نہ شبِ وصل میں تقریر کرو
خیر ہے تم کو بھی شر کتنی بڑھا آتی ہے

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۰۵).

--- بَڑھنا محاورہ.
شر بڑھانا (رک) کا لازم.

منہ سنبھالو یہ گالیاں کیا خوب
خیر سے بڑھ چلا ہے شر دیکھو

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۰۶).

--- پَسَنْد (--- فت پ ، س ، سک ن) صف.
شریر ، مفسد. ان میں شرپسند عناصر نے شامل ہو کر بےگناہوں کو نہیں مارا. (۱۹۷۶ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۴۹۱). [شر + پسند (رک)].

--- شور (--- و مع) امذ (قدیم).
ہنگامہ ، شور و غل. اس ناؤں میں اپنا زور ہے تو دل کے دل میں ہو شر شور ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۷). [شر + شور (رک)].

--- شَیطان نے مکر زَنان نے کہاوت.
شیطان سے شر اور عورتوں سے مکر کی توقع کی جاسکتی ہے.

شر شیطان نے مکر زنان نے. (۱۹۳۵ء ، سب رس ، ۲۳۸).

ـــ کَرْنا محاورہ.
جھگڑا کرنا ، لڑائی یا جنگ کرنا ، فتنہ و فساد برپا کرنا ، شور و غل مچانا. میں حبیب خاص خداوند عظیم ہوں اگر مجھ سے شر کرو گے کہیں خیر نہ پاؤ گے. (۱۸۵۵ء ، غزوات حیدری ، ۱۰۰).

بخیر وصل میں گزریگی دل سے کہتا ہوں
ارے شریر اگر تونے کوئی شر نہ کیا

(۱۹۰۳ء ، نظم نگارین ، ۲۰).

ـــ نِکالْنا محاورہ.
جان بوجھ کر لڑائی جھگڑے یا فتنے کی ابتدا کرنا.

شر تم نے نکالی خیر بہتر
اب بگڑیگی جان من ہمیشہ

(۱۸۸۹ء ، دیوان سخن ، ۱۸۵).

ـــ نِکَلْنا محاورہ.
شر نکالنا (رک) جس کا لازم.

غیر کا ذکر مرے سامنے کچھ خیر تو ہے
کہیں ایسا نہ ہو ان باتوں میں پھر شر نکلے

(۱۸۴۸ء ، آغا اکبر آبادی ، د ، ۱۳۰).

ـــ و فَساد (ـــ و مع ، فت ف) امذ.
بُرائی اور جھگڑا فساد ، دنگا فساد ، لڑائی جھگڑا. جہاد کا مقصد نوع انسانی کو شر و فساد سے بچانا ہے. (۱۹۸۵ء ، طوبیٰ ، ۴۲). [شر + و (حرفِ عطف) + فساد (رک)].

ـــ ہونا محاورہ.
شر کرنا (رک) کا لازم. مجکو بھی وہ ترکیب سکھا دے کہ ان کی باتیں سمجھ جاؤں دل بہلاؤں نہیں تو شر ہو گا برباد گھر ہو گا. (۱۸۹۲ء ، شبستان سرور ، ۱۲).

شَرا (فت نیز کس ش) امث.
(جراحی) جلد کا ایک مرض جو خون میں صفرا کے اثر سے کھال پر ددوڑوں کی شکل میں پیدا ہوتا ہے اس میں کھجلی اور جلن بھی پیدا ہوتی ہے ، زیادتی کی حالت میں پانی رسنے لگتا ہے ، پتی ، پتی اچھلنا (ا ب و ، ۱ : ۱۱۹). [ف : شرا (ع : شری)].

شِرا (کس ش) امث ؛ ـــ شری.
خریداری ، خریدنا ، بیع کی ضد (عموماً بیع کے ساتھ مستعمل). فائدے بھی اس کی بیع و شرا میں اٹھاتے ہیں. (۱۸۰۵ء ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۰۴). محکمۂ احتساب ... قوم کے اخلاق و عادات بیع و شرا اور معاملاتِ داد و ستد کی نگرانی کرتا تھا. (۱۹۱۴ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۶۲).

یہی فرق ہے جالب و محکر میں
یہ ربو و رِبیٰ ہے وہ بیع و شرا ہے

(۱۹۶۳ء ، قارقلیط ، ۱۵۹). [ع : شراء (ش ر ی)].

شَراب (۱) (فت ش) امث.
۱. **(اصلاً) پینے کی چیز ، وہ خمیر کیا ہوا مشروب جس کے پینے سے انسان میں سرور اور نشہ پیدا ہوتا ہے ، نشہ آور عرق جو بیشتر انگور ، کھجور یا جو وغیرہ سے کشید کیا جاتا ہے ، بادہ ، صہبا ، گلابی ، خمر ، دارو.**

شراب اس بہوت تند ہور تیز تھا
عجب آب وو آتش آمیز تھا

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۹۵).

کریں ہیں زنا اور پیویں شراب
ستاویں ہیں ما باپ اپنے خراب

(۱۶۷۹ء ، آخر گشت ، ۲۳).

بہت سہی غم گیتی ، شراب کم کیا ہے
غلام ساقیٔ کوثر ہوں ، مجھ کو غم کیا ہے

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۵۱). شراب نجس ہے ... اس کو خدا نے نجس اور عمل شیطان فرمایا ہے. (۱۹۰۶ء ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۱۳). اس میں شراب کی سی بو پائی جاتی ہے. (۱۹۸۵ء ، نایاب کیمیا (ظہیر احمد) ، ۲۰۵). ۲. **(تصوف) نشۂ عشق ، عشق حقیقی وغیرہ کے معنوں میں بھی شعرا استعمال کرتے ہیں** (مصباح التعرف). [ع : (ش ر ب)].

ـــ اُتارْنا محاورہ.
شراب اُترنا (رک) کا تعدیہ.

نے کو جی میں بچارتے ہیں
پر گھر میں شراب اتارتے ہیں

(۱۸۶۶ء ، فیض ، میر شمس الدین (تذکرۂ عروس الاذکار ، ۱۳۲)).

ـــ اُتَرْنا محاورہ (قدیم).
شراب کا نشہ اترنا.

جو اترے گا اس سر منے تھے شراب
مرے کینہ پر آئے گا او شتاب

(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۶۹۳).

ـــ اَحْمَر کس صف (ـــ فت مع ا ، سک ح ، فت م) امث.
سرخ رنگ کی شراب جو عمدہ سمجھی جاتی ہے.

عشق رخ میں شرابِ احمر دے
کبند (انگبیں) لب سے جام دل بھر دے

(۱۸۶۱ء ، کلیات اختر ، ۷۹۱).

کچھ کم نہیں میکدے سے تیرے ، ساقی!
تھوڑی سی مجھے شرابِ احمر دیدے

(۱۹۳۲ء ، رباعی رضوان ، ۳۸۶). [شراب + احمر (رک)].

ـــ اَرْغَوانی کس صف (ـــ فت ا ، سک ر ، فت غ) امث.
سرخ شراب ، شرابِ احمر.

بے تکلف ہو گیا پیکر مرا گل پیرہن
رنگ دکھلائے شرابِ ارغوانی نے مجھے

(۱۸۸۶ء ، دیوان سخن ، ۲۲۵). [شراب + ارغوانی (رک)].

ـــ اُڑانا محاورہ.
خوب شراب پینا ، شراب نوشی کرنا. یاروں کے جلسے جماتا اور خوب شرابیں اڑاتا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۲۲).

ـــ اُڑنا محاورہ.
شراب کا خوب پیا جانا ، شراب نوشی ہونا.

یہ بزم میں نہیں ساقی شراب اڑتی ہے
ہماری دولتِ عمر شباب اڑتی ہے

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۳۲).

رندوں کو وعظ پند نہ کر فصلِ گل میں شیخ
ایسا نہ ہو شراب اڑے خانقاہ میں

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۱۸۲). شراب اڑتی تھی ... گپ شپ کی پھلجھڑیاں چھوٹتی تھیں. (۱۹۶۶ ، فنون ، لاہور ، دسمبر ، ۱۱۳).

ـــ اَلَسْت کس اضا (ـــ فت ا ، ل ، سکنہ س) امث.
مراد ، روزِ الست کا اقرار (اَلَسْتُ بِرَبِّکُم ـ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ یہ فقرہ ازل میں اللہ تعالیٰ نے روحوں سے مخاطب ہو کر کہا تھا. روحوں نے اس کے جواب میں اقرار عبودیت کیا تھا (قالوا بلیٰ)) ؛ (مجازاً) عشقِ حقیقی کی شراب.

مجاہدانہ حرارت رہی نہ صوفی میں
بہانہ بےعملی کا بنی شرابِ الست

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۴۳). [شراب + الست (رک)].

ـــ اُلصّالِحِین (ـــ ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ص ، کس ل ، ی مع) امث.
ایک طرح کا شربت ، شرابِ صالحین. اس لیے عرق اور شربت سے اس کی نبیذ جسے شراب الصالحین کہتے ہیں اقوی اور سریع الفعل ہے. (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۸۳) [شراب + رک : ال (۱) + صالحین (رک)].

ـــ اَنگُور / اَنگُوری کس اضا / کس صف (ـــ فت ا ، غنہ ، و مع) امث.
شراب جو انگوروں سے بنائی جاتی ہے. پانی میں وہاں کے شرابِ انگوری کا اثر ہے. (۱۸۴۰ ، سیاحت نامہ ، ۱۱۳).

کچھ زہر نہ تھی شرابِ انگور
کیا چیز حرام ہو گئی ہے

(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۴۱۳). [شراب + انگور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ آلُود / آلُودَہ (ـــ و مع / فت د) صف.
شراب میں ڈوبا ہوا ، جس پر شراب لگی ہو ؛ (مجازاً) شراب کی تاثیر رکھنے والا.

اب مجھے واسی دے اس لعل شراب آلود اب
یا ہدف تو کر او تیر نین شباب آلود اب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۴).

رقص کرتی رہی میخانے کے در پر میرے ساتھ
شب کہ تھی گردشِ دوراں بھی شراب آلودہ

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۶۲). [شراب + ف : آلود ، آلودن ـ ملنا ، لتھیڑنا + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ بادَہ خوار کس صف (ـــ فت د ، و معد) امث.
(تصوف) تجلیٔ ذاتی کو کہتے ہیں (ماخوذ مصباح التعرف ، ۱۵۲).
[شراب + بادہ خوار (رک)].

ـــ بازی امث.
کثرت سے شراب خواری کرنا ، شراب نوشی کا مشغلہ ، شراب پینے کا عادی ہو جانا (ماخوذ : پلیٹس). [شراب + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بَردار (ـــ فت ب ، سک ر) صف.
ساقی ، شراب پلانے والا. مہاراج کو ہوش آ گیا. فوراً حکم دیا کہ شراب برداروں کو کہیں چھپا دیا جائے. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۲۰۲). [شراب + ف : بردار ، برداشتن ـ اٹھانا].

ـــ بَندی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
شراب پینے یا بیچنے پر پابندی ، بندشِ شراب ، شراب پر قدغن. یہ بھی ان لوگوں میں تھا جن کو شراب بندی سے اذیت پہنچی تھی. (؟ ، دیوانِ حافظ (قاضی سجاد حسین) ، ۱۲). [شراب + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بیخودی کس اضا (ـــ ی مع ، غم و) امث.
(تصوف) محویت اور فنائیت.

شرابِ بیخودی سے تا فلک پرواز ہے میری
شکستِ رنگ سے سیکھا ہے میں نے بن کے بو رہنا

(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۷۱). [شراب + بیخودی (رک)].

ـــ بے ساغَر و جام کس صف (ـــ فت غ ، و مع)
(تصوف) سرورِ حقیقی کو کہتے ہیں ؛ شرابِ طہور (مصباح التعرف ، ۱۵۲). [شراب + بے (حرفِ نفی) + ساغر (رک) + و (حرفِ عطف) + جام (رک)].

ـــ پُختَہ کس صف (ـــ ضم پ ، سک خ ، فت ت) امث.
پکی شراب ؛ (تصوف) کمالِ شوق اور ذوقِ الٰہیٰ اور عیش صرف جو اعتبارِ عبودیت سے مجرّد ہے (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۲).
[شراب + پختہ (رک)].

ـــ پُرتگالی کس صف (ـــ ض پ ، سک ر ، ضم نیز سک ت) امث.
ملکِ پرتگال کی شراب جو اپنی تیزی اور عمدگی کی وجہ سے بہت مشہور ہے ، پورٹ وائن.

جو بیخود ہیں تری چشمِ سیہ کے
وے نہیں پیتے شرابِ پرتگالی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۰).

وفورِ مے سے حالت غش کی ہے انشا کو اے ساقی
شرابِ پرتگالی کے دینے موتھہ پر تڑیڑے جا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۷).

فنا کے بعد بھی شوقِ شراب پرتگالی ہے
پیالے کے عوض پھولوں میں بھی مے کی پیالی ہے

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاضِ سحر ، ۳۳۳). یہ لفظ اردو میں خاصا عام ہے ، چنانچہ اردو کے بعض شعراء نے اسے «شرابِ پرتگالی» سے موسوم کیا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۱۸). [شراب + پرتگال (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پُشت کس صف(---ضم پ ، سک ش) امث.
(طب) مقوی شربت جس میں مفید دوائیں ملی ہوئی ہوں. وہ اس کے پاس شرابو پشت پی کر آیا تھا جو اسکاٹ لینڈ کی ساختہ ہوتی تھی۔ (۱۹۸۳ ، درشن دین ، ۳۵)۔[شراب + پشت (رک)].

---چڑھانا محاورہ.
بہت شراب پینا ، مے نوشی کرنا. برسات صرف ان تین باتوں کے لیے آتی ہے اور اس موسم کے پیدا کرنے کا کوئی مقصد ہی نہیں ہے شراب چڑھانے ، آم کھانے اور برف کا پانی پینے۔ (۱۹۶۶ ، نیاز فتحپوری (نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۳۰)).

---چڑھنا محاورہ.
شراب کا نشہ چڑھنا ، سکر کی کیفیت ہونا ، نشہ کی کیفیت ہونا.

دوانے ہو گئے سب دیکھ وہ گل کا سا کھل جانا
بہار آتی ہے گویا جب کہ چڑھتی ہے شراب اوس کوں

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۳). مارے خوشی کے اس کی باچھیں کھل گئیں ، وزیر کو خوب شراب چڑھ گئی اور اس کی زبان بہکنے لگی۔ (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۶۶).

---چلنا محاورہ.
کسی جگہ چند آدمیوں کا بیٹھ کر شراب پینا ، شراب کا پیالہ ایک کے پاس سے دوسرے کے پاس اور دوسرے کے پاس سے تیسرے کے پاس جانا ، دور چلنا.

صباح عید ہوئی ساقیا شراب چلے
نہ بیشتر کہیں ساغر سے آفتاب چلے

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۳۲).

چلی وصل کی شب شراب اوّل اوّل
اسی نے اٹھایا حجاب اوّل اوّل

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۹۷).

---چیدہ کس صف(---ی مع ، فت د) امث.
عمدہ شراب ، منتخب شراب.

وہ میرزا منش آ نکلے شاید اے ساقی
شراب چیدہ بھرے انتخاب شیشے میں

(۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۹۸۷)۔[شراب + چیدہ (رک)].

---چُھٹنا / چُھوٹنا محاورہ.
شراب پینے کی عادت ترک ہونا.

غالب چھٹی شراب پر اب بھی کبھی کبھی
پیتا ہوں روزِ ابر و شبِ ماہتاب میں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۹).

---چھلکنا محاورہ.
شراب کے جام کا لبریز ہونا یا لبریز ہو کر شراب گرنا.

ترا خیال کہ صہبا ہو جیسے ناخوردہ
تری نگہ کہ جیسے شراب چھلک سی

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۲۳۹).

---چھوڑنا محاورہ.
شراب کی عادت ترک کرنا ، مے نوشی سے تائب ہونا. تم سے کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ شراب چھوڑ دو ، ورنہ زندگی بےکار ہو جائے گی۔ (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۳۳).

---حقیقت کس اضا(---فت ح ، ی مع ، فت ق) امث.
(کنایۃً) کائنات کی اصل و ماہیت کی تحقیق.

لبریز ہے شرابِ حقیقت سے جام ہند
سب فلسفی ہیں خطۂ مغرب کے رام ہند

(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۱۹۵). [شراب + حقیقت (رک)].

---خام کس صف ، امث.
کچی شراب ، ایسی شراب جو ابھی پختہ نہ ہوئی ہو اور کشید نہ کی گئی ہو ؛ (تصوف) مرتبۂ عبودیت یعنی ابتدائے سلوک کی وہ کیفیات جو سالک پر وارد ہوتی ہیں (ماخوذ: مصباح التعرف ، ۱۵۲)؛ [شراب + خام (رک)].

---خانہ (---فت ن) امذ.
۱. وہ جگہ جہاں شراب بنتی ، فروخت ہوتی یا محفل میں جما کر پی جاتی ہے ، مے خانہ ، مے کدہ. اس صحبت اور جلسے پر خدا کی مار اور شراب خانے پر شیطان کی پھٹکار ، یارو اخلاق سیکھو۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۸)۔ پھر وہ چراغ بت خانے ، شراب خانے یا قمار خانے کا نہیں ہے بلکہ خانۂ خدا میں جل رہا ہے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۲۱). لاحقوں کو بھی علاحدہ لکھا جائے گا ... شراب خانہ۔ (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۳۷۱).
۲. (تصوف) پیر کامل اور عاشق اور عارف کامل کو کہتے ہیں جو معدن اسرار الہیٰ ہوتے ہیں نیز بت کدہ اور عالم ملکوت (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۲). [شراب + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---خانہ خراب کس صف(---فت ن ، خ) امث.
شراب کی مذمت میں کہا جاتا ہے کہ اس کے پینے والے عموماً تباہ و برباد ہوتے ہیں. خدا اس شراب خانہ خراب کو غارت کرے آمین ! آمین. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۳). [شراب + خانہ خراب (رک)].

---خانہ ساز کس صف(---فت ن) امث.
گھر کی بنی ہوئی یا کشید کی ہوئی شراب.

پھر یہ غوغا ہے کہ لا ساقی شرابِ خانہ ساز
دل کے ہنگامے مئے مغرب نے کر ڈالے خموش

(۱۹۲۷ ، بانگ درا ، ۲۰۸)۔[شراب + خانہ (رک) + ف: ساز ، ساختن = بنانا].

---خوار (---و معد) صف ، امذ.
عام طور پر عادتاً شراب پینے والا ، بادہ نوش ، شرابی.

شراب ، نقل ، پیالہ لیو سب تو حاضر ہیں
چتر سجان میرا وو شراب خوار کہاں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۵).

کیا وعدۂ بزید جفا خُو کا اعتبار
کاذب ، قمارباز ، منافق ، شراب خوار

(١٨٧٤ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۷). ان لوگوں نے خواجہ کے اشعار کو دیکھ کر اور ان کو واقعی سمجھ کر خواجہ کو شراب خوار اور رند لکھا ہے. (١٩٠٩ء ، حیات حافظ ، ۲۹). [شراب + ف : خوار ، خواردن یا خوردن ـ کھانا ، پینا].

ـــ خوار ہمیشہ خوار کہاوت.
شراب پینے والا ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات).

ـــ خواری (ـــ و معد) امث.
عام طور پر عادتاً شراب پینا ، مے نوشی ، شراب نوشی. خبردار شراب نہ پینا ورنہ دھوبن کان پکڑے گی کلوارن دھیں جڑے گی ... شراب خواری ستم ڈھائے گی. (١٨٨٠ء ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۳). تیری روشنی میں شراب خواری ہو ، زناکاری ہو یا عبادت الٰہی ، تجھے روشنی دینے سے کام. (١٩٠٥ء ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۸). [شراب خوار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ خور (ـــ و مج) صف ؛ امذ.
رک : شراب خوار ، شراب کا عادی ، رسیا. خیر اب شراب خور بنائے یا زناکار ٹھہرائے. (١٨٩٧ء ، چندراولی ، ٦٢). شراب خوروں اور شراب فروشوں کو میں کنووں والے قید خانوں میں ڈلوا دیتا ہوں. (١٩٦٩ء ، تاریخ فیروز شاہی (سید معین الحق) ، ۳۳۲). [شراب + ف : خور ، خوردن ـ کھانا ، پینا].

ـــ خوری (ـــ و مج) امث.
شراب پینا ، مے نوشی.

یہ حکم ہے کہ خبردار دیکھنا نہ پیے
شراب خوری سے اس دور میں کوئی ناکام

(١٨٧٩ء ، دیوان عیش دہلوی ، ۳۹). ایک شخص بچپن سے لے کر جوانی اور بڑھاپے کی عمر تک برابر شراب خوری سے روکا جاتا ہے. (١٩٥٨ء ، آزاد (ابوالکلام) ، مسلمان عورت ، ۱۵۱). شراب خوری بری ہوتی ہے. (١٩٨٠ء ، دجلہ ، ۳۲). [شراب خور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دو آتِشَہ کس صف (ـــ و مج ، مد ا ، کس ت ، فت ش) امذ ؛ امث.
دو بار کشید کی ہوئی شراب جس کا نشہ زیادہ تیز ہو جاتا ہے ، مے دو آتشہ ، تیز شراب. اسی شراب دو آتشہ کے دو چار پیالے بھر بھر کر آپ بھی پیے اور مجھے بھی دیجے. (١٨٠٢ء ، باغ و بہار ، ۵۷).

مجھ کو نہیں ہے شوق شراب دو آتشہ
میں کیا کروں جو خانۂ خمار سرد ہے

(١٨٤٣ء ، دیوان فدا ، ۲۳۷). ساز و نغمے شیریں تر ہو گئے ، رقص و سرود میں شراب دو آتشہ کی مستی دوڑ گئی. (١٩٨٦ء ، جوالامکھ ، ۱۳). [شراب + دو (رک) + آتش (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

ـــ ڈھالنا محاورہ.
شراب خواری یا مے نوشی کرنا.

زباں سکی کو ہے لرزش کہ ساغروں میں یہاں
شراب ڈھالتے جاتے ہیں لوگ اے ساقی

(١٩٣٨ء ، روح کائنات ، ۱۰۳).

ـــ ڈھلنا محاورہ.
شراب پی جانا ، شراب کا دور چلنا.

آفتاب اب نہیں نکلنے کا
دور آیا شراب ڈھلنے کا

(١٨٧٠ء ، الماس درخشاں ، ۲۱). ہر جام میں بیدل ہی کی شراب ڈھل رہی تھی اور اس کے نشہ نے ہر صاحب ذوق کو مست و سرشار بنا رکھا تھا. (١٩٦٦ء ، نیاز فتح پوری (نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۱۱۳)).

ـــ رَیحانی کس صف (ـــ ی لین) امث.
(طب) ایک مقوی دوا ؛ خوشبودار شراب ، پھولوں سے کشید کی ہوئی شراب. اگر فصد کے وقت غشی طاری ہو جائے جو خون کے اخراج کے سبب سے ہو تو ماءاللحم اور رقیق شراب ریحانی دی جائے. (١٩٣٧ء ، جراحیات زہراوی ، ۱۸۰). [شراب + ریحان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ سازی امث.
شراب بنانے کا عمل ، شراب کشید کرنا. آج کل شراب سازی کے ہر ملک میں کارخانے ہیں. (١٩٦٢ء ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۸۸۹). [شراب + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا ، تیار کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ سے جَوہَر کُھل جاتا ہے کہاوت.
نشے میں اصل حال ظاہر ہو جاتا ہے (جامع الامثال).

ـــ سے سَب نَشے نِیچے ہیں کہاوت.
نشہ آور اشیا میں شراب سب سے بڑھ کر ہے (جامع الامثال).

ـــ صالِحِین کس اضا (ـــ کس ل ، ی مع) امث ہم شرابُ الصّالحین.
ایسا شربت جس میں نشہ نہ ہو گڑھل اور منقیٰ سے بہ ترکیب خاص بنایا ہوا شربت جو نشہ آور نہیں ہوتا (اس کا ابتدائی نسخہ امام رضا سے منسوب ہے جو انہوں نے خلیفہ ہارون الرشید کو بنایا تھا) ، **حضرت امام رضا علیہ السلام کے مجوزہ نسخے کے مطابق مویز منقیٰ سے تیار کیا ہوا شربت جو نشہ سے پاک ہوتا ہے.** اہل عقل خوشی سے پھولے نہیں سماتے ہوں گے دور شراب صالحین و مثلث ہوگا. (١٨٧٥ء ، تسنیم میسوری (نوائے ادب ، جولائی ٦٢ ، ۵۱)). شربت گڑھل جس کو شراب صالحین بھی کہتے ہیں. (١٩٣٠ء ، جامع الفنون (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۸). [شراب + صالحین (رک)].

ـــ طَہُور کس صف (ـــ فت ط ، و مع) امث.
۱. جنّت کا وہ پاک ، لطیف ، شیریں اور کیف آور مشروب جس کا

قرآن میں ذکر ہے ، جنت کی بے نشہ اور پاک شراب ، مشروبِ پاک .

ساقیٔ کوثر ہے وہ روز نشور
وسقیٰ ربہم شرابِ طہور
(۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۳).

واعظ نہ تم پیو نہ کسی کو پلا سکو
کیا بات ہے تمہاری شرابِ طہور کی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۳). میں تو محمدیؐ خالص ہوں اور حضور کی شرابِ طہور سے مست ہوں . (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، ستمبر ، ۳۰). ۲. (تصوف) فیضِ الہیٰ جو صدیقین کے قلوب پر وارد ہو (مصباح التعرف ، ۱۵۳). [شراب + طہور (رک)].

---طَہُورا کس صف(---فت ط ، و مع) است.
رک : شرابِ طہور.

پئیں گے شرابِ طہورا کے جام
اگر محبِ ساقیٔ کوثر ہیں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۰). [شراب + طہور (رک) + ا (حرف زائد)].

---عَتِیق کس صف(---فت ع ، ی مع) است.
(طب) وہ شراب جس کو تیار ہوئے ایک سال سے کم اور چار سال سے زائد عرصہ نہ ہوا ہو (ماخوذ : انتخابِ لاجواب ، ۳۰ اپریل ، ۱۹۲۰). [شراب + عتیق (رک)].

---فَروش (---فت ف ، و مج) صف.
شراب بیچنے والا. میرا عابد فریب غمزہ زاہد صد سالہ کو بھی پیشانی کے بال پکڑ کر شراب فروش کے پاس کھینچ لاتا ہے. (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز شاہی (معین الحق) ، ۲۵۶). [شراب + ف : فروش ، فروختن - بیچنا].

---فَروشی (---فت ف ، و مج) است.
شراب بیچنا ، شراب کا کاروبار کرنا . کام برا نہ ہو ... جیسے شراب فروشی ، سٹا ، جوا ، چور بازاری ، ملاوٹ ، ذخیرہ اندوزی وغیرہ. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۲۲). [شراب فروش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قَدِیم کس صف(---فت ق ، ی مع) است.
پرانی شراب ؛ (طب) وہ شراب جسے تیار ہوئے چار سال گزر گئے ہوں (ماخوذ : انتخابِ لاجواب ، ۳۰ اپریل ، ۱۹۲۰). [شراب + قدیم (رک)].

---کا بَھبَکا امذ.
۱. شراب کشید کرنے کا آلہ ، ظرف جس میں نلی رکھ کر عرق لیتے ہیں.

رو رو کے آپ کھینچیں ہیں اک مست کے لیے
تھیں دیگ آنکھیں بن گئیں بھبکا شراب کا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۰۰). ۲. شراب کی تیز بُو (ماخوذ : مہذب اللغات).

---کا بَھبَکا (بُھبکا) آنا محاورہ.
شراب کے ظرف سے یا شراب خانے کے قریب سے ہو کر گزرنے پر یا شرابی کے منھ سے شراب کی تیز بو آنا ؛ شراب کی بدبو آنا. مجھے بالکل نہیں معلوم تھا کہ وہ شراب پیتے ہیں ایک دن میں ان سے باتیں کرنے لگا تو ان کے منھ سے شراب کا بھبکا آیا. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۳۵).

---کا پَھندا امذ.
وہ اُچھو جو شراب پینے سے لگے ، شراب کا کانٹا (یہ عموماً جان لیوا ہوتا ہے).

مشتاق سوت پر پڑے خالق مزا وبال
پڑ جائے اس کے حلق میں پھندا شراب کا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۰۰).

---کا کانٹا امذ.
شراب کا ایسا نشہ جو مہلک ہو.

چھوٹے ہی کال خار مژہ ، دل میں چبھ گئے
پیتے ہی پھول لگ گیا کانٹا شراب کا
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۰۹). اف : لگنا.

---کَش (---فت ک) امذ.
شراب بنانے والا ، شراب کھینچنے والا. شراب کشوں کا آلہ کس طور سے عمل کرتا ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۱۵۸). [شراب + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا ، نکالنا].

---کَشی (---فت ک) است.
مے خواری ، شراب پینا ؛ شراب کھینچنا.

بدن شراب کشی سے خمِ شراب بنا
ہے اپنی روح بدن میں بہ رنگ بوئے شراب
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۴۴).[شراب کش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَشید کَرْنا ف م.
شراب کھینچنا ، شراب بنانا (مہذب اللغات).

---کو خَراب کَرْنا محاورہ.
(عو) شراب پینا ، شراب سے شغل کرنا. خواجہ سے خانے میں آئے شراب کو خراب کیا چند گلابیاں آراستہ کر کے عقل میں لائے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۹۹).

---کُہَن کس صف(---ضم ک ، فت ہ) است.
پرانی شراب ، قدیمی شراب جو تیز ہوتی ہے ؛ شرابِ عشقِ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم.

پھر وہ شرابِ کہن مجکو عطا کر کہ میں
ڈھونڈ رہا ہوں اسے توڑ کے جام و سبو
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۲۳).

یہ ہے کشوں کو اشارہ ہے چشمِ ساقی کا
پیو لہو تو شرابِ کہن کی بات کرو
(۱۹۵۷ ، نبض دوراں ، ۵۳). [شراب + کہن (رک)].

---کے ساتھ خُمار ہے کہاوت.
آرام کے ساتھ تکلیف بھی ہے ، لازم و ملزوم چیز کے متعلق کہتے ہیں (جامع الامثال).

ـــــ کھنچنا محاورہ.
شراب بننا ، شراب تیار ہونا.

ساقی امیدوار ہوں تیرے کرم سے آج
جتنی کھنچے شراب ملے سب کی سب مجھے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۱۳).

ـــــ کھینچنا محاورہ.
مقرر ترکیب سے اجزائے شراب کو جوش دے کر بھبکے سے قطرہ قطرہ ٹپکانا. جاننا چاہیے کہ شراب پینا اور کھینچنا اور بیچنا اس کا اہلِ اسلام کے نزدیک منہیاتِ شرع میں داخل ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۰).

ـــــ لُنڈھانا محاورہ.
بہت شراب پینا اور پلانا. خوب شراب لنڈھائی ، خود بھی پی اوروں کو بھی پلائی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۸).

ـــــ مُثَلَّث کس صف(ـــــ ضم م ، فت ث ، شد ل بفت) امث.
انگور کا شیرہ جو آگ پر جوش دینے کے بعد دو تہائی جل جائے اور ایک تہائی باقی رہے ، اس میں شراب کی طرح نشہ نہیں ہوتا. فتیلہ بنا کر شرابِ مثلث میں تر کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۸). [شراب + مثلث (رک)].

ـــــ مُقَطَّر کس صف(ـــــ ضم م ، فت ق ، شد ط بفت) امث.
قطرہ قطرہ کشید کی ہوئی شراب جو زیادہ تیز ہوتی ہے ، ٹپکائی ہوئی شراب ، چوائی ہوئی شراب جس میں روحِ شراب ہو (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری ؛ فیروزاللغات). [شراب + مقطر (رک)].

ـــــ مَمْزُوج کس صف(ـــــ فت م ، سک م ، و مع) امث.
(طب) وہ شراب جس کے ساتھ پانی ملا دیا گیا ہو (ماخوذ : انتخاب لاجواب ، ۳۰ ، اپریل ، ۱۹۲۰ء). [شراب + ممزوج (رک)].

ـــــ ناب کس صف ، امث.
خالص شراب ، بادہ ناب (شاعری میں مستعمل).

ساقیا آ شرابِ ناب کہاں
چند کے پیالے میں آفتاب کہاں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷۳).

گندم جو خلد میں تو یہاں تھی شرابِ ناب
اک میں تھا دو جگہ یہ مرا آب و دانہ تھا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۶۹). خم کے خم شرابِ ناب اور بادہ گلگوں کے لنڈھائے دیر تک محفلِ رقص و سرور آراستہ رہی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴۳).

مرے یہ شرابِ ناب سے نہلانا
تلقین سے ناب بھی پڑھتے جانا

(۱۹۸۲ ، دستِ زرفشاں ، ۱۳۱). [شراب + ناب (رک)].

ـــــ نوش (ـــــ و مع) صف.
شراب پینے والا ، شرابی ، بادہ خوار. بادہ نوش ، مے نوش ، شراب نوش. (۱۹۸۶ ، قاموس مترادفات ، ۷۵۳). [شراب + ف : نوش ← نوشیدن - پینا].

ـــــ نوشی (ـــــ و مع) امث.
شراب پینا ، مے خواری. سابق شراب نوشی کا رواج نہ تھا. (۱۸۳۷ ، عجائبات فرنگ ، ۹۳). قانون نہ ہندوستان میں ، نہ امریکہ میں اور نہ پاکستان ہی میں شراب نوشی کو بند کر سکا. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۳۹). [شراب نوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ و کَباب (ـــــ و مع ، فت ک) امذ.
شراب اور لوازماتِ شراب جو بعد شراب نوشی کھاتے ہیں.

واعظا چھوڑ ذکرِ نعمتِ خلد
کر شراب و کباب کی باتیں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲۹).

ہے تو کچھ اکھڑا ہوا ، بزمِ حریفاں کا رنگ
اب یہ شراب و کباب دیکھئے کب تک رہے

(۱۹۵۱ ، حسرت ، ک ، ۳۹). [شراب + و (حرفِ عطف) + کباب (رک)].

شَراباً طَہُور/ طَہُورا (فت ش ، تن ب بفت ، فت ط ، و مع) امث.
رک : **شرابِ طہور.**

مے ارغوانی نے ہٹ تٹ کرے
شراباً طہورا سوں کھٹ ہٹ کرے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۲). جکوئی پاک پورا ہوتا ، اسی بوجہ شراباً طہورا ہوتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۲).

کیا کام اس کوں پھر کے شراباً طہور سوں
پی جس نے تجھ لباں سوں شراب دو آتشہ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۹۱).

پلا مجھ کو اے ساقیٔ لالہ فام
شراباً طہورا کا اک بھر کے جام

(۱۸۹۹ ، بہارِ عشق ، ۲). پہلے تو بہار کی سرشاریوں کا ذکر پھر ساقی سے شراب پلانے کا مطالبہ اور اسے مجبور کرنے کے لیے طول طویل قسمیں جس کا اختتام شراباً طہورا پر ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، سراج اورنگ آبادی ، شخصیت اور فکر و فن ، ۲۳۹). [شراب + اً ، لاحقۂ تمیز + طہور / طہورا (رک)].

شَرابور (فت ش ، و مع) صف.
۱. سر تا پا ترتر ، سر سے پانو تک بھیگا یا ڈوبا ہوا ، لت پت.

غم سے برسات میں اس درجہ ہوا جوشِ شراب
ہو گئی بادۂ گلگوں سے شرابور گھٹا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۹).

یوں شرابور ہیں بارانِ بہاری سے سرو
جیسے جوگی کے شوالے میں چڑھے گنگا جل

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۱). پوشاک رزم آثاری تمام خون میں شرابور تھی. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۱۰۱۵). اس کے جسم پر لرزہ سا تھا اور پسینے سے شرابور تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۹۰). **۲. بکثرت ، بہت زیادہ ، لگاتار ، مسلسل ، متواتر (آنسو وغیرہ کی صفت کے طور پر مستعمل).** غصے سے آگ ببولا اور آنکھوں سے شرابور آنسو جاری. (۱۸۷۴ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۳۳). [س : सव°+क+बोद:].

شَرابی (فت ش) صف ؛ امذ.
شراب پینے والا ، نشے میں مست ، متوالا.

ہوا ہے دل مِرا مشتاق تجھ چشمِ شرابی کا
خراباتی اہر آیا ہے شاید دن خرابی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۹).

عمر بھر ہم رہے شرابی سے
دلِ پُر خون کی اک گلابی سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۰).

شرابی ، زانی و معلم ہیں ہم راز
جواری اور بازی گر بھی دم ساز

(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۱۳۸). شرابی ملزموں نے راولپنڈی جانے والی کار کو اغوا کرلیا. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳۱ اکتوبر ، ۳).
[شراب + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کَبابی (---فت ک) صف ؛ امذ.
آوارہ ، نشہ باز ، شراب خور ، بدکار ، برے افعال میں مبتلا شخص
لڑکا شرابی کبابی ، جواری ، ڈھنڈاری ، نشے میں دھوت نالائق میں مست. (۱۹۰۹ ، جوہر قدامت ، ۴۴). [شرابی + کباب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَرابیوں سے دُوری بَھلی کہاوت.
بدکار اور برے لوگوں سے بچنا ہی بہتر ہے (خزینۃ الامثال).

شَراپ (فت ش) امذ.
(ہندو) بددعا ، کوسنا ، لعنت. وہیں کھڑی رہ گئی گویا سارے اعضا مفلوج ہوگئے ہوں گویا کسی رشی کے شراپ نے اس کے پران کھینچ لیے ہوں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۸۳). اس نے شراپ دے دیا تو بڑی مشکل سے بات بنائی کہ دیو رشی میں تمہاری داسی. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۶۷).
[ب : शराप].

شَرّاٹا (فت ش ، شد ر) امذ.
۱. زور سے مینھ برسنے یا ہوا چلنے کی آواز.

شرّاٹے مینہ کے ہیں یاں بادل گرج رہے ہیں
نقارے سے فلک پر کچھ آج بج رہے ہیں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۱). پانی کے شرّاٹوں کا وہ شور اٹھا کہ نیند حرام ہوگئی. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۱۰۱). **۲. پسینہ ، خون یا آنسوؤں وغیرہ کی دھار تیز زور کا بہاؤ ، سیلاب.**

سلطانِ جہاں پہ غم تھا طاری
شرّاٹے تھے آنسوؤں کے جاری

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۸۶). بدن سے چنگاریاں اڑ رہی ہیں ، پسینے کے شرّاٹے جاری ہیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کائنات ، ۶۷). [حکایت الصوت].

شَرّاٹے (فت ش ، شد ر) امذ.
شرّاٹا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل).
یہاں زخموں سے خون کے شرّاٹے جاری ہوتے ہیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۶۲).

---بَہنا محاورہ.
پسینے یا خون کی زیادتی ہونا ، بہت زیادہ پسینہ آنا یا بہت خون نکلنا ، خون ، پسینہ یا پانی کا تیزی سے بہنا. اور پسینوں کے شرّاٹے بہنے لگتے ہیں بڑی اونچی چڑھائی ہے. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۳۷). ان کے مرتے ہی زمین پر سر دے مارا جس سے خون کے شرّاٹے بہنے لگے. (۱۹۲۳ ، دور فلک ، ۷۲).

شُرّاح (ضم ش ، شد ر) امذ ؛ ج.
شارح کا اسم مبالغہ ، وضاحت کرنے والے. ہمارے متکلمین اور شرّاحِ حدیث نے اس باب میں بیسود مباحث کا ایک انبار لگا دیا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۸۳). [ع : (ش ر ح)].

شَرادھ (فت ش ، سک دھ) امذ.
(ہندو) بزرگوں کی ارواح کو شاستر کے طور پر پانی اور پنڈ دینے کی رسم ، اس موقع پر برہمنوں کو کھانا بھی کھلایا جاتا ہے ، مُردوں کی ارواح کو ایصالِ ثواب کا ہندوانہ طریقہ ، کریا کرم کرنا.
جو شردھاہیں سبھ سمیت شرادھ کرتے ہیں. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۵۴). ہر روز شرادھ کرتا ہے وہ برہمن رشی کہلاتا ہے. (۱۸۸۶ ، لال چندرکا ، ۲۸). میں تو اپنے مرنے کے بعد شرادھ کا انتظام کر رہا ہوں اولاد نہ ہوئی تو کنا گوئی کا مہینہ خالی جائے گا. (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۲۷). شادی بیاہ ، شرادھ ، تاج پوشی ... وغیرہ کی تقاریب برہمن ہی انجام دیتے تھے. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۲۱۱). اف : کرنا. [س : श्राद्ध].

شَرار (فت ش) امذ ؛ ج.
چنگاری ، آگ کی چنگاری.

کیوں نہ جل جاوے گھر خرد کا سراج
عشق و دل پنبہ و شرار ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۰۱).

رگِ سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا
جسے غم سمجھ رہے ہو یہ اگر شرار ہوتا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۰).

شرارِ جستہ کی شکل اس کے وہم کا پرتو
تڑپ رہا مری خاکستر شعور میں ہے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۲۱).

بس اک شرارِ عشق میرا پیرہن
مرا نصیب ایک حرفِ آرزو

(۱۹۸۲ ، ساز سخن بہانہ ، ۶۰). [شرارہ (رک) کی جمع].

---چَمَکنا محاورہ.
چنگاری چمکنا.

شیشۂ دل میں ہے کیا چمکا شرارِ عشقِ یار
شیشہ گر رکھ تو بھی شیشے کو نہ اخگر سے جدا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۸۳).

---نِکَلنا محاورہ.
چنگاری نکلنا ، چنگاری اڑنا.

ہر بُن مُو سے نکلتے ہیں شرار آتش
بن گیا ہوں میں سراپا اک انار آتش
(۱۸۵۴ ، ذوق (مہذب اللغات))۔

شَرارا (فت ش) امذ.
رک : شرارہ.
شرارا ہے مگر گلگوں کمند اس کی سواری کا
جلو میں کام نہیں جس کے نسیم نوبہاری کا
(۱۷۸۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۵۸)۔
بجز ساق میں مجھے گردن مینا ہے تفنگ
آتش سے کا ہے ہر ایک شرارا توڑا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۲۷)۔
گردوں پہ وہ دور اک ستارا چمکا
ظلمات میں تابندہ شرارا چمکا
(۱۹۶۲ ، بوئے رسیدہ ، ۳۰۳)۔ [شرارہ (رک) کا ایک املا]۔

شَرارَت (فت ش ، ر) امث.
۱. بدی ، بدنیتی ؛ ایذا رسانی ، برائی. ملعون سنگدل وہ معجزے دیکھ دیکھ ڈرتے ، لیکن اپنی شرارت سے باز نہ آتے تھے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۳)۔
بتوں کی ذات سے کیا کیا شرارتیں پائیں
کہ پائی پائی پہ سنگیں عمارتیں پائیں
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۸۸)۔ اہل کاروں کی شرارت سے ... مظلوموں کی رسائی بادشاہ تک نہ ہوتی تھی۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱۳)۔
کوتہ نظران پست فطرت
سر گرم شرارت و عداوت
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۸۲)۔ ۲. سرکشی ، فتنہ ، فساد. آرمینا والوں نے بغاوت اور شرارت کی ۔ (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۳۴)۔ ۳. شوخی ، چلبلاپن ، بیباکی ، کوئی ایسی حرکت کرنا جس کا مقصد محض چھیڑنا یا پریشان کرنا ہو.
زلف میں حلقے بناتے ہیں شرارت دیکھنا
طوق پہناتے ہیں کیا اس شوخ نے زنجیر کو
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲۲۳)۔ بےکار بیٹھے بیٹھے وہ اکتا جاتا تو شرارت کی سوجھتی۔ (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۶۵)۔
یہ شرارت ترے گیسو کی ہے میں جانتا ہوں
آ نہ سکتی نہیں بلائیں مرے گھر آپ سے آپ
(۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزل ، ۵۲)۔ [ع : (ش ر ر)]۔

ـــ آمیز (ـــ ی مج) صف.
بدنیتی پر مبنی ، شرارت آلود. بعض تنگ نظر لوگ کشمیر کے متعلق شرارت آمیز پروپیگنڈا میں مصروف ہیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۵۳)۔ [شرارت + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملنا ، ملانا]۔

ـــ بھری ہونا محاورہ.
برائی ہونا ، خرابی ہونا. آدمی کے پور پور میں شرارت بھری ہے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۳)۔

ـــ پانا محاورہ.
برائی ملنا ، تکلیف ملنا.
بتوں کی ذات سے کیا کیا شرارتیں پائیں
کہ پائی پائی پہ سنگیں عمارتیں پائیں
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۸۸)۔

ـــ سُوجھنا محاورہ.
کوئی ایسی بات سوجھنا جس سے جھگڑا پیدا ہو جائے. ان ہی دنوں انہیں ایک اور شرارت سوجھی۔ (۱۹۲۶ ، سحر کی رات کا ستارا ، ۱۱)۔

ـــ کَرْنا ف م.
۱. شوخی کرنا.
عشووں کو چین ہی نہ ہی آفت کیے بغیر
تم اور مان جاؤ شرارت کیے بغیر
(۱۹۸۲ ، جوش (مہذب اللغات))۔ ۲. فساد کرنا ، شورش برپا کرنا ؛ برائی کرنا ؛ دغا کرنا (مہذب اللغات)۔

ـــ کی نَظَر امث.
شوخی کی نگاہ ؛ (کنایۃً) معشوق کی نگاہ.
ناصح کو بلاؤ مرا ایمان سنبھالے
پھر دیکھ لیا اس نے شرارت کی نظر سے
(۱۹۸۲ ، حفیظ جالندھری (مہذب اللغات))۔

ـــ نا ک صف.
شرارت سے بھری ، پُر فریب. شرارت ناک نگاہیں ڈالتے ہوئے کیوپڈ نے کہا. (۱۹۲۳ ، نگار ، جنوری ، ۶۱)۔ [شرارت + ناک]۔

شَرارَتاً (فت ش ، ر ، تن ت بفت) م ف.
شرارت کے طور پر ، شیطنت سے ، بدذاتی سے. چند لڑکوں نے شرارتاً ان کو ایک آسیب زدہ کمرے میں سلا دیا. (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۳۰)۔ کسی نے شرارتاً صدر عقل محترم رئیس امروہوی کے کان میں کچھ کہا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۷ اکتوبر ، ۱۱)۔ [شرارت + اُلاحقۂ تمیز]۔

شَرارَتی (فت ش ، ر) صف.
شرارت سے منسوب ، شریر. جسودا جی نے یہ سب ظہور چند قصور کے اس شوخ اور شرارتی کو اوکھل سے باندھنا تجویز کیا۔ (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۵۸)۔ ان کا دھیان رکھنا یہ ذرا شرارتی ہے۔ (۱۹۷۹ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۳۸)۔ [شرارت + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

شَراوَہ(۱) (فت ش ، ر) امذ ؛ ـــ شرارا.
آگ کا پتنگا ، چنگاری.
شرارا آہ کا تیری تو عرش تک پہنچا
کہاں تلک تو مرا دل جگر جلاوے گا
(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۸۵)۔
عیاں ہو شان سے کیونکر نہ کوہ طور کا عالم
برنگ صاعقہ ہے ہر شرارہ تیغ قاتل کا
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۵)۔

که دل میں زمیں کے اٹھا اک جراره
رگوں میں گیا دوڑ ایسا شراره
(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۶). جنوں نے ایسے ہوا دی شراره الاؤ بن گیا. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۵۵). [ع].

ـــــ بار صف.
آگ برسانے والا ، شرر بار. ہوا شراره بار ہے. (۱۸۶۵ ، مکاتیب غالب ، ۳۹). [شراره + ف : بار ، باریدن ـ برسنا].

ـــــ بیز (ـــــ ی مج) صف.
چنگاری رکھنے یا دکھانے والا ، چنگاری برسانے والا. غالب نے سوزِ غمِ عشق کو اتنا بڑا درجہ دیا تھا کہ نفسِ شراره بیز کی آرزو رکھتے . (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۹). [شراره + ف : بیز ، بیختن ـ چھاننا].

ـــــ ریز (ـــــ ی مج) صف.
آگ برسانے والا ، شرر بار.
آواز دی یہ تول کے تیغ شراره ریز
کرتے ہیں ان میں دیو سری ضرب سے گریز
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۹۱). [شراره + ف : ریز ، ریختن ـ بکھیرنا].

ـــــ خیز (ـــــ ی مج) صف.
چنگاریاں پیدا کرنے والا.
شراره خیز تھے جوہر تو تابِش صاعقہ زا
سیاہ شام تھی چاروں طرف جو شفقہ کشا
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). [شراره + ف : خیز (رک)].

شَرارَه (۲) (فت ش ، ر) امذ.
ایک پائنچے کا زنانہ پاجامہ ، لہنگا ، گھاگھرا. شرارے کی مقبولیت کا اندازہ کرنا ہو تو کسی شادی کی تقریب میں خواتین کے لباس پر نظر ڈالیے. (۱۹۶۷ ، اخبار جہاں ، کراچی ، نومبر ، ۸). دوسری لڑکی نے ... جواب دیا نہیں یہ تو شراره ہے. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۸۶). [مقامی].

شَرارے (فت ش) امذ ؛ ج.
شراره (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل).
سینے ہی قلب و جگر تھے جو سے سوزشِ عشق
کانپ کانپ اٹھتے جو دوزخ کے شرارے ہوتے
(۱۸۹۳ ، زیبا ، مرقعِ زیبا ، ۸۹). شرارے اور چنگاریاں سنت ہوتی کہ فنا ہو چکی تھیں. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۵۱).
خونِ ناحق کے انگنت بے شمار قطرے
تپسوں کی بجھی ہوئی آگ کے شرارے
(۱۹۶۷ ، لہو پکارتا ہے ، ۲۳).

ـــــ دینا محاورہ.
چنگاریاں دینا تا کہ آگ جل اٹھے ؛ دل میں اشتعال پیدا کرنا ، جذبات برانگیختہ کرنا یا ابھارنا.

بیاں کروں نیشِ عشق کو تو آتشِ دل
شرارے دے نئے تمہید داستان مجھ کو
(۱۹۰۵ ، باقیاتِ اقبال ، ۳۸۷).

شَراسِیف (فت ش ، ی مج) امذ.
۱. (علم الاعضا) **پسلیاں جن کے کنارے پیٹ کی جانب ہوتے ہیں ، پہلو کی ہڈیاں** (مخزن الجواہر). ۲. (علم الاعضا) **پیٹ کا وہ بالائی حصہ جو دونوں جانب پسلیوں کے کناروں کے درمیان ہوتا ہے.** سینہ کو برہنہ کر کے پُرسکون تنفس کے دوران میں اس کا امتحان کرو اور ... ان تغیرات کو دیکھو جو پسلیوں ... اور شراسیف کی وضع میں رونما ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ۲۳۶). ۳. (فلکیات) **ایک ستارے کا نام.** فرد اور حباہ کے درمیان میں ایک طویل ستارہ ہے جس کا شراسیف نام ہے . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۹۵). [ع].

شَراسِیفی (فت ش ، ی مج) صف.
شراسیف (رک) سے منسوب. جب شراسیفی درد ، سوزشِ سینہ یا ترش ڈکاریں ہوں تو ان کو بہترین طور پر غذا کے بعد دیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۲). [شراسیف + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَرافَت (فت ش ، ف) امث.
۱. **عزت ، وقار ، بزرگی ، نیک منشی.**
شرافت میں کرہ اوس نعلین کا
ہے سرما چندر سور کی نین کا
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶).
شرف کون قدر اس کی سے شرافت
علی کی اوس کے اوپر نت عنایت
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۷). اس سے عقل کی شرافت اور شجاعت کی فضیلت میں کچھ فرق ہو سکتا ہے؟ ، ہرگز نہیں. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۹). وضع داری اور شرافت نے ان کے مزاج میں خوشگوار رنگ پیدا کیا تھا. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۶۶۱). ۲. **اصالت ، اعلیٰ نسبی ، وصف ، خوبی.**
یہ ایک حسن لاکھ شرافت سے بڑھ کے ہے
نادان ہے دے کے دل جو کرے ذات کی تلاش
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۱۳۶). ۳. **بڑائی ، مروت ، اظہارِ بزرگی.** انسان کو حیوانوں پر شرافت ہے اور بادشاہ کو انسانوں پر فضیلت. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۳) ان کا قصور از راہِ رافت و شرافت معاف کیجیے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۰).
آ نہیں سکتا عدو رستے پہ ڈنڈے کے بغیر
اس کمینے سے شرافت کا قرینا ہو چکا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۳). [ع : (ش ر ف)].

ـــــ پَناه (ـــــ فت پ) صف (شاذ).
دفاتر میں یہ کلمہ ماتحت افسروں کے واسطے بطور القاب پروانوں میں رائج تھا ، ماتحت افسر (نوراللغات ؛ اردو قانونی ڈکشنری). [شرافت + پناہ (رک)].

ـــــ ڈُبونا محاورہ.
بدنام ہونا یا کرنا ، ذلیل و رسوا ہونا یا کرنا.

موتی سی آبرو بھی یہاں رہ کے کھوئی ہے
اس آب و گل میں آ کے شرافت ڈبوئی ہے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میراث ، ۲ : ۳).

ـــــ کَرْنا محاورہ.
شریفوں کا سا عمل کرنا ، بھلمنسایت یا نیکی سے پیش آنا ، اچھا برتاؤ کرنا. اگر وہ جاہل بے سمجھ عورت تھی ، تو تم ہی نے عالم فاضل ہوکر کون سی شرافت کی.(۱۹۳۲ ، میدان عمل ، ۳۰۷).

ـــــ مِزاجی (ـــــ کس مج م) صف.
نیکی ، پارسائی. لیکن ایسے حضرات کی شرافت مزاجی کا حال خود ہی کھل گیا. (۱۹۳۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۳۰). [شرافت + مزاج (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ مَنْدانَہ (ـــــ فت م ، سک ن ، فت ن) صف.
صحیح ، درست ، شرافت کے ساتھ. موجودہ حکومت کا رویہ ... کم از کم ماضی کے مقابلہ میں بدرجہا شرافت مندانہ ضرور قرار دیا جا سکتا ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۴ فروری ، ۳). [شرافت + مند ، لاحقۂ صفت + انہ ، لاحقۂ تمیز].

ـــــ نَفْس کس اضا(ـــــ فت ن ، سک ف) صف.
نیک طبعی ، طبعی نیکی ، فطری پاک نفسی. جب کسی ادب کی حالت اس نوبت کو پہنچ جائے تو اس کا معیار تخلیقی صداقت ، ادبی جوہر ... شرافت نفس ، خودداری اور معیارِ آدمیت سب مشکوک ہو جاتا ہے.(۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۲۳۳).[شرافت + نفس (رک)].

ـــــ نَفْسی کس صف(ـــــ فت ن ، سک ف) امث.
طبعی نیکی ، طبیعت کی فطری سادگی و پاکیزگی. شرافتِ نفسی کے لحاظ سے تو انہیں سرسید پر بھی فوقیت دی گئی ہے. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۸۷). [شرافت نفس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ و نَجابَت (ـــــ و مع ، فت ن ، ب) امث.
اعلیٰ نسبی ، اصالت ، خاندانی بزرگی. اے بہادر صاحب تیغ حسین جوان عزیز خان! تم کو یہ حسین موت مبارک ہو ، تیری شرافت و نجابت ساری دنیا میں مشہور ہے. (۱۹۸۱ ، رزمیہ داستانیں ، ۲۲۹). [شرافت + و (حرفِ عطف) + نجابت (رک)].

شَراق شَراق م ف.
زور سے ، آواز کے ساتھ (کوڑا وغیرہ کھینچ کر مارنے کے لیے). کاڑیاں جن کے کوچبان گھوڑوں کو شراق شراق مار رہے تھے. (۱۹۳۱ ، زہرا ، ۵۳). [حکایتُ الصّوت].

شِراک (کس ش) امذ.
جوتی یا کھڑاؤں کا تسمہ ، جوتی کا ڈورا.

رگِ جاں رشتۂ دل سے ہوں شراکِ نعلین
کفشِ پا ازسرِ عینین ہوں کیں کا ان کا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، ۱ ، ۳۰۴). ایک ذرہ ہے جو نہایت تنگ ہے ایسا جیسے شراک یہ لوگ زمین کے ایک گوشے میں ہیں. (۱۹۳۰ ، کتاب الخراج و صنعۃ الکتاب (ترجمہ) ، ۱۰۵). [ع].

شِراکَت (کس ش ، فت ک) امث.
۱. حصہ داری ، ساجھا ، اشتراک.

دل خانہ خراب اوسکی شراکت میں جگر کا
ویران ہے گھر کیوں نہ ہو صحبت کا اثر ہے

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۱۷۹). بشراکت ہمدگر ایک ڈنر کرنا چاہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۳۷). کازبہ‌بز کی نظر میں یکتائی کی سلطنت یہی ہے جس میں کسی کو شراکت نہیں. (۱۹۰۸ ، رسالہ صلائے عام ، نومبر ، ۱۳). **۲. شریک یا شامل ہونے کا عمل ، شمولیت ، شریک ہونا.** مجھ کو شہنشاہ نے طرف چاہ بابل کے برائے شراکت جلسہ بھیجا تھا.(۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۹۵). **۳. (قانون) کاروبار کی ایسی تنظیم جس میں دو یا زیادہ اشخاص بہ‌حیثیت مجموعی کاروبار کرتے ہیں . سب افراد مقررہ شرائط اور معاہدے کے مطابق ایک خاص نسبت سے زمین ، محنت اور سرمایہ فراہم کرتے ہیں اور باہمی طور پر کاروبار کے انتظامی امور سنبھالتے ہیں نفع یا نقصان حصص کے تناسب سے تقسیم ہوتا ہے .** شراکت ہمیشہ فریقین کی قرارداد سے قائم ہوتی ہے. (۱۹۲۱ ، قانون معاہدۂ سرکارِ عالی ، ۹۱). کاروبار میں برابر کی شراکت مرد کی بھی ہوتی ہے. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۹۵) **۴. کمپنی ، شرکا کی جماعت.** اس کا ٹھیکہ انڈین ٹریڈنگ کمپنی نامی ایک ہندوستانی شراکت کو دیا گیا ہے. (۱۹۳۲ ، تخت طاؤس ، ۳۰). **۵. (کرکٹ) جیت کے لیے دو بلے بازوں کی متفقہ کوشش.** دوسری بڑی شراکت جاوید میانداد اور آصف اقبال کے درمیان تھی. (۱۹۸۳ ، اقبال قاسم اور کرکٹ ، ۱۷۳). [ع].

ـــــ کاروباری کس صف(ـــــ و مع) امث.
کاروباری سمجھوتا ، کاروبار میں حصہ داری . ابتدائی زمانے میں شراکت کاروباری اور سرمایہ مشترک کی بڑی کاروباری انجمن کے مابین قانون نے امتیاز قائم کیا تھا. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۵). [شراکت + کاروباری (رک)].

ـــــ کَرْنا محاورہ.
کسی مشترکہ کاروبار وغیرہ میں شریک بننا ، حصہ لینا ، شریک کرنا ، حصہ دار یا ساجھی بننا. افراسیاب نے کہا اے برق محشر تم جا کر شراکت ملکہ حیرت کی کرو اور فوج مخالف سے لڑو. (۱۸۸۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۲۷۱).

ـــــ مُخْتَلِفَہ کس صف(ـــــ ضم م ، سک خ ، فت ت ، کس مج ل ، فت ف) امث.
وہ شرکت جس میں شریکوں کی رقموں یا مدتِ شرکت میں اختلاف ہو ، غیر مساوی شرکت (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [شراکت + مختلف (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــ مُساوی کس صف(ـــــ ضم م) امث.
وہ شرکت جس میں شریکوں کی رقمیں اور مدتِ شرکت یکساں ہو ، برابر کی پتی (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [شراکت + مساوی (رک)].

ـــ نامہ (ـــ فت م) امذ.
تحریری دستاویز جس میں ساجھے کی کیفیت اور شرائط وغیرہ درج ہوں ، پٹہ ، حصّہ داری (فرہنگ آصفیہ ؛ اردو قانونی ڈکشنری)۔ [شراکت + نامہ (رک)]۔

شراکَتی (کس ش ، فت ک) صف.
شرکت کا ، مشترکہ. دیوار جس پر باہم تنازعہ ہے شراکتی ہے. (۱۸۸۰ ، کاغذات کارروائی عدالت ، ۱۲۳)۔ اگر کاروبار شراکتی ہے تو ایک شریک کی موت سے پورا کاروبار چوپٹ ہو سکتا ہے. (۱۹۶۳ ، پیشۂ حیات ، ۲۲۶)۔ [شراکت + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

شَرائِط (فت ش ، کس ء) امث ، ج ؛ ـ شرایط.
پابندیاں ، وعدے ، قول و قرار ، عہد و پیمان ، قیود ، شرطیں. شرع محمدیؐ کی حدود کو بموجب شرائط کے بجا لاوے۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۰)۔ اس وزارت میں لوئر ڈویژن کلرک کی عارضی اسامی مندرجہ ذیل شرائط پر پیش کی جا رہی ہے۔ (۱۹۸۳ ، دفتری مراسلت ، ۵۳)۔ [شرط (رک) کی جمع]۔

ـــ مَطْہَرَہ کس صف(ـــ فت م ، سک ط ، فت ہ ، ر) امث.
ظاہر کرنے والی شرطیں ، صاف شرطیں (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔ [شرائط + مظہر (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

ـــ نَوِیس (ـــ فت ن ، ی مع) امذ.
شرائط لکھنے والا. اس واسطے شرایط نویس یعنی حراست اور حفاظت اور خبرگیری موضع مسطور اور بجا آوری احکام ... لاکلام قبول کیا۔ (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۸۶)۔ [شرائط + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا]۔

شَرائِع / شرایع (فت ش ، کس مج ء) امث ؛ امذ ، ج.
۱. **شریعتیں ، مذاہب ، شریعت کی جمع ، مسلمانوں کی ہدایت کے لیے دینی قانون.** اس نے قصص اوائل و شرائع سابقہ سے مطلع کیا ہے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۳۱)۔ شرایع : جمع شرع جس کے معنی اس کے ہیں جو خداوند عالم نے عباد کے لیے بذریعۂ نبی کے بتلایا ہو۔ (۱۹۸۳ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۱۷)۔ ۲. **شریعت کے فروعی مسائل ، دینی احکام.** شرائع ملکی اور وقتی ضرورتوں کے لحاظ سے بدلتی بھی رہتی ہیں۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۲۲)۔ [ع]۔

شَرائِف (فت ش ، کس ء) صف ؛ ـ شرایف.
اعلیٰ درجے کے ، شریفانہ ڈھنگ کے ، اچھے ، عمدہ ، نیک لوگ. بجلائل الطاف پادشاہانہ وشرائف اعطاف شاہنشاہانہ مفتخر و مستظہر۔(۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۹۵)۔انسانی شرائف اوصاف پرنظر کرنے کے بعد ذاتِ انسانی کی یہ انتہائی توہین سمجھتے ہیں کہ اس کو بوزینہ زادگی کی جانب نسبت دیں۔(۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۱ : ۳)۔ [ع : شریفہ (رک) کی جمع]۔

شَرائِین (فت ش ، ی مع) امث ، ج.
شریان (رک) کی جمع.

کھینچ کر اپنی شرائین سے شراب خورد کو
دانۂ انگور کے شیشے میں کر دی ہے کشاں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۰)۔ اگر غور سے نگاہ کرو تو عروق اور شرائین بھی نظر آ سکتی ہیں۔ (۱۸۳۹ ، سنۂ شمسیہ ، ۶ : ۷۳)۔ شرائین اور اوردہ کا اوس خاص مقام پر سوکڑ جانا ایک بہت بڑی علامت ایسے زخم کی ہے جو حالتِ زندگی میں لگایا گیا ہے۔ (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۲۵)۔ اس کے شرائین اور رگوں کے اندر بھی کیفیت دوڑ رہی ہو۔ (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۳۱۲)۔ [ع]۔

ـــ صُغِیرَہ کس صف(ـــ فت ص ی مع ، فت ر) امث.
شرائین کی آخری تقسیم. شرائین کی آخری تقسیم کو شرائین صغیرہ کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۱۷۵)۔ [شرائین + صغیر (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

شُرْب (ضم ش ، سک ر) امذ.
۱. **کسی رقیق شے کو حلق سے اتارنے کا عمل ، پینا ، کسی چیز کا پینا.**

زاہد مریضِ عشق پہ ہو شرب مے حرام
بارے یہ مسئلہ ہے تری کس کتاب کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳)۔ ذی حیات کو اکل و شرب سے گریز نہیں۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۱۱)۔

کر مائل اکل و شرب کیوں دل
خطرہ ہے سخت اس میں غافل

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۳۷)۔ وہ اس کا بھی فیصلہ کرتا ہے کہ ایک شخص کو اکل و شرب میں ، لباس میں ، صنفی تعلقات میں ... غرض زندگی کے ہر معاملہ میں کن حدود کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۱ : ۳۳۲)۔ ۲. (**تصوف**) **اوسط** (مصباح التعرف ، ۱۵۲)۔ [ع : (ش ر ب)]۔

ـــ اُلْیَہُود (ـــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت ی ، و مع) امذ.
یہودیوں کے شراب پینے کا طریقہ ، خفیہ مے خوری ، پوشیدہ شراب نوشی.

پردہ میں چشمِ مست کے سر خوش ہیں جو مدام
شرب الیہود کرتے ہیں نصرانیوں میں ہم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲)۔قید خانے کا احتساب عمداً چشم پوشی کرتا ، بعض شرب الیہود کا طریقہ کام میں لاتے تھے۔ (۱۹۴۲ ، غبار خاطر ، ۳۲)۔

شرب الیہود عادتِ مزاج ہیں
اہلِ حرم کو جان کا دشمن بنا لیا

(۱۹۷۵ ، جنگ ، کراچی ، ۳۱ اگست ، ۵)۔[شرب + رک : ال (۱) + یہود (رک)]۔

ـــ مُدام کس صف(ـــ ضم م) امذ.
شراب خوری کا مشغلہ ، شراب کا مستقل نشہ ، دائمی کیف ، مستقل پینا ، ہمیشہ پینا.

دشمن کو نہ کیوں شربِ مدام آوے میسر
رہتی ہے اودھر ہی نگہِ یار ہمیشہ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۳). زیارتِ صبح و شام گویا شربِ مدام تھا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵).
ہیں اہلِ ظرف و ذوق بھی ہوں تشنہ کام بھی
میرے لیے حلال ہے شربِ مدام بھی
(۱۹۵۱ ، لوحِ محفوظ ، ۲۵۱). [شرب + مدام (رک)].

شَرَّبا (فت ش ، ر) امذ.
سفید اور سبز دمدار صراحی جس میں پانی سرد رہتا ہے. پانی فروخت کرنے کے شربے لئے ہوئے سقے ہر وقت پھرتے رہتے ہیں. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱ : ۸۷). [شربہ (رک) کا ایک املا].

شُرْبا (ضم ش ، سک ر) امذ.
رک : شوربا.
جو شربے تھے سو اپنے شور میں تھے
جو قلیے تھے سو اپنی قور میں تھے
(۱۷۸۶ ، میر حسن (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲۰)). [شوربا (رک) کی تخفیف].

شُرْباً (ضم ش ، سک ر ، تن ب بفت) م ف.
بہ طور رقیق. قیاس بھی نہ تھا کہ اس آسان طرز سے علاج ہو گا ... نہ ٹھنڈائی نہ دوائی ، شرباً نہ سفوفاً. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۳). [شربا + اً ، لاحقۂ تمیز].

شُرْبات (ضم ش ، سک ر) امذ ؛ ج.
شرب (رک) کی جمع. یہ اہلِ محبت و عشق اور اہلِ شوق سے خطاب ہے جن کو قد و سیت کے انوار ، قیومیت کے اسرار عظمت کے سطوات بجا رازئیت کے شربات اور مکاشفات قدم کے لطائف نے مدہوش کر دیا ہے.(۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۳۸۲). [شرب + ات ، لاحقۂ جمع].

شَرْبَت (فت ش ، سک ر ، فت ب) امذ.
۱. بعض دوسرے اجزا کے ساتھ مصری یا قند میں قوام کی ہوئی دوا کے طور پر پینے کی چیز ، شکر یا قند گھلا ہوا پانی ، میٹھی رقیق چیز.
شربت اپس ادھر کر مجہ پلاؤ پیارے
بے سد ہوا ہے شوقی تجہ عشق کے اثر نے
(۱۵۸۶ ، حسن شوقی ، د ، ۱۶۶). شربت میں نمک گھولے تو کیا سواد دے گا. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۷۷).
تُرش گوئی نے لبِ شیریں کو دی ہے چاشنی
قند کے شربت میں یا نیبو نچوڑا ہے مگر
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۹).
درِ جنت پہ جو پہنچا ترا مخمور مزاج
ہاتھ میں حور لیے کاسۂ شربت نکلی
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۰۷). شربت کا موجد بطلیموس ہے اور یہ دو طرح کے اجزا سے بنتا ہے ایک خشک دوسرے تر. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۹۹). چائے کو شربت بنا کر پینا چاہتی ہو کیا؟ (۱۹۶۷ ، پس پردہ ، مرزا ادیب ، ۵). **۲. پھلوں کا میٹھا رس (انگور وغیرہ کا).** کالے بال اجلے ہوتے ہیں ہور پھل پکتا ہور داک میں شربت بھرتا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۰). **۳. شراب.**
شربت کے طبق دور نہ مجلس میں پھراؤ
مج جام منے پھو کی نظر تھی سرا بھر ہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۵). جو کوئی اس کے پاس جاتا ہے اور شربت پلاتا ہے وہ مست ہو کر ناچنے لگتا ہے. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۲۳). ساغر شراب سے بھر کر کہا لو میاں یہ شربت ہی لو.(۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۱۷۷). [ع : (ش ر ب)].

ـــ بَنانا ف م ؛ محاورہ.
قند ، شکر یا پانی میں گھولنا یا گھول کے قوام کر لینا.
جب افاقے بیچ آتا ہے وہ نیک
واسطے اس کے بنائے شربت ایک
(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۷۰).
رفتہ رفتہ راہ پر لاتا ہے واعظ کو ضرور
لے چلوں شربت بنا کر نذر کو انگور کا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۶۷).

ـــ پانی امذ.
رک : شربت پلائی. شربت پانی کی رسم کو مرزا بہت ہی برا جانتے تھے. اس لئے اکثر عزیزوں اور دوستوں سے بگڑ گئی.(۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۷۹). [شربت + پانی (رک)].

ـــ پِلانا ف م.
۱. حجّام کا نکاح سے پیشتر براتیوں کو شربت تقسیم کرنا؛ بعض شہروں میں نکاح کے بعد دیا جاتا ہے (نوراللغات) ۲. (مجازاً) **سگائی کرنا ، بات ٹھہرانا** (مخزن المحاورات).

ـــ پِلائی (ـــ کس پ) امث.
وہ نقدی جو ساچق یا برات کے دن دولھا اور دولھا کے رشتہ دار شربت کی تھالی میں ڈالتے ہیں یا اس کی رسم. اندر باہر غل ہوئی ، شربت پلائی کی رسم ادا کی گئی.(۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۳۷). بعض خاندانوں میں شربت پلائی کے وقت ہار اور صندل کی رسم ادا کی جاتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی (سید احمد) ، ۶۹). [شربت + پلائی (پلانا (رک) سے)].

ـــ چَٹانا ف م ؛ محاورہ.
(طب) طبی اصول سے بنایا ہوا شربت (جو گاڑھا ہوتا ہے) مریض کو دینا ، علاج کرنا.
یوں تھا کہ چاٹ کے کہتا ابھی شفا ہو جائے
جو شربتِ لبِ بیٔ گوں ، ذرا چٹاتے ہو
(۱۸۵۴ ، ذوق ، ۱۶۳).

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
دوا خانہ ، ڈسپنسری. بادشاہ نے اس کو اپنے حضور طلب کیا

اور فرمایا کہ تو شربت خانے کو جا اور جو جو دوائیں درکار ہوں لا کر وہ نسخہ جو حکیم نے کہی ہے تیار کر. (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۱۳۲). [شربت + خانہ (رک)].

---خِضر کس اضا(---کس خ ، سک ض ، فت ش) امذ.
آبِ حیات.

یاد آ جاتے ہیں جب زخمِ محبت کے مزے
شربتِ خضر بھی حلق میں میرے سم ہوتا ہے

(۱۸۸۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۹). [شربت + خضر (عَلَم)].

---خوری (---و مع) امث (قدیم).
شربت پلانے کی رسم ، منگنی ، سگائی.

ترے دل میں ہوے گا کہ تھی ہو مری
ہوئی ہے مری اس کی شربت خوری

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۳). [شربت + خور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دار امذ.
ساقی ، داروغۂ آبدارخانہ (پلیٹس). [شربت + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دِیدار کس اضا(---ی مع) امذ.
(شعرا کے یہاں مجاز کے طور پر) دیدار جو شربت کی طرح کیف آور شیریں ہو (یہاں دیدار سے مراد دیدارِ محبوب ہے).

اے طبیبِ عاشقاں اب شربتِ دیدار دے
ہے مجھے دردِ جگر ظاہر کی بیماری نہیں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۶۹).

تشنگانِ شوق ہیں شیریں لبوں کے میہماں
بٹ رہا ہے شربتِ دیدار قیصر باغ میں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳۸). [شربت + دیدار (رک)].

---دِینار کس اضا (---ی مع) امذ.
(طب) ایک قسم کا شربت جس کا جزوِ اعظم تخم کنوت یعنی دینار ہے جو طبیعت کو نرم اور ہر قسم کے بخاروں کو دفع کرتا ہے (شعرا نے دینار سے جو ذومعنین ہے فائدہ اٹھا کر اسے اکثر نظم کیا ہے).

جو دنیادار کھینچے عشقِ زر میں آو بیماری
اسے مغزِ فلوس اور شربتِ دینار ہے نافع

(۱۷۶۳ ، عاجز (چمنستانِ شعرا ، ۳۷۲)).

اس کی دولت سے عجب کیا دلِ مفلس ہو غنی
کہ یہ ہے شربتِ دینار علاجِ افلاس

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۸). شربتِ دینار جو طبیعت کو نرم اور ہر قسم کے بخاروں کو دفع کرتا ہے ، سدوں کو کھولتا ہے . (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۳۰). طوائف کی ... چھوکری پر پنجاہ سالہ حکیم صاحب ریشہ خطمی ہو رہے ، شربتِ وصل کے طالب ہیں ، شربتِ دینار لنڈھایا جا رہا ہے. (۱۹۵۸ ، شمعِ خرابات ، ۱۱۰). [شربت + دینار (رک)].

---شَہادَت کس اضا(---فت ش ، د) امذ.
(مجازاً) شہادت کی موت ، شہید ہونا. شربتِ شہادت پینے وقت سپہ سالاری کا علم حضیر بن عبداللہ فہری کے ہاتھ میں دے دیا. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۳۱). ہزاروں مسلمانوں نے ان کے ساتھ ہو کر ... جہاد کیا اور میدان جنگ میں شربتِ شہادت نوش کیا. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۵۹). [شربت + شہادت (رک)].

---کا گُھونٹ امذ.
مزیدار چیز ؛ (مجازاً) شیریں بات.

ہوش میں آ کس کو سمجھا ہے تو ہاں شربت کا گھونٹ
کیا سمجھ کر ہر گھڑی ہوتا ہے او خودکام تلخ

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۵۳). مگر پیش کس کی جاتے ... بادشاہ دیکھتے تھے . اور شربت کے گھونٹ پیے جاتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۱۱). اف : پینا.

---کے پیالے پَر نِکاح پَڑھا دینا / کَر دینا محاورہ.
غریبوں کی طرح صرف شربت پلا کر نکاح کر دینا ، برات یا مہمانوں کو خالی شربت پلا کر رخصت کر دینا ، کھانا نہ کھلانا ، نکاح پر کچھ خرچ نہ کرنا ، سادگی سے نکاح کرنا. محمد کامل کی ماں نے کہا «آخر تمہاری مرضی کیا ہے ؟ شربت کے پیالے پر نکاح پڑھا دوں ، اصغری نے کہا یہ تو میرا مطلب نہیں. (۱۸۶۸ ، مرأۃ العروس ، ۲۶۹). اگر میں شربت کے پیالے پر بھی نکاح کر دوں تو وہی شربت کا پیالہ آپ سب کو نوش کرنا ہوگا. (۱۹۷۳ ، غم دل کہا نہ جائے ، ۷۲).

---کے سے گُھونٹ پِینا محاورہ.
(کسی سختی یا تلخی وغیرہ کو) خاموشی سے برداشت کرنا ، جھیلنا. کیسے جوابِ سخت سنے شربت کے سے گھونٹ پی لیے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۰). میں نے تم کو پہلے لکھا تھا کہ کیا منگنی چھوٹ جانا کوئی بیجا بات نہیں تم نے اس کا جواب نہیں دیا اور شربت کے سے گھونٹ پی کر رہ گئیں. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۶۷).

شَربَتی (۱) (فت ش ، سک ر ، فت ب) صف ؛ امذ.
۱. **شربت کے رنگ کا ، ہلکا زرد رنگ جو کسی قدر سرخی مائل ہو یا اس رنگ کا ، ہار سنگار اور شہاب ملایا ہوا رنگ.** نارنجی ... بادامی ، شربتی ، رنگ برنگ کے جوڑے پہنے ہوئے . (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۱) . ۲. (i) **(آنکھوں کی صفت) شربت کے رنگ سے مشابہ.**

کون ان کو سیاہ کہتا ہے
واہ ہر آنکھ شربتی ہی تو ہے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۹). گھنی داڑھی ، چھوٹی چھوٹی اور شربتی آنکھیں . (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۶۷). آفتاب پھول تھا ، گورا چٹا کشمیری جس کی شربتی آنکھیں براؤن بال اور بڑی چوڑی چکلی کاٹھی تھی . (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۳۰). (ii) **(کاغذ کی صفت) ایسے ہلکے رنگ کا جو شربت کے رنگ سے مشابہ ہو.**

شربتی کاغذ پہ وصفِ داغ چیچک جب لکھوں
تب بنے ہر حرف میرا تخمِ ریحاں کی مثال
(١٧٦١ ، چمنستان شعرا (ہوش) ، ١٠٠).
ہے یہی مضمون کھل کھل کر تم اپنی جان دو
خط جو ہم کو شربتی کاغذ پہ لکھواتے ہیں آپ
(١٨٦٦ ، فیض حیدرآبادی ، شمع فیض ، ١٠٧) دولت آباد کا محلہ کاغذی پورہ ... ہندوستان میں مشہور تھا جہاں شائستہ خانی ، نظام خانی ... شربتی ، بہرہ دار اور دولت آبادی نام کے کاغذ تیار ہوتے تھے. (١٩٧٣ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ١٠٠). (iii) ململ کی قسم جو نہایت باریک اور مہین ہوتی ہے. شربتی کی تین کمر، ٹوپی ... چولی کے انگرکھے بھڑکانے ہوے جمائے جا رہے ہیں. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٢٨). آپ کے جسم پر وہی شربتی انگرکھا تھا جو لکھنؤ کے چوک میں اکثر موسم گرما کی راتوں میں نظر آ جاتا ہے. (١٩٣٧ ، دنیائے تبسم ، ١١٧). یہ لوگ ... شربتی کے چنے ہوئے انگرکھے اور کلیدن مشروع کے کیوں دار پاجامے ... پہنے ... اطمینان سے گاؤ تکیوں کے سہارے بیٹھے تھے. (١٩٥٩ ، آگ کا دریا ، ٢٠٩) (٧) عقیق کی ایک قسم جو شربت کے رنگ کا ہوتا ہے. پنجابی جوہری اس کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کرتے ہیں ... شربتی. (١٩٨٢ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ١٣). ٣. جس میں میٹھا رس بھرا ہو ، رسیلا.
ہر ایک بوالہوس کا یہاں کام نیں
مے عشق ہے شربتی جام نیں
(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٧٩).
کیا دور ہے شربت پہ اگر قند کے تھوکے
تک جن نے ترے شربتی ان ہونٹھوں کو چوسا
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٥٦٠). ٤. ایک قسم کا میٹھا لیموں جو میٹھا بھی کہلاتا ہے (مہذب اللغات). ٥. ایک قسم کا چھوٹا ، سیاہی مائل کھٹا فالسہ جس کا لوگ آب شورہ بنا کر پیتے ہیں.
یہ آب آب خالِ رخِ یار سے ہوئے
شکری جو تھے وہ شربتی اب فالسے ہوئے
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٧٩). ٦. ایک قسم کا کبوتر (نور اللغات ؛ مہذب اللغات). [شربت + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ اَنار (ـــ فت ا) امذ.
رسیلا انار ، سرخ انار ، قندھاری انار (ماخوذ : مہذب اللغات). [شربتی + انار (رک)].

ـــ لیمُو / لیمُوں (ـــ ی مع ، و مع) امذ.
میٹھا نیبو جسے میٹھا بھی کہتے ہیں . شربتی لیموں کو بھی جسے ہندوستانی میٹھا کہتے ہیں اسی ترکیب سے بوتے ہیں. (١٨٣٥ ، دولت ہند ، ١٠٧). چاشنی دار میووں کی ضرورت ہے جیسے لوکاٹ ، رنگترے شربتی لیموں . (١٨٩٥ ، مکاتیب امیر مینائی ، ٢٠٣). میٹھا لیمو جسے شربتی لیمو کہتے ہیں فوائد میں کھٹے سے کم ہے مگر پٹھوں کو مضر نہیں ہے ... افعال میں ضعیف ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٦ : ١٨٩). [شربتی + لیمو (رک)].

شَرْبَتی (٢) (فت ش ، سک ر ، فت ب) امث ؛ امذ.
گیہوں کی ایک عمدہ قسم جس کا دانہ بھورا اور آب دار ہوتا ہے (ا پ و ، ٢ : ٨١). [مقامی].

شَرْبور (فت ش ، سک ر ، و مع) صف.
رک : شرابور.
رات دن رنگ میں رہتا ہے تو شربور نے
عرش تک یاہ کا پہنچا ہے ترے شور نے
(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٣٠٧).
نئے رنگ اپنی نیرنگی کے دکھلاتی ہے روز اس کو
جسے کر دیتی اپنے رنگ میں شربور دنیا ہے
(١٨٥٤ ، کلیات ظفر ، ٣ : ١٣٣). [شرابور (رک) کی تخفیف].

شُرْبَہ (ضم ش ، سک ر ، فت ب) امذ.
١. **پانی یا عرق وغیرہ کی تھوڑی سی مقدار جس کے کُل یا جزو سے پیاس بجھ جائے ، گھونٹ ، جرعہ ، دوا کا ایک گھونٹ یا خوراک.** مریض کو یہ یقین دلایا جا سکے کہ ایک خاص شربہ سے اس کو نیند آ جائے گی. (١٩٣٨ ، علم الادویہ ، ١ : ١٠٩). ٢. **مشکیزہ، چھوٹی مشک.**
مولا سے ہاتھ جوڑ کے بولا وہ دل کباب
لے آؤں دوڑ کر مرے شربہ میں کچھ ہے آب
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ٣٩٣).
ہر ایک خیمے میں رکھے ہوئے تھے نام بہ نام
پکھالیں ، چھاگلیں ، شربے ، سبو ، صراحی ، جام
(١٩١٢ ، اوج (نور اللغات)). [ع : (ش ر ب)].

شَرَت (فت ش ، ر) امث.
ہندو سال کا چوتھا موسم جو کنوار اور کاتک کے ہندی مہینوں پر مشتمل ہوتا ہے. تمہاری پیشانی پر شرت پورنما کا چندرما دمکتا ہے ... اور خیرہ خیرہ سی آنکھیں پھر آہستہ آہستہ بند ہونے لگیں. (١٩٨٦ ، جوالامکھ ، ٨). [س : शरत].

شُرْتی (١) (ضم ش ، سک ر) امذ.
(ہندو) مقدس کتاب جیسے: وید ، اُپنشد وغیرہ. اون کے اصلاح اور فلاح میں بحث کرے اور اون کے سناتن دھرم حقیقی کو اپنے اپنے موقعوں پر بحوالہ صحایف قدیم سنسکرت یعنی شرتی اور سمرتی وغیرہ کے ظاہر کرے. (١٨٨٨ ، اختر شاہنشاہی ، ٣٨٦).
کہا ہے تجھے وید میں نیتی نیتی
نہیں نام شرتی کوئی اور لیتی
(١٩١٠ ، کلام مہر ، ١٥٣). [س : श्रुति].

شُرْتی (٢) (ضم ش ، سک ر) امث.
(موسیقی) سُر کا ایک چھوٹا حصّہ ، سُرتی . بھرت نے نٹ ساستر کے نام سے ایک بسیط کتاب ڈرامہ، ناچ اور سنگیت کے فن پر تصنیف کی تھی اور جس میں سر ، شرتی ، سپتک ، گرام اور مورچھنا پر بھی بحث کی گئی تھی. (؟ ، ہندوستانی موسیقی ، ٣٦). [سر (رک) کی تصغیر].

شَرْٹ (فت ش ، سک ر) امث.
وک : **قمیص.** گلابی شرٹ پر انگوری بیل کس قدر خوشنما معلوم ہوگی. (۱۹۳۶ ، تربیتِ نسواں ، ۹). شرٹ قمیص کے معنی میں عام ہے (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۶۵). [انگ : Shirt].

شَرَج (فت ش ، ر) امث.
(موسیقی) وک : کھرج. جیسے تم لوگ پشد کہتے ہو اسے یہاں والے شرج یا کھرج کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین، ۱۰۶). یہ سمپورن ہے جس میں شرج اور پنچم شدھ اور رکھب اور دھیوت تیور ہیں. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۱۹۷). [کھرج (رک) کا ایک قدیم املا].

شَرْح (فت ش ، ر) امث.
۱. **تشریح ، توضیح ؛ (مجازاً) وہ کتاب جس میں کسی کتاب کے معانی و مطالب کی تشریح کی گئی ہو.**

نہ لکھ سکے گا کئی شرح سچ کتاباں کا
ہمارا علم ہے سب عالماں میں جیوں اعجاز
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۳۳).

مجھ چشمِ اشکبار کی جس نے لکھی ہے شرح
ہر نقطہ اس کے کلک سیں گوہر فشاں ہوا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۲).

خط ہے اس رخ کا حل ہوا مطلب
شرح ہے متن کا کھلا مطلب
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۶۳). مغربی زبانوں میں انگریزی زبان کا اثر و نفوذ اتنا واضح ہے کہ مزید شرح کا محتاج نہیں. (۱۹۸۵ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۳۰). ۲. (أ) **نرخ ، در ، بھاؤ ، مال گزاری یا تنخواہ وغیرہ کا نرخ.** مطالبۂ زر و خرچۂ عدالت سے باز آ کر اس شرح سے راضی ہوئے. (۱۸۴۸ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۶۸). جو شخص ہماری مقررہ شرح سے زیادہ لے گا وہ خیانت مالی ہے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۷۵). (أأ) **اوسط ، تناسب.** مسلمانوں میں خواندگی کی شرح افسوس ناک حد تک پست تھی. (۱۹۸۳ ، مقاصد وسائل پاکستان ، ۳۹). [ع : (ش ر ح)].

ـــــ اِرْتِباط کس اضا (ـــــ کس ا ، سک ر ، کس ت) امث.
(نفسیات) **میل جول یا میل ملاقات کی تفصیل ، ربط و ضبط کی وضاحت.** ان تعلقات کو اور اس طرح معتبری کو ناپنے کے لئے شرح ہم ضافیت یا شرح ارتباط استعمال کی جا سکتی ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۳۴۳). [شرح + ارتباط (رک)].

ـــــ اُلْغَامِض (ـــــ ضم ح ، غم ا ، سک ل ، کس م) امث.
مشکل نکتے کی وضاحت ، دقیق بات کی تشریح. شرح الغامض کے معنی ہیں کسی پیچیدہ بات کو واضح اور معمے کو حل کر دینا. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ ، ۱۰). [شرح + رک : ال (۱) + غامض (رک)].

ـــــ بِگاڑْنا محاورہ.
بھاؤ بگاڑنا ، نرخ خراب کرنا. ہائیں ! ہائیں ! کیا شرح بگاڑتے ہو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۰۹).

ـــــ بَنْدی (ـــــ فت ب ، سک ن) امث.
نرخ نامہ ، وہ نقشہ یا فہرست جس میں نرخ دیے ہوئے ہیں ، نرخ کی میزان. امتحان کے مختلف نمبروں کو ... شرح بندیوں سے مضاف کیا جائے جنہیں ... معمولوں کے مشاہدے کا موقع مل چکا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۴۹۳). [شرح + بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بَنْک کس اضا (ـــــ فت ب ، غنہ) امث.
وہ شرح سود جس پر مرکزی بنک عام تجارتی بنکوں کو روپیہ قرض دیتا ہے. اگر زر کی مقدار کم ہو اور بڑھانا مقصود ہو تو شرح بنک کم کر دی جاتی ہے. (۱۹۶۲ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۸۸۹). [شرح + انگ : بنک Bank].

ـــــ پَیدائِش کس اضا (ـــــ ی لین ، کس ء) امث.
کسی علاقہ کی آبادی میں خاص عددی تناسب اور ایک مدت مقررہ میں پیدائش کے ذریعے جو اضافہ ہو ، کسی آبادی میں بچوں کے پیدا ہونے کی فیصد شرح. افزائشی قوت کا بڑھنا یا گھٹنا ... شرح پیدائش اور شرح اموات کو متاثر کرتا ہے. (۱۹۷۳ ، حیاتی کردار ، ۳۵). [شرح + پیدائش (رک)].

ـــــ تَبادُلَہ کس اضا (ـــــ فت ت ، ضم د ، فت ل) امث.
مبادلہ زر کی شرح ، دو ملکوں کے سکوں کے باہمی تبادلہ کی شرح. شرح تبادلہ تجارتی ضرورتوں اور تقاضوں کے مطابق بدلتی رہتی ہے. (۱۹۶۲ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۸۹۰). [شرح (رک) + تبادلہ (رک)].

ـــــ جِنْسی کس اضا (ـــــ کس ج ، سک ن) امث.
لگان وصول کرنے کی ایک ترکیب ، اس میں از روئے تجربہ و واسطہ گزشتہ سالوں کے ، مطالبہ مقرری نقدی کے واسطے بنیاد تحقیق شدہ زیر کاشت ایک فصل خاص کی سطح پر قائم کی جاتی ہے. اور تعلق آئندی فصل خاص کا بالکل چھوڑ دیا جاتا ہے (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری). [شرح + جنس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ چَڑھانا محاورہ.
شرح لکھنا ، کسی کتاب پر نوٹ لکھنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

ـــــ ذَہانَت کس اضا (ـــــ فت ذ ، ن) امث.
(نفسیات) **ذہنی عمر کی زمانی عمر سے نسبت.** ایک شخص میں، جو ... ہر شہر کی آبادی بتا سکتا تھا شرح ذہانت صرف ۴۶ تھی. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۹۰). [شرح + ذہانت (رک)].

ـــــ سُود سود کا بھاؤ. بنکوں کا رواج نکلا ... دوسری طرف مناسب شرح سود پر معتبر لوگوں کو قرض ملنا شروع ہوا. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۶۴۲). [شرح + سود (رک)].

ـــــ صَدْر کس اضا (ـــــ فت ص ، سک د) امذ.
سینہ کو کھول دینا یا کھل جانا ، (مراد) حقیقت واضح کر دینا ،

نورِ ایمان سے سینہ کو بھر دینا ، عالمِ بالا کے فیضان یا علم لدنی کے لیے طبیعت کو مستعد اور آمادہ بنا دینا ، انشراحِ قلب. محمدؐ خدا سوں خدا کوں پچھانے اور دیکھے اور اپس میں خدا کوں پاتے ہور آپس کوں خدا میں گم کیے اسی کو شرح صدر کر کو حق تعالیٰ نے فرمایا۔ (۱۷۷۲ ، شاہ منیر حسینی ، انتباہ الطالبین، ۳۹). ہم کو شرح صدر ہو جس کو آخرکار لوگ شق صدر کہنے لگے اور نفس معراج کی صحت اور صداقت پر بغیر کسی شبہ کے ایمان لانا چاہیے۔ (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۶۲۱). یہی حالت ہے جس کو قرآن مجید نے «شرحِ صدر» اور انشراح قلب سے تعبیر کیا ہے۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۳۰). ۲. **دل کا کھلا ہونا ، شک و شبہ سے دور ہونا ، فراخدلی** (شاذ). یہ اسلامی تاریخ کا نہایت ہی اہم واقعہ ہے جو «بیعت رضوان» کے نام سے مشہور ہے جس میں صحابہ نے پورے شرح صدر اور رضامندی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جانیں دے دینے کا عہد کیا۔ (۱۹۶۳ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۶۲). میں نے پھر خدا سے دعا کی کہ اس معاملہ میں مجھے شرح صدر عطا کر. (۱۹۷۸ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۲ : ۳۵۱). [شرح + صدر (رک)].

---کاری اسث.

رک : **شرح نگاری**. شعر کی درستگی اور مکمل تفہیم اسی صورت میں ممکن ہے جب اس کے کُلّی نظام کو دریافت کیا جائے اور اس کی خوبی یا خامی قاری پر ظاہر کی جائے کیوں کہ اسی طرح شرح کاری اور شعر فہمی کا حق ادا کیا جا سکتا ہے۔ (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری : ۱۷). [شرح + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کرنا محاورہ.

۱. **کسی بات کو وضاحت کے ساتھ یا کھول کر بیان کرنا ، معنی و مطالب کی تشریح کرنا**. تیسری بار جو شرح کی تو حضرت بھی نہ سمجھ سکے۔ (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۲۸). شروع و آخر یا درمیان میں جو مجھے شرح کرنا پڑی ہے عرض مرتب کے عنوان سے کر دی ہے۔ (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۵). ۲. **کسی کتاب پر وضاحت کے لیے نوٹ لکھنا ، اس کے مطالب کی توضیح کرنا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

---مُبادَلَہ کس اضا (---ضم م ، فت د ، ل) امث.

کسی ایک ملک کے سکّے کی کسی دوسرے ملک کے سکّے سے باہمی تبادلہ کے لئے ہر دو سکوں کی قیمت یا نرخ. ہمارے روپیہ کی انگلینڈ میں قیمت کم ہو گئی ہیں ہوں سیم و زر کے سکوں کی شرح مبادلہ میں کمی آ گئی۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۶۳). بنک کے ذریعے ایک امریکی ڈالر کے لیے ۳۰۳.۰۹ پاکستانی روپے کی شرح مبادلہ قائم ہوتی ہے۔ (۱۹۵۲ ، امن کے منصوبے ، ۵۹). [شرح + مبادلہ (رک)].

---مَعْمُولی کس صف (---فت م ، سک ع ، و مع) امث.

رواجی شرح ، رسمی نرخ (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری). [شرح + معمولی (رک)].

---نِگاری (---کس ن) امث.

توضیح و تفصیل ، کسی بات کو وضاحت کے ساتھ بیان کرنا. ہر شخص کا اپنا نقطۂ نظر ہوتا ہے اور وہ اس نقطۂ نظر اور ماحول کے حوالے سے شرح نگاری کرتا ہے۔ (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، فروری، ۱۷). [شرح + ف : نگار ، نگاریدن ـ لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---وار متف نیز م ف.

تفصیل وار ، وضاحت اور صراحت کے ساتھ. فائدہ اس کے تیل کا یہاں کے لوگوں پر ظاہر ہے اس سبب سے شرح وار نہیں لکھا۔ (۱۸۴۵ ، دولت ہند ، ۸۴). [شرح + وار (رک)].

---و بَسْط (---و مع ، فت ب ، سک س) امث نیز امذ.

توضیح اور تفصیل.

پوشیدہ کیا رہا ہے حاجت جو ہو بیاں کی
کیا شرح و بسط کرئے اس خارجی ادا کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۹۳). اس الھوایے میں ایک روز ایک معاملہ وقوع پذیر ہوا جس کا حال مورخ نے بشرح و بسط بیان کیا ہے۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار، ۲ : ۱۵۹). ہندوستان کے فرماں روایان سلف میں شاید ہی کوئی ایسا ہو گا جس پر مورخوں اور عقلوں نے اس قدر شرح و بسط سے بحث کی ہو۔ (۱۹۲۹ ، یا کمالوں کے درشن ، ۷۹). عالمی پریس خصوصاً بی بی سی ... نقطۂ نظر کو شرح و بسط کے ساتھ پوری دنیا کے سامنے لا رہا ہے۔ (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۵۹). [شرح + و (حرفِ عطف) + بسط (رک)].

---و بَیان (---و مع ، فت ب) امذ.

رک : **شرح و بسط**.

حاجت نہیں اے خطۂ گل شرح و بیاں کی
تصویر ہمارے دل پر خوں کی ہے لالہ

(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۴۷). [شرح + و (حرفِ عطف) + بیان (رک)].

---ہونا محاورہ.

ظاہر یا واضح ہو جانا ، روشن ہو جانا ، منکشف ہو جانا ، کُھل جانا (معنی وغیرہ).

ان لفظوں کے معنی آگے چل کر
ہو جائیں گے شرح آپ تم پر

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۹).

شَرَد (فت ش ، ر) امث (مشرت.

(ہندو) **آغاز سرما کا موسم**. شرد رت کی بیل سوکھ جاتی ہے اور اس کی صورت ہی دیکھ پڑتی ہے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بشسشٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۹). اس میں آ کر من کے سنکلپ اس طرح غائب ہوتے ہیں جیسے شرد رت کے بادل ہوا کے جھونکوں سے اڑ جاتے ہیں۔ (۱۹۲۰ ، یوگ واسشٹ (ترجمہ) ، ۳۰۷). اس طرح خوش ہوتے ہیں جیسے شرد رت کے پورے چاند کو دیکھ کر طبیعت مسرور ہو جاتی ہے۔ (۱۹۵۵ ، مدرا راکھشس ، ۶۸). [س : शरद].

شرّدھا (فت ش ، سک ر) امث.
ایمان ، اعتقاد ، یقین ؛ آرزو.
شردھا کے اندھیرے کھاٹ پہ بھی اب بھکتوں کی بھکتی وہ نہیں تھا کر جی سنبھالو ٹھکرائی چھمان بدلتے جاتے ہیں (۱۹۳۹ ، جوئے شیر ، ۲۳۲). [س : श्रद्धा].

شرّدھالو (فت ش ، سک ر ، و مج) امذ.
مذہب سے لگاؤ رکھنے والا ، دھرماتما ، دیندار. مندر کے باہر پیپل کے ایک پیڑ کے اردگرد سیمنٹ کے تھڑے پر کئی شردھالو بیٹھے تھے اور راماین کی کتھا ہو رہی تھی. (۱۹۶۶ ، لاجونتی ، ۱۲۸). [س : श्रद्धालु].

شرّر (فت ش ، ر) امذ.
چنگاری ، شرارہ ، شرار.
شکرِ خوابی مجھ انکھیوں میں شرر کا کام کرتی ہے
انجھو گرمی کے مارے شہر کے سے جوں ابلتا ہے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۴۳).
گرمی تو کر اے صنم کہ آخر
پتھر کے جگر میں بھی شرر ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱۷).
آتشِ عشق ہے برسوں سے تہِ گردِ ملال
دودِ آہ دلِ سوزاں سے شرر کیا اٹھے
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۳۰).
آج وہ زخمِ جگر پھوٹ بہا ہے اے دوست
اک شرر ، شعلۂ جوالہ ہوا ہے اے دوست
(۱۹۸۱ ، تشنگی کا سفر ، ۶۷). [ع : (ش ر ر)].

---اَفشاں (---فت ا ، سک ف) صف.
۱. چنگاریاں اُڑانے یا بکھیرنے والا ، جس سے چنگاریاں نکلیں.
کیا خبر تھی کہ سرِ بے ہوش کا لمحہ لمحہ
عالمِ فرستر آہ شرر افشاں ہوگا
(۱۹۷۵ ، صد رنگ ، ۶۶). **۲. کُشتی کا ایک داؤ.** دوسری کھائی اس کا نام شرر افشاں ہے. (۱۸۹۸ ، آئینِ حرب و قوانینِ ضرب ، ۱۰۰). [شرر + ف : افشاں ، افشاندن - بکھیرنا].

---اَفشانی (---فت ا ، سک ف) امث.
کیفیت ، چنگاریاں اُڑانا.
کس طرح کیجے فکرِ شرر افشانیِ اشک
جب کہ پانی میں لگی آگ بجھانا مشکل
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۱۰).
خشک سالی کا یہ موسم یہ شرر افشانی
قحطِ باراں سے مری جان ہے عاجز ، جانی
(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۷ اپریل ، ۳). [شرر افشاں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَفگن (---فت ا ، سک ف ، فت گ) صف.
رک : **شرر افشاں.**

شرر افگن نہ ہوں کس طرح ہماری آہیں
آتشِ عشقِ بتاں دل میں نہاں رکھتے ہیں
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۲۰۵). [شرر + ف : افگن ، افگندن - ڈالنا ، گرانا].

---اَنداز (---فت ا ، سک ن) صف.
رک : **شرر افگن.** شرر انداز کے معنی شرار برسانے والی بھی ہیں اور شرر کا انداز یعنی خو رکھنے والی بھی. (۱۹۷۹ ، اثبات و نفی ، ۷۷). [شرر + ف : انداز ، انداختن - ڈالنا].

---اَنگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
چنگاریاں اٹھانے والا ؛ فتنہ بڑھانے والا ، جھگڑا اٹھانے والا ؛ شریر ، مفسد. فریقین کی طرف سے نہایت شرر انگیز مضامین اور رسالے شائع ہوئے. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۳۹۲). [شرر + ف : انگیز ، انگیختن - اٹھانا].

---آباد صف.
چنگاریوں سے بھرا ہوا ، شرر سے بسا ہوا ؛ حرارت سے پُر.
آج کیوں سینے ہمارے شرر آباد نہیں
ہم وہی سوختہ ساماں ہیں تجھے یاد نہیں
(۱۹۱۱ ، بانگِ درا ، ۱۸۸). [شرر + ف : آباد (رک)].

---آمیز (---ی مج) صف.
حرارت بھری ، حدّت سے بھری ہوئی ، جس میں چنگاری جیسی تاثیر ہو ؛ گرم.
اس کے نفسِ گرم کی تاثیر ہے ایسی
ہو جاتی ہے خاکِ چمنستاں شرر آمیز
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۵۱). [شرر + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا].

---بار صف.
۱. آگ برسانے والا.
ہوا ہے آہِ شرر بار سے تری ثابت
فغاں تجھے تو کسی شعلہ رو سے ہے اخلاص
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۱۰۳).
آتش پرست کہتے ہیں اہلِ جہاں مجھے
سرگرمِ نالہ ہائے شرربار دیکھ کر
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۸). ان بڑے الاؤں سے اٹھنے والی چنگاریاں کبھی کبھی کشمیر میں آن گرتیں اور یہاں کے خرمن کو شرربار کر دیتیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۸۹). **۲. چوٹ مارنے کی چوتھی کھائی.** چوتھی کھائی ، اس کا نام شرربار ہے. (۱۸۹۸ ، آئینِ حرب و قوانینِ ضرب ، ۱۰۱). [شرر + ف : بار ، باریدن - برسنا ، برسانا].

---باری امث.
آگ برسانا ، چنگاری برسانا. غالب ہوں یا اقبال دونوں عشق کی تخلیقی اور وجدانی تاثیر ، اس کی آرزو مندی ، شرر باری ، دلگدازی ، آتش نفسی اور سیماب پائی کے قائل ہیں. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، اکتوبر ، دسمبر ، ۱۰۷). [شرر + بار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---برسانا محاورہ.
شرر باری ، شعلے اگلنا ، الفاظ و بیان سے تہلکا مچا دینا.

اور عدالت سے سماعت کا اشارہ پا کر
اس طرح مقرر نے شرر برسائے

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷۳).

---بیز (---ی مج) صف.
رک : شرر بار.

ضد ریز و شرر بیز اجالوں کے لیے
کرنوں سے ترا شیشہ پیالوں کے لیے

(۱۹۷۷ ، سرگشتہ ، ۳۷۹). [شرر + ف : بیز ، بیختن - چھاننا].

---بھڑکانا ف م ، محاورہ.
آگ بھڑکانا ، غصہ دلانا.

میری اس سوچ نے کتنے ہی شرر بھڑکائے
اک دیوار گرانے کے کئی بھید بتائے

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۱۰۷).

---پیدا ہونا محاورہ.
چنگاریاں نکلنا.

تیر فرقت نے آگ ایسی لگائی میرے اعضا میں
عرق کے بدلے ہوتے ہیں مساموں سے شرر پیدا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۷).

---جستہ کس صف (---فت ج ، سک س ، فت ت) امذ.
اڑتی ہوئی چنگاری.

شرر جستہ ہیں بے تابی سوز غم سے
اے صبا آپ کو ہم سوختہ تن کیا روکیں

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۸۸). [شرر + ف : جستہ ، جستن - کودنا].

---خیز (---ی مج) صف.
آگ بھڑکانے والی.

پردۂ چشم میں ہے کون میرے گرم آغوش
کہ میرے اشک کو اس طرح شرر خیز کیا

(۱۸۰۵ ، آگہ ، د ، ۸۴).

ہماری زاکھ اب بھی ہے شرر خیز
کریدے گی اسے ہندو سبھا کیا

(۱۹۰۷ ، بہارستان ، ۳۹۳). [شرر + ف : خیز ، خاستن - اٹھنا].

---ریز (---ی مج) صف.
چنگاریاں گرانے والا ، جس سے چنگاریاں نکلیں یا اڑیں.
آسمان شرر ریز زمین شعلہ خیز تھی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۸). بس ایک ہوا کا جھونکا پا کر شرر ریز ہو سکتا تھا. (۱۹۰۱ ، سیتا (ترجمہ) ، ۳ : ۳۰).

کچھ تو فریاد مری خود ہی شرر ریز بھی ہے
اور کچھ اے صبح دکن تیری ہوا تیز بھی ہے

(۱۹۶۶ ، بوئے رسیدہ ، ۳۲۳). [شرر + ف : ریز ، ریختن - گرانا].

---زا صف.
چنگاریاں پیدا کرنے والا ، جس سے چنگاریاں نکلیں.

صبح ہو جائے جو میں آہ شرر زا کھینچوں
کیا ڈراتی ہے شب فرقت جاناں مجکو

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۲۸۷).

آہیں رہیں جو ہوہیں شرر زا جناب دل
آگ ایک دن لگاؤ گے چرخ کہن میں تم

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۹۳). [شرر + ف : زا ، زائیدن - پیدا کرنا].

---زدہ (---فت ز ، د) صف.
شرر باری سے متاثر. شرر زدہ آکسیجن دو چیزوں کا آمیزہ ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے (ترجمہ) ، ۱ : ۴۲۸). [شرر + ف : زدہ ، زدن - مارنا].

---زنی (---فت ز) امث.
شرر باری کر کے کسی چیز کو حدت پہنچانا یا کسی اور طرح سے متاثر کرنا. آکسیجن کا ابتدائی حجم ... شرر زنی اور تاریخی آمیزی سے پہلے موجود تھا. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۴۲۸). [شرر + ف : زن ، زدن - مارنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فشاں (--- کس ف) صف.
چنگاریاں بکھیرنے والا.

ہیں شمع رو کی یاد میں آنسو شرر فشاں
فانوس چشم زار میں ہیں بےشمار شمع

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۸۸).

سوز دروں کی اے دل اس کو خبر نہیں ہے
آہیں شرر فشاں ہیں لیکن اثر نہیں ہے

(۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۷۸۸).
میں ظلمت شب میں لے کے نکلوں گا اپنے در ماندہ کارواں کو شرر فشاں ہو گی آہ میری ، نفس مرا شعلہ بار ہو گا (۱۹۰۷ ، بانگ درا ، ۱۵۲). [شرر + ف : فشاں ، فشاندن - جھاڑنا ، گرانا].

---فشانی (--- کس ف) امث.
چنگاریاں بکھیرنا. تمام رات میں مصیبت میں رہا رنج و غم سہا برق جہندہ کی شرر فشانی تھی. مینھ اس قدر موسلا دھار برسا کہ سخت پریشانی تھی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۷). [شرر فشاں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شرری (فت ش ، ر) صف.
شرر (رک) سے منسوب ، چنگاری کی خاصیت رکھنے والا.

ہوئی بچشم زدن داستان حسن تمام
کہ جلوہ زا جہاں تھا تبسم شرری

(۱۹۳۵ ، روح کائنات ، ۷۱). [شرر + ی ، لاحقۂ نسبت].

شرزا (ضم ش ، سک ر) صف نیز امذ.
زعفرانی رنگ کا سرخ ، کیسری. فدوی نے ہزاروں ہی سرخ بال ڈالے ... اناڑ ... شرزے. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۹۷). [مقامی].

شَرْزَہ (فت ش ، سک ر ، فت ز) صف ؛ امذ وب شرزا.
طاقت ور ، تند ، غضبنا ک.

دیکھا شہزادہ جب وہ شیر شرزا
نکلا اون نے تب رومال زر کا

(۱۵۹۱ ، گل و صنوبر ، ۳۷).

دسیں شاہ جھگڑے کے میدان میں
کہ شرزا کھڑا ہے بیابان میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۳). قوت میں فیل مست سے زور آور شجاعت میں شیر شرزہ سے بالا تر ، تلوار جن کی عرش میں جھولتی تھی. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۶۰).

شرزہ شیر بیشہ حیدر حسن ابن علی
سرورِ عالم فروغِ دودۂ ختمی مآب

(۱۹۱۰ ، صحیفۂ ولا ، ۱۵۵).

گرسنہ ہے شیر شرزہ ، بیشہ ہے خالی
بچ کے غزالو! کہ خون منہ کو لگا ہے

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۰۷). [ع : (ش ر ز)].

ـــــ خانی صف.
بہادر ، سورما ، طاقت ور.

عشق کے میدان میں جب سیں ہوا ثابت قدم
دل نے میرے تب سیں پایا شرزہ خانی کا خطاب

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۰۷). [شرزہ + خان (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ کام صف.
خوفنا ک جبڑوں والا ، شیردہان. شیران شرزہ کام ، نام اس ناکام کا خوف سے نہ لیتے تھے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۸). [شرزہ + کام (رک)].

شَرْزِی (فت ش ، سک ر) امذ.
قہوہ کی ایک اعلٰی اور عمدہ قسم. قہوہ کی اقسام کئی ہوتی ہیں مگر شرزی سب سے افضل ہے . (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، ستمبر ، ۱۰۲). [مقامی].

شَرْشَر (فت ش ، سک ر ، فت ش) امث ؛ م ف.
(**کسی رقیق شے خصوصاً خون یا پیشاب وغیرہ کے بہاؤ کی آواز) زور سے ، اس طرح کہ تلتلی بندھ جائے.** ابلیس ایک پتھر پر آ پڑا ، اس کا سر پھٹ گیا اور شرشر خون جاری ہوگیا. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۹۸). آبشار کا پانی چٹانوں کے حائل ہونے کی وجہ سے رک رک کر کئی چھوٹی چھوٹی آبشاروں کی شکل میں گرتا ہے اسے آبِ شرشر کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۳۹). [حکایت الصوت].

ـــــ شَراق (ـــــ فت ش) امث.
تیزی سے بات کرنے کی آواز ، شور ، زنّاٹا. غوں غوں ، سرسر سراہٹ ، دم دم دھما کہ تڑتڑ تڑاق اور شرشر شراق سے دور دور تک ایک قیامت خیز ہنگامہ برپا ہو جایا کرتا تھا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۸۶). [حکایت الصوت].

شَرْشَرِی (فت ش ، سک ر ، فت ش) امث.
ایک وضع کی آتش بازی جس کو چھچھوندر بھی کہتے ہیں. آتش بازی کی ایک قسم وہ ہے جسے بعض لوگ شرشری اور بعض لوگ "شراٹا" کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، مصنوعی سیارے ، ۷). [شرشر (حکایت الصوت) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَرْط (فت ش ، سک ر) (الف) امث نیز امذ (قدیم).
۱. وہ چیز یا بات جس پر کسی امر کا انحصار ہو.

خیال ابروئے قبلۂ رویاں ، ہوا ہے محراب سجدۂ دل
نماز شرط نیاز کی پڑھ ، صفِ جنوں کا امام ہے گا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۵۳). اس کے بعد شرط طہارت بجا لایا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۳). آپ کی نبوت جس میں تبلیغ شرط نہیں رسالت سے مقدم ہے . (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۲۰).

اکبر کے واسطے بھی وہی شرط پاس کی
ہر ایک پر نہ لادیئے بے امتیاز بوجھ

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۶۹). **۲. جو بات موقع و محل کے لحاظ سے ضروری ، لازمی یا مناسب ہو.**

خام رہتا ہے آدمی گھر میں
پختہ کاری کے تئیں سفر ہے شرط

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۸۲).

حسن کے واسطے ہے دل لازم
عشق کے واسطے جگر ہے شرط

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۲۸).

آدمی کو ہے آدمیت شرط   آدمیت کو ہے مروت شرط

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۹۰). **۳. قول و قرار ، عہد ، پیمان.**

اے سوہنی اس دیس کے شرطاں و باتاں کیا ہوے
منج من ریجھانے کیاں تریاں مٹھیاں حکاتاں کیا ہوے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۹۹).

وہ بولی یہ یاد رکھنا بی بی
اب شرط یہی ہے جیتے جی کی

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۵۸). **۴. قاعدہ ، ادب.** جوں عاشقی کرنے کا شرط ہے تیوں عاشقی کرتے ہیں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳). جو شرطیں مہمان داری کی تھیں سو وہ بجا لایا. (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۵۰). شرط مروت صاف جواب دینے کی مقتضی نہ ہوئی. (۱۸۹۷ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۲ : ۳۹). **۵. (أ) بازی جس میں ہار جیت کی قید ہو.**

عشق مولود میں پیالے دیوؤ شرطاں سوں بھر بھر کر
پلا منج باد کی مستی نہیں ہے منج خماراں خوش

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۰). **(أأ) فریقین کے درمیان یہ معاہدہ کہ کسی بات یا واقعے کے انجام کے بارے میں صحیح پیش گوئی کرنے کا ہارنے والا اسے پہلے سے طے شدہ رقم یا چیز ادا کرنے کا پابند ہوگا نیز جو رقم یا چیز اس اصول کے تحت داؤ پر لگائی گئی ہو وہ بھی شرط ہے جیسے "سو روپے کی شرط ہے".** "اب یہ جھیل تک کوئی شرط نہیں لگائیں گے". (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۸۲). **۶. (قواعد) حرف شرط ، جیسے: اگر.**

جو وغیرہ جملہ شرطیہ کا وہ جزو جو حرف شرط سے شروع ہوتا ہے، مثلاً اگر وہ آیا تو میں اس سے بات کروں گا اس جملے میں اگر حرف شرط ، وہ آیا ۔ شرط ، میں اس سے بات کروں گا ۔ جزا جملہ کا وہ جزو ہے اور تو حرف جزا. شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، آزاد ، ۱۵۳). ایک جملہ ہے ناتمام جس میں مبتدا کی خبر نہیں شرط کی جزا نہیں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۵۳) .
(ب) صف. ضروری ، لازمی.

دن تو کٹا بزاز خرابی سے دوستان
اب رات سر پر آئی ہے ، تدبیر شرط ہے

(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۳۰۹). عمرو نے کہا اب ہے شرط بادشاہ سے کہدوں کہ یہاں جو عورتیں ہیں وہ اجلال جادو سے اشارے کرتی ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۳). [ع : (ش ر ط)].

---ادا کرنا محاورہ.
شرط پوری کرنا.

وہیں جو شرط تھی اوسکو ادا کی
مراد دل بر آئی مہ لقا کی

(۱۸۹۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۱ ۵۲).

---ادا ہونا محاورہ.
اس کام کا ہونا جس پر کوئی دوسرا کام منحصر ہو.

ہمدمون عشق کی نہ پوچھو شرط
جان دیجے تو کچھ ادا ہو شرط

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۳۹).

---اَوّل کس صف(---فت ا ، شد و بفت) اث.
بنیادی شرط. اس نثری نمونے کی صحیح قرات شرط اول ہے . (۱۹۸۸ ، اردونامہ ، لاہور ، جون ، ۱۷). [شرط + اول (رک)].

---ایفا کرنا محاورہ.
شرط پوری کرنا ، شرط بجا لانا ، جس بات پر کسی امر کی تکمیل منحصر ہو اسے پورا کرنا.

جب آؤ گے دل دیں گے تمھیں نذر یہ تھی شرط
تم نے وہ ابھی تک مگر ایفا ہی نہ کی شرط

(۱۹۳۸ ، دیوان صفی ، ۶۱).

---بازی اث.
بازی لگانے کا عمل.

او سے پرواز دل بیتاب کیتا
طپش کی شرط بازی سوں وو جیتا

(۱۷۳۲ ، طالب و موہنی ، ۳۹). [شرط + بازی (رک)].

---باندھ / بد کر / کے م ف.
دوسروں سے بازی لگا کر ، دوسرے یا دوسروں کے مقابلے میں برابر اتنا ہی یا بڑھ چڑھ کر.

یا وہ ڈبوئیگا زمیں یا ہم ڈبوئیں گے فلک
آ جائے تو روئے ہیں ہم شرط ابرتر سے باندھکر

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۶۲).

شرط بد کر غول صحرا سے بھرا ہوں رات بھر
آج لینا ہے ابوسفیان سے اونٹوں کی قطار

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۲۲).

---باندھنا محاورہ.
بازی لگانا ، شرط بدنا. اس پر کچھ شرط باندھئے . (۱۸۳۶ ، قصہ اگرگل ، ۳۸).

لے تو چلا ہے ناصح ناداں پیام وصل
میں شرط باندھتا ہوں جو بےآبرو نہ ہو

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۷۰).

---بجا لانا محاورہ.
حق ادا کرنا ، کسی امر کے لیے جو چیز ضروری یا لازمی ہے اسے انجام دینا.

سو حرمت کیاں شرطاں بجالیا تمام
کہیا میں ہی اس کوں علیک السلام

(۱۶۳۵ ، قصۂ بےنظیر ، ۳۳). کیوں جی خوب شرط بجا لائے . (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۷). برقع پہننے میں وہ شرط ہے کہ محمد ذکری رحمۃ اللہ علیہ سفید پیراہن میں بجا لاتے ہیں. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۵۶۶).

---بدنا محاورہ.
شرط باندھنا ، شرط لگانا ، بازی لگانا.

بدی شرط اب دیکھیے کون جیتے
الٰہی نہ کرنا تو دشمن کے جیتے

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۳).

لیتا ہے دل انداز تغافل سے وہ عیار
ہم نے نگہ ناز کی کیوں شرط بدی ہے

(۱۸۹۵ ، دیوان زکی ، ۱۶۵).

جس شخص کا شیوہ ہے صفی وعدہ خلاف
فرمائیے پھر آپ نے کیوں ان سے بدی شرط

(۱۹۳۸ ، دیوان صفی ، ۶۲). سوئی جور کے لٹو ... سکھ جاٹ شرطیں بد بد کر سیروں ... کھڑنے کھڑے چٹ کر جاتے تھے . (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۸۹).

---بدھنا محاورہ.
رک : شرط بدنا. گھڑ دوڑ میں بھی منظم اور باقاعدہ شرط بدھنے کے طریق کو روکنے کی قانون حتی الوسع کوشش کرتا ہے(۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۷).

---پوری کرنا محاورہ.
رک : شرط بجا لانا.

اب تو ہم نے زبان ہاری ہے
پوری کر جائیں گے تمہاری شرط

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۸). ادب پر تخلیقی کارنامہ اپنے قاری کے سامنے کوئی شرط ضرور رکھتا ہے وہ شرط پوری کی جائے تب ہی آپ اس سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں. (۱۹۸۵ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳۰).

---پوری ہونا محاورہ.
رک : شرط ادا ہونا.

کام عشاق کا تمام کیا
خوب پوری ہوئی تمہاری شرط
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۹۰).

---توڑنا محاورہ.
قول و قرار یا عہد و پیمان سے پھر جانا ، شرط پوری نہ کرنا.

علی بولے توں شرط اپنی توڑیا
جزا اس کا یوں انکھیاں تیریاں پھوڑیا
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴۷۲).

---ٹھہرنا محاورہ.
قول و قرار ہونا ، بازی لگنا یا لگائی جانا.

یہ دعویٰ مجھے دل پر ہے زباں پر ہے تمہیں ناز
یہ شرط ٹھہر جائے کہ جھوٹے کو سزا ہو
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۷۳). رانی کو آئینے میں دکھانے کی شرط ٹھہری. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۳۷).

---جیتنا محاورہ.
بازی جیتنا ، بدی ہوئی شرط کی رقم حاصل کرنا. اس معیت میں ان کو دیکھ کر شرط پوری کی ، کنوریاں اڑائیں شرط جیتی ہمارے قبلہ و کعبہ کا عقد ہوا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۷۵۷).

---خارجی کس صف(--- کس ر) امث.
بیرونی اور غیر متعلق شرط ، الگ یا باہر کی شرط ، اجنبی شرط ، اوپری شرط ، پرائیویٹ شرط (اردو قانونی ڈکشنری). [شرط + خارجی (رک)].

---خدمت بجا لانا محاورہ.
مہمانداری کے لوازم پورے کرنا ، مہمانوں کی اچھی طرح خدمت انجام دینا (ماخوذ : فیروزاللغات).

---رفاقت کس صف(---فت ر ، ق) امث.
وہ فعل جو رفیق ہونے کے لیے لازمی ہو(ماخوذ : نوراللغات ؛ فیروزاللغات). [شرط + رفاقت (رک)].

---(و) شروط (---ضم ش ، و مع) امث.
رک : شرط.

یہاں سے وہاں جاتے ہیں خط خطوط
انھیں کی زبانی ہیں شرط و شروط
(۱۸۶۸ ، شکوہ فرنگ (اورنٹیل کالج میگزین ، لاہور ، جون ۱۹۷۳ ، ۱۲۶)). چونکہ تم ایک ترک ہو اس لیے اس کے بارے میں تم سے کوئی شرط شروط یا حیل حجت نہیں کرتا. (۱۹۷۰ ، اردونامہ ، کراچی ، ۳۵ : ۸۸). [شرط + شروط (تابع)].

---عبودیت کس صف(---ضم ع ، و مع ، کس د ، فت ی)امث.
اطاعت کی شرط ، بندگی. جہاد تو وہ عبادت ہے جو شرط عبودیت ہے. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۹۱). [شرط + عبودیت (رک)].

---کا گھوڑا امذ.
جس گھوڑے پر بازی بدی جائے. ان پٹھیوں کو مثل شرطوں کے گھوڑوں کے تربیت دی جاتی ہے ، دانہ زیادہ کھلایا جاتا ہے. (۱۸۹۷ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۴۵).

---کرنا محاورہ.
۱. عہد و پیمان کرنا.

شرط کر اُنے ہات دی ہات میں
کہ شک نیں ہے میں کی سو اس بات میں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۶). شرط کرتا ہوں کہ فرد اے قیامت تم سے دشمنی اور دعوا نہ کروں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۶۷).

یہ کر لے شرط تو اے یار پہلے
کہ ہوگا حشر سے دیدار پہلے
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۳۶).

ہاتھ پر ہاتھ مار کر وہ آج
ہم سے ملنے کی شرط کرتے ہیں
(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ۲۱۷). **۲. بازی لگانا.**

بزم ساقی میں چلیں بھی تو کہیں حضرت شیخ
شرط ہم کرتے ہیں رہ جائے جو ایماں کا ہوش
(۱۹۱۶ ، کلیات حسرت ، ۷۰). **۳. کسی معاملے میں کوئی پابندی یا قید لگانا.** پھلوں کے توڑنے کی شرط کر لے گا. (۱۸۶۶ ؛ تہذیب الایمان ، ۳۹۶).

---گاہ امث.
وہ جگہ جہاں شرط کے ساتھ کھیلوں کے مقابلے ہوتے ہیں. ہوتے پانچ کو میں مع ہمراہیاں شرط گاہ جانے سوار ہوا. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، دسمبر ، ۳۸). [شرط + ف : گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---لگانا محاورہ.
۱. بازی لگانا. سوار نے شرط لگائی تو اس نے جلدی دوڑ کر اپنے ہی سوار کو آگے لے پہنچایا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۷۲). باورچی سے کہا کہ ہم نے تیرے کھانے پر شرط لگائی کیوں کہ ہمارے آقا کے گھر بھی آج انار دانے پکے ہیں. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۳۳). میں نے ہمیشہ ایسے گھوڑوں پر شرط لگائی جنھوں نے کبھی ریس نہ جیتی. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۴۴). **۲. قید لگانا.** اس مقام پر مس نے شرط مذکور بے فائدہ لگائی. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۵۳). مسرت انگیز ہونے کی شرط لگا دی گئی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۱۰).

---لگنا محاورہ.
۱. بازی لگنا ، شرط بدنا ، شرط لگانا کا لازم. بارہا تبادلہ خیالات ہو چکا تھا شرطیں لگ چکی تھیں. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۴).
۲. قید لگنا ، پابندی ہونا.

کسبِ ہر فن میں لگی ہے شرط استعداد کی
کب خاک کھلیں سرمے سے آنکھیں کورِ مادرزاد کی
(۱۸۵۴ ، گلستان سخن ، ۳۷۷).

ـــــمَظْہَرَہ کسی اضا (ــــ فت م ، سک ظ ، فت ہ ، ر) است.
بیانی شرط ، ظاہر کرنے والی شرط ، صاف شرط (اردو قانونی ڈکشنری). [شر + مظہر (رک) +ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــــوَفا کَرْنا محاورہ (شاذ).
رک : **شرط پوری کرنا**.

کون کہتا ہے جفا کرتے ہو تم
شرط معشوق وفا کرتے ہو تم

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰۹).

ـــــہارْنا محاورہ.
بازی ہارنا.

ہوش ہو گا تو تیر مارے گا
آخر آپ ہی وہ شرط ہارے گا

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۵۲).

ـــــہونا محاورہ.
رک : **بازی بدنا**.

محشر میں توبہ توڑ کے میں جیت جاؤں گا
زاہد سے مجھ سے شرط ہوئی ہے شراب کی

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۲۹).

شرط ہو جائے کہ ہم پھر نہ جھپیں گے ہرگز
اپنے آپے میں اگر طالب دیدار رہا

(۱۹۰۵ ، گفتار بے خود ، ۴۴).

ـــــہے فقرہ.
تب بات ہے ، لازم ہے ، واجب ہے.

شاگرد ہو کے گلشن ناسی کا اے ولی
سب شاعراں میں دھوم مچاؤں تو شرط ہے

(۱۷۰۷ ، ولی (اردو کراچی ، جنوری ۱۹۶۷ ، ۴۹)).

دن تو کٹا ہزار خرابی سے دوستاں
اب رات سر پر آئی ہے تدبیر شرط ہے

(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۳۰۶).

شرط سلیقہ ہے ہر اک امر میں
عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۰۱). لیجیے آج دم کے دم میں اتنے کام کئے ، قدردانی شرط ہے۔(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات).

دوستو شرط ہے کہ میرے بعد
میری رسوائیوں کو بھول نہ جاؤ

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۳۱).

ـــــیہ ہے فقرہ.
اس شرط پر ، اس اقرار پر ، لازم یہ ہے. میں خدا سے دعا کرتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ تم اونٹنی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دینا. (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۱۰۱).

شُرْط (ضم ش ، سک ر) صف ، امذ.
۱. **سازگار ، موافق**.

ہاہم آیا ساتھ لے کر باد شرط
کشتیوں کو ہو گئی راحت کی شرط

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزائیہ ، ۳۰).

جیسے باد شرط سے ہو کج روی کشتی کی دور
انتقال ذہن سے لیتا ہے جانے غم سرور

(۱۹۲۹ ، فردوس تخیل ، ۱۵۳). ۲. (جراحی) **کسی جلدی بیماری کی وجہ سے خون نکالنے کے لئے جلد پر نشتر سے کچوکے دینے کا عمل** (ا پ و ، ۲ : ۱۲۸). [ع].

شَرْطَم شَرْطیں کَرْنا محاورہ.
رک : **شرط بدنا ، باہم شرطیں لگانا یا باندھنا**. زبان ایسی لڑکھڑانے لگی تھی کہ پڑوسنیں گھسر پھسر میں شرطم شرطیں کرتیں. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۳۷).

شُرْطَہ (ضم ش ، سک ر ، فت ط) (الف) امث.
جدھر کشتی جا رہی ہو اس کے موافق ہوا ، باد موافق.

صبح روشن ہو تو پھر شام غریباں مانگوں
داؤ شرطہ سے لگے چلنے تو طوفاں مانگوں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، آیات ، ۷۵). (ب) امذ. **سپاہی ، سرہنگ** (فرہنگ عامرہ). [ع : (ش ر ط)].

شَرْطی (فت ش ، سک ر). (الف) صف.
شرط سے منسوب ، جس میں شرط یا کوئی قید پائی جائے ، مشروط. ڈپٹی انسپکٹر جو فہرست ترقیوں کی کتاب کیفیت امتحان میں لکھ دیں گے اس میں بعض ترقیوں کو قطعی اور بعض کو شرطی کر کے لکھ دیں گے۔(۱۸۸۹ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۳). شرطی حجت میں ایک مقدمہ قضیۂ شرطیہ ہوتا ہے جو کہ تالی کو شرط یا مقدم کے ساتھ ملاتا ہے. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۲۳۸). (ب) م ف. **یقینی طور پر ، شرطیہ ، ضرور**.

ہاتھ اب جان سے دھو بندی ملے گی شرطی
ہوں جو ہونی سو ہو بندی ملے گی شرطی

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۸۴)). میں اپنی تو نہیں کہتی پر تیری بہنوں کو شرطی (شرطیہ) بھیج دوں گی. (۱۸۷۴ ، انشا ہادی النسا ، ۷۹). [شرط + ی ، لاحقۂ نسبت].

شُرْطی (ضم ش ، سک ر) امذ.
پولیس کے محکمے کا سپاہی ، پولیس کے محکمہ والا ، شُرطہ ، پولیس مین (فرہنگ عامرہ). [ع].

شَرْطِیّات (فت ش ، سک ر ، ی مع تشد) امث.
(منطق) **وہ قضیے جن میں ایک شے کے ہونے کی شرط پر دوسری شے کے ہونے یا نہ ہونے کا حکم لگایا جائے یا جن میں منافات یا عدم منافات کا حکم ہو**. اسی طرح شرطیات میں جیسے کہا جاتا ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اگر زید دریا میں ہو پس وہ غریق ہے (ڈوبا ہوا) متعین ہو جائے گا . (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق (ترجمہ) ، ۶۴). شیخ نے شرطیات کو بھی اسی میں شامل کر لیا. (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۲۴۴). [شرطی + ات ، لاحقۂ نسبت].

شَرْطِیَّت (فت ش ، سک ر ، کس ط ، شد ی بفت) امث.
مشروط ہونا ، کسی دوسری شے پر مبنی ہونا ۔ پہلی قسم ان احکام کی مناسبت کے رنگ کو اپنے اندر رکھتی ہے مثلاً اعداد ، شرطیت ، علیت ..... (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات (ترجمہ)، ۳۸)۔ [شرط + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

شَرْطَین (فت ش ، سک ر ، ی لین) امذ.
دو چمک دار ستارے جو منازل قمر میں سے پہلی منزل پر ہیں ۔ دو ستارے جو اس کی شاخ پر ہیں ان کو شرطین کہتے ہیں ۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۵)۔ شرطین بھی جو برج حمل کی پہلی قمری منزل کو ظاہر کرتا ہے ۲۶۰ ڈگری مکمل ہونے کے بعد (:) صفر ڈگری سے شروع ہوتا ہے۔ (۱۹۷۲ ، جنگ ، کراچی ، ۲۷ نومبر ، ۵)۔ [ع]۔

شَرْطِیَّہ (فت ش ، سک ر ، کس ط ، شد ی بفت)۔(الف) صف.
شرط لگا کر ، از روئے شرط ، یقینی ، لازمی ۔ اکثر مقام پر لفظ اگر شرطیہ کی جگہ لفظ جو لکھنا معنی میں شبہ ڈالتا ہے۔ (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۳)۔ سل اور دق کے امراض کا دنیا میں کوئی علاج نہیں یعنی شرطیہ اور حکمیہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا ۔ (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۹۳)۔ آپ کے پاس کسی مرض کا کوئی ایسا نسخہ بھی ہے جو سینٹ پرسنٹ (سو فیصدی) کامیاب اور شرطیہ ہو۔ (۱۹۳۷ ، سنگ الدور ، ۱۶۷)۔ (ب) م ف. **ضرور ، یقینا** . وہ آج شرطیہ جائیں گے۔ (۱۹۲۹ ، نور اللغات ، ۳ : ۳۶۹)۔ مہنگی شَے کے ساتھ سرٹیفیکٹ ملتا ہو گا کہ شرطیہ دو ہزار سال تک چلے گی ورنہ دام واپس۔ (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۳۷)۔ ۲. (منطق) **وہ قضیہ جس میں موضوع شرط ہو اور محمول اس کی جزا (یہ موضوع اور محمول علی الترتیب مقدم و تالی کہلاتا ہے، جیسے : اگر آفتاب نکل آیا ہے تو دن ہے)**۔ قضیے کو حملیہ کہتے ہیں ورنہ شرطیہ۔ (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۳۵)۔ شرطیہ کی صحت نہ تو مقدم کے صدق کے ساتھ یہاں وابستہ ہے اور نہ تالی کے صدق کے ساتھ۔ (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۸۱۹)۔ ۳. **قصیدے کے ایسے اختتامی اشعار جن میں مشروط دعا ہو ، مثلاً ممدوح کے لیے درازی عمر کی اس طرح دعا کرنا کہ جب تک یہ زمین و آسمان قائم ہیں تب تک تو زندہ و سلامت رہے۔** شرطیہ قصیدے میں اختتام کے ایسے اشعار جن میں مشروط دعا ہو۔ (۱۹۸۳ ، اصناف سخن اور شعری ہیئتیں ، ۱۹۷)۔ ۴. **جملے کی ایک قسم جس میں شرط و جزا دونوں موجود ہوں۔** فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں فعل ختم ہو چکا تھا ، باقی شرطیہ صورت وہی ہے لیکن ایسے واقعے کا اظہار ہے جس کا ہونا گذشتہ زمانے میں ممکن تھا لیکن وقوع میں نہ آیا۔ (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۲۶۷)۔ [شرط + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ علاج (ـــ کس ع) صف.
یقینی علاج ، مجرب علاج ، تیر بہدف نسخے سے علاج کرنا. ایک ڈاکٹر کے علاج کے لئے پرتاب گڑھ جانے کا قصد ہے جو شرطیہ علاج صرع کا کرتا ہے۔ (۱۹۰۳ ، مکتوبات حالی ، ۱ : ۲۵)۔ [شرطیہ + علاج (رک)]۔

ـــ مُتَّصِلَہ (ـــ ضم م ، شد ت بفت ، کس ص ، فت ل) امذ.
دو قضیوں سے ایک قضیہ حاصل کیا جاتا ہے اس طرح کہ ہر ایک ان میں قضیہ نہ رہے اور ان میں ربط دے دیا جائے اگر ربط لزوم کا ہو تو اس کو شرطیہ متصلہ کہتے ہیں (حکمۃ الاشراق (ترجمہ) ، ۳۶)۔ [شرطیہ + متصلہ (رک)]۔

ـــ مُنْفَصِلَہ (ـــ ضم م ، سک ن ، فت ف ، کس ص ، فت ل) امذ.
(منطق) اگر دو جملوں میں ربط عناد کے ساتھ ہو تو شرطیہ منفصلہ کہلاتا ہے۔ وہ قیاس استثنائی اور شرطیۂ منفصلہ کو ... ترجیح دیتا تھا۔ (۱۹۷۲ ، تین مسلمان فیلسوف ، ۱۰۸)۔ [شرطیہ + منفصلہ (رک)]۔

شَرْع (فت ش ، سک ر) امث.
۱. (i) **رسول یا نبی پر خدا کا بھیجا ہوا دین، خصوصاً دین محمدیؐ، مذہب اسلام.**

ظاہر ہوا ہے شرع کا احکام تیرے خط منے
ترکاں کا ترکی تا چلے آیا ہے ترکاں عہد کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳)۔
شمشیر لے شرع کا ایس ہت یکبار کیا جگت کوں دعوت (۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء سابق کی شرع کے ساتھ عبادت فرماتے تھے۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۷)۔

عصر حاضر کے تقاضاؤں سے ہے لیکن یہ خوف
ہو نہ جائے آشکارا شرعِ پیغمبر کہیں

(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۲۵)۔ (ii) **دین یا مذہب کے احکام ، خصوصاً دین محمدیؐ کے.** جیکچھ بتا چلنا سو ہی شرع میں فرمائے تیوں چلنا. (۱۶۰۳ ، تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۲۳)۔ ایمان شرع میں کہتے ہیں قبول کرنے اور اعتقاد لانے کو۔ (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۲)۔ سلطان شرع کے پابند بڑے پاک باز مسلمان تھے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۰۷)۔ ۲. **قانون ، آئین ، مسلک.**

کہ مستی مری شرع کے ساتھ ہے
مرا دین و ایمان ترے ہاتھ ہے

(۱۷۸۳ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۲۳۳)۔ سارے مصر کی زمین کے لئے یہ شرع جو آج کے دن تک ہے مقرر کیا کہ فرعون پانچواں حصہ لے۔ (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۹۵)۔

یہ شرع عشق کی جاری ہے کوئے قاتل میں
کہ حکم خون رواں پر ہے آب جاری کا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۳۷)۔ عام مفاد کے لئے انفرادی کاروبار میں اسلامی مملکت شرع کی رو سے مداخلت کر سکتی ہے۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۹۱)۔ ۳. (قدیم) **راستہ.**

اگر چور ہور ٹھگ تھے رہ پاک نیں
توں ایہہ شرع پر تجھ کوں کچھ باک نیں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۲)۔ [ع : (ش ر ع)]۔

ـــ اَحْمَدی کس صف (ـــ فت ا ، سک ح ، فت م) امث.
شریعت محمدی ، اسلامی قانون.

تج عاشقاں میں ہوتا جنگ و جدل سو سب دن
ہے شرع احمدی تج انصاف کر خدارا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲). [شرع + احمدی (رک)].

---پر چلنا محاورہ.
شرع محمدی کے موافق کرنا ، احکام شرعی کی تعمیل کرنا (ماخوذ مخزن المحاورات).

---پر عمل کرنا محاورہ.
شریعت کے مطابق کام کرنا.
ظاہرا شرع پہ واجب ہے عمل
تا کہ باطن میں نہ کچھ آئے خلل
(۱۹۳۱ ، مرزا رسوا (مہذب اللغات)).

---پیغمبر کس اضا(---ی لین ، فت غ ، سک م ، فت ب)امث.
اسلامی قوانین.
عصر حاضر کے تقاضاؤں سے ہے لیکن یہ خوف
ہو نہ جائے آشکارا شرع پیغمبر کہیں
(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۲۵).

---ترع / ترہ (---ضم ت ، فت ر) امث.
رک : شرع تورہ. اب آپ یہ شرع ترع کے مسئلے تو میرے سامنے نہ لگھاریے کہ مجھے حرامکاری سے نفرت ہے اور زنا کرنا گناہ ہے. (۱۹۲۳ ، دور فلک ، ۸۷). وہ خود تو بڑے شرع ترہ کے پابند ہیں مگر ان کے صاحبزادے بالکل انگریز ہیں کھڑے کھڑے پیشاب کرتے ہیں. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۳۵). [شرع + ترع (تابع)].

---تورہ (---و مع ، فت ر) امث.
(عو) **شریعت اور اس کا قانون.** کبھی شرع تورے کا پاس کیا ، کبھی ریت رسم کا وسواس کیا. (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النساء ، ۲۳). [شرع + تورہ (رک)].

---تورے والا صف.
شریعت کا پابند. شرع تورے والے نہ ہوتے تو آرائش کے آگے باجا گاجا. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۶۸).

---تورے والی امث.
وہ عورت جو پابند شرع اور قواعد اسلام کی نہایت پابند ہو (طنزاً بھی کہتے ہیں). آنسہ خانم شرع تورے والی ہیں وہ ڈھول میں کیوں بیٹھنے لگیں. (۱۹۰۷ ، لغات النساء ، ۱۵۶). انہوں نے نگاہ اٹھا کر دیکھا برا کیا ، تو ہی شرع تورے والی تھی تو کھڑکی سے ہٹ کیوں نہ گئی. (۱۹۷۹ ، عورت اور اردو زبان ، ۱۰۰).

---شریف کس صف(---فت ش ، ی مع) امث.
دین محمدی نیز اس کے احکام. ہم کو شرع شریف کا پاس و لحاظ رکھنا ضروری ہے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۹۳). شرع شریف میں جائداد منقولہ اور غیر منقولہ ... میں بھی کوئی فرق یا امتیاز نہیں ہے. (۱۹۲۲ ، قانون وراثت ، ۱۲). [شرع + شریف (رک)].

---کی تکلیف جاری ہونا محاورہ.
حیض کا جاری ہونا.
برس دس اور جب گزریں گے بھاری
تو ہوگی شرع کی تکلیف جاری
(۱۸۰۵ ، نظم رنگیں ، ۱۰).

---محمدی کس صف(---ضم م ، فت ح ، شد م بفت) امث.
دین اسلام ، اسلامی شریعت ، قانون محمدی.
تو توں نفس سوں زہد و تقوا را کہیں شرع محمدی آوے
ہو نت مشغول ذکر جلی سوں منزل ناسوت پاوے
(۱۵۹۱ ، جانم ، وصیت الہادی ، ۱۳). اس بی بی سے موافق شرع محمدی نکاح کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۳). علم کے بغیر شرع محمدی کو مرد ہو یا عورت کوئی بخوبی سمجھ نہیں سکتا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۲۵). [شرع + محمد (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---محمدی مہر امذ.
وہ مہر جو نکاح کے وقت شرع محمدی کے موافق مقرر کیا جائے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [شرع + محمدی (رک) + مہر (رک)].

---محمدی میں رخنہ ڈالنا / نکالنا محاورہ.
مذہب میں کوئی نئی بات داخل کرکے خلل انداز ہونا ، مذہبی امور میں جھگڑا نکالنا ، بدعت کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---محمدی نکاح پڑھانا محاورہ.
قانون اسلام کے موافق نکاح کر دینا جس میں کسی قسم کی دھوم دھام اور باجا گاجا نہ ہو. شرع محمدی نکاح پڑھا دیا اللہ خیر صلاح دان دہیز جم بی جم دیاہ (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۲۷۳).

---میں خلل ڈالنا محاورہ.
شرع محمدی میں کوئی نئی بات نکال کر کھڑی کر دینا ، بدعت کرنا (مخزن المحاورات).

---میں شرم کیا / کاہے کی / نہیں کہاوت.
صاف بات کہنے یا جائز کام کرنے میں پس و پیش نہ کرنا چاہیے. اپنا اونٹ لے اور میری کہلانی مجھے دے ، شرع میں شرم نہیں. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۹۳). کون سی گتھی ان کے دل میں ہے جو منھ سے نکال نہیں سکتے حالانکہ شرع میں شرم کاہے کی. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱۶ : ۹).

شِرْع (کس ش ، سک ر) امث ، ج.
وہ رسی جس سے بادبان مستول میں باندھا جاتا ہے.
ساحل پہ ابھی تھا کہ ادھر جا اترا
نے شرع چڑھی کوئی نہ پردا اترا
(۱۸۷۴ ، انیس ، رباعیات ، ۱۰۳). [ع : (ش ر ع)].

شَرْعاً (فت ش ، سک ر ، تن ع بفت) م ف.
اسلامی شرع کی رو سے ، شریعت کے لحاظ سے.

قتل سوڈی کا تو شرعاً درست
ناصح اب تک کیوں سلامت رہ گیا

(۱۸۸۸ ، گوہر انتخاب ، ۳۰۷). شراب پیتا بھی تھا تو رندانہ نہیں بلکہ حکیمانہ پیتا تھا اگرچہ شرعاً یہ بھی ممنوع اور حرام ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۳۶). ایک قرارداد پیش کی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ برطانوی حکومت کی فوج میں مسلمانوں کے لیے ملازمت کرنا شرعاً حرام ہے. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۱۶۲).[شرع + اً ، لاحقۂ تمیز].

ـــــ و عُرفاً (ـــــ و مج ، ضم ع ، سک ر ، تن ف بفت) م ف.
قاعدے قانون اور رواج کی رو سے ، شرع اور رسم و رواج دونوں کے لحاظ سے. اہل جہان کو کیا چھوٹے یا بڑے پیروی بادشاہ زماں کے حکم کی شرعاً و عرفاً لازم ہے. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۲۸۳).[شرعاً + و (حرف عطف) + عرف (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

شَرْعی (فت ش ، سک ر) صف.
شرع سے منسوب ، شرع کے حکم کے مطابق ، شریعت میں جس طرح مذکور موجود یا مقرر ہے.

اک لیڑا آنگ جھانکے سا ہوا تو میں شرعی مجھ کوں
زرینہ زر کی کسوت تو سنی ہوں کھاڑ جیو پر سوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۵۳). فصل پہلی میں بدائی تعزیہ کی دلیل عقلی اور شرعی سے مذکور ہے. (۱۸۹۷ ، ہدایت المومنین ، ۶). آج کل کے علماء صرف اس لیے سلاطین سے ملتے ہیں کہ ان کے اغراض و مقاصد کے لیے شرعی حیلے ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالیں. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۲۳۵). لبیں ترشی ہوئی نہیں اور مونچھیں شرعی اور چھوٹی چھوٹی نہیں. (۱۹۲۶ ، آگ ، ۲۳). ۲. شرع کا پابند. یہاں کے امیرزادوں میں کیسا ہی شرعی آدمی کیوں نہو عورتیں ایک نہ مانیں گی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۹۳۳). [شرع + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ اَحکام (ـــــ فت ا ، سک ح) امذ.
شریعت محمدیؐ کے احکام، قوانین اسلامی. تم عجیب عقیدے کے انسان ہو شرعی احکام بہرحال قابل عمل ہیں عقل قبول کرے یا نہ کرے. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۳۵). [شرعی + احکام (رک)].

ـــــ پائِجامَہ / پاجاما / پاجامَہ (ـــــ کس ء ، فت م) امذ.
ایک خاص بناوٹ کا ٹخنوں سے اونچا پاجامہ جس میں شلوار کی طرح کلی بڑی ہے مگر اس کا گھیر کم ہوتا ہے. کسی جگہ شرعی پائجامہ اور کرتا شاہی وضع ہے تو کسی مقام پر بڑے گھیردار جاموں اور جھبے دار پگڑیوں سے تخت کو رونق دیجاتی ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۴۴). اچکن اور شرعی پاجامہ دیکھ کر انہوں نے یہ اندازہ تو لگا لیا کہ میں برصغیر کا باشندہ ہوں. (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۳۰). [شرعی + پائجامہ / پاجامہ].

ـــــ حِیلَہ (ـــــ ی مع ، فت ل) امذ.
وہ بہانہ یا حیلہ جس سے دینی نقطۂ نظر سے کام کا جواز یا عدم جواز پیدا کیا جائے ، کام کے جواز کی بناوٹی دلیل ، کسی دینی فریضے سے جان بچانے کی بھونڈی ترکیب. بدگوئی اور غیبت میں مصروف رہتا ہے وقف کے مال پر شرعی حیلوں سے تصرف کرتا ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۳۸). [شرعی + حیلہ (رک)].

ـــــ داڑھی اث.
ایسی داڑھی جو شریعت کے مطابق ہو یعنی اس کی لمبائی کم از کم ایک مٹھی ہو ، مٹھی بھر لمبی ڈاڑھی. اس کی شرعی داڑھی اور سر کے بال نوچ لیے گئے تھے. (۱۹۳۸ ، اور انسان مر گیا ، ۱۱۳). درمیانہ قامت ، سانولی رنگت ، بیضوی آنکھیں ، دہرا بدن شرعی داڑھی جس میں صبح و شام کا حسین امتزاج. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۳۱). [شرعی + داڑھی (رک)].

ـــــ ڈھَڑْکا (ـــــ فت ڈھ ، ڑ ، شد ک) امذ.
ڈھونگ ، ڈھکوسلا.

نہ آ زاہد کے دم میں تو اگر کچھ ذہن کا پکا ہے
بہشت اک باغ ہے دوزخ بھی اک شرعی ڈھڑکا ہے

(۱۸۹۶ ، طلسم ہوش ربا ، ۷ : ۸۷۸). [شرعی + ڈھڑکا (رک)].

ـــــ عَدالَت (ـــــ فت ع ، ل) امث.
وہ کچہری جس میں شریعت کے مطابق فیصلے ہوتے ہیں. وفاقی شرعی عدالت نے اسکول ٹیچر ... کو عدالت میں پیش کرنے کا حکم دیا ہے. (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ جنوری ، ۱). [شرعی + عدالت (رک)].

ـــــ عُذْر (ـــــ ضم ع ، سک ذ) امذ.
وہ عذر جسے شرع جائز قرار دے. جماعت کے ساتھ پانچ وقت کی نماز ہر فرد پر سنت موکدہ ہے جو بغیر شرعی عذر کے چھوڑی نہیں جا سکتی. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۳۸). [شرعی + عذر (رک)].

ـــــ عَیب (ـــــ ی لین) امذ.
وہ افعال جو شرع کی رو سے معیوب و ممنوع ہیں ، جیسے چوری ، قمار بازی وغیرہ. بقول غالب ... حضور نے تو شرعی عیب ہی کو پیشہ بنا لیا. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۳۸). [شرعی + عیب (رک)].

ـــــ قَسَم (ـــــ فت ق ، س) امث.
قانون اللہ کے مطابق قسم جو حاکم شرع کے نزدیک معتبر ہے ، وہ قسم جو لفظ اللہ پر "و" اور "ب" کے اضافہ کے ساتھ کھائی جائے ، وہ قسم جو قانون اسلام کے مطابق کھائی جائے. جہاں آرا نے کہا دیکھو شرعی قسم کھائی ہے یاد رکھنا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۴۳). میں نے بھی شرعی قسم کھا لی کہ وعدے پورے نہ کئے گئے تو میں بھی ہرگز قید سلامتی میں نہ رہوں گا. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری ، ۱۳). [شرعی + قسم (رک)].

ـــــ قُلْتَبان (ـــــ فت ق ، سک ل ، فت ت) امذ.
(کنایۃً) نکاح پڑھانے والا قاضی (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [شرعی + قلتبان (رک)].

ـــــ کُٹْن (ـــــ ضم ک ، شد ٹ بفت) امذ.
(بازاری) عقد نکاح باندھنے والا ، قاضی ؛ ماں باپ ، والدین (مخزن المحاورات). [مقامی].

ـــــ مَہْر (ـــــ فت م ، سک ہ) امذ.
اسلامی قانون کے مطابق دین مہر. دیکھا یہ گیا ہے کہ جب لڑکی والوں سے مہر کی بات کریں تو وہ شرعی مہر ۳۲ روپے آٹھ آنے کی بات کرتے ہیں. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳۱ مارچ ، ۱۱). [شرعی + مہر (رک)].

شَرْعِیات (فت ش ، سک ر ، کس ع ، شد ی) امث.
علوم دین اور ان کے معاون علوم یعنی منطق وغیرہ. تعلیم کے عمومی شعبے دو تھے ، جن پر توجہ ہوتی (۱) شرعیات اور (۲) عقلیات. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۳). [شرع + یات ، لاحقۂ تانیث و جمع].

شَرْعِیَّت (فت ش ، سک ر ، کس ع ، شد ی بفت) امث.
شرع کی پابندی ، شرع کی طرف رجحان. کسی قدر شرعیت مزاج میں تھی اس لیے داڑھی منڈوائی تو نہ جاتی تھی مگر اس قدر باریک کترواتے تھے کہ اگر خوردبین سے دیکھی جائے تو بھی بمشکل نظر آئے. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۴). دل میں ہر وقت خدا کا خوف رسول کا ادب شریعت کا پاس ہے. (۱۹۲۰ ، مضامین محفوظ علی ، ۹۸). [شرع + یت ، لاحقۂ تانیث واسمیت].

شَرْعِیَّہ (فت ش ، سک ر ، کس ع ، شد ی بفت) صف.
شرعی ، شریعت کے مطابق. اس بیان سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ ... والدین اپنے بچوں کی شادی پر حدود شرعیہ کے اندر اندر خرچ نہ کریں. (۱۹۳۷ ، اصلاح حال ، ۱۰). [شرعی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شَرغا (کس نیز فت ش ، سک ر) صف ؛ رک : شرغہ.
بادامی یا صندلی جلد کا گھوڑا (چاہے دم اور ایال ہم رنگ ہو یا زردی مائل). خوشنما خاصے کے گھوڑے عربی ، ترکی ، کمیت ، لا کھوری سکسی ، ابلق ، سرنگ ، شرغا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۸). [شرغہ (رک) کا ایک املا].

شَرْغَہ (کس فت نیز ش ، سک ر ، فت غ) صف.
رک : شرغا.

سرنگ ان سب سے گو کہ کچھ دبے ہے
نمود اس سے ادھر شرغہ کرے ہے

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۸). فصل چوتھی اقسام شرغہ وغیرہ کی تعریف میں. (۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۵). ایک ٹٹو دبلا پتلا شرغہ ، دوسرا گھوڑا مرا ہوا ، ہڈیاں ہڈیاں گن لیجئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۵۸). سرکاری گھوڑوں میں ... منہ زور بدلگام ایک شرغہ تھا. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۳۵). [ع].

شَرَف (فت ش ، فت نیز سک ر) امذ.
۱. **بزرگی ، بڑائی ؛ خوبی ، بھلائی.**

سدا ہے سو بھرپور دریا کوں جل
شرف ہے سیپی کوں سو موتی بدل

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۳).

دینداری کا شرف اے یار اگر سکتا ہے تو
مصطفےٰ کی پیروی کر توں کہ ہوگا کامیاب

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۷).

سجود آفتاب ہوا ہے شرف سوں آج
وو نقش پا کہ زینت روئے زمیں ہوا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۴).

شخصیت ایسی کس کی تھی کس کو تھا یہ شرف
اس قدر سا تھا کون بغیر از شہ نجف

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۹).

وہ ایک عفت ایسی جس سے حاصل ان کو سو شرف
وہ ایک عصمت اک طرف ہزار پیسے اک طرف

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۲۵). کسی دوسرے اردو شاعر کو وہ شرف ، شہرت اور وہ ہر دلعزیزی نصیب نہیں ہوئی جو اقبال مرحوم کے حصے میں آئی ہے. (۱۹۸۹ ، اردونامہ ، لاہور ، جنوری ، ۱۰). ۲. **عزت ، فخر.**

انجو جو ہو دوڑیں تری بزم میں
توں مکھ دھوئے تو ہوگا شرف منج کوں جم

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۹).

دیا مجلس کبریا کا ہے وہ
شرف دودمان قضا کا ہے وہ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۶۰). یہ شرف یعنی خلیفۂ وقت کا مرثیہ لکھنا عمرو بن عبید کے سوا دنیا میں کسی کو حاصل نہیں ہوا. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۱۱). انہیں اللہ کے رسول کے ساتھ رہنے کا شرف حاصل ہوا. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۵۰۱). ۳. **(مقابلۃً) برتری ، ترجیح ، فوقیت.** اس جیونے پر ہو مرنا ہزار جاگا شرف دھرتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۵).

میں اگر ہستی کے اوپر نیستی کو دوں شرف
دیں مجھے دشنام کھینچ کر مردمان روزگار

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۶۶).

کثرت پیکاں سے تیرے ہو گئی ہیں تہ بہ تہ
اب شرف دل کو ہمارے پارۂ آہن پہ ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۷). قدیم الاسلام ہونے کا شرف بھی حاصل ہے. (۱۹۱۴ ، سیرت النبیؐ ، ۲ : ۳۰۲). ۴. **کسی سیارے کا اپنے اصلی برج میں داخلہ (جو کام کے آغاز کے لئے مبارک اور نیک سمجھا گیا ہے).**

تاچند بہار آتی نہیں دیکھیے آتش
کب تک شرف نیر اعظم نہیں ہوتا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۰۱). ہبوط برج حمل کے ۲۰ درجے پر ہے اور مشتری کو شرف برج سرطان میں ۱۵ درجے پر ہے. (۱۹۵۱ ، مفتاح الجفر ، ۹۸). ۵. **بلندی ، عروج ، صعود.**

آفتاب شرف و اوج سہ عز و عُلا
شمع کاشانۂ دیں اختر بختو روشن

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۸۹).

روشن ہوئی بزم کو امید
نکلا افق شرف سے خورشید

(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۱۸). [ع : (ش ر ف)].

ـــــ اَفْزا (ـــــ فت ا ، سک ف) صف.
عزت بڑھانے والا ، توقیر بخشنے والا.

اے رسولِ عربی! اے شرف افزائے رسل
جلوہ کر اب بھی دلوں میں ہے محبت تیری
(۱۹۰۱ء، فردوس تخیل، ۳۰)۔ [شرف + ف : افزا، افزودن - بڑھانا، بڑھنا]۔

---امتیاز کس اشا(---کس ا، سک م، کس ت) امذ۔
بزرگی، برتری یا بڑائی حاصل کرنے کی عزت پس صاحب علم بھی ہر اہل فن پر خواہی نخواہی شرف امتیاز زیادہ رکھتا ہے۔(۱۸۷۳ء، عقل و شعور، ۲۸)۔ [شرف + امتیاز (رک)]۔

---اندوز (---فت ا، سک ن، و مج) صف۔
عزت حاصل کرنے والا، مشرف، بلند مرتبہ پانے والا۔
خدمت دیر و حرم کی جو میں یک عمر تو کیا
دڑکہ دل میں تو اب تک شرف اندوز نہیں
(۱۷۹۵ء، قائم، د، ۱۰۰)۔ آپ دولت ایمان سے بہرہ یاب اور نور عرفان سے شرف اندوز ہو گئے۔ (۱۹۲۰ء، جویائے حق، ۳ : ۲۰)۔ حج سے شرف اندوز ہوکر اس نے مثنوی تحفۃ العراقین لکھی۔ (۱۹۶۸ء، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۹۷۵)۔[شرف + ف : اندوز، اندوختن - جمع کرنا]۔

---اندوزی (---فت ا، سک ن، و مج) امث۔
عزت حاصل ہونا، مرتبہ پانا، مشرف ہونا۔ آپ کے خاندان میں ... آپ کے پردادا ابو عامر عہد نبوی میں مشرف با اسلام ہوئے غالباً اس شرف اندوزی کی تاریخ نہایت قدیم ہے۔ (۱۹۱۶ء، حیات مالک، ۱)۔ [شرف اندوز + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---آفتاب کس اشا(---سک ف) امذ۔
آفتاب کا برج حمل میں آنا، یہ ہر سال ۲۱ مارچ کو ہوتا ہے۔
کس کس کے دل میں نقش ہوا روئے یار کا
کیا کیا نگیں تھے شرفِ آفتاب میں
(۱۸۳۶ء، آتش، ک، ۱۱۱)۔
جا پائی خط نے اس کے رخ بے نقاب میں
سورج گہن پڑا شرفِ آفتاب میں
(۱۸۷۲ء، مراۃ الغیب، ۱۸۱)۔ شرف آفتاب کا برج حمل میں ۱۹ درجے پر ہے (۱۹۵۱ء، مفتاح الجفر، ۹۸)۔[شرف + آفتاب (رک)]۔

---باریابی کس صف(---سک ر) امذ۔
کسی کی خدمت میں حاضر ہونے کی عزت اور سعادت۔ زوبی صاحب کی خدمت میں شرف باریابی کب اور کیسے حاصل ہوا کچھ یاد نہیں۔ (۱۹۸۹ء، افکار، کراچی، اگست، ۱۹۰)۔ [شرف + بار (رک) + یاب (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---باریابی پانا محاورہ۔
حضوری میں داخل ہونا، ملاقات کی اجازت ملنا۔ طویل انتظار کے بعد میجر شاہ نے میجر ملک کے حضور شرف باریابی پایا۔(۱۹۷۵ء، پس باراں دوزخ، ۳۰)۔

---بخشنا محاورہ۔
عزت عطا کرنا ؛ ترجیح دینا، اولیت عطا کرنا۔

شرف اللہ نے بخشا ہے آدم پر محمدؐ کو
فضیلت ہے مقدم سے زیادہ یاں موخر کی
(۱۸۴۶ء، آتش (مہذب اللغات))۔

---پابوسی کس اشا(---و مج) امذ۔
قدم چومنے کا اعزاز، ملاقات کی عزت۔ اب کے آرزو پوری ہوئی اور شرف پابوسی موجب سر بلندی ہوا۔ (۱۸۸۷ء، مقالات شروانی، ۱۹)۔ [شرف + پا (رک) + بوسی (رک)]۔

---پانا محاورہ۔
عزت پانا، رتبہ پانا۔
چندا سورج لیتے جھلک اس دور میں
پائے شرف ہر جان سب ہی اس عہد میں
(۱۶۱۱ء، قلی قطب شاہ، ک، ۳۶۱)۔ اگر اس کو قتل کرتا تو کیا شرف پاتا۔ (۱۸۹۱ء، طلسم ہوشربا، ۵ : ۱۰۸)۔

---پکڑنا محاورہ۔
شرف پانا، عزت پانا، بلند مرتبہ ملنا۔
ہو کافر سکلے ہوئے برطرف
نبی کا سو ہے دیں، پکڑیا شرف
(۱۵۶۴ء، حسن شوقی، د، ۳۷)۔

---تلمذ کس اشا(---فت ت، ل، شد م بضم) امذ۔
شاگردی کا اعزاز۔ صبا کو حضرت آتش سے شرف تلمذ حاصل تھا جو مصحفی کے شاگرد رشید تھے۔ (۱۹۸۶ء، قومی زبان، کراچی، ستمبر، ۳۰)۔ [شرف + تلمذ (رک)]۔

---حاصل ہونا محاورہ۔
عزت حاصل ہونا، مشرف ہونا۔ جب وہ درگاہوں پر حاضر ہوتی ہیں تو ایسا محسوس کرتی ہیں جیسے انہیں قربت الہیٰ کا شرف حاصل ہو گیا ہے۔ (۱۹۸۳ء، سندھ اور نگہ قدر شناس، ۱۹)۔

---حضوری کس صف(---ضم ح، و مع) امث۔
رک : شرف باریابی۔ دو تین بار کم کم وقت میں حسب الطلب شرف حضوری حاصل کرنا پڑا۔ (۱۹۳۶ء، ریاض خیر آبادی، نثر ریاض، ۴۸)۔ [شرف + حضور (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

---دار/دارا صف۔
۱. سورج کے برج حمل میں داخلے کا دن یا وقت وغیرہ۔
شرف دار دن کے سورج تھے اپار
خوشی کا مگر جگ یہ تھا نوبہار
(۱۶۵۷ء، گلشن عشق، ۳۸)۔ **۲. شرف رکھنے والا** (قدیم اردو کی لغت)۔ [شرف + ف : دار، داشتن - رکھنا + ا (زائد)]۔

---دینا محاورہ۔
عزت دینا، بزرگی دینا، اولیت دینا۔
او سبحان مرداں کوں دیتا شرف
لکھیا ہے برا عورتاں کا حرف
(۱۶۳۵ء، مینا ستونتی (قدیم اردو، ۱ : ۱۳۶))۔

متجہ جیو کوں جم ایس طرف رک
بل منج کوں شرف دے جوں شرف رک
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵)۔
میں اگر ہستی کے اوپر نیستی کو دوں شرف
دیں مجھے دشنام کھینچ کر سردماں روزگار
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۶۶)۔

ـــــ دَھرْنا محاورہ۔
رک: **شرف رکھنا**۔ اس جیونے پر بو مرنا ہزار جاگا شرف دھرتا ہے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۵)۔

ـــــ رَکْھنا محاورہ۔
فوقیت رکھنا ، ترجیح رکھنا۔ قاضی صاحب معتزلی تھے اور صرف ایک واسطے سے واصل بن عطاکی شاگردی کا شرف رکھتے تھے۔ (۱۹۰۳ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۱۵)۔ انسان اسی اعتبار سے تمام مخلوقات پر یہاں تک کہ فرشتوں پر شرف رکھتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، سراج اورنگ آبادی (شخصیت اور فکر و فن) ، ۱۵۱)۔

ـــــ عَدالَت کسر اضا (ـــــ فت ع ، ل) امذ۔
ناظر ، ایک خاص عدالتی عہدے کا نام (اردو قانونی ڈکشنری) ۔ [شرف + عدالت (رک)]۔

ـــــ قَبُول کسر اضا (ـــــ فت ق ، و مع) امذ۔
قبولیت کا مرتبہ ، پسندیدگی ، مقبولیت کا اعزاز۔ ممکن ہے صحبت شعر و سخن میں ہماری زبان سے نکلے ہوئے اشعار نے کچھ زیادہ شرف قبول پایا ہو۔ (۱۹۳۶ ، ریاض خیر آبادی ، نثر ریاض ، ۱۹۰)۔ [شرف + قبول (رک)]۔

ـــــ قَبُولِیَّت کسر اضا (ـــــ فت ق ، و مع ، کسر ل ، شد ی بفت) امث۔
منظوری کی عزت۔ آپ انھیں اپنے اسکول میں لگا لیں ، انھوں نے میری التجا کو شرف قبولیت بخشا اور اپنے اسکول میں معقول مشاہرہ پر لگالیا (۱۹۸۲ ، میری داستان حیات ، ۱۴۳)۔ [شرف + قبول (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ کا روز امذ۔
کسی سیارے کا اپنے اصلی برج میں داخل ہونے کا دن۔
گلزار سے جو گال کوں دیکھا شرف کے روز
سٹ دے شفق کوں اوٹ کے چلیا سور ہر کدھر
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۶)۔

ـــــ کَرْنا محاورہ۔
بلند ہونا ، عروج کی طرف جانا۔
شرف گھر سے کرتا ہے وہ انتصال
ہے مشہور خانہ جدی میں کمال
(۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۷)۔

ـــــ لے جانا محاورہ۔
فوقیت لے جانا ، مقابلۃً بڑھ جانا ، آگے نکل جانا۔

گل پر شرف ترا رخ خوش رنگ لے گیا
قد کا بلند مرتبہ شمشاد سے ہوا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳۹)۔

ـــــ مُلازَمَت کسر اضا (ـــــ ضم م ، کسر ز ، فت م) امذ۔
نوکری کا اعزاز ، کسی کی خدمت میں ہمیشہ رہنے کا اعزاز۔ دو برس پہلے حدیبیہ میں وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف ملازمت حاصل کر چکے تھے۔ (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۵۳)۔ قائم چاند پوری نے جو اس وقت بسولی میں تھے ، ٹانڈہ آ کر شرف ملازمت حاصل کیا۔ (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۹۵۲)۔ [شرف + ملازمت (رک)]۔

ـــــ میں آنا محاورہ۔
کسی سیارے کا اپنے اصلی برج میں آنا ؛ اوج پر آنا۔
جتنے کوکب تھے وہ سب آئے شرف میں سو بار
پر مرے اختر طالع کی نہ تحویل ہوئی
(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، ۲۲۲)۔
بارگہ ، ہمسر شاہ نجف میں آیا
شبہ روشن ہوا خورشید شرف میں آیا
(۱۹۱۲ ، شمیم ، بیاض (ق) ، ۱۱)۔

ـــــ نا ک صف (قدیم) ؛ = شرفناک۔
عزت والا ، مفتخر ، معزز۔
بطوفان آتش سمدر اہے
شرفنا ک جس پانے بندر اہے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۹)۔
قدم تی تیرے ناسور فرش ہے
شرفنا ک تجھ گرد تی عرش ہے
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۳)۔
کہ اے خاتون عصمت خواہر پاک
معلیٰ معدن در شرف نا ک
(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۱۷۹)۔ [شرف + نا ک ، لاحقۂ صفت]۔

ـــــ ہونا محاورہ۔
۱. **ترجیح ہونا ، بزرگی حاصل ہونا**۔
سدا ہے سو بھرپور دریا کوں جل
شرف ہے سیپی کوں سو موتی پدل
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۳)۔
تجھ خوشنما دیدار کوں میرے نین سوں ہے شرف
تجھ میٹھی گفتار کوں میرے کرن سوں ہے شرف
(۱۶۷۹ ، دیوان سلطان (ق) ، ۵۷)۔
ہے مکیں ہی سے مکانوں کو شرف
قرب گوہر ہی سے اچھی ہے صدف
(۱۷۷۴ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۱۱۸)۔
حیواں پر آدمی کو شرف نطق سے ہوا
شکر خدا کرے جو زباں بشر کھلے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۰۷)۔

عالم کو شرف ہے بس نگیں سے
بہتر کب ہے مکاں مکیں سے
(١٩٣٨ء ، تنظیم الحیات ، ٣٢). ٢. کسی ستارے کا اپنے اصلی گھر میں داخل ہونا.

ساقی نے منھ لگایا نہ جامِ شراب کو
اس چاند میں شرف ہوا آفتاب کو
(١٨٤٢ء ، مظہر عشق ، ١٣٠).

---یاب صف ؛ رک : شرفیاب.
(بارہاں وغیرہ یا کسی کام کی) عزت حاصل کرنے والا ، مشرف ، بزرگی پانے والا. حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شرف قرب اتم سے شرف یاب ہوئے . (١٨٨٧ء ، خیابانِ آفرینش ، ٣٠). ذرا بن اور ثعلبہ بن منقذ کے لوگ حاضر ہوئے اور دولت ایمان سے شرفیاب ہو کر واپس گئے . (١٩٢٠ء ، جوبانئے حق ، ٢ : ١٠٢). ایک وکیل ... مہاراجہ کی خدمت میں روانہ کیا جو عین راہ میں خدمت میں شرف یاب ہوا. (١٩٨١ء ، تاریخ پنجاب ، ١٩٢). [شرف + ف : یاب ، یافتن - پانا].

---یابی امث.
شرف حاصل ہونا ، عزت و بزرگی حاصل ہونا ، ملاقات ہونا. مدت سے شرف یابی کی حسرت تھی آج پوری ہو گئی . (١٩٧٠ء ، مہذب اللغات ، ٧ : ١٣٧). [شرف + یاب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شیرف (کسر ش ، ر) امذ.
ضلع کا افسر اعلیٰ جس کے ذمے امن قائم رکھنا اور عدالتوں کی نگرانی میں عدل و انصاف عمل میں لانا وغیرہ ہوتا ہے ، Sherife. بنگال ، مدراس اور بمبئی تینوں پریزیڈنسیوں میں ایک شرف بھی مسلمان نہیں. (١٨٩٣ء ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ٦٧). جب شہنشاہ بانو قیصر ہند نے اس دنیا سے سفر کیا تو شرف کلکتہ نے ٹون ہال میں ... ایک پبلک میٹنگ کو منعقد کیا. (١٩٠٧ء ، کرزن نامہ ، ٣٩٥). [انگ : Sherife].

شُرفا (ضم ش ، فت ر) امذ ؛ ج.
رک : شریف جس کی یہ جمع ہے ، شریف لوگ ، اچھے لوگ. یہ دیکھیے واللہ ہے کہ یہ جتنے حضرات نظر آتے ہیں سب شرفا کے صاحبزادے ہیں. (١٨٨٠ء ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٣٠). اس صوبہ میں دس دس پانچ پانچ میل پر شرفا اور نجبا کے دیہات آباد تھے. (١٩١٠ء ، مقالات شبلی ، ٣ : ١٠٣). صدیوں سے شرفا کا چلن رہا ہے کہ شہر کے ہجوم سے باہر ... آسائش کا سامان رکھا جائے. (١٩٨٧ء ، غالب فکر و فن ، ٢٠). [ع : (شریف (رک) کی جمع)].

شَرْق (فت ش ، ر). (الف) صف.
سرخ ، لال ، خونیں. آنکھیں نرگسی بڑی بڑی اور شرق تھیں . (١٩٠٣ء ، مخدرات ، ٢ : ١٢٩). (ب) امذ. ١. **سورج کا غروب کے قریب ہونا** (بیان اللسان). ٢. **اچھو نیز اچھو لگنا.** اعضا ... اچھی طرح پھیلتے اور سکڑتے نہیں لہذا ان میں شرق (اچھو) جیسی کیفیت پیدا ہو جاتی اور سانس کھڑا ہو جاتا ہے (١٩٣٦ء ، (ترجمہ) ، ٢٠ : ٢٩٢). [ع : (ش ر ق)].

شَرْق (فت ش ، سک ر). (الف) امذ.
١. **مشرق ، پورب.**

دنیا کے ایں بند تے آزاد ہو
پھرے شرق تے غرب لگ بار ہو
(١٦٠٩ء ، قطب مشتری ، ٣٥).

شام غربت میں نہ ہو ناجی کیوں چشم فلاح
مونہہ سر میں غرب ہو تو پل میں ہو جاتا ہے شرق
(١٧٣١ء ، شاکر ناجی ، د ، ١٣٣).

تشبیہ میں تنزیہ میں غمگیں نہیں فرق
جیسا کہ وہاں ہے غرب ویسا ہے شرق
(١٨٣٩ء ، مکاشفات الاسرار ، ٨١).

سیاہی گئی جانبِ زنگبار
ہوئی روشنی شرق سے آشکار
(١٨٩٠ء ، کتاب مبین ، ١١٧). یہ قصبہ تحصیل ہے اور رام پور سے شرق کو بارہ کوس کے فاصلہ پر ہے. (١٩٢٩ء ، تذکرہ کاملان رام پور ، ٣٦٧). دو دروازے جانب غرب ہیں اور ایک جانب شرق ہے. (١٩٨٥ء ، ماہ و روز ، ٦٦). ٢. **خورشید تاباں ، چمک دار یا روشن سورج** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). (ب) امث. **چمک دمک ، تابناکی ، رخشندگی ، تابش.**

وہ رنگ روپ تیغ کا وہ حسن وہ کجی
وہ برق و شرق برقِ فلک جس سے ملتجی
(١٨٧٤ء ، انیس ، مراثی ، ٥ : ١٥٧).

اللہ رے برق و شرق تری خاکِ راہِ دوست
ذرے بھی اپنی اپنی جگہ آفتاب ہیں
(١٩٢٧ء ، بادۂ عرفاں ، ١١٧). [ع].

---تے غَرْب م ف (قدیم).
شرق سے غرب تک ، مشرق تا مغرب ، ہر طرف ، ہر جگہ.

دنیا کے ایں بندرے آزاد ہو
پھرے شرق تے غرب لگ باد ہو
(١٦٠٩ء ، قطب مشتری ، ٣٥).

---رُویہ (---و لین ، فت ی) م ف.
مشرق جانب ، پورب کی سمت ؛ جس کا رخ مشرق کی طرف ہو. وہ درہ شرق رویہ تھا اور یہ درہ غرب رویہ ہے. (١٨٥٥ء ، طلسم حکیم اشراق ، ١٦٢). [شرق + رویہ (رک)].

---سے تا غَرْب م ف.
پورب سے پچھم تک ؛ پوری دنیا میں ، ہر جگہ.

کس کو دکھلاتا ہے اپنا جامہ حسنِ آفتاب
شرق سے تا غرب ہے پھیلائے داماں کس لیے
(١٨٧٠ء ، شرف ، د ، ٢٩٠).

---سے غَرْب تک م ف.
رک : شرق سے تا غرب.

ہے شرق سے غرب تک پریشاں
نورِ عینین پیر کنعاں
(۱۹۰۵ء، محسن کاکوروی (نوراللغات))۔

ـــــو غرب میں م ف۔
رک : شرق سے تا غرب۔
تم کو بھی اہلِ یورپ شاید ہوں یاد وہ دن
تھا شرق و غرب میں جب سکہ رواں ہمارا
(۱۹۳۲ء، سنگ و خشت، ۶۴)۔

شَرْقاً (فت ش، سک ر، تن ق بفت) م ف۔
مشرق کی جانب، مشرق میں، مشرق سے، مشرق تک۔ باغ غرباً شرقاً ۱۸۶۰ فٹ اور شمال جنوب میں ۱۰۰۰ فٹ ہے۔ (۱۹۳۲ء، تخت طاؤس، ۴۹)۔ سلسلہ کوہ ہمالیہ بہ سلسلہ شرقاً غرباً واقع ہوا ہے۔ (؟، نقشہ کمبر، (تمتہ ب) ۱)۔ [شرق + ـــــاً، لاحقۂ تمیز]۔

ـــــ غَرْباً (ــــ فت غ، سک ر، تن ب بفت) صف۔
پورب سے پچھم تک، مشرق سے مغرب تک۔ اسی طرح اسی ترتیب سے اہلِ زمین پر شرقاً اور غرباً فرضِ عین ہوگا۔ (۱۸۵۷ء، فتوائے جہاد (اخبارالظفر)، ۲۰)۔ ان کا علاقہ شرقاً غرباً چارسو میل تک پھیلا ہوا تھا۔ (۱۹۶۷ء، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۳ : ۲۵۸)۔ [شرقاً (رک) + غرب + اً، لاحقۂ تمیز]۔

شَرْقِسْتان (فت ش، سک ر، کس ق، سک س) امذ۔
آفتاب طلوع ہونے کی جگہ، مشرق۔ صبح کی ملکہ نے نور کا تاج سر پر دھر کر تجلی کا لباس پہن کر شرقستان کے کمرے سے منہ نکالا۔ (۱۹۳۰ء، چار چاند، ۲۳)۔ [شرق + ف : ستان، لاحقۂ ظرفیت]۔

شَرْقَہ (فت ش، سک ر، فت ق) امذ۔
پرتو، جھلک، عکس، دھوپ۔
اشراقیہ تیسرا ہے فرقہ
جو پائے خدا کو ہیں یہ شرقہ
(۱۸۷۳ء، جامع المظاہر، ۸)۔ [شرق + ہ، لاحقۂ نسبت]۔

شَرْقی (فت ش، سک ر) صف۔
شرق سے منسوب، مشرق کا، مشرق کی جانب، مشرق، پوربی۔
منارہ ہے شرقی سفید اوس کا رنگ
کنارہ ہے مسجد جمعہ کی نسنگ
(۱۷۹۹ء، آخری گشت (ق)، ۵۰)۔ ہواء نے بسبب شدت کی شرقی آندھی کے تمام رات میں دریا کو چلایا اور دریا کو سکھا دیا۔ (۱۸۲۲ء، موسیٰ کی توریت مقدس، ۲۹۶)۔ شہنشاہ ... نے دیار شرقی کی فتح کو مقدم جانا۔ (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۲۷۴)۔ اجرام فلکی دو متضاد اور مختلف حرکتیں کرتے ہیں یعنی غربی اور شرقی۔ (۱۹۰۶ء، مقالات شبلی، ۷ : ۵)۔
یہ رندِ خدا مست نہ شرقی ہے نہ غربی
گھر میرا نہ دلی نہ صفاہاں نہ سمرقند
(۱۹۸۷ء، اک محشر خیال، ۶۴)۔ [شرق + ی، لاحقۂ صفت]۔

ـــــ زَبان (ــــ فت ز) امث۔
وہ زبان جو مشرق میں بولی جاتی ہے، خصوصاً یورپ کے مشرق میں جیسے: ایشیائی زبان مثل عربی، چینی، فارسی، سنسکرت وغیرہ (فرہنگ آصفیہ)۔ [شرق + زبان (رک)]۔

ـــــ عُلوم (ــــ ضم ع، و مع) امذ۔
وہ علوم شرقی جو ایشیا میں رائج ہیں (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [شرق + علوم (رک)]۔

شَرْقِیَّہ (ــــ فت ش، سک ر، کس ق، شد ی بفت) صف۔
مشرق سے منسوب، مشرقی، مشرق سے متعلق، پورب سے وابستہ۔ شہنشاہ مہمات شرقیہ میں مصروف تھا۔ (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۵۶۷)۔ [شرق + ہ، لاحقۂ تانیث]۔

شِرْک (کس ش، سک ر) امذ۔
۱. خدا کی ذات یا صفات میں کسی اور کو شریک کرنا، ایک سے زیادہ خدا کے ماننے کا عقیدہ، کثرت پرستی۔
ہو دیہ ہو دل ہو جیو ہو جوت
کثرت کی شریک شرک کی کوت
(۱۷۰۰ء، من لگن، ۱۰)۔
قوتِ ملت و دیں قامعِ کفر و الحاد
حامیِ شرعِ نبی ماحی شرک و بدعت
(۱۸۵۴ء، ذوق، د، ۳۱۶)۔ وہ اسی شرک و بدعت ... میں الجھے ہیں۔ (۱۸۹۸ء، مقالات حالی، ۱ : ۲۱۰)۔ وہ شیخ کی تعلیم سے متاثر تھے اور کہتے تھے کہ چھت کے نیچے رہنا شرک ہے۔ (۱۹۸۷ء، آخری آدمی، ۲۸)۔ **۲. (تصوف) سوائے حق تعالیٰ کے دوسرے کو موجود جاننا اور ضد حق تعالیٰ کی ثابت کرنا** (مصباح التعرف، ۱۵۱)۔ **۳. ساجھا، حصہ داری، صحبت، رفاقت** (پلیٹس)۔ [ع]۔

ـــــ اَخْفیٰ کس صف (ــــ فت ا، سک خ، ا بشکل ی)
۱. سب سے زیادہ چھپا ہوا شرک، وہ شرک جو دل میں رہے اور قول فعل سے بھی ظاہر نہ ہو۔ پیران مریدان کو شرک جلی اور شرک خفی اور شرک اخفی سوں پاک کرتے ہیں۔ (۱۷۷۳ء، شاہ میر، انتباہ الطالبین، ۱۰۶)۔ **۲. (تصوف) سالک اپنے کو سوائے حق موجود جانے** (مصباح التعرف، ۱۵۱)۔ [شرک + اخفیٰ (رک)]۔

ـــــ اَصْغَر کس صف (ــــ فت ا، سک ص، فت غ) امذ۔
چھوٹا شرک۔ آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ مجھ کو سب سے زیادہ جس کا تم پر خوف ہے وہ شرک اصغر ہے۔ (۱۹۳۲ء، سیرۃ النبیؐ، ۴ : ۳۵۷)۔ [شرک + اصغر (رک)]۔

ـــــ پَرَسْتی (ــــ فت پ، ر، سک س) امث۔
ذات باری کے ساتھ اور لغویات کو شامل کر لینا، توحید باری سے انکار۔ آج مسلمانوں میں جس شرک پرستی و بداعتقادی، لغویات و توہمات نے گھر کرلیا ہے تقریباً یہی سب چیزیں جاہلی دور کے لوگوں میں بھی موجود تھیں۔ (۱۹۸۹ء، صحیفہ اہل حدیث، کراچی، ۳ ستمبر، ۴)۔ [شرک + پرست (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ جَلی کس صف(ـــــ فت ج) امذ.
۱. **کھلا ہوا شرک جیسے بت پرستی.** پیران مریدان کو شرکِ جلی اور شرکِ خفی ... سوں پاک کرتے ہیں. (۱۷۴۲ ، اشباہ الطالبین ، ۱۹).

کافر فقط وہ ہے جو کرے اس سے انحراف
شرکِ جلی خدا نہیں کرتا کبھی معاف

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراۃ ، ۲ : ۱۰). یہ ایک شرکِ جلی تھا جو ایک کھلی بت پرستی کی شکل میں تمام پیروان توحید پر مسلط ہو گیا. (۱۹۳۹ ، آثار ابوالکلام ، ۲۳۶). ۲. **(تصوف) صفات حق میں دوسرے کو شریک کرنا یا صفات حق کو ذات سے منسلک اور جدا ماننا** (مصباح التعرف ، ۱۵۱). [شرک + جلی (رک)].

ـــــ خَفی کس صف(ـــــ فت خ) امذ.
۱. **ایسا قول یا عمل جس کے نتیجے میں انکار وحدت یا صفات باری میں غیر کی شرکت لازم آئے ، غیر محسوس شرک، جیسے: کسی کے آگے رکوع یا سجدے کی طرح جھک جانا.**

زاہدا شرکِ خفی کی بھی خبر تک لینا
ساتھ ہر دانۂ تسبیح کے زنار بھی ہے

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۹۳).

ہے عینیت عقائد شرکِ خفی ہیں لیکن
ہے غیریت حقائق کفر صریح و بادہ

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د (ق) ، ۱۷۳). ۲. **وہ شرک جو کسی کے دل میں چھپا ہوا ہو مگر زبان سے ظاہر نہ کرے (کسی مصلحت کی بنا پر) ، جو شرک واضح نہ ہو یا جو شرک ظاہر نہ ہو.**

کچھ کچھ جو طینتوں میں کجی ہے ابھی تلک
باقی دلوں میں شرکِ خفی ہے ابھی تلک

(۱۹۲۷ ، شاد ، مراۃ ، ۲ : ۱۲) . ۳. **(تصوف) سوائے حق تعالیٰ کے دوسری شے کو موجود فی نفسہ گمان کرنا، جیسے: کہ شہودیہ معنویہ کہتے ہیں کہ اعیان ثابتہ یعنی صور علمیہ حضرت علم میں بنفسہا موجود ہوتے نہ ذات حق سے** (مصباح التعرف ، ۱۵۱). [شرک + خفی (رک)].

ـــــ رَکھنا محاورہ.
شریک کار ہونا ، برابری یا ہمسری کرنا.

آج حاتم سے مخالف شرک رکھتا ہے اگر
کل کو مر جاویں گے مرنے میں کہاں ہو گا شریک

(۱۷۴۳ ، دیوان زادہ حاتم ، ۴۳).

ـــــ فی الْاَسْماء (ـــــ عم ا ، سک ل ، فت ا ، سک س) امذ.
خدائے تعالیٰ کے اسمائے صفاتیہ اور ثبوتیہ میں کسی کو شریک ٹھہرانا. شرک فی الاسماء حقیقت میں شرک فی الصفات ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۴۹). [شرک + فی (حرف جار) + رک : ال (۱) + اسماء (رک)].

ـــــ فی الذّات (ـــــ عم ال ، شد ذ) امذ.
کئی خداؤں پر یقین رکھنا ، توحید باری سے منحرف ہونا. شرک فی الذات تو یہ ہے کہ کئی خدا مانے جائیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۴۹). بچھلی صدیوں کا اختتام عقیدہ تثلیث کے ابطال سے ہوا تھا اس کا آغاز شرک فی الذات کے عقیدہ ثنویہ سے کیا ہے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۴۴۴). [شرک + فی (حرف جار) + رک : ال (۱) + ذات (رک)].

ـــــ فی الصِّفات (ـــــ عم ال ، شد ص بکس) امذ.
(فقہ) شرک فی الصفات یہ ہے کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کسی دوسرے کو ان صفات سے متصف مانا جائے(الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۴۹). [شرک + فی (حرف جار) + رک: ال (۱) + صفات (رک)].

ـــــ کَرنا ف م.
ایسا مسلک اختیار کرنا جس سے شرک لازم آئے ، بت پرستی کرنا. جو لوگ کہ شرک کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم اس کے سوا کسی چیز کو پوجتے نہ ہمارے باپ دادا. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۷).

ـــــ مَحْض کس صف(ـــــ فت مع م ، سک ح) امذ.
(فقہ) جو محبت خدا کے واسطے لازم ہے وہ والدین کے حق میں مرعی رکھنا شرک محض ہے (تہذیب الخصائل ، ۲ : ۶۵). [شرک + محض (رک)].

شُرَکا / شُرَکاء (ضم ش ، فت ر) امذ ؛ ج.
کسی کام میں شرکت کرنے والے ، کسی تقریب میں شریک ہونے والے. کام یہ ہے کہ شرکا کے مابین تبادلے کرا دیں. (۱۹۳۷ ، اصول نفسیات ، ۴۴). [شریک (رک) کی جمع].

شِرکَت (کس ش ، سک ر ، فت ک) امث.
۱. **ساجھا ، حصہ داری ، شریک ہونا ، شمولیت ، شامل ہونا.**

ازل میں تھی ہمیں بلبل کے ساتھ شرکت بحث
چمن قبول کیا اون نے میں نے دام لیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۹).

شرکتِ غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری
غیر کی ہو کے رہے یا شبِ فرقت میری

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۵۵). اپنی رائے کے مطابق ... شرکت یا غیر شرکت ... کا فیصلہ کرنا چاہیے. (۱۹۱۱ ، باقیات بجنوری ، ۸۶).

اک ڈنر میں کل ہوا شرکت کا مجھ کو اتفاق
کیا بتاؤں میں نے اے شہباز کیا دیکھا وہاں

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۹۰). ۲. **رک : شرک ، خدا کی ذات و صفات میں کسی کو شریک کرنا.** اصل یک نشان کہ دوئی و شرکت و بعضی ہوا حرص و حسد بغض و کینہ کبر ، جنگ و جدل میرا تیرا در عمل نفسانی کرنہار باشد. (۱۵۸۲ ، جانم ، کلمۃ الحقائق ، ۹۰).

پاک ہے شرکت سے جو ذاتِ خدا
کب محمدؐ کا ہے ثانی دوسرا

(۱۸۹۱ ، فغان بے خبر ، ۱۳). ۳. **صحبت ، سنگت ، رفاقت.**

شرکتِ شیخ و برہمن سے میں نکلا جب سے
کعبہ سونا ہے جُدا ، خالی ہے بتخانہ جُدا

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۹).

اب گوارا ہوئی کیوں غیر کی صحبت تجھ کو
کیوں پسند آ گئی ناجنس کی شرکت تجھکو
(۱۹۳۱ ، صبحِ بہار ، ۱۳۰)۔ [ع : (ش ر ک)]۔

ـــ بِمِلْکِیَت (ـــ فت ب ، کس م ، سک ل ، کس ک ، شد ی بفت) امث.
(قانون) ملکیت میں شراکت یا ساجھا (اُردو قانونی ڈکشنری)۔ [شرکت + ف : بہ (حرفِ جار) + ملکیت (رک)]۔

ـــ تُجّار کس اضا(ـــ ضم ت ، شد ج) امث.
تاجروں کی جماعت یا کمپنی جو اجتماعی مفادات کی خاطر تشکیل دی جائے۔ تاجروں کے درمیان تنازعوں کے تصفیے اور دھوکا بازی کی روک تھام کی خاطر انھوں نے شرکت تجار قائم کی۔ (۱۹۷۲ ، روحِ اسلام ، ۹۳۴)۔ [شرکت + تجار (رک)]۔

ـــ صَنائِع کس اضا(ـــ فت ص ، کس ء) امث ؛ ج.
(فقہ) وہ حصّہ داری جس میں دو کاریگر اس شرط پر شریک ہوں کہ دونوں مشترکہ کام کیا کریں اور مزدوری جو کچھ ملے اس کو دونوں بانٹ لیں یا کام دونوں برابر کریں لیکن مال اُجرت ایک کو زیادہ ملے اور دوسرے کو کم۔ تیسری قسم شرکت عقد کی شرکت صنائع اور تقبل ہے۔ (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳۸)۔ [شرکت + ع : صنیعہ (رک) کی جمع]۔

ـــ عَقْد کس اضا(ـــ فت ع ، سک ق) امث.
(فقہ) دو شخص وراثت کی وجہ یا خریداری سے ایک چیز کے سے فلاں فلاں چیز میں شرکت کی اور دوسرا کہے کہ میں نے قبول کیا۔ دوسری قسم شرکت عقد ہے اور اوس میں ایجاب و قبول ضرور ہیں۔ (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳۷)۔ [شرکت + عقد (رک)]۔

ـــ عِنان کس اضا(ـــ کس ع) امث.
(فقہ) وہ حصّہ داری جس میں جو شخص کوئی چیز مول لے گا تو مطالبہ قیمت کا صرف اسی گاہک سے کیا جائے گا دوسرے شریک سے نہ ہو گا اس لیے کہ اس شرکت میں کفالت نہیں ہوتی۔ دوسری قسم اسی کی شرکت عنان ہے جس میں صرف وکالت ہوتی ہے اور کفالت نہیں ہوتی۔ (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳۷)۔ [شرکت + عنان (رک)]۔

ـــ قَبْلِ وُقُوعِ جُرْم (ـــ فت ق ، سک ب ، کس ل ، ضم و ، و مع ، کس مع ع ، ضم ج ، سک ر) امث.
(قانون) وہ شرکت ہے کہ کوئی شخص بشورہ اور تدبیر وقوع جرم میں شریک ہو گو بوقت جرم حاضر نہ ہو (اُردو قانونی ڈکشنری ۳۷۷)۔ [شرکت + قبل (رک) + وقوع (رک) + جرم (رک)]۔

ـــ مابَعْدِ وُقُوعِ جُرْم (ـــ فت ب ، سک ع ، کس مع د ، ضم و ، و مع ، کس مع ع ، ضم ج ، سک ر) امث.
(قانون) وہ شرکت ہے جو کوئی شخص باوجود اس علم کے کہ فلاں شخص نے جرم کیا ہے ، جرم یا مجرم کو چھپانے کی کوشش کرے (اُردو قانونی ڈکشنری ، ۳۷۷)۔ [شرکت + مابعد (رک) + وقوع (رک) + جرم (رک)]۔

ـــ مَحْدُودَہ کس صف(ـــ فت مع م ، سک ح ، و مع ، فت د) امث
وہ کمپنی جو محدود مقدار قرض کی ذمہ دار ہو ، محدود کمپنی۔ ،ایوانِ اشاعت، کو فی الحال شرکت محدودہ کی صورت دینا مناسب نہیں سمجھا گیا۔ (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۳۷۸)۔ [شرکت + محدود (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــ مُشاعی کس صف(ـــ ضم م) امث.
(فقہ) وہ حصّہ داری جس میں مال مشترکہ ہو اور منقسم نہ ہو۔ جو ان میں کہا گیا ہے کہ ان دونوں میں ایک شے میں مشارکت ہے اور اس شرکت کا سبب شرکت مشاعی ہے۔ (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۹۱)۔ [شرکت + ع : مُشاع + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ مُفاوَضَہ کس صف(ـــ ضم م ، فت و ، ض) امث.
(فقہ) وہ حصّہ داری جس میں دونوں شریک مال ، عمر ، حیثیت اور دین میں برابر ہوں مثلاً مسلمان اور کافر ، آزاد اور غلام میں شرکت جائز نہیں۔ شرکت مفاوضہ صحیح نہیں ہے مسلمان اور کافر میں۔ (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳۷)۔ [شرکت + ع : مفاوضہ]۔

ـــ مِلْک کس اضا(ـــ کس م ، سک ل) امث.
(فقہ) دو شخص وراثت کی وجہ یا خریداری سے ایک چیز کے مالک ہو جاویں اور اس شرکت میں ہر ایک ان میں سے اجنبی ہوتا ہے یعنی ہر ایک کو دوسرے کے حصّے میں تصرف جائز نہیں بغیر اس کی اجازت کے (نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳۷)۔ [شرکت + ملک (رک)]۔

ـــ میں ہونا محاورہ.
ساتھ ہونا ، صحبت میں ہونا ، شریک ہونا ، حصّہ دار ہونا۔

درد کہتا ہے مرا خواہاں جگر بھی دل بھی ہے
کس کی ہمدردی کروں دونوں کی میں شرکت میں ہوں

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۹۲)۔

ـــ وُجُوہ کس اضا(ـــ ضم و ، و مع) امث.
(فقہ) وہ حصّہ داری جس میں دونوں شرکت دار مال بطور قرض خریدیں اور بیچیں اور نقد کچھ نہ لگائیں اور اصل قیمت مالک کے حوالے کر کے منافع آپس میں بانٹ لیں اور اس میں ہر ایک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہے۔ چوتھی قسم شرکت عقد کی شرکت وجوہ ہے ، اس کی صورت یہ ہے کہ دو شخص بدون مال کے شریک ہوں اسطرح کہ اپنے اعتبار سے مال خریدیں اور بیچیں۔ (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳۸)۔ [شرکت + وجوہ (رک)]۔

شِرْکَتی (کس ش ، سک ر ، فت ک) صف.
شرکت سے منسوب ، وہ چیز جس میں دو یا دو سے زائد آدمیوں کی شرکت ہو ، ساجھے کا (پلیٹس)۔ [شرکت + ی ، لاحقۂ صفت]۔

ـــ مَرَض (ـــ فت م ، ر) امذ.
(طب) وہ بیماری جو کسی اور بیماری کی شرکت کے سبب پیدا ہوتی ہے۔ ہم اس کی معمولی قسم کو جسکے ساتھ شرکتی مرض نہ ہو بیان کر کے بعضے سخت اقسام اور شرکتی امراض کا بیان کرنے میں آوے گا۔ (۱۸٦۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۸۲)۔ [شرکتی + مرض (رک)]۔

شَرکوٹ (فت ش ، سک ر ، و مج) امذ.
(نباتی) ایک کی بغلی کھڑی لکڑیاں . ساز (ا ب و ، ۲ : ۹۶).
[مقامی].

شِرکی (کس ش) صف.
جو اصل شے کا جز نہ ہو بلکہ عارضی ہو جیسے رنگ کہ جسم کا جز نہیں نیز وہ مرض جو کسی اور مرض کے سبب پیدا ہو جائے. مرض اصلی و شرکی. ہر ایک مرض یا اصلی ہوتا ہے یا کسی دوسرے مرض کی شرکت سے پیدا ہوتا ہے. (۱۹۰۶ ، افادۂ کبیر عمل ، ۱۰۱). شرکی بخاروں کو جو دوسرے امراض کی وجہ سے بطور مرض کے پیدا ہوتے ہیں حمیات عرض کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اصول علاج ، ۳۵). [شرکت (بحذف ت) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ عُقدے (ـــ ضم ع ، سک ق) امذ.
(حیوانیات) اعصاب مشارکت ، عصبی خلیوں اور ریشوں پر مشتمل پھولے ہوئے عصبی نسیج. عقدے ... جنہیں مشارکتی یا شرکتی عقدے کہتے ہیں. (۱۹۶۵ ، سائنس سب کے لئے ، ۲ : ۸۹۹).
[شرکی + عقدہ (رک)].

شِرکِیَّہ (کس ش ، سک ر ، کس ک ، شد ی بفت) صف.
شرک سے منسوب ، جس میں شرک پایا جائے. جاہل مسلمان کسی ولی یا شہید کو اس جگہ کا صاحب ولایت قرار دے کر افعال شرکیہ اس کی قبر کے ساتھ کرتے ہیں. (۱۸۹۵ ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۸ : ۱۵۰). شرکیہ مذہبوں نے کثرت سے ان جانوروں کی تعظیم بلکہ تقدیس روا رکھی ہے. (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۳۷).
[شرک (رک) + یہ ، لاحقۂ تانیث].

شَرلائے بھرنا محاورہ.
تیزی سے چلنا (تلوار وغیرہ کا) ، فرائے بھرنا. میرے بالوں اور شرلائے بھرتی تلوار کے درمیان واجبی سا فاصلہ تھا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۰۹).

شَرَم (فت ش ، سک ر (قدیم : فت ر)) امث.
۱. (i) وہ ندامت جو خلاف مروت بات یا اپنی کسی کوتاہی یا جرم وغیرہ پر محسوس ہو (خصوصاً کسی کی نگاہوں میں ذلیل ہونے کے خیال سے) ، خجالت ، غیرت ، انفعال.

خراماں ہے کمر پر رکھ کوئی ہاتھ
پھرے ہے شرم سے کوئی کسی ساتھ

(۱۷۷۸ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۲۰۷).

پھر مارے شرم کے نہ چلے کارزار میں
تلوار دیکھے طرز اگر تیری چال کی

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۳۷). علم کا دعویٰ تو درکنار جہالت کی شرم ... نہ تھی. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۸۸).

وہ شرم سے خجل ہو کر
بے بسی سے شکستہ دل ہو کر

(۱۹۰۹ ، مطلع انوار ، ۱۸۳). (ii) **وہ جھجکاہٹ یا تکلف جو کسی نئے شخص سے یا محبوب سے آنکھیں چار کرنے یا کلام کرنے میں محسوس ہو ، حیا ، حجاب ، جھجک.**

میں عورت شرم کی ہوں اور مرد توں
نہ میں تجکوں جانوں نہ توں منج کوں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۰۸). نوکر جو یہ جانے کہ مجھے خاوند پہچانتا ہے تو اسے کام میں شرم ہوتی ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۹۳).

دوڑتا آتا ہے مجنوں دور سے ناقے کے ساتھ
شرم اے لیلا کہاں تک پردۂ محمل اٹھا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۰۱). **۲. عزت ، بھرم.**

مری بات سن جو پلد پر راست ہے
بھلے کوں شرم جیوتے زیاست ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۵).

نظر شرم پر جو کہ دوسریاں کی بہائے
خدا شرم پھر اس کی کیوں نہ گنوائے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۱۸).

شرم بندے کی ترے ہاتھ ہے اے رب کریم
نہ کھلے خاک کے پردے میں بھی پردا اپنا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶).

کیونکر بچے گی اب مری فاقہ کشی کی شرم
سب کو خوشی ہے اور مجھے غم ہے عید کا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۶). **۳. پاس و لحاظ ، خیال ، مروت.** بعضے لوگاں ہیں اور ہر دم اتوں کوں خدا کی بھی نہیں شرم. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۰).

اچھے برے لکھے کی تجے شرم ہے خدا
ہم مفت مارے جاتے ہیں تحریر کے عوض

(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۹۷). **۴. عصمت.**

شرم نہیں تو کہا ناج تھا ادھری
ہو کس دیانت کی کبھہ کمائی تری

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶۷). **۵. رک : شرم گاہ.**

پانی توں لیکر ہاتھ سوں
دھو پاک اپنے شرم کوں

(۱۷۸۱ ، چار کرسی ، ۶۵). حجا کا لباس فقط شرم چھپے سرتکا ہوتا اور کوٹھری میں آگ کبھی نہیں رکھتا اور ... نہیں رہنے دیتا. (۱۸۳۸ ، اُصول فن قبالت ، ۱۳۹). [ع].

ـــ اُٹھانا محاورہ.
جھجکاہٹ یا تکلف ختم کرنا ، بےحجاب ہوجانا ، بےتکلف ہوجانا.

عاشق کی اور پھر کے نظر دیکھنے لگے
اس قدر تم نے شرم دی یکبارگی اٹھا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۶).

ابھی بس شرم اٹھاؤ تم
مری نینوں میں سماؤ تم

(۱۹۲۷ ، سریلے بول ، ۷۰).

ـــ اُٹھ جانا / اُٹھنا محاورہ.
تکلف یا حجاب ختم ہو جانا.

عشق نے بے باک آخر کر دیا
اب وہ شرم آہ و زاری اٹھ گئی
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰۲).

---اُڑا دینا محاورہ.
رک : شرم اٹھانا.

بھلے بُرے کی ترے عشق نے اُڑا دی شرم
ہمارے حق میں کوئی کچھ کہو ہوا سو ہوا
(۱۷۴۸ ، تاباں ، د ، ۳).

---آگیں (---مد ا ، ی مع) صف.
شرم سے بھرا ہوا ، شرمندہ ، خجل.

وہ رخ کہ جس سے ہو خورشید چرخ شرم آگیں
وہ رخ کہ تاب سے ہو جس کی ماہ شرمندا
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش ، ۵).

جی اٹھا دیکھی جو شرم آگیں وہ آنکھ
مجکو اک بیمار نے اچھا کیا
(۱۹۱۵ ، احسن الکلام ، ۶۶). [شرم + آگیں ، لاحقۂ صفت].

---آلُود / آلُودَہ (---مد ا ، و مع / فت د) صف.
۱. **حیادار ، شرمیلا ، حیا اور شرم سے بھرا ہوا.**

بنا لیں شرم آلودہ نگاہیں
تغافل میں یہ ہشیاری تو دیکھو
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۷۹). اس کی شادی کا ذکر کیا اور اس نے شرم آلود بشاشت سے سنا. (۱۹۲۳ ، طاہرہ ، ۳۷). ۲. **خجل ، شرمندہ.** چاند جس کی روشنی یہ لطف دکھا رہی ہے خود ایک شرم آلود حیرت کے ساتھ گھور رہا ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۲۰) [شرم + ف: آلود/آلودہ ، آلودن = لتھڑنا].

---آنا محاورہ.
۱. **حیا آنا ، حجاب آنا ، شرمانا.**

یہ بے حجاب ہوئے بزم غیر میں صاحب
تمہیں تو شرم نہ آئی مجھے حیا آئی
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱۳۲). حسن آرا: استانی جی سے کہتے ہوئے شرم آتی ہے محمودہ: شرم کی کیا بات ہے میں کہدوں. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۹۸).

جب آئی شرم تو وہ تر ہوئے پسینے میں
پسینہ آیا تو پھر دوسرا حجاب آیا
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۶۷). کم از کم ریاض کو تو لے لو مجھے شرم آتی ہے زیبا نے کہا. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۹۳). ۲. **جھجکنا، شرمندہ ہونا، نظریں نیچی ہونا.** عرب کی شاعری کے آگے ، دوسری قوموں کو اپنی زبان میں شاعری کرتے شرم آتی ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۹). بچپن میں بھی کبھی نہیں رویا روتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۳۲). ۳. **خیال آنا ، پاس ہونا ، لحاظ مد نظر ہونا.**

دونوں جہان دے کے وہ سمجھے یہ خوش رہا
یاں آ پڑی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۱).

---بُھون کھانا محاورہ.
بے غیرت ہو جانا ، بے حیائی کی باتیں کرنا (مہذب اللغات).

---پَکَڑنا محاورہ.
حیا کرنا ، شرم اختیار کرنا.

مصور تج لکھے صورت نہ لکھ سک نور کی مورت
اپن میں آپ ہت جوڑت قلم سٹ کر شرم پکڑے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۷۹). اب حیا و شرم پکڑ اور صبر و قناعت کو کام فرما. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۷۳).

---ٹُوٹنا محاورہ.
حجاب ٹوٹنا ، شرمیلا پن جاتا رہنا (مہذب اللغات).

---چَڑھنا محاورہ.
شرمندہ ہونا ، شرمسار ہونا.

اپنا گھر چھوڑ کے وہ غیر کے گھر رہنے لگے
ہائے کیا شرم چڑھی ہے انہیں رسوا ہو کر
(۱۸۷۹ ، کلیات قلق میرٹھی ، ۶۲).

---حُضُور (---ضم ح ، و مع). (الف) صف.
آنکھ کا لحاظ ، سامنا ہونے پر شرمانے والا ، مروت یا شرم رکھنے والا ، شرمیلا ، حیا کوش. اس کفر نے آنکھیں جلے گا تو خدا کوں دیکھے گا تو توں خجل ہور شرم حضور ہوے گا (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۲۸۳). پہلے تو اس شرم حضور لڑکی نے اس طفل کے لب لعلیں کی غنچہ چینی کی. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۶۸). (ب) امث. **آنکھ کی مروت یا لحاظ ، سامنے کی شرم یا خجالت.** تو لوگوں کے شرم حضور یا دکھاوے یا اتباع رسم کی وجہ سے مصروف عبادت ہوا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۳). [شرم + حضور (رک)].

---حُضُوری (---ضم ح ، و مع) امث.
رک: شرم حضور (ب). بعضے لوکاں ... یو کسی کی شرم حضوری کرتے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۶۳).

بخشے ہی جائیں شرم حضوری سے لاکھ جرم
دنیا میں کیا کریں جو خدا روبرو نہ ہو
(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۷۰). خاطر یا مروت یا شرم حضوری کے سبب لفظ نہیں زبان سے نہ نکال سکے. (۱۹۰۹ ، حکمت عملی ، ۱۳۰). [شرم + حضور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دار صف.
شرم و حیا والا ، حیا دار ، غیرت مند. کنویں میں گر کے جان دی کیا کرتا شرم دار تھا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۸۵). [شرم + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---دامَن گیر ہونا محاورہ.
شرم آنا ، ندامت محسوس ہونا ، پشیمانی کا احساس ہونا.

الٰہی کیسے ہوتے ہیں جنہیں ہے بندگی خواہش
ہمیں تو شرم دامن گیر ہوتی ہے خدا ہوتے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۰).

اے جنوں ہم وضعداروں سے نہ کر گستاخیاں
کیا گریباں اپنا پھاڑیں شرم دامن گیر ہے
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۳۸).

ـــــ دِلانا محاورہ.
شرمندہ کرنا ، کسی غلطی یا کوتاہی پر نادم ہونے کی تلقین کرنا. جھڑکو ، کھڑکو ، بُرا کہو شرم دلاؤ جوتیاں مارو. (۱۹۱۱ ، القرآن الحکیم ، تفسیر مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ۲۸). کئی دوستوں کے ساتھ ... وکیل صاحب کے پاس گیا اور بدتمیزی کی حد تک پہنچ کر انھیں شرم دلائی. (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۹۶).

ـــــ دَھرنا محاورہ.
رک : **شرم پکڑنا.** شرم کا کوئی منگے تو وہاں کہے ہیں دھر شرم. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴۴).

ـــــ رَکھ لینا / رَکھنا محاورہ.
عزت رکھنا ، آبرو یا بھرم قائم رکھنا. اینال خدا شرم رکھے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴۳).

شب دردِ دل نے شرم رکھی ورنہ مثلِ شمع
بے طرح جوشِ گریہ علی الاعمال تھا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵).

مجھ کو دیارِ غیر میں مارا وطن سے دور
رکھ لی مرے خدا نے مری بے کسی کی شرم
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۸۳).

تو نے رکھ لی گناہ گار کی شرم
کام آیا نہ انفعال اپنا
(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۵۴).

شرم رکھ لی ہے اک تیرے غم نے
ورنہ آساں نہیں تھا جینا بھی
(۱۹۷۵ ، زخم ہنر ، ۱۱۵).

ـــــ رَہ جانا / رَہنا محاورہ.
عزت باقی رہنا ؛ بھرم برقرار رہنا.

کیوں کر نہ رہے شرم مری شہر میں جب آہ
ناموس کہاں اتریں جو دریا پہ ازاریں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۷).

حُسن اور اس پہ حسنِ ظن رہ گئی بوالہوس کی شرم
اپنے پہ اعتماد ہے اور کو آزمائے کیوں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۹۳).

بے بسی میں بھی حالِ دل نہ کہلا
رہ گئی شرم پردہ داری کی
(۱۹۵۰ ، کلیات حسرت ، ۳۴۵).

ـــــ زَدَہ (ـــــ فت زَ ، دَ) صف.
شرم کا مارا ، شرمندہ ، خجل ، نادم ، پشیمان. کانٹ کی مافوق وحدت کو شرم زدہ جوہریت ... روح کی سستی اور گندی ایذیشن کہنا ایک سنگین جرم ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۵۱۳). [شرم + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا].

ـــــ سار امذ ؛ ــــ شرمسار.
نادم ، شرمندہ ، خجل ، پشیمان. بڑا گناہ کری ہوں تم دونوں کی شرم سار ہوں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۱).

اس روز مقابل اس کے خورشید
نکلا بھی تو شرمسار نکلا
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۸).

ایسا چمک رہا ہے تجلی سے یہ مکاں
جس سے بلور کی بھی چمک شرمسار ہے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹۶).

کسی طرح جو نہ اوس بت نے اعتبار کیا
مری وفا نے مجھے خوب شرمسار کیا
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۶).

یارب فنا ہو روح مری قبل قتل کے
دیکھوں نہ آنکھ سے نگہِ شرمسارِ دوست
(۱۹۲۷ ، میخانۂ الہام ، ۱۴۳). میں اتنا بڑا پاپ کیوں کروں کہ جیتے جی جیل میں سڑوں اور مرنے کے بعد بھگوان سے شرم سار ہوں. (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۷۹). اف : کرنا ، ہونا. [شرم + سار ، لاحقۂ صفت].

ـــــ ساری امث ؛ ــــ شرمساری.
شرم سار ہونے کی حالت یا کیفیت ، شرمندگی ، خجالت. بند پکڑ کر لے جاتے ، وو عاجزی وو شرم ساری ، توبۃ الٰہی ہو بڑی خواری. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۵) . پاں کا وعدہ کیا تھا وفا نہ کر سکے اس شرمساری سے منھ بھی ان کے سامنے نہ کیا. (۱۸۱۲ ، گل مغفرت ، ۹۰).

موت آئی جو ہجر میں نواب
ہوئی کلیجے کو شرمساری آج
(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، ۷۲). از سرِ نو خدا کے سامنے اپنی شرمساری کے اظہار کا موقع ملے گا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۴۱۳). میرے پاس سوائے شرمساری ، خاموشی یا روپوشی کے کوئی چارہ نہیں ہوتا. (۱۹۸۷ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۱۲). [شرمسار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ سے م ف.
۱. **حیا کے باعث ، حجاب کی وجہ سے.**

شرم سے آنکھ ملاتے نہیں دیکھا اون کو
پار ہوتی ہیں کلیجے کے نگاہیں کیوں کر
(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۴۷). ۲. **بے عزتی کے خیال سے ، بھرم کھل جانے کے ڈر سے ، پشیمانی کے سبب.**

جو آہو گیر ہیں وہ شرم سے آنکھیں چراتے ہیں
کیا ہے میں نے جو موزوں تری آنکھوں کے مضموں کو
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۸۳).

ـــــ سے آب آب ہونا محاورہ.
خجالت کے باعث پسینے میں تر ہو جانا ، نہایت شرمندہ ہونا ، بہت پشیمان ہونا.

زندہ رہا فراق میں تری میں سخت جاں
اے بحرِ حسن شرم سے اب آب آب ہوں
(١٨٥٨ ، سحر (امان علی)، بیاضِ سحر ، ٢١٣).

---سے (پانی) پانی ہونا محاورہ.
رک : شرم سے آب آب ہونا.
کیوں بلائی بھیڑ میں یہ ہم سیں نادانی ہوئی
دخترِ رز شرم سیں مجلس میں آ پانی ہوئی
(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٨٠).
بن گیا اشکِ ندامت دیدۂ زنجیر میں
شرم سے پانی ہوا ایسا ترا دیوانہ آج
(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ١٣٢).
آئینہ پانی پانی کیوں کر نہ شرم سے ہو
دیکھی ہے اس نے صورت اس حسنِ باوفا کی
(١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٨٧). گاؤں کے لڑکے اسے فی ہیرو کہہ کر چھیڑتے اور وہ شرم سے پانی پانی ہو جاتا.
(١٩٨٥ ، ساس اور مٹی ، ٨٢٣).

---سے تر ہونا محاورہ.
رک : شرم سے پانی ہونا.
ترے گالوں میں اے شیریں ادا طوفان نرمی ہے
مقابل جن کے آگے شرم سیں ہوتا ہے تر حلوا
(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٥).
ہماری چشم سے سیکھے کرم کوئی کہ سدا
گہر یہ بخشے ہے تس پر بھی شرمسے تر ہے
(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ١٥٢).

---سے ڈُوب مَرْنا محاورہ.
غیرت کے مارے پانی میں ڈوب کے جان دینا ، نہایت شرمندہ ہونا.
روئے صاف اپنا دکھا دیتا مرا یوسف اگر
ڈوب مرتا شرم سے چاہِ ذقن میں آئینہ
(١٨١٦ ، دیوان ناسخ ، ١ : ٨٩).

---سے زَمِین میں گَڑ جانا محاورہ.
بہت شرمندہ ہونا، نہایت پشیمان ہونا، شرمندگی سے منہ چھپانا.
مُوا نہیں وہ مرے حسبِ شعر کو سن کر
زمیں میں شرم سے اب گڑ گیا ہے خاقانی
(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٣٥٩).
گڑ گیا شرم سے اتنا جو زمیں میں شمشاد
کیا ترا قد کہیں اے سروِ رواں دیکھا تھا
(١٨٥٣ ، کلیاتِ ظفر ، ٣ : ١٨). تمھیں بتاؤ کیا میں شرم سے زمین میں گڑ نہ جاؤں گا. (١٩٣٧ ، اشاراتِ جوش ، ١٠٢).

---سے عَرَق آ جانا محاورہ.
شرم سے پسینہ پسینہ ہونا ، بہت شرمانا.
کیا کہوں ساقِ بلوریں کی صفائی اس کی
شمع گر دیکھے اسے شرم سے آ جائے عرق
(١٨٥٣ ، ذوق ، د ، ٢٣١).

---سے کَٹْنا محاورہ.
بہت شرمندہ ہونا ، نہایت پشیمان ہونا.
دیکھ کر مجھ کو تو پروانہ جلا مرتا ہے
شرم سے شمع ترے آگے یہاں کٹتی ہے
(١٧٩٨ ، سوز ، د ، ٣١٠).
کٹتے تھے شرم سے وہ لے کے جو دوڑے تھے کمند
یہ چھلاوا تھا کہ آندھی یہ فرس تھا کہ پرند
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٨٣).
تیغ جفائے یار پہ سر کیوں نہ رکھ دیا
یہ شرم ہے کہ جس سے کٹا جا رہا ہوں میں
(١٩٣٢ ، سنگ و خشت ، ١٨٨).

---سے گَڑ جانا محاورہ.
رک : شرم سے زمین میں گڑ جانا ، جو زیادہ مستعمل ہے.
ہائے جنازہ کیوں اٹھا شرم سے میں تو گڑ گیا
وہ جو ہوئے پیادہ پا مجھ کو سوار دیکھ کر
(١٩٠٣ ، نظم نگاریں ، ٦٥). میں اپنی حالت پر شرم سے گڑا جا رہا تھا. (١٩٨٩ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ٣٧).

---سے گَٹھری ہو جانا محاورہ.
نہایت شرمندہ ہونا (مہذب اللغات).

---سے گَلْنا محاورہ (قدیم).
رک : شرم سے کٹنا.
لگیاں ہے جیئو کو بے سد ہِن غصے سوں ہٹ پھرا سوتا
پلوچپ موں پہ لینا اور ترا شرموں سوں گل پڑتا
(١٦٩٧ ، ہاشمی ، د ، ٩).

---سے (مَر) مَر جانا محاورہ.
بہت شرمندہ ہونا ، شرم کے مارے بے حال ہو جانا.
جب مجلسِ حاکم میں کھلے سر گئی زینب
نامحرموں میں شرم سے مرمر گئی زینب
(١٨٧٥ ، مونس ، مراثی ، ٣ : ٣٠٥).

---شَرْم میں کام ہو گیا فقرہ.
لحاظ مروت میں نقصان اٹھانا پڑا (نجم الامثال).

---کا آدَم امذ.
باحیا انسان ، بامروت یا لحاظ دار آدمی.
گراں ہے شرم کے آدم کوں رکھنی مکر کی تسبی
ہر اک دانا ہوا ہے آبرو کے دل پہ سو من کا
(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ١٠).

---کا پانی جانا محاورہ (قدیم).
بے شرم بن جانا ، بے حیا ہو جانا ، اوچھا ہو جانا.
گیا شرم کا پانی پاسبان کا
او ہو حال دیکھ کر بی حیران تھا
(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٣٢).

---کا پُتلا اند.
رک : شرم کا آدم.

تیری صورت سے پری شرم کا پتلا نکلے
آنکھ سے آنکھ چراتی ہوئی حورا نکلے

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۲۰۱).

--- کرنا محاورہ.
۱. لحاظ کرنا ، پاس کرنا ، بھرم رکھنا ، لاج رکھنا.

اے تم اللہ پاس ڈرو
پیغمبر کی شرم کرو

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۴۰). ۲. شرمانا ، حجاب کرنا ، عار کرنا.

محبت تولی کرم دھرتا اہے
ولے کہنے کوں شرم کرتا اہے

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۲).

قد خمیدہ سے کر شرم تا کجا قائم
بھرے کا حلقہ صفت یاں تو دربدر ہوتا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۲). اپنے عدا سے اس معاملہ میں نہیں شرم کرتے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۸).

---کی بات ہے فقرہ.
غیرت کا مقام ہے ، افسوس کی بات ہے ، تف ہے ، لعنت ہے (مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---کی بہونت بوکی مری/مرے کہاوت.
بے موقع تکلف اور شرم اکثر باعث تکلیف ہوتے ہیں ، غیرت مند ہمیشہ نقصان اٹھاتا ہے. جیسی میری جٹھانی ،شرم کی بہونت بھوک مری، بڑی بہو بھی یہ باتیں ساس بہو کی سن رہی تھی. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۲۰).

---کی عورَت امث (قدیم).
شرمیلی ، باحیا عورت ، باعصمت عورت.

میں عورت شرم کی ہوں ہور مرد توں
نہ میں تجکوں جانوں نہ توں مجکوں

(۱٦۳۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۲۸).

---کی لینا محاورہ.
شرم کرنا ، شرمانا ؛ شرمیلا بننا ، دکھاوے کی شرم کرنا.

شرم کی سب سے وہ خورشید لقا لیتا ہے
آئینہ دیکھ کے چہرے کو چھپا لیتا ہے

(۱۸۸۸ ، گوہر انتخاب ، ۳۲۸).

---کی ماں گوڑے رَگڑتی ہے کہاوت.
شرم کرنے میں نقصان ہی نقصان ہے (نجم الامثال).

---کے مارے م ف.
حیا سے ، شرم کی وجہ سے ، غیرت کے مارے.

چھپی ہے کان کے پردے میں شرم کے مارے
جو بے اثر کبھی آتی ہے تا زبان فریاد

(۱۸۴۳ ، وزیر لکھنوی (مہذب اللغات)). کونٹ اندرسی شرم کے مارے خود اپنی زبان سے اپنے ملک کی اغراض کی تائید نہ کر سکا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳٦). سہاص صاحب شرم کے مارے لال بھبوکا ہو گئے اور کچھ نہ کہہ سکے (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۴۴).

---کے مارے آب آب ہونا محاورہ.
شرم سے پسینے پسینے ہو جانا ، بہت شرمانا.

یک بوسہ اور لبوں کا عرق منہ سے پوچھ کر
وہ آب آب شرم کے مارے ہوئے تو کیا

(۱۸۹۷ ، دیوان ڈاکٹر مائل ، ۳۹).

---کے مارے دوہرا ہونا محاورہ.
شرما کے سمٹ جانا ، شرم سے سکڑ جانا. مہ پارہ شرم کے مارے اور دوہری ہو گئی. (۱۹۵۴ ، عذرا ، ۳۷).

--- کھانا محاورہ.
شرمانا ، حجاب کرنا.

جھمک کہن میں جھمکا کے مکھ نور کا
شرم کھائے خوبی میں دہن حور کا

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۳٦).

منہ آنچل سے اپنا چھپائے ہوئے
لجائے ہوئے شرم کھائے ہوئے

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۷۰). میں شرم کھا کر چپ ہو رہا اور سر نیچا کر کے بیٹھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۱).

آئینے سے نظر چرا جانا
آپ اپنے سے شرم کھا جانا

(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۰۳).

---گاہ امث ؛ رک شرمگاہ.
جسم کا وہ حصّہ جس کا چھپانا اور پردے میں رکھنا واجب ہے ، اندام نہانی. بغلوں کے بال تاپا کے ہیں ہور شرمگاہ کے بال تاپا کے ہیں. (۱۸۱۰ ، چونسٹھ گھر ، ۱۹). شرم گہ کے پھاٹک کو ویران کر تلوار نے زمین پر بوسہ دیا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۷۱). آدم اور حوا اپنی شرمگاہوں کو پتوں سے چھپاتی. (۱۹۲۳ ، نانک ساگر ، نورالٰہی ، ۹۱). [شرم + گہ (رک)].

---گریباں گیر ہونا محاورہ.
شرم دامن گیر ہونا ، شرمندگی آڑے آنا ، خجالت درمیان ہونا. آخر کیوں نہ ہو پیدا کرنے کی شرم گریباں گیر ہوئی رحم آیا دامان عفو سے چھپایا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ٦ : ۳۵۲).

---گنوانا محاورہ.
عزت برباد کرنا ، آبرو کھونا.

تجھے گھربار کے لوگ اور لوگائی
تمامی شرم عالم کی گنوائی

(۱٦۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۲).

---گہ (---فت ک) امث (قدیم).
رک : شرم گہ.

دیکھے شرم گہ ماں کی جوں
انکھیاں سوں او بھر کر نظر
(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۹۸).
پھرایا داؤ ہیں بے شرم اوپر
جو را کھیا بات اوس کی شرم گہ پر
(؟ ، کفن چور ، ضعیفی ، ۳). [شرم + گہ ، گہ (رک) کا مخفف].

---گِیں (---ی مع) صف ؛ ← شرمگیں.
۱. خجل ، شرمندہ.
اے ولی دل کوں آب کرتی ہے
نگہ چشم شرمگیں کی ادا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱).
تصور عاشقِ بیتاب نے دل میں جہاں باندھا
نقاب اس شرمگیں نے اپنے چہرے پر وہاں باندھا
(۱۸۳۰ ، شہیدی ، د ، ۸). ان لاحقوں سے مرکب الفاظ کو ، ملا کر ہی لکھا جائے گا ، ان کی تفصیل یہ ہے بازیچہ ، باغیچہ ... سرمگیں ، شرمگیں ، غمگیں. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۳۷۲).
۲. شرمیلا ، باحیا ، حیادار ، حیا کوش. متواضع ہو ، حلیم ہو ، لہو و لعب سے بالکل محترز ہو شرمگیں ہو ، قناعت پسند ہو. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۲ : ۷۲). [شرم + گیں ، لاحقۂ صفت].

---گِینی (---ی مع) امث.
شرم گیں ہونا ؛ شرمندگی ، ندامت ؛ حیا.
جرم کی کھو شرم گینی یا رسول
اور خاطر کی حزینی یا رسول
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۸۷).جو صاحب شرم ہے اس کی شرم گینی کو ... زور قلم کاری سے اس طور پر دکھاوے کہ ذرہ بھر بھی تقاضے فطرت کے خلاف نہ ہو . (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۱۰۰). [شرمگیں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لینا محاورہ (قدیم).
رک : شرم کی لینا.
عجب کوچ کتنی توں ہوں بے دھرم
نہ رکھتی بھرم ہور لیتی شرم
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ۱ : ۱۳۹)).

---میں ڈوبنا محاورہ (قدیم).
بہت زیادہ شرمندہ ہونا ، شرم سے گڑ جانا. شرم میں ڈوب جاؤ. (۱۷۳۸ ، ہدایت المومنین ، ۱۷).

---نا ک صف ؛ ← شرمنا ک.
۱. ایسا فعل جس سے خجالت اور شرم لاحق ہو. اپنی بیویوں کی زناکاری کا دعویٰ کرتے ہیں اور سیکڑوں ہزاروں آدمیوں کے مجمع میں اس شرمنا ک واقعہ کی شہادت پیش کرتے ہیں . (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۵۵). اس سلسلے کے دو لفظ جانور اور تاجور اسی طرح لکھے جائیں گے ، خوف نا ک ، ہیبت نا ک ... شرم نا ک ، خواب نا ک ، وحشت نا ک ، ہول نا ک. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۳۷۰).
۲. خجل ، شرمندہ.
سرمہ ہے چشمِ عرش کا پائے علی کی خا ک
قدر بلند دیکھ کے گردوں ہے شرمنا ک
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۲۰). ۳. شرمیلا ، شرمگیں ، باحیا. ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بہت شرمنا ک اور کریم ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۱۲۲).
خلوت نہیں محال بتو شرم نا ک سے
دورِ زمانہ حلقۂ بیرونِ در تو ہو
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۳۲). [شرم + نا ک ، لاحقۂ صفت].

---(بھی) نہیں آتی فقرہ.
خفیف کرنے کے موقع پر کہتے ہیں. شرم بھی نہیں آتی ، دل میں تو سجھو کبھی شرمایا تو کرو. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۵۷).

---و حِجاب (---و مع ، کس ح) امث.
حیا ، لاج ، پردہ.
جامِ بے لب سے تو لگا اپنے
چھوڑ شرم و حجاب کی باتیں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲۹). [شرم + و (حرف عطف) + حجاب].

---و حَیا (---و مع ، فت ح) امث.
حیا ، لاج اور لحاظ. دو نوجوان لڑکیوں نے اس وقت شرم و حیا کو تلانجلی دے کر اپنے عاشقوں کے نام لے کر بھی پکارا (۱۹۳۸ ، اور انسان مر گیا ، ۱۰۱). [شرم + و (حرف عطف) + حیا (رک)].

---و حیا اُٹھ جانا محاورہ.
غیرت جاتی رہنا ، ادب و لحاظ کا خاتمہ ہو جانا.
عشق میں کیوں ہے مجھے ننگ سے عار
اٹھ گئی شرم و حیا کیا باعث
(۱۸۳۳ ، دفتر فصاحت ، ۶۶).

---و حَیا کا دامَن چا ک کَرْنا/ہونا محاورہ.
بے حیا ہونا ، بے شرم ہونا (جامع اللغات).

---وَرْم (---فت و ، سک نیز فت ر) امث.
شرمیلا پن ، شرم و حیا. میری شرم ورم سب جاتی رہی دیدہ ہوائی ہو گیا. (۱۹۱۱ ، نشاط عمر ، ۲۳۸). وہ اپنے نام کا ققناس ہے سب شرم ورم دم بھر میں نکال کر رکھ دی ہوگی. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۶۰). [شرم + ورم (تابع)].

شَرْما حُضُوری (فت ش ، سک ر ، ضم ح ، و مع) امث.
شرم حضوری ، لحاظ ، پاس. قیدوں کی پابندی شرما حضوری ، اس کے پاس خاطر سے کرنا پڑتی (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زادراہ ، ۱۵۱). وہ شرما حضوری میں جھوٹ بول کر دوسرا گناہ کرے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۳۳۸). [شرم + ا (حرف اتصال) + حضوری (رک)].

شَرْما شَرْم (فت ش ، سک ر ، فت ش ، سک ر) م ف.
شرم کے ساتھ ، حیا سے ، شرما کر. بی خانم جان کو بھی یاد دلاؤں گی کہ تم بھی یاد کرو تب تو شرما شرم آپکا ذکر کرینگی. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۲۵). [شرم + ا (حرف اتصال) + شرم].

شَرْما شَرْمی (فت ش ، سک ر ، فت ش ، سک ر)(الف) امث.
شرم و لحاظ ، دوسروں کی مروت ، لحاظ ، پاس.

آج کل ہے جہاں میں موسم غم
شرما شرمی سے کیوں نہ روئیں ہم

(۱۸۹۹ ، دیوان جی ، ۱۸۸). یہ بھی شرما شرمی میں کہہ گیا ہوں. (۱۹٦۷ ، صدا کر چلے ، ۴۴۴). (ب) م ف. ۲. **شرم و لحاظ میں ، مروت یا پاس خاطر سے ، بات نبھانے کے لیے .** ہمارے منھ سے ایک بات نکل گئی تھی اس سبب سے شرما شرمی لڑتے ہیں ورنہ کیا مقدور کسی کا کہ تم سے لڑ سکے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۱۱۰۳). نادری مل چکی تو جعفری نے بھی ہاتھ بڑھا کے گلے ملنے کی رسم شرما شرمی اداکی. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۴۴). [شرما شرم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شَرْمالُو (فت ش ، سک ر ، و مع) صف.
رک : شرمیلا. ایسے شرمالو لڑکے کو مہمل نہیں چھوڑنا چاہیے. (۱۸٦۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۸۰). وہ بڑے شرمالو تھے یہاں تک کہ اکیلے مکان میں بھی برہنہ غسل نہیں کرتے تھے. (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۲ : ۱۵۴). [شرم + الُو ، لاحقۂ صفت].

شَرْمانا (فت ش ، سک ر) ف ل.
شرم کرنا ، شرمندہ ہونا.

اگر بات سچی کوں بتلاوے
کہاں لگ نہ دنیا میں شرماوے

(۱٦۷۹ ، آخرگشت (ق) ، ۴۱).

نہیں پہچانے چاہت کی گر آنکھ
ظفر کو دیکھ کر شرمائے کیوں ہو

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۰٦).

خاک ڈالو مری الفت پہ عداوت ہی سہی
کاش تم غیر سمجھ کر مجھے شرماؤ بھی

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱٦۹). اس نے توجہ سے تصویر کو دیکھا بھی نہیں بلکہ شرما کر نگاہیں موڑ لیں. (۱۹۸۷ ، اندھیرا اور اندھیرا ، ۲ : ۲۳۳). [شرم + انا ، لاحقۂ مصدر].

ـــــ لَجانا ف ل.
شرمندہ ہونا ، خجل ہونا ، پشیمان ہونا. کئی دن گھر میں منہ لپیٹے لیٹے رہے لیکن کب تک بالآخر شرماتے لجاتے باہر نکلے . (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۹ اکتوبر ، ۱۱۱). [شرمانا + لجانا (رک)].

شَرْماہَٹ (فت ش ، سک ر ، فت ہ) امث.
شرم کی کیفیت یا حالت ، حیا.

وہ دھواں دھار دھڑی دانت سو مِسّی کی لڑی
نہ میں انداز تبسم کے رچی شرماہٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۴۷). عورتوں کی طرف ہم دیکھتے ہی نہیں ... اپنی طبعی شرماہٹ اور شرافت کی وجہ سے . (۱۹٦۳ ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ۲۱). [شرم + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

شَرْمْسار (فت ش ، سک ر ، م) صف.
رک : شرم سار. جس میں ایک حسین تر معاشرے کا عکس دیکھ کر زندگی اپنی ناتمامی پر شرمسار ہو جائے. (۱۹۳۹ ، اک محشر خیال ، ۹۲). [شرم سار (رک) کا متبادل].

شَرْمْساری (فت ش ، سک ر ، فت ہ) امث.
رک : شرم ساری. بچے کے برعکس بالغ بیداری کے ان خوابوں پر شرمساری محسوس کرتا ہے. (۱۹۸۲ ، نفسیاتی تنقید ، ۵۹). [شرم ساری (رک) کا متبادل املا].

شَرْمْگِیں (فت ش ، سک ر ، م ، ی مع) صف.
رک : شرم گیں.

بہار دیکھی جو اس صنم کی تو وصف اس کا کہوں میں کیا کیا
پری بھی دیکھے تو شرمگیں ہو وہ حسن و خوبی بھرے سراپا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹۱). [شرم گیں (رک) کا متبادل املا].

شَرْمْناک (فت ش ، سک ر ، م) صف.
رک : شرم ناک. میاں بیوی کے رشتے تک کو تو شرمناک سمجھتے ہیں. (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۳۳). [شرم ناک (رک) کا ایک املا].

شَرْمِنْدا (فت ش ، سک ر ، فت نیز کس م ، سک ن) صف ، قدیم.
رک : شرمندہ.

لگیا خدمت اوس کی کرن روز جا
کیا شرمندا اس شرن روز جا

(۱٦۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۸۳).

وہ رخ کہ جس سے ہو خورشید چرخ شرم آگیں
وہ رخ کہ تاب سے ہو جس کی ماہ شرمندا

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش ، ۵). [شرمندہ (رک) کا قدیم املا].

شَرْمِنْدَگی (فت ش ، سک ر ، فت نیز کس م ، سک ن ، فت د) امث.
شرمندہ ہونے کی حالت ، خجالت ، ندامت ، شرم.

اچھی آبرو مرد کی زندگی
کہ جیتے کوں ہونے موت شرمندگی

(۱٦٦۵ ، علی نامہ ، ۳۲۳).

آب ہو خجلت سیں اپنا عکس دیکھا دوسرا
کیا دوئی سیتی مجھے شرمندگی حاصل ہوئی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۱).

مفلسوں کے منہ سے ہوتی ہے بہت شرمندگی
زرد ہو اے منعموں بے وجہ روئے زر نہیں

(۱۸۱٦ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ٦۱). شرمندگی کے ٹالنے کو وہیں تھوڑی سی جگہ میں ٹہلنا شروع کیا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۸۵). اپنی شرمندگی کو اپنی خفت کو اپنے احساس جرم کو چھپانے کے لئے کسی کو فرصت نہ تھی . (۱۹۸۸ ، تشبیب ، ۷۳). [شرمندہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ اُتارْنا محاورہ.
خجالت یا ندامت مٹانا (نوراللغات).

ـــــ اُٹھانا محاورہ.
شرمندہ ہونا ، خجالت اٹھانا.

ایسے تمہارے منھ سے شرمندگی اوٹھانی
ٹٹی لگا کے بیٹھا آنہ اپنے گھر میں
(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۱۳۸). اور مجھے تیرے آگے شرمندگی اٹھانی پڑے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٦ : ۳۱٦).

---سے پانی ہونا محاورہ.
بہت شرمندہ ہونا.

کرم میں اس کا نہیں ہے ثانی
ہے ابر شرمندگی سے پانی
(۱۹۰٦ ، نظم طباطبائی ، ۱۰۱).

---کے مارے گڑ جانا محاورہ.
بہت نادم ہونا ، نہایت شرمندہ ہونا ، خجالت محسوس کرنا ، ندامت ہونا. اس نے محفل کو قہقہہ زار بنا دیا اور میں شرمندگی کے مارے گڑ گیا. (۱۹۸۳ ، گوریا کہانی ، ۱۳۷).

---کھینچنا محاورہ.
خجل ہونا ، نادم ہونا. تب شہزادے نے سانپ سے شرمندگی کھینچی. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۳٦).

شَرْمِنْدَہ (فت ش ، سک ر ، فت نیز کس م ، سک ن ، فت د) صف.
نادم ، خجل ، محجوب.

اپن قد سرو دکھلا کر کیے شرمندہ سرواں کوں
توں اپنی چال دکھلا کر ہنساں کی چال بسرائی
(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۴۴).

شرمندہ ترے رخ سے ہے رخسار پری کا
چلتا نہیں کچھ آگے ترے کبک دری کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۷). توج کیسی بے سری اولاد اٹھائی ہے ناحق شرمندہ ہونا پڑتا ہے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۴۴۲). یہ تو امریکی اور مغربی معاشرے کا احوال ہے ہم کیوں شرمندہ ہوں. (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۱۷۹).

کس کو دیتا ہے پیالے بادۂ گلفام کے
ہم تو شرمندہ نہیں ساقی ترے اک جام کے
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۲۷). کبھی پیسے کے شرمندہ ان کے نہیں ہوئے. (۱۹۱٦ ، اتالیق بی بی ، ۳۳). وہ ... اسی طرح بہت سا کھانے کا سامان لے کر آتے تو میں شرمندہ ہو کر کہتا ، تاؤ/نانا بھائی اتنا تکلف کیوں. (۱۹۸۴ ، پرایا گھر ، ۱۵۱). [شرم + ندہ ، لاحقۂ صفت].

---اِحْسان کس اضا (--- کس مع ا ، سک ح) صف.
احسان مند ، شکر گزار.

دم نکل جائے گا اگر ہاتھ لگا اے جراح
وہ نہیں زخم جو شرمندۂ احسان ہوں گے
(۱۸۹۵ ، تسنیم دہلوی ، د ، ۲۲۱). [شرمندہ + احسان (رک)].

---رکھنا محاورہ.
شرمسار رکھنا ، منفعل رکھنا ، محجوب رکھنا ، جھینپانا ، پشیمان کرنا ، خجل کرنا.

شرمندہ رکھتے ہیں مجھے بادِ بہار سے
مینائے بے شراب و دل بے ہوائے گل
(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۱۷٦).

---صُورَت (--- و مع ، فت ر) صف.
وہ شخص جس کے چہرے اور ہیئت ظاہری سے حیا ، پشیمانی ، شرمندگی ٹپکے (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [شرمندہ + صورت (رک)].

---کرنا محاورہ.
۱. **جھینپانا ، خفیف کرنا ، شرمسار کرنا.**

تب صنعت و حرفت کو بھی تم زندہ کرو گے
جرمن کے حکیموں کو بھی شرمندہ کرو گے
(۱۹۲۳ ، فروغ ہستی ، ۵۱). ۲. **ذلیل کرنا ، رسوا کرنا.**

یہ عورت باپ کو شرمندہ کرنے والی ناگن ہے
یہ عورت اپنے بچے کو نگلنے والی ناگن ہے
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷۳). ۳. **ممنون احسان کرنا ، احسان مند کرنا.**

لکھا ہے جو تقدیر میں ہو گا وہی اے دل
شرمندہ نہ کرنا تو مجھے دستِ دعا کا
(۱۸٦۸ ، شرف ، د ، ۲).

---ہونا محاورہ.
۱. **شرمسار ہونا ، نادم ہونا.** لاج سٹ کر منگتا سنگھارا ، دیتھارا لیں دیا تو شرمندہ ہوتا بچارا. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۴۴).

چاہیے حاکم کو ہو محکوم سے وہ اتحاد
جس سے ہو شرمندہ مہرِ مادر و لطفِ پدر
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۲۷).

میں شرمندہ ہوں وہ کلموہی
لمبی کار میں کوہ مری کو چلی گئی
(۱۹۷۵ ، نقطانے ، ۱۰۱). ۲. **ممنون ہونا ، احسان مند ہونا.**

دہر میں نقش وفا وجہِ تسلی نہ ہوا
ہے یہ وہ لفظ کہ شرمندۂ معنی نہ ہوا
(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۱۳۳).

شَرْمِنْدی (فت ش ، سک ر ، کس م ، سک ن) صف.
شرمندہ (رک) کی تانیث ، شرمسار.

اسے مکر سوں رند کر او دندی
کیا آج تج نے مجھے شرمندی
(۱٦۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۵۴).

مبادا کرے شرمندی دے جواب
بھی فکر آ کر لگی ہے شتاب
(۱۷۳٦ ، قصہ فغفور چین ، ۵۱). [شرمندہ + ی ، لاحقۂ تانیث].

شَرْموں (فت ش ، سک ر ، و مج) م ف (قدیم).
شرم کے مارے ، شرم سے.

تجھ زلف سوں لیا ہے کعبہ سیاہ پوشی
تیرے ذقن کے شرموں پانی ہوا ہے زم زم
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲٦).

---عرق میں غرق ہونا محاورہ (قدیم).
شرم کے مارے ڈوب مرنا ، نہایت شرمندہ ہونا.

تجھ لال لب کے موج میں ابلوج کوں کم بوج کر
شرموں عرق میں غرق ہو شربت ہو گل جاتی شکر

(١٦٥٧ ، قدیم بیاض (یوسف زلیخا ، امین) ، ٣٩).

شَرْمِیلا (فت ش ، سک ر ، ی مع) صف مذ.
شرمگیں ، شرم آلود ، حیا دار.

حیا اس کی اسے عاشق کے ملنے سے بچاتی ہے
وہ شرمیلا ہے ہچشموں سے اس کو شرم آتی ہے

(١٨٤٢ ، محامد خاتم النبیین ، ١٩٢). وہ پھرتیلا ضرور تھا لیکن اس قدر نہیں وہ فطرتاً شرمیلا ہے. (١٩٨٢ ، انسانی تماشا ، ١٣٦). [شرم + ـــ یلا ، لاحقۂ صفت].

---پَن (ـــ فت پ) امذ.
شرمیلا (رک) کا اسم کیفیت ، شرمیلا ہونا. وہ چھوٹی بہو کے شرمیلے پن پر زیر لب مسکرانے بھی رہتے ہیں. (١٩٨٣ ، ڈوبتا ابھرتا آدمی ، ٢٦٩). [شرمیلا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

شَرْمِیلی (فت ش ، سک ر ، ی مع) صف مث.
شرمیلا (رک) کی تانیث. شرمیلی ترکن نے مسکرا کر دھیمی مگر سمجھ میں آنیوالی آواز سے بسر و چشم کہا. (١٩١٣ ، انتخاب توحید ، ٥٧). کتنی شرمیلی ہے آنکھ اٹھا کر بھی میری طرف نہیں دیکھا تھا. (١٩٨٣ ، ساتواں چراغ ، ٩٩). [شرمیلا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---بِلّی (ـــ کس ب ، شد ل) امث.
درختوں پر رہنے والا چوپایوں کی نوع کا ایک چھوٹا سا جانور جو مشرقی بنگال میں پایا جاتا ہے اسکا رنگ دھندلا ، دم چھوٹی اور جسم چھریرا ہوتا ہے آنکھیں بڑی بڑی ، انگوٹھے انگلیوں سے فاصلے پر اور انگوٹھے کے قریب والی انگلی دوسری انگلیوں سے بہت چھوٹی ہوتی ہے ننھے تھوتھنی سے آگے نکلے ہوئے ہیں ، زبان لمبی ، باریک اور کھر کھری ہوتی ہے اور رات ہی باہر نکلتا ہے اور پھل پتے اور کیڑے مکوڑے وغیرہ کھاتا ہے (عالم حیوانی ، ٥٤٢). [شرمیلی + بلی (رک)].

شَرَن (فت ش ، ر).(الف) امذ.
١. مکان ، جائے پناہ ، مامن.

لگیا خدمت اوس کی کرن روز جا
کیا شرمندا اس شرن روز جا

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ١٨٣). **٢. محافظ ، مددگار شخص** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). (ب) امث. **١. پناہ ، حفاظت.** بہت سارے قصے ہم جیسے دکھیاروں پر میاں کی کرپا کے سنائے تو ہم ان کی شرن میں پہنچے لکھنؤ. (١٩٨٤ ، گردش رنگ چمن ، ٥٦٠). **٢. مدد ، امداد** (جامع اللغات). (ج) صف. **بچانے والا ، حفاظت کرنے والا** (پلیٹس). [س : शरण].

---آنا محاورہ.
پناہ میں آنا ، پناہ لینا ، حفاظت میں ہونا ، سرپرستی میں آ جانا. میں آپ کا شاگرد ہوں آپ کی شرن آیا ہوں مجھے اپدیش دیجیے. (١٩٢٨ ، بھگوت گیتا اردو ، ٢٦).

--- گَہْنا محاورہ.
پناہ لینا ، حفاظت میں آنا.

کیا آکو شہ کے چرن پر شرن
مشبہ خاقا سو او تیغ زن (کذا)

(١٦٨١ ، جنگ نامہ سیوک ، ١٣٦). **٢. حفاظت کرنا ، پناہ دینا.**

کیے تھے برہ کی مجھ دل قلب سو
مدارا کر کو گرہے ہیں شرن آج

(١٦٧٩ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ٣٢ (الف)).

---گرو کی آنکھے جو سمرے سیتا رام ، یہاں رہے آنند سے انت بسے ہری دھام کہاوت.
جو گرو کا چیلہ بن کر خدا کو یاد کرے دنیا میں خوش رہے اور مر کر سرگ میں جائے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---لینا محاورہ.
پناہ لینا ، حفاظت میں آنا.

گزارینگے کیسی صورت یہاں گزریگی جو ہم پر
شرن لو تم شری بھگوان کی اب دوارکا جا کر

(١٩٢٣ ، مطلع انوار ، ١٥٣).

---ہونا محاورہ.
پناہ میں ہونا ، حفاظت میں ہونا ، گھر میں ہونا. میں اب آپ کی شرن ہوں جو مناسب سمجھیے کیجیے. (١٩١٦ ، بازار حسن ، ٢٦١).

شُرْنا (ضم ش ، سک ر) امذ.
رک : سرنا ، ایک قسم کی نفیری ، بانسری. نقارے ہزاروں بجنے لگے ناقوس پھنکے ، قرناوں شرناوں کو دم ملا. (١٨٨٨ ، طلسم ہوشربا ، ٣ : ٩٣٦). [سرنا (رک) کا مقامی تلفظ].

شَرْنارْتھی (فت ش ، سک ر) صف نیز امذ.
اپنا گھربار چھوڑ کر کسی دوسری جگہ پناہ لینے والا ، پناہ گزین. یہ وہ لوگ تھے جنہیں شرنارتھی بھی کہا جاتا تھا. (١٩٣٩ ، میرے بھی صنم خانے ، ٣٨١). موہن ... سندھ کا شرنارتھی تھا. (١٩٨٣ ، زمیں اور فلک اور ، ١٢). [شرن (رک) + س : शरणार्थी ، ارتھی - طلبگار].

شِرْناق (کس نیز فت ش ، سک ر) امذ.
وہ چربی دار ابھار جو بالائی پپوٹے میں پیدا ہو جاتا ہے ، وہ پھنسی جو پلک کے نیچے نکل آتی ہے ، گوہانی. جب شحمی غشاء موٹی ہو جاتی ہے تو شرناق پیدا ہو جاتا ہے. (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ٣٩). [ع].

شِرْناقی (کس نیز فت ش ، سک ر) صف.
شرناق (رک) سے منسوب یا متعلق کوئی شے. اگر ان تدابیر سے شرناقی ورم تحلیل ہوجائے تو ہمارا مقصود حاصل ہے. (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ٣٩). [شرناق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَرْنا گت (فت ش ، فت نیز سک ر ، فت گ) صف ؛ امذ. امذ.
۱. وہ شخص جو کسی کی حفاظت یا پناہ میں ہو ، پناہ چاہنے والا ، پناہ گزین. وشنو نے کہا «تم میرے شرنا گت ہو گھبراؤ نہیں میں ان کو برباد کردوں گا». (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۱۳۶). **۲. شکایت کرنے والا ، فریادی ؛ التجا کرنے والا ، ملتجی** (ماخوذ: پلیٹس). [شرن (رک) + س : گت ، गत].

شَرْنَقَہ (فت ش ، سک ر ، فت ن ، ق) امذ.
(حیوانیات) **کیڑا جو پیدائش کی تیسری حالت میں ہو ، پتنگا وغیرہ جو پر نکلنے سے پہلے کی حالت میں ہو نیز اس کا خول.** کیچلی اُتارنے کے بعد شرنقہ اپنے لعاف کو پھاڑ کر باہر منہ نکالتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۱۰). بعض مکھیاں ... میزبان انڈے یا شرنقے کو پہچانتی ہیں. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۵۷). [ع].

ـــ دان امذ.
کیڑے کا ثانوی حفاظتی خول. ان میں آخری سروی جلد ایک شرنقہ دان کی حیثیت سے محفوظ رہتی ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۰۷). [شرنقہ (رک) + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

شَرْنَقی (فت ش ، سک ر ، فت ن) صف.
شرنقہ کا ، شرنقہ (رک) سے منسوب یا متعلق. ایسی مکھیوں کو بالغ حالت میں برآمد ہونے کے لیے اپنی شرنقی جلد کے علاوہ ثانوی حفاظتی خول سے بھی آزاد ہونا پڑتا ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۰۷). [شرنقہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ وَقْفَہ (ـــ فت و ، سک ق ، فت ف) امذ.
(حیوانیات) **کیڑے کی پیدائش کی تیسری حالت کا وقفہ ، منجھ روپا پن.** اگر یہ سروہ مادہ بننے والا ہو تو شرنقی وقفہ تبدیل ہو جاتا ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۰۹). [شرنقی (رک) + وقفہ (رک)].

شِرِنک ہونا ف ل.
سکڑنا ، سمٹنا (عموماً کپڑے وغیرہ کا). تمہاری بلاؤز شرنک ہو کر اوپر جا رہی ہے. (۱۹۶۳ ، کپاس کا پھول ، ۱۵۹).

شَرَنْگ (فت ش ، ر ، غنہ) امذ.
ایک نہایت تلخ اور بدذائقہ پھل ، حنظل ، اندرائن ، زہر.

شکر نہ شرنگ سوں ملا گھول
فرحت کوں نہ فکر سوں ملا تول
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۷).

ہو نیک و بد میں اہلِ جہاں کو اگر تمیز
ہووے نہ مول شہد سے زیادہ شرنگ کا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۸).

غم خانۂ جہاں میں ہوں چرکیں وہ تلخ کام
جلاب گر پیوں تو وہ جامِ شرنگ ہو
(۱۸۳۲ ، چرکیں ، د ، ۲۷).

میں بجھتی آگ ہوں مقسوم میرا
شرنگِ انتظار و زہر حسرت
(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۸۰). [ف].

شِرِنْگار (کس نیز فت ش ، کس ر ، غنہ) امذ.
محبت ، عشق ، جنسی جذبات ؛ جماع ، ہمبستری ؛ سیندور ، سیندور کا نشان یا نشانات جو ہاتھی کے سر اور سونڈ پر زیب و زینت کے لیے لگائے جاتی ؛ نشان ؛ آدمی یا لباس کے لیے ایک خوشبودار سفوف ؛ سنگھار ؛ لونگ (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : शृंगार].

ـــ رَس (ـــ فت ر) امذ.
(ہنود) **سنسکرت کے علم بلاغت کی رو سے رس یا کیفیت کی نو قسموں میں سے ایک . وصل و ہجر ، حسن و عشق کے جذبات.** شرنگار رس یہاں ملے گا؟ گھاس تو نہیں کھا گئے. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۵۷۹). [شرنگار (رک) + رس (رک)].

شِرِنْگی (کس ش ، ر ، غنہ). (الف) صف.
سینگوں والا ، چوٹی دار ، نوکیلا (پلیٹس). (ب) امذ. (جراحی) **ایک آلہ جس کا منہ تین انگل اور لمبائی اٹھارہ انگل کے برابر ہوتی ہے اور جو خون پیشاب خراب دودھ وغیرہ نکالنے کے کام آتا ہے اس کے آدھے حصے میں سرسوں کے دانے کے برابر سوراخ ہوتا ہے اور اس کا آدھا حصہ عورت کے پستانوں کے آدھے حصہ کے مانند ہوتا ہے** (استاد جراحی ، ۲ : ۱۰۱). [س : شرنگ (शृंग) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شِیرْنی (کس ش ، سک ر) امث.
شیرینی ، مٹھائی. قبر پر چادر شرنی چڑھانا ... سب شرک ہے. (۱۶۷۰؟ ، صراط المستقیم ، عماد ، ۴). [شیرینی (رک) کا مخفف].

ـــ فَروش (ـــ فت ف ، و مع) امذ.
مٹھائی بیچنے والا ، حلوائی.

شرنی فروش سارے حیراں بہے بچارے
دیکھ سُدا پس ہسارے تجھ نرم گال حلوا
(۱۶۳۸؟ ، مرزا دولت شاہ (دکنی ادب تاریخ ، ۴۲)). [شرنی (رک) + ف : فروش ، فروختن ـ بیچنا].

شیرو (کس ش ، و مع) امذ.
چوٹی ، سرا ، منتہا ، سر ، ترا کیب میں مستعمل (ماخوذ : پلیٹس). [س : شیرو शिरो].

ـــ ریکھا (ـــ ی مع) امث.
بالائی خط ، دیوناگری حروف کے اوپری سرے پر کھینچا جانے والا خط. دیوناگری کے حروف کے بالائی خط (شرو ریکھا) سے زود نویسی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے. (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۳۶۴). [شرو (رک) + ریکھا (رک)].

شُرْوا (ضم ش ، سک ر) امذ.
رک : **شوربا.**

کہے بعضوں نے گوشت کو دے ابال
پکائے اسے اس کے شروے میں ڈال
(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۷۶). ہنڈیا میں شروا کرلیا جائے تا کہ نمک برابر کا ہو جائے. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۳). مصالحہ چھڑکا اور

اپے دھندے سے لگ گئے سورج نکلتے نکلتے سالن ، نہاری شروا جو کچھ درست کر لیا۔ (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۶۵)۔ [شوربا (رک) کا بگاڑ]۔

---پُھلکا (---ضم پھ ، سک ل) امذ۔
شوربا اور پھلکا جو بیماروں کی غذا ہے (ماخوذ : مہذب اللغات)۔ [شروا + پُھلکا (رک)]۔

---چَٹ (---فت چ) صف ، امذ۔
شوربا چاٹنے والا ؛ (کنایۃً) مفت خور ، حریص ، خود غرض۔ دونوں طرف کے روٹی توڑ اور شروے چٹ ملّاتوں نے دوطرفہ دھڑے باندھ رکھے تھے۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۰)۔ مرکب وصفی ، یہ موصوف بہ صفت یعنی صفت والی ذات بتاتا ہے جیسے ... شروا چٹ ، کھال اہاڑ ، تھڑولا۔ (۱۹۷۳ ، اردو قواعد ، شوکت سبزواری ، ۹۴)۔ [شروا (رک) + چٹ ـ چاٹنا (رک)]۔

شَرْوار (فت ش ، سک ر) امث۔
رک : شلوار۔

لکن کیچ پشواز پنے نگار
سوہی سکلی شروار خوش زیب دار

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا (ق) ، ہاشمی ، ۱)۔ [شلوار (رک) کا قدیم املا]۔

شَرْوال (فت ش ، سک ر) امث۔
رک : شلوار۔ ٹوپی تو ترکی تھی اور ریشم کا کالا تیا کوٹ تھا اور ٹانگوں میں شروال۔ (۱۹۲۸ ، خطوط محمد علی ، ۱۹۶)۔ [شلوار (رک) کا ایک املا]۔

شِرْوانی (کس ش ، سک ر) امث۔
۱. شیروانی ، اچکن۔ سفید شروانی ، خوب پھنسا ہوا آڑا پاجامہ پاؤں میں سیاہ انگریزی لنڈا۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۲۸)۔ **۲. (پارچہ بافی) کشمیری ساخت کا اونی کپڑا جس میں ریشم یا زری کے پھول بوٹے ہیں** (ا پ و ، ۲ : ۷۹)۔ [شیروانی (رک) کی تخفیف]۔

شُرُوح (ضم ش ، و مع) امث۔
شرحیں ، تشریحات ، وضاحتیں۔ گلستاں کے مروجہ نسخوں میں نہیں پائی جاتیں مگر بعض قدیم نسخوں اور شروح میں ہیں۔ (۱۹۳۰ ، اردو گلستاں ، ۵)۔ الایجی کی متعدد تصانیف ہیں جن میں ... شروح حواشی اور ضمیموں کا اضافہ بھی کیا ہے۔ (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۲۱)۔ [شرح (رک) کی جمع]۔

---نِگاری (---کس ن) امث۔
تشریح نگاری ، شرحیں لکھنا ، شرح لکھنے کا فن۔ اردو میں شروح نگاری کی روایت کا آغاز ہی دیوان غالب کی شروح سے ہوتا ہے۔ (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۱۵)۔ [شروح + ف : نگار ، نگارشتن ـ لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

شَرُور (فت ش ، و مع) صف ، امذ۔
جن کی طبیعت میں شر ہو ، شری ، فسادی۔

چھپا میکدے میں جا کر جو شرور ظالموں سے
تو وہاں بھی لے کے قاضی ورق کتاب آیا

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۹)۔ [ع : (ش ر ر)]۔

شُرُور (ضم ش ، و مع) امذ ؛ ج۔
فسادات ، فتنے ، شرارتیں۔

بری شرور و فتن سے رہے وہ باطن میں
نہ ظاہر ان کا کوئی فعل باغیانہ ہوا

(۱۹۱۸ ، فردوس تخیل ، ۲۲۶)۔ آزمائش ہے کہ کون سحر کی تعلیم حاصل کر کے آفات و شرور سے بچتا ہے۔ (۱۹۶۳ ، کمالین ، ۲ : ۱۳)۔ [شَر (رک) کی جمع]۔

شُرُوط (ضم ش ، و مع) امث نیز امذ ؛ ج۔
عہد و پیمان ، معاہدے ، شرطیں۔ منجملہ اور شروط یہ شرط بھی حوالہ قلم کی کہ حضرت علی کو بُرا نہ کہا کرو۔ (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۲۷۹)۔ اس کے بعد متعدد قبائل یہود کو ذکر کیا گیا ہے اور ان کے ساتھ شروط وغیرہ ذکر کی گئی۔ (۱۹۷۵ ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۶۵)۔ [شرط (رک) کی جمع]۔

---ادا ہونا محاورہ۔
شرطیں پوری ہونا۔ اگر شہادت کے شروط ادا ہوں ، روزہ واجب ہو جاتا ہے۔ (۱۹۵۸ ، آزاد ، آرمغان آزاد ، ۱۰۷)۔

شُرُوع (ضم ش ، و مع) امث۔
کسی کام کی ابتدا ، آغاز ، اٹھان۔

مزے وصال کے دشمن سے پوچھئے ہم تو
شروعِ عشق سے اب تک ہیں مبتلائے فراق

(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، نواب ، ۱۱۷)۔

شروعِ عشق میں سمجھے تھے ہم بھی
فراغت مل گئی کارِ جہاں سے

(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۱۵۴)۔ [ع : (ش ر ع)]۔

---پَنْج / پَنْچ (---فت پ ، سک ن) امذ۔
(گھوڑ بانی) چار سال سے اوپر کی عمر کا گھوڑا جس کے دودھ کے سب دانت ٹوٹ کر اور دو بڑے دانت نکل آئیں اور اس عمر کے لحاظ سے شروع پنج یا پنچ کہلاتا اور پورے پانچ سال کا شمار کیا جاتا ہے (ا پ و ، ۵ : ۲۳)۔ دیکھیے تو کیسی سیاہ سیلی اسکی گردن سے دم تک پڑی ہوئی ہے ... دونوں میں شروع پنج معلوم ہوتا ہے۔ (۱۹۱۵ ، حورعین ، ۲ : ۱۲)۔ [شروع + رک : پنج/پنچ]۔

---شُرُوع میں م ف۔
ابتدا میں ، آغاز میں ، پہلے پہل۔ شروع شروع میں کچھ ایسا غم نہیں ہوا تھا۔ (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۱۹۰)۔

---کَرنا محاورہ۔
۱. کسی کام کی ابتدا کرنا ، آغاز کرنا۔

اللہ نام سبتیں ذکر پنج نوع نبیؐ جگ مانیا کیا ہے شروع

(۱۳۹۶ ، میراں جی شمس العشاق ، بشارت الذکر (ق) ، ۲ : ۲۶)۔

از خفی مکھ سورج جب نے ہوا ظاہر طلوع
ہم نین کا کھل کر کنول تب نے ہرت کیتا شروع
(١٦٧٩ ؟ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ٥٣).

کس سے سیکھیں صبر سوزِ ہجر بیں
شمع نے تو کر دیا رونا شروع

(١٩٣٥ ، فغانِ آرزو ، ١٠٩). دو معرکے ایسے ہیں کہ نہ شروع کرنے سے شروع ہوتے ہیں نہ ختم کرنے سے ختم ہوتے ہیں. (١٩٨٤ ، آخری آدمی ، ١٢٦). ٢. نیو رکھنا ، بنیاد ڈالنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

ـــ ہونا محاورہ.
شروع کرنا (رک) کا لازم ، آغاز ہونا.

کہ جس نیت اوپر شروع ہو عمل
وہی معتبر ہے کہ جب ہو عمل

(١٦٧٩ ، آخر گشت (ق) ، ٩٨).

ابھی عشقِ زلف شروع تھا ہوئی گل جو شمعِ حیات کی
وہ چراغِ اول شب ہوں میں کہ جلا کے جس کو بجھا دیا

(١٨٦٨ ، سخن بے مثال ، ١٧). دھوپ دھیرے دھیرے پیپل کی چوٹی سے اترنی شروع ہوئی. (١٩٨٢ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ٢٢٦).

شُرُوعات (ضم ش ، و مع) امث.
ابتدا ، آغاز کار. ہنسی مذاق کی شروعات ہو گئی تو ... میں نے مرزا صاحب سے پوچھا. (١٨٩٩ ، شاہد رعنا ، ١٧٧). شروعات تو ان کی جانب سے ہوئی. (١٩٣٥ ، دودھ کی قیمت ، ١٧٦). اردو میں مضمون نگاری ... کی شروعات سرسید احمد خان نے کی. (١٩٨٥ ، سید سلیمان ندوی ، ٣٠٠). اف : کرنا ، ہونا. [شروع (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

ـــ لانا محاورہ.
شروع کرنا ، آغاز کرنا.

لاتی ہے جب اپنا یہ شروعات اندھیری
کرتی ہے اجالے کی تئیں مات اندھیری

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ١٥٨).

شُرُوق (ضم ش ، و مع) امذ.
طلوع ہونا (سورج کا) ، پڑنا (شعاع وغیرہ کا). آنکھ مشاہدہ کرتی ہے ... اور آنکھ پر شروق (وقوع) شعاع کا ہوتا ہے. (١٩٢٥ ، حکمۃ الاشراق ، ٢٨٦). [ع : (ش ر ق)].

شَرْوَلی (فت ش ، و لین) امث.
(جوتا سازی) جوڑے پنجے کی پھلی جو عام طور سے مرہٹے برہمن پہنتے ہیں ، مرہٹواڑی جوتی ، گھیتلی (ماخوذ : ا ب و ، ٢ : ٢٢٧). [مقامی].

شَرْوَن (فت ش ، ر ، و) امذ.
١. ذہن نشین کرنا ، سننا. دس سال تو اسی طرح بنوں میں بھرمن کرتے رہے اور آپ جیسے مہاتماؤں کے اپدیش شرون کرتے رہے. (١٩١٥ ، آریہ سنگیت رامائن ، ٣ : ٢٦٣). ٢. **تعلیم ، ہدایت.** اس نے ... بڑی شکر سے پوچھا تم شرون کا زمانہ کہاں گزارو گے. (١٩٥٦ ، آگ کا دریا ، ٢٣). ٣. **کان ، گوش ، سماعت.** شرون (کان) روپی جڑبھی میں نہیں کیونکہ جو شبد سنتے ہیں وہ شرون سے اپجا ہے. (١٨٩٠ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ١ : ٣٩٨). [س : श्रवण].

ـــ اِنْدْری (ـــ کس ا ، سک ن ، د) امث.
قوت سامعہ. اسکی شرون اندری ... من کے ساتھ گئی ہے. (١٨٩٠ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ٢ : ٨٣). [شرون (رک) + س : اندریہ इन्द्रिय (حس)].

شَرْوَن (فت ش ، سک نیز فت ر ، فت و) امذ.
(فلکیات) چاند کی تیئسویں منزل جو تین خاص ستاروں پر مشتمل ہے. شرون تین ستارہ ... ریوتی بتیس ستارہ ، یہ تمام دو سو اکیس ستارے ہوئے. (١٩٣٩ ، آئین اکبری ، ٢ : ١٩). [شرونا (رک) کا مخفف].

شَرْوَنا (فت ش ، سک نیز فت ر ، و مع) امث.
رک : شرون ، چاند کی تیئسویں منزل (پلیٹس). [س : श्रवण].

شُرْوَہ (ضم ش ، سک ر ، فت و) امذ.
رک : شروا. بیوی نے کم مسالہ پتلے شروہ کا قلیہ اپنے ہاتھ سے پکایا تھا. (١٩٤٠ ، ہم اور وہ ، ٢٩). [رک : شوربا].

ـــ چَٹ (ـــ فت چ) صف ، امذ.
رک : شروا چٹ. ہر طرف سے شروہ چٹ ، لیموں نچوڑ ، نوالہ حاضر. (١٩٥٨ ، شمع خرابات ، ٢٢٩). [رک : شروا چٹ].

شَرَہ (فت ش ، ر) امذ.
١. **لالچ ، حرص ، ہوس.** اگر ہر ایک حظ نفسانی سے قدر قلیل پر صبر ہو تو اس کو قناعت کہتے ہیں اس کا مقابل شرہ ہے (١٨٦٥ ، مذاق العارفین ، ٣ : ٨٨). ٢. **(نفسیات) شہوت پرستی.** لذات اور آلام کے متعلق ... بہ نسبت لذات کے درمیانی حالت عفت ہے جس کی افراط شہوت پرستی ہے (جس کو شرہ کہتے ہیں). (١٩٣١ ، اخلاق نقوماچس ، ٥٧). [ع].

شیری (کس خف ش) امث.
سفید رنگ کی ایک عمدہ شراب کا نام. پورٹ تو بیمار پیتے ہیں ... شیم پین اور شیری البتہ اڑے گی. (١٨٨٩ ، سیر کہسار ، ١ : ٨٣). [انگ : Sherry].

شری (کس ش) امث.
١. (أ) **احتراماً دیوتاؤں ، بزرگوں اور مقدس کتابوں کے نام سے پہلے لگایا جاتا ہے جیسے شری بھگوان.** چندا کلا دھاری شری بھوانی شنکر پرشن ہو کر آئے. (١٨٩٠ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ١ : ٩٣).

تھا وردِ زباں نام شری رام کا ہر دم
ہر تارِ نفس پر تھا یہی نغمۂ پیہم

(١٩٢٩ ، مطلع انوار ، ٨٢). اپنی تباہی کے لیے ... اُس کا

شری نارائن نے کوئی خیال نہیں کیا۔ (١٩١٠ء، آتش چنار، ٩٨٩)۔ (ا) عام لوگوں کے نام سے پہلے جن کا احترام درکار ہوتا ہے جناب یا صاحب کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔

مہاراجہ جہاں چکتے تھے موتی ہنس کے جوڑے
وہاں کا اب شری تھا کر بنا ہے کاگ کا جوڑا

(١٨١٨ء، انشا، ک، ٢٣)۔

دوڑا رخِ فسردہ پہ جب زندگی کا نور
دی موت نے صدا کہ تمسنے شری حضور

(١٩٣٤ء، سرود و خروش، ٢٠٣)۔ ٢۔ چھ بنیادی راگوں میں سے پانچواں راگ۔ پوربی ٹھاٹھ کا راگ جو موسم سرما میں دن کے درمیان اور بعض کے مطابق دن کے آخری حصے میں گایا جاتا ہے۔ ان کی نظم نغمہ شباب کی مختلف دھنوں میں آٹھ راگ راگنیاں برتی گئی ہیں یعنی مالکوس، بھیروں، میگھ ملار، بسنت، ہنڈول، شری، پنچم اور نٹ راجن۔ (١٩٥٤ء، نکتۂ راز، ٤٠)۔ ٣۔ کامیابی، اقبال مندی؛ دولت؛ خوبصورتی؛ روشنی، چمک دمک؛ اعلیٰ درجہ؛ طاقت؛ شان و شوکت؛ تجلی؛ زیبائش، آرائش؛ عقل، فراست (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔ [س : श्री]۔

---پھل (---فت پھ) امذ۔
ناریل؛ بیل (شبد ساگر)۔ [شری + پھل (رک)]۔

---تاڑ امذ۔
ایک دوائی کا نام جو بہت شیریں اور کسی قدر بکسی ہوتی ہے بلغم بڑھاتی ہے اور صفرا دفع کرتی ہے (خزائن الادویہ، ٥: ٤٢٠)۔ [شری + تاڑ (رک)]۔

---راگ امذ۔
رک: شری معنی نمبر۲۔ شری راگ ... اس کے گانے سے سیاہ آندھی آتی ہے۔ (١٩١٣ء، ہندوستانی موسیقی، ٨٢)۔ دوپہر کو جب ساری دنیا سونے کے رنگ میں رنگ جاتی تب میں اس سے دیپک اور شری راگ سنتا۔ (١٩٥٩ء، آگ کا دریا، ٢٢)۔ [شری + راگ (رک)]۔

---رس (---فت ر) امذ۔
روغنی رال جو بعض صنوبری درختوں خصوصاً تارپین کے درخت سے نکلتی ہے، تارپین (پلیٹس)۔ [شری + رس (رک)]۔

---کھنڈ (---فت کھ، سک ن) امذ۔
صندل کی لکڑی۔ کسی کو یقین بھی نہ آسکتا تھا کہ جوگیا دال ... شری کھنڈ سے اتنی تندرست ہو سکتی تھی۔ (١٩٦٦ء، لاجونتی، ٩٥)۔ [شری + کھنڈ (رک)]۔

---مان صف مذ؛ امذ؛ ---شریمان۔
١۔ (تعظیماً) جناب، قبلہ۔ حضور اس وقت گاندھی جی نے شریمان گوکھلے آنجہانی کو وہاں آنے کی دعوت دی۔ (١٩٢١ء، رپورٹ نیشنل کانگریس، ١٠٤)۔ ٢۔ صاحب دولت، اقبال مند، حسین، سجیلا؛ بزرگوں اور رشی منیوں کے نام سے پہلے احتراماً استعمال کرتے ہیں۔ نہیں اس میں شریمان گرہستھوں کا قصور نہیں ہمارا ہی قصور ہے۔ (١٩٢١ء، پتنی پرتاپ، ٣)۔ [شری + س : मान مان ـ عزت، فخر]۔

---مت/منت (---فت م/سک ن) صف مذ؛ امذ۔
رک: شری مان (جامع اللغات؛ پلیٹس)۔ [شری + س : मति]۔

---متی (---فت م) صف مث؛ امث۔
شری مت (رک) کی تانیث، محترمہ۔ شری متی نائیڈو صاحبہ کو ... میری نظم نہ دکھائیے۔ (١٩١١ء، اقبال نامہ، ٢: ١٥)۔ شری متی اپلا دیوی ذرا ادھر نظر ڈالیے (١٩٥٣ء، شاید کہ بہار آئی، ١٤)۔ [شری مت + ی، لاحقۂ تانیث]۔

---یُت (---ضم ی) صف؛ امذ۔
١۔ دھن دولت والا، صاحب اقبال، متمول۔

البتہ ضمانت کسی دہندار کی لے کر
کر دیجئے چالان کسی اک شری یُت کا

(١٩٣١ء، بہارستان، ٤٠٨)۔ ٢۔ (تعظیماً) جناب، قبلہ، محترم۔ عام اس سے کہ وہ اپنا ہو یا پرایا وہ اسے شری یت، جناب، پیارے دوست کہہ کر یاد کرتا ہے۔ (١٩٣٦ء، ہمارا قائد، ٨١)۔ [شری + س : युत یُت ـ جڑا ہوا]۔

شَرّی (فت ش، شد ر) صف۔
فساد کرنے والا، فسادی، جھگڑالو۔ پھر ددا نے کہا کہ یہ تم سردار ولی کو کیا جانو یہ تو بڑا شرّی شخص ہے۔ (١٩٨٣ء، قلمرو، ٤٢)۔ [شرّ (رک) + ی، لاحقۂ صفت]۔

شَرٰی (فت ش، ا بشکل ی) امث۔
(طب) پتی، ایک بیماری جس میں جسم پر سرخ چٹھے پڑ جاتے ہیں اور جن میں خارش ہوتی ہے، لاط : Urticaria شریٰ: تمام بدن پر ددوڑے پڑتے ہیں اور اس میں خارش ہوتی ہے۔ (١٨٧٢ء، رسالہ سالوتر، ٢: ١٩٥)۔ اسفنج سے لگانے سے شریٰ، حزاز اور خشک اکزیما میں کھجلی رفع ہو جاتی ہے۔ (١٩٣٨ء، علم الادویہ، ١: ٦٦٣)۔ [ع]۔

شِرٰی (١) (کس ش، ا بشکل ی) امث۔
خریدنا، بیچنا، خریداری، بیشتر بیع کے ساتھ مستعمل۔ شریٰ کی بنا ہی اس پر ہوتی کہ خود مشتری اس کا ذمہ دار ہوگا۔ (١٩٣٣ء، جنایات بر جائداد، ١٢٥)۔ [ع : (ش ر ی)]۔

شِرٰی (٢) (کس ش، ا بشکل ی) امذ۔
کشتی کا بادبان۔ جاشوں نے شور کیا، لنگر ڈالدیے شریٰ کو گرا دیا جہاز گروٹیں لینے لگا۔ (١٨٦٦ء، جادۂ تسخیر، ٣١٣)۔ [ع : شراع کا بگاڑ]۔

شِریا (کس ش، سک ر) امذ۔
(سلائی بنائی) ریشم، ایک کیڑے کے منہ کے رس کا تار جو نہایت مضبوط نرم اور چکنا ہوتا ہے اس کا تیار کیا ہوا کپڑا اوّل درجہ میں شمار ہوتا ہے، آسام کا ایک خاص قسم کا ریشم (ا ب و، ٢: ٤٣)۔ [بنگ]۔

شرْیان (کس نیز فت ش ، سک ر) امث.
(طب) متحرک یا جہندہ رگ، وہ رگ جو دل سے بدن میں خون پہنچاتی ہے وہ چھوٹی چھوٹی رگیں جو ہر ایک رگ کے نیچے ہوتی ہیں اور ان میں خون سے زیادہ روح ہوتی ہے.

جس کی شریان میں فر و نشتر مژگاں ہووے
اس کا ہر قطرہ خوں کیونکہ نہ رقصاں ہووے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، آیات مصحفی ، ۲۴).

تیز ہے ان کا نشتر مژگاں
اپنی شریان کا خدا حافظ

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۱۵). زور سے کھانسی آئی اور ایک شریان پھٹ گئی. (۱۹۲۴ ، ناٹک ساگر ، ۶۰). جسم کے ہر عضو میں ایک شریان اور ایک ورید ہوتی ہے . (۱۹۸۴ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۵۷). [ع].

شرْیانْچہ (کس نیز فت ش ، سک ر ، ن ، فت چ) امذ.
ایک چھوٹی متحرک رگ ، چھوٹی شریان. جب شریان کسی عضو میں داخل ہوتی ہے تو شاخ در شاخ تقسیم ہوتی جاتی ہے اور چھوٹی چھوٹی نالیاں یا شریانچے بناتی ہیں. (۱۹۶۷ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۵۷). [شریان (رک) + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

شرْیانَک (کس ش ، سک ر ، فت ن) امث.
چھوٹی شریان ، شریانچہ. عیط کی طرف نسبتاً گنجان ہوتا ہے شریانکیں طحالی گودے کے اندر آزادانہ طور پر کھل کر ختم ہو جاتی ہیں. (۱۹۴۳ ، احشائیات ، ۳۴۲). ادمہ کی بہت چھوٹی چھوٹی دموی رگوں یعنی شریانکوں کی دیواروں کے اندر عصبی مختتے گرمی اور سردی دونوں پیدا کرتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۱۵۰). [شریان + ک ، لاحقۂ تصغیر].

شرْیانی (کس نیز فت ش ، سک ر) صف.
۱. **شریان کا، شریان (رک) سے منسوب یا متعلق.** ازانجملہ اولاً لازم ہے کہ شریانی ہرج کو کم کریں. (۱۸۶۰ ، نسخہ عمل طب ، ۵). دیگر ڈاکٹروں نے بیان کیا ہے کہ اس سے صلابت شریانی میں مفید نتائج برآمد ہوتے ہیں. (۱۹۳۴ ، ہمدرد صحت، جولائی، ۲۳). ۲. (مجازاً) **خاص ، اہم ، غیر معمولی.** شہری طیارگی ، ٹیلی فون اور دیگر مواصلاتی ذرائع کو ملک کی معیشت میں شریانی اہمیت حاصل ہے . (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیہ پاکستان ، ۲۴۷). [شریان + ی ، لاحقۂ نسبت].

شرِّیَت (فت ش ، شد ر بکس ، شد ی بفت) امث.
شرارت ، فساد ، فتنہ انگیزی. اگر شر کی شریت تیر و نشتر کی طرح رگِ احساس پر نہ پڑے تو خیریت و شریت کی دوئی کا تصور بھی نہ ابھرے. (۱۹۷۳ ، تاریخ اور کائنات ، ۵۵). [شر + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شَرِیح (فت ش ، ی مع) صف ؛ امذ (قدیم).
شرح کرنے والا ، شارح.

یا نبی تو فصلِ بابِ علمِ حق
تو ہے بطنِ متنِ قرآں کا شریح

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۵۱). ۲. **گوشت کا ٹکڑا ، لوتھڑا ، مضغہ.** شریح ... پارۂ گوشت. (۱۹۸۳ ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۱۶). [ع : (ش ر ح)].

شَرِیحَہ (فت ش ، ی مع ، فت ح) امذ.
گوشت کا لمبا ٹکڑا ، (مجازاً) کسی چیز کا مستطیل ٹکڑا ، خوردبین وغیرہ کا شیشہ ، سلائیڈ. ایک حصہ کو ایک شریحہ پر رکھ کر پانی میں خوب کھرچ کر پھیلا دیں اور پھر خردبین کے نیچے رکھ کر اس کا امتحان کریں. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۸۶). [شریح (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

شَرِیر (۱) (فت ش ، ی مع) صف.
۱. **شرارت کرنے والا ، چھیڑ چھاڑ کرنے والا ، فسادی ، شوخ ، بے لگام ، بے باک.**

اثر ہوا ہے صحبتِ مردم میں طفلِ اشک
جاتا نہیں نہ گھر سے یہ لڑکا شریر ہے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۳۴).

آگے یہ بے ادائیاں کب تھیں
ان دنوں تم بہت شریر ہوئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۸).

غریب عاشقوں پر رحم کھا کے بولے وہ
غریب ان کو نہ سمجھو بڑے شریر ہیں یہ

(۱۸۸۸ ، گوہر انتخاب ، ۳۲۲). یہ ہاتھی شریر ہے ، فیلبان کی روزی کا مدار اس کے زندہ رہنے پر ہے. (۱۹۲۸ ، سلیم پانی پتی، افاداتِ سلیم ، ۶۳). پھول سیدھے سادے ہرگز نہیں ہوتے وہ انتہا سے زیادہ شریر ہوتے ہیں . (۱۹۸۷؟ ، مد و جزر ، ۹) . ۲. **بدطینت ، بدذات ، سرکش.** اقوام بنجارہ ہندو اور مسلمان ... جو نہایت شریر اور اکثر ظاہراً نمک کی سوداگری اپنا پیشہ قرار دیتے ہیں . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۵۶۶). آپ نے اسامہ بن زید کو مامور کیا کہ وہ فوج لے کر جائیں اور ان شریروں سے اپنے باپ کا انتقام لیں. (۱۹۱۳ ، سیرت النبیؐ ، ۲ : ۱۷۰).

ـــُ النَّفْس (ـــ ضم ر ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک ف) صف.
طبعاً شریر ، بد باطن ، بد ذات. ایک شریرالنفس کوفی کے ہاتھ سے حضرت علی شہید ہو گئے. (۱۹۲۰ ، مضامینِ شرر ، ۱ ، ۳: ۱۶۷) جیسے شریرالنفس ہم ہیں ویسے ہی ہماری حکومتِ عالیہ بھی ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۱۲۷). [شریر + رک : اَل (۱) + نفس (رک)].

شَرِیر (۲) (ـــ فت ش ، ی مع) امذ.
بدن ، جسم ، قالبِ خاکی. ہمارا انت آن پہنچا ہے برسوں ہم اس شریر کو چھوڑ دیں گے. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، آشوب دہلوی ، ۱۶۳) کسی کو کبھی یہ شریر بھی تو اپنا نہیں ہوتا. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۳۴). باپ کی کوڑھ نے اس کے جنان سے بیٹے کے شریر میں بغیر ہی کوڑھ کے کیڑے ڈال دیئے تھے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۳۹). [س : शरीर].

شَرِیری (۱) (فت ش ، ی مع) امث (قدیم).
شرارت ، چلبلا پن.

نوی رُت کی شریری کر کھنڈلے ہتا اٹھتی ہے
نشانیاں ست باتی کیاں جو ہیں جوبن میں یا حافظ

(۱۹۹۷ ، دیوان ہاشمی ، ۲۰۲)۔ [رک : شریر (۱) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

شَرِیری (۲) (فت ش ، ی مع) صف ؛ امذ۔
جسم رکھنے والا ، (مجازاً) انسان ، بشر۔ یہ سب میرے شریر ہیں اور میں ہی ان میں رہنے والا شریری ہوں۔ (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۲۰۷)۔ [رک : شریر (۲) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

شِرِیش (کس ش ، ی مع) امذ۔
ببول کا مشہور درخت اور اس کے پھول ، سرس؛ لاط : Acacia (پلیٹس)۔ [س : शिरीष]۔

---گچھ امذ۔
رک : سرس ، ایک درخت کا نام۔ بنگالی شریش گچھ بانے معروف ہے ... کہتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۹)۔ [رک : شریش + بنگ : گچھ (رک)]۔

شَرِیشٹ / شَرِیشٹھ (فت ش ، ی مع ، سک ش) صف۔
بہترین ، نہایت اعلٰی ، نہایت اچھا ، سب سے بڑا ، درجے میں بڑا۔ آریہ لوگ اپنے بچوں کا نام ... نہایت اوتم اور شریشٹ رکھتے تھے۔ (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱ : ۳۸)۔ گیتا سب شاستروں سے شریشٹھ ہے۔ (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۳)۔ [س : श्रेष्ठ شریشٹھ]۔

شَرِیشٹھتا (فت ش ، ی مع ، سک ش ، فت ٹھ) امث۔
بڑائی ، برتری ، بہتری ، اچھائی اور نیکیوں سے اُس کی شریشٹھتا دکھانے کے لئے بھگوان اور گیارہ نیکیوں کا ذکر کرتے ہیں۔ (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۱۳۵)۔ [شریشٹھ (رک) + تا ، لاحقۂ کیفیت]۔

شَرِیط (فت ش ، ی مع) امذ۔
(شعر) قصیدے کے آخر میں ممدوح کے لیے شاعر کی دعا جو شرط و جزا پر مشتمل ہو۔ جب شاعر دعا کے لیے یہ پیرایہ اختیار کرتا ہے کہ جب تک یہ ہے ... تیرے دوست مسرور و مطمئن اور تیرے دشمن ذلیل و خوار رہیں تو اسے شریط ... کہتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۹)۔ [ع : (ش ر ط)]۔

شَرِیطَہ (فت ش ، ی مع ، فت ط) امث۔
۱. نشتر مارنا ، گوشت گودنا۔ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شریطۂ شیطان سے منع فرمایا۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۶۱)۔ **۲. رک : شریط معنی نمبر ۱۔** شاعر دعا کے لیے یہ پیرایہ اختیار کرتا ہے کہ جب تک یہ ہے ، وہ ہے ، ایسا ہے ، ویسا ہے اس وقت تک تو قائم و حاکم تیرے دوست مسرور و مطمئن اور تیرے دشمن ذلیل و خوار رہیں تو اسے ... شریطہ کہتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۹)۔ **۳. شرط** (اسٹین گس)۔ [شریط (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

شَرِیعَت / شَرِیعَۃ (فت ش ، ی مع ، فت ع) امث۔
۱. وہ قانون جو خدا نے بندوں کے واسطے مقرر فرمایا ، قانون الٰہی۔ اول گھر شریعت۔ (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، شکارنامہ (شہباز ، فروری ، ۱۹۶۲))۔ مقام شیطانی اگر اس مقام کوں چھوڑے تو راہ شریعت میں آوے۔ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقایق ، ۹۰)۔

شرع شریعت شارع عام
شاہ راہ شاہاں شہ گام

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۳۹)۔

عشق کے مستوں کوں آداب شریعت ہے معاف
دشمنی مت کر ارے نااہل بے ہوشوں ستی

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۴۶۰)۔ نبی برحق نے گمراہوں کو شریعت کی راہ دکھلائی۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۹)۔ شریعت کا پابند رہنا اس کے فرائض منصبی میں تھا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۴)۔ لوگ مستقل طریقہ سے مدینہ میں رہتے تھے اور عقائد شریعت اور اخلاق کی تعلیم پاتے تھے۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۸۷)۔ **۲. (تصوف) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال کو کہتے ہیں جو ظاہر سے تعلق رکھتے ہیں جیسے کہ نماز اور روزہ ، حج اور زکوٰۃ** (مصباح التعرف ، ۱۵۲)۔ یوں شریعت میں پہلے پاؤں رکھ کہ طریقت شریعت منبع ہے۔ (۱۴۹۶ ، میراں جی ، شمس العشاق (دکنی ادب کی تاریخ ، ۲۵))۔ تمہارے مزاج میں تو بڑی صلاحیت معلوم ہوتی ہے شریعت اور طریقت کے سب اعمال کرتے ہو۔ (۱۸۸۳ ، تذکرہ غوثیہ ، ۱۱۰)۔

شریعت کو کیا تازہ طریقت کو کیا زندہ
مسیحائی میں لاثانی محی الدین جیلانی

(۱۹۲۷ ، معراج سخن ، ۹۰)۔ **۳. قانون ، دستور ، دین ، مذہب ، سیدھا اور کھلا ہوا راستہ۔** حضرت موسیٰ کو خدا تعالیٰ کی جانب سے شریعت عطا ہوئی۔ (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۵۷۶)۔ لاٹ صاحب عیسوی شریعت کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۹ : ۵)۔ ملتہ میم کے کسرے سے شریعۃ یا دین ہے۔ (۱۹۷۵ ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۴۳)۔ **۴. انصاف ، عدل** (پلیٹس)۔ **۵. دہلیز ، چوکھٹ ، دریا کے کنارے بسنے والوں کا گھاٹ جہاں سب سیراب ہوں۔** شریعت ، اصل میں گھاٹ ، ندی کا کنارہ ہے جہاں سے لوگ اور جانور آ کر پانی پئیں۔ (۱۹۲۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۹۲)۔ شریعۃ ... چشمہ جاری جس سے لوگ سیراب ہوں۔ (۱۹۸۳ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۱۵)۔ [ع : (ش ر ع)]۔

---حَقَّہ کس صف (---فت ح ، شد ق بفت) امث۔
حضرت امام ابو حنیفہ کے احکام و اقوال ، فقہ حنفی۔ مسلمانوں کو خاص توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ شریعت حقہ (فقہ حنفی) کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں۔ (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۱۷)۔ [شریعت + حق (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---خُدا کس اضا (---ضم خ) امذ۔
قانونِ الٰہی ؛ قانونِ اسلام (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [شریعت + خدا (رک)]۔

ـــِـ رَسُولؐ کس اضا(ـــ فت ر ، و مع) امذ.
قانون جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے رائج کیا ، اسلامی قانون (جامع اللغات). [شریعت + رسولؐ (رک)].

ـــِـ کُبریٰ کس صف(ـــ ضم ک ، سک ب ، ی بشکل ا) امث
بڑا قانون ، قانون الہیٰ ، دین اسلام. ایک شریعت کبریٰ کی تاسیس، ایک مذہب کامل کی تشئید اور رہنمائی کونین کے منصب عظیم کے لیے کچھ اور درکار تھا . (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۸۶) .
[شریعت + کبریٰ (رک)].

ـــ کورٹ (ـــ و مج ، سک ر) امذ.
شرعی عدالت جس میں مذہبی قانون کے مطابق فیصلے ہوں. اس طرح حدود آرڈیننس میں بھی حدود کی سزا دینے کے لئے عورت کی گواہی مانی نہیں جاتی ہے اس کو ہم نے شریعت کورٹ میں چیلنج کیا ہوا ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳۱ مارچ ، II).
[شریعت + انگ : Court].

ـــ مَآب (ـــ ضم م ، مد ا) صف امذ.
شریعت کا مرکز یعنی جید عالم دین.

اور اس خُم کے منہ کو بھی باندھا شتاب
تھے جس میں کہ حضرت شریعت مآب

(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، طپش ، ۹۹). [شریعت + مآب (رک)].

شَرِیعَہ (فت ش ، ی مع ، فت ع) امث.
رک : **شریعت ، فقہِ دینی ، مذہبی قانون.** میں نے کہا قرآن میں تو کوئی ایسی آیت نہیں ، بولیں شریعہ میں ہے. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۱۶). [شریعت (رک) کا ایک املا].

شَرِیف (فت ش ، ی مع).(الف) صف.
۱. **بڑے رتبے کا ، بلند مرتبہ ، معزز ، گرامی قدر.** جنازہ بادشاہ کا گورستان کو لے چلے اور سب وضیع و شریف ساتھ ہوئے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۵۰۵). راجپوت راجاؤں میں میواڑ کا رانا سب سے بڑا اور شریف سمجھا جاتا تھا. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۶۱).

قول ہم ان کو دے چکے عشق میں اب جو ہو سو ہو
ایک زبان سے شریف کیسے کہیں کلام دو

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۱۳۹).شریف ... مرد بزرگ قدر. (۱۹۸۸ ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۱۷). ۲. **اعلیٰ ، ارفع ، محترم.** ان طالبعلموں کے لیے جو حکمت الہیٰ اور صنعت شریف فلسفی کو سیکھنا چاہتے ہیں نصیحت کا کرنا اپنے اوپر فرض جانا ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۸۳). ۳. **معتبر ، قابل اعتبار.** یہ الفاظ ہم کو ایک شریف قول معلوم ہوتے ہیں. (۱۹۰۵ ، مقالات حالی ، ۲ : ۱۰۶). ۴. (حیاتیات) **اہم ، خاص ، مرکزی (عضو وغیرہ).** قدرت نے ... دماغ جیسے شریف عضو کو زیادہ پیٹھیوں میں نہیں رکھا. (۱۹۲۸ ، باقر علی داستان گو ، کانا باتی ، ۲۰). بدن کا تنقیہ کر لیا جائے تا کہ مادہ پھیپھڑہ قصبۃ الریہ جیسے شریف عضو کی طرف رجوع نہ ہو جائے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۳). ۵. **نیک طبیعت ، بھلا مانس.**

صحیح ہیں روایات سب اے شریف
نہیں کوئی روایت ہے اس میں ضعیف

(۱۷۷۱؟ ، ہشت بہشت ، باقر آگاہ ، ۹۳). بہت سے شریف طالب علم تعلیمی اخراجات کی ترقی کی وجہ سے دوسروں سے مدد چاہنے پر مجبور ہوتے ہیں. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۶۲۲). ۶. **مقدس ، قابل احترام.**

اول دین ضعیف تھا آخر بھی ضعیف
توشہ دین کے ضعف موں فرض کلمہ شریف

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۳۷). بعینہ مانند عمارت حضرت قدیم شریف ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۹).مولود شریف کی سینکڑوں کتابیں شائع ہو چکیں اور ہو رہی ہیں. (۱۹۳۰ ، آمنہ کا لال ، ۲). ۷. **حلالی ، جائز اولاد** (ماخوذ : پلیٹس). (ب) امذ. ۱. **حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل کے کسی بھی فرد کا لقب** (پلیٹس)

ہو شیخ ہے او شریف سیّد
ہو جھوٹ نہیے ہور او مقیّد

(۱۷۰۰؟ ، من لگن ، ۱۰۲) . ۲.(i) **مکّہ کے حاکم کا لقب ، حاکمِ مکّہ ، شریفِ مکّہ.**

شریف مکہ رہا ہے تمام عمر اے شیخ!
یہ میر اب جو گدا ہے شراب خانے کا!

(۱۸۱۰ ، میر، ک ، ۱۴۴). آج کل شریف مکہ نے حاجیوں پر سختی شروع کر دی ہے. (۱۹۵۶ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۸۳). (ii) **سربراہ ، سردار ، حاکم ، افسر.** آخر تیسرے روز شہر کے شریف کو آواز آئی کہ کل اس شہری کا واقعہ سب کو معلوم ہو جائے گا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۲۰۹) جو بغاوتیں ... رونما ہوئیں وہ تمام تر ایک طاقت اور سلسلے درقاوہ کا کام نہیں جن کی حمایت فاس کے شریف کر رہے تھے . (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۹). (iii) **مالک ، آقا.**

تیرا تھا اس کا جو تصرّ قتیب
شریف اس مکاں کا تھا وہ خوش نصیب

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۵۶۵). [ع : (ش ر ف)].

ـــُ الجانِبَین (ـــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، کس ن ، ی لین) صف ، امذ.
جو ماں اور باپ دونوں کی طرف سے اصیل ہو نجیب الطرفین. تم ذرا حسب و نسب دریافت کرو کہ نجیب الطرفین اور شریف الجانبین ہے کہ نہیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۳۱). [شریف + رک : ال (۱) + جانب + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

ـــُ الطَّبع (ـــ ضم ف ، غم ا ، ل ، شد ط بفت ، سک ب) صف.
طبعاً نیک ، نیک خصلت. اونٹ ایک شریف الطبع ... اور مہمان نواز جانور ہے. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۲۱). [شریف + رک : ال (۱) + طبع (رک)].

ـــُ النَّسل (ـــ ضم ف ، غم ال ، شد ن بفت ، سک س) صف ، امذ.
اچھے اور اعلیٰ خاندان کا فرد ، نسلاً شریف. ، عامل قرآن ، یعنی قرآن کا نہ صرف پڑھ لینے والا بلکہ اس پر عمل کرنے والا

عرب یا شریف النسل۔ (۱۹۱۰ ، زبور اسلام ، ۵)۔ وہ آدمی کس قماش اور مزاج کا ہے ... شریف النسل ہے یا رذیل ... آدمی کے گفتار سے ظاہر ہو جاتی ہیں۔ (۱۹۸۸ ، اردو کا افسانوی ادب ، ۹۵)۔ [شریف + رک : ال (۱) + نسل (رک)]۔

ـــــ النَّفْس (ـــــ ضم ف ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک ف) صف۔
طبعاً نیک ، بزرگ ، بھلا مانس ، نیک دل آدمی یا عورت۔

شد برحق شریف النفس فطر روزگار
باعث عز سپہر و موجب و فر زمین

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۲)۔ زیاد بن زائدہ کا ایسا شریف النفس صاحب علم و فضل اور مقبول عام سردار بھی اس کے ظلم سے نہ بچ سکا۔ (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۲۳)۔ معلمہ کو باعصمت اور شریف النفس ہونے کی ضرورت ہے (۱۹۰۰ ، بیوی کی تربیت ، ۸۰)۔ سکھ بابو کبھی کو میٹھے اور ٹھنڈے لہا کر تھے اور عام طور پر سیدھے اور شریف النفس۔ (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۸۳)۔ [شریف + رک : ال (۲) + نفس (رک)]۔

ـــــ النَّفْسی (ـــــ ضم ف ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک ف) امث۔
نیک دلی ، بزرگی ، شرافت۔ شریف النفسی کا بہتر سے بہتر معیار انہیں کے اخلاق و عادات سے قائم ہو سکتا ہے۔ (۱۹۱۲ ، شعرالعجم ، ۳ : ۳۱۹)۔ یہ دونوں نامور باپ بیٹے دنیائے ادب میں اتنے ہی ممتاز اور منفرد ہیں جتنا کہ اپنے غیرمتعصبانہ رویے ، شریف النفسی اور وسیع ظرف کے لیے مشہور ہیں۔ (۱۹۸۲ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۱۱)۔ [شریف النفس + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ آدمی (ـــــ مد ا ، سک د) امذ۔
بھلا مانس ، نیک طینت آدمی۔ شریف آدمی کا ادھر کوئی کام نہیں۔ (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۹۵)۔ [شریف + آدمی (رک)]۔

ـــــ بَنْنا ف مر۔
اپنے کو شریف ظاہر کرنا جبکہ ایسا نہ ہو یا افعال و کردار شرافت کے منافی ہوں (مہذب اللغات)۔

ـــــ خُون (ـــــ و مع) امذ۔
۱. **جو نسلی طور پر نجیب یا اصیل ہو ، اعلیٰ خاندان کا فرد ، خاندانی۔** کیا تو واقعی اب کسی شریف خون اور سچی محبت کرنے والے کی قدر نہیں کرے گی۔ (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۴۱)۔ شریف پڈی اور شریف خون کی بہت تلاش کرتے ہیں خون اور پڈی کی شرافت ذات سے بھی دیکھی جاتی ہے۔ (۱۹۲۰ ، اولاد کی شادی ، ۶)۔
۲. **شریف آدمی کا خون ؛ (مجازاً) شرافت ، نجابت۔** آخر وہ میرا بیٹا ہے اس کی رگوں میں میرا خون دوڑ رہا ہے شریف خون۔ (۱۹۶۹ ، نیلا پتھر ، ۲۳)۔ [شریف + خون (رک)]۔

ـــــ زادَہ (ـــــ فت د) صف ، امذ۔
شریف باپ کا بیٹا ، نسلی طور پر اعلیٰ خاندان کا ، طبعاً نیک ، بھلا مانس ، نیک کردار ، نیک چلن۔ آپ کاہے کو تکلیف کیجیے گا ہم کو خود یقین ہے کہ آپ واقعی شریف زادے اور سپاہی ہیں۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوج دار ، ۲ : ۲۰۰)۔

ایک شریف زادے پر یہ تہمت؟
(۱۹۶۸ ، بزم آرائیاں ، ۵۰)۔ [شریف + ف : زادہ ، زادن ـ جننا]۔

ـــــ طَبْع (ـــــ فت ط ، سک ب) صف۔
رک : شریف الطبع۔ اس کالونی میں ایک بنگالی بابو رہتا تھا بڑا خوش خلق اور شریف طبع کالونی میں اس کا بڑا مان تھا۔ (۱۹۸۰ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۲۰۱)۔ [شریف + طبع (رک)]۔

ـــــ قَوم کس اضا (ـــــ و لین) امذ۔
کسی قوم یا برادری کا سربراہ ، قوم کا سردار ، سردار قوم (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [شریف + قوم (رک)]۔

ـــــ کی دَس اَور پاجی کی ایک برابر ہے کہاوت۔
پاجی کی ایک گالی شریف کی دس گالیوں کے برابر ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

ـــــ گَرْدی (ـــــ فت گ ، سک ر) امث۔
(مجازاً) کسی معزز کا مارا مارا پھرنا ، معزز یا اعلیٰ خاندان والوں کی بے آبروئی ، شریفوں کی ناقدری۔ ایک آنے کے روٹی نان بائی کی دوکان پر ا کڑوں بیٹھکر کھا لی ، غرض کہ شریف گردی کا زمانہ ہے۔ (۱۹۴۳ ، اختری بیگم ، ۶۷)۔ [شریف + ف : گرد ، گردیدن ـ پھرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ مَنِش (ـــــ فت م ، کس ن) صف۔
رک : شریف طبع۔ خاتمے پر ہم اُن شریف منش حضرات کا بہت شکریہ ادا کرتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین شرر ، ۱۰۳ : ۳۰)۔ [شریف + منش (رک)]۔

ـــــ و رَذِیل (ـــــ و مج ، فت ر ، ی مع) صف ؛ امذ۔
ادنیٰ و اعلیٰ ، وضیع و شریف ، نیک و بد ، ہر قسم کے لوگ (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [شریف + و (حرف عطف) + رذیل (رک)]۔

ـــــ ہَڈّی (ـــــ فت ہ ، شد ڈ) صف۔
رک : شریف خون۔ شریف ہڈی اور شریف خون کی بہت تلاش کرتے ہیں خون اور ہڈی کی شرافت ذات سے بھی دیکھی جاتی ہے۔ (۱۹۲۰ ، اولاد کی شادی ، ۶)۔ [شریف + ہڈی (رک)]۔

شَرِیفانَہ (فت ش ، ی مع ، فت ن) صف۔
شریفوں کا سا ، شریف آدمی کا ، اچھا ، عمدہ ، ستھرا وغیرہ۔ ڈاکٹر ہنٹر نے سرسید اور مسلمانوں کے ساتھ نہایت شریفانہ برتاؤ کیا۔ (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۴۸)۔ میرے کالج کے مرد اور خواتین کالج کے اس شریفانہ طریقہ عمل سے بخوبی واقف تھے۔ (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۹۳)۔ [شریف + انہ ، لاحقۂ تمیز و صفت]۔

شریفوں کے دانے سر دکھنے یہ کھانے کہاوت۔
شرفاء کا پاس خاطر ضرور ہے (نجم الامثال ؛ جامع اللغات)۔

شَرِیفَہ (۱) (فت ش ، ی مع ، فت ف) امث۔
مقدس ، معظم ، بزرگ (عموماً آیت وغیرہ کے لیے مستعمل)۔

ہم اس حقیقت کو پا لیتے ہیں جو اس آیۂ شریفہ میں مضمر ہے. (۱۹۶۷ء ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۷۳) [شریف (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شَرِیفَہ (۲) (فت ش ، ی مع ، فت ف) امذ.
گودے دار ایک میٹھا پھل جس کا چھلکا پختہ ہونے پر بھی ہرا رہتا ہے چھلکے پر ابھرے ہوئے بڑے بڑے سے دانے ہوتے ہیں گودے کے اندر ہر تہ میں سیاہ بیج ہوتے ہیں عموماً امرود سے بڑا یا اس کے برابر ہوتا ہے ، سیتا پھل.

فی الحقیقت میں شریفہ تھی (تھا) شریف
ہو گئے تھے سب شریفہ کھا شریف

(۱۸۳۷ء ، مثنوی بہاریہ ، ۲۲). رنگترے ... شریفہ ، امردو ، سیب ، جو چاہیے خرید لیجیے. (۱۸۸۰ء ، فسانہ آزاد ، ۱ : ۲۰۹). شریفہ بطور ایک میوہ کے کھایا جاتا ہے. (۱۹۲۹ء ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۵۳). محمد علی شریفہ کھا کر بیج زمین میں گرا رہے تھے. (۱۹۸۵ء ، حیات جوہر ، ۳۵۹). [مقامی].

شَرِیفَین (فت ش ، ی مع ، ی لین) امذ ؛ ج.
مقدس ، بزرگ (مقامات وغیرہ)؛ عموماً حرمین کے ساتھ مستعمل ہے. جیسا تم نے عرضداشت میں درخواست کی ہے کہ حرمین شریفین کے طواف کا ارادہ ہے پس اس نیت پر عازم جازم ہو کر متوجہ ہوا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۸). [شریف + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

شَرِیک (فت ش ، ی مع) صف ؛ امذ.
۱. حاکمیت و اختیار یا فائدے اور نقصان کے ساتھ کسی چیز میں حصہ دار ، ساجھی ، شامل.

جو رانی اچھے شاہ کے تخت کی
شریک اُس کے اقبال اور بخت کی

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۳۷). جس طرح نفع میں شریک ہوتا ہے اس طرح ضرر میں بھی شریک ہوئے تو جانیے کہ دوست ہیں. (۱۷۳۶ء ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۳۰). بھائیوں اور شریکوں اور بٹے داروں ہمارے کچھ دعویٰ تحصیلدار ... کرے محض باطل اور کاذب ہوئیگا. (۱۸۳۹ء ، کتاب الآغاز ، ۱۵۷). اب اُن کی ایسی شریک پیدا ہو گئی جس کا حصہ ان سے بھی کچھ زیادہ ہے. (۱۸۷۴ء ، مجالس النساء ، ۱ : ۱۱۱). **۲. کسی فعل میں شرکت کرنے والا ، کسی کام (خصوصاً خدائی کاروبار) کے چلانے یا انجام دینے میں ساجھی ، ہمسر ، برابر کا.** جدیاں کچھ نہ تھا بھی تھا تہیں دوجا شریک کوئی نہیں. (۱۵۸۲ء ، کلمۃ الحقائق ، ۲۱).

حسنِ لاثانی کا تیرے دوسرا ہو کا شریک
دیکھ پانے کا کہیں گر تیرے منہ کو آئینہ

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۳۳). خدا کو خدا سمجھنا اس طرح ہوتا ہے کہ اس کا شریک کسی کو نہ سمجھے. (۱۸۳۰ء ، تقویۃ الایمان ، ۱). مجھ کو پوجیں اور کسی کو میرا شریک نہ بنائیں. (۱۹۱۴ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۵۸). اس کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ کرو. (۱۹۵۸ء ، آزاد (ابوالکلام)، رسولِ عربیؐ ، ۳۱). **۳. (۱) شامل ، ملا ہوا ، جڑا ہوا ، ملحق.**

میرے افسانے میں شکوہ غیر کا بھی ہے شریک
دوستوں کہتے ہو کیوں غصہ انھیں آ جائے گا

(۱۸۶۵ء ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۷). بیشتر عضلات میں شریک تکیاں نہیں نظر آتیں. (۱۹۳۱ء ، تسیجیات ، ۱ : ۱۳۱). ہماری طرح متحرک نہیں وہ بھی ہمارا جزو ہیں سورج ، زمین ، آسمان ، تارے ، دریا اور سمندر یہ سب ہمارے شریک ہیں. (۱۹۸۲ء ، انسانی تماشہ ، ۲۳). **(۲) داخل.** انہیں تو اب تک کسی کلینک میں شریک کر دیا گیا ہو گا. (۱۹۸۷ء ، روز کا قصہ ، ۲۷). **۴. رفیق ، ساتھی ، معین و معاون ، مددگار ، ہم نوا** تمہیں یہ کب گوارا ہو گا کہ میں چار شریکوں میں نکلوں تو بچوں کے گلے میں دو عزت کے کپڑے بھی نہ ہوں. (۱۸۷۵ء ، انشاء ہادی النساء ، ۷۵). جسٹس مسٹر امیرعلی ... نے اپنے شریک ججوں سے مشورہ کر کے اس مسئلے کو طے کیا تھا. (۱۹۰۹ء ، مقالات شبلی ، ۸ : ۳۸). نظام الدین پلنا اور ان «شریکوں» کی مدد سے شہر فتح کر کے عورتوں کو گرفتار کر لیا. (۱۹۸۵ء ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۰۸). اف : کرنا ، ہونا. [ع : (ش ر ک)].

ـــُ الرَّائے (ـــ ضم ک ، غم ا ، ل ، شد ر) صف ؛ امذ.
اتفاق کرنے والا ، وہ شخص جو دوسرے کی رائے میں شامل ہو. (پلیٹس). [شریک + رک : ال (۱) + رائے (رک)].

ـــِ بِسْتَر کس اضا (ـــ کس ب ، سک س ، فت ت) صف.
ساتھ سونے والا ، ہم بستری کرنے والا. آج تک کسی نے اس کے لبوں کو چوما نہیں کوئی اس کا شریکِ بستر نہیں ہوا. (۱۹۸۶ء ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۲۰۵). [شریک + بستر (رک)].

ـــِ جُرْم کس اضا (ـــ ضم ج ، سک ر) صف ؛ امذ.
(قانون) جرم میں شامل ، جرم کے ارتکاب میں مدد دینے والا ، وہ شخص جس نے جرم میں کسی کا ساتھ دیا ہو. میں نے کسی طرح کا جرم نہیں کیا کیوں کہ کُل عالم شریکِ جرم ہے. (۱۹۸۳ء ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۴۳). [شریک + جرم (رک)].

ـــِ حال کس اضا ؛ صف.
دکھ درد میں ساتھ دینے والا ، ہمدرد ، دوست.

یہ ہم جلیس یہ ہمدم ہیں بزمِ ہستی تک
لحد میں کوئی کسی کا شریکِ حال نہیں

(۱۸۵۴ء ، غنچۂ آرزو ، ۱۰۵).

شریکِ حال میرا کون ہوتا اس مصیبت میں
وہ ناخوش دم خفا قسمت مخالف چرخ دشمن تھا

(۱۹۲۶ء ، دیوان قمر ، ۲ : ۱۹). [شریک + حال (رک)].

ـــِ حیات کس اضا (ـــ فت ح) امث ؛ امذ.
زندگی کا رفیق یا ساتھی ؛ مراد : عموماً بیوی یا شوہر. شہاب کو بڑی خوشی ہوئی کہ دنیائے حسن کی بہترین گل رو ان کی شریکِ حیات بن گئی. (۱۹۳۳ء ، فتح بیت المقدس ، ۲۶۳). مجھے فخر ہے کہ رئیس فاطمہ عرف چندہ بیگم میری شریکِ حیات ہیں. (۱۹۸۳ء ، حصار انا ، ۲۶). [شریک + حیات (رک)].

---دَرْد کس اضا(---فت د ، سک ر) صف ؛ امذ.
رک : شریکِ حال.

میرا شریکِ درد رضا بُو تھا تو مرا
سچ تو یہ ہے کہ قوتِ بازو تھا تو مرا
(١٩٠٩ ، مطلعِ انوار ، ٢٠٣). [شریک + درد (رک)].

---راہ کس اضا ؛ صف.
ہمسفر ، سفر کا ساتھی.

شوؔر کوئی شریکِ راہ نہیں
میں ہوں اور یہ گزر کی تنہائی
(١٩٥٤ ، نبضِ دوراں ، ٢٨٦). [شریک + راہ (رک)].

---رائے کس اضا ؛ صف.
رک : شریک الرائے (نوراللغات). [شریک + رائے (رک)].

---رَنْج و راحَت کس اضا(---فت ر ، غنہ ، و مج ، فت ح) صف.
دُکھ سُکھ کا ساتھی (نوراللغات). [شریک + رنج (رک) + و (حرفِ عطف) + راحت (رک)].

---رَہْنا ف م.
ساتھ رہنا ، اکٹھا رہنا.

شریکِ آہ و فغاں بھی سخن سخن میں ہے
جو میں رہوں تو بڑی دھوم انجمن میں ہے
(١٨٤٨ ، گلزارِ داغ ، ٢٨١).

---زِنْدَگی کس اضا(--- کس ز ، سک ن ، فت د) امث ؛ امذ.
شریکِ حیات ؛ مراد : شوہر یا بیوی. اس سے اگلے برس ہی مینو نے آنو کو شریکِ زندگی چن لیا. (١٩٨٥ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ١٣١) [شریک + زندگی (رک)].

---سَفَر کس اضا(---فت س ، ف) صف.
ہم سفر ، ہمراہی ، شریکِ راہ ، کسی سفر میں شامل فرد. میرا ذہن میری نگہوں کا شریک سفر بن جاتا ہے . (١٩٨٣ ، سندھ اور نگاہِ قدرشناس ، ١٨٠). [شریک + سفر (رک)].

---شِکْمی کس صف(--- کس ش ، فت نیز سک ک) امذ.
(کاشت کاری) **وہ شخص جو اندرونی طور پر کاشتکاری میں شریک ہو اور جس کے نام زمیندار کی طرف سے پٹا نہ ہو ؛ شریک وراثت ، پٹی دار ، حصّہ دار** (ماخوذ : نوراللغات ؛ اردو قانونی ڈکشنری). [شریک + شکمی (رک)].

---غالِب کس صف(--- کس ل) صف.
چھایا ہوا ، حاوی ، جس کا حصّہ زیادہ ہو.

وہ شوخ چالاک کس قدر ہے ، کیا ہے یہ انتظام اس نے
کہ خود ہے گا شریکِ غالب ، عدو سے جب ہم دعا کریں گے
(١٨٨٦ ، دیوانِ سخن ، ٢١٤). شریک غالب وہ درخت کہ جنگل کا شامیانہ برگ بنانے میں جن کے تاج شریک غالب ہوں. (١٩٠٣ ، علم الصحرا ، ١٦١). ذات کے چھوٹے موٹے المیہ میں ہی گم رہنے کا رجحان ... اب بھی باقی تھے لیکن یہ عناصر اب شریک غالب نہیں تھے. (١٩٤٣ ، اثبات و نفی ، ٣٦). [شریک + غالب (رک)].

---غَم کس اضا(---فت غ) صف.
شریک حال ، غم خوار ، ہمدرد ، دکھ درد کا ساتھی. کچھ نہیں تو ہر کوئی ایک دوسرے کا شریکِ غم ضرور تھا. (١٩٨٣ ، اور انسان مر گیا ، ٨٦). [شریک + غم (رک)].

---کار کس اضا ، صف ؛ امذ.
ساتھ کام کرنے والا ، رفیق کار ، مددگار ، معاون. افراسیاب خاں ... محمد بیگ ہمدانی کا شریک کار ہو کر سلطنت سنبھالنے کے بجائے اس نے مادھو راؤ سیندھیا کو اپنی مدد کے لئے بلایا. (١٩٣٤ ، فرحت ، مضامین ، ٣ : ١٠٥). فرائڈ کے شریک‌کار جوزف بروور نے سب سے پہلے ... نفسیاتی نقطہ عیاں کیا. (١٩٨٢ ، نفسیاتی تنقید ، ٦٣). [شریک + کار ، لاحقۂ صفت].

---گِرِفْت کس اضا(--- کس گ ، ر ، سک ف) امث.
(کیمیا) **گرفت کی وہ اکائی جو کسی ایٹم وغیرہ میں شامل ہو.** کسی ایٹم سے وابستہ بندوں کی تعداد اس کی شریک گرفت کے برابر ہوتی ہے (١٩٨٠ ، نامیاتی کیمیا ، ٦٠). [شریک + گرفت (رک)].

---مُعْتَمَد کس صف(---ضم مج م ، سک ع ، فت ت ، م) امذ.
ایک عہدہ‌دار جو معتمد (سکرٹری) سے ذرا نیچے ہوتا ہے ، جوائنٹ سکریٹری. مولوی سید حسین ان کے شریکِ معتمد تھے. (١٩٣٥ ، چند ہم عصر ، ٢٨٩). [شریک + معتمد (رک)].

---والا صف.
شرک کرنے والا ، مُشرک. ہم نے پکڑی راہ ابراہیم کی جو ایک طرف کا تھا اور نہ تھا شریک والوں میں. (١٧٩٠ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ١٩). [شریک + والا ، لاحقۂ فاعلی].

---و سَہِیم (---و مع ، فت س ، ی مع) صف ؛ امذ.
ساجھی ، ساتھی ، حصّہ‌دار. رجحانات کی تشکیل میں انھیں بھی ان اساتذہ کا شریک و سہیم قرار دیا ہے. (١٩٨٨ ، دوادبی اسکول ، ١٥٢). [شریک + و (حرفِ عطف) + سہیم (رک)].

شَرِیکا (فت ش ، ی مع) امذ.
(عو) **رفیق ، ساتھی ، عزیز و اقارب.** آس پاس کے کسی پنڈ میں تمہارا کوئی شریکا یا رشتہ‌دار ہے ، ماما ... کوئی نہ کوئی تو ہوگا. (١٩٤٨ ، جانگلوس ، ١١٦). [شریک + ا ، لاحقۂ نسبت].

شِرِیکا/شِرِیکَہ (کس س ، ی مع / فت ک) امذ.
شریکا ایک دیسی دوا ہے سریع الہضم اور مسہل ہے ، صفرا کو جس میں خون ملا ہوا ہو نکالتی ہے (خزائن الادویہ ، ٥ : ٢٩). [مقامی].

شِیرِیمان (کس ش ، ی نم) امذ.
١. **رک : شری مان.** شریمان سردار جسونت سنگھ جی کو بدھائی دیتا ہوں. (١٩١٥ ، آریہ سنگیت راماین ، ١ : ٢). شریمتی جی نے

اپنے شریان جی کو پریشان نظروں سے دیکھا۔ (۱۹۵۸ء ، خون جگر ہونے تک ، ۸۵)۔ ۲۔ ایک روئیدگی ہے اس کے پتے کاسنی کے پاتوں سے مشابہ اور رنگ سبز و تیرہ ہوتا ہے ، پھول زرد اور بہت خوشنما کاہو کے پھول کی طرح ہوتا ہے ، ورشانی ورشانی ... اس کو درشیھو ... اور شریان بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۸۹)۔ [رک : شری مان]۔

شیریمتی (کس ش ، ی مع ، فت م) امث۔
شری مت (رک) کی تانیث ، محترمہ۔ شریمتی اندرا گاندھی کے ساتھ میری جو ملاقات ہوئی ہے اُس میں ہم اسی بات پر متفق ہو گئے ہیں۔ (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۸۳۶)۔ [رک : شری متی]۔

شیرِین (کس ش ، ی مع) امذ۔
ایک درخت کا نام ، سرین ، سرس (رک)۔ بعض پودوں کے بیج اور پھل ... ہوا کے جھونکوں سے کافی دور فاصلوں تک پہنچ جاتے ہیں مثلاً شیشم اور شرین کی پھلیاں۔ (۱۹۸۵ء ، حیاتیات ، ۲۷۳)۔ سڑک کے دونوں جانب ٹاہلی اور شرین کے درخت تھے۔ (۱۹۸۸ء ، نشیب ، ۱۷۶)۔ [سرس (رک) کا ایک تلفظ]۔

شِریَنات (کس نیز فت ش ، سک ر ، فت ی) امث ، ج۔
چھوٹی شریانیں۔ یہ شریَنات کے انقباض یا انبساط کے تعادل ہے۔ (۱۹۳۱ء ، تجربی فعلیات ، ۱۸۳)۔ [شرین ۔ شریان + ات ، لاحقۂ جمع]۔

شیرِینَہ (کس ش ، ی مع ، فت ن) امذ۔
رک : شرین۔ درخت گنجان و کیکر و پھروانہ و گوندی و شرینہ بکثرت کھڑے ہیں۔ (۱۸۶۳ء ، تحقیقات چشتی ، ۵۱۵)۔ [شرین (رک) + ہ (حرف زائد)]۔

شیرِینی (کس ش ، ی مع) امث۔
مٹھائی ، حلوہ۔ تو جو لوگ توشہ کیا ریوں ... مجالس شہادت وغیرہ کی شرینی سبیل کے شربت کو ممنوع کہتے ہیں وہ اس آیت کے خلاف کر کے گنہگار ہوتے ہیں۔ (۱۹۱۱ء ، تفسیر القرآن الحکیم (مولانا نعیم الدین مرادآبادی) ، ۲۰۸)۔ [شیرینی (رک) کی تخفیف]۔

شَرِّیَہ (فت ش ، شد ر بکس ، فت ی) صف۔
(فلسفہ) قنوطی ، یاسیت پسند۔ فلاسفہ ... کو زیادہ منجیدہ اصطلاح میں علی الترتیب شرِّیہ اور خیریہ کہا جاتا ہے۔ (۱۹۳۲ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۱۵۹)۔ [شر (رک) + یہ ، لاحقۂ صفت]۔

شیرھی (کس ش) امذ (قدیم)۔
بزرگ ، دیوتا۔

توں ایسنا رشی شرھی نہیں کوئی آج
دریا پار ہوئے کا کر کچھ علاج

(۱۶۸۲ء ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۰)۔ [رک : شری (۱) کا قدیم املا]۔

شَڑاپ شَڑاپ / شَڑاق شَڑاق (فت ش ، ش) امث۔
کوڑوں کی آواز۔ ایک یکہ والا گھوڑے کو شڑاق شڑاق ہنٹر مارتا ہوا بے تحاشا بھگاتا ... گا رہا تھا۔ (۱۹۰۷ء ، مخزن ، ۱۳ : ۳ ، ۳۰)۔ اس کی پیٹھ پر سردار کا پتلا چابک شڑاپ شڑاپ پڑ رہا تھا۔ (۱۹۶۷ء ، بگولے ، ۱۶۳)۔ [حکایت الصوت]۔

شَڑاک / شَڑاکا (فت ش) امذ ؛ امث۔
تیز آواز ، زوردار آواز (کوڑے یا بجلی کی)۔

مجھ کو شرابِ تند کا حاصل ہوا مزا
کوڑا جو محتسب نے جڑا اک شڑاک سے

(۱۸۷۰ء ، الماس درخشاں ، ۲۶۱)۔ اس لمحے ... تمام پرندے شڑاکے کی بجلی سے دم بخود تھے۔ (۱۹۸۱ء ، راجہ گدھ ، ۲۷)۔ [حکایت الصوت]۔

شَڑَپّا (فت ش ، ڑ ، شد پ) امذ۔
کھانے کے دوران چسکی لگانے یا گھونٹ بھرنے کی آواز نکالنا (پلیٹس)۔ [مقامی]۔

۔۔۔ لگانا / مارنا محاورہ۔
چسکی کی آواز نکالنا ، ہڑپ کر جانا ، بہت بہت سا پینا ، اندھے بگلے کی طرح نگلنا ؛ شین کے لفظ کا بہت استعمال کرنا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

شَڑَپ شَڑَپ (فت ش ، ڑ ، ش ، ڑ) امث۔
پانی پر ہاتھ یا پانو مارنے کی آواز۔ شڑپ شڑپ چھپ چھپ پانی کا سینہ چرچر کٹتا جا رہا تھا۔ (۱۹۶۱ء ، سات سمندر پار ، ۳۳)۔ [حکایت الصوت]۔

شَڑَپ مارنا محاورہ۔
فضول بحث کرنا ، لایعنی باتیں کرنا ، بکواس کرنا ، ادھر ادھر کی ہانکنا۔ آئیے ذرا سائنس کی رو سے بات کریں اور شڑپ مارنا ترک کر دیں۔ (۱۹۶۹ء ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۱۰۹)۔

شَڑْکنا (فت ش ، ڑ ، سک ک) ف م (شاذ)۔
کوڑا ، تلوار یا چھڑی وغیرہ زور سے کھینچ کر مارنا۔

مثالِ برق مرے قتل پر غضب سے کڑک
چڑھا کے گوشۂ ابرو نگہ کی سیف شڑک

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۵۵۳)۔ [شڑکنہ ۔ شڑا ک + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

شَڑْنگے مارنا محاورہ۔
لمبے لمبے ہاتھ مار کر تیرنا ، تیز تیز تیرنا۔

ہنسی کھیلی مرے ہونٹوں پہ طوفانی دراڑوں میں
شڑنگے مارتا گزرا ہوں سیلابی تھپیڑوں میں

(۱۹۶۷ء ، الدھیر نگری ، ۹۰)۔

شَڑْھ لَگان (فت ش ، سک ڑھ ، فت ل) امذ۔
(کاشت کاری) شرح لگان (آ ب و ، ۶ : ۸۱)۔ [شڑھ ۔ شرح (رک) کا بگاڑ + لگان (رک)]۔

شَسْت (فت ش ، سک س) امث (شاذ)۔
رک : نشست

انھی جیسے میں ہوں کہ آواز شست
مالک خواب میں تھے وہاں ہی بہشت
(۱۹۹۹ء ، خاورنامہ ، ۵۹۹). [نشست (رک) کی تخفیف].

شَسْت (فت نیز کسر ش ، سک س) امث.
۱. **نشانہ ، سیدھ ، ہدف.**

پنھاناں رکھے زور لیا دست میں
نظر کا بھرے جیو سب شست میں
(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۳۳۰).

ہے دل ہی میں تیر اچھا جگر کے پار ہو بہتر
غرض شست بت ناوک فگن کی آزمائش ہے
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۳۰).

عدو کی شست سے بچے نہیں ہیں
یہ کالے ہیں مگر کوٹے نہیں ہیں
(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۳۰). ۲. **مچھلی پکڑنے کا ایک لمبا کانٹا (ڈوری سمیت).**

تجھ زلف کج کا دل منیں بیٹھا ہے یوں خیال
ماہی کے جیوں گلے منیں ہے شست کی نشست
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۹۰). مالک جہاز عرشے پر ... مچھلیوں کو شست سے پھنسنا تھا. (۱۸۶۶ء ، جادۂ تسخیر ، ۳۰۳). پھول نے تاڑ لیا کہ مچھلی چارہ کترنے لگی اب شست کو کڑنے لگنے کی ضرورت ہے. (۱۹۱۶ء ، بازار حسن ، ۵۷). ۳. **تیر کے پچھلے سرے کی گرفت ، زہ ، چلّہ کمان یا کمان.**

یہ تیر بحر شست قضا میں لگا مجھے
بڑھتا ہوں دیکھ دم کو تمھارے زمار مست
(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، د ، ۱۱۵).

بے صدا آ کر لگا اور ہو گیا سینے کے پار
یہ خدنگ صاف تھا کس بے نشاں کی شست کا
(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۱). اس کمان کیانی کو دوش سے اتار کر چلہ چڑھایا تیر شست میں جوڑ کر ... مارا. (۱۸۹۰ء ، فسانۂ دلفریب ، ۵۶). ۴. **کمان کا قبضہ.**

سقا نہ تھا صفوں میں علم کا نشاں کہیں
چلّے کہیں تھے شست کہیں اور کماں کہیں
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۸۵). ۵. **وہ چھلا جو تیر انداز یا درزی انگوٹھے کی حفاظت کے لیے پہنتے ہیں ، زہ گیر.**

نہ شرمگیں ہو تو اے ترک چشم میرے حضور
لگا نہ تیر نگہ دل پہ مرے ہیں کے شست
(۱۸۵۸ء ، تراب ، ک ، ۷۶). ۶. **مضراب جس سے ساز بجاتے ہیں** (مہذب اللغات). ۷. (کنایۃً) **حلقۂ کمند ، دام (زلف ، زنار وغیرہ کا).**

زلف کی شست میں پھنس جانے سے معلوم ہوا
دل بے تاب نہ ہو کوئی مچھلی ہو کہ
(۱۹۳۷ء ، ظریف لکھنوی ، ک ، ۱ : ۱۱). ۸. **پیمائش کا وہ آلہ جو بشکل دوربین ہوتا ہے اور اس سے جگہ کی سیدھ رکھتے ہیں ، سطح مسطح کے نشان کا مسطر.** شست کے چوبیس انچ سے کم لمبا نہ رکھنے کی یہ وجہ ہے کہ تختہ کا عرض اور طول اٹھارہ انچ کا ہے. (۱۸۴۶ء ، مصباح المساحت ، ۲ : ۳).

شست کے تار کی سیدھ میں سے دیکھا نہ جا سکے تو ایک سہاؤں لے کر اس طور سے لگاؤ کہ اس جھنڈی کو کاٹے (۱۹۰۳ء ، مساحت پٹواریاں ، ۶۸). ۹. **زمین کی مالگزاری ، بقایا مالگزاری جو وصول نہ ہوئی ہو** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۱۰. **سالھ** (فرہنگ آصفیہ ؛ اسٹین گس). ۱۱. (قدیم) **دنیا**

نہ وو بہشن رہیا نہ وو شست ہے
جو کونچے ہٹ بر اوسے دشت ہے
(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۵۹).

بندیا جیو کی بازی کنماں سات دست
رہیا ہو کہ تجوڑ جل سوں شست
(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۱۶۷). [ف]

---اَنْداز (---فت ا ، سک ن) صف.
نشانہ لگانے والا ؛ (کنایۃً) معشوقہ ، دلبر.

خون دل ان شست اندازوں نے یہ میرا پیا
تیر اگر پیکاں ہو تو سوفار منہ کھولے رہے
(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۸).

ماہی دل یہ مرے ہو جیو مت شست انداز
عشق کے بحر کو تو دریا میں ڈوبا بیٹھے تھا
(۱۸۰۹ء ، جرات ، ک ، ۱ : ۳۱۲). [شست + ف : انداز ، انداختن - پھینکنا ، ڈالنا].

---اَنْدازی (---فت ا ، سک ن) امث.
نشانہ باندھنا ؛ (کنایۃً) دلبری کرنا.

شست اندازی سے تیری ہو عدو کب جانبر
دائم انگشت قضا تیر کے تیرے ہے بحال
(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۸۰). [شست انداز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باندْھنا محاورہ.
۱. **سیدھ باندھنا ، نشانہ درست کرنا ؛ (کنایۃً) نظر جمانا ، ٹکٹکی باندھنا.**

دل کو اپنے ہدف تیر بلا پاتا ہوں
اس کماندار نے کیا شست ادھر باندھی ہے
(۱۸۲۴ء ، مصحفی (نوراللغات)). چلا چڑھا کر شست باندھ کر ... تیر مارا. (۱۸۸۳ء ، قصص ہند ، ۱ : ۳۳). دوسرے روز ہمارا چھیلا صبح ہی در محبوب کی شست باندھ دور ہو بیٹھا. (۱۹۶۷ء ، عشق جہانگیر ، ۳۱). ۲. (مساحت) **سطح مسطح کے مسطر سے نشان لینا.** اگر زمین سے کسی تاپنے کی سیدھ پر نقطۂ ط کی شست باندھی جاوے تو نقطہ ط ہمیشہ درمیان زمین اور اس تاپنے کے ہوے گا. (۱۸۳۳ء ، مفتاح الافلاک ، ۱۳۸).

---بِین (---ی مع) امذ.
(مساحت) **سیدھ دیکھنے والا ، پیمائش کا ایک آلہ.** اگر تم ایک مسوار کے شست بین سے تصویر لینے سے پہلے دیکھو تو تم کو ایسی ہی ایک تصویر نظر آئے گی. (۱۹۱۵ء ، رموز فطرت ، ۵۷). [شست + ف : بین ، دیدن - دیکھنا].

---پٹی (---فت پ ، سک ٹ) امذ.
سطح مسطح کے ذریعے پیمائش ؛ تختۂ مسطح (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [شست + پٹی (رک)].

---جَسْتَہ کس صف(---فت ج ، سک س ، فت ت)صف.
کمان سے نکلا ہوا (تیر). راجا اس سانحے سے بہت مغموم ہوا تیر شست جستہ کا اور دست رفتہ کا چارہ نہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۳۲) . [شست + ف : جستہ ، جستن - کودنا].

---سُوراخ (---و مع) امذ.
(مساحت) **سیدھ دیکھنے کی جھری** (**Sighting Hole**). ایک دوسرا سہل طریقہ یہ ہوگا کہ ... ایک آڑا تار اور ایک شست سوراخ تا کہ اختلاف منظر کی غلطیاں واقع نہ ہوں. (۱۹۳۱ ، مضبوطی اشیا (ترجمہ) ، ۲ : ۸۷۳). [شست + سوراخ (رک)].

---سِیدھی کَرْنا محاورہ.
(**بندوق یا تیر کمان وغیرہ کا) نشانہ درست کرنا.** خان زمان نے شست سیدھی کی چاروں طرف دھند پھیلی ہوئی تھی اور چاروں طرف برف گر رہی تھی. (۱۹۶۱ ، برف کے پھول ، ۱۷۵).

---کھولْنا محاورہ (قدیم).
تیر چلانا ، تیر برسانا.

> کہ جوں شست کھولیگا ہو کینہ خواہ
> رکھو تیر تھے اس کے اپس نگاہ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۸۲).

---لگانا محاورہ.
۱. رک : **شست باندھنا.** شاہ نے بھی جانور کے شبہ پر شست لگا تیر اسی طرف چھوڑا. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۱۲). آنکھوں کو چندھیا کر ذرا شست لگائی جب یوں کام نہ چلا تو آنکھوں کے سامنے ہاتھ کا چھجا بنا کر غور سے دیکھا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۷۳). ۲. **مچھلی پکڑنے کے لیے ڈور میں کانٹا باندھ کر دریا میں ڈالنا اس طرح کہ ڈور کا سرا ہاتھ میں پکڑ لیتے ہیں یا کسی چیز سے باندھ دیتے ہیں.**

> کوئی مچھلی نہ ہاتھ آئی کہ مستی میں گزرگ ہوتے
> لگا کر شست بیٹھے ہم کنار آب جو برسوں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۵). ۳. (مساحت) **سطح مسطح کے مسطر سے نشان لینا.** جس جگہ کوئی اصلی نشان نہ ہو وہاں جھنڈی کھڑی کر کے شست لگانی پڑتی ہے . (۱۸۷۶ ، مصباح المساحت ، ۲ : ۶).

---لینا محاورہ.
نشانہ لینا ، سیدھ باندھنا. آپ کو چاہیے کہ اس کے منھ سے آٹھ فٹ آگے شست لے کر بندوق فیر کی جائے. (۱۹۳۲ ، اسپورٹس ، ۹۸).

---(و) مُشْت بَرابَر کَرْنا محاورہ.
کمان پر تیر چڑھا کر نشانہ درست کرنا. یہ سوچ انہوں سوفار چلے سے جوڑ شست و مشت برابر کر اسم شروع کیا. (۱۸۲۳ ، فسانۂ عجائب ، ۷۳). جب طاؤس نے آواز دینے کو منقار کھولی اس نے شست مشت برابر کرکے تیر کو چلہ کمان سے رہا کیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۴).

شِیسْت (کس ش ، سک س) امث.
پرت دار چٹان ، طبقاتی چٹان. ناقص چکنی مٹی کی زیبات شست سے بنتی ہیں. (۱۹۰۶ ، تربیت جنگلات ، ۳۴). [انگ **Schist**].

شُسْت (ضم ش ، سک س) امث.
دھونا ، دھلائی ، شو کے ساتھ مستعمل (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف : شستن - دھونا ؛ ژند : شد].

---رُو (---و مع) امذ نیز شسترو.
کتھئی مائل کاسنی رنگ کا ایک کبوتر نیز اس کا رنگ.

> دکھلا مکھی کا پنہا یا شسترو کا جوڑا
> کیسا ہی پر کھڑا تھا پر موتھ سے نہ چھوڑا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۷۶). رنگ کبوتروں کے یہ ہیں روپہلا ، سنہرا ، چھیکا ، زاغ رنگ ، شسترو ... پیازی ، یاہو وغیرہ . (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). [شست + رو (رک)].

---شُو (---و مع نیز مج) امث.
دھلائی اور صفائی ، نہانا دھونا ، دھو کر صاف کرنا.

> ہزاراں طالباں ہیں جستجو میں
> یہ راہ میں کور دل ہیں شست شو میں

(۱۷۷۱ ، منصور نامہ ، ۱۱۳).

> ہوا نہ جبّہ و دستار پاک زاہد کا
> اگرچہ آب سے زمزم کے شست شو تھی رات

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۱۷). ایک طرف سے بحیرہ مارمورا اپنے پانی سے اس کی شست شو کرتا ہے. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۱۰). [شست + ف : شو ، شستن - دھونا].

---وشُو (---و مع ، و مج نیز مع) امث.
۱. رک : **شست شو ، نہانا ، دھونا.**

> اندرون سینہ و ناف و گلو
> مثل آئینہ کیا کر شست و شو

(۱۷۹۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۱۹۱).

> کوئی دم اور ہی رہنے دے شست و شو مت کر
> مرا لہو تری تیغ دو دم سے ہے مخطوط

(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۷۳).

> کوثر کے پانی سے بھی مٹیں گے نہ داغ دل
> گر کوئی رنگ ہو تو اسے شست و شو کریں

(۱۸۸۳ ، مضامین رفیع ، ۳۵). یہ گل رخسار اپنے وجود رنگیں کے ساتھ بہ غرض شست و شو پانی میں داخل ہوتے ہیں . (۱۹۶۹ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، ۲۸۱). ۲. (تصوف) **صفائی و حضور عاشق و معشوق کو کہتے ہیں جو نفسانیت سے معرّا ہونا اس سے مراد دل کا ماسوا اللہ سے پاک ہونا**(مصباح التعرف ، ۱۵۳) اف: کرنا ، ہونا. [شست + و (حرف عطف) + شو (رک)].

---وشو میں لانا محاورہ (قدیم).
دھونا ، دھو کر صاف کرنا.

دیکھیو قاتل اے مت شست و شو میں لائیو
خوں مرا ثابت ترے دامن کے بھر جانے سے نئیں
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۱۷).

شستر (فت ش ، سک س ، فت نیز سک ت) امذ.
۱. **ہتھیار ، جنگی اسلحہ.** انھوں نے شستر اور آستر پڑھا بھی نہیں سیکھی. (۱۹۰۱ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۷۰). آپ کا دھرم ہے کہ جس کے برخلاف شستر اٹھایا اس کے ساتھ پوری طاقت سے لڑیں. (۱۹۶۵ ، لف دریا ، ۴۶). ۲. **کاٹنے یا گھاؤ ڈالنے کا ایک آلہ : تلوار ، لوہا ، حملہ ، بھچن** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : शस्त्र].

---باندھنا محاورہ.
جسم پر جنگی ہتھیار لگانا ، لڑائی کے لیے تیار ہونا ، مسلح ہونا. اگر راجہ کی طبیعت کا رجحان بدھ مت کے عقائد کی جانب ہوتا تو وہ شستر باندھ کر اپنی رعایا کی حفاظت کے ... فرض سے غافل ہو جاتا. (۱۹۵۵ ، عبداللہ یوسف ، ازمنہ وسطیٰ ، ۳۸).

---بَنْدھ (---فت ب ، سک ن) صف.
اسلحہ سے لیس ، مسلح (ماخوذ : جامع اللغات). [شستر + بندھ (باندھنا (رک) کا حاصل مصدر)].

شُستَری (ضم ش ، سک س ، فت ت) امذ.
ایک وضع کا مہین کپڑا ، دیبا. شستری دیبا ایران کے شہر شوستر سے نامزد ہے. (۱۹۲۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۱۵۸). [شستر (شوستر (علم) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شُستگی (ضم ش ، سک س ، فت ت) امث.
صفائی ستھرائی ، سلاست ، عمدگی ، اچھائی ، خوبی ، خالص ہونا. شستگی الفاظ کے لحاظ سے یہ خطبہ بھی اور خطبوں سے کم نہیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۳۸). بولی میں زبان کی شستگی نہیں پائی جاتی. (۱۹۸۵ ، البدیع ، ۲۷). [شستہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

شُستنی (ضم ش ، سک س ، فت ت) صف.
تیار ، درست ، صحیح ، دھلا ہوا (پلیٹس). [شست (رک) + نی ، لاحقۂ صفت].

شُستہ (ضم ش ، سک س ، فت ت) صف.
۱. **دھلا ہوا ، پاکیزہ ، صاف ستھرا ، خالص ، صاف ، شفاف.**

جوں عورت نوں یوں شستہ پستہ دیکھیا
لہو سات او سکھ کوں شستہ دیکھیا
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۴۷).

شستہ و صاف تراز آبِ گہر ہے وہ بدن
سبب روشنی چشم بشر ہے وہ بدن
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۶۳). اس زمین کو بالکل رفتہ اور شستہ کیے دیتا ہوں. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۶۲۰). کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قوت زیادہ شستہ حالت میں ساکن اور پھر مزید شستہ اور ستھری حالت میں وجود بخش بن جاتی ہے. (۱۹۷۰ ، تاریخ اور کائنات ، ۱۹۳). ۲. (ا) (مجازاً) **سلیس ، رواں (تحریر یا تقریر وغیرہ).** الفاظ بھی دو قسم کے ہیں بعض شستہ سبک شیریں اور بعض ثقیل بھدے ناگوار. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۲ : ۷). مرحوم ... شستہ اردو میں بڑی فصیح و بلیغ تقریر کرتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۶۹). (اا) **مہذب، اعلیٰ (لوگ یا ان کا طرز عمل یا ذوق).** ان کا برتاؤ نہایت شستہ تھا. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۲۶). ثقات اور شستہ لوگ اس طرح نہیں بولتے. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۳۷). [ف : شست (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---(و) رُفتہ (---ضم ر ، سک ف ، فت ت) صف.
۱. **صاف ، ستھرا ، عمدہ.** مکانات خوش قطع مستحکم خوب صحن وسیع شستہ و رفتہ. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۳۴). ایک طالب علم نے عربی میں نہایت شستہ رفتہ تقریر کی. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۳۸۶). ۲. **(مجازاً) سلیس ، رواں ، پاکیزہ (زبان وغیرہ).**

غزل ایک شستہ و رفتہ پڑھ ایسی اور اے جرأت
کہ جس سے نام ہو ملکِ سخن میں تجھ غزل خواں کا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۵). شعر آپس کی باتیں اور زبان شستہ و رفتہ ہے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۱۱۶). اور ایسی دلکش اور شستہ و رفتہ زبان میں شیر و شکر کی حلاوت محسوس ہونے لگی. (۱۹۷۳ ، وہ صورتیں الٰہی ، ۱۰۷). [شستہ + ف : رُفتہ ، رفتن = صاف کرنا].

---زَبان (---فت نیز ضم ز) امث.
سلیس زبان ، رواں اور پاکیزہ زبان ، صاف اور خالص بولی. سب شستہ زبان میں بطرز خوب لکھے ہوئے دیکھے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۶). طوائفیں شستہ زبان بولتیں لب و لہجہ کی نزاکتوں میں طاق ہوتیں. (۱۹۸۸ ، اردو کا افسانوی ادب ، ۹۵). [شستہ + زبان (رک)].

---گُفتگو (---ضم گ ، سک ف ، سک نیز فت خاو مع) امث.
رک : شستہ زبان (پلیٹس). [شستہ + گفتگو (رک)].

شِش (۱) (فت نیز کسر ش) صف عددی.
چھے (عموماً جزو اول کے طور پر تراکیب میں مستعمل). یہاں چند فارسی سابقے لکھے جاتے ہیں جو عام طور پر مستعمل ہیں ، شش ، شش جہت ، شش ماہی ، ششدر وغیرہ. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، مولوی عبدالحق ، ۱۹۰). [ف].

---اِمامِیَہ (---کسر ا ، م ، فت ی) امذ.
ایک فرقہ جس میں چھ امام مانے جاتے ہیں. حسن بن علی سے اسماعیل بن جعفر صادق تک ان کے چھ امام ہونے اس وجہ سے بعض علمائے قدیم نے اس فرقے کو شش امامیہ بھی لکھا ہے. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۱۹۹). [شش + امام (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ بَر (ـــ فت ب) امذ.
(سپاہ گری) گلاب کی کلی کی شکل کا گرز جس کے منھ پر پھول کی وضع کے چھے خار یا پھل ہوتے ہیں (ا پ و ، ۸ : ۵۸).
[شش + بر (رک)].

ـــ بَنْداں (ـــ فت ب ، سک ن) امذ ؛ ج.
عید کے بعد چھ روزے جو شوال کی دو تاریخ سے سات تاریخ تک رکھے جاتے ہیں (جامع اللغات). [شش + بند (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

ـــ پایَہ (ـــ فت ی) صف ؛ امذ.
چھ پانو کا ، چھ پانو والا (جانور) ؛ حشرات. سانس نالیوں کے حامل ایسے شش پائے ... حشرات کہلاتے ہیں. (۱۹۷۰ء ، حشریات ، ۱). [شش + پا (رک) + یہ ، لاحقۂ صفت].

ـــ پَر (ـــ فت پ) امذ.
رک : شش بَر. شش پر ، نصف روپے سے تین مہر تک. (۱۹۳۸ء ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۱). [شش + پر (رک)].

ـــ پَنْج (ـــ فت پ ، سک ن) امذ ؛ امث (قدیم)
رک : شش و پنج.

تہ کی دل میں شش پنج اور سات پانچ
شرح کر دی شش پنج اور سات پانچ

(۱۶۹۳ء ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۵). [شش + پنج (رک)].

ـــ پَہَل (ـــ فت مج پ ، فت ہ) صف.
چھ رُخ کا ، چھ پہلو والا.

مربع کوئی اور کوئی شش پہل
کسی کی بنا بھی بشکلِ کنول

(۱۸۹۳ء ، صدق البیان ، ۲۰۶). مسدس کے شش پہل حصار میں رہ کر ، قافیے ردیف کی پابندی کے ساتھ ساتھ مکالموں تو اس فصاحت روانی اور بے ساختگی کے ساتھ نبھانا. (۱۹۷۱ء ، نکتۂ راز ، ۲۸۸). [شش + پہل (رک)].

ـــ پَہْلُو (ـــ فت مج پ ، سک ہ ، و مع) صف.
جس کے چھے رُخ ہوں ، چھے کونے والا. دیکھیے کہ شہد کی مکھیاں بغیر ہتھیاروں کے کیسے چوکوشے تخت اور شش پہلو خانہ موم کے بناتی ہیں. (۱۸۰۳ء ، خرد افروز ، ۱). چوپڑ ... میں سولہ گوٹیں اور تین پانسے شش پہلو ہوتے ہیں. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۳۰). [شش + پہلو (رک)].

ـــ جِہات (ـــ فت مج ج) امث ؛ امذ.
چھ اطراف ؛ (کنایۃً) دنیا ، تمام عالم ، ہر طرف.

بات مرنے کی جو پھیلی شش جہات
رفتہ رفتہ گریہ تک پہنچی یہ بات

(۱۷۸۶ء ، مثنویات حسن ، ۱ : ۱۳۲). سب سے اہم اور شش جہات کی وسعتوں پر پھیلا ہوا سوال کہ ... جیسے انسان کہتے ہیں فانی کیوں ہے. (۱۹۸۷ء ، لوحِ دل ، ۲۰). [شش + جہات (جہت (رک) کی جمع)].

ـــ جِہَت (ـــ فت مج ج ، فت ہ) (الف) امث.
۱. چھے اطراف یعنی مشرق ، مغرب ، شمال ، جنوب ، اوپر ، نیچے (مجازاً) ہر طرف ؛ کنایۃً دنیا ، تمام عالم ، اطرافِ عالم.

جب توں لکھیا قطب شہ سہر محمد اپ دل
ہے شش جہت میں تجکوں حیدر کہ تو ادہارا

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲).

پنجۂ عشق کے شکنجے میں
میں ہوا شش جہت میں بارہ باٹ

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۲۲۶).

اوس کی بیتابی پہ عرصہ شش جہت کا تنگ ہے
دست و پا مارے نگوِ ناز کا بسمل کہاں

(۱۸۲۴ء ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۹۹). یہاں چند فارسی سابقے لکھے جاتے ہیں جو عام طور پر مستعمل ہیں ، شش ، شش جہت ، شش ماہی ، ششدر وغیرہ. (۱۹۱۴ء ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۱۹۰). اقبال کے نزدیک آزادی کائناتی اور شش جہت ہے. (۱۹۸۳ء ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۵۲). ۲. نرد کے چھوں خانے ، جن پر کھیل کھیلتے ہیں.

نرد بازوں کو عہد میں تیرے
شش جہت جیسے عہدۂ ششدر

(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۳۵). (ب) صف. ۳. چھے رُخ والا ، جس کی چھے سمتیں یا کونے ہوں. اس شش جہت بساط میں رخ و فرزیں بلیات سے نہ لر ششدر. (۱۹۳۲ء ، کربل کتھا ، ۴۴). [شش + جہت (رک)].

ـــ جِہَتی (ـــ فت مج ، فت ہ) امث.
چھے کونوں والا ہونا ، چھ رخی حالت. گھر آنگن کی شش جہتی کو اس کی کندی کیفیتوں کے ساتھ اس طرح آشکار کیا ہے کہ اس کی آواز ہیرے کا ایک ترشا ہوا نگینہ بن گئی ہے. (۱۹۷۸ء ، گھر آنگن ، ۱۱). [شش جہت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ چَنْد (ـــ فت چ ، سک ن) صف.
(حساب) چھ گنا. ضلع ۳ کے مجذور کو جو ۹ ہے شش چند یعنی ۶ میں ضرب دیا. (۱۹۰۷ء ، تشریح المساحت ، ۵۸). [رک : شش + چند (رک)].

ـــ دانْگ (ـــ غنہ) صف.
۱. چھ اطراف ؛ ۲ (کنایۃً) دنیا ، تمام عالم (نور اللغات). ۳. دنیا کا ساز و سامان ، مال و دولت ، کُل جائداد.

انداز کرم بتانے والا
شش دانگ جہاں لٹانے والا

(۱۹۰۵ء ، کلیات نعت محسن ، ۱۳۵). اس کی رو سے ہر زمیندار شش دانگ (= کُل جائداد) کا دسواں حصہ اپنے پاس رکھ سکتا تھا. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۵۷). [شش + دانگ (رک)].

ـــ دَر (ـــ فت د) = ششدر. (الف) صف.
مبہوت ، حیران ، پریشان.

چھ گھر تک جب نہ دیکھا آنکھ اٹھا کر
زلیخا تب ہوئی ازبسکہ شش در

(۱۷۹۸ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۱۰). (ب) امذ. ۱. چھ دروازے ، چھ دروازے کا مکان ، دنیا کی چھ طرفیں ، دنیا.

جسم سے حیرت لے پیدا کی نکل جانے کی راہ
اب تو ششدر ہے سرائے بے در و بے بام روح

(۱۸۸۶ ، دفتر فصاحت ، ۶۹). ۲. پاسہ وغیرہ ، وہ جگہ جہاں سے رہائی مشکل ہو ؛ نرد کے کھیل میں جس وقت نرد تختے کے آخری گھر میں جا کر بند ہو جاتی ہے اس وقت کھیلنے والا عاجز اور پریشان ہو جاتا ہے (ماخوذ : پلیٹس ؛ مہذب اللغات). [شش + در (رک)].

---دَرَہ (---فت د ، ر) صف.
چھ دروازے کا ؛ پاسہ ؛ نرد کے کھیل میں ایک جگہ جہاں نرد بند ہو جاتی ہے اور کھیلنے والا خود کو رہا نہیں کرا سکتا اور حیران ہو جاتا ہے (اسٹین گاس). [شش در (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---دَری (---فت د) ا مث ، ششدری. (الف) امث.
حیرت ، تفکر ، تردّد.

ہو گیا شش رنگ اب شش رنگ ہے
شش جہت میں شش دری کا رنگ ہے

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۹۰). (ب) امذ. چھ دروازوں والا گھر ؛ (کنایۃً) دنیا (ماخوذ : اسٹین گاس). [شش در (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رُخی (---ضم ر) صف.
چھ سمتوں یا کونوں والی ، شش پہلو. یہ عمارت جو رخی ہے جس پر شش رخی برجیاں چہار کونوں پر بنی ہوئی ہیں (۱۸۸۹ ، حسن ، مئی ، ۱۷). [شش + رخ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---رَنگ (---فت ر ، غنہ) صف.
چھ رنگ کا ، رنگوں والا.

ہو گیا شش رنگا اب شش رنگ ہے
شش جہت میں ششدری کا رنگ ہے

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۱۰۹). [شش + رنگ (رک)].

---رَنگا (---فت ر ، غنہ) صف ؛ امذ.
چھ رنگوں والا ؛ ایک قسم کا حلوہ جو انڈوں اور شکر سے بناتے ہیں نیز ایک قسم کی روٹی.

کونسی باورچیوں کی تھی ہجوم
شش جہت میں تھی جو شش رنگے کی دھوم

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۷). اناناس والا مزعفر ، نارنجی زردہ ، شش رنگا ، یاقوتی سٹی کی ورق پلیٹوں میں لگی ہوئی. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۱۰). [شش رنگ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---روز (---و مج) امذ.
چھ دن ، وہ چھے دن جس میں خدا تعالیٰ نے کائنات کو پیدا کیا ، ایام ستہ.

وہ روز طلوع صبح بینش
صبح شش روز آفرینش

(۱۸۸۳ ، کلیات نعت محسن ، ۱۳۶). [شش + روز (رک)].

---رُوبَہ (---و مع ، فت ی) صف.
چھ سمت یا رخ والا ؛ (کنایۃً) دنیا ، تمام عالم.

رواں کس کا رہا سکہ حکومت رہ گئی کس کی
یہ ہفت اقلیم شش رویہ نہیں تسخیر کے قابل

(۱۹۰۰ ، نظم دل افروز ، ۱۹۳). [شش + رو (رک) + یہ ، لاحقۂ صفت].

---سالَہ (---فت ل) صف.
چھ سال کا. ۱۰ نبوی میں آنحضرت صلعم کے ساتھ نکاح ہوا اسوقت (عائشہ) شش سالہ تھیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۰۵). [شش + سال (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---ضَربی (---فت ض ، سک ر) امذ.
۱. (ہن ناسی) جوگیوں کے یہاں ذکر الٰہی کا طریقہ جس میں چھے کلمے بطور معمّا ورد کرتے ہیں. اسمائے ستہ (ا پ و ، ۷ : ۵۸). ۲. وہ بندوق وغیرہ جس میں چھ کارتوس ہوں (معیار فصاحت ، ۱۷۷). [شش + ضرب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---طاق امذ.
ایک قسم کا شاہی خیمہ (جامع اللغات). [شش + طاق (رک)].

---عید (---ی مع) امث.
وہ چھ روزے جو عیدالفطر کے دوسرے دن متواتر رکھے جاتے ہیں اور متواتر رکھنے سے مکروہ نہیں ہوتے. شش عید یعنی چھ روزے جو شوال میں رکھتے ہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۰۵). افضل بہتر یہی ہے کہ شش عید کے یہ روزے عید کے دوسرے دن سے پے در پے شروع کر دیئے جائیں. (۱۹۸۹ ، صحیفۂ اہلحدیث ، کراچی ، مئی ، ۹ ، ۱۹ : ۶). [شش + عید (رک)].

---کا داؤں امذ.
(چوسر) چوسر کا ایک داؤ (مہذب اللغات).

---گانَہ (---فت ن) صف.
چھ طرح کا ، چھ قسموں کا. ان شش گانہ اصطلاحات کے اجرا کے بعد شاہنشاہ نے ایک اور فرمان جاری کیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۵۸). [شش + گانہ ، لاحقۂ صفت].

---گانی امذ.
سونے یا چاندی کا ایک سکّہ. وہ سب ان تانبے کے سکوں کو خزانے میں داخل کر کے ان کے بدلے میں سونے اور چاندی کے تنکے اور شش گانیاں اور دو گانیاں لے گئے. (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی (سید معین الحق) ، ۶۲۶). [شش گانہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---گوشَہ (---و مج ، فت ش) صف ؛ امذ.
مسدس ، شش پہلو ، وہ شکل جس کے چھ کونے برابر ہوں (جامع اللغات). [شش + گوشہ (رک)].

ـــــ لڑا (ـــــ فت ل) صف ؛ امذ.
چھ لڑوں والا ؛ سونے یا چاندی کی زنجیروں کے بنے ہوئے ہار کی قسم کا زیور جو زنجیروں کی تعداد کے لحاظ سے پنج لڑا، ست لڑا یا شش لڑا کہلاتا ہے.

کنکھجورا یہ نہیں ہے کیوں ڈراتے ہو مجھے
شش لڑے میں توڑ کر دو چار خس کی تیلیاں

(۱۸۳۰ع ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۱۳۱). [شش + لڑ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــــ ماہا صف ؛ امذ.
چھ ماہ کی مدت کا ؛ وہ اُجرت یا وظیفہ وغیرہ جو ہر چھ ماہ بعد وصول کیا جائے. بعض یومیہ چوماہا یا شش ماہا کے نام سے موسوم ہے جو چار ماہ اور چھ ماہ کے بعد تقسیم کیا جاتا ہے. (۱۹۲۹ع ، فرہنگ عثمانیہ ، ۹۲۷). [شش + ماہ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــــ ماہگی (ـــــ فت ہ) امث ؛ = شش ماہگی.
چھ ماہ کا ہونا.

ششماہگی کی عمر میں گور اب سنبھالی اے بچے
ڈھونڈوں کہاں تیرے تئیں لوگو ڈھنڈاوں اب کیسے

(۱۷۳۲ع ، کربل کتھا ، ۱۹۱). [شش + ماہ (رک) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ ماہہ (ـــــ فت ہ) صف ؛ امذ.
۱. چھ مہینے کا ، جس کی عمر صرف چھ ماہ ہو ؛ چھ مہینے کا بچہ.

بھائی آمادہ ہیں شش ماہے کی قربانی پر
رحم کر رحم میری بے سرو سامانی پر

(۱۹۶۵ع ، آئینِ وفا ، ۹۷). **۲. رک : شش ماہا.** جب رنجیت سنگھ نے لاہور کو لوٹنا بند کر دیا ... تو فوج ناراض ہو گئی اور شش ماہہ تنخواہ کا سوال کیا. (۱۸۷۷ع ، تاریخِ پنجاب ، ۱۳۸). [شش + ماہ (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــ ماہی امث ؛ = ششماہی. (الف) امث.
چھ ماہ کی مدت ، نصف سال. قلعے کے دستور کے مطابق غالب کو تنخواہ ہر ششماہی کے خاتمے پر ملا کرتی تھی. (۱۹۸۸ع ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۲۰). (ب) صف. **(وہ تنخواہ یا وظیفہ لگان وغیرہ) جو ہر چھ ماہ کے بعد وصول ہو.** آخر جون میں حکم ہوگیا کہ پنشن دار علی العموم ششماہی پایا کریں ماہ بماہ پنشن تقسیم نہ ہوا کرے. (۱۸۶۰ع ، خطوط غالب ، ۵۷). [شش + ماہ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــــ و پنج (ـــــ و بیچ ، فت پ ، سک ن) امذ ؛ امث (قدیم)؛
حیرانی ، ادھیڑبن ، تردد ، اندیشہ ، دبدھا.

ہوں نے دل میں کی سن کر شش و پنج
کہ کیوں کر دیجیے ہاتھوں سے یہ گنج

(۱۷۹۷ع ، یوسف زلیخا ، فگار ، ۶). وزرا نے ششدر ہو کر عرض کیا کہ حضرت کا شش و پنج بجا ہے. (۱۸۳۵ع ، نغمۂ عندلیب ، ۸۰). کئی دن اسی تفتیش اور شش و پنج میں گزرے. (۱۹۲۲ع ، چوروں کا کلب ، ۶۶). میں اس شش و پنج میں مبتلا رہ گیا اور پھلوں کو تکتا رہا ... آواز نے مجھے چونکا دیا. (۱۹۸۷ع ، حصار ، ۱۹). [شش + و (حرف عطف) + پنج (رک)].

ـــــ و پنج کرنا ف س ؛ محاورہ.
۱. فکر کرنا ، تردد میں مبتلا ہونا ، پریشان ہونا. دل ہی دل میں شش و پنج کر کے یہ بات ٹھہرائی کہ ... شاید وہ تیسری بات ان دونوں سے بہتر ہو. (۱۸۱۱ع ، چارگلشن ، ۶۷).

فکر دنیا میں شش و پنج اس قدر مونس نہ کر
زیست کے دس دن بہر صورت بسر ہو جائیں گے

(۱۸۷۵ع ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۲۹۲). **۲. حیلے بہانے کرنا ، ٹال مٹول کرنا ، تاخیر کرنا (قرض وغیرہ کی ادائی میں).** خدا دیر لگانے والوں کا ستیاناس کرے اور ان تمام لوگوں کا جو اوروں کا مال لے کر اس کی ادائیگی میں شش و پنج کرتے ہیں. (۱۹۳۵ع ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۳۹).

ـــــ و پنج میں پڑ جانا / پڑنا محاورہ.
متردد ہونا ، فکر میں مبتلا ہو جانا ، پریشان ہو جانا. چند لمحوں کے لیے میں شش و پنج میں پڑ گیا. (۱۹۸۲ع ، آتش چنار ، ۶۹).

ـــــ و پنج میں رکھنا محاورہ.
فکر یا تردد میں مبتلا رکھنا ، پریشان کرنا.

نت شش و پنج میں رکھا مجکو
جائے ان نہہ فلک کا ستیاناس

(۱۷۹۵ع ، قائم ، د ، ۶۳).

رکھتا ہے مجھکو یہ جو شش و پنج میں مدام
پہلو میں میرے دل ہے کہ چوسر کی نرد ہے

(۱۷۹۵ع ، دیوانِ فدا ، ۳۵۷).

ـــــ و پنج میں رہنا محاورہ.
ہر وقت فکرمند رہنا ، تردد میں رہنا ، الجھن اور پریشانی میں مبتلا رہنا. کبھی کبھی ... وہ شش و پنج میں رہتا. (۱۹۸۸ع ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۶ : ۲).

ـــــ و پنج میں گزرنا محاورہ.
الجھن اور پریشانی میں بسر ہونا.

رات دن رنج میں گزرتی ہے
اک شش و پنج میں گزرتی ہے

(۱۸۸۲ع ، فریادِ داغ ، ۱۲۷).

ـــــ و پنج میں (مبتلا) ہونا محاورہ.
فکر و اندیشہ یا ادھیڑبن میں رہنا، الجھن کا شکار ہونا ، پریشان ہونا. بھائی یہ نہ پوچھو میں کئی دن سے شش و پنج میں ہوں. (۱۹۱۳ع ، راج دلاری ، ۱۰۰). عجب شش و پنج میں مبتلا ہوں. (۱۹۶۹ع ، دیوار کے پیچھے ، ۲۹).

ـــــ ہزاری (ـــــ فت ہ) امذ ؛ = ششہزاری.
ایک منصب دار جس کے ماتحت چھ ہزار سپاہی ہوا کرتے تھے. راجہ مرزاج سنگھ ششہزاری کر دئے گئے. (۱۹۳۲ع ، تخت طاؤس ، ۱۳۳). [شش + ہزار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔یک (۔۔۔فت ی) صف ؛ امذ.
چھٹا حصّہ (محصول یا لگان وغیرہ کا). رعایا کی یہ رعایت کی کہ ان پر محصول شش یک یعنی چھٹا حصّہ مقرر کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۹۳). [شش + یک (رک)].

شِیش (۲) (فت نیز کس ش) امذ.
سانپوں کا بادشاہ ، ناگ دیوتا جو پاتال میں رہتا ہے. سانپ دیوتا یا سانپوں کا بادشاہ شش ہے. (۱۹۲۳ ، ویدک ہند ، ۲۲۵). [شیش (رک) کی تخفیف].

شِش (کس ش) امت.
کسی کو خاموش یا مخاطب کرنے کی آواز. شش ... اس نے اپنی گندی انگلیاں بہن کے ہونٹوں پر رکھ دیں. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۲۲۷). [حکایتُ الصّوت].

شُش (۱) (ضم ش) امذ.
پھیپھڑا. اکیسویں شکل شش کی دَم لینے کی حالت اور بائیسویں شکل دم کے باہر آنے کی صورت کو ظاہر کرتی ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۵۷). شش میں اجتماعِ خون سے تنفس جلد جلد ہوتا ہے. (۱۸۸۲ ، کلیاتِ علم طب ، ۲ : ۳۳۲). تنفسی نالی کے ذریعے جراثیم شعبوں اور شش میں داخل ہوتے ہیں اور ان اعضاء پر زخم پیدا کرتے ہیں جس سے پھیپھڑوں کا دق ہو جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، امراضی خرد حیاتیات ، ۲۲۲). [ف].

۔۔۔دار صف ؛ امث.
پھیپھڑا رکھنے والا ، ایک قسم کی مچھلی کا نام. سب سے پہلا ریڑھ دار جانور مچھلی تھی جس کی ایک قسم شش دار مچھلی کہلاتی ہے. (۱۹۶۷ ، زمین اور زراعت ، ۳۷). [شش + ف : دار ، داشتن ۔ رکھنا].

شُش (۲) (ضم ش) امث.
ایک آواز جس سے کتّے سے کسی پر حملہ کرایا جاتا ہے (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [حکایتُ الصّوت].

۔۔۔ کَرْنا محاورہ.
شش کہہ کے کتّے کو کسی شکار پر دوڑانا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).

شَشْدَر (فت ش ، سک ش ، فت د). (الف) صف.
۱. **عاجز ، حیران ، متحیّر ، پریشان.**

وہ ہے روضہ زمیں اوپر تیرا
شش جہت جس کون دیکھ ہے ششدر
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۲).

اظفری کے تو ہیں کچھ ہاتھوں کے طوطے سے اڑے
کیسا بیٹھا ہے اسے لوگو یہ ششدر دیکھو
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۵۰). ایک آ کے فوجدار کے قدموں پر گر پڑی اور بادلِ پُردرد آہ سرد بھرنے لگی. سب ششدر کہ یہ کیسا ماجرا ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۷۸). میں ششدر بیٹھا ... اس کی باتیں سنتا رہا. (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۲۲۱).

(ب) امذ. ۱. **نرد کے چھ خانوں میں سے وہ خانہ جہاں مہرہ اس طرح پھنس جائے کہ اس کا نکلنا مشکل ہو یا اس طرح پھنس جانے کی حالت کہ رہائی دشوار ہو.**

ششدر میں آ پھنسا ہے اول جو دل تھا بے غم
شطرنج میں برہ کی آیا ہے شاہ شہ میں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۹۹).

عشق بازی ہم نے کی بازی سمجھ
پڑ گئی ششدر میں جوشش نرد دل
(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۸۹). ۲. (کنایۃً) **وہ جگہ جہاں سے نکلنا مشکل ہو ؛ دنیا.** ششدر اس مقام سے کنایہ ہے جہاں سے رہائی دشوار ہو. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۷۲). [ف].

۔۔۔رَہ جانا محاورہ.
حیران پریشان ہوجانا. میں کچھ ایسا کر بیٹھوں گا کہ فطرت ششدر رہ جائے گی. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۳۹). اس کی صاف گوئی پر سیما ششدر رہ گئی. (۱۹۸۷ ، اندھیرا اور اندھیر ، ۱۸۲).

۔۔۔ کَرْنا محاورہ.
حیران کر دینا ، حیرت میں مبتلا کرنا. کمہار نے عجب بےحسی کے عالم میں سب کو ششدر کر دیا ہے. (۱۹۸۶ ، سہ جہت ، ۳۹).

۔۔۔ہونا محاورہ.
حیران و پریشان ہونا ، حیرت زدہ ہو جانا. میری آنکھوں کو اپنے دیدار سے منور کر دو ، جب یہ فرمان آیا تو وہ ششدر و متحیر و اندیشہ مند ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۹۷).

شَشْدَرَہ (فت ش ، سک ش ، فت د ، ر) امذ.
۱. **نرد کے کھیل میں جس وقت نرد تختے کے آخری گھر میں جا کر بند ہو جاتی ہے اس وقت کھیلنے والا عاجز اور پریشان ہو جاتا ہے ؛ ششدر.** یہ عاجز بندہ گویا اپنی بےبسی میں ششدرہ کا مہرہ ہے. (۱۹۷۵ ، حریت ، کراچی ، ۳۰ / اپریل ، ۳). ۲. **چھ خانوں کی الماری.** اس کے صندوق ، آرائشی سامان ، ششدرے اور کپڑے رکھنے کی الماریاں وغیرہ بناتے ہیں. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۲۰۵). [شش (رک) + در ۔ دروازہ + ہ ، لاحقۂ نسبت].

شَشْدَری (فت ش ، سک ش ، فت د). (الف) امث.
۱. **مکان جس کے چھ دروازے ہوں.**

ششدری رکھتا فلک ہے یک مکاں
شش جہت سے سب کو ہے ایذا رساں
(۱۸۳۹ ، مثنوی غزالیہ ، ۸). ۲. **حیرانی ، پریشانی.**

سنیا دل میں اس دھات سوں ششدری
لگی تن میں البرز کے تھرتھری
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۸۵).

کسی کا کب ترا سا روئے زیبا ہے زمانے میں
نگہ جس کے مقابل ششدری سے ہو نہیں سکتی
(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۲۶۶). (ب) صف. ششدر (رک) سے **منسوب ، وہ مہرہ جو تختۂ نرد میں ایسے گھر میں پھنسا ہوا ہو**

جہاں سے نکلنا دشوار ہو ؛ (کنایۃً) عاجز ، حیران۔

سب دھرت کے تختے ہوتوں جب شش جہت کوں بند کیا
دندی معطل ہو پڑیا یک یک ہو مہرہ ششدری

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۰۱)۔ [ششدر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

شِشِیر (کس ش ، ش) صف ؛ امذ۔
۱. جاڑے کا موسم جو ماگھ اور پھاگن کے دو مہینوں پر مشتمل ہوتا ہے (تقریباً وسط جنوری سے وسط مارچ تک)۔

جو ماگھ اور پھاگن کی رُت آتی ہے
تو پھر وہ ششر رُت کہی جاتی ہے

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۹)۔ جدی اور دلو کے زمانے میں موسم سرما و گرما کے درمیان یعنی معتدل سمجھا جاتا ہے اور موسم کو ششر کہتے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۰)۔ **۲. ٹھنڈا ، یخ ، سرد ، بہت زیادہ سرد ؛ خنکی ؛ سرد مہری ؛ پالا ؛ جمی ہوئی شبنم** (پلیٹس)۔ [س : शिशिर]۔

شُشْرُنْت (ضم ش ، سک ش ، ضم ر ، سک ن) امذ۔
ایک روئیدگی جس کی جڑ دوا میں کام آتی ہے انگلی کے برابر موٹی پھیکی اور زردی مائل ہوتی ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۱)۔ [مقامی]۔

شُشْکار (ضم نیز کس ش ، سک ش) امث۔
۱. کتے یا گھوڑے وغیرہ کو متوجہ کرنے کی آواز ، شش (رک)۔ سائیس گھوڑے کو پانی ششکار یا سیٹی کی سی آواز منھ سے نکال کے پلاتے ہیں تا کہ گھوڑا متوجہ ہو جائے۔ (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ : ۶)۔ **۲. آواز ، آواز کی تکرار۔** اندیشہ ہے کہ خوشامد خورے ... کہیں آگے چل کے طالجس کی طرح شُل شُل کی شُشکار نہ سنائیں۔ (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۱ : ۱۰)۔ [شش (حکایت الصوت) + کار ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ بتانا محاورہ۔
رک : ششکارنا۔

نہ کہیں کوئی لڑائی وہ بکر کود چھانی
ذری ششکار بتانی ہوئی گلے کی صفائی

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۷۰)۔

شِش کارِپَتھْڑا (کس ش ، سک ش ، ر ، فت پ ، سک تھ) امذ۔
پتھڑا (سانپ) کی تیسری قسم ہے ، نیلے رنگ کا ہوتا ہے ، گز بھر لمبا لب اس کے سفیدی اور پیٹ زردی مائل ہوتا ہے ، اکثر زمین میں دیکھا گیا ہے ، جہاں کاٹتا ہے وہ جگہ ورم کر آتی ہے اور چار گھنٹے کے بعد پتھڑے کا کاٹا مرجاتا ہے (تریاق مسموم ، ۲۰۶)۔ [مقامی]۔

شُشْکارنا (ضم نیز کس ش ، سک ش) ف م۔
۱.(۱) شش کہہ کر کتے کو شکار کی طرف متوجہ کرنا یا دوڑانا۔ اپنے کھڑے ہوئے اسٹیشن کو دیکھا اسے آہستہ آہستہ ششکارا کتا غرایا۔ (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۱۵۹)۔ **(۱۱) (کنایۃً) لوگوں کو اُکسانا یا شہ دینا (خصوصاً کسی حملے یا سازشی** کام کے لیے)۔ بعض جگہ انگریزوں کے ششکارنے پر اور امیروں کے زیر اثر مزاحمت بھی ہوئی۔ (۱۹۷۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۷ ستمبر ، ۳)۔ **۲. بچے کو پیشاب کراتے ہوئے منھ سے سیٹی کی خفیف سی آواز نکالنا ، منھ سے شش کہتے ہوئے بچے کو پیشاب کرانا** (ماخوذ : مہذب اللغات)۔ [ششکار (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

شُشْکاری (ضم نیز کس ش ، سک ش) امث۔
رک : ششکار۔ بچے کی تربیت اس وقت سے ہونی چاہیے جب وہ ششکاری کے جواب میں مسکرانا شروع کر دے۔ (۱۹۵۳ ، حیات عبدالحق محدث دہلوی ، ۷۷)۔ [ششکار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ دینا محاورہ۔
رک : ششکارنا ، اُکسانا۔ جب لوگ لڑنے لگے تو ان کو اور اُکسایا گیا لڑتے کتوں کو ششکاریاں دینے لگے۔ (۱۹۰۳ ، تائیس (ترجمہ) ، ۲۸۰)۔

شَشْکانی (فت ش ، سک ش) امذ۔
رک : شش گانی ، ایک سکہ۔ علاوہ ششکانی کے محمد تغلق ہی کی ایجاد دوگانی بھی تھا۔ (۱۹۵۹ ، برق (سید حسن) ، مقالات ، ۲۳۱)۔ [رک : شش گانی]۔

شَشُم (فت ش ، ضم ش) صف ترتیبی۔
چھٹا۔ سات واں اول دل دوم کلیجا سوم پھیپا چہارم پتا ، پنجم بھیجا ، ششم اوجھڑی ہفتم انتڑی۔ (۱۷۴۰ ، خواجہ بندہ نواز ، شکار نامہ (شہباز ، فروری ، ۶۲))۔

کیا خط لکھیں اس کو حرکت ہاتھ سے کم ہے
خامہ رہے اب ہاتھ میں انگشت ششم ہے

(۱۷۹۱ ، گلشن ہند (بقا) ، ۵۸)۔ ششم عادل اور صاحب سیاست ہو۔ (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۳۰)۔ ششم دونوں تار اور جست کی موسلی اور نعلی تیرہ ہمیشہ زنگ وغیرہ سے پاک و صاف رہیں۔ (۱۹۰۸ ، رسالہ گٹکہ سازی ، ۱۰)۔ [شش + م ، لاحقۂ صفت]۔

شَشْماہِگی (فت ش ، سک ش ، فت نیز سک ہ) امث۔
چھ ماہ کی مدت ہونا۔

ششماہگی کی عمر میں گور اب سنبھالی اے بچے
ڈھونڈھوں کہاں تیرے تئیں لوگو ڈھنڈاوں اب کسے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۱)۔ [شش + ماہ (رک) + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

شَشْماہی (فت ش ، سک ش) امث۔
نصف سال ، چھ مہینے کی مدت نیز وہ رسالہ یا جریدہ جو ہر چھ ماہ بعد شائع ہو۔ چالیسواں ، ششماہی اور نہ ماہی برسی وغیرہ کو ... طریق مسنون سمجھے۔ (۱۸۳۳ ، سعادت دارین ، ۷۰)۔ قلعے کے دستور کے مطابق غالب کو تنخواہ ہر ششماہی کے خاتمے پر ملا کرتی تھی۔ (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۲۲)۔

ایک سطر چھوڑ کر دوسری عمودی لکیر سے رسالہ یا جریدہ کی مدتِ طباعت یعنی ماہانہ ، سہ ماہی ، ششماہی کا اندراج کیا جاتا ہے. (۱۹۷۰ ، کتب خانہ ، ۲۱۲). [رک : شش ماہی].

ـــ کے روزے امذ.
(تصوف) تزکیۂ نفس یا منت کے لیے رکھے جانے والے روزے. انھوں نے حج کر لیا ششماہی کے روزے رکھ لئے شاہ عبدالغنی صاحب کے مرید ہو کر خلیفہ ہوگئے. (۱۸۶۹ ، خطوط سرسید ، ۶۸).

شَشُمی (فت ش ، ضم ش) صفِ ترتیبی
ششم (رک) سے منسوب ؛ چھٹا ، چھٹی.

جعفر امامِ ششمی استاد ہے ہر علم کا
جتنے معلم دین کے اس سے ہوئے سارے بڑے

(۱۹۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۲۰).

ششمی عرض پذیرا ہو یہ اس خادم کی
وسعتِ رزق سبب ہوں نہ سبی بے دانہ و آب

(۱۸۵۳ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۹۰) [ششم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَشُمِین (فت ش ، ضم نیز سک ش ، ی مع) صف ترتیبی.
رک : **ششمی.** جد ششمین ... شیخ فریدالمخاطب ششم خان امرائے جلیل الشان عہد جہان گیری شاہ جہاں سے تھے (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۳۷). [ششم + ین ، لاحقۂ نسبت]

شِیشَن (کس مج ش ، فت ش) امذ.
رک : **سشن ، عدالت کا اجلاس.** تم کو کل شِشن کی عدالت جانا ہو گا آج کل ایک بڑا مقدمہ دائر ہے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۳۳). [انگ : Session]

ـــ جج (ـــ فت ج) امذ.
رک : **سشن جج ، اعلیٰ حاکم عدالت.** تاریخ معینہ کو صاحب ششن جج کے روبرو مقدمہ پیش ہوا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۰۸). [انگ : Session Judge (رک) کا عوامی تلفظ].

شَشَّہ عید (فت ش ، ش ، ی مع) امث.
رک : **شش عید.** ششہ عید کا بھی زمانہ گزر گیا. (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۱۵۱). [شش (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث + عید (رک)].

شَشی (فت ش) امذ ؛ ـــ سی.
چاند ، چندرماں ، ماہ.

کھونگٹ میں اپنا موں چھپا پھندے میں یوں پاڑے مجھے
جیوں پا رویں مارے پرن چھپ کر ششی کے اوٹ سوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳۲).

دے سور ہور ششی کوں تری بندگی کوں باٹ
تا صبح ان دعا کرے ان شام کوں سلام

(۱۶۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۹۵). [س : ससी].

شُشی (ضم ش) صف.
(حیوانات) بھیپھڑے کا ، شش (رک) سے منسوب یا متعلق. قلب سے ششی شریانوں کے ذریعے بھیپھڑے کے ششی شعریوں میں پہنچتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے (غیر فقاریے) ، ۳ : ۲۵۷). [شش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
بھیپھڑے کا جوف. جسم میں دائیں جانب ایک بڑا خانہ ہوتا ہے جسے ششی خانہ کہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۱۸۷). [ششی + خانہ (رک)].

شِیشْیا (کس ش ، سک ش) امث
چھوٹی شیشی. خط اور دوا کا پارسل پہنچا دو میں سے ایک شیشیا ٹوٹ گئی تھی. (۱۹۰۸ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۱۶). [شیشی (رک) کی تصغیر].

شِشْیَہ (کس ش ، سک ش ، فت ی) امذ.
۱. **شاگرد ، طالب علم.** ادھکاری ششیہ کے ادھکار کا امتحان لینا چاہتے تھے. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۳۷).
۲. **(کنایۃً) ماننے والا ، عقیدت مند.** ہے کرشن آپ بزرگ ہیں آپ گیانی ہیں میں تو آپکا ششیہ ہوں. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۲۶). [س :]

شِصّ (کس ش ، شد ص) امث.
مچھلی پکڑنے کا کانٹا.

شص و شبکہ سے بیگانہ ناآشنائے شنا ہیں
پہلوؤں میں دل پاک و بے مدعا ہیں

(۱۹۶۲ ، گل نغمہ ، خالد ، ۱۵۰). [ع].

شَصْت (فت نیز کس ش ، سک ص) ، (الف) امث.
۱. **نشانہ ، چلہ.**

ترک آنکھ کا اس کمان گیر تھا
تو غمزے تھے اس شصت میں تیر تھا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۱۱).

سمجھے صفائی شصت تری چشم کا وہی
جس کے جگر سے تیر نگہ پار ہو گیا

(۱۷۵۳ ، مخزنِ نکات (وفا) ، ۲۳۷). عبداللہ خاں کو بجائے خود قائم رکھا کہ شصتِ غیب سے تفنگ راجہ کے لگا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱۷۷). اچھی شصت جما کر بندوق چلانی چاہیے. (۱۹۰۳ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۶). ۲. رک : شست ، **انگشتانہ جو تیر انداز اپنے انگوٹھے کی حفاظت کے لیے پہنتا ہے. نیز مچھلی پکڑنے کا کانٹا.**

ہنر سوں ترا کٹ کیرے دست کی
انکارے کوں برما کیا شصت کی

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۹۳).

مت ایک شصت اوپر انگلی کسی کے جیکا
قبضے میں مت ہو ایسے ہم دیں ہیں شصت اسی

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۱۸۹). ہیروں کی و مرواریدوں کی جہانگیری و انگوٹھی اور شصت ہاتھ میں پہنتا ہے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہرافروز و دلبر ، ۱۸۹). مہرخ کو کچھ چارہ نہ ہوا وہ چارہ کھا کر شصت میں پھنسی شاہ جادواں کھینچ کر کنارے لایا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۱۵). (ب) صف عددی. **ساٹھ.**

جو چودا بدّیا ہور چو شصت کلا
دیا ں دے جکوں کیا ترملا

(۱۵۶۳ء ، حسن شوق ، د ، ۹۳) یہ نظم ڈائمنڈ جوبلی شصت سالہ حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند پر دہلی کے جلسۂ عام میں پڑھی گئی تھی۔ (۱۹۱۲ء ، نذیر احمد ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۰۰)۔ ساٹھ کے عدد کے لیے شصت اور نشانے یا مچھلی کے شکار کے کانٹے وغیرہ معانی کے لیے شست لکھا جائے۔ (۱۹۷۳ء ، اردو املا ، ۱۶۶)۔ [ف]۔

---آویز (---ی مج)۔(الف) امث۔
رک : **ڈھال**۔ شصت آویز دو دام سے ایک روپے تک۔ (۱۹۳۸ء ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۱)۔ (ب) امذ۔ **ترکش**۔ افغان مرزا ہند ان کا خاص شصت آویز (ترکش) مرزا کامران کے روبرو لے گیا۔ (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۶۸)۔ [رک : شصت + آویز (رک)]۔

---باندھنا محاورہ۔
رک : **شست باندھنا**۔ مختلف زاویوں سے آنکھ کی شصت باندھ کر ہر چیز کو چیک کرنے۔ (۱۹۸۵ء ، تخلیقات و نگارشات ، ۲۸)۔

---سالہ (---فت ل) صف۔
ساٹھ سال کا۔ والی جموں و کشمیر نے اپنی شصت سالہ سالگرہ کی مبارک تقریب پر یہ حکم نافذ فرمایا۔ (۱۹۱۰ء ، مضامین محفوظ علی ، ۸۷)۔ [شصت + سال (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

---گانہ (---فت ن) صف۔
ساٹھ عددوں کا ، ساٹھ عددوں میں۔ دن میں بارہ بارہ گھنٹوں کے دو دوَر زاویے کی شصت گانہ تقسیم ... کا پتہ چلتا ہے۔ (۱۹۲۷ء ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۵۵)۔ [شصت + گانہ ، لاحقۂ صفت]۔

شَطّ (فت ش ، شد نیز بلا شد ط) امث نیز امذ۔
۱. **ندی ، نہر ، نالا ، دریا ؛ دریا جو سمندر میں گرتا ہو۔**

نہنگ دلاور ہے در شطِ آب
او کشتی ہراں کون کرتے شتاب

(۱۶۳۹ء ، خاور نامہ ، ۵۳۰)۔

از بس جدائی میں ترے دل پر ہجومِ غم ہوا
جاری ہیں نت انکھاں سوں میرے سیل انجھوں مثلِ شط

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۳۰۱)۔

لا شتاب اس جگہ شراب کی بط
طے کروں جو کہ میں بھی غم کا شط

(۱۷۹۱ء ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۳۹)۔

ٹکڑے شطِ الفت میں ہوئے لا کھوں سفینے
تختہ نہ لگا ایک بھی ساحل کے برابر

(۱۸۳۰ء ، شہیدی ، د ، ۳۸)۔

لڑے ایسا علمدار جری ساحل پہ دریا کے
کمر تک آگئے بہا شط خوں کی روانی سے

(۱۹۳۱ء ، محب ، مراثی محب ، ۱۹۸)۔

ادب شرط ہے روبروئے سبو
نہ پی جُرعہ آب شط کی طرح

(۱۹۶۸ء ، غزال و غزل ، ۹۶)۔ ۲. **سمندر یا دریا کا کنارہ ، ساحل۔**

روتا ہوا جو میں شطِ بغداد تک گیا
واں کے بھی سا کنانِ سرپل نے غش کیا

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۵)۔

بڑھ گئے ہے سورو ملغ سے سبہ شوخ و شنگ
آج آراستہ پیراستہ ہے شطِ فرات

(۱۹۷۳ء ، برگ خزاں ، ۱۸۱)۔ [ع]۔

---خوں کس اضا ؛ امذ۔
خونؔ کا دریا ؛ (مجازاً) خون خرابہ۔

اس وقت اگر میں ڈھیل دے دوں
بہنے لگے ہر طرف شطِ خوں

(۱۸۸۲ء ، مادرِ ہند ، ۳۵)۔ [شط + خوں (رک)]۔

---رَنج کس اضا(---فت ر ، سک ن) امذ۔
رنج کا دریا ؛ (مجازاً) انتہائی دُکھ تکلیف۔

غرق ہونا ہےگا شطِ رنج کا
کب ہے آساں کھیلنا شطرنج کا

(۱۸۳۹ء ، مثنوی خزانیہ ، ۸)۔ [شط + رنج (رک)]۔

شَطّاح (فت ش ، شد ط) صف۔
(عو) نہایت بے حیا ، نہایت شوخ ، حرافہ ، چالاک ، مکّار۔

کینک آفت ہے چنبا ظلم او نرگس ہے سحر
گل چمن ہے ایک شطاح اور چنبیلی قہر ہے

(۱۸۳۵ء ، رنگین (فرہنگ آصفیہ))۔ بیوی اس کی ایسی شطاح ہے ایسا اسے اپنے جال میں پھانسا ہے کہ سوا ہر وقت اس کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا رہتا ہے۔ (۱۹۸۶ء ، جانگوس ، ۱ : ۳۵)۔ [ع : (ش ط ح)]۔

شَطّار (فت ش ، شد ط نیز بلا شد) صف۔
۱. **ذہین ، تیز ، چالاک**۔ یہ لوگ دوسرے سلسلوں کے مقابلے میں زیادہ تیز اور سرگرم شطار ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۵ء ، تاریخ پاک و ہند ، ۲۳۹)۔ ۲.(أ) **آتش خوار**۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شاہ عبداللہ بانی سلسلہ نے حالتِ جذب میں ایک جلتا ہوا انگارہ منہ میں رکھ لیا اور کچھ ضرر نہ پہنچا لوگ ان کو آتش خوار یعنی شطار کہنے لگے۔ (۱۹۷۵ء ، اردو نامہ ، کراچی ، ۵۰ : ۱۷۲)۔ (ٓأ) **تیز دوڑنے والا**۔ دو قسمیں تھیں وجہی اور غیر وجہی مختلف کاموں کے لحاظ سے وہ مختلف ناموں سے موسوم ہوتے تھے بعض پہلوانی کرتے تھے بعض تیر انداز بعض شطار۔ (۱۹۸۶ء ، مقالات برنی ، ۲۰۹)۔ [ع : (ش ط ر)]۔

شَطّارَہ (فت ش ، شد ط ، فت ر) امث۔
بڑی شاطر ، چالاک ، عیارہ ، حرافہ ، بے باک۔ یہ ملعونہ جادوگرنیوں کی جادوگری تھی اور سحر اور فریب میں شطارہ ، ہتربا اور مکارہ ، فاجرہ اور غدارہ۔ (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۱۰۹)۔ [شطّار (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

شطّاری (فت ش ، شد ط) صف.
(تصوف) **عبداللہ الشطار رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب سلسلہ شطاریہ ، شطاریہ سلسلے کا مرید.** اس احاطے میں بہت سے حضرات رحمۃ اللہ علیہم آرام کرتے ہیں جیسے خواجہ شمس الدین ماہرو و حضرت شیخ بہاء الدین قادری شطاری کے مرید وغیرہ. (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۳۰۲). الا اللہ شطاری کے اصل نام اور حالات کا پتہ نہیں چلتا. (۱۹۷۵ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۵۰ : ۱۶۷). [شطار (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شطّاریہ (فت ش ، سک ط ، کس ر ، شد ی) امذ ا ج.
(تصوف) **ایک سلسلہ جسے بایزید بسطامی سے منسوب کیا جاتا ہے اس سلسلے کے لوگ خود کو اس لیے شطاری کہتے ہیں کہ سلوک اور طریقت میں وہ دوسروں سے زیادہ سرگرم ہوتے ہیں اور جنگوں میں وہ کڑ سخت ریاضتیں کرتے ہیں. یہ اپنا سلسلہ شیخ شہاب الدین سہروردی (کی اولاد میں عبداللہ الشطار) سے ملاتے ہیں.** ان کی توجہ سے سلسلہ شطاریہ میں ولی کامل ہوئے. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۵۰۳). یہ بھی معقول درگاہ ہے حضرت شاہ صاحب بڑے عالم اور فقیہہ تھے سلسلہ شطاریہ سے تعلق تھا. (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، ۹۷). صوفیا میں شطاریہ بھی ایک اہم فرقہ گزرا. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۸۶). [شطار (عَلَم) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

شُطَب (ضم ش ، فت ط) امث.
کھجور کی شراب.

ساقی پلا دے جاتے کا فنجان اب مجھے
یکسام دے جکارہ پلا ، یا شطب مجھے

(۱۹۰۵ ، ظریف لکھنوی ، ک ، ۲۱۹). [ع : (ش ط ب)].

شَطَط (فت ش ، ط) امذ (قدیم).
ظلم کرنا ، حد سے بڑھ جانا.

یک سال او باغی سیوا جگ میں شطت پیدا کیا
ہے طفل مکتب مکر میں شیطان جس مکار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۵۸). [ع : شطط (رک) کا بگاڑ].

شَطْح (فت ش ، سک ط) امذ.
ایسا کلمہ جو ذوق اور جوش مستی میں کسی واصل کی زبان سے نکل جائے جو بظاہر خلاف شرع ہو جیسے منصور حلاج نے اناالحق کہا تھا. بعض واعظ و ناصح یہ رائے رکھتے ہیں کہ یہ کام قصہ گوئی و شعر خوانی شطح و طامات سے خوب حاصل ہو سکتا ہے. (۱۸۹۰ ، مکارم الاخلاق ، ۲۳۹).

سالک سے شطح ہوتے ہیں یاں اظہار
ملکوت الٰہی اس کو کہتے ہیں ہم

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۴۲). [ع : (ش ط ح)].

شَطْحِیات (فت ش ، شد ط ، کس ر ، شد ی بفت) صف ؛ امذ.
شطح (رک) کی جمع. ساری رات اہل تصوف کے شطحیات و ترہات سنتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۲۳). کلیسا کے معتقدات کو ہزلیات و شطحیات سمجھنے لگے ہیں. (۱۹۱۰ ، معرکہ مذہب و سائنس ، ۸۷). حدیث مجموعہ شطحیات سمجھی جانے لگی. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۹۰). [شطح (رک) + یہ ، لاحقۂ تانیث + ات ، لاحقۂ جمع].

شَطْر (فت ش ، سک ط) امذ.
۱. **طرف ، جانب ، نواح.** یوسف علیہ السلام بشطر حسن شہرت رکھتے ہیں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۰). شطر دو معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے ایک نصف شے دوسرے سمت. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۵ : ۳۲۵). ۲. **نصف ، آدھا.** قرآن کے سطر تو شطر ایمان ہے اس سے دل و جان کو راحت ہوتی ہے. (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۳۵۳). ان کو متمم ایمان کہا جا سکتا ہے لیکن ان کو شرط یا شطر ایمان نہیں کہا جا سکتا ہے. (۱۹۶۳ ، کمالین ، ۱ : ۳۱). [ع].

سـ۔ــُ الْغِب (ـــــضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس غ) امذ.
(طب) **ایک بخار جو صفرا و بلغم کے باعث ہوتا ہے اور ایک دن شدت سے اتا ہے اور دوسرے دن کمی کے ساتھ ، صفراوی و بلغمی بخار.** اسی ذیل میں شطرالغب کا ذکر بھی کیا جاتا ہے جس کی باری اگرچہ روزانہ آتی ہے مگر ایک دن باری تیز ہوتی ہے اور دوسرے دن خفیف. (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۳۹). [شطر + رک : ال (ا) + غب (رک)].

شَطْرَج (فت ش ، سک ط ، فت ر) امذ.
(طب) **ایک پہاڑی درخت کے پھل (پھلانوان) کی چیب یا رطوبت ، دواۓ مستعمل نیز پھلاوان (رک).** اگر سبز شطرج مل جائے تو بہتر ہے ورنہ خشک لیا جائے اور اس میں کچھ چربی ملائی جائے پھر اس کو کولھے پر درد والی جگہ رکھ دیا جائے. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۲۸). [ع].

شَطْرَنْج (فت ش ، سک ط ، فت ر ، غنہ) امث.
ایک کھیل جو چونسٹھ چوکور خانوں کی بساط پر دو رنگ کے ۳۲ مہروں سے کھیلا جاتا ہے. ہر رنگ میں آٹھ پیادے (پیدل) دو رُخ ، دو فیل (ہاتھی) دو اسپ (گھوڑے) ایک وزیر (فرزین) اور ایک بادشاہ ہوتا ہے. ہر مہرے کا اپنا خانہ مقرر ہے اور چال کا طریقہ بھی مقرر ہے. شطرنج وغیرہ کھیلتا ہے (تو) کبیرہ گنہ گار ہے. (۱۵۶۳ ، رسالہ فقہ ، ۱۳).

کوئی نرد یا شطرنج جوں
کھیلے جو اس میں بات سٹ

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۹۸).

تا باغ بہار ، بھیہ نہ تاریخ
تا کھیل کھلاڑ ، شہ نہ شطرنج

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۲). جتنے کھیل ہیں کیا گنجفہ کیا شطرنج کیا پچیسی کیا چوسر کیا کعبتین کیا نرد؟ سب حرام ہیں. (۱۸۳۵ ، عجالہ نافعہ ، ۱۰). سردار نامہ شطرنج میں ایمان نے فن شطرنج کے رموز و نکات واضح کیے ہیں. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۹۷۱). [ع : شطرنج ؛ ف : شترنگ ؛ پہلو : چترنگ ؛ س : چتر ـ چار (فیل ، رُخ ، اسپ اور پیادہ) + انگ ـ حصّہ].

ـــــ باز صف۔
شطرنج کھیلنے والا ، شطرنج کا کھلاڑی۔

وزیر شہنشاہ گردن فراز (کذا)
ہوا تھا او عرصے کا شطرنج باز

(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ٢٠٣)۔

زنہار اختیار نہیں صلح و جنگ میں
عالم تمام بازیٔ شطرنج باز ہے

(١٨١٦ ، دیوان ناسخ ، ١ : ١١٥)۔ [شطرنج + ف : باز ، بازیدن ـ کھیلنا]۔

ـــــ بازی امث۔
١. شطرنج کھیلنا ، شطرنج باز ہونا ، شطرنج کا کھیل ؛ (مجازاً) ذہانت ، چالاکی۔

نیں ہو مانندی شطرنج بازی
آپیں کھیلوں ہو کر رازی

(١٥٦٥ ، جواہر اسرارالله ، ٣٢)۔

شطرنج بازی کتنہ سوں ہو کھلاٶں روں
یک من یک جہت ہوسے کر شہ رخ جوروں

(١٦٦٥ ، بابا فرید گنج شکر (اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیا کرام کا کام ، ١٢)) ، میرا یہ منصب نہیں کہ ایسی کتاب کی نسبت جس کا موضوع فن شطرنج بازی ہو ، اس کے مضمون کی حیثیت سے کچھ چون و چرا کر سکوں۔ (١٩٠١ ، مقالات حالی ، ٢ : ١٤٨)۔ **٢. جوڑ توڑ ، چال بازی ، عیاری ، مکاری۔** پتا چلا کہ یہ داؤں سر ظفرالله خان کی شطرنج بازی کا نتیجہ تھا۔ (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٤٣٣)۔ [شطرنج باز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ بچھانا محاورہ۔
شطرنج کے مہروں کو اس کی بساط پر جمانا یا رکھنا ، کھیل شروع کرنا ، بساط بچھانا۔

یہ کیسا کھیل ہے مہروں کے بدلے دل کے ٹکڑے ہیں
نئی شطرنج ظالم نے بچھائی جاں نثاروں میں

(١٨٩٧ ، ڈاکٹر مائل ، د ، ١٢٤)۔

ـــــ بچھنا محاورہ۔
شطرنج بچھانا (رک) کا لازم۔ عصر کے بعد سے پھر کوٹھا ہے اور کنکوا ہے شام ہوئی اور شطرنج بچھا اتوار کو مدرسے سے چھٹی ملی تو شترین لڑیں۔ (١٨٧٧ ، توبۃ النصوح ، ٩٢)۔

ـــــ کا پیادہ امذ۔
شطرنج کا ایک کمزور مہرہ ، پیدل۔

آئے ہیں کود کود کر لڑنے کو مدعی
شطرنج کے پیادے ہیں یہ جن میں دم نہیں

(١٨٩٧ ، ڈاکٹر مائل ، د ، ١٥١)۔

ـــــ کبیر کس صف (ـــــ فت ک ، ی مع) امث۔
بہت بڑے خانوں کی شطرنج جس میں بادشاہ مہروں کے بجائے انسانوں کو استعمال کرتے تھے۔ قبلۂ عالم گنجفہ مشہور و نیز شطرنج صغیر و کبیر سے بھی شوق فرماتے ہیں جہاں پناہ کا مقصد صرف یہی ہے کہ بنی نوع انسان کے جوہر طبیعت کا اندازہ فرمائیں۔ (١٩٣٨ ، آئین اکبری (ترجمہ) ١ : ٤٢٣)۔ [شطرنج + کبیر (رک)]۔

ـــــ کٹنا محاورہ۔
شطرنج کا کھیلا جانا ، شطرنج کا کھیل ہونا۔ خان صاحب کے یہاں شطرنج دیکھنے لگا بڑے کانٹے کی شطرنج کٹ رہی تھی۔ (١٩٣٢ ، روح ظرافت ، ١٢٢)۔

ـــــ کھیلنا ف س ؛ محاورہ۔
شطرنج کے کھیل سے لطف اندوز ہونا ، تصوراتی ، خیالی گھوڑے دوڑانا ، توڑ جوڑ لگانا۔

صادق جو محی الدین سے اوستاد ہے تجکوں
ہاں عشق کی شطرنج تو آ کھیل ڈبے مت

(١٧٢٧ ، دیوان صادق ، ١)۔ ہم سب یہاں بیٹھے لفظوں کی شطرنج کیوں کھیل رہے ہیں۔ (١٩٨٠ ، وارث ، ٣١٢)۔

ـــــ کی چال / چالبازی امث۔
(مجازاً) چالاکی اور عیاری کے اقدام۔ بخدا اس شطرنج کی چالوں میں مزا آ گیا۔ (١٩٣٧ ، فرحت ، مضامین ، ٥ : ١٤)۔ قبائلی اپنی دھن میں مست سیاسی شطرنج کی اس چالبازی سے بالکل ناواقف تھے۔ (١٩٨٦ ، آتش چنار ، ٣٤٠)۔

ـــــ نہیں صدرنج فقرہ ؛ کہاوت۔
شطرنج میں وقت ضائع کرنے میں تکلیفیں ہوتی ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

شَطْرَنْجی (فت ش ، سک ط ، فت ر ، غنہ)۔ (الف) صف۔
شطرنج باز (نوراللغات)۔ (ب) امث۔ **جو خانے والی موٹی دری یا فرش جس میں کئی رنگ ہوں مگر روئیں دار نہ ہو۔**

سٹ کر تمہیں چلے کرنہالی پلنگ پہ کیوں سوؤں
بوریا ہوا تو بس ہے کیا کام شطرنجی کا

(١٦٩٧ ، ہاشمی ، د ، ٢٤)۔

اے تکلف میں اپنا سہرا پھیر
بوجھ کملی کوں فرش شطرنجی

(١٧٣١ ، شا کرناجی ، د ، ٣٠٩)۔ شطرنجیاں اور قالینیں بھی گلزار وہاں کی مشہور ہیں۔ (١٨٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس ، ١٨٦)۔ شطرنجی اور نہایت عمدہ دھوئی ہوئی سفید چاندنی بچھی تھی۔ (١٨٧٦ ، تہذیب الاخلاق ، ٢ : ١٠١)۔ شطرنجی کے بھیجنے کی سردست ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ (١٩١٢ ، مکتوبات حالی ، ٢ : ٣٣٩)۔ **٣. شطرنج کے چوخانے والا کپڑا یا بساط جس پر شطرنج کھیلی جاتی ہے۔** موسم گرما تھا چاندنی کھلی ہوئی تھی چار طرف طرفہ بہار خوشبو سے دماغ طبلۂ عطار لعلاج شطرنجی نے منصوبہ بازی میں مشغول تھا۔ (١٨٩٠ ، بوستان خیال ، ٦ : ١٦)۔ شطرنجی کسی دبیز دفتی یا چوبی تختے پر بنی ہوتی ہے۔ (١٩٣٩ ، کتاب العلم ، ١٣٥)۔ [شطرنج + ی ، لاحقۂ نسبت]

ـــــ ٹائل (ـــــ کس ء) امذ۔
شطرنج کے خانوں کی طرح ایک سیاہ اور ایک سفید کی ترتیب

سے لگائے گئے ٹائل کا فرش ، کالے اور سفید چوکور ٹائل. وہ برآمدے میں کھڑے شطرنجی ٹائلوں کو دم بدم شکلیں بدلتے دیکھ رہے تھے۔ (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۲۳)۔[شطرنجی + ٹائل (رک)]۔

شَطْرِیَہ (فت ش ، سک ط ، کس ر ، فت ی) امذ.
(حیاتیات) تولیدی مرکزے . اگر یہ مراحیہ ایک مثبت بڈیرے میں سے تیار ہوا ہے تو اس کے نسیجے ایک مرکزی شطریہ مثبت مرکزے پر مشتمل ہوں گے۔(۱۹۶۹ ، اساسی خرد حیاتیات ، ۶۰۰)۔ [ع : شطر + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

شِطَل (کس ش ، فت ط) صف (قدیم).
تھلا ، شیتل.

دیکھت اس زمیں کوں کڑاہی مثال
شطل کھیو بھریا دھوپ کا تس پہ ڈال

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۲)۔ [شیتل (رک) کا ایک قدیم املا]۔

شَطَن (فت ش ، ط) صف.
لمبی رسّی ، بُعد ، دوری ، فاصلہ ، پھیلاؤ. شیطان کا مادہ شطن ہے اور اس کے لغوی معنی بُعد اور حرمان کے ہیں ؛ (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۶۶)۔ [ع : (ش ط ن)]۔

شُطُون (ضم ش ، و مع) صف.
دور ہونا ، بُعد.

ہے عاشق کی قسمت میں صوم الوصال
ہے منزل کہہ دوست دار شطون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۲۴۶)۔ [ع : شطن (ش ط ن) کی جمع]۔

شَطُونگڑا (فت ش ، و مع ، غنہ ، سک گ) امذ
شیطان کا بچہ ، چھوٹا شیطان ، شیطان کا چیلا ، ہاں میں ہاں ملانے والا. یاد رکھیں یہ نام سیاسی زن مرید اور ان کے پالتو شطونگڑے کہ ہمارے احتساب اور تمہیں تمہارے فردجرم سنانے کا وقت آ چکا ہے۔ (۱۹۸۶ ، تصوف ، کراچی ، ۱۰)۔ [شطون + گڑا ، لاحقۂ تصغیر]۔

شَطّی پَودے (فت ش ، شد ط ، و لین) امذ ، ج.
آبی پودوں کا ایک حیاتیاتی گروہ ساحلوں پر اُگنے والے پودے (Strand Plants). اکثر ان کا پھیلاؤ ایسے بیجوں سے ہوتا ہے جو سمندر میں دور تک تیرتے چلے جاتے ہیں۔ (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۴۰۳)۔ [شط + ی ، لاحقۂ نسبت + پودے (پودا (رک) کی جمع)]۔

شَظَایَہ (فت ش ، ی) امذ ، ج : شظایا.
دندانے دار غدود ، آنت. جسم ... کے طول و عرض میں شظایا ہیں اور ان شظایا میں جاتی ہے غذا بعد ہضم ہونے کے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۴۰)۔ [شظیہ (رک) کی جمع]۔

شَظّی (فت ش ، ظ) امث.
ریڑھ کی ہڈی. فقار میں دو ہڈیاں ہوتی ہیں جس کی جوڑ یا کعبیہ شظئی یا ریڑھ یہ ہڈیاں ایک کری کے ٹکڑے سے ہر ایک کنارے پر جڑی ہیں (۱۹۳۶ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۸)۔[شظ + ئی ، لاحقۂ اسمیت]۔

شَظْیَہ (فت ش ، سک ظ ، فت ی) صف.
دندانےدار ، سیپےدار. پیر کی ہڈیاں ہاتھ کی ہڈیوں سے مطابقت رکھتی ہیں ... ایک جوڑا سنگا پنڈلی کی ہڈی یا قصبی شظیہ سے جڑتا ہے۔ (۱۹۳۶ ، ابتدائی حیوانیات ، ۴۸)۔ [ع]۔

شِعَاب (کس ش) امذ ، ج.
دو پہاڑوں کے درمیان سے گزرنے والے راستے ، درّے. مگر ملک تو ہموار نہیں ہوتا کہیں گھاٹی کہیں شعاب کہیں تالاب۔(۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبعی ، ۱ : ۶۶)۔ [ع : شعب (رک) کی جمع]۔

شَعَابِد (فت ش ، کس ب) امذ ، ج.
شعبدہ بازیاں ، دھوکے ، فریب ، گورکھ دھندے.

مکاید سے شعابد سے دغا سے
خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۶۲)۔[ف : شعبدہ (رک) کی جمع]۔

شُعَابِی (ضم ش) صف.
پوری طرح دھوپ نہ نکلی ہو مگر اس میں خفیف سی تیزی ہو(ماخوذ : مہذب اللغات)۔ [غالباً ع : شعاع سے ماخوذ]۔

شِعَار (کس ش) امذ.
۱. (أ) **نشان ، پہچان.** یہ مجسمہ اس ہوٹل کے سامنے ہے اس لیے یہ اس ہوٹل کا شعار یعنی مارکہ ہے۔(۱۹۲۰ ، بریدفرنگ ، ۹۱)۔ (آآ) **وہ لفظ جس سے جنگی سپاہی اپنی فوج کے آدمی کو سوال کر کے پہچان لیتے ہیں ، خفیہ نشانی یا خفیہ علامت ، کوڈ** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات) . ۲. (أ) **وہ کپڑا جو جسم سے چپکا رہے جیسے کرتہ یا بنیان قبا و کلاہ وغیرہ ، جس کے اوپر دوسرا کپڑا (دثار) پہنتے ہیں.** گرم کپڑوں کے نیچے شعار کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۴ ، مشورات کیفی ، ۳۶)۔ (آآ) **لباس ، ظاہری وضع قطع.** فاطمی خلافت کے بعد سیاہ لباس عباسیوں کا شعار سرکاری لباس ہوگیا۔(۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۱۱۱)۔ کسی کے ظاہر کو شعار اسلام کے خلاف دیکھ کر اس کو کافر سمجھنا یا کافر کہہ دینا بڑی خطرناک بات ہے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۶)۔ ۳. **عادت ، خصلت ، چلن ، طریقہ.**

لگے ہے خوش اس میاں میں کنار
کہ خنجر گزاری ہے اس کوں شعار

(۱۷۰۳ ، فائز ، د ، ۲۱۰)۔

عجلت ہر ایک امر میں بچوں کا ہے شعار
پھلا کے روکے رہنا انہیں تم یہ ہیں نثار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۸۱)۔ ناجائز طریقہ سے روپیہ پیدا کرنا ان کا شعار نہ تھا۔ (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۴۴)۔

شعار اپنا بنا لے اس کو خوش حال
صداقت میں نہیں کوئی تباہی

(۱۹۸۰ ، خوش حال خان خٹک ، ۱۱۹)۔ ۴. **رسم ، دستور.**

زیادہ اس تھے کہوں کیا کہ ہے تجے سب قام
مرا مراد ، مرا رمز ہور میرا شعار
(۱۶۲۸ ، غواصی ، ک ، ۳۹).
ہے شرع کے شعار حقیقت ہے زندقہ
توں بدع ہے شعار شریعت شعار فیض
(۱۶۳۷ ، دیوان قربی ، ۲۳).
مدت تئیں دید کر جہاں کا
طرز و وضع و شعار دیکھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱۸).
دیکھیے ان سے جاہ کا ہووے نباہ کس طرح
اپنا طریق اور ہے اُن کا شعار اور ہے
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۱۷۳). ان کے متبعین کو موقع ملا کہ شعار ابراہیمی کو پھر زندہ کیا جائے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۲۱). جب کلمۂ توحید تمام دنیا میں ایک الگ اسلامی شعار کا مالک ہے تو اس برادری میں سب شامل ہیں. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۱۸۷). [ع : (ش ع ر)].

---بنانا ف م.
شعار کرنا ، وطیرہ بنانا ، دستور بنانا ، عادت بنانا. انگریزوں کو آئیڈیل بنانے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتی تھی ... وہ اس پر فخر کرنا اپنا شعار بنا چکی تھی. (۱۹۸۷ ، زاویہ نظر ، ۳۰).

---زِیسْت کس اضا (---ی مع ، سک س) امث.
طریقِ زندگی ، دستور زندگی. ایسا بحران جو شعارِ زیست کو یوں تبدیل کردے کہ شعور زیست وہ نہ رہے جو کبھی تھا اس ضمن میں بحران کی نوعیت طے کرنے کی ضرورت نہیں. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۱۹). [شعار + زیست (رک)].

---مَذْہَبی کس صف (---فت م ، سک ذ ، فت ہ) امذ.
طریقہ ؛ دستور مذہبی ؛ سنت. حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کا شعار مذہبی قرار پایا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۳۷). [شعار + مذہبی (رک)].

شِعاری (کس ش) امث.
شعار ، بطور لاحقہ مستعمل. ولے نکو کاری اور افعال حسنہ پر کمر ہمت باندھ کر پاداش بدفعلی اور عصیاں شعاری کا کریں. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس ، ۲ : ۱۶). [شعار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شِعارِیَت (کس ش ، سک ر ، فت ی) امث.
شعار (رک) کا اسم کیفیت. دوسرے رکوع کا مضمون ہجرت کی شعاریت اور غیرشعاریت کے لحاظ سے ہے. (۱۹۶۳ ، کمالین ، ۵ : ۸۷). [شعار + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شُعاع (ضم ش) امث.
۱. **(سورج کی) روشنی ، کرن ، تجلی.** شاہد جوں آرسی و آفتاب ذات و آفتاب کے شعاع تھے ، آرسی کا بت کنارے ہوا. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۵۸).
خط شب رنگ رکھتا ہے عداوت حسنِ خوباں سے
کہ جیوں خفاش ہے دشمن شعاعِ آفتابی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶). شعاع سے گرمی پڑے تو ہوا چلے گرد وغبار چڑھے کہ پانی ہوکر برسے اور چار عنصر زمین پر جمع ہوں اور مخلوقات پیدا ہوں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۸).
کیا تمام زمانہ شعاع سے روشن
ہوا طلوع وہ شمس الضحیٰ کہ صلِّ علیٰ
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۳۶). دوسرے دن کی شعاعِ آفتاب نے اس کے شانے کو جنبش دی. (۱۹۲۵ ، فلسفیانہ مضامین ، ۵۶). سورج کی تیز شعاعیں جہاز پر پڑ رہی تھیں ، سمندر کا پانی ساکت تھا. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۹۳). ۲. **کسی چیز کی چمک کا انعکاس ، آب و تاب ، چمک دمک.**
شاع دانتوں کی تھی اُس میں ہویدا
شفق میں تھی گویا عقدِ ثریا
(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۳۷۰). آنکھوں کی بصارت ان کی اپنی شعاعوں کے چیزوں پر منعکس ہونے سے حاصل ہوتی ہے. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۱۰). ۳. **(مجازاً) فیضان ، روشنی.**
خورشید دیں کا عکس تھا جب کول پر شعاع
بہاؤ کے پاس جا کے مفصل کی اطلاع
(۱۷۹۱ ، جنگ نامہ پانی پت ، ۷). علوم و فنون کی وہ شعاعیں جن کے ذریعہ سے عام جہالت کی تاریکی دور ہوتی ہے خاص وسط ہندوستان سے ہی پہونچی ہیں (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۷۶).
ہے تب و تابِ شعاعِ آگہی
عشق کہیے جس کو وہ شعلہ بھی کیا
(۱۹۶۷ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۱۰). ۴. (أ) **برق رو یا ایٹمی طاقت جو دھاتوں کو کاٹنے کے لیے استعمال ہو.** اگر دوہری آئن شدہ شعاعوں کو زیر استعمال لایا جا رہا ہو تو ایٹمی ماس میں سے نیکلس کا صحیح ماس نکالنے کے لیے الیکٹرانوں کے ماس کو منہا کرنے کی ضرورت ہے. (۱۹۷۳ ، تکنیکی توانائی ، ۴۴). (أأ) **تاب کاری یا برق رو جس سے انتہائی مہلک زخموں کو خشک یا منفصل کیا جاتا ہے.** مرض سرطان میں مقام مالوف کو شعاعوں سے جلا دینے کا طریقہ آج بھی آخری علاج سمجھا جاتا ہے. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۳). ۵. (موسیقی) **ستار یا سارنگی کی طربوں کی گونج یا جھنکار جو تاروں کے چھیڑنے سے پیدا ہو** (ا پ و ، ۴ : ۱۶۲). [ع].

---اِنْحِراق کس صف (---کس ا ، سک ن ، کس ح) امث.
(طبیعیات) **منحرف شعاع ، منعطف شعاع ، خمیدہ کرن.** جسم شفاف میں روشنی کی شعاعیں بطور خط مستقیم کے پار نہیں جاتی ... اس واسطے ان کو شعاع انحراق کہتے ہیں. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۰۳). [شعاع + انحراف + ی ، لاحقۂ نسبت].

---آفتابی کس صف (---سک ف) امث.
آفتاب کی شعاعیں ، سورج کی کرن.
خط شب رنگ رکھتا ہے عداوت حسنِ خوباں سے
کہ جیوں خفاش ہے دشمن شعاعِ آفتابی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶). [شعاع + آفتاب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بیز (---ی مج) صف.
کرنیں پھیلانے والا ، شعاعیں ڈالنے والا آلہ. اگرچہ شعاع بیزوں کے ذریعے جو رہنما آزمائشی تجربات کئے گئے ان کے فوراً بعد لاگت کا تخمینہ نہیں لگایا گیا ہے۔ (۱۹۸۱ ، جدید سائنس ، ۸۸)۔ [شعاع + ف : بیز ، بیختن - بکھیرنا ، چھاننا].

---بیزی (---ی مج) امث.
شعاعیں ڈالنا یا پھیلانا ، اثر اندازی. اگر ہائیڈروجن کی شعاع بیزی ایسی ماورا بنفشی روشنی یعنی الٹرا وائلٹ لائٹ سے کی جائے ... ان کی یہ واپسی ایک قدم میں ہو سکتی ہے۔ (۱۹۷۰ ، ایٹم کے ماڈل ، ۱۰۱)۔ [شعاع بیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پاشی امث.
رک : شعاع بیزی. زمین کی عمر تاب کاری یا شعاع پاشی کے مطالعہ سے کافی صحت کے ساتھ محسوب کی جا سکتی ہے۔ (۱۹۵۹ ، مقدر انسانی ، ۱۳۱)۔ [شعاع + ف : پاش ، پاشیدن - چھڑکنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پیما (---ی لین) امذ.
حرارتی توانائی ناپنے کا آلہ. موجد نے اسے بولومیٹر کا نام دیا تھا جس کے لفظی معنی شعاع پیما کے ہیں ۔ (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۸۸۹)۔ [شعاع + ف : پیما ، پیمودن - ناپنا].

---پھوٹنا محاورہ.
کرنیں ، تجلی پیدا ہونا ، روشنی پھیلنا ، ضیا پاشی ہونا. معرفت کی شعاعیں ان کے مطلع قلب سے اس نورانیت کے ساتھ پھوٹیں کہ تماشائیوں کی آنکھوں کو قریب تھا کہ چکا چوند لگ جائے. (۱۹۵۰ ، اکبر نامہ ، ۱۲)۔

---ریز (---ی مج) صف.
رک : شعاع بیز. ایک اچھا شعاع ریز اچھا جاذب اور ناقص شعاع ریز ناقص جاذب ہوتا ہے۔ (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۸۸۰)۔ [شعاع + ف : ریز ، ریختن - گرانا ، بکھیرنا].

---ریزی (---ی مج) امث.
رک : شعاع بیزی. موسم گرما میں جبکہ آفتاب خط سرطان پر عموداً شعاع ریزی کرتا ہے۔ (۱۹۷۹ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۳۵)۔ [شعاع ریز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شمسی کس صف(---فت ش ، سک م) امث.
سورج کی کرن ، شعاعِ آفتابی. شعاع شمسی اسی شفاف فضا سے گزر کر زمین تک پہونچتی ہے۔ (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۵۰)۔ [شعاع + شمسی (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کش (---فت ک) صف.
(طبیعیات) شعاعیں جذب کرنے والا ایک آلہ. عاکسہ (ریفلیکٹر) کا اصول شعاع کش ریفرکٹرم کے اصول کے مشابہ ہے۔ (۱۹۶۱ ، مہ و انجم ، ۶۰)۔ [رک : شعاع + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا ، جذب کرنا].

---منعکس کس صف(---ضم م ، سک ن ، فت ع ، کس ک) امث.
(طبیعیات) منعکس شعاع ، کسی شے سے ٹکرا کر واپس آنے والی شعاع. روشنی کی شعاع جو کسی شے یا سطح کی جانب سفر کر رہی ہو ... "شعاع منعکس" کہلاتی ہے (۱۹۶۵ ، روشنی کیا ہے ، ۶۰)۔ [شعاع + منعکس (رک)].

---مہر کس اضا(---کس مج م ، سک ہ) امث.
سورج کی کرن ، شعاعِ آفتابی.

شعاعِ مہر کی ضیا سے تھے ، جگر جگر بدن
قمر جمال جن کے عکسِ روشنی کے باب تھے

(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۱۳۳)۔ [شعاع + مہر (رک)].

---نظر کس اضا(---فت ن ، ظ) امث.
آنکھ کی روشنی ، بصارت ؛ مراد : نظر ، نگاہ.

کیا تھا اس نے شعاعِ نظر سے جو پیدا
وہ آج آنکھ سے تصویر عکس میں دیکھا

(۱۸۷۵ ، فروغ ہستی ، ۳۰)۔ [شعاع + نظر (رک)].

---واقع کس صف(---کس مج ق) امث.
کسی شے سے ٹکرانے والی شعاع جو ابھی منعکس نہ ہوئی ہو. روشنی کی شعاع جو کسی شے یا سطح کی جانب سفر کر رہی ہو شعاع واقع کہلاتی ہے۔ (۱۹۶۵ ، روشنی کیا ہے ، ۶۰)۔ [شعاع + واقع (رک)].

شُعاعی (ضم ش) صف.
شعاع (رک) سے منسوب یا متعلق ، نوری.

شفق سے اس ایوان کو رنگیں کیا
طلائے شعاعی سے تزئیں کیا

(۱۷۸۳ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۲۳۰)۔

مثل خطِ شعاعی سے جو پھولوں کا پڑا عکس
پانی میں تو ہم نے کبھی کمخواب کی پہنی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۵)۔ خورشید خاور اپنا شعاعی نیزہ تانے کبھی کبھی ہر دریچے میں جھلکتا دکھا جاتا ہے۔ (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۲۹)۔ میرا قیاس یہ ہے کہ آج کی کائنات ۱۰ کروڑ سال شعاعی کا قطر رکھتی ہے۔ (۱۹۷۳ ، تاریخ اور کائنات ، ۲۱۱)۔ [شعاع + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اِمتحان (---کس ا ، سک م ، کس مج ت) امذ.
ایکسرے یا کوبنی اور متحرک فوٹو کے ذریعے جانچ ؛ ای-سی-جی اور الٹرا ساؤنڈ وغیرہ کے ذریعے کسی چیز کی تصدیق. ہم کو یا تو اس جانور کو چیر پھاڑ کر اس کا مغز باہر نکال کر دیکھنا ہو گا یا اس کا شعاعی امتحان کروانا پڑے گا. (۱۹۳۱ ، حیوانی دنیا کے عجائبات ، ۳۳)۔ [شعاعی + امتحان (رک)].

---اِنتشار (---کس ا ، سک ن ، کس ت) امذ.
(طبیعیات) انتشار نور ، روشنی کی شعاعوں کا پھیلنا Diffraction طبعی اسباب کئی ایک طبعی ساختوں کی موجودگی سے پیدا ہوتے ہیں ان میں پہلے سبب کو شعاعی انتشار کہہ سکتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۲۲)۔ [شعاعی + انتشار (رک)].

---بَرنَدَہ (---فت ب ، ر ، سک ن ، فت د) امذ.
(معماری) **کھلی جگہ پر نصب کیا ہوا کانٹا یا چرخی جو کسی چیز کو حرکت دینے یا لانے لے جانے میں مدد کرے (عموماً وزن اُٹھانے یا لٹکانے کے لیے مستعمل)**. نل کے زیریں نکلے ہوئے حصّہ پر شعاعی برندے بالعموم نصب کئے جاتے ہیں. (۱۹۳۱ ، رسالہ رڑکی جانئی ، ۲۸). [شعاعی + برندہ (رک)].

---تَعَدُّد (---فت ت ، ع ، شد د بضم) امذ.
نوری پیمائش ، شعاع کی تعداد ارتعاش (Frequency). کوانٹم کی توانائی جو کہ ... شعاعی تعدد اور پلانک کا مستقلہ کہلاتا ہے. (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۶). [شعاعی + تعداد (رک)].

---توانائی (---فت ت) امث.
حرارت ، شمسی توانائی. جانداروں کی زندگی کا انحصار بالآخر شعاعی توانائی کے کیمیائی توانائی میں تبدیلی پر ہوتا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۹۶). [شعاعی + توانائی (رک)].

---حَرارَت (---فت ح ، ر) امث.
(طبیعیات) **شعاعوں یا کرنوں کے ذریعے پہنچنے والی حرارت**. گو آفتاب کی شعاعیں پہلے ہوا میں گزرتی ہیں لیکن یہ شعاعی حرارت زمیں پر خوب پڑتی ہے. (۱۹۰۶ ، جغرافیہ طبعیؔ ، کدار ناتھ ، ۱۰۴). [شعاعی + حرارت (رک)].

---حَرارَت پَیما (---فت ح ، ر ، ی لین) امث.
رک : شعاع پیما. لانگلے نے ایسا آلہ ایجاد کیا جس کو شعاعی حرارت پیما کہتے ہیں. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۳۳۴). [شعاعی حرارت (رک) + پَیما (رک)].

---خُطُوط (---ضم خ ، و مع) امذ ؛ ج.
سورج کی کرنیں ، روشنی کی شعاعیں. علمی صورت شعاعی خطوط مخصوص اشیاء کے ساتھ ان کے جو تعلقات ہوتے ہیں ... ان کے تشخص و تعین کا رنگ وابستہ ہے. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۲۶۱). [شعاعی + خطوط (رک)].

---قَلَم (---فت ق ، ل) امذ.
روشنی کی شعاعیں ، کرنیں. چند شعاعیں جو ایک جسم منور سے نکلتی ہیں ان کو شعاعی قلم کہتے ہیں. (۱۸۳۹ ، ستہ شمسیہ ، ۵ : ۳۶). [شعاعی + قلم (رک)].

---نِگارِش (---کسر ن ، ر) صف.
نوری عکس ، ایکسرے وغیرہ (Radiograms). اشراب کے ۳ اور ۶ گھنٹہ بعد شعاعی نگارشیں لی جاتی ہیں. (۱۹۳۸ ، مخزن الادویہ ، ۱ : ۳۰۷). [شعاعی + نگارش (رک)].

شُعاعِیَّت (ضم ش ، کسر ع ، شد ی بفت) امث.
برق یا روشنی کی کرنیں کسی چیز پر ڈالنے کا عمل. یہاں پر بیان کردہ تمام جیومیٹریکل کمپوزیشن کی آخری شکل شعاعیت سے عبارت ہے. (۱۹۸۱ ، فوٹو گرافی ، ۸۳). [شعاعی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شُعاعِیَہ (ضم ش ، کسر ع ، فت ی) صف.
(نباتیات) **شعاع سے منسوب یا متعلق ، ستارے سے مشابہ پودوں کی ایک قسم کا نام**. جسم تارے کی مانند ہوتا ہے ... کھوکلے بازو ستارہ کے کرنوں کے مانند باہر نکلتے رہتے ہیں اس قسم کے حیوانوں کو اسی وجہ سے شعاعیہ یعنی کرندنور بھی کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی نباتیات ، ۱۰). [شعاع + یہ ، لاحقۂ صفت].

شَعائِر (فت ش ، کسر ء) امذ ؛ ج.
۱. **نشانیاں ، علامتیں**. (ہم) جانتے ہیں کہ اپنے خسیس اور ذلیل کاموں میں خدا کی عظمت اور اس کے شعائر کی حرمت کو بھول جاتے. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۵۳۱). یہ مقام شعائر الٰہی کے ظہور کا مکان ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۰۳). علامہ اقبال کو صرف مسلمانوں کا شاعر قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اسلامی شعائر کا پرچار شدت سے کیا ہے. (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۱۵۳). ۲. **عبادتیں ، قربانیاں**. مذہبی شعائر قوموں کی حیات اجتماعی میں زبردست اثر رکھتے ہیں. (۱۹۱۸ ، مسئلہ شرقیہ ، ۱۵۴). شعائر... ۵۸ عبادتیں و قربانیاں. (۱۹۸۸ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۱۶). ۳. **دستور ، طور طریق ، رسوم**. ان شعائر اور ان روایات کو نظر انداز نہ کریں جو اس ادارے کی پسندیدہ امتیازی خصوصیات رہی ہیں. (۱۹۵۶ ، آشفتہ بیانی میری ، ۱۳۸). [شعار (رک) کی جمع].

شَعَب (فت ش ، ع) امذ.
۱. **قبیلہ ، گروہ**. اگر ایک شعب ایک اُمت یا ایک مملکت یا ایک شہر یا ایک شخص کا حال بیان کریں تو اس کو تاریخ خاص کہتے ہیں. (۱۸۸۳ ، طلائع المقدور ، ۲). اتحاد شعب امت اور وحدت مسلمین کے لئے ہندوستان کو بھی حروف عربیہ و ترکیہ کے سلسلے میں منسلک کر دیا جائے. (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، جنوری ، ۱۲۰). ۲. (طب) **بند سر ، سر کی ہڈیوں کی درز ، سر کی ہڈیوں کا جوڑ** (مخزن الجواہر ، ۳۱۹). [ع].

شِعْب (کسر ش ، سک ع) امث.
گھاٹی ، درّہ ، پہاڑی راستہ. ایک شعب میں شعاب مکہ سے یہ شخص حضرت کے سامنے آیا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۶). ابو طالب مجبور ہو کر تمام خاندان ہاشم کے ساتھ شعب ابو طالب میں پناہ گزیں ہوئے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۲۸). شعب ابی طالب سے نکلے ہوئے چند ہی روز ہوئے تھے کہ آپ کے غم خوار چچا ابو طالب کا انتقال ہو گیا. (۱۹۶۳ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۳۶). [ع].

شُعَب (ضم ش ، فت ع) امث ؛ ج.
۱. **شاخیں فروع**. فروع متکثرہ اور شعب متوافرہ اس سے اس قدر متفرع اور منشعب ہیں کہ ظرف حصر و شمار اس کی گنجائش سے عاجز و زبوں ہے. (۱۸۳۶ ، تذکرہ اہل دہلی ، ۱۳۹). اقتصادی اور معاشرتی وحدت جو خانہ بدوشوں میں قبیلے یا اس کی شاخ (شعب) پر موقوف تھی ان نیم خانہ بدوش لوگوں میں خورد تر شاخ پر مبنی ہے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۸).

۲. (طب) قصبہ ریہ کی باریک باریک شاخیں جو پھیپھڑوں میں جاتی ہیں (مخزن الجواہر). [ع].

شَعْبان (فت ش ، سک ع) امذ.
آٹھواں اسلامی یا قمری مہینہ جو رجب کے بعد اور رمضان المبارک سے پہلے آتا ہے.

میکشی کی قید تھی رمضان و شعبان میں مجھے
بس ہے تابی کی شفاعت کوں جناب احمد نبیؐ

(۱۷۳۰ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۹۵). شروع شعبان سے ریاست میں رمضان کی تیاریاں ہونے لگیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۶۷). ابر ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۴۷). بدایوں میں ... شعبان کے دوسرے یا تیسرے ہفتے سے ہی رمضان کے خیرمقدم کی تیاریاں شروع ہو جاتیں. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۲۱). [ع].

شُعْبَد (ضم ش ، سک ع ، فت ب) صف (شاذ).
رک : شعبدہ.

خلق خالق نے زمیں پر بھی کئے ہیں وہ لوگ
توڑتے ہیں جو در چرخ شعبد کا قفل

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۲). [شعبدہ (رک) کی تخفیف].

شُعْبَدَہ (ضم ش ، سک ع ، فت ب ، د) امذ.
ایسی بازی یا تماشا جس میں سحر جادو مکر و فن یا ہاتھوں کی صفائی شامل ہو ، نظربندی ، دھوکا ، فریب گری. کہنے لگے معاملہ کیا ہے شعلہ نور کہاں سے پیدا ہوا کیا عجب ہے اگر کسی عیار نے یہ شعبدہ کیا ہو. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۵۳۵).

شعبدہ تھا آفتاب حسنِ عالمگیر کا
شیشۂ دل میں اتر آنا تری تصویر کا

(۱۹۱۰ ، صفی ، د ، ۲۸).

یہ شعبدہ ہے دل جل کے خاک ہوتا ہے
یہ معجزہ ہے نہ اٹھے دھواں نہ بو آئے

(۱۹۸۷ ، تذکرہ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۲۱۵).

ـــــ باز صف.
۱. **کرتب دکھانے والا ، نظر بندی کرنے والا ، بازی گر.** یہ کہہ کر شعبدہ باز جو ایک خوبرو جوان طناز تھا شعبدہ دکھانے کے لئے آمادہ ہوا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۱۹). ایسی صورت میں پیغمبر و ساحر و شعبدہ باز اور مسمرائزر کے درمیان کیا فرق ہوگا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۸۶). ادب اگر اس طرح پیدا ہونے لگتا تو ہر شعبدہ باز اپنی تاریخ خود بنا لیتا. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۱۸).
۲. (مجازاً) **مکّار ، عیّار ، فسوں گر.**

کچھ کم نہیں ہیں شعبدہ بازوں سے مے گُسار
دارو پلا کے شیخ کو آدم سے خر کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۹).

فسوں ہے ساز یہ ہر ڈھنگ میں
یہ ہے شعبدہ باز ہر رنگ میں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۷۳).

مجھے دیکھ لیجئے اک نظر ، میں یہ چاہتا ہوں کہ دیکھ لوں
سیہ و سپید زمانہ آپ کی چشم شعبدہ باز میں

(۱۹۲۸ ، نقوش مانی ، ۱۳۰). یہاں مغربی مُدبر سیاسی مدبروں سے ملتے ، یہ محل دجالوں ، شعبدہ بازوں معلموں اور فسادیوں کی آماجگاہ تھا. (۱۹۷۹ ، سرگزشت حیات ، ۲۰۸). [شعبدہ + ف : باز ، باختن = کھیلنا].

ـــــ بازی امث.
شعبدہ باز (رک) کا کام یا پیشہ ، بازی گری ، چالاکی ، عیاری.

زہے شعبدہ بازی آغاز کی
حقہ شعبدہ بازی کا ساز کی

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۱).

آ جائیں اپنی شعبدہ بازی پہ گر کبھی
ہم وہ کریں کہ تجھ سے بھی چرخ کہن نہ ہو

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۹۱).

نہ ہے گردش ایام کی یہ نیرنگی
نہ کرے شعبدہ بازی فلکِ شعبدہ باز

(۱۸۷۲ ، مجاہد خاتم النبیینؐ ، ۱۸). ایک یہودی نے ان کے سامنے شعبدہ بازی کے تماشے دکھائے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۹۵). ایسا نہیں ہوتا کہ عمل تخلیق میں شاعر مفاہیم کو اکٹھا کرنے کی شعبدہ بازی کرتا ہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۲۰). [شعبدہ باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پَرْداز (ـــــ فت پ ، سک ر) صف.
رک : شعبدہ باز.

سن کے یہ بانگ جو لے اسپ سبک تاز اڑا
ڈر سے رنگ عمرِ شعبدہ پرداز اڑا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۲). [شعبدہ + ف : پرداز ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ پَرْدازی (ـــــ فت پ ، سک ر) امث.
شعبدہ پرداز (رک) کا کام ، شعبدہ بازی. بعد عربدہ سازی و شعبدہ پردازی جادوگری دکھانے کے للکارا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۳۹). بے جان اشیا میں جان ڈالنا اور ان سے ہم کلام ہونا نسیم کا رنگ تھا یہاں طوالت نے اسی شعبدہ پردازی کی قلعی کھول دی. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۲۱۷). [شعبدہ پرداز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ جات امذ ، ج.
شعبدے ، تماشے ، کرتب ، نیرنگیاں. ان امور کے علاوہ شعبدہ جات ، نیرنگجات اور مسمریزم وغیرہ سے نہایت عجیب و غریب امور سرزد ہوتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۷۰). [شعبدہ + جات ، لاحقۂ جمع].

ـــــ دِکھانا / دِکھلانا محاورہ.
تماشا یا کرتب دکھانا ، نیرنگیاں دکھانا ، نظربندی کرنا. یہ کہہ کر شعبدہ باز جو ایک خوبرو جوان طناز تھا شعبدہ دکھانے کے لئے آمادہ ہوا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۱۹).

ہائے دنیا کی یہ زال سحر فن
شعبدے کیا کیا نہ دکھلاتی رہی
(۱۹۳۷ء ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۸۰).

---دیکھنا محاورہ.
شعبدہ دکھانا (رک) کا لازم.
دیکھے ہیں حسن و عشق کے ہم نے نرالے شعبدے
موسیٰ کی جو مٹھی میں تھا وہ داغ نکلا دل کے پاس
(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۱۰۷).

---کاری امث.
رک : شعبدہ گری.
نگہ کی شعبدہ کاری سے دھوکے میں نہ آجائیں
یہ موجیں ہیں جنہیں غفلت سے ہم ساحل سمجھتے ہیں
(۱۹۲۹ء ، متاع درد ، ۱۰۲).
صیادِ ازل کی شعبدہ کاری ہے
آزادی کیا عین گرفتاری ہے
(۱۹۵۷ء ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۱۰۷). [شعبدہ + ف : کار ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کرنا محاورہ.
شعبدے کے ذریعہ بے اصل بات کو اصل کر دکھانا ، کرتب دکھانا ، شعبدہ گری.
ٹھہرے نہ ٹھہرے وصل کی تدبیر دیکھئے
کیا شعبدہ کرے فلکِ پیر دیکھئے
(۱۸۵۸ء ، غنچۂ آرزو ، ۱۶۶).

---گر (---فت گ) امذ.
شعبدہ باز ، وہ بازی گر جو حیرت انگیز کرتب دکھائے ، فسوں ساز.
تیری زلفوں پہ بلائیں جو بلا گرداں ہیں
فتنے قربان ہیں اے شعبدہ گر آنکھوں پر
(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۱۰۳).
نقش ہے دل پہ ہر اک شخص کے صورت جس کی
کم ہے تاثیر میں اس شعبدہ گر سے تعویذ
(۱۹۰۵ء ، گفتار بیخود ، ۹۰).
نہ ملتا درس اگر دنیا کو عرفانِ الٰہی کا
نہ روز اک نیا ڈھلتا جہاں شعبدہ گر میں
(۱۹۸۶ء ، ساز حجاز ، ۹۳). [شعبدہ + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گری (---فت گ) امث.
شعبدہ بازی ، کرتب دکھانا ، نظر بندی. ہمارے پڑھے لکھے لوگوں کو ان الفاظ کی تعریف اور تشریح پڑھ کر اپنے صنایع لفظی و معنوی اور اپنے معانی و بیان پر خواہ مخواہ کے طمطراق لفظی اور شعبدہ گری کا خیال آتا ہے. (۱۹۸۵ء ، البدیع ، ۳۷). [شعبدہ گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شُعْبَدے (ضم ش ، سک ع ، فت ب) امذ ؛ ج.
شعبدہ (رک) کی مغیرہ حالت نیز جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.

یہ نمائش یہ گزرگہ مہ و مہر و نجوم
شعبدے صنعت و حرفت کے بہانے ہونے دھوم
(۱۹۸۵ء ، شوخی تحریر ، ۱۳۹).

---اُٹھانا محاورہ.
مسائل کھڑے کرنا ، پیچیدگیاں پیدا کرنا.
کیا شعبدے اٹھائیں کی یہ بدگمانیاں
لکھے ہیں میں نے ان کو گلے سربسر خلاف
(۱۸۷۷ء ، گلزار داغ ، ۱۱۵).

---ایجاد کرنا محاورہ.
عجائبات دکھانا ، نئی اور عجیب چیز اختراع کرنا. یونان میں غالباً اول اسی نے نیرنگ جات اور شعبدے ایجاد کئے اور ان پر کتابیں لکھیں. (۱۹۱۳ء ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۸۳).

---دکھانا محاورہ.
رک : شعبدہ دکھانا.
ہائے دنیا کی یہ زال سحر فن
شعبدے کیا کیا نہ دکھلاتی رہی
(۱۹۳۷ء ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۸۰).

---دیکھنا محاورہ.
رک : شعبدہ دیکھنا.
دیکھے ہیں حسن و عشق کے ہم نے نرالے شعبدے
موسیٰ کی جو مٹھی میں تھا وہ داغ نکلا دل کے پاس
(۱۸۷۷ء ، گلزار داغ ، ۱۰۷).

شِعْبَہ (کس ش ، سک ع ، فت ب) امذ.
گھاٹی ، درہ ، پہاڑی راستہ.
کوئی شعبہ آیا اگر درمیاں
ہوا شورِ لشکر سے محشر عیاں
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۰۹۱). تجھ کو تیرا باپ کہاں لے جاتا ہے فرمایا کہ اس شعبۂ پہاڑ میں اپنے کام کو لے جاتا ہے. (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۱۷). [ع].

شُعْبَہ (ضم ش ، سک ع ، فت ب) امذ.
۱. **شاخ ، جزو ، حصہ ، ٹکڑا.** تمام انسان اصل میں ایک ہی درخت کی مختلف شاخیں اور ایک ہی دریا کے مختلف شعبے ہیں. (۱۸۷۹ء ، مقالات حالی ، ۲ : ۱). ہماری زندگی کا کوئی شعبہ اس کی نظر سے نہ بچا. (۱۹۳۵ء ، چند ہم عصر ، ۲۰۲). آج کے معاشرے میں زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں اعداد و شمار کا دخل نہ ہو. (۱۹۸۶ء ، ہندسے اور ان کی تاریخ ، ۱). ۲. **کسی ادارے کا کوئی حصہ یا ذیلی دفتر ، محکمہ ، صیغہ.** وہاں کے ہر شعبۂ ملازمت سے علیحدہ کر دئے گئے. (۱۹۳۸ء ، بحر تبسم ، ۲۳۵). پروفیسر امیرالحسن عابدی کہ اس یونیورسٹی میں شعبۂ فارسی کے سربراہ ہیں. (۱۹۸۳ء ، زمیں اور فلک اور ، ۸۷). ۳. **(موسیقی) نغمہ جو کسی دوسرے نغمے سے پیدا ہو ، راگنی جو کسی راگ سے نکلی ہو.**

شعبے صدا میں پنکھڑیاں جیسے پھول میں
بلبل چہک رہا ہے ریاضِ رسولؐ میں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۸).
پھر بجا بینڈ کے شعبوں سے نیا ایک سرود
پھر کھڑے ہو گئے یہ صاحبِ عزت اُٹھ کر
(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۱۱۰). عربی موسیقی میں بارہ راگ چوبیس شعبے اور ایکسو بائیس راگنیوں سے کچھ زیادہ ہیں. (۱۹۶۰ ، حیات امیر خسرو ، ۱۶۰). ۴. **خاندانی شجرے کی شاخ ، کسی خاندان یا قبیلے کی شاخ.** سیدوں کا ایک شعبہ جو ایک باپ اور ماں سے پیدا ہوا ہے رضوی کہلاتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۹۲۰). یہ قبیلہ ذوالقدر اناطولیہ کے ذوالقدر ... کا ایک شعبہ تھا جہاں سے وہ ایران میں نقل مکانی کر کے آ گیا. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۳۷). ۵. **پھیپھڑوں کی باریک نالیاں.** تنفسی نالی کے ذریعہ جراثیم شعبوں اور شش میں داخل ہوتے ہیں اور ان اعضاء پر زخم پیدا کرتے ہیں جس سے پھیپھڑوں کا دق ہو جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، امراضی خرد حیاتیات ، ۲۰۲). [ع].

ـــــ بَندی (ـــــ فت ب ، سک ن) امث.
درجہ بندی بلحاظ اقسام یا نوعیت. اس نے شعبۂ آثار قدیمہ کے ذخائر میں متعد بہ اضافہ کیا اور ان کی شعبہ بندی کی. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۲۳). [شعبہ + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بِیں (ـــــ ی مع) امذ.
(طب) پھیپھڑوں کی تشخیص کا ایک آلہ (Bronchossope). قصبۃ الریہ کے زیریں حصے اور شعبات کے بالائی حصوں کے اندرون کی مزید تفتیش شعبہ بیں کے ذریعہ سے عمل میں لائی جا سکتی ہے. (۱۹۳۳ ، احشائیات ، ۳۶۲). [شعبہ + ف : بیں ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ جاتی امذ.
کسی شعبہ سے متعلق ، شعبہ وار ، ذیلی. ایک شعبہ جاتی پبلک لائبریری اور علامہ سیماب میموریل کالج کا قیام بھی زیر عمل ہے. (۱۹۸۳ ، لوح محفوظ ، ۱۴). [شعبہ + جات ، لاحقۂ جمع + ی ، لاحقۂ نسبت].

شُعْبی (ضم ش ، سک ع) صف.
شعب (رک) سے منسوب ، **(طب) پھیپھڑوں کی باریک شاخوں سے متعلق** (مخزن الجواہر). [شعب + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ شَرائِین (ـــــ فت ش ، ی مع) امث ؛ ج.
(طب) تنفسی شاخیں یا نالیاں ، شفاف خون لے جانے والی نالیاں. شعبی شرائین پھیپھڑے کی پرورش کے لیے خون بہم پہنچاتی ہیں. (۱۹۳۳ ، احشائیات ، ۵۰). [رک : شعبی + شرائین (رک)].

ـــــ عُضْلَہ (ـــــ ضم ع ، سک ض ، فت ل) امذ.
(طب) تنفسی پاٹھہ (Brochial Muscle). اندر کی طرف مدوّر ترتیب رکھنے والے چکنے عضلی ریشوں کی ایک تہ یعنی شعبی عضلہ سب سے اندر کی طرف غشائے مخاطی جو اسطوانی ہدبی سرحلمہ کا استر رکھتی ہے (۱۹۳۳ ، احشائیات ۳۹). [شعبی + عضلہ (رک)].

ـــــ نِظام (ـــــ کس ن) امذ.
(نباتیات) شعبی نظم و نسق ، شعبی طریق (**Shootsystem**). شعبی نظام کے جو ایسے تنوں پر مشتمل ہوتا ہے جن میں سے کثرت سے شاخیں نکلی ہوتی ہیں. (۱۹۳۸ ، عمل نباتیات ، ۳۰). [شعبی + نظام (رک)].

ـــــ نُور (ـــــ و مع) امذ.
(طبیعیات) نور کی شعاعیں ، برقی شعاعیں (**Ultravoilet Rays**). الٹرا بول چال اور تحریر دونوں میں رائج ہیں لیکن اس کا مرکب الٹرا وائلٹ (شعاع) سائنس میں شعبی نور کی ایک خاص اصطلاح کے طور پر مستعمل ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۴). [شعبی + نور (رک)].

ـــــ وَرِیدَیں (ـــــ فت و ، ی مع ، ی مج) امث ؛ ج.
(طب) گندہ خون پھیپھڑوں میں لے جانے والی باریک نالیاں. شعبی وریدیں عموماً ہر دو جانب پھیپھڑے کی جڑ میں بن جاتی ہیں اور ان میں اوپری اور عمیق وریدیں پہنچتی ہیں. (۱۹۳۳ ، احشائیات ، ۵۱). [شعبی + ورید (رک)].

شُعْبے (ضم ش ، سک ع) امذ ؛ ج.
شعبہ (رک) کی مغیرہ حالت نیز جمع ؛ تراکیب و مرکبات میں مستعمل. جیسے ہر نہر جاری ہے اور نہر میں سے بیسیوں شعبے نکلے ہیں. (۱۸۶۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳).
وہ اعلیٰ طبقہ ہے ہوتی ہے بڈی ریڑھ کی جن کے
اور ان میں بھی بہت انواع ہیں اور پانچ شعبے ہیں
(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۲۰).

شَعْر (فت ش ، سک ع) امذ.
بال ، مُو.
نبیؐ کے جو سر میں اتھے خوب بال
اتھے شعر ایسے بھی ریشم مثال
(۱۶۹۹ ، نور نامہ ، ۲۵). [ع].

ـــــ اُلغُول (ـــــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، و مع) امذ.
باریک سیاہ بالوں کی مانند ایک روئیدگی. شعرالغول ... اس میں پیاز کے سے پرت ہوتے ہیں ، باریک تار سیاہ رنگ بالوں کی طرح زمین پر بچھے ہوتے ہیں اس میں نہ پھول ہوتے ہیں نہ پتے نہ شاخیں. (۱۹۲۹ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۱). [شعر + رک : ال (ا) + غول (رک)].

ـــــ باف صف.
اون بُننے والا ؛ (مجازاً) باریک کام کرنے والا ، باریک بیں ، بال کی کھال نکالنے والا.

وہی جالس جو اہلِ انصاف ہوں
سدا سو شگاف اور شعر باف ہوں
(١٨٣٥ ، تحفۂ اعظم ، ٢٦). [شعر + ف : باف ، بافتن - بُنّنا].

ـــ باقی امث.
بالوں کی بنائی ، اون کی بنائی. اُس ملک کے آدمیوں نے بھی شعر بافی (بالوں کا بننا) اور ابریشم طرازی میں کمال حاصل کیا. (١٨٩٤ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٦٣٥). [شعر باف + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شِعْر (کس ش ، سک ع) امذ.
(بالقصد موزوں کیا ہوا) سخن جس میں وزن اور قافیہ ہو اور دو ہم وزن مصرعوں پر مشتمل ہو ، موزوں کلام ، بیت.
اگر اس شعر میرے کوں جا کر سنا دیوے
تو اس کے سوز کوں سن کر دیکھو شوق حُسن لرزے
(١٥٦٤ ، حسن شوق ، د ، ١٦٨).
کہیں شاعراں شعر کہتے اہیں
کہیں چشمے امرت کے بہتے اہیں
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٤٣).
ترے وہ نور محبت ہے شعرِ ہندی میں
کہ جس سے پاتے ہیں اشعارِ فارسی رونق
(١٧٨٢ ، محبت ، د ، ١٠٨).
کن رس بھی حیف اس کو تھا نہ کہا تو کیا کیا
قطعہ ، لطیفہ ، بذلہ و شعر و غزل و ترانہ
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٤١٨).
کل وصفِ رُخ و زُلف کی شعریں جو سُنائیں
اک بوسہ لبوں کا دیا انعام کسی نے
(١٨٦٣ ، حافظ ہندی ، د ، ٨٠). شعر ... وسیع ترین اور ہمہ گیر ذریعہ اظہار شعور ہے. (١٩٧٥ ، شعر و سخن ، ٣). [ع].

ـــ آفرینی (ـــ سک ف ، ی مع) امث.
شعر کی تخلیق ، شعر گوئی ، شعر کہنا ، شاعری کرنا. عالمِ سخن اور شعر آفرینیوں یا حسن پرستوں کی دنیا میں جس قدر مرنا آسان ہے اسی قدر جینا. (١٩٢٦ ، شرر ، مضامین ، ١ ، ٣ : ٣٣). [شعر + ف : آفریں ، آفریدن - پیدا کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ آگیں (ـــ ی مع) صف.)
لطافتِ شعر سے معمور ، شعریت آمیز ، شعر کی طرح لطیف ، خوش آہنگ. سجاد حیدر کے شعر آگیں افسانوں سے الگ ہٹ کر کہانی کی اس صنف کا تجربہ شروع کرتے ہیں. (١٩٨٦ ، نیاز فتح پوری، شخصیت اور فکر و فن ، ٢٢٥). [شعر + ف : آگیں ، آگندن - بھرنا ، سے صفت].

ـــ باندھنا محاورہ (قدیم).
شعر موزوں کرنا ، شعر کہنا.
نبیؐ صدقے قطب کے شعر کی بحراں میں سب بازی
اگرچہ شاعراں باندھے ہیں شعراں کئی بحوراں میں
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ١٧٩).

ـــ بَنانا محاورہ.
شعر موزوں کرنا ، شعر کہنا ، شاعری کرنا ؛ شعر کی اصلاح کرنا.
یہ شعر و غزل اب جو بناتے ہیں زبانی
آگے بھی بہت چھوڑ گئے اپنی نشانی
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٣٠٣). محمد اعظم نے کہا ہاں کئی شعر آپ نے بنا دئیے ہیں. (١٨٩٣ ، نشتر ، ٩).

ـــ بَنْدھنا محاورہ.
شعر باندھنا (رک) کا لازم.
جتے بحر میں بحر میٹھا ہو وے ہے مشکل اگر بندھے کوئی
بندھیا ہے شاہی شعر ہو تازہ مدد ہو کے جب امام بارا
(١٦٧٢ ، عادل شاہ ثانی ، ک ، ٩٧).

ـــ بولْنا محاورہ (قدیم).
شعر کہنا.
دکھنی زباں میں شعر سب لوگاں کہتے ہیں اے ولی
لیکن نہیں بولا ہے کوئی ایک شعر خوشتر زیں نمط
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٠٣).

ـــ تَر کس صف (ـــ فت ت) امذ.
لطافت و تازگی سے بھرپور شعر ، پُرلطف شعر ، ترو تازہ شعر.
اے طبع رواں تیری مدد ہووے تو شاید
اس بحر میں ہم سے بھی کوئی شعر تر آوے
(١٧٨٣ ، درد ، د ، ٤٢).
شعر تر اتنے نکالے کہ بہائے دریا
اے ظفر طبع رواں نے تری طوفاں اٹھا
(١٨٣٩ ، کلیات ظفر ، ٢ : ٣). [شعر + تر (رک)].

ـــ تَصْنِیف کَرْنا محاورہ.
شعر کہنا ، شعر بنانا ، شعر موزوں کرنا.
تجھ لب کی اگر یاد میں تصنیف کروں شعر
ہر شعر میں لذتِ شہد و شکر آوے
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٩٩).

ـــ جوڑْنا محاورہ.
تک بندی کرنا ، شعر موزوں کرنا ، شعر بنانا.
شعر گریہ کئی لوگ جوڑے اہیں
نُرے بہوت ہور خوب تھوڑے اہیں
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ١٥). سنا ہے کوئی لڑکی بسم اللہ ہے اس کے باپ نے اپنی بیٹی پر یہ شعر جوڑے ہیں. (١٩١٠ ، راحت زمانی کی مزیدار کہانی ، ١٣).

ـــ خواں (ـــ و معد) صف.
شعر پڑھنے والا ؛ (کنایۃً) شعر گو ، شاعر.
غفلت میں اس کی جا کے جو کل یہ غزل پڑھی
بولا کہ چل بے یاں سے بڑا شعر خواں ہوا
(١٧٧٣ ، ہمت ، طبقات الشعرا ، ٥٣٨). سقراط کا روئے سخن ان کی طرف ہے جو ایک داستان گو شعر خواں تھا جو شاعروں کا

کلام لوگوں کو پڑھ کر سناتا تھا. (۱۹۶۹ ، مغربی شعریات ، ۲).
[شعر + ف : خواں ، خواندن ـ پڑھنا].

---خوانی (---و معد) امث.
شعر کہکر یا پڑھ کر سنانے کا عمل ، شعر پڑھنا.

کبھی شعر خوانی کرے برمحل
کبت دوہرہ و بیت و فرد و غزل

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۹).

جا پڑے چپ ہو کے جب شہر خموشاں میں نظیر
یہ غزل یہ ریختہ یہ شعر خوانی پھر کہاں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۳). اب ہمارے شاعر کو بھی شعر خوانی کی اجازت دو. (۱۹۲۰ ؟ ، جوہانے حق ، ۳ : ۱۳). ان کی فرمایش پر میں نے کشتی پر ضیافت اور شعر خوانی کا ایسا انتظام کیا کہ وہ ہمیشہ یاد کرتے تھے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۷۸).
[شعر + ف : خواں ، خواندن ـ پڑھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ڈھلنا محاورہ.
آورد سے پاک شعر ، شعر موزوں ہونا یا تصنیف ہونا ، شعر کا بےساختگی کے ساتھ موزوں ہو جانا.

شعر ڈھلتے ہیں مری فکر سے آج اے آتش
سر کے کل گور کے سانچے میں میں ڈھل جاؤں گا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۳۲).

تری نگاہوں سے پھول کھلتے ہیں شعر ڈھلتے ہیں
دور چلتے ہیں

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۳۰۸).

---فہم (---فت ف ، سک ہ) صف.
شعر کو سمجھنے والا ، سخن فہم. وہ شعر فہم اور کتب بین بھی تھے لیکن ان کے مزاج میں آمریت کو بھی دخل تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۶۷). [شعر + ف : فہم ، فہمیدن ـ سمجھنا].

---فہمی (---فت ف ، سک ہ) امث.
شعر سمجھنا ، شعر کی پرکھ ہونا ، سخن فہمی.

بلند شعر فہمی کے یم کا سحاب
میری طبع کے رکھ کون تھا جس کی آب

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۱). وہ مجھ سے شعر فہمی کے طالب ہوں گے جو یقیناً معقول بات ہے. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۲۵۱).
[شعر فہم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فہمی عالمِ بالا معلوم شُد کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) سخن فہمی کا حال معلوم ہو گیا کسی اچھے شعر یا کلام وغیرہ کی داد نہ ملے تو طنزاً اس موقع پر کہتے ہیں اس نے نہایت حقارت سے کہا واہی ہس شعر فہمی عالمِ بالا معلوم شدہ آواز دہل دور چوں دم برداشتم مادہ خر برآمد. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۳۰۵). شعر فہمی عالمِ بالا معلوم شد کے بعد میں نے ... کو ہوا تک بھی نہ لگنے دی. (۱۹۰۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۳۰).

---کرنا محاورہ.
شعر کے قالب میں ڈھالنا ، مصرع لگا کے شعر مکمل کرنا ، شعر کی طرح پُرلطف بنا دینا.

ہے عجب مصرعۂ برجستہ ترا قد اے گل
شعر کر لیں گے اسے ہم جو قیامت ہو گی

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۲۶۸). تجربات اور مشاہدات کو ڈائری کی صورت شعر کرنا ایک قابل قدر اور لائق ستائش عمل ہے. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۲).

---کہنا محاورہ.
شعر تصنیف کرنا ، شاعری کرنا ، شعر تخلیق کرنا.

دکھنی زباں میں شعر سب لوگاں کہے ہیں اے ولی
لیکن نہیں بولا ہے کوئی یک شعر خوشتر زیں نمط

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۳).

بحر یہ مضموں یہ بندش یہ صحت ہے کہاں
شعر کہیے نام لے کر ناسخ مغفور کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹).

صفتِ لب میں شعر کہتے ہیں
اب ارادہ ہے لعل اگلنے کا

(۱۸۸۰ ، الماس درخشاں ، ۲۱). قید خانے کے اندر اس نے تین شعر کہے. (۱۹۲۰ ، جوہانے حق ، ۳ : ۲۳). ایک مرتبہ ٹونک میں ایک ہمنوائی نے اختر سے کہا : «میاں تم بھی شعر کہتے ہو». (۱۹۸۸ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۹۵).

---کانٹھنا محاورہ.
شعر جوڑنا ، تک بندی کرنا ، شاعری کرنا. مشغلہ بیکاری یعنی اردو شعر کانٹھنے کا شوق. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۷۱).

---گُفتَن بَہ زور سُفتَن بُود لیک فَہمیدَن بَہ اَز گُفتَن بُود کہاوت.
شعر کہنا موتی بندھنے سے اچھا ہے مگر شعر سمجھنا شعر کہنے سے اچھا ہے (مہذب اللغات ؛ خزینۃ الامثال).

---گُفتَن چہ ضُرُور کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) جب اصول و قواعد کی پابندی نہ کی جائے تو کہتے ہیں (مہذب اللغات ؛ خزینۃ الامثال).

---گو (---و مج) صف.
شعر کہنے والا ، شاعر.

خاور خس دل کے جلیں تب جانیں
شعر کو شعلہ فشاں ہے یارو

(۱۹۷۵ ، شعر و سخن ، ۲۳). [شعر + ف : گو ، گفتن ـ کہنا].

---گوئی (---و مج) امث.
شعر کہنا ، شاعری کرنا. جو شعر گوئی اور زندہ دلی کا سامان اور ادب کی خدمت تصور کرتے تھے. (۱۹۲۱ ، تذکرہ شعرائے اردو (مقدمہ) ، ۱۳). مرزا فدوی فطری شاعر تھے کم عمری سے شعر گوئی کا ذوق تھا. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳۹). [شعر گو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ گھڑنا محاورہ.
تک بندی کرنا ، شعر کہنا ، شاعری کرنا. اگر کسی نے الفاظ کو توڑ مروڑ کر کچھ شعر گھڑ لیے تو اس پر آنسو بہانے یا بے قابو ہو جانے کی کیا ضرورت ہے۔ (۱۹۸۲ ، پچھتاوے ، ۱۰۱).

ـــ لڑانا محاورہ.
ایک دوسرے کو شعر سنانا ، شعر خوانی کرنا ، بیت بازی کرنا. نواب صاحب بشیر اور شاعر حضرات شعر لڑانے لگے۔ (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۲۹۷).

ـــ لڑنا محاورہ.
شعر کا مضمون کسی دوسرے شاعر کے مضمون کے مطابق ہو جانا ، توارد ہونا ، اشعار کا ہم معنی ہونا ، دو شعر کا مضمون یکساں ہو جانا. میرے شاگردوں کے مضامین سے کوئی شعر لڑے تو اس شاگرد کا وہ شعر نہ چھپے (۱۸۹۷ ، زبان داغ ، ۳۹).

ـــ مرا بہ مدرسہ کہ بُرد کہاوت.
میرا شعر مدرسے میں کون لے گیا، یعنی مولوی لوگ شاعرانہ طبیعت نہیں رکھتے اس لیے شعر کا مطلب وہ لوگ صحیح نہیں سمجھتے اور شعر کو برا سمجھتے ہیں اور شاعر کو بھی (مہذب اللغات).

ـــ منثور کس صف (ـــ فت م ، سک ن ، و مع) امذ.
رومانی طرز کی نثر ، نثری نظم ، مقفیٰ و مسجع نثر (منظوم کے بالمقابل). مجنوں کے ادبی سفر کی تاریخ میں یہ وہ زمانہ ہے جب بقول مجنوں ، شعر منثور، رومانی نثر کی تحریک زوروں پر تھی ۔ (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۸۳). [شعر + منثور (رک)].

ـــ موزوں کرنا ف مر ، محاورہ.
تک بندی کرنا ، کسی وزن کے مطابق شعر کہنا.

غرض میرے دل میں یہ آیا خیال
کہ کچھ شعر موزوں کروں حسبِ حال
(۱۸۵۹ ، فسانۂ عشق (مہذب اللغات)).

ـــ موزوں ہونا ف مر ، محاورہ.
شعر موزوں کرنا (رک) کا لازم.

وہ حسرت زدہ ہوں کہ ہنگام نظم
جو موزوں ہو شعر کہتا رہا
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۹).

ـــ می گویم بہ از قند و نبات ، من نہ دانم فاعلاتن فاعلات کہاوت.
عروض سے عدم واقفیت کے باوجود طبع موزوں کے فیض سے کلام لطیف و شیریں ہوتا ہے (مہذب اللغات).

ـــ نکالنا محاورہ.
شعر کہنا ، شعر تصنیف کرنا. اس وقت طبیعت نہایت محظوظ ہوئی ، کیا کیا شعر نکالے ہیں۔ (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۳۰). جناب نواب سراج الدین احمد خاں صاحب سائل اور سید وحید الدین صاحب بیخود نے خوب خوب شعر نکالے ہیں۔ (۱۹۰۷ ، مخزن ، اکتوبر ، ۶۸). شاعری کی اصطلاح میں سنگلاخ زمین سے مراد ایسی زمین ہے جس میں شعر نکالنا آسان نہ ہو۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۳).

ـــ نکلنا محاورہ.
شعر نکالنا (رک) کا لازم.

منظور ہوئی جب توصیفِ بیتِ ابرو
جو شعر ہم سے نکلا وہ انتخاب نکلا
(۱۸۵۴ ، ریاض مصنف ، ۵۹).

ـــ نوائی (ـــ فت ن) امث.
شعر پڑھنا ، شعر الاپنا ، خوش الحانی سے شعر پڑھنا.

اعجاز نوا سنجیٔ مُطرب سے چمن میں
ہر خار کی ہے نوک زبان شعر نوائی
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۵). [شعر + نوا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ و سُخَن (ـــ و مع ، ضم نیز فت س ، فت نیز ضم خ) امذ.
شعر و شاعری ، شاعری. باوجود انہماکِ اشغال خدا پرستی اور کم فرصتی کے شعر و سخن کی اصلاح بھی جاری تھی۔ (۱۹۵۱ ، دیوان درد (مقدمہ) ، ۱۲). [شعر + و (حرف عطف) + سخن (رک)].

ـــ ہجائی کس صف (ـــ کس ہ) صف.
ابتدائی شاعری ، قدیم ترین شاعری، ہجا یا تہجی سے منسوب یا متعلق شعر. مغربی مستشرقین اپنی تحقیقات کو اوستا کے عہد تک پہنچا چکے ہیں ان کا بیان ہے کہ خود اوستا میں نظم جس کو شعر ہجائی کہنا مناسب ہوگا موجود ہے۔ (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۳۱). [شعر + ہجا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ ہونا محاورہ.
شعر تصنیف کیا جانا ، شعر موزوں ہونا ، شعر ڈھلنا.

بندھ گیا اس مو کمر کا جب کہ مضمونِ کمر
ہو گئی مضمون میں دفترِ شعر پر اچھا ہوا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۴۷).

شُعَرا (ضم ش ، فت ع) امذ ، ج.
سخن گو ، بہت سے شاعر ، شاعری کرنے والے لوگ. اس کی تعریف و توصیف میں بڑے بڑے دبیر و شعرا کی زبان لال ہے۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۴). گزشتہ تیس برسوں میں ہمارے شعرا اور افسانہ نویس بالخصوص، اپنے معاشرے سے جس قسم کا خام مواد (موضوعات) لیتے رہے ہیں اس پر نظر ڈالئے تو کم عیار نہیں ٹھہرتا۔ (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۰). [شاعر (رک) کی جمع].

شِعْرِسْتان (کس مع ش ، سک ع ، کس ر ، سک س) امذ.
اشعار کا مخزن ، ایسی جگہ جہاں اشعار کہے جاسکیں ، شعر و شعریت کا مرکز ، مراد : خوبصورت اور پرسکون جگہ.

جب وادیٔ گل کے شعرستان پر خاموشی چھا جاتی ہے
جب لیلیٰ شب کی زلفِ سیاہ سینے تک لہرا جاتی ہے
(۱۹۳۶ ، لالۂ طور ، ۲۵). [شعر + ف : ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

شَعْری (فت ش ، سک ع) صف.
۱. **شعر (رک) سے منسوب یا متعلق ، بال جیسی باریک ، اون ، روئیں دار۔** سوسنی جڑوں کے علاوہ دوسری شعری جڑیں زیادہ بڑھنے والی نہیں ہوتیں. (۱۹۰۲ ، علم الصحرا ، ۶۵). جلد پر خون کی جو شعری نالیاں موجود ہوتی ہیں وہ پھیل جاتی ہیں. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۲۹۸) . ۲. **مرواریدکی ایک قسم.** مروارید کی کئی قسمیں ہیں ... شعری تبتی عمانی زبابی‌مصبی اور سب سے بہتر اور خوب‌تجبی ہوتا ہے. (۱۸۶۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۶). [شعر + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بَرْقی پیما (---فت ب ، سک ر ، ی مج) امذ.
(طبیعیات) **Capillary Electrometer** کا اردو ترجمہ :
شعری برق پیما کی نسبت خیطی برق رو پیما زیادہ سہولت بخش ہوتا ہے. (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات ، ۱۱۳). [شعری + برق (رک) + ف : پیما ، پیمودن ـ ناپنا].

---خَلْیے (---فت خ ، سک ل) امذ ؛ ج.
بہت باریک خلیے. جیسے کہ آنکھ کے عصائے اور مخروطی کام کرتے ہیں وہ اندرونی اور بیرونی شعری خلیے ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۳۷۵). [شعری + خلیے (رک)].

---عَمَل (---فت ع ، م) امذ.
(تعمیرات) **باریک رگوں یا نالیوں کے جذب اور دفاع کا کام.** مرطوب زمین میں شعری عمل سے دیواروں پر نمی کو چڑھنے سے روکنے کی خاطر مرطوب ممالک میں یہ طریقہ عام ہے. (۱۹۱۷ ، رسالۂ تعمیر عمارت ، ۳۰). غذا ان حشرات میں شعری عمل کے ذریعہ زبان کے بطنی خانوں سے اوپر کی طرف کھینچی جا سکتی ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۱۳). [شعری + عمل (رک)].

---قُوَّت (---ضم ق ، شد و بفت) امث.
(نباتات) **شعریت ، شعری جذب و دفع کی طاقت.** اس قسم کی زمین مسامدار ہونے کی وجہ سے پانی رس کر نچلی تہوں میں پہنچ جاتا ہے ایسی زمین میں شعری قوت بھی گھٹ جاتی ہے. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، معین الدین ، ۲ : ۸۰۵). [شعری + قوت (رک)].

---مِساد (--- کس م) امث.
(فعلیات) **شریانی جال.** شعری مساد کی نمایندگی زیر کی نلیوں سے کی جاسکتی ہے جو نظام کی شریانی اور وریدی جانبوں کے درمیان حائل کر دی جاتی ہے. (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات ، ۱۸۳) . [شعری + مساد (رک)].

---نَلی (---فت ن) امث.
(کیمیا) **شیشے کی نہایت باریک نلی یا ٹیوب.** اگر شعری نلی کی دیوار کو موٹا رکھنا منظور ہو نلی کو اس کے نرم ہو جانے کے بعد بھی شعلے ہی میں رکھنا چاہیے. (۱۹۲۵ ، عملی کیمیا ، برکت علی ، ۳) . اگر شعری نلی بنانی ہو تو نلی کو چاروں طرف سے اچھی طرح گرم کر کے کافی لمبا کھینچیں. (۱۹۷۱ ، عملی کیمیا ، ۳). [شعری + نلی (رک)].

شِعْری (کس مع ش ، سک ع) صف.
شعر سے متعلق یا منسوب ، شاعری کا ، منظوم. جلیل کا شعری محبوب ، سلمائے اختر ، کی طرح محض ایک تصور ، ایک چھلاوہ ، ایک سراب نہیں. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۱۳۲). [شعر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَدَب (---فت ا ، د) امذ.
شعری سرمایہ ، شاعری ، منظوم ادب ، منظوم تصانیف. اس کے عہد سے پہلے دکن میں بیشتر شعری ادب مذہبی نوعیت کا تھا . (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۵۲). [شعری + ادب (رک)].

---رُجْحان (---ضم ر ، سک ج) امذ.
شاعری کا ذوق ، شاعری سے رغبت یا لگاؤ. ہر چند کہ وہ ممتاز سائنس داں بنے لیکن ان کا شعری رجحان قابل رشک تھا . (۱۹۷۹ ، رسالہ جدید سائنس ، ۹۵). [شعری + رجحان (رک)].

---رَوِّیَہ (---فت ر ، و ، شد ی بفت) امذ.
شعر کہنے کا اُسلوب ، اندازِشاعری. اثر ماہ پوری کے شعری رویّہ میں ... اپنے عہد کی پہچان ملتی ہے. (۱۹۸۶ ، غبار ماہ ، ۳۵). [شعری + رویہ (رک)].

---سَرْمایَہ (---فت س ، سک ر ، فت ی) امذ.
شعری ادب کا ذخیرہ ، منظوم تصانیف کا اثاثہ. پرانی بیاضوں کے مقابلے میں یوں اہم ہو جاتی ہیں کہ وہ ہمارے شعری سرمائے کا اہم و قیمتی ماخذ ہیں. (۱۹۷۵ ، اردو شعرا کے تذکرے ، ۳۸). [شعری + سرمایہ (رک)].

---مَسْلَک (---فت م ، سک س ، فت ل) امذ.
شاعری کا مکتبۂ فکر ، شاعری کا اسکول یا سلسلہ . ایک شعری مسلک اور فنی تصور کے اوّلین ظہورات اور انکشافات کی حیثیت سے ... ایک مستقل مضمون کا متقاضی ہے. (۱۹۸۷ ، تنقید و تفہیم ، ۱۲۲). [شعری + مسلک (رک)].

---نَشِسْت (---فت ن ، کس ش ، سک س) امث.
محفل مشاعرہ ، شعرخوانی کی گھریلو محفل ، مشاعرہ. سیکڑوں شعری نشستوں میں میں نے اپنی آواز کا جادو جگایا. (۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۲۵). [شعری + نشست (رک)].

شِعْریٰ (کس مع ش ، سک ع ، ا بشکل ی) امذ ؛ ج شعراء.
ایک ستارہ جو جوزا کے بعد نکلتا ہے شعریٰ دو ہیں ایک عبور دوسرا غمیصا جو خواہر سہیل ہے ، اوّل‌الذکر زیادہ روشن ہوتا ہے جاڑے کے موسم میں سر شام آسمان پر نظر آتا ہے.

کھلا لے بانس گل ڈالیا ثریا کا بندھیا سہرا
لگن ہیرا ہوا شعریٰ لگن اپنا گنایا ہے
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۳).

گردش سیارہ ہے طرز خیال
شعر کے نقطے میں شعریٰ کی مثال

(۱۸۲۸ ، مہر و مشتری ، ۲۲۱). وہی شعریٰ ستارے کا مالک ہے (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۸۴۴).

وہی ربِ کعبہ وہی ، ربِ شِعریٰ
جہاں دیکھتا ہوں وہی رُونما ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۳۲). [ع].

---شامی امذ.
ایک ستارہ جو شمال (ملک شام) کی جانب غروب ہوتا ہے ، زیادہ روشن نہیں ہوتا. عرب اس کا نام شعریٰ شامی کہتے ہیں اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جانب شام میں غروب ہوتا ہے.(۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۶۴). [شعریٰ + شامی (رک)].

---یَمانی (---فت ی) امذ.
ایک ستارہ جو زیادہ روشن ہوتا اور جنوب (ملک یمن) کی جانب نمودار ہوتا ہے اسے شعریٰ عبور بھی کہتے ہیں. وہ ستارے اور صنور سماوی جو انگلستان میں موسم سرما میں رات کے گیارہ بجے نظر آتے ہیں جیسے شعرائے یمانی ، دبران ثریا ، جبار وغیرہ. (۱۸۹۳ ، علم ہیئت ، ۶۶). ستاروں کو دیکھئے. شمالی نصف کرہ میں نظر آنے والا سب سے چمکدار ستارہ شعریٰ یمانی ہے جو ساڑھے آٹھ نوری سال دور ہے. (۱۹۶۹ ، جدید سائنس کی کامرانیاں ، ۹۴). [شعریٰ + یمانی (رک)].

شِعْرِیات (کس مع ش ، سک ع ، کس ر) امث ، ج.
شاعری کا علم ، اجزائے شعری ، پیشۂ شاعری. اس طرح ہم غالب کی شعریات کو مختصراً یوں بیان کر سکتے ہیں کہ رواں اور خرد یعنی فیضان اور قوت فیصلہ شاعری کے بنیادی اجزا ہیں. (۱۹۶۹ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، ۴۳). یہ بات قرین قیاس نہیں کہ جس چیز کا تصور بھی ہماری شعریات میں نہ رہا ہو... ہمارے شعرا اس سے واقف بھی ہوں. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۵۴). [شعر + یات ، لاحقۂ جمع].

شِعْرِیَّت (کس مع ش ، سک ع ، کس ر ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
شعر کی لطافت ، دلآویزی ، خوبی. آج روز کے نظاروں میں بھی ایک قسم کی شعریت محسوس ہو رہی ہے. (۱۹۵۶ ، چنگیز ، ۴۳). اقبال کا ذہن اپنے تحرک کی اعلیٰ ترین سطح کو چھو رہا ہے یہ تحرک ہی اس نظم کو وہ «شعریت» بخشتا ہے جس کے بغیر یہ نظم نظم نہ ہوتی. (۱۹۸۷ ، اقبال ایک شاعر ، ۴۳). [شعر + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شَعْرِیہ (فت ش ، سک ع ، کس ر ، شد ی بفت) صف.
۱. **وہ باریک رگیں جو اعضاء کو سیراب کرتی ہیں.** پانی پتاس بوسیدگی سے پہلے ہوتا ہے اور اس کی وجہ عروق شعریہ میں خون کا رک جاتا ہے. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۹۷). خون ... چھوٹی شریانوں سے عروق شعریہ میں روانہ ہوتا ہے. (۱۹۳۲ ، رسالہ نبض ، ۷). ۲. **زمینی نالیوں یا مسامات سے متعلق یا منسوب ، نالیوں کا.** زمین دوز پانی کی سطح آب اونچی ہوتی شروع ہو جاتی ہے اور آہستہ آہستہ ایک ایسا وقت آتا ہے کہ یہ زمین دوز پانی عمل شعریہ کے ذریعہ ... زرخیزی سے محروم کر دیتا ہے. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیہ پاکستان ، ۲۸). [شعر + یہ ، لاحقۂ نسبت].

شِعْرِیَّہ (کس ش ، سک ع ، کس ر ، شد ی بفت) صف.
شعر سے متعلق ، شاعری سے منسوب ، شعری. علوم شعریہ کے مطالعے کے سلسلے میں جو بات قاری کو سب سے زیادہ پریشان کرتی ہے وہ یہ ہے کہ اساتذہ متقدمین کے ہاں معانی ، بیان اور بدیع سے یوں بحث کی گئی ہے. (۱۹۸۵ ، البدیع ، ۱). [شعر + یہ ، لاحقۂ نسبت].

شَعْشَعَہ (فت ش ، سک ع ، فت ش ، ع) امذ ؛ ج شعشے.
۱. **چمک ، آب و تاب ، سورج کی روشنی.**
چند ثانیہ تھا ہل شرم سے کل کل کر پڑتا تھا چندر
تاریک سک سک شعشعہ اُس سُور کی جھلکار کا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۴۳). چند فرسخ راہ اور طے کی تھی کہ گنبد شعشعہ مثل آفتاب عالمتاب نظر آیا. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۹). ۲. (طب) **وہ پینک جو افیون کھانے والوں کو ہوتی ہے ، افیون کا نشہ** (مخزن الجواہر). [ع].

شَعْشَہ (فت ش ، سک ع ، فت ش) امذ.
آفتاب کی روشنی ؛ شعاع ، کرن. اوس کے پرتو جمال با کمال سے انبیاء مرسل نے شعشہ نور کا اٹھایا. (۱۸۵۱ ، بہار دانش ، ۲). نور جمال و شعشہ حسن خداداد سے ظلمت کدہ ایجاد و تکوین کو روشن و منور فرمایا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲).
تنویر جبیں ، خورشید مبیں ، تقدیس حسیں تنویر قدم
اے لمحۂ دل ، اے شعشۂ دل ، اے شعلہ ، دل اے ماہ شیم
(۱۹۳۳ ، آئینۂ جمال ، ۱ : ۷). [شعشعہ (رک) کی تخفیف].

شُعْلا (ضم ش ، سک ع) امذ.
رک : شعلہ.
نہیں گرچہ شعلہ لیے کولتے
نکہ را کھتا آپ نے وولتے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۹).
تصویر میں ہماری صورت گروں نے دیکھو
دل کے عوض بغل میں شعلا بنا دیا ہے
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۸۱). [شعلہ (رک) کا ایک املا].

شُعْلَک (ضم ش ، سک ع ، فت ل) امث.
شعلہ بھڑکنا ، شعلے کی خاصیت ، گرمی ، تپش ؛ (مجازاً) ولولہ.
رگوں میں بھر کے فروغِ جمالِ الاالله
نظر میں شعلک لاالہ پیدا کر
(۱۹۵۴ ، آتش گل ، جگر ، ۷۰). تشنہ کامان مئے حیرت کے سینوں میں شعلک تیزتر ہو رہی تھی . (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵ دسمبر ، ۱۱). [شعلہ (بحذف ہ) + ک ، لاحقۂ کیفیت].

شُعْلوں کا رَقْص امذ.
رقص کی صورت میں شعلوں کی لپک ، شعلوں کا اس طرح بھڑکنا جیسے وہ ناچ رہے ہوں. پہلے جس تحریر کی سطح میں کہیں کہیں شعلوں کا رقص نظر آتا تھا وہ رقص آپ کے تازہ مکتوب میں بڑھتے بڑھتے اچھے خاصے التہاب و اشتعال کی صورت اختیار کر چکا ہے. (۱۹۲۶ ، مسئلہ حجاز ، ۲۳۱).

شُعْلَہ (ضم ش ، سک ع ، فت ل) امذ.
آگ کی لپٹ ، روشنی ، آنچ ، لوکا ، لو.

نکلتا ہے شعلیاں سوں دم تاگ کا
کہ بادل برستا ہے مہینوں آگ کا

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٥١).

انجھو انکھیاں کے روغن ہیں ہمارے شعلۂ دل کوں
بجھانا عشق کی آتش نہیں ہے کام پانی کا

(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٤).

اس غیرتِ ناہید کی ہر تان ہے دیپک
شعلہ سا چمک جائے ہے آواز تو دیکھو

(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ١٢١). میں اس ماں کی امانت ست کو لیے ہوئے بھڑکتے شعلوں میں جیتے جی جل کے راکھ ہو جاؤں. (١٩١٣ ، راج دلاری ، ٦٦). آبادی میں لگی ہوئی فلک بوس لوہے کی چمنیوں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے . (١٩٨٦ ، قطب نما ، ٩٣). [ع : (ش ع ل)].

---اُٹھنا محاورہ.
شعلہ بلند ہونا ، آگ میں لپٹ پیدا ہونا.

تجھ مکھ کے دیکھنے کوں اے آفتاب طلعت
مشتاق دل سوں میرے شعلہ اُٹھا ریں کا

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١١).

آہ کیوں منھ سے ترے نکلی اب اس وقت نصیر
ہم نے جانا کہ کوئی شعلہ اُٹھا آتش کا

(١٨٣٠ ، نصیر ، چمنستان سخن ، ٤١). ایک شعلہ اُٹھا اور سارا ہندوستان اس سے روشن اور منوّر ہو گیا (١٩٤٧ ، فرحت ، مضامین ، ٣ : ١٨).

---اَفروز (---فت ا ، سک ف ، و مج) صف.
شعلہ کو روشن کرنے والا ، شعلہ بھڑکانے والا ؛ (مجازاً) شعلہ کی مانند ؛ گرم و سرخ. اس کے رخسارے آگ کے کندنی رنگ میں شعلہ افروز تھے. (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ١ : ١٤٤). [شعلہ + ف : افروز ، افروختن - روشن کرنا].

---اَفروزی (---فت ا ، سک ف ، و مج) امث.
شعلہ بھڑکانا ؛ (مجازاً) جذبات بھڑکانا ، خواہش پیدا کرنا. اتنے میں شہوت کی آگ نے اس ناپاک کے مغز میں شعلہ افروزی کی . (١٨١١ ، چار گلشن ، ٥٧). [شعلہ افروز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَفشاں (---فت ا ، سک ف) صف.
شعلہ برسانے والا ، آتش باز ؛ (مجازاً) گرم ، تپا ہوا ، برہم ، غصہ ور.

جگر میں شوق کی آتش کبھو کیوں کر رکھے پنہاں
یہ تو شعلہ افشاں پردۂ دل واز کرتا ہے

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٣٥٧) . [شعلہ + ف : افشاں ، افشاندن - چھڑکنا].

---اَفشانی (---فت ا ، سک ف) امث.
آگ برسانا ، آگ اُگلنا ؛ (مجازاً) غصہ سے بولنا. شعبہ کی ضرورت پر شعلہ افشانی کرتے ہوئے ... فرمایا. (١٩٨٣ ، قلمرو ، ٢٦٥). [شعلہ افشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اُگَلْنا (---ضم ا ، فت گ ، سک ل) صف (مث : شعلہ اگلتی).
آگ برسانا ؛ (مجازاً) غصہ ور ، برہم. وہ شہاب ثاقب اس کی شعلے اگلتی ہوئی آنکھیں تھیں. (١٩٨٢ ، جاپانی لوک کہانیاں ، ٩٩). [شعلہ + اگلنا (اگلنا (رک) سے صفت)].

---اَنْگاری (---فت ا ، غنہ) امث.
گرمی خیال ، حرارت فکر و گمان ، فکر و خیال کی حرارت. اسٹیج کی اداکاری ہو کہ فلم کی شعلہ انگاری پہلی ہم تھے . (١٩٦٦ ، سرگزشت ، ١٩٠). [شعلہ + انگار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اِینچْنا / کِھینچْنا محاورہ.
شعلہ بلند کرنا ، لپٹ پیدا کرنا. ہر پیادہ لڑائی میں مشغول ہوا اس کے غصے کی آگ نے شعلہ اینچا. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ١٣٩).

---آتِشیں کس صف (---فت نیز کس ت ، ی مع). الف (مجازاً) **جلانے یا جھلسانے والا ، نہایت گرم.**

ہر اک آہ ہے شعلۂ آتشیں
ہر اک دم ہے مجھ پر دمِ واپسیں

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٥). (ب) امذ. **آگ کا شعلہ**

شعلۂ آتشیں سے الجھے ہیں
کُلَہِ اطلس و قبائے حریر

(١٩٥٨ ، فیض ، دوران ، ١٦٨). [شعلہ + آتش (رک) + یں ، لاحقۂ صفت و نسبت].

---آشام صف.
(مجازاً) شراب پینے والا ، مے آشام ، شرابی ؛ عاشق .

انجمن سے وہ پرانے شعلہ آشام اٹھ گئے
ساقیا محفل میں تو آتش بجام آیا تو کیا آیا

(١٩٠٨ ، بانگ درا ، ٢٠٣). [شعلہ + ف : آشام ، آشامیدن - پینا].

---آشامی امث. ٤). ٤
(مجازاً) مے نوشی ، میخواری ؛ عشق ، لگن ، دیوانگی ، سوزوگداز.

وہ جگر سوزی نہیں وہ شعلہ آشامی نہیں
فائدہ پھر کیا جو گردِ شمع پروانہ رہے

(١٩٠٨ ، بانگ درا ، ٢٠٦). ترقی پسند تحریک کی شعلہ آشامی کا تدارک کرنے اور اپنی دانست میں ادب اور تخلیق کا حق ادا کرنے کیوں سے لوگ اٹھے. (١٩٨٢ ، برش قلم ، ١٨٣). [شعلہ و آشام + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آواز امذ.
پُرسوز آواز ، گرمی گفتار ؛ آواز کا سوز و گداز جو دلوں پر اثر کرے.

صبح نالوں سے ہوئی شب کو یہ جتایا میں
شمع خورشید میرا شعلۂ آواز ہوا

(١٨٥٢ ، دیوان برق ، ٩٦). آواز اٹھتی ہے کہ ایک شاعر کی مانند

معنی آتشیں نفس کے شعلہ آواز میں بھسم ہو جانے کا تمنائی نہیں بلکہ ایک انقلابی پیغمبر کی طرح پکار رہا ہے ۔ (۱۹۳۳ ، خطباتِ آزاد ، ۱۰)۔ [شعلہ + آواز (رک)]۔

---بار صف۔
۱۔ **آگ برسانے والا ، شعلہ برسانے والا ، جلا دینے والا ؛ (مجازاً) تیز و تند۔**

جو دی ہے آنکھ تو دی ہے مجھے وہ طوفان خیز
دیا ہے دل تو دیا ہے وہ شعلہ بار مجھے

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش ، ۲۰۱)۔ ۲۔ **(مجازاً) تیز گفتار ، شعلہ بیان۔** مرحوم ایک زوردار اور شعلہ بار مقرر تھے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۵۶)۔ ۳۔ **(مجازاً) غضبناک ، غصہ ور۔** ضمیر نے اسے شعلہ بار نظروں سے دیکھا کمبل زور سے دیوار پر دے مارا ۔ (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۲۹)۔ ۴۔ **(مجازاً) دل دہلا دینے والا۔**

برق آواز ہے دو عالم سوز
نعرۂ شعلہ بار ہیں ہم لوگ

(۱۹۳۶ ، روحِ کائنات ، ۸۶)۔[شعلہ + ف: بار، باریدن ـ برسانا]

---باف است۔
شعلہ بُنا ، شعلہ تیار کرنا؛ (مجازاً) آتش افشانی، حرارت زائی۔

رشتۂ آہ آتشیں میں سراج
مجھ کوں ہر رات شعلہ باف ہے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۳)۔ [ف : باف ، بافتن ـ بُننا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---بٹھانا محاورہ۔
آگ کو ٹھنڈا کرنا۔

اشک سے سوزِ غمِ عشق بجھایا نہ گیا
شعلہ اس آگ کا پانی سے بٹھایا نہ گیا

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۹)۔

---بداماں (---فت ب) صف۔
(مجازاً) مشتعل ، غضبناک ، آپے سے باہر ، آگ بگولہ۔ اُس کے جذبات شعلہ بداماں ہو جائیں گے اور وہ محبت کی تاب نہ لا کر آتشیں جذبات میں جل جائے گی۔ (۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۳۱)۔ [شعلہ + ب (حرفِ جار) + داماں (رک)]۔

---بَرْق کس اضا(---فت ب ، سک ر) امذ۔
بجلی کا کوندا (جامع اللغات)۔ [شعلہ + برق (رک)]۔

---بَیان (---فت ب) صف۔
گرم گفتار ، آتش بیان ، جس کے کلام میں جوش و خروش بہت زیادہ ہو (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔ [شعلہ + بیان (رک)]۔

---بَیانی (---فت ب) است۔
شعلہ بیان (رک) کا اسم کیفیت ، شوخیٔ بیان ، گرم گفتاری ؛ جوشیلے انداز میں تقریر کرنا۔

دور ہو پستہ دہانی میری لطف دے شعلہ بیانی میری

(۱۸۸۵ ، نغمۂ راز ، شوق نیموی ، ۹)۔

توبہ توبہ اے اثر کشمکش مرگ و حیات
دیکھ لی ہم نے بہت شعلہ بیانی اپنی

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۹۶)۔ [شعلہ بیان + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---بیدار کس صف(---ی مع) امذ۔
لپک دار شعلہ ، بھڑکتا ہوا شعلہ ؛ (مجازاً) غضبناک شخصیت۔

خیبر کی ہواؤں کی طرح تُند و تنک خُو
یہ نغمۂ دلدار کبھی ، شعلۂ بیدار

(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۱۲۷)۔ [شعلہ + بیدار (رک)]۔

---بَھبُوکا / بَھبھُوکا ہونا محاورہ۔
۱۔ **بہت زیادہ غصہ ہونا ، بہت زیادہ غضبناک ہونا ، آگ بگولہ ہونا ، غصہ میں سُرخ ہو جانا۔**

یہ سُن کر وہ شُعلہ بھبھوکا ہوئی
لگی کہنے ہیں یہ بلا کیا ہوئی

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۸۰)۔

شمسہ چڑھا جو قصر فلک قدر یار پر
شعلہ بھبوکا اور ہوا جل کر آفتاب

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۷۶)۔ ۲۔ **سرخ و سفید ، نہایت حسین، گورا چٹا ہونا** (ماخوذ ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات)۔

---بَھڑَک اُٹھنا محاورہ۔
آگ لگ جانا ، مشتعل ہو جانا۔ خبر کے پھیلتے ہی عناد و فساد کا شعلہ بھڑک اٹھا۔ (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۸۵)۔

---بَھڑْکانا محاورہ۔
جذبات مشتعل کرنا۔ سنگھٹن نے وہ شعلے بھڑکائے جن کی آنچ اب تک کم نہیں ہوئی ہے۔ (۱۹۳۷ ، خطبات عبدالحق ، ۱۱۰)۔ ان کا اخبار آگ برساتا رہا اور وہ خود شعلے بھڑکاتے رہے۔ (۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۱۸۷)۔

---بَھڑْکنا محاورہ۔
رک : شعلہ بھڑکانا جس کا یہ لازم ہے۔

کب سینۂ سوزاں میں بھڑکتے نہیں شعلے
کس روز میں کیفیتِ گلخن نہیں رکھتا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۶۵)۔

---پوش (---و مع) صف۔
شعلہ صفت ، آگ جیسا ، نہایت سُرخ اور چمکدار۔

کس سے کہیے راز اپنا لالہ ہائے شعلہ پوش
کس پہ کریے دردِ دل اپنا عنادل آشکار

(۱۹۰۱ ، باقیات اقبال ، ۱۰۰)۔ [شعلہ + ف : پوش ، پوشیدن ـ پہننا ، چھپانا]۔

---تاب صف۔
شعلے کو روشن کرنے والا ؛ (مجازاً) شعلہ کی طرح روشن۔

وہ روئے شعلہ تاب ہے یہ جس کے سامنے
سوزاں ہو نور دیدۂ بینائے آفتاب

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۲۵)۔ [شعلہ + تاب (رک)]۔

---تاک امث.
انگوری شراب (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [شعلہ + تاک (رک)].

---جام کس اضا ، امذ.
(مجازاً) شراب (نوراللغات). [شعلہ + جام (رک)].

---جوّالہ کس اضا (---فت ج ، شد و ، فت ل) امذ.
چکر کھانے والا شعلہ ، آگ کی گیند کی طرح پھرنے والا شعلہ ، اگیا بیتال ؛ بنیٹی (وہ لکڑی جو دونوں طرف سے جلا کر گھمائے یا پھیرتے ہیں).

نظر آتا ہے پھرتے شانہ سب کو
کہ جیسے شعلۂ جوّالہ شب کو
(۱۷۷۳ ، تصویر جاناں ، ۱۱).

صورت شعلۂ جوالہ نظر آتا ہے
رقص کے وقت ترا اے مہ تاباں دامن
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۶۳). آتشبازی مثل شعلہ جوالہ چھٹی ہزارہا باڑ بندھی بلبان گزیں تلبان اس میں بندھی. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۵).

تُشّاق ہوتی تھی سی خودی کی قندیل
لیکن اتنی بھی توانائی نہیں
بڑھ کے ان میں سے کوئی شعلہ جوّالہ بنے
(۱۹۳۱ ، ماورا ، ۹۷). [شعلہ + جوالہ (رک)].

---خُو (---و مع) صف.
بدمزاج ، تیز و تُند خُو ، تنک مزاج ، مراد : معشوق ، محبوب.

شعلہ خو جب سوں نظر آتا نہیں
تب سوں انگاروں پہ لوٹے ہے ولی
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۲).

شعلہ خو اپنے سے جوں شمع گرفتہ تو ہوں لیک
سر پہ جب آن کھڑا ہوں کا پگھل جاوں گا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰).

گرم جواب شکوۂ جور عدو رہا
اس شعلہ خو نے جان جلائی تمام شب
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۱).

کیا کیا بھڑک رہی ہے دلِ پُر شرر میں آگ
اے شعلہ خو لگاتا ہے تو کس کے گھر میں آگ
(۱۸۷۷ ، کلیات قلق میرٹھی ، ۹۲).

گرا رہا ہے بجلیاں چنارِ شعلہ خو کہیں
ضیا فگن ہے نیلوفر میانِ آب جو کہیں
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۲۹). [شعلہ + خُو (رک)].

---خُوئی (---و مع) امث.
شعلہ جیسی عادت ؛ (مجازاً) طبیعت کی تیزی طراری ، گرم مزاجی (نرم خوئی کے بالمقابل).

شعلہ خوئی سوج تیری آج تک
پکتی ہے چھاتی مری کھل کھل پڑی
(۱۸۱۸ ، انشا ، د ، ۱۰).

شعلہ خوئی پر تری مٹنے پہ سو جاں سے
گرد پھر پھر کر ہوئے صدقے ہزار ارمان سے
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۶۲). [شعلہ خو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---خیز (---ی مع) صف.
جلا دینے والا ، آگ لگا دینے والا ، شعلہ فگن.

دل تجھ نگہ گرم سوں سوزاں ہے جیوں چراغ
اس سوزِ شعلہ خیز سوں خنداں ہے جیوں چراغ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۷). [شعلہ + ف: خیز ، خاستن - اُٹھنا].

---دَم (---فت د) امذ.
رک : آتش نفس.

ہرگز نہ چہچہائے چمن زارِ عشق میں
جو مرغِ آتشیں نفس شعلہ دم نہیں
(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۶۳). [شعلہ + دم (رک)].

---دینا ف م.
آگ بھڑکانا ، سلگانا.

سرد مہری سے سوزِ دل نہ بجھا
شعلہ دیتی ہے آگ تسکیں پر
(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۳۶۷).

---رُخ کس اضا (---ضم ر) امذ.
(مجازاً) گالوں کی سرخی ، چہرے کی تابانی.

شعلۂ رُخ سرخ پوش منکر و کافر ادا
رنگہ جنکا سدا رشک ہو ناقوس کا
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۸۰). [شعلہ + رخ (رک)].

---رُخسار کس اضا (---ضم ر ، سک خ) امذ.
رک : شعلۂ رخ.

بگو ہوالہوس آندھی ہے تیری خاک اڑانے کو
چھپالے اے پریرُو شعلۂ رخسار دامن سے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۴).

---رُخسار (---ضم ر ، سک خ) صف.
خوب رو ، سرخ گالوں والا.

ہیں نظر میں کتنے مہ پاروں کے خواب
کیسے کیسے شعلہ رخساروں کے خواب
(۱۹۳۳ ، نبض دوراں ، ۳۸). [شعلہ + رخسار (رک)].

---رُخی (---ضم ر) امث.
چہرہ سرخ ہونا ، لال بھبوکا ہونا ؛ (کنایۃً) خوبصورتی ، دلکشی ، جاذبیت ، محبوبیت.

اوس برق وش کی شعلہ رخی کا اثر یہ ہے
تن میں زیادہ ہو گئے امراض حار کچھ
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۳۳). نصف گھنٹہ اپنے محبوب ، بھارت ، کی شعلہ رخی کی حدیثیں بیان کرتے ہیں. (۱۹۶۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۲۲۳). [شعلہ رخ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ رُو (ـــــ و مع) صف.
جس کا چہرہ شعلہ کی طرح روشن ہو ، حسین ؛ مراد : سرخ گال والا محبوب ، معشوق.

ہوا ہے آہِ شرربار سے تری ثابت
فغاں تجھے تو کسی شعلہ رو سے ہے اخلاص
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۱۰۳).

اس شعلہ رو کے وصل کی شب یاد آ گئی
دیکھ اضطراب شمع پہ جوشش پتنگ کا
(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۷).

رنج کس شعلہ رو کا کھاتے ہو
شمع کی طرح پگھلے جاتے ہو
(۱۸۶۸ ، زہر عشق (مثنوی) ، ۷). [شعلہ + ف : رُو (رک)].

ـــــ رُوئی (ـــــ و مع) امث.
شعلہ رُو (رک) کا اسم کیفیت چہرے کا لال بھبوکا ہونا (ماخوذ : وضع اصطلاحات). [شعلہ رو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ زا صف.
شعلہ پیدا کرنے والا ، لو دینے والا ، شعلہ زن.

اس سرد مہر کو ہو اثر پر جو ہو سکے
کام و دہاں کو میرے دمِ شعلہ زا سے ربط
(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۸۰).

مانی مبتلا کا دل ، کس لیے شعلہ زا ہے اب
ایک امید تھی سو وہ پہلے ہی جل کے رہ گئی
(۱۹۱۸ ، نقوش مانی ، ۵۲) . [شعلہ + ف : زا ، زائیدن - پیدا کرنا].

ـــــ زار صف.
جہاں شعلے ہوں ، آتش کدہ ؛ (کنایۃً) دوزخ ، جہنم.

غم کی بجلی پڑی ہے جب سینے
تب سوں ہے شعلہ زار میرا دل
(؟ ، سراج رضی (اردو شہ پارے ، ۱ : ۳۰۸)). [شعلہ + ف : زار ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ زَبان (ـــــ فت نیز ضم ز) صف.
جس کے کلام یا تقریر میں جوش و خروش بھرا ہو ، اشتعال پیدا کرنے والا ، آتش بیان ، پرجوش تقریر کرنے والا ، تیز زبان. مولانا ظفر علی خان ... شعلہ زبان مقرر ، سیماب صفت صحافی ، ادیب ، انشاء پرداز سب کچھ تھے۔ (۱۹۷۰ ، آج کا اردو ادب ، ۲۶۰). [شعلہ + زبان (رک)].

ـــــ زُبانی (ـــــ فت نیز ضم ز) امث.
تیز زبانی ، شعلہ بیانی.

بھرا ہے آبِ آتش رنگ سے جام
زبان شعلہ زبانی کا کرے کام
(۱۸۹۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۹۱) . [شعلہ زبان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ زَن (ـــــ فت ز) صف.
جس سے شعلے نکلیں ، آگ برسانے والا ، بھڑکنے والا ؛ (مجازاً) تیزی پکڑنے والا ، تیز ، پُرجوش.

یہاں بیم کے دریا میں گرداں ہے کشتیٔ عقل
اس موجِ شعلہ زن میں کیا آسرا ہے خس کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱).

موج زن ہو کیوں نہ آنسو شعلہ زن جب تک ہے داغ
دست و پا مارے ہے لڑکا دیکھ کر روشن چراغ
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۴۳).

ہر حرف تیرے منہ سے نکلتا ہے شعلہ زن
سینے میں دوستوں کا ہوا جائے دل گداز
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰۳).

طعنہ زن ہو گا ہر کَس و نا کَس
شُعلہ زن ہو گا ہر کَس و نا کَس
(۱۸۹۵ ، دلیر حسن ، ۲۵) . پورا قصہ سننے بھی نہ پائی کہ مارے غصے کے آگ بھبوکا ہو گئی اور آتش انتقام اور بھی شعلہ زن ہوئی۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۰).

غرورِ حُسن شُعلہ زن ہے آج تک رہینِ شوق
جو بات حسن میں نہیں وہ عشقِ معتبر میں ہے
(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۴۷). [شعلہ + ف : زَن ، زدن - مارنا].

ـــــ زَنی (ـــــ فت ز) امث.
شعلہ برسانا ؛ تیزی ، پُرجوشی.

یہ چشمۂ دلِ معدن گو گرد ہے شاید
کرتی ہے جو یاں شعلہ زنی دم بدم آتش
(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۳۱). [شعلہ زن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ سا / ساں صف.
شعلہ کی طرح ، شعلہ کی مانند ، شعلہ صفت.

عشق سے تو نہیں ہوں میں واقف
دل کو شعلہ سا کچھ لپٹتا ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۸۷). آسمان سے شعلہ ساں ایک پنجہ گرا۔ (۱۹۳۶ ، مضامینِ فلک پیما ، ۲۰). [شعلہ + سا/ساں ، حرفِ تشبیہ].

ـــــ سامانی امث.
خاک ہو جانے کی صورت ، شعلہ کا سا دہکنا ، سامانِ تباہی.

یہ لرزش یہ تموّج یہ دہک یہ شعلہ سامانی
حیاتِ ناشکیبا کی یہ سے تصویر ہے ساقی
(۱۹۳۵ ، روح کائنات ، ۶۹). ہزار دل چسپیوں کے ساتھ لاتعداد شعلہ سامانیاں موجود ہیں جنہیں سمجھنے کی ضرورت ہے . (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۹۶). [شعلہ + سامان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ سوزاں کس صف (ـــــ و مع) صف.
بھڑکتا ہوا شعلہ ، دہکتا ہوا شعلہ ، جلتا ہوا شعلہ.

دے رہا ہے اپنی آزادی کو مجبوری کا نام
ظالم اپنے شعلۂ سوزاں کو خود کہتا ہے دود

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۳۳). [شعلہ + ف : سوزاں ، سوختن ـ جلانا سے صفت].

ـــْـسِینائی کس صف(ـــی مع) امذ.
رک : شعلۂ طور.

خالی ہے کلیموں سے یہ کوہ و کمر ورنہ
تو شعلۂ سینائی ! میں شعلۂ سینائی !

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۶۳). [شعلہ + سینا (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــشَمائِل (ـــفت ش ، کس ء) صف.
شعلے جیسا ، شعلے کے مانند ؛ (مجازاً) جلا دینے والا.

کیا کیا جلی ہے بزم میں تجھ سے نہ جیب بھرے
پروانے شمع شعلہ شمائل کے آس پاس

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱ : ۹۸). [شعلہ + شمائل (رک)].

ـــطَراز (ـــکس ط) صف.
شعلہ پیدا کرنے والا ، شعلہ صفت ، شعلے جیسا ؛ (مجازاً) خوبصورت ، حسین ، محبوب.

نثار تیری خاموشی کے اے نگار جواں
نگار شعلہ طراز و نگارِ نغمہ نواز

(۱۹۶۵ ، ایک خواب اور ، ۱۰۹). [شعلہ + ف : طراز ، طرازیدن ـ نقش کرنا].

ـــطَلَبی (ـــفت ط ، ل) امث.
جوش و خروش ، ولولہ انگیزی ، حوصلہ مندی.

دوستو جرأتِ شعلہ طلبی لے کے اٹھو
آج پھر آرزوئے تشنہ لبی لے کے اٹھو

(۱۹۸۳ ، لہو پکارتا ہے ، ۱۳). [شعلہ + طلب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــْـطُور کس اضا(ـــو مع) امذ.
طور کا جلوہ ، نور یا جلوہ جو حضرت موسیٰؑ نے کوہ طور پر دیکھا ؛ مراد : برق تجلی.

الٰہی مجھ کوں دکھلا جلوۂ نور
مرا دل کر بہارِ شعلۂ طور

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۰۸).

تنک گرم تو سنگریزے کو دیکھا
نہاں اس میں بھی شعلۂ طور ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۷).

شعلۂ طور ہے ہر ایک انداز
اللہ اللہ نگہِ فتنہ طراز

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۵). [شعلہ + طور (رک)].

ـــْـعارِض کس اضا(ـــکس ر) امذ.
رخساروں کی سرخی ، چہرے کی لالی.

کیا خوب تھا چتوَر کے ہلانے کا طور بھی
دیکھا ہے تھے شعلۂ عارض کو اور بھی

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۱۲۷). [شعلہ + عارض (رک)].

ـــعِذار (ـــکس ع) صف.
شعلہ رخسار ، شعلے جیسے گال والا یا والی.

جو تھی تو اتنی کاکل کے زہر کی گرمی
جو تھی تو شعلہ عذاراں شہر کی گرمی

(۱۸۶۸ ، گلزار داغ ، ۳۰۲).

نہا رہا ہے وہ شعلہ عذار دریا میں
کہ جل رہی ہے یہ دامانِ موج آب میں آگ

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۹۳).

تجھ سے کیا میری بہاروں نے کہا
میرے غنچوں نے ، مرے شعلہ عذاروں نے کہا

(۱۹۸۲ ، ساز سخن بہانہ ہے ، ۱۳۵). [شعلہ + عذار (رک)].

ـــفام صف.
شعلے جیسے رنگ والا ، شعلہ کی مانند ، بھڑکیلا.

گل ، بنفشہ ، لالہ ، نسرین ، یاسمین
کوئی شعلہ فام کوئی سیم تن

(۱۹۴۳ ، نیض دوراں ، ۳۷). [شعلہ + فام (رک)].

ـــْـفَساد کس اضا(ـــکس ف) امذ.
(مجازاً) فساد کی آگ ، لڑائی جھگڑا ، دنگا فساد. پھر کارتوس سے شعلۂ فساد بھڑکا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۵). [شعلہ + فساد (رک)].

ـــفِشاں (ـــکس ف) صف.
۱. آگ برسانے والا ، جس میں سے آگ نکلے ، آگ اگلنے والا ؛ تند و تیز ، گرمی و حرارت سے پُر.

اوسی آگ میں کا ہوں میں یک زباں
تو کرتا ہوں اس دھات شعلہ فشاں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۸).

اگن کیں ولے تس اگن کی زبان
ہوئے کیں کے کیں پیش شعلہ فشاں

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۸۲).

مجھ سا بھی زمانے میں کوئی سوختہ جاں ہے
ہے برقِ جہاں جو نفسِ شعلہ فشاں ہے

(۱۸۶۸ ، گلزار داغ ، ۲۳۱).

زہر احساس نس نس میں شُعلہ فشاں ہو تو پھر
میرے مغرور فن کا ہر اک معجزہ

(۱۹۸۲ ، ساز سخن بہانہ ہے ، ۶۹). ۲. (بانک بنوٹ) ایک گھائی کا نام جس میں سر پر سر ان پر ان مارتے ہیں. پندرھویں گھائی اس کا نام شعلہ فشاں ہے پہلے گھائی چار کی چل کر جوکا چلیں اور شیر گھورو کر کے ان شعلہ فشاں ... ماریں. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۸۳) [شعلہ + ف : فشاں ، فشاندن ـ بکھیرنا].

ـــفِشاں پَہاڑ (ـــکس ف ، فت پ) امذ.
رک : آتش فشاں پہاڑ. زمین کی حرارت غریزی جس کی وجہ سے

ابھی تک شعلہ فشاں پہاڑوں سے پگھلی ہوئی دھاتیں و گرم بخارات نکلتے ہیں روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے۔ (۱۹۲۱ ، القمر ، ۵۵)۔ [شعلہ فشاں + پہاڑ (رک)]۔

---فِشانی (---کس ف) امث.
شعلے برسانا ، آگ اگلنا. ماموں کے چہرے کا اتار چڑھاؤ ان کی آنکھوں کی شعلہ فشانی ان کے لبوں کی تھرتھراہٹ پر نظر نہ کی۔ (۱۹۵۶ ، ہمارا گاؤں ، ۱۰۹)۔ [شعلہ فشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---قد (---فت ق) صف.
(مجازاً) سرتاپا حسین ، خوبصورت ، شعلہ بدن.
نگہ گرم سوں اس شعلہ قد نے مجلس میں
کیا برشتہ ولی کو کباب کے مانند
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۸)۔
لچک ہے چال کی کس شعلہ قد کے مدِّ نظر
کہ پوجتا ہے برہمن کنشت میں آتش
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۶۶)۔ [شعلہ + قد (رک)]۔

---کار صف ، امذ.
شعلے برسانے والا ، شعلے اگلنے والا.
اٹھو کہ رزمگہ ہے پھر تمہارے انتظار میں
تڑپ رہی ہیں بجلیاں فضائے شعلہ کار میں
(۱۹۳۶ ، لالۂ طور ، ۴۷)۔
آنکھ مل کر جاگ اٹھے آخری جنگو عظیم
پھر سکھا دے شعلہ کاروں کو بہاروں کے اصول
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۲۳)۔ [شعلہ + ف : کار ، کاشتن - بونا]۔

---کی طرح بھڑک اُٹھنا محاورہ.
چراغ پا ہو جانا. اس کی بات سن کر حیات شعلہ کی طرح بھڑک اٹھا۔ (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱۵۶)۔

---گُوں (---و مع) صف.
شعلہ صفت ، آگ جیسا ، شعلہ کی صورت میں ، دہکا ہوا.
فضائے کاکلِ مشکیں میں شعلہ گوں عارض
سوادِ شام میں آتش کدے جلائے ہوئے
(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۸۹)۔ [شعلہ + ف : گوں ، لاحقۂ صفت]۔

---گِیر (---ی مع) صف.
فوراً بھڑک اٹھنے والا ، آگ لگانے والا ، آتش گیر.
تصادم نگہ سے برس پڑیں نہ بجلیاں
بچو کہ سخت شعلہ گیر ہیں یہ خشک کھیتیاں
(۱۹۵۸ ، تارپیراہن ، ۱۳۹)۔ [شعلہ + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا ، لینا ، قبول کرنا]۔

---لپکنا محاورہ.
تیز آگ نکلنا ، آگ اگلنا. لیکن یہ آتش فشاں کبھی ٹھنڈا نہیں ہوتا اور ایک نہ ایک دن اس سے شعلے لپکنے لگتے ہیں۔ (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۸۵)۔

---لگنا محاورہ.
آگ لگنا ، آگ بگولا ہونا ، جلنا بھننا ، جل جانا.
شعلہ لگے زباں قلم کوں مثال شمع
قصّہ لکھوں جو دل کے میں سوز و گداز کا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۲)۔ کیسری کو تو دن رات شعلے لگے ہیں۔ (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۰)۔

---مارنا محاورہ.
رک : شعلہ لپکنا. دل مضطرب و بیقرار بے چین تھا اور غم و اندوہ شعلہ مار رہا تھا اور بابک اوسی دم نکلا سیر و سیاحت کو چل دیا۔ (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۲۰۹)۔

---مزاج (---کس م) صف.
غصہ ور ، تیز مزاج ، جلد طیش میں آ جانے والا ، تُندخُو. لا کھ لا کھ ملازمان صنعت نے پکارا آتش باراں شعلہ مزاج کس کو جواب دیتے ہیں۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۳۵)۔
بزم ہے شعلہ مزاجوں کی سنبھل لے اکبر
برقِ خرمن کہیں یہ گرمیٔ گفتار نہ ہو
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۳)۔ [شعلہ + مزاج (رک)]۔

---مزاجی (---کس م) امث.
تیز مزاج ہونا ، مزاج میں تیزی ، تندیٔ مزاج. نالائق جوانا مرگ ہم اپنی مصیبت میں مبتلا ہیں ہم سے زبان لڑاتا ہے ، اس گرمی میں شعلہ مزاجی دکھاتا ہے۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۱۷۳)۔
انہیں کی گرم نظر سے لگی نقاب میں آگ
وہ اور شعلہ مزاجی سے ہوں عتاب میں آگ
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۹۳)۔ [شعلہ مزاج + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---مُسْتَعْجِل کس صف (---ضم م ، سک س ، کس مج ت ، سک ع ، کس ج) صف.
تیز جلنے والا ، جلد بھڑکنے والا شعلہ ؛ (مجازاً) جل کر جلد بجھ جانے والا ، ناپائیدار. انہوں نے ایک ادبی ماہنامہ معلومات نکالا جو «شعلہ مستعجل» ہونے کے باوجود اردو ادب پر اپنے ان مٹ اثرات چھوڑ گیا۔ (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۳۷)۔ [شعلہ + مستعجل (رک)]۔

---مقالی (---کس م) امث.
رک : شعلہ بیانی.
واعظ قوم کی وہ پختہ خیالی نہ رہی
برق طبعی نہ رہی شعلہ مقالی نہ رہی
(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۲۲۵)۔ [شعلہ + مقال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---مُلْتَہِب کس صف (---ضم م ، سک ل ، فت ت ، کس ہ) صف.
بھڑکنے والا شعلہ ، بھڑک کر ختم ہو جانے والا شعلہ. وہ عصبیت جو ان کی اردو افسانہ نگاری میں کبھی ایک افسردہ چنگاری سے زیادہ نمودار نہیں ہوئی تھی ... کس طرح شعلۂ ملتہب بن گئی۔ (۱۹۳۲ ، مذاکرات نیاز فتحپوری ، ۱۵۷)۔ [شعلہ + ملتہب (رک)]۔

---نار کس اضا ، امذ.
آگ کا شعلہ.

ان کی وابستگی بھی سوز جحیم
ان کی یگانگی بھی شعلۂ نار

(١٩٣٣ ، سیف و سبو ، ١٩٣). [شعلہ + ف : نار (رک)].

---ناک صف.
غضب ناک ، غصہ ور. راحیل اس کی طرف شعلہ ناک نظروں سے دیکھتا ہے. (١٩٦٧ ، پس پردہ ، ١٤١). [شعلہ + ناک ، لاحقۂ صفت].

---نفس (---فت ن ، ف) صف.
شعلہ بیاں ، آتش نوا ، گرمیٔ زورِ بیاں. اپنے زمانے کے نامی گرامی شعلہ نفس خطیب تھے پر ایک زمانہ ایسا آیا کہ انہوں نے خطاب کرنا یکسر ترک کر دیا. (١٩٨٧ ، آخری آدمی ، ٢٧). [شعلہ + نفس (رک)].

---نفسی (---فت ن ، ف) امث.
شعلہ نفس ہونا ، شعلہ بیانی ، آتش نوائی ، جوشِ خطابت. ان کا رہ رہ کر اضطراب اور باتوں باتوں میں شعلہ نفسی مجھ کو اچھی طرح یاد ہے. (١٩٤٣ ، حیات شبلی ، ٥٩٩). [شعلہ نفس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نمرود کس اضا (---فت ن ، سک م ، و مع) امذ.
آتش نمرود.

آتش غم سیں مرے باغ میں گر دود اوٹھے
برگِ گل سیں شررِ شعلۂ نمرود اوٹھے

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٣٣٦).

خلیل جب بھی اٹھے وقت کی صدا بن کر
قدم قدم پہ بھڑک اٹھا شعلۂ نمرود

(١٩٨٣ ، بے نام ، ٧٦). [شعلہ + نمرود (عَلَم)].

---نوا (---فت ن) صف.
آتش نوا ، شعلہ بیاں ، آواز کی گرمی و حرارت. مولانا ظفر علی خاں شعلہ نوا شاعر ... صحافی ادیب ، انشا پرداز سب کچھ تھے. (١٩٨٢ ، آج کا اردو ادب ، ٢٦٠). [شعلہ + نوا (رک)].

---نوائی (---فت ن) امث.
آتش بیانی ، شعلہ بیانی. ایوان میں بھی ان کی شعلہ نوائی نہیں سنی گئی. (١٩٧٥ ، انداز بیاں ، ٢١٥). [شعلہ نوا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---وار/وَر (---/ فت و) صف.
جو شعلہ رکھتا ہو ، شعلہ جیسا ، شعلہ کی طرح کا ، جلا دینے والا.

چلے فوج کے ساتھ سب فوجدار
کہ دو ہاتیں ان کی تھیں شعلہ وار

(١٧٩٣ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ٩٣).

کیا شعلہ ور ہے آتشِ رنگِ حنائے یار
نقشِ قدم کو اس نے سمندر بنا دیا

(١٨٥٤ ، برق ، د ، ١٣٥). [شعلہ + ف : وار ، لاحقۂ صفت].

---وَش (---فت و) صف.
شعلے جیسا ، شعلہ صفت ؛ (مجازاً) محبوب.

طبع کشیدہ رنج کشوں سے
گرمیِ صحبت شعلہ وشوں سے

(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٣٣٢).

آتش سیال وہ اس شعلہ وش کے ہاتھ سے
لے کے بافراطِ ادب کہنے لگا میں تشنہ کام

(١٩١٩ ، رعب ، ک ، ٢٨١). [شعلہ + ف : وش ، حرف تشبیہ].

---ہائے فساد بھڑکنا محاورہ.
فساد کی آگ لگنا (جامع اللغات).

شُعلے (ضم ش ، سک ع) امذ ، ج.

شعلہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل. مداری ... ناک کے نتھنوں سے دھواں کیا شعلے نکالتے ہیں. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٨٠٧).

مکالمات فلاطوں نہ لکھ سکی لیکن
اسی کے شعلے سے ٹوٹا شرار افلاطوں

(١٩٣٦ ، ضرب کلیم ، ٩٢). رن کچھ کے میدان سے شعلے بلند ہونے لگے اور آگ مشرکوں کا گورو کفن بن گئی. (١٩٨١ ، رزمیہ داستانیں ، ٣٥٥).

---اُٹھنا/اُوٹھنا محاورہ.
آگ لگنا ؛ جذبات برانگیختہ ہونا.

آتش کے شعلے دل منے اوٹھتے ہیں تجھ بن اے بجے
اس کے بجھانے کوں کلے اپنے لگاوں کس کے تئیں

(١٥٣٨ ، اشرف (اردو شہ پارے ، ٢٤٠)).

اوٹھتے سر کے داغ شعلے برنگِ شمع
ثابت ہیں ہم ہمارے قدم تیرے عشق میں

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٥).

شعلے اٹھنے لگیں جیسے ہن کے
آگ جو بھس میں ہے پانی کے

(١٩١٩ ، نظم طباطبائی ، ٣).

---اُگلنا محاورہ.
١. **آگ برسانا.**

کچھ سوز ہے بیاں میں کچھ درد داستاں میں
شعلے اگل رہی ہے چھریاں چلا رہی ہے

(١٩٣١ ، صبح بہار ، ١٨). ٢. **بے تکی باتیں کرنا ، غلط بیانی کرنا ، زہر افشانی کرنا.** عجیب شعلے اگل رہے تھے ان کے الفاظ نفرت کے گولے بن کر پھٹ رہے تھے اور ہم ... چھاؤنی میں فکر مند بیٹھے تھے. (١٩٧٧ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ٥٣).

---بلند ہونا محاورہ.
آگ تیز ہونا. رن کچھ کے میدان سے شعلے بلند ہونے لگے اور آگ مشرکوں کا گور و کفن بن گئی. (١٩٨١ ، رزمیہ داستانیں ، ٣٥٥).

---بھڑکانا محاورہ.
آگ لگانا ، ہوا دینا ، جذبات برانگیختہ کرنا.

آگ پیدا کی شماعِ عشوہ و انداز سے
آگ میں بھڑکا دیئے شعلے ہوائے ناز سے
(۱۹۲۹ء ، نقوش مانی ، ۱۳۱).

---چُننا محاورہ.
صدمے اُٹھانا ، دُکھ اُٹھانا ، اذیت سہنا.
نہیں نہیں اس خوشی کی ساعت میں ایسے شعلے نہیں چنوں گی میں آج موسیقیت کی حوروں سے نغمۂ آرزو ـــــــ سنوں گی (۱۹۸۳ء ، سمندر ، ۱۳۱).

---کا بَھٹّا امذ.
(معماری) وہ بھٹا جس میں تیز آگ جلا کر اینٹیں پکائی جائیں.
اِزاوہ کی ... اینٹیں شعلے کے بھٹے کی ... اینٹوں سے نسبتاً زیادہ اینھونک ہوتی ہیں. (۱۹۳۸ء ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۳۸).

---کو ہَوا دینا محاورہ.
آگ بھڑکانا ، ہوا دینا. مسلمانوں کے دو گروہوں میں بڑے خوفناک فسادات ہوئے ... حکومت بھی شعلوں کو ہوا دیتی رہی. (۱۹۸۲ء ، آتشِ چنار ، ۱۸۱).

---لگنا محاورہ.
حسد کرنا ، حسد کی آگ میں جلنا. سیکڑوں حاسد یہ اوج موج دیکھ کر کونلوں پر لوٹ رہے ہیں خصوصاً کیسری کے تو دن و رات شعلے لگے ہیں. (۱۸۹۹ء ، ہیرے کی کنی ، ۳۰).

---نِگَلنا محاورہ.
تلخ بات برداشت کرنا.
میں کیسے شعلے نگل سکوں گا
میں کیسے زہر اب پی سکوں گا
(۱۹۸۳ء ، سمندر ، ۱۳۹).

شُعُوب (ضم ش ، و مع) امذ ؛ ج.
خاندان ، قبیلے ، قومیں.
بتانِ شعوب و قبائل کو توڑ
رسومِ کُہن کے سلاسل کو توڑ
(۱۹۳۵ء ، بالِ جبریل ، ۲۰۳). انسانوں کو شعوب و قبائل اور نسل و رنگ کے امتیازات سے اونچا اوٹھا کر ایک ہیئت اجتماعیہ انسانیہ کا جزو بنا دیا جائے. (۱۹۸۶ء ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۱۸۳). [ع : (ش ع ب)].

شُعُوبی (ضم ش ، و مع) صف.
گروہ پرست ، قبیلہ پرست.
جو دائمی عَصَبیّت ہے ہم سے خارج ہے
عدوئے دینِ خدا ہے شعوبی و ملحم
(۱۹۶۶ء ، منحمنا ، ۶۶). [شعوب + ی ، لاحقۂ نسبت].

شُعُوبِیّت (ضم ش ، و مع ، کس ب ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
قبیلوں میں بٹا رہنا ؛ قبیلہ پرستی.
شعوبیت کے سانچے میں ڈھلے جب تب تشتت کا
کہ ہر ڈیڑھ اینٹ کی مسجد کی اس لعنت سے تزئین ہو
(۱۹۳۱ء ، بہارستان ، ۸۱). [شعوب + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شُعُور (ضم ش ، و مع) امذ.
۱. کسی کام کو انجام دینے کا سلیقہ ، تمیز ؛ کسی کام کا ملکہ.
مج تربیت کر توں ظاہر کیا
شعور اس ہنر کا دے شاعر کیا
(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۲۹). بڑی ذی فہم و ذکی صاحبِ سلیقہ و شعور تھی. (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۶).
احمقِ بے وقوف کو گرچہ نہیں کوئی شعور
کچھ بھی سہی مگر وہ ہے آدمی آن بان کا
(۱۹۳۲ء ، سنگ و خشت ، ۳۵).
خود اپنے فائدے کا نہیں جس کو کچھ شعور
امید اس سے کیا ہو فلاحِ عوام کی
(۱۹۸۲ء ، ط ظ ، ۵۳). **۲. ہوشیاری ، سمجھ بوجھ ، احساس ، دانائی.** اس عشوہ بان کے گلزار میں مست پھرتا تھا ، ولے شعور دھرتا تھا. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۸۷).
باہر نہ آ سکی تو قیدِ خودی سے اپنی
اے عقلِ بے حقیقت دیکھا شعور تیرا
(۱۷۸۳ء ، درد ، د ، ۱۹).
مدہوشِ عشق ہو کر جا بزمِ معرفت میں
پردہ نہ بیچ میں ہو غافل شعور تیرا
(۱۸۸۸ء ، صنم خانۂ عشق ، ۶). کتاب کے مطالعے سے آپ کے علم اور آپ کے شعور میں اضافہ ہوتا ہے. (۱۹۸۳ء ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۶). **۳. پہچان ، آگہی ، پہچاننا ہر چیز کا ، عقل ، جاننا ؛ علم حاصل کرنا.**
ہم کو وہ دیکھتا ہے جو ہے صاحبِ خرد
اے خالی از شعور و ہنر تک رہے نگہ
(۱۷۸۲ء ، دیوانِ محبت (ق) ، ۱۵۲). ان کو اپنی ہستی اور تنزل کا شعور مطلق نہیں ہوتا. (۱۸۹۹ء ، حیات جاوید ، ۲ : ۳۱۳). انسان نے جب اپنی زندگی فطری ماحول میں گزارنی شروع کی تو اس وقت اس میں شعور بیدار نہیں ہوا تھا. (۱۹۶۷ء ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۱۱۰). **۴. عمر کی وہ ابتدائی منزل جب انسان میں سمجھ اور احساس بیدار ہو یا شروع ہوا ہو ، بلوغ.** اس ہیچمدان کو ابتدائے سنِ شعور سے علم فقہ و تفسیر و اصول و احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق دامنگیر ہے. (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳). ابتدائے شعور سے جب میں نے کسی جانور کو خورش کے لئے پکوایا تو اس میں دلخواہ مزہ نہ پایا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۲۹۱). سنِ شعور کو پہنچ کر دوبارہ پڑھا تو بے ساختہ اعتراف پر مجبور ہو گئی. (۱۹۸۸ء ، نگار ، کراچی ، مارچ ، ۲۹). **۵. (تصوف) ذات و صفات الٰہی سے واقف ہونا جو محمود ہے اور محویت کا شعور مذموم ہے.** اس صفتِ شعور اور صحو کو غیبت اور سکر سے اتم اور اکمل بیان کیا ہے. (۱۸۹۳ء ، ترجمۂ رشحات ، ۶۱). **۶. (نفسیات) نفس کی وسیع ترین کیفیت جس کے ماتحت تمام کیفیاتِ نفسی ولوف احساس ارادہ ہیں.** ایک دن اس

بری نے اپنے شعور سے دریافت کر کے کہا۔ (۱۸۰۱ ، باغ و بہار ، ۲۹)۔ اگر انسان کا شعور اپنے افعال کے تمام نتائج محسوس کرتا تو ہم یہ کہہ سکتے کہ وہ اس طرح عمل کرے گا۔ (۱۹۳۵ ، علم الاخلاق ، ۲۰)۔ اس کے شعور سے وہ خوش گوار احساس بھی معدوم ہو گیا۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۳۲)۔ [ع]۔

---آگہی کس اسا(---فت گ) امذ۔
سمجھ ، تمیز ؛ فہم و فراست ، سوجھ بوجھ کا احساس ، واقفیت یا علم کا احساس۔

مل گیا ہم کو شعورِ آگہی
ہم کلامِ قدسیاں کیسے ہوئے

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۸۰)۔ [شعور + آگہی (رک)]۔

---آنا محاورہ۔
سلیقہ یا سمجھ بوجھ پیدا ہونا ، واقفیت ہونا ، آگاہی ہونا۔

مری گردن پہ تم آہستہ آہستہ چھری پھیرو
نئے قاتل ہو آنے کا شعور آہستہ آہستہ

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۲۳)۔

---بیدار ہونا محاورہ۔
ادراک پیدا ہونا ، سمجھدار ہونا ، سمجھنے کے قابل ہونا۔

اور جب پوری طرح بیدار ہوتا ہے شعور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضور

(۱۹۷۷ ، سرکشیدہ ، ۳۹)۔

---پکڑنا محاورہ۔
ہوش سنبھالنا ، ہوشیار ہونا ، آگاہی حاصل کرنا ، شناسائی ہونا۔ ممکن تھیں شعور پکڑا کر واجب لکون اپڑیا۔ (۱۶۵۹ ، میراں جی خدا نما ، وجودیہ ، ۱)۔

---پیدا کرنا محاورہ۔
آگاہی دلانا ، احساس پیدا کرنا ، واقفیت حاصل کرنا۔ ان کا شمار ہندوستان کے ان مشاہیر اہلِ قلم میں ہوتا تھا جنہوں نے مسلمانوں میں اپنے شاندار ماضی کے بارے میں نہ صرف شعور پیدا کیا بلکہ اس پر فخر کرنا بھی سکھایا۔ (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۸ ، جنوری ، ۱۱)۔

---پیدا ہونا محاورہ۔
احساس پیدا ہونا۔ غریب آدمیوں میں طبقاتی امتیاز اور امیری و غریبی کے فرق کا شعور کس شدت سے پیدا ہوتا جا رہا ہے۔ (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۶۶)۔

---تَسَلْسُل کس صف(---فت ت ، س ، سک ل ، ضم س) امذ۔
(فلسفہ) وہ قوت شعور جو مسلسل ماضی کے تمام (اچھے برے) مشاہدات اور تجربات کو حافظے میں محفوظ رکھتی ہے۔ پانچواں تام شعورِ تسلسل ہے جس میں مسلسل توجہ کی جاتی ہے اور من سب تجربات محفوظ رکھتا ہے۔ (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۰)۔ [شعور + تسلسل (رک)]۔

---تَمَدُّن کس اسا(---فت ت ، م ، شد د بضم) امذ۔
رہن سہن کا سلیقہ ، احساسِ معاشرت ، تہذیب و تمدن سے آگاہی ، طرزِ زندگی۔

کسے شعورِ تمدن تھا آپؐ سے پہلے
نہ زندگی کو خبر تھی کہ زندگی کیا ہے

(۱۹۸۳ ، ذکرِ خیرالانام ، ۶۴)۔ [شعور + تمدن (رک)]۔

---دار صف۔
۱. **سمجھ رکھنے والا ، ہوشیار ، ذہین۔**

شعور دار ہو تم بھی بڑے بتاؤ تو تم
یہ کیا سبب ہے کہ دل اس کا پھر گیا ہم سے

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۳۰)۔ ۲. **ہنرمند ، تمیزدار ، اچھی نسل کا** (نوراللغات ؛ پلیٹس)۔ [شعور + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

---داری امث۔
تمیزداری ، سلیقہ مندی ، شائستگی۔ شعور داری سے بولی اور اس کے غنچۂ دل سے گرہ کھولی۔ (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۵۶)۔ [شعوردار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---ذات کس اضا ؛ امذ۔
(نفسیات) اپنا ادراک ، احساسِ ذات ، عرفانِ ذات۔ اس حقیقت کو تسلیم کئے بغیر کہ شعورِ ذات شعورِ غیر ہے ، سماجی شعور ہے ، وہ اس کی پرزور حمایت کرتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۱۳۳)۔ [شعور + ذات (رک)]۔

---رکھنا محاورہ۔
سمجھ اور تمیز رکھنا ، محسوس کرنا ، جان پہچان رکھنا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک سپاہی اکثر اپنے زخموں کا شعور نہیں رکھتا۔ (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۱۲۸)۔

---زِیسْت کس اضا(---ی مع ، سک س) امذ۔
احساسِ زندگی۔ ایسا بحران جو شعار زیست کو یوں تبدیل کر دے کہ شعورِ زیست وہ نہ رہے جو کبھی تھا۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۱۹)۔ [شعور + زیست (رک)]۔

---سنبھالنا محاورہ۔
ہوش سنبھالنا ، باشعور ہونا ، سمجھ دار ہونا۔

کچھ یک میں سنبھالیا جب اپنا شعور
کیا کر کتاباں پر اکثر عبور

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۰)۔

---عامّہ (---شد م بفت) امذ۔
رائے عامہ ، عوام کی سوچ ؛ (مجازاً) عوام ، رعایا۔ خود فرانس کا شعورِ عامہ اپنی حکومت کے خلاف صف آرا ہو گیا۔ (۱۹۶۵ ، گوریلا جنگ ، ۲۲)۔ [شعور + عامہ (رک)]۔

---کی رَو امث۔
(نفسیات) خیالات و احساسات کا تسلسل اور اس کی لہر۔ (ماخوذ : کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۱۰)۔

---مُطلَق کسرِ صف(---ضم م ، سک ط ، فت ل) امذ.
(نفسیات) کُلّی شعور ، لاشعور اور تحت الشعور کا مجموعہ.
عملِ تغیّر کے بغیر عرفان ممکن نہیں۔ لیکن جس طرح کہ شعورِ مطلق سمجھا جاتا ہے ، یہ وہی قسم ہے جو نیوٹن نے پیش کی۔ (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، ۱ اکتوبر ، ۳)۔ [شعور + مطلق (رک)]۔

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف.
ہوشیار ، سلیقہ مند ، باہوش. وہ شخص نہایت شعور مند تھا. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۵)۔ [شعور + مند (رک)]۔

---نُبُوَّت کسرِ اضا(---فت ن ، و مع ، شد و بفت) امذ.
عرفانِ نبوت ، نبوت حاصل ہونے کا احساس یا ادراک. اقبال نے ... شعورِ ولایت اور شعورِ نبوت کا فرق بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ صوفی ... خدا تک پہنچتا ہے اور وہیں رہ جاتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، نئی تنقید ، ۳۱۹)۔ [شعور + نبوت (رک)]۔

---وِلایَت کسرِ اضا(---کس و ، فت ی) امذ.
(تصوف) ولایت کا عرفان ، ولایت حاصل ہونے کا ادراک. صوفی اور نبیؐ کے شعورِ ولایت اور شعورِ نبوت کا فرق بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ صوفی انسانی درجے سے مختلف مراحل طے کرتا ہوا خدا تک پہنچتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، نئی تنقید ، ۳۱۹)۔ [شعور + ولایت (رک)]۔

---ہونا عاورہ.
احساس نیز سلیقہ ہونا ، تمیز ہونا ، سمجھ ہونا.

بھول مت اس کو گر تجھے ہے شعور
یاد خاطر رہے ضرور ضرور

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵۷).

میرا دل لیجے جو سیکھے ہو سلیقہ اے جان
پہلے یوں ظلم و ستم کا تھا شعور آپ کو کیا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۹).

شُعُوراً (ضم ش ، و مع ، تن ربفت) متف ؛ م ف.
شعوری طور پر ، جان بوجھ کر ، احساس کے ساتھ. ہم شعوراً قائم کئے ہوئے مقاصد کو ... پورا کرنے پر کس قدر اعتماد کرتے ہیں. (۱۹۳۲ ، اساسی نفسیات ، ۳۷۳)۔ [شعور + اً ، لاحقۂ تمیز]۔

شُعُوری (ضم ش ، و مع) صف.
شعور (رک) سے منسوب یا متعلق ، جس میں شعور کا عمل دخل ہو. خواہشِ فہم کی طرح سے ذات اور ایک عالم کے مابین شعوری اضافت کی اہم خصوصیت رکھتی ہے۔ (۱۹۳۷ ، مقدمۂ اخلاقیات ، ۹۰)۔ بغیر کسی شعوری جدوجہد کے استقلال ، فرض شناسی اور ٹھہراؤ میں یہ تدریج تبدیلی ہوتی رہی۔ (۱۹۸۳ ، بے نام ، ۱۳)۔ [شعور + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---اِبْتِذال (---کس ا ، سک ب ، کس ت) امذ.
(نفسیات) فطری پستی ، احساسِ کمینگی ، عادت کی خرابی. نفس پرستی کی لذت اور وطن کی محبت یا خوف دوزخ یا شعوری ابتذال کی نفرت میں تصادم ہوتا ہے۔ (۱۹۳۵ ، علم الاخلاق ، ۷۲)۔ [شعوری + ابتذال (رک)]۔

---آگہی (---فت گ) اِمث.
(نفسیات) پیش بینی ؛ خواہشات و حرکات کا احساس، قبل از وقت کوئی بات معلوم ہونا. ہم اپنی حاجتوں کی شعوری آگہی مختلف درجات میں رکھ سکتے ہیں۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۵۲)۔ [شعوری + آگہی (رک)]۔

---عَمَل (---فت ع ، م) امذ.
وہ کام جو بالقصد یا سوچ سمجھ کر کیا جائے. مصنف نے نوبہار کو ناول میں دیر سے داخل کیا ہے اور پھر اس کے کافی دیر بعد سارے قصے کا مرکز بنایا ہے یہ بھی شعوری عمل ہے. (۱۹۸۶ ، نئی تنقید ، ۱۶۱)۔ [شعوری + عمل (رک)]۔

---کاوِش (--- کس و) امث.
رک : شعوری عمل. جذبات و احساسات بیدار کرنے کی شعوری کاوش کی جاتی ہے۔ (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۹)۔ [شعوری + کاوش (رک)]۔

---ہَدَف (---فت ہ ، د) امذ.
طے شدہ نتیجہ یا مقصد. مابعد الطبیعیات کو ہمیشہ فنکار کے شعوری ہدف کے ماورا فنی مقصد کا ساتھ دینا چاہئے ورنہ ناول ایک مقالہ بن کے رہ جائے گا۔ (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۱۳)۔ [شعوری + ہدف (رک)]۔

شُعُورِیَّت (ضم ش ، و مع ، کس ر ، فت ی) امث.
شعور ہونا ، ہوشیاری ، سمجھداری ، سلیقہ مندی. کیونکہ شعوریت کے تغیّر کا ، عملِ تغیر کے بغیر عرفان ممکن نہیں ... یہ وہی قسم ہے جو نیوٹن نے پیش کی. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۳)۔ [شعور + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

شَعِیب (فت ش ، ی مع) امث.
نرخرے کی دو نالیاں. الٹوں سے جنین ... شعیبوں میں اور شعیبوں سے شعبوں اور نرخرے کے ذریعہ مری میں داخل ہو جاتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حیواتی نمونے ، ۲۵۷)۔ [ع]۔

شُعَیب (ضم ش ، ی لین) امذ.
مشہور پیغمبر کا نام حضرت شعیب علیہ السلام۔ ذکر حضرت شعیبؑ کا اور ان کی قوم کا سورۂ اعراف اور ہود اور شعرا اور عنکبوت اور ساد میں ہے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۴۵۹)۔ [ع : (عَلَم)]۔

شَعِیر (فت ش ، ی مع) امذ.
جَو ، اناج کی ایک قسم ، معمولی قسم کا ایک اناج. شعیر ، فارسی میں جو کو کہتے ہیں۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۸)۔

تری زا کھ میں ہے اگر شرر ، تو خیال فقر و غنا نہ کر
کہ جہاں میں نانِ شعیر پر ہے مدار قوتِ حیدری

(۱۹۱۸ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۸۳)۔ [ع]۔

---اُلعُرْیان (---ضم ر غم ا ، سک ل ، ضم ع ، سک ر) امذ.
بغیر چھلکے کا جو (ماخوذ : کلید عطاری). [شعیر + رک : ال (۱)، عریان (رک)]۔

شُعَیرَہ (فت ش ، ی مع ، فت ر) امذ.
۱. **چھوٹا جَو ، کم وزن کا جو ، جو کا ایک دانہ ، ایک وزن.** شعیرہ ... دو چاول یا چار رائی کے برابر ہو . (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۵). ۲. **مکّے میں قربان کا جانور ؛ مذہبی رسم** (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [شعیر + ہ ، لاحقۂ تصغیر و تانیث].

شِغار(۱) (کس ش) امذ.
اپنی بہن یا بیٹی دے کر دوسرے کی بہن یا بیٹی سے بغیر مہر کے نکاح کرنا. شغار یہ ہے کہ نکاح کرے کوئی اپنی بیٹی کا کسی سے اس بات پر کہ وہ بھی اوس سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دے اور کچھ مہر مقرر نہ ہو. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۲۵). [ع].

شِغار(۲) (کس ش) امذ.
چرغ سے مشابہ ایک شکاری پرند جس کے سینے پر سیاہ خال ہوتے ہیں اس کی پیدائش چرغ کے گھونسلے میں ہوتی ہے یہ اپنے سے بڑے پرندے کو شکار کرتا اور اسے دور سے دیکھ لیتا ہے ، بوداغ. صورت پیدایش شغار کی یہ ہے چرغ کے آشیانہ میں چار بچے پیدا ہوتے ہیں منجملہ اون کے ایک بچہ شغار ہوتا ہے . (۱۸۸۳ ، صیدگہِ شوکتی ، ۳۶). شغار اور شاہین اور بحری اور باز اور باشہ جس طرح جانور کو گرفتار کرتے ہیں اسی طرح چرغ بھی گرفتار کرتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۵۳). [ف].

شَغاف (فت ش) امذ.
پسلیوں کے نیچے کا درد خواہ وہ دائیں جانب ہو یا بائیں جانب ، درد حوالی. مارے غم کے حرارتِ غریزی شغافِ قلب میں ہو گئی ہے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۷۹). [ع].

شَغال (فت نیز کس ش) امذ.
گیدڑ ، شگال ، سیال ، سیار.

ستیا ہوں جو تھا ایک جنگلی شغال
پھرتیہار تھا حرص کوں لے دنبال

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۹۲).

جہاں تک تھے روباہ و گرگ و شغال
شکاری سگ ان کے جنوں کے تھے کال

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۲۲). بارہ دریوں میں گرگ اور شغال کے مسکن. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۱۱).

فطرت میں جو ہیں شیر وہ بن جائیں یوں شغال
اے ربِّ کعبہ کیا ہے نرالا یہ انقلاب

(۱۹۲۸ ، بہارستان ، ۳۹۳). اغلب یہی ہے کہ شغال کا لفظ ترکی سے فارسی میں آیا اور فارسی سے اردو میں. (۱۹۷۲ ، اردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۲۸۳). [ف].

شَغالی (فت نیز کس ش). (الف) امث.
(مجازاً) بزدلی.

کوفی کی مکر چال ہے ہے یہ کیا بلا ہے
روباہی یا شغالی ہے ہے یہ کیا بلا ہے

(۱۸۱۷ ، نورالحق تپاں (صوفیائے بہار اور اردو ، ۱۰۹)).

(ب) امذ . **ایک قسم کا انگور جس کو گیدڑ بہت کھاتے ہیں** (نوراللغات). [شغال + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَغالے را مُیَسَّر نیست اَنگور کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) **گیدڑ کو انگور میسر نہیں ، جب کوئی کسی چیز کا اہل نہ ہو تو بولتے ہیں** (جامع الامثال ؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات).

شَغَب (فت ش ، غ) امذ.
شور و غل ، فساد ، ہلڑبازی. گھر شور و شغب سے پاک اور لڑائی جھگڑے سے صاف ہوگیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۵۱). چند ہی دنوں کے بعد محسوس ہونے لگا کہ باوجود اتنی چہل پہل اور شور و شغب کے وہ احساسِ تنہائی کم نہیں ہوا جو مجھے وہاں کھینچ کر لایا تھا. (۱۹۸۲ ، پچھتاوے ، ۱۶۶). [ع].

ـــ آشْنا (ـــ سک ش) صف.
شور شرابے سے مانوس. ہمارے شغب آشنا کان گریز کو عجز بیاں کا نام دیتے ہیں. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳۸). [شغب + آشنا (رک)].

ـــ ناک صف.
پُرشور ، ہنگامہ خیز.

شغب ناک ہے خستۂ غم گزیدہ!
شہیدِ بیاں ہے قتیلِ نوا ہے

(۱۹۶۳ ، قارقلیط ، ۲۹۵). [شغب + ناک ، لاحقۂ صفت].

شُغْدُف (ضم ش ، سک غ ، ضم د) امذ.
محمل ، کجاوہ ، ہودج. انتظام یہ تھا کہ وہ شغدف میں بیٹھ جایا کرتی تھیں اور چاروں طرف شغدف کے پردے باندھ دئیے جاتے تھے. (۱۹۱۸ ، امت کی مائیں ، ۴۷). اس شخص کے اونٹ پر شغدف کس کر اس میں اس کو لٹا دیا اور روانہ ہوئے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۸۶). آپ کا شغدف جس کو عرفِ عام میں محمل کہتے ہیں لوگوں نے اٹھا کر اونٹ پر کس دیا. (۱۹۷۵ ، عصمت ، کراچی ، ۳۳). [ع].

شَغَف (فت ش ، غ) امذ.
۱. **کمالِ رغبت ، بہت زیادہ لگاؤ یا دلچسپی ، لگاؤ ، لگن ، پسندیدگی.**

کچھ تسلی نہ ہو گی جینے سے
جس کو مرجانے سے شغف ہو گا

(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، تواب ، ۵۶). جس شغف ، جس شوق ، جس بیخودی ، جس بےاختیاریٔ جوش سے شراب کا نام لیتا ہے اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ درحقیقت شراب پیتا تھا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۳۶). کلاسیکیت سے شغف ، اپنی فکر کی آرائش اور اپنے پُرکشش بیان کی نشاندہی کرتے ہیں. (۱۹۸۱ ، قرضِ دوستاں ، ۹۳). ۲. **مسرت ، دل بستگی ، شگفتگی.**

جب اس باغ میں جاکے داخل ہوا
شغف سا ذرا دل کو حاصل ہوا

(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، طپش ، ۳۶). [ع].

ـــ رکھنا محاورہ۔
دلچسپی رکھنا ، شوق رکھنا. فیض صاحب کے شیدائیوں میں سے ہیں اردو صاف نہیں بولتے مگر شاعری سے خاص شغف رکھتے ہیں۔ (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۲۲)۔

ـــ ہونا محاورہ۔
لگاؤ ہونا ، دلچسپی ہونا. خوب جانتا تھا کہ اس کو بیٹے کے ساتھ بلا کا شغف ہے۔ (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۲۸)۔ عربوں کو اسلام سے پہلے بھی جہازرانی سے شغف تھا۔ (۱۹۳۵ ، عربوں کی جہازرانی ، ۹۱)۔ مولوی عبدالحق صاحب کو میر کی شاعری سے بڑا شغف تھا۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۱۵)۔

شَغْل (فت نیز ضم ش ، سک غ) امذ۔
۱. (أ) **پیشہ ، کام دھندا ، کام کاج ، مصروفیت ، ملازمت.**

پیا کا شغل مستی کس نہیں سر
انوں تھے ہے یگانہ آشنا روح

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۱)۔ بعض ایسے بھی شغل اور پیشے ہیں جو ملک کے واسطے بہت مفید ہیں ۔ (۱۸۸۰ ، رام چندر دہلوی ، ماسٹر رام چندر اور اردو نثر کے ارتقاء میں اِن کا حصّہ ، ۱۲۷)۔ شغل یا پیشہ سے انسان کے اخلاق اصول متاثر ہوتے ہیں ۔ (۱۹۳۳ ، افسانچے ، ۳۱) ۔ شہری شغلوں (پیشوں) کو سالہا سال سے مردم شماری کے بیوریو نے قسم بند کیا ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۶۱۵)۔ (ii) **تفریح یا دل بہلانے کا مشغلہ ، کوئی کام جو دلچسپی ، وقت گزاری یا مصروف رہنے کے لیے کیا جائے ، شوق ، تفریح ، دل بہلاوا ، وقت گزاری.**

شغل بہتر ہے عشق بازی کا
کیا حقیقی و کیا مجازی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۸)۔

بلا سے سنا کوئی مجھے داستاں
کہ ہو شغلِ خاطر مرا اک زماں

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۳۷)۔ دلِ غمگیں کو اسی شغل سے بہلائیے شاید طبیعت اپنا رنگ تازہ جمائے۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳)۔ لقاضی کو شاعری کے سوا کوئی شغل نہ تھا۔ (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۲۳)۔ ۲. (تصوف) **ذات و صفات کا تصور ، مراقبہ ، ذکر و فکر ، تصور.** پردے میں تی یوں آئی بات کہ صبور کرو خدا نماز کرتا ہے یعنی اپنا شغل اپس سوں دھرتا ہے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۵)۔

اے سراج اپنی خودی کوں بیخودی میں محو کر
شغل جاری رکھ ہر ایک دم میں ہوالرّحمٰن کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۵)۔ میر صاحب نے تم کو شغل عطا کیا ہے وہی کافی ہے۔ (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۵۳۳)۔ آواز ستی تنم تنم تن تن ، سمجھا شغل کے سبب صدائے دماغی ہے۔ (۱۹۲۳ ، روزنامچۂ حسن نظامی ، ۹)۔ ۳. **شراب نوشی ، شراب پینے کا مشغلہ .** صادقین نے شغل قطعی ترک کر دیا تھا کیوں کہ کاظمین صاحب ان سے بڑے تھے اور مذہبی حفظِ مراتب کا معاملہ تھا۔ (۱۹۸۸ ، غالب ، کراچی ، ۱ ، ۲ : ۲۱۰)۔ [ع]۔

ـــ اَشْغال (ـــ فت ا ، سک ش) امذ ؛ ج۔
ذکر و فکر ، ورد و وظائف ، مراقبے.

جتنے کہ مراقبے ہیں اور شغل اشغال
جتنے کہ تصورات ہیں اور خیال

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۶)۔ سیاسیات میں پڑکر درویشی کے شغل۔ اشغال دھیان گیان وغیرہ بھر کیہاں۔ (۱۹۳۹ ، مطالعۂ حافظ ، ۲۱)۔ [شغل + اشغال (شغل (رک) کی جمع)]۔

ـــ اَصْل کس صف (ـــ فت ا ، سک ص) امذ۔
(معاشیات) **اصل سرمایہ جو تجارت میں لگایا جائے اور جسے کسی وقت بھی شراکت دار واپس لے سکتا ہو .** شغلِ اصل کرنے والوں کی پس اندازی سے پیشتر کام آغاز کرنے کا عمل خطرات سے خالی نہیں ہوتا اور اس عمل کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۵۳۵)۔ [شغل + اصل (رک)]۔

ـــ باطِن کس صف (ـــ کس ط) امذ۔
(تصوف) **ذکرِ الہٰی ، روحانی ذکر و فکر.** حضرت محبوب الہٰی تقریباً تمام عمر دائم الصوم رہے شغلِ باطن سے آپ کی آنکھیں سرخ رہا کرتی تھیں ۔ (۱۹۶۰ ، حیات امیر خسرو ، ۱۰۳) ۔ [شغل + باطن (رک)]۔

ـــ بَرْزَخ کس اضا (ـــ فت ب ، سک ر ، فت ز) امذ۔
(تصوف) **ایک طرح کا مراقبہ ، تصور باندھنے کا عمل ، حضوریٔ دل سے خدا کا دھیان کرنا ، گردن جھکا کر ذکر و فکر میں مشغول ہونا.** شغل برزخ کا جو حال لکھا ہے کہ گردن جھکا کر صفحہ قلب پر تصویر دیکھ لیتا ہوں خدا ترقی عطا کرے۔ (۱۸۹۱ ، فغان بے خبر ، ۱۰۳)۔ [شغل + برزخ (رک)]۔

ـــ بَسِیط کس اضا (ـــ فت ب ، ی مع) امذ۔
رک : شغل باطن.

بہتر نہیں کوئی ذکر و فکر اس سے اور
ہرگز کبھی کیجیو نہ جز شغلِ بسیط

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۷)۔ [شغل + بسیط (رک)]۔

ـــ بے کاری کس اضا ، امذ۔
وہ کام جو محض وقت گزاری کے لیے کیا جائے.

کھنچ رہا ہے اس لئے مجھ سے ترا دامانِ وصل
تا کفِ افسوس کو پھر شغل بےکاری نہ ہو

(۱۷۷۲ ، فغان ، د ، ۱۲۰)۔ [شغل + بیکاری (رک)]۔

ـــ چھُوٹنا محاورہ۔
مشغلہ یا مصروفیت ترک ہونا.

شغل رونے کا نہ چھوٹا مجھسے بعد از مرگ بھی
ابرساں دوشِ ہوا پر قطرہ افشاں خاک ہے

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۲)۔

ـــ رَکِیک کس صف (ـــ فت ر ، ی مع) امذ۔
بُرا کام ، غیر اخلاقی مشغلہ.

ترک کر بیٹھی ادا و ناز کا «شغلِ رکیک»
اب ہے وہ دنیا کی ہر مردانہ ورزش میں شریک
(١٩٣٢ ، فکر و نشاط ، ١١٠). [شغل + رکیک (رک)].

ـــــ رکھنا محاورہ.
شوق رکھنا ، دلچسپی رکھنا (عموماً شراب و شباب سے). شیم پین اور عورتوں کے طائفہ کے ساتھ شغل رکھتے ہیں اور اپنی ریاست اور رعیت سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں۔ (١٩٠٧ ، کرزن نامہ ، ٣١٣). رات دن شراب سے شغل رکھتا ہے. (١٩٣٣ ، انطونی اور کلابطرہ ، ٢ : ٣٩).

ـــــ فرمانا محاورہ.
شغل کرنا ، مشغلہ اختیار کرنا. شیخ صاحب نے دوسرا چمچہ اٹھا کر سامنے رکھ دیا اور کہا اب اس سے شغل فرمائیے. (١٨٩٨ ، آب حیات ، ٣٦٣).

ـــــ کرانا محاورہ.
شراب پلانا. ایک مرتبہ شام کو اسلام آباد کلب لے جا کر ان کو شغل کرایا ... جلدی جلدی ایک دو جرعے پیے اور واپس آگئے. (١٩٨٧ ، غالب ، کراچی ، جولائی ، ٢١١).

ـــــ کرنا محاورہ.
١. **تفریح طبع کے لیے کوئی کام اختیار کرنا ، بے کاری کے خیال سے کوئی مشغلہ اپنانا ، دل بہلانا.**
آو کچھ شغل کریں بیٹھیں ہیں عریاں اتنے
پھاڑیں سینے ہی کو ہاتھ آئے گریباں اتنے
(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ١٣٢). اے بی ، پھر تمہیں کچھ شغل کرو اس نے کہا حضور ہوں تو کون بشر ہے کہ جس کو گانا رونا یاد نہیں. (١٨٩٠ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ٣ : ٢٩١). ٢. **(تصوف) مراقبہ کرنا یا ذکر کرنا ، یادِ الٰہی میں مصروف ہونا ، (وظیفہ وغیرہ کا) ورد کرنا.** درود شریف کا شغل کرنا اہل سموات کی موافقت ہے. (١٨٧٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ١٣). شغل کرنے والے لوگ اس کیفیت کو جانتے ہیں کہ پہلے ہی مبتدی کو ذکر شغل میں کیسی کیسی جسمانی تکالیف ہوتی ہیں۔ (١٩١١ ، روزنامہ سفر ، ١٧). عصر اور مغرب کے درمیان اکثر شیدائیوں کی نظریں گنبد خضرا سے شغل کرتی ہیں۔ (١٩٧٣ ، میاں کی اڑیا تلے ، ٧٣). ٣. **کوئی کام یا پیشہ یا مشغلہ اختیار کرنا ، عمل کرنا ، عامل ہونا ، کاربند ہونا.**
ہمیں ہوور تمیں آج کی رات میں
کریں شغل اپنا عبادات میں
(١٦٣٥ ، قصۂ بے نظیر ، ٣١). علم اصول کا شغل کر کے **اصول فقہ میں کئی کتابیں تصنیف کیں۔** (١٨٣٤ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ٢ : ٥١٣). ٤. **مے نوشی کرنا ، شراب پینا.** انگریز خواتین چھتریوں کے سائے میں گارڈن چیرز پر بیٹھی الکحل سے شغل کرتیں۔ (١٩٥٢ ، سفینۂ غم دل ، ٢٩). راستے بھر صادقین صرف مرحوم بھائی کی بات کرتا رہا اور شغل کرتا رہا. (١٩٨٨ ، غالب ، کراچی ، ٢ ، ١ : ٢١١).

ـــــ مے کس اضا (ـــــ ی لین) امذ.
شراب نوشی.
فانی اب اٹھ کہ مست ہیں جھونکے نسیم کے
چل کر چمن میں شغلِ مے بے سبو کریں
(١٩٤١ ، فانی ، ک ، ١٣٥).
شغلِ مے خوش گوار کرتا ہوں گا
خونِ توبہ میں ہاتھ بھرتا ہو گا
(١٩٨٦ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ٢٠).

ـــــ میلہ (ـــــ ی مج ، فت ل) امذ.
کھیل تماشا. باؤ جی آپ آرام سے بیٹھیں ہم تو شغل میلہ کر رہے تھے. (١٩٨٣ ، خانہ بدوش ، ١٣٢). [شغل + میلہ (رک)].

ـــــ ہاتھ آنا محاورہ.
١. **مصروفیت ہونا ، مشغلہ ہاتھ لگنا ، کام مل جانا.** ڈاکٹروں نے بہت سے علاج اور آرام کا مشورہ دیا سب لوگ فکر مند ، حسن میاں کو ایک شغل ہاتھ آ گیا. (١٩٨٨ ، افکار ، کراچی ، جون ، ٦١). ٢. **دلچسپی کا سامان ہونا.** دونوں میں سے جس کسی کو وقت ملتا خط نکال کر پڑھنے لگتا ایک شغل سا ہاتھ آ گیا تھا. (١٩٨١ ، چلتا مسافر ، ٣٢٣).

ـــــ ہونا محاورہ.
١. **(کسی چیز سے) لطف ، تفریح یا فائدہ حاصل کرنا.**
جس کوں ہے ذوق مے ساغرِ مدہوشی کا
ہے اسے شغل تری چشم سیں مے نوشی کا
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ١٧٧).
اچھا یہ شغل ہے تیرا اچھی یہ سیر ہے
میرا سرِ نیاز ہے اور تیرا پیر ہے
(١٩٢٩ ، مطلع انوار ، ٥٩). ٢. **مصروفیت ہونا.**
سو شغل ہوں پر دھیان لگا رہتا ہے گھر میں
پھرتی ہے سدا شکل عزیزوں کی نظر میں
(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ٣٩٩).

شَغَلْدار (فت نیز ضم ش ، فت غ ، سک ل) صف.
خدمت گار ، منصبی ، کارگزار. سلطنت کے اعوان و انصار اور شغلدار اور ولایتوں کے والی اور مقطع سب کا تقرر نیک ، اچھائی کرنے والے اور عادل لوگوں میں سے کیا گیا ہے۔ (١٩٦٨ ، تاریخ فیروز شاہی ، ٨٠٣). [شغل + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

شَغْلی (فت نیز ضم ش ، سک نیز فت غ) امث.
(نفسیات) ملازمتی ، روزگار سے متعلق ؛ تجرباتی ، بلحاظ پیشہ. یہ قسم بندی صرف شغلی اور صنعتی عنوانات کو استعمال کرتی ہے۔ (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں ، ٦١٥). [شغل + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ سِلْسِلَہ (ـــــ کس س ، سک ل ، کس س ، فت ل) امذ.
(نفسیات) ملازمتی ، روزگار سے متعلق ؛ تجرباتی ، بلحاظ پیشہ. گروہ بندیاں بعض اوقات شغلی سلسلے کہلاتی ہیں۔ (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں ، ٦١٦). [شغلی + سلسلہ (رک)].

شِفا (کس ش) امذ.

۱. **صحت ، تندرستی ، بیماری کے بعد تندرست ہونا.**

چلا زیج لے یک مصری حکیم
شفا ہور قانون سترلاب سیم

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۴).

عاشق شفا کے ناٹین تج لب کا پانی پیوے
پان تھے مگر ہے زم زم کے آب کا طلوع

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۵۸).

کسی کے دوا سیں تھوئے شفا
سبھی طرف میں آس تجھ ٹوٹ جا

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۰۰).

شفا اپنی تقدیر ہی میں نہ تھی
کہ مقدور بھر تو دوا کر چلے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۴۴۴).

شفا کا جو حمام میں نے کیا
مہینہ وہ شوال کا تھا لکھا

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۴۳).

بیمار عشق کو جو شفا بھی ہوئی تو کیا
ہے پھر وہی مرض کا تسلط شفا کے بعد

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۸۵). ان کی افادیت ذہنی امراض سے شفا کے ذریعہ ثابت ہو چکی ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۵۱). ۲. **علاج ، بیماری کی دوا.**

تیرے ہونٹاں کے حقے میں تھے دلا منج کوں دوا
میرے درد ان کوں سدا تیری شفا تھے ہے شفا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱).

ہے شفا بادۂ عشرت میری
ہے دوا جام عنّت میری

(۱۹۲۸ ، مرقع لیلٰی مجنوں ، ۲۶). ۳. **سورۂ فاتحہ کا ایک نام.** الھواں نام ''شفاء'' ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحہ شفا ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر ابوبی ، ۱ : ۱۳۶). ۴. **شیخ بو علی سینا کی کتاب کا نام جو علوم عقلیہ مثلاً منطق حکمت اور طب وغیرہ کی جامع ہے.** اسفار اربعہ اس کی فصاحت و بلاغت کو نہیں پہنچتی اور شفا اس کی عبارت کی خوبی کو نہیں لگتی. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۰۶).

اب اس فلسفہ پر جو ہیں مرنے والے
شفا اور مجسطی کے دم بھرنے والے

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۶۸). [ع].

ـــ بَخْش (ـــ فت ب ، سک خ) صف.

شفا دینے والا ، اچھا کرنے والا : ادب کے سلسلے میں ارسطو نے بھی یہی کہا تھا کہ اس کے اثرات دراصل ذہنی صحت کے لیے نہایت شفا بخش ہیں. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۸۰۵). [شفا + ف : بخش ، بخشیدن - بخشنا].

ـــ بَخْشنا محاورہ.

صحت دینا.

صدقے نبیؐ کے قطب کوں اب لطف سیا تھے
دکھ درد سبھی دور کر ہور سکھ ، شفا بخش

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۴).

ـــ پانا ف ل.

بیماری سے صحتیاب ہونا ، تندرستی پانا. نرگن ہوا تو شفا پاوے گا. (۱۵۰۰ ، معراج العاشقین ، ۱۹).

لا مُجھے تُو دے کہ پی جاوں شتاب
اُس کے پینے سے شفا پاوں شتاب

(۱۷۷۴ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۱۳۴).

ہزار شکر کہ نواب کو ہوئی صحت
ہر ایک دور بلا ہو گئی شفا پائی

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۸۴). طبیب نے ایک کاغذ پر کچھ لکھ کر دیا حقیر نے گلے میں باندھ لیا اور شفا پائی. (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۱۷۷).

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.

مریضوں کے علاج کی جگہ ، دارالشفا ، ہسپتال.

تمن خواہش ہیں زردی نہ پایا سکھ ہمارا سو
دکھے عاشق شفاخانہ تمن لا بی کرن سکتا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳).

شفاخانے سے اپنے بخش صحت
سرافرازی کی جگ میں بھیج خلعت

(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۹۹). الو پیتھی کے متعدد شفاخانہ تھے اور ایک ہومیا پیتھی کا شفاخانہ تھا. (۱۸۹۷ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۵۸). اپنی بی بی کی یادگار میں ایک لاکھ روپے سے زنانہ شفاخانہ جاری کیا. (۱۹۰۳ ، انتخاب فتنہ ، ۷۳). زندگی کی فلاح و بہبود کے لئے شفاخانے ، دائی خانے اور اسی قبیل کے دیگر مراکز قائم کئے جائیں. (۱۹۸۴ ، سندھ اور نگہ قدر شناس ، ۳۸). [شفا + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ داں صف.

علم طب کا ماہر ، شفا کا علم جاننے والا ، شفا نامی کتاب کو سمجھنے والا ، علاج و معالجے کا ماہر.

قانون بو علی سے نہیں کم کسی طرح
میرا کلام مرد شفاداں کے سامنے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۵۸). [شفا + ف : داں ، دانستن - جاننا].

ـــ دینا ف م.

صحت دینا ، بیماری سے نجات دلانا.

بیماری میں اپنی ہیں اطبا حیران
دے جلد شفا مجھ کو طفیل حسنین

(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۲۲۵). تُو چاہے تو تجھے شفا دوں ... مرض دفع ہوجائے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۳۳).

ـــ ئے کامِل کس صف (ـــ کس م) امذ.

مکمل صحت ، صحت کاملہ ، کُلی صحت و تندرستی. امید قوی ہے کہ جلد شفائے کامل ہو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۹). [شفا + ے (حرف اضافت) + کامل (رک)].

ـــــ مانگنا محاورہ.
صحت طلب کرنا ، صحت کے لئے دعا کرنا ، تندرستی مانگنا . اوس سکان میں آتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں اور شفا مانگتے ہیں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۵۸۲).

ـــــ ملنا ف ل.
صحت ملنا ، بیماری سے صحتیاب ہونا.

جیتا ہوں اور نہ مرتا ہوں دردِ فراق سے
اب موت آئے یا مجھے عیسیٰ شفا ملے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۰۶).

ـــــ ہونا ف ل.
صحت ہونا ، بیماری کے بعد تندرستی ہونا. اس سے بادشاہ کو شفا ہو گئی. (۱۸۸۶ ، حیات سعدی ، ۱۲۸). چند یوم میں شفا ہو گئی. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲).

ـــــ یاب صف.
صحت یاب ، تندرست. وہ یہ چاہتے ہیں شفا یاب کرنے کے لیے اپنے تمام وسائل بروئے کار لائے. (۱۹۷۳ ، یمنہ یاراں دوزخ ، ۱۷۷). اف: کرنا ، ہونا. [شفا + ف: یاب ، یافتن ـ پانا].

ـــــ یابی امث.
صحت یابی ، تندرستی ، بیماری سے نجات پانا. کوئی بچہ بیماری بیمار لڑکی کی شفا یابی کے لیے دعا کرے. (۱۹۸۷ ، گلی گلی کہانیاں ، ۱۱۷). [شفا یاب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شَفاخْتی (فت ش ، سک خ) صف.
کبوتر کی ایک قسم نیز اس کا رنگ، رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... شفاختی ... بیازی ، یاہو وغیرہ. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). [مقامی].

شَفاعَت (فت ش ، ع) امث.
۱. (أ) **سفارش ، معافی کی سفارش.** ایک دانہ یاقوتِ بےبہا کا نذر گزرانا اور ان کی شفاعت کی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۳). منظور علی خاں کی سفارش اور شمرو کی بیگم کی شفاعت سے اس کے قصور معاف ہو گئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۳۳۹). نہ میں نے کبھی سنا کہ کسی نے بادشاہ کے پاس ان کی شفاعت کی ہو. (۱۹۱۹ ، بہادر شاہ کا مقدمہ ، ۷۸). ہمیں اپنے جرم کا اعتراف ہے لیکن ... ہم اس عُذر کو اپنی شفاعت میں پیش کر سکتے تھے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں ، بحیثیت صحافی ، ۱۴۳). (أأ) **اللہ تعالیٰ سے گنہگار کے بخشش کی سفارش (مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق خاتم النبیینؐ مسلمانوں کی بخشش کی سفارش کریں گے).**

جمع ہوونگے سب نبی ہور رسول
خدا نے شفاعت کر اس کی قبول

(۱۵۹۱ ، قصہ فیروز شاہ ، عاجز ، ۱۰). وون عبادت کیے تو خدا کا دیدار ، رسول کی شفاعت ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۰).

حشر کا خوف ولی کو تو نہیں ہے واللہ
ہے شفاعت یہ وہاں احمدؐ مختار کے ہاتھ

(۱۷۰۷ ، ولی (اردو ، جنوری ، ۹۷ : ۵۷)).

نامِ عاصی داخلِ فردِ شفاعت ہو گیا
خاتمہ بالخیر احمد کی بدولت ہو گیا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۲). ہر کلمہ گو بہن جو حبیب خدا کی شفاعت پر ایمان رکھتی ہے. (۱۹۰۱ ، شہید مغرب ، ۳۳). اور قیامت کے روز حضورؐ اپنی اُمت کی شفاعت کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کریں گے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، اکتوبر ، ۵۵). ۲. **بخشش ، معافی.** اس قسم میں مریض خایف زدہ رہتا اور اپنے خالق کے فرایض کے بہ نسبت غمگین خیالات پیدا کرتا ہے کہ کوئی صورت شفاعت کی نہیں ہے. (۱۸۶۰ ، نسخہ عمل طب ، ۳۸۳). [ع].

ـــــ خواہ (ـــــ و معد) صف.
سفارش چاہنے والا ، معافی یا بخشش کا طلب گار.

شفاعت خواہ امت خستہ شیعوں کی ہوتی ہے
ذرا اب تو بھی ہو آراستہ اے باغِ رضواں

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۶۷). [شفاعت + ف : خواہ ، خواستن ـ چاہنا].

ـــــ دینا محاورہ.
بخشش دینا ، معاف کر دینا.

سنور کیا جس نے اسلام کوں
شفاعت دیا خاص ہور عام کوں

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۲۰)).

ـــــ کَرْنا ف م.
سفارش کرنا ، بخشش کرنا ، معاف کرنا.

گناہاں کوں تیرے شفاعت کروں
شفاعت تجھے میں نہایت کروں

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۴۳).

قیامت کوں قرآن امانت رحم
شفاعت کریں گے عرش تل بہم

(۱۶۷۹ ، آبِر گشت ، ۹۷). ممکن نہیں کہ اس روحانی دربار اور مسیح کی آسمانی بادشاہی میں ہماری شفاعت نہ کر سکے. (۱۸۸۷ ، مقدس نازنین ، ۲۸۲). بے شک ہمارے رب کے رسول حق لائے تھے تو ہیں کوئی ہمارے سفارشی جو ہماری شفاعت کریں. (۱۹۱۱ ، القرآن الحکیم ، ترجمہ احمد رضا خاں ، ۲۵۳).

ـــــ کَھڑی ہونا محاورہ.
سفارش آڑے آنا ، سفارش کام آنا. محل میں بادشاہ بیگم کی شفاعت کھڑی ہو گئی اور بیچ بچاؤ کر کے سیف خاں کو عتاب شاہی سے بچا لیا. (۱۹۰۶ ، مرات احمدی ، ۱۲۱).

ـــــ گَر (ـــــ فت گ) صف.
سفارش کرنے والا (نوراللغات). [شفاعت + گر ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ نامَہ (ـــــ فت م) امذ.
سفارشی چٹھی ، سفارشی خط (جامع اللغات). [شفاعت + نامہ (رک)].

شَفّاف (فت ش ، شد ف) صف.
۱. جس میں سے روشنی کی شعاعیں گزر جائیں ، وہ چیز جس کے آر پار نظر آوے ، مُنزّہ. اجزا یا شعاعیں روشنی کی اگر شفاف مادوں میں سے جو وضع خاص کی ہوں گزریں تو وے ایک نقطے پر میل کرتی ہیں. (۱۸۳۱ ، مقاصد علوم ، ۷۶). وہ اشیاء شفاف کہلاتی ہیں جن کے درمیان سے نہ صرف روشنی بلکہ دوسری اشیاء بھی صاف طور پر نظر آتی ہے. (۱۹۶۵ ، روشنی کیا ہے (ترجمہ) ، ۳۱). جھیل میں صاف شفاف پانی دکھائی دیا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۵۸). **۲. (i) صاف ، اس قدر صاف کہ اس میں چمک پیدا ہو جائے ، گرد و غبار غلاظت سے صاف اور پاک.**

بلندی میں کُھم رنگ میں جوں شفاف
کہ کوتہ دسے جس انگے کوہ قاف

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۵۵).

واں کے دیوار و سقف سب شفاف
کہیں نقاشی اور کہیں تھے صاف

(۱۷۹۱ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۱۳۲).

ہر صدف بلّور سے شفاف تھی
ریگ بھی آبِ گہر سے صاف تھی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۷۲). نئی دلی کی شفاف سڑکیں گھومتے دوڑتے پہیوں کو جانتی ہیں. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۵۹). **(ii) کدورت یا بغض سے پاک.** دونوں کو ایک دوسرے کے لیے شفاف ہونا چاہیے. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۱۳۷). [ع].

شَفّافی (فت ش ، شد ف) امث.
۱. صفائی ، چمکیلا پن ، عکس ریزی. اس باغ کی بلور کی تو دیواریں ہیں اتنی چاند ہیں کہ بے جرم اور شفاف ہیں کہ شفافی آئینے کی عکس سے جنگا. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۹).

شفافی و صفائی یہاں تک ہے جس سے نت
نورِ صفائے صبح کو رہتا ہے انفعال

(۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۳۳). اس کے لبوں کی ننھی لرزش ، اس کی جلد کی شفافی ، ... شوق اور تشنگی سے دیکھا کرتا ہوں. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۶۶). **۲. (مجازاً) پاکیزگی.** روح کی اس پراسرار شفافی میں جو کبھی کبھی چند لمحوں کے لئے انسان کو میسر آتی ہے. (۱۹۳۳ ، پھانس ، ۱۲۲). [شفاف + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَفّافِیَّت (فت ش ، شد ف ، کس ف ، شد ی بفت) امث.
کسی چیز کا شفاف ہونا ، شفافی. شفافیت آئینے کی کامل نہیں ہے. (۱۸۳۹ ، ستہ شمسیہ ، ۵ : ۹۹). اس کی صیقل (قلعی) اور شفافیت زائل ہو جاتی ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۶). بڑھتی ہوئی عمر کے ساتھ ساتھ شفافیت کم ہوتی چلی جاتی ہے. (۱۹۷۳ ، ہمدرد صحت ، کراچی ، ستمبر ، ۱۵). [شفاف + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شِفائی (کس ش) صف.
شفا دینے والا. ادیب ... نیوراتی الجھنوں سے چھٹکارے کے لئے تحریر کا سہارا لیتا ہے ، لیکن وہ تحریر کی شفائی تاثیر کو تسلیم نہیں کرتا. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۴۴). [شفا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

شَفَت (فت ش ، ف) امذ.
ہونٹ. شفت (ہونٹ) سے ادا ہونے والی آوازوں کا نام شفوی ہے. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، اپریل ، ۸). [ف].

شَفْتالو (فت ش ، سک ف). (الف) امذ.
ایک قسم کا بڑا آڑو ، جسے چپٹا آڑو بھی کہتے ہیں.

عجب امرود و شفتالو و بادام
کہ پاوے اشتہا جن سب سے آرام

(۱۶۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۹۳). میوہ کے اقسام میں خربوزہ اور تربوزہ ... و خوبانی و شفتالو اور انگور وہاں ہوتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مزید الاحوال ، ۲۸). میوہ یہاں کثرت سے پیدا ہوتا ہے ، انگور ، انار ، سیب ... شفتالو ، کھجور وغیرہ بوئے جاتے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم ، ۱ : ۲۵۷). آپ نے ازراہ لطف مجھے شفتالوؤں کا جو پارسل ارسال کیا ہے اس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں. (۱۹۸۶ ، تصوف ، کراچی ، جولائی ، ۲۸). (ب) صف. **شفتالو کے رنگ کا ، سرخ سیاہی مائل رنگ کا.** ان میں ایک ترتیب و امتزاج رنگ کا اندازہ ہوتا تھا گلابی ... دھوانلا ، پستئی ، شفتالو ... اتنے رنگ تو یاد ہیں. (۱۹۷۳ ، صدا کر چلے ، ۱۵). [ع].

شَفْتالُوا (فت ش ، سک ف ، ل) امذ.
کبوتر کا ایک رنگ (نوراللغات). [شفتالو + ا ، لاحقۂ نسبت].

شَفْتالُوی (فت ش ، سک ف ، ل) صف.
شفتالو کے رنگ کا جو سرخ مائل بہ سیاہی ہوتا ہے ، سرخ رنگ جو مائل بہ سیاہی ہو اور شفتالو کے رنگ سے مشابہ ہو. اودے اور کپاسی اور عباسی اور بیجنی اور شفتالوی رنگ کے پھول کھلے ہیں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۲۳۶). [شفتالو + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَفْتِکا (فت ش ، سک ف ، کس ت) امذ.
ایک وضع کا درخت جو موسم خریف میں بہار پر آتا ہے اور خوب پھلتا پھولتا ہے.

شفتکا کے ہے گلوں سے چمن آراستہ اب
اک عجب پھولوں کی ہے انجمن آراستہ اب

(۱۹۱۳ ، اکسیر سخن ، شاکر (پیارے لال) ، ۳۷). [مقامی].

شَفْتَل (۱) (فت ش ، سک ف ، فت ت) صف مث.
بدکار ، پلید اور آوارہ عورت.

جو پری سہندی لگاوے اوس کے باندھے ہاتھ پاؤں
لوٹتی کیا مزے ہے یہ موئی شفتل ارنڈ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۴). یہ موئی شفتل کہاں سے پہونچ گئی. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۲۳۸).

میٹھی ہے وہ زبان کی ، دل کی کٹھور ہے
قطامہ ہے ، چڑیل ہے ، شفتل ہے ، چور ہے

(۱۹۳۵ ، سنبل و سلاسل ، ۵۱). [مقامی].

شَفْتَل (۲) (فت ش ، سک ف ، فت ت) امذ.
ایک تنہا پودا جس میں پھلیاں لگتی ہیں نیز ایک پودا جو مویشیوں کے چارے کے طور پر استعمال ہوتا ہے ، چھری. موسم ربیع میں شفتل بونیں اور خریف میں کتاد. (١٩٦٣ ، راہِ عمل ، ٦٠). اکثر اپھارہ بغیر کتری ہوئی برسیم یا شفتل کے کھانے کی وجہ سے ہوتا ہے. (١٩٨٠ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۴۲). [ف].

شَفْتَه (فت ش ، سک ف ، فت ت) امذ.
(حشریات) درخت کا کیڑا ، روکھ جوں اور بعض جوں کی طرح رینگتے ہیں مشہور مثالیں سکاڈہ (Cicada) آم کا تیلا ... شفتہ اور سفتہ اور لاکھ کا حشرہ. (١٩٦٧ ، بنیادی حشریات ، ١٠٥). [ف].

شَفَتی (فت ش ، ف) صف.
شفت سے منسوب یا متعلق ، ہونٹ یا لب کا ، ہونٹ سے ادا ہونے والا (لفظ) وغیرہ.

حلقی وسطی حروف شفتی
الفاظ ہیں جن سے بہشتی بفتی

(١٨٤٣ ، جامع المظاہر ، ٨٥). حروف حلقی و وسطی و شفتی کو نہایت جانچ جانچ کر بلا کسی بناوٹ کے ... ادا کئے جائیں . (١٩٢٨ ، باتوں کی باتیں ، ٤٤). [شفت + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَفَتَین (فت ش ، ف ، ی لین) امذ ؛ ج.
١. دونوں ہونٹ ، اوپر نیچے کے دونوں لب.

سیب دوحۂ طوبیٰ کے ذقن ہوو عجب
پستۂ روضۂ فردوس ہیں شفتین تیرے

(١٨٠٩ ، شاہ کمال ، د ، ٣٥٤). انار پستان کا جو دیکھتا سینے میں جوش محبت ضرور ہوتا ، شفتالو بوسۂ شفتین کی رغبت دلاتے. (١٨٨٨ ، طلسم ہوشربا ، ٣ : ٩١٩). ٢. (بانک) حریف کے ہونٹوں کی ضرب (ا ب و ، ٨ : ٥٨). [شفت + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

شِفْٹ (کس ش ، سک ف) امث.
١. تبدیلی ، انتقالِ مکان ، منتقلی . وہ لوگ تمہارے ہاں شفٹ ہو گئے ہیں. (١٩٨٨ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ٦٨). ٢. دفتر ، کارخانے یا اسکول وغیرہ کے عملے کی دو یا دو سے زیادہ ٹولیوں کے یکے بعد دیگرے کام کرنے کا مقررہ وقت ، نیز اس قسم کے عملے کی ہر ٹولی ، اوقات کار کی تقسیم یا درجہ بندی. باقاعدہ انتظام ہونا چاہیے جو کارخانے کی تین شفٹوں کی ضرورت کو پورا کر سکے. (١٩٦٥ ، کارگر ، کراچی ، ٣ ، ٤ ، ٨ : ٩). [انگ Shift].

ـــ اِنْچارْج (ـــ کس ا ، سک ن ، ر) امذ.
ملازمتوں کے مختلف اوقات کار کا نگراں. آرٹ ایڈیٹروں کی موجودگی میں متعلقہ شفٹ انچارج ... بالکل بری الذمہ ہوتے ہیں. (١٩٦٩ ، فنِ ادارت ، ٣٠٢). [شفٹ + انچارج (رک)].

شُفْر (فت نیز ضم ش ، سک ف) امذ.
١. آنکھ کے پپوٹے کا کنارہ جو پلکوں کے نمودار ہونے کی جگہ پر ہوتا ہے ، پلک کی جڑ. شفر کے وسیلے سے پلک کھلتی اور بند ہوتی ہے. (١٨٤٢ ، عطر مجموعہ ، ١ : ٥٥). ٢. (طب) عورت کی شرم گاہ کا کنارہ ، لبِ فرج (مخزن الجواہر). [ع].

شُفْران (فت نیز ضم ش ، سک ف) امذ ؛ ج.
عورت کی شرم گاہ کے دونوں کنارے ، دونوں بڑے لب اور دونوں چھوٹے لب ، پتے. شفران سامنے کو نسبۃً موٹے ہیں. (١٩٣٣ ، احشائیات (ترجمہ) ، ٣١٣). [شفر + ان ، لاحقۂ جمع].

ـــ صَغِیر کس صف (ـــ فت ص ، ی مع) امذ.
فرج کے دونوں اندرونی کنارے ، چھوٹے لب. شفرانِ صغیر (لیبا مائنورا) دو چھوٹے دہراؤ ہیں جو شفرانِ کبیر کے درمیان واقع ہیں . (١٩٣٣ ، احشائیات (ترجمہ) ، ٣١٣) . [شفران + صغیر (رک)].

ـــ کَبِیر کس صف (ـــ فت ک ، ی مع) امذ.
فرج کے دونوں بڑے لب جو بیرونی کنارے پر ہوتے ہیں . شفرانِ کبیر (لیبا میجورا) دو ابھرے ہوئے طولی جلدی دہراو ہیں. (١٩٣٣ ، احشائیات (ترجمہ) ، ٣١٣). [شفران + کبیر (رک)].

شَفْرُوق (فت ش ، سک ف ، و مع) امذ.
پنجاب میں پایا جانے والا ایک پرندہ جو قد و قامت میں کوّے کے برابر ہوتا ہے ، سینے کا رنگ سفید اور پشت کا خاکی سیاہی مائل ہوتا ہے ، شیر کنجشک ، سفید لاٹ. سفید لاٹ دیسی قسم خشکی ... اس کو شیر کنجشک اور شفروق بھی کہتے ہیں. (١٨٩٧ ، سیرِ پرند ، ١٠٢). [مقامی].

شَفْشاہَنْگ (فت ش ، سک ف ، فت ہ ، غنہ) امذ.
تار کشی کا جنتر ، ایک آلہ جس سے تار کھینچنے کا کام کیا جاتا ہے.

گویا تارِ زر ہے میری موشگافیٔ سخن
مسطرِ دیوان نہیں تختہ ہے شفشاہنگ کا

(١٨٤٣ ، دیوانِ فدا ، ٩٨). [ف].

شَفْع (فت ش ، سک ف) امذ.
١. جوڑا ، جُفت ؛ دو رکعت کی نماز. اوپر بیان کر چکے ہم سنت ظہر میں آپؐ نے چار رکعتیں ایک ہی سلام سے پڑھی نہیں اور اوس حدیث سے مراد یہ ہے کہ دو رکعت کا ایک ایک شفع علیحدہ ہے. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ١ : ١٣٨). ٢. گناہوں کی معافی اور شفاعت کے لیے پڑھی جانے والی دو رکعت نماز جو تہجد کی نماز میں پڑھی جاتی ہے. نافلۂ مغرب و نمازِ شفع و وتر ... کسی حالت میں آپؐ سے فوت نہ ہوتی . (١٩٠٥ ، لمعۃ الضیا ، ٣٦) . نافلۂ شب (یعنی تہجد) کی گیارہ رکعتوں میں ... دو رکعتیں شفع کی نیت سے اور ایک رکعت وتر کی نیت سے پڑھی جاتی ہیں. (١٩٤٢ ، توضیح المسائل ، ٤٦). [ع].

شُفْعَه (ضم ش ، سک ف ، ف ع) امذ.
(قانون) وہ حق جو گھر یا زمین کی ہمسایگی سے حاصل ہوتا ہے. واجب ہوتا ہے شفعہ بعد بیع کے. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ٤ : ٣٦). حقِ شفعہ کے معنی حقِ ہمسائیگی کے ہیں. (١٩٠٣ ، حقوقِ اسلام (ترجمہ) ، ٦١) . پہلا پانسہ یہ پھینکا کہ ایک تو جھوٹ سچ شفعہ کا مقدمہ کسی پر چلاتا جایا . (١٩٢٣ ، سرابِ عیش ، ٣٦). [ع].

شَفْعی (فت ش ، سک ف) امث.
(نباتیات) وہ پودے جن کی تولید صنفی طریقے پر یعنی نر اور مادہ کے ملاپ سے ہوتی ہے ان پودوں پر صنفی تولیدی اعضا پائے جاتے ہیں. خلویاتی طور پر بھی دونوں نسلوں میں اختلاف پایا جاتا ہے بذری پودے شفعی ہوتے ہیں. (١٩٨٠ء ، مبادی نباتیات ، ٢ : ٤٩٥). [شفع + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَفْعِیَہ (فت ش ، سک ف ، کس ع ، فت ی) صف.
(نباتیات) جفت خلوی ، جنسی تقسیم کا نظام ، نباتیات کی وہ تقسیم جو جنس پر مبنی ہو. بعض میں کئی ایک نر مرکزے کئی مادہ مرکزوں سے مل کر کئی شفعیہ مرکزے بناتے ہیں. (١٩٦٧ء ، بنیادی خرد حیاتیات ، ٨٨). [شفعی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شَفَق (فت ش ، ف) امث.
١. سُرخی جو طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب کے وقت اُفق پر نمودار ہوتی ہے ، آسمانی سرخی.

سورج چاند جھمکیں طبق سار کے
سو سرپوش رتڑے شفق سار کے

(١٥٦٤ء ، حسن شوق ، د ، ١٢٤).

شفق رنگ کسوت سو اس نہ کوں تھا
بڑا حظ اسے دیکھنا شہ کوں تھا

(١٦٠٩ء ، قطب مشتری ، ٦٥).

شفق نہ بوجھ کہ مجھ آو آتشیں نے ولی
فلک کوں جا کے کیا ہے برنگِ مقل سرخ

(١٧٠٧ء ، ولی ، ک ، ٤٣).

تیرے غصے سے رخِ چرخ پر اڑ جائے شفق
سرخیٔ رنگ سے کس طرح نہ شرمائے شفق

(١٨٦١ء ، کلیات اختر ، ٣٣٤). صبح جس چیز کا نام ہے وہ دراصل بادِ نسیم کی وہ موج ہے ... جیسے شفق کہتے ہیں وہ درحقیقت ہوا کا ایک جھونکا ہے جو اس کے لالہ زار سے چھو کر گزر گیا ہے. (١٩٨٤ء ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ٢٣).
٢. (کنایۃً) سرخی ، ہونٹوں کی یا رخسار کی لالی.

وہ ہونٹوں کی شفق وہ صبحِ رخسار
وہ زلفوں کی گھٹائیں تیرہ و تار

(١٩٣٩ء ، نبضِ دوراں ، ٤٣). ٣. مہربانی ، ہمدردی. شفق ہے مہربان ہونا. (١٩٨٢ء ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ١١٨). [ع].

ـــ آلُود / آلُودَہ (ـــ و مع / فت د) صف.
شفق کی رنگت لیے ہوئے ، لال رنگ کا.

ابر ہے لیکن شفق آلود ہے
زلف اس کی سُرخیٔ رخسار سے

(١٨٥٤ء ، ذوق ، د ، ١٤٣).

شفق آلودہ ماہِ نو کو پا کر یار کہتا ہے
خجل کر دوں اشارہ کر کے انگشتِ حنائی کا

(؟ ، لطافت (مہذب اللغات)). [شفق + ف : آلود ، آلودن ـ لتھڑنا ، آلودہ ہونا + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــ آمیز (ـــ ی مع) صف.
سرخی لیے ہوئے.

شفق آمیز تھی اس کی سفیدی
صدا آئی کہ میں ہوں روحِ تیمور

(١٩٣٥ء ، بالِ جبریل ، ٢٠٤). [شفق + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملنا ، ملانا].

ـــ پوش (ـــ و مج) صف.
لال رنگ کا لباس پہنے ہوئے ، شفق کی رنگت لیے ہوئے.

ہوا شفق پوش باغ و صحرا محیط ہے رنگِ لالۂ و گل
غبار کلکوں ہے آب رنگیں زمیں ہے سرخ اور ہوا شہابی

(١٨٣٩ء ، کلیاتِ سراج ، ٣١١). [شفق + ف : پوش ، پوشیدن ـ پہننا ، پہنانا].

ـــ پُھولْنا محاورہ.
١. شفق کا آسمان پر نمودار ہونا. سرخی بھوئوں کی اس ابر میں ایسی چہچہی لگتی ہے جیسے شام کو شفق پھول ہے. (١٨٠٢ء ، باغ و بہار ، ٥٣).

شفق شام و سحر پھولی فلک پر جس کی سرخی سے
مرے نالوں سے ایسی آگ ساری رات میں پھیلی

(١٨٥٤ء ، کلیات ظفر ، ٣ : ١٦٩). شفق پھولنے کے وقت قلعہ سے دریا پار کی کیفیت تصویر نما حالت رکھتی تھی. (١٩٠٤ء ، انتخاب فتنہ ، ١٤٤).

تھی دامنِ مشرق پہ شفق پھولنے والی
جھولے میں تھی تابیدہ سحر جھولنے والی

(١٩٨١ء ، شہادت ، ٢١٤). **٢. چہرے پر خوشی کی سرخی جھلکنا.**

شفق پھولی ہوئی ہے مشرقِ چرخِ امامت پر
ٹپکتی ہے مسرت رنگ بنکر روئے حیدر سے

(١٩٣٥ء ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ٣٠٤).

ـــ زار صف.
شفق کی جگہ ، لالہ زار ؛ (کنایۃً) بھرپور جوانی.

یہ شبابوں کے شفق زار یہ سینوں کی سحر
عارض و رخ کے یہ سورج یہ جبینوں کے قمر

(١٩٤٣ء ، نبضِ دوراں ، ٥٣). [شفق + زار ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ شُمالی کس صف (ـــ ضم نیز کس ش) امث.
ایک روشنی جو شمالی ملکوں میں رات کو اکثر نظر آتی ہے. دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سُنہرے رنگ کا ایک محراب نما آتشی کرّہ ہے جو مشرق کی طرف دکھائی دیتا ہے. بعض وقت یہ روشنی کافی تیز ہو جاتی ہے اور تمام آسمان روشن ہو جاتا ہے. فطرتی اشیا میں قابلِ مشاہدہ ایسی ایسی چیزیں ہیں ، مثلاً ... ژالہ باری ، برق و باراں ، قوسِ قزح ، آرورا بوریا لس (یعنی شفقِ شمالی). (١٨٩٤ء ، کاشف الحقائق ، ١ : ٥٣). آسمان کا یہ منظر بہت خوشنما دکھائی دیتا ہے مگر اسے شفقِ شمالی نہیں کہہ سکتے. (١٩١٥ء ، رموزِ فطرت ، ٢٣٢). [شفق + شمال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ کا ٹُکْڑا امذ.
(کنایۃً) نہایت حسین و جمیل (نوراللغات).

--- کھلنا محاورہ.
سرخی پھیل جانا.

شفق کھل ہے زمیں پر بھی اشکِ خوں سے مرے
یہ رنگ تو نے دکھایا ہے چشمِ تر کیسا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۱).

--- گوں (---و مع) صف.
شفق کے رنگ کی طرح سرخ ، بہت سرخ.

دی عشق نے حرارتِ سوزِ دروں تجھے
اور گل فروشِ اشکِ شفق گوں کیا مجھے
(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۳۲). [شفق + گوں ، لاحقۂ صفت].

شَفَقَت (فت ش ، سک ف ، فت ق) امث.
مہربانی ، کرم ، نوازش ، غم خواری ، رحم ، کسی پر مہربانی کرنا.

دھرو سنج اہر تک شفقت تمیں
کرو چیز میری مشفقت تمیں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۷).

ہوا تھا شفقت میں سب کا پدر
برابر تھے سب اُس کنے جوں پسر
(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۴۷).

آتے ہیں ہنستے روتے ہوئے گھر میں جاتے ہیں
شفقت بھی آپ ہی کرتے ہیں آپ ہی رلاتے ہیں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۶). حضرت ابراہیم کی وفات کے وقت جب آپؐ کی آنکھوں سے اشکِ محبت جاری ہوئے تو عبدالرحمن بن عوف نے کہا «یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے» فرمایا یہ رحمت و شفقت ہے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۸۳). مگر ایک نہ ایک بچے پر شفقت و عنایات زیادہ ہوتی ہیں (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۲). [ع].

--- نامَہ کس صف(---شد م بفت) صف.
بھرپور خلوص ، پوری ہمدردی ، الطافِ فراواں. مشکور ہوں کہ آپ نے میرے ساتھ اس درجہ ہمدردی فرمائی اور اس شفقتِ تامّہ سے پیش آئے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۸۷). [شفقت + تامّہ (رک)].

شَفَقی (فت ش ، ف) صف.
شفق سے منسوب یا متعلق ، شفق کے رنگ کا یا رنگ والا ، آتشی رنگ کا.

شام کے وقت نہ باغمزہ و ناز آیا تھا
شفقی جامہ پہن بہر طلب گاریٔ دل
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۴۹).

گلرنگ لہو سے جو ہر اک جسم شفقی تھا
تھی دوپہر اور دامنِ صحرا شفقی تھا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۹). شبستانِ مغرب کی شفقی توشک اور لحافِ سنجاف میں کروٹیں لے رہا ہے. (۱۹۲۲ ، گاڑھے خاں نے ململ جان کو طلاق دیدی ، ۱۰). [شفق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- رَنگ (---فت ر ، غنہ) امذ.
سرخ رنگ ، شفق کی طرح کا رنگ.

مے نہیں برقِ مینا میں مگر جلوہ فروز
کوئی خورشید لقا ہے شفقی رنگ لباس
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۸). [شفقی + رنگ (رک)]

شِفَنِین (کس نیز فت ش ، سک ف ، ی مع) امذ.
۱. ایک دریائی جانور جس کا رنگ اور بازو چمگادڑ کا سا ہوتا ہے ، دم میں نیش ہوتا ہے ، حوت الشر. شفنین ، یہ ایک دریائی جانور ہے اسکی دم میں ڈنک ہوتا ہے (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۲۰۹). **۲. ایک پرندہ جو کبوتر کے برابر خاکی رنگ کا ہوتا ہے یا بعض لوگ بگلے کی قسم سے بھی بتاتے ہیں ، کہتے ہیں کہ جب اس کی مادہ مر جاتی ہے تو وہ کسی دوسری مادہ سے جفتی نہیں کرتا اور اگر نر مرجائے تو مادہ بھی دوسرے سے ہم صحبت نہیں ہوتی ، اسکا گوشت گرم اور خشک ہوتا ہے ، بوتیمار ، بگلا ، تیرک.** شفنین ، فارسی میں اس کو تیرک کہتے ہیں یہ مرغ کبوتر کے برابر ہوتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۰۸). شفنین ، ایک پرندہ ہے ... جاحظ نے اسکو کبوتر کی اقسام میں شمار کیا ہے. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان (ترجمہ) ، ۶۵). [ع].

--- بَحْری کس صف(---فت مع ب ، سک ح) امذ.
(طب) مچھلی کی شکل کا شفنین جو سمندر یا پانی میں رہتا ہے. شفنین بحری ایک دریائی جانور ہے رنگ اور بازو اور شکل چمگادڑ کی سی ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۱). [شفنین + بحری (رک)].

--- بَرّی کس صف(---فت ب ، شد ر) امذ.
(طب) شفنین جنگلی کبوتر کی قسم سے تعلق رکھنے والا ایک پرندہ. شفنین برّی ، مشہور یہ ہے کہ وہ بگلا ہے بعض کہتے ہیں کہ جنگلی کبوتر ہے ... دم چھوٹی اور نیلی ہوتی ہے پاؤں زرد و سیاہ ہوتے ہیں گوشت میں بساندھ آتی ہے ، کیفیات میں معتدل ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۲). [شفنین + برّی (رک)].

شُفُون (ضم ش ، و مع) صف.
کن انکھیوں سے دیکھنے والا ، دزدیدہ نظر سے دیکھنے والا ، تیز نگاہ ، غیور.

لبیقہ ، نشیطہ ، رشیقہ ، تزور
الوف و عیوف و شموع و شفوف
(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۲۵). [ع].

شَفَوی (فت نیز کس ش ، فت ف) صف.
۱. شفہ سے منسوب ، ہونٹوں سے متعلق یا ہونٹوں کا ، لبی. دانت کی مختلف سطحوں کو ظاہر کرنے کے لیے خاص خاص اصطلاحیں استعمال کی جاتی ہیں اس سطح کو جو لبوں یا گالوں کے رخ پر ہے ، شفوی یا خدّی کہتے ہیں. (۱۹۳۴ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۴۲). **۲. (لسانیات) دونوں ہونٹوں کی مدد سے ادا ہونے والے حروف.** ان چاروں حرفوں کو شفوی کہتے ہیں کیونکہ یہ حرف لبوں سے ادا ہوتے ہیں. (۱۹۰۶ ، معین القوا ، ۸).

کشمیری زبان میں ... ہم شفوی یا دندانی حروف کی شناخت کر لیتے ہیں۔ (١٩٨٢ ، کشمیری اور اردو زبان کا تقابلی مطالعہ ، ٢٠٠)۔
[ع : شفہ (بحذف ہ) + وی ، لاحقۂ نسبت]۔

شَفَوِیَّہ (فت نیز کس ش ، فت ف ، کس و ، شد ی بفت) صف۔
شفوی۔ حروفِ شَفَوِیّہ ، جو حروف ہونٹوں سے ادا ہوں ب ، م ، و ، ف۔ (١٩٦٧ ، علم التجوید ، ١٣)۔ [شفوی + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

شَفَہ (فت نیز کس ش ، فت ف) امذ۔
لب ، ہونٹ (المنجد ؛ اسٹین گاس)۔ [ع]۔

شُفَہ (ضم ش ، فت ف) امذ۔
(قانون) ایسے قواعد و ضوابط جو ہم سایگی کے قانون کا تعین کرتے ہیں۔ کسی شخص سے شفہ کا کوئی مقدمہ ایسا پیش آیا کہ اگر کوتوال صاحب جیت جاتیں تو اَلْوَرْدْ صاحب کے بعض مفاد بھی محفوظ ہو جاتیں۔ (١٩٣٣ ، عزمی (سرفراز حسین دہلوی) ، انجام عیش ، ٣٢)۔ [رک : شفعہ]۔

شَفّی (فت ش) صف (قدیم)۔
شفاعت کرنے والا۔

نکو دھر عذر کچ صادق گزر گئے سو گناہاں کا
محمدؐ شفی تجکو دو عالم میں حمایت ہے

(١٧٢٧ ، دیوان صادق ، ١٥)۔[شفیع (رک) کا قدیم اور غلط املا]۔

شَفِیع (فت ش ، ی مع) صف۔
شفاعت کرنے والا۔

یہی حبیب خدا کا رسول ہے برحق
یہی طبیب یہی ہے شفیعِ روزِ شمار

(١٦٧٨ ، غواصی ، ک ، ٣٣)۔

بہر ترویح روح خیر نسا
داد خواہ و شفیع روزِ جزا

(١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ١٣)۔ امید وار بخشش کا ہوں اور یقین ہے کہ آپ بھی میرے شفیع ہوں گے۔(١٨٨٢ ، بوستان تہذیب ، ٧٦)۔ زید جن سے آنحضرتؐ نہایت محبت رکھتے تھے لوگوں نے ان کو شفیع بنا کر خدمت نبوی میں بھیجا۔ (١٩١٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣٣١)۔ شفیع ، وکالت و سفارش کرنے والا یا بیع میں اپنے حق کو ظاہر کرنے والا (١٩٨٣ ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ١٠٧)۔ [ع]۔

ـــِ الْاُمَم (ـــضم ع ، غم ا ، سک ل ، ضم ا ، فت م)صف۔
اُمتوں کی بخشش کی شفاعت کرنے والا ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لقب۔ یہ ردائے مبارک جمیلُ الشیم ، شفیع الامم ، صاحب اجود و الکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ (١٩٨٥ ، روشنی ، ٩٠)۔ [شفیع + رک : ال (١) + اُمم (رک)]۔

ـــِ الْمُذْنِبِین (ـــضم ع ، غم ا ، سک ل ضم م ، سک ذ ، کس ن ، ی مع) صف۔
جناب ربالعزت میں گنہگاروں کی سفارش کرنے والا ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لقب۔

فقط اب ہم گنہگاروں کو معروف
بھروسا ہے شفیع المذنبین کا

(١٨٣٦ ، معروف ، د ، ١)۔

کیا ہوا لیکن دل اس امید سے مسرور ہے
تم شفیع المذنبیں ہو یا محمدؐ مصطفے

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ١ ، ٢ : ١١)۔

بجوم کفر کی پروانہ کرتے تھے کبھی حضرت
شفیع المذنبیں شاہ رسالت پیکر رباں

(١٩١٩ ، نظم طباطبائی ، ٣٠)۔ شفیع المذنبیں ، سیدالاولین و الآخرین آگے بڑھینگے اور تسکین کا پیام سنائیں گے۔ (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٧٩٠)۔ [شفیع + رک : ال (١) + مذنبیں (رک)]۔

ـــِ الْوَرا (ـــضم ع ، غم ا ، سک ل ، فت و) صف ؛ شفیع الوریٰ۔
مخلوق کی بخشش کی شفاعت کرنے والا ، آنحضرتؐ کا ایک لقب۔

کرم کر برائے خدا غوث اعظم
بحق شفیع الورا غوث اعظم

(١٨٧٦ ، شہید (غلام امام) ، گلدستۂ شہید ، ٨)۔ [شفیع + رک : ال (١) + ورا (رک)]۔

ـــِ اُمَم کس اضا(ـــضم ا ، فت م) صف۔
رک : شفیع الامم۔

عشقی کیا خدا نے شفیعِ امم او تہیں
بخشش گناہگاروں کی ہے مصطفیٰ کے ہاتھ

(١٨٦١ ، سراپا سخن ، ١٩١)۔ [شفیع + امم (رک)]۔

ـــِ جار کس صف ، صف۔
(قانون) ایسا شفیع جو پڑوس میں دوسری ملکیت رکھتا ہو ، پڑوس کی زمین کا شفعہ کرنے والا۔ شفیع جار جس کی جانداد مبیعہ سے ملحق ہو۔ (١٩٢٢ ، قانون وراثت ، ٨٣)۔ [شفیع + جار (رک)]۔

ـــِ حَشْر / مَحْشَر کس اضا(ـــفت ح ، سک ش / فت مع م ، سک ح ، فت ش) صف۔
حشر میں گنہگاروں کی شفاعت کرنے والا ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لقب۔

سیدانیاں تڑپنے لگیں گر کے جا بجا
گھر میں شفیع حشر کے محشر ہوا بپا

(١٨٧٥ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ٣ : ١١١)۔

تسلیم سے سر جھکا کے دختر
کہنے لگی اے شفیع محشر

(١٨٨٦ ، کلیات اردو ، ترکی ، ٨٥)۔[شفیع + حشر/ محشر (رک)]۔

ـــِ خَلْط / خَلِیط کس صف(ـــفت خ ، ل ، فت خ ی مع)امذ۔
(قانون) ایسا شخص جس کو جانداد مبیعہ میں کسی قسم کا حق آسائش حاصل ہو یا اس کی ملکیت میں شریک ہو ، شرکت کی زمین (مشترکہ) کا شفعہ رکھنے والا۔ (قانون) شفیع خلط ، جس کو جانداد مبیعہ میں کسی قسم کا حق آسائش حاصل ہو۔ (١٩٢٢ ، قانون وراثت ، ٨٢)۔(قانون) شفیع خلیط ملا ہوا شفیع ،

ساجھی شفیع جو واقعی سلا ہوا ہو. (؟ ، اُردو قانونی ڈکشنری ، ۳۴۸). [شفیع خلط / خلیط (رک)].

ــــ شَریک کس صف(ـــ فت ش ، ی مع) صف.
(قانون) شفیع شریک یعنی جو جائداد مبیعہ میں حصّہ دار ہو خواہ کسی جزو کا (قانون وراثت ، ۸۲). [شفیع + شریک (رک)].

شَفیعا (فت ش ، ی مع) صف ، امذ.
خط شکستہ یا دیوانی کی ایک باقرینہ طرز تحریر. نواب جعفر حسن خاں ... خط نستعلیق و شفیعا کے استاد بے مثل تھے. (۱۹۲۶ء ، حیات فرہاد ، ۴۸). شفیعا ایک قسم کا خط ہے جسے ملّا شفیعا نے ایجاد کیا. (۱۹۷۳ء ، اردو املا ، ۶۷). [رک : شفیعہ].

شَفیعائی (فت ش ، ی مع) صف.
شفیعا (رک) سے **متعلق یا منسوب ، خط شفیعہ.** خوش نویس ہر خط کے مثل نسخ و نستعلیق ... رقاع اور شکستہ اور شفیعائی اور خط گلزار کے اس قدر ہوئے کہ ... جو دیکھتا تھا مثل بلبل والہ و شیدا ہوتا تھا. (۱۷۹۵ء ، عجائب القصص (شاہ عالم ثانی) ، ۵۰). [شفیعا + ئی ، لاحقۂ نسبت].

شَفیعَہ (۱) (فت ش ، ی مع ، فت ع) امذ.
رک : **شفیعا.** اخوند عبدالرسول قندھاری ... خط نستعلیق و شفیعہ میں بےنظیر ہیں. (۱۸۳۶ء ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۴۷). عربی و فارسی اور ترکی کے کچھ لفظوں کے آخر میں الف ہے مگر لوگ ان کے آخر میں ہ لکھ دیا کرتے ہیں جیسے ... مچلکہ ، شفیعہ ، بقایہ. (۱۹۷۳ء ، اردو املا ، ۶۹). [شفیع (عَلَم) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

شَفیعَہ (۲) (فت ش ، ی مع ، فت ع) صف مث.
گناہوں کی شفاعت کرنے والی ، شفاعت چاہنے والی : مراد : سیدۃ النساء العالمین جناب فاطمۃ الزہرا علیہ السلام. وہ خاتونِ جنت کہ سیدۃ النساء العالمین ... شفیعۂ روزِ جزا ، حبیبۂ خدا. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۲۹).

جو زوجہ پوچھیے خاتونِ جنت
شفیعہ خلق کی روزِ قیامت

(۱۸۵۵ء ، ریاض المسلمین ، ۴۷). [شفیع + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شَفیف (فت ش ، ی مع) امذ.
صاف ستھرا پن ، شفاف ہونا. اس کا شفیف ، جھینگوں میں زیادہ واضح ہوتا ہے جن کا خون سرخ نہیں ہوتا. (۱۹۲۹ء ، جدید سائنس ، ۱۷۳). [ع].

شَفیق (فت ش ، ی مع) صف.
شفقت کرنے والا ، مہربان ، دوست ، ہمدرد.

عالم شفقت سوں کہے کیا ڈر تجھے موہن شفیق
توں سن دیا دل شاید کہ نہیں سچ بھی کوئی تج سا رفیق

(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۱۱۳).

اے ولی آرزو سدا ہے یہی
کہ ملے مجھ سوں وو رفیق شفیق

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۱۱۲). اور کبھی وہ غریق ورطۂ محبت شفیق بادیۂ غربت لیے دریا بیٹھ کر اشک کا دریا بہاتا. (۱۸۱۳ء ، نورتن ، ۹۰). دنیا میں سوائے پھوپھی اماں کے اور کوئی اپنا شفیق نظر نہیں آتا. (۱۹۳۹ء ، شمع ، ۱۳). میرے باپ کی کمر بھی آخر میں بالکل اسی طرح جھک گئی تھی کتنی پیاری اور شفیق کمر ہے آپ کی. (۱۹۸۷ء ، اک محشر خیال ، ۱۶۲). [ع : (ش ف ق)].

شَفیقانَہ (فت ش ، ی مع ، فت ن) صف.
شفقت اور محبت کا ، ہمدردی کا. کہانی نویس کی حیثیت سے انکا رویہ سب کے ساتھ ایک جیسا شفیقانہ ہے. (۱۹۸۷ء ، گلی گلی کہانیاں ، ۱۲). [شفیق + انہ ، لاحقۂ صفت].

شَفیقی (فت ش ، ی مع) صف مذ.
میرے دوست ، میرے شفیق. شفیقی و محبّی تسلیم آپکی علالت نے بہت طول کھینچا مجھے اس سے بہت تشویش ہے. (۱۹۵۷ء ، خطوط عبدالحق ، ۲۰۸). [شفیق + ی : ی ، ضمیر واحد متکلم].

شَقّ (فت ش ، شد ق). (الف) صف.
شگاف دار ، پھٹا ہوا ، شگاف پڑا ہوا.

وہی شب تھی کہ جس شب محل کسرا
ہوا شق اور گرے ہیں برج چودا

(۱۸۵۷ء ، مثنوی مصباح المجالس ، ۲۲۸). بیل ... جن کے کھروں کی دھمک سے زمین کا کلیجہ شق ہوکر ارضی خزانوں کے دہانے کھل جایا کرتے تھے. (۱۹۸۶ء ، جوالامکھ ، ۲۳۱). (ب) امذ.
۱. **شگاف ، دراڑ .** جس میں بیشمار چھوٹے چھوٹے شق یا شگاف ہوا کرتے ہیں. (۱۹۰۵ء ، دستورالعمل تعلیمدی اسپان ، ۴۱). ہم بھاری ڈھلائی کے سامان کا معائنہ کر سکتے ہیں تا کہ یہ اطمینان ہو جائے کہ ان کے اندر کسی قسم کا شق یا ترخ یا سوراخ نہیں ہے. (۱۹۶۷ء ، برقیات ، ۸۳). ۲. (طب) **ایسا مرض جس میں اعصاب و عروق کی ساخت میں فرق آ جاتا ہے اور رگیں پٹھے لمبائی میں پھٹ جاتے ہیں.** پٹھوں اور رگوں (اعصاب و عروق) کا تفرق اتصال ... اگر ان کے طول میں ہو تو اسے شق کہتے ہیں. (۱۹۱۶ء ، افادۂ کبیر مجمل ، ۱۳۸). ۳. (أ) **کرتے یا قمیض وغیرہ کا گریبان ، کُرتے وغیرہ کا آگے سے کھلا ہوا حصّہ ، گریبان.** کرتوں کے گریبان کی دو صورتیں معروف و مشہور ہیں ایک آجکل عام طور پر مروج ہے کہ گریبان کا شق سینہ پر رہتا ہے. (۱۹۶۰ء ، کشکول ، ۲۷). (أأ) **کرتے ، قمیض ، شیروانی وغیرہ کے اطراف کا کھلا ہوا حصّہ ، چاک.** عرب کے کرتے طویل نصف ساق تک ہوتے تھے اور ان میں دائیں بائیں شق (جانب) بھی نہیں ہوتی تھی. (۱۹۶۰ء ، کشکول ، ۲۸). [ع : (ش ق ق)].

ــــ اُلْبَرْق (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، سک ر) امذ.
(برقیات) ایک آلہ جو برق سازی میں بجلی کی تقسیم کرتا ہے. چونکہ آلۂ شق البرق بہ نسبت مستول کے زمین کے زیادہ قریب ہے ، برق اہزازات یہاں سے دو حصّوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں. (۱۹۱۰ء ، برقانی ، ۱۶). [شق + رک : ال (۱) + برق (رک)].

ــــ اُلْقَمَر (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، م) امذ.
چاند کا دو ٹکڑے ہونا ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک

مشہور معجزہ جس میں آپ نے انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے تھے۔

تیرا معجزا معجزیاں کے اوپر
کہ کیتا گگن پر توں شق القمر

(١٦٥٧ء ، گلشن عشق ، ١٠)۔

مرا دل چاند ہور تیری نگہ اعجاز کی انگلی
کہ جس کی یک اشارت میں ہجھے شقّ القمر دستا

(١٧٠٧ء ، ولی ، ک ، ٥)۔

خندۂ دنداں نما سے دو ہلال آئے نظر
رات مجکو شبہۂ شقّ القمر ہونے لگا

(١٨٣٦ء ، دفترفصاحت ، ٥٠)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے مشہور ہیں ، شقّ القمر کے حال سے آگہ سب نزدیک و دور ہیں۔ (١٩٠١ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ٥١٣)۔

کیا شقّ القمر تم نے تو اک اعجاز دکھلایا
مرا دل توڑ کر تم نے بھلا کیا بات دکھلائی

(١٩٣٥ء ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ٨)۔ معجزۂ شقّ القمر کی بھی کوئی اصلیت نہیں یہ بھی عالمِ خواب میں واقع ہوا۔ (١٩٨٨ء ، مولانا ابوالکلام آزاد شخصیت اور کارنامے ، ٢٠٣) [شق + رک : ال (١) + قمر (رک)]۔

---بَحْر کس اضا (---فت مع ب ، سک ح) امذ۔
سمندر کے پانی کو چیرنا ، ایک معجزہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عنایت ہوا جس کے سبب انہوں نے اللہ کے حکم سے دریا میں اپنا عصا مارا جس کے سبب دریا دو حصوں میں تقسیم ہوگیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کے لیے راستہ بن گیا لیکن پھر فرعون کے لیے بھی راستہ بند ہو گیا اور فرعون کا تمام لشکر دریا میں غرق ہو گیا۔ حضرت موسیٰؑ کو شقِ بحر کی آیت پلاک عنایت ہوئی اور رودِ احمر کی لہریں فرعون کو اس کے سارے ساز و سامان اور امرائے دربار کے ساتھ ہمیشہ کے لیے نگل گئیں۔ (١٩٢٣ء ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٢٦٣)۔ [شقّ + بحر (رک)]۔

---جَفْنی کس صف (---فت ج ، سک ف) امذ۔
(طب) آنکھ کے پپوٹے کی باریک اور تنگ سی درز۔ شق جفنی یا فتحہ جفنی Palpebral Fissure کی شکل اہلیلجی ہے۔ (١٩٣٣ء ، احشائیات (ترجمہ) ، ٣٦٢)۔ [شقّ + جفن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---ذِہْنی کس صف (---کس مع ذ ، سک ہ) امذ۔
(طب و نفسیات) ایک ذہنی مرض جس میں خیالات ، احساسات اور اعمال کے درمیان ربط ٹوٹ جاتا ہے اور مریض اکثر وہموں میں مبتلا رہتا ہے۔ شقِ ذہنی کا عارضہ یعنی سالم شخصیت اور اس کے نظام ہائے حقیقت کا انشقاق۔ (١٩٦٩ء ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ٢٠٢)۔ [شقّ + ذہن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---صَدْر کس اضا (---فت ص ، سک د) امذ۔
اس سے مراد وہ واقعہ ہے جب فرشتے نے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سینۂ مبارک چاک کرکے تمام لوث و کدورتِ بشری سے پاک و صاف کیا تھا ، شرح صدر۔ جب عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تین یا چار برس کی ہوئی تو معاملۂ شقِ صدر و غسلِ قلبِ اطہر پیش آیا۔ (١٨٣٥ء ، احوال الانبیا ، ٢ : ١٨)۔ شرحِ صدر اور سینہ کھولنے کی جو تشریح احادیث صحیحہ میں مذکور ہے ، اس کے لیے عام اصطلاح شقِ صدر ہے۔ (١٩٣٢ء ، سیرۃ النبیؐ ، ٤ : ١٤٣)۔ [شقّ + صدر (رک)]۔

---قَمَر کس اضا (---فت ق ، م) امذ۔
رک : شق القمر۔

حکم سے جس کے رَدِّ شمس ہوا
اوس اشارے سیتی ہے شقِّ قمر

(١٧٣٢ء ، کربل کتھا ، ١٣٠)۔

قائل ہے کماں معجزۂ شقِّ قمر کا
جوزا کی طرح تیغ دو پیکر تو نہیں ہے

(١٨٣٦ء ، دفترِ فصاحت ، ٢١٩)۔ [شقّ + قمر (رک)]۔

---کَرْنا ف م۔
١. پھاڑنا ، درز ڈالنا ، ٹکڑے کرنا ، چاک کرنا۔

لال تکمہ وہ اور ادھر فندق
غنچہ و گل کے دل کو کرتا شق

(١٧٩١ء ، حسرت (جعفرعلی) ، طوطی نامہ ، ٥٥)۔ جس نے انگشتِ شہادت سے ماہ کو شق کیا۔ (١٨٣٥ء ، حکایت سخن سنج ، ٢)۔ یہ تو مسلمانوں کے عقائد کی کیفیت تھی لیکن انکے ساتھ سکھوں کا برتاؤ اور بھی زہرۂ شق کرنے والا تھا۔ (١٩٢٨ء ، حیرت دہلوی ، حیات طیبہ ، ١٠٨)۔ **٢. (سائنس) بھاری تیل کو توڑ کر ہلکا بنانا ، ایک طریقہ جس میں بھاری تیل کو بہت دباؤ کے تحت سخت حرارت پہنچائی جاتی ہے جس سے بھاری تیل شق ہو کر ہلکے تیلوں میں تبدیل ہو جاتا ہے اور پھر یہ تیل پٹرول کی طرح اندرونی احتراقی انجنوں میں چلانے کے کام آتا ہے اور پٹرول کا کام دیتا ہے۔** عموماً بھاری تیلوں کو شق کرنے کے لیے ایک ہزار درجہ فارن ہیٹ حرارت اور سات سو پچاس پاؤنڈ کے دباؤ کی ضرورت ہوتی ہے۔ (١٩٣٧ء ، جدید معلومات سائنس ، ١٣٢)۔

---ہونا ف ل۔
پھٹنا ، شگاف پڑنا۔

اوہی اوس پر ہوا عاشق سو ہی ہوا اپ سوں دو شق
وتو شق نے کیا رونق شاہد اللہ واحد اللہ

(١٦٧٩ء ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ٨٨)۔

لکھے کچھ شرحِ غم شاید تمہارے دل فگاروں کی
جگر جو ہوگیا ہے یک قلم خامے کا شق کیا ہے

(١٨٥٣ء ، کلیات ظفر ، ٣ : ١٧٩)۔ کہیں دیواریں شق ہوگئی تھیں اور کہیں محرابیں دھنسی پڑتی تھیں۔ (١٩٢٢ء ، گوشۂ عافیت ، ١ : ١٢)۔

شِقّ (کس ش ، شد ق) است۔
١. (أ) ٹکڑا ، حصہ ، جزو ، شاخ۔ میں نے شقِ ثانی کو قبول کیا سارا مال لیا شام تک اس کے ہمراہ رہا۔ (١٨٩٠ء ، بوستان خیال ، ٦ : ٢٣)۔ اگر ہمارا رجحان تاریخ نگاری کی طرف ہے تو ہم اسی

شق ادب کو اپنا حصہ بنا لی. (۱۹۰۸ ، مخزن ، اگست ، ۲۵). (اا) **کسی ریاست یا صوبے وغیرہ کا حصہ ، ضلع یا تحصیل وغیرہ.** بادشاہ نے انتظام کے لیے دکن کی چار شقیں قرار دیں. (۱۹۱۰ ، ادیب ، اگست ، ۷۹). ۲. **سمت ، طرف ، جانب .** الف خاں کے سپاہیوں نے دیکھا دولہا کی ایک شق کیچڑ میں لت پت اور دوسری طرف بھی دھبے لگے ہوئے ہیں. (۱۹۲۸ ، عقیل خان فاختہ ، ۱ : ۵۳). ۳. **قسم ، صنف.**

یہ ہے مسئلہ فقہ کا اے برادر
کہ ننانوے ہوں شقیں کفر کی گر

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۳۷۰). اردو کا واقعی اور اصلی مفہوم ہندوستانی زبان کی وہ شق ہے جس کو ہم جھنی جھانی مغربی ہندی کہہ سکتے ہیں. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۲۷). اردو شاعری کو موٹے طور پر ہم دو شقوں میں تقسیم کر سکتے ہیں. (۱۹۸۳ ، اصناف سخن اور شعری ہیئتیں ، ۱۱). ۴. **مقابل یا متبادل صورت ، جواب.** آریوی زبان میں ہر ایک لفظ ایک ہی طرح پڑھا جا سکتا ہے اور اس کے تلفظ میں دوسری کوئی شق نہیں ہوتی. (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۶۱). ۵. **پخ ، جھگڑا ، دقت.** ہماری الفت کا ذکر سن کر عدو نکالے بھی شق تو کیونکر کہ لفظ شق میں بھی تو یہ شق ہے کہ ہے یہ عاشق کا نام آدھا (۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۱۰۳). ۶. (قانون) **قانون میں دفعہ کا ایک حصہ.** کوئی ایسا قانون، اس کی کوئی دفعہ یا کوئی شق صرف اس وجہ سے کالعدم نہیں سمجھی جائے گی. (۱۹۷۳ ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ، ۳۷). ۷. **نصف کسی چیز کا ، اس قدر جتنا کہ جانور ایک طرف بوجھ اٹھاتا ہے ؛ پہاڑ کی ایک طرف ؛ بھائی ، دوست ، مشکل ، تکلیف ، محنت ، تھکاوٹ ؛ فکر ، ایک بلا جو نصف انسان کے برابر ہوتی ہے** (جامع اللغات ، علمی اردو لغت ، پلیٹس). [ع].

ـــــدار امث ، اسم شقدار. (الف) امذ.
ایک عہدے دار جو عہد شیر شاہی میں مالگزاری کا محصول وصول کرنے پر متعین ہوتا تھا ، تحصیل دار. (اصل بات یہ تھی کہ) اس کے شق دار (تحصیل دار) نے بطور تغلب کے بیواؤں اور یتیمان نامراد کے حق میں ... ظلم و تعدی سے بچائے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۸۰۹). ہر موضع میں ایک "شقدار" رکھا جائے. (۱۹۳۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۳ : ۳). (ب) صف. **مشکل ، تکلیف دہ ؛ غیر معین ؛ نامعلوم ؛ حیران یا پریشان کرنے والا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [شق + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ـــــداری امث ، اسم شقداری.
شق دار کا کام یا عہدہ. دہلی کی شقداری کا منصب ولی بیگ قزل کو دیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۸۱). [شق دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــلگانا محاورہ.
پخ لگانا ، جھگڑا نکالنا. گاندھی جی نے لفظ ہندوستانی میں "اتھوا ہندی" کی شق لگا کر ان کے اس عزم کو ناکام بنا دیا. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی (بابائے اردو نمبر) ، اگست ، ۱۶).

ـــــلگنا محاورہ.
پخ لگنا. اب اس کے ساتھ گزارہ کی ایک بڑی شق لگ گئی تھی. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۹۰).

ـــــنکالنا محاورہ.
جھگڑا نکالنا ؛ شبہہ کرنا ، کوئی نئی بات جھگڑا شروع کرنے کے لیے نکالنا ؛ عیب نکالنا. اس سے حد درجہ ناراض رہتے تھے اور اسی سے اس کے بگاڑنے کے کام میں شقیں نکالتے تھے. (؟ ، خود نوشت ، ممتاز جہاں ، ۲ : ۲۹).

ـــــوار م ف.
ترتیب وار. ان نظریات کو میں یہاں شق وار پیش کرتا ہوں. (۱۹۸۳ ، کتب لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ ، ۱۰۹). [شق + وار ، لاحقۂ تمیز].

شِقاق (کس ش) امذ.
اختلاف ، گروہ بندی ، مخالفت ، دشمنی ، نفاق.

اٹھ گیا مدرسۂ دہر سے یہ شرّ و شقاق
زید سے عمر کے دل میں نہیں باقی ہے نفاق

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۰). مولوی سمیع اللہ خان جن کی کوششیں کالج کے قائم کرنے میں سنگِ بنیاد اور مسالۂ تعمیر تھیں ہمیشہ کے لیے بے تعلق ہو گئے ، قوم میں نفاق و شقاق پھیل گیا. (۱۹۳۳ ، حیات محسن ، ۹۷). رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ شقاق و اختلاف کی یہی صورت ہے کہ ... احادیث شریفہ کے ساتھ اختلاف کیا جائے. (۱۹۷۶ ، مقالات کاظمی ، ۲۸۸). [ع].

شُقاق (ضم ش) امذ.
۱. **کنارہائے مقعد کا پھٹنا ؛ بالوں کا جھڑنا ؛ بال جھڑنے کی بیماری** (مخزن الجواہر). ۲. (طب) **گھوڑے کے پانو کا ایک مرض جس میں جگہ جگہ سے سُم پھٹ جاتا ہے اور گھوڑا چلنے سے تقریباً معذور ہو جاتا ہے.** اسپ اکثر عارضہ شقاق سم میں مبتلا رہتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۱). ۳. (جراحی) **عضو کی باریک اور تنگ سی درز خاص کر دماغ کے پردوں کا درمیانی نشیب.** حرکی رقبہ تک کھوپری کو رولینڈو کے شقاق کے عین سامنے سے کھولنے سے پہنچا جاتا ہے. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح ، ۲۸). [ع].

ـــــالرَّحْم کس اضا (ـــــ ضم ق ، غم ا ، ل ، شد ر بفت مع ، سک ح) امذ.
(قبالت) **رحم کا شگاف ، رحم کی ساخت میں شگاف پڑنا ، رحم کی پھٹن.** اسی طرح علم امراض النسا (گائنی کالوجی) کے ضمن میں احکام طمث ... شقاق الرحم ... وغیرہ تمام امراض نسواں پر نہایت قابل قدر فنی ذخیرہ موجود ہے. (۱۹۵۴ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۶۰۴). [شقاق + رک : ال (۱) + رحم (رک)].

شَقاقُل (فت ش ، ضم ق) امث.
(طب) **شلجم یا جنگلی گاجر کے قسم کی ایک جڑ جو چھوٹی گاجر کے مشابہ سفید مائل بہ زردی اور ریشہ دار ہوتی ہے مزہ قدرے**

شیریں ہوتا ہے قدیم سے دوا کے طور مستعمل ہے ، دو دھالی؛ لاط : (Anemone Coronaria). شقائق کو ضعفِ باہ اور جریان کے ازالہ کے لئے سفوفات اور معاجین میں شامل کرتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۵۳). قلیل تعداد ایسی جڑوں کی ہے جن میں گوند کی بڑی مقدار ہے جیسے ثعلب، شقاقل وغیرہ. (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۸۱). [ع].

شَقاوَت (فت ش ، و) امث.

۱. **بدبختی ، نحوست (سعادت کی ضد).**

سعادت سوں کسی سرخ کیتا کلاہ
شقاوت سوں سوں زرد یک کا سیاہ

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۵). مجھے لازم ہے کہ اس اس کو میں اپنی شقاوت نہ جانوں بلکہ صبر کروں اور سعادت جانوں. (۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۲۰). آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں سستی اور تغافل کرنا شقاوت اور بدبختی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب ، ۱۵). اپنے افسانے "نیا قانون" میں منٹو نے ... برطانوی راج میں دائم رہنے والی شقاوت کے تضاد کا نقش بہت خوبی سے ابھارا ہے. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۱۲). ۲. **سختی ، سنگدلی.**

دل عدو نے سنگدل کا تھا شقاوت سے جو سخت
زیرپا پامال ہوتا تھا برنگ سنگِ پا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۹). اس شقی القلب کی شقاوت پر شیطان کی پھٹکار. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۸۹).

اللہ رے شقاوتِ افواجِ نابکار
گھوڑوں کے سُم سے لاشِ مقدس ہوئی فگار

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۳۱). اسلام کے مقدر پر یقین نے ظلم و شقاوت کی تاریکیوں میں بھی شمع امید کو روشن رکھا. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۱۳۳). [ع].

شَقائِق (فت ش ، کس ء) امذ ؛ ج شقیق.

۱. **لالۂ صحرائی ، گلِ لالہ ، سرخ رنگ کا خوبصورت پھول.**

ہر یک ٹھار میں ہور در اطراف باغ
جو روشن کرے از شقائق چراغ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳).

اوراقِ دل کو دے کر آتش مری زباں کو
جوں غنچۂ شقائق خاموش کر دیا ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک (نسخۂ مجلس)، ۳۵۳).

سو سنوں نے لبِ غنچہ پہ ملی ہے بسّی
چشمِ نرگس میں شقائق نے لگایا کاجل

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۳). شقائق : لالۂ صحرائی جو بہت خوبصورت ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۱۸). ۲. (کنایۃً) **لالی ، سرخی.**

ہے یوں لیڈیا کی شقائق رخوں میں
نمایاں وہ روئے سنا برق منظر

(۱۹۵۹ ، سرود رفتہ ، ۳۹). ۳. **شگاف** (پلیٹس ؛ اسٹین گس ؛ جامع اللغات). [شقیقہ (رک) کی جمع].

ـــ النُّعْمان (ـــ ضم ق ، غم ا ، ل ، شد ن بضم ، سک ع) امذ.

۱. **لالے کی ایک قسم جو بہت سرخ ہوتا ہے ، لالۂ حمرا؛ لاط : Asparagus Racemosus** شقائق النعمان : فارسی میں لالہ کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۸). بابونہ ، شقائق النعمان ، بنفشہ ، گلنار اور نسرین خرید کر سب چیزیں خلال کے ٹوکرے میں ڈال دیں. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۸۲). ۲. **حیواناتِ جوفیہ کی ایک قسم جس کے جسم میں ایک جوف ہوتا ہے اور اس میں غذا رہتی ہے اس کا پورا نام شقائق النعمان بحری ہے.** جوفیہ (سیلنٹراٹا) اس میں شقائق النعمان بحری (یعنی بحری اینی مون) گھونگھے مرجانی (کورلز) اور قریص البحر داخل ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۱۱). [شقائق + رک : ال (۱) + نعمان (رک)].

ـــ نُعْمان کس اضا (ـــ ضم ن ، سک ع) امذ.

رک : **شقائق النعمان.** نشیب و فراز میں جہاں جہاں روئیدگی ہے شقائقِ نعمان کھل رہے ہیں. (۱۸۹۷ ، ایّام عرب ، ۱ : ۱۶۰).

سونے کی کلی ، گلاب کے پھول
تیرے عارض شقائقِ نعمان

(۱۹۶۵ ، کفِ دریا ، ۳۶). [شقائق + نعمان (رک)].

شَقِر (فت ش ، کس ق) امذ.

سر سے پانو تک سرخ گھوڑا (جس کی سرخی تیزی میں مائل بہ سیاہی ہو).

اور سوا اس کے یہ ہوا معلوم
شقر کہتے ہیں جس کو اہلِ علوم

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۵). [ع].

شُقْرَت (ضم ش ، سک ق ، فت ر) امث.

سرخ زردی مائل رنگ ، شنگرفی. مخشوش اس کے خلاف ہوتا ہے جب اسے کچلتے ہیں تو اس کی سرخی میں تھوڑی سی شقرت پائی جاتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۳۵). [ع].

شِقْشِقَّہ (فت نیز کس ش ، سک ق ، فت ش ، ق) امذ.

۱. **اونٹ کا بلبلانا.** شقشقہ شُترِ مست کی آواز کو کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۷). ۲. **بھبھوڑے کی شکل کا گوشت کا وہ لوتھڑا جو اونٹ مستی میں بلبلاتے ہوئے منھ سے نکالتا ہے.** شقشقہ : لغت میں اسے کہتے ہیں جو اونٹ حالتِ مستی میں بکری کے بھبھوڑے کے مانند ایک چیز اپنے منہ سے نکال کر چبایا کرتا ہے اور اس وقت ایک عجیب آواز بھی اس کے گلے سے پیدا ہوتی ہے. (۱۹۱۵ ، نیرنگِ فصاحت ، ۱۰). ۳. (مجازاً) **جوش و جذبہ.** یاد ہے کہ نوجوانوں کا شقشقہ اور بعد شقشقہ ناکام ہونا ان نوجوانوں کے خیال کو اتنا باریک کر دے گا کہ خواب میں سوئی کے ناکے کے اندر اونٹ سماتے دیکھا کریں گے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳ : ۳). [ع].

شِقْشِقِیَّہ (فت نیز کس ش ، سک ق ، فت نیز کس ش ، کس ق ، شد ی بفت) صف ؛ امذ.

۱. **خطبہ جو امیرالمومنین علی ابن ابی طالب سے منسوب ہے**

جناب امیرالمومنین خطبہ دے رہے تھے کہ درمیان میں ایک شخص بول اُٹھا اور آپ نے اس کے سوال کا جواب دیا اور اس خطبہ کو جاری نہ رکھا۔ اس پر ابن عباس نے فرمایا کہ کاش یہ خطبہ اختتام تک پہنچتا۔ جناب امیرالمومنینؑ نے اس پر فرمایا کہ یہ شقشقۂ شُتر کی آواز تھی جو اب خاموش ہوگیا (نیرنگِ فصاحت ، ۱۰)۔ ۲. (مجازاً) پُرجوش خطبہ ، تقریر ، خطاب۔ مرحوم سید کے جوش کے تفاخرانہ شقشقیہ کو پالیٹکل اصول کی بنیاد نہیں قرار دے سکتے۔ (۱۹۰۳ ، عصر جدید ، جولائی ، ۱۸۷)۔ [ع : شقشقہ (بحذف ہ) + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

شَقْوَت (فت ش ، سک ق ، فت و) امث۔
بدبختی ، سنگدلی۔ لہٰذا یہ طرز شقوت کا ان کی رائے بد اور سوءِ تدبیر سے وقوع میں آیا۔(۱۹۰۱ ، سفرنامۂ ابن بطوطہ ، ۱ : ۳۷۰)۔ [ع]۔

شُقُوق (ضم ش ، و مع) امذ ؛ ج۔
۱. **شق ہونا ، کفِ پا کا شق ہونا ، بوائی۔** فلوق اور شقوق یہ دونوں لفظ عربی ہیں یعنی شق ہونا کفِ پا کا ہندی میں اسکو بوائی کہتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۷)۔ ۲. **شق (رک) کی جمع۔** امرا میرے گھر آئیں گے اور تمام شقوق و تدابیر کو بیان کریں گے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۱۱)۔ [ع]۔

شِقْوِی (کس ش ، سک ق) صف۔
شق دار ، کاٹ یا تقسیم سے متعلق۔ اس دن نصف النہار کے وقت کسی ایک نقطۂ انقلاب صیفی یا شقوی پر آفتاب آ جانے ورنہ دائرہ کا خط ... نصف النہار پر واقع نہ ہوگا۔ (۱۹۶۰ ، علم و عمل ، ۲ : ۵)۔ [شق (رک) + وی ، لاحقۂ نسبت]۔

شُقّہ (ضم ش ، شد ق بفت) امذ۔
۱. **چٹھی ، خط ، رقعہ ، پرزہ ، پرچہ ، ٹکڑا۔** مگر ایسے شقّے تعریف اور دل جوئی کے آئے کہ ان کا شکر ادا نہیں ہو سکا۔(۱۸۹۸ ، انشائے داغ ، ۹۹)۔ اس سے یہ منت التجا کی گئی تھی کہ مغرق کا ایک شقہ بواپسی مجھے بھیج دے۔(۱۹۲۶ ، میری عینک ، ۴۴)۔میر کاظم حسین نے اس عہدے پر سفارش کے لیے ولی عہد سے شقہ چاہا۔ (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۴۰)۔ ۲. **کسی حکمران ، امیر ، حاکم کی نوشت ، رقعہ ، پروانہ ، حکم ، وہ رقعہ جو کسی بادشاہ کی طرف سے امرائے شاہی کو لکھا جاتا ہے۔**

تو لکھ شقّۂ خاص راجا ڈکیٹ
دیا جلد جا کر بدستِ ڈکیٹ

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۱۳۰)۔ دربان کو شقّہ لکھ کر حوالے کرو۔(۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدربخش حیدری ، ۱۸۲)۔ اس واقعہ کے بعد نواب فردوس مکان نے ایک شقہ علی بخش خاں کو لکھا۔ (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۲۵)۔ ۳. **علم اور جھنڈے کے سرے پر باندھنے کا کپڑا ، پھریرا۔** ہر شقّہ پر بعد حمد خدا و نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ... منقوش تھا۔(۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۷۸۴)۔ رحمت اور محافظت کے اسی پیام کا مظاہرہ وہ سفید لواء بھی تھا جس کا شقہ کلمۂ طیبہ سے مزیّن تھا۔ (۱۹۴۴ ، علمی نقوش ، ۸۲)۔ ۴. **شمار کے لیے قنات اور سراپردہ اور درپردہ کو شقہ کے لفظ کے ساتھ لکھتے ہیں۔** ہر ایک قسم کی شے کے رقم کے ساتھ الفاظ تمیز کا لانا ضرور ہوتا ہے ... شقہ ، قنات و دیوارگیری پردہ (۱۸۶۸ ، اصول السیاق ، ۳۸)۔ ۵. **گنبد کا آخری سرا ، کنارہ ، پھننگ۔** اور نہ سے گنبد کے شقّہ تک جو عمارت کی سطح سے ۲۴۰ گز ہے سنگ امرودی کو قالب کاری کے طور پر تراش کر کام میں لایا گیا ہے۔ (۱۹۶۳ ، تاج محل ، ۹۰)۔ [ع]۔

ـــــ حُضُوری کس اضا (ـــــ ضم ح ، و مع) امذ۔
دربار شاہی میں حضوری کا فرمان (جنگ نامۂ آصف الدولہ و نواب رام پور (فرہنگ)، ۱۰۰۹)۔ [شقہ + حضوری (رک)]۔

ـــــ کُشا (ـــــ ضم ک) صف۔
علم بردار ، پرچم لہرانے والا۔

ہو ادھر قلعۂ آہن تو سرک جائے وہیں
ہو جدھر شقہ کشا پرچمِ نصرت عنواں

(۱۸۹۹ ، دیوانِ مجروح ، ۱۸)۔ [شقہ + ف : کشا ، کشادن ـ کھولنا]۔

ـــــ نُور کس اضا (ـــــ و مع) امذ۔
نور کا ٹکڑا ؛ (کنایۃً) صبح کا اجالا ، صبح کی سفیدی۔

ہوا جاری جہاں میں شقّۂ نور
ضیا سے خانۂ عالم تھا پُرنور

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۵۰۸)۔ [شقہ + نور (رک)]۔

شَقِی (فت ش) صف۔
۱. **بدبخت ، بدنصیب۔**

کروں گا میں اس امر کا یا شرف
شقی یک طرف ہور سعید یک طرف

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۶۴)۔

کہے توں تو دجّال ہے اے شقی
کہے اوس کوں آرہ سے چیرو ابھی

(۱۶۹۷ ، آخر گشت ، ۹۴)۔

جو شخص ازل سے ہو شقی وائے براں
اور جو کہ سعید ہو وہ ہیے شاداں

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۴۲)۔ رحم میں نطفہ قرار پا جاتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ خداوند ، اس کو مبارک بنائیو اور شقی نہ کیجیو۔ (۱۹۴۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۳۹)۔ ۲. **ظالم ، سنگدل۔**

ایک ایک شقی دشمنِ اولادِ علی ہے
شمشیرِ ستم واں سرِ حیدر پہ چلی ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۵)۔ یہود جس درجہ شقی اور دشمن اسلام تھے اس کا اندازہ گزشتہ واقعات سے ہو چکا ہوگا۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۹۷)۔

شقی جو سن لے تو اس کا بھی دل تڑپ جائے
قبول وہ ہے جو پڑھتا ہے اشکبار سلام

(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۸۶)۔ [ع]۔

ـــــ القَلْب (ـــــ ضم ی ، غم ا ، سک ال ، فت ق ، سک ل) صف۔
سنگدل ، ظالم و جابر ، ستم گر۔ فوجدار بگڑ گئے کہا او سنگدل

شقی القلب اے احسان فراموش نمک حرام ۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۳۳)۔ تم ایسی شقی القلب کہ ایک بے وارث بچی تمہارے قدموں میں گر رہی ہے اور دل نہیں پسیجتا ۔ (۱۹۲۱ ، سسکتی ہوئی پتیاں ، ۲۷)۔ وہ کون شقی القلب تھا جس نے رئیس جیسے انسان کو نشانہ بنایا ۔ (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵ نومبر ، ۱۱)۔ [شقی + رک : ال (۱) + قلب (رک)]۔

شَقِیق (فت ش ، ی مع) امذ (شاذ)۔
لالہ ، گلِ لالہ۔

پھول کیا کیا کچھ کھلے ہیں خوشنما چاروں طرف
نرگس و گل سنبل و ریحان شقیق و یاسمین

(۱۹۰۵ ، کلیات رعب ، ۲۸۰)۔

آگ کے پھولوں میں نسرین ، یاسمن ، سنبل ، شقیق و نسترن
آگ آرائش کا زیبائش کا نام

(۱۹۶۹ ، لا ۔ انسان ، ۵۷)۔ [ع]۔

شَقِیقَۃُ الْعَین (فت ش ، ی مع ، فت ق ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، ی لین) امذ۔
(طب) **آنکھ کا درد ، آنکھ کے ڈھیلے کا درد ، صداع ، حدقہ۔** آنکھ کی چوتھی بیماری صداع حدقہ اور شقیقۃ العین ہے ... جسے مریض اپنی آنکھ کی گہرائی میں محسوس کرتا ہے ۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۹)۔ [ع]۔

شَقِیقَہ (فت ش ، ی مع ، فت ق) امذ۔
۱۔ **آدھے سر کا درد ، آدھا سیسی۔** کائے کا پتہ چنبیلی کے تیل میں کھاوے تو یہ عارضہ دور ہوگا اور درد شقیقہ بھی دور ہو جاوے گا۔ (۱۸۳۳ ، مفیدالاجسام ، ۸۱)۔ شقیقہ وغیرہ کے لیے یہ بہت سے قیمتی نسخوں سے بہتر ہے۔ (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۱)۔ ۲۔ **پیشانی اور کان کے درمیان کی نرم جگہ ، کنپٹی۔** ایک مشت سخت بائیں وقت و زور اس غولکہ کے سر اور شقیقہ پر ماری ۔ (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۶۱)۔ ۳۔ **حقیقی یا سگی بہن ۔** جب کوئی عورت حسب ذیل وارث چھوڑ جائے ، شوہر ، ماں ، دادا اور بہن خواہ وہ حقیقی بہن (شقیقہ) ہو یا سوتیلی (اخت الاب) ... اس کے وارث ہو جاتے ہیں ۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۵)۔ ۴۔ **وہ حصۂ زمین جو ریت کے دو قطعات کے درمیان واقع ہو ، حدِ فاصل ۔** یہ پھول اوسکے واسطے بمنزلہ لباس کے ہو گئے تھے اور شقیقہ ریتِ طویل لمبے کو کہتے ہیں۔ (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۸۳)۔ جو زمین ریت کے دو قطعوں کے درمیان واقع ہو وہ شقیقہ کہلاتی ہے۔ (۱۹۸۳ ، جزیرۃ العرب ، ۱۰۲)۔ [شقیق + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

شَک (۱) (فت ش) امذ۔
۱۔ **کسی چیز کے ماننے یا قبول کرنے میں تذبذب کی حالت ، عدم یقین ، شبہہ ، ریب۔** مسلماناں کا دل اس وقت روشن ہوے گا مسلماناں کے دل کا شک جائے گا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸)۔

ان لباں کو یقین مصری جان
راست کہتا ہوں اس میں مت شک کر

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۳)۔ اور شک نہیں ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے تمام صحابہ کو کہ بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی رہے تھے ان کو نصرت عطا کی۔ (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۳۹)۔

ایک شخص نے اپنی بیوی ،
اور عاشق کو شک کی بنا پر
ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا

(۱۹۷۵ ، نظمانے ، ۴۸)۔ ۲۔ **گمان ، احتمال ، دھوکا۔**

دکھلائی برق نے جو ترے دانتوں کی چمک
مسّی کا شک ہوا مجھے ابر سیاہ پر

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۸۰)۔

تُو بول اٹھا ورنہ چھپنے کے چمکنے سے
شک مجھ کو ترے گھر پر آئینے کے گھر کا تھا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲۷)۔ ۳۔ **(فلسفہ) وہ کیفیت جس کے حق میں اور جس کے خلاف برابر شہادتیں ہوں یا جس کے جانبین میں موافق اور مخالف برابر ہوں۔** شک وہ ہے جہاں سلب و ایجاب دونوں کا پلہ برابر ہو۔ (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ (حاشیہ) ، ۳۷)۔ [ع : (شکّ)]۔

۔۔۔ اُٹھنا محاورہ۔
شبہہ پیدا ہونا۔

کافر ہوں گر کلام تری دوستی میں ہو
اتنی ہی بس خلش ہے کہ کیوں دل میں شک اٹھا

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۳۷)۔

۔۔۔ آنا محاورہ۔
شبہہ ہونا ، دھوکا ہونا ، اعتبار نہ آنا۔

پھر بھی چکے شمشیر گلے پر کہیں آتش
جلّاد کو شک آتا ہے تقصیر میں میری

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۶۸)۔

ابرو مژہ دیکھ کے دل میں یہ شک آئے
ہے تیغ نہ تیغ کہ خنجر نہ خنجر

(۱۸۷۰ ، چمنستان جوش ، ۵۳)۔

۔۔۔ آوَر (۔۔۔ فت و) صف۔
شبہہ پیدا کرنے والا۔ یہ بات شک آور ہے کہ اس موقع کے لیے جو ذرائع اختیار کیے گئے ہیں وہ بھی اتنے موزوں اور قابل ستائش ہیں یا نہیں۔ (۱۹۴۳ ، آتش چنار ، ۹۱۵)۔ [شک + ف : آور ، آوردن ۔ لانا]۔

۔۔۔ بَھرا (۔۔۔ فت بھ) صف مذ۔
وہ شخص جو ذرا ذرا سی بات پر بدگمان ہو۔

صحبت برار ہونے کی صورت نہیں کوئی
میں بدگماں ہوں اور مرا یار شک بھرا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۷۸)۔ [شک + بھرا (بھرنا (رک) سے حالیۂ تمام)]۔

۔۔۔ پَڑنا محاورہ۔
شبہہ ہونا ، گمان ہونا ، بدگمانی ہونا۔

دیکھ کر تجھ دہن کی تنگی کوں
عاشاں کے پڑا ہے دل میں شک
(١٧٠٧ء ، ولی ، ک ، ١١٣).

پڑے گا تیرے جی میں شک نہ سن غمّاز کی باتیں
ہزار آئینہ ہو دل پر کدورت آ ہی جاتی ہے
(١٨٣٦ء ، ریاض البحر ، ٢٥١). رانی یہ الفاظ سن کر اٹھی تا کہ دروازہ کھولے مگر کُتّے بھونکنے لگے جس سے رانی کو شک پڑ گیا. (١٩٦٢ء ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ١ : ٣٥).

---جانا محاورہ.
١. **شُبہہ پیدا ہونا ، بدگمانی ہونا.** لڑکی کے دل میں شک گیا. (١٨٣٢ء ، کربل کتھا ، ١٣٣).

کس درجہ بدگماں وہ بتِ بدگماں ہوا
ہم نے خدا کا نام لیا اوس کو شک گئے
(١٨٨٠ء ، الماس درخشاں ، ٢٥٥).

دل لیا ہے تو خدا کے لیے کہدو صاحب
مسکراتے ہو تمہیں پر مرا شک جاتا ہے
(١٩٠٠ء ، دیوان حبیب ، ٢٠٦). ٢. **شک مٹنا ، شبہہ دور ہونا ، بدگمانی رفع ہونا.**

گالیاں دیں آپ نے اچھا کیا
تھا جو ہونے میں دہن کے شک گیا
(١٨٨٠ء ، دیوان اسیر ، ٣ : ٣٠).

---دار صف (شاذ).
(کوئی چیز یا علامت یا امر) شک پیدا کرنے والا ، شُبہہ میں ڈالنے والا. ایسی شک دار اور ہلکی علامتیں ... نمود ہوتیں کہ جن بیماروں کی ہمّت اور جان کی قوّت یک بیک ٹوٹ جاتی. (١٨٣٨ء ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ١٨٥). [شک + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---ڈالنا محاورہ.
بدگمانی یا شُبہہ پیدا کرنا ، تذبذب میں ڈالنا. آخرت میں اون کو شک ڈالوں گا اور اس کو ان سے دور کروں گا. (١٨٦٦ء ، تہذیب الایمان ، ١٢٣). مرقس کی انجیل کی طرح اس انجیل کے متعلق بھی لوگوں نے یہ شک ڈال دیا. (١٩١٤ء ، مسیح اور مسیحیت ، ١٨٣).

---رفع کرنا محاورہ.
بدگمانی دور کرنا ، شبہہ دور کرنا. کوئی بات تم کو تسلیم نہ ہو تو بیان کرو کہ میں تمہارا شک رفع کروں. (١٨٩٩ء ، رویائے صادقہ ، ١٠٩).

---گزرنا محاورہ.
شک پیدا ہونا ، شبہہ ہونا ، بدگمانی ہونا.

مجھے انکار وصل غیر پر کیوں کر نہ شک گزرے
زباں کچھ اور بولے ہے زباں کچھ اور کہتی ہے
(١٨٩٤ء ، کلام جوہر (مولانا محمد علی) ، ٣٣).

---لانا محاورہ.
شک کرنا ، شبہہ کرنا ، بدگمانی کرنا. اس ٹھار عاشقوں کو شک لیانا کافری ہے. (١٦٣٥ء ، سب رس ، ٣٥).

ڈھونڈے نیا وہ آسماں تیرا شریک جو بنائے
چھوڑ دے وہ تری زمیں تجھ میں ذرا جو لائے شک
(١٨٨٦ء ، دیوان سخن ، ٩).

---نکلنا محاورہ.
شُبہہ پیدا ہونا.

بہت مضموں ترے موئے کمر کے میں نے باندھے ہیں
عجب کیا ہے مرے اشعار میں گر کوئی شک نکلے
(١٨٨٠ء ، الماس درخشاں ، ٢٥٦).

---واقع ہونا محاورہ.
شُبہہ یا گمان ہو جانا ، بے یقینی کی کیفیت پیدا ہو جانا ، دُبدھا. اگر شک ہو جائے وضو کے بعض اعضا کے تر ہونے میں ..... تو رفع شک کرے اس عضو سے جس میں شک واقع ہوا تھا. (١٨٧٣ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٥٢).

---و شُبْہَہ (---و مع ، ضم ش ، سک ب ، فت ہ) امذ.
بے یقینی ، بدگمانی ، بے اعتباری. حکم کا مقصد مخلوق کو شک و شبہ کے فساد سے محفوظ رہنا ہے. (١٩٨٣ء ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ١٦٠). [شک + و (حرفِ عطف) + شُبہہ (رک)].

شَک (٢) (فت ش) امذ.
راجہ شالبواہن کا چلایا ہوا سنہ جو عیسوی سنہ سے ٧٦ء یا ٧٨ء سال بعد شروع ہوا. پنچ سِدّھا منتکا میں صاف لکھا ہے کہ میں نے اسے شک ٤٢٧ء یعنی ٥٠٥ء میں ختم کیا. (١٩١٣ء ، اکسیر سخن (مقدمہ) ، ٩). [س : شا کیہ शाक्य].

شَک (٣) (فت ش) امذ.
(طب) ایک دیسی دوا جو سونٹھ کی طرح ہوتی ہے. شک یہ ایک ہندوستانی دوا ہے سونٹھ کی طرح ہوتی ہے مزہ کڑوا ، قابض ، چرپرا ہے عمدہ ہندی قسم ہے ، طبیعت گرم و خشک دوسرے درجے میں ہے. (١٩٢٦ء ، خزائن الادویہ ، ٥ : ٣٥). [ع].

شِکار (کس ش) امذ.
١. **جانوروں ، مچھلیوں اور پرندوں کو ان کا گوشت کھانے کے لیے یا کسی اور غرض سے مارنے یا پکڑنے کا عمل.**

آوے ولی ہماری طرف تیغ ناز لے
اس شوخ کوں خیال اگر ہے شکار کا
(١٧٠٧ء ، ولی ، ک ، ١٤).

یوں خاک پر گرا کہ لعینوں کے سر پھرے
جیسے شکار کھیلے ہوئے شیر نر پھرے
(١٨٧٤ء ، انیس ، مراثی ، ٢ : ١٤٣). جس طرح سواری ، شکار ، ہوا خوری اسی طرح یہ (جُوا) بھی ایک شوق ہے. (١٩٢٣ء ، خونی راز ، ٨٣). ٢. **وہ پرندہ یا جانور وغیرہ جسے شکار کیا جائے یا کیا جاتا ہو ، صید ، نخچیر.**

کہ مج سار کا آج لگ کئیں شکار
نہیں سنپڑیا تج دریں روزگار
(١٦٣٩ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ١٣٢).

شکاریں بھریں وہاں سبھی بے شمار
گوزن و ہرن مثل خرگوش دار

(۱۷۵۲، قصۂ کامروپ وکلاکام، ۱۶)۔ یہ صورت ایسی ہے جیسے کوئی خلال شخص ، شکار پکڑے اور عزم کے لیے اس کو ذبح کرے۔(۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۲۱۷)۔ شکار کو حاصل کر لینے کے بعد وہ اپنے سوراخ کی طرف لوٹتی ہے۔ (۱۹۳۲ ، اساسی نفسیات ، ۱۰۰)۔ ۳ (کنایۃً) **جو کسی شخص یا چیز سے مغلوب ہو ، مطیع.** محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پھاندے میں پڑیگا تو توں میرا شکار ہے۔(۱۶۰۳، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ۲۳۹)۔

ہشیار جان غم کہ دمِ کارِ زار ہے
جاتا ہے اب کہاں یہ تمہارا شکار ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۱)۔

دیکھتا تھا آدمی کو جب وفائت کا شکار
اینٹھنے لگتی تھیں گردن کی رگیں بے اختیار

(۱۹۳۳ ، فکر و نشاط ، ۱۱۲)۔ ۴. **مفت کا مال ، وکیلوں کا موکل ، سونے کی چڑیا** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . ۵. **بطور لاحقۂ فاعلی مستعمل ، جیسے یزدان شکار ، دل شکار.** دل ربا ، شوخ چشم ، دل شکار. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۸۶)۔

اے شیر مرد! معرکہ آرائے کار زار
اے صف شکن ! دلاور یکتا ! عدو شکار

(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۸۶)۔ ۶. **بادشاہوں کا کام ، قدیم زمانے میں رعایا کی جان و مال کو جنگلی درندوں کے حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے بادشاہ اپنے فرزندوں یا اراکین سلطنت میں سے کسی کو انتخاب کر کے رعایا کی تکلیف کو رفع کرنے کے لئے روانہ کرتے تھے اور اس کو سہم کہتے تھے اور اس سفر کو شکار سے منسوب کرتے تھے** (شکار)۔ [ف]۔

--- افگن (---ف ا ، سک ف ، فت گ) صف.
شکاری ، شکار کرنے والا ، شکار کھیلنے والا ، صیاد.

نہ بچا اس شکار افگن سے
صید کوئی سوائے صید حرم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۷)۔ میں نے اوسی دن ... کہہ دیا تھا کہ شکار افگن خود شکار ہو گا۔ (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۱۹۰)۔

کر دیا شیروں کو تو نے گو سفند اے غا کو پند
جو شکار افگن تھے آ کر ہو گئے یاں خود شکار

(۱۹۷۶ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۹۸)۔ [شکار + ف : افگن ، افگندن ـ گرانا]۔

--- افگنی (---فت ا ، سک ف ، فت گ) امث.
کسی پرند یا جانور وغیرہ کو تیر اور بندوق وغیرہ کا نشانہ بنانا ، شکار کرنا ، شکار کھیلنا. نواب آصف الدولہ کی شکار افگنی کے حالات رقم فرماتے ہیں۔(۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۳۳۲)۔ [شکار افگن + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- انداز (---فت ا ، سک ن) صف.
رک : شکار افگن.

شکار انداز دل وہ من ہرن ہے
لقب جس شوخ کا جادو نین ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۲)۔

دل تڑپتا ہی نہیں کیا جانیے
کس شکار انداز کا بسمل ہے میاں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۷۰)۔

کشتۂ تیر مژہ ہو تیغ ابرو بھی چلے
اے شکار انداز ہو چو رنگ اس نخچیر کا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۳)۔ [رک : شکار + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا ، گرانا]۔

--- اندازی (---فت ا ، سک ن) امث.
رک : شکار افگنی.

شکل دیکھ اس کی بہ ہنگام شکار اندازی
زخم ناخوردہ ہر اک لوٹنے نخچیر لگا

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۶۵)۔ [شکار انداز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- آنا محاورہ.
شکار پھنسنا ، شکار ہاتھ لگنا.

لگا جو تیر تیرا سینۂ مُشکِ میں
میں خوش ہوا کہ مرے دام میں شکار آیا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳)۔

--- باز صف.
شکاری ، شکار کھیلنے والا. شکار بازوں کو طرفہ تماشا اور اہل داد کے دلوں کا عجیب عالم ہوتا تھا۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۷۱)۔ [شکار + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا]۔

--- بند (---فت ب ، سک ن) امذ.
شکار باندھنے کی چیز ، تسمہ جو گھوڑے کی دُم کے قریب چار جامہ کے پیچھے یا چپ و راست شکار یا ضروری سامان باندھنے کے لیے لگا ہوا ہوتا ہے ، فتراک.

دل کوں تمہاری زلف کی لٹ کا خیال ہے
ڈالو شکار بند گلے میں شکار کے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۳۰)۔ اس نے اوسے پکڑ لیا اور شکار بند سے چاروں پانوں باندھ کر اپنے ... پاس رکھ لیا۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۷۳)۔ شکاربند میں ہرن بندھا چقماق ولایتی ہاتھ میں۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۷۷)۔ [شکار + ف : بند ، بستن ـ باندھنا]۔

--- بننا محاورہ.
کسی مرض یا کسی مصیبت میں مبتلا ہو جانا ، گرفتار ہو جانا . ہارون رشید ... کچھ عرصے کے بعد کسی سخت مرض کا شکار بن گیا۔ (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۱۵۶)۔

--- پر جانا ف مر ؛ محاورہ.
جانور کو صید کرنے کے ارادے سے اس مقام پر جانا جہاں شکار ہاتھ آتا ہو (مہذب اللغات).

---پیشَہ (---ی مج ، فت ش) صف.
وہ جس کا کام شکار کرنا یا شکار کھیلنا اور کھلانا ہو (ماخوذ : جامع اللغات). [شکار + پیشہ (رک)].

---پھانْسنا محاورہ.
کسی کو دھوکا فریب دے کر اپنا موافق بنا لینا ، مطیع کر لینا . اب میں روزی کماؤں اپنی دوکان داری چلاؤں ، موٹے موٹے شکار پھانسوں. (۱۹۳۰ ، ساحر بحت ، ۱۲).

---پھَنْسنا محاورہ.
کسی شخص کا کسی کے فریب میں آنا. یہاں آئے دن ایسے ہی شکار پھنسا کرتے ہیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۸۳).

---جَسْتَہ کس صف(---فت ج ، سک س ، فت ت)صف.
بھاگا ہوا شکار جو ہاتھ نہ آیا ہو یا شکاری کی زد سے بچ کر نکل جانے والا جانور. بکرماجیت تقصیر گزشتہ کی تلافی کے لیے پہلے شکار جستہ کے انتظار میں بیٹھا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۰۷). [شکار + ف : جستہ ، جستن - کودنا ، چھلانگ لگانا ، بھاگنا].

---جِرگَہ کس اضا(---کس ج ، سک ر ، فت گ) امذ.
ایران اور توران کے بادشاہوں کا قدیمی شوق جس میں چاروں طرف سے گھیرے ہوئے جنگل میں دور دور سے جانوروں کو گھیر کر لاتے تھے اور نکاس کے راستے بند کر دیتے تھے بیچ میں کئی بلند مقام بادشاہ اور شہزادوں کے بیٹھنے کے لیے بناتے تھے ، پہلے بادشاہ سوار ہو کر خود شکار مارتا تھا پھر شہزادے اور امراء روز بروز دائرے کو تنگ اور جانوروں کو سمیٹتے لاتے تھے. تیس تیس چالیس چالیس کوس سے جانوروں کو گھیر کر لاتے تھے .. اسی کو شکار قمرغہ اور شکار جرگہ بھی کہتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۷۱). [شکار + جرگہ (رک)].

---دوسْت (---و مج ، سک س) صف.
شکار کا شائق ، شکاری ، شکار کھیلنے والا. میں نے اپنے اکثر شکار دوست یوروپین احباب سے سنا ہے کہ ... ایسی بندوق نکلے گی جو دس نئی ارزاں بندوقوں سے زیادہ کام دے سکے. (۱۹۳۲ ، افسر الملک ، تفنگ یافرنگ ، ۷۹). [شکار + دوست (رک)].

---رَہْنا محاورہ.
کسی مصیبت ، پریشانی ، دُکھ درد یا تکلیف میں گرفتار رہنا . ہمیشہ رنج و غم و غیض و غضب کا شکار رہا کرتی تھی. (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۱۳۲).

---زِنْدَہ کس صف(---کس ز ، سک ن ، فت د) صف.
صید زندہ ، شاہین یا باز مرا ہوا جانور یا پرند نہیں کھاتا ہے بلکہ زندہ پکڑ کر کھاتا ہے.

پھرا فضاؤں میں کرگس اگرچہ شاہیں وار
شکار زندہ کی لذت سے بے نصیب رہا

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۲۱۸). [شکار + زندہ (رک)].

---قَمَرْغَہ کس اضا(---فت ق ، م ، سک ر ، فت غ) امذ.
رک : شکار جرگہ. اکبر نے لاہور میں آ کر قیام کیا اور شکار قمرغہ کا حکم دیا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۷۱). [شکار + قمرغہ (رک)].

---کارِ بیکاراں اَسْت کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) بیکار آدمی شکار کے لیے جنگلوں میں مارا مارا پھرتا ہے ؛ شکار بیکاروں کا کام ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کَرْنا محاورہ.
۱. **کسی جانور کو کسی مقصد کے تحت عموماً غذا کے لیے مارنا یا جال وغیرہ کی مدد سے پھانسنا اور پکڑنا ، گرفت میں لینا.**

جو شاخ سدرہ پہ بیٹھا ہو طائر مضموں
تو اڑ کے صورت شاہیں کرے یہ اُس کو شکار

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۵). اس کا شکار بندوق سے بھی کیا جاتا ہے . (۱۹۰۳ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۲۵). ۲. **(مجازاً) قابو میں لانا ، موہ لینا ، پھانسنا ، فریب دینا ، فریفتہ کرنا ، مطیع کرنا.**

اسیر زلف و رخ لالہ فام کر لینا
اونہیں شکار نیا صبح و شام کر لینا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲). جوانی پھر وہ اسلم پور کے خاندانوں کا شکار کرتی رہی. (۱۹۲۵ ، گرداب حیات ، ۱۹). ۳. **مار ڈالنا ، تباہ و برباد کرنا.** کیا پرویز کے ساتھ مل کر تُو بھی مجھے شکار کیا چاہتا ہے. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۴۳).

کتنے جم و کے چلے گئے ہیں تہہ خاک
کس کس کو شکار کر چکا ہے یہ ہلال

(۱۹۸۲ ، دست زرفشاں ، ۱۲۳).

---کو جانا محاورہ.
جانوروں کو مارنے کے ارادے سے جنگل میں جانا (ماخوذ : جامع اللغات).

---کو گئے خود شکار ہو گئے کہاوت.
دوسرے کا نقصان کرنے کی خواہش کی تھی اپنا ہی نقصان ہوا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کی ٹَٹّی امث.
ایک چھوٹی سی ٹٹی جس پر گھاس پھوس کر شکاری اپنے ساتھ رکھتے ہیں تاکہ اس کی آڑ میں آسانی سے شکار کر سکیں ؛ (مجاز) پردۂ حجاب ، آڑ ، اوٹ.

نیچی نگاہ ان کی ہے صیاد کی کمیں
ٹٹی شکار کی ہے حجاب ستاں نہیں

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۹۰).

درپردہ صید کرتی ہیں آنکھیں نگار کی
چہرے پہ ہے نقاب کہ ٹٹی شکار کی

(۱۸۹۷ ، دیوان ڈاکٹر مائل ، ۲۲۱).

---کی ٹَٹّی بَنانا محاورہ.
آڑ لینا ، کسی سے درپردہ کوئی کام لینا. مجھے یقین ہے کہ

پھر کو ایک بڑے شکار کی ٹٹی بنایا گیا ہے۔ (۱۹۲۳ ، روزنامچۂ حسن نظامی ، ۱۰۹)۔

---کیمپ (---ی لین ، سک م) امذ۔
شکار گاہ میں وہ جگہ جہاں شکاری گھات میں بیٹھنے یا اپنا ساز و سامان رکھتے ہیں۔ شکار کیمپ میں بکارآمد آدمیوں کی تعداد ہونے کا لازمی نتیجہ کامیابی اور جلد کامیابی ہے۔ (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ٦٥)۔

---کے وقت کتیا ہگاسی کہاوت۔
اہم کام کے وقت حیلہ بہانہ کرنے والے یا عین موقع پر ٹل جانے والے کی بابت یہ مثل کہتے ہیں ۔ تم عین وقت پر ضرورت کے بے بھاگے بموجب مثل شکار کے وقت کتیا ہگاسی۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۲ : ۱۱۳۵)۔

---کھلوانا محاورہ۔
دوسروں کو شکار کی تعلیم دینا ، طور طریقہ بتانا۔ شہر کے باہر شکار کھلوانا۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۷۸)۔

---کھیلنا محاورہ۔
۱. **کسی جانور کو مارنا یا پکڑنا ؛ (مجازاً) کسی کو گرفتار کرنا یا گرفت میں لانا۔** شاہین کا سب سے پہلے قسطنطین نے شکار کھیلا۔ (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۳۹)۔

کھیلنا چاہے جو تو گھر میں شکار
ہوں گے مکڑی کے سے تیرے ہاتھ پیر

(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۱۳۱)۔ ۲. **پھندے میں پھنسانا ، فریب دینا۔** موجودہ خلیفہ سخت بدچلن ہے ، یہ تقدس کے پردہ میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے۔ (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، دسمبر ، ۵۲)۔

---گاہ امث۔
۱. **شکار کھیلنے کا مقام ، رمنا۔** شکار گہ ہے اس کا حقیقت ہو یا مجاز۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷)۔ اکثر شیر ببر شکار گاہوں یا عالمِ سفر میں اس کے سامنے آئے۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۶۸)۔ انگریز افسروں میں یہاں کی شکار گاہ بڑی مقبول تھی۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۰۳)۔ ۲. **کاغذ کی قندیل جس میں کاغذ کے گھوڑے ہاتھی وغیرہ چلتے پھرتے نظر آتے ہیں** (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔ ۳. (آرائش و زیبائش) **وہ شال جس کے متن میں صحرائی جانوروں کی شکلیں کڑھی ہوتی ہوں** (ا پ و ، ۲ : ۹۸)۔ [شکار + گہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

---گیری (---ی مع) امث۔
شکار کرنا ، شکار پکڑنا۔ ایک جانور ہے زور آور کہ طریق شکار گیری اوس کا مانند بحری کے ہے۔ (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۲۳۰)۔ [شکار + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا]۔

---مارنا ف م ؛ محاورہ۔
۱. رک : **شکار کرنا۔** نر مادہ مل کر دونوں شکار مارتے ہیں۔ (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۹۶)۔ ۲. **دھوکا دے کر فائدہ حاصل کر لینا** (علمی اردو لغت ؛ نوراللغات)۔

---مردہ کس صف (---ضم م ، سک ر ، فت د) امذ۔
طبعی موت مرا ہوا جانور یا پرندہ۔

نگہِ عشق دلِ زندہ کی تلاش میں ہے
شکارِ مردہ سزاوارِ شاہباز نہیں

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۵۹)۔ [شکار + مردہ (رک)]۔

---نامہ (---فت م) امذ۔
وہ منظوم یا منثور تحریر جس میں شکار کی کسی مہم کے حالات قلمبند کیے جائیں۔ وھیل کے ان شکار ناموں میں دراصل کوئی بے حد قوی قسم کی چیز پائی جاتی ہے۔ (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۱۸۲)۔ [شکار + نامہ (رک)]۔

---ہاتھ آنا محاورہ۔
حسبِ مراد کوئی شخص ہاتھ آنا ؛ مفت کوئی چیز دستیاب ہونا۔

بریم نہ ہو پھنسا کے سرے دل کو زلفِ یار
خوش قسمتوں کو آتے ہیں ایسے شکار ہاتھ

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲۳۰)۔

---ہاتھ سے جانا محاورہ۔
کسی پسندیدہ یا نفع بخش چیز کا قبضے میں آ کر نکل جانا (مہذب اللغات)۔

---ہونا محاورہ۔
۱. **مطیع ہونا ، مغلوب ہونا۔**

دل رسیدہ میرا یک جہاں سے اے صیاد
تو فخر کر کہ ہوا ہے شکار تیرے ہاتھ

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۹۵)۔ عجائب نگار جادو نے کہا اے یاقوت میں بچ گیا تمہیں خود شکار ہو جاتا۔ (۱۸۹۹ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۳۵)۔

سرمستیاں ہیں دورِ قدح ہائے راز کی
ہر شخص «حکمتِ عملی» کا شکار ہے

(۱۹۱۲ ، شبلی ، ک ، ۹۳)۔ ۲. **قابو میں آنا ، مصیبت میں گرفتار ہونا ؛ پھندے میں پھنسنا۔** مجھے اعتراف ہے کہ جیلٹ پر جو بحثیں میں نے اس سے قبل کی ہیں ان میں میں بھی اس غلط مبحث کا شکار ہوا۔ (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۲۲۹)۔ سوسائٹی کے بنیادی اثاثے لازماً ناقص استعمال کا شکار ہوں گے۔ (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۲۸)۔

شکارا (کس ش) امذ۔
ایک وضع کی لمبی اور پتلی کشتی۔ جھوٹے سے خوبصورت پل کے نیچے کسی بڑے آبی پرندے کی طرح کوئی شکارا گزر جاتا۔ (۱۹۳۶ ، آگ ، ۹۶)۔ [مقامی]۔

شکارچی (کس ش ، سک ر) صف۔
شکار کرنے والا ، شکاری۔ میر سیارہ فتح علی شکارچی اس سے علیحدہ ہو گئے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۸۹)۔ [شکار + چی ، لاحقۂ صفت]۔

شکارستان (کس ش ، ر ، سک س) امذ۔
شکار گاہ۔

ست لین کی شمشیر کے اوجھڑ ولی کے دل اپر
تیرے شکارستاں میں جو نخچیر ہے پالا ہوا

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۳۰). ہندوستان کے شکارستانوں میں آج جو قبیلے نظر آتے ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں۔ (۱۹۳۰ء ، مضامین رموزی ، ۳۸)۔ [شکار + ستان ، لاحقۂ ظرفیت]۔

شکارَن (کس ش ، فت ر) امث.
شکار کرنے والی. اسے خاص طور پر ایک شکارن ... اور زچگی میں عورتوں کی مشکل آسان کرنے والی دیوی تصور کیا جاتا تھا. (۱۹۶۵ء ، شاخ زریں ، ۱ : ۱۳)۔ [شکاری (رک) کی تانیث]۔

شکاری (۱) (کس ش). (الف) امذ.
۱. شکار مارنے یا کھیلنے والا ، صیاد ، شکار کرنے والا.

اگر عزم آہو شکاری کرے
کسی سمت حکمِ سواری کرے

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۲۰)۔

ہزاروں طائرِ رنگِ حنا دل چھین لیتا ہے
بنایا ہے شکاری تم نے مرغِ دست پرور کو

(۱۸۷۰ء ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۹۰)۔ جب شکاری درخت پر بیٹھ جائے تو اس کے ہمراہی ... اس قدر بلند آواز سے باتیں کریں. (۱۹۳۲ء ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۲۱۹)۔ سانپوں کے شوقین شکاری ... کو اس کے پالتو سانپ نے ڈس کر ہلاک کر دیا.(۱۹۸۹ء ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ جولائی ، ۹)۔ **۲. وہ جانور جو شکار ہوا ہو ؛ (مجازاً) مغلوب ، گرفتار.**

مدن بان سالتے ہے چھنداں سوں موہن
ہوئے عاشقاں دل کے اس تھے شکاری

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۰۶)۔ (ب) صف. **شکار کا کام دینے والا یا مدد دینے والا ، شکار سے نسبت رکھنے والا.** خشکی کے پرندے علیحدہ ہیں آبی علیحدہ اور شکاری جدا ہیں۔ (۱۸۹۷ء ، سیر پرند ، ۴)۔ [شکار + ی ، لاحقِ نسبت]۔

---پَرِنْد (---فت پ ، کس ر ، سک ن) امذ.
وہ پرند جو دوسرے پرندوں کو کھائے ، وہ پرند جسے شکار کے لیے سدھایا جائے. سونکار قسم کا چرغ عمدہ اور بہادر ہوتا ہے اور کل شکاری پرندوں سے مارا ہوا شکار چھین لیتا ہے. (۱۸۹۷ء ، سیر پرند ، ۹۰)۔ [شکاری + پرند (رک)]۔

---جانْوَر (---سک ن ، فت و) امذ.
شکار کرنے والا جانور ، وہ پرند یا درندہ جو شکار کرے. عقاب ... بڑا مشہور شکاری جانور ہے.(۱۸۹۷ء ، سیر پرند ، ۱۲۹)۔ اور جو شکاری جانور تم نے سدھالئے انہیں شکار پر دوڑاتے جو علم تمہیں خدا نے دیا اس میں سے انہیں سکھاتے۔ (۱۹۲۱ء ، مولانا احمد رضا خاں ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۱۷۱)۔ [شکاری + جانور (رک)]۔

---دَسْتک (---فت د ، سک س ، فت ت) امذ.
جب جنگلی درندہ اپنی شکارگاہ کی حدود کے باہر شکار کرتا ہے تو اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ باآواز بلند کہے کہ چونکہ میں بھوکا ہوں اس لیے مجھ کو یہاں شکار کرنے کی اجازت دی جائے ، شکار کرنے کے لیے مطلع کرنا. اس کے علاوہ راجہ مینڈک کو ریچھ نے اجنبیوں کی شکاری دستک سکھائی.(۱۹۰۱ء ، جنگل میں منگل ، ۱۷)۔ [شکاری + دستک (رک)]

---شِکار کَریں اَحْمَق/جُوتِیا ساتھ پِھریں کہاوت.
اس کے متعلق کہتے ہیں جو دوسروں کے ساتھ خوامخواہ مارا مارا پھرتا ہے ، جب کام والے لوگوں کے ساتھ بیکار لوگ اپنا وقت خراب کرنے کے لیے ساتھ ہو لیتے ہیں تو ایسے موقع پر بولتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---کُتّا (---ضم ک ، شد ت) امذ.
وہ کتا جو شکار مارے ، تازی. یہ لوگ شکاری کتے پالتے تھے اور ان سے شکار کرتے تھے. (۱۹۱۴ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۹)۔ پیچھے پیچھے شکاری کتوں کا ایک غول چلا آ رہا تھا.(۱۹۲۲ء ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۱۵)۔ [شکاری + کتا (رک)]

---کُتّا شیر سے مُنْھ نَہِیں پھیرْتا کہاوت.
تجربہ کار آدمی مشکل کاموں سے نہیں ڈرتا (جامع اللغات)۔

---کوٹ (---و مج) امذ.
جودھپوری وضع کا کوٹ جو شکار کھیلتے وقت پہنا جاتا ہے. عادات کے اعتبار سے تربیت یافتہ معلوم ہوتا تھا ... مسعود خاکی زین کا شکاری کوٹ پہنے ہوئے تھا. (۱۹۷۳ء ، جہان دانش ، ۱۱۴)۔ [شکاری + کوٹ (رک)]۔

شکاری (۲) (کس ش) امث.
(موسیقی) مدھم سروں پر مشتمل دھیما راگ . (۲) اکیوٹل ؛ وہ سر ہے جو شدھ سُر سے دو درجے نیچے اترا ہوا ہو ، (۳) شکاری ، وہ سُر جو شدھ سُر سے تین درجے نیچے اترا ہوا ہو. (۱۹۳۶ء ، تحفۂ موسیقی ، ۲ : ۷)۔ [مقامی]۔

شکاعی (فت نیز ضم ش) امث.
(طب) ایک روئیدگی جو سبز و زرد و خاردار سیستان میں پیدا ہوتی ہے اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک کا پھول سفید ہوتا ہے دوسری کا پھول نیلا زردی مائل ہوتا ہے اور بیج باریک ، گرم و خشک ہے ، معدے اور جگر کی سرد بیماریوں میں فائدہ مند ہے ، دھماسا ؛ لاط : Onopordon Acant-Hium خاص اسی دوسری قسم پر شکاعی کا اطلاق ہوتا ہے اور تحقیق یہ ہے کہ پھول نیلا زردی مائل ہوتا ہے. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۶)۔ (۹) شاخ۔ جیسے عود بلسان ، بادآورد ، شکاعی ، چرائتہ ، عشبہ. (۱۹۵۱ء ، یونانی دواسازی ، ۱۲۸)۔ [ع]۔

شکال (۱) (کس ش) صف.
ایسا گھوڑا جس کا داہنا ہاتھ اور بایاں پانْو یا داہنا پانْو اور بایاں ہاتھ سفید ہو جو معیوب سمجھا جاتا ہے.

دست و پا مختلف ہوں جس کے سفید
کہہ اسی کو شکال ناامید

(۱۸۳۱ء ، زینت الخیل ، ۲۸)۔ [ع]۔

شکال (۲) (کس ش) امث.
مکر ، حیلہ ؛ اونٹ اور گھوڑے کے ہاتھ پانو باندھنے کی رسّی (لغاتِ ہیرا ؛ اسٹین گاس). [ف].

شکایات (کس ش) امث ا ج.
گِلے شکوے ، حیلے بہانے.

نہیں میرے لئے زیبا شکایات
کہ ہیں بدلے ہوئے دنیا کے حالات

(۱۹۲۰ ، بہارستان ، ۶۳۱). [شکایت (رک) کی جمع].

شکایت (کس ش ، فت ی) امث.
۱. (اَ) گلہ ، شکوہ. ہو خدا کی عنایت یاں کیا شکایت ، خدا بہوت بڑا ہے نہایت. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵).

ہر درد پہ کر صبر ولی عشق کی رہ میں
عاشق کو نہ لازم ہے کرے دکھ کی شکایت

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۲).

ہر طرف بحث تجھ سے ہے اے عشق
شکر تیرا تری شکایت ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۲).

واں شکایت پہ وہ حکایت ہے
کہ نہیں جائے گفتگو مجھ کو

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۶۸).

اِدھر رہ گئی یا اُدھر رہ گئی
وفا کی شکایت مگر رہ گئی

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۱۶۲). کہنے لگی ماں مجھے نظفر سے کوئی شکایت نہیں. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۸۵). (اا) بدی ، برائی ، غیبت. اس روز میں نے اپنا سر پیٹ لیا شوہر کے خلاف کوئی شکایت سننے کو تیار نہیں. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۸۶). ۲. مرض ، بیماری ، جسمانی تکلیف ، دکھ. جب تک میں اپنا حال تم کو لکھ کر بھیجوں اور تم کوئی دوا تجویز کرکے مجھے لکھو ... ایک دو نئی شکایتیں پیدا ہو جائیں. (۱۸۹۲ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۱۱۲). دو سال گزرے تھے کہ دردِزانو کی شکایت پیدا ہوئی. (۱۹۰۳ ، مضامینِ چکبست ، ۲۰). دل بڑھنے کی شکایت پر مجھے ... ہسپتال میں ایک عام بیمار کی حیثیت سے داخل کر دیا گیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۲). [ع].

ـــ آمیز (ـــ ی مج) صف.
پُرشکوہ ، شکایت کا پہلو لیے ہوئے. سامنا ہوا تو انہوں نے شکایت آمیز بلکہ کچھ طعن آمیز فقرے کہے. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۶۳۳). [شکایت + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا ، ملانا].

ـــ رَفع کَرنا/ہونا ف م ، محاورہ.
۱. مرض دور ہونا. گلے کی شکایت ابھی رفع نہیں ہوئی. (۱۹۳۸ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۲۸۳). ۲. شکایت یا گلے کی تلافی کرنا ، تکلیف مٹانا ، مرض دور کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــ کا امذ.
شکایتی ، شکایت کرنے والا ، گلہ کرنے والا.

داغ کیوں تم کو بے وفا کہتا
وہ شکایت کا آدمی ہی نہیں

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۵۰).

ـــ کا دفتر کھولنا محاورہ.
بہت زیادہ شکوہ کرنا. پہلو میں بیٹھ گیا اور جفائے فلک رفتار کی شکایت کا دفتر کھولا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۱۸۶).

ـــ کَرنا محاورہ.
دکھڑا رونا ، گلہ کرنا ، شکوہ کرنا.

حکایت کیا شہنشہ رام تے شکایت کیا چرخ بدرام تے

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۹۰).

ہر درد پہ کر صبر ولی عشق کی رہ میں
عاشق کو نہ لازم ہے کرے دکھ کی شکایت

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۲).

ـــ کُنِنْدَہ (ـــ ضم ک ، کس ن ، سک ن ، فت د) صف.
شکایت کرنے والا ، شکایتی. مذکورہ معاوضے کی رقم شکایت کنندہ سے مالیہ اراضی کے بقایا کے طور پر قابل وصول ہوگی. (۱۹۸۳ ، وفاقی محتسب کی رپورٹ برائے ۱۹۸۳ ، ۸۶). [شکایت + ف : کنندہ ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ گُزار (ـــ ضم گ) صف.
شکایت بیان کرنے والا ، داد خواہ.

گر نہ تھی اے دل اس کے رنج کی تاب
کیوں شکایت گزار ہونا تھا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۴۴). [شکایت + ف : گزار ، گزاردن - پیش کرنا].

ـــ مَنْد (ـــ فت م ، سک ن) صف.
شکایت کرنے والا ، شکوہ سنج (نوراللغات). [شکایت + مند ، لاحقۂ صفت].

ـــ نا ک صف.
شکایت کنندہ ، شکایتی ، گلہ کرنے والا. مرزا عسکری کہ شکایت نا ک تھا معاتب ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۸۴). [شکایت + نا ک ، لاحقۂ صفت].

ـــ ہونا ف م.
گلہ ہونا ، شکوہ ہونا.

کچھ اگر عرض کروں گا تو شکایت ہوگی
ماحصل مجھ سے نہ پوچھو مری فریادوں کا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۰).

شکایتاً (کس ش ، فت ی ، تن ت بفت) م ف.
گلہ یا شکوہ کرنے کے لیے ، شکایت کے طور پر. وہ نگاہیں پہلے بھر کے لئے شکایتاً اٹھیں جی میں سمجھا سہیلی کی جا صبح تو میں دیر سے اٹھا ہوں. (۱۹۸۲ ، پچھتاوے ، ۱۸۹). [شکایت + اً ، لاحقۂ تمیز (اصل شکایۃ)].

شِکایَتی (کس ش ، فت ی) صف.
شکایت کرنے والا ، جو شکایت کرنے کا عادی ہو (جامع اللغات؛ پلیٹس)۔ [شکایت + ی ، لاحقۂ صفت]۔

شَکَھُو (فت ش ، سک ک ، و مج) امث.
پانو کی آہٹ ، چلنے کی آواز. شکھو اور شلپو اور شپو پاؤں کی آواز وغیرہ کو کہتے ہیں اس کا نام ہندی میں آہٹ ہے (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۷)۔ [مقامی]۔

شَکْت (فت ش ، سک نیز فت ک) امث.
شکتی ، طاقت ، قدرت ، قوت. اس کو بولنے کی شکت نہیں (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۲)۔

اب سہنے کی شکت نہیں ہے
یوں رہنے کی شکت نہیں ہے

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۳۳)۔ [س : شکت शक्त]۔

شَکْتی (فت ش ، سک ک) امث.
۱. طاقت ، قدرت ، تاب و تواں ، قوت.

تج بہوت دیکھتے دھن ، من کوں سکھیاں سمجھیاں
لوگاں کی شکتی کو لگ جت آپنا چرانا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۲۸)۔ میرا چنچل لوبھی من مجھے پریشان کر رہا ہے ، مجھے شکتی دو کہ اس کو قابو میں رکھ سکوں۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زادِ راہ ، ۱۶۷)۔ تہارِ اعظم شیوشنکر قادرِ کل اندر کو اپنے ہاتھ میں حلول کر کے بھرپور شکتیوں کے ساتھ تباہ کاریوں پر آ گئے۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۶)۔ **۲. ہندو دیوتا کا نسوانی نصف اور فعال تخلیقی پہلو ، ہندوؤں کی دیوی جو مختلف ناموں سے ہوتی ہے مثلاً بھوانی ، کالی ، مہاکالی ، درگا جس کی پوجا کی جاتی ہے.** شوجی کی شکتی یا استری وہ بھیانک دیوی ہے جو ... دوسرے ناموں سے پکاری جاتی ہے (۱۹۶۷ ، روحِ اسلام ، ۱۵)۔ [س : शक्ति]۔

ـــــ پُوجا (ـــــ و مج) امث.
(ہند) ہندوؤں کی شکتی دیوی کی پرستش. شکتی پوجا نے بہت سے ہندوؤں کے دلوں پر جو سکّہ جما رکھا ہے وثوق سے کہنا مشکل ہے کہ یہ سکّہ اس نے کب جمایا (۱۹۶۷ ، روحِ اسلام ، ۱۳)۔ [شکتی + پوجا (رک)]۔

ـــــ مان صف مذ.
بلوان ، زورآور ، صاحبِ قدرت ، طاقتور ، پہلوان. تو بڑے سے بڑے شکتی مان سے جب چاہے اپنا بھوگ لے لے۔ (۱۹۳۳ ، بن باسی دیوی ، ۱۶۷)۔ [شکتی + مان ، لاحقۂ صفت]۔

ـــــ مَنت (ـــــ فت م) صف.
طاقتور ، قوی وہ جسے دولت حاصل ہو گئی ہو ؛ نیزے سے مسلح (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [شکتی + منت (رک)]۔

ـــــ ناچ امذ.
(ہند) ایک قسم کا رقص جس میں لکشمی کا بھیس دھار کر پوجا کی جاتی ہے. پاروتی نے اس کے لائے ہوئے کپڑے پہن کر شکتی ناچ ناچا۔ (۱۹۶۱ ، سنگم ، ۳۱)۔ [شکتی + ناچ (رک)]۔

شَکَّر (فت ش ، ک نیز شد ک) امذ.
۱. ایسی مٹھاس جو مختلف نباتات خصوصاً گنّے سے تیار کی جاتی ہے اور مختلف قسم کی مٹھائیوں ، شربتوں اور کھانوں میں استعمال ہوتی ہے ، بورا ، کھانڈ ، چینی. ذکر سیری کی سوجی ، سکن کے شکر ترکن کے پانی میں پکا کر کھانا۔ (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۱)۔

شہد و شکر نبات تھے ہے تج اَدھر لذیذ
لاگے تو قد سرو کوں سو جوبن ثمر لذیذ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۳)۔

لال نے اپنے ہاتھ پاس لیا
باقی شکر بہن پہ ڈال دیا

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۱۰۳)۔

شیریں لبوں کے گرد پھریں کیوں نہ بوالہوس
مجمع مگس کا ہوتا ہے شکر کے آس پاس

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۱۷۳)۔ انگلینڈ میں ایسی جلد اس شکر کی درآمد کی ترقی ہوئی کہ اس پر ایسا محصول لگا دیا کہ دونوں شکروں کی قیمتوں میں برابری ہوئی۔ (۱۹۰۳ ، آئینِ قیصری ، ۱۳۸)۔ جب تک انسان نے شکر کی تیاری کے طریقے سے واقفیت حاصل نہ کرلی اس وقت تک راب کو معمولی حیثیت حاصل رہی۔ (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشرتی جغرافیہ ، ۳۶)۔ **۲. شیرینی ، مٹھاس ، میٹھا ہونا.** خوشبوی در گل یا شیریں جیوں کی شکر یا ہوتی۔ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۶)۔

شکر شکر کی خلق کوں پر گئی
لگے بانٹنے راو راج ات بلی

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۶۰)۔ **۳. (مجازاً) دل پسند اداؤں والی ، شیریں.** عورت عجب ہے شکر ولے اس شکر میں تمام بھرے ہیں مکر۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۸)۔ **۴. ایک کھجور جس میں شیرینی زیادہ پائی جاتی ہے.** شکر ، شکری ... اس خرما کے اقسام ہیں جن میں شکر زیادہ ہے۔ (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۵۰)۔ [ف]۔

ـــــ اَفْشاں (ـــــ فت ا ، سک ف) صف.
شیرینی بکھیرنے والا ؛ مراد : شیریں کلام ، شیریں سخن.

کبھیں مکھ نے رتن جھڑتے کبھیں لعل درآمیزی
کبھیں کرتے شکر افشاں کبھیں کرتے نمک ریزی

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۷۷)۔

لَقَبِ دشنام کی مجھ کوں چکھا جا چاشنی
شور ہے دل میں دو لعلِ شکر افشاں کے طفیل

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۱۱)۔ [شکر + ف : افشاں ، افشاندن ـ چھڑکنا]۔

ـــــ اَفْشانی (ـــــ فت ا ، سک ف) امث.
شیریں کلامی.

لبوں میں ہیں شکر کی کئی پانیاں
سخن سے کریں شکر افشانیاں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۱)۔

طوطی وَمایَنطِق تیری شکر افشانی
قند ہے لذیذ ایسا اور نہ انگبیں ایسا
(١٩١٢ ، کلیات حسرت ، ٦١). [شکرافشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آب امذ.
(کنایۃً) تلخی جو دو دوستوں یا عزیزوں کے مابین پیدا ہو جائے ، رنجش ، آزردگی.
طلبِ بوسہ پہ اس لب سے شکر آب لذیذ
قُند ہے ، تلخ ہے لیکن ہے مئے ناب لذیذ
(١٨٥٥ ، کلیات شیفتہ ، ٣٢). [شکر + آب (رک)].

---آبی امث.
دوستوں کے درمیان ہلکاسا بگاڑ ، تلخی ، رنجش ، شکر رنجی ، عارضی رنجش.
چشم تر دشوار ہے غم میں
سو شکر آبی ایک ایک دم میں
(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٣٤٢). [شکرآب ، ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آمیختہ (---ی مج ، سک خ ، فت ت) صف.
وہ چیز جس میں شیرینی ملی ہوئی ہو.
شکر آمیختہ بادام مقشر دلدان
سیبِ فردوس زنخداں لب خنداں فتق
(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٣٣٠). [شکر + ف: آمیختہ ـ ملنا ، ملانا].

---آمیز (---ی مج) صف.
شکر ملا ہوا ، جس میں مٹھاس ملی ہوئی ہو.
درپردہ اس میں زہر کی آمیزشیں بھی ہیں
باتیں شکر لباں شکر آمیز ہی سہی
(١٩٦٨ ، غزال و غزل ، ٨٤) . [شکر + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملنا ، ملانا].

---بار صف.
شکر بکھیرنے والا ، شکر افشاں ؛ (مجازاً) شیریں کلام.
شکر بار شیریں نمک ریز کوں
سخن زار پروین دل آویز کوں
(١٥٦٤ ، حسن شوق ، د ، ٨٥).
مسیحا کا دے منج کوں آثار جم
میری جیب کوں کر شکر بار جم
(١٦٢٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ٣).
خال وہ خال ہے جو خال ہو لب کے نزدیک
لب بھی کیا لب ہے وہ جو لب کہ شکر بار نہیں
(١٨٠٥ ، دیوان بیختہ ، ٨٣).
منہ سے نکلے کوہکن مارے خجالت کے نبات
کر دے شیریں کے لبوں کو لعلِ شکر بار بند
(١٨٥٩ ، دفتر بے مثال ، ٦٣). [شکر + بار ، لاحقۂ صفت].

---بَچَن (---فت ب ، ج) صف (قدیم).
شیریں سخن ، میٹھی زبان والا.
خوش الحان مرغاں دیکھ اندر چمن
زباں باندھے طوطیٔ شکر بچن
(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ١٣١).
ترشی اہس جبیں سوں نکال اے شکر بچن
عشاق پر غضب ہے یہ ناز و ادا نہیں
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٦٣). [شکر + بچن (رک)].

---بَھتّا (---فت بھ ، شد ت) امذ.
ایک مٹھائی جو چاولوں کے آٹے گھی اور قند کی بنی ہوئی ہوتی ہے (جامع اللغات). [شکر + بھتّا (رک)].

---پارَہ (---فت ر) امذ.
١. لمبوتری شکل کی تلی ہوئی مٹھائی جس پر شکر چڑھائی ہوئی ہوتی ہے ؛ لوزات یا برف کا ٹکڑا.
لگے ہر بے سمع کوں نت مٹھائی شعر کی ناخوش
شکر پارہ نہ بھاوے ہوے لذت جس نیل کوں کھل کا
(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ١٢٥).
شکر پارے سموسے کہ برباد
شکم کا جس سے ہووے خانہ آباد
(١٧٩٧ ، عشق نامہ ، فگار ، ٤٨). سنگ ریزے منہ میں جاتے ہی شکر ہو گئے اور شکر پارے معلوم ہونے. (١٨٦٣ ، تحقیقات چشتی ، ٢١٩). نوجوان کسان اور لڑکے ... بتاسے گھی کی مٹھائی خرید رہے تھے ... شکرپارے ، جلیبیاں ، میدے کی کھجوریں. (١٩٣٢ ، شکست ، ٢٣٩). **٢. (مجازاً) محبوب ، پیارا** (فرہنگ اثر). **٣. کپڑے کا ایسا نمونہ جس میں کپڑے پر چھپائی کی صورت میں یا کٹے ہوئے چھوٹے چھوٹے مربع لکڑے ہوتے ہیں.** بندکی یا شکرپارہ کا ڈیزائن بھی موزہ پر خوبصورت رہے گا. (١٩٣٥ ، کپڑے کی چھپائی ، ٣٣). **٤. (پتنگ بازی) ایک قسم کی پتنگ جو چھوٹے چھوٹے مربع لکڑوں کی شکل میں بنائی جاتی ہے.** آسمان پر پتنگوں کا اژدہام تھا ، کالی ، سفید ... بھیڑئیے ، چاند تارے ، شکرپارے ... سب ہی طرح کی پتنگیں تھیں. (١٩٦٣ ، دلّی کی شام ، ٥). [شکر + پارہ (رک)].

---پارَہ فَروش (---فت ر ، ف ، و مج) صف.
شکرپارہ فروخت کرنے والا ، شکرپارے کی مٹھائی بیچنے والے (جو (مٹھائی دکھا کر سیدھے سادھے اور بھولے بھالے بچوں کو بڑی آسانی سے بہلا لیتے ہیں) ؛ (کنایۃً) دھوکے باز.
مجھ کو ڈر ہے کہ ہے طفلانہ طبیعت تیری
اور عیّار ہیں یورپ کے شکرپارہ فروش
(١٩٣٦ ، ضرب کلیم ، ١٢٥). [شکرپارہ + ف : فروش ، فروختن ـ بیچنا ، فروخت کرنا].

---پاشیدگی (---ی مج ، فت د) امث.
(حیاتیات) کاربوہائیڈریٹ کی ناہوا باش تخریب میں لبنی ترشے کے بننے کا عمل. شکر پاشیدگی ... اور تخمیر ، دونوں اصطلاحیں کاربوہائیڈریٹ کی ناہوا باش تخریب میں لبنی ترشے کے بننے کے عمل کو ظاہر کرتی ہیں. (١٩٦٧ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ٢٩٤). [شکر + ف : پاشیدہ ، پاشیدن ـ چھڑکنا + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---پالا امذ.
(طباخی) قند اور دودھ ملا کر بنائے ہوئے ٹِڈے. کڑھی اور پھلواری آراستہ کی گئی اور شکرپالا بڑوری تیار کی گئی. (۱۹۷۶ء، پدماوت ایک تفصیلی جائزہ (اردو ، کراچی ، ۵۱ ، ۱ : ۲۰۱)). [شکر + پالا (رک)].

---پسَنَّد (---فت پ ، س ، سک ن) صف.
(حیاتیات) وہ جراثیم جو شکر کے کثیر محلول میں پرورش پاتے ہیں بعض جراثیم شکر کے کثیف محلول میں اُگنے کے عادی ہوتے ہیں، ایسے جراثیم کو شکرپسند کہا جاتا ہے (بنیادی خرد حیاتیات، ۳۳۹). [شکر + پسند (رک)].

---پُھٹانا (---ضم پھ) امذ.
چنے یا مٹر کا دانہ جس پر شکر لپٹی ہوئی ہو.

شکرپھٹانے کا طبق گویا گگن تارے بھرے
چندر سے کالیاں میں سبے شربت کنیے پرکار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۳۳). [شکر + پھٹانا (رک)].

---تَری (---فت ت) امث.
سفید شکر ، سفید بورا ، چینی.

ہنگامِ بوسہ گرم جو وہ اک ذری ہوئے
شکر تو تھے پسینہ سے شکرتری ہوئے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۵). ہزار ہندوستانی من میدہ اور پانچ سو من گوشت دو تین سو من شکرتری و سو دو سو من نبات اور کئی من گھی اس کے ہاں مطبخ میں پکتا اور خانقاہ میں خرچ ہو جاتا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۱۵). دو چند شکرتری ملا کر ٹھنڈے پانی سے پئیں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲). [شکر + تر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تیغال (---ی مع) امث.
(طب) منُ النبات ، تیغال ایک قسم کی مکھی کا گھر جس کو یہ اپنے لعاب سے اکثر درختوں پر بناتی ہے ، یہ مکھی زنبور سے مشابہ ہوتی ہے یہ گھر (شکرتیغال) تازہ ہونے کی حالت میں شیریں ہوتا ہے لیکن پرانا ہونے کی حالت میں اس کی شیرینی کم ہو جاتی ہے،ادویات میں مستعمل. کاکڑہ سنگی، زنجبیل ، پیپلا مول، شکرتیغال ہر ایک ایک ماشہ ، باریک کر کے شہد ۲ تولہ میں ملائیں اور دن میں چند بار چاٹیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۶۵). [شکر + تیغال ـ من النبات ، مکھی کا گھر].

---خا صف.
شکر کھانے والا ، شکر چبانے والا ؛ (مجازاً) شیریں نیز شیریں کلام.

من کے شور اس لبو شکرخا کا
ہو گیا بند دم مسیحا کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲).

تمہارے لعلِ شکرخا سے گالیاں کھائیں
مجھے نبات مبارک مجھے یہ قند پسند

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۹۰). [شکر + خا (رک)].

---خام کسی صفت امذ.
کچی شکر ، کچی کھانڈ جو بادامی رنگ کی ہوتی ہے ، پیشتر کھانڈ ، اسکو شکرتری و شکر سفید و بورہ چینی بھی کہتے ہیں ... کھولنے سے مائل بہ زردی ہو جاتا ہے ، تب اس کو شکرخام اور پیشتر کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۳۹). [شکر + خام (رک)].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
وہ جگہ جہاں شکر بنے ؛ تھال میں لگی ہوئی مٹھائی (ماخوذ : جامع اللغات). [شکر + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---خائی امث.
شیریں کلامی ، خوش گفتاری.

دل آگہ جب خوابیدہ ہو جاتے ہیں سینوں میں
نواگر کے لیے زہر اب ہوتی ہے شکرخائی

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۷۵).

اس لبو لعل پر ہنگامِ خطاب
ختم ہے وصف شکرخائی کا

(۱۹۳۵ ، کلیات حسرت موہانی ، ۳۲۵). [شکرخا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---خَنّد (---فت خ ، سک ن)، (الف) امذ.
مسکراہٹ ، تبسّم (جو میٹھا ، ہلکا اور پُرکشش ہو).

سبھی رسمیں ہیں اوٹھی ان بتوں کی
نمک ہے زخم پر ان کا شکرخند

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۰۷).

تلخ کام آہ یہ ناکام نہ ہوتا ہرگز
تلخ کامی کا سبب تیرا شکرخند ہوا

(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۲۳).

شکرخند زہرِ ہلاہل ہوا
مزا تلخ کامی سے حاصل ہوا

(۱۸۷۷ ، صبح خنداں ، ۵۲). نظیری لکھتا ہے کہ کسی حسن کی دراز دستی نے میری نگاہ کے سامنے پھول ہی پھول کھلا دئیے ہیں کہ جیب سے لے کر دامن تک شکرخند نظر آتا ہے،شکرخند تبسم کو کہتے ہیں. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۵۲). (ب) صف. جس کی مسکراہٹ میں مٹھاس اور کشش ہو ، دل لبھانے والا ، دلکش ، نازک و شیریں (پلیٹس). [شکر + ف : خند ، خندیدن ـ ہنسنا].

---خَنّدگی (---فت خ ، سک ن ، فت د) امث.
مُسکرانا ، متبسم ہونا ، ہنسنا. زمانے کی نیرنگی اور روزگار کی شکرخندگی سے جواہر گراں بہا سراچۂ اقبال کے سنگریزے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۷۶). [شکرخند + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---خَنّدَہ (---فت خ ، سک ن ، فت د) صف.
رک : شکر خند.

اتھیاں او شکر خندہ ہور نوش لب
اتھیاں چانْد نمنے او در تیرہ شب
(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٣٢٥).
کرے ہے صبح شکر خندہ اس مزے کے ساتھ
کہ جس طرح بہم آمیختہ ہوں شکر و شیر
(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٢٢٠).
شکر خندہ برق و رشح سحاب
بخارِ بحار و تف آفتاب
(١٩١١ ، کلیات اسمٰعیل ، ٢٣). [شکر + خندہ (رک)].

ـــــ خواب (ـــــ و معد) امذ.
میٹھی نیند ، خوابِ شیریں خصوصاً صبح کی نیند جو پُرسکون ہوتی ہے ، خوابِ نوشیں.
منور محل سکھ کی کرناب میں
سرنگ سیج پر ہے شکر خواب میں
(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ٤١).
نہ کیجو غل اے خوشنوایانِ صبح
یہ ہے وقت ان کے شکر خواب کا
(١٨٥٥ ، کلیات شیفتہ ، ٢٠).
کچھ بھی نہیں ہے فقط شکر خواب
یعنی موہوم و نقشِ برآب
(١٩٢٨ ، تنظیم الحیات ، ٩٢). [شکر + خواب (رک)].

ـــــ خوابی (ـــــ و معد) امث.
میٹھی نیند ، پُرسکون نیند ، شکر خواب ہونا.
شکر خوابی مجھ آنکھوں میں شرور کا کام کرتی ہے
انجھو کرسی کے مارے شیر کے سے جوں ابلتا ہے
(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٣٢).
شربتی ہو گئی چتوں جو وہ سو کر اوٹھے
ڈھلے آنکھوں کے بنے نقل شکر خوابی سے
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢١٢).
جمال اپنا اگر خواب میں بھی تو دیکھے
ہزار ہوش سے خوشتر تری شکر خوابی
(١٩٣٥ ، بال جبریل ، ١٤٤). [شکر خواب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ خوار (ـــــ و معد) صف.
شکرخا ، شیریں سخن.
جاناں خطِ پشت لبِ شیریں کو ترے دیکھ
کیا بن گئی طوطی شکر خوار کے سر پر
(١٨٣٨ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ٤٢). [شکر + ف : خوار ، خوردن ـ کھانا].

ـــــ خوارا (ـــــ و معد) امذ ، صف.
شکر خورا ، نعمت کا خوگر.
او شکر لب تِل عرق آلودہ عارض پر نہیں
پی رہا ہے رس شکرِ خوارا گلِ رخسار کا
(١٨٤٢ ، مظہر عشق ، ٢٣). [شکر خورا (رک) کا ایک املا].

ـــــ خورا / خورہ (ـــــ و مج / فت ر). (الف) صف مذ.
شکر کھانے والا ، مٹھائیوں اور مزے دار چیزوں کا دل دادہ ، تر مال کھانے والا.
مجھ کوں پہنچی اس شکر لب کی خبر
حق شکر خورے کوں دیتا ہے شکر
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٨١).
ملے گا وہ پری رو مجکو میں دیوانہ ہوں جس کا
شکر خورے کو رزق اللہ پہونچاتا ہے شکر سے
(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ١٤٩). شکر خورے مولانا نے موقع پا کر پلیٹ صاف کر دی. (١٩١٣ ، حسن کا ڈاکو ، ١ : ١٠٠). (ب) امذ.
ایک پرند ، کہتے ہیں کہ جو شیرینی نہایت شوق سے کھاتا ہے جس کا رنگ کبوتر کی گردن کے رنگ کی طرح چمکدار اور نیلگوں ہوتا ہے. جوڑا طاوس گا قمری بچن میں طوطی (کے) تویے ، تل بھونرا چال کبک ادھر عین شکر خورے. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٨٥).
لعل پڑھے ہے صُم بُکم ، جب پہنے پوشا ک سوئی
پھڑی ، پدی ، پودنے ، شکر خورے بولیں توتی توتی
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ١ ، ٢ : ٢٣٠). وہ پرندہ جسے شکر خورہ کہتے ہیں شتر مرغ کی آنکھ سے بھی چھوٹا ہوتا ہے. (١٩٦٩ ، پرندے ، ٣). [شکر + ف : خوردن ـ کھانا + ا ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ خوری (ـــــ و مج) امث.
میٹھا کھانے کی عادت. شکر خوری کی انتہا تو ملاحظہ فرمائیے کہ اگر ... میٹھی چیز نہ ہو تو حلق تک پیٹ بھر لینے کے بعد بھی آپ گویا بھوکے رہ جائیں گے. (١٩٣٨ ، بحر تبسم ، ٢١٢). [شکر خور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ خورے کو شکر مِل رَہتی/ہی جاتی ہے کہاوت.
جو جس چیز کا شائق ہوتا ہے اس کے لیے ویسا ہی سامان مہیا ہو جاتا ہے.
خدا کی دین کا کیا پوچھنا ہے
شکر خورے کو مل رہتی ہے شکر
(١٩٣٠ ، تحفۂ احسن ، ٢٠). شکر خورے کو شکر مل ہی جاتی ہے اور پریما پرہشد کو بھی جس حیلے کی تلاش تھی وہ اس کو مل گیا. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٥٣٥).

ـــــ خورے کو شکّر ، مُوذی کو ٹُکّر کہاوت.
نیک آدمی کو نیکی کا اچھا پھل اور بُرے کو بُرائی کی سزا ملتی ہے. ہم غم کیوں پالیں ؟ پالیں ہمارے دشمن بیری ، شکر خورے کو شکر اور موذی کو ٹکر. (١٩٦٧ ، اُجڑا دیار ، ٤٣).

ـــــ دان/دانی امذ.
شکر یا چینی رکھنے کا چھوٹا برتن. شکردان اور شیردان وغیرہ پہلو میں رکھے رہیں. (١٩١٦ ، معاشرت ، ١٢٢). عبداللہ اسپرٹ کا چولہا اور پانی کی کیتلی ... ٹیبل پر رکھ دیتا ہے چائے دانی اس کے پہلو میں جگہ پاتی ہے مگر فنجان اور شکر دانی کے لیے اس کا قرب ضروری نہ ہوا. (١٩٤٢ ، غبار خاطر ، ٣٨). [شکر + دان / دانی ، لاحقۂ ظرفیت].

---دہاں (---فت د) صف.
میٹھی بات کرنے والا ، شکر دہن ، شیریں گفتار ، شیریں سخن ، خوش گفتار ، خوش اخلاق.

نازنیں ، ناز آفریں ، نازک بدن ، نازک مزاج
غنچہ لب ، رنگیں ادا ، شکر دہاں ، شیریں سخن

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۴۴). [شکر + دہاں (رک)].

---دیے مرے تو زہر کیوں دیجیے کہاوت.
کام سہولت سے نکلے تو سختی کرنے کی ضرورت نہیں (ماخوذ: فرہنگ اثر ؛ جامع اللغات).

---رنج (---فت ر ، غنہ) امذ.
بدگمان ، معمولی رنجش جو کبھی اتفاق سے دوستوں میں پیدا ہو جاتی ہے. اُس حضرت کے جدامجد اپنے پدر مشفق سے ایک امر سہل پر قدرے شکر رنج بہم پہنچا کر ہند میں تشریف لائے. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۱۰۶). [شکر + رنج (رک)].

---رنجی (---فت ر ، غنہ) امث.
بدگمانی ، رنجش ، دوستوں میں عارضی رنجش.

ہم ڈرتے شکر رنجی سے کہتے نہیں یہ بھی
خجلت سے ترے ہونٹوں کی ہیں شہد و شکر آب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۶۹). چاہتے ہیں کہ مولوی س ، ا ، خ صاحب اور مجھ میں جو شکر رنجی ہے وہ دور ہو جاوے. (۱۸۹۵ ، خطوط سرسید ، ۱۹۵). امید ہے ان کی کوشش اور رسوخ سے یہ سب شکر رنجی دور ہو جائے گی. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۳۵). دونوں صوبوں کے درمیان بدگمانی اور شکر رنجی کی مستقل فضا پیدا کرنے میں ... اہم کردار ادا کیا. (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۱۹). [شکر رنج + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ریز (---ی مج) صف.
۱. **(مجازاً) میٹھی باتیں کرنے والا ، شیریں سخن ، شیریں مقال.**

اول کیتا لب کوں شکر ریز او
وہاں تھی قلم کوں کیتا تیز او

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۶۹).

دل خریدار جاہ اب کروں گا
جاں شکر ریز شاہ اب کروں گا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۳).

بزم افسانہ میں واں خسرو پرویز بھی ہے
باربد زمزمہ سے اپنے شکر ریز بھی ہے

(۱۹۸۷ ، نظم آزاد ، ۱۰۵). ۲. **حلوائی ؛ وہ روپیہ جو شادی کے موقع پر دولھا دلہن پر سے نچھاور کیا جائے ؛ تحفہ جات جو دولھا کی طرف سے دلہن کو بھیجے جائیں ؛ نظم ؛ گانا ؛ خوشی کے آنسو ؛ معشوق کے ہونٹ** (جامع اللغات). [شکر + ف : ریز ، ریختن - گرانا ، بہانا].

---ریزی (---ی مج) امث.
خوش کلامی ، شیریں گفتاری. ان کے کان اسی کی شکر ریزیوں کے مشتاق رہتے ہیں ، اسکے حسن و انداز کا لطف اٹھاتا ہی انکا مقصود ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۶۷). [شکر ریز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ساز صف.
کھنسار ، کھنڈساز ، کھانڈ اور اسی قسم کی دوسری چیزیں بنانے والا پیشہ ور کاریگر یا ایجاد دار (ا پ و ، ۳ : ۱۹۸). [شکر + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

---سازی امث.
شکر بنانے کا کام ، گنے اور چقندر وغیرہ کے رس یا عرق سے شکر ، گڑ ، کھانڈ وغیرہ بنانے کا کام. دوسری جنگ عظیم تک شکر سازی کے کارخانے معدودے چند لوگوں کی ملکیت تھے. (۱۹۹۰ ، در دلکشا ، ۹۶). شکرسازی کی صنعت پہلے ہی مالی مشکلات سے دو چار شروع ہے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ دسمبر ، ۳). [شکر ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سُرخ کس صف(---ضم س ، سک ر) امث.
گڑ کی راب سے سجی ملا کر بنائی ہوئی شکر ، کھانڈ ، کبھی شکر جو سفوف یا دانوں کی بجائے پھٹکیوں کی شکل کی ہوتی ہے. اگر خون میں بھی کوئی خرابی ہو تو معجون عُشبہ ہمراہ عرق بودینہ و شکر سرخ کھلائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲۸). [شکر + سرخ (رک)].

---سَفید کس صف(---فت س ، ی مع) امذ.
شکر کی وہ قسم جو اس طرح بنائی جاتی ہے کہ شکر خام کو تھوڑا پانی ڈال کر دودھ اور پانی چھڑک کر اس کا میل اتارتے ہیں اور پانی جلا کر گھونٹ کر خشک کرتے ہیں تو دانہ دار اور سفید ہو جاتی ہے. جب شکر سفید کو جوش دیں اور صاف کر کے جمائیں تو اس کو نبات سفید کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۰۹). [شکر + سفید (رک)].

---سُلیمانی کس صف(---ضم س ، ی لین) امذ.
(طب) شکر کی وہ قسم جس میں شکر سفید (رک) کو دوبارہ صاف کر کے برتن میں ڈال کر جما لیا جائے . انزاروت ، شکر سلیمانی ... تمام دواؤں کو باریک کر کے سفوف بنائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۴۸). [شکر + سلیمان (عَلم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سے مُنّہ بھرنا محاورہ.
کسی خوش خبری کے شکریے میں مٹھائی کھلانا ، شیرینی کھلانا ، منہ میٹھا کرنا.

خبر اتنی خوشی کی دے کہ وہ آتے ہیں خود مہماں
ہم اے قاصد اسی دم تیرا منہ شکر سے بھرتے ہیں

(۱۹۱۰ ، کلیاتِ شایق ، ۱۹۵).

---شِکَن (---کس ش ، فت ک) صف.
(کنایۃً) شیریں زبان ، خوش کلام. وہ طوطی شکر شکن گویا اون غریبوں کی طائر روح تھی. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۳۲۹). [شکر + ف : شکن ، شکستن - توڑنا].

---شیدَہ (---ی مج ، فت د) امذ.
(فقیروں کی ایک صدا) میٹھی چیز ، چمکدار چیز ، مراد : روپیہ پیسہ اللہ ہی دینے والا ہے. شکر شیدہ اللہ ہی دے گا دہم قلندر اللہ ہی دے گا. (۱۹۶۳ ، دلّی کی شام ، ۳۹). [شکر + ف : شیرہ کا عوامی تلفظ].

---فَروش (---فت ف ، و مع) صف.
شکر بیچنے والا ؛ (مجازاً) شیریں زباں ، محبوب.

شکر فروشاں کرتے کتا نرخ شکر کا
نرمول شکر کا لذتاں پایہ ہمن کام

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۸۱). [شکر + ف : فروش ، فروختن - بیچنا].

---فِشاں (---کس ف) صف ؛ ←شکر افشاں.
(مجازاً) شیریں بیاں ، شیریں سخن ، خوش گفتار.

دیکھا جو لبِ شکر فشاں کو
سمجھے اسے چشمۂ بقا ہم

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۱۹۶).

نرم لعل شکر فشاں کی طرح
دلنشیں مرگِ ناگہاں کی طرح

(۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۲۲۹). [شکر + ف : فشاں ، فشاندن - جھاڑنا ، بکھیرنا].

---فِشانی (---کس ف) امث ؛ ←شکر افشانی.
شیریں زبانی ، خوش گفتاری.

کر یاد تری شکر فشانی
بنی ہے مجھے تلخ زندگانی

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۱۹۰).

زباں کو دے خدا شیریں بیانی
کہ ہے مدِّ نظر شکر فشانی

(۱۸۹۲ ، طلسمِ شاداب ، ۲). [شکر فشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قَند/قَندی (---فت ق ، سک ن) امث.
ایک ترکاری جو بیل دار بوٹی کی جڑ ہے ، سرخ اور زردی مائل سفید دو طرح کی ہوتی ہے زیادہ تر ابال کر یا بھوبھل میں بھون کر کھاتے ہیں ، شیریں اور لذیذ ہوتی ہے. اس کی کھیر بھی پکائی جاتی ہے ، لاط : Convolvulus Batatas.

بوسہ جو لب کا مانگا مکرر تو بول اوٹھے
فالودہ ہے ابھی یہ شکر قند کچھ نہیں

(۱۸۳۹ ، اسیر (اکبر آبادی) ، د ، ۹۸). شکر قند ، کیوڑا ، جوار ، پان کی بیل ، .... کی جڑوں کا مطالعہ کرو. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۵). شمالی مغربی یورپ کی ملی جلی کاشت میں .... رائی شکر قندی اور گاجر وغیرہ کی بھی کاشت کی جاتی ہے. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۱۲۵). شکر قند اُبال کر چھیل لیں. (۱۹۸۵ ، سعدیہ کا دسترخوان ، ۱۵۳). [شکر + قند / قندی (رک)].

---کَدُو (---فت ک ، و مع) امذ.
(طب) کدو کی ایک قسم جو گول ہوتا ہے اور جس میں پختہ ہو کر شیرینی پیدا ہو جاتی ہے اس کا رنگ اوپر سے زرد اور بعض کا سرخی مائل ہوتا ہے ، میٹھا کدو بہ ثقیل ہے صفرا دور کرتا ہے ، ہاتھ پانو کی سوزش رفع کرتا ہے. پختہ کے مزے میں کچھ شیرینی آ جاتی ہے اس لئے ... عوام میٹھا کدو بولتے ہیں ... اسی طرح شکر کدو اور کدوے شیریں بھی مصنوعی نام ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۲۰). [شکر + کدو (رک)].

---کے کِھلَونے امذ.
سوجی ، قند اور رنگ وغیرہ ڈال کر تیار کی گئی مٹھائی سے بنائے جانے والے چھوٹے چھوٹے کھلونے جو بچے شوق سے کھاتے ہیں. مٹھائیوں کی سجی ہوئی دوکانوں سے ہماری پسند کے شکر کے کھلونے اور مٹھائیاں دلواتے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۲۵).

---کی چُھری امث.
وہ جو بظاہر دوست مگر باطن میں دشمن ہو ، مارِ آستین ، دوست نما دشمن ، میٹھی چھری. وہ بہت بری ہے ، شکر کی چھری ہے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۷۱).

---گَتّا (---فت گ ، شد ت) امذ.
ایک قسم کی مٹھائی ، تل چڑھے شکر کے گول چپٹے بتاشے.

وہ ڈھالوں کے کھیلوں کے انبار ہوں
شکر گتّے بھی ذائقہ دار ہوں

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۸۱). [شکر + گتّا (رک)].

---گُفتار (---ضم گ ، سک ف) صف.
شیریں مقال ، میٹھی گفتگو والا ، مزیدار باتیں کرنے والا.

ہے ترے لب سوں اے شکر گفتار
بات کہنا نبات سوں شیریں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۳). [شکر + گُفتار (رک)].

---گھولْنا محاورہ.
میٹھی میٹھی باتیں کرنا ، شیریں سخنی سے کام لینا.

جتیاں بولتیاں تھیاں مٹھیاں بولیاں
مٹھیا بولیاں ہور شکر گھولیاں

(۱۶۳۵ ، قصہ بے نظیر ، ۳۷).

سوراتوں کے نغمے جی اب بولتے
وو تج حمد میں نت شکر گھولتے

(۱۷۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۳۰).

---لَب (---فت ل) صف.
شیریں گفتار ، میٹھی گفتگو کرنے والا.

ہمہ ناز پستاں و شکر لباں
تھڈی سیب و نارنج بہ غبغباں

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۳).

یو سن موہنی کنی شکر لب کوں کھول
لگے ہوں خبر اوستے کہتی ہوں کھول

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۹۸).

گویا ہیں نزاکت سے دو برگ گل تر لب
بے مثل ہیں شیریں سخنی میں یہ شکر لب
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۱۱)۔ [شکر + لب (رک)]۔

---لبی (---فت ل) امث۔
خوش گفتاری ، شکر ریزی۔
حالیؔ شکر لبی تو کھلے گا وصال میں
وعدے سے یاں سمجھتے ہیں شیریں زباں ہو آج
(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۳۷)۔ [شکر لب + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---لپیٹی (---فت ل ، ی مج) امث۔
میٹھی چیز ؛ (کنایۃً) بہت عزیز ، قیمتی۔
خدا کی ہے رحمت جو بیٹی ہے تو
حقیقت میں شکر لپیٹی ہے تو
(۱۹۶۲ ، نکتۂ راز ، ۳۸۰)۔ [شکر + لپیٹی (لپیٹنا)]۔

---مقال (---فت م) صف۔
شیریں سخن ، شیریں گفتار۔
اے قلم قل قل کا فرما قیل و قال
طبع کوں کر (اپنی توں) شکر مقال
(۱۷۵۳ ، وہابی غوثیہ ، ۱۳۸)۔ ابھی کل کی بات ہے کہ یہ طوطی شکر مقال اور سحبان ہند اپنی زبان فیض ترجمان کے کرشمے دکھا رہا تھا۔ (۱۹۱۸ ، لکچروں کا مجموعہ (دیباچہ) ، ۱ : ۱۳)۔ [شکر + مقال (رک)]۔

شَکَر (فت ش ، سک ک) امذ۔
طالتور ؛ ایک درخت ، لاط : **Pentaptera Arjuna** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : شکر शक्र]۔

---چڑی (--- کس ج) امث۔
ایک چڑیا جس کا رنگ بالکل زرد اور قد لالڑی کے برابر ہوتا ہے ، یہ بیساکھ کے مہینے میں پنجاب آتی ہے اور یہیں مکڑی کے جالے کی طرح گھونسلا بنا کر رہتی ہے ۔ اس کے بچے جب اڑنے کے قابل ہو جاتے ہیں ، تو یہاں سے چلے جاتے ہیں جو شخص بیماری سے اٹھے اور بہت دبلا اور کمزور ہو جائے تو چند روز ان چڑیوں کا گوشت کھانے سے اس میں خوب طاقت آ جاتی ہے یہ ہڈی سمیت کھائی جاتی ہے کیونکہ اسکی ہڈی بہت نرم ہوتی ہے (سیر پرند ، ۲۵۶)۔ [شکر + چڑی (رک)]۔

شُکْر (ضم ش ، سک ک) امذ۔
۱. کسی عنایت اور نوازش کے سلسلے میں احسان ماننا۔
کئے شکر یک بار عالم تمام محمد نبی پر درود و سلام
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۸)۔
ترا شکر واجب ہے ہر دم اپار
کیا نعمتاں جگ پہ نازل ہزار
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳)۔
کہتا ہوں ترے ناؤں کوں میں ورد زباں کا
کہتا ہوں ترے شکر کوں عنوان بیاں کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳)۔ شکر و سپاس تقدس اساس اُس منعم کریم کارساز کو لائق ہے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۱)۔ خدا کو تمہارے عذاب سے کیا کام ، اگر تم شکر کرو۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۶۷۳)۔ شکر منعم کی نعمت پر اقرار نعمت کرنا ، احسان مندی۔ (۱۹۸۳ ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۱۶)۔
۲. خدا کا شکر ہے ، کلمۂ تشکر۔
شکر پردہ ہی میں اس بت کو حیا نے رکھا
ورنہ ایمان گیا ہی تھا خدا نے رکھا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۰)۔ **۳. (تصوف) اپنے آپ کو نابود اور حق تعالیٰ کو موجود جاننا اور تمام افعال اور صفات و کمالات حق ہی کی طرف منسوب کرنا** (مصباح التعرف ، ۱۵۳)۔ **۴. قرآن کی پہلی سورت ، سورہ فاتحہ ، سورۃالحمد ، چونکہ اس سورۃ شریفہ میں شکر لسانی کے بعض فرد کو بیان فرمایا گیا ہے ، خدا کا احسان مانا گیا ہے اسکا شکر ادا کیا گیا ہے۔** سورۃ فاتحہ کے علاوہ اس کو سورۃ شفاء ... اُم القرآن ، الحمد ... شکر ، دعا ، صلوٰۃ بھی کہتے۔ (۱۹۷۳ ، کاشف الاسرار ، ۱۸)۔ [ع]۔

---اَدا کرنا ف م ؛ محاورہ۔
احسان ماننا ، شکریہ ادا کرنا۔
کس منہ سے شکر بندہ نوازی کروں ادا
مد نظر رہی ہے میری پرورش سدا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۵۶)۔
تیرے کرم کا ادا شکر کس طرح سے کریں
تیرے ستم کا بھی جب ہم سے شکر ادا نہ ہوا
(۱۹۵۹ ، بوئے رسیدہ ، ۲۵۳)۔

---اَلْحَمْدُلِلّٰہ (---فت ا ، سک ل ، فت ح ، سک م ، ضم د ، کس ل ، شد ل بفت) فقرہ۔
عربی فقرہ اُردو میں مستعمل ؛ اللہ کا شکر و احسان ہے (عموماً کامیابی ، خوشی ، یا اقرار نعمت کے موقع پر نیز مزاج پرسی کے جواب میں یا چھینک آنے کے بعد بھی بولا جاتا ہے)۔ نظر بولیا کہ شکر الحمد للہ اپنا دکھ دیکھنے سر دھن بارے اپڑنے پہت لگی۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۳)۔

---اللّٰہ (---فت ا ، شد ل بفت) فقرہ۔
اللہ کا احسان ہے ، خدا کا شکر ہے۔
شکر اللہ ان دنوں تیرا کرم ہونے لگا
شیوۂ جور و ستم فی الجملہ کم ہونے لگا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۵۷)۔

---بجا آر کہ مِہْمانِ تُو ، روزی خود می خُورَد اَزْ خوانِ تو کہاوت۔
شکر بجا لا کہ تیرا مہمان اپنا کھانا تیرے دسترخوان پر کھاتا ہے یعنی مہمان اپنی قسمت کا رزق کھاتا ہے مگر نام میزبان کا ہوتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---بجا لانا محاورہ۔
احسان ماننا ، شکر ادا کرنا۔

سر ترے آگے جھک جائیں ہر حال میں
شکر تیرا بجا لائیں ہر حال میں

(١٩٨٣ ، الحمد ، ٢٩).

---سَرائی (---فت س) امث.
شکریہ ادا کرنا ، تعریف و توصیف کرنا. اگر زبان مانند بلبل ہزار داستان اقسام لغات کر مشغول شکر سرائی ہو تو بھی یک رگو کل ادا نہ کر سکے. (١٨٣٤ ، ستۂ شمسیہ ، ١ : ١١٤). [شکر + ف : سرا ، سرائیدن ـ گانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قُدُوم کسِ اضا(---ضم ق ، و مع) امذ.
کسی تقریب وغیرہ میں لوگوں کے قدم رنجہ کرنے (آنے اور شرکت) کا شکریہ ادا کرنے کی رسم ، خوش آمدید کہنا. زیب النساء نے ضیافت کل امرا کی کی اور آپ اوپر بالائے بام بیٹھ کر ہر ایک سے شکرِ قدوم کہتی. (١٨٦٣ ، تحقیقاتِ چشتی ، ٩٣٣). اس واسطے شکر قدوم پر تقریر کرتا ہوں. (١٨٨٨ ، ابن الوقت ، ١٢٦). [شکر + قدوم (رک)].

---کا سَجْدَہ امذ.
وہ سجدہ جو خُدا کے حضور کسی بات کے شکرانے کے لیے کیا جائے.

مژدہ یہ سنا احمدِ مختار نے جس دم
یس شکر کے سجدے کو جھکے قبلۂ عالم

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ٤).

---گُزار (---ضم گ) صف.
شکر ادا کرنے والا ، احسان ماننے والا ، ممنون.

آبرو دل میں ہوا جان تیرا شکر گزار
تشنۂ شوق کوں آ شربتِ دیدار دیا

(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ٣). لوگوں کو مجھ سے بڑھ کر مولوی بشیرالدین احمد کا شکر گزار ہونا چاہیے. (١٨٨٥ ، فسانۂ مبتلا (دیباچہ) ، ٣). میں ان صاحبوں کا دل سے شکر گزار ہوں. (١٩١٠ ، مکاتیب امیرمینائی ، ٩٠). بہت سے رہبر ہماری قوم و ملت میں پیدا ہوئے اور ہم ان کی خدمات اور کارگزاریوں کے دل سے ممنون و شکرگزار ہیں. (١٩٨٣ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ٩٣). [شکر + ف : گزار ، گزاردن ـ ادا کرنا].

---گُزاری (---ضم گ) امث.
احسان مندی . جس قدر ... شکر گزاری کی جائے ، کم ہے. (١٨٩٨ ، دعوتِ اسلام ، ٩). وہ ہماری شکر گزاری کے مستحق ہیں. (١٩٠٦ ، الحقوق و الفرائض ، ١ : ٣). ہم نے ... اپنی شکر گزاری کے اظہار کی ایک حقیر سی کوشش کی ہے. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٦٠٧). [شکرگزار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لِلّٰہ (---کس ل ، شد ل بفت) امذ.
اللہ کا احسان ، اللہ کا شکر.

شکر للہ سرِ و رعنا کے تصور کے طفیل
رفتہ رفتہ دل مرا باغِ ارم ہونے لگا

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ١٥٦).

للہ الحمد لبالب ہے مےِ عیش سے جام
شکر للہ زرِ گل سے چمن مالا مال

(١٨٥٣ ، ذوق ، د ، ٣٣٥). [شکر + للہ (رک)].

---نِعْمَت کسِ اضا(---کس ن ، سک ع ، فت م) امذ.
عطیات کا شکریہ ، لطف و کرم ، احسان ماننا ، شکریہ.

کہا کے ابراہیم نے پانی پیا
شکرِ نعمت کا پھر اک سجدہ کیا

(١٧٨٣ ، مثنویاتِ حسن ، ١ : ٩٠).

کرے جس قدر شکرِ نعمت وہ کم ہے
مزے لوٹتی ہے زباں کیسے کیسے

(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٢٥٢). موقع سے فائدہ اٹھانا شکرِ نعمت اور اس طرف سے غفلت برتنا کفرانِ نعمت ہے. (١٩٣٥ ، سفرنامہ مخلص (دیباچہ) ، ٩٥).

---نِعْمَت ہائے تو چَنداں کہ نِعْمَت ہائے تو ، عُذْرِ تَقْصِیراتِ ما چَنداں کہ تَقْصِیراتِ ما کہاوت.
تیری نعمتوں کا اتنا شکر کرتا ہوں کہ جتنی تیری نعمتیں ہیں اور اپنی خطاؤں کا اتنا عذر کرتا ہوں کہ جتنی میری خطائیں ہیں (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---ہے فقرہ.
خُدا کا شکر ہے ، شکرِ خدا.

دشمنِ جاں بتایا اس بتِ دل خواہ کو
شکر ہے بہتر ہے یوں منظور تھا اللہ کو

(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ١١٣). شکر ہے آپ خیریت سے گھر پہنچیں ، رنگ علی نے کہا. (١٩٣٥ ، زندگی نقاب چہرے ، ١٠٥).

شُکَّر (ضم ش ، سک نیز فت ک) امذ.
١. روشن ، درخشاں ، منوّر ، چمکدار ؛ سفید ؛ خالص ، بے داغ ؛ قمری مہینے کا روشن حصہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). **٢. جمعہ کا دن.** بدھ شکر اور سنیچر ، اکٹھے چلنے کا درشنانت ، شکر سنیچر اور بدھ کا نہیں ہے. (١٨٩٠ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ١ : ٢١٣). **٣. زہرہ.** عطارد کا دیکھنا بہت مشکل ہے کیوں کہ ہر وقت آفتاب کے سامنے رہتا ہے مگر زہرہ کو جسے شکر بھی کہتے ہیں دیکھنا بہت آسان ہے. (١٩٢١ ، القمر ، ٣٠). [س : شکر शुक्र].

---سَنِیچَر (---فت س ، ی مع ، فت چ) امذ.
بہت کھانے والا ، پیٹو (مخزن المحاورات). [شکر + سنیچر (رک)].

---وار امذ.
جمعہ کا دن. اسی دن سے ہفتے کا آغاز کرتے ہیں دوشنبہ سوموار ... آدینہ شکروار ، شنبہ ، سنیچر. (١٩٣٩ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ٢ : ١٥). [شکر + س : वार ـ وقت ، دن].

--- وار کی بادلی رہے سَنِیچَر چھائے ، ایسا بولے بھڈری بن برسے نہیں جائے کہاوت.
جو بدلی جمعہ کو آئے اور سنیچر وار کو رہے وہ ضرور برستی ہے. (جامع اللغات).

شِکْرا (کس ش ، سک ک) امذ.
ایک شکاری پرند جو باشے کی طرح ہوتا ہے اکثر شہپر اس کے کوتاہ ہوتے ہیں ، مگر محنت و مشقت اٹھانے میں بڑا قوی ہوتا ہے.

ترمتیاں ہور شکریاں کوں سنے سونٹھ
ہونے جا کر پنکھیانکے سات جھٹ پونٹھ

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۶).

ہو گئے جڑوں کے دل غم سے دونیم
باشہ و شاہیں و شکرے بھی یتیم

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳۹۳) باز شکرا چیخ بہری ، لگڑجھگڑ ، چرغ چرا کوہی ترمتی یعنی کل جانور شکاری پردارہ (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۳۲). گلاب چشم میں حسب ذیل پرند شامل ہیں ... شکرہ اس کے نر کو چپخہ کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۷۹) . بہت سے ... پیارے آنے دکھائی دیے جن کے ساتھ شکرے اور شکاری کتوں کی جوڑیاں تھیں. (۱۹۳۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۵). سفید بھوؤں کے نیچے سوکھے حلقوں میں ہمہ وقت شکرے کی طرح متحرک آنکھیں ابھرا سی گئیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۳۹). [شکرہ (رک) کا متبادل املا].

---پالْنا محاورہ.
۱. اپنے سر بار لینا ، خود کو الجھن میں گرفتار کرنا ، پریشانی مول لینا. جس کے محل میں ڈھونڈو سانا کلہاڑی خالا ہے ، اوس نے البتہ شکرا پالا ہے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۳۹). **۲. بھروسا کرنا (فرہنگ آصفیہ).**

---خانَہ (---فت ن) امذ.
وہ جگہ جہاں شکرے رکھے جائیں. شاہی شکرہ خانے میں بہت بڑی تعداد میں نہایت ہوشیار (کامگار) شکرے جمع ہو گئے تھے ... شکاریوں کو ملازم رکھ لیا گیا تھا. (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی (ترجمہ) ، ۱۱۶). [شکرہ + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---دار صف.
شکروں کی دیکھ بھال کرنے والا. بہت سے شکرہ داروں اور شکاریوں کو ملازم رکھ لیا گیا تھا. (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی (ترجمہ) ، ۱۱۶). [شکرہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

شُکْراً (ضم ش ، سک ک ، تن ر بفت) کلمۂ تشکر.
شکر ہے. پھول اچھے نہ سہی مگر رنگ تو ہے ... کامنی کا کیا کہنا بار الہٰا شکراً شکراً. (۱۹۳۸ ، گویا دبستان کھل گیا ، ۱۳۲). [ع].

شَکْران (فت ش ، سک ک) امذ.
ایک تلخ زہریلا درخت جس کا رس مُسَکِّن ہوتا ہے ، شوکران ، شکران. شکران کے استعمال سے مذکورۂ بالا بیماری کی ریولیت کچھ عرصے کے لیے کم ہو جاتی تھی. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۲۹۰). [رک : شوکران].

شُکْران (ضم ش ، سک ک) امذ.
شکرگزاری ، شکر.

کروں کیا کیا ترا شکران نعمت
کرامت کی مجھے الوان نعمت

(۱۷۷۸ ، مثنوی گلزار ارم (مثنویات حسن ، ۱ : ۱۷۵)). [ع].

شَکْرانَہ (فت ش ، سک ک ، فت ن) امذ ، شکرانا.
ابالے ہوئے چاول جن میں گھی ، شکر اور ناریل وغیرہ ڈال کر نذر نیاز دلاتے ہیں (پرانے لوگ دعوت میں بھی کھلاتے تھے).

پھر ڈیرہ ایک دن جس وقت آیا
اونھیں تب لاکے شکرانا کھلایا

(۱۸۲۹ ، پنجۂ رنگین ، ۲۷۷). اس کے نام کی نیاز جلیبیوں کے کونڈے ، خواہ شکرانہ ، خواہ زردے یا میٹھے چاولوں پر دلائی جاتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۱۰۵). سنا ہے کہ شکرانہ کھلایا جاتا ہے تو بعض بگڑے دل کھانے کے برتن میں سوراخ کر دیتے ہیں. (۱۹۷۰ ، تاثرات ، ۳۰۲). [شکر + انہ ، لاحقۂ نسبت].

شُکْرانَہ (ضم ش ، سک ک ، فت ن) امذ.
۱. شکر ، شکر گزاری ، نماز ، روزے یا کسی اور شکل میں کسی احسان کا شکریہ ادا کرنا.

سائیں کا راز مستی تج پر چڑیا دعا کو
شکرانے کا دو رکعت کرتا ہوں میں ہوا صبح

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۶). ہر دم جناب باری میں شکرانہ کرنا ، اور آرام سے رہنا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۷).

زلفیں ہیں رخ کی حاجب شکرانہ ہے مناسب
پڑھے نماز واجب چاند آ گیا گہن میں

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۵۹). شکرانے کی جتنی نفلیں پڑھتی کم تھا. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۱۲۲). **۲. (ا) وہ رقم جو کامیابی کے بعد حق محنت کے علاوہ وکیل ، اس کے محرر یا پیروکار کو دی جائے.** وہ جب اپنی انگوٹھی وکیل کے محنتانے میں دے چکے تو میری انگوٹھی محرر کے شکرانہ میں دیدی. (۱۸۷۸ ، دل فروش ، ۹۳). بڑی حیثیت کا جوہری اور صنعت کار ، کارخانہ دار موکل ... مقدمہ ہائی کورٹ سے جیتنے پر شکرانہ میں منوں مٹھائی ... بطور تحفہ لے کر آیا. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۷). **(آ) وہ روپیہ پیسہ جو بغیر کسی محنت کے ، کسی احسان کے بدلے میں لیا جائے ، رشوت ، ناجائز مطالبہ.** ان سے الٹا رشوت میں مال لیتے تھے جس کا نام ہدیہ اور نذرانہ اور شکرانہ رکھ چھوڑا تھا. (۱۹۳۲ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، تفسیر شبیر احمد عثمانی ، ۳۵). اپنی تاریخی غداری کے شکرانے میں ... ڈیڑھ لاکھ روپے کا سونا کلائو کے لیے ان القابات کے ساتھ چھوڑا تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۵۷). [شکر + انہ ، لاحقۂ نسبت و اسمیت].

---اَدا کرنا محاورہ.
شکر ادا کرنا. ابراہیم علیہ السلام نے شکرانہ ادا کرنے کے بعد اس گیہوں کا کچھ حصہ زمین میں بو دیا ... بہت بڑی جماعت خلیل الرحمن کے گھر جمع ہو گئی. (۱۹۷۹ ، تاریخ پشتو ، ۱۲۲).

---بَجا لانا محاورہ.
شکرانہ ادا کرنا.

بجا لائے شکرانہ کرتار کا
تماشا دیکھے نادر اس تہار کا
(١٦٢٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ٦٣).
ہم کو بھی شایاں ہے ، جب تک بدن میں جان ہے
ہر آن میں لاویں بجا شکرانہ و فرمانبری
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ ، ٢ : ٦).

ـــ کا سَجْدَہ امذ.
شکر کا سجدہ ، وہ سجدہ جو خدا کے حضور کسی بات کے شکرانے کے لیے کیا جائے.
کیا سجدہ اس وقت شکرانے کا
سو پایا جو تھا مدعا پانے کا
(١٦٢٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ٢٣).

ـــ کی نَماز امث.
وہ نماز جو کسی منت یا مراد کے پورا ہونے پر پڑھی جائے. قریبی مسجد میں لے جاتیں ... وہاں بچے کی ماں دو رکعت شکرانے کی نماز پڑھتی اور صندوقچی میں چراغی کی رقم ڈالتی. (١٩٨٩ ، افکار ، کراچی ، جون ، ٢٠).

شَکَرِسْتان (فت ش ، فت نیز شد ک ، کس ر ، سک س) امذ.
وہ جگہ جہاں شکر کثرت سے پائی جائے ؛ (مجازاً) وفورِ حلاوت.
بُھلیا تھنواو تُمنے جیو میرا شکرستان سوں
کہ جیوں پلچے مکس کے پر محبت شہدراساں سوں
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ١٨٤). طوطیانِ شکرستان ... سے سنا ہے. (١٨٣٨ ، بستانِ حکمت ، ٢٢).
تیرے مداحوں میں جب سے نام میرا درج ہے
شکرستاں تو بنا میں طوطیِ ہندوستان
(١٨٤٣ ، کلیاتِ قدر ، ٦٦). خوش خوش اس جانور کو گھر لایا اور اس طوطیِ شکرستانِ جمال کو دکھایا. (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٥٦). مرزا جعفر زٹلی ... اور مرزا پھویا علی اللہ مقامہ کے گھرانے کے برخوردار سعادت آثار ، طوطیِ شکرستانِ معانی و بلبلِ ہزارداستان پنہ داتی ... نواب اچھے مرزا صاحب قبلہ بالقابہ و مدظلّہ تھے. (١٩٧٥ ، اچھے مرزا ، ٣). [شکر + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

شِکْرَم (کس ش ، سک ک ، فت ر) امث.
بگھی کی وضع کی بند گاڑی جس میں بیل اور بعض جگہ گھوڑے بھی جوتے جاتے ہیں اس میں دو پہیے اور بعض میں چار پہیے ہوتے ہیں ، یہ بند گاڑی پالکی کی شکل کی ہوتی ہے عام طور پر عورتوں کے لیے مخصوص ہے. دونوں نے معانقہ کیا بغل گیر ہوئے ، شکرم کھڑ کھڑ کرتی ہوئی چلی انور نے کہا الوداع آزاد بولے فی امان اللہ. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٤٣). عورتیں پالکیوں ، میانوں ، چوپہلوں اور شکرموں میں ، جس میں گھوڑے جتے ہوتے تھے سوار ہو گئیں. (١٩٦٣ ، نور مشرق ، ٣١). کوئی شکرم مل گئی تو ٹھیک ہے ورنہ پیدل. (١٩٨٧ ، گردشِ رنگِ چمن ، ١١٣). [انگ : Sedan].

شَکْرَن (فت ش ، سک ک ، فت ر) امث.
کوئی اچھوری پرتکلف چٹنی جس میں نمک مرچ اور دوسرے مسالوں کے ساتھ کشمش چھوارے اور ادرک کا اضافہ کر کے قند اور سرکے کی چاشنی میں رچاتے ہیں چونکہ یہ چٹنی دونسی ہونے کی وجہ سے بہت خوش ذائقہ اور عام پسند ہوتی ہے اس لیے اس کا نام نورتن رکھ لیا گیا ہے (ا ب و ، ٣ : ١٨٣). [مقامی].

شِکْرَن (کس ش ، سک ک ، فت ر) امث.
شکرے کی مادہ. مادہ اس کی بہت خوبصورت ہم نے دی ، وہ شکرن نہیں. (١٩١٠ ، آزاد ، جانورستان ، ٢٣). [شکرا (رک) کی تانیث].

شِکْرَہ (فت نیز کس ش ، سک ک ، فت ر) امذ.
رک : شکرا. بحری بچّہ و شکرہ ... کو بھی بادشاہ دیکھتا ہے. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ ، ٢ : ٣٢٤). پرندوں میں ہمالیائی ، پہاڑی لئورہ ، زاغچے ، غوغائی ، مرغ زریں ، عقاب ، شاہین ... شکرہ ملتے ہیں. (١٩٦٩ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ٢٢). [ف].

شَکَّری (فت ش ، شد ک بفت) صف.
١. شکر سے منسوب ، شکر کا ، جس میں شکر کا جزو شامل ہو ، میٹھا.
آیا سو چنچل پاتراں جان بخش ہر یک بول توں
امرت میں لا گیاں کھولتے کھولیں لباں جب شکّری
(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ١١٣). سوزشی قسم کا درد ہوا کرتا ہے اور ہر وقت موجود رہتا ہے دبانے یا سیال یا شکری اقسام کھانے سے اور بھی زیادہ ہوتا ہے. (١٨٨٢ ، کلیات علم طب ، ٢ : ٨٢٣). **٢. خرما کی ایک قسم جس میں مٹھاس زیادہ ہوتی ہے.** شکر ، شکری ، یہ دونوں اس خرما کی اقسام ہیں جن میں شکر زیادہ ہوتی ہے. (١٩٠٧ ، فلاحت النخل ، ٥٠). **٣. ایک فالسہ جو کہ نہایت شیریں اور بڑا ہوتا ہے ؛ لاط : Grawia Asiatica** (پلیٹس ؛ نوراللغات). **٤. ناشپاتی کی ایک قسم جو نہایت عمدہ اور شیریں ہوتی ہے. ملک چین میں پیدا ہوتی ہے.** اعلیٰ درجے کی ناشپاتی ملک چین میں پیدا ہوتی ہے اور یہ شکری کے نام سے مشہور ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٦ : ٣٠٣). [شکر + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَکَرِیّات (فت ش ، ک ، کس ر ، شد ی) امث.
مختلف قسم کی مٹھاس ، وہ چیزیں جو شکر یا مٹھاس کے ذیل میں آتی ہیں. الڈیہائڈ یا کیٹون کے بعض تعاملات ایسے بھی ہیں جن کی یہ شکریات مرتکب نہیں ہوتیں. (١٩٨٠ ، نامیاتی کیمیا ، ١٨١). [شکری + یات ، لاحقۂ جمع].

شَکْرِیلا (فت ش ، سک ک ، ی مع) صف.
شکر ملا ہوا ، میٹھا. گوشت کے برابر ... شکریلے اجزا بدن میں شامل کرنے کے لیے اسے (پنیر کو) خوب چبا چبا کر کھالیں. (١٩٨٩ ، جنگ ، کراچی ، ١٧ مارچ ،). [شکر + یلا ، لاحقۂ صفت].

شَکَّرِیں (فت ش ، شد ک بفت ، ی مع) صف.
میٹھا ، شکر سے منسوب ، شیریں.

وجد کرتے ہیں شجر ان دل نشیں آیات پر
رقص کرتی ہے ہوا ان شکّریں نغمات پر
(١٩٢٢ ، ز خ ش ، فردوسِ تخیل ، ٢٠٢).
شکّریں شب یہ گل و رنگ یہ میٹھا کُہرا
چاند کے سینے میں لو دیتا ہے سنگیت کنول
(١٩٨١ ، ورق انتخاب ، ٥٠). [شکر + یں ، لاحقۂ صفت].

ـــ سُخَن (ـــ ضم س ، فت خ) صف.
شیریں گفتار ، شیریں سخن.
شور ڈالے ہیں سارے عالم میں
دلبر شکّریں سخن کے نین
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٣٨٣). [شکّریں + سخن (رک)].

ـــ قلم (ـــ فت ق ، ل) امذ.
(طباعت) عبارت کی خوبصورتی ، نفاست ، رسم الخط جو صاف اور خوبصورت ہوتا ہے. یاقوت و جواہر رقم اور زریں و شکّریں قلم اسی کے کمال نے بنائے. (١٩٦٣ ، صحیفۂ خوش نویساں ، ٩). [شکّریں + قلم (رک)].

ـــ گُفتار (ـــ ضم گ ، سک ف) صف.
شیریں سخن.
حروف ہیں کہ مٹھائی پہ چیونٹیاں دوڑیں
قلم ہے یا کوئی طوطیٔ شکّریں گفتار
(١٨٥٣ ، کلیات قدر ، ٣٣). [شکّریں + گفتار (رک)].

شِکَرِین (کس ش ، فت ک ، ی مع) امذ.
ایک کیمیائی سفید سفوف ، پانی میں کم گھلنے والا ، ٥٥٠ گنا شکر سے میٹھا ، عام طور پر شکر والے مریضوں کو بجائے شکر کے دیا جانے والا غذائیت نہ رکھنے والا ، سکرین (مہذب اللغات). [رک : سیکرین Saccharin].

شُکْرِیَہ (ضم ش ، سک ک ، کس ر ، شد ی بفت) امذ.
شکر ، سپاس (یہ خدا کے لیے نہیں صرف اس کے بندوں کا احسان ماننے کے موقع پر مستعمل ہے)، منت پذیری کا اظہار ، احسان ماننے کا اعتراف اور محسن کی تعریف. سیّد صاحب نے ان کشمیری صاحبان کا بہت بہت شکریہ ادا کیا. (١٨٨٣ ، سفرنامہ سرسیّد احمد خان ، ٦). اگر رپورٹ میں اور کچھ بھی نہ ہوتا تو یہی کارگزاری آپ کے شکریہ ادا کرنے کے واسطے کافی تھی. (١٩٠٧ ، محسن الملک ، مکاتیب ، ٥٣). تمہارا بھی شکریہ. (١٩٨٨ ، تشبیب ، ٣٨). [ع : شکریۃ].

ـــ بھجوانا محاورہ.
شکریہ ادا کرنا. کنگ جارج نے کتاب کا شکریہ بھجوایا. (١٩١٩ ، آپ بیتی (خواجہ حسن نظامی) ، ٧٨).

ـــ کَرْنا محاورہ.
احسان ماننا ، کسی کے احسان کا تعریف کے ساتھ اظہار کرنا. انہوں نے ایک مختصر و برجستہ تقریر میں سیّد صاحب کی تشریف آوری کا شکریہ کیا. (١٨٨٣ ، سفرنامہ سرسیّد احمد خان ، ٦).

اے برقِ فرنگی تیری میرے دل میں بڑی جگہ ہے ، برق نے کہا ... میں شکریہ کرتا ہوں کہ آپ میری قدر داں تو بچ گئیں. (١٩٠٢ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ٣ : ١٩٣).

شِکَسْت (کس ش ، فت ک ، سک س)، (الف) امث.
١. **ٹوٹ پھوٹ ، بھاؤ ، شکستگی.** جو جسم روح ہو کر آسمان پر چڑھے ، اس جسم کوں شکست ترکیب نیں وو کیوں خاک میں پڑے. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٩٧).
تک بیرے گلشن سے میرے شور کر ابرِ بہار
یاں صدائے رعد آوازِ شکستِ سنگ ہے
(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٢٥٩). مکان کی شکست اور ریخت کے سوائے اور جتنے خرچ ہیں ، میرے ذمے ہیں. (١٨٦٩ ، انشائے خرد افروز ، ٢٦). طبقات کے تسلسل میں یکایک ایک شکست پیدا ہو جاتی ہے. (١٩١١ ، مقدمات الطبیعیات ، ١٦).
ٹوٹا تو ہوں مگر ابھی بکھرا نہیں فراز
میرے بدن پہ جیسے شکستوں کا جال ہو
(١٩٧٨ ، جاناں جاناں ، ٨٠). ٢. **نقصان ، زیاں ، مُضر اثر.**
صانع نے کر دیا صفِ مژگاں کا بندوبست
عین الکمال سے انھیں پہنچے نہ تا شکست
(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ٢٣٨). عام مجلسوں اور انجمنوں کی شکست کے جو اسباب عموماً بیان کیے جاتے ہیں ... یہاں کوئی سبب موجود نہ تھا. (١٩١٥ ، فلسفۂ اجتماع (الف)).
٣. **ہزیمت ، پسپائی ، فتح کی ضد.**
رہا جو پیشِ نظر رنگِ بے ثباتیٔ دہر
سرورِ فتح نہ ہم نے غمِ شکست کیا
(١٨٧٠ ، دیوان اسیر ، ٣ : ١٣). مخالفین کی شکست اور ہزیمت میں صلحاء کو مزید ایمان اور تسکین کے حصول میں عجیب و غریب مافوقِ فہم نشانات ظہور پذیر ہوتے ہیں. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٢٠٢). ٤. **خطِ شکستہ ، خاص طرزِ تحریر میں مختلف مقررہ الفاظ کی شکل میں لکھا جاتا ہے.** مسودہ نویسی اور شکست پڑھنا. (١٨٨٦ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ٢٦). (ب) صف.
٥. **شکستہ ، ٹوٹی پھوٹی ، خستہ حال.**
دیواریں بھی شکست تھیں در بھی جھکے ہوئے
جانیں بھی غم سے تنگ تھیں دل بھی رکے ہوئے
(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٣٦٥). [شکست : ف : شکستن - ٹوٹنا (رک) سے حاصل مصدر].

ـــ اُٹھانا محاورہ.
زک اٹھانا ، زیر ہونا ، ہار جانا. افغانوں نے نواح جالندھر میں بڑی شکست اٹھائی. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ١١). میں اپنی سہیلی کی بہن کے مسئلے پر نہ کوئی بات کر کے شکست اُٹھانے کو تیار ہوں اور نہ اپنی سبکی مجھ سے برداشت ہوگی. (١٩٨٩ ، افکار ، کراچی ، جون ، ٥٠).

ـــ بَنْد (ـــ فت ب ، سک ن) امذ.
ایک قسم کا چھلّا جو ٹوٹتا ہے اور بند ہو جاتا ہے.

مثل شکست بند کرے شانہ کیا درست
بہتر نہ مومیائی سے ہوئے شکستہِ زلف
(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۳۰). [شکست + ف : بند ، بستن - باندھنا ، منسلک کرنا ، نتھی کرنا].

---پانا محاورہ.
زک اُٹھانا ، زیر ہونا ، ہار جانا.
ہیں کہ پایا ہے تجھ جفا سوں شکست
خانۂ دل ہوا ہے آئینہ دار
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۱). بظاہر پہلی جماعت نے شکست پائی کیونکہ قتل کر دی گئی. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۱۲۹).

---پَذِیر (---فت پ ، ی مع) صف.
کچا ، نازک ، ٹوٹ جانے والا (جامع اللغات). [شکست + ف : پذیر ، پذیرفتن - قبول کرنا].

---پڑنا محاورہ.
ہار ہونا ، ہزیمت ہونا.
سنالِ زلف پڑی دل کی فوج بیچ شکست
تری نگاہ نے جب آ کے ترک تاز کیا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۲). فوج پر شکست پڑی بائیس ہزار راج پوت میں سے فقط آٹھ ہزار جیتے بچے. (۱۸۸۳ ، دربارا کبری ، ۶۶۲).

---تَوبَہ کس اضا (---و لین ، فت ب) امث.
توبہ توڑنا ، کسی چیز سے توبہ کر کے اس پر باقی نہ رہنا.
سلیقہ بادہ کشی کا اگر ہو یاروں کو
شکستِ توبہ کا بھی اہتمام ہو جائے
(۱۹۳۲ ، بہارستان ، ۳۲۳). [شکست + توبہ (رک)].

---خوردَگی (---و معد ، سک ر ، فت د) امث.
ہارا ہوا ہونا ، ہار کر جی چھوڑ بیٹھنا. اس کو تم فراریت سمجھو یا شکست خوردگی ، مگر حقیقت یہ ہے. (۱۹۵۸ ، پردیسی کے خطوط ، ۳۸). شاعر ... کی شخصیت میں شکست خوردگی اور جان لیوا اضمحلال کا سرائیت کر جانا ایک فطری امر ہے. (۱۹۸۶ ، سلسلہ سوالوں کا ، ۳۳). [شکست خوردہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---خوردَہ (---و معد ، سک ر ، فت د) صف.
ہارا ہوا ، پسپا ، مایوس. شکست خوردہ فوج کے بقیہ السیف لوگ ٹھنڈی سانسیں بھربھر کے کہتے ہیں کہ آہ زمانے نے دغا دی. (۱۹۰۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۶۳). زندگی میں پہلی مرتبہ اپنے آپ کو شکست خوردہ محسوس کیا. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۱۸۹). [شکست + ف : خوردہ ، خوردن - کھانا].

---دِل کس اضا (---کس د) امث.
دلی رنج ، دل کا ٹوٹ جانا.
شکستِ دل بنے خونِ تمنا کم نہ تھی یارب
سکھایا اوس بلا کو توڑنا کیوں عہد و پیماں کا
(۱۸۶۳ ، نشید خسروانی ، ۳).

شکستِ دل پہ اتنا دکھ نہیں ، جتنا کہ یہ دکھ ہے
کہ اپنا آئینہ ، آئینہ گر کے رُوبرو ٹوٹا
(۱۹۸۶ ، غبار ماہ ، ۱۰۳). [شکست + دل (رک)].

---دینا محاورہ.
ہرا دینا ، ہرانا ، زک پہنچانا.
اولیتا ہے جس وقت شمشیر دست
تو دیتا ہے لشکر کوں سارے شکست
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۸).
ناحق اس سنگ دل میں مجھے دیتے ہیں شکست
میں تو آئینہ سرکار ہوں ، کن کا ، ان کا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۵). سلیم ... کو شکست دیکر اس کی بیٹی سے بیٹا نے بیاہ کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۳۶۲). ہندوستان کو تسخیر کی نگہ سے دیکھا ، اور جیپال کو بار بار سخت شکستیں دیں. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۵۷). میں نے اقبال شاہی سے جم کو شکست دے دی ہے ، اور وہ میری تیغ کے خوف سے سمندر میں جا چھپا ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۴۸۹).

---رَنگ کس اضا (---فت ر ، غنہ) امث.
رنگ اڑ جانا ، پھیکا پڑ جانا.
ہیں جو کوئی کہ نالہ نیوش شکستہِ رنگ
سنتے ہیں گوشِ جاں سے خروشِ شکستہِ رنگ
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۹).
ہوئے پوشیدہ ہم نظروں سے ایسی ناتوانی ہے
شکستہِ رنگ کی آواز بانگِ لن ترانی ہے
(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۱۷۶).
شرابِ بیخودی سے تا فلک پرواز ہے میری
شکستہِ رنگ سے سیکھا ہے میں نے بن کے بُو رہنا
(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۷۱). [شکست + رنگ (رک)].

---رِیخْت (---ی مع ، سک خ) امث.
رک : شکست و ریخت. منعم خاں ... نے ... قلعہ کابل کی شکست ریخت و برج بارہ کی مرمت کرائی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۱۶). [شکست + ف : ریخت ، ریختن - بنا ، بٹ جانا].

---شیشَہ کس اضا (---ی مع ، فت ش) صف.
وہ آواز جو شیشہ ٹوٹنے سے پیدا ہوتی ہے (نوراللغات). [شکست + شیشہ (رک)].

---فاحِش کس صف (---کس ح) امث.
بری طرح کی ہار ، سخت زک ، بھاری شکست. یوسف زئی کو شکستہِ فاش ہوئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲۷۱). [شکست + فاحش (رک)].

---فاش کس صف ، امث.
کھلی ہوئی ہار ، ایسی شکست جس میں کسی کو کلام نہ ہو ، بھاری شکست.

شکستہ قاش دے اے چشمِ مستِ یار ایسی
کہ مے پرست کہیں ہائے جام وائے قدح

(۱۸۷۳ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۲۲۰). دو ہزار سال پیشتر ڈلی جمار کو دائمی شکستہ قاش دے کر سونے چاندی سے ان کا رشتہ منقطع کر دیا گیا تھا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۱۷). [شکستہ + قاش (رک)].

---قیمت کس اسا(---ی مع ، فت م) امث.
قیمت کا گرنا ، قیمت گھٹنا.

سن اے غارت گرِ جنسِ وفا سن
شکستِ قیمتِ دل کی صدا کیا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۷). [شکست + قیمت (رک)].

--- کرنا ف م.
توڑنا ، توڑ ڈالنا. اندر حصار سحر کے بلائے کی اپنے حصار کو شکست کر دے گی. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۶).

وہ اپنے پیماں رفاقتوں کے عہدوں کے ا شکست کر کے
نہ جانے اب کس رہ گزر کا منارۂ روشنی ہوئے ہیں

(۱۹۶۶ ، چاند چہرہ ستارہ آنکھیں ، ۳۲).

--- کھانا محاورہ.
ہارنا ، پسپا ہونا. القصہ کہ جس وقت توبہ غمزے کے لشکر نی شکست کھایا ، سو بدن کے شہر کے ادھر روانہ ہو کر عقل کنے آیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶۷).

شکستوں پر شکستیں چوٹ پر کھائی ہے چوٹ اس نے
کھلونا ہے ہمارا دل تری طفلی کے عالم ، کا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۵۰).

تو نے ظاہر میں رعایا سے جو کھائی ہے شکست
یہ حقیقت میں ظفر مندیِ سلطانی ہے

(۱۹۱۳ ، شبلی ، ک ، ۸۹).

انبوہ خواہشات نے پسپا کیا مجھے
میں نے شکست کھائی ہے اپنی سپاہ سے

(۱۹۸۷ ، ثبات ، ۳۷).

---ملنا محاورہ.
ہارنا ، پسپا ہونا. انہیں آخر شکست ملی اور آخیر حملہ میں آپ کی شہادت ہوئی. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۲۸).

---ناروا کس صف(---فت ر) امث.
شاعری کا ایک عیب جس کی توضیح ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے ، کہ فارسی اور اردو کی شاعری میں جو بحریں مروج ہیں ان میں سے بعض کی خصوصیت یہ ہے کہ پڑھنے میں مصرع کے دو ٹکڑے ہو جایا کرتے ہیں ، ایسے تمام اشعار میں اگر مصرعوں کے ٹکڑے علیحدہ علیحدہ نہ ہوں بلکہ ایسا ہو کہ کسی لفظ یا فقرے کا ایک حصہ ایک ٹکڑے میں اور دوسرا حصہ دوسرے ٹکڑے میں لازمی طور پر آتا ہو تو یہ بات یقیناً معیوب سمجھی جائے گی اور شاعر کی کمزوری پر دلالت کرے گی شکست ناروا اسی عیب کا نام ہے ، مثلاً :-

نہ کیا خیال زلف سیہ جفا شعاراں
نہ ہوا کہ صبح ہووے شب تیرہ روزگاراں(میر)

یہاں ، زلف سیہ ، کا پہلا حصہ یعنی زلف مصرعہ اول کے پہلے ٹکڑے میں اور دوسرا حصہ یعنی ، سیہ ، مصرعے کے دوسرے ٹکڑے میں واقع ہے (ماخوذ : نکاتِ سخن). کم از کم صوتی زیر و بم کی ناموزونیت اور شکست ناروا ہی کی شناخت کرا دی جائے. (۱۹۸۶ ، اردو میں اصول تحقیق ، ۱ : ۵۳). [شکست + ناروا (رک)].

---و ریخت (---و مع ، ی مع ، سک خ) امث.
۱. **ٹوٹ پھوٹ ، نقصان.**

دل کی شکست و ریخت کی میرے تو لے خبر
ہر گھر کی دیرپائی کو تعمیر شرط ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱۶).

ہو کیوں نہ قصرِ فریدوں مقام عبرت کا
شکست و ریخت ہے نقش و نگار کے بدلے

(۱۸۸۳ ، مرزا انیس ، د (ق) ، ۸۳). وہاں جو کچھ شکست و ریخت ہوئی تھی اس کی مرمت کی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۵۷). عہد نامہ کی شکست و ریخت کا وبال خود ان کی اپنی گردن پر ہو گا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۷). ۲. **انتشار ، بربادی.** اتحادی فتح کے غرور کے نشہ میں صلح کی صورت میں خدا کی خدائی کی شکست و ریخت میں مصروف تھے. (۱۹۲۰ ، برید فرنگ ، ۸). ایک نظامِ شکست و ریخت کا شکار ہونے لگتا ہے. (۱۹۸۵ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۴۳). [شکست + و (حرف عطف) + ف : ریخت ، ریختن - ٹوٹنا].

---ہونا محاورہ.
ٹوٹ جانا ، ختم ہو جانا. جب تک یہ رجسٹر قایم رہے گا نمبر سلسلہ نہ شکست ہوگا نہ بدلا جائے گا (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۱). چلہ ہمارا شکست ہوچکا تھا. (۱۹۳۱ ، روح لطافت ، ۶۷).

---یاب صف.
شکست کھانے والا ، ہار جانے والا. بہت سے شکست یابوں کو جو ان کے آگے گرتے پڑتے آ رہے تھے اپنے خون آشام نیزوں سے کونچتے اور دھارتے چلے جاتے تھے. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۱۱۲). [شکست + ف : یاب ، یافتن - پانا ، حاصل کرنا].

شِکَسْتَگی (کس ش ، فت ک ، سک س ، فت ت) امث.
۱. **ٹوٹ پھوٹ ، خستگی.**

تجھ لب کی شیرنی سوں ہوئی دل کوں بستگی
تجھ زلف کی شکن نے دیا مجھ شکستگی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۰).

ہوا وصال تو صدمہ ہوا جدائی کا
شکستگی نے کیا کام مومیائی کا

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۸۳). اس شکستگی و کہنگی کے باوجود

وہ ایسے قابل دید اور خوشنما ہیں کہ ان کی عیب جوئی کرنا سخت گراں گزرتا ہے۔ (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر ، ۲۳)۔

ہے دل کی موت عہد و وفا کی شکستگی
پھر بھی جو کوئی ترکِ محبت کرے کرے

(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۳۶)۔ ۲. **رنجیدگی ، آزردگی ، افسردگی ، طبیعت کے مرجھانے کی کیفیت.** امام حسنؓ نے اشارہ کیا کہ اگر یوں کہو گے تو اس کے دل کو شکستگی پہنچے گی۔ (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۲۳)۔ یہی تاتاریوں کا ہنگامہ تھا جس نے سعدی کی طبیعت میں افسردگی و شکستگی پیدا کی۔(۱۹۰۳ ، مقالات شروانی ، ۷۷)۔

جو ذوقِ درد ہے تجھے تو دل کو خستہ تر بنا
گداز کا مزا کہاں اگر شکستگی نہ ہو

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۷۵)۔ ۳. **بُردباری ، عاجزی ، انکساری.** مسکینی اور شکستگی بدرجہ کمال حاصل تھی۔ (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۲۱)۔ ۴. **زخمی ہونا ، زخم آنا.** اور آپؐ کے سر میں شکستگی واقع ہوئی تو پیغمبر صاحب چہرے مبارک سے خون سونتے جاتے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۳۷)۔

ـــــ شخْصِیَت کس اضا(ـــــ فت ش ، سک خ ، کس ص شد ی بفت) امث.
(نفسیات) **پراگندہ ذہنی ، ایک مرض جس میں مریض سماجی ماحول سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگتا ہے اس کے ادراک اور فکر میں نمایاں انحطاط اور پراگندگی محسوس ہونے لگتی ہے ، انفرادیت کی پراگندگی.** اکثر شکستگی شخصیت کے مریضوں کی ابتدا اسی طرح تخلیہ پسندی سے ہوتی ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۲۳۲)۔ [شکستگی + شخصیت (رک)]۔

شِکَسْتَنی (کس ش ، فت ک ، سک س ، فت ت) صف.
ٹوٹنے والا ، ٹوٹنے پھوٹنے والا ، برباد ہونے والا یا ہونے کے لائق ، ناپائیدار.
لگا نہ دل بت کدہ میں تو دل یہ ہے طلسم شکست غافل
کہ کیسا ہی کوئی خوش شمائل صنم ہے آخر شکستنی ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۶)۔ تیسرے نے کہا آپ اس (شکستنی سال) کی ڈلیوری لینے آئے ہیں۔ (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۱۷۰)۔
[ف : شکستن + ی ، لاحقۂ صفت]۔

شِکَسْتَہ (کس ش ، فت ک ، سک س ، فت ت) صف.
۱.(i) **بوسیدہ ، پرانا.** قلعہ کی دیوار ایک جگہ شکستہ تھی۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۳۶)۔ تمہارے طفیل مجھے ورثے میں شکستہ کھنڈر ملے۔ (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۶۳)۔ (ii) **ناکارہ ، بیکار.** انہوں نے توکل کے یہ معنی سمجھے ہیں کہ دست و پا شکستہ ہو کر خود کچھ نہ کریں۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۶۱)۔ تنہائی کی پرچھائیاں جسم و جاں کو شکستہ اور تھکن زدہ بناتی رہیں۔ (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۷۵)۔ (iii) **پھٹا ہوا ، مجروح ، زخمی.** بہن کا سر شکستہ اور روئے خوں آلودہ دیکھا تو بے اختیار رحم آ گیا۔ (۱۸۸۴ ، خیابان آفرینش ، ۳۰)۔ ۲. **باریک کیا ہوا ، کوٹا ہوا** (ماخوذ : جامع اللغات)۔ ۳. **جھکا ہوا.**

کمر شکستہ تو صغرا ہی کے فراق میں ہے
وصال مسلم بیکس کے اشتیاق میں ہے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۳۷)۔ ۴. **پھیکا ، اڑا ہوا ، بے رونق (رنگ).**

ہر موج صبا عناں گستہ
رنگ رخ یاسمن شکستہ

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲)۔ ۵. (i) **پریشان ، خستہ ، ہارا ہوا ، آوارہ ، تھکا ہارا.**

شکستہ دیکھیا میں سیہ کوں تری
دیکھیا نیں قرار تا جگہ کوں تری

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۹۵)۔ ایک طرف کتنی شہرے شکستے سُلفے کے دم مارتے ہیں۔ (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۶۸)۔ (ii) **رنجیدہ ، دکھا ہوا.** کوئی ان بیچاروں کے شکستہ دل سے پوچھے جن کو وہ دنیا سے جانے والا ہمیشہ کیلئے بیقرار کر گیا۔ (۱۸۸۵ ، مقالات شروانی ، ۳)۔ ۶. **وضع کیا ہوا خط جو دراصل نستعلیق کی مختصر صورت ہے اور جس کا منشا زود نویسی ہے ، اس کے دائرے اور شوشے ٹوٹے ہوتے ہوتے ہیں ، لیکن ان ٹوٹے ہوئے حروف میں بھی خاصی دلکشی ہوتی ہے.** لکھنے میں بھی یہ دست رس پیدا کیا کہ ... شکستہ و نستعلیق و خط غبار و خط گلزار ہر ایک بہ خوبی لکھنے لگا۔(۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۲۳)۔ زیب النساء علوم عربیہ اور فارسی زبان دانی میں کمال رکھتی تھی ، نستعلیق ، نسخ اور شکستہ خط نہایت عمدہ لکھتی تھی۔ (۱۹۰۹ ، مقالات شبلی ، ۵ : ۱۱۰)۔ الجزائر کے یہودی اپنی ، یہودی عربی ، کو ایک خاص قسم کے شکستہ عبرانی رسم خط میں لکھتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۸)۔ ۷. **ٹکڑا ، حصّہ ، جزو.** آب پاشیدگی کے تحت پروٹین مالیکیول کے بڑے بڑے شکستے ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۱۲۱۷) [شکست + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

ـــــ آمیز (ـــــ ی مج) امذ نیز صف.
(خطاطی) **خط شکستہ اور نستعلیق سے ایجاد کیا گیا ایک نیا خط ، خط شفیعہ.** خط شکستہ اور نستعلیق سے ایک نیا خط ایجاد کیا جسے شکستہ آمیز یا شفیعہ کہتے ہیں۔ (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۲۲۱)۔[شکستہ + ف: آمیز، آمیختن ـ ملنا ، ملانا]۔

ـــــ بازُو (ـــــ و مع) صف.
بے بس ، بیکس ، بے قوت. ایسا دھکیلا کہ پیشرو پیروؤں کو ساتھ لے کر زمین پر سرخرو اور شکستہ بازو پہونچے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۳۸)۔ [شکستہ + بازو (رک)]

ـــــ بال صف.
(پرندہ) **جس کے پر و بال ٹوٹ گئے ہوں ؛ (مجازاً) ناتواں ، کمزور بے کس ، عاجز ، مجبور.**

صید شکستہ بال کو حب الوطن سے کیا
ہوں بلبل قفس مجھے مرغ چمن سے کیا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۷۶)۔

خود شکستہ بال ہوں طاقت کہاں پرواز کی
کوئی طائر بھی نہیں دیتا ہے مجھ کو وام پر
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاض سحر ، ۱۶۶).
خودی کی موت سے ہندی شکستہ بالوں پر
قفس ہوا ہے حلال اور آشیانہ حرام
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۸۰). [شکستہ + بال (رک)].

---بالی امث.
خستہ حالی ، بے کسی ، بے چارگی.
زباں ہے شکر میں قاصر شکستہ بالی کے
کہ جن نے دل سے مٹایا خلش رہائی کا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۵). [شکستہ بال + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بند (---فت ب ، سک ن) صف.
(جراحیات) ٹوٹی ہوئی ہڈی جوڑنے والا. ایک روز وہ شکستہ بند مجھ کو ملا تو میں نے اس سے پوچھا کہ کہو جی اس کتے کے پاؤں کی خیر. (۱۸۶۸ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۲۰۰). [شکستہ + ف : بند ، بستن - باندھنا].

---پا صف.
جس کے پانو ٹوٹے ہوئے ہوں ، چلنے سے معذور ؛ (مجازاً) عاجز ، معذور ، ناطاقتور ، بے قوت.
دلکشی صحرا کی کم ہوتی تو گھر کی سوچتے
ہم شکستہ پا بھی انجامِ سفر کی سوچتے
(۱۹۸۸ ، چاند پر بادل ، ۱۰۳). [شکستہ + پا (رک)].

---پائی امث.
چلنے سے معذوری ، بے بسی.
اٹھو امیر نہیں مانتے کی وحشتِ دل
یہ عذرِ لنگ تمہاری شکستہ پائی کا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۸۳).
اپنی شکستہ پائی کا احوال کیا کہیں
ہم کچھ چلے تو آپ کے اصرار سے چلے
(۱۹۸۶ ، غبارِ ماہ ، ۹۷). [شکستہ پا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَر (---فت پ) صف.
رک : شکستہ بال.
ہم سایہ اس چمن کے کتنے شکستہ پر ہیں
اتنے لیے کہ شاید اک باؤ گل فشاں ہو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۹).
ہر علم و ہنر سے بے خبر ہو
صنعت میں جو تم شکستہ پر ہو
(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۹). [شکستہ + پر (رک)].

---حال صف.
پریشان ، خستہ حال. اس شکستہ حال قافلہ میں نوکر چاکر مل کر ۷۰ آدمی سے زیادہ نہ تھے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷). ۵۱۰ھ میں ہرات سے سنجر کے دربار میں گیا تو نہایت شکستہ حال تھا. (۱۹۱۲ ، شعرالعجم ، ۴ : ۲۶۴).

اجل نے گھیر لیا ہو تو راہ کیسے ملے
شکستہ حالوں کو آخر پناہ کیسے ملے
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۸۵). [شکستہ + حال (رک)].

---حالی امث.
خستہ حالی ، محتاجی ، پریشانی. اس عالی حوصلہ اور زندہ دل شاعر کی جس شکستہ حالی میں بسر ہوئی سینہ پر ظاہر ہے. (۱۹۰۵ ، مضامین چکبست ، ۶۶). [شکستہ حال + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خاطِر (---کس ط) صف.
پژمردہ طبیعت ، افسردہ خاطر ، مایوس ، شکستہ دل ، رنجیدہ. اچھے اچھے بایں ہمہ شکستہ خاطر ہو جاتے ہیں. (۱۹۱۲ ، فلسفیانہ مضامین ، ۸۸). [شکستہ + خاطر (رک)].

---دِل (---کس د) صف.
جس کا دل ٹوٹا یعنی دُکھا ہوا ہو ، غمگین ، رنجیدہ ؛ مایوس ، بددل ، نااُمید.
شکستہ دلاں کوں شفا تجھ تھے ہے
دردمند دل کوں دوا تجھ تھے ہے
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۰۰).
ازبس کہ شکستہ دل ہوں غم سوں
لکھتا ہوں شکستہ خط سوں نامہ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۱). مسلمان آج کس درجہ پریشان حال ، شکستہ دل ، افسردہ صورت نظر آتے ہیں. (۱۸۸۸ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۸). میں شکستہ دل ، بی بی اینڈ سی آئی ... دیکھتا ہوا دلی لوٹ آیا. (۱۹۸۲ ، میری زندگی فسانہ ، ۲۵۵). [شکستہ + دل (رک)].

---دِلی (---کس د) امث.
مایوسی ، رنجیدہ دلی. انھوں نے نادم ہو کر شکستہ دلی سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے پاس ... صرف خدا اور رسول کی محبت ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۵۳۶). میں نے دیکھا کہ ان کے چہرے پر غیرمعمولی شکستہ دلی کے آثار نمایاں ہیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۹۸۳). [شکستہ دل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَقَم (---فت ر ، ق) امذ.
(ریاضی) وہ رقم جو طاق عدد میں ہو ، وہ عدد جو دو پر تقسیم نہ ہو. کوئی چاہے تو شکستہ رقمیں مثلاً ۹۳ ، ۲۲۱ ، ۵۲۳ روپیہ کمپنی میں داخل کر کے اسی قدر رقم کا اسٹاک خریدے. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۲۳۱). [شکستہ + رقم (رک)].

---میک اَپ (---ی مج ، سک ک ، فت ا) امذ.
(صحافت) اخبار میں خبروں فیچروں تصویروں اور دوسری چیزوں کو صفحات پر اس انداز سے ترتیب دینا ، کہ وہ خوبصورت بھی معلوم ہوں اور آسانی سے پڑھی بھی جا سکیں اور ہر سرخی یا خبر قاری کی توجہ کا مرکز بنے ، سرکس میک اپ. اس قسم کے میک اپ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اخبار کے ہر حصے اور ہر گوشے کو

پُرکشش اور جاذبِ نظر بنایا جائے اسے شکستہ میک اپ بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۶۹ ، فن ادارت ، ۲۱۱)۔ [شکستہ + انگ Make-Up]۔

---نَوِیس (---فت ن ، ی مع) صف.
خط شکستہ لکھنے والا (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ [شکستہ + ف ، نویس ، نوشتن ـ لکھنا]۔

شَکْل (فت ش ، سک ک) امث.
۱. (i) **چہرہ ، صورت.**

جو بھوتنیع انگے دھس کر آنے لگیا
شکل بد شکل کر ڈرانے لگیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۷)۔

نظر آئی اک شکل مہتاب میں
کمی آئی جس سے خور و خواب میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۷۵)۔

پہچاننا بھی شکل کا اشکال ہو گیا
ایک ایک عضو قرعۂ رمّال ہو گیا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۲۳)۔ کیسی بھولی بھولی شکل تھی کہ دیکھ کر دل خوش ہوتا تھا۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۷۶)۔ میری شکل تبدیل ہو گئی۔ (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۶۷)۔ (ii) **شبیہ ، حُلیہ ، سراپا.**

نازگر بنتا مشکل شکل تجھ سے چاہتا
حُسن گر ہوتا مصور تیری صورت مانگتا

(۱۸۳۰ ، شہیدی ، د ، ۱۲)۔ ابو معبد نے کہا ذرا اس شخص کی صورت و شکل تو بیان کرو۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۰۷)۔ (iii) **نقشہ ، خاکہ ، ڈھانچا.**

شکلِ وطن نہ صورتِ اہلِ وطن ہے یاد
مدت ہوئی کہ وادئ غربت ، وطن ہوا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۴۲)۔

کھنچ جائے شکلِ حرب ، وہ تدبیر چاہیئے
دشمن بھی سب مقر ہوں وہ تقریر چاہیئے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵۱)۔ زیبائشی کام ٹھیک ان شکلوں کے مطابق ہو گا جو عملی نقشوں سے بنائے گئے ہوں گے۔ (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۲۰۰)۔ ۲. **جسم ، ہیکل ، پتلا ، پیکر (ہیولا کے مقابل).**

یہ زہد ہے تجھے مبارک زاہد
پھرتا ہے بنا ہوا نحوست کی شکل

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۸۳)۔ ہیولٰے شکل کا محتاج ہے اور شکل ہیولٰے کی۔ (۱۹۱۲ ، خیالاتِ عزیز ، ۱۸۲)۔ اس کا رنگ اجزائے ترکیبی اور شکل مخصوص قسم کی ہے۔ (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳۰)۔ ۳. **ڈھنگ ، طور ، طرح ، عنوان.**

نکلے نالوں کی ہوس دل سے ہمارے کس شکل
تیرے سوفاروں میں گر صورتِ منقار نہ ہو

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۷۷)۔

زندگی اپنی جب اس شکل سے گزری غالب
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۴)۔ ۴. **تدبیر ، طریقہ.**

کیا اختیار ، خیر دعا دیجیئے ہمیں
جینے کی کوئی شکل بنا دیجیئے ہمیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۸)۔

وعدہ خلاف ان کو سمجھ لوں تو چارہ گر
جینے کی شکل کیا ہو غمِ انتظار میں

(۱۹۲۷ ، قمر بدایونی ، د ، ۲ : ۳۳)۔ ۵. **انداز ، وضع ، رنگ ڈھنگ.**

آئینہ میں آب و خواب میں ، پُتلی میں
یارب ہر شکل سے دکھا روئے علی

(۱۸۷۵ ، دبیر ، رباعیات ، ۲۱)۔ ۶. **رُخ ، طور.** مضمون آفرینی کے اعتبار سے بھی چنداں شکل امتیاز نہیں رکھتا ہے۔ (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۸۱)۔ ۷. **حالت ، گت ، کیفیت.**

میاں جو شکل ستم کی تھی سو ، تو سب دیکھی
امیدوار ہے اب یہ غلام رخصت کا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱۳)۔

حیرت سے تیرے دیکھنے والے کی یہ ہے شکل
جس شخص نے دیوار کو دیکھا اسے دیکھا

(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۲۹)۔ ۸. **(موسیقی) عکس ، آمیزش ، میل ، جھلک ، سروں کا تال میل.** امروہی میں بلاول کی شکل کا ظاہر ہونا ضروری ہے بیھاگ کی بھی شکل نظر آتی ہے۔ (۱۹۶۰ ، حیات امیر خسرو ، ۲۲۴)۔ راگ راگنیوں کی شکلیں امراؤ بندو خاں اور دوسرے گانے والوں اور گانے والیوں کو بتا کر ان سے گوائیں۔ (۱۹۸۳ ، گیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۱۸)۔ ۹. **نوع ، قسم.** انہوں نے تجارت کی خاص شکلوں اور مہاجنی کو اپنا کام بنا لیا۔ (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدن ہند ، ۱۰۹)۔ ۱۰. **مثل ، مانند.**

جلوہ فروز جیسے ہے گھر میں وہ مہروش
اپنا مکاں مقام مسیحا کی شکل ہے

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۹۰)۔ خاص کتنے ماروں کی شکل اِدھر اُدھر پلس کی آنکھ بچا کے اینڈتے پھرتے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۶۶)۔ ۱۱. **خاکہ ، خطوط سے گھری ہوئی شکل.** شکل مستقیمہ الاضلاع اس کو کہتے ہیں کہ اس کی ترکیب خطوط مستقیمہ سے ہو۔ (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۳۲)۔ ان ضروری شکلوں کے جس کی چھٹے مقالہ میں ضرورت ہے چند ہی روز میں یاد کر لیا۔ (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۳۸)۔ ۱۲. **وہ نقش جو نجومی یا رمّال زائچہ بنانے کے لئے کھینچتا ہے.**

جو پھینکیں تو شکلیں کئی بنھیں مل
کئی شکل سے دل گیا ان کا کھل

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۳۲)۔

کھینچ یوں رمّال میرا زائچہ
شکل کی جا یار کی تصویر کھینچ

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۸۱)۔ آپ اختر شناسوں رمالوں کو طلب فرمائیں شکلیں زائچے کھچوائیں۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۷)۔ ۱۳. **(عروض) کف اور خبن کا ایک رکن میں جمع ہونا.** شکل معنی اوس کی لغت میں صورت بگاڑنا اور اصطلاح میں جمع ہونا (۱۸۳۹ ، تقویت الشعراء ، ۱۰)۔ ۱۴. **(تصوف) وجود اور ہستئ حق ، عین ثابت کی کمیت کو کہتے ہیں جو جوہر ہبا میں صورت پکڑتی ہے** (مصباح التعرف ، ۱۵۴)۔ [ع]۔

ـــ اَوَّل کس صف(ـــ فت ا ، شد و بفت) امث.
(منطق) وہ شکل جس میں حد اوسط صغریٰ میں محمول اور کبریٰ میں موضوع ہو. ایک اعتراض المقول علیٰ کل شے و لاشے پر ملتا ہے کیونکہ اگر ان کی تحویل شکل اول میں غیر ضروری ہے تو یہ مقولہ جو صرف شکل اول پر حاوی ہے کل قیاسی استدلال کا اصول نہیں ہے. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۱ : ۲۱۳). یہ مثالیں بالترتیب شکل اول ، دوم ، سوم اور چہارم کی ہیں. (۱۹۶۳ ، تعارف منطق جدید ، ۱۰۷). [شکل + اوّل (رک)].

ـــ اَہْلِیلَجی کس اصا(ـــ فت مع ا ، سک ہ ، ی مع ، فت ل) امث.
(سائنس) شکل اہلیلجی یعنی وہ شکل جو کسی جسم مخروطی کو ترچھا تراشنے سے پیدا ہوتی ہے (Ellipse) (معرکۂ مذہب و سائنس ، ۱۱۸). [شکل + اہلیلجی (رک)].

ـــ آنکھوں میں پِھرْنا محاورہ.
یاد آنا ، تصور بندھنا.

نظر آیا جو کوئی گھر ویراں
شکل آنکھوں میں پھر گئی دل کی
(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۲۲).

ـــ بَدَلْنا محاورہ.
صورت یا صورتِ حال تبدیل کرنا ، وضع قطع بدل دینا.

اب تو بیزار نہ رہئے کہ قیامت آئی
لیجیے شکل بدل دی مری رسوائی نے
(۱۹۳۱ ، نقوشِ مانی ، ۱۷۹).

میں ہزار شکل بدل چکا ، چمنِ جہاں میں سن اے صبا
کہ جو پھول ہے ترے ہاتھ میں ، یہ مرا ہی لختِ جگر نہ ہو
(۱۹۵۱ ، غزل ، مجروح سلطان پوری ، ۸۲).

ـــ بَدِیہِیُ الْاِنْتاج کس صف(ـــ فت ب ، ی مع ، ضم ہ ، مج ی ، ا ، سک ل ، کس ا ، سک ن) امث.
(ریاضی و ہیئت) اقلیدس کی پہلی شکل جو نتیجہ نکالنے میں زیادہ غور کی محتاج نہیں ہوتی (ماخوذ : نوراللغات). [شکل + بدیہی + رک : ال (۱) + انتاج (رک)].

ـــ بِگاڑْنا محاورہ.
صورت خراب کرنا ، چہرے کو بدروپ بنانا ، بُری تصویر کھینچنا؛ مار پیٹ کر حلیہ خراب کرنا ، بے عزتی یا آبرو ریزی کرنا. (ماخوذ : مخزن المحاورات ؛ نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــ بِگَڑْنا محاورہ.
صورت خراب ہونا. دیکھیے ہاتھ کانپ گیا ، ہندسہ کی شکل بگڑ گئی. (۱۹۱۹ ، خطوط اکبر ، ۹۰). ۲. بدصورت ہو جانا.

میری بنی بنائی شکل شکلِ گرد ہوئی بگڑ گئی
روپ پہ خاک اڑ گئی ، رنگ پہ اوس پڑ گئی
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۱۰۹).

ـــ بَنانا محاورہ.
۱. خاکہ کھینچنا ، نقشہ بنانا. ایک کاغذ پر مکان کی شکل بناؤ.
(۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۸۴). ۲. دوسرے کی نقل کرنا ، کسی اور کا بھیس اختیار کرنا ، روپ دھارنا ، وضع بنانا ، انداز اختیار کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۳. چہرے سے کسی غم یا غصے وغیرہ کا اظہار کرنا ، چہرہ بگاڑنا ، منہ بنانا.

بگڑ گیا ، ہوا معلوم ، تجھ سے یار ترا
زنانی شکل بنائے جو سوگوار آئی
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۸۳).

یہ کیا شکل بنائی
دیوانے سودائی
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۸۳). ۴. ڈول ڈالنا ، خاکہ ڈالنا (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

ـــ بَنْدْھنا محاورہ.
۱. صورت یا صورتِ حال پیدا ہونا.

جب دیکھا میں کہ جنگ کی یاں اب بندھی ہے شکل
لے جوتیوں کو ہاتھ میں گھوڑا بغل میں مار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۳). راجپوتانہ میں سر رشتۂ تعلیم کی باضابطہ شکل بندھنی چاہئے.(؟ وقائع راجپوتانہ ، ۲ : ۲۰۳).
۲. تصویر کھنچنا.

تیرے زنانہ پن کی نازک ہے شکل بندھنی
تصویر ہمنی کی یاں چاہئے چُھرُنی
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶۳).

ـــ بَنْنا محاورہ.
صورت نکلنا ، راستہ نکلنا ، تدبیر سوجھنا.

شکل جلنے کی آہ کچھ نہ بنی
وضع تھی سدِّ راہ کچھ نہ بنی
(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۲۷).

ـــ بَنْواؤ / بَنْوائیے فقرہ.
پہلے اس قابل تو ہو جاؤ ، لیاقت یا اہلیت تو پیدا کر لو.

شکل بنواؤ یہ غمزہ ہے نیا سچ کہنا
رونہ دینا کہیں اے واہ ذرا سچ کہنا
(۱۸۶۸ ، واسوخت عاشق (شعلہ جوالہ ، ۲ : ۶۶)).

شکل بنواؤ یہ حسنِ رخِ انور کیا ہے
تم سے بے مہر کو دل دوں مجھے دوبھر کیا ہے
(۱۹۰۰ ، نظمِ دل افروز ، ۱۴۴).

ـــ بَیْضَوی کس صف(ـــ ی لین ، فت ض) امث.
(ریاضی و اقلیدس) انڈے کی طرح کا کوئی خاکہ. شکل بیضوی میں دونوں قطر معلوم ہیں. (۱۹۰۷ ، تشریح المساحت ، ۲۰۶). [شکل + بیضوی (رک)].

ـــ بُھوت کی سی نام اَلْبیلی لال کہاوت.
سیرت اگر صورت کے خلاف ہو تو کہتے ہیں (نجم الامثال).

ـــ پَذِیر (ـــ کس پ ، ی مع) امذ.
شکل قبول کرنے والا ، (کسی) شکل میں نمودار ہونے والا.

لا عالہ اللہ تعالیٰ سے براہِ راست خطاب ہی کی صورت میں شکل پذیر ہو گی۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۸۸)۔ [شکل + ف : پذیر ، پذیرفتن ـ قبول کرنا]۔

---پذیری (---کس پ ، ی مع) امث.
(نفسیات) مکمل صورت میں سامنے آنا۔ تینوں مل کر وہ چیز بناتے ہیں جسے اضطراری سلسلہ کی شکل پذیری کہا جاتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۱۱۵)۔ [شکل پذیر + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پر نُور بَرَسْنا محاورہ.
حسین و جمیل ہونا،چہرے پر رونق ہونا۔ستواں نا ک ، بڑی آنکھیں ، شکل پر نور برستا تھا۔ (۱۹۳۰ ، مضامین فرحت ، ۲ : ۱۸۰)۔

---پڑنا محاورہ.
صورت درپیش آنا ، معاملہ آ پڑنا۔

پیش آئی جو امتحاں میں نہ تھی
وہ پڑی شکل جو گماں میں نہ تھی

(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۲۱)۔

---پکڑنا محاورہ.
صورت اختیار کرنا۔

شکل ہر شے نے پکڑی سونے کی
واقعی ہے جہاں سونے کی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵۶)۔

کیا عجب لالہ نمایاں ہو مرے مرقد سے
شکل پکڑے جو مرے داغ جگر کی صورت

(۱۸۷۵ ، شہید دہلوی ، د ، ۳۳)۔

اوپر سے جو کوئی بوند پڑتی
انگارے کی شکل وہ پکڑتی

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۳۹)۔

---پَیدا کَرنا محاورہ.
صورت بنانا ، اہل ہونا۔

شریر آنکھ نگہ بیقرار چتون شوخ
تم اپنی شکل تو پیدا کرو حیا کے لئے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۵۱)۔

---تو دیکھو! فقرہ.
ہمت تو دیکھو ، حوصلہ تو دیکھو ، احمقانہ اقدام تو دیکھو۔

شکل تو دیکھو مصور کھینچے گا تصویرِ یار
آپ ہی تصویر اس کو دیکھ کر ہو جائے گا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۸۸)۔

---ٹھہرانا محاورہ.
ذہن میں ہیولا تیار کرنا ، ذہن میں رکھنا ، منصوبہ بنانا۔

ایک نے صورت نہ پکڑی پیشِ یار
دل میں شکلیں سیکڑوں ٹھہرائیاں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۲۵)۔

---ثابِت کس صف(---کس ب) امث.
(رمل) چار شکلوں میں ایک شکل جس سے آتش اور خاک دونوں بستہ ہیں (محبوب الرمل ، ۱۸)۔ [شکل + ثابت (رک)]۔

---جبّار کس صف(---فت ج ، شد ب) امذ.
(ہیئت) ستاروں کی ایک شکل جو کمر باندھے ہوئے مسلح انسان سے مشابہت رکھتی ہے۔

خون کے مرے ارادے سے ہوا ذابحِ سعد
قتل پر میرے کمر باندھے ہے شکلِ جبّار

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۰۸)۔ [شکل + جبار (رک)]۔

---جَمْنا محاورہ.
صورت قائم ہونا۔

نہ جمے پر نہ جمے شکل جو ہو ذہن نشیں
نہ مٹے پر نہ مٹے بال پڑے دل میں اگر

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲۳)۔

---جَواز کس اضا(---فت ج) امث.
جائز ہونے کی صورت ، حلال ہونے کی سند۔

جناب مفتیِ قبلہ کو مفت کی مل جائے
نکل ہی آئے کی قرآں سے بھی شکلِ جواز

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۰۲)۔ [شکل + جواز (رک)]۔

---چڑیلوں کی مزاج/دماغ/ناز ، پریوں کا کہاوت.
(عو) بدصورتی پر بد دماغ اور نازک مزاجی (جب کوئی بدصورت عورت ناز نخرے کرے تو کہتے ہیں)۔ بیوی شکل چڑیلوں کی ناز پریوں کا یہ تو ہزار باری اٹھیں گے کسو کا اجارہ نہیں ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۹)۔ ہم تو چوٹی ایڑی پر قربان کر دیں ایسی ایسی بہتر ہزار کو ، ... شکل چڑیلوں کی ناز پریوں کا۔ (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۱۹۷)۔

---حِماری کس صف(---کس ح) امث.
(اقلیدس) پہلے مقالے کی بیسویں شکل جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مثلث کے کوئی دو ضلعے تیسرے سے بڑے ہوتے ہیں (یہ اتنی آسان ہے کہ اگر کسی کی سمجھ میں نہ آئے تو وہ نہایت احمق ہے)۔

ہے دشتِ بزمِ طرب کثرتِ نتائج سے
نہ کیوں ہو شکلِ حماری کو ناز شکلِ عروس

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۸۵)۔

رٹی شکلِ حماری تو نے اقلیدس میں اس درجہ
ہوئے جاتے ہیں تجھ سے سلب خاصیاتِ انسانی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۷)۔ شکلِ حماری میں ثابت ہو چکا کہ کوئی سے دو ضلعے مثلث کے تیسرے سے بڑے ہوتے ہیں۔ (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۷۵)۔ [شکل + حمار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---خارِج کس صف(---کس ر) امث.
(رمل) چار قسم کی اشکال میں سے ایک شکل کا نام ، جس کی خاک بستہ اور آتش کشادہ ہے۔

خانۂ کعبہ سے خارج کبھی شکلِ داخل
شکلِ خارج تھی کبھی داخل بیتِ غربت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۲). [شکل + خارج (رک)].

---داخِل کس صف (---کس خ) امذ.
(رمل) چار شکلوں میں سے ایک شکل جس کی آتش بستہ اور خاک کشادہ ہے.
خانۂ کعبہ سے خارج کبھی شکلِ داخل
شکلِ خارج تھی کبھی داخل بیتِ غربت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۲). [شکل + داخل (رک)].

---دَرْوَیش صُورَت سَوال اَسْت کہاوت.
فارسی مقولہ اردو میں مستعمل ، فقیر کی صورت ہی سوال ہے (خزینۃ الامثال).

---دِکھانا / دِکھلانا محاورہ.
۱. صورت حال واضح کرنا.
اس لیے شان سے تاریخ کے ایمال ہے دور
شکلِ آبادی و بربادی دکھاتا ہے ضرور
(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۱). ۲. سامنا کرنا.
ہجر کی شب تو نہ آئی وعدہ کر کے اے اجل
صبح دم اس بدگمان کو شکل دکھلائیں گے کیا
(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، تسلیم ، ۷).

---دوم کس صف(---و مج) امث.
(منطق) استدلال کا دوسرا درجہ جہاں اصول و ضوابط کی بدلی ہوئی صورت درپیش ہوتی ہے. یہ ملاحظہ ہو گا کہ قیاسات شکلِ دوم اور سوم میں حقیقتاً درپردہ شکل کی صورت نہیں ہے.(۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۲۱۳). [شکل + دوم (رک)].

---دیکھا کَرے فقرہ.
حیران ہو جائے.
ہو دم قتل وہ تصویر کا عالم ہم پر
شکل دیکھا کرے جلاد ہماری یارب
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۵۸).

---دیکْھنا ف س نیز محاورہ.
جانچنا ، صورت دیکھنا ، اندازہ لگانا ، حوصلہ معلوم کرنا.
مجھ سے بھی بڑھ کے یہ دے سکتے ہیں کیا قیمتِ حسن
شکل دیکھے کوئی یوسف کے خریداروں کی
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۵۲). گھر والی کی شکل تو میں نے دیکھی نہیں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۳۲۲).

---دینا محاورہ.
صورت گری کرنا ، (کسی) صورت میں پیش کرنا ، طرز نکالنا ، معنی پہنانا.
ثواب کو نئی شکلیں جو دے رہا ہے تو
گناہ کے نئے سانچے بنا رہا ہوں میں
(۱۹۳۲ ، فکرِ جمیل ، ۷۷). انکے نزدیک وطن سے محبت مکان سے زمان کی طرف ایک سفر ہے ، یعنی مادی حقائق کو بالآخر تجریدی شکل دینے کو ضروری خیال کرتے تھے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، اکتوبر ، دسمبر ، ۱۰).

---ڈھَرْنا محاورہ (قدیم).
صورت بنانا ، بھیس بدلنا.
عجب یہ اصل شکل ڈھرنا اتھا
بریاں کا دل اس دیکھ ڈرتا اتھا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۵).

---ذُواَرْبَعَۃ الْاَضْلاع کس صف(---و مع ، فت ا ، سک ر ، فت ب ، ع ، کس ت ، ضم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ض) امذ.
(ریاضی) مربع منحرف کی صورت. شکل ذوارلیعۃ الاضلاع. (؟ ، انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۹۳). [شکل + ذو (رک) + اربعہ (رک) + رک : ال (ا) + اضلاع (رک)].

---ذُوعَدَدَین کس صف(---و مع ، فت ع ، د ، ی لین) امث.
(ہندسہ) **دو اعداد سے بنائی گئی ریاضی کے اصولوں پر مبنی کھری ہوئی تحریر.** شکل ذو عددین پر جس کا انکشاف نیوٹن سابق میں کر چکا تھا ، ٹیلر نے ۱۷۱۵ء میں اپنے مشہور طریقہ اضافات کا اضافہ کیا.(۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۳۱۳). [شکل + ذو (رک) + عدد (رک) + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

---زَہْر مَعْلُوم ہونا محاورہ.
صورت سے نفرت ہونا ، سخت برا لگنا ، ناقابل برداشت ہونا. ان کی شکل زہر معلوم ہوتی ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۹۱).

---زیبا کس صف(---ی مج) امث.
اچھی صورت ، خوبصورت.
اگر دیکھی تری یہ شکلِ زیبا
فرشتے ہوں مثالِ نقشِ دیبا
(؟ ، زلیخائے اردو (مہذب اللغات)). [شکل + زیبا (رک)].

---سِوُم کس صف(---کس س ، ضم و) امث.
(منطق) **استدلال کے ذریعہ نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش کا تیسرا کلمہ جس کی بنیاد شکلِ اول میں موجود ہوتی ہے.** اسکا اثبات شکل دوم میں بذریعہ دلیل خلف کے اور شکل سوم میں اس طریق سے ہوتا ہے جسکو ارسطاطالیس نے افتراض کے نام سے نامزد کیا تھا. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۲۱۳). [رک : شکل + سوم (رک)].

---سے بَرَسْنا محاورہ.
صورت سے ظاہر ہونا.
جو تمہارے لیے ترستی ہے
بے کسی شکل سے برستی ہے
(؟ ، فسانۂ لذت (مہذب اللغات)).

---سے بیزار ہونا محاورہ.
صورت سے بیزار ہونا ، سخت نفرت ہونا (کسی سے).

ہو کر ایسے ہی مری شکل سے بیزار بہت
تم سلامت رہو بندے کے خریدار بہت
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۴۰)۔
اچھا اثر کیا مری الفت نے یار پر
اپنے ہی دل کے شکل سے بیزار ہو گیا
(؟ ، سلیم ، (فرہنگ آصفیہ))۔

---سے عیاں ہونا محاورہ۔
صورت سے ظاہر ہونا۔
شکل سے ہے عیاں پریشانی
چشمِ حیراں ہے چشمِ قربانی
(؟ ، فسانہ لذت (مہذب اللغات))۔

---سے نفرت ہونا محاورہ۔
کسی کی صورت سے بیزار ہونا ، کسی سے ملنے کو جی نہ چاہنا۔ اکثر لوگوں سے پوچھا کہ بعض صاحبزادے مدرسہ کیوں چھوڑ بیٹھے ، تو جواب یہی پایا کہ اقلیدس کی شکل سے نفرت ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۱ : ۳۸)۔

---صلیبی کس صف (---فت ص ، ی مع) امث۔
(ریاضی) **سولی کا سا نشان جو اوپر سے نیچے (مقررہ ناپ میں) ایک لمبی لکیر پر اوپر کی طرف ایک حصہ چھوڑ کر افقی خط کھینچ کر بنایا جاتا ہے ، چلیپا۔** جن گھوڑوں کی ... چال ایسی منحرف ہو کہ خط ایک قدم کی رفتار کا دوسرے قدم کی رفتار کے خط کو کاٹ کر شکل صلیبی پیدا کرے۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۱۰۲)۔ [شکل + صلیب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---عروس / عروسی کس اضا (---فت ع ، و مع) صف۔
اقلیدس کی ایک کثیرالنتائج شکل ، مثلث قائمۃ الزاویہ ہے ، جو پہلے مقالے کی سینتالیسویں شکل ہے اور حجلہ عروسی سے مشابہ ہے۔
گواہ عصمتِ مریم ہو کثرتِ اولاد
عقیمہ مجھ سے سنے گریباں شکلِ عروس
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰۹)۔ شکلِ عروس کے دلائل کو اقلیدس میں سمجھو گے حقیقت میں یہ شکل تمام علم ہندسہ کی جان ہے۔ (۱۹۰۷ ، تشریح المساحت ، ۷)۔ [شکل + عروس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---عینی کس صف (---ی لین) امث۔
(فلسفہ) **مشاہدۂ چشم خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوا۔**
بدیہیات عالم میں کبھی شک ہو نہیں سکتا
خلافِ شکلِ عینی کوئی مسلک ہو نہیں سکتا
(۱۹۰۵ ، شوق قدوائی ، مثنوی حسن ، ۴۲)۔ [شکل + عینی (رک)]۔

--- کچھ کی کچھ ہو جانا محاورہ۔
صورت بدل جانا۔
یار جو ناز کرے سبزۂ خط پر کم ہے
کچھ کی کچھ ہو گئی اوس آئینہ رخسار کی شکل
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۹۳)۔

--- کھڑی ہونا محاورہ۔
صورت سامنے آنا۔
آنکھوں کے آگے کھڑی ہو گئی وہ شکل
دم بھر جہاں پلک سے پلک آشنا ہوئی
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۵)۔

--- کھنچنا ف ل نیز محاورہ۔
صورت کا نقش ہونا۔
مرآۃِ دل پہ کھنچتی نہ کیونکر تمہاری شکل
روزِ الست ہی سے تھا خاکہ جما ہوا
(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، بیکش ، ۳۴)۔

--- کھینچنا ف م نیز محاورہ۔
۱. (رمل) **نقش بنانا ؛ نقشہ تیار کرنا۔** بسکہ رمل میں بدطولیٰ تھا ، قرعہ پھینکا شکلیں کھینچکے اس کا حل دیکھنے لگا۔ (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱)۔ ۲. **تصویر بنانا ، خاکہ تیار کرنا۔**
کھینچی تھی جب مصورِ قدرت نے دل کی شکل
کہتا یہ کون تو نہ اسے بے خیال کھینچ
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۸۱)۔

---مامونی کس صف (---و مع) امث۔
(اقلیدس) **پہلے مقالے کی پانچویں شکل ، یہ شکل خلیفہ مامون الرشید کو اس قدر پسند تھی کہ وہ اپنی پوشاک پر اس کو بنواتا تھا** (نوراللغات)۔ [رک : شکل + مامون (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---مثلثی کس صف (---ضم م ، فت ث ، شد ل بفت) امث۔
(اقلیدس) **مثلث ، تکون۔** شکل مثلثی اور مثلث وہ شکل ہے جس کو گھیرا ہو تین مستقیم خطوں نے۔ (۱۸۵۵ ، تحریر اقلیدس ، محمد ذکاءاللہ ، ۳)۔ [شکل + مثلث (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---منحرف کس صف (---ضم م ، سک ن ، فت ح ، کس ر) امث۔
(ریاضی وغیرہ) **یہ ایک شکل منحرف یعنی ذواربعۃ الاضلاع ہے** (تشریح المساحت ، ۲۵)۔ [شکل + منحرف (رک)]۔

---منقلب کس صف (---ضم م ، سک ن ، فت ق ، کس ل) امث۔
(رمل) **چار شکلوں میں سے ایک شکل جس کی خاک اور آتش دونوں کشادہ ہیں** (محبوب الرمل ، ۱۸)۔ [شکل + منقلب (رک)]۔

---میں لال لگے ہونا محاورہ۔
کوئی خاص خوبی ہونا ، کسی امتیازی وصف سے متصف ہونا۔
کون سے لال لگے شکل میں یاقوت کی ہیں
ہی جواہر کو جو کولاسی یہ بھائی صورت
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۲۳۰)۔

---نظر نہ آنا محاورہ۔
دستیاب نہ ہونا ، نایاب ہونا ، قحط ہونا۔
یارب میں کہوں کس سے جو کچھ کہ ستم دیکھا
کھانے کی نہ پانی کی اک شکل نظر آئی
(۱۸۰۹ ، جرأت ، مراثی ، ۹۳)۔

---نِکالْنا محاورہ.
۱. تدبیر کرنا ، کسی کام کے انجام دینے یا کسی چیز کے تدارک کی صورت پیدا کرنا.

بردے کی شکل خوب نکالی یہ آپ نے
آیا جو سامنے اسے دیوانہ کر دیا

(١٩١٥ ، جانِ سخن ، م). محبت تدبیر پر چھا جاتی ہے ، تم ہی کوئی شکل نکالو. (١٩٦٧ ، عشقِ جہانگیر ، ١١٣). ۲. خوشنمائی اور خوبصورتی کے ساتھ ظاہر ہونا یا سامنے آنا.

چمن میں شان مہندی کی وہ شکلیں نکالیں کی
کہ رائے باغباں پر ختم ہو گی پندسہ دانی

(١٨٧٣ ، قدر ، ک ، ٥٢).

---نِکَلْنا محاورہ.
۱. رک : تدبیر ہاتھ آنا ، طریقہ معلوم ہونا.

شکل کوئی تو تری تسخیر کی آوے نکل
میں اگر یکچند مشقِ کسبِ رَمّالی کروں

(١٨٠٥ ، دیوان پختہ ، ١٠٠).

شکلِ مطلب تو نہ نکلی اس سے کیا مطلب اگر
نالۂ دل سے ہزاروں مرتبہ محشر ہوا

(١٨٧٧ ، درۃ الانتخاب ، ٣٢).

---نِگاہوں میں پِھرْنا محاورہ.
تصوّر میں بسا رہنا ، اکثر یاد آنا.

آنکھیں لڑانے کا وہ زمانہ گزر گیا
پھرتی ہے اب نگاہوں میں رنج و محن کی شکل

(١٨٧٣ ، نشیدِ خسروانی ، نواب ، ١٢٥).

---و شَباہَت (---و مج ، فت ش ، ہ) امث (قدیم : مذ).
صورت ، وضع قطع ، رنگ ڈھنگ ، نقشہ.

دکھاؤں نقل کا شکل و شباہت
جو کچھ ہے حسن ہور اوس کا لطافت

(١٦٨٨ ، قصہ کفن چور (ق) ، ١). اسلامی شکل و شباہت دھار کر ، دوسرے الفاظ میں بعض مسلمان ہو کر مکہ شریف میں تشریف لے گئے. (١٩١٩ ، بابا نانک کا مذہب ، ١١٢). انعام پانے والے کی شکل و شباہت مسٹر قصیح سے ملتی جلتی تھی. (١٩٨٦ ، قطب نما ، ٥٥). [شکل + و (حرفِ عطف) + شباہت (رک)].

---و شَمائِل (---و مج ، فت ش ، کس ء) امث.
صورت اور اطوار ، اخلاق و عادات ، ناک نقشہ ، وضع قطع.

عجب شیخ جی کی ہے شکل و شمائل
ملے گا تو صورت سے بیزار ہوگا

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٣٧).

خوبی سے نہیں رونقِ بازار کہ یوسف
اس شکل و شمائل پہ بکا چند درم کو

(١٨٥٣ ، ذوق ، د ، ١٦٠). اس کی موہنی اور دلکش شکل و شمائل ... ممتاز کرتی تھی. (١٩١٩ ، واقعاتِ دارالحکومت دہلی ، ١ : ٢٢٠). جواب میں اس کے رنگ و روغن شکل و شمائل وضع قطع وغیرہ کا ذکر کیا جاتا ہے. (١٩٥٦ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ١٦٨). [شکل + و (حرفِ عطف) + شمائل (رک)].

---و صُورَت (---و مج ، و مع ، فت ر) امث.
ظاہری شکل ، ہیئت. ہمیں لفظوں کی شکل و صورت ، ان کے تلفظ اور ان کے حسن اور موسیقی سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی. (١٩٨٣ ، ترجمہ: روایت اور فن ، ٢١). [شکل + و (حرفِ عطف) + صورت (رک)].

شَکْلاً (فت ش ، سک ک ، تن ل بفت) م ف.
ظاہری صورت کے لحاظ سے ، شکل کے اعتبار سے ، جہاں تک شکل کا تعلق ہے. عورت کے بھیجے اور مرد کے بھیجے میں مادۃً اور شکلاً سخت اختلاف ہے. (١٩٥٨ ، آزاد ، (ابوالکلام) ، مسلمان عورت (ترجمہ) ، ٣٥). پکی باریک داڑھی والے مولانا بھی شکلاً منگول معلوم ہوتے تھے. (١٩٨٧ ، گردش رنگ چمن ، ٥٣٢). [شکل + اً ، لاحقۂ تمیز].

شَکْلَہ (فت ش ، سک ک ، فت ل) امث.
کسی چیز کا ٹکڑا ، (معماری) لکڑی یا پتھر کا ٹکڑا جو دیوار میں یا شہتیر کے نیچے وزن تقسیم کرنے کی غرض سے لگاتے ہیں. چولھوں کے درمیان ابتدائی اینٹوں کے رکھنے کے شکلہ کو ظاہر کرتا ہے. (١٩٣٨ ، اشیائے تعمیر ، ٣٣). [ف].

شَکْلِیات (فت ش ، سک ک ، کس ل) امث ؛ ج.
(سائنس) شکلیات وہ حصۂ علم ہے جس میں پودوں کی پہچان اور بیرونی شکل پر بحث کی جاتی ہے. شکلیات۔ کلاڈوفورا کا نباتی جسم شاخ دار رشتکوں پر مشتمل ہوتا ہے اس کے پودے شاخ دار بیخ نما کے ذریعے کسی سطح سے چپکے ہوتے ہوتے ہیں. (١٩٦٨ ، الجی ، ٦٢). [شکل + یات ، لاحقۂ جمع].

شَکْلِیاتی (فت ش ، سک ک ، کس ل) صف.
شکلیات سے منسوب، ظاہری شکل یا جسمانی ساخت سے متعلق. ان کی ان شکلیاتی اور نمونی مشابہتوں (یعنی ہم ترکیبوں) کی جانچ کے لیے ، جو ان کے زیراوی پودوں کے درمیان ہوتے ہیں متعدد تمثیلوں کا مطالعہ کرنا چاہیے. (١٩٣٣ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ٥٧١). پشت لاگ میں رکھی جا سکتی ہیں ان میں شکلیاتی اور فعلیاتی تبدیلیاں نہیں ہوتیں. (١٩٦٧ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ٢٦٥). [شکلیات + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَیدائِش (---ی لین ، کس ء) امث.
(سائنس) نسل کشی میں صورت پذیر ہونا. یہاں پر شکلیاتی پیدائش (Morphogenesis) ، کا انحصار واحد خلیے پر ہوتا ہے ، جس پر مرکزے کا قابو ہوتا ہے. (١٩٧١ ، جینیات ، ٥٩٠). [شکلیاتی + پیدائش (رک)].

---پَیمانَہ (---ی لین ، فت ن) امذ.
(سائنس) صورت پذیری ناپنے یا جانچنے کا آلہ وغیرہ. یہ ایک شکلیاتی پیمانہ (Allometry) کا عام مظہر ہے. (١٩٧١ ، جینیات ، ٦٥٠). [شکلیاتی + پیمانہ (رک)].

---طریقہ (---فت ط ، ی مع ، فت ق) امذ.
(جینیات) سائنسی بنیادوں پر منحصر وہ عمل جس سے کسی نتیجہ پر پہنچا جا سکے. معکوس یا پیچھے کی طرف مشاہدات کرتے چلے جانے سے فینو ٹائپ میں ہم اختلافات کے ان مدارج تک پہنچ سکتے ہیں ، جہاں پر کہ عضویے میں ان اختلافات کی ابتدا یا پیدائش ہوئی ، ان کو صرف شکلیاتی طریقہ Morphological Method) سے غور کر سکتے ہیں. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۵۸۹). [شکلیاتی + طریقہ (رک)].

شکلیت (فت ش ، سک ک ، کس ل ، شد ی بفت) امث.
(سائنس) **صورت پذیری ، صورت گری.** ہم صنف کی مجموعی عام اسکیم میں ایسے ادنیٰ جانوروں کے گروہ بھی شامل کر سکتے ہیں ، جن میں کارآمد جنّی شکلیت عام ہے. (۱۹۷۴ ، میٹالیت ، ۱۱۸). [شکل + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شکم (کس ش ، فت ک) امذ.
۱. (i) **پیٹ ، بطن.**

سو بجلیاں سو دہن سم ہو آتی ایس
شکم درد تے تلملاتی ایس
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۶).

صد منی دیگ ہے شکم اس کا
نفس اژدھا ہے دم اس کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۴۳).

رخ نور ، جبہ نور ، شکم نور ، ساق نور
تو اے صنم ہے نورِ خُدا ، سر سے پانوں تک
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۹۲). اس کا شکم نہ اس قدر پر ہو کہ بوجھل ہو رہا ہو. (۱۹۳۲ ، رسالہ نبض ، ۱۳). کشمیر کے لوگ سیاست بہت کم جانتے ہیں انھیں تو بس پیٹ بھر کر خوراک چاہیے اسی لیے ہمیں بھی شکم کے راستے سے ہل باندھ کر انھیں اپنی طرف مائل کرنا چاہیے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۳۱). (ii) **رحم مادر.** آپ کی والدہ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ تیرے شکم میں تمام عالم کا سردار ہے. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۹). ۲. **جھول ، حمل ، بارِ زچگی.** آدم کے زمانے میں ہر شکم سے ایک دختر ایک پسر پیدا ہوتے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۹۳). ۳. **جوف ، اندرونی خلاء ، کھوکھلی جگہ.** سڑک ، راستے ، آگ کی پٹیاں نہروں کے شکم. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۵۹). باؤلی کے شکم میں اب اس قدر جنگل اور جھاڑیاں ہو گئی ہیں کہ سوائے ایک گڑھے کے باؤلی کی صورت بھی پہچاننا مشکل ہے. (۱۹۷۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ اپریل، ۳). ۴. **درمیانی ، زیریں حصہ.** ایک پل کا فصل ۳۰ فٹ ہے شکم تک ارتفاع ۷ فٹ ۶ انچ ، کمان کی دبازت ۴ فٹ. (۱۹۲۹ ، مساحت ، ۲ : ۵۳). ۵. **(موسیقی) ساز کا خول ، جس پر کھال یا کوئی پردہ چڑھایا جاتا ہے.** اکتارے کا شکم ایک بند گول تونبہ ہوتا ہے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۰۵). ۶. **گنبد کی شکل کی بنی ہوئی ذات** (ا ب و ، ۱ : ۱۳۰). [ف].

---اُبھرنا محاورہ ، ف مر.
پیٹ پھول جانا ، نفخ شکم کا عارضہ ہو جانا.

جو پیٹ کے ہلکے ہیں بچے بات کب ان سے
روکیں تو ابھر جائے شکم اور زیادہ
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۸).

---بندگی کس اضا (---فت ب ، سک ن ، فت د) امث.
پیٹ پوجا ، شکم پروری. آج یہ دوسرا کارڈ تن پروری اور شکم بندگی لکھواتی ہے. (۱۸۹۵ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۱۹۹). عام لوگوں کی طرح اپنا حقیقی باپ دادا کا نام لکھوانے شکم بندگی کے خیال سے میں نہ گیا. (۱۹۶۰ ، علم و عمل (ترجمہ) ، ۱ : ۸۶). [شکم + بندہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت (اضافت مقلوب)].

---بندہ (---فت ب ، سک ن ، فت د) صف.
پیٹ کا غلام ، بہت کھانے والا ، لالچی ، جو صرف پیٹ کی خاطر جی رہا ہو ، پیٹو ، کھاؤ پیر.

دل ہمارا تو فقط روٹی کا اب رنجور ہے
ہم شکم بندوں کا تو یارو یہی دستور ہے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۹). [شکم + بندہ (رک)].

---پا / پایہ (---/ فت ی) صف مذ.
پیٹ کے بل چلنے والا یا رینگنے والا. اکثر چپٹا چوڑا سا پیر ہوتا ہے جس کی مدد سے زمین پر رینگتے ہیں اسی وجہ سے انھیں شکم پا کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۴۰). ان کے بعد سہ پائے ، بازوپائے اور شکم پائے ظہور میں آئے. (۱۹۶۷ ، زمین اور زراعت ، ۳۷). [شکم + پا / پایہ (رک)].

---پُر (---ضم پ) صف.
پیٹ بھرا (شخص) ، پُرشکم ، شکم سیر. غذا سے شکم پُر ، غموں اور مسرتوں سے بے بہرہ. (۱۹۴۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۴۷). [شکم + پُر (رک)].

---پُرکباب (---ضم پ ، فت ک) امذ.
لکبہ کے بھرے ہوئے کباب ، ایسے کباب جن میں ہرا مصالحہ دھنیا ، ادرک وغیرہ کتر کر بھر دیتے ہیں (مہذب اللغات). [شکم + پُر (رک) + کباب (رک)].

---پُر کرنا محاورہ.
پیٹ بھرنا ، روزی کمانا ، گزارہ کرنا. وہ کئی برس تک گانوں کے گانوں ٹھیک کر اپنا شکم پُر کرتا رہا. (۱۸۵۹ ، مرات الصدق ، ۱۸).

---پرست (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
رک: **شکم پرور** (پلیٹس). [شکم + ف : پرست ، پرستن - پوجنا].

---پرستی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
پیٹ پوجا. ان کی شکم پرستی کو ابھارا جا رہا ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۰۱). [شکم پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پرور (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
پیٹ پالنے والا ، پیٹو ، بسیار خور.

لیکن وہ زر و مال نہیں قابلِ تحسین
انسان کو بنا دے جو شکم پرور و خودبیں
(۱۸۹۸ء ، صبحِ وطن ، چکبست ، ۱۰)۔ خود ہی اپنی اس طرح تحقیر فرماتے ہیں کہ بھائی ہم تو شکم پرور ہیں ہمارا کیا پوچھتے ہو۔ (۱۹۲۹ء ، حیات جوہر ، ۲۲۳)۔ [شکم + ف : پرور ، پروردن - پالنا ، پرورش کرنا]۔

---پَرْوَری (---فت پ ، سک ر ، فت و) امث۔
پیٹ پالنا ، پیٹ بھرنا ، تن پروری۔ پیری کوں کسب شکم پروری کانا کرے۔ (۱۷۴۲ء ، انتباہ الطالبین ، ۵۳)۔ ایک پکا مسلمان بہ نسبت شکم پروری کے زیادہ تر پارسائی کی عادت ظاہر کرتا ہے۔ (۱۸۸۳ء ، تحقیق الجہاد (مقدمہ) ، ۱۷)۔ نقد حیات کسی اور قابل نہیں سمجھا جاتا ہے ، سوائے اس کے جسمانی آسائش اور شکم پروری پر لٹایا جائے۔ (۱۹۰۳ء ، مضامین چکبست ، ۱)۔ [شکم پرور + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پُری (---ضم پ) امث۔
۱۔ **پیٹ بھرنا ، کھالینا۔** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی شکم پری پر حاضر رہتا تھا ، یعنی کچھ فکر تجارت اور زراعت نہیں رکھتا تھا روٹی جو ملی کھالی۔ (۱۸۵۳ء ، الکلام المبین ، ۹۲)۔ اس کے بعد بھی شیرمالوں ، مرغن قورمہ اور قربتی کے پیالوں سے شکم پری جرمانے کا مستوجب بنائے گی۔ (۱۹۲۵ء ، حیات جوہر ، ۱۸۶)۔ اپنے ہی قلم سے اس کی شکم پُری کرتے ہیں۔ (۱۹۸۵ء ، کتب لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ ، ۱۰۲)۔ [شکم پر + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پُور (---و مع) امذ۔
مسالہ بھرا کباب۔ سوڈا لیمن ، برف ، قلفی ، سموسہ ، شکم پور ، کٹلس ، کیک ، بسکٹ ، پیسٹری ، جو چاہو خرید لو۔ (۱۹۷۶ء ، اُردو نامہ ، کراچی ، ۵۳ : ۱۳۸)۔ [شکم + پور - پُر]۔

---پُوری (---و مع) امث۔
پیٹ بھرنا ، روزی کمانا ، گزر اوقات کرنا۔ مزدوری کر کے کچھ نہ کچھ تدبیر اپنی اور تمھاری شکم پوری کی کر لوں گی۔ (۱۸۸۷ء ، گلدستۂ حکایات ، ۱۳۵)۔ مزدور رات دن محنت کے باوجود شکم پوری کا سامان نہیں پاتے۔ (۱۹۶۰ء ، آب رفتہ ، ۱۲۱)۔ [شکم پور + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پُھولْنا محاورہ۔
پیٹ پھولنا ، پیٹ کا ابھرنا۔
کہتا ہر دم ہے یہ تقاریجی پیر فلک
کہ تھا مدت سے دنامے کا مرے پھولا شکم
(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۲۸۹)۔

---حَرْف کس اضا (---فت ح ، سک ر) امذ۔
کسی حرف کا وسطی حصہ یعنی سر حرف اور دامن ، حرف کے درمیان کی کشش (ا پ و ، ۳ : ۲۱۷)۔ [شکم + حرف (رک)]۔

---دار صف۔
حاملہ ، پیٹ والی۔
چھٹی سی چھوڑ گھوڑا اُسی پر لے بار
کہ ہو جاوے مقرر وہ شکم دار
(۱۷۹۵ء ، فرسنامۂ رنگین ، ۲۲)۔ [شکم + ف : دار ، داشتن - رکھنا ، مالک ہونا]۔

---دَرْ شِکَم (---فت د ، سک ر ، کس ش ، فت ک) م ف۔
نسل در نسل ، ایک پیڑھی سے دوسری پیڑھی تک ، پشت در پشت۔ شکم در شکم (جس طرح حلال کی اولاد میں پشت در پشت کہا جاتا ہے) اس کے مقابلے میں ہم یہ اختراع کرتے ہیں کہ ان کے ہاں شکم در شکم فلاں بات چلی آتی ہے کہ معصیت کے پوشیدہ جوہر چمکنے لگے۔ (۱۹۲۹ء ، خمار عیش ، ۵۰)۔ [شکم + در (حرفِ جار) + شکم (رک)]۔

---زاد صف۔
پیٹ سے پیدا ہونے والا ؛ (مجازاً) خود ساختہ ، اپنے دماغ کی اُپج کا ، بے ثبوت۔ ینگ اورین کی دونی کا تصور جیتی علم الاصنام سے لے کر اسے بندر کی طرح کھینچ تان کر اپنے شکم زاد مفروضات پر بڑی بے دردی سے منڈھ دیا ہے۔ (۱۹۶۹ء ، برش قلم ، ۲۳۴)۔ [شکم + ف : زاد ، زادن - جننا]۔

---سیر (---ی مج) صف۔
پیٹ بھرا ، آسودہ۔ دوست آشناؤں کی دعوت کی ، غریب غربا کو کھانے کھلائے ، بھوکوں کا شکم سیر کیا۔ (۱۸۶۳ء ، نصیحت کا کرن پھول ، ۳)۔ دیوانی ہنڈیا کو بھی مزے لے لے کر کھایا اور خوب شکم سیر ہو کر کھایا۔ (۱۹۱۷ء ، خطوط محمد علی ، ۹۱)۔ چائے ناشتہ ہو یا شکم سیر کھانا ، ہمارے قیمتی وقت کی بربادی کا بدل ہرگز نہیں ہو سکتا۔ (۱۹۸۸ء ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۷۰)۔ [شکم + سیر (رک)]۔

---سیر ہونا محاورہ۔
پیٹ بھرا ہونا ، آسودہ ہونا۔
اوس سیم تن سے سیر شکم کس طرح سے ہوں
کیسہ ہمارا دل ہے لہو ہے غذائے حرص
(۱۸۹۱ء ، کلیاتِ اختر ، ۳۱۷)۔ ان کی حکومت میں انسان بھوکوں مرتے اور ان کے جانور اور کُتّے شکم سیر ہوتے۔ (۱۹۵۳ء ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۱۷۹)۔

---شِگافی (---کس ش) امث۔
(جراحی) **آلات جراحی سے پیٹ چیرنا ، پیٹ کا آپریشن کرنا ، عمل جراحی۔** علامات سے زندگی کا خطرہ ظاہر ہو تو شکم شگافی (Laparotomy) کا عطیہ کر کے طحال کو نکال ڈالنا چاہیے۔ (۱۹۳۳ء ، احشائیات ، ۳۳۳) [شکم + ف ۔ شگاف ، شگافتن - کھولنا ، چیرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---کا بَنْدَہ امذ۔
رک : شکم بندہ۔

وہ کھی کے تار پر پسندے
جن کے گویا ، شکم کے بندے

(١٩٢٨ ، تنظیم الحیات ، ٤٣).

ـــــ مادر کس اضا(ـــــ فت د) امذ.

بچہ دان ، رحم ، جوف جنین. ڈاکٹر محمود حسین شکم مادر ہی میں تھے کہ والد کا انتقال ہو گیا. (١٩٧٥ ، خطبات محمود ، ٦).
[شکم + مادر (رک)].

ـــــ محراب کس اضا(ـــــ کس مع م ، سک ح) امذ.

(**معماری) کمان کی زیریں یا مقعر طرف کو شکم محراب کہتے ہیں** (رسالہ رڑکی چنائی ، ٩). [شکم + محراب (رک)].

ـــــ میں پانی نہ پچنا محاورہ.

پیٹ میں پانی نہ پچنا ، پیٹ کا ہلکا ہونا.

سنی ہے وہ مثل سب کی زبانی
نہیں پچتا شکم میں ان کے پانی

(١٨٦١ ، الف لیلہ نو منظوم ، ٢ : ٣٩٣).

شکمبہ (کس ش ، فت ک ، سک م ، فت ب) امذ.

(سائنس) شکنبہ ، معدۂ اوّل. لعاب دہن (Saliva) کی خاصی مقدار متعلقہ غدودوں سے خارج ہوتی ہے جو کہ خوراک کے ساتھ ساتھ شکمبہ (Rumen) میں جمع ہوتی رہتی ہے. (١٩٦٩ ، تغذیہ و غذائیات حیوانات ، ٣٩). [رک : شکنبہ].

شکمی (کس ش ، فت نیز سک ک).(الف) صف.

١. **شکم سے منسوب ، پیٹ کا** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).
٢. **مادر زاد ، پیدائشی جیسے شکمی دیوانہ یا اندھا.** رنڈیوں کے شکمی تعلقے کا بٹواری ، آتشک ، سوزاک اور جملہ امراض سوداویہ کا بیوپاری. (١٨٨٧ ، خیالات آزاد ، ١٣). ٣. **(قانون) تابع ، تابع دستور مالگذاری ، کاشت کار کو معاوضہ دینے کا طریقہ جس میں کہ قابض اپنے لگان کو بالوساطت دوسرے کے گورنمنٹ میں ادا کرے ؛ خفیہ ، پوشیدہ ، شامل ، مشتمل ، وہ ادنیٰ معاملے کے ادا کا طریقہ جو مالک زمین شرکاء کو اپنے حصہ کی نسبت کسی اور شخص کی معرفت ادا کرتا ہے** (اُردو قانونی ڈکشنری ، ٣٤٩). ٤. **(أ) ذیلی ، تحتی ، ضمنی.** انگریز گورنمنٹ اپنے تئیں ان شکمی گورنمنٹوں کا مربی اور حامی اور محافظ سمجھتی ہے. (١٨٨٨ ، ابن الوقت ، ١٣٣). قریش کی اور بھی شکمی شاخیں تھیں سب میں شریف ترین بنی ہاشم. (١٩٠٧ ، اجتہاد ، ٨٢). **(أأ) ایسا کاشتکار جو اراضی کو اصل کاشتکار سے لے کر جوتے بوئے.** وہ زمیندار ہوں گے یہ کاشتکار اور کاشتکار بھی غیر موروثی یا شکمی. (١٨٩٦ ، لکچروں کا مجموعہ ، نذیر احمد ، ٢ : ٩٤). بہ حیثیت آسامی شکمی کے قابض رہے. (١٩٢٩ ، تاریخ نثر اردو ، ١ : ٣٩١). ٥. **برخور ، پیٹو ، بڑے پیٹ کا ، جانور کے پیٹ کا پوست جو پوستین بنانے کے کام آتا ہے** (ماخوذ : پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [شکم + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ اجارہ دار (ـــــ کس ا ، فت ر) امذ.

(قانون) ضمنی اجارہ دار ، تابع اجارہ دار ، ادنیٰ کاشت کار (اُردو قانونی ڈکشنری).[شکمی + اجارہ (رک) + دار (٢)].

ـــــ اسامی (ـــــ فت ا) امث.

(**قانون) ضمنی یا تابع اسامی یا رعیت یا کاشتکار ، ایک تابع یا ضمنی کاشتکار ، کسی گاؤں کی زمین کے حصے کا ایسا قابض جو بطور تابع یا منحصر قابض کے حصے رکھتا ہو اور لگان سرکاری نمبر دار وغیرہ کی معرفت دیتا ہو** (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری).
[شکمی + اسامی].

ـــــ بندوبست (ـــــ فت ب ، سک ن ، و مج ، فت ب ، سک س) امذ.

(**کاشت کاری) زمین کی ملکیت یا پٹہ داری.** عہدہ دار بندوبست کو جائز ہے کہ مالکِ اعلیٰ کی طرف سے شکمی بندوبست مالک ادنیٰ کے ساتھ کرے. (١٨٩٣ ، ایکٹ نمبر ١٩ ، ١٨٧٣ ، ٣١).
[شکمی + بندوبست (رک)].

ـــــ پٹہ (ـــــ فت پ ، شد ٹ بفت) امذ.

(**کاشت کاری) خاص مدت کے لیے معاہدے پر زمین کی ملکیت.** جائداد غیر منقولہ کے پٹہ کی صریح یا معنوی دست برداری سے جائداد مذکور یا اوس کے جزو کے شکمی پٹہ پر مضر اثر نہ پڑے گا. (١٩٣٥ ، قانون انتقال جائداد ، ٨٨). [شکمی + پٹہ (رک)].

ـــــ داری امث.

ذیلی زمین ، زمین کا ضمنی قبضہ جو صرف فصل کاشت کرنے کی حد تک ہو. پٹہ داروں میں سے بعض نے اپنی شکمی داریاں نمبر کرا لی ہیں. (١٩٣٣ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مال گزاری ، ١٩١).
[شکمی + داری (رک)].

ـــــ دیوانہ (ـــــ ی مج ، فت ن) امذ.

(**قانون) جنم پاگل ، پیدائشی پاگل ، مادری پاگل** (پلیٹس ؛ اردو قانونی ڈکشنری). [شکمی + دیوانہ (رک)].

ـــــ رعیت (ـــــ فت ر ، کس ع ، شد ی بفت) امث.

(**قانون) شکمی رعیت ، شکمی اسامی ، موروثی کاشتکار جو باوجود موروثی ہو جانے کے زیادہ لگان دینے والے کے مقابلہ میں بے دخل کیا جاسکتا ہے جبکہ اس کا سوائے کاشتکاری کے دوسرا کوئی حق زمین پر نہ ہو** (ماخوذ : ا پ و ، ٦ : ٨١).
[شکمی + رعیت (رک)].

ـــــ کاشتکار (ـــــ سک ش ، ت) امذ.

ذیلی کاشتکار ، وہ کسان جو پرائی زمین کو بوئے جوتنے میں تو شریک ہو مگر اس کا نام پٹواری کے کاغذات یا بندوبست میں لکھو ، اجارہ دار ، اسامی ، پٹہ دار. جہاں کے پرجوتے ، ساہوکاروں کے شکمی کاشتکار. (١٨٨٥ ، محصنات ، ٨٣). شکمی کاشتکاروں کو براہ راست پٹہ پر دیا جائے. (١٩٢٠ ، انتخاب لاجواب ، ٩ جنوری ، ٤). [شکمی + کاشتکار (رک)].

شکن (فت ش ، ضم ک) امذ.

١. **وہ علم جس کے ذریعے جانوروں کے حالات سے سوانح علم سے واقفیت پیدا کی جاتی ہے جانوروں کی گویائی اور خموشی ،**

جنبش اور آرام ، خوشی اور غمگینی وغیرہ سے موجودہ اور آئندہ زمانے کا حال بیان کرتے ہیں (آئینِ اکبری ، ۲ : ۲۰۷). ۲. **پرند ، چیل ، عقاب ، گدھ ، کوئی نیک نشان ، سعد شگون** (پلیٹس).
[س : شکن शकुन].

شِکَن (کس ش ، فت ک) امث نیز امذ.
۱. **چُنٹ ، سلوٹ (کاغذ یا کپڑے وغیرہ کی) ، جُھری ، چین (جسم کے کسی حصے خصوصاً پیشانی کی) ، پیچ ، بل (زلف کا).**

کہ گل لعل کے پھانک پر دیکھ جوں ہے
سو تیوں تج ادھر میں شکن ہے متابع

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۵۲).

تجھ زلف کی شکن ہے مانندِ دام گویا
یا صبح پر ہماری آئی ہے شام گویا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۳).

شکنِ زلفِ عنبریں کیوں ہے
نگہِ چشمِ سرمہ سا کیا ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۸). ٹائی کا رنگ موزے کی وضع ، دستانوں کی قطع کالر کی اونچائی پتلون کی شکن ہر چیز کانٹے میں تلی. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۳۳). پیشانی کی چھوٹی بڑی متعدد شکنیں تاریک سمندر کی لہروں سے ملتی ہوئی. (۱۹۸۶ ، نیم رخ ، ۴۲). ۲. **شکست ، ہراس ، یاس.**

یہ تحتر دل جو شہ مذکور آیا
شکن نے آہ کا دھونسا بجایا

(۱۶۲۵ ، بکٹ کہانی ، ۲). ۳. (طب) **وہ جسمانی بناوٹ کی خصوصی چنٹ یا جھول وغیرہ جو بعض عضو پر ہوتا ہے.** ان میں عرضاً پھیلی ہوئی شکنوں کا جال سا بچھا رہتا ہے. (۱۹۸۳ ، اساسی حیوانیات ، ۸۷). ۴. **جھول ، ناہمواری ، شتر گربگی.** وحشت کی ہموار شاعری میں ہلکی سے ہلکی شکن بھی اچھی نہیں معلوم ہوتی. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۳۳). ۵. (کنایۃً) **فرق ، کمی ، تبدیلی.** فرانس بعض عالمگیر کساد بازاریوں سے کیونکر بال بال بچا رہا ... تباہی نے یہاں کی پُرسکون سطح میں ذرا سی شکن یا ناہمواری بھی پیدا نہ کی. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات ، ۱ : ۵۳۰). ۶. **بستر کی سلوٹ ، چادر یا پلنگ پوش کا سکڑ جانا.** فرشِ خواب پر جابجا شکنیں نمایاں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۰).

کچھ اپنے منہ سے بولیں یا نہ بولیں سیج کی کلیاں
شکن بستر کی کہتی ہے کہ نیند آئی نہ عذرا کو

(۱۹۸۰ ، فکر جمیل ، ۱۳۳). ۷. **مرکبات میں جزو آخر کے طور پر توڑنے والا کے معنوں میں جیسے : بت شکن ، عہد شکن وغیرہ.**

یاس دیدار سی ہے جب سے تجھے چاہا ہے
ہم اوسی وقت سے اے عہد شکن ہیں مایوس

(۱۸۶۸ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۲۵). بت شکن ، بت شکنی ، ہمت شکن ، طاقت شکن. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۰۲). یہ افواہ بہت عام تھی کہ سیالکوٹ کے محاذ پر لوگ ہاتھ میں ٹینک شکن بم لیکر ٹینکوں کے سامنے لیٹ رہے ہیں. (۱۹۶۸ ، ابلاغ عام ، ۵۶). [ف].

---آلود (---و مع) صف.
سلوٹ پڑا ہوا. چہرے پر روکھا پن تھا اور لباس ملگجا اور شکن آلود تھا. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۱۳۷). [شکن + ف : آلود ، آلودن - ملا ہونا].

---آنا محاورہ.
سلوٹ یا جھول پیدا ہو جانا ، بل آنا.

بولیا جو اب او یوں کہ ایمانِ من
وہی ہے نہیں آیا اس میں شکن

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۳۱). خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی جبیں پر شکن نہیں آئی. (۱۹۱۹ ، جوہائے حق ، ۲ : ۳۲۲).

---پڑنا محاورہ.
(پیشانی یا چہرے پر) بل پڑنا یا کسی چیز میں جھول یا سلوٹ پیدا ہو جانا.

ظالم کے ہوش سر سے اڑے کچھ نہ بن پڑی
یاں ہاتھ کج ہوا نہ جبیں پر شکن پڑی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۸۱). ان تمام حالات کے ساتھ بھی آپ صلعم کی جبینِ خلق پر شکن نہیں پڑی تھی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۳).

---دار صف.
(نباتیات) **پتوں کا سکڑاؤ یا قدرتی جھول ، تہ داری.** باہر سے مجوف دار ، شکن دار اور چھوٹے چھوٹے مستعرض ندبات بھی موجود ہوتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۲۰۷). شکن دار (Crumpled) جب ورقہ تمام سمتوں میں غیر منظم طور پر مڑا ہوا ہو ، مثلاً گوبھی اور سلاد. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، سید معین الدین ، ۱ : ۱۱۱). [شکن + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دَرشِکَن (---فت د ، سک ر ، کس ش ، فت ک) صف.
(عموماً زلف یا گیسو کی صفت کے طور پر) پیچ دار ، بل دار ، خم بہ خم.

اس من ہرن کی زلفِ شکن در شکن کوں دیکھ
ہر ایک شکن میں نافۂ مشکِ ختن کوں دیکھ

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰۵).

ہوگی تمام رات بسر پیچ و تاب میں
دل پھنس گیا ہے زلفِ شکن در شکن میں آج

(۱۸۱۰ ، میر ، کد ، ۸۳).

افلاک کی جبیں بھی شکن در شکن سی ہے
تیوری زمین کی بھی چڑھی جا رہی ہے آج

(۱۹۳۲ ، روح کائنات ، ۱۲۶).

اس زلف سے کسی کی ہر آنے کی کیا مراد
کھلنے کی دیر تھی کہ شکن در شکن ہوئی

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۲۳). [رک : شکن + در (حرف جار) + شکن (رک)].

---دینا محاورہ.
بل دینا ، مڑوڑنا ، دُکھ پہنچانا ، پریشان کرنا.

اے آہ سنا اس کوں مجھے حال کی عرضی
تجھ زلف کے پیچوں نے دیا مجکوں شکن بول
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۱۳).
کیا کیا شکن دیے ہیں دلِ زار کو مگر
اس کے خیال میں ورقِ انتخاب تھا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۳).

ـــــ ڈالنا محاورہ.
نشان ڈالنا ، کاغذ موڑ کر نشان کرنا ، تہ کرنا (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ).

ـــــ نکالنا محاورہ.
سلوٹ ، جھول یا بل دور کرنا ، شکن مٹانا. ابھی فراش نگیرے شامیانے کی ڈوریاں کھینچ رہے ، فرش کی شکن نکال رہے ہیں اور آپ کی سواری ڈھیکلی کرتی آ پہونچی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۶). فرش پر جھاڑو لگائی اور برش پھیر کر دری کی ایک ایک شکن نکالی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۵۱).

ـــــ نکلنا محاورہ.
تدبیر ہو جانا ، موقع ملنا ؛ صورت خوشنما معلوم ہونا ، جوبن آنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

شکّن (فت ش ، شد ک بفت) صف مث.
(عو) عورت جس کے مزاج میں بدظنی اور بدگمانی ہو دوسروں کی طرف سے کسی پر بھروسہ نہ کرتی ہو ، شک کرنے والی (ماخوذ : مہذب اللغات). [شک + ن ، لاحقۂ صفت].

شکنا (۱) (فت ش ، سک ک) ف ل (قدیم).
سکنا.
ہمیں جھگڑے کوں نیں شکتے ہیں ذرہ
نظر میں کس کو نیں رکھتے ہیں ذرہ
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۸۷).
ہم جو جتی بولتے کوں شکتے ہیں
سو قلندر تمام بکتے ہیں
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۷۱). [رک : سکنا].

شکنا (۲) (فت ش ، سک ک) ف ل.
ڈرنا ، خوف کھانا ، جھجکنا ، پس و پیش کرنا.
اکیلی یو جنگل میں کا گھر رکھوں
پری جن اگر آئے تو نہ شکوں
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۲۷).
دیکھ میری اے سمدھن دیوانگی
دیو دہشت کھاتے ہور شیطان شکے
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۰۳). اتے اپنے دل میں شکیا. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [رک : شوکنا].

شِکَنْبہ (کس ش ، فت ک ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
جانور کے پیٹ کا وہ حصہ جس میں پانی اور غذا پہنے اور کھانے کے بعد جمع ہو ، اوجھ ، اوجھڑی ؛ کرش ؛ معدہ. کوئی ایسا ہے کہ فلاں جگہ سے اونٹ کا شکنبہ یعنی اوجھ اٹھا لائے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۳۳). [ف].

شِکَنْج (کس ش ، فت ک ، غنہ) است ؛ امذ.
پیچ ، شکن ، پیچ و تاب ، ایذا.
کاکلِ خم بہ خم نے ظالم کے
دلِ عشاق کوں دیا ہے شکنج
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۲۹).
بادۂ جوشِ جوانی کی ہے گویا اک موج
تنِ پیرانۂ کہن سال پہ ہر چین شکنج
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۸). [ف].

شِکَنْجَبِین (کس ش ، فت ک ، غنہ ، سک ج ، ی مع) امث.
رک : سکنجبین. شکنجبین ، اگرچہ ماخذ کے لحاظ سے سرکہ اور انگبین کا مرکب ہے مگر لیموں اور شیرہ کے مرکب کو بھی اسی نام سے جانتے اور پکارتے ہیں. (۱۹۲۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۱۶۸). [سکنجبین (رک) کا ایک اِملا].

شِکَنْجَہ (کس ش ، فت ک ، غنہ ، فت ج) امذ ؛ ــ شکنجا.
۱. کسی چیز کو پھنسا کر کسنے یا دبانے والا ، ایک پیچ دار آلہ جس میں کاغذ ، گتہ یا لکڑی وغیرہ دبا کر کاٹتے یا پشتہ دبا کر پتلا کرتے ہیں ؛ گیرا ؛ پھینچنے کا وہ آلہ جس میں کوئی چیز رکھ کر دبائی جائے. آلہ جس وقت امتحانی ٹکڑے سے علیحدہ ہو تو آگے کو ایک شکنجہ (Clamp) کے ذریعے جڑا ہوا رکھا جاتا ہے. (۱۹۳۱ ، مضبوطی اشیاء ، ۲ : ۸۶۱). اس کے بعد جلد کو شکنجہ میں دے دو. (۱۹۳۷ ، حرفتی کام ، ۱۶۰). **۲. (مہر کنی) بڑی مہر کے حروف کو بنوانے کے لیے مہر کے پتھر کو مضبوط پکڑنے کا اوزار.** قبلہ ایک شکنجہ اس قسم کا میرے بھی دیکھنے میں آیا ہے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۱۷). **۳. ایک آہنی اوزار جو حسب ضرورت چھوٹا بڑا مختلف قسم کا ہوتا ہے اور کسی چیز کو پکڑ کر کسنے کے کام آتا ہے ؛ سنسی** (ا ب و ، ۸ : ۹). لیکن چمڑا کھینچنے یا تاننے کے لیے ان کے پاس کوئی شکنجہ یا سنسی نہیں ہوتی تھی بلکہ صرف اپنے دانتوں سے کام لیتی تھیں. (۱۹۱۶ ، گہوارہ تمدن ، ۷۸). **۴. لکڑی کے کسی چوکٹے کی چولیں بھی کرنے یعنی مضبوط بٹھانے کا اوزار.** لکڑی کو بانک کی گرفت میں لیں یا شکنجہ کے نیچے دبا لیں. (۱۹۶۷ ، لکڑی کا کام ، ۳ : ۷۰). **۵. روئی دبانے کی کل ؛ کولھو ؛ پیلنے کا آلہ** (نوراللغات ؛ ا ب و ، ۱ : ۳۰). **۶. مجرموں کو سخت سزا دینے کا آلہ جس میں ان کی ٹانگیں کس دی جاتی ہیں.**
کبھی آ کورا نویس کوں اے ہوش مند
شکنجا کیا منج برہ کا کمند
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۷۱). تردی بیگ صندوق دار تھے کفایت شعاری کے انعام میں شکنجہ پر سوار کیے گئے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۸). بی بی آسیہ کو شکنجہ میں ڈالا تو انھوں نے آسمان کی طرف دیکھ کر دعا کی. (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۱۶۳). **۷. گھانس کو دبانے اور اس کے گٹھے بنانے**

کا اوزار یا کل. جرثقیل شکنجے خواہ کسی نمونہ کے ہوں ان کی طاقت کے لحاظ سے قیتوں میں اختلاف ہے. (۱۹۰۷ ، مضرف چنکات ، ۹ : ۳۸۹). **۸. گرفت ، جکڑ ، پھنساؤ ، دباؤ.**

دو تین چابک ماریا اس سر اپر
شکنجہ کیا تن کوں اس سربسر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۰۹).

پنجۂ عشق کے شکنجہ میں
میں ہوا شش جہت میں بارہ باٹ

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۲۶). **۹. کشتی کا ایک داؤ جس میں حریف کو چت کرنے کے لیے جب وہ نیچے ہو اس کے اوپر بیٹھ کر اپنی داہنی ٹانگ اس کی بائیں ٹانگ میں ڈال کر باہر نکال لیتے اور اپنے بائیں گھٹنے میں ڈال دیتے ہیں اور اپنا بایاں پنجہ حریف کی بائیں ٹانگ کی پنڈلی میں اڑا دیتے ہیں ، حریف مجبور ہو کر چت ہو جاتا ہے** (رموز فن کشتی ، ۱ : ۱۱۳). **۱۰. (مجازاً) عذاب ، الجھن ، دکھ ، اذیت ، مصیبت ، پریشانی.** ہر چند اس قحبہ نے زور کیا اور علیحدہ ہونا چاہا ، مگر ہاتھ اس کا شاہزادہ کے ہاتھ سے نہ چھوٹا گویا دستِ نجس اس ملعونہ کا شکنجہ میں آ گیا تھا. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۳۳۵). یورپ نے مذہبی اشخاص کے شکنجہ سے نجات پائی اور اس کے مذہبی اور سیاسی امور الگ الگ ہو گئے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۸۵). اب ہمارا احساس اور ہماری فکر مغرب کے شکنجوں میں جکڑے ہوئے ہیں ، اس میں بھی کوئی برائی نہیں تھی ، اگر ہم شعور کے ساتھ اس عمل کو قبول کرتے. (۱۹۸۳ ، نئی تنقید ، ۱۷). **۱۱. (نباتیات) الجی میں وہ خلیہ یا عضو جو پودے کو اس کی جگہ پر قائم کرتا ہے.** زوسپور ، پودے کے ہر خلیے میں سوائے لنگر یعنی شکنجہ (Hold Fast) کے بن سکتے ہیں. (۱۹۶۸ ، تخم نباتیات ، ۱ : ۱۶۱). **۱۲. رسّی ، موٹے تاگے یا کسی ڈور وغیرہ سے ہاتھوں میں پھنسا کر یا لکڑیوں کی گرفت سے کھیلا جانے والا ایک کھیل.** گڈریے مینڈھوں کو لڑاتے ہیں شرطیں بدتے ہیں ، ہارتے ہیں الغوزے بجاتے ہیں شکنجہ کھیلتے ہیں. (۱۹۶۳ ، کرشن چندر کے بہترین افسانے ، ۱۳۸). **۱۳. کسی چیز کو پکڑ کر رکھنے کا آلہ.** حرقفی ہڈی (ایلئیم) کے ذریعے تجہیز کو مینڈک کے تختے پر شکنجہ (چٹخنی) لگا کر کس دیا جاتا ہے. (۱۹۳۱ ، تجربی تعلیات ، ۳۳). **۱۴. (قانون) عقوبت ، سختی ، تعذیب ، سزا.** اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ہاؤس بھی یہی سمجھتا ہے ، کہ کوئی بھی ترمیم کم اور شکنجہ زیادہ ہونی چاہیے. (۱۹۸۰ ، کنہیا لال کپور ، بال و پر ، ۱۹۱). **۱۵. گناہگار کے لیے ایک خاص قسم کا عذاب کہ اس کی بوٹیاں ایک خاص صورت سے تراش کر زخموں پر نمک بھرتے ہیں (یہ عہدِ قدیم کی بات ہے)** (مہذب اللغات). [ف].

---آبی کس ص ، ف ، امذ.
روئی دبانے کی ایک کل کا نام جو پانی داب کے ذریعے سے نہایت کم حجم کر دیتا ہے اس کا موجد ایک شخص براما نامی یوروپین تھا ، اس لیے اس کا نام ہی شکنجہ براما مشہور ہے (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [شکنجہ + آبی (رک)].

---بندی (---فت ب ، سک ن) امث.
سخت پابندی ، روایت کی پابندی. یہی بحروں ، قافیے ، ردیف ، مروّجہ اسالیبِ سخن کی شکنجہ بندی وغیرہ سے بھی خاصا آزاد ہونا پڑے گا. (۱۹۷۳ ، نظر اور نظریے ، ۳۱) [شکنجہ + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ڈالنا ف م.
(جوڈو کراٹے) **حریف یا مدِّ مقابل کو پھنسانا.** یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ مدمقابل پر کسی بھی پہلو سے شکنجہ ڈالا جا سکتا ہے. (۱۹۷۳ ، آسان جوڈو ، عبدالقیوم شاد ، ۱۳۶).

---ڈھیلا پڑنا/ہونا محاورہ.
چولیں ہل جانا ، گرفت کمزور ہونا ، تسلّط ختم ہونا. حبشی والوں کے ایک ہی حملے میں اس کے شکنجے ڈھیلے پڑ گئے ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۸۷).

کسو گے تم نہ جب تک پیچ پرزے شرع کی کل کے
شکنجہ مغربی تہذیب کا ڈھیلا نہیں ہو گا

((۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۹۳).

---کرنا محاورہ.
شکنجے کے ذریعہ سخت سزا دینا.

بزاں بولے اس کوں شکنجہ کرو
مارو پیتاں پور اس کوں رنجہ کرو

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۸۲۱).

کرے جو پریشاں کرنے کا قصد
وہ ابتر شکنجہ کیا جائے گا

(۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۳۲).

---میں دھرنا محاورہ.
شکنجے میں رکھنا ؛ اذیت دینا ، تعذیب کرنا. شیبانی کو معلوم ہوگیا تو اس نے مُلّا کو شکنجہ میں دھرا اور زمین میں آدھا گاڑ کر ساری عمر کا جمع کیا ہوا روپیہ اس سے اوگلوایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۷).

شِکَنْجے (کس ش ، فت ک ، سک ن ، ی مج) امذ ؛ ج.
شکنجہ کی جمع یا حالت مغیرہ (محاورات میں مستعمل).

شکنجہ کیے ہیں اسے بند میں
پڑیا ہے شکنجے کے او پھند میں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۶).

زخمی سسک رہا ہوں شکنجے میں موت کے
ایک ہاتھ اور چھوڑیئے احسان کیجئے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۳).

اس تن کے شکنجے سے نکل جلد اے روح
تو کڑتی ہے دیر ، میں گُھٹا جاتا ہوں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، رباعیات ، ۲۶). اکثر تمہاری یاد اچانک میرے اندر باہر کو اپنے شکنجے میں لپیٹے کھڑی ہوتی ہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۶۵).

---میں آنا محاورہ.
۱. سخت دکھ ، تکلیف یا اذیت میں گرفتار ہونا (مہذب اللغات).
۲. کسی کی گرفت ، پکڑ یا دباؤ میں آنا ، پھنسنا.

گھیرا کے خود اجل کے شکنجے میں آ گیا
عصفور شاہباز کے پنجے میں آ گیا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۳۶).

---میں باندھنا ف م.
شکنجے میں رکھ کر دبا دینا یا کس دینا . دونوں چولوں پر سریش لگا کر جوڑ بٹھائیں اور شکنجے میں باندھ دیں. (۱۹۶۷ ، لکڑی کا کام ، ۳ : ۹۹).

---میں جکڑ دینا/جکڑنا محاورہ.
سزا دینے کے شکنجے میں باندھنا ، شکنجے میں ڈالنا ؛ (مجازاً) گرفت میں لینا ، مجبور کرنا ، سخت قواعد و ضوابط کے تحت لانا.

تمام ملک ہے جکڑا ہوا شکنجے میں
پھر اس پہ کہتے ہیں ہندوستاں غلام نہیں

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۱۰). اب کی ایک ٹانگ بھی اٹیلا کے دونوں گھٹنوں پر رکھ کر اسے بالکل شکنجے میں جکڑ دیا . (۱۹۵۸ ، شاید کہ بہار آئی ، ۶۷).

---میں ڈالنا محاورہ.
۱. سزا دینے کے شکنجے میں بٹھانا یا دھرنا (مہذب اللغات).
۲. دکھ ، تکلیف یا ایذا پہنچانا.

دل شکنجے میں نہ ڈالو میرا
زلف کو گوندھ بنایا نہ کرو

(۱۸۱۳ ، قائم ، د ، ۱۸۸).

---میں رکھنا محاورہ.
عذاب میں رکھنا ، اذیت میں رکھنا.

ہوا شہ کے تن سوں رتن غمزدا
شکنجے میں تسدن رکھیا اس خدا

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ورق ، ۹۳ ب).

---میں رہنا محاورہ.
مجبور ہونا ، عذاب میں گرفتار رہنا.

شکنجے میں رہتا ہے دل آدمی کا
خدا بند رکھے نہ حاجت کسی کی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۹).

---میں کسنا محاورہ.
۱. شکنجے کے ذریعے سے سزا دینا ، سخت سزا دینا ، بے قابو کر دینا. کمال کو پکڑ کر اور روپیہ مانگا اس نے انکار کیا ان لوگوں نے نہایت سختی کی شکنجے میں کس دیا. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، نگارستان فارس ، ۱۲۰) . ۲. گرفت میں لینا ، پکڑنا ، جکڑنا ، پھانسنا.

دنیا نے جسے اپنے شکنجے میں کسا
چھوٹا نہ کبھی موت کے پنجے میں پھنسا

(۱۹۳۳ ، ترانہ ، یگانہ ، ۷۲). ایک نہ ایک دن پنلت یا سہاجن کے ہتھے چڑھتا ہے ، تو استحصال کے شکنجے میں ایسا کسا جاتا ہے کہ زندگی بھر محنت کرتا اور خون تھوکتا ہے. (۱۹۸۶ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۱۵۷). ۳. (مجازاً) قواعد و ضوابط کا پابند کر دینا. اب رہی یہ بات کہ مولنا کی نظمیں شاعری کے شکنجے میں بھی ٹھیک کسی ہوئی ہیں یا نہیں. (۱۹۰۹ ، مجموعۂ نظم بے نظیر (دیباچہ) ، ۱۹).

---میں کھنچنا محاورہ.
سزا پانا ، مصیبت میں گرفتار ہو جانا.

عجب نہیں ہے اگر سرنوشت کے باعث
شکنجے میں مرے اعمال کی کتاب کھنچے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۲). میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہاتھ پاؤں بندھا ایک شکنجے میں کھنچا ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۲۲۵).

---میں کھنچوانا محاورہ.
عقوبت میں گرفتار کرنا ؛ سزا دینا ، تکلیف پہنچانا.

نام جس نے عشق کا رونے کتابی کے لیا
اوس کو زلفوں کے شکنجے میں وہ کھنچوانے لگے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۲). طرح طرح کے شکنجے عذاب میں ان کو کھنچوایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۹۲).

---میں کھینچنا محاورہ.
۱. شکنجے کے ذریعے سخت سزا دینا ؛ ہر طرف سے جکڑ دینا ؛ (مجازاً) اذیت پہنچانا ، نہایت تنگ کرنا ، پریشان کرنا.

پیل آیا نہ لات آیا بچائے
شکنجے میں انہیں کھینچا قضا نے

(؟ ، معراج المضامین (مہذب اللغات)).

کس قدر بزم میں اغیار سے مل کر بیٹھے
کیا شکنجے میں مجھے آپ نے بے جا کھینچا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۸) . ۲. قواعد و ضوابط کی سختی میں پھنسانا ؛ پابند کر دینا. فقہا کی تکلیفات نے عاجز بندوں کو ایسا شکنجے میں کھینچا کہ ان میں دنیا کے بڑے بڑے کام کرنے کا دم باقی نہیں رہا. (۱۸۷۸ ، مقالات حالی ، ۱ : ۵۷). آپ خیر کو خاطر کہنا چاہیں تو ویسے ہی کہنا شروع کر دیجیے ، اس کے لیے زبان کو رومن حروف کے شکنجے میں کھینچنا کیا ضرور ہے. (۱۹۳۹ ، نکتۂ راز ، ۵۱).

---میں لانا محاورہ.
گرفت میں لانا ، پکڑ میں لانا ، پھنسانا. یہ ساری کوشش صرف بلراج کو شکنجے میں لانے کے لیے کی جا رہی ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۶۶).

شِکَنِنْدَہ (کس ش ، سک ک ، کس ن ، سک ن ، فت د) صف.
۱. **ٹوٹنے والا ، کمزور.** اس قدر اس کا لوہا شکنندہ تھا کہ کھیرے کے کاٹنے میں ٹوٹ گئی (۱۸۰۲ ، رسالہ کائنات جو ، خلیل خاں ، ۳۳). ۲. **توڑنے والا.** شاہ نے کہا بابا یہ شکنندہ طلسم ہیں. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۱۰۹۳). [شکنندہ ، ف: شکستن ـ توڑنا ، ٹوٹنا].

. . . شِکَنی (کس ش ، سک نیز فت ک) امث.
بطور لاحقہ مستعمل ، توڑنا.

کیوں عاشق غمناک سے ہے آنکھ چرائی
کیوں لیتی ہے سر پر کہ دل شکنی آنکھ

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۱۰۸). شیو کی پوجا ہندوستان کا سب سے فائق مذہب تھا ، سنگ شکنی کی اہمیت بڑھتی جا رہی تھی. (۱۹۵۸ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۱۷). [ف : شکنی ، شکستن ـ توڑنا ، ٹوٹنا].

شَکو (فت ش ، و مج) امث نیز امذ.
(عسکری) تقریباً اسطوانی شکل کی فوجی ٹوپی. «شکو» بہت بھاری تھا اور اس سے میرے سر میں درد ہو جاتا تھا. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار ، ۲۷). [انگریزی: Esako کی تحریف].

شِکْوا (کس ش ، سک ک) امذ.
شکوہ ، شکایت ، گلہ.

آپس کے بیچ شکوا بیجا ہے بے کسوں کا
عالم میں بےخودی کے کس کی خبر کسے تھی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۴۰).

آشنا ذکر سے رہتی ہے فقط اپنی زبان
دوستانہ بھی کسی دوست سے شکوا کیسا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۸). [شکوہ (رک) کا ایک املا].

شِکْوَۃً (کس ش ، سک ک ، فت و ، تن ت بفت) م ف.
شکایت کے طور پر ، بطور گلہ ، شکایۃً. شاید چیمبرلن نے تو یہ شکوۃً کہا ہو ، لیکن باربرا ہنستی ہو ... تو یہ مقام شکوے کا نہیں ، شکر کا ہوتا ہے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۳۷). [ع : شکوۃ + اً ، لاحقۂ تمیز].

شَکُور (فت ش ، و مع) صف نیز امذ.
۱. **کثرت سے شکر کرنے والا.**

سلاماں سات لکھ لیا یا خضر پنے محمد تیں
دنیا میں رو سلامت کر ذکر لایا شکوراں کے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵۸).

پھر بھی ہم کو چاہیئے اتنا ضرور
اپنے لائق ہم رہیں اس کے شکور

(۱۸۲۸ ، تذکیرالاخوان ، ۲). منشائے الٰہی یوں ہے کہ تنگی و عُسرت کے عالم میں صبور و شکور رہیں. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۸۲). صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی مغفرت تو خدا کر چکا ہے آپ یہ زحمت کیوں اٹھاتے ہیں؟ ارشاد ہوا کہ «کیا میں عبد شکور نہ ہوں». (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۶۹). ۲. **اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام.**

علیم و عظیم و علی و غفور
مقدم موخر ولی و شکور

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۳).

تُہیں ہے لطیف ہور تُوں ہیں غفور
تُہیں ہے حفیظ ہور تُوں ہیں شکور

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱) ایسے صبور بےملال ایسا شکور بےزوال کہ عالم ہیں عطیات اوس کے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰).

ہے اسم شکور وحد اس کا
بھی اس کا مربی اور آقا

(۱۸۴۳ ، جامع المظاہر ، ۳۵). اگرچہ رکوع کے ایک حصے میں موج و طوفان کا بھی ذکر تھا ، لیکن ساتھ ہی اخلاص کامل اور صبّار و شکور کے خطابات سے تسلی بھی تھی. (۱۹۱۱ ، روزنامۂ سفر (مصر و شام و حجاز) ، ۳).

تو غفور و باسط و حق واسع و قابض ہے تُو
تو شکور و عفو ہے اور رافع خافض ہے تو

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۸۳). [ع].

شَکُورا (فت ش ، و مج) امذ ؛ سکورا.
مٹی کا پیالہ کلھڑ ، سکورا ، صبورہ ، آبخورہ. کوئی دہی کھا کے زبان چٹخارتا تھا ، لیکن دوسرا شکورا مانگتے ہوئے شرماتا تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲ : ۵۷). [رک : سکورا جس کا یہ غلط املا ہے].

شُکُوک (ضم ش ، و مع) امذ ؛ ج.
شک کی جمع. اپنے مذہب کی ترقی سے غافل ہیں اور بد اعتقادی اور مذہبی شکوک میں مبتلا ہو گئے ہیں. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۱۷۲). وہ تو ایک مقصد کا اسیر تھا اور شکوک پر چلمن ڈالتا تھا اور کفر کرتا تھا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۸۹). [ع].

ـــ پیدا کرنا محاورہ.
شک ڈالنا ، شک میں مبتلا کرنا. کسی نئی ادبی تحریک کا آغاز خواہ‌مخواہ قاری کے دل میں یہ شکوک پیدا کرتا ہے کہ یہ نئی ادبی تحریک ، دراصل ترقی پسند تحریک کا ردِ عمل ہو گا. (۱۹۷۳ ، حلقۂ اربابِ ذوق ، ۳).

ـــ و شُبہات (ـــ و مع ، ضم ش ، سک ب) امذ ؛ ج.
شک اور شبہے ، بدگمانیاں. تمہارے شکوک و شبہات میں مبتلا ہونے کا امکان کم رہ جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۸۶). [شکوک + و (حرف عطف) + شبہات (رک)].

شَکْوَہ (فت ش ، سک ک ، فت و) امذ ؛ ج شکوات.
دودھ یا پانی کا چھوٹا برتن یا چھوٹی مشک. شکوہ چھوٹے مشکیزے کو کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب ، ۱ : ۶۰). [ع].

شِکْوَہ (کس ش نیز فت ش ، سک ک ، فت و) امذ.
شکایت ، گلہ.

کر یاد تجھ کہٹ کوں پڑتے ہیں اشک ٹپ ٹپ
مکھ بات بولتا ہوں شکوہ تری کپٹ کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶)۔ ان سے ظلم کا شکوہ کریں گے ، شاید بادشاہ رحم کر کے قید سے چھڑا دے۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۳۷)۔
آشنا ذکر سے رہتی ہے فقط اپنی زبان
دوستانہ بھی کسی دوست سے شکوہ کیسا
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۳۸)۔
صیاد کا شکوہ بھول کے بھی آ جائے جو بلبل کے لب پر
قانونِ قفس کی رو سے ہے گویا اقدام بغاوت کا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۲)۔ گھوڑا مخصوص میٹھی میٹھی آواز میں شکوہ کر رہا تھا۔ (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۳۳)۔ ۲. بیماری ، تکلیف (شاذ)۔
تیسویں شوال کی تھی یک بیک آئی بلا
شکوۂ ہیضہ میں یعنی ہو گیا وہ مبتلا
(۱۹۱۹ ، گلزار بادشاہ ، ۲۳۷)۔ [ف]۔

ـــ آمیز (ـــ ی مج) صف۔
شکایت بھرا ، شکایت کا۔ پٹھانی نے شکوہ آمیز لہجے میں کہا «میں تو روز آتی ہوں بیٹا»! (۱۹۳۲ ، میدان عمل ، ۷۰)۔ [شکوہ + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملانا]۔

ـــ بندی (ـــ فت ب ، سک ن) امث۔
شکوہ قلمبند کرنا ، کسی کا گلہ کرنا۔ مسدس سے قطع نظر حالی کی شکوہ بندی میں بصیرت رکھنے والوں کو وہ چیز نظر آنے گی جو مسلمانوں سے نہیں انسانیت سے اوجھل ہو گئی تھی۔ (۱۹۷۶ ، اقبال شخصیت اور شاعری ، ۸۱)۔ [شکوہ + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ زبان پر لانا محاورہ۔
گلہ و شکایت کرنا (عموماً نفی میں مستعمل)۔
خدنگ دنبالہ کھایا لیکن نہ لایا شکوہ کبھی زبان پر
کہ بوسہ اُس چشمِ سرمہ سا کا ہے مہر گویا مری زباں پر
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۱۲)۔

ـــ سنج (ـــ فت س ، غنہ) صف۔
شکایت کرنے والا ، شاکی ، شکوہ گزار۔
شکوہ سنج رشک ہم دیگر نہ رہنا چاہیے
میرا زانو مونس اور آئینہ تیرا آشنا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۹)۔
رات اک محفل میں تھے لاہور والے شکوہ سنج
شہر پر ایروپلین آ آ کے منڈلانے لگے
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۸۹)۔ قبروں کا وہی حال تھا جو بڑے شہروں میں مسلمانوں کا ہوتا ہے ، بیری کے اجاڑ درخت ، ڈھتی ہوئی دیواریں اور اوندھے پڑے ہوئے تعویذ مردوں کی بے بسی اور زندوں کی بے تعلقی کے شکوہ سنج تھے۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۶۳)۔ [شکوہ + ف : سنج ، سنجیدن ـ تولنا]۔

ـــ سنجی (ـــ فت س ، غنہ) امث۔
شکوہ شکایت کرنا۔ خاکسار کو گنجائشِ شکوہ سنجی ہے یا نہیں۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۹۱)۔ مؤلف کتاب کا اخلاق ذوقِ شکوہ سنجی و نکتہ چینی سے زیادہ آشنا معلوم ہوتا ہے۔ (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، جنوری تا مارچ ، ۱۶۹)۔ [شکوہ سنج + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ شکایت (ـــ کس ش ، فت ی) امث۔
گلہ ، شکایت۔ کم مرتبہ والے کا شکوہ شکایت یا غیبت نہ کرے۔ (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۸)۔
پنجاب کے پہت والے آئے
شکوہ شکایت والے آئے
(۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲ : ۳)۔ [شکوہ + شکایت]۔

ـــ طرازی (ـــ فت ط) امث۔
گلے شکوے کرنے کا عمل۔ کسی طرح کی توقع نہ رہی تو شکوہ طرازی کا موقع ہاتھ آیا۔ (۱۸۶۳ ، خطوط غالب ، ۹۵)۔ [شکوہ + ف : طراز ، طرازیدن ـ نقش کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ کرنا محاورہ۔
شکایت کرنا ، گلہ کرنا۔
رنج پر رنج دیئے ہیں ہمیں ان دونوں نے
شکوۂ خاص کریں یا گلۂ عام کریں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۰)۔ شکوہ کرنے والے بھول جاتے ہیں کہ دنیا کسی اور ہی اصول پر چلتی ہے وعدوں پر نہیں چلتی۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۲۵)۔

ـــ کناں (ـــ ضم ک) صف۔
شکایت کرتا ہوا ، شکایت کرنے والا۔ جب اس کے ارمان نہیں نکلتے تو وہ شکوہ کناں ہوتا ہے۔ (۱۹۸۷ ، صحیفہ لاہور ، اکتوبر ، دسمبر ، ۱۰۵)۔ [شکوہ + ف : کردن ـ کرنا سے اسم حالیہ]۔

ـــ گزار (ـــ ضم گ) صف۔
شکایت کرنے والا ، شکوہ سنج ، گلہ کرنے والا۔ گروہ مست قلندر جناب کُن کا بہت شکوہ گزار ہے۔ (۱۹۰۹ ، سی پارۂ دل ، ۱۱۳)۔ [شکوہ + ف : گزار ، گزاردن ـ کرنا]۔

ـــ گزاری (ـــ ضم گ) امث۔
شکوہ و شکایت کرنا ، گلہ کرنا۔
اس سے گلہ کیا کبھی اوس سے گلہ کیا
اوقات یوہیں شکوہ گزاری میں کٹ گئے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۲۸)۔ [شکوہ گزار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ مند (ـــ فت م ، سک ن) صف۔
شکوہ گزار ، شکایت کرنے والا۔
لے کے کشکولِ گدائی ہاتھ میں راہی ہوا
ہر قدم پر شکوہ مندِ بخت و جورِ آسماں
(۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۰۳)۔ [شکوہ مند ، لاحقۂ صفت]۔

شُکوہ (ضم ش ، و مج) امذ نیز امث.
شان و شوکت ، دبدبہ ، وقار.

کیھوں قلعہ کی اس کی میں کیا شکوہ
گئے دب بلندی کو دیکھ اس کی کوہ

(١٧٨٣ ، سحرالبیان ، ٣٠).

یکتائے جہاں ہے وہ خرد میں
ہے اس کا شکوہ چار حد میں

(١٨٠٢ ، خرد افروز ، ٢).

نقارخانہ کی ہے جو اغاں سے وہ شکوہ
گویا ہے اک زمیں پہ پُر از اختر آسمان

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٣٢٢).

یہ حکومت یہ قوت یہ جلالت یہ شکوہ
آن زیبا ہے تمھیں شان ہے شایاں تم کو

(١٩٢٨ ، سرتاج سخن ، ٦٠). خاموش سڑک کتنی پروقار نظر آتی تھی ، اور اس اندھیرے میں کتنا شکوہ تھا. (١٩٨٧ ، آخری آدمی ، ١٣٦). [ف : شکوہ ، اوستا : کَشَپ].

شِکوِیس (کس ش ، سک ک ، ی مع) امذ.
(خیاطی) پیالہ نما ستارے جن میں تھوڑا سا گڑھا ہوتا ہے پلاسٹک ، موم ، سونے چاندی کے پترے بھی بنائے جاتے ہیں ، بیچ میں یا کنارے پر سوراخ ہوتا ہے ، لکواں ستارے. گول نشانات پر شکویس ستارے ٹانکئے. (١٩٣٧ ، گلستان خیاطی ، ٨٢). [ف : شکویس].

شِکَھری (کس ش ، سک ک ، فت ھ) امذ.
(جوہری) پُکھ یا تامڑا کی چوتھی قسم جس کے بے شمار رنگ ہوتے ہیں یہ قسم پرتگال میں دریافت کی گئی ، زیورات اور ادویات میں بھی مستعمل. انڈرا ڈائیٹ (Andradite) جسے ہندی میں شکھری کہتے ہیں. (١٩٨٢ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ٧٥). [رک : شکھر].

شکّی (فت ش ، شد ک) صف.
شک و شبہ کرنے والا ، عدم اعتماد کی بنا پر بات بات میں نکتہ نکالنے والا آدمی.

برحق کہی مومن ہوں میں
ہرگز نین تو ہے شکی کفر

(١٦٣٥ ، تحفۃ المومنین ، ١٠). شکی ، عنتی ، حلیم اور خوش اخلاق ہیں. (١٨٦٣ ، نصیحت کا کرن پھول ، ٨٣). خدا اس شخص کو گمراہ کرتا ہے جو حد سے بڑھ جاتا ہے اور شکی ہوتا ہے. (١٩٠٣ ، مقالاتِ شبلی ، ١ : ٥١). ٢. **جسکو طہارت کی طرف سے اطمینان نہو ، مراقی ، وہمی** (مہذب اللغات). ٣. **بدظن ، بدگمان.** اگر ان کے کہنے کے مطابق کوئی بات ہو بھی جاتی ، تو دوسرے حیلے نکال کھڑے کرتے طبیعتیں ہی خدا نے شکی پیدا کی تھیں. (١٨٩٥ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد (حاشیہ) ، ٣). [رک : شک + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ مزاج (ـــــ کس م) امذ.
ہر ایک پر شک کرنے والا ، وہمی. وہ تو میری بیوی کے پاس ہے بڑی شکی مزاج ہے ، اکثر اسی کے پاس رہتا ہے. (١٩٨٩ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ٨٣). [شکی + مزاج (رک)].

شَکِّیّات (فت ش ، شد ک بکس ، شد ی) امذ ؛ ج.
شکوک ، بھول چوک ، سہو. مولوی صاحب قبلہ کے پاس گیا تھا. شکیات نماز میں کچھ دریافت کرنا تھا. (١٩٠٠ ، شریف زادہ ، ٣٦). شکیات : نماز میں شک کی تیئس صورتیں ہیں. (١٩٧٢ ، توضیح المسائل ، ١٢٣). [شک + یات ، لاحقۂ جمع].

شِکیب (کس ش ، ی مج) امذ.
برداشت ، تحمل ، صبر.

بہر سطر میں لفظ زیبا فریب
بہر لفظ معنی شکیبا شکیب

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ٩٣). تیرے پاس ہی صبر و شکیب ، طاقت و قرار ... بہت خوب وزیراں ہیں. (١٦٣٥ ، سب رس ، ١٣٣).

تھیں انیندی آنکھیں اس کی دلفریب
جس کے دیکھے دل لے جاتا تھا شکیب

(١٧١٣ ، فائز ، د ، ٢٠٥).

ہر آن شکیب میں کمی ہے
بے تابی زماں زماں بہت ہے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٨٣٠).

عاشق کو کہاں شکیب شیدا ہو کر
دل زندۂ جاوید ہے مردہ ہو کر

(١٨٤٢ ، مراۃ الغیب ، ٣٣٢).

آج تک دیتے رہے دل کو فریب
اب نہیں ممکن ذرا تاب و شکیب

(١٩٧٨ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ٣٠). [ف].

ـــــ آموز (ـــــ و مج) صف.
صبر کا سبق دینے والا ، تحمل و برداشت سکھانے والا.

ذرا اتنا رہے دھیان اے شکیب آموز عروسی
کہ عروسی ہی اتمام طبیعت ہونے والی ہے

(١٩٣٦ ، نوبہاراں ، ٩٢). [شکیب + ف : آموز ، آموختن ـ سیکھنا ، سیکھانا].

ـــــ بَر (ـــــ فت ب) صف.
صبر و سکون ختم کرنے والا.

آج اس پہ تھی کسیی تو لگائی کل اس پہ گھات
حسرت فزا و ہوش رُبا و شکیب بر

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ١ : ٢٨). [شکیب + ف : بَر ، بُردن ـ لے جانا ، اچک لینا].

شِکیبا (کس ش ، ی مج) صف.
برداشت کرنے والا ، صبر کرنے والا.

بہر سطر میں لفظ زیبا فریب
بہر لفظ معنی شکیبا شکیب

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ٩٣).

ان دو میں کوئی نہ تھا شکیبا
لڑنے کو سمجھ بیٹھے تھے زیبا
(۱۸۸۲ ، مادر ہند ، شاد عظیم آبادی ، ۱۰۹).
آج غفلت بھی ان آنکھوں میں ہے پہلے سے سوا
آج ہی خاطرِ بیمار شکیبا بھی نہیں
(۱۹۵۹ ، گلِ نغمہ ، ۱۷۳). [شکیب + ا (حرف ندا)].

شِکیبائی (کس ش ، ی مج) امث.
صبر و ضبط ، برداشت کرنا ، تحمّل سے کام لینا.
دلِ بیتاب فغاں امثرِ ایوب نہیں
نہ اسے صبر ہے ہرگز نہ شکیبائی ہے
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۱۳۹). صبر کے سوا اور کچھ چارا نہیں دیکھا ، ناچار شکیبائی اختیار کی اور ایک جگہ شرمندہ ہو کر بیٹھ گیا. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۵۲).
شرم سے دور شکیبائی بھی ہوگی کہ نہیں
یوسفِ دل سے شکیبائی بھی ہوگی کہ نہیں
(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۳۰).
خودی کے دیدۂ بینا میں دوربینی ہے
خودی کے قلبِ مُصفّا میں ہے شکیبائی
(۱۹۸۷ ، فاران ، کراچی ، اپریل ، ۲۶). [شکیبا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

شَکِّیَت (فت ش ، شد ک بکس ، شد ی بفت) امث.
(فلسفہ) ارتیاب ، بات کو جانچ تول میں رکھنا. مطلق شکّیت کا یہ اقرار ہے کہ کوئی بات ماننے کے لائق نہیں ہے. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۲۶۳). [شک + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شَکیل (فت ش ، ی مع) صف.
۱. اچھی شکل والا ، خوبصورت ؛ خوش وضع ، حسین.
زیب دیتا ہے تن اوسکے پر کرتے جیسا لباس
خوشنما ہر شکل میں دیکھا نہیں ایسا شکیل
(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۱۳۷). دیکھا تو ایک جوان شکیل زعفرانی جوڑا پہنے گدی پر بیٹھا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۰).
نامِ خدا ہیں عون و محمد بھی کیا شکیل
ایک مہر بے نظیر ہے اک بدر بے عدیل
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۷۰). لڑکا سمجھدار تھا ، تاڑ گیا اور باپ سے کہنے لگا ، بدصورت عقیل ، احمق شکیل سے بہتر ہے. (۱۹۳۱ ، اردوگلستان ، ۳۰). شکیل ، حسین و جمیل ، لائق و سزاوار. (۱۹۸۳ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۱۸).
۲. وہ گھوڑا جس کے ماتھے پر سفید رنگ کا تلک ناک تک ہو اور بقیہ جسم میں کہیں سفیدی نہ ہو (یہ منحوس خیال کیا جاتا ہے).
دست و پا میں نہ ہو جواب اس کا
ہے وہی بس شکیلِ تیغ بلا
(۱۸۸۱ ، زینت الخیل ، ۲۰). جس اسپ کی جبیں سے قشقہ سفید تا ک تک ہووے وہی اسپ شکیل ہے شکیل بالاتفاق بدنما عیب ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۵). [ع].

شَکیلا (فت ش ، ی مع) امذ ؛ صف.
اچھی شکل و صورت والا ، حسین ، خوبصورت ؛ مراد : دل لبھا لینے والا.
اک سمت ہیں کٹر تین شکیلا
صورت میں حسین اور جسیلا
(۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۰۷).
اس کے کیا حسن کی تعریف کروں تم سے جلال
بھا گیا سارے حسینوں کو شکیلا سہرا
(۱۹۳۸ ، ترانۂ مسرت ، ۳). [شکیل + ا ، لاحقۂ تکبیر].

شَکیلَہ (فت ش ، ی مع ، فت ل) امث.
اچھی شکل والی ، خوبصورت ، حسین عورت. اتنے میں ایک عورت نازنین شکیلہ سر سے پاؤں تک ننگی اسی تالاب سے نکلی. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۳۴). ایک گوشے میں ٹھہر کر موم بیچ روشن کیا اور آئینہ سامنے رکھ کر ایک عورت نہایت شکیلہ کی ایسی صورت بنا طرۂ زلف مشک فام لے یہ طرہ کیا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۲۲). شکیلہ خوبصورت عورت. (۱۹۲۶ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۸۶). [شکیل + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شِکْھ (کس ش) امذ.
۱. سیکھنے والا ، شاگرد ، چیلا. تم ہمارے شکھ تھے اور ہم تمہارے گرو تھے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۵۶۹).
۲. سکھ فرقہ کا فرد ، گرونانک کا پیرو (پلیٹس) [رک : सिख].

شِکھا (کس ش) امث.
پہاڑ کی چوٹی ، نوک ، نوک دار سرا ؛ ہلال شکل ، تاج کے اوپر بالوں کے گچھے کی نکیلی چوٹی ؛ پرندوں کے سر کی چوٹی ؛ شعلہ کی لو ؛ روشنی کی کرن ؛ کوئی خاردار جھاڑی کی نوک ، شاخ (پلیٹس). [س : شکھا शिखा].

ـــ والا تارا امذ.
دم دار ستارہ . کلجگ میں شکھا والا تارا یعنی دمدار ستارہ نکلتا ہے اور کلجگ کے نہ ہونے میں نہیں نکلتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۷۸).

شِکَھر (کس ش ، فت کھ) امذ.
۱. پہاڑ کی چوٹی. وہ راچھس کا شریر دھارن کر کے ان سب کو لیکر ، ہمالے کے شکھر کو چلی جیسے کوئی دیوڑی سوتا ہا کر پرسن ہوتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۸).
تیرے جیسی شکھروں پر ساتھی
ہم بے کھٹکے چڑھ جاتے تھے
(۱۹۵۹ ، گلِ نغمہ ، فراق ، ۳۳). **۲. نوک ، سرا ، کنارا ، پہاڑ وغیرہ کا نوکیلا بلند کونا ، بال کی نوک ؛ قشعریرہ ، جاندار کے کھڑے ہونے رونگٹے ؛ بغل ؛ تانڑا ، پلک** (پلیٹس). [س : शिखर].

شِکْھری (کس ش ، سک کھ) امذ ؛ صف.
نوکیلا ، نوکدار ؛ ہلال نما ؛ شیام لٹکا ہوا ؛ پہاڑ ؛ مضبوط پہاڑی قلعہ ؛ درخت (بائبل) ؛ ہدہد (پلیٹس). [س : शिखरी].

شِکْھنا (کس ش ، سک کھ) امث ؛ ــہ شکشا ، سکشا.
تعلیم ، تربیت. پنجاب کے جاتیہ شکھنا پریشد کے لئے ... پہلا قدم یہ تھا کہ مختلف علوم پر ہندوستانی زبان میں کتابیں مہیا کی جائیں. (۱۹۲۳ ، ہندوستان کی پولیٹیکل اکانومی (دیباچہ) ، ج). [رک : شکشا].

شِگاف (کس ش). (الف) امذ.
۱. دوز ، دراڑ ، دراز ، جھری ، دو چیزوں کا درمیانی تنگ فاصلہ.

شگافی کی جو میرے موہو کون ہیو ہی کچ نہیں
ازل تھے خا ک میری کوں گھڑے ہیں عشق فرماں سوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۸۸).

جان چلی جاتی ہے ہماری اس کی اور نظر کے ساتھ
یعنی چشمِ شوق لگی رہتی ہے شگافِ در کے ساتھ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۱). لکڑیوں کو باہم اس طرح پیوست کیا ہے کہ ان کے درمیان میں شگاف بالکل نہیں معلوم ہوتا. (۱۹۳۲ ، افسرالملک ، تفنگ بافرہنگ ، ۱۶). تین چار فٹ لمبے جوڑے شگاف یا نقب میں سے جو کچھ بھی کہیے رسیوں میں بندھی ہوئی ٹوکری اوپر آ جاتی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۷۱). **۲. چیرا (جو زخم کو صاف کرنے یا خون نکالنے کے لیے دیا جائے) نشتر لگانے کا عمل.** ایک پُھنسی نکلی ہے جس سے سخت تکلیف ہے ، آج شگاف دلوانے کا ارادہ ہے. (۱۸۹۰ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۱۲۸). شگاف ہونے پر ریم نکلی (۱۹۲۹ ، تذکرہ کاملانِ رامپور ، ۳۵۳). درد کی جگہ کافی چوڑا شگاف دو. (۱۹۳۷ ، جراحیاتِ زہراوی ، ۷). **۳. زخم.**

بن دوست اس متاع کا کوئی مشتری نہیں
یاقوتِ دل میں آ کے موسیں ہوا شگاف

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴۹۲).

ہاں تو شگافِ در سے لڑا آنکھ غیر سے
تیری بلا سے دل میں کسی کے شگاف ہو

(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۷۵). ان میں شگاف اور زخم پیدا ہو جاتے ہیں. (۱۹۰۶ ، تربیتِ جنگلات ، ۹).

اک عمر سے زہر پی رہا ہوں اے دوست
سینے کے شگاف سی رہا ہوں اے دوست

(۱۹۳۸ ، سرود و خروش ، ۷). **۴. چراؤ جو قلم میں دیتے ہیں ، وہ خط جو قلم میں ڈالتے ہیں.**

ایک دن میں نے لکھا تھا اس کو اپنا دردِ دل
آج تک جاتا نہیں سینے سے خامے کے شگاف

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۹۵).

تجھ بن ہے میرا حال یہ وعدہ خلاف تنگ
لکھوں جو خط تو ہووے قلم کا شگاف تنگ

(۱۸۵۳ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۶۱). **۵. (کنایۃً) خامی ، نقص ، کمی.** اپنے موضوع کے روزنوں اور شگافوں کو زندہ تمثالوں سے آباد کر کے ، اس کی حسبِ دل خواہ تلافی کر دی. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۷۱). **۶. (اُ) مانگ ، سر کے بالوں کی بالکل وسط یا قدرے ہٹ کر آڑی مانگ کے ذریعہ تقسیم.** زلفوں میں شگاف کی طرف ، شگاف رہتا جس کو مانگ کہتے ہیں. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۶۳). **(اا) کنگھا یا کنگھی کے دندانوں کا فاصلہ.**

شگاف کنگھی میں بیجا نہیں بناتے ہیں
تناز رشک سے بالوں پہ تار تار ہوا

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۳۶). **۷. (خیاطی) مشین کی سوئی کے گرد ایک گول کانٹا جس میں تاگہ گزار کر سوئی میں ڈالا جاتا ہے.** دھاگے کو شگاف میں ڈالئے اسپرنگ کے نیچے سے گزار کر آخر میں سوراخ سے نکال لیجیے. (؟ ، سنگر زگ زیگ مشین کی ہدایات ، ۱۳۷). **۸. قطار میں کھڑے ہونے والوں کے درمیان فاصلہ ، خالی جگہ ، دوری.** نہ چھوڑو صفوں میں شگاف کو شیطان کے لئے. (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۳). **۹. (کیمیا) انشقاق ، انفلاق ، شورہ ، نمک وغیرہ یا کسی الکلی کا بیچ سے دو ٹکڑے ہونا ، بال پڑنا.** جب کسی قسم پر بیرونی دباؤ ڈالا جاتا ہے تو یہ ٹوٹ کر اصل قلم کے مشابہ شکلوں میں تقسیم ہو جاتی ہے ... یہ مظہر شگاف کہلاتا ہے. (۱۹۸۳ ، کیمیا ، ۲۰۵). (ب) صف. **۱. شگاف دیا ہوا ، پھٹا ہوا ، زخمی.**

اس وقت تھی یہ شکلِ سرِ سرورِ اُمم
ماتھا شگاف عارضِ پرنور پر ورم

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). **۲. مرکبات میں عموماً جزوِ آخر کے طور پر ، پھاڑنے والا ، چیرنے والا کے معنوں میں مستعمل ہے ، جیسے : خارا شگاف ، زہرہ شگاف وغیرہ.**

جس گل کو دیکھیے وہ جگر پارہ پارہ ہے
تیغِ جگر شگاف لگے کیا صبا کے ہاتھ

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۹۱). خارا شگاف ، زہرا شگاف ، موشگاف. (۱۹۲۱ ، وضعِ اصطلاحات ، ۱۰۱). زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اٹھی تھی. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۶۱). [ف].

---پڑ جانا / پَڑْنا محاورہ.
پھٹ جانا ، دراڑ پڑ جانا.

الحذر میری کڑک کا زورِ ہنگامِ مصاف
صاف پڑ جاتا ہے ایوانِ حکومت میں شگاف

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۱). اس قلعے میں ہزار جگہ سے شگاف پڑ چکے ہیں. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۱۵).

---حَیوانِیَہ کس صف (---ی لین ، کس ن ، فت ی) امذ.
(حیوانیات) جراثیم کی بالیدگی کے عمل میں فاصلہ یا دوری پر جراثیم کا وجود. اب خلیہ مایہ کا زیادہ حصہ اطراف جمع ہو کر چھوٹے ایک مرکز حوالے افراد کا ایک گچھا بناتا ہے ، ان افراد کو جز حیوانیے یا شگاف حیوانیے کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۹۳۱). [شگاف + حیوان (رک) + یہ ، لاحقۂ صفت و نسبت].

---دار صف.
(سائنس) شگاف والے وہ نشان جو پیمائش کو ظاہر کرتے ہیں. پہلے مسطرے کی جس جانب شگاف دار نشان ہے اس میں اس دوسرے مسطرے کو اچھی طرح فٹ کر دیا جائے. (۱۹۶۹ ، مقالاتِ ابن الہیثم ، ۲۳). [شگاف + دار (۲)].

---دینا ف م.
نشتر لگانا ، چیرا دینا ، مواد نکالنے کے لئے زخم کو چیرنا.

کبھی بیمار کے زخم کو شگاف دینا اور کبھی شاید اس کے عضو کو کاٹ بھی ڈالتا ہے۔ (۱۸۸۵ ، محسنات ، ۵۵)۔ فصد کرنے والے نشتر کے ذریعہ یا کسی دوسرے آلے کے ذریعہ ... شگاف دے۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰)۔

---ڈالنا محاورہ۔
پھاڑنا ، چیرنا ، چاک کرنا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ پہاڑوں میں بجلی شگاف ڈال رہی ہے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۶۰)۔
مرا قلم نہیں اوزار اس نقب زن کا
جو اپنے گھر کی ہی چھت میں شگاف ڈالتا ہے
(۱۹۸۶ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ۱۱۵)۔

---قلم کس اضا(---فت ق ، ل) امذ۔
وہ چیر جو قلم میں ڈالتے ہیں تا کہ روانی سے چلے۔
جوابِ خطِ شوق لکھنا ہے مشکل
وہ گھڑیوں شگافِ قلم دیکھتے ہیں
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۲۰)۔ [شگاف + قلم (رک)]۔

---کرنا محاورہ۔
پھاڑنا ، دراڑیں ڈالنا ، صفوں میں رخنہ پیدا کرنا۔
شگاف و چاک کیا ہے جگر جو بلبل کا
کرے گا کیا رگِ گل سے اسے رفو صیاد
(۱۸۶۸ ، شرف (آغا حجو)، د ، ۱۰۳)۔ سلیم کی آخری چیخیں آسمان میں شگاف کرتی رہیں۔ (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۸۳)۔ دشمن ہماری دفاعی لائن میں شگاف کر چکا تھا۔ (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۲۰۱)۔

---لگانا محاورہ۔
۱۔ **چیرنا ، چاک کرنا۔** ٹنڈوں کو چھیل کر ان میں اس طرح کا ایک شگاف لگاؤ جس طرح کدو میں لگاتے ہیں۔ (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۴۳)۔ ۲۔ **نشتر لگانا ، چیرا دینا۔** بعض پودوں میں شگاف لگا کر سم الفار داخل کی جاتی ہے۔ (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۱۵۹)۔ آخر ڈاکٹر قدرت نے ... مشورہ دیا کہ اس کو فوراً شگاف لگانا چاہیے تا کہ یہ ٹھیک ہو جائے ۱۹۷۶ ، سحر کی رات کا ستارہ ، ۱۰

---ہونا ف ل ، نیز محاورہ۔
پھٹنا ، چرنا۔ ٹھہر کر گرد کو دیکھنے لگا کہ دامنہ کوہ گرد شگاف ہوا۔ (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۱۲)۔
وہ ظلمتیں ہیں کہ شاید قبولِ شب بھی نہ ہوں
مگر حصارِ فلک میں شگاف اب بھی نہ ہوں
(۱۹۸۶ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ۶۳)۔

شگافتگی (کس ش ، سک ف ، فت ت) امث۔
کھلنا ، پھٹنا۔ جس کا پوست پوشیدہ ہو کر شگافتگی کی علامت ظاہر کرتا ہے اس کو کیاری میں لگا دیتے ہیں۔ (۱۹۳۰ ، شفتالو ، ۲۷)۔ [شگافتہ (رک) (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

شگافتہ (کس ش ، سک ف ، فت ت) صف۔
پھٹا ہوا ، چرا ہوا ، شگاف دار۔ دیوار شگافتہ ہونے سے ڈر گئے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۹۹)۔ ہزاروں کے سر پتھروں سے شگافتہ ہوئے۔ (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۰۳)۔ یہ دونوں جسم بسہولت شگافتہ ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۲۰ ، رسائل عمادالملک ، ۸۱)۔ نتیجہ ... اینٹوں اور گارے کے شگافتہ ہونے کی صورت میں ظاہر ہو گا۔ (۱۹۷۰ ، فولاد پر عمل حرارت ، ۳۰)۔ [ف : شگافتن ۔ شگاف دینا سے حالیہ تمام]۔

شگافندہ (کس ش ، فت نیز کس ف ، سک ن ، فت د) صف۔
پھاڑنے والا ، چیرنے والا۔
معنے باقر کے ہیں شگافندہ دبیر
برحق یہ شگافندۂ علمِ دیں ہے
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲۰ : ۱۳۸)۔ [شگافتن (رک) سے اسم فاعل]۔

شگافی (کس ش) امث۔
پھاڑنا ، چیرنا ، چیرپھاڑ ، بیشتر بطور لاحقہ مستعمل۔
کبھی زنبوری سوں او کیا بول سرد
معما شگافی سوں کر دور درد
(۱۷۳۶ ، قصہ فغفور چین ، ۳۸)۔ اقبال کے یہاں حرکت اور خارا شگافی کا انداز زیادہ واضح اور روشن ہے۔ (۱۹۶۸ ، مثبت قدریں ، ۲۹۹)۔ [شگاف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پہاڑ (---فت پ) امذ۔
(ارضیات) وہ پہاڑ جو زمین کے قشر میں پڑی ہوئی دراڑوں کی ایک جانب کی زمین کے اوپر کی طرف اٹھ جانے سے نمودار ہوتے ہیں۔ شگافی پہاڑوں کے ظہور میں آنے کے لیے قشرالارض میں مختلف نوعیت کے شگافوں کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۰۷)۔ [شگافی + پہاڑ (رک)]۔

---تولید (---و لین ، ی مع) امث۔
(حیاتیات) شقاقی تولید۔ اگر اس عمل سے دو سے زیادہ نامیے تیار ہوں تو اسے شگافی تولید (Schzogory) کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۴۱)۔ [شگافی + تولید (رک)]۔

---وادی امث۔
(ارضیات) ایسی وادی جو قشرالارض کی متوازی دراڑوں کے درمیان کی جگہ کے نیچے کی جانب دھنس جانے سے وجود میں آتی ہے وادی کی دونوں جانب ایسی پہاڑیاں پائی جاتی ہیں جو ایک طرف سے بہت بلند اور دوسری طرف سے کم بلند ہوتی ہیں۔ مشرقی افریقہ دراصل ایک شگافی وادی (Rift Valley) ہے جو تقریباً چار ہزار میل لمبائی پر پھیلی ہوئی ہے۔ (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۴۰)۔ [شگافی + وادی (رک)]۔

شگافیت (کس ش ، ف ، شد ی بفت) امث۔
(سائنس) پھٹنے ، شق ہو جانے یا دو ٹکڑے ہونے کی کیفیت۔ بارور شدہ بیضے میں نمو کے بعد شگافیت شروع ہو جاتی ہے۔ (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے (غیر فقاریے) ، ۳۰۹)۔ [شگاف + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

شگرف (کس ش ، فت گ ، سک ر) صف نیز امذ.
۱. **عجیب ، نادر ، تعجب خیز ، حیرت انگیز.**

پردۂ قید اوٹھا کر دیٖ اطلاق سے دیکھ
پل میں کھلتا ہے یہ اعیان کا طلسماتِ شگرف
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۳۸).

مصیبت جو گزری تھی سب حرف حرف
کہی مہ لقا سے بطرزِ شگرف
(۱۸۷۷ ، صبح خنداں ، ٦٥). حکایات شگرف اور لطائف ظرائف سے جادو طرازی کرنے لگے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹٦).

معلوم نہیں کون ہوں اور کیا ہوں میں
فطرت کا شگرف اک معمّا ہوں میں
(۱۹۳۷ ، لالۂ و گل ، ۱۰۳). ۲. **(تصوف) بزرگ ، بلند مرتبت شخص ، رند خدا مست ، صوفی صافی.**

ہو جانے کاسہ لیس شگرفانِ میکدہ
جس کو کہ اشتیاق ہے حالِ عجیب کا
(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۷).

ان کے حسبِ آرزو مظروف بن جاتا ہے ظرف
قطرہ بنتا ہے عجوبہ ذرہ بنتا ہے شگرف
(۱۹٦٦ ، الہام و افکار ، ۲۷۷). [ف : شگرف ؛ اوستا : کَشُونْدر].

---کار صف.
نادرہ کار ، عجیب و غریب کام کر دکھانے والا.

وہ مدرسہ وہ مرکزِ حکمت وہ کانِ فن
بانی ہے جس کا ایسا حکیم شگرف کار
(۱۹۰۹ ، رعب ، ک ، ۳۲۳). [شگرف + کار (رک)].

---کاری اث.
شگرف کار ہونا ، عجیب و غریب ہونا ، انوکھا ہونا. نیرنگ روزگار بوقلمون غریب ہے ، اور شگرف کاری کہن دہر بستون عجیب. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ٦ : ۲۳٦). اس کی شگرف کاری کو دیکھ کر پھڑک جاتے ہیں. (۱۹۱٦ ، نظم طباطبائی (مقدمہ)، و).

غافل ہے شگرف کاریِ دوراں سے
تہذیبِ جدید کے سر و ساماں سے
(۱۹٦۷ ، لحن صریر ، ۱۸۰). [شگرف کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نوا (---فت ن) امذ.
عجیب و غریب آواز والا ؛ نادرالکلام.

اک شاعر شگرف نوا کا سلام لو
اے خوش گمان معرکہ آرا و تیغ زن
(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۳۵). [شگرف + نوا (رک)].

شگرفی (کس ش ، فت گ ، سک ر) صف.
موزوں ، مناسب ؛ عمدہ ، اچھا آپ کی مثنوی راقم نے دیکھی ہے بحر منیر کے ہموزن اور شگرفی موزوں رکھی ہے. (۱۸۷۵ ، ارمغان گوکل پرشاد (اردو ، ۵۱ ، ۱ : ۳۲)). چنانچہ خلقت کو شگرفی لباس پہن کر میلے کے بہانے سے اپنے بادشاہ کے محل کی شان و شوکت ... دیکھنے کا موقع مل جاتا تھا. (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۱۱۰). [شگرف + ی ، لاحقۂ نسبت].

شگُفت (کس ش ، ضم گ ، سک ف) اث.
۱. **شگفتگی ، کھلنے کی حالت ، کشادگی.**

لیموں ترے سرو میں لگے ہیں
کیا پھول شگفت کے کھلے ہیں
(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۳۰۳).

آوازۂ فنا ہے نوائے شگفتِ گل
سنتے ہیں انتہا کی خبر ابتدا سے ہم
(۱۹۲۹ ، نگارستان ، ساقی ، ۱۲۵).

شگفت دل کے لیے اہتزاز جاں کے لیے
نوائے قلقل و آواز ہر زباں کے لیے
(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۸۳). ۲. **فرحت ، تفریح ، انشراح.**

شگفتِ روح کو دل کو بحال کرتی ہے
ہوا وہ ہوتی ہے ابر بہار سے پیدا
(۱۸٦۸ ، شرف ، د ، ۱۸).

فتادگی میں مری تھی شگفت فطرت کی
کہ میں مزاج چمن پر کبھی گراں نہ ہوا
(۱۹۳۳ ، لوح محفوظ ، ۸٦). [ف : شگفت ؛ ژ : خشب - تعجب کرنا ، قب : س : کشبھ].

---بہار کس اضا(---فت ب) اث.
بہار کی رونق یا تازگی.

تجھ سے گل و برگ و بار تجھ سے شگفتِ بہار
تجھ سے سرِ ہر چمن ، گل نفسیٔ صبا
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۹). [شگفت + بہار (رک)].

---گل کس اضا(---ضم گ) امذ.
پھول کا کھلنا.

بہاروں سے جنوں کو ہر طرح نسبت سہی لیکن
شگفتِ گل کو عاشق کا گریباں ہم نہیں کہتے
(۱۹۷٦ ، جاں نثار اختر ، سکوتِ شب ، ۹۰). [شگفت + گل].

---ہونا محاورہ.
شگفتہ ہونا ، کھل جانا.

بسورتے تھے چمن میں غنچے شگفت ہونا نہ جانتے تھے
سکھا دیا ان کو مسکرانا ہمارے زخموں نے مسکرا کر
(۱۸٦۸ ، شرف ، د ، ۱۱۰).

شِگُفتا (کس ش ، ضم گ ، سک ف) صف (قدیم) ؛ شگفتہ.
کھلا ہوا.

سراسر دل کوں میں اس ذوق پر تھے
شگفتا جیوں گل سیراب دیکھیا
(۱٦۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ٦۰). [رک : شگفتہ].

شِگُفتگی (کس ش ، ضم گ ، سک ف ، فت ت) اث.
(پھول وغیرہ کا) کھلنا ، کھلنے کی حالت یا عمل ، شگفتہ ہونا

جز بوئے یار دل کو نہ ہو گی شگفتگی
تجھ سے صبا یہ غنچہ کھلایا نہ جائے گا
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۹).

شگفتگی میں بھی میری فسردگی ہے عیاں
شرارِ سنگِ لحد ہوں اگر شرار ہوں میں

(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ١٣٢). شوکت میں شگفتگی ضرور ہے ، لیکن ابھی شگفتہ نگاری پر پوری قدرت حاصل نہیں ہوئی ہے. (١٩٣٣ ، طنزیات و مضحکات ، ١٨٩). جب زردان پختہ ہو جاتے ہیں ، تو ان کی شگفتگی عمل میں آتی ہے. (١٩٦٢ ، مبادی نباتیات ، عبدالرشید ، ١٣٦). ٢. (کنایۃً) **تازگی ، خوش مزاجی.** اس کی آواز میں وہ اگلی سی شگفتگی نہیں رہی. (١٩٨٨ ، افکار، کراچی ، مارچ ، ٣٨) [شگفتہ (بحذف ہ)+گی ، لاحقۂ کیفیت.

شِگُفْتَنی (کسر ش ، ضم گ ، سک ف ، فت ت) صف.
کھلنے کے قابل ، شگفتہ ہونے کے لائق. قلمی سوڈیم فاسفیٹ کے ساتھ متشاکل الترکیب ہیں اور شگفتنی بھی ہیں. (١٩٢٥ ، عمل کیمیا ، ١٢٠). [شگفتہ (بحذف ہ) + نی ، لاحقۂ صفت].

شِگُفْتَہ (١) (کسر ش ، ضم گ ، سک ف ، فت ت) صف.
١. **کھلا ہوا ، پھولا ہوا ، کھلی ہوئی چیز (پھول ، کلی وغیرہ).**

پان بھی کھایا ، کیا تھا سرخ دہن
جس طرح پھر کے ہو شگفتہ چمن

(١٧٩١ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ٩١).

ہنسا جب ناز سے میرا سمن اندام گلشن میں
شگفتہ ہو گئے گل اور غنچے رہ گئے کھل کے

(١٨٨٩ ، دیوانِ یاس ، ١٤٠). ٢. **جس کے جزو جدا جدا ہوں ، پھٹا ہوا.** ہوا نے رنگ باندھا گل سحر شگفتہ ہوئے. (١٨٩١ ، طلسم ہوش ربا ، ٥ : ٦٧١). حسب ذیل چند وہ طریقے ہیں جس سے زردان شگفتہ ہوتے یا پھٹتے ہیں (١٩٦٢ ، مبادی نباتیات عبدالرشید ، ١٣٦) . ٣. (مجازاً) **خوش ، مسرور ، تر و تازہ ، شاداب (پژمردہ کے مقابل).**

شگفتا ہو تب چلبلی او نگار
لٹکتی چلی چھب سوں رانویں کے ٹھار

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ٣٣).

کیجیے شگفتہ اپنے دلِ بے قرار کو
کرتا شگفتہ قطرۂ سیماب کیا ضرور

(١٨٢٨ ، ہوس ، د ، ٨٩) . ممکن ہے کہ آج معمول کی طبیعت شگفتہ ہو اور عمل کے ہونے پر راضی ہو . (١٨٧٧ ، رسالہ تاثیر الانظار ، ١٢). کیسی نازک مزاج ہے ، ہر بات پر پہروں رویا کرتی ہے وہاں جا کر شگفتہ ہو جاتی ہے. (١٩٠٠ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ١ : ٦٣٢). ایک خوشگوار لمحہ آیا جس کی وجہ سے ادیب صاحب کا موڈ بہت شگفتہ ہوگیا تھا.(١٩٨٣ ، ڈنگو ، ١٠١). ٤. **پُر کشش (تحریر ، تقریر وغیرہ) جس سے طبیعت کو تفریح ہو ، آسان اور خوش کن ، دلچسپ.** ان سب کے بعد شگفتہ اور سلیس پیرائے میں اظہار مطلب کے درپے ہو. (١٩٠٦ ، الحقوق و الفرائض ، ٣ : ١٩٣). وہ خود ایک سادہ اور شگفتہ تحریر کے مالک تھے. (١٩٨٠ ، محمد تقی میر ، ١١). ٥. **(کباب وغیرہ) زیادہ خستہ ، بکھرا ہوا ، جو بستہ نہ ہو.** ہر قسم کے کھانے کی تعریف کی مگر قیمے کی نسبت فرمایا کہ (کباب ذرا شگفتہ ہو گئے ہیں). (١٨٨٩ ، سیر کہسار ، ١ : ٩٢). ٥. **پھٹنے سے پھولا ہوا ، ہلکا ، پھوکا ، پھپن دار.** جس قدر بیسن پھلکی کا زیادہ پھٹا جاوے گا اوسی قدر عمدہ طور سے شگفتہ ہوکر دہی بنے گی ورنہ ٹھوس ہو گی. (١٩٣٠ ، جامع الفنون ، ٢ : ٤٠). [ف : شگفتن سے حالیۂ تمام].

---اَنْداز (---فت ا ، سک ن) امذ.
١. **دلکش طرز ، خوبصورت مخاطبہ ، موثر تکلم ، دل آویز اسلوب.** ان کے پڑھانے کا انداز نہایت شگفتہ تھا. (١٩٨٢ ، مری زندگی فسانہ ، ٩٨). ٢. **تحریر کی شگفتگی.** اس مثنوی میں قائم نے شگفتہ انداز میں ظاہر و باطن کے فرق کو واضح کر کے اخلاق درس دیا ہے. (١٩٧٥ ، تاریخ ادب اردو ، ٢ ، ٢ : ٧٨٤). [شگفتہ + انداز (رک)].

---بَحْر (---فت ب ، سک ح) امث.
(عروض) **وہ بحر جو اشعار کہنے کے سلسلے میں دلبستگی اور طبیعت کی روانی کے موافق ہو** (ماخوذ : نوراللغات). [شگفتہ + بحر (رک)].

---بَیانی (---فت ب) امث.
خوش گوئی ، خوش بیانی ، شائستہ گوئی. جب کبھی یہ چاروں دوست یکجا ہو جاتے ، تو ان کی شگفتہ بیانی بذلہ سنجی اور علمی و ادبی چٹکلوں سے محفل زعفران زار ہو جاتی. (١٩٨٨ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ١١). [شگفتہ + بیانی (رک)].

---پَیرایَہ (---ی لین ، فت ی) امذ.
دلکش انداز، خوبصورت اُسلوب ، دلکش طرز ادا یا بیان، ہلکے پھلکے انداز. لوگوں کے سچے سچے حالات کس قدر شگفتہ پرایہ میں لکھے گئے ہیں. (١٩٣٧ ، فرحت ، مضامین، ٦ : ٢٥). [شگفتہ + پیرایہ (رک)].

---جَبِین (---فت ج ، ی مع) صف.
مسکراتا چہرہ ، کھلا ہوا چہرہ ، خوش و خرم.

شگفتہ جبیں ، رنگ ہلکا سا ہے
یہ رخ کیا ہے پھول اک کنول کا سا ہے

(١٩١٠ ، قاسم اور زہرہ ، ٦٢). [شگفتہ + جبیں (رک)].

---خاطِر (---کس ط) صف.
خوش طبع ، خوش دل ، خوش مزاج ، خوش و خرم. مس کرکی نے جود کو شگفتہ خاطر کرنے کی کوشش کی. (١٩٢٣ ، نگار ، کراچی ، جنوری، ٦١). [شگفتہ + خاطر (رک)].

---خاطِری (---کس ط) امث.
خوش و خرمی ، خوش دلی ، خوش مزاجی. شگفتہ خاطری کسی تحریر میں ہنسنے یا رونے بغیر جذب ہو جانے کی کیفیت. (١٩٨٠ ، بزم آرائیاں ، ١٠). [شگفتہ خاطر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِل (---کس د) صف.
خوش و خرم ، باغ و بہار.

وہ عیارہ جو تھی سکّار و پُرفن
شگفتہ دل ہوئی مانند گلشن
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ ، نومنظوم ، ۲ : ۳۶۰).
شگفتہ دل ہیں کہ غم بھی عطا بہار کی ہے
گُل حباب ہیں سر میں ہوا بہار کی ہے
(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۳۸). [شگفتہ + دل (رک)].

---دِلی (---کس د) امث.
شگفتہ دل ہونا ، باغ و بہار ہونا. دنیا بھر کی خوشیاں اور شگفتہ دلیاں اسے دھندلی دکھائی دیتی ہیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۱ : ۵۰). [شگفتہ دل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رُو (---و مع) صف.
کھلا ہوا یا مسکراتا ہوا چہرہ، جس کے چہرہ پر خوشی و مسرت کے آثار نمایاں ہوں.
ہر چند رنگو زردی حاصل ہے عاشقوں کوں
لیکن شگفتہ رُو ہیں گل جعفری کے مانند
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۸). منشی مکند لال میرے بڑے پرانے یار ہیں خوش خو ، شگفتہ رو بذلہ گو. (۱۸۶۸ ، خطوط غالب ، ۵۷۳).
نہ مسکراؤ شگفتہ روبو کہ آ گیا پھر خزاں کا موسم
چکاؤ قرض اب شگفتگی کا حساب دو اب ہنسی ہنسی کا
(۱۹۸۰ ، فکرِ جمیل ، ۱۱۱). [شگفتہ + رو (رک)].

---رُونی (---و مع) امث.
شگفتہ رُو ہونا ، چہرے پر شگفتگی ہونا. وزیراعظم کی طرف مخاطب ہو کر بکمالِ خندہ پیشانی و شگفتہ رونی فرمایا کہ میں تہِ دل سے تم دونوں صاحبوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۰). [شگفتہ رو + نی ، لاحقۂ کیفیت].

---طَبَعی (---فت ط ، ب) امث.
خوش مزاجی ، تازگی طبع ، شگفتگیِ مزاج. اس اپلی مسرت میں اس کی شگفتہ طبعی کا راز پوشیدہ تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۰۷). [شگفتہ + طبعی (رک)].

---کاری امث.
شگفتگی ، خوش دلی.
شباب نام ہے دل کی شگفتہ کاری کا
وہ کیا جوان ہے جس کا دل جواں نہ ہے
(۱۹۳۳ ، لوح محفوظ ۷۵) [شگفتہ + کار(رک) + ی ، لاحقہ کیفیت].

---مِزاج (---کس م) امذ.
خوش دل ، شگفتہ ، خوش طبع. حاجی صاحب محلے کے سب سے شگفتہ مزاج بزرگ ہیں. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۶۵). [شگفتہ + مزاج (رک)].

---مِزاجی (---کس م) امث.
خوش دلی ، شگفتگی ، خوش طبعی. بہرحال جواہر لال کی معاملہ فہمی اور شگفتہ مزاجی سے معاملہ رفع دفع ہو گیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۱۳). [شگفتہ مزاج + ی ، لاحقۂ کیفیت (رک)].

---نِگاری (---کس ن) امث.
ہلکی پھلکی دل خوش کُن تحریر ، سادہ و دل نشیں تحریر ، دل فریبی سے معمور تحریر. شوکت میں شگفتگی ضرور ہے ، لیکن ابھی شگفتہ نگاری پر پوری قدرت حاصل نہیں ہوئی. (۱۹۳۳ ، ظرافیات و مضحکات ، ۱۸۹). ان کے یہاں شگفتگی تو ملتی ہے مگر جسے شگفتہ نگاری کہتے ہیں وہ مفقود ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ۲۲). [شگفتہ + ف : نگاری ، نگاشتن ـ لکھنا].

---ہونا محاورہ.
خوش ہونا ، کِھلنا ، خوش مزاج ہونا.
تج لطف کا ہون جو ہیے آگ پر کدھیں
چنگیاں شگفتہ ہویں کھل آپس میں جیوں گال
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۲).
خورشید رُو وہ سر پر آوے تو ہو شگفتہ
ہے شوق کے چمن کا یہ دل گل دوپہری
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷۶).
اکبر شگفتہ ہو گئے صحرا کو دیکھ کر
عباس جھومنے لگے دریا کو دیکھ کر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۴۲). اس وقت ان کا مزاج شگفتہ ہوتا تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۵۹).

شُگُن (ضم نیز فت ش ، فت گ نیز ضم) امذ.
۱. **سعد یا نحس حالات کا شُگون.**
جنگل کے جناور تے یا خوش شگن
عطارد ستی بات اس دھات سن
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۹).
بلک کر سندر روپ نے تب کہی
لے آویں کنور کی شگن کے دہی
(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۲۹). پرندے کی آواز سے شگن لے کر حقیقت حال سے اور اس کے مآل سے اطلاع بخشتا ہے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۴۳). عرب والے پرند جانوروں کے اُڑنے سے شگن و بدشگن لیا کرتے تھے. (۱۸۷۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۷۸). اگر غلط آدمی سے خرید کیا جائے تو برا شگن سمجھا جاتا ہے. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۱۱). ۲. **منگنی ، رشتہ طے ہوجانا، نسبت قرار پانا.** شگن بڑے ٹھاٹھ سے ہو گا اور گاؤں بھر کی عورتیں وہاں جمع ہوں گی. (۱۹۸۲ ، شکست ، ۳۸۲). [رک: شگون].

---لے جانا محاورہ.
(ہند) اہل ہنود کی ایک رسم جس میں تلک لگانے کا سامان لے کر جاتے ہیں اور رشتہ طے کرتے ہیں. لاگیوں کو کہا کہ تم شگن لے جاؤ اور حسبِ دستورِ اہلِ ہنود ، تلک لگا کر ناطہ کر آؤ. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۱۳۴).

شُگُنی (ضم ش ، گ) امث.
(بیلوں وغیرہ کے) جوئے کی پیشانی پر جڑی ہوئی کسی پرند کی مورت ، جو بطور شگون نظر بد سے بچانے کے لئے لگائی جاتی ہے (ا پ و ، ۵ : ۱۳۶). [شگن + ی ، لاحقۂ تصغیر].

شُگُنْیا (ضم ش ، گ ، سک ن) امذ.
شگون لینے والا ، شگون نکالنے والا.

بلا شگنیوں کو بتا سال و سن
مقرر کیا نیک ساعت کا دن

(١٧٨٣ ، سحرالبیان ، ٢٦). [شگونیا (رک) کی تخفیف].

شُگُوفائی (ضم نیز کسر ش ، و مع) امث.
(نَباتیات) شگوفگی ، پودے میں کلیوں سے پھول بننے کا عمل. شگوفائی (Budding) کے طریقے سے تھیلس سے کئی ایستادہ شاخیں بن جاتی ہیں. (١٩٧٠ ، برائیو فائیٹا ، ٢٣٢). [شگوفہ (بحذف ہ) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

شِگُوفَگی (کسر نیز ضم ش ، و مع ، فت ف) امذ.
شگوفہ ہونے کی حالت ، کلیاؤ.

چشم و چراغ خود ہے سستِ بہار خود ہے
وہ گل جو ہے سدا سے عہدِ شگوفگی میں

(١٩٣٦ ، لبیب تیموری ، آتشِ خندان ، ١٦٣). کلیاؤ یا شگوفگی (Budding) ... میں مادہ پودے سے شگوفوں کی طرح ابھار سے پیدا ہو جاتے ہیں. (١٩٧٠ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ٢٨). [شگوفہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

شِگُوفَہ (کسر نیز ضم ش ، و مع ، فت ف) امث (شاذ).
١. **(اَ) بن کھلا پھول ، کلی ، غنچہ.** چھوٹے اجتماع ان کے پتوں کے بیشتر ان کے شگوفہ ہونے کے معلوم ہوتے ہیں. (١٨٣١ ، مقاصدِ علوم ، ٩١).

بوسے لیتا ہے شگوفے کے شگوفہ کھل کر
شاخ سے شاخ گلے ملتی ہے کیا کیا باہم

(١٨٩٢ ، مہتابِ داغ ، ٢٩٨).

حیرت سے شگوفوں کی جھپکتی نہیں آنکھیں
کس آن سے کانٹوں کا خریدار چلے ہے

(١٩٦٧ ، شہرِ درد ، ٢٠). **(اا) پھول (خصوصاً میوہ دار درخت کا).** شگوفے جھڑ کر اس قدر ڈھیر ہو گئے ہیں کہ قبر ڈھک گئی ہے. (١٩٠٧ ، شعرالعجم ، ١ : ٢٣١). شگوفۂ بادام کے باغات میں ناچ اور نغمے کی محفلیں منعقد ہوتیں. (١٩٨٢ ، آتشِ چنار ، ٦٣٨). ٢. **کونپل (شاذ).** درخت پر جس جگہ پیوند کرنا منظور ہو ... چاقو کی نوک سے سست کر کے اس شگوفہ کو یعنی کونپل کو درمیان اس پوست کے پُر کر دیں اور سرا کونپل کا چھوڑ کر دونوں طرف ڈوریے سے باندھ دیں. (١٨٣٥ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ٢٣١). تھیلی کی شکل کے سبز حصے سے ایک شگوفہ پھوٹتا ہے ... اس طرح ایک نیا پودا بن جاتا ہے. (١٩٦٨ ، بے تخم نباتات ، ١ : ٢٩٩). ٣. (اَ) **(مجازاً) انوکھی یا نئی بات ، ہنسی یا تفریح کا سامان.**

اوس نے تو گلِ ارم بنایا
لوگوں کو شگوفہ ہاتھ آیا

(١٨٣٨ ، گلزارِ نسیم ، ٣). انھیں شگوفوں میں سے ایک شگوفہ تھا جو اوپر بیان ہوئے. (١٨٩٣ ، بست سالہ عہد حکومت ، ٢٩٨).

تم سیر کو جانے لگے ہر روز چمن میں
ہاتھ آئے شگوفہ نہ کوئی بادِ صبا کو

(١٩١٥ ، جانِ سخن ، ٢٠٠). آج نیا شگوفہ کھلا تھا تیجے آتے ہی تجاہلِ عارفانہ سے دو طرفہ سوالات و جوابات کا روغن چھڑکا اور بھنیاں پھر بھڑک اٹھیں. (١٩٨٦ ، جوالا مکھ ، ٦٥). **(اا) افواہ ، جھوٹی خبر ، بے بنیاد بات.** ان ہی لوگوں کی کوشش کا ایک شگوفہ تھا جو قدوی کو ہٹانا چاہتے تھے. (١٩٢٥ ، وقارِ حیات ، ٣٣٧). نہ یہ کوئی گپ یا شگوفہ ہے یہ ایک زندہ حقیقت ہے. (١٩٨٦ ، جنگ ، کراچی ، ٩ ، اگست ، Viii). ٤. **عجیب بات ، کمال فن ، طرفہ تماشا.**

بے دہنی اور شگوفہ ہوئی
عیب بھی صاحب میں ہنر ہو گیا

(١٨٧٣ ، کلیات قدر ، ١٣٨).

نہ پھول فصلِ بہار پر تو ، قریب ہنگام ہے خزاں کا
کہاں کے نقش و نگارِ گلشن ، یہ اک شگوفہ ہے باغباں کا

(١٩٣٥ ، ناز (میرعلی نواز) ، ک ، ٥٦). ٥. **چابیوں کا چھلّا ، کنجیوں کا گچھا ، چاندی سونے یا اسٹیل وغیرہ کا کلیوں کی شکل کا چابیوں کا خوبصورت چھلّا.** اری نجیبا لانا شگوفہ تو لانا دیکھ پیاری پاجامے کے کمر بند میں تھا. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ٥٧). [ف].

---باز صف.
نیا گل کھلانے والا ، کوئی نئی یا عجیب بات کہنے والا ، شگوفہ چھوڑنے والا ، فتنہ انگیز ، مفسد.

شگوفہ بازو نہ تم قبولو یہ باد بندی ہے سب فضولو
جو مثلِ برق آسماں کو چھولو تو ہیں مستِ سحاب ہولو

(١٨٣٣ ، نسیم لکھنوی ، د ، ٥٦). [شگوفہ + باز ، لاحقۂ فاعلی].

---پُھلانا محاورہ ؛ ← پھولانا.
شگوفہ چھوڑنا.

دکھلا کے یہ بہار شگوفہ پھولائیں گے
اوڑھا نہیں دو شالہ گلنار بے سبب

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٧٠). باغ میں گئے تھے یہ شگوفہ پُھلا کے پھر محل میں آئے. (١٨٦٢ ، شبستان سرور ، ٨).

---پُھوٹْنا محاورہ.
شگوفہ نکلنا ؛ بات میں بات پیدا ہونا.

وہ پھوٹے شگوفے مے پلا اے ساقی
اعمال سے زہد کے بچا اے ساقی

(١٩٢٧ ، مے خانۂ خیام ، ٣١٩).

---پُھوٹْنا محاورہ.
١. **گل کھلنا ، پھول کھلنا.**

پھولا شگوفہ عیش کا سو رنگ لاؤنگی
گل اشرفی کے وار کے ان پر لٹاؤں گی

(١٨٦٧ ، مسدس بے نظیر ، ٥). ٢. **نئی یا عجیب بات پیدا ہونا ، انوکھا واقعہ پیش آنا.**

کہا یہ جو شگوفہ ہے پھولا
یار کا اس میں ہے پتہ ملتا

(۱۷۹۱ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۸۱)۔ واہ واہ یہ اچھا شگوفہ پھولا۔ (۱۸۳۵ ، جوہر اخلاق ، ۱۰۹)۔

روز تازہ شگوفہ پھولتا تھا
دین و دنیا کو دل سے بھولتا تھا

(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۹۵)۔ یہ تازہ شگوفہ جو پھولا تو شاہ زمان اپنا رنج یک قلم بھولا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷)۔ ۳. **فتنہ ظاہر ہونا ، فساد پیدا ہونا۔**

شگوفہ کوئی پھولے گا یہ صحبت رنگ لائے گی
امیر اچھا نہیں ہے بیٹھنا ان گلعذاروں میں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳۰)۔ یہ تازہ شگوفہ جو پھولا تو یہ ناچیز ساری چوکڑی یک دم بھولا۔ (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۱۹۱)۔ ۴. (کنایۃً) **مضمون تازہ رقم ہونا۔**

شگافِ تخم سے پھولے شگوفہ کوئی مضموں کا
زمینِ شعر پر لے آسماں بدلی نظر خالی

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۸۴)۔

---چھوڑنا محاورہ۔
کوئی نئی بات (خصوصاً اپنے جی سے) کہنا یا کرنا جو ہنسی تفریح یا فتنہ کا باعث ہو۔

دل خون ہوئے اک دم میں ہزاروں کے ستمگر
کیا تو نے شگوفہ یہ نیا آن کے چھوڑا

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۵)۔ دیکھوں یہ لوگ کیا شگوفہ چھوڑتے ہیں۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۰ ، ۳ : ۹)۔

سنتے ہیں لہجوں کی رقابت ، دیکھتے ہیں رنگوں کا نفاق
محفلِ خوباں میں اے شبنم ایک شگوفہ چھوڑ کے ہم

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۸۸)۔

---دکھانا محاورہ۔
مصیبت دکھانا ، آفت پیش لانا ، بلا میں پھنسانا ، ناگہانی فتنہ میں مبتلا کرنا ، امر عجیب و غریب پیش آنا۔

تخمِ الفت نے شگوفہ یہ دکھایا مجھ کو
دشتِ پر خار کے کانٹوں پہ لٹایا مجھ کو

(۱۸۶۸ ، واسوخت بحر (شعلہ جوالہ ، ۱ : ۲۹۶))۔

---ذائقہ کس اضا(--- کس ۰ ، فت ق) امث۔
کلی کی شکل کے ننھے خلیے جو زیادہ تر زبان میں اور کچھ منہ کے دوسرے حصوں میں ہوتے ہیں۔ ٹھوس چیز جب تک پانی میں حل نہ کی جائے ... اور شگوفہ ذائقہ سے مس نہ کرے کوئی ذائقہ نہیں دے سکتی۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۱۲۳)۔ [شگوفہ + ذائقہ (رک)]۔

---ریز (--- ی مج) امذ۔
کلیاں بکھیرنے والا ، گل پاشی کرنے والا۔

ہوا کی جنبشوں سے گل برس رہے ہیں بلا ہے
شگوفہ ریز ہیں شجر کہ ڈھل رہے ہیں جام سے

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۳۰)۔ [شگوفہ + ف : ریز ، ریختن ۔ بہانا ، پھیلانا]

---زار امذ۔
پھول اور کلیوں سے بھرا باغ ، جہاں پھول اور کلیوں سے لدے ہوئے پودے کثرت سے اُگے ہوں۔ یہ زمانہ نشو و نما درختوں اور نباتات اور شگوفہ زار کا ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۳)۔ بہار آئی تو یہ شگوفہ زار رنگ کے چھینٹے اڑاتے ہوئے آئے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۵۸)۔ [شگوفہ + زار ، لاحقۂ ظرفیت]۔

---کاری امث۔
۱. **گل کاری ، کلی اور پھولوں کی سجاوٹ۔**

ہر شاخ میں ہے شگوفہ کاری
ثمرہ ہے قلم کا حمدِ باری

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۲)۔

شگوفہ کاریِ فطرت کا ہر طرف ہے ظہور
شگفتگی سے چمن زارِ دہر ہے معمور

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۳۶)۔ ۲. **فتنہ انگیزی ، ایسی بات کہنا جس سے فساد برپا ہو۔** معتمد اور ابن عمار میں جو باتیں ہوئی تھیں اگر دشمن ان میں شگوفہ کاری نہ بھی کرتے تب بھی معتمد کو اس بات پر غصہ آتا۔ (۱۹۳۵ ، عبرت نامہ اندلس ، ۱۰۰۵)۔ [شگوفہ کار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---کھڑا ہونا محاورہ۔
کوئی نئی بات خصوصاً فتنہ یا فساد برپا ہوجانا ، شاخ نکلنا ، شگوفہ کھلنا۔ کبھی کسی موقع پر ... کوئی شگوفہ نہ کھڑا ہو جائے۔ (۱۹۳۰ ، فاطمہ کا لال ، ۶۷)۔

---کھلانا محاورہ۔
پھول کھلانا ، بہار دکھانا۔

کیا فصلِ بہاری نے شگوفے ہیں کھلائے
معشوق ہیں پھرتے سرِ بازار بسنتی

(۱۸۵۸ ، اندرسبھا ، ۱۱۶)۔

اچھوتی کلیوں کے بھی لبوں پر تبسم بے قرار آیا
نئے شگوفے کھلائے گویا موسم خوشگوار آیا

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۳۱)۔ ۲. **نئی بات کہنا ، عجیب بات کرنا ، انوکھی چیز ظاہر کرنا (عموماً عجیب بات جو فتنہ و فساد کا باعث ہو)۔** جنگ یورپ کے ایام میں یہ شگوفہ کھلایا کہ خاص مکہ معظمہ میں شریف صاحب نے ترکوں سے آزادی کا اعلان کر دیا۔ (۱۹۲۰ ، گورنمنٹ اور خلافت ، ۴۴)۔

---کھلنا محاورہ۔
۱. **کلی کھلنا۔**

شگوفہ کھلا ہے لبِ لعل کا
کہوں گیسو مُشکِ ختن ہے خطا

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۷۷)۔ ۲. **فتنہ اُٹھنا ، نئی بات نکلنا ، کوئی جھگڑا پیدا ہونا۔**

سمجھوں تو کہ ہے یہ کیا شگوفہ
کیا کوئی کھلا نیا شگوفہ

(١٨٨٧ ، ترانۂ شوق ، ٣٩). خیال تھا کہ آج رات کو بھی کوئی نہ کوئی شگوفہ کھلے گا.(١٩٤٧ ، فرحت ، مضامین ، ٧ : ٨٠). ملک کی سیاست میں ایک نیا شگوفہ کھلا. (١٩٨٦ ، اردوگیت ، ٣١٨).

ـــ گہ شِگُفت سَت گہ خوشِیدَہ ، درخت گاہ برہنہ ست گاہ پوشیدہ کہاوت.
فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل ، یعنی زمانہ ہمیشہ یکساں نہیں رہتا کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ، کبھی راحت کبھی رنج کبھی تونگری کبھی مفلسی (محاورات ہند).

ـــ لانا محاورہ.
کسی درخت کا کلیاں نکالنا ، بہار پر آنا ؛ فتنہ یا آفت برپا کرنا.

کہ کیوں دوسری بار آیا ہے تو
شگوفہ مگر اور لایا ہے تو

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٩٤٢).

روپ ہر بے باز کا باغِ جوانی دیکھیے
کیا شگوفہ لائے سینے کا ابھار اگلے برس

(١٨٥٣ ، غنچۂ آرزو ، ٦٨).

ـــ نِکالْنا محاورہ.
عیب نکالنا (نوراللغات).

ـــ نِکَلْنا محاورہ.
کوئی انہونی بات ہونا ، عجیب بات پیدا ہونا ؛ فتنہ یا عیب ظاہر ہونا.

اپنی قسمت کی برائی کسی صورت نہ گئی
اک نہ اک وصلِ جاناں میں شگوفا نکلا

(١٨٩٣ ، معیارِنظم ، اشک ، ٧٣). اس صورت میں ایک اور خطرناک شگوفہ نکلتا ہے اور وہ ہماری اطمینان بخش زندگی کا بالکل خاتمہ کرنے والا ہوگا. (١٩٣٠ ، ساغرِ محبت ، ٣٠).

ـــ ہاتھ آنا محاورہ.
معمولی سی بات کو وجہ عذر بنا لینا ، بہانہ مل جانا ، بے سروپا بات کی مدد سے بہانا بنانا ؛ استہزا کا موقع ملنا. یہود تو بات بات میں کھڑپنچ نکالا ہی کرتے تھے ان کو ایک شگوفہ ہاتھ آیا. (١٨٩٥ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد (حاشیہ) ، ١ : ٣١).

شُگُوفے (فت ش ، و مع) امذ ؛ ج.
شگوفہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، ترکیبات میں مستعمل.

جو شگوفے نقش حیرت بن گئے ان کے حضور
کیوں انھیں ضد ہے کہ یہ بھی مسکرائیں میرے ساتھ

(١٩٨٦ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ٣٣).

ـــ چَٹَکْنا محاورہ.
کلیوں کا کھلنا.

پوچھو نہ بات حسنِ سراپا بہار کی
بند قبا کھلا کہ شگوفے چٹک گئے

(١٩٦٨ ، غزال و غزل ، ١٠٩).

ـــ میں دَبا دینا محاورہ.
بات باہر نہ آنے دینا ، کوئی فتنہ یا ہونے سے قبل کچل دینا. اسی جگہ گولی سے مار دینے سے اس بغاوت کو شگوفے ہی میں دبا دیتا. (١٨٩٣ ، بست سالہ عہد حکومت ، ١٠٢).

شُگُون (ضم ش ، و مع) امذ.
١. (أ) نیک و بد ساعت دیکھنے کا عمل ، فال.

فال کنڈا! فعل شیطانوں کا جان
استخارہ کر شگون ہرگز نہ مان

(١٨٨٧ ، خارق الاشرار ، ١٦). بتوں کے سامنے شگون کے تیر رہتے تھے ، ان میں سے ایک پر ہاں ، ایک پر ناں لکھا رہتا تھا. (١٩٣٢ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٢٥٥). درگاہ کے قریب ایستادہ کھرنی کے درخت پر رہ رہ کر دو الّو کڑکڑا پڑتے تھے اور یہ سب بدشگون تھے ویسے ہم شگون کے قائل نہیں ہیں. (١٩٨٦ ، جوالامکھ ، ٢٠١). **(اا) فال نیک کے طور پر رسم اور اس کی ادائیگی.** یہ جشن کی رات کا ایک شگون ہے. (١٨٨٥ ، بزمِ آخر ، ٣٢). رباعی روپ کی ان رباعیوں کا شگون تھی اسے کہنے کے دو ہفتے کے اندر اندازاً سو رباعیاں ہوگئیں. (١٩٣٦ ، روپ ، ٥). مگر سنا ہے وہ یہ شگون کے طور پر کرتے ہیں اور نیل کا ماتھ سنور جاتا ہے. (١٩٨١ ، چلتا مسافر ، ٢٢٨). **٢. نیگ ، نذرانہ ؛ منگنی** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). **٣. اچھا اثر ، آثار.** ایزد تجے دیکھتے ہیں ؛ تیرے نورانی شگون نہیں دیکھتے. (١٦٠٣ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ق) ، ٣٦). جدید مغربی رجحانات جو ایک سیلاب کی طرح ہماری موجودہ شاعری میں در آئے ہیں ... اچھا شگون نہیں ہے. (١٩٧٩ ، شیخ ایاز شخص اور شاعر ، ٣٢). [ف : شگون ؛ س : شکن].

ـــ اَچّھا ہونا محاورہ.
ابتدا نیک ہونا ، وقت مناسب ہونا ، ساعت اچھی ہونا.

اے اسیرانِ قفس کچھ تو شگون اچھا ہے
ہاتھ جاتا ہے گریباں کو جو ہیہم اپنا

(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ٣٩). اپنے خواب کو یاد کر کے دل میں خوش ہوتے جاتے تھے کہ شگون اچھا ہے. (١٩٥٠ ، اک محشر خیال ، ١٨٢).

ـــ بِچارْنا محاورہ.
(ہندو) فال دیکھنا ، اچھی بری ساعت دیکھنا (نوراللغات).

ـــ بَد کس صف (ـــ فت ب) امذ.
نحس یا بری گھڑی ، بری فال.

کانٹوں میں جو اوڑ کے دامن الکا
دل اوس کا شگونِ بد سے کھٹکا

(١٨٨٧ ، ترانۂ شوق ، ٨٥). [شگون + بد (رک)].

ـــ دیکْھنا محاورہ.
شگون بچارنا ، فال دیکھنا.

دیکھ اس نے غرض کچھ اپنا شگون
اور کچھ دل میں باندھ کر مضمون

(١٩٢١ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ٢٨). اس نے گویا کوئی اچھا شگون دیکھا. (١٩٠٣ ، مخزن ، نومبر ، ١١).

---رکھنا محاورہ.
فال نیک ثابت ہونا.

لگ جاوے دل کہیں تو اسے جی میں اپنے رکھ
رکھتا نہیں شگون کچھ اظہار عشق کا

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٥٨).

---کرنا محاورہ.
١. اچھی گھڑی میں کوئی کام شروع کرنا ، اچھی ساعت میں ابتدا کرنا یا پہل کرنا.

اسیر اچھا شگون ہے کیا ساقی کی فرقت میں
جو برسا ابر رحمت جانے ہے شیشوں میں بھر رکھا

(١٨٤٢ ، مراۃ الغیب ، ٥٦). ہاں بیوی ہاں آؤ. شگون کرو. (١٩١٩ ، شہید مغرب ، ٣٦). **٢. برائے نام کوئی عمل کرنا.** بھئی تم دونوں بھی تو کچھ کھاؤ ، ایمان سے تم تو صرف کھانے کا شگون ہی کرتے ہو. (١٩٨٠ ، لہریں ، ٩١).

---لینا محاورہ.
فال نکالنا.

غم سے شگون تازہ لیا پھر
مشورہ دل سے میں نے کیا پھر

(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٣٥١). ہندو ان کو قطب اور ولی سمجھتے ہیں اور ان کے اقوال سے شگون لیتے ہیں. (١٩١٩ ، آپ بیتی ، ٥٢). جو لوگ توہمات کے مارے اور شگون لینے کے عادی ہوتے ہیں ... اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کو نہیں پہچانتے. (١٩٨٠ ، تجلی ، ٣٣٨).

---نظر آنا محاورہ.
آثار و قرائن سے فال بد مراد لینا ، برا شگون لینا. معتضد کو سلطنت کے متعلق برے برے شگون نظر آنے لگے. (١٩٣٥ ، عبرت نامۂ اندلس ، ١٠٥٨).

---نکالنا محاورہ.
شگون لینا. (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---نکلنا محاورہ.
فال سعد آنا. بندر کی وجہ سے اس کا شگون اچھا نکلا. (١٩٣٥ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٦ : ٢١٦).

---نیک کس صف (---ی مع) امذ.
فال نیک ، اچھی ابتدا.

ہلا سے دل اگر زندوں کے توڑنے رنج کیا اسکا
شگون نیک ہے شیشے کا ساقی چور ہو جانا

(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ٣٣).

---ہونا محاورہ.
١. کسی کام کا آغاز ہونا. آج تو بڑا اچھا شگون ہو گیا. (١٩٥٥ ، مدرا را کھشس ، ٤١). **٢. آئندہ کے لئے نیک یا بد فال بننا.**

جی میں تھا خوب جا کے خرابے میں روئیے
سیلاب آیا آگے چلا ، کیا شگون ہوا

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٠٠).

اندیشہ مرگ کا کہیں بدتر ہے مرگ سے
مرنے کے واسطے مرے یا رب شگون نہ ہو

(١٨٨٣ ، مضامین رفیع ، ٥ : ٨٥). **٣. کسی مبارک رسم کا ادا ہونا ، شگن ہو جانا.** آج کل بڑی بہو بھی آئی ہوئی ہیں ، ان کے سامنے شگون ہو جائے. (١٨٩٥ ، حیات صالحہ ، ٥١).

شُگُونی (ضم ش ، و مع) امذ.
فال نکالنے والا. شگونی نے تعبیر بتلائی (؟ ، وقائع راجپوتانہ ، ١٠١٣). [شگون + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

شُگُونیا (ضم ش ، و مع ، کس ن) امذ.
ایسا شخص جو شگون دیکھ کر مستقبل کی بات بتائے یا کوئی حکم لگائے ، نجومی ، رمال. غیب کی بات بتاوے یا برائی بھلائی کا شگونیا یا جادوگر ، بتاوے. (١٨٢٢ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ٤٥٩). [رک : شگنیا].

شَلّ (فت ش ، شد ل) صف ، امذ.
١. (i) ہوا جسم یا جسم کا کوئی عضو (ہاتھ پانو وغیرہ) جو کسی عارضے کی وجہ سے سوکھ گیا ہو یا بے حس و حرکت ہو گیا ہو ، مفلوج ، لنجا ، اپاہج ، مفلوج آدمی.

تجھ قد و قامت آگے سرو ہوا سرنگو
تجھ سے روان سرو آگے سرو کو شل بولنا

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٣٩).

شل ہے ہر چند پنجۂ مژگاں
پر کلیجا نکال آتا ہے

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٢٦).

محروم پھرا واں سے نہ جا کر کوئی مخلوق
پاتے ہیں شفا کور و شل و ابرص و مدقوق

(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ٣ : ١٣٩). اس مرض میں اعضا شل اور استسقا کی وجہ سے متورم بھی ہو جاتے ہیں. (١٩٣١ ، ہماری غذا ، ٦٨). شل ... کے معنی سوکھے ہونے اور بے کار شدہ کے ہیں. (١٩٦٨ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ٣ : ١٥). **(ii) (کنایۃً) بے بس ، تھکا ہوا ، بے جان ، سست ، نڈھال (محنت یا مسافت کی وجہ سے).** یہ نہایت ماندہ ہوا ہاتھ پاؤں شل ہو گئے. (١٨٠٥ ، آرائش محفل ، ١٨٥). دن بھر کے سفر اور کوچ در کوچ نے ازبس مضمحل اور شل کر دیا تھا. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٢ : ٣٥٤). اس پتھر کو تراشتے تراشتے میری بہت کے بازو شل ہو گئے تھے. (١٩٤٩ ، ریت کی دیوار ، ٢٤). **(iii) (کنایۃً) بے کار ، جذبات سے عاری (دل وغیرہ).** تیس برس تک اس کا دل شل رہا تھا. (١٩٨٨ ، نشیب ، ٢٠٩). **٢. (ڈھلائی پارچہ) شکن ، سلوٹ ، چنٹ ، کپڑے کی سطح کی ہمواری کے بگاڑ کے نشان.** اوپر سے صفائی کی ساتھ کندھوں پر سی دی جائے اور نیچے خوب تان کر اور شل نکال کر مجان (سیون) پر ٹانک دیا جائے. (١٩٣١ ، جیبریات ، ١٣٣).

۲. ایک قسم کا رنگین یا داغدار چمڑا جو جوتے یا زین کے نیچے سیا جاتا ہے ؛ نرم ، پلپلا ؛ ڈھیلا ڈھالا (پلیٹس). اف : رہنا ، کرنا ، ہونا. [ع : (ش ل ل)].

شِیل (کسرِ ش) امذ ؛ ــــ شیل.
پھٹنے والا آہنی گولا ، توپ کا گولا ، بم کا گولا. اول اللہ کرے ایک گولہ آنے پر مابعداللہ کرے ایک شل (پھٹنے والا آہنی گولہ) پھینکا جاتا تھا. (۱۸۹۳ء ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۵).

شل کے گولوں سے حریفوں پہ کریں وہ بوچھاڑ
ہو گماں ان کو برستے ہیں فضا کے ژالے

(۱۹۰۵ء ، جنگ روس و جاپان ، ۳۳). معلوم ہوا کہ یا تو بم چلے ہی نہیں یا سمندر میں گرے دو چار شل البتہ آبادی پر گرے. (۱۹٦٦ء ، ساق ، کراچی ، ستمبر ، ۵٦). [انگ : Shell].

ـــ باری امث.
گولے برسانا ، گولے پھینکنا ، بمباری کرنا. شل ... گولے کیلئے مستعمل ہے اس کا مرکب شل باری بھی اردو میں رائج ہے. (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳٦٤). [شل + ف : بار ، باریدن ـ برسانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شُِلّ (ضم نیز فت نیز کسر ش ، شد ل) امث.
سخت چھلکے کا ایک گول پھل جس کے اندر لعاب دار زرد رنگ کا گودا اور اسی میں لپٹے ہوئے بیج ہوتے ہیں (کچے کا رنگ ہرا اور پکے کا زرد) ؛ اس پھل کا درخت ، بہی کی ایک قسم. شل ... ہندوستانی دوا ہے سونٹھ کی طرح ہوتی ہے. (۱۹۲٦ء ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۸). [مقامی].

شِلا (کسر ش) امث.
۱. **سل ؛ پتھر کا بڑا ٹکڑا.** وہاں ایک شلا پڑی تھی اس پر وے دونوں بیٹھ گئے. (۱۸۹۰ء ، جوگ بسشٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲٦۲). کسی پتھر کی شلا پر بیٹھے ہوئے بادلوں کی بھاگ دوڑ کا تماشہ دیکھ رہے ہیں. (۱۹۳٦ء ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۳).
۲. **وہ سل جس پر مسالہ رگڑتے ہیں ؛ اولا ؛ دروازے کی چوکھٹ کی نچلی لکڑی ، چوکھٹ ؛ وہ لکڑی یا پتھر جو ستون کے اوپر رکھتے ہیں ؛ بڑا شہتیر ؛ مشک ؛ کافور** (جامع اللغات). [س : शिला].

شِلاجیت (کسر نیز فت ش ، ی مع) امث.
رک : سلاجیت جو زیادہ مستعمل ہے.

روکشِ آئینہ تھی تابشِ گوہر جس پر
اور چھڑکے تھے شلاجیت کے جوہر جس پر

(۱۹۳۵ء ، کنارِ سنبھو ، ۲۰). زائر عقیدتوں کے سہارے چلتے ہیں تو مُشک ، شلاجیت ... بیچتے بیچتے اپنی زندگی کو کشتی نگر ... لا ڈالتے ہیں. (۱۹٤۳ء ، جہانِ دانش ، ۲۱۳). [سلاجیت (رک) کا ایک املا].

شَلاخ (فت ش) امث.
رک : سلاخ. جاننا چاہیے کہ چاندی کی شلاخ پر سونے کے ورق کی ملمع کرنے کو کندلہ کشی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ء ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳). بھٹی کے نزدیک ہی ایک دروازہ ہوتا ہے جس میں کاری گر لمبی لوہے کی شلاخ ڈال کر دھات کو حرکت دیتا رہتا ہے. (۱۹۱۹ء ، کارخانۂ عالم ، ٤۵). [سلاخ (رک) کا بگاڑ].

شَلّاق (فت ش ، شد نیز بلا شد ل) امث.
۱. **قمچی ، تازیانہ ، کوڑا ، چابک ، ہنٹر.**

برق وش میرے گناہوں پہ جو مارے چشمک
ہووے گردن زدنی لائقِ شلاق آتش

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۲۲۱).

بسر کرے جو ترا دوست ہو بعشرت و عیش
عدو ترا ہو زمانے کا بیوزہ شلاق

(۱۸۹۰ء ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۱۰۳۳). آخر چوب و چماق ، درّہ و شلاق کے خوف سے کہنے لگا کہ صاحبو! مجھ غریب کا حال نہایت عجیب ہے. (۱۹۲٤ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۸ : ۹).

جان سپاری کا صلہ دنیا میں
طعن و دشنام ہے زنجیر و شلاق

(۱۹٦۳ء ، کلک موج ، ٦۵). ۲. **تھپڑ ، دھول** (ماخوذ : فرہنگ آنند راج). [ت].

ـــ خواری (ـــ و معد) امث.
کوڑے کھانا ، درّے کی ضرب برداشت کرنا (ماخوذ : جامع اللغات؛ پلیٹس). [شلاق (رک) + ف : خوار ، خوردن ـ کھانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کَرنا / کَرانا محاورہ.
مارنا پیٹنا / پٹوانا ، زد و کوب کرنا / کرانا ، کوڑے وغیرہ لگانا / لگوانا. ان دنوں بے رحم ستمگار نے میرے تئیں بعد زجر و توبیخ خوب شلاق کیا. (۱۷۷۵ء ، نوطرزِ مرصع ، ۳٦). اس کو گرفتار کر منگوایا اور ضرب و شلاق کرائی. (۱۸٦۳ء ، تحقیقات چشتی ، ۹۳۱). اس قدر ضرب و شلاق کرنا کہ جانور کو درد و اذیت پہنچے نہایت ظلم اور بے رحمی کی بات ہے. (۱۸۹۳ء ، اردو کی پانچویں کتاب ، ۵۹).

شَلاکا (فت ش) امث.
۱. **چھوٹی چھڑی ، پتلی سلاخ ، لکڑی کا باریک گول سرے کا ٹکڑا جو کئی مقاصد میں کام آتا ہے ، پن وغیرہ.** خار اور کلید وغیرہ دور کرنے کے لیے ۹ قسم کی شلاکا کام میں آتی ہے. (۱۹۰۹ء ، استاد جراحی ، ۱۱۱). ۲. **بھالا ؛ تیر ؛ تیلی (چھتری کی) ؛ پتلی سلاخ (پنجرے وغیرہ کی)** (پلیٹس). [س].

شَلّالَہ (فت ش ، شد ل ، فت ل) امذ.
(مجازاً) دھارا ، تیز دھار ، بہاؤ. اس سے ایک لمحہ کے لیے ایک شلالۂ خون نکلتا ہے اور پھر سیاہی میں غائب ہو جاتا ہے. (۱۹۰۸ء ، خیالستان ، ۲۲۲). [ع : شلّال ـ آبشار + ہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

شَلائین / شَلایِین (فت ش ، ی مع) صف (شاذ).
بہت زیادہ اصرار کرنے والا ؛ (مجازاً) اڑیل ، ضدی ، ہٹی ، شوخ.

ڈھال تلوار اس جوان کے ساتھ اب رہتی نہیں
وہ جفاآئیں شلائیں لڑکا ہی بیباک تھا

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۷۵۱). [ف].

شِلْتاق (کس ش ، سک ل) امذ.
۱. **خوامخواہ کا جھگڑا ، فتنہ و فساد ، ہنگامہ.**

چرخ کے گنبد بے در میں رہیں گے محبوس
دم نہ ماریں گے مگر گونج کے شور و شلتاق

(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۲۸) ۔ ۲. **تکلیف ، دکھ ، اذیت ، خلجان ، الجھن.**

اپنے مولا کی محبت میں ہوں میں مثلِ خلیل
کوئی ممکن ہے کہ دیوے مجھے شلتاق آتش

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۲) ۔ [ف] .

شِلْتاق (کس ش ، سک ل) (الف) امث.
زبردستی کی لڑائی ، دھول دھپا ، ہنگامہ آرائی

مودب ہوئیے جو معشوق ہو تو اس کے بندے ہیں
اگرچہ دلکش اس فرقے کی ہے شوخی و شلتاق

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۵۳) .

ہے ذوقِ خودی حسن کی شلتاق و شوخی
کیوں پردے میں روپوش ہے طلعتِ عزا

(۱۹۶۵ ، دشتِ شام ، ۳۷) ۔ (ب) صف. **خوامخواہ جھگڑے والا ، جھگڑالو ، شوخ و بیباک.**

مایہ فتنہ و پرخاش ہوئے ہو اب تو
شوخ و شلتاق و اوباش ہوئے ہو اب تو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰۹) ۔ [شلتاق (رک) + ی ، لاحقۂ صفت] .

شَلْجَم (فت ش ، سک ل ، فت ج) امذ ؛ شلغم.
ایک پودا اور اس کی جڑ جو مخروطی شکل کی ہوتی ہے ، ترکاری کے طور پر شلجم کثرت سے مستعمل ہے ، لوگ جڑ کے ساتھ پتے بھی ڈال کر پکاتے ہیں ، بعض اس کا اچار ڈالتے ہیں.

جور سے گردوں کی شلجم شل ہوا
دم گزرنے کا گزر کو بل ہوا

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۹) ۔ شلجم تو وہ ترکاری ہے کہ گوشت کی اس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۳۳) ۔ ترکاری پلاؤ : وزن ، چاول ایک سیر ، آلو ایک پاؤ ، گاجر آدھ پاؤ ، شلجم ایک پاؤ ، بیگن آدھ پاؤ . (۱۹۷۰ ، خوش ذائقہ ، ۱۷) ۔ [شلغم (رک) کا معرب] .

شَلْجَمی (فت ش ، سک ل ، فت ج) صف.
۱ (أ) **شلجم سے منسوب ، مخروطی شکل کا ، شلجم کی طرح کا.** یونانیوں کو کروی اور شلجمی آئینوں کا علم تھا. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۳۰) ۔ (ا) **(معماری) ایسا گنبد یا کنٹی وغیرہ جو شلجم کی شکل سے مشابہ ہو.** دوسرے اسی سرے کو شلجمی وضع پر ڈھالا ہے جو کافی قدامت کا پتہ دیتی ہے. (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر ، ۳۱) ۔ ۲. **(نباتیات) جڑ کی ایک قسم (جیسے شلجم) جس کا قرصی تنا سبز ہوتا ہے جس سے پتوں کا آغاز ہوتا ہے اور نچلے حصے سے جڑ نکلتی ہے ، گیند نما جڑ.** شلجمی .... سروں کی طرف یکایک کوتاہ ہو جاتی ہے. (۱۹۳۱ ، پودے اور ان کی زندگی ، ۱۳) ۔ ۳. **(مساحت) نصف دائرے سے بڑی قوس یا خط جو شلجم سے مشابہ ہو ، قطع مکافی .** ہر ایک قوس نصف دائرے سے کم ہو تو شکل پلیجی ... اور اگر ایک قوس نصف سے بڑی ہو تو شلجمی. (۱۸۹۳ ، تسہیل الحساب ، ۵۷) ۔ ماسکہ سے مرتب پر عمود نکالا جائے تو وہ شلجمی کا محور تشاکی ہوگا. (۱۹۲۰ ، ہندسی مخروطات ، ۲۰) ۔ [شلجم (رک) + ی ، لاحقۂ صفت] .

ـــ آنکھیں (ـــ مغ ، ی مج) امث.
بڑی بڑی آنکھیں (نوراللغات). [شلجمی + آنکھیں (رک)] .

ـــ گُنْبد (ـــ ضم گ ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
(معماری) شلجم کی شکل کا گنبد (ماخوذ : ا ب و ، ۱ : ۱۳۰). [شلجمی + گنبد (رک)] .

شَلْجَمِیَّہ (فت ش ، سک ل ، فت ج ، کس م ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
رک : **شلجمی.** جملہ مخروطات دراصل ایک ہی مخروط کے مختلف قطعے ہیں شلجمیہ پلیجیہ اور ہذلولیہ. (۱۹۵۷ ، مقدمہ تاریخ سائنس ، ۱ : ۳۶۹) ۔ [شلجمی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث] .

شَلَّخ (فت ش ، سک نیز فت ل ، شد ل نیز بلا شد) امث.
۱. **بندوقوں یا توپوں کی باڑ جو سلامی کے واسطے یا کسی خوشی کے موقع پر چھوڑی جائے ، شلک.** نوبت خانوں میں اور توپ خانوں میں خبر دو کہ شادیانے بجائیں اور شلخ ہو. (۱۸۰۳ ، گلزار چین ، ۳۶) ۔ یہ گویا شاہ صاحب کی تعظیم کے لیے سلامی کی شلخ ہوتی جاتی تھی. (۱۸۷۵ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۳۸) ۔ نوبت کی ٹکور ، جھانجھ کا زمزمہ ، توپوں کی شلخیں اور وہ اکبری نوبتیں یا کمانوں کا مجمع. (۱۹۲۸ ، باقر علی داستان گو ، کاناباتی ، ۳۳) ۔ ۲. **عورت کی شرمگاہ ، اندام نہانی** (پلیٹس) . [ع] .

شَلَّخی (فت ش ، سک نیز فت ل ، شد ل نیز بلا شد) امث.
کارتوس کا فیر جس میں گولی نہ ہو ، ہوائی فیر. مرزا مطلب میں پہنچے اور سلام علیک کی ایک شلخی سرکی. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۳۹) ۔ [شلخ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت] .

ـــ رَوَنْد (ـــ و مج ، سک ن) امذ.
(فوج) رک : **شلخی** (انگلش اردو ملٹری گلاسری ، ۱۴) ۔ [شلخی (رک) + روند (رک)] .

شِلْڈی (کس ش ، سک ل) صف (قدیم) .
دیوانہ ، سڑی ، باؤلا. یکایک ایک ریچھ اور ڈھنگا نہایتی بدا صول شلڈی اور بھی بکیلے پنے سوں اڑ چک ہو کر اوس پہاڑ پر سوں اترتا تھا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۳۹) ۔ [شلڑی (رک) کا قدیم املا] .

شِلْڑی (کس ش ، سک ل) صف.
رک : **شلڈی** (پلیٹس) . [سڑی (رک) کا مقامی تلفظ] .

شَلْشاق (فت ش ، سک ل) امذ.
ہوا سے بجایا جانے والا ایک وضع کا باجا ، چنگ رومی. شلشاق ایک صورت ہے شمالی چنگ رومی کی یعنی ایک قسم کا باجا ہے. (۱۸۳۹ ، اعمال کرہ ، ۲۴۷) ۔ [مقامی] .

شُلْ شُل (ضم ش ، سک ل ، ضم ش) امث۔
کسی کو بُرے کام پر اُکسانے کی آواز۔ اندیشہ ہے کہ خوشامد خورے عبدالمطلب صالحین بھی کہیں آگے چل کے طالحین کی طرح شل شل کی شنکار نہ سنائیں۔ (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۴۷ : ۹)۔ [حکایت الصوت]۔

شُلْشُلانا (ضم ش ، سک ل ، ضم ش) ف ل۔
۱. **ہلکی آواز کے ساتھ کسی پتلی دھار کا گرنا یا بہنا۔** شفاف پانی ... ننھی ننھی نالیوں میں شلشلاتا اور جھلملاتا ہے۔ (۱۹۴۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۵۷)۔ ۲. **جگمگانا ، چمکنا۔** اس کے قدیم تختوں میں ایک برابر پتلی ہوتی ہوئی دھار اب بھی شلشلا رہی ہے۔ (۱۹۶۳ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۱۶۶)۔ [شُلْشُل ، ع شُلْشُلْ پانی کا بہنا یا ٹپکنا سے ماخوذ + انا ، لاحقۂ مصدر]۔

شَلَغ (فت ش ، ل) امث۔
سر پھٹول ، مارپیٹ ، دنگا فساد۔

لٹ گئے مارے گئے بھاگے تبہ جب ہو چکے
تب حکومت کو خبر پہنچی شلغ ہے کچھ وہاں

(۱۹۰۶ ، دیوانجی ، ۳ : ۲۶۰)۔ [مقامی]۔

شَلْغَم (فت ش ، سک ل ، فت غ) امذ۔
رک : شلجم۔

سوکا ٹکڑا ہوا تو بس بھوکی ہوئی پرسنگاکی بن
برنج اعنی قلیا ترشی ہوا ، خوں شولا شلغم کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰۸)۔

وہ شلغم جس کے کتلے ماہ پارے
اور اُس میں رائی کے چھنکے ستارے

(۱۷۸۶ ، میر حسن (دو نایاب زمانہ بیاض ، ۲۰))۔ شلغم کا پوست دور کریں اور قاشیں اس کی اور ملائم پتے لے کر پانی میں جوش دیں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۱۸)۔

کیا ترے چہرۂ گلگوں کو کہوں صورتِ ماہ
پھیکا شلغم ہے کہیں نام نہیں لالی کا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۲۵)۔ شلغم کی چار قسمیں زیادہ مشہور ہیں۔ (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۳۳۰)۔ [ف]۔

ـــــ پُخْتَہ بِہ (ـــــ ز) کہ نُقْرَۂ خام کہاوت۔
پکا ہوا شلغم چاندی سے اچھا ہے یعنی ادنیٰ سے ادنیٰ چیز جو ضرورت کے وقت کام آئے اس اعلیٰ سے اعلیٰ چیز سے بہتر ہے جس کی اس وقت ضرورت نہ ہو (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

ـــــ خور (ـــــ و مع) صف ؛ امذ۔
(مجازاً) **حریص ، لالچی شخص۔** ستاتے وقت کیا کیا اعتراض نہ سنے حرام خور ، شلغم خور کیا تھا وہ بھی اشارے تھے۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۵۵)۔ [شلغم + ف : خور ، خوردن - کھانا ، نوش کرنا]۔

ـــــ نُما گُنْبَد (ـــــ ضم ن ، گ ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ۔
رک : شلجمی گنبد۔ شلغم نما گنبد جو مغلی طرز میں خاص ہے۔ (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۳۸۶)۔ [شلغم + ف : نما ، نمودن - دیکھنا ، دکھانا + گنبد (رک)]۔

شَلْغَمانِیَّہ (فت ش ، سک ل ، فت غ ، کس ن ، فت ی بشد نیز بلا شد) امذ۔
ایک فرقہ کا نام جس کا بانی ابن ابی العزاقہ تھا جو قصبہ شلغمان کا رہنے والا تھا (فرقے اور مسالک ، ۲۴۴)۔ [شلغمان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

شَلْغَمی (فت ش ، سک ل ، فت غ) امذ۔
مروارید کی ایک قسم ، وہ موتی جو ایک طرف سے نکیلا یا لمبوترا اور دوسری طرف سے لچک دار ہو۔ مروارید کی کئی قسمیں اس تفصیل سے ہیں ... آسمان گوں ، شاہوار ، نجمی ، شلغمی ... سب سے بہتر اور خوب نجمی ہوتا ہے۔ (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۹)۔ [شلغم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ مَرْوارِید (ـــــ فت م ، سک ر ، ی مع) امذ۔
رک : شلغمی (ا پ و ، ۳ : ۶۰)۔ [شلغمی + مروارید (رک)]۔

شِلْف (کس مج ش ، سک ل) امذ۔
الماری یا الماری کے اندر کا تختہ نیز وہ الماری جس میں کتابیں رکھی جاتی ہیں۔ چیزیں شلفوں سے باہر نکل آئیں اور مجھ سے گویا آنکھ مچولی کھیلنے لگیں۔ (۱۹۷۵ ، لبیک ، ۲۷۳)۔ [انگ : Shelf]۔

شَلْق (فت ش سک نیز فت ل بشد نیز بلا شد) امث۔
۱. **دغنا (بندوق یا توپ وغیرہ کی) ، گولی چلنا ، فائر ہونا ، (گولی یا گولے وغیرہ کا) سر ہونا۔**

بھرا ہے دل میں مرے توپ خانہ آہوں کا
کبھو یہ قلعہ میں شلق اب ایک دم چھوٹے

(۱۷۳۶ ، دیوان قاسم ، ۲۱۱)۔

بجے شادیانہ بحسن و کمال
سلامی کی شلق ہوئی پُر جلال

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۷۸)۔

دھڑا دھڑ ہوئیں وو ہیں توپیں شلق
ہوا تب زمیں اور فلک کو قلق

(۱۸۳۳ ، مثنوی اپورب کشن کنور ، ۳۰)۔ بڑی مشکل سے بیچ بچاؤ کرایا ورنہ کوتوالی میں ... شلقیں اڑ جاتیں۔ (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۶۶)۔ ۲. **اخراج ، نکاس (پانی ، بجلی ، مواد وغیرہ کا)۔** جس سمت میں وہ شلق منتقل ہو اثر یکساں ہوتا ہے خواہ سیل مثبت الیکٹریسٹی کا داہنے سے بائیں طرف کو گزرے یا بائیں طرف سے دہنی طرف کو۔ (۱۸۳۸ ، رسالہ مقناطیس ، ۲۹)۔ [ف : اڑنا ، چھوڑنا ، ہونا۔ [ف]۔

شَلَّق (فت ش ، شد ل بفت) امث۔
(بنوٹ) **بانس کی پتلی چھڑی ، گتی گز یا سوا گز لمبی لکڑی جس سے مبتدیوں کو سیف بازی کی مشق کراتے ہیں ، ڈانڈ** (ا پ و ، ۸ : ۵۳)۔ [شلاق (رک) کا معرب]۔

شَلَّکی (فت ش ، سک نیز شد ل بفت) صف.
رک : **شلغی**. جب اول میں شلکی کارتوس سے فیر کرنا سکھایا جائے تب فیر کرنے کے واسطے اچھی شست لیں۔ (١٨٧٧ ، رائفلنگ اسکول ، ٢٥٥)۔ [شلغی (رک) کا ایک املا]۔

شَلَل (فت ش ، ل) امذ.
جسم کے کسی عضو کا شل ہو جانا ، ایک مرض جس میں جسم یا اس کے کسی حصے کی حس و حرکت زایل یا ناقص ہوجاتی ہے، فالج ، استرخا ، لقوہ. نرم تالو کا شلل اکثر ڈفتھیریا کے بعد واقع ہو جاتا ہے۔ (١٩٣٣ ، احشائیات ، ٦٢)۔ عضلات باسطہ کا شلل ، ہذیان ، مالیا اور فتور دماغ تک پیدا ہو جاتا ہے۔ (١٩٦٠ ، مبادی صحیات ، ١٥١)۔ [ع]۔

---رَخْو کس صف(--- کس نیز فت ر ، سک خ ، و) امذ.
(طب) فالج کی ایک قسم جس میں عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں. شلل رخو ... ہذیان ، کوما اور فشل قلب سبھی علامت ہیں۔ (١٩٣٨ ، علم الادویہ ، ١ : ٦٠٣)۔ [شلل + رخو (رک)]۔

---نِصْفی کس صف(--- کس ن ، سک ص) امذ.
آدھے جسم (نچلے حصے) کا فالج. اس قسم کی رکاوٹ بالخصوص مردوں میں شلل نصفی (ادھرنگ) کی سب سے بڑی اور بنیادی وجہ ہوتی ہے۔(١٩٦٣ ، ماہیت الامراض ، ١ : ٥٧٧) [شلل + نصف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

شَلَلی (فت ش ، ل) صف.
شلل (رک) سے منسوب یا متعلق ، فالج زدہ. ان سے ایک شللی افراز یا افراط پیدا ہوتا ہے۔ (١٩٣٧ ، جراحی اطلاقی تشریح ، ٣٦٦)۔ [شلل (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

شِلَنگ (فت نیز کس ش ل ، غنہ) امث.
پھلانگ ، جست ، زقند ، اچھلنا کودنا ، پھلانگنا.

جاتا ہے کس طرف کو چلا کاروان عمر
لے کر بقا سے تابہ فنا یک شلنگ ہے

(١٧٧٢ ، فغاں ، د ، ١٣٦)۔

اے جنوں تیری مدد ہو تو ابھی طے ہو جائے
دو شلنگوں میں یہ صحرائے مغیلاں ہم سے

(١٨٢٣ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ٣١٣)۔ غزال اور غزل کے کسی صفحے کو کھول لیجیے آپ کو شلنگ و زقند ، قبا و عبا ... جیسے الفاظ اور اصطلاحیں اتنی بہتات سے ملیں گی۔ (١٩٧٠ ، برش قلم ، ٥٣)۔ [مقامی]۔

---بھرنا محاورہ.
جست لگانا ، پھلانگ مارنا نیز اچھلنا کودنا.

مجھے صراط سے کیا کام ہے کہ روز جزا
لحد سے جاؤں کا باغ جناں میں بھر کے شلنگ

(١٨٨١ ، اسیر لکھنوی ، مجمع البحرین ، ٢ : ٧٥)۔

شُلک (ضم ش ، سک ل) امذ.
(قانون ہنود) وہ مال و دولت جو لڑکی بیاہنے کے معاوضے میں لڑکی کا وارث لڑکے سے وصول کرے ، جہیز ، محصول ، کرایہ ، اجرت. اس کا تعلق اس صورت سے ہے جس کو شلک پہنچا نہ کہ اس عورت کی ماں سے۔ (١٨٩٩ ، دھرم شاستر ، ١١١٥)۔ [پٌ : शुल्क]۔

شَلَّک (فت ش ، شد ل بفت نیز بکس) امث.
توپوں یا بندوقوں کی باڑ جو سلامی یا کسی تقریب کے موقع پر چھوڑتے ہیں ، چند بندوقیں ایک ہی مرتبہ سر کرنا.

تھے اتنے شتر نال گجنال بان
سنے کوئی شلک تو جاوے پران

(١٧١٩ ، جنگ نامہ ، عالم علی خاں ، ١٠٣)۔ ایک بندر سے آواز توپوں کی شلک کی آئی۔ (١٨٠٣ ، باغ و بہار ، ١٦٥)۔ سکھوں کے شلک کے اول اور دوم کے تمام ہونے کے بعد فوج اسلام آگے بڑھی۔ (١٨٩٧ ، شام سلطنت تیموریہ ، ٦٣)۔ شلق ، شلاق کی تصغیر بھی ہو سکتی ہے اور شلک بھی۔ (١٩٧٠ ، غبار کارواں ، ١٦٨)۔ [ت]۔

---اُڑانا محاورہ.
۱. **توپوں کی سلامی دینا ، باڑھ چھوڑنا ، بندوق یا توپ چلانا.** دیکھو وہ سواری آئی گولہ اندازوں نے شلکیں اڑائیں نوبتیوں نے نوبتیں بجائیں۔ (١٨٦٦ ، جادۂ تسخیر ، ٢٧١)۔ ۲. **ایسی بات کہنا جو سخت ناگوار گزرے ، گوز کرنا ، پاد مارنا ، گپ اڑانا ، شگوفہ چھوڑنا** (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---چَلْنا ف ل ؛ محاورہ.
باڑ چلنا ، توپیں یا بندوقیں پے در پے چلنا ، بندوقوں یا توپوں کی سلامی دی جانا.

چلنے لگیں شلکیں جو یک بار
تھرا اٹھا سپہر دوار

(١٨٧١ ، دریائے تعشق ، ٨)۔

---چھوڑْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **بندوق کا فیر کرنا ، باڑھ مارنا ، سلامی اتارنا.** توپیں بہت ہیں لیکن ان سے ایک گولہ زد پر بغیر نیاز مانے کے نہیں پہنچتا اور سوا شلک چھوڑنے کے خونریزی سے وہ بیچاریاں باز رہتی ہیں۔ (١٨٣٨ ، تاریخ ممالک چین ، ١ : ٩٩)۔ ۲. **ایسی بات کہنا جو سخت ناگوار گزرے** (مہذب اللغات)۔

---سَر ہونا محاورہ.
توپ یا بندوق چلنا (سلامی یا خوشی کے موقع پر). توپ خانوں میں شلک تہنیت سر ہوئی۔ (١٨٦٢ ، شبستان سرور ، ٣ : ١١٩)۔ پہلے اٹھارہ اٹھارہ انچ کے اکتیس گولوں سے شلک سلامی سر ہوئی۔ (١٩٣٦ ، انتخاب فتنہ ، ١٧٧)۔

---ہونا محاورہ.
بندوقوں اور توپوں کی سلامی دی جانا.

آئے ہیں کس بادشاہ ملک وحشت کے قدم
ہوتی ہے نالوں کی شلک خانۂ زنجیر میں

(١٨٧٢ ، مرآۃ الغیب ، ١٩٣)۔

۔۔۔کَرْنا محاورہ.
رک : شلنگ بھرنا.

جس جگہ تو شلنگ کرتا ہے
سرو بھی عذرِ لنگ کرتا ہے
(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۵۰۷).

۔۔۔لگانا محاورہ.
رک : شلنگ بھرنا ، اُچھلنا ، کودنا. جھن جھنے ہاتھ میں شلنگیں لگا رہے ہیں۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۹۱۵). آپس میں باتیں کرتے ہوئے شلنگیں لگاتے ہوئے ... آئے. (۱۹۰۱ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۸۹۳).

۔۔۔مارْنا محاورہ.
رک : شلنگ بھرنا.

چھٹا دانتوں سے ہاتھوں کو چبا کر
شلنگیں مارتا دوڑا برابر
(۱۸۶۲ ، طلسم شایان ، ۳۳).
سنوریا سنگاڑ اور سنگی سلنگ
یہ دریا میں ماریں اچھل کر شلنگ
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۷۵).

شِلِنگ (کس ش ، ل ، غنہ) امذ.
برطانوی سکّہ جو کہ پونڈ کا بیسواں حصّہ ہے. قیمت ایک روپیہ کی اکثریت دو شلنگ کے برابر فرض کرلیتے ہیں روپیہ جو یہاں ہندوستان میں رائج تھا۔ (۱۸۵۶ ، علم حساب ، ۱۰۷).

ایک ماماں جس کو دس ملتے ہیں ہفتے میں شلنگ
جس کے کنبے کا سب اس تنخواہ پر ہے آسرا
(۱۹۰۳ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۱۱۷). لڑکی کافی کے بیجوں کی فیکٹری میں کام کرتی ہے اور ہفتے کے ۸۰ شلنگ کماتی ہے۔ (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۶۱). [انگ : Shilling].

شِلَنگا (فت نیز کس ش ، ل ، غنہ) امذ.
رک : شلنگ؛ (سلائی) دور دور کا ٹانکا ، لمبا ٹانکا. یا تو رومال کا ہوا تھا یا محض ... لٹھے کا ٹکڑا شلنگوں سے رومال میں سی دیا تھا۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۲۸). [شلنگ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔بھرْنا محاورہ.
رک : شلنگ بھرنا. اس نے جی داری کر کے ایک طرف شلنگا بھرا اور چاہا کہ اس طرف سے دو چار ہاتھ خنجر کر کے نکل جاؤں۔ (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۵۰).

۔۔۔مارْنا محاورہ.
رک : شلنگ مارنا. میں نے تجکو پہچان لیا ... کہ اس کی جانب شلنگے مارتا ہوا جھپٹا۔ (۱۸۹۶ ، تورج نامہ ، ۷ : ۵۱۳).

شِلَنگی (فت نیز کس ش ، ل ، غنہ) صف.
کود پھاند کرنے والا.

فراشاں سو جاوے و زنگی کہئے
رسن تاب کہئے شلنگی کہئے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۳). [شلنگ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

شِلَنگے (کس ش ، فت ل ، غنہ) امذ ، ج.
شلنگا (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

۔۔۔بھرْنا محاورہ.
رک : شلنگ بھرنا ؛ دور دور ٹانکے لگانا ، موٹا موٹا سینا. شلنگے بھر کر کچھ سی لیتی ہیں یا پنڈکیا پکاتی ہیں۔ (۱۸۶۳ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۷).

۔۔۔ڈالْنا محاورہ.
کچا کرنا ، سلائی میں دور دور ٹانکے لگانا (مہذب اللغات).

۔۔۔مارْنا محاورہ.
رک : شلنگے بھرنا (نوراللغات).

شَلْوار (فت ش ، سک ل) امث.
کمر سے نیچے کے حصے تک کا لباس جو ایک گھیردار پاجامے کی صورت میں ہوتا ہے اور جس کی موری پہننے والے کی پسند کے مطابق چھوٹی یا بڑی ہوتی ہے اسے مرد اور عورتیں دونوں استعمال کرتے ہیں.

پوچھیں گے تو چھپا رکھتی نکٹ کی اوڑھنی زر کی
انڑ پشواز کل ہی تھی پری شلوار چوری سوں
(۱۶۹۷ ، دیوان ہاشمی ، ۱۳۶).
پا میں تھی شلوار زربفت طلا
کرتا فانوس دوشاخہ پُرجلا
(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۲۰۶).
بند شلوار سے چسپیدہ ، سو اس روپ کے ساتھ
موم پر مہر کوئی کول سی جوں آوے اچٹ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۳۸). پاجامہ کو سروال کہتے ہیں ، جو شلوار کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۱۲). اس موٹے آدمی نے ... شلوار کے ساتھ کوٹ پہن رکھا تھا۔ (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۲۷). [ف].

۔۔۔بَنْد (۔۔۔فت ب ، سک ن) امذ.
وہ بند جس سے شلوار کو باندھیں ، کمربند ، ازاربند.

سو تسری ہے آواز شلوار بند
سو چوتھی ہے آواز بوسے کے چھند
(۱۶۱۳ ، پھولبن ، ۳۰).
مغرق زری کا وہ شلواربند
ثریا سے تابندگی میں دوچند
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۵۷).
آیا نیچے پاؤں کے شلوار بند
پہنچی اس کے اٹھنے سے اس کو گزند
(۱۸۱۴ ، عجائب رنگین (ق) ، ۳۰).

کیف شرابِ ناب کا انجام ہو بخیر
شلوار بند ساق رشکِ قمر کھلے
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۰۰)۔ [شلوار + ف : بند ، بستن - باندھنا]۔

ـــ شم کس اضا (ـــ فت ش) امث (قدیم)۔
ریشم کی شلوار (قدیم اُردو کی لغت)۔ [شلوار + شم (غالباً : ریشم کی تخفیف)]۔

شُلوک (ضم مغ ش ، و مج) امذ۔
رزمیہ نظم کے چار مصرعوں کا بند جس کا ہر شعر ارکانِ تہجی پر مشتمل ہوتا ہے۔ سب سے بڑے پُران کے شلوکوں کی تعداد ... ۱۸ ہے۔ (۱۹۲۳ ، ویدک ہند ، ۵۸)۔ شلوک کا ماخذ ہندی لفظ شدلوک ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۱۲)۔ **۲. حمد ، نعت ؛ کہاوت ؛ ضرب المثل ؛ شہرت ؛ ناموری** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س]۔

شَلُوکا / شَلُوکَہ (فت ش ، و مع / فت ک) امذ۔
۱. ایک وضع کا چھوٹا کرتا جو کمر تک لمبا اور اس کی آستینیں عموماً کہنی تک ہوتی ہیں ، نیم آستین۔ دیکھا تو کرتا آبِ رواں کا موتیوں کا در دامن ٹکا ہوا گلے میں ہے اور اس پر شلوکا تمامی کا پہنایا ہے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۵۱)۔ ایک دفعہ کسی نے ریشم کا شلوکہ ہدیۃً بھیجا ، آپ نے پہن لیا۔ (۱۹۰۸ ، سیرۃ النبی ۲ : ۳۲۹)۔ دھندلی دھندلی روشنی میں وہ شلوکے جیسے آدھی آستینوں کے کرتے اور گھٹنوں تک ... پائجامے پہنے ہوئے تھے۔ (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۲۱)۔ **۲. (عورتوں کے پہننے کا) کمری کی وضع کی چولی ، سینہ بند۔**

پیکل گلے میں کس کے اب ڈالوں میا سے اس گھڑی
کرتا شلوکا سب پنھا اسپند کراوں اب کسے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۲)۔

بال اس کے جھنڈولے تھے بدن میں تھا شلوکا
ہونٹوں سے زباں نکلی تھی اور منہ بھی کھلا تھا
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۲۲)۔ سبز کریپ کا شلوکا نانی انجم کی بہو کا کیسا خوبصورت سیا ہے گل کا سا بخیہ کیا ہے۔ (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۷۳)۔

کون در آیا رگِ گل کا شلوکا پہنے
خواب کے کھیتوں میں نیلم کے نگینے سوئی
(۱۹۸۱ ، ورق انتخاب ، ۱۱)۔ **۳. کپڑا جو بچوں کے گلے میں باندھ دیا جاتا ہے تاکہ رال اور خوراک سے لباس خراب نہ ہو** (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔ [مقامی]۔

شُلَہ (ضم ش ، فت ل) امذ۔
۱. ایک قسم کا کھانا جو چاولوں اور دال کو (عموماً گوشت کے شوربے میں) ہریسے کی طرح خوب گلا کر تیار کرتے ہیں۔ شلہ جہانگیری ... نمک تین دام گھی میں پیاز کو بریاں کر کے گوشت کو اس میں بگھار دیں اور باقی دھنیہ کا اور نمک کا دے کر پانی سوافق کھچڑی کے ڈال کر گداز کریں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۵۹۱)۔ شلہ ، دس سیر گوشت ۱/۲ ، ۳ سیر چاول ، دو سیر روغن زرد ، ایک سیر چنا ... ایک ایک دام دارچینی لونگ الائچی سے تیار کیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۳)۔ **۲. پتلی کھچڑی جس میں دو حصہ دال اور ایک حصہ چاول ہوتے ہیں۔** آپ انار شیریں اور شلہ مونگ پر بسر اوقات ہے۔ (۱۹۵۳ ، زیرلب ، ۲۴۰)۔ [ف]۔

ـــ کھچڑی (ـــ کس کھ ، سک چ) امث۔
یخنی میں پکائی ہوئی پتلی کھچڑی جس میں دو حصے دال اور ایک حصہ چاول ہوتے ہیں۔ جو یخنی میں پکاتے ہیں اسی کو شلہ کھچڑی کہتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۵۲)۔ [شُلَہ (رک) + کھچڑی (رک)]۔

شَلَّہ فت ش ، شد ل بفت) امذ۔
کپڑے کی دھجی۔

دیکھا پری وشوں کو تو ان کے سروں پر آج
کچھ طرفہ طرفہ رنگ کے شلّے نظر پڑے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۳)۔ [ف]۔

شُلَّہ (ضم ش ، شد ل بفت) امذ۔
حیض کا کپڑا (نوراللغات ؛ اسٹین گاس)۔ [ف]۔

شَلْغی (فت ش ، ل ، کس ہ) امذ۔
رک : سالو ، ایک درخت کا نام۔ اہل پنجاب ... سلغی اور اہل بنگال شلغی شین نقطہ دار سے بولتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۰۲)۔ [بنگ]۔

شَلِیاق (فت ش ، کس ل) امذ۔
ایک ستارے کا نام۔ شلیاق کا چمکدار ستارہ تقریباً ۱۰۰۰۰ سال کے بعد اس نقطہ سے ... تقریباً ۵ کے فاصلہ پر ہوگا۔ (۱۹۳۰ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۱۳۷)۔

برج شلیاق کی طرف سورج
اپنی رفتار رکھتا ہے جاری
(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۱۱۷)۔

شَلِیتا / شَلِیتَہ (فت ش ، ی مع / فت ت) امذ ؛ - شلیطہ۔
ٹاٹ وغیرہ کا بڑا تھیلا جس میں سامان بھر کر اونٹ پر لادا جائے ؛ خیمہ و لوازماتِ خیمہ رکھنے کا تھیلا ؛ خریطہ۔

یوں کہا خدام سے کس کو شلیتوں کے تئیں
ہو جو اسباب سفر دو پیٹھ پر اونٹوں کے ڈال
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۸)۔ جس جس نے میرے ہاتھ اونٹ بیچے ہیں آئے اور منہ کجاوے اور شلیتے اپنا اپنا پہچان کر لے جاوے۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۸۸)۔ غرض کہ کثورہ اپنے بھائی کی سازش سے اس کے شلیتے میں رکھ دیا۔ (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۵۱۵)۔ **۲. ٹاٹ کا ٹکڑا ، ٹاٹ۔**

سخت جانی سے مری تیری تڑا کت ہے سوا
تھان تزئیب کا تو ہے تو شلیتا ہوں میں
(۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۲ : ۲)۔ [خریطہ (رک) کا بگاڑ]۔

ـــ ٹاٹ امث.
ٹاٹ یا چمڑے کا تھیلا جس میں دانہ بھر کر گھوڑے یا خچر وغیرہ کے منہ پر چڑھا دیتے ہیں ، توبڑا نیز وہ ٹاٹ جس پر دانہ رکھ کر گھوڑوں وغیرہ کو کھلاتے ہیں. شلیتہ ٹاٹ ، دانہ کھلانے کے لیے دیا جاتا ہے ہر قطار میں ایک مقرر ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری ، ۱ : ۲۷۵). [شلیتہ (رک) + ٹاٹ (رک)].

ـــ میں میخ (نہ رکھیے) لشکر میں شیخ (نہ رکھیے) کہاوت.
میخ تھیلے کو پھاڑ دیتی ہے اور شیخ جنگ کے موقع پر بزدلی دکھاتا ہے (یہ دونوں ان دونوں مقاموں میں فساد کی چیزیں ہیں) ، دونوں فساد کرنے والے ہیں (محاورات ہندوستان ؛ جامع اللغات).

ـــ ہو جانا محاورہ.
بہت بھیگ جانا ، شرابور ہو جانا (مہذب اللغات).

شَلِیطَہ (فت ش ، ی مع ، فت ط) امذ.
رک : شلیتہ. اونٹ خالی کس طرح لیجائیں ... اس واسطے اونٹوں کے شلیطے ریگ بیابان سے بھرلیے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲۵۸). کچھ دری قالین جاجم کے مکلف فرش پر کچھ ٹاٹ کے شلیطوں پر. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۳۶۵).

شَلِیک اَنْدازی (فت ش ، ی مع ، فت ا ، سک ن) امث.
گولی چلانا ، فیر کرنا ، گولے پھینکنا. تین سو آدمی جو گھروں میں خفیہ شلیک اندازی کی مشق کرتے تھے ، (۱۹۱۲ ، روزنامچہ سیاحت ، ۲۲۹). [شلیک ـ شلک (رک) + ف: انداز ، انداختن ـ پھینکنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شَلِیل (فت ش ، ی مع) امذ.
شفتالو کی ایک قسم جس میں بعض تمام سرخ یا سفید اور بعض زرد یا مختلف رنگوں کے ہوتے ہیں. آلو و شفتالو اور زرد آلو اور شلیل کھا کر اُن کے اوپر کوئی اور چیز نہ کھانی چاہیے.(۱۲۰۹ ، ابوعبداللہ ، جامع العلوم و حدایق الانوار ، ۱۶۳). [ف].

شَم (۱) (فت ش) امذ.
۱. ضبط نفس ، اپنے قوائے جسمانی کو قابو میں رکھنا ، بےپروائی ، بے اعتنائی . پہلے شم اور دم کو اختیار کرو . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۰).

تم اپنی اور تمہارو نہ اُلجھو اوروں سے
کہ گن ہی گیانی کے سنجم شم آتھا سنّیم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۸۰). ۲. آرام ؛ سکونِ دل ؛ نجات ؛ آخری خوشی ؛ درد کا بند ہو جانا ؛ بیماری سے صحت ؛ ہاتھ ؛ کلی ؛ سراب ؛ لعنت (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : शम].

شَم (۲) (فت ش) امذ.
۱. سونگھنے کی قوت ؛ شامہ.

سمع و ذوق و بصر و لمس و شم و وہم و خیال
بن کہے تو نے دیے ہم کو ، کریمِ مطلق

(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام ، ۲۹۰).

تیری محبت کا مزا کل قوتوں میں ڈرے غدا
کیا ذائقہ کیا باصرہ کیا لامسہ کیا سمع و شم

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۱۰۱). ۲. سونگھنا.

بوئے کاکلِ مشکیں سونگھتے ہیں جو ہر دم
مشکناب کو مٹی جانتے ہیں شم کے بعد

(۱۸۸۱ ، اسیر لکھنوی ، مجمع البحرین ، ۲ : ۱۲۳).

چہار سو ہے نگارانِ لالہ رُو کا ہجوم
بریدہ گیسو و بالا بلند و عنبر شم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۱۱۲). [ع].

شَماتَت (فت ش ، ت) امث.
(کسی کی برائی ، خرابی یا نقصان پر) اظہار خوشی ، استہزا یا ہنسنا ، (عموماً دشمن پر) خندہ زنی.

فراقِ یار جفائے شماتتِ اعدا
غمِ دل و ستمِ پندِ ناصحاں دیکھا

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۶). وہ مانوس دشت کہی میں خشکیں پھرتا تھا اور مومنین پر شماتت کرتا تھا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۳۶۸). وہ گروہ جو تقلید پرستی یا خود غرضی کی وجہ سے پہلے ہی سے مخالف تھا اس کو اور بھی شماتت کا موقع ہاتھ آیا. (۱۹۰۶ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۶۰۷). نقصان گراں مایہ تو ہوا ہی تھا ، شماتت ہمسایہ سے بچ گئے.(۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۰۹).

شُمار (ضم ش).(الف) امذ.
۱. گنتی ، تعداد.

اتنے کافر سٹے مار کرنسکے کوئی شمار

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (ق) ، ۵۵).

دیہ اوپر جب دیہ ہوتے ہے غنیمت دو گھڑی
سب گھڑیاں کوں نا پوچھوں ہے وہ گھڑی سنج کوں شمار

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۰).

ہجر کی رات میں شمار نہیں
اے سراج اشک کی قطاروں کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۸).

مارا ہو ایک دو کو تو ہو مُدّعی کوئی
کشتوں کا اس کے روزِ جزا میں شمار کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۷۱). وحشی اور موذی جانور بھی شمار میں کم تھے. (۱۸۷۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۱۲). علم انسان ان کے اعضا و شمار سے عاجز ہے. (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اصول علاج ، ۵). میں چپ ہو گیا اور نوٹس کی رقم کی بجائے کتابوں اور کاپیوں کو شمار کرنے لگا. (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۹۶). ۲. شمولیت ، شامل ہونا ، گردانا جانا ، کسی زمرے میں شامل کرنا. نادان کا وجود عدم ہے نہیچ میں شمار. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳). راویوں کا ایک ثقہ گروہ ان کو صحابہ میں شمار کرتا ہے. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۱۶). ایکس ریز ... کا شمار مفید ترین عمل دریافتوں میں ہوتا ہے. (۱۹۷۱ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۱۲۳). ۳. (ا) حساب.

نہ آیا وعدہ فردا پہ لو قیامت تک
قدم شماری ہی میں دن شمار کا پہونچا
(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۱۰۸).

ہر اُمتی پہ اس کی عنایت کا کیا شمار
سرتا بہ پا جو شان کرم کا ظہور تھا
(۱۹۱۹ ، درشہوار بے خود ، ۲).

تری نگہِ کرم کی امید ہے یا رب
مرے گناہوں کا ورنہ کوئی شمار نہیں
(۱۹۸۳ ، زاد سفر ، ۷). (iii) (نجوم) حساب کتاب ، قیاس.

کہیں پوتھیوں سے وہ کر کے بچار
ہے سورج کے چکر پہ اس کا شمار
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۳) . ۳. لاحقۂ فاعلی ، تراکیب میں مستعمل ، جیسے سبحہ شمار ، اختر شمار وغیرہ میں (ماخوذ : جامع اللغات). [ف : شمردن (گننا)].

---بندھنا محاورہ.
خیال رہنا ، رہ رہ کے کسی ایک بات کا خیال آ. (مہذب اللغات).

---(اور) بچار کرنا محاورہ.
(نجوم) علم نجوم کی رُو سے حساب کتاب کرنا. نجومی رمال پنڈت بچار اپنے اپنے قاعدوں کے موافق دیکھتے بھالتے شمار اور بچار کرتے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۳).

---داں امذ.
(شماری اطلاقیات) ماہر اعداد و شمار (انگریزی اردو فوجی فرہنگ). [شمار + ف : داں ، دانستن - جاننا].

---دانہ / (کے) دانے (---فت ن) امذ.
تسبیح میں گیارہ دانوں کی ایک لڑی جو ذکر کی تعداد شمار کرنے کو ہوتی ہے.

رو رو کے داغ گنتے ہیں ہم ہجر یار کے
یہ قطرہ ہائے اشک ہیں دانے شمار کے
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۶۷). ہم شمار دانوں سے نہیں کھیل رہے ہیں بلکہ آئندہ نسلوں کی زندگی کی نبض شناسی کر رہے ہیں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۲۱). [شمار + دانہ (رک)].

---سے باہر م ف.
بے شمار ، بے حساب ، ان گنت.

دو چار ہوسے دیجیئے دو چار لیجیئے
آپس کا لین دین ہے باہر شمار سے
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۷۰).

میں ہوں تیرے دیار سے باہر
غم ہوئے ہیں شمار سے باہر
(۱۹۸۹ ، سورج زمین پر ، ۵۳).

---(و) قطار میں م ف.
صاحب حیثیت کے لیے مستعمل ؛ کسی قابل ہونا ، گنتی میں ، حساب میں ، زمرے میں.

کیا نام لیں مرا وہ رقیبوں کے ساتھ ساتھ
میں کون ہوں جو آؤں شمار و قطار میں
(۱۹۲۳ ، دیوان بشیر ، ۱۷). یہ بے چارے ہیں کس شمار و قطار میں تھے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۳۹). اف : آنا ، ہونا.

---کُنِنْدَہ (---ضم ک ، فت نیز کس ن ، سک ن ، فت د) صف ، امذ.
۱. گننے والا ، گنتی کرنے والا (جامع اللغات). ۲. (ریاضی) کسر میں دو عدد ہوتے ہیں ایک خط کھینچ کر ایک عدد اوپر لکھا جاتا ہے دوسرا نیچے اوپر کے عدد کو شمار کنندہ اور نیچے کے عدد کو نسب نما کہتے ہیں جیسے ۵/۲ میں ۲ کے عدد کو شمار کنندہ اور ۵ کے عدد کو نسب نما کہیں گے. مخرج کسر کو عدد صحیح میں ضرب دو اور حاصل پر اس کسر کو بڑھا کر ایک نیا شمار کنندہ مقرر کرو اور مخرج اس کا وہ ہے جو پہلے کسر کا تھا. (۱۸۵۲ ، تسہیل الحساب ، ۲۷). کسر میں شمار کنندہ اور نسب نما کو اوپر اور نیچے لکھنے کا طریقہ رائج کیا. (۱۹۳۵ ، داستان ریاضی ، ۱۵۸). مندرجہ ذیل کسروں کے شمار کنندے اور مخرج علیحدہ علیحدہ لکھیں. (۱۹۸۸ ، ریاضی (چوتھی جماعت کے لیے) ، ۲۵). [شمار + ف : کُنِنْدہ (کن + ندہ ، لاحقۂ فاعلی)].

---میں آنا محاورہ.
گنا جانا.

بہت میں سرا پردہ واں کے گیا
شمار میں نہیں آیا لشکر کھیا
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۰۰).

میرے گناہ آتے ہیں کوئی شمار میں
اے درد میں نے جی میں کیا تھا حساب رات
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۳۸).

آئیں شمار میں نہ کبھی دل کی حسرتیں
ثواب اگر خدا کے یہاں بھی حساب ہو
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۲۰).

---میں رَہنا محاورہ.
فکر میں رہنا ، خیال میں رہنا (مہذب اللغات).

---میں لانا محاورہ.
گننا ، خاطر میں لانا ، اہمیت یا وقعت دینا.

فرقت میں ایسے دیکھ چکے بیشمار دن
کیا لائیں ہم شمار میں روز شمار کو
(۱۸۱٦ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۸۹).

---نُما (---ضم ن) امذ.
۱. (طبیعات) ہوا کی نمی اور خشکی کو شمار کرنے والا آلہ. اس تقالے میں ایک الڈکس یعنی ... شمار نما لگا ہے. (۱۸۳۸ ، ستہ شمسیہ ، ۳ : ۱۴۴). ۲. عدد نما ، شمار کرنے والا ، حساب رکھنے والا آلہ. میکانی شمار نما اندراجات کو محفوظ رکھتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۱۳۰). [شمار + ف : نما ، نمودن - دیکھنا ، دکھانا].

ـــــ نَوِیس (ـــــ فت ن ، ی مع) امذ.
حساب کرنے والا شخص (ماخوذ : جامع اللغات). [شمار + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا].

شُمارِنْدَہ (ضم ش ، کس ر ، سک ن ، فت د) امذ.
شمار کرنے والا ، حساب رکھنے والا آلہ. اس چرخ کی گردشوں کی تعداد ایک چھوٹے گردش شمارندہ پر معلوم ہوتی ہے. (١٩٣١ء ، طبیعیات عملی ، ٥٠). یہ پرزہ شمارندے کو چلاتا ہے. (١٩٦٧ء ، آواز ، ٢٣١). [شمار + ندہ ، لاحقۂ صفت].

شُمارَہ (ضم ش ، فت ر) امذ.
١. گنتی ، حساب ؛ (مجازاً) حد.

نہ اس کی بیدلی کا تھا کنارہ
نہ اس کی آرزو کا تھا شمارہ

(١٧٩٤ء ، عشق نامہ ، فگار ، ٩٣). **٢ (اَ) ترتیب وار نمبر.** اس تین انچ میں کھونٹی کے شمارے کا نشان ڈالنا چاہیے. (١٩٣٣ء ، مٹی کا کام ، ٣٠). **(اا) کسی اخبار یا رسالے کا علی الترتیب نمبر وار پرچہ.** بھارت میں میرے متعلق چار خاص شمارے شائع ہوئے ہیں. (١٩٦١ء ، خطوط عبدالحق ، ٢٣٧). [شمار + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ لَگانا محاورہ.
ترتیب کے حساب سے نمبر لگانا. کھیل کی ترتیب دینے والا ، اپنی فٹ بال کی جماعت کے کھلاڑیوں پر شمارہ لگاتا ہے. (١٩٦٩ء ، نفسیات کی بنیادیں ، ٢٩٢).

شُماری (ضم ش).(الف) لاحقہ.
جزو دوم کے طور پر مرکبات میں مستعمل : جیسے اختر شماری ، مردم شماری وغیرہ. مردم شماری کی آسانی کے لئے یا کستان کو مختلف حصّوں میں تقسیم کرنا تاکہ شماریاتی کام آسان ہو جائے. (١٩٨٣ء ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ١٦).(ب) امث.
١. گنتی ، حساب ؛ زمرہ (قدیم).

حشمت اسے تب ایسے اکبار
کہ آوے وہ شماری میں نہ زنہار

(١٧٩٤ء ، عشق نامہ ، فگار ، ١٥٩). **٢. یاد داشت جس سے روزمرہ کے حسابات اور معاملات کی تعداد اور کارروائی معلوم ہو** (اُردو قانونی ڈکشنری). (ج) صف. گنا ہوا ، گنتی کا ، اہم ، خاص ، گنے چنے. ہیرو بھی لکھنؤ کے شماری لوگوں میں سمجھا جانے لگا. (١٩١٢ء ، شباب لکھنؤ ، ٩٢). [شمار + ی ، لاحقۂ نسبت].

شُمارِیات (ضم ش ، سک ر) امث.
علم اعداد ، اعداد جمع کرنے اور تجزیہ کرکے انھیں کارآمد بنانے کا علم ، اعداد و شمار. عدم مطابقت یا عدم یکسانیت وغیرہ کے معیار کا تجزیہ شماریات کی تکنیک کے ذریعے کرتے ہیں. (١٩٨٣ء ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ٢٣). [شمار + یات ، لاحقۂ جمع].

ـــــ داں امذ.
ماہر اعداد و شمار ، اعداد و شمار جمع کرنے والا. عیاری ذہانت کی طرح ، عیاری سماعت بھی ایک ایسی چیز ہوتی ہے جس کا وجود صرف شماریات داں کے اوسطوں میں ہوتا ہے. (١٩٦٩ء ، نفسیات کی بنیادیں ، ٣٨٢). [شماریات + ف : داں ، دانستن ـ جاننا].

شُمارِیاتی (ضم ش ، سک ر) صف.
شماریات سے منسوب یا متعلق ، اعداد و شمار کے متعلق. آج کی دنیا میں اقتصادیاتی اور شماریاتی مطالعوں نے روز افزوں اہمیت حاصل کی ہے. (١٩٦٩ء ، برقاب ، ٢ : ٢). [شماریات + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ بیورو (ـــــ کس ب ، ی مخت ، و مع ، و مع) امذ.
اعداد و شمار کا سرکاری محکمہ یا دفتر. شماریاتی بیوریو کے تحت ان دونوں محکموں کو مدغم کر دیا گیا. (١٩٦٨ء ، اطلاق شماریات ، ٣٠٢). [شماریاتی (رک) + انگ : Bureau].

شَمارِیخ (فت ش ، ی مع) امذ.
کھجوروں کا جھنڈ ؛ (کنایۃً) ستاروں کا ایک جُھرمٹ. عرب کوا کب قیطورس اور سبع کو شماریخ کہتے ہیں. (١٨٧٧ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٦٧). [ع : شمراخ کی جمع].

شَمّاس (فت ش ، شد م) امذ.
١. سورج کی پرستش کرنے والا ، آفتاب پرست ؛ آتش پرست. اس بادشاہ کے مذہب میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ وہ شماس تھا. (١٨٦٣ء ، تحقیقات چشتی ، ٩١). سبا واقع ملک عرب کی ملکہ و سلطانہ تھی یہ ملکہ جو شماس اور کافرہ تھی. (١٩٠٩ء ، فرہنگ عثمانیہ ، ٢٧٩). **٢. سورج کا دیوتا ، سورج دیوتا.** اس کی تمام عزت و عظمت زیادہ تر اس معبد سے وابستہ تھی جو شماس (سورج کا دیوتا) کے نام سے منسوب تھا. (١٩١٥ء ، شبستان کا قطرۂ گوہریں ، ٨). **٣. وہ شخص جس نے آتش پرستی کا طریقہ ایجاد کیا تھا ، قوم ترسا کا سردار یا پُجاری جو بیچ میں سے سر منڈا کر معبد میں بیٹھا رہتا ہے ، گبر ، ترسا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [ع].

شَمّاسَہ (فت ش ، شد م ، فت س) امث.
شماس (رک) کی تانیث ، آفتاب پرست عورت.

ٹھہرتا نہیں گھر میں سیلانی جوڑا
ہر ادباتی شماسہ و کافرہ ہے

(١٩٦٣ء ، فارقلیط ، ١٩٨). [شمّاس + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شَمّاسی (فت ش ، شد م) صف ؛ امذ.
شماس سے منسوب ، آتش پرست. آفتاب پرستی پر نہ اتر پڑو تو بے شک ہمیں شمّاسی خیال کرو. (١٩١٠ء ، محاکمہ مرکز اردو ، ٣٠). [شماس + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَمّاع (فت ش ، شد م) امذ.
موم بتیاں بنانے والا کاریگر ، موم بتیاں بنانے والا.

ہو گیا روشن حسینوں کی ہے بس بنیاد ظلم
گر نہ ہو زنبور ابے شماع ہو پیدا نہ شمع

(١٨٥٣ء ، دفتر فصاحت ، ٩٦). [ع : (ش م ع)].

شَمّاعی (فت ش ، شد م) امذ.
شماع (رک) سے منسوب یا متعلق ؛ (کنایۃً) آتش پرست. شماعی اور اس کے مقلدوں کی یہ رائے تھی کہ صرف فعل قبیح کے ارتکاب پر یا فاحشت سینہ پر طلاق دی جاوے (١٨٩٥ ، اسلام کی دنیاوی برکتیں ، ٢٨)۔ [شماع + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَما کَرْنا ف م.
معاف کرنا ، معاف دینا ، درگزر کرنا ، چھما کرنا. اے او ما دیوی! ہمیں شما کر دیجیو (١٩٨٣ ، زمیں اور فلک اور ، ١٣٣).

شِمال (کس نیز ضم ش) امذ.
١. جنوب کے مقابل سمت ، قطب شمالی کی سمت (چونکہ عرب لوگ کعبہ کو ایک شخص قرار دے کر یہ تصور کرتے ہیں کہ اس کا منھ مشرق اور پشت مغرب کی طرف ہے اس لیے قطب شمالی کی سمت جو کعبہ سے بائیں جانب ہے شمال کہنے لگے)، اُتر.

کر سکھ سوں بیس تخت اُپر خسروی مدام
جو لگ جنوب و مشرق و مغرب ہے ہور شمال

(١٩٤٨ ، غواصی ، ک ، ٩٣)۔ چوڑائی شمال سے جنوب تک. (١٨٥٦ ، فوائدالصبیان ، ١٣٧).

مخلوق شرق و غرب و شمال و جنوب میں
بھرتی ہے اعتقاد سے دم چار یار کا

(١٩١٣ ، دیوان پروین ، ٧)۔ دائیں ہاتھ کو شمال کی جانب کیا. (١٩٨١ ، قطب نما ، ١٣)۔ ٢. شمال (اُتر) سے جنوب کی طرف چلنے والی ہوا.

تیرے شعلے تے یاس یا کر شمال
نسیم و صبا کوں دیوے گوشمال

(١٩٣٩ ، خاور نامہ ، ١٥).

وہ خستہ جگر ہوں کہ جس نے تمام عمر
بادِ سموم کو بھی شمال و صبا کہا

(١٨٤٩ ، سالک ، ک ، ٥٣).
عطر میں بس رہی ہے آج نسیم اور شمال و صبا ہیں عنبر بیز (١٩٣١ ، بہارستان ، ٨٦)۔ ٣. بایاں ہاتھ ، بائیں جانب.

نہیں دستِ شمال یار زیبو آستیں شاید
معطر بوئے گل سے دامنِ باد شمال ہے

(١٨٦٧ ، رشک ، ک (ق) ، ١٥٣)۔ ٤. عادت ، خُو (نوراللغات).
[ع : (ش م ل)].

---رُو (---و مع) صف.
وہ جس کا رُخ یا سامنا شمال کی جانب ہو (نوراللغات ؛ پلیٹس).
[شمال + رُو (رک)].

---رُویَہ (---و مع ، فت ی) صف.
رک : شمال رو. ہندو تھریں شمال رویہ ہوکر بحر شمال رویہ میں جاملی ہیں (١٨٥٣ ، مرآۃ الاقالیم ، ٨)۔ [شمال رو + یہ ، لاحقۂ صفت].

---رُویَہ عِمارَت (---و مع ، فت ی ، کس ع ، فت ر) امث.
(معماری) وہ عمارت جس کا صدر رخ شمال کی جانب ہو (ا پ و ، ١ : ١٣٠)۔ [شمال رویہ + عمارت (رک)].

شُمالاً (ضم نیز کس ش تن ل بفت) م ف.
شمال کی سمت ، اُتر کی جانب یا رُخ پر. ہر شہر میں تین سڑکیں شرقاً غرباً تین شمالاً جنوباً ہونا چاہئیں. (١٩٥١ ، تاریخ تمدن ہند ، ١٥٩)۔ [شمال + اً ، لاحقۂ تمیز].

شَمالی (فت ش) امذ.
(کاشتکاری) کھیتی کا شریک ، شاملات کا حصہ دار ، شامی (ا پ و ، ٦ : ٨١)۔ [ع : (شامل) کا بگاڑ].

شُمالی (ضم نیز کس ش) صف.
شمال کا ، شمال سے منسوب یا متعلق.

دوقطبی فراست میں ہیں زوروز
شمالی جنتے ہے فہم کوں خر

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ٤٣)۔ دریائے شمالی. (١٨١٠ ، اخوان الصفا ، ١٥٠)۔ [شمال + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ہَوا (---فت ہ) امث.
بادِ شمال (نوراللغات). [شمال + ہوا (رک)].

شُمالِیَہ (ضم نیز کس ش ، کس ل ، فت ی) صف.
رک : شمالی. ہر دو شمالیے رویل کھنڈیئے اور اودھئے بڑے تو بڑے چھوٹے سبحان اللہ. (١٩٨٦ ، آئینہ ، ١٣١)۔ [شمال (رک) + یہ ، لاحقۂ صفت].

شَمّام (فت ش ، شد م) امذ.
کچری ، ایک پھل ، سبز اور زرد دھاریوں کا چھوٹا سا خربوزہ (کلیدِ عطاری ، ٨٣)۔ [ع].

شَمّامَۃُ الْعَنْبَر (فت ش ، شد م بفت ، فت م ، ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
ایک عطر جس کا جزو اعظم عنبر ہے ، عطر کی ایک قسم جو عنبر کی خوشبو سے بنایا جاتا ہے. ایک دم سے شمامۃ العنبر کی تیز اور مست کر دینے والی خوشبو کا ایک بھبکا میرے دماغ میں ... پہنچا. (١٩٣١ ، روح لطافت ، ٣٣)۔ تو سال کا ہو گا اسی ابرک میں پھولوں کی چادر ، اگربتی ، گلاب جل اور شمامۃ العنبر باندھے بے خبر پیچھے چل رہا تھا. (١٩٧٦ ، زرگزشت ، ٧٨)۔ [شمامہ شمامہ (رک) + رک : ال (١) + عنبر (رک)].

شَمّامَہ (فت ش ، شد م ، فت م). (الف) امذ.
١. سونگھنے کی چیز ، ایک گولہ جس کو خوشبودار چیزوں سے ترکیب دے کر گول بنا لیتے ہیں ، اور ہاتھ میں رکھ کر سونگھتے ہیں ، دستنبو.

ہنی عود کی بید مشک اذفری
سو ریحاں شمامہ ہوا عنبری

(١٦٥٧ ، گلشنِ عشق ، ١٣٨)۔ ٢. (طب) وہ ٹیوب وغیرہ جس میں سونگھنے کے لیے کسی قسم کی تیز بودار دوا بسی یا رکھی ہوئی ہو ، سانس کے ساتھ دوا پہنچانے کا ایک آلہ. اسی غرض کے لئے یہ ایک شمامہ کی صورت میں دستیاب ہو سکتی ہے. (١٩٣٨ ، علم الادویہ ، ١ : ٥٧٣)۔ (ب) لاحقہ. مرکبات میں جزو دوم

کے طور پر بو دینے والا کے معنی میں مستعمل. اس نامہ محبت شمامہ کا جواب فکر و تامل سے دیا جائے گا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۷۵). اس لیے خامۂ الطاف شمامہ سے لکھا جاتا ہے کہ ہم کو ... مسرور کرتی رہیں. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری ، ۱۳۶). [ع : شمّام + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---عنبر کس اضا(---فت ع ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ. **عنبر کی خوشبو والی گولیاں.** ایک دن ایک شمامہ عنبر نذر گزرا جو قندیل نما ... اور دس ہزار روپیہ کا تھا. (۱۹۲۹ ، تخت طاؤس ، ۱۳۶). [شمامہ + عنبر (رک)].

شمّامی (فت ش ، شد م) امذ.
عطار.

شمامی عنبر پتیاں بھرائے
شربت گھول امرت پلائے

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۱۱۲). [شمامہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

شمائل (فت ش ، کس ہ) امذ؛ ج.
۱. **عادات و خصائل ، اخلاق ، خصلتیں ، عادتیں.**

کرو ظاہر محاسن اور فضائل
بیان صورت و وصف شمائل

(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۳۳). جب ایک مدت اسی طرح گزر جاتی ہے اس کے شمائل و خصائل نارسیدہ اطفال کے طبائع میں متمکن ہو جاتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۵).

نہ بار قرض سے کیوں کر وہ دے سبکدوشی
شمائل اس کے ہیں شیریں وہ ہے کریم نہاد

(۱۹۰۸ ، صحیفۂ ولا ، ۱۸۳). ایک قوم اور اس ملک کے افراد اپنے طرز زندگی ، رسم و رواج اخلاق و شمائل ... سے سامان عیش و راحت فراہم کرتے ہیں. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۱۳۳). ۲. **حلیہ ، شکل ، وضع قطع ، صورت.**

لے مہ دلربا تے شمایل نہ ہوے
اور دلبر بجز قلب بایل نہ ہوے

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۹۹). ایک بوڑھا سوار اس شکل اور شمائل کا یہاں آیا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۲۳).

جس کے جباری کے قصے تھے زبان زد وہ عمر
زینت دی و شمائل میں لگے ہو ساربان

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۲۲۵). ۳. (تصوف) **تجلی جمالی کا ظہور** (مصباح التعرف ، ۱۵۰). ۴. **شمال کی جانب سے چلنے والی ہوائیں ؛ شمالی علاقہ جات** (پلیٹس). [شمیلہ (رک) کی جمع].

---نامہ (---فت م) امذ.
مرقع ، البم. سلطان محمد فاتح کی ایلچیوں یعنی شمائل ناموں میں اس سلطان کی کئی اور تصویریں بھی ملتی ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو ، کراچی ، جولائی ، ۱۰). [شمائل + نامہ (رک)].

شمائم (فت ش ، کس ہ) امذ ؛ ج.
خوشبوئیں ، شمیمہ (رک) کی جمع. شمائم اس کے مفرح دل و دماغ انس و جان ہیں. (۱۹۰۵ ، بوستان خیال ، ۴ : ۳۰). شمائم بمعنی بو ہائے خوش. (۱۹۸۳ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۱۸). [شمیمہ (رک) کی جمع].

شِمپنزی (کس ش ، سک م ، فت پ ، سک ن) امذ.
افریقہ کا ایک بے دم بندر جو انسان سے مشابہ ہوتا ہے. گوریلا اور شمپنزی افریقی ، اور گبن ... ان میں گوریلا سب سے بڑا جانور ہے. (۱۹۸۲ ، میملیا ، ۷۸). [انگ : Chimpanzee].

شِمپنی (کس نیز فت ش ، سک م ، فت پ) امث.
ایک قسم کی گاڑی جسے بیل کھینچتے ہیں. یکایک باغ کا بڑا پھاٹک کھلا اور بیلوں کی بند گاڑی جسے وہاں شمپنی کہتے ہیں چھم چھم کرتی اندر داخل ہوئی. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۳۷). [مقامی].

شَمپو (فت مع ش ، سک م ، و مع) امذ.
بالوں یا سر کو دھونے کا ایک مرکب مائع جو مختلف رنگوں میں پایا جاتا ہے اور عموماً خوشبودار ہوتا ہے. حال ہی میں ایسے مرکبات تیار کیے گئے ہیں جو ... شمپو اور دیگر آرائش سنگھار کی چیزوں میں ملائے جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۵۲). [انگ : Shampoo].

---کرنا ف م.
دھونا ، بالوں کی صفائی کرنا. تمھارے بال خشک ہو کر بڑی مشکل سے قابو میں آتے ہیں دیکھو تو بھلا دو مرتبہ میں نے اپنے ہاتھ سے شمپو کیے ہیں. (۱۹۶۵ ، چار ناولٹ ، ۹۳).

شِمپین (کس خف ش ، سک م ، ی مع) امث ؛ امشم پین.
فرانس کی اعلیٰ قسم کی مشہور شراب جو عموماً سفید چمکدار ہوتی ہے.

شم پین سدا سبو جین چلا غم دم دم

(۱۸۹۲ ، نگہ غفلت ، ۶۵). انہوں نے بھی شمپین کی بوتل نکال کر دکھائی. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۲۳۱). [انگ : Champagne]

شَمّتاً (فت ش ، شد م بفت ، تن ت بفت) م ف.
سونگھ کر ، اندازے سے ، اندازاً ، ذراسا. اگر پھر کسی عورت نے اس کا تذکرہ کیا اور شمتاً مجھ کو معلوم ہو گیا تو میں اپنے نام کا ہوں. (۱۸۸۲ ، صورت الخیال ، ۲۳). [ع : شمّۃ].

شَمّر (فت ش ، شد م بفت ، تن ت بفت) م ف.
تالاب ، حوض خورد ، جس گڑھے میں مینہ کا پانی جمع ہو جاتا ہے (مہذب اللغات). [ف].

شِمر (کس ش ، سک م) امذ.
۱. **یزید بن امیر معاویہ کی فوج کے پیادوں کے سردار کا نام جو قاتل قاتل امام حسین تھا.**

یزید و شمر کے کاماں نہ کرسیں کوئی شیطان بھی
ہزاراں لعن ہے اس پر جن ایسا ہوت جایا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۵۶).

کتنا ہے سخت قلب رقیب سیاہ رو
نطفہ یہ شمر کا ہے کہ بچہ یزید کا

(۱۸۵۲ ، مرآۃ الغیب ، ۵۳)۔

شمر و بوجہل و کوفی و شامی
بوذر و بایزید و بسطامی

(۱۹۵۷ ، فیض دوراں ، ۲۰۹)۔ ۲. **(کنایۃً) شقی ، ظالم ، مردود ، حرامی ، ملعون ، رذیل ، نابکار** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔ [ع : علَم]۔

۔۔۔ کی ہنڈی گڑی ہے فقرہ۔
کسی مکان یا کسی جگہ پر جہاں مجلس ہوتی ہوں اور گریہ نہ ہو یا کم ہو تو کہتے ہیں (مہذب اللغات)۔

شُمَر (ضم ش ، فت م) صف۔
گنتی ، شمار ، مرکبات میں جزو دوم کے طور پر آکر صفت فاعلی کے معنی دیتا ہے یعنی گننے والا ، جیسے : ستارہ‌شمر (نجومی)۔ اگر سب مراتب یک شمر جانا تو خطا ہے ... یعنی محمد ہور خدا باج دوسرا کوئی نہیں۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۴۲)۔ [ف : شمردن ۔ گنتا سے امر حاضر]۔

شَمْرَخ (فت ش ، سک م ، فت ر) امذ۔
شیرا ، لعاب۔ ناگ پھنی کے پھل ... میں شمرخ (شیرا ، لعاب) بھرا ہوتا ہے۔ (۱۹۶۵ ، ہماری پہیلیاں ، ۲۵۵)۔ [مقامی]۔

شُمُرْدَگی (ضم ش ، م ، سک ر ، فت د) امث۔
گنتا ، شمار کرنا ، تراکیب میں بطور جزو دوم مستعمل ، جیسے : دم شمردگی ، مردم شمردگی۔

اب دم شمردگی سے مجھے کاروبار ہے
ہر دم مرے حساب میں روزِ شمار ہے

(۱۷۵۱ ، نکات الشعرا (کلیم شاہجہاں پوری) ، ۳۸)۔ [شمردہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

شُمُرْدَہ (ضم ش ، م ، سک ر ، فت د) صف۔
گنا ہوا ، شمار کیا ہوا ؛ گنتی کے ، تھوڑے سے ، چند۔ اُس نے خبر دی کہ قیصر باغ میں بہت شمردہ لوگ رہ گئے ہیں۔ (۱۸۹۶ ، قیصر التواریخ ، ۲ : ۲۸۸)۔ [ف : شمردن ۔ گنتا + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

۔۔۔ صُحْبَت کس اضا (۔۔۔ضم ح ص ، سک ح ، فت ب) امذ۔
مصاحب خاص۔ نظام علی خاں نے اپنا خدمت گار بھیج کر کمی خاں کالے خاں ، سرور خاں وغیرہ کو کہ جو شمردۂ صحبت تھے طلب کیا۔ (۱۸۴۳ ، نتائج المعانی ، ۵۳)۔ [شمردہ (رک) + صحبت (رک)]۔

شَمْرُور (فت ش ، سک م ، و مع) امث۔
صبح کے وقت چہچہانے والے ایک پرندے کا نام۔ بلبل اپنے گانوں سے سوتوں کو جگا دیتی ، شمرور انسانوں کی طرح بولیاں بولتی۔ (۱۹۴۴ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۸۹)۔ [مقامی]۔

شِمْرِیَہ (کس ش ، سک م ، کس ر ، فت ی) امذ۔
ایک فرقے کا نام جس کا بانی حبیب بن عون الشمری تھا۔ شمریہ ... یہ بھی مرجئیہ ہی کی شاخ ہے اس کے بانی کا نام حبیب بن عون الشمری ہے۔ (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۱۰۰)۔ [شمر (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

شَمْس (فت ش ، سک م) امذ۔
۱. **سورج ، آفتاب ، مہر ، خورشید ، نیّرِاعظم۔**

تیری گلی کی خاک اس ترکیب شمس ہے اے قمر
اکسیرِ اعظم سامنے نوشادر کافی کدھر

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۵۱۹)۔ شمس کا پرتو قمر جیسا دستا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۷)۔

یعنی نہ ہو شمس نا قمر ہے
اللہ کے اس سول امر ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴۴)۔ چوتھا شمس فلک چہارم کا افسر سردار ہے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۰)۔

تو تو ہیں صرف ایک شمس ہی ہے
مجھ سے شمس الشموس ہے رخشاں

(۱۹۳۵ ، فلسفۂ اخلاق ، ۲)۔ ۲. **ایک وضع کا گلے کا ہار ؛ چشمہ** (جامع اللغات)۔ [ع]۔

۔۔۔ الْاُمَرا (۔۔۔ضم س ، غم ا ، سک ل ، ضم ا ، فت م) امذ۔
نواب ، امیر ، کبیر (جامع اللغات)۔ [شمس + رک : ال (۱) + اُمرا (رک)]۔

۔۔۔ الثَّقَلَیْن (۔۔۔ضم س ، غم ا ، ل ، شد ث بفت ، فت ق ، ی لین) امذ۔
آدمیوں اور جنوں کا سورج ؛ (کنایۃً) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم (جامع اللغات)۔ [شمس + رک : ال (۱) + ثقلین (رک)]۔

۔۔۔ الضُّحیٰ (۔۔۔ضم س ، غم ا ، ل ، شد ض بضم ، ا بشکل ی) امذ۔
۱. **دن چڑھے کا سورج ، چمکتا سورج۔**

جو چرخ کالی قدر کا شمس الضحا بدرالدجا
او تجہ بھوان کے دور میں جوں ماونو گھٹ گھٹ ہوا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۷)۔

ترا رخ صبح کوں شمس الضحیٰ ہے
شبِ تاریک میں بدرالدجا ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۲۰)۔

لگتا تھا زخم جب تو وہ کہتا تھا یا علی
بدرالدجیٰ حسین ہیں شمس الضحیٰ علی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۹۶)۔ ۲. **(کنایۃً) سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم۔**

اُمیدِ اہلِ دل نے ہر دور کے اُفق پر
شمس الضحیٰ کے جلوے دیکھے کرن کرن میں

(۱۹۸۴ ، میرے آقا ، ۵۰)۔ [شمس + رک : ال (۱) + ضحیٰ (رک)]۔

۔۔۔ الْعُلَما (۔۔۔ضم س ، غم ا ، سک ل ، ضم ع ، فت ل) امذ۔
علما میں مثل آفتاب ، برطانوی حکومت ہند کا ایجاد کردہ خطاب جو عالموں کو دیا جاتا تھا۔ ایک جلسے میں جناب شمس العلما

مولانا مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کے لٹریچر نثر کا ذکر خیر ہو رہا تھا. (۱۹۰۹ ، مجموعہ نظم بے نظیر ، ۶). اہل علم کو انگریزی حکومت شمس العلما کے خطاب سے نوازتی تھی. (۱۹۸۶ ، فاران (کراچی) ، جولائی ، ۵۰). [رک : شمس + رک : ال (۱) + عُلما (رک)].

---العُلمائی (---ضم س ، غم ا ، سک ل ، ضم ع ، فت ل) امث.
شمس العلما ہونا ، علمیت کا رعب و داب. اکثر لوگ ... خان بہادری و شمس العلمائی کے نشہ میں چور ہو کر اس وعید کے مستحق ہوتے ہیں. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۸۵). [شمس العلما + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---العُلیٰ / العُلے (---ضم س ، غم ا ، سک ل ، فت نیز ضم ع ، ا بشکل ی) امذ.
بلندی کا سورج ؛ (کنایۃً) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم.

عرش رفعت ہو تم تم ہو شمس العلےٰ
یا حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا

(۱۸۹۹ ، کلیاتِ رعب ، ۱۳). [رک : شمس + رک : ال (۱) + عُلیٰ (رک)].

---النَّہار (---ضم س ، غم ا ، ل ، شد ن بفت) امذ.
دن چڑھے کا سورج ، چمکتا سورج.

سارے مذاہب کا حق جس کی نظر میں ہے ایک
عدل ہے جس کا عیاں صورتِ شمس النہار

(۱۹۱۹ ، گلزار بادشاہ ، ۱۵۲). [رک : شمس + رک : ال (۱) + نہار (رک)].

---پیما (---ی لین) امذ.
(ہیئت) سورج یا شعاع کا زاویہ یا سمت ناپنے کا آلہ. مشاہدہ کنندہ ا پر خردہ پیما یا شمس پیما سے زاویہ کو ... ناپ لیتا ہے. (۱۹۳۰ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۱۳۸). [رک : شمس + پیما (رک)].

---رُخی (---ضم ر) صف.
(نباتیات) سورج کی طرف رخ کرنے والا ، سورج مکھی. پودے کے اعضا کی حرکت جس کا تعین واقع شعاعوں کی سمت سے ہوتا ہے شمس رخی کہلاتا ہے. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۹۱). [شمس + رُخ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---رُخِیَّت (---ضم ر ، کس خ ، شد ی بفت) امث.
(نباتیات) رک : شمس رُخی ہونے کا تعین کرنا. وہ پودوں کی مثبت اور منفی شمس رخیت سے واقف تھا. (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس ، ۴۵). [شمس رخی + ت ، لاحقۂ کیفیت].

---وَالضُّحیٰ (---فت و ، غم ا ، ل ، شد ض بضم ، ا بشکل ی) امذ.
چمکدار سورج ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

پیغمبری تخت پر بیسے ہیں جیو پیمبر
تب پگ لگے تو انیر اس شمس وَالضُّحیٰ کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۴۹). [شمس + و (حرف جار) + رک : ال (۱) ضحیٰ (رک)].

شَمْشان (فت ش ، سک نیز فت م) امذ.
(ہنود) وہ جگہ جہاں مردے جلائے جاتے ہیں ، نیز وہ جگہ جہاں مردے کو رکھ کر مذہبی رسومات ادا کی جاتی ہیں ، قبرستان. رت دیہہ روپی گھرا شمشان کے سمان سدا آتشدہ ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۴۹۲). [شمشان (رک) کا قدیم املا].

شَمْشُو (فت ش ، سک م ، و مع) امث ؛ = شمشو.
(عو) دال یا چاول میں پانی ڈال کر نیچے بیٹھے ہوئے کنکر نکالنے کا عمل. دال کیسی شمسو اور کس کا دھونا ، آدھی سے زیادہ تو کبوتروں نے کھائی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۰۳). [شمشو (رک) کا ایک تلفظ].

شَمْسَہ (فت ش ، سک م ، فت س) امذ.
۱. بیضوی شکل کا کسی قدر لمبائی لیے ہوئے نگینہ جو کنٹھے کے لیے قیمتی پتھر اور جواہرات کا تیار کیا جاتا ہے.

گلے میں تمہارے بہت زیب دیں گے
ستاروں کے بنواو کنٹھے کے شمسے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۸۹). شاہ ... ملک و رئیس ، شمسہ ... قرص ذراندود ، شمسیہ ... متعلق بہ شمس. (۱۹۲۵ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۱۹). **۲. (معماری) روشن دان ، تاب دان** (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۱۳۰). **۳. چھوٹا سا پھندنا جو تسبیح میں لگاتے ہیں.**

آتے ہیں دام میں کب خورشید رو کسو کے
اے شیخ یہ نہیں ہیں تسبیح کے یہ شمسے

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۸۰).

جو کہ رٹتا ہے ترا نام لحد پر اس کے
بدلے لالے کے ہوں تسبیح کے شمسے پیدا

(۱۸۵۹ ، دفتر بے مثال ، ۴۵).

ایک تسبیح امانت کے یہ سب دانے ہیں
اس تسبیح کے شمسے میں جو یگانے ہیں

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۴۳). **۴. سنہرا قرص جو قبے یا کلس میں لگاتے ہیں نیز چمکدار کلس.** پھاٹک بہت بلند شمسہ اس کا مثل آفتاب ... چمک رہا ہے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۸۵۹).

شمسہ قصر ہنر پر جھلجھلائیں گے حُروف
تاجِ دولت کی دمک پر مُسکرائیں گے حروف

(۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۱۲۴). **۵. ریشمی کپڑے وغیرہ پر بنائی ہوئی تصویریں یا اشکال ، نقش و نگار.** لوح کتاب پر طلائی شمسے میں عبارت ذیل خط نسخ شنگرف جلی میں لکھی ہوئی ہے. (۱۹۳۷ ، مقالات شیروانی ، ۳۰۸). [شمس (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

شَمْسی (فت ش ، سک م). (الف) صف.
شمس سے منسوب ، آفتاب سے متعلق.

منظور شمسی و قمری کا ہو کر حساب
ہاں دیکھ لیں رُخ عقب ابن بو تراب

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۰۹). (ب) امث. **رخصت جو چھ ماہ بعد شاہی زمانے میں دی جاتی تھی نیز ششماہی کی تنخواہ.**

نو مہرتسا باقی ہیں ششماہی کی شمسی
اک سال میں ہیں دیکھتی دو بار گھر اپنا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۲۳). (ب) امذ. **یاقوت کی ایک قسم.** یاقوت سرخ مثل کسم کے رنگ کے ہوتا ہے ... ان سب میں بہتر شمسی ہے. (۱۸۶۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۹). [شمس + ی ، لاحقۂ نسبت].

---توانائی (---فت ت) امث.
سورج کی حرارت سے حاصل کی ہوئی توانائی. پودے اس بات میں جانوروں پر فوقیت رکھتے ہیں کہ وہ شمسی توانائی کو اپنے کلوروفل کی مدد سے جذب کر کے ... غذا میں مقید کر سکتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۳۸). [شمسی + توانائی (رک)].

---حَرارَت پَیما (---فت ح ، ر ، ی لین) امذ.
سورج کی گرمی کو ناپنے کا ایک آلہ. سورج کے سلسلے میں شمسی حرارت پیما ... سے سب سے پہلے اس رفتار کی پیمائش کی جاتی ہے. (۱۹۶۱ ، مہ و انجم ، ۷۲). [شمسی + حرارت (رک) + ف : پیما ، پیمودن - ناپنا].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
وہ بیٹری جو سورج کی یا مصنوعی روشنی سے کام کرتی ہے. جو روشنی سے خواہ وہ سورج کی ہو مصنوعی کام کرتی ہیں ایسی بیٹریوں کو شمسی خانے کہتے ہیں. (۱۹۷۰ ، ٹرانسسٹر کے کرشمے ، ۱۱۳). [شمسی + خانہ (رک)].

---دِن/روز (---کس د/و مع) امذ.
وقت کی ایک اکائی جس کا تعین آفتاب کے نصف النہاری عبور کے ذریعہ کیا جاتا ہے ، وہ دن جو ایک اصلی دوپہر سے لے کر دوسرے دن کی اصلی دوپہر تک محدود ہو. گھڑیاں ... شمسی دن کے مطابق منظم کی جاتی ہیں. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۷). سال بھر کے یہ شمسی روز تمام کے تمام بالکل برابر نہیں ہوتے. (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۸). [شمسی + دن / روز (رک)].

---سال امذ.
وہ عرصہ جس میں زمین اپنا چکر سورج کے گرد پورا کرتی ہے ، یہ ۳۶۵ دن ۵ گھنٹے ۴۸ منٹ ۴۶ ثانیہ کا ہوتا ہے مگر عام طور پر ۳۶۵ دن کا شمار ہوتا ہے ، آفتابی سال ، سورج کے حساب کے مطابق سال.

مکر میں ہووے ساڑھے نو سو شمسی سال گن لوں کا
کہ کوئی نیچری کچھ کم نہ کر دے وقت معتد کو

(۱۸۹۵ ، مجموعہ نظم بے نظیر ، ۸۳). [شمسی + سال (رک)].

---طَیف (---ی لین) امذ.
سورج کی شعاعوں یا کسی اور روشنی قوت کی تصویر جس میں مختلف حصے اپنی انحراف پذیری کے لحاظ سے ترتیب وار نظر آتے ہیں ، مختلف رنگوں پر مشتمل وہ پٹی جو منشور سے گزرنے والی سورج کی روشنی دیوار وغیرہ پر منعکس کرتی ہے. شمسی طیف ... کے سات رنگوں کے آرپار بہت سی باریک سیاہ لکیریں نظر آتی ہیں. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۹۲۹). [شمسی + ع : طیف].

---عِلاج (---کس ع) امذ.
سورج کی شعاعوں سے علاج. ایسے مریضوں کو زیادہ گرم و زیادہ سرد مقامات اور بلند علاقوں میں رہنے سے احتراز کرنا چاہیے (دیکھو شمسی علاج). (۱۹۳۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۳۰). [شمسی + علاج (رک)].

---قَمری (---فت ق ، م) صف ؛ امث.
(لفظاً) سورج اور چاند کا ؛ مراد : **وہ نقدی جو افسران سرکار شمسی اور قمری مہینے کا فرق نکال کر لیا کرتے تھے ، تین چار دن کی رخصت جو ملازمہ عورتوں کو شاہی محلوں میں ملا کرتی تھی ؛ دو تین چیزوں کو جو مختلف المقدار ہوں برابر کر دینا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [شمسی + قمری (رک)].

---مَہینَہ (---فت م ، ی مع ، فت ن) امذ.
شمسی سال کا مہینہ ، شمسی سال کے ۱۲ مہینے گنے گئے ہیں ، انگریزی سال میں اپریل جون ستمبر اور نومبر ۳۰ دن ، فروری ۲۸ دن (فروری لیپ کے سال کا ۲۹) اور باقی مہینے ۳۱ دن کے ہوتے ہیں (جامع اللغات). [شمسی + مہینہ (رک)].

---نِظام (---کس ن) امذ.
سورج اور سیاروں کی گردش کا نظام ، سورج کے گرد سیاروں کی گردش کا طریقہ. لمبے سفر کے دوران ... شمسی نظام کے تباہ کن مشاہیوں اور ذرات کا مقابلہ بھی کرنا پڑے. (۱۹۷۳ ، خلا میں پرواز ، ۱۳). [شمسی + نظام (رک)].

شَمْسِیَّہ (فت ش ، سک م ، کس س ، شد ی بفت). (الف) صف.
شمس (رک) سے منسوب یا متعلق. اور دوسرا قصیدہ فارسی شمسیہ ہے جس کے ہر شعر کی ردیف آفتاب ہے. (۱۸۶۳ ، انشاء بہار بے خزاں ، ۵). (ب) امذ. **چھاتا ، چھتری ؛ مسلمان درویشوں کا ایک فرقہ** (جامع اللغات). [شمسی (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

شِمْشاد (فت نیز کس ش ، سک م) امذ.
۱. ایک خوش قد درخت جس کے پتے آس اور انار کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں ، شاخیں پریشان پھول سفید اور خوشبودار ہوتا ہے ، اس کی لکڑی سخت اور مضبوط ہوتی ہے جس کی کنگھیاں بھی بناتے ہیں جو بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرتی ہیں.

اٹھی قد دلبر سے شمشاد کتی
الف سار کے سروِ آزاد کتی

(۱۶۳۵ ، قصہ بے نظیر ، ۱۰۳).

گل رو کے قد مقابل ہو باادب کھڑا ہے
شمشاد ہے چمن میں اس کا غلام گویا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۵۵).

ہوا صد برگ کا رنگ تعشق
ہوا شمشاد کے پاؤں کا قندق
(۱۶۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۹۴).

یارو نہ مجھے سرو نہ شمشاد دکھا دو
جس قامتِ موزوں کی ہے اب یاد دکھا دو
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۹۷). ہر طرف سبزہ ہی سبزہ تھا اونچے اونچے صنوبر شمشاد. (۱۹۳۳ ، اختری بیگم ، ۳۹). سرو و شمشاد کے پاسبان اس چمن کی نگہبانی کرتے ہوئے معلوم ہوئے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۵۷). ۲. (کنایۃً) **معشوق خوش قامت نیز کسی خاتون کا پُروقار قد و قامت.**

نہ کم ماں دے دولت آباد کوں
نہ سر پار کر دیکھ شمشاد کوں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۳).

ـــاَندام (ـــفت ا ، سک ن) امذ.
محبوب خوش اندام (مہذب اللغات). [شمشاد + اندام (رک)].

ـــقامَت (ـــفت م) صف ، امذ.
لمبے قد کا ، محبوب خوش نما و زیبا قد (ماخوذ : جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [شمشاد + قامت (رک)].

ـــقَد (ـــفت ق) امذ.
رک : شمشاد قامت.

پکڑنا زگی نازکی بعدد
لٹکتے چلے شاد شمشاد قد
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۹). [شمشاد + قد (رک)].

شَمْشان (فت ش ، سک م) امذ.
(ہنود) **مرگھٹ ، جہاں ہندو اپنے مُردے جلاتے ہیں.** تو نہ تھا تو یہ زندگی شمشان کی طرح سنسان اور اجاڑ تھی. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۳۰). شمشان کے اردگرد ... ایک چاردیواری بنا دی گئی تھی. (۱۹۸۶ ، ڈوبتا ابھرتا آدمی ، ۲۶۲). [س : श्मशान].

ـــبُھومی (ـــو مع) امث.
(ہندو) **مردہ رکھنے یا جلانے کی جگہ ، مرگھٹ.** بُو کا عالم تھا ... جب مادھو نے شمشان بھومی میں قدم رکھا. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۳۲). میں نے ہندوؤں کی ارتھیاں بھی شمشان بھومی کی طرف جاتے دیکھی تھیں. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۶۳). [شمشان + بھومی (رک)].

ـــگھاٹ امذ.
رک : شمشان بھومی. مندر سے ذرا پرے شمشان گھاٹ کے کچھ آثار بھی تھے. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، ۳۸۲). [شمشان + گھاٹ (رک)].

شَمْشُو (فت ش ، سک م ، و مع) امث.
رک : شمسو.

آتے ہیں ہر نوالے میں کنکر میں کھاؤں کیا
شمشو نہیں کیا ہے جو دھوئی ہے تم نے دال
(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۸۲). [ف : سنگ شو کا مقامی تلفظ].

شَمْشِیر (فت ش ، سک م ، ی مع نیز مج) امث.
۱. **شیر کے ناخن کی شکل کا ایک آہنی ہتھیار ، خمیدہ تلوار ، تلوار جو بیچ سے خمدار ہو ، کٹار.**

اگر مرتضیٰ شاہ ذوالحال ہے
خداوند شمشیر کوپال ہے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۰).

بھواں تیری شمشیر زلفاں کمند
پلک تیری جیسے کٹاری لگے
(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۸۱).

خیمے کو جلاتے تھے آشوب اٹھاتے تھے
شمشیریں علم کرتے بے وسوسہ آتے تھے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱۰).

طالب ہیں کہ گردن پہ بھیا دے کوئی شمشیر
فرماتے ہیں اے موت اب آنے میں ہے کیا دیر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۹۰).

شمشیرِ حوادث سے نہ ہوں قلب دو پارا
پھر اوج پر اے برق ہو بھارت کا ستارا
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۶۱). ایک برہنہ آدمی شمشیر لے ہوئے مجھ پر وار کرنے کے لیے لپکا. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۱۱۳). ۲. **گنجفہ کی بڑی بازیوں میں سے ایک بازی کا نام اس کے پتے کا رنگ سبز اور علامت تلوار کی ہوتی ہے ، اس کا میر شمس کہلاتا ہے** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ ا ب و ، ۶ : ۱۶۰). [ف : شم - ناخن + شیر (رک)].

ـــاُتَرْنا محاورہ.
تلوار کی نوک کا کسی جسم میں گھسنا.

دیکھو تو ذرا جھک کے مرے زخمِ جگر کو
اتری ہے کہاں گزری ہے شمشیر کہاں سے
(۱۸۶۸ ، شرف ، د ، ۲۹۷).

ـــاُٹھانا ف م ؛ محاورہ.
کوئی ہتھیار یا شمشیر ہاتھ میں لینا ، لڑنے پر آمادہ ہونا ، جنگ کے لیے تیار ہونا.

دیکھ شمشیر ہے یہ، ساز ہے یہ ، جام ہے یہ
تو جو شمشیر اٹھا لے تو بڑا کام ہے یہ
(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۷).

ـــاَجَل کا شِکار (طُعْمَہ) ہونا محاورہ.
مرنا (جامع اللغات).

ـــاَدا کسی اضا(ـــفت ا) امث.
(استعارۃً) **شوخی ، غمزہ ، انداز.**

اکبراعظم کا وہ فرزند شہزادہ سلیم
میری شمشیرِ ادا نے دل کیا جس کا دو نیم
(۱۹۱۶ ، نقوشِ مانی ، ۳۳). [شمشیر + ادا (رک)].

ـــاُگَلْنا محاورہ.
شمشیر کا نیام سے نکل پڑنا.

کس قہر سے دیکھا طرفِ لشکرِ بے پیر
بل آ گیا ابرو پہ اُٹھنے لگی شمشیر
(١٨٧٤ء ، انیس (مہذب اللغات)).

---آبدار کس صف(---سک ب) امث.
وہ تلوار جس پر صیقل کیا گیا ہو ، تیز یا چمک دار تلوار.
بجھی نہ آتشِ شوقِ شہادت اے ظالم
لگی بھی تری شمشیر آبدار میں روح
(١٨٥٣ء ، غنچۂ آرزو ، ٥٠). شمشیر آبدار نیام سے نکال کر ایسا ایک ہاتھ لگایا دونوں کے چار ٹکڑے کر کے چورنگ بنایا. (١٩٠١ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ٣).
ایک شمشیر آبدار کی طرح
ہر خدا ناخدا پہ چل جاؤں
(١٩٨٠ء ، تشنگی کا سفر ، ١٣٢). [شمشیر + ف : آبدار = چمک رکھنے والی].

---باز امذ.
تلوار چلانے والا ، شمشیر بازی کے فن کا ماہر ، پیشہ ور تیغ زن ، تلوریا. بعض شمشیر باز ایسے ہیں جو ایک ہاتھ خالی حریف سے مقابلہ کرتے ہیں. (١٩٣٨ء ، آئین اکبری ، ١ : ٣٢٠). وہ ... ایک شمشیر باز کے مقابلے میں سب کے سامنے تلوار سے لڑنے آئے گا. (١٩٣٣ء ، انطونی اور کلوپیٹرا (ترجمہ) ، ١٣٣). [شمشیر + ف : باز ، بازیدن = کھیلنا].

---بازی امث.
تلوار سے لڑنا نیز اس کا فن. عرصۂ قریب میں سواری اسپ ... و شمشیر بازی و برق اندازی اور بانک اور پٹا ... کوئی عدیل و نظیر ان کا نہ تھا. (١٧٩٢ء ، عجائب القصص ، ٥١). [شمشیر باز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باندھنا ف س ، نیز محاورۃً.
شمشیر کو کمر سے باندھنا ، لڑنے کو تیار ہونا.
خوں ریزئ عشاق ہے موقوف اُسی پر
شمشیر کوں باندھا جو کوئی موہنے کمر سوں
(١٧٠٧ء ، ولی ، ک ، ١٣٠).

---بدست (---فت ب ، د ، سک س) صف ؛ امذ.
جس کے ہاتھ میں کھنچی ہوئی تلوار ہو ، مقابلہ پر آمادہ. حمایت پر کمربستہ یا مخالفت میں شمشیر بدست نظر آتے ہیں. (١٩٦٢ء ، میزان ، ١١). [شمشیر + ب (حرفِ جار) + دست (رک)].

---بُرّاں کس صف(---ضم ب ، شد ر) امث.
١. **وہ تلوار جس کی کاٹ عمدہ ہو ، تیز تلوار.** صیاد نے شمشیر براں سے سر دونوں کا کاٹ کے اور پوست کھینچ کے راہ لی. (١٨٣٨ء ، بستان حکمت ، ٣٠٧). ماہ عید میں شمشیر براں کی صورت نظر آتی تھی. (١٩١٩ء ، مضامین شرر ، ١ ، ٣ : ١٥٦).
٢. **سیف بازی کے ایک کارگر داؤ کا نام.** تیرھویں کھاتی اس کا نام شمشیر براں ہے. (١٨٩٨ء ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ١٠٣). [شمشیر + بُرّاں (رک)].

---بردار (---فت ب ، سک ر) صف ؛ امذ.
شمشیر بدست ، تلوار لئے ہوئے. چاند بی بی اور جھانسی کی رانی جیسے سیاسی قبیلے کی شمشیر بردار نمائندہ خاتون ہیں. (١٩٨٤ء ، جنگ ، کراچی ، ٨ / دسمبر ، ٣). [شمشیر + ف: بردار، برداشتن = اٹھانا].

---برہنہ کس صف(---فت ب ، فت مج ر ، سک ہ ، فت ن)صف.
برہنہ تلوار ، ننگی تلوار ؛ (مجازاً) لڑنے مرنے پر تیار ؛ بے دھڑک بات کہنے والا ، تیز زبان ، چرب زبان. جس تنازعے کو ختم کرنے کے لئے ہم یہ سب کچھ کریں گے وہ ایک شمشیر برہنہ کی طرح ہمارے سروں پر بدستور لٹکتا رہے گا. (١٩٨٢ء ، آتش چنار ، ٥٣٦). [شمشیر + برہنہ (رک)].

---بکف (---فت ب ، ک) امذ.
رک : شمشیر بدست.
شمشیر بکف دیکھ کے حیدر کے پسر کو
جبریل لرزتے ہیں سمٹے ہوئے پر کو
(١٨٧٥ء ، دبیر (مہذب اللغات)). اگر کوئی نیا بوجھ ہم پر ڈالا گیا تو ہم اپنی آزادی کے واسطے شمشیر بکف ہو جائیں گے. (١٩٢٩ء ، تاریخ سلطنت رومہ ، ٢٧٥). نوجوان افسانہ نگاروں کا قافلہ تو شمشیر بکف آیا تھا. (١٩٨٠ء ، زمین اور فلک اور ، ٦٥). [شمشیر + ب (حرفِ جار) + کف (رک)].

---بند (---فت ب ، سک ن) صف.
وہ جس نے کمر سے تلوار باندھ رکھی ہو ، جنگ کے لیے تیار.
خراساں کے شاہاں ہیں شمشیر بند
روہیلے پٹھاناں و کرنے کمند
(١٥٦٣ء ، شوق ، د ، ٤٣). [شمشیر + ف : بند ، بستن = بندھنا ، باندھنا].

---بندی (---فت ب ، سک ن) امث.
تلوار سے لڑنا نیز اس کا فن. عرصۂ قریب میں سواری اسپ ... و شمشیر بازی و برق اندازی اور بانک اور پٹا ... کوئی عدیل و نظیر ان کا نہ تھا. (١٧٩٢ء ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ٥١). [شمشیر باز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بہ دست (---فت ب ، د ، سک س) صف.
رک : شمشیر بدست. دنیا کی اخلاقی جدوجہد میں شمشیر بہ دست ہو کر صداقت کی فتح کے لئے ایک بھرپور وار کیا جائے. (١٩٦٣ء ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ٢٣٨). [شمشیر + بہ (حرفِ جار) + دست (رک)].

---پہن کس صف(---فت پ ، سک ہ) امث.
چوڑی تلوار (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [شمشیر + ف : پہن].

---پھرنا ف س.
تلوار چلنا (گلے وغیرہ پر).
ابرے بول تانی ہیں کیسی بھنویں
گلے پر بھی شمشیر کیا پھر گئی
(١٨٦١ء ، کلیات اختر ، ٧٦٣).

---تابدار کس صف(---سک ب) امث.
چمکنے والی تلوار (جامع اللغات). [شمشیر + تاب (رک) + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---تولنا محاورہ.
شمشیر زنی کا ارادہ کرنا ، تلوار کو ہاتھ میں لے کر جانچنا تا کہ وار پورا پڑے ، تلوار سنبھالنا ، وار کرنے کے لئے تیار ہونا.

جہاں تولے وہ اپنی شمشیر کو
تو روباہ سمجھے ہے وہ تیر کو
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳۲۱).

تھا تماشا دیدنی شمشیر کو تولا کیا
ساتھ میرے جب تلک وہ کنجفہ کھیلا کیا
(۱۸۶۶ ، فیض ، د ، ۸۷).

حضرت بھی بڑھے تول کے شمشیر شرربار
تلوار سے تلوار لڑی مل گئے رہوار
(۱۹۲۷ ، شاد ، مراثی ، ۲ : ۱۱۲).

---تیز کس صف(---ی مج) امث.
باریک دھار کی تلوار ، تیز تلوار (ماخوذ : جامع اللغات). [شمشیر + تیز (رک)].

---جانستاں کس صف(---مغ ، کس س) امث.
جان لینے والی تلوار ، قتل کرنے والی تلوار.

ہنگامِ رزم معرکۂ کارزار میں
چمکے اگر حریف پہ شمشیر جانستاں
(۱۹۰۹ ، جلال (سہذب اللغات)). [شمشیر + جنگ (رک)].

---جنگ (---فت ج ، غنہ) امذ.
ایک خطاب جو نوابوں اور امیروں کو دیا جاتا تھا.

سن کے یہ بولا خدا کے واسطے کیجے معاف
میں تو ہوں شاعر غریب اور آپ ہیں شمشیر جنگ
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۸۹). [شمشیر + جنگ (رک)].

---جوہردار کس صف(---و لین ، فت ہ ، سک ر) امث.
وہ تلوار جس پر ایسے قدرتی نقوش ہوں جن سے اس کی عمدگی ظاہر ہو ، آبدار تلوار.

جگر ہوتے رہیں ٹکڑے بقولِ ذوق اعدا کے
تری شمشیر جوہردار میں نصرت کا جوہر ہو
(۱۹۱۶ ، سرتاج سخن ، ۳۹). [شمشیر + جوہر (رک) + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---چلانا محاورہ.
شمشیر زنی کرنا ، تلوار سے وار کرنا. شیث لعین نے شمشیر چلائی ، طاق مسجد پر لگی اور ٹوٹی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۰).

---چلنا محاورہ.
تلوار کا وار ہونا ، لڑائی ہو جانا ، جنگ ہونا ، تلوار چلانا (رک) کا لازم.

دیکھ کر بازو تمہارے وقتِ غسل
مچھلیوں میں چل گئی شمشیرِ موج
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۱۷).

---چمکنا محاورہ.
تلوار چلنا.

ہنگامِ رزم معرکۂ کارزار میں
چمکے اگر حریف پہ شمشیرِ جانستاں
(۱۹۰۹ ، جلال (سہذب اللغات)).

کہاں ذوقِ نظر ہے بے دلی کا آسرا حق
چمک جاتی ہیں شمشیریں خبر ہوتی ہے کیا دل کو
(۱۹۵۸ ، تارپیراہن ، ۱۰۵).

---خضری کس صف(---کس خ ، سک ض ، کس ر) امث.
وہ مخصوص تلوار جس کے لوہے میں ہلکی سی سبز جھلک ہو.

پیشِ نظر ہے جوہرِ شمشیر خضری
رہتے ہیں یہ غزال اسی سبزہ زار میں
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۶۳). [شمشیر + ع : خضرم + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خُدا کس اضا(---ضم خ) صف ، مذ.
خدا کی تلوار ؛ (کنایۃً) حضرت امام حُسین.

بھاگو بھاگو جگرِ شبر خدا آتا ہے
بازو ہشیار کہ شمشیرِ خدا آتا ہے
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۶ : ۱۲۱). [شمشیر + خدا (رک)].

---دَم (---فت د) صف.
شمشیر کی باڑھ رکھنے والا ؛ (کنایۃً) تیز و طرار.

کیا ابھی دن سن ہیں اس محبوب کے نامِ خدا
باڑھ پر آنے دو قد شمشیر دم ہو جانے کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲). [شمشیر + دم (رک)].

---دو پَیکر کس صف(---و مع ، ی لین ، فت ک) امث.
دو دھاری تلوار ، دو نوکیں رکھنے والی تلوار.

ابروؤں کے وصف لکھنے سے یہ تیزی آ گئی
بن گیا خامہ بھی شمشیرِ دو پیکر ہاتھ میں
(۱۸۵۳ ، ریاض مصنف ، ۲۵۷).

بھرا منہ نوک سے برچھی کی تیغ اصفہانی کا
رواں چھین لی کھانڈے نے شمشیر دو پیکر سے
(۱۹۱۵ ، مطلعِ انوار ، ۷۹). [شمشیر + دو (رک) + پیکر (رک)].

---دو دم کس صف(---و مع ، فت د) امث.
دو باڑھوں والی تلوار ، دو دھاری تلوار.

مزا دیوانگی کا زیر شمشیر دو دم نکلا
کہ زنجیر ہوا بن کر مرے سینے سے دم نکلا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۴۷).

کافروں نے یہ کیا جنگِ اُحد میں مشہور
کہ پیمبر بھی ہوئے کشتۂ شمشیر دو دم
(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۱۸). [شمشیر + دو (رک) + دم (رک)].

---دوست (---و مج ، سک س) صف ؛ امذ.
تلوار سے گہرا تعلق رکھنے والا ، تلوار سے لڑنے کا شوقین ؛ جنگجو اہل عرب ہمیشہ سے شمشیر دوست رہے ہیں۔ (۱۸۹۷ء ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۴۹۸). [شمشیر + دوست (رک)].

---دوسر کس اضا (---و مج ، فت س) امث.
دو نوکیں رکھنے والی تلوار.

سر مرا کاٹ کے تلوار گلے پر رکھ دی
دی ہے شمشیر دوسر یار نے اک سر کے عوض

(۱۸۳۳ء ، وزیر لکھنوی ، دفتر فصاحت ، ۹۳). [شمشیر + دو (رک) + سر (رک)].

---زانی امث.
تلوار چلانا ، تلوار چلانے کا فن.

الٰہی خیر ہو مکتب نہ بنجائے کہیں مقتل
معلم سے سبق پڑھتے ہیں وہ شمشیر زانی کا

(۱۸۷۰ء ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۳). [شمشیر + زان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زَن (---فت ز) صف.
تلوار چلانے والا ، تلوار چلانے کا ماہر.
دلاور جیتے رن میں باول اتھے سو شمشیرزن او تاول اتھے
(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۱۱۵).

بے جا نہ کر توں لاف دلیری کی اے سراج
اس تندخو کے ابروئے شمشیر زن کوں دیکھ

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۳۰۶). فن تلوار کا جو ایک مشہور حربہ ہے اس کے جاننے والے کو شمشیر زن یا پھکیت کہتے ہیں. (۱۸۳۶ء ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۳). اسلام کی صف میں ہر حوصلہ مند شمشیر زن نے کل کی توقع پر بیقراری میں رات بسر کی. (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۳۳). وہ بلا کے جری اور شمشیر زن بھی تھے۔ (۱۹۸۶ء ، انصاف ، ۲۱۳). [شمشیر + ف : زن ، زدن - مارنا ، مار ڈالنا].

---زَنی (---فت ز) امث.
تلوار مارنا ، تلوار چلانا ، تلوار سے لڑنے جھگڑنے کا فن.
کسی جگہ شمشیر زنی و نیزہ بازی کی مشق ہو رہی ہے۔ (۱۹۰۷ء ، شوقین ملکہ ، ۶). وہاں میلہ لگتا اور شہسواری و شمشیر زنی کے مقابلے ہوتے. (۱۹۸۵ء ، طوبیٰ ، ۶۲). [شمشیر زن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَر اَنداز کس صف (---فت س ، سک ر ، فت ا ، سک ن) امث.
سر کاٹنے والی تلوار.

چمکی صفت برق جو شمشیر سرانداز
انداز وغا بھول گئے سب قدر انداز

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۱). [شمشیر + سر (رک) + ف : انداز ، انداختن - ڈالنا].

---صاعِقَہ خِصال کس صف (--- کس ع ، فت ق ، کس خ) امث
بجلی کی سی خاصیت رکھنے والی تلوار ، بہت چمکنے یا فوراً قتل کرنے والی تلوار (ماخوذ : جامع اللغات). [رک : شمشیر + صاعقہ (رک) + خصال (رک)].

---عُریاں کس صف (---ضم ع ، سک ر) امث.
ننگی تلوار ، نیام سے باہر نکلی ہوئی تلوار.

عدو جب دیکھتے ہیں بندش الفاظ کہتے ہیں
اثر ہے مصرع برجستہ میں شمشیر عریاں کا

(۱۹۱۱ء ، تسلیم (مہذب اللغات)). [شمشیر + عریاں (رک)].

---عُریاں کرنا محاورہ.
تلوار نیام سے باہر نکالنا ، لڑنے پر تیار ہونا.

جب دن ہوا تو ظالم شمشیر کر کے عریاں
بجوں کوں گھر سے کاڑھا باندھے ہوئے دو زلفاں

(۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۲۶).

---عَلَم رَہنا محاورہ.
تلوار کا اونچا ہونا ، تلوار بلند رہنا ، لڑنے پر آمادہ ہونا

اسلیے پھرتا ہے سر پر خود کو رکھکر حباب
عرصۂ دریا میں رہتی ہے علم شمشیر موج

(۱۸۳۵ء ، کلیات ظفر ، ۱ : ۹۷).

---عَلَم کرنا محاورہ.
شمشیر کو مارنے کے واسطے اٹھانا ؛ جنگ کی غرض سے تلوار کو اس طرح بلند کرنا کہ اس کا رخ آسمان کی طرف ہو.

اب میں بھی علم کرتا ہوں شمشیر علی کی

(۱۸۷۴ء ، انیس (مہذب اللغات)).

---کا اُگلا پڑنا محاورہ.
شمشیر کا نیام سے نکلا پڑنا (مہذب اللغات).

---کا پانی امذ (قدیم).
تلوار کی آب یا چمک.

تیغ قہر کی آتش کتے اسپند ہوئے حاسد جتے
شمشیر کے پانی منے دشمن کے سر ہیں بڑے بڑے

(۱۶۷۲ء ، شاہی ، ک ، ۱۱۸).

---کا دَھنی صف.
تلوار چلانے میں ماہر (جامع اللغات).

---کا کھیت امذ.
میدان جنگ جہاں بہت سے کُشتوں کی لاشیں پڑی ہوں.

جو کہ ظالم ہو وہ ہرگز پھولتا پھلتا نہیں
سبز ہوتے کھیت دیکھا ہے کبھو شمشیر کا

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۶).

---کُرنا محاورہ.
تلوار سے جنگ کرنا (مہذب اللغات).

---کَشِیدَہ (---فت ک ، ی مع ، فت د) صف.
وہ شخص جو کسی کو قتل کرنے کے لئے تلوار کھینچے ہوئے ہو.

فریاد ستم کش ہے وہ شمشیر کشیدہ
جس کا نہ رکے وار فلک کی بھی سپر سے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۵). [شمشیر + ف : کشیدہ ، کشیدن - کھینچنا ، گھسیٹنا].

---کھانا محاورہ.
تلوار کا وار کھانا ، تلوار کا زخم لگنا.
ملعون نے تھی زہر میں شمشیر بجھائی
غل پڑ گیا شمشیر یداللہ نے کھائی
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۳).

---کھنچنا محاورہ.
تلوار کا میان سے نکلنا.
میں ہوں معشوق سے بیزار معاذاً باللہ
نہ کشیدہ ہوں جو سر پر مرے شمشیر کھنچے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۲).
جیسے شمشیریں کھنچیں جٹی بھوؤں کا وہ تناؤ
راگنی جیسے کھڑی ہو جسم کا ایسا رچاؤ
(۱۹۴۳ ، روح کائنات ، ۱۷۳).

---کھینچنا محاورہ.
تلوار میان سے نکالنا.
آئے بھار بھرے تھے او دس دلیر
اتو کھینچے شمشیر بروئے دلیر
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۳۳).
شمشیر کھینچ جبکہ لگائے تگی اُوٹھا
سر کٹ گیا پہ دل میں ترے سر سیں جی اوٹھا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۶).
سنگو مقناطیس ہیں ہم سخت جان
کھنچکے اے قاتل ذرا شمشیر کھینچ
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۸۲).

---گلی کس صف (--- کس گ) امث.
مٹی کی تلوار.
اثر ظلم سے تیار ہو شمشیر گلی
خاک ہو جائے ستمگر تو بنے گل قاتل
(۱۸۳۳ ، وزیر لکھنوی ، دفتر فصاحت ، ۱۰۸). [شمشیر + گل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---گیر (--- ی مج) صف ؛ امذ.
وہ جس نے تلوار پکڑ رکھی ہو ، لڑنے پر آمادہ شخص.
کیا زاری اس وقت پر او بھی پیر
بولیا یوں کہ اے شیرِ شمشیر گیر
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۳۹).[شمشیر + ف گیر گرفتن - پکڑنا].

---لگانا محاورہ (قدیم).
تلوار مارنا ، تلوار چبھونا. ہر سمت سے پتھر و تیر اور نیزہ و شمشیر لگانے لگے. (۱۸۸۷ ، نہر المصائب ، ۳۸).

---میں بَل پڑ جانا محاورہ.
تلوار میں کجی آنا ، تلوار ٹیڑھی ہو جانا.
جوہر قاتل ہماری سخت جانی سے کھلے
ہاتھ جھوٹا ہو گیا بل پڑ گئے شمشیر میں
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۰۶).

---نِیام کرنا محاورہ (قدیم).
تلوار نیام میں رکھنا ، لڑنے کا ارادہ ملتوی کرنا ، شکست ماننا.
او گردان علی کا سنے جوں کہ نام
کئے اپنی شمشیر کوں سب نیام
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۱۵).

---ہلالی کس صف (--- کس ہ) امث.
وہ تلوار جو بیچ میں سے خم دار ہوتی ہے.
وصف ابرو میں کہا جو شعر تر آب شمشیر ہلالی ہو گیا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۶۱). [شمشیر + ہلال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَمْع (فت ش ، سک م) امث.
۱. موم ، کافور یا چربی کی بنی ہوئی بتی جسے روشنی کے لیے جلاتے ہیں ، موم بتی ؛ چراغ.
ہما جم رہیا تجھ جھتہ چھانوں تل
سو جیوں چھانوں جم شمع کے ہاتوں تل
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۹).
شمع تم مجلس میں قضا آپ زبان سو بولیا
رشک آتا ہے مجھے کیوں بولتا ہے تو حدیث
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۵).
تجھے شمع کے برابر سو کہہ سکوں کیوں میں
کہ نخل موم جدا سر و سر بلند جدا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱).
انصاف کی چھوٹے دمِ انشا نہ رعایت
پروا نہ کروں میں قلمِ شمع سے تحریر
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۱۱).
بعد مسافت رات اندھیری شمع نہ مشعل میں تنہا ضعف سے گرنا ، سانس کا چڑھنا ، شدتِ وحشت ہائے ستم (۱۹۲۷ ، شاد ، میخانۂ الہام ، ۱۷۷). شمع ، طرح ، صبح وغیرہ کہ عربی میں ان کا درمیانی حرف ساکن اور آخری متحرک ہوتا ہے اور اُردو کا لہجہ اس کو قبول نہیں کرتا. (۱۹۸۹ ، اُردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۲۳). **۲. (تصوف) نورِ عرفان ، نورِ الٰہی** (مصباح التعرف ، ۱۵۳). **۳. موم** (پلیٹس). [ع : (ش م ع)].

---اَفْروختہ کس صف (--- فت ا ، سک ف ، و مج ، سک خ ، فت ت) امث.
روشن کی ہوئی شمع.
اہلِ حیرت پہ نہ ہو گرمِ غضب مانندِ سراج
شمعِ افروختۂ مجلسِ تصویر نہ ہو
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۹۰). [شمع + ف : افروختہ ، افروختن - روشن کرنا].

ـــ افروزی (ـــ فت ا ، سک ف ، و مع) امث.
شمع جلانا ، دیا روشن کرنا. شمع افروزی ... کا اعلان ہوا ، باری باری شمعیں جلائی گئیں. (١٩٨٩ ، جنگ ، کراچی ، ٧ اپریل ، ١٠). [شمع + ف : افروز ، افروختن ـ روشن کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ الٰہی کس اضا (ـــ کس ا ، ل ، ید) امث.
نورِ خدا ، نورانی روشنی. وہ شمع الٰہی بجھنے کے بجائے رفتہ رفتہ اپنے دائرۂ نورانی کو وسیع کرتی جاتی ہے. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٥٠٠). [شمع + الٰہی (رک)].

ـــ انجمن کس اضا (ـــ فت ا ، سک ن ، ضم ج ، فت م) امث.
محفل کی رونق ، محفل کی جان ؛ (کنایۃً) محبوب.

رفع ہوئے کس طرح تاریکیٔ غم اے سراج
دیدۂ حیراں کا شمع انجمن آیا نہیں

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٣٩٣). وہ بھی اکبر کی طرح اسے شمع انجمن نہیں بلکہ چراغ خانہ دیکھنا پسند کرتے تھے. (١٩٨٣ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ١٠٩). [شمع + انجمن (رک)].

ـــ ایمن کس اضا (ـــ ی لین ، فت م) امث.
نورِ حق کی تجلی جو موسیٰؑ کو وادی ایمن میں ایک درخت پر نظر آئی تھی (نوراللغات). [شمع + ایمن (رک)].

ـــ بالیں کس اضا (ـــ ی مع) امث.
وہ شمع جو قبر کے سرہانے جلاتے ہیں (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [شمع + بالیں (رک)].

ـــ بجھانا محاورہ.
مایوس کرنا ، ناامید کرنا ، مار دینا.

محرابِ جاں میں شمع جلانے کے بعد خود
محرابِ جاں کی شمع بجھا کر چلے گئے

(١٩٨٧ ، بوئے رسیدہ ، ١٦٨).

ـــ بجھ جانا محاورہ.
شمع بجھانا (رک) کا لازم ، مایوس ہونا.

شمع بجھتی ہے تو اس میں سے دُھواں اُٹھتا ہے
شعلۂ عشق سیہ پوش ہوا میرے بعد

(١٨٦٩ ، غالب ، ١٦٦). میرے دل کی ساری شمعیں بجھ گئی تھیں. (١٩٧٧ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ١٨٧).

ـــ بردار (ـــ فت ب ، سک ر) صف.
شمع اٹھانے والا (کنایۃً) روشنی پھیلانے والا. (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچن ٹرمنالوجی ، ١٠٥). [شمع + ف : بردار ، برداشتن ـ اٹھانا].

ـــ برداری (ـــ فت ب ، سک ر) امث.
شمع اٹھانا (مجازاً) اندھیرے میں دوسرے شخص کو روشنی کے لیے شمع جلا کر کھڑے ہونا یا ساتھ ساتھ چلنا ، روشنی کرنا. مجسمہ سازوں نے احیاء العلوم کی شمع برداری کا فریضہ سرانجام دیا. (١٩٨٥ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ٨٩). [شمع بردار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بڑھانا محاورہ.
شمع گل کرنا ، بتی بجھانا.

کسی مہرو سے لی ہے تمھیں صحبت سرور
شام سے شمع جو تم گھر کی بڑھا دیتے ہو

(١٨٩٢ ، مسرور کاکوروی ، د ، ١٣).

ـــ بڑھنا محاورہ.
شمع بڑھانا (رک) کا لازم ، شمع بجھنا.

خدا حافظ ہے تیرا ، یار نے برخاست کی اے دل
بڑھی جاتی ہیں شمعیں لوگ اوٹھے جاتے ہیں محفل سے

(١٨٦٨ ، شرف ، د ، ٢٣٣).

ـــ بھڑک اٹھنا ف ل ، محاورہ.
شمع کا جل اٹھنا. میرے دل کے طاق میں بجھی ہوئی شمع ایک دم بھڑک اٹھی ہے. (١٩٧٧ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ١٨٧).

ـــ تربت کس اضا (ـــ ضم ت ، سک ر ، فت ب) امث.
وہ چراغ جو قبر پر جلایا جاتا ہے.

اے تو کہ پُر ضیا ہے تجھ سے تمام عالم
آ جا ادھر کہ میں ہوں محتاجِ شمعِ تربت

(١٩٠٨ ، نقوش مانی ، ٥٣). [شمع + تربت (رک)].

ـــ توحید کس اضا (ـــ و لین ، ی مع) امث.
ایمان کا نور ؛ (کنایۃً) مذہب اسلام.
مدینے والے کے دم سے روشن ہے شمعِ توحید دو جہاں میں
زباں پہ بعد از خدا جب آیا مدینے والے کا نام آیا
(١٩٨٣ ، حصار انا ، ٣١). [شمع + توحید (رک)].

ـــ ٹھنڈی کرنا محاورہ.
شمع گل کرنا ، بتی بجھانا.

مفتیں مال کے پروانے جلے ہیں تجھ سے
ٹھنڈا کیجئے تجھے اے شمع لگن دریا میں

(١٨٦٨ ، شرف ، د ، ١٩٠).

مجھ کو بے خود نہ سمجھ خوب سمجھتا ہوں تجھے
شمع میرے ہی جلانے کو ٹھنڈی کر دی

(١٩٠٥ ، بیخود دہلوی ، گفتار بیخود ، ٢٧٧).

ـــ جلانا ف م.
بتی روشن کرنا ، اجالا کرنا.

روح میں شمع جلاتا ہے تو
ڈھونڈو تو مل جاتا ہے تو

(١٩٨٣ ، الحمد ، ٢٢).

ـــ جلتی کرنا محاورہ.
منت کے لیے شمع یا چراغ روشن کرنا ، منت ماننا.

کچھ نہیں اب سوجھتا دھگڑے پہ یہ پروانہ ہے
شمع جلتی میں کروں گی اس تری تقصیر پر

(١٨٧٩ ، جان صاحب (نوراللغات)).

ـــ جلنا ف ل ؛ محاورہ
۱۔ دیا جلنا ، موم بتی روشن ہونا ، محبوب کا تڑپنا۔

لوگ خود فیصلہ کر دیں کہ سحر ہونے تک
کتنا پروانہ جلا ، شمع جلی ہے کتنی

(۱۹۸۶ء ، غبار ماہ ، ۶۹)۔

ـــ جھلملانا محاورہ۔
شمع کا کم کم جلنا ، ٹمٹمانا ، رک رک کر جلنا ، چراغ بجھنے کے قریب ہونا۔ انجمن انجم برخاست ہونے ماہ کا منہ سفید ہوا شمع لگن میں جھلملانے لگی۔ (۱۸۹۲ء ، شبستان سرور ، ۳ : ۷۵)۔ جب شہرزاد صوفی دلربش کی داستان ختم کرچکی تو شمع جھلملا رہی تھی (۱۹۲۶ء ، شہید مغرب ، ۷۸) میں نے محسوس کیا کہ سینے دل کے طاق میں جلتی ہوئی شمع جھلملا رہی ہے۔ (۱۹۷۸ء ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۰۳)۔

ـــ چڑھانا محاورہ۔
کسی مزار پر شمع چڑھانے کی منت ماننا اور مراد پوری ہونے پر شمع جلانا۔

درگہوں میں جو شمع چڑھاتا ہوں کبھی میں
روشن ہے حال آپ کے سوز و گداز کا

(۱۸۵۲ء ، تنویر الاشعار ، ۸)۔

ـــ حیات گل کرنا محاورہ
جان سے مار دینا ، ہلاک کرنا (جامع اللغات)۔

ـــ حیات گل ہونا محاورہ۔
شمع حیات گل کرنا (رک) کا لازم ، مرنا (جامع اللغات)۔

ـــ خاموش کرنا محاورہ۔
چراغ گل کرنا ، چراغ بجھانا۔

داغ دل اپنا چھپانے سے عیاں اور ہوا
شمع خاموش جو کی ہم نے دھواں اور ہوا

(۱۸۵۳ء ، ریاض مصنف ، ۳۳)۔

ـــ خاموش / خموش ہونا محاورہ۔
شمع کا بجھنا ، چراغ گل ہونا

تاب دم مارنے کی کس کو ہوئی تیرے حضور
ہو گئی شمع تجلی مع موسیٰ خاموش

(۱۸۳۶ء ، آتش (نوراللغات))۔

داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۳۰)۔

ـــ خاوری کس صف (ـــ فت و) امذ۔
مراد : آفتاب

صبح ہوئی تو کیا ہوا ہے وہی تیرہ اختری
کثرت دود سے سیاہ شعلۂ شمع خاوری

(۱۸۵۱ء ، مومن مجموعۂ قصائد ، ۸۸)۔ [شمع + خاور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ دان امذ ؛ ـــ شمعدان۔
وہ ظرف جس میں موم بتی لگا کر روشن کرتے ہیں ، بتی دان ، ڈیوٹ۔

ستارے شمع دانان کرالا وہ شور کانس پر
ثریا کے قندیلاں پھر چندر ساتم بنایا ہے

(۱۶۷۲ء ، شاہی ، ک ، ۲۰۱)۔

کوئی سل کوئی سل کے پتھر کو لے
کوئی شمعدان کوئی گل گیر تو لے

(۱۷۹۴ء ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۲۰۳)۔ طلائی شمع دانوں پر کافوری شمعیں چڑھی ہیں۔ (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۳۵)۔ پروانوں کے پرلگن میں شمعدانوں کے ڈھیر تھے۔ (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۶۳۴)۔

جدھر جدھر سے بھی گزرا جلوس رسوائی
کھڑے تھے لوگ دریچوں میں شمعدان کی طرح

(۱۹۶۹ء ، کوہ ندا (کلیات) ، ۶۱)۔ [شمع + دان ، لاحقۂ ظرفیت]۔

ـــ دانی امث۔
(نباتیات) ایک قسم کا پودا جس پر سارس کی چونچ سا پھل آتا ہے نیز ایک قسم کا پھول دار درخت (لاط Geranium ازیو: Geranion)۔ کچھ مقبول عام پودوں کے نام وائیلٹ یا بنفشہ ... جریتیم یا شمع دانی ، ڈھلیا ... وغیرہ ہیں۔ (۱۹۷۳ء ، زراعت نامہ ، فروری ، ۱۳)۔ [شمع دان + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ دکھانا ف م ؛ محاورہ۔
اندھیرے میں دوسرے شخص کو روشنی کے لیے شمع جلا کر کھڑے ہونا یا ساتھ ساتھ چلنا ، راستہ دکھانا۔

جستجوئے یار میں نکلوں اندھیرے میں اگر
راہ بتلا دے پری مجھکو دکھا دے حور شمع

(۱۸۳۶ء ، آتش ، ک ، ۸۶)۔

ـــ ڈھالنا ف م۔
پگھلی ہوئی چربی یا پگھلا ہوا موم قالب میں ڈال کر ترکیب معینہ کے ساتھ سرد کر لینا کہ شمع کی صورت ہو جائے۔

روشنی دیکھے کا یارب کون سا رشکِ پری
ڈھالتا ہے اپنی چربی سے ہر اک دیوانہ شمع

(۱۸۳۶ء ، آتش ، ک ، ۸۷)۔

ـــ راہ کس اضا ؛ امث۔
راستے کی شمع ؛ (کنایۃً) راستہ دکھانے والا ، رہبر ، رہنما۔ اس میں متعدد واقعات نہایت سبق آموز ہیں جو مطالعہ کرنے والوں کے لیے شمع راہ کا کام دیتے ہیں۔ (۱۹۲۵ء ، وقار حیات ، ۳۲۶)۔ [شمع + راہ (رک)]۔

ـــ رخسار (ـــ ضم ر ، سک خ) صف ؛ امذ۔
وہ جس کا گال شمع کی طرح دمکتا ہو ؛ (کنایۃً) معشوق (ماخوذ : مہذب اللغات)۔ [شمع + رخسار (رک)]۔

ـــ رسالت کس اضا (ـــ کس ر ، فت ل) امث۔
وہ ذات جس نے دین کی روشنی پہنچائی ؛ (کنایۃً) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

سلام خانۂ زہرا ترے چراغوں پر
بجھے ہیں شمعِ رسالت کی روشنی کے لیئے
(١٩٤٩ ، دریا آخر دریا ہے ، ٢٠١)۔ [شمع + رسالت (رک)]۔

---رُو (---و مج) صف۔
روشن یا نورانی چہرے والا ؛ (کنایۃً) معشوق۔

ماہ کے سینے اُپر اے شمع رو
داغ ہے تجھ حسن کی جھلکار کا
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٨)۔

جب ہم سے خفا ہو کے ہے وہ شمع رو جاتا
خاموش ہو رہ جاتا ہوں پروانہ سا جل کر
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ١ : ٧٤)۔

شمع رو آپ گو ہوئے لیکن
لطفِ سوز و گداز کیا جانیں
(١٨٧٨ ، گلزار داغ ، ١٣٢)۔

بستی کی لڑکیوں میں بدنام ہو رہا ہوں
اس شمع رو کا جب سے پروانہ بن گیا ہوں
(١٩٣١ ، صبح بہار ، ١٠٨)۔ [شمع + رُو (رک)]۔

---رَوشَن کس صف(---و لین ، فت ش) امث۔
جلتی ہوئی موم بتی ، روشن دیا۔

عید خوشیاں سیتی قرباں ہوئے دھرتا ہے ہوس
او اندان ہے جگت میں شمع روشن عید کا
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٩)۔ [شمع + روشن (رک)]۔

---رَوشَن کرنا محاورہ۔
شمع جلانا ، روشنی پھیلانا ۔ کسی نیک کام کی ابتدا کرنا۔

جو شہ شمع روشن لیے سوز کا
سلک تیل لیا کر سنے نور کا
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٢٢)۔ اس کا اعتراف تمام یورپی مورخین بھی کرتے ہیں کہ مغرب میں علم کی شمع روشن کرنے والے اہل عرب ہی تھے۔ (١٩٨٦ ، یندے اور ان کی تاریخ ، ١٣)۔

---رَوشَن ہونا محاورہ۔
شمع روشن کرنا (رک) کا لازم۔

سچ کبھی چت لگی ہے نہیں لیتے اس کا گل
روشن جو ہو مراد کی اے نوبہار شمع
(١٨٤٩ ، جان صاحب ، د ، ٨٢)۔ طارق بن زیاد ... کی شجاعت کے طفیل یورپ کی ظلمتوں میں اسلام کی شمع روشن ہوئی۔ (١٩٨٢ ، آتشِ چنار ، ٢٠١)۔

---ساز امذ۔
شمع بنانے والا شخص۔ یہ بی بی ایک شمع ساز کی بیٹی تھی جو اس کی دکان کے پڑوس میں ہی رہتا ہے۔ (١٨٩١ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ١)۔ [شمع + ف : ساز ، ساختن ۔ بنانا]۔

---سان م ف۔
شمع کی طرح ، شمع کے مانند۔

ہوئی صبح پیری کٹی اب جوانی
یہ جلنا فقط شمع ساں شب کی شب ہے
(١٨٣٣ ، دیوان رند ، ٢ : ٢٧٨)۔

شبِ غم شمع ساں ہوئی نہ تھی کم
اور آئے تھے پیسنوں پر پسینے
(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٢٥١)۔

---سَحَر/سَحَری کس اضا(---فت س ، ح) امث۔
١. صبح کا چراغ ؛ جس کی زندگی بہت تھوڑی رہ گئی ہو ، جو عمر طبعی کو پہنچ چکا ہو۔

رخصت میں گفتگو جو شبِ وصل اس نے کی
شمعِ سحر کی طرح میں خاموش ہو گیا
(١٨٤٢ ، مظہر عشق ، ١٨)۔

انداز جوانوں کا بھی پیرانہ سری بھی
پروانۂ جانباز بھی شمعِ سحری بھی
(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ١١١)۔

واں ڈھیر ہے پھولوں کا بستر پہ اگر ہمدم
گل ہونے کو آمادہ یاں شمعِ سحر بھی ہے
(١٩٣٩ ، حیرت بدایونی ، ک ، ٥٥)۔ **٢. صبح کاذب ، آفتاب** (مہذب اللغات ؛ نوراللغات)۔ [شمع + سحر/سحری (رک)]۔

---شَبِستان کس اضا(---فت ش ، کس ب ، سک س)امث۔
خواب گاہ کی شمع۔

تری زلفاں میں یو سکھ جو کہ دیکھے
اسے شمعِ شبستان یاد آوے
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٩٨)۔

ہر روز تو اے مہرِ درخشاں ہے کہیں اور
ہر رات تو اے شمع شبستان ہے کہیں اور
(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٢٣٣)۔

---عالَمتاب کس صف(---فت ل ، سک م) امث۔
(کنایۃً) **آفتاب** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔ [شمع + عالمتاب (رک)]۔

---عِذار (---کس ع) صف۔
وہ جس کے گال شمع جیسے ہوں ؛ جگمگاتے چہرے والا ؛ (کنایۃً) محبوبِ خوش رو (مہذب اللغات)۔ [شمع + عذار (رک)]۔

---قَبر کس اضا(---فت ق ، سک ب) امث۔
رک : شمع تربت۔

ڈریو نہ میں کے فاطمہ زہرا کی آہ کو
گل کر دے شمعِ قبرِ رسالت پناہ کو
(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ١ : ١١)۔ [شمع + قبر (رک)]۔

---قَد (---فت ق) صف۔
شمع کے قد والا ، دبلا پتلا ، نازک بدن۔ بادشاہ بیگم ... حسن و جمال میں سب سے زیادہ ... گلرو قوس ابرو شمع قد عنبر مو کامنی نازنین۔ (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ١ : ٦)۔[شمع + قد (رک)]۔

---کا آنسُو اسذ.
مراد : جلتی ہوئی موم بتی سے گرنے والے موم کے قطرے (نوراللغات).

---کا آنسُو دینا محاورہ.
شمع کی موم یا چربی وغیرہ کا پگھل کر بوند بن کر ٹپکنا (نوراللغات)

---کا چور اسذ.
وہ رخنہ جو جلتے وقت شمع میں ایک طرف موم گھل جانے سے پڑ جائے.

عدل کا تھا یہ اس کے زور یہ شور
قیدِ فانوس میں تھا شمع کا چور

(۱۸۵۷ ، بحرالفت ، ۱۰). وہ گڑھا جس سے موم پگھل کر بہنے لگتا ہے شمع کا چور کہلاتا ہے. (۱۹۸۹ ، روزنامہ جنگ ، کراچی (مڈ ویک میگزین) ، ۹ ، مئی ، ۸).

---کا رُو پُشت بَرابَر ہے کہاوت.
صاف باطن آگے اور پیچھے یکساں ہوتے ہیں (نوراللغات).

---کافُور/ کافُوری کس اضا(---و مع) امث.
موم بتی جو خوشبو کے لئے کافور کی ملاوٹ سے تیار کی جائے.

عرق کے جوش سے رخسار پر نور
گنہر زیراں برنگِ شمع کافور

(۱۷۷۴ ، تصویرِ جاناں ، ۲۹).

کیا یہ سوختہ جاں تو نے مجھکو سرد مہری سے
کہ ہو سرد مہری شمع کافوری سے ہمسر ہو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۰). شمع کافوری جھلملا کر صحبتِ شب کو الوداع کرچکی تھی. (۱۹۱۲ ، شہیدِ مغرب ، ۱۸). اس سلسلے میں صرف اتنی تبدیلی ہوئی کہ جیسے برنجی چراغ اور پھر شمع کافوری اور شمع مومی نے مٹی کے چراغ کی جگہ لے لی تھی. (۱۹۶۳ ، پاکستانی کلچر ، ۲۰۵). [شمع + کافور/کافوری (رک)].

---کُشْتَہ کس صف(---ضم ک ، سک ش ، فت ت) امث.
بجھی ہوئی شمع ، چراغ جو ٹھنڈا ہو چکا ہو ، بجھا ہوا چراغ ؛ (کنایۃً) مُردہ ، بے جاں.

شمع کشتہ کے لیے ہے دمِ عیسیٰ آتش
سوزشِ عشق سے زندہ ہوں محبت کے قتیل

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۹).

فروغِ زندگی کیا روشنی ہو بزمِ امکاں کی
مثالِ شمعِ کشتہ ، بجھ گئی ہے روحِ انساں کی

(۱۹۳۲ ، لوحِ محفوظ ، ۹۸). [شمع + ف : کشتہ ، کشتن - مارنا].

---کی رُو پُشت یکساں ہوتی ہے کہاوت.
رک : شمع کا رو پشت الخ (محاورات ہند ، سبحان بخش ، ۱۳۵).

---کی رَوشنی جَلنے تَلَک ، اَور دیئے کی رَوشنی مَحشَر تَلَک کہاوت.
شمع کی روشنی جلنے تک ہے اور دیئے (خیرات) کی روشنی قیامت کے دن بھی کام دے گی (جامع الامثال).

---کے سامنے چراغ کی کیا ضَرُورَت فقرہ.
اچھی چیز کی موجودگی میں معمولی چیز کی ضرورت نہیں رہتی (ماخوذ : جامع الامثال).

---گَرْدِش میں آنا ف س ؛ محاورہ.
بزمِ مشاعرہ میں شمع کا باری باری ہر شاعر کے سامنے رکھا جانا تاکہ اس کی روشنی میں اپنا کلام سنائے (مہذب اللغات).

---گُل کَرنا محاورہ.
موم بتی بجھانا ، اندھیرا کرنا ؛ (مجازاً) مٹا دینا ، نیست و نابود کرنا ، مار دینا.

جی جلتا ہے آہ کے جھونکو شمعِ محبت کو گل کر دو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۹). تھوڑی دیر بعد جب الاؤ کی آگ ٹھنڈی کر دی جائے تو شمع گل کرنے کا حکم ہونا چاہیے. (۱۹۲۶ ، ظلیعہ ، ۲۹).

---گُل ہونا محاورہ.
شمع گل کرنا (رک) کا لازم ، شمع بجھنا.

وہ اوٹھ کے چلا تو لوگ بولے
گل ہو گئی شمع انجمن کی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۶).

---لے کَر ڈُھونڈْنا محاورہ.
بہت تلاش کرنا ، کمال جستجو کرنا.

سوزشِ دل سے مرے رکھتا اگر کچھ بھی خبر
شمع لے کر ڈھونڈتا پھرتا مجھے پروانہ رات

(۱۸۸۱ ، دیوان ماہ ، ۵۰).

---لے کَر ڈُھونڈھیے تو پَتا نَہیں کہاوت.
کمال جستجو کے بعد بھی دستیاب نہیں ہوتا ، کمیاب چیز یا شخص کی نسبت کہتے ہیں (مہذب اللغات).

---مَجْلِس کس اضا(---فت م ، سک ج ، کس ل) امث.
موم بتی جو محفل میں روشن ہو ؛ (کنایۃً) محفل کی رونق ، معشوق.

کھوپی کے پھل لڑیاں ہیں جیوں نوکریاں کے جھیلے
منج شمعِ مجلس اوپر او شمع کوں ہوائے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹۳).

ایسے ہنس مکھ کو شمع سے تشبیہ
شمعِ مجلس کی رونی صورت ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۳). [شمع + مجلس (رک)].

---مَحْفِل کس اضا(---فت مع م ، سک ح ، کس ف) امث.
۱. وہ موم بتی جو کسی محفل میں روشن ہو.

بام و در بھی پھک رہے تھے اس بلا کی تھی تپش
شمعِ محفل آپ کی تھی اور پروانہ مرا

(۱۹۸۰ ، محصارانا ، ۲۹). ۲. رک : شمع مجلس. ۳. چالیس سے گزر چکا ہے مگر بچوں میں بچہ اور بڈھوں میں بڈھا ہے اور جہاں جاتا ہے وہاں یہ اللہ کا بندہ شمع محفل بن جاتا ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۳۳).

مغنیہ اور سامعین ، محفل اور شمعِ محفل پر یہ والہانہ کیفیت شاید ہی کبھی دیکھنے میں آئی ہو۔ (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۱۱)۔ [شمع + محفل (رک)]۔

ـــــ مُرْدَہ کسی صف (ـــــ ضم م ، سک ر ، فت د) امث۔
رک : **شمع کشتہ ، بُجھا ہوا چراغ۔**

جوں شمعِ مردہ کشتۂ زلفِ سیاہ کو
گر دے کفن تو دامنِ شبہائے تار دے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۷)۔ [شمع + مردہ (رک)]۔

ـــــ مَزار کسی اسا (ـــــ فت م) امث۔
وہ شمع جو مزار پر جلائی جاتی ہے۔

خا ک پر ہم بیکسوں کی کون لاوے گا چراغ
اے دلِ سوزاں تو ہی ہوتا مرا شمعِ مزار

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۶۷)۔

بے خبر اپنے جلوۂ نورِ فزائے خلق سے
آئے تھے وہ بجھی ہوئی شمعِ مزار دیکھ کر

(۱۹۱۷ ، نقوشِ مانی ، ۳۹)۔ [شمع + مزار (رک)]۔

ـــــ مومی کسی صف (ـــــ و مع) امث۔
موم کی بنائی ہوئی شمع۔ جڑاؤ سینیوں میں جا بجا شمع مومی و کافوری ... اور آتش بازی ہمراہ۔ (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۸۷)۔ اس سلسلے میں صرف اتنی تبدیلی ہوئی ہے کہ جیسے برنجی چراغ اور پھر شمع کافوری اور شمع مومی نے مٹی کے چراغ کی جگہ لے لی تھی۔ (۱۹۶۳ ، پاکستانی کلچر ، ۲۰۵)۔ [شمع + موم (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

ـــــ ہِدایَت کسی اسا (ـــــ کس ہ ، فت ی) امث۔
ہدایت کی شمع ؛ (کنایۃً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

مشعلِ نور ہے وہ ذات یہ سب جانتے ہیں
میں تو اس نام کو بھی شمعِ ہدایت لکھوں

(۱۹۸۳ ، ذکرِ خیرالانام ، ۱۰۱)۔ ۲. **رہنما ، پیروی کے لائق ، رہبر۔** اس انجمن نے ... جو اصول ملحوظ رکھے تھے وہ آج بھی ہمارے لئے شمع ہدایت ہیں۔ (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۹۴)۔ [شمع + ہدایت (رک)]۔

ـــــ ہُدیٰ/ہُدا کسی اسا (ـــــ ضم ہ ، ی بشکل ا) امث۔
ہدایت کا چراغ ؛ مراد : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

وہ اُس کا نام کہ مشکل کشا کہیں جس کو
وہ اُس کا خلق کہ شمع ہُدا کہیں جس کو

(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۱۱۵)۔

مثالِ شمع ہیں ، شمعِ ہدیٰ کے پروانے
خدا کے حکم پر دوڑے ، خدا کے دیوانے

(۱۹۶۵ ، شہرِ درد ، ۱۷۹)۔ [شمع + ہدیٰ / ہدا (رک)]۔

شَمْعَہ (فت ش ، سک م ، فت ع) امث۔
(جراحی) **سلائی ، ایک پتلا آلہ جس میں دوا بھر کر جسم یا زخم میں داخل کیا جاتا ہے۔** اگر ... زخم ہو تو ایک کند شمعہ احتیاط کے ساتھ داخل کی جا سکتی ہے۔ (۱۹۳۷ ، طبِ قانونی اور سمومیات ، ۱ : ۳۸۸)۔ [ع]۔

شَمْعی (فت ش ، سک م)۔ (الف) صف۔
۱. **شمع سے منسوب ، شمع کا ، شمع کی طرح کا۔** ایک نازنین مہ پارہ جس کی شمعی انگلیوں نے ایک نوجوان کے دل پر چھاپا مارا (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۱۲۴)۔ ۲. **شمع (زردی مائل یا سبزی) کے رنگ کا ، سیاہی مائل سبز رنگ۔**

کچھ نہیں جانی ان کی پیش تار مو
گھر میں شمعی رنگوں کے اندھیر ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸۸)۔ (ب) امث۔ شمع دان (ا پ و ، ۱ : ۹۳)۔ (ج) امذ۔ **موتی کی ایک قسم ، جس کا رنگ دھانی ہوتا ہے۔** ایک قسم ہے کہ زردی اور سبزی اس کی مثل موم کے ہوتی ہے اس کو شمعی کہتے ہیں۔ (۱۸۸۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۵)۔ جوہری مقیم کیا کیا دریتیم ... عدسی ، شمعی ، یاقوت سرخ ... ستاروں کے ڈھیر لگائے ہیں۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۹ : ۳۵۸)۔ [شمع + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ مَرْوارِید (ـــــ فت م ، سک ر ، ی مع) امذ۔
(نگینہ گری) **دھانی رنگ کی جھلک کا موتی** (ا پ و ، ۳ : ۶۰)۔ [شمعی + مرواريد (رک)]۔

شَمْلا (فت ش ، سک م) امذ (قدیم)۔
رک : **شملہ جس کا یہ ایک قدیم اِملا ہے۔**

کبھیں بھبُوت ہم لادیں کبھیں جٹا کبھیں شملا
کبھیں مانگے نہ تنگ آوے کبھیں پورا کبھیں کملا

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۷۶)۔

بندیا ہے چھوڑ شملا سر ہو دستار
عصا پکڑیا ہے یک رنگین طرحدار

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۸)۔ [شملہ (رک) کا قدیم املا]۔

شَمْلَہ (فت ش ، سک م ، فت ل) امذ۔
۱. **سر سے باندھنے کی شال ، عمامہ ، پگڑی۔** شملہ سر پر ... پیچھے گوشوارہ آگے موتیوں کا گچھا۔ (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۶۱)۔

شملۂ زرّیں عطا فرما کے ازراہِ کرم
تو نے شاہا سر بلندی کا مجھے رتبہ دیا

(۱۹۱۰ ، جانِ سخن ، ۲۲۳)۔ مولانا وارث علی چشتی ... سر کے شملہ سے لے کر پاؤں کے جوتے تک زہد و تقدس کی تصویر تھے۔ (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۵۹)۔ ۲. **کمر پٹکا جو درباری لوگ شاہی یا نوابی دربار میں اس کے پلو لٹکا کر کمر سے باندھتے تھے۔** کوئی پٹکا شملہ سنبھال کر پکارا خدمت گار کو بلانا۔ (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۸۸)۔ ۳. **طرہ ؛ عمامے کا سرا جو پیچھے کی طرف لٹکا رہتا ہے۔**

ہے قبائے چرخِ اطلس چست جسمِ پاک پر
کہکشاں بھی ایک شملہ ہے تری دستار کا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۳)۔ عمامہ کا شملہ کبھی دوشِ مبارک پر کبھی دونوں شانوں کے بیچ میں پڑا رہتا تھا۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۹۹)۔ سر پر عمامہ ، جس کا شملہ پیچھے

سے اٹھا کر خاص طریقے سے اڑس رکھا تھا۔ (۱۹۷۳ء ، وہ صورتیں الٰہی ، ۱۰۱)۔ [ف]۔

--- بمقدار علم کہاوت۔
جتنا علم ہو اس کی قابلیت سے دعویٰ زیب دیتا ہے ، جیسا آدمی ویسا ساز و سامان یا جتنا بڑا کام ویسا ہی اس کے لیے انتظام ، دو چیزوں کے درمیان جن میں کوئی ربط پایا جائے ، تناسب ضروری ہے (اکثر طنزاً یا مزاحاً بھی بولتے ہیں)۔ ساون کے اندھے کو ہرا سوجھے شملہ بمقدار علم شہر میں اونٹ بدنام۔ (۱۸۷۳ء ، عقل و شعور ، ۳۶)۔ شملہ بمقدار علم کے لحاظ سے کئی کئی سیر کے پگڑ لمبی لمبی داڑھیاں۔ (۱۹۲۸ء ، مضامین فرحت ، ۱ : ۳۹)۔ شاید سر بھی شملہ بمقدار علم معمولی سروں سے بڑا ہو۔ (۱۹۳۶ء ، شیرانی ، مقالات ، ۱۳۶)۔

--- چھُٹنا محاورہ۔
شملہ چھوڑنا (رک) کا لازم ، شملہ بڑا ہونا۔

جرأت نثار ہوتی تھی اس سرفروش پر
شملہ چھٹا تھا سبز عمامے کا دوش پر

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۹۰)۔

--- چھوڑنا محاورہ۔
شملہ لٹکانا ، عمامے کے دونوں سرے دونوں کاندھوں پر چھوڑنا۔

چھوڑا ہے تم نے شملۂ زر تار اب اگر
آؤ سمندِ ناز کو چمکا کے سامنے

(۱۸۹۲ء ، شعور (نوراللغات))۔

--- حَشَم (--- فت ح ، ش) صف۔
رعب دار ، صاحب مقدور ، شان و شوکت والا ، ٹھاٹ باٹ والا ؛ ایک لقب۔ سپہ الحشم اور شملہ حشم غالباً پیادوں کے نگران ہوتے۔ (۱۹۶۰ء ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۱۱)۔ [شملہ (رک) + حَشَم (رک)]۔

شَمْلَہ مِرْچ (کس ش ، سکـ م ، فت ل ، کس م ، سکـ ی نیز فت ر) امث۔
مرچ کی ایک قسم جو موٹی اور گول ہوتی ہے اور سبزی کی طرح پکا کر کھاتے ہیں۔ شملہ مرچ ایک موٹی قسم ہے جس کو بطور سبزی پکا کر کھایا جاتا ہے۔ (۱۹۷۳ء ، زراعت نامہ ، ۷)۔ [شملہ (علم) + مرچ (رک)]۔

شَمْلِیت (فت نیز کس ش ، سکـ م ، کس ل ، فت ی) امث۔
ایک سبزی ، میتھی۔ شملیت ہندی میں اس کو میتھی کہتے ہیں۔ (۱۹۳۹ء ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲ : ۶۱۰)۔ [ف]۔

شَمَنی (فت ش ، م) امذ۔
بت پرست ، پتھروں کو پوجنے والا۔ یہ منگول ابھی تک شمنی یا بدھ مذہب پر قائم تھے۔ (۱۹۶۸ء ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۸۰)۔ [ف : شمن (بت) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

شَمَنِیَّت (فت ش ، م ، کس ن ، شد ی بفت) امث۔
بت پرستی ، پتھروں کو پوجنا۔ باشترت کامل طور پر شمنیت کے پیرو تھے۔ (۱۹۶۸ء ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۳۴)۔ [شمنی + ت ، لاحقۂ کیفیت]۔

شَمُوز (فت ش ، و مع) امذ۔
ایک ریشمی کپڑا۔ دل کی پیاس ، شموز ، شفون ، جارجٹ ، نہیں میاں نہیں ہمارا حال پتلا ہے کاڑھے کے سوا کچھ نہیں پہن سکتے۔ (۱۹۶۹ء ، اردو کی آخری کتاب ، ۳۷)۔ [مقامی]۔

شَمُوس (فت ش ، و مع) صف ، امذ۔
منہ زور ، سرکش (عموماً گھوڑے کے لیے مستعمل) ؛ سخت مزاج آدمی ، تُرش رو۔

رشوف و انوف و رسوف و قطوف
شموس و عسوس و مضوص و بجون

(۱۹۶۹ء ، مزمور میر مغنی ، ۱۲۳)۔ [ع : (ش م س)]۔

شُمُوس (ضم ش ، و مع) امذ (ج)۔
شمس (رک) کی جمع ، بہت سے سورج۔

غبار صحن چمن کیمیائے عیش و نشاط
بہار لالہ و گل سیمیائے عرش شموس

(۱۸۵۱ء ، مومن ، مجموعۂ قصائد ، ۹)۔

بتاتی ہیں کہ ہو سکتے ہیں ہم بھی
شموس آسمان عظمت و شان

(۱۹۰۱ء ، جنگل میں منگل ، ۱۳۹)۔ [شمس (رک) کی جمع]۔

--- بازِغہ کس صف (--- کس ز ، فت غ) امذ (ج)۔
چمکتے ہوئے سورج ، روشن سورج ، بڑے بڑے روشن اجرام فلکی جن کے گرد سیارے گھومتے ہیں۔ روشنی کی رفتار دو لاکھ چھتیس ہزار میل فی ثانیہ ہے تو اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ان شموس بازغہ کا فاصلہ زمین سے کس قدر ہو گا۔ (۱۹۱۰ء ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۲۳۳)۔ [شمس (رک) + ع : بازغہ]۔

شَمُوع (فت ش ، و مع) صف ؛ امث۔
خوش طبع ، پر مذاق ، ہنسوڑ نیز بہت ہنسنے والی عورت۔

لبقہ نشیطہ رشیقہ نزور
الوف و عیوف و شموع و شفون

(۱۹۶۹ء ، مزمور میر مغنی ، ۱۲۵)۔ [ع]۔

شُمُوع (ضم ش ، و مع) امث (ج)۔
شمع (رک) کی جمع ، چراغ۔

ترے رخسار انور کے مقابل
شموع شمس و مہ بھی منفعل ہیں

(۱۸۱۸ء ، اظفری ، د ، ۷۴)۔ شموع جمع شمع بمعنی قندیل و چراغ۔ (۱۹۸۳ء ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۷۷)۔ [شمع (رک) کی جمع]۔

شُمُول (ضم ش ، و مع) امذ۔
۱. شامل یا شریک ہونا ، شمولیت ، شرکت ، چھا جانا۔ تم لوگ خوب جانتے ہو کہ میں نے اپنے شمول سے صاف انکار کیا۔ (۱۸۶۳ء ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۷۷)۔

واحد تو ہے یہ اس میں عدد کا نہیں شمول
دس بیس میں کا ایک نہ کر لو اسے قبول
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۱۰). ان کے اشعار... اس تاثیر سے محروم ہیں جن کا شمول غزل کے ایک شعر کو صحیح معنوں میں غزل کا شعر بناتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۳). ۲. **(قدیم) اون سے بُنا ہوا کپڑا ، اونی کپڑا**. قدیم زمانے میں ریشمی کپڑے کو لوگ ناریہ اور اونی کپڑے کو شمول کہتے تھے۔ (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۸۲). [ع : (ش م ل)].

--- کرنا محاورہ.
شامل کرنا ، شریک کرنا.
صلا ملا یہ رسائی سے ان کی محفل میں
انہوں نے ہم کو بھی اعزاز میں شمول کیا
(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۱۳۹).

شَن (۱) (فت ش) امث.
کسی چیز کے تیزی سے نکل جانے یا چلنے کی آواز، زن ، سن؛ تراکیب میں مستعمل. [حکایت الصوت].

--- سے م ف.
زور اور تیزی کے ساتھ ، سن سے ، زن سے ، تیز آواز سے.
تیر نگاہ ناز کسی کا اگر نہ تھا
پہلو کو توڑتا ہوا نکلا یہ شن سے کیا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۰). پیرو کی کاڑی سفیدے کے دو رویہ درختوں کے درمیان سے غیر قانونی رفتار سے شن سے گزر جاتی ہے۔ (۱۹۷۳ ، جنگ ، کراچی ، ۹ ، اپریل ، ۵).

شَن (۲) (فت ش) امذ.
سن کا پودا جس کے ریشوں سے رسی اور مضبوط کپڑا بنایا جاتا ہے،لاط : Cannabis Sativa . ہندی میں سن بولتے ہیں اور نثر میں یائے معروف سے سنی پنجاب کے آدمیوں کا محاورہ ہے اور ش نقطہ دار سے شن اہل گجرات وغیرہ کا لہجہ ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۸۰۸). [س : شن शण].

شِنا (کس ش) امث.
پیراکی ، پیرنا.
یہ وہ دریا نہیں تو جس میں کرے آ کے شنا
یہ تو ہے بحرِ انوار و یقیں صدق و صفا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۸۹).
بحرالفت میں شنا کو جو شناور اترا
غوطے یہ کھائے کہ سر تک نہ اٹھا بیٹھ گیا
(۱۸۸۰ ، کلیات واسطی ، ۱ : ۱۷).
جب بحر مصائب کو شنا کر کے ہوئے پار
تب دہر مخالف بھی ہوا غاشیہ بردار
(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۳۲). [ف].

--- پا امذ.
(حیوانیات) جھینگے وغیرہ کے وہ اعضا جو تیراکی میں مدد دیتے ہیں. جھینگا جب پانی میں ہوتا ہے تو اپنے تیراک اعضا کی مدد سے جنہیں شناپا کہتے ہیں تیرتا ہے۔ (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۳۰۹). [شنا + پا ، لاحقۂ کیفیت].

شَناخْت (فت نیز کس ش ، سکِ خ) امث.
۱. **پہچان ، آگاہی ، واقفیت.** یہی فطرۃ دین کے کھوٹے کھرے غلط صحیح کی شناخت کی کسوٹی ہے۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۱۶). باغوں میں رہنے ... اسے جڑی بوٹیوں کی بھی شناخت ہو گئی تھی۔ (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۲۲۷). وہ ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ ان کو جو کچھ ملا ہے وہ پاکستان کی وجہ سے ملا ہے پاکستان ان کی شناخت ہے۔ (۱۹۸۸ ، غالب ، کراچی ، جنوری ، ۲۲۳). ۲. **شناسائی ، جان پہچان.** سیمی کے چہرے پر بھی شناخت کا تاثر آتا ہے حیرت سے اس کی طرف دیکھتی ہے۔ (۱۹۸۰ ، وارث ، ۳۰۶). [ف].

--- پذیری (---فت نیز کس پ ، ی مج) امث.
(معاشیات) چیز کی خوبی یا مقبولیت کا اندازہ ، کسی چیز کی خوبی جس سے اسکی شناخت ہو سکے. شناخت پذیری: اس چیز کی خوبی میں ایسا تعین اور یکسانی ہوئی چاہئے کہ اس کے مدارج قرار پا سکیں۔ (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۳۰۷). [شناخت + ف : پذیر ، پذیرفتن - قبول کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پریڈ (---فت پ ، ی مج) امث.
(قانون) ملزم کی پہچان کے لئے صف بندی یا قطار. شناخت پریڈ میں انہوں نے جن چہروں کی نشان دہی کی ہے ... میں اس کی داد ... پیش کر رہا ہوں. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۷۱). [شناخت + پریڈ (رک)].

--- کرانا ف م.
جان پہچان کرانا ، تمیز کرانا. اکثر مقامی لب و لہجے محاورے اور روزمرہ کے استعمال سے اپنی شناخت کراتی ہے۔ (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۳۰).

--- کرنا ف م ، محاورہ.
۱. **منسوب کرنا ، تمیز کرنا.** بعض اُردو نگاروں نے اسے مُلا عبدالقادر بدایونی کے ساتھ شناخت کیا ہے۔ (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۸۱). ۲. **آگاہی حاصل کرنا.** پہلے اپنے نفس کی شناخت بھی کر لی ہے۔ (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۳۳). ۳. **پہچاننا ، تمیز کرنا ، جاننا ، امتیاز کرنا ، شناسا ہونا.** اور تمہاری شاخیں اور قبیلے مقرر کئے تا کہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ (۱۸۸۳ ، مقدمہ تحقیق الجہاد ، ۱۱۸). اس انباؤ سے رطب کو یابس سے اور درست کو نادرست سے شناخت کرنا بہت مشکل ہو گیا۔ (۱۹۳۶ ، محمود شیرانی ، مقالات ، ۱۲۵).

--- کھونا محاورہ.
پہچان ، تمیز یا اہمیت ختم ہو جانا. دونوں میں سے کسی ایک کے فقدان سے یہ صنف اپنی شناخت کھو دیتی ہے۔ (۱۹۸۳ ، اصناف سخن اور شعری ہیئتیں ، ۳۳).

شناختی (فت ش ، سک خ) صف.
شناخت کا ، پہچان کا. دفتر ... انھی متعدد برانچ دفتروں میں سے ایک تھا اور شہر شناختی کے علاقائی دفتر کے تحت میں تھا۔ (۱۹۷۵ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۷۳۳)۔ [شناخت + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ پریڈ (ـــ فت پ ، ی مج) امث.
رک : شناخت پریڈ. کئی دن گھر میں منہ لپیٹے لیٹے رہے لیکن کب تک بالآخر شرمانے لجاتے باہر نکلے اور ہفتوں شناختی پریڈ کرتے رہے۔ (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۹ اکتوبر ، iii)۔ [شناختی + پریڈ (رک)]۔

ـــ علامت (ـــ فت ع ، م) امث.
وہ امتیازی نشان یا نشانی جس سے کوئی شخص یا چیز پہچان جا سکے. وزیرستان کے قبائل جن قبیلوں کے ذیلی ناموں کے علاوہ مزید ایک اجتماعی شناختی علامت بھی ہے۔ (۱۹۸۱ ، رزمیہ داستانیں ، ۳۲۸)۔ [شناختی + علامت (رک)]۔

ـــ کارڈ (ـــ سک ر) امذ.
۱. **وہ کارڈ جس سے کسی شخص کی شناخت یا تصدیق ہو سکے۔ اس کارڈ میں اس شخص کا نام اور فوٹو کے علاوہ کچھ اور ضروری باتیں بھی درج ہوتی ہیں ، کارڈ جاری کرنے والے افسر یا بااختیار شخص یا ادارے کی جانب سے تصدیق اور اجرا کی تاریخ ہوتی ہے.** اجلاس میں صرف ممبران اپنے شناختی کارڈوں کے ذریعے داخل ہو سکتے ہیں۔ (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۱ اکتوبر ، ۱۲)۔ صرف شناختی کارڈ کافی نہیں شناخت کے لیے حاکم کی وفاداری شرط ہے۔ (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، ۱۳۹)۔ ۲. **کسی عمارت کے اوپر لگا ہوا بورڈ یا تختہ وغیرہ جس پر اس عمارت کا نام لکھا ہوتا ہے.** یہ عمارتیں اپنی بلندی اور وسعت کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہیں ان کی پیشانیوں پر بڑے بڑے شناختی کارڈ آویزاں ہیں۔ (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۵۹)۔ [شناختی + کارڈ (رک)]۔

شناس (فت ش) امث.
معرفت ، عرفان و آگاہی ، پہچان ، شناخت. بس کیا کیں شناس ہوئے ذات کا۔ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۳)۔ عارف کی شناس وونجہ ہے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۸)۔

بقا کا بنا عارفاں کوں لباس
دیا معرفت کے سخن کا شناس

(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ ، ۱۲۸)۔

جلد لاؤ بلا کے میرے پاس
تا کہ پہچانے قبل فیں شناس

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۳۷)۔

اپنی شناس نے مجھے کی اس قدر رجوع
آنکھوں کی سمت ہو گئی میری نظر رجوع

(۱۹۳۸ ، بُستان تجلیات ، ۵۲)۔ [ف : شناس ، شناختن = پہچاننا سے حاصل مصدر]۔

ـــ کرنا عاورہ.
(**تصوف**) **پہچان کرنا ، عرفان و آگاہی حاصل کرنا ، شناخت کرنا.**

اول اپنی تن کی وہ کرتے شناس
کتے تو جہ ہوتے ہیں وہ حق شناس

(۱۷۳۸ ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۷))۔

غافل یہی ہے من عرفَ نَفْسَہٗ کا بھید
پہچان حق کی چاہیے تو اپنی کر شناس

(۱۹۳۸ ، کلیات بے تاب ، ۳۶)۔

ـــ نامہ (ـــ فت م) امذ.
شجرۂ نسب ، نسل اور خاندان کی اولاد کی ترتیب کا کاغذ. کتّوں کے مالکوں اور مالک خواتین نے جو پسندیدہ نسل کے کتّے پال رکھے ہیں ان کا شناس نامہ بھی وہ رکھتے ہیں۔ (۱۹۷۶ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۲۲ جولائی ، ۲)۔ [شناس + نامہ (رک)]۔

• • • شناس (فت ش) لاحقہ.
جاننے والا ، پہچاننے والا ، بطور لاحقہ مستعمل. چونکہ آدمی کی طبیعت احسان شناس واقع ہوئی ہے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۳۳)۔ ان حرفوں کو یورپ کے زبان شناسوں نے رومن خطوں میں لکھ ڈالا ہے۔ (۱۹۵۸ ، اردو ادب ، ۹۷)۔ [ف : شناس ، شناختن = پہچاننا]۔

شناسا (فت ش) صف.
۱. **جان پہچان والا ، دوست ، واقف کار ، پہچاننے والا.**

اس نے دیکھا کہ چھب ہے رعنا سی
میری صورت ہے کچھ شناسا سی

(۱۷۹۱ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۱۱۶)۔

بزم اغیار سبھی بھر کے ادھر تو دیکھو
یارِ انجان بنو تم نہ شناسا ہو کر

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۰۹)۔ وہ میرے ایک قدیم بے تکلف شناسا ہیں۔ (۱۹۲۱ ، اکبر ، مکاتیب اکبر ، ۲ : ۱۳)۔ وہاں ایک انگریز جو ان کا شناسا تھا غالباً جان شیکسپیئر یا ہامراں کو دیکھ کر حیران ہوا۔ (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۱۲)۔ ۲. **کسی چیز کو جاننے یا سمجھنے والا.** بھائی کی اس مکاری اور دنیاداری اور اس کے کام کی طرح و طرز سے خوب شناسا تھا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۳۳)۔

بھول کیا ہیں؟ دلِ مایوس کی امیدیں ہیں
یہ وہ الفاظ ہیں بچے ہیں شناسا جن کے

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۹۱)۔ جو ہیرا جی کے رُوحانی تصرفات کے شناسا ہیں۔ (۱۹۳۹ ، اک محشر خیال ، ۶۷)۔ [شناس + ا ، لاحقۂ صفت]۔

شناسائی (فت ش) امث.
جان پہچان ، واقفیت ، صاحب سلامت.

اک شناسائی ہیں بھی تھی طرب سے قائم
لیکن ایسی کہ جسے کہتے کبھی دیکھا ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۸)۔

تیرے رتبہ کی کسی نے نہ شناسائی کی
یہ نہ سمجھے کہ ہے قرآں کی تفسیر حسین

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۶۰) . میری اس سے خوب شناسائی تھی (۱۹۳۰ ، اردوگلستان ، ۶۳) . میری نہ کوئی ذاتی شناسائی تھی نہ کوئی رابطہ تھا . (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۳) . [شناسا + ئی ، لاحقۂ کیفیت] .

شَناسِنْدَہ (فت ش ، کس س ، سک ن ، فت د) صف .
۱ . **پہچاننے والا**

ینابیع حکمت مصابیح علم
شناسندۂ کیفیات و شئون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۷) . ۲ . **(برقیات) دریافت کرنے والا ، گرفت کرنے والا** . صوتی موجوں کا پتا لگانے کے لیے کنڈ ٹیوب ، حساس شعلے اور حرارتی شناسندے استعمال کیے جاتے ہیں . (۱۹۶۷ ، آواز ، ۷۰۱) [شناس + ندہ ، لاحقۂ فاعلی] .

شَناسی (فت ش) امث .
پہچان ، شناخت ؛ بطور لاحقہ مستعمل . بادشاہ کو اُس کی حق شناسی نہایت پسند آئی . (۱۸۵۵ ، گلستان (ترجمہ) ، ۱۹۱) . جب اہل زبان حاصلہ معلومہ کی حرف شناسی ایسے مضامین فضول خیالی سے ہوئی تو اُن کو سوائے حرف شناسی کے اور کیا فائدہ حاصل ہوا . (۱۸۹۲ ، فوائدالنسا ، ۱۶۷) .

شوق سے موقع شناسی کی توقع بھی غلط
میں نے ان کی شکل بھی مشکل سے پہچانی ہے آج

(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۱۴۴) . [شناس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

شَناعَت (فت ش ، ع) امث .
۱ . **لعن طعن ، ملامت ، طعنہ ، بدخوئی** .

فہم کے ساتھ جو شناعت ہے
اپنے آئین میں وہ طاعت ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶۲) .

کوئی آمادۂ ملامت ہے
کوئی نشتر زن شناعت ہے

(۱۸۱۰ ، بحرالمحبت ، ۵۰) . شناعت سے بچیے اور پہلے گھر کی دقیانوسی خیال رکھنے والی خواتین کو پردہ سے باہر نکال کے ہوا کھلائیے . (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۸ : ۳) . ۲ . **بدی ، برائی ، قباحت ، بدکرداری** . لونڈیاں بلا تعداد و بلا نکاح جائز کر دی گئی تھیں اور اس سے بڑھ کر کوئی قباحت و شناعت نہیں ہوسکتی . (۱۸۷۵ ، رسائل چراغ علی ، ۱ : ۲۸) . کچھ کلمات اس کی شناعت و رذالت میں بیان کر کے اسے فوراً الاؤ میں ڈال دیتے تھے . (۱۹۲۰ ، رسائل عمادالملک ، ۲۵) اس سے تکبر کی شناعت اور اکبر کبار ہونا بلکہ سارے گناہوں کی جڑ ہونا معلوم ہوا . (۱۹۶۳ ، کمالین ، ۱ : ۵۱) . [ع] .

شِناوَر (کس نیز فت ش ، فت و) صف ؛ امذ .
۱ . **پیرنے والا ، پیراک** .

پیرت کے دریا کا شناور ہوں میں
پیرت کیج غوطے میں باور ہوں میں

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۱) .

اس کے بھیتر اگر شناور ہوں
روز محشر تلک سکوں نہ نکل

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۳) . ہزاروں غوطہ خور اور سیکڑوں شناور اوس دریا میں تلاش کر کے شل ہو گئے پر ہاتھ نہ آئی (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۹۹) .

سمندروں کی ضعیفی نہ آسماں سے چُھپی
شناوروں کو بھی تائید قدسیانہ نہیں

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۳۰) . ۲ . (أ) **کسی بات کا جاننے والا ، آگاہ** . وہ اس حقیقت کا شناور ہوگا کہ نوکر شاہی نے ہمیشہ اس کی پنجابیت پر ضرب کاری لگائی ہے . (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۹۸) (أأ) **(کنایۃً) ماہر ، استاد (کسی فن یا علم کا)** . سمندرِ سخن کے شناور میرزا دبیر کو میر انیس کے بعد دنیا کا رہنا پسند نہ آیا (۱۸۷۵ ، مقالات گارساں دتاسی ، ۲ : ۲۰۰) . اقبال مشرقی اور مغربی دونوں علوم کے بحر کے شناور تھے . (۱۹۸۷ ، فاران ، کراچی ، نومبر ، ۲۷) . ۳ . **(کیمیا) ایک بند نلی جو ظرفک (شیشے کی ایک نلی جس کے پیندے کے قریب ڈاٹ لگی ہوتی ہے اور اس کے رستے مائع نکالا جاتا ہے) میں بہ آسانی آ جاتی ہے اس کے اوپر ایک مدور خط کھدا ہوتا ہے اس میں ذرا سا پارا ڈال کر اس کو بھاری کر دیا جاتا ہے تا کہ وہ مائع میں تیرتا رہے اور اس کی چوٹی مائع کی سطح سے باہر نکلی رہے** (ماخوذ : عملی کیمیا ، ۳۰۳) . [شنا + ور ، لاحقۂ صفت] .

شِناوَری (کس نیز فت ش ، و) امث .
پیراکی ، پیرنے کا عمل . ہر ایک بھنگ اس دریا میں شناوری کرتا (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۰) . فن شناوری سے کچھ آشنائی تھی خدا خدا کر کے کنارے پر آیا . (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۷۶) .

یہ ناچتی کھیلتی سی موجیں ، تری کشا کش یہ ہنس رہی ہیں
جو ڈوبنے سے تھی اتنی وحشت ، تو کیوں بھرا دم شناوری کا

(۱۹۴۳ ، لوح محفوظ ، سیماب اکبر آبادی ، ۱۱۷) . اگر سلسبیل سے مراد محض چشمۂ جاری ہو تو بھی وہ ایسی چیز نہیں جس میں سوا مچھلی کے کوئی اور شناوری نہ کر سکے . (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۲۸) . [شناور + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

--- کَرْنا محاورہ .
مہارت دکھانا ، اُستادانہ کام کرنا ، مشاقی دکھانا . چھوٹی بحروں میں تو شناوری بہت ہی خوب کی ہے . (۱۹۳۱ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۱۳) . تخلیق شعری کے ضمن میں مرزا جعفر ... بحر غزل کی صرف شناوری کرتے رہے . (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۲۰) .

شِناہ (کس ش) امث .
تیرنا ، پانی میں ہاتھ پاؤں مارنا ، تیراکی .

جو مشت فیض تو کھولے کسی پہ مثلِ صدف
تو موج آبِ گہر سے وہ نکلے کر کے شناہ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۷) .

فلک بھی پست ہے جن سے ہم محبت میں
حباب سیکڑوں ایسے دم شناہ ملے

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۳۷). [شنا (رک) کا ایک املا].

شِنابی (کس ش) صف (شاذ).
تیرنے والا ، تیراک.

ہم وحدت میں ہر دم ماہی آسا
شنابی ہوں شنابی ہوں شنابی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۰۲). [شناہ + ی ، لاحقۂ صفت].

شَنائع (فت ش ، کس ء) صف ؛ ج
برائیاں ، باعث شرم باتیں ، خباثتیں. صدہا اصحاب اور اولاد اصحاب شہید ہوئے اور... ایسے شنائع اور قبائح واقع ہوئے کہ زبان قلم پر نہیں آ سکتے. (۱۸۵۳ ، الکلام المبین ، ۴۲). [شناعت (رک) کی جمع].

شَنائل (فت ش ، کس ء) امث.
۱. **مخمل ، ریشم.** بیبی سیّد نے شنائل کا ہلکا گلابی جوڑا پہن رکھا تھا. (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۲۹۷). ۲. **ریشمی یا مخملی ڈور.** شنائل ریشمی مخملی ہر رنگ کی ڈوری کو کہتے ہیں . (۱۹۳۲ ، کڑھت کی قسمیں ، ۵۷). [انگ : Chenille].

شَنائی (فت ش) امث (قدیم).
رک : شہنائی

ڈھونک ڈف پڑگ تال پرذنگ
شنائی یا والے خالو اُہنگ

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۸۱). [شہنائی (رک) کی تخفیف].

شَنبَر (فت ش ، مغ ، فت ب) امذ.
دائرہ ، سیاہ ریشمی رومال جو عرب کی عورتیں یا بعض عرب سر پر باندھتے ہیں (لغات سعیدی). [ف].

شَنبَری (فت ش ، مغ ، فت ب) صف.
شنبر کا ، شنبر سے متعلق ، سیاہ ریشمی رومال کا یا سیاہ ریشمی رومال کے مانند

سُنبلی و چناری و نارونی و شنبری
قرمز و کوکناری و صندلی و سلاگری

(۱۹۶۷ ، مشرق تاباں ، ۳۲). [شنبر + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَنبَہ (فت ش ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
جمعہ کے بعد آنے والا دن ، سنیچر ، ہفتہ ، یوم السبت.

کمر باند کر سبز پوشاں سوار
اٹھے روز شنبہ کوں یک صد ہزار

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۴۸۳) . مسافرت اختیار کرے تو شنبہ یا پنج شنبہ کو علی الصباح یا بعد نماز جمعہ سفر کرے . (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۲۱). [ف].

شَنبُھو (فت ش ، سک م بشکل ن ، و مع) امذ.
مہادیوجی کا لقب.

کھلی اس دین ہندو کی حقیقت
وہ کشن و بشن و شبھو کی خلقت

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۳۰). [س : شبھو शम्भु].

شِنتو (فت ش ، سک ن ، و مع) امذ بے شنتو.
جاپان کا ایک قدیم مذہب جس میں آباؤاجداد کی پوجا ہوتی ہے. شنتو ان کا پرانا مذہب ہے ... اس سے مروت کا رشتہ وہ ایسا ہی رکھتے ہیں. (۱۹۷۳ ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ۱۳۱).

نہ شنتو عقیدے کی نخوت پرستی
نہ قسمت پرستی نہ فطرت پرستی

(۱۹۷۵ ، ارمغان نعت ، ۲۱۸). [مقامی].

شَنٹ (فت ش ، سک ن) امذ.
(کسی دوسری گاڑی کے لیے جگہ دینے کو) کسی ریل گاڑی یا انجن کا اپنی موجودہ لائن یا پٹری کو چھوڑ کر کسی بغلی پٹری پر چلا جانا یا لے جانا. وہ سمجھے کہ گاڑی شنٹ کر رہی ہے لیکن جب ایک دو میل سے زیادہ چل گئی تو گھبرا کر انہوں نے زنجیر کھینچ کر گاڑی روکی . (۱۹۲۱ ، خطوط محمد علی ، ۳۰). [انگ : Shunt].

شَنجار (فت ش ، سک ن) امث.
ایک ریگستانی بوٹی جس کے پتے کاہو کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں رنگ سیاہ ہوتا ہے ، اسکی جڑ کا رنگ زیادہ سرخ ہونے کے سبب سے عربی میں حمیرا کہتے ہیں ، Anchusa Tinctoria جب مطلق شنجار بولتے ہیں تو اس قسم کی جڑ مراد ہوتی ہے ابوخلسا بھی اسی سے مراد ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۴۴). [ع].

شَنجَرف (فت ش ، سک ن ، فت ج ، سک ر نیز فت س ، سک ن ، سک ج ، فت ر) امث.
ایک معدنی شے جو گندھک اور پارہ کی آمیزش سے تیار کی جاتی ہے رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے مصوری اور نقاشی وغیرہ میں کام آتی ہے ، دوا کے طور پر بھی مستعمل ہے کہا جاتا ہے کہ و ماشے کھا لیا جائے تو زہر کا کام کرتی ہے ، شنگرف.

تو اوس کی مانگ سرخی سے بھری دیکھ
سیاہی میں پڑی شنجرف کی بک ریکھ

(۱۷۷۳ ، مثنوی تصویر جاناں ، شفیق ، ۱۳). اس شہر میں شنجرف بنائیں کہ پارہ اور گندھک وہاں ارزاں ہو. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۹۵).

رنگ اس سے نہ جم سکے کسی کا
شنجرف کا رنگ تھہرے پھیکا

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۳۰). [شنگرف (رک) کا معرب].

شَنجَرفی (فت ش ، سک ن ، فت ج ، سک ر) امث.
شنجرف کے رنگ کا ، سرخ رنگ کا ، سرخ

شنجرفی اوس ڈوپٹہ کے اوصاف کہتے تو
لیکر دوات و خامہ شنجرف توڑتے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۹). کسی نے اس کے شنجرفی ہونٹوں پر تبسم نہ دیکھا. (۱۹۱۰ ، ادیب ، نومبر ، ۲۲۷).

جیسے ہو گا کچھ رتنے رنگیں کا پاس
رنگے گا وہ شنجرفی اپنا لباس
(۱۹۵۷ء ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۱۷۵)۔ [شنجرف + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ آمیز (ی مع) امذ
وہ جس میں شنجرفی رنگ ملا ہو ، لال روشنائی. خط صاف جلی ، شنجرفی آمیز ، سطر فی صفحہ ۱۳، صفحات ۳۰۳ نسخہ کامل ہے۔ (۱۹۳۲ء ، مقالات شروانی ، ۳۰۱)۔ [شنجرفی ، ف : آمیزہ آمیختن ـ ملانا]۔

شَنجی کھانسی (فت ش ، غنہ ، مغ) امث.
(طب) وہ کھانسی جو سانس پھولنے سے پیدا ہو ، ایسی کھانسی جس سے ہاتھ پاؤں میں اینٹھن اور کھنچاؤ پیدا ہو جاتا ہے ، تشنجی کھانسی. بلعومی مخاط میں کوئی نومی عضیہ نہ پایا جائے ، کالی کھانسی میں ، ہ بچے جو شنجی کھانسی یا ہوپ (Whoop) کے حملہ سے ہلاک ہوں. (۱۹۳۸ء ، عمل طب ، ۲۹)۔ [ع : شنج ـ سکڑنا + ی ، لاحقۂ نسبت + کھانسی (رک)]۔

شَنجَه (فت ش ، سک ن ، فت ج) امذ.
(طب) کان کی بیرونی سطح یا کری پڈی کا جوف یا گڑھا. وہ چوڑا اور گہرا گڑھا جو بیرونی سمعی منفذ تک جاتا ہے شنجہ کہلاتا ہے. (۱۹۳۵ء ، پریکٹیکل اناٹمی ، ۳ : ۵۳)۔ [ع]۔

شَنڈا (فت ش ، غنہ) صف.
فضول ، بے سروپا ، بے معنی. اگر اس وقت میں اپنے باپ کے ساتھ نہ ہوتا تو ... قلابازیاں کھاتا ، شلنگیں بھرتا ، اور ایسے ایسے شنڈے اور دیوانے چارے کرتا کہ فوراً آگرے کے پاگل خانے بھیج دیا جاتا. (۱۹۷۰ء ، یادوں کی برات ، ۱۰۹)۔ [مقامی]۔

شَنشی (فت ش ، سک ن) امث.
شک ، شبہہ ؛ مشتبہ ہونا ؛ شبہہ کرنا ، شک و شبہہ کرنا . شنشی ، مشتبہ ہونا اسے تین طرح شمار کرتے ہیں ، عوارض مشترک کے دیکھنے سے جو شک پیدا ہو. (۱۹۳۹ء ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۸)۔ [س]۔

شُنُفت (فت ش ، ضم ن ، سک ف) امث.
سننا ، شنیدن.

میں نے کہا کہ حسرتیں دل کی نہ جائیں مفت
کہنے لگا کہ جانے دے بہ گفت اور شنفت
(۱۹۵۷ء ، حسرت (جعفر علی) ک ، ۳۵)۔ [شنفت ، ف : شنودن ـ شنید ـ سننا ، سماعت کرنا]۔

شُنْقار (ضم ش ، سک ن) امذ.
شکاری پرند جس کا رنگ سفید اور آنکھیں سیاہ ہوتی ہیں ، قد میں عقاب کے برابر لیکن قوت دوسرے سیہ چشم شکاری پرندوں سے زیادہ رکھتا ہے اسے ہاتھ پر نہیں پالتے بلکہ ایک قسم کے اڈے پر جسے چکس کہتے ہیں پالتے ہیں ، شکرہ. شنقار لفظ ترکی ہے اور اوس کے کھولنے اور اوڑانے کا طریقہ مثل سیہ چشم کے ہے. (۱۸۸۳ء ، صیدگاہ شوکتی ، ۵۳). شنقار ، یہ بہت کمیاب ہے ہندوستان میں کبھی اتفاق سے آ جاتا ہے. (۱۹۱۰ء ، مبادی سائنس ، ۷۸). نو عمدہ گھوڑے اور ایک شنقار (شکرہ) جس کی آنکھوں کی اندھیریوں پر یاقوت ٹکے تھے پیش کیا. (۱۹۳۰ء ، تیمور ، ۱۶۳)۔ [ت]۔

شَنک (فت ش ، غنہ) امذ نیز امث.
شک شبہہ ، گمان ، خوف.

سات گانٹھ کو ہیں کے سادھ نہ مانے شنک
رام عمل تا کو چڑھیو گئیے اندو کو رنک
(۱۸۹۰ء ، جوگ بشسٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۶۶)۔

جو رتو مشہور ہیں وہ رہ گئیں تنی شنک پانچ
اب تو کویتا میں کوئی لیں گے رتو کے انک پانچ
(۱۹۲۱ء ، پتی پرتاپ ، ۹)۔ [شنکا (رک) کی تخفیف]

شَنکا (فت ش ، غنہ) امث.
ڈر ، خوف ، شک ، شبہہ ؛ فکر ، گمان.

سہر مرشد کی خوف نہ شنکا
سہر مرشد کی توڑے گڑھ لنکا
(۱۶۵۳ء ، گنج شریف ، ۲۴۴)۔ آپ کے اُپدیش نے میرے تمام شکوک کو یکتا چور کر دیا اور میری شنکاؤں کو بالکل دور کر دیا. (۱۹۱۵ء ، آریہ سنگیت راماین ، ۲ : ۲۶۳)۔ اسی کے کارن تو نل کودمیتی کے بارے میں شنکا ہوتی تھی. (۱۹۸۵ء ، خیمے سے دور ، ۱۸۴)۔ ۲. امید ، غلطی ، کسی بات کو پہلے تسلیم کرنا ؛ ایک بحر یا وزن (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : शंका]۔

ـــــ ڈائِن مَنسا بُھوت کہاوت.
ڈر اور خیال بھوتوں اور ڈائنوں کی شکل بن کر دکھائی دیتے ہیں اصلیت کچھ بھی نہیں ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

شَنکَر (فت ش ، غنہ ، فت ک)۔(الف) امذ.
(ہندو) مہادیوجی کا لقب.

مکر وہ تیرھویں کیلاس میں جا
کرے ہے گوری اور شنکر کی پوجا
(۱۸۶۰ء ، نوائے غیب (ق) ، ۲۸)۔ (ب) صف. خوش حالی لانے والا ، مسعود ، سعید ، مہربان ، شفیق (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [س : शंकर]

شَنکَرا (فت ش ، غنہ ، فت ک) امذ.
(موسیقی) بلاول ٹھاٹھ کا ایک راگ. اس کے سب سُر شدھ ہیں اس میں یہ راگ راگنیاں ہیں ، بلاول ، بہاگ بھاگڑا ولیکار ، پہاڑی ، ککبہ ، شنکرا ، نٹ ... کیدارا ، ہٹ منجری. (۱۹۶۷ء ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۶) [س : शंकरा]۔

شَنکْرانت (فت ش ، غنہ ، سک ک ، مغ) امذ.
سیاروں کا ایک برج سے دوسرے برج میں جانا. ماگھ کے مہینے میں مکر کی شنکرانت سے ایک دن پہلے ہنود لوہڑی کا تہوار ہوتا ہے. (قصص الامثال ، ۲۳۰)۔ [سنکرانت (رک) کا ایک املا]۔

شنکرِبرن (فت ش ، غنہ ، فت ک ، سک ر ، فت ب ، ن) امذ.
کوبرا سانپ کی ایک قسم ، یہ انتہائی زہریلا ہوتا ہے اور اس کے کاٹنے سے دو سانپوں کی علامات ملتی ہیں. شنکربرن یہ دوغلے ہوتے ہیں ان کے کاٹنے سے دو سانپوں کے علامات ملتے ہیں ، یہ سانپ دوینچ کہلاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، دافع سمیّات ، ۸). [شنکر (سنکر (رک) کا بگاڑ) + رک : بَرَن (۱)].

شنکلپ (فت ش ، غنہ ، فت ک ، سک ل) امذ.
دان کرنا ، کسی کے نام کرنا ، دے ڈالنا ، ہبہ کرنا. ہاتھی بھی ان کے واسطے شنکلپ کرنا تھا. (۱۸۴۳ ، نتائج المعانی ، ۱۳۳). اف : کرنا. [رک : سنکلپ].

شنکُول (فت ش ، سک ن ، و مع) امذ.
شوخ ، گستاخ ، بذلہ سنج ، خُوبصورت ، اچھا ؛ (کنایۃً) محبوب ، پیارا. ہزارہا من مہندی نارنول کی جس کی سرخی پر لعبتان شنکول کا جگر خون ہو عقیق یمن ہیرا کھائے. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۲۰۳). [ف].

شنکھ (فت ش ، غنہ ، فت ک) امذ.
سیپ جس میں ہندو پوجا کے وقت پانی ڈال کر بُت کے اوپر ڈالتے ہیں ، بڑی کوڑی. خاص طریقے سے تعظیم کرنے بعد اس کے شنکہ پوجا کرے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۹). [شنکھ (رک) کا ایک اِملا].

شنکھ (فت ش ، غنہ) امذ
کھونگا یا گائے یا بیل کے سینگ سے بنایا جانے والا باجا جو ہندو پوجا کے وقت بجاتے ہیں. سُندر برچھوں کے پھولوں کی برکھا کی اور نقارے اور تُرہی اور شنکھ بجنے لگے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۵۵۶). ایک مست ہتھنی ہے ، جو شکل و صورت کی خوفناک ہے ، اور جس کے دانت شنکھ کی طرح سفید ہیں. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۳۲۹). [سنکھ (رک) کا ایک اِملا].

ــــ نکھ (ـــ فت ن ، سک کھ) امذ.
ایک دوا جو ناخن کی طرح ہوتی ہے اور سفید سخت سنکھ کے مثل ہوتی ہے کچھ نے اسے کھونگے کا نام بتایا ہے ، طبی فوائد میں اس کو پیس کر بادی اور جذر کے لیے دیتے ہیں ہضم کے وقت جو معدے میں درد ہوتا ہے اسے دور کرتی ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۶). [شنکھ + نکھ = ناخن].

شنگ (فت ش ، غنہ) صف.
شوخ ، شریر ، دل لگی کرنے والا ، ظریف.

کھڑی تھیں بھریں تینوں شوخ او شنگ
لباس سبز و سرخ و سوسنی رنگ

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، عزلت ، ۱۶).

ہوئے سرکش اگر عدوی شنگ
کھائے وہ دستِ غیب سے سرچنگ

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۸۰).

خنجر بدست ہے وہ بُتِ شنگ آج کل
چھڑنے کو ہند میں ہے کوئی جنگ آج کل

(۱۹۰۸ ، مخزن ، مارچ ، ۶۹).

پھرتے ہیں جہاں جہاں بُتِ شنگل و شنگ
جیسے سمُندر بن میں ہرن محو شلنگ

(۱۹۴۷ ، لحنِ صریر ، ۵۳). [ف].

شنگرا (کس ش ، غنہ ، سک گ) امذ
لکڑی کی ایک قسم جس کے اندر سے ارغوانی رنگ نکلتا ہے. الاسیل سے زرد رنگ اور شنگرا سے ارغوانی رنگ نکلتا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۷۳). [بنگ].

شِنگرف (فت ش ، غنہ ، فت گ ، سک ر نیز کس ش ، غنہ ، سک گ ، فت ر) امذ ؛ امث.
رک : شنجرف.

دسیں لال لالک سوں دھن کی انکھیاں
کہ سیپیاں اہیں جانو شنگرف کیاں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۶).

مرے اشک رقت نے پیدا کیا
ترے ہجر میں رنگ شنگرف کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۳). شنگرف بھی مذبذب ہے کوئی مذکر اور کوئی مؤنث کہتا ہے ، میں تو شنگرف کو مؤنث کہوں گا. (۱۸۵۹ ، خطوط غالب ، ۳۵۸). اس سے پیشتر کہ میں تمہیں اپنے پہلو سے جدا کروں طہران کی گلیاں شنگرف ہو جائیں گی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۵۱). قرطبہ کے شمالی علاقے میں چاندی اور لوہے کی کانیں کھودی گئیں اور المعدن اور حصن ابال کی کانوں سے شنگرف نکالا گیا. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۳۷). [ف].

ــــ نُما (ـــ ضم ن) صف
شنگرف کے رنگ کا ، شنگرف جیسا ، سُرخ. تنصیب شدہ آنکھیں صرف شنگرف نما رنگ پیدا کرتی ہیں. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۶۲۶). [شنگرف + ف : نما ، نمودن = دکھانا].

شِنگرفی (فت ش ، غنہ ، فت گ ، سک ر نیز کس ش ، غنہ ، سک گ ، فت ر) صف.
شنگرف کے رنگ کا ، سُرخ ، خوب لال ، شنجرفی. دم سحر اوس کی بھی شنگرفی پوشاک تھی ، تین دن میلہ رہا بڑا جھمیلا رہا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۸۱).

کعبے کا سواد صفحۂ عین
شنگرفی نسخۂ ذیحین

(۱۹۰۵ ، کلیات نعت محسن ، ۱۳۷). چنار کے سبز ، زرد اور شنگرفی پنج انگشتی پتوں کی خنک چھاؤں میں وہ سارا سارا دن بیٹھا پڑھتا یا سوچتا رہتا تھا. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۳۶۵). [شنگرف + ی ، لاحقۂ نسبت].

شنگل (فت ش ، بغ ، فت گ) صف نیز امذ.
شوخ ، چالاک ؛ رہزن ، لٹیرا.

وہ شنگول و شنگل وہ پُرحرف و چالاک
وہ حلوالمراشف وہ حلوالمجُون

(١٩٦٩ ، مزمور میر مغنی ، ٢٠٨). [شنگ + ل ، لاحقۂ صفت].

شِنگَل (کس ش ، غنہ ، فت گ) امذ.
چھوٹے گول پتھر یا کنکر (دریا کے کنارے پر). بڑی سوادات میں ریت اور شنگل کے علاوہ سمندری جانوروں اور پودوں کے ڈھانچے بھی ملے ہوئے ہوتے ہیں جو سر کر وہیں پر دفن ہو جاتے ہیں. (١٩٦٣ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ٣٩٩). [انگ : Shingle].

شَنگُول (فت ش ، غنہ ، و مع) صف.
ایسا حسین جس میں شوخی و شرارت ہو ، شوخ ؛ (مجازاً) محبوب ، پیارا ، زیبا.

وہ ایک بات پہ رہتا نہیں کبھی دو دن
بہت ہے وعدہ شکن شوخ پر جفا شنگول

(١٨٦٣ ، دیوان حافظ ہندی ، ٥٩).

ہو گئی اس بتِ شنگول کی محنت بے کار
رہ گیا جڑ میں انگوٹھے کی لٹکا اک تار

(١٩٣٥ ، کمار سمبھو ، ١٦٧).

یہ دف و دائرہ و چنگ و رباب و مرچنگ
سرخ پوشانِ خوش آواز کی شنگول و شنگ

(١٩٧٣ ، برگ خزاں ، ١٣١). [شنگ + ول ، لاحقۂ صفت].

شَنگی (فت ش ، غنہ) امث.
١. شوخی ، شرارت ؛ چلبلا پن.

نہاں مستی وہاں شوخی و شنگی
غرض ہر رنگ میں رنگیں دو رنگی

(١٨٦٢ ، شام غریباں ، ٢٩٩).

تو رُخ میں دہن ، دہن میں تنگی
تو لب پہ سُخن سخن میں شنگی

(١٩٢٥ ، شوق قدوائی ، مثنوی حُسن ، ٢٠). رسم و رواج کے اتفاق اثرات کے ماتحت بچپن کی شوخی و شنگی سے لے کر بڑھاپے کی حسرت و مایوسی تک کس طرح تغیر پذیر ہوتا ہے. (١٩٦٨ ، مغربی شعریات ، ١٣). ٢. (تصوف) **تیز روشنی جس میں دیکھنے میں نظر خیرگی کرے** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ١٥٣). [شنگ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شِنَوا (کس نیز فت ش ، فت ن) صف.
سننے والا ، شنوندہ.

خود ذات احد بھی آپ بینا
شنوا ابھی ہے اور توانا

(١٦٥٩ ، میراں جی ، نورتین ، ٧٣).

کہاں دماغ کہاں تک زبان کو دوں تکلیف
کہ اہلِ بزم میں شنوا کسو کے گوش نہیں

(١٦٧٤ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ١٦٣). تو خود شنوا اور بینا ہے تجھ ور کچھ پوشیدہ نہیں. (١٨٣٠ ، تنبیہ الغافلین ، ١٩١). شنوا بےکون ون کہاں ہے یہ تو میں نے کہیں نہیں دیکھا. (١٨٩١ ، مکاتیب میر مینائی ، ٢٦٣). بڑے آدمی ہم سے تبھی بولتے ہیں کہ ہمارے گوش شنوا ہوں اور روحیں بات سننے پر آمادہ. (١٩٨٧ ، فلسفہ کیا ہے ، ٩٦). [شنوا ، ف : شنو ، شنودن ـ سننا].

شِنْوائی (کس نیز فت ش ، فت نیز سک ن) امث.
١. سننے کا عمل یا قوت ، قوتِ سماعت. روح کیوں تو تین مراتب اہی دانائی ہور بینائی ہور شنوائی. (١٦٣٥ ، چھ سرہار (ق) ، ٦٣). کان کو شنوائی عقل کو رسائی ، آنکھ کو بینائی ، پاؤں کو طاقت باد یہ پیمائی دی. (١٨٨٢ ، بوستان تہذیب اردو ، ٢).

میرے ان کے ہے اشاروں میں محبت کا بیان
شنوائی کا نہ ہے کام نہ گویائی کا

(١٩٠٧ ، دفتر خیال ، تسلیم ، ١٦٠).

عجب کیا ہے کسی پتھر میں شنوائی ابھر آئے
صدائے گم شدہ ہوں گھومتا ہوں کہساروں میں

(١٩٧٥ ، حکایت نے ، ٣٥). ٢. **حاکم کے روبرو کسی دعوے یا درخواست وغیرہ کی سماعت ، عدالت کی کارروائی ، مقدمے کا سُننا.** دعویٰ اگر ایسا ہو جس کو عرف اور عادت رد کرتی ہوں تو اوس کی شنوائی درست نہیں. (١٨٦٦ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ٣٦٩). یہاں فریادی کی ہر وقت رسائی ہے ، امیر و غریب کی یکساں شنوائی ہے. (١٩٨٣ ، قلمرو ، ١٥٧). ٣. **توجہ ، التفات ، سُنائی ، سنوائی ، رُخ دینا.**

گوشِ گل ہائے چمن پنبۂ شبنم سے ہے بند
کام کیا نالۂ بلبل کی ہے شنوائی سے

(١٨٣٨ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ٢٣٣). طلبہ عاجزانہ درخواستیں دے رہے ہیں ، اور کچھ شنوائی نہیں ہوتی. (١٩١٣ ، مقالات شبلی ، ٨ : ١٣٠). ہم خاصی دیر ان کے آہنی پھاٹک پر دستک دیتے رہے ، مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی. (١٩٧٧ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ٣٢). [شنوا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

شُنَوِنْدگان (فت ش ، سک ن ، کس و ، سک ن ، کس د) صف ، ج.
سامعین ، سننے والے. فضا میں ایک ہیبت ناک اور مسلسل گونج سی تھی جس میں شنوندگان گرامی یعنی ہمارے لئے کچھ خاص تواضع کا رنگ نہ تھا. (١٩٦٨ ، بحنگ آمد ، ١٢١). [شنوندہ (بحذف ہ) + گان ، لاحقۂ جمع].

شُنَوِنْدَہ (فت ش ، سک ن ، کس و ، سک ن ، فت د) صف.
سُننے والا.

جو واقفِ رازِ معرفت ہیں
شنوندۂ سازِ معرفت ہیں

(١٩١٣ ، کلام محروم ، ١ : ٥٠). [شنود (بحذف د) ، ف : شنیدن ـ سننا + ندہ ، لاحقۂ فاعل].

شَنِید (فت ش ، ی مع) امث.
١. **شُنوائی ، سنائی ، سُنوائی.** آج کا مبارک دن ہمارے لئے عید ہے دید ہے نہ شنید ہے. (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٥٧٩). ریڈیو والے دید کو شنید کے سانچے میں کیوں کر ڈھالتے ہیں. (١٩٦٦ ، سرگزشت ، ١٩). ٢. **سُنا ہوا ، سنا سُنایا.** یہاں تک جو کچھ حالات قلم بند ہوئے وہ راقم کے چشم دید ہیں اب جو کچھ عرض کروں گا وہ شنید ہوں گے. (١٩١٨ ، پیمبرانِ سخن ، ١٣٠).

اے مۂ نو تیرا پیامِ طرب
ہے شنید آج چشمِ دید ہے کل
(۱۹۰۱ ، باقیات اقبال ، ۵۷). [شنیدن ـ (رک) کا ماضی بطور حاصل مصدر].

شُنِیدَگی (ضم نیز فت ش ، ی مع ، سک نیز فت د) صف.
سنے جانے کا عمل ، سماعت ، سننا. میرے نغمۂ شوق کو شنیدگی یا ناشنیدگی کی پروا نہیں. (۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۶). [شنید + گی ، لاحقۂ کیفیت].

شَنِیدَن (فت ش ، ی مع ، فت د) امذ.
سننا ، سننے کا عمل.
آگہی دامِ شنیدن جس قدر چاہے بچھائے
مدعا عنقا ہے اپنے عالمِ تقریر کا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۲).
نہیں منت کشِ تابِ شنیدن داستاں میری
خموشی گفتگو ہے بے زبانی ہے زباں میری
(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۶۸). [ف].

شَنِیدَنی (فت ش ، ی مع ، فت د) صف.
سننے کے لائق ، سننے والی. ایک حقیقت جو متعلق قوت عمل اور قوت بازگشت اجسام سے اور سکون ہیولا سے ہے شنیدنی اور قابل دریافت کرنے کے ہے. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۴۷). یہ حکایت ہے شنیدنی اور یہ روایت ہے گفتنی ... تاہم اہل نظر کے لئے ان کی معرفت دشوار بھی نہیں. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۳). [شنیدن + ی ، لاحقۂ صفت].

شَنِیدَہ (فت ش ، ی مع ، فت د) صف.
سُنا ہوا.
مجنوں کا اور تیرا ہے احوال ایک سا
پر اے ظفر یہ دیدہ ہے اور وہ شنیدہ ہے
(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۶۲). بادشاہ شنیدہ کو ناشنیدہ خیال کرتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۰۰).
پرتوا ہر نے شنیدہ پر تبسم دیدہ ہے
اس تماشا زار کا ہر شعبدہ فہمیدہ ہے
(۱۹۷۲ ، فکر جمیل ، ۱۳۵). [شنیدن (رک) کا حالیہ تمام].

ـــــ کے بُوَد مانِنْد دِیدَہ کہاوت.
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل ، جو کچھ دیکھا ہو اس کے مقابلے میں سنی ہوئی بات کا اعتبار کیوں کر ہو سکتا ہے کہاں آنکھوں دیکھی اور کہاں سنی سنائی بات.
مثل یہ فارسی کی سچ ہے رنگین
شنیدہ کے بود مانند دیدہ
(۱۸۳۰ ، امتحان رنگین ، ۳۸). ولایت کے حالات ہم بھی سنتے اور کتابوں اور اخباروں میں پڑھتے رہتے ہیں ، لیکن شنیدہ کے بود مانند دیدہ. (۱۸۹۶ ، لکچروں کا مجموعہ ، نذیر احمد ، ۲ : ۶۵). شنیدہ کے بود مانند دیدہ ، ... تھا شنیدہ اور دیدہ کے درمیان فرق کا درجہ اب بالکل واضح ہوا. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۴۳).

شَنِیع (فت ش ، ی مع) صف.
۱. بُرا ، بد ، خراب ، ناپسندیدہ ، مکروہ.
اگرچہ شیخ ہے پینا شراب فعلِ شنیع
یہ کیا کروں کہ کئی دن سے تھی ہوا باعث
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۴۳). اس عمل شنیع سے باز رہو ورنہ عقوبت شدیدہ میں گرفتار ہو گے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۱). ان کو معلوم تھا کہ اسلام اس فعل شنیع کا دشمن ہے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۶). اس کی دین داری اور شرع دوستی کو اس کے اس فعل شنیع کا ایک پردہ بنایا گیا تھا. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۲۸۸). ۲. بدکار ، زانی ، کمینہ (جامع اللغات). [ع : (ش ن ع)].

ـــــ تَحْرِیر (ـــــ فت ت ، سک ح ، ی مع) امث.
خراب یا بری تحریر. اگلے زمانے میں زبان کی غلطیوں اور شنیع تحریر پر غیر وضع کر لئے جاتے تھے مگر آج گویا کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، نومبر ، ۴۹). [شنیع + تحریر (رک)].

شَنِیعَہ (فت ش ، ی مع ، فت ع) صف.
رک : شنیع ، بد ، بُرا.
مردوں سے جو مرد مثلِ زن ہو مخلوط
ہے فعلِ شنیعہ میں وہ جوں اُسترِ لوط
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۹۸). حضرت کے جملہ اجداد کو افعال شنیعہ سے خاص حضرت کی بزرگی کی وجہ سے محفوظ اور پاک رکھا. (۱۸۸۴ ، خیابان آفرینش ، ۸). ارباب جاہ مختلف قسم کے اعمال شنیعہ میں گرفتار تھے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۰۲). راجپوتوں نے ان کے ساتھ جو افعال شنیعہ کئے تھے سنے. (۱۹۷۹ ، تاریخ پشتون ، ۲۸۶). [شنیع + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شَو (فت ش ، سک نیز فت و) امذ.
مُردہ جسم ، نعش ، لاش. اس کا شو (نعشِ مردہ) خرگوش کے سینگوں کی طرح ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۳). [س : शव].

ـــــ آسَن (ـــــ فت س) امذ.
ایک آسن جس میں اس طرح چت لیٹ جاتے ہیں کہ پیٹھ وغیرہ تمام اعضا زمین سے لگے رہیں ، اس کو مرت آسن اور پریت آسن بھی کہتے ہیں (آسن پرکاش ، ۹۹). [شو + آسن (رک)].

ـــــ سادَھن (ـــــ فت دھ) امث.
جادو کی رسم جو لاش پر کی جاتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات). [شو + س : سادھن साधन].

شَو (و لین) امذ (قدیم).
شوہر ، خاوند.
سوئے سوں گل جعفری پر خمار
بھری تھی سوتھی شو پہ کرنے نثار
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۵۱).

اوڑتا تھا مرغ نالہ کا سینے سے دم بدم
جس کا کہ شو کتا ہو نہ روئے تو کیا کرے
(۱۷۹۵ء ، مذاق (سوغاتِ بہار اور اردو ، ۹۱)).
مگر شو سے مجھ کو ندامت ہوئی
مری جان پر ہاں قیامت ہوئی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۵۳). اپنی پسند سے شادی کرتے ہیں شرط اسی قدر ہوتی ہے کہ زن و شو دو مختلف خاندانوں کے ہوں. (۱۹۱۳ ، تمدّنِ ہند ، ۸۸). [شوہر (رک) کا مخفف].

شِو (کسر ش ، فت نیز سک و). (الف) امذ.
ہندوؤں کے تین سب سے بڑے دیوتاؤں میں سے ایک دیوتا کا نام جو ہلاک کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور اس کی سب سے زیادہ پرستش ہوتی ہے اس کی بیوی پاربتی یا کالی ہے ، شیو. اس کال آتما اور شیو میں کچھ بھید نہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۷۲). (ب) صف. نیک ، موافق ، مبارک ، مہربان ، دوست ، خوش قسمت (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : शिव].

---جہیں نہ رام جہیں نہ ہری سے لاویں ہیت ، وہ تراسے جائیں گے جوں مولی کے کھیت کہاوت.
جو خدا کی یاد نہیں کرتے وہ تباہ ہوں گے اور دنیا سے ناامید جائیں گے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---راتری (---سک ت) امث.
ہندوؤں کے ایک مشہور اور بڑے تیوہار کا نام جو شیو کی یادگار میں پھاگن بدی چودس کو منایا جاتا ہے اور اس میں دھوم دھام کے ساتھ برت رکھنے اور نہایت خوشی کرتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [شو + راتری (رک)].

شُو(۱) (و مع) امث.
وہ جوتا جو ٹخنوں سے نیچے ہے. جب شو (نخنہ تک کا جوتہ) یا گرگابی باہر سے منگوانا ہو تو پاؤں کی شکل کو کاغذ کے ایک ٹکڑے پر کھینچنا چاہیے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۳۳۳). بوٹ اور شو کے بنانے والوں کو بھی اس بات کی شکایت نہیں ہے کہ وہ فرمایشوں کو پورا نہیں کر سکتے. (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۳۱۴).
سینڈل ہو شو ہو چپل ہو کہ یہ جوتا ہو پمپ
چھوڑ کر جوتے کو ڈا کو لے لگائی ہائی جمپ
(۱۹۸۷ ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ۳۶۳). [انگ : Shoe].

شُو(۲) (و مع) امث.
کسی کو متوجہ کرنے کے لیے یا بلانے کے لیے منّھ سے نکلی جانے والی آواز. بچی نے «شو» کہہ کر سڑک پر پنک پانگ کی گیند پھینکی. (۱۹۶۲ ، خاکم بدہن ، ۵۸). [حکایت الصوت].

شُو(۳) (و مع) صف.
دھونے والا ، عموماً مرکبات میں جزو دوم کے طور مستعمل. اسی طرح اسمِ فاعل بھی بنتے ہیں بلکہ اکثر اوقات صفات و اسمائے فاعل مشترک ہوتے ہیں مثلاً ... شو ، مردہ شو ، پاشو. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۱۸۹).

عالم جلوہ یار حسن قلزم ہے کنار شوق
موج بہ موج جو بجو غوطہ بہ غوطہ شو بہ شو
(۱۹۷۶ ، جنگ ، کراچی (رئیس امروہوی) ، ۴ مارچ ، ۳). [شو ، ف : شستن - دھونا سے حاصل مصدر].

شو (و مج) امذ.
۱. کھیل ، تماشا ، ڈرامے یا فلم وغیرہ کا اسٹیج یا پردۂ سیمیں پر دکھایا جانا.
اب نہ وہ پارک کی سیریں نہ سینما کے وہ شو
دل کے لینے ہی نظر پھیر سی لی آپ نے تو
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۳۵). شو ساڑھے بارہ بجے ختم ہوتا ہے. (۱۹۳۵ ، زندگی نقاب چہرے ، ۹۵). ۲. ظاہر داری ، دکھاوا (مہذب اللغات). [انگ : Show].

---بازی صف.
دکھاوا ، نام و نمود ، نمائش. نواب صاحب نے اپنی شو بازی میں سب سے بڑی رقم تو کوٹھی پر لگا دی. (۱۹۷۱ ، فہمیدہ ، ۱۰۵). [شو + ف : باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بزنس (---کس ب ، سک ز ، کس ن) امذ.
ایسا کام جس میں نمود و نمائش دکھاوا ہو یا جس کا تعلق اداکاری یا اشتہارات وغیرہ سے ہو. ٹی وی ٹائپ کا شو بزنس نہیں ہے. (۱۹۷۶ ، صدا کر چلے ، ۵۸۲). [انگ : Show Business].

---بوائے (---ضم ب ، و مج) امذ.
ایسا شخص جو کسی جماعت ، ادارے یا کسی اور تنظیم میں محض نمود و نمائش کے لیے یا برائے نام شامل ہو ، نام و نمود کا خواہشمند.
یہ عشوہ فروش آج کل کے لونڈے
آزاد ہے مردِ حق کو شو بوائے کہیں
(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۲۳۳). مسلمان انہیں ہندوؤں کا بچہ جھمبورا یعنی شو بوائے قرار دیتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۳۲). [انگ : Show Boy].

---دار صف.
دکھاوے کا ، نمائشی. یہ شو دار بال خدارا نہ بنا مجھے یہ سب پسند نہیں. (۱۹۷۱ ، فہمیدہ ، ۸۶). [شو + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---رُوم (---و مع) امذ.
کشادہ کمرہ جس میں سامان فروخت بالخصوص قیمتی سامان خوبصورتی سے سجا کر لگایا جائے تاکہ اسے دیکھ کر لوگ خریدنے کی جانب مائل ہوں. جان اسٹریٹ میں جہاں موٹروں کا شو روم ہے. (۱۹۴۳ ، آدمی اور مشین ، ۱۹۹). ادب ان کے یہاں محض شو روم کی زینت ہے. (۱۹۷۲ ، ناصر کاظمی ، خشک چشمے کے کنارے ، ۴۳). [انگ : Show Room].

---کیس (---ی مج) امذ.
دکانوں یا گھروں وغیرہ میں چیزوں کی نمائش کے لیے رکھی جانے

والی شیشے دار الماری. یہ کہ پچاس روپے کے نوٹ نکال شوکیس پر رکھدیے۔ (۱۹۵۳ ، پیر نابالغ ، ۲۳)۔ جی چاہتا ہے کہ تمہاری اس کلاسک کردار ماما کو کسی شوکیس میں سجادیں۔ (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۳۹)۔ [انگ : Show Case]۔

شُواخِص (فت نیز ضم ش ، کس خ) امذ۔
(منطق) **تشخیص کی علامتیں ، شناختیں ، جزئیات مشخصہ ، پہچان.** چار کا وقوع اس کے شواخص پر اس کو عام مساوی کہتے ہیں یا برسبیل اتم و انقص ہو۔ (۱۹۲۵ ، حکمۃالاشراق ، ۲۵)۔ [ع :(ش خ ص)]۔

شَوادِشت (فت ش ، کس نیز ضم د ، سک ش) صف۔
مزہ دار ، ذائقے دار. دو میٹھی بھنے ہوئے چنوں کی ڈھیری ان ہی کے لئے حاضر تھی بھوجن شوادشت تھا دونوں ہاتھ چلنے لگے . (۱۹۴۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۸۸) . [س : سوادشٹھ کا بگاڑ]۔

شَواذ (فت ش) امذ نیز صف ؛ ج۔
غیر معمولی ، کم یاب ، عجیب و غریب ، نادر. شفائی ، لوق یزدی وغیرہ اس قسم کی شواذ ہیں جیسے آج کل کے مہذب زمانہ میں بھی خال خال پائے جاتے ہیں . (۱۹۱۴ ، شعرالعجم ، ۵ : ۱۳۳)۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے اقبال کے شواذ اور نوادر کو چن چن کر اکٹھا کیا۔ (۱۹۶۶ ، نقوش ، ۱۰۶ : ۹۶)۔ [شاذ (رک) کی جمع]۔

شَوارِب (فت ش ، کس ر) امث ؛ ج۔
مونچھیں. حضرت قص شوارب اور اظفار روز جمعہ فرماتے تھے۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۰)۔ مونچھوں کو عربی میں شوارب کہتے ہیں۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۱۶)۔ حاجی صاحب معہ اپنے لحم و شحم اور لحیہ و شوارب کے رونق افزائے کلیم صدارت ہوئے۔ (۱۹۵۶ ، مضامین محفوظ علی ، ۱۲۱)۔ [ع : شارب کی جمع]۔

شَوارِع (فت ش ، کس ر ع) امث ؛ ج۔
کشادہ اور بڑی سڑکیں ، شاہراہیں. عاقلان طرق و شوارع کے تیز دم ہر کاہے خبر لائے۔ (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲۰۳)۔ ان کی آمد و رفت ملک کے کل بڑی شوارع پر تھی۔ (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۳۱۶)۔ زیادہ لمبی سڑکوں کی مرمت اور توسیع کا انتظام بلدیہ کے شعبۂ شوارع کے ذمہ ہو۔ (۱۹۶۶ ، میزانیہ بلدیہ کراچی ، ۴)۔ [شارع (رک) کی جمع]۔

شِواس (کس ش) امذ نیز امث۔
(ہندو) **سانس ، دم ، آہ.** میری کُٹی کے پاس سو رہا تھا اور اس کے شواس (یعنی دم انفاس) بھیتر اور باہر کو آتے جاتے تھے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۴۴۳)۔

جس کے بل سے کانپے دھرتی اور اکاش
پڑا دھرن پر تڑپتا لے رہا لمبے شواس

(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۳ : ۳۳۹)۔ [س : श्वास]۔

شَواغِل (فت ش ، کس غ) امذ ؛ ج۔
(تصوف) **کثرت عبادت و ریاضت.** جلب شواغل کی قوت تاثیر متناہی ہے اس لئے غیر متناہی قوت تاثیر کی مقاومت نہ کر سکتی لیکن اس جلب نے اس کو پردے میں رکھا۔ (۱۹۲۵ ، حکمۃالاشراق ، ۳۱۲)۔ [شغل (رک) کی جمع]۔

شَوافِع (فت ش ، کس مع ف) امذ ؛ ج۔
امام شافعی کے ماننے والے. اس وقت سے یہ خاندان تمام شوافع کا سرگروہ و پیشوا ہوگیا۔ (۱۹۳۳ ، خیام ، ۴۳)۔ نماز میں درود بھیجنا اس کو شوافع فرض بتاتے ہیں۔ (۱۹۷۲ ، جلوۂ حقیقت ، ۲۴۳)۔ [شافعی (رک) کی جمع]۔

شَوارِق (فت ش ، کس ر) امذ ؛ ج۔
روشن چیزیں ، روشنیاں. اور جو نور قوت پا گیا شوارق عظیمہ سے جو کہ عاشق ہیں اپنی اصل پر۔ (۱۹۲۵ ، حکمۃالاشراق ، ۳۱۲)۔ [ف : شارق (رک) کی جمع]۔

شِوال (کس ش) امذ۔
رک : **شوالہ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [شوالہ (رک) کی تخفیف]۔

شَوّال (فت ش ، شد و) امذ۔
قمری سال کا دسواں مہینہ جس کی پہلی تاریخ کو عیدالفطر ہوتی ہے ، عید کا مہینہ ، عیدالفطر کا مہینہ.

شوال کا چند آیا مبارک سوں قطب شہ
آنند کا سرا ہو کہ خوشیاں کی خبر ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۶)۔

اتھا سن ایکبارا سو چوسٹ دیہ سال
بتاریخ ایکبارا او ماہ شوال

(۱۷۵۱ ، سوداگر کی بی بی (یورپ میں دکھنی مخطوطات ، ۵۱۰))۔

وہی بچھڑوں کو بھی ذی حجہ تک شاید ملا دیوے
ملایا جن نے ہے شوال اور ذیقعد کا جوڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲)۔ شوال کی پانچویں تاریخ تیرہ سو پندرہ ہجری (۱۳۱۵ ھ) میں لاولد انتقال فرمایا۔ (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۳۴۷)۔ اب تھوڑی سی محنت کر کے شوال المکرم کے چھ روزے رکھ کر پورے سال کا اجر و ثواب حاصل کر لیجئے۔ (۱۹۸۹ ، صحیفہ اہل حدیث ، کراچی ، ۶)۔ [ع]۔

شِوالا / شِوالہ (کس ش / فت ل) امذ۔
مندر (جس میں خصوصاً شیوجی کی پوجا ہوتی ہے)؛ ہنود کا معبد.

یاد حق کی جگہ اب دل میں بتوں کا ہے خیال
کعبہ سب کہتے تھے جس کو وہ شوالا ٹھہرا

(۱۸۸۸ ، منشور سخن ، ۸)۔ رگوناتھ کے شوالہ کے قریب پرانا اِملی کا درخت ہے۔ (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۸۸)۔

سونی پڑی ہوئی ہے مدت سے دل کی بستی
آ اک نیا شوالہ اس دیس میں بنادیں

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۸۸)۔ ایک طرف بادشاہی مسجد ہے دوسری طرف ایک شوالہ ہے . (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان ، ۹۹)۔ [شیو (رک) + الا / الہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

شوالی (فت ش) صف.
شادی میں پہنا جانے والا جوڑا ، دولہا کا جوڑا.

حیف اے قاسم اب کنگن تیرا
اور شوالی وہ پیرہن تیرا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۶۱). [شو - شوہر + الی لاحقۂ نسبت].

شواہد (فت ش ، کس ہ) امذ ؛ ج.
دلیلیں ، حجتیں ، ثبوت نیز مثالیں ، گواہیاں.

نوادر معجزات قاہرہ سب
رسالت کے شواہد ظاہرہ سب

(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۳۱۸). اگر اس کے شواہد قرآن سے نکلے جائیں تو شاید نصف قرآن سے زیادہ ہے. (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۰۳). مسند ابن حنبل وغیرہ میں بھی جستہ جستہ ان کے فضل و کمال کے دلائل و شواہد ملتے ہیں. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۰۷). بعض شواہد سے اندازہ ہوتا ہے انہیں خود بھی اپنی ناقدری کا گہرا احساس تھا. (۱۹۸۸ ، مولانا ابوالکلام آزاد شخصیت اور کارنامے ، ۲۱۲). [شاہد (رک) کی جمع].

ــــُ الاَسْماء (ـــ ضم د ، غمرا ، ل ، شدت بفت ، ی مع) امذ ؛ ج.
سک س) امذ ؛ ج.
(تصوف) **اسمائے الٰہیہ کا مشاہدہ ذات صفات کے ساتھ.** شواہدالاسماء کہتے ہیں مختلف ہونا اکوان کا احوال اور اوصاف اور افعال کے ساتھ جیسے کہ مرزوق دلالت کرتا ہے رازق پر. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۵۳). [شواہد + رک : ال (۱) + اسما (اسم (رک) کی جمع)].

ــــُ التَّوحید (ـــ ضم د ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، ی مع) امذ ؛ ج.
(تصوف) شواہد التوحید اس سے مراد جمیع حقائق کون سے اور ان میں سے ہر ایک میں ذات حق کا مشاہدہ کرنا اس لئے کہ ہر فرد عالم کے لئے احدیہ ہے ایک تعین خاص کے ساتھ کہ جس کے سبب سے وہ ممتاز ہو (مصباح التعرف ، ۱۵۳). [شواہد + رک : ال (۱) + توحید (رک)].

ــــ حَق کس اضا(ـــ فت ح) امذ ؛ ج.
حقائق وجوبی کو کہتے ہیں (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۳). [شواہد + حق (رک)].

ــــ نَقْلِیَہ کس صف(ـــ فت ن ، سک ق ، کس ل ، فت ی) امث ؛ ج.
زبانی شہادتیں یا گواہیاں. انہوں نے اپنے دین کے صدق پر اور اوروں کے دین کے بطلان پر دلائل عقلیہ و شواہد نقلیہ بیان کیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۲۲). [شواہد + نقلیہ (رک)].

شَواہِدی (فت ش ، کس ہ) صف.
شواہد سے منسوب ، شواہد سے تعلق رکھنے والا. اس شواہدی مواد کا بڑا حصہ شائع ہو چکا ہے اور تاریخ کا طالب علم اس کا مطالعہ کر سکتا ہے. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۲۳). [شواہد + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَوائِب (فت ش ، کس ء) امذ ؛ ج.
آلودگیاں ، کثافتیں ، آمیزشیں ، ملاوٹیں.

کہاں ہے کہ مجنوں بھی ہم سا ہی تھا
غلط کے شوائب نظر میں بھی ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۰). پاک و پاکیزہ ہے کثافت سے منزہ ہے شوائب جسمانی سے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۷۷). صوفی بھی خودی میں اعتقاد رکھتے ہیں لیکن ان کے خودی کا تصور روحانی ہے ان کی انا مادی شوائب سے پاک ہے. (۱۹۷۳ ، مسائل اقبال ، ۱۳۳). [شائبہ (رک) کی جمع].

شوب (و مع) امذ.
۱. **دھلائی ، کپڑا دھونے کا عمل ، دُھونا.**

عبادت میں شوب ریا اور سُمعہ
ہیں انبار صد سالہ گندم کی موشان

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۰۱).

رہا قول حق میں نہ کُچھ پاک اُن کو
بس اِک شوب میں کر دیا پاک ان کو

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۲۲). جو جامہ اور دستار ایک بار استعمال میں آئے وہ بغیر شوب کے مکرر استعمال میں نہ آتے تھے. (۱۹۰۶ ، حیات ماہ لقا ، ۱۸). ڈوپٹہ کی چنٹ کھولی تو کئی شوب کھایا ہوا ڈوپٹہ مسک گیا. (۱۹۳۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۹۷). ۲. **صابن اور پانی کا آمیزہ ، وارنش.** صابن کے کھولتے ہوئے شوب کو بُرش سے خشک سطح پر لگاؤ. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۱۷۱). ۳. **دستار ، صافہ ، پگڑی** (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [شوب + ف : شستن (دھونا) کا حاصل مصدر].

ــــ پڑنا محاورہ.
۱. **کپڑے کا دھویا جانا.** شوب پڑنا کپڑے پر یعنی وہ دھلوائے جس سے قیمت بڑھ جائے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۵۶). کامدانی بھی ایک کارآمد اور سوفیانی چیز ہے جس پر شوب بھی پڑ سکتا ہے. (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۲۹۵). ۲. **قید بھگتنا ، قید ہونا** (فرہنگ آصفیہ).

ــــ خوردَہ (ـــ و معد ، سک ر ، فت د) صف.
دھویا ہوا ، پاکیزہ ، ہر چیز سے پاک ؛ ضرورت مند.

رونا نہیں ہے وقت ولادت کے کون طفل
رشتر حیات پیرہن شوب خوردہ ہے

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، مظفر علی خاں ، ۳ : ۳۵۲). [شوب + ف : خوردہ ، خوردن = کھانا].

ــــ دینا محاورہ.
۱. **کپڑے کو ایک مرتبہ دھونا.** اگر اس کو پچاس شوب دیں تو بھی اس سے بو دفع نہ ہو. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۸۰). شوب پر شوب دیے ، بو نہ گئی. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۳۱). ۲. **قلعی یا چونا وغیرہ کی ایک تہ چڑھانا یا پچارا دینا.** خشک ہونے کے بعد سطح پر سفید چونہ کا ایک شوب دیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۱۸۶).

---- کھانا محاورہ.
۱. **دُھلا ہوا نظر آنا ، نکھرا ہوا معلوم ہونا.** زمانہ کی زیادہ ہوا کھائے ہوئے سفید چہرے شوب کھائے ہوئے معلوم ہوتے ہیں. (۱۹۲۹ ، شرر ، سفرنامہ ہستی ، ۱ : ۱۸).

شوبھ (و مج) امث.
رونق ، خوش نمائی ، سجاوٹ ، خوبصورتی. گھر خالی گلدان کی طرح سُونا تھا اب جا کر شوبھ دیتا ہے. (۱۹۳۲ ، رفیق تنہائی ، ۳۵). [شوبھا (رک) کی تخفیف].

شوبھا (و مج) امث.
۱. **خوبصورتی ، حُسن.**
میں کہاں اور جاگتے رنگوں کی یہ دنیا کہاں
ہے نصیب اندھا کہاں سنسار کی شوبھا کہاں
(۱۹۳۲ ، اسرار، علی اختر ، ۱۷۵).
داتوں سے تھی شوبھا ساری
بُجھ گئی چہرے کی پھلواری
(۱۹۸۷ ، ضمیریات ، ۸۲). ۲. **سجاوٹ ، آرائش ، زینت.**
پیاری پیاری قدرت کی پھلواری
ہر بن ہرا گلشن ہرا جگت کی شوبھا ساری
(۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۱۳).
ہم تو ہیں بس دو گھڑیوں کے اس جگ میں مہمان
تم سے ہے اس دیس کی شوبھا ، اس دھرتی کا مان
(۱۹۷۳ ، لوح دل ، ۱۲۹). [س : शोभा].

---- بڑھانا محاورہ.
عزت بڑھانا ، شان و شوکت بڑھانا ، فخر دو بالا کرنا. یہ مہارانی کی داسیوں کی شوبھا بڑھائے گی. (۱۹۲۹ ، نانک کتھا ، ۸۰).
اجلی خندق اپنے ہی جیالوں کے لہو میں نہائی ہے
جیت نے جھلسی ، ویرانی کی شوبھا اور بڑھائی ہے
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۵۶).

---- دینا محاورہ.
زیب دینا ، بھلا معلوم ہونا. آپ کی زبان سے ایسے الفاظ شوبھا نہیں دیتے. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۳ : ۳۰۷). اس اوسر پر ان کے لیے شوبھا تو یہی دیتا کہ وہ تھیلی ہاتھ پر ... دھرے دیں. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۲۹).

شُوٹ (۱) (و مع) امث.
کونپل. ان درختوں میں صرف ایک کلی یا کونپل (شوٹ) چوٹی پر واقع ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۵۶). [انگ : Shoot].

شُوٹ (۲) (و مع) امذ.
گولی مارنا ، فائر کرنا ؛ (فٹبال) گیند کو زور سے مارنا یا گول کی طرف پھینکنا (پاؤں سے). شوٹ اردو میں دو معنوں میں مستعمل ہے ایک تو گولی مارنا یا بندوق چلانا اور دوسرے فٹ بال یا ہاکی وغیرہ میں بال کو زور سے مارنا. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۶۶). [انگ : Shoot].

---- کرنا ف م.
گولی مارنا ، فائر کرنا ؛ ٹھوکر مارنا (گیند وغیرہ کو). ایک سپاہی اس کے پاس آیا اسے جوتے سے ٹٹولا اور پھر اسے شوٹ کر دیا. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۸۶).

شُوٹنگ (و مع ، کس ٹ ، غنہ) امث.
۱. **(فلم سازی) فلم کی تصویر کشی ، کسی لکھے ہوئے قصے یا کہانی کو تصویر کشی کے ذریعہ فلم میں ڈھالنا ، فلم بنانا.** یکایک ڈائرکٹر جہانگیر نے ایک گرجدار آواز کے ساتھ شوٹنگ بند کرنے کا حکم دیا. (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسم ، ۱۱۵). وہ جب واپس نہ آئی تب سمجھ لیا گیا کہ وہ لمبی شوٹنگ پر جا چکی ہے. (۱۹۸۵ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، فروری ، ۳۸). ۲. **تیر اندازی ؛ بندوق چلانا.** اکثر اعلیٰ حضرت ہر ایک شوٹنگ میں بازی لے جاتے ہیں. (۱۸۹۸ ، شکارنامہ ، ۲۳۰). [انگ : Shotting].

شَوخَط (و لین ، فت خ) امذ.
ایک پہاڑی درخت جس کی شاخیں سیدھی اور سخت اور بے گرہ ہوتی ہیں پتے یہ سادہ پتی اولے کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اس کی لکڑی سے کمان بناتے ہیں. شوخط :- ایک درخت ہے جس سے کمانیں بنتی ہیں. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۱۳۸). [ع].

شوخ (و مج). (الف) صف.
۱. **چنچل ، شریر ، طرّار.**
طور کیا پوچھتے ہو کافر کے
شوخ ہے بانکا ہے سپاہی ہے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵۶). جوں جوں وہ بڑا ہوتا گیا ضدی ... شوخ شریر ... بنتا گیا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۳).
ہیں اور بھی دنیا میں بہت ماہ لقا شوخ
لیکن کوئی تجھ سا تو نہ دیکھا نہ سنا شوخ
(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ۳۰).
کل اک بچوں کی مجلس میں کہا اک شوخ بچے نے
ہماری تاک میں دشمن بڑے ہشیار بیٹھے ہیں
(۱۹۸۶ ، قطعہ کلامی ، ۸۶). ۲. **گستاخ ، بے باک ، فتنہ انگیز.**
کیا (تم اس قدر شوخ ہو گئے ہو کہ) جب جب تمہارے پاس کوئی رسول تمہاری اپنی خواہشوں کے خلاف کوئی حکم لے کر آیا تم اکڑ بیٹھے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱۸).
شوخ نظروں سے دیکھنے والے
چوٹ دل پر مرے لگی تو نہیں
(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۳۹). ۳. **چمکیلا ، تیز ، گہرا (رنگ).**
شوخ تھا رنگِ حنا میرے لہو سے سو ہو
قتلِ اغیار سے کیا ہاتھ ترے یار لگا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۵).
نسبت تو گلوں کو ہے مرے داغِ جگر سے
لیکن وہ ذرا رنگ میں کم ہیں یہ ذرا شوخ
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۸۹). چاند کی شوخ چاندنی پورے صحن میں پھیلی ہوئی تھی. (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۵۱). (ب) امذ.
۱. (۱) **(مجازاً) معشوق ، محبوب.**

مت طرزِ تغافل کو مرے حق میں روا رکھ
اے شوخ مری آہ سوں اپنہ قدر کر
(۱۸۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۸).
دل ایسے شوخ کو مومن نے دیدیا کہ وہ ہے
محبِ حسنؓ کا اور دل رکھے شمر کا سا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۸). (iii) (تصوف) محبوبِ حقیقی.
کلیم شکر کرو حشر تک نہ ہوش آتا
ہوئی یہ خیر کہ وہ شوخ بے نقاب نہ تھا
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۹۵). شوخ معشوق کو کہتے ہیں اور ... شوخی کثرتِ التفات کو کہتے ہیں کہ جو معشوق کی جانب سے ہو. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۵۵). ۲. دلکش ، حسین.
عشق کے ہنگاموں کی اڑتی ہوئی سی یہ تصویر ہے
خامۂ قدرت کی کیسی شوخ یہ تحریر ہے
(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۱۵۲). [ف].

---اَدا (---فت ا) صف.
وہ جس کے ہر انداز میں شوخی اور چلبلا پن ہو ؛ (کنایۃً) محبوب.
ہو کے بے پردہ جو پردے میں رہا کرتی تھی
سامنے ہو گی وہی شوخ ادا آج کی رات!
(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۲۸). [شوخ + ادا (رک)].

---اَدائی (---فت ا) امث.
شوخی ، چلبلا پن. (شرما کے اور پھر مسکرا کے ایک شوخ ادائی کے ساتھ) اب آپ کو اس کی ضرورت ہی کیا ہے. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۱۳۹). [شوخ ادا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چَشْم (---فت چ ، سک ش) صف ؛ امذ.
۱. بے حیا ، بے غیرت ، ڈھیٹ ، گستاخ.
یہ شوخ چشم ، مرثیہ گو کیا دلیر ہیں
آہو کہا انھیں جو ترائی کے شیر ہیں
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۷۳). ایک شوخ چشم سائل کسی بزرگ کے دروازے پر بھیک مانگنے گیا. (۱۸۸۶ ، حیات سعدی ، ۱۵۳). ۲. (مجازاً) دلبر ، محبوب.
شوخ چشموں کو یہی فکر رہا کرتی ہے
دل کسی کا ہدفِ تیرِ نظر ہے کہ نہیں
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۸۸). [شوخ + چشم (رک)].

---چَشْمی (---فت چ ، سک ش) امث.
بے حیائی ، بے شرمی ، بیباکی ، گستاخی.
گلشن میں گل سے کر رہی ہے شوخ چشمیاں
نرگس کو چل کے آنکھ دکھائیں حضور آپ
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۳۲). آخر یہ کیا بلا ہے کہ ان کی شوخ چشمیوں کا کوئی خیال نہیں کرتا. (۱۸۸۹ ، گلگشت فرنگ ، ۱۶۳). ملازموں کی شوخ چشمی اور شورہ پشتی ، پہرہ کے گوروں کی بد سلوکی اور طرح طرح کی تکلیفوں نے زندگی تلخ کر دی تھی. (۱۹۳۷ ، ادبی تبصرہ ، ۳۴). یہ شوخ چشمی ہے کج دیدگی ہے بلکہ سرکشی ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۸۷). [شوخ چشم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِیدَہ (---ی مع ، فت د) صف.
رک : شوخ چشم.
اس شوخ دیدہ تھے یوں ایمان اپس سنبھالیں
او ساحر کنان دار کرلے سو غارت آیا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵).
کہوں کیا اس کے اوصافِ حمیدہ
نہایت دلفریب اور شوخ دیدہ
(۱۷۷۸ ، گلزار ارم ، ۱۶۱).
اڑا کر لے گئی دل اک نگہ میں ساری عقل کے
بڑی ہی شوخ دیدہ تیری چشمِ شرمگیں نکلی
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۹۷).
علامہ وہ شوخ دیدہ چربانک
کھیلے جو مژہ کی چھریوں سے بانک
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۸۷). [شوخ + دیدہ (رک)].

---رَنْگ (---فت ر ، غنہ) صف.
حسین و جمیل ، شوخ طبع.
کدھر ہے تو اے ساقی شوخ رنگ
کہ آیا ہوں میں بیٹھے بیٹھے بتنگ
(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۵۹).
دہکتے ہوئے شوخ رنگوں کی آنکھیں
چمکتی ہیں اور مسکراتی ہیں جیسے
(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۷۲). [شوخ + رنگ (رک)].

---رَنْگی (---فت ر ، غنہ) صف.
دلکش شوخی ، شوخ طبعی.
ہوائے شوخ رنگی کیوں فروغ تازہ کرتی کیا
کہ میں افسردہ برگ گل ہوں مردہ شمع محفل ہوں
(۱۹۱۸ ، کلیات رعب ، ۱۲۳). [شوخ + رنگ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زُبان (---فت نیز ضم ز) صف.
تیز زبان ، طرّار ، منہ پھٹ ، گستاخ.
آسمان گیر ہوا نعرۂ مستانہ ترا
کس قدر شوخ زباں ہے دلِ دیوانہ ترا
(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۲۰۰). [شوخ + زبان (رک)].

---شِلِیتا (---کس ش ، ی لین) صف.
شوخ مزاج ، تیز عادت کا. ایک عورت اپنے شریر لڑکے کو معلّم کے پاس لائی اور کہا مولوی صاحب یہ لڑکا بہت شوخ شلیتا ہے. (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۱۰ : ۵). [شوخ + شلیتا = عادت ، مزاج].

---شَمائِل (---فت ش ، کس ء) صف.
عادات کا شوخ ، طرّار ، تیز طبع ، شوخ مزاج ، شوقین مزاج ، طبیعت کی تیزی و طرّاری.
تاثیر بیقراری ناکام آفریں
ہے کام ان سے شوخ شمائل کو تھامنا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۱). [شوخ + شمائل (رک)].

ـــطَبع (ـــفت ط ، ب) صف.
رک : **شوخ مزاج ، متلون مزاج ، چنچل ، شوخ**. ایسے زندہ دل اور شوخ طبع ہوں گے کہ جن کی شوخی اور طراریٔ طبع ہار متانت سے ذرا نہ دبے گی. (۱۹۷۲ ، تامسر کاظمی ، خشک چشمے کے کنارے ، ۱۳۳). [شوخ + طبع (رک)].

ـــطَبِیعَت (ـــفت ط ، ی مع ، فت ع) امث.
شرارت پسندی ، شوخ مزاجی ، خوش طبعی. مرزا داغ مرحوم کی شوخ طبیعت نے ایک ایسا رنگ اختیار کیا جس کو غزل کی جان اور اردو شاعری کی روح و رواں کہنا سراسر انصاف ہے. (۱۹۰۰ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۵۵). [شوخ + طبیعت (رک)].

ـــفِقْرَہ (ـــکس ف ، سک ق ، فت ر) امذ.
پُرمزاح فقرہ ، چبھتا ہوا ، ذو معنی. وہ ہستی جس کی ... تحریریں مسلمانوں کی ہمتیں بڑھاتی تھیں جس کے شوخ فقروں سے لوگ محظوظ ہوتے تھے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۹۵). [شوخ + فقرہ (رک)].

ـــگُفْتار (ـــضم گ ، سک ف) صف.
زبان دراز ، منہ پھٹ. وہ اپنی ماں کے ساتھ ان کے ہاں آئی تھی بڑی شوخ گفتار تھی. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۳۰). [شوخ + گفتار (رک)].

ـــمِزاج (ـــکس م) صف.
جس کی طبیعت میں چلبلاہٹ ، تیزی اور طراری ہو ، شریر ، تیز طبع. شوخ مزاج رنڈی جو کھڑی مجرا کر رہی تھی ہنس کر بولی اے وہ فینوں فینوں چلا تو آتا ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرق تمدن کا آخری نمونہ ، ۹۰). [شوخ + مزاج (رک)].

ـــنِگار (ـــکس ن) صف.
پُرمزاح یا طنزیہ تحریریں لکھنے والا ، طنز نگار. غالب طبعاً خاص عاشقانہ رنگ کا شوخ نگار شاعر تھا. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۴). [شوخ + ف : نگار ، نگاشتن ـ نقش کرنا].

ـــنِگاری (ـــکس ن) امث.
طنزیہ تحریر لکھنا ، طنز نگاری. طبیعت پر ... بذلہ سنجی ، ظرافت اور شوخ نگاری کا رنگ غالب تھا. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۳۹۳). [شوخ نگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــنِگاہی (ـــکس ن) امث.
شوخی یا بے باکی سے دیکھنا ، گستاخی سے دیکھنا ، غلط نگاہ ڈالنا ، بے حجابانہ نظر ڈالنا.

اے شوخ تری شوخ نگاہی نظر آئی
سنتے تھے سبھوں سیں سو گواہی نظر آئی

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۴۹۵).

یا تو وہ شوخ نگاہی تھی ، کبھی یا یہ حجاب
ناوکِ غمزہ نہیں نشترِ پیغام نہیں

(۱۹۳۱ ، انوار ، ۵۹). [شوخ + نگاہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــنَوا (ـــفت ن) صف.
خوش آواز ، اچھی آواز والا.

قمری نغمہ سرا ہے کہیں محو کوکو
بلبلِ شوخ نوا ہے کہیں مصروفِ غزل

(؟ ، فیروز (مہذب اللغات)). [شوخ + نوا (رک)].

ـــنَوائی (ـــفت ن) امث.
(مجازاً) خوبصورت انداز گفتار.

کسی کی شوخ نوائی کا ہوش تھا کس کو
میں ناتواں تو حریف خطاب ہو نہ سکا

(۱۹۳۶ ، طیور آوارہ ، ۴). [شوخ + نوا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــنَوِیسی (ـــفت ن ، ی مع) امث.
رک : **شوخ نگاری**. ملک کے بڑے بڑے نامور انشا پردازوں نے اپنی شوخ نویسی کے جوہر اس میں دکھائے. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۳). [شوخ + ف : نویس ـ نوشتن ـ لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــو شَنگ (ـــو مع ، فت ش ، غنہ) صف.
چنچل ، شریر ، تیز و طرار (عموماً معشوق).

اللہ رے دماغ بُتِ شوخ و شنگ کا
نازک مزاج شیشہ سے پتلا ہے سنگ کا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۵۳).

بہت ہی شوخ و شنگ اور سخت طناز
کسی کے وہ نہیں آتا ہے قابو

(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۹۵). چلو اور ذرا آہوان شوخ و شنگ کو اپنی تیغ آبدار سے گھائل کرو. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵). ہراں سیدھی سادی جینی کی جگہ اس شوخ و شنگ لڑکی کو دیکھ کر میں کچھ چڑ سا گیا. (۱۹۸۲ ، پچھتاوے ، ۱۵۳). [شوخ + و (حرفِ عطف) + شنگ (رک)].

شوخْڑی (و مج ، سک خ) صف ، امث.
بے غیرت ، بے حیا ، ڈھیٹ.

وو شوخڑی چنچل ہے کر باور تجھے نین ہاشمی
جو تو نظارا مارے ہودے کون کٹی کی ہے سوراخ

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۵۳). [شوخ + ڑی ، لاحقۂ تصغیر].

شوخی (و مج) امث.
۱. **بے باکی ، گستاخی ، بے حجابی**.

اس حسن لیم رنگ کے صدقے کہ جس کے بیچ
ہلکی سی ایک شوخی کی تہ ہو حیا کے ساتھ

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۳).

ہر بات میں اس کی گرمی ہے ہر ناز میں اُس کے شوخی ہے
قامت ہے قیامت چال پری چلنے میں پھڑک پھر ویسی ہے

(۱۸۸۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۷۹).

بے تابی دل میں ہم سمجھے بھی تو کیا سمجھے
شکوے کو ادا سمجھے شوخی کو حیا سمجھے

(۱۹۸۷ ، بوئے رسیدہ ، ۲۵۱). ۲. **شرارت ، چلبلاہٹ ، کھلنڈرا پن**.

تھوڑی عمر کے لڑکے جو شوخی اپنے ماں باپ سے کریں وہ بانے شکایت نہیں ہوتی۔ (١٨٣٥ ، احوال الانبیاء ، ١ : ٣٤٠)۔ جو لطیفہ یا شوخی ان کو سوجھ جاتی ان سے ضبط نہ ہو سکتی تھی۔ (١٩٣٨ ، حالات سرسیّد ، ١٢٣)۔ مختصر سی زندگی ... شوخی اور بے قراری کا شاہکار ہے۔ (١٩٨٣ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ٩٣)۔ ٣. رنگ کی تیزی (ماخوذ : نوراللغات)۔ ٥. (تصوف) کثرت التفات ، اللہ تعالیٰ سے لو لگانے کا عمل۔

شوخی و رندی کر نہ کو
کریہ اچھے حق تجھ طرف

(١٦٣٥ ، تحفۃ المومنین ، ٤٨)۔ شوخی ... کثرت التفات کو کہتے ہیں کہ جو معشوق کی جناب سے ہو۔ (١٩٢١ ، مصباح التعرف ، ١٥٥)۔ [شوخ + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---ٔ تحریر کس اضا (---فت ت ، سک ح ، ی مع) صف۔
تحریر کی تازگی و شگفتگی ، تحریر کی دلکشی اور بانکپن۔

نقش فریادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا
کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٣٢)۔

اے طبعِ رسا آج ترا رنگ جما دوں
اور شوخیٔ تحریر کا اعجاز دکھا دوں

(١٩٣١ ، بہارستان ، ٥٥٦)۔ [شوخی + تحریر (رک)]۔

---ٔ تقریر کس اضا (---فت ، سک ق ، ی مع) صف۔
گفتار کی شگفتگی و دلکشی ، انداز بیان کی خوبی۔

اے ولی پی کا دہن ہے غنچہ گلزارِ حسن
ہونے کل آئی ہے اس کی شوخیٔ تقریر سوں

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٣٩)۔ [شوخی + تقریر (رک)]۔

---دکھانا محاورہ۔
انداز دکھانا ، ادائیں دکھانا۔

شوخیاں کیا کیا دکھائیں حُسن مشت خاک میں
عالمِ جاں سے نکل کر عالمِ تصویر میں

(١٩٢٧ ، آیات وجدانی ، ٢٠٣)۔

---ٹپکنا محاورہ۔
شرارت کا اظہار ہونا۔

ضبطِ نگہ کیا ہو بھلا پردہ دار راز
شوخی ٹپک رہی ہے ادائے حجاب سے

(١٩١٩ ، رعب ، ک ، ٢١٣)۔

---ٔ رفتار کس اضا (---فت ر ، سک ف) امث۔
چال کا بانکپن ، چال کی خوبصورتی۔

چلتے نہیں وہ شرم سے نیچی نظر کئے
آنکھیں لگی ہیں شوخیٔ رفتار کی طرف

(١٨٤٨ ، گلزار داغ ، ١١٧)۔ [شوخی + رفتار (رک)]۔

---ٔ طبع کس اضا (---فت ط ، ب) صف۔
طبیعت کا چنچل پن ، طبیعت کی تیزی اور چالاکی ، شوخ مزاجی ، خوش طبعی۔ حسرت صاحب کی آزاد منشی ، شوخیٔ طبع اور طنز و مزاح کی استادی کا سب نے اقرار کیا ہے۔ (١٩٨٣ ، گرد راہ ، ٥٥)۔ [شوخی + طبع (رک)]۔

--- کرنا محاورہ۔
١. چہل کرنا ، شرارت کرنا۔

کریں آج شوخی نہ جی کیوں ڈریں
چرن راتی (کذا) لک نپاتی کریں

(١٦٧٢ ، شاہی بیجاپوری ، ک ، ١٥)۔

کیوں نہ ہوں دیوانہ میں تیرے خرامِ ناز کا
یہ چلن یہ شوخیاں کرتا ہے کب آہو ادا

(١٨٠٦ ، ایمان ، ایمان سخن ، ٧٠)۔ **٢. گھوڑے کا شرارت کرنا یا بدکنا ، مچلنا۔** سوار ہوتے وقت بُراق شوخیاں کرنے لگا۔ (١٨٨٧ ، خیابان آفرینش ، ٣٨)۔

---ٔ گفتار کس اضا (---ضم گ ، سک ف) امث۔
رک : شوخیٔ تقریر۔

میری نظروں کی شوخیٔ گفتار
خامشی کا طلسم توڑ گئی

(١٩٥٢ ، تشنگی کا سفر ، ٨١)۔ [شوخی + گفتار (رک)]۔

---نکلنا محاورہ۔
شرارت یا طراری دور ہو جانا ، گستاخی ختم ہونا ، سنجیدگی پیدا ہونا ، شرارت ختم ہونا۔

چمکے جو نعلِ تیغ چکاروں پہ چل گئی
شوخی سب آہوانِ ختن کی نکل گئی

(١٨٧٥ ، مونس ، مراثی ، ١ : ١٢٢)۔

---و شنگی (---و مع ، فت ش ، غنہ) امث۔
خوش طبعی و خوش دلی ؛ خوبصورتی اور چلبلا پن۔

خدا ہی حافظ اس مژگاں کی ہے شوخی و شنگی سے
اڑا ہے کام مجکو بے طرح کی فوج جنگی سے

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ١٣٩)۔ شوخی و شنگی کی ملاوٹ نے تحریر کا رنگ چوکھا کر دیا۔ (١٩٨٧ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ٨٠)۔ [شوخی + و (حرفِ عطف) + شنگ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

شوخیت (و مع ، سک خ ، فت ی) امث۔
شرارت۔

بس عرب وہیں آشید عالم کے پاس
ہو مقابل شوخیت سے بے ہراس

(١٧٩١ ، ریاض العارفین ، ٣٥)۔ [شوخ + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

شُودر (و مع ، سک د) امذ۔
ہندوؤں میں ذات کی لحاظ سے سب سے نچلا (چوتھا طبقہ) یا نچلے طبقے کا آدمی جو کہا جاتا ہے کہ برہما کے پانو سے پیدا ہوا ہے اور اس کا کام اپنے اونچے تین طبقوں کے لوگوں کی خدمت گزاری ہے ، اچھوت۔ ششی شیکھر ایک شودر کے گھر کے پاس رہتے تھے۔ (١٨٨٦ ، دُرگیش نندنی ، ١٣٣)۔

کلمہ پڑھ کر شودروں کا رتبہ ان سے بڑھ گیا
اپنے آبائی شرف پر کیوں ہیں نازاں راجپوت
(۱۹۳۹ء ، چمنستان ، ۲۳۵). اس سے سلوک بھی شودروں جیسا کیا گیا تھا. (۱۹۸۸ء ، سائنسی انقلاب ، ۱۵۱). [س : شودر शूद्र].

ـــ بَرْن (ـــ فت ب ، ر) امذ.
۱. **شودر قوم کا ، شودر نسل سے تعلق رکھنے والا.** آپ ہی مان لیجیے کہ میں براہمن یا چھتری یا بیش یا شودر برن ہوں. (۱۸۹۰ء ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۵۵). ۲. **بزدل گھوڑا.** شودر برن وہ گھوڑا ہے جو بزدل اور کمزور ہو. (۱۸۷۲ء ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۳۷). [شودر + رک : بَرْن (۱)].

شُودْہَر (و مع ، فت د ، ہ) امذ.
شودر. قدسیہ شودہر ہے بانو پاری ہے. (۱۹۸۶ء ، اوکھے لوگ ، ۱۲). [شودر (رک) کا ایک املا].

شور (و مج).(الف) امذ.
۱.(اَ) **زور کی آواز ، غُل ، غوغا ، چیخ و پکار ، واویلا ، فتنہ ، آشوب ، ہنگامہ.**

پیی باو جیوں قہر کے شور سات
اُٹھی اگ بَہر جا بڑے زور سات
(۱۵۶۴ء ، حسن شوقی ، د ، ۱۰۸).
جھانکو نکو سو لچھن تجھ دل چتور ہونے کا
تجھ خیال میں لٹنا چھپ سب جگ میں شور ہونے کا
(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۱).
میرے دلِ برشتہ میں محشر کا شور ہے
ہے تجھ نمک کا شاید اثر اس کباب میں
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۱۵۵).
سنا چمن میں جو یہ شور و جوش نرگس نے
خوشی میں کھول دیں آنکھیں اٹھی ہو کر بیدار
(۱۷۳۱ء ، شا کرناجی ، د ، ۳۰۶).
ادھر کال کا بادل بھی چھا گیا گھنگور
صدائے رعد ہوئی ہر کسی کا غُل اور شور
(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۲ : ۶۲).
شورِ پندِ ناصح نے زخم پر نمک چھڑکا
آپ سے کوئی پوچھے تم نے کیا مزا پایا
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۳۳).
شورِ جلوت ، سکوتِ خلوت سے
جنبشِ ضو ، جمودِ ظلمت سے
(۱۹۳۳ء ، سیف و سبو ، ۲۰۹). (اَاَ) (عو) **ڈانٹ پھٹکار ، غصّہ ، خفگی سے چلانا** (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).
۲. **شہرت ، دھوم ، تذکرہ.**
تیرے نور کا شور قائم اچھو
جھمکتا تیرا حسن دائم اچھو
(۱۵۶۴ء ، حسن شوقی ، د ، ۱۱۶). شور گھریں گھر ٹھاریں ٹھار. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۶۳).

مکھ ترا آفتابِ محشر ہے
شور اس کا جہاں میں گھر گھر ہے
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۲۶).
بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا
(۱۸۴۶ء ، آتش ، ک ، ۱ : ۱۳).
غنچہ آسا ہوئے لب بستہ فصیحانِ عرب
شورِ شیرینیِ گفتارِ محمدؐ دیکھا
(۱۸۷۷ء ، انور دہلوی ، د ، ۳).
عجب مقام ہے دشتِ خیال بھی عاصم
جو گھر بنا نہیں اس گھر کا شور سنتا ہوں
(۱۹۸۸ء ، آنگن میں سمندر ، ۳۸). ۳. **جنون ، عشق.**
شور تیرا سبھی کے در سر ہے
ذکر تیرا یہ شہر گھر گھر ہے
(۱۷۱۳ء ، فائز ، د ، ۱۸۱). ۴. **زور ، تلاطم ، ولولہ ، جوش.**
جو اس شور سے میر روتا رہے گا
تو ہمسایہ کاہے کو سوتا رہے گا
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۵۷). سمندر اور دریاؤں میں شور و رواں ہے. (۱۹۱۳ء ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۳۲). ۵. **نمک ، کھاری نمک.**
نہ ڈونگر دھکاوے دے شور کی
سبے وہ بھی راساں ہو بلور کی
(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۱۰۲).
کچھ تبسم نے لبِ یار کے ڈالا نہیں شور
خندۂ زخمِ جگر ہے نمکیں منت سے
(۱۸۲۴ء ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۷۷). یہاں کی مٹی میں شور بہت ہے. (۱۹۳۰ء ، چار چاند ، ۱۵). چھوٹے تنے کے پودے ، مثلاً ارتمزیا اور وہ پودے جنہیں شور موافق ہے. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۳). ۶. (مجازاً) **نالہ ، آہ و فغاں ، فریاد.**
نے فلک پر راہ مجھ کو نے زمیں پر رو مجھے
ایسے کس محروم کا میں شورِ بے تاثیر ہوں
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۲۳۸). ۷. (کنایۃً) **زیادتی ، بہتات ، فراوانی.**
عرب کے ملک میں نئیں شور ایسا
ہمارے ملک میں ہے شور جیسا
(۱۸۳۰ء ، نورنامہ ، سورتی ، ۳۷). ۸. **بدقسمتی ، بدنصیبی ، مصیبت** (جامع اللغات). (ب) صف. ۱. **کھاری ، نمکین.**
ہر یک دم تشنگی میں وا ہیں زخمِ دل کے لب ظالم
تری شمشیرِ ابرو میں کہاں کا شور پانی ہے
(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۵۰۰).
ترے رونے سے کھاری اشک میں زور
کہ پانی چاہ کا ہستی سے ہے شور
(۱۷۷۴ء ، تصویر جاناں ، ۹۱). پانی یہاں کا نہایت شور ہے اور نمک کی پیدائش کثرت سے ہے. (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۸۸). شیریں و شور سب مل کر ایک ہو جائیں. (۱۹۰۱ء ، تفسیر القرآن الحکیم ، احمد رضا خان بریلوی ، ۹۳۹). ۲. **وہ زمین جو کھار یا شورے کے سبب قابلِ کاشت نہ ہوا (کنایۃً بنجر ، اجاڑ.**

وزیر تخمِ محبت کو دل میں بو اپنے
زمیں وہ شور ہے جسمیں اُگے نہ دانۂ عشق
(۱۸۳۶ ، دفترِ فصاحت ، ۱۰۳). رات کو شور میدان یا دریا کے کنارے قیام کرتی ہے. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۲۳۰). عرب کا ملک اس وسعت کے باوجود زیادہ تر بے آباد ، خشک ، شور اور ریگستان ہے. (۱۹۱۵ ، ارض القرآن ، ۱ : ۸۵). ۳. (مجازاً) متلاطم ، موّاج ، ولولہ انگیز ، پُرجوش.
کہ میں رام ایچھیں تُرُک زور کیا
سمندر ابھے جوش کوں شور کیا
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۲).
اپسے شور دریا میں آ کر بہا
خبر کچھ نہ پایا کہاں وہ رہا
(۱۷۵۰ ، قصہ کام روپ و کلاکام ، ۵۳). ۴. (ذہنی طور پر) پریشان ، پاگل ، جنونی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف].

ـــ اُٹھانا محاورہ.
شور کرنا ، غُل مچانا ، ہنگامہ کرنا ، جوش پیدا کرنا.
دل میں پھر گریے نے اک شور اُٹھایا ، غالب
آہ ، جو قطرہ نہ نکلا تھا ، سو طوفاں نکلا!
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۳).

ـــ اُٹھنا / اُوٹھنا محاورہ.
شور اٹھانا (رک) کا لازم ؛ غُل ہونا ، فتنہ انگیزی ہونا ، ہنگامہ ہونا ؛ دھوم مچنا.
شور اٹھیا یا دو ہر سو
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۸۱)).
سُو چوندھیر تھی شور ایسا اُٹھا
تُرخ جا دھرت کا سو سینا پھوٹا
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۹).
اٹھا شور جگ بیچ اس تار کا
(۱۶۸۸ ، قصۂ ملکۂ مصر ، ۳۲). اتنے میں شور اہلِ بیت سے اٹھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۵).
شور غنچوں میں جو اُٹھا ہے مبارک باد کا
شاد کس گل نے کیا دل بلبلِ ناشاد کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷).
اُٹھے کا شور خلق میں طوفانِ نوح کا
ایک اشک بھی جو دیدۂ گریاں نکل گیا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۶۵).
وہ اُٹھا شورِ ماتم آخری دیدار میّت پر
اب اُٹھا چاہتی ہے نعشِ فانی دیکھتے جاؤ
(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۱۷۰). اگر آئین ساز اسمبلی بنائی گئی تو پاکستان کے ساتھ ساتھ اقوامِ متحدہ میں بھی شور اٹھے گا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۵۳۳).

ـــ اُچانا / اُوچانا محاورہ (قدیم).
رک : شور اٹھانا.

جوں اس دہات کا شور اُچایا تمام
ملے اس تماشے کوں سب خاص و عام
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶۰).
کتے عاشق نہیں سو جب کو آئے
طبل کے ناد خالی شور اوچائے
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۵۹).

ـــ اَخْتَر (ـــ فت ا ، سک خ ، فت ت) صف.
بدنصیب ، بدبخت (جامع اللغات). [شور + اختر (رک)].

ـــ اُڑانا محاورہ.
تشہیر کرنا ، شہرت دینا ، مشہور کرنا (ماخوذ : جامع اللغات).

ـــ اُڑنا محاورہ.
دھوم ہونا ، شہرت ہونا.
خالِ ابرو کا جو شور اے بت کرنگ اُڑا
غل پڑا زاغِ کماں سیکڑوں فرسنگ اُڑا
(۱۸۳۷ ، کلیات منیر ، ۱ : ۸۷).

ـــ اَفْزا (ـــ فت ا ، سک ف) صف.
غُل مچانے والا ؛ (مجازاً) فتنہ انگیز ، سرکش. زمینداروں کی اکثر یہ دستور و رسم ہے کہ وہ ... جس جانب کو غالب اور شور افزا جانتے ہیں اس کے ہمراہ ہوتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۳۰). [شور + ف : افزا ، افزودن - بڑھانا]

ـــ اَفْزائی (ـــ فت ا ، سک ف) امث.
شور بڑھانا ، ہنگامہ کرنا ، غُل مچانا ؛ (مجازاً) فتنہ انگیزی ، سرکشی. بعض سرکشوں نے شور افزائی کی تو پھر وہ سب کام چھوڑ کر اس سرکشی کی چارہ گری میں مصروف ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۳۳۸). [شور افزا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اَفْگَن (ـــ فت ا ، سک ف ، فت گ) صف.
شور کرنے والا ، غُل مچانے والا ، ہنگامہ کرنے والا.
شور افگنِ جنوں ہے جس جا نگاہ کرنا
رکھتا ہے کام ہمدم واں ضبطِ آہ کرنا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۲).
چار سو رندوں میں ہے غلغلۂ نوشا نوش
قلقلِ شیشہ و مینا بھی ہے کیا شور افگن
(۱۹۰۹ ، جلال (مہذب اللغات)). [شور + ف : افگن ، افگندن - ڈالنا ، پھینکنا].

ـــ اَنْگیز (ـــ فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
شور اٹھانے والا ، شور کرنے والا ، ہنگامہ خیز ، فتنہ انگیز.
تب سوں ہوا ہے دل مرا کانِ نمک لے بانمک
جب سوں سنیا ہوں شور میں تجھ حسنِ شور انگیز کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۱).
نالۂ بلبل کی کیا تاثیر شور انگیز ہے
قطرۂ شبنم سے زخمِ گل نمکداں ہو گیا
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۷).

یہ کاسنہ ، یہ گلوئے شور انگیز
مرا دفتر ، مری مسلی مرا میز

(۱۹۴۳ء ، مجید امجد ، لوح دل ، ۴۷). [شور ۔ ف : انگیز ، انگیختن ـ اٹھنا ، اٹھانا].

---**انگیزی** (---فت ا ، غنہ ، ی مج) امث.
شور اٹھنا ، غُل مچانا ، ہنگامہ خیزی. جس آدمی کی ... شور انگیزی ، فتنہ اندوزی بارہا تجربہ میں آ گئی ہو اُس کو زندان میں بھیجنا کار آگہوں کا کام نہیں ہے. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۱۳). [شور انگیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**آلود** (---و مع) صف.
کھار میں لتھڑا ہوا ، کھاری ، ناقابلِ کاشت ؛ (کنایۃً) بنجر ، ویران. اونچی اونچی دیواریں سیل کی وجہ سے شور آلود ہیں. (۱۹۲۲ء ، انارکلی ، ۱۳۲). عرب آج کی طرح خشک چٹانوں ، شور آلود ، سوکھے اور اُتھلے گڑھوں اور صحرا پر مشتمل نہیں تھا. (۱۹۸۶ء ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۰). [شور + ف : آلود ، آلودن ـ لتھڑنا].

---**آور** (---فت و) صف.
شور لانے والا ، غُل مچانے والا ، پُرشور ؛ پُرجوش ، شدید ؛ بدنصیب (پلیٹس). [شور + ف : آور ، آوردن ـ لانا].

---**بخت** (---فت ب ، سک خ) صف.
۱. **بدنصیب ، کم بخت ، بدبخت ، بدطالع**.

اُنگے آیا جیوں دشمن شور بخت
اُلے کونیہ تھے بھار کاڑیا بھی رخت

(۱۶۳۹ء ، خاور نامہ ، ۹۳). رستم نمک اونٹوں پر لاد کے اون شور بختوں میں گیا. (۱۸۳۶ء ، سرور سلطانی ، ۳۷). دشمنانِ شور بخت کو ایسی سزائے معقول دی جائے گی کہ ... نام و نشان تک اُن کا باقی نہ رہے گا. (۱۸۹۱ء ، بوستان خیال ، ۸ : ۲۷۹). جتنی شفقت اس شور بخت کے حصے میں تھی وہ بھی ولیم کے حصے میں پڑ گئی. (۱۹۱۵ء ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۳۰). ۲. **بدنام ، رُسوا ؛ ملعون** (پلیٹس). [شور + بخت (رک)].

---**بختی** (---فت ب ، سک خ) امث.
بدقسمتی ، بدنصیبی ، بدبختی.

اسی زاری ہور شور بختی سوں میں
تری مہر تو دل تھے چھوڑی میں

(۱۶۳۹ء ، خاور نامہ ، ۶۰۰).

تلخکامِ عشق شیریں لب جیے تو کیا ہوا
شور بختی سے مزا ہی زندگی کا جائے ہے

(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۱۹۹). اسے خواہ مخواہ شور بختی ہی کیوں قرار دیجیے. (۱۹۳۲ء ، مقالات ماجد ، ۲۳۵). [شور بخت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**برپا کرنا** محاورہ.
شور مچانا ، ہنگامہ کرنا ، ہلڑ بازی کرنا.

ہو ہو ترش پیشانی کرتا ہے شور برپا
واعظ یہ میکشوں کے دشمن ہوا ہے سر کا

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۱۰۸).

غُل مری زنجیر نے رفتار میں ایسا کیا
حشر کو بھی شور جو ہونا نہ تھا برپا کیا

(۱۷۸۳ء ، درد ، د ، ۳۷).

---**برپا ہونا** محاورہ.
شور برپا کرنا (رک) کا لازم ، غل ہونا. تادیبو یا قلم تادیبو یا قلم کا شور برپا ہے. (۱۸۸۷ء ، خیابانِ آفرینش ، ۲۰).

مشک بھرنے کو جو اُترے ہیں علمدارِ حسین
شور برپا ہے کہ دریا میں سمندر آیا

(۱۹۲۷ء ، معراج سخن ، ۶۸).

شور برپا ہے خانۂ دل میں کوئی دیوار سی گری ہے ابھی

(۱۹۷۳ء ، دیوان ، ناصر کاظمی ، ۳۳).

---**بکور** (---فت ب ، و مج) امث ؛ امذ.
شور شرابا ، شور و غل ، ہنگامہ. باوا کلیے کو اتنی شور بکور کرتے ہو آپ کے سر میں کچھ خلل ہوا. (۱۸۷۱ء ، خورشید ، ۱ : ۱۳۹). [شور + بکور (تابع)].

---**بُلند ہونا** محاورہ
بہت غل غپاڑا ہونا ، شور مچنا (جامع اللغات).

---**بھرنا** محاورہ (شاذ).
دھوم مچنا ، شہرت ہونا.

ہر طرف ہنگامہ ان آنکھوں کی مستی کا ہے گرم
بھر رہا ہے جس طرح عالم میں پیمانے کا شور

(۱۷۵۵ء ، یقین ، د ، ۱۶).

---**پر لانا** محاورہ.
شور کروانا ، ہنگامہ آرائی پر مجبور کرنا.

بوئے گل لائی ہے آخر شور پر میرے تئیں
صبح گلشن میں نہ کرنا تھا گزر میرے تئیں

(۱۸۲۴ء ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۲۶۸).

---**پڑنا** محاورہ.
۱. **غُل مچنا ، ہنگامہ برپا ہونا ؛ دھوم ہونا**.

پیا ہنس کر پیالا پشو نے جب سیں
پڑا ہے میکدے میں شور تب سیں

(۱۷۳۱ء ، شاکر ناجی ، د ، ۳۲۴).

اس لیے شیخ ہے جھکا کہ پڑے شہر میں شور
ہم سمجھے ہیں یہ شیادی و طامات کی بات

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۰۸). شہر میں آمدِ عیسیٰ علیہ السلام کا شور پڑا. (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۴۳۳). ۲. **ڈانٹ پھٹکار پڑنا ، فضیحتی ہونا**.

دن دہاڑے جو چلی آئی تو میرے گھر میں
تو دوگانہ ترے آنے سے مجھے شور پڑا

(۱۸۳۵ء ، رنگین ، دیوان رنگین و انشا ، ۲۳).

---پُشت (---ضم پ ، سک ش) صف.
جھگڑالو ، فسادی ، سرکش.

دنیا میں ایس مرد خصلت تین
اول شور پشت ہے توی اس کے سین

(۱۶۱۳ ، بھوگ بل ، ۷۱). ازبس کہ شہر مذکور شور پشتوں اور شُہد مردوں میں واقع ہوا تھا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۰۳). وہاں اکثر چند شور پشت لونڈے پٹے کھاتے ہیں. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۳۳). [شور + پشت (رک)].

---پُشتی (---ضم پ ، سک ش) امث.
شور پشت (رک) کا اسم کیفیت ، جھگڑا ، فساد ، سرکشی.

سینہ زوری نے انہیں سینوں میں تھے زور دیے
شور پشتی نے انہیں تھے سر بُر شور دیے

(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۸۲). [شور پشت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پُکار (---ضم پ) امث.
چیخ پکار ، شور شرابا ، ہنگامہ آرائی. پادریوں کی شور پکار ... کے باعث انگریزوں نے یہ فیصلہ کیا. (۱۹۰۳ ، تمدن ہند ، ۵۱۲). [شور + پکار (رک)].

---پَیدا ہونا محاورہ.
غل مچنا (جامع اللغات).

---چَشْم (---فت چ ، سک ش) صف.
ضرر رساں آنکھ رکھنے والا ، ایسا شخص جس کی نظر سے کسی چیز یا شخص کو ضرر پہنچے ، بد نظر (ماخوذ : پلیٹس). [شور + چشم (رک)].

---چَشْمی (---فت چ ، سک ش) امث.
شور چشم (رک) کا اسم کیفیت ، بد نظری ، نظر لگنا

شور چشمی صنم سے جگر افگار ہوں میں
دل کے بدلے مرے پہلو میں نمکداں ہوتا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۲). [شور چشم + ی ، لاحقۂ نسبت].

---حَشْر کس اضا(---فت ح ، سک ش) امذ.
قیامت کا ہنگامہ ؛ (کنایۃً) بہت زیادہ شور.

اے شورِ حشر محو تھا میں یادِ یار میں
کس نے جگا دیا مجھے آ کر مزار میں

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۵۵). [شور + حشر (رک)].

---خوردَہ (---و معد ، سک ر ، فت د) صف.
جو کھار یا شورہ لگنے کے سبب خراب و خستہ ہو گیا ہو ؛ بنجر ، ناقابل کاشت (زمین). چاہیے تھا شور خوردہ پتھر کو نکال کر اُس کی جگہ دوسرا پتھر نصب کر دیا جاتا. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۲۹). [شور + ف : خوردہ ، خوردن - کھانا].

---دَبْ جانا / دَبْنا محاورہ.
خاموشی ہو جانا ، ہنگامہ ختم ہونا ، فتنہ فرو ہونا ، شورش مٹنا

جب گیا دب شور ، ہوا ہنگامہ کم
غل ہجوم عالم کا کم ہونے میں غل

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۳۸).

---دِلْوانا محاورہ.
ڈانٹ کھلوانا ، بُرا بھلا سنوانا ، زجر و توبیخ کرانا.

یہ مری بختاوری دیکھو کہ باجی سے مجھے
شور ناحق روز دلواتی ہے اردا بیگنی

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۵۹).

---ڈالْنا محاورہ.
چیختا چلانا ، غل مچانا ، ہنگامہ برپا کرنا ، ہلچل مچا دینا.

کیا مری مژگانِ تر کے ابر نے ڈالا ہے شور
آج بادل بے طرح اُمڈے ہیں یہ برسیں گے زور

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۱۹).

لالہ و گل نے ہماری خاک پر ڈالا ہے شور
کیا قیامت ہے موؤں کو بھی ستاتی ہے بہار

(۱۷۸۰ ، مظہر جان جاناں ، کلام ، ۲۹۸). بچوں نے اسے دیکھ کر شور ڈالا (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۲۰).

بات وہ ہو جو گھر کرے دل میں
ڈال دے شور ساری محفل میں

(۱۹۳۵ ، فلسفۂ اخلاق ، ۱۱۲).

---زار امث.
وہ جگہ جو شورے یا کھار کے سبب قابل کاشت نہ ہو ؛ تھور والی (زمین). خشک یا شور زار قطعہ بہت کم نظر آتا ہے جدھر دیکھو ہریاول لہلہاتی ہے. (۱۸۷۲ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۹۵). بیج ناقص ہے یا زمین شور زار ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۱۷۰). [شور + زار ، لاحقۂ ظرفیت].

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف.
کھاری ، شورے یا کھار سے متاثر (جگہ پانی وغیرہ) ؛ شور زار. یہ پانی انتہائی شور زدہ ہے پینا نہیں چاہیے. (۱۹۶۷ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، اکتوبر ، ۱۶۸).

دھرتی ہی جب شور زدہ تھی پیڑ ہرے کیوں ہوتے
سوچیں تھیں جب بہت پرانی حرف نئے کیوں ہوتے

(۱۹۸۳ ، ساعت سیار ، ۵۸). [شور + ف : زدہ ، زدن - مارنا].

---زَمِین (---فت ز ، ی مع) امث.
۱. کھاری زمین ، وہ زمین جو کھار یا تھور کے باعث قابل کاشت نہ ہو.

زنہار کہ عورت سے نہ کوئی مہر کوں ڈھونڈھے
سبزہ بھی اگا پیکا کبھی شور زمیں بیچ

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۵). اوسر شور زمین کو کہتے ہیں کوئی چیز اس زمین میں پیدا نہیں ہوتی ہے. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۲۳). زیادہ شور (کلر والی) زمین پر ... جُنڈ ملتا ہے. (۱۹۷۳ ، پنجاب فارسٹ ریکارڈ ، ۱ ، ۸ ، ۱ : ۲). **۲. سنگلاخ زمین ، ایسی مشکل زمین جس میں اچھے شعر نکلنے کا امکان نہ ہو.** شاعر اپنا وقت ایسی شور و لاحاصل زمینوں میں نہ صرف کرے. (۱۸۹۳ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۱۸۷). [شور + زمین (رک)].

۔۔۔سازی اث.
نمک سازی ، نمک بنانا، نمک بنانے کا پیشہ. وہ سرائیں جو آجکل بعبور دریائے شور کہلاتی ہیں اس وقت تبدیل ہو کر شور سازی کی صورت اختیار کر لیں گی. (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۲۸۰). [شور + ف : ساز ، ساختن ۔ بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔سامانی اث.
شور و غل برپا کرنا ، ہنگامہ آرائی ، فتنہ انگیزی. کامبو کی کونج یا آج کے طلبا میں ہراجت اور احتجاج کی شور سامانی ہو ہر جگہ نظتے ہی نظر آتے ہیں (۱۹۷۵ ، توازن ، ۳۰). [شور + سامان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔سٹنا محاورہ (قدیم).
چیخنا ، چلانا ، غُل مچانا ، شور کرنا.

اگر لشکر لے آوے غم جھگڑنے عاشقاں کے سم
ہمیں ہور ساقی ہو یکدم سٹیں گے شور اس گھر میں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷۷).

۔۔۔شار امذ.
غوغا ، غُل ، ہنگامہ ، ہلڑ.

اٹھا جاروں کے بیچ میں شور شار
سلام ہے میرے تئیں ہوں کتھویں جہار

(۱۷۳۲ ، مجموعۂ ہندی ، ۱۰۶).

سو لشکر نے حملہ کیا ایک بار
بڑا غُل مچا اور ہوا شور شار

(۱۸۵۲ ، قصۂ رینوں و محمد حنیف (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۳۶۶)). [شور + شار (تابع)].

۔۔۔(و) شَر (۔۔۔فت ش) امذ.
۱. غُل ، غوغا ، چیخ پکار ، ہنگامہ.

شہر میں ایسے شور شرہی ہوا
تب حق اس پھرا روپ کیتا جوا

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۳۰).

خم کے خم ہی گئے مٹے منصور
لیک اس کا سا شور و شر نہ کیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱).

کیا بگڑی ہے آج مصحفی سے
اس کوچے میں شور و شر بہت ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۷۷). لندن کے غُل غپاڑہ اور شور شر کی نسبت یہاں بہت آرام ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۲۴). یہ شور و شر دوپہر کی ابتدا تک رہتا ہے. (۱۹۸۴ ، سندھ اور نگاہ قدر شناس ، ۷۳). **۲. رونا پیٹنا ، آہ و زاری ، گریہ و ماتم.**

آیا چندر ہو جگ منے سکھ سب جدا ہوا
ہو شور شر عشور کا گھر گھر ندا ہوا

(۱۶۷۴ ، شاہی (علی عادل شاہ ثانی) ، کہ ، ۲۰۹). **۳. فتنہ و فساد ، سرکشی ، شورش.** وہاں کے شور و شر دیکھ کر اکبر کو یہاں تک خطرہ ہوا کہ کابل ہاتھ سے نکل نہ جائے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۸۶). اس قتل عظیم نے ہر ایک فتنہ اور شور و شر کو علاقہ سندکور میں گہری نیند سلا دیا تھا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۵۶). **۴. دھوم دھام ، شہرہ.**

گھرے گھر شہر میں ہوا شور شر

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، مثنوی عشقیہ ، ۸). **۵. بدنامی** (قدیم اردو کی لغت). [شور + و (حرف عطف) + شر (رک)].

۔۔۔(اور) شَرابا/شَرابَہ (۔۔۔فت ش/فت ب) امذ.
ہنگامہ ، غُل غپاڑا ، اودھم.

پھوٹا کہیں پیالے لنڈھتا پھرا قرابا
مستی میں میری تھا یاں اک شور اور شرابا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۹). مسلمانوں کا عَلَم بردار بھی مارا گیا اور ان کی صفوں میں ... شور شرابا مچ گیا. (۱۹۲۳ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۸۲). وہ تو دن بھر شور شرابہ کرتا ہے. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۵۸۵). ف : کرنا ، مچنا ، ہونا. [شور + شرابا (تابع)].

۔۔۔شَغَب (۔۔۔فت ش ، غ) امذ.
شور و شغب ، چیخ پکار.

سن کے یہ شور شغب دور سے دوڑی تتھی
اس کو آتا ہوا دیکھا تو گئی دونوں سنبھل

(۱۹۸۵ ، پھول کھلے ہیں رنگ برنگ ، ۵۳). [شور + شغب (رک)].

۔۔۔طالع (۔۔۔کس مع ل) صف.
بدنصیب ، بدبخت (جامع اللغات). [شور + طالع (رک)].

۔۔۔غُل (۔۔۔ضم غ) امذ (قدیم).
رک : شور و غُل.

زن و مال فرزند میں دل نکو بند
تجے حق سوں ڈالیگے دور اے شور غُل

(۱۷۳۷ ، دیوان قریبی ، ۳۲). [شور + غل (رک)].

۔۔۔قیامَت کس اضا (۔۔۔کس مع ق ، فت م) امذ.
قیامت کا شور ؛ (کنایۃً) بہت شور.

سودا کے جو بالیں پہ گیا شور قیامت
خدام ادب بولے ابھی آنکھ لگی ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۹۹).

جبکہ سقائے حرم غلق سے پیاسا اٹھا
بحرمیں شور قیامت لبِ دریا اٹھا

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۲۷۹). تم نے شور قیامت مچا رکھا ہے شرم کرو. (۱۹۸۳ ، ڈنگو ، ۱۵۵). ف : اٹھنا ، کرنا ، مچانا. [شور + قیامت (رک)].

۔۔۔کَرْنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. زور سے بولنا ، چیخنا چلانا ، غُل مچانا نیز آہ و فغاں کرنا.

کدھیں شور کرتی کدھیں غلبلا
کدھیں کے اکھنڈ ہور کدھیں سو کلا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۷).

پاتسمہ پیری نے رسی تھوڑ کر
پکارا ایک آواز سے شور کر
(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۷).

شور کرتے کرتے پھاٹا ہے گلا
اب جو نالے کرتا ہے سو تلملا
(۱۸۱۰ ، میر (اردو ادب ، ۶ ، ۱ : ۸۱)).

انشا جی کیوں عاشق ہو کر درد کے ہاتھوں شور کرو
دل کو اور دلاسا دے لو من کو سیاں کشھور کرو
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۲۱۲). ۲. (عو) دھمکانا ، کھڑکنا (نوراللغات).

---کھڑکنا محاورہ.
شور ہونا ، غُل مچنا.

جب پھاگن رنگ جھمکتے ہوں تب دیکھ بہاریں ہولی کی
اور دف کے شور کھڑکتے ہوں تب دیکھ بہاریں ہولی کی
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۶۳).

---گرم ہونا محاورہ.
شور برپا ہونا ، دھوم ہونا ، شہرہ ہونا. دوسری طرف نئے کلچر کی ہنگامہ خیز آمد آمد کا شور گرم تھا. (۱۹۸۸ ، میر ، غالب اور اقبال (تقابلی مطالعہ) ، ۵۱).

---لانا محاورہ.
شور کرنا (جامع القواعد ، ابواللیث صدیقی ، ۳۰۹).

---لگ جانا/لگنا ف ل ، محاورہ.
کھار کا پیدا ہو جانا ، کھار یا شورے کے سبب خراب و خستہ ہو جانا. کتبۂ سنگِ سرخ کے ... اکثر حروف شور لگنے سے جھڑ گئے ہیں. (۱۸۳۶ ، آثارالصنادید ، ۳۳). غلام گردش کی چھت میں شور لگ جاتا تھا. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۲۹۸).

---مچانا ف ل ، محاورہ.
شور کرنا ، ہنگامہ برپا کرنا.

گھبرا کے کہا کیا ہوا کیوں شور مچایا
جلدی کہو کیا زخم کوئی بھائی نے کھایا
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۱۲). لوگوں نے شور مچایا کہ اس کو یہاں سب کے سامنے پکڑ کے حاضر کرو. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۸).

---مچنا محاورہ.
شور مچانا (رک) کا لازم ، غُل مچنا.

نغمے چھڑے تو شور سر بام مچ گیا
چٹکی کلی تو باغ میں کہرام مچ گیا
(۱۹۳۸ ، سرود و خروش ، ۳۳).

---مَحْشَر کس اضا (---فت میم م ، سک ح ، فت ش) امذ.
رک : شور قیامت.

ناچنے والوں نے وہ دھوم مچائی آ کر
کہ ہوا چار طرف بزم میں شور محشر
(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ (امیر مینائی) ، ۱ : ۱۰۸). ادھر یہ شور محشر بپا تھا ، ادھر میں ... پُرآشوب دل تھک رہا تھا. (۱۹۸۰ ، آتش چنار ، ۱۲۱). [شور + محشر (رک)].

---مزگی (---فت م ، ز) امث.
نمکین اور تلخ ہونے کی کیفیت ، اتنا نمکین ہونا کہ تلخی پیدا ہو جائے. نمک و تلخی کی آمیزش کا نام شورمزگی ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری ، ۱ ، ۱ : ۱۳۰). [شور + مزہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---میں آنا محاورہ.
جوش میں آنا ، غصہ ہونا ، خفا ہونا. حضرت ابراہیم ادہم غیرت سے شور میں آئے اور کہا کہ وہ کون عورت ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۷۵).

---نُشُور کس اضا (---ضم ن ، و مج) امذ.
رک : شور قیامت.

رات ہے ہنگامۂ شور نشور یعنی اہل قبر ہوتا ہے سرور
(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۱۹۸).

زنجیر آج پہنی ہے کس بے گناہ نے
شور نشور شور سلاسل کے ساتھ ہے
(۱۸۷۸ ، آغا اکبرآبادی ، د ، ۱۵۹).

کشمیر ہے کہیں تو کہیں کابور ہے
پیدا ہر ایک گوشہ سے شور نشور ہے
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۶۳). [شور + نشور (رک)].

---نَفْس (---فت ن ، سک ف) صف.
(کنایۃً) بد ذات ، شریر ، خود غرض (ماخوذ : علمی اردو لغت). [شور + نفس (رک)].

---نَفْسی کس صف (---فت ن ، سک ف) امذ.
(کنایۃً) خود غرضی ، افراتفری ، آپا دھاپی ، نفسا نفسی.

حشر سے پہلے جہاں میں شور نفسی ہے بپا
ہے نہاں ہر شخص کی الفت کی تہ میں مدعا
(۱۹۲۲ ، ز ، خ ، ش ، فردوس تخیل ، ۱۵۵). [شور نفس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَمَک (---فت ن ، م) صف.
(کنایۃً) نمک حرام ، ناشکرا ، بے وفا ، کور نمک.

بے ادب بے تمیز و کور نمک
پرفن و حیلہ ساز و شور نمک
(۱۸۵۷ ، بحر الفت ، ۵۲). [شور + نمک (رک)].

---و خُروش (---و مج ، ضم نیز فت خ ، و مج) امذ.
شور و غُل ، چیخ و پکار ، ہنگامہ نیز جوش و خروش.

کس نے یہ برپا کیا ہنگامۂ محشر دلا
ایک عالم پرسر شور و خروش آیا نظر
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۶۰). [شور + و (حرفِ عطف) + خروش (رک)].

ـــو شَر (ـــو مج ، فت ش) امذ.
ہنگامہ ، فتنہ.

اچھا ہوا جو ہو گئے وحدت پرست ہم
فتنہ کیا ، فساد کیا شور و شر کیا

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۷۲). وہ اجلاس میں ضرور شمولیت کریں ... لیکن ہر حال میں شور و شر سے اجتناب کریں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۱۳). [شور + و (حرفِ عطف) + شر (رک)].

ـــو شَرابی (ـــو مج ، فت ش) امث.
رک : شور شرابا ، شور و غُل ، ہنگامہ.

کبھوں تجھ سے کیا یاں کی شور و شرابی
کہ اس میکدہ میں عجب ہا و ہو ہے

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۹۸) . [شور + و (حرف عطف) + شرابی (تابع)].

ـــو شَغَب (ـــو مج ، فت ش ، غ) امذ.
غُل ، چیخ پکار ، فتنہ و فساد ، جھگڑا ، فساد.

ہو ایک ستم کش تو کوئی داد دے یاں تو
لے صبح سے تا شام یہی شور و شغب ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۷).

شور و شغب کو راتوں کے ہمسائے تمہارے کیا روویں
ایسے فتنے کتنے اُٹھیں گے میر جی تم جو سلامت ہو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۵۶) . کوئی وجہ شور و شغب کرنے اور بے تہذیبی برتنے کی نہ تھی. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۶۵).

آج آئی تو نہیں ان کے خیالوں کی برات
دل کی انگنائی میں کیوں شور و شغب ہوتا ہے

(۱۹۸۶ ، غبار ماہ ، ۳۹). اف : کرنا ، ہونا. [شور + و (حرفِ عطف) + شغب (رک)].

ـــو شَین (ـــو مج ، ی لین) امذ.
غُل ، چیخ پکار ، واویلا ، آہ و بکا.

اگر ایک ساعت ملا دل کو چین
سہنوں کیا بیٹھ کر شور و شین

(۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۶۳۱).

کیوں ماتمِ حُسین میں یہ شور و شین ہے
کیوں گریہ و بکا کے لیے ہے یہ بند و بست

(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۱۱۸).

وہ جفا کا دور وہ فتنے وہ شرّ و شور و شین
دہنِ احمدؐ زندگی و موت کے تھا بین بین

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۳۵). [شور + و (حرفِ عطف) + شین (رک)].

ـــو شیوَن (ـــی مج ، فت و) امذ.
نالہ و گریہ ، آہ و زاری ، نوحہ و ماتم. ممکن ہے کہ جان عالم کے مٹیا برج جانے ہوئے ان کے پسماندگان نے اس طرح شور و شیون کیا ہو. (۱۹۲۳ ، صدا کرات نیازفتحپوری ، ۱۰۶). شور و شیون کی زندگی سے دور جبل خانوں میں منقار زیر پر کیے پھڑپھڑاتا رہا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ع). [شور + و (حرف عطف) + شیون (رک)].

ـــو غُل (ـــو مج ، ضم غ) امذ.
واویلا ، چیخ و پکار ، ہنگامہ.

بولنے سے ہو رہا ہے شور و غُل
بولنے کے ہاتھ ہے سب جز و کل

(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین ، ۷). یہ فتح کون سی ایسی فتح ہے جس پر شور و غُل مچایا جائے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۹۰). شور و غُل ، ریل پیل ، دھکم دھکا عام تھی . (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۹۳). [شور + و (حرفِ عطف) + غُل (رک)].

ـــو غَوغا (ـــو مج ، و لین) امذ.
رک : شور و غُل.

رسم اس گھر کی نہیں داد کسو کی کوئی دے
شور و غوغا نہ کر اے مرغِ گرفتار عبث

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۵). قرضدار سرگرمِ تقاضا ، بلکہ آمادۂ شور و غوغا تھے. (۱۸۶۵ ، مکاتیب غالب ، ۳۵).

دشمنوں کا شور و شر ہے شور و غوغائے کلاب
چاند سے مکھڑے کا تیرے کیا قصور اے مہ جبیں

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۳۰۷). صادقین ... اس شور و غوغا سے بہت خوش ہوئے. (۱۹۸۷ ، غالب ، ۱ ، ۲ : ۲۱۷). [شور + و (حرفِ عطف) + غوغا (رک)].

ـــو فَریاد (ـــو مج ، فت ف ، سک ر) امذ.
رک : شور و شیون.

شور و فریاد آہ دونوں بے اثر
تجھ تلک پہنچیں تو دے مجکو خبر

(۱۸۱۰ ، میر ، مثنوی (اردو ادب ، ۹ ، ۱ : ۸۱)). [شور + و (حرفِ عطف) + فریاد (رک)].

ـــو فَساد (ـــو مج ، فت ف) امذ.
شورش ، سرکشی ، بغاوت ، لڑائی ، جھگڑا. جب کسی صوبے میں شور و فساد برپا ہوتا ہے تو بادشاہی سپاہ کمک کے لیے بھیجی جاتی تھی . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۳) . [شور + و (حرفِ عطف) + فساد (رک)].

ـــہونا محاورہ.
۱. زور کی آواز پیدا ہونا ، غُل مچنا ، ہنگامہ ہونا.

مضطر ہیں ملک شورِ تظلم ہے فلک پر
آہِ دلِ زہرا سے تلاطم ہے فلک پر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۲۰). **۲. دھوم مچنا ، شہرت ہونا ، چرچا ہونا ، تعریف و توصیف ہونا.**

صدقے نبیؐ قطب شہہ تج سوں ملی اے بالی
جس حسن کا ہے جگ میں چوکھنڈ شور بھاری

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۳۰).

خوباں میں سب جگت کے تو زور ہے ممولا
سارے جگت میں تیرا اب شور ہے ممولا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۰۱). جب بالغ ہوئی تو اس کی خوبصورتی ... اور سلیقے کا شور ہوا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲۹).

۰۰۰ شور (و مج) لاحقہ.
مرکبات میں مستعمل فاعلیت کے معنی کے ساتھ جیسے پرشور ، جفا شور.

جتے ہیں ہو دنیا جفا شور میں
مرے تو پھر بیل کے بک گور میں

(۱۹۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۸). [ف].

شُورا (و مج).(الف) امذ.
۱. رک : شوریٰ ، مشورت ، مشورہ. بی بی ایسی نیک بخت اور عاقلہ تھی کہ ... اوس سے شورا کرنے کی حاجت ہوتی تھی. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۱۲۵).

کوئی علم و عمل نہ ہو پورا
جب تک اس میں نہ ہو ترا شورا

(۱۹۴۰ ، احسن مارہروی ، احسن الکلام ، ۲۰۳). ۲. آمیزش ، معاہدہ . قول و قرار (پلیٹس). اف : کرنا ، ہونا.(ب) صف (شاذ). مشورہ دینے والا ، مشیر ، صلاح کار. بعض وہ لوگ جو مولویوں ... کے شورے ہیں بیشک وہ کسی طرح بھی راضی نہیں ہوتے . (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۲۶۴). [شوریٰ (رک) کا ایک اِملا].

شورا (و مج) امذ.
رک : شورہ ، ایک قسم کا کھار.

نہ ہونے خانہ پروردوں میں غصّا مرد کا ٹھنڈا
کہ بھڑکا دے ہے دونا آتشِ سوزاں کے تئیں شورا

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۵۷).

دیا بازار سے لے گیرو اچھا
سہ چنداں اس سے لے قلمی تو شورا

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۶). [شورہ (رک) کا ایک اِملا].

شوراب (و مج) امذ.
رک : شورابہ ، کھاری پانی.

پانی کی لذت کو پانے خواب میں
ڈوبے جب او اشک کے شوراب میں

(۱۸۳۹ ، مثنوی غزالیہ ، ۳۲).شوراب کے قطرے کو جب وہ خشک ہوتا ہو خردبین لگا کر غور سے دیکھتے رہو تو نمک کے ذروں کو قلموں کی شکل میں مرتب ہوتے ہوئے آسانی سے دیکھ سکتے ہو.(۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۹۳).[شور + آب (رک)].

شورابور (و مج ، و مج) صف.
شرابور ، خوب بھیگا ہوا ، تربتر.

یہ لڑکے نازنیں بولیں ہیں کوکلا جوں سوز
تمام رنگ کی بوچھار سے ہیں شورابور

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۶۲). [شرابور (رک) کا بگاڑ].

شورابَہ (و مج ، فت ب) امذ.
کھار سلا پانی ، کھاری پانی ، کڑوا پانی ، آبِ شور.

جب تلک تلخیٔ شورابۂ غم جا کھا نیں
تب تلک لذتِ دیدار کوں کوئی کیا جانے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۳۵).

دیا جو عشق نے شورابۂ سرشک ہمیں
تو نوشِ جان اُسے ہم نے مثالِ دوغ کیا

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۶).

شورابۂ فراق مرے اشکِ گرم ہیں
ہیں شربتِ وصال سے اب یہ سوا لذیذ

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۱۱۵).

زحمتِ نے زہاد کو مت دے
ان کو بلا شورابۂ زمزم

(۱۹۳۰ ، شبستان ، ۶۳). [شوراب (رک) + ہ (زائد)].

شِوْراتْری (کس ش ، سک و ، ت) است.
ہندوؤں کا ایک بڑا تہوار جس میں پھاگن بدی چودس کو شیوجی کی پوجا کرتے ہیں اور برت رکھتے اور خوشی مناتے ہیں. شوراتری کی رات کو ... ان کے گرو اور مہنتوں کے ساتھ پرشاد کھاتے . (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۰۱). پھر پھاگن کی رُت آئی ، شوراتری کی تیاریاں کی گئیں. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۵۳). [शिवरात्री].

شوراشور (و مج) امذ.
غل ، غوغا ، زور کی آواز ، چیخ پکار ، ہنگامہ.

گندھک زور کرے
شورا شور کرے

(۱۹۷۲ ، ناصر کاظمی ، خشک چشمے کے کنارے ، ۱۳).[شور + ا (حرف اتصال) + شور].

شوراشوری (و مج ، و مج) است.
زور شور ، ہنگامہ ، گرما گرمی. اُسی گرما گرمی اور شورا شوری میں عبداللہ نے ... ہاتھ تلوار کا چھوڑا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۸۵). یہ غل شور اور اِس قدر شورا شوری اپنی آپ تھپڑی پر بجوائے گی.(۱۹۱۱ ، محاکمۂ مرکز اردو ، ۳۹).وہ دور شورا شوری کا دور تھا. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۱۳۸). [شوراشور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شُورائی (و مع) امث.
مشاورتی ، پارلمانی (عموماً حکومت یا نظام).کبھی ہندوستان میں شورائی (پارلیمنٹری) حکومت کے بلند منصوبے کو اپنا مطمح نظر نہ قرار دے سکوں گا. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۱۷۱). مسلمانوں کا نظامِ حکومت شورائی یا آج کی زبان میں جمہوری ہونا چاہئے. (۱۹۷۳ ، ذکرِ حسین ، ۷۷). [شورا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

شُورائیَہ (و مع ، کس ء ، فت ی) صف.
۱. رک : شورائی ، پارلمانی. بہ اعتبار عمل موجودہ حکومت کا سارا نظام شورائیہ ہے. (۱۹۲۶ ، مسئلۂ حجاز ، ۲۷۱). ۲. مجلس نمائندگان (ریاست یا ملک وغیرہ کی) . بار بار شورائیہ روس کی ہمہ زبانی اور ہمہ ثقافتی کیفیت اور ریاستی خودمختاری کی مثال دی جاتی ہے.(۱۹۷۰ ، صدا کر چلے ، ۲۷۱).[شورائی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شورْبا (و مج ، سک ر) امذ : نیز شوربہ۔
پکے ہوئے گوشت کا پانی جس میں مسالا بھی پڑا ہو ، سُوپ ، بہت پتلا سالن یا رقیق شے۔

جن چکھیا تمکین تیری ہو ابرو کا شوربا
اوس کے موں کوں نا لگے شاہاں کی بھی نعمت لذیذ

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۳۳)۔ باورچی شوربا تیار کرتا ہے اور بعد ظرف میں نکالتا ہے پس بسبب حرارت آتش کے گوشت گل جاتا ہے۔ (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۲۳)۔ بدھ کو بادشاہ کو غذا میں شوربہ کھانے کی صلاح دی گئی۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۸۱)۔

ہم تواناؤں سے اچھے ہیں وہ بیمار ، جنھیں
شوربا کھانے میں ہے ، ناشتے میں نیم برشت

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۷۰)۔اپنی توفیق کے مطابق روٹی شوربا یا چاول پکا کر برادری میں تقسیم کئے جاتے ہیں ۔ (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۸۶)۔ [ف]۔

ـــ پتّلا ہو گیا فقرہ۔
حالات بہت خراب ہو گئے ، بڑا صدمہ پہنچا ، معاملہ بہت بگڑ گیا (مہذب اللغات ؛ محاورات ہندوستان)۔

ـــ چَٹ (ـــ فت چ) صف۔
جو کھانے پینے کے لالچ میں کسی کے ساتھ لگا رہے اور اس کی جا اور بیجا تعریف کرے ، ادنیٰ درجے کا خوشامدی ، مطلبی ۔ اپنے چھوٹے سے خوشامدیوں اور، شوربہ چٹوں کے دائرہ سے چند الفاظ کہہ کر اُنہوں نے میری طرف دیکھا۔ (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۰۳)۔ پُرانے زمانے میں رکابئے دوست ہوتے تھے ، شوربا چٹ ؛ آج کل نئی روشنی کے یار خالص ہوتے ہیں۔ (۱۹۱۳ ، راج دُلاری ، ۳۱)۔ [شوربا + چٹ ، چاٹنا (رک) کا حاصل مصدر]۔

ـــ حَلال بوٹی حَرام کہاوت۔
بڑی برائی اختیار کرنا چھوٹی سے پرہیز کرنا (علمی اردو لغت)۔

ـــ دار صف۔
ایسا سالن جس میں شوربا معمول سے زیادہ ہو ۔ ریچھ کے پنجے ، گھوڑے کے سُم ، چو پاؤں کے کُھر شوربے دار پکائے ہیں اور کھا جاتے ہیں۔ (۱۸۶۸ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۸۶)۔ [شوربا + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

شوربَشور (و مع ، فت ب ، و مج) صف۔
رک : **شرابور ، لت پت**۔ تین بج رہے تھے ، سلطان نے آنکھ کھولی پسینہ میں شوربشور تھا ، بخار اتر گیا۔ (۱۹۱۹ ، نسوانی زندگی ، ۲۶)۔ [شرابور (رک) کا بگاڑ]۔

شوربور (و مج ، و مج) صف۔
بھیگا ہوا ، تربتر ، لت پت۔

آج تیری گلی سے ظالم میر
لوہو میں شور بور آیا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۳)۔ ان کے ایک ایک لفظ سے پایا جاتا ہے کہ وہ عشق و محبت کے رنگ میں شوربور تھے۔ (۱۸۹۳ ، مقدمہ شعر و شاعری ، ۱۲۱)۔ اُگلدان ... اوندھ گیا کہ خلیل خان کا جبہ ، انگرکھا ... شوربور ہوگیا۔ (۱۹۰۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۲۵)۔ [شرابور (رک) کا بگاڑ]۔

شورْبَہ (و مج ،سک ر ، فت ب) امذ۔
رک : **شوربا**۔ پانی اتنا دیا جائے کہ یہ سب مل کر گاڑھا شوربہ جیسا ہو جائے۔ (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۱۲۰)۔ صحابۂ کرام کا عالم یہ ہوگیا تھا کہ اور کچھ نہ ہوتا تو شوربہ ہی تحفتاً بھیج دیتے۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۹۸)۔ [شوربا (رک) کا ایک اِملا]۔

ـــ چَٹ (ـــ فت چ) صف۔
رک : **شوربا چٹ ، خوشامدی**۔ خوشامدیوں اور شوربہ چٹوں کے دائرہ سے چند الفاظ کہہ کر اُنھوں نے میری طرف دیکھا۔ (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۰۳)۔ [شوربہ (رک) + چٹ (چاٹنا (رک) کا حاصل مصدر)]۔

ـــ دارْ سالَن (ـــ سک ر ، فت ل) امذ۔
وہ سالن جس میں پانی یعنی لعاب کی مقدار معمول سے زیادہ ہو (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۱۵۹)۔ [شوربہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا + سالن (رک)]۔

شورْبَہ شور (و مج ، فت ب ، و مج) صف۔
رک : **شوربشور ، بھیگا ہوا**۔ بدن شور بہ شور ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر رونے لگی (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۱) [شوربشور (رک) کا ایک اِملا]۔

شُورْبیر (و مج ، سک ر ، ی مع) صف ؛ امذ۔
بہادر ، شجاع ، ہیرو ؛ بہادر آدمی ، سورما سپاہی ، شجیع۔ عورت ذات پر نشتر چلانا آپ جیسے شوربیر کی شان کے خلاف ہے۔ (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۳۸۰)۔ [س : शूर + بیر ـ ویر (رک)]۔

شورْٹ (و مج ، سک ر) امذ۔
(برقیات) برق دور کا چھوٹا یا کم ہو جانا ، شارٹ۔ میل ، مٹی ، پانی یا تیل کے آنے سے یا کسی اور وجہ سے شورٹ ہونے سے میگنٹ کام نہیں کرے گا۔ (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۶۲)۔ [انگ : Short]۔

ـــ اِسْلِپ (ـــ کس ا ، سک س ، کس ل) امذ۔
(کرکٹ) وکٹ کے پیچھے دائیں طرف کو کھڑا ہونے والا کھلاڑی۔ شورٹ اسلپ کو وکٹ کے بہت نزدیک کھڑا کر دیا ہے۔ (۱۸۷۱ ، گوئے چوگان انگریزی ، ۶۵)۔ [شورٹ (رک) + اسلپ (انگ : Slip]۔

شورِسْتان (و مج ، کس ر ، سک س) امذ۔
وہ جگہ جہاں کھار ہی کھار ہو ، بنجر زمین ، اُجاڑ علاقہ۔ جو کُند ذہن اور کودن ہو اُس کی تعلیم میں ... کوشش نہ کریں کہ شورستان چمنستان نہیں ہوتا ہے۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۹۶)۔ اس شورستان میں ہمارے دوست ہی کا مبارک قدم داخل نہیں ہوا۔ (۱۹۲۸ ، معارف ، مئی ، ۳۴۲)۔[ف : شور + ستان ، لاحقۂ ظرفیت]۔

شورِستانی (و مج ، کس ر ، سک س) صف.
شورستان (رک) سے منسوب یا متعلق ، **کھاری ، شورزدہ ، بیابان جیسا**۔ کنار دریائے شور ایک شورستانی جنگل چالیس کوس کی مسافت میں واقع ہوا ہے اوس سرزمین میں پانی کہیں ڈھونڈے نہیں ملتا۔ (۱۹۰۶ ، مرآت احمدی ، ۱۴۴)۔ [شورستان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

شُورسینی (و مج ، سک ر ، ی مج) امث.
پراکرت زبان کی ایک قدیم بولی جو شورسین (موجودہ متھرا کے آس پاس کے علاقے) سے منسوب تھی۔ پراکرتوں کی تقسیم علاقائی بنیادوں پر کی جاتی ہے مثلاً ... شورسینی (شورسین کے علاقہ کی پراکرت)۔ (۱۹۵۲ ، ادب و لسانیات ، ۱۸)۔ [شورسین (علَم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ اَپ بَھرَنْش (ـــ فت ا ، سک پ ، فت بھ ، ر ، سک ن) امث.
ایک زبان ، اپ بھرنش (رک) کی ایک قسم۔ شورسینی اپ بھرنش کی دو مشہور شاخیں برج بھاشا اور اودھی ہیں۔ (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۴۳)۔ [شورسینی (رک) + اپ بھرنش (رک)]۔

شورِش (و مج ، کس ر) امث.
۱. (اَ) **بلند آواز ، چیخ پکار ، شور و غُل ، اودھم**۔

زمیں شورش و شفتہ باؤ تھا
نہ بارش کے (کہ) پتھروں کا برساؤ تھا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۸۱)۔

جب چلا دوگام وہ اک حشر برپا ہو گیا
شورشِ خلخال کو سمجھا میں نعرہ سرور کا

(۱۸۷۳ ، مظہر عشق ، ۲۸)۔ یہ شورش اخبارات کے فتنہ انگیز مضامین کا نتیجہ ہے۔ (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۵۵۴)۔

ہمیں تو بس یہی محفل میں دیکھنا ٹھہرا
کبھی پتنگوں کی شورش ، کبھی دیے کا سکوت

(۱۹۸۶ ، غبار ماہ ، ۸۵)۔ (اَاَ) (مجازاً) **چرچا ، تذکرہ ، شہرت**۔

تمہاری زلف کی زنجیر ہے جو شانوں میں
ہمارا شورشِ سودا پڑا زبانوں میں

(۱۷۸۰ ، گل عجائب (شاہ کاظم) ، ۱۳۸)۔ ۲. (اَ) **ہنگامہ ، فتنہ و فساد ، جھگڑا**۔ چوتھا وہ کہ طبیعت اس کی فساد اٹھانے پر اور شورش پر ہوئے۔ (۱۷۳۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۶۶)۔

دیدار کے مشتاق ہیں سب جس کی اب اس کی
کچھ شورش ہنگامہ محشر میں خبر ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۴)۔

شورشیں عشق کی کیسے دکھلائیں
صبر اب طاقت آزمائی نہیں

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۵۹)۔ ابن رشد کی یہ تمام باتیں ، اگر اس کی ذات تک محدود رہتیں تو چنداں شورش نہ ہوتی۔ (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۳۷)۔ یہاں کے لوگ سیاسی شورشوں میں زیادہ حصّہ لیتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۲۴۹)۔ (اَاَ) **بغاوت ، سرکشی**۔ ترکوں کی شورش اور فساد سے یہ دیار محفوظ اور امن میں ہے۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۸۷)۔ افغانوں نے اطاعت اختیار کی اور شورشوں کی گرد بیٹھ گئی۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۳۰۳)۔ یمن میں کبھی بغاوت یا شورش ہوگی تو ... تیس تیس عدد ہر قسم کے ہتھیار دیں گے۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۷۷)۔ روہیلے اور جاٹ اپنی شورشوں سے سلطنت کے درودیوار ہلاتے تھے۔ (۱۹۸۴ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۵)۔ ۳. (اَ) **آشفتگی ، پریشانی ، اضطراب**۔

آ شتابی میں مرے شورشِ احوال کوں دیکھ
طپشِ شوق سیں دل ، جل کر انگارا ہوئیگا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۹۲)۔ ان دنوں میں ذرا قدرے دل کو شورش ہے۔ (۱۸۶۹ ، مکتوبات سرسید ، ۶۲)۔ (اَاَ) **ولولہ ، جوش ، ترنگ**۔ نکاح ... ایسے وقت کیے جب جوانی کی شورش فرو ہو چکی تھی۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۵۰)۔ ۴. (اَ) **نمکین ہونا ، کھاری پن ، شوریت**۔

وائے قسمت کہ جگر میں متعدد نہیں زخم
ورنہ اب شورشِ مرہم کے نمکداں ہیں بہت

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۷۲)۔ (اَاَ) (مجازاً) **ٹیس ، جلن**۔

کچھ بھی نہ شورشیں مرے زخموںکی کم ہوئیں
کہتے ہیں لوگ مرہمِ زنگار سرد ہے

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۳۴۷)۔ [ف]۔

ـــ اَنْگیز (ـــ فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
شورش اٹھانے والا ، ہنگامہ کرنے والا ، فسادی ، سرکش۔ تم میرے شورش انگیز بھائی ... اگلے جنم میں ضرور کوّے کے روپ میں جلوہ گر ہونے ہو گے۔ (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۴۱)۔ [شورش + ف : انگیز ، انگیختن ـ اٹھانا ، اٹھنا]۔

ـــ آبادِ جُہاں (ـــ کس د ، فت ج) امث.
ہنگاموں کی جگہ ؛ (کنایۃً) دُنیا۔

شورش آبادِ جہاں ، بازیچۂ طفلانہ ہے
زندگی ، خوابِ پریشاں بھول جانے کے لیے

(۱۹۳۶ ، اختر ستان ، ۳۶)۔ [شورش + آباد (رک) + جہاں (رک)]۔

ـــ بَرْپا کَرْنا محاورہ.
ہنگامہ برپا کرنا ؛ ولولہ یا جوش اُبھارنا ، اُمنگ پیدا کرنا۔ روم و فارس کی دہ سالہ جنگ نے ... خیالات میں تلاشِ امن کی شورش برپا کر دی تھی۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۵۴)۔

ـــ بَرْپا ہونا محاورہ.
بغاوت ہونا ، سرکشی ہونا ، ہنگامہ ہونا ، فساد برپا ہونا۔ مظفر خاں ... جنید سے تنہا لڑنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر حاجی پور کی شورش برپا ہونے کا آوازہ بلند ہوا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۲۳۸)۔ بہت سے سیاسی رہنما جل گئے اور پورے ملک میں ایک شورش برپا ہوگئی۔ (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۲۶۳)۔

ـــ بُلَند کرنا محاورہ.
شور و غُل مچانا ؛ دھوم دھام کرنا۔

نالہ ہوا ہے منفعل شہرتِ عام سے عبث
کس نے کہا کہ یوں بلند شورشِ عاشقانہ کر

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۶۰)۔

ـــ پَسَنْد (ـــ فت پ ، س ، سک ن) صف.
ہنگامہ کرنے والا ؛ فسادی ، سرکشی. شورش پسند طاقتوں میں بندیلے ، راج پوت ، مرہٹے ، چاٹ ... ایرانی تورانی سبھی شامل تھے. (۱۹۸۸ ، دو ادبی اسکول ، ۵۰). [شورش + پسند (رک)].

ـــ پَسَنْدی (ـــ فت پ ، س ، سک ن) امث.
شورش پسند (رک) کا اسم کیفیت ، **ہنگامہ آرائی.** مسلمانوں کے اندر یہ خیال عام ہو رہا تھا کہ شورش پسندی کی سیاست کو اپنایا جائے. (۱۹۸۶ ، مسلمانان برصغیر کی آزادی میں مسلم لیگ کا کردار ، ۹). [شورش پسند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پَیدا کَرانا / کَرْنا محاورہ.
جھگڑا کروانا ، ہنگامہ کروانا ؛ سرکشی پیدا کرنا ، بغاوت شروع کرنا. انگریزی تعلیم مدتوں سے چپکے چپکے دلوں میں شورش پیدا کر رہی تھی. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۰). میں لوگوں میں شورش نہیں پیدا کرانا چاہتا. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۵۵).

ـــ پَیدا ہونا محاورہ.
ہنگامہ ہونا ، فساد ہونا ؛ اودھم مچنا ، چرچا ہونا. کیا اس تحریر سے شہر میں زیادہ چرچہ یا شورش نہیں پیدا ہوئی. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۱۳۶).

ـــ پَھیلْنا محاورہ.
رک : **شورش برپا ہونا.** ایسا کرو گے تو ملک میں شورش پھیل جائے گی. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۹۶).

ـــ دِلانا محاورہ.
ہنگامہ پر اُکسانا ، جوش دلانا ، فتنہ برپا کروانا. یہ لٹریچر نالائق ولولوں کو شورش دلاتا. (۱۹۰۹ ، دیباچہ مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۲).

ـــ کَرْنا ف س ؛ محاورہ.
ہنگامہ کرنا ، فساد کرنا ؛ بغاوت کرنا. آدمیوں نے بھی بچھروں کے خلاف شورش کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۳۴).

ـــ کُنِنْدَہ (ـــ ضم ک ، کس ن ، سک ن ، فت د) صف.
شورش کرنے والا ، فسادی ، سرکش. شورش کنندہ مکھیوں کی شہزادی بڑی کم عمر ہوتی ہے. (۱۹۱۱ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۵۹). [شورش + ف : کنندہ ، کردن ـ کرنا].

ـــ گَرْم ہونا محاورہ.
بغاوت یا سرکشی عروج پر ہونا. جب شاہزادے کے مرنے سے شورش گرم ہوئی تھی میں نے مرزا شاہرخ کو بہت بلایا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۸۶).

ـــ مَحْشَر کس اضا (ـــ فت میم م ، سک ح ، فت ش) امذ.
رک : شورِ محشر.

> سٹ کے غوغا زندگی کا شورشِ محشر بنا
> یہ شرارہ بجھ کے آتشِ خانۂ آذر بنا

(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۱۱۸). [شورش + محشر (رک)].

ـــ ہونا محاورہ.
شورش کرنا (رک) کا لازم ، سرکشی ہونا ، بغاوت ہونا. رومی شہنشاہی کی وسیع مملکت میں بغاوتیں کھڑی ہو گئیں افریقہ میں بھی شورش ہوئی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۱۵).

شورِشی (و مج ، کس ر) صف.
شورش کرنے والا ، ہنگامہ پرور ، فسادی ، سرکش. حاصل یہ ہے کہ شورشی الفاظ تلاش کر لئے گئے مگر اصل واقع کو ... نہیں دیکھا. (۱۹۰۷ ، امہات الامۃ ، ۱۶۶). ہمارے جوان شورشیوں سے نپٹ رہے تھے اور بھارتی حملوں سے ہماری فوج باہر کی طرف کھینچی جا رہی تھی. (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۲۹۸). [شورش + ی ، لاحقۂ نسبت].

شورَن (و مج ، فت ر) امث.
نائٹروجن جو شورے میں کھار کے ساتھ شامل ہوتی ہے. ایک لطیف چیز جو شورے کو آگ پر رکھنے سے ہوا میں جا ملتی ہے اس کو شورن (نائٹروجن) کہتے ہیں. (۱۸۹۳ ، اردو کی پانچویں کتاب ، اسماعیل ، ۱۰۲). [شور + ن ، لاحقۂ نسبت].

شورِنْدَہ (و مج ، کس ر ، سک ن ، فت د) صف.
ہیجان میں لانے والا ، سودائی بنانے والا.

> مکھ سوں تیرا خوش چمن کر رخ کوں تس میں یاسمن کر
> چک بھنور کا واں وطن کر سالکا شورندہ شوخ

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۲۸). [ف].

شورْوا (و مج ، سک ر) امذ.
رک : **شوربا.**

> نچھل شورونے میں وطن کر رہیاں — بدخ مرغ و مرغیاں و مرغابیاں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۸۳).

> درختاں اسپو لیا کھانے کے اول
> دیے خوش شوروے کا اس کے تئیں چل

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن ، ۲۵). باغباں جلدی سے دو چار چمچ شوروا دانی کہ منہ میں چلا دیا. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۱۲). شوروے میں سے پیاز نکال کر میرے آگے رکھ دی. (۱۸۷۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۷۷). [شوربا (رک) کا بگاڑ].

ـــ نِکال دینا فقرہ.
بدحال کر دیا ، کچھ باقی نہ چھوڑا (محاورات ہند).

شورَہ (و مج ، فت ر). (الف) امذ.
۱. **ایک قسم کا صاف اور تیار کیا ہوا کھار جو آتش بازی کی چیزیں بنانے ، پانی ٹھنڈا کرنے اور دوسرے طبی اور کیمیاوی عملیات میں کام آتا ہے ، پوٹاشیم نائٹریٹ ، نائٹریٹ آف پوٹاش.**

> یہ پیاس اپنی بجھے برف سے نہ شورے سے
> بجھے تو نرگسِ ساقی کے آبخورے سے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۳). بہاد پرکاش میں غلطی کی ہے کہ شورہ سجی کی ایک قسم ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۰). شب برات سے دنوں پہلے ... گندھک ، شورہ بازار سے لاتا. (۱۹۷۲ ، ناصر کاظمی ، خشک چشمے کے کنارے ، ۱۰۳).

۲. اوسر یا شورے سے مرکب مٹی یا زمین ؛ ایک گھاس کا نام (پلیٹس ؛ نوراللغات). (ب) صف. اوسر بنجر (میدان) ؛ دلدلی (پلیٹس). [ف].

ـــــ آمیز (ـــــ ی مج) صف.
وہ جس میں شورہ ملا ہوا ہو ، شورہ کی آمیزش سے بنایا ہوا. عربی بولنے والی اقوام نے اس نئے شورہ آمیز سفوف کے لیے جو لفظ پہلے پہل استعمال کیا ... وہ دوا ہے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۸۷). [شورہ + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملانا].

ـــــ پُشت (ـــــ ضم پ ، سک ش) صف.
نافرمان ، جھگڑالو ، سرکش ، شوخ ، فسادی.

مشتاق اپنے دل کو نہ کیوں آپ مارئے
اس طفلِ شورہ پشت کو ماں باپ مارئے

(۱۸۵۳ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۵۲). لوگوں نے کہا کہ یہ کانسٹبل بڑا شورہ پشت ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۶۶). بڑے بڑے شورہ پُشت اس سے ڈرتے تھے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۵۸). ایک ایسے ہی شورہ پشت الحاج کو نادانی سے یک مرتبہ حاجی کہہ دیا. (۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۲۰۵). [شورہ + پشت (رک)].

ـــــ پُشتی (ـــــ ضم پ ، سک ش) امث.
شورہ پشت (رک) کا کام ، شوخی ، کج ادائی ، ہنگامہ آرائی ، سرکشی ، شرارت. فرعون آسیہ پر غصہ ہوا کہ تو نے اس لڑکے کو مارنے نہ دیا اب یہ لڑکا شورہ پشتیاں کرتا ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاً ، ۱ : ۳۷۰).

جب بشر کی شورہ پشتی حد سے باہر ہو گئی
حق نے شکلِ جنگ میں نازل کیا اپنا غضب

(۱۹۲۲ ، ز خ ش ، فردوس تخیل ، ۳۵۸).

کبھی ہاں کبھی بجلی ہے غائب
نظامِ برق کی یہ شورہ پُشتی !

(۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳/فروری ، ۳). [شورہ پشت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ خانَہ (ـــــ فت ن) امذ.
بارود جمع کرنے یا بنانے کا مقام ، بارود خانہ. ہمارے زمانے میں ... مسجد دارا شکوہ کو شورہ خانے کی حیثیت سے استعمال کیا جاتا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۷۵). [شورہ + خانہ (رک)].

ـــــ زار صف.
شور زار (رک) ، اوسر ، بنجر. بعض میدان شورہ زار ہیں اور بعض نمک زار. (۱۸۵۳ ، مرآۃ الاقالیم ، ۷۷). چار برس پہلے یہ مقام غیر آباد شورہ زار جنگل تھا جو آج شاداب سرسبز قصبہ اور زراعتی پیداوار کی منڈی ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۹۷). [شورہ + زار ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ قَلْمی کس صف (ـــــ فت ق ، سک ل) امذ.
صاف کیا ہوا دانے دار شورہ جس کی قلمیں بن جاتی ہیں. دوا کثیرالنفع مغز گھیکوار دو سیر شورہ قلمی پھٹکری ... گل حکمت کر کے حسب دستور کشتہ کریں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۰). شورہ قلمی نوشادر ہر ایک سات تولہ نمک سیاہ ... سب کو باریک کر کے ببول کے گوند میں گولیاں بنائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲۸). [شورہ + قلمی (رک)].

ـــــ کار صف.
شورہ پیدا کرنے والا (علاقہ) ، بنجر ، اوسر.

جو جائے شورہ کار تھی واں گل ہی کھل رہے
جس جا کہ خار زار تھا واں لالہ زار ہے

(۱۸۹۸ ، دیوان مجروح ، ۳۰). [شورہ + کار ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ گَر (ـــــ فت گ) صف.
قلمی شورہ بنانے والا. ایک بھائی تمہارا مال قمار بازی میں ہارا ... دوسرا ایک شورہ گر کی لڑکی پر عاشق ہو کر ... بزبانِ حال یوں پڑھتا ہے. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، ۲۵۷). [شورہ + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

شُورَہ (و مع ، فت ر) امذ.
رک : شوریٰ جو صحیح املا ہے ؛ مشورہ. پس بعد شورہ لوح صاحبقران، اسقر اولا مرطاس جادو کے پاس تشریف لے گئے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۳ : ۵۹).

شکایت اُلٹی اُلٹی واہ کیا خوب
ذرا شورہ تو کر لو رازداں سے

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۶۳). [شوریٰ (رک) کا ایک املا].

شُوریٰ / شُورے (و مع ، ا بشکل ی) امذ.
۱. مشورہ ، مشاورت. حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مرضی ہوئی کہ مدینہ سے باہر نہ نکلیں اسلیے اصحاب و احباب سے شوریٰ فرمایا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاً ، ۲ : ۱۶۳).

لگے مشورہ کرنے باہم تمام
کہ راضی ہے شوریٰ سے ربِّ انام

(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۲۶). کچھ آگے بڑھ کے استقبال کا مقام تھا ، جانب چپ کمرہ شورے تھا. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۱۳). ان ہی سے ہم یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ ... کس طرح شوریٰ سے معاملات طے کریں. (۱۹۷۲ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۱ : ۲۳۳). **۲. قرآن مجید کے ایک سورہ کا نام.** سورۂ شوریٰ میں فرمایا ... اور تو اے پیغمبر سیدھی راہ دکھاتا ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۲۰۳). [ع].

شوری (و مج). (الف) امث.
کھاری پن ، نمکین ہونا ، شوریت. اگر پانی میں کسی قسم کی شوری ہو تو نمک کے سبب سے ہو گی. (۱۹۱۱ ، مقدمات الطبیعیات ، ۱۵). (ب) صف. رک : **شور زدہ ، کھاری ، ناقابل کاشت (زمین).** صوبہ پنجاب کے شوری خطوں کی تراب میں نمک اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ اس پر کوئی فصل اُگانا آسان نہیں ہوتا. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۹۷). [شور + ی ، لاحقۂ نسبت].

شورے (و مع) امذ ؛ ج.
شورہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل).

۔۔۔سے جَھلْنا محاورہ.
شورہ ملے ہوئے پانی میں ٹھنڈا کرنا (صراحی وغیرہ).

مے گرم نے کر دیا گرم ساقی
صراحی بلا کوئی شورے سے جھل کر

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۲۵).

۔۔۔کا صف.
شورہ اور گندھک کا تیزاب اور پانی ملا کر کشید شدہ تیزاب ، (مہذب اللغات).

۔۔۔کا پانی امذ.
شورے میں ٹھنڈا کیا ہوا پانی. گرمیوں میں ... برف اور شورے کے پانی سے تسکین ہوتی ہے نہ انار اور فالسے ... شربتوں سے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۳۹).

۔۔۔کا تیزاب (۔۔۔ی مع) امذ.
شورہ اور گندھک کا تیزاب اور پانی ملا کر کشید شدہ تیزاب ، نائٹرک ایسڈ. شورے کا تیزاب ... خالص تیزاب شورہ دو ڈرام پی لیا جائے تو مہلک ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۲).

۔۔۔کی پُتْلی (۔۔۔ضم پ ، سک ت) امث.
نہایت گوری عورت ، شورے کی بنی ہوئی مورت ، شورے کا کھلونا. ایسی خوبصورت شورہ کی پتلی لڑکی سے شادی کرواؤنگی کہ تو خوش ہی ہو جائے گا. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۹۵).

۔۔۔کی قُفْلی (۔۔۔ضم ق ، سک ف) امث.
(کنایۃً) گورے رنگ کی (نوجوان) عورت (نوراللغات).

۔۔۔کی قَلَم (۔۔۔فت ق ، ل) امث.
رک : شورۂ قلمی ، شورے کا لمبا پتلا ٹکڑا.

پھولیں کیوں کر نہ چمک کر گلِ آتش بازی
شاخ تھی گل کی قلم بن گئی شورے کی قلم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۱).

۔۔۔میں جھالْنا محاورہ.
پانی کی صراحی کو شورے ملے ہوئے پانی میں ڈال کر ٹھنڈا کرنا ، شورے کی مدد سے ٹھنڈا کرنا.

ساقی مزہ ہے گرمیوں میں آبِ سرد کا
بوتل شرابِ ناب کی شورے میں جھال دے

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۷۳).

اشکوں سے دل جو سرد ہو ماہر سمجھ یہ تو
دی ہے صراحی چرخ نے شورے میں جھال کے

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۸۹).

۔۔۔میں جَھلْنا ف ل.
شورے ملے ہوئے پانی میں ٹھنڈا ہونا (پانی کی صراحی کا).

شور بختوں پر انھیں رہتی ہے رحمت کی نظر
آبِ حیواں کو بھی شورے میں جھلتے دیکھا

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

شورِیَت (و مع ، کس ر ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
کھاری پن ، کھاری ہونا ، کھار کی سی خاصیت یا تیزی. رنگین کپڑے جلد بد رنگ ہو جاتے ہیں ... سبب اس کا ہوا کی شوریت. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۳۳). ہم تمہیں ایسی ایسی تدبیریں سکھائیں گے جس سے یہ شوریت زمین کی دور ہو جائے گی. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۷۲). ایسا نہ ہو شوریت اور سیل سے داد پیدا ہو جائیں. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۲۶). ضلع جہلم میں نمک کی کان دریافت ہوئی ہے یہ بہت ہی شوریت لیے ہوئے ہے. (۱۹۶۶ ، پاکستان کا تجارتی و معاشی جغرافیہ ، ۱۳۶). [شور (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شورِیدگی (و مع ، ی مع ، فت د) امث.
۱. **دیوانگی ، جنون ، آشفتہ سری ، برہمی ، پریشاں حالی.**

سر لگا پلنے کہاں شوریدگی
چل جنونِ عہدِ جوانی ہو گیا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۲۳).

شوریدگی کے ہاتھ سے ہے سر وبالِ دوش
صحرا میں اے خدا کوئی دیوار بھی نہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۳). تیرے مغز ہوشمند میں شوریدگی پیدا ہو گئی ہے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری ، ۲ : ۳۱۲). اس حادثہ نے جو کلیۃً حالات کا پیدا کردہ تھا مجھے ... شوریدگی میں مبتلا کر دیا. (۱۹۶۸ ، غالب ، ۲۳). ۲. **شور و غل ، ہنگامہ ، فساد ؛ شرارت ، کج ادائی ، نافرمانی ، خودسری.** برائے چندے گھر سے نکال دیں کہ آئندہ ایسی شوریدگی نہ کریں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۳۸). احمد بشیر کی ناپختہ کاری ، تیزی اور شوریدگی ... مولانا کو ناپسند تھی. (۱۹۸۵ ، اوکھے لوگ ، ۶۶). ۳. **کھار ، کھاری پن ، شوریت ، شور زدہ.**

اگر یہ آبِ مصفّیٰ یہ شبنم و باراں
زمیں کی خشکی و شوریدگی کو کم نہ کرے

(۱۹۶۷ ، چراغ اور کنول ، ۹۷). [شوریدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

شورِیدَہ (و مع ، ی مع ، فت د) صف نیز امذ.

اے شور قیامت رہ اودھر ہی میں کہتا ہوں
چونکے نہ ابھی یاں سے کوئی دلِ شوریدہ

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۶۶).

جاتے ہیں جس طرف دلِ شوریدہ لے چلے
اب قید کیا ہے بندۂ آزاد کے لیے

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۳۰۳). ۲. **پریشان ، پراگندہ (ذہن) ، خستہ و خراب ، پریشان حال.**

دریغ او گرانمایہ ہم سالِ من
جو اس تن ہے شوریدہ بھی حالِ من

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۶۳).

سنے تو ہوں گے مرے نغمہ ہائے شوریدہ
ترا کمال ترنم مرا نصیب بکار
(۱۹۷۶ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۱۵۹)۔ ۳. شور آلودہ ، نمکین ، کھاری ، تلخ۔

پھپھولے اشکِ شوریدہ سے ہوں کیونکر نہ کانٹوں پر
نہیں تیزاب سے کم کچھ ہماری بوند آنسو کی
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۶۸)۔ ۴. (کنایۃً) بپھرا ہوا ، تند و تیز ، سرکش ، فتنہ انگیز۔

قتل کر کے مجھ کو قاتل نے نہ پھر پونچھا لہو
خونِ شوریدہ سے جوہردار خنجر ہو گیا
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۱۲۰)۔ اگر آپ کا ظرف دریا کی طرح گہرا ہے تو میں کمتر قابلِ معافی ہوں چونکہ میں ایک شوریدہ موج کے سوا کچھ بھی نہیں۔ (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۱۷۱)۔ [ف : شوریدن - شور کرنا ، برہم ہونا کا حالیہ تمام]۔

---بخت (---فت ب ، سک خ) صف۔
۱. **بدبخت ، بدنصیب۔**

یو سن کیتا مالک نے غصہ ہی سخت
کہیا دیو ملعونِ شوریدہ بخت
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۸)۔ مجھ شوریدہ بخت کو کچھ بن نہیں پڑتا لوگ طعنے دیں گے۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۳۶۵)۔

میں ہوں تمہارا غم ہے مسافت ہے اک طویل
شوریدہ بخت ہمرہ شوریدہ حال ہے
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۵۶)۔ ۲. **بدنام ، رسوا ، مطعون** (ماخوذ : اسٹین گاس)۔ [شوریدہ + بخت (رک)]۔

---پُشت (---ضم پ ، سک ش) صف۔
شورہ پشت ، سرکش ، فتنہ انگیز (ماخوذ : مہذب اللغات)۔ [شوریدہ + پشت (رک)]۔

---حال صف۔
پریشان حال ، دیوانہ ، سودائی۔

ہوا ہوں گرفتار بر مکرِ زال
ہوا ہوں بی جادو تھے شوریدہ حال
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۵۳)۔

ہیں نادر خیالوں میں ملے شوریدہ حالاں میں
ہوئے صاحب کمالاں میں کدھر سے آ کدھر نکلے
(۱۷۷۳ ، طبقات الشعر (احمد گجراتی) ، ۲۳)۔ اس شوریدہ حال کا مرغِ دل اس شمعِ جمال پر پروانہ کے مانند ... سرگرداں تھا۔ (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۳)۔

سر پھوڑنا وہ ، غالبِ شوریدہ حال کا
یاد آ گیا مجھے ، تری دیوار دیکھ کر
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۹)۔

میں ہوں تمہارا غم ہے مسافت ہے اک طویل
شوریدہ بخت ہمرہ شوریدہ حال ہے
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۵۶)۔ [شوریدہ + حال (رک)]۔

---حالی امث۔
شوریدہ حال (رک) کا اسم کیفیت ، **پریشان حالی ، آشفتگی**

ہے سبزۂ مستو کسی شوریدہ حالی میں کہتا
جھوم جھوم آتی ہے فصلِ برشگالی میں گھٹا
(۱۸۸۶ ، دیوان سپہر (آغا علی) ، ۶۶)۔ سر پھوڑنے کا سبب کیا تھا شوریدہ حالی ، شوریدہ سری ، دیوانگی۔ (۱۹۸۷ ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ۱۶۷)۔ [شوریدہ حال + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---خاطِر (---کس ط) صف۔
پریشان حال ، سرگرداں ، اُداس ، رنجیدہ (پلیٹس ؛ نوراللغات)۔ [شوریدہ + خاطر (رک)]۔

---دِماغ (---کس نیز فت د) صف۔
خائب دماغ ، (کنایۃً) دیوانہ ، سودائی (مہذب اللغات ؛ نوراللغات)۔ [شوریدہ + دماغ (رک)]۔

---رائے صف۔
رک : **شوریدہ دماغ۔**

اسے بولیا اے مردِ شوریدہ رائے
پچھانتا ہے مجکوں بآرام جائے
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۸۷)۔ [شوریدہ + رائے (رک)]۔

---روزگار (---و مع ، سک ز) صف۔
پریشان حال ، بے سر و سامان ، بدحال ، خستہ و خراب ، دیوانہ ، مجنوں (مہذب اللغات ؛ نوراللغات)۔ [شوریدہ + روزگار (رک)]۔

---سَر (---فت س) صف۔
۱. **سودائی ، دیوانہ ، مجنوں ، بے عقل۔**

میں وہ شوریدہ سر دیوانہ تھا جو بعدِ مُردن بھی
چڑھا جاتے ہیں پتھر لوگ آ کر میرے مدفن پر
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۷)۔

شوریدہ سر وہ ہوں کہ مجھے بھی کرے اسیر
پاؤں میں بیڑیاں وہ بھرے ہاتھ جوڑ کر
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳۴)۔

یاد آئیں گی کسی شوریدہ سر کی وحشتیں
دیکھ کر گلکاریِ دیوارِ زنداں ہائے ہائے
(۱۹۳۶ ، روح کائنات ، ۷۷)۔ یہ چند شوریدہ سر لوگوں کا جنون ہے۔ (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۵۳)۔ ۲. **پریشان حال ، رنجیدہ ، اداس۔**

شوریدہ سر و شکستہ احوال
جامہ میں بدن قلم میں جوں بال
(۱۷۸۳ ، لیلیٰ مجنوں ، ہوس ، ۱۶)۔

کل امجد بے خانماں ناگہ رستے میں ملا
آشفتہ و شوریدہ سر مضطر پریشاں بے نوا
(۱۹۲۵ ، ریاض امجد ، ۲۱)۔ ۳. **خود سر ، سرکش ، جنگجو۔** طبیعت جنگجو اور شوریدہ سر تھی اس لئے آپس میں لڑتے بھڑتے رہتے تھے۔ (۱۹۰۹ ، مقالات شبلی ، ۲ : ۳۹)۔ اسی بحر کو بقول دریائے لطافت ... شوریدہ سروں کی شورش کے بیان کے لیے مخصوص سمجھا جاتا تھا۔ (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۴۹)۔

۳. تند و تیز ، طوفانی. اس کے اوراق تو تند ، شوریدہ سر ہواؤں میں اتنی تیزی سے پلٹ رہے ہیں کہ ... ایک سطر ہی پلے پڑ جائے تو بہت ہے. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۱۸) .
[شوریدہ + سر (رک)].

----سَری (----فت س) امث.
۱. دیوانگی ، جنون ، پاگل پن.

بن بیٹھے ہیں مجنوں جو ہر اک دشت میں اغیار
کیا ہو گیا یارب مری شوریدہ سری کو

(۱۸۷۳ ، لشید خسروانی ، ۱۷۲). اور دونوں نے میری شوریدہ سری کی ایسے حسن سلوک سے اصلاح کی کہ مجھے خبر بھی نہ ہوئی. (۱۹۸۳ ، گردِ راہ ، ۷۶). **۲. خودسری ، سرکشی ، بغاوت.** ہم نے مقامی ہندوؤں کی بے جا روش کو رکوانے کے لیے ... اپیلیں کیں کہ وہ اس شوریدہ سری کا کوئی علاج کریں. (۱۹۸۲ ، روداد چمن ، ۱۶) **۳. تُندی ، تیزی.** باہر چھماچھم بارش ہو رہی تھی ہوا میں شوریدہ سری تھی. (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۳۷). [شوریدہ سر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

----کار صف.
بدحال ، آشفتہ حال ، دیوانہ.

یہ دلبری ہے سرو میں اور گل میں دل کشی
قمری رقیب بلبلِ شوریدہ کار ہے

(۱۸۹۸ ، دیوان مجروح ، ۲۰). [شوریدہ + کار ، لاحقۂ فاعلی].

----مزاج (----کس م) صف.
رک : شوریدہ دماغ.

مُسکرا کر یہ کہا شاعر شوریدہ مزاج
راہ چلتے ہوئے مجھ پر بھی عنایت کیا خوب

(۱۹۶۷ ، اثرلکھنوی ، عروس فطرت ، ۳۹).[شوریدہ + مزاج (رک)].

شوریلی (و مج ، ی مع) صف مث.
۱. پُرشور ، زوردار ، گرج دار (آواز).

سینے پر بول میں بڑھ کے جو سلا دیتا ہے
اپنی شوریلی غضیلی آواز

(۱۹۶۲ ، گل نغمہ ، خالد ، ۹۵). **۲. کلر ، بنجر ، جس میں کھار اتنی مقدار میں ہو کہ کھیتی باڑی نہ ہو سکے.** ببول ... اس پیڑ کی کئی قسمیں ہوتی ہیں یہ شوریلی زمین میں خوب پھولتا پھلتا ہے. (۱۹۶۲ ، پیڑ ، ۸۹). [شور + یلی ، لاحقۂ نسبت].

شورین (و مج ، ی مع) امث.
رک : شورن ، نائٹروجن. خالص ہوا کے دس ہزار حصوں میں تقریباً ... ۷۹۰۰ حصے نائٹروجن (شورین) اور ۳ حصے کاربن ڈائی آکسائیڈ کے موجود ہوتے ہیں. (۱۹۶۰ ، مبادی صحیات ، ۵۱).
[شور + ین ، لاحقۂ نسبت].

شُوز (و مع) ، ج.
انگریزی وضع کے جوتے کا جوڑا.

مفتیانِ دین بھی فرشوں پر لئے پھرتے ہیں شوز
بندہ گئی کچھ ان دنوں ایسی ہوا فیشن کی ہے

(۱۹۰۶ ، مخزن ، مارچ ، ۶۲). شوز اکثر جمع کی شکل میں خاص قسم کے جوتے کے لیے اردو میں رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۵). [انگ : Show].

شُوشا (و مع) امث.
پش پش کرنے کی آواز ، شِشکارنے کی آواز ؛ (عموماً) پرندوں کو اُڑانے کی آواز. یہ آواز سنتے ہی اسپیٹ صاحب چھت کی طرف دیکھتے کہ کہاں بیٹھی ہے چڑیا ، دوسری آواز سنائی دیتی تو اِدھر اُدھر دیکھ کر شوشا کرتے اور پھر مشغول ہو جاتے. (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۸۲). ف : کرنا. [حکایت الصوت].

شوشا (و مع) امذ.
رک : شوشہ جو صحیح ہے . یہ اخبار والے بھی جینے نہیں دیں گے کوئی نہ کوئی شوشا چھوڑتے رہیں گے. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۸۳). [شوشہ (رک) کا ایک املا].

شوشا/شوشان (و مع) امث.
دکھاوا ، نمائش ، ظاہری لیپ تاپ ، ٹھاٹ باٹ. اس شوشان کی حقیقت ہاتھی کے دانت اور دور کے ڈھول کے سوا کچھ نہیں . (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۷۸). ظاہری شوشا ہماری زندگی کا ایک غالب کردار بنتی جا رہی ہے. (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ جنوری ، ۳). [انگ : Shoes + شا (تابع)].

شوشَہ (و مع ، فت ش) امذ.
۱. دندانہ جو بعض حروف کے سرے پر ہوتا ہے ، سر حرف یا دامنِ حرف کی علامت جو کسی لفظ کے شروع یا درمیان میں آئے جیسے ش اور س کی علامت (شد ، مد) وغیرہ ؛ مرکب حروف کا پیوند یا جوڑ.

دیدا ہے تیرا کھیل میں بڑھتی ہے کس لیے
پہچانتی اری نہیں شوشہ بھی سیم کا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۲۰). وہ ہر ہر نقطے اور شوشے کی غلطی کو کفر کا مترادف سمجھتے ہیں. (۱۹۳۲ ، روح تہذیب ، ۹۸). یوسف الدین نے ایک تحریک کا آغاز کیا اور نستعلیق کے جوڑوں اور شوشوں کو دیکھتے ہوئے رسم الخط کی اصلاح تجویز پیش کی . (۱۹۸۶ ، اردو ٹائپ کی کہانی ، ۸). **۲. (اَ) وہ شاخیں جو سونے یا چاندی کو پگھلا کر بنائی جاتی ہیں.**

سر پا لگایا جو شہ نے وہاں
زمیں سے ہوا شوشۂ زر عیاں

(۱۸۸۰ ، معارج الفضائل ، ۱۶۶). **(اا) چھوٹا سا ٹکڑا یا حصہ ، کم سے کم جزو.** ان پیشن گوئیوں کی بات ہرگز نہ بدلی گی اور جو بات اب میں نے بیان کی ہے اس کا ایک شوشہ مطلب سے متجاوز نہ ہو گا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۷۳۸).

نہیں مٹنے جب تک کہ آثار دنیا
مٹے گا کبھی کوئی شوشہ نہ ان کا

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۹۷). جتنے علوم بھی فی زمانہ مروج ہیں ان کو دفتر عالم کا ایک شوشہ سمجھو. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۱۰۵). **(ااا) سلاخ (لوہے کی) ؛ ورق ، پرت (پلیش)** .

۴. فتنہ انگیز بات، انوکھی بات جو بحث و مباحثہ یا جھگڑے کا باعث بن جائے. اس بغاوت کے شوشے سے وہ نیک بخت نیک رائے دنیا سے بے آس اہل دنیا سے بیزار بیکانیر سے پنجاب کی حد میں داخل ہوا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۲۳). کوئی ایسا شوشہ نکل آتا ہے کہ چین سے بیٹھنا اور اطمینان سے کام کرنا نصیب نہیں ہوتا. (۱۹۳۱ ، مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۳۵۳). خدا کے لیے یہ قصہ لوگوں کو نہ سنائیے گا ورنہ ان کو آپ کا مذاق اڑانے کے لیے ایک اور شوشہ ہاتھ آ جائے گا. (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۲ : ۶۵۸). ۵. چٹکلا ، کرتب. بوڑھے نے کہا ہماری حرفت تو نے دیکھی یہ تو ایک شوشہ تھا اس طرح پیسے ملانے کے بہتّر فن مجھے یاد ہیں. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۱۳۰). کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ ایک طرفدار مصنف کے خیالی شوشے ہیں. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۴۰). [ف].

---اُٹھانا محاورہ.
نئی بات پیدا کرنا ، فتنہ یا جھگڑا کھڑا کرنا ، فساد پھیلانا ، مسئلہ پیدا کرنا. فوج کی طرف سے بھی المنصور کو اندیشہ نہ تھا کہ حصولِ مقصد میں وہ کوئی شوشہ اُٹھائے گی. (۱۹۳۵ ، عبرت نامہ اندلس ، ۸۲۶).

---اُٹھنا محاورہ.
شوشا اٹھانا (رک) کا لازم ، نئی بات پیدا ہونا. ایسا شوشہ اٹھا ہے کہ انکی بھی کوئی نہیں سنتا. (۱۹۳۲ ، شہید مغرب ، ۵۵).

---بازی امث.
شرارت انگیزی ، فتنہ گری ، فساد آمیزی. میلاپ ، پرتاپ اور ٹریبون ... کشمیر کی تحریک کے متعلق شوشہ بازی کرنے میں پیش پیش تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۰۱). [شوشہ + ف : باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَیدا ہونا محاورہ.
رک : شوشہ اٹھنا ، الجھن پیدا ہونا.

کوئی گل پھولے گا شوشہ کوئی پیدا ہو گا
رات سے حاملۂ غنچہ بہت بے کل ہے
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۲).

---چھوڑنا محاورہ.
۱. انوکھی بات کہنا ، فتنہ انگیز بات کہنا ، ایسی بات کہنا جس سے "شر" یا "بدگمانی" پیدا ہو.

ہو گیا غیروں سے آخر بزمِ خوباں میں بگاڑ
لے گئے تشریف تم تو ایک شوشہ چھوڑ کر
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۷۷). یہ کون ایسا ہے جو یہ شوشہ چھوڑ کر چلا گیا. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۲ : ۱۱). اس کا آتش ہونا کبھی نہ کبھی کوئی شوشہ چھوڑتا ہے. (۱۹۸۵ ، روایت اور فن ، ۱۲۳). ۲. جدّت طرازی کرنا ، نئی بات پیدا کرنا.

ہم دکھاتے ہیں طبیعت سے تماشے کتنے
عالمِ نور میں چھوڑ آئے ہیں شوشے کتنے
(۱۹۰۵ ، کلیات نعت محسن ، ۳۵).

---کَھڑا کَرنا محاورہ.
الجھن پیدا کرنا ، فتنہ انگیز بات کہنا ، مسئلہ پیدا کرنا. اپنی ذاتی نمود و نمائش اور حصولِ اقتدار کے لیے یہ شوشہ کھڑا کر دیے ہیں. (۱۹۷۷ ، دیدہ ور ، ۳۴).

---لَگانا محاورہ.
اعتراض یا رکاوٹ کے لیے نئی بات پیدا کرنا ، فتنہ پیدا کرنا ، اعتراض جڑ دینا ، مسئلہ کھڑا کرنا. تفسیر اکبری پیش کرنے کا حال اپنی کتاب میں لکھا تو بھی شوشہ لگا دیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے باپ کی تصنیف ہے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۹۰۷).

شَوصَہ (و لین ، فت ص) امذ.
ایک بیماری جس میں پیٹھ یا پسلیوں میں ہوا بھر جاتی ہے اور پسلیوں کے اندر جھلی یا پردے میں ورم ہو جاتا ہے پیٹ میں درد ہوتا ہے اور رگ پھڑکتی ہے. شیخ بوعلی سینا ذات الصدر اور شوصہ اور برسام میں کچھ فرق نہیں کرتے. (۱۹۱۸ ، میزان الطب ، ۷۳). [ع].

شَوط (و لین) امذ.
گشت ، گردش ، طواف ، (فقہ) طوافِ کعبہ کا ایک چکر (ایک طواف میں سات شوط ہوتے ہیں). گرد خانۂ کعبہ کے سات مرتبہ پھرتے ہیں یہ ایک طواف ہوا ہر گردش کو شوط کہتے ہیں. (۱۸۷۲ ، تاریخ بھوپال ، ۲ : ۳۸). خانۂ کعبہ کے گرد سات چکر کھانے اور اس چکر کو شوط کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۹۸). یوں تو ہر شوط کی علیحدہ دعا ہے جس کی وجہ سے گنتی کی ضرورت نہیں رہتی. (۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۳۸). [ع].

شوفَر (و مع ، فت ف) امذ.
موٹر کار چلانے والا ڈرائیور جو باوردی ہو. شوفر نے ڈانٹ کر کہا "پھاٹک کھولو". (۱۹۱۳ ، دربار حرام پور ، ۱ : ۸). بدقسمتی سے شوفر کار چلا رہا تھا. (۱۹۸۷ ، گرنیں ، ۱۷۶). [انگ : Chauffur].

شَوق (و لین) امذ.
۱. خواہش ، آرزو ، تمنا ، لگن. میں کہ اللّٰہ تعالیٰ گنج مخفی تھا جلال نہ جمال ، نہ شوق نہ ذوق ، نہ یاد نہ فراموش نہ رنج نہ گنج. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۵).

ہمیں دونوں شوق ہیں یک شوق کے
ہمیں دونوں ذوق ہیں یک ذوق کے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۶).

دل مرا شوق میں بوسے کے ہوا ہے لبریز
آج ساقی لبی مجھے ساغرِ سرشار دیا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳).

یہ چاہتا ہے شوق کہ قاصد بجائے مہر
آنکھ اپنی ہو لفافۂ خط پر لگی ہوئی
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۹). عمل کا شوق اور اس کی لگن ، انسانیت کا جوہر بھی ہے اور طاقت خداداد بھی. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۲۶). ۲. عشق ، لگن ، چاہت ، الفت ، محبت ، اُنسیت ، موانست.

کچھ نہیں سوجھتا ہمیں اس بن
شوق نے ہم کو بے حواس کیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۷).
جلوہ آنکھوں پہ چھا گیا کس کا
شوق ، دل میں سما گیا کس کا
(۱۹۳۶ ، طیور آوارہ ، م : ۱۱). **۳. رغبت ، لگاؤ ، میلان ، پسند ، رجحان ، وابستگی ، تعلق.**
طبیعت میں اول سے تھا ذوقِ علم
رہا ابتدا سے مجھے شوقِ علم
(۱۸۵۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۲۰).
آپ جب مکتب میں پڑھتے تھے جبھی سے ذوق تھا
بیت بازی شاعری دونوں سے ان کو شوق تھا
(۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۱۰ : ۳). افسر ان کی تحریروں کو شوق اور غور سے پڑھتے تھے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۹۹). **۴. مشغلہ ، عادت ، دلچسپی.** جب سے تمارا چاند سا (سی) صورت دیکھا ہوں بے خود ہوا ہوں اور جہان کا سب خیال اور سب شوق بھول گیا ہوں. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز ، ۳۷). آئینِ زمانہ کے بموجب جو جو اس وقت کے نوجوانوں کے شوق تھے سب پورے کرتے تھے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۱۱۲). غرض اس شوق کی وجہ سے ہمیشہ گردش میں ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت، مضامین ، ۳ : ۱۰۰). ایک مٹھی خاک کو فضا میں منتشر کر کے آپ کے شوق پرواز کو پورا کر دے. (۱۹۳۹ ، اک محشر خیال ، ۳۳). **۵. چاپ ، چسکا ، لت.**
اسے فارسی بولنا شوق تھا
ولی کے عزیز ان کوں یوں ذوق تھا
(۱۶۳۵ ، قصہ بے نظیر ، سنعتی ، ۲۶).
عشق کہیر ہے پہلو سے سرک کر بیٹھو
غلبہ شوق کا ہوتا ہے مجھے یار بہت
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۳۶). ہم میں سے اکثر دوستوں کو کوئی نہ کوئی شوق پالنے کا شوق ہوتا ہے. (۱۹۸۶ ، درد آگہی ، ۳۰). **۶. (تصوف) طلب حق.**
کھول ادھر کلیرک سے روح الامین
شرح دے سب شوقِ رب العالمین
(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱۳). انسان اپنی اس قوت کو جسکا نام شوق ہے کس طرح دیکھ بھال اور سوچ بچار کر کس بات میں صرف کرے. (۱۸۸۰ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۸۷). پختہ ارادے کے ساتھ ان حالات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے جنھیں احوال طیبہ یا پاکیزہ احوال کہتے ہیں یعنی وجد، شوق خشیت (خوفِ الہیٰ) محبت حق ، امید ، رجا ، خاکساری. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۳۵). **۷. شغل.** انھوں نے شیروانی کی جیب سے پانوں کی مرادآبادی منقش ڈبیا نکالی اور اسے کھولتے ہوئے محسن عدیل کی طرف بڑھایا ... شوق فرمائیے. (۱۹۸۷ ، زندگی نقاب چہرے ، ۷۵). [ع].

--- اُچھلنا محاورہ.
دفعۃً اشتیاق پیدا ہونا ، خواہش یا رغبت ہونا. جب ہاتھیوں کی لڑائی دیکھنے کا شوق اچھلتا تو دریا کی ریتی میں زیر جھروکوں دریا کے ریتے کا ایک بڑا سا پشتہ باندھا جاتا. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۳۸).

--- انگیز (--- فت ا ، غنہ ، ی مج) امذ.
خواہش یا اشتیاق بڑھانے والا.
طلب جوں جتا شوق انگیز ہوئی
لٹی زلف تس دست آویز ہوئی
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۹۵).
اے ولی لگتا ہے ہر دل کوں عزیز
شعر تیرا بس کہ شوق انگیز ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۲). [شوق + ف : انگیز ، انگیختن - بڑھانا ، بڑھنا].

--- اُٹھنا محاورہ.
اشتیاق پیدا ہونا.
اوٹھا ہے شوق سن کر یہ حکایت
بندھا ہوں مختصر کر کر روایت
(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۳۰).

--- آفریں (--- سک ف ، ی مج) امذ.
اُکسانے والا ، لالچ پیدا کرنے والا ، خواہش یا رغبت پیدا کرنے والا. ہم شوق آفریں رقصاں تصویر کے ہوتے ہوئے آپ آپ کے چہرے پر رنگ کا تغیر پسند نہیں کرتے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۷۷). [شوق + ف : آفریں ، آفریدن - پیدا کرنا ، تخلیق کرنا].

--- بڑھانا / بڑھنا محاورہ.
خواہش کا تیز ہونا یا کسی چیز سے دلچسپی کا زیادہ ہونا ، اُمنگ پیدا ہونا.
اوکتاتے ہیں فراق میں سب عشق سے یہاں
ہجراں میں شوقِ وصل ہمارا بڑھا ہے کیا
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۹).
کہتی ہے مژگاں تر ہی جاؤ جب بھر آئے اشک
شوق سے نوشی بڑھاتی ہے گھٹا برسات میں
(۱۹۰۳ ، دیوان جلال ، ۳ : ۱۰۱).

--- بَند (--- فت ب ، سک ن) امذ.
ہاتھوں میں پہننے کا زیور جس میں حلقۂ کلائی پر ، زنجیریں پشت دست پر ، انگلیوں سے الگ ہوئی ہوتی ہیں.
تل کے سہندی ہار نے پہنے نہیں یہ شوق بند
بن کے آئے ہیں بنے دزدِ حنا زنجیر و طوق
(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۱۲۶). زیور جو اس زمانے میں رائج تھے وہ یہ ہیں ... بدھی، تونگے ، شوق بند ، بازو بند. (۱۹۵۸ ، عمر رفتہ ، ۲۰). [شوق + بند ، لاحقۂ فاعلی].

--- پڑنا محاورہ.
لگاؤ یا رغبت ہونا ، میل جول ربط ضبط ہونا.

چاند سے مکھ کوں تیرے عیب لگا ہے یارے
کہ تجھے شوق پڑا آ کے چکوروں سیتی
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۰).

---پورا کرنا محاورہ.
خواہش کی تکمیل کرنا. تاریخی یادگار سمجھ سمجھ کے اون کو مول لیتے اور شوق پورا کرتے ہیں. (۱۹۱۵ ، ہماری دنیا ، ۱). کوہسار سے گولیاں چلنے کی آوازیں سنائی دیں شاید کوئی شکاری اپنا شوق پورا کر رہا ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۵۲).

---تیز ہونا محاورہ.
شوق بڑھنا ، خواہش زیادہ ہونا ، رغبت ہونا. میں نے اس خیال سے روک دیا کہ ان کا شوق خوب تیز ہولے تب شروع کراؤں. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۹۹).

---ٹپکنا محاورہ.
خواہش ظاہر ہونا.

نظر آتا ہے برنگِ لبِ ساغر جو ہلال
ٹپکا پڑتا ہے لبِ مست سے شوقِ تقبیل
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۹).

---چرّانا محاورہ.
آرزو ہونا ، اشتیاق بڑھنا ، خواہش کا زور ہونا. ایک دن شامت اعمال سے ایک نواب صاحب ذی مقدرت کے ہاں چوری کرنے کا شوق چرایا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۲). کچھ ایسا شوق چرایا کہ ایک لٹھے کا تھان ساتھ لے ڈولی منگوا سنجیدہ کے ہاں جا اتریں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۷۶). اب انہیں یہ شوق چرایا کہ دنیا کے سب ممالک تو فتح کر لیے اب آسمانوں کو مسخر کرنا چاہیے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۱۱).

---چمکانا محاورہ.
اشتیاق بڑھانا . کسی چیز کی لگن یا رغبت کو بڑھانا.

ذرا چمکا دو میرا شوقِ دیدار
صدا پھر لن ترانی کی سنا کر
(۱۹۰۳ ، دیوان جلال ، ۳ : ۶۲).

---چمکنا محاورہ.
شوق چمکانا (رک) کا لازم.

اے رند شوقِ جامہ دری پھر چمک گیا
پھر ہاتھ رفتہ رفتہ گریباں تلک گیا
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۹).

---دادِ الٰہی ہے فقرہ.
کسی اچھے عمل کی تحریک توفیق الٰہی کے بغیر نہیں ہوتی (ماخوذ : نوراللغات ؛ خزینۃ الامثال).

---در ہر دل کہ باشد ، رہبرے درکار نیست کہاوت.
فارسی مقولہ اردو میں مستعمل ؛ جس کو جس چیز کا شوق ہو کا وہ بغیر کسی کے بتائے اسے سیکھنے کا شوق والے کو رہبر کی ضرورت نہیں (جامع الامثال ؛ مہذب اللغات).

---دل کس اضا (---کس د) امذ.
دل کی تمنا ، خواہش دل ، اُمنگ.

ان ناتوانیوں میں بھی یاں تک ہے شوقِ دل
گویا چمن میں اڑ کے نسیم چمن کے ساتھ
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۷۰). [شوق + دل (رک)].

---دلانا محاورہ.
کسی چیز سے رغبت یا اس کا اشتیاق پیدا کرنا. صاف آسمان اور شفاف کرہ ہوائی خاص طور پر ان کو شوق دلاتا تھا. (۱۸۸۳ ، مقدمہ تحقیق الجہاد ، ۳۹).

---دید کس اضا (---ی مع) امذ.
دیکھنے کی خواہش ، ملاقات کا اشتیاق.

دیکھیں کہ کیا دکھائے قیامت میں شوقِ دید
درپیش مرحلہ ہے شہود و ظہور کا
(۱۸۸۲ ، مراۃ الغیب ، ۱۴).

شاید اب کے پھر بھی شوقِ دید کے احساس سے
تو بھی آ نکلے سر بام آہ یہ سودائے خام
(۱۹۷۳ ، مجید امجد ، لوح دل ، ۸۹). [شوق + ف : دید ، دیدن - دیکھنا ، دکھانا].

---دیدار کس اضا (---ی مع) امذ.
زیارت کا اشتیاق ، دیکھنے کی تمنا ، اشتیاقِ ملاقات.

شوقِ دیدار مری نعش پہ آ کر بولا
کس کی ہو دیکھتے راہ اور کدھر دیکھتے ہو
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۲).

نہ پوچھو پڑتے کس قدر سر پہ آج
برا ہو مرے شوقِ دیدار کا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۳).

میں پھولوں ستاروں کی بے خواب
آنکھوں میں تھی
اور مرا شوقِ دیدار تھا
(۱۹۸۲ ، ساز سخن بہانہ ہے ، ۶۱). [شوق + دیدار (رک)].

---دھرنا محاورہ (قدیم).
آرزو ، رغبت ہونا یا اشتیاق ہونا ، شوق رکھنا.

تجے شہ بی میں یاد کرتے بہت
تجے دیکھنے شوق دھرتے بہت
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۵۱).

---ذوق (---و لین) امذ.
• کسی کام کی سرگرمی ، یادِ خدا میں ہو خواہ کسی اور مشغلہ میں • (نوراللغات). [شوق + ذوق (رک)].

---رکھنا محاورہ.
لگاؤ ہونا ، ذوق ہونا ، چاہت ہونا.

کہتی ہے شوق رکھتے ہیں پیر و جوان مرا
میں ہوں ہلال نام ہے ناشق کماں مرا
(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی (مہذب اللغات)).

--- سمانا محاورہ۔
پسند کرنا ، رغبت رکھنا ، اشتیاق ہونا ، لگن ہونا۔
وہ شوق قتل سمائے لہو کی جا ، دم قتل
دہانِ زخم سے تلوار کا لعاب گرے
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۳)۔

--- سے/سوں م ف۔
۱. **بلا روک ٹوک ، بے دھڑک ، بے خوف اور بے پروا ہو کر۔**
قبلۂ دنیا و دیں مدفون ہوا ہے اے وزیر
شوق سے سجدہ کروں کعبہ مدینا ہو گیا
(۱۸۸۶ ، دفتر فصاحت ، ۹)۔ ۲. **خوشی سے ، اپنی خواہش کے مطابق ، رضا مندی کے ساتھ۔** شوق سے ان کو اپنے نکاح میں لائیں۔ (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۹۱)۔
درکار ہے ہنر بھی ہر اک عیب کے لیے
ملنے عدو سے شوق سے لیکن حیا کے ساتھ
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۱۳)۔
یہ شہر دل ہے شوق سے رہیے یہاں مگر
امید انتظام نہیں آپ سے مجھے
(۱۹۷۲ ، دیوان ، ناصر کاظمی ، ۱۲۵)۔ ۳. **رغبت سے ، دل سے۔**
چلیا کاوں دھریا رات شوق سوں
چلیا دل میں تجویز کر ذوق سوں
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۵۰))۔ وہ میٹھی چیز شوق سے کھاتا ہے۔ (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۹۶)۔

--- کرنا محاورہ۔
محبت کرنا ، شغل کرنا ، تفنن طبع سے کام لینا ، عادت رکھنا۔
آہ سنگیں دلاں کا شوق نہ کر
مت یہ سینے پہ اپنے سل لے شیخ
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۶)۔ تو پھر لاؤ امام الدین خان ہم کو بھی شریک کرو۔ (نواب سے) کیا حضور عرصے سے اس کا شوق کرتے ہیں۔ (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۱۷)۔
اپنا شوق نہ کرتا اکبر
کوڑے کو نہ بناتا سالا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۹۸)۔ وہ عطر سے شوق کرتا ہے۔ (۱۹۶۱ ، سراج الدولہ (ترجمہ) ، ۲۸)۔

--- کم ہونا محاورہ۔
دلچسپی نہ ہونا ، برائے نام لگاؤ ہونا۔
کہدو اشکوں سے کیوں ہو کرتے کمی
شوق کم ہے کنایتوں سے مجھے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۷)۔

--- کیجیے فقرہ۔
سگریٹ یا کھانے پینے کی کوئی چیز پیش کرنے کے موقع پر کہتے ہیں (نوراللغات ، جامع اللغات)۔

--- گدگدانا محاورہ۔
اکساہٹ ہونا ، خواہش یا شوق پیدا ہونا۔ بھائی کے دیکھنے کا شوق جو گدگدایا تو ایک روز وزیر ارسطو تدبیر کو حضوری میں طلب فرمایا اور راز دل کہہ سنایا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲)۔

--- لقا کسی امذ (--- کس ل) امذ۔
کسی کو دیکھنے کا اشتیاق ، کسی سے ملاقات کی خواہش ، ملنے کی آرزو۔
ایماں ہے تیرا شوق لقا جس کو یہ نہ ہو
دیدار اسے خدا کا نہ ہو ، اے صنم نصیب
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۴)۔ [شوق + لقا (رک)]۔

--- مند (--- فت م ، سک ن) صف (قدیم)۔
شوقین ، رسیا ، دلدادہ۔
کہ ہے عالم اک راگ کا شوق مند
تمہیں کون سی راگنی ہے پسند
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۹)۔ [شوق + مند (رک)]۔

--- میں ذوق ، دستوری میں لڑکا کہاوت۔
ایک لطف چاہا دو لطف حاصل ہونے ، کوشش ایک کام کے لیے کی دوسرا مفت میں حاصل ہوا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال ؛ مہذب اللغات)۔

--- نظارہ کسی امذ (--- فت ن شد ظ نیز بلا شد فت ر) امذ۔
دیدار کا اشتیاق ، دیکھنے کا شوق ، زیارت کی تمنا۔
شوقِ نظارہ ہے جب سے اس رخِ پرنور کا
ہے مرا مرغِ نظر پروانہ شمعِ طور کا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۰)۔
شوقِ نظارہ سلامت ہے تو دیکھا جائے گا
ان کو پردہ ہی اگر منظور ہے پردا کریں
(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۱۳۴)۔ [شوق + نظارہ (رک)]۔

--- ہونا محاورہ۔
۱. **کسی کام کو جی چاہنا۔**
تھا بہانہ مجھے زنجیر کے ہل جانے کا
چھوڑ دو ، اب تو ہوا شوق نکل جانے کا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۹)۔ ۲. **دلچسپی ہونا۔**
حالِ مہر و وفا کہوں تو کہیں
نہیں شوق ان حکایتوں سے مجھے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۶)۔
پوچھا سلطاں نے ہے سماع کا شوق
بولا ہاں اس سے رکھتا ہوں کچھ ذوق
(۱۸۸۷ ، نظم طباطبائی ، ۱۷۸)۔

شوقوں (و لین ، و مج) م ف (قدیم)۔
شوق میں ، شوقیہ۔
دل ہوا جا ک آفتاب حسن کے شوقوں سراج
سوزنِ خطِ شعاعی میں رفو کرناں لگا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۷۲)۔

شوقی (و لین) صف۔
شوق (رک) سے منسوب ، شوق رکھنے والا ، مشتاق ، شوقین۔

دکھن میں تیرے شعر سن شوق ہوے تیرے (ولی)
جس کے لکیا ہے دل کے تئیں خوش شعر تجھ دیوان کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳). باری تعالیٰ سے ایسا شوقی علاقہ پیدا ہو کہ ہر شے کی طرف سے توجہ محو ہو جائے۔ (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۳۸). [شوق + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَوقِین (و لین ، ی مع) صف.

۱. **شوق رکھنے والا ، رسیا ، دلدادہ.** استاد بھی اسے شوقین جانتا ہے بڑی خوشی سے پڑھاتا ہے۔ (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۳۱). گوہر بیگم باوجود اجنبیت ، شوقین جوڑے والی بیگم کے ہاں پہونچیں۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۵۸). ۲. (ا) **کسی مشغلہ یا چیز سے خاص دلچسپی رکھنے والا ، شائق ، خوگر ، عادی.**

کبوتر کے کہیں شوقین ہیں جمع
کہ جوں پروانے ہوویں برسر شمع

(۱۷۷۸ ، گلزار ارم (مثنویات حسن ، ۱ : ۹۹)). یہ آہو کسی شوقین کا پالا ہوا ہے۔ (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۳۷). پودے کی وہ اشکال جو دیکھنے میں نہایت عجیب و غریب معلوم ہوتی ہیں منچلے شوقینوں کی ایجاد کا نتیجہ ہیں۔ (۱۹۳۰ ، کتاب شفتالو ، ۶۲). گانے کے بھی شوقین تھے باجوں سے بھی لگاؤ تھا۔ (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۳۳). (ا ا) **جسے کسی چیز کی لت ہو ، دھتی.** چائے کے بڑے شوقین تھے۔ (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۵۸). ۳. **رنگین مزاج ، رنگیلا ، بانکا.** لڑکے اور شوقین خوش مزاج خاطر خواہ دام دیتے تھے۔ (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۱۲). پہلی پیشکش کے بعد صف اول کے شوقین اداکاروں میں شمار ہونے لگا۔ (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۵۳). ۴. **عیاش طبع ، تماش بین ، عاشق مزاج.** مرد کہنے لگا آپ کے رئیس زادے روکھے پھیکے آدمی ہیں شوقین نہیں ہیں۔ (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۶). جیتن سنگھ ٹھا کر شوقین آدمی تھے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۷۲). [شوق + ین ، لاحقۂ نسبت].

---بُڑھیا چَنائی کا لَہنگا کہاوت.

ایسے شخص پر طنز کے موقع پر بولتے ہیں جو اپنی عمر اور وضع کے خلاف لباس پہنے (مہذب اللغات ؛ نوراللغات ؛ نجم الامثال).

---بی بی کَمَل کی چولی ، آگ لگی لَہلَتی پھری کہاوت.

غریب عورت اپنی حیثیت سے زیادہ کپڑے پہنے تو کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---مِزاج (--- کس م) امذ.

تفریحی مشغلوں سے دلچسپی رکھنے والا ، رنگین مزاج ، خوش طبع ، خوش مزاج. صاحب ذوق اور شوقین مزاج لوگ عام طور پر طوائفوں کے گھر پہنچتے ہیں۔ (۱۹۸۷ ، اردو کا افسانوی ادب ، ۹۵). [شوقین + مزاج (رک)].

شَوقِینی (و لین ، ی مع) امث.

شوقین ہونا ، خوش باشی ، خوش پوشی سے رغبت. ان کی رواں طبع نے کمال شوقینی سے اپنے مخمل سبز کے دامنوں ... لچکا ٹانک لیا ہے۔ (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۱۸۱). طبیعت میں رنگینی اور مزاج میں شوقینی تمنائیں اور آرزوئیں جوان ، دل کے گوشہ گوشہ میں نوجوانوں کے سے ارمان آخر دور آخر کے نواب ہی تھے۔ (۱۹۳۳ ، مقالات ماجد ، ۲۹۵). [شوقین + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شَوقِیَہ (و لین ، کس ق ، شد ی بفت) صف ؛ م ف.

۱. **جذباتی ، محبت بھرا.** ایک شقہ شوقیہ اسی مضمون کا لکھ کر شہزادے کے گہوارے میں رکھ دو۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۲).

خط شوقیہ کی ہیں ڈاک میں آمد ستے
آج کل اپنے مصاحب تو یہ ہرکارے ہیں

(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۵۵۷). ۲. **قوت محرکہ کی ایک شکل.** قوت محرکہ ... کی بھی دو شکلیں ہیں اول باعث حرکت اسکا نام شوقیہ ہے ... دوم فاعل حرکت۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۳۳) ۳. **نیم ماہر (پیشہ ور کی ضد) ، نوسکھیا ، اناڑی.** پیشہ ور (پروفیشنل) اور شوقیہ (امیچور) ہراسٹیبوشن کے یہ اعداد۔ (۱۹۳۱ ، تمدن اسلام ، ۳۷). ۴. **عاشقانہ.**

عشق کے جوش میں ہر وقت ہزہر
شعر شوقیہ کہا کرتے ہیں

(۱۸۶۶ ، ہزہر ، د ، ۷۶) . شوقیہ شکاریوں کو ایک صحت مند تفریحی مشغلہ مہیا کرتے ہیں۔ (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، ۳۰). ۵. **محض دل بہلانے کے لیے مشغلے کے طور پر ، شوق پورا کرنے کے لیے ، برائے تفنن طبع ، تفریح طبع.** امید کی جاتی ہے کہ اس قصہ کو فروغ ہوگا اور ہمارے بھائی ہندو مسلمان شوقیہ نظروں سے اسے دیکھیں گے۔ (۱۸۹۱ ، دیباچہ قصہ حاجی بابا ، ۳). آپ شوقیہ کھیلتے ہیں یا پیشہ قمار بازی ہے۔ (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۸) . اردو کی کتاب شوقیہ بھی کوئی نہ پڑھے گا۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۲۷) ۶. **پُراشتیاق دوستانہ جذبات سے معمور.** بادشاہ عالی جاہ نے خلعت گراں بہا ... شوقیہ خط جواہر گراں بہا دے کے ارشاد ہوا۔ (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱). [شوق + یہ ، لاحقۂ صفت].

شَوک (و لین) امذ ؛ ← شوکہ.

کانٹے دار جنگلی درخت جس میں پھل نہیں لگتے. درخت شوک میں اگر پھل لگیں تو ہم ایمان لاویں۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۸۸). یہ ظرف اکثر ایک ڈنڈی پر لگا رہتا ہے جسے شوک (سپنٹا) کہتے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۸۶). [ع].

شوک (و مج) امذ.

رنج ، غم ، دکھ ، تکلیف ، ریاضت. سنسار میں جو شوک موکش دایک ہے وہ تم نہیں کرتے اور جو شوک کرنے جوگ نہیں وہ کرتے ہو۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷۶).

پیاری جی نہ کڑھا ، دل کو سنبھال تو
میری پیاری ناحق شوک نہ پال تو

(۱۹۱۱ ، پہلا پیار ، ۲۹). [س : شوک शोक].

---گِیت (--- ی مع) امذ (شاذ).

مرثیہ ، نوحہ ، موت پر لکھے جانے والے بول. کیا سنک کا انوواد

(ترجمہ) ڈولچی ہو سکتا ہے اور کیا یہ شوک گیت (مرثیے) کی بھاشا ہے . (۱۹۳۱ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۱۹ : ۳) . [شوک + گیت (رک)].

شَوکَت (و لین ، فت ک) امث نیز امذ ؛ ← شوکۃ.
۱. (اَ) **حشمت و ثروت ، شان ، دبدبہ ، ہیبت ، رعب ، عزت و شان ، قوت ، تیزی ، شدت.**

اے شہِ اقلیم شوکت السلام
رونقِ تختِ خلافت السلام

(۱۸۱۰ء ، میر ، کہ ، ۱۳۳۳).

لے گئے لوٹ کے اب شوکت و شانِ دہلی
پوریں پہلے اوڑاتے تھے زبانِ دہلی

(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۲۲۸). بنو تمیم کے وفود بڑی شوکت و شان سے آئے . (۱۹۱۴ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۵). (اا) **وقار ، قوت ، جاہ و جلال ، شکوہ.**

شوکت نے بھی حسن کی کہنے نہ دیا کچھ
بات ان کی بھی سو بار بلب ہو گئی آخر

(۱۷۹۸ء ، میر سوز ، د ، ۱۱۲).

علی تھا نیچے حسین کی شوکت نہ وقار
گویا کھڑے ہیں جنگ کو محبوبِ کردگار

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲). اس کے کلام میں ... شوکت پائی جاتی ہے . (۱۹۳۲ء ، چند ہمعصر ، ۱۵۸).

یہ گنبد و محراب و در   ماضی کی شوکت کے نشان

(۱۹۷۸ء ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۸۸). ۲. **کانٹا ، ڈنگ** (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ اسٹین گاس). [ف].

ـــُ البَعِیر (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، ی مع) امث ؛ امذ.
ایک خاردار جھاڑی جو اونٹ بڑے شوق سے کھاتا ہے ؛ اونٹ کٹارا ؛ بھٹ کٹیا ؛ گوکھرو (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [شوکت + رک : ال (۱) + بعیر (رک)].

ـــُ الجِمال (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، کس ج) امث.
(طب) **شوکۂ یہودیہ ، عشق الصبیان ، اونٹ کٹارا سے مشابہ ایک جھاڑی ، ادویات میں مستعمل** لاط : **Conius Acarna** [شوکت + رک : ال (۱) + جمال (جَمَل ـ (اونٹ) کی جمع)].

ـــُ الحائک (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، کس ء) امث.
جولاہے کا ایک آلہ جس سے کپڑے کی سطر کو برابر کرتا ہے (جامع اللغات). [شوکت + رک : ال (۱) + حائک (رک)].

ـــُ العَقرَب (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک ق ، فت ر) امذ.
بچھو کا ڈنک.

برائے شوکت دنیا نہ لیجو عار دین زاہد
سمجھیو شوکۃ العقرب کو بہتر ایسی شوکت سے

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۲۱۷). [شوکت + رک : ال (۱) + عقرب (رک)].

ـــُ الیَہُود (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ی ، و مع) امث.
(طب) **اونٹ کٹارا کی قسم سے ایک پودا ، عشق الصبیان ، ادویات میں مستعمل** لاط : **Acanthus Edulis of Mollis** شوکۃ الیہود (**Acanthus**) ایک خاردار پودا ہے ، جس کے پتے آرائش کے کام آتے تھے (۱۹۶۳ء ، مسلمانوں کے فنون ، ۱۰۵). [شوکت + رک : ال (۱) + یہود (رک)].

ـــ بڑھانا محاورہ.
شان و شکوہ زیادہ کرنا ، درجہ و منزلت بڑھانا.

شوکت خدا بڑھائے مرے عمو جان کی
میں بھی تو دیکھوں شان علی کے نشان کی

(۱۸۷۴ء ، انیس (مہذب اللغات)).

ـــ بڑھنا محاورہ.
شان و شکوہ بڑھنا ، قوت بڑھنا ، اثر بڑھنا ، رعب و دبدبہ زیادہ ہونا.

گر بنی ہاشم کی شوکت اس طرح بڑھتی رہی
پھر نہ کچھ آلِ امیہ کا رہے گا اقتدار

(۱۹۳۶ء ، نظم طباطبائی ، ۳۶).

ـــ دکھانا محاورہ.
رعب ڈالنا ، جاہ و جلال دکھانا (جامع اللغات).

شَوکَران (و لین ، فت ک) امث.
(طب و نباتیات) **ایک بوٹی جس کے پتے چکنے اور صاف ، تیز بودار ہوتے ہیں جن سے انیسوں کی مانند تخم نکلتے ہیں ، اس کے پتے اور پھول کثرت سے اور جڑ بھی بطور دوا کام آتی ہے.** لاط : **Coriandrum Maculatum** . شیخ الرئیس لکھتا ہے جس نے افیون یا شوکران بہت کھائی ہو تریاق سے اسے فائدہ پہنچے گا. (۱۸۷۳ء ، تریاق مسموم ، ۵۵). شوکران بیرونی طور پر استعمال کرنے سے مخدر و مسکن الم اور دافع تشنج تاثیر کرتی ہے . (۱۹۲۹ء ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۵۹). یونانیوں کو کئی زہریلے پودے معلوم تھے لیکن وہ زیادہ تر شوکران کا استعمال کرتے تھے . (۱۹۶۲ء ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۷۶). [ع].

شُوکنا (و مع ، سک ک) ف ل.
پھنکارنا ، آواز نکالنا. ذہن شل ہوکر ... اندھیرے پانیوں میں ڈوب جاتا ہے اور وہاں بھی سانپ شوکتے ہیں . (۱۹۸۰ء ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۶۰۷). [شوک ـ پھنکار + نا ، لاحقۂ مصدر].

شَوکہ (۱) (و لین ، فت ک) امذ.
۱. **خار ، کانٹا.** لیموں میں شاخوں کی بالیدگی موقوف ہو گئی ہے اور شوکے بن گئے ہیں . (۱۹۳۸ء ، عمل نباتیات ، ۳۵). ۲. (اَ) **وہ ابھار جو مہروں کی نسبت پر کانٹے کی صورت میں واقع ہے ، شوک.** بعض حیوانوں کے جسم میں کانٹے نما ابھار (شوکے) پائے جاتے ہیں ، مثلاً سیہہ یا بحری خار پشت . (۱۹۳۰ء ، حیوانیات ، ۳۷). اس عمل میں ان کے ہک (Hooks) اور ان کے شوکے (Spines) ان کی مدد کرتے ہیں . (۱۹۷۱ء ، حشریات ، ۱۰۰) . (اا) **حشرات کے اعضائے جسمانی جن سے ہاتھ پیروں کا کام لیا جاتا ہے.** اس میں نالی پیر کے بجائے شوکے (کانٹے) ہوتے ہیں جو اس کے حرکت کرنے کے عضو ہیں اور اس کو تیرنے میں مدد دیتے ہیں . (۱۹۳۰ء ، حیوانیات ، ۱۰۵). [ع].

ــۂ۔ اَغرابِیَہ کس صف(ـــفت ا، سک غ ،کس ب، فت ی) امذ.
(طب) جس پھل سے مصر میں اقاقیا بناتے ہیں ، اور اس کو قرظ کہتے ہیں ... جس کو شوکہ اعرابیہ بھی کہتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۶)۔ [شوکہ + اعرابیہ (رک)].

ــۂ۔ بَیضا کس اضا(ـــ ی لین) امذ.
(طب) خار سپید ، ایک خاردار روئیدگی ، شوکۂ بیضا کی السام سے بوٹا سرد و خشک ادویات میں مستعمل (خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۵)۔ [شوکہ + بیضا (رک)].

ـــ۔ دار صف.
کانٹے دار ، خاردار. شوکہ دار پھل (گوکھرو). (۱۹۳۸ ، عمل نباتات ، ۱۷)۔ اپنے اطراف ایک دبیز دیوار افراز کر لیتا ہے جو ہموار یا شوکہ دار ہوتی ہے. (۱۹۶۸ ، الجی ، ۲۷)۔ [شوکہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ۔ مِصْرِیَّہ کس اضا(ـــ کس م ، سک ص ، کس ر ، شد ی بفت) امذ.
(طب) اقاقیہ ، قرظ سمی اور غیر سمی دونوں طرح کی ہوتی ہے ادویات میں مستعمل ہے. مصر میں اس پھل سے اقاقیا بناتے ہیں ببول کی ایک قسم ہے (خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۶)۔ [شوکہ + مصری (عَلَم) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ۔ یَہُودِیَّہ کس اضا(ـــفت ی، و مع ، کس د، شد ی بفت) امذ.
(طب شوکت العجال ، ابرنجین کی قسم سے ایک روئیدگی ادویات میں مستعمل ، امراض کو شافی ہے (خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۶).
[رک : شوکت الیہود].

شَوکَہ (۲) (و لین ، فت ک) امذ.
(طب) کسی بیماری سے جسم یا چہرہ سرخ ہو جانا ، رخسار پر سرخ دانے پڑ جانا. ایک قسم کی سرخی چہرہ اور بدن پر پیدا ہو جاتی ہے اس کو شوکہ کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۰)۔ [ع].

شَوکی (و لین) امث.
(طب) سرخ دانوں کی بیماری. حصف چھوٹے چھوٹے سرخ دانے ہیں کہ اون میں خارش اور جلن بہت ہوتی ہے اور اس کو شوکی بھی کہتے ہیں. (۱۹۱۸ ، میزان الطب ، ۱۶۱)۔ [ع].

شوکیس (و مع ، ی مع) امذ.
اشیاء کی نمائش کے لیے استعمال ہونے والی لکڑی، لوہے یا سیمنٹ کی شیشہ جڑی الماری. دکانیں دیر ہوئی بند ہو چکی تھیں شوکیسوں میں روشنیاں جل رہی تھیں. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۵۹)۔
[انگ : Show Case].

شُول (و مع) امذ.
۱. بھالا ، نیزہ ، کوئی نوک دار تیز آلہ یا ہتھیار. تم نے بچپن میں کھیلتے ہوئے شول کی نوک سے ایک تیشے کو بیدھ لیا تھا. (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۸۵)۔ ۲. درد ، ٹیس ، کسک.

دل میں جب عشق کی اُٹھے ہے شول
شعر کہنا بھی میں گیا ہوں بھول
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۲ : ۱۸۲)۔ ۳. کنکھا کا مرض ، پیٹ کا درد ، جھنڈے کا نوکدار نشان ، موت ، فلکیات کا نواں یوگ (پلیٹس).
[س : شول शूल].

ـــ۔ شَترُو (ـــفت ش ، سک ت ، و مع) امذ.
(طب) پیٹ کے درد کا دشمن ، ارنڈی کا پودا ، لاط : Ricinus Communis] شول (رک) + س : شترو शत्रु ـ دشمن].

شولا (۱) (و مع) امذ.
فارسی لفظ شلہ کا اُردو تلفظ جو مسالے دار پتلی پکی ہوئی کھچڑی کے لیے بولا جاتا ہے زیادہ پُرتکلف بنانے کے لیے اس میں گوشت بھی شریک کر دیتے ہیں. عام طور سے مونگ کی دال اور چانول یا باجرا ملا کر پکایا جاتا ہے. ہر ایک تورہ میں زیر بریاں ، زعفرانی پلاؤ ... شولا سب طرح کے کھانے چنے ہیں. (۱۷۳۹ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۵)۔ [رک : شولہ].

شولا (۲) (و مع) امذ.
(نباتات) آبی پودا جو تالابوں دریاؤں میں کثرت سے ملتا ہے ، موٹے تنے ، سفید گودے دار پتے جو پانی پر تیرنے لگتے ہیں ، لاط : Eschynomene Aspera کھلونے ، مصنوعی پھول ، کارک ، بوتل کیس ، بندروں کے نمونے ، دھوپ سے بچنے کی ٹوپیاں وغیرہ. اگر جذب سطح یا حجم اجسام کے موافق تاثیر کرتا تو ایک شولے کی لکڑی کا اور سیسے کا ٹکڑا جو ہم حجم ہیں ہم وزن ہوتے. (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۷۰)۔ [س : شولا शालिक:].

شِولْری (کس ش ، فت و ، سک ل) امث.
شجاعت ، بہادری کا جذبہ. محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب ایسا ہی خالص جنگی نظام ہے جیسا کہ یورپ کے مغرب میں شولری (شجاعت) کا آئین. (۱۸۸۳ ، مقدمہ تحقیق الجہاد ، ۷۰)۔ آپ کے خاندان میں مسائل کو عورتوں سے Share کرنا مردوں کی شولری کے خلاف ہے. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۳۳۸)۔ [انگ : شولری : Chiualry].

شِوْلنگ/ شِوْلِنگ (کس ش، سک و، کس ل، غنہ) امذ نیز امث.
۱. لنوبڑی یہ بیل ہمالیہ سے سیلون تک سب جگہ ہوتی ہے ، ہندو اس کو شوسہادیو کے عضو تناسل کی مشابہت کی وجہ سے جو اس کے بیج میں موجود خیال کیا جاتا ہے متبرک سمجھتے ہیں، ادویات میں مستعمل. اس کے دونوں طرف جلیری سمیت شولنگ کا نشان ہوتا ہے، شولنگی. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۶)۔ ۲. (رقص و موسیقی) رقص و موسیقی کا ایک انداز. یہ سکھرا ہے ، یہ اردھا چندرا ہے ، یہ شولنگ ہے، ناتیہ نرتیہ کے سارے اختلاف انہیں ذہن نشین کرائے. (۱۹۳۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۲۳۷)۔ [شو शिव (عَلَم) + س : لنگ (رک)].

شولَہ (۱) (و مع ، فت ل) امذ.
(ہیئت) قمری منزل نزولی.

موجد ہے خود اسمِ خرخ ہوا کا
بھی موجد شولہ اور زا کا
(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۲۳)۔ چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں ، سرطان ... قلب ، شولہ ، نعائم . (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۳۳)۔ [رک : شولا]۔

شولہ (۲) (و مج ، فت ل) امذ ؛ = شولا.
شولا ، پتلی کھچڑی. پلاؤ ، شولہ ، کھچڑی ، کشمش پلاؤ ... یہ سب چیزیں ... قرینے سے چنی گئیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۱)۔ شولہ اس طرح پکایا جاتا ہے کہ دو حصہ دال اور ایک حصہ چانول لیکر پانی زیادہ دیکر خوب پکاتے ہیں (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۹۳)۔ [رک : شُلّہ]۔

شِوْلِین (کس ش ، سک و ، ی مج) امذ.
ایک بیل جس کی بہت سی شاخیں ہوتی ہیں ، پھل دو شاخہ ہوتا ہے ، جب پھٹتا ہے تو روئی کے مثل ایک چیز اڑتی ہے بیج مسور کے دانے کی برابر گول ، پتے عباسی کے پتوں کی طرح جڑ برسوں زمین میں رہتی ہے ؛ ادویات میں مستعمل (خزائن الادویہ ، ۶ : ۵۰)۔ [مقامی]۔

شُوم (و مج) صف.
۱. بد ، منحوس ، بدبخت ، بدفال ، ممسک.
آیا جوں ستمگار طہماس شوم
کیا سب او تاراج یو مرز و بوم
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۰۸)۔
چشم تو ہے برنگ دیدۂ بوم
نہ دکھاوے خدا یہ صورت شوم
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۱۶۹)۔
پڑا جلے ہے ترا لاشہ دھوپ میں مظلوم
اسیر کر کے بھیجے لے چلی ہے قوم شوم
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۶۷)۔ انہوں نے کہا تیری حکمرانی ہمارے لیے شوم ہے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۳۰)۔
گلستاں میں کر دیا آباد بوم شوم کو
کر کے بُلبُل کو گرفتار قفس اے آسماں
(۱۹۲۲ ، ز خ ش ، فردوس تخیل ، ۳۹)۔ سوم اُردو کا عام لفظ ہے عربی لفظ شوم کا معرب ہے ، شوم بھی مستعمل ہے مفرد بھی اور مرکب بھی۔ (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۷ ، جولائی ، ۱۰)۔
۲. کنجوس ، بخیل. شوم کوں سخاوت کا لذت معلوم نیں اچھتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۳)۔
ہاں کام دل ہمارے کیوں کر بر آویں سارے
یہ شوم کی سی ہپارے جب تک نہیں نہ ٹوٹے
(۱۸۰۹ ، (۱۷۶۵) ؛ک ، ۳۹۶)۔ نانِ شبینہ کا فقیر سخی و شوم میں امتیاز کرتا جاتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۱۳۳)۔ [ف]۔

ـــ بَخْت (ـــ فت ب ، سک خ) صف.
کم بخت ، بد نصیب.
چلیا واں نے شومی سوں او شوم بخت
سلیماں کا سار ہوئے کوں تخت
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۸۲)۔ [شوم + بخت (رک)]۔

ـــ تَن (ـــ فت ت) امذ (قدیم).
بدبخت ، بد نصیب.
اور یہاں کوں بولیا اے شوم تن
کیا یاری کیا تج سوں ہو اہرمن
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۶۱)۔ [شوم + تن (رک)]۔

ـــ دَسْت (ـــ فت د ، سک س) صف.
ایسا منحوس جس کے ہاتھوں لوگوں کو ایذا پہنچتی ہو. ایک شوم دست اُن کے مقابلے آیا ہے میں نے بہت کم دیکھا ہے کہ کوئی اس کے مقابلے سے بچ کر پھرا ہے۔ (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۵۵)۔ [شوم + دست (رک)]۔

ـــ دَسْتی (ـــ فت د ، سک س) امث.
شوم دست سے اسم کیفیت. یہ لڑائی تمہاری بے ڈول ہے اب اس طریقہ کو موقوف کرو تم شوم دستی اسلامیان سے واقف نہیں ہو. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۳۹)۔ [شوم دست + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ طالِع (ـــ کس ل) صف.
شوم بخت ، منحوس.
خانماں برباد ناکام و دل حرماں نصیب
شور بخت و شوم طالع بس پریشان روزگار
(۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۲۷۵)۔ [شوم + طالع (رک)]۔

ـــ طَبَع (ـــ فت ط ، ب) امث.
بدمزاج ، بخیل ، کنجوس (جامع اللغات)۔ [شوم + طبع (رک)]۔

ـــ قَدَم (ـــ فت ق ، د) صف.
جس کے قدم منحوس ہوں ، سبز قدم (مہذب اللغات ؛ نور اللغات ؛ جامع اللغات)۔ [ف : شوم + ع : قدم]۔

ـــ مِزاج (ـــ کس م) امذ.
بخیل (جامع اللغات)۔ [شوم + مزاج (رک)]۔

شوماری (و مج) امث نیز امذ.
ساواتی ، سُست ، سُستی ، کاہل ، کاہلی (ماخوذ : پلیٹس)۔
[پ : شوماری ، شوم + [illegible]]۔

شُومَڑا (و مج ، سک م) امذ (قدیم).
بخیل ، کنجوس. دوسرا بخیل ہور کنّس کہلاتے سوں لڑتے رہنا کہ شومڑا دنیا ہور دین میں بدنام ہے (۱۷۹۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۵۶)۔ [شوم + ڑا ، لاحقۂ تحقیر]۔

شُومی (و مج) (الف) امث.
بدبختی ، نحوست . نہیں چاہیے کہ ... مجالست کریں ، مبادا کہ تیری شومی ہم میں سرایت کرے۔ (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب ، ۳۸)۔

اپنی قسمت کو بنائیں کیا ہے یہ کس لیے
بوجھیے یہ بھی ہماری شومی اختر سے آپ
(۱۸۸۳ ، مضامین رفیع ، ۵ : ۱۹). دیکھیے کہ آپ کی بدبختی و شومی سے یہ کیا ہو گیا. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۵۹). مگر یہ محض ان مصائب اور شومیوں کے آثار تھے جو عنقریب ہمایوں کے سر پر ٹوٹنے والی تھی. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۰۳). (ب) صف. **بدبخت ، بدنصیب ، منحوس.**

اماماں تھے سنگے قولاں سو شامی شومی کافر
ہوئے بے قول تو ان تیں خدا دوزخ بنایا ہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۶). [شوم + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- اَختر کس اضا (---فت ا ، سک خ ، فت ت) امث.
(کنایۃً) **قسمت کے ستارے کی برگشتگی ، مقدر کا پھیر ، بدبختی.**
اپنی قسمت کو بنائیں کیا کہ ہے یہ کس لیے
بوجھیے یہ بھی ہماری شومیٔ اختر سے آپ
(۱۸۸۳ ، مضامین رفیع ، ۵ : ۱۹). [شومی + اختر (رک)].

--- بَخت کس اضا (---فت ب ، سک خ) امث.
رک : **شومی اختر ، قسمت کی خرابی ، بدنصیبی.** شومیٔ بخت سے دین محمدی ترک کر کے بطمع دنیا نصاریٰ ہوا. (۱۸۸۵ ، خوش معرکۂ زیبا ، ۱ : ۳۸). حضور جان کا خوف نہیں آبرو کا پاس ہے ساعت سخت شومی بخت بری چیز ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۶۷). [شومی + بخت (رک)].

--- تَقدیر کس اضا (---فت ت ، سک ق ، ی مع) امث.
رک : **شومی اختر ، بدنصیبی ، قسمت کا پھیر.**
شومیٔ تقدیر بد پر ناز کرنا چاہیے
سونے کل دیکھا نہ تھا ہم نے کہ صیاد آ گیا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۱).
پہلے تدبیر کی محنت تو گوارا کر لو
بعد کو شومیٔ تقدیر کا شکوا کرنا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۵).
روزن کہاں کہ شومیٔ تقدیر جانتے
رستے میں مل گیا تھا کوئی خضر سا ہمیں
(۱۹۶۷ ، شہر درد ، ۳۹). [شومی + تقدیر (رک)].

--- طالِع کس اضا (--- کس ل) امث.
بدقسمتی ، نحوست ، تقدیر کی خرابی.
وہاں جو خوار کرے مجھ کو شومیٔ طالع
پڑھوں جو مطلع دلکش کہوں ہوا سو ہوا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۹۶).
شومیٔ طالع سے ہر دم سوچ آتا ہے یہی
وہ گھڑی تھی کون سی جس دم مرے اختر بنے
(۱۸۸۳ ، مضامین رفیع ، ۵ : ۷۹).
کافروں کی شومیٔ طالع اسے سمجھو اگر
آج تک روح القدس کا فیض انہیں پہنچا نہیں
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۷۰). [شومی + طالع (رک)].

--- قِسمَت کس اضا (--- کس ق ، سک س ، فت م) امث.
بدنصیبی ، برائی ، تقدیر کی گردش. الکمیون یونانی خصائص کے ایک کمزور پہلو کا ذکر کرتا ہے جو شومی قسمت سے بار بار ہمارے سامنے آتا ہے. (۱۹۲۷ ، تاریخ یونان قدیم ، ۱ : ۳۲۸). شومی قسمت سے چودھری ظہور الٰہی نے یہ فاش غلطی کی کہ اپنے سیاسی عزائم پر نزول برکت کے لیے وہ نواب کالا باغ سے اشیر باد حاصل کرنا بھول گئے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۷۹۰). [شومی + قسمت (رک)].

--- نَفَس کس اضا (--- فت ن ، ف) امث.
بدمزاجی (جامع اللغات). [شومی + نفس (رک)].

شُومِیَّت (و مع ، کس م ، شد ی بفت) امث.
بدبختی ، بدنصیبی ، نحوست ، کنجوسی.
لیا فسق کا شومیت بھر اوے
نوا عشق گرہ کیا چھیڑ اوے
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۷۷). کھنڈو جی مرہٹہ جو وہاں کا مالک تھا اس کی شومیت سے کہ نہایت بخیل تھا اول ایسا مینہہ برسا کہ تمام شہر بہہ گیا. (۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۱۶).
دھو دیا جب گھر کو اپنے ایک بار
گئی نکل شومیت اس کی نابکار
(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۳۵). [شومی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شَوں (و لین) امذ.
۱. **سرخ ، شفقی.** واستو میں اس کا روپ کچھ نہیں ہے آکاش کی طرح شوں ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۷). ۲. **سرخ نظر آنے والا رنگ ، آگ ؛ سرخ کنے کی ایک قسم ؛ ڈھون ، سرخ سیسہ ، گل شبوری ، بگنونیا ، لاط ؛** (پلیٹس). [س : شون ؛ Bicnonia Indica].

شُؤُن (ضم ش ، و مع) امث ، ج.
۱. **شانیں ، مناظر.**
پتا بیج حکمت ، مصابیح علم
شنا سندۂ کیفیات و شؤن
(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۷). ۲. (نفسیات) **فطرت ، خصلت ، جبلت.** روزمرہ گفتگو میں شئون تجربہ اور شون کردار کے لزوم کے متعلق اسی قسم کے چند تجربی قواعد شامل کئے ہیں. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۸). [شان (رک) کی جمع].

شُوں (و مع ، غنہ) امذ.
ہوا میں تیزی سے گزر جانے کی آواز. یہ کہہ کر وہ گھوڑے پر سوار شوں سے غائب. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، جنگ ، کراچی ، ۳ دسمبر ۱۹۷۵ ، ۳). [حکایت الصوت].

شُوں شاں (و مع ، مغ ، غنہ) امث.
۱. **طمطراق ، شان و شوکت** (عموماً ظاہری). مجھے اب معلوم ہوا کہ دور کے ڈھول سہاونے وہ فقط ظاہری شوں شاں تھی. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۲۵). ۲. **ناک بھوں چڑھانے یا نخرے دکھانے کا عمل ، ناز و انداز ، غرور.** وہ شوں شاں اور ناز برداری

سکھے ہی کی چوکھٹ تھی یہ سسرال کا دروازہ تھا. (١٩١٧ء ، سنجوگ ، ٣٩). [حکایت الصوت].

ـــ شلّی (ـــ فت ش ، شد ل) امث.
(کنایۃً) زور ، طاقت کا مظاہرہ.

دیکھ لی ترکوں کی ترکی پیٹ بھر کے خوش ہوا
بس اسی برتے پر شوں شلی تھی عبث اے باعتاد

(١٩٢٨ء ، حیرت ، مضامین ، ٨٧). [شوں + شلی = شلی ، سیہی کا کانٹے کھڑ کھڑانا].

ـــ شُوں (ـــ و مع) امث.
ہوا کی کسی نلکی میں سے خارج ہونے کی آواز.

آج ٹونٹی کے لبِ خشک سے شوں شوں سن کر
«باور آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا»

(١٩٨٦ء ، قطعہ کلامی ، ٤٢). [حکایت الصوت].

شُونّتا (و مع ، شد ن بکس) امث.
خلا ، خاموشی ، سکوت ، سکون. آکاش اپنی شونتا ہے اور سمندر جل سے پورن ہے. (١٨٩٠ء ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ١ : ٨٨). [س : شونتا शून्यता].

شُونَدَر (فت ش ، و ، مع ، فت د) امذ نیز امث.
(طب و نباتات) چقندر کی ایک قسم سرخ ، چھوٹا پتے کٹے ہوئے نیز جنگلی شلجم جو بطور ترکاری میں بھی مستعمل ہے نیز ادویات کے کام آتا ہے. انطاکی کہتا ہے کہ شوندر اور کیر اور شلغم کچھ فرق نہیں رکھتے. (١٩٢٦ء ، خزائن الادویہ ، ٥ : ٥٧). [چقندر (رک) کا معرب].

شُونکار (و مع ، سک ن) ہف.
چرغ کی ایک قسم ، اس کے پانو پر بھی بال و پر ہوتے ہیں اور سر ہلائے بغیر کچھ نہیں کھاتا. شونکار کی پہچان یہ ہے کہ اس کے پانو پر بھی بال و پر ہوتے ہیں. (١٨٩٧ء ، سیر پرند ، ٩٣). [مقامی].

شونیز (و لین ، ی مع) امث.
رک : **(طب) کلونجی.** اگر تھوڑی سی شونیز بھی اس میں داخل کی جائے تو کیا مضائقہ ہے. (١٨٣٥ء ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ٥٠). [ف].

شَوہَر (و لین ، فت ہ) امذ.
خاوند ، زوج ، میاں ، مالک ، سرتاج.

اسی ملک کوں آکا شوہر ترا
لکھیا ہے قضا یونچ سر پر ترا

(١٦٣٩ء ، خاور نامہ ، ٣٠٧).

بھائی پیغمبر کے ہو اور خویش پیغمبر تمہیں
فاطمہ کے ہو خدا کے لطف سے شوہر تمہیں

(١٨٢٧ء ، دیوانِ محب ، ١٨٩). عروس کو بخانۂ شوہر لے جاویں. (١٨٥١ء ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ٢ : ٣٤٧). اپنے آپ کو تمہارا شوہر ظاہر کر کے میں بھی اس مکان میں تمہارے ساتھ رہا کروں. (١٨٩٦ء ، فلورا فلورنڈا ، ٣٠). اگر میں کسی کو دوسرے کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دے سکتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے. (١٩٣٢ء ، سیرۃ النبیؐ ، ٤ : ٣٣٠). دونوں کے شوہر بھی ہماری موجودگی میں ملیح آباد کچھ عرصے کے لیے آ جاتے. (١٩٨٧ء ، حیات مستعار ، ٩٦). [ف].

ـــ دار امذ.
شادی شدہ عورت ، کتخدا. شوہر دار پرائی جوئی. (١٥٠٣ء ، نوسرہار (ق) ، ١٧).

پر سنا ہے کہ ہے وہ شوہر دار
وہی لیتا ہے اوس چمن کی بہار

(١٨٦١ء ، کلیات اختر ، ٩٦٠). حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آ جائیں. (١٩١١ء ، ترجمہ القرآن الحکیم ، مولانا شاہ احمد رضا بریلوی ، ١٣٠). [شوہر + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

ـــ کَرْنا محاورہ.
عورت کا مرد سے نکاح کرنا. باقی ایسی تھیں کہ جنھوں نے پہلے شوہر کر لیے تھے. (١٨٩٨ء ، سرسید ، مضامین ، ٣٤).

ـــ مَرگ کے کِنار میں سُلانا محاورہ.
مار ڈالنا ، قتل کر دینا (جامع اللغات).

شَوہَرانَہ (و لین ، فت ہ ، ن) م ف.
خاوند کی حیثیت میں ، شوہر سے منسوب. شادی کے بعد اس کی شوہرانہ فرض شناسی ضرب المثل بن گئی تھی. (١٩٣٣ء ، زندگی نقاب چہرے ، ١٣٠). [شوہر + انہ ، لاحقۂ تمیز و صفت].

شَوہَری (و لین ، فت ہ). (الف) امث.
شوہر ہونا.

کریں گے اُنو ، رسم پیغمبری
بندیں گے نکاح زن و شوہری

(١٦٣٩ء ، خاور نامہ ، ٣٣١). امام حسین کو اپنی شوہری کے لیے انتخاب کیا. (١٩١٨ء ، جلاء العینین فی سیرۃ علی بن الحسین ، ٧). (ب) صف. **شوہر سے منسوب یا متعلق ، خاوند ہونا ، رشتۂ ازدواج سے منسلک ہونا.** تم اپنے سارے فرائض شوہری سے سبکدوش ہوتے جاتے ہو. (١٩٣٢ء ، دودھ کی قیمت ، ٢٩). [شوہر + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَوہَرِیَّت (و لین ، فت ہ ، کس ر ، شد ی بفت) امث.
شوہر ہونا ، زوج ہونے کی حیثیت. دونوں شرطیں قبول کیں بدل اسلام قبول کیا اور انگشتری نشان شوہریت صاحبقراں کے انگشت مبارک میں اپنے ہاتھ سے پہنا دی. (١٨٩١ء ، بوستان خیال ، ٨ : ٥٨٥). رحیمن کی وصیت نے ان کی شوہریت کو بغیر نکاح کے مستحکم کر دیا تھا. (١٩٣٣ء ، عزیزی ، انجام عیش ، ٨١). [شوہری + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شونے (و مج) امذ.
شوہر ، زوج.

زناں کیوں لیے خوب دیدار شوئے
مرد دیکھ کر ہوئے زن تازہ روئے
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۴۳).

گر ہیر ہو تو ہیو کو بتلاو ورنہ خیر
اپنی عروس کا کوئی نامرد شوئے لیں
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۱۲).

شوئے ام کلثوم و بعل رقیہ
دو نوروں نے جس کو منور کیا ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۲۵۰). [ف : شو ـ شوہر + ئے (زائد)].

شُویت کیوڑَہ (ضم ش نیز سک ش ، ی مج ، کس ک ، و مج ، فت ڑ) امذ.
(طب) **کیوڑے کے پودے کی بہت سی اقسام میں سے ایک قسم جو سفید ہوتی ہے.** شویت کیوڑہ. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۶۰۱). [س : شویت ـ سفید + کیوڑہ (رک)].

شَہ (فت مع ش) امذ ؛ امث.
۱. **شاہ کا مخفف ، بادشاہ ، سلطان ، ملک.**

اتھے پہلواناں میں حمزہ قوی
تھے پرسش میں محمود شہ غزنوی
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۰).

اس گل بھری چنچل نے لیا مکھ پہ جب آنچل
قربان کیا اپس پہ شہِ خاوری کے تئیں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۶).

اے شہ حسن یہ ویرانہ نہ آباد ہوا
تو نے کیوں مملکتِ دل پہ اجارالہ کیا
(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۱۲۶) . شہ ، ملک ، رئیس ، حاکم اعلیٰ .
(۱۹۲۵ ، تاریخ الاسماء (فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ۹۰ ، ۱).

شہ بہار ہوں آگے مرے شمیم و صبا
نقیب ہیں کہ سوار سمند ہوتے ہیں
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۵۱). ۲. (شطرنج) **حریف کے کسی مہرے کی زد بادشاہ پر پڑنا ، کشت.**

جب شہ مات کی رایگاں کیوں دیجئے
مات کروں تو زد پری کبھو کیسی کیجئے
(۱۲۶۵ ، بابا فرید (اردو ، کراچی ، ۱ کتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۲۲)).

ناباغ بہار بہہ نا نارنج
نا کھیل کھلاڑ نہ شہ نہ شطرنج
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۲). بادشاہ اگر حریف کے مہرے کی زد پر آ جائے تو اس کو کشت (کشت) کہتے ہیں اور بعض شخص شہ کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۴۳).

بساطِ دہر میں بازی اسی کے ہاتھ رہے
جو مثلِ مہرۂ شطرنج شہ بچا کے چلے
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

جس کا ڈر تھا دی اوسی شہ نے ہمیں آخر کو مات
خوف تھا جس کا وہی نقشہ پڑا انجام کار
(۱۹۰۳ ، اعجاز عشق ، ۱۸). شطرنج کی چال پر ہر سمت سے اجتماع اور ماحول کی طرف سے شہ کا دھڑکا لگا ہوتا ہے.
(۱۹۷۶ ، توازن ، ۲۵۸). ۳. **مدد ، حمایت ، پُشت پناہی.**

تیری شہ پر مجھے یقیں ظفر
تیرے بل پر مری رجز خوانی
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۳۷۲). ۴. **اشارہ ، ایما ، پرچک ، بڑھاوا ، ابھارنا.** یونانی درندوں نے اتحادیوں کی شہ پر جو مظالم توڑے ان کے خیال سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں. (۱۹۲۳ ، تیغ کمال ، ۱۷). محمد علی جناح صاحب نے شملہ کی بلندیوں سے جاری کیے ہوئے بیان میں اسے بیرونی عناصر کی شہ پر شروع کی گئی غلطوں کی تحریک قرار دیا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۶۸). اگر ہم سے کوئی حرکت سرزد بھی ہوتی ہے تو کشت و خون ، دشمنوں کی شہ اور آپس کی محاذ آرائی ... یہ ہیں ہم لوگ. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۳۴). ۵. **روک ، ممانعت ، مزاحمت** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۶. **مرکبات میں بطور سابقہ استعمال ہوتا ہے اور اسم مکبر بنانے میں مدد دیتا ہے ، جیسے شہ رگ ، شہپر وغیرہ نیز بہتر اور برتر کے معنی بھی دیتا ہے** (ماخوذ : وضع اصطلاحات) [ف].

ـــــ باز (الف) امذ.
رک : شہباز ، باز سے کچھ بڑا شکاری پرندہ ، بڑا باز. شہ زادہ ، شہ زادی ، شہ باز ، شہ رخ ... شہ کار. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۴۶۹). (ب) امث. ۲. **بنوٹ کی ایک بندش.** کھڑے ہو کر پنجوں کی بندشیں خاص کر جو کشتی سے بھی تعلق رکھتی ہیں خوب ہوتی ہیں جیسے پنکوڑا شہ باز وغیرہ وغیرہ. (۱۸۳۶ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۴۴). [شہ + باز (رک)].

ـــــ بال امذ.
شہ پر.

اگر ماہ روضہ کی قندیل ہے
تو جاروب شہ بال جبریل ہے
(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۲۲۰). [شہ + بال (رک)].

ـــــ بالا امذ.
دولھا کا ہم قامت اور ہمعمر قریبی رشتہ دار جسے دولھا کی طرح سجا کر دولھا کے ساتھ گھوڑے یا اسٹیج پر بٹھا دیتے ہیں.

رام چندر بنے تھے شہ بالے
ہار ڈالے گلے میں متوالے
(۱۷۹۱ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۶۳).

ہے بجا جس رات تو دولھا بنے
چاند ہوے آ کے شہ بالا میاں
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۱). دولھا سوار ہوا پیچھے شہ بالا بیٹھا. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۷۷). اس کے بعد دولھے کو آویزاں لکڑی کے پرندوں کے نیچے لایا جاتا ہے ساتھ ہی اس کا شہ بالا ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۳۱۵).
[شہ + بالا (۱)].

ـــــ بچانا / بچنا محاورہ.
(شطرنج) **بادشاہ کا کشت کی جگہ سے ہٹ جانا ، مہرہ اڑدب دینا** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات).

ـــــ بَرگ (ـــــ فت ب ، سک ر) امذ.
شاہ برگ ، بڑے پتے. شہ برگ صنوبر کے پتے جن کو تنکے بھی کہتے ہیں ایک قسم کی ٹوکری سازی کے کام میں لائے جاتے ہیں. (۱۹۳۷ ، حرفتی کام ، ۸۱). [شہ + برگ (رک)].

ـــــ پارَہ (ـــــ فت ر) امذ.
فنون لطیفہ یا کسی اور فن کا بہترین اور اعلیٰ نمونہ. ایسے الفاظ مستعمل ہونے لگے ہیں جن کا استعمال اب سے پہلے نہ تھا صرف اسی زمانے کے اہل قلم نے شروع کیا ہے مثلاً ... شاہ کار ، شہ پارہ. (۱۹۳۰ ، تاریخ نثر اُردو ، ۱ : ۳۵۹). شہاب کا یہ شہ پارہ ممتاز شیریں اور عسکری کے دیباچہ اور تبصرہ کے لیبل ہٹا کر پڑھنا چاہتے تھے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۳۹). [شہ + پارہ (رک)].

ـــــ پانا محاورہ.
حمایت حاصل ہونا ، حوصلہ افزائی ہونا ، کسی کا اشارہ یا بڑھاوا ملنا. اتنی شہ جو پائی تو میاں آزاد نے آگے قدم بڑھایا مگر ٹکا سا جواب پایا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۰). بلقان کی ریاستوں نے یورپ کی سلطنتوں کی شہ پا کر ایک ساتھ مل کر دولتِ عثمانیہ کے یورپی حصوں میں بغاوت کر دی. (۱۹۲۰ ، بزید فرنگ ، ۵). ان کی بے بسی سے شہ پا کر رفتہ رفتہ میرے دل میں خوف کی جگہ نئے نئے منصوبے سر اٹھانے لگے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۳).

ـــــ پَتّا (ـــــ فت پ ، شد ت) امذ.
تاش کا پتا جو سر ہو ، ماسٹر کارڈ ، ترُپ کا پتا یا بے رنگ چال کا آخری پتا ؛ (کنایۃً) ایسی تدبیر جو یقیناً کامیاب کرے. اس نے پیسں اور چیزوں کے علاوہ یہ موقع فراہم کیا کہ ہم اپنے ہاتھوں میں شہ پتے لے لیں. (۱۹۶۷ ، جرئت ، کراچی ، ۱۸ / اپریل ، ۵). [شہ + پتا (رک)].

ـــــ پَتْرا (ـــــ فت پ ، سک ت) امذ.
(نباتیات) ایک بڑا پتا جو تمام پھولوں کو گھیرے ہوئے ہو مثلاً کیلا یا پام وغیرہ کا. یہ پھولداری ایک بڑے برگے سے گھری ہوئی ہوتی ہے جس کو شہ پترا یا کفچہ کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات (سیّد معین الدین) ، ۱ : ۱۳۳). [شہ + پترا (رک)].

ـــــ پَر (ـــــ فت پ) امذ ؛ ــ شہپر.
کسی پرند کے بازو کا سب سے بڑا پر (ماخوذ : نوراللغات). [شہ + پر (رک)].

ـــــ پَری امث.
ایسی پری یا حسین عورت جسے حُسن و جمال میں دوسروں پر برتری حاصل ہو ، پریوں کی ملکہ.

کہ اس میں ہے سردار او شہ پری
جو تھی سب پریاں پر اوسے سروری

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۹).

کہاں ملتی ہے تیری خیراتِ حسن
طبق شہ پری لے کے سائل ہوئی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷۶). [شہ + پری (رک)].

ـــــ پڑنا محاورہ.
(شطرنج) بادشاہ کا حریف کے مہرے کی زد میں آنا ؛ (مجازاً) خطرے سے دوچار ہونا ، زد پڑنا.

پڑا جب عشق کا شہ بجھ اوپر دہائے
گریزاں گشتہ فوج عقل کا ہائے

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۲). سیاست شطرنج کا ایک کھیل ہے جس میں مہرے تو پٹتے ہیں اور بادشاہ پر صرف شہ پڑتی ہے. (۱۹۷۹ ، شیخ ایاز ، شخص اور شاعری ، ۴۰).

ـــــ پیچ ساز (ـــــ ی مع) امذ.
(انجینیری) فولاد میں نالیاں کاٹ کر پیچ بنانے والا بڑا آلہ. آب دبا ہوا شہ پیچ ساز نرم فولاد میں آہستہ آہستہ متوازی نالیاں کاٹ دیتا ہے. (۱۹۳۸ ، انجینیری کارخانے کے چالیس عمل سبق ، ۱۲). [شہ + پیچ (رک) + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

ـــــ پیل (ـــــ ی مع) امذ.
شطرنج میں پیل کی شہ (جامع اللغات). [شہ + پیل (رک)].

ـــــ تُوت (ـــــ و مع) امذ.
ایک وضع کا بڑا توت ، عربی میں فرصاد توت ، فارسی میں خرتوت بھی کہا جاتا ہے. سبز ، بھورا اور سیاہ رنگ ، پتلا ، لمبا دانے دار جلد ، شیریں ، مزاجاً گرم ، مائل بہ برودت و رطوبت ادویات میں بھی مستعمل. ان باغات میں اکثر درخت ... شہ توت اور آنبہ و کیلے و امرود و شریفہ اور بیر اور کرونلہ کے ہوتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مزید الاموال ، ۳۱). شہ زور ، شہ توت ، شہ زادہ ... شہ کار. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۳۹۹). [شہ + توت (رک)].

ـــــ تیر کس اضا (ـــــ فت و) امذ.
رک : شہتیر.

بے بار کاٹے کھاتا ہے ویران گھر مجھے
شہ تیر جو الگ ہے وہ اژدر سے کم نہیں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۸۸). شہ تیر ، شہ رگ ، شہ زور ، شہ پر ، شہ کار. (۱۹۷۳ ، اُردو املا ، ۳۹۹). [شہ + تیر (رک)].

ـــــ جان امذ.
روحِ رواں ، شہ مرد.

کہ درد دکھ ہسارا منجہ شاد کرنے ہارا
سو ہے حسین پیارا شہ جان کربلا کا

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۰۳). [شہ + جان (رک)].

ـــــ جَہاں کس اضا (ـــــ فت ج) امذ.
رک : **شاہ جہاں.**

شہِ جہاں نے تجھے کو بسایا
راس لیکن اسے یہ نہ آیا

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۹۱). [شاہ جہاں (رک) کی تخفیف].

ـــچال امث.
شطرنج کے بادشاہ کی چال جو دوسرے مہروں کے ختم ہونے کے بعد چلتے ہیں (اور جس میں اسے ہر قدم پر کشت سے دوچار ہونا پڑتا ہے)؛ نیز یہ چال چلنے پر مجبور (کھلاڑی).

شہ چال ہو رہا ہوں صنم تیرے عشق میں
تو نے دکھا کے رخ مری بازی ہی مات کی
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۳۵).

آہیں جو مری ہیں رخِ خورشید کے در پے
دوڑا ہوا جاتا ہے وہ شہ چال ہوا پر
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۲ : ۱۳۳). [شہ + چال (رک)].

ـــخاوَر کس اضا (ـــفت و) امذ.
مشرق کا بادشاہ ؛ (کنایۃً) سورج.

زینتِ مسند ہوا عباسیوں کا آفتاب
ہو گئی آزاد احسان شہِ خاور زمین
(۱۹۰۳ ، باقیات اقبال ، ۱۸۵). [شہ + خاور (رک)].

ـــخاوَری (ـــفت و) امذ.
رک : شہ خاور.

اس کی بھری چنچل نے لیا مکھ پہ جب آنچل
قرباں کیا اپس پہ شہ خاوری کے تئیں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۶).

تھا صاحب تخت و تاج و شمشیر
مثل شہِ خاوری جہانگیر
(۱۸۹۳ ، دل و جان ، ۵۱). [شہ خاور + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــخَرچ (ـــفت خ ، سک ر) صف.
فضول خرچ ، بے موقع اور بے جا خرچ کرنے والا ، شاہ خرچ.

بڑا شہ خرچ اور راحت طلب تھا
مہیا عیش کا سامان سب تھا
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم (مہذب اللغات)). [شاہ خرچ (رک) کی تخفیف].

ـــخَرچی (ـــفت خ ، سک ر) امث.
فضول خرچی ، غیر ضروری خرچ. جو سالانہ رپورٹ جاری کی ہے وہ ہماری اُن شہ خرچیوں اور غیر ملکی قرضوں پر انحصار کو... خطرناک قرار دیتی ہے۔ (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ / جنوری ، ۳). [شہ خرچ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــخُوباں کس اضا (ـــو مع) امذ.
حسینوں کا بادشاہ، حسین ترین ؛ مراد : محبوب.

شہِ خوباں کے غم میں جان چلی
اے وزیر اب کہو خدا حافظ
(۱۸۳۳ ، خواجہ وزیر (مہذب اللغات)). [شہ + خوباں (رک)]

ـــخَیبَر کس اضا (ـــی لین ، فت ب) امذ.
خیبر کا بادشاہ ؛ مراد : حضرت علی کرم اللہ وجہہ.

دشمنوں نے زہرِ قاتل سیں کئے جنکوں شہید
وو امامِ دیں حسن ابنِ شہِ خیبر کے سات
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۵۷۶). [شہ + خیبر (علَم)].

ـــدِماغ (ـــکس د) امذ.
بڑا دماغ ، بڑا ذہن ؛ (کنایۃً) مدبر ، مُفکّر ، سیاسی سوجھ بوجھ رکھنے والا ، عقلمند ، دانشمند. چودھری افضل حق واحد شخصیت تھے جنہیں احرار کا شہ دماغ کہا جاتا۔ (۱۹۷۲ ، بوئے گل نالۂ دل دودِ چراغِ محفل ، ۱ : ۳۱۵). [شہ + دماغ (رک)].

ـــدے کر مینڈھے لڑوانا محاورہ.
دو فریقوں کو لڑائی پر اُکسانا ، چال چلنا ، پھوٹ ڈالنا. اب نہ وہ میاں گاندھی بولتے ہیں نہ میاں محمد علی اور شہ دے دے کر مینڈھے لڑوا رہے ہیں۔ (۱۹۳۳ ، شہید مغرب ، ۵۵).

ـــدِیں کس اضا (ـــی مع) امذ.
دین کا بادشاہ ؛ مراد : امام حسین علیہ السلام.

نکل کے جائیں شہِ دیں نہ کربلا سے کہیں
پہونچ گیا تھا یہی حکمِ عام چار طرف
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۵۱).

مارے گئے سب اور اکیلے شہِ دیں ہیں
بس لڑ چکے اب عازمِ فردوسِ بریں ہیں
(۱۹۱۷ ، رشید ، گلزار رشید ، ۱۵۰). [شہ + دین (رک)].

ـــدینا محاورہ.
۱. کنکوے کو ڈھیل دینا ، ڈور چھوڑنا یا پلانا. اگر پتنگ دور جا کر ہوا کی تیزی کے سبب سے گردش کرے اور چرخ مارے تو شہ دینے کا ضرور اس وقت لحاظ رکھیں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۹). **۲. شطرنج کے بادشاہ کو کشت دینا.**

بساط ہے دل اپس پیچ سوں اپڑی میں پڑ مہرے بُد کا
ہوت ہی شہ دیتی ہے رخ اپڑی دے کر جیتی بدبل
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲۱).

یہ نہ سمجھے اور ہی شاطر نے شہ دی تھی انہیں
زعم میں اپنے سلاطیں آپ کو شہ کر گئے
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۸۶). جس گھڑی وہ دلیلوں کی شہیں میرے بادشاہ کلام کو دیتا میں فرزیں حجت سے بچا لیتا۔ (۱۸۰۱ ، باغ اُردو ، افسوس ، ۲۲۳).

وہ شہ تو دیوینگے شطرنج کھیلنے میں مجھے
لگا رکھا ہے یہاں میں نے مات کا موقع
(۱۸۹۲ ، مسرور کاکوروی ، د ، ۷).

اس بازی کی ہمیں نے شہ دی کیسے سِنِد کیسے مہدی
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳۳). **۳. (i) اُکسانا ، چڑھانا ، پٹی پڑھانا ، آگے بڑھانا** لیکن روس کا سمجھانا صرف برائے نام تھا در پردہ شہ دیتا جاتا تھا۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۸۶). یہ بی بی شہ دے کر تم کو کسی اور کے کام کا تو رکھنے کی نہیں۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۷۶). جس طبیعت نے آدمی کو خدا کی ٹوہ لگانے پر مجبور کیا اسی نے اس کو خدا کی مرضی دریافت کرنے کی شہ دی۔ (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۳۵).

شہیں مجھ کو دیتا تو ہے اضطراب
مگر بیچ میں آ پڑا ہے حجاب

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۹۷) . اس بہتان کو شہ دینے میں مولوی یوسف شاہ کے علاوہ مجلس احرار اور حکومت کے ارا کین بھی پیش پیش تھے . (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۶۷) .

ـــ دیوار (ـــ ی مع) امث .
وہ دیوار جو بادشاہی محل کے گرد بنی ہوئی ہوتی ہے (علمی اردو لغت) . [شہ + دیوار (رک)] .

ـــ ڈالنا محاورہ .
(شطرنج) مہرے کو ایسی جگہ بٹھانا کہ حریف کا بادشاہ اس کی زد میں آ جائے ، شہ دینا . شاہ نکالنا تو میں فرزیں کی شہ ڈالتا . (۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۱۸۸) .

ـــ ذُوالفِقار کس اضا (ـــ و مع ، مغم ا ، سک ل ، کس ف) امذ .
مراد : حضرت علی کرم اللہ وجہہ .

مشہور ہے ثباتِ قدم شہ کا وقتِ جنگ
مذکور ہے کلام شہِ ذوالفقار میں

(۱۹۰۶ ، نظم طباطبائی ، ۹۰) . [شہ + ذوالفقار (رک)] .

ـــ رُخ (ـــ ضم ر) امذ .
(شطرنج) رُخ کی شہ .

شطرنج بازی کنتہ سوں جو کھلا لو روں
یک من یک جہت ہوئے کر شہ رخ جو روں

(۱۲۶۵ ، حضرت بابا فرید (اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۱۲)) . چند سابقوں سے مرکب الفاظ کی کچھ مثالیں یہ ہیں ... شہ باز ، شہ رخ ، شہ سوار ، شہ تیر . (۱۹۶۷ ، اردو املا ، ۲۹۹) . [شہ + رخ (رک)] .

ـــ رُخا / رُخَہ (ـــ ضم ر / فت خ) امذ .
رک : شہ رُخی .

شہ کو کر تول کی نہ چال بتاؤں
ہے یہ خطرہ نہ شہ رخا میں کہاؤں

(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۳۰) .

جھپے یہ شہرخہ کس نے لگایا
دمن کا دل جو یوں گھر سے اوٹھایا

(۱۸۸۱ ، مثنوی نل دمن ، ۱۶) . [شہ رُخ + ا ، لاحقۂ نسبت] .

ـــ رُخی (ـــ ضم ر) امث .
(شطرنج) بادشاہ کو ایسے خانے میں بٹھانا کہ رخ کی شہ پڑتی ہو ؛ (کنایۃً) سامنے کی چوٹ (نوراللغات) . [شہ رُخ + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

ـــ رَگ (ـــ فت ر) امث .
گردن کی وہ رگ جو بڑی اہم ہے ، رگ جان ، وداج ، حبل الورید .

غالق ہوا ہوں شہ رگِ مخلوق کے قریب
ہے شرطِ بندگی کوئی بندۂ خدا نہ ہو

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۱۲۶) . گھنٹے بھر کے بعد دونوں طرف کی شہ رگیں پھٹ گئیں . (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۰) . اچھا ہوئی زخم صرف دو ہیں ، سینہ کے اوپر بائیں جانب دل کے پاس ، گردن میں شہ رگ کے قریب . (۱۹۲۰ ، جگ بیتی کہانیاں ، ۵۸) . ان میں سے ایک جھپٹ کر مجھے پکڑ لیتا ہے اور میری شہ رگ میں دانت گاڑ دیتا ہے . (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۶۵) . ۲ . (کنایۃً) **وہ چیز جس پر زندگی کا انحصار ہو ، نہایت ضروری اور اہم چیز .** وہ کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ سمجھتے تھے . (؟ ، مشاہیر سرحد ، ۱۶۳) . [شہ + رگ (رک)] .

ـــ رَوا (ـــ فت ر) امذ .
بادشاہ کا جاری کیا ہوا ، رائج الوقت (سکہ) .

رائج ہیں تمہارے دور میں داغ
سکہ ہے وہی جو شہ روا ہو

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)) . [شہ + روا (رک)] .

ـــ رُوپ (ـــ و مع) صف .
نہایت حسین ، خوبصورت .

سو یوں جھانک شہ روپ تک رات آئی
لگن کے جھجے تھیں پڑی کھری کھانی

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، عبدل ، ۳۴) . [شہ + روپ (رک)] .

ـــ رُود (ـــ و مع) امذ .
(موسیقی) ایک ساز نیز سازوں کا سب سے مضبوط تار .

دف و چنگ و طاوس و طنبور و نے
بہ قانون شہ رود و شاہانہ چل

(۱۹۶۸ ، الف ، ۹۰)(۱۹۶۸ ، الف ، ۹۱) . [شہ + رود (رک)] .

ـــ زاد / زادی امذ ، امث .
بادشاہ زادہ ، شہزادہ ، شہزادی (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ) . [رک : شہزاد] .

ـــ زور (ـــ و مع) صف .
۱ . **زور آور ، طاقتور ، قوت اور بل والا ، بلوان ، نہایت قوی .**

جو کوئی شہ زور سے پنجہ ملائے
ناتواں پنجوں سے اپنے ہاتھ اٹھائے

(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۵۳) . تین تین پیادے ہیں اور غوث خاں خود بھی شہہ زور آدمی ہے . (۱۹۷۰ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۷۹) . میں نے محسوس کیا کہ ہم دو گونگے شہ زور کینہ پرور درندوں کی مانند اپنے اپنے پنجروں میں بند ہیں . (۱۹۸۸ ، تشبیب ، ۱۱۵) . ۲ . **کشتی کا ایک داؤں** شہ زور ، جب حریف سامنے کھڑا ہو تو ... زور دیتا ہوا چت کر دے . (۱۹۰۷ ، رموز فن کشتی ، ۳۷) . [شہ + زور (رک)] .

ـــ زوری (ـــ و مع) امث .
زور آزمائی ، طاقت ، پہلوانی . اون کی اس شہ زوری پر دنیا رشک کرتی تھی . (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۵۷) . کلکلش بی کے انداز میں درندے سے شہ زوری اور پنجہ آزمائی کرتا نظر آتا ہے . (۱۹۸۷ ، سات دریاؤں کی سر زمین ، ۷۹) . [شہ زور + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

---سُرْخی (---ضم س، سک ر) امث.
(صحافت) بڑی سرخی، اخبار کی سب سے نمایاں سرخی، جلی عبارت میں چھپا ہوا عنوان. آزادی صحافت صرف اخباروں کی شہ سرخیوں کے لیے ہے. (۱۹۸۷ء، آجاؤ الربقہ، ۱۳۳). [شہ + سرخی (رک)].

---سَوار (---فت س) امذ.
۱. گھڑ سواری کے فن کا اُستاد، گھوڑے کی سواری کا ماہر.

برچھیاں، بھالے، کمانیں، تیر، تلواریں کٹار
بیرقیں، پرچم، علم، گھوڑے، پیادے، شہ سوار

(۱۹۳۳ء، سیف و سبو، ۳۲). چند سابقوں سے مرکب الفاظ کی کچھ مثالیں یہ ہیں ... شہ سوار، شہ تیر، شہ لگ. (۱۹۷۳ء، اُردو املا، ۳۶۹). ۲. (کنایۃً) ماہر، اُستاد، کسی فن میں دسترس رکھنے والا. حقی ادب کے میدان کے شہ سوار ہیں. (۱۹۸۸ء، جنگ، کراچی، ۱۵ جنوری، ۱۱). [شہ + سوار (رک)].

---سَواری (---فت س) امث.
گھڑ سواری کرنا، گھڑ سواری کی مشق. رشیہ نے مجھے آ لیا بولی، "تو آپ کل سے شہ سواری کیا کریں گے". (۱۹۸۰ء، لہریں، ۹۵). [شہ سوار + ی، لاحقۂ کیفیت].

---شَہاں کس اضا (---فت ش) امذ؛ ج.
بادشاہوں کے بادشاہ، شہنشاہ.

کیا بات ظرف عالی کی مرے شہِ شہاں
باقوسیانِ مصر کا اب رقص ہو رواں

(۱۹۸۳ء، قہر عشق، ۱۹۱). [شہ + شہاں (شہ کی جمع)].

---کار امذ.
۱. ہونی ہونی زمین؛ دھوکا، دغا (جامع اللغات؛ علمی اُردو لغت).
۲. کسی شخص کا بہترین کام، سب سے بڑا کارنامہ، کسی کام یا چیز کا بہترین نمونہ. یہاں انگریزی زبان کے شہ کار اور بالخصوص "شیکسپیر" کے المیہ ناٹک پڑھائے جاتے ہیں. (۱۸۶۳ء، خطبات گارساں دتاسی، ۳۳۰). سنٹرل جیل منٹگمری کی یہ نظم فیض کا ایک شہ کار اور اس کی رجائیت کا ایک اور ثبوت. (۱۹۸۶ء، فیضان فیض، ۷۲). [شہ + کار (رک)].

---کارَہ (---فت ر) امث.
بے حیا اور بیباک عورت، فاحشہ.

تجھ سے شہ کارہ کا نہیں ہے جواب
جو ترے ساتھ ہو، وہ ہووے خراب

(۱۸۶۶ء، مثنوی عالم، ۳۲). [شہ کار + ہ، لاحقۂ تانیث].

---کاسَہ (---فت س) امذ؛ سہ کاسہ.
شاہ کاسہ، بڑا پیالہ؛ چینے پینے کا گلاس.

وہ شہ کاسے بھرے آشوں کے لبریز
جہاں ہو توسن رغبت کو مہمیز

(۱۷۸۳ء، مثنویات حسن، ۱: ۲۷۳).

ہے دھن کہ دیجیے مولوی روم کو شراب
شہ کاسے کے لیے سرخنکار توڑیے

(۱۸۱۸ء، انشا، کلام، ۲۵۷). [رک: شاہ کاسہ].

---کام امذ.
بادشاہ کی عظمت.

وو شہ کام ہو زندگی سے
کمربستہ تھا جانفشانی سے

(۱۶۵۷ء، گلشن عشق، ۳۰). [شہ + کام (رک)].

---کَڑی (---فت ک) امث.
بڑا شہتیر، عمارت کی بڑی کڑی جس پر دوسری کڑیوں کے سرے رکھے جاتے ہیں. آہنی قینچیوں کی شہ کڑیاں اور داب روک عموماً زاویہ آہن کی ہوتی ہیں. (۱۹۱۷ء، رسالہ تعمیر عمارت، ۸۳). [شہ + کڑی (رک)].

---کَمان (---فت ک) امث؛ امذ.
(کنایۃً) آسمان.

دیکھیے کس کو ہدف کرتا ہے اب یہ شہ کمان
کہکشاں ہے ہاتھ میں گردوں بحرم کش کے تیر

(۱۸۳۵ء، کلیات ظفر، ۱: ۱۰۱). [شہ + کمان (رک)].

---کَونْ و مَکاں کس اضا (---و لین، سک ن، و مع، فت م) امذ.
پوری دنیا کا بادشاہ؛ مراد: رسول خدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیز امام حسین علیہ السلام.

بعد تمہید خداوند جہان
کہہ دلا نعتِ شہِ کون و مکان

(۱۸۲۳ء، رافت رامپوری (ارمغان نعت، ۹۱)).

لباس جب شہ کون و مکاں پہنانے لگے
تو بہہ کے ریش مبارک تک اشک آنے لگے

(۱۹۱۷ء، رشید، گلزار رشید، ۳۷). [شہ + کون (رک) + و (حرفِ عطف) + مکان (رک)].

---کی چوٹ، شَکَر کی پوٹ کہاوت.
بادشاہ کی طرف سے پہنچی ہوئی ایذا یا تکلیف بھی اچھی لگتی ہے؛ احتراماً کہتے ہیں. خراسان کے سفر میں ... سلطان کو اس کی خبر پہنچی تو اس کی معذرت کی. اس وقت سلطان کے سفیر کے سامنے یہ جملہ فرمایا "شہ کی چوٹ شکر کی پوٹ". (۱۹۳۳ء، اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام، ۲۹).

---کھانا محاورہ.
(شطرنج) ہار جانا، مات کھانا.

لگے ہیں تیر فرزیں کی طرح مل کجروی کرنے
ہمیشہ جو کہ کھا جاتے تھے سب باتوں میں شہ ہم سیں

(۱۷۱۸ء، دیوان آبرو، ۳۲).

---گام امذ.
شاہ گام، شاہانہ انداز، گھوڑے کی عمدہ چال جو عام چال سے تیز ہوتی ہے مگر دوڑنے سے کم.

شرعِ شریعت شارعِ عام
شاہِ راہا شاہاں شہ گم
(۱۶۵۳ء، گنج شریف، ۱۳۹).
اور شہ گم گم راہ و قدم
ہووے صفت سواری محکم
(۱۸۳۱ء، زینت الخیل، ۲۱۶). گھوڑے کی چال کی بھی چند قسم ہے ... ان سب میں شہ گم بہتر چال ہے. (۱۸۷۳ء، عقل و شعور، ۳۳۳). وہ کنوتیاں دبا شہ گم چلنے لگا، مگر رہڑی بھی بڑھتی چلی آ رہی تھی. (۱۹۶۷ء، اُجڑا دیار، ۳۱۵). [رک : شاہ گم].

ـــــلافتا کس اضا (ـــــفت ف) امذ.
حدیث : لافتیٰ اِلّا علی لا سیف اِلّا ذوالفقار (نہیں ہے کوئی جوان (بہادر) سوائے حضرت علی کے اور کوئی تلوار نہیں ہے سوائے ذوالفقار کے) ؛ (کنایۃً) مراد: حضرت علی کرم اللہ وجہہ.
اہلِ عطا میں تاجِ سرِ ہل اتا یہ ہیں
اخیار لاف زن ہیں شہِ لافتا یہ ہیں
(۱۸۷۵ء، دبیر، دفتر ماتم، ۱ : ۳). [شہ + لافتا الخ (حدیث)].

ـــــلولاک کس اضا (ـــــو لین) امذ.
حدیث : (لولاک لما خلقت الافلاک) اگر آپؐ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا کی تخفیف ؛ (کنایۃً) نبیِٔ آخرالزماں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.
چل مدینہ کی زیارت کو تو انشاءاللہ
کہ نکالیں گے تری وہاں شہِ لولاک ہوس
(۱۸۱۸ء، انشا، ک، ۶۵). شاہ و گدا مساوی بحکم شہ لولاک ہے. (۱۹۱۵ء، سی پارۂ دل، ۱ : ۲۱۹).
سلسلہ میرا پہنچتا ہے شہِ لولاک تک
یادگارِ افتخارِ تاجِ انسانی ہوں میں
(۱۹۳۹ء، لوحِ محفوظ، ۲۳۳).
گلیم پوش وہ انساں ہے کہ شہِ لولاک
اسی کے ذکر سے روشن ہے مطلعِ ادراک
(۱۹۸۳ء، میرے آقا، ۱۱۲). [شہ + لولاک (رک)].

ـــــمات امث.
(شطرنج) وہ کشت جس سے مات ہو جائے، ہرا دینے والی بازی، ایسی چال چلنا جس سے مخالف کو شکست ہو جائے، ہوشیاری و مہارت سے مد مقابل کو ہرا دینے والی چال چلنا.
ترے عہد تی عہد شہ مات ہے
توں جیوں ایک تیوں یک تیری بات ہے
(۱۶۵۷ء، گلشنِ عشق، ۲۵). حضرت عشق نے اپنی چال دکھائی بساطِ عقل پر بیٹھے بٹھائے کو شہ مات آئی. (۱۸۶۳ء، تحقیقات چشتی، ۹۳).
اس نے باتوں کا مری دے کر جواب
کہہ دیا خاموش یہ شہ مات ہے
(۱۸۹۲ء، مہتاب داغ، ۱۸۸). آپ کے زریں اقوال، تیر بہدف نسخے، شہ مات دینے والی چالیں، سب گڈمڈ ہو جاتے. (۱۹۸۷ء، روز کا قصہ، ۱۱). [شہ + مات (رک)].

ـــــمات کرنا محاورہ.
خاموش کر دینا، قائل کر دینا، زچ کر دینا، عاجز کر دینا، لاجواب کر دینا. اوزبک شاہان تیموریہ کو اگرچہ شہ مات کر چکے تھے مگر ایران میں ایک اور زبردست حریف پیدا ہوا. (۱۸۹۰ء، رسالہ حسن، ۳، ۸ : ۲).

ـــــمات ہونا محاورہ.
شہ مات کرنا (رک) کا لازم، قائل ہو جانا، جواب نہ دے سکنا. عالم سب ہوا شبہ مات، دیس تی روشن ہوئی رات. (۱۶۳۵ء، سب رس، ۲۷۲). بادشاہ جو شطرنج میں رخ مانگ رہا تھا پدماوت کا رخسار دیکھتے ہی شہ مات ہو گیا. (۱۹۳۹ء، افسانۂ پدمنی، ۱۸).

ـــــمَدار (ـــــفت م) امذ.
شاہ مدار، ایک بزرگ کا نام.
یہ مثل مشہور ہے مرتوں کو ماریں شہ مدار
خون کرنا کب روا ہے کشتہ احسان کا
(۱۸۳۰ء، شہیدی، د، ۲۲). [رک : شاہ مدار].

ـــــمَرْدان کس اضا (ـــــفت م، سک ر) امذ.
مردوں کا تاجدار، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لقب، شاہ مرداں.
سر پہ عمامۂ شہِ مرداں
ہاتھ میں اپنے باپ کے دنداں
(۱۷۳۲ء، کربل کتھا، ۵).
جواناں مشاسی کیوں نہ حاسد کا گلا کاٹیں
شہِ مرداں امانت دہر میں آقا ہمارا ہے
(۱۸۵۸ء، امانت، د، ۸۹).
ہے جو امیر اس قدر حشر کے دن بے خطر
تیری حمایت پہ ہے اے شہِ مرداں گھمنڈ
(۱۸۸۸ء، صنم خانہ عشق، ۲۸). [رک : شاہ مرداں].

ـــــمِلْنا محاورہ.
حمایت ہونا، مدد حاصل ہونا، در پردہ مدد شامل ہونا.
شہ اس کو اگر تیری اداؤں کی نہ ملتی
اترا ہوا رخ حسن خدا ساز کا ہوتا
(۱۹۲۵ء، شوق قدوائی، د، ۱۳). ان کی محرک محض اعتراض کی غرض سے اعتراض کرنے کی ذہنی انگیخت تھی جسے اس دور کی سائنس اور فلسفے سے شہ ملتی تھی. (۱۹۸۵ء، حیات جوہر، ۱۳۹).

ـــــمیں آنا محاورہ.
شطرنج کے بادشاہ کا حریف کے مہرے کی زد میں آنا.
ششدر میں آ پھنسا ہے اول جو دل تھا بے غم
شطرنج میں برہ کی آیا ہے شاہ شہ میں
(۱۷۳۹ء، کلیات سراج، ۳۶۶).

ـــــنائی امث (قدیم).
شہنائی، نفیری.

بجے شادیانے پھو کی کرنا
لگی آنے شہ نائیوں کی صدا

(۱۸۹۳ ، ماہ و اختر : قصہ پری پیکر ، ۲۸)۔ [شہنائی (رک) کا ایک قدیم املا]۔

ــــ نَشیں (ــــ فت ن ، ی مع) امث ؛ امذ۔

۱.(ا) امیر یا بادشاہ کے بیٹھنے کی اونچی جگہ جو صدر دالان یا دربار میں پیچھے کی دیوار کی طرف بنی ہوئی ہے۔

صفا دار صوفے و منڈوے بلند
چھجے شہ نشیں پادشاہاں پسند

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۲)۔

وہ ہے شہ نشینِ مقامِ نبیؐ
کہ جس سے ہوئی سل کے بارہ دری

(۱۷۸۴ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۲۳۳)۔

زبس تھی دل نشیں وہ شہ نشیں جا
ہوا نل اوس جگہ پر رونق افزا

(۱۸۸۱ ، مثنوی نلدمن ، ۱۸)۔ اور ہاتھ پکڑ کے اسے شہ نشین پر کھینچ کر لے گئے۔ (۱۹۱۳ ، دربار حرام پور ، ۱ : ۱۴)۔ بازار کے رخ ایک گز اونچی کرسی دے کر سنگ مرمر کا ایک شہ نشیں نصب کیا گیا تھا۔ (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۳۵)۔ **(ا ا) اونچے کمرے کے گرد کے کمروں کے اوپر بنے ہوئے چھوٹے کمرے۔** نماز پڑھانے والا گرجے کے شہ نشین پر چڑھا اور انتظار ہونے لگا کہ سینٹ برنارڈ آلیں تو نماز شروع کریں۔ (۱۹۰۷ ، شوقین ملکہ ، ۱۰۱۲)۔ مولانا شہ نشیں پر تشریف لائے پوری عربی تقریر نہایت سہولت اور روانی سے اردو میں دہرا دی۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۳۱)۔ **۲. دالان کے اندر اونچا دالان جس کے در چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔**

کیوں نہ ہو جا کر دیکھے شہ نشیں جب گال سا
کون ہے دنیا میں کوئی صاحب مکاں تجھ خال سا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱)۔ تمام دالان اور شہ نشینوں میں طلائی شمع دانوں پر کافوری شمعیں چڑھی ہیں۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۵)۔

اگرچہ چھوڑ کر بیٹھا تھا وہ پردہ نشیں چلمن
نگو عاشقاں درپردہ لیکن شہ نشیں میں تھی

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۲۱۶)۔ وسیع کمروں ، بارہ دریوں ، شہ نشینوں اور صحنوں والے مکانات و محلات ... تمام سہولتیں مہیا کرتے تھے۔ (۱۹۸۶ ، تاریخ اور آگہی ، ۹۵)۔ **۳. بساطِ گراں مایہ.** بلند دروازے ، وسیع دالان شاندار شہ نشین مسلمانوں کی بدولت ملک میں رواج پائے۔ (۱۹۰۳ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۲۱۶)۔ **۴. برآمدہ جو آگے کو نکلا ہوا ہو جس پر بیٹھ کر بادشاہ لوگوں کو درشن دیا کرتے تھے ، جھروکہ.**

جب شہ نشیں میں ہم کو بٹھا کر وہ چل دیے
پھر کودے ہم بھی پانوں جما کے غضب تلے

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۱۴۴)۔ تاج سر پر رکھے نمایاں ہوا ... اور ایک اونچی کرسی پر جو شہ نشین پر رکھی تھی آگے کو جھکا ہوا بیٹھ گیا۔ (۱۸۸۷ ، مقدس نازنین ، ۲۷۹)۔ اپنے تکلفات و خوشنمائی کی وجہ سے ایک ممتاز شہ نشین معلوم ہوتا ہے ... چار پانچ خدام خانقاہ کے سہارے سے وہ اتر کر اس برآمدے میں آئے۔ (۱۹۰۹ ، جوہائے حق ، ۲ : ۳)۔ [رک : شاہ نشیں]۔

ــــ نَشین پَر بِٹھلانا محاورہ۔

بلندی پر پہنچا دینا ، عزت دینا۔

بٹھلا دیا تھا وقت نے اس شہ نشیں پر
اک پاؤں آسماں پہ تھا اک زمیں پر

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۷)۔

ــــ والا کس صف ؛ امذ۔

۱. عالی مرتبت بادشاہ ؛ (کنایۃً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

کبھی یٰسین و مبشّر کبھی طٰحٰہ لکھوں
زندہ جب تک رہوں نعت شہِ والا لکھوں

(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۲۷)۔ **۲. (کنایۃً) امام حسینؓ۔**

یثرب کے شہنشاہ کا دربار ہے گویا
بند آنکھیں کیے جھوم رہے ہیں شہ والا

(۱۹۱۷ ، رشید ، گلزار رشید ، ۱۵۱)۔ [شہ + والا ، لاحقۂ فاعلی]۔

ــــ ولایَت کس اضا (ــــ کس و ، فت ی) امذ۔

(کنایۃً) حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

حشر کا خوف کیوں ہو اے آغا
اپنا حامی شہِ ولایت ہے

(۱۸۷۸ ، آغا حسین ، د ، ۱۱۲)۔ [رک : شاہ ولایت]۔

ــــ یَثرِب کس اضا (ــــ فت ی ، سک ث ، فت ر) امذ۔

یثرب کے بادشاہ ؛ (کنایۃً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ ذکر حضور شہِ یثرب میں نہ کرنا
سمجھیں نہ کہیں ہند کے مسلم مجھے غمّاز

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۷۷)۔ [شہ + یثرب (عَلَم)]۔

شَہا (فت ش) ندا۔

اے بادشاہ ، اے سلطان۔

دی اُس نے دعا کہا بصد سوز
فرخ ہوں شہا میں ابنِ فیروز

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۱۳)۔

عرض کی اکبر ذی شاں نے شہا یہ ہیں چچا
نہ رہی تاب گرے دوڑ کے شاہِ دوسرا

(۱۹۱۷ ، رشید ، گلزار رشید ، ۶۱)۔ [شہ + ف : ا ، حرف ندا]۔

شَہاب (فت ش) امذ۔

۱. گہرا سرخ رنگ جو کسم کے پھولوں کو بھگونے کے بعد لپکا کر نکالتے ہیں۔

زحل دلولے پات بھر بھر کے آب
چھڑکنے لگیا سب انگن میں شہاب

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۹۰)۔

ہماری چشم سے یوں خون ناب ٹپکے ہے
جوں رنگ ریز کے گھر میں شہاب ٹپکے ہے

(۱۷۸۰ ، گل عجائب ، ۱۵۰)۔ پگڑی ... پر تھوڑا سا شہاب

جھڑک کر رونا پیٹنا انھیں کے کھو گیا. (۱۸۲۳ ، حیدری، مختصر کہانیاں ، ۱۸۵).

ساقی وہ ہم کو موسمِ گل میں شراب دے

خوشبو ہو جس میں مشک کی رنگت شہاب کی

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲۵۳). اگر سرخ اصلی نہ ہو تو شہاب بقدر حاجت ... ڈال کر پکاویں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۵). اتنا سیندور اور شہاب صرف ہوا کہ دوا کو میسر نہ ہو سکا. (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۱۷۷). [ف].

شِہاب (کس نیز فت ش) امذ.

۱. **لو ، زبانۂ آتش، شعلۂ بلند ، شعلۂ جوالہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **(ہیئت) وہ چمکتا ستارہ جو آسمان سے گرتا یا آتش بازی کی طرح چھوٹتا ہوا دکھائی دیتا ہے.**

ہم نہ تیرِ شہاب ہیں نہ سموم

نالہ و آہِ آتشیں ہیں ہم

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۵۷).

گویا کہ قوس میں تھا گرزِ آفتاب کا

عالم تھا ہر خدنگ پہ تیرِ شہاب کا

(۱۸۷۴ ، انیس مراثی ، ۱ : ۳۳۵). خدا کے حکم سے فرشتوں نے اس عفریت پر شہاب گرایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۱۲). بعض اوقات زمین پر کوئی شہاب ... آسمان سے گرتا ہے اور یہ شہاب زمین سے باہر کی چیز ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۱۶۰). [ع].

---ٹُوٹنا ف م.

ستارہ ٹوٹنا.

چھوٹے تارے جنھیں کہتے ہیں شہاب

ٹوٹتے رہتے ہیں مثلِ حباب

(۱۹۳۱ ، رسوا (مہذب اللغات)).

---ثاقِب کس صف(--- کس ق) امذ.

(ہیئت) وہ چھوٹے چھوٹے اجرام یا شہاب جن کی رفتار بہت تیز ہوتی ہے زمین کی حرکت سے مخالف سمت میں حرکت کرتے ہوئے زمین کے کرہ ہوائی سے متصادم ہوتے ہیں تو ان کی رفتار اتنی تیز ہو جاتی ہے کہ ہوا کی مزاحمت سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ ان کو جلا کر خاک کر دیتی ہے. نظام شمسی کے جن مختلف ارکان کا اوپر ذکر ہو چکا ہے ان کے علاوہ بے شمار اور چھوٹے چھوٹے اجرام ہیں جن کو شہاب ثاقب کہتے ہیں. (۱۸۹۳ ، علم ہیئت ، ۱۱۰).

فرقت کی شب نہیں ہیں پیہم شہابِ ثاقب

مجھ پر برس رہے ہیں یہ تیر آسماں سے

(۱۹۰۸ ، سحر (سراج میر خاں) ، بیاضِ سحر ، ۸۳). کرۂ ارض کے حجم میں شہاب ثاقب سے چھوٹ رہے تھے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۴۳). [شہاب + ثاقب (رک)].

---چَہ (---فت چ) امذ ؛ ــ شہابچہ.

(ہیئت) شہاب ثاقب کا ٹکڑا جو راکھ ہونے سے پہلے زمین تک پہنچ جاتا ہے اور دھماکے کے ساتھ پھٹ جاتا ہے. بعض اوقات فضا میں سے ایسے شہابچے (Meteorites) زمین پر گر پڑتے ہیں جن کا سائز کافی بڑا ہوتا ہے. (۱۹۷۰ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۳۷). [شہاب + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

شَہابا / شَہابَہ (فت ش ، ب) امذ.

۱. رک : شہاب. ایک شہابہ کی دوری محسوب کرو جو سورج کے گرد اسکی سطح کے قریب مستدیر مدار بنا رہا ہو. (۱۸۹۳ ، علم ہیئت (امتحان کے پرچے) ، ۱۲). ۲. **اگیا بیتال.** ایک دبی زبان سے پھریری لے کر بولی یہ چھلاوا ہے ، ایک آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر گویا ہوئی اوہی یہ شہابا ہے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۱). میں نہ جانتا تھا کہ شہابا کیا چیز ہے میرے دریافت کرنے پر بعض لوگوں نے بتلایا کہ یہ شہدا کی ارواح ہیں. (۱۹۵۸ ، عمر رفتہ ، ۱۱۶). [شہاب + ہ ، لاحقۂ نسبت].

شَہابی (فت ش).(الف) صف.

شہاب کے رنگ کا ، گہرا سرخ.

جب مستی ہے ذوق تجھ کوں چہرہ گلنار کا

اشک ہے مجھ چشمِ خونیں کا شہابی اے صنم

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۲۵). گوری رنگت کے نیچے سے خون کے لطیف شہابی استر نے اپنی جھلک دکھائی ہے. (۱۸۸۷ ، مقدس نازنین ، ۲۸۶).

کیا اب بھی شہابی عارض پر

گیسوئے سیہ بل کھاتے ہیں

(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۵۷). (ب) امث . **ایک قسم کی مٹھائی جس کا رنگ سرخ ہوتا ہے.** عقل بمنزلہ آفتاب ہے اسکی روشنی مستقیم یکساں اور دائم ہے اور خیال شہابی سے مشابہ ہے جو چمکتا ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۹). [شہاب + ی ، لاحقۂ نسبت].

---رَنگ (---فت ر ، غنہ) امذ.

سرخ رنگ. اس وقت کا آسمان اس وقت کی زمین اس وقت کے درختوں میں دور دور پر شہابی رنگ کی روشنی کا دکھائی دینا. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱۰۱ : ۹ ، ۱۰۹). صبح ہونے والی ہے مشرق کے شہابی رنگ کو دیکھو. (۱۹۵۸ ، پطرس بخاری ، کلیات پطرس ، ۳۰۳). [شہابی + رنگ (رک)].

شِہابی (کس ش).(الف) صف.

شہاب کی طرح کا ؛ (مجازاً) ٹوٹنے والے ستارے شہاب کی طرح تیز رفتار ، بہت تیز. مشو کی ادبی رفتار شہابی تھی. (۱۹۸۳ ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۲۰۹). (ب) امث. **(عو) شباہت ، جھلک ، عکس ، پرتو ، جیسے دھوپ کی شہابی** (نوراللغات). [شہاب + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بَوچھار (---و لین) امث.

(ہیئت) ان چھوٹے چھوٹے اجرام یا شہاب ثاقب کا جُھنڈ جو اگست اور نومبر کی راتوں میں کرہ ہوائی میں سے نہایت سرعت کے ساتھ گزرتے ہوئے روشنی کی دھاری کی شکل میں دکھائی دیتے ہیں. شہابی بوچھار کے نقطہ اشعاع سے کیا مراد ہے؟

شہابوں اور دُمدار تاروں کا باہمی تعلق کن دلائل پر مبنی ہے؟ (۱۸۹۳ ، علم ہیئت (امتحان کے پرچے)، ۶) ۔ [شہابی + بوچھار (رک)].

۔۔۔ پتّھر (۔۔۔فت پ ، شد تھ بفت) امذ.
وہ اجرام یا شہاب ثاقب جو بھاری ہوتے ہیں زمین کے کرۂ ہوائی سے جب متصادم ہوتے ہیں تو اکثر ان کی رفتار زیادہ تیز نہیں ہوتی اور وہ زمین پر بغیر ٹوٹے ہوئے گر پڑتے ہیں ، شہابیّہ.
شہاب ثاقب ... ان میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی رفتار اتنی تیز نہیں ہوتی اور وہ زمین پر بغیر تلف ہوئے گر پڑتے ہیں ، ان کو شہابی پتھر کہتے ہیں ۔ (۱۸۹۳ ، علم ہیئت ، ۱۱۰) ۔ شہابی پتھر جو حرارت کی وجہ سے سطح زمین پر پہنچنے سے قبل عموماً پھٹ جاتے ہیں بعض صورتوں میں زمین پر گرتے ہیں ۔ (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات ، ۱ : ۸) ۔ [شہابی + پتھر (رک)].

۔۔۔ ذرّات (۔۔۔فت ذ ، شد ر) امث.
شہاب ثاقب یا وہ چھوٹے چھوٹے اجرام فلکی جو زمین کے کرۂ ہوائی سے متصادم ہوتے ہی فضا میں بکھر جاتے ہیں .
اس سیارے نے جو ریڈیائی اطلاعات زمین پر بھیجیں ان سے فضائے بسیط میں کائناتی اشعاع کی شدت ، شہابی ذرات کی تعداد ... کا اندازہ لگایا گیا . (۱۹۶۳ ، مصنوعی سیارے ، ۴۳) ۔ [شہابی + ذرّات (رک)].

۔۔۔ لوہا (۔۔۔و مج) امذ.
لوہے کی ایک قسم جو جست تانبے اور سیسے سے مرکب ہوتی ہے اور جس کا بھرت کی قسم سے تعلق ہوتا ہے. شہابی لوہے کی اصلیت ایک بھرت کی ہے جس میں نکل (Nickel) ۵ - ۱۰ فیصد تک ہوتا ہے . (۱۹۵۳ ، فولاد سازی ، ۱۹) ۔ [شہابی + لوہا (رک)].

شِہابیَہ (کس نیز فت ش کس ب ، شد ی بفت) امذ.
ٹھوس مادے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو سیارگان کی فضا میں پائے جاتے ہیں اور جب زمین کی فضا سے ٹکراتے ہیں تو ان سے روشنی نکلتی ہے ، شہاب ثاقب. جون ۱۹۶۱ء میں امریکہ کا ایروبی سوم سیارچہ ۱۰۰ میل کی بلندی تک گیا اور واپسی میں اپنے ساتھ دس لاکھ سے زیادہ ننھے ننھے شہابیے لایا . (۱۹۶۳ ، مصنوعی سیارے ، ۱۳۱) ۔ [شہاب + یہ ، لاحقۂ تصغیر].

شَہادات (فت ش) امث ، ج.
گواہیاں ، شہادتیں. تحریری اور زبانی شہادات جو خاص ان کے ملازمین کی یا غیروں کی دی ہوئی ہیں بالکل اس کے برعکس ثابت ہوتی ہیں . (۱۹۱۹ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۴ : ۱۸۴) . [شہادت (رک) کی جمع].

شَہادَت (فت ش ، د) امث.
۱. (i) **گواہی ، اظہار دینا . کسی واقعہ کو جس طرح دیکھا اسی طرح بیان کرنا (کسی عدالت وغیرہ میں خواہ تحریری یا زبانی) .**

نالا ہمارے دل کے غم کا گواہ بس ہے
دینے کے تئیں شہادت انگشت آہ بس ہے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵۵) . ناقابل ادخال شہادت کو داخل نہ کرنا جج کی رائے پر منحصر ہے . (۱۸۷۶ ، شرح قانون شہادت ، ۲۶) . امام ابو یوسف (شاگرد امام ابوحنیفہ) کی شہادت کے قبول کرنے سے اس بنا پر انکار کیا کہ وہ نماز کو ایمان کے مفہوم کا جزو نہیں سمجھتے . (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۲۶) . اسی وجہ سے ان کی شہادت خصوصاً ناقابل اعتماد ہوتی ہے . (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۶۳) . (ii) **تصدیق ، تائید.**

اے گل خوش رنگ گلزار شہادت السلام
تیری مظلومی کی سب دیں گے شہادت السلام
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۲) . اس بات کا التزام کیا گیا کہ جو شخص کوئی آیت پیش کرتا تھا اس پر اوروں کی بھی شہادت لی جاتی . (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۸) . (iii) **ثبوت ، سند ، سرٹیفکٹ.** مسٹر ولسن نے تاریخ کشمیر راج ترنگنی کا ترجمہ کر کے اس امر کی شہادت دی کہ علم تاریخ سے ہندو بے بہرہ نہ تھے . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۵۵) . سرسید نے نہایت تحقیقات اور چھان بین سے اس قسم کی شہادتیں بہم پہنچائیں . (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۴۴) . میں بغیر ثبوت کے اس کی بات نہ مانتا اور شاید یہ شہادت اسے دستیاب نہ ہوئی ہوتی تو وہ میری معلومات میں اضافہ نہ کر سکتا . (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۵۵) . ۲. **خدا کی راہ میں شہید ہونا ، حق کے لئے جان دینا.**

شہادت پانچ تن سوں ہو جو مانگے تو کئے شہدا
لقب عشاق اس کا ہے وہ محرم راز دلبر کا
(۱۶۸۵ ، معظم بیجا پوری ، قصیدہ (بحوالہ قدیم اردو ، ۱ : ۲۵۲)) .

ہے مسلم کے دو بیٹوں کی شہادت
تمہیں رونا ہے اس دوکھ میں سعادت
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۹) . اس نے شہادت کا رتبہ بخشا عروہ ابن مسعود شہید ہو گئے . (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۵۳) . خانہ کعبہ میں آپ نے کیا دعا مانگی ، فرمایا کہ کوئی اور خیال ہی نہیں آیا صرف شہادت کی دعا مانگی . (۱۹۲۹ ، تذکرہ کاملان رام پور ، ۵۳۶) . ہمیں اس مقام پر لے گیا جہاں عزیز بھٹی کی شہادت ہوئی تھی . (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۲۸) . ۳. **مرثیے کا ایک حصّہ جس میں امام حسین علیہ السلام یا ان کے دوسرے اصحاب کی شہادت کا ذکر ہوتا ہے.** مرثیے کو آٹھ حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے (۱) چہرہ ... ، شہادت ، بین . (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۷) . ۴. **جو کچھ کائنات میں ظاہر ہے ، شہود ، ظہور ، غیب کی ضد.**

ہے جلوہ گہ تیرا کیا غیب کیا شہادت
یاں بھی شہود تیرا واں بھی حضور تیرا
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۱۰۹) . انھیں کی سعی سے انوار شریعت ... عرصہ شہادت میں پہونچے . (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۴) .

قسم عالم شہادت و غیب
جلوہ فرما ہو گو نہاں ہو تم
(۱۹۱۶ ، فردوس تخیل ، ۲۹۰) . اللہ وہ ہے کہ کوئی اِلٰہ نہیں

اس کے سوا غیب و شہادت کو جاننے والا ، رحمٰن اور رحیم. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۵۷). **۵. توحید و رسالت کا اقرار ، کلمہ شہادت پڑھنا.**

احمد علی کے رتبے تھے تیغ ہے جو خبر
کر فہم سیتی حرف شہادت پہ نظر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۵). سالک علاحدہ دستا و لیکن شہادت کے گزرنے کے بھی دو وضع ہے ایک رسمی دسرا عینی. (۱۷۳۰ ، ارشاد السالکین ، ۲۳).

ہے کلمہ توحید مرے دل پہ جو مرقوم
اٹھتی ہے شہادت کے لیے بیشتر انگشت

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۹۴). آپ نے مختصر سی حمد اور کلمۂ شہادت پڑھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۴۲). **۶. (نفسیات) پہلے سے ادراک کرنا ، ادراک ماقبل.** بحالت تکوین تصورات کی شہادت اس چیز میں بھی ملتی ہے جسے ہم جی ، ایچ ، لوئس کی زبان میں «ماقبل ادراک» کہہ سکتے ہیں. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۲۵۹). [ع].

---اَصْلی کس صف (---فت ا ، سک ص) امث.
(قانون) اصل گواہی ، فی نفسہ ، وہ دستاویز جو کہ عدالت کے معائنہ کے لیے پیش کی جائے. شہادت اصلی سے مراد فی نفسہ دستاویز ہے جو عدالت کے معائنہ کے لیے پیش کی جائے. (۱۹۳۸ ، قانون شہادت ، ۱۵). [شہادت + اصلی (رک)].

---اَعْضا کس اضا (---فت ا ، سک ع) امث.
ہاتھ پاؤں کی گواہی ؛ مراد : قیامت کے دن بدن کے اعضا کی گواہی. اشاعرہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ سب واقعات بعینہ اسی طرح وقوع میں آئیں گے اور اس میں کوئی استحالہ نہیں ، شہادتِ اعضا وزن اعمال ... سب خرق عادات ہیں. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۸۳). [شہادت + اعضا (رک)].

---بَھرْنا محاورہ.
گواہی دینا.

وعدہ تو کیا تم نے ابھی مہرو وفا کا
پر دل کی طپش اس کی شہادت نہیں بھرتی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۳۸).

---پانا ف ل ، محاورہ.
شہید ہونا ، امر حق پر مارا جانا.

عرش کی دوڑیے جلدی کہ قیامت آئی
آپ کے پیارے نواسے نے شہادت پائی

(۱۹۱۷ ، رشید ، گلزار رشید ، ۱۰۳).

---تائیدی کس صف (---ی مع) امث.
(قانون) وہ گواہی جو مدعی کے بیان کی تائید کرے. بطور شہادت تائیدی کے حسب دفعہ ... مجرم پر جرم سرقہ یا گرفتن مال سرقہ لگایا گیا تھا. (۱۸۷۶ ، شرح قانون شہادت ، ۳۸). ہر صورت میں شہادت تائیدی کے مقابلے میں شہادت تردیدی کو زیادہ وقعت دی ہے. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۷). [شہادت + تائید (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- تَحْرِیری کس صف (---فت ت ، سک ح ، ی مع) امث.
(قانون) کاغذات اور دستاویز کے ذریعے گواہی (جامع اللغات). [شہادت + تحریر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تَرْدِیدی کس صف (---فت ت ، سک ر ، ی مع) امث.
(قانون) وہ گواہی جو مدعی کے بیان کی تردید کرے. ہر صورت میں شہادت تائیدی کے مقابلے میں شہادت تردیدی کو زیادہ وقعت دی ہے. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۷). [شہادت + تردید (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---حُضُوری کس صف (---ضم ح ، و مع) امث.
آنکھ دیکھی شہادت (جامع اللغات). [شہادت + حضوری (رک)].

---دَسْتاوِیزی کس صف (---فت د ، سک س ، ی مع) امث.
(قانون) وہ کاغذات اور دستاویزات جو عدالت کے معائنہ کے لیے پیش ہوں. تمام دستاویزات جو عدالت کے معائنہ کے لیے پیش کیے جائیں ایسے دستاویزات شہادت دستاویزی کہلاتے ہیں. (۱۸۷۶ ، شرح قانون شہادت ، ۱۵). کتاب کے صفحہ اول پر میرا نام درج ہو کر شہادت دستاویزی اور ثبوت قبضہ کی شکل اختیار کر لیتا. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۳۸). [شہادت + دستاویز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دِلْوانا ف م.
گواہی دلوانا ، بیان دلوانا. کشمیر کے حالات کے بارے میں سیکڑوں ہزاروں میل دور رہنے والوں سے ... شہادت دلوائی جا رہی تھی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۷۸).

---دینا ف م.
گواہی دینا. جس ذرہ پر نظر کی جاوے وہ اس کی قدرت کاملہ پر شہادت دیتا ہے. (۱۸۷۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۷۰). میں اپنی بصیرت اور یقین سے اس پر شہادت دیتا ہوں. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۷). میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ شاہد احمد دہلوی نے معاشی تکالیف سے گھبرا کر کسی افسر ، کسی وزیر ، کسی سیٹھ ساہوکار کی کاسہ لیسی نہیں کی. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۶).

---رُؤیَت کس اضا (---و مع ، فت ی) امث.
چشم دید گواہی ، دیکھنے کی گواہی (اردو قانونی ڈکشنری ؛ فیروز اللغات). [شہادت + رویت (رک)].

---زُبانی کس صف (---ضم یز فت ز) امث.
(قانون) تمام بیانات گواہوں کے جو عدالت کی اجازت یا حکم سے امور واقعاتی تحقیق طلب کے باب میں اس کے روبرو کیے جائیں نیز وہ گواہی جو تحریر یا اشارات کی مدد سے دی جائے. وہ گواہ کہ بول نہیں سکتا ... بذریعہ تحریر یا اشارات کے گواہی دے سکتا ہے لیکن تحریر اور اشارات برسر اجلاس عدالت ہونے چاہئیں اور ایسی گواہی شہادت زبانی متصور ہو گی. (۱۸۷۶ ، شرح قانون شہادت ، ۷۳). سوائے مضامین دستاویز کے تمام واقعات شہادت زبانی سے ثابت کئے جا سکیں گے

اور ایسی شہادت ہر حالت میں بلا واسطہ ہو گی۔ (١٩٣٨ ، قانون شہادت ، ٣١)۔ [شہادت + زبانی (رک)]۔

ـــــ سَماعی کس صف(ـــــ فت س) اث۔
(قانون) **سنی سنائی گواہی ، بیان پر اُس واقعہ کا جس کے وجود کا علم حواس سامعہ سے ہوتا ہے۔** بیان پر واقعہ کا جس کے وجود کا علم حواس سامعہ سے معلوم ہوتا ہے شہادت سماعی ہو سکتی ہے۔ (١٨٧٦ ، شرح قانون شہادت (مقدمہ) ، ٨)۔ [شہادت + سماعی (رک)]۔

ـــــ سَمْعی (ـــــ فت س ، سک م) اث۔
سنی سنائی گواہی (ماخوذ : اُردو قانونی ڈکشنری ؛ فیروزاللغات)۔ [شہادت + سمع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ شَخصی کس صف(ـــــ فت ش ، سک خ) اث۔
کسی فرد کی گواہی ، زبانی گواہی۔ یہ امور شہادت شخصی یعنی زبانی سے ثابت ہو سکتے ہیں۔ (١٨٧٦ ، شرح قانون شہادت ، ٩٧)۔ [شہادت + شخصی (رک)]۔

ـــــ شَرْعی کس صف(ـــــ فت ش ، سک ر) اث۔
(قانون) **وہ گواہی جو شرع کے مطابق یا قانون اسلام کے مطابق ہو۔** جب تک کہ اس پر شہادت شرعی موجود نہ ہو خالی تحریر پر کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ (١٩٦٩ ، معارف القرآن ، ١ : ٦٢٥)۔ [شہادت + شرعی (رک)]۔

ـــــ صَفائی کس امذ(ـــــ فت ص) اث۔
(قانون) **وہ گواہی جو ملزم کے حق میں دی جائے۔** جب ہم شہادت صفائی کی نوبت پر پہنچتے ہیں تو ملزم کے بوقت وقوع جرم موجود نہ ہونے کا عذر پیش کر دیا جاتا ہے۔ (١٩٣٣ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری ، ٢٣٢)۔ [شہادت + صفائی (رک)]۔

ـــــ ظَنّی کس صف(ـــــ فت ظ ، شد ن) اث۔
وہ شہادت جسے تسلیم کر لیا جائے (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔

ـــــ عُظْمیٰ کس صف(ـــــ ضم ع ، سک ظ ، الف بشکل ی) اث۔
راہِ حق یا راہ خدا میں مارا جانا ، بڑی اور عظیم موت۔ امام مظلوم کی شہادت عظمیٰ عالم اسلام کے لیے ایک مینارۂ نور ہے۔ (١٩٨٨ ، جنگ ، کراچی ، ٢٦ / اگست ، ١٣)۔ [شہادت + عظمیٰ (رک)]۔

ـــــ عِلْمِیَہ کس صف(ـــــ کس ع ، سک ل ، کس م ، فت ی) اث۔
علم و خبر پر مبنی گواہی۔ آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمت مطلقہ ... یہ جمیع مقیدات رحمت غیبیہ و شہادت علمیہ ... ارواح ہوں۔ (١٩١١ ، نعیم مرادآبادی ، تفسیر ، ترجمۂ قرآن مجید ، ٥٣١)۔ [شہادت + علمیہ (رک)]۔

ـــــ قَرِینہ کس صف(ـــــ فت ق ، ی مع ، فت ن) اث۔
(قانون) **قیاس ، قیافہ یا شک کی بنا پر دی جانے والی گواہی۔** شہادت قرینہ کی بنا پر سزا یاب ہونے۔ (١٨٩٢ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ٣٦)۔ [شہادت + قرینہ (رک)]۔

ـــــ کا کَلِمَہ اث۔
اَشْہَدُاَن لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَ اَشْہَدُاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اس کلمہ میں صرف خدا تعالیٰ ہی کے معبود ہونے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بندہ اور رسول ہونے پر گواہی دی جاتی ہے۔

پر اس کے تیسرے دن دیکھتا کیا ہوں جنازہ کو
لئے آتے ہیں سب پڑھتے ہوئے کلمہ شہادت کا

(١٩١٦ ، نظم طباطبائی ، ١٩٦)۔

ـــــ کی اُنگلی اث۔
کلمے کی انگلی ، انگشت شہادت ، داہنے ہاتھ کی وہ انگلی جو انگوٹھے کے پاس ہوتی ہے۔

شہادت کی انگلی دیکھا یک بیک
کیا چاند جب شق کیا اون کا شک

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ١٢٩)۔ انگوٹھے اور شہادت کی اونگلی سے جبکہ کشادہ ہوں مسح کیا جائز ہے۔ (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ١ : ٦٦)۔ شہادت کی انگلیاں اٹھا کر جھومنے لگے۔ (١٩٣٣ ، اقبال نامہ ، ١ : ٣٣٣)۔ میں نے شہادت کی انگلی سے اپنی کھوپڑی کو چھوا اور کہا ساری کتاب یہاں محفوظ ہے۔ (١٩٧٣ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ١٦١)۔

ـــــ کی رات اث۔
وہ رات جس کی صبح کو حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے ، شب عاشور (علمی اُردو لغت)۔

ـــــ گاہ اث۔
مقتل ، شہادت کی جگہ ، مشہد۔

پڑھے گر فاتحہ ظالم لبِ جاں بخش سوں اپنے
شہادت گہ عاشق چشمۂ آبِ بقا ہووے

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢٠٥)۔

حاکم اس بت کو کیا میری شہادت گہ کا
ہر دہان زخم سے لازم ہے شکر اللہ کا

(١٨٨٦ ، دیوان سپہر ، آغا علی سپہر ، ٣)۔ ہر طرف سے مسلمان کفن بردوش ہو کر خانیار کی شہادت گاہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ١١٥)۔ [شہادت + گہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

ـــــ گُزَرْنا محاورہ۔
گواہ کا عدالت میں بیان دے دینا (مہذب اللغات)۔

ـــــ لینا محاورہ۔
گواہی لینا ، بیان لینا۔ ایک مقدمہ میں مجسٹریٹ نے ایک عورت کی شہادت لینا ضروری سمجھا تھا۔ (١٨٩٥ ، مجموعہ ضابطۂ فوجداری ، ایکٹ نمبر ١٠ / ١٨٨٢ ، ٣٨٩)۔ جو شخص کوئی آیت پیش کرتا تھا ان پر اوروں کی بھی شہادت لی جاتی کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ان کو قلمبند دیکھا تھا۔ (١٩٠٣ ، مقالات شبلی ، ١ : ١٨)۔

ـــــ مُبْدا کس صف(ـــــ ضم م ، سک ب) اث۔
(تصوف) **ایک زندگی سے گزر کر دوسری زندگی شروع ہونا ،**

زندگی بعدالموت. اس تن کوں واجب الوجود کہتے ہیں اسکا باٹ شیطانی شریعت ، ذکر جلی ، نفس امارہ ، عقل قیاس فرشتہ موکل میکائیل شہادت مبدا منزل ناسوت. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۲۳۹). شہادت مبدا یعنی اس تن سوں گزرنا ہور دسرے لن کوں اپڑنا ، سواے تن جوں سیپی والی جوں موتی. (۱۷۰۰ ، ارشادالسالکین ، ۳۲). [شہادت + مبدا (رک)].

ـــــ مَسْتُور کس صف(ـــ فت م ، سک س ، و مع) امث.
چھپی ہوئی شہادت یعنی جس میں قاتل معلوم نہ ہو. جس کا قاتل معلوم نہ ہو چنانچہ اس شہادت کو شہادت مستور کہتے ہیں اور اس پر احکام شہید جاری نہیں کیے جاتے.(۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۲۲). [شہادت + مستور (رک)].

ـــــ مَعْہُودَہ کس صف(ـــ فت م ، سک ع ، و مع ، فت د) امث.
(قانون) اسلام میں مقرر کی گئی ایسی گواہی جو دو مردوں کی ہو یا ایک مرد اور دو عورتوں کی ہو. حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شاہد سے شہادت معہودہ یعنی دو مردوں کی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی مراد ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۱۳). [شہادت + معہودہ (رک)].

ـــــ مِلْنا محاورہ.
ثبوت مہیا ہونا ، گواہی دستیاب ہونا. ان کے کلام سے اس کی شہادت نہیں ملتی. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۳۸).

ـــــ مَنْقُول کس صف(ـــ فت م ، سک ن ، و مع) امث.
گواہی جو دوسرے کے بیان کے حوالے سے ہو (فیروزاللغات). [شہادت + منقول (رک)].

ـــــ مَنْقُولی کس صف(ـــ فت م ، سک ن ، و مع) امث.
(قانون) ایسی نقل مصدقہ جو بموجب قواعد مجریہ وقت حاصل کی گئی ہو نیز ایسی نقل جو بذریعہ چھاپہ یا عکس یا اور کسی طریقے سے لی جائے. شہادت منقولی سے مراد اور اوس میں داخل نقل مصدقہ ہے جو بموجب قواعد مجریہ وقت سے حاصل کی گئی ہو. (۱۹۳۸ ، قانون شہادت ، ۱۵). [شہادت منقول + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ نامَہ (ـــ فت م) امذ.
۱. کلمۂ شہادت جو کپڑے پر لکھ کر مردے کے کفن میں رکھ دیتے ہیں.

قبر میں ہو کہ نہ ہو ساتھ شہادت نامہ
سینے پر یار کی تصویر مقرر رکھ دو

(۱۸۶۰ ، دیوان اسیر ، ۳ ، ۳۳۶). **۲. وہ نظم یا نثر کی کتاب جس میں حضرت امام حسین علیہ السلام اور شہدائے کربلا کی شہادت کا ذکر ہو.** یہ دیکھ کر دل رنج ہوا کہ میری نظر سے ایک شہادت نامہ بھی ایسا نہ گزرا جو میری منشا کے مطابق ہوتا. (۱۹۳۱ ، ستیہ کا لال ، ۵). **۳. اردو شاعری میں مرثیے کی ایک قسم جس میں مثنوی کی طرز پر شہادت کا ذکر مسلسل ہوتا ہے.** مرثیہ عام ہے ان کے علاوہ مثنوی کی طرز میں مسلسل واقعات لکھنے کا رواج بھی تھا لیکن ایسی مثنویوں کو مرثیہ نہیں کہا جاتا تھا بلکہ شہادت نامہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا. (۱۹۶۹ ، نئے ذائقے ، ۲۱). **۴. تحریری شہادت ، گواہی ، تصدیق نامہ.**

چھری ہے میان میں عرضی نہیں ہے لفافہ میں
شہادت نامہ ہے اپنا کمر سے نامہ پر باندھے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۵).

شہادت نامہ لکھو دیر کو شاید وہ خط لکھے
عدم کا قصد ہے پر انتظار اب تک ہے قاصد کا

(۱۸۶۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۰).

ہمارا خونِ ناحق حشر کے دن خود پکارے گا
شہادت نامہ لکھا ہے زبانِ تیغِ قاتل پر

(۱۹۱۳ ، عیش لکھنوی (اچھے صاحب)، ۴). ملٹن کی زندگی کی روداد ایک ایسا شہادت نامہ ہے جس میں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں ملتا کہ ملٹن نے اپنی تخیل یا اپنے ایمان کا دامن چھوڑا ہو. (۱۹۷۳ ، شمسون مبارز ، ۱۳). [شہادت + نامہ (رک)].

ـــــ ہونا محاورہ.
۱. گواہی ہونا ، ثبوت ہونا ، قضا آنا ، مرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). **۲. خدا کی راہ میں مارا جانا ، امر حق کے لیے قتل ہونا.** جب کسی کے متعلق آپ «رحمۃ اللہ» یعنی «خدا اس پر رحمت کرے» فرماتے تھے تو صحابہ سمجھ جاتے تھے کہ اس کو شہادت نصیب ہو گی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۷۵).

شَہادَۃ (فت ش ، د) امث (قدیم).
رک : شہادت. شہادۃ. (۱۹۲۵ ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۰۵). [شہادت (رک) کا ایک قدیم املا].

شَہادَتی (فت ش ، د) امذ.
گواہی دینے والا ؛ (کنایۃً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت.

تجلی یہ شہادتی ہو اظہار
اسلام کے علم کوں کیا بار

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹). [شہادت + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَہادَتَین (فت ش ، د ، ی لین) امث ؛ ج.
توحید اور رسالت دونوں کی تصدیق یا اقرار ، وہ کلمہ جس میں توحید اور رسالت دونوں کی شہادت موجود ہو ، کلمۂ شہادت.

شہادتین پڑھ اب دم نہ بھر بتوں کا دلا
لبوں پہ جان تو او بندۂ خدا آئی

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۳۲). وضو کر رکھنا وقت نماز سے پہلے اور ذکر کرنا شہادتین کا ہر عضو کے دھونے کے وقت. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۵۱). تازول میں جب شہادتین ادا کرتے ہیں تو رسالت کے اقرار سے پہلے عبدہٗ کا لفظ کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۳۸). [شہادت (رک) کی جمع].

شَہار (فت ش) امذ (قدیم).
شہر.

کرے قصد جس ملک جس شہار کا
اچھے واں حاضر ہو یکبار کا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۳۸). [شہر (رک) کا جمع].

شَہامَت (فت ش ، م) امث ؛ امذ.
۱. **بزرگی ، بلندی ، بڑائی ، عظمت**
سب زاہدان شہر کے کرتے ہیں عکس لیکن
ڈرتے ہیں دیکھ سارے اس یاد کا شہامت
(۱۶۸۸ ، دیوان معظم (ق) ، ۲۰۶).
خدا نت رکھیے اس کے اقبال کو
شہامت کو رفعت کو اجلال کو
(۱۸۰۵ ، آرائش عقل ، افسوس ، ۵). شاعر تو شرافت و شہامت کا اعلان کرتا ہے. (۱۹۳۲ ، گنج ہائے گرانمایہ ، ۱۲۳). اس کی قابلیت و شہامت کو اس خاتون نے اپنے شایان شان پایا. (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، رقص ناتمام ، ۲۱۹). ۲. **شجاعت ، بہادری ، جوانمردی.** قوم سمہ شجاعت و شہامت میں مشہور تھی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۶۹). شجاعت و شہامت ہی باقی رہتی ہے نہ وہ سپاہیانہ عادتیں. (۱۹۰۳ ، مقدمہ تاریخ ابن خلدون ، ۲ : ۲۸). فوج کے سپاہیوں کے خون کو گرم اعصاب و عضلات کو ایثار آزمودہ اور شہامت و شجاعت کو تازہ و تیز رکھنے کے لیے ... مصنوعی جنگ کراتے ہیں. (۱۹۷۶ ، اقبال ، شخصیت اور شاعری ، ۱۰۰). [ع].

---باز صف.
فوجی مصاحب ، سردار ، بانکا. ان میں مختلف شہامت بازوں کو اس اقرار پر رہا کر دیا گیا کہ وہ فدیہ ادا کریں گے. (۱۹۳۵ ، جدید قانون بین‌الممالک کا آغاز ، ۳۱۹). [شہامت + ف : باز ، بازیدن - کھیلنا].

شَہامَتی (فت ش ، م) امث.
شہامت (رک) سے منسوب. شہامتی دور کی صدیوں میں جو بھی اس طور سے دیا جاتا تھا اس کا عام طور سے لحاظ کیا جاتا تھا. (۱۹۳۵ ، جدید قانون بین‌الممالک کا آغاز ، ۳۱۸). [شہامت + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَہانا (فت ش ،) صف ؛ امذ ؛ ـــ شہانہ.
۱. **شاہانہ ، شاہی ، بادشاہوں کے موافق یا لائق ، نوشاہ کا.** اعتقاد ان کا یہ ہے کہ وہی اس کے بیاہ کا روز تھا چنانچہ شہانے کپڑے اس کے گلے میں تھے کہ مارا گیا. (۱۸۰۵ ، آرائش عقل ، افسوس ، ۱۱۲).
ہونے لگا پھر تو ناچ گانا
طیاری تھی بزم کی شہانا
(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۳۲). ۲. **نوشاہ کا جوڑا.**
کیا بنا نام خدا اسرا کا دولہا نور کا
سر پہ سہرا نور کا بر میں شہانا نور کا
(۱۹۰۵ ، حدائق بخشش ، ۲ : ۳). ۳. **شادی بیاہ یا خوشی کے موقع پر گایا جانے والا گیت.**
او تم ڈوتیاں مل بلانے لگیاں
سہلے شہانے سو گانے لگیاں
(۱۶۲۵ ، سیف‌الملوک و بدیع الجمال ، ۱۲۰).

ایک پل میں ہو شہانے گویں
ایک پل میں ہو جنازہ لاویں
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۹).
بدھائی آج مرے گھر ہے مطربوں سے کہو
شہانا گائیں خوشی سے لگائیں طبلے پہ تھاپ
(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۱۵).
مغنی شہانہ ہو یا شاہباز
کوئی دھن بطرز عراق و حجاز
(۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۷۹). ۴. **سرخ رنگ کی خاص قسم کی جوتیاں** (نوراللغات). [شاہانہ (رک) کی تخفیف].

---جوڑا (ـــ و مج) امذ.
شاہانہ لباس ، دولھا کا جوڑا ، سرخ پوشاک.
عمر بھر رونے کو صدمہ یہ نہیں ہے تھوڑا
بھر گیا خون میں قاسم کا شہانا جوڑا
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۹ : ۳۵). سنتے ہیں کہ امیدواروں میں پہلا شہانہ جوڑا ... خلافت ہند کی طرف سے آیا. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳ : ۱۰). [شاہانا + جوڑا (رک)].

---وَقْت (ـــ فت و ، سک ق) امذ.
۱. **شاہانہ وقت ، سہ پہر ، شام کا وقت.** شہانے وقت یعنی سہ پہر کو دوجیا عورت کی گود بھری جاتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، ۹). ۲. **سہانا وقت.**
ہے صبح وصل وقت شہانا اے صنم
للہ بھیرویں کی کوئی تان لیجیے
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۸۶). [شاہانہ وقت (رک) کی تخفیف].

شَہانِ سَلَف (فت ش ، کس ن ، فت س ، ل) امذ.
گزرے ہوئے زمانے کے بادشاہ ، شاہان سلف.
اک دن کیا سوال شہان سلف سے میں
پرویز کے انھوں میں خصوصاً سلف سے میں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۱). [شہان (شہ (رک) کی جمع) + سلف (رک)].

شَہانَہ (فت ش ، ن) صف.
رک : شہانا.
کرتا شلوکا تیرے گلے میں شہانہ ہو
لاشے پہ تیرے چھوٹا سا اک شامیانہ ہو
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۹۰). [شہانا (رک) کا متبادل املا].

شَہانی (فت ش) صف.
شہانہ ، شاہی.
شہانی تیری نوجوانی اچھو   تجے نوجوانی شہانی اچھو
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۷).
شہانی کیجے ہو بڑا کام شاہ
دیئے اس کوں مریخ شہ نام شاہ
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۱). دولہن کو لا کر دولہا کے پاس شہانی مسند پر بٹھایا. (۱۸۰۳ ، مذہب عشق ، ۱۰۷).

دل لیے لیتی ہے غنچوں کی شہانی پوشاک
کیا مزہ دے رہی ہے سبزے کی دھانی پوشاک
(۱۹۱۷ ، رشید ، گلزار رشید ، ۱۵). [شہا + نی ، لاحقۂ نسبت].

---چُوڑی (---و مع) امث.
عُمدہ اور نفیس قسم کی یا سادی چوڑیاں جو رسم و رواج کے مطابق سُرخ یا سبز رنگ کی ہوتی ہیں اور نکاح کے وقت دلہن کو پہنائی جاتی ہیں. سرخ پوشاک شہانی چوڑیاں پہنے تارے دیکھنے کو باہر آئی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۱). [شہانی + چوڑی (رک)].

---دُھن (---ضم دھ) امث.
(موسیقی) خصوصاً ایسے راگ جس میں کسی بادشاہ یا امیر کی مدح سرائی ہوتی ہے ، بادشاہی راگ ، بادشاہی موسیقی. روشن چوکی نواز شہناؤں میں شہانی دھنیں بجاتے . (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۹). [شہانی + دھن (رک)].

---مِہندی (---کس مع م ، سک ہ ، مغ) امث.
گہرے رنگ کی مہندی ، شوخ رنگ کی مہندی.
خبر ہے جاوں گی میں آج میاں رنگیں پاس
مہندی ہاتھوں میں لگا میرے شہانی باندی
(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشاء ، ۵۵)). [شہانی + مہندی (رک)].

شُہُب (ضم ش ، ہ) امذ ؛ ج.
بہت سارے شہاب. اس قسم کے شہب بہت بڑے ہوتے ہیں اور ایک مشعل کے موافق روشنی دیتے ہیں. (۱۸۳۹ ، ستہ شمسیہ ، ۵ : ۸۸). ایک نبی کے ظہور پر جو عبدالمطلب سے نکلے گا ...آسمان سے خبریں سننا مسدود ہو جائیں گی اور ہم پر شہب سماویہ پھینکے جائیں گے . (۱۹۳۶ ، طیب الوردہ علی قصیدۃ البردہ ، ۱۶۵). [شہاب (رک) کی جمع].

شَہْباز (فت مع ش ، سک ہ) امذ.
۱. سفید اور بڑا باز (شکاری پرندہ) ، شاہین.
سینے ہیں میری دونوں آنکھیاں بہری کے تئیں
انکھیاں کھلے تو تجھے دیکھ کر ہوا شہباز
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲۴۴).
زندگی میں طائرِ دل کو خلاصی کیوں کے ہو
پنجۂ ظلمِ ستمگر چنگلِ شہباز ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۰).
چاہے تو وہ شہباز بنا دیوے مگس کو
شاہین سے ہم پنجہ ہو اک طائرِ تصویر
(۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۷۷). شہباز ... تیتر بٹیر غرض کہ دنیا بھر کا جانور یہاں موجود ہے. (۱۹۳۸ ، دلی کا سنبھالا ، ۳۵). **۲. سبزی (بھنگ) پینے والوں کا پیر ؛ خوبصورت ، نوجوان ؛ شریف آدمی ؛ بہادر آدمی** (جامع اللغات). [شاہ باز (رک) کی تخفیف].

---چَشْم کس اضا (---فت چ ، سک ش) امذ.
(کنایۃً) پلک ، پلکوں کی نوک ؛ ابرو.
موئے مژگاں ہیں کہ رکھتے ہیں ترے شہبازِ چشم
آشیاں کے واسطے چن چن کے خس کی تیلیاں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۴۰). [شہباز + چشم (رک)].

---سُخَن کس اضا (---ضم س ، فت خ) صف.
شاعری یا کلام کا شاہین ؛ (کنایۃً) شعر یا کلام کا ماہر ، بلند پایہ ادیب. اگر یہ شہباز سخن تک گئے تو میں سمجھوں گا کہ بڑا کام کیا. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۳۸). [شہباز + سخن (رک)].

---نَظَر کس اضا (---فت ن ، ظ) امذ.
رک : شہباز چشم.
مرغِ دل سیکڑوں شہبازِ نظر کے ہیں شکار
خالِ وہ زاغ سیر ہے کہ کلیجے کیے چاٹ
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۰). [شہباز + نظر (رک)].

شَہْپَر (فت ش ، سک ہ ، فت پ) امذ.
۱. پرند کے بازو کا سب سے بڑا اور مضبوط پر. شہپروں کے بغیر کوئی پرند پرواز نہیں کرسکتا (۱۸۹۷ ، سیرپرند ، ۶۶). **۲. (کنایۃً) عمل کی قوت یا طاقت.** اس کے فوراً بعد ان کے شہپر قضا کے ہاتھوں میں آ گئے. (۱۹۸۵ ، آتش چنار ، پیش لفظ ، ج). **۳. مونچھوں کے بال** (سندھی نامہ ، ۲۳۵). [شاہ پر (رک) کی تخفیف].

---تولْنا محاورہ.
پرواز کے لیے پر پھیلانا ، اُڑنے کی کوشش کرنا ؛ (مجازاً) کسی کام کے لیے کوشش کرنا.
یار کو لکھنا نہ تھا اپنی گراں جانی کا حال
تول کر آخر کبوتر اپنا شہپر رہ گیا
(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۱۳).

---جَلْنا محاورہ.
قوت پرواز سلب ہونا. بڑے بڑے اہل بصیرت کے ذہن کا شہپر شاید جلتا نظر آیا. (۱۹۸۶ ، مولانا ابوالکلام آزاد، شخصیت اور کارنامے ، ۲۸۶).

---جھاڑْنا ف م.
پرندے کا بازو پھیلا کر زور سے ہلانا ، تیزی اور آزادی سے پرواز کرنا.
ذکرِ پرواز تو کیا تنگ ہے ایسا یہ چمن
جھاڑ بھی سکتے نہیں ہم کبھی شہپر اپنا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۲۰).

---جھَڑْنا ف ل.
بڑے پروں کا کمزور ہو کر گر پڑنا.
یہ بھی افسوس ہے گلشن میں نہ نکلے ارماں
فصلِ گل آئی تو جھڑنے لگے میرے شہپر
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۵۷).

---رُوحُ الاَمِین کس اضا(---و مع ، ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، ی مع) امذ.
حضرت جبرائیل کے پر یا بازو.

مرے حق میں عنایت نامہ یار
مثالِ شہپر روح الامیں ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۳).

پہونچ اگرچہ سدرہ تلک ہے ادب بھی شرط
اے مرادٖ شہپر روح الامیں نہ چھوڑ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۲).

کیا وہاں بھی اڑ کے پہنچا ہے کبھی اے نکتہ چیں
کانپتا ہے جس فضا میں شہپر روح الامیں
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۵۵). [شہپر + روح الامیں (رک)].

---نِگار (--- کس ن) امذ.
ایک قسم کا سرخ کبوتر جس کی پشت اندر سے سبز زردی مائل اور سینہ کے اوپر زرد نقطے ہوں. سرخہ یعنی کرنگ اگر پشت اوس کی اندر کے سبز زردی مائل اوپر سینہ کے نقطہ زرد اور نیچے دُم کے بھی نقطے زرد ہوتے ہیں اسکو شہپر نگار بھی کہتے ہیں . (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۱۰). [شہپر + ف : نگار ، نگاشتن - نقش کرنا ، نقش بنانا یا کندہ کرنا].

---ہِلانا محاورہ.
پرواز کے لیے پر تولنا ، اُڑنے کے لیے تیار ہونا.

ماں باپ کو لے کے بازوؤں پر
کس طرح ہلا رہا ہے شہپر
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۹۳).

شَہپَری (فت مج ش ، سک ہ ، فت پ) امث.
پریوں کی ملکہ.

جانا تجے جو دیکھت جگ چھند بھری کتے ہیں
کوئی حور بہشتی کوئی شہپری کتے ہیں
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۳). [شاہ پری (رک) کی تخفیف].

شَہپُور (فت مج ش ، سک ہ ، و مع) امذ.
بادشاہ کا بیٹا ، شہزادہ.

اپنے شہپور کی رہ دیکھ رہی ہیں یہ اسیر
جس کے ترکش میں ہیں امید کے جلتے ہوئے تیر
(۱۹۵۲ ، دست صبا ، ۱۱۲). [شہ + پور (۱)].

شَہپُورَہ (فت مج ش ، سک ہ ، و مع ، فت ر) امذ.
بڑی قسم کا تنبورا (ا پ و ، ۳ : ۱۶۲). [مقامی].

شَہتَرَہ (فت مج ش ، سک ہ ، فت ت ، ر) امذ.
(طب) شاہترہ ، یونانی طب میں ایک کڑوی دوا جو مصفی خون ہے ، چرائتہ ، شہترہ.

اے طبیبو ہے مرے دل میں گدائی کی ہوس
شہترے سے فائدہ کیا ہو گا مجھ بیمار کو
(۱۸۵۳ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۳۲۲). [رک : شاہترہ].

شَہتُوت (فت مج ش ، سک ہ ، و مع) امذ.
(طب و نباتات) ایک درخت اور اس کا پھل اس کی شاخیں لمبی اور لوچ دار پتے پان کے برابر مگر کھردرے اور دندانے دار ہوتے ہیں پھل عموماً تین انگل سے پانچ انگل تک لمبا ہوتا ہے اور دو قسم کا ہوتا ہے ایک سفید زردی سبزی مائل اور مزے میں شیریں دوسرا سرخی مائل اور مزے میں کسی قدر ترش لوگ شوق سے کھاتے بھی ہیں اور دوا کے طور پر بھی مستعمل ہے ، اس کے پتے ریشم کے کیڑے کی خاص غذا ہیں چین میں خاص طور پر ریشم کے کیڑے پالنے کے لیے لگایا جاتا ہے.

بوسہ سیب زنخداں وو گویا شہتوت ہے
آج دیکھے ہم نے وو میٹھے لباں کے فالسے
(۱۷۳۷ ، دیوان قاسم ، ۲۳۶). شہتوت کی ہری بھری شاخ وہ تیرتی ہوئی چلی آتی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۶۵). شہتوت کے درخت سے کچھ شاخیں توڑیں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۳). دائیں طرف جامن اور شہتوت کے پیڑوں کا جھنڈ تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۳۲). ۲. **(مجازاً) مرد کا عضو تناسل.**

عل میں موا رنڈیاں گھورے کو
ہوا ہے کتا اپنا شہتوت خوجا
(۱۸۳۵ ، رنگین [دیوان رنگین و انشا ، ۲۲]). [شاہ توت (رک) کی تخفیف].

شَہتُوتِیَہ (فت مج ش ، سک ہ ، و مع ، سک ت ، فت ی) امذ.
(نباتات) خلیات کا کروی مجموعہ جو ٹھوس ہوتا ہے اور شہتوت کی شکل کا ہوتا ہے. شگافیت کے نتیجے میں سب سے پہلے خلیات کا ایک کروی مجموعہ جو ٹھوس ہوتا ہے تشکیل پاتا ہے اسے شہتوتیہ (**Morula**) کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۱۷۲). [شہتوت + یہ ، لاحقۂ نسبت].

شَہتُول (فت ش ، سک ہ ، و مع) امذ.
قیمتی ، نایاب ، وزنی.

شہزادی نیلوفر کے یہ دس موتی انمول بھی ہیں
سچے بھی ہیں دلکش بھی ہیں گراں بھی ہیں شہتول بھی ہیں
(۱۹۳۳ ، شعر انقلاب ، ۱۰۳). [شہ + تول (رک)].

شَہتِیر (فت مج ش ، سک ہ ، ی مع) امذ.
چوپہلو لمبی لکڑی جو موٹائی اور چوڑائی میں قریب قریب مساوی اور کم سے کم فٹ سوا فٹ اور لمبائی کم سے کم بارہ پندرہ فٹ ہوتی ہے تعمیرات میں کام آتی ہے ، بڑی کڑی ، شاہ لیک ، دھنی.

پکڑ آنکڑہ جیسے ہوئے شہتیر
دیویں داہنے اوس کے کلے کوں چیر
(۱۶۷۹ ، آخر گشت ، ۱۵۹).

مٹی تو وہ جو ڈالی چھت پر ہم
تھے جو شہتیر جوں کماں ہیں خم
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۹). جلتے ہوئے شہتیر اڑ کر میدان میں گرتے اور ہلا کت کا باعث ہوتے تھے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۴ : ۸۵). شبراتی کی بیوی گلے میں رسی ڈال کر چھپر کے شہتیر میں لٹکنے لگی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۲). [شہ + تیر (رک)].

شَہتِیری (فت مع ش ، سک ہ ، ی مع) امث.
پیمائش میں شہتیر سے چھوٹی لکڑی. زیادہ مقدار کے خریدار تختوں کے بجائے شہتیر اور شہتیریاں خریدتے ہیں. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۲۸۰). ہم لوگ اپنے مکان کی چھت پر گئے اور وہیں سے ساتھ والے مکان کی طرف دیکھا کہ چھت اڑ گئی ہے اور شہتیریاں ننگی ہوگئی ہیں. (۱۹۷۱ ، تحدیث نعمت ، ۲۹۵). [شہتیر + ی ، لاحقۂ تصغیر].

---پَھنْدا (---فت پھ ، سک ن) امث.
رسی وغیرہ کا وہ حلقہ یا گانٹھ جو لٹھوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ کھینچنے یا اتارنے اور چڑھانے میں مدد دیتا ہے. شہتیری پھندا نمبر ھیچ ، یہ پھندا لٹھوں کے اتارنے اور چڑھانے یا ایک جگہ سے دوسری جگہ کھینچنے میں مستعمل ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۲۷). [شہتیری + پھندا (رک)].

شَہْجَہانی (فت ش ، سک ہ ، فت ج) صف.
شاہ جہاں (رک) سے متعلق یا منسوب.

گئی وہ آب و تابِ بزمِ اکبر
مٹے نقش و نگارِ شہجہانی

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۵۰). [شاہ جہانی (رک) کی تخفیف].

شَہْد (فت مع ش ، سک ہ) امذ.
۱. **ایک قسم کا میٹھا شیرہ جسے سہال کی مکھیاں درختوں کے پھولوں ، پھلوں اور پتوں کا رس چوس کر جمع کرتی ہیں ، رنگت میں سرخ ، ہلکا سرخ اور سفیدی مائل ہوتا ہے ، اسے لوگ بطور غذا کھاتے ہیں اور دوا کے طور پر مرکبات میں شامل کر کے یا تنہا بھی استعمال کرتے ہیں ، قرآن مجید میں اس کی تعریف آئی ہے، شفاء للناس (اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے).** ذکر روحی کے شہد میں میلا کرسکن کے پانی سوں پینا. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۱۲). یو آب حیات تو ہے ، یو شہد ، یو نبات تو ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۳).

دو رخسارِ سوسن دہاں مثلِ سیب
بھرے شہد چاہِ ذقن سے نشیب

(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۱۸). ہمارے لعاب سے شہد پیدا کیا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۱۳). حضرت زینب کے پاس کہیں سے شہد آ گیا تھا انہوں نے آپؐ کے سامنے پیش کیا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۹۸).

قند میں یہ سجل مٹھاس کہاں ؟
شہد میں یہ کنول کی باس کہاں

(۱۹۶۸ ، ضمیریات ، ۲۸). ۲. (مجازاً) **بہت زیادہ میٹھی چیز ، جو شہد کی مانند شیریں ہو.** کبھی تیرے بول شربت کے گھونٹ ہیں کبھی تو شہد ہے اور کبھی حنظل کبھی تو زہر ہے کبھی تریاق. (۱۸۹۸ ، مقالات حالی ، ۲۰۵). [ع].

---پارَہ (---فت ر) امذ.
شہد سے تیار کردہ شیرینی، شہد سے بنائی ہوئی مٹھائی یا حلوہ. بدو نے کہا میں بھی بغداد جا کر شہد پارے ضرور کھاؤں گا. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۲۶۰). [شہد + پارہ (رک)].

---پَر مَکّھی گُھوسی کہاوت.
بہت زیادہ خوشامد کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں ، خوشامدی. شہد پر مکھی گھوسی اس کہاوت کے کہنے والے کو شاباش خوش آمدی ہیں. (۱۹۰۱ ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ۲۵).

---ٹَپکانا محاورہ.
وقت نزع بیمار کے منہ میں شہد ڈالنا. میں بھی آن نکلی تو دیکھتی کیا ہوں کہ تمہاری اماں جان شہد ٹپکا رہی ہیں اور خالہ کلثوم یٰسین پڑھ رہی ہیں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۳۲).

---چَٹانا محاورہ.
رک : شہد ٹپکانا.

نزع کی حالت میں چل کر یار شکر لب بوسہ دے
آج تیرے بیمار کو ہم سنتے ہیں شہد چٹاتے ہیں

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۱۵۲).

---خُشْک کس صف(---ضم خ ، سک ش) امذ.
شہد کی ایک قسم جو خشک ہوتا ہے ، تیز بو سبز و زرد و سفید و سرخ ہوتا ہے ملک فارس کے پہاڑوں اور کازروں کے ملائے میں پایا جاتا ہے ، انگبین خشک. شہد خشک ... شہد ہے نہایت خشک تیز بو. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۶۵). [شہد + خشک (رک)].

---دان/دانی امذ ، امث.
(نباتیات) **پھول یا پودے کا وہ حصہ جس میں شہد ہوتا ہے.** اکسانہ عموماً و آزاد ، کنار پوشہ ، بتلای پنکھڑیاں ، مختصر ہو کر شہد دان بناتی ہیں. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ۲۰۲). اینڈروشیئم کی اساس پر گہرے سبز رنگ کی جھوڑ شہد دانیاں **Nectaries** پائی جاتی ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۹۳). [شہد + دان ، لاحقۂ ظرفیت + ی ، لاحقۂ تصغیر].

---زُباں (---ضم نیز فت ز) صف.
شیریں زباں ، خوش گفتار ، شیریں مقال.

نشانہ ہے تو اتنا ہے اسکا کہ کام میں
کبھی نہ یوں تجھے تو ہو شہد زبان شرنگ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۱۰).

یہ کسی شہد زباں سے پوچھو
لذتِ تلخ کلامی کیا ہے

(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵ ، مارچ ، ۳). [شہد + زبان (رک)].

---سُہاگہ ، گھی ، مَری دھات کا جی کہاوت.
کیمیا گر کہتے ہیں کہ ان تینوں چیزوں سے مری ہوئی دھات زندہ ہو جاتی ہے (نوراللغات).

---فائق کس صف(---کس ء) امذ.
عمدہ شہد ، اچھی قسم کا شہد ، اعلیٰ قسم کا شہد ، خالص اور نفیس شہد. اگر تیرا قول صادق ہے تو شہد فائق ہے ورنہ تھوک دینے کے لائق ہے. (۱۸۹۸ ، مقالات حالی ، ۱ : ۲۰۶). [شہد + فائق (رک)].

---- کا چھتّا (----فت چھ ، شد ت) امذ.
شہد کی مکھیوں کا خانے دار گھر جس میں وہ شہد جمع کرتی ہیں ، ما کھی کا چھتا.

چھوٹتا ہی نہیں یہ الجھیڑا
شہد کا چھتا جیسے اب چھیڑا

(۱۷۷۶ ، خواب و خیال ، میر اثر ، ۲۰۰). شہد کے چھتے میں تین قسم کی مکھیاں ہوتی ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۶۵).

---- کی چُھری (----ضم چھ) امث.
ایسا شخص جو زبان کا میٹھا اور دل کا کھوٹا ہو یعنی دوست نما دشمن ، وہ شخص جو صرف ظاہر میں دوست ہو اور باطن میں اس کے برعکس میٹھی چھری (نوراللغات).

---- کی مکّھی (----فت م ، شد کھ) امث.
۱. وہ مکھی جو شہد جمع کرتی اور چھتا بناتی ہے. سب کیڑوں میں شہد کی مکھیاں بہت سمجھدار ہیں اکٹھی رہتی ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۶۵). **۲. (کنایۃً) وہ شخص جو سر ہو جائے اور پیچھا نہ چھوڑے ، چمچوڑ ، وہ شخص کہ جہاں فائدہ دیکھے وہیں جا لپٹے** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---- کی مکّھیوں کی مَلِکَہ (----فت م شد کھ یکسی ، و مج ، فت م ، سک ل ، فت ک) امث.
ہر چھتے میں ایک مکھی خاص طور پر پرورش کی جاتی ہے جب یہ جوان ہوتی ہے تو انڈے دینے شروع کرتی ہے پرانی ملکہ اپنی وفادار مکھیوں کو ساتھ لے کر چلی جاتی ہے ، رانی مکھی (ماخوذ : جامع اللغات).

---- کی مُہال (----ضم م) امذ.
شہد کی مکھیوں کا چھتا. مینار نہایت بلند اور خوشنما مسجد میں اداسی اور پریشانی شہد کی بڑی مہالیں لگی ہوئی تھیں. (۱۹۰۷ ، سفر نامۂ ہندوستان ، ۷۷).

---- کی نَبِیذ (----فت ن ، ی مع) امث.
(طب) شہد ملا کر تیار کی گئی ایک قسم کی نشہ آور دوا جو سردی ضعف اور اعصاب کے امراض جیسے فالج ، لقوہ ، رعشہ کے لیے مفید ہے. شہد کی نبیذ ... یہ سردی اور ضعف اعصاب کے امراض جیسے فالج لقوہ رعشہ اور استرخا کو نافع ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۲۳).

---- کے سے گھونٹ پینا محاورہ.
(بات) خوشدلی یا دلچسپی سے سننا. میں کانوں کی راہ آپ کی باتوں کے شہد کے سے گھونٹ پی رہا ہوں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۷).

---- گھولنا محاورہ.
شیریں گفتار ہونا ، شیریں کلامی کرنا ، میٹھے بول بولنا.

سیکھ شاہ محمد اکاسلوں سے
زہر پیسنا کیا ، شہد گھولنا کیا

(۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۹۵).

---- لگا کَرْ اَلَگ ہو جانا محاورہ.
جھگڑا برپا کر کے الگ ہو جانا ، لڑائی کرا دینا ، فساد کرانا ، لڑوا دینا (نوراللغات).

---- لگا کَرْ/کے چاٹْنا محاورہ.
کسی ایسی چیز کا رکھنا جو بیکار ہو ، طنز کے طور اس موقع پر استعمال کرتے ہیں جب کسی چیز کا رکھنا نہ رکھنا برابر ہو. گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کو شہد لگا کے چاٹیں اور ہوس بجھائیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۰ : ۱).

---- نَبات کسی اسا (----فت ن) امذ.
(نباتیات) پودوں کا میٹھا رس یا شہد ، عسل. پھولوں کی پتیوں کے نیچے ایک رطوبت پیدا ہوتی ہے جسے سائنس کی اصطلاح میں رس یا شہد نبات (Nectar) کہتے ہیں. (۱۹۶۸ ، کاروان سائنس ، ۵ ، ۱ : ۳۸). [شہد + نبات (رک)].

---- نِکالْنا / نِکَلْنا ف م.
شہد کا چھتے سے حاصل کرنا (جامع اللغات).

---- و شَکَر (---- مع ، فت ش ، ک) امذ.
دو میٹھی چیزوں کا امتزاج ، قندمکرر.

سعدی طرح انگیختہ شہد و شکر آمیختہ
در ریختہ در ریختہ ہم شعر ہے ہم گیت ہے

(۱۵۹۳ ، سعدی کاکوروی ، مخزن نکات ، ۶).

میٹھی یک حکایت عجب خوب تر
رسالہ مرا خوب شہد و شکر

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی ، قدیم اردو ، ۱ : ۱۴۲). [شہد + و (حرفِ عطف) + شکر (رک)].

شُہَدا (ضم ش ، فت ہ) امذ ؛ ج.
شہید (رک) کی جمع.

انہوں بعد شہدا شفاعت کریں
اونہوں بعد لللہ اذان جو پڑیں

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۱۰).

کیا حال کہیے ہاں کے کوئی جور و جفا کا
خوں بسکہ گرا خاک کے اوپر شہدا کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۲۲).

داغ کی لاش سر راہ گزر ہے پامال
مرتبے خوب تمہارے شہدا نے پائے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۶۳). [ع].

شُہْدا (ضم ش ، سک ہ) امذ.
۱. بدکار ، بدمعاش ، لُچّا ، بازاری آدمی ، آوارہ ، غنڈا.

کر بیاہ کر چلا ہے سحر کو تو یہ بلا
شہدا ، زنانہ ، ہیجڑا اور بھاٹ منڈچیرا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ ، ۲ : ۹). اٹھائی گیرا ، لفّا ، لُچّا ، شُہدا ، دغاباز ... یہ سب عرفے ، مگر شرابی ان سب کا گرو گھنٹال ہے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱). بڑھیا کا بیٹا شہر کے شہدوں میں گنا جاتا تھا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۵۰).

ہزار شکر کہ ہم نہ کندہ ذہن مولوی ہیں نہ سیہ مست بادہ ریاکار ، ورنہ شرعی شہدے ہوتے . (۱۹۸۸ ، صحیفہ [اقبال نمبر] ، اکتوبر ، دسمبر ، ۱۰۰) . ۲. ایک فرقہ جو اکثر ننگے سر اور پاؤں رہتا ہے ، عام طور پر لوگوں کا بوجھ یا شادیوں میں دلہن کا پلنگ اٹھاتا ہے ان کی دیانتداری اور ایمانداری مشہور ہے . نکاح کے ختم ہوتے ہی شہدے آواز لگاتے ہیں . (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، ۸۰) . پھر مبارک سلامت کا شور بلند ہوا اور اسی کے ساتھ شہدوں کی آوازیں آئیں الٰہی ست ہوتے ہوں . (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۲۷) . [س : شہدا शहदा] .

---پن (---فت پ) امذ .
بدمعاشی ، بدچلنی (ماخوذ : پلیٹس ، جامع اللغات) . [شہدا + پن ، لاحقۂ کیفیت] .

---شِکَستَہ (---کس یز فت ش ، فت ک ، سک س ، فت ت) صف .
خراب و خستہ .

شہید تیغ ابرو ہے اسیر دام گیسو ہے
ہدایت بھی میاں کوئی وہی شہدا شکستہ ہے

(؟ ، میر ہدایت (فرہنگ آصفیہ)) . [شہدا + شکستہ (رک)] .

شَہدانَج (فت ش ، سک ہ ، فت ن) امذ .
(طب) **بھنگ کے درخت کا بیج جو جنگلی اور بستانی دو قسم کا ہوتا ہے . جنگلی قسم کا پیڑ دو گز کے برابر ہوتا ہے اور اس کے پتے پر سفیدی غالب ہوتی ہے نسیان دور کرتا اور متلی کو دفع کرتا ہے ، شاہد انق ، شاہد انج .** بوستانی کے تخم کو شہدانج کہتے ہیں . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۹۸) . شہدانج کھانے سے منی خشک ہو جاتی ہے . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ٦۷) . [شہدانہ (رک) کا معرب] .

شَہدانَہ (فت ش ، سک ہ ، فت ن) .
شہدنج ، بھنگ (کلید عطاری ، ۷۵) . [شاہدانہ (رک) کا مخفف] .

شُہَداْ (ضم ش ، فت ہ) امذ .
رک : شہدا . شہداْ : جمع شہید (۱۹۲۵ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۱۵) . وہ لوگ جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہوا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداْ اور صالحین . (۱۹٦۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۸) . [شہدا (رک) کا ایک اِملا] .

---ئے کَربَلا کس اضا (---فت ک ، سک ر ، فت ب) امذ ؛ ج .
کربلا کے شہید ، وہ لوگ جو واقعۂ کربلا میں شہید ہوئے . شہر ارکاٹ میں ایک ساہوکار رہتا تھا اس کے لڑکے کو شہدائے کربلا سے بڑی عقیدت تھی . (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۲۱۰) . [شہدا + ئے (حرف اضافت) + کربلا (رک)] .

شُہْدَن (ضم ش ، سک ہ ، فت د) امث .
بازاری عورت ، بدمعاش عورت . غصے سے جھنجلا کر بولی او رحیمن او رحیمن ادھر تو آ شہدن . (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۹۳) . شہدن ، بے شعور ، دور ہو ، چل اندر جا کے بیٹھ . (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۵۳) . [شُہدا (رک) کی تانیث] .

شُہدپن / پَنا (ضم ش ، سک ہ ، د ، فت پ) امذ .
بدمعاشی ، بدچلنی ، لُچّاپن ، شہدا ہونا . وہاں شبانہ روز عجیب طرح کے چرچے شہد پنے کے رہتے تھے . (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۱۰۸) . نسوانیت یا شہد پن کے مقابلہ میں قل اعوذیت کو گردن زدنی بھی نہیں قرار دیا جا سکتا . (۱۹۳۲ ، گنج ہائے گراں مایہ ، ۲۰۷) . [رک : شہدا پن] .

شُہْدی (ضم ش ، سک ہ) امث .
شہدن ، بازاری عورت .

لٹی جاتی ہے یہ شہدی منع تو ان کو کرے
کون داروغہ مرے سکھپال کے ہمراہ ہے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۰۲) . [شہدا (رک) کی تانیث] .

شَہر (فت ش ، سک ہ) امذ .
۱. **مہینہ ، ماہ .**

یوں جواب اس نے دیا مجکو کہ یہ ماہ مبارک
متبرک جو ہے مشہور جہاں شہر ربیع

(۱۸۷٦ ، شہید ، گلدستہ شہید ، ٦) . ۲. **نیا چاند جب وہ دکھائی دے ، ہلال** (ماخوذ : پلیٹس) . ۳. (تصوف) **وجود مطلق جو سب میں ساری و طاری ہے** (مصباح التعرف ، ۱۵۵) . [ع] .

---حَرام کس اضا (---فت ح) امذ .
ماہ مقدس ، مراد : رجب ، ذیقعدہ ، ذی الحجہ یا محرم . شہر حرام یعنی ماہ رجب . (۱۸۵۱ ، عجائب القصص ، ۲ : ۵۵) . کیا جانتے ہو یہ کونسا مہینہ ہے لوگوں نے کہا خدا اور رسول کو اس کا علم ہے آپ نے فرمایا شہر حرام ہے . (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۳۹) . [شہر + حرام (رک)] .

شَہر (فت مع ش ، سک ہ) امذ .
بڑی آبادی والی بستی جہاں عمارتیں ، دکانیں اور سڑکیں وغیرہ بکثرت ہوں ، جہاں کی صحت تعلیم اور تعمیرات وغیرہ کی انتظامیہ کو میونسپلٹی کمیٹی یا میونسپل کارپوریشن کہتے ہیں ، قصبے سے بڑی بستی ، آبادی ، بستی ، مقام . وہاں سے دسرا ملکوت کی منزل سوں سیر کر کر مکن مکن کے شہر میں جا کر پوچھے . (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۳) .

پھر شہر و کشور نے غازی چلے
چغتے مغل ترک و تازی چلے

(۱۵٦۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۰۱) . ایک شہر تھا اس شہر کا ناؤں سیستان . (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۱٦) .

جنوں کے شہر میں نہیں کم عیار کوں حرمت
میں نقد قلب کوں کانٹے میں دل کے تول چکا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۵۰) . مصنف نے ہر شہر اور جزیرے کے طول اور عرض کی وسعت بحساب درجے اور دقیقے کے بیان کی ہے . (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۰۷) . نپولین اس خبر سے چونک پڑا کہ شہر میں بغاوت ہوگئی . (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۲ : ٦۳) . جہاں اتنے بڑے بڑے شہر کے معزز مہمان آئے ہوں وہاں یہ چیخ و پکار کی آوازیں سن کر لوگ کیا کہیں گے . (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱٦٦) . [ف] .

ـــــ اُستاد (ـــــ ضم ا ، سک س) امذ.
شہر کا استاد ؛ (کنایۃً) استاد کامل ، ماہر فن ، شاعر اعظم۔

میں سنا ہے یوں کہا سجاد نے
قبلۂ شعرا و شہر استاد نے

(١٧٩٨ ، بیان (احسن اللہ خان)، د، ٧٤)۔[شہر + استاد (رک)]۔

ـــــ اُمَنْڈنا محاورہ.
شہر کے لوگوں کا ہجوم کرنا ، بہت لوگوں کا آنا (جامع اللغات ، مہذب اللغات)۔

ـــــ اَنگیز (ـــــ فت ا ، غنہ ، ی مج) امذ.
شہر آشوب (رک) کی ایک قسم ، ایسی نظم جس میں لڑکوں کے حسن و جمال اور ان کی دلکش اداؤں کا ذکر ہوتا تھا اور جن کا مقصد محض تفریح و تفنّن طبع تھا اور جس سے شہر میں فتنے اور ہنگامے اٹھنے کا ڈر بھی ہوتا تھا. وحیدی قمی کا شہر انگیز تبریز جو تبریز کے نوخیزوں کی تعریف میں ہے۔ (١٩٨٥ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ١١٣)۔ [شہر + ف : انگیز ، انگیختن ـ اُٹھنا ، اٹھانا]۔

ـــــ آرا صف.
شہر کو سجانے والا ؛ (مجازاً) وجیہ ، حسین ، خوبصورت ، محبوب کی تعریف.

شہرِ دل آباد تھا جب تک وہ شہر آرا رہا
جب وہ شہر آرا گیا پھر شہرِ دل میں کیا رہا

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ١ : ١٣)۔ شہر آرا: وجیہ ، حسین ، نام آور. (١٩٢٥ ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ١١٥)۔ [شہر + ف : آرا ، آراستن ـ سجانا]۔

ـــــ آشوب (ـــــ و مج)۔ (الف) امذ.
١. شہر کے لیے فتنہ اور ہنگامہ ، نظم کی وہ صنف جس میں مختلف طبقوں اور مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے لڑکوں کے حسن و جمال اور ان کی دلکش اداؤں کا بیان ہوتا تھا. وہ شہر آشوب جن میں خوبانِ شہر کی فتنہ انگیزی کا بیان مقصود ہے۔ (١٩٨٥ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ١١٣)۔ **٢. وہ نظم جس میں کسی شہر یا ملک کی اقتصادی یا سیاسی بےچینی کا تذکرہ ہو یا شہر کے مختلف طبقوں کی مجلسی زندگی کے کسی پہلو کا نقشہ خصوصاً ہزلیہ ، طنزیہ یا ہجویہ انداز میں کھینچا گیا ہو.** اس کے برعکس نعت، حمد اور واسوخت شہر آشوب سے اپنے معانی کے لحاظ سے ممیز ہوتی ہیں. (١٩٨٥ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ١١٥)۔ (ب) صف. **وہ شخص جو اپنے حسن و جمال کے باعث آشوب زدۂ شہر و فتنۂ دہر ہو** (فرہنگ آصفیہ)۔[شہر + آشوب (رک)]۔

ـــــ باش امذ.
شہری ، شہر کا باشندہ ، شہر میں رہنے والا. افسوس ہے کہ ہمارے شہر باش اور ہم وطن کشمیر کے فن تعمیر کی نزاکتوں کی طرف کم توجہ کر رہے ہیں. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٢٨٦)۔[شہر + ف : باش ، باشیدن = رہنا ، بستا]۔

ـــــ بانو (ـــــ و مج) امث.
١. شہر کی امیرزادی ، خاتون شہر ، شہر کی دلہن یعنی شہر کی زینت (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔ **٢. بادشاہ ایران کی بیٹی کا نام جو خلافت حضرت عمر میں قیدی ہو کر آئیں اور سیدالشہدا حضرت امام حسین سے آپ کا عقد ہوا ، حضرات اہل تشیع کے چوتھے امام حضرت زین العابدین علیہ السلام آپ ہی کے بطن مبارک سے تھے ، سانحہ کربلا میں آپ بھی امام مظلوم کے ہمراہ تھیں۔**

نندوں کے منہ سے جوں جوں سنتے تھی یہ حرف سوز
اڑتی تھیں شہر بانو کے منہ پر ہوائیاں

(١٨٢٤ ، مصحفی ، ک ، ٥ : ٣١٢)۔ بی بی شہر بانو سے کہا تم نوشیروان عادل کی پوتی اور بادشاہ یزدگرد کی حقیقی بھانجی ہو ، میں آج تم کو وہ وقت یاد دلاتا ہوں۔ (١٩٣١ ، سیدہ کا لال ، راشد الخیری ، ١٨٧)۔[شہر + بانو (رک)]۔

ـــــ بانی امذ.
پولیس ، محکمہ پولیس ، وہ صیغۂ انتظام جو حکومت کی طرف سے امن عامہ قائم رکھنے اور حفاظت جان و مال کی غرض سے قائم ہو۔ آموزش گہ عالی شہر بانی: پولیس کے افسروں اور ملازموں کو تربیت دینے کے لیے یہ کالج وزارتِ داخلہ کے تحت قائم ہے۔ (١٩٦٨ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٦٦٨)۔ [شہر + بانی (رک)]۔

ـــــ بَدَر (ـــــ فت ب ، د) صف.
جلا وطن ، وہ شخص جو حاکم کے حکم سے شہر سے نکال دیا گیا ہو۔ ارے ہے کوئی اس دیوانہ کو شہر بدر کرے۔ (١٨٠١ ، آرائش محفل ، حیدری ، ٩٣)۔

اب تلک شہر بدر ہی ہمیں سمجھے وہ ماہ
ہم کو یہاں آئے ہوا ایک مہینے کے قریب

(١٨٣٥ ، کلیات ظفر ، ١ : ٩٤)۔ اگر زندہ رہا تو اس وقت جب آپ کی قوم آپ کو شہر بدر کرے گی میں آپ کی پوری مدد کروں گا۔ (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٣٣١)۔

شہر کے لوگو! شہر بدر کرنا تو مشکل بات نہیں
انسان وہ جو انسان بن کے انسانوں کے ساتھ چلے

(١٩٨٣ ، چاند پر بادل ، ١٣١)۔ اف: کرنا۔[شہر + ب (حرف جار) + در (دروازہ)]۔

ـــــ بَدَر ہونا ف ل.
شہر سے نکالا جانا ، جلا وطن ہونا.

آج سے خانے میں اس کی ہے خوشی
محتسب شہر بدر ہوتا ہے

(١٩٠٥ ، داغ ، یادگار داغ ، ١٧٥)۔

ـــــ بَسانا محاورہ.
شہر قائم کرنا ، شہر آباد کرنا. عجب ان کی یہ ادا ہے کہ یہ جو شہر بساتے ہیں اسی کے بام و در سے الجھتے ہیں ، (١٩٧٩ ، دریا آخر دریا ہے ، ١٥)۔

ـــ بشہر (ـــ فت ب ، فت مع ش ، سک ہ) م ف.
ایک شہر سے دوسرے شہر ، جگہ جگہ.

نالۂ دل میں لئے تجھ کو پھرا شہر بشہر
آہ پر توڑنے نہ کی تنگ دل تاثیر میں راہ

(١٨٣٧ ، درد ، د ، ٦٨)۔[شہر + بہ (حرف جار) + شہر (رک)]۔

ـــ بند (ـــ فت ب ، سک ن) امذ.
١. شہر پناہ ، حصار ، فصیل.

اے عشق تن کا روح سے چھٹنا محال ہے
اللہ کی پناہ ترے شہر بند سے

(١٨٦٧ ، رشک (نوراللغات)). **٢. نظر بند ، قید.** حضرت انسان کے بھی کیا خیالات ہیں کہ زمین کو ایک ہموار میدان خیال کر کے آسمان کا گنبد چار بند اس پر قائم کیا اور خود اس میں شہر بند ہوئے۔ (١٨٩٠ ، جغرافیۂ طبیعی ، ١ : ١٠)۔[شہر + بند (رک)]۔

ـــ بھر میں اونٹ بدنام کہاوت.
اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو کسی عیب کے باعث مشہور ہو ، مشہور آدمی ہی کی شامت آتی ہے ، نامی چور مارا جاتا ہے. انشا ہر بار مجھ ہی کو بدنام کرتا ہے یہ تو وہی مثل ٹھہری کہ شہر بھر میں اونٹ بدنام. (١٨٧٢ ، عطر مجموعہ ، ١ : ٢٩٠)۔

ـــ پناہ (ـــ فت پ) امث.
شہر کی چار دیواری ، فصیل ، شہر کے اطراف کی سنگین دیوار ، فصیل سے گھری ہوئی بستی. شہر پناہ کی دیوار کے تلے گھوڑے پر سے اتر کر زین پوش بچھا کر بیٹھا. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٢٣). تمام دروازے شہر پناہ کے بند ہو گئے تھے. (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٤). شہر کے لوگوں نے اتنے بہت سے اجنبیوں کی آمد کے بارے میں سنا تو شہر پناہ پر چڑھ کر انہیں دیکھنے لگے. (١٩٨٨ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، مارچ ، ٣٧)۔ [شہر + پناہ (رک)]۔

ـــ تاش امذ.
شہر کا باشندہ ، ہم وطن ، اپنے شہر کا رہنے والا (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [شہر + تاش (٢)]۔

ـــ خاموشاں کس اضا(ـــ و مع) امذ ؛ ـــ شہر خموشاں.
خاموش لوگوں کا شہر ؛ مراد : قبرستان ، گورستان.

جان دی ہے گل رخوں کی انجمن سے چھوٹ کر
شہر خاموشاں بسایا ہے چمن سے چھوٹ کر

(١٨٧٠ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ٢٠). یہ معلوم ہوتا تھا کہ انسان کسی شہر خاموشاں میں سے گزر رہا ہے لیکن کیا شہر جس کو دیو زادوں نے بنایا ہے.(١٩١٣ ، تمدن ہند ، ٣٨٣)۔

اجڑی یادوں کے شہر خاموشاں میں کیا ڈھونڈتے ہو
اب وہ زمانہ وقت کی میلی چادر میں منہ ڈھانک چکا

(١٩٧٣ ، مجید امجد ، لوح دل ، ٤٣). [شہر + خاموش (رک) + اں ، لاحقۂ جمع]۔

ـــ خبرا (ـــ فت خ ، سک ب) امذ.
ایسا شخص جو گھوم پھر کر ہر طرف کی خبریں رکھے اور ادھر کی ادھر پہنچائے ، شہر کی معلومات رکھنے والا نیز جو اپنے حلقے میں گھومے پھرے اور باخبر رہے. ہم تو سمجھے تھے ہم ہی شہر خبرے ہیں تم بھی جہانیاں جہاں گشت نکلے. (١٨٨٧ ، جام سرشار ، ٦). یہ حضرت شہر خبرے اور روزانہ بھلے نواب صاحب کی پاکیزہ صحبت میں پہروں بیٹھنے والے حجن صاحب سلمہ کے بھیجے ہوئے آئے تھے. (١٩٢٨ ، مکتوبات شاد ، ١٩٠). بھو خان ٹیڑھی شہر خبرے تھے. (١٩٨٣ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ٢٥١). [شہر + خبر + ا ، لاحقۂ فاعلی]۔

ـــ خبرو (ـــ فت خ ، سک ب ، و مع) امذ.
رک : شہر خبرا. حسین بخش کی قائل ہو گئی واقعی شہر خبرو تھے. (١٩٨٧ ، گردش رنگ چمن ، ٤٨٣). [شہر + خبر + و ، لاحقۂ فاعلی]۔

ـــ خموشاں کس صف(ـــ فت خ ، و مع) امذ.
شہر خاموشاں ، قبرستان.

جا پڑے چپ ہو کے جب شہر خموشاں میں نظیر
یہ غزل یہ ریختہ یہ شعر خوانی پھر کہاں

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ١١٩)۔

گھاٹ پر جلتے جلانے کے ہیں ساماں ہائے ہائے
کس قدر خاموش ہے شہر خموشاں ہائے ہائے

(١٩٣٦ ، روح کائنات ، ٧٥). پانچویں نے تعجب سے دوسرے کو دیکھا کیسا ہجوم؟ شہر شہر خموشاں بنا ہوا ہے. (١٩٨٥ ، خیمے سے دور ، ١٣). [شہر + خموشاں (خاموشاں (رک) کی تخفیف)]۔

ـــ خوبی کس اضا(ـــ و مع) صف.
(مجازاً) شہر کا خوبصورت اور حسین شخص ، حسینۂ شہر.

کوئی شہر خوبی آبِ رواں کا پیراہن پہنے ہوئے کہ
صاف اِدھر سے نظر آتا ہے اُدھر کا پہلو

(١٩٧٨ ، بستی ، ١٥٩)۔ [شہر + خوبی (رک)]۔

ـــ دار صف.
ایک ہی شہر کا رہنے والا ، ہم وطن. سید صاحب وہ میرا شہر دار تھا. (١٩٨٤ ، آخری آدمی ، ١٠١)۔ [شہر + دار (٣)]۔

ـــ داری امث.
وہ تعلقات یا فرائض جو شہر میں رہنے کی وجہ سے ہوں. لیکن ہم نے بھی محلے داری اور شہر داری کا کچھ حق ادا کیا ہے. (١٩٨٣ ، ڈوبتا ابھرتا آدمی ، ٤٦)۔ [شہر دار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ در شہر (ـــ فت د ، سک ر ، فت مع ش ، سک ہ) م ف.
متعدد شہروں میں ، جگہ جگہ ، شہر بہ شہر.

حُسن کمیاب ، نغمہ ہے نایاب
شہر در شہر جا کے دیکھ لیا

(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ١٨)۔[شہر + در (رک) + شہر (رک)]۔

ـــ دل کس اضا(ـــ کس د) امذ.
دل کا شہر ، دل کی دنیا ؛ مراد : دل.

شہر دل آہ عجب جائے تھی پر اس کے گئے
ایسا اجڑا کہ کسی طرح بسایا نہ گیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲). [شہر + دل (رک)].

---شملہ کسی صف(---فت ش ، سک م ، فت ل) امذ.
اندھیر نگری ، وہ جگہ جہاں انصاف نہ ہو ، شہر نا پرساں.
کیا ہوا ہے شہر شملہ ہو دوگانا میری جان
میں تو ملکوں اور زنانی ہوں کھلائے مجھ کو پان
(۱۸۳۵ ، رنگین (نوراللغات)). لونڈا تو شیر ہو ہی گیا تھا اس نے جواب دیا کیا شہر شملہ ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲). [شہر + شملہ (رک)].

---شہر (---فت مع ش ، سک ہ) امذ.
ہر شہر میں، مختلف شہروں میں ، جابجا.
ہو گئی شہر شہر رسوائی
اے مری موت تو بھلی آئی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۷۷). ان کے کفر کے فتوؤں پر شہر شہر اور قصبہ قصبہ کے مولویوں سے مہریں اور دستخط کرائے گئے. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۱۰۷).
وہ قید کوہ میں رہ کے بھی شہر شہر میں ہے
ہوئی ہے ہم سخن کار بے زباں کے عوض
(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۶۶). [شہر + شہر (رک)].

---علم کس اضا(--- کس ع ، سک ل) امذ.
علم کا شہر ؛ (کنایۃً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.
وہ شہر علم مجھے علم آشنا کر دے
گداز عشق نوا کو مری عطا کر دے
(۱۹۸۳ ، سرے آقا ، ۱۲۳). [شہر + علم (رک)].

---غدار کس صف(---فت غ ، شد د) امذ.
بڑا شہر ، بڑی آبادی والا شہر. میں اپنے خدمت گار سمیت لندن جیسے شہر غدار میں یک بینی دو گوش رہ گیا. (۱۹۳۵ ، معاشرت ، ظفر علی خان ، ۳۸). [شہر + غدار (رک)].

---غریباں کس اضا(---فت غ ، ی مع) امذ.
غریب الدیار لوگوں کا وطن ، پردیس.
آیا ہے ایک شہر غریباں سے تازہ تو
میر اس جوان سال پریشاں کی کیا خبر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۸). [شہر + غریباں (رک)].

---فتن کس صف(--- کس نیز فت ف ، فت ت) امذ.
دل لبھانے والا شہر ، دلکش شہر.
سنا ہے کہیں کوئی شہر فتن
زمانہ سلف میں تھا رشک چمن
(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۳۷). [شہر + فتن (رک)].

---کا دل امذ.
شہر کے وسط کا علاقہ ، قلب شہر ، وسط شہر. دونوں گروہ شہر کے دل میں اکثر برسر پیکار رہتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۱).

---کا سلام دیہات کا دال بھات کہاوت.
شہر والے زبانی خاطر تواضع سے ٹال دیتے ہیں گاؤں والے جو میسر ہو کھلاتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کے صدقے ہونا محاورہ.
آوارہ پھرنا ، مارا مارا پھرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---گرد (---فت گ ، سک ر) صف مذ.
شہر گشت ، شہر میں گشت کرنے والا ، گھومنے پھرنے والا ، بستی میں مارا مارا پھرنے والا ، جہاں گرد ، آوارہ (نوراللغات). [شہر + ف : گرد ، گردیدن - پھرنا].

---گرداں (---فت گ ، سک ر) صف.
وہ شخص جسے شہر میں تشہیر کیا جائے (جامع اللغات). [شہر + ف : گرداں ، گردانیدن - پھرانا (رک) سے اسم].

---گردی (---فت گ ، سک ر) امث.
شہر میں گھومنا پھرنا ، آوارہ گردی ، شہر گشت.
دھوم کرتا ہے جو اے وحشت تو خاطر خواہ کر
شہر گردی کب تلک صحرا سے بھی کچھ راہ کر
(۱۸۸۸ ، گوہر انتخاب ، ۲۱۰). اٹھارہویں صدی تک لفظ ڈیما کریسی اور ڈیمو کریٹ یورپ میں برے معنوں میں استعمال ہوتا تھا اس کے معنی شہر گردی یا افراتفری یا غنڈہ گردی کے تھے. (۱۹۷۶ ، ہماری قومی ثقافت ، ۱۵). [شہر گرد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گشت (---فت گ ، سک ش). (الف) صف.
رک : شہر گرد (پلیٹس ؛ جامع اللغات). (ب) امذ. **شہر میں کسی جلوس یا بارات وغیرہ کا گشت.**
بہوت دیس تے شہ کے گھر کاج ہے
شہر گشت کی رات سو آج ہے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۸).
تس خوش ہوا کوں دیک کر شہ شہر گشت آنے کے دن
نکیا جھلکتا سو رسا تس رات بھی چندل بھری
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۱۱). [شہر + گشت (رک)].

---مارنا محاورہ.
شہر فتح کرنا ، شہر جیت لینا. جب مہاراج نے لاہور شہر مارا انہی دنوں میں انکی آنکھ بڑے زور سے دکھنے آئی (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، مقالات ، ۲۰۸).

---میں اونٹ بدنام کہاوت.
جو بدنام ہوتا ہے اسی پر پہلے شبہہ کیا جاتا ہے یا الزام رکھا جاتا ہے ، ایسے شخص کی نسبت بولتے ہیں جو کسی عیب میں مشہور ہو.
بوجھ ساروں کا ہوا وہ ہی اٹھائے
اونٹ بدنام شہر میں افسوس
(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۸).

ـــ میں ہَنڈْوانا محاورہ.
شہر میں تشہیر کرانا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

ـــ نا پُرساں کس صف(ـــ ضم پ ، سک ر) امذ.
ایسا شہر جس میں کوئی کسی کا پوچھنے والا نہ ہو ، بے حس ، بے درد شہر ، شہر شملہ ، وہ جگہ جہاں انصاف نہ ہو. میری عمر اس شہر ناپُرساں میں گزری ہے مجھے اس کاوش فن سے کیا ملا ہے. (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۱۳۵). [شہر + نا (حرفِ نفی) + پُرساں (رک)].

ـــ نَشِیں (ـــ فت ن ، ی مج) صف.
شہر میں رہنے والا ، شہری. قبائلی لوگ ، جو بستیوں میں آباد ہو گئے ہیں اکثر شہر نشیں ، دہ نشیں اور صحرا نشیں کہلاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۳۲). [شہر + ف : نشیں ، نشستن - بیٹھنا].

ـــ نِگار/ نِگاراں کس اضا/صف(ـــ کس ن) امذ.
جگمگاتا ہوا شہر ، سجا ہوا شہر ، آرائش و زیبائش والا شہر ، خوبصورت لوگوں کا شہر.

پردیس نے پھر کیا کچھ ارشاد
اک شہر نگار آ گیا یاد

(۱۹۵۵ ، نبضِ دوراں ، ۶۶). لکھنؤ جو کبھی شہر نگاراں تھا اب شہر افسوس ہے . (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۷۳) . [شہر + نگار/نگاراں (رک)].

ـــ یار امذ.
فرماں روائے شہر ، بادشاہ ، شاہ زادہ ، ملِک ، سلطان ، حاکم شہر ، شہر کا مالک.

سو میٹھی شہریار کی بات ہے
نہ اوس بات کی دھات نا بات ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۱).

اچھو جم خرد کا علم تاجدار
اچھوت زباں سخن شہریار

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۸).

عاشقی کے ملک کے اب ہوئے ہیں تاجدار
خوبروہاں کا ہمارے ساتھ ہے اک شہریار

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۱). صاحب ہمت اس طرح کا اب تک نہ کوئی ہوا ہے نہ ہو گا یقین ہے کہ ایسا شہریار ہو کہ عالم اجنات بھی مطیع اور فرمانبردار ہو . (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۶) . اے شہریار یہ بادۂ محبت ہے اسے نوش فرمائیے . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۲۵).

اے رئیس پاک دل اے شہریار نیک نام
بھوک کی ماری ہوئی مخلوق کا لیجے سلام

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۴۳).

ایسی غزل کہی نہ کہیں گے تمام عمر
انعام و داد جس پہ ملے شہریار سے

(۱۹۸۷ ، حرفِ سر دار ، سر آغاز). [شہر + یار (رک)].

ـــ یارِ ہَفْت اِقْلِیم کس اضا(ـــ کس مج ر ، فت ہ ، سک ف ، ت ، کس ا ، سک ق ، ی مع) امذ.
ہفت اقلیم کا بادشاہ ؛ (کنایۃً) سورج (ماخوذ : جامع اللغات). [شہریار + ہفت (رک) + اقلیم (رک)].

ـــ یاری امث.
حاکمیت ، امارت ، بادشاہت ، ملوکیت. قواعد سلطنت و شہریاری ... جمع کئے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۵). نورجہاں کو یہ فکر پڑی کہ جہانگیر کے بعد تاجِ شہریاری کسی طرح شہریار کے سر پر رکھا جائے. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۰۲).

ابھی تک آدمی صیدِ زبونِ شہریاری ہے
قیامت ہے کہ انساں نوعِ انساں کا شکاری ہے

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۳۱۳). شخصیتوں کی پختہ کاری اپنی سپردگی کی شہریاری کم اور تمکنت کی ستیزہ کاری زیادہ رہی . (۱۹۸۷ ، بازگشت و بازیافت ، ۹۷).[شہریار + ی ، لاحقہ کیفیت].

شُہْرا (ضم ش ، سک ہ) امذ.
شہرہ ، افواہ ، چرچا.

فلک سرکش ہوا اس ناز غم میں چرخ کھا دوہرا
رہے گا تا قیامت یہ ہمارے درد کا شہرا

(۱۷۳۷ ، دیوان قاسم ، ۹).

بھلا میں مر گیا کھینچ اک دمِ سرد
تو اس مرنے کا کیا شہرا نہ ہو گا

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۷).

نظر بازی کی حسرت خوگری ہے ورنہ لوگوں میں
بہت شہرا سنا تھا ہم نے تیری پاک بازی کا

(۱۹۱۶ ، کلیات حسرت موہانی ، ۹۷). [شہرہ (رک) کا ایک املا].

شُہْرَت (ضم مج ش ، سک ہ ، فت ر) امث.
۱. **میان سے تلوار نکالنا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۲. **چرچا ، دھوم دھام ظاہر و آشکار کرنا.**

کیا جگ میں شہرت رسالت کا توں
ہمن میں ہوا اس جلد ست کا توں

(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۵۷) . ۳.(أ) **نیک نامی ، نام آوری ، دھوم ، شہرت ، ناموری ، چرچا.**

کہ میں ساقی ہو لاتی کر جھوٹی شہرت ہوا جگ میں
ولے میں کچھ نہ مد ساقی ترا پاوا ڈولا وے مجہ

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۵).

ترا دل اے پری پیکر اگر شہرت کا طالب نئیں
تو اپنا مکھ دکھا کر دور کر جنجال عاشق کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲). لوگ شہرت کے بے حد بھوکے ہوتے ہیں . (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۳) . (ا۱) **بدنامی کی اشاعت ، رسوائی کی دھوم ، ذلت و خواری (نیک نامی کی ضد).**

خواب میں تم نہ آؤ میرے پاس
شہرتوں کا خیال ہے مجھ کو

(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۱۵۹) . [ع].

---اُڑنا / اُوڑنا محاورہ۔
چرچا ہونا ، شہرت پھیلنا ، دھوم ہونا۔

آہوئے چشم صنم کی اس قدر شہرت اوڑی
جھوڑ کے بھاگے ہرن کوہ و بیابان آنچل
(۱۸۸۰ ، چمنستان جوش ، ۷۶)۔

اڑی ہیں شہرتیں ہر سو مجھے جو رنگ کرنے سے
نہ کیوں ذوق ہو اے قاتل تری تلوار کی رونق
(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۷۸)۔

---اَفزا (---فت ا ، سک ف) صف۔
شہرت بڑھانے والا۔

بعد اوستاد ذوق کے کیا کیا
شہرت افزا کلام داغ ہوا
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۶)۔

تیرے جھوکے شہرت افزا ہیں برائے بوئے گل
باندھتی ہے تو گلستاں میں ہوائے بوئے گل
(۱۹۱۲ ، مطلع انوار ، ۱۹)۔ [شہرت + ف : افزا ، افزودن ـ بڑھنا ، زیادہ کرنا]۔

---اَفزائی (---فت ا ، سک ف) امث۔
شان و شوکت ، شہرت اور نیک نامی بڑھنا (علمی اردو لغت)۔ [شہرت افزا + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پانا محاورہ۔
مشہور ہونا ، نام حاصل کرنا ، نیک نامی حاصل کرنا۔ میرا کلام شہرت پائے میرا دل خوش ہو۔ (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۱۰۵)۔ ولی اورنگ آبادی ..... کے کلام نے شاہجہاں آباد میں شہرت پائی۔ (۱۹۳۰ ، مضامین فرحت ، ۲ : ۱۷)۔

---پذیر (---فت نیز کس پ ، ی مع) صف۔
مشہور ہونے والا۔ یہ مصرع اس قدر مقبول و شہرت پذیر ہوا کہ تمام ہندوستان پر چھا گیا اور گویا وہی مصرع طرح قرار پا گیا۔

یہ چوٹی کس لیے پیچھے پڑی ہے
(۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۶۰)۔ [شہرت + ف : پذیر ، پذیرفتن ـ قبول کرنا]۔

---پر خاک ڈالنا محاورہ۔
اچھی شہرت کو زائل کرنے کی کوشش کرنا ، بدنام کرنا۔ حضرات نے اپنی اپنی ہمت کے موافق نسیم کی شہرت پر خاک ڈالنے کی فکر کی ہے۔ (۱۹۱۲ ، معرکۂ چکبست و شرر ، ۳۹)۔

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) صف۔
شہرت کو بہت پسند کرنے والا ، شہرت کا خواہشمند ، نیک نامی کا آرزو مند ، دھوم اور شان و شوکت کو پسند کرنے والا۔

عنقا نشاں چھپا کے ہے بیٹھا برائے نام
گم گشتہ کون کہتا ہے شہرت پرست ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۸)۔ [شہرت + ف : پرست ، پرستیدن ـ پوجنا ، پرستش کرنا ، چاہنا]۔

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث۔
شہرت کو پسند کرنا (ماخوذ : مہذب اللغات)۔ [شہرت پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پڑنا محاورہ۔
شہرت ہونا ، چرچا ہونا ، دھوم ہونا۔

مانند خون عقیق ، ولی کل کے یہ چلے
شہرت مرے لہو کی پڑی جب یمن میں جا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸)۔

کیا چھاؤں ترے قد کی کبھی اوس پر پڑی ہے
شہرت جو قیامت کی زمانے میں پڑی ہے
(۱۸۸۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۷۳)۔

---پَسَنْدی (---فت پ ، س ، سک ن) امث۔
شہرت کا طلب گار ہونا ، خود کو مشہور کرنے کا شوق۔ زمانے کے مزاج میں خدا جانے کس قیامت کی شہرت پسندی ہے کہ صرف اپنی یادگاریں قائم کرنے کے لیے دنیا کی صورت کو بدلے دیتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۱۰۷)۔ [شہرت + ف : پسند ، پسندیدن ـ پسند کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پکڑ (---فت پ ، ک) صف۔
شہرت پانے والا ، شہرت افزا۔

ہو کچ کچ خلق میں پکارا ہوا
ہو شہرت پکڑ شہر سارا ہوا
(۱۶۸۲ ، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ۲۰)۔ [شہرت + پکڑ (پکڑنا (رک) سے)]۔

---پکڑنا محاورہ۔
مشہور ہونا ، نام پانا۔

خرد مند کی یسکہ سب چال ڈھال
خلائق میں پکڑی تھی شہرت کمال
(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۹۰)۔ اس ناول نے بڑی شہرت پکڑی۔ (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۵۲)۔

---پھیلنا محاورہ۔
شہرت ہونا ، شہرت بڑھنا۔

کی ہے جو حق نے عطا دولتِ خلقِ کریم
پھیلی ہے مثلِ شمیم شہرتِ خلقِ کریم
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۸۳)۔

---حاصِل کَرْنا محاورہ۔
نام حاصل کرنا ، مشہور ہونا ، مقبول ہونا۔ مجلۂ علوم اسلامیہ نے بین الاقوامی شہرت حاصل کر لی تھی۔ (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، فروری ، ۵۳)۔

---حاصِل ہونا محاورہ۔
شہرت ملنا۔ ہندوستان ہی کی کتاب پنچ تنتر تھی جس کو اپنی تعلیمی حکایتوں کی وجہ سے اتنی شہرت حاصل ہوئی کہ ایران کے

بادشاہ نوشیرواں نے ... اسے ایران منگوا کر اپنی زبان میں اس کا ترجمہ کرایا۔ (۱۹۸۹ء ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۵۶)۔

---دوام کسی صف(---فت د) امث.
ابدی شہرت، ہمیشہ برقرار رہنے والی شہرت ، مستقل شہرت ۔ میں بائرن کی طرح ایک ہی شب میں شہرتِ دوام حاصل کرلوں گا. (۱۹۵۲ء ، تیسرا آدمی ، ۹۵)۔ [شہرت + دوام (رک)]۔

---دینا محاورہ.
۱. **مشہور کرنا.** اردو نے ہی مجھے شہرت دی ہے ۔ (۱۹۸۸ء ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۱۸)۔ ۲. **رسوا کرنا ، بدنام کرنا** (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

---سرمدی کسی صف(---فت س ، سک ر، فت م) امث.
وہ عزت اور نام آوری جو ہمیشہ ہمیشہ حاصل رہے ، ہمیشہ کی نام آوری. حیاتِ ابدی اور شہرتِ سرمدی کچھ ان ہی بزرگوں کا حصہ ہے۔ (۱۹۸۳ء ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۴۳)۔ [شہرت + سرمد + (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---طلبی (---فت ط ، ل) امث.
شہرت پسندی ، نام آوری چاہنا. شہرت طلبی قابل دماغوں کی آخری کمزوری ہے (۱۹۴۰ء ، مضامینِ عظمت ، ۲ : ۱۵۲)۔ شاعروں کی عام خودپسندی اور شہرت طلبی کے ٹوٹکوں سے وہ ہمیشہ دور ہیں. (۱۹۸۲ء ، مری زندگی فسانہ ، ۲۰۷)۔ [شہرت + طلب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---عام کسی صف ، امث.
(قانون) وہ شہرت یا اچھے خیالات جو کسی شخص کے متعلق اس کے رہنے کی جگہ پر لوگوں میں پیدا ہو جائیں. ، شہرت عام ، سے وہ خیالات مراد ہیں جو اوس مقام کے رہنے والوں کے عام طور پر اوس کے متعلق ہوں جس مقام پر کہ وہ رہتا ہے. (۱۹۰۲ء ، مجموعۂ ضابطہ فوجداری سرکارعالی، ۲۰)[شہرت + عام (رک)]۔

---کے زینے چڑھنا محاورہ.
نام پیدا کرنا ، شہرت حاصل کرنا.
پیروش بننے کی خاطر
شہرت کے زینے پر چڑھنا
ہمیشہ گھر سے نکلی تھی
(۱۹۷۵ء ، نظمانے ، ۳۶)۔

---مآب (---فت م ، مد ا) صف.
صاحبِ شہرت ، شہرت والا.
نقشبندی میں ہوس شہرت مآب
نقشبندان کا ہوا تب سوں خطاب
(۱۷۵۳ء ، ریاض غوثیہ ، ۱۶۰)۔ [شہرت + مآب (رک)]۔

---ہونا محاورہ.
چرچا ہونا ، دھوم ہونا ، رسوائی ہونا ، بدنامی ہونا ، مشہور ہونا.

پھر کہیں چھپتی ہے جب ظاہر محبت ہو چکی
ہم بھی رسوا ہو چکے ان کی بھی شہرت ہو چکی
(۱۸۸۳ء ، آفتاب داغ ، ۹۹)۔
اس نے پھیلا دیا ہے دستِ سوال
جس کے دستِ کرم کی ہے شہرت
(۱۹۱۶ء ، نظم طباطبائی ، ۱۰۰)۔

---یافتہ (---سک ف ، فت ت) صف.
مشہور و معروف ، نامور. مجسمہ ساز آج بین الاقوامی شہرت یافتہ آرٹسٹ کے طور پر پہچانا جاتا ہے. (۱۹۸۹ء ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۷۵)۔ [شہرت + ف : یافتہ ، یافتن ـ پانا]۔

شَہرِستان (فت مع ش ، سک ہ ، کسر ر ، سک س) امذ.
ایسا بڑا شہر جس سے چھوٹی چھوٹی بستیاں یا محلے ملحق ہوں ، شہرپناہ ، ملک کا شہری حلقہ.
قدم آنے سے جس کے مصر شہرستان امکاں میں
ہوا ہے یوسفِ کنعاں لقب حسنِ مقید کا
(۱۸۵۷ء ، کلیات نعت محسن ، ۵۳)۔
گدا اویس جس کے کوچۂ چاکو گریباں میں
قدم آنے سے جس کے مصر شہرستان امکاں میں
(۱۸۷۲ء ، محامد خاتم النبیین ، ۱۲۶)۔ [رک : شہر + ستان ، لاحقۂ ظرفیت]۔

شَہرُود (فت مع ش ، سک ہ ، و مع) امذ.
(موسیقی) ایک ساز کا نام ، کسی ساز کا سب سے موٹا تار.
مطرب نہ کر چغانہ و شہرود پر گھمنڈ
جس ٹھیکرے میں موت دوں وہ جلترنگ ہو
(۱۸۳۲ء ، چرکین ، د ، ۲۷)۔
محفل کی بپا عرش پہ اربابِ بریں نے
پھوٹے دف و شہرود سے نغموں کے شرارے
(۱۹۶۲ء ، گل نغمہ ، خالد ، ۱۷۸)۔ [مقامی]۔

شُہرہ (۱) (ضم مع ش ، سک ہ ، فت ر) امذ ؛ ـ شہرا.
چرچا ، دھوم دھام ، عموماً اچھے معنوں میں شہرت کی جگہ
خوب لگتی ہے اگر بدنامیٔ عاشق تجھے
آہ کرتا ہوں کہ شہرہ جابجا ہو جائے گا
(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۱۹۲)۔
کہیں کیا عشق کے شہرہ نے وہ بھی بات اب کھوئی
وگرنہ دیکھ جاتے تھے تجھے سو سو بہانے سے
(۱۷۸۶ء ، میر حسن ، ۵۰ ، ۹۱)۔ رفتہ رفتہ ان کی بزرگی کا شہرہ پھیلا. (۱۸۷۶ء ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۵۹)۔
رشکِ یوسف ہیں خوش جمالی میں
شہرہ اون کا ہے بے مثالی میں
(۱۹۰۳ء ، نظم نگاریں ، ۸۰)۔ پروفیسر ہومی کے تھیٹر کا دنیا میں بڑا شہرہ تھا. (۱۹۸۲ء ، مری زندگی فسانہ ، ۱۴۰)۔ [ع]۔

---اُڑانا محاورہ.
شہرت پھیلانا ، چرچا کرنا.

فن خود آرائی کا بتلاؤ سکھایا کس نے
حسن کا شہرہ زمانے میں اوڑایا کس نے
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱٦۳).

---اُڑنا / اُوڑنا محاورہ.
چرچا ہونا ، شہرت ہونا.

لے حور تیرے کوچہ کا شہرا اوڑا عبث
نکہت ہوئی بہشت کی برباد کس لیے
(۱۸۸٤ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۲۲٦). کچھ خبر بھی ہے دنیا میں کیا شہرے اڑے ہوئے ہیں. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۲٦٤).

---اَیّام کس اضا (---فت ا ، شد ی) صف.
شہرۂ آفاق ، مشہورِ زمانہ.

بڑھنے سے جو وہ شہرۂ ایام نکلتا
تب دیکھتے خورشید کا یہ نام نکلتا
(۱۷۷۳ ، طبقات الشعراء (خواجہ امین الدین) ، شوق ، ۵۷۷). [شہرہ + ایام (رک)].

---آفاق کس اضا ، صف.
دنیا میں مشہور ، دور دور تک سب کو معلوم ، شہرۂ انام ، غیر معمولی شہرت رکھنے والا.

گل رخاں بات اپس دل کی مجھے کہتے ہیں
بسکہ ہوں شہرۂ آفاق سخن دانی میں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱٦۰).

مجھ پہ جو گذرا ترے ستے میں کیا آیا نہیں
شہرۂ آفاق تھا یہ ماجرا مشہور تھا
(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۲). لطیفہ گوئی میں طاق ، بذلہ سنجی میں شہرۂ آفاق ، زیور جواہر سے جسم مزین . (۱۸۹٤ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۲ : ۲۹). کشف و کرامات میں شہرۂ آفاق تھے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۱٤٦). یہ بات ... شہرۂ آفاق علماء و فاضلین کے بارے میں کہی جا سکتی ہے . (۱۹۸٤ ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ۸). [شہرہ + آفاق (رک)].

---بُلَند ہونا محاورہ.
شہرت زیادہ ہونا.

ایسا شہرہ ہے بلند اپنی سخن سنجی کا
لوٹی چرخ غزل مانگتی ہے گانے کو
(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۱٤۰).

---پانا محاورہ.
مشہور ہونا ، شہرت حاصل کرنا.

نور یوسف نے اسی ماہ جبیں سے پایا
شہرہ پایا تو صباحت نے یہیں سے پایا
(۱۸٦۸ ، شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۱۰۳).

---پڑنا محاورہ.
چرچا ہونا ، افواہ اڑنا. شہرہ پڑا کہ حضرت امیر کون شہید کیا . (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸٦).

اژدہا سنتے ہی مسکن کو پھرا
شہر میں اس بات کا شہرہ پڑا
(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۱۱۲).

---پُشْت (---ضم پ ، سک ش) صف.
لڑائی جھگڑے میں مشہور ، سرکش ، جھگڑالو. دونوں مدعا علیہم شہرہ پشت ہیں ... سراپاب ہو چکے ہیں . (۱۸۸۰ ، کاغذات کارروائی ، ۱۰٦). کسی ملّا کو بطور تھالے دار پوسٹ کر دیا جائے تا کہ شہرہ پشت مولویوں سے غازیوں کا پیچھا چھٹ جائے. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۱۸). [شہرہ + پشت (رک)].

---پُشْتی (---ضم پ ، سک ش) امث.
لڑائی ، جھگڑا ، سرکشی ، جنگجوئی. اونھوں نے نقض عہد کر کے شہرہ پشتی کی اور شیوۂ اطاعت و بندگی سے انحراف کیا . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۱۵۳). [شہرہ پشت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پھیلْنا محاورہ.
دور دور تک مشہور ہونا. بزرگی کا شہرہ چاردانگ عالم میں پھیلا ہوا تھا. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۹۰).

---ڈالْنا محاورہ.
شہرت دینا ، چرچا کرنا.

عبادت کے لئے تیری پیارے
یہ ہم نے شہرۂ آزار ڈالا
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱).

---روزْگار کس اضا (---و مع ، سک ز) صف.
شہرۂ آفاق. جو مذہبی تعصبات میں شہرۂ روزگار تھی. (۱۸۹۹ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۵۱). ان تمام علوم اور فنون میں جن کا جاننا ایک تعلیم یافتہ اور مہذب شخص کے لئے ضروری سمجھا جاتا تھا شہرۂ روزگار بنا دیا. (۱۹۲۹ ، امیر خسرو ، ۳۲). [شہرہ + روزگار (رک)].

---عام کس صف ، صف.
مشہورِ عام ، مشہور.

غرب سے شرق تک تھا اوسکا نام
سادہ کاری میں تھا وہ شہرۂ عام
(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۲۹). [شہرہ + عام (رک)].

---مچانا محاورہ.
ڈھنڈورا پیٹنا ، مشہور کرنا.

جو اپنے شہر میں مجھ بے وطن کو پاس رکھو گے
ابھی شہرہ مچا دوں گا تمہاری مہربانی کا
(۱۸٦۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۳۹).

---وَر (---فت و) صف.
مشہور ، شہرۂ عام.

قیس میں فرہاد ہوا شیر کوہ
شہرہ‌ور ہے جابجا عشق ان دنوں
(۱۸۳۶ء ، دیوانِ سہر، آغا علی سہر، ۲۰۷)۔ [شہرہ + ور، لاحقۂ صفت]۔

شُہْرَہ(۲) (ضم ش ، سک ہ ، فت ر) امذ۔
پھولوں کا سہرا جو دولھا اور دلہن کے سر پر باندھتے ہیں (نوراللغات ؛ لغات ہیرا)۔ [ف]۔

شَہْری (فت مع ش ، سک ہ)۔ (الف) صف۔
شہر سے منسوب ، شہر کا۔ شہری ذمے داریوں کے بارے میں پند و نصیحت اور حکمرانوں کو عدل و انصاف کی تلقین کی گئی ہے۔ (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۱۵)۔ (ب) امذ۔
۱. **شہر کا رہنے والا ، شہر کا باشندہ (قصباتی اور دیہاتی کے مقابلے میں) ؛ (کنایۃً) شستہ آدمی ، شائستہ آدمی۔** بادشاہ زادہ دیکھتا ہے ... ایک سوار شہری سا بیٹھا ہے۔ (۱۸۳۶ء ، قصۂ سحرافروز و دلبر ، ۷۷)۔
آہو کو اس کی چشمِ سخن کو ہے مت ملا
شہری سے کر سکے ہے کہیں بھی گنوار بات
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۱۰)۔
ہے تباہی کا الم شہری و بازاری کو
یاد کرتا ہے جہاں اس کی طرح داری کو
(۱۸۹۰ء ، فسانۂ دلفریب ، ۹)۔ میں نے بطلیموس کو درس دیتے سنا جو فرمانروا بھی ہے بدوی بھی ہے شہری بھی ہے۔ (۱۹۰۵ء ، مقالات شبلی ، ۵ : ۹۳)۔ کہنے لگا کیا خیال ہے آپ شہری بھائیوں کا۔ (۱۹۸۷ء ، آخری آدمی ، ۱۲۸)۔ ۲. **کسی مملکت کا رکن جسے وہاں پیدا ہونے کی بنا پر یا قانوناً اس ملک کے قانون کے مطابق تمام حقوق حاصل ہیں ، کسی ملک کا قانونی طور پر باشندہ۔** وینس کی حکومت نے اولوتیہ کو اس کی سابقہ ملکہ روجینا کے لیے جو وینس کی شہری تھی واپس لینے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۵۶)۔ ۳. **خرما کی ایک قسم جو ملکِ فارس کے جزیرہ مارکان کی وسط آبادی میں پائی جاتی ہے جو سمندر سے بہت دور اور آبادی سے نزدیک ہے، شہریز۔** شہری یہ وہی قسم ہے جسکا نام شہریز ہے۔ (۱۹۰۷ء ، فلاحۃ النخل ، ۱۵)۔ [شہر + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---آزادی امث۔
تقریر ، تحریر اور اجتماع کی آزادی ، وہ بنیادی حقوق جو ملک کے ہر باشندے کو حاصل ہوں ، جمہوری حقوق (فیروزاللغات)۔ [شہری + آزادی (رک)]۔

---جُغْرافِیَہ (---ضم ج ، سک غ ، کس ف ، فت ی) امذ۔
علمِ جغرافیہ کی ایک شاخ جس میں شہر کے جغرافیائی حالات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ ان شاخوں کے نام انسانی جغرافیہ ، تاریخی جغرافیہ ، سیاسی جغرافیہ ، طبعی جغرافیہ ، شہری جغرافیہ ... اور علم اشکال ارض ہیں۔ (۱۹۶۲ء ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۹)۔ [شہری + جغرافیہ (رک)]۔

---حُقُوق (---ضم ح ، و مع) امذ۔
بنیادی حقوق ، جمہوری حقوق ، وہ آزادی جو ملک کے باشندوں کو ازروئے قانون حاصل ہو (فیروزاللغات)۔ [شہری + حقوق (رک)]۔

---دِفاع (---کس د) امث۔
حکومت کی وہ سرگرمیاں جن کا مقصد شہریوں کو ہوائی حملوں سے بچانا ہوتا ہے ، اس میں عوام کو اس امر کی تربیت دی جاتی ہے کہ حملے کے وقت کس طرح اپنی حفاظت کرنی چاہیے اور حملے کے بعد کس طرح اپنی جانوں اور املاک کا تحفظ کرنا چاہیے (اردو انسائیکلوپیڈیا)۔ [شہری + دفاع (رک)]۔

---رِیاسَت (---کس ر ، فت س) امث۔
وہ ریاست جو ایک شہر پر مشتمل ہو۔ خلیجِ فارس کی شہری ریاست کا نمائندہ ایک بار پھر کھڑا ہوا۔ (۱۹۸۱ء ، سفر نصیب ، ۲۲۳)۔ [شہری + ریاست (رک)]۔

---مَجْلِس (---فت م ، سک ج ، کس ل) امذ۔
وہ محکمہ یا ادارہ جو شہر کی صفائی ، روشنی اور اہلِ شہر کی آسائشوں کے انتظام کا ذمہ‌دار ہوتا ہے ، بلدیہ ، میونسپلٹی ، میونسپل کارپوریشن۔ بڑے بڑے شہروں میں وہاں کی شہری مجلس یا بلدیات انہی کاموں کو انجام دیتی ہیں۔ (۱۹۲۳ء ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۹۳)۔ [شہری + مجلس (رک)]۔

شَہْرِیات (فت مع ش ، سک ہ ، کس ر) امث ؛ ج۔
شہری مسائل سے متعلق ؛ شہری زندگی کے مسئلے۔ اور دختران عمدگان شہریات محتاط کی تعلیم ... جو بگڑی تو بگڑی پھر اصلاح دشوار ہے۔ (۱۸۹۲ء ، فوائدالنسا ، ۱۶۰)۔ [شہر + یات ، لاحقۂ جمع]۔

شَہْرِیَّت (فت مع ش ، سک ہ ، کس ر ، شد ی بفت) امث۔
کسی ملک کا باضابطہ توطن، شہری ہونا، شہری حقوق حاصل ہونا۔ اس وقت تک انھیں امریکی شہریت نہیں ملی تھی۔ (۱۹۶۸ء ، نیا افق نئی منزلیں ، ۶۷)۔ جرمن بیوہ یا کستانی شہریت چھوڑ چکی تھیں۔ (۱۹۸۱ء ، سفر نصیب ، ۱۳۸)۔ [شہر + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

شَہْرِیز (فت مع ش ، سک ہ ، ی مع) امذ۔
ایک قسم کا خرما ، شہری۔ شہریز ایک مشہور خرما کا نام ہے۔ (۱۹۰۷ء ، فلاحۃ النخل ، ۳۳)۔ [مقامی]۔

شَہْرِیْوَر (فت مع ش ، سک ہ ، ی مع ، فت و) امذ۔
ایرانی شمسی سال کا چھٹا مہینہ جو موسمِ گرما کے آخری ہندی مہینے کنوار کے مطابق ہے ؛ اس مہینے کا چوتھا دن۔ شہریور ماہ اس کے چوتھے دن کو شہریور کہتے ہیں۔ (۱۸۷۷ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۲۸)۔ مختصر روئداد مشاعرہ بمکان حضرت داغ تلمیذ داغ دہلوی بابت امر داد شہریور ۱۳۳۳ف۔ (۱۹۳۶ء ، ادیب تیموری ، آتش خنداں ، ۲۶)۔ [ف]۔

شَہْزاد (فت مع ش ، سک ہ) امذ۔
بادشاہ زادہ ، شہزادہ۔

بتا زور تھا ذہن شہزاد کوں
کہ تعلیم پھر دیوے استاد کوں
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۲۳). [شاہ زاد (رک) کی تخفیف].

شَہزادگی (فت مع ش ، سک ہ ، فت د) امث.
شہزادہ ہونا ، شاہزادہ ہونے کی شان و شوکت ، ولی عہدی.
توں شہزادگی میں اینک شاہ تھا
سلاطین میں صاحب جاہ تھا
(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۷۷). مامون کی شہزادگی اور ابتدائی خلافت کا زیادہ زمانہ مرو میں گزرا. (۱۸۹۸ء ، مقالات شبلی ، ۶ : ۱۰). شاہجہاں عہد شہزادگی سے ہی فاتحانہ شہرت حاصل کر چکا تھا. (۱۹۶۵ء ، تاریخ پاک و ہند ، ۲ : ۱۱۳). [شہزاد + گی ، لاحقۂ کیفیت].

شَہزادَہ (فت مع ش ، سک ہ ، فت د) امذ.
بادشاہ زادہ ، بادشاہ کا بیٹا ، شاہی خاندان کا لڑکا. سواری ... دارالعمارۃ شہر کی جانب روانہ تھی شہزادہ بھی اس کے پیچھے پیچھے جاتا تھا. (۱۸۸۸ء ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۹).
اکبر اعظم کا وہ فرزند شہزادہ سلیم
میری شمشیر ادا نے دل کیا جس کا دو نیم
(۱۹۱۶ء ، نقوش مانی ، ۳۳). [شاہ زادہ (رک) کی تخفیف].

شَہزادی (فت مع ش ، سک ہ) امث.
بادشاہ کی بیٹی ، بادشاہ زادی ، شاہی خاندان کی لڑکی. وہ شہزادیاں امیر زادیاں جو گھر میں دو قدم بھی پیدل نہ چلتی تھیں. (۱۸۹۰ء ، فسانۂ دلفریب ، ۵).
خوشبوؤں کی اداس شہزادی
رات مجھ کو ملی درختوں میں
(۱۹۷۲ء ، دیوان ، ۸۵). [شہزادہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ تانیث].

شَہسَوار (فت مع ش ، سک ہ ، فت س) امذ.
۱. گھڑ سواری کے فن کا استاد ، گھوڑے کی سواری کا ماہر.
پھرے پیر میدان میں وو شہسوار
سہیلیاں سبھی چومیں اس کا رکاب
(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳).
جولاں گری میں گرم ہے وو شہسوار آج
سینے سوں عاشقاں کے اٹھے ہے غبار آج
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۶۹). **۲. (کنایۃً) کسی فن میں دسترس حاصل کرنے والا ، کسی فن کو سیکھنے والا.** سیراجی جدید صحافت کے ابتدائی شہسواروں میں سے ہیں. (۱۹۸۳ء ، تنقید و تفہیم ، ۱۲۳). [شاہ سوار (رک) کی تخفیف].

---فلک کس اضا (---فت ف ، ل) امذ.
فلک کا شہسوار ؛ (کنایۃً) سورج (ماخوذ : جامع اللغات). [شہسوار + فلک (رک)].

---ہی گرتا ہے کہاوت.
مشاق ہی دھوکا کھاتا ہے (مہذب اللغات).

شَہسَواری (فت مع ش ، سک ہ ، فت س) امث.
گھڑ سواری ، گھڑ سواری کی مشق ، گھڑ سواری کا فن یا مہارت. شہسواری اور قدر اندازی میں بھی مشہور ... تھا. (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۸). شہسواری و شجاعت میں وہ بے بدل تھے. (۱۹۵۳ء ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۶۷). [شہسوار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شَہقَہ (فت نیز ضم ش ، سک ہ ، فت ق) امذ.
۱. نعرہ مارنا ، چلانا ، چیخ (اسٹین گس ؛ مخزن الجواہر). **۲. (طب) کالی کھانسی ، کوکو کھانسی.** کالی کھانسی کا سبب بار ڈیٹ (Bordet) اور گنگو (Gengou) کا عصیہ جس کو اب خون پسند عصیہ شہقہ (Hoemophilus Pertussis) کہتے ہیں. (۱۹۳۸ء ، عمل طب (ترجمہ) ، ۱۲۶). [ع].

شَہکار (فت مع ش ، سک ہ) امذ.
بڑا کارنامہ ، عظیم تخلیقی کارنامہ ، کسی کام یا چیز کا بہترین نمونہ.
کر سکا کون سا شبلی تری اب تک تفسیر
لکھ سکا کون سا ہومر ترے شہکار کی بات
(۱۹۳۹ء ، روشنی (کلیات مصطفے زیدی ، ۴۷)). اس میں ماس پروڈکشن کے بعد کے شہکار سجے ہوئے تھے. (۱۹۸۷ء ، حصار ، ۱۸). [شہ + کار ، لاحقۂ صفت].

شَہکارا / شَہکارَہ (فت مع ش ، سک ہ/فت ر) امث.
بدکار عورت ، فاحشہ ، بے حیا اور بیباک عورت. ایک شہکارا نے میرا ناک میں دم کر دیا. (۱۸۷۸ء ، نوابی دربار ، ۹۳). اور اس شہکارہ نے وہ غل مچایا کہ صاحب حیران ہو گئے. (۱۹۳۳ء ، فراق دہلوی ، لال قلعے کی ایک جھلک ، ۳۹). [رک : شہ کارہ].

شَہلا (فت مع ش ، سک ہ) صف.
۱. سیاہ آنکھ ، بھیڑ آنکھ سے مشابہ آنکھ یا ایسی آنکھ جس میں نیلے بھورے یا سرخ رنگ کی جھلک ہو.
یک چھن اگر نہ دیکھوں تج یاد کا جو شہلا
تج باج گسا منج کوں مشکل اہے بقایت
(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۷۰).
ولی مشتاق ہے تیری نگہ کا
مجھے تجھ چشم شہلا کی قسم ہے
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۸۳).
بنا دے مجھ کو ایسا مست اپنی چشم شہلا سے
کہ ہو مے سے تنفر روح بھاگے جام و مینا سے
(۱۸۷۲ء ، عاشق خاتم النبیین ، ۱۸۶). **۲. نرگس کی ایک قسم جس کا پھول زرد ہونے کے بجائے سیاہ اور انسانی آنکھ سے مشابہ ہوتا ہے.**
گال گل نین نرگس شہلا
زلف سنبل مگر ہو گلشن ہے
(۱۷۱۳ء ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۵).
کون سے وہ گل رعنا پہ نوا سنج نہیں
کون سی نرگس شہلا کے وہ بیمار نہیں
(۱۸۹۲ء ، دیوان حالی ، ۹۹).

کنول کی دید کے قابل ہے شانِ زیبائی
کہ چشمِ نرگسِ شہلا بھی ہے تماشائی
(۱۹۲۷ء ، مطلع انوار ، ۹۷). [ع].

شَہلائی (فت مع ش ، سک ہ) امث.
سیاہی لیے ہوئے بھوری یا سیاہ مائل بسرخی ، آنکھ کا سانولا پن ، آنکھ کی کجلاہٹ.

شرم سے سر بگریباں ہو جو دیکھے نرگس
نرگسی انکھڑیوں میں اس کی وہ شہلائی ہے
(۱۹۰۵ء ، کلیات رعب ، ۲۸۶). [شہلا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

شَہِن (فت مع ش ، سک ہ) امث.
باز کے برابر اور باز کے رنگ کا ایک تیز نظر اور بلند پرواز پرندہ ، فصلِ ربیع کا ایک پرندہ. شہن قسم خشکی ، اس کی پیٹھ خاکی سینہ اور دم کے نیچے کے پر سفید ہوتے ہیں. (۱۸۹۷ء ، سیر پرندہ ، ۱۲۵). [شاہی / شاہین (رک) کی تخفیف و تصغیر].

شَہنا (۱) (فت مع ش ، سک ہ) امث.
شہنائی ، قسم باجا ، سرنائی ، الغوزہ ، سرنا.

نکوروں میں نوبت کی شہنا کی دھن
سگھڑ سننے والوں کو کہتی تھی سُن
(۱۷۸۴ء ، سحرالبیان ، ۳۵).

تری آواز کیا انسان ہی کو قتل کرتی ہے
کہ شہنا بھی نہیں ہے کم گلوئے مرغِ بسمل سے
(۱۸۱۹ء ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۹).

شہنا میں جانگداز صدا کس بلا کی ہے
آواز ہو نہ ہو کسی درد آشنا کی ہے
(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۹۹). [شہنائی (رک) کی تکبیر].

ـــــ نَواز (ـــــ فت ن) امذ.
نفیری بجانے والا شہنائی بجانے والا ، الغوزہ یا سُرنا بجانے والا. شہنا نواز اور نفیری بجانے والے وہ بھی انتظارِ احکام کر رہے. (۱۷۹۲ء ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۳۶). شہنا نواز ، للت ، بھیرویں ، بھیاس کے شہناؤں میں سُر بھر رہے ہیں. (۱۸۳۵ء ، حکایت سخن سنج ، ۱۰۹). شہنا نوازوں نے دروازہ پر آ کر شادیانہ بجایا. (۱۹۲۳ء ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۲۸). [شہنا + ف : نواز ، نواختن - بجانا].

شَہنا (۲) (فت مع ش ، سک ہ) امذ.
(کاشت کاری) **کھیت کے رکھوالے یا چوکیدار کا خطاب جو دل جوئی اور ہمت افزائی کے لیے ایسے خدمتیوں یا کمیروں کو سفید پوشوں کی طرف سے دیا جاتا ہے ، رکھوالا** (ا پ و ، ۲ : ۸۲). [مقامی].

شَہناز (فت مع ش ، سک ہ) امذ.
۱. **عطر کی ایک قسم جو نئی نویلی دلہنوں کے لیے مخصوص ہے ، عطر عروس.** ایک عطر فروش کی دکان پر جا کر... عطر فتنہ و شہناز... کی خریداری کی. (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۵). ۲. (موسیقی) **اہلِ فارس کے یہاں چھ مرکب راگوں (جو دو دو راگوں سے مل کر بنے ہیں) میں سے ایک راگ کا نام ، آہنگ.** چھٹے شہناز وہ مقام بزرگ کی پستی اور مقام رہاوی کی بلندی سے نکلتا ہے اور چھ نغمہ اس سے حاصل ہوتے ہیں. (۱۸۳۵ء ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۴۴). راگوں کی تعداد زیادہ ہوتی چاہیے ... وہ حسبِ ذیل ہیں سلمک ، گردانیہ ، نوروز ، گوشت ، ماہ ، شہناز. (۱۹۱۹ء ، ہندوستان کی موسیقی ، شرر ، ۱۶). [شاہ ناز (رک) کی تخفیف].

شَہنائی (فت مع ش ، سک ہ) امث.
۱. **پھونک سے بجنے والا ایک ساز جو نوبت یا بارات کے ساتھ بجایا جاتا ہے ، سرنائی.**

نفیریاں و بھیراں و کرنائے کے
سو شہنائی باجنے سو سرنائے کے
(۱۵۶۳ء ، حسن شوق ، د ، ۱۲۸).

وہ شہنائیوں کی سہانی دھنیں
جنھیں گوشِ زہرہ مفصل سنیں
(۱۸۰۱ء ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۹۰). اوّل درجے میں اس کے پریزادیں شہنائیاں اور قرنائیں مُنھ سے لگائے ہیں. (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۶).

عشق ہے ہر موئے تن سے نغمہ زن
بج رہی ہیں ہر طرف شہنائیاں
(۱۹۳۳ء ، شعلۂ طور ، ۳۹). پھر دروازے پر وہ شہنائیاں گونج اٹھیں جو ہمیشہ سے میرے کانوں میں بسی ہوئی تھیں. (۱۹۸۳ء ، پرایا گھر ، ۸۷). ۲. (حیوانیات) **لمبی ٹانگوں کی خوش آواز چڑیا ، طوطی.** شہنائیاں ... معروف چڑیاں ہیں. (۱۹۶۹ء ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۳۰). [ف].

ـــــ نَواز (ـــــ فت ن) امذ.
شہنا نواز ، نفیری بجانے والا ، شہنائی بجانے والا. شاہی روشن چوکی کا شہنائی نواز چاندی کی نفیری ہاتھ میں لیے حاضر ہوا. (۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۱۲). [رک : شہنا نواز].

شَہَنشاہ (فت مع ش ، فت ہ ، سک ن) امذ ؛ ـ شہنشہ.
شاہاں شاہ ، بادشاہوں کا بادشاہ ، بڑا بادشاہ ، سمراٹھ.

شہنشاہِ غازی کوں دیکھی وو جیوں
کنی جا کے مہتاب کے پاس یوں
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۶۱).

بھتی او شہنشہ انبیا کا
پیارا لیث آپے پیا کا
(۱۷۰۰ء ، من لگن ، ۹). دس برس سے شہنشاہ بحر و بر حضرت فلک رفعت ملکۂ معظمہ کا مدحت نگار ہوں. (۱۸۶۵ء ، غالب کی نادر تحریریں ، ۱۳۵). وہ اقلیم کے بادشاہ ہیں ماشاءاللہ شہنشاہ ہیں. (۱۹۰۱ء ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۳۳). ہماری تاریخ کے عظیم سلطان جو شہنشاہوں کو ان کے تخت سے اتار سکتے تھے. (۱۹۸۳ء ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۸۰). [شاہنشاہ (رک) کی تخفیف].

ـــــِ خاوَر کس اضا(ـــــ فت و) امذ.
مشرق کا بادشاہ ؛ (کنایۃً) سورج ، شمس. زمین معہ اپنے اس محکوم کے آفتاب کے قلمرو میں ہے اسکے گرد پھرتی ... تا کہ شہنشاہِ خاور کے دربار میں ... حق اطاعت و فرماں برداری ادا کرے. (۱۹۳۶ ، شرر ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۶۳۷). [شہنشاہ + خاور (رک)].

ـــــِ کَونَین کس اضا(ـــــ و لین ، ی لین) امذ.
دونوں جہان یعنی دنیا و عقبیٰ کے بادشاہ ؛ مراد : آنحضرتؐ. آپ شہنشاہِ کونین کی براہِ راست مدح کریں. (۱۹۳۸ ، ادب کلچر اور مسائل ، ۱۳۶). [شہنشاہ + کونین (رک)].

ـــــِ مُعَظَّم کس صف(ـــــ ضم م ، فت ع ، شد ظ بفت) امذ.
تعظیم و تکریم والا حکمراں ، تمام بادشاہوں کے محترم بادشاہ ، صاحبِ عظمت شہنشاہ.

تجھ میں راحت اُس شہنشاہِ معظم کو ملی
جس کے دامن میں امان اقوامِ عالم کو ملی

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۱۵۷). [شہنشاہ + معظم (رک)].

شَہَنْشاہی (فت مع ش ، فت ہ ، سک ن). (الف) صف.
شہنشاہ سے متعلق یا منسوب ، شہنشاہ کا. شہنشاہی جاسوس اس کی ہر نقل و حرکت پر نظر رکھتے ہیں. (؟ ، گولکنڈے کے ہیرے ، ۱۳). (ب) امث. **سلطنت ، بادشاہی ، حکمرانی ، حاکمیت.** ملکوں کی شہنشاہیاں پلٹ گئیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۴۹۹). [شہنشاہ + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

ـــــ نِظام (ـــــ کس ن) امث.
وزن ، گنجائش اور پیمائش کی جانچ کا وہ نظام جو برطانوی حکومت میں مروّج تھا. ایک نسخہ میں جو اوزان اور گنجائش اور طول کے ناپ استعمال کیے جاتے ہیں وہ متری نظام کے ہوتے ہیں ... تاہم شہنشاہی نظام ابھی تک استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۹). [شہنشاہی + نظام (رک)].

شَہَنْشاہِیَت (فت مع ش ، فت ہ ، سک ن ، کس ہ ، فت ی) امث.
شہنشاہی نظامِ حکومت ، ملوکیت ، سامراج. جلال الدین محمد اکبر شہنشاہیت کر رہا تھا. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۳۲). [شہنشاہ + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شَہَنْشَہ (فت مع ش ، فت ہ ، سک ن ، فت ش) امذ ؛ = شہنشاہ.
بڑا بادشاہ ، بادشاہوں کا بادشاہ ، حکمرانِ اعلیٰ.

نہیں ہیم میں کوئی شہنشہ مثال
صحی مانے یہ بات کوں شیخ و شاب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳).

ہے شہنشہ کمال ہر دم
خوش تعلقۂ کلامِ وحدت

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۷۵). [شہنشاہ (رک) کی تخفیف].

شَہَنْشَہی (فت مع ش ، فت ہ ، سک ن ، فت ش) امث.
شہنشاہیت ، بادشاہت ، حکمرانی ، حاکمیت.

بس ہے غبارِ راہ لباسِ شہنشہی
سلطانِ بے خودی کوں تجمل سیں کیا غرض

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۸۱).

نہیں میں خرابِ شہنشہی ، نہیں کامِ تاج و کمر سے بھی
ہو نظر میں جس کی سکندری مجھے اُس گدا کی تلاش ہے

(۱۹۳۶ ، لوح محفوظ ، سیماب اکبر آبادی ، ۱۶۴). [شہنشاہی (رک) کی تخفیف].

شَہُو (فت ش ، و مع) امذ (قدیم).
شوہر ، خاوند.

آج کی رین سوہاگ کی سکھی شہو منائیں نہ کیجے
ایسی رین سو لکھیں پھیر بھوڑ نہ آئے

(۱۷۳۰ ، شمس العشاق ، ۵۵۸). [شوہر (رک) کا مخفف].

شَہَوات (فت مع ش ، فت نیز سک ہ) امث ؛ امذ.
خواہشات ، آرزوئیں.

عصیاں کے ہوا بیچ اڑا دے تجھے ہر دم
خاشاک کی نمن نفس کے شہوات کا زلزلہ

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۳۸). حدیث ... بہشت کو مکروہات نے اور دوزخ کو شہوات نے چاروں طرف سے گھیر لیا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۳). یوں بھی حیاتِ ارضی کیا ہے ، زینتِ لہو و لعب تفاخرِ ذات اور تکاثرِ مال ... شہواتِ مال و زر اور زن و فرزند کی محبت. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۶۰). [شہوت (رک) کی جمع].

ـــــِ نَفْسانی کس صف(ـــــ فت ن ، سک ف) امث.
جنسی خواہشیں ، لذاتِ دنیوی کی خواہشیں. نہ موسیقی کسی طور سے محرکِ شہواتِ نفسانی ہے بلکہ ... مفیدِ صحتِ جسمانی و معینِ لذاتِ روحانی ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۳۲). [شہوات + نفس (رک) + انی ، لاحقۂ نسبت].

شَہْوانی (فت مع ش ، سک ہ) صف.
شہوتی ، شہوت سے متعلق ، جنسیات سے منسوب ، جنسی ، عورت اور مرد کے ایک دوسرے کے میلان کے متعلق. عقل اور تمیز شہوانی اور غضبانی کاموں سے بچا کر ان کی طرف ترغیب دیتی ہے. (۱۲۰۹ ، ابو عبداللہ رازی ، جامع العلوم ، ۱۵۳). یہ شہوانی اشتہا موکل میں بہت قوی ہو جاتی ہے. (۱۹۳۲ ، اساسی نفسیات ، ۲۷۸). وہ ایشور کو نہ مانتے ہوئے یہ سمجھتے ہیں کہ تمام جانداروں کا ظہور جذباتِ شہوانی یا جنسی تعلقات سے ہوا ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۶۸۰). [ع].

شَہْوانِیات (فت مع ش ، سک ہ ، کس ن) امث.
نفسیاتِ جنسی کا مطالعہ ، جنسیات ، جنسی لذت اندوزی سے متعلق امور. اصغر کی جوانی نے جنسیات و شہوانیات میں روحانیت کا عنصر پایا ہی نہیں. (۱۹۴۳ ، نیم رخ ، ۷۹). داستانوں میں ... جنسی معاملات اور شہوانیات کا ایک دفتر ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۱۰۰). [شہوانی + ات ، لاحقۂ جمع].

شَہْوانِیَّت (فت مج ش ، سک ہ ، کس ن ، شد ی بفت) امث.
شہوانی تعلقات کا عمل ، شہوت پرستی ، نفسانیت. نانک انتہا پسند رہبانیت اور بے غل و غش شہوانیت کے بین بین ایک معتدل راستے کا حامی ہے۔ (۱۹۶۳ء ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۲۸۳)۔ وہ اپنی موسیقی کو... شہوانیت پر قربان نہیں کرتا۔ (۱۹۷۰ء ، توازن ، ۷۵)۔ [شہوانی + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

شَہْوَت (فت مج ش ، سک ہ ، فت و) امث.
نفسانی خواہش ، عموماً خواہشِ جماع. اور بازار چوبین جتیاں کا تھا ... پسواں شہوت۔ (۱۴۲۱ء ، بندہ نواز ، شکار نامہ ، ۴)۔ جسے جیڑ تایا ک دیوانگی کے یہ جیتا اس تن سوں شہوت ، حرص ، ہوا ، خمس کا موریا اسکی صحبت سب اسی آزار ہوتا ہے۔ (۱۵۸۲ء ، کلمۃ الحقائق ، ۳۵)۔ بری خصلتاں تے پا ک ہونا سو جیوں کی شہوت غصہ ہور کیٹ ہور الابک بنا ہور بخیلی۔ (۱۶۰۳ء ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۳۷)۔

کرے مرد مردوں سے شہوت کا کام
کریں عورتاں عورتوں سیں مدام
(۱۷۶۹ء ، آخر گشت ، ۳۷)۔

دل میں دھن ہے جو عیش و عشرت کی
پوچھتے ہیں دوائی شہوت کی
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۳۷۸)۔ ساری خدائی کی عورتوں کی یہی کیفیت ہے پر ایک صید شہوت ہے۔ (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸)۔ حیرت ، غصہ ، شہوت ہیجانات ہیں۔ (۱۹۸۵ء ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۲۰۵)۔ [ع : شہوۃ]۔

ـــ اَنگیز (ـــ فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
نفسانی خواہش ابھارنے والا ، نفسِ شہوانی کو مہمیز کرنے والا ، جنسی رغبت دلانے والا. قاہرہ سے آئے ہوئے عشقیہ افسانے جو بعض اوقات لاطائل اور شہوت انگیز ہیں۔ (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۳۷)۔ [شہوت + ف : انگیز ، انگیختن ـ اٹھانا]۔

ـــ اَنگیزی (ـــ فت ا ، غنہ ، ی مج) امث.
جنسی شدت ، نفسانی خواہش کی تندی، جنسی جذبے یا خواہش کو ابھارنا. وہ حضرات بھی جو ادب کو صرف تفریح اور انا پرستی کی شہوت انگیزی سمجھتے ہیں ، ادب کے احساس احتساب کو پژمردہ کر کے ایک سیاسی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ (۱۹۷۱ء ، توازن ، ۸۲)۔ [شہوت انگیز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ پَرَسْت (ـــ فت پ ، ر ، سک س) صف.
عیاش ، نفس پرست ، بدکار ، جماع کار.

کب حق پرست زاہد جنت پرست ہے
حوروں پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہے
(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۱۷۷)۔ ایک کوڑمغز ملا یا شہوت پرست زاہد سمجھتا ہے کہ درحقیقت بہشت میں نہایت خوبصورت ان گنت حوریں ملیں گی۔ (۱۸۹۹ء ، حیات جاوید ، ۲ : ۳۷۶)۔ [شہوت + ف : پرست ، پرستن ـ پوجنا ، دلدادہ ہونا]۔

ـــ پَرَسْتی (ـــ فت پ ، ر ، سک س) امث.
نفس پرستی ، عیاشی. پادریوں کی نفس پرستی اور ناجائز شہوت پرستیوں کے ایسے ایسے واقعات ملک میں مشہور ہیں۔ (۱۸۹۶ء ، فلورا فلورنڈا ، ۱۱)۔ اس قسم کے شرور کی ... دو مثالیں لیتا ہوں: سفاکی اور شہوت پرستی۔ (۱۹۶۳ء ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ۲۹۱)۔ [شہوت پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ رانی امث.
شہوت پرستی. شہوت رانی کر انزال کا تو بچہ بچھو اتپنے کا درحال۔ (۱۵۰۳ء ، نوسرہار (ق) ، ۱۳)۔ شہوت رانی کے لیے شرع کو نئی بنانا بہایم کی مانند ہوتا ہے۔ (۱۸۷۲ء ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۱۶)۔ نہ نیت ٹھکانے نہ زبان درست مردم آزاری ، سرکشی ، شہوت رانی ، ظلم و جفا سب کچھ کر چکا ہے۔ (۱۹۱۵ء ، سجاد حسین ، کائنات ، ۸۰)۔ شہوت رانی اور نفس پرستی میں لوٹ لگانے کی حسرت۔ (۱۹۸۶ء ، فکشن، فن اور فلسفہ ، ۳۵)۔ [شہوت + ف : رانی ، راندن ـ ہانکنا ، چلانا]۔

ـــ کَلْبی کس صف (ـــ فت ک ، سک ل) امث.
(طب) **کتے جیسی بھوک ، ایک مرض جس میں مریض خواہ کتنی ہی غذا کھائے وہ سیر نہیں ہوتا.** تریاق کامل الترکیب ... کو اگر کوئی شخص مرض لاعلاج میں مثل شہوت کلبی و سعال مزمن ... مبتلا ہو۔ (۱۸۷۳ء ، تریاق مسموم ، ۵۵)۔ [شہوت + کلب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ کی آگ امث.
بہت زیادہ جماع کی خواہش ، جنسی خواہش کی تیزی. شہوت کی آگ میں جل کر سوختہ ہو جاوے۔ (۱۹۲۳ء ، تذکرۃ الاولیا ، ۳۷۶)۔

ـــ کی نَظَر امث.
بری نظر ، ہوسنا ک نگہ.

بیگانہ ناری پر کریں
نا دیکھ شہوت کی نظر
(۱۹۳۵ء ، تحفۃ المومنین ، ۵۱)۔

شَہْوَتی (فت مج ش ، سک ہ ، فت و) صف.
نفس پرست ، عیاش. جس کی نا ک تیجے کو یٹھی ہوئی ہو وہ بہت شہوتی ہو گا۔ (۱۲۰۹ء ، ابو عبداللہ ، جامع العلوم و حدائق انوار ، ۵۶)۔ [شہوت + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

شُہُود (ضم نیز فت ش ، و مع) امذ ، ج.
۱. **شاہد (رک) کی جمع ،** اعادۂ شہود کی شہادت بالاجماع ضرور نہیں ہے۔ (۱۸۶۷ء ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۰۹)۔ ۲. **جمعہ کا دن ، روز قیامت** (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [ع]۔

شُہُود (ضم ش ، و مع) امذ.
۱. **حاضر ہونا ، ظاہر ہونا ، آشکار ہونا ، موجود ہونا.**

غور سے دیکھ شہود اشیا
اک تماشا ہے نمود اشیا
(۱۸۹۶ء ، مثنوی امید و بیم ، ۳۰)۔ شہود اور شہادت کے معنی ہیں

حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے. (۱۹۱۱ ، ترجمہ قرآن ، تفسیر ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ۶۴۶).

ذرّہ ذرّہ یہ ہے جبینِ شہود
اب نہ ہوں گی حقیقتیں مفقود

(۱۹۸۳ ، حصارانا ، ۱۳۷). ۲.(اً) **جو کچھ ظاہر ہے اور جسے انسان محسوس کر سکتا ہے ، ظہور (غیب کی ضد) نیز رک : عالَمِ شہود.**

جو ایمان بالغیب تھا بھیا شہود حضور
ہر مجھے نہ صدق شہود پر ایمان بالغیب منظور

(۱۹۵۴ ، گنج شریف ، ۲۶۲).

چشمِ مشتاق جلوہ گم شہود
کیوں نہ ہوں ناظر جمالِ ودود

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۱۵).

ہے غیب غیب جس کو سمجھتے ہیں ہم شہود
ہیں خواب میں ہنوز جو جاگے ہیں خواب میں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۹).

اپنے مرکز سے دور ہے دنیا
غیب ہے آج جو کبھی تھا شہود

(۱۹۸۳ ، حصارانا ، ۱۳۸). (اأ) **(تصوف) وہ درجہ جس میں جلوۂ حق بلکہ ہر شے میں عین حق نظر آئے یعنی ایسے درجے پر پہنچ جانا جہاں ہر چیز میں خدا نظر آئے، دیدارِ خدا.** شیخ یوسف کو ہمیشہ دریائے شہود میں فنائیت حاصل تھی. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹۵). جو شعر میں نقل کروں گا وہ اس کیفیت کے تحت کہا جاتا ہے جیسے ... کبھی شہود ... اور کبھی شعری الہام کا لقب دیا جاتا رہا ہے.(۱۹۶۵ ، آئین وفا ، ۹).[ع].

---اُلمُجْمَل فِی المُفَصَّل (---ضم د ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک ج ، فت م ، کس ف ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، فت ف ، شد ص بفت) امذ.

(تصوف) ذاتِ الٰہیٰ اور احدیت کو کثرت میں دیکھنے کو کہتے ہیں (مصباح التعرف). [شہود + رک : ال (۱) + مجمل (رک) + فی (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + مفصل (رک)].

---اُلمُفَصَّل فِی المُجْمَل (---ضم د ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، فت ف ، شد ص بفت ، کس ف ، ضم ا ، سک ل ، ضم م ، سک ج ، فت م) امذ.

(تصوف) کثرت کو ذاتِ احدیت میں دیکھنا (مصباح التعرف). [شہود + رک : ال (۱) + مفصل (رک) + فی (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + مجمل (رک)].

---اِلہامی کس صف(--- کس ا ، سک ل) صف.

غیب سے کسی بات کا خیال یا نزول ، بطور الہام معلوم ہو جانے والی یا ظاہر ہو جانے والی بات. فن کار کا شہود الہامی یا اس کا تخلیلی وجدان (ایک ذہنی کیفیت کی حیثیت سے) بہ ذاتِ خود ایک کامل فنی تخلیق ہوتا. (۱۹۸۵ ، البدیع ، ۹). [شہود + الہام + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.

ظاہری چیزوں کی پوجا ، مظاہرِ فطرت سے متاثر ہو کر ان کی پوجا کرنا. ان کی شہود پرستی آخرکار صنم پرستی کا سبب بن گئی. (۱۹۶۲ ، تاریخ جمالیات ، ۳۲). [شہود + ف : پرست ، پرستن = پوجنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تَنْزِیہ کس صف(---فت ت ، سک ن ، ی مع) امذ.

(تصوف) ذاتِ باری تعالیٰ کا نقص یا تعین و تشبیہ سے منزہ و پاک و صاف ہونا ، قدوسیتِ تقدیس کا ظاہر ہونا.

تشبیہ میں تھا اسے شہودِ تنزیہ
ہوتا غالب نہ کس طرح عشقِ جمال

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۰۳). [شہود + تنزیہ (رک)].

---حالی کس صف ، امذ.

(تصوف) حال کی کیفیت کا شہود ، وہ درجۂ شہود جہاں پہنچ کر ہر چیز میں خدا کا جلوہ نظر آئے. تم یہ وہم نہ کرو کہ وہ فنا ہے جس کو فناء علمی کہتے ہیں اور وہ اہلِ عرفان کو حاصل ہوتی ہے جن کو شہود حالی میسر نہیں ہے اور اپنے عین اور صفت میں وہ باقی رہتے ہیں. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (مقدمہ) ، ۴۳). [شہود + حال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---حَق کس اضا(---فت ح) امذ.

(تصوف) معرفت کا وہ درجہ جس میں ہر چیز میں خدا کا جلوہ نظر آئے. دنیا میں جاہ و دولت ، قوت و جبروت ، بے اعتبار چیزیں ہیں اصل چیز وہ روحانی ریاضت و ہمت ہے جو انسان کو شہودِ حق کی منزل تک لے جاتی ہے. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۸۲). [شہود + حق (رک)].

---عِیانی کس صف(--- کس ع) امذ.

ظاہری پن ، ظاہری گواہی ، ظاہر پر نظر رکھنا. وہ چیزوں کو بالمشاہدہ جانتا ہے اور غور و فکر سے ادراک نہیں کرتا ہے اور اوس کا علم معلومات شہودِ عیانی کے مشاہدہ سے محیط ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۶۶). [شہود + عیان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---میں آنا محاورہ.

ہویدا ہونا ، ظاہر ہونا ، آشکارا ہونا ، مادی صورت میں نمودار ہونا ، نمایاں ہونا.

آیا ہے یہ جو شاہدِ غیبی شہود میں
لایا ہے اس کو شوق ہی اس کا وجود میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵۰).

---و غَیب (---و مع ، ی لین) امذ.

(تصوف) ظاہر اور غائب.

ہے امیر اس میں بھی اک مزہ کہ شہود و غیب ایک جا
ہے عجیب جملہ ردیف کا تری شان جلَّ جلالہ

(۱۸۷۲ ، عاملِ خاتم النبیینؐ ، ۱۰۷). [شہود + و (حرفِ عطف) + غیب (رک)].

شُہُودی (ضم ش ، و مع) صف.
۱. **شہود سے منسوب ، ظاہری.** دلائلِ ذوق و شہودی و اعتباری ... سری نظر سے گزر گئے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲۳). ۲. **(تصوف) مسئلۂ شہود کا قائل ، توحید شہودی کا ماننے والا ، وجودی کے بالمقابل.**

که ملاحد کی تھی تردید کلامِ الحاد
که وجودی و شہودی سے بیانِ وحدت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۲).

تجلّیٔ توحید اُسی کے ہے شایاں
وجودی شہودی ہیں وحدت میں حیراں

(۱۹۳۹ ، حیرت بدایونی ، ک ، ۹۷). شہودی صوفی کہے گا کہ وحدت وجود کی نہیں ہے شہود کی ہے. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۸۷). [شہود + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ توحید (ـــو لین ، ی مع) امث.
(تصوف) یہ عقیدہ کہ صانع ایک ہے اور تمام مصنوعات اسی صانع کی ہیں ، اس پر اعتماد متکلمین علمائے ظاہر اور عام مومنین کا ہے ، توحیدِ شہودی.

کہتے ہیں بعض ہے شہودی توحید
نزدیک مرے ہیں وہ حقیقت سے بعید

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۰).[شہودی + توحید (رک)]امذ ؛ ج.

شُہُور (ضم ش ، و مع) امذ ؛ ج.
مہینے ، شہر (مہینا) کی جمع. ایام و شہور (دن و مہینے) کا بھی مفصل ذکر ہے. (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۶۵). جب ان کے شہورِ گزشتہ کی تنخواہ بذریعہ منتخب برآور و طلب ہو تو اس میں اسم واری عمل کا اندراج لازمی و ضروری ہے. (۱۹۲۳ ، اصول تنقیحِ حسابات ، ۴۷).

انقلابات کا مزاج شناس
واقفِ گردشِ سنین و شہور

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۱۵۹). [شہر (رک) کی جمع].

ـــــ مَعْلُومات کس اضا(ـــ فت م ، سک ع ، و مع) امذ؛ج.
تلمیح ہے آیۂ قرآنی کی طرف «الحجُّ اَشْہُرٌ مَعْلُومات» ، زیارتِ بیت اللہ کے وہ مہینے جو عام طور پر معروف ہیں یعنی شوّال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن (اسٹین گاس ؛ فیروزاللغات). [شہور + معلوم - جانا پہچانا + ات ، لاحقۂ جمع].

شُہُوق (ضم ش ، و مع) امذ.
بلند ہونا ، اونچا ہونا (اسٹین گاس ؛ مخزن الجواہر). [ع : (ش ہ ق)].

شُہُوق (ضم ش ، و مع) صف.
(طب) بلند یا بھری ہوئی (نبض). موج کے پہلے حصے کو ترعی موج (Percussion Wave) یا جزو شہوق ... کہتے ہیں. (۱۹۹۰ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ۲۲۰). [شہوق + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَہْوِی (فت مج ش ، سک ہ) اصف.
نفسانی ، شہوانی ، شہوت (رک) سے منسوب. پس طالبِ کمال ... اسی طریق سے تحصیلِ کمالات میں ہے اور پہلے قوت شہوی کو مہذب کرے تا کہ اس کے سبب ملکۂ عفت یعنی پارسائی حاصل ہو. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۱۲۳). [ع].

شَہْوِیَّہ (فت مج ش ، سک ہ ، کس و ، فت ی) صف.
شہوت کا، شہوانی. افلاطون کی نظر میں اخلاقِ فاضلہ کا انحصار انسان کی ان تین قوتوں کے اعتدال پر ہے شہویہ ، غضبیہ ، عاقلہ. (۱۹۷۲ ، فکر و نظر ، جنوری ، ۵۱۱). [شہوی + ہ ، لاحقۂ نسبت].

شَہی (فت ش).(الف) صف.
شاہی ، شاہانہ.

دے چھوڑ ایس شہی کے شانا
پکڑیا ہے توں پنت پاجیانا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۳).

فرماں نہ ہو دلوں پہ تو شانِ شہی نہیں
سونے کا تاج کوئی نشانِ شہی نہیں

(۱۹۰۱ ، باقیات اقبال ، ۸۷).

ہمارے دم سے ہے کوئے جنوں میں اب بھی خجل
عبائے شیخ و قبائے امیر و تاجِ شہی

(۱۹۵۲ ، دست صبا ، ۵۰).(ب)امث. **بادشاہت ، شہنشاہیت.**

شہی جیوں کیے شاہِ عالی جناب
نہ دارا کیا وون نہ افراسیاب

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۳). [شہ (شاہ (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

شَہِید (فت ش ، ی مع) امذ.
۱. **وہ ذات جس کا علم کامل ہو ، مراد : ذاتِ الٰہیٰ ، عالم الغیب ، خدا کا ایک وصفی نام.**

حمید و مجید و شہید و احد
ودود و معید و رشید و صمد

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۹۳).

تہیں ہے وکیل ہور تونہیں شہید
تہیں ہے معید ہور تونہیں حمید

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳).

یا عظیمٌ یا حلیمٌ یا رقیبٌ یا مجیب
یا حمیدٌ یا مجیدٌ یا شہیدٌ یا حسیب

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۸۵). ۲. **دینِ اسلام کی خاطر جان دینے والا ، خدا کی راہ میں قربان ہونے والا ، اس حق پر جان دینے والا ، شہادت کا رُتبہ پانے والا.**

کہیں پیر شہید ہور پیغمبراں
کہیں دیو جن ہور پریاں اچھریاں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۳). الہیٰ بحقِ سر ناحق بریدہ حضرت حسین مظلوم شہید دشتِ کربلا علیہ السلام. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۳). اگر معلوم ہوا کہ تیز چیز سے قتل ہوا ہے غسل نہ دیا جاوے کا کیونکہ وہ شہید ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۴۵).

دوسری عمارت ہو ... بہتر تھی اور جس میں ہر سن و سال کے کچھ آدمی ملے وہ شہیدوں کا مقام ہے۔ (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۰۹)۔ جیسے گھر میں مجلس ہو رہی ہو جیسے کربلا کے سامنے شہید تپتی ریت پر پڑے ہوں۔ (۱۹۸۷ء ، روز کا قصہ ، ۱۳۵)۔ **۳. مقتول ، مذبوح ، کشتہ ، کسی مقصد وحید کے لیے جان دینے والا۔** اپنو کو شہیداں کے درجے میں ولے اپنو شہید نہیں ہیں یعنی مارے نہیں گئے۔ (۱۶۰۳ء ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۸۲)۔

مت غسل دیجو دستِ حنائی کا ہوں شہید
نہلا چکا ہے دشنہ مجھے خونِ ناب میں
(۱۸۴۹ء ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۲۶)۔

شہیداں ستم کی تربتیں کوئے محبت میں
بالآخر رفتہ رفتہ مٹ گئیں نقشِ وفا ہو کر
(۱۹۳۲ء ، سنگ و خشت ، ۹۳)۔ **۴. (کنایۃً) فریفتہ ، عاشق۔**

اُس نظارے سے سب شہید ہوئے
وو نین کیا بلائے رہزن ہے
(۱۷۱۳ء ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۲)۔ ایسا نہ ہو کہ آپ اس کی چنون کے شہید ہو جائیں۔ (۱۸۹۶ء ، فلورا فلورنڈا ، ۱۲۵)۔

زلفِ پیچاں میں وہ پیچ دخم کہ بلائیں بھی مرید
قدِ رعنا میں وہ چم خم کہ قیامت بھی شہید
(۱۹۰۷ء ، کلیات اکبر ، ۱ : ۲۸۷)۔ **۵. (کنایۃً) مجروح ، گھائل۔**

دیرینہ آرزو ہے اب تک شہیدِ حرماں
ہرچند پشت پر ہے اک لشکرِ وسائل
(۱۹۳۹ء ، سموم و صبا ، ۲۱)۔ **۶. شکستہ ، ٹوٹا ہوا (اشیا کے لیے مخصوص)۔** ان کا ذات مبارک شہید ہوا تو دین کا دولت مزید ہوا۔ (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۱۳۷)۔ کتنے تو پیالے شہید ہوئے کتنی رکابیوں کا خون ہوا۔ (۱۸۷۷ء ، توبۃ النصوح ، ۵۱)۔ وہ پانیں پانیں کرتے رہے اور ادھر سب پیالے اور قابیں شہید ہو گئیں۔ (۱۹۳۵ء ، چند ہمعصر ، ۲۳۸)۔ **۷. گواہ ، گواہی دینے والا۔** اپنے نفس کے بارے میں اونہوں نے فرمایا کہ وہ شہید یعنی گواہ ہے۔ (۱۸۸۷ء ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۲۸)۔ شہید : گواہ و امین۔ (۱۹۲۵ء ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۱۶)۔ [ع]۔

ـــــ کَرْبَلا کس اضا (ـــــ فت ک ، سک ر ، فت ب) امذ۔
کربلا کے شہید ؛ (کنایۃً) حضرت امام حسین علیہ السلام۔

روز رویا کر شہید کربلا کی پیاس پر
جاتا ہے اے رشک اک دن ساقیٔ کوثر کے پاس
(۱۸۶۷ء ، رشک (نوراللغات))۔

رونے والا ہوں شہیدِ کربلا کے غم میں میں
کیا درِ مقصد نہ دیں گے ساقیِ کوثر مجھے
(۱۹۰۳ء ، برگ گل (باقیات اقبال ، ۱۷۷))۔ [شہید + کربلا]۔

ـــــ کَرْنا محاورہ ؛ ف م۔
تباہ کرنا ، برباد کرنا ، قتل کرنا۔

سخن شناس کے نزدیک نئیں ہے کم زیزید
کسی کے مطلبِ رنگیں کوں جو کیا ہے شہید
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۷۹)۔

بلا بلا کے کریں کربلا میں شہ کو شہید
پہنچ گئے تھے یہ خفیہ پیام چار طرف
(۱۸۹۲ء ، مہتاب داغ ، ۳۵۵)۔

ـــــ مَرْد (ـــــ فت م ، سک ر) امذ۔
۱. وہ شخص جو راہِ خدا میں جہاد کرتا ہوا مارا جائے۔ اے صاحب تم اگر کوئی شہید مرد اہلِ درد ہو تو مجکو اپنی تیغ خوف سے نہ شہید کرو۔ (۱۸۱۴ء ، نورتن ، ۹۱)۔ **۲. (کنایۃً) گھوڑا** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔ [شہید + مرد (رک)]۔

ـــــ مَرْدوں سے چونکا / دل لگی فقرہ۔
چالاک اور ہوشیار شخص سے بھی داؤ پیچ کی باتیں ، تجربہ کار اور جہاں دیدہ لوگوں سے بھی چار سو بیسی (مہذب اللغات)۔

ـــــ مِلَّت کس اضا (ـــــ کس م ، شد ل بفت) صف۔
قوم کے لیے جان دینے والا ، پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خاں کا لقب۔ اس ناچیز نے اپنے طالب علمی کے دور میں دیکھا اور محسوس کیا کہ شہید ملت لیاقت علی خاں کی خدمات کو پسِ پشت ڈالا جا رہا ہے۔ (۱۹۸۶ء ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ جنوری ، ۳)۔ [شہید + ملت (رک)]۔

ـــــ ناز کس اضا ؛ صف۔
(کنایۃً) عاشق ، محبوب کے ناز و انداز کا مارا ہوا۔

شہیدِ ناز کی بھولی نہیں ہمیں صورت
تری طرف وہ نگاہیں پھرا کے رہ جانا
(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۷۱)۔ [شہید + ف : ناز (رک)]۔

ـــــ وَفا کس اضا (ـــــ فت و) صف۔
وہ جس نے وفاداری کی وجہ سے قتل ہو کر درجۂ شہادت حاصل کیا ہو ، انتہائی وفادار (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [شہید + وفا (رک)]۔

ـــــ ہونا ف م ؛ محاورہ۔
۱. ناحق مارا جانا ، مارا جانا ، مقتول ہونا۔

قضا کو مژدۂ فرصت کہ فانیِ مہجور
شہیدِ کشمکشِ صبر و اضطراب ہوا
(۱۹۳۱ء ، فانی ، ک ، ۶۱)۔ **۲. فدا ہونا ، عاشق ہونا ، محبوب کے ناز و ادا کا کشتہ ہونا۔**

میں وہ شہید ہوں لبِ خنداں یار کا
ہنستا ہے چراغ بھی میرے مزار کا
(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۶۶)۔ **۳. ضائع ہونا ، مٹ جانا ، ختم ہو جانا۔**

شہید اے ذوق سینہ میں ہوئی ہیں حسرتیں لاکھوں
مری جو آہ ہے گویا وہ ہے اک نخلِ ماتم کا
(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۴۸)۔

شہید ہو گئی ہر آرزوئے دل افسر
اب اس مکان میں ہنستا ہے کربلا کا سکوت
(۱۹۸۶ء ، غبار ماہ ، ۸۵)۔

شَہِیدی (فت ش ، ی مع) صف ؛ امذ.
۱. **شہید ہونے کے لیے تیار ، شہید ہونے والا ، شہادت کا درجہ پانے والا.**

جس عشق منے سیس دے کر لیوے شہیدی
محمدؐ کی نظر اس کون علی کا جگر آوے

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی (ق) ، ۱۰۱). ۲. **تماش بین ؛ رنڈی باز ؛ سرخ** (ماخوذ : فروزاللغات ؛ جامع اللغات). [شہید + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَہِیر (فت مع ش ، ی مع) صف.
شہرت رکھنے والا ، مشہور و معروف ، نامور.

جناب ملیکہ یہ نرجس شہیر
چلیں شکل کی جانب بوستان

(۱۸۶۵ ، لوح محفوظ ، ۱۶). لعل ، زمرد ، زمین کے پیٹ سے نکلنے اور اسی کی گود میں پرورش اور نشو و نما پا کر شہیر عالم ہوتے ہیں. (۱۹۰۶ ، مخزن ، نومبر ، ۱۰). ہمارے ان ادیب شہیر نے اپنے اس طنزیہ فقرے سے دوسرے طنزیہ فقرے کی خود نفی کر دی. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۲۶۹). [ع].

ـــُ الصِّیت (ـــضم ر ، ضم ا ، سک ل ، ی مع) صف.
اچھی شہرت رکھنے والا ، نیک نامی کے لیے مشہور. یہ بادشاہ بہت کریم النفس اور شہیرالصیت تھا. (۱۹۰۱ ، سفرنامۂ ابن بطوطہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵۳). [شہیر + رک : ال (۱) + صیت (رک)].

شَہِیق (فت ش ، ی مع) امث.
۱. **گدھے کی آخری آواز جو زیادہ کریہ ہوتی ہے ، زفیر کے بالمقابل ، گدھے کی رینک ، ڈھینچو.** بے شک بری سے بری آواز گدھوں کی ہے کہ اول زفیر و آخر شہیق ہے اور یہ دونوں آوازیں اہل نار کی ہیں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۱۳). ۲. **رونے روتے ہچکی لگ جانے کی یا سسکنے کی آواز.** ش سے شہیق ؛ جہنمیوں کے سسکنے کی آواز ، ز سے زفیر ؛ جہنمیوں کی گدھے کی سی آواز. (۱۹۵۹ ، تفسیر ابوبی ، ۱۳۸). ۳. (طب) **دم کھینچنے کی آواز ، اندر کی جانب سانس لینے کی آواز.** کبھی کبھی گہرے شہیق (Deep Inspiration) کے دوران میں قصبۃ الریہہ کا تشعب (دو شاخہ) بھی نظر آ جاتا ہے. (۱۹۳۲ ، اعشائیات (ترجمہ) ، ۳۶۰). [ع].

شَہِیقَہ (فت ش ، ی مع ، فت ق) امذ.
(طب) **کھانسی کی ایک قسم ، کالی کھانسی.** شہیقہ یعنی کالی کھانسی میں بالعموم ایسی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۸۵۵). [شہیق + ہ ، لاحقۂ نسبت].

شَہِیقی (فت ش ، ی مع) صف.
شہیق سے منسوب ، دم کشی کا ، سانس کو اندر کھینچنے کا. جوں ہی شہیقی عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں پھیپھڑوں کی لچک کی وجہ سے سینہ دب جاتا ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۲۰). [شہیق + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــمَرْکَز (ـــفت م ، سک ر ، فت ک) امذ.
وہ جگہ جہاں سے سانس اندر کھینچی جائے. یہ ممکن ہے کہ دو مرکز ہوں ایک جو طبعی حالت میں عمل پیرا رہتا ہے شہیقی مرکز (Inspiratory Centre) ہے جو ان شہیقی عضلات کو جو تنفسی حرکات سے تعلق رکھتے ہیں ہم آہنگ رکھتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۸۵). [شہیقی + مرکز (رک)].

ـــہَوا (ـــفت ہ) امث.
(حیاتیات) **وہ ہوا جو سانس کے ساتھ اندر کی جانب جائے.** شہیقی ہوا کی نسبت زفیری ہوا میں رطوبت کی مقدار زیادہ ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۵۰). [شہیقی + ہوا (رک)].

شَہِیل (فت ش ، ی مع) صف.
سیاہی مائل سرخ رنگ کا پتھر. زمین کی سطح تین قسم کی چٹانوں سے بنی ہوتی ہے ... ان کی عام قسم ریتلا پتھر ، چونے کا پتھر اور شہیل ہیں. (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۳۷). [ع].

شَہِیم (فت ش ، ی مع) صف.
ہوشیار ، زیرک ، چوکس ؛ مصلحت اندیش ، دانا ، چالاک. شہیم : جلد و تیز فہم ، توانا و پیشوا. (۱۹۲۵ ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۱۸). [ع].

شِیُول (کس مع ش ، و مع) امذ.
برزخ یا عالمِ ارواح. شیول یعنی وہ عالمِ برزخ جہاں دنیا سے کوچ کرنے والی روحیں ... رکھی جاتی ہیں. (۱۹۷۰ ، روح اسلام ، ۳۱۵). [عبرء انگ : Sheol].

شُیُون (ضم ش ، و مع) امذ ؛ ج.
طور ، طریق ، طرز ، انداز ، ڈھنگ. یہ سب شیون (Modes) ہیں جن کے ذریعے روحِ انسانی اپنی قوتوں (Potetialities) کی آگاہی حاصل کرتی ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۱۱۵). [شان (رک) کی جمع].

شَیْئِیَّت (فت ش ، کس ء ، شد ی بفت) امث.
حقیقتِ مادہ کا قائل ہونا ، وجودِ مادی کو حقیقی سمجھنے کا نظریہ ، مادیت. ارسطو شیئیت یا حقیقت پسند تھا. (۱۹۹۲ ، تاریخ جمالیات ، ۱ : ۹۰). [شے + یت ، لاحقۂ نسبت].

شی شی امث.
۱. **ایک طرح کی آواز جو کسی فرد واحد یا مجمع کو خاموش کرانے کے لیے منھ سے نکالی جاتی ہے.** مخالفین کو شی شی کی آواز سے مبہوت کر دیا ، مخالفین نے ہرچند بولنے کی کوشش کی ناکامی ہوئی. (۱۹۳۳ ، حیات شبلی ، ۵۳۵). ۲. **بچے کو پیشاب یا پاخانہ کراتے وقت منھ سے نکالی جانے والی آواز.** وہ لونڈے کو پائنتی پر لٹا کر شی شی کرنے لگیں. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۲۹۹). [حکایت الصوت].

شے (۱) (ی لین) امث.
۱. **وجود محسوس ، حواس خمسہ کے ذریعے جانا ، چیز.**

کل شے محیط ہے اسے کون پچھانے
جو کوئی عاشق اس ہو کے اسے جیو میں جانے
(۱۴۲۱ ، بندہ نواز (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۴)). اما فرست اس کی جملہ شے کوں و لیکن حال تج میں کہنا ، یہ تو گناہ کی بنی بہانے ہو. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۷۵).
جیتا عالم ہے کل شے
اس کے دل میں پرتو ہے
(۱۶۳۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۵)). کوئی سکھ اس دکھ کوں نہیں پہنچتا کہ یہ ایسی انمول شے ہے کہ جیو کے بدلے لی جاتی ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۱۲۵). یہ شے اب بہت کثرت سے آتی ہے. (۱۸۳۵ ، مزید الاحوال ، ۶۱). جو چیز جس سے ادراک کی جاتی ہے اسکو شے اور محسوس کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، سائنس و کلام ، ۵۰). اسے کسی شے کی ہوش نہ رہی تھی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۶۶). ۲. نایاب چیز ، اہم چیز.
میں بھی اک شے ہوں مرے مشربِ رندی پہ نہ جا
تجھ کو زاہد نہیں معلوم حقیقت میری
(۱۸۹۹ ، دیوان ظہیر دہلوی ، ۱ : ۲۵۱). ۳. برکت ، زیادتی ، افزونی (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۴. (تصوف) موجودِ حقیقی ، ہستِ حقیقی ، ذاتِ بحت.
واحد ہے بشرط شے سمجھ بے حجت
گر تو کہے لا بشرط تو ہے وحدت
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۹). موجودِ حقیقی اور ہستِ حقیقی اور ذاتِ بحت شے کے معنیٰ ہیں حقیقۃً اور افراد اور تعینات عالم کو مجازاً شے کہتے ہیں. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۵۵). [ع].

---آسائش (---کس ء) امث.
(قانون) آسائش یا آرام پانے کی چیز ، چیزوں کی آسائش اور فائدہ اٹھانے کا حق جس کی رُو سے کوئی شخص استحقاق اٹھانے اور اپنے منفعت کے لیے تصرف میں لائے کسی چیز و شی وغیرہ ازاں غیر کا یا کسی ایسی جزو کا رکھنا ہو جو دوسرے کی زمین میں آگے نہ ہو یا اس سے متعلق یا اس پر موجود ہو اور وہ حق کسی معاہدے کی رُو سے نہ پیدا ہوا ہو (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری). [شے + آسائش (رک)].

---دیگر (---ی مع ، فت گ) امث.
(کنایۃً) دوسری چیز ، غیر معمولی چیز (اعلیٰ یا ادنیٰ). کسی نبی کی نبوت بھی اس موضوع میں نہیں چلی اخبار نویس تو شے دیگر ہے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۰ : ۹). [شے + دیگر (رک)].

---لطیف (---فت ل ، ی مع) امث.
۱. (تصوف) جو چیز موجود ہونے کے باوجود دیکھنے اور سننے اور سونگھنے اور چھونے اور چکھنے میں نہ آسکے. جیسے : انفس میں عقل اور آفاق میں جوہر (مصباح التعرف ، ۱۵۵). ۲. عقل ، سمجھ (علمی اردو لغت). [شے + لطیف (رک)].

---لطیف کی کمی / قِلّت ہونا محاورہ.
عقل یا سمجھ بوجھ کی کمی ہونا ، بے وقوف ہونا. ایک وہ شخص جس میں شے لطیف کی کلیۃً کمی ہو. (۱۹۲۲ ، شعلے ، ۱۹۹). آپ بڑے سخن کو ہیں مگر جناب کے دماغ میں شے لطیف کی بہت کمی ہے. (؟ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۳۱).

---مُدّعا بِہا (---ضم م ، شد د بفت ، کس ب) امث.
وہ چیز جس کی بابت دعویٰ کیا جائے اس کو شے دعوی بھی کہتے ہیں (اردو قانونی ڈکشنری). [شے + مدعا (رک) + ب (حرفِ جار) + ہا ، ضمیر واحد غائب].

---مَرہُونَہ (---فت م ، سک ر ، و مع ، فت ن) امث.
گروی رکھی گئی چیز ، رہن رکھی گئی چیز. شے مرہونہ سے نفع اٹھانا اس کے لیے جائز نہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۶۲۴). [شے + مرہون (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---مَعدَنی (---فت م ، سک ع ، فت د) امث.
زمین یا کان میں سے نکلنے والی چیز ، دھات ، فلز. شے معدنی ایک مادہ کو کہتے ہیں جو ایک خاص کیمیاوی ترکیب رکھتا ہے اور تمامتر ایک سا ہوتا ہے ... کبھی کبھی اس میں دو یا اس سے زیادہ معدنیات موجود ہوتی ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۲۲۴). [شے + معدنی (رک)].

شَے (۲) (ی لین) امذ.
۱. تحریک ، اشتعال. مفتی طلسم نے کہا آپ نے ایک نالائق کو ایسی شے کیوں دی. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۱۳). ۲. افزونی ، کمال ، اضافہ (پلیٹس). ف : دینا. [شہ (رک) کا ایک املا].

---مِلنا محاورہ.
مدد ملنا ، اشتعالک ملنا (نوراللغات).

شَیّا (فت ش ، شد ی) امذ.
(ہندو) سیج ، کھاٹ ، پلنگ. تو کیا شیش ناگ کے شیا پر براجنے والے کی بھی تم کو خبر نہیں. (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۴). [س : शय्या].

شَیْئاً (فت ش ، سک ی ، تن ا بفت) م ف.
تھوڑا سا ، کچھ ، کسی قدر. سنسکرت کی ڈراما نگاری اس درجہ کمال کو پہنچی ہوئی تھی کہ اہل یونان کی ڈراما نگاری کا جواب ہو رہی تھی بلکہ اس سے بھی شیئاً بڑھی تھی. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱۳۶). [ع : شی + اً ، لاحقۂ تمیز].

---فَشَیْئاً (---فت ف ، ی لین ، تن ا بفت) م ف.
تھوڑا تھوڑا ، جستہ جستہ. میں اس میں سے شیئاً فشیئاً ضرور آپ کی خدمت میں بھیجتا رہوں گا. (۱۹۰۴ ، مکتوبات حالی ، ۱ : ۱۱۰). [شیئاً + ف (حرفِ وصل) + شیئاً (رک)].

---لِلّٰہ (---کس ل ، شد ل بفت) فقرہ.
اللہ کے واسطے کچھ عطا ہو ؛ (فقیروں کا نعرہ) ، اللہ کے

واسطے سے مانگنا، بھیک مانگنا (توجہ اور شفقت کے لیے)۔ وہ شاعر جس کو قوم کا سرتاج اور سرمایۂ افتخار ہونا چاہیے تھا ایک بندۂ ہوا و ہوس کے دروازے پر ... صدا لگاتا اور شیاً للہ کہتا ہوا پہنچتا ہے۔ (۱۸۹۳ء، مقدمۂ شعر و شاعری، ۲۰)۔

دستگیری کا طلبگار ہوں شیاً للہ
میر بغداد ہیں ناچار ہوں شیاً للہ

(۱۹۲۶ء، کلیات حسرت موہانی، ۸۱)۔ [شیاً + للہ (رک)]۔

شَبایط (فت ش، ی مع) امث: ج۔
بڑی مچھلیاں۔ قریب تھا کہ تمام مخلوق غرق ہو جاوے اور پانی کے ساتھ مینڈک اور بڑی بڑی مچھلیاں کہ ان کو شبایط کہتے ہیں گریں۔ (۱۸۷۷ء، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۱۵)۔ [ع]۔

شِیاخَت (کس ش، فت خ) امث۔
بزرگی، سرداری۔ خانقاہ خاتونیہ کی شیاخت اسی سے متعلق ہے۔ (۱۹۰۱ء، سفر نامۂ ابن بطوطہ (ترجمہ)، ۱ : ۱۰۷)۔ [ع]۔

شَیّاد (فت ش، شد ی) صف مذ۔
مکار، فریبی، دھوکے باز، دغا باز۔ یہ کلام کسی بادشاہ کا نہیں کسی امیر کا نہیں کسی شیخ شیّاد کا نہیں۔ (۱۸۶۹ء، غالب، خطوط، ۹۳۶)۔ [ف : شید - دھوکا، فریب سے اسم مبالغہ بقاعدۂ عربی]۔

شَیّادی (فت ش، شد ی) امث۔
مکاری، فریب، ریاکاری۔

اس لیے شیخ سے چپکا کہ بڑے شہر میں شور
ہم سمجھتے ہیں یہ شیّادی و طامات کی بات

(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۳۰۸)۔

آخر میں خود سے برسرِ پیکار ہو گئی
شیّادیٔ زمانہ سے ناچار ہو گئی

(۱۹۶۳ء، ورق ناخواندہ، ۱۰۹)۔ [شیّاد + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

شیار (کس ش) امذ۔
سنیچر کا دن، ہفتہ۔ ان کے ہاں ... ہفتہ کو شیار کہا کرتے تھے۔ (۱۹۶۶ء، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۵۷۷)۔ [ع]۔

شِیارَہ (کس ش، فت ر) امث۔
فضول مارے مارے پھرنے والی عورت، آوارہ گرد، ہرزہ گرد۔ شیارہ اس عورت کو کہتے ہیں جو راتوں کو ہرزہ گردی کرے۔ (۱۸۸۵ء، مطلع العلوم (ترجمہ)، ۱۹۹)۔ [ع]۔

شَیاطِین (فت ش، ی مع) امذ؛ ج (قدیم ؛ واحد)۔
شیطانوں کا گروہ، بہت سے شیطان۔

بڑے بن میں ایسا شیاطین تھا
ولے شکل میں مسخرہ چین تھا

(۱۶۸۵ء، قصۂ بے نظیر، ۳۴)۔ جمشید بادشاہ ... نے تخت پر جلوس فرمایا روئے زمین کو اپنے قبضے میں لایا جن و شیاطین کو مسخر کیا۔ (۱۸۴۷ء، سیر عشرت، ۱۰۷)۔

آتش افروزی شیاطین کی جلاتی ہے مجھے
رحم اے ابرِ کرم اے جوشِ رحمت الغیاث

(۱۸۷۲ء، محامد خاتم النبیین، ۹۳)۔

ایسی بچا اپنی تکوین کو
بس اب حکم دے ان شیاطین کو

(۱۹۷۰ء، برشِ قلم، عجب عارق، ۴۴)۔ [شیطان (رک) کی جمع]۔

---الاُنس (--- ضم ن، غم ا، سک ل، کس ا، سک ن) امذ ؛ ج ؛ = شیاطینِ انس۔
شیطانوں کی طرح بہکانے والے انسان، شیطان صفت مفسد۔ جس کمرے میں ان کے شیاطین الانس جمع ہوتے ... استراحت فرماتے ہیں۔ (۱۸۷۷ء، توبۃ النصوح، ۲۴۳)۔ شیاطین سے مراد شیاطینِ جن اور شیاطینِ انس دونوں ہو سکتے ہیں۔ (۱۹۷۲ء، سیرت سرور عالم، ۱ : ۵۵۳)۔ [شیاطین + رک : ال (۱) + انس (رک)]۔

شِیاع (کس ش) امث۔
خبر پھیلنا، مشہور ہونا، شہرت ہونا۔ شیاع (شہرت عامہ) یعنی لوگ عام طور پر یہ کہیں کہ ہم نے چاند دیکھا اگر اس شیاع کا علم ہو تو ہلال ثابت ہو گا۔ (۱۹۶۲ء، تحفۃ العوام، ۱۹۱)۔ [ع]۔

شِیاف (کس ش) امذ۔
۱. **وہ فتیلہ یا بتی جو دوا میں لت کر کے فرج یا مقعد میں رکھی جائے، شافہ۔** تخمِ حنظل اور صابون کو سائیدہ کر کے شیاف کریں۔ (۱۸۷۲ء، رسالہ سالوتر، ۳ : ۲۸)۔ شیخ نے حقنہ اور شیاف وغیرہ اعمالِ طب سے اس کا علاج کیا۔ (۱۹۱۱ء، معلم ثانی، ۲۹)۔ ان سب کو عرقِ بادیان میں گھول کر کے شیاف بناویں۔ (۱۹۳۰ء، جامع الفنون، ۲ : ۱۳۲)۔ ۲. **(طب) وہ دوا کی بتیاں یا سلائیاں جو آنکھ میں پھیری یا لگائی جائیں۔** آنکھ میں مادے کو لوٹانے والے اور مواد کو تحلیل کرنے والے شیاف اور ذرور استعمال کریں۔ (۱۹۳۶ء، شرح اسباب (ترجمہ)، ۲ : ۸)۔ [ع]۔

---لینا محاورہ۔
دوا آنکھوں میں ڈالنا۔ مکروہاتِ روزہ ... شیاف لینا۔ (۱۹۶۲ء، تحفۃ العوام، ۱۸۹)۔

---مامیثا کس امثا (--- ی مع) امذ۔
(طب) مامیثا (جو ایک بدمزہ گھاس ہے) کے پتے اور شاخیں کوٹ کر اور نچوڑ کر بنائے گئے شیاف جو آنکھ کے امراض میں اور قبض کی تکلیف میں مفید ہے۔ مامیثا کے پتے اور شاخیں وغیرہ کوٹ کر نچوڑ کر جوش دیتے ہیں جب گاڑھا ہو جاتا ہے تو بلوطی شکل کے شیاف بنا لیتے ہیں اس کو شیافِ مامیثا کہتے ہیں۔ (۱۹۲۶ء، خزائن الادویہ، ۵ : ۶۸)۔ [شیاف + مامیثا (رک)]۔

شیافَہ (کس ش، فت ف) امذ۔
رک : **شیاف۔** اس جانب حیران ہیں کہ ایسے ادب اردو کی دم میں شیافہ سمجھیں یا قابلِ قدر اضافہ۔ (۱۹۳۰ء، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۶، ۳۲ : ۵)۔ [شیاف + ہ، لاحقۂ نسبت]۔

شَیالہ (فت ش ، شد ی ، فت ل) امذ.
بچھو کی ایک قسم جو دُم اٹھا کر چلتا ہے. جو بچھو دُم اُٹھا کر چلتا ہے اس کو شیالہ کہتے ہیں . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۳۳). [ع].

شیام (کس ش). (الف) صف.
سانولا ، ملیح ، سیاہ ، کالا.

میری سو آہ تہے شفق چھایا ہے رنگ شیام کا
برق تن جھمکتا ہے شعلہ یہ طور نور کر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۶).

رنگیلی کوئی اور کوئی شیام روپ
کوئی چت لگن اور کوئی کام روپ

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۳۰). بھگوان کا رنگ شیام ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۳). کھلتا شیام رنگ عفت کردار سے شاداب و روشن آنکھوں میں گھنیری ذہانت و ذکاوت. (۱۹۶۳ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۳۰). (ب) امذ ؛ امث. ۱. **ایک درخت کے ٹکڑے جو گرم مسالے اور دوا کے طور پر استعمال ہوتے ہیں ؛ لاط : Panicum Frumentuceum** (ماخوذ : پلیٹس). ۲. **کویل ؛ سیاہ بیل ؛ سیاہ مرچ ؛ سمندری نمک** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۳. **ہندوؤں کے اوتار کرشن جی کا لقب جن کا رنگ سانولا تھا.**

جب درس دے سانولا تب جا بجھے کلیان ہو
بھاوتا نہیں شیام بن سب کون کسی گت رنگ و راگ

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۴۷).

دے مژدۂ کیفِ دوام ہمیں
اے شیام نہ رکھہ ناکام ہمیں

(۱۹۲۸ ، مطلع انوار ، ۳۲). [س : श्याम].

ـــ زَنی (ـــ ی لین) امث.
سیاہی ، رات کی سیاہی کی مانند کالا ، کالک ، زیادہ کالا ، ملاحت، کالا پن.

صفا ہور خوش ہوا اس کے زلف کی شیام زنی کا
جو بوجھیں گے تو سچ بوجھو ہوں جگتا اس زین کا میں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۲۸). [شیام + زین (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ سُنْدَر (ـــ ضم س ، سک ن ، فت د) امذ.
سیاہ اور خوبصورت ؛ مراد : کرشن جی.

گئی ہمسائے میں تھوڑے سے چاول مانگ کر لائی
برائے شیام سندر پریم کی سوغات بھجوائی

(۱۹۲۳ ، مطلع انوار ، ۱۵۶). [شیام + سندر (رک)].

ـــ کَلْیان (ـــ فت ک ، سک ل) امذ.
ایک راگ جو شام کو گایا جاتا ہے. باہر میں نے مبارکباد گائی پھر آپ ہی آپ شیام کلیان کی ایک چیز شروع کر دی. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۲۳). امیرخسرو کی ایجاد کردہ راگنی ... شیام کلیان. (۱۹۱۳ ، ہندوستانی موسیقی ، ۸۸). [شیام + کلیان (رک)].

ـــ کھیت (ـــ ی مج) امذ.
(طب) لنکا اور مالا بار کے قیمتی پتھر عین الہر یا گربہ چشم کی ایک قسم جو سیاہی مائل ہوتا ہے اس پتھر کی شکل و شباہت بلی کی آنکھ کی مانند ہونے کی وجہ سے اس کو ان ناموں سے پکارا جاتا ہے ، طبی خواص میں اگر اسے عورت کے بالوں کے ساتھ باندھ دیا جائے تو دردِ زہ کے لیے مفید ہے ، بلغمی امراض کی دوا ہے. شیام کھیت : یہ سیاہی مائل ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۵۱). [شیام + کھیت (رک)].

شیاما (کس ش) امث.
۱. **سیاہ رنگ کی ایک چھوٹی خوش آواز چڑیا ، ساما ؛ لاط : Inspiratory Centre** . کسی میں پہاڑی شیاما کسی میں سفید طوطا ، ولایتی خرگوش الگ کٹہرے میں پلے ہوئے تھے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۹۶). ۲. **کالے رنگ کی گائے.** شیاما کے کیا کہنے کسی تقدیر والے کو ملی ہے دودھ کہی میٹھا ہر چیز امرت کی بوند. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۱۱). ۳. **رات ؛ سیاہ عورت ؛ بانجھ عورت ؛ درگا کی ایک شکل ؛ ایک نازک اور دبلی عورت جس نے ابھی بچہ نہیں جنا ہو ؛ مادہ کوئل ؛ زمین ؛ جمنا ؛ سیاہ مرچ ؛ بحری مرچ** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : श्याम].

شیامتا (کس ش ، فت م) امث.
کالا پن ، سیاہی. جیتی بن گھن ، اندھکار میں چمکت روپی شیامتا ہے یا جیتی روپی کاجل کا پہاڑ ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۵). [شیام + تا ، لاحقۂ کیفیت].

شیانا (کس ش) صف مذ (قدیم).
سیانا ، دانا ، عقلمند.

نا بولتے کچ جانتے تھے طبع کے جو کھڑبڑے
تر لوک میں شیانے دسے جب درس میں شہ کے جڑے

(۱۶۷۲ ، علی عادل شاہ ، ک ، ۱۰۹). [سیانا (رک) کا معرب].

شیانی (کس ش) امث (قدیم).
سیانی ، عقلمند.

اگر مرد ہشیار ہوئے تو زن
اہن بھی ہوشیانی ہولے بچن

(۱۶۱۳ ، بھوگ بل (ق) ، ۵۱). [سیانی (رک) کا متبادل املا].

شَیب (ی لین) امذ.
بالوں کی سفیدی ، بڑھاپا ، ضعیفی.

سنکر یہ کبھا بار اٹھایا نہیں جاتا
ناطاقتیٔ شیب سے اب ناز بتاں کا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳).

ہزار نخلِ خزاں دیدہ پر بہار آئی
نہ اپنا شیب سے پھر عالمِ شباب آیا

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۷). وہ علامات شیب جو انسان کو آدمی سے خدا جانے کیا بنا دیتے ہیں ، ان میں پوری طرح نمایاں ہیں. (۱۹۲۳ ، مذاکرات نیاز فتح پوری ، ۱۶۳). راقم نے شیب و شباب کے تعینات کو در خورِ اعتنا نہیں سمجھا. (۱۹۷۰ ، جگر مرادآبادی ، آثار و افکار ، ۷). [ع].

شیب (ی مج)، (الف) امذ ؛ م ف.
ڈھال ، اُتار ؛ کھوہ ، غار ؛ پہاڑ کا ایک حصہ، نیچے ، تلے ، زمین میں ، تہہ میں (پلیٹس)، (ب) امث. **برساتی ندی کی ایک قسم.** شیب... چار پانچ میل تک بہہ کر ریت اور پتھروں میں جذب ہو جاتی ہے. (۱۹۸۶ء ، نگران ، ۱۰۹). [نشیب (رک) کی تخفیف].

شیبانی (ی مج) امث.
گلہ بانی ، بھیڑیں چرانا ، بکریاں چرانا. تو حضرت نے گرو اجیاد میں... شیبانی شروع کی اور جو کچھ مزدوری میں ملتا مسکینوں کو عنایت کرتے. (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۲ : ۲۳). [شبانی (رک) کا ایک املا].

شِیبَہ (ی لین ، فت ب) امث.
(طب) ایک روئیدگی جس کی شاخیں سفید ہوتی ہیں اور پتوں کا رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے جن پر غباری رواں سا جما ہوتا ہے طبی خواص میں نزلے کا مواد اور فضلات دور کرتی ہے اس کے لیپ سے بلغمی اور ریاحی درد مٹ جاتا ہے Artemisia Arbore Scens شیبہ میں جڑ ہوتی ہے ساق اور شاخیں سفید ہوتی ہیں پتوں کا رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۶۹). [شیب + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شبیُو (ی مج ، و مع) امث.
باتو کی آواز ، آہٹ. شکیو اور شلیو اور شیبو باؤں کی آواز وغیرہ کو کہتے ہیں اسکا نام ہندی میں آہٹ ہے. (۱۸۳۵ء ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۷). [ف : حکایت الصوت].

شَیپُور (ی لین نیز ی مع ، و مع) امذ.
(موسیقی) ایک وضع کا جنگی باجا جو منھ سے بجایا جاتا ہے ، بگل ، نفیری ، شہنائی ، بوق ، قرنا.

بڑھی آگے آواز شیپور کی
صدا منہ چھپانے لگی سور کی

(۱۸۷۷ء ، صبح خندان ، ۵۵).

طبل و شیپور کی آواز آئی
شور جنگ کا آغاز ہوا

(۱۹۷۳ء ، برگ خزاں ، ۲۳۹). [ف].

شیپی (ی مج) امذ.
سپاہی.

تو وہ پھینک بندوق یہ کہتا بھاگا
نہ ہم شیپی ہے اور نہ شیپی کا بیٹا

(۱۸۹۶ء ، تجلیات عشق،ا کبر ، ۲۰۱). [سپاہی (رک) کا بگاڑ].

شیت (ی مج) صف ؛ امذ.
ٹھنڈا ، سرد ؛ بیوقوف ، کند ذہن ؛ سست ، کاہل ؛ سرما ، سردی ؛ بے حسی ؛ شبنم ، نمی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : शीत].

شیتَل (ی مع ، فت ت)، (الف) صف.
ٹھنڈا ، سرد ، خنک. پورنماشی کے چندرما کی کانت آنند ایک اور شیتل ہوتی ہے. (۱۸۹۰ء ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۹۵).

جس کو پوتر گنگا شیتل بنا رہی ہو

(۱۹۵۵ء ، مدرا را کھشس (ترجمہ) ، ۱۳۳). کہیں جگنو چمک رہے ہوتے ہیں ، کہیں چاند کی شیتل چاندنی ہوتی ہے. (۱۹۸۸ء ، صدیوں کی زنجیر ، ۵۷۸). (ب) امذ. **ٹھنڈک ، خنکی ، سردی ؛ چاند ؛ کافور کی ایک قسم ؛ تارپین ؛ ایک قسم کا درخت. لاط :** Marsilea Quadrifolia (پلیٹس). [س : शीतल].

ــــ جَل (ـــ فت ج) امذ.
ٹھنڈا پن ، سردی ، خنکی. برف اپنی شیتلتا کو یوں اپنے اسپند شیتل جل کے سمان چمکتا تھا. (۱۹۸۳ء ، زمیں اور فلک اور، ۱۲). [شیتل + جل (رک)].

شیتْلا (ی مع ، فت نیز سک ت) امث.
چیچک ، سیتلا دیوی. اور محققین کا خیال ہے کہ یہ شاید چیچک کی دیوی شیتلا اور اس کی چھ بہنیں ہیں. (۱۹۵۹ء ، وادیٔ سندھ کی تہذیب ، ۱۷۶). [سیتلا (رک) کا متبادل املا].

شیتَلْتا (ی مع ، فت ت ، سک ل) امث.
ٹھنڈا پن ، سردی ، خنکی. برف اپنی شیتلتا کو یوں اپنے اسپند کو جاتا ہے. (۱۸۹۰ء ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳۱).

پھولوں کی نرم سہکتی شیتلتاؤں
پربت کی لیڈہائی شیتی آنکھوں

(۱۹۵۳ء ، بکھلا نیلم ، ۲۰۷). [شیتل + تا ، لاحقۂ کیفیت].

شیٹ (ی مج) امذ.
۱. **کاغذ کا تاؤ ، کاغذ کا تختہ ، ورق ، پلنگ کی چادر** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۲. **کسی دھات کی تہ یا چادر.** کوڈنگ شیٹ بنانے کا طریقہ تو آپ نے سمجھ لیا. (۱۹۸۳ء ، ماڈل کمپیوٹر بنانیے ، ۱۰۳). [انگ : Sheet].

شیٹھ (ی مج) امث.
(نباتیات) چھلی ، غلاف ، خول ، چھلکا جس میں دانہ وغیرہ بند ہوتا ہے. اس کے نیچے بھی وہی پتا ایک نلی کی شکل میں تنے پر لپٹا ہوتا ہے اور ... اسے چھلی یا شیٹھ کا نام دیا گیا ہے. (۱۹۹۸ء ، گندم ، ۵۵). [انگ : شیتھ Sheath].

شِیث (ی مج) امذ.
(لفظاً) اللہ کا عطیہ ، ایک پیغمبر کا نام جو حضرت آدم علیہ السلام کے تیسرے صاحبزادے تھے چونکہ قابیل کے ہاتھوں ہابیل کا قتل ہو گیا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے نعم البدل کے طور پر انہیں عطا کیا. جب آدم علیہ السلام مرنے لگے نور محمدیؐ کو بموجب حکم احدیت کے حضرت شیث کے حوالے کر تشریف فرما طرف روضۂ رضوان کے پانچویں ربیع الاول کو سنیچر کے دن ہوئے. (۱۸۰۳ء ، دقائق الایمان ، ۸۱).

جو تھی لندھور قیدی کی وہ نادر
تھی آل شیث سے وہ ماہ پیکر

(۱۸۶۲ء ، طلسم شاہاں ، ۷۸). شیث حضرت آدم کے چھٹے بیٹے تھے. (۱۹۸۳ء ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۹۸۳). [ع].

شیح (ی مع) امث.
ایک گھاس جو سوئے کے برابر اونچی ہوتی ہے ، اسکے پتے چھوٹے اور نازک سداب کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں ؛ ایک خاردار رونیدگی جس کے پتے سرو کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں لکڑی کھوکھلی ہوتی ہے اس کو دھونی میں استعمال کرتے ہیں ؛ لاط : Artemisia Herbalba . شیح ایک گھاس معروف ہے ، لکڑی اس کی مجوف ہوتی ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۳۸۹)۔ بعض اطبا ... سداب شیح پودینہ بورق ... سیاہ مرچ ... کر کے مالش کرتے ہیں۔ (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۱۳۹)۔ [ع]۔

ـــ اَرْمَنی کس صف(ـــ فت ا ، سک ر ، فت م) امث.
(طب) شیح (رک) کی ایک قسم جس کا پھول زردی مائل اور پتے سداب کے پتوں کی طرح اور درخت سوئے کے درخت سے چھوٹا ہوتا ہے ؛ لاط : Artimisla Pontica اگر بچے کی پیدائش کے دن شیح ارمنی چٹا دی جائے تو پھر کسی چیز سے نہ ڈرے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۷۰)۔ [شیح + ارمنی (رک)]۔

شیحَہ (ی مع ، فت ح) امث.
گھوڑے کی آواز ، ہنہناہٹ.

فتنے جو سو گئے تھے وہ سب جاگنے لگے
شیحہ سے طائران ہوا بھاگنے لگے

(۱۸۷۳ ، مراثی فارغ ، ۲ : ۱۳۲)۔ اشہب قلم کے منہ میں خاردار دہانہ چڑھائیں تا کہ موقع بے موقع کلول طرارے ، شیحہ بکدھڑی سے باز رہے۔ (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۲۶ : ۹)۔ [شیہہ (رک) کا ایک املا]۔

ـــ بھرنا محاورہ.
گھوڑے کی طرح آواز نکالنا ، ہنہنانا. جس وقت وہ شیحہ بھرتے تھے معلوم ہوتا تھا ڈنڈا لیے ڈاکٹر مونجے تقریر کر رہے ہیں۔ (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۲۱ : ۹)۔

ـــ کھینچنا محاورہ.
رک : شیحہ بھرنا. اشقر نے کسی کو ہشتک ماری کسی کو دولتی لگائی ... چند جوانوں کو مار کر شیحہ کھینچتا ہوا طرف اپنے آقا کے بھاگا۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۱)۔

شَیخ (ی لین نیز مع) امذ.
۱. بوڑھا آدمی ، ضعیف ، بزرگ ، وہ شخص جس کی عمر پچاس برس سے اوپر اور اسی برس سے نیچے ہو. شیخ وہ شخص جس کی عمر ساٹھ اور اسی کے درمیان ہو۔ (۱۹۸۱ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۰۶)۔ **۲. سرگروہ ، پیشوا.**

ذکر نوح امامت کو لائق اہیں
جو پیغمبران میں انو شیخ اہیں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۸۳۳)۔ خانہ بدوش قوموں کے سرگروہ کو الخان ، البیگ ، والی ، سردار یا شیخ کہتے ہیں۔ (۱۸۸۸ ، محسن ، اگست ، ۷)۔ **۳. عرب قبیلہ کا سردار ، امیر.** ایسی محبت اور ایسی جاں نثاری کا خیرمقدم میں نے نہ کسی شیخ قبیلہ کا اس کے قبیلے میں کبھی دیکھا نہ کسی بادشاہ کو اپنی رعایا میں ہو سکتا ہے۔ (۱۹۱۶ ، جویائے حق ، ۱ : ۲۰۵)۔ **۴. واعظ ، فقیہ ، عالم ، فاضل ، مذہبی علوم میں فائق.**

تم مکتب میں تھوا داں بزہ بعنان سدا کرتے
سکوں علم شیخاں کوں نجھل کاہی کرن سکتا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳)۔

کب اس عمر میں آدمی شیخ ہو گا
کتابیں رکھیں ساتھ گو ایک خزبار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۲)۔ جس راز کے معلوم کرنے کی تمنا ارسطو افلاطون ، شیخ بوعلی اور رازی تک اپنے ساتھ قبر میں لے گئے۔ (۱۹۳۳ ، ہمدرد صحت ، جولائی ، ۱۰۵)۔ **۵. (تصوف) وہ انسان جو شریعت و طریقت میں کامل ہو اور بیعت لیتا ہو ، مرشد ، پیر طریقت ، سجادہ نشین.**

چندے دیگر اولیا مشایخ ہنجو شیخ ضیا

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۵۰))۔

کاں لگ لکھوں شیخ کے مراتب
ہوتا اوسے یک ہزار کاتب

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۵)۔ ایک روز اپنے مرشد پیر طریقت کے پاس جا کر گلہ کرنے لگا شیخ یہ بات سن کر رو دیا۔ (۱۸۵۵ ، گلستان ، ۲۶۲)۔ امام سخاوی نے اپنے شیخ کا یہ سراپا تحریر کیا ہے۔ (۱۹۶۸ ، المعارف ، اپریل ، ۲۶۳)۔ **۶.(أ) سردار ، رئیس ؛ (اصطلاحاً) مسلمانوں کی (سید ، مغل ، پٹھان کی مانند) ایک ذات کا نام.**

اُتھے سید عرب ہور شیخ بھی واں
قریشیاں ہور افغاناں و مغلاں

(۱۷۶۵ ، تتمہ پھول بن (رسالہ اُردو ، اپریل ، ۶۸) ، ۲۳)۔ شیخوں کی ایک اور تعداد نے جن میں سہدی کے لواحقین بھی شامل ہیں سردار کچنر کے پاس آ کر اطاعت قبول کر لی ہے۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۵۲۹)۔ شیخ ، سید ، سید صاحب ، ... وغیرہ بیسیوں الفاظ نے ... اصطلاحی حیثیت حاصل کرلی تھی۔ (۱۹۲۲ ، مقالات ماجد ، ۲۳)۔ **(أأ) مراد : ہر مسلمان بالعموم نومسلم.** برعظیم میں کسی غیر مسلم خانوادے سے جو لوگ دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے ان کے نام کے ساتھ شیخ کا لفظ استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ (۱۹۷۳ ، دیوان دل (مقدمہ) ، ۹۱)۔ **۷. (مجازاً) ملّا ، خود غرض واعظ ، نصیحت کرنے والا.**

میری میناتے غزل میں تھی ذرا سی باقی
شیخ کہتا ہے کہ ہے یہ بھی حرام اے ساقی

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۷)۔ **۸. کلمۂ تخاطب کے طور پر.** وہ کہے اے شیخ مگر توں اس شہر میں مسافر ہے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۳)۔ سالک نے کہا اے شیخ تو بمنزلہ باپ کے ہے۔ (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۳۵)۔

نہیں باقی تو میخانے میں اے شیخ
جو کچھ موجود ہے لاؤں وضو کو

(۱۹۱۷ ، کلیات حسرت موہانی ، ۱۳۳)۔ [ع]۔

ـــُـ الاِسْلام (ـــضم ج ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک س) امذ.
دینِ اسلام کا سب سے بڑا پیشوا ، مفتیٔ اعظم ، امامِ وقت ، مجتہد. شیخ الاسلام کے تقرر میں پرانے تمام علما کی رائے لی جاتی ہے. (۱۸۸۸ء ، رسالہ حسن ، دسمبر ، ۵). یہ انکار فوج کی طرف سے نہ تھا بلکہ درپردہ شیخ الاسلام کی سازش تھی. (۱۹۰۳ء ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۴۸). شیخ الاسلام ان القاب مثلاً شیخ الدین ، شیخ الفقہاء وغیرہ میں سے ہے جو صرف علماء اور کبھی کبھی صوفیا کے لیے مخصوص رہا. (۱۹۸۳ء ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۹۸۵). [شیخ + رک : ال (۱) + اسلام (رک)].

ـــُـ الجامِعَہ (ـــضم خ ، غم ا ، سک ل ، کس م ، فت ع) امذ.
وائس چانسلر ، یونیورسٹی یا دانش گاہ کا سربراہ.
ہوتا ہے بار سامعہ سن لیں یہ شیخ الجامعہ
(۱۹۳۰ء ، احسن مارہروی ، احسن الکلام ، ۲۲۵). میں ڈاکٹر منظور الدین احمد کو... شیخ الجامعہ کے معزز عہدے پر فائز ہونے پر دلی مبارک باد دیتا ہوں. (۱۹۸۷ء ، نگار ، کراچی ، ا کتوبر ، ۷). [شیخ + رک : ال (۱) + جامعہ (رک)].

ـــُـ الرَّئیس ـــضم خ ، غم ا ، ل ، شد ر بفت ، ی مع) امذ.
حکیم و طبیب بو علی سینا کا لقب ؛ سائنس داں.
سرسام تو نہیں مجھے سودائے عشق ہے
نسخے مقید ہوں گے نہ شیخ الرئیس کے
(۱۸۷۰ء ، الماس درخشاں ، ۲۰۳). علامہ شیخ الرئیس جیسے امامِ فن کا یہ نسخہ ایجاد کردہ ہے. (۱۹۳۷ء ، سلک الدرر ، ۷۶). جب روحانی پیشوا امام کہے جاتے تھے وہاں سائنس دانوں کو شیخ الرئیس کہا جاتا تھا. (۱۹۶۸ء ، کاروانِ سائنس (ترجمہ) ، ۵ ، ۱ : ۹). [شیخ + رک : ال (۱) + رئیس (رک)].

ـــُـ الشُّیُوخ (ـــضم خ ، غم ا ، ل ، شد ش بضم ، و مع) امذ ؛ ج : شیخ شُیُوخ.
علما و فضلا کا سرگروہ ، پیرِ مشائخ. فقہ اور حدیث میں ان کا کوئی ہمسر نہ تھا ، امام بخاری کے شیخ الشیوخ ہیں. (۱۹۱۱ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۰). یہ وہ بزرگ ہیں جن کے بارے میں شیخ الشیوخ نے کہا شیخ اکبر تو ایک ایسا سمندر ہیں جس کا کنارہ نہیں. (۱۹۷۳ء ، انفاس العارفین ، ۲۸۳). [شیخ + رک : ال (۱) + شیوخ (رک)].

ـــُـ المَدِینَہ (ـــضم خ ، غم ا ، سک ل ، فت م ، ی مع ، فت ن) امذ.
پولیس کا اعلیٰ افسر. مفتیٔ اعظم کو شیخ الاسلام اور پولیس کے اعلیٰ افسر کو شیخ المدینہ بھی کہا جاتا ہے. (۱۹۸۳ء ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۹۸۵). [شیخ + رک : ال (۱) + مدینہ (رک)].

ـــُـ المَشائِخ (ـــضم خ ، غم ا ، سک ل ، فت م ، کس ء) امذ.
پیرِ مشائخ ، بہت بڑا بزرگ ، عالمِ دین ، تمام عالموں اور فاضلوں کا سرگروہ. آپ اس مذہبِ رندی کے شیخ المشائخ بن کر اس کی تبلیغ و تلقین فرمانے لگتے ہیں. (۱۹۳۹ء ، مطالعۂ حافظ ، ۳۰). [شیخ + رک : ال (۱) + مشائخ (رک)].

ـــُـ النَّجْد (ـــضم خ ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک ج) امذ ؛ ـ شیخِ نجد ، شیخِ نجدی.
شیطان کا لقب جو ایک پیر مرد کی شکل میں کفارِ مکہ کو شبِ ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی تدبیر بتانے آیا تھا. پردۂ قاف میں ایک دڑّہ ہے جس کو دڑہ جہنم کہتے ہیں ہر سال دو مرتبہ شیخ النجد وہاں آتا ہے. (۱۸۷۹ء ، بوستانِ خیال ، ۹ : ۱۵۳). [شیخ + رک : ال (۱) + نجد (رک)].

ـــ پُکارِیں تَنْدُورِی قَنْدُورِی کہاوت.
غرض مند کو اپنے مطلب کی سوجھتی ہے (جامع الامثال).

ـــ چِلّی (ـــ کس چ ، شد ل) امذ ؛ صف.
۱. **ایک بزرگ جن کا مقبرہ تھانیسر (ضلع کرنال بھارت) میں ہے جو چلہ کشی کے بہت شائق تھے اس لیے یہ نام ہوا.**
ایک جھجر ہے شہر دلّی کا جیسے روضہ ہو شیخ چلّی کا
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۰۱۱). ۲. **ایک روایتی احمق جس کی بیوقوفیوں کے قصے لوگوں نے گڑھ رکھے ہیں.** دنیا بھی شیخ چلّی کا گھڑا ہے جب بوجھ سر سے پھینک دیا پھر کچھ بھی نہیں. (۱۸۸۳ء ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۱۸). روپے کماری اسے شیخ چلّی کی داستان سے زیادہ وقعت نہ دینا چاہتی تھی. (۱۹۳۵ء ، دودھ کی قیمت ، ۱۳۲). شیخ چلّی کی سی ناامیدی و امید کی حالت ... برابر کم کرتا جاتا تھا. (۱۹۸۵ء ، حیاتِ جوہر ، ۸۰). ۳. (مجازاً) **احمق ، مسخرا ، خیالی دنیا میں رہنے والا.**
جو ہم کو جانے بوڑھا سو وہ ہے شیخ چلّی
ہم جھیڑ ڈالیں اب بھی خوباں کو کر کے کھلّی
(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۲۱). خان صاحب جو ... اپنی زندگی شیخ چلّی کی حیثیت سے بسر کر رہے ہیں ، امرا و رؤسا حکّام اور انگریز ان کو محض ہنسی اڑانے کو اپنے جلسوں میں بلاتے ہیں. (۱۹۲۹ء ، تمغۂ شیطانی ، ۸۳). [شیخ + چلّی (رک)].

ـــ چِلّی کا مَنْصُوبَہ امذ.
(کنایۃً) **خیالی پلاؤ ، ہوائی قلعے بنانا ، خیالی منصوبہ.** کلیم شیخ چلّی کے سے منصوبے سوچتا ہوا اپنے دوست مرزا کے مکان پر پہنچا. (۱۸۷۷ء ، توبۃ النصوح ، ۲۵۳). ہندوستانی شعراء کا یہ فرقہ بھی ایسے افراد سے خالی نہیں جو شیخ چلّی کی طرح منصوبے گانٹھتے اور خیالی پلاؤ پکاتے رہتے ہیں. (۱۹۳۲ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲۹ : ۳).

ـــ چَمُونا (ـــ فت چ ، و مع) امذ.
پنجاب میں پایا جانے والا ایک چھوٹا سا پرندہ جو بئی کے برابر اور چڑیا سے چھوٹا ہوتا ہے اس کی مختلف قسمیں ہیں. شیخ چمونا خورد دیسی :- یہ چمونا ... نر اور مادہ دونوں کماد کے ایک پتے پر گھونسلا بنا کر انڈے دیدیا کرتے ہیں. (۱۸۹۷ء ، سیر پرند ، ۲۹۳). [شیخ + چمونا (رک)].

---چنڈال نہ چھوڑے/ رہے مکھی نہ چھوڑے/ رہے ، بال کہاوت.
ایسے شخص کے بارے میں کہتے ہیں جو حریص ہو، بہت لالچی، ہر چیز ہڑپ کر جانے والا (جامع الامثال ، فرہنگ آصفیہ).

---حَرَم کس اضا(---فت ح ، ر) امذ.
کعبے کا مرد بزرگ ؛ مراد : علماء و صاحبانِ منبر.

بیچ شیخ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے
گلیم بوذر و دلق اویس و چادر زہرا

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۳۸). [شیخ + حرم (رک)].

---ڈَنڈو (---فت ڈ ، سک ن ، و مع) امذ.
رک : شیخ ڈونڈو. کبھی لگا بارو تیل چلاؤ ... یا شیخ ڈنڈو بناؤ. (۱۹۲۸ ، سلیم ، افادات سلیم ، ۹۳). [شیخ + ڈنڈو (رک)].

---ڈونڈُو (---و مج ، مغ ، و مع) امذ.
کپڑے کا گڈا جس کی کمر سے کنگھی باندھ کے بارش کے پانی میں لکڑی کے سہارے کھڑا کر دیتے ہیں تا کہ مینہ تھم جائے ، یہ مینہ تھمانے کا ٹوٹکا ہے.

کبھی کہتا تھا بارو تیل جلاؤ
کبھو کہتا تھا شیخ ڈونڈو بناؤ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۲). تیل جلانا اور شیخ ڈونڈو بنانا پانی کھلنے کے ٹوٹکے ہیں. (۱۸۷۴ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۸۳) [شیخ + ڈونڈو (رک)].

---زادہ (---فت د) امذ.
مرشد کا بیٹا ، پیر کی اولاد . شیخ عبدالرحیم کے اخلاف شیخ زادے مشہور ہوئے . (۱۹۲۶ ، شرر ، گزشتہ لکھنؤ ، ۱۳) . [شیخ + زادہ (رک)].

---سَدُّو/ صَدُّو کا بَکْرا امذ.
وہ بکرا جو شیخ سدّو کے نام پر ذبح کرتے ہیں. ہندوستان میں رواج ہے کہ منت مان کر سید احمد کبیر کی گائے یا شیخ سدّو کا بکرا یا ابالا شاہ کا مرغا ذبح کرتے ہیں. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۵۹). شیخ صدّو کا بکرا اور خواجہ کی چادر اور کونڈے پلٹیا ماننا تو کفر کے برابر ہے. (۱۹۱٦ ، معلمہ ، ٦۷). جاہل مسلمانوں نے بھی ... شیخ سدّو کا بکرا ماننا شروع کر دیا. (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۲٦).

---سَدُّو کی کڑاہی امث.
شیخ سدّو کے چڑھاوے کی وہ کڑاہی جس میں تلن کیا جاتا ہے. کہیں ڈھلے اور بانسری بجی ، کہیں کڑاہی شیخ سدّو کی چڑھ گئی. (۱۸۹۰ ؟ طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۹۳۲).

---طَرِیقَت کس اضا(---فت ط ، ی مع ، فت ق) امذ.
(تصوف) صوفیوں کا پیر ، پیر طریقت. ایک مولوی فتوے پر دستخط کرتا ہے ... علی ہذاالقیاس ایک شیخ طریقت شجرہ بیعت پر عرب شاہ چشتی قادری. (۱۹۰٦ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۱۱۰) . [شیخ + طریقت (رک)].

---فانی کس صف ، امذ.
۱. ایسا بوڑھا جو روز بروز کمزور ہوتا جا رہا ہو ، بہت بوڑھا ، پیر فرتوت.

عیش سب خوش آتے ہیں جب تلک جوانی ہے
مردہ دل وہ ہوتا ہے جو کہ شیخ فانی ہے

(۱۷۳۸ ، تاباں (نغمۂ عنادل ، ۱۳۵)). بادشاہ خود شیخ فانی ہے اور اسکی ملکہ بھی عجوز سال خوردہ ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۲۰۲).

دارالفنا میں ملتیں حضرت کو کر یہ حوریں
جنت کو شیخ فانی نقل مکاں نہ کرتے

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱٦۵). ۲. **(فقہ) ایسا بوڑھا جو بڑھاپے کی شدت اور کمزوری کے باعث روزہ نہ رکھ سکے .** شیخ فانی یعنی ایسا بڈھا آدمی جس کو طاقت روزہ رکھنے کی نہ ہو اور آئندہ کو بھی توقع اس بات کی نہ ہو ... روزہ نہ رکھے. (۱۸۵۵ ، الدارالفریدہ فی مسائل الصیام ، ۷). [شیخ + فانی (رک)].

---کیا جانے صابُن کا بھاؤ کہاوت.
جس چیز سے کسی کو تعلق نہ ہو وہ اس چیز کی حقیقت کیا بیان کر سکتا ہے ، جب کوئی شخص خواہ مخواہ اس امر میں دخل دے جس کا اسے علم نہ ہو تو کہتے ہیں. شیخ کیا جانے صابن کا بھاؤ ، آپ چودھرائین سے گفتگو کرنا چاہیے حیدر جان کے سوز کی تعریف کیجئے اہل نشاط سے قارورہ گرمائیے ، قانون سے بھلا آپ کو کیا بحث. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۲۷۷).

کیا بات کہی عقل کی احمق بچو
معلوم ہو کیا شیخ کو صابن کا بھاؤ

(۱۹۳۰ ، تحفۂ احسن (منظوم کہاوتیں)، ۳۵).

---مَکْتَب کس اضا(---فت م ، سک ک ، فت ت) امذ.
مدرسے میں پڑھانے والا ، مکتب کا استاد یا مدرّس.

شیخ مکتب ہے اک عمارت گر
جس کی صنعت ہے روح انسانی

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۲۱۷). [شیخ + مکتب (رک)].

---نَجْد کس اضا(---فت ن ، سک ج) امذ.
رک : شیخ النجد.

جب تک نہ ہو معرفت طریقت سے خبر
کر بن کے نہ شیخ نجد عالم کو تباہ

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۹۱). [شیخ + نجد (رک)].

---نے کَنْجھوے/ کَوّے ، کو بھی دُعا دی کہاوت.
شیخ بڑا مکار ہوتا ہے (جامع الامثال ، نجم الامثال).

---و بَرْہَمَن (---و مج ، فت ب ، ر ، سک ہ ، فت م) امذ.
مراد : مسلمان اور ہندو.

اے شیخ و برہمن ! سنتے ہو کیا اہل بصیرت کہتے ہیں ؟
گردوں نے کتنی بلندی سے ان قوموں کو دے پٹکا ہے

(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۳۰۸). [شیخ + و (حرف عطف) + برہمن].

ـــــ و شاب (ـــــ و مج) امذ.
بوڑھے اور جوان ، سب کے سب.

نہیں ہیم میں کوئی شہنشہ مثال
سخی مانے یہ بات کوں شیخ و شاب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۳).

یارو بسو ہو تم اسی دہر خراب میں
بیٹھا اٹھا کرو ہو سدا شیخ و شاب میں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۵).

کافر اثر ہے برق کا تیرے حجاب میں
اک آگ لگ رہی ہے دل شیخ و شاب میں

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۲۳۱).

مرکز تثلیث پر حُسن و جوانی جلوہ تاب
ایک ہی سیلاب میں بہتا ہوا ہر شیخ و شاب

(۱۹۳۹ ، نبض دوراں ، ۲۱۳)۔[شیخ + و (حرفِ عطف) + شاب].

ـــــ وقت کس اضا(ـــــ فت و ، سک ق) امذ.
اپنے زمانے کا سب سے بڑا عالم.

مومن دیں دار نے کی بت پرستی اختیار
ایک شیخ وقت تھا سو بھی برہمن ہو گیا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۳). [شیخ + وقت (رک)].

شیخا (ی لین نیز مج) امذ (قدیم).
(تحقیراً) شیخ.

سید القوم سے کہیے شیخا
کرو توصیف صوفیٔ اسفی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۱). [شیخ + ا ، لاحقۂ تحقیر].

شیخانی (ی لین نیز مج) امث.
۱. **شیخ کی بیوی ، شیخ برادری کی عورت.** شیخانی ، سیدانی ، افغانی وغیرہ. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۰). دوپٹہ کے پلو سے منہ ہاتھ پونچھتی آئی ... اور شیخانی کی ہاں میں ہاں ملانی شروع کر دی. (۱۹۷۶ ، چوتھی دنیا ، ۱۰). ۲. **مکھی ، مگس** (نوراللغات). [شیخ + انی ، لاحقۂ تانیث].

شیخڑا (ی لین نیز مج ، سک غ) امذ.
(تحقیراً) شیخ کا بیٹا ، شیخ زادہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[شیخ + ڑا ، لاحقۂ تصغیر].

شیخوخت/شیخوخیت (ی لین نیز مج ، و مع ، فت خ / کس خ ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
پچاس برس کے بعد سے آخیر عمر تک کا زمانہ ، بڑھاپا.

پہونچا غرض عروس کے گھر تک وہ نوجوان
شیخوخیت کے درجے سے کر اس طرف گزار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۳). جوانی میں اگر ڈاڑھی چڑھانے کی عادت ہو جائے تو سن شیخوخت تک اس وضع کو نباہنا ضرور ہے. (۱۸۷۵ ، مقالات حالی ، ۱ : ۳۷). پیرانہ سالی کا زمانہ شیخوخیت کہلاتا ہے ... شروع ہونے کا کوئی مخصوص وقت نہیں ہوتا. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۹۵). [ع].

شیخوں (ی لین نیز مج ، و مج) امذ ، ج.
شیخ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل).
[شیخ + وں ، لاحقۂ جمع].

ـــــ کی شیخی اور پٹھانوں کی اکڑ کہاوت.
شیخوں کی ڈینگ اور پٹھانوں کی حجت مشہور ہے (جامع الامثال ؛ نوراللغات).

شیخہ (ی لین نیز مج ، فت خ) امث.
بزرگ خاتون ، شیخ کی بیوی. جو خاتون ان کی جانشین اور اس زنانی خانقاہ کی شیخہ و مرشدہ قرار پائی وہ بھی بغداد ہی کی کہلاتی. (۱۹۲۳ ، مخدرات ، ۲ : ۸۱). [شیخ + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شیخی (ی مج) امث.
۱. **شیخ ہونا ، بزرگی ، بڑائی.**

علم سے لاکھ ہو شیخی یہ تری ہے تقدیر
نہ کہے کوئی تجھے شیخ علیہ الرحمت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۳).

وہ شیخ کی شیخی رہ نہ گئی ، اسلام کو بُت کا رام کیا
سرکار خفا کیوں ہونے لگی؟ گاندھی نے جو کہا کام کیا

(۱۹۲۱ ، اکبر الہ آبادی ، گاندھی نامہ ، ۱۹). ۲. **ڈینگ ، بڑائی کا اظہار ؛ کسی خوبی کا اظہار جو اس میں نہ ہو ؛ بے جا اترانا ، لن ترانی ؛ فخر ، تکبر ، غرور.**

پڑے عام لوگوں کوں دوجا خطر
جو شیخی بڑائی کوں دل بیچ دھر

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۹۷). وہ بوڑھا چپکا ایک کونے میں لگا ہوا ان سب کی شیخیاں سن رہا تھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۷۰). جھوٹی شیخی اور بیجا غرور میں پڑے رہنا مجھ کو پسند نہیں. (۱۸۷۴ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۷). [شیخ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ اور تین کانے کہاوت.
بے جا نمود و نمائش. سیلاب تیز و تند کا کچی دیوار سے روکنا خام خیال ہے ہم اس حرکت کے دیوانے ہیں شیخی اور تین کانے ہیں. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۵۲).

ـــــ باز صف.
ڈینگیں مارنے والا ، گھمنڈی. اللہ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۰۳). جو شیخی باز ہیں تیری آنکھوں کے سامنے کھڑے نہیں رہ سکتے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۲۳۵). پنجاب کی وہ ... تصویر بنتی ہے جو دوسروں نے دیکھی اور دکھائی ہے کرخت ، تندخو ... شیخی باز ، موقع پرست. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۵).
[شیخی + ف : باز ، باختن ، بازیدن = کھیلنا].

ـــــ بغل میں کہاوت.
جب کوئی برخود غلط آدمی نقصان اٹھائے تو کہتے ہیں کہ چلو شیخی تو بغل میں ہے (جامع الامثال).

---بگھارنا محاورہ۔
ڈینگ مارنا ، خود ستائی کرنا ، اترانا۔

گلنے کی دال یہاں نہیں بس خشکہ کھائیے
اے شیخ صاحب آپ نہ شیخی بگھاریئے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۲۰)۔ اس طرح شیخی بگھارنے سے کام نہیں چلے گا۔(۱۹۵۲ ، خدا کی بستی ، ۳۲)۔ ایک نے بیوی کو تھیلا پکڑا اور شیخی بگھارتے ہوئے ایک پرندے کا نشانہ باندھ کر غلیل چلا دی۔ (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۲۰۹)۔

---جتانا محاورہ۔
اپنی بڑائی ظاہر کرنا ، خود ستائی کرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔

---جھاڑنا محاورہ۔
رک : شیخی بگھارنا۔

خوب جھاڑی آج شیخی ابر گوہربار کی
اس نے بعد غسل اپنی زلف کا کُل جھاڑ کے

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۳۶)۔

---جھڑ جانا محاورہ۔
غرور جاتا رہنا ، سُبکی یا خفت ہونا۔

زاہد خشک کا مرے ڈول بندھا تھا ایک رنگ
سو وہ بیاز کشف میں شیخی تمام جھڑ گئی

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۰)۔

برق تھرا جائے تو بُو شرر کے روبرو
ابر کی جھڑ جائے شیخی چشم تر کے روبرو

(۱۸۵۶ ، دیوان ظفر ، ۳ : ۱۰۹)۔

---چڑھ جانا محاورہ۔
ضد میں آ جانا (جامع اللغات)۔

---خور (---و مع) صف۔
ڈینگ مارنے والا (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [شیخی + ف : خور ، خوردن = کھانا]۔

---خورا / خورہ (---و مع / فت ر) صف مذ۔
رک : شیخی خور۔

رازِ دل کہتا ہے سب سے یہ جتاتا ہی نہیں
ایسے شیخی خورے سے تم موتیہ چھپا بیٹھا کرو

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۶۲)۔ وہ تو اترانے والا شیخی خورا ہے۔ (۱۹۱۷ ، ترجمۂ قرآن الحکیم ، محمود الحسن ، ۳۸۳)۔ شیخی خورہ بھی غضب کا تھا۔ (۱۹۸۷ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۴۳)۔ [شیخی خور + ا / ہ ، لاحقۂ صفت]۔

---خوری (---و مع) صف مث۔
۱. **ڈینگ ہانکنے والی عورت۔** وہ شیخی خوری اسی طرح اتراتی پھرتی تھی۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۳۸)۔ وہ کوئی ایسی تری شیخی خوری لڑکی تو تھی نہیں۔ (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۳۱)۔ ۲. **غرور ، تعلّی ، ڈینگ ، اترایٹ** (ماخوذ : مہذب اللغات)۔ [شیخی خور + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

---خورے سے کہا تیرا گھر جلتا / جلا ہے ، کہا بلا سے (جلے) میری شیخی تو میرے پاس ہے کہاوت۔
نقصان کے باوجود شیخی مارنے والے کی نسبت کہتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---سیٹھ کی ، دھوتی بھاڑے کی کہاوت۔
شیخی تو بہت ہے پاس کچھ نہیں (جامع اللغات)۔

---کا منہ کالا کہاوت۔
غرور کا سر نیچا ، شیخی باز کو شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---کرکری کرنا محاورہ۔
کسی کی سُبکی کرنا ، لاف و گزاف کا بھانڈا پھوڑنا ، بڑ مارنے والے کو قائل اور شرمندہ کرنا۔ اس سود کے مسئلے نے ہماری ساری شیخی کرکری کر دی اور ہمارے منہ پر مہر لگا دی۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۲۹)۔

---کرکری ہونا محاورہ۔
گھمنڈ جاتا رہنا ، سُبکی ہونا۔

رفتہ رفتہ ہو گئی اس کی بھی شیخی کرکری
ہم نے سمجھا صاف تھا جس کو بہت سا چھان کر

(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۵۰)۔ گورنمنٹ کالج لاہور میں آ کر ساری شیخی کرکری ہو گئی۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۲۳)۔

---کرنا محاورہ۔
اترانا ، ڈینگ مارنا۔ دنیا زراعت ہے آخرت کا ، تا کہ غافل ہو کر حجتاں ہور بزرگیاں ہور شیخیاں کرو کر کے پیدا نہیں کیا ہے۔ (۱۶۹۷ ، بنج گنج ، محمد مخدوم عبدالحق ، ۲۳)۔ ہماری دونوں قوموں کی یہ حالت ہے کہ اسلاف کے نام پر شیخی کرتے ہیں۔ (۱۸۸۲ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۲۵۳)۔

---گھسڑ جانا محاورہ۔
(عو) گھمنڈ جاتا رہنا ، غرور ختم ہونا۔

کان میں ان کے یہ جو پڑ جائے
ساری شیخی ابھی گھسڑ جائے

(۱۸۷۱ ، شوق لکھنوی (نوراللغات))۔

---مار صف۔
رک : شیخی خور ، شیخی باز۔ تمہارا جانشین کسے بناؤں کہا اس شیخی مار یوحنا بن ماسویہ کو رکھ لینا۔ (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکماء (ترجمہ) ، ۲۹۳)۔ [شیخی + مار ، لاحقۂ فاعلی]۔

---مارنا محاورہ۔
شیخی بگھارنا ، شیخی جھاڑنا ، اترانا۔ جو شیخی یا ڈینگ مارے اوس کو راست نہ سمجھو۔(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۱)۔ یہ پہیلی کچھ میں نے ہی نہیں بوجھی کہ ناحق کی شیخی مارنے لگو۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۶۲)۔ لوگ شیخیاں مارتے ہیں کہ ہم نے یہ کیا وہ کیا۔ (۱۹۸۲ ، پچھتاوے ، ۱۵۱)۔

ـــــمیں آنا محاورہ۔
اِترانا ، پھولنا۔ غدر کے بعد سے تو ہندوستانی اور بھی شیخی میں آ گئے۔ (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۰۲)۔ شیخی میں آ کر کہنے لگے کہ ہمارے یہاں ایک رنگ ہے جو مسلمانوں کے پاس نہیں۔ (۱۹۳۲ ، ترجمہ قرآن الحکیم تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۳۵)۔

ـــــنِکال دینا محاورہ۔
غرور توڑ دینا ، گھمنڈ ختم کر دینا (علمی اُردو لُغت ؛ جامع اللغات)۔

ـــــنِکَل جانا محاورہ۔
غرور خاک میں مل جانا ، گھمنڈ جاتا رہنا (نوراللغات)۔

ـــــنَہ چَلْنا محاورہ۔
غرور ٹوٹ جانا (نوراللغات)۔

ـــــہانْکْنا محاورہ۔
رک : **شیخی مارنا ، ڈینگ مارنا**۔ اس کتبے میں کلو دیوس نے گیارہ بادشاہوں کو مغلوب کرنے کی شیخی ہانکی۔ (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت رومہ (ترجمہ) ، ۳۹۷)۔

ـــــہَوا ہو جانا محاورہ۔
شیخی نِکل جانا۔ جب جھٹکے ذرا ... ہو گئے اور کنگروں سے اینٹیں گرنے لگیں تو پنڈت جی مہاراج کی ساری شیخی ہوا ہو گئی۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۷۸)۔

شَیخِیَّت (ی لین نیز مج ، کسرِ خ ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث۔
بزرگ ، بڑائی۔ عبدالرحمٰن بن مہدی جو کبار ائمۂ محدثین میں سے ہیں اور یہ مرتبۂ شیخیت میں امام حنبل کے مقابلے میں ہیں۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۵)۔ [رک : شیخی + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

شَیخَین (ی لین نیز مج ، ی لین) امذ۔
۱. (کنایۃً) **حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ**۔

بجا لایا تھا وہ احکامِ شیخین
معاذاللہ نہ تھا کچھ وہاں ذرا شین

(۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۶)۔ یہی وہ خصوصیت ہے جو حضرات شیخین رضوان اللہ تعالیٰ عنہما کے عہد میں عام تھی۔ (۱۹۱۶ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۲۶۸)۔ ۲. (حدیث) (کنایۃً) **امام بخاری اور امام مسلم**۔ لفظ شیخین سے ذکر احادیث میں بخاری اور مسلم مقصود ہیں۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۷)۔ مختصر یہ کہ جس پر شیخین متفق ہوں وہ دوسری حدیثوں سے افضل ہے۔ (۱۹۵۶ ، مقدمہ مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳)۔ ۳. (فقہ) (کنایۃً) **امام ابو یوسف اور امام ابو حنیفہ**۔ کتاب میں ... طرفین سے امام محمد ، امام ابو حنیفہ اور شیخین سے امام ابو یوسف اور امام ابو حنیفہ مراد ہیں۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۷)۔ [شیخ + ین ، لاحقۂ تثنیہ]۔

شَید (ی لین نیز مج) امذ۔
دھوکا ، فریب ، بناوٹ ، منافقت ، مکر و فریب ، دغا۔

مدام دل میں ہوئے اثر حبِّ جاہ کا
شیخی تری کمال نہیں غیر زرق و شید

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹۱)۔

یہ گرانبار و گراں سنگ و گراں قدر القاب
مسلکِ شید و ریا شیوۂ سالوسی ہیں

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۱۶۷)۔ [ف]۔

ـــــبازی امث۔
دھوکا دہی ، مکر و فریب ، عشق بازی۔

مفلس تو شید بازی کر کے نہ ہو دوانا
سودا بنے گا اس کا جن نیں کہ نقد خرچا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۷)۔ [شید + ف : باز ، بازیدن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

شَیدا (ی لین) صف۔
۱. **عاشق ، فریفتہ ، فدائی ، دل باختہ**۔ عشق حُسن پر والہ و شیدا ، عشق حُسنِ خاطر ہوا پیدا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۳)۔

تجھ عشق بیچ فائزِ شیدا خراب ہے
کچھ قتلِ بے گناہ سے تجکوں حذر نہیں

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۷۷)۔

تیرے انداز وہ کافر ہیں بشر ہوش رہا
آدمی کیا جو فرشتہ ہو تو شیدا ہو جائے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۲۳)۔

یہ مانا کہ دل میں نے شیدا کیا
تو کیا حسن بھی میں نے پیدا کیا

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۱۳)۔ شیدا :- عاشق و آشفتہ (۱۹۸۲ ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۱۵)۔ ۲. (تصوف) **اہلِ جذب ، تارک الدنیا ؛ مراد : عاشقِ بے خبر**۔

سماتا ارض میں جو پیدا اچھے
ز نعتِ محمدؐ میں شیدا اچھے

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۹۷)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [ف]۔

شَیدائی (ی لین)۔(الف) صف۔
شیفتہ و شیدا ہونے والا ، فریفتہ ہونے والا ، عاشق ؛ شوقین ، شوخ مزاج۔ کارخانۂ قدرت کے شیدائی دیکھ رہے ہیں۔ (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۳۰)۔ انگریز ... درختوں کے شیدائی ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، سندھ اور نکۂ قدر شناس ، ۶۰)۔ (ب) امث۔ **عاشق ہونا ، آشفتگی ، شیفتگی ، فریفتگی**۔ سوزش ، تپش ، شیدائی ، استغنائی ... انو کے جی کی بات لے انوں کا دل ہاتھ لے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۷)۔

کہ یوسف سے کس طرح تا زندگی
تھی اس کی شیدائی و عاشقی

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۲۲)۔ [شیدا + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

شَیدائِیَّت (ی لین ، کسرِ ء ، شد ی بفت) امث۔
آشفتگی ، شیفتگی ، عاشق ہونا ، فریفتہ ہونا۔ آپ اشارتاً کنایتاً اس کے ظاہری حسن کی مدح سرائی اور اپنی شیفتگی اور

شیدائیت کا ورد کرتے ہے۔ (۱۹۸۹ء، نگار، کراچی، اپریل، ۵۹)۔
[شیدائی + یت، لاحقۂ کیفیت]۔

شیدّن (۱) (ی مع، فت د) امث۔
شیدی لونڈی، حبشن لونڈی۔ حبشی غلام اور شیدن لونڈیاں نہایت فرمانبردار اور وفادار ہوتی ہیں۔ اگر میں ہار گئی تو تمہاری بڑی ہوں ہی اور جیت گئی تو بھی شیدن لونڈی سمجھنا۔ (۱۹۰۵ء، رسوم دہلی، سید احمد، ۹۹)۔ [شیدی (رک) کی تانیث]۔

شیدّن (۲) (ی مع، فت د) امث۔
(کھیل) چولستان کے بچوں کا کھیل جو زمین پر لمبے خانے بنا کر کھیلا جاتا ہے، ہر خانے کا ایک نام ہے، مٹی کی ٹھیکری کو پہلے خانے سے آخری خانے کی طرف لے جانا ہوتا ہے، آخری خانے میں پہنچ کر کھیل ختم ہو جاتا ہے۔ اس آخری خانے کا نام دریا ہے (چولستان، ۸۷)۔ [مقامی]۔

شیدی (ی مع)۔ (الف) امذ۔
حبشی۔ زنگی۔ افریقی نسل کا سیاہ فام آدمی۔

سنو نام ایک شیدی کا تھا فیروز
در مسجد پہ وہ بیٹھا تھا اک روز

(۱۸۱۳ء، غرائب رنگین، ۱۰۵)۔

نہ وہ تُو بیگم ہوا کشیدی
جو رکھے رنڈی ہوا وہ شیدی

(۱۹۲۱ء، دیوان ریختی، ۸۰)۔ (ب) صف مث۔ **سیاہ، کالی کلوٹی۔** جس جان کے غم میں... کھل کھل کر مر رہی ہے وہ یہاں ایک شیدی چڑیل سے اختلاط کر رہا ہے۔ (۱۹۱۳ء، راج دلاری، ۱۸۱)۔ [ف]۔

شیڈ (۱) (ی مع) امذ۔
سائبان، چھپر، اسارا۔ بس زائرین کو لے کر ایک بڑے سے شیڈ کے سامنے جا رکی۔ (۱۹۷۵ء، لبیک، ۵۷)۔ [انگ : Shed]۔

شیڈ (۲) (ی مع) امذ۔
۱. **سایہ، بچاؤ، آڑ۔** میز پر لیمپ روشن تھا اس پر دودھیا رنگ کا گہرا شیڈ تھا۔ (۱۹۸۶ء، جانگلوس، ۱۳۰)۔ ۲. **رنگ کی تدریجی کیفیت یعنی کمی بیشی۔** اس قسم کے سرخ شیڈ کے لیے زرد رنگ زیادہ مناسب ہے۔ (۱۹۱۶ء، خانہ داری (معیشت)، ۱۹)۔ سارے رنگ سیاہ اور سیاہی مائل بھورے رنگ ہی کے شیڈ دکھائی دیتے ہیں۔ (۱۹۶۹ء، نفسیات اور ہماری زندگی، ۱۴۳)۔
[انگ : Shade]۔

شیر (ی مع) امذ۔
دودھ، لبن۔

فرق ہے اول ہور آخیر میں
تفاوت ہے نیر ہور شیر میں

(۱۶۰۹ء، قطب مشتری، ۱۹)۔

جو کوئی کہ لذت دوری کی چاشنی چا کھا
غبار سینہ شکر خوش دیدہ شیر کیا

(۱۷۳۹ء، کلیات سراج، ۱۸۱)۔ دستور ہے کہ... چھاتیوں میں سے اول دودھ نکالتے ہیں اور ایک قطرہ شیر اس میں سے نکلتا ہے۔ (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۲۷۰)۔

تھا ہر بات میں لطف قند و نبات
ملی شیر میں تھی مگر انگبیں

(۱۹۳۷ء، لغمۂ فردوس، ۱ : ۸۳)۔ [ف]۔

ـــــ آوَری (ـــــ فت و) امث۔
(حیوانات کے جسم میں) دودھ کی پیدائش۔ بالغ جانوروں میں شیر آوری (Lactation) اور انڈے دینے جیسے خاص اعمال کے لیے، پیداوار کے مطابق پانی کی ضروریات درپیش ہوتی ہیں۔ (۱۹۶۹ء، تغذیہ و غذائیات حیوانات، ۵۲)۔ [شیر + ف : آور، آوردن ـ لانا + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ بِرِنْج کس اضا (ـــــ کس ب، فت ر، غنہ) امث۔
دودھ اور چاول کی کھیر، فیرنی۔

تھی بھوک لگی کھانا ولے نگلوں تو نگلا نہ گیا
دیکھی تو قلفی شیر برنج روٹی گرم اتواس تھا

(۱۶۹۷ء، ہاشمی، د، ۳)۔ طرح طرح کے کھانے شیرمال، باقرخانی، گاودیدہ، گاؤزبان... شیر برنج ... وغیرہ کھاتے ہیں۔ (۱۸۱۰ء، اخوان الصفا، ۱۲۳)۔ دلما اور دوپیازہ اور شیربرنج ... جو درنے کل اشیاء مہیا کر دیں۔ (۱۹۰۱ء، الف لیلہ، سرشار، ۶۸۰)۔
[شیر + برنج (رک)]۔

ـــــ بڑھانا محاورہ۔
دودھ بڑھانا، بچے کا دودھ چھڑانا۔ طفل شیر خوار علی اصغر کو بھی تیر ستم سے شہید کیا اور پیکان تیر سے شیر اسکا بڑھایا۔ (۱۸۸۹ء، نہرالمصائب، ۱۳۵)۔

ـــــ بَہا (ـــــ فت ب) امث۔
(لفظاً) **دودھ کی قیمت؛ مراد : وہ چڑھاوا جو بعض مسلمان گھرانوں میں شادی سے پہلے دولہا کے یہاں سے دلہن کے گھر بھیجا جاتا ہے، بَری۔** ایک بڑھیا عورت جو مدتوں ایرانی خاندان میں ملازم رہی تھی یہ بول اٹھی اور اس نے یہ تجویز پیش کی کہ دولہا سے شیر بہا (دودھ کی قیمت) بھی تو لینی چاہیے۔ (۱۸۹۱ء، قصہ حاجی بابا اصفہانی، ۲۵۲)۔ [شیر + بہا (رک)]۔

ـــــ پَیما (ـــــ ی لین) امذ۔
دودھ کا گاڑھاپن جانچنے کا آلہ جس سے پانی کی ملاوٹ کا پتہ چل جاتا ہے، لیکٹو میٹر۔ ان عیوب کی دریافت کے لیے ایک آلہ جسکو لیکٹو میٹر (یعنی شیر پیما) کہتے ہیں جس سے ثقل اضافی دودھ کا دریافت کیا جاتا ہے استعمال کرتے ہیں۔ (۱۸۹۱ء، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند، ۱۲۱)۔ دودھ کو ٹسٹ کرنے کے لیے جو آلہ استعمال کیا جاتا ہے اسے شیر پیما یا لیکٹو میٹر کہتے ہیں۔ (۱۹۶۵ء، طبیعیات، ۲۳۱)۔
[شیر + ف : پیما، پیمودن ـ ناپنا]۔

ـــــ خام کس صف، امذ۔
کچا دودھ۔ پیام دیا کہ یا نبی اللہ چونکہ آدمی زاد نے شیر خام سے نشو و نما پایا ہے۔ (۱۸۵۵ء، غزوات حیدری، ۱۹۷)۔

کشمیر کا آب گوشت شیر خام میں چربی والے گوشت کو پکانے سے تیار کیا جاتا ہے۔ (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۷۲۴)۔ [شیر + خام (رک)]۔

---خانَہ (---فت ن) امذ۔
وہ جگہ جہاں دودھ ، پنیر اور مکھن وغیرہ کا کاروبار ہوتا ہے ۔ شیر خانہ ، ہندوستان کے ممکنہ ذیلی کاروبار میں سے ایک ہے (۱۹۳۰ء ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۴۱۰)۔ گڈریوں کی قوم میں شیر خانے کی حیثیت عبادت گہ کی ہے اور اسکے گوالے کو دیوتا بتایا گیا ہے۔ (۱۹۶۵ء ، شاخِ زریں ، ۱ : ۲۰۳)۔ [شیر + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

---خُرما / خُرمَہ (---ضم خ ، سک ر/ فت م) امذ۔
دودھ میں بگھوئے ہوئے چھوارے جس میں قند خشک میوہ اور سویاں ملا کر گھی کا بگھار دیا جاتا ہے ، مسلمانوں میں عید کی تقریب کا پرتکلف کھانا شمار کیا جاتا ہے ، خرما اور دودھ میں پکی ہوئی سویاں۔

نابات شیر خرما ، بہتے شکر ادھر دھر
کیوں روزے رکھنے سکیاں کر کر سوال ساق

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۱)۔

ہور بہار آوے خطر میں
توں شیرخرمہ کھائے کر

(۱۶۳۵ء ، تحفۃ النصائح ، ۱۰۷)۔

شیرخرما ہی موکل کے لیے آ جائے کوئی
کچھ تو بل جائے الہی مختانہ عید کا

(۱۹۸۲ء ، ط ظ ، ۱۵۹)۔ [شیر + خرما / خرمہ (رک)]۔

---خِشْت کس صف(---کس خ ، سک ش) امث۔
(طب) رک : شیر خشک۔ شیر خشت سے بھی مروڑ پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ (۱۹۱۷ء ، شامِ زندگی ، ۱۲۸)۔ ہم شیر خشت کو شیر خشک کا معرب مانیں گے اور بجائے شبنم کے جما ہوا گوند اور دودھ قرار دینگے۔ (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۷۳)۔ [شیر خشک (رک) کا معرب]۔

---خُشک کس صف(---ضم خ ، سک ش) صف۔
(طب) جما ہوا اور سوکھا ہوا دودھ ، شیریں رطوبت جو خاص قسم کے درختوں کی شاخوں اور تنوں سے رس کر گوند کی طرح منجمد ہو جاتی ہے اور مسہل کے لیے بطور دوا استعمال کی جاتی ہے ، لبن الجامد۔ اس کے شبنم نہ ہونے پر دوسری دلیل یہ ہے کہ فارسی میں اسے شیر خشک کہا کرتے ہیں جس کے معنی جما ہوا اور سوکھا ہوا دودھ ہیں۔ (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۷۳)۔ [شیر + خشک (رک)]۔

---خوار (---و معد) صف۔
دودھ پینے والا ، دودھ پیتا بچہ۔

تری ظاہر ہوئی اب روسیاہی
کہ دی یک شیر خوارے نے گواہی

(۱۶۹۵ء ، یوسف زلیخا (ق) ، ۵۹)۔

بانو پکارتی ہے کہ یا شاہِ نامدار
گرمی سے جاں بلب ہے مرا طفلِ شیرخوار

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲)۔ شیرخوار بچے کے لیے یہ سفر موجب تشویش ہے۔ (۱۹۰۹ء ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۴۸)۔ حضرت حسین کا شیر خوار بچہ بھی ایک تیر سے شہید ہوا ۔ (۱۹۸۳ء ، اسلامی انسائیکوپیڈیا ، ۱۲۷۵)۔ [شیر + ف : خوار ، خوردن - کھانا ، پینا]۔

---خوارگی (---و معد ، سک ر) امث۔
بچے کے دودھ پینے کا زمانہ ؛ مراد : کمسنی ، دو ڈھائی سال تک کی عمر۔ آپؐ کے فرزند ابراہیم کا ... عالم شیرخوارگی میں انتقال ہو گیا۔ (۱۹۰۶ء ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۶۳)۔ ارتقائی مدارج قبل از پیدائش سے تا دم مرگ رونما ہونے والے وہ مدارج ہیں جنہیں ہم شیرخوارگی ... میں تقسیم کرتے ہیں۔ (۱۹۸۸ء ، قومی زبان، کراچی ، جولائی ، ۷۵)۔ [شیرخوار + گی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت]۔

---خوارَہ (---و معد ، فت ر) صف (شاذ)۔
۱. رک : شیرخوار۔

اصغر شیرخوارہ طفلِ صغیر
جن نے پائی بیا زِ نوکِ تیر

(۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۰)۔

شیرخوارہ جو ہے اصغر ترا اے سبطِ نبی
اس کو بھی لا مری تربت پہ کہ تا ہوئے خوشی

(۱۸۷۵ء ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۱۳۰)۔ ۲. **(مجازاً) نا تجربہ کار۔** شہزادہ بہادر ولد ابراہیم نظام شاہ شیرخوارہ کو خیبر میں قلعہ چوند میں قید کیا۔ (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۸۳)۔ [شیرخوار + ہ]۔

---خواری (---و معد) امث۔
بچے کے دودھ پینے کا زمانہ ؛ رک : شیرخوارگی۔ جو نمونہ شیرخواری کے بہت ابتدائی زمانے میں نشوونما پا سکتا ہے اس کی شکل ساری عمر نہیں بدل سکتی۔ (۱۹۶۹ء ، نفسیات کی بنیادیں ، ۱۰۹)۔ [شیرخوار + ی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت]۔

---دار صف۔
دودھ والی ؛ مراد : دودھ دینے والی عورت یا کسی جانور کی مادہ ، دُدھیل ، جس کے تھنوں یا پستانوں میں دودھ کی وافر مقدار اترے۔

موہنی ہوے کھائے کر شیردار
بہت ہونہ کافر ہیے نانہ شمار

(۱۶۹۰ء ، آخر گشت (ق) ، ۳۵)۔ قریش کا دستور تھا کہ شیردار عورتوں کو اپنے بچے دودھ پلانے کے لئے دے دیا کرتے تھے۔ (۱۸۸۷ء ، خیابان آفرینش ، ۴۰)۔ میں نے ایک بچہ والی شیردار بکری پیش کی۔ (۱۹۱۴ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۷۳)۔ ۲. **وہ درخت یا پودا جس میں سے دودھ نکلتا ہو۔**

پرورش پائی میں نے صحرا میں
جائے دایہ تھے شیردار درخت

(۱۸۱۶ء ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۳)۔ [شیر + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

---داری امث.
دودھ دینا ، دودھ پلانا ، مویشی کا دُودھیل ہونا. سالک ہے کہ اپنے گھوڑے گایوں بکریوں کی شیرداری اور نسل داری پر خوش اور نازاں ہوتا ہے۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۴۷۳)۔ [شیردار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---دان(۱) امذ.
۱. مادہ حیوان کا وہ عضو جس میں دودھ ہوتا ہے ؛ پستان ، کھیری. شیردان بکری کا لا کر پانی سے دھو دیں اور کھانے کا نمک باریک پیسکر اس میں بھر دیں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۸)۔ **۲. وہ برتن جس میں چائے بنانے کے لیے دودھ رکھا جاتا ہے ، دودھ دان.** چائے دان ،شیردان اور شکر کا برتن پیش کرنے والے سے اسقدر قریب ہو کہ اسکا ہاتھ ہر چیز تک آسانی سے پہنچ سکے۔ (۱۹۱۶ ، خانہ داری ؛ معاشرت ، ۱۰۷)۔ [شیر + ف : دان ، لاحقۂ ظرفیت]۔

---دان(۲) امذ.
(مو) ایک لوٹکا جو اس وقت کیا جاتا ہے جب کبھی بچے کو سر سے اونچا کر لینے کے سبب دست آنے لگتے ہیں ، سردان. شہر کے بعض خاندانوں میں یہی رسم شیردان کے نام سے مشہور ہے۔(۱۹۰۵ ، رسوم دہلی سید احمد ، ۷۴)۔ [رک : سردان]۔

---دایَہ کس اضا(---فت ی) امذ.
انّا کا دودھ.

> غم کدے میں عالمِ طفلی کی کیفیت ملی
> شیرِدایہ سے کشتوں کو خونِ مینا ہو گیا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۵۸)۔ [شیر + دایہ (رک)]۔

---دِہ (--- کس د) امث.
دودھ پلانے والی ، دودھ پلانی ، دودھ دینے والی. حلیمہ شیردہ آپؐ کی اپنے گھر سے حضرت کو مکے میں لائی تھیں۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۱۸۰)۔ شیردہ گایوں پر کیے گئے چند تحقیقی تجربات سے ظاہر ہوا ہے کہ ان کے لیے فی پاونڈ پیدا کردہ دودھ پر چار سے پانچ پاونڈ پانی درکار ہے۔ (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذائیات حیوانات ، ۵۴)۔ [شیر + ف : دہ ، دادن - دینا]۔

---فام مَرْوارِید (---فت م ، سک ر ، ی مع) امذ.
فالودہ پڑا ہوا دودھ کا شربت.

> شیر فالودے کا تھا ایسا حباب
> آئے جوں برجِ شرف میں آفتاب

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۰)۔ فالودہ ، شیر فالودہ ، ستاروں کا فالودہ لیے ہوئے سامنے آئے۔ (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۱۱۸)۔ [شیر + فالودہ (رک)]۔

---فام صف نیز امذ.
دودھیا ، دودھ کے رنگ کا ، موتی کی ایک قسم جو دودھ کی طرح سفید ہوتا ہے. اور اگر سپیدی اسکی دودھ کے رنگ کی طرح ہو اسکو شیر فام کہتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۴۴)۔ [شیر + فام (رک)]۔

---فام مَرْوارِید (--- فت م ، سک ر ، ی مع) امذ.
دودھ کی رنگت کا موتی (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۹۰)۔ [شیرفام + مروارید (رک)]۔

---فَروش (---فت ف ، و مع) امذ.
دودھ بیچنے والا ، دودھ والا. بہت عمدہ گؤ نر یا مادہ ناگور کی ہیں گائے بھینس جو وہاں جنتی ہے تو وہاں کے شیرفروش جیکر بہت حفاظت کرتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۶)۔ لالہ رامجس حلوائی تھے ، حلوائی کیا ، شیر فروش ، دریا گنج میں ہیں ، رامجس کے بیٹے نے لکھ پڑھ کر ... باپ کی یادگار میں رامجس کالج قائم کیا۔ (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلی ، ۱ : ۱۰۷)۔ [شیر + ف : فروش ، فروختن - بیچنا]۔

---کار صف.
دودھ سے بنا ہوا ، دودھ وغیرہ سے بنائی جانے والی (چیز). شیرکار اشیاء مثلاً دودھ ، خشک دودھ ، دودھ مکھن ، پنیر اور کریم شہری مارکیٹ میں فروخت کی جا سکتی ہوں۔ (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۳۲)۔ [شیر + کار ، لاحقۂ صفت]۔

---کاری امث.
دودھ یا پنیر وغیرہ اور مکھن بنانے کا طریقہ یا کام. یہاں پر شیر کاری کی صنعت کو ترقی دینے میں مدد ملی ہے۔ (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۳۳)۔ [شیرکار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---گہ امث.
وہ جگہ جہاں پنیر اور مکھن بنانے کا کام ہو ، مکھن یا دودھ سے دوسری خوردنی چیزیں بنانے کا کارخانہ. مغربی شیرگاہیں متحدہ امریکہ کی ضرورت کا ۸۰ فیصد مکھن سپلائی کرتی ہیں۔ (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۳۴)۔ [شیر + گہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

---گاہی صف.
دودھ اور دودھ سے حاصل کردہ ، دودھ سے بنی ہوئی. ڈنمارک کی برآمدات میں شیرگاہی اشیاء کا ۷۵ فیصد حصہ ہوتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۳۵)۔ [شیرگہ + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---گَرْم (---فت گ ، سک ر) صف.
نیم گرم ، کنکنا. شیر گرم پانی زیادہ مقدار میں اور بار بار پینا . (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۳۶۱)۔ معمولی قبض کی حالت میں شیرگرم پانی کا حقنہ سیدھی کروٹ لیٹ کر لینا ازبس مفید ہے۔ (۱۹۳۲ ، عصائے پیری ، ۹۷)۔ [شیر + گرم (رک)]۔

---گیاہ (--- کس گ) امذ.
(نباتیات) دودھیل پودا ، ایک جنگلی پودا جس کا عرق دودھ جیسا ہوتا ہے. اس کو سلک ویڈ یعنی شیرگیاہ سلک ویڈ یعنی حریر گیاہ ... بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۳)۔ [شیر + گیاہ (رک)]۔

---مادَر کس اضا(---فت د)، (الف) امذ.
۱. ماں کا دودھ.

تھا بجائے شیرمادر شیر جوئے کوہ کن
پرورش پائی ہے میں نے دامنِ کہسار میں
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۵۳). انہوں نے اپنے بیٹے کو دبا ہوا پا کے سنائیں وہ شیر مادر کی طرح غٹ غٹ پی کے رہ گئے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۲۷). (ب) صف. ۱. (کنایۃً) **حلال ، مباح ، جائز ، چیز حلال و مباح ، ماں کے دودھ کی طرح حلال.**

بدی باپ سوں اپنی میرات جان
برادر کا خوں شیر مادر پچھان
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۷۷). مرہٹے لوٹ کے مال کو شیر مادر سمجھتے تھے . (۱۸۹۷ ، بادشاہ نامہ ، ۳۱۹) . منت کا مال شیرمادر سمجھ کر ڈھکوسے چلے جاتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۸۵). ادیبوں نے شاہد صاحب سے ہزاروں روپے پیشگی لیے اور وہ اسے شیر مادر کی طرح ہضم کر گئے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۰۷). ۲. **مرغوب ، مانوس بات یا کلمہ جو زبان سے بار بار یا بے تکلف نکلے.** انہیں مطلق احساس نہ تھا کہ کیا ... بول رہے ہیں ... کیونکہ ویسٹ پاکستان تو اب ہمارے لیے شیرمادر ہو گیا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۲۹ : ۵). [شیر + مادر (رک)].

ـــــمال امث.
میدے میں گھی ملا کر اور دودھ سے گوندھ کر تنور میں پکائی ہوئی خستہ روغنی روٹی جس میں چاشنی پیدا کرنے اور خمیر اٹھانے کے لیے حسب ضرورت نمک اور دہی ملایا جاتا ہے. ہر ایک توریے میں زیر بریاں ، زعفرانی پلاؤ ... شیرمال اور سب طرح کے کھانے چنے ہیں . (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۶) . طرح طرح کے کھانے ، شیر مال ، باقر خانی ... وغیرہ کھاتے ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۲۳).

گو کہ اس میں ذرا تفاوت ہے
پھر بھی بسکٹ سے شیرمال اچھی
(۱۹۲۱ ، اکبر ، کہ ، ۲ : ۹۶).

اب بھی کیا دیجیے گا چندہ بشیرالدین کو
شیرمال اور کباب اور پسندے کے لیے
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۶۸). مجھے ایک ہی انتظار ہوتا کہ کب مجلس ختم ہو اور فاتحہ کا میٹھا شیرمال ملے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۳۲). [شیر + ف : مال ، مالیدن ـ ملنا].

ـــــمالی صف.
دودھ اور میدے سے بنی ہوئی (روٹی).

خمیری روغنی اور شیرمالی
اگر چیرو تو جوں ریشم کی جالی
(۱۷۸۶ ، میر حسن (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲۰)). [شیر مال + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــماہی کسی صف ، امث.
ایک قسم کی بڑی مچھلی جس کے چھلکے سفید ہوتے ہیں اور گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے (اسٹین گاس ، جامع اللغات). [شیر + ماہی (رک)].

ـــــمُرغ (ـــــضم م ، سک ر) امث.
چمگادڑ ، چونکہ بچوں کو دودھ پلاتی ہے (اسٹین گاس ؛ علمی اردو لغت). [شیر + مرغ (رک)].

ـــــو شکَر (ـــــو مج ، فت ش ، ک) (الف) صف.
دودھ اور شکر کی طرح ملا ہوا ، ملا جلا ، ایک جان دو قالب ، متحد ، گھلا ملا.

موافق رہیں سب ملے یک دگر
سویّوں میں جس طرح شیر و شکر
(۱۷۸۳ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۲۲۲).

روبرو رہنے لگا آئینہ آتش شب و روز
یار کو غیر سے بھی شیر و شکر دیکھ لیا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۹).

مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا
قبائل کو شیر و شکر کرنے والا
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۵).

بستۂ یک آرزوئے مشترک ہے کائنات
کس قدر اضداد کو شیر و شکر پاتا ہوں میں
(۱۹۳۶ ، سیف و سبو ، ۶۳) . میں نے شاید ہی کوئی اور خاندان اتنا شیر و شکر ایک دوسرے ... پر جان چھڑکنے والا دیکھا ہو. (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۶۷). (ب) امذ. **ایک قسم کا عمدہ ریشمی کپڑا.**

حلاوت عشق کی ہوئی مجھ کوں معلوم
مگر جامہ ترا شیر و شکر ہے
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۳۷).

خسرو سے مل شیریں جب شیر و شکر ہو کر
پتھر سے پٹک سر کوں فرہاد بہت رویا
(۱۷۷۸ ، تذکرۂ شعرائے اردو ، میر حسن ، ۳۵).

شیر و شکر کے جامے سے نفرت ہے جسے
عاشق کے ساتھ شیر و شکر کس طرح سے ہو
(۱۸۲۳ ، مصحفی (مطالب غرا ، ۳۶)). پکھاوج ہاتھ میں لیے ہے پگڑی شیر و شکر کی باندھے ہے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۵۲۵). [شیر + و (حرفِ عطف) + شکر (رک)].

ـــــو شکَر (ـــــو مج ، فت ش ، ک). (الف) صف.
گھل مل جانا باہم اختلاط ہونا. تعلیم کے لیے اولاد کو ولایت بھیجنے لگے جو وہاں جا کر انگریزوں کے ساتھ شیر و شکر ہو جاتے ہیں. (۱۸۸۸ ، مقالات حالی ، ۱ : ۲۱۵). آخر وقت تک علامہ شبلی قدیم طبقے کے علما میں شیر و شکر نہ ہوئے. (۱۹۱۵ ، مقالات شروانی ، ۱۷۲). خوب شیر و شکر ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۵۰).

شیر (ی مج). (الف) امذ.
۱. **ایک قوی الجثہ ہلکے پیلے رنگ کا درندہ جس کے جسم پر سیاہی مائل آڑی ترچھی دھاریاں ہوتی ہیں اس کے دانت اور پنجوں کے ناخن لانبے ہوتے ہیں ، بیشتر ایشیا کے جنگلوں میں پایا جاتا ہے اور اسے جنگل کا بادشاہ کہتے ہیں ، شکاری ،**

ہاتھی یا اونچے درخت پر بیٹھ کر اس کا شکار کرتے ہیں ، ہاگھ ، اسد ، ضیغم نیز رک : شیر ببر.

بیٹھا شیر جب آ جا لے منجھار
کھڑا خرس تب آ دندان پسار
(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۷۶).

کہیں شیر شرزا کہیں گج تُرنگ
کہیں باز بحری کہیں ہک کلنگ
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۳۷).

ان کو توں لومڑی صفت سے لڑائی
مثل شیر و پلنگ کیجیے اب
(۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۴۳).

کہیں سنتے نہیں صدائے شغال
شیر ہی بولتے ہیں جائے شغال
(۱۸۰۱ء ، دیوان جوشش ، ۲۳۵). شیر کے نام سے موسوم کرنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ گردن پر شیر ببر کی طرح عیال ہوتے ہیں. (۱۹۳۲ء ، عالم حیوانی ، ۱۱۴). تین امریکی شیشے کھول کر شیر کو دیکھ کر زور زور سے باتیں کر رہے تھے. (۱۹۸۷ء ، آجاؤ افریقہ ، ۱۰۹). ۲. پرنالے کا منہ جو شیر کی شکل کا بنایا جاتا ہے.

سگ و دربان سے جو بچتا ہوں اس کوچے میں
شیر کوٹھے سے اوتر آتا ہے پرنالے کا
(۱۸۷۰ء ، دیوان اسیر (مظفر علی) ، ۳ : ۹۱). (ب) صف. ۱. بہادر ، دلیر ، جرات مند.

بہادر سوں کر چہرہ دستی کیا
ہمایوں سوں جیوں شیر مستی کیا
(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۹۹).

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے
رن ایک طرف چرخِ کہن کانپ رہا ہے
(۱۸۷۵ء ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۶۷).

تم جاؤ گے تو باز نہ آئیں گے اہلِ شہر
حملہ کریں گے مل کے وہ سب ایک شیر پر
(۱۹۸۱ء ، شہادت ، ۱۳۵). ۲. نڈر ، بے خوف ، شیر پایا ہوا. کمزور پر شیر تھا ، زبردست کے سامنے ٹھہرنے کی تو کیا بات کرنے کی بھی ہمت نہ تھی. (۱۸۹۵ء ، حیات صالحہ ، ۱۵۹). اسی ملائمت نے تو ان آدمیوں کو شیر بنا دیا ہے. (۱۹۲۲ء ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۵). [ف].

---افگَن (---فت ا ، سک ف ، فت گ). (الف) صف.
۱. شیر کو زیر کرنے والا ؛ (کنایۃً) شجاع ، دلیر ، بہادر.

ہر اک شیرافگن ہر ایک شیر گیر
ہر اک صاحب نیزہ و گرز و تیر
(۱۶۳۵ء ، قصۂ بے نظیر ، ۲۴).

وہ جنبش ہے کہ تنکے اڑ گئے ہیں بادبانوں کے
یہ عالم ہے کہ دل ہلتے ہیں شیر افگن جوانوں کے
(۱۹۳۲ء ، اسرار ، ۱۴). سات آٹھ نعروں کے بعد شیر افگن نے دم کچھ ایسے دبائی کہ شیر ظاہری رعب داب کے باوجود مسکینی پر اتر آیا. (۱۹۸۰ء ، سفر نصیب ، ۲۳۸). (ب) امذ. پک افیون. پک افیون و مدک یعنی شیرہ افیون کو ایرانی شیرافگن کہتے ہیں. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۱۵). [شیر + ف : افگن ، افگندن ، گرانا ، پھینکنا].

---افگَنی (---فت ا ، سک ف ، فت گ) امث.
بہادری ، شجاعت ، دلیری.

وہی توں سپہدار ابوالمعجنی
یا توں مالک گرد شیر افگنی
(۱۶۳۹ء ، خاور نامہ ، ۳۰۱). [شیرافگن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اِلٰہ کس اضا (---کس ا ، مد لٓ) امذ.
رک : شیر خدا.

پکڑ لیا یا اس کو یصفِ سپاہ
کیا آفریں اس پہ شیرِ الٰہ
(۱۶۳۹ء ، خاور نامہ ، ۳۰۱).

ظلمت بڑھی مقابلہ کرنے کو ماہ سے
مرحب چلا نبرد کو شیرِالٰہ سے
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۲۰۸). [شیر + الٰہ (رک)].

---اَندام (---فت ا ، سک ن) صف.
شیر جیسا بدن رکھنے والا ، وہ جوان جس کا سینہ چوڑا ، کمر پتلی بازو مضبوط شیر جیسا جسم ہو. بادشاہ کا حلیہ ... ابرو سیاہ صباحت سے ملاحت زیادہ شیر اندام کشادہ سینہ. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۷۷۰). [شیر + اندام (رک)].

---آبی کس صف ، امذ.
دریائی شیر ؛ مگرمچھ ، نہنگ.

شیر آبی کا اگر پاتا اثر
رشک سے کھاتا اسد اس کا جگر
(۱۸۳۷ء ، مثنوی بہاریہ ، ۳۰). تمساحیہ (کروکوڈیلیا) ... شیر آبی اسی صنف میں داخل ہے. (۱۹۱۰ء ، مبادی سائنس ، ۸۷). [شیر + آب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---آسْمان کس اضا (---سک س) امذ.
برج اسد (جامع اللغات). [شیر + آسمان (رک)].

---بَبّر (---فت ب ، سک ب نیز فت) امذ نیز صف.
۱. ببر شیر ، ایک قسم کا بہت بڑا اور طاقتور شیر جس کی کمر پتلی اور گردن پر گھنے بال ہوتے ہیں اور دم گچھے دار ہوتی ہے اس کا رنگ شتری ہوتا ہے یہ افریقہ اور جنوبی ایشیا میں پایا جاتا ہے. کرنل گریہم نے ان کے (سرسید) چہرے کو شیرببر سے مشابہ لکھا ہے. (۱۹۰۱ء ، حیات جاوید ، ۲ : ۴۴۴).

محکوم قوم کی کوئی قیمت نہیں کہیں
کتے سے بھی سوا ہے کٹھرے میں شیرببر
(۱۹۳۲ء ، سنگ و خشت ، ۱۰۰). ۲. بہادر شخص ، دلیر آدمی.

ایسا ہے شیر ببر کہ جس کے جلال کا
مذکور ہوئے قیصر و خاقان کے سامنے
(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۲۵۹). [شیر + ببر (رک)].

--- بچّہ (---فت ب ، شد چ بفت) صف ؛ امذ.
۱. (کنایۃً) دلیر ، بہادر (نوراللغات). ۲. ایک قسم کی چھوٹی بندوق یا چھوٹی توپ. طرفین سے ولایتی بندوقیں ، شیر بچے ، دغل سر ہونے لگے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹۲). ۳. سیاہ بڑی مکڑی. مکڑی سیاہ کہ اس کو شیر بچہ کہتے ہیں استخوان اور پر سے صاف کر کے روغن مسطور میں تر رکھیں. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۱۵۸). [شیر + بچہ (رک)].

--- برفیں کس اضا(---فت ب ، سک ر ، ی مع) امذ.
برف کا بنایا ہوا شیر جو سرد ملکوں کے بچے کھلونے کے طور پر بناتے ہیں.

مری افسردہ حالی گر ہو جنس آرائے دل سردی
عجب کیا شیرِ برفیں ہو اگر شیر علَم میرا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۰).[شیر + برف (رک) + یں ، لاحقۂ نسبت].

--- بکری (---فت ب ، سک ک) امذ.
لڑکوں کا ایک کھیل جو لکیریں کھینچ کر کھیلا جاتا ہے ، دو گوٹوں کو شیر اور باقی چند گوٹوں کو بکری کہتے ہیں (دریائے لطافت ، ۷۶ ؛ نوراللغات). [شیر + بکری (رک)].

---(اور) بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں کہاوت.
نہایت انصاف ہے ، بڑے چھوٹے کے ساتھ برابر کا برتاؤ ہے.
شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں سارے غریب و غربا دعا دیتے ہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار (مقدمہ) ، ۳).

شیر بکری آج کل پیتے ہیں پانی ایک گھاٹ
چین سے ہیں پاؤں سب پھیلا کے سوتے مرد و زن

(۱۹۰۰ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۹۳). یہ راجہ بڑا سورما سپاہی اور ایسا نیائی تھا کہ اس کے راج میں شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۱۵). ایسا ذہنی ماحول تو صرف افسر قسم کے ادیبوں ہی کو راس آ سکتا ہے جن کے ہاں شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں. (۱۹۸۲ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۵۲).

---(و) بکری کو ایک گھاٹ پانی پلانا عاورہ.
عدل و انصاف سے کام لینا ، امیر غریب کے ساتھ ایک برتاؤ کرنا. شیر و بکری کو ایک گھاٹ پانی پلا دینے والا بادشاہ. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۴۴).

--- بلاؤ (--- کس ب) امذ.
بلی کی نسل کا ایک جانور ، جو خانگی بلی سے کچھ بڑا اور چھوٹے بور بچے سے کچھ چھوٹا ہوتا ہے اس کا رنگ بھورا زرد یا سرخی مائل ہوتا ہے اور جسم پر شیر کی سی دھاریاں ہوتی ہیں یہ شکل و صورت اور جسم کی ساخت میں بلی اور شیر اور بور بچہ سے مشابہ ہوتا ہے. فیلائس یعنی بلی کی قسم میں سے ہمارے ملک دکن کے رہنے والے جانور جنگلی بلا ، بن بلا ، شیر بلاؤ وغیرہ جو مرغیوں ، بطخوں ، کبوتروں اور بکری کے بچوں کو سخت نقصان پہنچاتے ہیں. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۳۵۵). [شیر + بلاؤ (رک)].

--- پنجہ (---فت پ ، سک ن ، فت ج) امذ.
۱. پنجے کی شکل کا آہنی ہتھیار جسے دستانے کی طرح ہاتھ پر چڑھا لیا جاتا ہے. دیواروں کو مختلف قسم کے ہتھیاروں سے مثلاً : ڈھالیں ، خود... سیدھے ہاتھ میں فولادی شیر پنجہ پہنے. (۱۹۱۳ ، چھلاوہ ، ۹۲). ان کے پاس پیش قبض نہیں ہے اور شیر پنجہ نہیں ہے اور وہ شیوا جی کی نسل سے نہیں ہیں. (۱۹۸۸ ، حصار ، ۸۶). ۲. فن کشتی کا ایک داؤ جس میں ایک پہلوان اپنے حریف کی کمر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنی ٹھوڑی کو حریف کے سینے میں زور سے دباتا ہے اور حریف کو اپنی طرف کھینچ کر چت کر دیتا ہے (رموز فن کشتی ، ۲۲). ۳. ایک پھوڑا جو پیٹھ پر ہوتا ہے (جامع اللغات). [شیر + پنجہ (رک)].

--- پیکر (---ی لین ، فت ک) امذ؛ صفت.
۱. ایک طرح کی ورزش ، کسرت کا ایک انداز. شاگرد لنگر لنگوٹے باندھے کچھ ڈنڈ پیلتیاں لگا رہے ہیں اور کچھ دوسری کسرتوں ہتوٹ ، پھکڑی... شیر پیکر لٹھیتی میں مصروف ہیں. (۱۹۰۳ ، دل کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۵). ۲. شیر جیسا ، شیر کی شبیہ والا.

علم شیر پیکر فرس شیر دل
درآمد بزین شاہ شمشیر دل

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۱). ۳. (کشتی) مقابلے کے وقت حریف کے سامنے کھڑے ہونے کو استادان فن کا مقرر کردہ ڈھنگ جو وار کرنے اور روکنے اور وقت چلت پھرت میں بل یا روک نہ پیدا ہونے دے (اب و ۸ : ۵۸). [شیر + پیکر (رک)].

--- تھاپ امذ.
(کشتی) ایک داؤ جس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ ایک پہلوان اپنے مدمقابل کو جو داہنے پیترے پر کھڑا ہو اپنا بایاں قدم بڑھا کر اپنے داہنے ہاتھ سے اس کی داہنی ران ، گھٹنے کے قریب سے اپنی طرف کھینچتا ہے اور فوراً اپنے بائیں ہاتھ کی کلائی مدمقابل کے گلے پر زور سے جما کر ریل دیتا ہے جس سے مدمقابل چت گر جاتا ہے (ماخوذ : رموز فن کشتی ، ۱۹). [شیر + تھاپ (رک)].

--- جنگ (---فت ج ، غنہ) امذ.
بڑا بہادر ، دلیر ؛ ایک خطاب جو مسلمان ریاستوں میں امیروں کو ملتا (ماخوذ : جامع اللغات). [شیر + جنگ].

--- جھپٹ (---فت جھ ، پ) امذ.
(کشتی) ایک داؤ جس میں ایک پہلوان اپنے داہنے ہاتھ کو مدمقابل کی بائیں طرف سے کمر پر لے جا کر حریف کا داہنی طرف کا جانگیا پکڑ کر اپنے سامنے کی طرف کھینچتا ہے تاکہ اس کا بایاں پیر آگے کو آ جائے تو فوراً اپنا بایاں ہاتھ حریف کے بائیں پیر کے باہر کی طرف سے یعنی گھٹنے کے پیچھے لا کر کلائی سے اٹھاتا ہوا اپنا کھوا اور سر جو مدمقابل کی چھاتی کے نیچے ہے زور دے کر اپنی داہنی جانب گھومتا ہے اور مدمقابل چاروں خانے چت گر جاتا ہے (ماخوذ : رموز فن کشتی ، ۳۵). [شیر + جھپٹ (رک)].

ـــ چرخ کس اضا(ـــ فت ج ، سک ر) امذ.
۱. **آسمان کا شیر ؛ (کنایۃً) برج اسد.**

خورشید شیر چرخ یہ جو کھینچتا ہے تیغ
چلّے ہے شیرِ چنگ یہ تجھ سے مگر خطاب

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۴). ۲. **سورج** (ماخوذ : جامع اللغات).
[شیر + چرخ (ر ک)].

ـــ خُدا کس اضا(ـــ ضم خ) امذ.
حضرت علی کا لقب ، اسداللہ.

علی شیر خدا کا چھانو اچھو کر جم اُپر سر پر
ملک پیغمبراں پیراں دعا کرہت پسارے بھی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۸۴).

بغیر ناخن شیرِ خدا جہاں میں کوئی
کسی کے کام کی کھولیں نہ زینہار گرہ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۲۶).

مقتدا ، شاہِ ہدا ، عقدہ کُشا ، شیر خدا
یہ سب القاب ہیں واللہ کہ شایان علی

(۱۸۴۰ ، الماس درخشاں ، ۱۹۰).

میں غلبۂ اَعدا سے ڈرا ہوں نہ ڈروں گا
یہ حوصلہ بخشا ہے مجھے شیر خدا نے

(۱۹۳۹ ، کلیات حسرت ، ۳۳۰).

ان کے ادب کی وضع کی طرز وفا کی یاد
آئی ہے تم کو دیکھ کے شیر خدا کی یاد

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۳۵). [شیر + خدا (ر ک)].

ـــ دَر (ـــ فت د) امذ.
ورزش کی ایک قسم. اپنے ملک کی کسرتوں کو لازمی سمجھ کر سیکھتے وہ کسرتیں یہ تھیں ، بنوٹ ... شیر در ، شیر پیکر لتھیتی. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۲). [شیر + ف : در ، دریدن - پھاڑنا].

ـــ دِل (ـــ کس د) صف.
دلیر ، بہادر ، شجاع ، جری ، پہلوان ، جوانمرد ، جنگ آور.

بہ ہنگام کرسی لیے شیر دل
کہ جیوں ریگ ماہی بھرے زیر گل

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۸۵).

بڑیا ہے ترا دھاک نوکھن منے
توں وو شیر دل ہے کہ نیں بن منے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۲).

صفدر ہے شیر دل ہے بہادر ہے نیک ہے
بے مثل سیکڑوں میں ہزاروں میں ایک ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۵).

ناگہاں ضیغم قوی ہیکل
شیر دل شاہ سے دوچار ہوا

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۳۷). ان شیر دل مسلمانوں پر اوس ڈالنے کی تدبیر ہے. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۶۷).
[شیر + دل (ر ک)].

ـــ دَم (ـــ فت د) صف.
۱. **شریر اور نہایت غصیلا گھوڑا جو کوڑے کی تاب نہ لا سکے** (ا پ و ، ۵ : ۲۴). ۲. **وہ گھوڑا جس کو شیر دمی کی یعنی سانس کی بیماری ہو.**

جو پوچھے شیر دم کا مجھ سے احوال
تو پہچان اس کی کہہ دوں تجھ سے فی الحال

(۱۷۹۵ ، فرسنامہ رنگین ، ۲۱).

شیر دم ہو اگر کوئی مرکب
دفع کرنے کا اس کے ہے یہ ڈھب

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۸۲). [شیر + دم (ر ک)].

ـــ دَمی (ـــ فت د) امث.
گھوڑے کے تنفس کی ایک بیماری اس حالت میں گھوڑے کے پھیپھڑوں میں مواد جمع ہو جاتا ہے اس سے سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے کھانسی کے دورے پڑتے ہیں جانور بہت کمزور ہو جاتا ہے اور سانس گھٹ جانے سے موت واقع ہو سکتی ہے. دافع شیر دمی اصل السوس ... ۶ تولہ فلفل سیاہ ... سب ادویہ کو کوفتہ بیختہ کر کے ... ایک صبح ایک شام کھلانا مجرب ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۱۹). [شیر دم (ر ک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دَہاں (ـــ فت د).(الف) امذ.
۱. **شیر کے منھ سے مشابہ شکل جو کسی چیز مثلاً عصا ، پیش قبض کڑے وغیرہ پر اور حوضوں یا پرنالوں وغیرہ کے دہانوں پر بناتے ہیں.** جیسی قلاز چاندی کے شیر دہاں سونٹے ، لال لال آنکڑے دار لکڑیاں ہاتھوں میں لیے گرد و پیش تخت رواں کے چلے جاتے ہیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۹).

سکّل شیر ہے وہ اس کا جہاں قبضہ ہے
خود یہ شمشیر ہے اور شیر دہاں قبضہ ہے

(۱۹۱۷ ، رشید ، گلزار رشید ، ۸۵). عمارت کی چھت پر جہاں سے شیر دہاں پرنالہ نیچے گرتا ہے وہاں ایک پودا نصب ہے. (۱۹۸۰ ، سفر نصیب ، ۲۳۲). ۲. **وہ کڑا ، حلقہ یا وہ کنگن جن کے دونوں سروں پر شیر کا منھ بنا ہوتا ہے.** گلے میں تسمہ ہے اوس میں پڑا ہوا شیر دہاں کڑا ہے. (۱۸۳۵ ، پالی کلاث ، ۱۵۷). کڑے شیر دہاں کے جیا کبھی ... سونے کی پازیب اچھا اسی پر فیصلہ ہے. (۱۹۳۴ ، اختری بیگم ، ۲۷۱). ۳. **بڑے کلّے جبڑے کا آدمی** (فرہنگ آصفیہ). (ب) امث. **ایک وضع کی بندوق.** ہزارہا پیادہ جنگ پر آمادہ ... انگرکھے چست ڈاٹے ... خواصیاں شیر دہاں کاندھوں پر سنبھالے جس پر غلاف زربفت چڑھے ایک طرف روانہ تھے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۵۷). (ج) صف. **وہ مکان جو دروازے کی طرف عرض میں کم اور پیچھے کی طرف زیادہ ہو** (نوراللغات). [شیر + دہاں (ر ک)].

ـــ دَہَن آنگَن (ـــ فت د ، ہ ، مغ ، فت گ) امذ.
وہ صحن جو دروازے کی جانب چوڑا اور صدر عمارت کی طرف سکڑا ہو. ہندوؤں میں منحوس خیال کیا جاتا ہے (ا پ و ، ۱ : ۱۰۱).
[شیر + دہن (ر ک) + آنگن (ر ک)].

۔۔۔دہن نال (۔۔۔فت د ، ہ) امث.
بندوق کی ایسی نال جس کا منھ نفیری کے منہ کی طرح پھیلا ہوا ہو (ا پ و ، ۸ : ۸۸)۔ [شیر + دہن (رک) + نال (رک)]۔

۔۔۔ڈپٹ (۔۔۔فت ڈ ، پ) امذ.
(کُشتی) فن کشتی کا ایک داؤ جس میں پہلوان تھالھ پر کھڑا ہو کے اندر کا کاٹ بتاتا ہوا اور بائے کا ہاتھ دکھاتا ہوا سامنے ہاتھ کو اونچا کر کے داہنی طرف پلٹ کر سیدھا کاٹ مارے اور داہنا پاؤں آگے بڑھا کے ان مار کے سیدھا کاٹ مارے اس طرح سے بڑھتا اور گھٹتا چاروں طرف کرے (ماخوذ : آئین حرب و قوانین ضرب ، ۲۸)۔ [شیر + ڈپٹ (رک)]۔

۔۔۔ڈنڈ (۔۔۔فت ڈ ، غنہ) صف.
(ورزش) ایک طرح کا ڈنڈ (ڈنڑ)۔ ڈنڈ کی مختلف صورتیں اور بھی ہیں چنانچہ شیر ڈنڈ اور چکر ڈنڈ اور ہنومان ڈنڈ وغیرہ۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۲۷)۔ [شیر + ڈنڈ (رک)]۔

۔۔۔زاد صف (قدیم)۔
شیر کا زائیدہ ، شیر کا جنا ہوا ، شیر کی اولاد ؛ مراد : دلیر ، بہادر ، باحوصلہ.

غصّہ دل میں دھرتی تھی او شیر زاد
ملیا اسکوں جھگڑے میں جوں او قباد

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۸۵)۔ [شیر + زاد (رک)]۔

۔۔۔زَد (۔۔۔فت ز) امذ.
(بانک) فن بانک کے سامنے کے آٹھ پیچوں میں سے ایک پیچ یا داؤ. جس قدر حریف شیر زد کرنے کو سامنے بیٹھے تو یہ جلد اپنی داہنی لات اس کے لنگوٹ پر مار بیٹھے۔ (۱۸۹۸ ، قوانین ضرب و حرب ، ۱۸۹)۔ شیر زد ، قم معدہ سے دو انگل اوپر لات مارنا۔ (۱۹۲۵ ، حربۂ احمدیہ ، ۳)۔ [شیر + ف : زد ، زدن ۔ مارنا]۔

۔۔۔زَن (۱) (۔۔۔فت ز) صف.
شیر کی طرح کی عورت ؛ (کنایۃً) بہادر عورت.

گو منزل سخت اور کٹھن تھی
لیکن سلمٰا بھی شیر زن تھی

(۱۸۸۲ ، تفسیر عفت ، ۳۹)۔ [شیر + زن (رک)]۔

۔۔۔زَن (۲) (۔۔۔فت ز) صف.
شیر کو مارنے والا (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات)۔ [شیر + ف : زن ، زدن ۔ مارنا]۔

۔۔۔ژیاں کس صف(۔۔۔کس ژ) امذ.
غضب ناک شیر.

درندوں کا پیدا نہ نام و نشان تھا
نہ شیر ژیاں و نہ پیل دماں تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۷۷)۔ ناگہاں وہی دیو شیر ژیاں کی صورت میں آیا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳۳)۔ ۲. **بہادر آدمی.** عضُدالدّولہ شیر ژیاں تھا ، میدان جنگ میں تو وہ ڈھیر نہ ہو سکا لیکن اس شان بہادری کے آگے ڈھیر ہو گیا۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۹)۔ [شیر + ژیاں (رک)]۔

۔۔۔سِپہر کس اضا(۔۔۔کس س ، فت پ ، سک ہ) امذ.
۱. **آسمان کا شیر ؛ (کنایۃً) سورج.**

ملا دے گو زمیں کو چرخ سے نیزہ
بتھا دے خاک پہ شیر سپہر کو دیوس

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۸۸)۔ ۲. **برج اسد** (جامع اللغات)۔ [شیر + سپہر (رک)]۔

۔۔۔سِنگی کس صف(۔۔۔فت س ، غنہ) امذ.
پتھر کا شیر جو بہادروں کی قبروں پر نصب کرتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [شیر + سنگ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔سُوار (۔۔۔ضم س) امذ.
(کنایۃً) سورج (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس)۔ [شیر + سوار]۔

۔۔۔شاہ کی (پگڑی) ڈاڑھی بڑی تھی یا سلیم شاہ کی کہاوت.
بے فائدہ بحث یا تکرار للفظی کے موقع پر بولتے ہیں. اب کہ نہ شیر شاہ ہے نہ سلیم شاہ اس تکرار سے کہ شیر شاہ کی ڈاڑھی بڑی تھی یا سلیم شاہ کی کسی کو کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ (۱۹۰۷ ، امہات الامۃ ، ۱۲۰)۔

۔۔۔شَرزَہ کس صف(۔۔۔فت ش ، سک ر ، فت ز) صف.
درندہ شیر ، غضب ناک شیر.

وہ شیر شرزہ تھا روباہ تھی تھک
وہ یکسر شعلہ تھا اور گہ تھی تھک

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۳۰)۔

تھوڑی بلا بہت ہے کم حوصلہ کے حق میں
گربہ ہے شیر شرزہ گنجشک کی نظر میں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۵۳)۔ [شیر + شرزہ (رک)]۔

۔۔۔طَبِیعَت (۔۔۔فت ط ، ی مع ، فت ع) صف.
جری ، بہادر.

لکھتا ہے اب کمیتِ قلم سرعتو سمند
آہو شکار شیر طبیعت وغا پسند

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۵۲)۔ [شیر + طبیعت (رک)]۔

۔۔۔عَرِیں کس صف(۔۔۔فت ع ، ی مع) صف.
گھنے جنگل میں رہنے والا شیر.

سنتے ہے دور عدالت میں اس کی شیر عریں
بشاں کی ضربت بیجا سے نالشِ جاموس

(۱۸۵۱ ، مومن ، قصائد مومن ، ۱۰۹)۔

لرزہ بر اندام ہے باطل کہ گونجا نجد میں
بیشۂ اسلام سے شیر عریں ابن سعود

(۱۹۲۸ ، بہارستان ، ۳۳۸)۔

تیرے غیرت مند فرزندوں کا نام   شاہباز کوہی و شیر عریں

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۹۰)۔ [شیر + عریں (رک)]۔

ـــــ عَلَم کس اضا(ـــــ فت ع ، ل) امذ.
شیر کی وہ تصویر یا شبیہ جو جھنڈے پر بناتے ہیں.

شیر گردوں بھی اس کے لشکر میں
پائے ہرگز نہ قدر شیر علم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۷). [شیر + علم (رک)].

ـــــ غاب کس اضا ، امذ.
کچھار کا شیر ، جنگل کا شیر.

گر شغال آریس شیراں کی کرے تو کیا ہوا
ہے شغال آخر شغال ہرگز نہ ہووے شیر غاب

(۱۶۴۸ ، غواصی ، ک ، ۳۰).

اگر ہو جنگ تو شیرانِ غاب سے بڑھ کر
اگر ہو صلح تو رعنا غزال تاتاری

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۴۳) . [شیر + ع : غاب ــ غابہ (جنگل ، بن) کی جمع].

ـــــ غُرّاں کس صف(ـــــ ضم غ ، شد ر) امذ.
دھاڑنے والا شیر ، تند شیر ؛ (کنایۃً) شجاع ، بہادر آدمی.

علی کا صف کے سارے جو بہادر شیرِ غراں ہیں
ان میں سوربک نامی اتھا شرزہ کے پیکل کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۵۴). آواز ایسی زبردست ہوئی شروع ہے کہ جس طرح شیر غراں نیستاں میں گونجتا ہو.(۱۸۷۳ ، عقل و شعور، ۸). کون کہہ سکتا تھا کہ ایسا بےضرر اور بظاہر بےدردانہ فقرہ ڈیوڈ کو شیر غراں بنا دے گا . (۱۹۶۰ ، دو دلکشا ، ۱۰۹) . [شیر + غراں (رک)].ہوڈ کو شیر غراں بنا دے گا. (۱۹۶۰ ، دو دلکشا ، ۱۰۹). [شیر + غرّاں (رک)].

ـــــ غَرِیں کس صف(کس خف غ ، ی مع) امذ.
رک : شیر غریں.

پھر کون ہتی کا مغز دے کدہیں
عاجز ہوئے جنتی تھے شیر غریں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۸۱).

پھرے مضطرب ہو کے شیر غریں
کہ بیشوں میں تھے یا کماں یا کمیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۲). [شیر + غریں (رک)].

ـــــ فِگَن (ـــــ کس ف ، فت گ) صف.
بہادر ، دلیر ، شجاع.

خسرو ملک دکن قلعہ شکن شیر فگن
لقب رستمِ دوراں ہو مبارک تم کو

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۶). [شیر + ف : فگن ــ افگن ، افگندن ــ ڈالنا ، پھینکنا].

ـــــ فَلَک کس اضا(ـــــ فت ف ، ل) امذ.
برج اسد.

چار آنکھیں کرے شیر فلک مجھ سے ہے کیا جان
سب جانتے ہیں ہوں میں سگِ کوئے محمدؐ

(۱۸۷۲ ، عاشد خاتم النبیین ، ۵۴). [شیر + فلک (رک)].

ـــــ قالی / قالِین کس اضا(ـــــ ی مع). (الف) امذ.
شیر کی تصویر جو قالین پر بناتے ہیں.

وحشی نگہ کوں ہرگز مسند نشیں نہ پاوے
محروم صید سوں ہے ہر آن شیر قالی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۳).

میں وہ وحشی ہوں کہ ہیں سارے درندے میرے دوست
شیر قالی ساتھ ہو ہو لیتا ہے قالیں چھوڑ کر

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۹۲). (ب) صف. (کنایۃً) ہیچ ، بےوقعت ، نمائشی ، بزدل ، بےاستطاعت آدمی جو ظاہراً بھاری بھرکم نظر آئے ، نام کا بہادر.

زباں ہے شجاعت ان سبھوں کی
اسیر اس جگ کے ہیں سب شیر قالی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو (ق) ، ۸۰).

میری غیبت میں بہت مجھ پہ بھبکتا ہے رقیب
میں جب آیا دیکھتے ہی شیر قالی ہو گیا

(۱۸۹۳ ، معیار نظم ، ۲۹) . انگریزوں نے پھر اپنے کٹ پتلی میر جعفر کو (میر قاسم کی جگہ) مسند بنگالہ کا شیر قالین بنایا. (۱۹۳۳ ، مغل اور اردو ، ۱۰۲). ہمارے شیر قالی صرف ڈکارتے ہیں ، کچھ کرہ سے دیتے نہیں (۱۹۸۸ ، نگار، کراچی، اکتوبر ، ۱۲). [شیر + قالی ــ قالین (رک)].

ـــــ قالیں اور ہے ، شیر نیستاں اَور ہے کہاوت.
بہادری کا عملاً اظہار اور چیز ہے اور بہادری کی باتیں کرنا اور چیز ہے (ماخوذ : جامع الامثال).

ـــــ قالِیں دیگر و شیر نَیستاں دیگر اَست کہاوت.
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل ، رک : شیر قالیں اور ہے الخ (ماخوذ : جامع الامثال).

ـــــ کا ایک ہی بَھلا کہاوت.
بہادر لڑکا ایک ہی کافی ہے (نجم الامثال ، جامع الامثال).

ـــــ کا بال امذ.
شیر کی مونچھ کا بال جس کو کھانے سے جگر کٹ جاتا ہے اور جادو ٹونے میں استعمال کیا جاتا ہے.

کھاؤں میں پڑا جو اُس بن کیونکر دل ٹکڑے نہ ہو
جو رگ ہاں ہے وہ مجھکو شیر کا سا بال ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۷۸).

ـــــ کا بُرقَع امذ.
(کنایۃً) فقیری ، درویشی.

ہے شیر کا برقع جسے کہتے ہیں فقیری
انکار کرامات و تصرف نہ کروں میں

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

ـــــ کا جُھوٹا گِیدَڑ کھائے کہاوت.
شیر شکار کرتا ہے تو گیدڑ اور دوسرے جانوروں کا بھی پیٹ بھرتا ہے امیروں کے دم سے غریب پلتے ہیں (ماخوذ : جامع الامثال).

ـــ کا کان امذ.
(بحازاً) بھنگ چھاننے کا کپڑا یا صافی (نوراللغات).

ـــ کا کھاجا بکری کہاوت.
کمزور کو زبردست دبا لیتے ہیں (جامع الامثال ؛ علمی اردو لغت).

ـــ کا مُنْھ جُھلَسنا محاورہ.
شیر کو مار کر اس کی مونچھوں کو جلا دینا (چونکہ شیر کے مونچھ کے بال میں زہر ہوتا ہے اور وہ جادو ٹونے کے کام آتے ہیں اس لئے شکاریوں کا یہ دستور ہے کہ اس کو جلا دیتے ہیں تا کہ کسی کو ہلاک کرنے یا جادو ٹونے کے قابل نہ رہیں).

بال بیکا عدو زمانہ ہے مرد دلیر کا
جھلسے ہیں منہ شکار کیے پر بھی شیر کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۰).

ـــ کا مُنْھ چُوم کَر طمانْچَہ کھانا محاورہ.
کسی زبردست کو چھیڑ کر زک اٹھانا.

دشتِ غربت میں جو یاد آیا بگڑنا ان کا
چوم کر شیر کا منہ ہم نے طمانچہ کھایا

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی)، ریاض سحر ، ۸).

ـــ کَرْنا محاورہ.
۱. دلیر کرنا ، کسی کا حوصلہ بڑھانا. خدائی ڈھیل نے اس کو اتنا شیر کر دیا کہ وہ پیغمبروں کی اولاد پر بھی قابض ہو گیا. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۳). ۲. (یو کے ساتھ) شکار کے لیے ایک جانور کو دوسرے جانور پر چھوڑنا.

اس باز معانی کے اڑانے سے تو آ باز
اور جانوروں پر اسے زنہار نہ کر شیر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۳۷). مرغابی کو ... کہیں کہ سے چھوڑیں اور باز کو اس پر شیر کریں کہ نہایت فاصلے سے جا کر مرغابی کو پکڑے. (۱۸۸۳ ، صید گاہ شوکتی ، ۸۲). ۳. (دہلی) تیز کرنا ، زیادہ کرنا (نوراللغات). ۴. (دہلی) اکسانا ، بڑھانا (بتی کا). تونڑے شیر کئے ہوئے حباب بے ہوشی ہاتھوں میں لئے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۲۰۶).

ـــ کو للکارْنا محاورہ.
اپنے سے زیادہ طاقتور سے چھیڑ چھاڑ کرنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

ـــ کو ماند میں بَیٹھے بَیٹھے شِکار نہیں مِلْتا کہاوت.
بغیر تگ و دو اور محنت کے کچھ حاصل نہیں ہوتا. شیر کو بھی ماند میں بیٹھے بیٹھے شکار نہیں ملتا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲ : ۱۹۲).

ـــ کوہی کس صف (ـــ و مج) امذ.
پہاڑی شیر ، پیوما ، ایک بہت بڑا جنگلی بلاؤ جو تیندوے کی طرح ہوتا ہے اس کی کھال پر داغ یا چتیاں نہیں ہوتیں درختوں پر رہتا ہے پرندے اور بندر مار مار کر کھاتا ہے. شمالی امریکہ کے شیر کوہی یا پیوما سے قد و قامت میں بڑا بلکہ بلی کی قسم کے سب جانوروں میں جاگور خوبصورت ... ہوتا ہے. (۱۹۲۴ ، جغرافیہ عالم ، ۲ : ۲۸۱). [شیر + کوہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ کی آنکھ دیکْھنا محاورہ.
غضب آلود نظر سے دیکھنا. ہم کہتے نہ تھے کہ دیکھو اسکے بڑھانے میں کوشش کرو جوا نہ ہارو سونے کا نوالہ کھلاؤ شیر کی آنکھ دیکھو. (۱۸۶۳ ، انشأ ہادی النسا ، ۹۱).

ـــ کی بولی بولْنا محاورہ.
لے کرنا.

بنی آدم کی ٹولی کی ٹولی
بیٹھی بولے ہے شیر کی بولی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۶۶).

ـــ کی پَیرائی امث.
رک : شیر کی تیرائی. ایک ایک بوڑھ وہ پیرتا ہے کہ بارک اللہ کوئی کھڑی لگاتا ہے کوئی شیر کی پیرائی سکھاتا ہے کوئی ملاحی چیر رہا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۳۰).

ـــ کی تَیرائی امث.
(تیراکی) شیر کی تیرائی سے مشابہت رکھنے والا تیرنے کا ایک انداز کہ جس میں پیراک اس طرح تیرتا ہے کہ سینہ باہر رہے اور کمر موافق تختہ کے سیدھی کر کے گردن کو اونچا کر لے اور بہت طاقت سے پانی کاٹے اس میں طاقت بہت صرف ہوتی ہے. شیر کی تیرائی : تیراک کو چاہیے کہ پانی کے اندر اپنی کلائیوں کو کہنی تک رکھے. (۱۸۸۲ ، رسالہ تیراکی ، ۱۲).

ـــ کی خالَہ امث.
(کنایۃً) بلی (نوراللغات).

ـــ کی کَچھار امذ.
شیر کے رہنے کی جگہ ؛ (کنایۃً) بہادر جری شخص کے رہنے کی جگہ. بھیڑ بکریاں اور بچھوں بیچ شیر کی کچھار خاص صدر مقام راٹھور گڑھ جسکے وسط میں بست بسوہ مالک ناہر سنگھ کا مکان. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۱).

ـــ کی نَظَر امذ.
غضب آلود نگہ ، غصے کی نظر. اٹھنا نہ اٹھانا سلام نہ آداب شیر کی نظر بیٹھی گھور رہی ہے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۰۲).

ـــ کے بُرْقَع میں جھجْھڑے کھاتے ہیں کہاوت.
مقدرت اور امیری کے دعوے کے باوجود تھوڑے سے لالچ پر گر پڑتے ہیں ، باطن ظاہر کے خلاف ہے (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــ کے مُنْہ پہ لے بَجانا محاورہ.
اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا.

ڈر چرخِ ستمگار سے دل ضبط فغاں کر
لے شیر کے ہاں منہ پہ بجانا نہیں اچھا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۲۹).

---کے منھ سے شِکار لینا محاورہ.
زبردست سے کوئی چیز چھین لینا طاقت ور کو مقابلہ کی دعوت دینا ، طاقت ور کے منھ آنا ، آبیل مجھے (مجھکو) مار کے مصداق ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کے مُنھ میں جانا محاورہ.
اپنی جان خطرے میں ڈالنا ، مشکل یا پریشانی میں گرفتار ہونا عزیزوں کے ملنے سے ہاتھ اٹھاتا ہے ، شیر کے منہ میں آپ جاتا ہے. (۱۸۵۳ ، شرح الدرسیها ، ۹۳). ایسی حالت میں کون کہے گا کہ تم جان بوجھ کر شیر کے منہ میں چلی جاؤ. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۱۰۳). اچھا تمہیں شادی کرنی ہو تو جاؤ سیدھی شیر کے منہ میں چلی جاؤ. (۱۹۳۵ ، معاشرت ، ظفر علی خان ، ۶۶).

---کے مُنْھ میں ہاتھ دینا محاورہ.
اپنی جان خطرے میں ڈالنا. شیر کے منہ میں ہاتھ دے دینے اور ایک درندے سے کشتی لڑ کر اپنی جگہ پر سلامت آ بیٹھنے کا نام ... ہے. (۱۹۳۹ ، مطالعۂ حافظ ، ۹۷).

--- کیڑا (---ی مع) امذ.
(حیوانیات) ایک وضع کا بھونرا جس کے پروں پر چتیاں یا دھاریاں ہوتی ہیں اور کیڑوں کا شکار کرتا ہے. شیر کیڑے کے جبڑے بہت ہی مضبوط ہوتے ہیں جن سے وہ دوسرے کیڑوں کا بہ آسانی شکار کر سکتا ہے. (۱۹۲۳ ، حشرات الارض اور وھیل ، ۳۰).
[شیر + کیڑا (رک)].

--- کھائے تو مُنْھ لال نہ کھائے تو مُنھ لال / کھائے نہ کھائے منھ لال کہاوت.
بدنام آدمی پر سب الزام تھپ جاتے ہیں ، بدنام کرے تو بدنام نہ کرے تو بدنام. بقول شخصے شیر کھائے تو منہ لال نہ کھائے تو منہ لال. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۵۱).

---گَرْدُوں کس اضا (---فت گ ، سک ر ، و مع) امذ.
آسمان کا شیر ، شیر فلک ؛ مراد : بُرج اسد. شیر گردوں ان کی مہابت سے مانند رو بہ زبوں نظر آتا تھا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۶۳). [شیر + گردوں (رک)].

---گُنْج (---ضم گ ، غنہ) امذ.
ایک پرندہ جو سلہٹ میں پایا جاتا ہے یہ بھنگراج سے مشابہ ہوتا ہے ، فرق یہ ہے کہ شیر گنج کی چونچ اور اس کے پانو سرخ ہوتے ہیں جس جانور کی بولی سنتا ہے یاد رکھتا ہے (ماخوذ : آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۷۶۶). [شیر + گنج (رک)].

---گیر (---ی مع) صف.
۱. شیر کو پکڑنے یا شکار کرنے والا.

مغولاں نے آنکر میں یے تقلید
چلے تھے سو دوبارہ ہو شیر گیر

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۰۳). اس نے کہا میں شمشیر زن اور شیر گیر ہوں. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۱۰۰). نہایت ادب سے بولی میں خسرو شیر گیر کی لونڈی ہوں. (۱۹۰۰ ، ایام عرب ، ۲ : ۱۲۸).

۲. ہاتھی کا پٹھا جو علامات جوانی کو ظاہر کرے یا خوش فعلیاں کرتا رہے. بادشاہ نے ہاتھی کے یہ سات مراتب مقرر کئے ہیں (۱) مست (۲) شیر گیر (۳) سادہ. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۶۶۳). [شیر + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

---گیری (---ی مع) امث.
شیر پکڑنا ، شیر کا شکار کرنا.

کہ دھر شیر گیری کے سامان ہزار
عبث ہے کہ کو لے کر کرنا شکار

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۱۸). [شیر گیر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گھُورُو (---و مع ، و مع) امذ.
(بانک بنوٹ) ایک داؤ یا پیچ جس میں حریف اپنے مدمقابل پر غصے کی نظر سے گھورتے ہوئے حملہ کرتا ہے تا کہ حریف ڈر جائے. ایک کا طمانچہ ایک کی کمر ... ایک کی انی پر شیر گھورو کر کے پاہرہ پر پاہرہ مارتیں. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۷۹).
[شیر + گھورو (گھورنا (رک) سے مشتق)].

---مادَہ (---فت د) امث.
شیرنی (جامع اللغات). [شیر + مادہ (رک)].

---مارْنا محاورہ.
بہادری جوانمردی کا کام کرنا ؛ (طنزاً) عجیب یا انوکھا کام کرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---ماہی کس صف ؛ امث.
ایک وضع کی بڑی مچھلی جس کے دانتوں سے چاقو ، پیش قبض وغیرہ کے دستے بنائے جاتے ہیں.

کیا جب رقص کے دم خندہ دندان نما اس نے
لگایا تار کے خنجر میں دستہ شیر ماہی کا

(۱۸۵۴ ، گلستان سخن ، ۸۶). [شیر + ماہی (رک)].

---مَرْد (---فت م ، سک ر) امذ.
۱. بہادر آدمی ، مردِ شجاع.

مرا شعر کر دے زمانے کو برد
یو ہر بیت اچھو شیر مرداں کو ورد

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۰). ہمارا شیر مرد ... دشمنوں کی صفیں الٹ دے گا. (۱۸۹۰ ، شہید وفا ، ۱۶).

تصویرِ ضبط دشت میں وہ شیر مرد تھا
دل میں مزار جد سے بچھڑنے کا درد تھا

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۸۶). ۲. **عارف کامل ، ولی اللہ.**

شیر مردوں سے ہوا بیشہ تحقیق تہی
رہ گئے صوفی و ملّا کے غلام اے ساقی

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۷). [شیر + مرد (رک)].

---مَرْدی (---فت م ، سک ر) امث.
بہادری ، دلیری ، شجاعت.

جدھر ان شیر مردی سوں علی کا نانوں لے پلٹا
ادھر چک چک گیا دشمن دھریا ان رو یہ تیل کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۵۵).

وگرنہ شیر مردی ولایت کال ہے جس تس میں
ولے منع کوں کہنگے شیر مرداں ایسی مجلس میں
(۱۷۲۸ء ، دیوان صادق ، ۱۵).

وہ شیروں میں ہے شیر مردی کی صورت
وہ جنگ آوروں کی طبیعت میں جرات
(۱۹۱۰ء ، کلام مہر ، سورج نرائن ، ۱۳۳) ۔ [شیر مرد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ مَسْت کس مف(ـــــ فت م ، سک س) صف.
تند شیر ؛ بپھرا ہوا شیر ؛ بہادر ، دلیر ، شجاع (جامع اللغات).
[شیر + مست (رک)].

ـــــ مَگَس (ـــــ فت م ، ک) امذ.
۱. **بڑی مکھی جس کے چار بازو اور چھ پیر ہوتے ہیں.** شیر مگس یا کابلی مکھی. پھپھر اور کھٹمل صرف قلب ناقص قبول کرتے ہیں. (۱۹۱۰ء ، مبادی سائنس ، ۱۱۰). ۲. **مکڑی** (جامع اللغات).
[شیر + مگس (رک)].

ـــــ نَر کس صف(ـــــ فت ن) صف مذ.
۱. نرینہ شیر.

گر مونہہ لگاوے روبۂ مسکیں کو دشت میں
تیرا سگِ شکار اسے شیرِ نر کر دے
(۱۷۳۱ء ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۹).

بڑے موذی کو مارا نفسِ امّارہ کو گر مارا
نہنگ و اژدھا و شیرِ نر مارا تو کیا مارا
(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۶۶). ۲. **مردِ شجاع ، بہادر آدمی** (ماخوذ : مہذب اللغات). [شیر + نر (رک)].

ـــــ نُما (ـــــ ضم ن) صف.
شیر کے مانند (جامع اللغات). [شیر + ف : نما ، نمودن - دیکھنا ، دکھانا].

ـــــ نَمَد کس اضا(ـــــ فت ن ، م) امذ.
نمدے کا شیر ، شیر کی تصویر جو نمدے پر ہو (جامع اللغات).
[شیر + نمد (رک) (قب : شیرقالی)].

ـــــ نَیسْتاں کس اضا(ـــــ ی لین ، سک س) امذ.
بانس کے جنگل کا شیر ، (کنایۃً) بہادر ، جری آدمی ، شجاع ، دلیر ، طاقت ور ، تنومند.

ڈھونڈوں نہ کیوں کہ دل کہ میں اے آہوانِ دشت
سینہ میں وہ تو شیرِ نیستاں نالہ تھا
(۱۸۳۸ء ، چمنستانِ سخن ، ۲۳۰). [شیر + نیستاں (رک)].

ـــــ نَیسْتانی کس صف(ـــــ ی لین ، سک س) صف.
جنگلی شیر ، بہادر ، جری شخص.

وہی خالد ٹپکتا خوں تھا تلوار سے جس کی
وہی شمعِ شبستانی وہی شیرِ نیستانی
(۱۹۲۳ء ، شہیدِ مغرب ، ۶۸). [شیر نیستاں + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ ہو کر چھیچھڑے کھانا محاورہ.
بڑے ہو کر عاجزی اور انکساری اختیار کرنا ، خلاف وضع کوئی بات کرنا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــــ ہونا محاورہ.
۱. **کسی کا کسی پر دلیر ہونا ، رعب ڈالنا ، بپھرنا ، بے قابو ہونا.**

شیر عاشق آج کے دن کیوں رقیباں پر نہ ہوں
یار پایا ہے بغل میں خانۂ خورشید ہے
(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۶۸). بادشاہ دریا پار نہ جانے تو شیر خاں اور شیر ہو جائے گا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۶۰). گھوڑے سے زیادہ نیک اور شریف جانور تو کوئی ہے ہی نہیں البتہ سوار کو شیر ہونا چاہیے. (۱۹۸۸ء ، صدیوں کی زنجیر ، ۲۹۱). ۲. **غالب ہونا.**

جب نہ تب خون مرا ہی پیتا ہے
غم بہت اس کا مجھ پہ شیر ہے کچھ
(۱۸۰۹ء ، جرات ، د ، ۳۷۱). ۳. **تیز ہونا ، (ہمت ، حوصلہ وغیرہ) زیادہ ہونا** (ماخوذ : نوراللغات).

ـــــ یَزْداں کس اضا(ـــــ فت ی ، سک ز) امذ.
رک : شیر خدا.

شیر یزداں شہ مرداں علی عالی قدر
وہی ختم رُسُل اور امامِ اَوّل
(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۲۳۳).

نیستانِ سخن میں کوئی جرات کے مقابل ہو
یہ زور اس کے تئیں بخشا ہوا ہے شیرِ یزداں کا
(۱۸۰۹ء ، جرات ، ک ، ۲۵۰). [شیر + یزداں (رک)].

شِیرا (ی مع) امذ ؛ رک : شیرہ.
۱. **چاشنی ، رس ، میٹھا گاڑھا عرق ، افشردہ.**

شیرا حلوہ کر کر کھائے
تب تو سادہ تیری پائے
(۱۵۶۵ء ، جواہر اسرار اللہ ، ۴۸). عقل میں کا کھوٹ ... جوں شیرے میں میرا. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۱۶).

خجلت سے ان لبوں کے پانی ہو بہ چلے ہیں
قند و نبات کا بھی نکلا ہے خوب شیرا
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۷۷). موٹا کپڑا پہننا پسند کرتے ہیں. چونکہ کھجوروں کا شیرا اسے داغدار نہیں کرتا. (۱۹۸۳ء ، چولستان ، ۲۲۰). ۲. **گاوٹ ، راب کا نتھرا ہوا قوام جس میں سے کھانڈ کے ذرات الگ ہو گئے ہوں یہ قوام شہد سے ملتا جلتا ہوتا ہے ، عام طور پر حقے کے تمبا کو بنانے کے کام آتا ہے.** (ا ب و ، ۳ : ۱۹۸). [شیرہ (رک) کا ایک املا].

شِیرابی (ی مع) امث.
ایک قسم کی روٹی جس کے پکنے میں دودھ کا چھینٹا دیتے ہیں. ایک طرف روٹیاں بصد آب و تاب رکھیں ، چنانچہ شیرمال ، باقرخانی کلوزبان ، شیرابی ... جوہر نگار طشتریوں میں چنے. (۱۸۶۲ء ، خطِ تقدیر ، ۹۹). [شیر (رک) + آب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شیراز(۱) (ی مج) امذ.

۱. **ایران کا مشہور شہر جو وہاں کے مشہور شعراً حافظ شیرازی اور سعدی کا مسکن تھا.**

کیا ہند میں کسی ہے و معشوق کی اسیر
شیراز جائیے نہ خراسان جائیے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۹). ۲. **(تصوف) ناسوت الطف ، عالمِ اسرار ، عیش و عشرت کی دنیا.** حضرت حافظ نے شیراز سے ناسوت الطف کو مراد اس لئے لیا ہے کہ شیراز ان کا وطن مجاز تھا اور اس لئے کہ اس وقت شیراز میں سامانِ عیش خوب مہیا تھے. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۵۶). [ف].

شیراز(۲) (ی مج) امذ.

نچڑا ہوا دہی ، پنیر. شیراز ... وہ دہی کہ جس کا پانی ٹپکا لیا گیا ہو شوار یز جمع ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۷۵). [ع].

شیراز(۳) (ی مج) امذ.

سرّاج ، زین ساز. عربی میں گھوڑوں کے ساز و سامان بنانے والے کو سرّاج کہتے ہیں سرّاج سے بگڑ کر شیراز ہو گیا. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۶۷). [سرّاج (رک) کا بگاڑ].

شیرازَہ (ی مج ، فت ز) امذ.

۱. **وہ فیتہ جو کتاب کی جُز بندی کے بعد پُشتے کے دونوں طرف خوبصورتی اور سلائی کے جکڑا رہنے کے لیے لگا دیتے ہیں ، کتاب کے اجزا کی سلائی کے بند یا وہ بندش جس سے اجزا کی سلائی مضبوط اور ملی رہتی ہے.**

تجھ مکھ پہ جو اس خط کا اندازہ ہوا تازہ
اب حسن کے دیوان کا شیرازہ ہوا تازہ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۸). سب جلدوں کے شیرازے بندھ جائیں اور موٹا کاغذ دونوں طرف لگ جائے خبردار کوئی نسخہ بے جلد نہ رہے. (۱۸۶۵ ، خطوط غالب ، ۱۱۳). ۲. **(مجازاً) سلسلہ ، ذریعۂ اجتماع ، اتحاد ، مجموعہ بندی.**

دین کیا چیز ہے شیرازۂ قومی ہے فقط
جس سے ملت کی ہے اک صورتِ احسن پیدا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۷۷). ایک خدا پر ایمان کچھ مذاہب کی مشترکہ بنیاد ہے اور تمام انسانوں کو ایک شیرازہ میں پروتا ہے. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۶). ۳. **(کنایۃً) انتظام ، بند و بست.** تمام ہندوستان کی مشترکہ قوت بھی اس کے شیرازۂ حکمرانی کو پراگندہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی. (۱۹۲۲ ، دلّی کی جان کنی ، ۲). انھوں نے میری غیر حاضری میں گھر کے شیرازہ کو حتی المقدور سالم رکھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۹۷). [ف].

---باندھنا ف م ؛ محاورہ.

۱. **اجزائے کتاب کی سلائی کرنا ، جُز بندی کرنا ، اجزا کا باہم سینا یا باندھنا.**

لکھا ہے سوزِ دلِ پر پروانہ ہیں ورق
شیرازہ تارِ شمع سے باندھو کتاب کا

(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۲۳).

لکھتا ہوں وصفِ زلفِ مسلسل جو یک قلم
شیرازہ باندھتا ہوں میں اپنی کتاب کا

(۱۸۸۱ ، دیوان ماہ ، ۱۰۸). ۲. **انتشار کو روکنا ، بدنظمی دور کرنا ، انتظام یا بندوبست کرنا.** ان ارا کین دولت نے سلطنت کا شیرازہ کچھ ایسا باندھا اور سلطنت کی قوتوں کو ایک مرکز پر لا کر ... جمع کیا ہے. (۱۹۰۳ ، اپریل فول ، ۱۷).

---بِکَھرنا محاورہ.

۱. **اجزا کا منتشر ہونا ، ابتر ہونا ، اجزا کا یکجا یا متحد نہ رہنا.** ادائے فرض کا خیال جاتے رہنے سے سارے اخلاق کا شیرازہ بکھر جاتا ہے. (۱۹۰۶ ، حکمت عملی ، ۱۳۳). میر کے زمانے میں مسلمانوں کی سلطنت اور تہذیب کا شیرازہ بکھر رہا تھا. (۱۹۸۲ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۱۱۱). ۲. **سلسلہ منقطع ہو جانا ، سلسلہ ٹوٹ جانا.** اندیشہ ہے کہ رسی ٹوٹ جاویگی اور شیرازہ بکھر جاویگا. (۱۹۰۵ ، مکاتیب محسن الملک ، ۱ : ۵۷). ۳. **نظم و ضبط کا خراب ہو جانا ، بدنظمی اور انتشار پیدا ہو جانا.** تمام عورتیں صرف اسی طرف متوجہ ہو جائیں اور گھر بار کا کام چھوڑ دیں تو آج گھر کا شیرازہ بکھر جائے. (۱۹۰۶ ، حکمت عملی ، ۳۳). غیر منقسم ہند میں ہیئت حاکمہ کا شیرازہ بکھر گیا تھا. (۱۹۸۶ ، پاکستان مسلم لیگ کا دور حکومت ، ۲۷۰).

---بِکھیرنا محاورہ.

بدنظمی پیدا کرنا ، نظام میں خلل ڈالنا. سلطنت کی قوتوں کو ایک مرکز پر لا کر کچھ اس طرح جمع کیا ہے کہ خدانخواستہ کوئی افتادِ آسمانی ہی اس شیرازے کو بکھیرے تو بکھیرے. (۱۹۰۳ ، اپریل فول ، ۱۷). وہ دراصل پاکستان کا شیرازہ بکھیرنے کی سازش میں مصروف ہیں. (۱۹۷۰ ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ ستمبر ، ۵).

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف.

۱. **شیرازہ بندی ہونا ، اجزا کا جوڑنا ، کتاب کی جُزو بندی ہونا.**
۲. **منتشر اجزا کو جمع کرنے والا ، انتظام کو محکم اور مستحکم کرنے والا ، ناظم ، منتظم.**

پریشان ورق دل گرفتار کوں
شیرازہ بند یا زلف کے تار سوں

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۱ الف).

شیرازہ بند دفترِ امکاں ہے شانِ حق
سر چشمۂ حیات ہے فیضِ روانِ حق

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱). یہ پُراسرار شے جو فطرتِ انسانی کی منتشر اور غیر محدود کیفیتوں کی شیرازہ بند ہے کیا چیز ہے. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۱۶۱). ۳. (اً) **جکڑنے والا ، سینے والا.**

تارِ نگاہِ دیدۂ صیاد ہم صفیر
شیرازہ بند ہر ورق بال و پر ہوا

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۲۰) (اا) **سلسلے وار ، ایک سلسلے میں منسلک.** شیرازہ بند ردیفیں ایک ایسی ذہنی کیفیت تیار کر دیتی ہیں جو غزل کے تمام اشعار میں سرایت کر جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۸۷). ۴. **سلائی شدہ ، جلد بندھی ہوئی (کتاب)** (جامع اللغات). [شیرازہ + ف : بند ، بستن - باندھنا].

ـــ بَنْدی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
۱. **کتاب کے ورقوں کی جُز بندی ، کتاب کی سلائی.** "کتابوں کی شیرازہ بندی ہو رہی ہے. (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۱۶۷). ۲. **اتحاد اور تنظیم ، یک جہتی.**

کتاب ملتِ بیضا کی پھر شیرازہ بندی ہے
یہ شاخِ ہاشمی کرنے کو ہے پھر برگ و بر پیدا

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۳۰۵). اپنے اپنے دائرے میں ہر ایک کو شیرازہ بندی کی ضرورت ہے. (۱۹۸۴ ، طوبیٰ ، ۵۸۴). [شیرازہ بند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بَنْدھنا ف ل ، محاورہ.
۱. **شیرازہ بندی ہونا ، اجزا کا جوڑنا ، کتاب کی جُز و بندی ہونا.**

لکھوں جو کبھی مدحِ علی ایک ورق پر
شیرازہ بندھے بازوئے جبریلِ امیں کا

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۴۳). ۲. **نظم قائم ہونا.**

آپ کے دم سے یہ شیرازہ بندھا ہے ورنہ
میں کبھی ہوش کبھی اور کبھی دل ہوتا

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۵۰).

ـــ ٹُوٹْنا محاورہ.
سلسلہ منقطع ہو جانا ، نظم و ضبط درہم برہم ہونا ، بندش کا کھل جانا. والد کی ہمراہی سے مکتب کا شیرازہ ٹوٹ گیا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۲۵).

ـــ دَرْہَم بَرْہَم کَرْنا محاورہ.
نظم و نسق خراب کرنا ، انتشار پیدا کرنا ، اتفاق و اتحاد کو پارہ پارہ کرنا. وہ اپنا شیرازہ خود اپنے ہاتھوں درہم برہم کر کے اپنے لیے خسارے کا باعث ہونگے. (۱۹۳۶ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۵).

ـــ دَرْہَم بَرْہَم ہونا محاورہ.
نظم و نسق خراب کرنا ، انتشار پیدا کرنا. مسلمانوں کی پولیٹکل نے جہالت کا بازار گرم کیا اسی روز دیکھ لینا کہ جمہوریت کا سارا شیرازہ درہم برہم ہو جائے گا. (۱۹۱۱ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۵۹). غدر کے بعد اس مرقع کا شیرازہ درہم برہم ہو گیا. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۴۳).

ـــ دَرْہَم کَرْنا محاورہ.
نظم و نسق خراب کرنا ، انتشار پیدا کرنا. مسلمانوں کی پولیٹکل پالیسی سے ہم نے اتفاقِ عام کے شیرازے کو درہم کرنا چاہا. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۸ : ۱۹۱).

ـــ کَرْنا محاورہ.
باندھنا ، جکڑنا.

مرے باغِ امید کو تازہ کر
پریشانیِ دل کو شیرازہ کر

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۹).

ـــ کُھلْنا محاورہ.
رک : شیرازہ ٹوٹنا

اُس زلف کی ہوا میں پریشاں ہیں جزوِ تن
شیرازہ کھل گیا ہے ہماری کتاب کا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۲۹).

دفتر الٹ گیا تھا ہر اک فصل و باب کا
شیرازہ کھل گیا تھا جہاں کی کتاب کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۳۳).

ـــ گُونْدھنا محاورہ.
رک : شیرازہ باندھنا.

موئے سر تو نے ہیں اس وجہ سے یک سر گوندھے
جیسے شیرازۂ مصحف کو ہے دل پر گوندھے

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۵۱).

ـــ مُنْتَشِر کَرْنا محاورہ.
رک : **شیرازہ بکھیرنا.** زہری سے مروی ہے کہ میں نے کسی قوم کو اہلِ مکّہ سے زیادہ شیرازۂ اسلام کو منتشر کرنے والا نہیں دیکھا. (۱۹۰۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۲۴۴).

ـــ مُنْتَشِر ہونا محاورہ.
ابتری پیدا ہونا ، نظم و ضبط تباہ ہو جانا.

ہر طرف سے ہے مسلمانوں پہ اعدا کا ہجوم
جانتے ہیں منتشر اس قوم کا شیرازہ ہے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۲۰). جیسے تکرا کر سب کا سب شیرازہ منتشر ہونے والا ہے. (۱۹۸۲ ، آئینہ ، ۱۳۰).

شیرازی (۱) (ی مع). (الف) صف.
ایران کے شہر شیراز کا رہنے والا. ہمام نے کہا عجب بات ہے ہمارے شہر میں شیرازی کتّوں سے زیادہ ہیں. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۲ : ۵۰). برِاعظم میں آباد کئی گھرانے اپنے آپ کو عراقی شیرازی وغیرہ لکھتے ہیں. (۱۹۸۳ ، حصار الا ، ۱۷). (ب) امذ. **کبوتروں کی ایک قسم ، دوغلا کبوتر ، دو میلی نسل کا کبوتر جس کا رنگ عموماً عنابی یا لاکھی ہوتا ہے.**

چلا کر قدرت کا باندیا بے مثال
ہر کا شیرازی کے شیرازہ سنبھال

(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۲۰۹). رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... شیرازی ، فاختائی ، گرا ، نیلا ... پیازی ، باہو وغیرہ. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). ڈیوڑھی پر جو آہنی نیلوفری چھتری نصب تھی وہاں سکھیے ، گولے ، وٹہ ، پاموز ، شیرازی اور چلیے کبوتر آآ کر بیٹھ رہے تھے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۰۴). (ج) امث. ۱. **بطوں کی ایک قسم جو عنابی یا لاکھی رنگ کی وجہ سے اس نام سے یاد کی جاتی ہے.** بطوں میں ایک قسم تو بالکل سفید ہوتی ہے اور دوسری قسم جسے شیرازی یا کاکریزی کہتے ہیں اس کے اوپر کے پَر سیاہ ہوتے ہیں. (۱۹۲۳ ، پرندوں کی تجارت ، ۳۰). ۲. **انگوری شراب کی ایک قسم.** یہ انگلش برانڈی شیرازی انگوری یہ ہے پر تاثیر دار سہا ہے پورا ہے خانہ اوڑانا جمانا خمار شیریں خوش گوار بسیار مقدار. (۱۸۸۸ ، دلفروش ، ۱۱). [شیراز + ی ، لاحقۂ نسبت].

شیرازی (۲) (ی مج) امث.
جوتی کی ایک قسم جو اس کے کاریگر شیراز (سرّاج) سے منسوب ہو کر مشہور ہوئی. وسلی کی دیکھت بھول کے کام کی شیرازی پنجے کی جوتی پاؤں میں ڈال ... نیچے اتر آئیں. (۱۹۲۸ ، بس پردہ ، ۴۳). [رک : شیراز (۳) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شیرازے (ی مج) امذ ، ج.
شیرازہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---میں کھینچنا محاورہ.
زمرے میں لے آنا ، سلسلے میں رکھنا ، جز بندی کرنا. ہر باب میں چند فصلیں ہیں اور ہر فصل میں ... دفتروں کو قالب اور روح کی طرح ایک شیرازے میں کھینچا ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۹).

شیرازَیَہ (ی مج ، سک ز ، فت ی) امذ.
شیراز یعنی پنیر سے تیار کیا جانے والا ایک کھانا جس میں گرم مسالا، اخروٹ کی مینگ اور شیراز (ریحان) پیس کر ملاتے ہیں. شیرازیہ: ایک کھانا ہے دودھ سے مثل حریرے کے بناتے ہیں بعض اسے ایک قسم کا شوربہ کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۴۵) [شیراز (۲) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

شیرانَہ (ی مج ، فت ن) امذ.
دودھ سے تیار کیا جانے والا ایک پکوان. ان کا واحد شوق احباب کی دعوت کرنا تھا یا ان کو طرح طرح کا پکوان بھیجنا مثلاً ورق سموسے یا ماش کی دال کے بنے ہوئے شیرانے (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۱۸). [شیر + انہ ، لاحقۂ نسبت].

شیرانَہ (ی مج ، فت ن) صف ؛ م ف.
شیر کی طرح سے ، دلیرانہ ، بہادری سے. ان سب پر شیرانہ جا پڑا ، آتشبار ہونے لگے. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوش ربا ، ۷ : ۱۲۹).

جن کی ہیبت سے کبھی کانپ اٹھتے تھے روم و فرنگ
تیری تکبیروں کی وہ شیرانہ صولت کیا ہوئی

(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۱۲۸). [شیر (رک) + انہ ، لاحقۂ نسبت].

شیرَج (ی مج ، فت ر) امذ.
میٹھا تیل. اگر دماغ چڑیا کا شیرج کے ساتھ اس شخص کو پلایا جائے جو نبیذ زیادہ پیتا ہو. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۱۳۴). [شیرہ (رک) کا معرّب].

شیرْجا (ی مج ، سک ر) امذ (قدیم).
رک : شرزہ.

نکو کہا ہوں توں سو بلبل کے تیوں
کہا اس وقت جوں باگ شیرجے کے تیوں

(۱۶۷۹ ، قصہ ابو شحمہ ، ۳۰). [شرزہ (رک) کا متبادل املا].

شیئرز (کس مج ش ، فت ی ، سک ر) امذ.
حصے ، حصص ؛ (تجارت) مشترک سرمایے سے قائم ہونے والی کمپنیوں کے حصص جو سرمایہ مہیا کرنے والے حصہ داروں کے نام جاری کیے جاتے ہیں. بیگ کھولتی تو اس میں سے طرح طرح کے کاغذات نکلتے بینکوں کے مراسلے شیرز کے کاغذات ... ان سب ناموں کے پیچھے ایک اور دنیا تھی . (۱۹۵۹ ، آگ کا دریا ، ۶۵۴). [انگ : Shares].

شیرْش (ی مج ، سک ر) امذ.
سر ، کھوپڑی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : शीर्ष].

---آسَن (---فت س) امذ.
عبادت و ریاضت میں بیٹھنے کا جوگیوں کا ایک طریقہ جس میں سر کے بل بیٹھ کر عبادت کی جاتی ہے. شیرش آسن کر کے پاؤں سے پدم آسن ... بنتا ہے. (۱۹۳۱ ، آسن پرکاش ، ۲۶). [شیرش + آسن (رک)].

شیرْنی (ی مج ، سک ر) امث.
شیرینی ، مٹھائی.

اگر خرما کہوں ان کو بجا ہے
کہ اون کی شیرنی دل کی غذا ہے

(۱۷۷۴ ، مثنوی تصویر جاناں ، ۳۱). تقریب کے خاتمے پر شیرنی تقسیم ہوئی. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۸۷). [شیرینی (رک) کی تخفیف].

---گَر (---فت گ) صف.
مٹھائی بنانے والا ، مٹھائی فروش.

سنیا تھا جو یک شیرنی گر جوان
ادک سادہ دل ہور تھا مہربان

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۵۷). [شیرنی + گر ، لاحقۂ فاعلی].

شیرْنی (ی مج ، سک ر) امث.
۱. شیر کی مادہ.

دیکھو بیل بھینساں کوں شیرنی سٹا
بغیر گھانس ان کوں نہ لا کے بٹھا

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۸)).

سکھی تولیہ کی شیرنی سو پشمک بال دستے ہیں
غلیفی دو سو باداماں نین کو نال دستے ہیں

(۱۶۷۵ ، چکی نامہ ، امین (اردو نامہ ، کراچی ، جولائی ، ۱۹۷۳ ، ۱۰)). زنان خانے میں ہو کر جانا چاہتے تو پہرے پر گھر والی تھی وہ میاں کے سامنے تو بھیگی بلی ... مگر ان بدذاتوں کے حق میں خاصکر اس وقت شیرنی سے کم نہ تھی. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۴۷). دور ذرا شیرنی اور اس کے بچے بیٹھے تھے . (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۱۰۹). ۲. جوان ، بہادر اور طاقت ور عورت . وہ بدنصیب ماں جس کی آنکھوں کے سامنے سے بائیس برس کی جوان شیرنی اس طرح تڑپ تڑپ کر اٹھ لی ہو وہی بتا سکتی ہے کہ دل پر کیا گزر گئی. (۱۹۲۳ ، وداع خاتون ، ۱۱). [شیر (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

---بِیت (---ی لین) امذ.
(دائی گری) وہ عورت جس کو بارہ برس کے بعد حمل رہے وہ حمل شیرنی بیت کہلاتا ہے (ا ب و ، ۷ : ۶۷). [شیرنی + بیت (رک)].

ـــ کی طرح گھورنا محاورہ.
غصّہ بھری نظروں سے دیکھنا. جہاں میں نے میاں سے بات کی اور اس نے شیرنی کی طرح گھورا میاں کی حمایت لیتی ہوں تو بیوی جان کی دشمن. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۳۶).

شیرُو (ی مج ، و مع) صف.
شیرو: کرنجی آنکھوں والا (سندھی نامہ ، ۲۳۱). [مقامی].

شیروانی (ی مج ، سک ن) امث.
لمبی پٹی یا کالردار جدید وضع قطع کی اچکن جس کا رواج اب عام ہے ، چونکہ حیدرآباد کے امرا کشمیر کے بنے ہوئے اعلیٰ قسم کے اونی کپڑے کی (جو شروان یا شروانی کے نام سے مشہور تھا) اچکن پہنا کرتے تھے اس لیے کپڑے کی شہرت اور عمدگی کی وجہ سے اچکن کا نام شیروانی زبان زد عام و خاص ہو گیا (ماخوذ : ا ب و ، ۲ : ۱۳۸). بیوی ایک شیروانی لے کر کمرے میں جو پہنچیں اور میاں سے کہنے لگیں کہ درزی شیروانی لے کر آیا ہے. (۱۹۲۱ ، فغان اشرف ، ۴۷). ہم شیروانی اور ترکی ٹوپی ہی پہن کر کالج جایا کرتے تھے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۹۲). [مقامی].

شیروں (ی مج ، و مع) امذ.
شیر (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل. [شیر + وں ، لاحقۂ جمع].

ـــ سے شکار اور کوّوں سے بڑے کون لے سکتا ہے کہاوت
زبردست سے کچھ نہیں ملتا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

ـــ سے شیر ہی ہوتے ہیں کہاوت.
بہادروں کی اولاد بہادر ہی ہوتی ہے (جامع الامثال).

ـــ کا / کے شیر ہے / ہیں فقرہ.
بہت زیادہ بہادر ، بہت جری.

کرتے تھے عرض وہ کہ جری ہیں دلیر ہیں
کیا ذکر ان کے عزم کا شیروں کے شیر ہیں

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۳۸). یوں تو وہ دلیر ہے ، شیروں کا شیر ہے. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۱۲۰).

ـــ کا مُنْھ کِس نے دھویا کہاوت.
کوئی سونے سے اٹھ کر بغیر مُنْھ دھوئے کھانے بیٹھ جائے تو مزاحاً کہتے ہیں. شیروں کا منہ کس نے دھویا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۶۴).

ـــ کے مُنْھ چڑھنا محاورہ.
بہادروں کے مقابلے میں آنا.

یہ ہم سے بھی اب سوا ہیں کیا مرد
کب شیروں کے منہ چڑھے ہیں نامرد

(۱۸۸۴ ، اختر (واجد علی شاہ) (نوراللغات ، ۳ : ۶۰۴)).

شیرہ (۱) (ی مع ، فت ر) امذ.
۱. (i) رس جو پھلوں وغیرہ کو نچوڑ کر نکالا جائے ، افشردہ ، نچوڑا ہوا رس.

اے خضر رندوں کو کچھ مشکل نہیں عمرِ دراز
آبِ حیواں گر نہیں شیرہ تو ہے انگور کا

(۱۸۷۳ ، مرآۃ الغیب ، ۶۸). ایک سیر گلاب کا شیرہ نکال کر ان اشیا میں ملاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۲). (ii) **(طب) عرق جو کسی چیز کو پیس کر یا گھس کر نکالا جائے.** ابتدائی مرض میں صبح کے وقت لعاب بہدانہ ۳ ماشہ شیرہ عناب ۵ دانہ ملا کر پلائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۷). شیرہ مغز بادام شیریں ۷ دانے شیرہ تخم کاہو ۳ ماشے رات کو سوتے وقت دینا چاہیے. (۱۹۶۸ ، ہمدرد صحت ڈائجسٹ ، ۳۶ ، ۵ : ۱۵۵). ۲. **شکر یا مصری وغیرہ کا قوام ، چاشنی.** میں نے آپ کے آنے کی خبر سنی تو ارادہ کیا کہ تھوڑا سا شیرہ جسے میں نے کدو کے تونبے میں رکھ چھوڑا تھا پیغمبرؐ صاحب کے پاس لے کر پونہچوں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۸۳). جب پھینیاں شیرہ پی لیں بادام پستہ کی ہوائیاں کیوڑہ ڈال کر آٹے کا بند لگا کر دیگچی کو نرم آنچ پر رکھیں (۱۹۳۲ ، مشرقی مغربی کھانے ، ۱۳۰). ۳. **راب کا نچوڑ ، پتلا گڑ جو تمباکو میں ڈالا جاتا ہے.** گنے کا رس جوش دینے سے جب گاڑھا دانہ دار ہو جاتا ہے راب کہتے ہیں اسکو کپڑے میں باندھ کر بھاری چیز سے دباتے ہیں ، جو بےدام قوام ٹپکتا ہے اسی کو شیرہ کہتے ہیں اسکی شراب بناتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۷). [ف].

ـــِ اَسْرار کس اضا (ـــِ فت ا ، سک س) امذ.
خاص ترکیب سے تیار کیا ہوا بھنگ کا شیرہ جسے تمباکو میں ملا کر استعمال کرتے ہیں. شیرۂ اسرار حقے میں پینے کے لیے بطریق مندرجہ ذیل تیار ہوتا ہے. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرار المشائخ ، ۳۶۰). [شیرہ + اسرار (رک)].

ـــِ اَنْگُور کس اضا (ـــِ فت ا ، غنہ ، و مع) امذ.
انگور کی شراب ، شرابِ انگوری.

چوم کر قاتل نے جو پھیرا ہے میرے حلق پر
آبِ خنجر میں مزہ ہے شیرۂ انگور کا

(۱۸۵۹ ، دفتر بے مثال ، ۱۶). گلاس کے اندر بجائے شیرۂ انگور کے آبِ انار. (۱۹۳۰ ، مقالات ماجد ، ۲۸۳). [شیرہ + انگور (رک)].

ـــِ بادام کس اضا ، امذ.
(طب) پانی میں پسے ہوئے بادام ، بادام سے نکالا ہوا عرق.

بیمار ہوں آنکھوں کا تمہاری میں مسیحا
کچھ شیرۂ بادام سے آرام نہ ہو گا

(۱۸۸۸ ، دیوان شور ، ۸). [شیرہ + بادام (رک)].

ـــِ جان کس اضا ، امذ.
جانِ عزیز ، محبوب.

تیرا شیریں دہن ہے امرت پھل
شیرۂ جان اوسی کا شربت ہے
(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۸۳).

زیست ہوتی ہے جو ملتا ہے دہن کا بوسہ
شیرۂ جان مجھے شیرینی لب ہوتی ہے
(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۵۴). [شیرہ + جان (رک)].

ـــــخانہ (ـــــفت ن) امذ.
میکدہ ، شراب خانہ.

ہمسایۂ مُغاں میں مدّت سے ہوں چنانچہ
اک شیرہ خانے کی ہے دیوار میرے گھر میں
(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۷۶). [شیرہ + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــخُرما / خُورما کس اضا(ـــــضم خ ، سک ر / و معد ، سک ر) امذ.
شیرہ جو کھجوروں سے نکالا جائے (ماخوذ : جامع اللغات).
[شیرہ + خرما / خورما (رک)].

ـــــساز امذ.
کسی شے کو گاڑھے محلول کی شکل میں تبدیل کرنیوالا ، انگ : Emulsified موجودہ نظریہ یہ ہے کہ غذائی چربیوں کا بڑا حصہ شیرہ ساز حالت میں چھوٹی آنتوں سے جذب ہو کر لمفی نظام کے ذریعے خون میں داخل ہوتا ہے۔ (۱۹۶۷، بنیادی خرد حیاتیات، ۳۰۸). [شیرہ + ف : ساز ، ساختن = بنانا].

ـــــہو جانا محاورہ.
کسی چیز کا گاڑھے محلول کی شکل اختیار کر لینا. چند روز میں وہ نمک گھل کر بطور شیرہ ہو جاوے گا. (۱۹۳۰، جامع الفنون، ۲ : ۵).

شیرہ (۲) (ی مج ، فت ر) امذ.
دودھ جیسا رس.

دودھ سیھوڑ کا بھر دے منگوا کر
یا کہ شیرہ مدار کا لا کر
(۱۸۳۱، زینت الخیل، ۸۷). [شیر + ہ ، (زاید)].

ـــــمادر (ـــــفت د) امذ.
ماں کا دودھ ؛ (کنایۃً) جائز ، حلال ، مباح.

اس کی جبلت میں غم گیتی
شیرۂ مادر سرکہ جیتی
(۱۸۵۱، مومن، ک، ۳۳۹). [شیرہ + مادر (رک)].

شیری (۱) (ی مج) امذ.
بہادری ، دلیری.

اگر بج کون چنگال شیری کا ہے
دلیران کے جھگڑے دلیری کا ہے
(۱۶۳۹، خاور نامہ، ۵۲۰).

سہل شیری ہے صفوں کو پھاڑنا
سخت شیری نفس کا ہے مارنا
(۱۸۲۸، باغ ارم، ۱۳).

تھا جہاں مدرسۂ شیری و شاہنشاہی
آج ان خانقہوں میں ہے فقط روباہی
(۱۹۳۵، بال جبریل، ۱۰۸). [شیر (رک) ، ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــجانا محاورہ.
حوصلہ اور ہمت ختم ہو جانا.

ہوا آب زہرہ وہ شیری گئی
جگر ڈر سے ہے خوں دلیری گئی
(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۸۲).

ـــــکرنا محاورہ.
بہادری دکھانا ، مقابلہ کرنا.

بجے سات شیراں سوں شیری کیا
بچاں سات اس کے دلیری کیا
(۱۶۳۹، خاور نامہ، ۶۶۳).

شیری (۲) (ی مج) امث.
ایک قسم کی ولایتی شراب جو جنوبی ہسپانیہ میں تیار ہوتی ہے یا زیرے کی سفید شراب.

نہ رہا محتسب و قاضی و مفتی کا خطر
ہے برانڈی کہیں شیری کہیں بوتل میں پیز
(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۲۲). تشنگی بجھانے کے لیے سوڈا ، لمینڈ ، شیری کلاریٹ وغیرہ بنتے ہیں. (۱۹۰۳، ہندوستان کے بڑے شکار، ۲۰). بیرے بیکاری کے عالم میں وہسکی ، شیری یا رم کی بوتل کے ساتھ خالی گلاس اور سوڈا ٹرے پہ رکھے اور جاس ہاتھ میں لیے إدھر اُدھر گھوم رہے تھے. (۱۹۶۷، نقش ، کراچی ، اپریل ، ۱۷). [انگ : Sherry].

شیریں (ی مع ، ی مع)۔(الف) صف.
۱. **میٹھا ، مزیدار ، مٹھاس والا.** خوشبوی درگل یا شیریں جیوں کی شکر. (۱۵۸۲، کلمۃ الحقائق، ۲۶). فرہاد کوہ میں آہ بھرتا ہے اپنوں اس باغ کے شیریں پھلاں کے آس تی. (۱۶۳۵، سب رس، ۶۵).

اس مزے سے ہم کو بھی آگہ کر
تلخ ہے شیریں ہے کچھ دے سر بہ سر
(۱۷۷۳، مثنوی رموز العارفین (مثنویات حسن، ۱ : ۶۵)). ایک یہودی کے کنوئیں کا پانی جسے بیر رومہ کہتے تھے شیریں تھا. (۱۸۸۷، خیابان آفرینش، ۹۳). پاکستان کو آزادی کے ساتھ یہ تلخ اور شیریں تحفہ ورثے میں ملا. (۱۹۸۵، پاکستان میں نفاذ اردو کی داستان، ۲). ۲. **پیارا ، عزیز ، چہیتا ، پُرکشش.**

اتا اس لجا کر تو اپنے عمل
دکھا خوش لقایاں و شیریں شکل
(۱۶۳۸، چندر بدن و مہیار، ۹۳). کسی کھٹے میٹھے کو جی نہیں چاہتا بلکہ جانِ شیریں بھی تلخ ہے. (۱۸۰۳، گل بکاؤلی، ۲۲).

کتنے شیریں ہیں تیرے لب کہ رقیب
گالیاں کھا کے بے مزا نہ ہوا
(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۶۲). ۳. **دلکش ، عمدہ.** مرزا کا خط نستعلیق

شفیعا آمیز نہایت شیریں اور دلاویز تھا۔ (۱۸۹۷ء، یادگار غالب، ۵۹)۔ ۳۔ **نرم، خوشگوار، ملایم**۔ دہلی کی صاف ستھری شیریں زبان میں "پانڈی" اور "نوہارو" کے سنگلاخ محاورے قابل قدر ہیں۔ (۱۹۰۷ء، انتخاب فتنہ، ۲۱۲)۔

تلخ لہجے میں کہے ہوئے شیریں لفظ
اور بھی تلخ ہو جاتے ہیں

(۱۹۸۱ء، ملاسنوں کے درمیان، ۲۲۳)۔ ۵۔ **ایک عمدہ اور نفیس کپڑے کا نام**۔ بعض عمدہ کپڑوں کے نام یہ تھے، بیرامیہ، سلاحیہ، شیریں، کتان رومی ... اسی مناسبت سے یہ نام رکھے گئے ہوں۔ (۱۹۵۸ء، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک، ۲۹۰)۔
(ب) اث۔ **ایران کے بادشاہ خسرو پرویز کی بیوی کا نام جس پر فرہاد شیفتہ تھا**۔

کوہکن نے بھی نہ کچھ عشق میں لذت پائی
گرچہ شیریں کا بہت کہنے کو تھا نام لذیز

(۱۷۸۲ء، دیوان محبت، ۲۰)۔

کوہکن گرسنہ مزدور طرب گو رقیب
بے ستوں، آئینۂ خوابِ گرانِ شیریں

(۱۸۶۹ء، غالب، د، ۱۳۳)۔ یوسف اور زلیخا، فرہاد اور شیریں کا عشق مثل زد ہے۔ (۱۹۰۳ء، مجموعۂ نظم بے نظیر، ۱۳۹)۔

یہ شیریں ہے وہ نوشابہ ہے شاید
نہیں یاں فرق فرہاد و سکندر

(۱۹۵۵ء، مجاز، آہنگ، ۳۰)۔ [ف]۔

---ادا (---فت ا) صف۔
وہ جس کی ادائیں دل پسند ہوں، محبوب کی صفت۔

ترے گالوں میں اے شیریں ادا طوفانِ نرمی ہے
مقابل جنکے آ کر شرم میں ہوتا ہے تر حلوا

(۱۷۱۸ء، دیوان آبرو، ۵)۔

حسنِ نبات کو ہے دردِ مریضِ عشق
تا دیں بخیالِ لب، بتِ شیریں ادا گرہ

(۱۸۵۴ء، ذوق، د، ۲۸۳)۔ [شیریں + ادا (رک)]۔

---ادائی (---فت ا) اث۔
خوش ادائی، خوش اندازی۔ سادگی اور شیریں ادائی تو خاک میں مل جاتی ہے، ہاں دواوں کے پیالے ہوتے ہیں جس کا جی چاہے پیا کرے۔ (۱۸۸۰ء، آب حیات، ۳۳۰)۔ جب تک کہ راجہ صاحب اس کے ساتھ رہتے وہ انہیں اپنی شیریں ادائیوں میں مخمور رکھتی۔ (۱۹۳۶ء، پریم چند، پریم بتیسی، ۱ : ۷۳)۔ [شیریں ادا + ئی، لاحقۂ کیفیت]۔

---بافت (---سک ف) اث۔
ایک قسم کی تنزیب، نہایت باریک ململ۔ عمدہ کپڑے مثلاً شیریں بافت کی تین قسمیں تھیں، سب سے عمدہ کی قیمت پانچ ٹنکے فی گز ... تھی۔ (۱۹۵۸ء، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک، ۱۵۲)۔ [شیریں + بافت (رک)]۔

---بچن (---فت ب، ج) صف۔
خوش بیان، میٹھی میٹھی باتیں کرنے والا؛ (کنایۃً) محبوب۔

لگے پھیکی نظر میں اے ولی دُکانِ حلوائی
اگر ہو جلوہ گر بازار میں شیریں بچن میرا

(۱۷۰۷ء، ولی، ک، ۱۰۳)۔ [شیریں + بچن (رک)]۔

---بیان (---فت ب) صف۔
میٹھی میٹھی باتیں کرنے والا، خوش گفتار، فصیح البیان، خوش بیان۔ خواجہ صاحب کے خلاف شہادت خود مسلمانوں کے ہمدرد اور شیریں بیان، آغا صاحب نے دی۔ (۱۹۸۲ء، مری زندگی فسانہ، ۵۱۵)۔ [شیریں + بیان (رک)]۔

---بیانی (---فت ب) اث۔
شیریں کلامی، خوش بیانی۔ ان کا لب و لہجہ، ان کی شیریں بیانی اور بعض اوقات ان کی ڈرامائی حرکات انسان کو پھڑکا دیتی تھیں۔ (۱۹۳۵ء، چند ہم عصر، ۵۰)۔ [شیریں بیان + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---حرکات (---فت ح، سک ر) صف۔
وہ جس کی ادائیں دل پسند ہوں، دلربا اداؤں والا۔

آج تجھ یاد نے اپنے دلبر شیریں حرکات
آ کوں دل کے اُپر تیشۂ فرہاد کیا

(۱۷۰۷ء، ولی، ک، ۵۰)۔

غیرت دو گلرخانِ نوشاد
شیریں حرکات اور پریزاد

(۱۹۰۱ء، الف لیلہ، سرشار، ۲)۔ پندرہ سولہ برس کا خوبرو اور شیریں حرکات علی جان جس کے حسین چہرے کی شکر پر ہلکا سا نمک چھڑکا ہوا ہے۔ (۱۹۷۰ء، یادوں کی برات، ۱۰۲)۔ [شیریں + حرکات (رک)]۔

---دہن (---فت د، ہ) صف۔
اچھے منھ والا، دلکش لب رکھنے والا؛ (مجازاً) حسین، خوبصورت، محبوب۔

بزاں کتی بلدی کو او شیریں دہن
کہ میں تھی او جنگل منے کی ہرن

(۱۶۸۲ء، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا، ۳۳)۔

مرا سر گر ترے ہاتھوں سے مثلِ کوہکن پھٹتا
و لیکن دل مرا کب تجھ سے اے شیریں دہن پھٹتا

(۱۷۷۲ء، فغاں، د (انتخاب)، ۸۷)۔

جانِ شیریں دیتے ہیں لاکھوں مثالِ کوہکن
گرچہ ہوویں اس بتِ شیریں دہن کا لعل گیا

(۱۸۳۵ء، کلیات ظفر، ۱ : ۲۳)۔ [شیریں + دہن (رک)]۔

---دہنی (---فت د، ہ) اث۔
خوبصورتی، حُسن۔

شرم سے آب ہوئے نیشکر و قند و نبات
دیکھ کر اے شیریں لب تری شیریں دہنی

(۱۷۹۳ء، بیدار، د، ۸۳)۔ [شیریں دہن + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---رقم (---فت ر، ق) صف۔
خوش نویس، خوبصورت خطاطی کرنے والا۔

ہوا جبکہ تو خط وہ شیریں رقم
پڑھا کر لکھے سات سے تو قلم
(۱۷۸۵ ، مثنوی سحرالبیان ، ۳۲). [شیریں + رقم (رک)].

---زباں (---فت نیز ضم ز) صف.
خوش بیان ، شیریں کلام ، میٹھی باتیں کرنے والا.
سو نقاش ہنس مکھ جیوں ورد تھا
عجب کوچ شیریں زباں مرد تھا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۵).
سجن کی خسروی میں آبرو سا
نہیں شیریں زباں شکّر تری کا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸). جہاں پناہ سلامت شہزادۂ والا منزلت کی تعلیم و تربیت کے لیے وہ معلّم زیبا ہے کہ مزاج کا رحم دل ہو ... بدرجۂ نہایت نرم گفتار و شیریں زباں ہو. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸). [شیریں + زباں (رک)].

---زبانی (---فت نیز ضم ز) امث.
میٹھی باتیں ، خوش بیانی ، خوش کلامی ، شیوا بیانی.
بولے باتاں شیریں زبانی
ابراہیم ملتیں چڑن دھروں پیشانی
(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۹۷).
ادھر کے رنگ لالی سوں مکھ بھوت کوں بالی
شکرنا بات کوں بکانی ہے شیریں زبانی میں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۷).
ولی شیریں زبانی کی نہیں ہے چاشنی سب کو
حلاوتِ فہم کو میرا سخن شہد و شکر دِستا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵). وائسرائے نے اسکا جواب نہایت شیریں زبانی اور اپنی مشہور فصاحت کے ساتھ دیا. (۱۸۷۸ ، حالات سرسیّد ، ۵۰). [شیریں زباں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سُخَن (---ضم س ، فت خ) صف.
خوش بیان ، شیریں کلام ؛ (کنایۃً) محبوب.
لطافت میں موزوں وو شیریں سخن
اتھا ناؤں اوس کا سو چندربدن
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۳).
اے سجن شیریں سخن جادو نین
مصر دل کا یوسفِ گل پیرہن
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۱۳).
افصح الفصحا نام مرا ، ابلغ بلغا کام مرا
شیریں سخن میں جادو بیاں ہوں شاعر شاعراں ہوں
(۱۸۸۳ ، بہارستان عشق (رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۱۰۳)).
اقبال نہ صرف شاعر شیریں سخن تھے بلکہ ایک بلند پایہ مفکّر اور ایک بلند مشرب عارف بھی تھے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ / اپریل ، ۳). [شیریں + سخن (رک)].

---سُخَنی (---ضم س ، فت خ) امث.
خوش کلامی ، خوش بیانی.
ہم لوگوں سے شیریں سخنی کون کرے گا
یہ انس یہ خُلقِ حسنی کون کرے گا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳).
اس زہر کی تلخی کو چکھو تو جمیل اک دن
حافظ نے جسے پی کر شیریں سخنی پائی
(۱۹۵۸ ، فکر جمیل ، ۹۳). [شیریں سخن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شمائل (---فت ش ، کس ء) صف.
خوش شکل ، خوش خالق ، خوش اطوار.
میں ہوں وہ فرہاد اے خسرو کہ مجکو آج کل
اک بتِ شیریں شمائل جابجا موجود ہے
(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۳۷۰). [شیریں + شمائل (رک)].

---قلم (---فت ق ، ل) صف.
خوش خط ، عمدہ ، دل آویز (تحریر). والدہ مرحومہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا پرچہ ہوتا تھا ، دیکھو کیا خوشخط اور شیریں قلم لکھتی تھیں. (۱۸۶۳ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۱۲). [شیریں + قلم (رک)].

---کار صف.
کارآمد ، اچھا.
ہے اس مخدرۂ عزّ و جاہ کی شادی
ہر اک کنیز ہے جس کی پری و شیریں کار
(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمان سخن ، ۹۱).
خیال یار میں بھی رنگ و بوئے یار پیدا ہے
یہ رنگیں ماجرا اے عشق شیریں کار پیدا ہے
(۱۹۱۲ ، کلیات حسرت موہانی ، ۳۸) [شیریں + کار لاحقۂ صفت].

---کام صف.
کامیابی حاصل کرنے والا ، بامراد. آنکھیں سینکنے کا شوق چرّایا ، اور ٹھان لی کہ شربت دیدار سے ضرور شیریں کام ہوں گے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۷). الٰہی برف کے عذاب سے بچا اور اس کو ہمارے جسم و روح کے لیے عذب و شیریں کام بنا. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۸۳). [شیریں + کام (رک)].

---کَلام (---فت ک) صف.
میٹھی باتیں کرنے والا ، خوش گو ، شیریں مقال.
براں آ کے عالم کوں کیتی سلام
کہی مجھ کوں کہہ بھی توں شیریں کلام
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۷). قاضی نجم الدین برق ... خوش مزاج شیریں کلام ہنس مکھ ، بذلہ سنج ، وارستہ مزاج ، رند مشرب آدمی ہیں. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۷۰). [شیریں + کلام (رک)].

---کَلامی (---فت ک) امث.
فصاحت و لطافتِ گفتگو ، شیریں بیانی.
وہ کیا چارۂ تلخ کامی کریں گے
یہی نا کہ شیریں کلامی کریں گے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۹۹). شیریں کلامی کی اصطلاحی حیثیت عرصۂ دراز تک نظروں سے اوجھل رہی. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۱۳). [شیریں کلام + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ گُفْتار (ـــــ ضم گ ، سک ف) صف.
خوش تقریر ، خوش کلام. لوکاں سب واں کے ادب دار ، تمیز دار ، نیک بخت ، برخوردار ، شیریں گفتار ، نیک نیت ، نیک کردار ، پردیسی کوں آئے گئے کوں بہوت کرتے پیار. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۳۲) [شیریں + گفتار (رک)].

ـــــ گُفْتاری (ـــــ ضم گ ، سک ف) امث.
اچھی بات چیت کا سلیقہ ، خوش گفتاری. شیریں کلامی اور شیریں گفتاری کی اصطلاحی حیثیت عرصۂ دراز تک نظروں سے اوجھل رہی اور بالعموم یہ سمجھا جاتا رہا کہ یہ تنقیدی اصطلاحات نہیں محض توصیفی الفاظ ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۱۳). [شیریں گفتار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ لَب (ـــــ فت ل) صف.
شیریں کلام.

شیریں لب و شگفتہ و گلرنگ و لالہ فام
لے اپنے کمترین پرستار کا سلام

(۱۹۲۳ ، فکر و نشاط ، ۱۰۳). [شیریں + لب (رک)].

ـــــ لَگْنا محاورہ.
اچھا لگنا ، پسند آنا ، مزیدار معلوم ہونا.

لگے ہے شیریں اوسکوں ساری اپنی عمر کی تلخی
مزا پایا ہے جن عاشق نیں تیرے لب کی گالی کا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۲).

ترے عاشق کو ہے یوں خوشگوار آبِ دمِ خنجر
مسلماں کو لگے جس طرح شیریں آبِ زمزم کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۸).

ـــــ لَہْجَہ (ـــــ فت مع ل ، سک ہ ، فت ج) امذ.
عمدہ طرزِ کلام ، دلکش اندازِ سخن. اگر معاملہ صرف ایک طرح کی تلخی یا غزل کی نرم شیریں لہجے کی روایت سے انحراف کا ہوتا تو ہماری شاعری یگانہ کی بند گلی سے آگے نہ بڑھتی. (۱۹۸۱ ، اثبات و نفی ، ۱۷۹). [شیریں + لہجہ (رک)].

ـــــ مَذاق (ـــــ فت م) صف.
باذوق ، خوش مذاق ، شگفتہ مزاج ، خوش ذوق.

ذوق کا مفہوم اے شیریں مذاق
علم ہے انواعِ ملذوذات کا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۳). [شیریں + مذاق (رک)].

ـــــ مَقال (ـــــ فت م) صف.
اچھی باتیں کرنے والا ، خوش کلام ، عمدہ اور دل موہ لینے والی باتیں کرنے والا.

وہ دن گئے کہ تھا تو شیریں مقالیوں پر
تیری زباں کھلی ہے اں روزوں گالیوں پر

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۹۱). ایک زمردیں پر و بال ... شیریں مقال توتا خرید کیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۶). [شیریں + مقال (رک)].

ـــــ مَقالی (ـــــ فت م) امث.
خوش بیانی ، خوش گفتاری.

ترے لب کی حلاوت نے کیا مجھ طبع کو شیریں
ہوا ہے قلق مجلس ، ذکر مجھ شیریں مقالی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۹).

لبِ شیریں کی مدحت سے زباں ایسی ہوئی شیریں
کہ طوطی زہر کھاتا ہے مری شیریں مقالی پر

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۶۷). [رک : شیریں مقال + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ نَوا (ـــــ فت ن) صف.
اچھی آواز والا ، خوش آواز.

اب اس پہ شاعرِ شیریں نوا کو ہے یہ گماں
کہ میرے شعلے سے روشن ہوئی ہے شمعِ بیاں

(۱۹۷۶ ، سید محمد جعفری ، شوخیٔ تحریر ، ۵۷). [شیریں + نوا (رک)].

ـــــ نَوائی (ـــــ فت ن) امث.
خوش الحانی ، خوش آوازی. ان کی شاعری میں شیریں نوائی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۸۱). [شیریں نوا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ نَہ شَوَد دَہَن بحَلْوَہ گُفْتَن کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) **کسی چیز کا نام لینے سے اس کا مزہ نہیں آ جاتا ، عمل کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا** (جامع الامثال ؛ مہذب اللغات).

ـــــ ہونا محاورہ.
پُرلطف بن جانا ، لذیذ ، مزے دار ہونا ، ذائقہ دار ہونا. اسید کے اثر سے انسان کی زندگی نہایت شیریں ہو جاتی ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۹۲).

شیرینی (ی مع ، ی مع) امث.
۱. **مٹھائی.**

جا کھیا شیرینی معاں تمہارے مکھ مٹھائی کا
تو ادھر تھے چوے مٹھائی نہ ہونے کد بھی بجن تلخ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۳).

بظاہر دوست یہ جو مدح خواں ہیں
یہ شیرینی کی بالکل مکھیاں ہیں

(۱۸۶۲ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۵۶۸). ہمارے ساتھ والد کے مزار پر چلنا اور شیرینی لیتے جانا تم کو فائدہ ہو گا. (۱۹۲۹ ، تذکرہ کاملانِ رام پور ، ۳۰۲). اردو ضرب الامثال اظہار کا بنیادی وسیلہ ہیں اور فارسی کی حیثیت اس تھالی کی سی ہے جس میں یہ شیرینی رکھی گئی ہے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۱۰). ۲. **مٹھاس ، میٹھاپن.**

تیرے ادھوں پیالے کا سے شیرینی ہور تلخی دھرے
اس کے برابر نا کہوں پیالا کدھیں جمشید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۰).

پہونچے نہ حلاوت کو تا کبھو اُس کے دہن کی
قناد نے گو پستہ کو شیرینی سیں پاگا
(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٦).

بیماری فراق سے ہے تلخ ہو گئی
شیرینی آب کی ، نمکینی طعام کی

(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ١٤٨). مغز کے اوپر کا پوست ، زائل یا نہایت لطیف ہوجاتا یا مغز کی شیرینی بڑھ جاتی. (١٩٣٠ ، شفتالو ، ٢٣). تلخی اور شیرینی ان کے یہاں صرف ذائقہ ہے کوئی مستقل قدر نہیں ہے. (١٩٥١ ، نیم رخ ، ٣٨). ٣. **کھجور کی ایک قسم جو نہایت میٹھی ہوتی ہے** . شیرینی ایک قسم کی کھجور ہے جس کو اہل فارس نے شہانی سے نامزد کیا ہے - (١٩٠٧ ، فلاحت النخل ، ٥١). ٤. **وہ نذرانہ جو شاگرد استاد کو شاگردی اختیار کرنے وقت پیش کرتا ہے ، حق استادی**. ٥ فروری ١٨٥٧ء ٢٥٠ روپے بتقریب شیرینی شاگردی. (١٨٥٧ ، مکاتیب غالب (دیباچہ) ، ١٣٥). اب تو استاد نے پشت پر ہاتھ رکھا شیرینی کے روپے نقد لے لیے سب طرح کی عنایت فرمائی. (١٩٠٢ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ٣ : ٢٣٠). ٥. **(تصوف) ذوق اور شوق اور جذب کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ١٥٦). [ف].

---ٔ حَیات کس اضا (---فت ح) امث.
زندگی کا لطف.

شیرینیٔ حیات کی لذت میں ہے کمی
کچھ اس میں زہر غم نہ اگر ہو ملا ہوا
(١٩٥٩ ، ہونٹے رسیدہ ، ١٠٧). [شیرینی + حیات (رک)].

---ٔ زَبان کس اضا (---فت ز) صف.
زبان کی مٹھاس ، بات کرنے کا سلیقہ.

شیرینیٔ زبان میں ہے حال مختفی
ورنہ جگر میں زخم نمک سو بھے سو ہے
(١٧٩٨ ، میر سوز ، د ، ٣٥٣). [شیرینی + زبان (رک)].

---سے مُنْھ بَھرْنا محاورہ.
دل خوش کرنا.

اوس کوں دوں زر زیور اپنا بے حساب
مونہہ بھروں شیرینی سے ارمان ہے
(١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ١٧٦).

---ٔ کَلام کس اضا (---فت ک) امث.
کلام یا بیان کا حُسن ، فصاحت و بلاغت ، بات کرنے کا دلکش انداز. شعر سمجھنے کے لئے "ادا فہمی" ضروری ہے تو شعر کہنے کے لئے بھی ادا کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ... دوسرے اسے پسند کرتے ہیں تو پھر شاعر کی شیرینیٔ کلام مسلم ہو جاتی ہے. (١٩٨٣ ، سراج اورنگ آبادی ، شخصیت اور فکر و فن ، ١٣٦). [شیرینی + کلام (رک)].

---ٔ گُفْتار کس اضا (---ضم گ ، سک ف) صف.
بات کرنے کی خوبصورتی ، تقریر کی خوبصورتی.

افسردگیٔ خاطر ناشاد لے دل سے
کی ساری وہ شیرینیٔ گفتار فراموش
(١٧٩٥ ، دل عظیم آبادی ، د ، ٥٧). جاگیر کے کاروبار اور وکالت کو حُسن لیاقت اور شیرینی گفتار سے رسائی دیتے تھے . (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ٥٢٨). صباح الدین صاحب اپنے حُسن اخلاق ، انکسار اور شیرینی گفتار کی وجہ سے خواص و عوام میں ہر دل عزیز اور مقبول تھے . (١٩٨٨ ، جنگ ، کراچی ، ٨ جنوری : III). [شیرینی + گفتار (رک)].

شیز (ی مع) امذ.
(نباتیات) آبنوس کی لکڑی جو بہت سخت اور نہایت سیاہ ہوتی ہے جس سے عموماً پیالے اور دوسرا نفیس سامان بنایا جاتا ہے. شیز اور شیزیٔ ایک قسم کی سیاہ رنگ کی لکڑی ہے جس سے پیالے بنائے جاتے ہیں. (١٩٦٦ ، بلوغ الارب ، ١ : ١٩٠). [ع].

شِیش (١) (ی مع) امذ.
سر ، **کھوپڑی**. ہاتھ پانوں ، شیش (سر) آدک سب کو اپنے انگ ہی دیکھتا ہے. (١٨٩٠ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ٢ : ٢٩٩). [رک : شیس].

---آسَن (---فت س) امذ.
جوگیوں کا ایک قسم کا طریقۂ عبادت جس میں آدمی سر کے بل کھڑا ہو جاتا ہے تا کہ خون دماغ کی طرف جائے ، شیرش آسن. مولوی صاحب کو انہوں نے وہ ورزش سکھلائی جس میں ... خون دماغ کی طرف جائے اور اسے شیش آسن کہتے ہیں. (١٩٨٣ ، گرد راہ ، ٩٣). [شیش + آسن (رک)].

---پُھول (---و مع) امذ.
عورتوں کے سر کا ایک زیور جو گل صد برگ کے مشابہ ہوتا ہے. صندوقچہ سے ایک ایک چیز نکال کر جنی کو پہناتا ہے ... بالوں میں شیش پھول سجاتا ہے. (١٩٣٣ ، روحانی شادی ، ٣١). [شیش + پھول (رک)].

شِیش (٢) (ی مع) امذ.
١. **شیشہ ، کانچ** (جامع اللغات). ٢. **پارہ**. جو لوگ کہ شیش کا کام کرتے ہیں ان کو لازم ہے کہ حفاظتاً سلفیورک ایسڈ شربت کی طرح پیا کریں. (١٨٦٠ ، نسخۂ عمل طب ، ٣٤٥). [شیشہ (رک) کی تخفیف].

---دانَہ امذ.
شیشے کا چھوٹا ٹکڑا ، منکا. قبرستان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس میں ریت اور دھات سے مرکب صیقل شدہ شیش دانے عام ہیں. (١٩٥٩ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ١ ، ٢ : ٨٢٩). [شیش + دانہ (رک)].

---گَر (---فت گ) صف.
شیشے کی چیزیں بنانے والا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).
[شیش + گر ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ محل (ــــ فت مج م ، فت ح) امذ.
وہ مکان یا عمارت یا کمرہ جس میں چاروں طرف شیشے لگے ہوں نیز ایوان شاہی کی مخصوص عمارت.

لالہ آتا تھا نظر یوں پس دیوار چمن
جس طرح شیش محل میں کوئی روشن مشعل

(۱۸۶۷ع ، مرآۃ الغیب ، ۳۳). یہ معلوم ہوتا تھا کہ سقف فلک کا یہ نو منزلہ محل فرشتوں اور دیوتاؤں کا عالی شان شیش محل بن گیا. (۱۹۲۳ع ، مضامین شرر ، ۱ : ۲ : ۲۷۴). رُخ رُخ کے دالان ... شیش محل ، سہ نشین اور بالا خانے اور دو مسجدیں تھیں. (۱۹۸۶ع ، جوالا مکھ ، ۱۳۷). [شیش + محل (رک)].

ـــ محل کا کُتّا امذ.
شیش محل میں کتے کو چاروں طرف اپنے عکس سے کتے ہی کتے نظر پڑتے ہیں اس سبب سے وہ بھونکتا اور گھبراتا ہے. بوکھلایا ہوا کتا ؛ (مجازاً) دیوانہ ، باولا آدمی (نوراللغات).

شیش (۱) (ی مج) صف (قدیم).
چھ.

کہ ہیں شیش اولوالعزم پیغمبراں
او گردن نے پیدا ہوئے دلبراں

(۱۶۹۹ع ، نور نامہ ، ۳). [شش (رک) کا ایک قدیم املا].

شیش (۲) (ی مج) امذ.
۱. **باقی ، بقایہ ، دوسرا.** اس سے جگت کو است کہا ہے پر آتما تو است نہیں ہوتا سب کا شیش بھوت یعنی باقی ماندہ آتما ہی ہے. (۱۸۹۰ع ، جوگ بشسشٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۵۶۶). ۲. **بوجت ، نتیجہ ، اختتام ، آخر ؛ تباہی ؛ موت ؛ قتل** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۳. رک : **شیش ناگ.**

زحل چھپ رہیا سات پردیاں کے آڑ
جنے جیو لیا شیش اپس بھویں میں گاڑ

(۱۶۵۷ع ، گلشن عشق ، ۴۲). اور اتنی بھیڑ سنگ کر لایا کہ جس کے بوجھ سے شیش ڈگمگانے اور پرتھی الٹنے لگی . (۱۸۰۳ع ، پریم ساگر ، ۱۰۸).

شیش جی پر ہے گراں بوجھ زمیں کا ہر چند
پھر بھی اس بوجھ کو تھامے ہی رہا کرتے ہیں

(۱۹۵۵ع ، مدرا راکھشس ، ۱۱۶). [س : शेष].

ـــ ناگ امذ.
(ہندو) ناگوں کا راجہ کہتے ہیں کہ زمین کا سارا بوجھ اس کے سر پر رکھا ہوا ہے اس کے پھنوں کی تعداد ایک ہزار ہے ، وشنو بھگوان اس پر آرام فرماتے ہیں. راج رکھ برہم رکھ اور ناگوں میں شیش ناگ باسکی ناگ آدک جیون مکت ہیں . (۱۸۹۰ع ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹۵). غیب کے تماشے جن آنکھوں کو نظر آتے ہیں انہوں نے دیکھا ، شیش ناگ نے اپنے پھن کا سایہ بچہ پر کر رکھا ہے. (۱۹۱۷ع ، کرشن بیتی ، ۳۳).

اس جیون کے شیش ناگ کو
ان ہاتھوں نے ناتھ لیا ہے

(۱۹۵۹ع ، گل نغمہ ، فراق ، ۳۲۵). [شیش + ناگ (رک)].

شیشا (ی مع) امذ.
رک : شیشہ.

شیشا نہ شراب جام جانے
حق باج سبھی حرام جانے

(۱۷۰۰ع ، من لگن ، ۳۰۱).

ہوا ہے لیقی ہوا سے یہ جوش نشو و نما
کہ بن کے نکلے ہے پتھر سے خود بخود شیشا

(۱۸۷۹ع ، دیوان عیش ، ۲). [شیشہ (رک) کا متبادل املا].

شیشانی (ی مع) صف.
شیشے جیسا ، مصفا ، چمکیلا یا شفاف ہونے یا کرنے کی خاصیت رکھنے والا. شیشانی روغن ظروف کا خود ایک جزو بن جاتا ہے. (۱۹۶۹ع ، کارگر ، کراچی ، ۷ ، ۹ : ۱۸). [شیشا + نی ، لاحقۂ نسبت].

شیشک (ی مع ، فت ش) امذ.
فصل کا چھٹا حصّہ جو سردار اپنے حق میں وصول کر لیتا ہے ، ٹیکس. بلوچستان میں شیشک کو بڑے ظالمانہ طور پر وصول کیا جاتا تھا. (۱۹۷۳ع ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ مارچ ، ۱). [شیش (۱) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

شیشگی (ی مع ، فت ش) امث.
نازکی ، نازک پن ، شیشے کی طرح نازک ہونے کی حالت یا کیفیت.

تکلف برطرف یہ شیشگی ہے جب طبیعت کی
تو پھر اک پھول بھی میرا تجھے سنگ گراں ہوگا

(۱۹۳۳ع ، فکر جمیل ، ۱۶۶). [شیشہ (۲) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

شیشَم (ی مع ، فت ش) امذ.
ایک درخت کا نام جس کی لکڑی عمارتی اور آرائشی سامان بنانے کے کام آتی ہے اس کی لکڑی وزنی اور مضبوط ہوتی ہے ، لاط : Dalbergia Sisu . کنور جی نے کپڑا ڈال کر صحن کے کنویں سے پانی نکالا اور اپنے زخم دھوئے پھر شیشم کے درخت سے گھوڑا کھول کر سوار ہوئے . (۱۸۸۶ع ، درگیش نندنی ، ۲۰۸). شیشم یہ لکڑی خوبصورتی اور پائداری میں بے مثل ہے. (۱۹۳۸ع ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۴۳). فارم ... کے حسن میں سرو ، شیشم اور سمبل کے سرسبز و شاداب درختوں کی قطاریں مزید اضافہ کر رہی ہیں . (۱۹۸۳ع ، سندھ اور نگاہ قدر شناس ، ۱۳۶). [مقامی].

شیشَہ (ی مع) امذ.
۱. **ایک خاص قسم کی معدنی ریت سے بنائی جانے والی نازک و مُصفّا شے ، جس کی اصلی مُصفّا حالت مانع نظر و روشنی نہیں ہوتی ، مصنوعی شیشہ ریت ، سوڈا ایش اور چونے کے ملانے سے بنتا ہے ؛ کانچ.**

کدھیں سودا لیکر جاوے عرب کا
کدھیں شیشہ لیکر آوے حلب کا

(۱۶۶۵ع ، پھول بن ، ۳۳). اور کئی اجسام کی رگڑ سے مثل

شیشے اور موم اور ریشم اور کہربا کے پیدا ہوتا ہے۔ (۱۸۳۱ء، مقاصد علوم، ۹۸)۔ عمارتوں میں جو شیشے لگائے جاتے ہیں وہ خالص ریت سوڈا کہربا اور شیشے کے ٹکڑوں کا آمیزہ ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۸ء، اشیائے تعمیر، ۱۳۶)۔ ۲. کوئی نازک شے جو **ذرا سی غفلت سے ٹوٹ جائے، (کنایۃً) دل۔**

عشق میں شوخ سنگ دل کے سراج
شیشہ ناموس و ننگ کا پھوٹا

(۱۷۳۹ء، کلیات سراج، ۱۳۸)۔

دل اپنا نہایت ہے نازک مزاج
گرا گر یہ شیشہ تو پھر چور ہے

(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۳۱۷)۔

اس آگ سے دل جو گرم ہو گا
شیشہ یہ پگھل کے نرم ہو گا

(۱۹۲۸ء، تنظیم الحیات، ۱۸۱)۔ ۳. **نالی، عدسہ، عینک اور اسی طرح دوسرے آلات میں لگا ہوا خاص قسم کا کانچ۔** دیکھنے کو ایسے شیشے بنائے کہ کون ہے جس کی زبان پر واہ واہ نہیں (۱۸۳۵ء، مرقع پیشہ وراں، ۴)۔ ۴. **آئینہ، آرسی۔**

پیا رخسار کرتا جلوہ مو شیشے خیالاں میں
رقیباں عکس کرتے ہیں توں یک چھن دور کر ساقی

(۱۶۱۱ء، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۲۹۴)۔

تماشا کر تصور کو، کہ ہر ایک اشک میں میرے
تری صورت نظر آتی ہے جوں شیشہ میں تصویریں

(۱۷۵۵ء، یقین، د، ۳۵)۔ بھاشا نے ... ان چیزوں کے نام لیے ... مثلاً : حمّام، کیسہ، صابون، شیشہ ... وغیرہ۔ (۱۸۸۰ء، آب حیات، ۳۰)۔

شیشہ قلب کا صاف شفّاف میرا
جس جس راہ دیکھوں وہی شاہ دیکھوں

(۱۹۷۸ء، من کے تار، ۵۵)۔ ۵. **بوتل، مینا، کانچ کی صراحی، قرابہ۔**

منور کیے انجمن کوں تمام
زبرجد کے شیشے زمرد کے جام

(۱۵۶۴ء، حسن شوق، د، ۱۳۲)۔ نہیں تو کال تھا صبح ہور شام، شیشہ ہور جام۔ (۱۶۳۵ء، سب رس، ۲۵)۔

مستیٔ دیوار کوں درکار نہیں شیشہ و جام
گردشِ چشمِ صنم جانے نے تاب ہوا

(۱۷۳۹ء، کلیات سراج، ۱۳۰)۔ شراب کے شیشے بھرے قرینے سے طاق میں دھرے۔ (۱۸۰۲ء، باغ و بہار، ۲۱۰)۔ طاق میں ایک عرق کا شیشہ رکھا ہے۔ (۱۹۲۲ء، انار کلی، ۱۱۰)۔ ساقی سے کہتے ہیں کہ یہ تو تجھ کو معلوم ہی ہے کہ شراب اندازہ سے پینا حرام ہے، بے اندازہ حلال ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ تو اٹھ کر اپنا شیشہ ہمارے پیمانہ پر پٹک دے۔ (۱۹۸۷ء، نگار، کراچی (سالنامہ)، نومبر، ۳۱)۔ ۶. **(تصوف) مراد : پیمانہ، جام اور دل سے بھی مراد لیتے ہیں۔**

دل میں آنکھوں میں تیرے حسن کی ہے جلوہ گری
یہ وہ شیشے ہیں کہ جن میں ہے وحدت ہے بھری

(۱۹۱۰ء، سرور جہان آبادی، خمکدۂ سرور، ۲۰)۔ [ف]۔

---آتشی کس مف (---فت نیز کس ت) امذ۔
محدّب شیشہ جس میں سے سورج کی شعاعیں کاغذ یا کپڑے پر کچھ دیر مرکوز رہیں تو وہ جلنے لگتا ہے، آتشی شیشہ۔

ساغرِ مہر گرم ہے یاں تک
شیشۂ آتشی ہوا ہے فلک

(۱۷۸۰ء، سودا، ک، ۲ : ۳۵)۔ [شیشہ + آتش (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

---آلات کس اضا، امذ۔
۱. **روشنی کا ساز و سامان مثل جھاڑ فانوس، کنول وغیرہ۔**

سکل رشکو ارم روئے زمیں پر
سجا تھا شیشۂ آلات اوس کے اندر

(۱۸۶۱ء، الف لیلہ نومنظوم، ۲ : ۳۸۲)۔ اسباب عیش و راحت مہیا تھا شیشہ آلات سجا تھا فولاد وہاں آ کر مسند پر بیٹھا۔ (۱۸۸۲ء، طلسم ہوشربا، ۱ : ۱۳۵)۔ ایرانی قالین بچھے ہوئے ہیں اور فرانس کے شیشہ آلات لگے ہوئے ہیں۔ (۱۹۲۳ء، نقش فرنگ، ۱۳۳)۔ ۲. **(کنایۃً) نازک بدن آدمی، نازک مزاج** (نوراللغات)۔ [شیشہ + آلات (رک)]۔

---باز امذ۔
۱. **شعبدہ باز۔**

یہ کاسۂ فیروزہ گوں، ہے شیشہ بازِ پُر فنوں
جتنے حیل ہیں اور فسوں سب اس کے ہیں زیر نگیں

(۱۸۳۰ء، نظیر، ک، ۱ : ۶۷)۔

ہوا اس طرح فاش رازِ فرنگ
کہ حیرت میں ہے شیشہ بازِ فرنگ!

(۱۹۳۵ء، بال جبریل، ۱۶۷)۔ ۲. **رقاصوں کا ایک گروہ جو ناچتے وقت سر یا دیگر اعضائے بدن پر شیشے کے پیالے یا ظروف رکھ کر تماشا کرتا ہے اور یہ گرنے نہیں پاتے۔**

شیشہ بازوں کی طرح رکھ کے حبابِ دریا
سر پہ کیا اپنے پھراتا ہے تو سادہ شیشہ

(۱۸۳۵ء، کلیات ظفر، ۱ : ۲۲۲)۔ [شیشہ + ف : باز، باختن - کھیلنا، ہار جانا]۔

---بازی امث۔
شیشہ باز کا کرتب، شعبدہ بازی، کرتب دکھانا۔

تماشا دیکھیے ہنستا چلا آ
کرے ہے شیشہ بازی میرا رونا

(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۷۵۲)۔

دل بیتاب رندوں کا تری محفل میں اے ساقی
دکھا دے دختر رز کو تماشہ شیشہ بازی کا

(۱۸۴۲ء، مظہر عشق، ۱۷)۔

روشن ہے جامِ جمشید اب تک
شاہی نہیں ہے بے شیشہ بازی!

(۱۹۳۵ء، بال جبریل، ۱۰۳)۔ [شیشہ باز + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---باشہ / باشا (---فت س) صف۔
بہت زیادہ نازک، جلد خراب ہونے والا۔

اس کو لیئے بغل میں ڈرتا ہوں
نازک میں وہ شیشہ باشا ہے

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۱۰)۔ شیشہ باسہ (شیشے کے باسن جیسا) نازک ، کانچ بھوجو۔ (۱۸۸۶ ، مخزن المحاورات ، ۵۳۵)۔ [شیشہ + باسہ / باشا ، باسن (رک) کا بگاڑ]۔

۔۔۔بشکستہ را پیوند کردن مشکل است کہاوت۔
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل ، ٹوٹا ہوا شیشہ (دل) جوڑنا مشکل ہے ، دل شکنی کی تلافی دشوار ہوتی ہے (فرہنگ اثر ؛ مہذب اللغات)۔

۔۔۔بند (۔۔۔فت ب ، سک ن)۔(الف) امذ۔
بوتل پر لگایا جانے والا ڈھکنا ، کاگ۔ پانی بھر کے شیشہ بند کو مضبوط کر دیں ، اور آگ میں ڈال دیں اور شدت سے گرم کریں تو پھٹ جائے گا۔ (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۱۸۲)۔ (ب) صف۔ شیشے میں بند کیا ہوا ، عامل جب کسی کے اوپر سے جن یا بھوت پریت اتارتے ہیں تو عمل پڑھ کر ایک بوتل کا منہ بند کر کے زمین میں دفن کر دیتے ہیں اس سے لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ وہ جن یا بھوت شیشے میں بند ہو گیا۔

چند زنبوں پریک تابداں ات بلند
پری ، دیو ، سیڑیں ہو تس شیشہ بند

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۷۷)۔ [شیشہ + ف : بند ، بستن ۔ باندھنا]۔

۔۔۔بندی (۔۔۔فت ب ، سک ن) امث۔
شیشہ جڑنے یا لگانے کا کام۔ اندرونی جانب بعض بعض مقامات پر قدیمی شیشہ بندی نمایاں ہے۔ (۱۹۲۰ ، سیر دہلی کی معلومات ، ۷۳)۔ [شیشہ بند + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔پلانا محاورہ۔
بطور سزا شیشہ حلق سے اتارنا۔

گنہگاراں کوں لاویں گے گرم شیشہ پلاویں گے
لے جا دوزخ میں بھاویں گے نبیؐ منجہ آسرا دینا

(۱۷۶۹ ، قصہ ابو شحمہ ، ۹۵)۔

اگر آئینہ غیروں کو دیکھاتے اوسکو پاوں میں
تو جل کر اپنے دل میں چاہیے شیشہ پلاوں میں

(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۹۵)۔

۔۔۔جادو (۔۔۔و مع) امذ۔
ایسا آئینہ جس میں آدمی کی صورت کچھ کی کچھ نظر آئے ، طلسماتی آئینہ۔ اس نے اس کے جواب میں داہنے ہاتھ پر شیشۂ جادو اور بائیں ہاتھ پر سحر سامری کی چھڑی رکھی تھی۔ (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، آزاد ، ۱۲۶)۔ [شیشہ + جادو (رک)]۔

۔۔۔چبانا محاورہ۔
شیشے کو منہ میں دانتوں سے کچلنا جو کسی گناہ یا جھوٹی قسم کا کفارہ سمجھا جاتا ہے۔

ساقیا پی کے چبا جاوں گا خالی شیشے
یہ مری جھوٹی قسم کے لیے کفارے ہیں

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۸۳)۔

۔۔۔خانہ (۔۔۔فت ن) امذ۔
ایسا مکان جس میں چاروں طرف شیشے لگے ہوئے ہیں ؛ (مجازاً) نازک شے۔

کس کے آگے جا کے سر پھوڑیں کہ کر دیتا ہے تہ
خاطروں کے شیشہ خانے وہ دل سنگیں خراب

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۹)۔ [شیشہ + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

۔۔۔دار صف۔
شیشہ لگی ہوئی ، شیشے والی۔ شاپ میں بیٹھ کر شیشہ دار الماریوں میں اپنی دکان سجانی چاہیے۔ (۱۹۷۳ ، حیات سلیمان ، ۱۰۷)۔ [شیشہ + ف : دار ، داشتن ۔ رکھنا]۔

۔۔۔دکھانا محاورہ۔
نائی کا کسی تہوار کے موقع پر انعام حاصل کرنے کے لیے اپنے ججمان یعنی مخدوم کے سامنے آئینہ پیش کرنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

۔۔۔دکھائی امث۔
وہ انعام جو نائی کو آئینہ دکھانے کی بابت دیا جائے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [شیشہ + دکھا ، دکھانا (رک) + ی ، لاحقۂ اُجرت]۔

۔۔ٔ۔دل کس اضا(۔۔۔کس د) امذ۔
دل (نازک طبعی کی بنا پر شیشے سے تشبیہ دی گئی ہے)۔

دعویِ آئینہ سازیِ سکندر کرتے
شیشۂ دل جو شکستہ کوئی ڈھالا ہوتا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۸)۔ [شیشہ + دل (رک)]۔

۔۔ٔ۔دل چُور چُور کرنا محاورہ۔
دل کو زخمی کرنا ، صدمہ پہنچانا۔

کر دیا باتوں سے میرا شیشۂ دل چُور چُور
ہائے ان سنگیں دلوں کے ظلم سے فریاد ہے

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۰۲)۔ تفرقہ پرواز نے سنگ تفرقہ سے شیشۂ دل کو چُور چُور کر دیا۔ (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۳ : ۲۰)۔

۔۔۔ساز صف۔
شیشہ اور شیشے کے برتن بنانے والا۔

مستوں کو کیوں نہ قلقلِ مینا پہ حال آئے
ساقی ہے مطرب اور ہر اک شیشہ ساز ہے

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۷۷)۔ [شیشہ + ف : ساز ، ساختن ۔ بنانا]۔

۔۔۔سازی امث۔
شیشہ بنانا ، شیشہ ساز کا پیشہ ، شیشے کے برتن بنانا۔

حدیث بادہ و مینا و جام آتی نہیں مجھ کو
نہ کر خارا شگافوں سے تقاضا شیشہ سازی کا

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۵۰)۔ [شیشہ ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔ٔ۔ساعت کس اضا(۔۔۔فت ع) امذ۔
۱۔ دو کانچ کی کپیاں جو ایک نلی کے ذریعے جڑی ہوئی ہیں بالائی

کہیں میں بالو ریت اور نچلی کہیں خالی ہوتی ہے ایک گھنٹے میں یہ کہیں ریت سے خالی ہو جاتی ہے اور دوسری بھر جاتی ہے اس سے وقت شماری کا کام لیا جاتا ہے ؛ ریت گھڑی ، بالو گھڑی.

چوں شیشۂ ساعت ہیں تنگ ظرف جہاں کے
واں دل میں کدورت ہے تو یاں باد بھری ہے
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۸۵).

اس کو کہتے ہیں محبت شیشۂ ساعت کو دیکھ
ایک کے ہوتا نہیں ہے دوسرا ہرسے جدا
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۱۵).

مجھکو دم بھر بھی زمانہ میں نہیں چین نصیب
مضطرب شیشۂ ساعت میں ہوں بالو کی طرح
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۲۶). ۲. (مجازاً) مشینی گھڑی ، کیونکہ اس کے بالائی حصے پر بھی شیشہ لگا ہوتا ہے.

شیشۂ ساعت ہے دل میرا غبار درد سے
ہر گھڑی لگتی ہے چوٹ اس غم سے دل گھڑیال ہے
(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۳۱۲). اوس نے شیشۂ ساعت نکال کر کوکا ، حال ساعتوں دن کا دریافت کیا ، گھڑی بیش قیمت تھی (۱۸۲۷ ، عجائبات فرنگ ، ۶۸). [شیشہ + ساعت (رک)].

---کا گھر امذ.

ایسا گھر جس کی دیواریں شیشے کی ہوں ، جس کی دیواروں پر چاروں طرف شیشے لگے ہوں ؛ (کنایۃً) کوئی نازک ، غیر محفوظ اور کمزور چیز یا گھر وغیرہ. سنگ باری کے زمانے میں نہایت سکون سے شیشے کے گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں. (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۱۵۴).

---گر (---فت گ) امذ.

شیشہ یا شیشے کی چیزیں بنانے والا.

سنگ اس عہد میں ہو واں باقی
شیشہ گر کی جہاں دکان ہووے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۰). اس نے کہا تیرے شہر میں کوئی شیشہ گر بھی ہے. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۰۳). جس نے ہماری قومی زندگی کے بہت سے اجارے توڑے اور بہت سے شیشہ گروں کی دکانیں درہم برہم کر دیں. (۱۹۳۶ ، تعلیمی خطبات ، ۲۳۶).

یوں تو شیشوں کے محل تعمیر کرتے ہیں مگر
سنگ باری سے ہراساں شیشہ گر ایسے بھی ہیں
(۱۹۸۶ ، غبار ماہ ، ۸۷). [شیشہ + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گری (---فت گ) امث.

۱. شیشہ یا شیشے کی چیزیں بنانے کا کام.

تجھے تو شیشہ گری چاہیے مرے دل کی
اگر یہ ٹوٹ گیا ہو تو پھر بنا لینا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۹۱).

لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام
آفاق کی اس کارگہ شیشہ گری کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸). شیشہ گری کا فن اتنا پرانا ہے کہ حضرت عیسیٰ سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے یہ کافی ترقی پر تھا. (۱۹۷۵ ، سائنس کا آغاز ، ۱۰۶). ۲. وہ کیمیائی عمل جس کے ذریعے سفالی یا چینی کے برتنوں پر ایک خاص قسم کا مسالہ لگا کر ان کے مسامات بند کیے جاتے ہیں اور انہیں چمکایا اور شفاف بنایا جاتا ہے. اس کے بعد شیشہ گری کا عمل کر کے ظروف کو دوبارہ پکاتے ہیں. (۱۹۶۹ ، کارگر ، کراچی ، ۷ ، ۹ : ۱۸). [شیشہ گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مارنا محاورہ.

۱. قبائلی لوگوں کی ایک رسم جب دشمن کے آنے کی خبر ہونے علاقے میں دینی ہو تو دھوپ میں شیشہ ہلایا جاتا ہے اس شیشے کی چمک میلوں تک جاتی ہے ؛ مختلف انداز میں اسے ہلا کر بات چیت بھی کی جا سکتی ہے. دھوئیں سے مختلف اشارے بھی بنائے جاتے ہیں یا پھر شیشہ مار کر ، شیشہ مارنا ایک خاص محاورہ ہے. (۱۹۷۶ ، بلوچستان ، ۱۲۲). ۲. قبائلی لوگوں کا ایک طریقہ جس میں آپس میں اشارہ کرنے یا بات کرنے کے لیے شیشے کو چھل کے بیچ میں رکھا جاتا ہے تا کہ شیشے کی چمک دائیں بائیں نہ جائے بلکہ اس کی نوک سے بغیر پھیلے ہونے نکلے جب اپنی پسند کی لڑکی کو دیکھنے ہیں تو شیشہ مار کر چمک اس کے منہ پر ڈالی جاتی ہے اس طرح یہ چمک کسی اور کو نظر نہیں آتی. انسان اپنی عمر بغیر شادی کے بیچ جانے ... پہلے ہنسے پھر کچھ شرمائے ایک نے شرارۃً کہا «شیشہ مار کر» یہ اصطلاح ہماری سمجھ میں بالکل نہیں آئی. (۱۹۷۶ ، بلوچستان ، ۱۹۱).

---مُحافِظ کس صف (---ضم م ، کس ف) امذ.

شیشے کا ڈھکنا ، شیشے کی ڈھکنے والی چیز. ایک شیشۂ محافظ پر ایک جیسومی رشنگ رکھ دو. (۱۹۳۱ ، تجربی عملیات ، ۱۲). [شیشہ + محافظ (رک)].

---مَحَل (---فت م ، ح) امذ.

رک : شیش محل.

سنگ دل نے دل نازک کوں میرے چُور کیا
کیا ارادہ تھا اسے شیشہ محل جانے کا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۹). [شیشہ + محل (رک)].

---مُل کس اضا (---ضم م) امذ.

شراب کا جام ، جام شراب.

سراج اس چشم کا مائل جو کوئی ہے
نہ دیکھے شیشۂ مُل کا تماشا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۵۰).

حیلۂ بے خودی سے ہے مومن
توڑنا اس کو شیشۂ مُل کا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۹). [شیشہ + مُل (رک)].

---مَنشُور کس صف (---فت م ، سک ن ، و مع) امذ.

(طبیعیات) سہ پہلو شیشہ جس کے تینوں رخ مسطح ہوتے ہیں ، اس شیشے سے روشنی کی شعاعیں منحرف ہو کر قوس قزح کی

طرح سات رنگوں میں نظر آتی گی. اگر بہت شعاعیں شیشۂ منشور پر ڈالی جاویں ، تو وہ ایک نقطے پر جمع ہوں گی. (١٨٧١ء ، علم طبیعیات ، ٣ : ٣٣). [شیشہ + منشور (رک)].

شِیشی (ی مع) امث.
١. کانچ کی چھوٹی بوتل.

جتن را کھوں اس شیشی کھال
جد ھاں ہوئی یہ ساقی لال

(١٥٠٣ء ، نوسرہار ، ١٠ الف).

او دونوں ہو پڑتی تر ہر زال
بن انگار شیشیاں کو آوے ابال

(١٦٨٢ء ، رضوان شاہ و روح افزا ، ١٣٣). ڈور کو ایک شیشی کے منہ میں باندھ کر ہوائی بجلی کو اس شیشی میں جمع کر سکتے ہیں. (١٨٥٦ء ، فوائد الصبیان ، ١٢٩). حضرت انسؓ کی والدہ ام سلیم... آپؐ کا پسینہ ایک شیشی میں جمع کر لیتیں. (١٩١٣ء ، سیرۃ النبیؐ ، ٢ : ٣٨٦). ٢. بچے کے دودھ پینے کی بوتل. شیشی کے دودھ پر پلنے والے بچے کو سنگترے کا رس اور پھل کا تیل... دینا ضروری ہے. (١٩٧٠ء ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ٣٠). [شیشہ (رک) کی تصغیر].

ـــــ پر لگانا محاورہ.
بچے کو بوتل سے دودھ پلانا ، بچے کو بوتل سے دودھ پینے کا عادی بنانا. بعض مائیں اپنا دودھ ناکافی سمجھ کر بچوں کو شیشی پر لگا دیتی ہیں. (١٩٧٤ء ، شام زندگی ، ١٢٩).

ـــــ سنگھانا محاورہ.
١. چونا یا نوشادر حل کر کے شیشی کے ذریعے سنگھانا جس سے چھینکیں آ جاتی ہیں (پلیٹس).

شِیشے (ی مع) امذ.
شیشہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

پھولیل و عطر کے شیشے تھے بیحد
بھی شیشے تھے گلابی بونچ بیعد

(١٦٧٥ء ، ثمۂ پھول بن (سہ ماہی اردو ، اپریل ، ١٩٦٨ء) ، ١٨).
جب بڑھیا پری شیشے سے نکل گئی تو دیوزادوں کو خبر ہوئی. (١٨٨٣ء ، دربار اکبری ، ٢٩٠).

عمرا اپنے شربت کے شیشے اٹھا
عزیزوں میں بیاسے ہی رہتا بھلا

(١٩٧٨ء ، ابن انشا ، دل وحشی ، ١٨٥).

ـــــ کا دیو امذ.
شراب ، مے ، مدھرا (مخزن المحاورات ، فرہنگ آصفیہ).

ـــــ کی طرح پھولنا محاورہ.
مغرور ہونا ، اترانا ، تکبر کرنا.

دیتا ہے وہ دم باز جو دم اور زیادہ
شیشے کی طرح پھولے ہیں ہم اور زیادہ

(١٨٥٤ء ، ذوق ، د ، ١٦٨).

ـــــ میں اُتارنا/اُوتارنا محاورہ.
١. کسی عامل یا سیانے کا کسی بد روح ، جن ، دیو ، پری وغیرہ کو اپنے عمل کے ذریعے سے اتار کر شیشے کی بوتل میں بند کرنا.

پیر مغاں بھی عامل کامل سے کم نہیں
شیشے میں جن کی طرح اُوتارا ہے آفتاب

(١٨٣٢ء ، دیوان رند ، ١ : ٣٠). جیسے کوئی اچھا عامل پری کو شیشے میں اتارے اور چکمے سے کوئی شخص کسی موذی کو مارے. (١٩٠١ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ٣٩). ٢. (کنایۃً) قابو میں لانا ، منانا ، مسخر کرنا ، رام کرنا ، راضی کرنا ، غصہ دور کرنا ، چکنی چپڑی باتوں سے ہمنوا بنانا ، اپنی باتوں سے قابو میں کرنا ، باتوں سے کسی کو ماننے پر مجبور کر دینا. حکم اختیار دے کہ میں خود اس پری پیکر کو راضی کروں شیشے میں اتاروں. (١٨٣٦ء ، قصہ اگر گل ، ٥٥). ڈاکٹر صاحب نے بیوی کو شیشے میں اتار لیا. (١٩٢١ء ، فغان اشرف ، ٤٥). سورداس کے معاملہ میں یوں کہئے کہ شیشہ میں اتارنے کے گُر سے خوب واقف تھا (١٩٨٦ء ، انصاف ، ١٢٥).

ـــــ میں اُترنا/اُوترنا محاورہ.
مسخر ہونا ، قابو میں آنا.

رشک آتا ہے اوسے تم نے اوڑا مارا بحر
ہم سے شیشے میں نہ اوترا وہ پری کا ٹکڑا

(١٨٣٦ء ، ریاض البحر ، ٥٩). پری ایک نہ ایک دن آپ شیشے میں اتر آئے گی. (١٩٢٠ء ، مکاتیب مہدی ، ٢٣٩). جب ہم شیشے میں نہ اُترے تو اس نے سیدھی اپیل کی. (١٩٨٣ء ، زمین اور فلک اور ، ١٥٠).

ـــــ میں بال آنا محاورہ.
شیشے کا درک جانا ؛ (کنایۃً) کسی اچھی چیز میں برائی پیدا ہونا ، خرابی پیدا ہونا ، مجروح ہونا. ان کی ایمان داری اور دیانت کے شیشے میں بال نہ آنا. (١٩١٤ء ، حیات مالک ، ٢٥).

اس شیشے میں بال نہ آئے دنیا کے طوفانوں میں

(١٩٦٧ء ، شہر درد ، ١٢٨).

ـــــ میں بھانا محاورہ (قدیم).
رک : شیشے میں اُتارنا. گھر میں انو کوں یوں بھاتے جیوں شیطاناں کوں شیشے میں بھاتے. (١٦٣٥ء ، سب رس ، ٢٣٨).

ـــــ میں ڈھالنا محاورہ.
ہمنوا بنا لینا ، مطیع کرنا.

مینائے دل میں جیسے تصور شراب کا
یوں اس پری جمال کو شیشے میں ڈھالیے

(١٨٧٦ء ، دیوان شاد ، ١٢٦).

ـــــ میں گنگا جل اُٹھانا محاورہ.
گنگا جل اٹھا کر قسم کھانا.

کس ستم کی یاد میں نالاں ہے چشم زار زار
سچ بتا کیا ہو گیا شیشے میں گنگا جل اٹھا

(١٨٩٥ء ، دیوان راسخ دہلوی ، ٦٣).

شَیطان (ی لین)۔(الف) امذ۔

۱. **ایک جن کا نام جو فرشتوں کو تعلیم دیا کرتا تھا اس نے بوجہ غرور و سرکشی کے خدائے تعالیٰ کا حکم بابت سجدۂ آدم نہیں مانا اس لیے درگاہ الٰہی سے راندہ ہو گیا اس کے بعد اس نے خلق خدا کو بہکانا شروع کردیا ، ابلیس۔**

یزیدیاں کا سو قصہ ظلم کا کوئی نا سکے کہیے
کہ جانو ہی تھے شیطاں ان کنے تعلیم پایا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۶)۔

لیکن مجھے زرائے تواریخ یاد ہے
شیطان اسی پہ نکلا تھا جنت سے ہو سوار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۳)۔

کیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نہ کرنے میں
اگر لاکھوں برس سجدہ میں سر مارا تو کیا مارا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۶)۔ شیطان نے خدا کا حکم نہ مانا اور کہنے لگا کہ میں تو تیرے سوا کسی کو سجدہ نہیں کر سکتا۔ (۱۹۱۶ ، مخلمہ ، ۱۰۰)۔آدم کو سجدہ نہ کرنے پر وہ دربار خداوندی سے دھتکارا گیا تب سے وہ آدم اور اس کی اولاد کا دشمن بن گیا اور انہیں بدی کے لیے اکسانے لگا اسی وجہ سے اس کا نام شیطان پڑ گیا۔ (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۵۳)۔ ۲. **بھوت پریت ، جن ، دیو وغیرہ۔**

پری دیو شیطاں میرے نفر
بنگالے میں ہوتا ہے میرا سحر

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اُردو ، ۱ : ۱۳۰))۔ اکثر ایسی باتیں مذکور ہیں جو وہم پرستی پر مبنی ہیں ، مثلاً : جادو کا اثر ، شیطان کا آدمی کو لگ جانا۔ (۱۹۰۷ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۷۵)۔ ۳. **جھگڑا ، فساد** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ ۴. **روح خبیث ، وہ پوشیدہ طاقت جو برائی کی طرف مائل کرتی ہے۔** سنے میں شیطان کیوں آئے یاد رحمان۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۵)۔(ب) صف ؛ امذ۔

۱. **سرکش ، باغی ؛ شریر ، بدذات ، فسادی۔**

یزید و شمر کے کابان نہ کرسی کوئی شیطاں بھی
ہزاراں لعن ہے اس پر جن ایسا پوت جایا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۹)۔

شیطان رقیب اُڑیو ہٹنے سے اس کے تو
یہ آہِ آتشیں میری تیر شہاب ہے

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۰۰)۔ لڑکے ایک شیطان ہوتے ہیں۔ (۱۸۷۴ ، توبۃ النصوح ، ۱۲۵)۔ ۲. **فتنہ انگیز ، بہکانے والا ، بھٹکانے والا ، بد کردار ، خبیث (آدمی)۔**

کس گلی میں وہ نہیں اور ہے کہاں کا وہ خبیث
کوئی شیطاں ہوئیگا جس نے کہ ذکر ایسا کیا

(۱۸۱۸ ، انشا (نوراللغات))۔

جو صورت کو دیکھو تو انسان ہے
جو سیرت کو تاڑو تو شیطان ہے

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۱۶)۔

انسان کی قبا میں یہ شیطاں نہ بستے ہوں
تو خوف نہیں لے چل ! اے عشق ، کہیں لے چل

(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۱۷)۔ اگر یہ شیطان موجود نہ ہوتا تو ان کی زندگی جنت ہوتی۔(۱۹۸۰ ، ادب کلچر اور مسائل ، ۲۲۳)۔ ۳. **بدخواہ ، دشمن۔** اگر تجھ میں کچھ پہچان ہے ، تو تیرا نفس ہیچ تیرا شیطان ہے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۵)۔

مانع جو رہ نیک سے ہووے تجھے غافل
تو جان لے یہ دل میں کہ شیطان ہے میرا

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۰)۔ ۴. (کنایۃً) **لحیم شحیم شیطان** لحیم شحیم کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۰ ، جائزہ زبان اردو ، ۱ : ۲۳۹)۔ [ع]۔

---اُتَرْنا محاورہ۔

غصہ دور ہو جانا ، شرارت رفع ہونا۔ مجھے تسلّی دلاسا دیتی رہیں ، اور بولیں کہ ذراسی دیر میں اس کا شیطان اتر جاتا ہے تم خیال مت کرو۔ (۱۹۷۰ ، اردونامہ ، کراچی ، شی ، ۳۹ : ۹۵)۔

---اُچَھلْنا محاورہ۔

شرارت سوجھنا ، شیطان سوجھنا ، مسخرا پن کرنا۔ ایک کو جو شیطان اُچھلا ، پیچھے آ ، ایک کالا چیتھڑا لا ، چپکے سے ایک کے سر پر پھینک دیا۔ (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النساء ، ۱۶۷)۔ شیطان اچھلنا : شرارت سوجھنا ، مسخرا پن کرنا۔ (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۱)۔

---الرَّجیم (---ضم ن (حالت مجروری : کسر ن) ، غم ا ، ل ، شد ر بفت ، ی مع) امذ۔

شیطان ملعون ، راندۂ درگاہ ابلیس۔ اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم کا ترجمہ یعنی پناہ مانگتا ہوں اللّٰہ کے ذریعہ اس بزرگ و برتر ذات کے واسطے اور اس کی قدیم سلطنت کے ذریعہ شیطان الرجیم سے۔ (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۳)۔ [شیطان + رک : ال (۱) + رجیم (رک)]۔

---آنا محاورہ۔

رک : **شیطان سوار ہونا۔**

مرشد طالب کوں ملحدی سکلایا
اس کوں بیشک شیطان آیا

(۱۷۲۲ ، چکّی نامہ (امین الدین ثانی) ، ۲)۔

---پَن / پَنا (---فت پ) امذ۔

شریر ، آوارہ یا شہدا ہونا ، شیطانی فطرت ، شیطانیت ، شرارت۔ آنکھوں کی سیاہی کے آس پاس جو زرد نقطے ہوں تو نشان شیطان پنے کا ہے۔ (۱۷۸۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۱۱)۔ [شیطان + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پُورَہ (---ضم پ ، مج و ، فت ر) امذ۔

چکلہ ، قحبہ خانہ ، رنڈی خانہ ، بازار حُسن۔ جو عورت بازاروں میں کھلم کھلا بے برقع ، بے گھونگھٹ پھرتی نظر آیا کرے یا ہمیشہ خاوند سے دنگا فساد رکھے اسے شیطان پورہ میں داخل کر۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۷۵)۔ اُٹھے تھے شیطان پورہ کی دلّالی کرنے ، رُخ خود بخود خانقاہ کی جانب پھر گیا۔ (۱۹۲۷ ، مقالات ماجد ، ۱۵۶)۔ [شیطان + پورہ (رک)]۔

---جان (سے) نہ مارے تو حیران ضرور کرے کہاوت.
شیطان ہلاک تو نہیں کرتا مگر انسان کو پریشان بہت کرتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---سر (پر) چڑھنا محاورہ.
۱. غصہ میں آنا ، بدی پر آنا ، ضد اختیار کرنا.

شیشہ میں اوس پری کو اوتارا ہے پڑ کے پاؤں
سر پر چڑھا رقیب کے شیطان لیجیے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۸۶). ۲. مغرور و متکبر ہونا.

نشہ دولت کا بد اطوار کو جس آن چڑھا
سر پہ شیطان کے یاں اور بھی شیطان چڑھا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱ے). ۳. بدی اور بری خواہشات میں اندھا ہو جانا ، برے کاموں کی طرف راغب ہونا. اس وقت شیطان سر پہ چڑھا ہے یہ وہی کھیل رہا ہے جب اپنا مطلب نکل جاوے گا پھر بات بھی نہ پوچھو گے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۹۱ے).

---چوکڑی (---و لین ، سک ک) امث.
شیطانوں کا ٹولہ ، شریر لوگوں کا گروہ (ماخوذ : عزن المحاورات). [شیطان + چوکڑی (رک)].

---چھوٹنا محاورہ.
مستی پر آنا ، شرارت پر آنا (فرہنگ آصفیہ).

---خانۂ خود را خراب نکند کہاوت.
فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل ، شیطان اپنے گھر کو خراب نہیں کرتا ، برائی کرنے والا اپنے ساتھ برائی نہیں کرتا. شیطان خانۂ خود را خراب نکند. (۱۸۹۲ ، خزینۃ الامثال ، ۱۱۹).

---خصال (---کس خ) صف.
جس کی طبیعت میں شرارت اور بدی کا مادہ ہو ، شیطان سیرت. وہ شیطان خصال کھانے کے دم سے مکان پر لے گیا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲ : ۱۹۷). [شیطان + خصال (رک)].

---رَجیم کس صف (---فت ر ، ی مع) امذ.
شیطان ملعون ، راندۂ درگاہ ابلیس. اوتاہ نے اپنی سلیج میں بیٹھ کر کہا : شیطان رجیم یا تو سو رہا تھا یا اپنی بیوی سے لڑ رہا تھا ورنہ ہم کبھی اتنی آسانی کے ساتھ واپس نہ آ سکتے. (۱۹۵۸ ، قطبی برفستان ، ۱۱۳). [شیطان + رجیم (رک)].

---سب جگہ موجود ہے کہاوت.
گناہ کا سامان سب جگہ ہے ، برائی جگہ جگہ پھیلی ہوئی ہے (جامع اللغات).

---(سر پر ، گردن پر) سوار ہونا محاورہ.
رک : شیطان چڑھنا. جب پیٹ بھرا شیطان سر پر سوار ہوا برے کام کا طلبگار ہوا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۳ : ۱۱۷).

بولا وہ مجھ سے نہ اس امر میں اب کر اصرار
کہا خر نے کہ ہے شیطان تری گردن پہ سوار

(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۱ : ۳۱).

---سیرت (---ی مع ، فت ر) صف.
جس کی خصلت شیطانی کاموں کی طرف مائل ہو ، بد کردار ، شریر ، شرّی ، شیطان خصال. حضرت اس وقت اس درویش بزرگ شیطان سیرت کے گھر جانا چاہتے تھے. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۲). [شیطان + سیرت (رک)].

---سے زیادہ مشہور ہے فقرہ.
بہت بدنام ہے ؛ (مزاحاً) بہت شہرت ہے ، شیطان کی طرح مشہور ہے. اجی تمہارا نام تو شیطان سے زیادہ مشہور ہے ، شہرہ دور دور ہے. (۱۸۹۷ ، چندرا ولی ، ۱۲).

---طوفان ، اللہ نگہبان ، تجھ پر ٹوٹ نہ پڑے آسمان کہاوت.
جھوٹی تہمت سے خدا کی پناہ ، جب کوئی کسی پر تہمت دھرے تو کہتے ہیں. جب رو خدا سے ڈر منہ کو پیٹ توبہ کر مثل ہے شیطان طوفان اللہ نگہبان تجھ پر ٹوٹ نہ پڑے آسمان. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۳۸).

---طوفان سے خدا بچائے فقرہ ؛ کہاوت.
خدا بہتان اور تہمت سے محفوظ رکھے ؛ کوئی شخص دوسرے پر تہمت دھرے یا بہتان باندھے تو کہتے ہیں (ماخوذ : نوراللغات).

---کا امان/پناہ ، مانگنا محاورہ.
یعنی اس قدر شریر ہے کہ شیطان بھی اس کے آگے عاجز ہے اور پناہ مانگتا ہے ؛ کسی کے بہت زیادہ شریر ہونے کے موقع پر بولتے ہیں.

کیا ہو اون کے چرتروں کا بیان
جن سے شیطان مانگتا ہے امان

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۵۹۳).

---کا اُنگلی دِکھانا محاورہ.
وحشت ہونا ، ہذیان بکنا (جامع اللغات).

---کا باوا امذ.
شیطان کا باپ ؛ (مجازاً) نہایت شریر ، شریروں کا استاد.

بے کسوں کی دوستی کار شیاطیں ہے اگر
تو فقط شیطان نہیں ، شیطان کا باوا ہوں میں

(۱۹۳۹ ، سرود و خروش ، ۹۸).

---کا بچہ امذ.
۱. بہت شریر آدمی ، شیطان خصال ، شیطان سیرت (ماخوذ : جامع اللغات). ۲. شیطانی چیز ، بری چیز. ہوائی جہازوں سے قبائلیوں پر دہشت طاری ہوتی اور وہ انہیں شیطان کا بچہ کہہ کر پکارنے لگے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۲۵).

---کا پٹھہ امذ.
بد کردار ، ہوس پرست ، دھوکے باز ، مکار ، فریبی. بعد چندے یہ دونوں شیطان کے پٹھے باہم مصلحت کر کے میرے پاس پہونچے (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۲۲).

---کا بھیر اند.
بری چیز کا سایہ.

کہ یا شیطان کا ہے بھیر تجھ پر
جو بہکی باتیں آتی ہیں زباں پر
(۱۸۹۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۳ : ۱۵۷).

---کا خالو اند.
شریر ، بدمعاش ، جھگڑا کھڑا کر دینے والا ، مکّار ، فریبی . مشٹنڈا ، چل موئے بھالو ، شیطان کا خالو ، منہ سے کچھ نہیں بولتا ، اور دیکھتا ہے ٹکر ٹکر ا. (۱۹۱۰ ، خواب ہستی ، ۳۰).

---کا دَھکّا اند.
شیطان کی مار؛ وہ صدمہ یا زد جو کسی شیطانی کام سے پہنچے.

کوئی کہتی ہے گئے ہر بات کا پکّا تجھے
گر پڑے تو اوندھے مونہہ شیطان کا دھکا تجھے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۱).

---کا سالا اند.
(بطور دشنام) گمراہ ، بد کردار ، مردود. جھوٹا شیطان کا سالا ، جھوٹے کا دین دنیا میں موں کالا. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۷۵).

---کا شاگِرد اند.
شیطان کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے والا ، گمراہ ، مردود. شاعری کو پیغمبری کا ایک جزو بنا دیا گیا اور شاعر تلمیذ رحمن مان لیا گیا ، یا اسی شاعر کو شیطان کا شاگرد سمجھ لیا گیا . (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۱۵۲).

---کا شیرَہ اند.
جھگڑے فساد کی بنیاد ، فتنے کا سبب ، لڑائی کی علت ، فساد کی جڑ ، لڑائی کی بنیاد. کسی نے سچ کہا ہے ٫ شیطان مارتا نہیں مگر حیران کرتا ہے٫ جب سے شیطان کا شیرہ محاورہ ہو گیا. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۰۳).

---کا گُڑ اند.
رک : شیطان کا شیرہ (مہذب اللغات ؛ فرہنگ اثر).

---کا لَڑکوں سے پَناہ مانگنا محاورہ.
لڑکوں کا شرارت میں شیطان سے بازی لے جانا ، بہت زیادہ شریر ہونا (نوراللغات).

---کا لَشکَر اند.
شیطان کی ذُرّیات ، شیطان کے چیلے ؛ شریر لڑکوں کی ٹولی ، شرارت کرنے والے لڑکے.

بھاگے یہ عمل کر جو وہ شیطان کا لشکر
دیوال کو لے ہاتھ تعاقب میں دواں ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۶۶).

لونڈے تھے خندہ زن ایدھر اور اودھر
ساتھ شیطان کا تھا اک لشکر
(۱۸۱۰ ، مثنوی بشت گلزار ، ۸۳).

---کا ماموں اند.
شریر ، بدمعاش ، مکّار، فریبی. اس شیطان کے ماموں نے اپنے کفر کی خوب سزائیں پائیں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۷).

---کا مُرِید اند.
شیطان کو ماننے والا ، شیطان کی پیروی کرنے والا ؛ شیطانی باتیں کرنے والا. اگر ان سب خصائل کا مجموعہ ہے شیطان کا مرید کہا جائے گا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۲۰).

---کو آتے دیر نہیں لگتی کہاوت.
جھگڑا کھڑا ہونے یا غصہ آنے عرصہ نہیں لگتا ، شیطان سے ڈرنا چاہیے (فرہنگ آصفیہ).

---کی آنتڑی امث.
رک : شیطان کی آنت.

کر لے کے رسن ناپئے اس کے قد کو
شیطان کی انتڑی سے بھی ہو افزود
(۱۸۰۹ ، جعفر علی حسرت ، ک ، ۶۶۳). یہ شیطان کی سی انتڑی ... کیا بنا کھڑی کی ہے. (۱۸۹۲ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۳۱).

---کی آنت امث.
بہت لمبی چیز یا بات جو ختم ہونے کو نہ آئے ، بہت طویل کہانی یا داستان ، بڑی لمبی قطار جو ختم ہونے کو نہ آئے ، بیزاری کی حد تک چیز کی طوالت.

آنت تھی شیطان کی ہے یہ داستان
لب دعا پر ختم کر اس کو بیاں
(۱۷۹۸ ، احسن اللہ بیان ، د ، ۷۷). انگنائی ہے کہ شیطان کی آنت ہے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۳۵). میر صاحب نے جو ایک مصرعہ کو کھینچنا شروع کیا تو اتنا کھینچا ، کہ شیطان کی آنت ہو گیا. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۶۷). دھاگہ شیطان کی آنت کی طرح چرخے سے نکلتا ہی چلا آتا ہے. (۱۹۸۳ ، شمع اور دریچہ ، ۱۱۷).

---کی بَچّی امث.
لڑائی جھگڑا کرنے والی لڑکی ، شریر لڑکی. شیطان کی بچی میں ضرور تجھ سے بدلہ لوں گا. (۱۹۲۲ ، ترکی حور ، ۶۸).

---کی پھٹکار کلمۂ تفریں.
(بددعا) کوئی برا کام کرے تو کہتے ہیں (جامع اللغات).

---کی چھَڑی امث.
شیطان کا جھنڈا ، باعث رسوائی ، رسوائی کا نشان.

بڑی تند شیطان کی چھڑی
جب دیکھ جب تیر سی کھڑی
(۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۲۰۳).

---کی خالَہ امث.
فتنہ پرداز عورت ، لڑائی جھگڑا کرا دینے والی عورت ، چالاک عورت. ایک بڑھیا شیطان کی خالا (اس کا خدا کرے منھ کالا) ہاتھ میں

تسبیح لٹکائے برقع اوڑھے دروازہ کھلا پا کر بدھڑک چلی آئی۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۱)۔ چل دَلّالہ شیطان کی خالہ ، خبردار جو ایسا لفظ زبان سے نکالا۔ (۱۹۱۰ ، خواب ہستی ، ۳۲)۔

ـــــ کی ڈور امث۔
مکڑی کے جالے کا تار جو اکثر رستے میں دور تک تنا ہوا دکھائی دیتا ہے (نور اللغات)۔

ـــــ کی ذات امذ۔
شیطان کی نسل کا ؛ (کنایۃً) جھوٹا ، مکّار ، فریبی۔ جھوٹے کی میں کیا کہوں بات ، خدا پناہ دیوے جھوٹا ہے شیطان کی ذات۔ (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۷۵)۔

ـــــ کی نانی امث۔
نہایت عیّار و مکّار عورت ، ڈائن ، فتنہ پرداز عورت

قطب زماں معانی ہیں کر بدعی کی کہانی
شیطان کی ہے نانی آپس کون آپ جانی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۰۶)۔ بدھو بولے اری شیطان کی نانی یہ وہی مثل ہوئی کہ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۹)۔ اری ، چپ شیطان کی نانی۔ (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۳۲)۔

ـــــ کی نسل امث۔
شیطان کی ذرّیات ، شیطان کی اولاد ، شیطان کے چیلے۔ بو بداصل شیطان کی نسل ، حسن کے تخت پر دل سوں لٹ پٹ ہوئی۔ (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۳۳)۔

ـــــ کے کان بہرے فقرہ۔
(عو) یہ فقرہ اس وقت بولا جاتا ہے جب یہ مقصود ہو کہ کہیں ہماری بات کوئی غماز نہ سن لے اور شہرت نہ پائے یا کسی خبر بد سننے کے موقع پر اس لیے کہ خدا کرے یہ خبر جھوٹ ہو نیز برا کلمہ کہنے سے پہلے بھی یہ فقرہ کہا جاتا ہے۔ یہ سن کر بولی ، دور پار ، شیطان کے کان بہرے ، تمہاری صد و بیست سالہ کی عمر ہووے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۳)۔ تقدیر میں خدانخواستہ نصیب دشمناں لا کھ کوس دور سات قرآن درمیان ، شیطان کے کان بہرے اگر کچھ ایسا ہی لکھا ہے تو ... مجبوری ہے۔ (۱۹۵۲ ، مکاتیب محمد علی ردولوی ، ۱۳۶)۔

ـــــ کے کان کاٹنا محاورہ۔
بہت شریر یا مفسد ہونا ، انتہائی چالاک ، عیّار و مکّار ہونا ، بُرائی۔ بدی کی طرف متوجہ ہوتی ہیں تو اُس کو اتنا بڑھاتی ہیں کہ شیطان کے بھی کان کاٹتی ہیں۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۳۳)۔

ـــــ کے گھر میں وَلی فقرہ۔
بُروں کے ہاں اچھی اور نیک کردار اولاد ہونے پر کہتے ہیں۔ جہانگیر۔ شیطان کے گھر میں ولی ، آپ کے ایک لڑکی بھی تو ہے؟ (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۳۲)۔

ـــــ لگنا محاورہ۔
۱. **ناشائستہ حرکت کرنا ، شیطان کے ورغلانے میں آ جانا ، حرامکاری پر آمادہ ہونا۔**

کہنے لگا کہ کیا تجھے شیطان ہے لگا
چل دور ہو یہیں اب نہ بکا رے عبث عبث

(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۹۲)۔ کیوں کمبختی آئی ہے ، کیا شیطان لگا ہے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۱)۔ ۲. **مستی چڑھنا ، شرارت پر آنا۔**

کہتے ہیں جسے ہم کو یہ ارمان لگا ہے
کہتا ہے وہ کیا بوڑھے کو شیطان لگا ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۱۶)۔

ـــــ مُجَسَّم کسی صف (ـــــ ضم م ، فتح ج ، شد س بفت) امذ۔
سر تا پا شریر ، نہایت دنگا فساد کرنے والا آدمی (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [شیطان + مجسم (رک)]۔

ـــــ مَچانا محاورہ۔
شور و غل مچانا ، لڑنا ، جھگڑنا ، فساد برپا کرنا (ماخوذ : مخزن المحاورات)۔

ـــــ نے بھی لڑکوں سے پَناہ مانگی ہے کہاوت۔
لڑکے شیطان سے زیادہ شریر ہوتے ہیں ، لڑکوں سے شیطان نے بھی توبہ کی ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال)۔

ـــــ نے کان میں پُھونک مار دی ہے فقرہ۔
شیطان نے مغرور بنا دیا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

ـــــ ہَر جَگَہ مَوجُود ہے کہاوت۔
گناہ کی ترغیب دینے والے ہر جگہ ہوتے ہیں ، بُرے کاموں کے لیے ہر جگہ اسباب و سامان مل جاتا ہے۔

بچتے رہو معصیت سے بچو!
موجود ہر ایک جگہ ہے شیطان

(۱۹۳۰ ، منظوم کہاوتیں ، ۳۹)۔

شَیطانْگی (ی لین ، سک ن) امث (قدیم)۔
شرارت ، دنگا فساد ، چالاکی ، عیّاری ، مکر و فریب ، شیطانی۔ چاروں طرف تی کاندان چیتا ، دروازاں کے پاناں جوڑیا ، کہ دسری بار ایسی شیطانگی نہ کرے دو دیس ادب پاوے تک ڈرے۔ (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۷۱)۔ [شیطان + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

شَیطانی (ی لین)۔ (الف) صف۔
۱. **شیطان سے متعلق ، شیطان سے منسوب۔** نفسانی شیطانی خطرے کوں سر بہار کاڑنے نا دینا۔ (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۰۹)۔

اول خطرہ جو آئے رحمانی ہے
ثانی کو جان تو کہ شیطانی ہے

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۲)۔ ۲. **شریر ، فسادی ، مفسد۔** پیغمبر صاحب نے اس کی یہ بے تابانہ حالت دیکھ کر حاضرین سے فرمایا کہ اس شیطانی کو یہاں سے نکال دو۔ (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۱۳۸)۔ امریکیوں کا عمدی شعور اتنا خوش شکل اور

نرم کلام مگر تحت شعور اسی قدر شیطانی ، برباد کرو ، برباد کرو ، برباد کرو تحت شعور گنگناتا رہتا ہے۔ (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۱۳۰)۔ (ب) امث۔ ۱۔ **شرارت ، بدمعاشی ، بدی ، بُرا کام ، شیطنت۔** ان باتوں سے نفس شیطانی کی طرف کو جھکتا ہے۔ (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۵۳)۔ ایریوگریبو کو شیطانی سوجھی۔ (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۰۱)۔ ۲۔ (عو) **احتلام جو عورتوں کو ہو جائے** (نوراللغات)۔ [شیطان + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ چَکَّر (ـــ فت چ ، شد ک بفت) امذ۔
ایک برائی سے دوسری برائی پیدا ہونا اور ایک دوسرے کی شدت میں اضافہ کرنا۔ برے عمل اور ردعمل کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ۔ اس صورتحال کے نتیجے کے طور پر ملک و قوم تاریخ کے شیطانی چکر میں پھنس کر رہ گئی ہیں۔ (۱۹۸۶ ، دردِ آگہی ، ۹۳)۔ [شیطان + چکر (رک)]۔

ـــ حَرْبَہ (ـــ فت ح ، سک ر ، فت ب) امذ۔
ابلیسانہ چال یا تدبیر ، گناہ کی ترغیب و تحریص۔ وہ دشمن کے شیطانی حربوں اور ساحرانہ ہتھکنڈوں کو اپنے عیارانہ کرتبوں سے شکست دیتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۸)۔ [شیطانی + حربہ (رک)]۔

ـــ حَرْکَت (ـــ فت ح ، سک ر ، فت ک) امث۔
شرارت ، خباثت (نوراللغات)۔ [شیطانی + حرکت (رک)]۔

ـــ لَشْکَر (ـــ فت ل ، سک ش ، فت ک) امذ۔
شریر لڑکوں کا مجمع۔ میں نے بہت کچھ ٹالا مگر یہ شیطانی لشکر کب ماننے والا تھا۔ (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۳۵)۔ [شیطانی + لشکر (رک)]۔

ـــ وَسْوَسَہ (ـــ فت و ، سک س ، فت و ، س) امذ۔
خیالِ باطل ، بدی کا خیال ، فاسد خیال ، شیطانی تحریک و ترغیب۔ اعلیحضرت کا گزشتہ طریق عمل ان کے اس شیطانی وسوسہ کی پوری تکذیب کرتا ہے۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۰۳)۔ اپنے کلام کا چھپواتا میرے حق میں ایک شیطانی وسوسہ ہو گیا ہے۔ (۱۹۱۲ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۹۱)۔ ربط آیات اور خلاصہ مضمون : **پچھلی** آیات میں شیطانی وسوسہ اور حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش اور اس کے نتیجہ میں جنت سے نکلنے اور زمین پر اُترنے کا حکم مذکور تھا۔ (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۳۹)۔ [شیطانی + وسوسہ (رک)]۔

شَیطانِیَّت (ی لین ، کس ن ، شد ی بفت) امث۔
بدی ، شرارت ، خباثت۔ انسان کے اوصاف اور اخلاق بہت سے ہیں مگر جن خصلتوں سے کہ گناہ سرزد ہوتے ہیں وہ یہ چار ہیں : ربوبیت ، شیطانیت ، بہیمی ، سبعی۔ (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۳۲۱)۔ [شیطانی + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

شَیطانِیَّہ (ی لین ، کس ن ، شد ی بفت)۔ (الف) صف ؛ امث۔
چڑیل ، کٹنی ، خبیثہ ، فتنہ پرداز عورت۔ وہ ادھیڑ عورت وہی دایہ اس کی ماں ہے اور اسی شیطانیہ نے ایک عورت کو پہلے معشوقہ بنا کر بھیجا تھا۔ (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۹۵۹)۔

جسم ہاتھی کی طرح رکھتی تھی وہ شیطانیہ
بس کی تھی اِک گانٹھ بس مکر و حسد کی بانیہ

(۱۹۲۱ ، سیتارام ، ۱۳)۔ (ب) امذ۔ **قدریہ گروہ کا چوتھا فرقہ جو خلقت شیطان کا منکر ہے۔** چوتھا شیطانیہ ، شیطان کی پیدائش کے منکر ہیں یعنی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو پیدا نہیں کیا ہے۔ (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۱۷)۔ [شیطان + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

شَیطَنَت (ی لین ، فت ط ، ن) امث۔
شرارت ، خباثت ، شوخی ، فتنہ ، فساد ، شیطان پن ، گمراہ کرنے کا کام۔

شیطنت سے نہیں ہے خالی شیخ
اس کی پیدائش احتلام سے ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۳)۔ اپنی کمال شیطنت اور خساست و خود پسندی سے تم کو بے راہ کر دیا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۵۸)۔ یہ شیطان ہے جو اپنے رفیقوں کو جن کے مزاج میں شیطنت ہوتی ہے ڈراتا رہتا ہے۔ (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام ، ۳۷)۔ وکیل صفائی اور سرکاری وکیل میں نوک جھونک ہوتی رہی ، ایک وراثت اور خباثت کی بات کرتا رہا اور دوسرا ولائت اور شیطنت کی بات کرتا رہا۔ (۱۹۸۷ ، حصار ، ۳۷)۔ [ع]۔

شِیعَہ (ی مع ، فت ع) امذ۔
۱۔ **فدائی ، محبّ ، دوستدار۔** جو محب و شیعہ ہمارا ہے چاہیے کہ شراب پینے اور شطرنج و جوا کھیلنے سے پرہیز کرے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۸)۔ ہم اپنے اس شیعہ کو سب سے بخشوا دیں گے اور ان سب کو اس سے راضی کرا دیں گے۔ (۱۸۸۷ ، لہرالمصائب ، ۱۰۸)۔ ۲۔ **پیروکار ، جماعت ، گروہ ، کسی کے پیچھے چلنے والا۔** شیعہ کے معنی پارٹی ، دھڑا ، جماعت۔ (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۳۴۹)۔ شیعہ ... دوست ، پیروکار ، جماعت ، گروہ ، رفقاء ، کسی کے پیچھے چلنے والے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۹۸۵)۔ ۳۔ **مسلمانوں کا وہ فرقہ جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین وصی اور خلیفہ بلا فصل مانتا ہے نیز شیعہ مذہب کا پیرو۔**

نبیؐ کے نور سے روشن ہوئے ہیں عرش و کرسی
علی صدقے کئے ہیں شیعہ کسوت زر زری کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۲)۔ روز عاشورا حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں گیا دیکھا کہ حضرت غمگین بیٹھے ہیں اور بہت شیعہ خدمت میں حاضر ہیں۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۶)۔ دوسرے باب میں تین فصل ہیں ، فصل پہلی شیعہ سنی کے تذکرے میں۔ (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۲۱)۔ ان فرقوں سے اصل فرقے جو ہیں ان کو اعتبار کئے تو چھ فرقے ہیں ... شیعہ اور جبریہ۔ (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۳۰)۔ ایک مذہبی سقف کے نیچے نصرانی ، مسلمان ، شیعہ ، سنی ... سب جمع تھے۔ (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۳۸۲)۔ حضرت علی کے اقوال کا یہ منظوم

ترجمہ اسی محبت کا غماز ہے جس کا اظہار ہر عہد کے مسلمان بالعموم اور شیعہ حضرات بالخصوص کرتے آئے ہیں. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور (جنوری ، مارچ) ، ۱۸). [ع].

ـــِٔـ غالی کس صف ؛ امذ.
پکا شیعہ ، کٹر شیعہ.

ہے غلو عشق امیرالمومنین کا اے امیر
کون کہتا ہے مجھے یہ شیعۂ غالی نہیں

(۱۸۵۴ ، دیوان امیر ، ۱ : ۲۶۷). [شیعہ + غالی (رک)].

شیعی (ی مع) امذ ؛ صف.
۱. شیعہ فرقے کا فرد ، شیعہ مسلک رکھنے والا ، شیعہ. وہ اکثر ساقط الاعتبار حدیثیں نقل کرتے ہیں اور مشہور شیعی ہیں. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۹). **۲. شیعہ کا ، شیعہ فرقہ کا (مسلک یا عقیدہ) ، شیعوں کا.** حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فضل ابن یسار سے پوچھا کہ آیا تم شیعی مجلس میں جو اکٹھے بیٹھے ہو ہمارا بھی ذکر کرتے ہو. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۴).ہم نے سنا ہے کہ مرزا اسد اللہ خان غالب شیعی المذہب ہیں. (۱۸۹۷ ، یادگار غالب ، ۷۶). اس لیے بعید نہیں کہ میرزا صاحب کی ننھیال جہاں ان کی پرورش ہوئی تھی ، شیعی عقیدہ رکھتی ہو. (۱۹۳۷ ، دیباچہ مکاتیب غالب ، ۱۰۹). [شیعہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ اَلْمَذْہَب (ـــ غم ا ، سک ل ، فت م ، سک ذ ، فت ہ) صف.
شیعہ مذہب پر چلنے والا. ایک بار مرحوم بہادرشاہ نے ... یہ کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ مرزا اسداللہ خان غالب شیعی المذہب ہیں (۱۸۹۷ ، یادگار غالب ، ۷۶). [شیعی + رک : ال (۱) + مذہب (رک)].

شیعیَان (ی مع ، فت ع) امذ ؛ ج.
شیعی کی جمع.

ہے ہر جگہ ظہور زمیں ہو کہ آسمان
تھا شیعیان ہند کا شبیر میہمان

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۴ : ۱۹). اس چشمے پر ایک طینت ہے کہ خدا نے ہمکو اور شیعیان آل رسالتؐ کو اس طینت سے پیدا کیا ہے اور جو اس طینت سے نہیں وہ ... ہمارے سے نہیں . (۱۹۱۴ ، غزوات حیدری ، ۷). [شیعی + ان ، لاحقۂ جمع].

ـــِـ عَلی (ـــ فت ع) امذ.
حضرت علی کو بلا فصل خلیفۂ رسول ماننے والے.

ہے چشم بددور اس سے سدا
کہ ہے شیعیان علی کی وہ جا

(۱۸۴۷ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۲۳۶). [شیعیان + علی (رک)].

شیعیّت (ی مع ، کس ع ، شد ی بفت) امث ؛ ــ شیعت.
شیعہ فرقے کا مسلک یا عقیدہ ، شیعی عقیدہ. شیعیت میں شدید ہونا یا شیعیت بغیر شدت ... یہ شیعیت تابعین و تبع تابعین میں بہت ہے. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۲۳۵). شیعوں سے نفرت کرنا اور شیعیت کے مراسم خود ادا کرنا جو بالاتفاق اہل سنت ناجائز و ناروا ہیں. (۱۹۵۳ ، حیات سلیمان ، ۴۷۹). [شیعی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شیفتگی (ی مع ، سک ف ، فت ت) امث.
عشق ، محبت ، عاشقی.

منحصر شیفتگی کے ، کوئی قابل نہ رہا
ہوئی معزولی انداز و ادا میرے بعد

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۶). شہزادی نے اس کے ساتھ دلی محبت اور شیفتگی کا جو اظہار کیا تھا اسے یاد کرکے وہ دل میں ڈر گیا. (۱۹۱۴ ، حسن کا ڈاکو ، ۱ : ۴۷). شاہد احمد کی ہردلعزیزی کا راز زبان و ادب سے ان کی شیفتگی میں مضمر ہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۹). [شیفتہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

شیفْتَہ (ی مع ، سک ف ، فت ت) صف.
۱. عاشق ، فریفتہ ، دلدادہ.

اس کاکل مشکیں میں یہ شانہ جو پھنسا ہے
غماز دل شیفتہ بادربخطا ہے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۲۴۱). دنیا ... اپنے شیفتوں کو ہمیشہ ناامید رکھتی ہے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۵۰۹). کوئی عورت کسی غیر مرد کی شیفتہ ہوکر اپنے شوہر اور بچوں تک کے چھوڑنے پر آمادہ ہو جائے گی. (۱۹۲۵ ، مینابازار ، شرر ، ۱۷). میرے دوست اور میری صحافتی زندگی کے ساتھی غلام حسین اس کی تحریروں کے بےحد شیفتہ تھے. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۱۲۲). **۲. دیوانہ ، سرگشتہ ، پاگل ، باولا ، حواس باختہ.**

میر کی بات پہ ہر وقت نہ جھنجھلایا کر
سڑی ہے خبطی ہے وہ شیفتہ ہے مجنوں ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۸). [ف].

ـــ جَمال (ـــ فت ج) صف.
(تصوف) عاشق حسن حقیقی کو کہتے ہیں کہ جو مجازی کو بھی اس سے الگ نہ دیکھے (ماخوذ : مصباح التعرف). [شیفتہ + جمال (رک)].

شیفُون (ی مع ، و مع) امث.
مصنوعی ریشم سے بنا ہوا باریک کپڑا جو عموماً دوپٹوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے. شیفون کے آبی دوپٹے کا کام مجھے بڑا پسند آیا. (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۲۹۷). [انگ : Chiffow].

شیکی (ی مع) صف.
متزلزل ، غیر مستحکم. میں کہتا ہوں اسلام شیکی ہو رہا ہے. (۱۸۹۲ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۵۰). [انگ : Shaky].

شیک ہینڈ (ی مع ، ی لین ، سک ن) امذ ؛ امث.
ہاتھ ملانا ، مصافحہ ، جانبین کا ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دینا. شہنشاہ نپولین امام عبدالقادر کی ناں سے شیک ہینڈ کر رہا ہے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲۰۹).

شیک ہینڈ اس سے رئیسوں نے کیا
ہاتھوں ہاتھ اس کو حسینوں نے لیا
(۱۹۰۷ ، مخزن ، اپریل (آزاد عظیم آبادی) ، ۶۶). بندر نے ... کتنے تماشے دکھائے ، مثلاً ... شیک ہنڈ کرنا ، دونوں ہاتھوں کے بل الٹا ہو کر چلنا ، کانوں کو ہلانا وغیرہ. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۳۵۹). [انگ : Shakehand].

شیکھر (ی مج ، فت کھ) امذ.
۱. کلغی ، تاج ، چوٹی ، قلعہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **پھولوں کا ہار جو سر پر پہنیں.** اس کے گلے کی مکناولی اور شیکھر ہار اور سفید موتیوں کی سدھ ایکاولی کی چھوٹ اس کے چہرے پر پڑ رہی ہے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۱۰۰). [س : शेखर].

شیگھر (ی مج ، سک گھ ، فت ر نیز ی مع ، فت گھ) صف ؛ امذ
تیز ، چست ؛ **جلدی سے تیزی سے** ، **جلد ؛ قران** ، سنجوگ ، **ملاپ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : शीघ्र].

شیگھرتا (ی مع ، فت گھ ، سک ر) امث.
جلدی ، تیزی. ذرا دھیرج دھرو ، اتنی شیگھرتا نہ کرو. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۵۱۷). [س : शीघ्रता].

شیل (۱) (ی مج) امذ.
گولا ، بم کا گولہ.

برابر دو جانب سے چلتے تھے شیل
ہزاروں ہی گولوں کی تھی ریل پیل
(۱۸۶۸ ، شکوہ فرنگ (اورنٹیل کالج میگزین ، جون ۱۹۷۳ ، ۸۳)). روز گولہ باری ہوتی تھی اور شیل اور بم کے گولے شہر پر برستے تھے. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۱۳۳). نکلیس کی ساخت ایک شیل (Shell) جیسی ہو جاتی ہے. (۱۹۷۳ ، نکلیائی توانائی ، ۹). [انگ : Shell].

شیل (۲) (ی مج) امذ.
(ارضیات) سلیٹ سے مشابہ ایک قسم کا نرم **پتھر جس کے آسانی سے باریک پرت ہو جاتے ہیں ، بھربھرا یا پرت دار پتھر.** سپاٹ برنا جو تمام معمولی زمینوں ، شیل اور نرم چٹانوں کے لیے استعمال ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام ، ۶۱). [انگ Shale].

شَیلا (ی لین) امث.
پختہ پہاڑ ، پتھر کا ٹیلا ، چٹان (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : शैला].

--- کار صف.
سنگ تراش. تم شیلا کاروں کی منڈلی میں داخل ہو گئے کیوں کشتریوں کا نام ڈبوتے ہو. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۰). [شیلا + کار ، لاحقۂ فاعلی].

شیلا (ی مج) امذ ؛ ← شیلہ ؛ سیلا.
سوتی ریشمی چادر جو عموماً دکن میں بنتی ہے پگڑی پٹکے وغیرہ کے لیے استعمال کرتے ہیں ، سیلا.

ہے تن پر پیراں اوجلا چھبیلا
کمر باندھا ہے ایک باریک شیلا
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۸). سوتی کپڑوں کی تفصیل حسب ذیل ہے ... شیلہ دکنی ... چھینٹ وغیرہ وغیرہ. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۲۰۰). [سیلا (رک) کا ایک املا].

شیلان (ی مج ، نیز ی مع) امذ.
۱. **دستر خوان ؛ طعام ، کھانا.**

تیرے شیلانِ کرم پر ہے زمانہ مہمان
مہ و انجم سے فلک پر ہیں سبھا اطباق
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۹).

مرحبا حاتم شیلان سخاوت ہے وہ
بلکہ حاتم کو یہ قدرت تھی نہ یہ زور نہ زر
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۸). ۲. **مچھلی کی ایک قسم جس کی خصوصیت یہ ہے کہ اگر پکاتے وقت دیگ پر سرپوش نہ ڈھانپیں اور یونہیں پکائیں تو آگ کی حرارت پا کر دیگ سے باہر بھاگ جاتی ہے.** ایک قسم مچھلی شیلان ... یہ مچھلی بعد شکار ہونے کے دو روز تک زندہ رہتی ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۶۲). [ف].

شیلڈ (ی مع ، سک ل) امث.
ڈھال ؛ انعام میں دیجانے والی ڈھال نما تختی جس پر سونے یا چاندی کا پترا ایک خاص انداز میں لگا ہوتا ہے. جناب حکیم محمد سعید صاحب کے دست مبارک سے شیلڈ وصول کی. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، فروری ، ۹). [انگ : Shield].

شیلف (ی مج ، سک ل) امذ.
الماری کا خانہ ، الماری کا تختہ (جس پر کتابیں یا کوئی اور سامان رکھا جائے). پھول دار دری پر دو کرسیاں اور کتابوں کی ایک شیلف رکھی تھی. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۵۳۲) [انگ Shelf].

شَیلَم (ی لین ، فت ل) امذ.
(طب) **منتنا ، کل کیہواں ، گندم دیوانہ ، گیہوں کے کھیت میں ایک پودا اُگتا ہے جس کا دانہ گیہوں کی طرح کا ہوتا ہے مگر جو سے چھوٹا رنگ سرخی مائل سیاہ اور مزہ تلخ ، بطور دوا استعمال ہوتا ہے بالخصوص مدہوش اور سُن کرنے نیز تحلیل ورم کے لیے ، ایک گھاس جو دوا کے طور پر استعمال ہوتی ہے.** فن جراحی میں آجکل بیہوشی کے بعد اعمال جراحی میں جو طریقہ رائج ہے وہ حکمائے عرب سے مخفی نہ تھا اس کے لئے وہ شیلم استعمال کرتے تھے. (۱۹۲۷ ، جراحیات زہراوی ، ۲). [ع].

شیلو (ی مج) صف.
امین و مامون ؛ صاحبِ شریعت.

وہ موؤد و آساف و یوعیص و شیلو
وہ سلطانِ دوراں ، جہاں بادشاہ ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۷۵). [ع].

شیلیانی (ی مج ، سک ل) صف.
قدیم انسان جس کا زمانہ بیس ہزار برس سے ایک لاکھ برس

ادھر کا ہے اس کے اوزار شیلے نامی ایک قریہ واقع فرانس میں پائے گئے۔ مغربی یورپ میں جو قدیم ترین اوزار پائے گئے ہیں وہ شیلیائی انسان کے ہیں۔ (۱۹۳۰ ، مکالمات سائنس ، ۲۳۱)۔ [شیلے (عَلَم) + ائی ، لاحقۂ نسبت]۔

---اَوزار (---و لین) امذ۔
شیلیائی انسان کے بنائے ہوئے خاص قسم کے اوزار جو چقماق کے بنے ہوئے تھے ان میں کلہاڑیاں اور دیگر کاٹنے والے اوزار تھے جس کی شکل پتوں جیسی ہوتی تھی یہ اوزار اتنے بڑے ہوتے تھے کہ ہاتھ ان کو سہولت کے ساتھ کام میں نہیں لا سکتے تھے۔ شیلیائی اوزار چقماق کے بنے ہوئے تھے۔ (۱۹۳۰ ، مکالمات سائنس ، ۲۳۱)۔ [شیلیائی + اوزار (رک)]۔

شِیَم (کس ش ، فت ی) امذ ، ج۔
عادتیں ، خصلتیں ، اطوار ، فطرتیں ، (تراکیب میں خصلت والا کے معنی پیدا ہوتے ہیں)۔ معارف و محاسن ، آداب و شیم اور بدیع حکم۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۶)۔ حکم قضا شیم صادر ہوا کہ ساری دلی اٹھ کر دولت آباد چلی جائے (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۱۳۰)۔ تیرا حکم قضا شیم پہنچا کہ ماں کی روح بھی کھینچ لی جائے۔(۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۳۷)۔ [شیمہ (عادت ، خصلت) کی جمع]۔

شیمپُو (ی لین ، سک م ، و مع) امذ۔
بالوں کو دھونے کا ایک محلول۔ شیمپو صرف صابون سے بنتے ہیں اور بالوں کو دھونے کے کام آتے ہیں۔ (۱۹۶۸ ، کیمیاوی سامان حرب ، ۲۲۱)۔ [انگ : Shampoo]۔

شیم پین/شیمپین (ی مع ، سک م ، ی مع) امث۔
ایک قسم کی فرانسیسی شراب جو عمدہ اور خوش ذائقہ ہوتی ہے۔ یورپ تو بیمار بنتے ہیں ، برانڈی اور ہوسکی اور شیم پین اور شری البتہ اڑے گی۔ (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۸۳)۔ صدر محترم نے شیمپین کے بجائے عرق گلاب کی بوتل جہاز سے بار کر توڑی۔ (۱۹۶۶ ، کارگر ، کراچی ، مئی ، ۵)۔ [انگ Champagne]۔

شَیمی (ی لین) امث۔
(رنگائی) چربی یا تیل پلایا ہوا چمڑا (ا ب و ، ۲ : ۱۰۳)۔ [Shammy]۔

شَیَن (فت ش ، ی نیز ی لین) امذ۔
۱. **لیٹنا ، آرام کرنا۔** راجا رانی نے پھولوںکی سیج بچھا کر شین کی اور آپس میں باتیں کرتے رہے ۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۶۱)۔ ۲. **چارپائی ، جماع** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : शयन]۔

شَیَن (ی لین نیز مع) امذ۔
۱. **رونا پیٹنا ، چلانا ، آہ و بکا ، نالہ و فریاد۔**

دیکھ اون کو خلق کرتے شین تھے
بولتے اون کو غراب البین تھے

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزالیہ ، ۱۰)۔

خاک پر بیٹھ کے سیدانیاں کرنے لگیں بین
منھ پہ بانو کے ملی خاک بصد شیون و شین

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۱۲۷)۔ ۲. **عیب ، زشتی ، برائی۔**

بجا لایا تھا وہ احکامِ شیخین
معاذ اللہ نہ تھا کچھ وہاں ذرا شین

(۱۸۲۲ ، دقائق الایمان ، ۶)۔ شین ... پر زیر ہے تو بدی اور عیب اسکے معنی ہونگے۔(۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ)، ۲۲۰)۔ [ع]۔

شِین(۱) (ی مع) امذ۔
۱. رک : ش۔

جو کوئی دشمن جو تیرے دین کے ہیں
اولایق ، کاف ، پیش ہور ، شین ، کے ہیں

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۷)۔

دوجا شین کبھیے شرم لاج ہت
رکھیے جگ میں باورے پیو کے گھت

(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۱۲)۔

سین خالی ہے بڑی شین پہ ہیں نکتہ تین
صاد اور ضاد میں بس فرق ہے ایک نکتہ ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۶)۔

عین الف شین قاف دیکھتے ہیں
یوں انھیں جستجوئے عاشق ہے

(۱۹۳۸ ، اعجاز نوح ، ۳۰۶)۔ ۲. **(تصوف) اکوان عالم میں سے انیسویں کون کی دوسری منزل کا نام۔**

موجد ہے وہ جبتہہ الاسد کا
بھی شین کا موجد اور آقا

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۳۳)۔ [ش (رک) کا تلفظی املا]۔

---قاف دُرُسْت ہونا محاورہ۔
صوت و تلفظ درست ہونا ، حروف کا صحیح مخرج کے ساتھ ادا ہونا ، بول چال کا روز مرّہ کے مطابق ہونا۔

زمانے کے ہیں اس لونڈی میں اوصاف
درست اس کا ہے بالکل شین اور قاف

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۵۶۲)۔ ان ہندو لڑکیوں کا شین قاف کیسا درست ہے۔ (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۰۷)۔ جو ش ق کا صحیح تلفظ نہ کر سکتا ہو اور اسی کی رعایت سے اردو میں شین قاف درست ہونا محاورہ بن گیا۔ (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۱۵۶)۔

---کے سُرْخے لگانا محاورہ۔
کثرت سے لفظ شین محل بے محل استعمال میں لانا ، بجائے سین مہملہ کے شین معجمہ بولنا (فرہنگ آصفیہ)۔

شِین(۲) (ی مع) امذ۔
سینی ، تھال ، خوان۔ ان سب (طوطکوں) کو ایک دم ڈال یا لگن میں موز کے پتوں پر جما کر شین (سینی) ڈھک کر اوپر کوئلوں کی آگ دیدیں۔ (۱۹۳۲ ، مشرق و مغربی کھانے ، ۱۳۹)۔ [سینی (رک) کا مخرب]۔

شین پوش (ی مع ، و مج) صف مذ.
قیدیوں کا محافظ ، داروغۂ قید خانہ ، نمبردار. جہاں تک قیدی وارڈروں کا تعلق ہے جنہیں پنجاب کے جیلوں میں نمبردار سرحد میں شین پوش اور سندھ میں مقدم کہتے ہیں. (۱۹۷۲ ، بولے گل نالۂ دل ، ۹۹). [مقامی].

شیو (ی مع) امذ.
ہندوؤں کے اوتاروں میں سے تیسرے اوتار مہادیوجی کا لقب ؛ ایک پودا ؛ لاط : Vallisneria Octandre

آ مجھکو تنک تلک لگا دے
مورت مجھے شیو کی دیکھا دے

(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۹). بودھ اس کو شاکیہ منی کے قدم کا نشان اور ہندو شیو کے پاؤں کا نشان سمجھتے ہیں. (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۳۳۳). [س : शिव].

ــــ بُوٹی (ـــ و مع) امث.
(ہندو) **شیوجی سے منسوب ایک پودا جس کا رس ہندو بطور تبرک استعمال کرتے ہیں ، سوم ، بھنگ.** سوم رس یعنی شیو بوٹی اعنی بھنگ دن بھر گھٹا کرتی تھی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۷ : ۳). [شیو + بوٹی (رک)].

ــــ جوگ (ـــ و مج) امذ.
زائچہ کی کنڈلی کے بہتر جوگوں میں سے ایک جوگ. شیو جوگ ، اس جوگ میں جو پیدا ہو گا وہ مولود پیشہ وروں و دستکاروں میں ہو گا. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۵۵). [شیو + جوگ (رک)].

ــــ دَج (ـــ فت د) امذ.
(کاشت کاری) **بغیر تخم (طریق توالد و تناسل) پان کے اجزا سے مٹی میں پیدا ہو جانے والے کیڑے** (ماخوذ : ا پ و ، ۶ : ۸۲). [مقامی].

ــــ رات / راتری (ـــ / سک ت) امذ.
(ہندو) **پھاگن کے مہینے کا ایک تہوار جس روز شیوجی کی پوجا کرتے اور برت رکھتے ہیں.** اس کا یہ قاعدہ ہے کہ برسویں دن شیو رات کے روز اپنے استھان سے نکل کر دریا میں پیرتا ہے اور خوشی کرتا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۵). تعطیلیں بالکل نہ ملتی تھیں ... شیو راتری آئی اور گزر گئی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زادِ راہ ، ۱۶۱). وہ دیوالی نہ مناتے تھے مگر شیوراتری مناتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۸۵). [مقامی].

ــــ رام پُوری (ـــ و مع) امذ.
کاغذ کی ایک قسم. دو جلدیں جو ولایت جانے والی ہیں اس کاغذ پر چھاپی جائیں اور باقی شیو رام پوری یا نیلے کاغذ پر. (۱۸۵۸ ، خطوطِ غالب ، ۱۶۱). [شیو رام پور (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــ مَت (ـــ فت م) امذ.
ہندوؤں میں شیوجی کے ماننے والوں کا مذہب یا مسلک. مسلمان شاعروں نے شاستر اور شیومت کے فلسفے کا کُھلم کُھلا پرچار کیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۸۶). [شیو + مت (رک)].

ــــ مَتْ بھیروں (ـــ فت م ، سک ت ، ی لین ، و مج) امذ.
(موسیقی) **بھیروں ٹھاٹھ کی ایک راگنی.** بھیروں ٹھاٹھ ... راگ راگنیاں اس میں یہ ہیں ... شیومت بھیروں ... گونڈ. (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی (ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۶)). [مقامی].

شیو (ی مج) امذ.
داڑھی یا داڑھی مونچھ دونوں کا مونڈنا. نوکر کے ہاتھ اپنا شیو کرنے کا سامان اور سوٹ کیس منگا لیا. (۱۹۲۹ ، خمارِ عیش ، ۳۰). خوب رگڑ رگڑ کے اس نے شیو کی ، کپڑے بدلے اب اس نے الماری میں لگے قدِآدم آئینے میں اپنے ہوئے سراپے کو دیکھا اور خوشی سے مسکرا دیا. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۶۹). [انگ : Shave].

شیوا (ی مج) امذ.
رک : **شیو.** شیوا دیوتا یعنی مہادیو یا بڑا دیوتا رزق دینے والا ، مخلوق کو پیدا کرنے والا اور موت دینے والا سمجھا جاتا تھا. (۱۹۰۹ ، رام راج ، ۱۲۲). [شیو + ا (زائد)].
شیوا (ی مع) صف ؛ شیوہ.
فصیح ، بلیغ. شیوا ، فصیح و بلیغ. (۱۹۲۵ ، تاریخ الاسماء (ان کوئی اور اس کی روایت ، ۱۱۵)). [ف : شیوہ (رک) کا متبادل].

ــــ بَیان (ـــ فت ب) صف.
فصیح و بلیغ ، خوش بیان. ایک طرز داں اور شیوہ بیان ایلچی پیشکش لے کر آیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۳۷۲).

جس کی پشت سے خود مصور بھی کانپتا ہے
زبان شیوا بیاں لرزتی ہے ایک بوسیدہ مو قلم کی طرح

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۳۶). [شیوا + بیان (رک)].

ــــ بَیانی امث.
خوش کلامی ، خوش بیانی ، فصاحت و بلاغت.

مسلمانوں سے پوچھو ہندوؤں سے پوچھتے کیا ہو
مری شیوا بیانی کو مری شیریں کلامی کو

(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۵۰۲). [شیوا بیان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ زُبان (ـــ فت نیز ضم ز) صف.
رک : **شیوا بیان.** خواجہ جیسا ... شیوا زبان شخص کو کمتر پایا جاتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۱۳۲). سخنورانِ طلیق اللسان اور شعرائے شیوا زبان نے جو کچھ لکھا تھا اس سب کو صحیح پایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۲۸). [شیوا + زبان (رک)].

ــــ زُبانی (ـــ فت نیز ضم ز) امث.
رک : **شیوا بیانی.** مرزا صاحب نے بڑی خوش بیانی اور شیوا زبانی سے پہاڑوں کی تعریف کرنا شروع کی. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۸). [شیوا زبان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شیوا (۲) (ی مج) امذ.
طور ، طریق ، انداز. حسن کے بہزاد جُبس نے بھی ... اپنا شیوا ، اپنا چالا ، اپنا چھند بند سب اس کی مدد گاری کون بھیجی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸۶).

شیخوں مشایخوں کی مل کر مزاوری دیکھ
اثبات میں کیا ہوں شیوا قلندری کا

(۱۷۰۶ ، خروش (قدیم بیاض ، ۲۷)). گھر میں بیٹھنا عورتوں کا شیوا ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۹).

جفا کی شکایت یہ کہتے ہیں ہنس کر
وفا ہم حسینوں کا شیوا نہیں ہے

(۱۹۳۸ ، مولوی سید اظہر علی (تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۹۶)).
[شیوہ (رک) کا ایک املا].

شیوالا (ی مع) امذ ، رک شیوالہ.
شوالا ، مندر ، ہندوؤں کا مندر. ازانجملہ ایک بدری ناتھ کا شیوالا یعنی مندر ہے جو تمام شہر کی عمارات سے بلند ہے. (۱۸۷۱ ، رسالہ علم جغرافیہ ، م : ۴۳). جس دکان میں ولایت علی خان رہتا تھا وہاں اب شیوالہ بن گیا ہے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۳۸).
[شوالہ (رک) کا ایک املا].

شیوائی (ی مع) امث.
فصاحت ، بلاغت.

کوئی خامی نہ ہو انداز کی شیوائی میں
نقص رہ جائے نہ مضمون کی رعنائی میں

(۱۹۳۵ ، عروس فطرت ، ۱۲۵). [شیوا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

شُیُوخ (ضم ش ، و مع) امذ ج.
۱. **بزرگ ، خدا رسیدہ لوگ ، مشائخ ، اساتذہ.** ہندوستان سے لے کر عرب تک ہزارہا علماء اور شیوخ سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر ملا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۲۲). مشائخ و شیوخ ان نعمتوں کو کیونکر کام میں لاتے ہیں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۶۶).
۲. **مسلمانوں کا ایک طبقہ جو عموماً اپنے نام کے آگے صدیقی ، فاروق وغیرہ لکھتا ہے.** بستی ہے شیوخ کی رہتے ہیں اس میں زیادہ تر چمار. (۱۹۵۶ ، ہمارا گاؤں ، ۱۰). [شیخ (رک) کی جمع].

شُیوخچہ (ضم ش ، و مع ، سک خ ، فت چ) امذ.
(طنزاً و تحقیراً) **چھوٹے شیخ ، چھوٹے چھوٹے سردار.** ان دونوں سر برآوردہ شیوخ کے نیچے اور پیچھے بہت سے شیوخچے اور زمیندار بھی تھے. (۱۹۵۶ ، ہمارا گاؤں ، ۲۲).
[شیوخ + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

شُیُوخیّت (ضم ش ، و مع ، کس خ ، شد ی بفت) امث.
سرداری ، شیخوں کی علمداری. اس قسم کی حکومت کو اصطلاحاً "شیوخیت" کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۱۷۲). [شیوخ + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شُیُوع (ضم ش ، ی مع) امذ.
ظاہر ہونا ، آشکارا ہونا ، شائع ہونا ؛ (کنایۃً) پھیلنا. پس واسطے شیوع تجارت اور حصول سامان اون اشیاء کے جو دستکاری و ہنر مندی سے طیار ہوتے ہیں ، تحقیق کرنا. (۱۸۳۵ ، مزید الاموال ، ۲). اخلاق مسائل کے شیوع میں خاص حصہ لیا. (۱۹۲۷ ، تاریخ یونان قدیم ، ۲ ، ۳۰۸). صنعتی انقلاب کا آغاز انگلستان میں ہوا تھا ، چند ہی برسوں میں اس کا شیوع تمام مغربی ممالک میں ہو گیا. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۱۹۰). [ع].

شیوَن (ی مج ، فت و) امذ.
نالہ و فریاد ، نوحہ ، زاری ، آوازِ ماتم ، واویلا.

اندھاری رین شہ پر روشن کریں
اتال جا کر دشمن پر شیون کریں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۹۰).

تیری زلفوں سے دل شیون میں ایسا ہے کہ گر سنتا
صدا اس چینی سوار کی ، فغفور رو دیتا

(۱۸۵۵ ، یقین ، د ، ۴). جتنے تعزیے دار ہیں شدے اور علَم اٹھا کر بیٹھک خانے تلک شیون کرتے ہوئے لے جاتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۳۷).

گئی نیند شیون سے بلبل کی رات
کہیں دل ہمارا گرفتار تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۹۹). بہادر شاہ ظفر ولی عہد سلطنت تھے ، انہوں نے بھی بہزار شیون و بکا مولوی صاحب کو رخصت کیا. (۱۹۶۵ ، غالب کون ہے ، ۲۱). اس کے شیون میں بے اندازہ جدت ، تنوع اور تازگی ہے وہ اپنے آپ کو کبھی دہراتی نہیں. (۱۹۸۶ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۱۶۲). [ف].

شُیُون (ضم ش ، و مع) امذ ؛ ج.
۱. **صورتیں ، حالتیں.** ہم عموماً رویا میں وہی چیزیں دیکھتے اور اونہیں شیون یا کیفیتوں کا نظارہ کرتے ہیں جو عالم بیداری میں ہمارے احساس میں آتی ہیں. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۲۷۵).
۲. (تصوف) **صورِ علمیہ اور حقائقِ عالم کے اصول جو مرتبۂ وحدت میں بطور اجمال اور مرتبۂ وحدانیت میں بطور تفصیل کے ثابت ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۵۵).

ہاں شیون کو درجۂ اعیان میں لا کر آخرش
خلوتِ ایجاد میں پوشیدہ لایا آپ کو

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۹۸). ذاتی شیون کی وجہ سے حق تعالیٰ کی احدیت اور مخصوص یکتائی میں کسی قسم کا خلل نہیں پڑتا. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱۳۹۱). [شان (رک) کی جمع].

شیوِنگ (ی مع ، کس و ، غنہ) امذ.
حجامت ، بالوں کی صفائی. شیونگ کا سامان میز پر رکھا ہوا تھا. (۱۹۳۳ ، ایرانی افسانے ، ۱۲۵). [انگ : Shaving].

ـــ مَشین (ـــ فت م ، ی مع) امذ.
حجامت کرنے کا آلہ ؛ (چرم سازی) چمڑا ہموار کرنے اور چھیلنے کی مشین. شیونگ مشین سے حسب ضرورت چھلائی کرنے کے بعد ... اس رنگ کا نسخہ استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۱۲۳). [شیونگ + مشین (رک)].

شیوَنی (ی مج ، فت و) صف.
نالہ و فریاد کرنے والا ، فغانی.

عمر شاہ دیں جاودانی ہے — زبان شیونی لب فغانی ہے

(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۱۷۳). [شیون + ی ، لاحقۂ صفت].

شیوہ (ی مع ، فت و) امذ.
۱. **طور طریق ، ڈھنگ ، انداز ، دستور ، عادت ، روش ، ناز ، کرشمہ.**

دور ہوں فرسنگ در فرسنگ تیرے وصل تھے
میرے دل کا خیال تیرے شیوے ہن نا دور تھے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲).

غم سوں تیرے ہے ترحم کا محل حال ولی
ظلم کوں چھوڑ سجن شیوۂ احسان میں آ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲). احکام بادشاہ کے اور اس صوبہ دار کے بہ خوبی بجا لاوے تغافل شعاری و سہل نگاری کا شیوہ اختیار نہ کرے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۹۱).

نہ سلیقہ مجھ میں کلیم کا ، نہ قرینہ تجھ میں خلیل کا
میں ہلا کو جادوئے سامری ، تو قتیلِ شیوۂ آذری!

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۸۴). ایک نیا پنجاب جو نوکر شاہی کو اپنے کندھوں سے جھٹک کر براوراست سیاست کو اپنا شعار اور شیوہ بنائے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۹۸). ۲. (تصوف) **جذبۂ الٰہی کو کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک فطرت و عادت الٰہی کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۵۶). [ف].

ـــــ لینا محاورہ.
انداز اختیار کرنا ، طور طریقہ اپنانا.

کہے نہ تجھ پری رو سے مطلب یک بوسۂ شیریں
لیا ہے اس سبب دل نے مرے شیوہ گدائی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰).

ـــــ ہائے خانقہی (ـــــ سک ن ، فت ق) امث.
خانقاہ میں بیٹھنے والوں کی عادتیں یعنی جدوجہد اور جہاد کا ترک.

سکھا دیئے ہیں اسے شیوہ ہائے خانقہی
فقیہہ شہر کو صوفی نے کر دیا ہے خراب

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۵۶). [شیوہ + ہا (لاحقۂ جمع) + ے (حرفِ اضافت) + خانقہ (خانقاہ (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شیہہ (ی لین ، فت ہ) امذ.
ہنہناہٹ ، ہنہنانا ، گھوڑے کے بولنے کی آواز. تمہارا محبوب بویرہ دلتی شین منقوط مع التحتانی کے بیان میں شیہہ کو گھوڑے کے ہنہنانے کی فارسی بتاتا ہے. (۱۸۶۹ ، خطوط غالب ، ۶۱۸). گھوڑے نے جو اپنے آقا کو دیکھا شیہے بھرتا ہوا قریب آیا. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۲۷۰). [ف].

شَیئِیَت (ی لین ، کس ء ، شد ی بفت) امث.
چیز ہونے کی حالت یا کیفیت.

شیئیت و افعال اس اور اسماع
تثلیث کو ان کی ایک تو ذات سمجھ

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۵۲). استعارہ معانی کی جس صورت کو پیش کرتا ہے اس کا تعلق شے سے زیادہ شیئیت کی تشکیل سے ہے. (۱۹۶۹ ، شعری لسانیات ، ۱۲۰). [شے + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ص

ص حرف ، امذ.
۱. **بلحاظ صوت اُردو حروف تہجی کا تیسواں ، عربی کا چودھواں ، فارسی کا سترھواں حرف.** زبان کی نوک کو نیچے کے اگلے دانتوں سے ملا کر ادا کیا جاتا ہے اور کچھ سیٹی سے مشابہ آواز نکلتی ہے ، تلفظ عربی میں صاد اور اُردو میں سواد ہے ، کلمہ کے شروع میں بھی آتا ہے اور درمیان و آخر میں بھی ، جیسے صابر ، وصل ، اخلاص ، اسے صاد مہملہ اور صاد غیر منقوطہ بھی کہتے ہیں ، جمل کے حساب سے نوے (۹۰) کے عدد کا قائم مقام. یہ عربی الاصل الفاظ میں آتا ہے ، جس وقت آدھا (ص) صاد یعنی بغیر دائرہ لکھتے ہیں تو وہ علامت صحیح یا منظوری خیال کی جاتی ہے نیز «صلی اللہ علیہ وسلم» کے مخفف کے طور پر حضورؐ کے اسم گرامی کے اوپر لکھتے ہیں ، اُستاد اچھے شعر پر ص دیتا ہے ، شعرا آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں. ص ، ث ، ط ، ظ وغیرہ عربی کی واضح آوازیں بھی ہیں. (۱۹۶۶ ، اُردو لسانیات ، ۵۹). ۲. **قرآن مجید کی اڑتیسویں سورت جو مکی ہے اور سورۃ القمر کے بعد نازل ہوئی اس میں اٹھاسی آیات اور پانچ رکوع ہیں.** میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ میں سورہ ص میں سجدہ کروں. (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف ، ۱ : ۲۳۷). ۳. (تصوف) صورۃ الحق ، یہ اشارہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مطہر کی طرف جو خلاصۂ عالم ہے (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۷).

صاب صف ، امذ.
رک : **صاحب.** پلیلی صاب نام ہے مارنا ہمرا کام ہے. (۱۸۹۳ ، البرٹ بل ، ۸۱). فتح حا کا چلن اتنا عام ہے کہ عوامی لہجے میں صاحب محض صاب ہو کر رہ گیا ہے. (۱۹۸۷ ، اُردو ، کراچی ، دسمبر ، ۹۵). [صاحب (رک) کا بگاڑ].

صابَر (فت ب) امذ.
بارہ سنگھے کی کھال سے تیار کیا ہوا سفید یا زرد رنگ کا چمڑا. بربر میں اجناس تجارت کیا ہیں گوند ، بادام ، صابر اور نمک. (۱۸۵۳ ، مراۃ الاقالیم ، ۶۳). پٹرول کو چھاننے اور ہر قسم کی ناگوار غلاظت سے محفوظ رکھنے کے لیے شامی لیدر یا دوسرے لفظوں میں صابر نہایت مفید چیز ہے. (۱۹۳۹ ، موٹر انجینیئر ، ۱۹۱). [سابر (رک) کا غلط املا].

صابِر (کس ب). (الف) صف.
مصیبت میں صبر کرنے والا ، برداشت کرنے والا ، ضبط کرنے والا.

تیری یاداں سیتی کد آہ نہ ماروں ہرگز
آہ ماروں تو کہیں لیہ میں نہیں ہے صابر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۹).

صابر رنج دشتِ کرب و بلا
خلف ابن علی کا زین عبا
(۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۱).

کیا پوچھو ہو دیں کے اکابر فاضل صابر رنج
عزت والے کیا لوگوں کو گلیوں میں ان نے خوار رکھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۶۱). اونٹ سپاہ و آبادی ... کا مددگار اور باربرداری میں صابر ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۶۸).

یونہیں صابر اگر ہے انسان
رکھے کا لحاظ اس کا ہر آن
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۲۹). (ب) امذ. **مشہور پیغمبر حضرت حضرت ایوب علیہ السلام کا لقب جن کا صبر مشہور ہے** (ماخوذ : نوراللغات). [ع : (ص ب ر)].

---اور شا کر دونوں جنّتی (ہیں) کہاوت.
مسلمانوں میں صبر اور شکر کرنے والوں کا بڑا درجہ ہے (ماخوذ : جامع اللغات ، جامع الامثال).

---و شا کر (---و مع ، کس ک) صف.
راضی برضا رہنے والا ، صبر و شکر سے کام لینے والا. اول مدرس خلیق ہو ... دوم صابر و شا کر ہو. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۳۱). میں ... قومی کام کرنے والوں میں ایک حیثیت بھی رکھتا ہوں اور طبعیتاً بھی صابر و شا کر ہوں. (۱۹۲۶ ، حیات جوہر ، ۲۳۰). میں بالکل کچھ نہ کہوں گا اور ہمیشہ صابر و شا کر رہوں گا. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۲۳). [صابر + و (حرفِ عطف) + شا کر].

صابری (رنگ) (فت نیز سکن ب) صف ؛ امذ.
صابر (رک) سے منسوب یا متعلق ؛ بہت ہلکا زرد رنگ. آپ کا لباس صابری رنگ کا از سر تاپا تھا . (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۳۱۰). [صابر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صابری (کس ب). (الف) امث.
صبر کرنے کی کیفیت یا عمل ، صبر کرنا.

صابری ہو گئی زورائے دل افکار پہ ختم
غیرت و شیوہ ہوئی عترتِ اظہار پہ ختم
(۱۸۳۱ ، مراثی ، دلگیر ، ۱۸۲). (ب) امذ. **سلسلۂ صابریہ سے منسوب یا متعلق شخص.** سہروردیے حالت جذب میں نعرے کرتے صابری صبر و شکر کا دم بھرتے. (۱۸۶۹ ، جادۂ تسخیر ، ۸۰). [صابر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صابریّہ (کس خف ب ، کس ر ، شد ی بفت) صف.
سلسلۂ چشتیہ کی ایک شاخ کا نام جو حضرت علی احمد صابر کلیری سے منسوب ہے . خاندان ... صابریہ میں قطب الارشاد حضرت امیر شاہ صاحب قدس سرہ صاحب سجادہ سے بیعت کی. (۱۹۱۰ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۱۲). صابریہ ، حضرت علی احمد صابر اور نظامیہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا سے منسوب ہیں. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۸۰). [صابری (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صابغ (کس ب) صف.
رنگنے والا ، رنگ پیدا کرنے والا : مصبوغ زیادہ دیر تک صابغ سے ٹھہرے گا یا دونوں برابر ٹھہریں گے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۸۲). [ع : (ص ب غ)].

صابُن (ضم نیز فت ب) امذ.
تیل ، سجی اور چربی سے بنائی ہوئی ٹکیہ جو دھلائی ، صفائی اور غسل وغیرہ میں استعمال کی جاتی ہے.

نہ دھوئے کوں صابن ملے ہر بڑے
بہا چاند کا پاکگن جا جڑے
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۱۷).

اس ملک ہندوستان میں مشہور کامل کا شرف
صابن لگا دھویا کرو منہ تا نہیں غم کا حرف
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷۷).

ہے کچھ یاد وہ رات کی بیحیائی
ہوئی آنکھ صاف آج صابن سے دھوئی
(۱۸۱۸ ، انشا ، د ، ۲۶).

اُدھر تولیا اور صابن مبارک
اِدھر تیل ترک تعاون مبارک
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۸۳). صابن کی ٹکیوں سے بھرے ہوئے ایک ڈبے کا وزن ۶ کلو گرام ہے. (۱۹۸۸ ، ریاضی ، چوتھی جماعت کے لئے ، ۹۶). [صابون (رک) کی تخفیف].

---دان امذ.
صابن رکھنے کا برتن (ا پ و ، ۳ : ۱۰۶). [صابن + ف : دان ، ۔ لاحقۂ ظرفیت].

---دانی امث.
صابن رکھنے کی ڈبیا. یہ حصہ اس سے زیادہ نہیں کہ آپ کا کوئی سگر رشتہ دار آپ کو پلاسٹک کی ایک صابن دانی تحفے میں دے دے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۶۵). [صابن دان (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

---دیے میل کٹے اور گنگا نہائے پاپ ، جُھوٹ برابر پاپ نہیں اور سانچ برابر تاپ کہاوت.
ہندوؤں کے اعتقاد میں گنگا کے نہانے سے گناہ معاف ہوتے ہیں ، جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے اور سچ کے برابر کوئی عبادت نہیں (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

---سازی امث.
صابن بنانا نیز صابن بنانے کا کام یا پیشہ. صابن سازی ، شیشہ گری ادویات اور سونے کے کاموں میں نمک کی ضرورت ہوتی ہے. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۱۶۶). [صابن + ف : ساز ، ساختن ۔ بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سا مُنْھ میں گُھلْنا محاورہ.
منھ میٹھا اور بے مزہ ہونا ؛ پھیکا پھیکا اور بدذائقہ منھ ہونا (فرہنگِ آصفیہ).

ـــــ سا مُنْھ ہونا محاورہ.
رک : صابن سا منْھ میں کھیلنا (فرہنگ آصفیہ).

ـــــ کے مول پڑْنا محاورہ.
بہت زیادہ جُوتیاں لگنا ، بہت پٹائی ہونا.

جب پڑنے لگیں ادھر سے صابن کے مول
سونے کی طرح سے تپ گیا خوب گڑھا

(۱۸۳۵ ، رنگین (نوراللغات)).

ـــــ مَلْنا ف م ؛ محاورہ.
صفائی کے لیے منْھ یا بدن پر صابن کی ٹکیا رگڑنا. صابن مل چکا تھا ، آنکھیں بند تھیں گھبرا کر ایک لوٹا سر پر ڈالا اور جلدی سے آنکھیں کھول دیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۷۵).

ـــــ میں (کا) تار سف.
شامل ہوتے ہوئے آلودگی سے پاک ، بے لوث ، بے تعلق ، آزاد (فرہنگ آصفیہ).

ـــــ میں سے تار کی طَرَح نِکَل جانا محاورہ.
بالکل بے تعلق ہو جانا ، ایک دم الگ ہو جانا ، صاف مکر جانا. جس مردود کی محبت میں یہ سب کچھ کیا وہ آناً فاناً میں صابن میں سے تار کی طرح نکل گیا. (۱۹۲۹ ، خمار عیش ، ۳۸).

ـــــ میں سے تار نِکالْنا محاورہ.
کسی کام کو نہایت آسانی سے بحسن و خوبی پورا کرنا. دیکھو کیا صابن میں سے تار ، مکھن میں سے بال نکالا ہے. (۱۹۸۳ ، شمع اور دریچہ ، ۳۷).

صابُودانَہ (و مع ، فت ن) امذ.
رک : ساگودانہ. لشکر کا ایک چپراسی بشیر کے یہاں صابودانہ مانگ رہا تھا. (۱۹۲۲ ، گوشہ عافیت ، ۱ : ۱۳). [ساگودانہ (رک) کا غلط اِملا].

صابُون (و مع) امذ.
رک : صابن جو زیادہ مستعمل ہے. صابون کپڑے کو لانے پاکی. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۹۳).

جو یک قرص صابون کا لیا یا بہار
دھویا سب سیاہی تھی او دشت و غار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۶۳).

شیخ جی کھاتے ہیں افیون کی گولی بیچھے
پہلے صابون کے شافوں کو بنا رکھتے ہیں

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۳۲).

تھا شور کہ صابون یہ رکھتا ہے کہیں تار
سر خاک یہ برساتی ہے یہ برق شرر بار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۳۳). ماما گرم پانی صابون تولیا ... لے کر حاضر ہوئی. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، گرداب حیات ، ۵۰).

مسز ولیم عجب انداز کی خاتون تھی یارو
کبھی مکھن ، کبھی پتھر ، کبھی صابون تھی یارو

(۱۹۸۷ ، ضمیریات ، ۵۳). [پرتگالی].

ـــــ دان امذ ـ صابوندان.
رک : صابن دان. دوسرے میں صابوندان اور منجن کا ڈبہ رکھا تھا. (۱۹۳۳ ، گھر گرہستی ، ۳۷). [صابون + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ سے تار نِکَلْنا محاورہ.
تیزی اور صفائی سے باہر آنا.

چار آئینہ میں تیر سے باہر نکل آئے
صابون سے دو تار برابر نکل آئے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۹۱).

ـــــ کا تار امذ.
وہ تار جس سے صابون کو کاٹتے ہیں ؛ (کنایۃً) شامل ہوتے ہوئے بھی آلودگی سے پاک ، بے تعلق ، بے لوث ، آزاد (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

ـــــ کے بھاؤ پڑْنا محاورہ.
صابن کے مول پڑنا ، بہت جُوتیاں پڑنا ، پٹائی ہونا. ایک نے دوسرے کی خوب کندی کی اور صابون کے بھاؤ پڑ چکیں تو خون میں نہائے لال قلعہ میں آئے. (۱۹۳۲ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۴۴).

ـــــ گَر (ـــــ فت گ) امذ.
صابن بنانے والا ، صابون سازی کا کام کرنے والا شخص. مولانا عبدالقادر اور صابون گر اور دوسرے فقرا آپ کے معتقد ہو گئے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳۰). [صابون + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ میں تار سف.
رک : صابون کا تار (جامع اللغات).

صابُونی (و مع) (الف) امث.
ایک مٹھائی جو تقریباً انگلی کے برابر ہوتی ہے اور بادام ، شہد اور تل کے آمیزے سے بنائی جاتی ہے ، برفی.

شکر فروشوں کی دوکاں سے نکس بھی کبھی
نہ جائے شوق میں صابونیوں کی جانب کو

(۱۸۷۴ ، کلیات منیر ، ۳ : ۱۱۹). پرہسہ سے شوربے تک ، حلوائے صابونی سے ریوڑی تک ... احکامات سلطانی کے بموجب رکھتے. (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی ، ۴۶۳). (ب) صف ؛ امذ ۱. صابن کا ، صابن سے منسوب ، صابن ملا ہوا نیز صابن بنانے یا فروخت کرنے والا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). ۲. ایک قسم کا زمرد جو نہایت ہلکے ہرے رنگ کا ہوتا ہے. اس پتھر کی بہت سی قسمیں ہیں ... صابونی سفیدی مائل سبز رنگ ، کاہی زردی مائل سبز رنگ. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۲۶). [صابون + ی ، لاحقۂ نسبت].

صابُونِیَہ (و مع ، سک ن ، فت ی) امذ.
ایک پودا جس کو صابن کی طرح استعمال کرتے ہیں : ریٹھا جس سے کپڑے دھوتے ہیں.

چھٹی قسم صابونیہ یعنی ریٹھا
بھتے ہیں کپڑوں کو بھی جس سے دھو کے
(۱۹۰۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۹)۔ [صابون + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

صابی امذ۔
۱۔ایک ستارہ پرست قوم جس کا عقیدہ ہے کہ کواکب اور افلاک وغیرہ کی تاثیرات سے یہ عالم ہوا ہے اور یہی تمام تغیرات میں کارفرما ہے ابراہیم علیہ السّلام اسی قوم پر مبعوث ہوئے تھے ، بعض کے نزدیک نوح علیہ السّلام کے مذہب کا ماننے والا ؛ غیر اہل کتاب نیز حنفی فرقہ کا مقابل فرقہ۔

لوکاں کتاباں قبل کی اور صابیاں ہوئے کے تا
ہے ذبح سب ان کا روا جو خوب ہے اور پا کتر
(۱۶۳۵ ، تحفۃالنصائح (ترجمہ) ، ۵۸)۔ نصارا ، یہود ، صابی زردشتی اور سب طرح کے آدمی اس مجلس میں آئے تھے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۵۷) ۔ ان لوگوں کا الگ ذکر کیا ہے جو کسی الہامی کتاب کے بغیر ہیں مثلاً صابی ۔ (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۹۳)۔ **۲. بدعقیدہ ، مرتد۔** بدعقیدہ کو عربی میں صابی کہتے ہیں۔ (۱۹۱۳ ، سیرۃالنبیؐ ، ۲ : ۱۲) ۔ ابولہب آپ کے پیچھے لگا رہتا اور آپ کو جھوٹا اور صابی کہہ کر آپ کی تبلیغ میں خلل انداز ہوتا۔(۱۹۷۲ ، رُوحِ اسلام ، ۱۲۲)۔ **۳. بُت پرست جو اپنا مذہب بدلے** (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس)۔ [رک : صائبی]۔

صابِیَّہ (کس ب ، شد ی بفت) امذ۔
رک : صابی۔ پنجم صابیہ یہ لوگ محسوس و معقول اور احکام عقلیہ کے قائل ہیں مگر شریعت انبیاء کے معتقد نہیں۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۶۶)۔ [صابی (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

صاح (۱) امذ۔
مالک ، آقا نیز ساتھ زندگی گزارنے والا ، صاحب (رک)۔ صاح صاحب کا مرخم ، اسما معشوقہ کا نام۔ (۱۸۷۰ ، قواعدالعروض ، ۲۵۹)۔ [صاحب (رک) کی تخفیف]۔

صاح (۲) صف ؛ امذ۔
وہ شخص جو نشہ میں نہ ہو ، سکران کا نقیض۔
نہ ہوں صاح و سکران ہرگز برابر
کہ عمر و خرد میں بہت فاصلہ ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۶۲)۔ [ع]۔

صاحِب (کس نیز فت ح)۔ (الف) امذ۔
۱. القاب جو اسماء کے بعد عزت و احترام کے لیے مستعمل ہے۔
جہاں کے خوبصورت خوب ہم تاڑے ہیں نظروں میں
تو سب کا سب طرح صاحب ہے اے میرے میاں صاحب
(۱۷۴۶ ، دیوان زادہ حاتم ، ۴۹)۔
لیتے ہی نام اس کا سوتے سے چونک اٹھے ہو
ہے خیر میر صاحب کچھ تم نے خواب دیکھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۹)۔

دل لگا کر آپ بھی غالب مجھی سے ہو گئے
عشق سے آتے تھے مانع میرزا صاحب مجھے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۳)۔ عامل صاحب بہت خوش ہوئے ۔ (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۶۳)۔ ایک دفعہ مہندر نے اس سے کہا کہ دلجیت کے گھر گرنتھ صاحب کا ختم ہے وہ بھی اس کے ساتھ چلے۔ (۱۹۶۶ ، انگیاں فگار اپنی ، ۱۳۰)۔ **۲. کلمۂ تعظیم یا تخاطب ؛ مراد : حضرت ، جناب ، آپ۔**
کہتے ہیں گھر مرا کوئی حسرت کدہ نہیں
صاحب یہاں نہ چھوڑ کے ارمان جائیے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۸)۔
کیوں چپ ہو یہاں مصحفی فرماؤ تو صاحب
پڑھتے نہیں کیوں آپ کوئی تازہ غزل آج
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۷۶)۔ مجھے خود رات بھر انتشار رہا کہ صاحب پار کرتے ہوں گے۔ (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۵۵۲)۔
ہم سے اس درجہ تغافل بھی نہ برتو صاحب
ہم بھی کچھ اپنی دعاؤں میں اثر رکھتے ہیں
(۱۹۷۵ ، بچھلے پہر ، ۷۳)۔ **۳. آقا ، مالک ، مخدوم ، افسر۔**
کہا سب عمر میں او صاحب میرا
جو کھائے ہیں ان پست دو من کیرا
(۱۵۹۱ ، قصۂ فیروز شاہ (ق) ، عاجز ، ۱۱)۔ ملک ہوا پراگندہ صاحب ہو کر بیٹھا ہر یک بندہ ۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۶۵) ۔ حضرت نے رضوان داروغہ بہشت سے پوچھا کہ صاحب ان دونوں محلوں کا کون ہے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۱)۔
بندہ ہے پھر کہاں کا جو صاحب ہو بے دماغ
اس سے خدائی پھرتی ہے جس سے خدا پھرا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۷۸)۔ سپاہی کے واسطے کوئی چیز اس سے بہتر نہیں ہے کہ وہ اپنے صاحب کی ذات کی حفظ و حمایت میں اپنی جان فدا کرے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۸۸)۔ **۴. (أ) شوہر ، خاوند (بیشتر خطاب کے موقع پر)۔**
لوگو شہ والا کے مصاحب نہیں آئے
ہے ہے علم آیا مرے صاحب نہیں آئے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۲۷)۔
وفورِ شرم سے حالت خراب ہے صاحب
علی کی جانی کو خوفِ عتاب ہے صاحب
(۱۹۱۲ ، شمیم ، ریاض شمیم ، ۵ : ۹) ۔ **(أأ) زوجہ ، بی بی (بیشتر خطاب کے موقع پر)۔**
صاحب بھلا عدم کے مسافر کو کیا حجاب
ہم یوں ہیں جس طرح کہ سرِ آب ہو حباب
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۹۳)۔ **(أأأ) بول چال میں والدہ یا بیوی وغیرہ الفاظ کے بعد بطور تعظیم بجائے صاحبہ کے مستعمل۔**
اُمت کے لیے والدہ صاحب نے سہے جبر
(۱۸۷۴ ، انیس (نوراللغات))۔ ارے بھائی بات سمجھا کرو ... یہ مجھ سے کیسے ممکن ہے کہ میں اس کو چھوڑ دوں عطی بیوی صاحب کی خاطر۔ (۱۹۹۳ ، قاضی جی ، ۳ : ۲۰۵) ۔ **۵. (أ) دوست ، رفیق ، ساتھی ، ہمنشین۔**

شقی تھا تختِ حکومت پہ گرد صاحب تھے
دو رویہ کرسیوں پر سات سو مصاحب تھے
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). صریح آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو صاحبِ رسول اللہ فرمایا. (۴، مرج البحرین ۱۱۸). (اَا) **محبوب یا معشوق کے لئے کلمۂ خطاب.**

آنکھوں میں کیا بلا کچھ وحشت ہے میرے صاحب
دیکھے سوں جن کے دل میں دہشت ہے میرے صاحب
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۱).

بوسہ نہیں تو باتیں کچھ کیجے اپنے لب سے
دل کو مرے ذرا تو بہلاؤ میرے صاحب
(۱۷۸۳ ، دیوان محب ، ۳۹).

آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے
صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۸).

چپ چاپ بیٹھنے میں تو صاحب مزا نہیں
شوخی کی چھیڑ چاہیے کچھ کچھ حیا کے ساتھ
(۱۹۲۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۱۳). ۹. **محترمعین شخص ، شریف آدمی نیز ہر شریف شخص کے لئے کلمۂ خطاب.**

ایک صاحب سے جی لگا میرا
ان کے عشووں نے دل ٹھگا میرا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۹). اردو کے مغربی شاعروں میں ایک اور صاحب کا دیوان نظر سے گزرا. (۱۸۷۸ ، مقالات ماجد ، ۱۷). ان صاحبوں کو تم نے نہیں مارا؟ ہاں میں نے مارا مگر پچھتارہی نہیں ہوں. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۶۵). میں صاحب آدمی ہوں میرا سرمایہ سب کی نظر کے سامنے ہے جس کا دل چاہے آئے دیکھ لے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۶۹۷). ۷. **یورپین ، انگریز (جو مخدوم یا افسر ہو).**

شوہروں کے ہوئے صاحب ہوئی علت رخصت
لیڈیاں داخلِ خانہ ہیں جمیت رخصت
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، اکبر ، ۳۳۰).

مل گیا حضرت لیڈر کو تو صاحب سے ڈنر
کیا ہوا ، اس سے اگر قوم کا فاقہ نہ گیا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۵). (ب) صف. ۱. **جس سے کوئی چیز یا بات منسوب ہو ، رکھنے والا ، مالک یا قابض کے معنی میں (اضافت کے ساتھ یا بلا اضافت مستعمل)** . شمشیر ہور بہت کے صاحب. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷). دو سو پریوں کے بادشاہ صاحب تخت و تاج جہاں آرائی کی طرف آ رہے ہیں. (۱۷۳۶ ، قصہ مہرافروز و دلبر ، ۵۵).

ہو طرف مجھ پہلوان شاعر کا کب عاجز سخن
سامنے ہونے کو صاحبِ فن کے قدرت چاہئے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۳). آپ اپنے عہد کے مشہور واعظ اور صاحب تصنیفات کثیرہ ہیں. (۱۹۳۶ ، شبراتی ، مقالات ، ۲۲۳). ۲. (کنایۃً) **خدا تعالیٰ.**

جو صاحب سوں راضی ہو یکدل اچھے
اس آسان ہوئے جو مشکل اچھے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۹).

زر کے لالچ سے خوشامد جو نفر بے حد کرے
ایسے بندے پر سدا صاحب کی لعنت چاہیے
(۱۸۸۲ ، رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۱۶۳). صاحب (اللہ) نے ان کی عرض سن لی اور جانوروں کی کھالوں کھروں اور سروں میں روح ڈال دی. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب ، ۱ : ۸۸). [ع].

ـــِـ اَثَر کس اضا(ـــ فت ا ، ث) صف ؛ امذ.
اثر رکھنے والا ، رسوخ والا ، بااختیار ، معزز شخص. اس مرتبہ یہ طلیطلہ کے تمام صاحبِ اثر پادریوں اور معزز تنوں کو لے کے اسی وحشت کدے میں آیا ہے. (۱۸۹۹ ، فلورا فلورنڈا ، ۱۰۵). بڑے بڑے صاحب اثر بڑے بڑے گڑیل جوان مائی کے لال منوں مٹی کے نیچے دبے پڑے ہیں. (۱۹۳۰ ، خمارستان ، ۱۳). [صاحب + اثر (رک)].

ـــِـ اِحْتِیاج کس اضا(ـــ کس مج ا ، سک ح ، کس ت) صف.
صاحب ضرورت ، حاجت مند ، جس کو کوئی ضرورت ہو (ماخوذ : مہذب اللغات). [صاحب + احتیاج (رک)].

ـــِـ اِخْتِیار کس اضا(ـــ کس ا ، سک خ ، کس مج ت) امذ.
جو اپنی مرضی سے کوئی کام کرے ، جسے انتخاب کا حق ہو ، جسے کسی قسم کا اختیار سپرد ہو ، خودمختار ، مطلق العنان ، بااختیار (جامع اللغات). [صاحب + اختیار (رک)].

ـــِـ اَخْلاق کس اضا(ـــ فت ا ، سک خ) صف ؛ امذ.
بااخلاق ، خلیق ، نیک خصلت ، باادب ، مہذب ، شائستہ شخص ، نیک اطوار شخص. نہایت بازباش ، دوست پرور اور صاحبِ اخلاق بزرگوار تھے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۲۸). [صاحب + اخلاق (رک)].

ـــِـ اِدْراک کس اضا(ـــ کس ا ، سک د) امذ.
عقلمند ، دانا (جامع اللغات). [صاحب + ادراک (رک)].

ـــِـ اَدْیان کس اضا(ـــ فت ا ، سک د) امذ ؛ ج.
مختلف مذاہب کے ماننے والے لوگ.

اب وہ کہاں ہیں صاحبِ ادیانِ باستان
ہندو نئے نئے ہیں ، مسلمان نئے نئے
(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۳۷۶). [صاحب + ادیان (رک)].

ـــِـ اِرادَہ کس اضا(ـــ کس ا ، فت د) صف ؛ امذ.
ارادہ کرنے والا ، خواہش مند ، مرید.

پھر وہ بت صاحبِ ارادہ ہوا
پھر کفر میں کتار رہنے لگا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۲). [صاحب + ارادہ (رک)].

ـــِـ اِرْشاد کس اضا(ـــ کس ا ، سک ر) امذ.
ہدایت دینے والا ، رہنما.

بہت ہیں صاحبِ ارشاد اب تک
بہت ہیں باغِ دیں آباد اب تک
(۱۹۰۷ ، کلیات اکبر ، ۱ : ۳۰۸). [صاحب + ارشاد (رک)].

---ِ اِسْتِطاعَت کس اشا(---کس ا ، سک س ، کس مع ت ، فت ع) صف ؛ امذ.
اہلیت رکھنے والا ، قدرت رکھنے والا ، وہ جو کسی کی حاجت کو پورا کرنے کا اہل ہو ، خوشحال شخص. مگر وہ لوگ پھر بھی کسی قدر صاحبِ استطاعت تھے. (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ ، ۱۲۹). [صاحب + استطاعت (رک)].

---ِ اِسْتِعْداد کس اشا(---کس ا ، سک س ، کس مع ت ، سک ع) صف ؛ امذ.
استعداد رکھنے والا ، قابل ، لائق شخص (فیروز اللغات) . [صاحب + استعداد (رک)]

---ِ اَسْرار کس اشا(---فت ا ، سک س) صف.
راز رکھنے والا ، بھید والا ، جس میں کئی راز پوشیدہ ہوں.

رکھتا ہے سدا اپنے وہ قبضے میں ہوا کو
سچ پوچھو تو کچھ صاحبِ اسرار ہے پنکھا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۱). [صاحب + اسرار (رک)].

---ِ اِسْلام کس اشا(---کس ا ، سک س) امذ.
دینِ اسلام کا ماننے والا ، مسلمان. گھر میں ایک غلام تھا مبارک نام بڑا عالم اور صاحبِ اسلام. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۲۹). [صاحب + اسلام (رک)].

---ِ اِعْتِبار کس اشا(---کس مع ا ، سک ع ، کس مع ت) صف ؛ امذ.
اعتبار کے قابل ، معتبر ، معزز ؛ وہ شخص جس پر بہت اعتبار کیا جائے (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [صاحب + اعتبار (رک)].

---ِ اِعْجاز کس اشا(---کس مع ا ، سک ع) صف ؛ امذ
کوئی معجزہ رکھنے یا دکھانے والا (ماخوذ : مہذب اللغات) . [صاحب + اعجاز (رک)].

---ِ اَغْراض کس اشا(---فت ا ، سک غ) صف ؛ امذ.
فسادی، مفتری، جو بغاوت پھیلائے، خود غرض، غرض مند شخص (جامع اللغات). [صاحب + اغراض (رک)].

---ِ اَفْسَر کس اشا(---فت ا ، سک ف ، فت س) امذ.
بادشاہ ، شہنشاہ (جامع اللغات) [صاحب + افسر (رک)].

---ِ اِقْبال کس اشا(---کس ا ، سک ق) صف.
اقبال مند ، بااقبال، خوش نصیب ، خوش قسمت. یو صاحب جمال، یو صاحب اقبال ... صاحب تروار سوں مل کر ، یک دل کر بہت قرار کیے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸۷).

اس کے چہرے ہی کے رہتا ہے مقابل شب و روز
دیکھنا آئینہ بھی صاحبِ اقبال ہے کیا

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۹). [صاحب + اقبال (رک)].

---ِ اِقْتِدار کس اشا(---کس ا ، سک ق ، کس مع ت) صف ؛ امذ.
اقتدار رکھنے والا ، بااختیار ، طاقتور ؛ وہ شخص جسے بہت سارے اختیارات حاصل ہوں ، حاکم. مضمون نگار ادیٹر ... خود مالک مطبع صاحبِ اقتدار ہیں. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۳۱). چنانچہ یہ چیزیں بھی صاحبِ اقتدار طبقوں کی زر خرید کنیزیں تھیں. (۱۹۳۱ ، افادی ادب ، ۱۱). اگر کہیں سے منافرت کی کوئی چنگاری شعلہ بننا چاہتی تھی تو نئے صاحبِ اقتدار لوگ دوڑ پڑتے تھے. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۶۹). [صاحب + اقتدار (رک)].

---ُ الْاَمْر (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک م) امذ.
امام مہدی آخرالزماں جو اثنا عشری عقیدے کے مطابق بچپن میں حکمِ خدا سے سامرا کے ایک غار میں داخل ہوئے اور پھر نہ نکلے اب کہیں حکمِ خدا سے پوشیدہ ہیں اور ان پر امرِ الٰہی نازل ہوتا ہے. دوازدہ امام کی درگاہ صاحب الامر کا غار بنوایا. (۱۸۹۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۰).

غُل ہے شادیِ خداداد مبارک ہووے
صاحب الامر کا میلاد مبارک ہووے

(۱۹۱۲ ، شمیم ، مراثی (ق) ۱۷). [صاحب + رک : ال (۱) + امر (رک)].

---ُ الْاِنْشا (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ن) امذ.
ادیب ، مضمون نگار ، منشی. معین دراصل اس کتاب کی ایک شرح کا نام ہے جو بابر کے صاحب الانشا شیخ زین نے لکھی تھی. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۱۸). [صاحب + رک : ال (۱) + انشا (رک)].

---ُ الْبَرِید (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، ی مع) امذ.
ڈاک خانہ کا افسر ، پوسٹ ماسٹر. وہ صاحب البرید بھی مقرر کرتا تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۶۲). [صاحب + رک : ال (۱) + برید (رک)].

---ُ التّاج وَ الْمِعْراج (---ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ت ، فت و ، غم ا ، سک ل ، کس مع م ، سک ع) امذ.
مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم. حبشہ کے لوگ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے انہیں مسجدِ نبوی میں اتارا، کہاں صاحب التاج و المعراج اور کہاں حبشہ کے گمنام اور اجنبی افراد. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۹۶). [صاحب + رک : ال (۱) + تاج (رک) + و (حرفِ عطف) + رک : ال (۱) + معراج (رک)].

---ُ الْجُود (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، و مع) صف ؛ امذ
بخشش کرنے والا ، بخشنے والا ، سخی ؛ سخاوت کرنے والا ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

آئے کسی طرح روزِ موعود
انشاء اللہ صاحبِ الجود

(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۳۰). [صاحب + رک : ال (۱) + جود (رک)].

---ُ الْجُود وَ الْکَرَم (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، و مع ، سک د ، فت و ، غم ا ، سک ل ، فت ک ، ر) امذ.
بخشش اور کرم کرنے والا ، مراد: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ،

یہ ردائے مبارک جمیل الشیم ، شفیع الامم ، صاحب الجود و الکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۹)۔ [صاحب الجود (رک) + و (حرف عطف) + رک : ال (ا) + کرم (رک)]۔

ـــُـ الحاجۃ اَعمٰیٰ ، صاحبُ الغَرَض مجنُوں کہاوت۔
حاجت مند اندھا ہوتا ہے اور غرض والا اپنے مطلب کے لئے دیوانہ ہوتا ہے ، وہ چاہتا ہے کہ اس کا کام کسی طرح ہو جائے (ماخوذ : جامع الامثال)۔

ـــُـ الحِمار (ـــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، کس ح) صف ، امذ۔
گدھے والا ، گدھے پر سوار ہونے والا ، گدھے کا مالک نیز مراد : ابو یزید (فرقہ صفریہ کا ایک امام)۔ ابتدا میں نہایت سادہ زندگی بسر کرتا تھا عموماً گدھے پر سوار ہوتا ، اس وجہ سے مورخین نے اسے «صاحب الحمار» بھی لکھا ہے ۔ (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۱۰۳)۔ [صاحب + رک : ال (ا) + حمار (رک)]۔

ـــُـ الحوض وَ الشَفاعۃ (ـــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، و لین ، فت و ، غم ا ، ل ، شد ش بکسر ، فت ع) امذ۔
حوض کوثر کے مالک اور محشر میں شفاعت کرنے والے ، مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ میرے بعد اس درخت کے نیچے نبی امی ہاشمی العربی المکی صاحب الحوض و الشفاعۃ ... کے سوا کوئی نہیں ٹھیرے گا۔ (۱۹۷۸ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۲ : ۱۰۷)۔ [صاحب + رک : ال (ا) + حوض (رک) + و (حرف عطف) + رک : ال (ا) + شفاعت (رک)]۔

ـــُـ الدَّعوَت (ـــ ضم ب ، غم ا ، ل ، شد د بفت ، سک ع ، فت و) امذ۔
دعوت دینے والا ، بلانے والا نیز میزبان۔ صاحب الدعوت کو متعدد طناسیج میں سے معانی کی زمینیں دی گئی تھیں۔ (۱۹۳۰ ، کتاب الخراج و صنعۃ الکتابت ، ۷۰)۔ [صاحب + رک : ال (ا) + دعوت (رک)]۔

ـــُـ الرّائے (ـــ ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ر) امذ۔
رائے رکھنے والا ، مشورہ دینے والا ، مشیر۔ یہ دونوں صاحب واقفیت کے ساتھ ساتھ صاحب نظر اور صاحب الرائے بھی تھے ۔ (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۲۲)۔ حواس ٹھکانے کئے صاحب الرائے متعلقین سے مشورہ کیا۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۰۳)۔ [صاحب + رک : ال (ا) + رائے (رک)]۔

ـــُـ الرّایات (ـــ ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ر) امث۔
ایام جاہلیت میں عرب کی فاحشہ عورتیں جو گھروں کے سامنے (علامت کے طور پر) جھنڈیاں لگا کر بیٹھتی تھیں (سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۹۲)۔ [صاحب + رک : ال (ا) + رایات (رک)]۔

ـــُـ الزَّمان (ـــ ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ز بفت) امذ۔
۱۔ **وقت و زمانے کا مالک اور امام ، رک : صاحب الامر**۔ شیعہ اسی کو امام معصوم ، صاحب الزمان ... کہتے ہیں۔ (۱۹۰۱ ، الکلام ۲ : ۲۸۱)۔

اب تنگ ہے دشمنوں کے ہاتھوں سے انیس
یا حضرت صاحب الزمان ادرکنی

(۱۸۷۴ ، انیس ، رباعیات ، ۴۶)۔ کتاب کا تیسرا حصہ نعمت اللہ کے ذاتی مشاہدات پر مشتمل ہے ، شب خاندانوں کو متفق و متحد کرے ، گناہوں سے نجات دلائے (از عنایت پاک نمودن) اور صاحب الزمان کے سامنے لوگوں کی شفاعت کرے۔ (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۸۵)۔ ۲۔ (تصوف) **وہ شخص جو جمعیت برزخ اولیٰ کے ساتھ متحقق ہو اور حقائق اشیا پر مطلع اور زمان ماضی اور حال استقبال میں متصرف ہو یہ تصرف و تحقق حق** (مصباح التعرف ، ۱۵۷)۔ [صاحب + رک : ال (ا) + زمان (رک)]۔

ـــُـ السَّیف وَ القَلَم (ـــ ضم ب ، غم ا ، ل ، شد س ، ی لین ، فت و ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، ل) امذ۔
تلوار اور قلم رکھنے والا ، بادشاہ یا حاکم جس کے اختیار میں طاقت اور اجرائے احکام ہوں۔ یہ لڑکا اپنے باپ کے قدم بقدم ہو گا صاحب السیف و القلم ہو گا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۲۲)۔ [صاحب + رک : ال (ا) + سیف (رک) + و (حرف عطف) + رک : ال (ا) + قلم (رک)]۔

ـــُـ الشُرطَہ (ـــ ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ش بضم ، سک ر ، فت ط) امذ۔
پولیس افسر۔ امیر ہی صاحب الشرطۃ (پولیس افسر) کی مدد سے جسے وہ خود مقرر کرتا تھا ، امن و امان قائم رکھتا تھا۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۶۲)۔ [صاحب + رک : ال (ا) + ع : شرطہ]۔

ـــُـ العَصر (ـــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک ص) امذ۔
رک : صاحب الزمان۔

صاحب العصر و ہادی الایمان
ناصر الدین خلیفۃ الرحمان

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹)۔ جب جناب صاحب العصر علیہ السلام بحکم خدا ظہور فرمائیں گے ، تو اس وقت وہ جناب اسی اسپ وفادار پر سوار ہوں گے۔ (۱۸۸۹ ، نہر المصائب ، ۱۳۱)۔ [صاحب + رک : ال (ا) + عصر (رک)]۔

ـــُـ الغَرَض مجنُوں کہاوت۔
غرض والا اپنے مطلب کے لئے دیوانا ہوتا ہے ، موقع محل نہیں دیکھتا (مہذب اللغات)۔

ـــِ الفاظ کس اضا (ـــ فت ا ، سک ل) امذ۔
ادیب ، شاعر ، مضمون نگار۔

کاش میں صاحب الفاظ نہ ہوتا شبنم
ورق شوق پہ لفظوں کی طرح سو جاتا

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۹۸)۔ [صاحب + الفاظ (رک)]۔

ـــُـ القِیامَہ (ـــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، کس ق ، فت م) امذ۔
مراد : حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ عصر کی نماز حضرت علی یا صاحب القیامہ کی دعوت میں داخل ہونے کے مترادف ہے۔ (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۲۰۷)۔ [صاحب + رک : ال (ا) + قیامہ]۔

ـــــ النّظر فی المظالِم (ـــــضم ب ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، فت ظ ، غم ا ، سک ل ، فت م ، کس ل) امذ.
ظلم پر نظر رکھنے والا ، محتسب ، شاہی دور کا ایک عہدیدار. اس کے علاوہ ایک نیا عہدیدار بنام صاحب النظر فی المظالم مقرر کیا جانے لگا. (۱۹٦۷ ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲٦۳). [صاحب + رک : ال (۱) + نظر (رک) + فی (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + مظالم (رک)].

ـــــُ الوَحی (ـــــضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت و) امذ.
وہ جس پر وحی نازل ہوتی ہو ، رسول یا نبی جس پر خدا کا کلام نازل ہو. خلقت انبیا کی دیگر انسانوں سے ایک نوع جداگانہ ہے بشر اس کی جنس ہے اور صاحب الوحی ہونا اس کی فصل ہے. (۱۸۷٦ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۳۰). [صاحب + رک : ال (۱) + وحی (رک)].

ـــــُ الوَقت وَالحال (ـــــضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت و ، سک ق ، فت و ، غم ا ، سک ل) امذ.
(تصوف) رک : **صاحب الزماں** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۷). [صاحب + رک : ال (۱) + وقت (رک) + و (حرفِ عطف) + رک : ال (۱) + حال (رک)].

ـــــِ اِمْضا کس اضا (ـــــ کس ا ، سک م) امذ.
مُہر رکھنے والا ، حکم جاری کرنے والا ، وزیر (جامع اللغات). [صاحب + اِمضا (رک)].

ـــــِ اِنْصاف کس اضا (ـــــ کس ا ، سک ن) صف ؛ امذ.
انصاف کرنے والا ، منصف مزاج ؛ عادل (ماخوذ : جامع اللغات). [صاحب + انصاف (رک)].

ـــــِ اَولاد کس اضا (ـــــ و لین) صف.
بچوں والا ، اولاد والا ، باپ یا ماں.

> ہے زوجہ بھی صاحبِ اولاد
> سوچی کھوے میں ہے اسے رکھ یاد

(۱۸٦۰ ، مثنوی بحرِ مختلف ، ۳). [صاحب + اولاد (رک)].

ـــــِ اِیثار کس اضا (ـــــ ی مع) صف ؛ امذ.
ایثار کرنے والا ؛ اپنے بجائے دوسروں کو فائدہ پہنچانے والا (ماخوذ : انگلش اُردو ڈکشنری آف کرسچن ٹرمنالوجی ، ۵۰). [صاحب + ایثار (رک)].

ـــــِ اِیجاد کس اضا (ـــــ ی مع) صف ؛ امذ.
ایجاد کرنے والا ، موجد ، نئی بات پیدا کرنے والا.

> بہت دلچسپ ہے وہ شہر آباد
> رعیت ہے وہاں کی صاحبِ ایجاد

(۱۸٦۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۹۷).

> جو عالمِ ایجاد میں ہے صاحبِ ایجاد
> ہر دور میں کرتا ہے طواف اس کا زمانہ

(۱۹۳٦ ، ضربِ کلیم ، ۱٤). [صاحب + ایجاد (رک)].

ـــــِ اِیمان کس اضا (ـــــ ی مع) امذ.
ایمان والا ، سچا مسلمان.

> اوس بت کو دیکھ آئے اوسی کی سی کہتے ہیں
> کوئی جہاں میں صاحبِ ایمان رہا نہیں

(۱۸٦۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۸۵). [صاحب + ایمان (رک)].

ـــــِ آخِرُالزَّمان کس اضا (ـــــ کس مع خ ضم ر ، غم ا ، ل ، شد ز بفت) امذ.
رک : **صاحب الزماں** ان کے نزدیک صاحب آخرالزمان کی آمد کا زمانہ قریب ہے. (۱۹٦۸ ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۵۳). [صاحب + آخر (رک) + رک : ال (۱) + زمان (رک)].

ـــــِ آزار صف ؛ امذ.
بیمار (جامع اللغات). [صاحب + آزار (رک)].

ـــــِ باطِن کس اضا (ـــــ کس ط) امذ.
عارف ، صوفی ، اللہ والا ، اہل اللہ. صاحب باطن داخل مہمان خانے کے ہوئے. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۵۳). غزل کو جن لوگوں نے چمکایا اور مقبول خاص و عام بنایا ہے ، یہ وہ لوگ تھے جو آج تک اہل اللہ اور صاحب باطن ... سمجھے جاتے ہیں جیسے سعدی ، رومی وغیرہ. (۱۸۹۳ ، مقدمہ شعر و شاعری ، ۱۲۰). مہاراجہ سرکشن پرشاد ... سلوک طے کر چکے ہیں اور صاحب باطن شخص ہیں. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۳۰۰). حالی یونانی خیالات کی رو سے ایک معتدل اور متوسط التحمل انسان تھے تو صوفیانہ خیالات کی رو سے صاحب باطن ولی تھے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۳۵). [صاحب + باطن (رک)].

ـــــِ بَرِید کس اضا (ـــــ فت ب ، ی مع) امذ.
صاحب البرید ، پوسٹ ماسٹر. ایک کیفیت نویس بھی ہوتا ہے جو ... لکھ بھیجتا. غزنویوں کے زمانے میں اس کام کا انجام دینے والا صاحب برید کہلاتا تھا. (۱۹٦۰ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۹۱). [صاحب + برید (رک)].

ـــــِ بِالجَنْب (ـــــ کس ب ، غم ا ، سک ل ، فت ج ، سک م بشکلِ ن) صف.
ہمنشیں ، ساتھ بیٹھنے والا ، ساتھی. جس لفظ کا ترجمہ پاس کے بیٹھنے والوں کا کیا گیا ہے وہ صاحب بالجنب کا لفظ ہے. (۱۹۰۳ ، حقوق الاسلام ، ۵۵). [صاحب + بہ (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + ع : جنب].

ـــــِ بَسْتَہ کس اضا (ـــــ فت ب ، سک س ، فت ت) امذ.
وہ سوز خواں جو سوز خوانوں کا سردار ہو (ماخوذ : نوراللغات). [صاحب + ف : بستہ ، بستن - باندھنا].

ـــــِ بَصِیرَت کس اضا (ـــــ فت ب ، ی مع ، فت ر) صف.
سمجھ دار ، دانا ، عقلمند شخص. سقراط کو ایک حکیم صاحب بصیرت یا سوفسطائی سمجھتے تھے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۱۰). [صاحب + بصیرت (رک)].

ـــ بہادُر (ـــ فت ب ، ضم د) امذ.
وہ شخص جو یورپین تہذیب و تمدن اختیار کرے ، یورپین ، انگریز ؛ افسر. پانچ برس ولایت میں رہے اب پورے صاحب بہادر ہیں. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، گرداب حیات ، ۹۴) [صاحب + بہادر (رک)].

ـــ بہادُری (ـــ فت ب ، ضم د) امث.
افسری ، کرّوفر. آٹھ دس سال کی فوج کی صاحب بہادری نے رہی سہی کسر نکال دی. (۱۹۵۶ ، زندان نامہ ، ۱۵۰). [صاحب بہادر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بینائی کس اضا (ـــ ی مع) صف.
رک : صاحب بصیرت.

دیکھو اے صاحبانِ بینائی
اک حدیث عجیب یاد آئی

(۱۸۳۳ ، مظہرالعجائب ، ۱۶). [صاحب + بینائی (رک)].

ـــ بینش کس اضا (ـــ ی مع ، کس ن) صف.
رک : صاحب بصیرت (مہذب اللغات). [صاحب + بینش (رک)].

ـــ پَرَسْتی (ـــ فت پ ، ر ، سک س) امث.
صاحب زدگی ، انگریز حکام کی نقالی ، انگریز قوم سے مرعوبیت. ایک دعا میاں گلو کی زبان سے مانگی ہے اور اس وقت کی صاحب زدگی اور صاحب پرستی کی تصویر کھینچ دی ہے. (۱۹۵۴ ، اکبرنامہ ، عبدالماجد ، ۲۳۴). [صاحب + ف : پرست ، پرستیدن ـ پوجنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پَنا (ـــ فت پ) امذ.
آقائی ، مالک ہونا. جس وقت بندے پنے کا قدم سوں اٹھے اوسی وقت صاحب پنے کا جاگا پاتا ہے. (۱۶۷۹ ، دارالاسرار ، ۸). [صاحب + پنا ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ تاب و تَواں کس اضا (ـــ و مج ، فت ت) صف.
قوی ، طاقتور ، مضبوط (جامع اللغات). [صاحب + تاب (رک) + و (حرف عطف) + تواں (رک)].

ـــ تاثیر کس اضا (ـــ ی مع) صف.
اثر کرنے والا.

جب سمجھتے تجھے ہم صاحبِ تاثیر اے دل
زینتِ آغوش جو وہ دلبرِ مہ رو ہوتا

(۱۸۳۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۶۳). [صاحب + تاثیر (رک)].

ـــ تاج کس اضا ؛ صف.
تخت کا مالک ، بادشاہ ، سلطان ، حکمران.
تجھے اختیار ہے ہمنشیں اسے سچ سمجھ کہ غلط بتا
کبھی میں بھی رکھتا تھا سلطنت کبھی میں بھی صاحبِ تاج تھا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۰۲). سید محمد شاہ بخاری سکنہ کھنیارہ شریف ، صاحبِ تاج ہو کر علاقہ پوٹھوہار کے دورے پر تشریف لا رہے ہیں. (۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۴۳). [صاحب + تاج (رک)].

ـــ تاج و تَخت کس اضا (ـــ و مج ، فت ت ، سک خ) صف
رک : صاحبِ تاج. شاہ جم جاہ کا ارتحال ہوا ... ولیعہد سلطنت صاحب تاج و تخت ہوا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱). [صاحب تاج + و (حرفِ عطف) + تخت (رک)].

ـــ تاج و نَگیں کس اضا (ـــ و مج ، فت ن ، ی مع) صف
رک : صاحبِ تاج.

کشورِ اعجاز جو ہے اس کے تم باعزوشاں
صاحبِ تاج و نگیں ہو باعہد مصطفیٰ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹).

عشق کے ہیں معجزات سلطنت و فقر و دیں
عشق کے ادنیٰ غلام صاحبِ تاج و نگیں

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۳). [صاحب تاج (رک) + و (حرف عطف) + نگیں (رک)].

ـــ تَدْبِیر کس اضا (ـــ فت ت ، سک د ، ی مع) صف.
تدبیر کرنے والا ، مدبّر ، دانشمند. عشق جیسے بادشاہ کوں عقل جیسا وزیر ہوتا ایسا صاحب ضمیر ہوتا ، ایسا صاحب تدبیر ہوتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۴).

کیا خدائی کی اوس میں پینگ کل
کر او پیدا ہے صاحبِ تدبیر

(۱۸۱۴ ، دیوان الااللہ شطاری ، ۸).

ہم جانتے تھے دل کو بڑا صاحبِ تدبیر
پر وہ بھی غمِ عشق میں کچھ کام نہ آیا

(۱۸۴۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۶).

ایک دہقاں اگر ہو اور فقیر
صاحبِ ہوش و صاحبِ تدبیر

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۲۲). [صاحب + تدبیر (رک)].

ـــ تَرْتِیب کس اضا (ـــ فت ت ، سک ر ، ی مع) صف.
عُمر بھر میں جس کی پانچ یا اس سے کم نمازیں قضا ہوئی ہوں یا کوئی قضا نہ ہوئی ہو. نمازی دو قسم کے ہیں ایک صاحبِ ترتیب جس کی صرف پانچ یا پانچ سے کم نمازیں قضا ہوئی ہوں. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۳۹). جماعت وہ شخص کرائے جو صاحب ترتیب ہو. (۱۹۶۹ ، حریت ، کراچی ، ۵ مئی ، ۸). [صاحب + ترتیب (رک)].

ـــ تَصْدِیق کس اضا (ـــ فت ت ، ص ، شد د بضم) صف. ؟
۱. **تصدیق کرنے والا افسر ، رجسٹرار** (ماخوذ : جامع اللغات).
۲. **(کنایۃً) مومن جو زبان سے کلمہ پڑھنے کے بعد دل سے اس کی تصدیق کرتا ہے کہ جو کچھ میں نے اقرار کیا وہ ٹھیک ہے.**

منہ سے لے تو ہے اقرار باللساں بھی بہت
ہزار شکر کہ مُلّا ہیں صاحبِ تصدیق

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۵۴). [صاحب + تصدیق (رک)].

ـــ تَصَرُّف کس اضا (ـــ فت ت ، ص ، شد ر بضم) امذ.
۱. **(تصوف) ولی اللہ جو تزکیہ نفس و روح کے باعث صاحب کرامت ہو اور نظام فطرت میں تغیر و تبدل کر سکتا ہو.** ایک شخص

صاحب تصرف موسوم بہ جمال الدین کوف فرعلی پر اکثر آمد و رفت کیا کرتے تھے. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرار المشائخ ، ۱۰۰). ایک پاک باطن صوفی اور صاحب تصرف ولی اللہ بھی مانا جاتا تھا. (۱۹۲۶ ، مضامین شرر ، ۳ : ۱۳۰). ۲. **ماہر ، مشاق ، کاریگر** (جامع اللغات). [صاحب + تصرف (رک)].

---تقویٰ کس اضا (---فت ت ، سک ق ، ا بشکلِ ی) صف.
تقوے والا ، پرہیزگار ، متقی ، پارسا ، نیکوکار. اللہ کی نظر میں عزت والے وہ ہیں جو صاحب تقویٰ ہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۶۵). [صاحب + تقویٰ (رک)].

---تمکنت کس اضا (---فت ت ، سک م ، فت ک ، ن) صف.
جس میں دبدبہ یا رعب و داب ہو (ماخوذ : جامع اللغات). [صاحب + تمکنت (رک)].

---تمکین کس اضا (---فت ت ، سک م ، ی مع) صف.
رک : صاحبِ تمکنت ؛ باوقار.

بے تغیر صاحبِ تمکین تھے ساتجہ
دور تھے اون سوں تلون کی سو آنجہ

(۱۶۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱۴۷). [صاحب + تمکین (رک)].

---تمیز کس اضا نیز بلا اضا (---فت ت ، ی مع) صف.
تمیزدار ، مہذب ، خوش اخلاق ، شائستہ.

اوتو بعد عثمان صاحبِ تمیز
کہ ہیں بہوت پیارے نبی کے عزیز

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۰).

سو تھا واں علی ایک عجب بےنظیر
یک عورت ستی اس میں صاحبِ تمیز

(۱۶۸۹ ، قصہ ابوشحمہ ، ۱۰۹).

آپ کھا اوروں کو دے کچھ ہاتھ اپنے سے عزیز
واسطے اوروں کے بھی کچھ رکھ لے اے صاحبِ تمیز

(۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۳۷).

سچ کہتے ہو لیکن اے عزیزو
دے عاقلو صاحبِ تمیزو

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۶۹). [صاحب + تمیز (رک)].

---توجیہ کس اضا (---و لین ، ی مع) امذ.
شاہی دور کے فوجی دفتر کا افسر جو فوج کے تمام مصارف کا اندراج اور ان کی لین دین کا انتظام کرتا تھا. صاحب توجیہ (مشرف فوج) تعلیقۂ آمر کو اپنے پاس رکھ لیتا ہے ... فرمان کے ضمن میں لکھ کر دستخط اور اپنی مہر لگا دیتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸۶). [صاحب + توجیہ (رک)].

---توکّل کس اضا (---فت ت ، و ، شد ک بضم) صف.
خدا پر بھروسہ کرنے والا.

نلکھی عشق کی پنگ کوں بوجھ
بلبلاں صاحبِ توکل ہے

(۱۷۱۲ ، بحری ، ک ، ۲۰۱). [صاحب + توکل (رک)].

---تہذیب کس اضا (---فت مج ت ، سک ہ ، ی مع) صف.
صاحب تمیز ، تمیزدار ، مہذب ، تہذیب یافتہ ، متمدن. فرمایا ہم صاحب تہذیب ہیں بزرگ پر نہ ہاتھ اٹھائیں گے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۸۵۴). [صاحب + تہذیب (رک)].

---ثروت کس اضا (---فت ث ، سک ر ، فت و) صف.
دولت مند ، مالدار ، خوش حال. یہ وہی لوگ ہیں جن کے آباؤ اجداد صاحب ثروت تھے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۸۰). میں صاحب ثروت نہیں ، قوم کا چاکر ہوں. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۲۰۷). [صاحب + ثروت (رک)].

---جاگیر کس اضا (---ی مع) صف.
وہ شخص جس کو گورنمنٹ سے کسی صلے میں بطور بخشش کچھ زمین یا گاؤں ملے ؛ جاگیردار (ماخوذ : مہذب اللغات). [صاحب + جاگیر (رک)].

---جان صف.
زندہ ، ذی روح ، جان دار.

پاؤں پڑتے ہی غرض اُس استخواں نے آہ کی
اور کہا غافل کبھی ہم بھی تو صاحب جان تھے

(۱۸۳۰ ، نظیر (میرے زمانے کی دلی ، ۱ : ۹۹)). [صاحب + جان (رک)].

---جاہ کس اضا ؛ صف.
قدر والا ، مرتبے والا ، باعزت.

تو شہزادگی میں اپنک شاہ تھا
سلاطیں میں صاحبِ جاہ تھا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۲). [صاحب + جاہ (رک)].

---جاہ و حَشَم کس اضا (---وmع ، فت ح ، ش) صف.
مرتبے اور امارت والا ، امیر کبیر ، ذی جاہ و جلال ، جس کے بہت سے نوکر چاکر ہوں. ایک سوداگر تھا ... صاحب جاہ و حشم اور مرفہ حال تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۱۸).

صاحبِ جاہ و حشم وارثِ دیہیم و سریر
مالکِ سیف و قلم ظلِ قدیر ذوالمن

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۸۹). [صاحب جاہ + و (حرفِ عطف) + حشم (رک)].

---جائداد کس اضا (---کس مع ہ) صف.
جائداد والا ، وہ جس کے پاس زمین مکانات وغیرہ ہوں ، دولت مند ، امیر (جامع اللغات). [صاحب + جائداد (رک)].

---جُرأت کس اضا (---ضم ج ، سک ر ، فت ء) صف.
ہمت والا ، بہادر ، دلیر (مہذب اللغات). [صاحب + جرأت (رک)].

---جَمال کس اضا نیز بلا اضا (---فت ج) صف.
حسین ، خوبصورت.

اوڑہی سبز ہور سرخ نکتے رومال
زرافشاں کیا خلق صاحبِ جمال

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، ۱۳۰).

توں سانع ہر تاریاں میں صاحبِ جمال
ترا حال ایسا ہوا کی ایتال
(۱۶۷۹ ، قصہ ابو شحمہ ، ۲۳).

نہیں خالی اثر سے تصفیہ دل کا محبت میں
کہ آئینے کو ربطِ خاص ہے صاحب جمالوں سے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۸).

بڑھا ہے حسن میرے عشق سے صاحب جمالوں کا
مرا رنگِ پریدہ کیا ہے غازہ گل سے گالوں کا
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۳۵). [صاحب + جمال (رک)].

---جُنُوں کس اضا نیز بلا اضا(---ضم ج ، و مع) صف،
دیوانہ . مجنوں.

خرد کی گتھیاں سلجھا چکا میں
مرے مولا مجھے صاحب جنوں کر
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۲۳). [صاحب + جنوں (رک)].

---جُود کس اضا(---و مع) صف.
رک : صاحب الجود.

جس قدر اس سے طلب کیجیے خوشنود ہے وہ
صاحبِ جود ہے وہّاب ہے ، محمود ہے وہ
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۷۷). [صاحب + جود (رک)].

---جَوزا کس اضا(---و لین) صف ؛ امذ.
عطارد ستارہ (نوراللغات). [صاحب + جوزا (رک)].

---جَیش کس اضا(---ی لین) صف.
لشکر والا ، جرنیل ، فوج کا کمانڈر انچیف (ماخوذ : جامع اللغات).
[صاحب + جیش (رک)].

---چَشم و گوش کس اضا(---فت چ ، سک ش ؛ و مع ، و مع) صف.
آنکھ اور کان والا ، جو قوت مشاہدہ اور حس سماعت سے کام لے کر غور کر سکتا ہو ، عاقل اور ہوش مند ، ہشیار شخص.

انسان ذی عقل و ہوش ہو جاتا ہے
اور صاحبِ چشم و گوش ہو جاتا ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۷). [صاحب + چشم (رک) + و (حرفِ عطف) + گوش (رک)].

---حال کس اضا ؛ صف.
۱. (تصوف) جس پر معرفت الٰہی میں کیفیات قلب (حزن و خوف و بسط و قبض و ذوق و شوق) وارد ہوں ، صوفی ، عارف باللہ ، بزرگ.
اگر مرد ہے توں صاحبِ حال ، تو اس نفسانی خطریاں کوں سنبھال. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۹).

گر یہیں بھی پاؤں بنے کوئی صاحبِ حال
واللہ کروں نہ اوسے کچھ قیل و قال
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۵). شیخ سلیم ایک درویش صاحبِ حال تھے. (۱۸۹۷ ، کارنامہ جہانگیری ، ۳). اس زمانے کے شاعروں میں درد البتہ صاحبِ حال تھے. (۱۹۸۷ ، غالب ، فن اور شخصیت ، ۵۷). ۲. **لائق ، قابل ، واقف ، مہذب ، شائستہ ؛**
(نحو) وہ شخص جس کی طرف کسی فقرے یا جملے کا اشارہ ہو (جامع اللغات). [صاحب + حال (رک)].

---حال و قال کس اضا(---و مع) صف.
لائق ، واقف ؛ شائستہ ، مہذب (جامع اللغات). [صاحبِ حال (رک) + و (حرفِ عطف) + قال (رک)].

---حُسْن کس اضا(---ضم ح ، سک س) صف.
رک : صاحبِ جمال.

صاحبِ حسن وہ صانع نے بنایا ہے تجھے
حسرتِ بندگی آزاد کیا کرتے ہیں
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۵۲۳). [صاحب + حُسن (رک)].

---حَشَم و خَدَم کس اضا(---فت ح ، ش ؛ و مع ، فت خ ، د) صف.
دولت مند یا امیر و کبیر جس کی خدمت کے لیے بہت سے نوکر چاکر ہوں. یعنی آزاد و صاحبِ حشم و خدم فرعونیوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں میں مقید ہونے کے بعد اُن کی غلامی سے نجات حاصل کر کے عیش و آرام کی زندگی پانا. (۱۹۱۱ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، تفسیر احمد رضا خان ، ۱۷۷). [صاحب + حشم (رک) + و (حرفِ عطف) + خدم (رک)].

---حَق کس اضا(---فت ح) صف.
حقدار (جامع اللغات). [صاحب + حق (رک)].

---حِکْمَت کس اضا(---کس ح ، سک ک ، فت م) صف.
حکمت والا ، دانا ، عقلمند. بیشک خدا غالب (اور) صاحب حکمت ہے. (۱۹۰۰ ، ترجمہ قرآن مجید ، فتح محمد جالندھری ، ۶۲).
[صاحب + حکمت (رک)].

---حُوت کس اضا(---و مع) صف.
مراد : حضرت یونس علیہ السلام (ماخوذ : فرہنگ آنند راج).
[صاحب + حوت (رک)].

---حَیا کس اضا(---فت ح) صف.
شرمیلا ، باحیا ، باعصمت ؛ (کنایۃً) معشوق.

گل ہوئے غرق آبِ شبنم میں
دیکھ اس صاحبِ حیا کی ادا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰). [صاحب + حیا (رک)].

---حَیثِیَّت کس اضا(---ی لین ، کس ث ، فت ی بشد نیز بلا شد) امذ.
اثر و رسوخ والا ، امیر کبیر شخص. صاحب حیثیت عمر حاجی احمد اللہ شہداد نے اسمبلی میں ایک عوامی گیت ... ترنم سے پڑھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۰۷). [صاحب + حیثیت (رک)].

---خانَہ کس اضا نیز بلا اضا(---فت ن) صف.
گھر والا ، گھر کا مالک یا میزبان.

مدرسہ یا دیر تھا یا کعبہ یا بت خانہ تھا
ہم سبھی مہمان تھے واں توہی صاحبِ خانہ تھا
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۲۰).

ربط صاحبِ خانہ سے مطلق بہم پہنچا نہ میر
مدتوں سے ہم حرم میں تھے پہ نامحرم گئے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۲۳).
نہ دل میں غیر آتا ہے نہ صاحب خانہ آتا ہے
نظر چاروں طرف ویرانہ ہی ویرانہ آتا ہے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۳۶).
مہماں ہے تو صاحبِ خانہ ہوں میں
آئینۂ حسنِ جاودانہ ہوں میں
(۱۹۳۳ ، ترانہ ، یاس ، ۱۳۸). نظم کی دنیا میں جذبہ صاحب خانہ ہے جبکہ جذبہ نثر میں ایک عارضی مہمان کے طور پر آتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۹۳). [صاحب + خانہ].

---خبرت کس صف(---فت خ ، ب ، ر) صف.
خبر رکھنے والا ، آگاہ ، واقف ، دانا.
کبھی میں حلِّ معما و لغز میں ذی ہوش
کبھی اخبار و تواریخ میں صاحب خبرت
(۱۸۵۸ ، ذوق ، د ، ۳۱۲). [صاحب + خبرت (رک)].

---خدمت کس صف(--- کس خ ، سک د ، فت م) صف.
(تصوف) انسان کی خدمت پر مامور ؛ (کنایۃً) بزرگ ، قطب ، ابدال. مولٰنا سہیل کا بیان ہے کہ حاجی صاحب اعظم گڑھ کے صاحب خدمت ہیں. (۱۹۳۱ ، مضامین رشید ، ۲۸۲). [صاحب + خدمت (رک)].

---خرد (--- کس خ ، فت ر) صف.
دانا ، عقل مند ، دانش مند.
ولے ان کی ہر ایک سنفیلے اوپر
چلاویں تو صاحب خرد خوش نظر
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۰).
سنا یہ سخن جب شہنشاہ نے
وہ صاحب خرد باطن آگاہ نے
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۷). [صاحب + خرد (رک)].

---خطبہ کس اضا(--- ضم خ ، سک ط ، فت ب) امذ.
خطاب کرنے والا ، خطیب ، واعظ. کچھ ہماری مجبوریاں اور کچھ صاحبِ خطبہ کی دشواریاں آڑے آئیں. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳). [صاحب + خطبہ (رک)].

---خیر کس اضا(--- ی لین) صف.
بھلا کرنے والا ، دوسروں کی مدد کرنے والا ، سخی ، ہمدرد ، نیک ، غمخوار.
نیک دوست تھے دوست کے خیردار
صاحبِ خیر ان کے بیچ سردار
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۷۲). [صاحب + خیر (رک)].

---دانش کس اضا(--- کس ن) صف.
دانا ، عقل مند ، ذی ہوش. صاحب دانش ، صاحب رائے ... صاحب تدبیراں ہیں ، اپنو دل پات لے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۳).

اس صاحبِ دانش سوں ولی یہ ہے تعجب
یکبارگی کیوں مجکوں گیا دل سے بسر کر
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۸).
صاحبِ دانش و فرہنگ و ذکی و عاقل
لوگ ہر بات میں تھے فرد ہماں الحاصل
(۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۹). [صاحب + دانش (رک)].

---درد کس اضا(---فت د ، سک ر) صف.
وہ شخص جو کسی کی تکلیف کو بہت محسوس کرے ، درد مند ، ہمدرد. عجب مرد تھا کہے گا ، عجب صاحب درد تھا کہے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۶).
ہمیں اے آرزو دل میں کہ صاحبِ درد کتی جا کر
ہمارے درد کی باتاں کہے اس ہی ہمارے کوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۸۹).
متقی تھا اور وہ صاحبِ درد تھا
مدعا یہ ہے کہ کامل مرد تھا
(۱۸۳۳ ، داستان رنگین ، ۱۵). [صاحب + درد (رک)].

---دست کس اضا(---فت د ، سک س) صف.
دولتمند ، مالدار ، استطاعت رکھنے والا. صاحب دست کو روپئے دینا اور فقیر کو صبر و شکر واجب ہے. (۱۸۳۹ ، دستورالعمل انگریزی ، ۳۶). [صاحب + دست (رک)].

---دستخط کس اضا(---فت د ، سک س ، ت ، فت خ) امذ.
(قانون) وہ معاش دار جو اپنے شکمی داروں کی معاش بھی اپنی مہر و دستخط سے ان کی اجازت سے اٹھاتا ہو (ماخوذ : اعظم اللغات ، ۱۳۵). [صاحب + دستخط (رک)].

---دعوت کس اضا(---فت د ، سک ع ، فت و) صف.
دعوت دینے والا ، نیکی کی طرف بلانے والا ، مصلح ، ہادی. ابراہیم امام نے کہ صاحب دعوت تھا ... وصیتیں بہت سی کیں اور نیک و بد سمجھایا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۰). [صاحب + دعوت (رک)].

---دل کس اضا نیز بلا اضا(--- کس د) صف.
۱. **دل والا ، سخی ، بخشش کرنے والا ، کریم ، نیک ، اچھا آدمی.**
سخنِ صاحب دلاں ہے نفعِ بخش
فیضِ دریا سوں گھر میں آب ہے
(۱۷۵۰ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۸۴). صاحب دلوں کا دامن پکڑ اگر دولت چاہے تو سخن لا. (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۹۱). ۲. **دلیر ، شجاع ، بہادر ، ہمت والا.**
کوئی باقی رہا نہ صاحبِ دل
دل تو ہے اس کے ناز کی جاگیر
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۱۹).
دانا و ذی شعور خرد مند و اہل ہوش
صاحب دل و مجاہد و جاں باز سرفروش
(۱۹۱۲ ، شمیم ، مراثی (ق) ، ۱). ۳. **عارف ، بزرگ ، سخی.** خدا کا واصل صاحب دل ، عاشقاں کا رہنما. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۵).

یوں تو ہے وہ بھی دلِ عالم کے دل میں اے ظفر
اس کا عالم مرزِ صاحب دل کے دل میں اور ہے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۰۳). یہاں ایک صاحب دل کا مزار ہے. (۱۹۱۰ ، سراج منیر ، زین العابدین ، ۱۰). ناگہانی موت میں کسی صاحب دل دماغ کی بددعا کا بھی دخل تھا. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ ، ۶۱۸). ۴. **دل میں دوسرے کا درد رکھنے والا ، ہمدرد ، حساس آدمی.**

رکھیو صاحب دلو ٹک دیکھ کر پاؤں
ہے کوئے شوخ میں ہر جا طپاں دل

(۱۸۱۸ ، اظفری (دیوان جہاں ، ۳۰)). اگر کوئی صاحب دل اس نظم کو دیکھے ... تو ممکن نہیں بیتاب نہ ہو جائے. (۱۹۲۶ ، مضامین شرر ، ۱ : ۶۳). وہ بندہ مغرور نہیں بلکہ ... صاحب دل صاحب فکر اور درویش منش شاعر ہے. (۱۹۷۷ ، ساقی احمد علی ، ۲۷). ۵. **سمجھدار ، دانا ، عقلمند ، عالی مرتبہ ،** عزلت ... سر دفتر فاضلاں اور سر حلقہ صاحب دلاں تھے. (۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، ۱۲۷). جو صاحب دل ہیں کسی کے کہنے سننے ملامت کرنے سے ملول نہیں ہوتے. (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب (ترجمہ) ، ۴۳). صاحب تاثیر واعظوں اور صاحب دل ناصحوں کی عملی مشکل سے ایسے واقعات سے خالی ہوتی ہے. (۱۹۵۳ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۱۸۷). [صاحب + دل (رک)].

---دُلدُل کس اضا(---ضم د ، سک ل ، ضم د) امذ.
مراد : **حضرت علی کرم اللہ وجہہ.**

اسوار ہے اس کا پسر صاحبِ دلدل
کہیے جو ملک اس کو نہیں جائے تامّل

(۱۸۷۴ ، انیس (انیس کے مرثیے ، ۲ : ۲۷۶)). [صاحب + دلدل (رک)].

---دلی (---کس د) امث.
صاحب دل ہونا ، ہمت ، جرأت. مرد تو ہمیشہ علم کلام صاحب دلی عزت نفس عصمت تخیل کے ہوائی قلعے بناتے رہے. (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، رقص نا تمام ، ۱۳۵). [صاحب دل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِماغ کس اضا نیز بلا اضا(---کس نیز فت د) صف.
مغرور ، متکبر نیز ذہین ، سمجھدار ، عاقل.

فوجِ عشاق دیکھ ہر جانب
نازنیں صاحبِ دماغ ہوا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳). [صاحب + دماغ (رک)].

---دَولت کس اضا(---و لین ، فت ل) صف.
دولت مند ، امیر آدمی ، مال دار. اون کے بادشاہوں اور صاحب دولتوں کو خدا نے علم کا بھی شوق دیا. (۱۸۶۷ ، مقالات مولانا محمد حسین آزاد ، ۱۹۲). [صاحب + دولت (رک)].

---دَولت و تاج کس اضا(---و لین ، فت ل ، و مج) صف.
مراد : **بادشاہ ، حکمران** (ماخوذ : جامع اللغات). [صاحب + دولت (رک) + و (حرفِ عطف) + تاج (رک)].

---دیوان کس اضا(---ی مع) صف.
۱. **وہ شاعر جس کا مجموعہ کلام مرتب یا شائع ہو گیا ہو.** ایک معتدبہ مجموعہ ... صاحب دیوان کی ایک عمدہ یادگار ہو سکتا ہے. (۱۹۰۱ ، مقالات حالی ، ۲ : ۲۲۳). عہد محمد شاہی میں کئی صاحب دیوان شاعر ملتے ہیں. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۶۰). ۲. **رجسٹرار ، سرکاری افسر ، انتظامی افسر نیز اعلیٰ فوجی عہدہ دار.**

کوؤ سلطان کوؤ چتر سنگھاں
کوؤ مایا ندھان کوؤ صاحبِ دیوان ہے

(۱۶۵۸ ، گنج شریف ، ۹۳). غزنوی دور میں اعلیٰ فوجی عہدہ دار صاحب دیوان یا عارض کہلاتا تھا. (۱۹۶۰ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۵). [صاحب + دیوان (رک)].

---دَیہیم کس اضا(---ی لین ، ی مع) صف.
رک : صاحبِ تاج.

ہم بھی کبھی اس ملک میں تھے صاحبِ دیہیم
مشہور تھے ہم تا بہ سمرقند و بخارا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۳۸). [صاحب + دیہیم (رک)].

---ذَوق کس اضا(---و لین) صف.
۱. **طبع سلیم رکھنے والا ، خوش مذاق ، بامذاق.** مرزا صائب کی قبر پر کوئی صاحب ذوق لکھ گیا. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، ۸۰). صاحب ذوق حلقہ میں علامہ مرحوم کے ان خطبات کے لئے ایک خاص تڑپ اور جستجو موجود تھی. (۱۹۴۶ ، خطبات اقبال ، ۷). ہمارے حجام میاں کو تو تم نے دیکھا تھا کتنا صاحب ذوق آدمی تھا. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۴۸). ۲. **شوقین ، عاشق مزاج.**

صاحبِ ذوق بھلا رہتے ہیں پابند کہیں
جی اگر ہے تو جہان ہے یہ مثل جھوٹ نہیں

(۱۸۷۸ ، کلیاتِ صفدر ، ۲۰۳). ۳. **عارف کامل ، خدا رسیدہ ، صاحب حال** (فرہنگ آصفیہ). [صاحب + ذوق (رک)].

---راز کس اضا ، صف.
راز داں ، راز دار ، واقف اسرار. اس کتاب کو وہ سمجھے گا جو صاحب راز ہے ، یہ کتاب تمام اعجاز ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰). [صاحب + راز (رک)].

---رائے کس اضا ، صف.
۱. **مدبر ، عقیل ، فہیم.** صاحب رائے ... صاحب تدبیراں ہیں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۳). ۲. **وزیر ، وزیراعظم ، مدارالمہام** (فرہنگ آصفیہ). [صاحب + رائے (رک)].

---رِسالت کس اضا(---کس ر ، فت ل) امذ.
مراد : **آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم** (ماخوذ : جامع اللغات). [صاحب + رسالت (رک)].

---رُشد کس صف(---ضم ر ، سک ش) صف.
ہدایت یافتہ ، وہ جسے رہنمائی حاصل ہو. غمی کے معنی ہیں گمراہی تو رشید کے معنی ہوئے صاحب رشد. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ ، ۳۷). [صاحب + رشد (رک)].

ـــ ریش کس اضا (ـــ ی مع) صف.
داڑھی والا. صاحبِ ریش زائروں کو مورتیوں کے سامنے کھڑا دیکھتا ہوں اور حیران ہوتا ہوں. (۱۹۸۳ء ، زمیں اور فلک اور ، ۲۸).
[صاحب + ریش (رک)].

ـــ ریشِ دراز کس اضا (ـــ ی مع ، کس ش ، فت د) صف.
لمبی داڑھی والا. ارکان میں ... طویل اللحیہ بھی ہیں اور صاحبِ ریش دراز بھی شاعر بھی ہیں. (۱۹۸۶ء ، حیاتِ سلیمان ، ۳۱۳).
[صاحب ریش (رک) + دراز (رک)].

ـــ روایت کس اضا (ـــ کس ر ، فت ی) صف.
۱. **نسل در نسل چلے آنے والے طور طریقے اور رسم و رواج کا حامل.** علی گڑھ جیسے مقدس اور صاحبِ روایت دارالعلوم کے ساتھ کھلواڑ کرنے والے مسلمانوں کی ذہنی اور روحانی صحت کے ساتھ دراز دستی کر رہے ہیں. (۱۹۸۱ء ، آتش چنار ، ۹۶۰). ۲. **معتبر راوی** (جامع اللغات). [صاحب + روایت (رک)].

ـــ زاد امذ.
بیٹا ، فرزند ، پسر. آپ کی صاحب زادی کا عقد میاں امیرالدین کے صاحب زاد سے ہو گیا. (۱۹۷۷ء ، اقبال کی صحبت میں ، ۵۰۴).
[صاحب + ف : زاد ، زادن ـ جننا].

ـــ زادہ (ـــ فت د) امذ.
۱. **(احتراماً یا مطلقاً) بیٹا ، لڑکا ، فرزند.** اے صاحب زادے گل بیگم کی بات رد کرنا تم کو لازم نہ تھا. (۱۸۰۰ء ، قصہ گل و ہرمز ، ۸۷ الف). صاحب زادے اٹھیے بالا خانے پر میاں بلاتے ہیں. (۱۸۷۷ء ، توبۃ النصوح ، ۸۳). علامہ اقبال جب کبھی بارود خانے جاتے تو میاں صاحب ، ان کے صاحب زادے ... سے نہایت محبت اور احترام سے ملتے. (۱۹۷۷ء ، اقبال کی صحبت میں ، ۵۰۳). ۲. **شاہی خاندان کی اولاد نرینہ کا تعظیمی خطاب.** قاضی نے کہا اے صاحب زادہ وقت رونے کا نہیں کہ ان زباد ملعون کے لوگ تمہیں ڈھونڈتے ہیں. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۰۲). ان کی اولاد کو صاحب زادہ یا صاحب زادی اور ان کے نام کو اسم مبارکہ ... کہنا چاہیے. (۱۹۷۸ء ، مجالس النساء ، ۲ : ۳). ۳. **ناتجربہ کار لڑکا یا نوجوان ، ناسمجھ بچہ** (دریائے لطافت ، ۷۳). [صاحب + ف : زادہ ، زادن ـ جننا].

ـــ زادہ پن (ـــ فت د ، پ) امذ.
نادانی ، بے وقوفی (ماخوذ : مہذب اللغات). [صاحب زادہ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ زادی امث.
صاحب زادہ (رک) کی تانیث ، معزز شخص کی بیٹی ، بیٹی ، لڑکی. صاحب زادی ہیں کہاں ذرا میں تو دیکھوں. (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۵۵). آپ کی صاحب زادی کا عقد میاں امیرالدین کے صاحب زادے سے ہوگیا. (۱۹۷۷ء ، اقبال کی صحبت میں ، ۵۰۴).
[صاحب زاد (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث (بقاعدہ اردو)].

ـــ زُبان کس اضا (ـــ فت نیز ضم ز) صف.
زبان والا ، اہل زبان ، زبان کا ماہر.

سنا یک روز میں صاحب زبان سیں
جو اہل سخن تھا نیکو بیاں سیں

(۱۷۶۰ء ، قصہ بہلول صادق ، ۱). یہ موزوں سائل وہی الفاظ ، وہی محاورات ہیں جو بلا تکلف آپ صاحبِ زبان کے منہ سے بے اختیارانہ نکلتے رہتے ہیں. (۱۹۸۷ء ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۹۶). [صاحب + زبان (رک)].

ـــ زدگی (ـــ فت ز ، د) امث.
مغربی ممالک خصوصاً انگریزوں کی تہذیب و تمدن کی تقلید (لباس وضع قطع اور بول چال وغیرہ میں) ، انگریز حکام کی نقالی. ایک دعا میاں کلو کی زبان سے مانگی ہے اور اس وقت کی صاحب زدگی اور صاحب پرستی کی تصویر کھینچ دی ہے. (۱۹۵۳ء ، اکبرنامہ ، عبدالماجد ، ۲۳۸). [صاحب زدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت]

ـــ زدہ (ـــ فت ز ، د) صف.
مغربی ممالک خاص کر انگریزوں کی تہذیب و تمدن کا مقلد (وضع قطع و لباس اور بول چال ، چال ڈھال وغیرہ میں). چارہ بجز اس کے نہیں کہ اپنے کو تجدد کا بندہ ، صاحب زدہ مسلمان کہلائیے. (۱۹۲۲ء ، مقالات ماجد ، ۹۶). [صاحب + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا].

ـــ زر کس اضا (ـــ فت ز) صف.
دولت مند ، پیسے والا (مہذب اللغات). [صاحب + زر (رک)].

ـــ زکات کس اضا (ـــ فت ز) صف.
صاحبِ نصاب ، جس پر زکوٰۃ دینا فرض ہو. کوئی افغان خواہ افغانستان میں ہو یا ہندوستان میں فقیر محتاج نہیں رہا تھا سب صاحبِ زکات تھے. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۳۶).
[صاحب + زکات (رک)].

ـــ زمان کس اضا نیز بلا اضا (ـــ فت ز) صف.
اپنے زمانے کا شہنشاہ ، حاکم وقت ، زمانے کا مالک. روشن تر آفتاب عالم تاب سے اقبال صاحبِ زمان سلیمان مکاں کا ہے. (۱۸۰۵ء ، جامع الاخلاق ، ۲۹۰).

یارب ظہور مہدی صاحب زماں دکھا
کفار کے زمانے میں دور خزاں دکھا

(۱۹۱۲ء ، شمیم ، مراثی (ق) ، ۱۰). [صاحب + زمان (رک)].

ـــ زمین کس اضا (ـــ فت ز ، ی مع) صف.
(قانون) اس سے ہر ایسا شخص مراد ہے جس کے تحت میں کوئی رعیت زمین پر قابض ہو اور جس کو رعیت مذکور اس زمین کی بابت لگان ادا کرنے کی ذمہ دار ہو یا بصورت نہ موجود ہونے کسی خاص معاہدے کے ذمہ دار ادائے لگان مذکور ہوتی (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری). [صاحب + زمین (رک)].

ـــ ساز کس اضا ، صف.
باجے والا ، ساز بجانے والا.

صاحبِ ساز کو لازم ہے کہ غافل نہ رہے
گاہے گاہے غلط آہنگ بھی ہوتا ہے سروش

(۱۹۳۵ء ، بال جبریل ، ۱۰۸). [صاحب + ساز (رک)].

---سامان کس اضا ؛ صف.
سامان کا مالک ، مالدار ، دولت مند. میری غرض اس سے یہ تھی کہ تو صاحبِ سامان ہو. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۵۳).
[صاحب + سامان (رک)].

---سپاہ کس اضا(---کس س) صف.
سپہ سالار ، فوج کا افسرِ اعلیٰ ؛ بادشاہ. سلطان عبداللہ ، ظل اللہ ، عالم پناہ ، صاحبِ سپاہ ، حقیقت آگہ دشمن پرور ، ثانی سکندر عاشق صاحبِ نظر دل کے. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۷).
[صاحب + سپاہ (رک)].

---سجّادہ کس اضا(---فت س ، شد ج، فت د) صف.
سجّادہ نشین ؛ کسی صوفی ، پیر ، استاد یا ولی وغیرہ کا جانشین، گدی نشین.

کیوں نہ لوں پر عارفِ معنی سے بیعت اے سحر
حضرتِ ناسخ کا میں ہی صاحبِ سجادہ ہوں

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، بیاضِ سحر ، ۲۱۵). خاندان چشتیہ صابریہ میں ... حضرت امیر شاہ قدس سرہ صاحب سجادہ سے بیعت تھی. (۱۹۱۰ ، مکاتیب امیر ، ۱۲).
[صاحب + سجادہ (رک)].

---سرور کس اضا(---ضم س ، و مع) صف.
(علم یا عشق سے روحانی) کیف حاصل کرنے والا.

کیا غضب ہے کہ اس زمانے میں
ایک بھی صاحبِ سرور نہیں

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ٦۵). [صاحب + سرور (رک)].

---سُخن کس اضا نیز بلا اضا(---ضم نیز فت س ، فت نیز ضم خ) صف.
نظم لکھنے والا ، شاعر ، سُخنور ، سُخن داں. جو کوئی صاحبِ سخن اچھے کا جو کوئی صاحبِ فن اچھے کا اسے یو سخن اثر کرے گا. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۷۵).

تجھ مثل اے سراج بعد ولی
کوئی صاحبِ سخن نہیں دیکھا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰۲). صاحبِ سخنوں کی بزم محبت میں چرچا شعر و سخن کا رہنے لگا. (۱۸۱۱ ، چار گلشن ، ۳۲).
[صاحب + سخن (رک)].

---سریر کس اضا(---فت س ، ی مع) امذ.
تخت و تاج کا مالک ، بادشاہ.

جونہیں یہاں صاحبِ سریر گرا
اونہیں وہاں اوس کا وزیر گرا

(۱۸۲۰ ، میخانۂ وحدت ، ۳۳).

محتاج کو تو دم میں کرے صاحبِ سریر
تو بے مثل ہے اور تری شان بے نظیر

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۳۳۸). [صاحب + سریر (رک)].

---سعادت (---فت س ، د) صف.
سعید ، خوش قسمت ، خوش نصیب (ماخوذ : جامع اللغات).
[صاحب + سعادت (رک)].

---سِکّہ و خُطبہ کس اضا(---کس س ، شد ک بفت ، و مع ، ضم خ ، سک ط ، فت ب) صف.
بادشاہ یا خلیفہ جس کے نام کا سکہ جاری ہو اور خطبہ پڑھا جائے (ماخوذ : جامع اللغات). [صاحب + سکہ (رک) + و (حرفِ عطف) + خطبہ (رک)].

---سلامت (---فت س ، م) امث.
۱. علیک سلیک ، سلام دعا.

آنکھ اٹھا کر دیکھ تو اے یار میری بھی طرف
کب سے ہوں میں منتظر صاحب سلامت کے لئے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۸۱).

رہا رابطہ غارتِ دل تلک بس
نہیں اب تو بندے سے صاحب سلامت

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۱۳). جب تک کہ وہ جہاز میں رہے نہ کبھی میرے پاس آئے ، نہ کبھی مجھ سے کوئی بات کی ، نہ صاحب سلامت کی. (۱۸۹۹ ، مسافران لندن ، ٦٦).

سر حشر ان سے پھر صاحب سلامت ہونے والی ہے
ابھی اک اور پھر برپا قیامت ہونے والی ہے

(۱۹۱۸ ، کلیاتِ حسرت ، ۱۳۵). نہ ان کی تیوری پر بل آیا اور نہ انہوں نے اس شخص نامعقول سے صاحب سلامت ترک کی. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۲۵). **۲. معمولی تعارف ، جان پہچان ، ملاقات ، رسمی ملاقات.**

تو پھر اس سے صاحب سلامت نہیں
مروت کی اس سے علامت نہیں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ٦۲).
بھلے آدمیوں میں صاحب سلامت کا پاس بڑا ہوتا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲٦).

اف رے شوخی دور ہی سے دیکھ کر وہ کہہ گئے
ہے غنیمت دور کی صاحب سلامت بس جی بس

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۱۷). ملنساری اور صاحب سلامت ... آدابِ معاشرت اور روزمرہ کی ضروریات سے سامان عیش و راحت فراہم کرتے ہیں. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۱۳۵). **۳. ملاقات کی رسوم کی ادائی ، دعا سلام.** دونوں میں صاحب سلامت ہوا اور دونوں تیر کمان سے لڑنے لگے. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز ، ٦۳). دونوں جہازوں میں جھنڈی سے صاحب سلامت ہوئی. (۱۸۸۱ ، تہذیب الاخلاق ، ۱۹۷). اف : کرنا ، ہونا.
[صاحب + سلامت (رک)].

---سَیف و قَلم کس اضا(--- ی لین ، و مع ، فت ق ، ل) صف.
تلوار اور قلم دونوں کا دھنی ، جو بہادر جنگجو بھی ہو اور شاعر و انشا پرداز بھی.

خط تراشی میں ہوئے جو خوبرو جگ میں علم
اون کے تیغ پر جا ہے کہنا صاحبِ سیف و قلم

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۸). [صاحب + سیف (رک) + و (حرفِ عطف) + قلم (رک)].

ـــــ سَلِیقَہ (ـــــ فت س ، ی مع ، فت ق) صف.
ہنرمند ، مہذب ، شائستہ. ایک دیہاتی سادہ لوح صاحب سلیقوں کی صحبت میں آنے جانے لگا. (۱۸۵۹ء ، رسالہ تعلیم النفس ، ۲ : ۲۱). [صاحب + سلیقہ (رک)].

ـــــ سَمَجھ کس اضا(ـــــ فت س ، م) صف. مف.
سمجھدار ، عقلمند. بات یہ ہے کہ میں خود یہ چاہتا ہوں کہ کوئی دوست اور صاحب سمجھ ایسا ہو جو میری تفسیر پر متوجہ ہو. (۱۸۹۲ء ، مکتوبات سرسید ، ۱۳۷). [صاحب + سمجھ (رک)].

ـــــ سَوانِح کس اضا(ـــــ فت س ، کس مع ن) صف.
وہ شخص جس کے حالات زندگی کتاب میں درج ہوں (نظام کتب خانہ ، ۳۲). [صاحب + سوانح (رک)].

ـــــ سِینا کس اضا(ـــــ ی مع) امذ.
مراد: موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام.

تھا جواب صاحبِ سینا کہ مسلم ہے اگر
چھوڑ کر غائب کو تو حاضر کا شیدائی نہ بن

(۱۹۲۴ء ، بانگ درا ، ۲۷۱). [صاحب + سینا (رک)].

ـــــ شَرع / شَرِیعَت کس اضا (ـــــ فت ش ، سک ر فت ش ، ی مع ، فت ع) امذ.
شریعت لانے والے نبی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم. اس کی تکمیل کے لئے صاحب شرع کی پیروی کرنا لازم ہے. (۱۸۰۵ء ، جامع الاخلاق ، ۲۹۰). [صاحب + شرع شریعت (رک)].

ـــــ شُعُور کس اضا(ـــــ فت نیز ضم ش ، و مع) صف.
دانا ، عقلمند. اس کے بعد سخن منجر ہوا نفس ناطق کے صاحب شعور ہونے پر کہ قدما نے پروفیسر بوس کا اس مسئلہ میں کتنا ساتھ دیا ہے. (۱۹۳۲ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳ : ۱۰).
[صاحب + شعور (رک)].

ـــــ شَمشِیر کس اضا(ـــــ فت ش ، سک م ، ی مع نیز مج) صف.
تلوار والا ، تلوار کا دھنی ، شمشیر باز ، بہادر. صاحب ہمت ، صاحبِ دانش ، صاحبِ رائے ، صاحبِ شمشیر ... ہیں. (۱۹۳۵ء ، سب رس ، ۱۳۳). [صاحب + شمشیر (رک)].

ـــــ شَوق کس اضا(ـــــ و لین) صف.
شوق رکھنے والا ، خواہش مند ، شوقین. اشتیاق کی سعادت آفریں کیفیت صاحب شوق کے ماحول پر بھی اثرانداز ہوتی ہے. (۱۹۶۸ء ، غزال و غزل ، ۷). [صاحب + شوق (رک)].

ـــــ صابی امذ.
وہ شخص جس نے ستاروں کی پرستش رائج کی تھی ، حضرت عیسیٰ (جامع اللغات). [صاحب + صابی (رک)].

ـــــ صَدر کس صف(ـــــ فت ص ، سک د) صف.
جلسے کی صدارت کرنے والے کے لیے تعظیمی نیز خطابی کلمہ ، میر مجلس.

کہیں قدسیاں صاحب صدر اسے
کہ ہر شب سو ہے جوں شب قدر اسے

(۱۶۳۹ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶).

صاحب صدر پڑھ چکیں تو میں سناؤں گا غزل
اوروں کا ہے مقام اور میرا مقام اور ہے

(۱۹۸۶ء ، قطعہ کلامی ، ۹۷). [صاحب + صدر (رک)].

ـــــ صِفِّین کس اضا(ـــــ کس ص ، شد ف ، ی مع) امذ.
صفین کا مالک ؛ مراد : حضرت علی کرم اللہ وجہہ (جامع اللغات).
[صاحب + صفین (رک)].

ـــــ صُوبَہ کس اضا(ـــــ و مع ، فت ب) صف.
کسی صوبے کا حکمراں جو شاہی دور میں بادشاہ کی طرف سے مقرر ہوتا تھا ، صوبہ کا حاکم. جہانگیر نے اس کی لڑکی سے شاہزادہ پرویز کا نکاح کیا ... اور الہ آباد کا صاحبِ صوبہ بنایا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۷۸). [صاحب + صوبہ (رک)].

ـــــ ضَرُورَت کس اضا(ـــــ فت ض ، و مع ، فت ر) صف.
حاجت مند ، ضرورت مند. صاحبِ ضرورت ہیں پریشان ہیں ان کی طرز تحریر کا مواخذہ مناسب نہیں. (۱۹۲۵ء ، تجلیات ، ۲ : ۸۹).
[صاحب + ضرورت (رک)].

ـــــ ضِلع کس اضا(ـــــ کس ض ، سک ل) صف ؛ امذ.
ضلع کا حاکم ؛ مراد : ڈپٹی کمشنر ، مجسٹریٹ ، کلکٹر ، تعلقدار. اچھے اچھے شرفا صاحب ضلع کی کوٹھی پر ... سوکھا کرتے ہیں. (۱۹۲۲ء ، نقش فرنگ ، ۳۸). [صاحب + ضلع (رک)].

ـــــ ضَمِیر کس اضا(ـــــ فت ض ، ی مع) صف.
روشن دل ، نیک ، پارسا شخص. عشق جیسے بادشاہ کوں عقل جیسا وزیر ہوتا ... ایسا صاحب ضمیر ہوتا. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲۶۳). [صاحب + ضمیر (رک)].

ـــــ طَبع (ـــــ فت ط ، سک ب) صف ؛ امذ.
وہ شخص جو بہت ذہین اور قابل ہو ، تیز فہم ، نابغہ. اب صاحب طبعوں سے توجہ و التفات مطلوب ہے. (۱۹۷۳ء ، دیباچہ گلزار عشق (صحیفہ ، ۱۱۸)). [صاحب + طبع (رک)].

ـــــ طَبل و عَلَم کس اضا(ـــــ فت ط ، سک ب ، و مع ، فت ع ، ل) صف.
سپہ سالار ، کمانڈر ، سردار. مغل سرکار کا ایک چیلا سپاہی اور صاحب طبل و علم تھا. (۱۹۷۷ء ، سائیں احمد علی ، ۱۲).
[صاحب + طبل (رک) + و (حرف عطف) + عَلَم (رک)].

ـــــ طَبِیعَت (ـــــ فت ط ، ی مع ، فت ع) صف ؛ امذ.
رک : صاحب طبع. بادشاہ زادہ صاحب طبیعت ایسا تھا کہ اور کوئی برسوں میں سیکھے ، سو یہ دنوں میں سیکھے. (۱۷۳۹ء ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۱). [صاحب + طبیعت (رک)].

ـــــ طَرز کس اضا(ـــــ فت ط ، سک ر) صف.
وہ ادیب جس کا اپنا اسلوب ہو ، وہ شاعر یا نثرنگار جو اپنے

منفرد اور ناقابلِ تقلید اسلوب کے باعث اپنی مثال آپ ہو. یہی الفاظ ایک صاحبِ طرز کے قلم سے اس کی شخصیت کا اثر لیے ہوئے نکلتے ہیں . (۱۹۳۳ ، نقدالادب ، ۳۰) . مولانا ابوالکلام آزاد اردو کے صاحبِ طرز ادیب اور مایہ ناز انشا پرداز تھے. (۱۹۸۸ ، اُردو کی ترقی میں مولانا ابوالکلام کا حصّہ ، ۹). [صاحب + طرز (رک)].

ـــِـطَرِیق کس اضا(ـــفت ط ، سک نیز فت م) صف.
طریقت پر چلنے والا صوفی ، زاہد ، مذہبی شخص. عورت نے کہا کہ اے رفیق شفیق اور اے شیخ صاحبِ طریق یہ باتیں لائق سیجہ گرانی اور مناسب سجادہ نشینی کے نہیں ہیں. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۱۵). [صاحب + طریق (رک)].

ـــِـطَمع کس اضا(ـــفت ط ، سک م) صف
طامع ، لالچی ، حریص (جامع اللغات). [صاحب + طمع (رک)].

ـــِـظَرف کس اضا(ـــ/ ی مج) صف ؛ صف
حوصلہ والا ، عالی ظرف. مصنف مولف یا مترجم کو تنقید کے سلسلے میں صاحبِ ظرف اور حوصلہ مند ہونا چاہیے . (۱۹۸۱ ، قرض دوستاں ، ۱۹). [صاحب + ظرف (رک)].

ـــِـظُہُور کس اضا(ـــضم ظ ، و مع) صف
مشہور ؛ ذیشان ، والاقدر (جامع اللغات).[صاحب + ظہور (رک)].

ـــِـعالَم کس اضا نیز بلا اضا(ـــفت ل) امذ.
شہزادوں کا لقب نیز خطابی کلمہ (عموماً دہلی کے شہزادوں کا) ؛ ولی عہد. اورنگ زیب اٹھا اور مسکرا کر کہا کہ صاحبِ عالم تم خوب جانتے ہو کہ میں مسلمان ہوں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۰). اردو اور فارسی میں حسبِ ذیل القابات مستعمل تھے بادشاہ ، ملک معظم ... حکمران خاتون ، سلطانہ ، ولی عہد ، صاحبِ عالم. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۱۳). [صاحب + عالم (رک)].

ـــِـعالی شان / عالیشان کس اضا(ـــ/ ی مج) صف ؛ امذ.
بڑی شان والا ، بڑے مرتبے والا شخص ، بڑا افسر. وہ مقدمہ ... طول کھینچتے کھینچتے کسی صاحبِ عالی شان تک پہنچا . (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۵۸) . سکریٹری صاحب عالیشان نے ایک بار بندگان حضرت سے ذکر کیا تھا. (۱۸۸۹ ، شکار نامہ ، ۹۸) . مجال نہ تھی کہ صاحب عالیشان رزیڈنٹ بہادر کے حکم کے خلاف کوئی انگلی تک ہلا سکے. (۱۹۲۷ ، مقالات ماجد ، ۱۳۸). [صاحب + عالی شان (رک)].

ـــِـعَدالَت کس اضا(ـــفت ع ، ل) امذ.
جج ، مجسٹریٹ . صاحب عدالت نے دیکھ کر کہا یہ تمسک ... عدالت میں مقبول نہیں ہوتا . (۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۳۳) . [صاحب + عدالت (رک)].

ـــِـعَدْل کس اضا(ـــفت ع ، سک د)صف ؛ امذ.
منصف مزاج ، عادل (جامع اللغات). [صاحب + عدل (رک)].

ـــِـعِرْفان کس اضا(ـــکس ع ، سک ر) صف.
وہ شخص جسے خدا کا عرفان حاصل ہو ، خدا کو پہچاننے والا ، خدا شناس ، عالم. جنے اہیں کون صاحب عرفان کو جانے ، یہاں آکر زیاں گردانے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰). [صاحب + عرفان (رک)].

ـــِـعَزا کس اضا(ـــفت ع) امذ.
عزادار ، ماتم پرسی کرنے والا (مہذب اللغات). [صاحب + عزا (رک)].

ـــِـعَزْم کس اضا(ـــفت ع ، سک ز) صف ؛
مضبوط ارادے والا شخص ، ہمت والا. دوندر خان کی اولاد میں بھی کوئی صاحب عزم نہ رہا تھا. (۱۸۹۵ ، تحبیب التواریخ (ق)، ۱۳۰). [صاحب + عزم (رک)].

ـــِـعِزّ وشان کس اضا(ـــکس ع ، شد ز ، و مج)صف
عزت اور شان و شوکت والا (جامع اللغات). [صاحب + عز (رک) + و (حرف عطف) + شان (رک)].

ـــِـعِزّ وعُلا کس اضا(ـــکس ع ، شد ز ، و مج ، ضم ع)صف.
باعزت اور بلند مرتبے والا.
السّلام اے مظہر ذاتِ خدا السّلام اے صاحب عزّوعُلا
(۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں (شوق بدایونی) ، ۱ : ۲۸۹).
[صاحب + عز (رک) + و (حرفِ عطف) + علا (رک)].

ـــِـعَزِیمَت کس اضا(ـــفت ع ، ی مع ، فت م) صف .
پُرعزم ، ارادے کا پکا ، سچی لگن رکھنے والا شخص. وہ صاحبِ عزیمت شخص ہیں ، انگریزی پر انھیں پوری قدرت ہے. (۱۹۸۳ ، کاروان زندگی ، ۲۳۵). [صاحب + عزیمت (رک)].

ـــِـعَصا کس اضا(ـــفت ع) امذ.
مراد : حضرت موسیٰ علیہ السلام (جامع اللغات). [صاحب + عصا (رک)].

ـــِـعِصْمَت کس اضا(ـــکس ع ، سک ص ، فت م) صف.
پاک دامن ، پارسا ، عفیفہ ، عصمت دار عورت (مہذب اللغات) . [صاحب + عصمت (رک)].

ـــِـعَطا و نِعَم کس اضا(ـــفت ع ، و مج ، کس ن ، فت ع)صف.
سخی ، فیاض (جامع اللغات). [صاحب + عطا (رک) + و (حرف عطف) + نعم (رک)].

ـــِـعَقْل کس اضا(ـــفت ع ، سک ق) صف ؛ امذ.
عقلمند ، ذی ہوش ، فہیم. میں نے کسی صاحب عقل کو آجتک نہیں دیکھا کہ تثلیث کو توحید پر ترجیح دیتا ہو. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۵۰). [صاحب + عقل (رک)].

ـــِـعِلاقَہ کس اضا(ـــکس ع ، فت ق) امذ.
ناظر ، نگران ، داروغہ ، علاقے کا افسر. جب اوورسیر یا صاحب علاقہ آتا ... تو سب کی طرف سے میں ہی ترجمانی کیا کرتا . (۱۹۶۳ ، جہان دانش ، ۸۲). [صاحب + علاقہ (رک)].

---ِ عِلْم کس اضا(--- کس ع ، سک ل) صف.
جاننے والا ، عالم ، پڑھا لکھا. وہ بڑا گیانی یعنی صاحب علم ہے . (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۳۲). [صاحب + علم (رک)].

---ِ عُنْوان کس اضا(---ضم ع ، سک ن) صف.
نفیس ، اعلیٰ ، بہترین (جامع اللغات). [صاحب + عنوان (رک)].

---ِ عَہْد کس اضا(---فت مع ع ، سک ہ) صف ، مذ.
اپنے عہد میں سب سے اہم اور بڑے مرتبے کا عموماً وہ ادیب جس نے اپنی تحریروں سے اپنے عہد کو متاثر کیا ہو. دوسرے صاحب پاکستان میں ہیں افتخار جالب جنہوں نے ظفر اقبال کو صاحبِ عہد لکھ کر ہر سنگ بن کو لسانی تشکیلات کا کامیاب تجربہ قرار دے دیا ہے . (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۱۶۱) .
[صاحب + عہد (رک)].

---ِ عَیّار کس اضا(---فت ع ، شد ی) صف.
چالاک ، سیانا (جامع اللغات). [صاحب + عیار (رک)].

---ِ غار کس اضا ، امذ.
مراد : حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ.

محمدؐ کے ہیں چار اور یار
افضل ان سے صاحبِ غار

(۱۸۵۱ ، مثنوی مورک سمجھاوے (دہلی اخبار ، مارچ / ۱۹۵۱ ، ۱۵)). [صاحب + غار (رک)].

---ِ غَرَض کس اضا نیز بلا اضا(---فت غ ، ر) صف.
۱. **غرض مند ، حاجت مند شخص.** ن.

اے ظفر صاحب غرض سے بھاگتے ہیں لوگ دور
اس زمانے میں کہیں جاؤ تو جاؤ بے غرض

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۳۶). ۲. **خود غرض ، مطلبی.** یہ بات اخلاص کی راہ سے دور ہے اور جو حاکم صاحب غرض ہووے ثواب کی نعمت سے بےنصیب اور مہجور ہے . (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۵). بادشاہ ملا عبداللہ کو صاحب غرض جان کر اوس کی بات پر کان نہیں لگاتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۶۱).
[صاحب + غرض (رک)].

---ِ غَیرَت کس اضا(---ی لین ، فت ر) صف.
غیرت مند ، غیور. کتنا صاحبِ نظر اور صاحبِ غیرت تھا وہ باتھی جس نے بہادرشاہ ظفر کے زوال کے ساتھ جان لیا کہ بادشاہت کا زمانہ ختم ہوا. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۶۱). [صاحب + غیرت (رک)].

---ِ فِراسَت کس اضا(--- کس ف ، فت س) صف.
عقلمند ، دانا ، ذہین. طرابلس کے گدھ یورپ کے انسانوں سے بہت زیادہ مہذب اور صاحب فراست نکلے. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۲۶).
[صاحب + فراست (رک)].

---ِ فَراش کس اضا نیز بلا اضا(--- کس نیز فت ف) صف.
وہ بیمار جو چلنے پھرنے کے قابل نہ ہو اور بستر پر لیٹا رہے.

پھر میں اتنا تو ہو صاحب فراش
موت بھی پھر جانے مردہ جان کر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۹).

کرسی نشین عرش ہوا صاحبِ فراش
اعضا میں درد جسم پہ تپ حلق میں خراش

(۱۸۹۳ ، ریاض شمیم ، ۱ : ۳۱). ایسے بیمار پڑے کہ آج تک صاحبِ فراش ہیں . (۱۹۱۲ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۹۳) . ایک صاحب سفر پہ گئے ہوئے ہیں اور دوسرے ... صاحب فراش ہیں . (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۲۰) . [صاحب + فراش (رک)].

---ِ فَراغ کس اضا نیز بلا اضا(---فت ف) صف.
بےفکر ، خوش حال ، آسودہ.

جلن بہت تھی عمر زندگی کے شعلوں میں
بہت فسردہ تھے صاحب فراغ کیا جلتے

(۱۹۸۶ ، دامن دل ، ۸۵). [صاحب + فراغ (رک)].

---ِ فَرْض (کس اضا(---فت ف ، سک ر) صف.
(فقہ) **ترکے کا وہ وارث جس کے حصّے کی حد مقرر ہو جیسے: بیوی شوہر یا ماں باپ.** عصبہ مع الغیر جو دوسرے صاحبِ فرض کے ساتھ مل کر عصبہ ہو جیسے بہن کے ساتھ بیٹی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۲۳). [صاحب + فرض (رک)].

---ِ فَروغ (---فت ف ، و مع) صف.
روشن ، (مجازاً) ترقی پذیر.

مردِ خدا کا عمل عشق سے صاحب فروغ
عشق ہے اصل حیات موت ہے اس پر حرام

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۲۷). [صاحب + فروغ (رک)].

---ِ فَرْہَنگ کس اضا (---فت ف ، سک ر ، فت ہ ، غنہ).
(الف) امذ.
اہلِ دانش ، صاحبِ علم ، لغت کے فن کا ماہر.

میرے لغاتِ شعر کے عالم کو مصحفی
سمجھیں ہیں وہ جو صاحبِ فرہنگ لوگ ہیں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۳ : ۲۸۲). (ب) صف. **ذہین ، عقلمند.**

عذر کرتا ہوں بڑے صاحبِ فرہنگ ہو تم
لو کرو صلح عبث مستعدِ جنگ ہو تم

(۱۸۶۵ ، ناظم (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۱۸)) . [صاحب + فرہنگ (رک)]

---ِ فَضْل کس اضا(---فت ف ، سک ض) صف ، امذ.
فضیلت رکھنے والا ، اہلِ علم و فضل ، بزرگ. جو صاحب فضل تھے ان کو مناصب شرعیہ تفویض کیے. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ۴ : ۱). [صاحب + فضل (رک)].

---ِ فَصْلُ الخِطاب کس صف(---فت ف ، سک ص ، ضم ل ، غم ا ، سک ل ، کس ع) امذ.
مراد : حضرت داؤد علیہ السلام (جامع اللغات) . [صاحب + فصل (رک) + رک : ال (۱) + خطاب (رک)].

---فِطْرَت کس اضا(---کس ف ، سک ط ، فت ر) صف.
عقلمند ، ذکی. تھوڑے ہی ایسے عالی دماغ ، ذہین ، ذکی اور صاحب فطرت حکیم ہوتے ہیں. (١٨٨١ ، تہذیب الاخلاق ، ٢ ، ٢ : ٢٥٣). [صاحب + فطرت (رک)].

---فِکْر (---کس ف ، سک ک) صف.
فکر کرنے والا . گہری فکر کے بعد کسی نتیجے پر پہنچنے والا ، سوچ بچار کرنے والا. مولوی صاحب قدرتاً متین ، صاحب فکر اور بجا نشں واقع ہوئے ہیں. (١٩٢٥ ، وقار حیات ، ٢٠). جمالیات اور اس کے فلسفہ پر کوئی صاحب فکر غور کرے اور قلم اٹھائے اکثر لوگ ابھی اس بحث میں الجھے ہوئے تھے. (١٩٨٨ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ٣٠). [صاحب + فکر (رک)].

---فَن کس اضا نیز بلا اضا(---فت ف) صف.
کسی فن کا ماہر ، ہنرمند ، ماہر فن نیز ہوشیار ، ذہین. جو کوئی صاحب سخن اچھے جو کوئی صاحب فن اچھے گا اسے ہو سخن اثر کرے گا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٧٥).

ضرور اس فن میں تو ہے صاحب فن
کہ اک من علم ہو اور عقل دس من
(١٧٩٥ ، فرسنامہ رنگین ، ٩).

وہ صاحبِ فن چاہے تو فن کی برکت سے
ٹپکے بدن مہر سے شبنم کی طرح ضو
(١٩٣٦ ، ضرب کلیم ، ١٤٠). [صاحب + فن (رک)].

---فَوج کس اضا(---و لین) صف ؛ امذ.
فوج رکھنے والا ، بادشاہ ، حکمراں (ماخوذ : مہذب اللغات). [صاحب + فوج (رک)].

---فَہْم و ذَکا (---فت ف ، سک ہ ، و مع ، فت ذ) صف.
تیز فہم ، سمجھدار ، عقلمند.
ظفر آدمی اس کو نہ جانیے گا وہ ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا (١٨٣٥ ، کلیات ظفر ، ١ : ١٥). [صاحب + فہم (رک) + و (حرف عطف) + ذکا (رک)].

---فِیل کس اضا(---ی مع) صف ؛ امذ.
١. **ہاتھی کا مالک ، حاکم ، سردار ؛ دولت مند شخص.** صاحب جوگ بڑا نامور دولتمند صاحب فیل سرنشان و نوبت وو صاحب اولاد فرزندان ہو. (١٨٨٠ ، کشاف النجوم ، ٣٣). ٢. **ابرہا کا لقب جس نے کعبہ شریف پر ہاتھیوں کے ساتھ حملہ کیا تھا**(جامع اللغات). [صاحب + فیل (رک)].

---قابَ قَوسَیْن کس اضا(---فت ب ، و لین ، ی لین)امذ.
مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. برائے حفاظت صاحب قاب قوسین اور ادنیٰ کو پکارنے لگا. (١٨٩٠ ، طلسم فصاحت ، ٢٣٢). [صاحب + قاب قوسین (رک)].

---قال کس اضا ، صف ؛ امذ.
وہ صوفی جو ذکر و اذکار اور اوراد و وظائف میں مشغول رہتا ہے لیکن اس پر معرفت الٰہی میں کیفیات قلب وارد نہیں ہوتیں. ہو سکتا ہے کہ ان میں بعض صاحب حال بھی رہے ہوں گے لیکن زیادہ تر صاحب قال تھے . (١٩٨٧ ، نگار ، کراچی ، سالنامہ ، ٥٧). [صاحب + قال (رک)].

---قائِم مال بیراث کہاوت.
مالک موجود ہے لوگ لوٹے لیے جاتے ہیں ، زور بس نہیں چلتا (جامع الامثال).

---قَتْل و قِصاص کس اضا (---فت ق ، سک ت ، و مع ، کس ق) امذ.
وہ شخص جو قتل اور قصاص کا حکم صادر کر سکتا ہو ، قاضی ، جج ، مجسٹریٹ. شیخ صاحب صاحب قتل و قصاص تھے اور کل ممالک ایران کے قاضی القضاۃ تھے . (١٩٢٩ ، حیات فریاد ، ١٣٠). [صاحب + قتل (رک) + و (حرف عطف) + قصاص (رک)].

---قُدْرَت کس اضا(---ضم ق ، سک د ، فت ر) صف.
قدرت رکھنے والا ، باحیثیت ، خوش حال شخص. اپنے ابنائے جنس و ہمقوم کو عہدہ جلیل و صاحب قدرت وتوانائی دیکر مسرور ہونا. (١٨٨٥ ، تہذیب الخصائل ، ٢ : ٥٩). [صاحب + قدرت(رک)].

---قِران (---کس ق) ا س صاحقراں.(الف) صف.
وہ شخص جس کی پیدائش کے وقت زہرہ اور مشتری کا ملاپ ہو ، یعنی دونوں ستارے ایک برج میں ہوں ایسا شخص بہت نصیب ور سمجھا جاتا ہے ، اقبال مند ؛ خوش قسمت (ماخوذ: نوراللغات). (ب) امذ. ١. **ہندوستان میں مغلیہ حکومت کے سربراہ امیر تیمور نیز شاہ جہاں کا لقب (یہ دونوں قران السعدین کے وقت پیدا ہوئے تھے).** تیموری اس نے ... اپنے تئیں صاحب قران ملقب کرکے سمرقند کو پائے تخت کیا. (١٨٥٣ ، مراۃ الاقالیم ، ١٣). صاحب قران کے زمانے میں ایک خطاب ترخان تھا جس کو وہ مل جاتا تو سپاہی اس کو ... نہ روکتے. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٣ : ٢١). صاحب قران کی اولاد انگریزوں کی سرپرستی میں آنے سے ناراض نہیں تھی . (١٩٠٣ ، چراغ دہلی ، ٥١). اشوک اعظم سے شاہ جہاں ، صاحب قران تک کیسا کیسا صاحب جلال و جمال شہنشاہ گزر گیا. (١٩٨٧ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ٣٣٧). ٢. **کامیاب اور نصیب ور بادشاہ ، بڑا بادشاہ ، شہنشاہ ، شاہ ہفت اقلیم نیز وہ بادشاہ جو چالیس برس یا اس سے زیادہ عرصہ تک حکمراں رہا ہو.**

طرا رکھے ہے سر پر سر تھے نشاں کا
صاحب قران سکھیاں میں دستی ہے چنچل
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٢٧٦).

ناتواں ایسا تری فرقت میں بے اغراق ہوں
جس قدر صاحب قران کی داستاں میں زور ہے
(١٨١٦ ، دیوان ناسخ ، ١ : ٩٦).

یہ ہے حاصل داستانِ دکن
کہ آصف ہے صاحب قرانِ دکن
(١٩٣١ ، بہارستان ، ٣٠٧). یہ یعقوب بن اوزن حسن کی تاریخ ہے

اور ... مصنف نے اسے صاحب قراں کے نام سے یاد کیا ہے (۱۹۶۸ء ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۰۹)۔ ۳. بعض لوگوں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بھی صاحب قراں لکھا ہے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ اسٹین گاس)۔ [صاحب + قراں (رک)]۔

---قِراں اوّل (--- کس ق ، شد و بفت) امذ۔
(ہندوستان میں مغلیہ دور حکومت میں سربراہ کا خطاب)، **امیر تیمور** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [صاحب قراں (رک) + اول (رک)]۔

---قِراں ثانی (--- کس ق) امذ۔
شاہ جہاں بادشاہ دہلی کا لقب (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [صاحب قراں + ثانی (رک)]۔

---قِرانی (--- کس ق)۔ (الف) صف۔
صاحب قراں (رک) سے منسوب یا متعلق ، بادشاہ کا، بہادرانہ شہنشاہی (پلیٹس)۔ (ب) امث۔ **حکمرانی ، کامیاب حکومت ، شہنشاہیت ؛ خوش قسمتی۔**

سنو عاقلاں سب کہ دنیا ہے فانی
جو کوئی بوجھیا اسی ہے صاحب قرانی

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۱۸)۔

مثل سکندر حاصل ہے مجھ کوں
ملکِ جنوں کی صاحب قرانی

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۴۹۸)۔

تم کرو صاحب قرانی جب تلک
ہے طلسمِ روز و شب کا در کھلا

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۳۱)۔

نہ آپ کا دور صاحب قرانی
جدھر دیکھتا ہوں ستم رانیاں ہیں

(۱۹۳۶ء ، معارف جمیل ، ۱۰۰)۔ [صاحب قراں + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---قِسْمَت کس اضا (--- کس ق ، سک س ، فت م) صف۔
قسمت والا ، خوش نصیب ، صاحب قراں (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [صاحب + قسمت (رک)]۔

---قَلَم کس اضا (--- فت ق ، ل) امذ۔
انشا پرداز ، ادیب ، شاعر ، مضمون نگار ، منشی۔ سادہ دل ، بے پروا ، جواں مرد ، مشفق ، صاحب قلم سبک دست۔ (۱۸۵۸ء ، مرات الاقالیم ، ۵۲)۔ ہشام کا میر منشی جس کا نام سالم تھا ، مشہور صاحب قلم ... تھا۔ (۱۸۹۸ء ، مقالات شبلی ، ۶ : ۷)۔ ایک ادیب اور صاحب قلم کے لیے یہ صورت حال ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔ (۱۹۸۸ء ، اردو کی ترقی میں مولانا ابوالکلام آزاد کا حصہ ، ۲۰)۔ [صاحب + قلم (رک)]۔

---قُوَّت کس اضا (--- ضم ق ، شد و بفت) صف۔
قوت والا ، طاقتور ، قوی۔ بیشک وہ صاحب قوت اور سخت عذاب دینے والا ہے۔ (۱۹۰۰ء ، فتح محمد جالندھری ، ترجمہ قرآن مجید ، ۲۶۲)۔ [صاحب + قوت (رک)]۔

---قِیافَہ کس اضا نیز بلا اضا (--- کس مع ق ، فت ف) صف۔
جو صورت دیکھ کر سیرت کا اندازہ لگا سکے ؛ (مجازاً) دانا ، عقلمند ، سمجھ دار۔

ساغرِ دل کی نہیں قیمت اضافہ ڈھونڈتے
ہر یہی ساقی ہم کوئی صاحب قیافہ ڈھونڈتے

(۱۸۶۲ء ، ظفر (نوراللغات))۔ [صاحب + قیافہ (رک)]۔

---کار کس اضا نیز بلا اضا ، صف (قدیم)۔
کارساز ، کام بنانے والا ؛ (مجازاً) خدا تعالیٰ۔ صاحب کار سوں مقصود کارخانہ کسے یاد آیا (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲۰۳)۔ [صاحب + کار ، لاحقۂ فاعلی]۔

---کِتاب کس اضا (--- کس ک) امذ۔
۱. **وہ پیغمبر جن پر اللہ کی کوئی کتاب نازل ہوئی ہو۔**

تنزیہ میں اگرچہ ہے صاحبِ کتاب توں
تشبیہ کی کتاب کا ہے انتخاب توں

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۳۷۷)۔

بہار حسن رہی جس کے خط کے آنے پر
وو شرعِ عشق میں اک صاحبِ کتاب ہوا

(۱۷۹۲ء ، دیوان محب (ق) ، ۴۸)۔

کسی کا رخ ہمیں قرآں کا جواب ملا
خدا کا شکر ہے بت صاحبِ کتاب ملا

(۱۸۷۰ء ، الماس درخشاں ، ۲۸)۔ ۲. **آسمانی کتاب (خصوصاً قرآن پاک) پر ایمان رکھنے والا۔**

تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو
کتاب خواں ہے مگر صاحبِ کتاب نہیں

(۱۹۳۶ء ، ضرب کلیم ، ۸۱)۔ ۳. **وہ مصنف جس کی کتاب مرتب یا شائع ہو گئی ہو۔** مقدمہ بیک وقت کتاب اور صاحب کتاب کا تعارف بھی ہوتا ہے ... تنقید ، تقریظ اور تجزیہ بھی (۱۹۸۱ء ، قرض دوستاں ، ۱۸)۔ [صاحب + کتاب (رک)]۔

---کَرامات/ کَرامَت کس اضا (--- فت ک/فت م) صف۔
جس میں کرامت دکھانے کی طاقت ہو ؛ (مجازاً) وہ ولی یا صوفی جس کا روحانی تصرف ناممکن کو ممکن بنا دے۔

علی او کہ شاہ ولایت اہے
جہاں بخش صاحبِ کرامت اہے

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۱۷)۔ فقیر کے تائیں دیکھیں تو صورت اس کی بہت ہی متبرک ہے اور صاحب کرامات معلوم ہوتا ہے۔ (۱۷۳۶ء ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۵۳)۔

نہیں ہے دور تم سے تم سدا صاحبِ کرامت ہو
مرشد کی طرف اب لطف سے پھر خدا دیکھو

(۱۸۳۲ء ؟ ، مرثیت ، ک ، ۹)۔ بسا بزرگ اور صاحب کرامت تھے۔ (۱۹۲۳ء ، انشائے بشیر ، ۲۰۱)۔ میں ایک صاحب کرامات اور مستجاب الدعوات عورت کے پاس گئی کہ وہ میرے شوہر کے لیے دعائے مغفرت کرے۔ (۱۹۷۹ء ، تاریخ پشتون ، ۱۳۸)۔ [صاحب + کرامات / کرامت (رک)]۔

---ِ کَرَم کس اضا(---فت ک ، ر) صف.
کرم کرنے والا ، مہربان ، سخی ، فیاض ، داتا.

تو ہو فیض عالم پہ جاری ہے جم
خلق ہے سو ہنی تو صاحبِ کرم

(۱۶۵۸ ، گلشن عشق ، ۲۷). [صاحب + کرم (رک)].

---ِ کَسْب کس اضا(---فت ک ، سک س) صف ؛ امذ.
کسی ہنر کے ذریعے سے روزی حاصل کرنے والا . انوزادھا نچھتر اکلیل منزل کی پیدائش سے مولود صاحب کسب اور تجار ہو. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۵۰). [صاحب + کسب (رک)].

---ِ کَشْف کس اضا(---فت ک ، سک ش) صف.
جو روحانی ریاضت سے اس درجے پر فائز ہو کہ نگاہوں سے غائب چیزوں اور مستقبل کا حال جانے.

اس کو صاحبِ کشف عورت جان کر
آئے تھے اپنی سعادت جان کر

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۲۰۶). [صاحب + کشف (رک)].

---ِ کَلام کس اضا(---فت ک) صف .
کلام کرنے والا ؛ (مجازاً) شاعر. کسی کلام پر بہتر عا کمنہ وہی شخص کر سکتا ہے جو خود صاحبِ کلام کو بھی بخوبی جانتا ہو. (۱۹۸۳ ، ذکر خیرالانام ، ۱۰۱). [صاحب + کلام (رک)].

--- کَلاں (---فت ک) صف ؛ امذ.
بڑے صاحب. بادشاہ سلامت کی خدمت میں صاحب کلاں بہادر آئے اور سلام کرکے رخصت ہو گئے. (۱۹۳۸ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۳۵). [صاحب + کلاں (رک)].

---ِ کُلاہ کس اضا نیز بلا اضا(---ضم ک) صف ، امذ.
ٹوپی پہننے والا ، تاج شاہی پہننے والا ؛ (مجازاً) امیر کبیر یا بادشاہ نیز فوج کا سردار ، فوج کا اعلیٰ عہدہ‌دار ، سپہ سالار.

بے سر تھے وہ جو فوج میں صاحب کلاہ تھے
سب چھاوفی ابجاز محلے تباہ تھے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۸۶).

سنیں گے میری صدا خانزادگانِ کبیر
گلیم پوش ہوں میں صاحبِ کلاہ نہیں

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۸۱). [صاحب + کلاہ (رک)].

--- کَمال کس اضا نیز بلا اضا(---فت ک ، م) صف.
۱. **(کسی علم یا فن میں) ماہر ، استاد ، کامل.**

البتہ وصف تیرا لاوے گا ہر سخن میں
جو شعر میں ولی سا صاحب کمال ہوگا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۴).

اگر خورشید سے روشن ہوں تو بھی خوار پھرتے ہیں
غرض اس دور میں یہ قدر ہے صاحب کمالوں کی

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۳۲۴).

ہوئی یہ بات یہیں حال بدر سے روشن
دیا زوال جسے صاحبِ کمال کیا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۵).

ختم تھا خامشی پر کمالِ سخن
سارے صاحب کمالوں کو یند آ گئی

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۱۱۶). ۲. **درویش کامل ، صاحب کرامت ، روشن ضمیر ، ولی.**

وزیراں کتک خوب صاحب کمال
ملیکا ہزاراں سوں تھے محلے محال

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱۰۳)). جو کچھ مدارات اور سلوک ان صاحب کمالوں سے کرنا تھا کیا ہر ایک رخصت ہوئے (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۵۳). صاحب دیوان شاعر اور نقشبندیہ سلسلے کے صاحب کمال بزرگ تھے . (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۴۴۳). [صاحب + کمال (رک)].

--- کَمالی (---فت ک) امث.
(کسی علم یا فن میں) کاملیت ، کامل ہونا ، صاحبِ کمال کا فن ؛ روشن ضمیری.

ہوا تو خسرو عالم سخن شیریں مقالی میں
عیاں ہیں بدر کے معنی تری صاحب کمالی میں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۸).

مثل ماہ چاردہ روشن گری حاصل ہوئی
داغ دل کا باعث صاحب کمالی ہو گیا

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۲۳). [صاحب کمال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کو کِس نے بُلایا ہے فقرہ.
دوست سے عرصہ دراز کے بعد ملاقات کے وقت اظہار اشتیاق و شکایت کے طور پر مستعمل (ماخوذ : دریائے لطافت ، ۷۳).

---ِ کَیفِیَّت کس اضا(---ی لین ، کس ف ، شدی بفت) امذ.
وہ صوفی جس پر حال طاری ہوتا ہو . شیخ معصوم کابلی اپنے معاصرین میں نہایت غنیمت اور صاحب کیفیت تھے . (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۷۷). [صاحب + کیفیت (رک)].

--- کی مُونچھیں امذ.
ایک قسم کا رنگین ریشمی کپڑا. رنگین کپڑے ان ناموں سے مشہور ہیں ... عاشق معشوق ، اللہ ہو سکی ، ہل چل ، تیری میری مرضی ، میم کا موت ، صاحب کی مونچھیں وغیرہ وغیرہ . (۱۹۵۵ ، حسرت (چراغ حسن)، مطائبات ، ۶۹).

---ِ لَفْظ کس اضا(---فت ل ، سک ف) صف .
رک : صاحبِ کلام ؛ مراد : ادیب ، شاعر.

صاحبِ لفظ اس کوں کہہ سکیے
جس سوں خوباں کلام کرتے ہیں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۲). [صاحب + لفظ (رک)].

---ِ لِواْ کس اضا(--- کس ل) امذ.
علم بردار ، سردار ، سپہ سالار. حضرت خضر علیہ السلام اُن کے وزیر اور صاحب لوا تھے. (۱۹۱۱ ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی، تفسیر ، ترجمہ قرآن ، ۳۸۵). [صاحب + لوا (رک)].

---لواءُ الحمد کس اضا (--- کس ل ، ضم ء ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، سک م) امذ.
مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم. میرے بعد اس درخت کے نیچے نبی اُمّی ہاشمی العربی المکی صاحب الحوض و الشفاعۃ اور صاحبِ لواءالحمد کے سوا کوئی نہیں ٹھیرے گا. (۱۹۲۸ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۲ : ۱۰۷). [صاحب + لواء (رک) + رک : ال (۱) + حمد (رک)].

---لوگ (---و مج) امذ.
فرنگی ، انگریز نیز افسر. اس شہر میں جتنے صاحب لوگ رہتے ہیں میرے اوپر کمال شفقت فرماتے ہیں. (۱۸۴۷ ، عجائبات فرنگ ، ۱۶۲). سنا ہے صاحب لوگ بہت پیتے ہیں. (۱۹۳۲ ، میدان عمل ، ۱۸۳). [صاحب + لوگ (رک)].

---لولاک (لما) کس اضا (---و لین ، فت ل) امذ.
حدیث قدسی لولاک لما خلقت الافلاک کی طرف اشارہ ہے ، یعنی اگر تیری (رسول اکرمؐ کی) ذات نہ ہوتی تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

دستگیری کون روزِ محشر کی
بس ہے تاجی کوں صاحبِ لولاک
(۱۷۳۱ ، تاجی ، د ، ۱۳۴).

کس کا میں بیٹا ہوں کس کا ہوں نواسا ظالمو
ماں مری زہرا ہے نانا صاحبِ لولاک ہے
(۱۸۲۶ ، دیوان گویا ، ۹۸).

جان و دل سے نہ تصدق ہے کیوں خلقِ خدا
جگر صاحبِ لولاک لما دونوں ہیں
(۱۸۵۰ ، چمنستان جوش ، ۹۰).

عالم ہے فقط مومنِ جانباز کی میراث
مومن نہیں جو صاحبِ لولاک نہیں ہے
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۵۳).

تمہیں کو باعثِ کن صاحبِ لولاک کہتے ہیں
تمہیں پر عرشِ اعظم سے درود آیا سلام آیا
(۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں (سالم بدایونی) ، ۱ : ۱۳۹).
[صاحب + لولاک/لما (رک)].

---لیاقت کس اضا (--- کس ل ، فت ق) صف.
لائق ، قابل (جامع اللغات). [صاحب + لیاقت (رک)].

---ماتم کس اضا (---فت ت) صف ؛ امذ.
ماتم کرنے والا ، غم گسار.

پھر کسی نے بھی نہ پوچھا اے عزیز
قبر تک سب صاحبِ ماتم گئے
(۱۹۱۲ ، گلکدۂ عزیز ، ۲۰۱). [صاحب + ماتم (رک)].

---مازاغ کس اضا ؛ امذ.
آیت مازاغ البصر وما طغیٰ کی طرف اشارہ ہے یعنی نہ حضور کی آنکھ بہکی اور نہ حد سے تجاوز ہوئی ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

فروغِ مغربیاں خیرہ کر رہا ہے تجھے
تری نظر کا نگہباں ہو صاحبِ مازاغ
(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۸۳). [صاحب + مازاغ (رک)].

---مال کس اضا ؛ صف.
دولت مند ، امیر (جامع اللغات). [صاحب + مال (رک)].

---مجلس کس اضا (---فت م ، سک ج ، کس ل) امذ.
مجلس کا صدر ، صدرِ محفل.

گرچہ مسکین ہور ادکھ مفلس ہوں میں
عاشقاں میں صاحبِ مجلس ہوں میں
(۱۶۴۸ ، غواصی ، ک ، ۱۴۴). [صاحب + مجلس (رک)].

---محفل کس اضا (---فت مج م ، سک ح ، کس ف) امذ.
رک : صاحبِ مجلس (جامع اللغات). [صاحب + محفل (رک)].

---مدار (---فت م) امذ.
صوبہ دار ، گورنر.

ہے عالم علی سیّد نام دار
دکھن کے چھ صوبوں میں صاحب مدار
(۱۷۱۹ ، جنگ‌نامہ عالم علی خان ، ۱۱). [صاحب + مدار (رک)].

---مذاق کس اضا (---فت م) صف.
رک : صاحبِ ذوق. فن حدیث کا معمولی صاحبِ مذاق بھی ان کے جعلی ہونے کو بیک نظر معلوم کر سکتا ہے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۶۹). [صاحب + مذاق (رک)].

---مراسم کس اضا (---فت م ، کس س) امذ.
افسر تعلقات عامہ ؛ (عموماً) شاہی دور کا ایک بڑا عہدہ دار جس کے ذمے طبیبوں اور کھلاڑیوں وغیرہ کی نگرانی ہوتی تھی. امیر بار یا صاحبِ مراسم ، ابتدائے کوچک کے سلجوق بادشاہوں کے بزرگ ترین عمائد میں سے ایک. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۷۵). [صاحب + مراسم (رک)].

---مروت کس اضا (---ضم م ، ضم نیز فت ر ، شد و بفت) صف.
مروت والا ، بامروت.

مندر باقوتاں کا توں جانے نہال کل کلال
اس کے تائیں مجلسِ صاحبِ مروّت کہتے ہیں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱۲).

گیا صاحبِ مروت و بہت شریر تھے
مٹی نہ دی انہیں کہ جو کل کے امیر تھے
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۲۲۴). [صاحب + مروت (رک)].

---مسند کس اضا (---فت م ، سک س ، فت ن) صف.
گدی نشین ، مسند نشین ، بادشاہ ، رئیس یا امیر کا مسند اقتدار پر بیٹھنا.

خشت رکھ کر زیرِ سر سوتا ہے جا کر گور پر
صاحبِ مسند ہو تو یا صاحبِ سجادہ ہو
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۳). [صاحب + مسند (رک)].

---مُعامَلَہ کس اضا(---ضم م، فت م، ل) صف.
وہ شخص جس سے کام کا تعلق ہو (ماخوذ : مہذب اللغات). [صاحب + معاملہ (رک)].

---مَعْرِفَت کس اضا(---فت م، سک ع، کس ر، فت ف) صف.
(تصوف) خدا شناس ، عارف (مہذب اللغات). [صاحب + معرفت (رک)].

---مَعْنی کس اضا(---فت م، سک ع) صف.
رک : صاحب باطن.

دل کی بہشت اہلِ حقیقت کی بزم ہے
واں کی شراب صاحبِ معنی کو ہضم ہے

(۱۷۰۷ء، ولی، ک، ۳۲۵). [صاحب + معنی (رک)].

---مَقْدُور کس اضا(---فت م، سک ق، و مع) صف.
طاقت یا استطاعت رکھنے والا نیز مال دار ، دولتمند.

دل لے گئے تو ہمیں مجبور کر دیا
تم کو خدا نے صاحبِ مقدور کر دیا

(۱۸۷۰ء، الماس درخشاں، ۶۶). [صاحب + مقدور (رک)].

---مَکاں کس اضا نیز بلا اضا(---فت م) صف.
مکان رکھنے والا ، مالک مکان نیز وہ جو مکان کے اندر موجود ہو.

کیوں نہ ہو جاگیر دیکھے شہ نشیں جب گال سا
کون ہے دنیا میں کوئی صاحبِ مکاں تجھ خال سا

(۱۷۱۸ء، دیوان آبرو، ۱۰). [صاحب + مکان (رک)].

---مُلْک و مال کس اضا(---ضم م، سک ل، و مع) صف.
(مجازاً) بادشاہ (مہذب اللغات). [صاحب + ملک (رک) + و (حرفِ عطف) + مال (رک)].

---مَن کس اضا(---فت م) صف.
خطاب یا القاب کے لیے مستعمل (مراد : جناب من) نیز بعض کا تکیہ کلام (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [صاحب + من (رک)].

---مَنْزِلَت کس اضا(---فت م، سک ن، کس ز، فت ل)؛ (الف) صف.
رتبے والا ، عزت دار.

لکھنو رشکِ دو روضۂ رضواں تھا کبھی
صاحبِ منزلت و قدرِ فراواں تھا کبھی

(۱۸۹۰ء، فسانۂ دلفریب، ۶). (ب) امذ. عہدے دار (ماخوذ : جامع اللغات). [صاحب + منزلت (رک)].

---مَنْصَب کس اضا(---فت م، سک ن، فت ص) صف.
عہدیدار (جامع اللغات). [صاحب + منصب (رک)].

---مَوْصُوف (---و لین، و مع) صف.
(تعظیماً) کوئی غیر موجود شخص جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو. صاحب موصوف نے دوچار صاحبوں کو بلوایا اور دس بیس مہاجنوں کو. (۱۸۲۳ء، حیدری، مختصر کہانیاں، ۱۵۹). صاحب موصوف اپنی تقریر کو تمام کر کر کرسی پر بیٹھ گئے. (۱۸۸۰ء، رام چندر، ماسٹر رام چندر، ۱۰۷). صاحب موصوف نے نہایت مختصر جواب ارسال کیا. (۱۹۸۸ء، قومی زبان، کراچی، اپریل، ۳۲). [صاحب + موصوف (رک)].

---میرا پانیا نج کرے بیوپار بن ڈنڈی بن پا ترے تولے جگ سنسار کہاوت.
خدا سب کو بغیر ترازو کے ان کے مناسب حال دیتا ہے (ماخوذ: جامع الامثال، ۲۸۲).

---نار کس اضا ؛ صف.
دوزخی ، جہنمی ، ناری (جامع اللغات). [صاحب + نار (رک)].

---نام و نَنگ کس اضا(---و مع، فت ن، غنہ) صف.
باحیا ، بہادر (جامع اللغات). [صاحب + نام (رک) + و (حرفِ عطف) + ننگ (رک)].

---نچلے بیٹھو فقرہ.
میرے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کرو، دل لگی نہ کرو، مجھے ہاتھ نہ لگاؤ کی جگہ مستعمل (جامع اللغات).

---نَسَب کس اضا نیز بلا اضا(---فت ن، س) صف.
اعلیٰ نسل کا ، عالی خاندان. اور وہی تو ہے جس نے پانی سے آدمی پیدا کیا پھر اسکو صاحب نسب اور صاحب قرابت دامادی بنایا. (۱۹۰۰ء، فتح محمد جالندھری، ترجمہ قرآن مجید، ۳۵۹). [صاحب + نسب (رک)].

---نِسْبَت کس اضا(---کس ن، سک س، فت ب) صف.
خدا رسیدہ ، ولی ، صوفی منش ، عارف باللہ نیز بزرگوں کے کسی سلسلے (قادریہ ، چشتیہ وغیرہ) سے منسلک.

جس طرح کوئی صاحبِ نسبت نواب
مدت سے ہو جلوۂ خدا کا مشتاق

(۱۸۷۷ء، دستنبوے خاقانی، ۲۳۱). اس سبب سے کہ صاحبِ دل اور صاحبِ نسبت تھے خواجہ میر درد کی طرز میں آ گئے تھے. (۱۹۱۰ء، آزاد، د (دیباچہ)، ۹). [صاحب + نسبت (رک)].

---نِصاب کس اضا نیز بلا اضا (---کس ن) صف.
مالی اعتبار سے خوشحال شخص جس کے پاس اتنا مال ہو جس پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے.

کہ صاحب نصاب ہوے خارج نتائج
تو قطرہ دیوے تن اوپر نیم صاع

(۱۶۸۸ء، ہدایات ہندی (ق)، ضمیمی، ۱۵۷).

اے شاہ تیرے پنجۂ بخشش سے دہر میں
ہر اک گدا کو دیکھو تو صاحبِ نصاب ہے

(۱۸۰۶ء، ایمان، ایمان سخن، ۹۵).

کثرتِ داغِ دل کی دولت سے
میں گدا صاحبِ نصاب ہوا

(۱۸۹۵ء، دیوان زکی، ۳۹). زکوٰۃ ہر صاحب نصاب پر فرض ہے. (۱۹۸۰ء، تجلی، ۱۲۹). [صاحب + نصاب (رک)].

---نَصِیب کس اضا نیز بلا اضا(---فت ن ، ی مع) صف.
۱. **خوش قسمت ، خوش نصیب.**

کون صاحبِ نصیب ہے ہم سا
آہ جس کی جلو کرے غم سا

(۱۷۹۵ ؟ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۴۳). سلطان صاحب نصیب اور بادشاہ نام آور تھا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۲۱). ۲. (عو) **بدنصیب ، کمبخت ، بدبخت ؛** چونکہ عورتیں بُرے کلمے کا زبان پر لانا بھی بُرا سمجھتی ہیں اس وجہ سے اکثر موقعوں پر ایسے لفظ جن کے معنی عمدہ ہوں زبان پر لاتی ہیں (فرہنگ آصفیہ). [صاحب + نصیب (رک)].

---نَصِیبی (---فت ن ، ی مع) امث.
صاحبِ نصیب ہونا ، خوش قسمتی ، خوش نصیبی ، بخت آوری. جوان ... اپنے تئیں عالی ہمتی اور صاحبِ نصیبی کے سپرد کرنا. (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۱۳۵). [صاحب نصیب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَظَر کس اضا نیز بلا اضا(---فت ن ، ظ) صف.
۱. **نظر والا ، کھرے کھوٹے کی پرکھ رکھنے والا ، دور اندیش ، دانا ، تمیز کرنے والا ، سوجھ بوجھ والا.** سلطان عبداللہ عاشق ، صاحب نظر ، دل کے خطرے تے باخبر.(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷).

برسوں لگی رہی ہیں جب مہر و مہ کی آنکھیں
تب کوئی ہمسا صاحب صاحبِ نظر بنے ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۴۴).

آنکھ جب صاحب نظر ہو جائے گی
حق شناس و حق نگر ہو جائے گی

(۱۹۳۹ ، معارف جمیل ، ۱۶۷). کتنا صاحب نظر اور صاحب غیرت تھا وہ ہاتھی جس نے بہادر شاہ ظفر کے زوال کے ساتھ جان لیا کہ بادشاہت کا زمانہ ختم ہوا.(۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۶۱). ۲. **علم یا فن کے عمیق اور مخفی پہلوؤں کو سمجھنے والا ، وسیع مطالعہ والا ، عالم جید ، بات کی تہہ کو پہنچنے والا.**

الٰہی کر میرے دیوان کو مشہور
ہر اک صاحبِ نظر کا ہوئے منظور

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۰۷).

چشم کی طرح سے صاحب نظروں نے دیکھو
سیر کیا کیا نہیں ہے ربع سفر کی گھر میں

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۸۷). امام ابن حنبل کہتے ہیں کہ وہ اس فن میں صاحب نظر ہیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۹). وہ اپنے انحطاطی رجحانات پر زندگی طلبی کے پردے ڈال کے کسی صاحب نظر کو دھوکہ دے سکیں.(۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۳۷). [صاحب + نظر (رک)].

---نَظَری (---فت ن ، ظ) امث.
صاحبِ نظر کا کام ؛ دانش مندی ؛ دور اندیشی ، عمق نگاہی ، ژرف بینی. دنیا جہاں کے مکر و فریب دھوکے دھڑی ، نفاق و نفاق کذب و افترا کو اختیار کرنا اور خود کو جہنم کا مستوجب ٹھہرانا نہ علم ہے نہ صاحب نظری. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، دسمبر ، ۲). [صاحب نظر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَفْس کس اضا(---فت ن ، سک ف) صف.
شریف ، نیک ، پارسا. کیا یہ سلوک اور رویہ کسی صاحب نفس شخص کے لئے کسی طرح بھی نفع کا سودا ہے؟ (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۱۹۵). [صاحب + نفس (رک)].

---نِیاز کس اضا نیز بلا اضا(---کس ن) صف.
ضرورت مند ، حاجت مند.

جیسے بھویں پڑیاں کون کیے سرفراز
نوازے جیسے ہاتے صاحبِ نیاز

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۷). [صاحب + نیاز (رک)].

---نَیرَنْگ کس اضا(---ی لین ، فت ر ، غنہ) صف.
جادوگر ؛ کرشمہ ساز نیز فریب دینے والا ؛ (کنایۃً) معشوقہ.

تجھ صاحبِ نیرنگ کی دیکھے گر تصویر کوں
دل جا پڑے حیرت منیں نقاشِ رنگ آمیز کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹). [صاحب + نیرنگ (رک)].

---وارِث کس اضا(---کس ر) صف.
وہ جس کا کوئی وارث یا سرپرست (ماں ، باپ وغیرہ) زندہ ہو. عورتوں کو باوجود صاحبِ وارث ہونے کے اپنا ٹکٹ آپ خریدنا پڑتا ہے. (۱۸۶۷ ، مقالات مولانا محمد حسین آزاد ، ۲۰۱). [صاحب + وارث (رک)].

---وَزْن (---فت و ، سک ز) صف.
رک : **صاحب وقار.**

سبک وضعوں سے صاحب وزن کب رنجیدہ ہوتے ہیں
گلہ کرتا نہ دیکھا میں کبھی سیماب آتش کا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۵ : ۴۴). [صاحب + وزن (رک)].

---وُسْعَت کس اضا(---ضم و ، سک س ، فت ع) صف.
استطاعت رکھنے والا ، حیثیت والا ، دولت مند ، امیر کبیر. صاحب وسعت اس میں تنگی سے کام نہ لے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۳۲). [صاحب + وسعت (رک)].

---وَضْع کس اضا(---فت و ، سک ض) صف.
وضعدار ، باوضع (جامع اللغات). [صاحب + وضع (رک)].

---وَفا (---فت و) صف.
باوفا ، وفا دار ، وعدہ پورا کرنے والا.

اگر تم درحقیقت بےوفا ہو
بہت صاحب وفا میں بھی نہیں ہوں

(۱۹۲۸ ، معارف جمیل ، ۱۰۹). [صاحب + وفا (رک)].

---وَقار کس اضا نیز بلا اضا(---فت نیز کس و) صف.
باوقار ، بردبار.

جمشیدِ عصر کلب علی خان فلک جناب
ہوتا ہے جس کی ذات سے صاحبِ وقار ، عیش

(۱۸۶۸ ، گلزار داغ ، ۳۰۸). [صاحب + وقار (رک)].

ـــِ وُقُوف کس اضا(ـــ ضم و ، و مع) صف.
آگاہ ، واقف ، راز دار ، عقلمند ، دانا ، سمجھدار (جامع اللغات). [صاحب + وقوف (رک)].

ـــِ وِلایَت کس اضا نیز بلا اضا(ـــ کس و ، فت ی) امذ.
کسی ولایت کا روحانی طور پر حاکم ، ولی اللہ ، عارف یا صوفی ، خدا کا دوست.

پڑھی فاتحہ جا کے نوّاب کی
تو صاحبِ ولایت کی زیارت کری

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۳۸). اللہ تعالٰی ان کو تین بیٹے عطا فرمائے گا منجھلا بیٹا صاحب ولایت ہو گا. (۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۲۶). [صاحب + ولایت (رک)].

ـــِ ہِمَّت کس اضا نیز بلا اضا(ـــ کس ہ ، شد م بفت) صف.
معاون ، مددگار ، ہمت والا ، جری ، حوصلہ مند ، بہادر ، نڈر. صاحب ہمت ، صاحب دانش ... صاحب تدبیران ، اپنو کا دل ہات لے اپنو کی موں کی بات لے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۳). کوئی صاحب ہمت کاریگروں کی دستگیری کرنے والا ہو تو اب بھی دستکاری دکھانے کو حاضر ہیں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۲). کسی صاحب ہمت نے جائنٹ سیکریٹری کی نظر کرم حاصل کرنے کے لئے خوشامد اور چاپلوسی سے کام لیا تو اس کا مقصد آسانی سے پورا ہو جاتا تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۱۲). [صاحب + ہمت (رک)].

ـــِ ہُنَر کس اضا(ـــ ضم ہ ، فت ن) صف.
ہنر مند ، فنکار ، کامل فن.

سک علم کا اوّل کسب
ہر فن میں ہو صاحبِ ہنر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۳۵).

بولی اس کوں اے سائی گن گیان کی
توں صاحبِ ہنر ہور عرفان کی

(۱۶۸۰ ، قصہ ابو شحمہ ، ۲۵).

پیس ڈالا آسیائے چرخ نے اس کو نسیم
جب زمانہ میں کوئی صاحبِ ہنر پیدا ہوا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۰). [صاحب + ہنر (رک)].

ـــِ ہَوا کس اضا(ـــ فت ہ) صف.
خواہش نفسانی رکھنے والا ، بوالہوس ؛ (مجازاً) مذہب کی پابندی نہ کرنے والا ، گنہ گار. حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ تین شخصیتوں کی حرمت نہیں ایک صاحب ہوا (بد مذہب) دوسرا فاسق معلن تیسرا بادشاہ ظالم یعنی ان کے عیوب بیان کرنا غیبت نہیں. (۱۹۱۱ ، ترجمہ قرآن الحکیم ، احمد رضا بریلوی ، ۸۲۳). [صاحب + ہوا (رک)].

ـــِ ہوش کس اضا(ـــ و مج) صف.
ہوش مند ، عقلمند ، دانا.

چوکی کاں نظر صاحبِ ہوش کی
اندھائے آکیں خوابِ خرگوش کی

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۲).

خرد مند ہے صاحبِ ہوش ہے
عطا پاش ہے وہ عطا پوش ہے

(۱۹۸۴ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۳). [صاحب + ہوش (رک)]

ـــِ یَدِبَیضا کس اضا(ـــ فت ی ، کس د ، ی لین) امذ.
مراد : حضرت موسیٰ علیہ السلام (جامع اللغات). [صاحب + ید (رک) + بیضا (رک)].

صاحِبا (کس ح) امذ.
مالک ، حاکم ، شوہر (پلیٹس). [رک : صاحب + ا ، حرف ندا].

صاحِبات (کس ح) امث ؛ ج.
صاحبہ (رک) کی جمع. محلات شاہی میں صاحبات محل کی جانوں لا بنی ہے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۵۱). حسب دستور مثل دیگر صاحبات محل معزز و ممتاز کیا. (۱۹۱۳ ، محل خانہ شاہی ، ۳۷). [صاحب + ات ، لاحقۂ جمع و تانیث].

صاحِبان (کس ح) امذ ؛ ج.
صاحب (رک) کی جمع.

عاجز کو میری خانہ بدوشی کی سوچ سوچ
خلوت میں صاحبانِ توکل نے غش کیا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۱). صاحبان یار کے لیے اس میں اور بھی توسیع کرنا چاہیے. (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱۰۷). صاحبان! واضح رہے کہ امتحانوں میں ناکام رہنے والے طلبہ کا تناسب پچھلے پانچ سال کی نسبت ڈیوڑھا ہو گیا ہے. (۱۹۳۰ ، زندگی ، نقاب چہرے ، ۱۵۹). صاحبان لوح و قلم حقارت کی نظروں سے دیکھے جاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، گوریا کہانی ، ۱۳۳). [صاحب + ان ، لاحقۂ جمع].

ـــِ عالیشان کس اضا(ـــ ی مع) امذ.
بلند مرتبہ افسران اور شرفاء ، انگریز ، یوروپین. عباسی کمال الدین ... نے واسطے صاحبان عالیشان ... بکمال فصاحت اور بلاغت تحریر کیا ہے. (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۱). انگریزوں کے لیے صاحبانِ عالیشان مقرر ہو گیا. (۱۹۳۵ ، اردو ، کراچی ، اپریل ، ۲۳۸). [صاحبان + عالیشان (رک)].

ـــِ مایَہ کس اضا(ـــ فت ی) صف ؛ امذ.
مال والے ، امیر ، دولت مند. اتنے کمرے تو ضروری ہیں مگر صاحبانِ مایہ کے لئے اس میں اور بھی توسیع کرنا چاہیے. (۱۸۸۰ ، تہذیب الاخلاق ، ۱۳۸). [صاحبان + مایہ (رک)].

صاحِبانَہ (کس ح ، فت ن) صف.
صاحب سے منسوب ، افسرانہ ؛ انگریزی ، انگریزوں کی طرح کا ، یورپ کا.

ہوئی خود بخود ارادت ہوئی خود بخود عقیدت
ہے مخرّک غلامی وہ ادائے صاحبانہ

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۷۵). [صاحب + انہ ، لاحقۂ صفت].

صاحِبَن (کس ح ، فت ب) امث.
صاحب کی بیوی ، صاحبہ. تمال صاحبن پھر کسی کا پرانا دھرانا

جوڑا دے دیتی۔ (۱۹۳۵ ، بھرے بازار میں ، ۲۰۸)۔ [صاحب + ن ، لاحقۂ تانیث]۔

صاحِبو (کس ح ، و مج) کلمۂ مخاطب۔
(تعظیماً) اے حضرات ، اے حاضرین ، لوگو (مہذب اللغات)۔

صاحِبَہ (کس ح ، فت ب) امث۔
صاحب (رک) کی تانیث ؛ (تعظیماً) خواتین کے نام کے ساتھ مستعمل ، بیوی ، مالکہ وغیرہ۔

مصرعِ تاریخ لکھ دے لوحِ تربت پر منیر
نورِ لطفِ حق ہے شمعِ قبرِ بیگم صاحبہ

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۵۳۱)۔ قواعد کی رو سے اسم مونث کے ساتھ صاحبہ ہی بولنا چاہیے ، یعنی بیگم صاحبہ ، خانم صاحبہ وغیرہ۔(۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۴ : ۴)۔ [صاحب + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

صاحِبی (کس ح)۔(الف) امث۔
۱. **حکومت ، سرداری ، شان و شوکت۔** صاحب کو صاحبی سہانا بہت مشکل ہے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۲)۔

وارثِ علمِ نبیؐ تج کون کیا ہے رَبّی
جم ہے تری صاحبی اے ولی کانگار

(۱۹۷۸ ، غواصی ، ک ، ۵۱)۔

سہے ہر نپٹ درد ہے ہار ہی
عجب صاحبی ہے عجب صاحبی

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱)۔

وہ بت سنگ دل جو آہ لے کے دل آشنا نہیں
یہ بھی خدا کی صاحبی بندے کا کیا خدا نہیں

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۵۳۱)۔

ہو گیا رخصت جہاں سے تیرا جاہ و احتشام
رفتہ رفتہ ہو گئی سب صاحبی تیری تمام

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۸۴)۔ جس کو خدا صاحبی دیتا ہے اس کو اندھا اور بہرا ہونا چاہیے۔ (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۱۳۰)۔ یہ مستبعد معلوم ہوتا ہے کہ ... یہاں اس انداز کی صاحبی یا نادر شاہی پیدا ہو سکے۔ (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۲۹)۔ ۲. **کچہری ، عدالت ، سرکار۔** ہنوز مقدمہ معلومہ صاحبی صدر اعلیٰ سے فیصل نہیں ہوا۔ (۱۸۸۰ ، کاغذات کارروائی عدالت ، ۲۶)۔ (ب) امذ۔
۱. **ایک نہایت لطیف قسم کا دھاری دار ریشمی کپڑا۔**

سمور و سندس و ترمل خطائی
سلیمی صاحبی ہور کربلائی

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۴)۔ ۲. **ایک قسم کا بہت شیریں انگور جو سیاہ ہوتا ہے۔** صاحبی انگور تو اتنا نازک اور لطیف مزاج ہے کہ سفر کی ذرا سی درشتی بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ (۱۹۷۸ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۰۲)۔ [صاحب + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ پانا ف مر۔
امیری پانا ، سلطنت پانا ؛ عزت و مرتبہ پانا (مہذب اللغات)۔

ـــ کَرْنا محاورہ۔
حکمرانی کرنا ؛ حکومت جتانا ؛ تغافل برتنا ؛ بے توجہی سے پیش آنا ؛ افسری کا رعب جمانا ، شان و شوکت دکھانا۔

منع جو عشق سے کرتے ہیں وہ بندے ہی نہیں
صاحبی کرتے ہیں ان کے تئیں فرمانے دو

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۹۷)۔

ملنے لگے ہو دیر دیر دیکھیے کیا ہے کیا نہیں
تم تو کرو ہو صاحبی بندے میں کچھ رہا نہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۱)۔

صاحِبِیَّت (کس ح ، ب ، شد ی بفت) امث۔
افسری ، انگریزوں جیسی شان و شوکت۔ یہ کچھ ہو چکا مگر وہ صاحبیت اب تک ختم نہ ہوئی۔ (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۲۰)۔ مقابلے کے امتحان میں کامیابی کے بعد صاحبیت کی ٹریننگ دی جائے۔ (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۶۵)۔ [صاحبی + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

صاحِبَین (کس ح ، ی لین) امذ۔
امام ابوحنیفہ کے دو بلند پایہ شاگرد قاضی ابو یوسف اور امام محمد (جن کا ذکر اسلامی ادب میں اسی لقب سے متداول ہے)۔ صاحبین ... مراد ان سے امام محمد اور امام ابو یوسف ہیں۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۷)۔ شیر خواری کی مدت حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک تیس ماہ اور صاحبین کے نزدیک دو سال ہیں۔ (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ۳۰)۔ امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک اس کو پاک قرار دیتے ہیں لیکن صاحبین ... اس کو ناپاک کہتے ہیں۔ (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۶۳)۔ [رک : صاحب + ین ، لاحقۂ تثنیہ]۔

صاحِبِین (کس ح ، ی مع) امذ ؛ ج۔
صاحب (رک) کی جمع۔ آپ صاحبین کی باتیں سنتے ہیں شیر بھیڑیے کا ہم کو ڈر ہے۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۱۰۰)۔ [صاحب + ـــین ، لاحقۂ جمع]۔

صاد مذ نیز مث (شاذ)۔
۱. **رک : ص۔**

صدق صاد کا صبح صادق صفا سوں
قرب قطب کوں قاف قاسم دکھایا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳۹)۔

تجھ تن کی کیا کروں میں تعریف
یہ عین ثلث کا صاد دستا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵)۔ صاد کا سرا اپنے دائرے کی آخری نوک کے سامنے ہے۔ (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۳۷)۔ بخدا مجھ کو یہ بھی نہیں معلوم کہ سائنس صاد سے ہے یا سے سے۔ (۱۹۶۳ ، قاضی جی ، ۳ : ۱۰۹)۔ ۲.(أ) **انتخاب ، پسندیدگی ، توثیق ، تصدیق ، منظوری ، منظور کیے جانے کا دستخط یا نشان۔**

تابان منتر تنتر واد صدق ، عقیدہ ، یقین ، صاد

(۱۵۹۱ ، جانم ، رموز الواصلین (ق) ، ۹)۔

ہستی کے کاغذوں پر ہیں دستخط ہمارے
گر فرد ہیں تو ہم ہیں اور صاد ہیں تو ہم ہیں
(۱۸۳۳ ، شاہ نیاز بریلوی ، د ، ۳۱).
پسند آیا قضا کو جو جوان فوج حسینی کا
بجائے صاد زخم تیغ کی رخ پر نشاں کی
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۸ : ۱۰۵).
بند نقاب باندھتے ہیں مجھ کو دیکھ کر
اہل نظر کا صاد ہے اس بند و بست پر
(۱۹۲۱ ، اکبر ک ، ۱ ، ۱۳۲) **(اا) کسی دعوت نامے کی فہرست یا بند پر اپنے نام کے آگے ؐ بنا دیتے ہیں جو اطلاع پانے کی علامت ہے۔** نائی فہرستیں لے کر نکلے اور گھر گھر لے گئے جہاں گئے ان کے نام پر صاد بنا لائے۔(۱۹۶۳) نور مشرق ، ۶۷)، **(ااا) فرمانوں کے آخر میں ؐ کی شکل بنا دیتے ہیں جو علامت تصدیق کی ہے۔** نقشہ جات ... بعد صاد و ثبت احکام مناسب واپس بھیجے جاتے ہیں۔ (۱۸۷۲ ، تاریخ ریاست بھوپال ، ۶۷). **۳. شعرا آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں ، حلقۂ چشم (جو صاد کے مشابہ ہے).**

صاد آنکھوں کی دیکھ کر بسر کی
بینائی کے چہرے پر نظر کی
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۲). صاد اور میم ملی کے عین اور صاد میں انسانی حسین آنکھ کی دلربائی عیاں ہے۔ (۱۹۲۳ ، مقالات شروانی ، ۲۵۲). **۴. صلی اللہ علیہ وسلم کا مخفف (ؐ) جو حضورؐ کے اسم گرامی کے اوپر لکھتے ہیں.**
احمد کا ہے وہ میم پہ صلی علٰے کا صاد
کیوں کر نہ صاد چشم ہو میم دہن کے پاس
(۱۸۸۱ ، اسیر ، مجمع البحرین ، ۲ : ۹۲). **۵. اُستاد اچھے شعر پر صاد بنا دیتا ہے.**
ترا برجستہ قد ہے منتخب مصرع نظامی کا
کہ چشم مست جس پر صاد یوں دستا ہے جامی کا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱). **۶. قرآن شریف کی ایک سورت کا نام.**
سواد زلف سے حل سوبعوواللیل کے عقدے
بعینہ افتتاح سورہ صاد ، آنکھ کو کہیے
(۱۸۷۲ ، عامد خاتم النبیینؐ ، ۱۷۵). **۷. صاد لغت میں اس جانور کو کہتے ہیں جو خاک میں لوٹے** (مطلع العلوم ، ۲۲۰). [ع].

ـــــ چَشْم (ـــــ فت ع ، سک ش) امذ.
آنکھ کو صاد سے تشبیہ دینے کے موقع پر مستعمل.
احمد کا ہے وہ میم پہ صلی علٰے کا صاد
کیوں کر نہ صاد چشم ہو میم دہن کے پاس
(۱۸۸۱ ، اسیر ، مجمع البحرین ، ۲ : ۹۲) [صاد + چشم (رک)].

ـــــ کَرْنا محاورہ.
۱. صحیح سمجھنا ، صحیح کا نشان (ؐ) بنانا ، تصدیق کرنا ، (اچھے شعر پر استاد کا) صحیح کی علامت ڈالنا.
خوب اگر واقف نہ ہوتے یار چشم یار سے
شعر نورالعین واقف پر نہ کرتے صاد ہم
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۷۷).

جس میں مضمون رقم تھا تری خوش چشمی کا
تو اسی شعر پہ استاد نے بھی صاد کیا
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۳۸). اپنی غزل بھی انہوں نے صاد کر دی. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۵۰). **۲. پسند کرنا ، خوبی تسلیم کرنا ، منتخب یا منظور کرنا ، منظور کر کے دستخط کرنا ، پسندیدگی یا منظوری کی علامت بنانا ، پسندیدگی کا اظہار کرنا.**
روز ایجاد تری چشم سوں اے نور نظر
حسن کی فرد پہ دیوان ازل صاد کیا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۹).
تو پڑھ کر میرے شعر دے مجھ کو داد
کرے میرے بیتوں کے اوپر تو صاد
(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، معظم عباسی ، ۹۵).
غزل جو نعت میں کہتے ہیں وہ مقبول ہوتی ہے
ملک صل علٰی کہہ کہہ کے اس پر صاد کرتے ہیں
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۹۰). انہیں صاد کی ہوئی لڑکیوں میں سے ایک کی نظر اس کے ایک نوجوان مصاحب سے لڑ گئی. (۱۹۱۳ ، دربار حرام پور ، ۱ : ۳۳). برصغیر کے مسلمانوں نے متفقہ طور پر اس فیصلے پر صاد کیا تھا. (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نفاذ اردو کی داستان ، ۷). **۳. اطلاع پانے کی علامت بنانا (جو بیشتر صاد کے سرے (ؐ) کی شکل میں ہوتا ہے).**
فرد پر صاد کیا رقعۂ شادی پڑھ کر
لیکے انعام وہ نوکر تو گیا اپنے گھر
(۱۸۶۸ ، واسوخت سپر (شعلہ جوالہ ، ۲ : ۵۲۷)).

ـــــ مُہْمَلَہ (ـــــ ضم مع م ، سک ہ ، فت م ، ل) امذ.
ص (رک) کا ایک نام جو ض (صاد معجمہ) سے ممیز کرنے کے لیے لکھا جاتا ہے. سین سعفص ہے ... صاد مہملہ نہیں ہے. (۱۸۶۷ ، تیغ تیز (افادات غالب) ، ۸۸). موصل ... صاد مہملہ کے نیچے کسرہ اور آخر میں لام ہے. (۱۹۶۷ ، بلوغ الارب (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷۶). [صاد + مہملہ (رک)].

ـــــ ہونا محاورہ.
۱. صحیح سمجھا جانا ، انتخاب ، پسند یا منظور کیا جانا.
ہوئی تجھ ہاشمی دولت کتی جگ صاد سو بھی ہے
گلی کے ورق پر تیری لکھی ہے دھن جونت سوں خط
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰۱).
دیکھتے ہی وہ نہیں آنکھ اُٹھا کر ہم کو
صاد ہوتا نہیں سرکار میں چہرا اپنا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۶).
دل عاشق نہ ہو صد پاش کیونکر اس تغافل سے
نظر انداز ہیں وہ داغ جن پر صاد ہوتا تھا
(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۸). **۲. (ا) اچھے شعر پر ؐ کا نشان ہونا.**
بانٹے ہیں خلعت پہ خلعت وصف قدؔ و چشم میں
ایک اک مصرع پہ اپنے اون کے دو دو صاد ہیں
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۸۳). **(اا) جس لفظ کو غلط یا زائد سمجھ کر کاٹ دیا گیا ہو اس پر دوبارہ صاد بنا دینا تا کہ وہ غلط یا زائد نہ سمجھا جائے** (نوراللغات).

پھر آئے رنگِ رفتہ جو رخ پر عجب نہیں
اکثر ہے مہرۂ نظری ساد ہو گیا
(۱۸۳۶ع ، آتش ، ک ، ۱ : ۲۴۳).
چشمِ عبرت میں کوئی خاک کا پتلا نہ جچا
سب کے سب ہیں نظری ایک بہ بھی ساد نہیں
(۱۹۵۶ع ، یگانہ ، گنجینہ ، ۵۱).

صادِر (کس د).(الف) صف.
۱. **نکلنے والا ، باہر آنے والا ، (کسی جگہ سے) خارج ہونے والا.** وہ ہوا جس سے ثانوی روشنی صادر ہوتی ہے وہ صبح کی روشنی کے وقت ظاہر ہوتی ہے. (۱۹۶۹ع ، مقالات ابن الہیثم ، ۶۵). ۲. **وقوع پذیر ، ظاہر ، واقع ، سرزد.**
صادر انہوں نے خاص کرامات و معجزے
ہر دو جہان کے فیض ہومصدر حسن حسینؑ
(۱۵۲۲ع ، قادر (قدیم اردو مراثی ، ۱۷۹)). جو تقصیر کہ تجھ سے صادر ہوئی تھی درگزر ہوئیں. (۱۷۳۰ع ، کربل کتھا ، ۳۳).
ہور ہوتے ہیں اس سے صادر کتی امور
کہ ہیں وہ بے زیب پُر قصور
(۱۷۹۲ع ، تحفۃالاحباب (ق) ، ۵۸). تجھ سے ایسے ایسے گناہ میرے حق میں صادر ہوئے ہیں ، تس پر یہ جرات ہے کہ میرے حضور بے محابا چلا آیا. (۱۸۰۳ع ، گنج خوبی ، ۶۱). روحانی جہاد میں ... ہمارے علم و دانش سے بالا تر اعمال صادر ہوتے ہیں. (۱۹۲۳ع ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۹۴). دماغ جب حکم صادر کر دیتا ہے تو کچھ ہی دیر بعد یہ حرکت کرنے لگتے ہیں. (۱۹۸۴ع ، اساسی حیوانیات ، ۱۸۴). ۳. **جاری ، نافذ (قانون حکم وغیرہ).** فغفور کی رائے جس طور پر صادر ہوتی ہے ... اس سے انکار نہیں ہوتا. (۱۸۴۸ع ، تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۹۴). ان کی عزت برباد ہوسکتی ہے جیسے کہ ان احکام سے جو فوجداری کی عدالتوں سے صادر ہوں. (۱۸۸۳ع ، مکمل مجموعہ لیکچرز و سپیچز ، ۱۸۹). کوئی حکم خدا کی طرف سے صادر نہیں ہوا تھا. (۱۹۰۶ع ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۵۳). کسی ایسی چیز کے بارے میں جس کے اثرات اتنے متضاد قسم کے ہوں قطعی فیصلوں کا صادر کرنا سخت نادانی کی بات ہے. (۱۹۴۳ع ، آدمی اور مشین ، ۱۹۱). ۴. **آنے والا ، پہنچنے والا ، ہونے والا** (نوراللغات).
(ب) امث. ۱. **(معاشیات) وہ کاغذ جس کے ذریعہ خزانہ سے رقم اٹھائی جائے برآور و تنخواہ وغیرہ** (فرہنگ عثمانیہ ، ۲۹۶).
۲. **(معاشیات) دفاتر کے معمولی و غیر معمولی ضروریات کے لئے جن اشیا کی ضرورت ہوتی ہے اس کو صادر کہتے ہیں اس کی تین قسمیں ہیں صادر معمولی ، ابواب مشترکہ ، ابواب مختصہ** (ارکان اربعہ ، ۲ : ۱). ۳. (زراعت) **اتفاقی مصارف ، خرچ.** صادر مرمت موٹ و آلات کشاورزی وغیرہ. (۱۹۰۷ع ، فلاحۃ النحل ، ۲۴۳). اف : کرنا ، ہونا. [ع : (ص د ر)].

ــــسَہ بَنْدی (ــــفت مع س ، سک ہ ، فت ب ، سک ن) امث.
(معاشیات) **فوج کے اخراجات کے لیے معاش از قسم نقدی یا اراضی جو عطا کی گئی ہو** (فرہنگ عثمانیہ). [صادر + سہ (رک) + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــشُدَہ (ــــضم ش ، فت د) صف.
جاری کیا ہوا (ماخوذ : جامع اللغات). [صادر + ف : شدہ ، شدن ـ ہونا].

ــــفَرْمانا محاورہ.
جاری کرنا ، نافذ کرنا ، پاس کرنا (قانون ، حکم وغیرہ). ہندوستان کے مسلمانوں میں ... کسی ایک عالمِ دین نے ہجرت کا فتویٰ صادر نہیں فرمایا. (۱۹۸۶ع ، سندھ کا مقدمہ ، ۳۰).

ــــکُنِنْدَہ (ــــضم ک ، کس ن ، سک ن ، فت د) صف.
(قانون) حکم نافذ کرنے والا ، حکم جاری کرنے والا (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری). [صادر + ف : کنندہ ، کردن ـ کرنا].

ــــمَعْمُولی (ــــفت م ، کس ع ، و مع) امث.
(معاشیات) **صادر معمولی وہ اخراجات ہیں جن کی ہر دفتر کو معمولی طور پر ضرورت ہوتی ہے** (ارکان اربعہ ، ۲ : ۱). [صادر + معمولی (رک)].

ــــ(و) وارِد (ــــکس ر) صف ؛ ← وارد و صادر.
۱. **آنے جانے والا ، آیا گیا ، مہمان ، مسافر.** مالدار کسی شہر کا تیرے ملک میں صادر وارد ہوا ہے. (۱۸۱۳ع ، نورتن ، ۶۰). جہاں پناہ صادر و وارد سے پختہ معلوم ہوا ہے کہ ... وہ حاضر نہیں ہوا. (۱۸۶۳ع ، تحقیقات چشتی ، ۱۳۴). مولانا کے مزار پر بڑا لنگر خانہ ہے جس سے صادر و وارد کو کھانا ملتا ہے. (۱۹۰۲ع ، سوانح مولانا روم ، ۳۱). ۲. (شاذ) **جو چلتا پھرتا ہو ، ایک جگہ نہ ٹھہرے ، چلنے پھرنے والا.** واسطے حفظ اور حراست دیہ کے صادر وارد چوکیدار علاقے اپنے میں مقرر رکھے. (۱۸۳۹ع ، دستورالعمل انگریزی ، ۱۴۸). اف : کرنا ، ہونا. [صادر + و (حرفِ عطف) + وارد (رک)].

صادِق (کس د) صف.
۱. **جو سچ کہے ، سچا ، راست گو ، پاک باطن.**
اگر عشقِ حقیقی میں نہیں صادق ہوا شوق
ولے مقصود خود حاصل کیا ہے عشق بازی میں
(۱۵۶۴ع ، حسن شوق ، د ، ۱۶۰).
وہ درویش جو صادق صابر سب سوں ہیں درویش اسحابر
(۱۶۵۴ع ، گنج شریف ، ۱۶۴).
نہیں وہ صادق جو تمہارے منہ کے تئیں کہتا ہے صبح
صبح کوں خورشید کا جھوٹا بیاں کرتا ہے صبح
(۱۷۱۸ع ، دیوان آبرو ، ۱۱۸).
صادق ہوں اپنے قول میں غالب خدا گواہ
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے
(۱۸۶۹ع ، غالب ، د ، ۱۲۵). جب لوگ جمع ہو گئے تو پہلے آپ نے اپنے صادق اور امین ہونے کا اقرار لیا. (۱۹۶۳ع ، محسن اعظم اور محسنین ، ۲۳). ۲. **جو نفس الامر کے مطابق ہو ، خالص ، اصل یا حقیقی ، درست ، ٹھیک.** اے عزیز اے پیرکامل ہونا ہور مرید صادق اچھا اپنے بھانے میں گزر کر. (۱۴۲۱ع ، بندہ نواز گیسودراز ، معراج العاشقین ، ۲۱).

کیتے ہو گئے نیک مردانِ دیں
جن کا اٹھا صدق صادق یقیں
(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ٤٢).

یقیں تو تجھ اب جگہ میں عاشق لے
جتے عاشقا میں توں صادق لے
(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ١٠٧).

واللہ کہ صادق ہے وہ عشاق کی صف میں
جو صبح تن سر سوں لپٹتا ہے کفن کوں
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٣٧).

محبت چاہیے صادق جنابِ پا کر جعفر میں
اسی کا شوق ہو دل میں اسی کا شور ہو سر میں
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٣٣٧).

بے سبب یہ نہیں سرگوشی اربابِ فساد
عشقِ صادق کا مرے فاش ہوا راز کچھ آج
(١٨٤٦ ، مظہر عشق ، ٦٠). ٣. ظاہر ، آشکار.

جو عیب پوش کی ہے وضع پردہ در کی کہاں
کہ شام صادق و کاذب نہیں سحر کی طرح
(١٨٥٣ ، گلستانِ سخن ، ١٢٠). ٣. خدا تعالیٰ کا ایک صفتی نام.

اے ودود مجید حمید
باقی صادق وارث رشید
(١٦٥٣ ، گنج شریف ، ٦٣). [ع : (ص د ق)].

ـــُــ الاعْتِقاد (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، کس مع ا ، سک ع ، کس ت) صف.
عقیدے میں پکّا ، سچے اعتقاد والا ، راسخ العقیدہ ، محکم یقین رکھنے والا. قسطنطین کی ماں ... ایک پرجوش اور صادق الاعتقاد مسیحیہ تھی. (١٩١٧ ، مسیح اور مسیحیت ، ١٢٩). [صادق + رک : ال (ا) + اعتقاد (رک)].

ـــُــ الاِقْرار (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ق) صف.
بات کا پکا ، دعوے کا سچا ، وفادار.

مرد ہے عاشق کامل ہے وفادار ہے تو
جو کہا وہ ہی کیا صادق الاقرار ہے تو
(١٨٧٣ ، انیس (انیس کے مرثیے ، ٢ : ٣٣٣)). [صادق + رک : ال (ا) + اقرار (رک)].

ـــُــ العَزْم (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک ز) صف.
سچے عزم والا ، ارادے کا پکّا. اس کی تکمیل صادق العزم محبانِ تاریخ کے ہاتھوں ہوگی. (١٩٥٩ ، برق ، مقالات ، ٧٦). [صادق + رک : ال (ا) + عزم (رک)].

ـــُــ العَقیدَت / العَقیدَہ (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، ی مع ، فت د) صف.
رک : صادق الاعتقاد. شائقین صادق العقیدت و صافی نہاد ... دور و نزدیک سے زیادہ جمع ہوتے تھے. (١٨٣٦ ، تذکرہ اہل دہلی ، ٥٧). بحیرا کا صادق العقیدہ مرید اس ضدی عرب کی برافروختگی دیکھ کے ... واپس چلا آیا. (١٩١٧ ، جویائے حق ، ١ : ٢٣٣). [صادق + رک : ال (ا) + عقیدت/عقیدہ (رک)].

ـــُــ القَوْل (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، و لین) صف.
بات کا سچا ، قول کا پورا ، راست گو.

صادق القول حضرتِ صادق
صدق سے بولوں مصحفِ ناطق
(١٨٣٢ ، کربل کتھا ، ٨). وہ پیغمبر راست وعدہ اور صادق القول ہے. (١٨٠٣ ، گنج خوبی ، ١٠٩).

بہت نیک اور صادق القول تھا
اور اس میں ہی رہتا تھا وہ باصفا
(١٨٨٠ ، قمقام الاسلام ، ٣٧). راویانِ صادق القول کا چشم دید حلفیہ بیان ہے. (١٩٣٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢٠ ، ٢٢ : ٣). میں نے اپنی پیرانہ سالی کو صادق القول ناصح ... سمجھا ہوا ہے. (١٩٤٣ ، قصیدۃ البردۃ (ترجمہ) ، ٥٥). [صادق + رک : ال (ا) + قول (رک)].

ـــُــ الوِداد (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، کس و) صف.
دوستی میں سچا ، مخلص دوست. میرے بھی دوست صادق الوداد تھے مگر یک فنی تھے. (١٨٨٠ ، آبِ حیات ، ٣٥٣). [صادق + رک : ال (ا) + وداد (رک)].

ـــُــ الوَدُود (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت و ، و مع) صف.
رک : **صادق الوداد ، سچا دوست**. والدین لڑکیوں کو ... اپنے عزیز یا ایسے اُستاد کی زیرنگرانی رکھیں جو خدا ترس اور صادق الودود ہو. (١٩٢٠ ، بیوی کی تربیت ، ٦٩). [صادق + رک : ال (ا) + ودود (رک)].

ـــُــ الوَعْد / الوَعْدَہ (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت و ، سک ع / فت د) صف.
عہد پورا کرنے والا ، وعدے کا سچا ، وفادار. مولود صاحبِ فکر ... راست گو ، صادق الوعدہ اور غیروں کا کام بدل کرنے. (١٨٨٠ ، کشاف النجوم ، ٣٩). میں نے محمدؐ کو ہمیشہ صادق الوعد پایا ان سے عہد شکنی کرنا خلاف مروت ہے. (١٩١١ ، سیرۃ النبیؐ ، ١ : ٣٨٩). آپؐ سے بڑھ کر صادق الوعد آدمی ہماری نظر سے نہیں گزرا. (١٩٤٣ ، بنیادی حقیقتیں ، ٥١). [صادق + رک : ال (ا) + وعد / وعدہ (رک)].

ـــُــ الوِلا (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، کس و) صف.
دوستی میں سچا ، مخلص دوست. میں ہندوستان میں ایک دوست صادق الولا رکھتا ہوں. (١٨٦٢ ، خطوطِ غالب ، ١٩١). بقیہ لوگ جن میں کل اقربا اور احباب صادق الولا تھے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے. (١٩٥٨ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ١٣٦). [صادق + رک : ال (ا) + ولا (رک)].

ـــــ آنا محاورہ.
منطبق یا چسپاں ہونا ، (کسی پر کوئی بات) ٹھیک بیٹھنا ، مطابق یا موزوں ہونا. ہر امر میں درجہ توسط کو اختیار کرنے تا کہ خیرالامور

اوسطہا صادق آئے۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۹)۔ یہ کلیہ کہ جس قدر ڈمانڈ ہوتا ہے اسی قدر سپلائی بھی ہوتا ہے ، ان پر بھی صادق آتا ہے۔ (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۱۳)۔ یہی کیفیت ان جنگوں کی بابت بھی صادق آتی ہیں ... جو پہلے واقع ہوئیں۔ (۱۹۱۲ ، مقدمہ تحقیق الجہاد ، ۴۴)۔ ایسی قسم کی وحشت سمائی ہوئی تھی ، پتا کھڑکا دل دھڑکا والا مقولہ مجھ پر حرف بہ حرف صادق آتا تھا۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۵۵)۔

ـــ جَراثیم (ـــ فت ج ، ی مع) امذ ، ج۔
(حیاتیات) **اصلی جراثیم ، خالص نسل کے جراثیم جو شکل اور فعل دونوں اعتبار سے جراثیم کہلانے کے مستحق ہیں۔** دوسری جماعت بارہ فطروں کی ہے جس میں صادق جراثیم اور ان سے متعلقہ ناسیوں کو شریک کیا گیا ہے۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۵۸)۔ [صادق + جراثیم (رک)]۔

ـــ جَراثیمی حَرَکَت (ـــ فت ج ، ی مع ، فت ح ، ر ، ک)امث۔
(حیاتیات) **صحیح النسل جراثیم کی حرکت پذیری۔** صادق جراثیمی حرکت کو براونین کاذب جراثیمی حرکات سے فرق کرنا ضروری ہے۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۶۸)۔ [صادق جراثیم + ی ، لاحقۂ نسبت + حرکت (رک)]۔

ـــ نَفَس (ـــ فت ن ، ف) صف۔
سچ بولنے والا ، سچا ، ایمان دار۔

جانے صادق نفساں ہے یہ خرابات آگہ
بار اس عقل قدسی میں نیاویں جھوٹے

(۱۸۰۵ ، باقر آگہ ، د ، ۱۷)۔ [صادق + نفس (رک)]۔

صادِقَہ (کس د ، فت ق) امث۔
صادق (رک) کی تانیث ، سچی ، صدیقہ ، درست۔ اللہ تعالٰی نے ان کے دل میں الہام صادقہ فرمانا شروع کیا۔ (۱۸۳۱ ، سوقبانے بہار اور اردو ، ۱۷۹)۔ بیٹرس کے مرنے سے پہلے ڈانٹی نے ایک قصیدہ نظم کیا تھا جس کو ہم اس کے جذبات صادقہ کی حقیقی تصویر کہہ سکتے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۳۶۵)۔ [صادق + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

صادِقی (کس مف د) امث۔
۱. **سچائی ، صداقت۔**

دیکھت خوبی عشق میں صادق
سو کرتا ہوں میں عشق پر عاشقی

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۴۳)۔ ۲. **(سیف بازی) بغیر سینوں کی کمر تک لمبی زرہ۔** صادقی تین روپے سے آٹھ مہر تک۔ (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۰۲)۔ [صادق + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

صادِقِین (کس د ، ی مع) صف ، امذ ، ج۔
صادق (رک) کی جمع ، سچے ، نیک ، (مجازاً) بزرگ نیز انبیاء علیہ السلام۔ صادقین قلعۂ مبارک کے ، علی الخصوص شاہزادگان جلیل القدر آپ سے بہت رجوع رکھتے تھے۔ (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۳۱)۔ ہم نے ان کا عہد لیا تا کہ صادقین یعنی انبیا سے پیام پہونچانے کا حال پوچھیں۔ (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۹۸)۔ [صادق + ین ، لاحقۂ جمع]۔

صادی صف۔
جس پر صاد کا نشان (ﺻ) بنا ہوا ہو ، تصحیح شدہ ، درست۔ صادی شعر صاف کر کے گلدستے میں بھیجے جائیں۔ (۱۸۸۰ ، مکاتیب امیر ، ۲۹۹)۔ [صاد (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

صارِف (کس ر) صف۔
۱. **صرف کرنے والا ، استعمال کرنے والا (کسی جنس وغیرہ کو) ؛ خریدار ، گاہک۔** رعایتی محاصل کا ہندوستانی تجارت اور ہندوستانی صارف ... پر کیا اثر پڑا۔ (۱۹۴۴ ، مخزن علوم و فنون ، ۵۸)۔ انسان خود ہی پیداکار اور خود ہی صارف ہوتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳۷)۔ ۲. **(ایک طرف سے دوسری جانب) موڑنے والا ، پھیرنے والا۔** قرآن کے پڑھنے میں راگ چھو نہ جائے ورنہ سننے والوں کی طبیعتیں مصروف نغمہ ہونگی اور نغمہ صارف ہوگا۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۳۸)۔

آلودۂ خواہش نہ ہو نفسِ عارف
باطن میں ہو مصروف بظاہر صارف

(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۱۳۴)۔ [ع : (ص ر ف)]۔

صارِفِین (کس ر ، ی مع) صف ، ج۔
صرف کرنے والے ، گاہک ، خریدار۔ جن لوگوں کے مفاد پر اثر پڑتا ہے وہ مکانات کے درمیانی مالک یعنی پٹے دار اور صارفین اشیا اور قوم کے عام افراد ہیں۔ (۱۹۳۷ ، اصول و طریق محصول ، ۱۸۳)۔ یہ اشاری اعداد کسی ایک خاص حصّہ یا کسی خاص جنس یا صارفین کے کسی خاص گروہ سے متعلق نہیں ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۸ ، اطلاقی شماریات ، ۲۲)۔ [صارف + ین ، لاحقۂ جمع]۔

صارِم (کس ر) - (الف) امث۔
کاٹنے والی تلوار ، تیز دھار والی تلوار۔

جانبِ اعدا تو سرمیداں کھینچ لے جس دم صارمِ بزاں
نعرہ ہو اس کا اقتل اقتل - بدبہ اس کا نحن فتنا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۶۹)۔

ترکش جعفر طیار ہے حمزہ کی سپر
ڈاب میں صارم سر تیز جناب حیدر

(۱۹۳۱ ، محب (رابعہ صاحب محمود آباد)، مراثی ، ۱۲۲)۔

بخشارک (برق اندازوں سے)
سیفِ صارم کو اچھا لو تم بھی

(۱۹۷۳ ، برگ غزال ، ۱۸۷)۔ (ب) صف۔ **بہادر ، جری** (ماخوذ : مہذب اللغات)۔ [ع : (ص ر م)]۔

صارُوج (و مع) امذ۔
چونا مٹی باہم ملا ہوا (آمیزہ) ، گارا۔ ۲۲ ربیع الاول ۲۹ جلوس کو سنگ و ساروج سے نہایت پختگی سے فصیل کی تعمیر شروع ہوئی۔ (۱۹۶۳ ، تاج محل ، ۶۶)۔ [ع : (ص ر ج)]۔

صارُوس (و مع) امذ۔
(فلکیات) **سورج کی گردش کا ایک دور جو ۱۸ سال ۱۱ $\frac{۱}{۳}$ دن**

کا ہے ، اگر کسی خاص تاریخ میں ایک گرہن واقع ہو تو دوسرا اسی مقام پر ٹھیک ۱۸ سال ۱۱⅓ دن بعد واقع ہوگوفت شماری کے فن کے لئے ساروس کا کوئی خاص فائدہ نہ تھا.(۱۹۵۷ء ، سائنس سب کے لیے ، ۱ : ۳۹). [مقامی].

صَاصَفْراس (فت س ، سک ف) امذ.
شمالی امریکا میں پیدا ہونے والے درخت کا نام جس کے پتے آڑو کے پتوں کی طرح ڈنڈیوں پر ہوتے ہیں اس کی صرف جڑ ہی دواؤں میں مستعمل ہے. صاصفراس ایک درخت کا نام ، جو شمالی امریکہ میں پیدا ہوتا ہے آڑو کے درخت کی طرح ہوتا ہے.(۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۸۳). صاصفراس ، موسم بہار کی مقوی دوا کے طور پر ، سارے شمالی امریکہ میں مقبول و مروج تھی.(۱۹۶۲ء ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۵۵). [ساسفراس (علم) کا معرب].

صَاصِلی (کس ص) امث.
ایک روئیدگی ہے کہ وضع اس کی حلفا کی سی ہوتی ہے جس سے چٹائیاں اور کاغذ بناتے ہیں صاصلی حلفا سے چھوٹی ہوتی ہے شاخیں اس کی نرم اور پتلی اور نازک ہوتی ہیں اور جلد ٹوٹ جاتی ہیں رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے لمبائی شاخوں کی دو بالشت کے قریب ہوتی ہے اسے صوصلا بھی کہتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۵ : ۸۳). [مقامی].

صاع امذ.
۱. ایک وزن یا پیمانہ جو تقریباً تین یا ساڑھے تین سیر اور بعض کے نزدیک ۴ سیر ایک چھٹانک یا ۳۲۳ تولے کے برابر ہوتا ہے، جو یا گندم ناپنے کا ایک پیمانہ.

بور نیم صاع دینا ہے گیہوں
عرمہ اچھے تو دو حصہ

(۱۶۳۵ء ، تحفۃ المومنین ، ۲۳).

کہ صاحبِ نصاب ہوئے خارج متاع
تو فطرہ دیوے تن اوپر نیم صاع

(۱۶۸۸ء ، ہدایات ہندی (ق) ، ۱۵۷).

تھے میزبان صاع جو یعنی سیہ قتار
بھی تھا یک گوسفندانی نیک کردار

(۱۷۹۱ء ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۳۳).

اور کہا ایک صاع گندم پر
رہن رکھ فاطمہ کی یہ چادر

(۱۸۳۳ء ، مظہرالعجائب ، ۱۵۸). قفیز ایک پیمانہ ہے اس کو صاع بھی کہتے ہیں. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۵۷). وفات کے وقت آپؐ کی زرہ ایک یہودی کے ہاں تین صاع جو پر گرو تھی. (۱۹۱۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۵۰). ہم دو دو صاع مخلوط کھجوریں دے کر ایک صاع اچھی قسم کی کھجوریں لے لیا کرتے تھے. (۱۹۶۱ء ، سود ، ۱۷۰). **۲. نشیب ، پست زمین** (ماخوذ : جامع اللغات). [ع].

صاعِد (۱) (کس ع) صف.
نیچے سے اوپر کی طرف اُٹھنے والا ، بلند ہونے والا ، اُوپر کو چڑھنے والا ، بلندی پر جانے والا..

دیکھا ہوں رخ وجود مطلق
صاعد ہو فراز بام وحدت

(۱۸۰۹ء ، شاہ کمال ، د ، ۷۵). بخارات رنگین صاعد ہوتے دماغ ہوں. (۱۸۵۱ء ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲).

ارض سے ہوتے ہیں صاعد جو بخاراتو کثیف
بنتے ہیں شعلۂ جوالہ بزور خفت

(۱۹۳۵ء ، عزیزہ صحیفۂ ولا ، ۱۹۰). تسیج اتلاف تعذ حیوانیچے قولون صاعد یا آنتوں کے غشائے مخاطی میں نفوذ کر جاتے ہیں. (۱۹۶۳ء ، حیوانی نمونے ، ۳ : ۳۷). [ع : (ص ع د)].

صاعِد (۲) (کس ع) امذ ؛ امث (قدیم).
ساعد ، کلائی ، ہاتھ کے پہنچے سے کہنی تک کا حصہ.

قوی صاعد قوی پنجہ قوی کس
قوی ہمت قوی پشت قوی جس

(۱۶۸۳ء ، عشق نامہ ، مومن ، ۲۸۵). [ساعد (رک) کا قدیم املا].

صاعِدَہ (کس ع ، فت د) امث.
نیچے سے اُوپر جانے والی. ایک تار کے ذریعے سے نبضات صاعدہ خارج سے مرکز کی طرف ... منتقل ہوتے ہیں. (۱۹۲۳ء ، نگار ، کراچی ، مئی ، ۳۵۵). [صاعد + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صاعِقَہ (کس خف ع ، فت ق) امذ ؛ امث (شاذ).
۱. گرنے والی بجلی جو زمین پر گرے ، آسمانی بجلی ، کڑک.

علیؓ بولے ہو صاعقہ از کجاست
خبر بول ہور منع کوں بتائے راست

(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ (ق) ، ۷۶۸).

ہو صاعقہ اس خار پہ صحرا میں الٰہی
اس دل کا رہ عشق میں جو آبلہ دے چھوڑ

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۶۸). مکان راجا سمیت بھسم ہوگیا ... ستون اس زور سے گرا کہ اس کی آواز نے صاعقے کو مات کیا. (۱۸۰۵ء ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۸۵).

ہے صاعقہ و شعلہ و سیماب کا عالم
آنا ہی سمجھ میں مری آتا نہیں گو آئے

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۳۹).

آنکھوں کو صاعقے کا گماں ہو کے رہ گیا
اک نور تھا کہ جلوہ فشاں ہو کے رہ گیا

(۱۹۲۹ء ، مطلع انوار ، ۱۰۷). یہ خبر ایک صاعقے کی طرح نکلی اور جنگل کی آگ کی طرح چاروں طرف پھیل گئی. (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۷۳۰). [ع].

ـــــ بار صف.
بجلی برسانے والا ، بجلی گرانے والا ، تجلیاں برسانے والا ؛ (کنایۃً) ہوش اڑانے والا.

غش تو سنا تھا جلوۂ صاعقہ بار دیکھ کر
مجھ کو مگر یہ کیا ہوا روئے نگار دیکھ کر

(۱۹۱۷ء ، نقوش مانی ، ۳۸). [صاعقہ + ف : بار ، باریدن - برسنا ، برسانا].

ـــ باری امث.
صاعقہ بار (رک) کا اسمِ کیفیت ، بجلی برسانا.

اُف اُف وہ اس کی صاعقہ باری ، حذر حذر
جل بھن کے خاک ہو گئے ناری ادھر اُدھر

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). [صاعقہ بار (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

ـــ چمکنا ف ل.
کوندا لپکنا ، بجلی چمکنا (مہذب اللغات).

ـــ خصال (ـــ کس خ) صف.
بجلی جیسا ، تیز مزاج ، کوندے کی طرح لپکنے والا ، بجلی کی طرح گرنے والا ، تیز ، رواں. شمشیر صاعقہ خصال ... دو ابرو حریف کے پہنچی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۱۸). [صاعقہ + خصال (رک)].

ـــ خُو (ـــ و مع) صف.
بجلی کی طرح تیز مزاج ؛ تیز رفتار.

قرباں اس آہو روش و صاعقہ خو کے
دابا جو ذرا بیچ میں تھا فوجِ عدو کے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۸۷). [صاعقہ + خُو (رک)].

ـــ ریز (ـــ ی مع) صف.
بجلی گرانے والا.

صاعقہ ریز جگر ہے رخِ روشن ان کا
دل ویران کدہ ہے وادی ایمن ان کا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۱). [صاعقہ + ف : ریز ، ریختن ـ گرانا ، بکھیرنا ، چھڑکنا].

ـــ زا صف.
بجلی پیدا کرنے والا . بجلی گرانے والا (ماخوذ : مہذب اللغات).
[صاعقہ + ف : زا ، زائیدن ـ جننا].

ـــ زَن (ـــ فت ز) صف.
بجلی گرانے والا ، جلا دینے والا.

اٹھتا ہے دھواں سا یہ فضا میں کہ دلوں سے
تیری نگہ صاعقہ زن کھیل رہی ہے

(۱۹۳۳ ، روح کائنات ، ۱۸۰). [صاعقہ + ف : زن ، زدن ـ مارنا].

ـــ طُور کس اضا (ـــ و مع) امذ ؛ امث.
وہ بجلی جو کوہ طور پر چمکی تھی اور جس کی روشنی سے جناب موسیٰ بے ہوش ہو گئے تھے (ماخوذ : مہذب اللغات). [صاعقہ + طور (رک)].

ـــ فگن (ـــ کس ف ، فت گ) صف.
بجلی گرانے والا ، تیز ، رواں (تلوار کی تعریف میں مستعمل).

دو چار وار روک کے دکھلایا عز و جاہ
یوں صاعقہ فگن ہوئی شمشیر بے پناہ

(۱۹۱۲ ، اوج (مہذب اللغات)). [صاعقہ + ف : فگن ، فگندن / افگندن ـ پھینکنا ، گرانا].

ـــ کِردار (ـــ کس ک ، سک ر) صف.
۱. بجلی جیسا ، جس میں بجلی کی صفتیں ہوں ، تیز ، رواں.

کس طرح سے اس صاعقہ کردار کو روکیں
کس ڈھال پہ شمشیرِ شرر بار کو روکیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۰۵). مقابلہ دار نے وہ ضرب قوی اس موذی کی اپنی شمشیر صاعقہ کردار کے پشت پر روکی. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۳۷). **۲. فن شمشیر زنی میں ایک گھاتی کا انداز** (قوانین حرب و ضرب ، ۸۳). [صاعقہ + کردار (رک)].

ـــ گُستر (ـــ ضم گ ، سک س ، فت ت) صف.
رک : صاعقہ فگن.

دیر اب کس لیے وہ طور ہے یہ دل میرا
کام کر اے نگہ صاعقہ گستر اپنا

(۱۹۱۶ ، کلیات رعب ، ۹۳). [صاعقہ + ف : گستر ، گستردن ـ بچھانا ، پھیلانا ، بکھیرنا].

ـــ گُوں (ـــ و مع) صف.
بجلی کے رنگ کا ، بجلی جیسا ؛ تیز ، زوردار.

کہ جس کی ہر ضربِ صاعقہ گوں سے آندھیوں نے جنم لیا ہو
کہ جس کے شعلہ فروش پہلو سے بجلیوں نے جنم لیا ہو

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۳۱). [صاعقہ + ف : گوں ، لاحقۂ صفت].

ـــ نژاد (ـــ فت ن) صف.
رک : صاعقہ گوں. ادھر اکبر کے دوررس دماغ نے یہ تدبیر سوچی کہ اس صاعقہ نژاد کو کسی کے حوالے کرکے دور بھیج دیا جائے. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۳۱). [صاعقہ + نژاد (رک)].

ـــ وار صف ؛ م ف.
بجلی کی طرح ؛ نہایت تیزی سے.

جو آیا برق اس جا صاعقہ وار
کیا اس پیر نے اس کو خبردار

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، شایاں ، ۲ : ۹۹۳). [صاعقہ + وار ، لاحقۂ صفت].

صاغِر (کس غ) صف.
ذلیل ، رسوا ، بے قدر ، قابل نفرت.

کرے دینِ اسلام سے جو ابا
تو جزو وہ دے ہو کے صاغر کھڑا

(۱۸۸۰ ، نظام الاسلام ، ۱۳). [ع : (ص غ ر)].

صاف (الف) صف.
۱. میل کچیل سے پاک ، بے داغ ، اُجلا ، ستھرا.

دیا صاف نرمل تجھل غوریاں
تجھل غوریاں ہور فغفوریاں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۵).

نبی مصطفیٰ کا جو مولود آیا
جہاں صاف ہو سربسر جگمگایا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۶۷).

وصل کی شب کر دیا حیراں فروغِ حسن نے
صاف آئینہ سے وہ پہلو نظر آیا مجھے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۷۹).

صف باندھے دونوں جانب بوٹے ہرے ہرے ہوں
ندی کا صاف پانی تصویر لے رہا ہو

(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۳۵). **۲. اصلی ، خالص.**

ہوتی ہے کیف کم سے بے قراری
مے صاف و درد باقی جو رہا ہے

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۵۷). نسب کے صاف و خالص ہونے کا استعارہ بارش کے پانی سے ہے. (۱۹۲۸ ، سلیم (وحید الدین)، افادات سلیم ، ۲۲۹). **۳. پیچیدگی یا کجلک سے پاک ، واضح ، غیر مبہم ، صریح.**

صاف باتوں میں اولجھ بیٹھتے ہو خیر تو ہے
ہم سے اور آپ سے صحبت کبھی ایسی تو نہ تھی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۶). میرا مطلب صاف ہے. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۳۸). اگر ہمیں یہ خیال کرنا پڑے کہ ہر چیز جو زرد ہے ، وہ اور ”زرد“ ہوبہو ہم معنی ہیں تو جو اشیاء زرد ہوتی ہیں ان کے متعلق ہمارے تصورات زیادہ صاف نہیں ہوں گے . (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ۵۰). **۴. مسطح ، ہموار ، چورس ، سپاٹ.** پڑاؤ کا مقام تو صاف ہے مگر راستے میں بڑی بڑی مصیبتیں پڑیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۵۶). **۵. کینہ اور کدورت وغیرہ سے پاک ، بے لوث ، بے کھوٹ ، مخلص.**

یکس ایک تے پاک تھے صاف تھے
اکابر اتھے ہور اشراف تھے

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۹۰). جس کا دل صاف اچھے گا ... وو پیا بہوت مانے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵).

جان کر صاف تجکو ملتا ہوں
کیا سبب مجھ سے دل میں کینے کا

(۱۷۷۳ ، فدوی لاہوری ، انتخاب دیوان ، ۴).

کبھی دشمن سے بھی نہ کھٹکے ہم
صاف تھے آپ سب کو پایا صاف

(۱۸۹۳ ، دیوانِ حالی ، ۹۰). اس نے مزاج شگفتہ ، طبیعت نیک اور دل صاف پایا تھا. (۱۹۳۳ ، تین پیسے کی چھوکری ، ۳۷). **۶.(ا) خالی (ہر چیز سے).**

وہ برچھیاں نہ پھر نہ وہ شورِ مصاف تھا
جس مورچے پہ تیغ اٹھائی وہ صاف تھا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۰۷). گھر والی جا کر دیکھتی ہے تو الماری صاف. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۸۳). (کمرہ) تھوڑی دیر کے بعد ان حرفیان سقف و محراب سے بالکل صاف پاک تھا. (۱۹۳۳ ، غبارِ خاطر ، ۲۰۸). **(اا) ختم ، تمام.**

سفاک ہے وہ بزم میں ہے رزم کا عالم
ہو جائے گی تو صبح تک اے شمع لگن صاف

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۱۱). جب تک میوہ فروشوں کے پھل صاف نہ ہو گئے انہوں نے ہاتھ نہ روکے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۳۹). **۷. گندگی سے پاک ، جھاڑا پونچھا ہوا ، چھانا ہوا ، نتھارا ہوا.**

تمام رہم و لہو دل کے داغ سے نکلا
یہ درد و صاف مرے اس ایاغ سے نکلا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۱).

خاکساری کی ہو چکی معراج
سینہ اپنا زمیں صاف ہوا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳۰). **۸. دشواری ، خطرے ، اونچ نیچ یا رکاوٹ سے خالی.** میدان صاف دیکھ کے اولاد رستم کو اس بڑے بھاری غار پر لے گیا جس میں سفید دیو رہا کرتا تھا . (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین شرر ، ۳ : ۲۸۵). ادب کی راہ ہمیشہ صاف اور سیدھی نہیں ہوتی. (۱۹۳۳ ، خطبات عبدالحق ، ۱۴). **۹. ایسا مطلع جب بادل نہ چھائے ہوں ، بادل یا گرد و غبار سے خالی.** وہاں سے آگے بڑھے تو مطلع صاف تھا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۹). بارش بند ہے دھوپ صاف ہے. (۱۹۰۷ ، سفر نامۂ ہندوستان ، حسن نظامی ، ۳۶).

کبھی ہونے نہ دے یہ مطلع صاف
میرے ہی صرف میں رہیں اوقاف

(۱۹۲۸ ، فکر و نشاط ، ۹۸). **۱۰. صیقل کیا ہوا ، مانجھا ہوا** (نوراللغات). **۱۱. آلودگی سے بچا ہوا ، پاک ، پاکیزہ.**

دامن جو پاک صاف تھا دشتِ مصاف کا
احرام باندھا کعبہ نے اُس کے طواف کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۹). ہندوں کو صاف رہنے کا حکم دیا. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۴۷). **۱۲. بھلا چنگا ، ٹھیک.**

نہ دے ہر دانہ پانی اُس کو تب تک
وہ بالکل صاف ہو جاوے نہ جب تک

(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۱۴). ایک گھوڑا چہار سال فلانے جمعدار پاس ہے ہاتھ پانو سے صاف ہے. (۱۸۳۷ ، عجائبات فرنگ ، ۱۳۱). برسوں فارغ ہوا ہوں لیکن طبیعت اب بھی صاف نہیں. (۱۹۰۶ ، مکاتیب شبلی ، ۲ : ۲۵). **۱۳. جس کا پیٹ مادۂ کثیف یا مضر مواد سے پاک ہو.** ماشہ بھر اس ادویہ سے علیحدہ کر کے آبِ لیموں کاغذی میں تر کر کے گولی باندھے اور حلق میں جانور کے اوتار دے کہ اس سے شکرہ صاف اور غضبنا کی ہوتا ہے. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۱۰۷). اور فاقہ کرائیں کہ کبوتر صاف اور ہلکے ہو جائیں. (۱۸۹۱ ، رسالہ کبوتر بازی ، ۷). **۱۴. خطا اور گناہ سے مبرّا.**

فرمایا تیرا نامۂ اعمال صاف ہے
تقصیر عمر بھر کی تری اب معاف ہے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۶ : ۲۵). **۱۵. واضح پڑھا جانے کے قابل ؛ (مجازاً) خوشخط.** تین غزلیات فارسی ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کے پاس بھجوانے کی غرض سے صاف لکھوانے کا حکم دیا. (۱۹۰۷ ، جہاں نما ، ۱۰۹). **۱۶. رواں ، سیدھا.** بگھی کے واسطے گھوڑا سدھایا جاتا ہے جب صاف ہو جائے گا تو بگی میں جوتا جائے گا. (۱۸۶۹ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۳ : ۶۳). **۱۷. جھگڑے قضیے اور الجھاوے وغیرہ سے بری اور خالی.** حکیم صاحب۔تو جائداد صاف ہے ، کسی طرح کا کوئی جھگڑا تو نہیں. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۷۱). **۱۸. سچا ، دیانت دار ، راست باز ، کھرا.** وہ لین دین کے بڑے صاف ہیں ،

ہزاروں کا سودا ان کی زبان پر ہوتا ہے. (۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۷۸). اصول کا پکّا سیدھا سادا اور صاف سچّا آدمی تھا. (۱۹۷۴ ، ادبی تبصرے ، ۲۸). **۱۹. ظاہر ، آشکار ، بدیہی ، یقینی.**

بے مثل ہے سینہ کی طرح یہ شکم صاف
ہے صاف تو یہ بات کہ دشوار ہیں اوصاف

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۶۶). اسکی صاف وجہ یہ ہے کہ ہندوستانی اخبارات کو غدر کے بعد تک کوئی قابل ذکر اثر اور طاقت حاصل نہ تھی. (۱۹۳۱ ، انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ ، ۲۰۹). **۲۰. قطعی ، حتمی (انکار یا تردید میں).**

گرچہ تیری طرف سے ناانصاف
ہے سبھی بات کا جواب صاف

(۱۷۷۶ ، خواب و خیال ، ۹۳). اوس کو خدائے عزاسمہ کے سپرد کیا اور قابلہ کو جواب صاف دیا. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۱) . تعجب ہے کہ دوست ہو کر جواب صاف . (۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۷). **۲۱. پورا ، بھرپور.** سردی کیا مزیدار ، اور نیند کیسی صاف الحمدللہ. (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، حسن نظامی ، ۷) . **۲۲. صحیح ، مناسب .** اسباب ظاہر کی سبھی بہت صاف اور مفید عمل ہے. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۵۷). **۲۳. سادہ ، معصوم.**

میل جول اُن سے کسی سے جو نہ تھا جھیپے کیوں
صاف بنتے تھے مگر آنکھ ملائی نہ گئی

(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۲۲۷). **۲۴. سادہ رُو ، بے ریش و بروت ، جوان جس کے ڈاڑھی مونچھ نہ نکلی ہو.**

صاف تھا جب تک تو ہم کو بھی جوابِ صاف تھا
اب جو خط آنے لگا شاید کہ خط آنے لگا

(۱۷۸۱ ، ضیاءالدین ضیا (فرہنگ آصفیہ)). **۲۵. صحیح ، معتبر ، درست ، شک و شبہ سے پاک.**

اے راجہ عجب بے خبری کا سا ہے عالم
کچھ ملکِ عدم کی نہیں ملتی ہے خبر صاف

(؟ ، راجہ (فرہنگ آصفیہ)) (ب) م ف. **۱. ہوبہو ، بعینہ ، من و عن.**

ساقیا شیریں ادا پانی پلا دے کا اگر
صاف وہ معلوم ہو گا سِکنجو شربت ہمیں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۰۷). **۲. بالکل ، کلیۃً ، پورے طور پر ، پورا پورا.**

کیا کہوں ، اِس سے کچھ بھی چھوٹا ہے
ملکِ دل اُن نے صاف لوٹا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵۰).

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۰۳). رات کو نیند صاف آئی. (۱۹۲۳ ، روزنامچۂ حسن نظامی ، ۲۸). **۳. مخلصانہ ، بغیر کسی منافقت کے.** ہر ایک کام صاف کچھ خوب ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۸).

ستر مردوں کا ہے نیچے ناف سے
نیچے تک گھٹنوں کے سن دل صاف سے

(۱۸۹۰ ، خلاصۃ الفقہ ، ۹). **۴. کسی ابہام یا گنجلک کے بغیر ، واضح طور پر ، صریحاً ، کھلم کھلا.**

ہیں صاف شعر تیرے بہتر اسیر سے سب
لازم نہیں محبت جو تو خیال باندھے

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۱۶۲).

زباں سے گر کیا بھی وعدہ تو لے تو بتیں کس کو
نگاہیں صاف کہتی ہیں کہ دیکھو یوں مکرتے ہیں

(۱۸۶۸ ، گلزار داغ ، ۱۲۹). صاف ظاہر ہے کہ اس زمانے میں ہندوؤں کو فارسی پڑھنے کا کس قدر شوق تھا. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۵۵).

وحشت تبسم اُن کا یہ کہتا ہے مجھ سے صاف
کیا تم بھی میرے وصل کے امیدوار ہو

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۴۷). **۵. فوراً ، اسی دم ، دیکھتے ہی دیکھتے ، جلدی سے.**

ہم دُرد کو ترستے ہیں اور ساقیا
لے کر خُموں سے پی گئے بادہ خوار صاف

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۰۳). ہرن نے چاروں پتلیاں جھاڑ کر جست کی اور صاف اڑ گیا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۶۵).

کہتے ہیں وہ کہ رشک سہی اس کا کیا علاج
جب بات کی کسی سے کوئی صاف جل گیا

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۹). **۶. بے رخی سے ، منھ موڑ کر.**

یساں نقشِ قدم بیٹھ کر جو ہم نہ اُٹھے
تو چھوڑ کر گئے کیا صاف ہمرہاں تنہا

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۹۳). **۷. بلاشبہ ، یقین کے ساتھ ، یقیناً.**

صاف طوفاں اُس کو جان گئے
دشمنِ جاں اُس کو جان گئے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۵۸).

کہتا ہے ٹھیک ٹھیک بیاں نہیں دروغ
یہ ہتکنڈے تو صاف اُسی بدزباں کے ہیں

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۹۹). اس کا گھوڑا تو صاف سودا کے گھوڑے کی اولاد ہے. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۶). **۸. بے لاگ ، بلا جھجک ، بغیر کسی ہچکچاہٹ کے ، سچ سچ.** میں تو صاف کہنے والی ہوں کہ غریب کے بچوں کو خدا ہی ہو جو پڑھنا لکھنا آئے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۱۰). انہیں چاہیے تھا کہ وہ ... صاف کہہ دیتے کہ کانگریس کے عقیدے اور اصول کی رو سے وہ اس رقم کو قبول نہیں کر سکتے. (۱۹۳۷ ، خطبات عبدالحق ، ۱۳۳). **۹. بے روک ٹوک ، بغیر کسی دشواری کے ، بڑی آسانی سے.**

ترے اوصاف کا بارا بہیا جیوں صاف ہر تھارا
گلستاں ہو جگت سارا دیا جلوا عروسانی

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۹).

صیاد تو نے دام میں رکھا تھا قید کر
لیکن دریغ چل بسا تیرا شکار صاف

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۱۳). اس سے وہ پتوں کو پکڑ کر صاف توڑ لیتا ہے. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۲۳۰). [ع].

ـــــ اُڑا جانا محاورہ.
بالکل اُڑا جانا.

ذکر میرا اگر آ جاتا ہے
سن کے وہ صاف اُڑا جاتا ہے
(١٨٧٨ ، گلزار داغ ، ٢٨٢).

---اُڑا (کَر) لانا محاورہ.
اس طرح بھگا لانا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو ، پوشیدہ طور سے لے جانا.

اُس پری رو کو وہ عالَے میں بٹھا کر لائی
نکہتِ گل کی طرح صاف اُڑا کر لائی
(١٨٧٨ ، کلیات صفدر ، ٣٠٦).

---اُلٹ جانا محاورہ.
بالکل منحرف ہو جانا ، پھر جانا ، منکر ہو جانا.

گو جھوٹے وعدہ تھے ولے تسکینِ دل تو تھی
اب وعدے ہی سے صاف ستم گر اُلٹ گیا
(١٨٧٢ ، کلیات نظام ، ٨٣).

---اَلگ کَر دینا محاورہ.
بالکل علیحدہ کر دینا.

کر دیا صاف الگ دل نے ہمیں الفت میں
ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں بیگانے سے
(١٨٧٨ ، گلزار داغ ، ٢٢٠).

---اِنکار کَرنا ف م ، ا محاورہ.
کسی بات کا قطعی طور پر نفی میں جواب دینا ، بالکل منکر جانا ، بالکل نہ ماننا.

ہے تجھ میں اگرچہ عقل و انصاف
انکار کرے گا غالباً صاف
(١٩٢٨ ، تنظیم الحیات ، ١٥٧). انہوں نے صاف انکار کر دیا. (١٩٣٨ ، حالات سرسیّد ، ٧٥).

---بات امث.
بے لاگ بات ، کھری بات ، آزادانہ رائے (فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات). [صاف + بات (رک)].

---باطِن (--- کس ط) صف.
جس کے دل میں نفاق یا کھوٹ نہ ہو ، بے کپٹ ، بے کینہ ، صاف دل.

کہ مجھ استاد سا کوئی یہاں نیں
ز بس پاکیزہ دل ہور صاف باطن
(١٧٠٧ ، ولی (اردو ، کراچی ، جنوری ، ٦٤ : ٥٠)).

بیس انیس سال کا سن ہے
پاک طینت ہے صاف باطن ہے
(١٨٦٠ ، مثنوی بحر مختلف ، ٨٦). جب کوئی نیک دل صاف باطن آدمی مرتا ہے تو وہاں کی فضا مکدّر اور اداس نظر آنے کے بعد اور شفاف نظر آتی ہے . (١٩٦٥ ، روح کائنات ، ٣٢). [صاف + باطن (رک)].

---باطِنی (--- کس ط) امث.
صاف دلی ، خلوصِ نیت ، پاک طینتی. نانک صاحب بھی ان سے ایسی صاف باطنی سے ملے. (١٩٠٩ ، بابا نانک کا مذہب ، ١٦٧). مجھے تمہاری صاف باطنی بہت پسند آتی ہے. (١٩٢٣ ، انشائے بشیر ، ٢١٥). [صاف باطن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بچنا محاورہ.
بالکل بری اور بے جرم ثابت ہونا ، کچھ ضرر یا صدمہ نہ پہنچنا (فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات).

---بدنی (--- فت ب ، د) امث.
جسم کی پاکیزگی ، جسم کا آلودگی سے پاک ہونا. شمع کی آنکھوں میں چربی چھائی تھی جو --- اپنی روشن دلی اور صاف بدنی کا دم بھرتی تھی. (١٨٥٧ ، مینا بازار اردو ، ٣٣). [صاف + بدن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بولنا محاورہ.
ٹھیک تلفظ ادا کرنا ، کسی پرندے کا انسان کی مانند بات چیت کرنا (فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات).

---بیان کَرنا محاورہ.
کھری کہنا ، مفصل کہنا ، علانیہ بیان کرنا ، کچھ نہ چھپانا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات).

---بیانی (--- فت ب) امث.
کھری بات کہنا ، بے لاگ کہنا ، حق بیانی ، راست گوئی. دعوت الی الحق کے لئے صاف بیانی ، تلخ گوئی اور درشت گفتاری ناگزیر ہے. (١٩١٣ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ٣١). [صاف + بیان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پاک صف.
بالکل پاک ، قطعی مبّرا.

بہت آئے سہرے گڑے وہ جو منڈھے تھے بڑے بڑے
ولے ایسے تو نہ نظر پڑے کہ جو صاف پاک ہوں لاگ سے
(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ١٦٥). [صاف + پاک (رک)].

---پَڑھنا محاورہ.
پڑھنے میں صاف اور صحیح الفاظ ادا کرنا اور کہیں نہ رکنا ، رواں پڑھنا (نوراللغات).

---پی جانا محاورہ.
بالکل درگزر کرنا ، یکسر چشم پوشی کرنا.

عفو ایسا کہ خطاکار سے بھی ہے التماس
صاف پی جائے جو کھائے کوئی جھوٹی بھی قسم
(١٨٧٢ ، مرآۃ الغیب ، ٦).

---ٹُکڑا توڑ کے جَواب دینا محاورہ.
گستاخی کے ساتھ جواب دینا.

صاف ٹکڑا توڑ کے دیتے ہیں کارندے جواب
جو بہت دے اس کا کہنا ہو جو کم دے ہو خراب
(١٨٧٩ ، جان صاحب ، د ، ٢٨٩).

---جَواب (---فت ج) امذ.
قطعی انکار ، بالکل انکار ، دو ٹوک جواب.

مایوس ہیں اب عاشقِ شیدا کی طرف سے
جب صاف جواب آیا مسیحا کی طرف سے

(۱۸۳۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۳۰۲). اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اُن کو صاف جواب ہے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۵۵). [صاف + جواب (رک)].

---جَواب دینا محاورہ.
قطعی انکار کرنا ، بالکل انکار کرنا ، دو ٹوک جواب دینا. آپ ایران کے قاصد کو صاف جواب دیویں. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۳۸).

کعبے والوں نے تو اے داغ دیا صاف جواب
اہلِ بُت خانہ ہمیں دیکھیے کیا دیتے ہیں

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۳۸).

ہزار شکر دیا زندگی نے صاف جواب
ہزار شکر اُمیدوں کا سدِّباب ہوا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۵۸).

---جَواب مِلْنا محاورہ.
کسی سوال کے جواب میں انکار ہونا ، قطعی انکار کا جواب ملنا.

میں تو مر جاتا وہیں غیرت سے ، کوہِ طُور پر
اس طرح سے صاف گر ملتا مجھے ، موسیٰ! جواب

(۱۸۵۲ ، عارف دہلوی (تلامذۂ غالب ، ۲۰۱)).

---چُھوٹْنا محاورہ.
بری ہونا ، بے قصور ہو کر رہائی پانا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---چھوڑ جانا محاورہ.
بالکل نظرانداز کر دینا ، یکسر چشم پوشی برتنا. آیۂ رجم کے ماقبل و مابعد کو تو پڑھ دیا اور رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ کر اُسے صاف چھوڑ گیا. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۹۶).

---خَط (---فت خ) امذ.
وہ تحریر جو بے تکلف پڑھ لی جائے ، وہ خط جو گھسیٹ کر نہ لکھا ہوا ہو (مہذب اللغات). [صاف + خط (رک)].

---دامَن (---فت م) صف.
پاکیزہ کردار کا مالک ، پاکباز.

صاف دامن ہوں آرسی کی مثال
دل میں میرے غبار نہیں ہرگز

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۴۷). [صاف + دامن (رک)].

---دَرْ صاف (---فت د ، سک ر) صف.
بہت نمایاں ، بالکل واضح.

انھا سینہ بہ یک خط صاف در صاف
درازی میں تا سرحدِ ناف

(۱۸۹۸ ؟ ، مفتاح الایمان ، ۹۳). [صاف + در (حرفِ جار) + صاف (رک)].

---دَرُوں (---فت د ، و مع) صف.
پاک دامن ، پاک باطن. گو کبوتر کو اُس کے سوا اور کوئی کام نہیں ، تاہم سادہ لوح اور صاف درون مخلوق! وہ کبھی انسان کی طرح جُھپ جُھپ کے دانہ بدلوُل نہیں کرتا. (۱۹۰۷ ، مخزن ، اپریل ، ۳۱). [صاف + درون (رک)].

---دِل (---کس د) صف.
پاک باطن ، بے ریا ، مُخلص.

کچھ شک شبہہ ایمان میں
ہرگز نہ لیا اے صاف دل

(۱۹۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱۰). میں نے انھیں ہمیشہ ذمہ دار ، صاف دل ، بے باک اور اعتدال پسند پایا. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۵). [صاف + دل (رک)].

---دِل سے م ف.
خلوصِ نیت کے ساتھ ، دیانت داری کے ساتھ.

ہندو نے صاف دل میں ڈالا گلے میں رشتہ
دیکھا جو تجھ صنم کے زنار کا تماشا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳). اگر ییہاں یہاں کی دیکھنا چاہیں تو یہاں آکے صاف دل سے دیکھیں اور سب کوئی تحفہ اور سوغات ... نظر دیویں. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۱۱۱).

---دِلی (---کس د) امث.
خلوص ، نیک نیتی ، ایمان داری. بجائے اس کے کہ ان شبہہ آمیز باتوں کو سُن کر میری بیوی غرور سے سر اُٹھائے اور میری طرف حقارت آمیز نگاہوں سے دیکھ کر اپنی صاف دلی کا ثبوت دے ، اُسنے سر جھکائے ہوئے جواب دیا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۳۰). [صاف دل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِیدَہ (---ی مع ، فت د) صف.
بیباک ، بے شرم ؛ وہ جس کی آنکھوں سے دل کی حالت ظاہر نہ ہو.

دل میں ہے کیا کیا کدورت پردہ منھ پر دیکھنا
آئینہ کی طرح ہو کر صاف دیدہ آئیں گے

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۹۵). [صاف + دیدہ (رک)].

---رَکْھنا محاورہ.
بے میل کچیل کے رکھنا ، بے گرد و غبار کے رکھنا. (فقرہ) مکان صاف رکھو ، کپڑے صاف رکھو ؛ **بے کدورت رکھنا** ، جیسے : دل صاف رکھو (نوراللغات).

---رَہ ، بے باک رَہ کہاوت.
دیانت دار آدمی کو کسی کا خوف نہیں ہوتا ، جس کا حساب کتاب ٹھیک ہو اسے کسی کا ڈر نہیں ہوتا (ماخوذ : نوراللغات).

---رَہْنا محاورہ.
۱. **بے کدورت رہنا ، مخلص ہونا.**

اب جس سے رہیں صاف ، تو ہوتا ہے وہ گدلا
اللہ نہ دکھلائے کسی کو یہ مقولا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۱۸). ۲. **اُجلا رہنا ، پاک رہنا ،**

دیانت داری اور ایمانداری سے رہنا ، بے لاگ رہنا ، بھوکا رہنا ، فاقہ کرنا ، جیسے : وہ کل دل بھر صاف رہا (فرہنگ آصفیہ).

---زُبان چلْنا محاورہ.
بے روک زبان چلنا، جلدی جلدی زبان چلنا، جلد جلد بولنا (نوراللغات؛ فرہنگ آصفیہ).

---سپَاٹ (---فت س) صف.
بالکل چٹیل ، اجاڑ ، ویران. ہزاروں تو جانیں گئیں اور سیکڑوں گاؤں صاف سپاٹ ہو گئے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۹۹). [صاف + سپاٹ (رک)].

---سُتْھرا (---ضم س ، سک تھ) صف مذ (مث : صاف ستھری).
۱. **بہت صاف ، میل کچیل سے بالکل پاک.** صاف سُتھری جگہ اور کھانے کے واسطے صاف ستھرا کھانا مہیا کریں. (۱۹۵۶ ، چنگیز (ڈرامہ) ، ۵۱) . کھانا اچھا کھاتے اور ہمیشہ صاف ستھرے برتنوں میں کھاتے. (۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۲۷). ۲. **ملاوٹ سے بالکل پاک ، خالص ، پاکیزہ.** یوں بھی عورتوں کی زبان مردوں سے زیادہ چھنی چھنائی ، نکھری ، صاف ستھری اور میٹھی ہوتی ہے. (۱۹۲۱ ، فغان اشرف ، ۲). [صاف + ستھرا (رک)].

---سَچّا (---فت س ، شد چ) صف.
ایمان دار اور راست باز. اصول کا پکّا سادا اور صاف سچّا آدمی تھا. (۱۹۷۳ ، ادبی تبصرے ، ۲۸). [صاف + سچّا (رک)].

---سُوف / صُوف (---و مع) صف.
میل یا آلودگی سے پاک ، کوڑا کرکٹ یا بھوسا وغیرہ سے مبرّا ، صاف. فصل کی تیاری کے بعد ، فصل کاٹنے ، اناج صاف سوف کرنے کا کاروبار ہے. (۱۹۶۶ ، جدید کاشتکاری ، ۶۳) . انھوں نے چھ بھیجے توڑ صاف صوف کر تہاری میں ڈال دیئے . (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۳۴). [صاف + سوف / صوف (تابع)].

---سینا (---ی مع) امذ (قدیم).
وہ دل جس میں کینہ اور کپٹ وغیرہ نہ ہو.

وہی ہوے جو دھرتا صاف سینا
دھریا ہوں کس انگوٹی پر نگینا

(۱۶۳۵ ، جنت سنگار ، ۲۳). [صاف + سینا (سینہ (رک) کا قدیم املا)].

---شِعْر (---کس ش ، سک ع) امذ.
وہ شعر جس میں کوئی کنجلک نہ ہو اور معنی بے تکلّف سمجھ میں آ جائیں (نوراللغات). [صاف + شعر (رک)].

---شَفّاف (---فت ش ، شد ف) صف.
بالکل صاف اور بے داغ ، ایسا صاف جس میں آرپار نظر آئے.

وہ لاف تھوے سب ہے اوصاف
یوں عالم کہتے صاف شفاف

(۱۷۶۵ ، چھ سرہار ، ۶۷). میرا بدن صندل کی طرح صاف شفاف تھا. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۲۹). [صاف + شفاف (رک)].

---صاف. (الف) م ف.
۱. **سچ سچ ، کھری کھری ، بے لاگ ، لگی لپٹی رکھے بغیر.** جو تیرے دل میں ہے صاف صاف بیان کر. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۳).

صاف ہو جاؤ تو پھر ہو گفتگو بھی صاف صاف
جس قدر تکرار ہے یہ رنجش باہم سے ہے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۲۳). میں نے ہر بات صاف صاف بتا دی ہے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱۳۴). ۲. **علی الاعلان ، کھلم کھلا ، واضح طور پر.**

دیا شہ نے پھر حکم یہ صاف صاف
کہ ہاں فوج کو لوٹ ہے اب معاف

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۵۰). یہ بہت بڑی بات ہے اور اس لیے میں نے اپنا فرض سمجھا کہ صاف صاف اس کا اظہار کر دوں. (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۴۸). ۳. **بالکل ، پوری طرح ، کلیۃً.** بہت پشتیں ایسی ہیں جو صاف صاف شریف و نجیب ہیں. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۱۸۱) . وہ صاف صاف ارتقائیت پرست اور فطریت پرست ہے. (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ۹۰). (ب) صف. ۱. **اُجلا ، سفید ، بے داغ.**

رُخ صاف صاف ہے تو زباں لال لال ہے
ہے خوں کی چھینٹ بھی تو کہیں خال خال ہے

(۱۹۳۳ ، عروج ، عروج سخن ، ۱۰۴). ۲. **جس میں کوئی ابہام یا کنجلک نہ ہو ، بالکل واضح.**

پسند آئے ہم کو بھی اشعار داغ
زباں پاک و شستہ ، بیاں صاف صاف

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۹۴). [صاف + صاف (رک)].

---صاف سُنانا محاورہ.
بے نقط سُنانا ، گالیاں دینا ، کھری کھری سنانا.

ہوتی تھی چھیڑ چھاڑ تو غیر یہ دھر کے سو کبھی
اب تو لگے سُنانے آپ واہ جی واہ صاف صاف

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۷۳).

کوئی پارسا جب الجھتا ہے کچھ
سُناتا ہے پیر مغاں صاف صاف

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۹۴).

---صاف کَہْنا محاورہ.
بے لاگ بات کرنا ، کھری کھری کہنا ، کھلی کھلی کہنا. آلات کی ضرورت ہو تو ... کارخانہ سے منگا لو ... اگر کسی اور شے کی ضرورت ہو تو مجھ سے صاف صاف کہدو. (۱۹۰۵ ، مسمرجدید ، ۱۶۶). میں آپ سے صاف صاف کہتا ہوں اور صاف گوئی میری عادت ہے. (۱۹۳۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۱۶ : ۴).

---ضمیر / طَبْع (---فت ض ، ی مع / فت ط ، سک ب
صاف طبیعت ، صاف دل (ماخوذ : نوراللغات) . [صاف + ضمیر / طبع (رک)].

---طِینَت (---ی مع ، فت ن) صف.
صاف دل ، نیک سرشت.

صاف طینت بسکہ ہوں فانوس میں مانندِ شمع
تن ستی یکسر نظر آتے ہیں میرے جی کا راز
(۱۷۱۸ء ، دیوانِ آبرو ، ۲۱).
مرتبہ جو ہے مرا تجھکو وہ حاصل ہے کہاں
صاف طینت ہوں صفائی کا ہے مجھ میں جوہر
(۱۸۷۲ء ، مرآۃ الغیب ، ۲۱). [صاف + طینت (رک)].

---طینَتی (---ی مع ، فت ن) امث.
صاف دلی ، پا ک باطنی ، خلوصِ نیت.
نازک دل ہے لازمۂ صاف طینتی
ظاہر ہے شکلِ موج میں چینِ جبینِ آب
(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۲۱۲).
یہ صاف طینتی میری دیکھو کہ اوسکا دل
آئینہ بن گیا ہے ہمارے غبار سے
(۱۸۶۹ء ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۸۷). [صاف طینت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَرانا ف م ، محاورہ.
صاف کرنا (رک) کا متعدی المتعدی. خواب جہاں تک کہ ان کو یاد آتے جمع کیے تھے اور ان کو کاتب سے صاف کرایا تھا . (۱۸۹۹ء ، حیات جاوید (ضمیمہ) ، ۲ : ۷).

--- کَرجانا محاورہ.
بالکل چٹ کر جانا ، سب کھا جانا. سارے لہلہاتے کھیت اور باغ وہ پورے صاف کر گئیں . (۱۹۵۴ء ، حیواناتِ قرآنی ، ۴۸).

--- کَرْدَہ (---فت ک ، سک ر ، فت د) صف.
صاف کیا ہوا. وہ بڑے بڑے صاف کردہ علاقوں میں رہتے ہیں . (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۹). [صاف + ف : کردہ ، کردن - کرنا].

--- کَرْدینا / کَرْنا ف م ، محاورہ.
۱. دھونا ، میل کچیل نکالنا.
جان لوگے مری یا زہر کا تم دکھوگے سوف
زخمِ دل کو جو مرے کرتے ہو زنگار سے صاف
(۱۸۷۰ء ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۳۷). مکھی ہولی ... آدمی کے مسامات صاف کرکے خون کے دورہ کو بڑھاتی ہوں. (۱۹۲۱ء ، لڑائی کا گھر ، ۵۰). آئینِ اکبری میں لوہے کے صاف کرنے ، پگھلانے اور توپ بندوق ڈھالنے کی جزئیات تک لکھ دی ہیں . (۱۹۵۳ء ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۴۳). **۲. (أ) صیقل کرنا ، جلا کرنا ، اجالنا ، شفاف بنانا.**
میرا سینہ جوں آرسی صاف کر
ہو آوے محبت کی صورت نظر
(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۹).
دل کا آئینہ خوب صاف کیا
اور ہم نے مثالے جوہر تک
(۱۸۶۸ء ، گلزارِ داغ ، ۱۰۸). **(ا ا) مانجھنا ، شستہ بنانا ، فصیح بنانا.** انھوں نے زبانِ اردو کو صاف ہی نہیں کیا وسعت بھی بخشی ہے. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۰۳). **۳. جھاڑو دینا ، بہارنا ، گرد و غبار جھاڑنا ، کوڑا کرکٹ نکالنا.**
ایسی سانئہ بارانِ رحمت شتاب
برس کر کرے صاف دھرتی خراب
(۱۷۶۹ء ، آخر گشت ، ۵۳).
اللہ نے بخشا ہے تجھے رتبۂ عالی
پلکوں سے ملک کرتے ہیں رہگزر صاف
(۱۸۵۲ء ، دیوانِ برق ، ۲۰۷). آپ باہر ٹھیریں ، میں اندر جا کر غار کو صاف کرلوں. (۱۸۸۷ء ، خیابانِ آفرینش ، ۵۰). وہ نہ جانے کب سے گھر صاف کر رہی تھی. (۱۹۸۵ء ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۸). **۴. مٹانا ، زائل کرنا ، محو کر دینا ، دور کرنا.**
غضب سے جبیں جو سر جبیں ہے یہ نقشِ دل کندۂ نگیں ہے
لکیر دنیا نے کی نہیں ہے جو صاف کر لو مٹا کر
(۱۸۷۸ء ، گلزارِ داغ ، ۱۰۱). ایک ایسا بدنما دھبہ نظر آرہا ہے کہ یہ دن رات کی خدمات بھی اس کو صاف نہیں کر سکتیں. (۱۹۰۵ء ، گردابِ حیات ، ۳۷) **۵. برے جذبات یا خواہشاتِ نفسانی سے پا ک کرنا ، کدورت دور کرنا.** یاراں ہو انصاف کرو ، دل کوں صاف کرو بہوت تکو لاف کرو. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۱۰۶).
خدایا میری نیتاں صاف کر
محبت کوں اپنی میرے دل میں بھر
(۱۷۶۹ء ، آخر گشت ، ۱۰۲). **۶. جنگل کاٹ کر میدان بنانا.** اکثر ان میں ایسے ہوتے کہ جنگل کے صاف کرنے کو اٹھے تھے. (۱۸۸۰ء ، آبِ حیات (مہذب اللغات)). **۷. نقل کرنا ، مسودے کو ٹھیک کر کے لکھنا.** مرزا عابد حسین صاحب گھر آتے فوراً درخواست کا مسودہ صاف کیا ، لفافے میں بند کر کے ڈاک میں چھوڑ آئے. (۱۹۰۰ء ، شریف زادہ ، ۸۰).
حضرتِ نوح کا اب اور کوئی شغل نہیں
صاف کرتے ہوئے دیوان نظر آتے ہیں
(۱۹۰۳ء ، سفینۂ نوح ، ۱۱۷). **۸. واضح کرنا ، ابہام دور کرنا.**
ابھی صحیفۂ فطرت کے باب ہیں مبہم
کرے گی صاف یہ مضمون کتاب آخر میں
(۱۹۷۳ء ، کلامِ حکیم ، ۲۱). **۹. سلجھانا ، حل کرنا.** میں لکھے لیتا ہوں کہ جب ترکوں سے ... فیصلہ ہو تو میں اس معاملہ کو صاف کردوں. (۱۹۲۲ء ، نقشِ فرنگ ، ۷۶). میں بائیس سالہ گورکھ دھندے کو چٹکیوں میں صاف کرنے کے لیے میرے پاس الہ دین کا چراغ نہیں. (۱۹۷۵ء ، آتشِ چنار ، ۹۳۴). **۱۰. ختم کرنا ، رفع دفع کرنا.** جس بات کے لیے تو نے سیلا پر ظلم کیا ہے ، اب اسے صاف کر لے . (۱۹۶۲ء ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۳). **۱۱. مواد یا مادۂ کثیف کا نکالنا.** پیٹ صاف کرنے کے واسطے کچھ دوائیں مقرر ہوتی ہیں جن کو مرکب کر کے کھٹی کہتے ہیں. (۱۸۶۸ء ، رسومِ ہند ، ۲۸۸). **۱۲. ختم کرنا ، مار ڈالنا ، نکال دینا.** ایک قراول کو بلا کر اس کے کان میں کہا تو فلاں جگہ گھات میں جابیٹھ یہ ایلچی اس راہ سے آوے تو اسے صاف کر. (۱۸۲۴ء ، سیرِ عشرت ، ۳۷). دولھا کو تو ایک ہی ہاتھ میں صاف کر دوں. (۱۸۹۰ء ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۹۲).

ہیں مرے حلقے میں جو جو میرے مذہب کے خلاف
دیکھتے مہر ذرا ہو لوں تو کر دوں سب کو صاف

(۱۹۳۰ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۵ ، ۱ : ۳). ۱۳. کھا پی کر ظرف خالی کر دینا ، بالکل چٹ کر جانا ، کھا جانا ، پی جانا. قاضی صاحب نے خوب لٹ کر کھایا اور دونوں قابیں صاف کر دیں. (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۱۲). رات کے وقت ریوڑوں اور جانوروں کے گلوں کا کھیتوں پر جا پڑنا اور انہیں صاف کر دینا ہر زرعی ملک کا عام واقعہ ہے. (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۱۵۵). ۱۴. درستی یا صلاحیت بہم پہنچانا ، مشق کرنا. نسخ و نستعلیق کی تختیاں اور کچھ کچھ قطعے بھی صاف کر چکی. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۱۰۲). تم مجھے قطبی پڑھاتے تھے کہ مجھ کو بزاخفش بنا کر اپنی منطق صاف کرتے تھے. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۸۹). ۱۵. تباہ و برباد کرنا ، بالکل غارت کرنا ، ملیا میٹ کر دینا ، جھاڑو پھیرنا

اگر سیلاب گریہ آئے ہے خانہ خرابی پر
تو پل میں صاف کر دیتا محلّے کے محلّے ہے

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۶۲). ۱۶. چوری کرنا ، صفایا کرنا. روپے پیسے صاف کر لے گئی یا کچھ چھوڑ گئی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۲۵). ۱۷. حساب بیباق کرنا ، رقم ادا کر دینا. اسے وزیر اوقاف مقرر کیا گیا اور اس نے ان املاک کا جن پر غیروں نے قبضہ جما رکھا تھا حساب صاف کرنے کی کوشش کی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۱۲). ۱۸. مُونڈنا (بالوں کو).

ہوتا گر اُن کے زنیے پہ جرأت معاف میں
کرتا قسم ہے ، آج نہ ڈاڑھی بھی صاف میں

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۲۲۸). ۱۹. آلائش نکالنا ، مذبوحہ جانور کو بنانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲۰. روانی بہم پہنچانا جیسے : ہاتھ صاف کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲۱. مُنْھ کا مزہ ٹھیک کرنا ، جیسے پان سے مُنْھ صاف کرنا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

---کَہہ دینا / کَہنا محاورہ.

بے لاگ کہنا ، بے رو رعایت کہنا ، مفصل کہنا ، سچ سچ کہنا

صدر کے تاسینے سے لے تا ناف
چپ کی جا گہ ہے کیوں کہ کہیے صاف

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۴۳).

کون اولجھی ہوئی تقریر تمہاری سمجھے
غیر کو جانتے ہو صاف کہو یا مجکو

(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۲۳۰). ایک بادشاہ نے جب ایک شاعر سے کہا کہ میری مدح کرو تو اس نے صاف کہا کہ ... پہلے تم کچھ کر دکھاؤ. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۳ : ۱۷۰). ان لوگوں نے صاف کہدیا کہ اِس کی بجنسہ نقل کرنے کی ہم کو ممانعت ہے. (۱۹۳۷ ، صید و صیاد ، ۳۸).

---کُھل جانا محاورہ.

اچھی طرح ظاہر ہو جانا ، بخوبی معلوم ہو جانا. دیر یا سویر ان پر صاف کھل جائے گا کہ ہندوستانی (اردو) کے مقابلے میں یہ علمی زبانیں دوسرے درجے پر ہیں. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۲۵).

---گُزْرْنا محاورہ.

بالکل کھانے کو نہ ملنا ، فاقہ ہونا

مرغانِ قفس کو تو نہ دانہ ہے نہ پانی
صیّاد گزرتے ہیں انھیں آٹھ پہر صاف

(۲۰ ، راسخ (فرہنگِ آصفیہ)).

---گو (---و مج) صف.

سچا ، کھری بات کہنے والا. اگلے وقتوں کے لوگ بہت صاف گو تھے. (۱۹۳۶ ، مضامین فلک پیما ، ۲۰۲). تم تو بڑی صاف گو اور سیدھی لڑکی تھیں نہ جانے تم کو کیا ہو گیا ہے. (۱۹۸۳ ، ڈنکو ، ۸۰). [صاف + ف : گو ، گفتن - کہنا].

---گوئی (---و مج) امث.

۱. واضح اور غیر مبہم اظہار خیال ، سلاست ، ابہام یا گنجلک سے پاک بات کہنا.

ان دنوں سب کو ہوا ہے صاف گوئی کا تلاش
نام کو چرچا نہیں حاتم کہیں ایہام کا

(۱۷۵۶ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۳۶). ۲. صاف صاف کہنا ، کھری بات کہنا. میں آپ سے صاف صاف کہتا ہوں اور صاف گوئی میری عادت ہے. (۱۹۳۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۱۶ : ۳). یہ اردو کی محبت ہی ہے جو مجھے نہایت افسوس کے ساتھ صاف گوئی پر مجبور کر رہی ہے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۵۶). [صاف گو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَشْرَب (---فت م ، سک ش ، فت ر) صف.

بے لوث مسلک رکھنے والا ، نیک اطوار.

صاف مشرب ہے سب سنّی ہم رنگ
آب ہر رنگ بیچ شامل ہے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۷۱). [صاف + مشرب (رک)].

---مَطْلَع (---فت م ، سک ط ، فت ل) امذ.

۱. مطلعِ آفتاب یا ماہ کا غبار سے پاک ہونا ؛ (کنایۃً) کسی مقام کا پاک صاف ہونا (ناگوار شخص یا نامناسب چیز سے) (نوراللغات). ۲. (کنایۃً) چہرے کا بغیر بالوں کے ہونا (ماخوذ : جامع اللغات). [صاف + مطلع (رک)].

---مُعامَلگی (---ضم م ، فت م ، ل) امث.

لین دین کی صفائی ، کھرا برتاؤ (فرہنگِ آصفیہ). [صاف + معاملہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مُعامَلَہ (---ضم م ، فت م ، ل) امذ.

ایسا معاملہ جس میں گنجلک یا پیچ نہ ہو (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [صاف + معاملہ (رک)].

---مُکَر جانا محاورہ.

اپنے قول سے بالکل پھر جانا ، کہہ کر بالکل انکار کرنا.

دل تو دوں اونکو مگر یہ بھی خیال آتا ہے
بڑے عیّار ہیں وہ صاف مکر جائیں گے
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، قصائد سحر ، ۳۰۳).
گالیاں دینے کی کیا اس سے شکایت کیجے
خاصّہ یار میں ہے صاف مکر جانے کا
(۱۸۷۷ ، انور ، د ، ۲۵).

---مُنْھ پَر/ پہ رَکْھنا محاورہ.
برملا کہنا ، کھلم کھلا کہنا.
ہر اک کا عیب و ہنر صاف مُنْھ پہ رکھتی ہے
کرے گی کیا مرے حق میں زبان نہیں معلوم
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۸۳).

---مَیدان (---ی لین) امذ.
ایسا میدان جس میں کوئی درخت جھاڑی ، ٹیلہ یا خندق وغیرہ نہ ہو ، ہموار میدان (جامع اللغات). [صاف + میدان (رک)].

---مَیدان پانا محاورہ.
تنہائی پانا ، کسی کو بالکل تنہائی کے عالم میں پانا.
ان کو خلوت سرا میں بے پردہ
صاف میدان پا کے دیکھ لیا
(۱۹۰۵ ، داغ (نوراللغات)).

---نِکَل جانا محاورہ.
۱. **پار ہو جانا.**
بچ کر کہاں میں ان کی نظر سے نکل گیا
اِک تیر تھا کہ صاف جگر سے نکل گیا
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۵). ۲. **صدمے یا ضرر سے بچ کر چلا جانا ، آدمیوں کے ہجوم یا خطرناک جگہ سے نکل جانا.**
یہ کسی تاریخ ہم نے اے منیر
صاف نکلے خانۂ زنجیر سے
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۹۸۸). دونوں صاحب اس پر صاف نکل گئے. (۱۹۲۵ ، محمد علی ، ۱ : ۲۷۸). ۳. **مکر جانا ، بالکل انکار کر جانا.**
لا کہہ ہو وصل کا وعدہ لیکن
وقت پر صاف نکل جائے گا
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۳۴). ۴. **فاقے میں گزرنا.** رات تینوں دموں پر صاف نکل چکی تھی اور دن بھی اسی فاقہ میں ختم کے قریب تھا. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۲۹).

---نِکَل گیا فقرہ.
ازکار مشکل کناره کرد - مشکل کام سے الگ ہو گیا (ماخوذ : دریائے لطافت ، ۸۸).

---نَوِیس (---فت ن ، ی مع) صف.
مسودے کی نقل کرنے والا خوش نویس ، درست کیے ہوئے مسودے کو خوشخط لکھنے والا. یہاں جب حاکم اجلاس کرتا ہے تو اس کے گرد عملہ جمع ہو جاتا ہے کوئی جواب نویس ہے کوئی احکام نویس ، کوئی صاف نویس ، کوئی زود نویس ، کوئی تلنگی نویس ، کوئی مرہٹی نویس. (۱۹۳۳ ، حیات محسن ، ۳). [صاف + ف : نویس ، نوشتن - لکھنا].

---و شَفّاف (---و مج ، فت ش ، شد ف) صف.
رک : صاف شفاف. اسے پڑھ کر ایک صاف و شفاف آئینے کا احساس ہوتا ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اُردو ، ۲ : ۷۵۵). کوئی سے لگا کلفٹن بیچ یہاں سے وہاں تک پھیلا ہوا تھا ، سمندر کا شور اور صاف و شفاف ریت. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۶۹). [صاف + و (حرفِ عطف) + شفّاف (رک)].

---ہو جانا/ہونا ف م ، محاورہ.
۱. (i) **نِہارا جانا ، جھاڑا جانا ، کھلنا ، جاری ہونا** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). (ii) **میل کچیل دور ہونا ، شفاف ہونا.**
یہ کیا کہ خاک کے ملنے سے صاف ہوتا ہے
ہوا ہے تجھسے مقرر دو چار آئینہ
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۲۷). ۲. **دل سے کینہ یا کدورت نکل دینا ، بغض یا عداوت سے باز آ جانا ، دل سے کدورت دور ہونا.**
ہوتا نہیں ہے مجھ سے تو اے بدگمان صاف
دیتا ہے گالیاں تو مجھے آن آن صاف
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۵۰).
صاف ہو جاؤ کہ کیا ہے شکایت کیا ہے
خاک ڈالوں خفگی پر یہ کدورت کیا ہے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۳۰). کبھی کبھی رنجیدہ ہو جاتے تھے لیکن پھر جلد صاف ہو جاتے تھے. (۱۹۱۲ ، چند ہمعصر ، ۶۸). گویا اِن جنونوں کا یہ ایما تھا کہ بس اب میں تم سے صاف ہو گئی. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۱۵). ۳. **تباہ و برباد ہونا ، منہدم ہونا ، مسمار ہونا.**
روتا ہوں غم میں میں کسی آئینہ رو کے اب
ہوں کیوں نہ سیلِ اشک سے میرے مکان صاف
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۶۶). ۴. **کسی چیز یا آدمی کا باقی نہ رہنا ، ختم ہو جانا ، خالی ہو جانا ، ویران ہونا.**
مخدوش ہو رہیں تھیں وہ شفاف ہوئی ہیں
کیا ہاتھ منجھے ہیں کہ صفیں صاف ہوئی ہیں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳۱). ایک ایک دکان دس دس آدمی نے آ کر لوٹی تو دم بھر میں بازاریں صاف ہو گئیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۹۳). ۵. **مسوّدے کی نقل ہونا ، درست کر کے لکھا جانا ، اصلاح شدہ مسوّدے کا خوشخط لکھا جانا.**
مشغلہ ہے پھر جنابِ داغ کا
ہو رہا ہے آج کل دیوان صاف
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۱۹). ۶. **ظاہر ہونا ، عیاں ہونا ، ثابت ہونا.** اب یہ بات روزِ روشن کی طرح صاف ہو گئی کہ جانوروں میں چمکدار رنگ دیکھ کر کیوں پہچان پیدا ہوتا ہے. (۱۹۳۱ ، حیوانی دنیا کے عجائبات ، ۶۳). ۷. **ابہام رفع ہونا ، واضح ہونا.** اسکے معنی بلندی لیے گئے تو آیت کے معنی صاف ہو گئے. (۱۸۷۹ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۶۵). ۸. **منجھنا ، شستہ ہونا.**

دل کے زمانہ تک آتے آتے یہ زبان بالکل صاف ہو جاتی ہے۔ (١٩٦١ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ١٣١)۔ **٩. طبیعت ٹھیک ہونا ، گرانی دور ہونا.** چنے برابر دوا روز کھلائیں اس کے استعمال سے بلبل صاف ہوتا ہے۔ (١٨٩١ ، رسالہ بٹیر بازی ، ١٥)۔ **١٠. (زبان یا تلوار کی نسبت) رواں ہونا ، چلنا.**

کہتا ہوں میں کہ میری تو تقصیر کچھ بتا
کہتا ہے ہوتی ہے مری تجھ پر زبان صاف

(١٧٩٨ ، میر سوز ، د ، ١٥٠)۔

الھائے حادثۂ نو کے دل پہ کیا کیا زخم
ہمیں پہ صاف ہوئی لاکھ بار دہر کی تیغ

(١٨٩٢ ، وحید ، انتخاب وحید ، ٦٤)۔ **١١. (أ) رفع ہونا ، دور ہونا.**

وہ بت ہزار مرجع عالم نظر پڑا
اسلام و کفر کا نہوا اختلاف صاف

(١٨٤٢ ، عاشق لکھنوی ، فیض نشان ، ٩٩)۔ **(أأ) اثر زائل ہو جانا.** چند روز کی تکلیف کے بعد سارا زہر صاف ہو جاتا ہے۔ (١٩٢١ ، لڑائی کا گھر ، ٣٠)۔ **١٢. قتلِ عام ہونا ؛ جنگل کاٹا جانا ؛ بال مونڈے جانا ؛ کُھلنا ، بادل اور غبار کا دور ہونا ؛ (حساب کے ساتھ) بے باق ہونا ؛ (خط کے لیے) تحریر میں صفائی آنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

--- یہ ہے فقرہ.
اصل یہ ہے ، حقیقت یہ ہے.

صاف یہ ہے عبث آئے تھے فنا کے گھر میں
نہ رہا تھا کہ بھی اربابِ صفا کے گھر میں

(١٨٦٤ ، رشک (نوراللغات))۔

صافا (١) امذ ؛ = صافہ.
١. شکاری جانور کو شکار کرنے کے واسطے بھوکا رکھنا.

اپنے شیداؤں کی ازبس جو خبر لیتے ہو
ملک الموت کو صافہ یہ مگر دیتے ہو

(١٨٩٨ ، فرہنگ آصفیہ ، ٣ : ٢١٠)۔ **٢. کبوتروں کو بلند پروازی اور ہلکا ہونے کے واسطے بھوکا رکھنا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ **٣. (چڑی ماری) پرند کے پیٹ کی صفائی کی دوا ، جلاب** (ا پ و ، ٣ : ٤١)۔ **٤. (جراحی) آنتوں کی صفائی کے لیے پاخانے کی جگہ سے پچکاری دینے کا عمل ، قبض کے علاج کے لیے دوا کی بتی رکھنے کا عمل ، شافہ** (ماخوذ : ا پ و ، ٤ : ١٢٩)۔ **٥. صفائی ، حجامت.**

جو چاہتا ہے شوقِ اخلاص امردوں میں
تو آ انہوں میں لیکن ڈاڑھی کوں دیکھے صافا

(١٧٣١ ، شا کرناجی ، د ، ٣٩)۔ اف : دینا. [غالباً صاف (رک) + ا / ہ ، لاحقۂ کیفیت]۔

صافا (٢) امذ ؛ = صافہ.
سر سے باندھنے کا دوپٹا ، پگڑی. ایک تمہارے سالے ہیں کہ باقی سارا لباس ایک طرف اور ایک سر بند ایک طرف. (١٨٩٣ ، لکچروں کا مجموعہ ، ١ : ٣٤١)۔ نوجوان بہت بڑا پنجابی وضع کا صافہ باندھے ویسا ہی کرتا پاجامہ پہنے۔ (١٩١٣ ، چھلاوہ ، ٤)۔ امراؤ بیگم کے لئے بھاری جوڑا بہنوئی کے لئے بنارسی شیروانی اور صافے سے جوڑا. (١٩٦٣ ، نور مشرق ، ٦٣)۔ [مقامی]۔

صافر (١) (کس ف) امذ.
ایک پرندہ جو رات بھر اس خوف سے کہ پکڑ نہ لیا جائے شور مچاتا رہتا ہے. صافر : یہ مُرغ کبھی آرام نہیں کرتا رات سے صبح تک فریاد کرتا ہے۔ (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٥٣٨)۔ اگر صافر (سی) کی طرح جنگل میں تو نے ایک اچھا آشیانہ بنا لیا ہے ، تو اس پر ناز نہ کر اس لئے کہ صافر سے زیادہ بودا کوئی جانور نہیں۔ (١٩٠٠ ، ایام عرب ، ٢ : ٦٥)۔ [ع]۔

صافر (٢) (کس ف) امذ.
نیلے رنگ کا ایک قیمتی پتھر ، نیلم. نیلم : اس کو انگریزی میں سفائر (Sapphire) عربی میں یاقوتِ ازرق ، ہندی میں نیلا ، فارسی میں صافر اور سنسکرت میں سوری رتن کہتے ہیں۔ (١٩٨٢ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ٢٩)۔ [غالباً ، انگ : سفائر (Sapphire) کی تعریب]۔

صافن (کس ف) امث.
پنڈلی کے نچلے حصّے کی ایک رگ جو ٹخنے پر انگوٹھے کے مقابل واقع ہے اور جس میں فصد دے کہ خراب خون نکالا جاتا ہے. صافن ... برابر انگشت کے ... کھولیں۔ (١٨٣٥ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ٣٠٣)۔ فصد صافن کا نفع بدن کے نچلے حصہ کی بیماریوں میں ہے۔ (١٩٣٧ ، جراحیات زہراوی (ترجمہ) ، ١٨٢)۔ [ع : (ص ف ن)]۔

صافنات (کس ف) امث ؛ ج.
صافن (رک) کی جمع. صافنات ... یہ رگیں ایک ایک چاروں پاؤں میں اندر گھٹنوں کے نیچے ہوتی ہیں۔ (١٨٧٢ ، رسالہ سالوتر ، ٣ : ٨)۔ [صافن + ات ، لاحقۂ جمع]۔

صافہ (فت ف) امذ.
١. رک : صافا ، پگڑی. ایک لڑکا سر پر صافہ باندھے ننگے پاؤں بغل میں ایک پوٹلی اور ہاتھ میں بیگ لئے شفاخانہ میں داخل ہوا. (١٩٣٦ ، ستونتی ، ٢٠)۔ انہیں نئے بیش قیمت کپڑے پہنائے جاتے اور ریشمی صافہ سر پر رکھانے کے ساتھ گلے میں ہار ڈالے جاتے۔ (١٩٨٧ ، حیات مستعار ، ٥٧)۔ **٢. (قدیم) صفائی ستھرائی ، تیزی.**

صافے کو تجھ خدنگ کے دیکھا تو کھا کے پھنک
ہرنے گرے ہو تیر ہدف آہوے غزال

(١٧٣٧ ، شا کرناجی ، د ، ٣٠٣)۔ [صافا (رک) کا متبادل املا]۔

صافی • (الف) امث.
١. وہ کپڑا جس سے پکڑ کر پتیلی وغیرہ چولھے سے اتاری جاتی ہے ، برتن وغیرہ صاف کرنے یا جھاڑنے پونچھنے کا کپڑا ، دست مال ، جھاڑن. نکوڑا برتنوں کی صافی معلوم ہوتا تھا. (١٩٢٨ ، پس پردہ ، ٨٢)۔ ایک ہاتھ میں دو آنے پیسے اور

دوسرے میں باورچی خانہ کی صاف تھی (۱۹۵۶ ، شیخ نیازی ، ۸۷). **۲. وہ کپڑا جس میں پان لپیٹ کر ڈبیا ، پٹاری یا پاندان میں رکھتے ہیں.** صافیاں جھجر پر لپیٹتا ہوں دم بدم بھگوتا ہوں . (۱۸۶۵ ، خطوط غالب ، ۳۱۱). سفید سفید پان لال لال صافیوں میں رکھے ہوئے ہیں. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۱۶۲). پانوں کی پٹاری کھولی ، صاف سوکھی پڑی تھی. (۱۹۳۳ ، جنت نگاہ ، ۱۳۳). **۳. چھاننے کا کپڑا ، خصوصاً دوا ، بھنگ یا شراب چھاننے کا کپڑا.**

ہر کوئی ستاری پات لے صاف سوں کیوں بیٹھے گا کو
تج عشق کامل سخت ہے نیں کچھ کونڈا ہو بھانگ کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۷). آب یخنی صاف میں چھان لیں . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۵۷).

سہرا تیرے سر خوب رہا صافیٔ سے کا
واعظ ہے یہ تیری نئی دستار بہت خوب

(۱۹۳۲ ، ریاض رضوان ، ۱۰۲). **۴. (کنگھی سازی) دانتے کاٹنے سے پہلے تیار کی ہوئی کنگھی کی صورت یا وضع ، ڈول** (اب و ، ۴ : ۹۲). **۵. (قدیم) صفا ، جلا ، چمک ، صفائی.**

مرجان میں صاف نہیں یاقوت میں صاف اچھے
جس ذات میں صاف اچھے اس ذات کوں بہتر کہو

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۵۳).

نظر کر کے تجھ مکھ کی صاف اُپر
ہوئی شرم سوں آرسی غرق آب

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۶).

مغرور نہ ہو صافیٔ رخسار پر اپنے
پھر تہیں تو میری بات کوں توں یاد کرے گا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۲). **۶. (قدیم) رک : صافا (پگڑی).**

دکھایا ہنر موشگافی کیا
سلاست کے تیں میر نے صاف دیا

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۶). (ب) صف. **۱. پاک ، کھرا ، بے ریا.**

وہی ہے صاف کہ جس صاف تے صفا کوئی پائے
وہی ہے کام کہ جس کام تے تفا کوئی پائے

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸).

خاطر صاف میں تیرے کس طرح سے آئے گا
وہ جو میرے قتل کا کینہ دل دشمن میں ہے

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۲۹).

ہم عاشق فاسق تھے ہم صوفی و صاف ہیں
پی لیں جو کہیں اب بھی درخورد معاف ہیں

(۱۹۳۶ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۶۷) . سادہ لوح امیر نے ان تمام باتوں کو سچ سمجھا اسے صوفی صاف ضمیر سے مخاطب کیا. (۱۹۷۹ ، تاریخ پشتون ، ۳۲۲). **۲. بے داغ ، اُجلا.**

وو ساعد دستہ سیمیں سے نہادہ
بلور اور عاج سے صاف زیادہ

(۱۷۷۳ ، تصویر جاناں ، ۳۸). بہت سی ایسی زنان حسین صاف رنگ و پردہ نشین ہیں کہ ان کے خیمے کی طرف قصد نہیں کیا جا سکتا. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۲۱۱).

ضیا فروز نظر ان کا روئے صاف ہے
یہ گل نہیں ، ہنر قدرت کی موشگافی ہے

(۱۹۲۵ ، مطلع انوار ، ۱۰۱). **۳. صاف ، نتھرا ہوا ، خالص.**

یا نجس پانی ہو اور صاف نہو
یا کنواں ہو ڈول یا رسّی نہو

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۳۶).

ہر در سے خانہ اکبر کے لئے دلکش نہیں
بادہ صاف چاہئے اور ظرف عالی چاہئے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۶۱). اب یہ حالت ہے کہ صاف شراب گھونٹ بھر بھی نہیں پی سکتا ... اسے گوارا بنانے کو اس میں عرق گلاب ملاتا ہوں. (۱۹۵۱ ، احوال غالب ، ۱۰۱). **۴. پاک صاف کرنے والا.** پانی ایک ہمہ گیر صاف (پاک و صاف کرنے والی چیز) ہے. (۱۹۶۰ ، مبادی صحیات ، ۸۱). **۵. (مجازاً) صاف کرنے یا دھونے کے قابل ، میلا.** میں کہتے ہی کو تھی تمہارے کپڑے بہت صاف ہو گئے ہیں. (۱۸۸۱ ، صورت الخیال ، ۱ : ۱۶۹). [ع : ف].

ـــ باطِن کس اضا (ـــ کس ط) امث.
دل کی صفائی ، قلب کی پاکیزگی.

صافیٔ باطن عطا ہے بس کہ صبح شاہ سیں
دل مرا آئینۂ عکس بنے دُلدل ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۶). [صاف + باطن (رک)].

ـــ بَخش (ـــ فت ب ، سک خ) صف.
صاف شراب دینے والا.

اُٹھ گیا خم فروش صاف بخش
رہگئے جُرعہ نوش دُرد آشام

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۳۶۰). [صاف + ف : بخش ، بخشیدن - بخشنا ، دینا].

ـــ دِل (ـــ کس د) صف.
صاف باطن ، بے ریا ، بے کھوٹ ، بے کینہ.

صاف دلوں کا عشق ہے رونق فزائے حُسن
ہے رنگ بخش گل نظر پاک بین آب

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۱۳). صاف دل از خود رفتگی کے سبب اپنی ذات سے بھی محبت نہیں رکھتے ہیں. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۷). [صاف + دل (رک)].

ـــ طِینَت (ـــ ی مع ، فت ن) صف.
نیک طبیعت ، پاک دل (مہذب اللغات). [صاف + طینت (رک)].

ـــ مَذاق (ـــ فت م) صف.
صاف ستھرا ذوق رکھنے والا ، باذوق. داد سخن دے کر ارباب صاف مذاق میں نام نیک پیدا کروں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۵۸). [صاف + مذاق (رک)].

ـــ مَشْرَب (ـــ فت م ، سک ش ، فت ر) صف.
صاف دل ، پاکیزہ خو ، جس کا مسلک صفائے قلب ہو.

ہے یہ وہ دور کہ ہر صوفیٔ صاف مشرب
رقص مستاں میں ہے وجد کناں شامل حال

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٣٣٩)۔ [صاف + مشرب (رک)]۔

ـــ نامہ (ـــ فت م) امذ۔
فریقین کے درمیان مصالحت کی تحریر ، باہمی فیصلے کا نوشتہ ، راضی نامہ نیز فارغخطی۔ جب یہ بہ خوشی رخصت کریے رسید اور صاف نامہ اس سے لے کر پھر آویں۔ (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ١٤٥)۔ ہر چند صاف نامہ حضرت خلد مکاں کا ہے لیکن مواخذۂ حال البتہ باقی ہے۔ (١٨٩٦ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ١ : ٢٩٠)۔ [صاف + نامہ (رک)]۔

ـــ نہاد (ـــ کس ن) صف۔
صاف دل ، نیک طبع ، نیک فطرت۔

شرر کیا صحبتِ ناجنس ہے صاف نہادوں کو
نہیں جمتی رخِ دریا پہ اوڑ کر گرد ساحل کی

(١٨٩٩ ، دیوان ظہیر ، ١ : ١٩٧)۔ [صاف + نہاد (رک)]۔

صافِیَہ (کس ف ، فت ی) صف مث۔
صاف ، شفاف۔ انوارالٰہیٔ آئینۂ صافیۂ قلب میں خوب محسوس ہوتے تھے۔ (١٨٨٠ ، تواریخ عجیب ، ٩١)۔ [صاف (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

صافُورَہ (و مع ، فت ر) امذ۔
کھوپڑی کا اندرونی حصّہ۔ اب تقطیع کاروں کو ایک آری ، ایک چھینی اور ایک ہتھوڑی لینی چاہیے اور کھوپری کی ٹوپی یا صافورہ Cacuaria کو نکالنا چاہئے۔ (١٩٣٥ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ٣ : ١١٢)۔ [ع]۔

صالِح (کس ل)۔ (الف) صف (مث : صالِحَہ)۔
١۔ نیک ، پرہیزگار ، پاک دامن ، پارسا ، نیکوکار۔ صالحان پر سچے لوگاں پر ، پند کرنہاریاں پر درست آیا۔ (١٦٠٣ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ٢)۔

صالح اولاد اون کو ہووے عطا
از طفیل شہیدِ کرب و بلا

(١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ١١)۔

صالح بھی ترا ہے زشت بھی تیرا ہے
کعبہ بھی ترا کنشت بھی تیرا ہے

(١٨٧٤ ، انیس ، رباعیات ، ٨١)۔ اولاد صالح پیدا کرنے اور بچوں کی پرورش کے قواعد بتانا۔ (١٩٢٣ ، احیا ملت ، ٣)۔ جگر صاحب ظاہر ہے کہ شاعر تھے ، بڑے صالح اور بڑے نیک سیرت لیکن شاعر تھے اور اچھے خدوخال سے متاثر ہوا کرتے تھے۔ (١٩٨٩ ، جنگ ، کراچی ، مڈویک میگزین ، ١٣ ستمبر ، ٨)۔ **٢۔ برائی سے پاک ، اچھا۔** انبیاء کفّار کو پہلے ہدایت کی نشانیاں دکھاتے ہیں اور ان کو حق کی دعوت دیتے ہیں ، کفّار کی کثیر تعداد میں جس قدر صالح اجزاء ہوتے ہیں ، وہ اس دعوت کو قبول کرتے جاتے ہیں۔ (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٢٦٣)۔ درد مندی ایک صالح انسانی جذبہ ہے۔(١٩٨٠ ، زمیں اور فلک اور ، ٨٠)۔ **٣۔ (مجازاً) جو سچے دل سے ہو ، پُرخلوص ، مخلصانہ۔** حلف جانے دو ، تم اقرار صالح اس بنئے سے لو۔ (١٨٨٨ ، پولیس ڈراما ، ٥١)۔ **٣۔ صلاح دینے والا ، مشورہ دینے والا (شاذ)۔** اپنے علاج کی کامیابی کے باب میں شک ہے چنانچہ مولف کتاب اس علاج کا صالح نہیں ہے۔ (١٨٦٠ ، نسخۂ عمل طب ، ٣١١)۔ (ب) امذ۔
قوم ثمود کے ایک پیغمبر کا نام جن کی دعا سے ایک اونٹنی (ناقہ) پہاڑ سے پیدا ہوئی تھی اللہ کی نشانی کے طور پر اور پھر اس ناقے کو ان کی اُمت نے مار ڈالا تھا جس کی سزا میں وہ اُمت عذابِ الٰہیٰ کی سزاوار ٹھہری تھی۔

اک ناقہ ہے وہاں تو شتر کی یہاں قطار
صالح سے بڑھ کے رتبہ ہے اوس کے فقیر کا

(١٨٥٤ ، دیوان اسیر ، ١ : ٣٠)۔

کہا کہ ناقۂ صالح کا کچھ عوض نہ ملا
ندا یہ آئی کہ کیا دوست کے گلے کا گلا

(١٩١٢ ، شمیم ، ریاض شمیم ، ٥ : ١٣)۔ [ع : (ص ل ح)]۔

ـــ الْحَدِیث (ـــ ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ی مع) صف۔
(حدیث ، علمِ رجال) روایت کرنے والا جس کا قول صادق ہو ، سچّا راوی۔ عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر ، کہا ابو ذرعہ اور نسائی نے ثقہ ہے اور کہا ابو حاتم نے صالح الحدیث اور ذکر کیا اوس کو ابن حبان نے ثقات میں۔ (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ١ : ١٣٧)۔ [صالح + رک : ال (١) + حدیث (رک)]۔

ـــ الزِّراعَت (ـــ ض ح ، غم ا ، ل ، شد ز بکس ، فت ع) صف۔
قابلِ کاشت ، پیداوار کے لائق۔ تجویز اور تخمینہ اور مقدار اراضی بنجر ، صالح الزراعت۔ (١٨٣٩ ، کتاب الآعاز ، ٣٥٢)۔ [صالح + رک : ال (١) + زراعت (رک)]۔

ـــ الْکیمُوس (ـــ ضم ح ، غم ا ، سک ل ، ی لین ، و مع) صف۔
وہ غذا جس سے اچھا کیموس پیدا ہو ، جس سے معتدل اور صالح خون پیدا ہو۔

مزاجِ دہر میں یہ اعتدال آیا ہے
کہ جس نبات کو دیکھو وہ صالح الکیموس

(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ١٢)۔ ان تینوں اقسام میں سے ہر ایک غذا کبھی صالح الکیموس ہوتی ہے ، اور کہ فاسد الکیموس۔ (١٩١٩ ، افادۂ کبیر مجمل ، ١٥٧)۔ [صالح + رک : ال (١) + کیموس (رک)]۔

ـــ خُون (ـــ و مع) امذ۔
اچھا اور معتدل خون ، صحت بخش خون۔ آم گرم تر ہے یہ صالح خون پیدا کرتا ہے۔ (١٩٦٢ ، پیڑ ، ٣٧)۔ جسم میں صالح اور تازہ خون پیدا کرتی ہے۔ (١٩٨٠ ، پرواز ، ١٩٣)۔ [رک : صالح + خون (رک)]۔

صالِحات (کس ل) صف مث ؛ ج]۔
نیک اور پرہیزگار عورتیں ، اچھی چیزیں ، اچھی باتیں ، صالح اُمور ، اچھے کام ، نیک اولاد وغیرہ۔

مبارک وہ فرزند ہو نیک ذات
کہ ہے باقیاتِ ازل صالحات

(۱۸۳۵ ، تحفۂ اعظم ، ۳۱). حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جامع جمیع کمالات ... تھے اور مستغنیٰ فانیات سے ساتھ باقیات صالحات کے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۱). [صالحہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

صالِحَہ (کس مج ل ، فت ح) صف مث.
نیک اور پرہیزگار عورت ؛ اچھی (چیز). ان سے انواع و اقسام کے مواد صالحہ اور فاسدہ پیدا ہوتے رہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اصول علاج ، ۳). [صالح (رک) کی تانیث].

صالِحِیَّت (کس مج ل ، کس ح ، شد ی بفت) امث.
نیکی ، نیکوکاری. بندگانِ صالح کو تو ان کی صالحیت کافی تھی (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵۵). یہی حسن ہے جو کمال و صالحیت کا سرچشمہ ہے. (۱۹۶۱ ، تاریخ جمالیات ، ۸۷). [صالح (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

صالِحِین (کس مج ل ، ی مع) امذ ؛ ج.
نیک اور پرہیزگار لوگ.

یہی قومِ عارفین و صالحیں سب
ہر یک حاضر وہاں ہوتے تھیں سب

(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۶۰۳) خطاکاریوں سے جب اچھے ابرار و صالحین خالی نہیں ہوتے تو بادشاہوں حکمرانوں تاجداروں بیچاروں کا کیا ذکر. (۱۹۶۷ ، صدقِ جدید ، لکھنؤ ، ۲۸ اپریل ، ۵). [صالح (رک) کی جمع].

صامِت (کس م). (الف) صف.
۱. **چپکا ، خاموش ، چپ چاپ.**

دیکھیے اوس مصحفِ صامت کو جو ناطق اے برق
کلمہ پڑھ کے برہمن بھی مسلماں ہو جائے

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۳۵۵). متروکہ ستون اس سطح کے تغیّر کے ساکت و صامت شاہد ہیں. (۱۹۱۶ ، طبقات الارض ، ۳۰). صحابہ خود فرماتے کہ ، ہم یوں ساکت و صامت و جامد بیٹھتے جیسے ہمارے سروں پر چڑیاں بیٹھی ہوں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۹). ۲. **ہکا بکا ، حیرت زدہ ، دم بخود.** غم و مسرت کا اجتماع عقل کو صامت بنا دیتا ہے. (۱۹۱۶ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۲۵۵). ۳. **ساکت ، ٹھہرا ہوا ، پرسکون.** ہوا تھمی ہوتی ہے اور سمندر ساکت و صامت. (۱۹۱۵ ، الفانسو ، ۵). (ب) امذ. ۱. (قواعد) **حرف صحیح ، مصمتہ.** ممکن ہے مصوت (Vowel) اور صامت Consonant کی حد تک آوازوں کے باریک سے باریک فرق واضح ہو سکیں. (۱۹۶۳ ، اردو میں اصولِ تحقیق ، ۱ : ۳۱۰). ۲. (کنایۃً) **سونا چاندی ، زیور و نقد اور دیگر قیمتی اور آرائشی سامان.** صامت و ناطق ، سیم و زر ، روپیہ اشرفی ستتا ہوں کہ کچھ نہیں. (۱۸۶۳ ، خطوطِ غالب ، ۵۹۳). اس کا سارا مال صامت و ناطق دیوانِ اعلیٰ کی سرکار میں ضبط ہوا . (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۲۳۲). [ع].

ـــ اَمْوال (ـــ فت ا ، سک م) امذ.
سونا چاندی وغیرہ ، اسباب. صامت اموال اس ویرانہ سے تمام و کمال منگوا لیا. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۳۶۷). [صامت + اموال (رک)].

صانِع (کس مج ن) صف ؛ امذ.
۱. **بنانے والا ، پیدا کرنے والا ، خالق ، موجد ، خالقِ کائنات ، اللہ تعالیٰ.**

توں مبدع لیا نیں ہے توں کسی سیکھ
توں صانع اپنک مخترع لا شریک

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳).

الٰہی ہے صانع توں ہر جان کا
توں برہان ہے دین و ایمان کا

(۱۷۰۸ ، داستانِ فتح جنگ ، ۱۳۵).

پڑھیں درود نہ کیوں دیکھ کر حسینوں کو
خیالِ صنعتِ صانع ہے پاک بینوں کو

(۱۸۷۴ ، میر انیس (روحِ انیس ، ۲۶۳)) . اس عالم کی یہ عظیم الشان عمارت ... ایک خالق و صانع کے وجود کو بتاتی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۰۰).

ثنائے فخرِ انساں ہے صانع کی ثنا خوانی
نہ ہوگا حق ادا ذاکر ثنا جتنی کرو کم ہے

(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۳۵). ۲. **بنانے والا ، پیشہ ور ، کاریگر** (اس معنی میں صنّاع مستعمل ہے). (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [ع : (ص ن ع)].

ـــ اَزَل کس اضا (ـــ فت ا ، ز) امذ.
ازل کا خالق ، خدائے تعالیٰ.

اے صانعِ ازل مری مٹی خراب کی
کیا چاہیے تھی خانۂ دل میں بنائے رنج

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۳۸). [صانع + ازل (رک)].

ـــ بے چُوں کس صف (ـــ و مع) امذ.
بے مثال خالق ؛ مراد : خدائے تعالیٰ. لازم ہے کہ تم ان کو بغور دریافت کرو اور قدرت صانعِ بے چوں کی دیکھو. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۶ : ۱۰). [صانع + بے (حرفِ نفی) + چوں (رک)].

ـــ تَقْدِیر کس اضا (ـــ فت ت ، سک ق ، ی مع) امذ.
تقدیر کا بنانے والا ؛ مراد : خدائے تعالیٰ.

ازل سیں مجھ کوں دیا درد صانعِ تقدیر
مرے نصیب کے شربت میں زہر گھول چکا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۰).

اک بن گیا تو صانعِ تقدیر سے بیاہے
تجسا کوئی گر اور بنا لیوے تو جانوں

(۱۸۳۵ ، رنگین ، د ، ۸۰). [صانع + تقدیر (رک)].

ـــ حَقِیقی کس صف (ـــ فت ح ، ی مع) امذ.
اصلی خالق ؛ مراد : خدائے تعالیٰ. صانعِ حقیقی نے جہاں کہیں صورت اور سیرت کو کسی آدمی زاد میں خواہ مرد ہو خواہ عورت

ایک جگہ جمع کرکے قدرت نمائی کی ہے۔ (۱۹۲۳ء، اختری بیگم، ۲۷)۔
[صانع + حقیقی (رک)]۔

ـــِ عالَم کس اضا (ـــ فت ل) امذ۔
دنیا کا خالق ، خدائے تعالیٰ۔

بلائیں پیار سے لیتے تری ہتیلی کی
بناتا صانعِ عالَم اگر حنا کے ہاتھ

(۱۸۷۷ء، درۃ الانتخاب، ۱۲۶)۔ [صانع + عالَم (رک)]۔

ـــِ قُدرَت کس اضا (ـــ ضم ق ، سک د ، فت ر) امذ۔
فطرت کا خالق ، کائنات کا بنانے والا ، خدائے تعالیٰ۔

بے ستون قائم ہے ایوانِ فلک
صانعِ قدرت کی صنعت دیکھیو

(۱۸۰۹ء، جرأت ، ک ، ۲۲۱)۔

حسنِ بت سے صانعِ قدرت کی نقاشی کھلی
بتکدہ میں دھیان آیا ہم کو بیت اللہ کا

(۱۸۳٦ء، دیوانِ سہر ، ۹)۔ [صانع + قدرت (رک)]۔

ـــِ مُطلَق کس صف (ـــ ضم م ، سک ط ، فت ل) امذ۔
خدائے تعالیٰ (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [صانع + مطلق (رک)]۔

صانِعَہ (کس ن ، فت ع) امث۔
بنائی ہوئی چیز ، پیدا کردہ شے ؛ صنعت گری۔

یہ صانعے کہ یہ نقاشیاں ہیں سب اُس کی
زمیں ہو یا ہو فلک یا حجر ہو یا اشجار

(۱۸۱۰ء، میر ، ک ، ۱۱۹۰)۔ [صانع + ہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث]۔

صانِعی (کس ن) امث۔
صنعت گری ، صناعی ، ہنر ، کاریگری۔ ان کی صانعی کے زمانہ میں آغا رشید بندہ ہو گیا۔ (۱۸۳٦ء، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۱۲۱)۔
[صانع + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

صانِعِیّت (کس ن ، ع ، شد ی بفت) امث۔
تخلیق کرنے کی صفت ، خلاقیت۔

ظہور صانعیت دی دے آج
کے صنعت نہ ہو بخشش سوربجہ باج

(۱۶۸۳ء، عشق نامہ ، موہن ، ۱۹۷)۔ عقل نے اللہ کو نہیں جانا بلکہ صفت ایجاد و احداث اور صانعیت کو جانا۔ (۱۹٦۰ء، تفسیر سورۂ والتّین اور والعصر ، ۱۷)۔ [صانع + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

صاوَج (فت و) امذ۔
جنگلی جانور ، شکار کے جانور مثلاً ہرن وغیرہ۔

سنگا شاہ تیزی ہوں سا شتاب
نہ صاوج رکھے کوئی اس کا رکاب

(۱٦۲۵ء، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۸)۔ [ساوَج (رک) کا بگاڑ]۔

صاہِل (کس ہ) صف۔
ہنہنانے والا (گھوڑا) ۔ جس وقت انسان ناطق ہو اسی وقت فرس صاہل ہو۔ (۱۸۵۵ء، طلسمِ حکیم اشراق ، ۲۳۰)۔ تقسیم جیکہ نفی و اثبات سے ہوتی ہے ... تقسیم غیر ناطق کی صاہل و غیر صاہل وغیرہ ہیں۔ (۱۹۳۱ء، المغالطات ، ۱۰)۔ گھوڑے کی تعریف میں صاہل ... یا گدھے کی تعریف میں ناہق ... وغیرہ الفاظ جو استعمال کئے جاتے ہیں ان کا یہی حال ہے۔ (۱۹۵٦ء، مناظر احسن گیلانی ، عبقات (ترجمہ) ، ۳٦۳)۔ [ع : (ص ہ ل)]۔

صائِب (کس ء) صف۔
صواب و راستی پر مبنی ، سیدھا ، درست ، صحیح ، رسا۔

ہے گرچہ علمِ باطن مافوق طورِ دانش
تفہیم بعد اس کے تابع ہو عقلِ صائب

(۱۸۰۹ء، شاہ کمال ، د ، ٦۵)۔ میں تمہاری اس تشخیص صحیح اور تجویز درست اور اس فراست صائب پر جرح نہیں کرتا۔ (۱۸۷۷ء، توبۃ النصوح ، ۲٦۹)۔ جو رائے جس نے دی اور وہ صائب ہوئی بلا تامل اس کو مان لیا۔ (۱۹۲۰ء، مکاتیبِ امیرمینائی (دیباچہ) ، ۱۵)۔ صائب راستوں کی نشاندہی کی ہے۔ (۱۹۸۷ء، آہنگ اوریقہ ، ۱۳۸)۔ [ع : (ص و ب)]۔

ـــُ الرّائے (ـــ ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ر) صف۔
ہر بات میں صحیح رائے قائم کرنے کی صلاحیت رکھنے والا ، درست قیاس کرنے والا ، دانا۔ مجتہد کا جس حد تک صائب الرائے ہونا ممکن ہے امام صاحب اُسی حد تک صائب الرائے تھے۔ (۱۸۹۰ء، سیرۃ النعمان ، ۲۸۰)۔ نہایت تیز فہم اور صائب الرائے تھے۔ (۱۹۳۵ء، چند ہمعصر ، ۲۹)۔ [صائب + رک : ال (۱) + رائے (رک)]۔

ـــِ دو چیز می شِکَنَد قَدرِ شعر را تحسینِ ناشناس و سکوتِ سخن شِناس کہاوت۔
(فارسی شعر بطور ضرب المثل) اے صائب شعر نہ سمجھنے والے کی تعریف اور شعر سمجھنے والے کی خاموشی ان دونوں چیزوں سے شعر کی قدر کم ہو جاتی ہے (صائب ، تخلص) (مہذب اللغات ؛ جامع الامثال)۔

صائِبَہ (کس ء ، فت ب) صف مث۔
صائب (رک) سے منسوب یا متعلق ۔ خان خاناں کی تدابیر صائبہ سے ... یہ مطلب اس کا حاصل نہ ہوا غلّہ پکڑا گیا۔ (۱۸۹۷ء، تاریخِ ہندوستان ، ۷ : ۱۵۳)۔ [صائب + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

صائِفات (کس ء) امذ ، امث۔
موسمِ گرما کی جنگیں۔ جنھیں اندلس کی سرحدوں سے گرمائی مہموں (صائفات) کے دوران میں گرفتار کیا گیا تھا۔ (۱۹٦۷ء، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۳۳)۔ [ع : صائفۃ کی جمع]۔

صائِل (کس ء) صف۔
گستاخی سے حملہ کرنے والا ، حملہ آور۔

انا السیاف سے جاہل ہے یا غوث
جو تیرے فضل پر صائل ہے یا غوث

(۱۹۰۷ء، حدائقِ بخشش ، ۲ : ۷)۔ [ع : (ص و ل)]۔

صائِم/صایَم (کس ء / فت ی) صف ، امذ.
۱. **روزہ رکھنے والا ، روزہ دار.**

مانع رزق کہاں اور کہاں رزق رساں
کس طرح صبح سے صایم کو نہ ہو شام پسند

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۱ : ۱۲۳).

ہو ہیں صائم انھیں یہ طاعت دشوار کیا کم ہے
نہ ہوں صائم تو ان پر معذرت کا بار کیا کم ہے

(۱۹۰۱ ، ا کبیر ، ک ، ۲ : ۳۰۵). ۲. **(طب) دوسری یا خالی آنت ، رودۂ دوم.** صائم یعنی خالی آنت کے اوپر والے حصے میں بہت زیادہ لونیت پائی جاتی ہے۔(۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۱۸۶). [ع : (ص و م)].

ـــُ الدَّہْر (ـــضم م ، غم ا ، ل ، شد د بفت ، سک ہ)صف.
ہمیشہ روزہ رکھنے والا.

صائم الدہر جو ہیں اون کو ہے کیا فکر معاش
سالہا سال یہ مہمان خدا رہتے ہیں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۲۷).

میں مست ہوں رندِ صائم الدہر
ڈوبا جب آفتاب پی لی

(۱۹۳۲ ، ریاض رضوان ، ۳۳۸).[صائم + رک ال (ا) + دہر].

ـــُ النَّہار (ـــضم م ، غم ا ، ل ، شد ن بفت) امذ.
دن میں روزہ رکھنے والا ، ہر روز روزہ رکھنے والا (بیشتر قائم اللیل کے ساتھ مستعمل). وہ تو صائم النہار قائم اللیل مشہور ہوا. (۱۸۰۳ ، فسانۂ عجائب ، ۲۱۹).

عادت گرسنگی کی ہمیں رہتی ہے مدام
ہیں صائم النہار رسول فلک مقام

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۲۱). زمانۂ گذشتہ میں اگر فی صدی صائم النہار قائم اللیل بزرگوں کی تعداد پانچ تھی تو اس ترقی یافتہ زمانے میں سو میں سو ہونا چاہیے۔ (۱۹۷۰ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ (ضمیمہ) ، ۱۷ ، ۳۹ : ۱۵۵)،مسجد نبوی میں جھاڑو دینے کی خدمت انجام دی ... اور صائم النہار تھے. (۱۹۸۶ ، تکبیر ، کراچی ، ۲۲ جولائی ، ۳۳). [صائم + رک : ال (ا) + نہار].

صائِمِیَّت (کس ء ، م ، شد ی بفت) امث.
روزہ دار ہونے کی کیفیت ؛ (مجازاً) لذاتِ دنیوی سے اجتناب. تیری عصمت میں ایک صائمیت ہے ! کیوں؟ اس فرشتہ سے پوچھ جس نے کامل پندرہ برس تک بے آب و دانہ رہ کر تیری تعمیر کی. (۱۹۳۹ ، نگارستان ، نیاز فتح پوری ، ۱۳). [صائم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + یت ، لاحقۂ کیفیت].

صائِمِین (کس ء ، ی مع) صف ، ج.
روزہ رکھنے والے ، روزہ دار لوگ. اور جس نے ہر مہینہ ایام بیض کے تین روزے رکھے وہ صائمین میں شمار کیا جاتا ہے. (۱۹۰۰ ، القرآن الحکیم ، تفسیر مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ۳۶۷). [صائم + ین ، لاحقۂ جمع].

صائِن (کس ء) صف.
محافظ ، حفاظت کرنے والا ، محفوظ رکھنے والا. اگرچہ میتھیل الکحل ایک اچھا صائن ہے تاہم اس تعامل کی وجہ سے خلیے کی مایہ پاشیدگی ہوتی ہے۔(۱۹۳۸ ، عمل نباتیات ، ۱۶۸). [ع : (ص و ن)].

صایِب (کس ی) صف.
رک : صائب. جان تمھیں تدبیر تو صایب سوجھی۔ (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۹۳).

پھر حضرت سے انھو نے ہو مخاطب
لگے اس طور کرنے ذکر صایب

(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۲۰۹). [صائب (رک) کا ایک املا].

صَبا (فت ص) امث.
۱. **پورب سے چلنے والی ہوا ، وہ پُروا ہوا جو پچھلی رات کو چلتی ہے ؛ نسیم سحری نیز نہایت لطیف و خوشگوار ہوا.**

خدارا اے صبا توں حال میرا
پیا کو کہہ کرے تک حال میرا

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۵).

ایک دبور ایک صبا ایک شمال ایک جنوب
دست و پا چاروں ہیں یہ چار ہوائیں مل کر

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۵).

یوں بہار آئی ہے امسال کہ گلشن میں صبا
پوچھتی ہے گذر اس بار کروں یا نہ کروں

(۱۹۵۲ ، دست صبا ، ۵۹).

تجھ سے گل و برگ و بار ، تجھ سے شگفتِ بہار
تجھ سے سر ہر چمن ، گُل نفسِ صبا

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۶). ۲. **(تصوف) نفحات رحمانیہ کو کہتے ہیں جو مشرق روحانیت کی طرف سے آتی ہیں اور مغرب ذات کی طرف لے جاتی ہیں نیز ان دواعی کو کہتے ہیں جو امور خیر کے باعث ہوتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۵۷). [ع].

ـــ دَم / رَفْتار (ـــفت د / فت ر ، سک ف) صف.
تیز رفتار (گھوڑا).

جبریل رکاب میں شتاباں پرواز میں مرکب صبا دم

(۱۸۷۲ ، مجاہد خاتم النبیینؐ ، ۱۷۰) . سراقہ بن جعشم پہلے شخص تھے جو اس نیت سے اپنے صبا رفتار گھوڑے پر سوار ، ہاتھ میں نیزہ لیے ہوئے آپ کے قریب پہنچے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۷۳). گھوڑے بھی ایسے جو ایک سے ایک صبا رفتار اور بری پیکر تھے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۳۷۹). [صبا + دم / رفتار (رک)].

ـــ رَفْتاری (ـــفت ر ، سک ف) امث.
تیز رفتاری. انسانی زندگی ایک ایسے عمل مسلسل کا نام ہے ... جس کی صبا رفتاری کے آگے کسی قسم کی رکاوٹ کھڑی کرنا ممکن نہیں. (۱۹۸۳ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۳۰). [صبا رفتار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ شتاب (ـــ کس ش) صف.
تیز رفتار (گھوڑا).

روشن تھے بدر سے سمِ اسپِ صبا شتاب
ثابت تھا صدرِ زیں سے کہ ہے برجِ آفتاب

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ٥٦). [صبا + شتاب (رک)].

صِبا (کس ص) امث.
بچپن ، طفلی. ابتدائے سِنّ صبا سے تا اوائلِ ریعان ... اشتیاق ... نہ بحدے تھا ، کہ سلک تحریر و تقریر میں منتظم ہو سکے . (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۳).

اے شرابِ نوجوانی شعلہ ریزی کے تری
پھونک دی سِنّ صبا کی سرگرانی واہ وا

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۲۷٥).

وَ عَزبِ الشَّبابِ اَخافُ علیک
کہ لائیں تباہی صِبا و مُجُون

(۱۹٦۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۲۰۳). [ع].

صُبا (ضم ص) امث (قدیم).
رک : صُبح.

صُبا اوٹھ بلا دور دے بےشمار
ہتی ہور گھوڑے ہزاراں ہزار

(۱٦۲٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳۹).

ہو آج جکچھ ہو سو ہوتا ہے
کتی رات نہ آوتی صبا ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۳). [صُبح (رک) کا قدیم املا].

صَباح (فت ص) امث و امذ.
صبح ، فجر ، سحر ، تڑکا ، سویرا.

پیا کے مکھ میں دیسے جوت خضر و موسیٰ کا
کہ اس کی یاد کوں توں ورد کر مسا و صباح

(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷٦).

شام تیری جلد ہووے گی صباح
صبر کو کہتے ہیں مفتاح الفلاح

(۱۷۷۳ ، رموزالعارفین ، ۳۷).

فلک تھا خوبی و حسن و جمال کا دشمن
صباحِ عشرت و شامِ وصال کا دشمن

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳۰۰). ایک روز شہزادہ عالی وقار وقتِ صباح بطور سیر و شکار سوار ہوا اور دوپہر تک ... سیر و شکار کرتا رہا تھا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۳ : ۳۳).

سکینِ دل ! صباحِ جاں !
تمہیں بھی میرا انتظار تھا

(۱۹۷۱ ، غزالاں تم تو واقف ہو ، ۱۰۲). [ع].

ـــ اُلخَیر (ـــ ضم ح ، غم ا ، سک ل ، ی لین) فقرہ.
(صبح کی دعا یا سلام کے طور پر بولتے ہیں) تجھے صبح مبارک اور اچھی ہو (ماخوذ : نوراللغات ؛ پلیٹس). [صباح + رک : ال (۱) + خیر (رک)].

ـــ بخَیر (ـــ فت ب ، ی لین) فقرہ.
رک : صباح الخیر. وہ اُسے اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہے ، ہر روز سویرے آ کر اُسے صباح بخیر کہتا ہے. (۱۹۳۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٥ : ۲۳۱).

کبھی تو سامنے آئے کا گھومتے پھرتے
کبھی صباح بخیر آسمان کے زینوں سے

(۱۹٦٥ ، دشت شام ، ۲٥). [صباح + ب (حرفِ جار) + خیر (رک)].

ـــ کُم بالخَیر (ـــ ضم ح ، ک ، کس ب ، غم ا ، سکِ ل ، ی لین) فقرہ.
رک : صَباح الخیر (نوراللغات). [صباح + کُم ، ضمیر مخاطب جمع مذکر + ب (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + خیر (رک)].

ـــ و مَسا (ـــ و مج ، فت م) امث ؛ م ف.
صبح و شام.

یہ آسایشِ بندگانِ خدا
ہیں سرگرم رہتے صباح و مسا

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۳).

کرتے نہیں صباح و مسا کی قضا شراب
رکھتے ہیں اہلِ میکدہ اوقات کا لحاظ

(۱۸۹٥ ، دیوان راسخ ، ۸٦).

ہو گئے تھے اسے سمجھے تین
رہتے رہتے یہاں صباح و مسا

(۱۹۰۰ ، بہارستان ، ٥۸۹). [صباح + و (حرفِ عطف) + مسا (رک)].

صَباحَت (فت ص ، ح) امث.
چہرے کی سفید رنگت ، گورا پن ؛ (مجازاً) خوبصورتی ، خوبروئی.

صباحت میں دے توں ملاحت کا آب
رکھیا حُسن کے تیغ کا جگ پہ داب

(۱٦٦٥ ، علی نامہ ، ۳).

تیری یہ جبیں با صباحت
مجھ جلوۂ بامداد دستا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ٥).

بدن میں تیرے اے شیریں ادا کتنی صباحت ہے
گماں ہوتا ہے جوئے شیر کا چاکِ گریباں پر

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۳۳).

جبین و چشم و لب میں تیرے اک گنجینہ پنہاں ہے
صباحت کا ملاحت کا لطافت کا نظافت کا

(۱۹۱٦ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۷۹).

یہ عورت جس کے چہرے پر ستاروں کی صباحت ہے
یہ عورت غور سے دیکھو تو یکسر موجِ ظلمت ہے

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷۳). [ع : (ص ب ح)].

صَباحی (فت ص).(الف) صف.
صباح (رک) سے متعلق ، فجر کے وقت کا ، صبح کا.

صباحی راگ گا کر منج صبا کے تخت بسلاوو
دھناسری کی کہہ دھن منجکوں سو رنگ پیالا پلاتی ہے

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٢٤٨). دو ساعت صباحی کے وقت صف باندھ کر ... کوچ کر. (١٨٣٢ ، حملات حیدری ، ٣٣٩). طائراں خوش الحان نے ... وظیفۂ صباحی پڑھنا شروع کر دیا. (١٩١١ ، عجیب دان دلہن ، ٩٣). وہ مسرت کیا ہے جو آسمان سے شیاہ صباحی میں بہتی نظر آتی ہے. (١٩٦٢ ، عرش نغمہ ، ٢٧). (ب) امث (قدیم). رک : صباح.

صباحی کوں جوں آنکھ کھول ز خواب
آتی اپنے ڈیرے تھے میں ہی شتاب

(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٥٠٧). [صباح (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَبّاحی (فت ص ، شد ب) امذ.
حسن بن صباح کے مذہب کا پیرو. ان نے صباحیوں ... کا چراغ روشن کیا. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٨٠٩). [صَبّاح (اسم عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَبّاحِیَّہ (فت ص ، شد ب ، کس ح ، شد ی بفت) امذ.
رک: صباحی. کل یہود و نصاریٰ ... چہ جائے نظاریہ اور صباحیہ ، تمام حرام چیزوں کو دین محمدیؐ کی ضد سے مُباح جانتا تھا. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ٥٥٣). [صباحی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صُبار (ضم ص) امذ.
١. **جنون سوداوی : خرما کا ایک مرض جس سے خرما کے پھلوں پر مکڑی کے جالے کی سی ایک چیز پیدا ہو جاتی ہے اور پھلوں کے پک جانے تک ان پر جمی رہتی ہے.** امراض خرما سے ایک مرض ہے جس کا نام عربوں نے صبار رکھا ہے. (١٩٠٧ ، فلاحۃ النخل ، ١٧٦). ٢. **املی ، تمر ہندی (اسٹائن گس).** [ع].

صَبّار (فت ص ، شد ب) صف.
بہت صبر کرنے والا ، نہایت صابر. اگرچہ رکوع کے ایک حصہ میں موج و طوفان کا بھی ذکر تھا لیکن ساتھ ہی اخلاص کامل اور صبار و شکور کے خطابات سے تسلی بھی تھی. (١٩١١ ، روزنامۂ سفر حجاز و مصر و شام ، حسن نظامی ، ٢) . [ع : (ص ب ر)].

صِباغ (کس ص) امذ.
رنگ. کیفیت تکوین و تولید نحاس و حدید و اسرب و قلعی اور مسئلۂ صباغ کو واضح کیا گیا ہے. (١٩٥٤ ، طب العرب (ترجمہ) ، ٣٠٢). [ع : (ص ب غ)].

صَبّاغ (فت ص ، شد ب) امذ.
رنگنے والا ، رنگنے کا کام کرنے والا ، رنگریز.

کوئی تو چاہتا ہے سرخ جوڑا اور کوئی دھانی
سبھوں کو عید کے دن خواہش صبّاغ ہوتی ہے

(١٨٢٧ ، دیوان شادان ، ٢ : ١٥٤).

قامت کہتی ہے اور رنگیں قبا اسلام کی
غوطہ دیتا ہے اسے کس رنگ میں صبّاغ دیکھ

(١٩٢٥ ، بہارستان ، ٧٠٢).

صنعتِ صبّاغ دشت و در سے نمایاں
رنگ گل کیوں بنا ہے صحنِ گلستان

(١٩٦٢ ، گل نغمہ ، عبدالعزیز خالد ، ١٥٣). [ع : (ص ب غ)].

صِباغَت (کس ص ، فت غ) امث.
١. **رنگنا ، رنگنے کا پیشہ ، رنگریزی ، رنگ پھیرنا.** بعض دفعہ لوہے کی صباغت میں لوہے کے آکسائیڈ سے اساس کا کام لیتے ہیں. (١٩٣٨ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ١٣٣). ٢. **خورد بینی امتحان کی غرض سے رنگ دینا.** سرخ خلیوں کی نسبت وہ بڑے ہوتے ہیں اور صباغت (Staining) کے بغیر ان کو خوردبین کے ذریعے دیکھنا بہت مشکل ہے. (١٩٦٩ ، امراضی خورد حیاتیات ، ١٦). [ع : (ص ب غ)].

ـــ پَذیر (ـــ فت نیز کس پ ، ی مع) صف.
رنگ کا اثر لینے والا ، رنگا جانے والا. صباغت کے طریقے حالات کے اعتبار سے بدلتے رہتے ہیں مثلاً عامل کار مادہ کی نوعیت ، صباغت پذیر خلیے اور رنگ اور صباغت کے طریقے یہ سب صباغت کے نتائج پر اثر انداز ہوتے ہیں. (١٩٦٧ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ٥٢٣). [صباغت + ف : پذیر ، پذیرفتن ـ قبول کرنا].

ـــ کَرْنا ف م.
کسی چیز کو رنگنا ، رنگنے کا عمل ، رنگائی. جب جراثیمی خلیوں کی صباغت (Staining) کی جاتی ہے تو اکثر خلیے اس عمل سے سکڑ جاتے ہیں اور ان کی صحیح جسامت قائم نہیں رہتی. (١٩٦٧ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ٩٣).

صَبّاغی (فت ص ، شد ب) امث.
رک : صباغت. جس کی صباغی کے آگے صباغ فلک کے دل میں رشک سے صدہا داغ ہے. (١٨٣٥ ، مرقع پشہ وراں ، ٩١). [صباغ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صَبان (فت ص) امث ، امذ.
صبح ، آنے والا کل. آج کی خوشی میں صبان کی فکر بسر جاتی ہے. (١٧٦٨ ، دکھنی انوار سہیلی ، ٥٣).

تیری حقیقت کہہ مجھے ، تیری کروں مطلب رواں
تو بول اب ہشیار ہو ، لیکن نہ ہونے مطلب صبان

(١٨٣٧ ، مجموعہ ہشت قصہ ، قصہ روشن میاں سوداگر و شمسو دادا ، ٦٨). [غالباً صباح (رک) کا بگاڑ].

صِباہ (کس ص) امذ.
بچپن (دریائے لطافت ، ١٠٩). [ع].

صَبائی (فت ص) امث.
صَبا (رک) جیسا کام.

وہ آہ تار و پود ہو جس کا ہوائے زلف
کرتی ہے عنبری و صبائی تمام شب

(١٨٥٥ ، کلیات شیفتہ ، ٢٥). [صَبا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

صُبائی (ضم ص) صف.
صُبا (رک) سے منسوب یا متعلق ، صبح کا.

ہر دم نہ فغاں ہو تمن مرغ صبائی
توں دیکھ بہے تج میں خدا پور خدائی

(١٦٧٩ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ١٠٠ (الف)). [صُبا (وک) + نی ، لاحقۂ نسبت].

صُبح (ضم ص ، سک ب) امث.

١. رات کی تاریکی دور ہونے سے چاشت تک کا وقت ، دن کے آغاز کا وقت ، سحر ، سویرا ، تڑکا.

سرگ کا طوطی ہربا مشک خطائی چڑیاہ
رات کا عنبر سربا صبح کی بھوئی کرن

(١٥١٨ ، لطفی (دکنی ادب کی تاریخ ، ١٩)).

سو حکم اپی ملک کا سو دھرنے لگیا
صُبح اُٹ دعا شہ کوں کرنے لگیا

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ١٠٢). صبح کوں بن پانی خاک سے تیمم کر نماز پڑھی. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ١٩٥).

کتب تھے جو درسی پڑھے وہ تمام
پڑھایا کیا صبح سے تا بہ شام

(١٨٤٢ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ٢).

تارے ہے صبح تک نہ وہ چاند
آگے سورج کے ہو گئے ماند

(١٩١١ ، کلیات اسمٰعیل ، ٦).

جن کی آنکھوں کو رخِ صبح کا یارا بھی نہیں
اُن کی راتوں میں کوئی شمع مُنور کر دے

(١٩٦٤ ، سر وادیٔ سینا ، ٨٠). ٢. (مجازاً) فجر کی نماز. پنج وقتی کو تو کبھی فرض و واجب کیا ، مستحب بھی نہیں سمجھا ، صبح اور ظہر اور عشاء تو عمر بھر پڑھی ہی نہیں ، کیونکہ عین سونے کے وقت تھے. (١٨٧٧ ، توبۃالنصوح ، ٣٢). ٣. (تصوف) اصطلاح میں طلوعِ شمسِ حقیقت کو کہتے ہیں اور ظہور احوال اور اعمال اور اوقاتِ سالک کو بھی اور برزخِ کبریٰ کو بھی کہتے ہیں کہ ایک سمت اوس کے غیب اور دوسری جانب ظہور و احدیت. (مصباح التعرف ، ١٥٨). [ع].

۔۔۔ اُٹھ کر مُنھ دیکھنا محاورہ.

بعض وہم پرست لوگ صبح اُٹھ کر یا تو اپنا منھ آئنے میں دیکھ لیتے ہیں تا کہ کسی منحوس آدمی کا منھ دیکھ کر بد شگون نہ ہو یا کسی اپنے قریب تر آدمی کا منھ دیکھتے ہیں جس کے منھ کے سعید اور مبارک ہونے کی آزمائش ہو چکی ہو.

صبح اوٹھ کر اونہیں کا منھ دیکھوں
شبِ فرقت کا جلد تڑکا ہو

(١٨٧٠ ، الماس درخشاں ، ١٢٨).

۔۔۔ اُٹھ کر ہاتھ دیکھنا محاورہ.

بعض وہم پرست لوگ صبح کو جہاں آنکھ کُھلی پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کی لکیریں دیکھ لیتے ہیں پھر اور کچھ دیکھتے ہیں ، اس عمل کے بعد ان لوگوں کے عقیدے کے موافق نامبارک آدمی کا منھ دیکھنا چنداں مضر نہیں ہوتا.

صبح اوٹھ کر کیوں نہ دیکھوں ہاتھ جانے آئینہ
یہ صفائی ہے نظر آتی ہے صورت ہاتھ میں

(١٨٣١ ، دیوان ناسخ ، ٢ : ٨٣).

۔۔۔ اَزَل کس اضا (۔۔۔فت ا ، ز) امث.

١. مخلوقات کی پیدائش اول کا دن ، آغاز آفرینش کا وقت ، ازل ، ابتدا ، آغاز خلقت.

اے صبحِ ازل انکار کی جرأت ہوئی کیونکر؟
مجھے معلوم کیا ، وہ راز داں تیرا ہے یا میرا؟

(١٩٣٥ ، بال جبریل ، ٧).

اداسی اس میں ہے صبحِ ازل کی
ہوا کیسی سحر دم ہو گئی ہے

(١٩٨٦ ، پہلی بات ہی آخری تھی (کلیاتِ منیر نیازی ، ٨٩)). ٢. وہ صبح جس کی کبھی شام نہ ہو.

نہ گیسو کا مثل اور نہ رخ کا بدل
وہ شامِ ابد ہے یہ صبحِ ازل

(١٨٩٣ ، کلیات نعت محسن ، ١٥٧). [صبح + ازل (رک)].

۔۔۔ اَلَسْت کس اضا (۔۔۔فت ا ، ل ، سک س) امث.

اس دن کی صبح جس دن خدا نے تمام روحوں کو یک وقت یکجا کر کے اپنی الوہیت کا اقرار لیا تھا ، روزِ الست.

عالم میں وہی ہوا ہے چلتی
جو صبحِ الست کو چلی تھی

(١٨٧٢ ، کلیات نعت محسن ، ٦٩). [صبح + الست (رک)].

۔۔۔ آنا محاورہ.

صبح ہونا ، سپیدۂ سحری نمودار ہونا.

کہتا وہ آدھی رات کسی کا چھٹا کے ہاتھ
لے دیکھ صبح آنی ، گئی رات اب تو چھوڑ

(١٨٩٥ ، دیوان راسخ دہلوی ، ١١١).

۔۔۔ بَخَیر (۔۔۔فت ب ، ی لین) فقرہ.

صبح اچھی اور مبارک ہو (صبح کے وقت بطور دعا و سلام بولتے ہیں). نانیا نے اسے «صبح بخیر» بھی نہ کہا. (١٩٨٣ ، ڈنگو ، ١٣٣). [صبح + ب (حرفِ جار) + خیر (رک)].

۔۔۔ بَنارَس کس اضا (۔۔۔فت ب ، ن) امث.

حسینانِ بنارس علی الصباح گنگا گھاٹ پر جاتے ہیں ، یہ منظر بہت حسین ہوتا ہے اس وجہ سے صبحِ بنارس مشہور ہو گئی.

منفعل صبحِ بنارس ہے خجل شامِ اودھ
آنے گورے گال پر وہ زلفِ مشکیں چھوڑ کر

(١٨٧٠ ، الماس درخشاں ، ٩٢).

اک موجِ نور ، غنچۂ نورس لئے ہوئے!
دامن میں اپنے صبحِ بنارس لئے ہوئے

(١٩٣٢ ، اسرار ، ٨٣). جس میں صبحِ بنارس کی تازگی ، شامِ اودھ کی ملاحت اور شبِ مالوہ کی دلکشی کی سرحدیں ایک دوسرے سے ملتی ہوئی محسوس ہوتی تھیں. (١٩٧٥ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ١٥). [صبح + بنارس (عَلَم)].

---پکڑنا محاورہ (قدیم)۔
بہت تکلیف میں رات گزارنا، صبح تک بہت بے چین اور بے قرار رہنا۔
یوں چھوڑ کر ہمن کو مت غیر کے بسا کر
پکڑی ہے صبح تجھ بن ہم نیں مسا مسا کر
(۱۷۱۸ء، دیوان آبرو، ۲۱)۔

---پیری کس اضا(---ی مج) امث۔
بڑھاپے کی آمد یا آغاز بڑھاپا(بڑھاپے میں بالوں کی سفیدی کا صبح سے کنایہ)۔
صبحِ پیری شام ہونے آئی میر
تو نہ چیتا یاں بہت دن کم رہا
(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۱۳۸)۔
صبحِ پیری ہو چکی بالیں پر آیا آفتاب
کھول آنکھیں خوابِ غفلت سے سر اپنے غافل اوٹھا
(۱۸۷۰ء، دیوان اسیر، ۳ : ۳۱)۔ [صبح + پیری (رک)]۔

---تڑکے م ف۔
بہت سویرے ، علی الصباح ، صبح سویرے۔ مجھے صبح تڑکے یہ خط قاصدوں کے حوالے کرنا ہے۔ (۱۹۲۰ء، جوبانے حق، ۳ : ۳۶)۔ میں صبح تڑکے گھر سے نکلتا اور ... منہ اندھیرے گھر لوٹتا۔ (۱۹۸۲ء، آتش چنار، ۱۲)۔

---جزا کس اضا(---فت ج) امث۔
قیامت کا دن۔
محاسبے سے وہ صبحِ جزا کے ایمن ہیں
جو آپ روز و شب اپنا حساب لیتے ہیں
(۱۷۹۵ء، قائم، د، ۱۱۸)۔ [صبح + جزا (رک)]۔

---خیز (---ی مج) صف۔
صبح سویرے اُٹھنے والا ، (کنایۃً) عابد ، عبادت گزار۔
مر گیا ہے کون سا شب زندہ دار و صبح خیز
کیوں گریباں پھاڑتی ہے اپنے سحر کیا ہو گیا
(۱۸۷۰ء، شرف (آغا حجو)، د، ۹۷)۔ باسی پھولوں کی مرجھائی پنکھڑیاں ، صبح خیز نوجوانوں کی شگفتہ صورتیں۔ (۱۹۲۳ء، مضامین شرر، ۱ ، ۱ : ۱۸)۔ [صبح + ف : خیز ، خاستن ۔ اٹھنا ، اُٹھانا]۔

---خیزا / خیزیا (---ی مج / کس ز) امذ۔
وہ چور جو صبح سویرے مسافروں کے جاگنے سے پہلے اُٹھ کر ان کا مال و اسباب چرا لے جائے۔ چور چکار جیب کترے صبح خیزے اٹھائی گیرے دغا باز تھے۔ (۱۸۰۲ء، باغ و بہار، ۸)۔ چور اچکے جیب کترے صبح خیزے گرفتار چلے جاتے ہیں۔ (۱۸۷۷ء، طلسم گوہر بار، منیر، ۱۱۳)۔ دیکھو مسجد کا مُلّا بھی صبح خیزیا ہے۔ (۱۹۲۸ء، سلیم (وحیدالدین)، افادات سلیم، ۶۱)۔ چوروں ، اچکوں ... شب گردوں اور صبح خیزوں کو وہ سزا دوں کہ شہر میں لفظ «جرم» کے ہجے تک کرنے والے نہ ملیں۔ (۱۹۷۵ء، اچھے مرزا، ۸۰)۔ [صبح + خیز (رک) + ا / یا ، لاحقۂ فاعلی]۔

---خیزی (---ی مج) امث۔
صبح سویرے اُٹھنا۔ میں نے ... مرأۃالعروس چند پند وغیرہ سے طاعت شعاری اور صبح خیزی کے فائدے سنائے۔ (۱۸۷۳ء، بنات النعش، ۵۹)۔ بیماری سے اٹھ کر ... صبح خیزی کی عادت میں بہت فرق آ گیا تھا۔ (۱۹۱۲ء، یاسمین، ۲۰۵)۔
کبھی اٹھتے نہیں بستر سے جو قبل از اشراق
صبح خیزی کے فوائد پہ وہ لکچر دینگے
(۱۹۳۲ء، سنگ و خشت، ۳۶۶)۔ [صبح خیز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---دَم (---فت د) م ف ؛ ـ صُبحدم۔
علی الصباح ، صبح سویرے۔
سنایا جب خبر شادی کی قاصد صبح دم آ کر
سنگ رُخصت ہوے نزدیک باہر دل سوں غم آ کر
(۱۷۰۷ء، ولی، ک، ۸۳)۔
یا صبح دم جو دیکھیے آ کر ، تو بزم میں
نے وہ سرور و سُوز ، نہ جوش و خروش ہے
(۱۸۶۹ء، غالب، د، ۲۳۰)۔
آخرِ شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ
صبحدم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا
(۱۹۲۴ء، بانگ درا، ۲۰۵)۔
شب کی زنجیر صبح دَم ٹوٹی
وہ در و بام سے کرن پھوٹی
(۱۹۵۷ء، نبضِ دوراں، ۲۳۹)۔ [صبح + دم (رک)]۔

---دُوم / دُومیں (---ضم د ، و / ی مج) امث۔
رک : صبحِ صادق (نوراللغات)۔ [صبح + دوم / دومیں (رک)]۔

---دیکھنا نہ شام دیکھنا محاورہ۔
وقت کی پابندیوں سے بے نیاز رہنا ، ہر وقت کوئی کام کیے جانا ، وقت بے وقت کام کرتے رہنا۔
خدا سے اور پھر گھڑی گھڑی کی یہ چھیڑ اچھی نہیں ہے فانی دعائیں مانگے ہی جا رہے ہو نہ صبح دیکھو نہ شام دیکھو
(۱۹۳۱ء، فانی، ک، ۱۶۹)۔

---رَحِیل کس اضا(---فت ر ، ی مع) امث۔
صبح کی مسافرت ، کوچ کرنے کی صبح ، روانگی کی صبح۔
خوابِ غفلت سے ہو بیدار کہ آئی پیری
نہیں مہتاب یہ ہے روشنیِ صبحِ رحیل
(۱۸۵۴ء، ذوق، د، ۳۳۹)۔ [صبح + رحیل (رک)]۔

---رُو (---و مع) صف۔
روشن چہرے والا ، خوبصورت ، حسین ؛ (مجازاً) محبوب۔
ہجرت کی رات نے مجھ پک آسماں دیا غم
اب مہر اپس کی ہرگز اے صبح رو نہ کر کم
(۱۷۰۷ء، ولی، ک، ۱۲۵)۔
مجلس میں دل جلوں کی شتاب آ اے صبح رو
ہر شب ترے فراق میں ہے اشک بار شمع
(۱۷۳۹ء، کلیات سراج، ۲۸۸)۔ [صبح + رو (رک)]۔

---رَوشَن ہونا محاورہ۔
صبح کی روشنی اچھی طرح پھیلنا۔

ابھی تھی شام ابھی صبح ہو گئی روشن
اڑا لیا ہے شب وصل نے شباب کا رنگ

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۸۲)۔

---سَعادَت کس اضا (---فت س ، د) امث۔
مبارک صبح ، نیک بختی اور اقبال مندی کا لمحۂ آغاز۔

ہائے غیبت میں تری عالم سیہ سب ہو گیا
لے فروغِ چہرۂ صبحِ سعادت السلام

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۲)۔ دنیا گنہگاریوں اور ظلم و ستم کی تاریکیوں سے گھری ہوئی تھی کہ دفعۃً صبحِ سعادت نے ظہور کیا۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۵۳)۔

ہمدمو مژدہ کہ وہ صبحِ سعادت آئی
روح میں جس کی تجلی سے حرارت آئی

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۶۴)۔ [صبح + سعادت (رک)]۔

---سَویرے م ف۔
علی الصباح ، تڑکے۔ معلوم ہوا کہ صبح سویرے ہی حضور نظام معاودت فرمائینگے۔ (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۴۳)۔ جس طرح ملازم صبح سویرے دفتر جانے کے لیے تیار ہو کر نکلتے ہیں ، ہم بھی نہا دھو کر دس بجے کے قریب کمرۂ عدالت میں حاضر ہو جاتے تھے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۱۶)۔

---شام م ف۔
بہت جلد۔ شوہر پردیس میں تھا اور صبح شام آنے کی خبر تھی۔ (۱۹۱۵ ، گرداب حیات ، ۳۸)۔ [صبح + شام (رک)]۔

---شام بَتانا / کَرنا محاورہ۔
ٹال مٹول کرنا ، حیلہ حوالہ کرنا (نوراللغات)۔

---شام کی بات امث۔
جلد ہو جانے والی بات ، قریبی زمانے کی بات (علمی اردو لغت)۔

---شام ہونا محاورہ۔
دن کٹے جانا ، موت کی گھڑیاں گنے جانا ، مرنے کا انتظار ہونا جب میرے لئے صبح شام ہو رہی تھی ، (۱۸۸۳ ، مکاتیب محسن الملک ، ۱ : ۵)۔

---صادِق کس صف (--- کس د) امث۔
صبح کی وہ روشنی جو آفتاب نکلنے سے بہت پہلے مشرق کی طرف اُفق کے کناروں پر نمودار ہوتی ہے ، صبح کی مستقل روشنی جو عارضی روشنی کے بعد نمودار ہوتی ہے۔

ہنسا ہے صبحِ صادق سا کرن ہیں تار موں سورج
جھلک ہے دھوپ سوں فاضل تنگٹ بھر جال والی کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲)۔ صبحِ صادق نے گریبان چاک کیا۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۸)۔

جہان دنیا میں دیکھا سچ کے اوپر جھوٹ فائق ہے
کہ پہلے صبحِ کاذب ہے تو پیچھے صبحِ صادق ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۸)۔

ہوا صبحِ صادق کا جس دم ظہور
تو بستر سے اٹھنے لگے نازنیں

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۳۰۱)۔ اور بیل پوری رفتار سے چلنے لگے صبحِ صادق کے آثار پھوٹ بڑے۔ (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۴۷)۔ [صبح + صادق (رک)]۔

---صُبح (--- ضم ص ، سک ب) م ف۔
علی الصباح ، تڑکے ، بہت سویرے۔ صبح صبح چلے جاؤ صبح صبح تکرار نہ کرو۔ (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۲۰۱)۔ [صبح + صبح (رک)]۔

---فَردا کس اضا (---فت ف ، سک ر) امث۔
آنے والے کل کی صبح۔

صبحِ فردا کے کتنے خوابوں کو
ظلمتوں میں بھٹکتا چھوڑ دیا

(۱۹۸۰ ، تشنگی کا سفر ، ۱۴۴)۔ [صبح + فردا (رک)]۔

---قیامَت کس اضا (--- کس ق ، فت م) امث۔
قیامت کے دن کا آغاز ، روز محشر۔

جس دن کہ امید آئے نظر صبحِ قیامت
دیدار خدا کا ہو محمدؐ کی شفاعت

(۱۸۴۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۱۵۶)۔

بس تو اک سہارا ہے مرا صبحِ قیامت تک
مری بالیں پہ جلتے دو چراغِ شامِ ہجراں کو

(۱۹۲۵ ، نقوشِ مانی ، ۱۱۳)۔ [صبح + قیامت (رک)]۔

---کا بُھولا / بَھٹکا شام کو / گَھر آئے تو اسے بُھولا نہیں کَہتے / نَہیں کَہنا چاہیے کہاوت۔
اگر آدمی غلطی کے بعد اسے محسوس کرے اور راہِ راست پر آ جائے تو قابلِ معاف ہے۔ بہت سا جھک مارا کہ آپ سے ارتباط بڑھایا ... مگر خیر صبح کا بھٹکا ہوا شام کو گھر پہنچے اسے بھٹکا نہیں کہتے ناتجربہ کار کرہ سے کچھ ہوتے نہ نہیں سیکھتے سمجھتے شکر خدا کہ جلد ہوشیاری ہوئی۔ (۱۸۴۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۰۴)۔ فیرنیوں اور باہر کی عورتوں کا آنا جانا بالکل بند کر دیا ، چلو صبح کا بھولا شام کو گھر آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے ، یہ بھی غنیمت ہوا۔ (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۲۰)۔ استاکس : خیر صبح کا بھولا شام کو آئے تو بھولا نہیں کہنا چاہیے۔ (۱۹۱۵ ، فسانۂ لندن ، ۱ : ۱۳۳)۔ کل تمہیں کوئی خط نہیں لکھا چولھے چکی سے فراغت ہوئی تو تھکن نے آ دبایا بہرحال صبح کا بھولا ہوا شام کو واپس آ جائے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔ (۱۹۴۴ ، حرف آشنا ، ۶۹)۔

---کا پیالَہ اِکسیر کا نِوالَہ کہاوت۔
صبح کو تھوڑا سا کھا لینا بہت مفید ہوتا ہے (جامع اللغات)۔

---کا تارا / سِتارَہ امذ۔
زہرہ ستارہ جو اکثر صبح کے وقت (اور کچھ شام کو بھی) سب سے بڑا اور قریب نظر آتا ہے۔

کب تک شبِ فراق میں دل دردمند ہو
یارب شتاب صبح کا تارا بلند ہو
(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۹۳).
بُندے کانوں میں نہیں تعویز بازو میں نہیں
وہ ستارا صبح کا ہے یہ ستارہ شام کا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۸).

---کا چَراغ امذ.
ناپائیداری ، عدم استحکام ؛ (کنایۃً) دنیا میں چند روز کا مہمان ، مرنے کے قریب ، چراغِ سحری. سکھن نانا صبح کا چراغ معلوم ہوتے تھے. (؟ ، گھر کی کہانی ، ۲ : ۸۷).

---کاذِب کس صف(---کس ذ) امث.
وہ روشنی جو رات کے پچھلے پہر آسمان پر ذرا دیر کے لیے نظر آتی ہے اور پھر غائب ہو جاتی ہے (اس کے بعد پھر اندھیرا ہو جاتا ہے اور تھوڑی دیر بعد صبحِ صادق ہوتی ہے).
ہوا رات میں صبحِ کاذب شروع
کیا صبحِ کاذب میں صادق طلوع
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۲).
نہ صادق ہے کاذب صبح آج کی
ڈبو دی خرابی کری ، راج کی
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ آصف الدولہ و نواب رام پور ، ۱۸).
حیلہ سازی نے کیا روشن فریبِ حسن کو
صبحِ کاذب سے عیاں ہم پر ہوئی تنویرِ صبح
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۵۰). صبحِ کاذب نمودار ہو رہی تھی (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۲۶۸). [صبح + کاذب (رک)].

---کا سَپیدا/سَفیدَہ امذ.
صبحِ صادق کی روشنی ، پو پھٹنے کے وقت ظاہر ہونے والی سفیدی یا روشنی.
سفیدہ ہوا صبح کا جب نمود
سوار ایک اُسدم ہوا تب نمود
(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۶۳).
وصل کا حظ رات اوٹھا کر ہو چلا جب میں سفید
بولے ہوتا ہے سفیدا آشکارا صبح کا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۱).

---کا کام شام پَر رَکْھنا محاورہ.
ٹال دینا ، ٹال مٹول کرنا ، حیلہ حوالہ کرنا.
صبح کا کام شام پر رکھنا
شام بولا صباح کیجئے کا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۷).

--- کِدَھر ہوئی شام کَہاں گئی فقرہ.
کسی بات کا ہوش نہیں (فرہنگ اثر ؛ مہذب اللغات).

--- کَڑ دینا / کَڑنا محاورہ.
۱. رات کاٹنا ، شب گزارنا.

صبح اب کرتے ہیں ہم کس مشغلے میں دیکھیے
روتے روتے انتظارِ نامہ بر میں شام کی
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۷۹).
شبِ غم اور تو دل سوز کوئی بھی نہیں ہوتا
فقط اک شمع میرے ساتھ رو کر صبح کرتی ہے
(۱۹۱۹ ، طوفانِ نوح ، ۱۶۲).
جی مر کے فراق صبح کر ہی دینگے
گو لاکھ بڑی ہے رات ، اتنی بھی نہیں
(۱۹۳۵ ، روح کائنات ، ۳۳). **۲. تڑکا کر دینا ، صبح تک بیٹھا رہنا.** اگر کبھی کوئی محفلِ رقص و سرود برپا ہو گئی تو صبح کر دینا. (۱۹۳۹ ، نگارستان ، نیاز فتح پوری ، ۳۱۵).

---کِس کا مُنْھ دیکھا تھا/کِس کی شکل دیکھی تھی فقرہ.
جب کوئی کام بگڑ جائے یا خلافِ مرضی ہو یا کوئی ناگہانی صدمہ پہنچے تو یہ فقرہ کہتے ہیں ، مطلب یہ ہوتا ہے کہ صبح جاگنے کے بعد سب سے پہلے کس منحوس کے چہرے پر نظر پڑی تھی جس کی نحوست کا یہ اثر ہوا ہے.
جس جگہ بیٹھے ہیں بادیدۂ نم اُٹھے ہیں
آج کس شخص کا مُنہ دیکھ کے ہم اُٹھے ہیں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۸).
آج تک محرومیاں اپنی نہ دم بھر کم ہوئیں
دیکھی تھی صبحِ ازل کو شکل کس ناکام کی
(۱۹۰۷ ، دیوانِ تسلیم ، ۲۰۰).

---کو نام نَہیں لیتے فقرہ.
صبح کو نہار منھ کسی کنجوس کا نام لینا برا سمجھا جاتا ہے (نوراللغات).

---کی بوہنی اللہ میاں کی آس فقرہ.
جب پہلی بکری حسبِ دلخواہ ہو جائے اس وقت دوکاندار یہ فقرہ کہتے ہیں (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---کی پَو پَھٹْنا محاورہ.
سیاہی میں سے سفیدی نکلنے کا عمل ، سپیدۂ سحر نمودار ہونا ، صبحِ صادق ہونا (ماخوذ : نوراللغات).

---کی پُوچْھنا تو شام کی کَہْنا محاورہ.
نہایت بے اوسان اور حواس باختہ ہونا ، گھبرا جانا.
کیا جانے خط میں کیا ہے کہ قاصد کا ہے یہ حال
پوچھی جو صبح کی تو کہی اوس نے شام کی
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۵۸).

---کی نَہ نَہ اچْھی نَہیں فقرہ.
دُوکانداروں کا مقولہ : صبح چیز ضرور بیچ لینی چاہیے(جامع اللغات).

---کی وَرْدی بَجْنا ف س.
صبح کی نوبت بجنا ، گجر بجنا ، صبح ہونا. خجستہ یہ باتیں سن کر ارادہ چلنے کا کرتی تھی کہ وردی صبح کی بجنے لگی. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۴۷).

---گہ. (الف) م ف.
صبح کے وقت ، صبح سویرے ، علی الصباح.

سکھ مصحف میں جو دیکھوں لالۂ تقتل صبح گہ
ہر طرف سنج نین میں دستا ہے احسان عید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ۳ : ۷).

کیا کوچ پھر شاہ نے صبح گہ
باسباب و حشمت بسامان جاہ

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۸۳). (ب) امث. **صبح کا وقت.**

داغ جگر مٹا نہ سکی تو صبح گہ
گل کرتی ہے چراغ نسیمِ سحر کہاں

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۹۸) اکثر لاحقوں کو بھی علاحدہ لکھا جانے گا جیسے ... نمایش گہ ، آشوب گہ ، صبح گہ ، قیام گہ. (۱۹۷۳ ، اُردو املا ، ۴۷۰). [صبح + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گاہاں م ف ؛ امث.
رک : صبح گہ.

مرے غوغائے شب سے صبح گاہاں
سدا دیواں میں شورِ داد خواہاں

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۹۹). [صبح + گاہاں ، لاحقۂ ظرفیت].

---گاہی صف ؛ رک صبحگاہی.
صبح کے وقت کا ، صبح کو واقع ہونے والا. جو کچھ خیبر کے دست و پا سے ظہور میں آیا یہ سب مقربِ درگو الٰہی کی دعائے صبحگاہی کا اثر تھا. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۱۰).

مست رکھو ذکر و فکر صبحگاہی میں اسے
پختہ تر کر دو مزاجِ خانقاہی میں اسے

(۱۹۳۶ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۲۸). [صبح گہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَحشَر کس اضا (---فت م ، سک ح ، فت ش) امث
روزِ قیامت.

دل میں چبھ جاتا ہے نشتر کی طرح نامِ وصال
صبحِ محشر کو سمجھ لو اب مری شامِ وصال

(۱۹۱۳ ، نقوش مانی ، ۱۲). [صبح + محشر (رک)].

---مُراد کس اضا (---ضم م) امث.
کامیاب سحر ، خوشی کی صبح ، عیش کی صبح (نوراللغات).
[صبح + مراد (رک)].

---نُشُور کس اضا (---ضم ن ، و مع) امث.
صبحِ محشر ، روزِ قیامت.

تجھ سے گریباں مرا مطلعِ صبحِ نشور
تجھ سے مرے سینے میں آتشِ اللہ ہو!

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۲۳). عوام کا جوش و خروش دیدنی تھا ایسا لگتا تھا کہ صبحِ نشور آواز سن کر خاک کے ذرّوں میں قوت پرواز آگئی ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۵۷). [صبح + نشور (رک)].

---نَفَس کس صف (---فت ن ، ف) صف.
خوش گفتار ، شیریں مقال. ما کیانِ جواہر رقم صبحِ نفس و راویانِ نکتہ دان و دقیقہ رس یوں رقم طراز ہیں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۱۳). جب حضرت سرشار کٹھوری سے لکھنؤ آئے تو یہاں شب و روز یارانِ دقیقہ رس و صبحِ نفس کی صحبت میں گزرتی تھی. (۱۹۰۳ ، مضامین چکبست ، ۳۶). [صبح + نفس (رک)].

---نَو کس صف (---و لین) امث.
نئی صبح ، نئے دن کا آغاز.

ہر صبحِ نو سے پوچھتا ہے میں نے
کرنیں کدھر ہیں ، سورج کہاں ہے

(۱۹۵۶ ، نیض دوراں ، ۲۷۶). [صبح + نو (رک)].

---و شام (---و مع) م ف.
۱. **دن رات ، ہر وقت ، ہمیشہ.**

کام اپنا ہے صبح و شام چلنا
چلنا چلنا مدام چلنا

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۲۴). ۲. **جلد ، عنقریب ، بہت جلد.** وہ صبح شام آنے ہی والے ہیں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۷۱). [صبح + و (حرفِ عطف) + شام (رک)].

---و شام بِتانا / کَرنا محاورہ.
ٹال مٹول کرنا ، حیلہ حوالہ کرنا.

میں چاہوں زلف کا بوسہ لوں خواہ رخ کا تیرے
تو بوسہ دینے میں لے یار صبح و شام نہ کر

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۳۷).

کہتے ہیں کہیں خدا سے اللہ اللہ!
وہ آپ ہیں صبح و شام کرنے والے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۵۳).

---و شام کا مِہمان صف.
دنیا سے جلد رخصت ہونے والا ، جو آخر عمر میں پہنچ گیا ہو ، جس کے جلد مرنے کے آثار ہوں. ان کی دعائیں لو ، پھولو پھلو ، یہ صبح و شام کے مہمان ہیں ان کی آنکھ بند ہونے کی دیر ہے دعا کا دروازہ سدا کو بند ہوا. (۱۹۳۶ ، نالہ زار ، ۷).

---و شام کا ہونا محاورہ.
مرنے کے قریب ہونا.

دکھا دو چہرۂ تاباں سنگھا دو زلف کی بو
تمہارے عشق کے بیمار صبح و شام کے ہیں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۵۹).

---و شام ہونا محاورہ.
ٹال مٹول ہونا.

تیرا وعدہ ہے کس قیامت کا
رات دن صبح و شام ہوتی ہے

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۱۳).

---و مَسا (---و مع ، فت م) امث.
صبح و شام.

مدد آہ ہے وہ تھر واتوں سے جوڑی جوڑی
وقت بے وقت ترا صبح و مسا مل جانا
(۱۷۹۰ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۵۱).
تجھ کو مثلِ طفلکِ بے دست و پا روتا ہے وہ
صبر سے ناآشنا صبح و مسا رولا ہے وہ
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۱۵۲). [صبح + و (حرفِ عطف) + مسا].

---وَطَن کس اضا (---فت و ، ط) امث.
وطن کی صبح جو بہت خوشگوار ہوتی ہے.
چھوڑ کر آئے ہیں جو صبحِ وطن سی شے کو
مرتبہ کچھ تو سمجھ شامِ غریباں انکا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۰) [صبح + وطن (رک)].

---ہوتے م ف.
آغاز سحر میں ، نور کے تڑکے ، صبح طالع ہوتے وقت.
صبح ہوتے وہ چلے آئے ہمارے گھر میں
نالۂ نیم شبی اور اثر کیا کرتا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۷۳).

---ہو جانا ف مر ؛ محاورہ.
۱. صبح ہونا ، صبح کی سفیدی کا نمودار ہو جانا ، دن نکل آنا (نوراللغات). **۲. سب کچھ ختم ہو جانا ، کچھ باقی نہ رہنا ، خاتمہ ہو جانا.**
تا سحر ہر بھی نہ چھوڑے گا چمن میں بلبل
صبح ہو جائے گی جب شام سے صیاد آیا
(۱۸۰۳ ، دیوان رند ، ۱ : ۵۰).
چلدیا کرتے ہیں خوابِ ناز سے وہ جاگ کر
صُبح ہوتے ہی ہمارے گھر میں ہو جاتی ہے صبح
(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ۳۹). **۳. خوب گت بننا ، ساری حرمزدگی یا شیطنت نکل جانا.**
دل نہ جا شب گردِ زلفِ یار کے
صبح ہو جائے گی مارے مار کے
(۱۸۰۹ ، نکہت (فرہنگ آصفیہ)).

---ہونا ف مر.
رات ختم ہونا ، تڑکا نمودار ہونا ، دن نکل آنا. دل میں اس سے زیادہ کسی بات پر یقین نہیں کرتے ہو کہ کل صبح ہو گی. (۱۹۰۹ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۳۰). یہ دیکھ کر ... اس کا رنگ فق ہو گیا اور شہرزاد کو صبح ہوتی دکھائی دی. (۱۹۰۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۹۷).

---ہوتی چُولھے پَر نِگاہ کہاوت.
صبح ہوتے ہی کھانے کی طلب ہوتی ہے ، حریص کی یہی حالت ہوتی ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ محاورات ہندوستان ، ۱۰۷).

---ہی صُبح خُدا کا نام لو فقرہ.
صبح کو کوئی جھوٹ بولے تو کہتے ہیں (جامع اللغات).

صَبَّحَکَ اللہ (فت ص ، شد ب بفت ، فت ح ، ک ، ضم ا ، ل ، شد ل بمد) فقرہ.
(صبح کی دعا و سلام) صبح بخیر. جب میں جانے لگا تو جیسے فوجی سلام کرتے ہیں اس طرح سلام کر کے یہ الفاظ کہے ، All right and good Morning یعنی سب کچھ بہتر ہے صبحک اللہ. (۱۹۶۹ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۲). [ع : صَبَّحَ - صبح کو آنا ؛ صبح بخیر کہنا + ک ، ضمیر واحد مخاطب مذکر + اللہ (رک)].

صُبحی (ضم ص ، سک ب). (الف) صف (قدیم).
صبح کا ، تڑکے کا.
اخلاص کل رخاں کا دیکھا عجب ہوا پر
ہے اپنے مخلصوں سے صبحی نسیم خاص
(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۲۰۳). (ب) امث (قدیم). **صبح ، تڑکا.** اجازت امیر فوج اور امیر بحر کو دی کہ صبحی کو جو مناسب سمجھیں عمل میں لاویں. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۳). [صبح + ی ، لاحقۂ نسبت (زائد)].

صَبْر (فت ص ، سک ب) امذ.
۱. کسی صدمے ، حادثے یا تکلیف کو خاموشی سے برداشت کر لینا ، مصیبت کے وقت شکوہ یا نالہ و فریاد کرنے سے باز رہنا ، مصائب یا مشکلات میں ضبط و تحمل سے کام لینا ، برداشت ، تحمل ، شکیبائی.
کہ یا رب دے منج اس صبر کا جزا
جو ہے دین کول میں جو دیتا سزا
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۱۰).
محبت صبر منگتا ہے جو توں اوتاولا ہوے گا
اپسے اے دل سمجھ یک تل کتا توں باولا ہوے گا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۹).
ہر درد پہ کر صبر ولی عشق کی رہ میں
عاشق کو نہ لازم ہے کرے دکھ کی شکایت
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۲). میری خوشی تو یہ ہے کہ ایک دن بھوکا رہوں اور صبر کی لذت پاؤں. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۶۹). صبر نفس کو ناگوار امر پر روکتا ہے. (۱۹۱۰ ، مولانا نعیم مراد آبادی ، تفسیر القرآن الحکیم ، ۱۰۳). اپنے ملازم کے ساتھ صبر کا یہ برتاؤ کرنے والا اللہ کا بندہ مغلیہ سلطنت کا سب سے بڑا شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر تھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۰). **۲. قرار ، چین ، سکون ، اطمینان.**
دل کوں کہاں ہے دل ہے کہاں صبر اوہے
یک بند لہو ہور اس کوں ہزار اندیشہ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۳).
سکھیاں دھن کوں پوچھیاں کر کتیاں گھر چار پر جیو رکھ
کہی جس دھیان ہے پیو کا اسے کیا کام صبر سوں
(۱۶۹۸ ، ہاشمی ، د ، ۱۶۰). نہیں سمجھتا اور کہتا ہے کہ اپنا صبر میرے پاس کہاں کہ تاسے کی راہ دیکھوں. (۱۷۳۶ ، ۲ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۹۳).
سب گئے ہوش و صبر ، تاب و تواں
دل سے اک داغ ہی جدا نہ ہوا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۹۹).

اُن کی صدا سنی جو کان پھر تو نہ ہو جگر سے صبر
ہا کے انھیں نہ ہو سکے ترسی ہوئی نظر سے صبر
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۳۰). جو تخت و تاج کو چھوڑ کر مکمل قناعت صبر اور یکسوئی کے ساتھ اس کی گھنیری چھاؤں میں آ بیٹھے. (۱۹۸۷ ، پسندر ، ۸). ۳. حلم ، بردباری (فرہنگ آصفیہ). ۴. (اَ) توقف ، تامّل ، جلدی کرنے سے گریز.

صبر کب دیدار کا اس کے تئیں فردا تلک
سو قیامت جان پر کرتا ہے دل آج ہی سرا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳). آداب میں تمام وہ تمدنی اور اخلاقی عمدگیاں شامل ہیں ... جیسے اخلاص ، توکل ، تواضع ... قناعت ، حب صبر. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیات طیبہ ، ۲۱۳). شیر کی بات سن کر خوف کے مارے کسان کے پسینے چھوٹ جانے وہ نہایت ڈری ڈری آواز سے شیر سے کہتا کچھ روز اور صبر کر لو. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۸۷). (اَا) نفس کو روکنا. اس کا شہوت سوں صبر اس پانچہ خواس کا مراقبہ باندنا پیر کے واحدالوجود کا مشاہدہ کرنا. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۱). صبر اور بے حسیتی توکل اور کاہلی ... باہم اس قدر ملے ہوئے ہیں کہ انسان کی قوتِ ممیزہ کبھی کبھی دھوکا کھا جاتی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۸۸). ۵. (اَ) قناعت ، اکتفا.

دشنام کی بھی آپ سے کس کو امید تھی
ہم نے تو اس پہ صبر کیا جو عطا ہوا
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۳۳).

غم فرقت میں غم کھا کر ہی اپنا پیٹ بھرتے ہیں
جو کچھ ملتا ہے ہم کو ہم اسی پر صبر کرتے ہیں
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۲۱۷). (اَا) توکل ، بھروسہ (فرہنگ آصفیہ). ۶. قدیم عرب میں سزا کا ایک طریقہ جس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ آدمی کو کسی کوٹھڑی میں قید کر کے اس کا کھانا پانی بند کر دیتے تھے یہاں تک کہ وہ تڑپ تڑپ کر مر جاتا تھا (سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۹۲). ۷. (تصوف) طلب اور محبت معشوقِ حقیقی میں ثابت قدم رہنا اور اس کی بابت اور محنت اٹھانا اور نالاں نہ ہونا (مصباح التعرف ، ۱۵۸). ۸. وبال ، آفت ، عذاب (جو کسی ظلم وغیرہ کی پاداش میں خدا کی طرف سے نازل ہو).

گیا اس گھر میں چرچا جس نے میری آہ و زاری کا
الٰہی صبر اس کی جان پر اس بیقراری کا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۷).

غضب رحمت سے دل توڑا ہے واعظ میگساروں کا
ستمگر صبر تیری جان پر امیدواروں کا
(۱۸۹۹ ، دیوان ظہیر ، ۱ : ۱۱). [ع].

---اَیُّوب / اَیُّوبی کس اضا / صف (---فت ا ، شد ی ، و مع) امذ.
حضرت ایوب علیہ السلام ایک خوشحال نبی تھے ، ابتلائے الٰہی سے مال اور اولاد سب لٹ ہوا اور خود کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہو گئے مگر ان مصائب میں بھی ثابت قدم رہے جس کے صلے میں اللہ تعالٰی نے اپنی نعمتوں سے آپ کو خوب نوازا اسی لیے صبر ایوب کی مثال دی جاتی ہے.

روز اوّل مل چکا تھا صبر ایوبی مجھے
دیکھ کر تجھ کو فرشتے یہ امانت لے گئے
(۱۸۷۹ ، توقیع سخن ، ۷۷) ہرچند علی گڑھ کالج میں ایم اے کلاس ہے مگر اس کے یونیورسٹی ہونے کو صبر ایوب اور عمر نوح چاہیے. (۱۹۰۵ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۵۵۲). [صبر + ایوب (عَلم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---آ جانا / آنا محاورہ.
اطمینان یا تسلی ہو جانا ، ٹھنڈک پڑنا ، سکون نصیب ہونا ، اضطراب ختم ہونا.

ثابت ہو عقش و تن ہے تو آ جائے مجھ کو صبر
پھر کیا ہے دل میں آپ کے یہ بھی اگر نہیں
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۶۰). جب تک دن بھر میں ایک آدھ کو نقصان نہ پہنچا لے صبر ہی نہ آتا تھا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۱۰). مور کی درد بھری آواز آنی بند ہو گئی ہے شاید اسے صبر آ گیا ہے. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۵۹).

---آزما (---سک ز) صف.
صبر آزمانے والا ، قوتِ برداشت کا امتحان لینے والا. ایک ہفتہ کے بعد دوسرا دوسرے کے بعد تیسرا مہینے لئے بڑا صبر آزما گزرتا گیا. (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۵۰). میں باوجود اپنی کشادہ قلبی کے تمہاری صبر آزما باتوں کا ساتھ نہیں دے سکتی. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۳۵).
[صبر + ف : آزما ، آزمودن ـ آزمانا].

---آزمانا ف م.
صبر کا امتحان لینا ، قوتِ برداشت کو آزمانا.

مجھ ناتواں کا صبر تو کیا آزماؤ گے
راس آئے تم کو جوہرِ شمشیر دیکھنا
(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۸۳).

---آزمائی (---سک ز) امث.
صبر کا امتحان ، قوتِ برداشت کی آزمائش.

فلک کے جی میں کچھ آج امتحاں کی آئی ہے
ذرا سی دیر کی یہ صبر آزمائی ہے
(۱۹۲۰ ، نقوش مانی ، ۸۸). [صبر آزما + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَرْواز کَرْ جانا محاورہ.
قوت برداشت ختم ہو جانا ، حوصلہ ہار دینا. مومن اس سے ڈرا کہ فرعون موسیٰ علیہ السلام پر اپنا دباؤ ڈال دے اس لئے اس کا صبر پرواز کر گیا. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۰۳).

---پَڑْنا محاورہ.
مظلوم کی آہ یا ضبط و خاموشی کے اثر سے ظالم پر خدا کا عذاب نازل ہونا ، خدا کی مار پڑنا.

تو جو دل ، شمع سحر کی طرح اب خاموش ہے
میری آہ بے اثر کا صبر یہ تجھ پر پڑا
(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۵). مجھے میں ہاتھ ڈالنے کا تو تجھ پر میرا صبر پڑے گا. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۵۳).

یہ کس کا صبر پڑا ہے کہ ڈھل گیا جوبن
گرہ یہ کاٹی تھی کس کی یہ مال کس کا تھا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۰). کہا کہ خدا کی قسم ہم پر اسی لڑکے کا صبر پڑا ہے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۸۸).

---تَلْخ اَسْت و لیکن بَرِشیریں دارَد کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) صبر کڑوا ہے مگر اس کا پھل میٹھا ہوتا ہے یعنی صبر مشکل کام ہے مگر صبر کا نتیجہ بہت اچھا ہوتا ہے (مہذب اللغات ؛ خزینۃ الامثال).

---ٹُوٹْنا محاورہ.
رک : صبر پڑنا. انارکلی کی بڑھیا ماں کے ناپاک قاتل تجھ پر بے کس کا صبر ٹوٹے. (۱۹۲۳ ، انارکلی ، ۱۸۳).
اے غم دوست ترا صبر مجھی پر ٹوٹے
بچے تیرے نیند بھی آنکھوں میں اگر آئی ہو
(۱۹۵۳ ، آتش گل ، ۱۱۳).

---جان پَر ٹُوٹْنا محاورہ.
رک : صبر پڑنا.
ٹوٹے گا کس کی جان پہ اس بےزباں کا صبر
زاہد سنبھل سنبھل دل بے خوار توڑ کر
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۰۱).

---جَمِیل کس صف(---فت ج ، ی مع) امذ.
وہ صبر جس پر ثواب ملے ، اللہ کی رضا کے لیے صبر.
صبر جمیل تھا کہ ستم پر ستم سہا
بوجہل و بولہب سے ذلیل و خفیف کا
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳).
بس دعا میری یہ ہے اللہ فرمائے عطا
کامیابی ایک کو اور ایک کو صبر جمیل
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۱۱). صبر کے سوا چارہ کیا تھا ، اس میدان کا اسم اعظم ہی صبر ہے اور وہ بھی صبر جمیل (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۲۷). [صبر + جمیل (رک)].

---دِلانا محاورہ.
ایسی گفتگو کرنا جس سے تسکین و تسلی ہو ، تشفی دینا ، دلاسا دینا. اس کے ساتھ نرمی سے باتیں کرتیں ، صبر دلاتیں. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱۳۶).

---دینا محاورہ.
۱. تسکین دینا ، تسلی دینا ، اضطراب دل دور کرنا ، دلاسا دینا ، ڈھارس بندھانا.
میں صبر دے بھی لوں گا دل بیقرار کو
ٹھیرے جو ایک پل وہ تمہاری نظر نہیں
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۹۰). ۲. (قدیم) مخاطب کو مہلت دینا ، ٹھیرنا ، جلدی نہ کرنا.
بدی گرم کرتی ہوں تک صبر دیو
نہیں یاں تے تنا لجاتا ہے دیو
(۱۶۳۵ ، قصۂ بےنظیر ، ۴۴).

---ڈالْنا محاورہ.
ظالم پر نازل ہونے والے عذاب میں کسی اور کو شریک کرنا یا مبتلا کرنا. ہاں ، تم میرے گھر میں یوں گھٹ گھٹ کر ، رو رو کر مجھ پر صبر ڈالو. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۶).

---رُخْصَت ہونا محاورہ.
صبر جاتا رہنا ، بے صبر ہونا ، بے قرار ہونا (جامع اللغات).

---سَمیٹْنا محاورہ.
ناحق تہمت لگا کر یا ستا کر یا دل دُکھا کر گناہ یا وبال اپنے ذمے لینا (عموماً عورتیں ناحق تہمت لگانے اور جھوٹ بولنے کے موقع پر کہتی ہیں).
صبر میرا سمیٹی ہے ددا
شب کو بولی تھی چارپائی کب
(۱۸۳۵ ، رنگین ، د ، ۲۷). کوئی بہو پر زہر اُگلتی ہے کوئی خاوند کا صبر سمیٹی ہے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۵۲).
زاہد ہے تجکو رحمت باری کی کیا خبر
ظالم سمیٹ صبر نہ تُو بادہ خوار کا
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۳۰). «نہیں بیٹی ابھی تک تو کوئی ایسی بات نہیں دیکھی میں کیوں کسی کا صبر سمیٹوں». (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۲۲۳).

---سے کام لینا محاورہ.
صبر کرنا ، برداشت کرنا ، ضبط کرنا. حکیم سقراط نے بدزبان اور بدصورت عورت سے اس لیے شادی کی تھی کہ غصے کے ضبط کرنے اور صبر سے کام لینے کی عادت پڑے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲ : ۶).

---کا بَنْد باندھے رَکْھنا محاورہ.
صبر کرتے رہنا ، خاموشی سے ظلم سہتے رہنا ، برداشت کرتے رہنا. یہ رویہ ایک نفسیاتی بےبسی سے عبادت ہے جو پنجابیوں کو دیر تک حالات کے جبر کے آگے صبر کا بند باندھے رکھنے پر اکساتی ہے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۳۹).

---کا پَھل میٹھا ہوتا ہے فقرہ.
صبر کا انجام اچھا ہوتا ہے. کہتی بیگم صاحب صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ فروری (میگزین) ، ۲).

---کا گھونٹ پینا محاورہ.
صبر کرنا ، برداشت کرنا ، غصہ روکنا ، تحمل سے کام لینا. کوئی تاؤ کھاتا اور کوئی صبر کا گھونٹ پی کر رہ جاتا. (۱۹۶۸ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۶۱).

---کَر کے بَیٹھ رَہنا محاورہ.
مایوس ہو کے بیٹھ رہنا ، ناامید ہو کے خاموشی اختیار کرنا (مہذب اللغات).

---کَر لینا محاورہ.
ناامید ہو کے بیٹھ رہنا ، مایوس ہو جانا (مہذب اللغات).

---کَر مَن میں تا سُکھ رہے تَن میں کہاوت.
صبر سے تسکینِ قلب حاصل ہوتی ہے (محاورات ہندوستان ، نجم الامثال).

---کَرْنا محاورہ.
۱. **ناامید ہو جانا ، مایوس ہونا ؛ ترک کرنا.**

دیکھا تھا دل نے جب سے تری آن بان کو
ہم صبر کر چکے تھے اسی دن سے جان کو

(۱۸۸۸ ، گوہر انتخاب ، ۲۱۹).

میرے پہلو سے نہ قاتل تیر کھینچ
تیر کو اب صبر کر شمشیر کھینچ

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۵۸). ۲. **برداشت کرنا ، جور و ستم سہنا ، مصیبت کی شکایت نہ کرنا.**

عشق بازی جو سکے کرنے ہونا صبر اسے
غم ندیاں اپلے تو کرنا ہے اسے صبر روا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱).

ہر درد پہ کر صبر ولی عشق کی رہ میں
عاشق کو نہ لازم ہے کرے دُکھ کی شکایت

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۲).

میں صبر نہ کرتا کہ میرے حق میں الٰہی
بہتر یہی ہوتا ہے کہ بہتر نہیں ہوتا

(۱۸۲۸ ، گلزار داغ ، ۵۸) . اور تجھ سے پہلے انبیاء بھی جھٹلائے گئے تو انہوں نے اپنی تکذیب پر صبر کیا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۲۱). ۳. **قناعت کرنا ، اکتفا کرنا ، غنیمت جاننا.**

دشنام کی بھی آپ سے کس کو امید تھی
ہم نے تو اس پہ صبر کیا جو عطا ہوا

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۴۴).

غمِ فرقت میں غم کھا کر ہی اپنا پیٹ بھرتے ہیں
جو کچھ ملتا ہے ہم کو ہم اسی پر صبر کرتے ہیں

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۲۱۷). ۴. **کسی کام میں توقف کرنا ، تامل کرنا** (مہذب اللغات).

---کی داد خُدا دیتا ہے کہاوت.
صبر کرنے والوں کا خدا ہی انصاف کرتا ہے (فرہنگ اثر).

---کی داد خُدا کے ہاتھ ہے کہاوت.
رک : صبر کی داد خدا دیتا ہے (نور اللغات).

---کی ڈال میں میوَہ لَگْتا ہے کہاوت.
صبر کا نتیجہ اچھا ہوتا ہے (جامع اللغات).

---کی سِل چھاتی (سینے) پر دَھرْنا / رَکْھنا محاورہ.
بہت برداشت کرنا ، ضبط کرنا ، خاموشی سے ظلم و ستم سہنا. خاک اختیار نہ ہو تو کیوں کر صبر کی سل چھاتی پر نہ دھریں. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۴۴۳). جو لوگ غم و اندوہ کی وضع بنائے اور صبر کی سل چھاتی پر رکھے اس عمل میں ہیں وہ خود تو کچھ نہیں کہتے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۸۶). درماندہ حضرات جن کے پاس دینے کو کچھ نہیں ہوتا وہ صبر کی سل سینے پر رکھ کر خاموش ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۰۶).

---گُداز (---ضم گ) صف.
صبر کو پگھلا دینے والا ، حد درجہ صبر آزما ، سخت آزمائش والا ، ناقابل برداشت.

نام حضرت کا لیا مشکل یعقوب کشی
ہجر فرزند تھا ہر چند بہت صبر گداز

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۲۰). [صبر + ف : گداز ، گداختن - پگھلانا ، نرم کرنا].

---گُزیں (---ضم گ ، ی مع) صف.
صبر اختیار کرنے والا ، صبر پسند ، صابر.

واں جانے ہن اب کل نہیں پڑتی کبھی جرأت
کیا پڑ گئی آفت یہ دلِ صبر گزیں پر

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۱۹۹). [صبر + ف : گزیں ، گزیدن - پسند کرنا ، اختیار کرنا].

---گُسِل (---ضم گ ، کس س) صف.
رک : صبر گداز ، بیتاب کرنے والا.

یعنی بیتابی دل اور بڑھی
خواہش صبر گسل اور بڑھی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۲۰). [صبر + ف : گسل ، گسیختن - توڑنا ، ٹوٹنا].

---لینا محاورہ.
رک : صبر سمیٹنا ، آہ لینا.

صبر لے زاہد تافہم نہ میخواروں کا
بخشنے والا بھی دیکھا ہے گنہگاروں کا

(۱۸۲۸ ، گلزار داغ ، ۴).

ہوا کوسنے مجھ کو دیتی ہو کیوں
بھلا صبر کے کس کا لیتی ہو کیوں

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳۳).

---و تَحَمُّل (---و مع ، فت ت ، ح ، شد م بضم) امذ.
ضبط و برداشت ، قرار اور ٹھہراؤ. راجپوت ... مصائب و آفات کو بڑے صبر و تحمل سے برداشت کرتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۶). ان کے صبر و تحمل کو دیکھتا ہے اور ان کے استقلال عمل کا مشاہدہ کرتا ہے. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۲) . گلی والے صبر و تحمل کے ساتھ یہ وقت برداشت کر رہے تھے کیونکہ انہیں یقین تھا کہ انصاری صاحب ہوائی جہاز میں بیٹھ کر فوراً آ جائیں گے. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۷۷). [صبر + و (حرفِ عطف) + تحمل (رک)].

---و سُکُون (---و مع ، ضم س ، و مع) امذ.
برداشت اور آرام ، قرار و اطمینان.

ہاں سچ نہیں حکایت حالِ زبوں دروغ
ہاں شکوہ و شکایت صبر و سکون دروغ

(۱۸۲۸ ، گلزار داغ ، ۲۸۷). [صبر + و (حرفِ عطف) + سکون].

---و شُکْر کَرکے بَیٹھ جانا محاورہ.
مصیبت یا تکلیف میں راضی بہ رضائے الٰہی رہنا ، چپ ہو رہنا ؛ مایوس ہو جانا. انجام کار صبر و شکر کر کے بیٹھ گئے اور نہر کی کھدائی میں مزدوری کرنے لگے. (۱۹٦۸ ، ماں جی ، ۱۸).

---و شُکْر کَرْنا محاورہ.
کسی مصیبت یا بلائے ناگہاں پر چپ رہنا ، تکلیف اور مصیبت میں خدا کا شکر بجا لانا (نوراللغات).

---و شِکیب / شِکیبائی (---و مج ، کس ش ، ی مج) امذ.
تحمّل و برداشت ، قرار و اطمینان.

ہم کو کیا تھا کہ ہوئے صبر و شکیب
درد دوری سے مرگ کے ہیں قریب
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۵۳).

فرق آ جائے نہ کیوں صبر و شکیبائی میں
کوئی ہمدرد نہیں عالم تنہائی میں
(۱۸٦۷ ، عرش (میر گلو) ، د ، ۷٦).

جو پیٹتا ہے تو رولے تو ڈرے مجھے ظالم
بھلا ہے یہ بھی کوئی امتحان صبر و شکیب
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ٦۸). [صبر + و (حرفِ عطف) + شکیب / شکیبائی (رک)].

---و ضَبْط (---و مج ، فت ض ، سک ب) امذ.
رک : صبر و تحمّل. پیمانۂ صبر و ضبط جو بڑی دیر سے لبالب تھا چھلک گیا. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۵۲). [صبر + و (حرفِ عطف) + ضبط (رک)].

---و قَرار (---و مج ، فت ق) امذ.
تسلّی اور اطمینان ، قرار جو صبر کا نتیجہ ہو.

لے گیا چھین کے کون آج ترا صبر و قرار
بیقراری تجھے اے دل کبھی ایسی تو نہ تھی
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۰۳).

ان کا آنا بلائے ہوش و خرد
ان کا جانا وداعِ صبر و قرار
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۹۳). [صبر + و (حرفِ عطف) + قرار (رک)].

---ہونا محاورہ.
۱. برداشت ہونا ، قناعت ہونا ، تامّل ہونا ، توقّف ہونا (نوراللغات).
۲. اطمینان ہونا ، تسلّی ہونا.

سیماب سے ملا ہے تحمّل کا مرتبہ
بے صبر کو جو دیکھا وہیں صبر ہو گیا
(۱۸٦۱ ، کلیات اختر ، ۰۳۰). ۳. عذاب ہونا ، آفت آنا.

روز کی کوفت ہے کیوں کس کو ستایا شبِ وصل
صبر گھڑیال پہ یہ آٹھ پہر کس کا ہے
(۱۸۳٦ ، دیوان مہر ، ۲۰۵).

صَبِر (فت نیز کس ص ، سک ب) امذ.
ایلوا ، گھیکوار کا عصارہ.

نہیں صبر سے جہاں میں وسائل کوئی درست
حکمت سے راس لائے جو اس کیمیا کے تئیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲۰). تختے کھولے جائیں تو ضماد و صبر کا استعمال کریں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ٦۵). وہاں اس نے لاشیں دیکھیں جو صبر اور کافور سے لیپ کی ہوئی رکھی تھیں. (۱۸٦۹ ، قصۂ اصحاب الکہف والرقیم ، ۳۷). صبر ، مر اور کندر کو باریک پیس کر شہد کے ساتھ آگ پر رکھ کر اس پر چھڑکو. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی (ترجمہ) ، ۱٦۳). [ع].

صَبَرْنا (فت ص ، ب ، سک ر) ف م (قدیم).
صبر کرنا ، برداشت کرنا ، تحمّل کا مظاہرہ کرنا.

نہ ذرہ تل گھڑی صبرے رکت رو رو بھیے ڈیے
دریغا سات یو ابر بہاراں آہ واویلا
(۱٦۳۸ ، غواصی (بیاض مراثی ، ۹۵)). مطوقہ بہت چھانسے سوں ان کو سکلانے لگیا کہ تھیں ذرہ صبر. (۱۷٦۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۰۲). [صبر (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

صِبْغ (کس ص ، سک ب) امذ.
۱. رنگ ، لون. اور اس علمی صبغ کا ادنیٰ کرشمہ یہ تھا کہ اندھیرے میں یہ پوشاک لباس نوری معلوم ہوتی تھی. (۱۹۳۳ ، یدقدرت ، ٦۰).
۲. مسالا ملانا ، ڈالنا ؛ (مجازاً) دوا لگانا. صبغ : دوا کو ... سرد عضو پر لگانا. (۱۸۷۴ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۲). [ع].

صِبْغات (کس ص ، سک ب) امذ ؛ ج.
صبغہ (رک) کی جمع. بعیدی صبغات قرنیہ کی طرف سمٹ جاتے ہیں. (۱۹٦۹ ، قشریہ ، ۲۷). [صبغہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

صِبْغاتی (کس ص ، سک ب) صف.
صبغات (رک) سے منسوب یا متعلق. جب روشنی کم ہوتی ہے تو ... صبغاتی پردے اٹھا دیے جاتے ہیں. (۱۹٦۹ ، قشریہ ، ۲۷). [صبغات + ی ، لاحقۂ نسبت].

صِبْغَت (کس ص ، سک ب ، فت غ) امذ ؛ ـــ صِبْغَۃ.
صبغ ، رنگ. برقعہ ، اللہ ! وہ برقعہ کہ جس کی صبغت سے انگریز عاجز. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۱۱). [ع].

---ُ اللہ (---ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ل بفت) امذ.
اللہ تعالیٰ کا رنگ ، قدرتی رنگ یا دین کا رنگ ، (مجازاً) خدا کی مرضی ، رضائے الٰہی.

ہر یک رنگ میں ہے رنگ اس شاہ کا
عجب رنگ ہے صبغۃ اللہ کا
(۱٦۲۵ ، قصہ بے نظیر ، ٦). صبغۃ اللہ رنگ اللہ کا لیتو یعنی دین اللہ کا اختیار کرو. (۱۸٦۰ ، فیض الکریم ، ۸٦). مجسمۂ اسلام بحیثیتِ مجموعی صبغۃ اللہ کے لکڑے اڑا کر بت پرستی کے رنگ میں شرابور ہے. (۱۹۲۳ ، شہید مغرب ، ۷۱). علامہ نے صبغۃ اللہ کی یہ تعبیر کی کہ مسلمان دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جائیں اور ان کا ذہنی پس منظر ایک ہو. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، اکتوبر ، ۳۵). [صبغۃ + اللہ (رک)].

صِبْغَہ (کس ص ، سک ب ، فت غ) امذ.
۱. **نسیج کا قدرتی رنگ نیز رنگنے کا رنگ ، رنگ سازی کا ملونا.** یہ دھبے چھوٹے اور بڑے بھی ہوتے ہیں اور ایک صبغہ میلانن کی ڈی پگمنٹیشن کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۸۲ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۱۴۲). ۲. **کسی (نباتاتی) دوا کا محلول روح شراب میں.** گوند مائع صعود ہے اس کا صبغہ اگرچہ کچھ مفید ہے لیکن روح شراب کی وجہ سے سریع النفوذ ہو کر پیشاب اور پسینہ سے جلد نکل جاتا ہے. (۱۹۵۱ ، یونانی دواسازی ، ۷۵). [ع : (ص ب غ)].

صِبْغی (کس ص ، سک ب) صف.
۱. **صبغہ (رک) سے منسوب یا متعلق.** زیباجی خلیے دو یا چار صبغی خلیوں سے گھرے ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، قشریہ ، ۲۷). ۲. **رنگ دار ؛ مراد : حبشی.** یہ ادبی شہ پارے وجود میں نہ آتے اگر مولانا احمدنگر قلعہ میں نظر بند نہ ہوتے ، نہ تو چاند بی بی کے صبغی غلام چیتا خان سے ہماری ملاقات ہوتی اور نہ مولانا چڑیا چڑے کی کہانی سناتے . (۱۹۸۸ ، مولانا ابوالکلام آزاد ، شخصیت اورکارنامے ، ۳۱۹). [صبغ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَبْن (فت ص ، سک ب) امث.
دوسری طرف پھیرنا ، باز رکھنا ، روکنا ، کسی کو نیکی کرنے سے منع کرنا. دوسری چیز میں نے ذکر کی تھی بزدلی اور صبن. (۱۹۳۹ ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۲۱). [ع].

صَبُوح (فت ص ، و مع) امث.
صبح (کے وقت پینے) کی شراب ، وہ شراب جو دفع خمار کے لیے صبح کے وقت پی جائے.

تمھاری یاد میں نس گئی پلاؤ ساقی صبوح
او یک قطرہ لہو تانیں توڑ یا توبہ نصوح

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۹۷).

میں رند روزہ دار ہوں ہو خیر شر کے ساتھ
ساقی مجھے صبوح بھی دینا سحر کے ساتھ

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۶۲).

کس جا ہے و مطرب ہیں جو دوں داد صبوح
ہے دل وہی دل جس کو کہ ہو یاد صبوح

(۱۹۲۷ ، مے خانۂ خیام ، ۱۱۱).

سرور آشنائے سحور و صبوح
ہمیشہ بالاسحار یستغفرون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۹). [ع : (ص ب ح)].

ـــ کَشی (ـــ فت ک) امث.
صبح سویرے شراب پینا ، بادہ نوشی ، مے نوشی.

نسیم خود ہے محرک پئے صبوح کشی
خمار شب کو مٹاتے ہیں صبح کے آثار

(۱۹۱۷ ، کلیات رعب ، ۳۳۶). [صبوح + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صُبُوح (ضم ص ، و مع) امذ.
صبح کا وقت ، صبح.

سر سے تا پاؤں مجروح رن میں پڑا ہے تو مذبوح
پیاسی گئی بدن سے روح شام تلک لے تو ز صبوح

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۵۷).

اس قدر خشک ہے ہوائے صبوح
منجمد ہے رگوں میں موجۂ روح

(۱۹۷۸ ، مجید امجد ، شب رفتہ ، ۵۶). [ع].

صَبُوحی (فت ص ، و مع) امث.
۱. **صبوح ، صبح کو پینے کی شراب.**

اس شغل کو بولتے ہیں روحی
ہو صبح سنبال ہو صبوحی

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱۷).

نہ جانو کس کی صبوحی کے واسطے تجھ بن
بھرے ہے مہر کا آتش سے آسمان ساغر

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۱۲۹).

ساقی انڈیل جام صبوحی سبو کی خیر
مشتاق کب سے ہیں لب شب آفتاب کے

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۰۳).

عیاں ہو شان سے اعجاز جذب روحی کا
حجاب آئے ہی شیشہ کھلے صبوحی کا

(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۹۰). اگر میں فردوس گیا تو بھی وہاں کیا خاک لطف آئے گا اگر وہاں صبوحی ہی بھی تو جام بلو زوہ صبح اور ابر کا جھوم جھوم کر آنا کہاں . (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۷۹). ۲. (تصوف) **محادثہ (گفتگو) سالک باحق مراد ہے کہ جس سے سالک کو سرور اور عیش نصیب ہوتا ہے** (مصباح التعرف ، ۱۵۷). [صبوح + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ کَش (ـــ فت ک) امذ.
صبح کو شراب پینے والا ، مے خوار ، شرابی.

پر نور ہے ترا رخ سیمیں بسان صبح
آنکھیں ہیں تیری مست صبوحی کشان صبح

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۷). [صبوحی + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا].

ـــ گُزار (ـــ ضم گ) امذ.
رک : صبوحی کش.

اے صبوحی گزار جاگ بھی اٹھ
منتظر صبح کی اذانیں ہیں

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۳۵). [صبوحی + ف : گزار ، گزاریدن ـ ادا کرنا].

صَبُور (فت ص ، و مع). (الف) صف.
۱. **بہت صبر کرنے والا ، جس کو صبر کی عادت ہو ، صابر.** منشاء الہی یوں ہے کہ تنگی و عسرت کے عالم میں صبور و شکور رہیں. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۸۲).

کل صبح صحنِ باغ میں اک شاعرِ صبور
کہتا تھا یوں کہ سینۂ ظلمت ہے گنجِ نور
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۵۹). ۲. **اللہ کا ایک صفاتی نام.**
قوی و متین و بدیع و کریم
سلام و عزیز و صبور و حلیم
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۵).
توں باقی توں مقسم توی ہادی توں نور
توں وارث توں منعم توں بر توں صبور
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱). ایسا صبور بےملال اور ایسا شکور بےزوال کہ عام ہیں عطیات اس کے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰).
تو بدیع و نافع و باقی و ودود و صار و نور
ذوالجلال والکرام و مالک الملک و صبور
(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۸۵). (ب) امذ (قدیم). **صبر ، برداشت ، تحمل.**
توں بولیاں تھا مج کوں کہ جھگڑے کے ٹھور
علی کوں ترے ہاتھ دیونگا صبور
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴۷۲). [ع : (ص ب ر)].

صَبُورا (فت ص ، و مع) امذ.
مصنوعی عضوِ تناسل جو ساحقت پیشہ عورتیں اپنی تسلی کے واسطے بنوا کر اس میں لعابِ بہیدانہ بھر کر طبق زنی کرتی تھیں.
آج کیوں توڑے دو گانا یہ صبورا باندھا
نہیں لگتی ہے بتا کیوں کہ بچہ دانی بجے
(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوانِ رنگین و انشا ، ۶۳)). [ع : صبورا - خنثیٰ ، مجبوب].

صَبُورنا (فت ص ، و مع ، سک ر) ف م (قدیم).
صبر کرنا ؛ ٹھہرنا ، رکنا.
کرے بھوگ اس جھند سوں مل چتور
تریا کوں مشقت ہو لے تو صبور
(۱۵۴۳ ، بھوگ بل ، ۴۴). تو قاضی محکم کو سزا دینے میں صبورنا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۸۱). [صبور + نا ، لاحقۂ مصدر].

صَبُوری (فت ص ، و مع) امث.
صبر ، شکیب ، کام میں جلدی نہ کرنا.
تجھ وصل کوں درنگ ہے ہور مج نہیں صبوری
جاتی ہے زندگانی آتی ہے موت دب دب
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۲).
انا دل توں کرتا اہے کیا سبب
صبوری ستی کام ہوتا ہے سب
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۹).
صبوری کو تنک سا کام فرما
کہ گزرے رات اور دن ہووے پیدا
(۱۷۴۴ ، مثنوی تصویرِ جاناں ، ۵۸).
صبوری کی دولت بڑی ہے میاں
جنھیں ہے وہ رکھتے ہیں آرامِ جاں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۸۶).
ہے عدل کا نام تول پوری
انصاف و تحمل و صبوری
(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۵۴). مجھے چاہیے تھا کہ صبوری کیے بیٹھی رہتی. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۳۵).
اے دردِ صبوری اے غمِ مہجوری
مجھ کو تو نہیں تابِ جوابِ نالہ
(۱۹۷۹ ، حمطابا ، ۶۰). ف : کرنا ، ہونا. [صبور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پکڑنا محاورہ (قدیم).
صبر کرنا ، برداشت کرنا.
عمر سن ہو فرمائے تھی تین سال
صبوری پکڑ توں اپس کوں سنبھال
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۲۹).

صَبی (فت ص) امذ.
دودھ پیتا بچہ ، نابالغ لڑکا ؛ (مجازاً) لڑکا ، کمسن بیٹا ، چھوکرا.
اے خواجہ یہاں پیر و صبی و برنا
رہنے کا کوئی نہیں یہ ہے دارِ فنا
(۱۷۸۲ ، حاتم ، دیوان زادہ (ق) ، ۳۳۱).
کہاں ایسا ذی جاہ کوئی صبی
لیے کس کی خاطر سے اشتر نبی
(۱۸۴۰ ، معارج الفضائل ، ۱۱۱). لفظ صبی کا اطلاق اطفال کی نسبت کیا جاتا ہے. (۱۸۹۲ ، اُصول نظائر شرع محمدی (ترجمہ) ، ۸۷). پس مجنون ، صبی ... قائم ، مدہوش ... کی طلاق نہیں مانی جائے گی. (۱۹۶۶ ، منادی ، ۳۱ : ۱۱). [ع].

صِبْیان (کس نیز ضم ص ، سک ب) امذ ؛ ج.
صبی (رک) کی جمع. اس حکم میں ہے ، تکلم صبیان اور شہادت ان کے ساتھ رسالت حضرت کے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱۲).
واں نہ تھی حدِ بلوغِ صبیاں
پیر بالغ تھے نہ بالغ تھے جواں
(۱۸۸۱ ، مثنوی حالی (تہذیب الاخلاق ، ۲۶۳)). [صبی (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

صَبیح (فت ص ، ی مع) صف مذ.
۱. **گورا چٹا ، سفید رنگت والا ، سفید رنگ (ملیح کی ضد).**
تونے بنائے سب فلک پیدا کیے حور و ملک
انسان صبیح و پر نمک حیواں عجائب یک بیک
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹).
بچوں میں سبزہ رنگ کوئی تھا کوئی صبیح
شیریں سخن لبوں میں نمک رنگتیں ملیح
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۸۰). رنگ جب حسن کا جزوِ اعظم ہے تو وہ کونسا رنگ ہے صبیح یا ملیح. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۲۹). جمیل صاحب میرے اشارات کو سمجھ گئے اور ان کا صبیح چہرہ گلابی ہو گیا. (۱۹۹۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۳۸). ۲. (مجازاً) **حسین و جمیل ، خوبصورت ، دلکش.**

جیسے کوئی فرشتہ سرِ بہر سہاس میں
چھیڑے صبیح نغمہ سنہرے رباب پر
(۱۹۶۲ ، عروسِ فطرت ، ۱۳۶). [ع : (ص ب ح)].

---ُ الْوَجْہ (---ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت و ، سک ج) امذ.
(تصوف) وہ شخص جو متحقق ہو اسم جواد کے ساتھ اور مظہر اسم جواد ہو چونکہ بوجہ اکمل ذات حضرت سرورِ کائنات حضورا کرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے متحقق ہے ، لہٰذا آپ ہی کے ساتھ مخصوص ہے (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۸).
[صبیح + رک : ال (۱) + وجہ (رک)].

صَبِیَّہ (فت ص ، کس ب ، شد ی بفت) امث.
صبی (رک) کی تانیث ، بچی ، دختر ، لڑکی.

بھائی کے کہے بہ بوجھ قاسم کا دیں
اپنی وو صبیّہ سے کیے بیاہ حسین
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۱).

پدر اس صبیّہ کے شوہر کے ساتھ
وہ حاکم رومیلوں کے لشکر کے تھے
(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۱۲). اگر ... صبیہ فغفور چین بیچ میاں الہ دین کی شادی نہ ہوتی ... تو موکلین کتا ہی دولت دے ڈالتے سب ہیچ تھی. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۶ : ۳).
[صبی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صِحاب (کس ص) امذ ، ج.
رک : اصحاب.

سنو سن کر کتک ہو نبی کے صحاب
حدیثو نبی کوں لکھے در کتاب
(۱۶۸۸ ، ہدایاتِ ہندی ، ۵۶).

یہ واردات قلب صحابِ کبار کی
سن کر کہا نبی نے کہ ایمان بھی تو ہے
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۱۷). [صاحب (رک) کی جمع].

صِحابَت (فت نیز کس ص ، فت ب) امث.
۱. یار ہونا ، یاری کرنا ، دوستی ، سوسائٹی ، صحبت.

پرانے نام ہے سحبان سے صحابتِ فن
کسے پسند ہے حسان کا مذاقِ سخن
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). ۲. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بحالتِ اسلام باریابی اور بحالتِ اسلام وفات. آپ کی صورت سے آثار صحابت ظاہر ہوتے تھے. (۱۸۴۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۸۱).

بتائیں کس کو اب ہم ، کون ہے کس کی صحابت میں
مجسّم بن اٹھا جب نقش خود لفظ محمدؐ کا
(۱۹۳۸ ، کلیاتِ بیتاب ، ۱۱). [ع : (ص ح ب)].

صَحابَہ (فت نیز کس ص ، فت ب) امذ ، ج.
۱. رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب ، وہ لوگ جو بحالتِ اسلام آپؐ کی خدمت میں باریاب ہوئے اور بحالتِ اسلام ہی وفات پائی. تیرہ سو برس سے کسی نے صحابہ اور تابعین ... سے معنی نقل نہیں کیے. (۱۸۹۲ ، مکتوباتِ سرسید ، ۱۵۲). صحابہ میں گو نہایت اختلافِ مراتب تھا لیکن عقائد میں کوئی شخص کسی کا مقلد نہ تھا. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۳۳). یوں تو صحابہ میں ہر ایک کی بڑی فضیلت ہے مگر بدری صحابہ کا مرتبہ بہت بڑا ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵۰). ۲. دوست ، یار ، رفیق (فرہنگِ آصفیہ). [صاحب (رک) کی جمع].

---ٔ کِرام کس اضا نیز بلا اضا (--- کس ک) امذ ، ج.
رک : صحابہ. مرتبہ ہوا بعد میں صحابۂ کرام کی شان میں کچھ بکنے لگے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۱۱). ان کو یعنی صحابۂ کرام کو تمہاری ہی حالت پر آگاہی ہوتی تو وہ تم میں سے کسی کو مسلمان نہ کہتے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۳۲). اللہ کے رسول نے ان کے آگے خطبہ دیا ، خطبہ کیا تھا ایسی باتیں تھیں کہ صحابۂ کرام کے دل بھر آئے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۶۳).
[صحابہ + کرام (رک)]

صَحابی (فت ص) امذ.
وہ شخص جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باریاب ہوا ہو اور مسلمان کی حیثیت میں وفات پائی ہو.

درود تج اپر ہور تری آل پر
صحابیاںؓ پہ تج ہور ترے چال پر
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۷۹).

مقلد جس صحابی کا ہے جے کوئی
سنیا تقلید سے وی اور کچھ جوئی
(۱۶۸۳ ، عشق نامہ ، موہن ، ۱۶۲).

صحابی سبھی گرد بیٹھے تمام
کیا آئے کر ایک نبی جب سلام
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۷۴). تابعی اوس کو کہتے ہیں جس نے صحابی کو دیکھا ہو. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۵). ابو ایوب انصاری ... جلیل القدر صحابی تھے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شروانی ، ۹۳). ایک مرتبہ حضورا کرم صلعم مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے ... ایک صحابی نے ایک طرف ہو کر نماز پڑھی اور آکر صحابہ کے ساتھ بیٹھ گئے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵۹). [ع].

صَحابِیات (فت ص ، کس ب) امث ، ج.
صحابیہ (رک) کی جمع. صحابیات درس و تدریس اور تبلیغ دین کے کاموں میں بھی پیش پیش تھیں. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۳۸۰). [صحابیہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

صَحابِیَت (فت ص ، کس ب ، شد ی بفت) امث.
صحابی ہونا.

گرچہ ازرفتے صحابیت تمام
پہنچے سب یک مرتبے میں لاکلام
(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقرآگاہ ، ۱۷). صحابہ کے بعد کے لوگ خواہ غوث و قطب ہو جائیں مگر فضیلت صحابیت نہیں پاسکتے. (۱۹۱۱ ، مولانا نعیم الدین مراد آبادی ، تفسیر القرآن الحکیم ، ۸۸۳). [صحابی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

صَحابِیَہ (فت ص ، کس ب ، فت ی) امث.
صحابی (رک) کی تانیث. ایک صحابیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں. (۱۹۱۸ء ، عفت المسلمات ، ۱۰۵). حضرت ام درداء بڑی عابد و زاہد صحابیہ تھیں. (۱۹۸۵ء ، روشنی ، ۵۱). [صحابی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صَحاح (فت ص) صف ؛ امذ.
۱. **تندرست ، عیب سے پاک ، مکمل ؛ صحت ، تندرستی.** مژدہ صحاح مزاج سے مسرور اور مطمئن کیجیے. (۱۸۹۹ء ، مکاتیب امیر مینائی ، ۳۵۶). ۲. **عربی کی ایک مشہور لغت جس کا مولف اسمٰعیل جوہری ہے ، مشہور لغت صراح اسی کا خلاصہ ہے.** زمانۂ حال کی عربی میں ہزاروں لغات مولدہ ایسے شامل ہو گئے ہیں جن کا صحاح و قاموس و صراح میں کہیں پتا نہیں. (۱۸۷۵ء ، مقالات حالی ، ۲ : ۱۳۶). [ع].

صِحاح (کس ص). (الف) صف.
صحیح سالم ، مکمل ، پورا ، ثابت. حساب صحاح کے بیان میں اس باب میں چھے فصلیں ہیں. (۱۸۳۸ء ، علم الفرائض ، ۴۷). (ب) امث. رک : **صحاح ستّہ.**

بسم اللہ مصحفِ سخاوت
مقصود صحاح فیض و ہمت

(۱۸۳۷ء ، کلیات منیر ، ۱ : ۴۴). آپ کے ایام طفولیت کا حال صحاح میں بہت کم پایا جاتا ہے. (۱۸۸۷ء ، خیابان آفرینش ، ۴). اس سے ثابت ہوا کہ مومنین کو روزِ قیامت ان کے رب کا دیدار میسر ہو گا اس کے علاوہ اور بہت آیات اور صحاح کی کثیر احادیث سے ثابت ہے. (۱۹۲۱ء ، احمد رضا خان بریلوی ، ترجمۃ القرآن الحکیم ، ۲۲۷). [صحیح (رک) کی جمع].

ـــ سَبْعَہ کس صف (ـــ فت س ، سک ب ، فت ع) امث.
احادیث کی مشہور چھ کتابیں اور امام مالک کی موطا. حدیث کی کتابوں میں بھی جو بعض حیثیات سے درجہ اعتبار کا رکھتی ہیں اور جو صحاح ستّہ یا صحاحِ سبعہ کے نام سے مشہور ہیں ... قرآن مجید کی تفسیر کے لیے خاص ابواب مخصوص ہیں. (۱۸۷۰ء ، خطبات احمدیہ ، ۳۳۵). [صحاح + سبعہ (رک)].

ـــ سِتَّہ کس صف (ـــ کس س ، شد ت بفت) امث.
حدیث صحیح کی چھ کتابیں جو اہل سنت والجماعت کے نزدیک معتبر اور مستند ہیں ان کے نام یہ ہیں : صحیح بخاری ، صحیح مسلم ، جامع ترمذی ، سنن ابو داؤد ، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ (یا بعض کے نزدیک موطا). صحاحِ ستّہ اور موطا اور امام مالک میں سے کل حدیثیں متعلق شق صدر و معراج نقل فرما دیجیے. (۱۸۶۹ء ، مسافران لندن ، ۲۰۳). عائلی تذکرے ... حضرت عائشہؓ نے محدثین سے بیان کیے جو تمام صحاحِ ستّہ میں موجود ہیں. (۱۹۲۳ء ، روزنامچۂ حسن نظامی ، ۲۰۳). یہ صحیفے ان حدیثوں کے اماموں کے نام سے مشہور ہیں ان کو صحاح ستّہ کہتے ہیں. (۱۹۶۹ء ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۴۶۳). [صحاح + ستّہ (رک)].

صَحارا / صَحاریٰ (فت ص / ا بشکل ی) امذ ؛ ج.
ریگستان ، صحرا. عرب صحاریٰ سے پار ہو کر نگریشا کے سونے اور ہاتھی دانت اور غلاموں کی تلاش میں جاتے ہیں (۱۸۹۷ء ، تمدن عرب ، ۵۰۶).

محیط و بحیرہ خلیج آبنائے
صحارا جزیرہ جزیرہ نمائے

(۱۹۱۱ء ، کلیات اسمٰعیل ، ۲۳). [صحرا (رک) کی جمع].

صَحاری (فت ص) امذ ؛ ج.
رک : **صحارا.**

بحار و صحاری یہ ہے عرصہ تنگ
مگر یاں سراسیمہ ہیں واں پلنگ

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۰۹۷). خالص پشتو کا لغات ترتیب دینے کے لیے ... تمام ملک کے صحاری و جبال سے ارکان فراہم کیے گئے. (۱۹۳۰ء ، اردو ، جنوری ، ۱۵۴). [صحرا (رک) کی جمع].

صَحّاف (فت ص ، شد ح) امذ.
جلد ساز ، کتاب کی شیرازہ بندی کرنے والا شخص نیز کتب فروش.

دل لے گیا جب سے مرا صحّاف پسر
جوں جلدِ کتابہو خشک تن آیا نظر

(۱۷۹۱ء ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۵۸). اکثر صحاف بھی اس کو واسطے دبانے اوراق کتاب کے بیشتر شیرازہ بندی میں صرف کرتے ہیں. (۱۸۳۷ء ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۱۷).

صحّاف بھی کرتے ہیں پریشان
مجموعہ جو یار کا ابھی ہو

(۱۸۶۱ء ، کلیات اختر ، ۵۸۶).

ہر اک صحّاف سے وہ یار رنگیں طبع کہتا ہے
کہ شیرازہ گلستاں میں بندھے تارِ رگِ جاں کا

(۱۹۲۳ء ، ثمرۂ فصاحت ، ۱۷). [ع].

صِحافَت (کس نیز فت ص ، فت ف) امث.
اخبار یا رسالے وغیرہ میں کالم یا مضمون لکھنے کا فن ، اخبار نویسی ، مضمون نگاری ، اخباری کاروبار ، رسالہ نگاری.

گر صحافت میں ہے تہذیب کا معیار بہی
کہہ دعا کو بھی کوئی کہنے لگے ککڑوں کوں

(۱۹۲۶ء ، بہارستان ، ۵۱۵). ادب صحافت یا خطابت کی طرح ہمیں بھڑکاتا نہیں ہے بلکہ ہمیں شعور دیتا ہے. (۱۹۸۶ء ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۲۰). [ع].

صَحافَتی (کس نیز فت ص ، فت ف) صف.
صحافت (رک) سے منسوب یا متعلق (ماخوذ : علمی اردو لغت) [صحافت + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَحافی (کس نیز فت ص) امذ.
اخبار نویس ، مضمون نگار. جالب صاحب اپنی وسیع معلومات کی بنا پر اس وقت بے مثل و بے نظیر صحافی ہیں. (۱۹۳۲ء ، مذاکرات نیاز ، ۱۵۸). ہر صحافی ہر مدبر ہمارے امکانات کی پیروی کرتا ہمارے الفاظ کو دہراتا ہے. (۱۹۸۱ء ، قطب نما ، ۵۶). [ع].

صَحّاف (فت ص ، شد ح) امث.
جلد بندی ، کتابوں کی جلدیں وغیرہ باندھنا ۔ ان کو تمہاری خدمت میں شناسائی بہم کی تو اچھی بات ہے ، صحاف کا کام بھی بقدر ضرورت کر سکتے ہیں۔ (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۲۳۲).

شیرازۂ دل جوڑ تو صحاف تن چھوڑ
بیکار نہ اوقات کبھی اہل ہنر کاٹ

(۱۹۰۳ ، عصر (میر احمد علی) (عروس الاذکار ، ۱۲۵)۔ [صحاف + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

صِحافیانہ (کس نیز فت ص ، کس ف ، فت ن) صف ؛ م ف.
صحافی یا صحافت کا ، صحافت جیسا ؛ (مجازاً) غیر ادبی. شیا کی نظم میں ... ایک ایسا ذہنی رویہ کارفرما نظر آتا ہے جو صحافیانہ انداز کے بیانات کی سر چکرانے والی سادگی کے مقابلہ میں ایک بھرپور نظم کی حیثیت سے ابھرتا ہے۔ (۱۹۷۳ ، توازن ، ۲۳۳)۔ [صحافی + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

صَحائِف (فت ص ، کس ء) امذ ؛ ج ؛ ← صحایف.
آسمانی کتابیں نیز اوراق ، صحیفے ، رسالے.

دیکھا یک تون فرمان راسخ خطاب
کیا رد صحایف و بعضے کتاب

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۲)۔ صحائفِ تاریخ کے مطالعہ سے خلائق ہمیشہ نیک کرداری پر تحسین اور بداطواری پر نفرین کرے گی۔ (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۳)۔ وہ بھی اس لیے دنیا میں جلوہ افگن ہوئے تھے کہ ہمارے قلم مرہم شکم سے انکے حالات زیب صحائف روزگار ہوں۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۵۳)۔ ان کی زندگی کا یہ باب صحائفِ بنی اسرائیل سے قطعاً مفقود ہے۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۳۹)۔ ایک ایسا مذہب جس کا خدا وجود ہو اور زندگی کے آدرشوں سے عاری رشحاتِ قلم صحائف ہوں اور لکھنے والے رسول ہوں ، زندگی کیا ہو؟ (۱۹۷۶ ، توازن ، ۱۲۳)۔ [صحیفہ (رک) کی جمع].

ـــــ نِگار (ـــ کس ن) امذ.
اخبار نویس ، مضمون نگار. اسی دوران میں چند صحائف نگار ... جمع ہوئے جنہوں نے متحدہ مساعی کا آپس میں قول و قرار کیا . (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۲۱۸)۔ [صحائف + ف : نگار ، نگاشتن ـ لکھنا].

صَحْب (فت ص ، سک ح) امذ ؛ ج.
رک : صحابہ.

بھی اس کی آلِ اطہر کے کرامات
ہور اس کے صحبِ انور کے کرامات

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۰۷)۔ [صاحب (رک) کی جمع].

صُحْبَت (ضم مج ص ، سک ح ، فت ب) امث.
۱. رفاقت ، ہمراہی ، ساتھ ، سنگت.

جسے یار کا دھیان نت یار ہے
دو عالم کی صحبت تے بیزار ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۰)۔

میں عضر ہو جیو نگاری دھن صحبت تری یک پل کی بس
کیا کام امرت سوں مجھے یک بات تجھ بلبل کی بس

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۵)۔

الٰہی رکھ مجھے تو خاک پا اہل معانی کا
کہ کھلتا ہے اسی صحبت سے نسخہ نکتہ دانی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱)۔ ان سے آٹھ پہر صحبت رہنے لگی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰)۔ بس تو ہماری آپ کی صحبت خوب نبھے گی۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۷۵)۔ پھولوں کی صحبت کا اتنا اثر ضروری ہوتا ہے کہ رومال میں بھی خوشبو پیدا ہو جاتی ہے۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۸۵)۔ ایک گھنٹہ اس کی صحبت میں گزارنے کا تھا۔ (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۹)۔ ۲. **پاس اٹھنا بیٹھنا ، باہم نشست و برخاست ، دوستوں کا باہم مل بیٹھنا ، ہمنشینی.**

سب ہی عیدان میں اُتم سوائے عید سوری ہے
نبی صحبت جو پائے عید میں او عید پوری ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵۵)۔ مجھے ہر قسم کے درویشوں کے ساتھ صحبت کا اتفاق ہوا ہے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۹۱۱)۔ ہاں ذرا آدابِ صحبت کا خیال رہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۹)۔ ابراہیم نے بتایا تھا کہ اس کا بیٹا سلطورا بری صحبت میں خراب ہو گیا ہے۔ (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۸۳)۔ ۳. **راہ و رسم ، ربط و ضبط ، میل جول ، دوستی ، ملاقات ، تعلق.**

چھوڑ دو غیر کی صحبت میرا دل شاد کرو
قد دکھا غم کے قفس میں مجھے آزاد کرو

(۱۸۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۳۱۵)۔

برسوں سے میری اس کی رہتی ہے یہی صحبت
تیغ اس کو اٹھانا تو سر مجھکو جھکا جانا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۵)۔

تھی عاشق و معشوق کی وہ صحبت آخر
رو رو کے یہ فرما رہے تھے سیدِ صابر

(۱۸۹۱ ، تعشق ، برایین غم ، ۱۰۳)۔ ۴. **جلسہ ، مجلس ، محفل ، نشست ، بزم.**

ہے الوداع کی آواز چو طرف سوں بلند
یہ کچھ سکوں ہوں کہ اس وقت کیسی صحبت ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۳)۔ ایک دن عین مے نوشی کی صحبت میں سوداگر بچے نے رونا شروع کیا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۷)۔

کہ عطر میں ڈوبے ہیں کہیں خون میں تر ہیں
صحبت میں مصاحب ہیں لڑائی میں سپر ہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۵۳)۔ آج کی صحبت کی صدر نشینی خود اس بات کا ثبوت ہے۔ (۱۹۳۹ ، نقوش سلیمانی ، ۲)۔ میرے ہاں کی صحبتیں نئی نوعیت کی تھیں۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۷۵)۔ ۵. **ہم بستری ، جماع.**

کرے ناز جیوں وقت صحبت کے وونچ
سینا مرد کا بھوں سوں لیوے کھرونچ

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۹۷)۔ نو برس کی دختر زیبا منظر ... سات برس کی عمر میں بغیر مرد کی صحبت کے حاملہ ہوئی۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۷۱)۔

لائے نہ کوئی دل میں ہرگز خیالِ صحبت
جو غیر کی ہے عورت وہ غیر کی ہے عورت

(۱۹۵۲ء ، دمُ ہد (ترجمہ) ، ۱۲۳). ۹. **یاری ، معاونت ، مددگاری** (فرہنگ آصفیہ). ۷. **(تصوف) نیک بزرگ یا پارسا لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست.** دادا طلحہ کا نام معلوم ہے اور صحبت اس کی ساتھ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت نہیں ہوئی. (۱۸۴۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۳۵). صحبت کو سلوک و طریقت میں جو مرتبہ اہمیت حاصل ہے ..... بالکل قدرتی ہے . (۱۹۲۳ء ، تصوف اسلام ، ۵۳). [ع].

---اُٹھانا محاورہ.
ساتھ رہنا ، پاس یا ساتھ رہ کر اخلاق و عادات وغیرہ سے متاثر ہونا یا تعلیم و تربیت حاصل کرنا.

صحبت اُٹھا کے غیر کی بگڑا ہے پھر مزاج
عاشق سے بات بات پہ جھنجھلائے جاتے ہیں

(۱۸۷۷ء ، انور دہلوی ، د ، ۱۳۰).

---اچھی بَیٹھیے کھائیے ناگر پان ، صحبت بری بَیٹھیے کٹائیے ناک اور کان کہاوت.
نیک صحبت سے نیک نتیجہ نکلتا ہے اور بری صحبت سے برا (لغات النسا ؛ نجم الامثال).

---آخر ہونا محاورہ.
مجلس برخاست ہونا ، جلسہ ختم ہونا ، مجلس کا اُٹھ جانا.

پہونچتے ہی پہونچتے اپنے صحبت ہو گئی آخر
نہ تھا دُردِ خم بادہ پرستاں بھی مقدر میں

(۱۸۳۲ء ، دیوانِ رند ، ۱ : ۹۸).

---آرا ہونا محاورہ.
ہم صحبت ہونا (جامع اللغات).

---آراستہ ہونا محاورہ.
خوشی کا جلسہ لگنا (جامع اللغات).

---بَرار/ بَرآر ہونا محاورہ.
دوستی نبھنا.

ہو نہیں سکتی مری اور دل کی اب صحبت برار
دل دہی کے واسطے ہے دلربا کا اشتیاق

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۲۹۶).

ہم تہی دستوں سے کب خوباں کی ہو صحبت برار
زر کی خواہش ہے اونہیں اور زیب و زیور کی ہوس

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۶۳).

صحبت برآر ہو کہ نہ ہو رند دیکھیے
ہم پیر ہو چکے ہیں وہ طفلِ شریر ہیں

(۱۸۳۲ء ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۰۳).

نہ ہمکو خلد میں لے چلیے حضرتِ زاہد
ہماری آپ کی صحبت برار ہو کہ نہ ہو

(۱۹۰۷ء ، دیوانِ تسلیم ، ۱۸۰).

---بَراری/ بَرآری (---فت ب/سک ر ، مد ا) امث.
دوستی کا نباہ ، یکجائی ، ساتھ رہنا ؛ رسم و راہ ، آشنائی.

ہووے تراب مجھ سے صحبت براری کس کو
کہ آشنائے شیخ و گہ یارِ برہمن ہوں

(۱۸۵۸ء ، کلیاتِ تراب ، ۱۵۱). میری آپ کی صحبت براری مشکل ہے. (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۵). [صحبت + ف : برار/ برآر ، برآوردن = باہر لانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَرتنا محاورہ.
رک : صحبت اُٹھانا (فرہنگ آصفیہ).

---بَرخاسْت ہونا محاورہ.
جلسے یا نشست کا ختم ہونا.

اس کی محفل میں رسائی بھی ہوئی تو کیا ہوا
ہم گئے اوس وقت جب برخاست صحبت ہو چکی

(۱۸۸۳ء ، آفتابِ داغ ، ۱۰۰).

---بَرہَم ہونا محاورہ.
جلسے یا محفل کا تتربتر ہونا ، سابق چہل پہل اور دلچسپی وغیرہ کا باقی نہ رہنا.

صحبتِ شعر و سخن ہو گئی برہم اے رند
بعد آتش نہ نظر ایک بھی استاد آیا

(۱۸۴۳ء ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۵۲).

رات دن جی تپے ہیں مر کر ہم
صحبتِ یار ہو گئی برہم

(۱۸۸۲ء ، فریادِ داغ ، ۱۳۳).

---بِگَڑ جانا/ بِگَڑنا محاورہ.
دوستی میں فرق آنا ، ناچاقی ہونا ، ان بن ہونا.

یاں پھر اور ہم میں بگڑی ہے کب کی صحبت
زخمِ دل و نمک میں کب تک مزا بہم کا

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۳۷).

مجھے یہ ڈر ہے کہ صحبت بگڑ نہ جائے کہیں
ہوئی ہے اوس کفِ نازک سے پھر حنا گستاخ

(۱۸۲۴ء ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۷۹).

---بَنْنا محاورہ.
دوستی نبھنا ، ربط ضبط قائم رہنا.

ممکن نہیں بزار ہو خاشاک شعلے میں
صحبت نہ تیری اس بتو بے باک سے بنے

(۱۷۹۸ء ، سوز ، د ، ۳۲۱).

بنے کی صحبت اس سے کس طرح کچھ کہہ نہیں سکتے
وہ ہرجائی ہے اور ان شغل ہم بھی رہ نہیں سکتے

(۱۸۰۵ء ، دیوانِ بیختہ ، ۱۷۰). صاحبقراں نے فرمایا ملکہ تم اس مقدمے میں دخل نہ دو ورنہ ہماری تمہاری صحبت نہ بنے گی . (۱۸۹۱ء ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۳۷).

---پانا محاورہ.
صحبت اُٹھانا ، فیض اُٹھانا یا تعلیم و تربیت حاصل کرنا.

پادری صاحب ... کچھ شعر کہہ سکتے ہیں اور خلیفہ نے بھی صحبت پائی ہے۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۳۱)۔

---پَسَنْد ہونا محاورہ۔
دوسروں کی صحبت یا محفل میں رہنے کا شوق ہونا ، ہمراہی اچھی معلوم ہونا (مہذب اللغات)۔

---ٹُٹْنا / ٹُوٹْنا محاورہ (قدیم)۔
ساتھ چھوٹنا ، رفاقت ختم ہونا ، میل جول نہ رہنا۔

دیکھیا جو دریا زور کشتی پھوٹی
او دونوں رفیقاں کی صحبت ٹٹی

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۰)۔

---جَمْنا محاورہ۔
نشست آراستہ ہونا ، محفل سجنا ، ہم نشینی ہونا ، باہم اٹھنا بیٹھنا۔ احسان صاحب کے گھر پہونچے تو عجیب صحبت جمی۔ (۱۹۸۷ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۸۳)۔

---چَمَکا دینا محاورہ۔
جلسے کی رونق بڑھانا۔

کوٹھے پہ آ کے ساقی چمکادے میری صحبت
ہے چاند چودھویں کا جامِ بلور تیرا

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی)، ریاض سحر ، ۷)۔

---چُھڑانا محاورہ۔
دوستی ختم کرنا ، تعلق توڑنا۔

اے رحم جب مجھ پہ آنے لگا
تو صحبت ہی گردوں چھڑانے لگا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۰۵)۔

---حاصِل ہونا محاورہ۔
قربت حاصل ہونا ، دوستی ہونا ، راہ رسم ہونا۔

صحبت اک حورِ بہشتی سے جو حاصل ہے مجھے
رشکِ فردوسِ معلّا ہے مرا کاشانہ آج

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۲)۔

---خانَہ (---فت ن) امذ۔
خلوت گہ ، خواب گہ ، صحبت کرنے کی جگہ ، پوشیدہ مکان ، چھپ کر ملنے کا مقام۔ یک ماہ عاشقاں کے صحبت خانے میں راہ تجے ... کرتے ہیں۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۲۲)۔ [صحبت + خانہ (رک)]۔

---داری است۔
۱. **اختلاط ، مصاحبت ، مل بیٹھنا ، راہ و رسم بڑھانا۔** باتیں صحبت داری کی نہیں آتیں نہ یہ ڈھب آتا ہے کہ جس سے مرد فریفتہ و گرویدہ ہوئے۔ (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۳۹)۔ ۲. **جماع ، ہم بستری۔** جنات ان لونڈیوں کو لے گئے اور ان سے صحبت داری کی۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۷۳)۔ [صحبت + ف : دار ، داشتن - رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---دِیدَہ (---ی مع ، فت د) صف۔
محفل یا مجلس میں بیٹھنے والا ، بزرگوں اور عالموں کی قربت سے فیض یافتہ۔ دن میں اکثر بڑے بڑے بالیاقت صحبت دیدہ ہوا کرتے (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۱۲)۔ [صحبت + ف : دید ، دیدن - دیکھنا + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

---دَیرِینَہ کس صف (---ی مع ، ی مع ، فت ن) امث۔
پرانی دوستی ، پرانا تعلق۔ ان کا خط پڑھ کر صحبتِ دیرینہ یاد آ گئی۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۵۰۳)۔ [صحبت + دیرینہ]۔

---دیکْھنا محاورہ۔
رک : **صحبت پانا** (فرہنگ آصفیہ)۔

---راسْت آنا محاورہ۔
کسی کے پاس بیٹھنے سے برے کام چھوڑ دینا ، صحبت کا موافق آنا (نور اللغات ؛ جامع اللغات)۔

---رَکْھنا محاورہ۔
ہم نشینی کرنا ، قربت میں رہنا ، مل بیٹھنا۔ دل پور نظر پور خیال پور تبسم اس باغ میٹھی پانی کے چشمے پر صحبت رکھتے تھے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۹)۔

مجھے اس اپنی مشیت سے ہے فراغ کہاں
کسو سے چاہوں کہ صحبت رکھوں دماغ کہاں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۶)۔ تمام رات اکیلی میرے پاس بیٹھی رہتی اور صحبت رکھتی۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۰)۔ وہ لوگ فقیروں سے صحبت رکھتے۔ (۱۸۸۸ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۰۱)۔

---رَہْنا محاورہ۔
۱. **قربت ہونا ، یکجائی یا ہمنشینی حاصل ہونا۔** اپنے دیس خوباں کی صحبت رہی۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۷)۔ فرصت کے اوقات میں وہ لوگ یہاں بیٹھتے ہیں اور دوستانہ صحبت رہتی ہے (۱۸۹۲ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ۱۳۸)۔ ۲. **بزم آرائی ہونا ، محفل جمنا۔**

دکھا منہ چاند کو ہنس ہنس کے تو آج
یہی صحبت رہے اے ماہ رو آج

(۱۸۹۱ ، دیوان نقش ، ۸)۔ مسٹر اسکوالر کے یہاں جانے کی صحبت رہی۔ (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفر نامۂ حیدر ، ۱۵۳)۔

---شَب / شَبِینَہ کس اضا / صف (---فت ش / ی مع ، فت ن) امث۔
رات کی محفل یا ملاقات ، رات کا جلسہ۔ شمع کافوری جھلملا جھلملا کر صحبتِ شب کو الوداع کر چکی تھی۔ (۱۹۰۲ ، شہید مغرب ، ۱۸)۔ [صحبت + شب / شبینہ (رک)]۔

---شِعْر کس اضا (--- کس مع ش ، سک ع) امث۔
مشاعرہ ، شعری نشست

عشقِ منزل کے لیے زیب ہے افسانۂ عشق
صحبتِ شعر مناسب ہے جو اب ہوتی ہے

(۱۸۵۷ ، سحر ، ریاض سحر ، ۱۱۷)۔ [صحبت + شعر (رک)]۔

ـــ صالح ترا صالح کُنَد صُحْبَتِ طالح ترا طالح کُنَد کہاوت.
(مولانا روم کا فارسی شعر اردو میں بطور کہاوت مستعمل) نیک کی صحبت تجھے نیک اور بد کی صحبت بد بنائے گی (جامع الامثال).

ـــ فضائِل کس اضا (ـــ فت ف ، کس ء) امث.
وہ محفل جس میں محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلتیں نظماً یا نثراً بیان کی جائیں (ماخوذ : مہذب اللغات). [صحبت + فضائل (رک)].

ـــ قَرار دینا محاورہ.
کوئی جلسہ وغیرہ منعقد کرنا ، محفل کا اہتمام کرنا ، نشست کرنا. امام باڑہ میں صحبتِ مشاعرہ قرار دی تھی. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۳۳).

ـــ کا اَثَر ہوتا ہے فقرہ.
پاس بیٹھنے سے کچھ نہ کچھ اثر ضرور ہوتا ہے ، جب کسی کا چال چلن کسی کے پاس بیٹھنے سے خراب ہو جائے تو کہتے ہیں.

پہلو سے گیا میرے وہ دلدار سفر کو
جاں گرمِ سفر کیوں نہ ہو صحبت کا اثر ہے

(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۱۷۹).

ـــ کا اَثَر یا تُخْم کی تاثیر کہاوت.
کس بات کا زیادہ اثر ہوتا ہے کسی کے پاس بیٹھنے کا یا نسل کا ، اثر یا صحبت کا ہوتا ہے یا نسل کا (جامع الامثال).

ـــ کَرْنا محاورہ.
۱. جماع کرنا ، ہم بستری کرنا . حیض کے دن میں عورت سے صحبت کرتا ہے ... تو اوسے کبیرے گناہ بولتے ہیں. (۱۵۶۸ ، رسالہ فقۂ دکھنی ، ۳۱). اپنی عورتوں سے صحبت کرو کہ وہ تم پر حلال و پاک ہیں. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۷۹). دیو کے ڈر کے مارے دونوں نے اس لڑکی کے ساتھ صحبت کی. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۸). ۲. جلسہ وغیرہ منعقد کرنا.

شوق تھا میلوں میں جانے کا ہمیں کو اے جان
صحبتیں کرنے کا لاریب تھا ہم کو ارمان

(۱۸۶۸ ، واسوخت معجز (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۱۲۱)).

ـــ کی تاثیر امث.
صحبت کا اثر.

کج و پیچ سیکھے تری زلف کے
مرے دل کو صحبت کی تاثیر ہے

(۱۸۹۲ ، شعور (نور اللغات)).

ـــ گَرْمانا محاورہ.
رک : صحبت گرم کرنا. یہاں ننگ و نام اور ناموس اور عقل سب کو دور سے سلام ہے ہم تو ہمیشہ روز ان کی صحبت گرمائیں گے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۶۳).

ـــ گَرْم رَہْنا محاورہ.
ملاقات ہونا ، ہمنشینی رہنا ، جلسے یا بزم میں چہل پہل رہنا ، کسی بزم یا ملاقات کا مسلسل جاری رہنا.

رہی دن بھر یہ صحبت گرم حسن و عشق میں باہم
ہوئی جب رات اور صحنِ چمن میں چاندنی آئی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۳). دہلی آکر پنڈت جواہر ناتھ ساقی اور منشی رام ربھال سنگھ شیدا سے صحبت گرم رہی. (۱۹۸۷ ، بیسوی صدی میں اردو غزل ، ۲۰).

ـــ گَرْم کَرْنا محاورہ.
گرم جوشی سے کسی کے ساتھ مل بیٹھنا ، دوستی یا راہ و رسم بڑھانا. فقیر سے صحبت بہت گرم کر مزے کی باتیں کرنے لگا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۲). و جوش و طیور سے جا صحبت کو گرم کیا. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۵۹).

ـــ گَرْم ہونا محاورہ.
صحبت گرم کرنا (رک) کا لازم ؛ ملاقات ہونا ، محفل جمنا. یہاں دونوں بادشاہوں میں صحبت گرم ہوئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۳). ناچ و رنگ کی صحبت گرم تھی. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۱۵۵).

گرم ہے غیروں سے صحبت مشغلے ہیں عیش کے
کس سے کہیے کون سنتا ہے وہاں پیغامِ صلح

(۱۹۰۷ ، دیوانِ تسلیم ، ۱۵۳).

ـــ میں آنا محاورہ.
باہم مل کر بیٹھنا ، ہم نشینی کرنا ، قرب حاصل کرنا. یہاں آئی جمالِ حمزہ دیکھ کر مائل ہوئی صحبت میں آنا کتنی بڑی بات تھی پہونچ گئی. (۱۹۰۰ ، طلسمِ خیالِ سکندری ، ۲ : ۶۸).

ـــ میں بَیٹھنا محاورہ.
محفل میں شریک ہونا ؛ (عموماً) نیک لوگوں کے ساتھ راہ و رسم رکھنا. جان بخشی ہو تو غلام عرض کرے ذرا حضور صحبت میں بھی بیٹھا کریں. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۹). تھوڑی دیر صحبتِ رسول میں بیٹھ کر واپس چلا آیا. (۱۹۱۹ ، جوہرِ حق ، ۲ : ۳۹).

ـــ میں داخِل ہونا محاورہ.
بزم میں داخل ہونا ، محفل میں شریک ہونا.

ہوا جو صحبت میں اس کی داخل
تو ہو گیا اس کو اوج حاصل

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۹۸).

ـــ ناجِنْس کس اضا (ـــ کس ج ، سک ن) امث.
ایسا شخص یا محفل جو مزاج کے مطابق نہ ہو ، وہ لوگ یا لوگوں کا حلقہ جن سے ذہنی ہم آہنگی نہ ہو.

صحبتِ ناجنس مجھ کو قید سے کچھ کم نہیں
حلقۂ فانوس ہے زنجیر بہر پائے شمع

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاضِ سحر ، ۱۸۲). خدا نے چاہا تو آپ کو اس صحبتِ ناجنس سے جلد نجات مل جائے گی. (۱۹۵۳ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۲۹۵). [صحبت + نا (حرف نفی) + جنس (رک)].

---نَشینی (---فت ن ، ی مع) امث.
قربت ، ساتھ بیٹھنا نیز راہ و رسم. یہاں سے اہل صومعہ کی صحبت نشینی اور اس کی رہبانیت ... کا آغاز ہوتا ہے. (۱۹۸۵ء، نقدِ حرف ، ۹۱). [صحبت + ف : نشین ، نشستن - بیٹھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَصیب ہونا محاورہ.
کسی کے پاس بیٹھنے کا موقع میسر آنا ، قرب حاصل ہونا.

رندانِ بےریا کی ہے صحبت کسے نصیب
زاہد بھی ہم میں بیٹھ کے انسان ہو گیا

(۱۸۷۸ء، گلزارِ داغ ، ۷).

---نیکاں بَداں را سود نیست کہاوت.
اچھوں کی صحبت سے بدوں کو فائدہ نہیں (جامع اللغات).

---والے امذ ؛ ج.
ساتھ بیٹھنے اٹھنے والے ، دوست.

ہاں دکھائیں گے ہمیں آپ کے نازک دل کو
تیور دکھائیں گے ہمیں آپ کے صحبت والے

(۱۹۳۵ء، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۲). [صحبت + والا (رک) کی جمع].

---ہونا محاورہ.
صحبت کرنا (رک) کا لازم ، ہم نشینی ہونا ، راہ و رسم ہونا.

صحبت جو ہوتی ہنس میں اور جانوروں میں
اک چند ہوا خوب محبت کا گزارا

(۱۸۳۰ء، نظیر ، ک ، ۱ : ۶۸).

اکیلے میں مجھ سے جو صحبت ہوئی
بجز رنج حاصل نہ راحت ہوئی

(۱۸۹۱ء، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۰). انہیں دوستوں میں کسی دن میوہ خوری کی صحبت ہوئی. (۱۹۲۶ء، شرر ، مضامین ، ۳ : ۹۹).

---یافْتَہ (---سک ف ، فت ت) صف ؛ امذ.
بزرگوں یا علماء کی صحبت سے فیض اٹھایا ہوا ، آدابِ مجلس سے واقف شخص ، مہذب (فرہنگ آصفیہ). [صحبت + ف : یافت ، یافتن - پانا + ہ ، لاحقۂ نسبت].

صُحبَتی (ضم مع ص ، سک ح ، فت ب) صف.
ساتھ اٹھنے بیٹھنے والا ، ہم نشین ، دوست ، جلیس ، رفیق. اس کے ہم نشین اور صحبتی بھی میں چھانٹ چھانٹ کر ایسے بنا دیتی ہوں جو میرے دل سے مربوط ہوں. (۱۸۶۴ء، جوہرِ عقل ، ۲۸). [صحبت + ی ، لاحقۂ نسبت].

صِحَّت (کس مع ص ، فت ح بشد). (الف) امث.
۱. **جسم کی وہ کیفیت جو معمول کے مطابق ہو ، بیماری سے نجات ، تندرستی ، شفا ، جسم کی بے عیبی.**

ابن بخت حقیرے تجے کدیں دل میں نہ کر غم
تجے داروئے صحت سوں شفا جام دونگا

(۱۶۱۱ء، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱).

شفا خانے سے اپنے بخش صحت
سرافرازی کی مک میں بھیج خلعت

(۱۷۱۳ء، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۹).

تکلم لطف نے قوت یہ دی ہے صحت کو
چھپی ہے دیدۂ نرگس میں جا کے بیماری

(۱۸۷۲ء، مرآۃ الغیب ، ۳۰۱). ایک سوال طلبہ کی صحت کے متعلق بھی تھا. (۱۹۲۵ء، وقارِ حیات ، ۶۲۰). یہ طریقہ کار صحت صفائی اور فلاحِ انسانی کا بہت کارآمد ذریعہ ہو جائے (۱۹۸۳ء، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۲۱۱). ۲. درستی ، ٹھیک ہونا ، تصحیح ، صحیح ہونا ، حقیقت کے مطابق ہونا.

اچھی مختلف جس شہر کی بہتر
بیمہ کی شرائط کی صحت اکثر

(۱۹۸۸ء، ہدایاتِ ہندی ، ۱۵۶). میری تقریر اس وقت قرینِ صحت ہو گی. (۱۸۳۸ء، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۷۵).

حشر میں نامۂ اعمال کی صحت کے لیے
پھر ضرورت تری اے کاتبو قدرت ہو گی

(۱۹۳۲ء، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۱۸۸). بعد میں مجھے البرٹ کا (نوبل انعام یافتہ فرانسیسی ناول نگار) کی تشریح میں زیادہ صحت نظر آئی. (۱۹۸۳ء، گرد راہ ، ۶۶). (ب) صف (قدیم).
تندرستی یا سلامتی کے ساتھ.

وو حکمت خدا کا وو آیں بجے
کہ صحت سلامت لے جاوے تجے

(۱۶۰۹ء، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۹۰). [ع].

---اَفْزا (---فت ا ، سک ف) صف.
صحت بڑھانے والا ، تندرستی کے لیے مفید. عکسۂ زبان ... مسوری کے صحت افزا مقام پر واقع ہے. (۱۹۸۵ء، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۲۲۸). [صحت + ف : افزا ، افزودن - بڑھانا].

---آوَر (---فت و) صف.
صحت لانے والا ، تندرستی کے لیے مفید. اودھ میں عوام کی غذا بہت سادہ اور صحت آور تھی. (۱۹۷۵ء، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۱۹۱). [صحت + ف : آور ، آوردن - لانا].

---بَخْش (---فت ب ، سک خ) صف.
تندرستی کے لیے مفید ، شفا دینے والا ، اچھا کرنے والا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [صحت + ف : بخش ، بخشیدن - دینا ، بخشنا].

---بِگَڑْنا محاورہ.
صحت خراب ہو جانا ، تندرستی میں خلل واقع ہونا ، جسمانی طور پر کمزور ہو جانا ، بیمار ہو جانا. بیگ صاحب کی صحت بگڑ گئی اور ڈاکٹری مشورے کے مطابق انہیں ... ایک بنگلے میں نظربند رکھا گیا. (۱۹۸۲ء، آتش چنار ، ۸۰۹).

---پانا محاورہ.
تندرست ہونا ، بیماری سے نجات پانا. سب خدا کے دیدار کے دیکھنے پانے ملولاں کو صحت دیویں تب سب درداں تے صحت پاویں. (۱۶۰۳ء، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۳۹).

وہ تو صاف باطن تھا زہر سے بچا ، صحت پائی ۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۳۹)۔

یہ ظاہر ہے کہ جب تک سانس تب تک آس باقی ہے
بسا اوقات صحت پاتے ہیں برسوں کے آزاری
(۱۹۱۵ ، نقوشِ ساقی ، ۱۸)۔

ـــ تباہ ہونا محاورہ۔
رک : صحت بگڑنا۔ انتہائی مشقت کا جو یہ کام اپنے ذمہ لیا اس سے ان کی صحت تباہ ہو گئی۔ (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۱۲)۔

ـــ جان امث۔
جب امیر لوگوں کی جانی سرقی ہے تو اس کی نسبت یہ لفظ کہتے ہیں (مہذب اللغات)۔ [صحت + جان (رک)]۔

ـــ خانہ (ـــ فت ن) امذ۔
۱. **پیخانہ، وہ جگہ جو رفعِ حاجت کے لیے بنائی گئی ہو، طہارت خانہ۔**

کہ توں صحت خانہ کیا
توں بہت دوہیں پاؤں پھر
(۱۶۸۱ ، چارکرسی ، ۶۳)۔ بادشاہ نے طہارت خانے کا نام صحت خانہ رکھا تھا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۶۳۴)۔ کمرہ کے قریب ہی غسل خانہ اور صحت خانہ ہے ۔ (۱۹۰۳ ، مضامینِ محفوظ علی ، ۱۰)۔ صاحبزادی جب نشست چوکی پر گئیں تو آنکھ بچا صحت خانے میں گھس گیا ۔ (۱۹۶۸ ، سیارہ ڈائجسٹ ، کراچی ، جولائی ، ۱۲۵)۔ ۲. **دوا دارو اور دیکھ بھال کے لیے مریضوں کے رکھے جانے کی جگہ، شفاخانہ ، ہسپتال۔** کوڑھیوں کے لیے ایک صحت خانے کی بنیاد ... ڈالی گئی۔ (۱۹۵۶ ، بیگماتِ اودھ ، ۹۱)۔ [صحت + خانہ (رک)]۔

ـــ دینا محاورہ۔
شفا دینا ، اچھا کرنا ، خدا کا کسی کو بیماری سے نجات دلانا۔ سب خدا کے دیدار دیکھنے کے بارے ملولاں کو صحت دیویں۔ (۱۶۰۳ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۳۹)۔

ـــ زُبان کس اضا (ـــ فت ز) امث۔
زبان کی درستی ، الفاظ و محاورات اور تلفّظ یا لہجے کا درست ہونا۔ ہر وہ شخص اہلِ زبان ہے جو صحتِ زبان کی قید کے ساتھ اردو لکھنے اور بولنے پر قادر ہو۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۵۳)۔ [صحت + زبان (رک)]۔

ـــ قانُونی کس صف (ـــ و مع) امث۔
(قانون) جو درستی قانون کی رُو سے ہو ، قانونی درستی (اردو قانونی ڈکشنری)۔ [صحت + قانونی (رک)]۔

ـــ کا جام چڑھانا ف س ؛ محاورہ۔
کسی شخص کی صحت یابی یا کسی چیز یا معاملے کے درست ہونے کی خوشی میں شراب پینا۔

اصرار سے اوروں کے کہ توڑ کے تقویٰ کو
میخانہ کی صحت کا ایک جام چڑھانے کا
(۱۹۰۷ ، مخزن ، جون ، ۵۹)۔

ـــ کامِل کس صف (ـــ کس م) امث۔
بیماری کے بعد مکمل صحت ، بالکل شفا ، پورے طور سے بیماری سے نجات۔

بیمارِ غم کو صحتِ کامل ہوئی نصیب
چارہ گروں نے زہر دوا میں ملا دیا
(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۴۸)۔ [صحت + کامل (رک)]۔

ـــ کَرْنا محاورہ۔
۱. **مریض کا علاج کرنا ، بیماری دور کرنا ، مریض کو ٹھیک کرنا۔** اس کو صحت کرنا ذرا دقت طلب ہے کیوں کہ یہ عارضہ ذرا مشکل سے جاتا ہے۔ (۱۸۸۲ ، کلیاتِ علم طب ، ۲ : ۹۶۸)۔ ۲. **تصحیح کرنا ، درستی کرنا۔** انھوں نے بڑی عرق ریزی سے ان الفاظ کو پڑھا اور ان کی صحت کی۔ (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۰۹)۔ بہت زمانے سے بمبئی تھے اور ایک مطبع میں کتابیں صحت کرنے کا کام کرتے تھے۔ (۱۹۵۱ ، شہاب کی سرگزشت ، ۱۲۱)۔

ـــ کُلّی کس صف (ـــ ضم ک ، شد ل) امث۔
صحتِ کامل ، پورے طور سے بیماری سے نجات پانا۔ آپ میرے لئے اللہ سے دعا کریں کہ یا تو صحتِ کُلّی دے یا ساتھ ایمان کے اٹھا لے۔ (۱۹۳۸ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۳۰۷)۔ [صحت + کلی (رک)]۔

ـــ گہ امث۔
دواخانہ ، ہسپتال نیز صحت افزا مقام۔ بہتر یہ ہے کہ مریض کو علاج کے لیے کسی دق کے دواخانہ یا صحت گہ میں بھیج دیا جائے۔ (۱۹۶۰ ، مبادی صحیات ، ۱۹۱)۔ [صحت + گہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

ـــ گِرْنا محاورہ۔
صحت بگڑنا ، تندرستی خراب ہونا ، کمزور ہونا۔ وقت گزرتا گیا ، بوڑھے ابو صفر کی صحت گرتی گئی ۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۵۷)۔

ـــ لَفْظی کس صف (ـــ فت ل ، سک ف) امث۔
لفظ کی درستی ، صحیح تلفظ ۔ قرآن کریم کو صحتِ لفظی کے ساتھ پڑھنے اور اولاد کو پڑھانے کی کوشش کرے۔ (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵) [صحت + لفظ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ مَخارِج کس اضا (ـــ فت م ، کس ر) امث۔
لفظ کو صحیح مخرج سے ادا کرنا۔ ان تحریروں میں ... صحتِ مخارج اور انشا پردازی کے لحاظ سے بہت کچھ خامیاں تھیں۔ (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۸۹۴)۔ [صحت + مخارج (رک)]۔

ـــ مَنْد (ـــ فت م ، سک ن) صف۔
۱. **عیب سے پاک ، ٹھیک ، درست۔** سارا الزام ٹیکنولوجی کے سر تھوپ دینا کسی طرح بھی صحت مند رویہ نہیں ہے۔ (۱۹۷۷ ، ادب ، کلچر اور مسائل ، ۲۹)۔ ۲. **تندرست ، شفایاب۔** مسوڑے اسفنجی ہو جاتے ہیں اور صحت مند دکھائی نہیں دیتے ۔ (۱۹۳۰ ، بیماری غذا ، ۴۷)۔ صحت مند بچہ چوبیس گھنٹے میں تین چار دفعہ

و دانا، خارج کرتا ہے۔ (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۲۱۸)۔ [صحت + مند ، لاحقۂ صفت]۔

ـــ مَنْدانَہ (ـــ فت م ، سک ن ، فت ن) صف۔
درست ، ٹھیک ، صحیح ۔ کھیلیں گے نہ کھیلنے دیں گے یہ روش صحت مندانہ نہیں۔ (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۵۶)۔ [صحت مند (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت]۔

ـــ مَنْدی (ـــ فت م ، سک ن) امث۔
عیب سے پاک ہونا درست ہونا ، تندرستی۔ اس کا ایک حصہ یقیناً صحت مندی پر مبنی ہے۔ (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۳۱)۔ [صحت مند + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ نامَہ (ـــ فت م) امذ۔
۱۔ **مطبوعہ کتاب وغیرہ کے اغلاط کی فہرست مع تصحیح**۔ طلب نامہ ، شراکت نامہ ، صحت نامہ ، غلط نامہ ، فال نامہ ... تفسیر نامہ (سپاہ کی فراہم کا حکم) وغیرہ۔ (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۸۰)۔ ۲۔ **شفایابی کا تصدیق نامہ جو معالج دیتا ہے** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [صحت + نامہ (رک)]۔

ـــ نَفْس کس اضا(ـــ فت ن ، سک ف) امث۔
ذہن و دماغ کی درستی۔ میں میاں جان بحالتِ صحتِ نفس و ثباتِ عقل باقرار صالح تصدیق کرتا ہوں۔ (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۶۳)۔ [صحت + نفس (رک)]۔

ـــ وَر (ـــ فت و) صف۔
رک : **صحت مند ، تندرست**۔ صحت ور شخص کو بہت کم نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔ (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۲۵ اگست ، ۲)۔ [صحت + ور ، لاحقۂ صفت]۔

ـــ وَری (ـــ فت و) امث۔
تندرستی ، صحت مندی۔ دعاگو مع الخیر ہے اور آپ کی صحت وری کا طالب۔ (۱۹۸۷ ، اُردو ، کراچی ، اپریل تا جون ، ۶۳ ، ۲ : ۱۱۳)۔ [صحت ور + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ یاب صف۔
صحت پانے والا ، تندرست ، شفایاب۔ بچہ جب صحت یاب ہو جاتا ہے تو ... گاؤں کی مرکزی زیارت پر لے جایا جاتا ہے۔ (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۸۸)۔ [صحت + ف : یاب ، یافتن ـ پانا]۔

صَحْرا (فت مج ص ، سک ح) امذ۔
ریگستان ، وہ جگہ جہاں پانی گھاس اور درخت وغیرہ کچھ بھی نہ ہو ، بیابان ؛ **(مجازاً) ویرانہ ، اجاڑ ، جنگل**۔

دیے خیمے صحرا میں شہ کوچ کر
کہ پھاڑا اچھیں تھیر جیوں دیر ہر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۲)۔

یہ سبزہ اور یہ آبِ رواں اور ابر یہ گھرا
دیوانا نہیں کہ اب گھر میں رہوں میں چھوڑ کر صحرا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹)۔

صحنِ صحرا کو سدا اشک سے رکھنا چھڑکاؤ
بس دوانا ہوں میں قائم تری سرداری کا
(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۸)۔

شوریدگی کے ہاتھ سے ہے سر و بالِ دوش
صحرا میں اے خدا کوئی دیوار بھی نہیں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۳)۔ ترتیبِ صحرا کی تعلیم بالخصوص معلومات طرزِ زندگانی نباتات ہی پر منحصر ہے۔ (۱۹۰۶ ، ترتیبِ جنگلات ، ۱)۔ وحشت میں سر پھوڑنے کے لیے عاشق صحرا میں بھی دیوار ڈھونڈتا ہے۔ (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۵۳)۔ [ع]۔

ـــ ے اَعْلیٰ کس صف(ـــ فت ا ، سک ع ، ا بشکل ی)امذ۔
جنگل کی ایک قسم ، خود رو جنگل ، وہ جنگل جو قدرتی طور پر اُگ آیا ہو۔ قدرتی نو پیدائش یا تو قدرتی تخم ریزی سے ہوتی ہے یا تہونٹ اور جڑوں کی شاخ سے اول الذکر سے جو جنگل بنتا ہے اس کو صحرائے اعلیٰ ... کہتے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، ترتیب جنگلات ، ۹۲)۔ [صحرا + ے (حرفِ اضافت) + اعلیٰ (رک)]۔

ـــ بَہ صَحْرا (ـــ فت ب ، فت مج ص ، سک ح) م ف۔
جنگل جنگل ، دشت بدشت ؛ (مجازاً) ہر جگہ ، ہر طرف۔

کچھ سنتے ہم بھی تو کس کی دھن میں آوارہ ہے تو
ڈھونڈھتا ہے کس کو یوں صحرا بہ صحرا ، سو بہ سو
(۱۹۱۷ ، نقوشِ مانی ، ۴۴)۔ [صحرا + بہ (حرفِ جار) + صحرا (رک)]۔

ـــ دار صف۔
بیابان یا جنگل میں رہنے والا ، جنگل کا باشندہ۔ صحرا داروں کا ناظرانِ مدارس کا تبادلہ کیونکہ ان کی تنخواہیں شخصی ہیں ایک ضلع سے دوسرے ضلع بلا لحاظ مساوات ماہوار جائز ہے۔ (۱۹۰۱ ، ارکان اربعہ ، ۳۰)۔ [صحرا + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

ـــ ساز ہَوائیں (ـــ فت ، ی مج) امث ، ج۔
(جغرافیہ) بخارات سے محروم ہوائیں۔ تجارتی ہوائیں جو بخارات سے محروم ہوتی ہیں ... انہیں صحرا ساز ہوائیں کہتے ہیں۔ (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳۵۰)۔ [صحرا + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا + ہوائیں (رک)]۔

ـــ کی خاک چھاننا محاورہ۔
جنگلوں میں آوارہ پھرنا ؛ دیوانہ ہو جانا (ماخوذ : جامع اللغات)۔

ـــ کی خاک چَھنْوانا محاورہ۔
جنگلوں میں پھرانا (جامع اللغات)۔

ـــ گَرْد (ـــ فت گ ، سک ر) صف۔
جنگلوں میں پھرنے والا ، مسافر۔

اس طرح گرم اور رہا دل سرد
گرد صحرا ہوا وہ صحرا گرد
(۱۸۰۰ ، سحر و داد ، ۸)۔

رہبر کے ایما سے ہوا تعلیم کا سودا مجھے
واجب ہے صحرا گرد پر تعمیلِ فرمانِ خضر
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۷۲)۔ [صحرا + ف : گرد ، گردیدن ـ پھرنا]۔

---گَرْدی (---فت گ ، سک ر) امث.
جنگلوں میں پھرنا (جامع اللغات). [صحرا گرد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ے لَق و دَق کس اضا(---فت ل ، و مع ، فت د) امذ.
چٹیل میدان جس میں گھاس تک نہ ہو. قطب تھا ... صحرائے لق و دق میں بھی یہ کام پر آتی ہے. (۱۸۵۶ء ، فوایدالصبیان ، ۱۳۲).
[صحرا + ے (حرفِ اضافت) + لق و دق (رک)].

---ے مَحْشَر کس اضا(---فت مع م ، سک ح ، فت ش) امذ.
حشر کا میدان ، میدانِ قیامت (ماخوذ : نوراللغات). [صحرا + ے (حرفِ اضافت) + محشر (رک)].

---نَشِین (--- کس نیز فت ن ، ی مع) صف.
جنگل میں رہنے والا ، جنگل کا باشندہ ، (کنایۃً) غیر متمدن ، گنوار. کوئی صحرا نشین بدو ... آ جاتا اور عین سلسلۂ تقریر میں کوئی بات پوچھ بیٹھتا. (۱۹۱۳ء ، سیرۃالنبیؐ ، ۲ : ۲۲۶). قبائلی لوگ ، جو بستیوں میں آباد ہو گئے ہیں اکثر شہر نشین ، دہ نشین اور صحرا نشین کہلاتے ہیں. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۳۲). [صحرا + ف : نشین ، نشستن - بیٹھنا].

---نُما (---ضم ن) صف.
صحرا کی طرح ، اُجاڑ ، بیابان ، بنجر علاقہ. دونوں ولایتوں کو اردلان کے صحرا نما قطعے نے ایک دوسرے سے جدا کر دیا ہے. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۲۹). [صحرا + ف : نما ، نمودن - دیکھنا ، دکھانا].

---نَوَرْد (---فت ن ، و ، سک ر) صف.
جنگلوں میں پھرنے والا ، مسافر ، خانہ بدوش.

محیطِ وصل کو پہنچے ہیں یاں وہی قائم
جو طرح سیل کے صحرا نورد ہوتے ہیں

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۰۵). عمرو بھاگ کے قلعے سے باہر نکل گیا اور صحرا نورد ہوا. (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۳۰۱).
[صحرا + ف : نورد ، نوردن - لپیٹنا].

---نَوَرْدی (---فت ن ، و ، سک ر) امث.
جنگل میں مارا مارا پھرنا ، (مجازاً) آوارگی.

نہ تھی کوچہ گردی نہ صحرا نوردی
یہ رستے ہمارے نکالے ہوئے ہیں

(۱۸۸۸ء ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۹). فرزندِ دل بند کی صحرا نوردی ، کوچہ گردی کا حال سنا تو میرا دل آٹھ آٹھ آنسو رویا. (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۳). کثرتِ صحرا نوردی سے ، غزالانِ صحرا بھی ہم سے آشنا ہو گئے ہیں. (۱۹۸۷ء ، غالب فن و شخصیت ، ۱۳۰). [صحرا نورد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صَحْرائی (فت مع ص ، سک ح). (الف) صف.
صحرا سے منسوب ، صحرا میں رہنے والا ، جنگلی.

سخن گلزار میں کیا کام ہے صحرائی کا
جانے گل حیف یہاں خارِ بیاباں نہ ہوا

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۱۶۳). وہ ایک مردِ صحرائی ہے (۱۸۰۳ء ، گنج خوبی ، ۹۱).

قیس صحرائی و فرہاد تھا کوہستانی
پاس ننگوں کے دھرا کیا تھا بجز عریانی

(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۲۹۰). ایک کبوتر صحرائی ... ذبح کر کے آلائش سے پاک کر لیا گیا. (۱۹۳۷ء ، سلک الدرر ، ۲۰۹). پھر میرے سامنے ساری دیوار صحرائی پہاڑیوں کی نوکیلی چوٹیوں میں لپٹ گئی. (۱۹۸۷ء ، حصار ، ۱۷). (ب) امث. **وہ قندیل جو ہوا میں نہیں بجھتی.**

سڑک پر تھیں صحرائیاں پاس پاس
تھا روغن کی جا ان میں روشن گیاس

(۱۸۸۰ء ، مثنوی طلسم جہاں ، ۹). [صحرا + ئی ، لاحقۂ نسبت].

---فَرْش (---فت ف ، سک ر) امذ.
(ارضیات) زمین کی نہایت سخت سطح. بعض مقامات پر اس سطح کو صحرائی فرش کہتے ہیں کیونکہ یہ سطح ویسی ہی سخت اور سنگین ہوتی ہے جیسے کسی بڑے شہر کی سڑکوں کا فرش ہو. (۱۹۵۳ء ، خطے اور ان کے وسائل ، ۹۹).
[صحرائی + فرش (رک)].

صَحْرائِیَّت (فت مع ص ، سک ح ، کس ء ، شد ی بفت) امث.
صحرا جیسی کشادگی یا وسعت. سبزہ زار ... کچھ باغ کچھ صحرائیت کا لطف دکھاتا ہے. (۱۸۹۲ء ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۹۸). مولانا ، صحرائیت و فضائیت کے بہت دلدادہ تھے اس لئے ... مکان وسیع پر فضا اور خوش منظر پسند کرتے تھے. (۱۹۴۳ء ، حیات شبلی ، ۷۶۵). [صحرائی (رک) + یت ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

صُحُف (ضم مع ص ، ضم ح) امذ ؛ ج.
۱. صحیفہ (رک) کی جمع ، **الہامی کتابیں جو انبیا علیہ السلام پر اتاری گئیں.** ان کے گھر میں صحف انبیاء اور تورات کی تلاوت کا بڑا چرچا تھا. (۱۸۸۵ء ، فسانۂ مبتلا ، ۱۸۰).

پارہائے صحف ، غنچہائے قدس
اہلبیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

(۱۹۰۷ء ، حدائق بخشش ، ۲ : ۳۳). یہ قوت کتاب سطور اور صحفِ مطہرہ کے ذریعہ ظہور میں لائی گئی ہے. (۱۹۸۶ء ، حیات سلیمان ، ۱۰۹). ۲. **کتابیں ، رسائل ، اوراق ، صفحات.** صحفِ جدیدہ میں جس قدر اقوال حضرت مسیح علیہ السلام کے پائے جاتے ہیں کس قدر مذاق شاعری کا رکھتے ہیں. (۱۸۹۷ء ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۹۲). زمانہ جنگ کے وعدے ، عہد صلح میں صحف منسوخہ سے زیادہ پارینہ ہیں. (۱۹۲۰ء ، برید فرنگ ، ۱۹۰). [ع].

---آسْمانی کس صف(---سک س) امذ.
آسمانی کتابیں ، وہ کتابیں جو خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہیں. تمام صحفِ آسمانی یہیں نازل ہوئے شاید اس لئے کہ عربی سامی زبان ہے. (۱۹۷۶ء ، اردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۵۰).
[صحف + آسمان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَحْفَک (فت ص ، سک ح ، فت ف) امذ.
چھوٹا پترا ، چھوٹی پلیٹ. سالنوں کے انضمام سے ڈونگے پیدا

ہونے جن کے سبب ... صحفک (Platelets) عام اشکال میں آئے۔ (۱۹۲۹ء ، جدید سائنس ، ۲۰۳)۔ [صحفہ (بحذف ہ) + ک ، لاحقۂ تصغیر]۔

صَحْفَہ (فت ص ، سک ح ، فت ف) امذ۔
پترا ، دھات کا ٹکڑا ، پلیٹ ، پرت ، ورق۔ پستانی حیوانات میں ہر ریشہ کے ساتھ صرف ایک منتہائی صحفہ وابستہ معلوم ہوتا ہے لیکن رینگنے والے جانوروں میں کئی صحفے ہو سکتے ہیں۔ (۱۹۳۱ء ، تشریحات ، ۱ : ۱۷۹)۔ گھڑیاں اور خاص کر طلائی صحفے ... کے ساتھ مصنوعی دانت چسپاں ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۷ء ، طبیہ قانونی ، ۳۹۷)۔ [ع]۔

صَحْن (فت مع ص ، سک ح) امذ۔
۱. **چوطرفہ عمارت کے بیچ میں کھلی ہوئی کشادہ زمین ، انگنائی ، آنگن۔** صحن اس کا موتیاں سوں بھریا جوں تاریاں سوں گگن۔ (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۹۵)۔

زمینِ صحنِ مبارک یہاں تلک ہے صاف
نگہ کیجے تو فلسِ سمک تلک ہو شمار

(۱۸۰۱ء ، دیوان جوشش ، ۲۳۲)۔ مسجد کے صحن میں ... بہتر لڑکے پڑھ رہے ہیں۔ (۱۸۸۳ء ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۱۸۵)۔ اس مکان کے صحن میں دہلی کے شہزادے کا قبرستان بھی تھا۔ (۱۹۰۳ء ، انتخاب توحید ، ۶۴)۔ ابھی وہ صحن میں سلاد کے بوٹے ٹھیک کر رہی تھی۔ (۱۹۸۶ء ، اوکھے لوگ ، ۱۶)۔
۲. **رقبہ ، وسعت ، میدان ، احاطہ۔**

میرا جایا نازک تن
ماریا کربل کے صحن

(۱۵۰۳ء ، نوسرہار ، ۶۷)۔

راتے نین سرنگ اس دوست میوں ترنگ ہیں
کرتے ایس میں جنگ ہیں مکھ نور کے صحن میں

(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۱۶۲)۔

سورج ہے تزین تیرا اثر صحن آنگن ترا
کہیر لامکاں سکن ترا تج بن نہیں کوئی باعلی

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۸)۔

صحنِ گلزار میں کیا کام ہے صحرائی کا
جائے گل حیف یہاں خارِ بیاباں نہ ہوا

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۱۹۰)۔

صحنِ صحرا کو سدا اشک سے رکھنا چھڑکاؤ
بس دوانہ ہوں میں قائم تری سرزانی کا

(۱۷۹۵ء ، قائم ، ک ، ۸۰)۔

زرد رو تھا وقتِ پرسش ہو رہا سرسبز میں
فرشِ استبرق بچھے صحنِ قیامت ہو گیا

(۱۸۷۲ء ، مراۃ الغیب ، ۳۲)۔

اس اسیری میں بھی ہر سانس کے ساتھ آتی ہے
صحنِ زنداں میں انہیں دشتِ وطن کی خوشبو

(۱۹۷۷ء ، خوشبو ، ۳۷)۔ ۳. **ایک قسم کا کھیلی بناوٹ کا عمدہ ریشمی کپڑا (قدیم زمانے کا) ، ایک قسم کا عمدہ ریشمی کپڑا۔** پاجامہ صحن کا پاؤں میں ، شنجفی دوپٹہ چونگی سے بنا ہوا کندھے پر پڑا ہوا (۱۸۳۵ء ، حکایات سخن سنج ، ۱۷)۔ ۴. **چھوٹا نیز بڑا پیالہ ، رکابی ، پلیٹ** (پلیٹس ، جامع اللغات)۔ [ع]۔

---باغ کس اضا ، امذ۔
باغ کا تختہ یا احاطہ۔

میں چوں شہان میں افسانہ ساز رنگیں چمن
میں صحنِ باغ میں رازِ شگوفہ کاری ہوں

(۱۹۱۵ء ، نقوش مانی ، ۲۰۴)۔ [صحن + باغ (رک)]

---چَبُوتَرَہ کس اضا (---فت چ ، و مع ، سک ب ، فت ت ، فت ر) امذ۔
(معماری) **انگنائی یا صحن کا بلند بنا ہوا حصہ جو مکان کی کرسی کے برابر اونچا اور صدر عمارت کے فرش سے ملا ہوا ہو** (اا ب و ، ۱ : ۱۲۰)۔ [صحن + چبوترہ (رک)]۔

---چَمَن کس اضا (---فت چ ، م) امذ۔
رک : **صحنِ باغ۔**

آتے ہی صحنِ چمن گلزار تو نے کر دیا
گرم حسن و عشق کا بازار تو نے کر دیا

(۱۹۱۲ء ، مطلع انوار ، ۱۰۸)۔ [صحن + چمن (رک)]۔

---چی امث ، - صحنچی۔
چھوٹا صحن۔ اسے صحن چی میں بٹھا کر انگیٹھی قریب رکھوا دی اور پرانی رضائی اس پر ڈال دی۔ (۱۹۴۳ء ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۲۰۳)۔ [صحن + چی ، لاحقۂ تصغیر]۔

---حَرَم کس اضا (---فت ح ، ر) امذ۔
حرم شریف کا احاطہ۔

جمالِ گنبدِ خضرا ، ضیائے صحنِ حرم
مرے سفر میں یہ جلوے تھے ہمسفر میرے

(۱۹۸۳ء ، ذکر خیرالانام ، ۶۳)۔ [صحن + حرم (رک)]۔

---خانَہ کس اضا (---فت ن) امذ۔
انگنائی ، گھر کا کھلا ہوا وسطی حصہ۔

گر بامِ خانہ ہے تو کلس سومنات کا
اور ہر دوار ان کے لیے صحنِ خانہ ہے

(۱۹۳۸ء ، چمنستان ، ۱۹۷)۔ [صحن + خانہ (رک)]۔

---دار صف۔
وہ مکان جس کے آگے انگنائی یا چوڑا میدان چھوٹا ہوا ہو (فرہنگ آصفیہ)۔ [صحن + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

---سیم کس اضا (---ی مع) امذ۔
سفید کاغذ کا تختہ ، شیٹ ، چاند کی سطح (جامع اللغات)۔ [صحن + سیم (رک)]۔

---عَظِیم کس صف (---فت ع ، ی مع) امذ۔
زمین کی سطح (جامع اللغات)۔ [صحن + عظیم (رک)]۔

---گُلْزار کس اضا (---ضم گ ، سک ل) امذ۔
رک : **صحنِ چمن۔**

صحنِ گلزار میں کیا کام ہے صحرائی کا
جائے کا حیف یہاں خارِ بیاباں نہ ہو
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۶۳). [صحن + گلزار (رک)].

صَحْنچَہ (فت مع ص ، سک ح ، ن ، فت چ) امذ.
چھوٹا آنگن ، چھوٹا میدان. پلنگڑی جواہر کار صحنچے میں باغ کے گستردہ ہے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۵۹۷).
حدِ نگاہ میں ہے تری آسمانِ عشق
اک صحنچہ مکاں کا ترے لامکانِ عشق
(۱۹۰۸ ، مخزن ، ا کتوبر ، ۶۵). [صحن + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

صَحْنچی (فت مع ص ، سک ح ، ن) امث.
چھوٹا صحن ، چبوترے کے وسط میں چوطرف سے کھلی ہوئی یا بڑے دالان کی بغلوں میں بنی ہوئی سہ دری. صحنچیوں میں کرگس اور بوم بدفال کے نشیمن. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۰۱). دن دن بھر صحنچی میں گھٹی بیٹھی رہتی تھی. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۰۸). سب کے سب صحنچی میں بیٹھے ہوئے بات چیت میں مصروف تھے. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۱۳۰). اونچے ، اونچے طویل دالانوں ، صحنچیوں اور سہ دریوں والی قدیم طرز کی حویلی تھی. (۱۹۸۶ ، تیسرا آدمی ، ۲۱۰). [رک : صحن چی].

صَحْنَک (فت مع ص ، سک ح ، فت ن) امث.
۱. (اَ) **چھوٹی رکابی یا طباق (بیشتر مٹی کا) ، رکابی ، طشتری.**
بجھایا ہوئے میں سفرہ اسے کا
بھرو صحنکاں نعمتاں محرم
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۹).
عمر اپنا کیے گنبک تاخیر
جوں کہ صحنک بچھاں دریں گوں
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۸۱).
نہیں صحنک رکھوں نہیں پیالہ
نہیں ہانڈی کے ٹھیکرے لالا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۲). آب بالا خانے پر ہی رہتے تھے... فقیر تو تھالے کی صحنک دیتے تھے. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۹۰). منتہ کے عمل سے پہلے نائی ایک صحنک کو زمین پر الٹا رکھ دیتا ہے اور اس کے نیچے شمع جلائی جاتی ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۸۷). (اٰ) (کنایۃً) **تھوڑی سی دولت یا جاگیر وغیرہ.**
اس کے مصرف کے جو دیہات ہیں بس ان میں سے
اپنے مداح کو بھی کر دے مقرر صحنک
(۱۷۸۱ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۷). ۲. **جناب فاطمہ زہرا کی نیاز نیز اس نیاز کا کھانا (جس میں عموماً پاک عورتیں ، پاک دامن اور سیدانیاں شریک کی جاتی ہیں).** حضرت بی بی کی صحنک مرد نہ کھائیں. (۱۸۲۳ ، تقویۃ الایمان ، ۹۶). محل میں نذریں نیازیں کونڈے صحنکیں رتجگے ہونے لگے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۵۷). پا لے و صاف ستھرا مہمان بیبیاں اس صحنک کو نوش کریں. (۱۹۷۱ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳۹ : ۸۹). اف : کرنا ، ہونا. [ع].

---پر ہاتھ رَکھنا محاورہ.
(عو) **حضرت بی بی فاطمہ کی نیاز پر ہاتھ رکھ کر قسم کھانا.** اپنے سچ پر قسم کھالوں کی صحنک پر ہاتھ رکھوںگی بڑی روق الٹھا لوں گی. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۲۵).

---دینا ف م.
حضرت بی بی فاطمہ کی صحنک کا کھانا پکانا اور نیاز دینا.
اوّل دیویں صحنک بی بی کی اے
(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۳۸).

---سے اُٹھ جانا محاورہ.
صحنک میں شرکت کے قابل نہ رہنا ، عورت کا پاک دامن نہ رہنا ، بے آبرو ہو جانا.
ڈر ہے ہم صورتوں کی چشمک سے
اپنے اوٹھ جاؤں گی میں صحنک سے
(۱۸۶۹ ، بہار عشق ، ۱۷).

---کھانا محاورہ.
عورت کا جناب فاطمہ زہرا کی نیاز میں شرکت کے قابل ہونا ، نیک چلن ہونا ، پاک دامن ہونا. صحنک کھاتی تھی اسے کیا ہو گیا کہ بدل گئی. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۳۳). فریدوں شوکت بولا بہ خوش تم کیا صحنک کھاتی ہو جو یہ کلمہ ساتی ہو ، بس بہت نخرہ نہ کرو. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۹).

---کھلانا ف م.
جناب فاطمہ زہرا کی نیاز دلوانا ، منت کا کھانا کرنا. کوئی نول میں سہ ماہی کے روزے رکھوں گی ، کونڈے بھروں گی صحنک کھلاؤں گی. (۱۸۰۳ ، فسانۂ عجائب ، ۱۵۷).

---ماننا محاورہ.
صحنک کرنے کا دل میں عہد کرنا (کسی مراد کے پوری ہونے پر). کوئی لال پری کی نذر مانتا ، عورتیں کونڈے و صحنک حضرت بی بی کی مانتیں. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۹).

صَحْو (فت مع ص ، سک ح) امذ.
۱. **ہوشیار ہونا ، مستی کے عالم سے نکلنا ، نشہ اتر جانا.** غیبت سے نکال کر بقا و صحو کی طرف لاتے ہیں. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۵۷). حالت صحو میں ہو تو مناجات کرنے کو رو بسوئے قبلہ ہو بیٹھے. (۱۹۰۵ ، انشائے بشیر ، ۵۸). ۲. (تصوف) **ذات احدیت میں غیبت کے ساتھ محو ہونا ، اپنی ذات و صفات کو گم کر دینا.** حضرت سلطان الاولیاء پر صحو غالب تھا. (۱۸۳۵ ، حکیم الامت ، ۴۳). کیفیّر باطن میں بالخصوص آج کل صحو ہی کی ضرورت ہے. (۱۹۰۹ ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۱۰۰). حال سریع الزوال ہوتا ہے ، مثلاً : واقعہ ، قبض ، بسط ، تواجد وجد ، وجود ، صحو ، سکر ذوق ... وغیرہ. (۱۹۸۸ ، اقبال ایک صوفی شاعر ، ۷۷). [ع].

صَحْوِیَّت (فت مع ص ، سک ح ، کس و ، شد ی بلا شد ی بفت) امث.
ہوش میں ہونا ، بیداری کی حالت میں ہونا ، محویت کا نقیض.

صحوبت عوبت کا کر کے مقام
جہاں بیٹھا وہاں تھا با آرام
(؟ ، شاہ ندا (اردو ادب ، ۱ : ۱۰۸)). [صحو + بت ، لاحقۂ کیفیت].

صَحی(۱) (فت ص) م ف (قدیم).
رک : سہی.

یہی بات سن نار غصہ ہوئی
بلاؤ میاں کو میں پوچھوں سحی
(۱۷۹۹ء ، قصۂ قاضی و چور ، ۱۱۱). [سہی (رک) کا قدیم املا].

صَحی(۲) (فت ص) صف (قدیم).
صحیح ، درست ، ٹھیک.

نہیں ہم میں کوئی شہنشہ مثال
صحی مانے یہ بات کوں شیخ و شاب
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳).
حق میں میرے رقیب اے کہتے ہیں سب غلط
ظالم تک ایک بات کے تئیں تو صحی کرے
(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۳۰).
صحی ہے او خدا کا دوست پیارا
جگت اس نور سیں روشن ہے سارا
(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد گجراتی ، ۷). [صحیح (رک) کا قدیم املا].

صِحّی (کس ص ، شد ح) صف.
صحت کا ، صحت کے متعلق. ہمیں پتہ چل جاتا ہے کہ وہ عضو صحت کے مزاج (مزاج صحّی) سے کتنا ہٹ گیا ہے. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۲۸۰). اسکولوں کی صحی تعلیم میں غذا کو مناسب اہمیت دی جانی چاہیے. (۱۹۷۰ء ، ہمدرد صحت ، کراچی ، ستمبر ، ۱۳). [صحت (بحذف ت) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صِحِّیات (کس ص ، شد ح بکس ، شد نیز بلا شد ی) امث.
صحت کا علم ، صحت جسمانی سے متعلق مسائل و امور. یونانی صحیات کا دائرۂ عمل شہ زوری اور پہلوانی کی تکمیل کے لیے ایک خاص طبقے تک محدود تھا. (۱۹۶۰ ، مبادی صحیات ، ۲۰). [صحی (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

صَحِیح (فت ص ، ی مع). (الف) صف.
۱. **عیب یا غلطی سے مبرا ، نقص سے پاک ، بے عیب.** آج دنیا کا صحیح سے صحیح دماغ بھی اس کیفیت کا اندازہ مشکل سے کر سکتا ہے. (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۵). ۲. **درست ، ٹھیک ، سچ ، قاعدے اور ضابطے کے مطابق ، راست ، بجا.**
اہل غفلت کوں خبر نئیں مونہہ سیں جو نکلے صحیح
جمع خاطر جن کی ہے محتاج نئیں شاباش کے
(۱۷۳۱ء ، شا کرناجی ، د ، ۲۹۵). شاہ ولی اللہ بھی ... اسی رائے کو صحیح قرار دیتے ہیں. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۷). خدا تو ہی جانتا ہے کہ یہ الزام کہاں تک صحیح ہے. (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۶۶). وہ ہر سال نہایت درست اور صحیح بجٹ بنا لیتے تھے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۸۰۵). ۳. **تندرست ، چنگا ، اچھا ، صحت مند.**

کیونکر ہو ایک وصف لب و چشم واسطی
ہے تفرقہ مزاج علیل و صحیح میں
(۱۸۷۰ ، کلیات واسطی ، ۱ : ۲۲). ۴. (ریاضی) **سالم (عدد)، وہ عدد جس میں کسر نہ ہو.** صحیح کی دو قسمیں ہیں منطق ہوتا ہے یا اصم. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۱۸). ۵. (عروض) **شعر کے عروض و ضرب جو باوجود جواز کے علت و نقصان سے پاک اور سالم ہوں.** صحیح وہ عروض اور ضرب جس میں کچھ نقصان نہ ہوا ہو اس کے ارکان جیسے دائرے میں تھے ویسے ہی سالم رہیں دونوں. (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۳۲). ۶. (اصول حدیث) **وہ روایت یا حدیث جسے دیندار اور پرہیزگار لوگوں نے ہر زمانہ میں برابر روایت کیا ہو.** کہا ترمذی نے اسناد اس کی صحیح ہے یا حسن ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۳۲). اکثر روایتوں کو یکجا کر دیا ان میں صحیح ، مرفوع ، قوی ، ضعیف ، موقوف ، مرسل ، منکر سبھی قسم کی روایتیں ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۶۵). اسی طرح صحیح و حسن اور مقبول مردود وغیرہ کتنی اقسام حدیث ہیں جن کی تقسیم خود اپنی جگہ اس امر کی شاہد ہے. (۱۹۸۶ ، اردو میں اصول تحقیق ، ۱ : ۳۲). (ب) امث. ۱. **تصدیق ، دستخط.** بسم اللہ جس طرح چاہو لکھا لو میں اپنی صحیح جماعت کے روبرو دیتا ہوں. (۱۸۸۳ ، رنج و راحت (ظریف کے ڈرامے ، ۳ : ۱۰۳)). ۲. **حدیث کی چھ یا سات کتابوں میں سے ہر ایک جیسے صحیح بخاری ، صحیح مسلم.** بخاری نے اس سے اعراض کیا اور اپنی صحیح میں اس کے برخلاف عنوان لکھا. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۳۳). وہ چھ کتابیں جو اسلام میں مقرر اور مشہور ہیں ... صحیح بخاری ، صحیح مسلم ، جامع ترمذی ، سنن ابی داؤد ، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ. (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف (مقدمہ) ، ۱ : ۱۵). (ج) امذ. (قواعد) **حروف علت کے علاوہ باقی تمام حرف حرفِ صحیح کہلاتے ہیں کیونکہ وہ متغیر نہیں ہوتے** (فرہنگ آصفیہ). [ع].

ـــُ الْاُصُول (ـــ ضم ح ، غم ا ، سک ل ، ضم ا ، و مع) صف.
بااصول ، اصول پرست ، حقیقت پسند. نازیبا طریقوں کے استعمال سے بھی اجتناب نہیں کیا گیا جن کو کوئی صحیح الاصول و صحیح المسلک پبلک کام کرنے والا روا نہیں رکھے گا. (۱۹۲۶ ، مسئلہ حجاز ، ۵۹). [صحیح + رک : ال (۱) + اصول (رک)].

ـــُ الْاَوَاخِر (ـــ ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، کس خ) امذ. (لسانیات) **وہ اسماء جن کے آخر میں کوئی حرف صحیح ساکن ہے ، جیسے رات ، بات** (اردو زبان کا ارتقاء ، ۲۱۱). [صحیح + رک : ال (۱) + اواخر (رک)].

ـــُ الْبَدَن (ـــ ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، د) صف.
تندرست ، جس کے بدن میں کوئی نقص نہ ہو (ماخوذ : جامع اللغات). [صحیح + رک : ال (۱) + بدن (رک)].

ـــُ الْبَدَنی (ـــ ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، د) امث.
تندرستی ، صحت مندی. انسان کی زندگی فقط تندرستی اور

صحیح البدنی نہیں ہے۔ (۱۸۰۳ء ، گنج خوبی ، ۱۸۱)۔ طالب علموں کی ترقی اکثر تندرستی اور صحیح البدنی پر منحصر اور ملتوی ہے۔ (۱۸۵۹ء ، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸)۔ [رک : صحیح البدن + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---الجثّہ (---ضم ح ، غم ا ، سک ل ، ضم ج ، شد ث بفت) صف۔
رک : **صحیح البدن**۔ اس نے حکم دیا ہے کہ کوئی صحیح الجثہ سوڈانی (یعنی سیاہ فام) بطور غلام فروخت نہ کیا جائے۔ (۱۸۹۳ء ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۹۵)۔ [صحیح + رک : ال (ا) + جثہ (رک)]۔

---الجَواز (---ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت ج) صف۔
جس کا کوئی جواز ہو ، جائز ، درست۔ ایک یادداشت تحریری کے واسطے صحیح الجواز گردانتے بعض اقرارات اور معاہدات۔ (۱۹۰۲ء ، ایکٹ معاہدۂ ہند ، ۹ ، ۱۸۷۲ء : ۱۵۹)۔ [صحیح + رک : ال (ا) + جواز (رک)]۔

---الحَواس (---ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت ح) صف۔
جس کے حواس درست ہوں ، جو امراض دماغی سے پاک ہو ، جس کا دماغ مختل نہ ہو ، جو پاگل نہ ہو ، ہوش مند۔ ناسخ یا ذوق کے استاذ الاستاد ہونے میں کسی صحیح الحواس کو عذر نہیں ہو سکتا۔ (۱۸۹۷ء ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۱۱۳۰)۔ ڈاکٹر نے معائنے کے بعد لکھا کہ جوان بالکل صحیح الحواس ہے۔ (۱۹۰۷ء ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۵۹۷)۔ [صحیح + رک : ال (ا) + حواس (رک)]۔

---الخَیال (---ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت خ) صف۔
مثبت سوچ والا ، خوش فکر ، صائب الرائے۔ فضلی کی آج بھی سنجیدہ فکر ، صحیح الخیال حلقوں میں عزت و توقیر ہوتی ہے۔ (۱۹۸۸ء ، قارئن ، کراچی ، دسمبر ، ۷۲)۔ [صحیح + رک : ال (ا) + خیال (رک)]۔

---الدّماغ (---ضم ح ، غم ا ، ل ، شد د بفت نیز بکسر) صف۔
درست دماغ والا ، عقل مند ، ذی ہوش ، ذہین۔ گفتگو کرنے کے وقت صاف ظاہر ہوتا تھا کہ صحیح الدماغ اور تیز طبع اور فہمیدہ ہیں۔ (۱۸۹۲ء ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۳۰۰)۔ ایک صحیح الدماغ اور نارمل انسان میٹرک لڑکی کو ان پڑھ گریجویٹ صاحبزادی پر ترجیح دیتا ہے۔ (۱۹۸۳ء ، اجلے پھول ، ۲۶۱)۔ [صحیح + رک : ال (ا) + دماغ (رک)]۔

---الدّماغی (---ضم ح ، غم ا ، ل ، شد د بفت نیز بکسر) امث۔
عقلمندی ، ذہانت ، ذکاوت ، ذی شعوری۔ بھائی صاحب تو آپ اپنی صحیح الدماغی کو لیے دولت کدے کو تشریف لے جائیں (۱۹۳۸ء ، نحر تبسم ، ۷۷)۔ [صحیح الدماغ + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔ امث۔

---الذّہن (---ضم ح ، غم ا ، ل ، شد ذ بکسر مع ، سک ہ) صف۔
رک : **صحیح الدماغ**۔ ایک صحیح الجسم اور صحیح الذہن بالغ انسان میں قوت تخیل بحدِ وافر موجود ہوتی ہے۔ (۱۹۳۲ء ، اساس نفسیات ، ۲۸۷)۔ [صحیح + رک : ال (ا) + ذہن (رک)]۔

---الرّائے (---ضم ح ، غم ا ، ل ، شد ر) صف۔
رک : **صحیح الخیال**۔ انقلابی کارنامہ انجام دینا ... اس ... پر موقوف ہے جو صحیح الرائے الرشیائی اقوام کی جمعیت ہی سے پیدا ہو سکے گی۔ (۱۹۸۵ء ، تفہیم اقبال ، ۳۹۶)۔ [صحیح + رک : ال (ا) + رائے (رک)]۔

---الرّوایَت (---ضم ح ، غم ا ، ل ، شد ر بکسر ، فت ی) صف۔
(حدیث) **درست روایت کرنے والا ، سچا راوی**۔ بصرہ کے قاضی صحیح الروایت تھے۔ (۱۸۹۰ء ، سیرۃ النعمان ، ۲۳)۔ [صحیح + رک : ال (ا) + روایت (رک)]۔

---السّمْت (---ضم ح ، غم ا ، ل ، شد س بفت ، سک م) صف۔
درست سمت رکھنے والا ، ٹھیک روش پر چلنے والا۔ یہ پروجیکشن متساوی الرقبہ نہیں ہے اور نہ ہی ہم شکل اور صحیح السمت ہے۔ (۱۹۶۳ء ، عملی جغرافیہ ، ۶۱)۔ [صحیح + رک : ال (ا) + سمت (رک)]۔

---العَقْل (---ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک ق) صف۔
رک : **صحیح الدماغ**۔ یہ خیالات دل میں جاگزیں ہوں تو ایک صحیح العقل ... آدمی اشتباہ و اعتراض کا نام بھی نہیں لے سکتا۔ (۱۹۰۶ء ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۰۸)۔ [صحیح + رک : ال (ا) + عقل (رک)]۔

---العَقِیدَہ (---ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، ی مع ، فت د) صف۔
وہ جس کا عقیدہ درست ہو ، ایمان رکھنے والا ، عقیدے کا پکا۔ شیدا صاحب درویش صفت انسان تھے نمود و نمائش پسند نہ کرتے تھے ، صحیح العقیدہ مسلمان تھے۔ (۱۹۸۹ء ، جنگ ، کراچی ، ۳ ، جنوری II)۔[صحیح + رک ال (ا) + عقیدہ (رک)

---القَلَم (---ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، ل) امذ
وہ مصنف جس کی تحریر عیوب سے پاک ہو ، درست زبان لکھنے والا۔ صحیح القلم حضرات اس تحریر کو دیکھ کر تیوری چڑھائیں گے۔ (۱۹۷۰ء ، نکتۂ راز ، ۳۳)۔ [صحیح + رک : ال (ا) + قلم (رک)]۔

---المَذاق (---ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت م) امث۔
درست مذاق رکھنا ، خوش ذوق ، ستھرا ذوق۔ میر حسن نے اپنی مثنوی میں اکثر واقعات کا سماں دکھانا چاہا ہے اور یہ ان کی صحیح المذاق کا نتیجہ ہے۔ (۱۹۰۷ء ، موازنۂ انیس و دبیر ، ۱۹۳)۔ [صحیح + رک : ال (ا) + مذاق (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---المِزاج (---ضم ح ، غم ا ، سک ل ، کس م) صف۔
تندرست ، راست طبع ، سلیم الطبع۔ ان دونوں سے ایک مزاج معتدل پیدا ہو جائے گا اور حضرت بھی ایک صحیح المزاج آدمیوں کی جماعت میں تصور کیے جائیں گے۔ (۱۸۷۳ء ، عقل و شعور ، ۳۰۰)۔

دُنیا میں صرف دولت کی طرح دواؤں کی بڑی مانگ ہے، صحیح المزاج کو بھی مریضوں کو بھی۔ (١٩١٥ ، احمق الذین ، ١٠٣)۔ [صحیح + رک : ال (ا) + مزاج (رک)]۔

ـــُـ المِزاجی (ـــ ضم ح ، غم ا ، سک ل ، کس م) امث۔
تندرستی ، صحت نیز راست طبعی۔ نہ آدمیوں کی عمریں پہلی سی ہوتی ہیں نہ وہ قدیمی صحیح المزاجی ہے۔ (١٨٤٦ ، تہذیب الاخلاق ، ١ : ١٣٠)۔ [صحیح المزاج + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــُـ المَسْلَک (ـــ ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت م ، سک س ، فت ل) صف۔
درست طریقے والا ، ٹھیک راستے پر چلنے والا ، صحیح کام کرنے والا۔ ان نازیبا طریقوں کے استعمال سے بھی اجتناب نہیں کیا گیا جن کو کوئی صحیح الاصول و صحیح المسلک پبلک کام کرنے والا روا نہیں رکھیے گا۔ (١٩٢٦ ، مسئلۂ حجاز ، ٥٩)۔ [صحیح + رک : ال (ا) + مسلک (رک)]۔

ـــُـ النَّسَب (ـــ ضم ح ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، فت س) صف ؛ امذ۔
وہ جس کے شجرے میں کھوٹ نہ ہو ، بے عیب نسب کا ، شریف آدمی ، نجیب الطرفین۔ بعض کہتے ہیں کہ خطۂ کشمیر کے سادات صحیح النسب ہیں۔ (١٨٨٠ ، آب حیات ، ٢٥٩)۔ سید صاحب میر کے صاحبزادے اور سید صحیح النسب تھے۔ (١٩٦٣ ، صحیفۂ خوشنویساں ، ١٥١)۔ [صحیح + رک : ال (ا) + نسب (رک)]۔

ـــُـ النَّسْل (ـــ ضم ح ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک س) صف ؛ امذ۔
رک : صحیح النسب۔ کبھی اس کی شکایت نہیں سنی گئی کہ صحیح النسل ہونا کی عورت نے اپنے شوہر سے بے وفائی کی ہو۔ (١٩١٦ ، گہوارۂ تمدن ، ١٨٦)۔ صحیح النسل میں شرافت اور خباثت کا بیلنس ہوتا ہے۔ (١٩٨٤ ، حصار ، ١٤٣)۔ [صحیح + رک : ال (ا) + نسل (رک)]۔

ـــُـ النَّقْل (ـــ ضم ح ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک ق) صف۔
رک : صحیح الروایت۔ یہ شخص صحیح النقل ہے یعنی نقل صحیح کرتا ہے۔ (١٨٣٤ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ٢ : ٣١)۔ [صحیح + رک : ال (ا) + نقل (رک)]۔

ـــ بُخاری (ـــ ضم ب) امث۔
احادیث کا مجموعہ جسے حضرت امام بخاری نے مرتب کیا۔ یہ ثابت ہے کہ صحیح بخاری تمام تصنیف شدہ کتابوں پر مقدم ہے۔ (١٩٥٦ ، مشکوۃ شریف (مقدمہ) ، ١٣)۔ [صحیح + بخاری]۔

ـــ سالِم (ـــ کس ل) صف۔
١. **تندرست ، جس میں کوئی جسمانی عیب نہ ہو ، بھلا چنگا** اچھے بھلے صحیح سالم ، مانگنے والے میری سمجھ میں نہیں آتے۔ (١٩٨٣ ، سفر مینا ، ٢٥٦)۔ ٢. **جوں کا توں ، پورا کا پورا ، پورا اور کامل ، زندہ اور سلامت** (ماخوذ : نوراللغات)۔ [صحیح + سالم (رک)]۔

ـــ سَلامَت (ـــ فت س ، م) صف۔
تندرست ، زندہ ، آفات سے محفوظ۔ کیوں ہوا بچہ پورے دنوں کا صحیح سلامت تو ہوا۔ (١٨٨٥ ، محصنات ، ٨)۔ اس روز ہم لوگوں نے بڑی مشکل سے بخاری صاحب کو گورنر جنرل ہاؤس سے صحیح سلامت باہر نکالا۔ (١٩٨٤ ، شہاب نامہ ، ٦٣٤)۔ [صحیح + سلامت (رک)]۔

ـــ شَکْل (ـــ فت ش ، سک ک) امث۔
دائرے کے اندر جو شکل مستقیمۃ الاضلاع کھینچی جاتی ہے اسے صحیح شکل کہتے ہیں (فوائدالصبیان ، ٣٤)۔ [رک : صحیح + شکل (رک)]۔

ـــ صَحِیح (ـــ فت ص ، ی مع) م ف۔
نہایت صحت کے ساتھ ، ٹھیک ٹھیک۔ ابھی بشر کی عقل و دانش کی ایسی ترقی نہیں ہوئی کہ وہ ان اسباب کو بالکل صحیح صحیح دریافت کر لے۔ (١٨٩٧ ، شام سلطنت تیموریہ ، ٢)۔ مشہور جغرافیہ نویس البکری نے اس شہر کا حال مفصل طور پر نہایت صحیح صحیح قلمبند کیا ہے۔ (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٨٥٤)۔ [صحیح + صحیح (رک)]۔

ـــ عَدَد (ـــ فت ع ، د) امذ۔
(حساب) سالم عدد ، **وہ عدد جس میں کسر نہ ہو۔** اصل غرض یہ ہو کہ کسی سرگم میں بھی سا کا تعدد ایک صحیح عدد ہو۔ (١٩٢١ ، طبعیات عملی ، ١ : ٣)۔ دوسرے مرحلے میں حاصل ہونے والے سادہ نسبتوں کو نزدیک ترین صحیح عدد میں تبدیل کر لیتے ہیں۔ (١٩٨٥ ، نامیاتی کیمیا ، ٥٣)۔ [صحیح + عدد (رک)]۔

ـــ قَرار دینا محاورہ۔
صحت کو تسلیم کرنا ، درست ماننا (جامع اللغات)۔

ـــ کَرْنا محاورہ۔
١. (اَ) **اصلاح کرنا ، غلطی دور کرنا ، درست کرنا۔**

> جو کچھ خطا اس منہ توں پائے
> ایسے صحیح کر خدائے

(١٥٤٨ ، خوب ترنگ (ادب و لسانیات ، ٢٥))۔ (اّا) **راہ راست پر لانا ، سدھارنا ، افعال و کردار ٹھیک کرنا۔** مانی اس کے بیٹے کو صحیح نہ کر سکا تو اس نے مانی کو قید خانہ میں ڈال دیا۔ (١٩٠٩ ، تاریخ تمدن ، ١٢٢)۔ ٢. **تصدیق کرنا ، دستخط کرنا۔** میرزا صاحب نے ہنڈی صحیح کر کے کلیان کے حوالے کی۔ (١٩٥١ ، احوال غالب ، ١١٣)۔ ٣. **درج حساب کرنا ، لکھنا ، بہی کھاتے میں چڑھانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ ٤. **مارنا ، جڑنا ، لگانا (طمانچہ)۔** جو بولے اس کو صحیح کر دو ، نہیں تو تلوار سے میں تکو کھایل کرتا ہوں۔ (١٨٦٠ ، فیض الکریم ، ٦٩٣)۔ بھابھی نے انھنے کے ساتھ محمودہ کے ایک طمانچہ صحیح کیا۔ (١٨٦٨ ، مرآۃ العروس ، ٦٣)۔ ٥. **کھرے کرنا ، نقد وصول کرنا** (نوراللغات)۔ ٦. **سطح کو ہموار کرنا۔** زمین اونچی نیچی تھی ایک جگہ صحیح کر کے تپائی کو بچھایا۔ (١٩٢٣ ، اہل محلہ اور نا اہل پڑوسی ، ٣٦)۔ ٧. **تحقیق کرنا ، تصدیق کرنا ، گواہی ،**

ثبوت بہم پہنچانا یا ثابت کرنا. اخراج کیا اس کو امام احمد نے اور صحیح کیا ابن حبان نے. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ٣ : ٥٦).

---گئے (اور) سلامت آئے کہاوت.
جیسے گئے تھے ویسے ہی آ گئے کچھ کھویا نہ پایا ، بغیر کچھ کیے ہوئے پلٹ آئے. غرض صحیح گئے اور سلامت آئے ، گھر والوں نے جب شکوہ کیا تو بولے میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا مجھ سے کسی کی سفارش نہیں ہو سکتی. (١٩٦٢ ، گنجینۂ گوہر ، ٣٧).

---مُسْلِم (---ضم م ، سک س ، کس ل) امث.
احادیث کی ایک کتاب جسے امام مسلم نے مرتب کیا ہے. صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت ذبح کے فرماتے تھے بسم اللہ واللہ اکبر. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ٣ : ٥٦). بعض مغرب والوں نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دیا. (١٩٥٦ ، مشکوٰۃ شریف (مقدمہ) ، ١ : ١٣). [رک : صحیح + مسلم (عَلَم)].

---مَعْنوں میں م ف.
بجا طور پر ، در اصل ، حقیقت میں ، واقعی. اس عہد میں یہ زبان صحیح معنوں میں ہندوستانی کہلانے کی مستحق تھی. (١٩٦١ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ١٨٣).

---نامہ (---فت م) امذ.
رک : صحت نامہ. اس کتاب میں بھی طباعت کی اغلاط بھی آخر میں صحیح نامہ لگایا گیا ہے. (١٨٣٥ ، تذکرۂ خوش معرکۂ زیبا (مقدمہ)، ١٠). حضرت یہ صحیح نامہ کیسا ہے مجھے تو اس میں غلطی کا شبہ ہوتا ہے. (١٨٩١ ، تعال بے خبر ، ٩٨). [صحیح + نامہ (رک)].

---و سالِم (---و مع ، کس ل) صف ؛ م ف.
رک : صحیح سالم. خداوند عالم ... تجھے دن کے وقت وہاں سے صحیح و سالم نکالے گا. (١٨١٣ ، ام الائمہ ، ٩٣). حضرت کو صحیح و سالم پا کر بہت خوشی ہوئی. (١٨٨٨ ، خیابان آفرینش ، ١١٦). دیکھتے ہیں کہ اسمٰعیل کی جگہ ایک مینڈھا ذبح کیا ہوا پڑا ہے اور اسمٰعیل تندرست و صحیح و سالم ہیں. (١٩٣٣ ، قرآنی قصے ، ٣٥). [صحیح + و (حرفِ عطف) + سالم (رک)].

---و سَلامَت (---و مع ، فت س ، م) صف ؛ م ف.
رک : صحیح سلامت. کیوں ہوا بچہ پورے دنوں کا صحیح و سلامت ہوا. (١٨٨٥ ، فسانۂ مبتلا ، ٨). وزیر نے اس حکم کی تعمیل کی اور روانہ ہو گیا اور صحیح و سلامت پہنچ گیا. (١٩٣٠ ، الف لیلہ و لیلہ ، ١ : ٢). [صحیح + و (حرفِ عطف) + سلامت (رک)].

صَحیحَہ (فت ص ، ی مع ، فت ح) صف مث.
صحیح (رک) کی تانیث. امتحانات صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ وہ بھی اور اجسام ثقیلہ کے مانند متعلق بہ کشش زمین ہے. (١٨٣٧ ، ستۂ شمسیہ ، ١ : ٣). تمام احادیث صحیحہ سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے. (١٨٩٥ ، تصنیفات احمدیہ ، ٨ : ١٢). موجودہ عہد میں زبان کا مطالعہ ... حروفِ علّت اور حروفِ صحیحہ کو ... گرفت میں لانے کی کوشش پر مبنی ہے. (١٩٣٨ ، ہندوستانی لسانیات کا خاکہ (مقدمہ) ، ٢٠). [صحیح + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صَحیحَین (فت ص ، ی مع ، ی لین) امث.
(لفظاً) دو صحیح چیزیں ؛ مراد : حدیث کی دو مشہور کتابیں ، صحیح بخاری اور صحیح مسلم. صحیحین میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی روزہ رکھے ... بخشے جائیں گے اس کے سب گناہ. (١٨٥٥ ، الدرالفرید فی مسائل الصیام ، ٣).

اس روئے کتابی کی صحیحین سے تشبیہ
اے اہلِ حدیث اس میں گماں ہے غلطی کا

(١٨٩٦ ، تجلیات عشق ، ٤٣). صحیحین میں حضرتِ انس کی روایت سے منقول ہے کہ خطبۂ جمعہ ہی میں آپؐ نے دعا فرمائی. (١٩٦٩ ، معارف القرآن ، ١ : ١٤٨). [صحیح + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

صَحیفا (فت ص ، ی مع) امذ.
رک : صحیفہ ، کتاب.

اس کو دیوان کون کہتا ہے
یہ فصاحت کا اک صحیفا ہے

(١٩٠٥ ، گفتار بیخود ، ٣١٧). [صحیفہ (رک) کا متبادل املا].

صَحیفَہ (فت ص ، ی مع ، فت ف) امذ.
١. کتاب ، رسالہ ، چھوٹی کتاب نیز الہامی کتاب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی رسول پر اُتاری گئی ہو.

خدا کی طرف تھے کتاباں کیے
ہو فیرز تھے اوترے صحیفے گنے

(١٥٩١ ، قصہ فیروز شاہ (ق) ، عاجز ، ٨).

تجھ تجلی کے صحیفے کا سرج ہے یک ورق
عکس تیری زلف کا جگ میں شب دیجور ہے

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢٢٨).

میں نے جانا تھا صحیفہ عشق کا ہے میرے نام
واہ یہ دیوان بھی نقلِ دفاتر ہو گیا

(١٧٩٨ ، سوز ، د ، ٣). ایک سو اٹھائیس صحیفے اترے بیچ آدم کے اوپر پاؤں ، اور شیث پر تیس. (١٨٠٣ ، دقائق الایمان ، ٨٣). بہن نے وہ صحیفہ جس میں سورۂ طٰہٰ لکھا تھا نکالا. (١٨٨٧ ، خیابان آفرینش ، ٣٠). صحیفۂ لاہوتی کی دیباچہ نویسی کے لیے ملکوتی اسباب کی ضرورت ہے. (١٩١٣ ، انتخاب توحید (دیباچہ) ، ٦).

صحیفے جو بھی آئے ہیں مرا ایماں ہے ان پر
خدا کا صرف آخر باالیقیں قرآنِ اعظم ہے

(١٩٨٥ ، رخت سفر ، ٣٥). **٢. خط ، مکتوب ، فرمان وغیرہ.** صحیفۂ سراپا حکمت کو بہ تعظیم تمام چوم کے تعویذ بازوئے شہر یاری کیا. (١٨٣٨ ، بوستان حکمت ، ٣١). صدیق مکرم سفر سے واپس ہوا تو ڈاک میں صحیفۂ مودت ملا. (١٩٣٠ ، کاروان خیال ، ٦٨). **٣. ورق ، صفحہ (لکھا ہوا).**

اس گلبدن کے وصف کے لکھنے کوں اے سراج
درکار ہے صحیفۂ برگِ سمن سفید

(۱۷۳۹ع ، کلیات سراج ، ۲۰۵). حضرت عثمان نے حضرت حفصہ کے پاس آدمی بھیجا اور کہلایا کہ وہ ان صحیفوں کو جن کو حضرت ابوبکر نے مرتب کرایا تھا ، ہمارے پاس بھیجدیں . (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۵۲۱). [ع : (ص ح ف)].

---اِلہام / اِلہامی کس اضا / صف (--- کس ا ، سک ل) امذ ؛ صف.
خدا کی طرف سے نازل کی ہوئی کتاب ، آسمانی کتاب. جس طرح اس کا صحیفۂ الہامی اور وحیٔ ربانی نور ہوتی ہے وہ خود بھی سراپا نور ہوتا ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۱۸۸). وہ فطرت کے قوانین سے واقف ہوا لیکن اس کے سکریچر (صحیفۂ الہام) سے بے بہرہ رہا. (۱۹۷۶ ، اقبال ، شخصیت اور شاعری ، ۶) [صحیفہ + الہام / الہامی (رک)].

---اِلٰہِیّہ کس صف (--- کس ا ، مد ل ، کس ہ ، شد ی بفت) امذ.
اللہ کی کتاب ؛ (کنایۃً) قرآن شریف. صحیفۂ الٰہیہ (قرآن) میں اور پیدا کیا ہم نے انسان کو احسن تقویم میں اسی کی طرف ایما ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۱۲۷). [صحیفہ + الٰہی (رک) + یہ ، لاحقۂ صفت].

---اِیماں کس اضا (--- ی مع) امذ.
(کنایۃً) قرآن مجید.

دین دار ایسے پھر نہ ہوئے زیر نہ طبق
حقا کہ سب صحیفۂ ایماں کے تھے ورق

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۵۰). [صحیفہ + ایماں (رک)].

---آسْمانی کس صف (--- سک س) امذ.
رک : **صحیفۂ الہامی.** بسبب اوس کے احکام ... کتابیں اور صحیفۂ آسمانی مرقوم ہوتے ہیں . (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۳). شاہنامہ جو عجم کا صحیفۂ آسمانی ہے ... اسی عہد میں تیار ہوا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۲). نگار میں چھپی ہوئی ہر تحریر صحیفۂ آسمانی معلوم ہوتی تھی. (۱۹۸۶ ، اردوگیت ، ۱۷). [صحیفہ + آسمان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خواں (--- و معد) صف.
قرآن پڑھنے والا ، قرأت کرنے والا ، قاری. سہیل اسی حال سے روتا ہوا سجدے میں آکر بیٹھ رہا صحیفہ خواں سے صحبت ہے . (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۵۶۰) [صحیفہ + ف : خواں ، خواندن - پڑھنا].

---رَبّانی کس صف (--- فت ر ، شد ب) امذ.
(کنایۃً) قرآن مجید. انہوں نے ... اس کا بھی اقرار کر لیا کہ صحیفۂ ربانی اور وحیٔ ربانی کی طرح نبی سراپا نور ہوتا ہے (۱۹۸۵ ، سید سلیمان ندوی ، ۱۰۷). [صحیفہ + ربانی (رک)].

---فِطْرَت کس اضا (--- کس ف ، سک ط ، فت ر) امذ.
مراد : **دنیا ، کائنات ، زمین اور آسمان.** وہ آثار کائنات اور صحیفۂ فطرت کا مطالعہ بڑے غور و فکر کے ساتھ کر رہا ہے. (۱۹۶۳ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۱۰). [صحیفہ + فطرت (رک)]

---کامِلَہ کس صف (--- کس م ، فت ل) امذ.
رک : **صحیفۂ آسمانی.** اب ہم ان ادعیہ کا ذکر کرتے ہیں جو مندرج صحیفۂ کاملہ ہیں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۹۸). [صحیفہ + کامل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---کائنات کس اضا (--- کس ء) امذ.
مراد : **دنیا ، زمین و آسمان.** اس کا جواب ... خود صحیفۂ کائنات کے اوراق بارہا دے چکے ہیں. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۸۵). [صحیفہ + کائنات (رک)].

---نِگار (--- کس ن) امذ.
اخبار نویس ، صحافی ، مضمون نگار. کچھ بات پیدا کر دینا ایک اچھے صحیفہ نگار کے لئے بھی کوئی دشوار بات نہیں . (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۱۳۲). [صحیفہ + ف : نگار ، نگاشتن - لکھنا].

---نِگاری (--- کس ن) امث.
اخبار نویسی ، صحافت ، مضمون نگاری. اخبار نویسی یا صحیفہ نگاری دراصل اسی تجسس کی رہین منت ہے جو انسانی زندگی کا اقتضا ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان ، بحیثیت صحافی ، ۱۷). [صحیفہ نگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صِحِّیَہ (کس مع ص ، شد ح بکس ، شد ی بفت) صف.
امور صحت. یقینا حجاز میں صحیہ کے متعلق بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے. (۱۹۲۶ ، مسئلہ حجاز ، ۱۳۳). [ع].

صَخْر (فت ص ، سک خ) امذ.
سخت پتھر ، چٹان.

کیا شاہ نے تب یہ مجھ سے خطاب
یہ ہے زادۂ صخر اس پر عذاب

(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۱۵۷). [ع].

صَخْرَہ (فت ص ، سک خ ، فت ر) امذ.
۱. **بیت المقدس کا وہ بڑا پتھر جو مدوّر دیوار پر اس طرح رکھا ہوا ہے کہ چھت بن گیا ہے ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج اسی مقام سے آسمانوں پر تشریف لے گئے تھے.**

پھر مسند صخرہ پہ گیا تاج رسالتؐ
جس تخت پہ آئے گا خدا روز قیامت

(۱۸۹۳ ، ریاض شمیم ، ۱ : ۵۵). صخرہ کے حجرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کر لیتے اور مجاہدہ کیا کرتے. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۲۵). ۲. **سخت پتھر ، چٹان.** اے میرے پیارے اگر وہ دانہ رائی کے برابر بھی صخرہ میں یا آسمانوں میں یا زمین میں ہو تو اللہ اس کو لائے گا. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۸۷). صخرہ یا چٹان ان اجسام معدنی کے متعدد اقسام میں سے ایک قسم ہے جن سے قشرالارض بنا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۲۷).

نرم جیسے کہ سیب کا موق
سخت جیسے کہ صخرۂ صما

(۱۹۶۵ء ، کفِ دریا ، ۱۵). ۳. **ایک نہایت بدصورت جن کا نام جو حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی چرا لے گیا تھا.**

ہر ایک قطرہ چمٹ جاوے گا بن کر صخرۂ جنی
اپنے ظالم بھرے ہے فوج بکتاوس شیشہ میں

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۹۳). بھیلوں کی صورتوں کی نسبت کیا کہا جائے ہر ایک صخرۂ جنی سے کچھ سوا نظر آتا تھا. (۱۹۳۷ء ، واقعاتِ اظفری ، ۶۶). [ع].

صَخری (فت ص ، سک خ) صف.
پتھر کا ، پتھریلا ، پتھر کا بنا ہوا. بدھ مت کے لیے اس کی خدمات کی شہادت کتبات کے اس مجموعے سے ملے گی جن کی تفصیل یہ ہے ... چودہ صخری فرامین. (۱۹۵۷ء ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۵۶). [صخر + ی ، لاحقۂ صفت].

صُخُور (ضم ص ، و مع) امذ ؛ ج.
چٹانیں ، سخت پتھر. جب ہم طبقاتِ ارضی پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں صخور کی دو قسمیں نظر آتی ہیں. (۱۹۲۹ء ، تختِ طاؤس ، ۹). [صخرہ (رک) کی جمع].

---رُسُوبی / رُسُوبِیّہ کس صف (---ضم ر ، و مع / کس ب ، شد ی بفت) امذ.
(ارضیات) وہ پتھر یا چٹانیں جو پانی کے نیچے مٹی کے تہ بہ تہ جمنے سے پیدا ہوتی ہیں. جو صخور پانی کے عمل سے پیدا ہوتے ہیں انہیں صخورِ رسوبیہ کہتے ہیں. (۱۹۱۰ء ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۲۳۶). علمی اصطلاح ایسی چٹانوں کے لیے احجارِ مطبق یا صخورِ رسوبی ہے. (۱۹۱۸ء ، تحفۂ سائنس ، ۱ : ۱۲۵). [صخور + رُسُوب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---ناری / ناریّہ کس صف (--- کس ر ، شد ی بفت) امذ.
(ارضیات) وہ پتھر یا چٹانیں جو اشیائے معدنی کی حرارتِ کثیر پا کر پگھل جانے سے پیدا ہوتی ہیں. جو صخور اشیاءِ معدنی کی حرارتِ کثیر ... سے پیدا ہوتے ہیں انھیں صخورِ ناریہ اگنیس را کس کہتے ہیں. (۱۹۱۰ء ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۲۳۶). یہ چٹانیں آتشی چٹانیں یا صخور ناری کہلاتی ہیں. (۱۹۱۶ء ، تحفۂ سائنس ، ۱ : ۱۲۵). [صخور + نار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صَد (فت ص) صف.
۱. **ایک سو.**

ہوا رتبہ میں افزوں قافِ قلت کافِ کثرت سے
معمّا پا گئی چشمِ تامّل صاد سے صد کا

(۱۸۵۷ء ، کلیاتِ محسن ، ۵۷). ۲. (أ) **بیسیوں ، سیکڑوں ، زیادہ (تعداد کے لیے مستعمل).**

دو بھواں تیغ جنوبی سے دراز
ہوئے صد محمود وو سکھ دیکھ ایاز

(۱۷۱۳ء ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۰). (آ) **بہت ، نہایت.**

دشمن پالے پاصد ناز
پیارے مارے کنکٹ ساز

(۱۵۰۳ء ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۷۶)).

تکلیف نہ کر آہ مجھے جنبشِ لب کی
ہیں صد سخن آغشتہ بہ خوں زیرِ زباں یوں

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۲۲۶). [ف].

---افسوس فقرہ.
بہت افسوس ہے ، نہایت رنج کی بات ہے.

ذلیل و خوار ہو اہلِ وقار صد افسوس
ہزار حیف دلِ بیقرار صد افسوس

(۱۸۸۷ء ، گلزارِ داغ ، ۳۰۲).

---اِنسان صَد مِزاج کہاوت.
لوگوں کے مزاج مختلف ہوتے ہیں (فرہنگِ اثر).

---آفرین فقرہ.
۱. **شاباش ، مرحبا ، کیا کہنا.** صد آفرین اوبس کو کہ نو سال تک اپنے خیالات کا پتہ نہ چلنے دیا. (۱۹۲۳ء ، تربیتِ نسواں ، ۴) ۲. **(طنزاً) لعنت ملامت کے موقع پر مستعمل.** صد آفرین اس نیک بخت کو عورت ذات اور سفلوں کا خون ہو کر وہ تاک کٹوائی کہ دنیا دنگ رہ گئی. (۱۹۲۰ء ، بنت الوقت ، ۱).

---بار م ف.
سو دفعہ ، بار بار.

صد بار ہم تنک ہو بھی دشمنی عجب یہ
کچھ بھی ملاحظہ ہے ہم جام و ہم نمک کا

(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۱۳۵).

---بار اگر توبہ شکستی ، باز آ کہاوت.
بار بار توبہ توڑنے کے بعد بھی باز آجائے تو بہتر ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---برگ (---فت ب ، سک ر) صف ؛ امذ.
سیکڑوں پنکھڑیوں والا (پھول) ، گیندا.

سب کے تن میں ہے لباسِ کیسری
کرتے ہیں صد برگ سوں سب ہمسری

(۱۷۱۳ء ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۲).

صد برگ کی طرح میں شگفتہ ہوا تو کیا
سو خارِ غم ہیں سینے میں میرے نہاں ہنوز

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۶۲).

بیٹھو چمن میں نرگس و صد برگ کی طرف
نظارہ کر کے عیش و مسرت کی داد دو

(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۱ : ۳۹). گرز داؤدی و صد برگ سیکڑوں کا یرقان کوٹے. (۱۸۹۰ء ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۷۵).

سامنا کرتا اگر ہے باغ میں صد برگ سے
زعفرانی کپڑے تو بھی اے سمن اندام رنگ

(۱۹۰۰ء ، نظم دل افروز ، ۹۲). [صد + برگ (رک)].

---پا اند.
کھنکھجورا ، ہزار پا (نوراللغات). [صد + پا (رک)].

---پارہ/چاک (---فت ر) صف ، م ف.
سینکڑوں جگہ سے پھٹا ہوا ، پرزے پرزے ، ٹکڑے ٹکڑے.

دل صد پارہ تجھ پلک سوں ہے بند
خرقہ دوزی ہے کام سوزن کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵).

آشفتہ سر ہیں یا دل صد چاک بھی کئی
تنہا نہ تیری زلف سے شانے کو عشق ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۳).

سرشک اعتراف عجز تے التماس رہبری کی
جگر صد پارہ ہے اندیشۂ خوں گشتہ طاقت کا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۱).

دلِ صد پارہ سے ، صد گونہ ہمت بڑھ گئی اپنی
کہ جب اک کام لیتے تھے تو اب سو کام لیتے ہیں

(۱۹۵۱ ، سیماب اکبر آبادی ، لوحِ محفوظ ، ۷۸). [صد + پارہ/ چاک (رک)].

---چراغ (---فت نیز کس ج) اند.
روشنی کا چوبی یا خشتی ستون جس میں بہت سے چراغ جلائے جاتے تھے (نوراللغات). [صد + چراغ (رک)].

---چند(اں) (---فت ج ، سک ن) صف.
سو گنا ، صورت حال سے بہت زیادہ ، کئی گنا ، بہت زیادہ.

کیا کہئے ترکیب خود آرائی میں اس سہ رو کی زیب
توڑ ڈالے آئنہ تو جلوہگر صد چند ہو

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۹).

شب غم میں ابھی گھبرائے ہیں ہم
لحد میں ہو گا صد چنداں اندھیرا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳). جب افراد کی تخئیل ، مرقع بیانی و مرقع نگاری سے اسقدر متاثر ہوتی ہے تو جماعات تو اس سے صد چند ہزار چند متاثر ہوں گی. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۶۸). [صد + چند (رک)].

---حیف فقرہ.
رک : صدافسوس.

کہ صد حیف جو ہو اس ٹھار نئیں
سو اس ٹھار وو جیو یار نئیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۶).

صد حیف وہ ناکام کہ اک عمر سے غالب
حسرت میں رہے ایک بت عربدہ جُو کی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۸). صد حیف کہ جب کبھی ہم نے انھیں دیکھا قدرے گجا پایا. (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۱۳۶).

---خصمی (---فت خ ، سک ص) صف ست.
وہ عورت جس کے متعدد شوہر ہوں ، جو آج کسی کے پاس ہو کل کسی اور کے پاس ؛ (مجازاً) وہ عہدہ یا عہدہدار جو کئی جا کموں کے ماتحت ہو. آپ کی سررشتہ داری بھی صد خصمی رہی (۱۹۱۸ ، مکاتیب مہدی ، ۱۲۰). [صد + خصم (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---دانہ (---فت ن) صف.
سو دانوں والا.

زنار باندھ سبحۂ صد دانہ توڑ ڈال
رہرو چلے ہے راہ کو ہموار دیکھ کر

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۵۹). [صد + دانہ (رک)].

---در شَوَد کُشادہ چُو بَستہ شَوَد دَرے کہاوت.
(فارسی مصرع اردو میں بطور کہاوت مستعمل) ایک جگہ سے مایوسی ہو تو اور تدبیریں نکل آتی ہیں (فرہنگ اثر).

---دَرْصَد (---فت د ، سک ر ، فت ص) اند.
ایک قسم کا نقش جو خاص طریقہ سے بھرا جاتا ہے ، وہ حاصل ضرب جو سو کے سو میں ضرب دینے سے نکلے.

غم نہ کر دے کیوں دوزخی کاویانی کو علم
نقش صد در صد جو ہو اس کے علمبردار کا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۱). [صد + در (حرف جار) + صد (رک)].

---رحمت فقرہ.
(عو) صد آفریں ، شاباش.

خوب سیکھا ہے واہ صد رحمت
دوستی کا نباہ دل میرا

(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۲۵). صد رحمت اس پر جس نے دودھ پلایا. (۱۹۶۲ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۰۹).

---رنگ (---فت ر ، غنہ) صف.
سو رنگوں والا ؛ (مجازاً) مختلف انداز کا ، طرح کا ، گونا گوں.

جلوہ ہے مجھی سے لبِ دریائے سخن پر
صد رنگ مری موج ہے میں طبع رواں ہوں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۲۶). [صد + رنگ (رک)].

---رنگی (---فت ر ، غنہ) امث.
طرح طرح کا ہونا ، متنوع . تخلیق پر شعوری اثرات میں صد رنگی ملتی ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۹۱). [صد رنگ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سالہ (---فت ل) صف.
سو سال کا نیز سو سال کی عمر کا.

زاہد صد سالہ آیا میکدے میں بھول کر
لا شراب کہنہ ساقی اس پرانے کے لئے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰۴).

اے مردۂ صد سالہ تجھے کیا نہیں معلوم
ہر موت کا پوشیدہ تقاضا ہے قیامت

(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۳۴). قائداعظم کے صد سالہ یوم پیدائش کی تقریب پر بھی بہت سی فرمائشی کتابیں معرض وجود

میں آئیں. (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۴۲۴). [صد + سال (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــ شاخہ (ـــ فت خ) صف.
سو شاخوں والا ، گھنا (درخت).

چمن میں روشنی کے نور کو تاڑ
بجائے جھاڑ صد شاخے ہوئے جھاڑ

(۱۷۸۲ء ، حاتم ، د ، ۲۲۶). صد + شاخ (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــ شکر فقرہ.
خدا کا شکر ہے کی جگہ مستعمل.

یار مجھ پر ہے مہرباں صد شکر
ہے مرے غم کا قدرداں صد شکر

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۲۶۶).

گردش بخت موافق ہوئی صد شکر اسیر
ہجر کے روز کٹے وصل کی راتیں آئیں

(۱۸۷۰ء ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۵۰).

پھر چاندنی کے دام میں آنے کو تھے گلاب
صد شکر نیند کھونے سے پہلے سنبھل گئے

(۱۹۷۷ء ، خوشبو ، ۲۶۰).

ـــ فنّی (ـــ فت ف ، شد ن) صف (قدیم).
بہت زیادہ ہنر رکھنے والا ، ہر فن مولا ، اُستاد. ایک ہرن صد فنی اس نازاں کوں غمزاں نے جنی. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۱۷۲). [صد + فن (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ کُلاغ را یک کُلوخ بس اَست کہاوت.
سو کوؤں کے لیے ایک ڈھیلا کافی ہے ، بزدلوں کو دھمکی ہی کافی ہوتی ہے (جامع اللغات).

ـــ گُونہ (ـــ و مع ، فت ن) صف ؛ م ف.
سو رنگ کے ، طرح طرح سے ، بہت زیادہ.

دل صد پارہ سے ، صد گونہ بہت بڑھ گئی اپنی
کہ جب اک کام لیتے تھے تو اب سو کام لیتے ہیں

(۱۹۵۱ء ، سیماب اکبر آبادی ، لوح محفوظ ، ۴۸). [صد + گون (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــ مَرحَبا فقرہ.
شاباش ، آفریں (جامع اللغات).

ـــ مَنی (ـــ فت م) صف.
سو من کا (وزن میں) (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [صد + من (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ و سی سال م ف.
(دعائیہ) ایک سو تیس سال (تک) ، بہت عرصے تک ، لمبی مدّت.

دیکھتی ہیں کبھی تسبیح کبھی مصحف رخ
یاالٰہی رہیں قائم صد و سی سال آنکھیں

(۱۸۶۱ء ، سراپا سخن ، ۹۱). خدا آپ کو صد و سی سال زندہ رکھے. (۱۹۸۳ء ، وہ صورتیں الٰہی ، ۱۲۳).

ـــ ہا صف ؛ م ف.
سیکڑوں ، بہت زیادہ ، بے شمار.

بڑے عزت افزائے اہلِ علوم
کہ ہیں ماہ کے ساتھ صدہا نجوم

(۱۸۷۲ء ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۳). صدہا امور ایسے ہیں جن میں صاف طور پر ان کے تسامح و مداہنت کو دیکھ رہا ہوں. (۱۹۱۳ء ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۶۰). صدہا جذبات ... اس کو گہرے اور ارفع احساسات کی طرف بڑھاتے ہیں. (۱۹۸۳ء ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۰۶). [صد + ہا ، لاحقۂ جمع].

ـــ ہَزار (اں) (ـــ فت ہ) صف ؛ م ف.
ہزاروں ، ہزارہا ، بے شمار ، بہت زیادہ ، ایک لاکھ.

وقت آیا ہے کہ غم کا جڑاؤ ہارین پڑ سوں
صد ہزاراں شکر پایا ہوں میں دن عید کا

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۰).

یو یک جیو کیا اچھے صد ہزار
اپسے ہاشمی عشق میں کر نثار

(۱۶۹۷ء ، ہاشمی بیجا پوری ، مثنوی عشقیہ ، ۷). زلف چلیپا تا بکمر عنبر افشاں ، عنبر بار ، روکش ، صد ہزار ، نافہ ختن و مشک تاتار. (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶).

سامان صد ہزار گلستاں کریں گے ہم
تیغ نگہِ ناز کو عریاں کریں گے ہم

(۱۹۳۷ء ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۱۳۴). [صد + ہزار (رک) + اں ، لاحقۂ جمع)].

ـــ ہَزار آفریں فقرہ.
رک : صد آفریں. صد ہزار آفرین اس شہنشاہ بیدار مغز پر جس نے ... سابقہ قرضہ بھی ادا کر دیا ہے. (۱۸۹۳ء ، بست سالہ عہد حکومت ، ۵۸).

ـــ ہَزارہ (ـــ فت ہ ، ر) امذ.
رک : صد برگ. گل صد ہزارہ سیانانسی سے اعلیٰ ہے اس طرح ... ایروبیڈ سے ترقی یافتہ ہے. (۱۹۳۹ء ، رسالۂ علم نباتات ، ۹۳). [صد ہزار + ہ ، لاحقۂ نسبت].

صَدّ (فت ص ، شد د) امث.
روک ، آڑ ، باز رکھنا.

ضعف سے صدِّ رمق تھی اُس میں جاں
پوست تھا باقی فقط یا استخواں

(۱۸۳۵ء ، رنگین ، گلدستہ رنگین ، ۵۳). [ع].

صَدا (فت ص) امث.
۱. (أ) **آواز باز گشت ، گونج.**

ہوند بولے زیر گردوں گر کوئی میری سُنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے

(۱۸۵۳ء ، ذوق ، د ، ۲۴۸). صدا وہ انعطاف آواز کا ہے جب ہوا کسی پہاڑ یا جسم بلند سے ٹکر کھاتی ہے جیسے کسی طاس میں پانی بھرا ہو. (۱۹۲۵ء ، حکمۃ الاشراق ، ۳۸۹).

اپنی اپنی سوچ کے خودساختہ گُنبد میں ہم
اپنی صداؤں کے سوا کچھ بھی نہ تھے
(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۹۱). (iii) آواز.
ڈالے اُکھاڑ کوہ کوں جیوں کاہ اے ولی
عاشق کی آو سرد کہ جس میں صدا نہیں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۳).
جھک جھک کے ملے سبطِ پیمبر غربا سے
آباد ہوا شہر نمازوں کی صدا سے
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۶). ممکن تھا کہ ارتداد کی جگر خراش صدائیں کانوں میں آتیں. (۱۹۳۳ ، شہید مغرب ، ۵۱).
مقتل کی طرح سو گئی کیا گھر کی فضا بھی
آتی نہیں اب دل کے دھڑکنے کی صدا بھی
(۱۹۶۸ ، دریا آخر دریا ہے ، ۹۳). (iiii) پکار ، ندا. کیا آپ کی صدا پر لبیک کہنے کا یہ نتیجہ ہے. (۱۹۳۷ ، اک عشرِ خیال ، ۲۹). ۲. **وہ کلمات جو فقیر بھیک مانگنے کے لیے منہ سے نکالتا ہے ، فقیر کے مانگنے کی آواز.**
کیا ہے حق نے تجکوں بادشاہِ کشورِ خوبی
غریبوں کی صدا کوں مان لے دے دان درسن کا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۷۰). ایک فقیر کی سی صدا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۸).
سرِ راہ بیٹھے ہیں اور یہ صدا ہے
کہ اللہ والی ہے بے دست و پا کا
(۱۹۲۸ ، آخری شمع (حضور) ، ۷۱). ۳. (تصوف) **وہ صوتِ حق جو قلب پر وارد ہوتی ہے** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۹). ۴. (قدیم) **سدا (رک) کا بگاڑ ، ہمیشہ.**
جو کوئی ان کی محبت سوں غلام اُن کے کنوایا ہے
مدد اس مُصطفیٰ سے ہور بیہ کہ وو صدا دائم
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰). [ع].

ـــــ اُٹھانا محاورہ.
آواز بلند ہونا.
اوٹھی اس ادا سے صدائے رباب
کہ باقی رہی کچھ دلوں میں نہ تاب
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۵۰). لوگ تو سردی کی سختیوں کی شکایت کر رہے ہیں اور میرے دل آرزومند سے اب بھی صدائے ہل من مزید اُٹھ رہی ہے. (۱۹۴۳ ، غبارِ خاطر ، ۱۷۹).

ـــــ ئے اِحتِجاج (ـــــ کس مج ا ، سک ح ، کس ت) امث.
پُرزور اعتراض ، مخالفانہ آواز ، اعتراض. لوٹا بدلوانے کی بڑی بڑی کوششیں کی گئیں ، محضر پیش ہوئے صدائے احتجاج بلند کی گئی ، لیکن میونسپل کمیٹی کے بجٹ میں نہ گنجائش نکلنی تھی نہ نکلی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین فرحت ، ۳ : ۱۹۹). اس کی تصویریں دورِ حاضر کی تصویروں میں جاری و ساری بدصورتی کے خلاف صدائے احتجاج ہیں. (۱۹۸۹ ، افکار ، لاہور ، اگست ، ۸۲). ف : بلند کرنا. [صدا + ئے (حرفِ اضافت) + احتجاج (رک)].

ـــــ آنا محاورہ.
آواز آنا ، آواز سنائی دینا.
کوئے جاناں سے بیاباں کو گیا شاید جلال
شب سے وحشت خیز نعروں کی صدا آتی نہیں
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۹۹).
دم بہ دم کان میں آزاد! یہ آتی ہے صدا
کوئی بے تاب تماشا ہو تو ہم دور نہیں
(۱۹۵۹ ، بوئے رسیدہ ، ۴۷).

ـــــ ئے بازگشت کس اضا (ـــــ سک ز ، فت گ ، سک ش) امث.
۱. **وہ آواز جو پہاڑ یا گنبد وغیرہ سے ٹکرا کر واپس آتی ہے.** تمام افلاک و بروج سے صدائے بازگشت آ رہی تھی. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۴۳۳). صدائے بازگشت کو صحیح مقدار میں حاصل کرنا صوتیات کا حسن سمجھا جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۲۷۳). ۲. (مجازاً) **اثر ، نقل ، باقیات.** یہ خیال دراصل اس دقیانوسی نو آبادیاتی پالیسی کی صدائے بازگشت ہے. (۱۹۴۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱). محمد حسن عسکری کے باب اس کی صدائے بازگشت نے جدیدیت کے اہم ترین شعبے میں بڑا اہم کام کیا. (۱۹۸۷ ، تنقید و تحقیق ، ۱۳). [صدا + ئے (حرفِ اضافت) + ف : باز = دوبارہ ، واپس + ف : گشت ، گشتن = پھرنا].

ـــــ ئے بَرنَخاست فقرہ ؛ امث.
(فارسی فقرہ اُردو میں مستعمل) کوئی آواز نہ اُٹھی ، کوئی جواب نہ ملا ، کچھ اثر نہ ہوا. اشتہار دیے اخباروں میں چھپوایا ، مگر صدائے بر نہ خاست. (۱۸۹۶ ، لیکچروں کا مجموعہ ، نذیر ، ۲ : ۵۷). اس نے اور اُس کی خادمہ نے بہت زنجیر ہلائی ، مگر صدائے برنخاست. (۱۹۲۵ ، موجودہ لنڈن کے اسرار ، ۵۶). اس کا نتیجہ اب تک زیادہ تر یہی ہوا ہے کہ الا ماشاءاللہ ان کی طرف سے صدائے برنخاست. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۲۸۸).

ـــــ بَصَحرا / بَہ صَحرا (ـــــ فت ب فت مج ص ، سک ح) امث ؛ م ف. ؛ م ف.
صحرا میں دی جانے والی آواز ؛ (کنایۃً) ایسی آواز جس کا کوئی جواب نہ ملے ، بے سود آواز ، ایسی بات جس کی شنوائی نہ ہو. میر تقی نے کتنی دفعہ درد انگیز صدائیں بلند کیں لیکن وہ تمام صدا بصحرا بن کر رہ گئیں. (۱۹۲۷ ، روحِ تنقید ، ۱۱۷). ایس۔ اے۔ رحمٰن مرحوم کی یہ آخری پکار ، صدا بہ صحرا ثابت نہ ہوئی. (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نقادِ اُردو کی داستان ، ۲۲). [صدا + ب / بہ (حرفِ جار) + صحرا (رک)].

ـــــ بُلَند کرنا محاورہ.
چلّا کر بولنا ؛ بات علی الاعلان کہنا. اس وسیع خطۂ خاک میں ... حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب کلدان میں یہ صدا بلند کرنی چاہی تو آگ کے شعلوں سے کام پڑا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۴۳). ہر ایک اپنے حوصلے اور اپنی ہمت کے مطابق دور دراز ملکوں میں جا کے مسیحا کی آسمانی بادشاہت کی صدا بلند کرنے لگا. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۶۵).

---بُلَند ہونا محاورہ.
آواز اٹھنا ، بات کا علی الاعلان کہا جانا. شیعہ و سنی کا جھگڑا سب سے زیادہ لکھنؤ میں پیدا ہو سکتا تھا ، لیکن یہ صدا دلی سے بلند ہوئی. (۱۹۰۰ ، مقالات شبلی ، ۳ : ۱۰۰).

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف.
آواز کو محفوظ یا ریکارڈ کرنے والا. ایک ایسا رقص ترتیب دیا گیا جس کے متعلق اعلانات صدا بند فیتے پر مرتسم کی گئیں. (۱۹۶۹ ، سیربین ، کراچی ، ۲ (۱۰ ، ۱۰ اکتوبر): ۲۶). [صدا + ف : بند ، بستن - باندھنا].

---بَنْد کَرنا ف م.
آواز کو محفوظ یا ریکارڈ کرنا. فلم کے دوگانے جو قیاس ہاشمی نے لکھے ہیں صدا بند کئے جا چکے ہیں. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ ، جولائی ، ۵).

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
آواز کو محفوظ یا ریکارڈ کرنے کا عمل. ان خطبات کی صدا بندی کی جا رہی ہے اور بورڈ انہیں چھاپنے کا ارادہ رکھتا ہے. (۱۹۶۷ ، ماہ نو ، لاہور ، مئی ، ۲). اف : کرنا. [صدا بند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَر کان ہونا محاورہ.
آواز کو توجہ سے سننا.

نالوں سے پا رہا ہوں میں تسکین قلب کچھ
شاید کسی کے کان ہیں میری صدا پر آج

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۶۷).

---پَیدا ہونا محاورہ.
آواز نکلنا.

تھے مرحلہ پیما جو شہ یثرب و بطحا
ناگہ ہوئی رونے کی صدا غار سے پیدا

(۱۸۸۵ ، عشق لکھنوی (مہذب اللغات)).

---پَھیلنا محاورہ.
ہر طرف آواز جانا ، آواز منتشر ہونا ، آواز گونجنا ، دور تک آواز پہنچنا یا پھیلنا.

گوش کریم تک کبھی جا پہنچے یہ سمت کے جائے
پھیل رہی ہے شہر میں سائلوں کی صدا عبث

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۶۶).

---ئے جَلی کس اضا (---فت ج) امث.
واضح آواز ، بلند آواز. بصدائے جلی چلایا کہ میں مبارز اپنا علی کے سوا دوسرے کو نہیں جانتا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۵۲۳). [صدا + ئے (حرفِ اضافت) + جلی (رک)].

---ئے دُہُل کس اضا (---ضم د ، ہ) امث.
نقارے کی آواز (ماخوذ : جامع اللغات). [صدا + ئے (حرفِ اضافت) + دہل (رک)].

---ئے دُہل اَز دُور خوش اَست فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
رک : دور کے ڈھول سہانے ، یہ مثل ایسے موقع پر بولتے ہیں جہاں غائب کی ایسی تعریف کی جائے جو درحقیقت ایسی تعریف کے قابل نہ ہو.

سچ مثل ہے کہ صدائے دہل از دور خوش است
دور سے ہم تری باتوں کا مزا لیتے ہیں

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---دینا محاورہ.
۱. **آواز نکالنا ، چلانا ، بولنا.**

کم مایہ کمال اپنا جتا دیتا ہے اکثر
جو ظرف کہ خالی ہے صدا دیتا ہے اکثر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱۶).

صدا کل شام سے الفت کا آزاری نہیں دیتا
نقاہت بڑھ گئی شاید دل اب یاری نہیں دیتا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۶۵). ۲. **بلانے کے لیے آواز دینا ، پکارنا.**

بغر ساقی ، بغر پیالا ، بغر پیرت ، بغر پیارے
دنیا کچ نیں کہ منج قلقل صراحی کا صدا دینا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۲۲).

ہمارے بعد یہ ہے حال ہم صفیروں کا
اس آشیاں میں صدا دی ادھر پکار آئے

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، د ، ۳۶).

سنا تھا ہم نے کہ منزل قریب آ پہنچی
کہاں ہیں آپ اگر ہو سکے صدا دیجے

(۱۹۶۶ ، ماجرا ، ۸۷). ۳. **فقیر کا پکار کر بھیک مانگنا.**

بھیک کو نکلے تھے گھر سے کچھ بھکاری قوم کے
جھولیاں ڈالے گلے میں در بدر دیتے صدا

(۱۸۹۱ ، دیوان حالی ، ۱۲۰).

اندازہ ترا کیا ہے وہ کیا جانئے کیا دے
رکھ ظرف تمنا یونہی اس دریہ صدا دے

(۱۹۳۰ ، نقوش مانی ، ۱۵۵).

---ڈالنا محاورہ.
فقیر کا آواز لگانا ، پکار کر بھیک مانگنا.

کہ ایک دن وہ عورت تھی خوشحال سی
صدا ڈالی آ کر گدا ایک نے

(۱۸۳۲ ، مجموعہ ہندی ، ۸۳).

---شَناس (---کس نیز فت ش) صف.
آواز پہچاننے والا ، آواز کی خوبی کو محسوس کرنے والا ، آواز سمجھنے اور محسوس کرنے والا.

شورش دہر میں کوئی کان نہیں صدا شناس
گونج رہا ہے رات دن ساز غزل سرائے دل

(۱۹۳۸ ، لوح محفوظ ، سیماب اکبرآبادی ، ۲۰۲). [صدا + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا].

---کار صف.
آواز کا فنکار ، مغنی ، گلے والا ، گویّا. ڈرامے کو مزید موثر بنانے میں صداکاروں کی محنت کا بھی نمایاں دخل رہا. (۱۹۸۹ء ، جنگ ، کراچی (مڈویک میگزین) ، ۲۵ ، اکتوبر ، ۱۵). [صدا + ف : کار (رک)].

---کاری امث.
آواز کا فن ، گلے وغیرہ کا فن. وہ ٹکسال میں بھی صداکاری کے شعبے سے منسلک ہیں. (۱۹۹۰ء ، جنگ ، کراچی (مڈویک میگزین) ، ۱۰ ، جنوری ، ۱۶). [صداکار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کرنا محاورہ.
فقیر کا آواز لگانا ، فقیرانہ سوال کرنا ، پکار کر بھیک مانگنا.

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۳۳).

دل ہی تو ہے سیاستِ درباں سے ڈر گیا
میں اور جاؤں در سے ترے بن صدا کیے
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۳۲).

---ئے کُن کس اضا(---ضم ک) امث.
کُن (ہو جا ، پیدا ہو جا) کی آواز (خدائے تعالیٰ جب کسی چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ، کن ، فرما دیتا ہے ، اور وہ چیز فوراً پیدا ہو جاتی ہے) ، عدم سے وجود میں لانے کے لیے خدائے تعالیٰ کا حکم.

، صدائے کن ، کو پہلی بار سُن کر
جسم تجھ سے لیا تھا زندگی نے
(۱۹۸۳ء ، سمندر ، ۲۵). [صدا + ئے (حرفِ اضافت) + ع : کُن - ہو جا].

---ئے کُن فَیَکُون کس اضا(---ضم ک ، سک ن ، فت ف ، ی ، و مع) امث.
رک : صدائے کن.

یہ کائنات ابھی ناتمام ہے شاید
کہ آ رہی ہے دمادم صدائے کن فیکون
(۱۹۳۵ء ، بالِ جبریل ، ۴۳). [صدا + ئے (حرفِ اضافت) + ع : کُن (رک) + فیکون - پس ہو جاتا ہے].

---ئے کوہ کس اضا(---و مع) امث.
پہاڑ کی گونج (فیروزاللغات). [صدا + ئے (حرفِ اضافت) + کوہ (رک)].

--- کَہنا محاورہ.
آواز لگانا ، بول بولنا.

ہے جہاں مانندِ بحر اور ہم مثلِ حباب
اب چلے جائیں گے آئے اک صدا کہنے کو ہیں
(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۱۳۲). چار ابرو کی صفائی کئے ہوئے اپنی اپنی صدا کہہ رہے ہیں. (۱۸۸۵ء ، بزم آخر ، ۱۰۱).

---گَر (---فت گ) صف.
آواز دینے والا ، آواز بلند کرنے والا. سلیم احمد کشتیٔ نوح کے ایک ایسے مسافر تھے جو عالمگیر سیلاب میں سلامتی کا استعارہ بن کر زندہ رہے وہ ایک ایسے صداگر تھے جو صحرا میں اذان دیتے رہے. (۱۹۸۶ء ، آنکھ اور چراغ ، ۲۸۹). [صدا + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گُونجنا محاورہ.
کسی جگہ دیر تک آواز کا اثر باقی رہنا.

چل دیا مجنوں تو صحرا سے کسی جانب مگر
اک صدا گونجی ہوئی ہے نالہ و فریاد کی
(۱۹۲۵ء ، نشاطِ روح ، ۲۰۰).

دل جن کے دھڑکنے کی صدا گونج رہی ہے
عیسیٰ نہ سہی پھر بھی صلیبوں پہ چڑھے ہیں
(۱۹۶۷ء ، شہرِ درد ، ۲۰۰).

---ئے لَبَّیک کس اضا(---فت ل ، شد ب ، ی لین) امث.
لبیک (تیری خدمت میں حاضر ہوں) کی آواز. وہ قدسی نفوس جن کی پاک روحوں نے صلاح الدین کی صلائے عام پر صدائے لبیک دی. (۱۹۰۲ء ، شہید مغرب ، ۹۸). جادوگروں نے حضرت موسیٰ کی دعوت پر صدائے لبیک بلند کر دی. (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۰۳). اف : بلند کرنا ، دینا. [صدا + ئے (حرفِ اضافت) + لبیک (رک)].

---لگانا محاورہ.
فقیر کا پکار کر سوال کرنا ، فقیر یا خوانچہ فروش وغیرہ کا آواز دینا. بندۂ ہوا و ہوس کے دروازہ پر دریوزہ گروں کی صدا لگاتا ... پھرتا ہے. (۱۸۹۳ء ، مقدمہ شعر و شاعری ، ۳۲).

لڑا ہے نالۂ عاشق سے کس قدر وہ بت
گدا بھی اس کی گلی میں صدا لگا نہ سکا
(۱۹۳۵ء ، ناز ، ک ، ۳۹). پھیری والے عابدہ کی کھڑکیوں میں منہ اڑا کر صدا لگاتے تھے. (۱۹۸۰ء ، پرایا گھر ، ۵۳).

---نِکَلنا ف ل.
آواز نکلنا.

کسی دن طور پر وہ گل جو بہرِ سیر آ نکلے
شجر سے اَنْتَ مِنِّی اَنْتَ مِنّی کی صدا نکلے
(۱۸۷۰ء ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۵۸). ہر ساز سے وہی ایک صدا نکلتی ہے. (۱۸۹۲ء ، سفر نامہ روم و مصر و شام ، ۳).

صَدّا (فت ص ، شد د) امث.
(پنجاب) **شادی یا غمی کے موقع کا بلاوا** (فرہنگ آصفیہ). [صدا (رک) کا بگاڑ].

---دینا محاورہ.
شادی کا بلاوا دینا ، بلّوا دینا (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ).

صَدارَت (فت ص ، ر) امث.
۱. **بالا نشینی ، کسی جماعت ، جلسے یا ملک کی سربراہی.**

جاگا سو پرنکس کا ہوئے کا آج پرگٹ
اوچھند بھریا سو چندا بیٹھن صدارت آیا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۴۳)۔
نہ پوچھیے پھر ارا کینِ بزمِ دل کی خوشی
صدارت اس کی اگر ہائے آنجناب سے زیب
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۶۸)۔ ہماری خاطر ایک تقریب کا اہتمام ہے ، حیات اللہ انصاری صدارت کر رہے ہیں۔ (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۳۷)۔ اف : کرنا۔ ۲. **جمہوری مُلک میں سربراہِ مملکت یا صدر کا عہدہ۔** نئے آئین کو اسکندر مرزا کی صدارت میں چلانا ویسا ہی تھا جیسے کہ دودھ کو بلّی کی رکھوالی میں رکھنا۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۷۵)۔ ۳. **شاہی زمانے کے ایک عہدے کا نام جو وزارت کے قریب ہوتا تھا ؛ چیف جسٹس کا عہدہ۔** ماہی پہلے بادشاہ کا دیوانِ صدارت تھا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۲۰)۔ اکبر نے شیخ عبدالنبی کا زور توڑ کر صدارت کے ٹکڑے کر دیے تھے۔ (۱۹۱۰ ، شعرالعجم ، ۳ : ۴۳)۔

ـــــ اَعْظَم / عُظْمٰی کس صف (ـــــ فت ا ، سک ع ، فت ظ / ضم ع ، سک ظ ، ا بشکل ی) امث۔
عہدۂ وزارت (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔ [صدارت + اعظم / عُظْمٰی (رک)]۔

ـــــ اُلْعالِیَہ (ـــــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، کس ل ، فت ی
صدرالصدور کا محکمہ جو مساجد ، معابد اور مسافر خانوں وغیرہ کی تعمیر دیکھ بھال اور اخراجات کا انتظام کرتا تھا۔ جو شخص ان کے انتظامات کرتا وہ صدرالصدور کہلاتا اور اس کے محکمہ کو صدارت العالیہ کہتے۔ (۱۹۷۲ ، ہماری زندگی ، ۱۰۶)۔ [صدارت + رک : ال (۱) + عالیہ ، عالی (رک) کی تانیث]۔

صَدارَتی (فت ص ، ر) صف۔
صدارت (رک) سے منسوب یا متعلق ، صدر کی حیثیت سے کیا جانے والا۔ علی ظہیر کی صدارتی تقریر کے بعد مشاعرے کا آغاز ہوا۔ (۱۹۶۰ ، جگر مرادآبادی ، آثار و افکار ، ۲۶۲)۔ [صدارت + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ طَرْزِ حُکُومَت (ـــــ فت ط ، سک ر ، کس ز ، ضم ح ، و مع ، فت م) امث۔
ایسا نظام حکومت جس میں وزیراعظم کے بجائے صدر انتظامی سربراہ ہوتا ہے۔ صدارتی طرزِ حکومت ... میں حقیقی سربراہ انتظامیہ کا انتخاب ایسی مجلس کرتی ہے جو مقننہ سے آزاد ہوتی ہے۔ (۱۹۸۶ ، کشاف اصطلاحات سیاسیات ، ۲ : ۳۷۵)۔ [صدارتی + طرز (رک) + حکومت (رک)]۔

صُداع (ضم ص) امذ۔
سر کا درد۔
صندل ہے گو صداع کو نافع برائے طیب
اتنا گھسے دماغ کہ یہ دردِ سر کرے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۵۲)۔
نہ ہو گا اس سے درمانِ صداعِ بادہ خواراں کچھ
مغاں نے پہلے ہی باندھا ہے سر مینائے صہبا کا
(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاض صابر ، ۴)۔ آپ کو صداع ... کی نو سال تک شکایت رہی۔ (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۶۶)۔[ع]۔

ـــــ دَھرْنا محاورہ (قدیم)۔
دردِ سر دینا ، پریشان کرنا ، دق کرنا۔
جو ہر رات مج کوں نہ دھرتا صداع
تو رشوت سوں منگتا ہے اتنا متاع
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۱۸)۔

صِداق (فت نیز کس ص) امذ۔
مہر ، وہ روپیہ یا جنس جو عورت کو نکاح کے عوض خاوند دیتا ہے۔
جو ہوئے مہر ازواجِ پیغمبر
ہمیشہ لیں صداق اوس کے برابر
(۱۸۱۳ ، برق لامع ، ۴۳)۔ [ع]۔

صَداقَت (فت ص ، ق) امث۔
۱. (i) **سچائی ؛ راستبازی ؛ خلوص۔** ایک گروہ اس کی صداقت پر گواہ ہے۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۰۴)۔ شروع ہی سے خلوص و صداقت کا گہوارہ ہوں۔ (۱۹۳۹ ، اک عشر عیال ، ۸۷)۔ (ii) **حق ہونا ، صادق ہونا۔** تیری ... صداقت کلام کے باعث تجھ سے الفت رکھتی ہوں۔ (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۱۳)۔ اس نے کہا، آپ کی صداقت کی شہادت کون دیتا ہے ، آپؐ نے فرمایا سامنے کا یہ درخت۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۰۰)۔ ۲. (i) **تصدیق۔**
خود بھی حسن اور اُن کی حدیثیں بھی سب حسن
خود نام کر رہا ہے صداقت حدیث کی
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۳۰۸)۔ (ii) **گواہی ، شہادت ، ثبوت۔** صداقت اُن کی یہ دی کہ ان کے گھوڑوں کے سموں پر انگریزی نمبر پڑے ہوئے ہیں۔ (۱۹۰۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۱۰۹)۔ اف : دینا۔ ۳. **حقیقت ، سچ۔**
ترکِ وفا گرچہ صداقت نہیں
پر یہ ستم سہنے کی طاقت نہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۲)۔ آخر دم تک وہ دنیا کے تمام مذاہب کے علم اور مذہبی صداقت کی جستجو میں سرگرم رہے۔ (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۵)۔ سب سے بڑی صداقت یا حقیقت انسان کی ذات ہے۔ (۱۹۵۸ ، ادب کلچر اور مسائل ، ۳۹)۔ [ع : (ص د ق)]۔

ـــــ آمیز (ـــــ ی مع) صف۔
سچا۔ مسلمان بھائیوں کو ان کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اور صداقت آمیز نصیحت سناتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۱۶۸)۔ [صداقت + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملنا ، ملانا]۔

ـــــ رَوی (ـــــ فت ر) امث۔
سچائی کی راہ پر چلنا ، راست بازی ، دیانتداری۔ ان کے یہاں رواداری بھی ہے اور صاف گوئی بھی ... اور سچائی بھی محبت بھی ہے حق شناسی بھی صداقت روی بھی ہے اور عالمانہ بصیرت بھی۔ (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ نومبر (جمعہ ایڈیشن) III)۔ [صداقت + ف : رو ، رفتن ـ جانا ، چلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ شعاری (ـــ کس ش) امث.
حق گوئی ، دیانتداری ، سچائی. شیر کشمیر نے ان یادداشتوں میں کتنی صداقت شعاری سے کام لیا ہے. (۱۹۸۵ ، آتش چنار (پیش گفتار) ، ب). [صداقت + شعار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کیش (ـــ ی مج) صف.
وہ شخص جو راستی کے طریقے پر ہو (ماخوذ : نوراللغات). [صداقت + کیش (رک)].

ـــ نامہ (ـــ فت م) امذ.
کسی امر کی تصدیق یا توثیق کی سند ، سرٹیفکیٹ. لکھنا پڑھنا جانتا ہو یا کوئی صداقت نامہ کسی دارالعلوم یا یونیورسٹی کا حاصل کیا ہو. (۱۹۲۶ ، اورینٹل کالج میگزین ، فروری ، ۷۰). حکومت پاکستان نے مجوزہ عالمی اردو کنونشن منعقد کرنے کے لیے انجمن کو صداقت نامۂ عدم اعتراض جاری کر دیا ہے. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۳). [صداقت + نامہ (رک)].

صَداقۃً (فت ص ، ق ، تن ت بفت) م ف.
سچائی کے ساتھ ، دیانتداری سے. وہ ایماناً اور صداقۃً ان کے ارادوں کو مسلمانوں کی سچی خیر خواہی کے سوائے دوسرے موٹوز (اغراض) کی طرف منسوب کر نہیں سکتے تھے. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۶۱). [صداقۃ ـــ صداقت + ـــً علامت تمیز].

صَداقتی (فت ص ، ق) صف.
صداقت (رک) سے منسوب یا متعلق. ہر وہ قضایاتی تفاعل جو صرف صوری تعلقات پر مشتمل ہو صداقتی تفاعل ہے. (۱۹۶۳ ، تعارف منطق جدید ، ۲۷). [صداقت + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَداً (فت ص) امذ.
زنگ ؛ (تصوف) اس ملکی حجاب کو کہتے ہیں جو تعینات آفاق کے اثر اور نفس کی ظلمت کی وجہ سے قلب پر طاری ہو جاتا ہے اور قبول تجلیات و حقائق میں حاجب ہوتا ہے اور یہ اس کی ابتدائی حالت کا نام ہے اور جب یہ حجاب بڑھ جاتا ہے اور قلب تجلیات و حقائق سے محروم ہو جاتا ہے تو اس کو رین کہتے ہیں (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۹). [ع : صدأ].

صَدائی (فت ص) صف.
صدا سے منسوب یا متعلق ، آواز کا. رسیور سے صدائی توانائی کا انتشار اور انکساری (Diffraction) ایسے عوامل ہیں جن کا پیمائش پر اثر ضرور پڑتا ہے. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۳۲۳). [صدا + ئی ، لاحقۂ نسبت].

صَدَد (فت ص ، د) امذ ؛ صف.
۱. **نزدیک ، مقابلہ ، آمنے سامنے.** مال پر شرف انتقال ہے اور جمال در صدد زوال. (۱۸۸۰ ، مرقع تہذیب ، ۶۳). ۲. **قصد ، ارادہ ؛ درپے.** باقی رہی صاحبزادی اس کی تجویز شادی کے واسطے درصدد تلاش تھی. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۱۳). [ع].

ـــ ہونا ف ل.
پیچھے پڑ جانا ، درپے ہونا. اکبر بادشاہ کو ان کی خبر ہوئی ، اس نے ملک علی کوتوال کو لکھا کہ حضرت حسین کو مسلسل کر کے حاضر کرے وہ بتعمیل حکم اکبر بادشاہ ان کی تلاش کے صدد ہوا. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۳۰۳).

صَدْر (فت ص ، سک د).(الف) امذ.
۱. **سینہ ، چھاتی.**

فراق پرہ کا ہو نکیا او تے
برہ کے صدر سرتے بکیا او لے
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۷).

بدست دو پستان تیرے سینے پہ ہیں قائم
ان ہاتھ بھی اس صدر پہ پڑ کون سکے گا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۵).

سیپارہ تھا نہ صدر فقط اُس جناب کا
پُرتے ورق ورق تھا خدا کی کتاب کا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱).

کشادہ صدر ، اور کوتاہ گردن
شکم پُر رعب قد رشکِ صنوبر
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۶۳). ۲. (سامنا ، کا) **مکان کا سامنے کا رخ ، مکان کا صحن.** جو دروازہ صدر کا کہ گھر کی آمد و رفت کا راستہ ... سب دروازوں سے زیادہ تر بلند اور چوڑا رکھنا چاہیے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۲۳). حکیم صاحب کا مکان دیدارو اور وسیع تھا ، صدر میں دالان در دالان اپلو بہلو میں وسیع کمرے ، وسط صحن میں حوض اور فوارہ. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۲ : ۶). ۳. **وہ مقام جہاں کسی خاص یا اعلٰی مرتبہ کے شخص کو بٹھائیں ، اعلٰی یا ممتاز جگہ.** ولایت کی جاگا ہر نبوت کے جا صدر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷).

امیر فوج خوباں ناز سیں جس وقت آتا ہے
دل و ہوش و خرد اوٹھ صدر میں تعظیم کرتے ہیں
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۵۸). صدر میں ایک تخت زمرد کا دھرا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۳). حاکم صاحب آتے ہی صدر میں بیٹھ گئے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۲۳ : ۳). اراکین مشاعرہ ... بڑی عظمت اور تپاک سے اٹھا کر صدر میں لے گئے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۱۳۲). ۴. **مسند یا تخت (میر مجلس یا سربراہ وغیرہ کا).**

جھاڑاں کوں پھول ، ہور پھل سٹتے ہیں جیوں جواہر
صدراں زمردی رنگ ہر اک محل بچھاؤ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۹۷).

مرصع کی ہو صدر ہے ہر فلک
اپن مجلس آرا ہو صف صف ملک
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۲).

امیر اُن پیشواؤں کا میں صدق دل سے پیرو ہوں
جو ہیں صدر شریعت پر بجائے احمد مرسل
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۷۵). ۵. **حاکم بالا کا دفتر یا اجلاس ، مرکزی دفتر ، ہیڈ کوارٹر.**

یار کا رخ یا کے زلفیں کیوں نہ دلگیری کریں
صدر سے حکم آ گیا اس کی گرفتاری کرو
(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۱۶۵).
قبلہ تھا خدا کے سب گھروں کا
یا صدر تمام دفتروں کا
(۱۸۸۳ ، کلیات نعت محسن ، ۱۳۸). سب صوبوں میں الگ الگ صدر مقرر کر دیے گئے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۶). ۶. **چیف جسٹس ، سب سے بڑا جج**
مے پرستوں میں ہے یوں ساغر و مینا کا وقار
جیسے اسلام میں ہو محتسب و صدر کی قدر
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۲۹) صدر (جس کو صدر جہاں بھی کہتے ہیں وہ چیف جسٹس سلطنت میں ہوتا ہے) . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۱۲). ۷. **(عروض) مصرع اول کا پہلا رکن.**
زیب کنار سر ہے بیت خود پسند کا
سینہ ہے صدر مصرع قدِ بلند کا
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۲۰۳). پہلے مصرع کے پہلے رُکن کو صدر یا مطلع اور آخری رکن کو عروض کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، میزان سخن ، ۴۱). مصرعۂ اولیٰ میں «غرور سرو و سمن» صدر ہے اور مصرعۂ ثانی میں «عروج سرو و سمن» عجز. (۱۹۷۰ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، اکتوبر ، ۲۰). ۸. (اَ) **بالانشین ، میرمجلس.**
کعبہ ہے گو زمیں پہ مگر عرش قدر ہے
دل صدر میں ہے صدر جہاں ہے وہ صدر ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۲۵).
سرور ملک دیں
صدر بزم یقیں
(۱۹۸۳ ، ذکر خیرالانام ، ۱۶۸). (اَا) **سربراہ ، سردار.**
پرت کی بھٹی پر کہ جس تہوار ہے
وفا کے صدر کا وہ سرکار ہے
(۱۹۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۲). خاندان کی عورتیں اپنی ہی جنس میں سے اپنا ایک علیحدہ صدر رکھتی ہیں. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۷). (اَاا) **جمہوری ملک میں منتخب سربراہ مملکت ، پریزیڈنٹ.** نیا صدر منتخب ہونے تک موجودہ صدر بدستور عنان اقتدار اپنے ہاتھ میں رکھیگا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۹۶۳). ۹. **شاہی دور میں ایک اعلیٰ عہدہ دار جس کا مرتبہ وزارت کے قریب ہوتا تھا.** صدر صوبے کے اوقاف کا نگراں اور تمام ان جاگیروں کا مہتمم تھا جو کہ مذہبی ، تعلیمی اور خیراتی مقاصد کے لئے عطا کی گئی تھیں. (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند (مغلوں کا نظام حکومت) ، ۱۹۹). ۱۰. **اعلیٰ منصب یا عہدہ.**
صدر شاہی پر جو بیٹھے ہیں سو داناہاں کو میں
جیوں فلاطوں جیوں ارسطو جیوں کہ لقماں پانیا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۸۳). ۱۱. **لشکرگاہ ، چھاؤنی ، کیمپ** (فرہنگ آصفیہ). ۱۲. (اَ) **بالا ، اوپر.** بیان صدر سے اصول عامہ جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں مستخرج ہوتے ہیں. (۱۸۶۸ ، اصول سیاست مدن ، ۳۰). اوپر کے طبق جیسے کہ صدر میں مذکور ہوا بڑا ایج موٹی لکڑی میں کاٹنے چاہئیں. (۱۹۳۵ ، لکڑی کا باریک کام ، ۳۶). حالانکہ فرمان خداوندی ہم نے صدر میں درج کر دیا ہے. (۱۹۶۹ ، عہد اسلامی میں سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۵). (اَا) **ابتدا ، آغاز ، ابتدائی حصہ.** ارسطا طالیس کی وصایا میں کتاب سرالاسرار کا مترجم ... بیچ صدر ترجمے کے کہتا ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۳۵۵). شہزادہ پر تو آسمان معصیت گویا پھٹ پڑا جس طرح کہ صدر کتاب میں ذکر ہوا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۳۰). ۱۳. **چند دیہات ، قصبات یا شہروں کا مرکزی مقام ، صوبے یا ملک کا دارالحکومت ، اعلیٰ عہدے دار کے رہنے کی جگہ ، سنٹر ، ہیڈ کوارٹر.**
اڑائی خاک شہروں میں کبھی جا جا کے جنگل میں
وہ مجنوں ہوں کہ سیکھا کام سب صدر و مفصل میں
(۱۸۷۰ ، کلیات واسطی ، ۱ : ۱۳۷). میں یہ نہیں سمجھتا کہ صدر میں یہ لوگ جن چیزوں کے بغیر گزر کر سکتے ہیں ان کی دیہات میں آ کر کیوں ضرورت پڑتی ہے. (۱۹۲۰ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۹۰). (ب) صف. ۱. **بڑا اہم ، نمایاں ، خاص.** ہم اس سڑک پر ہوتے جو اس گمنام قصبہ کی صدر شاہراہ ہے. (۱۹۲۳ ، خون راز ، ۹۹). ان کی ساخت کے صدر خد و خال یہ ہیں. (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام ، ۳۳). ۲. **بنیادی ، اساسی ، اصلی ، مرکزی.** اب ہم قنوطی فلسفیوں کے صدرالزام کو لیتے ہیں یعنی اس خراب اثر کو جو مشین کی وجہ سے لوگوں کے دماغ پر پڑ رہا ہے. (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۲۱۶). بادشاہ نے ... مالیے میں اتنا اضافہ کیا کہ صوبہ دار یا حکام فراہم نہ کر سکے ، صدر حکومت کی طرف سے سختی ہوئی تو علانیہ منحرف ہو گئے. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۱۷). [ع].

--- اُسْقُف کس اضا (--- ضم ا ، سک س ، ضم ق) امذ.
سب سے بڑا پادری ، پادریوں کا سردار ، لاٹ پادری.
آئے پھر سامنے وہ تیل لئے صدر اسقف
شاہ کے سر پہ بہایا اسے چمچہ بھر کر
(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۱۱۲). [صدر + اسقف (رک)].

--- اِسْلام کس اضا (--- کس ا ، سک س) امذ.
حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور صحابہ کا زمانہ ، اسلام کا ابتدائی عہد. قرآن مجید میں جو انجیل کا لفظ استعمال ہوا ہے اس کے بارے میں صدر اسلام کے بزرگوں کا کیا تصور تھا؟ (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۱۷). [صدر + اسلام (رک)].

--- اَعْظَم کس صف (--- فت ا ، سک ع ، فت ظ) امذ.
وزیراعظم. میں نے شاہ ظاہر کو تار دیدیا تھا جس کا جواب پرسوں موصول ہوا ، صدراعظم صاحب کا تار بھی آیا تھا. (۱۹۳۳ ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۱۷۸). حضرت علامہ نے کافی خطوط مہاراجہ سر کشن پرشاد شاد یمین السلطنت ، مدارالمہام ، صدراعظم حیدرآباد دکن کو لکھے ہیں. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۳۸۸). [صدر + اعظم (رک)].

--- اَعْلیٰ کس صف (--- فت ا ، سک ع ، ابشکل ی) امذ.
۱. **وہ حاکم دیوانی جو جج کا ماتحت ہوتا ہے ، سب جج.** ہنوز مقدمہ

معلومہ صاحب صدر اعلیٰ کے محکمے سے فیصلہ نہیں ہوا۔ (۱۸۸۰ ، کاغذات کارروائی عدالت ، ۳۶)۔ ماموں صاحب پہلے ڈپٹی کلکٹر مقرر کئے گئے ، پھر صدر اعلیٰ (سب جج) ہوئے۔ (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۹۸)۔ ۲. **اعلیٰ درجہ کا منصف ، اوّل درجہ کا جج** (فرہنگ آصفیہ)۔ [صدر + اعلیٰ (رک)]۔

ـــــُ الْاِسْلام (ـــــضم ر، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک س) امذ۔
(برصغیر کے شاہی دور میں) محکمۂ عدل کا نگران ؛ منصف اعلیٰ۔ مختلف القاب مثلاً صدرِ جہاں ، قاضی القضاۃ اور صدرالاسلام سے ملقب کیا جاتا تھا۔ (۱۹۵۹ ، برق ، مقالات برق ، ۲۳۳)۔ [صدر + رک : ال (۱) + اسلام (رک)]۔

ـــــُ الذِّکر (ـــــضم ر، غم ا ، ل ، شد ذ بکس ، سک ک) سف۔
جو اوپر مذکور ہوا ہو ، متذکرۂ بالا۔ اور یہ کہ صدرالذکر تجربات میں جراحت کی تاثیر رگوں کے قانون پر کسی قدر ہوتی ہے۔ (۱۹۲۰ ، مقتل غریب (مغربی معمل خانے) ، ۱۰)۔ [صدر + رک : ال (۱) + ذکر (رک)]۔

ـــــُ الصُّدُور (ـــــضم ر ، غم ا ، ل ، شد ص بضم ، و مع) امذ۔
(برصغیر کے شاہی دور میں) منصف اعلیٰ ، چیف جج جسے اوقاف یا مذہبی امور کی نگرانی اور قاضی کی تقرری وغیرہ کا اختیار بھی ہوتا تھا ، دیوان خالصہ ؛ شاہی گھر کا محافظ۔ یہاں کے تعلیم یافتہ ، منصف اور صدرالصدور وغیرہ ہو سکتے ہیں ، مدتِ تعلیم چار برس ہے۔ (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ۵۰)۔ تیموری سلطنت میں تمام اوقاف کے انتظام کے لئے ایک خاص عہدہ دار مقرر تھا جس کو صدرالصدور کہتے تھے۔ (۱۹۳۳ ، حیاتِ شبلی ، ۵۵۲)۔ حضورا سمجھتے ہیں کہ یہ صدرالصدور ہے رشوت لیتا ہوگا لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے ، یہ روپئے میری تنخواہ کے ہیں قبول فرما لیجئے۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۰۸)۔ [صدر + رک : ال (۱) + صُدُور (رک)]۔

ـــــُ الصُّدُوری (ـــــضم ر ، غم ا ، ل ، شد ص بضم ، و مع) امث۔
صدرالصدور (رک) کا عہدہ یا منصب۔ ہندوستانی کے لئے ڈپٹی کلکٹری اور صدرالصدوری دو ہی جلیل خدمتیں ہیں۔ (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۲۳)۔ دولتِ علم کی بدولت ملازمتِ سرکار انگریزی میں صدرالصدوری ... کی کرسی پر پہونچے۔ (۱۹۳۳ ، حیاتِ محسن ، ۲)۔ [صدرالصدور + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــُ الْعُلیٰ (ـــــضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم ع ، مد ل) امذ۔
بلندیوں کا صدر نشین ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

مظہرِ ذاتِ خدا نورالہدیٰ پیدا ہوئے
مرحبا صلِّ علیٰ صدرالعلیٰ پیدا ہوئے

(۱۹۳۲ ، فصیح ، کلام فصیح ، ۱۰)۔
تو ہے کہف الوریٰ ، تو ہے صدرالعُلیٰ ، تو ہے نورالہدیٰ
تو ہے بدرالدُجیٰ ، تو ہے شمس الضُحیٰ ، کیا خفی کیا جلی!
(۱۹۷۶ ، حمطایا ، ۵۰)۔ [صدر + رک : ال (۱) + عُلیٰ (رک)]۔

ـــــُ الْمَمالِک (ـــــضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت م ، کس ل) امذ۔
وزیر (نوراللغات)۔ [صدر + رک : ال (۱) + ممالک (رک)]۔

ـــــُ الْمَہام (ـــــضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت م) امذ۔
مدارالمہام (وزیراعظم) کا ماتحت عہدہ دار جو ایک محکمہ یا صیغے کا افسر اعلیٰ ہوتا تھا۔ تمام معین المہاموں و صدرالمہاموں کو ایک ایسا قیمل (سیلون) دیا جائے گا جس میں بشرط امکان باورچی خانہ بھی ہو۔ (۱۹۰۱ ، ارکانِ اربعہ ، ۱۰۱)۔ اب میں خاص اورنگ آباد چلا آیا ہوں جہاں جناب صدرالمہام عدالت کے ایماء سے اس قسمت کے اضلاع میں ... رپورٹ کرتا ہے۔ (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۴۰۰)۔ [صدر + رک : ال (۱) + مہام (رک)]۔

ـــــاَمِین کس امنا نیز بلا امنا (ـــــفت ا ، ی مع) امذ۔
(برصغیر کے شاہی دور میں) درجہ دوم کا منصف ، جج کا ماتحت حاکم نیز امینوں کا افسر اعلیٰ۔ اس زمانے میں علماء کے لئے صدرامین ... ہونا دشوار نہ تھا۔ (۱۹۰۳ ، مکاتیب امیر (دیباچہ) ، ۲۳)۔ مولوی خلیل اللہ خان دلّی میں صدرامین تھے۔ (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسیّد ، ۷)۔ [صدر + امین (رک)]۔

ـــــاَمِینی (ـــــفت ا ، ی مع) امث۔
صدر امین (رک) کا عہدہ یا کام۔ عہدہ منصفی و صدر امینی ... اُنہی کے وقت میں ایجاد ہوئے تھے۔ (۱۸۷۸ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۸)۔ [صدر امین + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــاَوَّل کس صف (ـــــفت ا ، شد و بفت) امذ۔
رک : صدرِ اسلام۔ صدر اول سے لے کر اب تک بحمدہ تعالیٰ لا کھوں عدت اہل سنت و جماعت گزرے۔ (۱۸۸۳ ، طلائع المقدور من مطالع الدہور ، ۳۰)۔ صدرِ اوّل کے مسلمانوں کو جو فضیلت اور جو تقویٰ حاصل تھا ، اوس کی وجہ یہی تھی کہ وہ تاویلات نہیں کرتے تھے۔ (۱۹۵۶ ، حکمائے اسلام ، ۲ : ۲۰۸)۔ اس بگڑے ہوئے ماحول میں اگر کوئی شخص رمضان کے زمانے میں گلی کوچ کر رہا ہو تو لوگ کہتے ہیں «میاں رمضان میں یہ حرکت کر تے ہو؟ ... اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ صدر اول میں کیا کچھ کیفیت ہو گی۔ (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی (جمعہ ایڈیشن) ، ۷ اپریل ، II)۔ [صدر + اوّل (رک)]۔

ـــــآرا سف۔
مسند صدارت پر بیٹھا ہوا ، صدر مقام پر متمکن ، صدر نشین۔

رات کا قصّہ ہے ، دیکھا میں اک منظر عجیب
بزم میں اک سمت صدر آرا تھا اک عشرت نصیب

(۱۹۱۶ ، نقوشِ مانی ، ۳۰)۔ [صدر + ف : آرا ، آراستن - سجانا ، سنوارنا]۔

ـــــبازار امذ۔
چھاؤنی کا بڑا بازار۔ نہیں ، میں نے یہاں صدربازار میں مرغی الدون کا ٹھیکہ لیا ہے۔ (۱۸۹۳ ، بشنو ، ۱۶)۔ [صدر + بازار (رک)]۔

ـــــبوزَہ (ـــــو مع ، سک ز) امذ۔
عدالت عالیہ ؛ مال کا محکمۂ اعلیٰ ؛ اجلاس کی میز (فرہنگ آصفیہ)۔ [صدر + بوزہ (رک)]۔

---بِین (---ی مع) امذ.
وہ ڈاکٹری آلہ جسے سینے پر لگا کر پھیپھڑوں یا دل وغیرہ کی حرکت معلوم کرتے ہیں (انگ : سٹیتھوسکوپ، Stethoscope).
اس کو گھڑی کے متحرک پرزوں کی آواز سنائی دی تو اس نے صدر بین کی ایجاد کی پیش گوئی کی. (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس (ترجمہ) ، ۱۱۵). [صدر + ف : بین ، دیدن ـ دیکھنا].

---بَھٹّی (---فت بھ ، شد ٹ) امث.
صرف ایک احاطہ جس میں حفاظت یا آسانی ہو سکے ، اس میں اتنی بھٹیاں موجود ہوتی ہیں جو کل ضلع کے آدمیوں کے واسطے کافی شراب کشیدہ ہو سکے (اردو قانونی ڈکشنری). [صدر + بھٹی (رک)].

---پَروانگی (---فت پ ، سک ر ، فت خف ن) امث.
خاص اجازت. ایک وزیر بادشاہ عجم کا اتنا قرب اور صدر پروانگی رکھتا تھا کہ بادشاہ کسی حالت میں ہوتا چلا آتا. (۱۸۲۸ ، سیر عشرت ، ۳۲). [صدر + پروانگی (رک)].

---جَمْع (---فت ج ، سک م) امذ.
لگان کی وہ اصلی رقم جو گورنمنٹ کو علاوہ اخراجات تحصیل کے دینی پڑے. محاصل ہندوستان کی صدر جمع کے متعلق دو اندراجات ہیں. (۱۹۳۵ ، ذرائع محاصل سلطنت مغلیہ ہند ، ۱۹). [صدر + جمع (رک)].

---جُمْہُورِیَہ کس اضا(---فت نیز ضم ج ، سک م ، و مع ، کس ر ، فت ی) امذ.
کسی جمہوری ریاست کا سربراہ. ہم نے سزائے موت کو معاف کرنے کے سلسلہ میں صدر جمہوریہ کے حق کو تسلیم کیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۷۱). [صدر + جمہوریہ (رک)].

---جَہاں کس اضا(---فت ج) امذ.
۱. **چیف جسٹس.** سب سے بڑی عدالت کا حاکم قاضیٔ ممالک ، صدر صدور ، صدرِ جہاں اور کبھی شیخ الاسلام کے لقب سے ملقب ہوتا تھا. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۲۱۷). سلاطین کے عہد میں صدر جہاں کے نام سے اس قسم کا عہدہ قائم تھا. (۱۹۸۶ ، حیات سلیمان ، ۲۰۷).
۲. **عورتوں کے ایک فرضی جن کا نام.**

صدر جہاں سے لکھا کسی نے ہے لگا
کوئی کہتی ہے کہ ہے زین خاں کا مجھ پہ کرم

(۱۸۳۵ ، رنگین (نوراللغات)). [صدر + جہاں (رک)].

---جَہاں کہ بَدرِ جَہاں چھوڑ بھائی جائیں کہاں کہاوت.
وطن ہی میں رہنا اور مصیبت جھیلنا (جامع اللغات).

---خانْدان کس اضا(---سک ن) امذ.
کنبے یا گھر کا سربراہ. گھر کا ایک ایک فرد پریشان ادھر سے ادھر ... پھر رہا تھا لیکن صدرِ خاندان جہاں کھڑے تھے وہیں کھڑے رہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵۸). [صدر + خاندان (رک)].

---دالان امذ.
(تعمیرات) **دُہرے یعنی دالان در دالان کا پچھلا دالان جہاں مسند تکیہ لگایا جائے یا صدر کے بیٹھنے کی جگہ ہو** (ا پ و ، ۱ : ۱۲۵). صدر دالان میں نواب کا کنبہ اور بغلی کمروں میں بیگم صاحبہ کی بیکہ والیاں اتری تھیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۶۷). مسجد کے بڑے بڑے صحنے جیسے دروازے ، صدر دالان اور عموماً سب مغربی عمارتی کامل مقوس (Accute) طرز میں ہیں. (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر ہندوستان میں ، ۵۰). [صدر + دالان (رک)].

---دَرْوازَہ (---فت د ، سک ر ، فت ز) امذ.
(تعمیرات) **مکان کا اصلی اور بڑا دروازہ جو بڑے مکانوں میں عام طور سے خوشنما تاج دار بنایا جاتا ہے** (ا پ و ، ۱ : ۱۳۰). صدر دروازہ کی پیشانی پر کھجور کا درخت اور ہلال و تاج کا نشان ثبت کرایا گیا. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۵۳). یہ گھر بڑا خاموش سا تھا اور اس کا شیشے کا صدر دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا تھا. (۱۹۸۳ ، ڈنگو ، ۵۶). [صدر + دروازہ (رک)].

---دَفاتِر (---فت د ، کس ت) امذ ، ج.
صدر دفتر (رک) کی جمع. قومی اداروں میں اکثریت ان اداروں کی ہے جن کے صدردفاترکا تعلق وفاق حکومت سے ہے. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگاہ قدر شناس ، ۱۰۰). [صدر + دفاتر (رک)].

---دَفْتَر (---فت د ، سک ف ، فت ت) امذ.
سب سے بڑا دفتر ، ہیڈآفس. یہ سب اشتہار نامجات دستخطی اور مہری حضور صاحبان کلکٹر مرسلہ اہلکاران کچہری صدر دفتر تحصیلداروں پرگنہ کے صادر ہوتا ہے. (۱۸۶۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۶۹). جواب میں اطلاع آئی کہ صدر دفتر سے تمہارے لئے نوابی کا لقب اور بہادری کا خطاب منظور ہوکر آگیا ہے. (۱۹۳۳ ، بہادر شاہ کا روز نامچہ ، ۱۳). [صدر + دفتر (رک)].

---دِیوار (---ی مع) امث.
(معماری) **دالان کی چھت یعنی پچھلی بڑی دیوار جو دالان کی محرابوں کے جواب میں ہوتی ہے اور جس میں پیش طاق یا صدر طاق ہوتا ہے** (ا پ و ، ۱ : ۱۳۰). پشتہ اور صدر دیواریں پر دو گج کے ساتھ یا بغیر گج کے بنائی جاتی ہیں. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۳۳). [صدر + دیوار (رک)].

---دِیوان (---ی مع) امذ.
خزانۂ شاہی کا مہتمم اعلیٰ (نوراللغات). [صدر + دیوان (رک)].

---دِیوانی عَدالَت (---ی مع ، فت ع ، ل) امث.
پرانے زمانے میں ہائیکورٹ کا یہی نام تھا (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [صدر + دیوانی (رک) + عدالت (رک)].

---راج امذ.
صدر مملکت کی حکومت ، اسمبلی توڑنے کے بعد کسی صوبے کا براہ راست صدر مملکت کی نگرانی میں آنا (فیروز اللغات). [صدر + راج (رک)].

ـــــرُخ (ـــــضم ر) امذ.
(معماری) **عمارت کے سامنے کا رُوکاری رخ** (ا پ و ، ۱ : ۱۳۱).
[صدر + رُخ (رک)].

ـــــرِیاست کس اضا(ـــــ کس ر ، فت س) امذ.
یاست کا سربراہ. گوپالاسوامی آئینگر نے نہرو کو مشورہ دیا یا کہ حکومت ہند ایک خاص اعلان جاری کر کے ہمارے صدر ست کے جاری کردہ فرمان کو خلاف قانون قرار دے. (۱۹۸۲ ، س جناح ، ۵۵۶). [صدر + ریاست (رک)].

ـــــزِین کس اضا(ـــــ ی مع) امذ.
وہ فولادی حلقہ جو زین کے سامنے کے حصے میں لگا ہوتا ہے.
روشن تھی بدر سے سمِ اسپِ صبا شتاب
ثابت تھا صدر زین سے کہ ہے برج آفتاب
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۶). [صدر + زین (رک)].

ـــــزِینَہ (ـــــ ی مع ، فت ن) امذ.
زینے کا سامنے والا حصہ. صدر زینہ کی ابتدا عموماً سطح زمین کے کسی ایک مقام سے ہوی چاہیے جو ڈیوڑھی سے بسہولت نظر آ سکے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۴۲). [صدر + زینہ (رک)].

ـــــسَرِشتَہ (ـــــ فت س ، سک ر ، کس ر ، سک ش ، فت ت) امذ.
افسر مال ، کلکٹر ، کلکٹر کا دفتر ، دفتر کا افسر (جامع اللغات).
[صدر + سررشتہ (رک)].

ـــــصُدُور کس اضا(ـــــ ضم ص ، و مع) امذ.
رک : **صدرالصدور.** انصاف کرنا مفتیوں اور صدر صدور کا کام ہے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۱۵۹). سب سے بڑی عدالت کا حاکم قاضی ممالک ، صدر صدور ... کے لقب سے ملقب ہوتا تھا. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۲۱۷).
[صدر + صدور (رک)].

ـــــطاق امذ.
(معماری) **صدر دالان کی دیوار کے وسط کا بڑا طاق جو دوسرے طاقوں کی نسبت بڑا اور خوشنما بنایا جاتا ہے ، اس کے نیچے مسند تکیہ لگایا جاتا ہے اور صدر کے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے** (ا پ و ، ۱ : ۱۳۱). [صدر + طاق (رک)].

ـــــعامِلَہ کس اضا(ـــــ کس م ، فت ل) امذ.
حکومت کا انتظامی سربراہ. گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل کو صدر عاملہ کے اختیارات حاصل تھے. (۱۹۴۳ ، تاریخ دستور ہند ، ۳۱). [صدر + عاملہ ، عامل (رک) کی تانیث].

ـــــعَدالَتِ عالِیَہ (ـــــ فت ع ، ل ، کس ت ، کس ل ، فت ی)
سب سے بڑی عدالت ، ہائیکورٹ. صدر عدالت عالیہ (جو ہائی کورٹ کے مساوی تھی) کے قانونی فیصلے اُردو میں لکھے جاتے تھے. (۱۹۸۸ ، تنقید و تفہیم ، ۳۷). [صدر + عدالت (رک) + عالیہ ، عالی (رک) کی تانیث].

ـــــعِمارَت (ـــــ کس ع ، فت ر) امث.
(معماری) **عمارت کا سب سے بڑا بہتر اور کشادہ بنا ہوا حصہ ، عمارت کا خاص حصّہ** (ا پ و ، ۱ : ۱۳۱). [صدر + عمارت (رک)].

ـــــفَوجداری عَدالَت (ـــــ و لین ، سک ج ، فت ع ، ل) امث.
ہائیکورٹ بحیثیت سب سے بڑی فوجداری عدالت کے (ماخوذ : جامع اللغات). [صدر + فوجداری (رک) + عدالت (رک)].

ـــــقانُون گو (ـــــ و مع ، و مع) امذ.
پٹواریوں اور قانون گویوں کا افسر اعلیٰ. پانچ روز ہوئے حافظ محمد صدیق صدر قانون گو ... کا انتقال ہو گیا. (۱۸۹۸ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۴۸). صدر قانون گو خود مجلس مال کے تابع حکم تھے. (۱۹۳۴ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری ، ۳۰). [صدر + قانون گو (رک)].

ـــــکُل کس اضا(ـــــ ضم ک) امذ.
کسی محکمے کا سب سے بڑا افسر یا وزیر. اس کو حرم شاہی کا صدر کل یعنی مدارالمہام مقرر کر دیا. (۱۹۱۰ ، شعرالعجم ، ۳ : ۱۸۰). عدل کے لیے ایک باضابطہ محکمہ بھی تھا جو دیوانِ عدل کہلاتا تھا اس کا نگراں « صدرِ کُل » ہوتا تھا. (۱۹۵۹ ، برنی ، مقالات برنی ، ۲۳۴). [صدر + کُل (رک)].

ـــــگاہ امث.
وہ مقام جس کو مرکزی حیثیت حاصل ہو ، صدر مقام (مہذب اللغات).
[صدر + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــمالگُزار (ـــــ سک ل ، ضم گ) امذ.
وہ شخص جو بلا وساطت غیرے سرکار کو مالگزاری ادا کرے (نوراللغات). [صدر + مالگزار (رک)].

ـــــمالگُزاری (ـــــ سک ل ، ضم گ) امث.
اس مالگزاری کی میزان جو براہ راست گورنمنٹ کو دی جائے
(پلیٹس ؛ علمی اردو لغت). [صدر + مالگزاری (رک)].

ـــــمَجلِس کس اضا(ـــــ فت م ، سک ج ، کس ل) امذ.
میر مجلس ، صدر ، صدر نشین (نوراللغات ؛ فیروزاللغات). دو نوجوان مصوروں نے اپنی بنائی ہوئی تصاویر مہمان خصوصی اور صدر مجلس کو پیش کیں. (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۷ ، جنوری ، ۱۳). [صدر + مجلس (رک)].

ـــــمُحاسِب (ـــــ ضم م ، کس س) امذ.
محکمہ حساب کا سب سے بڑا افسر ، اکاونٹنٹ جنرل. ایک صدر محاسب اور اس کے مددگار شامل تھے. (۱۹۳۴ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری (ترجمہ) ، ۹۱). « ناظر » دیوانی محکمے کا سربراہ تھا اور « مشرف کل و جزء صدر محاسب. (۱۹۷۴ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۶).
[صدر + محاسب (رک)].

ـــــمَحفِل کس اضا(ـــــ فت م ، سک ح ، کس ف) امذ.
میر محفل (مہذب اللغات). [صدر + محفل (رک)].

---مد (---فت م) امث.
بڑا عنوان جس کے تحت کئی ذیلی عنوان ہوں. صیغہ انگریزی میں جو ہدایات ابتدائی مراسلہ کے متعلق روانہ کیے جائیں اُن میں صدر مد و ذیلی مد صاف صاف درج کرنی چاہیے. (۱۸۹۶ ، ہدایات متعلقہ حسابات ، ۳۵). [صدر + مد (رک)].

---مُدَرِّس (---ضم م ، فت د ، شد و بکس) امذ.
سب سے بڑا استاد یا معلم ، ہیڈ ماسٹر. رحمت اللہ مدرسہ کے صدر مدرس مقرر ہوئے. (۱۹۷۵ ، مسلمانان پنجاب کی تعلیم ، ۳۶). [صدر + مدرس (رک)].

---مُسْتَقَر (---ضم م ، سک س ، فت ت ، ق) امذ.
رک : صدر مقام. ہر ضلع کے صدر مستقر پر ایک کلب تھا. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۷). [صدر + مستقر (رک)].

---مَسْنَد (---فت م ، سک س ، فت ن) امث.
(میکانیات) گھومنے والے آلہ یا مشین کی کرسی ، مشین کا وہ حصہ جس پر گھومنے والے پرزے ٹھہرے ہوئے ہوں. انجن کے وزن اور صدر مسندوں پر رگڑ کی مزاحمت میں اضافہ ہو گا. (۱۹۳۸ ، حرارتی انجنوں کا نظریہ ، ۳۳۲). [صدر + مسند (رک)].

---مُقام (---فت نیز ضم م) امذ.
۱. مرکزی جگہ ہیڈ کوارٹر ، دارالحکومت. ممالکِ مشرقیہ میں علم و فن کی ابتدا دولت عباسیہ سے ہوئی جس کا صدر مقام بغداد تھا. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات شبلی ، ۵ : ۲۲). یہ خطہ اپنی خدمات کی خصوصیات کے باعث آس پاس کے علاقوں کے لیے صدر مقام (Head Quarter) کی حیثیت رکھتا ہے. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۲۱). **۲. کسی قصبے ، شہر یا جلسے وغیرہ کی نمایاں اور ممتاز جگہ ، مرکز.** ایک سوزنی پر جو صدر مقام پر بچھی ہوئی ہے. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید (ضمیمجات) ، ۲ : ۱۱). رفتہ رفتہ ... قومی مقاصد کی تحریک کا صدر مقام اور مرکز بننے لگا. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۵۰). [صدر + مقام (رک)].

---مُنْصَرِم (---ضم م ، سک ن ، فت ص ، کس ر) امذ.
پیمائش کے دفتر کا اعلیٰ عہدیدار (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).
[صدر + منصرم (رک)].

---نِشِین (---کس نیز فت ن ، ی مع) امذ.
میر مجلس : سردار ، سربراہ.

> مست و بے باک و غزل خوان و پریشان کاکل
> بزم میں آ کے بہ صد ناز ہوا صدر نشیں

(۱۹۰۳ ، بیدار ، ۵۱).

> اک مرد مقدس جو وہاں صدر نشیں تھا
> اور لمعۂ عظمت کے مکاں کا وہ مکیں تھا

(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۹۷). ایسی جماعت کا صدر نشیں منتخب کیا جانا ... ایسی عزت ہے جس کا مجکو پورا اعتراف ہے. (۱۹۰۲ ، افتتاحی ایڈریس ، ۴). مقتدرہ قومی زبان اور اس کے صدر نشیں دستور پاکستان کے مطابق اردو کو ملک میں اس کے صحیح مقام پر فائز کرنے میں کامیاب ہوں گے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۱۰۳). [صدر + ف : نشین ـ نشستن ـ بیٹھنا].

---نِشِینی (---کس نیز فت ن ، ی مع) امث.
بالا نشینی ، سرداری ، سربراہی.

> وہ چاہے صدر نشینی جو ہو ترا ہم چشم
> بجھے یہ کم ہے کہ جاگہ صفِ نعال بھی ہو

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲۲). [صدر نشین + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نِظامَتِ عَدالَت کس اضا(---کس ن ، فت م ، کس ت ، فت ع ، ل) امذ.
صدر فوجداری عدالت (علمی اردو لغت). [صدر + نظامت (رک) + عدالت (رک)].

---ہَر جا کہ نِشِینَد صَدْر اَسْت فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
لائق فائق آدمی جہاں بیٹھے گا وہیں اُس کی قدر و منزلت ہو گی. صاحبِ عقل اور سردار قوم کے واسطے محفل میں اپنے مرتبہ کی حفاظت ضرور نہیں ، صدر ہر جا کہ نشیند صدر است. (۱۸۷۵ ، اخلاق کاشی ، ۱ : ۳۶).

صَدْرَہ (فت ص ، سک د ، فت ر) امذ.
معقولات کی ایک مشہور عربی کتاب کا نام ، کہاوت میں مستعمل.

> یہ غزل شرحِ مطالع مطلعوں سے ہو گئی
> صدرہ کیا صدرا سے بھی رتبہ دو بالا بڑھ گیا

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۷۹). [علم].

---پڑھ کر اَحْمَق رَہے کہاوت.
منطق پڑھ کر بھی عقل نہ آئی (فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات).

صَدْری (فت ص ، سک د). (الف) امث.
۱. ایک طرح کی مرزئی جو پوشاک کے اوپر پہنتے ہیں اور اس میں سینے پر بہت سی گھنڈیاں یا بٹن ہوتے ہیں اور اکثر بیل بوٹے اور زری کا کام بھی ہوتا ہے ، کمری ، واسکٹ.

> اثر میں گرم ہے ایسے حضور کی صدری
> کہ سرد ہو گئی جس سے سمور کی صدری

(۱۸۸۶ ، کلیات اردو ، ترکی ، ۳۵). جھنگا نے کہا اپنی صدری کی پاکٹ میں بھر لے. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۸۰). (ب) صف. **۱.(۱) صدر (سینہ) سے منسوب یا متعلق ، سینے کا.** ان دونوں کے درمیان میں کوئی صدری حصہ موجود نہیں ہوتا ہے. (۱۹۳۰ ، حیوانات ، ۱۷). ان کے پیچھے کے آٹھ جوڑے صدری جوارح (Thoracic Appendages) کہلاتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۲۳۱). **۲. جو سینہ بسینہ چلا آ رہا ہو اور کہیں لکھا ہوا نہ ہو ، سینہ بسینہ پہنچا ہوا نسخہ یا کلام وغیرہ.** نہایت اسراری اور صدری نسخہ ہے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۵۵). مفتی کے پاس ایک آزمودہ نسخہ ہے ، ہو سکتا ہے یہ نسخہ صدری ہو. (۱۹۸۳ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، مئی ، ۳۰). [صدر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَدْرِیَّہ (فت ص ، سک د ، کس ر ، شد ی بفت) امذ.
ایک فرقہ جو نزاریہ اسماعیلیہ کی ایک شاخ ہے. اس فرقے کے لوگ عوجے کہلاتے ہیں. اس کے سربراہ خواجہ صدرالدین نویں صدی ہجری میں خراسان سے بہاولپور آئے تھے (فرقے اور مسالک ، ۲۳۲). [صدرالدین (عَلَم) (بحذف الدین) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ صفت].

صُدْغ (ضم ص ، سک د) امث.
کان اور ماتھے کے بیچ کی جگہ ، کنپٹی. ایک استخوان صدغ کے نزدیک پیدا کیا اور اس میں سوراخ بنائے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۵۳). . یہ شگاف داہنی صدغ سے بائیں صدغ تک اور ہڈی تک ہو. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۳۳). [ع].

صُدْغی (ضم ص ، سک د) صف.
صُدغ (رک) سے منسوب یا متعلق ، کنپٹی کا. سمعی ارتسام نے فص صُدغی کے رقبہ سمعی کو متہیج کیا. (۱۹۲۷ ، نفسیات عضوی ، ۱۳۳). زیریں جبڑے کے عضلات، مثلاً صدغی اور ماضغ جو کھوپڑی سے ابتدا کرتے ہیں اور زیریں جبڑے میں جمے رہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۵۳). [صُدغ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَدَف (فت ص ، د). (الف) امث.
ایک قسم کا چھوٹا سمندری جانور جس کے جسم پر ایک سخت خول ہوتا ہے جس کے اندر کی تہ کا مادہ جم کر موتی بن جاتا ہے.

دریا میں صدف ہے لا کھ بھریا
ہن کیول بھرے سچہ صدف میں دریا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱).

اچنبھے کی غرض یہ بات ہے کی
صدف نے لعل اگل کر پائے موتی

(۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۹۳).

ابھری صدف کہ گوہر فیض عموم لوں
پانی کو تھی ہوس کہ لبوں پا ک چوم لوں

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۱).

صدف میں بنتے والے موتیوں کو ان سے کیا نسبت
وہ لاثانی گہر سانچے میں جو ہٹلی کے ڈھلتے ہیں

(۱۹۳۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۹۳).

صدف اندر صدف تھے جو معانی
انہیں گوہر بہ گوہر لکھ رہا ہوں

(۱۹۷۷ ، سرکشیدہ ، ۱۸۵). (ب) امذ . (عو) **ایک وضع کے چھوٹے پیالے کا نام جو سیپ سے مشابہ ہوتا اور جس میں شراب پیتے ہیں** (ماخوذ : نوراللغات). [ع].

ـــُـ اَلْبَواسِیر (ـــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، ی مع) امث.
زرد یا زردی مائل سیپ. سیپ ... بعض پیلی ہوتی ہے ... اس کا نام صدف البواسیر ہے بعض کہتے ہیں کہ صدف البواسیر بالکل پیلی نہیں ہوتی بلکہ زردی مائل ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۵۱۳). [صدف + رک : ال (۱) + بواسیر (رک)].

ـــ پارَہ (ـــ فت ر) امذ.
سیپ کا ٹکڑا ؛ شاہکار.

ہیں کہاں سیماب گہرائی کے موتی دستیاب
کچھ صدف پارے ہیں جو چن لاتے ہیں ساحل سے ہم

(۱۹۳۳ ، لوح محفوظ ، سیماب اکبرآبادی ، ۸۰). یہ زندگی اپنی مبارزت طلبی کے سلسلے میں ہماری ادبی تنقید کو ایسے بیش قیمت صدف پارے دے جاتی ہے جن کی تب و تاب کو زوال کا اندیشہ نہیں. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۷۱).[صدف + پارہ].

ـــ چِیں (ـــ ی مع) صف.
سیپاں چننے والا ؛ (مجازاً) اصل حقیقت تک رسائی نا ممکن ہونے کی صورت میں معمولی معلومات کو غنیمت سمجھنے والا.

وہ بحر ہے تو ، ہے تیرے ساحل پہ جبرئیل اہیں صدف چیں
خدا نے گہرائیوں کا تیری کہاں کسی کو پتہ دیا ہے!

(۱۹۰۵ ، جذبات ہمایوں ، ۹۳). [صدف + ف : چیں ، چیدن ـ چُننا ، سمیٹنا].

ـــ دانَہ (ـــ فت ن) امذ.
موتی ، گوہر. بھلا ایسے ناپاک میرے دربار کے لائق ہیں جو ایک صدف دانے کے مقابلے میں میرے حکم کو توڑتے ہیں. (۱۹۳۰ ، حکایات رومی ، ۲ : ۵۰). [صدف + دانہ (رک)].

ـــ شِکاری (ـــ کس ش) امث.
موتی حاصل کرنے کے لیے سیپیوں کو سمندر سے نکالنے کا کام. صدف شکاری میں ہنگامۂ جنگ برپا رہتا تھا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۳۸). [صدف + شکار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــِ فِرفیری کس صف (ـــ کس ف ، سک ر ، ی مع) امث.
نیلے رنگ کی سیپ. سیپ کے کئی رنگ ہوتے ہیں بعض نیلی ہوتی ہے اسے صدف فرفیری کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۵۱۳). [صدف + ع : فرفیر (ارغوانی رنگ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ قُطْب کس اضا (ـــ ضم ق ، سک ط) امذ.
مثلث کی صورت کے تین ستارے جو قطب کے پاس ہیں (ماخوذ : نوراللغات). [صدف + قطب (رک)].

ـــ کار امذ.
سیپ کا کام کرنے والا ، سیپیوں سے مختلف اشیا بنانے والا کاریگر. اول دکانیں صدف کاروں کی ہیں. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۱۱۳). [صدف + کار ، لاحقۂ فاعلی].

ـــِ گوش کس اضا (ـــ و مع) امذ.
کان کے اندر کا حصہ جو گھونگھے کی شکل کا ہوتا ہے. اندرونی کان کا وہ حصہ جو سماعت کے لیے اہم ہوتا ہے گھونگھے کی شکل کا صدف گوش ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۳۷۰). [صدف + گوش (رک)].

ـــ گِیری (ـــ ی مع) امث.
سیپی سے موتی نکالنے کا کام یا پیشہ. موتیوں کے اخراج یعنی

صدف گیری کا حال بیان کیا گیا ہے۔ (۱۹۶۷ء، مقدمہ تاریخ سائنس (ترجمہ)، ۱، ۱ : ۲۰۳)۔ [صدف + ف : گیر ، گرفتن = پکڑنا ، لینا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ نُما (ـــــ ضم ن) صف۔
سیپ کی شکل کا ، سیپ جیسا۔ دوسری صدف نما گندک ہے جو گندک کو بنزین یا کسی اور عامل کے ساتھ ... سرد کرنے پر حاصل ہوتی ہے۔ (۱۹۵۹ء، غیر نامیاتی کیمیا ، محمود احمد خان ، ۳۶۴)۔ [صدف + ف : نما ، نمودن = دکھانا ، دکھائی دینا]۔

صَدَفَۃُ الْاُذُن (فت ص ، د ، ف ، ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، ضم ا ، ذ) امذ۔
رک : **صدف گوش**۔ اگلا کنارا صدفۃ الاذن (Concha) کے بالکل بیچھے واقع ہے۔ (۱۹۳۶ء، احشائیات ، ۳۸۳)۔ [ع : صدفۃ = صدف (رک) + رک : ال (ا) + اُذُن (رک)]۔

صَدَفَہ (فت ص ، د ، ف) امذ۔
۱. **صدف نما جانور ، سیپ جیسا جانور**۔ یہ جراثیم تیزی سے حرکت کرتے ہیں اور صدفہ (Molluscs) کے اجسام میں پائے جاتے ہیں ، اس کی مثالی نوع کرسٹی سپائر اپالیانی ہے۔ (۱۹۹۶ء، مبادی خرد حیاتیات ، ۲۰۱)۔ یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ ابتدائی قسم کا صدفہ یا مولسک کس قسم کا رہا ہو گا۔ (۱۹۹۷ء، مولسکا ، ۱)۔ ۲. (طب) **نو یا سات اوقیہ کا ایک وزن ، سکرجۂ کبیرہ** (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۸)۔ [صدف + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ صَغِیرَہ کس صف (ـــــ فت ص ، ی مع ، فت ر) امذ۔
(**وزن**) **چھ یا سات سامونات** (خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۸)۔ [صدفہ + صغیر (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــــ کَبِیرَہ کس صف (ـــــ فت ک ، ی مع ، فت ر) امذ۔
(**وزن**) **چودہ سامونات** (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۸)۔ [صدفہ + کبیر (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

صَدَفِی (فت ص ، د) صف۔
صدف (رک) سے منسوب یا متعلق ، سیپ کا ، سیپ کی قسم کا۔ دریائی حیوانات کے بدن دو قسم کے ہوتے ہیں اول صدفی ، دوم فلوسی۔ (۱۸۷۷ء، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۹۹)۔ صدفی مادہ جم کر عمدہ موتی تیار ہو جاتا ہے۔ (۱۹۳۴ء، نگار ، کراچی ، فروری ، ۱۵۳)۔ [صدف + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ جانْوَر (ـــــ سک ن ، فت و) امذ۔
رک : **صدفہ**۔ صدفی جانور (Molluscs) جن میں گھونگے ، سیپ وغیرہ شامل ہیں۔ (۱۹۷۰ء، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۵۰)۔ [صدفی + جانور (رک)]۔

ـــــ خانَہ (ـــــ فت ن) امذ۔
صدف کے اندر کا خانہ۔ ابتدا میں صرف ایک صدفی خانہ ہوتا ہے مگر بتدریج ان کی تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے۔ (۱۹۶۳ء، حیواتی نمونے ، ۴۴)۔ [صدفی + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

صَدَفِیّات (فت ص ، د ، کس ف ، شد ی) امث۔
ایک قسم کے گھونگے جو کھائے جاتے ہیں ؛ صدفیہ (رک) کی جمع۔ یہ آبی جانور ہیں ، ان کی خوراک ... کیکڑے اور صدفیات (Clams) وغیرہ ہیں۔ (۱۹۸۰ء، مینیفیا ، ۵۰۱)۔ [صدف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ات ، لاحقۂ جمع]۔

صَدَفِیَّہ (فت ص ، د ، کس ف ، شد ی بفت) امذ۔
۱. (حیوانیات) **چپٹے گھونگے والے جانوروں کی جنس ، ان کے جسم پر ایک خول ہوتا ہے جس کے دو منہ ہوتے ہیں سیپیاں وغیرہ بھی اس جنس میں شامل ہیں**۔ اسی وجہ سے اس نوع کو صدفیہ (کانشی فیرا) بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۱۰ء، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۰۳)۔ ارسطو نے قشریوں اور صدفیوں کے گروہ کے بڑے حیوانات کے طریقہ پیدائش کو حیرت انگیز طور پر صحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ (۱۹۶۵ء، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۲ : ۵۲۳)۔ ۲. (طب) **ایک قسم کا جلدی مرض جس میں بدن پر سرخ چکتے پڑ جاتے ہیں ، سرخ بادہ**۔ ان ثبور پر چھلکے پائے جاتے ہیں ، فلسفائی تاریہ تعویذات میں عام ہے ، اس کو صدفیہ (Psoriasis) سے متفرق کرنے کی ضرورت ہے۔ (۱۹۳۸ء، عمل طب (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷۳)۔ [صدف + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث برائے اسمیت]۔

صِدْق (کس ص ، سک د) امذ۔
۱. **سچائی ، راستی ، سچ ، کذب کا نقیض**۔ صدق کا بے جامہ ... حیا کا کمربند ، شجاعت کا دستار ... اڑا کر میرے معشوق کوں لیاؤ۔ (۱۴۲۱ء، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۰۶)۔

عبادت کی چکمک و کف صدق اہار
ملا قہر کے سنگ سوں ایک نہار
(۱۶۰۹ء، قطب مشتری ، ۹)۔

ات صدق سوں آ سلام کیتا
بوسے کے دھن کوں قام کیتا
(۱۷۰۰ء، من لگن ، ۹۹)۔

یہ بات جھوٹ نہیں صدق کی صفا کی قسم
ترے ہی لطف کا وابستہ ہوں وفا کی قسم
(۱۸۱۰ء، میر ، ک ، ۱۳۳۷)۔ معجزہ اس کے صدق پر ایک نشان اور آیت بن جاتی ہے۔ (۱۹۲۳ء، سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۰۲)۔ کیا آرٹ کے کسی شاہکار میں بجائے خود بھی صدق یا کذب کی صفات ہیں؟ (۱۹۸۷ء، فلسفہ کیا ہے ، ۱۲۲)۔ ۲. **یقین**۔

راز مجھ عشق کا چھپتا سا نظر آتا نہیں
ہے مجھے صدق کہ آخر کوں پکارا ہوےگا
(۱۷۳۹ء، کلیات سراج ، ۱۹۱)۔ ۳. (**تصوف**) **سچا اور پاک باطن ہونا ، ظاہرا اور باطنا** (مصباح التعرف ، ۱۵۹)۔ [ع]۔

ـــــ النُّور (ـــــ ضم ق ، غم ا ، ل ، شد ن ، و مع) امذ۔
(**تصوف**) **یہ وہ کشف ہے جس کے بعد کوئی خفا اور استتار نہیں ہے۔ کیونکہ جس وقت کشف سالک مقام جمع تک پہنچتا ہے تو اس کو صدق النور کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۵۸)۔ [صدق + رک : ال (ا) + نور (رک)]۔

---اِنْتِما (--- کس ا ، سک ن ، کس ت) صف.
سچائی سے منسوب ، سچائی سے تعلق رکھنے والا.

کیا اس کے مضمون نے یہ اقتضا
کہ تاریخی احوال صدق انتما

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۰۳). [صدق + انتما (رک)].

---خَلِیل کس اضا (--- فت خ ، ی مع) امذ.
(تلمیح) حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی سچائی یا یقین کہ نمرود نے آپ کو بھڑکتی ہوئی آگ میں پھنکوا دیا مگر آپ نے کلمۂ حق سے انحراف نہ کیا اور اللہ کے حکم سے وہ آگ گلزار بن گئی.

صدقِ خلیل بھی ہے عشق ، صبرِ حسین بھی ہے عشق!
معرکۂ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق!

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۵۳). صدق خلیل اور صبر حسین دونوں قافلۂ حجاز کی یاد دلاتے ہیں. (۱۹۷۵ ، اثبات و نفی ، ۲۹). [صدق + خلیل = خلیل اللہ ، حضرت ابراہیم کا لقب].

---دِل سے م ف.
خلوص نیت سے ، صاف دل سے ، تہ دل سے ، بطیب خاطر. نہایت صدق دل سے درود پڑھ رہے تھے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶). میں جان و دل سے اس کو چاہتا اور صدق دل سے محبت رکھتا. (۱۸۵۵ ، گلستان (ترجمہ : منشی نظام الدین) ، ۳۵۵). اگرچہ میں صدق دل سے اقرار کرتا ہوں کہ سرسید کی لائف جیسی کہ چاہئے تھی مجھ سے نہیں لکھی گئی. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۷۷).

---دِلی (--- کس د) امث.
خلوص نیت. لوگوں کی صدق دلی کی اطاعت اس درجہ کو پہنچی تھی کہ اگر حکم ہوتا تو ایک آدمی جاتا اور سپہبد کا سر اتار لاتا. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۱۸). میں صدق دلی سے اس بات کی کوشش کرونگا کہ تینوں خطوں کو نہ صرف آگے بڑھنے اور ترقی ... شرکت کا بھی احساس ہو. (۱۹۷۵ ، آتش چنار ، ۹۳۰). [صدق + دل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دینا محاورہ (قدیم).
سچائی کی گواہی دینا.

نبی جس پر صدق دیتے شرف اسلام کا لیتے
سو اس کی آل یوں کیتے کرو زاری مسلمانان

(۱۶۷۵ ، مرثیہ مرزا (بیاض مراثی ، ۱۳۸)).

---دھرْنا محاورہ (قدیم).
یقین کرنا ، تصدیق کرنا.

بولیا کہ توں سمجھا مجھے تا صدق دھروں میں
کیا دین تیرا ہے سو وو اختیار کروں میں

(۱۶۷۵ ، مثنوی مرزا (بیاض مراثی ، ۲۰۵)).

---شِعار (--- کس ش) صف.
سچا ، راستباز ، حق پسند. جہاں ایسے لکھنے والوں کی کثرت ہے جو محض تفنن طبع یا کسی اور غرض سے شہر ادب میں اپنی دکان سجائے بیٹھے ہیں وہاں ایسے صدق شعار اور بلند معیار اہل قلم بھی ہیں. (۱۹۸۲ ، قومی یک جہتی میں ادب کا کردار ، ۶۱). [صدق + شعار (رک)].

---گوئی (--- و مج) امث.
سچ بولنا. کوئی گروہ انھیں ان کی اصول پروری اور صدق گوئی کے باعث اپنے اعتماد میں نہیں لے سکتا تھا. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۲۱). [صدق + ف : گو ، گُفْتن = بولنا ، کہنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لانا محاورہ (قدیم).
سچا سمجھنا ، تصدیق کرنا.

جو کوئی صدق اس دیں میں لاتا اہے
یقیں ہے کہ جنت وو پاتا اہے

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۶).

---مَقال کس اضا (--- فت م) امذ.
سچ بولنا ، راست گوئی.

تو قصد کرے تو ہو سکے صدقِ مقال
ہے اکلِ حلال ہند میں امرِ محال

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۹). اکل حلال اور صدق مقال جو سب سے زیادہ عمدہ صفات انسانی ہیں ان کا کہیں ذکر نہیں. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۹۸). یہ التجائے خلیل و بشارت مسیح کیا تھی؟ رُشد و ہدایت ایثار و اخلاق زہد و تقویٰ ، صداقت و امانت ، عدل و انصاف ، شفقت و ہمدردی ، اکل حلال و صدق مقال. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، اہل حدیث ، کراچی ، ۱۳ اکتوبر ، ۲). [صدق + مقال (رک)].

---نِیَّت کس اضا (--- کس ن ، شد ی بفت) امذ.
خلوص نیت ، صاف دلی.

صدقِ نیت سے بیٹھنے خاموش
شاد اس جھوٹ سچ سے کیا مطلب

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۲۷). وہ اپنی ساری ہستی اور اپنے سارے فن کو صدق نیت کے ساتھ اپنی جماعت کی خدمت کے لیے وقف کیے ہوئے ہیں. (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۲۳۸). [صدق + نِیّت (رک)].

---نِیُوش (--- کس ن ، و مج نیز مع) صف.
سچ کو سننے والا.

کہا میں نے کہ کیا کہوں لیکن
تم بھی رکھتے ہو گوشِ صدق نیوش

(۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۸۸). [صدق + ف : نِیوش ، نیوشیدن = سننا سے صفت].

---و صَفا (--- و مج ، فت ص) امذ.
سچائی اور خلوص.

سفیدی باف جب صدق و صفا ہے
رہا فدوی ہو شہ کا التجا ہے

(۱۸۰۰ ، زین المجالس ، ۱۰۰). میرے عمل کو صدق و صفا کے زیور سے آراستہ فرما دے. (۱۹۲۳ ، حیات جوہر ، ۱۸۲).

مِیں لوبھا ہوں تری دھرتی پر
تختۂ دار پہ اک صدق و صفا کا شعلہ
(۱۹۷۹ ، شیخ ایاز (شخص اور شاعر) ، ۱۰۶)۔ [صدق + و (حرف عطف) + صفا (رک)]۔

ــــِ وَعْد کس اضا(ـــ فت و ، سک ع) امذ۔
سچا وعدہ ، ایسا وعدہ جس کو پورا کرنے کی نیت ہو۔ صدق وعد ایک وجود اخلاق کا زیور ہے۔ (۱۹۳۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۹ : ۷)۔ [صدق + وَعْد ـ وَعْدہ (رک)]۔

ــــ و کِذْب (ـــ و مع ، کس ک ، سک ذ) امذ۔
سچ اور جھوٹ (ماخوذ : پلیٹس)۔ [صدق + و (حرف عطف) + کذب (رک)]۔

ــــ ہونا محاورہ۔
تصدیق ہونا ، یقین ہونا۔

راز مجھ عشق کا چھپتا سا نظر آتا نہیں
ہے مجھے صدق کہ آخر کوں پکارا ہوئیگا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۹۱)۔ انا جی صاحب آپ کو کیوں کر صدق ہو گیا۔ (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۸۳)۔

صَدَقات (ـــ فت ص ، فت نیز سک د) امذ ؛ ج۔
صَدَقہ (رک) کی جمع۔ صدقات کی کتنی قسمیں اسلام میں ہیں؟ (۱۹۳۳ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۸۵)۔ [ع]۔

ــــِ جارِیَہ کس صف(ـــ کس ر ، فت ی) امذ ؛ ج۔
ایسی خیرات یا اور نیک کام جن سے لوگوں کو ہمیشہ فیض اور فائدہ پہنچتا رہے ، جیسے: مسجد ، کنواں ، مدرسہ وغیرہ بنوانا۔ مزید صدقات جاریہ میں آپ کی خود نوشت سوانح «نقش حیات» اور «مکتوبات شیخ الاسلام چار جلدیں» علم و عمل کا بیش بہا خزانہ ہیں۔ (۱۹۷۳ ، اسوۂ اسلاف ، ۳۰)۔ [صدقات + جاری (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ــــِ نافِلَہ کس صف(ـــ کس ف ، فت ل) امذ ؛ ج۔
ایسے صدقات جن کا دینا باعث ثواب تو ہے لیکن فرض یا واجب نہیں ، نفلی صدقہ و خیرات۔ خواہ فرض و واجب ہو ... خواہ مستحب جیسے صدقاتِ نافلہ اموات کا ایصال ثواب۔ (۱۹۱۱ ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، تفسیر القرآن الحکیم ، م)۔ یہ دونوں آیتیں صدقات نافلہ کے متعلق ہیں۔ (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۵۷)۔ [صدقات + نافلہ (رک)]۔

ــــِ واجِبَہ کس صف(ـــ کس ج ، فت ب) امذ ؛ ج۔
ایسے صدقات جن کا دینا واجب ہے اور نہ دینا باعث گناہ ہے۔ خواہ فرض زکوٰۃ ہو ، یا دوسرے صدقات واجبہ یا نفلی صدقات و خیرات۔ (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۶)۔ [صدقات + واجب (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

صَدْقا ہونا محاورہ (قدیم)۔
رک : صدقے ہونا۔

عواصی جو صدقا ہے تج ناؤں پر
فدا جیو ہے اس کا تیرے پاؤں پر
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۵)۔

صَدَّقْتُ (فت ص ، شد د بفت ، سک ق ، ضم ت) فقرہ۔
(عربی فقرہ اُردو میں مستعمل) میں نے تصدیق کی ؛ مراد : درست ہے ، بجا ہے۔

آتے ہیں یاد شہ کو بہت مرتضا علی
مڑ کر نجف کو کہتے ہیں صدّقتُ یا علی
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۷۱)۔

ہر اک کلام پہ صَدَّقتُ اے زباں کہہ دے
کہ حُسنِ یار کسی کی نہیں ، نہیں سنتا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۷۳)۔ [ع (ص د ق) + ع : تُ ، ضمیر واحد متکلم]۔

صَدَقَۃُ الْفِطْر (فت ص ، د ، ق ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، کس ف ، سک ط) امذ۔
رک : صدقۂ فطر۔ اُدھر صَدقۃُ الفطر تقسیم ہو اور اِدھر بَندی آزاد۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۷۶)۔ [ع : صدقۃ ـ صَدقہ (رک) + رک : ال (ا) + فطر (رک)]۔

صَدَّقْنا (فت ص ، شد د بفت ، سک ق) فقرہ۔
(عربی فقرہ اُردو میں مستعمل) ہم نے تصدیق کی مراد درست ہے بجا ہے (عموماً آمَنّا کے ساتھ مستعمل)۔ سوائے آمنّا و صدّقنا کے کچھ کہہ نہیں سکتے۔ (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۳۷)۔ بیشک آپ نے جو فرمایا آمنّا و صدقنا مگر جو کچھ میرے پاس ہے وہ سب جونی کے لئے ہے۔ (۱۹۱۷ ، جگ بیتی کہانیاں ، ۵۹)۔ صرف تبلیغ کرنے اور کسی نظریے پر آنکھ بند کرکے آمنا و صدقنا کہنے سے علم و ادب کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۳۰۹)۔ [ع : (ص د ق) + ع : نا ، ضمیر جمع متکلم]۔

صَدَقَہ (فت ص ، د نیز سک د ، فت ق) امذ۔
۱۔ وہ چیز جو خدائے تعالیٰ کے نام پر دی جائے ، خیرات۔ صدقے کے طور سے جو وہ بادشاہ اُسے کچھ دے وہ البتہ کھا لیا کرے۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۷۹)۔ آپ نے فرمایا ... اگر چاہو اصلِ جائداد باقی رکھو اور منافع صدقہ کر دو۔ (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۳۰)۔ اب اس میں مالک جس طرح چاہے تصرف کرے ، چاہے بیع کر دے یا ہبہ اور چاہے تو صدقہ کے طور پر دے دے۔ (۱۹۳۳ ، جنایات برجایداد ، ۷)۔ **۲۔ وہ کھانا وغیرہ جو کسی کے سر سے اتار کر چوراہے میں رکھتے ہیں ، اُتارا ، ردبلا کے لیے دیا جانے والا صدقہ۔**

صدقے کے واسطے ہے تمہیں فکر کیا ضرور
عاشق کی جان جائے گی لے کر بلائے زلف
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۷۲)۔ ایک سائل دروازے پر آیا کرتا ہے اُس کی یہی صدا ہے «بچوں کا صدقہ دیں» ایمان کا صدقہ۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۵۱)۔ **۳۔ اپنے اوپر خود عائد کیا ہوا کفارہ یا تاوان جو مدیون دائن کو وعدہ خلافی کی**

عذر خواہی میں اپنی خوشی سے دے. اوس کا کچھ مہر جو رہ گیا تھا اوس کے پاس مع دس ہزار درم صدقے کے بھیجا. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۳۶۹). ۴. طفیل ، بدولت ، بزرگانہ عطیہ یا برکت ، عنایت. قاسم تیغہ سحر کے بھروسے پر لڑتا ہے ، یہ بھی صدقہ ملکہ نرگسی چشم کا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۶۸).

انصاف ہے جو پوچھو صدقہ حضور کا تھا
کسریٰ کی وہ عدالت ، حاتم کا وہ مدارا

(۱۹۱۸ ، سحر ، بیاض سحر ، ۱۰۳). ۵. قربان ، واری (عموماً اسائے کے ساتھ مستعمل ، رک : صدقے).

ہزاراں ہمن ہشت کے نیک نام
محمدؐ پو صدقہ ہیں سارے تمام

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی ، ۱۲۱).

ترا حسن وہ ہتو نہ جیس کہ ہے صدقہ جس پہ زماں زمیں
جو دکھائے رُخ تو ہو دن وہیں جو چھپائے منہ ابھی رات ہو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۵). [ع].

---اُتارْنا محاورہ.
کسی چیز کو کسی کے سر کے گرد پھرا کر یا جسم سے چھوا کر تصدق کرنا (رَدِّ بلا کے لیے یا بلا رد ہونے پر).

کچھ ہانیرو تو نیں ہوا کی جب پھراری کھاڑیاں
بچھڑے کے جھڑپن کوں موا صدقہ اتارا کلپے کوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳۰).

تبدیل روز وصل سے فرقت کی شب ہوئی
آتی ہوئی بلا ٹلی صدقہ اوتاریے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۶۲).

تسلی دی بجھے دل کو دلاسا
پلائی کچھ دوا صدقہ اتارا

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۳۲۳).

---اُتَرْنا محاورہ.
صدقہ اتارنا (رک) کا لازم.

قتل ہو لو تو خوشی پھر مجھے بے حد ہو جائے
صدقہ اترے مرے بھائی کی بلا رد ہو جائے

(۱۹۳۳ ، عروج ، عروج سخن ، ۹۳).

---اُتَرْوانا محاورہ.
صدقہ اُتارنا (رک) کا متعدی المتعدی.

اگرچہ یہ صدقہ اُتروائیے
تو دل کی مرادیں ابھی پائیے

(۱۸۹۳ ، قصہ ماہ و اختر پری پیکر ، ۱۳).

---جاری/جارِیَہ کس صف(---/ کس ر ، فت ی) امذ.
ایسا کارخیر جس سے لوگوں کو ہمیشہ فیض اور فائدہ پہنچے ، جیسے مسجد ، کنواں ، مدرسہ وغیرہ بنوانا. اُن کے صدقۂ جاریہ سے صفحۂ روزگار پر اُن کی اعلیٰ یادگار قائم ہے. (۱۹۰۹ ، مقالات حالی ، ۲ : ۱۹۳).

یوں تو ہے عام ترا صدقۂ جاری ساقی
جام سرشار یہ ہو یاد ہماری ساقی

(۱۹۶۰ ، آتش خنداں ، ۱۹۹). روایت یہ آدمی کا اسی طرح حق ہوتا ہے ، اقبال ہو ، رومی ہو ، رازی ہو ، سنائی ہو ، روایت اس طور صدقۂ جاریہ بن جاتی ہے. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۱۷). [صدقہ + جاری (رک) / ہ ، لاحقۂ تانیث].

---چوراہے میں رَکْھنا محاورہ.
کوئی کھانا وغیرہ سر کے گرد وار کر ایسی جگہ رکھنا جہاں چار راستے آ کر ملتے ہوں.

روح کی قدر ہوئی ربطِ عناصر سے شعور
جس کو چوراہے میں رکھ دیتے ہیں وہ صدقہ ہے یہی

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---دِیا رَدِّ بَلا کہاوت.
خیرات دینے سے بلا دور ہو جاتی ہے.

کی جو بھلائی تو بھلا ہو گیا
صدقہ دیا رد بلا ہو گیا

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر بلگرامی ، د ، ۳۷۱).

---دینا ف م ؛ محاورہ.
خیرات کرنا ، صدقے میں کوئی چیز دینا ؛ قربان کرنا.

مجھ کو صدقے کر اگر ہے بد مزہ تیرا مزاج
یہ اِدھر صدقہ دیا تو نے اُدھر اچھا ہوا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۹).

زندگی تنگ ہجر کی حد ہو گئی
ترے دیا صدقہ بلا رد ہو گئی

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۰۶).

---رَدِّ بَلا کہاوت.
خیرات دینے سے بلائیں اور مصیبتیں دور ہوتی ہیں (ماخوذ : ا ب و ، ۷ : ۱۵۲).

---سِلّا/سیلا (---کس س ، شد ل/ی مع) امذ.
خیر خیرات جو سلامتی کی شکر گزاری میں دی جائے.

دنیا کا ہے یہ بھی ایک حیلا
کچھ بھیج دو صدقہ سیلا

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۶۳). دنیا جہاں کے ٹونکے تعویذ ... صدقے سلے کوئی بات بھی نہ چھوڑی. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۳۲). [صدقہ + سلّا / سیلا (غالباً سلا (رک) کا بگاڑ)].

---سِلّا اُتارْنا محاورہ.
خیر خیرات کرنے کے واسطے نقدی یا کسی چیز کا سر پر سے وارنا ، چوراہے میں رکھنے کے واسطے سری کلیجی وغیرہ کو سر کے گرد پھرانا (فرہنگ آصفیہ).

---سِلّا اُتَرْنا محاورہ.
صدقہ سلّا اُتارنا (رک) کا لازم ، نقدی وغیرہ سر پر سے وار کر خیر خیرات دیا جانا. ہر قسم کا علاج ہونے لگا صدقے سلے اترنے لگے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۲).

---سیلا اُتْروانا محاورہ.
صدقہ سلّا اترنا (رک) کا متعدی المتعدی. گنڈے تعویذ لکھتا ہے صدقہ سیلا اترواتا ہے. (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۱۶).

---صَلّا (---فت ص ، شد ل) امذ.
رک : صدقہ سیلا. سات لاکھ کے علاوہ جو بیگم کے معالجے اور ان کے اوپر سے صدقے سلّے میں صرف ہوا اس کی تفصیل میں آگے لکھوں گا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعے کی ایک جھلک ، ۱۰۵). [صدقہ + صلا (رک)].

---فِطْر کسر اضا(---کس ق ، سک ط) امذ.
عید رمضان کا صدقہ ، عیدالفطر کا صدقہ جو فی آدمی دو سیر گیہوں یا چار سیر جو دینا واجب ہے.

سنج صدقہ فطر واجب کے بات
تجی بولتا ہوں کتابی نکات

(۱۹۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۱۵۷). یہ اناج صدقہ فطر کے برابر ہونا چاہیے. (۱۹۱۶ ، معلمہ ، ۳۹). صدقۂ فطر کا حکم سنہ ۲ ہجری میں آیا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۴۴). [صدقہ + فطر (رک)].

---قُرْبان جانا/ہونا محاورہ.
فدا ہونا ، واری ہونا ، نثار ہونا. صدقہ قربان گئے ، جم جم آئیے ، تت تت آئیے ، بلائیں لینے لگے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۹۶). اس وقت تک تو صدقہ قربان سب ہی کچھ ہوا کرتے ہیں. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۹۷).

---کَرْنا محاورہ.
رک : صدقہ اتارنا ، خیرات دینا ، کوئی چیز قربان کرنا.

رقیب روسیہ کیوں سر چڑھا ہے
اسے صدقے کرو تم داغ پر سے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۱۰). جو کوئی کہ کبھی صدقہ کرنے کو یا نیک کام کو .. اللہ کی خوشی کے لیے تو ہم اس کو دیں گے بڑا ثواب. (۱۹۳۲ ، تفسیرالقرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۱۶۷).

---گَیا فقرہ.
صدقے میں گیا ، صدقے میں کام آگیا.

ایک تو دل کی مرے قدر نہ کی کھو ڈالا
دوسرے کہتے ہو صدقہ گیا خیرات گئی

(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات)).

---لینا محاورہ.
خیرات لینا ، گدا کے طور پر کچھ مانگنا.

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

(۱۹۰۷ ، حدائق بخشش ، ۲ : ۲).

---مِلْنا محاورہ.
خیرات ملنا ، مریض پر سے اتاری ہوئی چیز محتاج کو ملنا.

بلا ٹلتی ہے بخشش سے بہا اے چشم تر آنسو
ملے کچھ دامنِ خالی کو صدقہ روحِ غمگیں کا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۵۶).

---میں ہونا محاورہ.
طفیل میں ہونا ، طفیل ہونا ، بدولت ہونا. یہ سب کچھ ان کے اسی توکل کے صدقہ میں ہوا. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۴۴۵).

صَدْقے (فت ص ، سک د). (الف) امذ ؛ ج.
۱. صدقہ (رک) کی جمع نیز اس کی حالت مغیرہ (ترا کیب میں مستعمل).
۲. واری ، قربان ، فدا ، قربان جاؤں ، فدا ہو جاؤں (تعریف و تحسین یا جوش محبت کے اظہار کے لیے مستعمل).

بازی جاوے فرید کی کس آنکھوں سا کیہے
صدقے نبی رسولؐ کے جن قائم را کیہے

(۱۲۶۵ ، بابا فرید (سہ ماہی اردو ، اکتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۲۲). ایکس پر ایک صدقے ... بلہار. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۳).

دمبدم اس کی آن کے صدقے
اس سجیلے جوان کے صدقے

(۱۷۹۸ ، سوز (نوراللغات)).

سیانۂ عدمیں اپنی زندگانی ہے
فدا دہن کے ہیں صدقے تری کمر کے ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۳).

ماں صدقے دلوں میں کیا سمائی
کی بھائی نے بھائی سے برائی

(۱۸۸۲ ، مادر ہند ، شاد ، ۲۳).

فراقِ جاودانی انتقامِ وصلِ جاناں ہے
مگر صدقے ترے جانے بھی دے اے آسماں ہو گا

(۱۹۳۰ ، بے خود موہانی ، ک ، ۷).

آپ کی اک نگہ لطف کے صدقے میں حنیف
کیا بتاؤں کہ ہیں سینے میں دفینے کتنے

(۱۹۸۴ ، ذکر خیرالانامؐ ، ۹۴). (ب) م ف . طفیل میں ، بدولت ، برکت سے ، عنایت سے.

نبیؐ کے صدقے بخشے گا خدا میرے گناہاں
علی کا ناتواں منج سرتاج ہے جم خسروی کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳). ان کی دانشمندی کے صدقے والد مرحوم کے بعد ہمارے کنبے کا اتحاد قائم رہ سکا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۷).

---اُتارا/اُتْرا (---ضم ا/سک ت) صف مذ.
جو اتنا حقیر و ناچیز ہو کہ صدقے کے طور پر دیدیا جائے تو پروا نہ ہو (ایک طرح کا کلمۂ تحقیر و تذلیل).

شیخ کی ایسی خبر لوں بھول جائے شیخیاں
کھورتا تھا پھر موا صدقے اتارا رات کو

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۴۷).

ساس اتنا بھی نہ پوچھے موئی صدقے اتری
جوک کے کمروں میں راتوں کو وہ کیا لیتے ہیں

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۶۸).

---اُتارْنا محاورہ.
کسی چیز کا سر کے گرد پھرا کر خیرات کرنا ، تقدق یا جنس وار کے خیرات کرنا.

سن کے میرے نالۂ شبگیر کو ایسا ڈرا
سب نے اس محبوب پر صدقے اتارے رات کو
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۱۹).

تو وہ خوش چشم ہے ہو دیدۂ نرگس بھی نثار
تیری آنکھوں پہ ہرن صدقے اتارے آنکھیں
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۲۲).

---اُترنا محاورہ.
صدقے اتارنا (رک) کا لازم ، خیر خیرات ہونا.

مہ و خور جائے قرص سیم و زر خیرات ہوتے ہیں
نظر ان کو ہوتی ہے رات دن صدقے اترتے ہیں
(۱۸۳۰ ، دیوان رند ، ۱ : ۹۷).

پھڑک کر مرغ بسمل کی طرح عاشق جو مرتے ہیں
یہ مقتل میں عروس تیغ کے صدقے اترتے ہیں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۰).

رخ سے عروس گل نے الٹی نقاب رنگیں
صدقے اتر رہی ہے شانِ ادائے تمکیں
(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۶۶).

---پھرنا محاورہ.
جو طرف گھومنا (کسی چیز یا شخص کے). فطرت کے اندر بیٹھ جانا ایک اور بات ہے اور اس کے اِدھر اُدھر صدقے پھرنا اور بات ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبعی ، ۱ : ۹).

---جانا محاورہ.
نثار ہونا ، قربان ہونا (انتہائے محبت یا قدردانی و تعریف و تحسین کے اظہار یا خوشامد کے موقع پر مستعمل).

کام آویں گے کسی دن صدقے جانے کے ترے
خانۂ دولت سے اپنے نیم جانوں کو نہ چھیڑ
(۱۷۶۱ ، کامیاب (چمنستان شعرا ، ۲۳۹)).

اپنے منہ سے کس مزے سے لیتے ہو تم اپنا نام
لیجو یہ اک بار میں صدقے گیا اس نام کے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۲۹۳). بلا لوں ، صدقے گئی ، واری گئی.
(۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۸۳).

اس کے صدقے جائیے جس نے تجھے پیدا کیا
شکل دی حور و پری کی دل دیا جلّاد کا
(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۸).

---جائیے فقرہ.
۱. **قربان ہو جانے کو جی چاہتا ہے.**

اے ذوق صدقے جائیے پیک خیال کے
کیا لے گیا اڑا کے بتِ سیم تن کے پاس
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۱۳). ۲. **عورتیں جب صاف صاف مخاطب کی حماقت کے اظہار میں احمق یا بے وقوف کا لفظ کہنا نہیں چاہتیں تو کہتی ہیں آپ کے صدقے جائیے قربان ہو جائیے (ماں پھوپی یا بہن وغیرہ کی زبان سے)** (مہذب اللغات).

---چلے اُترنا محاورہ.
کسی کی صحت یا سلامتی کے لیے خیر خیرات ہونا

وہم ہر طرح کے کرنے لگے
صدقے چلے سبھی اترنے لگے
(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی (مہذب اللغات)).

---دَرگور فقرہ.
عورتوں کا اظہار بیزاری ، برا بھلا کہنا (فرہنگ اثر).

---دینا محاورہ.
خیرات کرنا ، کوئی چیز سر پر سے وار کر خیرات کرنا. ایسا موتی خوشی کا لوگوں میں دیکھا جس کا اظہار الفاظ میں نہیں ہو سکتا صدقے دیے گئے. (۱۹۱۶ ، آپ بیتی ، ۶۳).

---سے م ف.
۱. **بلا سے ، جوتی کی نوک سے ، کوئی پرواہ یا فکر نہیں.** بہن رانڈ ہوگی تو بلا سے اور بھانجا بھانجی بھوکے رہیں تو صدقے سے. (۱۹۱۳ ، سلی ہوئی پیاں ، ۳۹). ۲. **طفیل ، بدولت ، خاطر سے ، واسطے.** اپنے باپ کی قبر کے صدقے سے آزاد کرو. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، افسوس ، ۵۵). آپ کے صدقے سے ہمارا نام بھی رہ جائے گا. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۷۶).

---قُربان ہونا محاورہ.
نثار ہونا ، واری ہو جانا. ان کے یہاں میں ایک مہینے کی بیاہی ہوئی پہنچی خوب خوب میری خاطریں ہوئیں ، صدقے قربان ہوئیں. (۱۹۷۰ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳۹ : ۹۶).

---کا اَناج امذ.
گندم اور دالیں وغیرہ جو صدقے میں دی جائیں. ان کے دروازے کے سامنے بکرے کی سری پر سیندور لگا کر رکھا اور صدقے کا اناج رکھا ہوا ملا. (۱۹۷۰ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳۹ : ۹۷).

---کا بکرا امذ.
وہ بکرا جو مقرر طریقے سے مریض کے چاروں طرف پھیرا کر یا مریض کے سرہانے باندھ کر ذبح کرتے ہیں اور اس کا گوشت فی سبیل اللہ غریبوں اور محتاجوں کو بانٹ دیتے ہیں ؛ (کنایۃً) وہ شخص جو دوسروں کے مفاد کی خاطر مشکلات میں پڑ جائے یا ڈالا جائے. طالب علم حافظ کی نظر میں صدقے کا بکرا ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، زندگی ، رموزی ، ۲۶۳). پہلے پہل تو مقدس بادشاہ کو اس لئے قتل کیا جاتا تھا کہ اس کی اندرونی زندگی بڑھاپے کے زوال سے بچ جائے اب ... صدقے کا بکرا بھی بنا دیا گیا. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۴).

---کا بُھجنگا امذ.
ایک سیاہ پرندہ جسے رد بلا کے لیے کسی کے گرد پھیرا کر چھوڑ دیتے ہیں ؛ (کنایۃً) سیاہ فام بد رُو شخص.

بھئی دھوق ہے لنگا لنگا ہے
ٹھیک صدقے کا وہ بھجنگا ہے
(۱۹۲۰ ، عروج لکھنوی (باقر علی خان) ، شاہد نامہ ، ۴۹).

---کا پُتلا امذ.
گندھے ہوئے آٹے یا تما کو سے بنائی ہوئی صورت جو ردبلا کے لیے کسی کے گرد پھرا کر یا جسم سے چھوا کر چوراہے پر رکھ دیتے ہیں.

کھینچی گئی شبیہ جو اوس رشک ماہ کی
صدقے کا پتلا حور کی تصویر ہو گئی
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۱۹۵).

جیتے بازی تصدق ہونے پاتے ہم اگر
صدقے کے پتلے تمہارے گرد پھرکر کھیلتے
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۶۱).

---کا چَراغ امذ.
سرسوں کے تیل کا چراغ جو ردبلا کے لیے منت پوری ہونے پر جلا کے چوراہے پر یا مسجد میں رکھا جائے.

روشنی طور ہو بارِدگر ممکن نہیں
تیرے صدقے کا کہاں سے لائے گا روغن چراغ
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۸۷).

---کا چَوراہا امذ.
وہ چوطرفہ راستوں کے ملنے کی جگہ جہاں صدقے کیا ہوا سامان (ماش ، چراغ وغیرہ) رکھا جائے.

تیرے صدقے کا سمجھتے ہیں مگر چوراہا
چار ابرو کو یہ آزاد صفا رکھتے ہیں
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۱۶).

---کا کوّا امذ.
وہ کوا جسے پکڑ کے ردبلا کے لیے کسی پر صدقہ اتار کے چھوڑ دیا جائے ؛ (کنایۃً) کالا کلوٹا ، بدشکل اور حقیر شخص.

نوح بندی پہ صدقے کے موئے کوے سے
جا کے منہ کالا کرے مشک سے عنبر اپنا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب (مہذب اللغات)).

---کرنا محاورہ.
۱. نچھاور کرنا ، وارنا ، نثار یا قربان کرنا.

کہاں ہیں آدمی عالم میں پیدا
خدائی صدقے کی انسان پر سے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۸).

تیرے ساحل تک انھیں موجیں صبا کی لے اڑیں
گوہر نایاب تجھ پر وار کر صدقے کریں
(۱۹۲۳ ، مطلع انوار ، ۵۵). ۲. (متنفر یا حقارت ظاہر کرنے کے لیے) چھوڑ دینا ، ٹھوکر مارنا ، آگ میں جھونکنا (نوراللغات).

---کرُوں فقرہ.
(حقیر سمجھ کر) قربان کردوں ، چھوڑوں ، ٹھوکر ماروں ، آگ میں جھونکوں ، چولھے میں ڈالوں وغیرہ.

محمل میں میں تو سر کو پٹکتی تھی بار بار
صدقے کروں وہ تیر لڑیں جس پہ نابکار
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۲).

---کی / کیا / کیے فقرہ.
۱. (حقیر سمجھ کر) چھوڑ دیا ، ٹھوکر مار دی ، آگ میں جھونکا ، چولھے میں ڈالا وغیرہ.

منہ پہ منہ رکھ کے محبت سے یہ پھر کی گفتار
غیر صدقے کیے تجھ پر سے مرے عاشق زار
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۶۰). ۲. اس قدر حقیر کہ صدقے میں دیے جانے کے قابل ، پھونک دینے کے لائق ہے ، کم بخت ہے ، بدنصیب ہے ، بے کار ہے.

ابھی لو اس کو تم آزردہ مت ہو میں تو ہنستا تھا
یہ دل صدقے کیا تم سے زیادہ مجھ کو پیارا ہے
(۱۷۹۸؟ ، میر سوز ، د ، ۳۳۵).

وہ کبھی تھی سر پیٹ کے اور کوٹ کے چھاتی
صدقے کیا رومال یہ لونڈی ابھی لاتی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۵۶).

---کی / کے بُلبُل امث.
وہ بلبل جو پکڑ کر سر پر وار کر چھوڑ دی جاتی ہے.

تیرے صدقے کے بلبل چھٹ کے آتے ہیں جو گلشن میں
بساتے ہیں انھیں پھولوں کے غنچے آشیاں ہو کر
(۱۸۶۸ ، شرف (نوراللغات)).

---کی چڑیا امث.
وہ چڑیا جسے سر پر وار کر چھوڑ دیا جائے.

غیرت کو کہاں ہوا بتا دی
چڑیا صدقے کی تھی اڑا دی
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۲۳).

---کی گُڑیا امث.
وہ بھدی اور بد رو گڑیا جو بنا سنوار کر اور مصیبت زدہ یا مریض کے جسم سے چھوا کر یا اس پر وارکر رد بلا کے لیے چوراہے پر رکھ دیتے ہیں ؛ (کنایۃً) بد ہیئت لڑکی یا عورت جو بدروئی کی بنا پر بناؤ سنگھار میں بھی بدقطع معلوم ہو (فرہنگ آصفیہ).

---کی / کے ماش امث.
وہ ماش جو کسی عزیز کی بخیریت واپسی یا کسی مصیبت سے نجات پانے پر کڑوے تیل کے ساتھ اس کے سامنے لاتے ہیں اور وہ عزیز اپنے ہاتھ سے چند دانے تیل میں ڈال دیتا ہے. ماش خیرات کر دیتے ہیں اور تیل کا چراغ مسجد میں بھجوا دیتے یا جلا کر چوراہے پر رکھ دیتے ہیں.

دولت کی نیں پروا مجھے اے من موہن سچ مان تو
بس ہے مجھے انپڑے تو نت تیری سنھی صدقے کی ماش
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۳).

چکنو بنے جو شام کو صدقے کے تیرے ماش
چوراہے کے چراغ سے چکر ہیں آئے شمع
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---کے ٹکے امذ.
وہ پیسے جو ردبلا کے لیے یا مسافر کی سلامتی کے موقع پر

عزیز اور احباب کے ہاں سے صدقہ اتارنے کے لیے بھیجے جاتی نیز وہ پیسے جو صدقے میں دینے کی نیّت سے رات بھر مریض کے سرہانے رکھی جاتیں.

لگے کوئی صدقے کے لانے لگی
کوئی سر سے روٹی چھوانے لگی
(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۱۱۶).

---کے چراغ اُتارنا محاورہ.
منّت پوری ہونے پر چراغ سر پر وار کر چوراہے میں رکھنا.

بجھے رہتے ہیں یار کے تیور
اے دل اب صدقے کے چراغ اُتار
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---گزارنا محاورہ.
رک : صدقے کرنا.

پھر تو رمّال بھی لگے آنے
صدقے لکھ لکھ کے سب نے گزرانے
(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۲۸).

---گئی / گیا فقرہ.
رک : صدقے کی (نوراللغات).

---میں م ف.
۱. طفیل میں ، بدولت ، برکت سے ، عالیت سے.

عیش و طرب کہاں ہے غم دل کدھر گیا
صدقے میں اس گزشتہ کے کیا کیا گزر گیا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۱).

کرے ناخدا خود سفلہ مرحمت
محمدؐ کے صدقے میں ہو مغفرت
(۱۸۶۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۳).

جس کو جو کچھ بھی ملا ان کے ہی صدقے میں ملا
ان کے در کو بھی خدا کا در دولت لکھوں
(۱۹۸۳ ، ذکر خیرالانام ، ۱۱). ۲. صدقہ قرار دے کر ، ردِ بلا کے طور پر ، آئی گئی دور ہونے کے لیے.

قامتِ یار کو ہم یاد کیا کرتے ہیں
سرو کو صدقے میں آزاد کیا کرتے ہیں
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۸).

---میں اُتارنا محاورہ.
اتنا حقیر اور ناچیز ہونا کہ صدقے کے طور پر وار دیا جائے تو پروا نہ ہو ، نثار کرنا ، قربان کرنا ، وارنا.

جان و دل آپ سے واللہ نہیں ہم کو عزیز
جان و دل آپ کے صدقے میں اتارے ہم نے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۵). صدقے میں اتارا تھا ، سوا جل گیا ، جوق سے جل گیا. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۰۸).

---میں اُترنا محاورہ.
نثار ہونا ، قربان ہونا ، صدقے کے طور پر دیا جانا.

خوشنوائی نے رکھا ہم کو اسیر اے صیاد
ہم سے اچھے یہ صدقے میں اترنے والے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۵۴).

---میں چھُٹنا محاورہ.
ردِ بلا کے واسطے رہا کیا جانا ، صدقے میں چھوڑنا (رک) کا لازم.

اللہ کرے تو بھی ہو بیمارِ محبت
صدقے میں چھٹیں تیرے گرفتارِ محبت
(۱۸۷۳ ، گلزارِ داغ ، ۷۳).

---میں چھوڑنا محاورہ.
ردِ بلا کے واسطے اور کبھی بلا سے نجات ہونے پر پرندوں کو رہا کرتے یا قیدیوں کو چھوڑتے ہیں نیز کسی کے طفیل میں رہائی دینا.

کیا چھوڑے اسیرانِ محبت کو وہ جس نے
صدقے میں نہ اک مرغِ گرفتار کو چھوڑا
(۱۸۶۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۶).

---واری جانا محاورہ.
قربان جانا ، نثار ہونا ، بلائیں لینا. تمہاری بیماری سے مرعوب ہو جاؤں گا تمہاری ماں کی طرح صدقے واری جاؤں گا. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۱۰۷).

---واسطے دِلانا محاورہ.
کسی کے نام کی دہائی دینا. اماں جان نے بگڑ کر کہا کہ شفتل صدقے واسطے ہی دلائے جائے گی یا کچھ کہے گی بھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۷).

---ہونا محاورہ.
۱. از روئے محبت یا تعظیم کسی کے گرد پھرنا ، جان پر کھیلنے کو تیار ہونا ، نثار ہونا ، واری ہونا.

نہ منع کر ترے قربان صدقے ہونے سے
پھرا نہیں میں ترے گرد سر کئی دن سے
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۰۱).

صدقے ہوتے ہیں شمع رو اس پر
گرد پروانہ وار پھرتے ہیں
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۶۳).

تو سمجھنا ایک جنسِ بے حقیقت کھو گئی
یا کوئی بلبل گلِ عارض پہ صدقے ہو گئی
(۱۹۱۳ ، نقوش مانی ، ۱۳).

تصوّر کے ترے صدقے ہوں یادوں پر تری قرباں
ملی ہے وہ خوشی انجام جس کا غم نہیں ہوتا
(۱۹۸۷ ، ہوئے رسیدہ ، ۵۵).

صَدَمات (فت ص ، سک د) امذ ، ج.
صدمہ (رک) کی جمع.

انظری نے ہیں ترے عشق میں جھیلے بیاریے
کیا کیا آفات ، بلیات کہ صدمات کہوں
(۱۸۱۸ ، انظری ، د ، ۵۱). صدمات کا دورہ اور ان کے بیچ بیچ میں

اتفاقی موت یا صحت تک قائم رہتے ہیں. (۱۸۹۰ء، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۲۶۶). صورت پیہم صدمات کی تصویر ہے. (۱۹۱۲ء ، شہید مغرب ، ۳۵). [صدمہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

صَدْمَہ (فت ص ، سک د ، فت م) امذ.

۱. **دھکا ، ٹکر ، تصادم ، آسیب.** دولت کا اقبال ترقی پر آئے تو گھاس کی مانند پانی کے صدمے اور دھوپ کی شدت سے ... طراوت پکڑے. (۱۸۳۴ء ، سیر عشرت ، ۹۳). راجپوت ... محمود شاہی فوج کے صدمے سے بھاگ کر قلعہ کے سوراخوں میں گھسے. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۱۷). ایک اینٹ کسی تالاب میں پھینکوں تو اس کے صدمے سے لہریں پیدا ہونگی. (۱۹۰۶ء ، جغرافیہ طبعی ، ۱۰۳). اس کی آواز کے صدمے سے آسمان بھی نیچے آ رہے گا. (۱۹۳۸ء ، اور انسان مر گیا ، ۹۹). ۲. **ضرب ، چوٹ ، ٹھیس.** دامن پر اس کے سنج گڑی دیکھی تب تو ان کو یقین ہوا کہ یہ اسی صدمے سے مارا پڑا. (۱۸۲۳ء ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۲۰۰). تو خود اُسے توڑتا ہے اور ایسے سخت صدمے سے توڑتا ہے جس ... کو کوئی پہاڑ نہیں سہار سکتا. (۱۸۸۳ء ، دربار اکبری ، ۹۳۷). بندوق کے صدمے سے اسحاق کی نواسی کا انتقال ہو گیا. (۱۹۰۸ء ، مکاتیب شبلی ، ۲ : ۲۸). ۳. **کوفت ، رنج و غم ، آزار ، اذیت ، تکلیف ، بلا ، مصیبت.** جراحوں نے بانوں کو جان کا فدیہ تجویز کیا مگر کلیم بیچارا ناز و نعمت کا پلا ہوا تھا ، اس صدمے کا متحمل نہ ہو سکا. (۱۸۷۷ء ، توبۃ النصوح ، ۳۰۷). ۴. **فکر ، اندیشہ.**

صدمہ ادھر تو مشک کا جانِ حزیں پہ تھا
دیکھا جو پھر کے دستِ مبارک زمیں پہ تھا

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۶۸). ۵. **ضرر ، نقصان ؛ حادثہ ، واقعہ ؛ جوش و خروش ؛ شدت** (ماخوذ ؛ مہذب اللغات ؛ پلیٹس). ۶. (میکانک) **مرکز حرکت سے وزن اور فاصلے کا حاصل ضرب ، حرکت کا معیار اثر ، معیار حرکت ، زور جو حرکت سے حاصل ہو.** حاصل ضرب وزن اور فاصلہ کا مرکز حرکت سے صدمہ یا مثلث کہلاتا ہے. (؟ ، سوالات جرثقیل ، ۵۱). ۷. (أ) (طب) **جسم کے متعدد اعمال کی عمیق پستی کی حالت ، دماغی یا قلبی جھٹکا.** صدمہ جس قدر زیادہ بڑا ہوگا اسی قدر مشکل سے صحت ہوگی. (۱۹۳۷ء ، اصول معاشیات ، ۱ : ۵۶۵). صدمہ ایک ایسی حالت ہوتی ہے جس میں بظاہر نظام دوران خون اور نظام اعصاب دونوں کے نقائص برابر کا کردار ادا کرتے ہیں. (۱۹۶۳ء ، ماہیت الامراض ، ۵۰۹). (أأ) (طب) **تحریک ، ہیجان ، تہیج ، زور.** التباس خارجی صدمہ کا غلط ادراک ہے. (۱۹۳۷ء ، طب قانونی ، ۵۹۰). [ع].

---اُٹھانا / اُوٹھانا محاورہ.

۱. **تکلیف سہنا ، اذیت برداشت کرنا ، کسی کی موت یا حادثے کے واقع ہونے کا غم سہنا.** میں ... کیسے کیسے صدمے اٹھاتا ہوا یہاں تک آیا ہوں. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۲۳۳).

اللہ رے میرے جگر و دل کا حوصلہ
دونوں نے ملکے عشق کا صدمہ اوٹھا لیا

(۱۸۵۸ء ، غنچۂ آرزو ، ۳۰).

ہے ان ایام پر حسرت جو صحبت میں گنوائے ہیں
معاذاللہ کیا کیا ان دنوں صدمے اٹھائے ہیں

(۱۹۱۹ء ، نقوش مانی ، ۵۹). ۲. **ضرب یا مار برداشت کرنا ، چوٹ کھانا ، ٹوٹ پھوٹ جانا ، نقصان اٹھانا.** قریب تھا کہ اس کشمکش میں میرا آہنی صندوق صدمہ اٹھائے. (۱۹۱۲ء ، روزنامچہ سیاحت ، ۳ : ۹۲).

---اُٹھنا محاورہ.

صدمہ اٹھانا (رک) کا لازم ، رنج برداشت ہونا.

دم عشق میں کیا دل مجبور رہ گیا
صدمہ کسی سے اٹھ نہ سکا کوئی سہہ گیا

(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۶۰).

---آنا محاورہ.

نقصان پہنچنا نیز چوٹ لگنا ، ضرب پڑنا. بعد اس کے دوکانوں اور بازار کی سیر کرنے لگا ایک رستا دیکھا ... اونچا نیچا نہ ہو جائے اور کنکریوں کا ان پر صدمہ نہ آئے. (۱۸۳۷ء ، تاریخ یوسفی ، ۱۸).

صدمہ آ جائے ہوا سے گل کی پتی کو اگر
اشک بن کر میری آنکھوں سے ٹپک جائے اثر

(۱۹۲۴ء ، بانگ درا ، ۳۸).

---پڑنا محاورہ.

مصیبت پڑنا ، ضرر پہنچنا ، نقصان ہونا نیز چوٹ لگنا.

صد چاک کیوں نہ دل ہو مرا اس کے حال پر
صدمے بہت پڑیں گے مرے نونہال پر

(۱۸۷۵ء ، مونس (مہذب اللغات)). اس قسم کے تصرفات سے جو صدمہ زبان پر پڑتا ہے اسکا بہت بڑا اثر قرآن اور حدیث پر ہوتا ہے. (۱۹۱۴ء ، شبلی ، مقالات ، ۳ : ۳).

---پہنچانا محاورہ.

۱. **نقصان پہنچانا ، اذیت دینا.** دفعتاً ان پر فالج کا اثر ہوا جس نے دماغ کو سخت صدمہ پہنچایا. (۱۹۲۵ء ، وقار حیات ، ۵۷۷). ۲. **ضرب لگانا ، چوٹ دینا ، ٹکر مارنا** (پلیٹس).

---پہنچنا / پہونچنا محاورہ.

۱. **تکلیف ہونا ، دکھ ہونا ، رنج پہنچنا ، اذیت ہونا ، دھچکا لگنا.**

کیوں مری لاش ہیں قتل نہ تڑپی قاتل
یہ قلق ہے کہ ترے ہاتھ کو صدمہ پہنچا

(۱۹۰۹ء ، جلال (مہذب اللغات)). کیا اُسے ذہنی صدمہ تو نہیں پہنچا؟ ڈاکٹر نے پوچھا اور جواب کا انتظار کرنے لگا. (۱۹۸۳ء ، ساتواں چراغ ، ۲۰۰). ۲. (أ) **ٹھیس پہنچنا ، زخم آنا ، ٹکر لگنا.**

چوٹ دل کو جو لگے آہ رسا پیدا ہو
صدمہ شیشے کو جو پہنچے تو صدا پیدا ہو

(۱۸۳۱ء ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۲۰). (أأ) **ٹوٹ پھوٹ ہونا.** قونیہ کے قلعے میں ایک جانب کچھ صدمہ پہونچ گیا. (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب ، ۱۵۲). ۳. **ضرر پہنچنا ، نقصان پہنچنا.** حضور کا یہاں ٹھیرنا مناسب نہیں ایسا نہ ہو کہ حضور کو صدمہ پہنچے. (۱۹۳۰ء ، غدر کا نتیجہ ، ۳۲).

ـــــ ٹلنا محاورہ.
رنج و غم دور ہونا (مہذب اللغات).

ـــــ جان پَر ہونا محاورہ.
بہت رنج ہونا ، مسلسل کوفت ہونا.

ایک صدمہ دردِ دل سے مری جان پر تو ہے
لیکن بلا سے یار کے زانو پہ سر تو ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۵).

ـــــِ جانکاہ کس صف(ـــــ مغ) امذ.
بڑا صدمہ ، سخت تکلیف ، بڑی اذیّت ، وہ صدمہ جس سے روح کو تکلیف پہنچے.

وہ تاج زنگ میں لٹتا ہے زر خدا کی پناہ
کہ خود ہے عشرت و ارماں کو صدمۂ جانکاہ

(۱۸۷۵ ، فروغ ہستی ، ۴۴). شہزادی اس صدمۂ جانکاہ کی تاب نہ لا سکی اور بیہوش ہو گئی. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۱۹۳). [صدمہ + جانکاہ (رک)].

ـــــِ جِسْمانی کس صف(ـــــ کس ج ، سک س) امذ.
بدن کی چوٹ ، ذاتی صدمہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [صدمہ + جسم (رک) + انی ، لاحقۂ صفت].

ـــــ جھیلْنا محاورہ.
صدمہ برداشت کرنا ، مصیبت اٹھانا.

قدر مرنے کی ہم سمجھتے ہیں
صدمے جھیلے ہیں زندگانی کے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۵۷).

ـــــ دینا محاورہ.
۱. **تکلیف یا رنج دینا ، اذیت پہنچانا.**

دل تو جدا کیا تھا دلبر کو بھی چھڑایا
باقی یہ ایک صدمہ دینا فلک رہا تھا

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۰).

صدمے دیے ہیں مجھ کو یہ اک رشکِ حور نے
مصروف ہیں ہزاروں فرشتے حساب میں

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۵۸).

صدمے دیے تو صبر کی دولت بھی دے گا وہ
کس چیز کی کمی ہے سخی کے خزانے میں

(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، ۲۱۱). ۲. **ضرب لگانا ، چوٹ دینا ، مارنا ، دھکا پُہنچانا.** کاغذ کو آہستہ ہاتھ سے صدمہ دیں. (۱۸۳۸ ، رسالہ مقناطیس ، ۶۹).

ـــــِ رُوحانی کس صف(ـــــ و مع) امذ.
رنج ، غم ، دل کی چوٹ (مہذب اللغات). [صدمہ + روح (رک) + انی ، لاحقۂ صفت].

ـــــ سَہْنا محاورہ.
تکلیف برداشت کرنا ، رنج اٹھانا ، اذیت سہنا ، مصیبت جھیلنا ، مشکلات کا سامنا کرنا.

میری چاہت غم کے تحفے بھی کرتی ہے قبول
میری حیرت خوشیوں کے صدمے بھی سہتی ہے

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۵۸).

ـــــِ عَظِیم کس صف(ـــــ فت ع ، ی مع) امذ.
بڑا صدمہ ، سخت مصیبت یا مشکل (ماخوذ : مہذب اللغات). [صدمہ + عظیم (رک)].

ـــــ کَرنا محاورہ.
غم کرنا ، افسوس کرنا. تیسرے بچے کے مرنے پر صدمہ نہیں کیا. (۱۹۲۲ ، گرداب حیات ، ۱۲).

ـــــ کھینْچنا محاورہ.
تکلیف سہنا ، رنج اٹھانا ، غم برداشت کرنا.

ناز کافر نہ اٹھا منتِ زُنّار نہ کھینچ
صدمۂ کشمکشِ سبحہ و زنّار نہ کھینچ

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۵۲).

حضرتِ دل آپ اپنے جلب پر نازاں تو ہیں
یہ تو کہیے صدمۂ فرقت بھی کھینچا جائے گا

(۱۸۹۳ ، زیبا ، مرقع زیبا ، ۱۳).

ـــــ گزرْنا محاورہ.
آفت آنا ، مصیبت پڑنا ، حادثہ پیش آنا. یہ بات یاد رکھنا کہ کسی دشمن کا اعتبار نہ کرنا نہیں تو وہ صدمہ گزرے گا جو اس امیر زادے پر اس سانپ کے سبب گزرا. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۶۰).

جو گزرتے ہیں داغ پر صدمے
آپ بندہ نواز کیا جانیں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۲۵).

ـــــ گِیر (ـــــ ی مع) امذ.
(طبیعات) **صدمہ گیر عام طور پر ایک مزاحمتی آلہ ہوتا ہے جس کی اساسی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ جب اس کا درآمدی سرا کسی رفتار کے ساتھ حرکت کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے تو یہ رفتار کے تناسب ردعمل کے ساتھ چلاؤ قوت کے ساتھ تاثر دیتا ہے** (موجیں اور اہتزازات ، ۱۲۱). [صدمہ + ف : گیر ، گرفتن = پکڑنا].

ـــــِ واصِلَہ کس صف(ـــــ کس ص ، فت ل) امذ.
(طب) **وہ چوٹ جو براہ راست لگے.** بالائی ٹبل شریان ... بعض اوقات صدمہ واصلہ سے مثلاً گھٹنے پر گاڑی کے پہیے کے گزر جانے سے ... پھٹ جاتی ہے. (۱۹۳۵ ، عروقیات ، ۲۳۷). [صدمہ + واصلہ (رک)].

ـــــ ہونا محاورہ.
رنج پہنچنا ، غم ہونا نیز حادثہ یا سانحہ پیش آنا.

صدمہ دل کو جو ہوا نالۂ سوزاں نکلا
جس طرح سنگ سے ہو آتشِ پنہاں پیدا

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۷). اعزہ کی وفات کا آپ کو سخت صدمہ ہوتا تھا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۹۴). سخت صدمہ ہوا کہ وہ نوجوان مر گیا. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۱۵۳).

صَدمے (فت ص ، سک د) امذ ؛ ج.
صدمہ (رک) کی جمع نیز حالت مغیرہ ، تراکیب میں مستعمل. میں جب گئے وقت کا سفر کا ورق ورق ذہن کے دریچوں سے دیکھتا ہوں تو آنے والے رتوں کے صدمے پکارتے ہیں. (١٩٨١ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ٣٣).

ــــ سے م ف.
صدمے کی وجہ سے ؛ جوش و خروش کے ساتھ ، شدت سے ، تیزی سے ، بڑی قوت کے ساتھ ، دھچکے سے. اس صدمے سے حملہ کیا کہ خاک کی طرح اڑا دیا. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ٣٣).

صَدُود (فت ص ، و مع) صف.
منہ پھیرنے والا ، اعراض کرنے والا.

عنود و کنود و جحود و صدود
ومن غیر احراج ہم یکذبون

(١٩٦٩ ، مزمور میر مغنی ، ١١) [ع : (ص د د)].

صُدُور(١) (ضم ص ، و مع) امذ ؛ ج.
١. ملک کے سربراہ ، حکمراں. دونوں صدور نے باہمی تعلقات کے ساتھ ساتھ بین‌الاقوامی مسائل پر تبادلہ خیالات کیا. (١٩٦٨ ، حریت ، کراچی ، ١٩ ، جنوری ، ١). **٢. سینے ؛ (مجازاً) جو کچھ سینوں میں ہے.**

بدر آسا علی تمام ہے نور
ذاتِ پاک اس کی ہے علیم صدور

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٣٥٧). [صدر (رک) کی جمع].

صُدُور(٢) (ضم ص ، و مع) امذ.
١. نفاذ ، اجرا ، نافذ یا جاری ہونا. اہلکار پیشی کو چاہیے ... واسطے صدور حکم کے پیش کرے. (١٨٨٢ ، ایکٹ نمبر١٠، ٥٠٣). اپنے عذرات معمول واسطوں سے سرکار عالی کی توجہ اور صدور حکم مناسب کے لیے اس محکمے میں بھیج دیے. (١٨٨٣ ، تاریخ نثر اردو ، ١ : ٣٢٦). پچیسویں تاریخ کو بعد صدور حکم کے آئندہ مقدمے کی پیروی کے لیے بنارسی داس کو مختار کر کے اسی تاریخ کو سیالکوٹ روانہ ہو جاؤں گا. (١٩٠٢ ، مکتوبات حالی ، ٢ : ٣٣٠). اس نقطہ نظر کے حق میں قدما کی دلیل یہ تھی کہ کسی واحد سے دو کا صدور ممکن نہیں ہے. (١٩٧٣ ، تاریخ اور کائنات میرا نظریہ ، ٢٠٨). **٢. باہر نکلنا ، وقوع ، ظہور ، صادر ہونا ، عمل میں آنا.** صدور ایسے کام کا حضرت سے کبھی کبھی ظہور میں آتا تھا. (١٨٥١ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ٢ : ١١٧). ہر ایک انسان کے سکتوں اعمال یا صدور ناکردہ افعال ہیں. (١٩١٠ ، راحت زمانی ، ٨٣). انسان کامل کی تجلی ... ذات مطلق سے اپنے صدور اور پھر اس میں اپنے رجوع کا مثالی نمونہ ہے. (١٩٦٨ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٣٠٣). **٣. آنا ، پہنچنا ، ہم دست ہونا.** صحیفہ مکرمت کا صدور باعث انبساط خاطر ہوا. (١٩١٣ ، رقعات اکبر ، ٨٥). [ع].

ــــ پانا محاورہ.
نافذ ہونا ، جاری ہونا ، عمل میں آنا ، ہونا.

بن بیں ان سے تھوڑے ایسے اے چتور
کہ اتو سے لغزشاں پانے صدور

(١٧٩٢ ، تحفۃ الاحباب (ق) ، ٣٩). اسی روز سال کی نسبت احکام صریح ، صاحب مجسٹریٹ کے حضور سے صدور پا کر مسل کی فردیں احکام میں داخل کی جائیں. (١٨٨٢ ، ایکٹ نمبر ١٠ ، ٣٠٥). ان کا باہمی ربط ... ایک ہی چیز سے صدور پانے کا باعث ہو گا. (١٩٦٣ ، تجزیۂ نفس ، ١١٣).

ــــ پکڑنا محاورہ.
جاری ہونا ، نفاذ ہونا ، نافذ ہونا. لفظ خواہ لغت کی صورت بن کر ہماری زبان سے صادر ہوتی اور اس طرح صدور پکڑنے سے وہ بامعنی لفظ بامعنی کلمہ کہلانے کی مستحق ٹھہری. (١٨٩٥ ، علم اللسان ، ١٦).

ــــ جُزْو کس اضا (ــــ ضم ج ، سک ز) امذ.
دورِ سلاطین میں قاضی القضاۃ کی ماتحت عدالتوں کے عہدے دار. اس کے یہاں عدالت ہائے ماتحت کے جن کے عہدہ دار صدور جزو کہلاتے تھے. مرافعہ جات (اپیل) ہوتے تھے. (١٩٥٩ ، سید حسن برنی ، مقالات ، ٢٣٣). [صدور + جزو (رک)].

ــــ میں آنا محاورہ.
جاری ہونا ، نافذ ہونا ، عمل میں آنا. صبر کرو وقت پر مناسب حکم صدور میں آئے گا. (١٩٦٠ ، علم و عمل ، ١ : ٨٩).

صَدُوق (فت ص ، مع) صف.
١. ہمیشہ سچ بولنے والا ، بے حد سچا ، قول و قرار کا پکا. عبدالرحمٰن بن ثابت ... دمشقی ہے وہ صدوق ہے. (١٨٦٠ ، فیض الکریم تفسیر قرآن العظیم ، ٣٤٨). بڑے صالح صدوق اور مجاہد عالم تھے. (١٩٧٠ ، مقالات عرشی ، ٣٥). [ع : (ص د ق)].

صَدُوقی (فت ص ، و مع) امذ.
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا ایک فرقہ جو قیامت کا منکر تھا نیز اس کا ماننے والا. فریسیوں اور صدوقیوں میں تکرار ہوئی اور حاضرین میں پھوٹ پڑ گئی. (١٨١٩ ، انجیل مقدس ، ١٣٣). حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں یہود کے دو فرقے تھے ، ایک صدوق ... کہلاتا تھا. (١٩٣٢ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٦٨٠). بہت سے علما و صوفیا ... اپنے بڑے بڑے دامنوں کی عباؤں کو عہد مسیح کے فریسیوں اور صدوقیوں کی طرح غرور فضیلت و کبر تقدس سے حرکت دیتے ہیں. (١٩٥٨ ، انتخاب الہلال ، ٢٠٣). [صدوق + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَدَہ (فت ص ، د) امذ.
(شاہی زمانے میں) سو سواروں کا دستہ. ہر عشر جیش میں چھ صدہ ہوتے ، ہر صدہ اپنا پرچم علیحدہ رکھتا تھا. (١٩٢٩ ، تاریخ سلطنت رومہ ، ٩٧). [صد (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

صَدیٰ (فت ص ، ا بشکل ی) اث.
وہ الو جو عربوں کے خیال کے مطابق مقتول کے سر سے نکلتا تھا.

مقتول جب مر جاتا ہے تو اس کی روح پرند بن جاتی ہے ، اس پرند کو صدیٰ یا ہامہ کہتے ہیں۔ (۱۹۱۱ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۵۳۳)۔ تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ... اس قبر پر آیا ہے جس کا نام صدیٰ ہو چکا ہے۔ (۱۹۶۶ء ، بلوغ الارب (ترجمہ) ، ۱۵۶)۔[ع]۔

صَدی (فت ص)۔(الف) امث.
سو برس کی تعداد ، سو سال.

نظاماں ہوئے تُند اژدر ہے ہو
کہ دسویں صدی کا سکندر ہے ہو
(۱۵۹۳ء ، حسن شوق ، د ، ۱۱۲)۔

صدی آٹھویں میں تمہیں اے ولی
کیا تازہ جنت میں جان۔ علی
(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۲)۔

اے حادثے فراق کے دیکھے نہ تھے کبھی
ہجرت کی اب لگی ہے مگر بارھویں صدی

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۳۸)۔ شاہ صاحب نے کہا کہ ... وہاں کی ایک گھڑی یہاں کی ایک صدی ہوتی ہے۔(۱۸۸۳ء ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۰۹)۔

صدیوں کی حکومت نے کیا دین کو مربوط
اب وہ نہ رہی بھی تو یہ دین اپنا ہے مضبوط

(۱۹۲۱ء ، اکبر الہ آبادی ، گاندھی نامہ ، ۹)۔ سولھویں صدی کے آغاز سے اٹھارویں صدی کے وسط تک سیاسی اقتدار ان کے ہاتھ رہا۔ (۱۹۸۷ء ، غالب فکر و فن ، ۲۱)۔ (ب) صف.
۱. **(شاہی) سو سواروں کا حاکم، منصب دار.**

سیک منصبی ہور ہزاری کتے
اتھے کتی صدی او ہزاری کتے
(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۹۷۷)۔

ہزاریاں کے تیں کھیت ہوئے لگاوں
صدیاں کوں پکڑ گھانس ڈھوئے لگاوں

(۱۸۰۷ء ، داستان فتح جنگ ، اعظم ، ۱۵۲)۔ منصب داروں کا سلسلہ اسی تفصیل سے چلتا تھا صدی وغیرہ وغیرہ۔ (۱۸۸۳ء ، دربار اکبری ، ۷۰)۔ ۲. **(حساب) سو کا ، سو روپیہ کا.** جہاں ہم نے لفظ فی صدی کا لکھا ہے اوس سے مراد یہ ہے کہ ۱۰۰ روپیہ یا ۱۰۰ روپیہ کا۔ (۱۸۵۶ء ، کتاب حساب ، ۳۳۷)۔ جو باقی رہا اس پر فی صدی ڈھائی روپے کے حساب سے ... خزانہ شاہی میں داخل کر دیا۔(۱۹۰۶ء ، مرات احمدی ، ۱۵۷)۔[صد + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---دَر صَدی (---فت د ، س) م ف.
صدیوں تک ، عرصۂ دراز تک ، (مجازاً) ہمیشہ ، دائم. قرن در قرن اور صدی در صدی کام یونہیں جاری رہے گا۔ (۱۹۱۰ء ، معرکہ مذہب و سائنس ، ۲۸)۔ [صدی + ف : در (حرف جار) + صدی]۔

---مَنصَب (---فت م ، سک ن ، فت ص) امذ.
(شاہی) سو سواروں کے دستے کا حاکم.

بحر مانند ہوں صدی منصب
کربلا کی زمیں محال ہے بس
(۱۷۵۳ء ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۳۱)۔[صدی + منصب (رک)]۔

صَدِیق (فت ص ، ی مع)۔(الف) امذ.
سچا دوست ، رفیق ، ساتھی.

انکھیاں سو لب کچھ مانک چھب دیکھا ہوں جو توں نے تجھیا
نرگس و لالے دیکھنا گیندان چمن پر یک صدیق
(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۱۱۳)۔

رفیق قدیم و صدیق حمیم
فصاحبہ یسقی کاس المنون

(۱۹۶۹ء ، مزمور میر مغنی ، ۱۲)۔ (ب) صف. **سچا ، قابل اعتماد ، وفادار** (پلیٹس)۔ [ع : (ص د ق)]۔

صِدِّیق (کس ص ، شد د ، ی مع) صف ؛ مذ (مث : صدیقہ)۔
۱. **بہت سچ بولنے والا ، ہمیشہ سچ بولنے والا.** نوح اپنے قرنوں میں صدیق اور کامل مرد تھا۔ (۱۸۲۲ء ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۹)۔ وہ جو کچھ کہتے تھے اس میں یہ بھی تھا کہ الٰہی حسین شہید ابن شہید ... صدیق ابن صدیق پر رحم کر۔ (۱۹۶۵ء ، خلافت بنوامیہ ، ۱ : ۲۳۳)۔ ۲. **حضرت ابوبکرؓ (خلیفہ اول) کا مشہور لقب.**

حضرت صدیق و ذی النورین و فاروق و علی
تھے یہی چاروں صحابہ رازدان مصطفےٰ

(۱۸۴۷ء ، مظہر عشق ، ۵۰)۔ حضرت ابوبکر نے کہا آپ کو سچا جانتا ہوں اور اس پر ایمان لاتا ہوں ... اسی دن سے حضرت ابوبکر کا لقب صدیق ہو گیا۔ (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۷۷)۔ حضرت ابوبکر بے اختیار بول اٹھے ... میں اس کی تصدیق کرتا ہوں اس دن سے آپ کا لقب صدیق مشہور ہو گیا۔ (۱۹۶۳ء ، محسن اعظم اور محسنین ، ۱۰۸)۔ ۳. **(تصوف) وہ لوگ جو اپنی تصدیق میں اس چیز پر جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے خلق کی طرف لائے یقین کامل رکھتے ہیں ازروئے علم اور فعل اور قول کے ، ایمان حقیقی اصل میں انہیں لوگوں کو نصیب ہوتا ہے اور بعد نبی کے انہی کا درجہ ہے.** صدیق انبیاً کے سچے متبعین کو کہتے ہیں۔(۱۹۱۱ء ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، تفسیر القرآن الحکیم ، ۱۳۲)۔ [ع : (ص د ق)]۔

---اَکْبَر کس صف(---فت ا ، سک ک ، فت ب) امذ.
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لقب. آپ نے فرمایا مجھے کسی کے مال نے ایسا نفع نہیں دیا جیسا صدیق اکبر کے مال نے۔ (۱۸۸۷ء ، خیابان آفرینش ، ۲۳)۔ دسویں باب میں وہ مطاعن مع جوابات مذکور ہیں جو شیعہ حضرات صدیق اکبر پر کرتے ہیں۔ (۱۹۳۸ء ، حالات سرسیدؒ ، ۹)۔ [صدیق + اکبر (رک)]۔

صِدِّیقان (کس ص ، شد د ، ی مع) امذ ؛ ج.
(تصوف) صدیق (رک) کی جمع ، انبیاً کے سچے متبعین ، اولیا اللہ. اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا سو وہ لوگ انبیاً اور فرشتے اور صدیقان اور شہداً اور ان کے تابعدار ہیں۔ (۱۸۶۰ء ، فیض الکریم ، ۷)۔ اگر میں اللہ کی اسی طرح پرستش کرتا جیسا کہ تو شاہ کی تو آج اس کے صدیقان بارگہ سے ہوتا۔(۱۹۳۰ء ، اردو گلستان ، ۹۳)۔ [صدیق + ان ، لاحقۂ جمع]۔

صِدِّیقانہ (کس ص ، شد د ، ی مع ، فت ن) م ف.
سچے لوگوں کی طرح ، سچائی کے ساتھ. تم صدیقانہ جاگو اور

گناہ نہ کرو. (۱۸۱۹ ، متیٰ کی انجیل ، ۳۴۳). [صدیق + انہ ، لاحقۂ تمیز].

صِدِّیقَہ (کس ص ، شد د ، ی مع ، فت ق) صف ا مث.
ہمیشہ سچ بات کہنے والی ، بالخصوص حضرت عائشہ کا اور بالعموم حضرت فاطمۃ الزہرا اور حضرت مریم کا لقب.

وہ کس کی والدہ ہے جو بضعۃ الرّسول
مرضیہ و رضیہ و صدیقہ و بتول

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۱۶). حضرت جبرئیل ... حضرت صدیقہ کو بشارت دے کر کھڑکی کی راہ سے چلے گئے. (۱۹۳۳ ، سید محفوظ علی بدایونی ، طنزیات و مقالات ، ۵۳۹). [صدیق + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صِدِّیقی (کس ص ، شد د ، ی مع ، کس ق ، شد ی بفت) امث.
حضرت ابوبکر صدیق سے منسوب نیز ان کی نسل کا. حضرت عثمان نے مصحف صدیقی کی نقلیں کرا کے مختلف ممالک میں بھیج دیں. (۱۹۶۲ ، معارف ، مارچ ، ۱۸۸).

لمحہ لمحہ میرا ہو صدیقی
اتباع نبیؐ میں عمر کٹے

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۱۰۰). [صدیق + ی ، لاحقۂ نسبت].

صِدِّیقِیَّت (کس ص ، شد د ، ی مع شد ی بفت) امث.
سچائی ، صداقت ہونا ، اتباع (انبیا کا). شیخ اکبر کے زمانے میں ولایت عظمیٰ اور صدیقیت کبریٰ کے مالک تھے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۶). صدیقیت جو ہے وہ ہو ہی نہیں سکتی بغیر نبوت کے. (۱۹۵۹ ، مقالات ایوبی ، ۱ : ۲۸۳). [صدیق + یت ، لاحقۂ کیفیت].

صِدِّیقِین (کس ص ، شد د ، ی مع) امذ ، ج.
برگزیدہ ہستیاں ، اولیا ، وہ لوگ جن پر خدا مہربان ہوا. اُن سے چار فرقے مراد ہیں نبیین و صدیقین و شہدا و صالحین. (۱۸۷۷ ، تفسیر مرادیہ ، ۳). انبیا اولیا صدیقین و شہدا مومنین ملائکہ پیدا ہوئے. (۱۹۰۶ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۶). وہ لوگ جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہو ، یعنی انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۴). [صدیق + ین ، لاحقۂ جمع].

صِدِّیقِیہ (کس ص ، شد د ، ی مع ، کس ق ، شد ی بفت) امذ.
(تصوف) **حضرت ابوبکر صدیق کا طریقہ.** طریقہ حضرت ابوبکر کو صدیقیہ ... کہتے ہیں. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرار المشائخ ، ۱۷۳). [صدیق + یہ ، لاحقۂ نسبت].

صَدْیَہ (فت ص ، سک د ، فت ی) صف.
(نفسیات) **صدیہ ان افراد کی نسبت فی صد ہوتا ہے جو کسی خاص محصلہ نمبروں سے نیچے ہوتے ہیں ، فی صد** (ماخوذ : نفسیات کی بنیادیں ، ۴۴۴). [صد + یہ ، لاحقۂ صفت].

صُر (ضم نیز کس ص ، شد ر) امث.
شدید سردی جو نباتات کو تباہ کر دیتی ہے ، ٹھنڈ ، خنکی (ماخوذ : نوراللغات ؛ اسٹین گاس). [ع].

صَرا (فت ص) امذ.
لمبا اور سیدھا بانس جیسا ، درخت کا تنہ. سا کھو کا بڑا موٹا صرا زمین میں گڑا ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۷). [سرا (رک) کا ایک املا].

صُرا (ضم ص) امذ (قدیم).
بے ملاوٹ ، خالص ، صراح.

ہوا ہے مست معانی صرائے بختر تھے
کہ پیو کے نین کے دستے اہیں لوائے قدح

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۰). [صُراح (رک) کا بگاڑ].

صُراح (فت نیز ضم ص) امث.
۱. (لفظاً) خالص ؛ مراد : **عربی فارسی لغت کی مشہور کتاب کا نام.**

میری زبان جو ہے مجھے اس سے غرض ہے شاد
قاموس ہاتھ میں نہ بغل میں صراح ہے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۱۹). المکتّی کے صحیح تلفظ اور معنی کے لئے صراح و قاموس کی گردان کرنی پڑی. (۱۹۸۶ ، مولانا ابوالکلام آزاد شخصیت اور کارنامے ، ۱۵۶). ۲. **یاقوت سرخ کا ایک نام.** یاقوت سرخ جس کا نام صراح اور لقب بیت المعمور ہے آسمان سے زمین پر لے جا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۰۳). ۳. **صاف اور واضح تقریر ، خالص شراب کا پیالہ ، خالص شراب** (اسٹین گاس). [ع - (ص ر ح)].

صَراحَت (فت ص ، ح) امث.
۱. **تصریح ، وضاحت ، تشریح ، آشکارا ہونا.**

بلکہ نزد اہل حق بے اشتباہ
اس کو ہے حکم صراحت خوامخواہ

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب (ق) ، ۱۰۰). روایت اون کی صراحت کو نہیں پہنچی. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۸۳). پیغمبر صاحب نے ایمان والوں سے خطاب فرمایا ہو گا تو صراحت کی ضرورت نہ تھی. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۳۱). خاکے نقشے ضروری صراحتوں کے ساتھ عرب پہنچے. (۱۹۸۶ ، ہندسے اور ان کی تاریخ ، ۱۲). ۲. **بیان ، اظہار.** ہم نے حسبِ صراحت بالا نشان زد کیا ہے. (۱۹۳۷ ، علم ہندسہ نظری ، ۲۳۵). [ف].

ـــــ طَلَب (ـــــ فت ط ، ل) صف.
تشریح طلب ، وضاحت کے قابل ، تصریح کا محتاج. کان پکڑنا جتنا مشکل اور تکلیف دہ ہے اتنا ہی صراحت طلب بھی ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۰۰). [صراحت + طلب (رک)].

ـــــ کَرنا ف م.
تشریح کرنا ، بات کو کھول کر بیان کرنا. ہم کو اس امر کی صراحت کرنی ضرور ہے. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۳۷). جہاں محاورہ دکن کے مطابق لکھا ہے وہاں اس کی صراحت کر دی ہے. (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۹).

صَراحَتاً / صراحۃً (فت ص ، ح ، تن ۃ بفت) م ف.
ازروئے تصریح ، کھلم کھلا ، علانیہ ، وضاحت کے ساتھ

کسی آیت سے صراحۃً کیا کنایۃً بھی تو یہ بات نہیں پائی جاتی (۱۸۷۰ ، آیات بینات ، ۱ : ۵۹). اکثر جگہ کنایۃً اور بعض جگہ صراحۃً ان کی تحسین کرتے ہیں. (۱۹۰۳ ، علم الکلام ، ۱ : ۴۷). قرآن نے عورتوں کو سربراہ ریاست بنانے سے صراحتاً نہیں منع کیا ہے. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، کراچی ، اپریل ، جون ، ۹). [ع : صراحۃ (صُراحتاً ، صحیح نہیں)].

صُراحی (ضم ص) امث.

۱. پانی، شراب یا رقیق شے کے رکھنے کا برتن جو لمبی گردن اور چھوٹے منہ کا اوسط درجے یا چھوٹے قد کا ہوتا ہے (عموماً مٹی اور گاہے دھات یا شیشے کا ہوتا ہے).

صراحی پری جو زبرجد کی ہے
سو سلطان فیروز کے جد کی ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۵).

بنا مست ساقی ہوا نے گنوائے
کہ پیالا منگے تو صراحی کنوں لائے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۵).

ہر یک ہات طشتی صراحی جو تھی
خدیجہ کے نزدے پاس بیٹھی تھی

(۱۶۹۳ ، وفات نامہ بی بی فاطمہ (ق) ، ۷).

کنور کا مدارات راوتا کری
سکا کر صراحی رکھے مد بھری

(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۳۳). کیا دیکھتا ہے کہ ایک صراحی گلے تلک میٹھے پانی سے بھری ہوئی ہے. (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۳۳). خاوند کی طرف سے تھوڑا منہ پھیر کر صراحی سے پانی آہستہ آہستہ پئے. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۵). اس بھاولپوری صراحی کی شکل نے سب کو مات کیا. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۱۶). یہ بوتلیں ، یہ ابلتی ہوئی شراب ، یہ جام ، یہ صراحی ایک ایک بوند کا حساب ہوگا. (۱۹۶۸ ، غالب ، نذیر محمد خان ، ۲۰). ۲. صراحی کی شکل کا کپڑے کا ٹکڑا جو انگرکھے وغیرہ کی دونوں بغلوں کے نیچے سی دیتے ہیں (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۳. (عمارتی) کھرادی پائے کا درمیانی گاؤدم حصہ ، بھیلی (ا ب و ، ۱ : ۱۷۳). ۴. (تصوف) مقام مستی کو کہتے ہیں جس میں سالک متحیر ہوتا ہے اور اس پر فتوحات غیبی وارد ہوتے ہیں ، بعضے کہتے ہیں کہ صراحی مقام سالک کو کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک اوس سے حسن ترتیب باطنی مراد ہے (مصباح التعرف). [ع].

ـــ بَرْدار (ـــ فت ب ، سک ر) امذ.

صراحی اٹھانے والا شخص (پلیٹس). [صراحی + ف : بردار ، برداشتن ، اٹھانا].

ـــ دار صف.

صراحی کی شکل کا لمبوترا ، صراحی نما.

ہے غضب وہ صراحی دار گلا
تاپتا ہے جو گردنِ مینا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۳۲). صراحی دار منڈیر ... ایک حد تک جالی دار ہوتی ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۳۹).

وہ مزید مسرور ہو کر میری گردن چومنے لگیں جو بقول ان کے صراحی دار تھی. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۳۸). [صراحی + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ـــ دار گَرْدَن (ـــ فت گ ، سک ر ، فت د) امث.

لمبی اور خوش نما گردن (عموماً معشوقوں کی).

اک صراحی دار گردن کا تصور جو رہا
لب پہ اپنے سدا رنگِ لبِ ساغر خموش

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۶۸). وہ صراحی بھی نہایت موزوں لایا ، منہ تنگ اور گلا اس سے بھی تنگ ، گویا بالکل شاعر کی خیالی محبوبہ کی طرح غنچہ دہن اور صراحی دار گردن. (۱۹۴۷ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۲۸۵). [صراحی دار + گردن (رک)].

ـــ دار گُھنْگرو (ـــ ضم گھ ، غنہ ، سک گ ، و مع) امذ.

ایک قسم کے صراحی نما گھنگرو جو بیشتر پازیب میں لگاتے ہیں (نوراللغات). [صراحی دار + گھنگرو (رک)].

ـــ دار گَوہَر (ـــ و لین ، فت ہ) امذ.

صراحی کی شکل کا موتی ، کسی قدر لانبا موتی.

آنکھ سے دیکھا سنا کرتے تھے صحبت کا اثر
تیری گردن میں صراحی دار گوہر ہو گیا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۵۸). [صراحی دار + گوہر (رک)].

ـــ دار موتی (ـــ و مج) امذ.

رک : **صراحی دار گوہر.** موتی باقاعدہ اتار چڑھاؤ کے صراحی دار پروئے ہوئے ہوں گے تو حسین گردن جھکا دیں گے. (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۵۶). [صراحی دار + موتی (رک)].

ـــ کَش (ـــ فت ک) امذ.

(بانک بنوٹ) **ایک داؤ جس کی صورت یہ ہے کہ اپنے دونوں پانو ملا کے جست کرکے حریف کی داہنی طرف جا لیٹے اور اپنے دونوں پانو اڑا کر داہنے پانو کا پنجہ حریف کے گلے پر رکھے اور بائیں پانو کی پشت اس کی گردن پر رکھ کے دھکا دے کے ہاتھ کی گردش دے کر چھری مارنے.** بائیں طرف کے تیرہ پیچ یہ ہیں جو رنگا ... صراحی کش ... پتکوڑا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۳۶). جس وقت حریف صراحی کش کرے اور چت بیٹھے تو فوراً اس کے دونوں پاؤں اپنے پاؤں سے کانٹھ لے. (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۸۲). [صراحی + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا].

ـــ گَرْدَن (ـــ فت گ ، سک ر ، فت د) امث.

لمبی اور خوش نما گردن.

گردن ہے تری مثال نا گن
تو میری بھی ہے صراحی گردن

(۱۸۳۵ ، رنگین (نوراللغات)). [صراحی + گردن (رک)].

ـــ نُما (ـــ ضم ن) صف.

صراحی جیسا لمبا اور خوشنما. ان کے علاوہ بڑے صراحی نما کھٹے بھی ہوتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۱۸).

اس پودے کے پتے ترمیم ہوکر ڈھکنے دار صراحی نما پھندے تیار کرتے ہیں۔ (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۳۳۷)۔[صراحی + ف : نما ، نمودن = دیکھنا ، دکھانا]۔

صُراحِیَّہ (ضم ص ، کس ح ، شد ی بفت) امذ.
(نباتیات) صراحی کی شکل کا پتے کا ایک اوپری حصہ جو نسجوں کے باہم جمع ہونے سے بنتا ہے۔ یہ نسیجے پتے کے اوپری حصے میں جمع ہو کر ایک صراحی نما جسم تیار کرتے ہیں جسے صراحیہ کہتے ہیں۔ (۱۹۶۹ ، اساس خرد حیاتیات ، ۹۰۰)۔ [صراحی + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

صِراط (کس ص) امث.
۱. راستا ، راہ ، راستہ.

تو نابلد ہے راہِ محبت سے مدعی
آثار سارے حشر کے ہیں اس صراط میں

(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، نواب ، ۱۳۳)۔ جو ... صراط اعمال پر ہوشیاری سے قدم رکھتے ہیں ... معاملات میں احتیاط برتتے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۵۹۱)۔ **۲. ایک پل کا نام ، کہا جاتا ہے کہ قیامت میں ایک پل پر سے گزرنا ہوگا جو دوزخ پر بال سے باریک ، تلوار سے تیز اور آگ سے زیادہ گرم ہوگا۔ نیک لوگ اس کو آسانی سے عبور کرکے داخل جنت ہوں گے اور بداعمال یا گنہگار لوگ کٹ کٹ کر دوزخ میں گر جائیں گے.**

کلمہ پڑے صراط سوں بھیا پار سچیار
توشہ کون سچیار ہے مومن ہے سچیار

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۵۵)۔

چل ظاہری باطنی محمدؐ کی راہ
تا گزرے صراط سے تو آسان نکاہ

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۶۳)۔

ابھی تو حشر ہے آگے ابھی تو صراط ہے آگے
لحد منہ پھاڑ کر کہتی ہے میں تو پہلی منزل ہوں

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۹۳)۔

بہ آسانی صراط و حشر کی کٹ جائے گی منزل
نہے قسمت ہمارا قافلہ سالار اچھا ہے

(۱۹۲۲ ، دیوان جگر (افتخار علی) ، ۱۰۹)۔

احسان ہے ایک شاہدِ خوش اختلاط کا
ورنہ یہ زندگی تو سفر تھی صراط کا

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۱۰۷)۔ [ع]۔

ـــُـ الرَّسُول (ـــ ضم ط ، غم ا ، ل ، شد ر بفت ، ومع) امذ.
رسولؐ کا دکھایا ہوا راستہ ؛ مراد : سنّت یا شریعت محمدی. صراطِ مستقیم کی تعیین کے لیے ... بات یہ تھی صراط الرسول یا صراط القرآن فرما دیا جاتا جو مختصر بھی تھا ۔ (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۵)۔[صراط + رک : ال (۱) + رسول (رک)]۔

ـــُـ السُّنَّہ (ـــ ضم ط ، غم ا ، ل ، شد س بضم ، شد ن بفت) امذ.
رک : صراط الرسول. صراط مستقیم کا پتہ دینے کے لیے بجائے اس کے کہ صراط القرآن یا صراط الرسول یا صراط السنت فرمایا جاتا. کچھ اللہ والے لوگوں کا پتہ دیا گیا. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۲۷۹)۔[صراط + رک : ال (۱) + سنت (رک)]۔

ـــُـ القُرآن (ـــ ضم ط ، غم ا ، سک ل ، ضم ق ، سک ر) امذ.
قرآن کا دکھایا ہوا راستہ ؛ (مجازاً) قرآنی تعلیمات ، فرمان الٰہی. صراطِ مستقیم کی تعیین کے لیے ... بات یہ تھی صراط الرسول یا صراط القرآن فرما دیا جاتا جو مختصر بھی تھا اور واضح بھی. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۵)۔

ـــُـ المُسْتَقِیم (ـــ ضم ط ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک س ، فت ت ، ی مع) امذ.
سیدھا راستہ ، راہِ راست ؛ مذہب اسلام (جامع اللغات) . [صراط + رک : ال (۱) + مستقیم (رک)]۔

ـــِـ مُسْتَقِیم کس صف(ـــ ضم م ، سک س ، فت ت ، ی مع) امذ.
سیدھا راستہ ؛ (مجازاً) شریعت محمدیؐ ، دین اسلام.

ہیں جو ثابت پر صراط مستقیم
ان کو کیا ہے حشر و دوزخ میں باک

(۱۷۳۷ ، دیوان قاسم ، ۱۰۶)۔ باپ اس کو صراطِ مستقیم کی طرف کھینچتا تھا اور فطرت گمراہی اور ضلالت کی طرف. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۸۲)۔ جو کارخانے میں جا کر صرف اپنے بھائیوں کو صراط مستقیم پر لا رہے تھے۔ (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۳۸)۔ ایمن آباد کے شیخ نومسلم ہیں ... صراط مستقیم کو مانتے ہیں۔ (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۲۱۱)۔ [صراط + مستقیم (رک)]۔

ـــِـ مُسْتَقِیم پَر لَگانا محاورہ.
راہِ راست پر لگانا ، شریعت محمدی پر چلانا. علمائے دین لوگوں کو صراطِ مستقیم پر لگانے ... اور انہیں برائیوں سے دور رکھنے کے لیے ڈرایا دھمکایا کرتے تھے۔ (۱۹۸۷ ، درد آگہی ، ۷)۔

ـــِـ مُسْتَقِیمی (ـــ ضم م ، سک س ، فت ت ، ی مع) امذ.
راست روی ، سیدھے راستے پر چلنا ، شریعت محمدی پر عمل. لڑکیاں ... دیدہ و دل فرش راہ کرتی رہیں ، اتنا صراط مستقیمی کہ اسے خبر ہی نہ ہوتی۔ (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۲۱۱)۔ [صراط مستقیم + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

صُراط (ضم ص) امث.
لمبی تلوار (جامع اللغات)۔ [ع]۔

صَرّاف (فت ص ، شد ر). (الف) امذ.
۱. سونا چاندی روپیہ پیسہ پرکھنے والا ، سکّوں کا بیوپاری ، نقدی کا تبادلہ اور لین دین کرنے والا شخص.

عقل کسوٹی ہونی طبع کے کسنے بدل
بوجھ رکھیا ہے صراف قلب ، کھرا جیوں کنچن

(۱۶۷۲ ، عادل شاہ ثانی ، ک ، ۵)۔

کھوٹے کھرے کوں اب ذرا پہچانے لگا
ہم نے سکھائی یار کوں صراف کی نظر

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۹۱)۔

چنانچہ نقد کا اس زر کے صراف
کہے ہے اس طرح احوال اسلاف

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۹۱)۔ ایک صراف اشرفیوں کا توڑا لیے جاتا تھا۔ (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۹۹)۔ صراف ہی کا کام ہے کہ سکوں کی صفائی کے مراتب کو دریافت کرے۔ (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۸)۔ ہزاری ہزاری دکانیں صاف شفاف صراف کے برابر صراف سینکڑوں کا سودا دم کے دم میں ہوتا ہے۔ (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۳۵)۔ ۲۔ **زیورات کا کاروبار کرنے والا ساہوکار ، سُنار۔** نوجوان پہلے ایک صراف کی دوکان میں داخل ہوا۔ (۱۹۷۳ ، ادب کلچر اور مسائل ، ۲۸۸)۔ (ب) صف۔ ۱۔ **کھرا ، معاملے کا صاف** (فرہنگ آصفیہ)۔ ۲۔ (مجازاً) **نظر پرکھنے والا ، تاڑ جانے والا ، فوراً پہچان لینے والا۔**

مجھیں بوئع سمجھیا کہ ہو صاف ہے
ہرت کے بچن کا ہو صرّاف ہے

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۹۰)۔

وسوسے سوں دل کو مت کر زرد قلب
سینہ صافوں کی نظر صراف ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۶)۔

سند لیتے ہیں صراف سخن اشعار کا میرے
مرا ہر شعر سکہ ہے زر گنج معانی کا

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۳۱)۔ وہ انسانیت کا صراف انہیں خوب تاڑ گیا۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۷۹۲)۔

ہیں مست اُس مزے میں جو ہم نے چکھ لیا ہے
صراف کی نظر نے ہم کو پرکھ لیا ہے

(۱۹۲۱ ، کلیات اکبر ، ۳ : ۳۳۹)۔ ۳۔ (کنایۃً) **مالدار ، دولت مند۔**

کیا چرخ نے عزیز کیا ہر ذلیل کو
جو خوردیے تھے آج وہ صرّاف ہو گئے

(۱۸۷۳ ، دیوان قدا ، ۳۵۷)۔ ۴۔ **علم صرف جاننے والا شخص** (جامع اللغات)۔ [ع : (ص ر ف)]۔

---خانہ (---فت ن) امذ۔
بینک ، کوٹھی (جامع اللغات)۔ [صراف + خانہ (رک)]۔

---کے (سے) لگے محاورہ۔
وہ سودا جس میں کسی طرح کا نقصان نہ ہو اور ہر وقت اس کے دام اٹھوائے جا سکیں ، کھرا سودا (جامع اللغات ، نور اللغات)۔

صَرافا (فت ص) امذ (قدیم)۔
رک : صرافہ ، صرافوں کا بازار۔

پلدول بچوں میں ناجی و میرزا منش ہے
دیکھا نہ اور دیکھا میں گرچہ سب صرافا

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۳۹)۔ [صرافہ (رک) کا قدیم املا]۔

صَرافَت (فت ص ، ف) امث۔
چاندی سونے کی پرکھ ، خالص پن ، کھرا ہونا۔

وجہ اطلاق صرافت ہر نظر
اس کے کو کر عین رب کہیے بے خطر

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۶۰)۔ سیماب طبع چیز اڑنے کے بعد کم سیماب طبع چیز باقی بھی کشید ہونے لگے گا ، جس سے سیماب طبع شے کی صرافت قائم نہیں رہے گی۔ (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۲۳۰)۔ [صراف + ت ، لاحقۂ کیفیت]۔

صَرافَہ (فت ص ، ف) امذ۔
آمین کی طرح کی خوشی کی ایک تقریب جو کسی بچے کے قرآن مجید پڑھنے کے آغاز سے ختم کرنے تک سات بار منعقد کی جاتی ہے (۱) جب بچہ پڑھتے پڑھتے سورہ والضحیٰ تک پہنچتا ہے (۲) ربع سورہ عم (۳) ثلث پارہ عم (۴) تمام سورہ عم (۵) ربع قرآن شریف (۶) نصف قرآن شریف اور (۷) ختم قرآن شریف کے بعد (اس موقع پر بچے دو دو کی قطار باندھ کر نعتیہ قصیدہ پڑھتے ہوئے مکان سے مدرسہ کو روانہ ہوتے ہیں وہاں معلم صاحب شیرینی پر فاتحہ دیکر لڑکے کو پھول پہناتے اور باپ کو مبارک باد دیتے ہیں اور شیرینی بچوں میں تقسیم کی جاتی ہے)۔ قرآن مجید کے ختم ہونے کا آخری صرافہ والدین اپنی استطاعت کے موافق بڑی دھوم دھام سے کرتے ہیں۔ (۱۹۰۳ ، سفر حج ، ۱۲۸)۔ [ع : (ص ر ف)]۔

صَرّافَہ (فت ص ، شد ر ، فت ف) امذ۔
۱۔ **صراف (رک) کا پیشہ یا کام ، صرافی** (فرہنگ آصفیہ)۔ ۲۔ **صرافوں کا بازار ، وہ جگہ جہاں سونے چاندی اور زیورات کا کاروبار ہوتا ہے۔** ایک طرف صرافہ ، دوسری طرف بزازہ۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۲)۔ صرافہ بزازہ کھلا ہے۔ (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۹۷)۔ ۳۔ **لین دین کی کوٹھی ، بنک۔**

خوشنما ایک سمت صرافہ
سبز یہ رنگین دھرے ہر اک صافہ

(۱۸۹۵ ، دلیر حسین ، مرزا ، ۹)۔ ایک جانب صرافہ ، روپے پیسوں کا ڈھیر۔ (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۰۳)۔ ۴۔ **سامان فروخت کے ذخیرے کی منڈی۔** ایک یہی اور بڑھا دی گئی تا کہ کوئلے کے صرافے کی از سرنو تعمیر ہو سکے۔ (۱۹۳۷ ، اصول و طریق محصول ، ۱۹۰)۔ ۵۔ **ساہوکاری ، پیسوں کے لین دین کا کاروبار ، بنکنگ** (پلیٹس)۔ [ع]۔

---بازار امذ۔
صرافوں کا بازار ، سونے چاندی اور زیورات کے کاروبار کی جگہ۔ جب میں وہ ہار بیچنے کے لئے صرافہ بازار جا رہا تھا اس دن وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔ (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۹۸)۔ [صرافہ + بازار (رک)]۔

---کھولنا محاورہ۔
بنک کھولنا ، کوٹھی قائم کرنا (مہذب اللغات)۔

---نانوا/ نانوَہ (---سغ /فت و) امذ۔
(مہاجنی) **مہاجنوں کی کوٹھی کے بعض ملازمین کو شادی بیاہ کے موقع پر نیگ دینے کی رسم نیز ان کی فہرست جو بطور یادداشت رکھی جاتی ہے۔** خوشحال چند نے ... کندوڑے بنوائے ... پھر صرافہ نانوہ کی رسم ہوئی۔ (۱۸۶۸ ، رسوم دہلی ، ۱۳۶)۔ [صرافہ + نانوا ، نامہ (رک) کا بگاڑ]۔

صَرّافی (فت ص ، شد ر) امث.
۱. **صراف کا پیشہ ، روپے پیسے کا یا سود بٹے کا کاروبار نیز چاندی سونے کا کاروبار.**

صرافاں بیٹھے ہیں صراف سوں اب تیہہ کی دوکان
ہوے ہیں حال کے پکے سو دھن تج حسن کے زر کوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵).

تو در جگہ تن میں نقد ایماں نہ رکھا
مفلوک کو پھر خیال صراف کیوں

(۱۸۳۳ ، نذر خیام ، ۹۹). رام داس کا صراف کا کارخانہ بہت بڑا تھا. (۱۹۰۱ ، سیتا ، ۱ : ۹۲). ۲. **روپے پیسے کی خردہ کرائی کا کمیشن ، تڑائی ، بھنائی ، کھلا کرائی کا کمیشن.** صراف کا معاملہ یہاں بہت سخت ہے ، ایک اشرفی بھناؤ تو دو فروش (چار ۴/آنے) صراف لیں گے. (۱۹۱۲ ، روزنامچہ سیاحت ، ۳ : ۳۲۳) . بعض شعراء کے مکاسب یہ تھے علاقہ بندی ، کتبہ نویسی ، پوستین دوزی ، تکمہ بندی ، صراف ، مکتب داری .... (۱۹۶۵ ، مباحث ڈاکٹر سید عبد اللہ ، ۳۸۰) . ۳. **مہاجنوں کا رسم الخط جس میں بہی کھاتہ وغیرہ لکھتے ہیں ، مہاجنی.** صراف رسم الخط کا دوسرا نام مہاجنی ہے. (۱۸۵۶ ، خطبات گارسان دتاسی ، ۲۰۰). [صراف + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

ـــ پارْچَہ (ـــ سک ر ، فت چ) امذ.
ہنڈی ، چک (جامع اللغات). [صراف + پارچہ (رک)].

ـــ چِٹھی (ـــ کس چ ، شد ٹھ) امث.
ہنڈوی ، ہنڈی ، چک ، بینک بل (ماخوذ: اردو قانونی ڈکشنری ، ۳۸۳).
[صراف + چٹھی (رک)].

ـــ کَرنا محاورہ.
۱. **صراف کا پیشہ کرنا.**

اس بات کا اے دوستو اس بات میں دیکھو پتا
تھے ترس سہتا ایک جو صراف کرتے تھے سدا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۰). جا اور بازار میں صراف کر. (۱۹۵۳ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۴۶). ۲. **پرکھنا روپے کا ، شناخت کرنا** (نور اللغات).

ـــ کَمانا محاورہ.
روپیہ پیسہ کمانا جو تنخواہ کے علاوہ ہو ، انعام کے طور پر پیسے کمانا ، لپ حاصل کرنا. ان کو کم از کم میں نے اپنے ہوٹل میں زیادہ متقلب اور بد دیانت نہیں پایا اگرچہ غیر معمولی کام کرنے پر انعام کی تمنا کرتے ہیں اور صراف بھی خوب کماتے ہیں. (۱۹۱۲ ، روزنامچہ سیاحت ، ۲ ، ۳۲۲).

ـــ ہُنْڈی (ـــ ضم ہ ، سک ن) امث.
رک : **صراف چٹھی** (پلیٹس). [صراف + ہنڈی (رک)].

صِرافِیل (کس ص ، ی مع) امذ (قدیم).
رک : اسرافیل.

ترانے سور کا کرناں صرافیل
الاپے فتح کا کرکا میکائیل

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۱۲۲). [اسرافیل (رک) کا قدیم اور غلط املا].

صُرایاں (ضم ص) امث ؛ ج (قدیم).
صراحیاں کا قدیم املا.

روپے سونے کے دیگاں ہور تھالے
جڑت کی تھے صرایاں ہور پیالے

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (سہ ماہی اردو ، اپریل ، ۱۹۲۸ ، ۱۹)).
[صرای ــ صراحی (رک) کی تخفیف + اں ، لاحقۂ جمع].

صَرْح (فت ص ، سک ر) امذ.
محل ، ایوان ، پر بلند عمارت ، حویلی (جامع اللغات). [ع].

ـــ مُمَرَّد کس صف (ـــ ضم م ، فت م ، شد ر بفت) امذ.
چمکتا ہوا محل ؛ بلند عمارت ، مراد : آسمان. پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کا کمال علم یہ تھا کہ آپ نے اس کو صرح ممرد کے ذکر میں اوس سے ہشیار بھی کر دیا تھا. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۳۱). پھولوں پر شبنم کے قطرے نہیں پڑے تھے ، گویا تختہ بلوریں میں موتی جڑے تھے ، صرح ممرد کا گمان تھا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۳۳). [صرح + ممرد (رک)].

صُرَد (ضم ص ، فت ر) امذ.
موٹے سر سفید پیٹ اور سبز پیٹھ کا ایک پرندہ جو چھوٹے پرندوں کو شکار کرتا ہے ، لٹورا. عرب لوگ «صرد» کی آواز سے بدفالی لیتے تھے. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ ، ۸۰). [ع].

صَرْصَر (فت ص ، سک ر ، فت ص) امث.
تیز ہوا ، آندھی ، جھکڑ ، طوفانی ہوا.

سو ہے بحر ذخار کے تاوڑی
اوڑنے باد صرصر سے جیوں داوری

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۸۶).

جو سیدیجہ زانوں سوں دو پندا آ
جوتی باد صرصر بھی رفرف ہوا

(۱۶۹۹ ، نور نامہ ، شاہ عنایت ، ۲۲).

ہوا صرصر کی شکل واں سے رواں
پھر نہ پایا صبا نے اس کا نشاں

(۱۷۹۱ ، طوطی نامہ ، حسرت ، ۹۷).

یاں سے جز صرصر کوئی جاتا نہیں
سرسری بھی پھر ادھر آتا نہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۳۷).

یہ ہوتی ہے سرما کی فصلِ اخیر
چلے تیز تیز اس میں صرصر کثیر

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۹).

ملے گی دامنِ صرصر کو خدمت بادباں کی
مری کشتی چلے تو بے نیاز بادباں ہو کر

(۱۹۳۰ ، بیخود (سوہانی) ، ک ، ۲۸). صرصر و صبا ایک ہی حقیقت کے دو رخ ہیں. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۳۷). ۲. **(مجازاً) تباہی و بربادی ، نیستی ، موت.**

زلفہ ہوں شکستہ پارسائی کے لیے
صرصر ہوں چراغ خودنمائی کے لیے
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۳۰). [ع].

---تگ (---فت ت) صف.
نہایت تیز ، ہوا کی طرح دوڑنے والا (عموماً گھوڑے کی تعریف میں مستعمل). بدھو نے ان کے عراق کو لیس کیا اور نواب ایک عربی رہوار صرصر تگ پر سوار ہوئے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۰۱). ساری خدائی کا سامان مہیا کیا ... سبک خیز ترکی گھوڑے صرصر تگ چلنے میں ہوا سے تیز. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲). [صرصر + تگ (رک)].

---چلنا محاورہ.
تیز ہوا چلنا ، آندھی آنا ؛ (مجازاً) تباہی مچنا.

یہ بھی اے صیاد ہے جورِ فلک
قید ہوں ہم باغ میں صرصر چلے
(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات)).

---شتاب (---کس ش) صف.
آندھی کی طرح تیز دوڑنے والا ، تیز رفتار ، سُبک رفتار (گھوڑے کی تعریف میں مستعمل).

چھیڑا جری نے تو سن صرصرِ شتاب کو
بڑھ کر ادب سے فتح نے تھاما رکاب کو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۰۸).[صرصر + شتاب (رک)].

---گام صف.
رک : **صرصر تگ.**

مرا رہوار کلک صرصر گام
ہوا اس طرح گرمِ راہِ کلام
(۱۸۰۰ ، پسر و داد ، ۵). [صرصر + گام (رک)].

صُرصُر (ضم نیز فت ص ، سک ر ، ضم نیز فت ص) امذ.
ایک قسم کا کیڑا ، پروانہ. صرصر پروانہ ہے جس کو عرب بنت وردان کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۷۸). [ع].

صَرصَری (فت ص ، سک ر ، فت ص) امث.
۱. **طوفان کی کیفیت ، آندھی کی طرح چلنا ، آندھی پن.**

باد ہوا ہے کوئی یارِ خانہ خراب و جاں گداز
نفیہ شمال میں سموم بادِ صبا میں صرصری
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۲۶). ۲. رک : **صرصر.**

بھول ہے آئے ہو جو کچھ اوڑتی تھی صرصری
پہنچی ہے گل کے کان میں بادِ خزاں کی بات
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۳۵).
دل میں ہیں گو کہ لاکھ داغ جیسے کھلا ہوا ہو باغ
پر نہیں غم سے انفراغ غفیہ ہے دم میں صرصری
(۱۸۹۱ ، عاقل ، د ، ۱۳۳). [صرصر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صُرصُری (ضم ص ، سک ر ، ضم ص) امث.
جسم میں پھریری کی کیفیت. تمام تجی حالتوں میں مسکن کے طور پر ، مثلاً شہقہ ، دمہ ، ہچکی ، صرصری تشنج الخبر وغیرہ میں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۳۲۰). [صُرصُری (رک) کا غلط املا].

صَرْع (فت ص ، سک ر) امذ ؛ امث.
مرگی کا مرض. صرع ایسا مرض ہے کہ آدمی بیہوش ہو کر گر پڑتا ہے اور منہ سے کف جاری ہو جاتا ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۵). شراب کے پینے کی کثرت سے صرع ہو گئی تھی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۴۹۳). شیخ صرع کے دورے کے لیے ایک دوا مزودیطوس استعمال کرتا تھا. (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۳۰۰). [ع].

---بلغمی (---فت ب ، سک ل ، فت غ) امذ ؛ امث.
مرگی ، جس کے دوران میں منھ سے بلغم جاری ہوتا ہے. جس شخص کو صرع بلغمی ہو اس کی کئی کی جاتی ہے. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی (ترجمہ) ، ۱۰). [صرع + بلغم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---صغیر (---فت ص ، ی مع) امذ ؛ امث.
(طب) **ہلکی اور معمولی قسم کی مرگی.** صرع صغیر میں بہت کم اثر ہوتا ہے یا بالکل نہیں ہوتا. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۱۹). [صرع + صغیر (رک)].

---کبیر (---فت ک ، ی مع) امذ ؛ امث.
(طب) **شدید مرگی.** صرع میں اکثر موثریت ، صرع کبیر میں زیادہ نمایاں ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۱۹). [صرع + کبیر (رک)].

صَرْعات (فت ص ، سک ر) امذ ؛ ج.
حالات ، حالتیں.

ہے ہر مدعی مُفتَن و مُمتَحَن
یہ صرعاتِ وہم و سقوط و جنوں
(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۱۳۳). [ع : صرعۃ (= حالت) کی جمع].

صَرْف (فت ص ، سک ر) (الف) امذ.
۱. (أ) **خرچ ، استعمال ، خرچ کرنا یا ہونا (آمدنی کی ضد).**

بھری سب ہوا باد و دریائے ژرف
ہوا کھانا سارا پانی میانے صرف
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۳۶).
صرف کیتا ہے ولیؔ عالمِ منش نقاشِ طبع
عیش کی تصویر میں رنگِ فراغِ بزمِ حسن
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۶).
دیکھنا کچھ ہو اسی کا مجھے منظور ہے اب
صرف اس پر کروں گا اپنا جو مقدور ہے اب
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰۱).
لٹی بولی کا وہاں صرف نہ تھا
تیس حرفوں کے سوا حرف نہ تھا
(۱۸۸۱ ، مثنوی حالی (تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۶۳)).

بے قابلِ رشک ذات اس کی
جانے جو محلِّ صرفِ خوبی

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۳۸). انسان اپنی طلب اور خواہش کو صرف کے ذریعہ مطمئن کرنا چاہتا ہے. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۷). (أأ) تمام ، ختم ، بسر.

سنیا شاہزادے تھے عابد ہو حرف
کھیا توں کیا عمر غربت میں صرف

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۵). حضرت فرماتے بہتر ہے کہ اپنے دادا کے روضے پر عمر اپنی صرف کروں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۸۵).

سر جائے پہ آئے نہ شجاعت پہ کوئی حرف
اس نحو سے عمر اپنے بزرگوں کی ہوئی صرف

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱۰). راقم الحروف کا زمانۂ حوالات اسی قسم کے افسانوں کی سماعت میں صرف ہوا. (۱۹۰۸ ، قید فرنگ ، ۲۷). ۲. خرچہ ، مصارف ، لاگت.

جب کچھ اپنے کنے رکھتے تھے تب بھی صرف تھا لڑکوں کا
اب جو فقیر ہوئے پھرتے ہیں میرؔ انہیں کی دولت ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۹). زمین کی قوت تھوڑے صرف سے بہت دنوں قائم رہتی ہے. (۱۸۹۵ ، رسالہ علم فلاحت ، ۱۴). لو یہ سو کا نوٹ آج کا صرف دے دلا دینا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۵). اسور بیگ نے یورپ کی سرزمین پر قدم جمانے کی کوششیں پھر جاری کر دیں مگر آدمیوں اور جہازوں کے صرف کے باوجود وہ کامیاب نہ ہو سکا. (۱۹۶۸ ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۰۹). (ب) صف. (مجازاً) مصروف ، مشغول.

صرف اس الٰہی میں جو سرتا بقدم تھے
حمزہ صفت ہمزۂ وصل ان سے بہم تھے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۱۴).

اِسی کے ساتھ سنی ایک یہ صدائے حزیں
تو مست حسن ہے میں صرفِ بیقراری ہوں

(۱۹۱۵ ، نقوش مانی ، ۲۴).

میں رہا صرف شبِ وادی وحشت اختر
میرے عالم میں نہ تھی صبحِ گلستاں کوئی

(۱۹۳۱ ، انوار (علی اختر) ، ۱۰۷). (ج) اث. (قواعد) وہ علم جس میں کلمے کی اصل ، اشتقاق اور اس کے اعراب وغیرہ سے بحث کی جاتی ہے ، وہ علم جو الفاظ کی ساخت سے بحث کرتا ہے ، فعل کے صیغوں کی گردان نحو کی ضد.

جسے شغل ہے نحو اور صرف کا
کہاں ہوش ہے عشق کے حرف کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۳).

نہ وہ علم پڑھتے نحو و صرف کا
سدا درس لیتے ہیں من عرف کا

(۱۸۱۰ ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۳۶۳)). یہ جدول بقاعدۂ صرف فارسی لکھنے میں آتی ہے. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۴۳). صوتیات اور صرف کے نئے تصورات نے اس علم کو انقلاب آفرین بنا دیا ہے. (۱۹۸۸ ، اُردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۹). ف : کرنا ، ہونا.

ـــــ بَیٹھنا محاورہ.
خرچ ہونا. ٹینس کھیل مگر وہ کچھ جچی نہیں ... اس میں صرف زیادہ بیٹھتا تھا. (۱۹۶۱ ، اندھیرنگری (دیباچہ) ، ۱۰).

ـــــ بے جا کس صف ؛ امذ.
غیر ضروری اخراجات ، بلا ضرورت خرچ ، فضول خرچی.

رہیں اب سلطنتِ آپ اس طرف سے
اٹھائیے صرفِ بے جا سے ہیں صدمے

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۳ : ۷۲۰). [صرف + بے (حرف نفی) + جا (رک)].

ـــــ خاص کس صف ؛ امذ.
بادشاہ ، نواب یا امیر وغیرہ کے ذاتی خرچ کی جائداد ، رقم ؛ شعبۂ شاہی جاگیر.

ہے بجا نا جی جوں عزلت نشین ارکانِ ہند
دور اعدا کا تصرف متصل سب صرفِ خاص

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۱۲۰).

نہ صرفِ خاص میں آمد نہ خالصہ جاری
سپاہی تا متصدی سبھوں کو بیکاری

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۶۸). سلطان جدید اسکولوں کے لیے صرف خاص سے روپیہ دیتے ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۹۲). اسی سے متصل وہ علاقہ تھا جو خاص خاندان کسریٰ کے صرف خاص یعنی بادشاہی جاگیر میں سمجھا جاتا تھا. (۱۹۲۰ ، جویائے حق ، ۳ : ۲۱۵). اُن کے پاس ایک بہت بڑی جاگیر تھی جو صرف خاص کہلاتی تھی. (۱۹۷۲ ، ہماری زندگی ، ۳۰). [صرف + خاص (رک)].

ـــــ شُدَہ (ـــــ ضم ش ، فت د) صف.
جو خرچ ہو گیا ہو (رقم وغیرہ). جو رقم صرف شدہ ہو ... حسابات میں درج کرنے کے لئے ... تاخیر نہ کرنی چاہیئے. (۱۸۹۶ ، ہدایات متعلقہ حسابات ، ۳). [صرف + ف : شدہ ، شدن = ہونا].

ـــــ فَرمانا محاورہ.
خرچ کرنا ، استعمال میں لانا. نذر و نیاز عرس بزرگان و مشائخین ... ان تقریبات میں بدریغ علی الحساب صرف فرماتے ہیں. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۳۰۲).

ـــــ کَثِیر کس صف (ـــــ فت ک ، ی مع) امذ.
بہت زیادہ رقم کا خرچ ، بڑی لاگت. اس کتاب کی تکمیل کے لئے ایک زمانہ اور صرف کثیر درکار تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۵). [صرف + کثیر (رک)].

ـــــ میں آنا محاورہ.
خرچ کیا جانا ، استعمال ہونا ، کام میں لایا جانا.

نہ کھنچی پر نہ کھنچی عاشقِ حیراں کی شبیہ
مدتوں صرف میں رنگو رُخِ بہزاد آیا

(۱۸۳۷ ، کلیات منیر ، ۳ : ۲۳۱).

---نحو (---فت مج ن ، سک ح) امذ.
علم القواعد ، گرامر. صرف نحو ... انشا پردازی میں عدیم العدیل فقید المثال تھا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۷). ایک صرف نحو اور چند نظموں کی تصنیف رابعہ سے منسوب کی جاتی ہے. (۱۹۵۳ ، تاریخ سلطانان پاکستان و بھارت ، ۵۰). [صرف + نحو (رک)].

---نظر/نگہ کس اضا(---فت ن ، ظ / کس ن ، فت گ) امذ.
نگہ کو ایک طرف سے دوسری طرف پھیرنا ، عدم توجہ ، نظر اندازی.

چلے جاؤ مگر صرفِ نگہ میں بخل بیجا ہے
جہاں تک سامنا ہو میرا مڑ کر دیکھتے جاؤ

(۱۹۰۸ ، گلکدۂ عزیز ، ۸۷). انہوں نے ... جذبۂ عقیدت و خلوص کی ترجمانی جس صفائی اور سادگی سے کی ہے اس سے صرفِ نظر نا اتصافی ہو گی. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۹ ، جنوری ، ۱۰). [صرف + نظر / نگہ (رک)].

---نظر کرنا محاورہ.
جان بوجھ کر نظر پھیرنا ، نظر انداز کرنا ، اہمیت نہ دینا. اس حادثہ کے دوررس اثرات سے صرف نظر کرنا ممکن نہیں. (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۷).

---و نحو (---و مج ، فت مج ن ، سک ح) امث.
علم القواعد ، زبان کے قواعد و ضوابط ، گرامر. لکھنے سے اس زبان کی صرف و نحو سے لغت سے بھی بڑی مدد ملتی ہے. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۲). وہ فارسی کی صرف و نحو اور اس کے ادب سے غالب کے مقابلے میں بہت زیادہ واقفیت رکھتے تھے (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۱۰۶). [صرف + و (حرف عطف) + نحو (رک)].

صِرف (کس ص ، سک ر) صف.
تنہا ، فقط ، محض. دعوت کا صرف حیلہ ہے جو لوگ اس میں شریک ہیں میں انکی تفصیل بھی بیان کیا چاہتا ہوں. (۱۸۸۳ ، سید احمد خاں کا سفر نامہ پنجاب ، ۲۰). تنوین ... یہ صرف عربی آواز کے آخر میں آتی ہے. (۱۹۱۳ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۳۷). صرف یہ جملہ ، یہ معنی ان کو مرزا صاحب نے خود بتائے تھے، درمیان میں سے نکال دیا ہے. (۱۹۶۵ ، غالب کون ہے ؟ ، ۱۲۶). [ع].

---اَور صِرف (---و لین ، کس ص ، سک ر) صف.
(تاکید کے لیے) فقط ، محض ، سوا. ایسی شہادت میں صرف اور صرف دو قسم کے قضیے شامل ہونے چاہیں. (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات ، ۳). [صرف + صرف (رک)].

---کہنے کی بات ہے فقرہ.
ناوقعی یا جھوٹی بات ہے (جامع اللغات).

صَرفان (فت ص ، ن) امذ.
ایک قسم کا سخت خرما جو زرد رنگ کا اور حلاوت میں اعلیٰ درجے کا ہے. صرفان ایک قسم خرما کی ہے جس کا پھل وزنی اور سخت ہوتا ہے. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۳۵). [ع].

صَرفَہ (فت ص ، سک ر ، فت ف) امذ.
۱. **خرچہ ، خرچ بیجا ، خرچ ، اخراجات.**

باغباں کون ہے بیجا ہے خیالِ بلبل
لاتے صرفے میں اور گل تو ہے مالِ بلبل

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۷۹). اگر آپ ... صرفہ برداشت کرنے سے مجبور ہوں ... تو ایک چٹھلا تحریر کئے دیتا ہوں. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۱). اس مل میں موٹے کپاس کے کپڑے سے ماوا تیار کرنے پر غیر ضروری زرمبادلہ کا صرفہ ہو رہا تھا. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیہ پاکستان ، ۲۳۹). ۲. **کفایت شماری ، بخل ، کنجوسی ، کمی.**

اے گریہ تو خاطر سے مری کیجو نہ صرفہ
میں خوں دل خستہ کیا تجھ کو بحل آج

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۵).

مصحفی بازوئے معشوق جو صرفہ نہ کرے
کام اپنا تو تمام ایک ہی تلوار میں ہے

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۰۱).

ساقی کو صرفہ اور یہ ہے میکشوں کو پیاس
اوڑتے ہیں بات جام مئے خوشگوار پر

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۷۶).

ان کو تو یہ صرفہ کہ نظر بھر کے نہ دیکھوں
دل کا یہ تقاضا کہ جفا پر ہو جفا اور

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۵۱). ۳. **بچانے اور محفوظ رکھنے کا خیال، (خرچ ہونے کا) افسوس ، دریغ.** لوگوں نے پوچھا کہ تو اپنی جان کا صرفہ کیوں نہیں کرتا. (۱۸۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۸۲). بادشاہ کے کام میں اپنی جان کا صرفہ نہ کرے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۱۱۳).

گر مار بھی ڈالے ہیں کوئی تو نہیں غم
کیا جان کا صرفہ ہے یتیم اب تو ہوئے ہم

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۹۷). ۴. **ادل بدل ، الٹ پلٹ ، گردش.** ظاہر ہے اور یقینی بھی کہ لوگوں نے بعض ناموں کے صرفے سے چیزوں کی قسمیں مقرر کرلیں. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۱ : ۲۶). ۵. **ایک ستارہ جو دنبال اسد پر واقع ہے.** موخر دم والوں کو تغلب الاسد اور صرفہ کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۷). چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں سرطان ، بطین ، ثریا ... صرفہ ، عواء. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۳۳). اف : کرنا ، ہونا. [صرف + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---بَرداشت کَرنا محاورہ.
خرچہ اٹھانا ، خرچ برداشت کرنا. جب بھی غنیمت تھا اور اتنا صرفہ برداشت کرنا زیادہ بار نہ گزرتا. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۱۰).

---جُوئی (---و مع) امث.
کفایت شماری کی تاکید کرنا. بعض ایرانی ایجنٹ کی مدارات اور صرفہ جوئی پر بہت طنز کیا کرتے ہیں. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت، ۲ : ۱۹۳). [صرفہ + ف : جُو ، جُستن - ڈھونڈنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ سے م ف.
کفایت سے ، جز رسی سے ، کتربیونت سے ، کفایت شعاری سے (فرہنگ آصفیہ).

صَرْفی (فت ص ، سک ر) صف.
۱.(اَ) (قواعد) **صرف (رک) سے منسوب ، صرف سے متعلق.** صرف اور نحوی سوالات جن درجوں میں قواعد زبان سکھائے جاتے ہوں ان سے کرتا جائے . (۱۸۸۶ ، دستور العمل ، مدرسین دیہاتی ، ۱۸) . تمام صرفی ، نحوی طریقے اور کلمات وغیرہ وغیرہ برج بھاشا ہی سے لیے گئے ہیں. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۱). قواعد صرفی میں بھی آہستہ آہستہ تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں. (۱۹۷۰ ، ادب و لسانیات ، ۳۰). (اَاَ) **علم صرف جاننے والا ، صرف کا عالم.**

قاعدہ بے صرفہ تھا باطل کیا ہم نے اسے
دیکھ صرفی قدِ جاناں کا دہن سا کن نہیں

(۱۸۵۸ ، سحر ، قصائد سحر ، ۲۱۷). کسی صرفی نے ایسی تعلیل نہیں کی کہ تینوں بدل یا حذف ہوئے. (۱۸۸۹ ، تہرالمصائب ، ۳۰۰). جامع کمالات شیخ یعقوب صرفی گزرے ہیں. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۴۷۹). ۲. **پرکھنے والا ، جوہری.** سکہ بہشتی جس پر قرآن کی مہر تھی نبی آخرالزماں کے سے صرفی نے پرکھا تھا. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱ : ۱۰). [صرف + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ و نحوی (ـــــ و مج ، فت ن ، سک ح) صف.
صرف و نحو کا ، صرف و نحو سے منسوب ، گرامر کا. راقم الحروف نے جہاں تک ہو سکا ہے اردو کے بعض صرفی و نحوی (قواعد) منضبط کرنے کی کوشش کی ہے. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، اپریل ، ۹). [صرفی + و (حرفِ عطف) + نحو (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

صَرْفِیَّت (فت ص ، سک ر ، کس ف ، شد نیز بلا شد ی بفت) اسث.
۱. (قواعد) **صرف کی حالت یا کیفیت.** نحویت اور صرفیت ان کی اس سے تمام تر کھلتی تھی کہ اس فن کے مصطلحات کے ادا کرنے کا اکثر موقع آ جاتا تھا. (۱۹۱۸ ، پیمبران سخن ، ۱۳۱). ۲. **پھرنے یا پھیرنے کی حالت ، گردش ، واپس پھرنا.**

نازل ہو جو اپنی صرفیت سے
خورشید تو اس کا نام لے ہے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۳۳). [صرف + یت ، لاحقۂ کیفیت].

صَرْفِیَہ (فت ص ، سک ر ، کس ف ، فت ی) امذ.
(قواعد) **لفظ کی چھوٹی سے چھوٹی اکائی جو معنی سے متعلق** اور کرمان میں علیحدہ علیحدہ ایک جنوبی گرم منطقہ (جروم ، گرم سیر) بڑا اہم رول ادا کرتے ہیں. (۱۹۸۸ ، نئی اردو قواعد ، ۲۲). [صرفی + ہ ، لاحقۂ نسبت].

صُرُوْد (ضم ص ، و مع) امذ ؛ ج.
پہاڑ کی بلند جگہیں ، سرد سیر ، سرد منطقہ. جغرافیہ نویس فارس اور کرمان میں علیحدہ علیحدہ ایک جنوبی گرم منطقہ (جروم ، گرم سیر) اور ایک شمالی سرد منطقہ (صرود ، سرد سیر) بتاتے ہیں. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۳۰). [ع : سرد کی جمع].

صُرَّہ (ضم ص ، شد ر بفت) امذ.
پٹی نما تھیلی جس میں زر نقد بھر کر مسافر کمر سے باندھ لیتے ہیں ، تھیلی ، ہمیانی ، توڑا ، بٹوہ.

خوابِ غفلت سیں سر اوٹھا منعم
صرۂ زر اوپر نہ کر تکیا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۲). کوئی عاقل ایسا نہ کرے گا کہ صرہ زر کو کمر میں باندھ کے محنت کرے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۴۹۸). منہ کے سامنے صرۂ خاک شفا یا سجدہ گہ اس طرح رکھ دیں کہ آلودہ ہونے کا اندیشہ نہ رہے. (۱۹۶۲ ، تحفۃ العوام کامل جدید ، ۹۶). [ع].

صُری (ضم ص) اسث (قدیم).
رک : صراحی.

تم مثال ابیر شفق رنگ کے اوڑاپ بغل تھے
دیتا صُری ثریا دیکھ سج اتال ساقی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۱). [صراحی (رک) کا قدیم اور غلط املا].

صَرِیح (فت ص ، ی مع).(الف) صف.
کھلا ، ظاہر ، آشکارا ، واضح.

دل کے باتاں بوجھے معشوق پیرت کے حق میں
کہ نہ جانوں نہیں کہتے ہیں سنجھے کھول صریح

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۷).

گرچہ نئیں ہے دراحادیث صحیح
کوئی خبر اس کے خلاف پر صریح

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۱۰۱). ایسا خیال کرنا تو کفر کے علاوہ غلط صریح بھی ہے. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۵۶). خدا اور رسولؐ کے کیسے صاف اور صریح احکام ہیں. (۱۹۲۱ ، لقمان اشرف ، ۸). اپنا دل کھول کر نیشنل کانگریس کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں اور صریح الفاظ میں عرض کرنا چاہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۳۱). (ب) م ف. ۱.(اَ) **کھلم کھلا ، علانیہ ، برملا ، واضح طور پر.**

حرزجانی کے جان نانوں کوں اس کے صریح
ورد کریں قدسیاں عرش کے لیل و نہار

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۵۰).

غیروں سے تو ملے ہے مرے روبرو صریح
کہتا ہے دوست اور مرا دشمن ہے تو صریح

(۱۷۸۵ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۹۱). ایسا خیال تو صریح غلط ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۳۶).

کہتے ہو مدعی پہ نہیں چشمِ التفات
یہ تو صریح ظلم ہے انکار ہو گیا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۲). (اَاَ) **جان بوجھ کر ، دانستہ طور پر ، عمداً ، قصداً ، منصوبے کے ساتھ.**

مجکو کہتا ہے کہ کرتا ہے تو بدنام صریح
لکھ کے بھیجے ہے جو یوں نامہ و پیغام صریح
(۱۸۷۲ ، دیوان عیث ، ۵۸)۔ [ع]

ـــــ امانَت (ـــــ فت ا ، ن) امث.
(قانون) صریح امانت سے وہ امانت مراد ہے جو قایم کنندہ امانت اپنے الفاظ یا افعال سے بالصراحت ظاہر ہو (قانون امانت ہند ، ۳۳)۔ [صریح + امانت (رک)]۔

ـــــ اَمْر/بات (ـــــ فت ا ، سک م) امذ ؛ امث.
صاف معاملہ ، وہ بات جو ہر شخص کو نظر آئے (جامع اللغات)۔ [صریح + امر/بات (رک)]۔

ـــــ سے م ف.
واضح طور پر ، کھلم کھلا (پلیٹس)۔

صَرِیحاً (فت ص ، ی مع ، ح تن بفت) م ف.
واضح طور پر ، کھلم کھلا ، علانیہ ، صاف طور پر.
جو تج سوں صریحاً کروں ظلم میں
ووں چھوڑ پورا ترا سنگ میں
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۸۱)۔
ذکر میرا ہی وہ کرتا تھا صریحاً لیکن
میں جو پہونچا تو کہا خیر یہ مذکور نہ تھا
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۳۴)۔
کیا ستم ہے وہ صریحاً ہم پہ کرتے ہیں ستم
اور کہتے ہیں کہ یہ لطف و کرم کرتے ہیں ہم
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۹۱)۔ ملاقاتی نے اسکے کہا خوب کیا اندھا بنایا ہے، صریحاً تو سامنے ننگے کھڑے ہو۔(۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۹۳)۔ خدمت گاری اور وہ بھی دربانی ... صریحاً ایک بڑی تذلیل تھی۔ (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۱)۔ اس پر آزادیٔ وطن سے صریحاً غداری کا فتویٰ صادر کیا۔ (۱۹۸۷ ، سخن در سخن ، ۲۳)۔ [صریح + اً ، لاحقۂ تمیز]۔

صَرِیحَہ (فت ص ، ی مع ، فت ح) صف ؛ امث.
صریح (رک) کی تانیث (عربی تراکیب میں جمع کی صفت کے طور پر مستعمل)۔ احادیث صحیحہ اور اخبار صریحہ۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۶۰)۔[صریح + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

صَرِیحی (فت ص ، ی مع) صف.
رک : صریح ، واضح ، کھلا ، آشکار۔ ہیوم نے اپنے دعوے کے اثبات میں ایسا اختلاف صریحی کیا ہے۔(۱۸۸۸ ، رسالہ معجزات انسانی ، ۹)۔ یہ معمولی طریقہ خطاب ، منصور کی گویا صریحی توہین تھی۔ (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۳۴)۔ وہ سمرقند و بخارا کے واقعات ماضی کا صریحی عکس ہیں۔ (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۲۹)۔ [صریح + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

صَرِیحِیَّہ (فت ص ، ی مع ، کس ح ، شد ی بفت) صف.
صریحی (رک) کی تانیث (ترکیب عربی میں جمع کی صفت کے طور پر مستعمل)۔ اس بات میں احادیث صحیحہ صریحیہ مشہور وارد ہیں۔ (۱۸۵۵ ، مرغوب القلوب ، ۱۵)۔ [صریح + یہ ، لاحقۂ صفت]۔

صَرِیر (فت ص ، ی مع) امث.
۱. (سیٹھے کے قلم یا کلک کی) آواز (جو لکھتے میں کاغذ یا تختی وغیرہ کی رگڑ سے نکلتی ہے) ، قلم کی آواز.
اس نارس کی طبع کر اوپے خیال میں
بوجھوں صدائے سور قلم کی صریر کوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۷)۔
مزاج رفع پہ بدعت کے ہو تو پھر نہ اُٹھے
صدائے نے کا تو کیا ذکر ہے قلم کی صریر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۹۳)۔
آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں
غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۰)۔ صریر قلم نے مصر و یونان کے خفتہ علوم و فنون کو جگا دیا تھا۔ (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۲۳۰)۔
یا کسی عابد اوراد وفا کی تسبیح
یا کسی کلکو خوش آہنگ فصاحت کی صریر
(۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۱ دسمبر ، ۲)۔ ۲. دروازے کی چول کی چرچراہٹ یا ٹڈیوں کے اڑنے کی آواز (بھنبھناہٹ) (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ ۳. وہ آواز جو کسی بھی چیز سے دوسری چیز کے رگڑ کھانے سے نکلے ، رگڑ کی آواز. صریر الاسنان فی النوم یعنی چبانا دانتوں کا سوتے میں۔ (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۰۶)۔ [ع]۔

صَرِیع (فت ص ، ی مع) صف.
ڈالا ہوا ، نیچے گرایا ہوا ؛ (مجازاً) براہ راست پڑنے والا۔ موسم گرما میں ہم کو چاہیے کہ ہمیشہ آفتاب کی صریع شعاع سے آپ کو بچائیں۔ (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۳۶۷)۔ [ع : (ص ر ع)]۔

صَرِیم (فت ص ، ی مع) صف ؛ امث.
چھانٹا ہوا ، تراشیدہ ، مبرّا (حشو و زوائد سے) ؛ پاک نیز ایک بحر کا نام۔ اگر جزو اول سے شروع کرو ایک بار مفاعلین فاع لاتن فاع لاتن ہو گا اور اس کا نام بحر صریم ہے۔ (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۳۸)۔ [ع : (ص ر م)]۔

صَرِیمَت (فت ص ، ی مع ، فت م) امث.
ریت کے ڈھیر کا ایک حصہ.
آغوش صریمت میں حسینان سمن پوش
ذرات ضیاء پاش پہ بکھرے ہیں ستارے
(۱۹۶۷ ، اللہ میگھ نگری ، ۵۶)۔ [صریم + ت ، لاحقۂ نسبت]۔

صَرِیمَۃُ الْجَدْی (فت ص ، ی مع ، فت م ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ج ، شد نیز بلا شد) امث.
ایک روئیدگی ہے کہ شاخیں اس کی موٹی اور گرہ دار ہوتی ہیں اور اپنے پڑوس کی چیزوں پر لپٹ جاتی ہے (خزائن الادویہ ، ۵ : ۸۶)۔ [صریمت + رک : ال (۱) + جدی (رک)]۔

صُطُرْلاب (فت ص ، ضم نیز فت ط ، سک ر) امذ.
رک : **اصطرلاب ، اجرام فلکی کی پیمائش یا ارتفاع معلوم کرنے کا آلہ ، اسطرلاب.**

سدیاں کی پیالی سوں تجے پرکھ لیا ہوں
تجھ سور سمجھنے کوں صطرلاب سو ہو ہے

(۱۷۱۸ ، بحری ، ک ، ۱۹۳).

مطلع میں دکھا رفعتِ خورشیدِ معانی
کر نصب شبیہ اور صطرلابِ محبت

(۱۸۷۵ ، شہید ، ۵ : ۴۸). [اصطرلاب (رک) کی تخفیف].

ـــ دانی امث.
اجرام فلکی کی پیمائش یا ارتفاع معلوم کرنے کا علم.

خردمند جاما سپ شہ کا وزیر
صطرلاب دانی میں تھا بےنظیر

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، منشی ، ۴۴۴). [صطرلاب + ف : دان، دانستن ـ جاننا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صَعالیک (فت ص ، ی مع) امذ ؛ ج.
فقرا ، افلاس زدہ لوگ ، غریب مفلس اشخاص ، مساکین. کمیونسٹ محض صعالیک ... کی خاطر جنگ کرنا چاہتا ہے. (۱۹۶۱ ، سود ، مودودی ، ۹۷). [صُعْلُوک (رک) کی جمع].

صَعْب (فت ص ، سک ع). (الف) صف.
۱. **سخت ، دشوار گزار ، تکلیف دہ ، ناگوار.**

بیماری صعب نے ستایا ہے مجھے
یا حیدر کرار خبر لے میری

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۲۲۵). مردم بلوچ کے ساتھ محاربہ صعب روکا ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۵۲).

کیونکر متردد ہو نہ یہ بیکس و مضطر
ہے صعب بہت مرحلہ گردن و خنجر

(۱۹۲۷ ، شاد ، مراثی ، ۲ : ۹۲). امام رازی نے اسی سوال کو صعب و دشوار بتایا ہے. (۱۹۷۳ ، مسئلہ جبر و قدر ، ۷).
۲. **سرکشی ، تُند.**

اتفاقاً صعب ایک آیا غنیم
وہ سہم اس شہ کو پیش آئی عظیم

(۱۸۳۳ ، داستان رنگین ، ۳۵).

دشمن صعب سے کیوں پہونچے کی مجکو تکلیف
ہے قوی رب مرا گو ہوں میں اک مورِ ضعیف

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۳۰۱). (ب) امث. **دشواری ، مصیبت ، صعوبت.** بہت قومیں ایسی تھیں جن میں عورت کے ساتھ کوئی جنگل جاتا ہو اور اس وقت صعب میں کوئی اس کی مدد کرتا ہو. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۷۱). [ع].

ـــ اُلْحُصُول (ـــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، ضم ح ، و مع) صف.
وہ جس کا حصول مشکل ہو ، وہ جو مشکل سے حاصل ہو. آپ کا یہ کہنا کہ مقصود وصول ہے نہ کہ حصول ، میرے خیال میں صوفیا کے قول صعب الحصول کی طرف اشارہ ہے. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین ، ۲۸۱). [صعب + رک : ال (ا) + حصول (رک)].

ـــ اُلْمُرُور (ـــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، و مع) صف.
جہاں سے گزرنا بہت مشکل ہو ، دشوار گزار (راستہ وغیرہ). راستے ایسے صعب المرور تھے کہ پیادہ آدمی کو گزر مشکل ہوتا تھا. (۱۸۹۸ ، شکارنامہ ـ نظام ، ۱۲۹). [صعب + رک : ال (ا) + مرور (رک)].

صَعْتَر (فت ص ، سک ع ، فت ت) امث.
پودینے سے ملتی جلتی ایک پہاڑی گھاس جس کی بو سے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں. اس کا استعمال جانوروں کے زہر کو مارتا ہے ، پہاڑی پودینہ. کھانے میں دارچینی اور صعتر اور انگوزہ اور سونٹھ وغیرہ کا شمول کرکے استعمال کریں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۸۳). یہ علاج بذریعہ بخارات ہوتا ہے طریقہ یہ ہے کہ پودینہ ، صعتر فارسی ... وغیرہ کی پتیاں لے کر ایک ہانڈی میں جمع کرو. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۷۶). [ع].

صَعْق (فت ص ، ع) امث.
برق زدگی ، بیہوشی ، موت ؛ (تصوف) فنائے کامل جس میں سوائے حق کسی شے کا وجود باقی نہ رہے (مصباح التعرف). [ع].

صُعْلُوک (ضم ص ، سک ع ، و مع) امذ.
فقیر ، درویش ، مسکین. بابک مطر نامی ایک صعلوک (کرائے کے سپاہی) کا ناجائز بچہ تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۲۰). [ع].

صُعُوبات (ضم ص ، و مع) امث ؛ ج.
سختیاں ، دشواریاں.

ناخن تیغ ستمگر نے نہ عقدہ کھولا
قید ہستی کے نہیں آہ صعوبات سے چھوٹ

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۵۱).

برزخ کی صعوبات کٹے گی کیونکر
تنہائی میں اوقات کٹے گی کیونکر

(۱۸۷۵ ، دبیر ، رباعیات ، ۹۱). [صعوبت (رک) کی جمع].

صُعُوبَت (ضم ص ، و مع ، فت ب) امث.
مصیبت ، دشواری ، تکلیف ، دقت ، آفت. ہرچند کہ چہرہ درخشاں جسم پر گرد صعوبت جم گئی تھی مگر نشان فر و شوکت رفتہ کچھ چہرے سے عیاں تھے. (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی (ترجمۂ شمشیر خانی) ، ۳۱). دونوں بادشاہ فقیروں کا بھیس بدل کے ... طرح طرح کی صعوبتیں سہنے لگے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۲). ایک نظریاتی مملکت کی بنیاد ، سخت محنت و مشقت ، تخلیقی قوت ، صعوبت اور ضبط و تحمل کی متقاضی ہے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۳). [ع].

ـــ اُٹھانا محاورہ.
رنج سہنا ، مصیبت جھیلنا ، تکلیف یا سختی برداشت کرنا.

راحت نہ سہے گھر میں ذرا تم نے اٹھائی
کیا کیا نہ صعوبت بخدا تم نے اٹھائی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱۳).

---جھیلنا محاورہ۔
رک : صعوبت اٹھانا۔

کیا سنہ ہو صعوبت کوئی اس طرح کی جھیلے
یوں کوہ غم و درد کو سر پر کوئی لے لے

(۱۹۲۷ء ، شاد ، مراثی ، ۲ : ۱۰۱)۔

---کیش (---ی مج) صف۔
تکلیف اٹھانے والا ، سختیاں برداشت کرنے والا ؛ (مجازاً) رنجیدہ ، غمگین ، مصیبت زدہ۔ بہترین فنکار وہ شخص ہو سکتا ہے جس کے فن پارہ میں صعوبت کیشی وجود تخلیق کار کے وجود سے الگ نظر آئے۔ (۱۹۸۲ء ، توازن ، ۵۸)۔ [صعوبت + کیش (رک)]۔

---کھینچنا محاورہ۔
رک : صعوبت اٹھانا۔

نازکی کو عشق میں کیا دخل ہے اے بلہوس
یاں صعوبت کھینچنے کو جی میں طاقت چاہیے

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۲۹۴)۔

---ناک صف۔
مصیبت بھرا ، وہ جس میں دشواری یا مصیبت ہو ، نہایت دشوارگزار۔ چند سال قبل تک یہ سفر کسقدر صعوبت ناک تھا۔ (۱۹۷۱ء ، تحدیث نعمت ، ۹۹۸)۔ [صعوبت + ناک ، لاحقۂ صفت]۔

صُعُود (ضم ص ، و مج) امذ۔
۱. **بلندی ، چڑھائی (اوپر) چڑھنا۔** عیسائیوں کے عقیدے کے موافق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صعود کے بعد حواری اسی جگہ جمع ہوتے تھے۔ (۱۸۹۹ء ، شہنشاہ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ ، ۵۳)۔ ۲. (مجازاً) **ترقی ، ارتقا۔** سلطان سلیمان اعظم کے زمانے میں سلطنت عثمانیہ اپنی معراج پر پہونچی بعد ازاں اسی صعود سے تنزل شروع ہوا۔ (۱۸۸۰ء ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۱۲۱)۔

تیری آنکھوں میں ہے اپنوں کا عروج اور زوال
تو نے دیکھا ہے پرایوں کا ہبوط اور صعود

(۱۹۳۱ء ، بہارستان ، ۱۲۳)۔ ۳. (حساب) **کسی عدد کو کئی بار ہی نفسہ ضرب دینا۔** اوپر والی رقم مرتبہ صعود کی نشانی ہے۔ (۱۸۵۲ء ، اصول علم حساب ، ۳۸)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [ع : (ص ع د)]۔

---پذیر (---کس نیز فت پ ، ی مع) صف۔
(کیمیا) جب کسی ٹھوس شے کو گرم کیا جائے اور وہ مائع میں تبدیل ہوئے بغیر ٹھوس حالت سے براہ راست بخارات کی شکل اختیار کرے تو وہ شے صعود پذیر کہلاتی ہے (عمل کیمیا ، ۲۱)۔ [صعود + ف : پذیر ، پذیرفتن ـ قبول کرنا]۔

---رَس (---فت ر) امث۔
(نباتیات) پانی اور اس میں حل شدہ معدنی نمکیات کے پودے کے جسم میں اوپر کی جانب چڑھنے کو صعود رس کہتے ہیں (مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۰۵)۔ [صعود + رس (رک)]۔

---کرنا محاورہ۔
اوپر چڑھنا ، بلند ہونا ، اونچا ہونا۔ دخان اور بخار اور ایسی ہلکی چیزیں ... صعود کرتی ہیں۔ (۱۸۳۷ء ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۳۰)۔ تیز و تند بخارات نے دماغ میں صعود کرنا شروع کیا۔ (۱۹۲۱ء ، خونی شہزادہ ، ۸۵)۔ یکبیک اس نے اپنے بازوؤں کو پرواز کے لیے ہوا میں پھیلا دیا اور فضا میں صعود کر گئی۔ (۱۹۷۵ء ، قمر زمانی بیگم ، ۸۶)

---مُسْتَقِیم کس صف (---ضم م ، سک س ، فت ت ، ی مع) امذ۔
(فلکیات) وہ قوس جو راس الحمل اور راس قوس کے درمیان ہو جو کسی جرم سماوی سے استوا پر عموداً کھینچا جائے۔ صعود مستقیم سے استوا کی وہ قوس مراد ہے جو راس الحمل اور اس قوس کے درمیان ہو جو جرم مذ کور میں سے استوا پر عموداً کھینچی جائے۔ (۱۸۹۸ء ، علم ہیئت ، ۱۳)۔ ستارہ کے صعود مستقیم اور میل سے واقفیت کی بنا پر ... وہ دوربین کو صحیح طور پر قائم کر سکتا اور اس کا رخ ستارہ کی طرف موڑ سکتا ہے۔ (۱۹۶۱ء ، مہ و انجم ، ۹۹)۔ [صعود + مستقیم (رک)]۔

---و نُزُول (---و مج ، ضم ن ، و مع) امذ۔
چڑھنا اور اترنا۔

گو آسماں نے مجھ کو چڑھایا گرا دیا
غفلت ہوئی فلک کی صعود و نزول سے

(۱۸۴۲ء ، عاشق لکھنوی ، فیض نشان ، ۲۷۵)۔ [صعود + و (حرف عطف) + نزول (رک)]۔

صُعُودی (ضم ص ، و مج) صف۔
صعود (رک) سے منسوب یا متعلق ، بلندی پر جانے کا ، اوپر چڑھتا ہوا۔ انتہا کا نقطہ ہدایت پر منطبق ہوکر ہستی کا دائرہ قوس نزولی و صعودی سے سرانجام پاتے۔ (۱۹۰۵ء ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۷۸)۔ حرکت صعودی کی ابتدا فاسٹ (تیز) ہوتی ہے۔ (۱۸۹۵ء ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲)۔ برائیو فائیٹوں میں صعودی سلسلے کی بجائے نزولی سلسلہ ملتا ہے۔ (۱۹۷۰ء ، برائیو فائیٹا ، ۳۳۷)۔ [صعود (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---اَشْیا (---فت ا ، سک ش) امث۔
(کیمیا) وہ مرکبات جو گرم کرنے پر ٹھوس حالت سے مائع میں تبدیل ہوئے بغیر براہ راست گیس کی شکل اختیار کر لیں صعودی اشیاء کہلاتے ہیں (عملی کیمیا ، ۴۳)۔ [صعودی + اشیا (رک)]۔

---تَواتُر (---فت ت ، ضم ت) امذ۔
(حساب) وہ تواتر جس کے اعداد بتدریج بڑھتے جاتے ہیں صعودی تواتر کہلاتے ہیں (تفرق و تکملی احصا ، ۱۸)۔ [صعودی + تواتر (رک)]۔

---عُقْدَہ (---ضم ع ، سک ق ، فت د) امذ۔
(ہیئت) وہ نقطۂ تقاطع جس میں سے سیارہ طریق شمس کی جنوبی جانب سے شمالی جانب کو جاتے وقت گزرتا ہے صعودی عقدہ کہلاتا ہے (علم ہیئت ، ۸۳)۔ [صعودی + عقدہ (رک)]۔

ـــ مُنحَنی (ـــ ضم م ، سک ن ، فت ح) امذ.
(سیاست) بلند ہوتا ہوا خم‌دار خط ، شکل یا شے (ماخوذ : اصطلاحاتِ سیاسیات ، ۲۹). [صعودی + منحنی (رک)].

ـــ نَطُول (ـــ فت ن ، و مع) امث.
ایک قسم کی (دوا کی) پھکاری. صعودی نطول معہ ایک جالی‌دار ٹونٹی کے استعمال ہوتی ہے۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳). [صعودی + نطول (رک)].

صَعْوَہ (فت ص ، سک ع ، فت و) امذ ؛ امث.
سرخ رنگ کے سر والی ایک چھوٹی سی چڑیا ، جس کی لمبی دم ہر وقت جلدی جلدی حرکت کرتی رہتی ہے ، ممولا ، سرپچہ ، لنگانہ.

پھر صعوہ کے خرام کی بے لطفی دیکھیو
جب راہ دو قدم وہ کل اندام بھی چلے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۰۶).

کبک و قمری کو رخصتِ پرواز
بال و پر مفت صعوہ و عصفور

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۵۶).

ممولے اور صعوے ہر طرف اڑ اڑ کے آ پہنچے
خبر پھیلی جہاں میں آ گیا دورِ زمستانی

(۱۹۰۳ ، مخزن ، نومبر ، ۶۰). [ع].

صَعِید (فت ص ، ی مع) امث.
۱. (فقہ) مٹی جسے مسلمان پانی کے موجود نہ ہونے پر تیمم کے لیے استعمال کرتے ہیں ، سوکھی مٹی. صعید طیب پاک کرنے والی ہے واسطے مسلمان کے اور اگرچہ نہ پائے پانی دس برس. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۹۳). ۲. بلند ، اونچا (کوئی چیز). پہلا مرکب آسانی سے صعید ہو جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۵۷). ۳. سطح زمین نیز اس پر پڑی ہوئی گرد (اسٹین‌گاس). ۴. بالائی مصر کا نام ، مصر اعلیٰ. وہ سب ... جن کا مسکن صعید مصر اعلیٰ تھا کہ جن کو اخنوخ کہتے ہیں . (۱۹۰۱ ، سفرنامہ ابن بطوطہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸). [ع].

صَعِیدی (فت ص ، ی مع) امث.
مصر اعلیٰ کی ایک بولی کا نام. قرن دوم کے اختتام کے قریب سبعینیہ کا ترجمہ کم از کم دو قبطی بولیوں (بحیری اور صعیدی) میں کیا گیا. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس ، ۱ ، ۲ : ۹۰۵). [صعید + ی ، لاحقۂ نسبت].

صِغار (کس ص) صف ؛ امذ ؛ ج.
۱. صغیر (رک) کی جمع ، چھوٹے . یہ دوائر صغار جو بعضے بڑے دائروں پر کھنچے ہوتے ہیں کس کام کے واسطے ہیں . (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۲ : ۳۵). تمام اجسام کی تقسیم اجزائے صغار سے تسلیم کی جاتی ہیں. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعہ لیکچرز و اسپیچز ، ۲۸۲). ۲. چھوٹے لڑکے ، چھوٹی لڑکیاں ، چھوٹے لوگ (نوراللغات ؛ پلیٹس). [ع].

ـــ و کِبار (ـــ و مع ، کس ک) امذ ؛ ج.
صغیر و کبیر (رک) کی جمع ، چھوٹے اور بڑے ، لوگ ، عوام الناس.

اول نماز اس پہ ہیں اس شاہ کا دعا
واجب ہے آج سارے صغار و کبار پر

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۵۹).

سحاب جو دے اس کے زمانہ ہے گلشن
نہال ابر کرم اس کے ہیں صغار و کبار

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۶).

آ چکے جب وہاں صغار و کبار
اب یہ وہ دن ہے لوگ ہیں تیار

(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۱۲۵) . [صغار + و (حرفِ عطف) + کبار (رک)].

صَغارَت (فت ص ، ر) امث.
چھوٹائی ، چھوٹا ہونا. حضرت یحییٰ نے باوجود صغارت سن فرمایا ، اشہدُان عیسیٰ روح اللہ. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۰۷). خوردبین ... کوئی حیوان ایسا نہیں دریافت کرسکی ہے جو صغارت کی وجہ سے ناتکمل ہو. (۱۸۹۳ ، تہذیب الاخلاق ، ۸۹). [ع].

صَغائِر (ـــ فت ص ، کس ء) امذ ؛ صف ؛ ج.
صغیرہ (رک) کی جمع.

صغائر میں ہیں آلودہ مقرر
نہیں ہیں بے خطا بالکل پیمبر

(۱۸۵۵ ، ریاض السالکین ، ۳۳). اس قسم کے مسائل علم حوادث الجو کے صغائر میں داخل ہیں . (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (ترجمہ) ، ۳۳۶). [ع].

صِغَر (کس ص ، فت غ) امذ.
چھوٹائی ، خردی ، چھوٹا پن ، چھوٹا ہونا. یٰسین کو قرآن کا دل کہنے کا مطلب ہے کہ وہ باوجود صِغَرِ حجم اور قصرِ نظم کے مطالب قرآن کو بوجہ اتم و اکمل شامل ہے . (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۲۷۶). بلا شبہ نبض کی صلابت ، لینت ، عظم ، صغر ، امتلاء ... کے مباحث میں ... دیگر بہت سے امراض عروق و قلب و نظام عصبی آجاتے ہیں. (۱۹۵۴ ، طب العرب ، ۳۲۵). [ع].

ـــ سِن / سِنی (ـــ کس س) امث.
خردسالی ، بچپن. اسے صغر سن سے شعر و سخن کا ذوق تھا. (۱۸۵۴ ، گارساں دتاسی کے تمہیدی خطبے ، ۶۵) . میرے والدین نے میری صغر سنی میں انتقال کیا. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۰). تاریخی نام مظہر علی ہے صغر سنی میں یتیم ہو گئے. (۱۹۲۹ ، تذکرہ کاملان رام پور ، ۲۹۷). سچل سرمست کی صغر سنی میں ہی ان کے والد میاں صلاح الدین انتقال کر گئے تھے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۱ اپریل ، III). [صغر + سن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صُغرا / صُغریٰ (ضم ص ، سک غ / ی بشکل ا) صف ؛ امث.
۱. سب سے چھوٹی ، کبریٰ کی ضد . اگر بیان حکمت کرے تو آسمان و زمین جھاڑ و باڑ خشکی و تری سب صنعت کبریٰ اس صغریٰ بدن میں مشابہ ہے. (۱۷۳۰ ، ارشاد السالکین ، ۲۵).

بعضے وقت سوزی میں نہایت بے چینی ہوتی اور صغریٰ تے ہوتی ہے (۱۸۶۰؟ ، نسخۂ عمل طب ، ۴۸)۔ ۲. (منطق) قیاس منطق میں نتیجے کا موضوع یعنی مسندالیہ ، منطقی شکل کا پہلا قضیہ ، قیاس کے دو مقدموں میں سے ایک۔ اہلِ منطق صغریٰ اور کبریٰ سے نتیجہ نکال لیتے ہیں۔ (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۲)۔

دنیا عقبیٰ سے عاشقی حاصل کی
صغرا کبرا سے یہ نتیجہ پایا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۳۲)۔ ۳. حضرت فاطمہ صغریٰ کا لقب جو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی تھیں (ماخوذ : نوراللغات)۔ [اصغر (رک) کا مونث]۔

صَغِیر (۔۔۔فت ص ، ی مع) صف۔
۱. **چھوٹا ، خُرد۔**

اصغر شیرخوار طفلِ صغیر
جن نے پانی پیا ز نوکِ تیر

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰)۔ حجاج صغیرالعینین پست آواز فصیح الکلام تھا۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۶۳۸)۔

پیدا کرے حسینؑ و حسنؑ سے وہ دوستی
چاہے جو جو شتین صغیر و کبیر کو

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۱۱)۔ ان دونوں دوروں کو علی الترتیب صغیر یا ربوی اور کبیر یا نظامی دوران کہتے ہیں۔ (۱۹۶۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۸۰)۔ ۲. **ادنیٰ ، کم درجہ ، حقیر۔**

اس میں ہے شاہ اور اسی میں وزیر ہیں
اس میں ہی ہیں صغیر اسی میں کبیر ہیں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۰۵)۔

بڑھا کر بعد مردن کیا گھٹایا اے فلک تحسین
صغیروں کے کیا ہے زیبا تو نے کبیروں کو

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۰۱)۔ [ع : (ص غ ر)]۔

۔۔۔السِّن/سِن (۔۔۔ضم ر ، غم ا ، ل ، شد س بکسر/کسر س) صف۔
کم عمر ، خرد سال ، چھوٹا۔

سب یہ لکھتے ہیں کہ وہ ماہ لقا
ذبح کے وقت صغیرالسن تھا

(۱۸۷۳ ، گلزار خلیل ، ۷)۔ جب اطفال صغیرالسن ذکور و اناث اپنی دائی کھلائی کے ساتھ ایک کنبے کا کنبہ آتے بہت روتیں۔ (۱۸۹۶ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ۱ : ۹۰)۔ پانچ باشندے بشمول ایک صغیر سن بچے کے ذبح کر ڈالے گئے۔ (۱۹۱۳ ، مرقع بلجیم ، ۸۵)۔ والیٔ بہاولپور کی ناگہانی موت کے بعد اس کے صغیر سن بیٹے کو ریاست کی گدی پر بٹھا دیا گیا۔ (۱۹۸۸ ، اردونامہ ، لاہور ، مئی ، ۶)۔ [صغیر + رک : ال (۱) + سن]۔

۔۔۔و کَبِیر (۔۔۔و مع ، فت ک ، ی مع) صف۔
کم سن اور بزرگ ، ادنیٰ و اعلیٰ ، عام لوگ ، چھوٹے اور بڑے۔

کہ سارے ولیاں میں تو ہی دستگیر
تیرے سب کو آتے صغیر و کبیر

(۱۶۷۹ ، قصہ ابو شحمہ ، ۶)۔

رکھتے نہیں ہیں کام صغیر و کبیر سے
ہے لاگ اپنے جی کو اسی اک امیر سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۳)۔

بیٹی سرشار شاہ کی ہو اسیر
اس کا ماتم کریں صغیر و کبیر

(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۱۱۷)۔ سلطانی سواری مثل باد بہاری شہر میں داخل ہوئی صغیر و کبیر بصد شوق دوڑے آئے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴۳)۔ [صغیر + و (حرفِ عطف) + کبیر (رک)]۔

صَغِیرا (فت ص ، ی مع) صف۔
چھوٹا ، ادنیٰ۔

دل گنہ کرنے میں خیرا ہو گیا
دل صغیرا تھا کبیرا ہو گیا

(۱۸۵۳ ، ریاض مصنف ، ۸۸)۔

دفاتر کے ہم اہل کاراں راشی
صغیرا ہوں رتبہ میں چاہے کبیرا

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۸۸)۔ [صغیرہ (رک) کا ایک املا]۔

صَغِیراں (فت ص ، ی مع) صف ؛ ج۔
صغیر (رک) کی جمع۔

کبیراں صغیراں فقیراں تراس

(۱۷۰۱ ، اسماعیل امروہوی (تاریخ ادب اُردو ، ۲ ، ۱ : ۶۲))۔
[صغیر + اں ، لاحقۂ جمع]

صَغِیرَہ (فت ص ، ی مع ، فت ر)۔(الف) صف۔
چھوٹی ؛ چھوٹا۔ جس گناہ کو صغیرہ حساب کرتے ہیں بنظر شخص کے وہ کبیرہ ہو سکتا ہے۔ (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۱۳۵)۔

صغیرہ رہ گئی جب ایک لڑکی
اسے چھینا وہ مثلِ مرغ بھڑکی

(۱۸۷۷ ، ابر کرم ، ۱۶)۔ (ب) امذ۔ **چھوٹا گناہ جو معاف کیے جانے کے قابل ہو۔**

صغیرہ ، کبیرہ سے یہ پاک ہیں
حسابِ عمل سے یہ بیباک ہیں

(۱۷۸۳ ، مثنوی سحرالبیان ، ۲۱)۔

نیک ہے تو کام ہے نیکی سے تجھ کو رات دن
ذات تیری ہے صغیرہ اور کبیرہ سے بری

(۱۸۳۵ ، رنگین ، مجموعہ رنگین (ق) ، ۱۰)۔

جو روتے عمرِ اکبر و اصغر میں یہاں
غفار صغیرہ و کبیرہ بخشے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲۰ : ۱۵۷)۔ [صغیر (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

۔۔۔گُناہ (۔۔۔ضم گ) امذ۔
رک : صغیرہ معنی نمبر ب۔ اس عبارت کے ظاہری معنے لیں تو ممکن ہے کہ صغیرہ گناہ مراد ہو۔ (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۱۱۹)۔ [صغیرہ + گناہ (رک)]۔

صَغِیری (فت ص ، ی مع) امث (قدیم).
۱. **بچپن ، کم عمری ، خرد سالی**. در ہنگام صغیری حرص و ہوا کنہاں ہے. (۱۵۹۱ ، جانم ، کلمۃ الحقائق ، ۹۰). ۲. **چھٹپن ، چھوٹا پن ، چھوٹا ہونا**.

چوتھا برس آغاز یہ ہے سن کی صغیری
بچپن کی یتیمی ہے لڑکپن کی اسیری

(۱۸۷۵ ، دبیر، دفتر ماتم ، ۸ : ۱۵۸). [صغیر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صَفّ (فت ص ، شد ف بحالت اضافت) امث.
۱. **قطار ، پرا ، لائن**.

بجھے عرش و کرسی و رفرف کی سوں
بجھے روزِ حشر و صف صف کی سوں

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۹۵).

علی بولے میدان میں ہو سوار
جو مارتا ہے تیر در صفِ کارزار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۷۷).

استادہ ہو جہاں صفِ عشاق بہر قتل
مجھ کو بھی اس قطار کا شامل کیا کرو

(۱۷۷۲ ، فغاں (انتخاب) ، ۱۲۵).

خنجر کھنچا جو میان سے چمکا میانِ صف
جوہر کھلے جو مرد وطن سے نکل گیا

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲۰۹). ہر ایک صف کے درختوں کے تاج ایک ہی سطح پر ... پھیلے ہوئے (ہیں). (۱۹۰۳ ، تربیت جنگلات ، ۹۳). ۲. **نمازیوں کی قطار جس میں سب برابر اور ایک خط پر ہوں**. سب نمازیوں نے صفیں درست کیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۲۷).

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۱۸۰). آپؐ نے نماز سے فارغ ہو کر آخری صف کے ایک شخص کو آواز دی. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۱۶۹).

ابھی وقت ہے ایک صف میں کھڑے ہو کے
آؤ تو بخشش کا سامان کر لیں

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۳۳۸). ۳. (أ) **فرش ، بوریا ، لمبی چٹائی (جس پر دائیں بائیں برابر برابر متعدد اشخاص بیٹھ سکیں)**. تنکوں کی بنی ہوئی ٹوپیاں ... وہ ایک ایک کر کے مسجد میں بچھی ہوئی صفوں پر رکھنے لگا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۸۵). (أأ) **(مجازاً) صف باندھنے کی جگہ** (ماخوذ : نوراللغات). ۴. **(مجازاً) گروہ ، جماعت ، حلقہ**.

کرنیاں کی مجلس کرامت تجے
امیناں کی صف میں امانت تجے

(۱۵۶۴ ، فیروز ، پرت نامہ (دکنی ادب کی تاریخ ، ۲۱)).

جو عاشق سائیں کارن جی جھپاوے
اسے تیں عاشقاں کے صف منے لاج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۴۳).

ہے عبد ہو شرف کا شاہنشہ نجف کا
سائے ولیاں کی صف کا وے ہو امیر آیا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۵۶). ایک جماعت نے کہہ دیا کہ الف نون افادۂ معنی فاعلیت کرتا ہے ایک صف پکار اُٹھی کہ الف نون حالیہ ہے. (۱۸۶۱ ، غالب کی نادر تحریریں ، ۴۴). بہت سے ایسے تھے جو اپنی صف میں کمزور ہونے کی وجہ سے باہر کے اساتذہ سے سبق کا اعادہ کرتے تھے. (۱۹۱۳ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۱۳۰). [ع].

---اُٹھنا محاورہ.
بوریئے کا اٹھایا جانا (جامع اللغات).

---اُلَٹ جانا محاورہ.
لڑائی میں صف کا تتر بتر ہو جانا ؛ مجلس درہم برہم ہو جانا.

مگر اس کو فریبِ نرگسِ مستانہ آتا ہے
الٹتی ہیں صفیں گردش میں جب پیمانہ آتا ہے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۲۵۰).

---اُلَٹ دینا/اُلَٹنا محاورہ.
صف درہم برہم کر دینا ، لڑائی میں صف کو منتشر کرنا.

کر کدن آ کر اگر ہو کا طرف
تو الٹ دیوے گا کوئی صف کی صف

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۴۴).

صف کی صف پل میں الٹتے ہیں یہ مژگانِ سیاہ
دل جگر دونوں انھیں تیروں سے چھن جاتے ہیں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۴۲).

---اَنْداز (---فت ا ، سک ن) صف.
صف توڑنے والا ، صف الٹ دینے والا ؛ جنگجو.

مصروفِ جنگ تھی وہ صف انداز و تُندخُو
میدانِ کارزار میں تھا تا کمر لہو

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۴۴). [صف + ف : انداز ، انداختن - پھینکنا ، ڈالنا].

---اَوَّل کس صف (---فت ا ، شد و بفت) امث.
۱. **نماز جماعت میں وہ قطار جو بالکل پیش امام کے پیچھے ہوتی ہے**. لوگوں کو معلوم ہو کہ اذان دینے اور صف اوّل میں کس قدر اجر ملتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۳۲). ۲. **(مجازاً) اعلیٰ درجہ ، ممتاز مقام**. جدید نظم نگار شعرا میں جوش صف اوّل کے شاعر کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں. (۱۹۵۲ ، ترقی پسند ادب ، علی سردار جعفری ، ۸۵). [صف + اوّل (رک)].

---اینچنا محاورہ (قدیم).
صف باندھنا ، قطار جمانا ، لڑائی کے لیے تیار ہونا ، مقابلے پر آنا. فوجوں کی صفیں بندھ آواز ہل من مبارز ، کی اوٹھی سوالی امام نے بھی ازبس کہ کم تھے دشمن کے لشکر سے اندیشہ نہ کر صف اینچی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۲).

---آرا صف ، امذ.
جنگ کے لیے آمادہ ، جنگ میں مقابلہ کرنے والا ، فوج کشی کرنے والا ، صف باندھنے والا (فوج کا).

تھی گھاٹ پہ دریا کے صف آرا قدر انداز
قالب سے کرے روح جنھیں دیکھ کے پرواز
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۷۴). [صف + ف : آرا ، آراستن، سجانا ، سنوارنا].

---آرا ہونا ف مر ؛ محاورہ.
صف مرتب کرنا (مہذب اللغات).

---آرا ہونا ف مر ؛ محاورہ.
لڑائی کے واسطے سپاہ کا پرا جمانا ، لڑائی کے لیے تیار ہونا ، مقابلے پر آنا.
فوج مژگاں وہ بلا ہووے صف آرا تو کرے
دست بیداد سے یکدست دو عالم غارت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۴). سلطان کی آمد آمد کا غل ہوا تو فوجیں دور دور تک پھیلکر ہلال کی شکل میں صف آرا ہو گئیں. (۱۸۹۳ ، سفرنامہ روم و مصر و شام ، ۱۰۰).

---آرائی امث.
(میدان جنگ میں) پرا جمانا ، جنگ کے لیے آمادگی ، فوج کشی. صف آرائی شروع ہوئی - صفیں مثل سد سکندر کے آراستہ ہوئیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۶). وہ ہندوؤں سے یا ہندوؤں کی سرپرست برطانوی حکومت سے صف آرائی کی سکت نہ رکھتے تھے. (۱۹۷۶ ، ہندی اردو تنازع ، ۲۰۳). [صف آرا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آرائی کرنا ف مر.
جنگ کے لیے صفیں مرتب کرنا. حضرت علی نے بھی اپنے ساتھیوں کی صف آرائی کی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۷۸).

---باندھنا محاورہ.
۱. قطار جمانا ، پرا باندھنا ، قطار میں کھڑے ہونا.
روانا ہوا واں تے شہ باند صف
کہ مرداں کوں ہے فتح سیدھی طرف
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۹).
صف باندھ کر کھڑیاں سو یا سروریاں ہیں بالیاں
یا جھاڑ ہیں چندن کے یا پھول کیاں ہیں ڈالیاں
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲۸).
انھیں صف باندھ کر مژگاں جنھیں شمشیر لے ابرو
نظر بازو ڈرو اس دور میں انکھیوں کی کلجگ ہے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۹). اس کے بائیں چوبدار صف باندھے ہوئے کھڑے ہیں. (۱۸۲۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۱۸). ایک دفعہ ہمارے پیغمبر صاحب کے سامنے بہت سے قیدی صف باندھے کھڑے تھے. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۶).
۲. فوج کشی کے لیے قطار قائم کرنا ، لڑنے کے لیے تیار ہونا.
کھڑے ہو یہے سب صفاں باند کر
حنف شاہ ایدھر ہور یزیداں اودھر
(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۷۹).

---بچھانا محاورہ.
۱. رونے دھونے یا تعزیت کا اہتمام کرنا.
چھوڑا یہ جبر لاتی شہ مشرقین کو
دس دن بھی صف بچھا کے نہ روئے حسین کو
(۱۸۷۵ ، مونس ، مجموعہ مرثیہ ، ۲۱۸).
ماتم قیس میں تا کیا جنوں کرنا تھا
صف بچھائے نہ کوئی جادۂ صحرا کے سوا
(۱۹۰۱ ، ثمرہ فصاحت ، ۳۱). موت کی صف بچھانا ایک مثل ہو گئی ہے. (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۱۷۷). **۲. کثرت سے لوگوں کو گرانا ، (میدان جنگ میں) دشمنوں کا صفایا کرنا.**
اس غول کو پسپا کیا وہ مورچہ توڑا
یہ صف جو بچھائی تو ادھر باگ کو موڑا
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۳۱).

---بچھنا محاورہ.
۱. صف بچھانا (رک) کا لازم ، ماتم ہونا.
جابجا صف تیرے کشتوں کی بچھی
رات دن ہر بزم میں ماتم ہوا
(۱۸۹۸ ، شرف ، د ، ۳۸). عورتیں کوسنے دیتی ہیں تو کہتی ہیں اللہ کرے تیرے گھر صف بچھے. (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۱۷۷). **۲. آدمیوں کا زمین پر گر جانا.** لڑکا لڑھکتا ہوا چلا جاتا اور ساتھ کے ساتھ صف بھی بچھ جاتی. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۶۱).

---بستہ (---فت ب ، سک س ، فت ت) صف.
پرا جمائے ہوئے ، قطار باندھے ہوئے ، لڑائی پر آمادہ. دونوں طرف فوج صف بستہ چلی جاتی تھی. (۱۸۷۲ ، اخبار مفید عام، یکم ستمبر ، ۹). مرد صف بستہ کئے گئے بچوں کے پاؤں میں بیڑیاں ڈالی گئیں. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۱۳). بندوقوں کے دہانے ان لوگوں کی طرف کر دیے گئے جو باغ میں نماز کے لیے صف بستہ تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۹). اف : کرنا ، ہونا. [صف + ف : بستہ ، بستن ــ باندھنا].

---بصف (---فت ب ، ص) م ف.
صف سے صف ملا کر ؛ ہر صف میں ، قطار در قطار.
چاند ہے بے نور تجھ رخ کے مقابل جیوں کلف
تجھ طرف کرتے ہیں سجدہ سب ستارے صف بصف
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۵۶۴).
اور کیا ہو گا حشر میں واعظ
یہی عالم تو صف بصف ہو گا
(۱۸۷۴ ، تشبیہ خسروانی ، ۵۶).
پڑی قریش کے بڑھتے ہی صف بصف بھگدڑ
ادھر تو لوٹ پڑی اور اس طرف بھگدڑ
(۱۹۰۲ ، اوج (نوراللغات)). [صف + بہ (حرف جار) + صف].

---بند (---فت ب ، سک ن) صف.
رک : صف آرا ، لڑائی پر آمادہ. مال کو انتہاء حصول کر کے لانے والے کاروانوں کے ساتھ جو مقابلے کی نیت سے مسلح

اور صف بند ہو کر آئے تھے جنگ کرنی پڑی۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۶۱)۔ ان کے منصوبے کے عام تصور کے مطابق سرحدوں کو محفوظ کرنے اور سرحدی چوکیوں کو مضبوط بنانے کے لیے بڑی تعداد وہاں صف بند ہو گئی۔ (۱۹۷۱ ، پاکستان کا المیہ ، ۱۷۳)۔ اف : ہونا۔ [صف + ف : بند ، بستن - باندھنا]۔

ـــبَندی (ـــفت ب ، سک ن) امث۔
صفیں قائم کرنا ، پرا جمانا ، لڑائی کے لیے تیار ہونا۔

جیوں سامنے آ ، صف بندی مغرور ہونا ہاں تج
یک ہوں بچن سن کان میں کئی صف بہ صف ہو پڑے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۱۸)۔

ہوا صف بندی مژگاں سے ظاہر
لڑائی لیں وہ آنکھیں ڈھونڈ کر مول

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۲۳۸)۔ بھکر کے قریب سپہ کی صف بندی ہوئی۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۵۵)۔ [صف بند + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــبَندھنا محاورہ۔
قطار جمنا ، صف قائم ہونا ، نماز کے لیے کھڑا ہونا۔

بندے حشر میں جب صف مرسلاں
تو ہوں گے امام ان کے حضرت وہاں

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۷)۔

ـــبَہ صَف (ـــفت ب ، س) م ف۔
رک : صف بصف۔

جو ساواں سول کیوں درد گمنام نے
لڑے صف بہ صف آتے سامنے

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۸۶)۔

بیستو شاہ سے بیداد شیم کرتے ہیں
صف بہ صف بانی ایذا و ستم کرتے ہیں

(۱۹۳۳ ، عروج (دولھا صاحب) عروج سخن ، ۳۲۸)۔
ہجوم اعدا یہ گرگ بندی یہ ایک معصوم اک طرف ہے
جو سیل ظلمات صف بہ صف ہے تو ماہ بطحیٰ بھی سر بکف ہے
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۲۵)۔ [صف + بہ (حرفِ جار) + صف]۔

ـــپائیں کسی صف(ـــی مع) امث۔
پچھلی صف ، آخری قطار ، پچھلی نشست۔ جیکے سے صف پائیں میں آ کر بیٹھ جاتا تھا۔ (۱۹۳۳ ، حیات شبلی ، ۳۱)۔ [صف + پائیں (رک)]۔

ـــپَر آ گِرْنا محاورہ۔
فوج کی قطار پر حملہ کر دینا (جامع اللغات)۔

ـــتوڑنا محاورہ۔
صف منتشر کرنا۔

توڑ کے صف کفر کی صفدر ہوا
جبر کے اژدر کے تئیں حیدر ہوا

(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۲۰۰)۔ کسی نے یہ صف توڑی کسی نے وہ پرا توڑا مرتے دم بھی تلوار کا قبضہ ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۵۳)۔

ـــتَہ و بالا ہونا محاورہ۔
صف کا منتشر ہونا (جامع اللغات)۔

ـــتیغ کس اضا(ـــی مج) امث۔
تلوار کی دونوں طرفیں (نوراللغات)۔ [صف + تیغ (رک)]۔

ـــجَمانا محاورہ۔
قطار باندھنا ، قطار میں کھڑے ہونا۔

ایک سمت صفر صف جمائے
اک سو خدام سر جھکائے

(۱۸۸۲ ، مادر ہند ، ۸۱)۔

ـــجَمْنا محاورہ۔
صف جمانا (رک) کا لازم ، صف کا مکمل طور سے بندھ جانا ، قطار بندھنا (مہذب اللغات)۔

ـــجَنگ کس اضا(ـــفت ج ، غنہ) امث۔
۱. **وہ لڑائی جو آمنے سامنے قطار باندھ کر ہو ، دوبدو جنگ۔**

عاشقوں سے یہ اشارہ ہے ترے مژگاں کا
اس صفِ جنگ میں جو کھیت رہا رستم ہے

(۱۸۳۶ ، آتش چنار ، ۱۳۳)۔ ۲. **میدان جنگ میں سپاہیوں کی قطار۔**

زلفیں وہ ہیں کہ نگوں سار ہوں لشکر کے نشاں
پلکیں ایسی ہیں صفِ جنگ نہ زنہار بندھے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۵)۔ [صف + جنگ (رک)]۔

ـــجَنگاہ کس اضا(ـــفت ج ، غنہ) امث۔
رک : صف جنگ ، میدان جنگ۔ الہیٰ صف جنگاہ میں نکلوں تو میرے مقابل بھی ... جان جواناں جری ہو۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۱۶)۔ [صف + جنگاہ (رک)]۔

ـــخاصّہ کس اضا(ـــشد ص بفت) امث۔
خاص لوگوں کی قطار ، پیغمبر ، نبی ، ولی وغیرہ (جامع اللغات)۔ [صف + خاصّہ (رک)]۔

ـــدَر (ـــفت د) صف ؛ امذ ؛ صفدر۔
(لشکر کی) صف پھاڑنے والا ، بہادر ؛ شیر خدا حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کا لقب (ماخوذ : مہذب اللغات)۔ [صف + ف : در ، دریدن - پھاڑنا]۔

ـــدَرْصَف (ـــفت د ، سک ر ، فت ص) م ف۔
رک : صف بہ صف۔

نادر ہوا سلطاں ہو اب بد گیا حیراں ہو
جب عشق کے پردھاں ملے تدسات صف در صف سرے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۳۸)۔ طالب العلم ... بھی صف در صف یا اردگرد جمع ہیں۔ (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳ : ۹)۔ عیاشیاں صف در صف اس کے سامنے چلی آ رہی تھیں۔ (۱۹۸۷ ، اک عشرِ خیال ، ۱۳۸)۔ [صف + در (حرف جار) + صف (رک)]۔

---دَری (---فت د) امث.
صفوں کو توڑنا (جامع اللغات). [صف در + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دوز (---و مج) صف.
صفوں کو چھیدنے والا.

سہرہ پشت عدو میں ترا تیر صف دوز
رشتۂ سہرۂ تسبیح کی مانند دخیل
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۰). [صف + ف : دوز ، دوختن ـ سینا].

---رُبا (---ضم ر) صف ، امذ.
صف کو اُچک لے جانے والا ، (مجازاً) صف منتشر کرنے والا. طرفین سے ترددات صف ربا ہوتے تھے. (۱۸۹۷ ، بادشاہ نامہ ، ۱۰۹). [صف + ف : رُبا ، ربودن ـ اُچک لینا].

---رَوشَن کرنا محاورہ.
۱. **ماتم کرنا ، آہ و بکا کرنا ، گریہ و زاری کرنا.**

زنداں میں تھا کون جو مجھ بیتاب کی صف روشن کرتا
طوق نے باندھا حلقۂ ماتم بیڑیوں نے کہرام کیا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۵). ۲. **چراغ جلانا** (جامع اللغات).

---رَوشَن ہونا محاورہ.
صف روشن کرنا (رک) کا لازم ، چراغ جلنا (جامع اللغات).

---زَن (---فت ز) صف.
صف کو مارنے والا ، صف منتشر کرنے والا ، بہادر ، شجاع.

اے بھوکن عشق کے سلطان ہو تج تاراں کے فوجاں میں
دلاور شوخ و صف زن مست کنجر ہے ترا دیدہ
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۸۹). [صف + ف : زن ، زدن ـ مارنا ، زدوکوب کرنا].

---سِیدھی کَر لینا ف مر ؛ محاورہ.
قطار بنانا ؛ صف آرا ہونا ؛ مقابلے پر آنا ، لڑنے پر آمادہ ہونا. جیش کے پیادوں نے ... بڑھکر اپنی صفیں سیدھی کر لیں اور مسلسل قطار کی صورت میں تعاقب کرنے والوں کے مقابل آگئے (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت روما (ترجمہ) ، ۵۰۹).

---سے نِکَلنا ف ل.
قطار سے باہر آنا ، بے ترتیب ہونا ؛ (مجازاً) یکسانیت نہ ہونا (جامع اللغات).

---شِکار کس اضا (---کس ش) امث.
آدمیوں کی قطار جو شکار کو گھیرے (ماخوذ : جامع اللغات). [صف + شکار (رک)].

---شِکَن (---کس ش ، فت ک). (الف) صف.
صف توڑنے والا ، صفوں کو تباہ کر دینے والا ، ابتری ڈالنے والا ، بہادر ، سورما.

سلح پوش تھیاں ہور شمشیر زن
دلاور اتھیاں ہور تھیاں صف شکن
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۸). ۹ ۳۸.

فتح لشکر اور صف شکن دل ریش
پہاڑ اس کی آواز سے جائے پھٹ
(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۳).

ناچار ہوں تری صفِ مژگاں سے ورنہ یار
وہ صف شکن ہوں میں صفِ لشکر کو توڑ دوں
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۷۷). کیسے کیسے بہادر و صف شکن تہمتن نوجوان رستم دستان پیر فلک کے بچشم زدن ہلاک کیے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۷)

باندھتی ہوں شہریوں کے سر پہ یہ کہہ کر کفن
تم ہو اشجع ناوک افگن ، صف شکن شمشیر زن
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۸).

تجھ سے میرے صف شکن ، ہر تو خیبر شکن
تو ہی سپر ہر و غا ، ان کا شجاعت رسا
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۷). (ب) امذ. **(بانک بنوٹ) حملے کے ایک داؤں کا نام جس کی صورت یہ ہے کہ تھالھ سے کھڑا ہو اور داہنا پاؤں آگے اور بایاں پاؤں پیچھے رکھے.** پہلا حملہ صف شکن تھالھ سے کھڑا ہو اور داہنا پاؤں آگے اور بایاں پاؤں پیچھے رکھے. (۱۸۹۸ ، قوانین حرب و ضرب ، ۳). [صف + ف : شکن ، شکستن ـ توڑنا].

---صَف (---فت ص) م ف.
رک : صف بہ صف ، **قطار در قطار** محمد قطب شاہ غازی کرے مولود

محمد قطب شہ غازی کرے مولود بھوجھند سوں پیارے
تو اس کی عمر و دولت نیں دعا صف صف ہو تھارے ہیں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۵).

صف صف جو کورنش کو جھکے شاہ کے حسب
بولا ادب سے بڑھ کے نکہ روبرو نقیب
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۴ : ۳۶). [صف + صف (رک)].

---کَشی (---فت ک) امث.
(دشمن کی طرف) **فوج لے کر بڑھنا ، حملہ آور ہونا ، پرا بندی.**

نالہ ہر اک اذان و اقامت سے کم نہیں
ہر صف کشی نماز جماعت سے کم نہیں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۴ : ۱۷).

جفائے عام کی شہرت علی العموم ہوئی
نشان جنگ کھلے صف کشی کی دھوم ہوئی
(۱۹۰۲ ، اوج (نوراللغات)). [صف + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَشیدَہ (---فت ک ، ی مع ، فت د) صف.
صف باندھے ہوئے ، پرا جمائے ہوئے (جامع اللغات). [صف + ف : کشیدہ ، کشیدن ـ کھینچنا].

---کی صَف امث.
تمام صف.

ایسے جری سے کس کو مجال مصاف تھی
یوں پھر کے صف کی صف کو جو دیکھا تو صاف تھی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۸۵).

---کی صف اُلٹ دینا محاورہ.
پورے دستے کو تباہ کر دینا ، لڑائی میں پوری صف کو الٹ دینا ، بہت بہادری سے لڑنا.

ہولے جو بسمل تیرے کوچہ میں تعجب سے نہ دیکھ
اک جھپی پر کیا الٹ دے صف کی صف تیری نظر

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۵۷).

--- کھینْچنا محاورہ (قدیم).
صف کشی کرنا ، صف باندھنا ، لڑائی کے لیے ڈٹ جانا.

جوں صف کھینچے آ کر سپاہ گراں
سنوارے سپہ دونو جنگ آوراں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۷۱). مبارزانِ اسلام نے عقب سیدالانام کے صف کھینچی. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۳۸۹).

---لَپیٹ دینا محاورہ.
نشست برخاست کرنا ، سلسلہ ختم کر دینا. اس صورت حال نے میرے ... سکون کی صف لپیٹ دی. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۷۵).

---لٹا دینا محاورہ.
صفوں کو درہم برہم کر دینا.

لٹا دیں گے لٹا دیں گے سبھی قامت صفِ محشر
قیامت ہے قیامت میں قیامت بن کے آئے ہیں

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ ، ۱۵۷).

---ماتم کس اضا (---فت ت) امث.
۱. **ماتم کی قطار ، وہ فرش جس پر ماتم کرنے والے بیٹھیں.** یہ اہل درد کی صف ماتم ہے بے درد خدا کے لیے یہاں سے اٹھ جائیں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۱۸۶).

شور موجوں کا بلا خیز بلاؤں کا نزول
اور فضا جیسے صفِ ماتم یاراں ملول

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۸۸). ۲. **خاص گروہ جو مجلس میں منبر نشیں کے بیان پر موقع موقع سے آہ و بکا زاری اور ماتم کرے نیز وہ سیاہ فرش جس پر ماتمی بیٹھے ہوں.** فارسیوں نے اسی خاص گروہ کو صف ماتم اور برسبیل مجاز اس سیاہ فرش کو بھی صف ماتم کہا ہے. (۱۹۱۹ ، معیار فصاحت ، ۱۰۳). [صف + ماتم (رک)].

---ماتم کس اضا (---فت ت) امث.
ماتم کرنا ، کسی کی موت پر آہ و بکا ، گریہ و زاری کرنا.

کون کرتا ہے کسی کا غم ولے مرنے کے بعد
آپ ہی اپنی صفِ ماتم بچھانا چاہیے

(۱۸۵۴ ، ریاض مصنف ، ۳۷۴).

---ماتم بچھنا محاورہ.
صف ماتم بچھانا (رک) کا لازم ، ماتم ہونا.

بُرے کی طرح رونے کا غل ہوتا ہے ہر دم
فرش اٹھا ہے کیا بچھتی ہے گویا صفِ ماتم

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۵).

کلکتہ وہ کابل میں بچھی ہے صفِ ماتم
اس غم میں سیہ پوش ہیں بغداد و سمرنا

(۱۹۳۸ ، چمنستان ، ۱۷۷). ایک دن خبر آئی کہ صوفی صاحب اللہ کو پیارے ہو گئے ... گھر گھر صفِ ماتم بچھ گئی. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۵۹).

---ماتم میں بَیٹْھنا ف م.
ماتم کے لیے ایک جگہ فرش پر بیٹھنا (جامع اللغات).

---مَحْشَر کس اضا (---فت مج م ، سک ح ، فت ش) امث.
میدان حشر میں آدمیوں کی قطار.

ٹھہرے کبھی نہ اس صف مژگاں کے روبرو
ہو سامنے اگر صفِ محشر الگ ہوئی

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۱۲).

گر یہی شرمِ معاصی ہے تو گڑ جاؤں گا
دیکھ لیجیے گا کہ بندہ صفِ محشر میں نہیں

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۶۰).

وہ نگاہیں پھر گئیں یارب صفِ محشر کی خیر
کہہ گئے تیور ارادہ کیا برے قاتل کا ہے

(۱۹۳۰ ، بے خود موہانی ، ک ، ۷۳). [صف + محشر (رک)].

---نَشِین (---کس نیز فت ن ، ی مع) صف.
قطار میں بیٹھنے والا. تمام درباری شعرا اور معززین صف نشین تھے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیر آبادی ، نثر ریاض ، ۹۷). [صف + ف : نشین ، نشستن - بیٹھنا].

---نِعال کس اضا (---کس ن) امث.
وہ جگہ جہاں اہل مجلس اپنے جوتے اتارتے ہیں.

مسند نشین ہوئے ترا اقتدار جاں
اسماں اختیار کرے واں صفِ نعال

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۶۱).

قابلِ صدر نشینی ہیں مجالس میں جو لوگ
سخت مشکل سے ہے تا صفِ نعال ان کا گزر

(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۱۰۳).

حضور تو نہ اٹھیں آپ کیوں کریں تکلیف
میں بیٹھ جاؤں گا آخر صفِ نعال بھی ہے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۰۰).

شاید صفِ نعال میں تھوڑی سی جا ملے
اے شاد ہم بھی رکھتے ہیں دعویٰ نیاز کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۳). [صف + نعال (رک)].

---نَوَرْد (---فت ن ، و ، سک ر) صف ؛ امذ (قدیم).
صف لپیٹنے والا ، قطار منتشر کرنے والا ؛ (کنایۃً) بہادر.

کہ جتنے ہور بجے سوں میدان
ہوئی تھی قرب دہر سب صفِ نوردان

(۱۶۹۸ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۱۰۳). [صف + ف : نورد ، نوردن - لپیٹنا].

صَفا (۱) (فت ص) (الف) امث.
۱. (أ) **ستھرائی ، پاکیزگی ، آب و تاب ، چمک دمک.** جس کے دل کوں صفا ہے ، اسے بہوت نفا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵).

ترے مکھ کی صفا ہے حیرت افزاں کیوں سکے لکھ کر
قلم ہے جوہر آئینۂ ناصاف مانی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱).

گو کدورت سے وہ نہ دیوے رو
آرسی کی طرح صفا ہے یاں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۹).

نازنینوں کی ہے کمروں کی ادا پتوں میں
ان کے ہے پھول سے مکھڑوں کی صفا کنولوں میں
(۱۹۱۳ ، اکسیر سخن ، ۳۸). (iii) ہمواری ، چکناہٹ (جس کے باعث چیز پھسل جائے).

جس گال پر صفا سے نظراں نہیں (ہیں) پڑتیں
اس گال پر عجب ہے ، دل کا مرے اٹکنا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹).

سنبھل کے کیجیو نظارہ اے ظفر اس کا
صفائے رخ سے نگہ کا پھسل نہ جائے پاؤں
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۰۹).

جامِ الماس ہیں وہ حسن ہے اس سے آنکھ
یہ صفا ہے کہ ٹھہرتا ہی نہیں پانی نگہ
(۱۸۶۸ ، واسوخت معجز (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۸۰۱)). ۲. خلوص ، بے لوثی ، پاک باطنی.

یہ بات جھوٹ نہیں صدق کی صفا کی قسم
ترے ہی لطف کا وابستہ ہوں وفا کی قسم
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۷).

نہ کدورت اپنی وفا میں ہے نہ غبار اپنی صفا میں ہے
اسے جس قدر بھی کسا گیا یہ کسوٹیوں پہ کھری رہی
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۱۷۷).

اٹھتے رہیں گے غبار بڑھتے رہیں گے سوار
خرد کو ہے گردِ راہ فتنۂ صدق و صفا
(۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۳۰). ۳. وضاحت ، صراحت ، سلاست ، روانی ، عدم ابہام.

پسند اپنی وہی ایمان ہوتی ہے غزل جس میں
صفا الفاظ کی ہو یک قلم دلچسپ مضموں ہو
(۱۸۰۹ ، ایمان ، ایمانِ سخن ، ۸۳).

مطلب میں صفا ہو یہ تکلف ہے زباں کا
دقت ہوتی معنی میں تو کیا لطف بیاں کا
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۳). (ب) صف. ۱. صاف و شفاف ، بے لوث ، کدورت سے پاک ، پاکیزہ ، مجلّا ، منور ، چمکیلا.

بکڑیں بارے سخن صفا
اب جا بکڑیں آب فرات
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۹ ، ۲ : ۷۵)).

صفا آرسی طبع کی پائی پھر
نوی دولت ایک موکھ دکھلائی پھر
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۹۰).

صفا رخسارۂ سیمیں پہ مارا زلف لے کنڈل
لیا ہے اژدہا نیں چھین یارو مال عاشق کا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۳).

کہ خوشی ہیں کہ خفا ہیں کہ مکدر کہ صفا
کہ جدا ہیں کہ بہم یہ کسی کے ہوئے اور کسی کے ہونگے
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۱۵).

نظر آئے جلوہ خدائی کا مضطر
اگر اپنے دل کو صفا کرسکوں میں
(۱۹۱۱ ، نذر خدا ، ۹۶). ۲. خالی ، غائب ، غلط سلط. خط بالکل چوتھے درجے کے لڑکیوں کا سا ، گرامر بالکل صفا ، الفاظ آتے ہی نہیں. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۱۶۳). (ج) ف م. ۱. صاف ، بے روک ٹوک ، بے لاگ.

دنیں جل میں سبزی سوں ایسا خیال
صفا دل میں فردوس کا جوں جمال
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۰۳).

کتاب الحسن کا یہ مکھ صفا تیرا صفا دستا
ترے ابرو کے دو مصرعے سوں اس کا ابتدا دستا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳).

حق نظر آئے نہ کیوں آئینۂ دل سے صفا
دور کر ہو صیقلِ تسلیم سے زنگارِ روح
(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۳۰). ادھر ہم گشت سے کوفتہ پختہ ہو گئے تھے ، اس لئے صفا کہہ دیا کہ پوری صاحب کچھ دیر ہم قیلولا فرمائیں گے. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملا رموزی ، ۹۱). صفا بات کہو نا کہ تم مجھے بتانا ہی نہیں چاہتی ہو. (۱۹۷۳ ، سرکشیدہ ، ۸۹). ۲. بالکل ، یکسر. وہ بھی ایک ہی ہٹی اور ضدی تھی اس نے صفا انکار کر دیا. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۹۳). (د) امذ. ۱. مکۂ معظمہ کی ایک پہاڑی کا نام جو مروہ پہاڑی سے تقریباً دو سو قدم کے فاصلے پر ہے. حاجی ان پہاڑیوں کے درمیان دوڑتے ہیں. اس عمل کو سعی کہتے ہیں.

صفا مروہ تھا سب پرنور سے معمور
ہوئے تھے کوہ یہ دو قبۂ نور
(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۲۱۲). صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان سعی کی. (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفرنامہ (حیدر) ، ۱۲۹). صفا اور مروہ بھی مسجد کے اندر آنے کی وجہ سے مسقف ہوگئے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، اکتوبر ، ۱۳۷). ۲. ایک بڑے بت کا نام جو فتح مکّہ سے پہلے حرم میں نصب تھا اور کفارِ مکّہ اس کی پرستش کرتے تھے.

قبیلے قبیلے کا بت اک جدا تھا
کسی کا ہبل تھا کسی کا صفا تھا
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۳).

اے رہو کعبہ تیری پرستش یہاں کہاں
کوئی ہبل پرست ہے کوئی صفا پرست
(۱۹۳۸ ، چمنستان ، ۱۹۱). [ع].

ـــــ بنانا / بتلانا محاورہ.
(داڑھی مونچھ وغیرہ کو) بالکل صاف کرنا ، بالکل مونڈ ڈالنا.

خورشید و مہ نے پیارے تجھ پر یہ بینوائی
ریش و بروت و ابرو سب کو صفا بتائی
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۷۳).

صفا بتلاکے چار ابرو کو اپنے
ہوئے تیرے قلندر چاند سورج
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۰).

---بَخْش (---فت ب ، سک خ) صف.
لذیز ، خوشگوار ، صاف کرنے والا (جامع اللغات). [صفا + ف : بخش ، بخشیدن ـ بخشنا ، دینا].

---بَہ صَفا (---فت ب ، ص) صف.
بالکل صاف. چہرہ صفا بہ صفا ہاتھ میں کنگنا ، گلے میں جامہ. (۱۹۰۶ ، مخزن ، نومبر ، ۴۹).[صفا + بہ (حرف جار) + صفا].

---پَذِیر (---فت نیز کس پ ، ی مع) صف.
با اخلاص ، مخلص ، خالص ، بے لوث ، پاک (ماخوذ : پلیٹس). [صفا + ف : پذیر ، پذیرفتن ـ قبول کرنا].

---پَرْوَر (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
اُجلا ، روشن ، منور ، تابنا ک. ضیائے قمر آرائش نور نظر سمک سے سما تک صفا پرور. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱). [صفا + ف : پرور ، پروریدن ـ پالنا ، پرورش کرنا].

---پَکَڑْنا عاورہ (قدیم).
صاف ہونا ، بے لوث ہونا ، پاکیزہ ہونا ، پاک صاف ہونا ، خالص ہونا. دل پکڑتا صفا ، شراب پیے تو عاشق کوں بہوت لغا . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۹).

---چَٹ (---فت چ) صف.
۱. **داڑھی مونچھ وغیرہ بالکل مُنڈی ہوئی ، بالکل صاف.** پادری صاحب جو جوان آدمی تھے اور ڈاڑھی مونچھ صفا چٹ تھی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۸۳). کتنے ہی چہرے صفا چٹ ہو گئے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، نومبر ، ۴۹). لالی نے اپنے صفا چٹ رخساروں پر انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا.(۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۶۲). ۲. **جس کی داڑھی مونچھ وغیرہ بالکل منڈی ہوئی ہو.** چند روز بعد لنڈ منڈ ، صفا چٹ رندوں لونڈوں سے بھی آگے نکل گیا.(۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۷۹۵). کتنی مالدار طوائف ایسی سننے میں آئی ہیں جو ... نو عمر ، صفا چٹ ، طرحداروں پر جان چھڑکتی ہیں . (۱۹۲۳ ، سراب عیش ، ۲۸). ۳. **بالکل خالی.** مسعود : ایک رات ہو گی یہ پلکان ، بس بس صبح کو صفا چٹ میدان ، اب جیسا میں کہوں ویسا تم کرو ، شائلا ک : بہت اچھا اے روشن ضمیر ، وہ صفا چٹ میدان والی تدبیر. (۱۸۷۸ ، دلفروش ، ۵۹). گھر میں برتن گئے یا دسترخوان سے اٹھے تو بریانی کی رکابیاں صفا چٹ اور دال کی طشتری جوں کی توں.(۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، تربیت نسواں ، ۴۳). [صفا + چٹ (رک)].

---چَٹ کَرْنا عاورہ.
۱. **داڑھی مونچھ وغیرہ بالکل مونڈ ڈالنا.**
دل فقیری سے صفا کر ، اس سے کیا حاصل اگر
تو نے داڑھی کو بڑھایا یا صفا چٹ کر دیا
(۱۸۵۳ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۴).

جو کرتے ہیں صفا چٹ روز اٹھ کر روئے روشن کو
نہیں معلوم وہ ہیں مرد یا از قسم نسواں ہیں
(۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۶ : ۳). ۲. (i) **بالکل خالی کر دینا ، صاف کر دینا.** میرے لیے تھوڑا سا گُڑ ایک ہانڈی میں رکھ دیا تھا ، وہ ہانڈی میں نے ایک ہفتہ میں صفا چٹ کر دی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زاد راہ ، ۱۶۶). (ii) **پورا کھا جانا ، کھا کر ختم کر دینا.** اس نے سارے چارے کو صفا چٹ کر دیا ، یہاں تک کہ خالی توبڑا چاٹنے لگا. (۱۹۴۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۱۲). (iii) **نیست و نابود کرنا.** اقبال کی فکر اگر غیر پختہ اور نورس ہوتی تو بڑی مقصدی شاعری کی ادعایت انہیں صفا چٹ کر جاتی. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۲۱۳).

---خانَہ (---فت ن) امذ.
تیل یا شکر وغیرہ صاف کرنے کا کارخانہ ، ریفائنیری. ان ایندھنوں کے علاوہ تیل کے صفا خانوں (Refineries) اور بلاسٹ فرنیس (جھکڑ بھٹی) کا ضمنی حاصل. (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۵۳۹). [صفا + خانہ (رک)].

---دار صف.
صاف ، شفاف.
سنیا ہوں جو کس ملک میں ایک ٹھار
صفادار تھا نادر یک مرغزار
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۲).
کنک سوں صفادار ہے وو بدن
کنول ڈال سے ہاتھ گل سے چرن
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۹). [صفا + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---داری امث.
صفائی.
صفا داری کی رہ میں تیری ہر سو
کریں جاروب حوراں اپنے گیسو
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۶). [صفا دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سے م ف.
۱. **واضح طور پر ، کھل کر.**
یوں صفا سے کہا نہیں جاتا
اس طرح کہنے میں نہیں آتا
(۱۷۷۶ ، مثنوی خواب و خیال ، ۸). ۲. **پھرتی سے ، تیزی سے.**
اس صفا سے وہ گزر جانے لگے سے اوس کے
سر جدا پہلے ہو مقتول کو پیچھے ہو خبر
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، قصائد سحر ، ۷).

---کَرْنا ف م.
پاک کرنا ، صاف کرنا.
بت توڑ کے کعبے کو صفا کر دیا کس نے
دم میں حق و باطل کو جدا کر دیا کس نے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۱۵). طلا : جو بالوں کو صفا کر دیتا ہے یعنی بالکل اڑا دیتا ہے. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۳۶).

---کوش (---و مج) صف.
صاف ، شفاف ؛ بے لوث. عاشقِ صادق نے فرطِ طرب سے پیشانیِ نورانی اور رُخِ زیبا اور بنا گوشِ صفا کوش کے کئی بار بے جھجک بوسے لیے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۵).

موحد اگر صاحبِ ہوش ہو
تو لازم ہے اس کو صفا کوش ہو

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۳۳۰). [صفا + ف : کوش ، کوشیدن ـ کوشش کرنا].

---کَہنا محاورہ.
بے لاگ کہنا ، لگی لپٹی نہ رکھنا ، کھری کھری کہنا.

آئینہ مُنہ پہ بُرا اور بھلا کہتا ہے
سچ ہے یہ صاف جو ہوتا ہے صفا کہتا ہے

(۱۸۸۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۹۰).

بس ہمارا جو چلا اے ستمر یار تو بس
صاف کر دیں گے تجھے ہم یہ صفا کہتے ہیں

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۳۳).

---کیش (---ی مج) صف.
صاف دل ، پاکیزہ ، پاک طینت.

ناقص کا صفا کیش سے مطلب نہ بر آئے
جو کور ہو ، عینک سے اُسے کیا نظر آئے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۰).

جلدی سے اپنی تیغ صفا کیش اب اٹھا
حق جس سے تو نے حُبِّ وطن کا ادا کیا

(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق ، ۳۹۵). [صفا + کیش (رک)].

---گُستُر (---ضم گ ، سک س ، فت ت) صف.
صاف ، شفاف.

منظور پیروی ہوئی اُس کی جو فکر کو
نکلا یہ شعر جیسے صفا گُستر آئنہ

(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۱۱۶). [صفا + ف : گستر ، گستردن ـ بچھانا].

---لینا محاورہ (قدیم).
صفائی کرنا ، جلا کرنا.

ترے چینی سے رخساروں آگے ٹھکرا سا لگتا ہے
اگرچہ آئینے میں مصقلا کر کر صفائی ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۰).

---مَشْرَب (---فت م ، سک ش ، فت ر) صف.
پاک طینت ، صاف دل.

منہ پہ کہہ دیتا ہے یہ بزم میں سب کی بد و نیک
ہے یہی عیب کہ آئینہ صفا مشرب ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۱۳). [صفا + مشرب (رک)].

---نَظَری (---فت ن ، ظ) امث.
غیب کی چیزوں یا واقعات کا باطنی مشاہدہ ، غیب بینی. صفا نظری (Clairvoyance) اور آنے والے واقعات کے بارے میں اخبار بالغیب وغیرہ عقلی الناس ہو کر رہ جائیں گے. (۱۹۶۶ ، افکارِ حاضرہ (ترجمہ) ، ۲۶۶). [صفا + نظر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ہونا ف ل.
صاف ہونا ، پاک ہونا.

دل صفا ہو گیا سینے میں تو پا لے یہ شرف
جبکہ آنکھیں ہوئیں حق بیں تو ملا دُرِ نجف

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۷۵). یہ شریر میرے بغیر صفا ہونا چاہتی تھی مگر اللہ میاں نے اس کے دل کی کیچڑ صاف نہ ہونے دی. (۱۹۱۷ ، خطوطِ حسن نظامی ، ۱ : ۱۱).

صَفا (۲) (فت ص) امذ (قدیم).
رک : صفحہ.

آبرو جب وصف تیرے خلق و خوبی کا لکھے
تب صفا برگِ سمن ہو جا قلم ہو کیوڑا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۸). [صفحہ (رک) کا بگاڑ].

صِفات (کس ص) امث ، ج.
۱. **صفتیں ، اوصاف ، خوبیاں ، صفت (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل).** ذات اندر قدرت ہے ، قدرت اندر صفات کبھی ، ذات پھر جی ہوا. (۱۵۹۱ ، جانم ، رسالہ وجودیہ ، ۹). خدائے تعالیٰ متصف ہے صفاتِ کمال سوں. (۱۷۷۲ ، شاہ میر ، انتباہ الطالبین ، ۲۸۹). انجیلِ مقدس میں بھی حضرت عیسیٰ کے یہی صفات لکھی ہیں. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۲۶). الحاج قبلہ حضرت سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ ستودہ صفات لاریب متعدد خصوصیات کی حامل ہے. (۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۲۱). ۲. **(قدیم) حالت ، کیفیت.**

سبھی اپنے گھر کوں کی پوچھے ہیں بات
جو کیسے ہے گزراں کیا ہے صفات

(۱۷۹۹ ، آخر گشت ، ۱۹). [ع].

---اُڑانا محاورہ.
اہل نہ ہوتے ہوئے کسی کے اوصاف اختیار کرنے یا عادتیں سیکھنے کی کوشش کرنا.

زاہد نے اڑائے تو صفاتِ ملکوتی
حضرت کا فرشتوں سے ابھی پر نہیں ملتا

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۴).

---اِلٰہانَہ کس صف (---کس ا ، شد ل ، فت ن) امث ، ج.
خدا رسیدہ کے اوصاف ، اللہ والوں کی خوبیاں نیز الوہیت کی صفات. رومۂ قدیم میں متعدد اشخاص صفاتِ الہانہ سے متصف سمجھے جاتے تھے. (۱۹۱۷ ، تاریخ اخلاق یورپ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۳). [صفات + الہ (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت].

---اَوَّلِیَّہ کس صف (---فت ا ، شد و بفت ، کس ل ، شد ی بفت) امث ، امذ.
بنیادی خاصیتیں. صفاتِ اولیہ کی کثرت ہونے کے لئے ایک امر

واقعہ ہے کیونکہ اس کثرت و امتیاز کے بغیر نہ حرکت ممکن ہے نہ زندگی اور نہ شعور. (۱۹۳۱ ، تاریخ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳). [صفات + اوّل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِـ باری کس صف ، امث ؛ امذ.
اوصافِ الٰہیہ ، صفاتِ خداوندی. کسی وجہ سے خیالات میں حرکت پیدا ہوئی تو بڑھتی ہی گئی یہانتک کہ بنوامیہ کا دور ختم نہیں ہو چکا تھا کہ خلقِ قرآن ، تنزیہ و تشبیہ ، صفاتِ باری وغیرہ کی بحثیں چھڑ گئیں. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۹). [صفات + باری (رک)].

ـــِـ ثُبُوتی / ثُبُوتِیَّہ کس صف (ـــ ضم ث ، و مع / کس ت ، شد ی بفت) امث ؛ امذ.
(کلام) باری تعالیٰ کی وہ صفات جو اس کی ذات میں پائی جاتی ہیں، جن صفتوں کا بطور وجود و ظہور ذاتِ باری تعالیٰ سے انتساب کیا جاتا ہے جیسے قدیر ، عالم وغیرہ (دینیات کی پہلی کتاب ، مولوی فرمان علی ، ۳). جاننا چاہیے کہ خدا وحدہٗ لا شریک ہے ، صفاتِ ثبوتیہ اس کے یہ آٹھ ہیں . (۱۹۱۷ ، گلستان باختر ، ۳ : ۳۸۶). [صفات + ثبوت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِـ جَلالی / جَلالِیَّہ کس صف (ـــ فت ج / کس ل ، شد ی بفت) امث ؛ امذ.
(تصوف) وہ صفات جو متعلق بقہر و عظمت و وسعت ہیں. بسم اللہ میں اللہ کے نام پاک کے بعد الرحمٰن الرحیم کے اسماءِ حسنہ ذکر کرنے میں یہ نکتۂ غامضہ مستتر ہے کہ اللہ کا اسمِ پاک باعتبار اپنے اطلاق کے قہر اور جبروت یعنی صفات جلالی پر بھی مشتمل ہے. (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۶۹). [صفات + جلال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِـ جَمالی / جَمالِیَّہ کس صف (ـــ فت ج / کس ل ، شد ی بفت) امث ؛ امذ.
(تصوف) وہ صفات جو متعلق برحمت اور لطف ہیں. لطف اور قہر اور رحمت اور غضب اور رضا اور سخط وغیرہ ہیں اور ان سب کو صفات جلال اور جمالی جامع ہیں . (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۸). [صفات + جمال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِـ جَوہَری کس صف (ـــ و لین ، فت ہ) امث ؛ امذ.
اصلی خاصیتیں. ہر مادّی چیز میں ... تین صفتیں ہوتی ہیں (۱) صفاتِ ممیزہ (۲) صفاتِ جوہری (۳) صفاتِ انفعالی. (۱۹۳۳ ، نگار ، کراچی ، دسمبر ، ۴۴۳). [صفات + جوہر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِـ حَسَنَہ کس صف (ـــ فت ح ، س ، ن) امث ؛ امذ.
اچھی صفتیں ، اچھی عادتیں یا خصلتیں ، نیک باتیں یا نیک اعمال (نور اللغات). [صفات + حسن (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِـ حَق کس اضا (ـــ فت ح) امث ؛ امذ.
خدا کی صفتیں (جامع اللغات). [صفات + حق (رک)].

ـــِـ حَقِیقِیَّہ کس صف (ـــ فت ح ، ی مع ، کس ق ، شد ی بفت) امث ؛ امذ.
اصلی صفتیں. سیاہی ، سفیدی ، گرمی ، ٹھنڈک یہ تمام کی تمام صفاتِ حقیقیہ ہیں. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۱ : ۸۲). [صفات + حقیقی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِـ حَمِیدَہ کس صف (ـــ فت ح ، ی مع ، فت د) امث ؛ امذ.
(تصوف) اچھی صفتیں، ان صفاتِ مسعود کو کہتے ہیں جو جمال کی طرف لے جاتی ہیں جیسے حلم و خلق و حسن و توکل و تورع و تقویٰ و اخلاص وغیرہ ہیں (مصباح التعرف ، ۱۶۰). [صفات + حمید (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِـ خاصَّہ کس صف (ـــ شد ص بفت) امث ؛ امذ.
خاص صفتیں. اسمائے الٰہی اور صفات خاصہ (جیسے : رحمٰن و رحیم وغیرہ). (۱۹۶۲ ، تحفۃ العوام ، ۶۷). اس کے بعد «ربّ» کی چند صفاتِ خاصّہ کا ذکر کر کے اس مضمون کی مزید توضیح فرما دی گئی . (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۷۹). [صفات + خاص (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِـ ذاتی کس صف امث ؛ امذ.
وہ خوبیاں جو انسان کی ذات میں ہوں (ماخوذ : نور اللغات). [صفات + ذاتی (رک)].

ـــِـ ذاتِیَّہ کس صف (ـــ کس ت ، شد ی بفت) امث ؛ امذ.
(تصوف) وہ صفات جن سے حق تعالیٰ موصوف ہے اور اون کی ضد حق کے لیے نہیں مثل قدرت اور عزت اور عظمت وغیرہ کے (مصباح التعرف ، ۱۶۰). [صفات + ذاتی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِـ ذَمِیمَہ کس صف (ـــ فت ذ ، ی مع ، فت م) امث ؛ امذ.
(تصوف) بُری صفتیں ، ان صفاتِ مذموم کو کہتے ہیں جو جلال کی طرف لے جاتی ہیں جیسے حرص اور بدخلقی وغیرہ ہیں (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۶۰). [صفات + ذمیمہ (رک)].

ـــِـ رُبُوبِیَّت کس اضا (ـــ ضم ر ، و مع ، کس ب ، شد ی بفت) امث ؛ امذ.
رب (پروردگار) ہونے کی صفتیں. اللہ نام ہے اس موجودِ حق کا جو تمام صفاتِ کمال کا جامع اور صفاتِ ربوبیت کے ساتھ متصف یکتا اور بے مثال ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۲۸). [صفات + ربوبیت (رک)].

ـــِـ سَلْبی / سَلْبِیَّہ کس صف (ـــ فت س ، سک ل / کس ب ، شد ی بفت) امث ؛ امذ.
(کلام) وہ صفتیں جو خدا کی ذات کے شایانِ شان نہیں ، مثلاً شرکت یعنی خدا کا کوئی شریک نہیں ، ترکیب یعنی خدا مرکب نہیں. صفاتِ سلبی ... ایک جہت سے وجودی ہیں کیوں کہ عقل میں موجود ہیں. (۱۸۸۷ ، ترجمۂ فصوص الحکم (مقدمہ) ، ۵). صفاتِ سلبیہ

وہ صفتیں جو خدا کی ذات کے شایاں شان نہیں۔ (۱۹۶۲ ، تحفۃ العوام ، ۲۰)۔ [صفات + سلبی (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث]۔

---فِعْلِیّہ کس صف(---کس ف ، سک ع ، کس ل ، شد ی بفت) امث ؛ امذ۔
(تصوف) وہ صفات جن کی ضد جائز ہو ، جیسے رضا اور رحمت اور سخط اور غضب ہے۔ یہ آیت صفات فعلیہ (جیسے مغفرت و رحمت) کے قدیم ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ (۱۹۰۱ ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۱۶۳)۔[صفات + فعل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---کَرْنا محاورہ۔
وصف بیان کرنا ، تعریف کرنا۔

یکتائے جہاں ہے ذاتِ احمدؐ
لازم ہے کروں صفاتِ احمدؐ

(۱۸۸۱ ، دریائے تعشق ، ۳)۔

---کَمال کس اضا(---فت ک) امث ؛ امذ۔
اعلیٰ درجے کی صفتیں ،کامل درجے کی خوبیاں۔ خلاصہ یہ ہے کہ اللہ نام ہے اس موجود حق کا جو تمام صفات کمال کا جامع اور صفات ربوبیت کے ساتھ متصف۔ (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۲۸)۔ [صفات + کمال (رک)]۔

---مَلَکُوتی کس صف(---فت م ، ل ، و مع) امث ؛ امذ۔
فرشتوں کے خصائل ، فرشتوں کے اوصاف۔ صفاتِ ملکوتی اور خصائلِ شیطانی ... ان کی خلقت میں جمع ہیں۔ (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۰)۔ اگر تزکیۂ نفس حاصل ہو جائے تو سبحان اللہ انسان میں صفاتِ ملکوتی پیدا ہو جاتی ہیں۔ (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۱۱۳)۔ [صفات + ملکوت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---مُمَیِّزَہ کس صف(---ضم م ، فت م ، شد ی بکس ، فت ز) امث ؛ امذ۔
کسی چیز کی امتیازی خصوصیات یا خواص۔ ہر مادی چیز میں (چاہے وہ کسی شکل میں ہو) تین صفتیں ہوتی ہیں (۱) صفاتِ ممیزہ (۲) صفاتِ جوہری (۳) صفاتِ انفعالی (۱۹۲۳ ، نگار ، کراچی ، دسمبر ، ۳۳)۔[صفات + ممیز (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث

صِفاتی (کس ص) صف۔
صفات سے منسوب یا متعلق ، ذاتی کی ضد۔

اللہ تیرا ذاتی نام
اور صفاتی نام تمام

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۶۹)۔

نہ عشقِ صفاتی ہوا تحقیق نہ ذاتی
غفلت میں مری عمر سبک رو چلی جاتی

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۷۵)۔

توحید خدا کے تین ہیں طور
افعالی صفاتی ذاتی کر غور

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۶۳)۔ خدا نام کی سُمرن پھیر ، صفاتی جھگڑوں کو لات مار۔ (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۲۳)۔ شاعر کا لسانی ادراک اشیاء اور تجربات کی حسیاتی اور صفاتی سطح کی دریافت اور تشکیل سے صورت پذیر ہے۔ (۱۹۶۹ ، شعری لسانیات ، ۹)۔ [صفات + ی ، لاحقۂ نسبت]

صِفاتِیّہ (---کس ص ، ت ، شد ی بفت) امذ۔
ایک فرقہ جو اللہ تعالیٰ کی صفات کا منکر ہے۔ غالباً معتزلہ اور صفاتیہ مدرسہ ہائے فکر کے درمیان اشاعرہ نے جو انداز نظر وضع کیا تھا ، اقبال نے اشعریہ اور معتزلہ کے درمیان وہی انداز نظر وضع کیا ہے۔ (۱۹۶۹ ، توازن ، ۱۹۹)۔ [صفات + یہ ، لاحقۂ نسبت]

صَفّار (فت ص ، شد ف) امذ۔
پیتل تانبے وغیرہ کے برتن بنانے والا ، ٹھٹھیرا ، کسیرا۔

حکومت ملی ان کو صفار تھے جو
امانت کو پہنچے وہ قسار تھے جو

(۱۸۷۹ ، مسدّس حالی ، ۱۰۸)۔ [ع]۔

---خانَہ (---فت ن) امذ۔
ٹھٹھیروں کے کام کرنے کی جگہ ، وہ جگہ جہاں تانبے پیتل وغیرہ کے برتن بنائے جاتے ہوں۔ صفار خانوں ، سوتی کارخانوں ... میں کام کرنے والوں کے لئے یہ ایک مستقل خطرہ ہے۔ (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۶ اگست ، ۲)۔ [صفار + خانہ (رک)]۔

صَفّارِیَہ (فت ص ، شد ف ، کسر ر ، فت ی) امذ۔
سلاطین ایران کا ایک خاندان جس نے تقریباً نصف صدی حکومت کی ، اس کا بانی صفار یعقوب بن لیث تھا۔ سیاسی میدان میں ایرانی امیروں ... صفاریوں اور سامانیوں نے خلافتِ عباسی کی قبر کھودنا شروع کر دی۔ (۱۹۶۱ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی، ۳۸)۔ [صفار (علم) + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

صَفّاصَفّا (فت ص ، شد ف ، ین ا بفت ، فت ص شد ف) صف۔
۱. ویران ، برباد ، اجاڑ۔

کیا کہوں میں کہ ترے عشق میں کیا مُجھ پہ ہوا
جیسے کہتا ہے کوئی ہو ترا صفّاً صفّا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۲) زبانیں اور اس کی تمام شاخیں صفا صفا ہو گئیں۔ (۱۸۷۲ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۶)۔ ہوا بھی کوئی شے ہے ... جس وقت اپنے زور میں آتی ہے تو جو سامنے آئے اسے صفاً صفا کرتی ہے۔ (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۱۹)۔ **اف : کرنا ، ہونا۔ ۲. (کسی چیز سے) خالی یا غائب ، بالکل صاف۔** ایک آدمی کو لائے کہ نہ اس کے کان تھے نہ کانوں کے چھید تھے ، رخسارے اور تمام کنپٹیاں صفا صفا ، مگر ہر بات برابر سنتا تھا۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۵۳)۔ [ع : صَفّاً صَفّا ۔ صف بہ صف ، کی تارید]۔

صِفاق (کس ص) امذ۔
۱. (طب) پیٹ کے اندر کی وہ باریک جھلی جس میں آنتیں لپٹی ہوتی ہوتی ہیں ، وہ دبیز جھلی جو جسم کے مختلف مقامات میں

پھیل کر نرم و نازک اعضا مثلاً عضلات وغیرہ کو ملفوف کر کے محفوظ رکھتی ہے۔ پھر اس سے کپیؔ اس طرح کرو کہ پوری جلد جیل جائے اور کی صفاق تک پہونچ جائے۔ (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی (ترجمہ) ، ۲۱)۔ صفاق کی احشائی پرت ، طولی عضلات ، دائری عضلات ... سے بنا ہوتا ہے۔ (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۲۶۶)۔ **۲. فلم جسے کیمرے میں ڈال کر تصویر کھینچتے ہیں۔** یہی وہ مصالحہ ہے جو عکس پذیر صفیحہ یا صفاق (Film) ہر جس پر عکس لیا جاتا ہے لگاتے ہیں۔ (۱۹۰۵ ، رموز فطرت ، ۵۸)۔ [ع]۔

صِفاقات (کس ص) امذ ؛ ج۔
صفاق (رک) کی جمع۔ عضلات کے اوتار (Tendons) اور صفاقات ... کی ترمیم سے بھی رباطات بنجاتے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، مبادی حیتیات ، ۵۹)۔ [صفاق + ات ، لاحقۂ جمع]۔

صِفاہانی (کس ص) ؛ ←اصفہانی۔ (الف) صف۔
صفاہان (رک) سے منسوب یا متعلق ، صفاہان کا۔

بنتی ہے تیغ صفاہانی حلب میں بھی ابھی
آئینہ لے کر ذرا اپنا خم ابرو بنا

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۷)۔ (ب) امذ۔ **صفاہان (اصفہان) کا باشندہ یا باسی۔**

ادب اُن سے سیکھا صفاہانیوں نے
کہا بڑھ کے لبیک یزدانیوں نے

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۲۷)۔ [صفاہان + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

صَفائح / صَفائِحات (۔۔۔فت ص ، کس ٔ) امث ؛ ج۔
۱. لمبی چوڑی چیزوں کی سطحیں۔ رعایتِ اندراج ہر قسم فواید کی صفائح اوراق اس تالیف میں مناسب ہر مقام کے عمل میں آئی ہے۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳)۔ **۲. چھوٹے ہترے ، چھوٹے ہموار ٹکڑے۔** خون کے اندر خلیات حمرا اور خلیاتِ ابیض کی مختلف اقسام کے علاوہ کچھ نہایت چھوٹے خوردبینی اجسام بھی موجود ہوتے ہیں ، ان کو صفائحاتِ دمویہ یا اقراصِ دمویہ کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۶۹۷)۔ [ع : صفائح (صَفیحَہ (رک) کی جمع) / صفائحات (جمع الجمع)]۔

صَفائِحی (فت ص ، کس ٔ) صف۔
صفائح (رک) سے منسوب یا متعلق۔ قشوری اور صفائحی دونوں رسوبِ غراطلی کی قسمیں ہیں ، قشوری انڈے کی اندرونی باریک جھلی (بجرق) اور صَفائحی چوڑے دبیز طبقات سے مشابہ ہوتا ہے۔ (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۲۰۹)۔ [صفائح + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

صَفائی (فت ص) امث۔
۱. میل کچیل دور کرنا یا ہونا ، صاف کرنا یا ہونا ، جھاڑ پونچھ ؛ ستھراپا۔

ہے صفائی بدن کی کرنی خوب
پاس بیٹھی ہے تجھ سی اک محبوب

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۱۰۳)۔ صفائی کے قواعد بتائے جائیں بعد اس کے تعلیم شروع کی جائے۔ (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۱۲)۔ کسی ناتجربہ کار ملازم کو اس کی صفائی پر متعین کرنے کی وجہ سے گھڑی میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ (۱۹۳۳ ، جنایات برجاپداد ، ۳۹)۔ **۲. خراب مادے کا اخراج ، برائی سے پاک۔**

زخم عصیاں کی صفائی کے لیے حشر میں
شور رحمت سے لبالب ہے نمکداں تیرا

(۱۸۹۷ ، خانہ خمار ، ۱۵)۔ **۳. (أ) کچھ نہ ہونا ، بالکل خالی ہونا ، صفایا۔** تیرہ مہینے سے صفائی ہے تنخواہ کی صورت نظر نہیں آتی ہے زمین پاتوں کے نیچے سے نکلی جاتی ہے۔ (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ) ، انشائے سرور ، ۹)۔ **(أأ) فاقہ ، غرّہ ، کڑاکا۔**

جوں آئینہ آب و ناں کے دھوکے میں عظیم
خلقت یہ سدا یوں ہی صفائی ہو گی

(؟ ، عظیم دہلوی (فرہنگ آصفیہ))۔ **۴. خوبصورتی ، خوشنمائی ، رونق ، عمدگی۔**

صفا آیا نظر ہمکو وہ صانع
صفائی دیکھ کر ارض و سما کی

(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۱۰۳)۔

زیبائی نہیں ، ہوش رُبائی نہیں پہلی
اے صبح وطن تجھ میں صفائی نہیں پہلی

(۱۹۳۷ ، کاروان وطن ، ۱۳۲)۔ **۵. چمک دمک ، آب و تاب ، نکھار۔**

صفائی میں مکھ چشمۂ نور تھا
کہ ڈوب اُس منے پھر عیاں سور تھا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۳)۔ آئینہ جس کی صفائی کے روبرو شرمندہ تھا۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۰)۔

دیکھ اپنے ذرا قلبِ مکدّر کی صفائی
پھرتا ہے یہ چرخ کہن آئینے کے اندر

(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۴۸)۔ **۶. ہمواری ، برابری ، سپاٹ پن ، کھردرا پن نہ ہونا۔**

خط کے آغاز میں تو جیسے ہوا صاف تو کب
لطف تب تھا کہ صفائی میں صفائی ہوتی

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۶)۔ **۷. جلانا ، مانجھنا۔**

چمکایا ہے غازے نے رخ یار کو جیسا
آئینہ کو صیقل یہ صفائی نہیں دیتا

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۳۴)۔ **۸. راستی ، صداقت ، کھرا پن ، دیانت ، سادگی۔** اور امید ہے جو لوگ سچائی کو دوست رکھتے ہیں وہ ہمیشہ صفائی اور سچائی سے اسلام کی سچائی کی تحقیقات کرینگے۔ (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۱۰)۔ بات چیت کی صفائی سے بھولا پن برستا ہے۔ (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۴۳۳)۔ **۹. ملاپ ، صلح۔**

درمیاں ایسا نہیں اب آئینہ
میری اُس کی اب صفائی ہو چکی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۹)۔

اب مری اُس کی صفائی ہو گئی
ایک کا دل ایک کے دل سے ملا

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۲۰)۔

صلح ہو گی کسی صورت نہ صفائی ہو گی
کل سے مظلوم پہ اعدا کی چڑھائی ہو گی

(۱۹۳۱ء، محب، مراثی، ۹۷). ۱۰. **(دل کی کدورت سے) پاکیزگی، (نفس کی) طہارت، خلوص، نیک نیتی، صاف دلی.** دل کی صفائی کن نے پائی، جسے خدا دیا اُسے آئی. (۱۹۳۵ء، سب رس، ۱۵). جب انسان اس درجہ ریاضت نفس تک پہنچتا ہے تب جا کر صفائی نفس میں پیدا ہوتی ہے. (۱۹۰۶ء، حیات فریاد، ۱۳۹). ۱۱. (اَ) **وضاحت، صراحت، عدمِ ابہام.** بہت صفائی سے بیان ہوا ہے کہ وہ لالچی ستانی معلوم ہوتی تھی. (۱۸۷۶ء، مضامین تہذیب الاخلاق، ۲ : ۳۵۶). (آ) **(نثر یا نظم میں) سلاست، روانی، سادگی.** صفائیِ زبان کے باب میں امیر مرحوم کی نسبت ... نہیں کہہ سکتے. (۱۹۲۳ء، مکاتیب امیر مینائی (تبصرے)، ۳۸۶). اپنے پیشرو ترجمے کے مقابلے میں ادائے فہم، صفائی اور اختصار کے لحاظ سے بہتر ہے. (۱۹۸۳ء، ترجمہ، روایت اور فن، ۵). ۱۲. **حساب کی بیباقی، چکوتا، مکمل ادائیگی.** لارڈ لنشیر نے ایک عرضی اس مضمون کی مسٹر گلیڈسٹون صاحب کے ہاں پیش کی کہ پرنس کو اس قرضہ کی صفائی تک ایک لاکھ روپیہ سالانہ زیادہ دیا جائے. (۱۸۸۰ء، اخبار پنجاب، لاہور، دسمبر، ۳۰). ۱۳. **بے لحیری، بے شرمی، بے حیائی، ڈھٹائی.**

غصہ دکھلاتے ہو اوٹا مجھے دھمکاتے ہو
اس صفائی کا ہوں قائل نہیں شرماتے ہو

(۱۸۶۸ء، شعلۂ جوالہ (واسوخت امیر)، ۲ : ۵۳۷). الفاظ پرست حضرات صفائی اور ڈھیٹ پن سے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے متعلق پڑھے پڑھائے اور سنے سنائے الفاظ دہراتے ہیں. (۱۹۲۵ء، مضامین عظمت، ۲ : ۵۳). ۱۴. **تباہی، بربادی، بیخ کنی، قلع قمع.**

ہاتھوں نے خوب ہاتھا پائی کی
لشکرِ ہوش کی صفائی کی

(۱۸۵۹ء، سروش سخن، ۶۱).

گھر جل بجے تھے آگ قضا نے لگائی تھی
جس صف پہ تیغ کوند کے آئی صفائی تھی

(۱۹۲۷ء، شاد عظیم آبادی، مراثی، ۲ : ۳۱). ۱۵. **پھرتی، تیزی، چالاکی، کرامت، کمال.** ساری رات لڑائی سحر کی رہی اور تیغ آزمائی ہاتھوں کی صفائی رہی. (۱۸۸۲ء، طلسم ہوشربا، ۱ : ۱۵۸). شوق سے سیکھنے والی، دل سے سکھانے والی شیبہ کے ہاتھوں میں صفائی نہ ہوتی تو پھر کس کے ہوتی. (۱۹۰۸ء، صبح زندگی، ۱۶۸). کوئی کل خواہ موجودہ زمانے کی بنی ہوئی اعلیٰ درجہ کی اور بہ کارآمد کیوں نہ ہو انسانی ہاتھ کی لچک اور صفائی کا مقابلہ نہیں کر سکتی. (۱۹۳۷ء، اصول معاشیات (ترجمہ)، ۱ : ۴۴). ۱۶. **بریت، بے گناہی نیز وہ بات جو بے گناہی کے ثبوت میں کہی جائے.**

دے سزا مجھ سے طلب کر نہ صفائی کے گواہ
کوئی میرا نہیں ہے سارا زمانہ تیرا

(۱۸۷۲ء، مرآۃ الغیب، ۸۱).

الٰہی کیا کروں اب میں کہ عذرِ جُرمِ اُلفت پر
وہ کہتے ہیں کوئی شاہد بھی ہے تیری صفائی کا

(۱۹۳۶ء، شعاع مہر، نارائن پرشاد ورما، ۱۲). ایسے وقت میں انہیں برا بھلا کہہ رہا ہے جب وہ مجبور ہیں، اپنی صفائی پیش نہیں کر سکتے. (۱۹۷۰ء، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۱ : ۱۰۵). ۱۷. **(مدعی کے دعوے کی) تردید، ابطال، وہ گواہی جو ملزم کی تائید اور ثبوت کی تردید میں ہو.**

قتل کرتی ہے گفتگو اون کی　　بات میں بات کی صفائی ہے

(۱۸۸۳ء، آفتاب داغ، ۸۳). ثبوت کامیابی کے ساتھ گزرا صفائی اول تو تھی ہی نہیں جو کچھ تھی بھی وہ پوچ اور لچر. (۱۹۳۲ء، اخوان الشیاطین، ۹۳). دیوان چمن لال بھی وکلائے صفائی میں شامل تھے لیکن حقیقتاً آصف علی صاحب نے ہی صفائی کا بوجھ سنبھالا. (۱۹۸۲ء، آتش چنار، ۳۶۷). ۱۸. **کاٹ چھانٹ، جیسے درختوں کی صفائی** (نوراللغات). ۱۹. **کھردرا پن نکالنا، ہموار کرنا** (نوراللغات). ۲۰. **(تصوف) قلب کا پاک کرنا اس طرح پر کہ اوس میں حق کا شہود ہو** (ماخوذ : مصباح التعرف). اف: کرنا، ہونا. [صفا (رک) + ئی، لاحقۂ کیفیت].

ـــ باطِن کسرِ اضا(ـــ کسر ط) امث.
قلب کی پاکیزگی، روحانی بصیرت. فقیر نے اپنی صفائیِ باطن سے دریافت کر کے کہا. (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۴ : ۲۰۳). [صفائی + باطن (رک)].

ـــ بَتانا محاورہ.
۱. **صاف انکار کرنا، ٹال دینا، دھتا بتانا.**

خط کے آنے سے دھواں دھار ہوا یہ مکھڑا
آپ اب کیوں نہ بتائینگے صفائی مجھ کو

(۱۸۱۸ء، طپش (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)). ۲. **جڑ بنیاد سے ختم کر دینا، صفایا کر دینا.** چند اشخاص اخلاص چہارگانہ کے ساتھ مریدوں میں داخل ہوئے، ڈاڑھیوں کو بھی صفائی بتائی. (۱۸۸۳ء، دربار اکبری، ۵۶۷).

ـــ بول دینا محاورہ.
منہدم کر دینا، اجاڑ دینا، تباہ کر دینا. ایک دن یہ جنگی ترک روما کے عالیشان محلوں اور کلیساؤں کی بھی صفائی بول دیں گے. (۱۸۹۷ء، دعوت اسلام (ترجمہ)، ۱۹۱).

ـــ بَیان کسرِ اضا(ـــ فت ب) امث.
تقریر و تحریر یا اظہار خیال میں وضاحت اور سلاست. مجھکو خیال آتا ہے کہ پلٹو نے جو بلحاظ صفائی بیان کے بہت ممتاز سنا جاتا ہے ... افسوس ظاہر کیا ہے کہ انگریزی میں یونانی فلسفۂ الفاظ کا پورا مفہوم ادا کرنے کو الفاظ نہیں ملتے. (۱۹۱۳ء، خطوط اکبر، ۲ : ۲). [صفائی + بیان (رک)].

ـــ پیش کَرنا محاورہ.
بے گناہی کی وضاحت کرنا، عذر خواہی کرنا. نہ صرف آن جناب کے سامنے اپنی صفائی پیش کریں بلکہ ان غلط فہمیوں کو بھی دور کریں جو جناب کے ذہن عالی میں ہیں. (۱۹۲۵ء، وقار حیات، ۵۹۹).

میری بے گنہی زمین میں منہ دیکر
اپنی صفائی پیش کر رہی ہے
(۱۹۸۱ ، ملاقاتوں کے درمیان ، ۱۵۳).

ـــ دینا محاورہ.
۱. **جلا بخشنا ، چمکانا.**

چمکاتا ہے غازے سے رخ یار کو جیسا
آئینہ کو صیقل یہ صفائی نہیں دیتا

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۳۴). ۲. رک : **صفائی پیش کرنا.**

کسی کی رنجش بیجا سے دل بھی نادم ہے
کچھ آج اپنی صفائی یہ بے گناہ تو دے

(۱۹۳۵ ، غزلستان ، ۱۰۸).

اپنے لیے مزید صفائی نہ دیجئے
میں جانتا ہوں غیر بڑا ہا کباز ہے

(۱۹۳۴ ، سنگ و خشت ، ۳۸).

ـــِ زُبان کس اضا (ـــ فت نیز ضم ز) امث.
زبان کی سلاست اور سادگی. پھر بھی صفائی زبان کے باب میں امیر مرحوم کی نسبت ... نہیں کہہ سکتے. (۱۹۲۳ ، مکاتیب امیر مینائی (تبصرے) ، ۳۸۹). [صفائی + زبان (رک)].

ـــ سُتْھرائی (ـــ ضم س ، سک تھ) امث.
پاک صاف ہونے کی حالت یا کیفیت ، پاکیزگی ، ستھراپن. اس معاملہ میں واحدی صاحب کی صفائی ستھرائی پر مجھے رشک آتا ہے. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، خواجہ حسن نظامی ، ۱۲۰). غلاظت سے صحن ... کی صفائی ستھرائی میں فرق آگیا تھا. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۸۷). [صفائی + ستھرائی (رک)].

ـــ سے م ف.
۱. **اچھی طرح سے ، خوبی کے ساتھ.** بعد اسکے قلم آہنی سے اس لکیر پر سیاہی بہت صفائی سے پھیرے. (۱۸۷٦ ، مصباح المساحت ، ۲ : ۲۳). ۲. **تیزی سے ، پھرتی کے ساتھ.**

کس صفائی سے کیا وصل کا تو نے انکار
اس محل پر تو زباں میں تری لکنت اچھی

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۳۱).

اس صفائی سے قتل اسنے کیا
ایک کی ایک کو خبر نہ ہوئی

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۵۲). اپنا ڈیڑھ پاؤ کا جوتا اس صفائی سے نکال کر میری چاندی پر دیا ہے کہ نظر نے کام نہ کیا. (۱۹۳۱ ، روح لطافت ، ۱۱). ۳. **دیانت داری کے ساتھ ، صاف دلی سے.** پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور یہ کہا جس طرح آپ صفائی سے پیش آئے اسی طرح میں بھی آپ سے کوئی پردہ نہیں رکھنا چاہتا ہوں. (۱۹۲۳ ، شوقی راز ، ۱۰). ۴. **چالاکی سے ، ہوشیاری سے ، استادی سے.**

اس کی استادی کا قائل ہوں میں سبحان اللہ
کیا صفائی سے چھپا ہے کدر آئینہ

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۵۳).

سوال وصل کو ٹالا ہے کس صفائی سے
دیا جواب کہ آتا نہیں جواب مجھے

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۲۰۳). اردو کا پرچہ حل کرانے کے الزام میں پکڑا گیا مگر صفائی سے چھوٹ گیا. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۳۹).

ـــ کا ہاتھ امذ.
۱. **(نگینہ گری) نگینے کی جلاکاری کا آخری دور یعنی تیاری کا عمل** (ا ب و ، ۳ : ٦۰). اف : **پھیرنا.** ۲. **تلوار کی اس ضرب کو کہتے ہیں کہ جس عضو پر حریف کے پڑے اس کا تسمہ تک نہ لگا رہے** (نوراللغات).

ـــ کَرانا ف م ، محاورہ.
جھاڑ پونچھ کرانا ، صاف کرانا ، صلح کرانا ، مصالحت کرانا. تم نے مقابلہ افراسیاب سے کیا مگر اب ہم آئے ہیں کہ تم سے اور اس سے صفائی کرا دیں گے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۲۵۱). اس لیے انہوں نے بیچ میں پڑ کر فی الحال صفائی کرا دی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۸ : ۵).

ـــ کَرْنا ف م ، محاورہ.
۱. **جھاڑنا پونچھنا ، صاف کرنا ، جھگڑا چکانا ، صلح کرنا ، مصالحت کرنا.** ملکہ تقدیر کے دربار میں تم اپنی رسائی کرو اور جہاں تک ہو سکے تدبیر سے صفائی کرو. (۱۸٦۲ ، خط تقدیر ، ۱۲۳). نواب جلال الدین خان صاحب نے بھائی سے صفائی کر لی مگر مختارکار اور کارپرداز کے مقرر کرنے میں پھر بھی نزاع رہا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رامپور ، ۳۷۷). ۲. **اجاڑنا ، تباہ کرنا ، تہس نہس کرنا.**

قبیلوں کی کر دی تھی جس نے صفائی
تھی اک آگ ہر سو عرب میں لگائی

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۳).

ـــ گھر (ـــ فت کھ) امذ.
(مالیات) بینک والوں کا حساب گھر جہاں چیکوں کا تبادلہ ہوتا ہے اور صرف بقایا نقد ادا کیا جاتا ہے. چار بجے یہ چکیں بٹ جائیں گی اور صفائی گھر میں ان کی صفائی ہو جائے گی. (۱۸۸۹ ، کلکشت فرہنگ ، ۱۸۵). [صفائی + گھر (رک)].

ـــِ نَفْس کس اضا (ـــ فت ن ، سک ف) امث.
باطن کی پاکیزگی ، صفائے قلب. خدا اپنے بندوں میں جس کو چاہتا ہے احکام الہیٰ کی تبلیغ کا حکم دیتا ہے ، اس کے لئے اس شخص میں پہلے سے کسی قسم کی قابلیت اور صفائی نفس کی ضرورت نہیں. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۸۸). [صفائی + نفس (رک)].

ـــ ہونا ف م ، محاورہ.
صفائی کرنا (رک) کا لازم ، صلح ہونا ، دل سے میل نکل جانا ، بدگمانی دور ہونا.

رات کو تھا کعبے میں میں بھی شیخ حرم سے لڑائی ہوئی
سخت کدورت بیچ میں آئی صبح تک نہ صفائی ہوئی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۲)۔ اگرچہ اس ابوالفضل کے واقعہ سے باپ بیٹوں میں جلد صفائی ہو گئی مگر شہزادہ اس حرکت سے محجوب بہت تھا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۸)۔ آپ کے والد کی وفات کی تعزیت کے لئے وہ خود یہاں تشریف لائے تھے جب سے صفائی ہو گئی اب اُنھوں نے خود شادی کا تقاضا کیا ہے۔ (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۸۰)۔

صَفایا (فت ص) امذ۔

۱. **خاتمہ ، تباہی ، بربادی۔** گھر پہونچ کر معلوم ہوا کہ وہاں بھی صفایا ہے۔ (۱۸۸۹ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۶۳)۔ جدھر جاتی ہے سپھراو ہو جاتا ہے اور جہاں تک پہونچتی ہے بالکل صفایا نظر آتا ہے۔ (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۵۵۳)۔ ۲. **داڑھی مونچھ وغیرہ بالکل صاف ہونے کی حالت** ۔ اول تو قطع مبارک یوں ہی ماشاءاللّٰہ قابل دید تھی ، سر گھٹا چار ابرو کا صفایا۔ (۱۸۹۳ ، بشو ، ۹۳)۔ [صفا (رک) + یا ، لاحقۂ کیفیت]۔

---بتانا / بتلانا محاورہ۔

۱. **صاف انکار کرنا ، صاف جواب دینا ، ٹال دینا۔** یہ کہاں کی انسانیت ہے قبلہ و کعبہ کہ ایک کی تو تواضع کی اور دوسرے کو صفایا بتایا۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۳۲)۔ ۲. **مٹا دینا ، نیست و نابود کرنا۔**

یہ تو کچھ ہو نہ سکا کام کیا کیا ہم نے
پہلے مذہب ہی کا بتلایا صفایا ہم نے

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۳۹۵)۔

---بولنا محاورہ۔

صاف کردینا ، بالکل مونڈ ڈالنا۔

اہل دنیا کی بھلی ہوتیں جو کج ابروئیاں
چار ابرو کا صفایا کیوں قلندر بولتے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۹)۔

---کَردینا / کَرنا ف م۔

۱. **نیست و نابود کرنا ، خاتمہ کر دینا۔** ان کے بھی تو بال بچے ہیں کہ سب صفایا کر دیا۔ (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۱۲۳)۔ فوج کے ایک کیمپ پر حملہ کر کے اس کا صفایا کر دیا۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۷)۔ ۲. **(داڑھی مونچھ وغیرہ) صاف کر دینا ، بالکل مونڈ ڈالنا** ۔ یہ ضرور نہ تھا ... ڈاڑھی مونچھ کا صفایا کر دیں بلکہ وہ بھی اون کے سربندوں میں داخل تھے ۔ (۱۸۹۶ ، سیرتو فریدیہ ، ۳۸)۔ پھر تو آنیوش نے بھی یہودی کی ایک طرف کی مونچھ کا صفایا کردیا۔ (۱۹۰۷ ، انتخاب فتنہ ، ۱۷۵)۔

---ہو جانا / ہونا محاورہ۔

خاتمہ ہو جانا ، کام تمام ہونا ، نیست و نابود ہو جانا۔ پٹاری میں سے کنٹھا چھالیا غائب ... صندوقوں میں سے کپڑے غائب غرض رفتہ رفتہ سارے گھر کا صفایا ہو گیا۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۸۶)۔ شمالی ہندوستان سے گویا کانگریس کا صفایا ہو گیا۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۶۵)۔

صِفَت (کس ص ، فت ف) (الف) امث

۱. **خوبی ، اچھائی ، وصف ، گُن۔**

کن لکھ سکے حساب تیری صفت کے بارے
منشی نہ بوجھیں اتنا فلفان ہوئے ہیں جیوں کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۰)۔ ایسا گمان کرتا ہوں کہ تُوں اون لوگوں سے ہے کہ صفت جس کی توریت موسیٰ و انجیل عیسیٰ میں پڑھا۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۱)۔ علم کے فخر کے لیے یہ کتنی بڑی بات ہے کہ علم خدا کی صفت ... ہے۔ (۱۸۶۲ ، خط تقدیر ، ۱۰۶)۔

سُن کے اشعار میں نوح سے وہ پوچھتے ہیں
تجھ میں کچھ اور صفت اس کے سوا ہے کہ نہیں

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۰۲)۔ اورنگ زیب کی بہادری ، مردانگی اور پامردی سے جم کر لڑنے کی صفت کو ان دو مصرعوں سے اس طرح ابھارتا ہے۔ (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۰۷)۔ ۲. **وہ خاص کیفیت ، فطرت یا عادت جو کسی شخص یا شے میں ہو ، خاصیت ، خصوصیت ، نشانی (اچھی یا بری)** ۔ پیر کی صفتاں کوں اپنے صفتاں کوں مطالعہ کرنا سو۔ (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۴۰)۔ بے صبری عاشق کی صفت ، بیتابی عاشق کی عزت۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۸)۔ آدمی کی ایک بڑی صفت یہ ہے کہ اس کو اپنے محسنوں کی صحبت کی طرف میلان طبع ہے۔ (۱۸۹۸ ، سرسید احمد خاں ، مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۶۷)۔ دوسرے یہ کہ مال کی صفت (Quality) واضح طور پر معین ہو۔ (۱۹۶۱ ، سود ، ۲۶۹)۔ ۳. **مدح ، تعریف ، اوصاف۔**

شاباش اشرف تحفہ رحمت
لیکھی بارے خوب صفت

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۱))۔

صفت کیا کروں تیرا
سُر جب ہوئے تو تھوڑا

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۱۰۶)۔ خدا بڑا خدا کی صفت کرے کوئی کیتک وحدہٗ لاشریک۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰)۔

ولی انکھیاں کی کر دوات پُتلی کی سیاہی سوں
لکھیا تیری صفت کوں لے قلم معنی نگاری کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۷)۔ ان نے دیکھ کر تبسم کیا اور زمانہ سازی سے صفت کی۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۱۷)۔

ہو گئی صُلح یار سے یاں دم عرض حال ہے
شعر پڑھو وہ اے سخن جس کی صفت کریں ملک

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۸۲)۔

صفت ہے عاصم و معصوم و معتصم جس کی
جو محتشم کہ ہے تمثال اعتصام و حشم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۹۲)۔ ف : کرنا ، کہنا ، لکھنا۔ ۴. **(قواعد) وہ لفظ جو کسی اسم کی خصوصیت ، حالت ، کیفیت یا کمیت ظاہر کرے ، مثلاً اچھا آدمی ، مشکل کام ، چھوٹا مکان وغیرہ۔** صفت بھی موصوف پر مقدم ہوتی ہے۔ (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۳)۔ صفت ہمیشہ اسم کی حالت کو محدود کر دیتی ہے ، مثلاً بے کار لوگ ، جاہل آدمی ، شریر لڑکا۔ (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۹۲)۔

۵. (تصوف) اصطلاح میں ظہورِ ذاتِ حقانی بانواعِ مختلف کو کہتے ہیں کیونکہ ذات بغیر صفات کے ظاہر نہیں ہو سکتی اور ذات کے واسطے حیات اور علم اور ارادہ اور قدرت اور سمع اور بصر اور کلام جن کو امہاتِ صفات کہتے ہیں لازمی ہیں اور یافت ذات کی صفات ہی سے ہے (مصباح التعرف ، ۱۵۹) . (ب) سف ، مثل ، مانند ، مشابہ.

ان کوتوں لومڑی صفت سے لڑائی
مثلِ شیر و پلنگ کیجیے اب

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۳).

دو ٹکڑے ایک بات میں کرتا ہے دل کے تو
تیزی تیری زباں میں ہے شمشیر کی صفت

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۲۹).

جس سمت میں چاہے صفتِ سیلِ رواں چل
وادی یہ ہماری ہے وہ صحرا بھی ہمارا

(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۲۹). ان کو پیسہ رکھنا پسند ہی نہ تھا ، ایک درویش صفت انسان تھے . (۱۹۷۱ ، اردو نامہ ، کراچی ، مئی ، ۱۰۳). [ع].

---بَشَرِیَّت کس اضا (---فت ب ، ش ، کس ر ، شد ی بفت) امث.
انسان کی خاصیت (جامع اللغات). [صفت + بشریت (رک)].

---بَہِیمی کس صف(---فت ب ، ی مع) امث.
حیوانی فطرت. بعض اوقات حالتِ غیظ و غضب میں صفتِ بہیمی ایسی غالب ہوتی ہے کہ انسان کو اصلاً بد و نیک کی تمیز باقی نہیں رہتی. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸). [صفت + بہیمی (رک)].

---حالِیَّہ کس صف(--- کس ل ، فت ی) امث.
(قواعد) اسمِ حالیہ یا صفتِ حالیہ وہ مشبہ فعل ہے جو اپنے فاعل کو یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ کام کرنے کی حالت میں ہے . پہلا شخص جس نے آٹھوں اجزائے کلمہ کی شناخت کی : اسم (اور صفت) ، فعل ، صفتِ حالیہ (Participle) ضمیر ، اداۃ تعریف ، متعلقات فعل ، حرف جار اور عطف . (۱۹۲۷ ، مقدمۂ تاریخِ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۰۲). [صفت + حالیہ (رک)].

---ذاتی کس صف ، امث.
(قواعد) وہ لفظ جو کسی شخص یا شے کی ذاتی یا اندرونی حالت یا خصوصیت ظاہر کرے ، مثلاً ہلکا ، لھوس ، سبز ، چالاک. صفت ذاتی - کسی شے کی ذاتی خصوصیت کی ترجمانی کرتی ہے جیسے چھوٹا ، بڑا ، شریر ، خوبصورت. (۱۹۸۸ ، نئی اردو قواعد ، ۳۳). [صفت + ذاتی (رک)].

---رَکْھنا ف م.
خوبی ہونا ، خاصیت رکھنا (جامع اللغات).

---سَرا (---فت س) صف.
تعریف کرنے والا (نوراللغات). [صفت + ف : سرا ، سرائیدن - گانا ، الاپنا].

---سَرائی (---فت س) امث.
تعریف کرنا (نوراللغات). [صفت سرا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---عَدَدی کس صف(---فت ع ، د) امث.
(قواعد) وہ لفظ جو کسی اسم کی تعداد معین یا غیر معین ظاہر کرے ، مثلاً پانچ آدمی ، چند لوگ (ماخوذ : اردو قواعد ، عبدالحق ، ۹۶). [صفت + عدد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مُشَبَّہ کس صف(---ضم م ، فت ش ، شد ب بفت) امث.
(قواعد) وہ صفت جس میں وصفی معنی ہمیشہ کے لئے پائے جائیں ، صفتِ ذاتی. صفتِ مشبہ اور اسمِ فاعل میں اتنا ہی فرق ہے کہ اسمِ فاعل میں فعل ایک وصفِ عارضی ہوتا ہے اور صفتِ مشبہ میں وصفِ ذاتی. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۱۳۳). [صفت + مشبہ (رک)].

---نِسْبَتی کس صف(--- کس ن ، سک س ، فت ب) امث.
(قواعد) وہ صفت جس میں کسی دوسری شے سے لگاؤ یا نسبت ظاہر ہو ، مثلاً ہندی ، عربی وغیرہ عموماً یہ نسبت اسم کے آخر میں یائے معروف کے بڑھانے سے ظاہر ہوتی ہے (ماخوذ : اردو قواعد ، عبدالحق ، ۹۵). [صفت + نسبت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صِفْتی / صِفَتِیَّہ (کس ص ، فت ف / کس ت ، شد ی بفت) صف.
صفت (رک) سے منسوب یا متعلق ، صفت بیان کرنے والا ، صفت کا حامل.

من گیانی ہو صفتی جیا
تو درویشی ہووے طیا

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۱۱). فارسی میں جملۂ صفتیہ کے اول کاف بولا جاتا ہے. (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۳). [صفت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صَفْح (فت ص ، سک ف) امذ.
(خطا سے) درگزر کرنا ، معاف کر دینا ، معافی ، عفو. اہلِ غیب سے لمعۂ صفح و عفو ظاہر کرے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۹۳). اس کی ایک صفت میں علم بھی ظاہر ہو گیا ، عفو صفح بھی نمایاں ہوا. (۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۲ : ۶۸؟). [ع].

صَفَحات (فت ص ، فت نیز سک ف) امذ ، ج.
صفحہ (رک) کی جمع.

تیغِ ہندی تو کمر میں ہے پر ایک اک جوہر
رکھتا در زیر نگیں ہے صفحاتِ صفہاں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۳). تاتار کا ٹڈی دل شمالی صفحات سے اٹھا. (۱۹۰۳ ، مقدمۂ ابنِ خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۳). ۱۳۳ صفحات کا یہ معیاری اقبال نمبر ... ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی اسلام آباد سے حاصل ہو سکتا ہے. (۱۹۸۵ ، تفہیمِ اقبال ، ۳۵). [صفحہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

صَفْحَہ (فت ص ، سک ف ، فت ح) امذ.
۱. ورق کا ایک رخ.

محبت کے مرے دعوے پہ تا ہووے سند مجھ کوں
لکھیا ہوں صفحۂ سینہ پہ خونِ دل سوں نام اس کا
(۱۷۰۷ء، ولی، ک، ۲۰).

رخسار کے جو وصف میں مضموں ہوئے رقم
عارض کا نقطہ صفحۂ کاغذ پہ تل ہوا
(۱۸۶۵ء، نسیم دہلوی، د، ۸۶). یہ کتاب چار جلدوں میں بڑی تقطیع کے دو ہزار صفحوں پر مشتمل ہے۔ (۱۹۸۳ء، ترجمہ : روایت اور فن، ۱۱). ۲. سطح، سامنے کا رخ، بالائی حصّہ.

ہوا ہے رشکِ صد آئینہ جو یہ صفحۂ خاک
یہ کس کا معتقلۂ فیض ہے صفا گستر
(۱۸۷۹ء، دیوانِ عیش دہلوی، ۴۶). ابتدا میں آفتاب کے صفحہ کو بجائے اس کے کہ ایک نور کا ٹکڑا پاتیں اکثر اوقات اس پر بڑے داغ نظر آئے۔ (۱۹۱۱ء، مقدمات الطبیعیات، ۲۸۱).

تو صفحۂ زمیں پر اک نور کی ہے جدول
یا کہکشاں نے اپنا پھیلا دیا ہے آنچل
(۱۹۲۹ء، مطلعِ انوار، ۲۸). [ع].

ـــــ اَرض کس اضا (ـــــ فت ا، سک ر) امذ.
روئے زمین، دُنیا. اس صفحۂ ارض پر آج بھی ایسی اقوام کی کمی نہیں ہے۔ (۱۹۸۳ء، گوریا کہانی، ۱۲۵). [صفحہ + ارض (رک)].

ـــــ حال کس اضا، امذ.
معاملے کی حالت (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [صفحہ + حال (رک)].

ـــــ دِل سے مَحْو ہو جانا محاورہ.
بھول جانا (جامع اللغات).

ـــــ دَہْر / روزْگار کس اضا (ـــــ فت د، سک ہ / و مع، سک ز) امذ.
(کنایۃً) **دُنیا.** قدیم کمالات بہ سبب کساد بازاری کے صفحۂ روزگار سے مٹے جاتے ہیں۔ (۱۸۹۹ء، کلیات نثر حالی، ۲۲۹). فاتحانِ دہر کے نام و نشان تک رفتہ رفتہ صفحۂ دہر سے محو ہوتے جاتے ہیں۔ (۱۹۸۶ء، مقالاتِ عبدالقادر، ۲۱). [صفحہ + دہر / روزگار (رک)].

ـــــ زَمِیں کس اضا (ـــــ فت ز، ی مع) امذ.
روئے زمین، دنیا. آپ کی گرمیٔ محبت سے سارا صفحۂ زمین مشتعل ہے۔ (۱۹۲۶ء، شرر، مضامین، ۱، ۳ : ۱۱۴). صفحۂ زمین کا ایک وسیع رقبہ انسانی خون کی سُرخی سے لالہ زار بنا ہوا ہے۔ (۱۹۳۱ء، الہادی ادب، ۸۰). [صفحہ + زمین (رک)].

ـــــ سادَہ کس صف (ـــــ فت د) امذ.
ایسا صفحہ جس پر کچھ تحریر نہ ہو، خالی صفحہ.

پہلے تو ایک صفحۂ سادہ تھا آئنہ
دیکھا جو اس نگار نے تصویر ہو گیا
(۱۸۴۲ء، مرآۃ الغیب، ۴۶).

مدرسۂ وجود میں صفحۂ سادہ بن کے آ
پھر خرد سے لے سبق مسئلۂ شہود کا
(۱۹۲۷ء، شاد عظیم آبادی، میخانۂ الہام، ۱۴). [صفحہ + سادہ (رک)].

ـــــ سیاہ کَر دینا محاورہ
بہت لکھنا (مہذب اللغات).

ـــــ عالَم کس اضا (ـــــ فت ل) امذ.
(کنایۃً) **دُنیا.**

احساں ایسے ایسے بہت اے کرم نہاد
ہیں گے تمہارے صفحۂ عالم میں یادگار
(۱۸۳۰ء، نظیر، ک، ۲ : ۱۰۸). [صفحہ + عالم (رک)].

ـــــ قِرطاس کس اضا (ـــــ کس نیز فت ق، سک ر) امذ.
کاغذ کا ایک رخ، کاغذ کا صفحہ.

کیوں ہری نہو صفحۂ قرطاس شفق گوں
ہر مصرعۂ تر میں ہے بہارِ گُلِ ٹیسُو
(۱۹۲۲ء، مطلعِ انوار، ۹۹). چند اشعار دماغ میں محفوظ کرنے میں کامیاب ہو گیا یہ ہی نہیں بلکہ صفحۂ قرطاس پر لکھ بھی لئے۔ (۱۹۸۳ء، حصارِ انا، ۲۵). [صفحہ + قرطاس (رک)].

ـــــ گُل کس اضا (ـــــ ضم گ) امذ.
پھول کی پنکھڑی.

نوح لکھا ہے جو ہم نے اس رُخِ رنگیں کا وصف
ہر ورقِ دیوان کا ہے صفحۂ گل کا جواب
(۱۹۰۳ء، سفینۂ نوح، ۳۸). [صفحہ + گل (رک)].

ـــــ گیتی کس اضا (ـــــ ی مع) امذ.
روئے زمین، دُنیا. شاعر آج بھی گمنام ہے اور علی الہجویری کا نام صفحۂ گیتی پر نقشِ دوام بن کر مرتسم ہو گیا ہے۔ (۱۹۷۶ء، سیارہ ڈائجسٹ، لاہور، اپریل، ۳۰۹). [صفحہ + گیتی (رک)].

ـــــ مَحْشَر کس اضا (ـــــ فت مع م، سک ح، فت ش) امذ.
میدانِ حشر.

غم نامہ اپنا صفحۂ محشر سے کم نہیں
ہے شورِ الغیاث سرِ ہر قلم نہیں
(۱۸۵۴ء، ذوق، د، ۱۳۶). [صفحہ + محشر (رک)].

ـــــ وار م ف.
صفحے کے مطابق، صفحے کے لحاظ سے. فہرست (۲۸) صفحہ وار درج ہوتی تو زیادہ اچھا ہوتا۔ (۱۹۸۵ء، تفہیم اقبال، ۵۹). [صفحہ + وار (رک)].

ـــــ ہَستی کس اضا (ـــــ فت ہ، سک س) امذ.
(کنایۃً) **دُنیا، پردۂ دُنیا.**

صفحۂ ہستی پہ تجھ سا دوسرا بنتا نہیں
کلکِ نقاشِ ازل کرتا ہے گو صنعت گری
(۱۸۳۵ء، رنگین، مجموعۂ رنگین، ۱). رات کا سایۂ عاطفت جو

بقاو حیات انسانی کے واسطے لازم ہے صفحۂ ہستی سے ناپید کر دیں۔ (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۱۹)۔ ارسطو اور اس کا فلسفہ دونوں کے دونوں صفحۂ ہستی سے اس طرح معدوم ہو جائے کہ گویا کبھی عالم وجود میں آئے ہی نہ تھے۔ (۱۹۸۳ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۳۰)۔ [صفحہ + ہستی (رک)]۔

۔۔۔ہَسْتی سے اُٹھ جانا / اُٹْھنا محاورہ۔
دنیا سے گزرنا ، مر جانا (نوراللغات ؛ فیروزاللغات)۔

۔۔۔ہَسْتی سے نام و نِشان مِٹانا محاورہ۔
دنیا کے پردے سے ناپید کر دینا ، بالکل ناس کر دینا ، نیست و نابود کر دینا (مخزن المحاورات ، ۹۳۵ ؛ نوراللغات)۔

صَفْحی (فت ص ، سک ف) امذ (قدیم)۔
رک : صفحہ۔

سنور سرنگ گال خوش شان کے
مگر ہیں دو صفحی زر افشان کے
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۷)۔ [صفحہ (رک) کا ایک قدیم املا]۔

صَفْحے (فت ص ، سک ف) امذ ؛ ج۔
صفحہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل۔

۔۔۔کے صَفْحے رَنْگ ڈالْنا محاورہ۔
رک : صفحے کے صفحے سیاہ کرنا۔ جن عنوانوں پر دوسرا قلم نہیں اٹھا سکتا ان پر یہ صفحے کے صفحے رنگ ڈالتے ہیں۔ (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، خواجہ حسن نظامی (دیباچہ) ، ۹)۔

۔۔۔کے صَفْحے سیاہ / کالے کَرنا محاورہ۔
بہت لکھنا ، بے تکلف لکھنا۔ عورت کی بدانتظامی پر تو صفحے کے صفحے سیاہ کرنے کو موجود ہیں۔ (۱۹۲۰ ، گرداب حیات ، ۲۵)۔ ریاض خیرشوری اس زمانے میں ... صفحے کے صفحے کالے کرتے تھے۔ (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ ، اپریل ، ۱۳)۔

صَفْدَر (فت ص ، سک ف ، فت د) صف ؛ امذ۔
(دشمن کے) لشکر کی صفوں کو چیر کر ان میں گھس جانے والا ، نہایت بہادر ، سورما ، حضرت علی کا لقب۔

او شہ دلدل سوار ، فارس خنجر گزار
صفدر شرزہ شکار ، شرزۂ لشکر شکن
(۱۵۱۸ ، لطفی بہمنی (اردو ، ۱ اکتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۳۶))۔

اسمۂ بندہ تھے ہور علی صفدر کے زوران تھے سدا
دشمن کلیجے میں کھوڑک سومار کھیاواں عید کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۶)۔

توڑ کے صف کفر کی صفدر ہوا
چیر کے اژدر کے تیں حیدر ہوا
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۰)۔

ہے میر پریشان دل و آوارہ و مضطر
کیا تیری صفت کر سکے یا حیدر صفدر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۹۶)۔ ارکلی خاں کو جو پہلوان اور صفدر تھا آگے بھیجا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۶)۔

تم ہو سر لشکر ، سپاہی برق پیما ، سخت کوش
تم ہو صفدر سورما ، ساونت ، سرکش ، سرفروش
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۴۳)۔ [صف (رک) + ف : در ، دریدن - پھاڑنا ، چیرنا]۔

صَفْدَری (فت ص ، سک ف ، فت د) امث۔
(دشمن کی) صفوں کو چیر کر ان میں گھس جانے کا کام ، بہادری ، شجاعت ، دلیری۔

تو وہ سوار یکہ تاز عرصۂ رزم کہ ہیں
جامہ دریدہ جس کے ساتھ قطرہ زنی سے صفدری
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۲۹)۔

وہ حرکی کارزار وہ جرأت وہ صفدری
حق کی طلب میں جان پہ کھیلا یہ حیدری
(۱۹۳۰ ، مراثی نسیم ، ۱ : ۲)۔ [صفدر + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

صَفَر (فت ص ، ف) امذ۔
اسلامی قمری سال کا دوسرا مہینہ (محرم کے بعد اور ربیع الاول سے پہلے) ، تیزی (کا مہینہ) ، اسے صفرالمظفر بھی کہتے ہیں (عورتیں اس مہینے کو منحوس سمجھتی ہیں اور کوئی خوشی کا کام اس میں نہیں کرتی ہیں)۔

ہجر سے اب کے سفر میں کیا بلا نازل ہوئی
انتظار وصل میں گزرا محرم تا صفر
(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۸۶)۔ بیس برس کی عمر پائی دوشنبہ کے دن صفر کی دوسری تاریخ بارہ سو چالیس ہجری میں انتقال فرمایا۔ (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۲۲۳)۔ [ع]۔

صِفْر (کس ص ، سک ف) امذ۔
۱۔ (حساب) وہ نقطہ یا دائرہ جو عدد نہ ہونے پر دلالت کرے ، زیرو۔

دل کی لگی سے قدر ہوئی اوس کے قد کے تئیں
لاگی ہے صفر ایک کی گویا عدد کے تئیں
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۹)۔ اگر دہائی سے کم حاصل ہو ایک عرضی لکیر کے تلے اس کو لکھیں اور اگر دہائی پاویں تو صفر دیویں۔ (۱۸۵۲ ، اصول علم حساب ، ۳)۔ آلہ کی سوئی درجۂ صفر سے بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ (۱۹۳۵ ، کپڑے کی چھپائی ، ۵۳)۔ اگر حاصل جمع ۱۰۰ کے برابر ہوتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس میں آکسیجن کی فیصد صفر ہے۔ (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ظہیر احمد ، ۵۳)۔ ۲۔ نہ ہونے کے برابر ، معدوم ، خالی ، تہی۔ اگر حضور کی فیاضی و سخاوت زیادہ وسعت پائے گی تو چند سالوں میں سرکاری آمدنی صفر ہو جائے گی۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۶۶)۔ محبت کا ادنیٰ ترین ثبوت مسلسل اور خالص رفاقت ہے جو میرے ہاں صفر ہے۔ (۱۹۲۳ ، سراب عیش ، ۱)۔ ہم نے صفر سے اپنا سفر شروع کیا تھا اور اب اوقاف کے پاس ایک کروڑ روپے سالانہ کی آمدنی کے ذرائع وجود میں آ چکے ہیں۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۸۶)۔ [ع]۔

صَفْرا (فت ص ، سک ف) امذ ؛ نیز صفراء۔
۱۔ زرد ؛ چار خلطوں میں سے ایک خلط کا نام جس کا رنگ زرد ہے ، پت ، زرد مادہ ، بادی کا پانی۔

بھوکے مرتے مرتے منھ میں تلخیٔ صفرا پھیل گئی
بےذوقی میں ذوق کہاں جو کھانا پینا مجھکو بھائے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۳)۔
جگر ہی ہے جو کہ خون سے یہ تمام صفرا کے لیکے اجزا
یہ اپنی باریک نالیوں سے گراتا امعا میں ہے برابر
(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۱۳۷)۔ ہلکے جوشاندوں کے ذریعے صفرا کو بدن سے خارج کریں۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳)۔

راہِ طلب کٹنے لگی بے خطر
غلبۂ صفرا تھا نہ دورانِ سر
(۱۹۳۳ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۰۳)۔ ۲. **ایک قسم کا پودا جس کے پتے خس سے مشابہ ہوتے ہیں۔** صفرا: صفات و شناخت ابوالعباس کہتا ہے کہ ایک روئیدگی ہے جو ریت کی زمین میں اُگتی ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۸۹)۔ [ع]۔

ـــــ زَدَہ (ـــــ فت ز ، د) صف.
صفرا میں خرابی یا زیادتی کے باعث پیدا ہونے والے مرض کا شکار ، اس مرض میں مریض کی رنگت زرد ہو جاتی ہے۔
مینائس کا بیان ہے کہ ہر چند مرد ہیں
صفرا زدہ کنواری کی مانند زرد ہیں
(۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۲۰۳)۔ [صفرا + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا ، زدوکوب کرنا]۔

ـــــ شِکَن (ـــــ کس ش ، فت ک) صف.
صفرا زائل کرنے والا ، حرارت زائل کرنے والا (نوراللغات)۔
[صفرا + ف : شکن ، شکستن ـ توڑنا ، ٹوٹنا]۔

ـــــ ے کُرّاثی کس صف(ـــــ ضم ک ، شد ر) امذ.
گندنے کے رنگ کا صفرا جو ایک قسم کا غیر طبعی صفرا ہے۔
کوئی کہتا ہے آلو دو کہ صفرائے کراثی ہے
سیہ رو سے ہرا ہو رنگ کو چہرے کے پایا ہے
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۸۱)۔ [صفرا + ے (حرفِ اضافت) + ع : کرّاث (ایک ترکاری) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ ے مُحْتَرِقَہ کس صف(ـــــ ضم م ، سک ح ، فت ت ، کس ر ، فت ق) امذ.
جلا ہوا خلطِ صفرا۔ وہ تکلیف خارجی گرمی کی جاتی رہی لیکن صفرائے محترقہ کا ہیجان ہو گیا ہے۔ (۱۹۱۴ ، رقعات اکبر ، ۵۹)۔ [صفرا + ے (حرفِ اضافت) + محترق (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

صَفْراوی (فت ص ، سک ف) صف.
خلطِ صفرا سے منسوب یا متعلق ؛ زرد رنگ کا ، بادی صفت رکھنے والا۔
پھر میں ساقی کرے مجکو جو تکلیفِ شراب
بولی صفراوی سے بدتر بادۂ گلفام ہو
(۱۸۳۲ ، جرأت ، د ، ۲۰)۔ بسااوقات صفراوی قے بھی ہوتی ہے۔ (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۲۱۹)۔ [ع]۔

ـــــ سَنْگرِیزَہ (ـــــ فت س ، غنہ ، سک گ ، ی مج ، فت ز) امذ.
خلطِ صفرا کی پتھری ، پتے وغیرہ کی پتھری۔ جو دوائیں صفراوی سنگریزوں کو حل کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۲۰۷)۔ [صفراوی + سنگریزہ (رک)]۔

ـــــ مِزاج (ـــــ کس م) صف.
وہ شخص جس کے مزاج میں خلطِ صفرا زیادہ ہو نیز تلخ مزاج (نوراللغات ؛ فیروزاللغات)۔ [صفراوی + مزاج (رک)]۔

صَفْراوِیَّت (فت ص ، سک ف ، کس و ، شد ی بفت نیز بعج ی) امث.
خلطِ صفرا کا اثر۔ صفراویت کا ہیجان ہے ، سر چکرا رہا ہے۔ (۱۸۸۷ ، مقدس نازنین ، ۱۰۳)۔ چنانچہ کالے آدمیوں کے خون میں صفراویت غالب ہو جاتی ہے مگر ان کی جلد میں زردی نمایاں نہیں ہوتی۔ (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر عمل ، ۱۷۳)۔ [صفراوی + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

صَفْرائی (فت ص ، سک ف) صف.
رک : **صفراوی۔** ہر چند بہت سا شہد ہے لیکن ایٹے کا مزاج گرم صفرائی ہے۔ (۱۸۵۵ ، گلستان ، ۳۸۱)۔ اسی قسم کے رنگ برص ٹرین (Leucopterin) صفرائی ٹرین (Xanthopterin) اور احمرین ٹرین (Erythropterin) بھی ہیں۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۴۳)۔ [صفرا + ئی ، لاحقۂ نسبت]۔

صُفْرَت (ضم ص ، سک ف ، فت ر) امث.
زردی ، پیلی رنگت ؛ سیاہی۔ ایک جاریہ دیکھی کہ رنگ اوسکے میں صفرت ہے۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۵)۔ [ع]۔

صَفْرَوی (فت ص ، سک ف ، فت ر) صف.
رک : **صفراوی۔** گہرے سبز رنگ کا پتا واقع ہے جس سے صفروی نالی (پت نالی) پیچھے جا کر اثناعشری کی ظہری جانب جانب سے کچھ آگے کھلتی ہے۔ (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۶۹)۔ [صفراوی (رک) کی تخفیف]۔

صَفْری (فت ص ، سک ف) امذ.
ایک قسم کا کیلا۔ مگرانو پان و صفری و چینیہ و مال بھوگ و چمپا کیلے اس دیار میں اچھے ہوتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۸۷)۔ [مقامی]۔

صِفْری (کس ص ، سک ف) صف.
صفر سے شروع ہونے والا ، کوئی تعداد یا مقدار نہ رکھنے والا۔ جب کسی تجربہ میں صفری طریقہ اختیار کیا جاتا ہے تو ہم ایک نامعلوم کمیت کے اثر کا تعادل کسی اسی قسم کی معلوم یا معیاری کمیت کے اثر سے کرتے ہیں۔ (۱۹۳۱ ، عملی طبیعیات ، ۱ : ۶)۔ جب کوئی جسم سادہ موسیقائی حرکت میں ہو تو وہ ایسے جھولاؤ کے دوران میں صفری حالت ... کے کسی ایک جانب جتنا زیادہ سے زیادہ فاصلہ طے کرتا ہے ، اسے اس جسم کا حیطہ Amplitude کہتے ہیں۔ (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۱ : ۸۷)۔ [صفر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

صَفصاف (فت ص ، سک ف) امذ.
بید کی ایک قسم ہے جسے بید سفید کہتے ہیں. گیلانی کہتا ہے کہ بید سادہ کی ایک قسم ہے مگر اس کی لکڑی بید سادہ کی لکڑی سے سخت اور موٹی ہوتی ہے اور درخت کا تنہ لمبا ہوتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۸۹).

کنارِ سین کا سودا تھا مجھ کو
بزیرِ سایۂ صفصافِ گریاں

(۱۹۶۵ ، دشت شام ، ۷۲). [ع].

صَفصافی (فت ص ، سک ف) صف.
صفصاف (رک) سے منسوب یا متعلق ، بید کا. حامض صفصافی (سیلی سی لک ایسڈ) مقدار خوراک ، ۲۰ جو (۱۰ ، رتی). (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۵۹). [صفصاف + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَفصافِین (فت ص ، سک ف ، ی مع) امذ.
بید سادہ کا جوہر. صفصافین (سیلی سین) یہ بید سادہ کا جوہر ہے مقدار خوراک ۳۰ جو (۱۵ ، رتی). (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۵۹). [صفصاف + ین ، لاحقۂ صفت].

صَفصافِیَہ (فت ص ، سک ف ، کس ف ، فت ی) امذ.
(نباتیات) درختوں کی وہ صنف جس میں چنار اور بید مجنوں شامل ہیں. صفصافیہ : (سالی کیشیا) میں چنار اور بید مجنوں ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۱۷۷). [صفصاف + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صَفقَہ (فت ص ، سک ف ، فت ق) امذ.
(فقہ) (خرید و فروخت میں بائع و مشتری کا) ہاتھ پر ہاتھ مارنا ، عقدِ بیع ، سودا طے کرنا. خیارالشرط اور خیارالرویۃ مانع ہیں تمامی صفقہ کے بخلاف خیارالعیب. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۰). [ع].

صَفَن (فت ص ، سک ف) امذ.
خصیے کی تھیلی ، وہ کھال جس میں خصیے لٹکے ہوتے ہیں ؛ فوطہ ، تھیلی ، غلافِ فوطہ. یہ ساختیں شکمی ازبی حلقہ ... کے مقام پر باہم مل کر مجموعی طور پر حبل المنی ... بنا دیتی ہیں جو خصیہ کے صفن یا فوطہ میں لٹکتی ... پھیلتی ہے. (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۱۸۱). [ع].

صَفَنی (فت ص ، سک ف) صف.
صفن (رک) سے منسوب یا متعلق ، صفن کا. یہ اندر کی طرف ایک فاصل بھیجتی ہے ، جو سیون کو قضیب کی جڑ کی زیریں سطح سے جوڑتا اور صفنی جیب (Scrotal Pouch) کو خصیوں کے لئے دو کمروں میں تقسیم کر دیتا ہے. (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۳۷۹). نر میں قضیب کے بازو صفنی ناچے واقع ہیں جن میں جوان جانور کے آنتیں اتر جاتے ہیں لیکن کوئی لٹکنے والا صفنی ناچہ نہیں ہوتا. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۳۰). [صفن + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَفّو (فت ص ، شد ف ، و مع) امث.
(گنجفہ) ایک ایک پتا جیت لینا ، حریف کے پاس ایک پتا بھی نہ چھوڑنا. صفو آسان ہے مگر نکو ، نکو ، مشکل ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۶ : ۴). [مقامی].

---پر / کی نادری چڑھانا محاورہ.
(گنجفہ) جب کھیلنے والے کے پاس پتے بالکل نہ آئے ہوں اور اس پر نادری (اِکّا) چڑھائی جائے ؛ مراد : بُری طرح شکست دینا. گنجفہ اگرچہ میں کم کھیلتا ہوں لیکن بیٹھ جاؤں تو ایسا بھی نہیں کہ کوئی صفو پر نادری چڑھائے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۷۱).

---دینا محاورہ.
بالکل مات کرنا ، تاش یا گنجفہ کا ایک ایک پتہ جیت لینا (ماخوذ : مخزن المحاورات).

صُفُوت (فت نیز ضم ص ، سک ف ، فت و) امث ؛ رک : صَفوَۃ.
۱. برگزیدگی ؛ برگزیدہ ؛ خالص.

ہوز اسی سال میں ہے بے کم و بیش
غزوۂ مصطلق اے صفوت کیش

(۱۷۷۲ ، ہشت بہشت ، ۳ : ۵۹).

صفوت کے آسماں کے درخشندہ مہر ہو
دُرِّ ہم قبول یہ صلوٰۃ الف الف

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۳۷). آدم صفی نے جو صفوت و برگزیدگی کے خلعت سے آراستہ ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۲).

کس نے عطا کی خدیجہ و ورقہ کو
محرمئی صفوتِ صفاتِ محمدؐ

(۱۹۷۶ ، حسطایا ، ۱۱۲). ۲. **(تصوف) صفائیٔ قلب کی وہ منزل جس میں غیریت کا شائبہ بھی باقی نہ ہو** (مصباح التعرف).

تصوف ہے تکلّف ظاہر و باطن کی ہے صفوت
نہ ہو جس میں کدورت کچھ وہی صوفی صافی ہے

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۱۳). [ع].

---اللہ (---ضم ۃ ، غم ا ، ل ، شد ل بجد) امذ.
مخلوق میں سے بہترین ، حضرت پیغمبر صلعم کا لقب (فیروزاللغات). [صفوۃ + اللہ (رک)].

---کَدَہ (---فت ک ، د) امذ.
برگزیدہ مکان ؛ (احتراماً) مکان.

چل اے فکر رسا کر سیر اُس صفوت کدے کی اب
کہ ہے سجادۂ عصمت جہاں کا ایک فرشِ در

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفہ ولا ، ۵۰). [صفوت + کدہ ، لاحقۂ ظرفیت].

صَفُوح (---فت ص ، و مع) امذ ؛ صف.
معاف کرنے والا ، کریم.

وہ ماحیِ ملل و فاتحِ درِ ادیاں
صفوح و ہادی و مہدی ، جہاں کشا ، ضیغم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۴۴). [ع].

صُفُوف (ضم ص ، و مع) امث : ج.
صف (رک) کی جمع ، صفیں.

برچھیوں میں کہیں نہ بٹ جاوے
دل صفوفِ مژہ میں تنہا ہے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٥٣٠). اس نے صفوفِ رزم کو آراستہ کیا. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٨ : ٦). سجاد پائے عبادت صفوفِ ملائکہ میں بچھا دی جاتی کہ آج نورِ محمدؐ رحم آمنہ میں منتقل ہو چکا ہے. (١٩٣٦ ، قصیدۃ البردۃ (ترجمہ) ، ١٣٨). [ع].

ـــ نِعال کسرِ اضا (ـــ کس ن) امث ! ج.
آخری صفیں جہاں جوتے اتار کر داخلِ مجلس ہوتے ہیں.

ہیں سبھی پیشوا ترے کوچے کے خاکسار
میں مقتدی بنا ہوں صفوفِ نعال کا

(١٨٥٢ ، تنویر الاشعار ، ٣). [صفوف + نعال (رک)].

صَفوں کی صَفیں اُلٹ دینا محاورہ.
لڑائی میں صفوں کو تتر بتر کر دینا. وہ اپنے مٹھی بھر سپاہیوں کے ساتھ جدھر نکل جاتا ہے صفوں کی صفیں الٹ دیتا ہے. (١٩٦٠ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ٥٥٩).

صَفَوی (فت ص ، ف) امذ.
ایران کے ایک شاہی خاندان کا نام جو شاہ صفی سے منسوب ہے. (شاہ صفی ایک کامل فقیر تھے ، جن کا امیر تیمور نہایت معتقد تھا. ان کی اولاد میں مدت تک ایران کی بادشاہی رہی). صفویوں کے زمانے میں الموت سرکاری محبس (یا قلعۂ فراموشی) کے طور پر استعمال ہوتا تھا. (١٩٦٤ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ١٩٥). [ع].

صَفَہ (فت ص ، ف) امذ (قدیم).
رک : صفحہ.

ہو دل سوز نامے کوں لکھتے پران
صفے پر نکل پڑتے تھے اچھراں

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٨٨). [صفحہ (رک) کا ایک قدیم املا].

صُفَّہ (ضم ص ، شد ف بفت) امذ.
١. چبوترہ ، سایہ دار چبوترہ ، سائبان.

بیٹھا صُفّے اِیوان جوں جا کر شیر
بیٹھے سایے اس کے نزیک جا دلیر

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٦٠٣). صدر صُفّۂ امکاں کا ، محرم خلوت خانۂ لامکاں کا. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٢٣). شمالی دالان کے دونوں بغل دو صُفّے لداؤ کے بغیر. (١٨٦٩ ، انشائے خرد افروز ، ٢٣). صُفّہ کے معنی ہیں سائبان (ف. شبلی : سیرۃ النبیؐ) یا وہ چبوترہ جس پر گھاس پھوس کی چھت ہو. (١٩٦٤ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٥٩١). **٢. وہ سایہ دار چبوترہ جو آنحضرتؐ نے ہجرت کے بعد مدینے میں پہنچنے پر حُجرۂ مبارک سے قریب حدودِ مسجدِ نبویؐ میں بے گھر مہاجرین کے لیے بنوایا تھا.**

بھی اصحابِ صُفّہ و غیر فریق
انھے فقر میں مقتدائے طریق

(١٧٧١ ، ہشت بہشت ، ٥ : ٧٥).

ارشاد یہ ہوا کہ غریبانِ بے وطن
جن کا کہ صُفّۂ نبوی میں قیام تھا !

(١٩١٣ ، شبلی ، ک ، ٣٧).

غذا دو سبھی سے ہے آب و خرما
یہ اربابِ صفہ سے کس نے کہا ہے؟

(١٩٦٣ ، فارقلیط ، ١٠٩). [ع].

صَفی (فت ص) امذ.
١. دوستِ خالص ، برگزیدہ انسان ؛ حضرت آدم علیہ السلام کا لقب (جو نبوت اور صفوت کے درجات پر فائز تھے).

اوّل شیثی (شیث) فرزند آدم صفی
کہ اسحاق دسرے سو کامل نبی

(١٥٩١ ، قصۂ فیروز شاہ (ق) عاجز ، ١٠٨).

معجزا ہے صفائی حسن تمام
اس میں آدم کہاوتا ہے صفی

(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٣٩).

صفی دنیا و عقبیٰ میں رہیں وہ
رضائے حق تعالیٰ میں رہیں وہ

(١٨٦٦ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ٣٣). عموماً ہر فرد جملہ گروہ انسان کو آدم صفی کی اولاد سے جانتے ہیں. (١٩٣٩ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ٢ ، ٣٩٠). علم کے معاملے میں علی کرم اللہ وجہہ ، آدم صفی کے وقت سے دنیا کے خاتمے تک ... انبیا و مرسلین کے علاوہ بے مثال رہیں گے (١٩٦٨ ، تاریخ فیروز شاہی (سید معین الحق) ، ٣٣). **٢. مالِ غنیمت کا وہ حصہ جو سردار اپنے لیے خاص کر لے.** اب اُمرا اور بادشاہوں کی صفی لینا نہ چاہیے ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صفی لینا درست تھا. (١٨٦٧ ، نور الہدایہ ، ٢ : ١٣٣). لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ چوتھ اور صفی (یعنی جو مال پسند آوے) غنیمت میں سے لے لیں. (١٨٩٥ ، آیات بینات ، ٢ : ١٣). [ع].

ـــ اُللّٰہ (ـــ ضم ا ، غم ل ، شد ل) امذ.
حضرت آدم علیہ السّلام کا لقب.

تیری رحمت سے صفی اللّٰہ کا بیڑا پار تھا
تیرے صدقے سے نجی اللّٰہ کا بجرا تر گیا

(١٩٠٧ ، حدائق بخشش ، ١ : ١٣). اسلامی ادبیات میں کنیت ابوالبشر ، لقب مشہور صفی اللّٰہ. (١٩٣٣ ، مخزن علوم و فنون ، ٦١). [صفی + اللّٰہ (رک)].

صَفِیحَہ (فت ص ، ی مع ، فت ح) امذ.
لمبی چوڑی چیز کی سطح ، چھوٹا پترا ، پلڑی یا نسیج کا پرت. اس کلاہ کے نیچے کی سطح کو صفیحہ (لامنیلا) یا مشتری کہتے ہیں. (١٩١٠ ، مبادئ سائنس (ترجمہ) ، ١٨٩). [ع].

صَفِیحَۃُ الرِّیَہ (فت ص ، ی مع ، کس ح ، شد ی بفت ، ضم ۃ ، غم ا ، ل ، شد ر بکسر ، شد ی بفت) امذ.
(حیوانیات) جیٹے گلپھڑے والے جانوروں کی جنس ، صفیحۃ الریّہ (سیملائی برانشیاٹا) یا جیٹے گلپھڑے والے جانور: اس جنس

کے جانوروں کے نکلنے کی سیٹی کی طرح ہوتے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۲۰۱)۔ [صفیحہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت + ۃ ، لاحقۂ تانیث + رک : ال (۱) + ع : رِیَہ - پھیپھڑا]۔

صَفِیر (فت ص ، ی مع) امث۔
۱۔ **(دلکش) آواز ؛ (خصوصاً) پرندوں کی آواز ؛ سیٹی کی آواز۔**

غزل نہ لُطف کی اک تُو نے میر صاحب کی
سُنی نہ ہم نے کوئی آشیانہ سوز صفیر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۹۲)۔ ان کی منقار ہائے رنگیں سے طرح طرح کی صفیریں بلند ہیں۔ (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۳۷)۔

جادوئے شب کو جگاتی ہے صدائے قلقل
عمر رفتہ کو بلاتی ہے صفیر سلسل

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۲۰۷)۔ ۲۔ **(تجوید) ص ز س کی آواز جن کی ادائی میں سیٹی کی سی آواز نکلتی ہے** (علم تجوید ، ۱۲)۔ [ع]۔

۔۔۔جَلی کس صف (۔۔۔فت ج) امث۔
سیٹی کی تیز آواز ؛ (مجازاً) وہ آواز جو حرف ص کو اس کے مخرج سے ادا کرنے میں منہ سے نکلتی ہے (مہذب اللغات)۔ [صفیر + جلی (رک)]۔

۔۔۔خواب کس اضا (۔۔۔و معد) امث۔
نیند کا خراٹا۔

کہتے ہیں شور قیامت جس کو وہ اے چشمِ یار
تیرے مستوں کی صفیرِ خوابِ غفلت ہو تو ہو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۳)۔ [صفیر + خواب (رک)]۔

۔۔۔سَنْج (۔۔۔فت س ، غنہ) صف۔
گانے والا (پرندوں کے لیے)۔ شہرزاد نے بلبل زبان کو یوں صفیر سنج بیان کیا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۵۳)۔ [صفیر + ف : سنج ، سنجیدن - تولنا]۔

۔۔۔قَلَم کس اضا (۔۔۔فت ق ، ل) امث۔
وہ آواز جو لکھتے وقت قلم سے نکلتی ہے (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔ [صفیر + قلم (رک)]۔

صَفِیری (فت ص ، ی مع) صف۔
۱۔ **(آواز) جو سیٹی کی طرح نکلے ؛ ادائی میں سیٹی سے مشابہت رکھنے والے (حروف)۔** سننے والا ناک میں گونجنے والی آواز سنتا ہے اور بولنے والا صرف یہی ایک آواز محسوس کرتا ہے خواہ یہ غشائی یا حلقی آواز کے ساتھ گُلدنگ ہو یا بلفوف ، لساتی صفیری اور نصف علت کے ساتھ۔ (۱۹۶۶ ، اردو لسانیات ، ۱۹۰)۔ صَفیر (سیٹی) کی طرح نکلنے والی آوازیں صفیری کہی گئیں۔ (۱۹۸۸ ، اردونامہ ، لاہور ، اپریل ، ۸)۔
۲۔ **گانے والا ، نغمہ سنج۔**

دن رات بہاریں چہلیں ہیں اور عشق صفیری ہے بابا
جو عاشق ہوئے سو جانے ہیں یہ بھید فقیری ہے بابا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۱)۔ [صفیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

صَفِیرِیَّہ (فت ص ، ی مع ، کس ر ، شد ی بفت نیز مع ی) امذ۔
(علم اللسان) **وہ حروف جن کی ادائی میں سیٹی جیسی آواز نکلتی ہے ؛ (تجوید) حروف ز ، س ، ص۔** انگریزی میں جتنے سبھوٹ اصوات ہیں ، ان کے غیر معیتی اور معیتی جوڑے ہیں ، یہی صورت صفیریوں کی بھی ہے۔ (۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۹۰)۔ اس طرح جو آواز پیدا ہوتی ہے اس میں وقفیہ اور صفیریہ کی مخلوط خصوصیات ہوتی ہیں۔ (۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۱۳۹)۔ [صفیری (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

صَفِیل (فت ص ، ی مع) امث۔
فصیل ، شہر پناہ۔ اپنے تن بدن کے حوصلہ پر استوار کر کر مستعد جنگ کے ہو کر ، جنوں کی صفیل (فصیل) پر آ بیٹھے۔ (۱۷۰۳ ، جنگ نامہ بنگ خاں ہوسنی (اردو نامہ ، کراچی ، ۳۹ : ۱۰۳))۔ [فصیل (رک) کا بگاڑ]۔

صَفیں (فت ص ، ی مج) امث ؛ ج۔
صف (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل۔

۔۔۔اُلَٹ دینا محاورہ۔
لڑائی میں حملہ کر کے فوج کی صفوں کو تتر بتر یا درہم برہم کر دینا۔ انہوں نے باآوازِ بلند کلمہ پڑھ کر ایسا زبردست حملہ کیا کہ صفیں الٹ دیں۔ (۱۹۲۱ ، یاسمین شام ، ۱۱۶)۔

۔۔۔اُلَٹْنا محاورہ۔
لڑائی میں فوج کی صفوں کا تتر بتر یا درہم برہم ہونا۔

الٹیں ہیں صفیں ہوش نہیں ایک میں باقی
مے کا تھا یہ جلوہ کہ جھگڑا تھا پری کا

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۷۹)۔

۔۔۔آراسْتَہ ہونا محاورہ۔
لوگوں کا قطاریں باندھ کر کھڑا ہونا ، فوج کا لڑائی کے لیے صف بستہ ہونا۔ جوں دونوں صفیں آراستہ ہوئیں حضرت خیمہ میں آ ذوالفقار حضرت امیر حمائل کیے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۳)۔

۔۔۔باندْھنا محاورہ۔
قطاریں لگانا ، صف بستہ ہونا یا کرنا۔

کیا گھر سے وہ نکلیں کہ صفیں باندھ کے عشاق
بیرون در استادہ ہیں دیوار کی صورت

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۳۵)۔ زیر کوہ صحرائے ہامانیہ ٹھہرو صفیں باندھنا پرے آراستہ کرنا۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۲۰۹)۔

۔۔۔بَرْہَم ہونا محاورہ۔
رک : صفیں الٹنا۔

غضب آیا پلٹی کر اُس کی مژگاں
صفیں یاروں کی ہیں برہم ابھی سے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۱)۔

۔۔۔جَمْنا محاورہ۔
رک : صفیں آراستہ ہونا۔ فوج کو ساتھ لیکر میدانِ کارزار میں آئے صفیں جمنے لگیں۔ (۱۸۹۷ ، طلسم ہفت پیکر ، ۲ : ۲۹۱)۔

ـــــقائِم کَرْنا محاورہ.
قطاریں لگانا ، صف بستہ ہونا. ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ فرشتے اپنے رب کے حضور کس طرح صفیں قائم کرتے ہیں. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، ستمبر ، ۸).

ـــــکی صَفیں اُلَٹ دینا محاورہ.
رک : صفیں اُلٹ دینا.

تیغ نگہِ ناز جو اے عاشقو چلی
تم دیکھنا صفیں کی صفیں اُس نے دیں اُلٹ

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۳۸).

صِفِّین (کس ص ، شد ف ، ی مع) امذ.
عراق کا ایک مقام جہاں حضرت علی اور امیر معاویہ کے درمیان لڑائی ہوئی تھی.

بلوہ یہ زیادہ نہیں صفّین و جمل سے
ہاں ہے یہ نئی بات کہ پیاسا ہوں میں کل سے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۳۳). [عَلَم].

صَفِینا (فت ص ، ی مع) امذ (قدیم).
رک : سفینہ.

جو عشق کی صورت لکھا سینا صفینا صاف کر
اس کی قلم کاری انگیں نقّاش جک کے گر پڑے

(۱۹۶۲ ، شاہی ، ک ، ۱۱۶). [سفینہ (رک) کا بگاڑ].

صَفِیَّہ (فت ص ، کس ف ، شد ی بفت) امث.
۱. **مالِ غنیمت کا وہ حصّہ جو سردار کے لیے مخصوص ہو.** مالِ غنیمت میں سے خمس کے علاوہ ایک حصّہ رسول اللہ صلعم کے لیے خاص طور پر کر لیا جاتا تھا جس کو صفیہ کہتے ہیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۴۳۹). ۲. **برگزیدہ عورت ، (عَلَم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں سے ایک کا نام.** آنجنابؐ نے سات لونڈیاں وحیہ کلبی کو دیں اور صفیہ کو لیکر آزاد کیا اور اپنے نکاح میں لائے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاء ، ۲ : ۳۵۵). بیبی صفیہ نہایۃ نیکدل اور خوش خلق بیبی تھیں. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۱۳۸). ام المومنین حضرت صفیّہ بنت حیی حضرت ہارون ابن عمران علیہ السّلام کی اولاد تھیں. (۱۹۸۲ ، قرآن و سیرت ، عبدالقیوم ناطق ، ۲۸۸). [صَفی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صَقّال (فت ص ، شد ق نیز بلا شد) صف (قدیم).
صیقل کرنے والا ، آئینہ وغیرہ صاف کر کے چمکانے والا ، زنگ چھڑانے والا ، قلعی کرنے والا.

دل کے درپن کو ہے ذکر اُس کا صقال
کشش ہی کو ہے ذکر اُس کا ابہال

(۱۷۷۴ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۵). [ع : (ص ق ل)].

صَقالِبَہ (فت ص ، کس ل ، فت ب) امذ ، ج.
سلاوی قوم جو بلغاریہ اور قسطنطنیہ کے درمیان رہا کرتی تھی بعد میں بلادِ یورپ میں پھیل گئی ، صقلب ، صقلبی یا صقالی قوم کے افراد ، شمالی قومیں. یافث کی اولاد میں صقالبہ ... ہیں ان کے گھر زمین روم پر تھے. (۱۸۸۳ ، طلائع المقدور ، ۱۰). صقالبہ ان لوگوں کی اولاد میں سے تھے جو براعظم یورپ یعنی جرمنی سے لے کر سلاف تک میں اسیر ہوتے تھے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۳۳). [ع].

صَقالِبی (فت ص ، کس ل) امذ ، امث.
کوکل کی ایک قسم جو مائل بہ تیرگی و کثافت و سیاہی و نرمی ہے (خزائن الادویہ ، ۲ : ۹۰). [صقالبہ (بحذفہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَقَر (فت ص ، ق) امذ.
تر کھجور یا خشک انگور کا شیرہ. صقر مقطع علل اور کاسر ریاح ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۹۳). [ع].

صَقْر (فت ص ، سک ق) امذ.
ایک نر شکاری پرندہ جس کی مادہ باز ہے ، شاہین ، شکرہ ، چرغ. صقر یعنی چرغ ... عجب طور سے شکار کھیلتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۳۸). وہ ... صقر (شاہین) سے شتر مرغ کا شکار کھیلنے کا طریقہ بتاتا ہے. (۱۹۷۲ ، مسلمان اور سائنس کی تحقیق ، ۲۹۱). [ع].

صَقْل (فت ص ، سک ق) امذ.
(آئینے تلوار وغیرہ پر) جلا کرنے کا عمل ، جلا ، چمکدار پالش ، زنگ وغیرہ دور کر کے چمکانا.

بتلاؤں تجھے پاس انفاس
کر صقل یہ آئنے کی غمگیں تو قیاس

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۶). ترکی صقل کے بھورے نمونے قونیہ کے مدرسے کے دیواری نقوش ہیں. (۱۹۳۶ ، اسلامی کوزہ گری ، ۳۱). [ع].

صَقْلَبی (فت ص ، سک ق ، فت ل) امذ.
صقالبہ قوم کا فرد. صقلبیوں کی ایک خاص فوج ... تیار کھڑی رہتی تھی. (۱۹۶۹ ، اندلس تاریخ و ادب ، ۲۷). [ع].

صَقْل گَر (فت ص ، سک ق ، فت گ) صف.
(آئنے تلوار برتن وغیرہ پر) جلا کرنے والا ، قلعی کرنے والا. چار خادم یعنی مسمی امیر بیگ و چوہدری غلام محمد صقل گر و محمد بخش خوجہ حاضر ہیں. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۶۳۹). [صقل ، صقل (رک) کا بگاڑ + گر ، لاحقۂ فاعلی].

صَلِّ (فت ص ، شد ل بکسر) ف م.
رحمت نازل فرما ، درود و سلام بھیج (فعل امر) ، عموماً تراکیب میں مستعمل. [ع].

ـــــعَلا/عَلیٰ/عَلٰے (ـــــ فت ع / ا بشکل ی) فقرہ.
صلّ علیٰ محمدؐ کا مخفف یعنی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج ، سبحان اللہ ، واہ واہ کیا کہنا کی جگہ مستعمل ، مسلمان جب کوئی خوبصورت چیز دیکھیں یا خوشبو سونگھیں تو یہ فقرہ کہتے ہیں.

اس گل کی اور اپنا تب منھ کیا ہے میں نے
جب آشنا لبوں سے صلِّ علا کہا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۱).

وہ علمِ طب میں ترقی ہوئی کہ صلِ علا
ہر ایک ملک نے اس علم کو کیا پیدا
(١٨٧٥ ، فروغِ ہستی ، ٣١) . پھر آپ کا اسے ایسی جگہ لٹکانا کہ جو آتا ہے پہلے اسی پر نظر پڑتی ہے اس کی ، صلِ علیٰ. (١٩٣٣ ، زندگی ، ١٨٢). [صلّ + علا/علیٰ (رک)].

---علیٰ پڑھنا / کہنا ف ل.
آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجنا یا پڑھنا نیز سبحان اللہ کہنا (کسی چیز کی تعریف کرنے کے موقع پر).
وہ کہیں صلِّ علیٰ یہ کہیں سبحان اللہ
دیکھیں مکھڑے پہ جو تیرے مہ و اختر سہرا
(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٢٥٨).
بس ٹھہر جاتا تھا آگے نہ قدم بڑھتا تھا
دیکھنے والا ہر اک صلِّ علیٰ پڑھتا تھا
(١٨٩٠ ، فسانۂ دل فریب ، ٧).
انور نے کہا صلِّ علیٰ واہ بہت خوب
شک اس میں نہیں مدح کے قابل ہے یہ گفتار
(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ١ : ٢٩٠).
وہ جس کے ذکر پہ صلِّ علیٰ کہا جائے
خدا نہیں ہے مگر اس کو کیا کہا جائے
(١٩٨٣ ، میرے آقا ، ٦٧).

---عَلیٰ مُحَمَّدٍ (فت ع ، ی بشکل ا ، ضم م ، فت ح ، شد م بفت ، تن د بکس) فقرہ.
محمدؐ پر درود بھیج.
آپ خدا نے جب کہا صلِّ علیٰ محمدٍ
کیوں نہ کہیں پھر انبیا صلِّ علیٰ محمدٍ
(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٣١٧). [صلِّ علیٰ + محمد (رک)].

---وجَلَّ (---و مع ، فت ج) فقرہ.
ماشا اللہ ، سبحان اللہ ، کیا خوب (مدح و ذم دونوں موقع پر مستعمل).
ایسا نفیس و نادر اسباب اور بیش بہا اور قیمتی کہ صل و جل نظر نہیں ٹھہرتی. (١٨٨٩ ، سیر کہسار ، ١ : ٧٥). لال بادل نیلے آسمان کچھ ایسا جوبن دکھا رہے ہیں کہ صل و جل جیسے شہاب کی چادریں آبی فرش پر جگہ جگہ ڈال دی گئی ہوں. (١٩٣٠ء آغاشاعر، ارمان، ٥٠). [صلّ + و (حرفِ عطف) + جلّ (رک)].

صِل (کس ص) امث.
(تجوید) صل ایسے وصل کی علامت ہے کہ ترک کرنا اُس کا بہتر ہے اور وقف اس پر احسن ہے (مجمع الفنون (ترجمہ) ، ١١٢).
[ع].

صِلّ (کس ص ، شد نیز بلا شد ل) امذ.
چھوٹا سا اور پیلے رنگ کا سانپ جس کے کاٹے پر منتر اثر نہیں کرتا نیز یہ جس چیز پر چلتا ہے اُسے جلا دیتا ہے. سانپ کے سو نام ہیں ... ان میں سے ایک کا نام صل ہے . (١٨٧٣ ، تریاق مسموم ، ٣). ایک قسم کا سانپ جس کو صل ... کہتے ہیں. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٤ : ٣٠٣). [ع].

صَلا (فت ص) امث.
بلانے کی آواز (خاص کر دعوت یا کچھ دینے کے لیے)، دعوتِ عام، وہ صدا جس کا مخاطب غیر معین ہو.
کہ مردی کے مذہب کی ہے یہ صلا
بدردی نے بیدل ہو اپنا بھلا
(١٦٩٥ ، دیپک پتنگ ، ١٩).
اے غم و درد و الم عام ہے اب گھر میں صلا
جس کو جاگہ نہ کہیں ہو ہے یہ مہماں میری
(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ١٣٧).
پیکانِ عشق اس کے تہ کس کے پاس جائیں
گور بن کوئی صلا میں لب کو وا کرتا نہیں
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٢٣٦).
کون ہوتا ہے حریفِ مۓ مرد افگنِ عشق
ہے مکرر لبِ ساقی پہ صلا میرے بعد
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٦٦).
ایک طرف تو یہ صلا ہے کہ ہے دنیا فانی
بزمِ ہستی ہے اک افسانۂ محمود و ایاز
(١٩٣١ ، صبح بہار ، ٥٣) . ایک نہایت لطیف معنی یوں نکل سکتے ہیں کہ پہلے مصرع کو ساقی کی صلا سمجھا جائے. (١٩٨٨ ، فاران ، کراچی ، فروری ، ٣٣). [ع].

---دینا محاورہ.
دعوت دینا ، بلانا ، مشورہ دینا.
مجھے راحت سے رکھو اور دفع ہو یہ عارضہ یارب
صلا ان کو بھی دے یارب جو میری خوبیاں جانیں
(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ١٩).
دے کر مئے طہور کی ہر شخص کو صلا
کرتے ہو پیش روضۂ دارالسلام کو
(١٩٣١ ، بہارستان ، ٥٠٣). میرے بعد شراب کا کوئی خریدار نہیں اس لئے ساقی کو دوبارہ صلا دینے کی ضرورت ہوئی . (١٩٨٨ ، فاران ، کراچی ، فروری ، ٣٣).

---ئے سَمَرقَند / سَمَرقَندی کس اضا (---فت س ، م ، سک ر ، فت ق ، سک ن) امث.
کسی شخص سے کھانے کے لئے محض رسماً پوچھنا ، جھوٹی آؤ بھگت (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [صلا + ے (حرفِ اضافت) + سمرقند (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ئے عام کس اضا ، امث.
عام دعوت.
ادائے خاص سے غالب ہوا ہے نکتہ سرا
صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢٣٦). اس صلائے عام کے جواب میں سیادت حسن ہنسو اٹھتے ہیں. (١٩٣٩ ، اک محشرِ خیال ، ٦٢). [صلا + ے (حرفِ اضافت) + عام (رک)].

---تشد بلا شد
منہ کو کیا لگایا کہ گلے ہی پڑ گئے ، منہ لگانا ہی برا ہوا. یہ

اچھے لینے کے دینے پڑے ٹونکے والی پسائی صلا نشد بلا شد۔ (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۰۹)۔

ـــ کَرْنا محاورہ۔
دعوت کرنا ، کھانا کھانے کو کہنا ، کھانے پر بُلانا۔

حسن کی نعمتِ عظمیٰ ہو مبارک اونکو
کب وہ دیدار کے بھوکوں کی صلا کرتے ہیں

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۲۸)۔ بکاول نے دسترخوان بچھائی ، اس نے امرا کی صلا کی ایک دو اُس کے ساتھ کھانے میں شریک ہوئے (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۶۸)۔

سنبھلیے حضرتِ زاہد یہ بزمِ رنداں ہے
بلا میں ہم تو پڑے آپ کی صلا کر کے

(۱۹۳۳ ، صوت تغزل ، ۲۱۵)۔

ـــ گو (ـــ و مج) صف۔
پکارنے والا ، دعوت دینے والا ، بلانے والا۔

بشارت رساں پیک باد بہار
صلا گوئے مستان صدائے ہزار

(۱۹۳۲ ، بے نظیر وارثی ، کلام ، ۲۶۰) [صلا + ف : گو ، گفتن ـ کہنا]۔

صَلا (فت نیز کس ص) امذ (قدیم)۔
رک : اسلحہ۔

کیومرس نے تاج پنچا کلا
جو بہرام نے لے ، سنواریا صلا

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۷۰)۔ [اسلحہ (رک) کا بگاڑ]۔

صِلا (۱) (کس ص) امذ۔
انعام ، بخشش ، اجر۔

میری بےحوصلگی اس سے سوا اور سہی
اور چاہو تو محبت کا صلا اور سہی

(۱۹۶۹ ، لاحاصل ، ۸۱)۔ [صلہ (رک) کا ایک املا]۔

صِلا (۲) (کس ص) امث (قدیم)۔
رک : اصلاح۔

نہیں ہے شعر میں تاجی کنیں صلا منظور
نکو لطف میں تیری ہے التجا اور ہی

(۱۷۰۷ ، ثنا کرناجی ، د ، ۲۰۰)۔ [اصلاح (رک) کا ایک قدیم املا]۔

صَلابات (فت ص) امث ؛ ج۔
صلابت (رک) کی جمع ، سختیاں۔ صابون ... صلابات کو ملائم کرتا ہے اور ورموں کو پکاتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۸۲)۔

صَلابَت (فت ص ، ب) امث۔
۱. **سختی (عموماً جو معدے یا جگر کے مقام پر ہوتی ہے) ، مضبوطی ، استحکام ، سنگینی۔** جگر کی صلابت کئی مہینے تک باقی رہتی ہے۔ (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۸۲)۔ صلابت اس درجہ تھی کہ پیٹ دبانے سے بھی مطلق نہ دبتا تھا۔ (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۷۶)۔ زندگی میں صلابت اور نزاکت ، سختی اور نرمی کی ساتھ ساتھ ضرورت ہے۔ (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۲۰۵)۔

۲. **(مجازاً) رعب ، دبدبہ ، شان و شوکت ، سخت گیری۔**

اد ک لک دلاں میں صلابت تیری
کھرگ کام کیا ہیں سہابت تیری

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۰)۔

نظر میں تیں ہے مردوں کی صلابت اہل زینت کی
نہیں دیکھا کوئی زنگو شجاعت شیر قالی میں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۹)۔

گرچہ جوگی سی اُس کی صورت ہے
پر بڑی شان اور صلابت ہے

(۱۷۹۱ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۱۰۶)۔ شوکت و صلابت وہ ہے کہ دہلی کے بادشاہ ابراہیم کو ... طرفۃ العین میں خاک میں ملا دیا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۱۲)۔ مسجد قرطبہ میں صلابت اور قوت کا وہ اظہار ہے جو اقبال کو حد درجہ پسند ہے۔ (۱۹۸۷ ، اقبال ایک شاعر ، ۱۰۰)۔ ۳. **پختگی ، خوبی۔** اس کی فکر میں صلابت اور بیان میں متانت ہے۔ (۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۱۰۵)۔ [ع]۔

ـــ ُالشِّرْیان (ـــ ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ش بکس ، سک ر) امث۔
شریانوں کی دیواروں کا سخت ہو جانا جس کا سبب لچک کی کمی ہوتی ہے۔ سوانح ـ معمر اشخاص جن کو صلابت الشریان ہو وہ لوگ جو مصراعی اور عضلی قلبی مرض میں مبتلا ہوں۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۳۳۰)۔ [صلابت + رک : ال (۱) + شریان]۔

ـــ ُالشِّرْیانی (ـــ ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ش بکس ، سک ر) امث۔
صلابت الشریان (رک) سے منسوب یا متعلق۔ ان شاخوں میں اور خاص کر شاخ مقدم میں صلابت الشریانی تبج اکثر بخوبی نمایاں ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح ، ۷)۔ [صلابت الشریان + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ پیما (ـــ ی لین) امذ۔
دھاتوں کی سختی ناپنے کا ایک آلہ۔ شور کے صلابت میں ایک ہلکے ہتوڑے کی بازگشت کے ذریعہ سختی کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، فلزیات ، ۴)۔ [صلابت + ف : پیما ، پیمودن ـ ناپنا]۔

ـــ جنگ کس اضا (ـــ فت ج ، غنہ) امذ۔
لڑائی کا مضبوط ، بہادر ، فوجی عہدے داروں کا لقب (فرہنگ آصفیہ)۔ [صلابت + جنگ (رک)]۔

ـــ شِرْیانی کس صف (ـــ کس ش ، سک ر) امث۔
رک : صلابت الشریان۔ عمومی طور پر سبب کو آرٹیریو اسکلیروسس یعنی صلابت شریانی کہتے ہیں۔ (۱۹۳۵ ، عروقیات ، ۳۷)۔ [صلابت + شریان (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

ـــ مُتَعَدِّد کس صف (ـــ ضم م ، فت ت ، ع ، شد د بفت) امث۔
(طب) ایک قسم کی بیماری جس میں جسم کے اندر طرح طرح کی

سختیاں پیدا ہو جاتی ہیں. یہ دماغی نفسی حرکی اور حرکی قشرہ کے لئے طاقتور ... ہے اور ... صلابت متعدد ، شلل اعتزازی اور التہاب دماغ کے ساتھ وابستہ مختلف قسم کے رعشوں کو دور کرنے کے لئے رائج کی گئی ہے . (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۳۸۱). [صلابت + متعدد (رک)].

صلابتِ مزاج کس اضا (ـــ کس م) امث.
مزاج کی سختی ، طبیعت کا استحکام. سرسید کے زمانہ میں ان کی صلابت مزاج اور مذہبی آزادی کی وجہ سے مذہبی گروہ کالج سے بیزار تھا. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۵۵۲). [صلابت + مزاج (رک)].

صَلات/صَلاة (فت ص) امث.
رک : صلوٰة جو صحیح ہے.

بعد آداب بہ تعظیم ہزاراں تکریم
بھیجے اوں پہ درود اور صلات و تسلیم

(۱۸۵۳ ، داستان صادقاں ، ۳). صلات قائمہ ہے وہ نماز جو قائم ہونے کو ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۳۳).

اسے بھیجتا ہوں ، صلاة و سلام
فَعَبْداً شکوراً اَفَلَا ا کون؟

(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۲۳۸). [صلوٰة (رک) کا ایک املا].

صِلات (کس ص) امذ ؛ ج.
(قواعد) وہ حروف ربط جو افعال کے ساتھ خاص مفہوم ادا کرنے کے لیے لائے جائیں. صلات و اضافات کی یہ ربطیاں بعض ترکیبوں کی الجھنیں غرض ہزاں قسم کے تمام اسالیب موجود ہیں. (۱۹۲۹ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۱۸۰). [صلہ (رک) کی جمع].

صَلاح (فت ص) ، (الف) امث.
۱. بھلائی ، بہتری ، راستی (کردار ، حالت وغیرہ کی) ، نیز فلاح ، بہبود ، نیکی.

بغیر علم و عمل رہ جو کوئی صلاح ڈھنڈے
صلاح نہیں ہے وو ہے عین جنگ ہور جدل

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۶۵). کہ بانو کارخانۂ ایجاد کی ، مرشدہ طریقۂ صلاح و سداد کی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۹). طبیعت تمھاری ہماری طرف ملتفت ہووے تو ادھر آنا عین صلاح ہے. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، افسوس ، ۵۹). ذکاوت کی شوخی و طراری نے صلاح سے اصلاح پائی. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۹۸). ان سے ملاقات کرنا صلاح دولت نہیں اس لیے ہم نے اپنا ارادہ ملتوی کیا. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری ، ۷۱). قرآن اس حقیقت پر بھی متنبہ کرتا ہے کہ زمین کے انتظام میں اصل چیز فساد نہیں ہے جس پر صلاح عارض ہوتی بلکہ اصل چیز صلاح ہے. (۱۹۷۲ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۱ : ۶۹). **۲. نیکوکاری ، بھلمنساہٹ ، نیکی ، ایمان داری.** مال میں فلاح اولاد میں صلاح عطا کر. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۳).

صلاح شیخ کے گو معترف ہوں عالی شہر
یہ ہم تو جانے ہیں جیسی کہ پارسائی ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۱). تو جو اتنی تعریف میرے صلاح و تقویٰ کی کرتا ہے میں کس لائق ہوں. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۱۲۰).

اس چشمِ مست کے ہیں خراباتیوں میں ہم
تقویٰ کجا و زہد کجا و کجا صلاح

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۴). عالم رویا کے مشاہدات کی حقیقی اور صحیح رویت بھی انہیں کے لیے ہے ... جن کے نفس کے آئینے میں صلاح و تقویٰ کا صیقل زیادہ ہو. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۳۱). **۳. مشورت ، مشورہ.**

نوشہ مرشد پاک کو دم دم ساتھ صلاح
بے مرشد کو جو ملا ہوا وہی گمراہ

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۲۵).

کیا سن کر چند اب یہ صلاح
کنور کو را کھوں رین دور نگاہ

(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلا کام ، ۱۶). کوئی متوسط اور سب سلطنتوں کی صلاح سے قرار پائے گا. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین سرسید ، ۷۳).

آئینے سے ہوتی ہیں صلاحیں کہ کسی کو
جب خوب مٹاتا ہو تو کس طرح مٹائیں

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۵۸). **۴. رائے ، تجویز ، مرضی ، صوابدید.**

بھواں کماں نین تیرے تے کنن نہ چھوٹیا
پلک ہو بیٹھے ہیں مارو نہ مارو تم پہ صلاح

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۶). صلاح بہت خوب تھی مگر خلیفہ نے آوے نہ مانا. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ (عبدالکریم) ، ۱ : ۳۹).

بس جم کو تم کہو اسے دین نوح کا علم
کی عرض جو صلاحِ شہِ آسماں حشم

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۵). لکھنا سکھانے کی تو میری صلاح نہیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۵۶). سلطان نے اس صلاح کو نہایت پسند کیا. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۲۰). **۵. ارادہ ، منصوبہ.**

اب تو قائم ہے کوچ ہی کی صلاح
یوں گھر اپنا ہے پھر جب آنے کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۴۳).

سیدھے ہی جائیں کعبہ کو بیت الصنم سے ہم
گر پھیر دے نہ وہ ستم کج ادا صلاح

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۴). **۶. صلح ، مصالحت ، آشتی.** القصہ عشق بادشاہ سوں صلح صلاح کیے ہیں کر بے غم نا اچھنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۳).

محتسب سے صلاح کیجیے گا
مے کو چندے مباح کیجیے گا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶).

بہار آئی ہے صہبائے لالہ رنگ نہیں
دم صلاح ہے ساقی سے وقتِ جنگ نہیں

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۱۷۹). **۷. اصلاح ، درستی ، تصحیح ، صحت کرنا.**

عزیزاں سن کے اس قصے کا مضموں
صلاح تم بخشنا میرے سخن کوں

(۱۶۴۹ ، قصہ تمیم انصاری (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۶۳۰)۔ لوگوں کی ... صلاح اطوار نہایت دشوار معلوم ہوتی ہے۔ (۱۸۸۰ ، تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۲۰۹) ۔ ۸۔ **مناسب اور صحیح راستہ (چلن یا اطوار کا) ، مناسب اور مفید چیز ، مصلحت کی تدبیر یا کارروائی ؛ موزونیت ، صلاحیت۔**

بہار آئی ہے صہبائے لالہ رنگ نہیں
دمِ صلاح ہے ساقی سے وقتِ جنگ نہیں

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۱۴۹)۔ (ب) صف۔ **قرینِ مصلحت ، مفید ، موزوں ، مناسب ، بہتر۔**

رہے زمین پر تو رہا چین سے نہ دل
رکھنا ہے ایسے شخص کا زیرِ زمیں صلاح

(۱۸۸۵ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۱۵۰)۔ اب مجھے یہاں رہنا صلاح نہیں۔ (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی ، ۳۶)۔

پیری میں خاک توبہ کروں جب کہے طبیب
نادان ایسے وقت میں ہے میکشی صلاح

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۶۴)۔ (ج) امذ۔ **زمانۂ جاہلیت میں امن کی وجہ سے مکّہ کو صلاح کہا کرتے تھے** (بلوغ الارب (ترجمہ) ، ۳۹۱)۔ [ع]۔

ـــُ الکُل (ـــ ضم ح ، غم ا ، سک ل ، ضم ک) صف ؛ امذ۔
امن و آشتی سے رہنے والا ، نیکی کرنے والا ، خاص و عام کا بھلا چاہنے والا ، نہایت نیک شخص۔

بعضے کہتے سُنّی مجھے بعضے کہتے ہو شیعہ ہے
بعضے صلاح الکل کہتے بعضے کہتے قابل نہیں

(۱۶۸۶ ، دیوانِ معظم ، ۶)۔ [صلاح + رک: ال (۱) + کُل (رک)]۔

ـــ اَندیش (ـــ فت ا ، سک ن ، ی مج) امذ ؛ صف۔
بھلا چاہنے والا ، خیر اندیش۔

صلاح اندیش شہ کا ہر نکوئی بخش عالم کوں
بقولِ حضرتِ یزداں پسند ہے شاہ مرسل کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۵۳)۔ [صلاح + ف : اندیش ، اندیشیدن ۔ سوچنا ، خیال کرنا]۔

ـــ اَندیشی (ـــ فت ا ، سک ن ، ی مج) امث۔
صلاح اندیش (رک) کا اسم کیفیت ، خیر اندیشی۔ نوکروں اور سرداروں نے صلاح اندیشی سے مفارقت اختیار کی۔ (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۸ : ۱۱۳)۔ [صلاح اندیش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ بَتانا محاورہ۔
رائے دینا ، تدبیر بتانا ، راستہ دکھانا۔

قُلابے آسمان و زمین کے ملا نہ تو
اُس مہوش سے ملنے کی ناصح بتا صلاح

(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۹۸)۔

ـــ بَدَلنا محاورہ۔
رائے کا تبدیل ہونا ، رائے بدلنا ، ارادہ تبدیل ہونا ، سوچ میں تبدیلی پیدا ہونا۔

قائم مزاج کیا ہو تمہیں وہ نہیں بتو
دل کی طرح بدلنے لگی ہر گھڑی صلاح

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۶۴)۔

ـــ پَر جانا / چَلنا محاورہ۔
کسی کے مشورے پر عمل کرنا (مہذب اللغات)۔

ـــ پَلَٹنا محاورہ۔
رائے بدلنا ، ارادہ یا منصوبہ بدل جانا۔ آخر میں صلاح پلٹ گئی۔ (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۴۶)۔

ـــ پُوچھنا محاورہ۔
مشورہ لینا ، رائے لینا۔

پوچھو صلاح عیش کی ان سے جو شاد ہوں
کیا جانے آہ یہ دلِ اندوہ گیں صلاح

(۱۸۸۵ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۱۵۰)۔

منظور چشمِ یار ہے سب عین مصلحت
پوچھے بلاکشوں کی کسی سے بلا صلاح

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۴)۔ وزیر سے صلاح پوچھی ، اس نے دست ادب جھوڑ کر یہ بات کہی۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۸)۔

ـــ ٹَھہرانا / ٹَھیرانا محاورہ۔
مشورہ دینا ، رائے دینا۔ بیگم کہی تم خوب صلاح ٹھہرائی ہو جلدی سے جاؤ۔ (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز ، ۸)۔

دل عشق میں جو میری نہیں مانتا صلاح
ٹھہرائی اس کے جی میں ہے کیا جانے کیا صلاح

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۸)۔

ـــ ٹَھہرنا / ٹَھیرنا محاورہ۔
صلاح ٹھہرانا (رک) کا لازم ، رائے قائم کرنا۔ وزیر زادہ و گل رخ کی بھی یہی صلاح ٹھہری کہ جو طوطا کہتا ہے سو کیجیے۔ (۱۷۳۹ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۳)۔ لاچار یہی صلاح ٹھیری کہ سب اسباب کو بند کر کر قفل کر دیا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۸)۔

ٹھیری ہے اُن کے آنے کی اب کل پہ یا صلاح
اے جانِ بر لب آمدہ تیری ہے کیا صلاح

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۴)۔

ـــ دَولَت کسی اضا (ـــ و لین ، فت ل) صف ، امث۔
ریاست کے لیے موزوں اور مفید نیز عوام کی صلاح۔ ان سے ملاقات کرنا صلاح دولت نہیں اس لئے ہم نے اپنا ارادہ ملتوی کیا۔ (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری ، ۴۱)۔ [صلاح + دولت (رک)]۔

ـــ دِہی (ـــ کس د) امث۔
مشورہ دینا ، رائے دینا۔ صلاح دہی ان لوگوں کی بالکل موقوف ہے۔ (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۹۱)۔ [صلاح + ف : دہ ، دادن ۔ دینا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ دِید (ـــ ی مع) امث۔
مشورت ، تجویز ، مشورہ (نوراللغات)۔ [صلاح + دید (رک)]۔

---- دینا محاورہ۔
مشورہ دینا ، رائے دینا ، تجویز پیش کرنا۔

سلا دے بھیج یکشنبہ شتابی باندھ سر ڈھانکا
وونی اس ٹونگے سوں سچ لگتا مراد آیا ہی کتنم کا

(۱٦۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱٦)۔ اکثروں نے صلاح دی کہ اے ملک تمہارا ملک سب آباد و زرخیز ہے۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳۷)۔ یہ ضرور صلاح دیتا ہوں کہ جہاں تک جائداد وغیرہ کا تعلق ہے اس کا انتظام اپنے سامنے ہی اپنا کر دو کہ کسی قسم کا ابہام باقی نہ رہے۔ (۱۹۳۷ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۳۸۹)۔ شاید وہ حالات کی نزاکت کو سمجھ کر مہاراجہ کو اصلاح احوال کی صلاح دے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۳)۔

---- کار صف۔
۱. **مشورہ دینے والا ، مشیر ، وزیر۔** صلاح کار جب شمشیر و قلم کو قائم مقام حکم سلطنت سمجھ کر واسطے آبادی و خبر گیری ملک ... متعین فرمایا۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳۰)۔

رنگ کیا ہے امیدواروں کا
ڈھنگ کیا ہے صلاح کاروں کا

(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۱۳)۔ اس نے ... شوکت متر کو اس باب میں اپنا صلاح کار بنایا۔ (۱۹۰۳ ، سوانح عمری ملکہ وکٹوریہ ، ۱٦۳)۔ ہندی صلاح کار سیمتی نے کہا کہ وزارتِ داخلہ کی ہدایات کے تحت ، اس نے ... ہندی افسران کی تقرری کی سفارش کی ہے۔ (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۱۹۸)۔ ۲. **پرہیزگار، متقی** (فرہنگ آصفیہ)۔ [صلاح + کار ، لاحقۂ فاعلی]۔

---- کار کُجا و مَن خَراب کُجا کہاوت۔
مجھ جیسا برباد کہاں اور صلاح کار کہاں یعنی دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں (جامع الامثال)۔

---- کَرنا محاورہ۔
۱. **مشورہ کرنا ، رائے معلوم کرنا۔**

جمع ہو گئے اور کرنے ہوئے صلاح
محمد علی سے فراغت فلاح

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۳۱)۔ جب یہ سنا اور سوچے کہ خوش آواز اور خوش الحان نوجوان ہے تو صلاح کرنے لگے۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۷۹)۔ رسول خان جلالہ والا نے صلاح کی کہ آؤ ہم بھی وہاں چلیں۔ (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۱٦)۔ ۲. **بلانا (کھانے کے لیے)، تواضع کرنا ، خاطر مدارات کرنا؛ (عموماً) عام دعوت دینا۔**

ساقی صلاح کی ہے تو منہ سے لگا دے خم
دو چار جام سے تو میں سرشار ہو چکا

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۱۰۹)۔ اس نے ملازم شہزادی کا سمجھ کر شراب و کباب کی صلاح کی۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۳۹)۔ علیک سلیک کے بعد انہوں نے کھانے کی صلاح کی۔ (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲٦۳)۔ ۳. **صلح کرنا ، مصالحت کرنا ، آشتی قائم کرنا ، دوستی کرنا۔**

غضب ہے صلاح کیجیے گا
ہے کو چندے مباح کیجیے گا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱٦)۔

---- کے لیے بُڈّھے ، لَڑنے کے لیے جَوان کہاوت
مشورہ بڈھوں سے لینا چاہیے اور لڑنے کے لیے جوان آدمیوں کو ہمراہ لینا چاہیے (جامع الامثال)۔

---- لینا محاورہ۔
رائے لینا ، مشورہ لینا ، تدبیر معلوم کرنا۔

یہ ہی مرا رفیق ہے یہ ہی مرا شفیق
لوں کس سے واں کے جانے کی دل کے سوا صلاح

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۸)۔ بڑی مہم کا منصوبہ باندھ لیا اور ماں باپ سے صلاح تک نہ لی۔ (۱۹۱۷ ، مراری دادا ، ۵۷)۔ میں نے صلاح لی... انہوں نے اتنے قانونی نکتے بتائے کہ ان کی جانب میرا دھیان گیا ہی نہیں تھا۔ (۱۹۸۸ ، افکار، کراچی ، نومبر ، ۹۲)۔

---- مَشْوَرَہ کرنا محاورہ۔
باہم مشورہ کرنا ، تبادلہ خیال کرنا ، ایک دوسرے کی رائے لینا ، مل کر تدبیر کرنا۔ سپاہیوں نے آپس میں صلاح مشورہ کر کے کہا کہ ٹھیک ہے۔ (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۵۵)۔

---- مَصْلَحَت کَرنا محاورہ (قدیم)۔
رک : صلاح مشورہ کرنا۔ ٭درباری امرا جتنے تھے جمع ہوئے اور صلاح مصلحت کرنے لگے٭۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰)۔

---- مِلْنا محاورہ۔
ایک رائے ہونا ، ہم خیال ہونا ، تدبیر پر اتفاق ہونا۔

عادت میں فرق رائے جدا وضع مختلف
اے ہند گو ملے گی نہ میری تری صلاح

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ٦۷)۔

---- وَقْت کس اضا (---- فت و ، سک ق)۔(الف) امث۔
مصلحت ، وقت کا تقاضا ، مناسب موقع۔ اس نے جواب دیا کہ یہ صلاح وقت نہیں کہ یکایک اپنا تھر چھوڑ دیجیئے یا تر پیٹھیے۔ (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی، ٦۱)۔ بادشاہ نے صلاح وقت اسی میں دیکھی کہ قلعہ مظفر خان سے لیکر مغرور راجہ کے ایک بھانجے کو عنایت کر دیا۔ (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۷۸)۔ (ب) صف۔ **بہتر ، مناسب ، موزوں** (پلیٹس)۔ [صلاح + وقت (رک)]۔

---- ہونا محاورہ۔
صلاح کرنا (رک) کا لازم ، رائے ہونا ، مشورہ ہونا (ماخوذ : مہذب اللغات)۔

صَلاحاً (فت ص ، فت ح ، تن ح بفت) م ف (قدیم)۔
مشورہ کے طور پر ، رائے دینے کے انداز میں۔

و لیکن تھی از بس نہٹ ذی شعور
صلاحاً کہا اس سے یوں بالضرور

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، ۵۳)۔

صَلاحْنا (فت ص ، کس ح) ف م.
بہتر جاننا ، صحیح سمجھنا ، جائز ماننا.

مرشد وہی صلاحنے جیسے شرع فرمائے
غیر شرع جو سنت ہے وہ تو نہیں روائے

(١٦٥٣ء ، گنج شریف ، ٩٤). [صلاح + نا ، علامت مصدر].

صَلاحی (فت ص) صف ؛ امذ.
١. **صلاح (رک) سے منسوب یا متعلق ، صلاح کا ، بہبود کا.** سیاسیات معاشی نعروں کا ضمیمہ بن کر رہ گئی ہے اس لیے تجدید کے صلاحی و اصلاحی مقصد کے مد نظر معاشیات کا معاملہ اہم و مقدم ہو گیا ہے. (١٩٥٥ء ، تجدید معاشیات ، ١٥). ٢. **صلاح مشورہ دینے والا ، صلاح کار.**

صلاحی اوسکا ہے آپونے صحرا
ہے اوسکا رتھ روپہرا اور سہرا

(١٨٦٠ء ، نواد عجب (رسالہ علم جوتش) (ق) ، ١ م). ٣. **لئے کبوتروں کو بازی کے لیے تیار کرنے کو باہمی تعاون کرنے والے دو کبوتر باز جو یہ معاہدہ کر لیتے ہیں کہ اس زمانے میں ایک دوسرے کا پکڑا ہوا کبوتر واپس دے دیا کریں گے.** تا وقتیکہ صلاحی سے لڑ کر بخوبی نہ چھوٹنے لگیں صیدی سے نہ لڑائیں. (١٨٩١ء ، رسالہ کبوتر بازی ، ١٠٠). [صلاح + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَلاحِیَّت (فت ص ، کس ح ، شد ی بفت) امث.
١. **(کسی شے یا شخص کے) درست ہونے کی صورت حال ، درستی ، بہتری ، اصلاح ، نیکی ، پارسائی ، خوبی.**

علم سیکوں صالحاں سوں جا ملوں
وہ صلاحیت کی ہو صالح جیوں

(١٧٥٣ء ، ریاض غوثیہ ، ١٥٣).

صحابہ اور بھی صالح تھے لیکن
صلاحیت کا احصا غیر ممکن

(١٨٥٥ء ، ریاض السلمین ، ٥٦). عوام الناس کی رفاہیت و صلاحیت کا ساعی رہے گا. (١٨٨٨ء ، اختر شاہنشاہی ، ٤٨). اس پر بھی انہوں نے صلاحیت نہ اختیار کی تو لڑیں گے. (١٩٢٥ء ، ابوالحسنین ، ٢٠). ٢. **لیاقت ، اہلیت ، قابلیت.**

آدمی میں مصحفی اتنی صلاحیت تو ہو
دوست رکھتا ہوں میں قرطاس غلط بردار کو

(١٨٢٣ء ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ١٩٦). اس کی صلاحیت ہر شخص میں ہونا ممکن نہیں. (١٩١٢ء ، فلسفیانہ مضامین ، ٩٤). مجھ میں سوچنے سمجھنے کی کوئی صلاحیت نہ تھی. (١٩٨٦ء ، قطب نما ، ٣٠). ٣. **ملائمت ، نرمی ، آہستگی ، دھیرج.** اس کا جوش و خروش دھیما ہو کر رفتار میں صلاحیت و آہستگی پیدا ہو جاتی ہے. (؟ ، دختر فرعون (ترجمہ) ، ١ : ٢١). ٤. **حادثات اور مسافروں کی آمد و رفت وغیرہ کا وہ روزنامچہ جسے پولیس تھانے میں مرتب کرتی ہے ، روزمرہ کا احوال جو تھانہ دار حاکم کو لکھ کر بھیجتا ہے ، روزنامچہ.** مطلع ہونا آمد و رفت مسافرین اور متر ددین از روئے بہی صلاحیت. (١٨٤٩ء ، دستور العمل انگریزی (ترجمہ) ، ٩٩). [ع].

---بہی (---فت ب) امث.
محکمۂ مال یا پولیس کا روزنامچہ (فرہنگ آصفیہ). [صلاحیت + بہی (رک)].

---پر آنا محاورہ
راہ پر آنا ، درستی پر آنا ، نیک ہو جانا. جب سے شادی ہوئی ہے مزاج صلاحیت پر آ گیا ہے. (١٩٢٦ء ، نور اللغات ، ٣ : ٣٣٥).

---پَسَنْد (---فت پ ، س ، کس ن) صف.
نرم مزاج ، نیک و پارسا. سنگھ راس ، اس راس کے جنم سے متحمل مزاج اور صلاحیت پسند اور شراب اور گوشت سے زیادہ رغبت ہو. (١٨٨٨ء ، کشاف النجوم ، ٩٣). [صلاحیت + پسند (رک)].

---پیدا کَرنا ف م.
قابلیت پیدا کرنا ، لیاقت ابھارنا. وہ میرے اندر ... صلاحیت پیدا کر رہے تھے. (١٩٨٤ء ، سات دریاؤں کی سر زمین ، ٩).

---رَکْھنا ف م.
قابلیت رکھنا ، استعداد رکھنا. اخبار کا اجرا کسی ایسی قدآور شخصیت نے کیا جو رائے عامہ پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتی تھی. (١٩٨٨ء ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، ٥٤).

---طَبْع کس اضا (---فت ط ، سک ب) امث.
نیک مزاجی ، مادۂ قابلیت ، سمجھداری (ماخوذ : مہذب اللغات). [صلاحیت + طبع (رک)].

---کار کس اضا ، امث.
کام کی استعداد ، کام کرنے کی قابلیت. مشورہ دیتے وقت محقق کی دلچسپی اور صلاحیت کار ملحوظ رکھیے. (١٩٨٦ء ، اردو میں اصول تحقیق ، ١ : ٩٩). [صلاحیت + ف : کار ، کردن ــ کرنا].

---کو زَنْگ لَگْنا محاورہ.
اہلیت کا ناکارہ ہو جانا ، بےکار ہو جانا ، قابلیت ختم ہو جانا. ہم واقعی سوچنے لگے کہ شاید ہماری صلاحیتوں کو زنگ لگ گیا ہے. (١٩٤٣ء ، یہ یاراں دوزخ ، ٢٠٤).

---لِکْھنا ف م.
سراؤں کے آنے جانے مسافروں کا نام پتہ وغیرہ کا احوال لکھنا ، رپورٹ لکھنا ، درج رجسٹر کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---مَآب (---فت م ، ا بمد) صف.
رک : **صلاحیت پسند ، نرم ، ملائم ، لچکیلا ، لچکدار.** جلال شاہ کی طبیعت پہلے ہی صلاحیت مآب تھی ... شاہ صاحب کا بیان سن کر کانپ گیا. (١٩٢٨ء ، حیرت دہلوی ، حیات طیبہ ، ٩٦). [صلاحیت + مآب (رک)].

صَلادَت (فت ص ، د) امث.
ٹھوس پن ، ٹھوس ہونے کی کیفیت ، سختی ، ٹھوس ہونا. جیالوجی کے جاننے والے جانتے ہیں کہ سختی و صلادت ایک عارضی صفت ہے. (١٩٠٦ء ، طبقات الارض ، ١٠). [ع].

صَلا (فت ص) امذ.
کھانے کی دعوت ، صَلا ، بُلانا. دستور کی بات ہے کہ کھانے کی صلاء آدمی دوسروں کی کرتا ہے مگر اس سے غرض یہ نہیں ہوتی کہ لوگ اس کے ساتھ کھانے لگیں۔ (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۲۹۲)۔ [ع]۔

صِلایَہ (کس ص ، فت ی) امذ.
پتھر ، سل ، سل بٹہ ، کھرل (اسٹین گاس ؛ فرہنگ عامرہ)۔ [ف]۔

--- کَرْنا ف م.
(طب) **کھرل یا سل بٹے پر پیسنا ، (برادے یا پوڈر وغیرہ کو) پانی یا شربت وغیرہ میں حل کرنا.** نمکِ سنگ ... صلایہ کر کے لگانا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۹۹)۔ تمام کو باریک پیس کر پانی میں غبار کے مانند صلایہ کریں۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶)۔

صَلْب (فت ص ، سک ل) امذ.
جلنا (بخار میں) ؛ صلیب پر چڑھانا ؛ چھیڑنا ، ستانا ، تنگ کرنا (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس)۔ [ع]۔

صُلْب (ضم ص ، سک ل)۔(الف) امذ ؛ امث.
۱. **ریڑھ کی ہڈی ، پشت کے مہرے.** ان منکوں کے تمام سلسلہ کو صلب یا عمود الفقرات (ورٹی برل کالم) کہتے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۷)۔ دونوں کے جسم میں صُلب یعنی ریڑھ کی ہڈی موجود ہے۔ (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۱۰)۔ ۲. (**مجازاً**) **نطفہ ، نسل نیز حسب شرف آبائی.** باپ کے صلب میں تی جو قطرہ ماں کی رحم میں آیا تھا ہور جیو اس میں سمایا تھا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۸)۔ اس حال کا نانوں گنج مخفی ہے ہور اس کا مثال ... جیوں صلب وبا جیوں شکم مادر ہے۔ (۱۶۹۷ ، پنج گنج ، ۲۸)۔ یہ شخص کوئی قدسی نژاد ہے یا صلب کسی بادشاہِ بلند اقبال کا۔ (۱۹۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۲۶)۔ یہ صاحبزادیاں میرے صلب سے نہیں۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۷۹)۔ گندھرپ کی صلب سے ایک فرزند پیدا ہوا۔ (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۹۰۲)۔ پشتہ یعنی تلوار کا پچھلا حصّہ لیکن پشت بمعنی صلب یعنی نطفہ اور ذات کا اشارہ موجود ہے۔ (۱۹۷۹ ، اثبات و نفی ، ۷۹)۔ (ب) صف. **سخت ، ٹھوس ، مستحکم ، مضبوط.**

قیامت سست ہے یہ نبض اللہ
بدرجہ صلب ہے اور ہے بطی آہ

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۳۰۲)۔ اگر ... صلب چیز کچھ مدت تک جسم کو دبائے رکھے تو ممکن ہے کہ دماغ کی صورت بدل جائے۔ (۱۸۹۵ ، فرینالوجی ، ۳۶)میں نے ایک بیمار کو دیکھا اس کی نبض صلب اور بطی تھی۔ (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۹ دسمبر ، ۶)۔[ع]۔

--- بَصُلْب (---فت ب ، ضم ص ، سک ل) م ف.
نسل در نسل ، ایک نسل سے دوسری نسل تک ؛ (مجازاً) طویل عرصہ تک. یہ درخت ... قرن بہ قرن اور صلب بہ صلب بعہد و میثاق انتقال پاتا رہا۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲)۔ [صلب + بہ (حرفِ جار) + صلب (رک)]۔

--- پِدَر کس اضا(--- کس پ ، فت د) امذ.
باپ کا نطفہ. یہ آواز تمام بنی آدم کے ... کان میں ڈالی حتّٰی کہ جو صلبِ پدر اور رحم مادر میں تھا۔(۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۳۳)۔

تا کہ اسکی ازل سے تھی بریھہ
تھا صُلبِ پدر میں قد خمیدہ

(۱۸۸۶ ، کلیات اردو ، ۸۷)۔ [صلب + پدر (رک)]۔

صُلْباً بَعْدَ صُلْبٍ (ضم ص ، سک ل ، تن ب بفت ، فت ، ب ، سک ع ، فت د ، ضم ص ، سک ل ، تن ب بکس) م ف.
ایک نسل کے بعد دوسری نسل میں ، نسل در نسل ، نسلاً بعد نسلٍ. علم ان کے خانوادہ میں بطناً بعد بطنٍ اور صلباً بعد صلبٍ ... چلا آتا ہے۔ (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۵۲)۔

صُلْبی (ضم ص ، سک ل) صف.
۱. **صلب (رک) سے منسوب یا متعلق ، نسل کا ، پشتینی نیز سگا (بیٹا وغیرہ).** تفسیر زاہدی میں ہے کہ جمیع اولاد آدم علیہ السلام کی صلبی توام ہوتی ہے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۱۱)۔ جو حکم کہ صلبی بیٹے کی زوجہ سے متعلق ہے وہ اس کی زوجہ سے متعلق نہیں ہو سکتا۔ (۱۸۹۸ ، سرسیّد ، مضامین ، ۱۶۶)۔ متبنّٰے بیٹوں کے ساتھ ہر طرح ہر صلبی بیٹوں کی سی مدارات کی جاتی تھی۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۵۲)۔ ان کا ترکہ ساری امت کا ہے ان کی نسل صلبی اولاد کیلئے مخصوص نہیں۔ (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۱۶)۔ ۲. **جائز (اولاد)** (پلیٹس)۔ [صلب + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

صُلْبِیَّہ (ضم ص ، سک ل ، کس ب ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ ؛ صف.
(آنکھ کے تین پردوں میں سے) اوپر کا پردہ ، آنکھ کا ایک سخت طبقہ جو سفید ہوتا ہے. یہ طبقۂ صلبیہ کی طرف سے نکلا ہے۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۸۱)۔ ملتحمہ ... صلبیہ کرۂ چشم کے سپید حصّے کے ساتھ ڈھیلے طور پر اتصال رکھتا ہے۔ (۱۹۲۱ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ۳ : ۳۷۳)۔ آنکھ کی دیوار تین تہوں پر مشتمل ہے ان میں سب سے اوپر کی تہہ کو صلبیہ کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۵ ، حیوانیات ، ۱ : ۱۳۵)۔ [صلبی + ہ ، لاحقۂ صفت و تانیث]۔

صُلْح (ضم ص ، سک ل) امث.
۱. **میل ملاپ ، مصالحت ، آشتی ، سمجھوتا ، جنگ کی ضد.**

آئے ہو بعد صلح کبھو ناز سے تو ہاں
منہ پھیر ادھر سے بیٹھے ہو جیسے لڑے ہوئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۱)۔

اوس سے کیا مدعا کہوں سالک
صلح کی بات کو جو شر سمجھے

(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۱۶۰)۔ اپنے آپ سے یا دنیا سے مکمل صلح نہیں ہو سکی۔(۱۹۸۸ ، تشبیب ، ۷۷)۔ ۲. **امن و امان** (مہذب اللغات)۔ ۳. (**تصوف**) **عبارت ہے**

قبول اعمال اور عبادت اور وسائط قرب ہے اور اس سے رضا بقضا بھی مراد لیتے ہیں اور عنایت حق کو بھی کہتے ہیں جو بعد آزمائش ہوتی ہے (مصباح التعرف). ۴. **کبوتر بازوں کا باہمی عہد جس کے سبب ایک دوسرے کے کبوتر کو بغیر معاوضہ لیے واپس کر دیتا ہے.**

صید ہی میں نہ فقط ذبح کا کچھ قصد رہا
صلح بھی ٹھیری تو پھڑکا ہی کے چھوڑا ہم کو
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۲). [ع].

---آمیز (---ی مج) صف.
صلح سے پیوستہ ، پُرامن ، صلح پسندانہ.

چاہتا ہوں دل ستی اے نازنین
جنگ تیری وہ کہ صلح آمیز ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۰). [صلح + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا ، ملانا].

---بازی امث (قدیم).
دوستی ، میل ملاپ ، ربط ضبط.

دندیاں سوں کرو صلح بازی اول
کہ دلدی سوں ہوتا ملک میں خلل
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰). [صلح + ف : باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پسند (---فت پ ، س ، سک ن) صف ، امذ.
صلح جو ، امن پسند ، وہ جو جھگڑے فساد کو پسند نہ کرے ، مصالحت پسند. مسلمانوں کو مکہ میں جان و مال کی حفاظت یا امن و امان حاصل نہ تھا اور اگرچہ وہ قوم کے لیے بے ضرر اور صلح پسند رکن تھے. (۱۸۸۳ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ۳۰). [صلح + پسند (رک)].

---پسندی (---فت پ ، س ، سک ن) امث.
امن پسندی ، میل ملاپ ، مصالحت کیشی. دوسری قومیں اور ذاتیں جو صلح پسندی اور امن پسندی کی قائل تھیں انہیں بزدل اور حقیر نظر آئیں. (۱۹۸۶ ، تاریخ اور آگہی ، ۱۵۰). [صلح پسند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ٹھہرنا / ٹھیرنا محاورہ.
تصفیہ ہو جانا ، ملاپ ہونا ، لڑائی کے بعد میل ہونا ، سمجھوتا ہونا. اُن میں اور بدرالدین لولو میں صلح ٹھہر گئی. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۰).

---جُو (---و مع) صف.
صلح پسند ، صلح کا متلاشی ، صلح کا خواہاں. اس حالت میں جب کہ آنحضرتؐ ایک صلح جو اور خیراندیش تبلیغ کر رہے تھے... جلاوطن کیے گئے. (۱۸۸۳ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ۳۳). اسلام مشرق عیسائیوں کے مقابلہ میں کہیں زیادہ نرم خو اور صلح جو تھا. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۳۸). اب تمہارا رویہ اچانک بہت صلح جو ہو گیا ہے. (۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۱۲۸). [صلح + ف : جُو ، جستن - ڈھونڈنا].

---جُوئی (---و مع) امث.
صلح و آشتی سے رہنا ، مصالحت کرنا ، مفاہمت ، عاقبت اندیشی اور صلح جوئی ان میں تھی ہی نہیں. (۱۹۵۱ ، نیم رخ ، ۲۰). مناسب یہی ہے کہ اس کا تدارک گفت و شنید اور صلح جوئی سے کیا جائے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۲۷). [صلح جو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---جُویانہ (---و مع ، فت ن) صف.
صلح جوئی کا ، مصالحت پسندانہ ، امن پسندانہ. سرسید احمد خان کی صلح جویانہ کوششوں کا بھی کوئی نتیجہ نہ نکلا. (۱۹۶۹ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۰۵). [صلح جو + یانہ ، لاحقۂ صفت].

---حُدَیبیَہ کس اضا (---ضم ح ، ی لین ، کس ب ، فت ی) امث.
سن ۶ ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے حدیبیہ کے مقام پر ایک معاہدہ کیا تھا جو صلح حدیبیہ کے نام سے معروف ہے.

لکھا تفسیر میں ہے ثعلبی نے
کہ جب صلح حدیبیہ ہوئی تھی
(۱۸۷۳ ، مثنوی برق لامع ، ۷). صلح حدیبیہ تک دشمن کی طرف سے کوئی صلح یا باہمی معاہدہ نہیں ہو سکا. (۱۸۸۳ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ۲۸). لیکن بظاہر صلح حدیبیہ کو جب کفار نے توڑ ڈالا اس کے بعد اور اسی کے متعلق یہ واقعہ معلوم ہوتا ہے. (۱۹۱۳ ، مکاتیب شبلی ، ۲ : ۵۱). [صلح + حدیبیہ (عَلَم)].

---دوست (---و مع ، سک س) صف ، امذ.
صلح پسند ، پُرامن ، صلح کل ، آشتی پسند ، امن خواہ (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ). [صلح + دوست (رک)].

---دینا محاورہ (قدیم).
اصلاح دینا ، درست کرنا ، خامیاں دور کرنا ، مشورہ دینا.

اگر ہوئے گا کچ اس میں کم و بیش
صلح دیوے عارفاں نیک اندیش
(۱۷۰۳ ، گنج الاسرار ، شہ تراب ، ۳).

---شِکَنی (---کس ش ، فت ک) امث.
صلح کا عہد توڑ دینا ، عہد شکنی (جامع اللغات). [صلح + ف : شکن ، شکستن - توڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کاری امث.
صلح و آشتی سے رہنا ، مصالحت کرنا ، مفاہمت ، عاقبت اندیشی کے نور سے معمور تھی. (۱۷۷۴ ، توبۃ النصوح ، ۱۲). [صلح + ف : کار ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کامِل کس صف (---کس م) امث.
(اپنے پرائے) سب سے رواداری برتنا ، مستحکم مصالحت ، مکمل صلح ، پختہ مفاہمت (پلیٹس). [صلح + کامل (رک)].

---کَرانا ف م.
مصالحت کرانا ، فریقین میں جھگڑا ختم کرانا ، ربط ضبط قائم کرانا ،

جن لوگوں کو صلح کرانے کا حکم ہے ان کے لیے یہ درست نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے دلوں میں کدورت رکھیں۔ (۱۹۸۳ء ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۳۲)۔

---- کَر دینا محاورہ۔
(فریقین میں) جھگڑا ختم کرنا ، امن قائم کرنا ، ربط ضبط بحال کرنا (پلیٹس)۔

---- کَرنا محاورہ۔
۱. **(i) لڑائی یا دشمنی کا خاتمہ کرنا ، تعلقات بحال کرنا ، باہمی موافقت قائم کرنا ، دوستی کرنا۔**

وہی خوب ہو صلح اس سوں کریں
سر اور گردن اپنی اپا کر دھریں

(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۱۰۸)۔

زالِ دنیا نے صلح کی کس دن
یہ لڑاکا سدا سے لڑتی ہے

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۱۸۸)۔ بہتر ہے کہ قریش ایک مدّت کے لیے ہم سے صلح کر لیں۔ (۱۹۶۳ء ، محسن اعظم اور محسنین ، ۶۱)۔
(ii) فریقین میں مصالحت کرانا ، کسی کے درمیان امن قائم کرنا نیز عارضی صلح کرنا ، کچھ عرصے کے لیے جنگ ملتوی رکھنا (پلیٹس)۔ ۲. **(قدیم) درست کرنا ، بہتر بنانا ، اصلاح کرنا۔** توں راجبوت کو عشق سوں صلح کیا ہے۔ (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲۹۱)۔

---- کَرْوانا محاورہ۔
رک : صلح کر دینا (پلیٹس)۔

----ِ کُل کس صف (----ضم ک)۔(الف) امث۔
(اپنے پرائے) ہر شخص سے رواداری برتنا''دوست دشمن) کسی سے جھگڑا فساد نہ کرنا ، بے تعصبی ، سب سے ملاپ و آشتی ، خیر خواہی۔

عدالت نے تیری صلحِ کل کریے
ہم آغوش شکرہ و بلبل کریے

(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۹۳)۔

ملک خوب اخلاص میں تھا مقبل
نبھایا رک اس سات اپس صلحِ کل

(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۳۳۳)۔

ہیں صلحِ کل کے گوہراں میرے سخن سوں جلوہ گر
ازبس کہ وسعت مشربی سوں دل مرا دریا ہوا

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۴۹)۔

نہ بت کدے سے ہمیں کام ہے نہ مسجد سے
نہ صلحِ کل کے لیے سب سے راہ کر چھوڑا

(۱۷۹۲ء ، محب ، د ، ۳۵)۔

جوشنِ جنگ و جدل پہنے تو کس کے واسطے
ہم تو بیٹھے ہیں ردائے صلحِ کل اوڑھے ہوئے

(۱۸۳۵ء ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۰۲)۔ مسٹر روز ولٹ ایک اعلیٰ درجے کے آشتی پسند آزاد شخص اور صلحِ کل کے پرزور حامی ہیں۔ (۱۹۰۶ء ، مضامین پریم چند ، ۱۹۶)۔

وہ جہانگیر ہے تو عہدِ ہمایوں کا مرے
صلحِ کُل بڑھ کے ہے اکبر سے ترا طرزِ عمل

(۱۹۱۳ء ، ریاض شفق ، ۴۳)۔ اپنی بات کہہ جانے کے باوجود صلحِ کل کی یہ کیفیت ان کی شاعری میں بھی نظر آتی ہے۔ (۱۹۸۶ء ، غبار ماہ ، ۴۲)۔ (ب) صف ؛ امذ۔ **مصالحت پسند ، جس کی طبیعت میں آشتی ہو ، سب کے ساتھ رواداری برتنے والا ، امن پسند شخص۔**

بت کو بھی دیکھ کے کہتے ہیں ہم اللہ اللہ
صلحِ کل کیوں نہ کہیں گبرو مسلماں ہم کو

(۱۸۷۰ء ، الماس درخشاں ، ۱۶۷)۔ زانیوں میں پاک بازی آ گئی ، جنگجو صلحِ کل بن گئے۔ (۱۹۱۵ء ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۰۷)۔ [صلح + کُل (رک)]۔

---- کُنِنْدَہ (----ضم ک ، کس ن ، سک ن ، فت د) صف ؛ امذ۔
(فریقین میں) صلح کرانے والا ، آشتی قائم کرنے والا ، مصالحت کرنے والا ، دوستی کرنے والا۔ وہ آپس میں لڑنے لگے اور تیسرا آدمی ایک صلح کنندہ بن جاتا تھا۔ (۱۹۸۷ء ، حصار ، ۸۷)۔ [صلح + کُنندہ ، لاحقۂ فاعلی]۔

---- نامَہ (----فت م) امذ ؛ سہ صلحنامہ۔
باہمی مصالحت کا عہدنامہ ، راضی نامہ۔ صلحنامہ جب تک دونوں مل کر صلح نہ کریں نہیں ہو سکتا۔ (۱۸۶۳ء ، انشائے بہار بیخزاں ، ۹۰)۔ حدیبیہ کا صلح نامہ لکھا جانے لگا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے کاتب تھے۔ (۱۸۹۳ء ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۵۵)۔ برائے نام ... صلحنامہ کی دفعات کا خلاصہ یہ ہے۔ (۱۹۷۳ء ، حیات سلیمان ، ۲۰۱)۔ [صلح + نامہ (رک)]۔

----و آشْتی (----و مع ، سک ش) امث۔
باہم مصالحت ، دوستی ، بھائی چارہ۔ اب موقع ملا کہ صلح و آشتی کے ساتھ ... اصل مقصود کی طرف توجہ کی جائے۔ (۱۹۱۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۰)۔ صلح و آشتی کی ابتدا ہندوؤں کی طرف سے ہوئی تھی۔ (۱۹۸۵ء ، مولانا ظفر علی خان ، بحیثیت صحافی ، ۸۶)۔ [صلح + و (حرفِ عطف) + آشتی (رک)]۔

----وَر (----فت و) صف۔
مصالحت کرنے والا ، امن پسند۔ زراعت پیشہ گوجروں سے بھی زیادہ صلح ور ہیں۔ (؟ ، وقائع راجپوتانہ ، ۲ : ۲۶۸)۔ [صلح + ور ، لاحقۂ صفت]۔

----ہو جانا/ہونا محاورہ۔
مصالحت ہونا ، میل جول ہونا ، دوستی ہونا ، جنگ نہ کرنے کا عہد ہونا۔ ایک مدت کے بعد ... دونوں قبیلوں میں صلح ہو گئی۔ (۱۹۸۲ء ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۷)۔

صُلَحا/صُلَحاء (ضم ص ، فت ل) امذ ؛ ج۔
نیک ، پرہیزگار ، متقی ، پاک سرشت ، نیک کردار ، نیکوکار (لوگ)۔ اچھے اچھے صلحا اس کی پاکدامنی کی قسم کھائیں۔ (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۵۰)۔

جو دینِ حق میں آ گئے باطل کو چھوڑ کر
داخل وہ ہو گئے صلحاء و خیار میں

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۹۳)، علامہ مرحوم کو صوفیائے کرام اور علما و صلحا سے ملنے کی ہمیشہ تمنا رہتی تھی . (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۱۹۰)۔ [صالح (رک) کی جمع].

صُلحاً (ضم ص ، سک ل ، تن ح بفت) م ف.
آشتی سے ، دوستانہ طور پر ، آپس داری کے طور پر. فدک ایک گاؤں ہے حجاز میں ... خدا نے اپنے رسول کو فتح کیا تھا اس لیے کہ صلحاً حاصل ہوا تھا. (۱۸۹۵ ، آیاتِ بینات ، ۲ : ۳)
[صلح + آ ، لاحقۂ تمیز].

صُلحی (ضم ص ، سک ل) صف (قدیم).
آشتی سے رہنے والا ، لڑائی جھگڑے سے گریز کرنے والا ، مصالحت پسند ، صلح جُو.

کبھیں ظالم کبھیں مظلوم کبھیں صلحی کبھیں جنگی
کبھیں جھوٹے کبھیں سانچے کبھیں برسی کبھیں بھنگی

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۷۵)۔ [صلح + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَلْد (فت ص ، سک ل) صف.
ٹھوس ، سخت. تختِ طاؤس کے کل یا جزو کے متعلق یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ وہ صلد طلائی نہ تھا. (۱۹۳۲ ، تختِ طاؤس ، ۱۱۵).
[ع].

صَلْصال (فت ص ، سک ل) امث.
چکنی مٹی جس میں ریت ملی ہو ، خشک کھنکھناتی مٹی ، سوکھی اور سخت مٹی کہ جب اس پر انگلی مارو تو آواز نکلے.

خلق ظاہر ہے ترا گرچہ ز صلصال و حماء
فیضِ قدسی کی مدد سے ہے تجھے نشو و نما

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۵)۔ ابوالبشر ... پراروں برس پختہ و خام رہے کلام مجاز صلصال منطوق. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۱۸)۔ ایک نفیس ذرات والی مٹی جسے صلصال (کلے) یا چکنی مٹی کہتے ہیں اس دلدل سے اکثر باتوں میں مشابہ ہوتی ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۱۲)۔ [ع].

صُلْصُل (ضم ص ، سک ل ، ضم ص) امث.
فاختہ. بلبل تو دیدہ شاخسار پھر کبھو ، وائے صلصل سرو و جوئبار پھر کبھو. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۸۱).

سورو کی وہ کوکیں رند نہ چوکیں خون نہ تھوکیں دل ہو سکن
پھولوں پہ وہ بلبل سرو پہ صلصل عشقہ و سنبل دولھا و دلہن

(۱۸۸۳ ، کلیاتِ قدر ، ۷۳).

محفل میں شبا بیز نہ ساقی ہے نہ ساغر
گلشن میں نوا ریز نہ صلصل ہے نہ دراج

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۶۳).

جادۂ شب کو جگاتی ہے صدائے قلقل
عمرِ رفتہ کو بلاتی ہے صفیرِ صلصل

(۱۹۷۳ ، برگِ خزاں ، ۲۰۷)۔ [ع].

صَلْصَلانی (فت ص ، سک ل ، فت ص) صف.
چکنی مٹی کا ، چکنی مٹی والا . سلیٹ اور جھکڑ بھٹی ... کی مٹی سے صلصلانی مادہ حاصل کیا جاتا ہے . (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۹۳۶) [صلصل (صلصال (رک) کا مخفف) + انی ، لاحقۂ نسبت].

صَلْصَلَہ (فت ص ، سک ل ، فت ص ، ل) امث.
آواز ، لوہے یا زنجیر کی جھنکار ، گھنٹے کی آواز ، گرج.

ہوئیں یکجا صفتیں ملحمہ و رحمت کی
شامل صلصلۃ الوحی ہے بانگِ جرسی

(۱۹۷۶ ، حمطایا ، ۵۷)۔ [ع].

ـــــُ الجَرَس (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ج ، ر) امث.
گھنٹے کی آواز. صلصلۃ الجرس گھنٹے کی طرح آواز یا تمثل فرشتہ کا کسی شکل میں متشکل ہو کر نظر آنا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۰۲)۔ [صلصلۃ + رک : ال (۱) + جرس (رک)].

ـــــُ العَرْش (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک ر) امث.
(تصوف) آواز ذات کو کہتے ہیں کہ قبل پیدائش خلق کے تھی اور بعد فنائے خلق کے بھی رہیگی یہ آواز بےحد اور بےجہت ہے اس کو صوتِ سرمدی اور سرِحق بھی کہتے ہیں (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۶۰)۔ [صلصلۃ + رک : ال (۱) + عرش (رک)].

صَلْصَلَہ (فت ص ، سک ل ، فت ص ، ل) امث.
رک : صلصلہ. قوتِ سمع کی تشویش یہ ہے کہ مبہم آوازیں سنے میں آئیں مثلاً طنین ، صلصلہ ، ہمہمہ. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۲۰۸).

پھر صلصلۂ پیکار اُٹھا
اٹھ ساقی اٹھ تلوار اٹھا

(۱۹۳۶ ، لالۂ طور ، ۳۰)۔ [صلصلۃ (رک) کا مفرس].

صَلْعَم (فت ص ، سک ل ، فت ع) فقرہ.
صلی اللہ علیہ وسلم یا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تخفیف ، جس کے معنی ہیں خدا ان پر (اور ان کی اولاد پر) رحمت اور سلامتی نازل کرے یہ آنحضرتؐ کے اسما و القاب کے ساتھ لکھا جاتا ہے. حضرت صلعم سے یہ معجزہ کئی مرتبہ ظاہر ہوا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۰۷)، خود حضرت سرورِ کائنات صلعم کو ... مکے کی یاد جب آتی دل دکھا ہی دیتی تھی . (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ ، ۱ : ۵۱۰)۔ [صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (رک) کی تخفیف].

صَلْعَہ (فت ص ، سک ل ، فت ع) امذ.
سر کا ایک مرض ، گنجا ہونا ، گنجاپن. کبھی کبھی جلد پر ثورانات پائے جاتے ہیں یہ بیشتر گلابی رنگت کے دھبوں یا کھپرا ... طفحات کی شکل میں ہوتے ہیں ، صلعہ بھی واقع ہو سکتا ہے. (۱۹۳۸ ، عمل طب ، ۱ : ۱۰۰)۔ [ع].

صَلَف (فت ص ، ل) امث.
شیخی ، ڈینگ ، ناگواری سے بات کرنا ، اپنی جھوٹی تعریف کرنا.

گلِ شاداب کو ہے مرجھانا
اے سراپا صلف و ناز و شباب
(١٩٦٥ ، کفِ دریا ، ١٢)۔ [ع]۔

صِلَفْچی (کس ص ، فت ل ، سک ف) امذ۔
وہ برتن جس میں (دسترخوان پر) ہاتھ دھلانے جاتے تھے ، سلفچی (رک). ماہتاب اوسکی ناقص ترین سلفچی کے سامنے خراب ہے۔ (١٨٣٥ ، مرقعِ پیشہ وراں ، ٣١)۔ [سلفچی (رک) کا متبادل املا]۔

صَلَوٰت / صَلوٰۃ (فت ص ، ل نیز سکہ) امث ؛ ج۔
١. **نماز ، درود ، دعا ، رحمت**.
بکرید عید آیا صلوٰت ہر محمدؐ
آنند علم اُچایا صلوٰت پر محمدؐ
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ١٢٣)۔
شاہ عبداللہ جو ہے حضرت نبی کا سیوکی
ہر گھڑی صلوٰت بھیجے دیکھ کر تیرا جمال
(١٦٧٢ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ٥٥)۔
خاموش میر کرتی ہے دل چاک تیری بات
صلوٰۃ بر حُسین کہ ہو کی تری نجات
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٣٠٣)۔ بختیارک مسند پر سے اُٹھ کر ناچنے لگا اور پکارا کہ صلوٰت بر ابراہیم پیغمبر خدا۔ (١٨٨٢ ، طلسمِ ہوشربا ، ١ : ٣١٥)۔
کرتا ہوں ترے نام پہ ختم اپنا قصیدہ
دورِ صلوٰت اب ہو کہ ہے حوشِ سوالات
(١٩٣٥ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ١٩)۔ ٢. **ڈانٹ پھٹکار ، طعن و تشنیع ، دشنام ، برا بھلا (عموماً بسکونِ لام مستعمل)**.
اگر رندوں کے حق میں تو نے منھ سے کچھ کہا زاہد
تو یاروں کی زباں پر بھی سنا صلوٰت گزرے گی
(١٧٩١ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ٥٥٣)۔
اپنے کُشتوں کی لحد پر کوئی گالی ہی سہی
ہے سرورِ صلوٰۃ آپ کی صلواتوں میں
(١٨٣٦ ، دیوانِ مہر (آغا علی) ، ٢١٨)۔
دو بوسے یا لگ لو گلے تب گالیاں میٹھی لگیں
گر وہ نہیں اور یہ نہیں صلوٰت ہے کس کام کی
(١٨١٨ ، انشا ، د ، ٣٧)۔ صلوٰت کی اُردو اصل سل بات (بری بات) صلواتیں کی اردو اصل سل باتیں (بری باتیں) ہیں۔ (١٩٨٨ ، اردو ، کراچی ، ٢ : ٨٩)۔ ٣. **کسی چیز یا کسی فعل سے دست بردار ہونے ، باز آنے یا بیزار ہونے کے موقع پر مستعمل (نوراللغات)**. [صلواۃ (رک) کی جمع]۔

ـــــ اللہ عَلَیہِ / عَلَیہا (ـــــ ضم ت ، غما ، ل ، شد ل بعد فت ع ، ی لین) فقرہ۔
اس مرد / عورت پر ، خدا کی رحمت نازل ہو. حضرت پیغمبر خدا صلوٰۃ اللہ علیہ نے ... فرمایا ہے کہ ... جب کسی کو کسی خدمت کے لیے نوکر رکھیے لازم ہے کہ پہلے چشمِ غور سے اُسکے حال کو ملاحظہ کرے۔ (١٨٠٥ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ٢٣٦)۔

سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا کا نام قلم سے نکلا آنکھوں سے لگایا۔ (١٩٣١ ، سیدہ کا لال ، ٥)۔ [ع]۔

ـــــ بر مُحَمَّد و آلِ مُحَمَّد فقرہ۔
محمدؐ اور آلِ محمد پر خدا کی رحمت ہو (مہذب اللغات).

ـــــ بولنا محاورہ (قدیم)۔
درود پڑھنا ، درود بھیجنا (محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر).
بناز و لعل لب یاقوت جو رولے
بلند آواز سوں صلوٰۃ بولے
(١٨٣٠ ، نورنامہ ، سوری ، ٣٣)۔

ـــــ بھیجنا محاورہ۔
١. **محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا**.
نبی مولود لیایا ہے خبر سر تھے خوشی کا
سدا صلوٰۃ بھیجو سب محمدؐ ہور علی کا
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٣ : ١١)۔
غواصی آنکھ کھول ترا وو جمال دیکھ
صلوٰت بھیجتا ہے نبی پر علی الصباح
(١٦٤٨ ، غواصی ، ک ، ١١٦)۔
بھیجتا ہے صلوٰت ایزدِ سبحاں ان پر
ہوئے سب آپ پر قرباں میں قرباں ان پر
(١٩١٢ ، اوج (نوراللغات))۔ ٢. **ترک یا نظر انداز کرنا**.
بہارِ عمر گزشتہ پہ بھیجیے صلوٰت
خزاں میں ذکرِ خزاں حسبِ حال ہوتا ہے
(١٩٢٧ ، آیاتِ وجدانی ، ٢٣٦)۔

ـــــ سُنانا محاورہ۔
گالیاں دینا ، برا بھلا کہنا ، رک : صلواتیں سنانا جو زیادہ مستعمل ہے.
حالِ دل تم سے کہیں گے تو سنو گے توبہ
اور منہ موڑ کے صلوٰت سناؤ گے ہمیں
(١٧٩٨ ، سوز ، د ، ٢١٥)۔
قاصد کو یار کے ہوں پھیر میں کہہ رہا
زاہد سنائیں گے صلوٰۃ اس کلام پر
(١٨٣٣ ، نسیم (دیاشنکر) ، د ، ١٩)۔

ـــــ سُنْنا محاورہ۔
صلوٰت سنانا (رک) کا لازم ، گالیاں سننا.
الھیں گے یار کی ٹھوکر سے لے چلو تشریف
نہیں تو پھر کوئی صلوٰت سن کے جاتے ہو
(١٨٥٣ ، ذوق ، د ، ١٦٣)۔
کہا پھر میاں جی نے یہ بات سن کر
نہیں بات ہے بلکہ صلوٰت سن کر
(١٩٠٩ ، مظہرالمعرفت ، ٢٢)۔

ـــــ کَرْنا / کَہْنا محاورہ (قدیم)۔
درود بھیجنا (عموماً محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر).

نبی جو حق کے ہیں پیارے ان کا ناؤں لے سارے
پڑے تسبیح ہیں بارے کرو صلوٰت آدم کا
(۱۶۴۸ ، غواصی (بیاض، مراق ، ۹۰)).
کہوں صلوٰۃ کہہ کر بعد ازاں میں
نبی جو نقل کیتے سوں بیان میں
(۱۶۹۹ ، وفات نامہ ، دریا ، ۱).

---ہے فقرہ.
(زیر نظر کام سے) دست برداری ہے ، بیزاری ہے ، باز آئے ، ہاتھ اٹھایا.
دل بتوں کو دے کے دین کا دھیان بھی جاتا رہا
دین کو صلوٰت ہے ایمان بھی جاتا رہا
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۷).

صلٰواتیں (فت ص ، ل نیز سک ، ی مج) امث ، ج.
صلوٰت (رک) کی جمع ، طعن و تشنیع ، گالیاں.
نئی وضعیں حرکاتیں نئی انداز نئے
نئی چہلیں صلواتیں نئی پیراز نئے
(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ (آزاد ، امیرالدین) ۱ ، ۱ : ۲۴۰). صلواتیں کی اردو اصل سڑی باتیں (بری باتیں) ہیں. (۱۹۸۸ ، اردو، کراچی، ۳ : ۸۹). [صلوٰت + یں ، لاحقۂ جمع].

---پڑنا محاورہ.
گالیاں پڑنا ، طعن و تشنیع ہونا. ادھر میں نے گھورا اور اُدھر مجھ پر صلواتیں پڑنی شروع ہوئیں. (۱۹۳۰ ، مضامین فرحت ، ۲ : ۸۳).

---سُنانا محاورہ.
برا بھلا کہنا ، گالیاں دینا ، طعن و تشنیع کرنا.
پڑھتا تھا میں تو سبحہ لیے ہاتھ میں درود
صلواتیں مجھ کو آکے وہ ناحق سنا گیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۳). فاتحہ سے پہلے صلواتیں سناتے ہیں. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۳۷). جب خانہ داری کی پریشانیوں سے بہت جی جلتا تو اپنے جنت نصیب کو صلواتیں سناتی. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۳۰). بخشی کو وہ ایسی ایسی صلواتیں سنانے لگے کہ توبہ ہی بھلی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۹۲).

صَلوٰاعَلَی النّبی (فت ص ، شد ل ، و مج ، غم ا ، فت ع ، ل ، غم ی ، ا ، ل ، شد ن بفت) فقرہ.
تم لوگ نبی پر درود بھیجو (عربی کلمہ اردو میں مستعمل).
گھوڑے کے گرد جن و ملک کا ہجوم ہے
صلوا علی النبی کی بیاباں میں دھوم ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۸۱). [ع].

صَلوٰۃ (فت ص ، ا بشکل و) امث.
۱. نماز (مسلمانوں کی).
لکھا ہے کوئی جو پڑھے دو رکعت
جمعرات کوں بعد مغرب صلوٰۃ
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۳).

نہ تھی قید صلوٰۃ و رسم صوم
اسی پہ سید ، امام واں کی قوم
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۶). اہل شریعت کو ورع و تقوی اور صوم و صلوٰۃ ... میں مشغول رہنا چاہیے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۶۲). پابندیٔ صوم و صلوٰۃ ہم میں نہیں ہے. (۱۹۲۵ ، وقارحیات ، ۵۲۷). ایک دوسری روایت میں صیام رمضان اور صلوٰۃ کو ایمان کا حصّہ قرار دیا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۴۳۵).
۲. خدا کی رحمت ، درود و سلام (عموماً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر). بعد حمد اور صلوٰۃ کے رنگ دینے والوں کو چمن بیان کے معلوم ہووے. (۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، ۶).
خصوصاً حضرتِ ختم رسالتؐ
صلوٰۃ و رحمت ان پر تا قیامت
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۲۰۳). اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم توقف فرمائیے آپ کا رب صلوٰۃ فرما رہا ہے. (۱۹۷۶ ، مقالات کاظمی ، ۱۵۳). **۳. سورۂ فاتحہ کا ایک نام ، سورۃ الحمد.** تیواں نام صلوٰۃ ... اور مراد صلوٰۃ سے فاتحہ ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۱۳۶). [ع].

---ُ التَّسْبِیح (---ضم ۃ ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، سک س ، ی مع) امث.
ایک قسم کی نماز نفل جس میں قیام میں پندرہ بار اور باقی چھ جگہ رکوع ، قومہ ، سجدہ اور دونوں سجدہ کے درمیان بیٹھنے کے مقام پر اور دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ کر دس دس بار سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر پڑھنا ہوتا ہے. نعیمہ نے نماز عشا سے فارغ ہو کر صلوٰۃ التسبیح کی نیت باندھی تو آدھی رات ہو گئی. (۱۸۷۴ ، توبۃ النصوح ، ۳۲۱). [صلوٰۃ + رک : ال (۱) + تسبیح (رک)].

---ُ الْحَوْل/الْخَوْف (---ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، ولین) امث.
خوف کے عالم کی نماز جو لڑائی کے میدان میں پڑھی جاتی ہے. حضرت امام حسین علیہ السلام نے صلوٰۃ الحول پڑھی. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۲۹۵). یہ آیت مجاہدین کی صلوٰۃ الخوف کے متعلق ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۶۵). صلوٰۃ الخوف جہاد کے ساتھ مخصوص ہے. (۱۹۵۸ ، انتخاب الہلال ، ۱۳۶). [صلوٰۃ + رک : ال (۱) + حول / خوف (رک)].

---ُ الضُّحیٰ (---ضم ۃ ، غم ا ، ل ، شد ض بضم ، ا بشکل ی) امث.
نماز چاشت. نماز چاشت کا وقت جسے صلوٰۃ الضحیٰ کہتے ہیں شروع ہو جاتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۵۳). [صلوٰۃ + رک : ال (۱) + ضحیٰ (رک)].

---ُ الْوُسْطیٰ (---ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، ضم و ، سک س ، ا بشکل ی) امث.
درمیان کی نماز ، قرآن شریف میں اس کے متعلق تاکید آئی ہے لیکن اس کے متعلق مختلف رائے ہیں کہ یہ کون سی نماز ہے بعض نماز صبح کو بعض نماز مغرب کو اور بعض نماز عصر کو خیال کرتے ہیں (جامع اللغات). [صلوٰۃ + رک : ال (۱) + وسطیٰ (رک)].

ـــــ اُلہَول (ـــــ ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، و لین) امث.
وہ نماز جسے بعد دفن میّت کے پہلی رات کو میّت کی نجات کے واسطے پڑھتے ہیں. صلوٰۃ الہول کا پڑھنا کتب معتبرہ مضبوط حدیث اور فقہ سے اپنی دیکھنے میں نہیں آیا. (۱۸۳۹ ، رفاہ المسلمین ، ۹۷). [صلوٰۃ + رک : ال (۱) + ہول (رک)].

ـــــ بھیجْنا محاورہ.
درود بھیجنا ، خدا کی رحمت کے لیے دعا کرنا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر). ایک حدیث کا مطلب ہے جب موذن اذان کہے تو سننے والے بھی اس کے ساتھ ساتھ اذان کے کلمات دہرائے جائیں اس کے بعد مجھؐ پر صلوٰۃ بھیجیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۰۲).

ـــــ سَحَری کس اضا(ـــــ فت س ، ح) امث.
صبح کی نماز ، نماز فجر.

فارغ جو صلوٰۃ سحری سے ہوئے دیندار
پوشاک پہننے کو اٹھے سیّدِ ابرار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۵۰). [صلوٰۃ + سحر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ ضُحیٰ کس اضا(ـــــ ضم ض ، ا بشکل ی) امث.
رک : **صلوۃ الضحیٰ.** پانچویں قوت برکت کو ڈھونڈھا تو صلوٰۃ ضحیٰ میں پایا. (۱۸۸۸ ، تفسیر ابو کرم ، ۳۰). [صلوٰۃ + ضحیٰ (رک)].

ـــــ وُسْطیٰ کس اضا(ـــــ ضم و ، سک س ، ا بشکل ی) امث.
رک : **صلوۃ الوسطیٰ.**

شگین ہے یہ صلوٰۃِ وسطیٰ کا طور
رکھ حرکت دل پر اپنے دایم تو غور

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۳). بعض علما نے ہر نماز کو صلوٰۃ وسطیٰ کہا ہے مگر کثیر نے نماز عصر پر اتفاق کیا ہے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۳۱). [صلوٰۃ + وسطیٰ (رک)].

صِلَہ (کس ص ، فت ل) امذ.
۱. **انعام ، عطا ، بخشش ، عوض ، بدلہ.**

شاہ کہیں گے جو سن مرحبا مشتاقیا
اوہی مجھے ہے صلہ اوہی اہے منجکوں لاب

(۱۵۲۸ ، مشتاق بہمنی (اردو ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۳۱)).

انصاف کے خواہاں ہیں نہیں طالبِ زر ہم
تحسینِ سخن فہم ہے مومن صلہ اپنا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۴۳). یہ جاننا کہ ہم نے نیک کام کیا ہے ، خود بڑا صلہ ہے. (۱۸۹۶ ، تعلیم الاخلاق ، ۱۱۸).

مرے خاک و خوں سے تو نے یہ جہاں کیا ہے پیدا
صلۂ شہید کیا ہے ، تب و تابِ جاودانہ

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۲۴). یہ کافی بڑا صلہ تھا میری ان محنتوں کا جن کا میری خلاف معمول اچھی تندرستی پر برا اثر پڑا تھا. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۹۰). ۲. **تحفہ ، ہدیہ.** اس کے پاس ہدیے اور صلے روانہ کیے. (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۱۱۶). ۳.(أ) **(قواعد) (نحو) وہ جملہ جو موصول کے بعد اس کے جواب میں واقع ہو.** موصول صلہ مل کر پہلا مصرعہ مبتدا دوسرا مصرعہ خبر. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، آزاد ، ۱۶۰). (أأ) **وہ حرفِ ربط جو کسی فعل کے ساتھ کوئی خاص مفہوم ادا کرنے کے لیے لایا جائے.** عربی میں ترجمہ کرو تو قلعی کھلتی ہے ، صیغے غلط ، صلے غلط. (۱۹۰۳ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۵۳۳). یا یہ کہ ضمیر موصول "ک" کا استعمال ہو جو جملے کے علاقے میں ایک منطقی حرفِ ربط و صلہ کا کام دیتا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۷). ۴. **(تجوید) (ضمیر مضموم کے بعد) و ساکن اور (ضمیر مکسور کے بعد) ی ساکن.** اگر ضمیر پر کسرہ ہے تو اوس کے بعد یائے ساکنہ ثابت ہو گی اور اس کو صلہ کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، علم تجوید ، ۲۹). ۵. **رشتہ داری ، تعلق ، پیوند ، باہم مل جانا** (پلیٹس). [ع].

ـــــ اَرْحام کس اضا(ـــــ فت ا ، سک ر) امذ.
رک : **صلۂ رحم.** اس میں شک نہیں کہ ایسا طرزِ عمل آسان نہیں ہے وہی کر سکتا ہے جو صلۂ ارحام کے مرتبے کو اچھی طرح سمجھے ہوئے ہو. (۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۲ : ۸۱). [صلہ + ارحام (رحم (رک) کی جمع)].

ـــــ پانا محاورہ.
اجر حاصل ہونا ، عوض پانا ، بدلہ ملنا.

سیّدِ والا نسب نے قوم سے اپنی کہا
میں نے کی اصلاح تیری اور یہ پایا صلہ

(۱۹۲۵ ، بسمل بدایونی (تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۱۶۵)).

عشق طاوس اٹھا ، گیت سُنا میری وفا
پیار نے آج دعاؤں کا صلہ پایا ہے

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۹۸).

ـــــ چاہْنا ف م.
کسی کام کا عوض چاہنا.

میں نے مضمونِ لبِ شیریں کا جب چاہا صلہ
نقل تارے چاند مصری چرخ جھانا ہو گیا

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

ـــــ چُکانا محاورہ.
بدلہ دینا ، عوض دینا. وہ اس کی شکرگزاری کا صلہ چکانے کے لیے ... اس کو بچانے رہے تھے. (۱۹۸۳ ، آتش چنار ، ۵۸۸).

ـــــ دِہی (ـــــ کس د) امث.
صلہ دینا ، بدلہ چکانا. قطع نظر صلہ دہی کے اپنی زبان سنانے کا اشتیاق اور دربار تک پہنچنے کا مشتاق ہوا. (۱۸۵۷ ، مینا بازار ، احمد خان صوفی ، ۱۰). [صلہ + ف : دہی ، دادن ـ دینا].

ـــــ دینا محاورہ.
انعام دینا ، بدلہ دینا ، عوض دینا. اب ممدوح نے صلہ دیا تو شکریہ ورنہ ہجو. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۸۳).

تو نے تو رو کر محبت کا صلہ دے ہی دیا
شاخِ آہو پر براتِ عاشقاں سمجھا تھا میں

(۱۹۸۷ ، بوئے رسیدہ ، ۲۶۰).

ـــ رَحِم کس ا ثنا (ـــ فت مع ر ، کس ح) امذ.
اہلِ خاندان اور رشتہ داروں سے نیکی اور احسان کا برتاؤ ، خویش و اقربا سے تعلق رکھنا ، اعزہ کی خوشی اور غم میں ہر طرح شریک ہونا. آدم لیہے باپ نے صلۂ رحم کو قطع نہیں کیا تھا جو ان کو یہ سزا دی جاتی. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۱۳). اونکا قول تھا کہ خدا کے حکم سے صلۂ رحم سب پر مقدم ہے. (۱۸۹۶ ، سیرت فریدیہ ، ۳۹). ٭ صلۂ رحم ، اور عزیزوں کے حسنِ سلوک ایک سچے مسلمان کا خاص وصف ہے. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۸۴۰). اسلام میں صلۂ رحم کی بڑی تاکید ہے. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۲۲۳). [صلہ + رحم (رک)].

ـــ رَحِمی کس ا ثنا (ـــ فت مع ف ، سک ع) امذ.
خاندان والوں سے نیکی کا برتاؤ کرنا. میں خدا کے فرمانے کے مطابق صلۂ رحمی کرتا ہوں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۲ : ۲۰۱). حضرت عثمان ... کے عہد میں بنی امیہ کو کثرت سے بڑے بڑے عہدے اور بیت المال سے وظیفے دیے گئے ... ان کے نزدیک یہ صلۂ رحمی کا تقاضا تھا (۱۹۷۳ ، جماعت اسلامی عوامی عدالت میں ، ۱۳۳). [صلۂ رحم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ فِعل کس ا ثنا (ـــ فت مع ر ، کس ح) امث.
(نحو) وہ کلمہ جو فعل ، صفت یا دوسرے صلۂ فعل کے معنی کی تفصیل کرتا ہے. حالت بتانے کے لیے حروف اور مقابلے کی نوعیت ظاہر کرنے کے لیے صلۂ فعل مستعمل ہوتے ہیں. (۱۹۶۰ ، زبان کا مطالعہ ، ۴۳). [صلہ + فعل (رک)].

ـــ مانگنا ف م.
صلہ چاہنا ، بدلہ مانگنا ، اجر چاہنا.

سفر تمام ہوا شب کے خواب لکھنے کا صلہ
صلہ بھی مانگے سمندر حباب لکھنے کا
(۱۹۸۱ ، ملاقاتوں کے درمیان ، ۵۶).

ـــ مِلنا محاورہ.
حسنِ خدمت یا کارگزاری کا انعام ملنا ، معاوضہ ملنا.

ہو نا مایوس ریاضت کا صلہ ملتا ہے
بندگی کرنے سے کہتے ہیں خدا ملتا ہے
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۸۵).

دم نکل جائے جزائے غمِ فرقت نہ ملے
ہاں میں راضی صلۂ کاہشِ الفت نہ ملے
(۱۹۱۹ ، نقوش مانی ، ۶۱). غالب کے طالب علموں کو ان کی شاعری کا ایسا بیش بہا خزانہ ہاتھ لگتا ہے کہ ساری محنت و کاوش کا صلہ مل جاتا ہے. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۹).

ـــ یابی اث.
بدلہ ملنا ، صلہ ملنا ، اجر حاصل ہونا. منجملہ تصنیف کی صلہ یابی کے ایک یہ بھی صلہ ہے جو حاصل ہوا. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۲۵۴). [صلہ + ف : یاب ، یافتن = پانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صَلّی / صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیہِ (وَآلِہ) وَسَلَّم (فت ص ، شد ل بفت ، غم ی ، ا ، ل ، شد ل بفت ، ضم ہ ، فت ع ، ی لین (فت و ، کس ل ، ہ) فت و ، س ، شد ل بفت) فقرہ.
خداوند عالم اُن پر اور اُن کی آل پر) رحمت اور سلامتی نازل کرے ، عربی جملہ اردو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء و القاب کے ساتھ مستعمل. شکر ہے واسطے اللہ کے جس نے ہمارے لیے نبی مرسل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۱۰۰). رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ وہ نہیں کہ انسان کیا فرشتہ بھی اس کو جان سکے. (۱۸۸۶ ، خیابان آفرینش ، ۲). اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت کی ہے. (۱۹۲۲ ، مرگ نامہ ، ۱۶). آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... تم میں سے وہ شخص کون ہے جس کی آواز بڑی اور بلند ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۷۳). [ع].

صِلے (کس ص) امذ ، ج.
صلہ (رک) کی جمع نیز اس کی حالتِ مغیرہ ، تراکیب میں مستعمل.

نہ ستائش کی تمنا نہ صلے کی پروا
گر نہیں ہیں مرے اشعار میں معنی نہ سہی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۹).

ہے غرض کام کی ہے ان کی نظر میں عظمت
نہ تمنائے ستائش نہ صلے کی حسرت
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۲۰۹).

ـــ میں م ف.
بدلے میں ، عوض میں ، انعام کے طور پر. خدمتِ مذکور کے صلے میں اس کی بیوی کو شہزادہ اکبر کی اتکہ (انّا) بنایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۸۲). اس کے صلے میں یہ جو پیش کریں وہ بظاہر قبول کرو. (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۷۶). خواجہ عبدالصمد ... ایک نقرئی تمغہ بنوا کر لائے تھے تا کہ اقبال کو ان کی نظم کے صلے میں پہنائیں. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۴۷).

صَلِیب (۱) (فت ص ، ی مع) (الف) امث.
۱. سولی ، دار ، چلیپا ، ایک چوبی آلہ کا نام جس پر چڑھا کر مجرموں کو سخت اذیت دے کر سزائے موت دی جاتی تھی.

جو نامہ لانے کا کہتی ہے یہ صلیبِ مژہ
چڑھے گا مثلِ مسیحا سناں پر قاصد
(۱۸۶۸ ، سخن بے مثال ، ۳۵). حضرت عیسیٰ بھی باوجود ناتوان و نحیف الجثہ ہونے کے ایک بڑی بھاری صلیب کو اپنی پیٹھ پر لاد کے لے چلے. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۸۰).

مثالِ حرمت و تقدیس عیسیٰ
کبھی اوجِ صلیب و دار تو ہے
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۳۷). **۲. سولی کی شکل پر بنی ہوئی لکڑی وغیرہ جو عیسائی اپنے گلے میں ڈالتے اور عمارات پر نصب کرتے ہیں ، چلیپا ، کراس ، ٹائی ؛ (مجازاً) عیسائیت.** ہم نے اس کی عبادت کا حق ادا نہ کیا ... صلیب کی پرستش کی. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۰۱). یونانی ... بجائے خدا کے صلیب کو

سجدہ کرتا تھا۔ (۱۸۸۸ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۳۹۳)۔ انہوں نے اپنے ظالمانہ افعال سے ثابت کر دیا کہ صلیب کو ہلال سے کم مجرم سمجھنا غلطی ہے۔ (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۰۵)۔ ہمارا گڈریا حضرت عیسیٰ کی کتاب لے کر آیا اور اس ریگستان میں چیخ کر نعرہ لگایا میں ... ہوں اور یہ صلیب ہے ۔ (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۶۳)۔ ۳. (مجازاً) **ظلم ، استبداد ، آزار۔**

کھا گئی کل ناگہاں جن کو سیاست کی صلیب
ان میں اک نورِ نظر تیرا بھی ہے میرا بھی ہے

(۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی (قتیل شفائی) ، ۱۸۲)۔ ۴. **(نجوم) چار ستاروں کا مجموعہ جو صلیب کی شکل کا ہے۔** یہ روشنی جس کو ہم کہکشاں کہتے ہیں ... اسی کا گزر آسمان پر القیامہ ... شجر بلوط اور صلیب ... سے ہے۔ (۱۸۳۹ ، اعمال کرہ ، ۶۹)۔ عرب ان چار کوکب کو ... قعود کہتے ہیں اور عوام اس کو صلیب کہتے ہیں۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات ترجمہ ، ۵۰)۔ (ب) صف **تین کونوں والا ، صلیب کی شکل کا** (ماخوذ : پلیٹس)۔ [چلیپ (رک) کا معرب]۔

ـــــُ الجَنُوبی (ـــــضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت ج ، و مع) امذ۔
(نجوم) قطبِ جنوبی کے قریب چار ستاروں کا جھرمٹ جو صلیب کی شکل جیسا ہوتا ہے۔ جھنڈے صلیب الجنوبی اس شکل میں ایک ستارہ قدرِ دوم کا ایک ستارہ سوم کا۔ (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۳۹)۔ [صلیب + رک : ال (۱) + جنوب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــآرائی امث۔
صلیب پر چڑھنا ، دار پر لٹکنا ؛ (کنایۃً) جان دینا ، قربان ہونا۔

صلیب آرائی کو آئے ہیں سونے شہر دیوانے
نوید فصل گل زنداں کی دیواروں نے بھیجی ہے

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۹۸)۔ [صلیب + ف : آرا ، آراستن ـ سجانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــپَر چڑھانا ف م ؛ محاورہ۔
سولی پر چڑھانا۔ چوتھا بولا ... اُسے آگ میں جلا دے پانچویں نے کہا صلیب پر چڑھا دے۔ (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۴۲)۔

ـــــپَر چڑھنا ف ل ؛ محاورہ۔
صلیب پر چڑھانا (رک) کا لازم ؛ (کنایۃً) سخت اذیت میں مبتلا ہونا۔ وہ صلیب پر چڑھتا ہے اور دردِ دل جمع کر کے دیوان کرتا ہے (۱۹۶۰ ، علامتوں کا زوال ، ۱۶۶)۔

ـــــپَرَسْت (ـــــفت پ ، ر ، سک س) صف ؛ امذ۔
صلیب کی پوجا کرنے والا ، عیسائی مذہب کا فرد۔ صلیب پرست عیسائی مسجد بنانے کی غرض سے مسلمانوں کو مالی امداد دے رہے ہیں۔ (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۲۹)۔ [صلیب + ف : پرست ، پرستیدن ـ پوجنا]۔

ـــــپَر کِھنچْوانا محاورہ۔
رک : **صلیب پر چڑھانا۔** تجھے خدا کا بیٹا کہلاؤں گا اور ... تجکو صلیب پر کھنچواؤں گا۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۸۳)۔

ـــــجَنُوبی کس صف (ـــــفت ج ، و مع) امذ۔
(نجوم) رک : صلیب الجنوبی۔ صلیبِ جنوبی ... جنوبی قطب کا قراول ہے۔ (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے (ترجمہ) ، ۱ : ۱۴۶)۔ [صلیب + جنوب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــدینا محاورہ۔
رک : **صلیب پر چڑھانا۔** تم دھوکہ میں ہو تم نے انہیں صلیب نہیں دی اور وہ تو اپنی موت سے میرے سامنے مرے ہیں۔ (۱۹۷۲ ، ختم نبوت ، ۲۹)۔

ـــــنُما (ـــــضم ن) صف۔
صلیب کی شکل کا ، چلیپائی۔ اس عمارت کی سطح صلیب نما ہے۔ (۱۹۶۳ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۳۸۸)۔ [صلیب + ف : نما ، نمودن ـ دیکھنا ، دکھانا]۔

صَلِیب (۲) (فت ص ، ی مع) صف۔
سخت ، ٹھوس ؛ مضبوط ، قوی ، مستحکم ، جری ؛ بہادر ، دلیر ، شجاع (پلیٹس)۔ [ع]۔

صَلِیبَہ (فت ص ، ی مع ، فت ب) امذ۔
(حیوانیات) اعصاب بحولہ ، آنکھ کے دو جوف دار پٹھوں کا باہم صلیب کی شکل پر ملنا ، تقاطعِ صلیبی۔ بصری اعصاب صلیبہ بناتے ہیں۔ (۱۹۶۵ ، حیوانیات ، ۱ : ۱۶۷)۔ [صلیب + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

صَلِیبی (فت ص ، ی مع) صف۔
۱. **صلیب (رک) کی شکل کا ، صلیب جیسا۔** ہر ایک صورت میں جو خیال دکھائی دیتا ہے اس میں اور خردبین کے صلیبی تاروں میں اختلافِ منظر نہ ہو۔ (۱۹۲۱ ، طبیعیات عملی (عبدالرحمن) ، ۱ : ۷۳)۔ ۲. **عیسائیوں کا ، نصاریٰ کا۔** فلسطین اور اس کا مقدس شہر یروشلم صلیبی عَلَم کے بجائے درفش کاویانی کے زیر سایہ آ گیا۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۱۵)۔ ۳. **عیسائی ، نصرانی۔** شام کے اہلِ بلاد اور اہلِ قصبات ایک مرکب قوم ہیں جن میں ... صلیبی ، ترک وغیرہ ... ہوتے ہیں۔ (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۶۵)۔ اٹلی کے تجارتی شہروں اور صلیبیوں کے ریاستوں کے درمیان عمومی قسم کے معاہدات بھی طے ہوتے رہتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۵۳)۔ [صلیب + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــجَنگ (ـــــفت ج ، غنہ) امث۔
وہ جنگ جو یورپ کے عیسائیوں نے مسلمانوں کے خلاف یروشلم (بیت المقدس) فتح کرنے کے لیے کی (یہ تعداد میں سات تھیں)، مسیحی جہاد۔ کلیسا کے لیے صلیبی جنگوں کا مقصد غیر مذہب والوں کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانا تھا۔ (۱۹۰۵ ، جدید قانون بین الممالک کا آغاز ، ۲۳۳)۔ ماضی میں یورپ کی طرف سے صلیبی جنگیں مُسلط ہونے پر مسلمانوں نے اس نتیجہ پر پہونچنے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی کہ جنگ ناگزیر ہے۔ (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۸)۔ [صلیبی + جنگ (رک)]۔

۔۔۔حُرُوب (۔۔۔ضم ح ، و مع) امث ؛ ج۔
صلیبی جنگیں. یورپ نے اسلامی علوم کو کئی واسطوں سے اخذ کیا (۱) انجزاب (۲) اندلس (۳) یورپ کے مختلف ممالک میں اسلامی علوم کی درسگاہیں (۴) صلیبی حروب۔ (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۳۶) [صلیبی + حروب (حرب (رک) کی جمع)]۔

۔۔۔لڑائی (۔۔۔فت ل) امث۔
رک : **صلیبی جنگ.** موجودہ علم کی ابتدا جس دور سے شروع ہوتی ہے وہ کروسیڈ یعنی صلیبی لڑائیاں ہیں (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۱۱۳)۔ [صلیبی + لڑائی (رک)]۔

صَلیبِیّہ (فت ص ، ی مع ، کس ب ، شد ی بفت) صف۔
۱. **صلیب (رک) سے منسوب یا متعلق ، عیسائی نیز عیسائیوں کا.** تین حصّوں والی کتاب ... میں مقدس جنگوں یعنی حروب صلیبیہ کی تائید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں (۱۹۳۵ ، جدید قانون بین‌المسالک کا آغاز ، ۲۳۳)۔ ۲. (نباتیات) **چہار برگ ، پھولوں کی ایک قسم جن میں چار پنکھڑیاں بشکل چلیپائی ہوتی ہیں ، صلیب نما.** صلیبیہ (کروسی فرا) یعنی کرم کلّے کا خاندان (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۶۳)۔ ۳. رک : صلیبہ. یہ اعصاب دماغ کے نیچے ایک صلیبیہ میں ملتے اور آرپار ہو کر گزرتے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ) ، ۲۰۹)۔ [صلیبی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

صُمٌّ بُکْمٌ (ضم ص ، شد م بہ تن ضم ، ضم ب ، سک ک ، تن م بضم نیز بلا تن) صف ؛ ج ؛ اصمّ + ابکم
گونگے بہرے ، وہ لوگ جو کسی بات کا جواب نہ دیں ، حواس باختہ (عربی ترکیب اُردو میں بطور واحد مستعمل)۔

اپنی خدائی کے آگے دم نہ اٹھانے دے کسے
را کھیا ہے صُمٌّ بُکْمٌ کر حیرت میں پالے کے بدل
(۱۹۲۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۹)۔

جب حکم طوطی نے کیا یہ حکم
غنچہ لب رہ گئی وہ صُمٌّ بُکْمٌ
(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۵۴)۔ صحبت اوّل میں کیا ہوا کہ صُمٌّ و بُکْمٌ ہو گیا۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۵۰)۔ مجھے صُمّ بکم کھڑا دیکھ کر اور بھی راہ گیر وہاں ذرا کی ذرا ٹھٹکے۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۱۸۴)۔ دونوں ایک دوسرے کی طرف منہ کئے صُمٌّ بُکْمٌ ہوں بیٹھے تھے جیسے گیان دھیان میں مگن ہوں۔ (۱۹۸۷ ، شہاب‌نامہ ، ۱۸۲)۔ [ع]۔

صَمّا (فت ص ، شد م) امذ۔
سخت پتھر.

نرم جیسے کہ سیپ کا موتی
سخت جیسے کہ صخرۂ صمّا
(۱۹۶۵ ، کف دریا ، ۱۰۵)۔ [ع]۔

صِماخ (کس ص) امذ۔
کان کا سوراخ. ہوائے متموج صماخ گوش میں داخل ہو کر طبل گوش پر ضرب لگاتی ہے۔ (۱۸۹۶ ، کاشف الحقائق ، ۲۳)۔ جریان خون صماخ تک نہیں پہنچا تھا۔ سکتہ کے زیادہ دیر تک رہنے سے مریض کا انتقال ہو گیا۔ (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح (ترجمہ) ، ۱۵۰)۔

دماغ عرش نشیں ہے دل ہے خاک نشیں
صماخ گوش میں گونجے صدائے کن فیکون
(۱۹۸۳ ، حدیث خواب ، ۱۰۹)۔ [ع]۔

صِمام (کس ص) امذ
شیشی کا ڈاٹ ، سربند شیشہ ، مشین کا وہ پرزہ جس سے کسی سیال شے کا راستہ کسی نالی میں سے حسب ضرورت از خود کھل جائے اور بند ہو جائے. ہر نلکی کے ساتھ ہوا کے داخل یا خارج کرنے کے لیے صمام ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۵۰)۔ کسی کے صمام میں سے گزرنے کے دوران حرارت نہ داخل ہوتی ہے اور نہ خارج ہوتی ہے۔ (۱۹۶۹ ، حرحرکیات ، ۵۱)۔ ۲. (تشریح) **وہ جھلی جس میں سے خون وغیرہ ایک طرف بہتا ہے لیکن دوسری طرف نہ بہہ سکے.** دل کے متعلق اس کا بیان اور تصویریں غیر معمولی طور پر درست ہیں دل کے خانے صمام اور اس کی کل ساخت کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ (۱۹۷۰ ، وعنائے سائنس ، ۳۶)۔ [ع]۔

صِمامی (فت ص) صف۔
صمام (رک) سے منسوب ، سربند شیشہ جیسا. اس کا جسم دو صمامی شفاف خول کے اندر بند ہو جاتا ہے۔ (۱۹۳۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۳۱)۔ [صمام + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

صَمْت (فت ص ، سک م) امث۔
خاموش رہنا ، خاموشی ، سکوت ، چپ رہنا.

بہجر واصل بہ کر عاقل بعلم جاہل بظلم عادل
بعشق عاقل بصَمت قابل بنطق خالی نبی اُمّی
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۵۸)۔ صفات وقار و تودہ و صمت و مروت و حسن ہدی۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۵)۔

خدائے صمت و سکوت
مع قرار و سکون
مرے بچاؤ کو آؤ !
(۱۹۶۲ ، گل نغمہ ، خالد ، ۱۰۷)۔ [ع]۔

صَمَد (فت ص ، م) صف۔
بے نیاز ، جس کے سب محتاج ہوں اور وہ کسی کا محتاج نہ ہو ، اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام

حمید و مجید و شہید و احد
ودود و معید و رشید و صمد
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۴)۔

تُہیں واحد ہے ہور تونہیں احد
تُہیں مُقسِط ہے ہور تونہیں صمد
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲)۔

نظر کر دیکھ ہر شے مظہر نور الٰہی ہے
سراج اب دیدۂ دل سیں صمد دیکھا صنم بھولا
(۱۷۳۹ ، سراج ، ک ، ۱۸۷)۔

عشقِ صمد میں جان چلی وہ چاہت کا ارمان گیا
تازہ کیا پیمان صنم سے دین گیا ایمان گیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۳۷).

تجھ سا ہی بلکہ تجھ سے بھی اچھا ملے گا اور
تو اس صنمکدہ میں صنم ہے صمد نہیں
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۱۸). حکم ہے کہ ... اللہ تعالیٰ کی صفات پیدا کرو اللہ ... صمد ہے ، بے نیازی اس کی صفت ہے.
(۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۵۱۳). [ع].

صَمَدانی (فت ص ، م) صف.
صمد (رک) سے منسوب ، صمد کا ، خدا کا.

میان عبد رب ہوئے ادم تان رد ہوا لوح و قلم
تس محل میں سب ختم وہاں اسم صمدانی کدھر
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ، ۳۷). [صمد (رک) + انی ، لاحقۂ نسبت].

صَمْدَن (فت ص ، سک م ، فت د) امث (قدیم).
رک : سمدھن.

چڑائے تیل مل کر صمدناں سب
جواہر زر سٹے لے وار کرتب
(۱۶۷۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ، ۲ ، ۴۴ : ۱۹)).
[سمدھن (رک) کا بگاڑ].

صَمَدی (فت ص ، م) صف.
صمد (رک) سے منسوب یا متعلق ، صمد کا ، خدا کا.

مشتق ہوا نور اس کا ہے نورِ احدی سے
یہ واسطۂ خاص ہے ذاتِ صمدی سے
(۱۸۸۹ ، صفیر بلگرامی ، میلادِ معصومین ، ۳۹).

وہ ہے ذات صمدی اُس میں نہیں دخلِ صفات
عقل کی حد سے پرے دورِ تراز وہم و گمان
(۱۹۱۰ ، کلام مہر ، ۲۰).

ہے مظہرِ نورِ صمدی روئے محمدؐ
اور مژدۂ گلزارِ جناں بوئے محمدؐ
(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ۵۷). [صمد + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَمْدی (فت ص ، سک م) امذ (قدیم).
رک : سَمدھی.

سگل صمدیاںکا رسمانہ ادا کر
دئے یاں ہور خوشبو سب کو یکسر
(۱۶۷۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ، ۲ ، ۴۴ : ۱۹)).
[سمدھی (رک) کا بگاڑ].

صَمَدِیَّت (فت ص،م ، کس د ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
۱. **صمد (رک) کا اسم کیفیت ، بزرگی ، بے نیازی ، حاجات سے پاک ہونا.** ایسا احد کہ دلیل صمدیّت اوس کی لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ ہے.
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰).

وہ ہیچ مراد احدیت ہے
توحید تمام صَمَدیت ہے
(۱۸۳۱ ، من موہن ، آزاد ، ۱۶ (ب)). تحقیق ذات صمدیت اسی کے فضل و کرم پر ممکن. (۱۸۸۶ ، لال چندر کا ، ۳). میری زبان اس کی صمدیت کی خوبیوں میں گویا ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۲۱۲). یہ وہ عمل ہے کہ جہاں عبدیت اس مقام پر پہنچی ہے کہ جو ذات صمدیت کا مقام ہے. (۱۹۷۵ ، انداز بیان ، ۱۹۱).
۲. (تصوف) **اُس مقام کو کہتے ہیں جس پر پہونچکر سالک صفات بشریت سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور اوسکو کسی چیز کی پروا نہیں رہتی** (مصباح التعرف ، ۱۶۰). [صمدی + ت، لاحقۂ کیفیت].

صَمْصام (فت ص ، سک م) امث.
تیز تلوار ، شمشیر بُرّاں ، تلوار.

دکیری اوئے لک اس کو صمصام
اتھی حضرت سلیمان کے وہ قمقام
(۱۵۹۱ ، گل و صنوبر (ق) ، عاجز ، ۴۴).

نیم بسمل ہے بھواں تیری میں دل
کند اپنا کیوں ہے اگر صمصام ہے
(۱۷۴۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۳۴).

غرض حمزہ نے وار اس کا بچا کر
لگائی کھینچ کر صمصام اس پر
(۱۸۶۲ ، طلسم شاہان ، ۲۶۹).

اگر تک گھور کے دیکھے تو عاشق جی سے جاتا ہے
عبث ناوک لگا یاں ہاتھ میں صمصام لیتے ہیں
(۱۷۹۳ ، بیدار (میر محمدی)، د ، ۷۲).

یاں زیست کا خطرہ نہیں ہاں کھینچے تلوار
وہ غیر تھا جو دیکھ کے صمصام ڈرے تھا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۱۵۷).

اے کہ کھینچے ہوئے اسلام کی صمصام ہے تو
آج کل سب سے بڑا غازیِ اسلام ہے تو
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۵۸). [ع].

صَمْصامی (فت ص ، سک م) صف.
صمصام (رک) سے منسوب یا متعلق ، تلوار جیسا.

تیر مژگاں سے بھی ہے صورتِ خنجر پیدا
قوسِ ابرو ہی فقط تیری یہ صمصامی ہے
(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۳۹۵). [صمصام + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَمْغ (فت ص ، سک م نیز فت) امذ.
گوند ، خصوصاً سلم (ایک درخت) کا گوند جو نہایت قیمتی ہوتا ہے اور پانی میں آسانی سے حل ہو جاتا ہے. کاربن کا بیان کوئلے کا اصل ہے اور تمام صمغ سوزندہ کا اصل حصّہ ہے.
(۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۳۱). حرفہ ربوڑی نے نیفے سے نکال کے سب ٹکٹ جو پانی اور اتصال صمغ سے ملکہ کے نام گوایاں بن گئے تھے حوالے کئے. (۱۹۱۵ ، حاجی بغلول ، ۱۳۱). سیلولوز ایک چپچپے مادے میں تبدیل ہو جاتا ہے جس کو گوند یا صمغ کہتے ہیں. (۱۹۸۳ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۲۷۰). [ع].

---البَلاط (---ضم غ ، ضم ا ، سک ل ، فت ب) امذ.
ایک لیسدار چپکنی چیز جو سنگ مرمر اور دوسری قسم کے خاص پتھر کو پیس کر سریش کے ساتھ تیار کرتے ہیں ، یہ پتھروں اور اینٹوں کو جوڑنے میں کام آتا ہے ، لزاق الرخام (خزائن الادویہ ، ۵ : ۸۹) [صمغ + رک : ال (۱) + ع : بلاط - پتھر کے چوکے جن سے فرش تیار کیا جائے].

---البَلسان (---ضم غ ، ضم ا ، سک ل ، فت ب ، ل نیز سک ل) امذ.
گوند جو درخت بلسان کے تنے سے نکلتا ہے ، بلسان کا گوند. بلسان کے درخت کے تنے میں گہرا شگاف دیتے سے یہ روغن حاصل ہوتا ہے .... اسے صمغ البلسان ... بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۲۰). [صمغ + رک : ال (۱) + بلسان (رک)].

---بَصری کسی صفت(---فت ب ، سک ص) امذ.
گوند جو درخت سنبل وغیرہ سے نکلتا ہے ، کتیرا گوند. اس کا ایک ادنیٰ بدل جو صمغ بصری کے نام سے مشہور ہے جسکو ہندوستان میں کتیرا گوند کہتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۸۱). [صمغ + بصرہ (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پَلاس / ڈھا ک کسی اضا(---فت پ) امذ.
سرخ گوند جو ڈھاک کی لکڑی اور چھال میں سے نکلتا ہے ، چنیا گوند (رک). چنیا گوند ... اس کا نام کمرکس بھی ہے ، فارسی کتابوں میں صمغ پلاس اور صمغ ڈھاک لکھتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۸۶). [صمغ + رک : پلاس (۲) / ڈھاک (رک)]

---عَرَبی کسی صفت(---فت ع ، ر) امذ.
صمغ (رک) کا ایک معروف نام. سب ادویہ کو کوفتہ بیختہ کر کے آب صمغ عربی میں گولی بمقدار یک فلوس باندھ کر ایک صبح ایک شام کھلانا مجرب ہے. (۱۸۴۷ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۱۹). سفیدہ کاشغری آٹھ جزو ... اور اس کے ساتھ صمغ عربی بر ایک کے برابر اضافہ کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳). اسلام سے سابق عناصر نے ان لوگوں میں بعض پودے (انگور ، انار ، سن اور صمغ عربی) ... اور سب سے بڑھ کر ایک تقویم رائج کی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۰۳). [صمغ + عربی (رک)].

صَمَغی (فت ص ، سک م نیز فت) صف.
صمغ (رک) سے منسوب یا متعلق ، گوند کا ، گوند جیسا ، چپچپا ، لیس دار. قلیل تعداد ایسی جڑوں کی ہے جن میں گوند کی بڑی مقدار ہے جیسے تعلب ، شقاقل وغیرہ یہ صمغی اجزا کے زیر حکم ہیں. (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۸۱). تخم حیوانیے ایک صمغی مادے میں گھرے ہوئے زردانگی کیسے میں سے گزر کر ... ظہری سطح پر نکل آتے ہیں. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۵۶). [صمغ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---رال امث.
(طب) ایک طرح کی لاکھ جو گوند اور تیل کی آمیزش سے تیار ہوتی ہے. بعض اوقات وہ گوندوں اور طیران پذیر تیلوں کے ساتھ امتزاج کی حالت میں پائی جاتی ہیں پھر ان کو صمغی رالیں کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۱۰۳). [صمغی + رال (رک)].

---شَمعی (---فت ش ، سک م) امث.
(طب) ایک لیسدار رطوبت جس کے لیپ سے سرد امراض کو نفع ہوتا ہے. جند بیدستر کے اندر ایک چیز صمغی شمعی ہوتی ہے وہ نہایت گرم ہے اسکو کھانا نہ چاہیے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۸۹). [صمغی + شمع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَمغیّات (فت ص ، سک م ، کس غ ، شد نیز بلا شد ی) امذ ؛ ج.
مختلف اقسام کے گوند ، لعاب دار چیزیں. اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر .... کئی قسم کی ادویات ، صمغیات پیدا ہوتی ہے (ہیں). (۱۸۶۷ ، خلاصہ علم جغرافیہ ، ۵۹). لمفی عروق ... کے ہمرکے ساتھ ساتھ متعدد زیر جلدی صمغیات پائے جاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، عمل طب ، ۲۶۱). [صمغی + یات ، لاحقۂ جمع].

صِملاخ (کس ص ، سک م) امذ.
کان کا میل ، چرک گوش (مخزن الجواہر ، ۵۰۸). [ع].

صِملاخی (کس ص ، سک م) صف.
صملاخ (رک) سے متعلق ، کان میں میل پیدا کرنے والا. کان میں میل پیدا کرنے والے صملاخی غدود بھی عرق قسم کے ہیں. (۱۹۸۲ ، میملیا ، ۱۳۵). [صملاخ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَمنک (فت ص ، سک م ، فت ن) امث.
(حلوائی) پھوٹے ہوئے یعنی کونپل نکلے ہوئے اچھی قسم کے گیہوں کا آٹا جو حلوا سوہن میں نشاستہ کی بجائے استعمال کی جاتا ہے. سمنک ... نشاستہ سے ہر حالت میں بہتر ہوتی ہے. (۱۹۲۳ ، حلوائی کی تعلیم ، ۵۹). [سمنک (رک) کا ایک املا].

صَمُوم (فت ص ، و مع) صف.
بہرا کیا ہوا ، بہرا ، جسے سُنائی نہ دے ، جو سُن نہ سکے. امان کی صدا گوش صموم از قہر پر اثر نہیں کرتی تھی. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۲۵۳). [ع].

صَمیم (فت ص ، ی مع) صف.
۱. خالص ، بے لوث ، سچا.

لازم ہے گوش دل سے سنتا سخن کو اس کے
جو عرض کرنے آوے اپنا صمیم مخلص
(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۲۰۳).

ہم نے زکی کو پایا ناآشنا و آزاد
یجا گماں ہے اوسپر یار صمیم کا سا
(۱۸۹۵ ، زکی ، د ، ۲۵).

قوم میں ہو اتفاق اور ہو پہلا سا جوش
پست ادھر ہو بلند عزم ادھر ہو صمیم
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۲). ۲. بہرا.

اُس گُل کا وصفِ چشمِ سُتانا میں کیا امیر
نرگس کا پھول باغ میں گوشِ صمیم تھا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۹۳)۔[ع]۔

ـــــِ قَلْب کس اضا(ـــــ فت ق ، سک ل) امذ۔
خلوصِ دل ، دل کی گہرائی۔ اقبال بہ صمیمِ قلب نِتشا کے ارادۂ قوت سے متفق ہے۔ (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۱۵۷) ۔ [صمیم + قلب (رک)]۔

ـــــِ قَلْب سے کس اضا ؛ م ف۔
سچے دل سے ، تہِ دل سے ، خلوص کے ساتھ۔ ابو طالب نے وصیت پدر صمیمِ قلب سے قبول کی۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۴۰)۔ ظاہر میں اسلام لے آئے ہو تو صمیمِ قلب سے بھی ایمان لاؤ ۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۸) ۔ میں صمیمِ قلب سے شکر گزار ہوں "کہ مجھے یہ عزت بخشی گئی ہے۔ (۱۹۸۷ ، سید سلیمان ندوی ، ۱۷)۔

صَمیمانَہ (فت ص ، ی مع ، فت ن) صف۔
بےلوث ، پُرخلوص ، مخلصانہ۔ اپنے صمیمانہ اور پُرجوش جذبۂ عبودیت کا اظہار ... اپنی ناکامی و بدبختی کی شکایت مقصود ہے۔ (۱۹۸۷ ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ۱۳۰)۔[صمیم + انہ ، لاحقۂ صفت]۔

صَمیمی (فت ص ، ی مع) صف۔
خالص ۔ بےلوث ، پُرخلوص۔ یہ خیال باطل ... بحمداللہ کہ اب آپ کی نوازش صمیمی سے بالکل دور ہوگیا۔ (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۸۰)۔ وہاں آیا جہاں ... سب سے زیادہ صمیمی ، سب سے زیادہ دلی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ (۱۹۳۰ ، سجاد حیدر یلدرم ، خیالستان ، ۱۸۸)۔ کبھی شاعرانہ تعلی کے طور پر اور کبھی ایسے طریقے سے کہ جس سے تجلی کا یقین صمیمی مترشح ہوتا ہے۔ (۱۹۶۶ ، شاعری اور تخیل ، ۲۱)۔[صمیم + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

صِنّ (کس ص ، شد ن) امذ۔
ایک چھوٹی سی روئیدگی ہے اسکے پتے بھی چھوٹے ہوتے ہیں اور ساق اس کی ایک بالشت کے قریب لمبی ہوتی ہے (خزائن الادویہ ، ۵ : ۹۰)۔[ع]۔

ـــــُ الْوَبَر (ـــــ ضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت و ، ب نیز سک ب) امذ۔
صن الوبر ایک دوا ہے جس کی حقیقت میں اختلاف ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۹۰)۔[صن (رک) + رک : ال (۱) + ع : وبر ـ بلی سے مشابہ ایک جانور]۔

صَنادِید (فت ص ، ی مع) امذ ؛ ج۔
بڑے یا ذی اثر لوگ ، سردار ، عمائدین ؛ (کسی شعبے کے) مشاہیر ، رجالِ قوم ، بہادر ؛ شرفا ؛ جوانمرد۔ اکثر صنادید قریش ان کے گھر میں جا کر چھپ رہے۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲)۔ اپنے صنادید اور بزرگوں کی عزت و حرمت اور اپنا نام و نشان باقی رکھے۔ (۱۹۲۰ ، رسائلِ عماد الملک ، ۳۸۰)۔ اکثر صنادید قریش مارے گئے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۳۹)۔[ع : صندید کی جمع]۔

ـــــِ عَجَم کس اضا(ـــــ فت ع ، ج) امذ ؛ ج۔
شاہانِ عجم ، عرب کے سوا باقی دنیا کے بادشاہ یا عمائدین۔

کیسے کیسے نہیں گزرے ہیں جہاں میں نامی
خواجگان عربستان صنادیدِ عجم
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳)۔

خانہ ویرانی برستی ہے در و دیوار پر
نقشِ عبرت اب ہیں آثار صنادیدِ عجم
(۱۹۱۰ ، سرور جہان آبادی ، شگفتۂ سرور ، ۲۳۳)۔

بہ وفا داریٔ رہوار و بہ تکریمِ علم
بہ گہر باریٔ الفاظِ صنادیدِ عجم
(۱۹۵۸ ، شہرآذر (کلیات مصطفیٰ زیدی ، ۱۹۹))۔[صنادید + عجم (علَم)]۔

صَنادِیق (فت ص ، ی مع) امذ ؛ ج۔
صندوق (رک) کی جمع۔

پہنچ کر خزانہ میں پھر زود تر
نکالا صنادیق سے اوسنے زر
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۳۰)۔ دربان کے درجے میں لباس وغیرہ کے صنادیق اور دوسرا ضروری سامان رکھا گیا۔ (۱۹۲۳ ، سفر حج ، ۳۳)۔[ع]۔

ـــــِ جَنازَہ کس اضا(ـــــ فت ج ، ز) امذ ؛ ج۔
چوبی صندوق جس میں جنازہ رکھا جائے ۔ صنادیقِ جنازہ الامراَو نوراللہ خاں کو کمخواب و زربفت میں مزین کر کے اور بہت اسبابِ گراں بہا اوپر ڈالا۔ (۱۹۷۳ ؟ ، سبد التاریخ ، ۱۱۵)۔[صنادیق + جنازہ (رک)]۔

ـــــِ خَزانَہ کس اضا(ـــــ فت خ ، ن) امذ ؛ ج۔
تجوری ، خزانہ کے بکس۔ باقی جملہ صنادیقِ خزانہ پر دو قفل لگے ہوں گے۔ (۱۸۹۶ ، ہدایات متعلقہ حسابات ، ۱۳)۔[صنادیق + خزانہ (رک)]۔

صَنّاع (فت ص ، شد ن) صف۔
بڑا صنعت گر ، عظیم صانع ، بہت بڑا کاریگر ، نہایت ہنرمند ، ماہرِ فن۔ اہلِ حرفہ و صناع اپنے کسب و اکتساب کی بدولت مرفۂ احوال ہوئے۔ (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۶۷)۔ ہر ایک قسم کا صناع وہاں موجود ہے۔ (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۱۵۱)۔ ایک صناع مصوّر اگر ایک نہایت بدصورت جانور کی تصویر نہایت اچھی کھینچے تو اس کے کمالِ مصوّری میں اس سے کچھ داغ نہیں آئے گا۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۰۹)۔ وہ ایسے صناع ہیں جن کی خوبی آسانی سے نظر نہیں آتی۔ (۱۹۸۵ ، اسلوبیاتِ میر ، ۸۶)۔[ع : (ص ن ع)]۔

ـــــِ اَزَل کس اضا(ـــــ فت ا ، ز) صف ؛ امذ۔
خدائے تعالیٰ (جس نے روزِ ازل ایک لفظ کُن سے کائنات بنائی

گر دیدۂ بینا ہو تو صناعِ ازل نے
کیا کیا نہ طلسم ایک کفِ خاک سے باندھے
(۱۸۴۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۶۵).
تھا اسی فکر سے دوبالے تحیر میں غرق
کہہ رہا تھا کہ زہے صنعتِ صناعِ ازل
(۱۸۷۴ ، مرآۃ الغیب ، ۴۴). [صناع + ازل (رک)].

ـــــ طِلِسْم کار کس صفا(ـــــ کس ط ، ل ، سک س) امذ.
صناعی میں جادو کا اثر رکھنے والا
صناعِ طلسم کار تھے وہ
گلشن کے لیے بہار تھے وہ
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۱۰). [صناع + طلسم (رک) + کار ، لاحقۂ فاعلی].

صَناعات (فت ص) امث ، ج.
صناعت (رک) کی جمع. صناعات میں جابکدست الا آلات جراثقیل کی صنعت سے واقف نہیں. (۱۸۵۳ ، مرآۃ الاقالیم ، ۲۰۴) برہمنی مت نے دوبارہ عروج حاصل کیا ، فنون لطیفہ اور صناعات نے بڑی ترقی پائی. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۴۳). [صناعت (بحذف ت) + ات ، لاحقۂ جمع].

صَنّاعانَہ (فت ص ، شد ن ، فت ن) صف ؛ م ف.
۱. **فنکارانہ ، ماہرانہ.** قتیل شفائی کی صناعانہ جابکدستی اور فنی مہارت شعبدے دکھاتی ہوئی نظر آتی ہے. (۱۹۸۶ ، اردوگیت ، ۵۸۱). ۲. **جس میں تصنع کی جھلک پائی جائے.** مجنوں کے یہاں مکالمے سادہ سلیس ہیں ان میں نیاز کے کرداروں کی وہ صناعانہ زبان نظر نہیں آتی جو یقیناً بے جوڑ ہوتی ہے. (۱۹۸۴ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۱۳۳). [صناع + انہ ، لاحقۂ نسبت و تمیز].

صَناعَت (فت ص ، ع) امث.
۱. **دستکاری ، پیشہ ، حرفہ ، ہنر ، کام ، فن.** بہ زیدۂ کمالاتے روزگار اس صناعت میں اپنے عہد میں کوس لمن الملکی مارتا تھا. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۱۲۳). جس پیشے میں عار ہوتی ہے وہ ایسا ہے جیسے مسخرگی اور خوار پیشے اور پیشے جن میں دناءت ہوتی ہے وہ خسیس صناعت ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۵۳۷) صناعت اور دستکاری کی ترقی امور طبعی کی علمی ترقی پر موقوف ہے. (۱۹۰۵ ، سائنس و کلام ، ۹۹).
پیشہ سیکھیں کوئی فن سیکھیں صناعت سیکھیں
کشت کاری کریں آئینِ فلاحت سیکھیں
(۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۱۶۱). ۲. **(علمِ معانی و بیان) وہ علم جس کا تعلق کیفیتِ عمل سے ہو جیسے منطق ؛ (علم یا فن میں) نکتہ آفرینی.** ان سے مشورہ نہ لے جو تیرے طبقے اور تیری صناعت کے نہیں ہیں. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۱۸). فی الواقع آپ فطرۃً شاعر پیدا ہوئے ہیں اور اس صناعت کی قابلیت آپ میں خداداد ہے. (۱۹۱۳ ، مکاتیب حالی ، ۹۳). مذہب ، زبان ، فلسفہ ، صناعت ، اخلاق ساری ترقی کے لیے جن قوائے نامیہ کی بھی ضرورت ہے ... ہمارے لیے کوئی سامان نہیں. (۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان ، ۱۱۶). [ع].

ـــــ الصِّناعات (ـــــ ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ص فت) امث.
صنعتوں کی صنعت ، باریک بینی ، موشگافی. اسی وسیع مضمون کو ایک مختصر اور محدود مقالہ میں قلم بند کرنا ظاہر ہے ایک ایسی کوشش ہوگی جس میں صناعت الصناعات یعنی ترک و حذف کی کارفرمائی لازم آئے گی. (۱۹۱۵ ، تاریخ یورپ جدید ، تمہید (ترجمہ) ، ۱). [صناعت + ال (۱) ، صناعات (رک)].

صَناعَتی (فت ص ، ع) صف.
۱. رک : **صناعت معنی نمبر ۲.** یہ خالص فکری عمل ہے نہ محض صناعتی مظاہرہ ہے نہ محض الہام و القا. (۱۹۶۵ ، مباحث ، ۳۶۳). ۲. **صنائع و بدائع سے متعلق.** قصور مقصدی ادب کا نہیں بلکہ ان ادیبوں کا ہے کہ جنہوں نے صناعتی محاسن کی اہمیت کو نظر انداز کیا. (۱۹۶۱ ، افادی ادب ، ۹۰). [صناعت + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَنّاعی (فت ص ، شد ن) امث.
۱. **کاریگری ، دستکاری ، مہارتِ فن ، کمالِ ہنر ، ہنرمندی ظاہر ہونا (محسوسات یا معانی میں).** کوئی شخص ایسا درخت بناوے کہ وہ قدرتی درخت سے زیادہ خوبصورت معلوم ہو نہایت صناعی کا کام ہے. (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۰). صناعی سے کسی شے کے قدرتی محاسن کا عالم دوبالا ہو جاتا ہے. (۱۹۰۵ ، مضامین چکبست ، ۷۷).
لالہ و گل ، ماہ و انجم ، برق و باراں ، برگ و بار
تیری صناعی کے شاہد تیری قدرت کے امیں
(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۹۳). ۲. رک : **صناعت معنی نمبر ۲.** اس کی موزونیت کی دو قسمیں ہیں ایک فطری جس کو ذوق کہتے ہیں دوم صناعی جو اکتساب فن سے حاصل ہوتی ہے. (۱۸۷۱ ، قواعدالعروض ، ۷). شاعری میں صرف خیال آفرینی اور لفظی صناعی ہی نہیں. (۱۹۳۴ ، تذکرۂ شاعرات اردو ، ۸۸). ہمارا یہ حال ہے کہ غزل تک کی صناعی پر عبور نہ پا سکے. (۱۹۸۶ ، ن م راشد : ایک مطالعہ ، ۳۷). [صناع + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ جَزِیرَہ (ـــــ فت ج ، ی مع ، فت ر) امذ.
مصنوعی جزیرہ ، انسانوں کا بنایا ہوا جزیرہ. کئی بڑی بڑی جھیلیں اس میں کھدی ہوئی ہیں جس کی خوبیاں قابل دید و شنید ہیں الغرض ان جھیلوں کے درمیان جو صناعی جزیرے بنے ہوئے ہیں ... مناظر حسنہ کی کیفیت معلوم ہوتی ہے. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵). [صناعی + جزیرہ (رک)].

صَنّاعِیات (فت ص ، شد ن ، کس ع ، شد ی) امذ ، ج.
فنون لطیفہ ، صنعت. انہوں نے ریاضی ، طب ، فلکیات ، طبیعیات ، جغرافیہ ، صناعیات اور کیمیا میں بڑی بڑی قابل قدر خدمات سرانجام دیں. (۱۹۲۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۸). صناعیات ، اس کے تحت فنون لطیفہ و فنون نافعہ دونوں آ جاتے ہیں. (۱۹۷۳ ، حیات سعدی ، ۱۳۴). [صناعی + یات ، لاحقۂ جمع].

صَناعِیَہ (فت ص ، شد ن ، کس ع ، فت ی بشد) صف.
کاریگری ، صنعت : سحر حیل صناعیہ سے ہی کہ حاصل ہوتا ہے ساتھ افعال و اسباب بطریق اکتساب کے ... شرط ہے جنب ہووے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۷). [صناعی + ہ ، لاحقۂ صفت و تانیث].

صَنائِع / صنایع (فت ص ، کس مج ء / کس ی) امذ ، ج.
۱. **صنعت (رک) کی جمع ، کاری گری ، صناعی ، فن کاری.**

تو صاحبان چشم ذرا چشم وا کرو
نظارہ صنائع کلکِ خدا کرو

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۲۲).

آثار صنایع النبی
ہیں ماہ سے لے کے تا بماہی

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۸). ۲. (بدیع) **نثر و نظم کی لفظی یا معنوی خوبیاں ، نظم و نثر کے وہ محاسن جو استعارہ و تشبیہ اور مجاز و کنایے سے پیدا ہوں ، عموماً بدائع کے ساتھ مستعمل.** صنائع لفظی کے اتنے التزام پر بے ساختگی اور قابل آفرین ہے . (۱۸۷۴ ، توبۃ النصوح ، ۲۵۱). انوری ادبی صنائع کو بالخصوص لفظی صنائع کو جو اس کے زمانے میں بہت مقبول اور مرغوب تھیں اہمیت نہیں دیتا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۹۵). [ع : (ص ن ع)].

ـــ بَدائِع (ـــ فت ب ، کس ء) امذ ، ج.
شعری خوبیاں یا باریکیاں. اسی دھن میں کلدانیوں (یعنی مسلمانوں) کی کتابوں پر بحث کرتے ہیں اور صنائع بدائع آمیز تحریروں سے ان کو شہرت دیتے ہیں. (۱۸۹۸ ، دعوت اسلام (ترجمہ) ، ۱۵۳). اس کو اجرام فلک کے صنائع بدائع کا دیکھنا منظور تھا . (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۰۳). شاعر علامتوں ، کنایوں ، استعاروں ، تشبیہوں اور صنائع بدائع جیسے سہاروں سے کام لیتا ہے. (۱۹۸۳ ، اصنافِ سخن اور شعری ہیئتیں ، ۶۳). [صنائع + بدائع (رک)].

ـــ لَفظی کس صف (ـــ فت ل ، سک ف) امذ.
الفاظ کی باریکیاں . نثر لکھنے پر ایسے ایسے جلیل القدر فاضلوں نے کمر باندھی جن کا علم و فضل شیخ سے بہ مراتب فایق تر تھا مگر سب کی ہمت زیادہ تر الفاظ اور صنائع لفظی پر مقصور رہی. (۱۸۸۶ ، حیات سعدی ، ۸۹). قدما کے کلام میں صنائع لفظی ... نہایت کثرت سے پائے جاتے ہیں. (۱۹۱۳ ، شبلی ، حیات حافظ ، ۵۰). [صنائع + لفظ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ مَعنَوِیَّہ کس صف (ـــ فت م ، سک ع ، فت ن ، کس و ، شد ی بفت) امذ ، ج.
معنی کی خوبی اور باریکیاں. یہ محض ادعائے شاعرانہ ہے اس پر استفہام کو متفرع کر کے شعر کو خبر سے انشا کی طرف پھیر لیا ہے ادعا ، صنائع معنویہ سے ہے . (۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱). [صنائع + معنوی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ نَفِیسَہ کس صف (ـــ فت ن ، ی مع ، فت س) امذ ، ج.
فنون لطیفہ. صنائع نفیسہ کی اکثر کلاسوں کو دیکھ کر باہر نکلا تو میدان میں اس عظیم الشان اسالے کو دکھایا گیا جو موجودہ حکومت اس مدرسے کی عمارتوں میں کر رہی ہے . (۱۹۲۳ ، حیات سلیمان ، ۳۱۸). [صنائع + نفیس (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ و بَدائِع (ـــ و مع ، فت ب ، کس ء) امذ ، ج.
کلام کی باریکیاں نیز نکات. علامہ شیخ شہاب الدین کو ... صنائع و بدائع و عروض و قوافی کے تمام نکات حل کرنے میں کمال حاصل تھا . (۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۳۹۱). [صنائع + و (حرفِ عطف) + بدائع (رک)].

صَندَل (۱) (فت ص ، سک ن ، فت د) امذ.
زرد رنگ کی ایک خوشبودار بے ریشہ نیز سرخ رنگ کی بے خوشبو لکڑی جو گھسنے سے نہایت صاف نکلتی ہے ، درد سر کے لیے گھس کر ماتھے پر لگاتے ہیں ، عورتیں (بیشتر ہندو) مانگ میں بھرتی ہیں اور اسے سہاگ کا شگون خیال کرتی ہیں ، ہندو ہنلت ماتھے پر لگائے رہتے ہیں ، چندن.

لگے ہیں گگن اونچے صندل کے جھاڑ
کھڑے ہیں ہر یک ٹھار خوش پاؤں گاڑ

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۸۵).

نہیں ہے درد سر اس کے کوں حاجت صندل
ترے قدم کی جو کوئی خاک کوں عبیر کیا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۱). اجناس قیمتی ہر ملک کی بازار میں بیشمار، صندل و اگر کے دکانوں میں جدھر تدھر انبار. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۶۶). گرد تخت کے چوکیاں صندل کی اور سنگ موسیٰ وغیرہ کی بچھی تھیں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۹۲). زہرہ کے قدموں سے صندل لے کر اس کے جسم پر ملا. (۱۹۱۵ ، شبستان کا قطرۂ گوہریں ، ۶۶).

صندل سے مہکتی ہوئی پُرکیف ہوا کا
جھونکا کوئی ٹکرائے تو لگتا ہے کہ تم ہو

(۱۹۷۸ ، سکوتِ شب ، ۵۹). [ع].

ـــ آسا امذ.
وہ پتھر جس پر صندل گھسا جائے (جامع اللغات ، پلیٹس) . [صندل + آسا (رک)].

ـــ پُھولنا محاورہ.
صندل کی خوشبو پھیلنا ، صندل کی لکڑی کا مہکنا.

صندل پھولے جنگل جاگے ناگ پھریں متوالے
ننگے پاؤں چلیں گھبرائیں ہم بھی پاگل تم بھی

(۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۳۰).

ـــ حَدِیدی کس صف (ـــ فت ح ، ی مع) امذ.
سرخ رنگ کا نرم پتھر جو ادویات میں استعمال ہوتا ہے، سنگ عمار. ایک قسم کا بھاری پتھر ہے جس کو ... صندل حدیدی بھی کہتے ہیں اس کو اگر تانبے پر رگڑیں تو سفوف سرخ رنگ کا ہو جائے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳۳). [صندل + حدیدی (رک)].

---رَگڑنا محاورہ (ف س)۔
رک : **صندل گھسنا۔**

جدا سر ہو تو اپنا درد سر جائے
کریں کیا درد سر صندل رگڑ کر
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۸۴)۔

---سِل (--- کس س) امث۔
صندل گھسنے کی سل (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ نوراللغات)۔
[صندل + سِل (رک)]۔

---سے مانگ بھری رَہْنا محاورہ۔
ہمیشہ سہاگ قائم رہنا۔

بانوئے نیک نام کی کھیتی ہری رہے
صندل سے مانگ بچوں سے گودی بھری رہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۰۱)۔

---صَنْدَل کے پاؤں فقرہ۔
عورتیں جب بچوں کو پیروں چلنا سکھاتی ہیں تو کہتی ہیں۔

سر ہاتھ دھر کیوں کر نہ روؤں دھو ہاتھ بیٹھی تجھ سیتی
صندل صندل کے پاؤں کہ گھوٹیاں چلاؤں اب کسے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۱)۔

---کا بُرادَہ امذ۔
صندل کی لکڑی کو ریتی سے رگڑ کر سفوف بناتے ہیں اسے آگ پر خوشبو دینے کے لیے ڈالتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---کا پھاہا امذ۔
کپڑا جو گھسے ہوئے صندل میں تر کر کے سوزش قلب مٹانے کے لیے دل پر رکھتے ہیں۔ اختلاج قلب اور بےقراری کے لیے صندل اور کیوڑے کا پھاہا قلب پر رکھا اور بار بار اس کو بدلا۔
(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات))۔

---کا تیل امذ۔
صندل سفید یا صندل سرخ کی لکڑی سے کشید کیا ہوا تیل ، ہلکے زرد رنگ کا کسی قدر گاڑھا ہوتا ہے ، بُو کسی قدر تیز ، ذائقہ چرچرا اور شراب میں حل ہو جاتا ہے ، خارش اور پرانی کھانسی کو فائدہ دیتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۹۳)۔

---کا چھاپا امذ۔
صندل کا چھاپا یا نشان جو عورتیں تبرکاً طعام نذر کے برتن یا شادی کے گھر کی دیواروں پر نیز منت پوری ہونے پر مسجد وغیرہ میں لگاتی ہیں۔

کعبہ میں صندل کے چھاپے کیوں نظر آتے ہیں آج
آپ نے دستِ ترحم کس کے دل پر رکھ دیا
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۲۲۱)۔

---کا چھاپا / کے چھاپے مُنْھ کو لَگْنا محاورہ۔
رسوائی ہونا نیز سرخروئی ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ نجم الامثال ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---کاڑْنا محاورہ۔
صندل کا تیل کشید کرنا ، صندل رگڑ کر سفوف بنانا۔

بھی یک جھاڑ کے پات کا رس نکال
اوجڑ کا صندل کاڑ وہی اس میں گھال
(۱۶۸۲ ، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۵)۔

---کی زَمِین امث۔
صندل کے عطر کا مادہ۔ یہ بات ایسی ہے کہ جب عطر کھینچتے ہیں تو زمین صندل کی ضرور ہوتی ہے۔ (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۶۱)۔

یہ رنگ و بو ہو کہ کھلتے ہی ڈاٹ بوتل کی
فلک پہ عطر حنا کا زمیں صندل کی
(۱۹۰۲ ، شمیم ، ریاض شمیم ، ۵ : ۱۵)۔

---کی سی تَخْتی امث
خوبصورت ، صاف شفاف ، ملائم (مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ نوراللغات)۔

---کی کھوڑ امث۔
صندل کی بندیا ، صندل کا نشان ، صندل کی بندیا جو پیشانی پر لگائی جاتی ہے۔

کھوڑ عاشق میں تو کیا کھٹ آپ اوروں کوں بدھائیں
اے محب ہو کھوڑ وس آئی صندل کی کھوڑ سی
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۱۰)۔

---کی لَکْڑی کو نہیں جَلاتے کہاوت۔
ہنرمند کو تکلیف نہیں دیتے ؛ اچھی چیز کو ضائع نہیں کرتے (ماخوذ : محاورات ہند ؛ جامع الامثال ؛ مخزن المحاورات)۔

---گِھسْنا محاورہ۔
عورتوں کا باہم طبق زنی کرنا ، چپٹی کرنا۔ ایسے ہی لوگ اپنی عورتوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ چوری چھپے ... صندل گھسنا آپس میں سیکھیں۔ (۱۹۰۵ ، حور عین ، ۲ : ۱۵۹)۔

---لَگانا محاورہ۔
درد سر کے لیے پیشانی پر صندل لگانا۔

میرے قسمت کے لکھے کو جھپاتی ہیں وہ درپردہ
لگانا میرے ماتھے پر نہیں بےوجہ صندل کا
(۱۸۷۴ ، نشید خسروانی ، ۳۱)۔

---مُنْھ میں لَگْنا محاورہ۔
سرخروئی ہونا۔

ہونا سب میں سرخرو وہ سبب کبریا کرے
صندل لگے کہیں مرے منھ میں خدا کرے
(۱۸۷۴ ، مراثیِ فارغ ، ۲ : ۹)۔

صَنْدَل (۲) (فت ص ، سک ن ، فت د) امذ۔
بزرگوں کا تکیہ ، ٹھکانا۔

کرو گے تا بکجا دردِ سر کا حیلہ حضور
کبھی تو آئے گا تو عاشقوں کے صندل میں
(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۱۹۲)۔ راستے میں کسی بزرگ کا

صندل تھا اس کا جلوس بہت دلچسپ نظر آیا. (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، ۹۳).

ـــــ چڑھانا محاورہ.
نذر نیاز کرنا ، منت بڑھانا ؛ صندل نکلنا. غربا کو کھانا تقسیم کیا گیا تاج رنگ کا بھی ٹھاٹ جما صندل بڑی دھوم سے چڑھایا گیا. (۱۸۸۸ ، حسن ، نومبر ، ۵۹).

ـــــ نکلنا محاورہ.
بزرگان دین کے عقیدت مند عرس کے موقع پر جلوس کی شکل میں مزار تک جاتے ہیں اور چڑھاوے چڑھاتے ہیں جس میں صندل کی لکڑی لگا ہوا پنکھا یا مورچھل اور خوشبویات شامل ہوتی ہیں. ۵ ذیقعدہ کی شام کو حضرت کا صندل مبارک بڑے تزک و حشام سے متجانب سرکار محبوب گلشن سے نکلتا ہے. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۲۳).

صَنْدَلا (فت ص ، سک ن ، فت د) امذ ؛ سم صَندَلہ.
(صندل کی طرح) باریک پسے ہوئے سرخی چونے یا سیمنٹ وغیرہ کی استرکاری یا پلستر. عمارت کو نفیس سنگ مرمری صندلہ سے مزین کر کے سنگ مرمر سے زیادہ چمکدار کر دیا ہے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، دسمبر ، ۳۷). چونے گچ کے صندلے پر ... عمدہ اور اعلیٰ درجے کی بچی کاری کی ہے. (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ۱۳). [صندل + ا ، (زائد)].

ـــــ کاری امث.
(تعمیرات) نہایت باریک پسے ہوئے چونے کی استرکاری. ہند میں مسلمانوں کی آمد سے پتھر ، کنکریٹ گچ ، ... استرکاری صندلہ کاری ، گچ کاری ، کاشی کاری وغیرہ کے لیے مناسبت سے استعمال ہوئے. (۱۹۶۳ ، تاج محل ، ۹۹). [صندلا + ف : کار ، کردن - کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صَنْدَلی (۱) (فت ص ، سک ن ، فت د) صف.
صندل کی لکڑی کا ، صندل کے رنگ کا ، بادامی ، گندمی ، صندل (۱) (رک) سے منسوب.

رخ ارغوانی ہوا مثل طوس
تن صندلی سب ہوا آبنوس
(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۷).

کہتا ہے شوخ تندخو تاب نہیں دماغ کو
باعث درد سر نہ ہو ہوئے لباس صندلی
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۵۹).

ہلکے ہلکے ہیں گلوبنے صندلی زیب بدن
عنبر افشاں ، عطر صندل سے ہے زلف پرشکن
(۱۹۱۳ ، کیسر سخن ، ۳۰). ایک خوبصورت صندلی صندوقچہ ... بڑے بڑے عقیق احمر الماس اور زمرد اخضر سے لبریز تھا. (۱۹۲۲ ، نگار ، فروری ، ۳). ان میں ایک ترتیب و امتزاج رنگ کا اندازہ ہوتا تھا کاہی ... مونگیا ، لفتابی ... صندلی ... اتنے رنگ تو یاد ہیں. (۱۹۸۵ ، صدا کر چلے ، ۱۵). [صندل + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ چہرہ (ـــــ کس ج ، سک ہ ، فت ر) صف.
گندمی یا سانولا چہرہ.

تغزل کا میرے اک روپ ہے یہ صندلی چہرہ
مجسّم آج اک پیکر میں ہے انسانگی میری
(۱۹۸۰ ، لکر جمیل ، ۱۵۰). [صندلی + چہرہ (رک)].

ـــــ رنگ (ـــــ فت ر ، غنہ) امذ.
بادامی یا گندمی رنگت.

صندل رنگ تو بہت دیکھا
گیا میرا نہ درد سر افسوس
(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۱۰۳).

صندلی رنگوں سے مانا دل ملا
درد سر کی کسن کے ماتھے جائے گی
(۱۸۴۳ ، نسیم لکھنوی ، د ، ۳۱).

صندل رنگ ہو یا ہو کبھی مہتابی حسن
اب نظر میں نہیں جچتے ہیں یہ طلعت والے
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۲). [صندلی + رنگ (رک)].

صَنْدَلی (۲) (فت ص ، سک ن ، فت د) امث.
۱. **ایک قسم کی اونچی تپائی جو مخروطی شکل کی ہوتی ہے.** بالک کو ... جو ... بندھی ہوئی تھی صندلی لا کر اتارا. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۵۲). ۲. **کرسی ، چوکی ، چھوٹا تخت.** دوکان میں ایک صندلی بچھی ہے اور اوپر گدی مخمل کے ایک کتا لیٹا ہے. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۲۳۸). کتے کی صندلی بھی اسی جگہ بچھائی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۵). حکم دیا کہ سونے چاندی کی صندلیاں بنائی جائیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۵۰۲). کھانا ... میز یا صندلی پر رکھ کر کھانا نہ چاہیے. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۲ : ۶۹). ایک طرف صندلیاں تھیں جن پر ہر مرتبے کے اعلیٰ حکام بیٹھ کر تماشا دیکھ سکیں. (۱۹۶۳ ، شمسون مبارز (ترجمہ) ، ۱۲۰). ۳. **پیدائشی خواجہ سرا ، نامرد (جس کے ابتدا سے عضو تناسل نہ ہو)** جن کا عضو مخصوص بالکل جڑ سے صاف ہوتا ہے ان کا عرف صندلی رکھا گیا ہے. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری (ترجمہ) ، ۴۳). [ف].

صَنْدَلِین (۱) (فت ص ، سک ن ، فت د ، ی مع) امذ.
صندل کا بنا ہوا سفوف یا محلول. کافور و صندلین ... بدستور معالجہ خارجی استعمال کریں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۷۳). سر پر صندلین کا لیپ کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۵). [صندل + ین ، لاحقۂ نسبت].

صَنْدَلِین (۲) (فت ص ، سک ن ، فت د ، ی مع) صف.
صندل (رک) کے رنگ جیسا.

درد سر کا علاج کون کرے
یار کا رنگ صندلیں گوں ہے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱). اس فرش صندلیں گوں پر بابی شمائل پسندیدہ و صورت برگزیدہ کسی کو نہیں پایا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۲۸). رقاصہ کا ہلکا ریشم کا لباس بھی اس کے جسم صندلیں سے بغاوت کرتا ہے. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۹۷).

آنبہ سبح کو دیکھا ہے دھندلکے میں مگر
صندلیں رنگ میں یہ سانولا پن اور ہی ہے
(۱۹۸۱ ، ورقِ انتخاب ، ۱۰۲)۔ [صندل + یں ، لاحقۂ صفت]۔

صَنْدُوق (فت ص ، سک ن ، و مع)۔(الف) امذ۔
۱. **لکڑی یا لوہے وغیرہ سے بنا ہوا بڑا بکس۔**
جواہر صندوقاں ہزاراں ہزار
سونے ہور رُوپے کا نہ تھا کچ شمار
(۱۵۶۸ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۵)۔
یہ کہہ کر منگایا صندوق اپنا
سو حکمت سنی کھول کر لعالیا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۶)۔ ہر رات اوس صندوق کوں کہ جس میں وہ سر تھا درمیان رکھتے اور شراب پیتے (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۵)۔
صندوق اسلحہ کے جو کھلوائے شاہ نے
پہنا سنہ اپنا زرہِ عصمت پناہ نے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۳۲)۔
یہ صندوق کتب بھاری ہے بارہ اٹھ نہیں سکتا
یہ ہے مذہب تو مجھ سے بار مذہب اٹھ نہیں سکتا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۹۷)۔ ایک دن میں نے اس کا صندوق کھولا تمام سامان پر کپڑے رنگے بہے تھے (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۶۹)۔
۲. **تابوت ، بکس جس میں مردے کو بند کرتے ہیں۔**
گئے تھاٹ جوں دشمناں واں تھے زبر
گئے واں تھے صندوق کن او ہی سر
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۷۰۲)۔
تب مبارک سر نکل صندوق سوں
جا رکھے روتے قدم پر ماں کے موں
(۱۷۰۵ ، بیاضِ مراثی ، ۱۸۵)۔
ملے نہ خاک میں تنہا بدن فقیروں کے
ہزاروں دفن ہیں صندوق یہاں امیروں کے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۹۷)۔
صندوق پر وہ نور نہ رونق ضریح پر
جس طرح بادشاہ کرے شہر سے سفر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۰۵)۔ صندوق کے گرد تمام احبا ، اعزا جمع ہیں ، آنکھوں پر رومال ہیں (۱۹۳۰ ، ارمان ، ۳۰)۔
۳. **(تکیے داری) قبر کا گڑھا یا لحد جس کی شکل صندوق کی سی بنائی جاتی ہے۔** اپنے باپ کی قبر پر بیٹھے فقیر کے لڑکے سے جھگڑا کرتے دیکھا کہ میرے باپ کے مزار کا صندوق سنگین ہے (۱۸۵۵ ، گلستان ، ۵۳۲)۔ ۴. **پسلیوں کا حلقہ یا ڈھانچہ۔** صدر کے گرد پسلیوں کا صندوق بنا ہوتا ہے (۱۹۸۱ ، اساسِ حیوانیات ، ۲۲۸)۔ (ب) صف۔ **ابھرا ہوا ، آگے کو نکلا ہوا ، جیسے:** سینہ صندوق ہے (فرہنگِ آصفیہ)۔ [ع]۔

ـــــ پیچ (ـــــ ی مع) امذ۔
(چھپائی) فریم ، داب کا وہ حصّہ جس پر چھپائی کا پتھر جمایا جاتا ہے (ا ب و ، ۳ : ۲۲۵)۔ [صندوق + پیچ (رک)]۔

ـــــ پیل کس اضا (ـــــ ی مع) امذ۔
ہاتھی کا ہودج (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ [صندوق + پیل (رک)]۔

ـــــ دار امذ۔
گھر کے مال و اسباب کا محافظ ، خزانچی۔ مردی بیگ صندوق دار تھے ، کفاف شعاری کے انعام میں شکنجہ پر سوار کئے گئے (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۸۰)۔ [صندوق + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

ـــــ سینے میں مخفی رکھنا محاورہ۔
راز کو چھپا رکھنا (جامع اللغات)۔

ـــــ فِرَنْگی کس اضا (ـــــ فت ف ، ر ، غنہ) امذ۔
ایسا صندوق جس کی سطح پر شیشے لگے ہوں۔
نہ ہو پیشِ نظر تیرے اگر شیشہ پہ پٹی کا
تو کم ہے یہ فضائے دہر صندوقِ فرنگی سے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۹)۔
حوضِ صندوق فرنگی سے مشابہ ہونگے
اوس میں ہووینگے پریزاد ہیں سب عکس فگن
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶۸)۔ [صندوق + فرنگ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ لے جانا محاورہ۔
جنازہ لے جانا ، تابوت اٹھانا۔
لوگ صندوق لیے جاتے ہیں مجلس کی طرف
کوئی قیدی ترے زنداں سے رہا ہوتا ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۹)۔

ـــــ میں بَنْد کَر کے رَکْھنا ف م ، محاورہ۔
بہت احتیاط سے رکھنا ، چھپا کر رکھنا۔
صندوق میں رکھی اسے نُوری نے کر کے بند
باقی کبھی جو اپنے گرفتار کی شبیہ
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۶۵)۔

صَنْدُوقْچَہ (فت ص ، سک ن ، و مع ، سک ق ، فت چ) امذ ؛ صندوقچے
۱. **چھوٹا بکس (صندوق سے چھوٹا اور صندوقچی سے بڑا) اوسط سائز کا بکس۔**
سودا کا قصیدہ وہ کہ جو شعر ہے اوس کا
معنی کی نزاکت سے ہے صندوقچۂ تحریر
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۵۱)۔ چاندنی کا فرش و قالین آراستہ تھا ، مسند اور صندوقچہ دھرا تھا (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۹۳۳)۔ ان کے سو جانے کے بعد پریم شنکر نے صندوقچہ کھول کر دیکھا (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۰۷)۔ بشیر نے جلدی جلدی کوٹھری سے دونوں صندوقچے نکلوائے (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۲۹۵)۔ ۲. **(نباتیات) ڈوڈا۔** یہی ڈوڈا پھل بن جاتا ہے جسے بعض صورتوں میں صندوقچہ (بکس) کے نام سے ملقب کرتے ہیں (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۲۰۷)۔ [صندوق + چہ ، لاحقۂ تصغیر]۔

صَنْدُوقچی (فت ص ، سک ن ، و مع ، سک ق) امث.
چھوٹے سے چھوٹا صندوق. لکڑی کی لمبی صندوقچی اس کی بغل میں ہوتی ۔ (۱۹۸۹ ، نوائے وقت ، ۱۳ جولائی ، ۱۱) ۔ [صندوق + چی ، لاحقۂ تصغیر].

ـــ قَبْر (ـــ فت ق ، سک ب) امث.
وہ قبر جو میت کے قد کے برابر لمبی ، قدِآدم یا سینے کے برابر گہری اور دونوں پہلو بناؤ کے واسطے چنے ہوئے ہوں ، بغلی کی ضد. قبر دو طرح کی ہوتی ہے ، بغلی اور صندوقچی. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۶۹)۔ حضرت ابوعبیدہ اہلِ مکہ کے دستور کے مطابق صندوقچی قبر کھودتے تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۳۱)۔ [صندوقچی + قبر (رک)].

صَنْدُوقی (۱) (فت ص ، سک ن ، و مع) صف.
۱. **صندوق (رک) سے منسوب ، صندوق کی وضع قطع کا.** خود صندوق ہودج میں بیٹھ کر قائم ہوا. (۱۸۸۴ ، قصص ہند ، ۲ : ۴۸)۔ کاروباری عمارات میں ... صندوقی تراش کے کھلے مربوط فولادی ستون عموماً کام میں لائے جاتے ہیں. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۳۷)۔ ۲. رک : **صندوقچی.**

طریقہ لحد یا صندوقی کریں
بڑا لیا کہ میت کو اس میں دھریں

(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۱۶۸)۔ [صندوق + ی ، لاحقۂ تصغیر].

ـــ جَبِیرَہ (ـــ فت ج ، ی مع ، فت ر) امذ.
(جبیریات) وہ صندوق نما تختہ بند جو ٹوٹی ہوئی ہڈیوں پر لکڑی کی پتلی تختیوں وغیرہ اور کپڑے کی پٹیوں کی مدد سے باندھ دیا جاتا ہے ، پلاسٹر. دو متوازی ہڈیوں کے لیے ایک صندوقی جبیرہ لگانا چاہیے. (۱۹۳۱ ، جبیریات ، ۱ : ۱۸)۔ [صندوقی + جبیرہ (رک)].

صَنْدُوقی (۲) (فت ص ، سک ن ، و مع) امذ.
(سلائی بنائی) آسام کا معمولی صاف کیا ہوا دوسرے درجے کا ریشم (ا ب و ، ۲ : ۱۰۵)۔ [مقامی].

صِنْدِید (کس ص ، سک ن ، ی مع) امذ.
سردار ، بہادر ، شریف.

زعیم و قرم و سدیم و سمیزع و صندید
پناہ گر جہاں پیکر لطافت و ہا

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۳۳)۔ [ع].

صُنْع (فت نیز ضم ص ، سک ن) امذ.
۱. **کاریگری ، تخلیق ، کام کرنا ، پیدا کرنا ، کسی چیز کو تیار کرنا.**

مگر کاتبِ صنعِ ربِّ غفور
لکھا خوش قلم سوں ہر یک سطرِ نور

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳)۔

لکھا ہے صفحۂ ایجاد پر مصوّرِ صنع
قلم سوں موئے کمر کے نگار ناز و ادا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰)۔

صنعِ آتشباز پر حیرت زدہ ہوتی ہے عقل
سنگِ پارس سے کبھی باروت کو پیسا تھا کیا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱)۔

مژدہ اے امت کہ ختم المرسلیں پیدا ہوا
انتخابِ صنعِ عالم آفریں پیدا ہوا

(۱۸۷۲ ، عاشر خاتم النبیین ، ۲۸)۔

ایک حالت پر نہ رکھا صنعِ حق نے باغ کو
گریہ شبنم کو دیا تو گل کو خنداں کر دیا

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۱۰)۔ ۲. **بنائی یا تخلیق کی ہوئی چیز ، شے مصنوع.**

وجودِ دو عالم ہے قدرت تری
ہے ہر صنع میں عین صنعت تری

(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر (آغا علی) ، ۲۸۶)۔

حیات شخصی کی پہلی صورت معاش و سامانِ زندگی ہے ملازمت ہو کہ صنع و حرفت وہ کھیتی ہو یا کہ ہو تجارت

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۱۵۷)۔ [ع].

ـــ داؤد کس اضا (ـــ و مع) امث.
حضرت داؤد کی ہنرمندی یا ہنر (حضرت داؤد کو زرہ سازی میں مہارت حاصل تھی).

مگر یاد کوں صنعِ داؤد تھا
جو پانی پر شکلِ زرہ اوپنا

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۱۰)۔ [صنع + داؤد (عَلَم)].

صَنْعَت (فت ص ، سک ن ، فت ع) امث ، امذ.
۱. (أ) **پیشہ ، ہنر ، دستکاری.** پیش ازیں کوئی اس صنعت کا نہیں ہوا تخترع. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۸)۔ اہل حرفہ ہی اپنا اپنا پیشہ شہزادے پر ظاہر کرے ، جس صنعت پر اس کا دل چلے وہ سیکھے. (۱۸۲۴ ، سیرعشرت ، ۱۳۱)۔ جیسے بطون میں کامل تھے ایسے ہی حکمت و صنعت میں بھی لاجواب تھے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۰۶)۔ مسلمانوں کی بہی ایک تعمیرِ مساجد کی ضرورت تو نہیں اس سے کبھی ... زراعت صنعت حرفت کہ یہی معاش کے ذریعے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۲۲۲)۔ زراعت وہاں کی سب سے بڑی صنعت تھی . (۱۹۶۶ ، شہر نگاراں ، ۶۳)۔ (اا) **مہارت ، فنی کمال ، نکتہ آفرینی.**

چمن طراز نزاکت کیا ہے صنعت سوں
سہی قداں کا نکال جوئبارِ ناز و ادا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰)۔ اس رسالے کی صنعت و رنگینی پر نگہ کیجیے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۳)۔

ہرچند کہ صنعت سے بنائے کوئی نافہ
پہنچے گا نہ وہ نافۂ آہوئے ختن کو

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۲۸)۔

کہیں بہزاد و مانی سے کہ چشمِ غور سے دیکھیں
نمائش صنعت و ایجاد کا دلکش مرقع ہے

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۸۸)۔ (ااا) **خدائے تعالیٰ کا کمالِ تخلیق (جس میں طرح طرح کے حسن اور راز مضمر ہیں).**

کہاں قدرت قلم نے اتنی پائی
کہ یہ اس کی کرے صنعت نمائی

(۱۷۹۵ ، قرس نامۂ رنگین ، ۲).

قربان صنعتِ قلمِ آفریدہ گار
تھی ہر ورق پہ صنعتِ ترصیع آشکار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۹). یہ ظاہری اسباب نگاہوں کے پردے ہیں کیونکہ ہر آنکھ اس کی صنعت کو نہیں دیکھ سکتی. (۱۹۲۳ ، سیرۃالنبیؐ ، ۳ : ۵۸). ۲. بنائی ہوئی چیز ، مصنوعی شے ، مصنوعات. موجوداتِ ایزدی اور صنعتِ انسانی ... میں اس طرح بہت آسانی سے تمیز ہو جاتی ہے. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۵).

نقوشِ کیفِ دل کو صنعتِ دستی سے کیا نسبت
ادب اے واصفِ مانی کہ میں نقاشِ فطرت ہوں

(۱۹۲۰ ، فردوسِ تخیل ، ۱۹۱). ۳. (بدیع) لفظی یا معنوی خوبی جو مقرر طریقوں سے کلام میں پیدا کی جائے. (معانی) کلام کا وہ حسن جو تشبیہ ، استعارہ ، مجاز یا کنایے سے پیدا ہو.

شیفتہ سادہ بیانی نے ہمیں چمکایا
ورنہ صنعت میں بہت لوگ ہیں بہتر ہم سے

(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۱۰۶). ایک مدحیہ نثر صنعتِ تعلیل میں ... نائب السلطنت کے سامنے پیش کرنے کے لیے لکھی تھی. (۱۸۹۷ ، یادگارِ غالب ، ۲۷). یہ ایک سیدھی سادی نظم ہے ، نہ کوئی صنعت ہے نہ مضمون بندی ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۱). وہ صنعت جو بآسانی حسنِ معانی کے ضمن میں آ جائے لطف رکھتی ہے. (۱۹۰۶ ، نظم طباطبائی (مقدمہ) ، ی). اسبابِ وجوہ آرایش کو اصطلاح میں صنعت (جمع صنائع) کہتے ہیں اور ان صناعات کی دو قسمیں ہیں. (۱۹۸۵ ، البدیع ، ۳۱). ۴. (أ) سجاوٹ ، کاریگری ، حسن کاری ، نکتہ آفرینی.

صنعت پہ ہو فریفتہ عالم اگر تمام
ہاں سادگی سے آئیو اپنی نہ باز تو

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۸). (آأ) غیرحقیقی ہونا ، مصنوعی ہونا. لیکن بعد میں زمانہ خود بتا دیتا ہے کہ حقیقت و صنعت میں کیا فرق ہے. (۱۹۳۲ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ، ۲۹). [ع].

---اِشْتِقاق کس ا نیز ا (---کس ا ، سک ش ، کس ت) امث.
(شاعری) کلام میں چند الفاظ اس طرح لانا کہ ان لفظوں میں اصل کے حروف ترتیب وار موجود ہوں اور اصل میں جو معنی ہوں ان میں بھی باہم اتفاق رکھتے ہوں یعنی لفظوں کا اشتقاق ایک ہی ہو. صنعتِ اشتقاق یہ ہے کہ کلام میں ایک اصل کے چند لفظ لانا اسطرح کہ ان لفظوں میں اصل کے حروف ترتیب وار موجود ہوں. (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۹۰۹). قدما کے کلام میں صنائع لفظی یعنی صنعتِ اشتقاق ... ایہام نہایت کثرت سے پائے جاتے ہیں. (۱۹۱۳ ، شبلی ، حیاتِ حافظ ، ۵۰). [صنعت + اِشتقاق (رک)].

---اِلٰہی کس ا نیز ا (---کس ا ، ل بعد) امث.
رک : صنعتِ پروردگار. کوئی فرنگی دلی میں نظر آتا تو ایک عجیب صنعتِ الٰہی سمجھ کر ہم باہم دکھایا کرتے تھے. (۱۹۱۰ ، آزاد (دیوانِ ذوق ، ۱۳۵)). [صنعت + الٰہی (رک)].

---اِنْسانی کس ص نیز (---کس ا ، سک ن) امث.
انسان کی کاری گری ، انسان کی بنائی ہوئی چیز. موجوداتِ ایزدی اور صنعتِ انسانی اور قدرتی اور مصنوعی چیزوں میں اسی طرح بہت آسانی سے تمیز ہو جاتی ہے. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۵). [صنعت + انسان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اِبْداع کس ا نیز ا (---ی مع) امث.
(شاعری) ممدوح کو ایسے لفظ سے یاد کرنا کہ ان سے اس کا نام نکل آئے (مہذب اللغات ؛ بحرالفصاحت). [صنعت + ابداع (رک)].

---اِیہام کس ا نیز ا (---ی مع) امذ.
(شاعری) وہ صنعت جس میں شاعر اپنے کلام میں کوئی ایسا لفظ لائے جس کے دو معنی ہوں ، ایک قریب دوسرا بعید اور شاعر کی مراد بعید معنی سے ہو. صنعتِ ایہام اس کو توریہ بھی کہتے ہیں ایہام کے معنی وہم میں ڈالنے اور توریہ کے معنی چھپانے کے ہیں. (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۱۰۲۴). صنعتِ ایہام کی طرف مائل تھا ، شعر شستہ اور صاف ہیں. (۱۹۸۴ ، غالب : فکر و فن ، ۸۲). [صنعت + ایہام (رک)].

---پَرْوَرْدِگار کس ا نیز ا (---فت پ ، سک ر ، فت و ، سک ر ، کس د) امذ ، امث.
خدا کی کاریگری ، مناعی ، فطری کاریگری ، قدرتی ہنرمندی ، خداوند عالم کے عجیب و غریب کام (علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات). [صنعت + پروردگار (رک)].

---پیشَہ (---ی مع ، فت ش) امذ.
کاری گر ، دست کار. تیسرے کمرے میں ہندوستان کے پیشہ ور صنعت پیشہ اور تجارت پیشہ دکھائے ہیں. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۸). [صنعت + پیشہ (رک)].

---تارِیخ کس ا نیز ا (---ی مع) امث.
کوئی لفظ ، عبارت ، مصرع یا شعر ایسا تجویز کرنا کہ اس کے مکتوبی حروف کے عددوں سے بہ حسابِ جمل سنہ اور سال کسی واقعہ یا شادی یا وفات وغیرہ کے معلوم ہوں (مہذب اللغات ؛ بحرالفصاحت). [صنعت + تاریخ (رک)].

---تَرْصِیع کس ص نیز (---فت ت ، سک ر ، ی مع) امذ.
(شاعری) ایک شعر کے دونوں مصرعوں کے الفاظ بالترتیب ایک دوسرے کے ہم قافیہ لانا. بدایعِ لفظی میں سے ایک صنعت صنعتِ ترصیع ہے اور لغت میں ترصیع مرصّع کاری کو کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم ، ۲۳۹). [صنعت + ترصیع (رک)].

---تَصْحِیف کس ص نیز (---فت ت ، سک ص ، ی مع) امث.
(شاعری) شعر میں ایسے الفاظ لانا کہ نقاط کے ردوبدل سے دوسرے لفظ بن جائیں اور اگر مدح ہو تو ہجو ہو جائے. صنعتِ تصحیف اور تجنیس خطی میں یہ فرق ہے کہ دو لفظ ایسے مشابہ ہوتے ہیں کہ حرکات و نقاط کے بدلنے سے معنی بدل جاتے ہیں. (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۹۲۶). [صنعت + تصحیف (رک)].

---تضاد کس اضا(---فت ت) امذ.
(شاعری) کلام میں ایسے الفاظ استعمال کرنا جن کے معنی آپس میں ایک دوسرے کی ضد اور مقابل ہوں ۔ صنعتِ طباق اس کو صنعتِ تضاد اور مطابقت اور تکافو بھی کہتے ہیں ۔ (١٨٨١ ، بحرالفصاحت ، ١٠١٥). میر اکبر حسین صاحب کا فلسفہ اپنی صنعتِ تضاد میں ممتاز ہے ۔ (١٩٢٠ ، بریدِ فرنگ ، ١٢٩). [صنعت + تضاد (رک)].

---تکرار کس صف(---فت ت ، سک ک) امث.
(شاعری) مصرع یا شعر میں ایک لفظ کو مکرّر استعمال کرنا. اشعار میں جہاں جہاں مکرّر الفاظ آتے ہیں کس قدر کانوں کو خوش معلوم ہوتے ہیں ، ظاہر میں اسی کو صنعتِ تکرار کہہ سکتے ہیں. (١٩١٣ ، شبلی ، حیاتِ حافظ ، ٥١). [صنعت + تکرار (رک)].

---توسیم کس صف(---و لین ، ی مج) امث.
(شاعری) قافیے کی بنیاد ایسے حرف پر رکھنا کہ ممدوح کا نام اس میں آ جائے. صنعتِ توسیم ... ایسے توسیم اس لئے کہتے ہیں کہ شاعر اپنا نشان قافیے میں دکھاتا ہے. (١٨٨١ ، بحرالفصاحت ، ٩٢٥). [صنعت + توسیم (رک)].

---توشیح کس صف(---و لین ، ی مج) امث.
(شاعری) ایسے اشعار کہنا جن کے ہر مصرع یا ہر شعر کے پہلے حروف کو جمع کرنے سے کوئی نام یا عبارت بن جائے ، اسی طرح آخری حروف کو جمع کرنے سے نام یا عبارت بن جائے. ایک قصیدہ ہماری معشوقۂ زرّیں کمر پری پیکر کی شان میں کہیں سے کہیے کہ کہہ سکے مگر صنعتِ توشیح میں ہو. (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ٢ : ١٩). نساخ نے یہ مقطع صنعتِ توشیح کے ذریعے بتائے ہیں. (١٩٦٩ ، نساخ ، ٢٢٣). [صنعت + توشیح (رک)].

---حکّاک کس صف(---فت ح ، شد ک) امث.
نگیں سازی.

> کچھ جواہر کے نگینوں سے مجھے کام نہیں
> یخدا شیفتۂ صنعتِ حکّاک ہوں میں

(١٨٤٥ ، آئینۂ ناظرین ، ١٢١). [صنعت + حکّاک (رک)].

---دستی کس صف(---فت د ، سک س) امث.
پیشۂ دستکاری ، ہاتھ کا کام.

> نقوشِ کیفِ دل کو صنعتِ دستی سے کیا نسبت
> ادب اے واصفِ مانی کہ میں نقاشِ فطرت ہوں

(١٩٢٠ ، فردوسِ تخیّل ، ١٦١). [صنعت + دست (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دکھانا محاورہ.
اہم کام کر کے دکھانا ، کوئی خوبی دکھانا ، لفظاً یا معناً کوئی خاص بات پیدا کرنا ، ہنر دکھانا. ایک رکابدار نے پلاؤ کی تیاری میں یہ صنعت دکھائی کہ گوشت کی چھوٹی چھوٹی چڑیاں بنا کے اس طرح پکایا کہ صورت بگڑنے نہ پائے. (١٩٣٦ ، قدیم ہنر و ہنرمندانِ اودھ ، ٣٣٥).

---ڈیری کس اضا(---ی مج) امث.
دودھ سے دہی ، مکھن ، پنیر وغیرہ بنانے کی صنعت. جراثیم دودھ کے پھٹنے اور پنیر کے پختہ ہونے میں حصّہ لیتے ہیں جراثیم کی ان سرگرمیوں کو صنعتِ ڈیری میں استعمال کیا جاتا ہے. (١٩٨٠ ، مبادی نباتات ، ٢ : ٥٣٩). [صنعت + انگ : Dairy].

---طرازی (---فت ط) امث.
(مجازاً) لفّاظی ، مبالغہ آرائی. ابتذال اور فضول صنعت طرازی سے لبریز اپنے دور کے مخصوص تمدنی اور سیاسی حالات کی پیداوار نہیں تھی. (١٩٣١ ، افادی ادب ، ٣٨). [صنعت + ف : طراز ، طرازیدن ـ نقش کرنا].

---عاطلہ کس صف(---کس ط ، فت ل) امث.
(شاعری) ایسی عبارت یا نظم لکھنا جس میں حروف منقوطہ نہ ہوں صرف حروفِ مہملہ ہوں. غیر منقوط اسکو صنعتِ عاطلہ بھی کہتے ہیں. (١٨٣٥ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ٢٣٣). [صنعت + عاطلہ (رک)].

---عامّہ کس صف(---شد م بفت) امث.
عام طور سے جو چیزیں بنتی اور استعمال میں آتی ہیں ، اشیائے ضرورت کی صنعت. لکھنؤ کے تمدن کے بدل جانے کا یہ اثر ہوا کہ صنعتِ عامّہ کی اکثر چیزیں جو معاشرتی زندگی کے لئے ضروری تھیں ان کا بننا اور بازار میں آنا ... بند ہو گیا. (١٩٣٦ ، قدیم ہنر و ہنرمندانِ اودھ ، ١٨٥). [صنعت + عامّہ (رک)].

---کار صف.
کاریگر ، صنّاع ، دستکار ، کارخانہ دار ، صنعت لگانے والا. انجمن کے صدر ملک کے ممتاز صنعت کار اور علم دوست جناب پیر محفوظ علی صاحب تھے. (١٩٨٣ ، خطباتِ محمود ، ٢٨). [صنعت + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
رک : صنّاعی. پیچیدہ افعال میں سے ایک فعل تولیدِ حرارت بھی ہے جس سے قدرت کی حکمت و صنعت کاری کا پتہ چلتا ہے. (١٩٣٣ ، بخاروں کا اصولِ علاج ، ٣). [صنعت + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کاملہ کس صف(---کس م ، فت ل) امث.
خدا کی قدرت. سرتاج کلام حمد اس صانعِ اکمل کی ہے جس کی صنعتِ کاملہ نے ہر شے کو حلّۂ تناسب و توازن عطا فرما کر زیورِ حسن سے آراستہ کیا. (١٩٣٩ ، میزانِ سخن ، ١٠٩). [صنعت + کاملہ (رک)].

---گہ امذ.
کارخانہ ، کام کرنے کی جگہ.

> ہزاروں آئینے ہر دل کے ٹکڑے کے بنا ڈالے
> وہ صنعت گہ ہے یہ ہے جہاں حیران اسکندر

(١٩٣٥ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ٥٩). [صنعت + ف : گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گر (---فت گ) صف.
دستکار ، پیشہ ور ، کاریگر

دلچسپ ہے کیا تاروں بھری رات کا جلوہ
صنعت گر ہستی کی کرامات کا جلوہ

(١٩٢٥ ، مطلع انوار ، ٨١). [صنعت + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گری (---فت گ) امث.
کاریگری ، ہنر مندی.

دیکھا لیزہ بازی کی صنعت گری
گیا لے کے ساق سوں انگشتری

(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ١٩٣).

ختم صنعت گریٔ صانع قدرت ہوتی یاں
کہ کوئی اور پھر ایسا تو بنایا نہ گیا

(١٧٩٣ ، بیدار ، ٥٧ ، ١٠).

صفحۂ ہستی پہ تجھ سا دوسرا بنتا نہیں
کلکِ نقاشِ ازل کرتا ہے گو صنعت گری

(١٨٣٥ ، رنگین ، مجموعۂ رنگین ، ١). انسان جو خدا کا شاہکار ہے اسے شاعر کیوں کر نظرانداز کرسکتا ہے وہ خدا کی صنعت گری کی ستائش میں صنعت کے حسن کی تحسین سے بھی گریز نہیں کرتا. (١٩٨٣ ، سراج اورنگ آبادی ، شخصیت اور فکر و فن ، ١٧٩). [صنعت گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گھر (---فت گھ) امذ.
مرکزِ دستکاری ، انڈسٹریل ہوم. پیرآباد کی عمارت میں ... لڑکیوں کے لئے صنعت گھر جاری کیا گیا ہے. (١٩٦٦ ، جنگ ، کراچی ، ٧ اگست ، ٨). [صنعت + گھر (رک)].

---مُبالَغَہ کس اضا (---ضم م ، فت ل ، غ) امث.
(شاعری) کسی امر کو شدت و ضعف میں اس حد تک پہنچا دینا کہ اس حد تک اس کا پہنچنا محال یا بعید ہو (بحرالفصاحت ، ٩٩٢).
[صنعت + مبالغہ (رک)].

---مُسَمَّط کس صف (---ضم م ، فت س ، شد م بفت) امث.
(شاعری) غزل کے شعر کے پہلے تین ٹکڑوں میں ضمنی قافیہ بندی کرنا. بعض اوقات شاعر غزل کی ہیئت میں شعر کہتے ہوئے شعر کے پہلے تین ٹکڑوں کے لیے بھی ضمنی قافیوں کا اہتمام کرتا ہے اس کو علمِ بدیع کی اصطلاح میں صنعتِ مسمط کہتے ہیں. (١٩٨٥ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ١٢٦). [صنعت + مسمط (رک)].

---مُعَمّا کس صف (---ضم م ، فت ع ، شد م) امث.
(شاعری) کلام میں لفظی یا حرفی اشارے کے ذریعے اسم مطلوب لایا جائے. صنعتِ معما امیر خسرو نے اعجاز خسروی کے تیسرے رسالے میں لکھا ہے کہ موجد اس کا مولانا بہاء بخاری ہے. (١٨٨١ ، بحرالفصاحت ، ٩٩٣). اس کی رباعیوں میں سے ایک صنعت معما ہے. (١٩٦٧ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٨٠٣). [صنعت + معما (رک)].

---مَعْنَوی کس صف (---فت م ، سک ع ، فت ن) امث.
(شاعری) وہ صنعت جو شعر میں معنوی خوبیوں کا اضافہ کرے ؛ مثلاً صنعت ایہام ، صنعتِ تضاد وغیرہ. اس صنعتِ معنوی کا نام ہے کہ ایک لفظ کے دو معنی ہوں ایک اس مقام سے قریب اور ایک اس مقام سے بعید. (١٨٧٠ ، عطر مجموعہ ، ١ : ٤). [صنعت + معنوی (رک)].

---مُقابَلَہ کس اضا (---ضم م ، فت ب ، ل) امث.
(شعر) شعر میں دو یا زیادہ معانی متوافق لائے جائیں پھر ان کے بعد اسی قدر معانی ذکر کریں اور یہ تمام معانی پہلے معانی کی ضد ہوں اور ان کا بیان علی الترتیب ہو. ارکانِ بسیط کو باوجود اختلاف طبع کے اپنی صنعتِ مقابلہ سے باہمی عقد موافق منعقد کیا. (١٨٨٣ ، نتائج المعانی ، ٤٥). [صنعت + مقابلہ (رک)].

---مَقْلُوب کس صف (---فت م ، سک ق ، و مع) امث.
(شعر) کلام میں دو ایسے الفاظ لانا جو ایک دوسرے کو الٹنے سے بنیں ، جیسے فرح اور حرف. یہ و مرشد خواب وہ آئینہ ہے جس میں شکل برعکس نظر آتی ہے حضور یہ وہ صنعتِ مقلوب کُل ہے کہ سیدھی بات الٹی ہو جاتی ہے. (١٨٦٦ ، جادۂ تسخیر ، ٣٠٣). [صنعت + مقلوب (رک)].

---مَنْقُوص کس صف (---فت م ، سک ن ، و مع) امث.
ایسا شعر جس کے ہر مصرع کا آخری لفظ اگر الگ کر دیا جائے تو دوسرا وزن پیدا ہو جائے. صنعتِ منقوص ، دریائے لطافت میں لکھا ہے کہ یہ صنعت بھی منقوط کے قبیل سے ہے. (١٨٨١ ، بحرالفصاحت ، ٩٦٨). [صنعت + منقوص (رک)].

---و حِرْفَت (---و مع ، کس ح ، سک ر ، فت ف) امذ.
ہاتھ یا مشینوں سے کیا جانے والا کام ، دست کاری. صنعت و حرفت بھی معمول کی پرزوں کے بل بوتے چل رہی ہے. (١٩٨٧ ، حصار ، ١٠٣). [صنعت + و (حرفِ عطف) + حرفت (رک)].

صَنْعَتی (فت ص ، سک ن ، فت ع) صف.
صنعت (رک) سے منسوب ، صنعت سے تعلق رکھنے والا ، بنایا ہوا ، مصنوعی.

عجب صنعتی سوں بناتی اوسے
کہ گڑیا او سہاں نپانی دسے

(١٧٣٢ ، قیاسی (اردو شہ پارے ، ١ : ١٩١)). وہاں کے لوگ ہندو ، مسلمان ، سکھ ، پارسی ، یہودی وغیرہ کا مذہبی یا نسلی یا صنعتی فرق نہیں دیکھتے. (١٩٦٥ ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ٢٠). [صنعت + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اِدارے (---کس ا) امذ ؛ ج.
صنعت و حرفت کے مراکز ، دستکاری کے مراکز. اس نظریے کے تحت لاچار مہاجر مستورات کے لیے بھی کچھ صنعتی ادارے کھولے گئے. (١٩٧٨ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ٢٠٣). [صنعتی + ادارے (رک)].

---انقلاب (---کس ا ، سک ن ، کس ق) امذ.
وہ تبدیلی اور ترقی جو انیسویں صدی کے آغاز میں مشینوں کی ایجاد و استعمال سے صنعت و حرفت میں رونما ہوئی۔ صنعتی انقلاب اپنی اہمیت کے اعتبار سے اصلاح دین اور احیائے علوم کی تحریکوں سے کمتر نہ رہا۔ (١٩٦٩ ، غالب کی شخصیت اور شاعری ، ٣٠)۔ [صنعتی + انقلاب (رک)]۔

---پہاڑ (---فت پ) امذ.
مصنوعی پہاڑ۔ بیچ میں ایک صنعتی پہاڑ بہت کاری گری سے بنا ہوا ہے۔ (١٨٣٨ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ١ : ١٨٠)۔ [صنعتی + پہاڑ (رک)]۔

---پیمانے پر م ف.
صنعتی سطح پر۔ نامیاتی اشیا مثلاً الکحل ، نامیاتی ترشے ضد جیوی مادے وغیرہ کو صنعتی پیمانے پر تیار کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ (١٩٦٧ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ١٣٠)۔

---ترقی (---فت ت ، ر ، شد ق) امث.
صنعت و حرفت کا فروغ ، صنعتی خوشحالی۔ صنعتی ترقی کے بغیر نہ صرف ملک و قوم کا خوش حال ہونا ممکن ہے بلکہ جینا بھی محال ہے۔ (١٩٧٨ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ١٣١)۔ [صنعتی + ترقی (رک)]۔

---دنیا (---ضم د ، سک ن) امث.
مصنوعات یا دستکاری کی دنیا۔ گندھک کا تیزاب یعنی سلفیورک ایسڈ ... کا استعمال صنعتی دنیا میں بہت عام ہے۔ (١٩٧٠ ، جدید طبیعات ، ١٩٢)۔ [صنعتی + دنیا (رک)]۔

---دور (---و لین) امذ.
وہ زمانہ جس میں صنعت و حرفت کو فروغ حاصل ہو ، صنعتی عہد۔ چونکہ آج کل صنعتی دور ہے ... ہمارے لئے بھی اس کی بہت اہمیت ہے۔ (١٩٧٨ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ١٢٥)۔ [صنعتی + دور (رک)]۔

---شہر (---فت مع ش ، سک ہ) امذ.
ایسا شہر جس میں صنعت و حرفت کے بہت سے مراکز ، ملیں اور کارخانے قائم ہوں ، حرفتی شہر۔ ہمارے ملک میں کئی صنعتی شہر موجود ہیں۔ (١٩٨٣ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ٧١)۔ [صنعتی + شہر (رک)]۔

---ضبط (---فت ض ، سک ب) امذ.
مصنوعات کے معیار کی جانچ پڑتال۔ بیل فورڈ کمپنی امریکہ نے ... صنعتی ضبط کا طریقہ پہلی دفعہ استعمال کیا۔ (١٩٦٨ ، اطلاق شماریات ، ١٣)۔ [صنعتی + ضبط (رک)]۔

---عہد (---فت مع ع ، سک ہ) امذ.
رک : صنعتی دور۔ صنعتی عہد سے قبل زراعت میں غذائی اشیاء کی زیادہ اہمیت ہوا کرتی ہے۔ (١٩٨٣ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ٦٠)۔ [صنعتی + عہد (رک)]۔

---قانون (---و مع) امذ.
مصنوعات کی تیاری کا ضابطۂ اخلاق ، صنعتوں کے اصول و ضوابط۔ صنعتی قانون ... سے واقفیت بھی طبی سماجی کارکن کے لیے ضروری ہے۔ (؟ ، طبی سماجی کارکن (تعارف) ، ل)۔ [صنعتی + قانون (رک)]۔

---منضبط (---ضم م ، سک ن ، فت ض ، کس ب) امذ.
صنعتی ضابطہ کاری ، مصنوعات کے معیار کو برقرار رکھنے کا عمل۔ نمونہ سازی سے صنعتی منضبط میں وقت ، محنت اور زر کی بہت بچت کی جا سکتی ہے۔ (١٩٦٨ ، اطلاق شماریات ، ١٢)۔ [صنعتی + منضبط (رک)]۔

---نظام (---کس ن) امذ.
صنعت و حرفت کے طور طریق۔ ہمارے ملک کا اقتصادی اور صنعتی نظام اس قدر فرسودہ ہے کہ ان کی صلاحیتوں سے فائدہ نہیں اٹھایا جا رہا ہے۔ (١٩٩٠ ، جنگ ، کراچی ، ٢٢ فروری ، ٥)۔ [صنعتی + نظام (رک)]۔

---نفسیات (---فت ن ، سک ف ، کس س) امث.
نفسیات کا وہ شعبہ جو صنعتی ملازمین کے انتخاب کے طریقے اور ذرائع نیز مخصوص کار خدمت کی تربیت اور کارکردگی کی پیمائش کے ذرائع پر مشتمل ہے۔ صنعتی نفسیات میں وہ تمام ذرائع شامل ہیں جو ... عملے کو منتخب کرنے کے لئے اختیار کئے جاتے ہیں۔ (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ١٥)۔ [صنعتی + نفسیات (رک)]۔

صُنْعی (ضم ص ، سک ن) صف.
رک : صنعتی۔

منڈوے کوں دیکھ اوّل گگن ات لاج سوں منڈوا ہوا

صنعی جہل سوں نت جلے چوتھا فلک انوار کا

(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ١٢٧)۔ اسکیلر بیرونی کو صنعی اور اندرونی کو طبعی کہتے ہیں۔ (١٨٩٩ ، رسالہ نمبر ہفتم در باب پیمائش ، ١٥)۔ یہ انسانیت کش نظام تین سو برس عروج کی حالت میں رہا اب حساس صنعی نے اس کے نقائص دریافت کیے۔ (١٩٨٨ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ٣٣)۔ [ع]۔

صِنْف (کس ص ، سک ن) امث.
قسم ، نوع ، جنس۔ یہ اعتدال جا بحسب نوع کے ہوتا ہے جیسے اعتدال انسان کا یا بحسب صنف کے ہوتا ہے جیسے ترکی اور ہندی۔ (١٨٧٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٢٩١)۔ گیت برصغیر پاکستان و ہندوستان کی بے حد مقبول اور پسندیدہ صنف ہے۔ (١٩٨٦ ، اردو گیت ، ١٣)۔ [ع]۔

---بندی (---فت ب ، سک ن) امث.
بلحاظ اقسام الگ الگ کرنا۔ اوائل عہد اسلامی کے ایرانی ظروف کے زمانے کا معین کرنا اور ان کی صنف بندی کرنا۔ (١٩٦٣ ، مسلمانوں کے فنون ، ٢٣٣)۔ [صنف + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---تحریر کس اضا(---فت ت ، سک ح ، ی مع) امث.
تحریر کی قسم ، نثری تخلیق کی قسم. ریڈیو ڈرامہ ... مستقل صنفِ تحریر ہے جسے اسٹیج ڈرامے کا بدل نہیں ٹھہرا سکتے. (۱۹۸۱ ، فرش دوستاں ، ۸۸). [صنف + تحریر (رک)].

---رابطی کس صف(--- کس ب) صف.
ایک ہی جانور کے مختلف انوع رنگوں کے امتزاج سے ایک نئے رنگ کا جانور یا پرند بنانے کے عمل سے متعلق. صنفِ رابطی وراثت پر کئی دوسری سمتوں کے موثر مرغیوں پر کام کیا گیا ہے. (۱۹۳۷ ، مینڈلیت ، ۸۳). [صنف + رابطہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سُخَن کس اضا(---ضم نیز فت س ، فت نیز ضم خ) امذ.
نوع شاعری کی قسم. میرا آپ سے اتفاق تکلم غزل جیسی محترم اور محبوب صنفِ سخن کی نفی یا تردید پر مبنی نہیں ہے. (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۹). [صنف + سخن (رک)].

---شاعری کس اضا(--- کس ع) امث.
شاعری کی قسم ، صنفِ سخن. ذہنی اور شخصی خیالات کے اظہار کے لیے غزل سے بڑھ کر کوئی صنفِ شاعری موزوں نہیں (۱۹۱۲ ، یاسمین ، ۳۷). [صنف + شاعر + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ضَعیف کس صف(---فت ض ، ی مع) امث.
(مجازاً) خواتین ، صنفِ نازک ، جنس عورت. اہلِ عرب عورتوں کو وراثت سے محروم رکھتے تھے ... یہ پہلا دن ہے کہ اس صنف ضعیف کی داد رسی کی گئی. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۲۹). [صنف + ضعیف (رک)].

---غالب کس صف(--- کس ل) امث.
رک: صنفِ کرخت. حُسن جس چیز کا نام ہے کہ قدرت نے صرف صنفِ غالب کو عطا کر کے دنیا میں بھیجا. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۷). [صنف + غالب (رک)].

---قوی کس صف(---فت ق) امذ.
مرد ، طاقت ور صنف. اکثر تو صرف فیشن کی خاطر صنفِ قوی کے ہاتھوں پر جھول رہی تھیں. (۱۹۳۷ ، ساقی ، جنوری ، ۷۹). [صنف + قوی (رک)].

---کَثیف / کَرَخت کس صف(---فت ک ، ی مع / فت ک ، ر ، سک خ) امذ.
(مجازاً) مرد. ہلکی پھلکی لڑکیاں جنسِ لطیف کا دلربا نمونہ تھیں تو یہ ٹوٹ پھوٹ پھیپھسا صنفِ کثیف کا بڑا دل خراش تماشہ تھا. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۹۹). یہ کرخت مسائل صنفِ کرخت ہی کے لیے رہنے دو. (۱۹۷۹ ، کرشن چندر ، طلسمِ خیال ، ۱۰۷). [صنف + کثیف / کرخت (رک)].

---کَلام کس اضا(---فت ک) امث.
(شاعری) صنفِ سخن ، صنفِ شاعری. آج کل نعت ایک مستقل صنفِ کلام بن گئی ہے. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۴۲). [صنف + کلام (رک)].

---مُخالِف کس صف(---ضم م ، کس ل) امث.
مخالف جنس ، مرد یا عورت. ہر صنفِ مخالف کا بھی اتنا ہی والہ و شیدا نکلا ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۷۷). [صنف + مخالف (رک)].

---نازُک کس صف(---ضم ز) امث.
عورت. مردوں کے مقابلے میں صنفِ نازک (عورتوں) کے لیے بغداد کی آب و ہوا بہت زیادہ مفرح تھی. (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۱۳۰). افسانچے میں کوئی بات یا لفظ ایسا نہ آنا چاہیے جو ... صنفِ نازک کے احساسات پر خراب اثر ڈالے. (۱۹۳۹ ، افسانچے ، ۱۶). [صنف + نازک (رک)].

---نُما (---ضم ن) صف.
صنف بتانے والا ، (کیمیا) ایک ہی خصوصیات رکھنے والے (عناصر). یہ ان بے قاعدگیوں کی ایک مثال ہے جنھ صنف نما عناصر سے اظہار ہوتا ہے. (۱۹۳۰ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۴). [صنف + ف : نما ، نمودن ـ ظاہر کرنا].

صِنْفی (کس ص ، سک ن) صف.
۱. **صنف (رک) سے منسوب.** مادہ اس عرض کا جو صنفی مرکب کی علت صوری ہے ، مقوم اور موضوع ہوگا. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۶۹۰). ۲. **جنسی خواہش سے تعلق رکھنے والا ، جنسی.** یولوتھرکس میں صنفی تولید ہم زواجی ہوتی ہے. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات (معین الدین) ، ۲ : ۵۱۰). [ع].

---خَلِیّہ (---فت خ ، کس ل ، فت ی) امذ.
یک زوجی خلیہ. اس کی ایجاد کے بعد ہی نہایت چھوٹے صنفی خلیوں کا حقیقی مشاہدہ ممکن ہو سکا. (۱۹۳۷ ، مینڈلیت ، ۱۰). [صنفی + خلیہ (رک)].

---عَصَبِیَّت (---فت ع ، ص ، کس ب ، فت ی بشد) امث.
کسی ایک صنف سے وابستہ عصبیت یا تعصب. ہمارے یہاں خواتین لکھنے والیاں زیادہ اچھا لکھ رہی ہیں یہ بات میں کوئی صنفی عصبیت کی بنا پر نہیں کہہ رہی ہوں. (۱۹۸۲ ، قومی یکجہتی میں ادب کا کردار ، ۳۷). [صنفی + عصبیت (رک)].

---ماہِیَّت (--- کس ہ ، فت ی بشد) امث.
نوعی حقیقت یا جوہر. جب مرکب کوئی صنفی ماہیت ہو اور صورت اس کی عرضی ہیئت ہو تو ایسی صورت میں مادہ اس عرض کا ... مقوم اور موضوع ہو گا. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۶۹۰). [صنفی + ماہیت (رک)].

---وَقار (---فت و) امذ.
رکھ رکھاؤ جو کسی صنف سے مخصوص ہو. سیاسی حقیقت ، مرتبے اور صنفی وقار کو نظر انداز کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۱۸۵). [صنفی + وقار (رک)].

صِنْفِیات (کس ص ، سک ن ، کس ف) امذ ، امث.
صنف یا جنس کا مطالعہ یا اس کا علم. اس کو چاہیے صنفیات اور

نفسیات کے ماہرین اپنے رنگ میں بیان کریں۔ (؟ ، نظام ادب ، ۳۵ : ۱۳)۔ [صنف (رک) + یات ، لاحقۂ کیفیت]۔

صِنْفِیَت (کس ص ، سک ن ، کس ف ، فت ی) مث۔
جنسیت۔ فطرات کی مختلف جماعتوں کی صنفی تولید کے مطالعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی صنفیت (Sexuality) میں بتدریج انحطاط واقع ہوا ہے۔(۱۹۸۰ ، مبادیٔ نباتیات (معین الدین)، ۲ : ۵۳۰)۔ [صنف (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

صَنَم (فت ص ، ن) امذ۔
۱۔ **بُت ، مورتی۔** شرک دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ کسی کے نام کی صورت بنا کر پوجے اس کو عربی زبان میں صنم کہتے ہیں (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۲۹)۔

ہندو نے صنم میں جلوہ پایا تیرا
آتش پہ مغاں نے راگ گایا تیرا

(۱۸۹۳ ، رباعیات حالی ، ۳)۔

اشتیاق اوج میں ہیں ناتراشیدہ صنم
پتھروں میں جنبش صد بال و پر پاتا ہوں میں

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۶۳)۔

ہوا و ہوس کے صنم بِک رہے ہیں
حرم میں خدا کی قسم بِک رہے ہیں

(۱۹۸۶ ، شمیریات ، ۲۲)۔ ۲۔ **(مجازاً) حسین ، محبوب (مرد عورت دونوں کے لیے مستعمل)۔**

صبح تیرا درس پایا تھا صنم
شوق دل محتاج ہے تکرار کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸)۔ شاہ ... ہمراہ اس کافر صنم دلربا کے بارہ دری میں آیا۔ (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۳۹)۔ بخشی غلام محمد کے ساتھ ان کے صنم ... بھی ایسے ڈوبے کہ نابود ہو کر رہ گئے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۵۲)۔ ۳۔ **(موسیقی) ایک راگ جو کلیان اور ایک فارسی راگ سے مرتب ہے۔** بعض ماہرین کا خیال ہے کہ پانچ گوشے یعنی موافق ، صنم ، آوان ، فرغنہ بھی امیر ہی کی ایجاد ہیں۔ (۱۹۶۰ ، حیات امیر خسرو ، ۱۷۵)۔ ۴۔ **(تصوف) صنم حقیقت روحی اور تجلیات صفاتی کو کہتے ہیں جو سالک کے دل میں متجلی ہوتی ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۶۰)۔ [ف]۔

---آباد امذ۔
بت خانہ۔

رخ جو احباب نے سونے صنم آباد کیا
ہم نے اے ذوق نظر تجھ کو بہت یاد کیا

(۱۹۵۵ ، فکر جمیل ، ۹۷)۔ [صنم + آباد (رک)]۔

---آشْنا (---سک ش) صف۔
بتوں کو پہچاننے والا ، بتوں کی پرستش کرنے والا ، بت پرست ، صنم پرست۔

جو میں سر بہ سجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
ترا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۰۲)۔ [صنم + آشنا (رک)]۔

---بازی امث۔
بت تراشی ، مجسمہ سازی۔ صنم بازی اور مصوری میں ہمارے نوجوان ... بہت کم بلند ہیں۔ (۱۹۱۱ ، باقیات بجنوری ، ۳۰)۔ [صنم + ف : باز ، بازیدن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) امذ۔
بتوں کو پوجنے والا ، بت پرست۔

گر چشم حق شناس سے دیکھیں نگہ کر
یہ ہی صنم پرست ہیں یہ ہی صنم تراش

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۰۴)۔ [صنم + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا ، پرستش کرنا]۔

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث۔
بت پرستی؛ (مجازاً) کفر و الحاد۔ ڈرامے کے لئے یگن ازم یعنی غایت درجے صنم پرستی درکار ہے۔ (۱۹۰۸ ، مقالات ناصری ، ۲۸۳)۔ [صنم پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---تَراش (---فت ت) صف ، امذ۔
بت تراش ، بت بنانے والا ، مجسمہ ساز۔

گر چشم حق شناس سے دیکھیں نگہ کر
یہ ہی صنم پرست ہیں یہ ہی صنم تراش

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۰۴)۔

پیکر اگر نظر سے نہ ہو آشنا تو کیا
ہے شیخ بھی مثال برہمن صنم تراش

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۷۷)۔ [صنم + ف : تراش ، تراشیدن - چھیلنا ، تراشنا]۔

---تَراشی (---فت ت) امث۔
مجسمہ سازی ، بت بنانا۔

آذری بھی حیران ہے ، اس صنم تراشی پر
سو بتوں کو جوڑا ہے ، اک خدا بنایا ہے

(۱۹۵۷ ، فکر جمیل ، ۹۱)۔ [صنم تراش + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---خانَہ (---فت ن) امذ۔
بت پرستوں کا عبادت خانہ جہاں ایک یا زیادہ مورتیاں رکھی ہوتی ہیں اور بت پرست ان کی پوجا کرتے ہیں ، بت خانہ۔

شمع غم کی لیا جانے بشر ہوتے ہیں پروانے
لگے تپنے صنم خانے لگے رونے صنم سر تھی

(۱۶۷۵ ، مرثیۂ غواص (بیاض مراثی ، ۲ : ۹۵))۔

روشنی آپ کے دم سے ہو صنم خانے میں
شہر پھر جل کے کرو کوچۂ جاناں آباد

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۹۹)۔

شبستاں میں اتر آئی تھی سورج کی کرن
آئینہ خانۂ گل تھا کہ صنم خانہ ہوا

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۲۸)۔ [صنم + خانہ (رک)]۔

---کَدَہ (---فت ک ، د) امذ۔
رک : **صنم خانہ ، بت خانہ۔** میرے پہلو میں ایک چھوٹا سا بت خانہ

ہے کہ ہر بت اس صنم کدے کا رشکِ صنعتِ آذری ہے۔ (۱۹۰۶ ، مکاتیب اقبال ، ۲ : ۳۵۶)۔
میرے دل میں قصد حرم کا تھا ، مری راہ میں تھے صنم کدے کوئی اس حسین کا فسوں لیے ، کوئی اس حسین کے لباس میں (۱۹۵۹ ، ہوئے رسیدہ ، ۳۵)۔ [صنم + کدہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

---گر (---فت گ) صف۔
مجسمہ ساز ، بت تراش۔

سر ستمگر کا جھکا ہاتھ صنم گر کا رکا
نام اللہ کا جس وقت پڑا کانوں میں

(۱۹۸۳ ، زاد سفر ، ۳۳)۔ [صنم + گر ، لاحقۂ فاعلی]۔

---گری (---فت گ) امث۔
مجسمہ سازی ، بت سازی ، بت تراشی۔

صنم گری جسے کہیے وہ مشغلہ تو رہا
خدا گری جسے کہیے وہ خود گری نہ رہی

(۱۹۵۵ ، فکر جمیل ، ۸۵)۔ [صنم گر + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

صَنَمِیات (فت ص ، ن ، سک م) امث۔
دیو مالا ، علم الاصنام ، ہندوؤں کے دیوی دیوتا۔ پشت کے زرد برنے پر ہندو صنمیات کے نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ (۱۹۳۷ ، سنجدھار ، ۹۱)۔ علوم کے محقق ہونے کے ساتھ دوسرے اوہام و خرافات کی طرح قدیم صنمیات کا ایک حصہ بن کر رہ گئی۔ (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۲۳۵)۔ [صنم + یات ، لاحقۂ کیفیت]۔

صَنَمِیاتی (فت ص ، ن ، سک م) امث۔
دیو مالائی۔ اس کا خیال تھا کہ کائنات کے اس صنمیاتی تصور کا جو ایلڈ میں پیش کیا گیا ہے مادی ترقی کے ساتھ کوئی جوڑ نہیں۔ (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۲۸۹)۔ [صنم یات + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

صِنْو (کس ص ، سک ن) صف۔
حقیقی بھائی ، ایسے بھائی جن کی ماں ایک ہو اور باپ الگ الگ ہوں ، بیٹا ، چچا ، چچیرا بھائی۔ یہ عم میرا ہے اور صنو پدر میرا۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۷)۔ [ع]۔

صَنَوبَر (فت ص ، و مج ، فت ب) امذ۔
۱. **چیڑ کی قسم کا ایک درخت جس میں چلغوزے لگتے ہیں اور نہایت سیدھا ہوتا ہے۔** اندر اس کے تین ستون ہیں دو صنوبر کی لکڑی کے اور درمیان کا ستون ساج کا۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۲۸)۔ اس کے بڑے گھر کے دو سروکے اور کڑیاں صنوبر کی تھیں۔ (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۷)۔ ۲. **ایک قسم کا سرو جو مخروطی ہوتا ہے اور جس سے معشوق کے قد کو تشبیہ دیتے ہیں۔**

اس قد سوں جس چمن میں وہ نونہال ہو گا
کیا سرو کیا صنوبر ہر یک نہال ہو گا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۴)۔

حد ہے کی دلبری کی بھی اے غیرتِ چمن
ہو آدمی صنوبر اگر لاوے بار دل

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۴۴۴)۔ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ تھا ، اونچے اونچے صنوبر شمشاد۔ (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۹۳)۔

قامت کو تیرے سرو و صنوبر نہیں کہا
جیسا بھی تو تھا اس سے تو بڑھ کر نہیں کہا

(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۱۶۹)۔ [ع]۔

---اَلْکِبار (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس ک) امذ۔
چیڑ کی ایک قسم۔ صنوبر الکبار یہ بھی ایک قسم کا چیڑ ہے اس قسم کا صنوبر کوہ ہمالیہ اور افغانستان و ایران میں پیدا ہوتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۹۵)۔ [صنوبر + رک : ال (۱) + کبار (رک)]

---آجامی کس صف ، امذ۔
صنوبر آجامی : اس قسم کا صنوبر شمالی امریکہ میں پیدا ہوتا ہے اس سے تارپین نکلتا ہے اسی صنوبر سے روغنی رال بھی حاصل کی جاتی ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۹۶)۔ [صنوبر + آجامی (رک)]۔

---جَبَلی کس صف (---فت ج ، ب) امذ۔
پہاڑی صنوبر۔ صنوبر جبلی ... یورپ کے پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۹۶)۔ [صنوبر + جبل + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---خِرام (---کس خ) صف۔
(کنایۃً) **معشوق ، سبک رفتار** (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔ [صنوبر + خرام (رک)]۔

---قامَت / قَد (---فت م / فت ق) امذ۔
دراز قد ؛ (کنایۃً) معشوق (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ [صنوبر + قامت / قد (رک)]۔

---کوہی کس صف (---و مج) امذ۔
پہاڑی صنوبر ، صنوبر جبلی (رک)۔ صنوبر کوہی ... اس کا روغن اکثر ادویہ میں شامل ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۹۶)۔ [صنوبر + کوہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

صَنَوبَری (فت ص ، و مج ، فت ب) صف۔
صنوبر (رک) کی شکل کا ، مخروطی ، صنوبر کے پھل سے مشابہ ، صنوبر کے رنگ کا ، صنوبر کا بنا ہوا۔

اس قدِ دلربا کے کرتا ہوں وصف موزوں
اب آبرو تخلص میرا صنوبری ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۱)۔

قلبِ صنوبری سے نہ کیوں ربط ہو ہمیں
الفت ہے ہم کو قامتِ موزوں یار سے

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۳۱۸)۔ پھلا توہ ... بیر سے چھوٹا ، صنوبری شکل کا ... سیاہ ہوتا ہے۔ (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۷۵)۔ [صنوبر + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---سوئیاں (---کس س ، فت و ، کس ء ، شد ی) امث۔
صنوبر کا بھوسا۔ پہاڑوں میں کترے ہوئے بھوسے کی جگہ اکثر

صنوبری سوئیاں استعمال کی جاتی ہیں۔ (۱۹۳۸ء ، رسالہ رڑکی چنائی (ترجمہ) ، ۱۸۵)۔ [صنوبری + سوئیاں (رک)]۔

ـــــ شکل (ـــــ فت ش ، سک ک) صف۔
مخروطی شکل۔ صنوبری شکل کا بیل بمقابلہ راست دم کے بہت زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔ (۱۹۴۴ء ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۴۳)۔ [صنوبری + شکل (رک)]۔

صَنوبَرِیَّت (فت ص ، و مج ، فت ب ، کس ر ، شد ی بفت) صف۔
صنوبر کی صفت۔ چھوٹا صنوبر بھی درخت ہے اس لئے کہ وہ بھی صنوبر ہے کیفیت صنوبریت اس شجریت کے جوہر کا جزو ہے۔ (۱۹۴۵ء ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۵)۔ [صنوبر + یت ، لاحقۂ صفت]۔

صُنُوف (ضم ص ، و مع) امث ، ج۔
صنف (رک) کی جمع۔ تکلم بحوا مع کلم محتوی اوپر صنوف علوم اور فنون معارف کے مثل طب اور تعبیر خواب ... نہیں جانتا۔ (۱۸۵۱ء ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۴۲)۔ [ع]۔

صَنیعَہ (فت ص ، ی مع ، فت ع) امث ۔
ہنر ، کاری گری ، نیکی ، احسان۔ عدل اور سلوک جمیل و حسن صنیعہ سے آگاہ کریں جو میں نے ان کے ملکوں میں کیا ہے۔ (۱۹۳۰ء ، کتاب الخراج و صنعۃ الکتابت ، ۱۰۴)۔ [ع]۔

صَواب (فت ص) امذ۔
۱. **درست ، راست ، صحیح ، خطا کا نقیض۔**

آسان اساساں تھے سب ہوئتاں سوکھے ہیں تج لین
تین ہے صواب پانی دیتا تمن ولایت

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۶۹)۔

گلۂ شوخ اے ولی کرنا
ہر کسی کوں تجھے صواب نہ تھا

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۶)۔

کہ جس کو نہ ہو تاب لانے کی تاب
شتابی سے مرتا ہے اس کا صواب

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۹۷۲)۔

مطلق نہ کی تمیز خطا و صواب میں
تیر آئے سرکشوں کی طرف سے جواب میں

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۶)۔

تولے جائیں گے ترازو میں شکم کے خیر و شر
طرفہ معیار صواب و ناصواب آنے کو ہے

(۱۹۳۷ء ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۵۰)۔ اسی طریق کو وہ پسندیدہ اور صواب جانتا تھا۔ (۱۹۸۷ء ، سید سلیمان ندوی ، ۶۰)۔ ۲. **خوبی ، درستی ، راستی ، اچھائی۔**

یہ ہے عرض اے شاہِ عالی جناب
نہیں یہ ارادہ قرینِ صواب

(۱۸۱۰ء ، شمشیر خانی ، مثنی ، ۱۳۳)۔ تو ناطق ہے ساتھ صدق اور صواب کے۔ (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۶۳)۔ ان کی شاعری اصل اور حقیقی شاعری ہے، اپنے عیب و صواب سب کھول کر رکھ دیے ہیں۔ (۱۹۲۸ء ، سلیم پانی پتی ، افادات سلیم ، ۱۹۵)۔ قوافی کے عیب و صواب کو پرکھنے کے لیے ایک مستقل اور جداگانہ علم وجود میں آ گیا ہے جسے علم قافیہ کہتے ہیں۔ (۱۹۸۵ء ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۵)۔ ۳. **نیکی ، بھلائی ، سچائی ، عذاب کا نقیض ، ثواب۔**

تو بہتر کے شوق ز راہِ صواب
دعا وو کرے جو اچھے مستجاب

(۱۵۶۳ء ، حسن شوق ، د ، ۱۳۵)۔

صواباں میں توں سعی دھرتا اچھی
گناہاں سوں پرہیز کرتا اچھی

(۱۶۸۸ء ، ہدایات ہندی ، ۲۰۱)۔

کہنے لگا طبیب مرا یہ عذاب دیکھ
مرنا ہی اس مریض کے حق میں صواب ہے

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۸۲)۔ جب شک ہو تم میں سے کسی کو پس سونچ لے صواب کو پورا کرے اس پر۔ (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۰۳)۔ وہ شخص جس کا ارادہ صواب کا ہو لیکن بلا ارادہ خطا ہو جائے۔ (۱۹۸۷ء ، اردو ، ا کتوبر ، ۱۲۱)۔ [ع]۔

ـــــ اَندیش (ـــــ فت ا ، کس ن ، ی مج) صف۔
درست یا معقول بات سوچنے والا ، نیکی اور بھلائی کی بات سوچنے والا۔ بارِ سلطنت سر پر رکھنا رائے صواب اندیش سے بہت بعید ہے۔ (۱۸۳۸ء ، بستان حکمت ، ۱۹)۔ [صواب + ف : اندیش ، اندیشیدن ـ سوچنا ، غور کرنا]۔

ـــــ دِید (ـــــ ی مع) امث۔ صوابدید۔
صلاح ، مصلحت ، تجویز ، مشورہ ، جواب دہی۔

ہو وہ صوابدیدِ فلاطوں میں خم نشیں
کہہ بیٹھوں گر نشہ میں کوئی حرفِ ناصواب

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۳۰۲)۔ جمعیۃ علمائے ہند اربابِ علم سے رائے لے کر اپنی صوابدید کے مطابق حتی الوسع جلد کوئی موثر عملی اقدام کرے۔ (۱۹۴۳ء ، حیات شبلی ، ۴۳۴)۔ ہر افسر اس سلسلے میں اپنی صوابدید پر اردو میں دائرۂ کار کا تعین کرے تاکہ بتدریج اسے وسعت ملے۔ (۱۹۸۹ء ، قومی زبان ، جون ، ۹۳)۔ [صواب + ف : دید ، دیدن ـ دیکھنا]۔

ـــــ دِیدی (ـــــ ی مع) امث۔
جوابدہی کا ، صوابدید سے متعلق ، تجویز کیا جانے والا۔ انہوں نے کہا کہ صدر کے صوابدیدی اختیارات میں ان کو اس بات کا اختیار حاصل ہے جو اتھارٹی تقرری کرتی ہے وہ برطرفی کا حق بھی رکھتی ہے۔ (۱۹۸۹ء ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، اگست ، ۱)۔ [صوابدید + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ نُمائی (ـــــ ضم ن) امث۔
حق نمائی ، راہ راست دکھانا۔ یہ دانشمند ہمیشہ شہزادہ کو اس کی خطا اور غلطیوں پر متنبہ کر کے صواب نمائی کرتا۔ (۱۹۰۴ء ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۴۶)۔ [صواب + ف : نما ، نمودن ـ ظاہر کرنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

صُوابَہ (ضم ص ، فت ب) امذ.
جوں کا انڈا. جس کی نیکیاں برائیوں سے زیادہ ہوں گی مقدار صوابہ یعنی بیضۂ جوں کے وہ داخل جنت ہو گا ۔ (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۷). [ع].

صَواعِق (فت ص ، کس ع) امث ؛ ج.
چمک کی وہ لہریں جو بادل سے نکلتی ہیں ، بجلیاں ، صاعقے.

بلا ٹل جائے جب فرمان زبان پاک سے نکلے
اشاروں میں کریں دفع سواعق جعفر صادق

(۱۸۶۶ ، گلدستۂ امانت ، ۵۶). اگر انضمام روحانی قوتوں کا ... سواعق کے ساتھ نہوتا تو یہ امور صاعقہ سے بذات خود نہ ہوتے.(۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۷۱). [صاعقہ (رک) کی جمع].

صَوّاف (فت ص ، شد و) صف.
اُون کا تاجر ، پشمینہ بنانے والے. صوّاف ، فراء ، دبّاغ اور اسی قسم کے پیشوں والے ... سونگھنے سے مرض حاصل کرلیتے ہیں. (۱۹۳۸ ، عمل طب ، ۱ : ۲۳۸). [ع : (ص و ف)].

صَوامِت (فت ص ، کس م) امذ.
بے نقطہ حروف. باقی تیرہ حرفوں کو جو بے نقطہ ہیں ان کو حروفِ صوامت کہتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جواہرالحروف ، ۹). حروفِ صوامت ... ان حروف کے چار اسما قرار دیے ہیں (۱۹۵۱ ، مفتاح الجواہر ، ۱۰۷). [صامت (رک) کی جمع].

صَوامِع (فت ص ، کس مج م) امذ ؛ ج.
عبادت خانے ، معبد ، خانقاہیں ، عبادت کرنے کے حجرے ، گرجا گھر.

مکانہائے بلند از صوامع
منارہ با صوامع خوبے رنگیں

(۱۷۳۷ ، تراب شاہ ، گنج الاسرار ، ۲۰۹).

تسکیں بہ صوامع و دوایر
خوبے دلدادگاں فکرت

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۳۰). [صومعہ (رک) کی جمع].

ـــُـ الزِّ کْر (ـــ ضم ع ، غم ا ، ل ، کس ز بشد ، سک ک) امذ.
(تصوف) احوال اور مواطن معنویہ کو کہتے ہیں جس کے سبب سے ذا کر اور مذ کور جدائی سے محفوظ رہتا ہے اور مذ کور پر ہمت جمی رہتی ہے (مصباح التعرف ، ۱۶۱). [صوامع + رک : ال (ا) + ذکر (رک)].

صَوّامَہ (فت ص ، شد و ، فت م) امث.
بہت زیادہ روزے رکھنے والی.

گلِ نیلوفر کی طرح پاک دامن
جو قوّامہ ، صوّامہ و صادقہ ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۲۲۵). [ع : (ص ا م)].

صَوب و لین) امذ.
طرف ، سمت ، جانب ، راستہ. طائر زرّیں بال بنگام صبح افقِ شرق سے طالع ہو کر بصوب ولایت نیمروز طیران میں آئے (۱۸۵۱ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱). [ع].

صُوبائی (و مع) امث.
صوبہ (رک) سے منسوب ، صوبے سے متعلق صوبائی اسمبلیوں کے مسلمان نمائندے ایک کل ہند پالیسی اور پروگرام پر متحد ہو جائیں. (۱۹۳۶ ، مکاتیب اقبال ، ۲ : ۵). صوبائی وزیر اطلاعات نے کہا کہ ... عوام اور حکومت کے مابین تعلقات کو استوار کرنے میں محکمۂ اطلاعات اہم کردار ادا کرتا ہے.(۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ فروری ، ۱). [صوبا + ئی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ تَعَصُّب (ـــ فت ت ، ع ، شد ص بضم) امذ.
صوبائی جانبداری یا صوبے کی بے جا حمایت. اکثر لوگ پوچھتے ہیں کہ میں پنجاب کی بات کر کے کہیں صوبائی تعصب کو ہوا تو نہیں دے رہا. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۰۱). [صوبائی + تعصب (رک)].

ـــ حُکُومَت (ـــ ضم ح ، و مع ، فت م) امث.
کسی صوبے کی اپنی علیحدہ حکومت یا حکمرانی . صوبائی حکومت میں تبدیلی کے بعد صوبے میں نظم و نسق کو بہتر بنانے اور افہام و تفہیم کا ماحول پیدا کرنے کے لیے مزید اقدامات کا جائزہ لیں گی. (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، یکم مارچ ، ۱). [صوبائی + حکومت (رک)].

ـــ خُودمُختاری (ـــ و معد ، ضم م ، سک خ) امث.
مخصوص امور سلطنت میں صوبے کا خودمختار اور آزاد ہونا . تحریک کے چارٹر کے تحت صوبائی خودمختاری کا قانون پاس کیا جائے. (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ فروری ، ۱). [صوبائی + خود + مختار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و تانیث].

ـــ دارُالحُکُومَت (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم ح ، و مع ، فت م) امذ.
صوبے کا پایۂ تخت ، صوبے کا صدر مقام. دن کا آغاز صوبائی دارالحکومت میں ۲۱ توپوں کی سلامی سے ہوا. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ مارچ ، ۴). [صوبائی + دار + رک : ال (ا) + حکومت (رک)].

ـــ سَطْح (ـــ فت س ، سک ط) امذ.
صوبے کی حد تک ، صوبائی حدود ، صوبائی اختیار. ان کا اپنے حلقے میں اثر و رسوخ تھا مگر صوبائی سطح پر ... ٹکر لینا ان کے بس میں نہ تھا. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھا کہ ڈوبتے دیکھا ، ۲۰۹). [صوبائی + سطح (رک)].

ـــ عَصَبِیّت (ـــ فت ع ، سک ص ، کس مج ب ، فت ی بشد) امذ.
رک : **صوبائی تعصب.** پنجاب کو یہ راستہ اختیار کرنے میں محض اس لیے جھجک نہیں ہونی چاہیے کہ کہیں یہ صوبائی عصبیت تو نہیں.(۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۰۹). [صوبائی + عصبیت (رک)]

ـــ گَوَرْنْمِنْٹ (ـــ فت گ ، و ، سک ر ، ن ، کس م ، سک ن) امذ
رک : **صوبائی حکومت.** "وزیر اعظم کے اعلان کے مطابق صوبائی گورنمنٹ کی تشکیل ... پندرہ تاریخ تک ہو جائے گی . (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۶ ستمبر ، ۳). [صوبائی + انگ : Government].

ـــ مَرکَز (ـــ فت م ، سک ر ، فت ک) امذ.
صوبے کا دارالحکومت ، صوبائی صدر مقام ۔ دلّی کے فنون اہل فن کی ہجرت کے ساتھ برعظیم کے مختلف صوبائی مراکز میں تیزی سے پھیلنے لگے۔ (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۹۳۳)۔ [صوبائی + مرکز (رک)]۔

صُوبائِیَّت (و مع ، کس ء ، فت ی بشد) امث.
صوبائی عصبیت ۔ سیاست دانوں کی اکثریت صوبائیت سے بالاتر ہو کر سوچنے کے لیے تیار نہ تھی۔ (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۱۶)۔ [صوبائی + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

صُوبَہ (و مع ، فت ب) امذ.
۱. کسی ملک کا وہ حصہ جو کئی پرگنوں اور ضلعوں پر مشتمل ہوتا ہے ۔ اونیس صوبہ اور چار ہزار چار سو پرگنہ ہیں ۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۰)۔ یہ عرب کے وہ صوبے ہیں جہاں اسلام سے پہلے عربوں کی بڑی بڑی حکومتیں قایم تھیں۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۵)۔ صوبہ سندھ کے سیاسی حالات ... پر تفصیل سے تبادلۂ خیال کیا۔ (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ فروری ، ۱۲)۔ **۲. (قدیم) صوبے کا حاکم**.

یہ کے گرفتار ہر روز جہاں ہے سہم
نیاز کے نوجاں اوپر صوبہ و سرداروں کو
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۸۳ ب)۔

ہوا ہوں عاشقی کے ملک کا میں جب ستی صوبہ
چلے معزول ہو بختاں مرے تس دن بحالی سوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (ضمیمہ) ، ۳۰۲)۔

بریلی کا صوبہ جو تھا شنبو ناتھ
برابر کھڑا وہ فرنگی کے ساتھ
(۱۹۴۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۵۸)۔ ابن الزبیرؓ کو حجاج نے جو صوبہ عبدالملک کا تھا محاصرہ کر کے شہید کیا۔ (۱۸۸۳ ، طلائع المقدور ، ۲۸)۔ پھر نماز کے صوبہ مقرر ہوئے ، کھرگوں اور منڈیشر میں دس بارہ سال صوبہ رہے۔ (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رامپور ، ۵۳۸)۔ [ع]۔

ـــ جات امذ ؛ ج ؛ ـــ صوبجات.
صوبہ (رک) کی جمع ۔ تین چار سال سے صوبہ جات متحدہ میں بارش ہو رہی ہے۔ (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملّا رموزی ، ۹۷)۔ [صوبہ + جات ، لاحقۂ جمع]۔

ـــ جاتی صف.
صوبوں کا ، صوبوں سے متعلق ۔ عالی شان صوبہ جاتی علاقوں میں سے ہر ایک میں ایک عدالت قائم کی گئی۔ (۱۹۳۸ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مال گزاری ، ۹۹)۔ [صوبہ جات + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ دار امذ.
۱. صوبے کا حاکم ۔ بادشاہوں کے نائیں یہ لازم ہے کہ جس کوں خدمت دے یا صوبہ دار کرے تو ہر ایک کا کہنا اس کے حق میں بے تحقیق نہ منظور کرے۔ (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۳۷)۔ قلیج خاں صوبہ دار پنجاب کو حکم ہوا کہ ان بدگوہروں کے آشوب کو دور کرے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۳۸)۔ بادشاہ ... بیٹھا ہوا ہے اور اس کے پاس اس کے ملازم اور صوبہ دار اور وزیر ہیں۔ (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۱۶۲)۔ **۲. پیدل فوج کا ایک افسر جو جمعدار کے اوپر ہوتا ہے**.

بچارا اٹھڑ تب تلک صوبہ دار
کتک تھار لڑ لڑ کہ لشکر کوں مار
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۸۳)۔

اقلیم دل میں عقل نے لی تب ہو گریز
جب صوبہ دار عشق نے آکر عمل کیا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۹۹)۔ ایک ایک صوبہ دار جمعدار دفعدار امتیازی ہے۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۲۳)۔ فوج میں جس طرح مسلمان رسالہ دار ، میجر بہادر صوبہ دار ... ہوتے ہیں اسی طرح راجپوت اور سکھ ... ہوتے ہیں۔ (۱۹۵۶ ، مضامین محفوظ علی ، ۸۷)۔ [صوبہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

ـــ داری امث.
صوبہ دار (رک) کا عہدہ یا کام ، گورنری ، ایک فوجی عہدہ ۔ کرلے کے سرداروں کوں بولایا اور نامہ صوبہ داری اپنی کا سبھوں کوں دیکھایا۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۷)۔ اس دن سے جمیع حکمائے بابل کا سردار بنایا اور صوبہ داری بابل ان کے واسطے تجویز کی۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۶۵)۔ پیغمبر صاحب نے انہیں اپنے عہد میں بحرین کی صوبہ داری کا منصب عطا فرمایا تھا۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱۶۲)۔ علاقائی اور صوبہ داری زبانیں مثلاً سورسینی مگدھی اور برج بھاشا وغیرہ۔ (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۱۱۳)۔ [صوبہ دار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

صَوت (و لین) امث ؛ امذ (قدیم)۔
آواز ، لحن ، لہجہ ، نوا ، صدا ، آہنگ.

کہہ مطرباں کوں ساقی کہ اب صوت کم کرو
کن رکھ ستو کہ کرتے صراحی و جام بحث
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۳)۔

رقیب کا مرے آگے نہ پیش جاوے کچھ
کرے ہزار کے آگے نہ صوت زاغ نمود
(۱۸۰۵ ، دیوان ریختہ ، ۳۸)۔

بلند آواز حضرت سے کرو مت
ملا کر صوت اپنا کچھ کہو مت
(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۵۵۳)۔

فریادیں ہیں صوت سے عاری آوازیں ہیں پیراہن
لفظ گنوا بیٹھے ہیں شکلیں ان کو صوت و معانی دے
(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۲۱)۔ [ع]۔

ـــ پَیما (ـــ ی لین) امذ.
آواز کے اُتار چڑھاؤ کو ناپنے کا آلہ ۔ اگر کسی تختے پر ایک تار تان دیا جائے تو وہ ایک تارا بن جاتا ہے اس کو صوت پیما بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۲۳۵)۔ [صوت + ف : پیما ، لاحقۂ فاعلی]۔

ـــ تانت/تَنتَریاں (ـــ غنہ / فت ت ، مغ ، فت ت ، سک ر) امذ.
(لسانیات) **حلق میں حنجرہ یا کنٹھ کے بیچوں آلہ (رک) کی**

شکل کا آلۂ صوت. یہ کل دو پتلے مگر مضبوط اور لچکدار بندھنوں پر مشتمل ہے ... اور یہ صوت تانت یا صوت تنتریاں کہلاتی ہیں. (۱۹۵۶، زبان اور علم زبان، ۵۰). [صوت + تانت / تنتریاں (رک)].

---داؤدی کسی صف (---و مع) امث.
(تصوف) ایسا سرود و سماع جس کو سن کر حال آ جائے.
سماع سے مراد محض صوتِ داؤدی ہے. (۱۹۶۳، تمدن ہند پر اسلامی اثرات، ۱۳۳). [صوت + داؤد (علم) + ی، لاحقۂ نسبت].

---سرمد / سرمدی کسی اضا / صف (---فت س، سکر، فت م) امث.
(تصوف) آواز ذات کو کہتے ہیں کہ قبل پیدائش خلق کے تھی اور بعد فنام خلق کے بھی رہے گی، کیونکہ حق الآن کما کان موجود ہے اور یہ آواز بے جہت ہے، نہ زیر و بالا ہے اور نہ یمین و یسار ہے، یہ آواز شجر اور حجر اور انبوہ خلائق میں ظاہر ہوتی ہے بلکہ آواز دف اور دہل اور نقارے پر بھی غالب آتی ہے (مصباح التعرف، ۱۶۰). مجھ سے دیباچہ لکھنے کی اس وقت فرمائش کی جاتی ہے جب کہ میں صوتِ سرمدی کی شنید میں مصروف ہوں. (۱۹۰۳، انتخابِ توحید (دیباچہ) ۶، الف).

ترنم سازِ ہستی کا تجھے کیا لطف دے غافل
تری روح آشنائے صوتِ سرمد ہو نہیں سکتی

(۱۹۲۱، اکبر، ک ۱ : ۱۷۷). ضرورت کے مطابق زندگی کے مشاغلِ دنیاوی چلے جاتے ہیں لیکن حمد باری تعالیٰ سازِ فطرت کا نغمہ ہے یہی صوتِ سرمدی ہے. (۱۹۸۵، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی، ۶۸). [صوت + سرمد / سرمدی (رک)].

---محض کسی صف (---فت مع م، سک ح) امث.
صرف آواز ہی آواز. پیدا ہوتے وقت اگرچہ سوبشیوں کی طرح صوتِ محض پر قادر تھا لیکن بہت جلد اپنی نمایاں ترقی کے کھوارے میں نظر آنے لگا تھا. (۱۹۲۹، تاریخ نثر اردو، ۱ : ۳۱). [صوت + محض (رک)].

---موزوں کسی صف (---و لین، و مع) امث.
لے اور سُر کے ساتھ منظم آواز.

صوتِ موزوں نغمۂ زیبا
ہے یہ روزِ ازل سے اپنی غذا

(۱۸۷۵، سرمایۂ عشرت، ۱). [صوت + موزوں (رک)].

---نگار (--- کس ن) امذ.
آواز کو قلمبند کرنے والا آلہ، فونوگراف. پہلوانوں کو صوت نگار کی گردشی میز کی مدد سے چلاتے ہیں. (۱۹۷۳، موجیں اور اہتزازات، ۶۹). [صوت + ف : نگار، نگاشتن - لکھنا].

---ہادی کسی صف، امث.
(کنایۃً) ہدایت و رہنمائی بخشنے والی آواز؛ ہدایت کرنے والے کی آواز؛ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مبارک.

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

(۱۸۷۹، مسدسِ حالی، ۱۷). [صوت + ہادی (رک)].

---ہزار / ہزاراں کسی اضا / صف (---فت ہ) امث.
بلبل کی آواز

شاخ گل زمزمہ سنجوں کا نشیمن تھا مدام
ارغنوں وار سدا گو نجتی تھی صوتِ ہزار

(۱۸۳۵، حکایتِ سخن سنج، ۱۱۵).

بلا سے ہم نے نہ دیکھا تو اور دیکھیں گے
فروغِ گلشن و صوتِ ہزار کا موسم

(۱۹۵۲، دستِ صبا، ۴۳).

یہ فصل نعرہ ہائے انقلابی
یہی ہے موسمِ صوتِ ہزاراں

(۱۹۶۵، ایک خواب اور، ۱۱۷). [صوت + ہزار / ہزاراں (رک)].

صَوتی (و لین) صف
صوت (رک) سے منسوب یا متعلق. میں اپنے بعض قریبی اسلاف کے نام بھی بتا دینا چاہتا ہوں جن میں اتفاق سے ایک عجیب صوتی مناسبت پائی جاتی ہے. (۱۹۲۶، میری عینک، ۲). الفاظ کی اہمیت صرف مضمون نہیں بلکہ صوتی بھی ہوتی ہے. (۱۹۸۵، ترجمہ : روایت اور فن، ۱۳۷). [صوت + ی، لاحقۂ نسبت].

---اثر (---فت ا، ث) امذ.
۱. **آواز کے زیر و بم وغیرہ کا اثر یا اثرات**. صوتی اثر اور وہ لسانی کیف جو اس لفظ کے بولنے سے پیدا ہو جاتا ہے مزہ لینے کا رمز ہے. (۱۹۶۱، اردو زبان اور اسالیب، ۲۰۸). راشد کو لفظوں کے صوتی اثرات سے خاص دلچسپی ہے اور اسی لئے وہ قافیہ کی صوتی خوبیوں کا قائل ہے. (۱۹۸۶، ن۔ م۔ راشد : ایک مطالعہ، ۱۰۲). ۲. (ڈراما، فلم وغیرہ) **بات چیت اور موسیقی کے علاوہ کوئی دوسری آواز جو مصنوعی طور پر پیدا کی جائے**. ٹی وی ڈرامے میں مکالمے کے علاوہ آواز اور چہرے کا اتار چڑھاؤ ... صوتی اثرات، کردار نگاری، پرفارمنس اور پروڈکشن بھی بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں. (۱۹۸۰، وارث، ۹). [صوتی + اثر (رک)].

---اجزا (---فت ا، سک ج) امذ؛ ج.
لفظ کے دو ٹکڑے جو ایک ایک بار میں ادا ہو سکیں. ان حروف کا خاصہ آواز کو طول دینا ہے اس کے دو سلیبل یا صوتی اجزا ہیں. (۱۹۶۱، اردو زبان اور اسالیب، ۲۰۸). [صوتی + اجزا (جزو (رک) کی جمع)].

---ارتعاش (--- کس ا، سک ر، کس ت) امذ.
آواز کی لرزش یا تھرتھراہٹ. خلوی دیوار کو خاص حالت میں صوتی ارتعاش کے ذریعے خلیے توڑ کر حاصل کیا جا سکتا ہے. (۱۹۶۷، بنیادی خرد حیاتیات، ۴۷). [صوتی + ارتعاش (رک)].

---اعضا (---فت ا، سک ع) امذ؛ ج.
(لسانیات) **ناک، حلق، زبان، ہونٹ وغیرہ جن سے آواز کا اظہار ہو**. صوتی اعضا ان گنت متنوع آوازیں پیدا کر سکتے ہیں. (۱۹۶۳، زبان کا مطالعہ، ۱۳۶). [صوتی + اعضا (عضو (رک) کی جمع)].

---امواج (---فت ا ، سک م) امث ؛ ج.
آواز کی لہریں. صوتی امواج عام طور سے جراثیم پر مضر اثرات رکھتی ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۰۲). [صوتی + امواج (موج (رک) کی جمع)].

---اوضاع (---و لین) امذ ؛ ج.
مختلف آوازیں ، طرح طرح کی آوازیں ، آواز کی قسمیں. اصوات کے تعلق اور توڑ جوڑ سے جو صوتی اوضاع تخلیق کی جاتی ہیں وہ معانی کو زیادہ روشن اور منظم بناتی ہیں. (۱۹۶۹ ، شعری لسانیات ، ۱۸۳). [صوتی + اوضاع (وضع (رک) کی جمع)].

---تاثر (---ضم ث بشد) امذ.
رک : **صوتی اثرات.** لفظ کے اس تاثر کو جس کا تعلق لفظ کی آوازوں سے ہوتا ہے صوتی تاثر کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۱۹). [صوتی + تاثر (رک)].

---تِمثال (---کس ت ، سک م) امذ.
ریڈیائی ڈراما. اس ترتیب وضع کے ساتھ صوتی تمثال اس طرح سنا جا سکتا ہے کہ گویا سر کے وسط میں واقع ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۸۱). [صوتی + تمثال (رک)].

---دباؤ (---فت د ، و مع) امث.
آواز کی اکائی جو ۰۰۰۲. ۰ ڈائین فی سینٹی میٹر ہوتی ہے. جب ہم صوتی دباؤ کی سطح کا ذکر کرتے ہیں تو ہم باقاعدہ طور پر ۰۰۰۲. ۰ ڈائین فی مربع سینٹی میٹر کو بہ طور صفر ڈیسیبل کے استعمال کرتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۶۶). [صوتی + دباؤ (رک)].

---دھماکا/دھما کہ (---فت دھ / ک) امذ.
آواز کی انتہائی شدت ، دھماکے سے پیدا ہونے والی آواز کی لہر. اس کے بعد وہ دھما کون کے ساتھ پھٹ پڑتی ہے جس کے نتیجے میں دھما کہ موجیں پیدا ہوتی ہیں جنہیں صوتی دھماکے کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، کاروان سائنس (ترجمہ) ، ۵ ، ۱ : ۱۲۳). [صوتی + دھماکا (رک)].

---سایَہ (---فت ی) امذ.
آواز کا بالواسطہ اثر. دور والا کان سر کے پیچھے اور اس کے صوتی سائے میں ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۷۲). [صوتی + سایہ (رک)].

---شِکَن (---کس ش ، فت ک) امث.
حنجرہ کی اندرونی سلوٹ. آواز کے پیدا کرنے میں صوتی شکن بڑے عامل ہیں. (۱۹۰۵ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ۳ : ۳۱۳). [صوتی + شکن (رک)].

---علامیّہ (---فت ع ، سک م ، فت ی) امذ.
آواز کی با معنی علامت. علامتوں کا استعمال انسان نے ہمیشہ کیا ہے خود زبان ایک صوتی علامیہ ہے. (۱۹۸۸ ، نگار (سالنامہ) کراچی ، ۱۰۰). [صوتی + علامیہ (رک)].

---فِعلیات (---کس ف ، سک ع ، کس ل) امذ.
(طبیعیات) گونگے بہروں کا طریقہ تعلیم. اپنے موضوع میں جب اچھی طرح ماہر ہو گیا تو ... وہ جامعہ بوسٹن میں صوتی فعلیات کا پروفیسر مقرر ہو گیا. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۵۰۵). [صوتی + فعلیات (رک)].

---کَیفِیَت (---ی لین ، کس ف ، فت ی) امث.
(لسانیات) آواز کی نوعیت بلحاظ ادائیگی الفاظ. میکانیکی طور پر پیدا ہونے والی آوازیں مماثل نہیں ہوتیں صوتی سطح کے ساتھ ساتھ صوتی کیفیت کا فرق بھی ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۱۳۸). [صوتی + کیفیت (رک)].

---لاحِقَہ (---کس ح ، فت ق) امذ.
الفاظ کی صوتی علامت جو آخر میں لکھی جائے. جب اس کے معنی دن کے ہوتے ہیں تو اس کے لئے ایک جداگانہ صوتی لاحقہ استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۷۰). [صوتی + لاحقہ (رک)].

---لَب (---فت ل) امذ.
رک : **صوت تانت.** ان کی شکل "۸" کی سی ہوتی ہے ... لیکن بعض علماء نے انہیں "صوتی لب" نام سے بھی موسوم کیا ہے. (۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۵۲). [رک : صوتی + لب (رک)].

---نِظام (---کس ن) امذ.
آوازوں کا نظام ؛ الفاظ کا تلفظ. اردو کا صوتی نظام اس قدر مکمل ہے کہ اس کا ہر لفظ دوسرے لفظ سے مختلف طور پر بولا جاتا ہے. (۱۹۸۹ ، اردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۲۳). [رک : صوتی + نظام (رک)].

---ہَم آہَنگی (---فت ہ ، سک م ، فت ہ ، غنہ) امذ.
آوازوں کا باہمی میل ، ایک دوسرے سے ملتی جلتی آوازیں. سمک یا سمکیان یہ اصطلاح ماہی گیری سے صوتی ہم آہنگی بھی نہیں رکھتی. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۱۳۸). [صوتی + ہم آہنگ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَوتِیات (و لین ، کس ت) امذ ؛ امث.
وہ علوم و فنون جو آواز سے تعلق رکھتے ہیں ؛ علم الاصوات. صوتیات ... علم و زبان کی نہایت اہم شاخ ہے. (۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۲). اُردو صوتیات پر تحقیقی کام کرنا تو اور بھی دور کی بات ہے. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، اپریل ، ۹). [صوت + یات ، لاحقۂ نسبت].

صَوتِیاتی (و لین ، کس ت) صف.
آواز کے اظہار سے متعلق ، علم الصوت سے متعلق. اسی لیے صوتیاتی مسائل میں آوازوں کے بجائے حروف سے بحث کی جاتی ہے. (۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۸۱). [صوتیات + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَوتِیَہ (و لین ، کس ت ، فت ی) امذ.
(لسانیات) **چھوٹی سی چھوٹی صوتی اکائی ، انگریزی لفظ Phoneme کا ترجمہ**۔ صوتیہ ہے شبہ صوتی اکائی ہے جسے مزید اکائیوں میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا. (۱۹۶۶ ، اردو لسانیات ، ۷۹). آواز اس زبان کے صوتی نظام میں شامل قرار دی جاتی ہے اور اصطلاح میں اسے اس زبان کا صوتیہ (فونیم) کہتے ہیں. (۱۹۸۸ ، نئی اردو قواعد ، ۲۸). [صوت + یہ ، لاحقۂ صفت]۔

صُوَر (ضم ص ، فت و) امث ا ج.
چہرے ، تصویریں ، شکلیں

اختلافِ صُوَر ہیں ظاہر میں
ورنہ معنیٰ یک دگر تو ہے

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۸۳).

میں کہا شہپیر سے اے دیدہ ور
دیکھنا الوان و اشکال و صُور

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۱۱). صرف عوارض یا صُوَر کا تبدّل ہوتا رہتا ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۰۶).

دل کاشفِ معانیٔ صُوَر کا ہے میرا
حسنِ بشری کس کے لیے میرے لیے ہے

(۱۹۲۱ ، فردوس تخیل ، ۸۵). اقبال نے اردو شاعری میں جو نئے اسالیب و صور تراشے ہیں ... یقیناً اختراعات کا حکم رکھتے ہیں. (۱۹۸۷ ، فاران ، کراچی ، نومبر ، ۱۹). [صورت (رک) کی جمع]۔

ـــِ الْاِرادَہ (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، فت د) امذ.
(تصوف) **صورُالارادہ : اس سے مراد یہ ہے کہ سالک ہر شے میں ارادۂ حق مشاہدے کرے اور ارادۂ غیر حق سے بالکل منقطع ہو جائے** (مصباح التعرف ، ۱۶۱). [صور + رک : ال (۱) + ارداہ (رک)]۔

ـــُ الْحَق (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ح) امذ.
(تصوف) **صورالحق صورتِ حق کو کہتے ہیں جو درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لہذا بتوسط آپؐ کے سب حق کی صورت پر ہیں** (مصباح التعرف). [صور + رک: ال (۱) + حق (رک)]۔

ـــِ اِلٰہِیَّہ کس صف(ـــ کس ا ، ل بعد ، کس ہ ، شد ی بفت).
(تصوف) **عبارت ہے انسان کامل سے بہ سبب عقل ہونے انسان کامل کے حقائق اسماء الہیّہ کے ساتھ اور وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اصل میں اور دیگر عرفا آپؐ کی بیعت میں**. دوسرے سے وجود اکوانِ زمانیہ مراد ہے ... اور تیسرے سے وجود مبارک عقلیہ و صورِ الہیّہ. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۴۷). [صور + الہیہ (رک)]۔

ـــِ جِسْمِیَّہ کس صف(ـــ فت ج ، ی مع ، سک م ، فت ی)امذ ا ج.
(ہیئت) **ستاروں یا سیاروں کی تجسیمی صورتیں**. بوعلی سینا کا خیال ہے کہ افلاک کا مادہ ، مقدار اور اشکال قدیم ہیں صرف ان کی حرکت قدیم نہیں ہے اور عناصر کا مادہ اور ان کی صور جسمیہ کی نوع ... قدیم ہے. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲۸). [صور + جسم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــِ حِسابِیَّہ کس صف(ـــ کس ح ، ید ، فت ی بشد)امذ ج.
(ریاضی) **اعداد کی اشکال**. مشاہدات مختلفہ سے استباط کر کر صور حسابیہ قائم کی گئیں. (۱۸۸۴ ، منطق استقرائی ، ۱۰۰). [صور + حساب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث]

ـــِ ذِہْنِیَّہ کس صف(ـــ کس مع ذ ، سک ہ ، کس ن ، فت ی)امذ ج.
ذہن میں موجود اشکال ، تصوراتی اشکال. احساسات کے بہت سے نقوش کے صور ذہنیہ جو اصل میں علیحدہ تھے جب یاد کئے جاتے ہیں یا ... علیحدہ نہیں ہو سکتے (۱۹۴۷ ، مشہورات کبلی ، ۱۸۸). [صور + ذہن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــِ رُوحانِیَّہ کس صف(ـــ و مع ، کس ن ، فت ی بشد) امذ ج.
(تصوف) **اشکال باطنی**. تفریق اور کثرت مثل اعضا کے صورِ محسوسہ میں ہے اور مثل قوائے معنوی کے صورِ روحانیہ میں ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۲۷). [صور + روحانی (رک) + یہ ، لاحقۂ صفت و نسبت]۔

ـــِ عَقْلِیَّہ کس صف(ـــ کس ع ، سک ق ، کس ل ، فت ی)امذ ج.
(منطق) رک : **صورِ ذہنیہ**. وہ مشاہدات صورِ عقلیہ کے مطابق ہیں جو لوح محفوظ میں ثابت ہیں اور یہی لوحِ محفوظ علم الہیٰ کا مظہر ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۵۰). ہم لوگوں کا دماغ محسوسات کو مجرد کر کے صورِ عقلیہ بنا دیتا ہے. (۱۹۰۶ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۳۵). [صور + عقلیہ (رک)]۔

ـــِ عِلْمی کس صف(ـــ کس ع ، سک ل) امذ ج.
رک : **صورِ علمیہ**

اجسام کی صورِ علمی اے یار
قوت سے خیال کی ہیں جو جار

(۱۸۴۳ ، جامع المظاہر ، ۶۶). [صور + علم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــِ عِلْمِیَہ کس صف(ـــ کس ع ، سک ل ، کس م ، فت ی)امذ ج.
(تصوف) **حقائقِ عالم کی صورتیں جو علم الہٰی میں ہیں ، اعیان ثابتہ**. ہم نے تجے صورِ علمیہ سے اپنے علم کی آرائش کرتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۲). حضرت ابن عربی کے نزدیک کائنات اعیان ثابتہ یا صورِ علمیہ باری تعالیٰ کا جلوہ خانہ ہے. (۱۹۵۹ ، تجرد امثال ، ۹۰). [صور + علم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــِ مَمْنُوعَہ کس صف(ـــ فت م ، سک م ، و مع ، فت ع)امذ ج.
وہ اشیا جو ممنوعہ ہوں ، منع کی ہوئی چیزیں. اس کا کفارہ یہی ہے کہ کپڑے کو تین دفعہ دھو ڈالے اور اسی کو قیاس کر لیجئے اور صورِ ممنوعہ کو بھی. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۹۷). [صور + ممنوع (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــــ نَوعِیَّہ کس صف (ـــــ و لین ، کس ع ، فت ی بشد) امذ ، ج .
(تصوف) مختلف اشیا کی مخصوص اشکال مثلاً پھول بنے ، درخت جو اپنی اشکال سے پہچانے جاتے ہیں. اشیاء ... صور نوعیہ کا لازمی نتیجہ تھیں جو خود بخود پیدا ہو گئیں۔ (۱۹۰۶ ، علم الکلام ، ۳۸)۔ [صور + نوع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

صُور (و مع) امذ.
۱. وہ سینگ جسے بگل کی پھونک سے بجاتے ہیں ، نرسنگھا ، تریی ، قرنا ، بگل.

سرافیل کا ہے ریں ہات صور
او چاتا ہے اجرام ہو ہے سو چور
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۹)۔

صور میں اس دن بامرِ کبریا
نفخۂ ثانیہ پھونکا جاویگا

(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۱۱)۔ قرن مراد ہے صور سے اور اسرافیل اسے منہ سے لگاتے ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۸۷)۔ صور میں ایک پھونک پھونکی جائے گی۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۸۵)۔ **۲. ہیبت ناک آواز جس کے لیے کہا جاتا ہے کہ اسرافیل نام کا فرشتہ حکمِ الٰہی سے بلند کرے گا جس کی ہیبت سے سب لوگ مر جائیں گے (اور قیامت آ جائے گی) پھر چالیس برس کے بعد وہ دوبارہ ایسی ہی آواز نکالے گا جس سے سب دوبارہ زندہ ہو جائیں گے ، مراد : صور کی آواز.**

سکر ان پہ صورِ قیامت ہوا
اچانے کوں مردے علامت ہوا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۹۷)۔

اس نازنیں کی طبع کر آوے خیال میں
بوجھوں صدائے صور قلم کی صریر کوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸۷)۔

زندہ جب خلقِ خدا صور کے دم سے ہو گی
رونق اس بزم کی حضرتؐ کے قدم سے ہو گی
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۱۰۷)۔

نہ اٹھوں گا صدائے صور سے بھی
کہ ہوں کشتہ نگاہِ شرمگیں کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۸۹)۔ قیامت کے صور سے پہلے ہی خود انسانی وجود کو ایک مٹی کا ڈھیر ثابت کر دینے کا ایقان غالب ہے۔ (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۲)۔ [ع]۔

ـــــ اِسْرافِیل کس اضا (ـــــ کس ا ، سک س ، ی مع) امث.
مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق وہ صور جو حضرت اسرافیل علیہ السلام ایک مرتبہ تمام جانداروں کو ختم کرنے اور دوسری مرتبہ زندہ کرنے کے لیے پھونکیں گے ؛ (مجازاً) وہ آواز جو کسی کو خوابِ غفلت سے جگا دے.

کیا قیامت خوفِ عزرائیل تھا
نالہ میرا صورِ اسرافیل تھا

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۲۰۳)۔ مجھے ایک موہوم سا اندازہ ہوا کہ میٹھا لحن کس طرح سوتے ہوئے دلوں کو صورِ اسرافیل کی طرح بیدار کر سکتا ہے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۰)۔ [صور + اسرافیل (عَلَم)]۔

ـــــ بَھرْنا محاورہ.
صور کی مانند ہونا ، قیامت کی تاثیر رکھنا.

نارسائی میں بھی رکھتی ہے قیامت کا اثر
بھر رکھا ہے صور ہم نے آہ بے تاثیر میں
(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۱۰۹)۔

ـــــ پُھکْنا / پُھنکْنا محاورہ ؛ ف س.
صورِ اسرافیل بجنا یا بجایا جانا.

صبحِ شبِ وصال ہے یا روزِ حشر ہے
پھکتا ہے صور ، نالۂ مرغِ سحر نہیں
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۰۹)۔

پھکے گا صور اٹھیں گے تمام اہلِ قبور
کھڑے کھڑے وہ نکوائیں گے مکانوں سے
(۱۸۹۷ ، دیوان سائل (احمد حسین) ، ۲۶۲)۔

ہے قیامت ابھی دور ابھی پھکتا نہیں صور
(۱۹۳۷ ، شعر انقلاب ، ۲۲)۔

ـــــ پُھکْوانا محاورہ.
صور پھکنا (رک) کا متعدی المتعدی.

آ گئی نیند جو غفلت کی مجھے تربت میں
صور پھکوا کے مجھے یار نے سونے نہ دیا
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۸)۔

ـــــ پُھونْکنا محاورہ ؛ ف س.
قیامت کا اعلان کرنا ، صور بجانا ؛ (مجازاً) شور کرنا.

پھونکیں گے پہلا صور جوں
سب جیو جہاں عالم مرے
(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱۲)۔

پھونکا کریں گے صور جو نالے اسی طرح
سونے کا نیند بھر کے نہ عالم تمام شب
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴۱)۔

عالمِ ہستی کے ذرّو منتشر ہو جاؤ اب
پھونکتا ہوں صور اثر کا آہ بے تاثیر میں

(۱۹۱۷ ، گلکدۂ عزیز ، ۴۳)۔ میرے نزدیک عشق کا یہی وہ تصور ہے جو کسی پُرخلل معاشرے میں زندگی کا صور پھونک سکتا ہے۔ (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۵۷۹)۔

ـــــ دَمِیدَہ کس صف (ـــــ فت د ، ی مع ، فت د) صف.
پھونکا ہوا صور.

کیوں کر ہر فلک نہ چلی میری آہ سے
نالہ نہیں یہ حشر کا صورِ دمیدہ ہے

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۹۵)۔ [صور + ف : دمیدہ ، دمیدن - پھونکنا ، نکلنا]۔

ـــــ قیامَت کس اضا (ـــــ کس ق ، فت م) امذ. **قیامت میں پھونکا جانے والا صور ، قیامت کا اعلان.**

مگر ان پہ صور قیامت ہوا
اچانے کو مرنے علامت ہوا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۹۷).

یہ ہے بادل گرجنے سے علامت
کہ آئے شور میں صورِ قیامت

(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمانِ سخن ، ۹۸). تمہارا سب سے افضل دن جمعے کا ہے ... صور قیامت جمعہ کو ہی پھونکا جائے گا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۳۶). [صور + قیامت (رک)].

ـــــ مَحْشَر کس اضا (ـــــ فت مج م ، سک ح ، فت ش) امذ. رک : **صور قیامت.**

وصل کی شب میں قیامت صبح کا آنا ہوا
صورِ محشر نعرۂ اللہ اکبر ہو گیا

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۳۳). آفرینش عالم کے وقت سے صور محشر تک مخلوقاتِ عالم کو مسلسل عظیم مقابلہ درپیش ہے . (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۱۰۷). [صور + محشر (رک)].

صوراحی (و معد) امث (قدیم). رک : **صراحی.**

کھلے باغ میں ہو اڈک رنگ راگ
سوراحی کے لب سوں پیالے کے بھاگ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۳۸). [صراحی (رک) کا قدیم املا].

صُورَت (و مع ، فت ر). (الف) امث.

۱. **شکل ، چہرہ ، منھ.** مگر دیکھیں گے میری انکھیاں سوں او پاک صورت صاحب کی. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۲).

بادام انکھیاں دانت رتن
زیبا صورت سیمیں تن

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۵۶)).

اگر توں منگیگا تو میں لاؤں گا
تجے اس کی صورت سو دکھلاؤں گا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۷).

مگر ایک دن کا خطر ہے اتے
صورت دیکھ کسی کی دل اوس کا ہے

(۱۷۵۶ ، قصۂ کام روپ و کلاکام ، ۱۵). اس پری کی صورت نظروں کے آگے پھرتی تھی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۷).

بس وہی صورت وہی نقشہ وہی وضع و تراش
تو سراپا ہے بلا تشبیہ بندر کا جواب

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۶۷).

کہاں سے لاؤ گے ناصر وہ چاند سی صورت
گر اتفاق سے وہ رات بھی پلٹ آئی

(۱۹۷۲ ، دیوان ، ۱۰۸). ۲. **(عال و عدکی مجموعی) ہیئت ، جسم.**

ازحد صاحب حسن جمال
زیبا موزوں صورت حال

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۷۷)). پانی تی موتی گھڑیا موتی نی پانیچ ہے ولے صورت میں فرق پڑیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷). تواُنہ ایسی طرح نہ بنانے سو کھانے کی صورت بگڑ جائے. (۱۷۹۳ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۳۰۷). سبحان ہے قیاس اس واجب الوجود کو لائق ہے جس نے اجسام ممکنات میں ... مختلف صورتیں بخشیں . (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱). ایک بہت بڑی بحث ہمارے ہاں ہیولٰے و صورت کی تھی. (۱۸۸۶ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۲۸۲). شے کے مادے اور صورت پر تقدم حاصل ہوتا ہے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۷۳). ۳. **شخص ، نفر ، فرد.** ہم چار صورتیں آسمان کی گردش سے اور لیل و نہار کے انقلاب سے دربدر خاک بسر ایک مدت پھریں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸). ایک دن تمہارے ہاں آئے بلوائیں ، یہاں تو اتنی صورتیں بھری ہوئی ہیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۳۰). ۴. **موقلم یا عکس وغیرہ سے بنایا ہوا خاکہ ، تصویر ، نقش.**

حق نے وہ صفحۂ اسکن پہ کیا یار کی طرح
جس نے دیکھا سو بنا صورتِ دیوار کی طرح

(۱۷۹۹ ، دیوانِ چندا ، ۲۰۹). یہ لڑکا ... مصوری کی ہوس میں دیواروں پر صورتیں بناتا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۵۶).

تم کو اے مانی و بہزاد میں سمجھوں کامل
کھینچو گر یار کے بے ساختہ پن کی صورت

(۱۹۲۳ ، ثمرۂ فصاحت ، ۱۰۹). ۵. **بنیادی ڈھانچہ ، ڈول ، ڈھچر ، خاکہ ، بنیاد.** لارڈ کرزن جس وقت ہندوستان میں تشریف لائے تو گورنمنٹ انڈیا کی کیا صورت تھی. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۰).

ہی آتا نہیں ایک بھی کام اپنا
بگڑتی ہے بن بن کے صورت کچھ ایسی

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۲۰۵). ۶. **حالت ، کیفیت ، گت.** بادشاہ کی یہ صورت اور ملک کی وہ حقیقت. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰).

بس لے ہم کو فلک تابع تقدیر ہیں ہم
نہیں رہتی ہے کبھی ایک جہاں کی صورت

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۱۱).

ایک صورت پر نہیں رہتا کسی شے کو قرار
ذوقِ جدت سے ہے ترکیب مزاج روزگار

(۱۹۰۳ ، بانگ درا ، ۱۹۳).

شمع محفل کا ہوا یہ رنگ ان کے سامنے
پھول کی ہوتی ہے صورت جیسے مرجھانے کے بعد

(۱۹۳۶ ، جلیل ، روح سخن ، ۱۰۱). ۷. **تدبیر ، تجویز ، سبیل.**

اگر اس سگ کا تجے آس ہے
تو اس کی صورت اب مرے پاس ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۷).

خاک ہو کر نکلا اس کا غبار
اور صورت نہ تھی صفائی کی

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۰۸). خدا مسبب الاسباب ہے کوئی صورت کر ہی دیگا. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۲۶).

سطنتِ زیبے کہ اب جینا مرا ممکن نہیں
صورتِ تسکین جانِ مبتلا ممکن نہیں

(۱۹۱۳ ، نقوشِ مانی ، ۱۱).

خود اپنی زندگی کے تضادوں کے درمیاں
زندہ ہوں یوں کہ جینے کی صورت نہیں رہی
(۱۹۵۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۳۹)۔ ۸۔ **ظاہر ، باطن کا نقیض**۔ موڑک کیا سمجھیگا یو مت ، یعنی فنا ہوتا ہے نہ بصورت۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵)۔
آشنا سے یہ کبھو معنے کے
دل کو صورت پہ مبتلا نہ کیجے
(۱۷۸۰ ، عشق اورنگ آبادی ، د ، ۸۳)۔
تنگ تھا اندازۂ حدِّ نظر مجنوں ترا
عالمِ معنی نہ سوجھا شہر صورت میں رہا
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۱۹)۔
حسنِ تاثیر کو صورت سے نہ معنی سے غرض
شعر وہ ہے کہ لگے جھوم کے گانے کوئی شخص
(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۳۵)۔ ۹۔ **(بناوٹ یا وضع قطع کے لحاظ سے) شکل ، بھیس ، روپ**۔ ضمیریں بھی عام اسموں کی طرح پانچ حالتوں میں مختلف صورتیں دکھاتی ہیں۔ (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، ۵۹)۔ کچھ ان کا کلام جمع کر کے ترتیب دیا تھا اور یہ ارادہ تھا کہ ایک مجموعہ کی صورت پر شائع کیا جائے۔ (۱۹۰۳ ، مضامینِ چکبست ، ۲۵)۔ گوشہ پکڑنے اور نئی بستیاں دریافت کرنے کی خواہش ایک ہی آرزو کی دو صورتیں ہیں۔ (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۱)۔ ۱۰۔ **آثار ، علامت ، نشان**۔
صورتِ تسکیں نہیں دستی مگر اس حال میں
اے ولی جب پیو نہ پوچھے حال مجھ مسکین کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵)۔
عزت کی کوئی صورت دکھلائی نہیں دیتی
چپ رہیے تو چشمک ہے کچھ کہیے تو گلہ ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۳)۔
عبث ہے نام اور عبث ہے شہرت بقا کی ان میں نہیں ہے صورت
بنے گا نامِ خدا ہی باقی یہاں پر اک چیز کو فنا ہے
(۱۹۱۰ ، کلامِ مہر ، ۳۱)۔ سچ پوچھا جائے تو انسانی شعور کے ارتقا کی بھی وہ صورت ہے۔ (۱۹۵۹ ، نبضِ دوراں ، ۱۳)۔ ۱۱۔ **ڈھنگ ، طریقہ**۔
رقیبوں کو جلایا آئینہ کی دید بازی نے
دلِ عاشق نئی صورت سے بزمِ یار میں آیا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۲)۔
شکلِ رسمِ وصال ڈالی ہے
صورتِ طرزِ حال ڈالی ہے
(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۸۵)۔ وہ تو ایک مجادلے کی صورت تھی جو اسی وقت کے حالات نے پیدا کی تھی۔ (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۲۲)۔ ۱۲۔ **موقع ، محل ، پہلو ، گوشہ ، زاویہ**۔
آئینہ ان کا ٹوٹ گیا میرے ہاتھ سے
اب کوئی منھ دکھانے کی صورت نہیں رہی
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۲۳)۔
نمک شراب میں ڈالیں جو پھر ساقی میں
حرام میں نکل آئے حلال کی صورت
(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۹۹)۔ سب ہی آئے اور گئے مگر تسکین کی کوئی صورت نہ نکلی۔ (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۱۰)۔ خلیفہ بغداد کو مفاہمت کی یہ صورت نکالنا پڑی کہ پورے ملکِ شام پر الناصر کا حق رہے گا۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۲)۔ ۱۳۔ **مورت ، بت**۔ میں نے اس پہاڑ پر یہ مکان اور اس کی صورت بنا کر اپنا رہنا مقرر کیا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۵)۔ ۱۴۔ **(معاملے کی) نوعیت ، سرگزشت**۔
وہ سنگ دل نہیں صورت یہ ہے کہ قصۂ درد
شروع میں نے کیا تھا کہ سو گیا صیاد
(۱۹۱۸ ، نقوشِ مانی ، ۵۶)۔ ۱۵۔ **طور ، حال ، اعتبار ، لحاظ ، حیثیت ، طرح**۔
دیکھ کر صورت بہر صورت ہوا دل کو یقیں
اُٹھ گیا وہم و گماں جس دم نظر آیا وجود
(۱۸۷۳ ، مناجاتِ ہندی ، ۳۷)۔ مجھ کو یہ شعر کسی صورت پر بے ربط نہیں نظر آتا۔ (۱۹۲۶ ، چکبست ، مضامین ، ۱۳۱)۔ ۱۶۔ **قسم ، نوع**۔
اطاعت اوسکی تھی عالم کو منظور
دیا تھا حق نے سب صورت کا مقدور
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۳ : ۹۴۸)۔ ۱۷۔ **(کسی شے کا) تصوّر ، خیال**۔
صورتاں سب مرے نیناں تھے کیے ہیں باہر
جیوں مجنوں ہوا سرتے ہی تمہارا ذاکر
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۰۹)۔ ۱۸۔ **(مبیّنہ خصوصیت یا حالت کے مطابق) عمل ، فن**۔
ہمارے گلے پر تو چلتی دکھاؤ
کہاں تیغ میں ہے رواں کی صورت
(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۳۲)۔ (ب) حرفِ تشبیہ۔ **مثل ، مانند**۔ روح کی صورت دلِ الٰہی دل کی صورت نفس کبھی۔ (۱۵۹۱ ، رسالہ وجودیہ ، جانم ، ۲)۔
ناامیدی میں جلوۂ دیدار
ہے خزاں میں بہار کی صورت
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۱۸)۔
راحتِ جسمی مجھے ، بختِ زبوں سے مل
خواب کی صورت نہیں ، دیدۂ بیدار میں
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۹۲)۔
میں کبھی بر ہی رہا ، گرچہ کماں کی صورت
تم رو راست پہ جیسے کہ چلے تیر چلو
(۱۹۳۰ ، اردو گلستاں (ترجمہ) ، ۳)۔ (ج) صف۔ **(خد و خال وغیرہ میں) ملتا جلتا ، مشابہ**۔
اپنے جوتوں سے رہیں سارے نمازی ہشیار
اک بزرگ آتے ہیں مسجد میں خضر کی صورت
(۱۸۹۳ ، دیوانِ حالی ، ۷۰)۔ لڑکا ہی ہو گا ، دیکھیے میری صورت ہوتا ہے یا حسینہ کی۔ (۱۹۵۲ ، جوش (سلطان حیدر) ، ہوائی ، ۹۳)۔ [ع]۔

---اُتارْنا محاورہ۔
تصویر کھینچنا۔

کیا اُتارے گا مرے ضعف کی مانی تصویر
آئنے سے تو اُترتی نہیں صورت میری
(۱۹۱۰ ، تاجِ سخن ، ۲۱۰).

ـــ اُتَرْنا محاورہ.
۱. **تصویر کا کھنچا جانا** (علمی اردو لغت). ۲. **چہرے کا رنگ اترنا ، کمزور نظر آنا.** آپ ہی بتائیے اترتی ہوئی صورت کو شاداب چہرے پر کیا حقِ ترجیح حاصل ہے. (۱۹۱۹ ، مکاتیبِ مہدی ، ۲۶).

ـــ اَحْوال کسرِ اضا(ـــ فت مع ا ، سک ح) امذ ، ج.
۱. **ایک قسم کا محضرنامہ جو کسی دعوے کے ثابت کرنے کی غرض سے معزز لوگوں کے دستخطوں اور مہروں سے مرتب کرتے ہیں** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۲. **حالات کا نقشہ** (ماخوذ : علمی اردو لغت). [صورت + احوال (حال (و ک) کی جمع)].

ـــ اِخْتیار کَرْنا محاورہ.
انداز اپنانا ، ڈھنگ اختیار کرنا

وہ منھ دکھاتے نہیں تو ہوجیے روپوش
یہ جبر ہم نے بھی بہ اختیار کی صورت
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). یہ زبان ایک نئی زبان کی صورت اختیار کر گئی. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۱۸۰).

ـــ آرا صف ، امذ.
نقاش ، مصوّر (جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات). [صورت + ف : آرا ، آراستن ـ سجانا].

ـــ آشنا (ـــ سک ش) صف.
جس سے معمولی جان پہچان ہو ، دُور کی صاحب سلامت کا واقف کار ، جانا پہچانا.

ہے عجیب و غریب زہر سنا
اک یہاں صورت آشنا اپنا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ۱ : ۳۳۲).
نہ ہوتے کاش صورت آشنا ہم اس ستمگر سے
سنا ہے غیر کی باتوں کے سننے کا وہ خوگر ہے
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۰۵). صورت آشنا ہونا ممکن نہیں تھا، شادی ہو جاتی تو ملاقات ہوتی. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۷). [صورت + آشنا (و ک)].

ـــ آشْنائی (ـــ سک ش) امث.
جان پہچان ، روشناسی.

دوست ہے دل اپنا کون بزمِ عالم میں
آئنے سے کچھ ہم کو صورت آشنائی ہے
(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۵۱۳). [صورت آشنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ آفْرِیں (ـــ سک ف ، ی مع) صف.
شکل بنانے والا ، چہرے بنانے والا ، خالقِ کائنات.

بنایا تجھ کو ایسا خوبصورت
کہ نازاں تجھ پہ صورت آفریں ہے
(۱۸۵۴ ، دفترِ فصاحت ، ۲۰۹). [صورت + ف : آفریں ، آفریدن ـ پیدا کرنا].

ـــ آفْرِینی (ـــ سک ف ، ی مع) امث.
شکل بنانا ، چہرہ بنانا. آج مادیت یا انصاف کا لفظ اپنی صورت آفرینی کی یہ صلاحیت کھو چکا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۲۰). [صورت آفریں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ باز امذ ، صف.
جو اپنی وضع قطع اور لباس بالکل دوسروں کی طرح بناتا ہو ، بہروپیا (فرہنگِ عامرہ). [صورت + ف : باز ، بازیدن ـ کھیلنا].

ـــ بازی امذ ، صف.
دوسروں کی مشابہت بنانا ، بہروپ (فرہنگِ عامرہ ؛ جامع اللغات). [صورت باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ باندْھنا محاورہ.
تشکیل پانا ، سرانجام ہونا ، (الفاظ یا ادائی سے) سماں دکھا دینا ، تصویر دکھا دینا ، منظر دکھانا ، ہوبہو بیان کرنا.

لبان پر اس کے یوں موج ہنسی تھی
کہ صورت باند خوشوقتی بسی تھی
(۱۷۳۶ ، طالب و موہنی ، ۲۸). اردو غزلیں اسی انداز سے ادا کرتی تھی کہ غزل کی صورت باندھ دیتی تھی. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۵۱).

ـــ بَدَل جانا / بَدَلْنا محاورہ ، ف ل.
۱. **حالت بدل جانا ، انداز بدل جانا ، ہیئت تبدیل ہو جانا.**

تیغ کو یہ باک اٹھائی مستعد کی
صورت بدل گئی فرسِ سربلند کی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۹). خاصانِ بارگاہ جب باقی رہیں گے تو خدا اپنی صورت بدل دے گا. (۱۹۱۳ ، مضامینِ ابوالکلام آزاد ، ۸۷). ۲. **بھیس بدلنا ، منھ بگاڑنا** (ماخوذ : نسیم اللغات). ۳. **کمزور ہو جانا ، لاغر ہو جانا** (علمی اردو لغت).

ـــ بُری ہونا محاورہ.
آثار خراب ہونا ، حالت خراب ہونا ، شکل خراب ہونا.

تری شکل اے شوخ لاکھوں میں اچھی
مگر مرنے والوں کی صورت بری ہے
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۰۸).

ـــ بِسَرْنا ف ل.
شکل فراموش ہونا.

نہ مرتے ہیں نہ نیند آتی نہ وہ صورت بسرتی ہے
یہ جیتے جاگتے ہم پر قیامت شب گزرتی ہے
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۱۰۶).

ـــ بَسِیط کسرِ صف(ـــ فت ب ، ی مع) امث.
غیر مرکب شکل. صورتِ بسیط کی مثال پانی اور آگ کی صورت ہے جن میں چند امور شریک ہیں. (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۴۴۷). [صورت + بسیط (و ک)]

--- بگاڑنا / بگڑنا محاورہ.
۱. لاغر کر دینا ، کمزور کر دینا ، حالت بدل دینا.

دشتِ وحشت میں جنوں نے یہ بگاڑی صورت
کہ مری شکل بھی یارانِ وطن بھول گئے

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۳۱۷). متواتر فاقوں نے ان کی صورتیں بگاڑ دیں اور اب وہ بیٹھی بیٹھی دعا کر رہی ہیں. (۱۹۱۳ ، گلدستۂ عید ، ۵). **۲. زد و کوب کرنا ، مارنا پیٹنا ، لتے لینا ، شکل خراب کرنا ، بدنما کرنا ، ناخوشی ظاہر کرنا.**

روٹھیے وقت ذرا آئینہ لیکر دیکھو
منہ بنانے میں بگڑ جاتی ہے صورت کیسی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۶۹).

--- بَنا دینا محاورہ.
حلیہ بگاڑ دینا ، کچھ سے کچھ بنا دینا ، خوب پٹائی کرنا. سلطان سے کہا کہ بتوفیقِ قادرِ توانا جو میدان میں آئے اور اپنی صورت دکھائے اس کی صورت بنا دینے کو موجود ہوں. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۳ : ۴۰).

--- بَنانا محاورہ ؛ ف م.
۱. تصویر بنانا.

حسن یہ صورت بنا سکتا ہے اک انسان کی
ان کی قدرت بھی نمایاں ہے مری تصویر سے

(۱۹۲۶ ، نقوشِ مانی ، ۱۱۶). **۲. منھ بنانا ، غصے یا نفرت کا اظہار کرنا ، روپ دھارنا.**

ہر دم بگڑ بگڑ کے نہ صورت بنائیے
آئینہ مجھ کو آپ کے دل کا غبار ہے

(۱۸۸۱ ، دیوانِ ماہ ، ۱۲۳). بعض اوقات ایسی صورتیں بنائے ہیں کہ بے اختیار ہنسی آ جاتی ہے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۳۱). **۳. خاکہ بنانا** (ماخوذ : نسیم اللغات ؛ علمی اُردو لغت). **۴. عاجزی اور مسکینی ظاہر کرنا** (علمی اُردو لغت). **۵. بُری وضع بنانا.** سانوں پہاڑ ہے کہ ڈھلکتا چلا آوتا ہے یا رات ہے کہ صورت بنائیں چلی آوتی ہے. (۱۷۳۶؟ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۰۳).

--- بَن پڑنا محاورہ.
تدبیر نکلنا ، تدبیریں لڑنا. قمرالنسا نے کہا اور تو کوئی صورت بن نہیں پڑتی آپ نے برسوں کے بعد ذرا سی فرمائش کی ہے وہ بھی پوری نہ ہوگی . (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۹).

--- بَندی (--- فت ب ، سک ن) امث.
ہوبہو بیان کرنا ، جیسا دیکھا اس کا نقشہ کھینچنا. فارسی مروجہ کی کارگزاری اب عربی کے حروف کر رہے ہیں اس لئے ان کی صورت بندی کے لیے حرف بھی نہیں. (۱۸۷۲ ، سخندانِ فارس ، ۱ : ۳۹). شاعری کی جان پیدا کرنا تخیل میں صورت بندی کرنا ہے. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۸). [صورت + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بَٹنا محاورہ.
۱. غیر متوقع حالت پیش آنا ، کام بگڑنا.

جب یہ صورت بنی تو اٹھے سے
قرض کے واسطے کہا ناچار

(۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۷۳). **۲. روپ دھارنا ، اصل کی نقل کرنا.** یہاں سے برہمنوں کی صورت بن کر چلیے اور عبادت میں مشغول ہو جئیے. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۱۳). **۳. ذریعہ نکل آنا ، تدبیر بن آنا.**

کیوں جی کیوں پھر گالیاں کھانے کی صورت بن گئی
لطف غیروں پر مرے پیشِ نظر ہونے لگا

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۷۹).

--- بَنی رَہنا محاورہ.
ذریعہ ، سبب یا وجہ بنی رہنا.

اوس در پر آنے جانے کی صورت بنی رہی
درباں ہوا تو شحنۂ شہر آشنا ہوا

(۱۸۶۱ ، دیوانِ ناظم ، ۱۶).

--- بَندھنا محاورہ.
موقع پیش آنا ، سامان فراہم ہونا.

بندھے کی نہ صورت جو اس صید کی
ہمیشہ رہے کی گرفتہ دل

(۱۸۳۷ ، صیدیہ ، ۱۳۰). کل کا حال سوا خدا کے کسی کو نہیں معلوم مگر کہیں قدم باہر نکالنے کی صورت بندھتی دکھائی نہیں دیتی. (۱۹۵۰ ، مکاتیب محمد علی ردولوی ، ۲۵۳).

--- بَیان کَرنا محاورہ.
حالت بتانا ، کیفیت ظاہر کرنا.

کوئی دم کوئی گھڑی کل نہیں پڑتی دل کو
میں بیاں کس سے کروں آٹھ پہر کی صورت

(۱۹۰۵ ، داغ ، انتخابِ داغ ، ۵۶).

--- بیں (--- ی مع) صف.
ظاہر پرست ، ظاہری صورت دیکھنے والا. ظاہر پرست صورت بیں منصب کی طمع میں آن کر لشکرِ عالم گیری سے جدا ہو گئے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۳).

توڑ لینا شاخ سے تجھ کو مرا آئیں نہیں
یہ نظر غیر از نگاہِ چشمِ صورت بیں نہیں

(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۱ : ۷). [صورت + ف : بیں ، دیدن - دیکھنا].

--- پانا محاورہ.
خوبصورت ہونا ، حسن پانا. عباسی چیخ کر بولیں ایسی تو صورت بھی نہیں پائی ہے بیوی ، شکل چڑیلوں کی ناز پریوں کا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

--- پَذِیر (--- فت ذ نیز کس پ ، ی مع) امذ ؛ صف.
عمل میں لایا ہوا ، صورت قبول کرنے والا ، شکل اختیار کرنے والا ، مجسم ہونے والا.

درد تو کرتا ہے معنی کے تئیں صورت پذیر
دسترس رکھتے تھے کب بہزاد و مانی اس قدر

(۱۸۸۳ ، درد ، ۱۹م). فیما بین میں ان کا اتصال صورت پذیر نہ ہوتا.

(۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۹۱). وہاں کے معاملے کو عادل خاں کے حسب الاستصواب صورت پذیر کرے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۹۹). زمین جیسے بڑے مادی جسم کے قریب ... برق مقناطیسی عمل صورت پذیر ہوتے ہیں. (۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر ، ۳۰۶). ماضی کلی طور پر بڑھتے بڑھتے حال میں صورت پذیر ہوتا ہے اور حال میں مقیم رہ کے عمل پیرا ہوتا ہے. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، ستمبر ، ۱۶۸). [صورت + ف : پذیر ، پذیرفتن - قبول کرنا].

---پَر پَھبنا محاورہ.
موزوں نظر آنا ، خوبصورت لگنا (جامع اللغات).

---پَر / پہ پَھٹکار بَرَسنا محاورہ.
چہرے کا بہت بے رونق ہونا ، چہرے پر نحوست ہونا. جب سے تم نے نماز چھوڑی ہے تمہاری صورت پر پھٹکار برسنے لگی ہے. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۳۵۳).

---پَر پَھسَلنا محاورہ.
شکل پر عاشق ہونا. دیو طبع انسانی صورت پر پھسلتے ہیں اور دلدل میں پھنس کر رہ جاتے ہیں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۷۱).

---پَر تُھوکنا محاورہ.
حقارت اور نفرت سے پیش آنا ، توجہ نہ دینا.

کون تھوکے گا ایسی صورت پر
کس کی بھولی ہے تو حمایت پر

(۱۸۵۷ ، بحرالفت ، ۵۲).

---پَر ٹھیکرے بَرَسنا محاورہ.
انتہائی بد شکل ہونا ، پھٹکار برسنا. تیز ہواؤں نے گڑیا کے بال بکھیر دیے تھے کپڑوں پر مٹی دھول جم گئی تھی صورت پر ٹھیکرے برستے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۳۹).

---پَر جانا محاورہ.
صرف صورت دیکھنا اور سیرت کی پروا نہ کرنا. آپ اس کی صورت پر نہ جائیں اس کی صفتوں کو بغور ملاحظہ فرمائیں. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۶).

---پَر جھاڑُو پِھرنا / پھیرنا محاورہ.
چہرے کی رونق جاتی رہنا ، بُرا ہونا ، غارت ہونا ؛ بہت نفرت کے باعث صورت نہ دیکھنا ، نیست و نابود کر دینا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---پَر جھاڑُو پِھرے فقرہ.
(بد دعا) نیست و نابود ہو جائے ، غارت ہو جائے.

نہ اترا بہت چل چخے مردوئے
پھرے تیری صورت پہ جھاڑو موئے

(۱۸۷۱ ، شوق (مہذب اللغات)).

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
۱. ظاہر پر مر مٹنے والا ، ظاہر پرست ، ظاہری حُسن کی پوجا کرنے والا.

دل صاف ہو تو چاہیے معنی پرست ہو
آئینہ خاک صاف ہے صورت پرست ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۷۷). **۲. بت کی پوجا کرنے والا ، بت پرست**

تفرقے صورت پرستوں کے ہیں سارے ورنہ یاں
دیر و کعبہ کو ہے نسبت ایک ہی گھر کے ساتھ

(۱۸۷۲ ، شادان (مہذب اللغات)). اورنگ نے مذہبی جنگ چھیڑ کر خدا پرست زرتشتیوں کو صورت پرست بنانا چاہا. (۱۹۳۵ ، داستان عجم ، ۹). [صورت + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا].

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
ظاہری حُسن کی پُوجا کرنا ، ظاہر پر مر مٹنے کا عمل.

ہو صورت پرستی کوں توں چھوڑ جا
جو صورت نے معنی نہ پائے کہا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۰۱).

اپنے تو خط کو یاں آنا تھا یا صورت پرستی کو
چل اپنے کام لگ اس کام سے کیا کام قاصد کو

(۱۸۲۹ ، نوا بدایونی (تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۲ : ۳۱۵)).
[صورت پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَر نَہیں پَھبنا فقرہ.
اچھا معلوم نہیں ہونا ، جو چیز کسی کے لیے مناسب نہ ہو تو بولتے ہیں (محاورات ہندوستان).

---پَکَڑنا محاورہ.
۱. وقوع میں آنا ، ٹھیک ہو جانا.

درپردہ وو ہی معنی مقدم نہ ہوں اگر
صورت نہ پکڑے کام فلک کے ثبات کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۳). **۲. شکل اختیار کرنا ، روپ دھارنا.** سحر ٹونا بہت جانتی تھی ، وہاں حسن کی صورت پکڑ کھڑی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۳).

عجب نئیں کر گلاں دوڑیں پکڑ کر صورت قمری
ادا سوں جب چمن بھیتر وو سرو سرفراز آوے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۰). مذہبی حالت نے کبھی تعصب یا مذہب کی بناء پر ظلم و ستم کی صورت پکڑی تو ضرور اس کا ذکر کر دیا جاتا ہے. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام (ترجمہ) ، ۲۷۳). ابھی اس گورنمنٹ نے جیسا چاہیے ویسی صورت نہیں پکڑی ہے. (۱۹۰۱ ، دیلۂ اسیری ، ۳۳۲).

---پہ مَرنا محاورہ.
حسن پر مرنا ، عاشق ہونا.

جو تہہ میں ڈوب جاتا ہے وہی آخر ابھرتا ہے
تجھے معنی سے کیا مطلب کہ تو صورت پہ مرتا ہے

(۱۹۲۰ ، روح ادب ، ۹۳).

---پَیدا کَرنا محاورہ.
شکل اختیار کرنا ، تدبیر نکالنا ، سبیل نکالنا (مہذب اللغات ؛ عورت اور اردو زبان).

---پَیدا ہونا محاورہ.
کیفیت طاری ہونا (مہذب اللغات ؛ محاورات ہندوستان).

---پیش آنا محاورہ.
بات واقع ہونا ، مسئلہ در پیش ہونا (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---پھرانا محاورہ.
روپ بدلنا ، شکل بدلنا.

کہ اس دھات در حال صورت پھرا
لیا روپ اپروپ آدم کیرا
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۷۶).

---تراشی (---فت ت) امث.
بُت بنانا ، مصوّری کرنا. روشنی کے پیکر اس کثرت اور ندرت سے شاید ہی کبھی صورت تراشی کے لیے کام میں لائے گئے ہوں. (۱۹۷۳ ، اثبات و نفی ، ۱۵۸). [صورت + تراش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تکنا محاورہ.
تعجب سے منْھ دیکھتے رہ جانا ، منْھ تکنا. ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی گود میں ایک ننھا سا وجود بھی اس کی توجہ اور محبت کے انتظار میں اس کی صورت کو تک رہا ہے. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، مسلمان عورت ، ۲۲).

---تو دیکھو فقرہ.
۱. **بطور تمسخر اظہار ناقابلیت کے واسطے بولتے ہیں** (ماخوذ : مہذب اللغات). ۲. **حوصلہ تو دیکھو.**

چلا ہے کھینچنے تصویر میرے بت کی آج
خدا کے واسطے صورت تو دیکھو مانی کی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۷۶).

---تو نَہ بَنی پَر منْھ تو چڑایا فقرہ.
نقل کے مطابق اصل نہ بن سکا (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات ؛ نجم الامثال).

---ٹھہرْنا محاورہ.
تدبیر نکل آنا ، حالت پیش آنا.

رہا کرتا ہوں میں اس سوچ میں تصویر حیرت کی
خدا جانے کہ کیا صورت مری بعد فنا ٹھہرے
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۹۶).

---ثانِیَہ کس صف(--- کس ن ، فت ی) امث.
دہلی شکل ، ثانوی شکل. تھوڑے پاؤں کشادہ کرنے سے آدمی مضبوط قائم رہتا ہے ... تھوڑے جھکنے سے باہر نہیں کرتا برعکس صورت ثانیہ کے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۵۲). [صورت + ثانیہ (رک)].

---جِسْمِیَہ کس صف(--- کس ج سک س ، کس م فت ی)امث.
(تصوف) **جسم کی ظاہر شکل.** قوت جاذبہ اور حسانہ دونوں مل کر بھوک کو پیدا کرتی ہیں اور بسیط مادے کی مثال صورت جسمیہ کا ہیولیٰ ہے. (۱۹۴۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲ : ۷۷۷). [صورت + جسم (رک) + یہ ، لاحقۂ کیفیت].

---چُڑیلوں کی مِزاج پَرِیوں کا کہاوت.
وصف نہ ہونے پر اتنا گھمنڈ. گھر میں بھونی بھانگ نہیں مگر دماغ آسمان پر ، صورت چڑیلوں کی مزاج پریوں کا. (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۱۱).

---حال کس اضا ، امث.
۱. **روئداد ؛ سرگزشت ؛ موجودہ حالت ، کیفیت.**

شاخِ گل ہاتھ لگے گی تو تراشوں گا قلم
آج لکھنی ہے مجھے صورتِ حالِ بلبل
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۷۹). بندہ کو قلعہ کے نزدیک جانے کی اجازت ہو تو استکشاف کر کے صورتِ حال کو عرض کروں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۵۵). اس کے علم میں تھا کہ ضرور کچھ دال میں کالا ہے اور صورتِ حال غیر متوازن ہے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۳۱). ۲. **تحریر جس میں کسی احوال کو ثابت کرنے کے لیے واقف کاروں کی مہر اور گواہیاں نکالیں ، مسل.** حافظ بخشی پسر میاں محمد بخش نے صورتِ حال بنائی اور دعویٰ مکان کا کیا. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۳۸۵). دوسرے لفظوں میں ایسی 'صورتِ حال' میں الفاظ کی خوبصورتی اور زبان کی جمالیاتی اور فنی خوبیوں پر زور نہیں دیا جاتا. (۱۹۸۳ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۲۲). ۳. **شاہی زمانے میں اس کاغذ کو کہتے تھے جس میں کسی واقعے یا واردات کا ذکر ہو** (ماخوذ : علمی اردو لغت). [صورت + حال (رک)].

---حَرام (---فت ح) صف.
۱. **جو چیز ظاہر میں اچھی اور باطن میں خراب ہو ؛ دھوکے کی ٹٹی.** خربوزہ بےحد بڑا اور پھیکا ، صورت حرام. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۱۰).

خوب رُو وہ ہے جس کی خو اچھی
شمع صورت حرام ہوتی ہے
(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۱۲). اس کا قد و قامت اور سُرخی غیر معمولی طور پر زیادہ ہو جاتی ہے جس کو صورت حرام کہنا زیادہ موزوں ہے. (۱۹۳۰ ، شفتالو ، ۸۳). انہوں نے صرف ادھر بیس سال کی اس مسخری اور صورت حرام خالص انگریزی شاعری کی روایت کو پانچ ہزار میل کی دوری سے اپنے اندر اتار لیا ہو. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۳۷). ۲. **پیرپا اندرائن کا پھل** (مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [صورت + حرام (رک)].

---خا ک میں چُھپ جانا محاورہ.
دفن ہو جانا ، مر جانا — خا ک میں مل جانا. ارے بیٹی کیا سناؤں وہ باتیں خواب و خیال ہو گئیں وہ صورتیں خا ک میں چھپ گئیں. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۳۷).

---خا ک میں مِلانا محاورہ.
ملیا میٹ کرنا ، تباہ کرنا.

مجھی کو دینے کو سوتاپا لائی تھی باندی
ملاوں خاک میں اس نوبہار کی صورت
(۱۸۶۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۳۵)۔

ـــــ خانہ (ـــــ فت ن) امذ۔
آرٹ گیلری ، تصویر گھر ، نمائش گھر۔

کاروبار دل کے سو نقشے نظر میں پھر گئے
ایک صورت بن کے صورت خانہ یاد آنے لگی
(۱۹۵۸ ، تارپیراہن ، ۸۳)۔ [صورت + خانہ (رک)]۔

ـــــ دار صف۔
حسین ، خوب رو ، خوبصورت ، شکیل۔

لال اطلس کے لہنگے صورت دار
گل لالہ کی دے رہے تھے بہار
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق (مہذب اللغات)) ۔ ایک دن مولف سے کہنے لگے کہ ایک خدمت گار کہ صورت دار ہو نوکر رکھوا دو۔(۱۸۳۵ ، تذکرۂ خوش معرکۂ زیبا ، ۲۲۳)۔

گرچہ دیکھے ہزار صورت دار
مگر ایسا کہاں طبیعت دار
(۱۸۸۴ ، فریاد داغ ، ۱۳۹)۔ [صورت + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا ، مالک ہونا]۔

ـــــ داری امث۔
خوبصورتی ، حُسن ، خوش شکل و خوب رُو ہونا (علمی اردو لغت)۔ [صورت دار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ دَرگور فقرہ۔
(بددعا) خدا کرے مر جائے ، دفن ہو۔

بعد مردن آ چکے رونے کو سن کر گور دور
جیتے جی کہتے ہو چل صورت تری درگور دور
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۱۳)۔

ـــــ دِکھانا محاورہ۔
۱. **ملاقات کرنا ، شکل دکھانا ، دیدار کرانا۔**

تو اپنی جو صورت دکھا دے مجھے
تو اس قید سے چھڑا دے مجھے
(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۹۵)۔ میاں آزاد اپنے معشوق پری پیکر کو صورت دکھائیں تو شریف نہیں خدا خیر کرے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)۔

تو نے صورت نہ دکھائی تو یہ صورت ہو گی
لوگ دیکھیں گے تماشا ترے دیوانے کا
(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۳۱)۔ ۲. **مقابلے پر آنا ، سامنا کرنا۔** بتوفیق قادر توانا جو میدان میں آئے ... اس کی صورت بنا دینے کو موجود ہوں۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۰)۔

ـــــ دِیبا کس اضا(ـــــ ی مع) امث۔
دیبا کپڑے پر بنی ہوئی تصویریں ۔ دیبا ایک ریشمی کپڑا جس پر تصویریں بنی ہوتی ہیں ان کو صورت دیبا کہتے ہیں۔ (۱۸۶۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۲۸۳)۔ [صورت + دیبا (رک)]۔

ـــــ دیکھ کر/دیکھے ، بُخار/جوڑی چڑھ آنا محاورہ۔
صورت سے خوف آنا تا صاحب: بندہ درگزرا ... میری روح کانپتی ہے تلوار کی صورت دیکھے جوڑی چڑھ آتی ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات))۔

شق در و دیوار ، چھت مخدوش ، کمرے تنگ و تار
دیکھ لے انسان صورت بھی تو چڑھ آئے بخار
(۱۹۵۱ ، صفی (مہذب اللغات))

ـــــ دیکھ کر جینا محاورہ۔
کسی کو دیکھ کر خوش ہونا ، بغیر صورت دیکھے قرار نہ آنا ، عاشق زار ہونا

وہ دیکھیں کس طرح سے روز فرقت دیکھ کر جینا
کہ جو عاشق ہو تیرا تیری صورت دیکھ کر جینا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۰)

ـــــ دیکھتے رہ جانا/دیکھنا محاورہ۔
۱. **آثار دیکھنا**

جھٹک جھٹک کے وہ دامن کو اپنے دیکھتے ہیں
مٹی مٹی مری مشت غبار کی صورت
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۲۱)۔ ۲. **بخت دیکھنا ، حوصلہ دیکھنا ، اُمید کرنا۔**

نزع میں دید کی حسرت ہے یہ حسرت دیکھو
میری بخت یہ نظر ہو مری صورت دیکھو
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۱۵)۔ ۳. **چہرے پر نظر کرنا ، شکل دیکھنا**

لگا کر عینک اندیشہ دیکھی حسن کی صورت
خیالات اور آئے دل میں سودائی تو سودائی
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۷)۔ ۴. **حیران پریشان ہونا ، متحیر ہونا ، ششدر رہ جانا۔** انہوں نے ایسی بات کہی جو نہ کہنا چاہیے تھی ہم تو ان کی صورت دیکھتے رہ گئے۔ (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۳۵۵)۔

ـــــ دینا محاورہ۔
حقیقت بنانا ، روپ دینا۔ انہوں نے صرف ان امنگوں کو صورت دی ہے جو برصغیر کے مسلمانوں کے دلوں میں پہلے ہی سے موجود تھی۔ (۱۹۷۸ ، قائداعظم اور تحریک آزادی ، ۴)۔

ـــــ دِیوار کس اضا(ـــــ ی مع) امث۔
دیوار پر بنی ہوئی تصویر ، نقش دیوار جس میں کوئی حس و حرکت نہیں

اس میں بہتر ہے صورتِ دیوار
جس میں سامان دلربائی نہیں
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۶۲)۔

کیا بن گیا ہوں صورت دیوار دیکھنا
صورت کسی کی میں سر دیوار دیکھ کر
(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۴۲)۔ [صورت + دیوار (رک)]۔

ـــــ ذِہنِیَّہ کس صف(ـــــ کس ذ ، سکہ ، کس ن ، فت ی) امث ؛
ذہن میں موجود شکل۔ صورت حکمت کی ایک اصطلاح ہے اس کی

تین قسمیں ہیں صورتِ ذہنیہ یا علمیہ صورتِ نوعیہ اور صورتِ جسمیہ. (۱۹۶۵ ، مباحث، ڈاکٹر سید عبداللہ ، ۵۸۳). [صورت + ذہن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---زَہر لَگْنا محاورہ.
انتہائی نفرت ہونا ، کسی کی صورت بری لگنا.

لگا میٹھا برس جب سے یہ صورت زہر لگتی ہے
کہیں مشاطہ کر پیغام اب مصری کی نسبت کا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۰۰).

---زیبا کس صف(---ی مج) امث.
حسین صورت ، دلکش صورت. آرزوئے دل بر آئی شاید تمنا کی صورتِ زیبا نظر آئی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۲).

جنّت کو ان کے حسن سے پہچانتا ہوں میں
جنّت ہے ان کی صورتِ زیبا مرے لئے

(؟ ، عابد لاہوری (مہذب اللغات)). [صورت + زیبا (رک)].

---ساز صف.
نقّاش ، مجسمہ ساز ، مصور ؛ اللہ تعالیٰ کی ذات (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات). [صورت + ف : ساز ، ساختن - بنانا ، ڈھالنا].

---سازی امث.
نقاشی کرنا ، مجسمہ سازی کرنا ، مصوری کرنا (علمی اردو لغت). [صورت ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَماوی کس صف(---فت س) امث.
(طبیعیات) **آسمانی شکل.** دبِّ اکبر کی صورتِ سماوی میں Mizar نامی دہرے ستارے کا روشن تر رکن ہے. (۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر ، ۳۹۰). [صورت + سماوی (رک)].

---سَوال (---فت نیز ضم س) صف.
جس کی حالت اس کی شکل سے ظاہر ہو.

میں کیا کہوں کہ جو مجھے شوقِ وصال ہے
تم دیکھ لو فقیر کی صورت سوال ہے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۱۳).

دل کو اگر بنائے آئینۂ محبت
حاضر جواب ہوتا صورت سوال ہوتا

(۱۹۲۳ ، انجم کدہ ، ۴۳). شیخ جی نے فہرست تو لے لی پر غریب کی طرف دیکھا بھی نہیں جو معلوم ہوتا کہ صورت سوال ہے. (۱۹۵۳ ، پیر نابالغ ، ۳۰). [صورت + سوال (رک)].

---سے بَرَسْنا محاورہ.
صورتِ حال عیاں ہونا ؛ شکل سے کوئی کیفیت ظاہر ہونا (علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات).

---سے بیزار ہونا محاورہ.
بہت متنفر ہونا ، شکل سے بیزار ہونا ، بہت زیادہ نفرت کرنا ، ناراض ہونا.

دیکھ کر آئینہ بیزار نہ ہو صورت سے
ہوتے ہیں جوشِ جوانی میں مہاسے پیدا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۲۶).

---سے بھاگنا محاورہ.
بیزار ہونا ، نفرت کرنا ، ڈرنا.

اچھا نہیں ہے صورتِ عاشق سے بھاگنا
صاحب سمجھ لیں خود ہی یہ حرکت غلام کی

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۴۸).

---سے جَلْنا محاورہ.
بہت نفرت ہونا.

عشق نے اب تو کیا اور ہی عالم پیدا
زندگی تنگ ہے صورت سے قضا جلتی ہے

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۹۳).

---سے صُورَت مِلْنا محاورہ.
ہم شکل ہونا ، باہم مشابہہ ہونا.

تیری صورت سے کسی کی نہیں ملتی صورت
ہم جہاں میں تری تصویر لیے پھرتے ہیں

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۶۸).

---سے نَفْرَت ہونا محاورہ.
صورت بری معلوم ہونا ، کسی سے سخت نفرت ہونا.

اپنے سائے سے ہے حذر سب کو
اپنی صورت سے سب کو ہے نفرت

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۰۶).

---شکل والا صف.
حسین ، خوب رو. چشم بددور صورت شکل والا ہے. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۸۰).

---شَناسا (---فت ش) صف.
رک : **صورت آشنا.** میر حسن نے لکھا ہے کہ یہ نہ سمجھا کہ صورت شناسان معنی کی نظر سے لے پالک اور حقیقی اولاد پوشیدہ نہیں رہتی . (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۸۳۳). [صورت + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا].

---شَناسی (---فت ش) امث.
جان پہچان ، میل ملاقات.

نہیں اب جگ میں ویسا اور ساجن
مجھے صورت شناسی بیچ فن ہے

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۹). اس وقت تک وہ صورت شناسی کے مرحلے سے گزر چکا ہوتا ہے. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۱۰). [صورت شناس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---طَباق چَھب کَٹھڑی میں کہاوت.
صورت تو کچھ نہ ہو بہن اوڑھ کر دلکشی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے ، ظاہر میں سادا مگر بڑا رنگیلا (ماخوذ : جامع الامثال).

---قابِلِ زِیارَت ہونا محاورہ.
دیکھنے کے قابل یا قابلِ دید ہونا ، خوبصورت ہونا (ماخوذ : جامع اللغات).

--- کَٹ کَھنی ہونا محاورہ.
کٹ کھانے والی صورت ہونا ، چڑ چڑے پن کا شکار ہونا ، بد مزاج ہونا.

نقشہ بگڑا رہنے رہنے غصّہ تا ک
کٹ کھنی قاتل کی صورت ہو گی
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۰۹).

--- کَدَہ (---فت ک ، د) امذ.
تصویروں کا گھر ؛ (مجازاً) دُنیا.

ذوق اس صورت کدے میں ہیں ہزاروں صورتیں
کوئی صورت اپنے صورت گر کی بے صورت نہیں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۹). [صورت + کدہ (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
تدبیر کرنا ، ذریعہ پیدا کرنا.

کب تک اے صورت گراں حیراں پھروں بے روئے یار
نقش اس کا کھینچ رکھنے کی کوئی صورت کرو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۱۹). دعا کیجیے کہ خدا کوئی ایسی صورت کرے کہ میرا فراق جانا ہوجائے. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۳۵۶).

--- کَشی(---فت ک) امث.
تصویر کشی ، الفاظ کے ذریعے کسی چیز کو بعینہٖ بیان کرنا. مولانا صفی نے چشمِ انتظار کی صورت کشی کیا خوب کی ہے. (۱۹۵۵ ، دیوانِ صفی ، ۲۱). [صورت + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کو تَرَس جانا محاورہ.
ملاقات کا موقع نہ ملنا ؛ دیکھنے سے محروم رہنا.

دکھایا جلوہ بھی اپنا نہ تو نے بعد کلیم
ترس گئے تری صورت کو جانِ جاں مشتاق
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۷۳).

--- کو تَرَسْنا محاورہ.
کسی چیز کو عرصہ تک نہ دیکھنا ، طویل مدّت تک نہ دیکھنا ، بہت دن تک کوئی چیز نہ ملنا. ہم بشیر اور اللّٰے کی صورت کو ترس گئے ہیں. (۱۹۱۶ ، گردابِ حیات ، ۹۸).

---کی پَرچول ہونا محاورہ.
خوبصورتی کا خیال یا دھیان ہونا. اس خاندان میں ہمیشہ سے صورتوں کی پرچول رہا کرتی تھی گھر میں جو آتا بچے کو دیکھنا چاہتا. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۷).

--- کَھٹَکْنا محاورہ.
صورت دیکھنا ناگوار ہونا.

سچ ہے کھٹک ہی جاتی ہے صورت حریف کی
بلبل نے مجھ کو دیکھ کے کھایا ہے خار آج
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۸۰).

--- کُھلْنا محاورہ.
عیاں ہونا ، حالت ظاہر ہونا. پور جب قوی ہوتا ہے تو دل پر معلومات کی صورتیں کھل جاتی ہیں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۲۳).

--- کھینچْنا محاورہ.
تصویر کشی کرنا ، مصوّری کرنا

کھینچیے اس غزال کی صورت
جو تری بھولتی ہے سال کی
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۴۸).

قدرت کے مرقع میں کیا کیا تھیں حسیں لیکن
کھینچی جو تری صورت ہر شکل مٹا ڈالی
(۱۹۲۷ ، معراجِ سخن ، ۳۵).

---گَر (---فت گ) صف.
تصویر بنانے یا کھینچنے والا ، مصوّر ، نقّاش.

کوئی صورت گر وہاں تھا بے مثال
ہمسری تھی جس کی مانی کو محال
(۱۸۲۸ ، مثنوی سپہر و مشتری ، ۵۱).

تصویر ہیں ہماری صورت گروں نے دیکھو
دل کے عوض بغل میں شعلہ بنا دیا ہے
(۱۸۸۹ ، دیوانِ بیش دہلوی ، ۱۸۱).

خود عمل تیرا ہے صُورت گر تری تقدیر کا
شکوہ کرنا ہو تو اپنا کر مقدر کا نہ کر
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۳۹). غالب کی ممدوحہ ، ستم پیشہ ڈومنی کو بلد کے صورت گر و افسانہ نویسوں نے مشخص کرنے کی کوشش کی ہے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۳۸).
[صورت + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گَرِہَستی (---فت گ ، کسر ر ، فت ہ ، سکہ س) امذ.
موجودات کی صورتیں بنانے والا ، خالقِ عالم ؛ مراد : اللہ تعالیٰ.

چاند ، جو صورت گرہستی کا اک اعجاز ہے
پہنے سیمابی قبا محوِ خرامِ ناز ہے
(۱۹۰۸ ، کلیاتِ اقبال ، ۱۵۱). [صورت گر + ہستی (رک)].

---گَری (---فت گ) امث.
صورت گر (رک) کا کام یا پیشہ ، نقّاشی ، مصوّری ، مجسّمہ سازی.

ہیں پیاری پری صورت گری تھے
پریاں حیراں اس صورت گری تھے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۹).

محکوم کے حق میں ہے یہی تربیت اچھی
موسیقی و صورت گری و علمِ نباتات!
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۸۷). ایسی نا شاعری ... جس کے احساس کی صورت گری میں ہماری اپنی مٹی کی بوباس کی جگہ مغربی ملکوں کے کارخانوں کی چمنی کا دھواں شامل ہو. (۱۹۸۶ ، سلسلہ سوالوں کا ، ۱۲۳). [صورت گر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گیر (---ی مع) صف.
شکل اختیار کرنے والا، صورت پذیر (مہذب اللغات) ۔[صورت + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

---لینا محاورہ.
روپ اختیار کرنا ، کسی اور کی شکل اپنا لینا.

تجھ نیہ میں دل جل جل جوگی کی لیا صورت
یک بار اے موہن جھاتی سوں لگاتی جا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹).

---مَصْدَری کس صف(---فت م ، سک ص ، فت د) امث.
(قواعد) مصدری حالت ، کسی فعل کی مصدری شکل (پلیٹس).
[صورت + مصدر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَصْدَرِیَّہ کس صف(---فت م ، سک ص ، فت د ، کس ر ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
رک : صورتِ مصدری . خواہش ظاہر کرنے کے لیے اصل فعل صورتِ مصدریہ کے ساتھ ساتھ استعمال ہوتا ہے. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۱۵۷) ۔[صورتِ مصدری + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---مَعاش کس اضا(---فت م) امث.
ذریعۂ معاش ، معاش کی تدبیر ، معاش کا ذریعہ (نوراللغات) .
[صورت + معاش (رک)].

---مِلانا محاورہ.
ایک شکل کا دوسری شکل سے مقابلہ کرنا ، باہم شباہت معلوم کرنا ؛ ہمسری کرنا ، برابری کرنا.

کیا چمک کر نکلا تھا صورت ملانے یار سے
سامنے خورشید کے اُس نے کفِ پا کر دیا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۰۰).

---مِلْنا محاورہ.
شکل کا مشابہ ہونا ، ایک سی شباہت رکھنا ، ہم شکل ہونا.

رکھ دیکھو اپنے سامنے یوسف کی بھی شبیہ
کانوں میں اپنے ہاتھ جو صورت ذرا ملے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۰۶).

میرے نالوں کی صدا ہے صور اسرافیل میں
ہجر کی صورت بہت ملتی ہے عزرائیل میں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۳۲).

ازل سے حسرت و اُمید توام ہیں سن اے ناصح
کسے انکار ہے اس سے مگر صورت نہیں ملتی

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی (مہذب اللغات)).

---میرے بتر کی مَن میں رہی سَمانے جُوں مہندی کے ہات میں لالی لکھی نہ جائے کہاوت.
معشوق کی صورت اس طرح عاشق کے دل میں سمائی ہوتی ہے جیسے مہندی میں سرخی چھپی ہوتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---میں ایسے سیرت میں ایسے فقرہ.
ہر طرح سے خراب (جامع اللغات) .

---میں صُورَت مِلانا محاورہ.
اصل صورت کے مطابق تصویر بنانا ، ہوبہو نقل کرنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات) .

---میں لال لَگے تھے فقرہ.
(طنزاً) بہت خوبصورت تھا (عموماً کیا کے ساتھ مستعمل) (نوراللغات) .

---نَظَر آنا محاورہ.
تدبیر سمجھ میں آنا ، وسیلہ ہاتھ آنا ، موقع ملنا عموماً بھلائی کا.

تیرے بیمار کو دیتے ہیں دوا روز طبیب
پر نظر آتی نہیں کوئی شفا کی صورت

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۷۲).

کوئی امید بر نہیں آتی
کوئی صورت نظر نہیں آتی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۷).

---نَظَر پڑنا محاورہ.
رک : صورت نظر آنا.

ہے مقدّر نہ پڑے صورتِ بہبود نظر
دور آئینۂ دل سے نہ ہو زنگِ کلفت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۳).

---نِکالْنا محاورہ.
۱. تدبیر کرنا ، ذریعہ پیدا کرنا.

بس بھی رنج نہ ہو وہ بھی خوش رہے اے بحر
نکالیے کوئی صورت نباہ کی ایسی

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۱۳).

دل بُری شے ہے کہ اغیار سے میں کہتا ہوں
تمہیں للہ نکالو کوئی صورت میری

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۵۵).

بنا کے دل پہ کسی گلعذار کی صورت
نکالتا ہوں شبیہ غم قرار کی صورت

(۱۹۳۵ ، عیاں ، د ، ۳۷). **۲. پہلے سے زیادہ حسین نظر آنا یا ہو جانا** (مہذب اللغات).

---نِکَل آنا محاورہ.
۱. حسین ہو جانا ، اچھی شکل ہونا. آدمی کا بچہ ہے جوان ہونے پر کچھ اس سے زیادہ صورت نکل آئے گی. (۱۸۶۸ ، مرأۃ العروس ، ۱۷۷). **۲. تدبیر نکل آنا ، ذریعہ پیدا ہونا.** یہاں قیام کرو تو خدا چاہے کوئی صورت روزگار کی نکل آئے. (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ) ، انشائے سرور ، ۶۳). شاید مل ملا کر غور کرنے سے میری رہائی کی کوئی صورت نکل آئے .(۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳). **۳. شکل سے کمزور نظر آنا ، کمزور ہو جانا ، لاغر ہو جانا.** کیسا شدید بخار دشمنوں کو ہو آیا کہ ... اتنی سی صورت نکل آئی ہے. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۹۳).

۔۔۔نِکَلْنا محاورہ۔
تدبیر نکلنا ، پہلو نکلنا ، ذریعہ پیدا ہونا۔ تیسرے دن بھی فیصلہ کی صورت نہ نکلی۔ (۱۹۰۶ ، محرم نامہ ، ۲۲)۔ شاہانِ اودھ کی نیت تعمیر سے شہر کی رونق کے علاوہ یہ ہوتی تھی کہ فنِ تعمیر کو ترقی ہو ... رعایا کی بسر اوقات اور پرورش کی جدید صورت نکلتی تھی۔ (۱۹۳۶ ، قدیم ہنر و ہنرمندانِ اودھ ، ۱۶۷)۔

۔۔۔نِگار (۔۔۔کس ن) صف۔
مُصَوِّر ، نقاش ، تصویر بنانے والا ، بت تراش (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ [صورت + ف : نگار ، نگاشتن ـ لکھنا]۔

۔۔۔نِگاری (۔۔۔کس ن) امث۔
مُصَوِّری ، نقاشی ، نقاش کا فن یا پیشہ ؛ شکل دینا۔ چونکہ املا لُغت کے اِنہی تعینات کی صورت نگاری کا نام ہے اس لئے ... صورت نویسی اِن سب پر حاوی ہے۔ (۱۹۷۳ ، اُردو املا ، ۲۳)۔ [صورت نگار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔نِگاہ میں پِھرْنا محاورہ۔
ایک ہی شکل بار بار نظروں کے سامنے آنا (جامع اللغات)۔

۔۔۔نُما (۔۔۔ضم ن) صف۔
صورت دکھانے والا ، ظاہر کرنے والا ، نمایاں۔

اگر دل صاف ہو اور تو بھی دل سے آشنا ہووے
تو دل کا آئینہ پھر دیکھ کیا صورت نما ہووے
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۳۵)۔

کعبہ کا یا کہ ہونا بتوں سے ضرور تھا
گھر ہے وہی خدا کا جو صورت نما نہیں
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۱۴۹)۔

اس خلائے شہر میں صورت نما ہوتا کوئی
اس نگر کے کاخ و کو میں بت کدہ ہوتا کوئی
(۱۹۸۶ ، پہلی بات ہی آخری تھی (کلیات منیر نیازی ، ۳۵))۔
[صورت + ف : نُما ، نمودن ـ دیکھنا ، دکھانا]۔

۔۔۔نَوعِیَّہ کس صف (۔۔۔و لین ، کس ع ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث۔
(منطق) وہ قوت جس کا تعلق مرکب اشیا سے ہو (جیسے افیون میں برودت پیدا کرنے کی قوت)۔ عقل ہو یا نفس یا صورتِ نوعیہ کوئی بھی ہو سب کے سب دراصل نورِ حقیقی کی شعائیں ... ہیں۔ (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۹۱۷)۔ [صورت + نوعی (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔نَوِیسی (۔۔۔فت ن ، ی مع) امث۔
رک : صورت نگاری ، نقل کرنا۔ خیال ہوتا کہ نقاش ہیں صورت نویسی میں میرا ثانوی ہے۔ (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۲۹)۔ اس منزل پر وہ صرف صورت نویسی کو سیکھتا ہے۔ (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۱۰)۔ [صورت + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔نہ پَہْچان پَڑے گی فقرہ۔
حلیہ یا شکل بگڑ جائے گی ، شکل بدل جائے گی (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔

۔۔۔نہ شکل بھاڑ/چُولھے میں سے نِکَل کہاوت۔
شکل تو بُری تھی ہی کرتوت نے اس پر اور سیاہی پھیر دی ، یعنی ہر طرح بُرا ، نہایت بدصورت یا بے ہنر۔ اتنے میں ایک رنڈی نہایت بھونڈی سی ، صورت نہ شکل ، چولھے میں سے نکل ، شراب کا شیشہ ہاتھ میں لئے ہوئے آ پہنچی۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۵)۔ حسن آرا ... بے تامل کہہ بیٹھی۔ صورت نہ شکل بھاڑ میں سے نکل۔ (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۳۰)۔ صورت نہ شکل بھاڑ میں سے نکل ، بات کرنے کی تمیز نہ تھی مگر اپنے تئیں بہت بڑا پسوڑ ، دل لگی باز سمجھتے تھے۔ (۱۹۱۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۴ ، ۲۳ : ۱۲)۔

۔۔۔نہیں چُھپتی فقرہ۔
شکل سے حال معلوم ہو جاتا ہے ، شکل سے پتہ چل جاتا ہے ، حال احوال ظاہر ہو جاتا ہے۔

ہوائی منہ پہ ہے مہتاب کے اُڑتی ابھی دیکھو
کہیں صورت نہیں چھپتی ہے جیتے اور ہارے کی
(۱۸۶۹ ، خال صاحب ، ۱۹۱)۔

۔۔۔نہیں دیکھی فقرہ۔
میسر نہ ہوا ، شکل نہیں دیکھی۔

نالے سے غرض اپنی ہے اظہار محبت
مانا کہ اثر کی کبھی صورت نہیں دیکھی
(۱۹۱۰ ، تاجِ سخن ، ۱۹۹)۔

۔۔۔واقِعَہ کس اضا (۔۔۔کس مع ق ، فت ع) امث۔
موقع ، مقام اور صورتِ حال کی مجموعی کیفیت ، صورتِ حال۔ وہ ایک انتہائی دلچسپ مزاحیہ صورتِ واقعہ کا نمونہ ہے۔ (۱۹۵۸ ، اردو ادب میں طنز و مزاح ، ۳۲۰)۔ [صورت + واقعہ (رک)]۔

۔۔۔وَلِیوں کی فِعْل قَصائیوں کا کہاوت۔
ظاہر میں نیک باطن میں بد (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

۔۔۔ومَعْنی (۔۔۔و مج ، فت م ، سکن ع) امذ۔
(کنایۃً) ظاہر و باطن۔ بادشاہ اس پر بہت توجہ کرتا ہے اور اس کے صورت و معنی میں غور کرتا ہے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۲۶۷)۔ [صورت + و (حرفِ عطف) + معنی (رک)]۔

۔۔۔ہو جانا / ہونا محاورہ۔
۱. **کیفیت ہونا ، حقیقت ہونا ؛ اصل بات ہونا ؛ اصل شکل میں ہونا**۔

ٹوٹے بت مسجد بنی مسمار بت خانہ ہوا
جب تو اک صورت بھی تھی اب صاف ویرانہ ہوا
(۱۸۳۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۵۰)۔

جام سے دیکھ کے جانے سے ہوا تو باہر
پی لے دو گھونٹ تو کیا ہو تری صورت واعظ
(۱۹۰۰ ، امیر (نوراللغات))۔ ۲. **تدبیر ہونا ، ذریعہ پیدا ہونا**۔

مرتے مرتے زندگی کی ایسی صورت ہو گئی
عزم جنت کا کیا پہنچا میں کوئے یار میں
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۵۰)۔

ـــــ یہ ہے فقرہ.
اصل بات یہ ہے ، اصل واقعہ یہ ہے ، حقیقت یہ ہے. صورت یہ ہے کہ اگر کوئی شریف زادہ بلائے آتا تو مضائقہ نہ تھا . (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

صُورَتاً (و مع ، فت ر ، تن ت بفت) م ف .
شکل سے ، بظاہر ، ظاہری طور پر. ہوا اور پانی میں بڑا تفاوت ہے صورتاً ایک کی تشبیہ ایک سے نہیں ہو سکتی۔ (١٨٣٨ ، ستۂ شمسیہ ، ٣ : ١٣). مسٹر دہلوی صورتاً بڑے سیدھے سادے لگتے تھے مگر شعری اعتبار سے اس کے برعکس تھے۔ (١٩٨٩ ، جنگ ، کراچی ، ٦ جنوری ، ١١). [صورت + اً ، لاحقۂ تمیز].

صُورَةً (و مع ، فت ر ، تن ت بفت) م ف.
رک : **صورتاً** (پلیٹس). [صورتاً (رک) کا متبادل املا].

صُورَتی (و مع ، فت نیز سک ر) صف.
صورت کا ، صورت (رک) سے منسوب ، ظاہری.

عشق صورتی جانے کا جان توں
عشق صورتی خوب نیں مان توں

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٨٠). تخیل ربّی اپنی ہمہ صورتی کے ظہور کے لیے خلق کرتا ہے۔ (١٩٦٦ ، شاعری اور تخیل ، ١٩٠). [صورت + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ بگاڑ (ـــــ کس ب) امذ.
(طبیعیات) جب کسی جسم کے اندر بیرونی قوت کے اثر سے شکل کی تبدیلی فی اکائی شکل پیدا ہوتی ہے تو اُسے صورتی بگاڑ کہتے ہیں (ماخوذ : مادے کے خواص ، ٣٥٨). [صورتی + بگاڑ (رک)].

صُورَتِیَّت (و مع ، فت ر ، کس ت ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
صورت ہونے کی حالت ، ظاہری پن ؛ (مجازاً) مادیّت. صورتیت سے بچنے کے لیے تصوریت ایسے الفاظ استعمال کرتی ہے جو فہم عام سے لیے گئے ہیں.(١٩٣١ ، مقدمہ فلسفۂ حاضرہ ، ١٥٢). [صورتی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

صُورَہ (و مع ، فت ر) امذ.
رک : **صورت** (پلیٹس). [صورت (رک) کا مفرس].

صُوری (و مع) صف.
صورت کا ، صورت (رک) سے منسوب ، ظاہری ، مادّی ؛ معنوی یا باطنی کی ضد.

نہ کوئی معشوق ہے صوری نہ کوئی عاشق مجازی ہے
وہ اپنے حسن پر خود آپ گرم عشق بازی ہے

(١٨٥٨ ، تراب ، ک ، ١٩٤). اس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ منطق کا خالصاً صوری علم ہونا غیر ممکن ہے. (١٩٢٣ ، مفتاح المنطق ، ٢٠٢). اس تعلق کے رابطے سے پہلی شکل تو محض صوری ہے جبکہ دوسری صورت اس کا ... استعمال ہے۔ (١٩٨٨ ، اُردو نامہ ، لاہور ، جون ، ٥). [ع].

ـــــ تَقْسِیم (ـــــ فت ت ، سک ق ، ی مع) امث.
(کتب خانہ) کتابوں کی درجہ بندی جو اسلوب بیان کے لحاظ سے کی جاتی ہے (نظام کتب خانہ ، ٢٩٦).[صوری + تقسیم (رک)].

ـــــ عالَم (ـــــ فت ل) امذ.
ظاہری دنیا ، مادی دنیا ، معلوم کائنات ، صورتوں کی دنیا. صوری عالم ... کی دو قسمیں ہیں ، ایک تو عقلی عالم ہے اور دوسرا حسی عالم ہے (١٩٣٠ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ١ ، ٢ : ١٥٥٣). [صوری + عالم (رک)].

ـــــ و مَعْنَوی (ـــــ و مع ، فت م ، سک ع ، فت ن) صف.
ظاہری و باطنی.

دینی و دنیوی ہور صوری و معنوی تو
کرنا عمیر میرے سارے ہمیر صاحب

(١٨٠٩ ، شاہ کمال ، د ، ٥٤). سندھی زبان و ادب کا قابل قدر جریدہ ... بہت سی صوری و معنوی خوبیوں کے ساتھ شائع کرنا شروع کیا . (١٩٧٩ ، شیخ ایاز ، شخص اور شاعر ، ٧). [صوری + و (حرف عطف) + معنوی (رک)].

صُورِیات (و مع ، سک ر) امذ ؛ امث.
١. **(حیوانیات) علم اشکال الاعضا.** دو نسلوں کا آپس میں تبادلہ ہوتا ہے جو اپنی صوریات میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف اور جدا ہوتی ہیں. (١٩٧٠ ، برائیو فائیٹا ، ٧). ٢. **(لسانیات) وہ شعبہ جو حروف الفاظ کی صوریات و صوتیات اور ساخت سے بحث کرتا ہے.** سنسکرت گرامر کی صوریات اور اشتقاق و تصریف کے مطالعہ سے لسانی پہلوؤں کے ارتقاء پر غور کرنے کا شعور پیدا ہوا۔ (١٩٦٣ ، زبان کا مطالعہ ، ٣٧). [صوری + یات ، لاحقۂ کیفیت].

صُورِیاتی (و مع ، سک ر) صف.
١. **صوریات معنی نمبر ١ (رک) سے متعلق ، صوریات کا.** نشو و نما کے دور کے کسی بھی درجے پر ... صوریاتی تبدیلیاں ہو سکتی ہیں. (١٩٦٣ ، ماہیت الامراض ، ١ : ٢١). ٢.**(لسانیات) حروف و الفاظ کی شکل و صورت سے متعلق.** حروف علت صرف وہاں آتے ہیں جہاں ... لفظ کی ساخت کے صوریاتی گروہ کے تعین کی ضرورت ہو. (١٩٦٧ ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ٣ : ١٠٨). [صوریات + ی ، لاحقۂ نسبت].

صُورِیَّہ (و مع ، کس ر ، شد ی بفت نیز بلا شد) صف.
صورت کا ، ظاہری ، مادی ، اٹھارہ عالموں میں سے ایک. اکثر کے نزدیک اٹھارہ عالم ہیں ، چنانچہ عقلیہ ... صوریہ اور جمالیہ اور کمالیہ.(١٨٧٣ ، عقل و شعور ، ٣٣٠).[صوری + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صُوف (و مع) امذ.
١. **بھیڑ بکری وغیرہ کا اون ، نمدہ ، پشم ، پشمینہ ، کمبل.**

طریق فقر میں جس کو دیا خدا نے وقوف
نظر میں اس کی ہے یکساں حریر و جامۂ صوف

(١٨٣٧ ، دیوان زادہ حاتم ، ٨٤). کاشغریوں نے صوف و سقرلاط

اور بہت سے تفائس محمد شاہ پاس بھیجکر صلح ... چاہی (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۱۳)۔ ۲. (أ) **ایک قسم کا نفیس ریشمی کپڑا۔**

سنجر ، تیلک ، صوف ، زربفت عجب
لے اوس پر کے آئے خلعت میں سب

(۱۶۲۹ء ، قصۂ تمیم انصاری (کبیرا) ، ۳۸)۔ آتے میں عباسی صوف و خارا کے کھیسے اور سونے روپے کے طاس ہاتھوں میں لیے حاضر ہوئے۔ (۱۸۰۲ء ، نثر بے نظیر ، ۲۸)۔ (اأ) **ایک قسم کا دبیز جامہ ، پشمینہ۔** ہمارے علمائے لغت ... صوفی کو صوف سے ماخوذ سمجھتے ہیں ، جو ایک قسم کا کپڑا ہوتا ہے۔ (۱۹۰۳ء ، مقالات شبلی ، ۱ : ۲۲۸)۔ تاگے سے کپڑے بُنے جاتے تھے جنھیں صوف اور شال کہتے تھے۔ (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۶۳)۔ صوفی صوف سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں اون گاڑھا۔(۱۹۸۵ء ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۱۶)۔ ۳. **دوات میں ڈالا ہوا کپڑا یا اون یا سن کے ریشوں کا گُوٹھا۔**

لکھوں جب چہرۂ زریں کے میں وصف
دواتوں میں بھروں مقیش کا صوف

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۲۹۳)۔ صوف کی جگہ بکری کے بال اُس میں ڈال کر لکھیں۔ (۱۸۳۵ء ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۲۶)۔

یہ مسئلہ سپرد قلم کر سکے وہی
ڈالا ہو جس نے صوفِ تفلسف دوات میں

(۱۹۱۷ء ، بہارستان ، ۶۲۰)۔ ۴. **قلم کا تار ، ریشہ (جو لکھتے لکھتے کلک یا قلم کی دو زبانوں کے بیچ میں آ جاتا ہے)۔**

سوکھا یہ سوزِ غم سے تن تیرے ناتواں کا
صوفِ قلم ہوا ہے مغز اوس کے استخواں کا

(۱۸۸۲ء ، صابر دہلوی ، ریاض صابر ، ۵۷)۔ ۵. **وہ کپڑا جو زخم میں بھرا جاتا ہے۔**

یہ ہے سپہرِ دلِ روشن کا زخم اے جرّاح
کرن کا صوف ہو اور آفتاب کا پھاہا

(۱۸۵۳ء ، غنچۂ آرزو ، ۳۰)۔

زندہ بچا تو ان کو دکھاؤں گا ایک دن
وہ صوف اے عزیز جو زخم جگر میں ہے

(۱۹۱۲ء ، گلکدۂ عزیز ، ۱۲۲)۔ ۶. **(گوٹا کناری) گوٹا بُننے کا بانا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔ ۷. **(رنگ کاری) روغن بھرنے کا سن کے ریشوں یا بالوں کا بنایا ہوا پُچارا ، کوئچی** (ا پ و ، ۱ : ۱۵۹)۔ [ع]۔

ـــــ البَحْر (ـــــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، فت مع ب ، سک ح) امذ۔
صوف کی طرح کا کوئی مادہ ، سمندری گھاس۔ انڈے یا تو صوف البحر پر دیئے جاتے ہیں یا پانی کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں۔ (۱۹۶۹ء ، حشریہ ، ۵۳)۔[صوف + رک : ال (۱) + بحر (رک)]۔

ـــــ الاَرْض (ـــــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ر)امث۔
ایک پہاڑی بوٹی اس کی شاخیں سفیدی مائل اور مربع ہوتی ہیں ، جو جڑ ہی سے نکلتی ہیں سال نہیں ہوتی اور ان پر رواں ہوتا ہے بُنے انگلی کے برابر اور گولائی کے ساتھ اور اُن پر بھی رُواں ہوتا ہے ، ویرانوں میں اُگتی ہے (خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۶۹)۔ [صوف + رک : ال (۱) + ارض (رک)]۔

ـــــ بھرْنا محاورہ۔
زخم پر پھاہا رکھنا یا ریشم جلا کر بھرنا ، مرہم کے ساتھ زخم میں کپڑے کی بتیاں رکھنا

بھرا تھا صوف جتنا زخم دل میں چارہ سازوں نے
رطوبت خوں سے پا کر بنا نخلِ تمنائی

(۱۹۳۵ء ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲)

ـــــ پوش (ـــــ و مع) صف۔
اون کپڑے پہننے والا ، کمبل پوش ؛ مراد : صوفی جو ابتدا میں یہی لباس پہنا کرتے تھے

کلہ ہیں پشمینہ سب صوف پوش
سیہ گوش ہو آئے اربابِ ہوش

(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۲۹۹)۔ [صوف + ف : پوش ، پوشیدن ـ پہننا ، اوڑھنا]۔

ـــــ ڈالنا ف م۔
دوات میں کپڑا ڈالنا (مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)

ـــــ مُرَبَّع کس صف(ـــــ ضم م ، فت ر ، شد ب بفت) امذ۔
صوفِ مشجّر سے کم درجہ کا پشمینہ۔ صوفِ مربع چار مُہر سے پندرہ مُہر تک۔ (۱۹۳۸ء ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۰)۔
[صوف + مربع (رک)]۔

ـــــ مَرہَم کس اضا(ـــــ فت م ، سک ر ، فت ہ) امذ۔
پھاہا ، مرہم لگا پھاہا جو زخم پر رکھتے یا بھرتے ہیں ، مرہم لگی ہوئی کپڑے کی بتی۔

دستِ وحشت سے ہمارا ٹوٹ کر ہر تارِ جیب
صوفِ مرہم بہر ناسورِ جگر ہونے لگا

(۱۸۶۷ء ، منظور عشق ، ۳۴)۔ [صوف + مرہم (رک)]۔

ـــــ مُشَجَّر کس صف(ـــــ ضم م ، فت ش ، شد ج بفت) امذ۔
عمدہ قسم کا پشمینہ۔ صوفِ مشجّر تین روپئے سے پانچ مُہر تک۔ (۱۹۳۸ء ، آئین اکبری(ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۰)۔[صوف + مشجّر (رک)]۔

ـــــ ہونا محاورہ۔
پھل میں ریشہ ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

صوفا (و مع) امذ ؛ ـــــ صوفہ۔
۱. **تکیہ دار اور آرام دہ کرسی جو بہ نسبت کرسی ذرا کم نیچی اور نسبتاً چوڑی ہوتی ہے ، جس میں بیشتر اسپرنگ پر موٹے ابھرے ہوئے گدّے جڑے ہوئے ہیں ، یہ زیادہ تر دو ہتھوں کا ہوتا ہے۔** صوفے اب تک ان کی نظروں میں کچھ زیادہ جچے نہیں ہیں۔(۱۹۳۸ء ، انشائے ماجد ، ۲ : ۱۹۱)۔ کشمیر کی مہارانی میرے پاس آئی اور اپنی دکھ بھری داستان کہتے کہتے اس صوفے پر غش کھا کر گر گئی۔ (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۳۲۵)۔ ۲. **چبوترہ ، تخت۔**

صفا دار صوفے و منڈوے بلند
چھجے شہ نشین پادشاہاں پسند
(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۱۲۲).
دکھایا شہ لیجا صوفے کے میانے
کہا سوتا ہوں جاں اس کے سرانے
(۱۶۳۵ء ، جنت سنگار ، ۴۶).
نسنگ کر چلیا جب وہ صوفا النگ
دسیا اس کو کوٹھری منے یک پلنگ
(۱۶۸۲ء ، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۸). ۳. (ا) **دالان.**
یہاں ہاشمی پھر آئے لگ بس گھانس کا جھپرا مجھے
دہلیز صوفے کوٹھریاں مہاڑیاں بھنوارا کا ہے کون
(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۱۳۱). **(ii) مکان کا بڑا کمرہ.**
گیا صوفے میں یوں سرافراز مرد
بیٹھا صوفے پر اور خدمت نکرد
(۱۶۴۹ء ، خاور نامہ ، ۱۵۵). [ع].

صُوفَہ (و مع ، فت ف) امذ.
پشم ، نہایت باریک ، ملائم اور چھوٹے بال جو لمبے بالوں کے درمیان کھال کے اوپر بطور روئیں کے پیدا ہوتے ہیں جنھیں اون سے علیحدہ کر کے اعلیٰ قسم کی شال اور کپڑا بناتے ہیں. اس کی والدہ نے اسے گرا ہوا اور دبلا دیکھا تو کہا میرا بیٹا تو سوکھ کر صوفہ (پشم) بن گیا. (۱۹۶۶ء ، بلوغ الارب ، ۵۲۹). [صُوف (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

صوفَہ (و مع ، فت ف) امذ.
۱. رک : **صوفا معنی نمبر۱.** صوفہ کسی قدر زیادہ معزز نظر آتا تھا. (۱۹۷۵ء ، بسلامت روی ، ۴۱). ۲. **مکان کا بڑا کمرہ.**
ہر لحظہ رضواں کشک کہر
مشکیں کرے صوفہ صدر
(۱۶۳۵ء ، تحفۃ المومنین ، ۱۵). [صوفا (رک) کا ایک املا].

ـــ سِٹ (ـــ کس مج س) امذ.
صوفہ (رک) کا مجموعہ ، جو ایک بڑے اور دو چھوٹے صوفوں (جن میں صرف ایک آدمی کے بیٹھنے کی گنجائش ہوتی ہے) پر مشتمل ہوتا ہے. صوفہ سٹ بھی اردو میں مروج ہے. (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۲۹). [صوفہ + انگ : Set].

صُوفی (و مع). (الف) امذ.
۱. **اہلِ طریقت ، مسلکِ تصوف کا پیرو ، (تصوف) غیر اللہ سے دل کو پاک و صاف کرکے وجد و مراقبہ میں رہنے والا درویش ، خواہشات نفسانی سے احتراز کرنے والا ، ماسوائے منہ موڑ کر عشقِ الٰہی میں ہمہ وقت مست رہنے والا.**
معانی کوں تمن عمریاں تھے لیں ہوش
تجھل صوفی بندا ہے تار کھو ریچ
(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷).
خوف کر عاشق مئے خوار سیں اے صوفی خشک
مست ہو جائے گا دو چار پیالوں کے بیچ
(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۲۳۸).
ابر اور جوشِ گل ہے چل خانقہ سے صوفی
ہے لطف میکدے میں دہ چند اس ہوا کا
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۶۵۹).
ہر مست فراموش کیے گردشِ ایام
صوفی کی زباں بھی نہ رہے فیض سے ناکام
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲).
زاہد بھی ، مولوی بھی ، صوفی بھی ، مجتہد بھی
بزمِ فرنگ میں ہیں مستِ شراب کیا کیا
(۱۹۳۲ء ، سنگ و خشت ، ۵۹). ایسے پُر زور الفاظ مولانا شبلی نے کسی اور شاعر یا عالم یا صُوفی کے لیے استعمال نہیں کیے. (۱۹۸۴ء ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۱۹). ۲. **متّقی ، پارسا ، پرہیزگار ، بھگت ، پاک صاف (گناہ سے).**
کبھیں اعلا کبھیں ادنا کبھیں عالم کبھیں جاہل
کبھیں ہم متقی صوفی کبھیں داتا کبھیں سایل
(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۱۴۷).
مصحفی چشم سے ساقی کی نہ رکھ تو صحبت
بیٹھنا صوفی کا اچھا نہیں میخوار کے پاس
(۱۸۲۴ء ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۰۳). اہلِ تصوّف کے تین درجہ ہیں ، صوفی ، متصوف اور مستصوف . (۱۹۲۳ء ، تصوف اسلام ، ۴۶). ہمارا افسانہ بلکہ ہمارا زمانہ ایک نئے صوفی کا منتظر ہے. (۱۹۵۹ء ، علامتوں کا زوال ، ۷۴). ۳. **پشمینہ ، مشروع.** مخلوط ریشمی پارچوں کو مشروع یا صوفی کہتے ہیں . (۱۸۹۰ء ، رسالہ حسن ، ۲ : ۳). ۴. (طب) **طبقۂ قرنیہ کی بیرونی سطح پر اون جیسا چھوٹا سا سفید رنگ کا زخم جس کی شاخیں چاروں طرف پھیلی ہوتی ہیں ، آنکھوں کا ایک مرض** (شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۶۰). (ب) صف. ۱. **اونی ، اون کا بنا ہوا ؛ ذہین ، چالاک** (پلیٹس). ۲. **پشم پوش ، اونی کپڑا پہننے والا** (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [صوف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ اِبْنُ الْوَقْت کس صف (ـــ کس ا ، سک ب ، ضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت و ، سک ق) امذ.
وہ صوفی جو وقت کا تقاضا نبھانے کے لیے اپنے مسلک کے اصول و ضوابط کی پروا نہ کرے. صوفیٔ ابن الوقت وہ ہے جو فکر ماضی اور مستقبل کی نا رکھے. (۱۸۳۵ء ، مصباح الحیات ، ۱۵۹). [صوفی + ابن (رک) + رک : ال (ا) + وقت (رک)].

ـــ اَبُوالْوَقْت (ـــ فت ا ، ضم ب ، غم و ، ا ، سک ل ، فت و ، سک ق) امذ.
ہر شے میں ذاتِ حق کا مشاہدہ کرنے والا. صوفی ابوالوقت وہ ہے جو بیچ ہر تجلی کے مشاہدہ ذات کا کرتا ہے. (۱۸۳۵ء ، مصباح الحیات ، ۱۵۹). [صوفی + ابو (رک) + رک : ال (ا) + وقت (رک)].

ـــ اِزْم (ـــ کس ا ، سک ز) امذ.
صوفیانہ خیالات و عقائد کا مسلک. جب تک میں نے صوفی ازم کے بارے میں کچھ نا پڑھا تھا ... میری بھی یہی سوچ تھی جو تمہاری ہے. (۱۹۸۱ء ، سفر در سفر ، ۹۰). [صوفی + ازم (رک)].

---پَن / پَنا (---فت پ) امذ.
صوفیوں کا مسلک یا انداز.

ہر چند نشے میں تو کئی لاول کے ہیں رنگ
پر صوفی پنے کی بھی عجب صاف روش ہے

(۱۹۵۹ء ، قائم ، د ، ۱۶۳)۔ [صوفی + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

---چَربی (---فت چ ، سک ر) امث.
(طب) ایک قسم کی روغنی چیز جو اون سے نکالی جاتی ہے اور اس سے مرہم کے پھائے بنائے جاتے ہیں ، صوفانی. لینولین ، صوفی چربی ۵ گرام ، آب کشیدہ تین ملی لیٹر ایک گرم کھرل میں تسحیق کے ذریعہ آمیز کرو. (۱۹۳۸ء ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۹)۔ [صوفی + چربی (رک)].

---خُشک کس صف(---ضم خ ، سک ش) امذ.
طریقۂ تصوف کا وہ پیرو جو جمالیاتی ذوق سے محروم بھی ہو اور تارک لذات بھی ہو.

خوف کر عاشق مئے خوار سیں اے صوفیٔ خشک
مست ہو جائے گا دو چار پیالوں کے بیچ

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۲۳۴)۔ [صوفی + خشک (رک)].

---صافی کس صف نیز بلا کس ، امذ.
کامل صوفی ، پاک باطن ، نہایت پارسا و دیندار شخص.

تھا لگا روح پہ غفلت سے دوئی کا دھبا
تھا وہی صوفیٔ صافی جو اُسے دھو کے مرا

(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۳ ، ۳ : ۲۱۳)۔ جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ حضرت (حضرت مذاق میاں) ایک صوفیٔ صافی تھے ، شاعر تھے ، بدایوں کے رہنے والے تھے تو میں نے اس عمل میں شرکت کو باعث سعادت جانا. (۱۹۷۸ء ، مخزن گفتار ، ۵)۔ [صوفی + صافی (رک)].

---مَذْہَب (---فت م ، سک ذ ، فت ہ) امذ.
صوفیوں کے مسلک پر عمل پیرا ، صوفیوں کے خیالات و عقائد کو ماننے والا. ظاہر باطن کی ترتیب ہوجکر قائم اچھے تو اُسے صوفی مذہب بولتے ہیں. (۱۴۲۱ء ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۶)۔ [صوفی + مذہب (رک)].

---مَشْرَب (---فت م ، سک ش ، فت ر) امذ.
رک : صوفی مذہب ، صوفیانہ مسلک ، صوفیانہ طرز (ماخوذ : مہذب اللغات)۔ [صوفی + مشرب (رک)].

---مَنِش (---فت م ، کس ن) صف ، امذ.
صوفیانہ مزاج رکھنے والا ، درویشانہ طبیعت کا ، متقی ، پرہیزگار. خواجہ فرید الدین احمد ایک حکیم مشرب یا صوفی منش آدمی تھے. (۱۸۹۹ء ، حیات جاوید ، ۱ : ۲۵)۔ مزاج کا اچھا ہے ، نماز کا پابند ہے ، صوفی منش ہے ، شاعر ہے. (۱۹۳۶ء ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۳۳)۔ تھے بھی وہ بڑے صوفی منش ، شریف الطبع ، خدا ترس اور غریب نواز شخص. (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۲۹۳)۔ [صوفی + منش (رک)].

---مَنِشی (---فت م ، کس ن) امث.
فقیرانہ خو ہونے کی کیفیت ، تصوف کے مسلک پر چلنے کی صورت حال ، درویشی.

شہرہ تھا بہت آپ کی صوفی منشی کا
کرتے تھے ادب ان کا اعالی و اداتی

(۱۹۰۵ء ، بانگ درا ، ۱۷۵)۔ [صوفی منش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَفَس (---فت ن ، ف) امذ.
پرہیزگار ، متقی ، پارسا ، بزرگ ، دیندار.

مظہر یزداں بتا جاتا ہے ہر ذرہ اگر
بے خدا جانے یہ کس صوفی نفس کی رہ گزر

(۱۹۸۳ء ، حصار انا ، ۹۷)۔ [صوفی + نفس (رک)].

---نُما (---ضم ن) صف.
جو بظاہر صوفی نظر آئے ، وضع قطع سے صوفی معلوم ہو ، صوفی کی طرح ، متقی ، پرہیزگار ، پارسا.

جو تھا صاف دل نیز صوفی نما
بھنور سوں نکرے جال میں آ سما

(۱۶۹۵ء ، دیپک پتنگ ، ۱۰)۔ [صوفی + ف : نما ، نمودن = دکھانا].

صُوفِیا (و مع ، کس نیز سک ف) امذ ، ج.
غیر اللہ سے دل کو پاک رکھنے والے پرہیزگار و متقی لوگ. صوفیائے کرام کے مکاشفات غیب پر ایسے ہی لوگ ... لعن طعن کیا کرتے ہیں. (۱۹۰۵ء ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۹۹)۔ یہی چارم آپ کو صوفیا کی شخصیتوں میں نظر آئے گا. (۱۹۸۱ء ، سفر در سفر ، ۳۳)۔ [صوفی (رک) کی جمع].

صُوفِیانَہ (و مع ، کس نیز سک ف ، فت ن) صف.
۱. صوفی (رک) سے منسوب یا متعلق ، صوفیوں کے جیسا. صوفیانہ موضوعات و مسائل سے اس قسم کا علمی شغف بہت سے اردو شعرا کے ہاں مل جاتا ہے. (۱۹۸۵ء ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۸)۔ **۲. ٹیپ ٹاپ یا بھڑک سے مبرّا ، سادہ ، ہلکا (لباس یا رنگ وغیرہ).**

غضب سادہ رویوں کی ہے سادگی بھی
کہ پہنتے عجب صوفیانے بندھے ہیں

(۱۸۰۹ء ، جرات ، ک ، ۵۰۷)۔ رنگ بھی اس کو ہلکا اور صوفیانہ پسند ہے. (۱۹۱۴ء ، بیوی کی تعلیم ، ۶)۔ **۳. ایک قسم کا کھانا ، بغیر گوشت کا پکا ہوا کھانا ، بے گوشت ،** جس کو عرف عام میں صوفیانہ کہتے ہیں. (۱۹۳۸ء ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۲)۔ [صوفی + انہ ، لاحقۂ صفت].

---شاعِری (---کس ع) امث.
ایسی شاعری جس میں عشق مجازی کے بجائے حقیقی یا مذہبی جذبات کی عکاسی کی گئی ہو یا جس میں متصوفانہ خیالات کا اظہار کیا گیا ہو. صوفیانہ شاعری کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ ان الفاظ اور خیالات سے بالکل پاک ہوتی ہے جو ... متانت کے خلاف ہیں. (۱۹۱۳ء ، شعر العجم ، ۵ : ۸۸)۔ [صوفیانہ + شاعری (رک)].

---مُوسِیقی (---و لین ، ی مع) امث.
ایسی موسیقی جسکو سن کر وجد کی کیفیت طاری ہو جائے ، کیف آور یا وجد آور موسیقی. ہم اور چیزوں کے علاوہ کشمیر کی صوفیانہ موسیقی میں استعمال ہونے والا ساز سنتور بھی اُن کے لیے لے گئے تھے. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٨٧٠).
[صوفیانہ + موسیقی (رک)].

---وَضع (---فت و ، سک ض) امث.
صوفیوں کی سی وضع ، سیدھی سادی وضع ، سادہ ڈھنگ (مخزن المحاورات). [صوفیانہ + وضع (رک)].

صُوفِیانی (و مع ، کس نیز سک ف) صف.
رک : **صوفیانہ معنی نمبر ٢ ، سادہ.**

گراں قیمت وہ معشوقانہ پوشاک
نہایت صوفیانی عیب سے پاک

(١٨٦١ ، الف لیلہ نومنظوم ، ٣ : ٦٧٨). [صوف + انی ، لاحقۂ صفت].

---رَنْگ (---فت ر ، غنہ) امذ.
ہلکا رنگ ، ایسا رنگ جس میں شوخی اور چمک نہ ہو.

زیبا لباس ہمارا بھی ارغوانی رنگ
پسند اشک ہے ان روزوں صوفیانی رنگ

(١٨٣٠ ، شہیدی ، د ، ٩٣). [صوفیانی + رنگ (رک)].

صُوفِیَّت (و مع ، کس ف ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
صوفی کا مسلک یا کام ، صوفی ہونا. اُن کی عمر کا بہت بڑا حصہ حق کی تلاش میں گزرا کبھی صوفیت کا رنگ چڑھا ، کبھی وہابیت کا زور شور رہا. (١٨٩٩ ، حیات جاوید ، ٢ : ٢٥٠). اُردو غزل ... میں عشق و عاشقی کے فرسودہ کھیل اور بے مایہ صوفیت کے سوا کچھ باقی نہیں رہا تھا. (١٩٨٧ ، اقبال عہد آفرین ، ٢١).
[صوف + یت ، لاحقۂ کیفیت].

صُوفِیَّہ (و مع ، کس ف ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ.
صوفی لوگ نیز صوفیوں کا فرقہ. عرس شروع ہوا تو اطراف و جوانب کے حضراتِ صوفیہ کا دورہ ہونے لگا. (١٨٨٣ ، تذکرۂ غوثیہ ، ٥٣). ان میں بہت سی باتیں وہ ہیں جو کتبِ شرعیہ اور کتبِ صوفیہ کی ہیں. (١٩٨٧ ، فلسفہ کیا ہے ، ٦١٦). [صوف + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---صافِیَہ (---سک ف ، فت ی) امذ.
صوفی صافی ، کامل صوفیا حضرات. صوفیہ صافیہ کی زبان پر یہ بات ہے کہ ولایت افضل ہے نبوت سے. (١٩٥٩ ، تفسیر ابوبی ، ٣٢٨). [صوفیہ + صافی (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

صَولَت (و لین ، فت ل) امث.
١. **رعب ، ہیبت ، دبدبہ.**

صولت و قہر کے آگے ترے ہوں دیو سیاہ
آنچ سے آگ کی جوں تاب میں آ جاوے بال

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٢٨٠).

حمزہ کا رعب ، صولتِ جعفر ، علی کی شان
ہاشم کا دل ، حسین کا بازو ، حسن کی جان

(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ١٧٠). بتدریج اسلامی نظام ... پوری طاقت اور صولت کے ساتھ اُبھرے گا. (١٩٨٧ ، جنگ ، کراچی ، ٥ نومبر ، VII). ٢. **سطوت ، غلبہ ، حملہ.**

صاعقہ جس کے دمِ آب سے تھرتھر کانپے
صولتِ برق کو کہہ بیٹھے چمک جس کی ہٹ

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٢٥٠). تیزی اور صولت پر ایک کی آپس میں مل کے ٹوٹتی ہے. (١٨٤٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٢٩١). [ع].

---پَناہ (---فت پ) صف.
بارعب ، ہیبت ناک ، قہار.

جتا کر یہ ارشادِ صولت پناہ
گیا خیمۂ خاص میں بادشاہ

(١٨٩٣ ، صدق البیان ، ١١٢). [صولت + پناہ (رک)].

---فَقْر کس اضا (---فت ف ، سک ق) امث.
قلندری کی شان ، درویشی کا رعب اقبال نے فقر کی تلوار اُٹھائی مگر بھی صولتِ فقر کے زور پر بے تیغ لڑتے رہے. (١٩٨٢ ، ناصر کاظمی ، خشک چشمے کے کنارے ، ١١٧). [صولت + فقر (رک)].

---و حَشْمَت (---و مع ، فت ح ، سک ش ، فت م) امث
جاہ و جلال ، رعب و دبدبہ ، شان و شوکت. تیران نے جو یہ صولت و حشمت شاہزادۂ بدیع الملک کی دیکھی محو جمال ہو گیا. (١٨٩٦ ، لعل نامہ ، ١ : ٣١٩). [صولت + و (حرفِ عطف) + حشمت (رک)].

---و شَوکَت (---و مع ، و لین ، فت ک) امث.
رک : **صولت و حشمت.** جہاں پناہ مہاراج کی وہ صولت و شوکت ہے کہ کسی نمک خوار کا یارا نہیں کہ ... آنکھ بھر کے دیکھ سکے. (١٨٦٣ ، تحقیقات چشتی ، ١٦٨). [صولت + و (حرفِ عطف) + شوکت (رک)].

صَولَجان (و لین ، فت ل) امذ.
ایک کھیل ، چوگان ، گیند بلا.

صولجانِ زلف سے کھاتا ہے صدمے رات دن
ہے دلِ وحشت زدہ اپنا مقرر گوئے یار

(١٨٧٣ ، دیوان قدا ، ١٣١). صولجان کی دو قسمیں ہیں بڑا اور چھوٹا ، بڑا صولجان گھوڑے پر سوار ہو کر کھیلا جاتا ہے. (١٩١٦ ، افادۂ کبیر ، ٢٥٣). [ع].

صَوم (و لین). (الف) امذ.
١. رک : **روزہ.**

عیدی کا سدہا کر ادیا کر نہ کبھو کوئی
او صوم تجلّی کی گھر سے گھر میں خیر ہے

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ١٠٥).

عبادت وہ باطن میں کرتے مدام
سدا صوم باطن میں دھرتے مدام

(١٦٨٥ ، معظم بیجاپوری ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ١ : ٢٦٠)).

ثواب صوم شش ماہہ کا جو اوّل شمّیٰ کے تھے دوں گا. (۱۸۵۵ ، مرغوب القلوب فی معراج المحبوب ، ۳۰۰).

مبارک اوروں کو امید ابر یوم حساب
مبارک اوروں کو دن بھر کا صوم اور ثواب

(۱۹۲۰ ، نقوش مانی ، ۸۸). ۲. **بچنا ، رُکنا ، باز رہنا نیز روزہ رکھنا.** صوم کے لفظی معنی امساک یعنی رکنے اور بچنے کے ہیں . (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۸۶). ۳. **وہ جو روزے سے ہو ؛ عیسائیوں کی عبادت گاہ ؛ گرجا** (پلیٹس). (ب) صف. **گفتگو سے پرہیز کرنے والا ، خاموش** (پلیٹس). [ع].

ـــُ الْاَرْبَعِین (ـــضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ر ، فت ب ، ی مع) امذ ا ج.
(عیسائی) مسلسل چالیس دن کے روزے جو نصف شب سے ظہر تک ہوتے ہیں اور جن کا سلسلہ ایسٹر تک چلتا ہے . ماہِ رمضان کا روزہ اُس سے کہیں زیادہ سخت ہے جو بعض عیسائی صوم الاربعین کے زمانے میں رکھتے ہیں. (۱۸۹۸ ، تمدنِ عرب ، ۳۸۳). [صوم + رک: ال (ا) + اربع (رک) + ین ، لاحقۂ جمع].

ـــُ الدَّوامی (ـــضم م ، غم ا ، ل ، شد د بفت) امث.
مسلسل روزے رکھنے کی حالت ، تسلسل سے روزہ رکھنا ، زیادہ تر روزے کی حالت میں رہنا. اس کی ناموری زیادہ تر اس کی عبادت گزاری اس کی صفائی اور اس کی صوم الدوامی کے سبب سے تھی. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۹۳). [صوم + رک: ال (ا) + دوام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــِ داوُد کس اضا (ـــو مع) امذ.
حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ جو وہ ایک دن چھوڑ کر پورے ایک سال تک نفس کشی کے لیے رکھتے تھے . پورے ایک برس صوم داوٗد رکھ کر دیکھے ... مگر معلوم ہوا کہ کسی چیز کا قصور نہیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۸۵). آپؐ نے فرمایا کہ تجھ کو صوم داوٗد کے مطابق روزہ رکھنا چاہیے جو افضل الصوم ہے. (۱۹۰۳ ، المدینۃ الاسلام ، ۲۰۱). [صوم + داوٗد (عَلَم)].

ـــِ داوُدی کس صف (ـــو مع) امذ.
رک : صومِ داوٗد.

ایسے جاہل کی عبادت کچھ نہیں جو عمر بھر
صومِ داوٗدی رکھے اور صومِ رمضاں چھوڑ دے

(۱۸۵۸ ، کلیاتِ تراب ، ۱۹۳). آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ... صومِ داوٗدی اختیار کرو. (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۱۳۹). [صومِ داوٗد + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ مُتَّصِل کس صف (ـــضم م ، شد ت بفت ، کس ص) امذ.
مسلسل کئی دنوں کا نفل روزہ جو روزے فرض ہونے سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکھا کرتے تھے بعد میں ان کی ممانعت کر دی گئی. مدینے کی حیاتِ طیبہ کے سب سے سخت روزے وہ ہوتے جو صومِ متصل کہلاتے تھے یہ کئی کئی دنوں کا ایک روزہ ہوتا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۲۱). [صوم + متصل (رک)].

ـــِ مَرْیَم کس اضا (ـــفت م ، سک ر ، فت ی) امذ.
ایک قسم کا روزہ جس میں تمام دن کسی سے نہیں بولتے ، یہ یہود کا قاعدہ ہے پہلے حضرت مریم سے شروع ہوا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [صوم + مریم (عَلَم)].

ـــِ وِصال کس اضا (ـــکس و) امذ.
دو یا تین دن کا مسلسل روزہ ، بغیر افطار کیے کئی کئی دن کا مسلسل روزہ.

عہد کرتے ہیں کہ رکھتے رہیں گے صومِ وصال
مل گئے اب کی جو ماہِ رمضاں میں ہم تم

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)) . بعض لوگوں نے صومِ وصال رکھنا چاہا یعنی رات دن روزہ رکھیں. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۰۸). [صوم + وصال (رک)].

ـــ وَصَلاة (ـــو مع ، فت ص) امث.
رک : صوم و صلوٰۃ جو صحیح ہے ، روزہ اور نماز. پر وہ آدمی جو صوم و صلاۃ کا پابند ہے ، قطب و غوث کے مرتبے کو کیوں نہیں پہنچتا . (۱۹۸۰ ، اُردو افسانہ ، روایت اور مسائل ، ۲۹۰) . [صوم + و (حرفِ عطف) + صلاۃ (صلوٰۃ (رک) کا بگاڑ)].

ـــ وَصَلوٰت/صَلوٰۃ (ـــو مع ، فت ص ، ا بشکل و) امذ ؛ امث.
نماز اور روزہ.

کیا عشق میں ترک صوم و صلوٰت
گئے اہلِ مسجد سونے سومنات

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۸۳).

جبیں ہو سجدہ کی جا اور تن ہو سجادہ
خیالِ یار میں صوم و صلوٰت اتنی ہے

(۱۸۹۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۹۷). وہ انتہائی بردبار اور ... صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۳۸). [صوم + و (حرفِ عطف) + صلوٰت / صلوٰۃ (رک)].

صَومَع (و لین ، فت م) امذ.
رک : صومعہ (پلیٹس). [ع].

صَومَعَہ (و لین ، فت م ، ع) امذ ؛ امث.
۱. **عیسائیوں کا عبادت خانہ ، گرجا گھر نیز راہبوں کی خانقاہ.** زرق کا جو وہاں صومعہ تھا اُسے بھی توڑنے . (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۶۶).

باں ہے دیکھیں اگر اُس مے سے شرابی کو
پھر اہلِ صومعہ میخانہ خانقاہ کریں

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۹۶). ایک صومعۂ راہبِ نصرانی کے پاس درخت کے نیچے اُترے . (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۸) . صومعہ و کلیسا ویران ہو گئے. (۱۹۰۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۴۹۹). بحیریٰ ... راہب کے صومعے کے پاس ٹھہرا تو اپنے معمول کے خلاف وہ باہر نکل آیا. (۱۹۵۸ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۲ : ۱۰۵).
۲. **(مطلق) عبادت خانہ ، معبد.**

صومعہ مبانی عرش ستورای سبی نعمت بار
اس دنیا کا بہشت کرے دیوے خوش دیدار

(۱۶۳۰ ، شمس العشاق ، ۱۵۰).

قائم مقام ہو وہ مرا صومعہ کے بیچ
تجھ بن رکھوں جو کام کسی شیخ و شاب سے
(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۶۶).
عشقِ رُسوائی طلب نے مجھ کو سرگرداں کیا
کیا خرابی سر پہ لایا صومعہ ویراں کیا
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۶۶۵). تمھیں ایک خانقاہ ملے گی ... اس میں ایک صومعہ ہے تم لوگ سچی نیت سے وہاں جاؤ . (۱۹۳۱ء ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۱۳۲). ۳. (تصوف) مقام تنزیہ (ماخوذ : مصباح التعرف). [ع].

---نشیں (---فت نیز کس ن ، ی مع) صف.
گوشہ نشینی اختیار کرنے والا ، تارک الدنیا ، راہب (جامع اللغات). [صومعہ + ف : نشیں ، نشستن ـ بیٹھنا].

---نشینی (---فت نیز کس ن ، ی مع) امث.
گوشہ نشینی ، راہبانہ زندگی اپنانا ، تارک الدنیا ہونا. اسلام نے نفس پر زیادہ تشدد کرنے اور صومعہ نشینی سے منع فرمایا ہے. (۱۹۲۸ء ، حیرت دہلوی ، حیاتِ طیبہ ، ۱۲۳). [صومعہ نشین + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صَومی (و لین) صف.
صوم (رک) سے منسوب یا متعلق ، صوم کا ، روزے کا. الحمد للہ کہ حرارتِ صومی اور حرارتِ یومی باہم رفع ہو گئیں . (۱۸۵۵ء ، نادراتِ غالب ، ۷۶). [صوم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَون (و لین) امذ.
نگہبانی ، حفاظت ، پاسبانی. بہرام اپنے قدموں پر کھڑا ہوا رہ گیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور اوس کی صون و حفظ و عون و مدد پر شکر ادا کیا. (۱۸۸۸ء ، تشنیف الاسماع ، ۱۷۰). [ع].

صَوبِرَہ (فت ص ، ی مع ، فت ر) امذ ؛ امث.
چھوٹا کیا ہوا نیز بہت چھوٹی سی تصویر یا نقشہ. بحری کنولوں کی صوبرہ جنس سے آزاد بالغ انڈان حاصل ہوتے ہیں. (۱۹۲۹ء ، جدید سائنس ، ۲۲۸). [ع].

صَہّال (فت ص ، شد ہ) صف.
بہت ہنہنانے والا (گھوڑا). کُل انسان حیوان ہیں اور ہر صہال (ہنہنانے والا) گھوڑا ہے . (۱۹۲۵ء ، حکمۃ الاشراق ، ۶۰). [ع].

صَہبا (فت مع ص ، سک ہ) امث.
شرابِ سرخ نیز انگور سفید کی شراب ؛ مطلق شراب.
جامہ گلابی بر میں کر ساغر نین صہبا سوں بھر
کرنے دوانا کس مگر ریزن چلیا ایمان کا
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۳۴).
خونِ دل آنکھوں میں اس طرح سے بھر جاتا ہے
جام میں جیسے کہ صہبائے سبو آتی ہے
(۱۸۳۶ء ، آتش ، ک ، ۲۰۸). یہ لوگ ... مغرب کی بہترین کشید کی ہوئی صہبا کو مشرق کے پیمانوں میں بھر کر پیش کرنا چاہتے تھے. (۱۹۸۵ء ، سید سلیمان ندوی ، ۱۱۳). [ع].

---ئے اَرغوان کس صف (---فت ا ، سک ر ، فت غ) امث.
سرخ رنگ کی شراب.
صہبائے ارغواں کا ساغر چھلک گیا ہے
چشمِ نگار سے اک آنسو ڈھلک گیا ہے
(۱۹۳۷ء ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۵۱). [صہبا + ے (حرفِ اضافت) + ارغوان (رک)].

---پَرَست (---فت پ ، ر ، سک س) امذ.
بہت شراب پینے والا ، مے خوار بلا نوش.
صہبا پرستِ عشق کو عشرت روا نہیں
مجلس میں غم کی نغمۂ طنبور دور ہے
(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۳۵۴). [صہبا + ف : پرست ، پرستیدن ـ پوجنا ، پرستش کرنا ، عبادت کرنا].

---پَرَستی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
بہت شراب پینا ، بلا نوشی . اس معاشرے نے بزم آرائی ، صہبا پرستی اور عیش کوشی کو تصوف سے ملا کر اپنے بھی اپنے لیے مفید مطلب بنا لیا ہے. (۱۹۸۲ء ، تاریخِ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۵). [صہبا پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ئے رَیحانی کس صف (---ی لین) امث ؛ امذ (قدیم).
ریحانی رنگ کی شراب ، سبزی مائل شراب ، ایسی شراب جس میں ریحان کی خوشبو شامل کر دی جائے.
ہوا بے خود میں تیرا سبز خط دیکھ
ترا صہبائے ریحانی یہی ہے
(۱۷۵۴ء ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۷۰). [صہبا + ے (حرفِ اضافت) + ریحانی (رک)].

---ئے طَہُور کس صف (---فت ط ، و مع) امث.
پاکیزہ شراب ، جنت میں ملنے والی شراب ، شرابِ طہور.
نیت میں تو ہے کہ پاؤں صہبائے طہور
اے شیخ یہ تیری پارسائی کیسی
(۱۸۴۴ء ، نسیم لکھنوی ، د ، ۳۷). [صہبا + ے (حرفِ اضافت) + طہور (رک)].

---کَش (---فت ک) امذ.
شراب پینے والا ، شرابی ، مےْ خوار.
صہبا کشوں کے ہوش کو اے بزم لے اُڑے
خمیازہ ہائے دل کشِ مستانہ وار دوست
(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۳۵)). [صہبا + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا / پینا].

---ئے گُلناری کس صف (---ضم گ ، سک ل) امث.
رک : **صہبائے ارغوان ، انار کے پھول کی خوشبو یا تاثیر رکھنے والی شراب.**

ہوئی صہبائے گلناری کی خواہش
مئے سر جوشِ عنّاری کی خواہش
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، (ب)). [صہبا + ے (حرفِ اضافت) + گل نار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَہبائی (فت مع ص ، سک ہ) صف.
صہبا (رک) سے منسوب ، شراب. سرخ یا مطلق شراب کا (پیالہ وغیرہ) نیز شرابی ، بے خوار.
ہم نے کیا بتوں کے تئیں سرنگوں و پست
ہم نے اتارا نشۂ صہبائیاں مست
(۱۸۸۸ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۵۷).
تشیلی انکھڑیاں ساقی کی زاہد سے بھی کہہ انہیں
یہ پہلا روزِ فروردیں کا ہے پی جامِ صہبائی
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲). [صہبا + ئی ، لاحقۂ نسبت].

صِہْر (کس مع ص ، سک ہ) امذ.
سسرالی رشتہ دار (خواہ مرد کا ہو یا عورت کا)؛ خُسر ، داماد ، بہنوئی، سالا. صہر یعنی سُسرال کے لوگ وہ ہیں جو اوس کی زوجہ سے قرابت محرمیت رکھتے ہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۳۰).
چمن پیرائے فطرت بزم آرائے جہانبانی
امیرالمومنیں ، صہرِ نبی ، آقا و مولائی
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۱۰). [ع].

صِہرِیَہ (کس مع ص ، سک ہ ، کس ر ، فت ی) صف.
صہر (رک) سے منسوب ، سُسرالی. قربت صہریہ کے بعض رشتہ داروں میں باہم ہنسی و دل لگی کی باتیں اور مزاح اکثر خوشگوار معلوم ہوتا ہے. (۱۸۹۹ ، معارف ، لاہور ، مارچ ، ۲۷۶). [صہر + یہ ، لاحقۂ نسبت].

صَہِیل (فت ص ، ی مع) امث.
ہنہناہٹ ، ہنہنانے کی آواز ، گھوڑے کا ہنہنانا.
وہ قیامت ہے تری فوج کہ شورِ محشر
دم نہ مارے کبھی سُن پائے جو گھوڑوں کی صہیل
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۰).
صہیلِ ابلق و شبدیز و گلگوں
نوائے چنگ و رود و عود و بربط
(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۸۲). [ع : (ص ہ ل)].

صَیابَت (فت ص ، ب) امث.
صحیح ہونا ، درست ہونا ، ٹھیک ہونا. یہ قوت ... ہمیشہ بیدار رہنے والی صیابتِ رائے اور سلامتِ طبع کو ... ملا کر ایک کر دیتی ہے. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۲۱). [ع].

صِیاح (کس ص) امث.
فریاد ، شور ، فغاں ، نالہ ، بانگ.
صدا شیروں کی اوس کی شیہہ کے آگے
صیاحِ ذباب و نباحِ اکالب
(۱۸۳۷ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۵۷). [ع : (ص ی ح)].

صَیّاد (فت ص ، شد ی) امذ.
۱. شکار کرنے والا ، شکاری ، چڑی مار.
نین پتلیاں چنچل چابک سواراں جیو کے منج
جناور ہیں بس تیرے ہمارا توں ہے صیاد
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۹).
لکھیا اے ظالمِ خوں خوار و صیادِ دلِ عاشق
تری مژگاں نے میرے دل اپر مضمون شاہیں کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶).
کاٹ ہے زلف جال بچھاتا ہے کس لیے
صیاد سے کبھو میں گرفتار ہو چکا
(۱۸۷۴ ، مراۃ الغیب ، ۳۷). سوائے صیاد ، بلبل اور آشیانے کے کچھ یاد ہی نہ آیا. (۱۹۲۳ ، مذا کرات نیاز فتحپوری ، ۱۸۳).
برق منڈلا رہی تھی اے صیاد کچھ بتا حال آشیانے کا
(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۵۳). ۲. **(موسیقی) ایک راگنی کا نام جو راگ بوسلیک سے اختراع کی گئی ہے.** بوسلیک ... دوسرا شعبہ اس کا صیاد ہے اس کے پانچ نغمہ ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۳۳). ۳. **(تصوف) تعینات کی دلکشی جو باعثِ گرفتاری ہوتی ہے** (مصباح التعرف). [ع : (ص ی د)].

ـــــ اَجَل کس اضا (ـــــ فت ا ، ج) امذ.
موت کا فرشتہ ، ملک الموت ، مراد : موت ، اجل.
تو صیادِ اجل ہوے فراموش اے وحشی
ہوا میخانے کی اوپر تا ہے اسیر دار نظر بند
(۱۶۷۲ ، شاہ سلطان ثانی ، د ، ۳۱).
واہ صیادِ اجل اور واہ صیادی کا پیچ
کھچکے ہے اسفند یار آیا کہاں رستم کے پاس
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۱۵). [صیاد + اجل (رک)].

ـــــ آسا صف.
صیاد کی طرح ، صیاد کے مانند ، شکاری کی طرح. ایک دن شہزادہ اسپ باد رفتار پر سوار شکار کی تلاش میں صیاد آسا سر بصحرا تھا. (۱۸۳۶ ، قصۂ اگرگل ، ۸). [صیاد + ف : آسا ، حرفِ تشبیہ].

ـــــ پر بھی ایک دن بجلی گرے گی فقرہ.
ظالم بھی ایک دن مارا جائے گا (جامع اللغات).

ـــــ ظَلام کس اضا (ـــــ فت ظ) امذ.
اندھیرے کو شکار کرنے والا ، رات کے اندھیرے کو دور کرنے والا ؛ (کنایۃً) سورج. صیادِ ظلام نے زاغِ شب کے شکار کو دانۂ انجم دامگہ سپہر پر بچھائے. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۹۱). [صیاد + ظلام (رک)].

ـــــ مَعانی کس اضا (ـــــ فت م) صف.
حقائق کو شکار کرنے والا ، حقیقتوں کا جویا اور طالب ، سالک.
صیادِ معانی کو یورپ سے ہے نومیدی
دلکش ہے فضا ، لیکن بے نافہ تمام آہو
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۱۴۲). [صیاد + معانی (رک)].

صَیّادْنی (فت ص ، شد ی ، سک د) امث.
صیّاد (رک) کی تانیث ، شکار کرنے والی عورت ؛ (مجازاً) پھانسنے والی ، بہکانے والی.

صیادنی لائی پھانس کر صید
کرسی پہ بٹھائے تقش امید

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۳). [صیّاد + نی ، لاحقۂ تانیث].

صَیّادی (فت ص ، شد ی) امث.
شکار کرنے کا کام یا پیشہ ، شکار کرنا ، شکار کھیلنا.

دل ہے مجبور گرفتارِ بلا ہونے میں
کیا خبر صید کو صیاد کی صیادی ہے

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۳۸۹). [صیّاد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صَیاصی (فت ص) امذ ؛ ج.
قلعے ، پناہ گاہیں ؛ (کنایۃً) دھڑ ، قالب. وہ نور متصرف ہے صیاصی انسیہ میں. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۴۹). [ع : صیصیۃ کی جمع].

صِیاغَت (کس ص ، فت غ) امث.
سنار کا کام ، زرگری ، سونا چڑھانا یا سونے کا ملمع کرنا ، تہذیب. ادیب کے جذبۂ سادہ میں صیاغت فنّیت و ادبیت کا رنگ شامل ہوا. (۱۹۷۵ ، پاکستانی ادب ، کراچی ، مئی ، ۱۳). [ع].

صِیام (کس ص) امذ.
۱. روزہ ، روزہ رکھنا.

پس عید جلوہ گر ہو ، گئے دنِ صیام ساقی
تو چند سے ساغراں میں بھر ہے مدام ساقی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۳).

مسہل طلب کرے ہے غذا کی زیادتی
مجکو سو ماہ عید بھی گزرا بہ صیام

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۳).

ہوتی ہے ولادت اِس میں مسعود
ہے ماہ صیام کا مبارک

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۵۸). صیام کے متعلق آپ کا مضمون نہایت عمدہ ہے. (۱۹۱۶ ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۳۰). ایک دوسری روایت میں صیام رمضان اور صلوٰۃ کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۳۵). **۲. صائم (رک) کی جمع ، روزے رکھنے والے** (ماخوذ : جامع اللغات). **۳. رمضان کا مہینہ.**

صیام آیا مری مشکل کو خدایا کھولو
ساتھ روزوں کے میری روزی کا رستا کھولو

(۱۸۸۸ ، دیوانِ شور ، ۱۲۲).

ایک میں معراج اک میں صوم کا ہے اہتمام
پیش تر اِس کے رجب ہے بعد اِس کے ہے صیام

(۱۹۳۳ ، اعجاز نوح ، ۶). [ع].

ـــ الدَّہر (ـــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد د بفت ہ ، سک ہ) امث.
ہمیشہ روزے رکھنا ، عمر بھر روزہ رکھنا سوائے اُن دنوں کے جن میں منع ہے. ہر مہینے میں تین روزے رکھ لینے کافی ہیں اور یہ صیام الدہر کے برابر ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۶۰). [صیام + رک : ال (۱) + دہر (رک)].

ـــ پَکَڑْنا محاورہ (قدیم).
روزے رکھنا.

نج شہر کا سو کیا ہے بری بول منج کوں نام
احرام اس کا باندھوں کا ہور پکڑوں کا صیام

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۸).

صَیّام (فت ص ، شد ی) صف.
بہت زیادہ روزے رکھنے والا (جامع اللغات). [ع].

صَیان (فت ص) امث.
پاسبانی ، نگہبانی ، چوکیداری (جامع اللغات). [ع].

صِیانَت (کس ص ، فت ن) امث.
۱. نگہبانی ، نگرانی ، پاسبانی ، حفاظت ، نگہداشت. وقتِ وفات اولاد کو جمع کر کے انواع وجوہ سے بنا بر صیانت نورِ محمدی وصایا کیے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۳). اس سرزمین کی حفاظت و صیانت سے تعلق خاطر سب سے زیادہ مجھے ہے. (۱۹۳۲ ، خطبات قائد اعظم ، ۳۹۸). انہوں نے نوعمر طلبا کے اندر دیانت اور صیانت کے وہ جوہر پیدا کر دیئے کہ دنیا دنگ رہ گئی. (۱۹۸۶ ، مسلمانانِ برصغیر کی جدوجہد آزادی میں مسلم لیگ کا کردار ، ۱۳۲). **۲. (تصوف) گناہ سے بچنا ، نفس کو برائی سے دور رکھنا.** بدفعہ پر ... علم و خشیت و انابت و عمل و زہد و ہدایت و صیانت و حیا وغیرہ میں. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۸). **۳. امداد ، مدد** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ع].

ـــ کَرْنا محاورہ.
تحفظ دینا ، حفاظت کرنا ، بچانا. جواب دیا کہ یا کدامن ہو شوہر کو دل سے دوست رکھے صیانت کرے خیانت سے پرہیز کرے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۲۲).

صِیانَتی (کس ص ، فت ن) صف.
صیانت (رک) سے منسوب ، حفاظت کا ؛ تراکیب میں مستعمل. [صیانت + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ کَوْنْسِل (ـــ و لین ، سک ن ، کس س) امث.
وہ انجمن جو تحفظ امن کی ذمہ دار ہوتی ہے ، سیکورٹی کونسل ، سلامتی کونسل. صیانتی کونسل میں ... الجزائر کا مسئلہ اٹھایا گیا. (۱۹۶۵ ، گوریلا جنگ ، ۱۲۸). [صیانتی + کونسل (رک)].

صَیحَہ (ی لین ، فت ح) امذ.
بلند یا سخت آواز ، نعرہ ، چنگھاڑ ، چیخ ، آہ ، چیخ مارنا ، چلّانا ، آواز بلند کرنا.

کبھی صیحۂ نالۂ جانگزا
دیا خانۂ عیش ان کے ڈھلا

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۶۳).

وہ شور و صیحۂ قومی ابلق و سبرنگ
وہ لو وہ آفتاب کی تابندگی وہ چمک
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵۷).

سن لے ہمو رنگینیٔ رقص و رامش !
مقدر ترا صیحہ و صاعقہ ہے
(۱۹۶۴ ، فارقلیط ، ۱۶۱). [ع].

ـــ قومی کس صف(ـــو لین) امذ.
قوم کا نعرہ ، قوم کی للکار. صیحۂ قومی بھی فسانۂ آزاد کے خوجی کی للکار سے زیادہ نہیں. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۱۴). [صیحہ + قوم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ کرنا محاورہ.
چیخنا ، چنگھاڑنا ، نعرہ مارنا.

صیحہ جو وہ کرتا تھا تو ہٹ جاتے تھے گھوڑے
ہر صف میں الف ہو کے الٹ جاتے تھے گھوڑے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۲۸).

ـــ کناں (ـــضم ک) صف.
چیختے چلاتے ہوئے ؛ نالہ کرتے ہوئے ، فریاد کرتے ہوئے. گھوڑے مطلق العنان صیحہ کناں ... پھرتے تھے. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۳۶). [صیحہ + ف : کناں ، کردن ـ کرنا].

صید (ی لین) امذ.
۱. شکاری کا کام یا پیشہ ، شکار کرنا.

دیکھ تجھ پلکاں کوں ہولیا عاشقِ جاں بازیوں
مرغِ دل کے صید کوں چنگل ہے یو شاہین کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵). شکاری سدھایا ہوا کتا شارع کی نظر میں آلۂ صید ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۵۸).
۲. وہ جانور جسے شکار کیا جائے.

آپ کو آزاد دکھلا کر کیا اوروں کو قید
میں وہ صید خیر خواہِ خاطرِ صیاد تھا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۲). شاعری صید بھی ہے اور صیاد بھی. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، ۲۰۹). ۳. **(مجازاً) قیدی ، گرفتار ، مبتلا ، پھنسا ہوا (کسی بھی امر میں).**

کرشموں کا راہب کے تھا صید کوئی
طلسموں میں کاہن کے تھا قید کوئی
(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۱۲).

لکھی تھی مری زندگانی میں قید
ہوئی رنج و درد و مصیبت کی صید
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۷۵). ۴.(اَ) **(کبوتر بازی) اس امر کا عہد کہ دونوں مدِ مقابل سے جو کوئی دوسرے کے کبوتر کو پکڑے گا واپس نہ کرے گا ، کبوتر لڑانا.**

صید ہی میں نہ فقط ذبح کا کچھ قصد رہا
صلح بھی ٹھہری تو پھڑکا ہی کے چھوڑا ہم کو
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۲). (اا) **انانیت سے پیدا ہونے والی ناچاقی ، اپنی برتری کا غرور.** اکھاڑوں کی آپس میں صید تو ہوا ہی کرتی ہے. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۳۰). [ع].

ـــ افگن (ـــفت ا ، سک ف ، فت گ) صف.
شکار کرنے والا ، شکاری.

کہاں تک شکر ہو او صید افگن تیرے احساں کا
کہ جو تیر نظر سینے تک آیا دلنشیں آیا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۹). [صید + ف : افگن ، افگندن ـ ڈالنا ، پھینکنا].

ـــ افگنی (ـــفت ا ، سک ف ، فت گ) امث.
شکاری کا پیشہ یا کام ، شکار کرنا.

میرزا شاہرخ بہادر نے قصدِ صید افگنی کیا جس دم
خونِ نخچیر سے ہوا سارا دامنِ دشت لالہ زار ارم
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۴۷). وہ صید افگنی میں کامیابی کے لیے جادو کی تخلیق کرتا ہے. (۱۹۵۹ ، مقدر انسانی ، ۲۶۳). [صید افگن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ انداز (ـــفت ا ، سک ن) صف.
شکار کرنے والا ، شکاری (نوراللغات). [صید + ف : انداز ، انداختن ـ پھینکنا].

ـــ اندازی (ـــفت ا ، سک ن) امث.
شکار کرنا (علمی اردو لغت). [صید انداز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ باز امذ.
شکار کھیلنے والا ، شکاری ؛ ماہی گیر (پلیٹس). [صید + ف : باز ، بازیدن ـ کھیلنا].

ـــ بازی امث.
شکار کھیلنا ، شکار کرنا.

بعزمِ صید بازی جب نظر کی جانبِ صحرا
گرایا خالِ چشمِ یار نے گولی سے آہو کو
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۱۶). صید بازی اور غلہ اندوزی کی ابتدائی قمری تقویم کو ... ہم آہنگ کرے . (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۱۳۶). [صید باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بستہ کس صف(ـــفت ب ، سک س ، فت ت) صف.
باندھا ہوا شکار ، قید کیا ہوا ؛ (مجازاً) بے بس ، مجبور. شاہ فلک بارگاہ برسر عنایت آیا فرمایا ایسے طائر پرشکستہ صید بستہ کو مطلق العنان سر بصحرا کرو. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۷۴). [صید + ف : بستہ ، بستن ـ باندھنا].

ـــ بند (ـــفت ب ، سک ن) امذ.
کمند یا جال سے شکار کرنے والا ، شکاری.

جب سے اس بے وفا نے بال رکھے
صید بندوں نے جال ڈال رکھے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۵).

کہیں ظاہر ہے جوشِ پرخطر شوقِ اسیری کا
کہیں پیدا ہے گیرائی کمندِ صید بنداں کی
(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۲ : ۱۶۷). [صید + بند (رک)].

ـــــِ حَرَم کس اضا (ـــــ فت ح ، ر) امذ.
حرم کے جانور جن کا شکار کرنا حرام ہے۔

صیدِ دلِ عاشق میں ہے مصروف وہ کافر
بے خوف ہے اب صیدِ حرم اور زیادہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۸)۔ [صید + حرم (رک)]۔

ـــــ خانَہ (ـــــ فت ن) امذ.
قید خانہ ، قفس ، زنداں۔

جی میں ہے صید خانے سے پرواز کیجیے
اور اس طرح کہ ساتھ قفس بھی ہو دام بھی

(۱۹۵۰ ، لوحِ محفوظ ، ۲۵۲)۔ [صید + خانہ (رک)]۔

ـــــِ زَبُوں کس صف (ـــــ فت ز ، و مع) صف.
قیدی ، لاغر شکار ، بیمار یا کمزور قیدی ؛ مجبور ، مقہور ؛ گرفتار۔

نہ جانے مجھے کیوں یقیں ہو گیا ہے
کہ انساں خود ایک صیدِ زبوں ہے

(۱۹۷۹ ، شیخ ایاز؛شخص اورشاعر، ۲۵)۔[صید + زبوں (رک)]۔

ـــــ فِگَن (ـــــ کس ف ، فت گ) امذ.
رک : صید افگن ، شکاری۔

اس لیے صید گہِ عشق میں ہم صید بنے
کہ کبھی صید فگن پھر شکار آوے گا

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳)۔

جال اِس پہ نہ ڈال اے صید فگن ، یہ بامِ حرم کا طائر ہے
آیا ہے بھٹک کر دیر میں جو گمراہ نہیں ہے ، زائر ہے

(۱۹۰۶ ، فکر و نشاط ، ۲۵)۔ [صید + فگن (افگن (رک) کا مخفف)]۔

ـــــ کَرْنا ف م ، محاورہ۔
شکار کرنا ، قید کرنا ، پھنسانا۔

خوش نوایانِ چمن کو کر لیا ہاتوں میں صید
اپنی تقریرِ مسلسل میں ہے عالم دام کا

(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۶۳)۔

زندگی کو رنگوں میں قید کر نہیں سکتے
اس غزالِ وحشی کو صید کر نہیں سکتے

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۳۵)۔

ـــــ کُناں (ـــــ ضم ک) صف.
شکار کرتا ہوا۔ حضور ... صید کناں تشریف لائیے گا۔ (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۹ : ۳۳۳)۔ [صید + ف : کناں ، کردن ـ کرنا]۔

ـــــ گاہ / گہ (ـــــ / فت گ) امث ؛ امذ.
شکار کھیلنے کی جگہ ، شکار گاہ۔

اس لئے صید گہِ عشق میں ہم صید بنے
کہ کبھی صید فگن پھر شکار آوے گا

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳)۔

نکلا نہ کوئی حیف یہاں قابلِ شکار
صیاد خالی ہاتھ پھرا صید گہ سے

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۸۰)۔ [صید + گاہ / گہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

ـــــ گِیر (ـــــ ی مع) امذ.
شکار پکڑنے والا ، شکاری۔ تمام جانوران صیدگیر مثل لکڑبھگر ... چل بسے ہیں۔ (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۳۲)۔ [صید + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا]۔

ـــــ لَگْنا محاورہ۔
ہم پیشہ لوگوں کی باہم بحث یا ضدم ضد ہونا ، مسابقت کی بازی بدنا۔ اسی سے میری صید لگی ہے۔ (۱۹۰۳ ، راج دلاری، ۹۰)۔

ـــــِ ناتُواں کس صف (ـــــ فت ت) امذ.
رک : صید زبوں۔ عرب اور عجم پر جو گزری ہے ہم اس سے بدتر دنوں کے صیدِ ناتواں ہیں۔ (۱۹۶۱ ، ن ـ م ـ راشد:ایک مطالعہ ، ۱۰۷)۔ [صید + نا (سابقۂ نفی) + تواں (رک)]۔

صَیدا (ی لین) امذ.
پتھریلی زمین ، سخت زمین ، جنگل ، پہاڑ۔

کیا صور و صیدا کو برباد اِسی نے
بگاڑا دمشق اور بغداد اِسی نے

(۱۸۷۹ ، مسدّسِ حالی ، ۱۰۱)۔ [ع]۔

صَیدَلی (ی لین ، فت د) امذ ؛ صف.
(کیمیا) دوا فروش نیز دوا سازی کے متعلق ، ادویات کا۔ جس کو کیمیائی یا افعال الادویاتی طریقوں ... سے انجام دیا جا سکتا ہے جن کو بالعموم صیدلی تجمیں سے تعبیر کرتے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳)۔ [ع]۔

صَیدَلِیّات (ی لین ، فت د ، کس ل ، شد ی) امذ.
(کیمیا) اصولِ دواسازی ، دوا سازی کا علم ، علم الادویہ۔ جالینوس نے ... امراضیات ، معالجات اور صیدلیات میں متعدد نئے حقائق کا اکتشاف کیا۔ (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخِ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۶۲۷)۔ [صیدلی + ات ، لاحقۂ جمع]۔

صَیدَلِیَّہ (ی لین ، فت د ، کس ل ، شد ی بفت) امث.
دوا فروشی کی دوکان ، ڈسپنسری۔ صیدلیہ اور معالجات ، علیٰ ہذا غذائیات وغیرہ میں متعدد کتابوں ... کا مصنف ہے۔ (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخِ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۳۵۱)۔ [صیدلی + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

صَیدی (ی لین) امذ ؛ صف.
۱. (i) **(کبوتربازی) کبوتر لڑانے والا ؛ (مجازاً) حریف ، مدِمقابل۔** صیدی کے بٹھیے کو دیکھ کر ... شہباز کے مقابلہ میں لٹان کو لاؤں گا۔ (۱۹۶۷ ، غبار کارواں (اشرف صبوحی) ، ۱۳۰)۔ (ii) **(کبوتربازی) دوسری جگہ کا کبوتر جو غیر کبوتروں کے ساتھ اڑان میں تال میل کرے (ا پ و ، ۸ : ۱۳۲)۔ ۲. شکار کرنے والا ، شکاری۔**

بن جائے گا ورنہ اس کا قیدی
تو صید ہے ، وہ ہے تیرا صیدی

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۷۷)۔ [ع]۔

صَیرَفی (ی لین ، فت ر) امذ ؛ صف.
۱. صرّاف ، کھوٹے کھرے کو پرکھنے والا (عموماً سکہ ، زیورات، ہیرے ، جواہرات).

ہے کون صیرفیٔ گنجِ گوہرِ غلطاں
دماغِ محرمیٔ دل ہے کس کے پاس یہاں

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۱۶۲). ۲. پیسوں کا لین دین کرنے والا ، چالباز (پلیٹس). ۳. (مجازاً) پرکھنے والا ، نقاد.

ہیں صیرفیٔ قدیم و حادث
نقاد روایت و درایت

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۳۹). [صیرف + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَیرُورَت (ی لین ، و مع ، فت ر) امث.
ایک حالت سے دوسری حالت میں چلے جانا ، حالات و مقام کے مطابق خود کو ڈھال لینا. عربیت کی علامات اور امتیازی نشان پہلے لوگوں سے منتقل ہوکر ان میں آگئے تو ان میں صیرورت کا خاصہ اعتبار کیا گیا. (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب ، ۲۰). [ع : (ص ی ر)].

صِیغَہ (ی مع ، فت غ) امذ.
۱. سانچے میں ڈھلی ہوئی چیز. صیغہ لغت میں ڈھلی ہوئی چیز کو کہتے ہیں. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۳۰). ۲. سررشتہ ، محکمہ. حضور میری دلی خواہش ہے کہ مجھے صیغۂ جنگی کا کوئی عہدہ ملے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۸۳). خواتین ڈویژن ... میں افسر صیغہ کی مزید ایک اسامی ... پر رضامند ہو گیا ہے. (۱۹۸۳ ، دفتری مراسلت ، ۴۸). ۳. (اَ) شعبہ ، شاخ نیز پیشہ یا ملازمت. بعض صیغہ ... ذاتی تعلقات سے متعلق نہیں ہوتے. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۸۹). صیغۂ زراعت میں ایک ڈگری لے لی. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۴۷). (اَا) سلسلہ ، رشتہ ، تعلق ، نسبت. اجروس سے صیغۂ اخوت ہے اجروس کو بھائی کہتے ہیں. (۱۹۰۱ ، قمر (احمد حسین) ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۱۳۷). (اَاا) (قانون) دفعہ ، دفتر (اردو قانون ڈکشنری ، ۳۸۶). ۴. (صَرف) حروف اور حرکات و سکنات کی تعداد اور ترتیب کے لحاظ سے لفظ کی جو صورت ہو اس کا نام صیغہ ہے ، تصریف ، گردان ، فعل کی صورت ، مثلاً صیغۂ واحد ، صیغہ متکلّم وغیرہ. اس باہمی نفاق و عداوت سے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ... صیغہ یعنی کم از کم ہو گئے ہیں. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۹۶). واحد غائب کا صیغہ بالعموم ... قاری سمجھ ہی نہیں سکتا. (۱۹۸۳ ، ذکر خیرالانامؐ ، ۱۰). ۵. وہ کلمات عربی جو نکاح یا متعہ کے ایجاب و قبول میں یا طلاق میں پڑھے جاتے ہیں ، (عموماً) اہل تشیع کا نکاح. مولوی صاحب نے بسم اللہ کہہ کر صیغہ جاری کر دیا. (۱۹۵۸ ، میلہ گھومنی ، ۲۰۲). ۶. (تصوف) پشت کلمہ کو کہتے ہیں (مصباح التعرف).

ـــ پڑھانا / پڑھوانا ف م ؛ محاورہ.
نکاح پڑھانا ، ایجاب و قبول کرانا ، نکاح کر دینا. صیغہ پڑھا گیا ، مبارک سلامت ہونے لگی. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۹۴).

ـــ پڑھنا ف م ؛ محاورہ.
صیغہ پڑھانا (رک) کا لازم ، ایجاب و قبول کے کلمات ادا کرنا نیز نکاح پڑھنا ، عقد کرنا. بلبل کا بلبل سے صیغہ پڑھا زہرہ کا زہرہ سے عقد کیا. (۱۸۰۶ ، قصۂ اگر گل ، ۴۲).

ـــ جاری ہونا محاورہ.
۱. (فقۂ جعفریہ) نکاح پڑھا جانا ، عقد ہونا (مہذب اللغات). ۲. سلسلہ ہونا ، رشتہ ہونا. میرا تمہارا صیغۂ برادری عالم رویا میں جاری ہوا ہے. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۵۰).

ـــ دار امذ.
محکمہ کا افسر ، شعبہ کا سربراہ ؛ خاندان یا قبیلہ کا سردار ، مکھیا. غالباً نئے صیغے دار مقرر کیے جائیں گے. (۱۸۷۳ ، مقالات گارساں دتاسی ، ۱ : ۳۰۳). قانون گو اور چودھری بھی ہوتے تھے جو عموماً صیغہ دار کہلاتے تھے. (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۱۳۳). [صیغہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ دیوانی کس صف (ــــ ی مع) امذ.
(قانون) دیوانی کا محکمہ. عدالتوں کی یہ اصطلاحیں ... صیغۂ دیوانی ، صیغۂ فوجداری ہمیشہ رائج رہیں گی. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۲۶). [صیغہ + دیوانی (رک)].

ـــ راز میں رکھنا / ہونا محاورہ.
چھپائے رکھنا ، راز کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دینا. چند درخشاں نمونے آپ بھی ... صیغۂ راز میں رکھیے. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۱۳۶).

ـــ راز میں رہنا محاورہ.
کسی بات کا پوشیدہ رہنا. یہ بات مکمل طور پر صیغۂ راز میں رہے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۷۶۵).

ـــ فوجداری کس صف (ــــ و لین ، سک ج) امذ.
(قانون) فوجداری عدالت کا محکمہ. صیغۂ فوجداری وغیرہ ... یہ اصطلاحیں فارسی اور عربی زبانوں سے برابر لی گئی ہیں. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۲۶). [صیغہ + فوج (رک) + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ گردانا محاورہ.
(صرف) کسی فعل کی پوری گردان پڑھنا ، کسی بات کو بار بار دہرانا ، تصریف کرنا ؛ خاطر میں لانا.

بہتر ہے بدلے جائیں جو دربان جناب کے
گردانا ضرور ہے صیغوں کو باب کے

(۱۸۵۴ ، گلستان سخن ، ۳۸۱).

ـــ مُرافعَہ کس صف (ــــ فت م ، کسر ف ، فت ع) امذ.
(سیاسیات) وہ محکمہ جس کو مقدمے یا اپیل کی سماعت کا اختیار ہو (اصطلاحات سیاسیات ، ۲۰۳). [صیغہ + مرافعہ (رک)].

صَیقَل (ی لین ، فت ق) امث.
قلعی ، جلا ، صفائی ، آب و تاب ، چمک.

تکلیف طالبانِ شہادت کو ، تا نہ ہو
صیقل ضرور ہے ترے خنجر کے واسطے

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۲۹۱). [ع].

ـــــ دار صف.
چمک یا صفائی رکھنے والا ، صاف ، چمکیلا. صورت صیقل دار اجسام مثلاً شیشے وغیرہ میں ... معلوم ہوتی ہے . (۱۹۵٦ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۱٦۹) . [صیقل + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ شُدَہ (ـــــ ضم ش ، فت د) صف.
چمکایا ہوا ، جلا دیا ہوا ، روشن. اس کی صیقل شدہ صورت ستر پردوں کے باوجود جھانکتی ہوئی معلوم ہوتی ہے .(۱۹۸٦ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۲۲). [صیقل + ف : شدہ ، شدن ـ ہونا].

ـــــ کَدَہ (ـــــ فت ک ، د) امذ.
جلا دینے کی جگہ ، چمکانے کی جگہ ، قلعی خانہ.

ہم نے دیکھا ہے وہ صیقل کدہ اللہ اللہ
کہ جہاں آئینۂ دل سے کدورت کم ہو

(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۸۳). [صیقل + ف : کدہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. صاف کرنا ، جلا دینا ، چمکانا ، زنگ دور کرنا. جو لوگ سحر نہیں جانتے ہیں انہوں نے تلوار و خنجر کو صیقل کرنا شروع کیا.(۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۳۰). اس نے کسب معاش کے لیے یہ پیشہ اختیار کیا کہ شیشہ پر صیقل کر کے روزانہ بازار میں جا کر فروخت کرتا . (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۵۱) . **۲. پاک کرنا ، بےعیب کرنا ، خالص بنانا نیز اُبھارنا (جذبات وغیرہ).** اس کا دل آئینہ کی طرح شفاف تھا ایمان نے اس کے جذبات اور بھی صیقل کر دیئے تھے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۳).

ـــــ گَر (ـــــ فت گ) صف.
جلا دینے والا ، ہتھیار صاف کرنے والا ، قلعی گر.

صیقل گر چمن ہو جو اُس کی ہوائے لطف
پھر بلبلوں سے دل میں نہ رکھیں غبار پھول

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۲٦). منیر صیقل گر ہے. (۱۹۳٦ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۹۷). [صیقل + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ گَری (ـــــ فت گ) امث.
صیقل گر (رک) کا کام یا پیشہ ، جلا دینے کا کام ؛ ملمع کاری.

کرے صیقل گری دل کی جو چاہے
نکالے اوس کے جوہر بے تکلف

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۱۱۲). کمال ... صفائی اور صیقل گری میں ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۰۳). [صیقل گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ لَگْنا محاورہ (قدیم).
چمک ملنا ، آب و تاب حاصل ہونا.

میں دو عالم کا صفا حاصل کیا کر جان توں
منج دل آئینے کوں جیوں تج عشق کا صیقل لگیا

(۱٦۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۳۹).

ـــــ ہو جانا/ہونا محاورہ.
تلوار یا آئینے وغیرہ پر پالش ہونا ، چمک جانا.

مدام ہو نہیں سکتی ہے صیقل اے جوشش
وگرنہ دل بھی مرا آئینے سے کیا کم ہے

(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۱۵۸).

صَیقَلی (ی لین ، فت ق) صف ؛ امذ.
۱. صیقل (رک) سے منسوب ، وہ شے جسے زنگ دور کر کے جلا دی گئی ہو.

میرے دل کا آئینہ از زنگ غیر
تو کر صاف ہور صیقل با عمل

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۵۰). **۲. زمرد کی ایک قسم ، یہ نہایت صاف اور آبدار ہوتا ہے .** زمرد کی کئی قسمیں ہیں ... چوتھی صیقلی ، صیقل کیے ہوئے لوہے کی طرح ہوتا ہے . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۸). [صیقل + ی ، لاحقۂ نسبت].

صِینی (ی مع). (الف) صف.
صین ـ چین سے منسوب ، چین کا ، چینی. عربی میں ... پس ثلج صینی (چینی برف) اور ثلج الصین (چین کی برف) کے الفاظ بھی ملتے ہیں. (۱۹٦۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۷۷). (ب) امث. **چینی مٹی یا برتن کی ایک اچھی قسم نیز سینی ، تھال** بجر کی آش صینی اس کے روبرو رکھی گئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲٦۳). [صین ـ چین + ی ، لاحقۂ نسبت].

صِینِیات (ی مع ، کس ن) امذ.
چین سے متعلق علم و معلومات. صینیات سے باہر دوسرے علماء کو ان سے کوئی دلچسپی نہیں. (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۸۳). [صین + یات ، لاحقۂ جمع].

صَیہُون (ی لین ، و مع) امذ.
یروشلم کے نزدیک یہودی مذہب کا ایک مقدس مقام ، تقدس . یہودیوں کے مطرب پیغمبر کا تو یہ کہنا ہے کہ صیہون یعنی کمال حسن سے خدا جلوہ گر ہوا. (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۳۸۷). [ع].

صَیہُونی (ی لین ، و مع) صف ؛ امذ.
۱. یہود کا ، یہودی. نازی یا فاشی یا صیہونی تحریکوں کے زیراثر جو شاعری ہوئی وہ مقدار و مقام کے لحاظ سے قابل ذکر شمار نہیں ہوتی. (۱۹۵۵ ، نکتۂ راز ، ۳۱۷). **۲. صیہون کا رہنے والا ، تحریک صیہونیت کا حامی یا پیرو.**

صیہونیوں کا مسجد اقصیٰ پہ ہو قبضہ
یہ مظلمہ ہے تیری شریعت میں روا کیا

(۱۹۷۵ ، خروش خُم ، ۲۳۵). [صیہون + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَیہُونِیّت (ی لین ، و مع ، کس مع ن ، فت ی) امث.
یہودیوں کی عالمگیر تحریک جس کا مقصد یہودیوں کے قومی وطن کا قیام تھا نیز یہودیت.

کہیں آپس میں جنگ آرا ، عراق اور ایران
کہیں صیہونیت کی آگ ہے اور صرف لبنان

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۳۰۲). [صیہون + یت ، لاحقۂ نسبت].

A DICTIONARY OF URDU

(ON HISTORICAL PRINCIPLES)

VOLUME-12

(SUN TO SEHUNIYAT)

URDU DICTIONARY BOARD
KARACHI